اُردو لغت

(تاریخی اُصول پر)

جلد پانزدہم

(رھ، ڑھ، ز، ژ، س تا ش)

اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

اُردو لُغت

(تاریخی اُصول پر)

جِلد یازدہُم

(رھ، ڑ، ڑھ، ز، ژ، س تا ش)

اُردو لُغت بورڈ (ترقّی اُردو بورڈ) کراچی

سالِ اشاعت ... ... مئی ۱۹۹۰ء

ناشر ... ... اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

پریس ... ... محیط اُردو پریس ، کراچی

تعداد ... ... دو ہزار دو سو (۲۲۰۰)

قیمت ... ... ۲۰۰/- [illegible] روپے

Administrative Officer
Urdu Dictionary Board
KARACHI
TEL. [illegible] 689561

****

عملۂ اِدارت

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۸۸ - ۸۹

(۱)	جناب سید امیر حیدر کاظمی صاحب (مرکزی وزیر تعلیم)	چیئرمین
(۲)	جناب محمد اظفر صاحب	صدر
(۳)	نمائندہ وزارتِ تعلیم (ڈاکٹر ایس - ایم - قریشی صاحب)	رُکن
(۴)	نمائندہ وزارتِ مالیات (جناب انعام الحق صاحب)	رُکن
(۵)	رُکن قومی اسمبلی (جناب شاہ بلیغ الدین صاحب)	رُکن
(۶)	رُکن قومی اسمبلی (جناب علاّمہ مصطفےٰ الازہری صاحب)	رُکن
(۷)	صدر نشین مقتدہ قومی زبان (ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رُکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رُکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ (جناب ڈی - ایم - قریشی صاحب)	رُکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ (جناب اشفاق احمد صاحب)	رُکن
(۱۱)	ریکٹر بین الاقوامی اسلامیہ یونیورسٹی (جناب ڈاکٹر محمد افضل صاحب)	رُکن
(۱۲)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان (جناب غلام ربانی آگرو صاحب)	رُکن
(۱۳)	صدر پشتو اکادمی (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رُکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رُکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رُکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ (مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی صاحب)	رُکن
(۱۷)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ (ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رُکن
(۱۸)	افسر امور انتظامی اردو لغت بورڈ (شاہد حسین رضوی صاحب)	رُکن

مجلس انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱)	جناب محمد اظفر صاحب	صدر
(۲)	مشیر انتظامی و مالی امور (جناب ڈی - ایم - قریشی صاحب)	رُکن
(۳)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان (جناب غلام ربانی آگرو صاحب)	رُکن
(۴)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان (ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رُکن
(۵)	صدر انجمن ترقی اُردو (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رُکن
(۶)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ (ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رُکن
(۷)	پرنسپل منیجر/افسر امور انتظامی ، اُردو لغت بورڈ (شاہد حسین رضوی صاحب)	رُکن

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۹۰ - ۱۹۸۹

۱)	جناب غلام مصطفیٰ شاہ صاحب (مرکزی وزیر تعلیم، حکومت پاکستان)	چیئرمین
۲)	صدر اردو لُغت بورڈ	وائس چیئرمین
۳)	معتمد وزارتِ تعلیم ، حکومت پاکستان (جناب مظہر الحق صدیقی صاحب)	رکن
۴)	معتمد وزارتِ مالیات ، حکومت پاکستان	رکن
۵)	رکن قومی اسمبلی (جناب سید محمد زکریا کاظمی صاحب)	رکن
۶)	رکن قومی اسمبلی (جناب عبدالرحیم بلوچ صاحب)	رکن
۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رکن
۸)	صدر انجمن ترقی اردو ، کراچی (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رکن
۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈی ۔ ایم ۔ قریشی صاحب)	رکن
۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ ، لاہور (کشور ناہید صاحبہ)	رکن
۱۱)	ریکٹر بین الاقوامی اسلامیہ یونیورسٹی ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر محمد افضل صاحب)	رکن
۱۲)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی آگرو صاحب)	رکن
۱۳)	صدر پشتو اکادمی ، پشاور (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رکن
۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ ، کوئٹہ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رکن
۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ ، لاہور (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رکن
۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ ، حیدر آباد (جناب محمد زمان طالب المولیٰ صاحب)	رکن
۱۷)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
۱۸)	منیجر ، پریس و انتظامیہ اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن

مجلس انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱)	صدر اُردو لُغت بورڈ	صدر
۲)	شریک مشیر تعلیم ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان	رکن
۳)	مشیر مالی (تعلیم) ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان	رکن
۴)	مشیر انتظامی و مالی امور ، اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈی ۔ ایم ۔ قریشی صاحب)	رکن
۵)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی آگرو صاحب)	رکن
۶)	مدیر اعلیٰ اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
۷)	منیجر پریس اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن
۸)	سکریٹری / افسر انتظامیہ اُردو لغت بورڈ ، کراچی *	رکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ جلد یازدہم

بحمداللہ اُردو لُغت کی گیارھویں جلد بھی اشاعت کی منزل سے گزر گئی۔ کسی معیاری و مستند لغت کی ترتیب، تدوین، کمپوزنگ یا کتابت اور بار بار کی پروف ریڈنگ سے لے کر طباعت و جلد سازی تک کیسی کیسی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کا اندازہ کرنا ان لوگوں کے لیے ایسا مشکل نہیں جو اس قسم کے کاموں سے عملاً باخبر ہیں۔ تاہم باخبر حضرات کو بھی اتنا بتانا ضروری ہے کہ اردو لغت بورڈ کے کارکنان کی مشکلات، اوروں کی بہ نسبت دوچند ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ جس اردو لغت کی ترتیب و تدوین اور طباعت و اشاعت کی ذمّہ داریاں ان کے سپرد کی گئی ہیں، اس کا مسوّدہ صرف پرنٹ نکلوانے کی غرض سے کئی بار اسلام آباد بھیجا جاتا ہے اور ایک طویل مسافت کے بعد اسے اپنی منزل نصیب ہوتی ہے۔ اس مسافت کا مختصر حال دسویں جلد کے دیباچے میں آ چکا ہے اس لیے اس جگہ اس کا اعادہ غیرضروری ہے۔

ترتیب و تدوین سے قطع نظر گیارھویں جلد کی صرف طباعت و اشاعت میں چھے مہینے سے زیادہ لگ گئے۔ دوسرے اسباب کے ساتھ اب کے اس تاخیر کا ایک سبب یہ بھی ہوا کہ پچھلے چند مہینوں میں بہ اعتبار نظم و نسق کراچی کے حالات بہت خراب رہے۔ مسلسل لوٹ مار اور دہشت گردی نے شہر کے سارے ماحول کو غیرمحفوظ اور مفلوج کر کے رکھ دیا تھا۔ ایسے میں پابندیٔ وقت اور معمول کے مطابق کسی کام کا تکملہ ممکن ہی نہ تھا۔ اسی لیے بورڈ کے کارکنان کی پوری توجہ اور کوشش کے باوصف گیارھویں جلد کی اشاعت میں کچھ اور بھی تاخیر ہو گئی لیکن جیسا کہ عرض کیا گیا یہ تاخیر ناگزیر تھی۔

دسویں جلد حرف "ر" تک کے الفاظ پر محیط تھی گیارھویں جلد حرف "س" تک کے الفاظ کا احاطہ کرتی ہے۔ بارھویں جلد زیرطباعت ہے اور یہ "ص" تک کے الفاظ پر مشتمل ہوگی۔ تیرھویں جلد کا مسودہ، کمپوزنگ کے مرحلے میں ہے اور ایک اندازے کے مطابق اس میں "ک" تک کے الفاظ سما جائیں گے۔ اس طرح اردو لُغت کے منصوبے کا دو تہائی حصّہ مکمل ہو جائے گا اور اگر اسی رفتار و انداز سے کام ہوتا رہا تو تین سال کے اندر اندر لغت کی ساری جلدیں چھپ جائیں گی۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری
مدیر اعلیٰ

اوقاف و رموز و علامات

(الف) سکتہ Comma (،) :

۱۔ اعراب ملفوظی میں ایک حرف کا اعراب درج کیے جانے کے بعد۔
۲۔ تشریح میں لفظ کے معنی درج کر کے ان کا مترادف لکھنے سے پہلے (یہاں مترادف سے تقریباً مترادف مراد ہے ، کیونکہ کوئی لفظ دوسرے لفظ کا کلیۃً مترادف نہیں ہوتا)۔
۳۔ مثال کے سلسلے میں کتاب یا مصنف کا نام درج کرنے کے بعد۔
۴۔ اخبارات و رسائل سے اخذ کی ہوئی مثالوں میں جائے اشاعت اور جلد نمبر کے بعد اور شمارہ نمبر سے پہلے۔
۵۔ اشتقاق میں لفظ اور اس کی قواعدی حیثیت کے درمیان۔
۶۔ اسناد کے حوالوں میں سنہ کے اندراج کے بعد۔

(ب) وقفہ Semicolon (؛) :

۱۔ اعراب ملفوظی میں متبادل اعراب درج کرنے سے پہلے۔
۲۔ قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد ، لفظ کی متبادل شکل کے اندراج سے پہلے۔
۳۔ ایک قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد دوسری قواعدی حیثیت درج کرنے سے پہلے (مثلاً: اسم مذکر لکھنے کے بعد ، جمع لکھنے سے پہلے)۔
۴۔ تشریح میں کسی شی کے وہ معنی درج کرنے سے پہلے جن میں اور سابق معنی میں نازک سا فرق ہو ، یا جو پہلے معنی سے مختلف ہوں۔
۵۔ اشتقاق میں ایک زبان سے لفظ کا تعلق ظاہر کرنے کے بعد ، دوسری زبان سے اس کا تعلق درج کرنے سے پہلے۔
۶۔ ایک ہی معنی کی تشریح میں ایک کتاب کا حوالہ درج کرنے کے بعد ، دوسری کتاب کا حوالہ درج کرنے سے پہلے۔

(ج) رابطہ Colon (:) :

۱۔ تفصیل ، اقتباس ، مثال یا بیان سے پہلے۔
۲۔ مثال کے حوالے میں صفحہ نمبر سے پہلے جب کہ وہ کسی ایسی کتاب یا رسالے سے ماخوذ ہو جو دو یا زائد مجلدات پر مشتمل ہو (جیسے: کلیات اکبر ، ۲ : ۲۷)۔

(د) ختمہ Full Stop (.) :

اس کے محل پر ڈیش کی جگہ نقطہ استعمال کیا گیا ہے۔

(ہ) سوالیہ Sign of interrogation (؟) :

سوالیہ یا مشتبہ اور تحقیق طلب مقامات پر ، جیسا کہ عموماً جدید رسم تحریر میں رائج ہے (اس کا کھلا ہوا حصہ یا منھ دریافت طلب بات کی جانب رکھا گیا ہے)۔

(و) قوسین یا ہلالی بریکٹ Bracket (small) (   ) :

۱۔ لغت کے اندراج کے بعد اعراب ملفوظی کے لیے۔
۲۔ لفظ کی قدامت ظاہر کرنے کے لیے۔
۳۔ ان مقامات پر جہاں تشریح کے درمیان مزید وضاحت کے لیے کوئی بات درج کی گئی ہے۔
۴۔ مرکب فقروں اور کہاوتوں کے درمیان کوئی متبادل صورت ظاہر کرنے کے لیے (سیدھے خط کے بعد)۔
۵۔ اصطلاحی الفاظ کی تشریح میں حسب ضرورت مخصوص علم یا فن وغیرہ کا نام ظاہر کرنے کے لیے۔
۶۔ لگے بندھے فقرات یا امثال وغیرہ میں اس کلمے کے اندراج کے لیے جسے کچھ لوگ بولتے ہیں اور کچھ نہیں بولتے (جیسے: ایک دم (میں) ہزار دم)۔

۷۔ اشتقاق میں لغت کا مادّہ درج کرنے کے لیے۔
۸۔ سند نہ ملنے کی صورت میں تشریح کے بعد حوالہ دینے کے لیے۔
۹۔ کسی کتاب یا تصنیف کے قلمی ہونے کے اظہار کے لیے۔
۱۰۔ اسناد کے حوالوں اور سنین کے اندراج کے لیے جیسے: (۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹) یا (۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸)۔

(ز) عمودی بریکٹ Bracket (large) [ ] :

اشتقاق اور اس کے متعلقات درج کرنے کے لیے۔

(ح) سیدھا خط Dash (—) :

۱۔ تحتی الفاظ میں بنیادی لفظ کی جگہ شروع میں۔
۲۔ جملے یا فقرے کے درمیان ہلالی بریکٹ میں کسی ایسے لفظ کے اندراج کے ساتھ جو مذکورہ کلمے کا متبادل ہو (جیسے: ناچ نہ جانوں (ـــ نہ جانے) آنگن ٹیڑھا)۔
۳۔ تحتی لفظ کے اعراب ملفوظی سے پہلے۔

(ط) آڑا خط Oblique (/) :

۱۔ لغتِ مفرد کے اندراج کے بعد اس کا ، اور لغتِ مرکب کے بعد اس کے کلمۂ آخر یا چند کلمات کا متبادل لفظ درج کرنے کے لیے (جیسے: سَخُن / سُخَن یا اصل پر آنا / جانا)۔
۲۔ اعراب کے ہلالی بریکٹ میں متبادل لفظ کے اعرابِ ملفوظی سے پہلے۔
۳۔ تشریح یا اشتقاق میں متبادل کلمے کی تشریح یا اشتقاق درج کرنے سے پہلے۔
۴۔ جس کتاب کی جلد ، دو یا زائد حصوں پر مشتمل ہے اس کے جلد نمبر اور حصہ نمبر کے درمیان۔

(ی) اقتباسیہ (" ") :

۱۔ عبارت یا لفظ کے شروع میں ایک سیدھا اور آخر میں ایک اُلٹا واو اخذ و اقتباس و امتیاز کی علامت۔
۲۔ اخبار و رسائل کی مثالوں میں ان کے نام کے ساتھ۔

(ک) ماخوذیہ Derived from (< یا >) :

ماخوذ از ، کے معنی میں ، مراد یہ کہ ایک سرے کی طرف لکھے ہوئے لفظ یا زبان وغیرہ سے دو سروں کی طرف لکھا ہوا لفظ وغیرہ ماخوذ ہے۔

(ل) متبادلہ Alternate (~) :

یہ بات ظاہر کرنے کے لیے کہ اس کے بعد لکھا ہوا لفظ یا فقرہ اصل لفظ کی متبادل صورت ہے۔

(م) علامتِ تجزیہ Plus (+) :

اندراج اشتقاق میں یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اصل لفظ علامتِ تجزیہ کے سابق و لاحق سے مرکب ہے (جیسے: ذات الجنب ، ذات + ال + جنب)۔

(ن) علامتِ تسویہ Equal to (=) :

مراد یہ کہ اس کے بعد کا کلمہ سابق کلمے کا مساوی یا مترادف ہے (جیسے: لگاو ـ تعلق ، یا نسبت)

(س) تین نقطے Three dots (...) :

۱۔ لاحقوں کے اندراج میں لاحقے سے پہلے۔
۲۔ امثلہ و اسناد میں غیر ضروری عبارت کے حذف کی علامت۔

تلخیصات و اِشارات

۱. اعراب و حرکات :

فت - فتحہ (جیسے : «لَب» کے «ل» کا فتحہ) .

فت مج - فتحۂ مجہول (جیسے : «زہر» کی «ز» کا فتحہ) .

کس - کسرہ (جیسے : «دِل» کی «د» کا کسرہ) .

کس مج - کسرۂ مجہول (جیسے : «اِہتمام» کے «الف» اور «ت» کا کسرہ) .

ضم - ضمّہ (جیسے : «کُل» کے «ک» کا ضمّہ) .

ضم مج - ضمّۂ مجہول (جیسے : «عُہدہ» کے «ع» کا ضمّہ) .

سک - سکون (جیسے : «سبز» کی «ب» کا سکون) .

شد - تشدید (جیسے : «ڈبّا» کی «ب» کی تشدید) .

تن - تنوین (جیسے : «فوراً» یا «اباًعن جدٍ» کی «ر» اور «ب» کی تنوین) .

مخ - مخلوط (جیسے : «کیوں» کا «ک ی») .

غنہ - نون غنہ (جیسے : «جنگل» کا «ن») .

مغ - مغنونہ (جیسے : «منگایا» کا «ن») .

معد - واو معدولہ (جیسے : «خورشید» کا «و») .

لف - الف ملفوظ (جیسے : «... انّہٗ(لاحقے) کا «ا») .

غم ا - غیر ملفوظ الف (جیسے : «بالکل» کا «ا») .

غم ال - غیر ملفوظ الف اور لام (جیسے : «اہل الرائے» میں «الر» کا «ال») .

غم و - غیر ملفوظ واو (جیسے : «اوس - اُس کا «و») .

غم ی - غیر ملفوظ ے (جیسے : «ایدھر - ادھر کی «ی»).

خف - خفیفہ (فتحہ ، کسرہ ، ضمّہ کی ہلکی آواز ظاہر کرنے کے لیے) .

۲. قواعد :

ج	=	جمع عربی ۔
جج	=	جمع الجمع عربی ۔
مج	=	مجہول ۔
مع	=	معروف ۔
امذ	=	اسم مذکر ۔
مث	=	اسم مؤنث ۔
صف	=	صفت ۔
مذ	=	مذکر ۔
مث	=	مؤنث ۔
م ف	=	متعلق فعل ۔
ف ل	=	فعل لازم ۔
ف م	=	فعل متعدی ۔
ف مر	=	فعل مرکب ۔

۳. زبانیں :

ا	=	اردو ۔
انگ	=	انگریزی ۔
اوستا	=	اوستائی ۔
بنگ	=	بنگلہ ۔
پ	=	پراکرت ۔
پا	=	پالی ۔
پر	=	پرتگالی ۔
پن	=	پنجابی ۔
تر	=	ترکی ۔

س	=	سنسکرت .
سر	=	سریانی .
ع	=	عربی .
عبر	=	عبرانی .
ف	=	فارسی .
فر	=	فرانسیسی .
گج	=	گجراتی .
لاط	=	لاطینی .
مر	=	مرہٹی .
ہ	=	ہندی .
یو	=	یونانی .

۳- متفرق :

ا پ و	=	اصطلاحات پیشہ وراں .
اف	=	افعال .
د	=	دیوان .
رک	=	رجوع کیجیے.
عو	=	عوام .
عور	=	عورات .
ف	=	فعل .
ق	=	قلمی .
قب	=	مقابلہ کیجیے .
ک	=	کلیات .
ہندو	=	ہنود کی بول چال .

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رھ

رھ امث.
بہ اعتبار صوت اُردو حرفِ تہجی کا تیئیسواں حرف جو تحریر میں ھ کی شمولیت کی وجہ سے ر کی ہائیہ آواز کہلاتا ہے - جُمل کے حساب سے اس کی قیمت (ر + ھ ، ۲۰۰ + ۵) ۲۰۵ ہوتی ہے یہ عموماً الفاظ کے درمیان میں استعمال ہوتا ہے جیسے تیرھواں الھارھواں وغیرہ میں. یہ دو سادہ آوازیں ہیں مگر مل کر ایک ہوگئی ہیں وہ حروف یہ ہیں : بھ ، پھ ، تھ ، جھ ، چھ ، دھ ، ڈھ ، ڑھ ، کھ ، گھ اِن کے علاوہ اردو میں رھ ، لھ ، مھ ، نھ کی آوازیں بھی ہیں. ہندی میں ان آوازوں کے لیے کوئی حروف نہیں.(۱۹۱۳ ، اُردو قواعد، عبدالحق ، ۳۸). اُردو کے حروفِ تہجی حسبِ ذیل ہیں ا ، ب ، بھ ، پ ، پھ ، ت ، تھ ، ٹ ٹھ ...د ، دھ ، ڈ ، ڈھ ، ر ، رھ ... ن ، نھ ، و ، ہ ، ء ، ی ، ے. (۱۹۷۷ ، اُردو اِملا اور رسم الخط ، ۱۳).

رَھواس (فت رھ) امذ (قدیم).
باشندہ ، باسی ، رہنے والا. بغداد سے رھواس اس مرد کے یہاں دل سوں ایمان لا کر آتے جاتے تھے . (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیل (دکھنی اردو کی لغت)). [مقامی].

رِھیج (ی مع) امث (قدیم).
خوشنودی ، رضا (ماخوذ ; قدیم اُردو کی لُغت): [رک : ریجھ].

رِھیجْنا (ی مع ، سک ج) ف ل.
خوش ہونا ، راضی ہونا.
پیو ملیا کل لا کے رھیجے سکھ سینہ دکھ کی بات نہ کیجے
(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسرارُاللّٰہ (ق) ، ۴۷). [رِیجھنا (رک) کا قدیم املا و تلفّظ].

ڑ

ڑ (ڑے) امث.
صوتی اعتبار سے اُردو کا چوبیسواں حرف جسے رائے ہندی اور رائے ثقیلہ بھی کہتے ہیں. اس کا تلفظ «ڑے» ہے. یہ حرف عربی اور فارسی میں نہیں ہے، اُردو میں بھی یہ کسی لفظ کے شروع میں شاذ ہی آتا ہے. حسابِ جمل میں اسے «ر» کی ایک شکل تصوّر کر کے اس کے اعداد بھی دو سو مقرر کیے گئے ہیں. ڑے کی آواز جنوبی ہند کی قدیم ترین آوازوں میں ہے اور دراوڑی النسل ہے. ڑے اور ڑے اور ڑے اور ڑے زبان سے نہ نکلتا ہوگا روٹی کو تو حضور لوتی کہتے ہوں گے.(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۳). چھوڑ کر ، اور چڑھ آئے ، جیسے الفاظ میں وہ «ڑ» کی جگہ «ڈ» لکھتے تھے . (۱۹۳۵ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۲۲۵) ، «ڈ» سے «ڑ» نے جنم لیا ، «ڑ» سے «ل» نے. یہ لاحقے ایک خاندان ہی کے نہیں ، بھائی بھائی بھی ہیں. (۱۹۷۲ ، اُردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۴۳).

. . . ڑا/ڑی لاحقہ.
یہ لاحقہ اسم کے آخر میں تصغیر کے لیے لگاتے ہیں. پلنگڑی ، انتڑی (آنت + ڑی) ، دمڑی، انکھڑی ...گدھڑا(گدھا + ڑا)

(۱۹۷۲ ، اُردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۴۳)

ڑَنگا (فت ڑ ، غنہ) امذ.
(گاڑی بانی) چنگ (بڑا وزنی گھنگرو جو رتھ یا بیل کی دم کے نیچے بندھا ہوتا ہے اور گاڑی کی حرکت سے ہلتا اور بجتا رہتا ہے جس سے راہ چلنے والے خبردار ہو کر گاڑی کے سامنے سے ہٹ جاتے ہیں) کے بیچ میں کا لٹکن جس کے ٹکرانے سے آواز ہوتی ہے (اپ و ، ۵ : ۱۳۳). [مقامی].

ڑُوڑا (و مع) امذ.
رک : روڑا. ڑ سے شروع ہونے والا اُردو میں صرف ایک لفظ ہے اور وہ ہے ڑوڑا یعنی روڑا، سنگپارہ. (۱۹۸۳ ، کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۱۰۱). [روڑا (رک) کا مُتبادل اِملا].

ڑے امث.
حرفِ ڑ کا تلفظی اِملا نیز مُغیّرہ حالت. ڑے اور ڑے اور ڑے اور ڑے زبان سے نہ نکلتا ہو گا روٹی کو تو حضور لوتی کہتے ہوں گے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۳). ڑے کی آواز کو تمام عالموں نے بحث ملتا ہے. (۱۹۷۱ ، اُردو کا رُوپ ، ۲۱۳). [رک : ڑ].

ڑھ

ڑھ (ڑھے) امث.
صوتی اعتبار سے اُردو کا پچیسواں حرف ہے ، فارسی اور عربی میں یہ حرف نہیں ہے ، اس کا تلفظ «ڑھے» ہے. کسی لفظ کے شروع میں یہ حرف نہیں آتا ہے ، تحریر میں «ھ» کی شمولیت کی وجہ سے ڑ کی ہائیہ شکل کہلاتا ہے. جیسے گڑھ اور بوڑھا وغیرہ میں. یہ دو سادہ آوازیں ہیں مگر مل کر ایک ہو گئی ہیں وہ حروف یہ ہیں ، بھ ، پھ ، تھ ، ٹھ ، جھ ، چھ ، دھ ، ڈھ ، ڑھ ، کھ ، گھ اِن کے علاوہ اُردو میں رھ ، لھ ، مھ ، نھ کی آوازیں بھی ہیں. (۱۹۱۳ ، اُردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۸). اُردو کے حروفِ تہجی حسبِ ذیل ہیں: ا ، ب ، بھ ، پ ، پھ ، ت ، تھ ، ٹ ، ٹھ ، ث ، ج ، جھ ، چ ، چھ ، ح ، خ ، د ، دھ ، ڈ ، ڈھ ، ذ ، ر ، رھ ، ڑ ، ڑھ ، ز ، ژ ... ن ، نھ ، و ، ہ ، ء ، ی ، ے. (۱۹۷۷ ، اُردو اِملا اور رسم الخط ، ۱۰۳).

ز

ز (زے) امث.
عربی کا گیارھواں ، فارسی کا تیرھواں اور صوتی اعتبار سے اُردو کا چھبیسواں حرف جیسے زائے معجمہ ، زائے منقوطہ اور زائے ہوّز کہتے ہیں. اِس کا تلفظ عربی اور فارسی میں «زا» اور اُردو میں «زے» ہے. حسابِ جُمل میں اس کے سات عدد ہیں. تقویم میں یہ شنبہ اور برج عقرب کی علامت ہے. یہ حرف شمسی ہے. ہندی اور سنسکرت میں یہ حرف نہیں ہے. جیسے ب اور ج اور ز اور ک کو تازی بولتے ہیں. (۱۸۸۷ ، احسن القواعد ، ۱۹). ز ، ف ، خ ، غ کی آوازیں ہندی میں نہیں. (۱۹۱۳ ، اُردو قواعد ، عبدالحق ، ۳۷). خالص فارسی عربی آوازیں یعنی ز ، ژ ، ف ، ق ، ع ، ط وغیرہ کو ڈاکٹر چٹرجی اہم اور ضروری قرار دے کر فرماتے ہیں کہ یہ آوازیں اُردو میں ہیں. (۱۹۶۶ ، اُردو لسانیات ، ۳۹).

زِ (کس ز) حرفِ جار.
اَز ـ سے کا مُخفّف.

قلعہ کی اوستوار اُوٹھی بُنیاد ‏ ‏ خانہ ویران ہوا زِ ظُلم و فساد

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۳).

لیکن زِجنابِ ذاتِ باری ‏ ‏ درکار ہے خیریت تمھاری

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۶۶).

قبائے تنگ نے بیسوں جگہ سے لَو دیدی
زِ فرق تا بقدم اک دبی سی آگ ہے تُو

(۱۹۳۲ ، روحِ کائنات ، ۱۹۹).

کیا بگاڑ سکتا ہے دَورِ آسماں میرا
ہو چکا زِ ہر پہلو خُوب اِمتحاں میرا

(۱۹۶۱ ، ہادی مچھلی شہری ، صدائے دل ، ۱۴).

زا (۱) حرف ؛ امث.
حرف «ز» کا عربی اور فارسی تلفُّظ (عموماً تراکیب میں مستعمل) زبت ـ زائے معجمہ کو پیش ہے اور وہ غلہ مشہور ہے ہندی میں جوار کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). جو حرف مونث ہو گا اسکی صفت میں معجم اور منقوط اور مہمل اور غیر منقوط کے ساتھ تائے تانیث لگائیں گے جیسے زائے معجمہ یا منقوطہ اور رائے مہملہ یا غیر منقوطہ. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۱۰). یہ حروف تین ہیں ـ زا ، سین ، صاد. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۳۰).

زا (۲) صف.
۱. پیدا کرنے والا (مُرَکّبات میں بطور جُزوِ آخر مُستعمل).

مثلِ شبنم ہر گُلِ تر سے ٹپکتا ہے گُلاب
گرم ہے از بسکہ آو شعلہ زائے عندلیب

(۱۸۲۶ ، دیوانِ گویا ، ۳۱).

کیا کیا اُس حُسنِ حیرت زا نے ثاقب کیا کیا
بیخودی کی لا کے اک زنجیر پہنا دی مجھے

(۱۹۲۹ ، متاعِ درد ، ۱۱۶).

شورِ فریاد ذرا بانگِ طرب زا ہو جائے
نغمۂ عیش ہر اک ساز سے برپا ہو جائے

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۹۹) اس میں کسی بیرونی پوٹنشل کے فرق (P.d) کے اطلاق کے بغیر محض روشنی ڈالنے ہی سے برق زا قوت یعنی ای ـ ایم ـ ایف (e. m. f) پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۴۳۰). ۲. پیدا شدہ ، زائیدہ. اِسلامی حکومتوں نے کبھی یہ قاعدہ نہیں بنایا کہ جو شخص ولایت زا نہ ہو اس کو فلاں قسم کے حقوق نہیں مل سکتے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۲۲۲) [ف: زادن ـ جننا کا امر حاضر نیز زادہ (رک) کی تخفیف

زابُل (ضم ب) امذ.
۱. موسیقی کے بارہ مقامات میں سے ایک مقام ، عشاق کا پہلا شعبہ جس کی ۴ راگنیاں ہیں.

تیرا قانون ترے پاس خطِ مسطر ہے
چھیڑ دے زابل و تبریز و خراسان و عراق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۸). عشاق کا پہلا شعبہ زابل ہے جس کی ۴ راگنیاں ہیں (۱۹۱۶ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۱۵) ۲. سیستان (ایران) کے ایک شہر کا نام.

سپہدار کو رنگِ زابل کا شاہ ‏ ‏ رکھے ایک تھا دُخترِ رشکِ ماہ

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی (منشی) ، ۲۹). میں ہندو ستدو کابل و زابل میں فرد ہوں. (۱۹۸۵ ، درون درون ، ۱۲۰). [ف].

زاج امث ؛ امذ.
۱. سنجی (نوراللغات). ۲. **پھٹکری**. زاجات یعنی پھٹکری اس کے کل اقسام کی پیدائش اجزائے خاکی اور آبی سے ہوتی ہے. (۱۸۷۷ء، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۲۹۸). یونانیوں نے بھی زاج کی قسم سے شمار کیا ہے. (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ، ۶ : ۵۵۳). [ف].

۔۔۔ اَبْیَض کس صف (۔۔۔ فت ا، سک ب، فت ی) امث
پھٹکری (کلید عطاری). [زاج + ابیض (رک)].

۔۔۔ اَحْمَر کس صف (۔۔۔ فت ا، سک ح، فت م) امث ؛ امذ
پھٹکری جو مائل بہ سُرخی ہوتی ہے (مخزن الادویہ (ترجمہ)، ۱ : ۵۸۷). [زاج + احمر (رک)].

۔۔۔ اَخْضَر کس صف (۔۔۔ فت ا، سک خ، فت ض) امث
سبز پھٹکری، ہندی میں اس کو ہیرا کسیس کہتے ہیں (ماخوذ : مخزن الادویہ (ترجمہ)، اردو، ۱ : ۵۸۷). [زاج + اخضر (رک)]

۔۔۔ سَفید کس صف (۔۔۔ فت س، ی مع) امث ؛ امذ
سفید پھٹکری. زاج سفید تین ماشہ، پوستِ انارین تین ماشہ، بلیلۂ زرد تین ماشہ، سیر بھر پانی میں جوش کرے. (۱۸۳۳ء، مفید الاجسام، ۱۷). قلقدیس ... زاج سفید کا نام ہے. (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ، ۸ : ۱۰۳). [زاج + سفید (رک)].

زاجِر (کس ج) صف.
۱. جھڑکنے والا، تنبیہ کرنے والا، منع کرنے والا. حالانکہ کتاب اللہ ان کے لئے خود زاجر ہونی چاہیے تھی ۱۹۶۳ء، کنایئن، ۹۲ ۲. (تصوف) اس واعظ اور ناصح کو کہتے ہیں جو حق کی جانب سے قلبِ مومن میں ہو اور ایک نور ہے جو داعی ہے عبد کو حق کی طرف اس کو حق نے اپنی عنایت سے عبدِ مومن کے قلب میں ودیعت رکھا ہے (مصباح التعرف، ۱۳۳). [ع : (ز ج ر)].

زاچ امذ.
وہ جشن جو کسی وقت لڑکے کی ولادت کی تقریب میں سات دن تک منایا جاتا تھا، زچگی کے سلسلے کا جشن. سات روز تک زاچ، لڑکا پیدا ہونے میں جو جشن کیا جاتا ہے. (۱۸۳۵ء، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۱۹۵). [زچہ (رک) سے].

زاچَہ (فت چ) امث (قدیم).
رک : زچّہ. زاچہ اور زچّہ اس عورت کو کہتے ہیں کہ جس کے لڑکا یا لڑکی پیدا ہو. (۱۸۳۵ء، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۱۹۵). [زچہ (رک) کا ایک اِملا].

زاد (۱) صف.
جنا ہوا، زائیدہ، اولاد، پیدا کردہ.

لے دو بزرگ پیرا زاد عثمان علی دوی داماد

(۱۵۰۳ء، نوسرہار (اردو ادب، ۶، ۴ : ۵۰) بڑی کیٹی مدت میرے تائیں اسی تلاش میں گزری تھی لیکن پری زاد میں ایسا کوئی نہ ملا. (۱۷۴۶ء، قصہ مہر افروز و دلبر، ۱۵۲). آدمی زاد سے مل کر تو ہوتی ہے تاہا کب. (۱۸۸۳ء، بہارستانِ عشق (رونق کے ڈرامے، ۵ : ۸۸)). میری مراد یونیورسٹی زاد گروہ سے ہے جو طریقِ تعلیم اور افتادِ خیال اور وضع و قطع اور طرزِ ماند و بود کے اعتبار سے اپنی ایک جُداگانہ ہستی قائم کر چکا تھا. (۱۹۲۲ء، مضامین محفوظ علی، ۲۱۳). [ف : زادہ (رک) کی تخفیف].

۔۔۔ بُوم (۔۔۔ و مع) امث.
جائے پیدائش، جنم بھومی، وطن.

زاد بوم تن کُفو جس تاہیں
رلو رہیا ہر ہر گھٹ ماہیں

(۱۶۵۳ء، گنج شریف، ۱۷). اس کستریں کا وطن روم ہے اور قدیم سے استنبول زاد بوم ہے. (۱۸۰۲ء، باغ و بہار، ۱۲۳).

میں چھوڑ کے زاد بوم بھاگا
تن بن گیا لاغری سے دھاگا

(۱۸۸۶ء، کلیاتِ اردو، ترکی، ۷۸).

عرفاں کا تُو خزانہ ہے رشیوں کی زاد بوم
سر چشمۂ کمال ہے گنجینۂ علوم

(۱۹۲۳ء، مطلع انوار، ۷۰) باجہ متعدد عالموں، فقیہوں، شاعروں اور مقامی مورخوں کی زاد بوم ہے (۱۹۶۷ء، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ۳ : ۸۵۸). [زاد + بوم (رک) (اضافتِ مقلوب)].

۔۔۔ خاطِر کس صف (۔۔۔ کس ط) امث.
نظم، شعر (جامع اللغات). [زاد + خاطر (رک)].

۔۔۔ گاہ امث.
بچّہ جننے کی جگہ، نسوانی شرمگاہ. اُس زمانے میں ایک قسم کا سُرخ مادہ اس کی زادگاہ سے ٹپکتا رہتا ہے. (۱۹۳۸ء، آئینِ اکبری (ترجمہ)، ۱ : ۲۲۰). [زاد + گاہ، لاحقۂ ظرفیت].

زاد (۲) امذ.
راہ کا توشہ. مقدور ہو تجھ کو راہروی کا یعنی زاد و راحلہ اور امن ہووے. (۱۸۳۰ء، تنبیہ الغافلین، ۱۷).

قسم ہے ایسے مسافر ندیدۂ غربت کی
کہ آیا خُلد سے دنیا میں بے رفیق و زاد

(۱۸۷۷ء، کلیاتِ قلق، ۲۹۳). [ع : (ز و د)].

۔۔۔ آخِرَت کس اضا (۔۔۔ کس خ، فت ر) امذ.
توشۂ آخرت، وہ عمل جو آخرت میں کام آئے.

فکر کر زادِ آخرت کا بھی
میر اگر تو ہے عاقبت اندیش

(۱۸۱۰ء، میر، کت، ۱۹۳). ان (اعمالِ بد) کی وجہ سے جن کو ان کے ہاتھوں نے پہلے سے (زادِ آخرت بنا کر) بھیجا ہے. (۱۸۹۵ء، ترجمۂ قرآن مجید، نذیر احمد، ۲۰). [زاد + آخرت رک.

۔۔۔ خانَہ (۔۔۔ فت ن) امذ (قدیم).
توشہ خانہ، وہ جگہ جہاں کھانے پینے کا سامان رکھا جائے.

سُنیا جوں کہ طاغوں دیا نشان
اوپے زاد خانے منے بے گمان

(۱۶۳۹ء، خاورنامہ، ۲۸۳). [زاد + خانہ (رک)].

ـــــراہ کس اضا ، اث ، امذ.
راہ کا خرچ ، راہ کا توشہ.

کوچۂ زُلف میں گیا جب دل
برگِ سنبل کو زادِ راہ کیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۳). زادِ راہ لے کر قصد بخارے کا کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۰).

ٹھہر نہ آہ مری جان لے کے چلتی ہو
سفر کرے جو مسافر کو زادِ راہ ملے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۹). بیچاروں نے تھوڑا بہت زادِ راہ ساتھ لے لیا. (۱۹۲۳ ، عصہ کی سرکار ، ۳۳). زادِ راہ کی کمی سے ایک بسیط احساس کے ساتھ چلنے والا پستی سے بلندی اور بلندی سے پستی کی طرف مراجعت ہی میں پوری عمر گزار دیتا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۱۳). [زاد + راہ (رک)].

ـــــسَفَر کس اضا (ـــــ فت س ، ف) امذ.
رک : زادِ راہ.

خیالِ صنم تھا مُجھے زادِ راہ
نہ تھا اور زادِ سفر حق گواہ

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۸۳).

کیوں اِتنا گراں بار ہے جو زادِ سفر بھی
لے راہ روِ ملکِ عدم اُٹھ نہیں سکتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۲).

یہ تھا مرحلہ جس کو سمجھے تھے گھر
مہیّا کیا کچھ نہ زادِ سفر

(۱۹۱۱ ، کلّیاتِ اسمٰعیل ، ۱۲).

زادِ سفر بھی چاہیے اِذنِ سفر کے ساتھ
مجھ پر کرم ہے اور کرم چاہتا ہوں میں

(۱۹۸۳ ، ذکرِ خیرالانام ، ۱۰۶). [زاد + سفر (رک)].

ـــــطَرِیق کس اضا (ـــــ فت ط ، ی مع) امذ.
رک : زادِ راہ. اُن جَو کا سویق بناویں اور سویق کا زادِ طریق کریں ، اور اسی زادِ حسب المراد سے اپنے گھر آویں. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۲۱۳). [زاد + طریق (رک)].

ـــــعُقبیٰ کس اضا (ـــــ ضم ع ، سک ق ، بشکل ی) امذ.
رک : زادِ آخرت.

خُدا تو ہر طرح سے بخش دے گا رونے والوں کو
کہ ہرگز زادِ عُقبیٰ کچھ مُہیّا ہو نہیں سکتا

(۱۹۱۲ ، اوج (نورُاللغات)).

اے ربِّ کریم ، کیا حماقت ہو گی
میں اور ترے پاس زادِ عُقبیٰ لاؤں

(۱۹۵۵ ، رباعیاتِ امجد ، ۳ : ۲). [زاد + عُقبیٰ (رک)].

ـــــمَعاد کس اضا (ـــــ فت م) امذ ؛ سرزادُالمَعاد.
رک : زادِ آخرت.

نہ کُچھ اسبابِ معیشت ہی نہ کُچھ زادِ مَعاد
بسکہ مجھ بے سر و ساماں کا خُدا حافظ ہے

(۱۸۲۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۸۹). سلسلۂ طبابت ذریعۂ معاش اور وعظ و تذکیر ، زادُالمَعاد ، ہے. (۱۹۳۸ ، تراجمِ علمائے حدیثِ ہند ، ۱ : ۱۹۰). [زاد + مَعاد (رک)].

ـــــو راحِلَہ (ـــــ و مع ، کس ح ، فت ل) امذ.
راہ کا توشہ اور سواری کا جانور ، سفر کا خرچ اور سواری.

طے دیکھیں کسی طرح سے ہو مُلکِ عدم کی راہ
بے زاد و راحلہ ہوں کوئی ہمسفر نہیں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، قصائدِ سحر ، ۲۵۹). رمضان کے اخیر میں صلح ہو گئی ، اور نواب نے مطمئن ہو کر آزاد کے زاد و راحلہ کا معقول بندوبست کر دیا. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۱۲۲). [زاد + و (حرفِ عطف) + راحلہ (رک)].

زادَ فقرہ.
زیادہ ہوا یا زیادہ ہو مثلاً زادِ لُطفُہٗ ، زادِ عددہٗ اور زادِ لُطفکم وغیرہ (مُرکّبات میں بطور جزوِ اوّل مستعمل). [ع : (ز ی د)].

ـــــعِنایَتُکُم فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مُستعمل) آپ کی مہربانی زیادہ ہو ، آپ کی عنایت اور زیادہ ہو. جمیل المناقب عمیم الاحسان زادِ عنایتکم. (۱۹۲۶ ، چیچا چھکّن ، ۱۱۳). [زاد + عنایت (رک) + کم (ضمیر حاضر جمع)].

ـــــلُطفُکُم فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مُستعمل) آپ کا لُطف و کرم اور زیادہ ہو. شفیقِ مکرّم زادِ لطفکم ، عنایت نامہ پہنچ گیا تھا ، آپ کی علالت نے اِتنا طُول کھینچا ہے کہ اس کی وجہ سے مُجھے بہت تشویش ہے. (۱۹۵۷ ، خطوطِ عبدالحق ، ۲۳۹). [زاد + لُطف (رک) + کم (ضمیر حاضر جمع)].

زادگی (فت د) امث.
اولاد ہونے کی حیثیت، پیدائش (مُرکّبات میں بطور جُزوِ دوم مستعمل). غالب کی شخصیت کے بُنیادی ستون تین ہیں:- ۱. رئیس زادگی کا زعم، ۲. شاعری کا زعم اور ۳. نوعِ انسانی سے محبّت کا زعم. اس کی شخصیت انہیں تین ستونوں پر کھڑی ہے. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۶۰). [زادہ (ہ مُبدّل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زادَن (فت د) ف م.
جننا.

غرض حاملہ رشکِ گُلشن ہوئی
گرفتارِ غم وقتِ زادن ہوئی

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی (منشی) ، ۱۰۳). [ف].

ـــــگاہ امث.
جننے کی جگہ ، شرمگاہ ، اندامِ نہانی. پستان و زادن گاہ کے اعتبار سے مادۂ نیل انسان سے مُشابہ ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۷). [زادن + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

زادَہ (فت د) صف.
۱. پیدا کیا ہوا؛ مراد: تخلیق ذی (مُرکّبات میں بطور جُزوِ اوّل مُستعمل).

کیا وجہ ہے کہ ہم باقی غزلوں کو مولانا کی زادۂ طبع نہ مانیں.(۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۳۹) ۲. جنا ہوا ، زائیدہ ، اولاد (مُرکّبات میں بطور جُزوِ دوم مُستعمل). تب گُلچہرہ اس کے بھی وقوف کی وفاداری کی تعریف کرتی ہے اور کہتی ہے کہ یہ وزیر زادہ ہے . (۱۷۳۶ ، قِصّۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۵۲). اکثر رئیس اور سردار زادے ... عادت سے لاچار ہیں . (۱۸۶۷ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۲۸۲). امیر زادہ ، آدمی زادہ ، بُزرگ زادہ ، پیر زادہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۱۰). خود حرام زادہ شادی کر اپنی ذُرّیات میں اضافہ کیے جائے گا. (۱۹۳۷ ، منجدھار ، ۱۵۳). [ف : زادن ـ جنا سے حالیۂ تمام ، پہلوی : زات].

زادی صف مث.

۱. جنی ، جنی ہوئی (مُرکّبات میں بطور جُزوِ دوم مُستعمل). پیر کے دیوانے بن کا لے صاحب! جوگی کرے کا عِلاج پائے شفا تا صاحب زادی اپنی لے سرتاج! (۱۸۸۰ ، سانحۂ دلِ گیر (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۳۳)). میں رسول زادی ہوں اور اُس رسولؐ کی نواسی ہوں. (۱۹۳۱ ، سیّدہ کا لال ، ۲۵۹). [زادہ (رک) کی تانیث بقاعدۂ اُردو].

زار(۱). (الف) م ف.

رونے والا ، روتا ہوا ، گِریہ کُناں. حال قران اور برق کا سُنیے کہ لشکر فولاد کے ہمراہ زار و نالاں ... چلے جاتے تھے. (۱۸۸۲ ، طِلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۱۰۳۵). (ب) صف ۱. مُصیبت یا غم کا مارا ، مُصیبت زدہ ، غمگین ، عاشق کے لیے بھی مُستعمل.

شفا دے فائز زار و حزیں کو بلند اقبال کر اندوہ گیں کو

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۹).

کیا ہوا تعویذ اور طُومار سے
جو ہوئے واقف نہ تم اُس زار سے

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۲۲).

آزردہ اپنے زار سے کیوں ہے وہ رشکِ گُل
ہوتے کبھی نہ دیکھا گُل و خار سے بگاڑ

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۷۸).

کمالِ زار نے جو عشق میں صدمے اُٹھائے ہیں
خدا شاہد کسی جانباز پر دنیا میں کم گزرے

(۱۹۱۰ ، خوبیٔ سخن ، ۷۶). ۲. (ا) زبُون ، عاجز ، تباہ حال ، رُسوا.

شعلے میں گو سکون آئے برق سے اِضطراب جائے
پر دلِ زار کو قرار ہو سکے یہ نہ ہو سکے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۹).

زار رکھا بے حال رکھا ، بیتاب رکھا بیمار رکھا
حال رکھا تھا کُچھ بھی ہم میں عشق نے آخر مار رکھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۶۱).

تُو سلامت رہے آباد رہے شاد رہے
زار ہو خوار ہو ناچار ہو تیرا دُشمن

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۹۲).

وہ خوار ہے جو تیری نظر سے اُترا
وہ زار ہے جو تیری نظر سے اُترا

(۱۹۳۷ ، لالہ و گل ، ۳۵). (اا) خراب ، خستہ.

صورت تری زار ہو گئی ہے
گُل ہو کے تُو خار ہو گئی ہے

(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۲۳).

بھائی کاظم ہیں بیقرار بہت
حال ہے والدہ کا زار بہت

(۱۹۱۳ ، طُوفانِ نوح ، ۲۰۱). ۳. لاغر ، نحیف ، ضعیف ، ناتواں.

ہے ایک تارِ گریباں کے اوٹ میں تنِ زار
زبس ہجوم ہے جاے پہ ناتوانی کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵).

رہا جو عابدِ بیں سو زار و بیمار
اُٹھانا یک قدم کا جس کو دشوار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۷۳).

زار اے مرگ ہوں میں کُچھ بھی مرے تن میں نہیں
کس سے اُلجھیں کے فرشتے کوئی مدفن میں نہیں

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۱۰).

ہوں تو زار ، آؤ مگر تُم تو شگفتہ ہو کر
اِتنا پُھولوں میں کہ شک جسم پہ آماس کا ہو

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، ۱۲۳). ۴. بہت زیادہ (عموماً مرکبات میں بطور جزوِ دوم مُستعمل).

عاشقِ زار کوں بس چاہِ زنخداں تیرا
بوالہوس آرزوے چشمۂ تسنیم کیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۹). (ج) امذ. ۱. وہ جگہ جہاں کوئی چیز کثرت سے پائی جائے (مُرکّبات میں بطور لاحقہ مُستعمل). برگ زار کی تاریکیوں کے اندر. (۱۹۲۳ ، نگار ، اپریل ، ۲۶۶).

مُجھ کو ان روشن شبستانوں میں مرجانے بھی دے
اے طرب آباد ہند ، اے حُسن زارِ لکھنؤ

(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۸۷).

جلوہ در جلوہ سمن زارِ مسرّت ہو گا
میری جنّت کا ہر اک دن ، شبِ عشرت ہو گا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹۶). ۲. نالہ و فریاد (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [ف : زار ، اوستا : زرٌ].

ـــ بزار رونا محاورہ.

رک : زار زار رونا.

کوئی تکیا درد اتار
ہوے رو رو زار بزار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۹۱)). زار بزار رونے ... سے آنکھوں میں حلقے پڑگئے ہیں .(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱).

ـــ رونا محاورہ (قدیم).

پُھوٹ پُھوٹ کر رونا.

بُلبلیں روتی ہیں میرے غم میں اور گُلزار زار
حیف کیوں ہوتا نہیں توں ہم سیں اے عیّار یار

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۸).

زار رونا چشم کا کب دیکھتے
دیکھیں ہیں لیکن خُدا جو کُچھ دکھائے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۹).

۔۔۔زار م ف.
بہت زور یا تیزی سے ، پُھوٹ پُھوٹ کر.

اُسی دن سیں رانی ہوئی بیقرار
دو نینوں سیں آنسو چلے زار زار

(١٧٥٦ ، قِصّۂ کام روپ و کلاکام ، ٢٧).

۔۔۔زار رونا عاورہ.
بہت رونا ، پُھوٹ پُھوٹ کر رونا. راگ ہونیج میں عاشق زار زار روتا بے اختیار روتا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٣٥). حضرتِ آدم اپنا درد بُھول مصیبتِ حسین پر زار زار روئے .(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٣٨).

مارے ہیں ہاتھ ہاتھ پہ سب یاں کے دستکار
اور جتنے پیشہ وار ہیں روتے ہیں زار زار

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٩٩).

غالبِ خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں
روئیے زار زار کیا کیجیے ہائے ہائے کیوں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٩٣). باپ کی یہ گفتگو خفگی یا قیاس ایسا نہ تھا کہ اس کان سُنتی اور اُس کان اُڑا دیتی ، سہم گئی اور زار زار رونے لگی. (١٩٣٦ ، راشدالخیری ، تربیتِ نسواں ، ٢٣). میں زار زار رو رہا تھا اور زار و نزار حالت میں بھاگ کر گھر آیا ، (١٩٨٧ ، حیاتِ مستعار ، ١٥).

۔۔۔قِطار (۔۔۔کس نیز فت ق) صف.
طُغیان زدہ ، بیتاب ، مُضطرب ، گِریہ آلود ، آنسوؤں سے بوجھل . خاموش آنکھوں کی زار قطار لڑیوں میں اس کے سوا کوئی آواز نہ تھی. (١٩٢٩ ، آمنہ کا لال ، ٢٢). [زار + قطار (رک)].

۔۔۔مَچانا عاورہ.
واویلا کرنا ، چیختا چلّانا. غُصّہ بُری بلا ہے تمہارے آنے کے بعد میں نے زار مچائی. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ١ : ١١٨).

۔۔۔نا ک صف.
گریہ نا ک ، غم زدہ ، نالہ کُناں ، رنجیدہ.

سو القِصّہ اس غم سوں ہو زار نا ک
کہا اس لکو کر توں مجھ کوں ہلا ک

(١٦٢٥ ، قِصّۂ بے نظیر ، ٩٠). [زار + نا ک ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔نالی امث.
نالہ و بُکا ، فریاد.

پڑا تھا شور جیسا ہر طرف اُس لا اُبالی کا
رہا ویسا ہی ہنگامہ مری بھی زار نالی کا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٥٢). کبھی اس کی مغفرت کے لیے خدا کی درگاہ میں زار نالی کرتا تھا. (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ٣٣). فولاد بازو سے پنجہ کشی کا نتیجہ آخر یہی ہوا کہ کلائی مُڑ گئی ، اب زار نالی فضول ہے. (١٩٢٦ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١١ ، ١٢ : ٣). شیائے برق نے برٹ کی جاگیر کے لیے کبھی زار نالی نہیں کی. (١٩٥٩ ، برق (سید حسن) ، مقالاتِ برق ، ١٩٩). اف : کرنا. [زار + ف : نالی ، نالیدَن ـ نالہ کرنا سے].

۔۔۔و زُبُون (۔۔۔و مج ، ضم ز ، و مع) صف.
خراب و خستہ. جس نے اس کو چُھوا اوس نے زار و زُبُون کیا ہے بہتوں کا خُون کیا ہے. (١٨٣٦ ، سرورِ سلطانی ، ٦١).

کامیاب و کامراں ہیں شادکام و شادماں
گرچہ دیوانے ترے ظاہر میں ہیں زار و زُبُون

(١٩١٨ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ١٣٠). ہم ایک ایسا دیانتدار اور دردمند انتظامیہ اُن کو دیں جو ... ان کی زار و زُبُون حالت کو شفایابی اور خوش حالی کی منزل کی طرف لے جانے میں کامیاب ہو. (١٩٨٢ آتشِ چنار ، ٥٣٦). [زار + و (حرفِ عطف) + زُبُون (رک)].

۔۔۔و قِطار رونا عاورہ.
رک : زار زار رونا. بدو اس کے پاس بیٹھا ہوا سر پیٹ رہا تھا اور زار و قطار رو رہا تھا. (١٨٩٨ ، سرسید ، مضامین ، ٣٨). دل بھر آیا اور زار و قطار روئے. (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین ، ٣ : ٣٠٠). انہوں نے میرے منہ پر بے تحاشا تھپڑ مارے اور خود زار و قطار رونے لگیں. (١٩٨٧ ، گلی گلی کہانیاں ، ٧).

۔۔۔و نِزار (۔۔۔و مج ، کس نیز فت ن) صف.
دُبلا پتلا ، نحیف و ناتواں ، کمزور ؛ غمگین.

سو یو بچن کان دھر بُلبُل بے دل کہے
اے جو توں ہے منج نمن عشق تھے زار و نزار

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ٥٣).

اس دُکھ میں دیکھ مرگ بھی مُجھ سے سرک گئی
کیا غم نے کر دیا مُجھے زار و نزار حیف

(١٧٥٥ ، یقین ، د ، ٢٥).

کل ایسے حال سے نظر آیا کہ کیا کہوں
جو تھا سو اس کو دیکھ کے زار و نزار تھا

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ١٧٩). پانچویں بار بیمار اور زار و نزار ایک قدر دان اور جوہر شناس ہندو رئیس کے خرچ پر ... اپنے علاج کے لیے یورپ روانہ ہوئے. (١٩٤١ ، انشائے ماجد ، ٢ : ٢٢٩). اس کو لے دے کے کوئے یار ہی سے سروکار ہوتا ہے اور جو غم یار میں اپنے آپ کو زار و نزار رکھتا ہے. (١٩٨٧ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ١٠). [زار + و (حرفِ عطف) + نزار (رک)].

زار (٢) امذ.
فرماں روا (قدیم شاہانِ روس کا لقب). وہ ایسی بات نہ کرنا چاہتا تھا جس سے زار کا غصّہ اور عداوت بڑھے .(١٩٠٧ ، نپولینِ اعظم (ترجمہ) ، ٤ : ٢٢).

جو زارِ روس اترے تخت سے اُن کا یہ شکوہ تھا
انہیں نے دی دغا ہم کو بھی جن پر بھروسا تھا

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٣ : ٣٤٧). بالآخر زار پیٹر اوّل نے اس بغاوت کا خاتمہ کر دیا.(١٩٦٧ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ١٣٥). [روسی : زار (Zar) ؛ قب : رومن ؛ سیزر Ceasar ؛ جرمن Kaisar ؛ کیسرئی ـ فرماں روا].

زاری امث.
١. (ا) گریہ و بُکا ، آہ و فریاد.

پنکھی سٹے ہیں سب ہراں رو رو بھرائے سدراں
چھوڑے ہیں سب اپنے گھراں دیکھو تو زاری والے والے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۸).

دلیراں کے لہو ، تھے زمیں نم کنئے
تمام شہر زاری و ماتم کنئے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۰۸).

غزل‌خوانی چمن میں بُلبلوں کی ہماری تعزیت کی زاریاں ہیں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۴۷). اسے روتا دیکھ کر پُوچھا کہ کیوں زاری کرتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۰).

بھتی کچھ عورتیں کرتی ہوئی زاری دوڑیں
نان و نفقہ کی طلبگار بچاری دوڑیں
(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۸۵).

کہلتی ہیں تجھ پہ زاریاں دشنام تھہتے
انداز کون سے ہیں جو زیبا نہ ہوں تجھے
(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۲۷). (اا) عاجزی ، الحاح (خواہ اس کا اظہار گریہ و فریاد کے ذریعے ہو یا کسی اور طرح).

کہیا شہ کوں وو بہوت زاری ستی
عزیز ہور محبت سوں یاری ستی
(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۳۵). پھر وہ عاجزی اور زاری سے دعا کرے .(۱۸۳۳ ، ترجمۂ گُلستاں ، حسن علی خان ، ۲). بنی‌اسرائیل کی ایک جماعت نے ہاتھ اُوٹھا کے تضرع اور زاری سے دعا مانگی تھی .(۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۱۷). کبھی کبھی راتوں کو اٹھ کر آپ تنِ تنہا قبرستان میں تشریف لیجاتے تھے اور دعا و زاری کرتے تھے .(۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۵۳). حُسن و عشق کی دنیا کو صرف عجز و افتادگی یا زاری و تضرع تک محدود سمجھنا درست نہیں. (۱۹۸۷ ، ونگارہ ، کراچی ، سالنامہ ، ۱۹). اف : کرنا. ۲. خستہ حالی ، حالتِ زار.

کسے دیکھلاؤں اب اپنی یہ زاری
کہوں کس سے بچوں کی بے قراری
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۷). لوگوں کو میری خواری اور زاری کی خبر نہ ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۳ : ۵۱). [ف].

زارِینَہ (ی مع ، فت ن) امث.
رُوس کی ملکہ کا لقب. زار کے علاوہ زارینہ (Czarina) بھی اردو میں مُستعمل ہے جو روس کی ملکہ کا لقب تھا. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۹۲). [روسی : Tsarina Czarina].

زاسْت (سک س) صف.
زیادہ.

ہوئے ہیں برس زاست اسی از ہزار
جو اس شہر میں ویچ ہے شہر یار
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۷۱). [زیادہ (رک) کا بگاڑ].

زاغ امذ ؛ = زاج ، زاک.
۱. کوّا.

عاشق کہتے (کہتے) ہیں باغ کو بہلانے جائیں دل
کیا بوجھے بُھول زاغ مگر بوجے تو بھنور
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۳).

گلی میں یار کی ہر بوالہوس کوں بار نہیں
کہاں ہے گلشنِ فردوس میں رسائیٔ زاغ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۹۱).

زاغ و بُوم اے شاد بُلبل سے کریں بحثِ سُخن
الوون کا یہ مثل سچ ہے کہ دڑیا کُھل گیا
(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۳۱).

نہ قفس کی تجھے پروا ہے نہ صیّاد کا خوف
شکر کر زاغ کہ تو مُرغِ خوش‌الحان نہ ہوا
(۱۹۳۲ ، سنگ‌وخشت ، ۹۰). ایک زاغ بدنصیب اپنی چال بھول جائے گا. (۱۹۸۷ ، اِک‌عشرِخیال ، ۳۸). ۲. کمان کے گوشے کی نوک ، گوشۂ کمان کہ جو سیاہ سینگ کا ہوتا ہے اور کمان کے دونوں سروں پر لگایا جاتا ہے (اس معنی میں صرف کمان کے ساتھ مُستعمل).

خبر لانے کا کہاں ہے لُطفِ مضموں بلند
قابلِ پرواز کب ہے شہپرِ زاغِ کماں
(۱۸۷۱ ، کلیاتِ تسلیم ، ۱۸). ۳. (تعمیرات) چھجّے کی چھاؤں کو سہارنے یا اُٹھائے رکھنے والا مثلثی شکل کا بنایا ہوا پتھر ، موٹھی کا پتھر ، توڑا. اس بندش کا اِستعمال بُنیادی پایوں زاغوں کنگنیوں گولائیوں کے لئے ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، چنائی ، ۹۳). ۴. موسیقی کے ایک راگ کا نام (فرہنگِ آصفیہ). [ف : زاغ قب : س : کاک काक].

ـــــ آبی کس صف ، امذ.
ایک آبی پرندہ جو مچھلیاں پکڑتا ہے اور اس طرح پانی میں غوطہ لگا کر نکلتا ہے کہ اس کے پروں پر ایک بُوند بھی دکھائی نہیں دیتی ، جل کوّا ، بن کوّا (فرہنگِ آصفیہ). [زاغ + آبی (رک)].

ـــــ بَنْدی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
(تعمیرات) موٹھی کا پتھر لگانا ، توڑا لگانا. اُفقی ردّوں میں زاغ بندی کرکے بطور پایہ یا پیل پایہ کی دیوار کے حِصّہ کے بنایا جاتا ہے (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۲۳). [زاغ + ف : بَنْد ، بَسْتن = باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ چَشْم (ـــــ فت چ ، سک ش) صف.
نیلی آنکھ والا (جامع اللغات ؛ اسٹین‌گس). [زاغ + چَشْم (رک)].

ـــــ دَشْتی کس صف (ـــــ فت د ، سک ش) امذ.
صحرائی کوّا ؛ کوئل. کوئل کو زغنک بھی کہتے ہیں ... زاغ دشتی بھی اس کو کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۱۶۵).

زاغِ دشتی ہو رہا ہے ہمسرِ شاہین و چرغ
کتنی سُرعت سے بدلتا ہے مزاجِ روزگار
(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۲۱). [زاغ + دشت (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ـــــ سِیَہ پَر کس صف (ـــــ کس س ، فت ی) امذ.
تیر (جامع اللغات ؛ اسٹین‌گس). [زاغ + سیہ (رک) + پَر (رک)].

ـــــ قَلَم کس اضا (ـــــ فت ق ، ل) امذ.
قلم کا وہ حِصّہ جو سیاہی میں ڈوب جاتا ہے.

وصف لکھے جو ترے گورے بدن کے میں نے
ہو گئی زاغ قلم کی وہیں منقار سفید
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۵۶)۔ [زاغ + قلم (رک)]۔

---کمان کس اضا(---فت ک) امذ.
رک : زاغ معنی ۲.

کلمہ پڑھیں گے دونوں مرے خانۂ جنگ کا
زاغ کماں ہو اس میں کہ طوطہ تفنگ کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵۴)۔

اک خال جو ہے گوشۂ ابرو میں تمہارے
دیتا ہوں میں تشبیہ اسے زاغ کماں سے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۴۴)۔

اس کا سایہ تھا سعادت کا کبھی سرمایہ
تھا ہما سے بھی سوا ، زاغ کماں دہلی

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاض صابر ، ۲۳۱)۔ [زاغ + کمان (رک)]۔

---کوہی کس صف(---و مج) امذ.
پہاڑی کوّا.

حسن کھویا خطِ شب گوں نے رخِ پُرنور کا
زاغ کوہی ہی گئے روغن چراغ طور کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۷۰)۔ [زاغ + کوہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---نول (---و مج) امذ ؛ ـ زاغنول.
۱. **ایک قسم کا نوکدار فولادی ہتھیار یا اوزار ، ایک قسم کا آلۂ حرب و ضرب ، تبرزاغنول.** شبرنگ نامی دیو سپہ سالار سہراب زاغنول لے کر جھپٹا قصد کیا پشت تقایدار پر زاغنول مار دوں. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش رُبا ، ۷ : ۱۰۶۳)۔ ۲ (حیوانیات) **مینڈک وغیرہ کی جوارحی کمان کا زیریں حصّہ.** مینڈک کا ڈھانچہ ، بالائی سطح س ، ساعدی ہڈیاں ، ... ز ، زاغنول. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۳۳)۔ [زاغ + نول - چونچ]۔

---نولی (---و مج) صف.
زاغ نول (رک) سے منسوب یا متعلق. ہر ایک نصف حصّے میں ایک بالائی لوحی حصّہ یا کندیتر ہوتا ہے اور ایک زیریں زاغنولی حصہ. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۳۳)۔ [زاغ + نول (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

زاغچہ (سک غ ، فت چ) امذ.
چھوٹا کوّا ، ایک قسم کا چھوٹا کوّا. ایک کانگ کابل میں آتی ہے جس کو زاغچہ کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۶۸)۔ کوّا ... (۵) بہت چھوٹا ہوتا ہے اس کی چونچ اور پانوں سرخ ہوتے ہیں ، اس کو فارسی میں زاغچہ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۱۸)۔ [زاغ + چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

زاغنہ (سک غ ، فت ن) امذ.
ایک پرندہ جس کے سیاہی مائل بھورے رنگ کے پر ہوتے ہیں اور پروں پر خفیف دھبّے اور ارغوانی سبز رنگ کی چمک پائی جاتی ہے. پہاڑی لٹورہ (Lanius Schach) زاغنے (Starlings) غوغائی ... ملتے ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۲۲)۔ [زاغ + نہ ، لاحقۂ تانیث]۔

زاغی امذ.
سیاہ رنگ الماس. اصل پانچویں الناس کے خواص اور صفات کے بیان میں ... پانچویں سیاہ ہوتا ہے اس کو حبشی یا زاغی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۸)۔ زاغی کہ سیاہ رنگ ہوتا ہے اس کو حبشی بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۶۵)۔ [زاغ + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

زاف صف.
ساکت یا بے خبر. اتنا بڑا حادثہ اونٹ کی شکل میں گزر گیا اور نہ غش آیا نہ زاف (ساکت و بے خبر) ہوئے. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۲۳)۔ [؟ ف]۔

زاک امذ.
ایک ترش معدنی مرکب ، پھٹکری. سب سے عُمدہ زا کو سفید ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۹)۔ [رک : زاج]۔

زال . (الف) صف.
۱. **بوڑھا ، سفید بالوں والا.** موریجے مار لیے ہیں رستم کو کب مانتا ہوں سلیمان شناس جنوں کو پیرزال جانتا ہوں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۳۲)۔ ۲. **بوڑھی ، بڑھیا.**

وہ زال جو دیکھتی تھی یہ حال
تھا کوفت سے اس کا غیر احوال

(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۳۲)۔

دُنیا کی حقیقت نہیں جُز حسرت و حرماں
چھل بل میں تم اس زال فسوں گر کی نہ آنا

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۵۷)۔ دوسرا جوڑا زال (بڑھیا) اور زال (رستم کے باپ کا نام) بھی ہو سکتا ہے. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۱۵۳)۔ (ب) امذ. **رستم کے باپ کا نام** (یہ نام اس لیے رکھا گیا کہ شروع ہی سے اس کے بال سفید تھے).

رستم ہے حُسن کا پکڑ اپ نیہہ فن منے
کیا کام آوے ایسے وقت زال و سام بحث

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۳)۔

عجز کر عجز کہ ہے عجز ہی بہتر ورنہ
خاک میں سام ہے اور گور میں ہے زال پڑا

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۲۳)۔

علم ہو تیغ دوسر مثلِ لام الف وہ کرے
دوتا ہو دال کے مانند قدِ رستم و زال

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، قصائدِ سحر ، ۲۰)۔ اے جوانِ خوش جمال اے رشکِ سام و زال کلام حق یہ ہے کہ مردانگی و شجاعت تجھ پر ختم ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۱)۔ [ف]۔

---دُنیا کس اضا(---ضم د ، سک ن) امث.
(کنایۃً) **دُنیا (قدامت اور ناپائداری کے اعتبار سے) فرتوتیت.**

زالِ دُنیا کو جس نے چھوڑ دیا
وہی نزدیک اپنے رُستم ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۰).
بہت زالِ دُنیا نے دیں بازیاں
میں وہ نوجواں ہوں کہ ہارا نہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۳).
ہے نئی گویا زمیں ہے آسماں گویا نیا
کینچلی گویا کہ لی ہے زالِ دُنیا نے بدل
(۱۹۰۰ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۹۳). [زال + دُنیا (رک)].

--- رَعنا کس صف (---فت ر ، سک ع) امث.
خوبصورت بڑھیا ، مراد : دُنیا (رنگین و خُوبصورت مظاہرات کے اعتبار سے).
فریب اس زالِ رعنا کا نہ کھانا
گئے شاکی ہیں سب اس بیوفا کے
(۱۸۴۷ ، دیوانِ ندا ، ۳۵۹). [زال + رعنا (رک)].

--- زَر کس صف (---فت ز) امذ.
رُستم کے باپ زال کا لقب (کیونکہ شروع سے ہی اس کے بال سفید تھے).
تودۂ زر سے ہوئے زال بھی سب زالِ زر
کہ جوانی سے بڑھاپے کو دیا اس نے بدل
(۱۸۷۴ ، کلیاتِ قدر ، ۲۰). [زال + ف : زر ـ سفید بالوں والا].

--- سِڑا (--- کس س) صف مذ.
عورت کا دیوانہ ، عورت کے پیچھے پیچھے پھرنے والا. میں کسی زال سڑے سے شادی نہیں کرنا چاہتی. (۱۹۶۶ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، ۱۱۵). [زال + سڑا (رک)].

زالُوک (---و مع) امث.
مٹی کی گولی یا کنکری پھینکنے والا دو شاخہ چوبی آلہ ، غُلیل. زالوک اور غالوک بمعنی معجمہ گلولۂ کمان کو کہتے ہیں اور اہلِ ہند غلولہ کمان کو غلیل کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۵). [ف].

زامُور (و مع) امث.
ایک قِسم کی چھوٹی مچھلی جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ادمیوں کی آواز سے مانوس ہوتی ہے اور کشتیوں کے ساتھ ساتھ چلتی ہے . زامور : دریائی لوگ اس مچھلی کو نہایت عُمدہ فال سمجھتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰۳) . جب شکاری اپنا جال ڈالتے ہیں اور اس میں زامُور ماہی آ جاتی ہے تو اس کو چھوڑ دیتے ہیں بہ سبب اس کی کرامت کے (۱۹۰۶ ، حیوٰۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۲ : ۶). [ف].

زان (۱) امذ.
ایک قِسم کا درخت جس کی لکڑی سے تیر اور نیزہ بناتے ہیں . بلوطیہ ... یعنی خاندانِ بلوط شاہ بلوط ہسپانی اخروٹ ، معمولی ریٹھا اور زان (بیچ) کا شمار ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۷). [ف].

زان (۲) امذ.
(موسیقی) ڈھولک کے بولوں میں سے ایک بول. امیر نے ان کی بجائے یہ چار بول قائم کیے یعنی کڑ ، زان ، گٹ ، جھا. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خُسرو ، ۱۹۱). [حکایت الصّوت].

زاں م ف ، حرف.
ازاں کا مخفف ، اس سے (تراکیب میں مستعمل). [ف].

--- بَعْد (---فت ب ، سک ع) م ف.
اس کے بعد ، بعدازاں. زاں بعد میں ایران سے عربستان میں آیا. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادۂ حبش کی ، ۵۱). جھاڑو لگائی غُسل خانہ دھو کر صاف کیا زاں بعد دروازہ پر جا کر ملکہ سے بولا. (۱۹۲۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۰۵). زاں بعد شاہین بہادر غلام کو جو بادشاہ کا منہ بولا بیٹا تھا ملک نائب ... خطاب دے کر چتوڑ میں چھوڑا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۳۶). [زاں + بعد (رک)].

--- کِہ م ف ، حرف.
اس لیے کہ ، کیونکہ.
ان دغل باز کوں لیا مت کر
زانکہ بسیار بیہودہ ہے گا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۶). [زاں + کہ (رک)].

زانْٹ (غنہ) صف.
ادنیٰ شخص ، فرومایہ آدمی.
پساتھ انگرتا ک ہے ہر رو جیسے تجھکو سو کوڑی کے دس ہیں
بابا یہ تا کیا ہے یہ جھنٹا زانٹ ہے اس کا ناتہ .بسے مت
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵). [جھانٹ (رک) کا بگاڑ].

زاں زاں (غنہ ، غنہ) امث.
متواتر گولیاں چلنے کی آواز ، سنسنانے یعنی ہوا میں تیزی سے گزرنے کی آواز. زاں زاں کرتی ہوئی گولیوں نے بابو رام کا داہنا کان اُڑا دیا تھا. (۱۹۸۲ ، دوشن زین ، ۱۸۹). [حکایت الصّوت].

زانگلو (غنہ ، سک گ ، و مع) صف.
۱. زانگلو اس لڑکی یا لڑکے کو کہتے ہیں جس کا باپ کشمیری اور ماں دہلوی ہو (دریائے لطافت (ترجمہ) ، ۳۲). ۲. جنگلی ، وحشی. ابے او زانگلو آج تو بہت اترا رہا ابے سالے اپنی بنا ہوا ہے کہیں آگ پڑ گئی. (۱۹۴۸ ، بستی ، ۱۶۵). [جانگلو (رک) کا بگاڑ].

زانُو (و مع) امذ.
۱. گُھٹنا ، گُھٹنے کے اُوپر کی ہڈّی (چپنی کی ہڈّی).
گھوڑے کے سماں خاک میانے چُھپے
چارو پانو زانو تلک جا ڈُبے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۹۹). میرا زانو اسی مقام میں بیٹھیا ... تا کہ تیری عبادت بغیر اٹھوں نا. (۱۷۳۰؟ ، ارشاد السالکین ، ۲۶).
ہاتھ افسوس میں زانو پہ نہ کیونکر ماروں
جبکہ ہو غیر کا زانو ترے زانو کے قریب
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۶۷). حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں کہ

ایک دفعہ آپؐ پر وحی آئی اور میرا پانوں زانوئے مبارک کے نیچے دبا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۰۳). ۲. ران ، ٹانگ کا گھٹنے سے اُوپر کا حِصّہ. زینب بہن کے زانو پر امام غریب سر دھر کر سو گئے. (۱۸۳۱ ، کربل کتھا ، ۱۳۳).

نہ بنا ہو یہ کہیں غیر کے سر کا تکیہ
مُسکراتے ہیں وہ کیوں دیکھ کے زانو اپنا

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۳۷). وہ اسی روز کام پر بھی نہ گئی تھی اور صبح سے ریشم کا سر اپنے زانو پر رکھے اس کا ماتھا سہلا رہی تھی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۶۹). ۳. پہلو (فرہنگِ آصفیہ). [ف : زانو ، پہلو ؛ زانگ قب : س : جان जानु].

---ے اَدَب تہ کَرْنا محاورہ.
۱. مؤدب بیٹھنا.

سر پر ملک صفات سکس زاں تھے دو عرب
جبریل تہ کئے ہوئے تھے زانوے ادب

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳). ۲. شاگردی اِختیار کرنا ، حلقۂ درس میں بیٹھنا. مولانا رضا فرنگی محلی یوں تو امیر کے شاگرد تھے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کی روح روزِ الست ہی میں ناسخ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کر چکی تھی. (۱۹۲۳ ، مزا کراتِ نیاز فتح پوری ، ۱۱۳). مُجھے ایک شاگرد کے طور پر اس زمانے میں صوفی صاحب کے سامنے زانوے ادب تہ کرنے کا موقع مِلا. (۱۹۸۶ ، دامنِ دل ، ۳).

---بَدَلْنا محاورہ.
بیٹھے ہوئے ، کھڑے زانو کو نیچا کرنا اور نچلے زانو کو کھڑا کرنا (خواہ تکان کے باعث یا اِضطراب کے سبب یا پھر یُونہی).

قصد اُٹھنے کا تو تھا اس کو ہمارے پاس سے
چار آنکھیں ہو گئیں زانو بدل کر رہ گیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۹). مگر اب بدیع الملک کی اور حالت ہو گئی زانو بدلنے لگے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۳۷).

---بَزانُو م ف.
زانو سے زانو مِلا کر ، گُھٹنے سے گُھٹنا جوڑے ، مِل کر.

کبھی زانو بزانو ایک دن بیٹھے تھے ساتھ اس کے
ہم اسی دن سے ہمیشہ کُنجِ غم میں سربزانو ہیں

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۷۷). شاہزادہ بدیع الزماں اور ملکہ گوہر ملک کو زانو بزانو ... بیٹھا دیکھ کر ... قرشی سلام ملکہ گوہر ملک کو کیا. (۱۸۸۳ ، کوچکِ باختر ، ۹). لاطینی زبان کے متعلمین راسخ الاعتقاد قیس کے زانو بزانو تعلیم پاتے تھے. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۱۳۵). [زانو + ب (حرفِ جر) + زانو (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
وہ تسمہ جس سے جراب کو گُھٹنے کے نیچے تک چڑھا کر باندھا جاتا ہے (جامع اللغات). [زانو + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---پَر سَر جُھکانا محاورہ.
(کنایۃً) فکر اور غور میں مُبتلا ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---پَر سَر جُھکْنا محاورہ.
غور و فکر سے کام لینا ، فکر و تامّل میں پڑنا.

نام روشن ہے زمانے میں مرا اشعار سے
سر جُھکا جب فِکر میں زانو پہ میں حاتم ہوا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷).

---پَر سَر رَکْھنا محاورہ.
شرمندہ ہونا ، مُتفکّر ہونا.

ہیں مُنفعل جو عشق کی بازی کو ہار کے
زانو پہ سر کو رکھتے ہیں ہم چال چوک کے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---پَر سَر ہونا محاورہ.
فکر مند ہونا.

فِکر سے میں نہیں خالی غمِ جاناں میں کبھی
کبھی زانو پہ مرا سر ہے گریباں میں کبھی

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۳).

---پَر (---پَہ) ہاتھ مارْنا محاورہ.
تعجب کرنا ، حیرت زدہ ہونا نیز تاسُّف یا حسرت کے سبب ران پر ہاتھ مارنا. بہار نے جو یہ سُنا زانو پر ہاتھ مارا ، کہا صاحبو غضب ہوا بڑا سحر ظلمانہ نے تیار کیا. (۱۹۰۱ ، طلسم نو خیز جمشیدی ، ۲ : ۱۷۳).

---پوش (---و مج) امذ.
وہ کپڑا جو کھانا کھاتے وقت گُھٹنوں پر ڈال لیتے ہیں تاکہ لباس پر داغ دھبے نہ پڑیں. رومال ، زانو پوش ، دستر پاک ، یعنی پاک ایک طرف رومال خانے والیاں ہاتھوں میں لیے کھڑی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۵). زانو پوش بیویوں کے گُھٹنوں پہ ڈالے ، دستر پاک آگے رکھ دیئے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۱۷). زانو پوش میں پتلاوں تو اُٹھائیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۲). [زانو + ف : پوش ، پوشیدن - چُھپانا ، ڈھانکنا].

---پِیٹْنا محاورہ.
سخت افسوس یا حسرت ظاہر کرنا ، انتہائی رنج کا اظہار کرنا.

اِس طرف اُس طرف پھری تکتی
پیٹے زانو کو ہاتھ کو ملتی

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۸۲).

سہرے کے پاجامہ جو اُون زانوں سے وقتِ رفتار
زانو پیٹا کرے حسرت سے سدا عاشقِ زار

(۱۸۳۶ ، واسوخت امانت ، ۲۱۷).

---ے تَلَمُّذ (---شاگِرْدی) تہ کَرْنا محاورہ.
شاگرد ہونا ، شاگردی اختیار کرنا ، حلقۂ درس میں بیٹھنا. لکھنؤ کے پہلے مجتہد مولوی دلدار علی صاحب نے ... عراق میں جا کے علمائے کربلا و نجف کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، گزشتہ لکھنؤ ، ۱۹۵). علامہ کی طرح فیض نے بھی لڑکپن میں ایک عالمِ دین کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا تھا. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۲۵).

ـــــ توڑ کَر/کے بَیٹھنا محاورہ.
زانو کے بھل (بل) بیٹھنا (مہذب اللغات).

ـــــ توڑْنا محاورہ.
ادب سے بیٹھنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

ـــــ تولْنا محاورہ.
رک : زانو بدلنا ، گھٹنا بدلنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

ـــــ تہ کَر کے بَیٹھنا محاورہ.
با ادب بیٹھنا (مہذب اللغات).

ـــــ تہ کَرْنا محاورہ.
زانو کے بل بیٹھنا ، بہ ادب بیٹھنا ، مؤدب بیٹھنا (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).

ـــــ ٹیک کَرْ نَذْر دینا/گُزْرانْنا ف م.
دربارِ شاہی میں بادشاہ کے سامنے سیدھا زانو زمین پر ٹیک کر نذر پیش کرنا. اہلِ دربار جو قواعد سے واقف ہیں سیدھا زمین پر زانو ٹیک کر نذر دستی گزارتے ہیں. (۱۹۱۹ء ، توسیع اللسان ، ۱۷۵).

ـــــ جَمانا محاورہ.
گھوڑے پر جم کر بیٹھنا یا پٹری جمانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــــ دار صف.
(نباتیات ، حیوانیات) گرہ دار ، جوڑ دار . خاندان کیلسیڈی ڈی (Calcididae) کی بھڑوں (Wasps) میں عاس (Antennae) زانو دار (Geniculate) یا کہنی دار (Elbowed) ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ء ، حشریات ، ۲۱٦). [زانو + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ دَبا کَر/کے م ف.
پاس بھڑکے ، بہت قریب ہو کر بیٹھنا.

بیٹھے ہیں دبا کر مرے زانو کو دمِ فکر
مضمون کے پہلو بھی بدلنے نہیں دیتے
(۱۹۰۷ء ، دفترِ خیال ، ۱۲۰).

ـــــ دَبانا ف م ؛ محاورہ.
ٹوکنے اور روکنے کے لیے کسی کے زانو کو دبانا ، اُٹھنے سے روکنا.

ہونٹوں کو ہلا کے رہ گئی ایک
زانو کو دبا کے رہ گئی ایک
(۱۸۸۲ء ، تفسیرِ عفت ، ۲٦). انہوں نے اُٹھنے کا ارادہ کیا ، میں نے اُن کا زانو دبا دیا ، مولوی صاحب کی یہ حالت تھی کہ شیر کی طرح بپھر رہے تھے. (۱۹۲۸ء ، مضامینِ فرحت ، ۱ : ۳۳).

ـــــ سے زانو بِھڑا/لَگا کَر بَیٹھنا محاورہ.
ساتھ لگ کر بیٹھنا ، بہت قریب بیٹھنا.

منہ لگائے سے ہوا ہے یہ مصاحب اتنا
کیوں کہ زانو سے بھڑا بیٹھے ہے زانو شیشہ
(۱۸۳۸ء ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۷۵).

گرا لیتا ہے سر پاؤں پہ اپنے خود بخود جیسے
لگا کر بزم میں بیٹھے ہے اوس زانو سے زانو کو
(۱۸۷۹ء ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۳۳).

ـــــ سے سَر اُٹھانا محاورہ.
فکر سے فراغت پانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــــ سے سَر اُٹھنا محاورہ.
فکر سے فراغت ہونا ، غور و فکر ختم ہونا (جامع اللغات).

ـــــ شِکَسْتَہ (ـــــ کس ش ، فت ک ، سک س ، فت ت) صف.
دو زانو بیٹھنا (بیٹھنے کا ایک انداز). میں درباری آداب اور زانو شکستہ نشست کا عادی نہ تھا. (۱۹۳۹ء ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۳۸). [زانو + شکستہ (رک)].

ـــــ کے تَلے داب‏نا/دَبانا محاورہ.
کسی کی چھاتی پر زانو رکھ کر سارے بدن کا زور دینا تا کہ جنبش نہ کر سکے ، دبوچنا ، قابو کرنا.

ورنہ وہ شوخ کہ جو گُل سے بھی نازک ہو سوا
لیجیے اس طرح سے زانو کے تلے داب مجھے
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۱۹).

ـــــ میں مَسَلْنا محاورہ.
سواری کرتے وقت گھوڑے کو دونوں طرف سے زانوؤں سے رگڑنا تا کہ وہ تیز دوڑے.

بل کھا کے اُسنے ہاتھ میں نیزے کو دی تکان
زانو میں بادپا کو مسَل کر کہا کہ ہاں
(۱۸۷۵ء ، میر مونس ، مراثی ، ۲ : ۱۷).

زانُوا (ضم ن) امذ.
۱. گھوڑے کے گھٹنے کی بیماری جس میں سامنے کی ٹانگ کے گھٹنے میں ہڈی نکل آتی ہے نیز خود وہ ہڈی.

سبب ہے یہ کہ اسی کو زانوا ہے
اسے ہرگز نہ لے تو وہ بُرا ہے
(۱۷۹۵ء ، فرسنامۂ رنگین ، ۹). ۲. (سیف بازی) حریف سے قریب ہو جانے یا بھڑ جانے کی حالت میں دایاں گھٹنا ٹیک کر بائیں گھٹنے کے بل کھڑے ہونے اور وار کرنے کا ڈھنگ. داہنی طرف کے بائیں بیچ یہ ہیں کاٹھا ... زانوا ... چھلاوا. (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۲۳٦). زانوا کا انداز : زانوا کرتے تو دینا گھٹنا ٹیکے اور بائیں گھٹنے کے بل کھڑا ہو اور حریف کا بایاں ہاتھ اپنے سر پر سے اڑا کے اپنی پیٹھ پر لیجا کر ہٹا دیگر اپنا ہاتھ چھڑا لے. (۱۹۳۵ء ، فنِ تیغ زنی ، ۳۷). [زانو (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

زانُوؤں میں دَبانا ف م.
دونوں زانوؤں سے پکڑ کر بھینچنا (جامع اللغات).

زانُوی گِھسنا (ضم ن ، کس گھ ، شد س) امذ.
(کُشتی) ایک داؤ جس میں حریف کے نیچے بیٹھے ہونے کی

صُورت میں بائیں ہاتھ سے اس کی ران کا جانگھیا پکڑ کر بائیں گھٹنے کو اس کی داہنی ران کی پچھلی پر زور سے جمائے اور آخر میں اسے گھٹنے پر اٹھا کر چت کر دیتے ہیں (رموزِ فنِ کشتی ، ۸۳). [زانو (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + گھِسّا (رک)].

زانی صف مذ.
زنا کار مرد ، بدکار مرد ، زنا کرنے والا.

جمع ہوتی ہیں قحبہ زانی پاس
خوف ان کو نہیں ہے کچھ نہ ہراس

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۶). زانیہ اور زانی ہر ایک کو ان میں سے سو کوڑے مارو. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۳۷۹). زانیہ اور زانی کو سو دُرّے لگانا ہے. (۱۹۲۵ ، قرآن مجید کے فوجداری قوانین ، ۳۶). زانی کو پہلا پتھر مارنے کا حق تو وہی رکھتا ہے جس نے کبھی خود گناہ نہ کیا ہو. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۹۰). [ع : (ز ن ی)].

زانِیَہ (کسر ن ، فت ی) صف مث.
زنا کار عورت ، چھنال ، بدکردار عورت. ارشاد ہے کہ زانی بجز زانیہ کے اور سے زنا نہیں کیا کرتا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۷). ان میں سے شاید کوئی ایسی نہ ہو گی جو انتہا درجہ کی زانیہ نہ ہو. (۱۸۹۹ ، فلورا فلورنڈا ، ۹۳). زانی اور زانیہ کا برہنہ تنور کی آگ میں جلنا ... دنیاوی اعمال کی تمثیل و تصویر ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۶۵۲). [زانی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

زاوِوی (کسر و) صف.
رک : زاویائی. یہاں بحث حرکتِ مُستقیم اور حرکتِ زاووی ہے. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱۶۹). [زاویہ (بحذف یہ) + وی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

زاوِئی (کسر و) صف.
رک : زاویائی. اس نمونہ کی مساوات بھاپ ٹربائن کے حاکم کی زاوئی رفتار کے لیے تقریباً درست ہوتی ہے. (۱۹۴۳ ، تفرقی مساواتیں ، ۹۰). [زاوِیَہ (بحذف یہ) + ئی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

زاوِیائی (کسر و) صف.
زاویہ (رک) سے نسبت رکھنے والا ، زاویے کا ، زاویے والا. سورج کا زاویائی فرق گردش زمین کی وجہ سے خطِ جدی و خطِ سرطان کے درمیان ہوتا رہتا ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۵۰). [زاویَہ (ا بدل ہ) + ئی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---اِرْتِعاش (--- کسر ا ، سک ر ، کسر ت) امذ.
(سائنس) وقت کے خاص یونٹ میں مکمل گردشوں کی تعداد. سفری موجوں (Travelling Waves) کی اشاعت کے دوران W1 اور W2 زاویائی ارتعاش (Angular Frequency) رکھنے والی دو ہم آہنگ حرکتوں کے انطباق سے مرتعش ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، موجیں اور اہتزازات ، ۱۲۷) [زاویائی + ارتعاش (رک)].

---اِسراع (--- کسر ا ، سک س) امذ ؛ امث.
(سائنس) گردشی حرکت کرنے والے جسم کی رفتار ، زاویائی رفتار کی تبدیلی کی شرح. زاویائی اسراع سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کسی گھومنے والے جسم کی زاویائی اسپیڈ بڑھ رہی ہے یا گھٹ رہی ہے. (۱۹۶۷ ، مبادیاتِ طبیعیات ، ۱۵۶). [زاویائی + اِسراع (رک)].

---رَفْتار (--- فت ر ، سک ف) امث.
(سائنس) گردشی حرکت کرنے والے جسم کی رفتار. زاویائی رفتار (Angular Velocity) ہے. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۳۶). [زاویائی + رفتار (رک)].

---مِعْیارِ حَرَکَت (--- کسر مج م ، سک ع ، کسر ر ، فت ح ، ر ، ک) امذ.
(سائنس) کسی جسم کے معیارِ جمود اور زاویائی رفتار کا حاصلِ ضرب. الیکٹران کے زاویائی معیارِ حرکت (Angular Momentum) کی صرف چند مخصوص غیر مُسلسل قیمتیں ہوسکتی ہیں. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۸). [زاویائی + معیار (رک) + حرکت (رک)].

---مومینٹم (--- و مج ، کسر مج م ، سک ن ، فت ٹ) امذ.
رک : زاویائی معیارِ حرکت خطی (Linear) مومنٹم Px کو زاویائی مومنٹم (Angular Momentum) Po سے ... بدل کر ہم لکھ سکتے ہیں. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۳۶). [زاویائی + انگ : Momentum ــ معیارِ حرکت].

---وِلاسِٹی (--- کسر و ، س) امث.
(سائنس) رک : زاویائی رفتار. زاویائی ولاسٹی (Angular Velocity) جب کوئی جسم گھومتا ہے تو ہم اس کی ولاسٹی جاننا چاہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، مبادیاتِ طبیعیات ، ۱۵۵). [زاویائی + انگ : Velocity ــ رفتار].

زاوِیَہ (کسر و ، فت ی) امذ.
۱. کونا ، گوشہ. زاویۂ نیستی سے نکال کر لباس ہستی کا پہنایا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۹۹). رمضان کے چند اخیر دن گوشۂ عزلت اور زاویۂ تنہائی میں بسر ہوتے تھے. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۳۳). ۲. (اقلیدس) وہ کونا جو دو خطِ مُستقیم کے ایک نقطے پر ملنے سے پیدا ہو. اس قسم کے مقدمات میں لفظ زاویہ مُروّج ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۲). حسن کو ہندسہ میں کمال تھا اور بہت سے مسائل ایجاد کیے تھے جن میں سے ایک زاویہ کا تین مساوی حصّوں میں تقسیم کرنا ہے. (۱۸۹۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۲۳). مُثلث کے تینوں زاویوں کے لئے لازم ہے کہ دو قائموں کے مساوی ہوں. (۱۹۰۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۸۲۳). حسن نے ... علم ہندسہ ... کی کتابوں میں صرف اقلیدس کے چھ مقالے پڑھے تھے لیکن باایںہمہ چند ایسے مسائل ایجاد کیے جن کی طرف قدماء کا ذہن بھی نہیں پہنچتا تھا انہی مسائل میں زاویہ کا تین مساوی حصّوں میں تقسیم ہونا ہے. (۱۸۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۱۰۳). ۳. خلوت گہ ، گوشہ ، کنجِ تنہائی.

خُدا کا فضل رہا زاویہ نشینوں پر
کبھی نہ قُطب نے مانندِ ماہ گردش کی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۵)۔ ہر جگہ اُن کے تکیے یا خانقاہ یا زاویے دیکھنے میں آتے ہیں۔(۱۸۸۱ ، کشاف اسرار المشائخ ، ۲۷۳)۔ شیخ نے آخر زندگی میں شہر سے باہر ایک زاویہ بنوا لیا تھا ، رات دن وہیں رہتے تھے۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۳۹)۔ چنانچہ اُس نے باغ کی سیر کی اور بیس دن کے بعد اپنے زاویہ کو واپس پہنچا۔ (۱۹۱۹ ، تاریخ اخلاقِ یورپ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۸)۔ ۴۔ (مجازاً) نظریہ ، اندازِ فکر۔ اس اعتبار سے فن کے ساتھ اس زاویۂ فن کی صراحت کسی حد تک لازمی ہو جاتی ہے۔ (۱۹۵۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۱)۔ افسانے کو ایک اور زاویہ سے دیکھا جائے۔ (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۲۹)۔ [ع : (ز و ی)]۔

ـــــ اِنْحِراف کس اضا(ـــ کس ا ، سک ن ، کس ح) امذ۔
(ہئیت) وہ زاویہ جس پر شعاع واقع کا رُخ مُڑ جاتا ہے۔ خارج شعاع ف ر اور واقع شعاع ق غ کی سمتوں میں جو زاویۂ میلان ہوتا ہے زاویۂ انحراف کہلاتا ہے۔ (۱۹۲۱ ، طبیعیاتِ عملی ، ۱ : ۵۹)۔ روشنی کی شعاع منشور میں داخل ہو کر دوبارہ مُڑتی ہے ایک بار داخل ہوتے ہوئے اور دوسری بار منشور سے نکلتے ہوئے جس زاویے پر شعاعِ واقع گھومتی ہے اسے زاویۂ انحراف کہتے ہیں۔(۱۹۶۷ ، مبادیاتِ طبیعیات ، ۳۲۵)۔ [زاویہ + اِنحراف (رک)]۔

ـــــ اِنْعِکاس کس اضا(ـــ کس ا ، سک ن ، کس ع) امذ۔
(ہئیت) وہ زاویہ جو کسی چیز جیسے کرن کے عکس اور اس کے عمود کے درمیان بنے ، زاویۂ مراجعت۔ زاویۂ بداتصال شعاع ہے اور زاویۂ بیچ زاویۂ انعکاس شعاع ہے۔(۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳۶) (زاویۂ وقوع) مساوی ہوتا ہے منعکس شعاع اور عمود کے درمیانی زاویے کے (زاویۂ انعکاس کے)۔ (۱۹۲۱ ، طبیعیاتِ عملی ، ۱ : ۴۴)۔ زاویۂ وقوع زاویۂ انعکاس کے برابر ہوتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، آواز ، ۲۹۱)۔ [زاویہ + اِنعکاس (رک)]۔

ـــــ آہَن (ـــ فت ہ) امذ۔
ایک آلۂ پیمائش جو کونوں کے زاویۂ قائم کو ناپنے کے لئے استعمال ہوتا ، کنیھی نما آلۂ پیمائش ، اُصطُرلابِ آہنی قینچیوں کی شہ کڑیاں اور داب روک عموماً زاویہ آہن یا T آہن کی ہوتی ہیں۔ (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۸۳)۔ [زاویہ + آہن (رک)]۔

ـــــ بَدَلْنا محاورہ۔
رُخ میں تبدیلی آنا ، سمت کا بدل جانا۔ روشنی کا کوئی رُخ مستقل نہیں ہوتا نور اپنی مرضی سے زاویے بدلتا ہے۔ (۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۲ : ۲۰)۔

ـــــ بیرُونی کس صف(ـــ ی مج ، و مع) امذ۔
وہ زاویہ جو کسی شکل کے ایک خط یا شعاع کو بڑھانے پر باہر کی طرف بنے۔ اب س اپنے مُتّصل کے زاویہ بیرونی اب د کے ساتھ ملکر بحکم تیرہویں شکل کے برابر دو قائمونکے ہیں۔ (۱۸۵۵ ، تحریر اقلیدس ، ذکاءاللہ ، ۲۳)۔ [زاویہ + بیرُونی (رک)]۔

ـــــ پَسَنْد (ـــ فت پ ، س ، سک ن) صف۔
خلوت پسند ، گوشہ گیر میں ایک زاویہ پسند ، عزلت نشین آدمی تھا۔ (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۱۲۱)۔ [زاویہ + پسند (رک)]۔

ـــــ پَیما (ـــ ی لین) امذ۔
زاویوں کی پیمائش کرنے والا ، آلہ اُصطُرلاب۔ پھر اصطرلاب (یعنی زاویہ پیما) کی مدد سے زاویہ ناپ لیا جاتا ہے۔(۱۹۳۵ ، داستان ریاضی ، ۱۳۳)۔ جس سے طول البلد اور عرض البلد کا تعین کیا جاتا ہے اس کو زاویہ پیما یا سدس فخری کہتے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، سکیات ، ۸۱)۔ [زاویہ + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا]۔

ـــــ حادَّہ کس صف(ـــ شد د بفت) امذ۔
زاویۂ قائمہ سے کم درجے کا زاویہ ، ۹۰ ڈگری سے کم کا زاویہ۔ زاویۂ حادّہ کم ہوتا ہے زاویۂ قائمہ سے۔(۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۳)۔ ملفوبہ کی دعوتوں میں نظریں ایسے لیڑھے ترچھے زاویے بناتیں جن کے نام کافی مُشکل ہوتے ـ مثلاً زاویۂ حادّہ ، زاویۂ منفرجہ ... وہ زاویے بھی بنتے جن کے نام انجینئر تک کو نہیں آتے تھے۔ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۸۷)۔ [زاویہ + حادّہ (رک)]۔

ـــــ خارِجَہ کس صف(ـــ کس ر ، فت ج) امذ۔
رک : زاویۂ بیرونی۔ اگر دو خطوطِ مُستقیم پر تیسرا خطِ مُستقیم گرے اور ایک جانب کا زاویۂ خارجہ برابر ہو اپنے داخلہ متقابلہ زاویہ کے یا ایک ہی طرف کے دو داخلہ ملکر برابر دو قائمہ کے ہوں تو وے دونوں خطوط متوازی ہونگے۔ (۱۸۸۲ ، تحریر اقلیدس ، رام پرشاد ، ۵۰)۔ خارجی ، بیرونی ، باہری ، ظاہری ، زاویۂ خارجہ حساب Exterior ۔ (۱۹۸۵ ، اُردو کی وسعت اور جامعیت ، ۴)۔ [زاویہ + خارجہ (رک)]۔

ـــــ داخِلَہ کس صف(ـــ کس خ ، فت ل) امذ۔
اگر دو خطوطِ متوازی کو ایک خطِ مُستقیم کاٹے تو ہر ایک زاویہ داخلہ کہلاتا ہے۔ اگر کسی مُثلّث کا ایک ضلع بڑھا دیا جاوے تو زاویۂ خارجہ بڑا ہو گا ہر ایک زاویۂ داخلہ متقابلہ سے۔ (۱۸۸۲ ، تحریر اقلیدس ، رام پرشاد ، ۳۱)۔ [زاویہ + داخِلَہ (رک)]۔

ـــــ دار صف۔
زاویہ والا ، تکیلی شکل کا۔ ایک جسم ثقیل کہ س کب ہے دو مخروط سے بلند طرف دو سطح مایلہ زاویہ دار کے چڑھتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔(۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۵۳)۔ بعض اجناس کے خلیے زاویہ دار ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، الجی ، ۳۷)۔ [زاویہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــــ ذِہْنی کس صف(ـــ کس مج ذ ، سک ہ) امذ۔
اندازِ فکر ، نقطۂ نظر۔ وہ تجربے کے بارے میں ایک مناسب زاویۂ ذہنی پیدا کرتی ہے اور یہی اسے کرنا چاہیے۔ (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۳۳)۔ [زاویہ + ذِہنی (رک)]۔

ـــــ راس کس اضا ، امذ۔
مثلث میں قاعدے کے عین مقابل کا زاویہ۔ اگر مُثلّث مساوی الساقین کے زاویۂ راس سے ایک خط نکالا جاوے اور وہ قاعدہ سے مُثلّث کے اندر یا باہر ملے تو قاعدہ کے حصّوں کی سطح برابر ہو گی۔ (۱۸۸۲ ، تحریر اقلیدس ، رام پرشاد ، ۱۳۰)۔ [زاویہ + راس (رک)]۔

ـــِــ قائمَہ کس صف(ـــ کس ء ، فت م) امذ.
ایک خطِ مُستقیم پر دوسرا خطِ مُستقیم بالکل سیدھا کھڑا کرنے سے اُس کے پہلوؤں میں جو برابر زاویے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک زاویہ ، ۹۰ درجے کا زاویہ. زاویۂ حادّہ کم ہوتا ہے زاویۂ قائمہ سے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۳۱). ایک خط مُستقیم پر دوسرا خطِ مُستقیم کھڑا ہو اور اس کھڑے خط کے دونوں طرف کے دونوں زاویے باہم برابر ہوں تو ہر ایک زاویہ قائمہ ہیں اور کھڑا خط عمود. (۱۸۸۲ ، تحریرِ اقلیدس ، رام پرشاد ، ۲). دو روشن ... وسط میں زاویۂ قائمہ بناتی ہیں. (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۹۳). Sp مداریوں والی سطح پر زاویۂ قائمہ بناتا ہے. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۲۲). [زاویہ + قائمہ (رک)].

ـــ کَش (ـــ فت ک) امذ.
ایک آلہ جس سے زاویہ بنایا جاتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات). [زاویہ + ف : کش ، کَشیدَن - کھینچنا].

ـــ گُزِینی (ـــ ضم گ ، ی مع) امث.
لوگوں سے الگ تھلگ رہنا ، عزلت نشینی ، خلوت نشینی ، گوشہ گیری. گوشہ نشینی اور زاویہ گُزینی حد سے سوا تھی. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۳۰). [زاویہ + ف : گزین ، گُزیدن - پسند کرنا ، اختیار کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گیر (ـــ ی مع) امذ.
زاویہ لینے والا آلہ ، زاویے کی پیمائش کرنے والا آلہ. جب زمین پر ایک مستطیل یا زاویۂ قائمہ کا نشان ڈالنا ہو ... تو یہ کام سروہر کے چلیا یا زاویہ گیر سے کیا جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، ۲ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۲۷). [زاویہ + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

ـــِــ مُتَبادَلَہ کس صف(ـــ ضم م ، فت ت ، د ، ل) امذ.
ان دو زاویوں میں سے کوئی ایک جن کے سرے ایک خطِ مُستقیم پر مگر مُختلف پہلوؤں پر ہوں. اگر دو خطوطِ مُستقیم پر تیسرے خطِ مُستقیم کے گرنے سے زاویۂ متبادلہ برابر پیدا ہوں تو وے دونوں خطوط متوازی ہونگے. (۱۸۸۲ ، تحریرِ اقلیدس ، رام پرشاد ، ۳۹). [زاویہ + مُتبادل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِــ مُتَّصِلَہ کس صف(ـــ ضم م ، شد ت بفت ، کس ص ، فت ل) امذ.
ان ہر دو زاویوں میں سے کوئی ایک جن کا ایک پہلو مُشترک ہو اور وہ ایک نقطے پر ختم ہوتے ہوں. زاویہ ط د س برابر ہوا زاویہ ہ د س کے لیکن یہ زاویۂ متصلہ ہیں. (۱۸۸۲ ، تحریرِ اقلیدس ، رام پرشاد ، ۲۶). [زاویہ + مُتّصل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِــ مُحِیطی کس صف(ـــ ضم م ، ی مع) امذ.
وہ زاویہ جو دائرے کے محیط پر واقع ہو. زاویۂ مرکزی اور زاویۂ محیطی ایک قاعدہ یعنی ایک قوس پر واقع ہوں. (۱۸۵۵ ، تحریرِ اقلیدس ، ذکاء اللہ ، ۹۱) [زاویہ + محیط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــِــ مُراجَعَت کس امث(ـــ ضم م ، فت ج ، ع) امذ.
وہ زاویہ جو کسی چیز جیسے کرن کے عکس اور اس عمود کے درمیان ہے جو اس سطح پر اس نقطے سے کھینچا جائے. زاویۂ مراجعت وہ ہے کہ گیند دیوار سے پھر کر مابین رفتار واپسی خود اور سطح دیوار کے بناتی ہے. (۱۸۷۱ ، علم طبیعیات ، ۱ : ۳۰). [زاویہ + مُراجعت (رک)].

ـــِــ مَرکَزی کس صف(ـــ فت م ، سک ر ، فت ک) امذ.
وہ زاویہ جو دائرے کے مرکز پر ہے. زاویۂ مرکزی اور زاویۂ مُحیطی ایک قاعدہ یعنی ایک قوس پر واقع ہوں. (۱۸۵۵ ، تحریرِ اقلیدس ، ذکاء اللہ ، ۹۱). [زاویہ + مرکز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]

ـــِــ مُستَقِیمُ الخَطَّین کس صف(ـــ ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع ، ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت خ ، شد ط ، ی لین) امذ.
وہ زاویہ جو سطحِ مستوی پر دو سیدھے خطوں کے ملنے سے پیدا ہو. زاویۂ مستقیم الخطین وہ ہے جو کہ دو خطِ مستقیم کے ملنے سے سطحِ مستوی پر پیدا ہو. (۱۸۸۲ ، تحریرِ اقلیدس ، رام پرشاد ، ۲). [زاویہ + مُستقیم (رک) + رک : ال (ا) + خط (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

ـــِــ مُسَطَّح / مُسَطَّحَہ کس صف(ـــ ضم م ، فت س ، شد ط بفت / فت ح) امذ.
وہ زاویہ جو دو مستقیم خطوں کے ایک نقطہ پر ملنے سے پیدا ہو بشرطیکہ وہ دونوں خطوط مل کر ایک مستقیم خط نہ ہو جائیں. زاویۂ مُسطّح ! وہ ہیئت محدب ہے کہ واقع ہو دو خطوں میں جو ملیں ایک نقطہ پر اور دونوں ملکر ایک خطِ مستقیم نہ بن جاویں. (۱۸۵۵ ، تحریرِ اقلیدس ، ذکاء اللہ ، ۳). [زاویہ + مُسطّح (رک) / + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِــ مُنفَرِجَہ کس صف(ـــ ضم م ، سک ن ، فت ف ، کس ر ، فت ج) امذ.
زاویۂ قائمہ سے بڑا اور زاویہ مستقیم سے کم زاویہ ، ۹۰ درجے سے زیادہ اور ۱۸۰ درجے سے کم کا زاویہ. زاویۂ حادّہ کم ہوتا ہے زاویۂ قائمہ سے اور زاویۂ منفرجہ زیادہ. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۳). مُثلث کے برابر کے ضلعوں کا زاویہ حادہ ہو منفرجہ ہو یا قائمہ ہو (۱۹۶۹ ، مقالاتِ ابن الہیثم ، ۹۷). [زاویہ + مُنفرجہ (رک)].

ـــِــ مَیلان کس امذ(ـــ ی لین) امذ.
جُھکاؤ کا زاویہ. اگر زاویۂ میلان (ز) درجہ ہو تو خیالوں کی تعداد ($\frac{۳۶۰}{ز}$ - ۱) ہے. (۱۹۲۱ ، طبیعیاتِ عملی ، ۱ : ۳۶). [زاویہ + میلان (رک)].

ـــ نَشِین (ـــ کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
لوگوں سے الگ تھلگ رہنے والا ، خلوت گزین ، گوشہ نشین. نقطۂ پرکار کی طرح اُس زاویہ نشین دائرۂ اجل کو بیچ میں گھیرا. (۱۸۵۹ ، سروشِ سُخن ، ۸۹). مُجھ سے زیادہ یہاں کوئی زاویہ نشین نہ ہو گا. (۱۹۰۲ ، مکاتیبِ شبلی ، ۲ : ۱۰). [زاویہ + ف : نشین ، نشستن - بیٹھنا].

ـــِــ نَظَر کس امذ(ـــ فت ن ، ظ) امذ.
سوچنے کا انداز ، طرزِ فکر ، نقطۂ نظر. میں نے اپنے زاویۂ نظر کو

معروضی بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ (۱۹۷۶ ، ہندی اُردو تنازع ، (ل ؍)۔ انشائیے کی بحث کا سارا رُخ اسلوب اور زاویۂ نظر کی ندرت پر ہے۔ (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۱۲)۔ [زاویہ + نظر (رک)]۔

ـــــ نِگاہ کس اضا(ـــــ کس ن) امذ۔
رک : زاویۂ نظر۔ ہماری سمجھ محض مُختلف نقاطِ نظر یا زاویۂ نِگاہ کی بات ہے کہ کسی نقطۂ نظر سے ہم کسی چیز کے متعلق غور کرتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۷)۔ اپنے کام کے سلسلے میں ایک زاویۂ نگاہ پیش کر دے۔ (۱۹۸۶ ، اُردو میں اصولِ تحقیق ، ۱ : ۲۳۸)۔ [زاویہ + نِگاہ (رک)]۔

زاوِیَئی (کس و ، فت ی) صف۔
رک: زاویائی، زاویہ دار، نُکیلی۔ صورتیں چکنی یا کُھردری ، لہرائی ہوئی ، زاویئی ، پیوستہ ، باقاعدہ اتارچڑھاؤ وغیرہ کی ہوسکتی ہیں (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۵۶)۔ [زاوِیَہ (بحذف ہ) + ئی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ رَفْتار (ـــــ فت ر ، سک ف) امث۔
رک : زاویائی رفتار۔ وقت کی یہ زاویئی رفتار دو علی التوائم سمتوں میں دو اجزائے ترکیبی میں تحلیل ہو سکتی ہے۔ (۱۹۳۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۳۰)۔ [زاویئی + رَفتار (رک)]۔

زاہِد (کس ہ) صف ؛ امذ۔
دنیا کی خواہش اور رغبت چھوڑ دینے والا ، علائقِ دُنیا سے کنارہ کش ہو جانے والا، پرہیزگار ، عابد۔

ازل تھے عشق کے ہاٹے کتیں کئے سچ بٹ
فقیہ و زاہداں ہیانے سنجیے کتے ہیں سراج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۷)۔

جب سوں تیری زلف کوں دیکھا ہے زاہد اے صنم
ترک کر سبحہ کوں ہے مُشتاق تجھ زنّار کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷)۔ عدن کو زمرد سبز سے بنایا اس میں سخی و عادل و غازی و زاہد و ایمۂ مساجد رہیں گے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱)۔ حضرت عبداللہ بن عمرو نہایت مُرتاض زاہد تھے اُنھوں نے عہد کر لیا تھا کہ ہمیشہ دن کو روزے رکھیں گے۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۲۲)۔

زاہدوں کو راس کیا آئے گی جنّت کی فضا
حشر کے دن بھی یہ سجدے میں پڑے رہ جائیں گے
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۱۸)۔ [ع : (ز ہ د)]۔

ـــــ خُشک کس صف(ـــــ ضم خ ، سک ش) صف ؛ امذ۔
وہ زاہد جو ظاہری باتوں کا سختی سے پابند ہو مگر اس کا دل عشقِ الٰہیٰ سے بے بہرہ اور روحانی لذّت سے محروم ہو۔

اگر یہاں کبھی زاہدِ خُشک ہوئے
اسی آن میں دین و ایمان کھوئے
(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۱۷)۔ میں بھی زاہدِ خُشک نہیں ہوں اور نصیحت گری میرا شیوہ نہیں ہے۔ (۱۹۲۳ ، خونِ راز ، ۶۵) قبلہ آپ کس زاہدِ خُشک کے پتہ لگتے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۲۳۷)۔ [زاہد + خُشک (رک)]۔

ـــــ فَرِیب (ـــــ کس نیز فت ف ، ی مج) صف۔
زہد شکن ، زاہد کو لُبھانے والا ، نہایت دلکش ، دلربا۔ کیا اچھا ہوتا جو میں اس زاہد فریب لڑکی کی زیادہ باتیں سُننے کے لئے مجبور نہ ہوتا۔ (۱۹۰۲ ، شہید ناز ، ۵۲)۔ [زاہد + فریب (رک)]۔

ـــــ فَرِیبی (ـــــ کس نیز فت ف ، ی مج) امث۔
تقوے سے بھٹکانا ، ایمان میں خلل ڈالنا۔ عابد کش زاہد فریبی اس غارت گر دین و ایمان کا کام ہے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۳)۔ [زاہد + فریب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ کُش (ـــــ ضم ک) صف۔
زاہدوں کا زہد توڑ ڈالنے والا ، نہایت دلکش ، دلربا۔ حُسن جسکا واقعی عابد فریب و زاہد کُش بلکہ ملائک فریب تھا۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۹ : ۸۲)۔ [زاہد + ف: کُش + کُشتن = مار ڈالنا]۔

ـــــ کوہ کس اضا(ـــــ و مج) امذ۔
سُورج ، آفتاب (فرہنگِ آنند راج ؛ جامع اللغات)۔ [زاہد + کوہ (رک)]۔

ـــــ مُرْتاض کس صف(ـــــ ضم م ، سک ر) امذ۔
بہت نفس کُشی اور ریاضت کرنے والا زاہد وہ مشہور جگہ بھی موجود ہے جس کا کشمیر کے مشہور ریشی اور زاہد مُرتاض حضرت شیخ نورالدین ولی کی زندگی میں ذکر آتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱)۔ [زاہد + مُرتاض (رک)]۔

زاہِدانَہ (ـــــ کس ہ ، فت ن) صف۔
زاہد کی طرح کا ، زہد و تقویٰ والا ، پرہیزگارانہ۔ اس کے کلام میں ایک زاہدانہ رنگ پایا جاتا ہے۔ ۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، ۳ : ۲۹۰)۔ [زاہد (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

زاہِدَہ (کس ہ ، فت د) صف ؛ امث۔
زاہد (رک) کی تانیث۔ بڑی عابدہ و زاہدہ تھی اور نہایت متقی و پرہیزگار۔ (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۹۷)۔ آپ کی والدہ ماجدہ بڑی عابدہ اور زاہدہ خاتون تھیں۔ (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۶)۔ [زاہد (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

زاہِدی (کس ہ) امث۔
زہد ، پرہیزگاری۔

مے پینا پری وشوں پر مرنا زیبا
یہ فعل ہزار زاہدی سے اچھا
(۱۹۲۷ ، مے خانۂ خیام ، ۲۸۳)۔ [زاہد + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

زاہِر (کس ہ) صف۔
روشن ، چمک دار ، درخشاں ، بلند۔

جو لگوں نور سُوں دنکر اچھے ہور چاند و گگن
جو لگوں زہرہ ہے زاہر اچھے ہور ہور زُحل
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۸)۔ [ع : (ز ہ ر)]۔

زاہِری (کس ہ) امث۔
روشنی ، صفائی ؛ خوشبو (جامع اللغات)[زاہر + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

زابق (کسر ب) صف.
بھاگنے والا ، فراری ، مغرور ؛ مرنے والا ؛ بہت موٹا ؛ بہت دُبلا ؛ تیز ؛ مضبوط (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [ع : (ز ب ق)].

زاہی صف.
با رونق چہرے والا ، آب و تاب والا.

طبیعت کے سفلے ہوں تباہ و زاہی
مزاجِ خسیسانہ ہی خود نما ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۶۹). [ع : (ز ہ و)].

زائچہ / زایچہ (کسر ئج ، فت چ / کسر یج ی ، فت چ) امذ.
۱. وہ کاغذ جو نجومی لوگ بچے کی پیدائش کے وقت بناتے ہیں جس میں ولادت کی تاریخ اور وقت وغیرہ درج کرتے ہیں اور اس وقت مختلف ستارے جہاں جہاں ہوتے ہیں وہ ایک نقش میں لکھے جاتے ہیں اس کے مطابق مولود کی تمام عمر کا حالِ نیک و بد بتایا جاتا ہے ، جنم پتیا ، جنم پتری ، جنم کنڈلی. ہم کو پہلے ہی اس کا حال تمہارے روزِ تولد کے زائچہ سے معلوم ہوا تھا. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۳۳). وہ اس کے زائچے کو اکثر دیکھا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کئی باتوں میں امیر تیمور سے بھی زیادہ مبارک ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳). کیا اچھا زائچہ بناتے ہیں پانچ روپے نذر کرو عمر بھر کا حال ان سے پوچھ لو. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۳۴). ۲. رمل کی وہ اشکال جو رمال قرعہ اندازی کر کے بناتے ہیں نیز وہ نقش جو ان اشکال سے مرتب ہو.

زائچہ میں جسم کے ٹک دیکھ تو
کون کون ہے شکل تیری روبرو

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۵۰)

اک نظر دیکھے جو تیری شکل اے رشکِ پری
حال وقتِ زائچہ ہو قرعہ سانِ رمال کا

(۱۸۶۷ ، دیوانِ عرش ، ۹). سولہ شکلیں رمل کی کھینچ کر زائچہ کا بچار کیا اور بعد استخراجِ احکام کے دست بستہ عرض کی. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۲ : ۲۵۲).

ذکر و فکر و شغل و وِرد و عشق و طاعت کے بجائے
ٹوٹکا ، ٹونا ، چڑھاوا ، زائچہ ، فال و شگون

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۸). [ف].

ـــــ بنانا محاورہ.
جنم پتری تیار کرنا ؛ رمل کی شکلیں کھینچنا.

بیٹے کا وہ زائچہ بنا کے
گویا ہوئے دست بستہ آ کے

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۱۵). نواب صاحب کہتے ہیں کہ زائچہ بنانے کا قصہ غلط ہے. (۱۹۱۳ ، حالی ، مکاتیبِ حالی ، ۱۸). میں نے تیرا زائچہ بنایا ہے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۵۶).

ـــــ کرنا محاورہ.
رک : زائچہ بنانا. کاہن نے کہا حضور زائچہ ختم سال کا جو کیا تو عمر طلسم تمام معلوم ہوئی. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۷۹). صاحبقران کوچک نے قسمیں دیں تو مجبور ہو کر انہوں نے زائچہ کیا. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ : ۳۷۱).

ـــــ کَش (ـــــ فت ک) صف.
زائچہ بنانے یا کھینچنے والا ، رمال ، نجومی.

کوئی دنیائے سیاست ، کوئی دریائے علوم
زائچہ کش تو کوئی بادشہِ علم نجوم

(۱۹۸۳ ، سندر ، ۱۵۹). [زائچہ + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا]

ـــــ کَشی (ـــــ فت ک) امث.
زائچہ کھینچنا یا بنانا . مبتدی کو چاہئے کہ زائچہ کشی کرتے وقت دائرہ ابجد کو عمل میں لا کر زائچہ مکمل کرے (۹۲ مہتاب الرمل ، ۵). [زائچہ + کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کھینچنا محاورہ.
رمل کی شکلیں بنانا.

کھینچ یوں رمال میرا زائچہ
شکل کی جا یار کی تصویر کھینچ

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۲). ایک رمال بے مثال نے .. قرعہ پھینکا زائچہ کھینچا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۷). حکیم اسقلینوس کو بلایا اور کہا زائچہ کھینچ کر دیکھو کہ میری قسمت میں کوئی اولاد ہے بھی یا نہیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۷۲).

پھر زائچے نئے سر میخانہ کھینچیے
تحریر بخت ہر خطِ پیمانہ کھینچیے

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۹۲).

ـــــ لِکھنا محاورہ.
علم نجوم کے ذریعے جنم پتری پر کسی کے حالات تحریر کرنا.

مُجھ بدنصیب کا جو کوئی زائچہ لکھے
ہرگز نہ بُرج سعد سے ہو کوکب آشنا

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۳).

ـــــ مِلنا محاورہ.
دو شخصوں کی قسمتوں کا ایک سا ہونا.

کسقدر ہے کوکبِ طالع بلند
زائچہ میرا تمہارا مل گیا

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۵۳).

زائد / زاید (کسر ء/ی) صف.
۱. زیادہ ، بڑھا ہوا ، اصل پر اضافہ شدہ . عرضِ بلد ناقص کو عرضِ بلد زاید سے وضع کرنا پس جو کچھ وضع کے بعد باقی رہے گا وہی اِن دونوں کا تفاوت ہے. (۱۸۳۹ ، اعمالِ کرہ ، ۸۷). یہ سب اوصاف اس کی ماہیت سے زائد ہیں. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۶). ننو جان اور اُن کے درمیان تیس سال سے زائد کی مُدت حاوی ہے. (۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۹). ۲. فضول ، بے کار.

یوں تو زاید ہے یہ سر تاپا کلام
یعنی میں کیا اور کیا میرا کلام

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۲۱۱). اب مجھے ایسے سوالاتِ زاید سے معاف فرماؤ. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۷۱۱). فضول اور زاید باتوں سے انہیں طبعی نفرت تھی. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۲۵). ۳. فالتو. تیز دوا لگا دیں تا کہ دوبارہ

زائد گوشت پیدا نہ ہو. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب(ترجمہ)، ۲ : ۳۳). سطحِ زمین کے زائد پانی کو نِکال دیا جاتا ہے . (۱۹۶۳ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۳۳). [ع : (ز ی د)].

ـــُ الْاَعْضاء (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع) صف.
وہ جس کا کوئی عضو زیادہ ہو یا جس کے اعضا میں سے کوئی حصّہ زیادہ ہو. جس میں عیب ہو وہ نزدیک نہ آئے خواہ وہ اندھا ہو یا لنگڑا یا نکچپٹا ہو یا زائدالاعضاء. (۱۹۵۱ ، کتابِ مقدّس ، ۱۰۵). [زائد + رک : ال (۱) + اعضا (رک)].

ـــُ الْمِیعاد (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، ی مع) صف.
وہ شے یا معاملہ جس کی میعاد گُزر چکی ہو، میعاد گُزر جانے کے باعث غیر موثر یا بے فائدہ . قانونی منزلت اختیار کرنے کے وقت سابقہ قانون میعاد سے زایدالمیعاد ہو چکی ہو. (۱۹۲۳ ، ایکٹ نمبرہ (۱۹۰۸) ، ۱۲). ہمارے قومی تمدّن کی بُنیاد اُن پرانے علوم پر تھی جو اب ... زائدُالمیعاد معلوم ہونے لگے تھے. (۱۹۶۲ ، تعلیم و تہذیب ، ۱۱۸). [زائد + رک : ال (۱) + میعاد (رک)].

ـــُ النُّور (ـــ ضم د ، غم ا ل ، شد ن ، و مع) صف.
زیادہ روشن ہوتا ہوا ، بڑھتا ہوا(چاند). جب تک ماہتاب زائدُالنُّور ہوتا ہے تو بال حیوانات کے بدن کے بہت جلد اور کثرت سے نکلتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹) . جس وقت کہ آفتاب بُرج قوس میں ہوئے اور قمر زائدُالنُّور ہو برج اسد یا حمل میں اور پاک نحوست سے تو مُثلث کو لکھیے . (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۲۲۲). [زائد + رک : ال (۱) + نور (رک)].

ـــُ الْوَصْف (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ص) صف.
تعریف سے باہر ، نہایت اعلیٰ (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [زائد + رک : ال (۱) + وصف (رک)].

ـــ بَرِیں (ـــ فت ب ، ی مع) م ف.
اس کے علاوہ ، مزید براں. ہاں ایسا کیا اندھیر ہے جو آپا بے اناں جان کا چہلم کئے سسرال چلی جاویں ، زائد بریں آپا اپنا کھانیکں اور اناں جان کے چہلم تک یہیں رہیں گی . (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۵۰). [زائد + بَر (حرفِ جر) + ایں (رک)].

ـــ رَبِیع (ـــ فت ر ، ی مع) امث.
فصلِ ربیع کی ذیلی پیداوار. مردان میں مونٹھ کے چارے کی فصل زائد ربیع کی حیثیت سے بھی اُگائی جاتی ہے (۱۹۶۶ ، چارے ، ۳۰۲). [زائد + رَبیع (رک)].

زائِدَہ / زایِدَہ (کس مع ء ، فت د / کس ی ، فت د) (الف) صف.
زیادہ ، اضافی. ت زایدہ فارسی میں خطابِ واحدہ کے لیئے مقرر ہے. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۲۹). ماضی کے صیغوں پر اکثر بائے زائدہ لگا کر کلام میں خوبصورتی پیدا کرتے ہیں. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۱۰۱) . (ب) امذ. (نباتیات ، حیوانیات ، تشریح) اُبھار ، عضو کا اُبھار. مُقابل کے ریشوں کے خلیوں سے گول اُبھار یا زائدے نِکلتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۳۶). یہ دونوں زائدے قلب کے سکڑتے وقت لاملے ہو جاتے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۶). [زائد/ زاید (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ حَلَمِیَّہ کس صف(ـــ فت ح ، ل ، کس م ، شد ی بفت) امذ.
(تشریح) کنپٹی کی ہڈی کا پچھلا اُبھار جو سرپستان کے مشابہ ہوتا ہے. اُس کا قاعدہ کھوپری کی چوٹی سے، دانتوں سے یا زائدہ حلمیہ (Mastoid Process) سے لگا ہوا ہے. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۲۸۳). [زائدہ + حَلَمَہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

زائِر (کس ء) صف.
زیارت کرنے والا ، زیارت کو جانے والا ، مسافر ، سیّاح.

زائرِ خیرالاُمّہ کی خاطر
زائرانِ ائمّہ کی خاطر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱).

گلگشتِ دو عالم سے ہو کیونکر وہ تسلّی
زائر ہو جو کوئی ترے کوچے کے اِرم کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲).

واں چھوڑ کے اس زائرِ شاہِ شہدا کو
سب شوقِ زیارت میں گئے کرب و بلا کو

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ۶۸). قربانی کے جانور ساتھ لے کے بے خرر زائروں کی وضع میں مدینے سے چلے. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۲۳۵).

زائرانِ درِ اقدس کی گُزر گاہوں میں
اپنی آنکھوں کو بچھادوں کہ میں اجمیر میں ہوں

(۱۹۷۰ ، حمد رنگ ، ۳۴). [ع : (زور)].

ـــِ حَرَم کس اضا(ـــ فت ح ، ر) صف.
حرم شریف کی زیارت کرنے والا ، حج یا عمرہ کی غرض سے جانے والا ، حرم کا مسافر.

مرضی میں تیری کیا ہے اے وحشت اب تو سچ کہہ
جاویں کلیسا کو یا زائرِ حرم ہوں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۶). [زائر + حرم (رک)].

زائِرِین (کس ء ، ی مع) صف ؛ ج.
زیارت کرنے والے ، مسافر ، سیاحت کرنے والے . ای چنگ کو مقامات سے اتنی دلچسپی نہیں تھی جتنی زائرین سے وہ ان ساتھ بدھ یاتریوں کا ذکر ... کرتا ہے جو اس زمانے میں ہندوستان گئے. (۱۹۵۹ ، مقدّمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۰۶۷). پاکستانی زائرین کا پورا قافلہ درگاہوں اور مقبروں کے سفر پر نکلا. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۲۸). [زائر + ین ، لاحقۂ جمع].

زائِش (کس ء) امث.
زیادتی ، بیشی ، افزائش (جامع اللغات). [ف].

زائِغ (کس ء) صف ؛ امذ (ج : زائغین).
راہِ راست سے پھر جانے والا ، کجرو. ہمارا زائغین کے خلاف

راستہ اختیار کرنا کسی بدنیتی اور نفسانیت کی بنا پر نہیں عقبی اخروی فلاح مقصود ہے (۱۹۳۲ء ، القرآن الحکیم ، تفسیر ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۸۵)۔ راسخین فی العلم کا تزکرہ تعریفی انداز میں اور زائغین کا ذکر مذمت کے طور پر کیا گیا۔ (۱۹۷۶ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اگست ، ۳)۔ [ع : (ز ی غ)]۔

زائِفَہ (کس ء ، فت ف) صف مث۔
کھوٹی ، نِکمّی ، ناقص۔ اپنے دعوائے باطلہ و آرائے زائفہ کے ثبوت میں قرآن و حدیث کی تاویل ایسی ایسی رکیک کرنے لگے۔ (۱۹۰۵ء ، سائنس و کلام ، ۸)۔ [ع : زائف ـ کھوٹا + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

زائِل (کس ء) صف۔
دور ہونے والا ، ہٹ جانے والا ، معدوم ہونے والا۔

نہیں ممکن کہ ہم سے ظُلمتِ امکاں زائل ہو
چُھڑاوے آہ کوئی کیونکہ زنگ سے سیاہی کو

(۱۷۸۳ء ، درد ، د ، ۶۲)۔

ہو گیا زائل مزاجِ دہر سے یاں تک جنوں
نیو مجنوں کا بھی صحرا میں نہیں باقی پتا

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۳۰۸)۔ یہ رطوبت جب زیادہ ہو جاتی ہے ... بینائی زائل کر دیتی ہے۔ (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹)۔ وہ تو ہوا میں زائل ہو گئے۔ (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۲۰۶)۔
ف : کرنا ، ہونا۔ [ع : (ز و ل)]۔

زائِلِم (سک ء ، کسر مع ل) امذ۔
(نباتیات) لکڑی کی بافت یا نسیج ، چوبی ریشہ۔ فلوئم اور زائلِم کے خلیات کے درمیان جو چھوٹے چھوٹے خلیات پائے جاتے ہیں اُن کو (Conjunotive Tissue) کہتے ہیں۔ (۱۹۸۱ء ، آسان نباتیات ، ۲۴۳)۔ [انگ : Xylem]۔

زائِیدَگی (ی مع ، فت د) امث۔
جننا ، جنائی (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت)۔ [زائیدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

زائِیدَنی (ی مع ، فت د) صف۔
پیدا ہونے والا۔ یہ تینوں رُتبے وہ ہیں جو زائدنی بچّے میں پُوری ترقی کر سب سے آخر میں پہونچتے ہیں۔ (۱۹۲۹ء ، جدید سائنس ، ۲۵۲)۔ [ف : زائیدَن ـ جننا + ی ، لاحقۂ صفت]۔

زائِیدَہ (ی مع ، فت د)۔ (الف) صف۔
پیدا کیا ہوا ، جنا ہوا۔

یہ ہے چشم یا کوئی زائیدہ چشمہ
کہ دریا جہاں سے اُبلتا رہے گا

(۱۷۹۸ء ، بیان (احسن اللّٰہ) ، د ، ۳)۔ یہ خیالات اُوسی جہالت کے زائیدہ ہیں جس کے باعث اُوس زمانے کے بیرن لوگ فخریہ کہا کرتے تھے کہ ہم نے کبھی لکھنا نہیں سیکھا۔ (۱۸۹۰ء ، حسن سانج ، ۳ : ۹۰)۔ اسی طرح کی بے شُمار تراکیب ، ان کی زائیدہ علامات اور ان سے مُنسلک استعارات و تلازمات ، عطا شاد کے کلام میں جامد نہیں متحرک ہیں۔ (۱۹۸۷ء ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۱۰۷)۔ (ب) امذ۔ پیدا شُدہ چیز ، عضو کا زائد حصّہ۔ اس کے اگلے پیر کسی شئے کو پکڑنے میں مدد دینے کی ضرورت کے تحت مقبول ہو گئے ہیں ، شِکم کی پچھلی جانب ایک باریک لانبا زائیدہ نکلا ہوتا ہے جو دم کے مُشابہ ہوتا ہے۔ (۱۹۳۳ء ، مخزنِ علوم و فنون ، ۳۱)۔ [زائیدن ـ جننا سے حالیۂ تمام]۔

ـــــ خَیال کس اضا (ـــــ فت خ) امذ۔
خیال کی پیداوار ، خیالی بات۔ یہ حقائقِ مُشترکہ محض زائیدۂ خیال اور ہمارے وہم و گُمان کی پیدائش ہیں۔ (۱۹۱۹ء ، کلّیاتِ پطرس ، ۲۳۰)۔ [زائیدہ + خیال (رک)]۔

ـــــ فِکْر کس اضا (ـــــ کس ف ، سک ک) امذ۔
غور و فکر کی پیداوار ، سوچ کا نتیجہ ؛ (مجازاً) طبع زاد۔ تاریخِ ادب کا ایک عام قاری عرصہ تک کلامِ ظفر کو ذوق ہی کا زائیدۂ فکر سمجھتا رہا۔ (۱۹۸۸ء ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۳۷)۔ [زائیدہ + فکر (رک)]۔

ـــــ و پَرْوَرْدَہ (ـــــ و مع ، فت پ ، سک ر ، فت و ، سک ر ، فت د) صف۔
جنا ہوا اور پالا ہوا۔ یہ ہندوستان ہی کی زائیدہ و پروردہ ہے۔ (۱۹۷۶ء ، ہندی اُردو تنازع ، ۳۰۰)۔ پاکستان ... کی قومی زبان ، عربی ، فارسی یا ترکی نہیں بلکہ اسی علاقے کی زائیدہ و پروردہ اور مقبولِ عام زبان "اردو" ہے۔ (۱۹۸۸ء ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۶)۔ [زائیدہ + و (حرفِ عطف) + پروردہ (رک)]۔

زائے صف۔
جننے والا (ترکیبات میں مُستعمل) (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت)۔ [رک : زا (۲)]۔

زایَنْدَہ (فت ی ، سک ن ، فت د) صف مث۔
جننے والی ، ماں (جامع اللغات)۔ [زائیدَن ـ جننا سے اسمِ فاعل]۔

زُبّ (ضم ز ، شد ب) امذ۔
مرد کا آلۂ تناسل۔ لڑکیاں حمال سے کہتی جاتی تھیں کہ زُبّ ، ایر ، خازوق ، اور وہ ان کے بوسے لیتا ... جاتا تھا۔ (۱۹۳۰ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۹۰)۔ [ع]۔

زَبابَہ (فت ز ، ب) امذ۔
ایک قسم کا چوہا جو گلہری سے قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور اس کے جسم پر سرخی مائل روئیں ہوتے ہیں ، یہ چوری میں ضرب المثل ہے۔ عرب بولتے ہیں "فلان اسرق من زبابہ" یعنی فلاں شخص زبابہ سے بھی زیادہ چور ہے اس واسطے کہ زبابہ چُراتا ہے وہ اشیاء جن کی اس کو ضرورت ہے۔ (۱۹۰۶ء ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۶)۔ دارسوش کو انگریزی میں "ڈورماؤس" کہتے ہیں اور عربی میں "زبابہ" یہ بڑا چور ہوتا ہے حتیٰ کہ ضرب المثل کے طور پر کہا جاتا ہے۔ (۱۹۱۰ء ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۳۰)۔ [ع]۔

زَباد (فت ز) امذ۔
ایک خوشبو دار مادہ جو ایک ایسے جنگلی جانور کے نافہ سے

حاصل کیا جاتا ہے جس کی شکل بِلّی کی طرح ہے ، اس کا قد بِلّی کے قد سے ذرا بڑا اور مُنْھ اور تھوتھنی لمبی اور سر بِلّی کے سر سے پتلا ہوتا ہے اس خوشبودار مادّے کا رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے ، مُشکِ بلائی.

رنگیں عبائیں دوش پہ کمریں کسے ہوئے
مُشک و زباد و عطر میں کپڑے بسے ہوئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۵).

کیا جاں فزا ہے نکہتِ گیسوئے مُشکو سود
مٹی ہے اس کے آگے عبیر و زباد و عود

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۶۰).

زباد و عِطر لُٹا   بہار بن کے چل

(۱۹۶۲ ، گُلِ نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ۱۰۷). [ع].

زُبان (ز‌ت نیز ضم ز) اسث.

۱. مُنْھ کے اندر کا وہ عضو جس میں قوتِ ذائقہ ہوتی ہے اور جو نُطق کا آلہ ہے ، جیسے.

دل و جاں کوں مُجھ عبرتے کاڑ دے
زباں کوں ترے ذکر کی باڑ دے

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۸).

زبانِ غیر سے جب نام تیرا جانِ جاں نِکلا
لگی اک آگ تلوؤں سے کہ بس سر سے دھواں نِکلا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵).

سینوں میں دل ہلے تو صفوں میں نشاں ہلے
کیا منہ کسی کا تھا کہ دہن میں زباں ہلے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵۲). زبان تھی کہ الامان. ایک مُنْھ بیسوں کوسنے اور ایک سانْس میں سیکڑوں نفیحتیاں.(۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۳۳). ۲. بولی جس کے ذریعے انسان تکلّم یا تحریر کی صورت میں اپنے خیالات اور جذبات ظاہر کرتا ہے.

سو بول بچن سن شاہ اُستادیاں
پوچھیا جگت گر شعر کہہ کس زباں

(۱۶۰۳ ، عیدل (دکنی ادب کی تاریخ ، ۳۷)).

طبق سات دوزخ کا سُن لے بیاں
کہیں سات کہن اوں کوں ہندی زباں

(۱۷۶۹ ، آخرگشت (ق) ، ۱۳۰).

گفتگو ریختے میں ہم سے نہ کر
یہ ہماری زبان ہے پیارے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۸). اسی قسم کا ایک تیسرا سلسلہ مذہبی کتابوں کا اُردو زبان میں مرتب ہونا چاہیئے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوباتِ سرسید ، ۲۰۹). یہ معلوم کیا جائے کہ کسی ایک زبان کو دوسری زبان سے کہاں تک تعلق ہے. (۱۹۳۲ ، ہندوستانی لسانیات ، ۶). قرآن کریم کی زبان عربی تھی. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۹). ۳. بول چال ، روزمرّہ.

شہرت ہر ایک شہر میں اس گفتگو کی ہے
دہلی کا ہے مذاق زبان لکھنؤ کی ہے

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). ۴. بات ، قول.

قاصد کی بات کا مُجھے آتا نہیں یقیں
کہتا ہوں پھر کسی کی زباں کا بیاں نہ ہو

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۳۷).

اچھا ہو دل کے دام جو دل ہی سے پُوچھ لو
میری زباں رہے ، نہ تمہاری زباں رہے

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۵۳). ۵. (ک) : زبان دینا ، اقرار ، وعدہ (نوراللغات). ۶. اندازِبیان ، بات کرنے کا ڈھنگ.

لچیں شب رات آتشبازی تیرے نور اوجالے تھے
اوسے تعریف کرنے کہاں زباں ہم عید و ہم نوروز

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۳).

یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۰).

باتیں رہیں یہ اور کسی سے کہ اب ہمیں
گالی تِری پسند نہ تیری زباں پسند

(۱۸۸۵ ، دیوانِ سخن ، ۱۰۱). ۷. (أ) قلم کی نوک.

لو کاٹتا ہے غیظ سے اپنی زبان قلم
یہ وہ ہے جس پہ فوجِ خدا کا رہا علم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲۳). (أأ) تیر و خنجر وغیرہ کی نوک ، نیز استعارۃً زبانِ خنجر سے خود خنجر مراد لیتے ہیں.

قریب ہے یار روزِ محشر چُھپے گا کُشتوں کا قتل کیوں کر
جو چُپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پُکارے گا آستی کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۹۸).

ابرو کی کھنچیں ہوئیں کمانیں
پلکیں تھیں کہ تیر کی زبانیں

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۱۶۶). ۸. شعلہ.

اُوسی آگ میں کا ہوں میں یک زباں
تو کرتا ہوں اس دھات شعلہ فشاں

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۳۸). ۹. (تصوّف) اسرارِ الٰہی کو کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۳۳). ۱۰. (جُوتا سازی) سلمے کے ہا کہوں کے نیچے کی چمڑے کی پٹی (ا ب و ، ۲ : ۲۲۱). [ف : زبان ، پہلو : پرُواں ، اوستا : ہزُوا].

ـــ اُٹھنا محاورہ.

بولنے کی ہمت ہونا ، بولنے کی جسارت کرنا ، زبان کھولنا.

آج کس کی زبان اٹھ سکتی
تُو اگر میرا ہم زباں ہوتا

(۱۹۵۳ ، فردوسِ سخن ، ۳).

ـــ اُڑانا محاورہ.

بات چیت اور لب و لہجہ کی نقل کرنا.

لے گئے لوٹ کے اب شوکت و شانِ دہلی
پوربی پہلے اُوڑاتے تھے زبانِ دہلی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲۸).

ـــ اُٹّنا محاورہ.

۱. بولنے پر قادر ہونا ، زبان کا مطلب کے موافق متحرک ہونا ،

بول سکنا ، بولنا.

پردۂ شاہدِ اسرار نہفتہ ہے یہی
کہ زباں اپنی اٹھی دم تقریر نہیں

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۱۷۹).

کہا جب وصل کے وعدے کو تو مجبور ہو ہو کر
وہ کہتے ہیں اٹھتی ہی نہیں اس پر زباں میری

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۰). نوکر بھی اگر کوئی کام بگاڑ دیتے تھے تو محض ان کی بزرگی کے لحاظ سے زبان نہ اٹھتی تھی. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۱۶). ۲. بولنے کی سکت نہ رہنا.

کہتے تھے یار آوے تو کچھ دل کی کہیے ہائے
آیا وہ اس گھڑی کہ زباں جب الٹ گئی

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۸۷). ۳. کہے سے مکر جانا ، زبان بدلنا.

اقرارِ وصل کر کے اب انکار ہے عبث
مُکر نہ ہو ، زباں نہ اے نازنیں الٹ

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۸).

---اُلجھنا محاورہ.
زبان لڑکھڑانا ، زبان کا مطلب ادا کرنے پر قادر نہ ہونا.

فراقِ زُلف میں بے چین ہے منہ سے نہ یہ نکلا
بیان کرنے میں حالِ دِل کے اُلجھی ہے زباں کیا کیا

(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۵).

---اولا ہونا محاورہ.
زبان اکڑ جانا.

آگے جاتا نہیں ہے اب بولا
ہو گئی ہے زباں بھی اولا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۹).

---ایک کرنا محاورہ (قدیم).
قوتِ گویائی کو مجتمع کرنا. سوباون کنا کو زبان ایک کرنا. (۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ (دکھنی اُردو کی لغت)).

---اَینٹھنا ف م ؛ محاورہ.
۱. زبان کا اکڑنا ، بولنے کی سکت جاتی رہنا.

غازی نے آنکھیں کھول کے دیکھا رُخِ امام
اینٹھی تھی یہ زباں کہ نہ کچھ ہوسکے کلام

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۳۳). ۲. تکلف یا تصنع کے ساتھ بات کرنا. جو محاورے کہ روزمرہ کی حاجات میں بولے جاتے ہیں اُن میں وزن و قافیے کی کچھ ضرورت نہیں تو اُن میں تکلف اور زبان اینٹھنے سے کیا فائدہ. (۱۸۶۴ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۳۴).

---آبِ کَوثَر سے دھوئی ہونا محاورہ.
زبان کا پاکیزہ ہونا ، گفتگو کا شُستہ و بے عیب ہونا.

ہوئے لاریب اپنے وقت کے آتش بھی فردوسی
خدا بخشے زباں دھوئی ہوئی تھی آبِ کوثر سے

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۲۱).

---آج کُھلی کَل بَنْد کہاوت.
زندگی کا کوئی اعتبار نہیں (محاوراتِ ہند ؛ مہذب اللغات).

---آراستَہ ہونا محاورہ.
(طنزاً) جب کوئی عورت بات بات پر گالیاں بکتی ہے تو عورتیں کہتی ہیں اس کی زبان گالیاں بکنے میں بہت آراستہ ہے (مہذب اللغات).

---آرائی امث.
دِکھاوے کی باتیں کرنا ، سُخن سازی ، باتیں بنانا. سعدان ـ اپنے باپ کا رُتبہ پہچانو. ماہ پارہ ـ زبان آرائی نہ کرو. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۵۵). [زبان + ف : آرا ، آراستَن ـ سنْوارنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---آڑی پَڑنا محاورہ (قدیم).
عاجز بیان ہونا.

کھڑگ تجھ صفت صف میں کرتی بیاں
پڑے موں میں چھٹی کے آڑی زباں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۴۳).

---آشْنا ہونا محاورہ.
زبان کا خُوگر ہونا ، زبان کو کسی بات کی عادت ہونا.

کب وہ گُزرتے ہیں سرِ لاف و گزاف سے
جن کی کہ آشنا ہے زباں لام و کاف سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۱).

---آلودَہ ہونا محاورہ.
زبان پر کسی ایسی بات کا آنا جس کو ضمیر قبول نہ کر رہا ہو ، زبان پر کسی ناگوار یا بُری بات کا آنا.

ثنا سے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زباں میری
یہ خواہش ہے کروں میں عمر بھر تیری ہی مدّاحی

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ نعت ، محسن ، ۹۹).

---آنا محاورہ.
زبان سے واقفیت ہونا ، اندازِ بیان سیکھنا ، بولی آنا.

ہزار طوطی و بلبل نے مشق پیدا کی
نہ اِس کو آئی نہ اُس کو مری زباں آئی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۶).

---آوَر (---فت و) صف.
فصیح ، خُوش بیان ، سخنور ، شاعر.

سُخن سنج کامل ہنرور نہیں
زباں آوراں کا بھی داور نہیں

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۲۶).

زباں آور ہیں اک مہدی حسن نام
تخلص اُن کا اب ہے شہرۂ عام

(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۵). اُن کا شمار زبان آور مقرروں میں نہیں ہو سکتا. (۱۹۲۰ ، رسائل عماد الملک ، ۲۳). [زبان + ف : آور ، آوَرْدَن ـ لانا].

---آوَری (---فت و) امث.
۱. فصاحت ، خوش بیانی ، قادرالکلامی.

دعویٰ نہیں غرورِ زباں آوری نہیں
جوہر تولا کیے ہیں یہ کوئی جوہری نہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۷). زبان آوری کی داد آج سے بہتر طریقہ پر پاتی تھی. (۱۹۳۵ ، ہندوؤں کی تعلیم ، ۷۷). وہ (سراجی) نفسِ مضمون کو ادا کرنے کی دُھن میں سُخن آفرینی اور زبان آوری کو بالکل بُھول جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۱۲۲). ۲. تیز زبانی ، لسّانی ، مُنْھ زوری.

سنجے تجھ سوں جھگڑا ہے گُفتار تیں
زباں آوری سات کُچھ کار نیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۹۰). کلیلہ نے کہا کہ اے دمنہ زبان آوری چھوڑ دے. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۱۳۹). مناظرات میں آج کل کی طرح صرف زبان آوری اور لسانی نہیں ہوتی تھی. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۳۶). اس کا مقصود حریفِ مقابل کو چُپ کر دینا اور اپنی زبان آوری کے ڈنکے بجا دینا نہ ہو ، بلکہ اس میں شیریں کلامی ہو. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۲ : ۱۶۹). ۳. (مجازاً) تیزی ، کاٹ.

اللہ ری زبان آوریٔ تیغِ بلانوش
زرہیں ہمہ تن چشم تھیں ڈھالیں ہمہ تن گوش

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۳). [زبان + آور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ باندْھنا محاورہ.

۱. زبان بند رکھنا ، خاموش رہنا.

نہ کر بات کس سوں زبان باند لے
رہیا تھاترے تیغ ہو شاند لے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۷). ۲. کلام میں اہتمام کے ساتھ محاورے وغیرہ اِستعمال کرنا. ایک گروہ شاعروں کا ہمارے ہاں ایسا ہے جو رات دن زبان باندھنے کے درپے رہتا ہے. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحید الدین) ، افاداتِ سلیم ، ۴۲).

ـــــ بَدَلْنا محاورہ.

بات کہہ کے مکر جانا ، اِقرار سے مُنحرف ہو جانا ، عہد توڑنا.

برنگِ شمع قلم کیوں نہ ہوئے سر اوس کا
جو تیری بزم میں ہر دم زبان بدلے ہے

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۰۰).

جو عزّت چاہتی ہو اے مغل جاں
زباں بدلو نہیں کُوچہ بدل دو

(۱۸۷۲ ، عبیر ہندی ، ۶۹).

پاتا قرار وصل میں میں بیقرار کیا
وہ بات بات پر تو بدلتا زباں رہا

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۳). ایسے ضدی شخص سے پالا پڑا کہ ... اپنی زبان بدلنی پڑی. (۱۹۷۱ ، اُردونامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۱۰۱).

ـــــ بَدَلْنے سے گھر بَدَلْنا بِہْتَر ہے کہاوت.

وعدہ وفا نہ کرنے سے نُقصان گوارا کرنا اچھا اور لازم ہے (محاوراتِ ہندوستان ؛ مہذّب اللغات).

ـــــ بُرِیدَہ کس صف (ـــــ ضم ب ، ی مع ، فت د). (الف) امث. کٹی ہوئی زبان ، خاموش زبان.

روشن ہے رازِ عشق ہمارے سکوت سے
اس انجمن میں شمعِ زبانِ بُریدہ ہے

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰۳). (ب) صف. چُپ ، خاموش.

مزاجِ دہر نوائے سری کبیدہ سہی
زبان بُریدہ سہی ، میں خزاں گزیدہ سہی

(۱۹۸۳ ، مرے آقا ، ۱۰۷). [زبان + بُریدہ (رک)].

ـــــ بَڑْھنا محاورہ.

بد زبانی بڑھنا (نوراللغات).

ـــــ بَسْتَگی (ـــــ فت ب ، سک س ، فت ت) امث.

زبان بندی (جامع اللغات). [زبان + بستہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَسْتَہ (ـــــ فت ب ، سک س ، فت ت) صف.

چُپ ، خاموش (جامع اللغات). [زبان + بستہ (رک)].

ـــــ بِگاڑْنا محاورہ.

زبان خراب کرنا ، بے ہودہ اور سوقیانہ الفاظ زبان پر لانا ؛ پہلے کی طرح روزمرہ کے مُطابق صحیح اور بامحاورہ زبان نہ بولنا. معاف کرو یورپ جا کر انگریزی میں تم نے ترقی کی ، لیکن اُردو زبان بگاڑ لائے. (۱۹۰۸ ، خطوطِ شبلی ، ۵۴).

ـــــ بِگَڑْنا محاورہ.

زبان خراب ہونا ، گالی گلوج کی عادت پڑنا.

لگے مُنہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۳۲).

گالیاں بھی مُجھے دوگے جو بُرا کہتے ہو
مشفقِ من نہ بگڑ جائے زباں کیا معنی

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷۰).

ـــــ بَنْد (ـــــ فت ب ، سک ن) امذ.

وہ تعویذ جو زبان کھلنے کے لیے لکھا جائے (نوراللغات). [زبان + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

ـــــ بَنْد رَکْھنا محاورہ.

خاموش رہنا ، مُنھ سے نہ بولنا. جو کوئی اعتراض کرنے کا ارادۂ فاسد رکھتا ہو وہ اپنی زبان بند رکھے ! (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۳۹).

ـــــ بَنْد رَہْنا محاورہ.

کُچھ نہ بولنا ، چُپ رہنا.

شمع ساں سوزشِ دل ہم نے کسی سے نہ کہی
رہ گئی اپنی زباں محفلِ احباب میں بند

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۷۴).

ـــــ بَنْد کَرْنا محاورہ.

۱. بات نہ کرنے دینا ، خاموش کر دینا ، چُپ ہو جانے پر مجبور کر دینا.

زباں ہوں میری دُزدانِ سُخن نے بند کر دی ہے
کہ رستے بند ہو جاتے ہیں جیسے خوفِ رہزن سے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۲). قرآن مجید کی پُر تاثیر آیتوں نے شعراء اور خطیبوں کی زبانیں بند کر دیں. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات شبلی ، ۳ : ۳).

مجالِ گفتگو کس کو ہے اُن کے حُسن کے آگے
زبانیں بند کر دیں اِن بُتوں نے بے زباں ہو کر

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۳۵). ۲. **جادو یا تعویذ کے زور سے اپنے خلاف کہنے پر کسی کی زبان نہ چلنے دینا** (نوراللغات). ۳. **خاموش ہو جانا.**

ہوئے اُس کے ہم قوم لاچار سب
زباں کو کئے بند یکبار سب

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۸).

بند کر اپنی زباں پھر نہیں دُشمن کا خطر
مُرغِ تصویر کو اندیشۂ صیّاد نہیں

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۹۰).

---بَنْد کَرو فقرہ.
چُپ رہو ، بیہودہ نہ بکو (نوراللغات).

---بَنْد ہونا محاورہ.
۱. **چُپ ہونا ، خاموش ہونا.**

کہ جس نہار پر گھٹ تیرا چھند ہوئے
وہاں حاسداں کی زباں بند ہوئے

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۳۱).

جنے دیکھ جاتا ہے عقل و ہوش
زباں بند ہو جائے اور لب خموش

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۱).

اللہ کرے کہ بند نہ ہو داغ کی زباں
تعریف آپ کی ہے اسی خوش بیاں کے ساتھ

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۸۳). ایک وقت آیا کہ نُکتہ چینوں کی زبانیں بند ہو گئیں. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۷۲). ۲. **قوتِ گویائی سلب ہونا ، زبان اَینٹھ جانا.**

پتھرا کے چشمِ اشک فشاں بند ہو گئی
تھرائے دونوں ہونٹھ زباں بند ہو گئی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۹۱). جو نُسخہ پلایا بے سُود ، جو دوا دی بے اثر ، لمحہ بہ لمحہ حالت ردّی ہوتی گئی ، شام تک وہ بے اُوسان باتیں بھی نہیں رہیں ، زبان بند ہو گئی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۲۸).

دمِ اخیر وہ دُشنام مجھ کو دیتے ہیں
یہ جانتے ہیں کہ اس کی زباں بند ہوئی

(۱۹۱۲ ، طُوفانِ نوح ، ۸۷). ۳. **جادو یا تعویز کے زور سے کسی کے خلاف نہ کہہ سکنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۴. **مر جانا، موت آنا** (مہذب اللغات).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
۱. خاموش کرنا ، بولنے کی ممانعت ، بولنے پر پابندی.

یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں؟
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۶۲) . ۲. **خاموشی ، سکوت** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ) . ۳. **جادو یا عملیات کے زور سے اپنے خلاف کُچھ کہنے سے روکنا.**

جسے سب عشق کہتے ہیں وہ ہے سحرِ زباں بندی
لبوں تک آ نہیں سکتا ہے جو کچھ دل میں آتا ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، ۱۶۶). ۴. **(قانون) گواہی ، اظہار ، شہادت ، بیان قلمبند کرنا.** جو اب مُختار کار مدعا علیہ اور زبان بندی (اظہار) اسداللہ شاہ اور پیر بخش گواہان. (۱۸۳۱ ، روبکاری (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۶۳)) . عدالت مجاز ہے کہ اگر مناسب سمجھے زبان بندی لکھے جانے کے درمیان اوس سے جو ... فریق کو استفسار کرنا منظور ہو استفسار کرے. (۱۹۰۸ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۷۳). [زبان + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنْدی کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **زبان بند کرنا ، خاموش کرنا** . جو کوئی ناراض ہوا اس کی زبان بندی کر دی. (۱۸۹۰ ، حسن انجلینا ، ۱۱۰). خدا بھلا کرے ہمارے میر صاحب کا انہوں نے پہلے ہی اس پکھیرو کی زبان بندی کر دی. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۷۸). ۲. **گواہی لینا ، شہادت لینا ، اظہار لکھنا ، بیان لکھنا** (فرہنگِ آصفیہ).

---بَتْنا محاورہ.
ترجمان بننا (مہذب اللغات).

---بولْنا ف م.
کسی زبان کے الفاظ یا محاورات کو اپنی زبان سے ادا کرنا (مہذب اللغات).

---بَہَکْنا محاورہ.
(نشے میں) **اول فول بکنا ، مُنھ سے بیہودہ باتیں بکنا.**

مے پی کے جو آئے ہو سُونے مجمع احباب
بہکے نہ زباں کیجیے گفتار سمجھکر

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۳۵).

رات بہکی جو زباں یار کی مدہوشی میں
جو نہ کہنا تھا کہا عالمِ بیہوشی میں

(۱۹۱۴ ، تذکرۃ الشعرا (انتخابِ نثار) ، ۱ : ۳).

---بے زُبانی کس اضا(---فت نیز ضم ز) امث.
ایسی خاموشی جس سے دل کا حال ظاہر ہو ، خاموشی کا تکلّم، خاموشی بمنزلۂ اظہار.

صرف خاموشی بہارِ زندگانی چاہیئے
غنچہ ساں منہ میں زبانِ بے زبانی چاہیئے

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۳۷۹). اُن کے ساتھ لیفٹیننٹ کرنل اکبر تھے جو حرفِ ندا کی طرح سیدھے کھڑے زبانِ بے زبانی سے کچھ کہہ رہے تھے. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۸۶). [زبان + بے (حرفِ نفی) + زبان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بھٹکنا محاورہ.
وک : زبان بھکنا . وزیر کو خُوب شراب چڑھ گئی اور اس کی زبان بھٹکنے لگی. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۶۶).

---پانچ ہاتھ کی ہونا محاورہ.
سخت کلامی کی عادت ہونا (مہذب اللغات).

---پر م ف.
اقرار پر ، وعدے پر.

کس کو خبر یہ تھی کہ نہ پُوچھو گے بات بھی
ہم نے تو دل دیا تھا تمہاری زبان پر
(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۴۸).

---پر اُف (بھی) نہ آنا محاورہ.
خاموشی سے تکلیف سہہ جانا ، صبر و شکر سے کام لینا ، شکوہ و شکایت سے گریز ہونا.

پھر وہ پسر کہ جس پہ ہو عاشق تمام گھر
ٹکڑے ہو دل ، پر اُف بھی نہ آئے زبان پر
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳).

---پر اُف (تک) نہ لانا محاورہ.
اِنتہائی ضبط سے کام لینا ، خاموشی سے تکلیف برداشت کرنا

نہ باقی رہ جائے آرزو کُچھ ، ستا لے جی بھر کے جان ہمکو
مثالِ تصویر چُپ رہیں گے ، زباں پر اُف نہ لائینگے ہم
(۱۹۱۱ ، بہارستانِ خیال ، ۵۶).

---پر انگارا رکھ دینا محاورہ.
زبان جلا دینا ، سخت سزا دینا ، بہت تکلیف دہ سزا دینا.

میں نے کبھی جو داغِ جگر کا کیا ہے ذکر
انگارا رکھ دیا ہے کسی نے زبان پر
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۵).

---پر آنا محاورہ.
۱. زبان پر جاری ہونا ، اظہار میں آنا ، بات کا منھ پر آنا.

آتا ہے میرا نام تو اوس کی زبان پر
میری شکایتیں تو وہ کرتا ہے شکر ہے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۹۰). صرف اِتنے قصور پر ایک نے خوشامد کیوں کی اور دوسرے کی زبان پر سچ بات کیوں آئی. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۲۲). اُلٹ پُلٹ کر یہی ہماری زبان پر آ رہے ہیں. (۱۹۵۸ ، اکبر میری نظر میں ، ۱۰۵). ۲. بغیر تولے بولنا ، بے سمجھے بُوجھے کہنا.

کرتے ہیں دوستوں ہی سے شکوہ خفا نہ ہو
کلمہ کوئی زبان پر آیا تو کیا ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۲).

سُنتا ہے کون ان کی بھلا شوقِ وصل میں
آتا ہے جو زبان پہ فرمائے جاتے ہیں
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۵۲).

---پر آئی بات نہیں رُکتی فقرہ.
جو بات زبان پر آ جاتی ہے کہہ دینا ہی پڑتی ہے. آپ مجھے بُرا ہی کیوں نہ کہیں ، لیکن زبان پر آئی بات رُکتی نہیں . (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۸۳).

---پر آئی ہوئی بات کاٹ دینا محاورہ.
کسی کے مُنھ سے نکلتی ہوئی بات کو پُورا نہ ہونے دینا.

دہان زخم کو جوہر سے داب دیتی تھی
زبان پر آئی ہوئی بات کاٹ دیتی تھی
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).

---پر بات رہ جانا محاورہ.
زبان پر کسی گزری ہوئی بات کا ذکر باقی رہنا (مہذب اللغات).

---پر پہرے بٹھا دینا محاورہ.
زبان بند کرنا ، بات نہ کرنے دینا (مہذب اللغات).

---پر پھرنا محاورہ.
کہنے کے لیے کوئی بات یا لفظ یاد آنا ، کوئی بات یا لفظ مُنھ سے نکلنے کے قریب ہونا.

یہ نہ کہیے کہ نہیں اہلِ وفا میں کوئی
نام اِک شخص کا ہے میری زبان پر پھرتا
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۸).

نہیں معلوم مُجھے آپ سے کیا کہنا ہے
ہے بڑی دیر سے اِک حرف زبان پر پھرتا
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۶).

---پر تالا (تالے) پڑنا محاورہ.
زبان بند ہونا ، مُنھ سے بات نہ نکلنا ، چُپ ہو جانا. دل میں ہزاروں باتیں اٹھ رہی تھیں ، لیکن زبان پر جیسے تالا پڑ گیا تھا. (۱۹۰۹ ، اور انسان مر گیا ، ۶۵). دوسروں کے سامنے زبان پر تالے پڑ جاتے ہیں. (۱۹۷۵ ، مظاہرِ نفس ، ۱ : ۳۰).

---پر تالا (تالے) ڈالنا محاورہ.
زبان بند کرنا ، خاموشی اختیار کرنا. اِس دوران میں خود میں نے اپنی زبان پر جو تالے ڈال رکھے تھے ، اب ان کے توڑنے کا وقت آن پہنچا تھا. (۱۹۲۳ ، تعلیم و تہذیب ، ۳۳۰).

---پر جاری ہونا محاورہ.
بولا جانا ، گفتگو میں آنا ، بول چال کا حصّہ ہونا.

ہے اب بھی اک جہاں واقف ترے طرزِ تغافل سے
زمانے کی زبان پر آج بھی یہ لفظ ہیں جاری
(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۱۹۰).

---پر چاپ چڑھانا محاورہ.
زبان پر پہرا بٹھانا ، زبان بندی کرنا ، اپنے خلاف بولنے نہ دینا (مہذب اللغات).

---پر چڑھنا محاورہ.
۱. وردِ زبان ہونا ، زبان زد ہونا ، نوکِ زبان ہونا ، ازبر ہونا ، حفظ ہونا.

ظفر وہ شعر اُتر جائے کیوں نہ پھر دل سے
نہ ہو پڑھے یہ جو ہرگز زبان پر چڑھتا
۱۸۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۲۳). ایک اور لفظ جو ہر کس و نا کس کی
ن پر چڑھا ہوا ہے وطن پرستی ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع،
۲). امیر کا یہ شعر زبانوں پر چڑھ کر بہت پامال ہو چکا ہے.
۱۹۴ ، غبارِ خاطر، ۲۵۷). ۲. کسی کلمے یا کلام کو زبان سے
کرنے کی مشق یا عادت ہونا ، بولنے کی مشق ہونا ، کسی لفظ
الفاظ کا زبان پر رواں ہونا. اس باب میں سب سے زیادہ مفید
ر زبان کی صحبت ... ہے کہ اُن کے الفاظ و محاورات ... زبان پر
ھ جائیں. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۰۸). میر صاحب
زبان پر کوئی انگریزی لفظ چڑھتا ہی نہ تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر،
۲). اس قسم کے الفاظ خاصی تعداد میں موجود ہیں ... عوام
زبانوں پر چڑھ کر ... صورت کو بھی بدل چکے ہیں . (۱۹۶۵ ،
حث ، ۶۳).

--- پر چھالے پڑنا ف م.
ن پر آبلے پڑنا.
بندھ گیا مضموں جو اوس کے رُونے آشنا ک کا
پڑ گئے چھالے زبانِ کلکِ گوہر بار پر
۱۸ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۱).

--- پر چھٹی کا دُودھ آنا محاورہ.
ت مزاحمت میں مبتلا ہونا ، چپ بول دینا.
مرجائے گا زبان پر دودھ آیگا چھٹی کا
تو جُوئے شیر لا کر فرہاد کیا کرے گا
۱۸۵ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۵۸).

--- پر دینا محاورہ.
ر پر دینا ، اعتبار پر دینا ، وعدے پر دینا (مہذب اللغات).

--- پر دَھرا ہونا محاورہ.
ی بات کا فکر و تامّل کے بغیر یاد ہونا ، ازبر ہونا.
معروف اس طرح سے کبھی تُو نے یک قلم
تھی یہ غزل دھری ہوئی گویا زبان پر
۱۸۲ ، معروف ، د ، ۵۱).

--- پر دَھرنا محاورہ.
چکھنا ، ذائقہ چکھنا ، زبان لگا کر دیکھنا ، چاشنی لینا ،
ڑا سا کھانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت).

--- پر رَکھنا محاورہ.
: زبان پر دھرنا. کوئی (دوا) تو اس بلا کی کڑوی ہے کہ زبان پر
رکھی جاتی. (۱۸۹۹ ، رُویائے صادقہ ، ۱۸۳). اللہ رکھیے
مٹھائی گھر میں آتی ہے، قسم لے لو، جو کبھی زبان پر بھی
تی ہوں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۱۳).

--- پر رَہنا محاورہ.
رہنا ، زبان پر جاری ہونا. جن لوگوں کے نام شب و روز ہماری
پر رہتے ہیں اُن کے حالات سے واقف ہونا درکنار، ہم ... نہیں

جانتے کہ وہ تھے کون؟ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۱۳).

--- پر زُبان بَدَلنا محاورہ.
ایک بات پر قائم نہ رہنا ، بار بار اپنے اقرار سے پھرنا ، کبھی کُچھ کہنا کبھی کُچھ کہنا.
خنجر مُجھے لگاتے ہی انکار کر گیا
قاتل نے کیا زبان کو بدلا زبان پر
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۵۱).

--- پر سَر دینا محاورہ.
عہد پُورا کرنے کے لیے جان کی بازی لگا دینا ، ہر قیمت پر عہد کی پاسداری کرنا.
پاسِ سخن نہیں ہے یہاں اس کی شان پر
مانندِ خامہ دے جو سر اپنا زبان پر
(؟ ، عظیم (نوراللغات)).

--- پر فَیصَلَہ ہونا محاورہ.
کسی کے کہنے پر کسی امر کا منحصر ہونا.
دیکھیں سوالِ وصل کا ملتا ہے کیا جواب
قسمت کا فیصلہ ہے تمہاری زبان پر
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۷۷).

--- پر قُفل لَگانا محاورہ.
زبان بند رکھنا. مجلس میں بُت کی مانند خاموش بیٹھا رہنا نہ چاہیے کیونکہ قُفل سکوت کا زبان پر لگانا صاحب سلیقوں کا شیوہ نہیں ہے. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵).

--- پر قُفل ہونا محاورہ.
زبان بند ہونا ، بولنے سے قاصر ہونا ، بولنے پر پابندی ہونا.
وہ نہیں ہیں گھر میں آج اُن کے مکاں پر قُفل ہے
اور جہاں میں کیا بتاؤں میں زبان پر قُفل ہے
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۶۸).
قفل تھا گویا زبان پر شرمِ رُسوائی نہ تھی
دل تو سب کچھ کہہ رہا تھا مُنھ میں گویائی نہ تھی
(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۱۷۲).

--- پر کانٹے پڑنا محاورہ.
زبان خُشک ہو جانا ، پیاس کی شدت ہونا.
ظفر پڑتے ہیں گرمی سے فغاں کے
زبان پر وقت شور و غل کے کانٹے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۳۱).
اللہ رے بدگمانئ ساقی کہ پیاس سے
کانٹے مری زبان پہ پڑے وہ کھٹک گیا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۶۰). حلق خُشک ہوگیا زبان پر کانٹے پڑگئے پیاس حد سے بڑھی جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید، ۵۷). بچے کو بھی ایک گھونٹ پانی میسر نہ تھا اور کئی وقتوں کی پیاس سے زبان پر کانٹے پڑ گئے تھے ، جگہ ایسی تھی کہ سلوں آدمی کا پتہ نہ تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۵۱).

---پر کانٹے جَمْنا محاورہ۔
رک : زبان پر کانٹے پڑنا. ہاں بھائی کب سے ہونٹ خُشک ہو رہے ہیں زبان پر کانٹے جمے ہیں. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۲۰۶).

---پر گرہ لگانا محاورہ۔
بولنے میں رُکاوٹ ڈالنا ، بولنے سے روکنا ، زبان بند کرنا.

چاہے جو اُس کو آبِ فصاحت کرے رواں
لکنت وہیں زبان پہ دیوے لگا گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ...).

---پر لانا محاورہ۔
مُنھ سے کہنا ، بیان کرنا.

نہ جانے او بسر گئے کیوں نبی ہور مرتضیٰ کے تئیں
کتے ہیں کام ایسا جو نہ لیانا ہے زبان اوپر

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۰۱).

چنچل کی بات لاوے طوطی اگر زبان پر
البتہ آرسی کے دل سوں غُبار جاوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۲).

کہا کہ «عرض کریں ہم یہ جو گُزرتا ہے»
کہا «خیر ہے بھیں ، کیوں زبان پہ لاتے ہو»؟

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۹۳). اگر حضور ارشاد کریں تو میں وہ قصہ زبان پر لاؤں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵۳). مگر بیٹی کی ساں تھی ، کیا مجال جو اشارۃً یا کنایۃً کبھی کسی کے آگے زبان پر لائی ہو. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۳۱).

---پر لَذّت آنا ف م.
مزہ محسوس ہونا (مہذب اللغات).

---پر مُہر لگانا محاورہ۔
زبان بند رکھنا ، سکوت اختیار کرنا. سلف صالح نے محض از راہِ مصلحت زبانوں پر مہر لگا رکھی تھی. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۹۰). فاقوں میں پیٹ سے پتھر باندھنا اور ظلموں میں زبان پر مُہر لگانا میری بِنا. (۱۹۲۱ ، سیدہ کا لال ، ۳۳).

---پر مُہر لگنا محاورہ۔
زبان بند ہونا ، بول نہ سکنا ، بولنے کی ممانعت ہونا.

زبان پہ مُہر لگی ہے تو کیا کہ رکھ دی ہے
ہر ایک حلقۂ زنجیر میں زبان میں نے

(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۱۵).

مُہر لگتی ہے جب زبانوں پر
بول اُٹھتا ہے عالمِ تصویر

(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۳۹).

---پر مُہر ہونا محاورہ۔
رک : زبان پر مُہر لگنا.

خدنگِ دنبالہ کھایا لیکن نہ لایا شکوہ کبھی زبان پر
کہ بوسہ اس چشمِ سُرمہ سا کا ہے مُہر گویا مری زبان پر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۲).

---پر ہونا محاورہ۔
۱. ازبر ہونا ، خوب یاد ہونا ، وردِ زبان ہونا.

ہر زبان پر ہے مثلِ شانہ مدام
ذکر تجھ زلف کی درازی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸).

دل میں مری جگہ زبان پر میرا کلام
شاعر کہیں مقیم ہیں نظم سخن کہیں

(۱۸۹۲ ، شعور (نور اللغات)).

بھولا نہیں میں گرم روی دشتِ عشق کی
ہے ایک ایک آبلۂ پا زبان پر

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۱۰۷). ۲. بولا جانا ، بول چال میں مُستعمل ہونا. ہندی ادب میں اب تک جتنے عربی فارسی (یا اردو) لفظ آئے ہیں یا ہندی بولنے والوں کی زبان پر ہیں وہ سب جمع کیے جائیں. (۱۹۳۳ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۱۱).

---پڑنا محاورہ۔
کسی بات کا عام ہونا عام گفتگو کا موضوع بننا ، زبان زدِ خلائق ہونا.

بات چڑھتی ہے دل پہ جو آخر
خلق کی پھر زبان پڑتی ہے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۸).

---پکڑنا محاورہ۔
۱. بات کہنے سے روکنا ، بات کاٹنا ، بیچ میں بول پڑنا.

جو کوئی مُنکر اچھے اس شہ کی ملت ہور دولت تھے
قضا اس کو کرے گُمراہ قدر اس کی زبان پکڑے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۴۶).

آئینہ کافی ہے کچھ شمشیر کی حاجت نہیں
تاب کیا حاسد کی جو پکڑے کبھی میری زبان

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸۱). کہنے والے کی زبان نہیں پکڑی جا سکتی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۶۴).

جرمے ہمارے غم کے شکوے ترے ستم کے
کس کی زبان پکڑیں سب کی زبان پر ہیں

(۱۹۰۵ ، گلزارِ بیخود ، ۱۶۵). پھر بولنے کی زبان کس نے پکڑی ہے. (۱۹۳۳ ، سرگزشتِ عروس ، ۱۹۰). ۲. بات بات پر گرفت کرنا ، نکتہ چینی کرنا ، ٹوک دینا.

جا کے ہم گوشہ واں پکڑتے ہیں
کہ سخن چیں زبان پکڑتے ہیں

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۸۷). تمہیں ہو کیا گیا ہے آخر، کیا رات کو کھری چارپائی پر سوئی تھیں؟ زبان پکڑے لیتی ہو. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام (ترجمہ) ، ۱۱۴).

---پلٹنا محاورہ۔
کہہ کے مکرنا ، اقرار سے پھرنا ، مُنکر ہونا. اس خیال کے دل میں آتے ہی اس نے زبان پلٹ دی اور کہا اور کسی بات کی تو تکلیف نہیں دے سکتا. (۱۸۹۹ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۳۷).

وصل کے اقرار سے انکار کیوں کرتا ہے تو
اب زبان اپنی نہ لے عیّار بے حاصل پلٹ

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۳۲).

---پیدا کرنا محاورہ.
بولنے کی صلاحیت حاصل کرنا ، زبان پر قدرت حاصل کرنا ، فصیح و بلیغ زبان پر قادر ہونا.

وصف اس چاوڈتن کا ہے جو منظور ا‌ے دل
صاف دھوئی ہوئی کوثر سی زبان پیدا کر
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۱۴۷).

---پھرنا محاورہ.
۱. زبان کا حرکت کرنا ، بولنے کی ہمت ہونا.

اوس کے آگے زبان مُشکل ہے
دہن نامہ بر میں پھرتی ہے
(۱۸۸۳ ، آفتاب‌داغ ، ۱۱۶). زبان پھرنا عشرت لکھنوی فرماتے ہیں کہ اب یہ متروک اور اس جگہ زبان کھلنا مستعمل ہے. (۱۹۱۹ ، معیارِ فصاحت ، ۸۸). ۲. کہہ کر مکر جانا.

بھی سُخن کہے جاؤں گا میں کہ عاشق ہوں
جو سر کٹے تو کٹے پر نہ یہ زبان پھرے
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی) ، ک ، ۵۸۴).

صادق القول کی بیٹی ہوں نہ جُھوٹا مجھے جان
ہم جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں نہیں پھرتی زبان
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ ، ۲ : ۳۱).

---پھسلنا محاورہ.
مُنھ سے کُچھ کا کُچھ نکلنا (مہذب اللغات).

---پُھلجَھڑی کو مات کَرتی ہے کہاوت.
تڑاق تڑاق بے جھجک باتیں کرنا ، زبان کا قینچی کی طرح چلنا (فرہنگ‌ِ اثر ؛ مہذب اللغات).

---پُھوٹنا محاورہ.
بات کرنے کی ہمت ہونا ، گویائی کی قوت آنا ، بولنے لگنا.

ایسی اک شاخ داستان پُھوٹے
بے زبانوں کی بھی زبان پُھوٹے
(۱۸۸۳ ، کلیاتِ قدر ، ۸۰).

---پھولنا محاورہ.
زبان کا بات کرنے سے قاصر ہونا ، زبان کا گنگ ہو جانا ، بات کرنے سے معذور ہونا.

پُھول جاتی ہے زباں مارے خوشی کے اے صبا
جوشِ گل ہی کیوں نہ ہو غنچہ دہانِ عندلیب
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۴۲).

دے گا جوابِ بلبل کیا کوئی اس چمن میں
پھولی ہوئی زباں ہے ہر غنچہ کے دہن میں
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۶۶).

---پھیرنا محاورہ.
کہہ کر مکر جانا ، اقرار کے بعد انکار کرنا.

معلوم ہے پھیرو نہ زبان پھر تو کہو وہ
کیوں چھیتے ہو غیروں میں ہاں پھر تو کہو وہ
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۲۲۵).

---تاک کس اضا ، امث.
انگور کی بیل کی نئی شاخ (جامع اللغات). [زبان + تاک (رک)].

---تالُو سے کھینْچنا محاورہ.
سزا کے طور پر زبان کاٹنا ، بدزبانی یا بدگوئی کی سخت سزا دینا.
اُسے ایسا غصّہ آتا تھا کہ ان عورتوں کی زبان تالو سے کھینچ لے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۷۱).

---تالُو (---تالُوں) سے لَگانا محاورہ.
سکوت اختیار کرنا ، چپ رہنا.

میں بھی تالوں سے لگا لیتا ہوں بس اپنی زباں
گر کوئی سنتا نہیں ناسخ مری فریاد کو
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۶). ساری ڈیوڑھی سر پر اوٹھالی خان صاحب کو کھڑا پڑک رہا ہے ، زبان تالو سے نہیں لگاتا. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۵۸).

---تالُو سے لَگنا محاورہ.
چپ ہونا ، خاموش ہونا (بیشتر نفی میں مستعمل).

نہیں لگتی تالو سے ان کی زباں
نجانے مصاحب ہیں یا قصّہ خواں
(۱۸۲۲ ، راسخ ، مثنوی شہر آشوب ، ۵). کسی وقت تالو سے زبان نہیں لگتی تھی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۷۹).

رات دن ہے ایک حالت پر فغانِ عندلیب
اب کہیں تالو سے لگتی ہے زبانِ عندلیب
(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۱۰۳).

---تالُو کو لَگنا محاورہ.
رک : زبان تالو سے لگنا. جس وقت سے مجھے ہوش آیا میری زبان تالو کو نہیں لگی. میں برابر نالہ و فغاں کیئے جاتا ہوں. (۱۹۳۴ ، فراق دہلوی ، مضامینِ فراق ، ۴۷).

---تُتلانا ف ل.
توتلی زبان میں باتیں کرنا ، الفاظ ٹھیک طور پر زبان سے نہ نکلنا (جامع اللغات).

---تَرازُو کس اضا (---فت ت ، و مع) امث.
ترازو کی سوئی (جامع اللغات). [زبان + ترازو (رک)].

---تَراشنا محاورہ.
زبان کو فصیح بنانا ، زبان کو آراستہ کرنا.

نہ قصّہ ہے کوئی نہ کچھ داستان
تراشی ہے کیا لکھنؤ کی زبان
(۱۸۵۷ ، سحر ، ریاضِ سحر ، ۱۸۳).

---تَر ہونا محاورہ.
زبان کا بیان کی قدرت رکھنا ، بولنے کی سکت ہونا.

خدا کے واسطے کلمہ بتوں کا پڑھ واعظ
زبان تر ہے ابھی اختیار باقی ہے
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۶۳).

---تڑاق پڑاق / تڑ تڑ ، چَلانا / چَلْنا محاورہ.
جلد جلد بولنا ، تیزی و طراری سے کچھ کہے جانا (نوراللغات).

---تک آنا محاورہ.
بیان کیا جانا ، کہا جانا.

جنابِ یاس تھے تعبیرِ بد سے خود آگہ
زبانِ شُکر تک آیا نہ ماجرا دل کا

(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۹۳). ماں باپ کی اچھی بُری باتیں اپنے کلیجوں پر سہیں لیکن زبان تک نہ آنے دیں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالہ زار ، ۱۶).

---تک لانا محاورہ.
کچھ کہنا ، بیان کرنا ، اظہار کرنا.

دعویٰ خون بھی ادب سے نہ زباں تک لائے
کیا فسوں حشر میں پڑھتا ہوا جلّاد آیا

(۱۸۷۱ ، نظمِ ارجمند ، ۷۰).

نہ لانا اُس کا نام اے دل زباں تک
نہ بتلانا جو پوچھے رازداں تک

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۴۳).

---تلے / کے نیچے ، زُباں ہونا محاورہ.
ایک بات پر قائم نہ رہنا.

نہیں سخن کا ترے مجھ کو اعتبار اے گُل
برنگِ غنچہ زباں ہے زباں کے نیچے

(۱۸۳۹ ، نکہت (نوراللغات)).

---تیز ہونا محاورہ.
زبان جلد جلد چلنا ، زبان کا کسی امر کے بیان میں بہت رواں ہونا.

تب سوں ولی کی زباں تیز ہے تجھ وصف میں
تجھ مژۂ شوخ کا جب سوں زباں داں ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، کذ ، ۴۳).

چھری کی زباں اب تھو کیوں کے بلہ
تری تو زباں ہے شکر ریز تیز

(۱۷۹۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۷۲).

زبانیں تیز ہیں سب کی نصیحت پر ملامت پر
کبھی رونے کو بھی آیا کوئی دل کی مصیبت پر

(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۲۸).

---تیغ سے جواب دینا محاورہ.
کسی بات کے جواب میں تلوار کھینچ لینا ، کسی بات کے جواب میں جنگ پر آمادہ ہو جانا ، جنگ کرنا ، تلوار سے لڑنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---تھام / تھامو فقرہ.
چپ رہ / رہو ، بات نہ کر / نہ کرو.

کرو مجھ سے نہ اتنی بدزبانی بس زباں تھامو
وگرنہ میں بھی گویا ہوں نہیں کچھ مہرباں گونگا

(۱۸۲۶ ، معروف (نوراللغات)).

نہ کر لال دیو اس طرح کے کلام
ارے بے مروت زباں اپنی تھام

(۱۸۵۳ ، اندرسبھا ، ۱۳۰).

---تھکانا محاورہ.
بہت زیادہ باتیں کر کے زبان کو تکلیف دینا. ہم سب بہنیں ایک ہو گئیں اس وقت بکتی جاؤ اپنی ہی زبان تھکاؤ گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۳۰).

---تھکْنا محاورہ.
زبان بند ہو جانا ، زیادہ باتیں کر کے خاموش ہو جانا ، بولتے بولتے تھک کر چپ ہو جانا. اور تو کیا کوسُوں! اِلٰہی کہنے والے کی زبان تھکے. (۱۹۰۰؟ ، خورشید بہو ، ۱۸).

آخر تھکی زبان گھسیں اپنی اُنگلیاں
اِک اِک گھڑی گنی جو ترے انتظار میں

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۵۶).

---ٹُوٹْنا محاورہ.
۱. صحیح اور صاف طور پر بولنے کی صلاحیت حاصل ہونا ، صاف بولنے کی عادت پڑنا. غیر ملک کی بولی ضرور ہے کہ بچپن میں سکھائی جائے ورنہ بڑے ہو کر زبان مشکل سے ٹوٹتی ہے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۱۴). ۲. بچے کی زبان کا درست یا صاف ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---ٹھہرْنا / ٹھیرْنا محاورہ.
خاموش ہو جانا.

سر پھر گیا ہمارا بک بک سے اور ناصح
تیری زباں نہ ٹھہری ، تیرا دہاں نہ ٹھہرا

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۶۴).

پڑھا دینے جو اُسے چند حرفِ بے ثانی
پیامبر کے دہن میں نہ پھر زباں ٹھہری

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۹۲).

---جَلانا محاورہ.
گرم گرم چیز منہ میں ڈالنا جس کو زبان نہ سہہ سکے ؛ اس وقت طنزاً کہتے ہیں جب زبان پر کلمہ سخت آتا ہے یا بے تاثیر بات کہی جاتی ہے یعنی ایسی زبان جلا دینی چاہیے.

اپنی زباں کو بلبلِ اندوہگیں جلا
یا برقِ نالہ سے قفسِ آہنیں جلا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۳).

---جَل جائے فقرہ.
(بد دعا) زبان میں آگ لگے ، خدا کرے زبان جھلس جائے ، کہنے والے کی زبان کو تکلیف پہنچے.

جھوٹ پر کیوں نہ جان جل جائے
گر غلط ہو زبان جل جائے

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۳۹). زبان جل جائے جو کبھی یہ لفظ کہا ہو. (۱۹۰۳ ، اختری بیگم ، ۲۰۰).

---جلنا محاورہ.
گرم گرم چیز کا کھایا جانا (نوراللغات).

---جنے ایک بار ماں جنے بار بار کہاوت.
زبان کا اقرار ایک ہی ہوتا ہے (فرہنگ آصفیہ).

---جھڑ پڑے/جائے فقرہ.
(بد دعا) منھ میں زبان نہ رہے ، بولنے کے قابل نہ رہے.

یارب کسی کا دل نہ دکھے میری بات سے
جھڑ جائے یہ زباں جو کسی کو بُرا کہوں

(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر سائل ، ۱۰۳).

---چاٹنا محاورہ.
مزے دار چیز کھا کر دیر تک مزہ لیتے رہنا ، چٹخارے بھرنا. ذائقے کی اس کے کیا تعریف کروں کہ اب تک زبان چاٹتا ہوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۶).

اُلٹی علی کی تیغ دو دم چاٹ کر زبان
بیٹھے درست ہو گئے قوس پر شہِ زماں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵۹).

---چار ہاتھ کی ہونا محاورہ.
زبان دراز ہونا ، بغیر کسی خوف و لحاظ کے بولتے رہنا ، زبان کا بے لگام ہونا.

خدا کے سامنے بھی چار ہاتھ کی ہو گی
نگوڑی اتنی قیامت کی ہے زباں میری

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۶۳).

قلم نہ ہو کہیں روزِ حساب اے ناصح
وہاں بھی تیری زباں چار ہاتھ کی ہو گی

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۲۵).

---چٹخنا محاورہ.
پیاس کے مارے زبان سوکھ کر شق ہو جانا (بطور مبالغہ) ، شدت کی پیاس ہونا ، پیاس سے تڑپنا ، بیتاب ہونا.

باجی کا گھر تو آج بنا کربلا ہُوا
اتنی لگی ہے پیاس چٹخنے لگی زباں

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۷۲).

---چٹکارنا محاورہ.
مزہ لینا ، چٹخارے لینا.

ہاتھ زانو پہ وجد میں ماریں
حظ اٹھا کر زبان چٹکاریں

(؟ ، عروج اُلفت (مہذب اللغات)).

---چٹوری ہونا محاورہ.
مزے مزے کے کھانوں کا شوق ہونا ، مزے دار کھانوں کا لپکا ہونا (مہذب اللغات).

---چَرب کس صف(---فت ح ، سک ر) امث.
تیز و طرار زبان.

گو کہ رکھتے ہیں زباں چرب ہم لیکن بیاں
کان میں اس زلف کے مقبول ہے شانہ کی عرض

(۱۷۹۸ ، بیان ، د ، ۹۱). [زبان + چَرب (رک)].

---چَرب کرنا محاورہ.
زبان میں تیزی پیدا کرنا ، تیزی و طراری سے بات کرنا.

جب تلک چرب نہ جوں شمع زباں کیجئے گا
سرگذشت اپنے کا کیا خاک بیاں کیجئے گا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۳).

---چَرب ہونا محاورہ.
زبان تیز ہونا ، طراری سے گفتگو کرنے کی صلاحیت ہونا.

ہوا ولایتِ شیراز کی ہو تم بُلبل
میں طوطیِ ہند کی ہر چرب ہے زباں میری

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۶۳).

---چَربی امث.
چکنی چپڑی باتیں ، چاپلوسی ، خوشامد.

طوطے سی آنکھیں بدل منہ کو پُھلا بیٹھے ہو
وہ زباں چربی دکھا ، پھر یہ رُکھائی دینا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۴۳).[زبان + چَرب(رک)+ ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چڑھانا محاورہ.
(ہندو) کسی دیوی کی یہ منت ماننا کہ فلاں کام ہو جائے تو اپنی زبان کاٹ کر فلاں استھان کی نذر کروں ، دیوی کی مورت کے سامنے اپنی زبان کاٹ کر چڑھانا (فرہنگ آصفیہ).

---چَلانا محاورہ.
۱. بولنا ، کچھ کہنا. بیلی روڈ کے ریسٹ ہاؤس میں خواتین ادیب ٹھہری ہوئی ہیں - اور - "اور ان کی مصاحبت کے لیے ہماری ضرورت ہے" ہم نے حسبِ عادت زبان چلائی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۲۹). ۲. بد زبانی کرنا ، گستاخی یا بدتمیزی کے الفاظ استعمال کرنا. مذہب کا بھیس بدل کر اکثر زبان چلائی اور ہاتھ اُٹھایا ہے. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۳۳۳). اب تجکو یہ حوصلہ نصیب ہو گیا کہ مجھ سے زبان چلانے لگی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۳۶). سب ہی کو دیکھ رہی ہوں ، کل شکیلہ ہی نے مجھ سے زبان چلائی. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۱۳).

---چَلانے کی روٹی کھانا محاورہ.
خوشامد درآمد سے پیٹ پالنا ، چاپلوسی کے ذریعہ سے روٹی پیدا کرنا ، طراری سے کما کر کھانا (فرہنگِ آصفیہ).

---چَل کر رہ جانا محاورہ.
بولتے بولتے رُک جانا.

دیکھا جو روزِ حشر کسی بت کو مضطرب
چل کر زباں ستم کی گواہی میں رہ گئی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲۵).

---چَلنا محاورہ.
۱. جلد جلد باتیں کرنا ، روانی یا تیزی کے ساتھ بولنا.

چپ سے ظفر تمہارے سب کی زباں ہے چلتی
جب تم جواب دو گے سب بے جواب ہوں گے
(١٨٣٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ١١٨).

نکیرین بھی بند ہو جائیں گے
چلے گی جو میری زباں زیرِ خاک
(١٨٤٥ ، دیوانِ یاس ، ١ : ٩٣).

بیٹھ کر حلقۂ مریداں میں   شیخ جی کی زباں چلتی ہے
(١٩٨٢ ، ط ظ ، ٩٣). ٢.(أ) بولنا ، کچھ کہنا.

صفاتِ یار کی منزل نہ کیجئے کھوٹی
چلے زبانِ ثنا میں اگر قدم ٹھہرے
(١٨٣٩ ، ریاض البحر ، ٣٤٢).

لب تک امنڈ امنڈ کے تو آتی ہیں حسرتیں
چلتی نہیں زباں ترے ڈر سے کیا کہیں
(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ١٠٨). ان کی جو زباں چلی تو پھر اس وقت جا کر رکی جب کھانا سامنے آیا . (١٩٣٤ ، فرحت ، مضامین فرحت ، ٥ : ٨٤). (أأ) زباں کا حرکت کرنا ، قوت گویائی ہونا.

تیری باتوں کا وِرد رکھتے ہیں
جب تلک یہ زباں چلتی ہے
(١٨٥٢ ، دیوانِ برق ، ٣٩٨). ٣. بیہودہ گوئی کرنا ، گالیاں بکنا ، بد زبانی کرنا.

انگارے تھے جوں آگ دینے لگی
زباں اس کی ہر طرف چلنے لگی
(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٩٤٢).

مارا جواب دینے پہ اوس نے رقیب کو
سچ ہے کسی کا ہاتھ کسی کی زباں چلے
(١٨٩٥ ، خزینۂ خیال ، ٢٣٣). ٤. کھانا نوش کرنا ، اس معنی میں صرف یہ مقولہ سنا گیا ہے، زباں چلے ستر بلا ٹلے (نوراللغات).

---چِھل جانا محاورہ.
بولتے بولتے تھک جانا ، زباں چلاتے چلاتے عاجز آ جانا ، زباں زیادہ استعمال کرنے سے تھک جانا. دعائیں مانگتے مانگتے زباں چھل جاتی. (١٩٢٠ ، انتخابِ لاجواب ، ٥ ، مارچ : ٨).

---چھوٹی کَرنا محاورہ.
خاموش رہنا (مہذب اللغات).

---چھوڑْنا محاورہ.
زباں پر قائم نہ رہنا ، بات کہہ کے مکر جانا.

جب تُو نے زباں چھوڑی تب کلیے کا صرفہ ہے
بے صرفہ کہے کیوں نہ ، جو کچھ کہ کہا چاہے
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٥١٤).

---حال کس اضا ، امث.
ظاہری حالت یا صورت جس سے بغیر کہے اندر کا حال معلوم ہو ، ہیئت ظاہری.

زبانِ قال ساکت ہے زبانِ حال خطرے میں
الٰہی ترجمانِ دل نگوِ واپسیں ہوتی
(١٩١٩ ، لذتِ درد ، ٤٥).

کہاں تلک دلِ غمناک پردہ دار رہے
زبانِ حال پہ جب کچھ نہ اختیار رہے
(١٩٥٤ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ٨٢).

---حال سے کَہْنَا/سُنانا/بَیان کَرنا یا ہونا
حالت سے ظاہر ہونا ، بے کہے حالت موجودہ سے ظاہر کرنا.

زبانِ حال سوں مجھ کوں کہا نرگس نے سمجھا کر
کہ اُس انکھیاں کے ہر گلشن میں ہیں بیمار ہر جانب
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٥٧).

زبانِ حال سے سب عورتیں کرینگی بیاں
کہ ہم بھی بند کریں اپنا دیدۂ گریاں
(١٨٧٥ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ٢ : ٣٩).

اے راحتِ جان و دل ہمارے   تنہا ہمیں چھوڑ کر سدھارے
(١٨٨٢ ، طلسمِ ہوش ربا ، ١ : ٧). وہ زبانِ حال سے کہتی تھیں ، میں عورت ہوں ، کمزور ہوں.(١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ١ : ٥١).

ہماری داستاں ، وہ داستانِ شوق ہے اے فسر
زبانِ حال سے کُچھ ہو بیاں ، کُچھ چشمِ پُرنم سے
(١٩٨٦ ، غبارِ ماہ ، ١٦٣). [زباں + حال (رک)].

---خامَہ کس اضا(---فت م) امث.
قلم کا وہ حصہ جس میں شگاف دیتے ہیں ، قلم کی نوک.

اسرار نہ یاں کے لکھنے میں آویں
گو دونوں زبانِ خامہ مل جائیں
(١٨٨٣ ، کلیاتِ نعت ، محسن ، ١٣٣). [زباں + خامَہ (رک)].

---خَراب کَرنا محاورہ.
١. بد زبانی یا بیہودہ کلامی کرنا ، گالیاں بکنا.

جھڑتے ہیں وقتِ سُخن اُس کی زباں سے موتی
کیوں زباں کرتا ہے دے دے کے وہ دشنام خراب
(١٨٣٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٦٣) . ٢. زباں کو فصاحت سے گرا دینا (مہذب اللغات).

---خَراب ہونا محاورہ.
١. بد زباں ہونا.

کرے گی اُجڑی چنوری خصم کا گھر کیوں کر
ابھی سے کلموہی سوسن کی ہے زباں خراب
(١٨٤٩ ، جان صاحب ، د ، ٢ : ٢٢٤). ٢. زباں کا درجۂ فصاحت گر جانا ، زباں میں غیر فصیح اور سوقیانہ الفاظ کا استعمال ہونا.

ہو گئی شہر کی صورت سے زباں بھی تو خراب
قتلِ اردوئے معلیٰ کو سمجھتے ہیں ثواب
(١٨٩٠ ، فسانۂ دل فریب، ٧٠). جب کوئی قوم دنیا سے نیست و نابود ہونیوالی ہوتی ہے تو پہلے اوس قوم یا ملک کی زبان ہی خراب ہوتی ہے. (١٩٢٨ ، باتوں کی باتیں ، ٢٣٠).

---خُشک ہونا محاورہ.
شدت تشنگی کی علامت ہے ، (کنایۃً) بہت باتیں کرنا ، بہت زیادہ بولنا. غرض کہ اُس کی تعریف میں تمام تذکرہ نویسوں کی زبان خُشک ہوتی ہے.(١٩١٠ ، آزاد (محمد حسین)، نگارستانِ فارس ، ١٦٩).

---خَلْق کس اضا(---فت غ ، سک ل) امث.
وہ بات جو خلقت کی زبان پر ہو ، وہ بات جو سب لوگ کہہ رہے ہوں.

اے ظفر ہے زبانِ خلق کی نقارۂ حق
یعنی وہ بات کہیں گے جیسے سو ہووے گی

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۹). زبانِ خلق نے خاندان والوں کو مولانا کی طرف سے بدگمان کر دیا تھا.(۱۹۶۷ ، بزمِ خوش نفساں ، ۵۲).

---خَلْق نقارۂ خُدا کہاوت.
جو بات خلقت کی زبان پر ہو وہ اکثر سچ نکلتی ہے.

بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو
زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۱). کہنے والوں سے یہ بگڑے بھی رہے دو چار سے جھڑپ بھی ہو گئی آخر تا بہ کے زبانِ خلق نقارۂ خدا صبر کر کے بیٹھ رہے.(۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۳۸).

---خَنْجَر کی طَرَح چَلْنا محاورہ.
دل دکھانے والی بات کرنا ، تیز گفتگو کرنا.

وقتِ انکار زباں چلتی ہے خنجر کی طرح
خون اقرار کا کرتے ہیں مکرنے والے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۲).

---داب کَر/کے م ف.
دبی زبان سے ، آہستگی سے ، چپکے سے.

قسم نہ کھاؤ زباں داب کر کہ آؤں گا
تمہاری ایسی زبانی قسم ، سمجھتے ہیں

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۲۹).

---دابْنا محاورہ.
۱. بولنے یا بات کرنے سے روکنا ، منع کرنا ، ڈانٹنا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۲. کہتے کہتے رُک جانا (نوراللغات).

---دار صف (قدیم).
تیز زبان ، باتونی.

زباں دار عورت تے ڈرنا بھلا
کہ ہے جے بلا بد سو ہے یو بلا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴۷)[زبان + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دان امذ ؛ صف.
کسی زبان کو بخوبی جاننے والا ، کسی زبان کا ماہر یا عالم.

تب سوں ولی کی زباں تیز ہے تجھ وصف میں
تجھ مژۂ شوخ کا جب سوں زباں داں ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۳). اس نے روبک صاحب سے جو مشہور ہندوستانی زبان دان تھا ، اس کی ملاقات کروا دی. (۱۸۱۱ ، چار گلشن (مرتبہ عبادت بریلوی) ، ۲۵). ہم لوگوں کا بڑا کمال یہی ہے کہ زبان دان کہلائیں اہلِ زبان ہونا تو تمام تر خارج از امکان ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۲۱).

صورتِ لیلیٰ نہ دیکھی پڑھ لیا دیوانِ قیس
شاعری آئی نہیں لیکن زباں داں ہو گئے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۵۲).

بلاؤ اسی کو زباں داں جو بظہری کا ہو
مگر یہ شرط ہے اکیسویں صدی کا ہو

(۱۹۶۷ ، فکرِ جمیل ، ۱۳۱). [زبان + ف : دان ، دانستن ـ جاننا].

---دانْتوں تَلے/میں دابْنا محاورہ.
۱. حیرت کرنا ، افسوس کرنا (نوراللغات). ۲. کچھ کہہ کے یا کر کے پچھتانا.

سنے گا باغ میں میری اگر فغاں صیاد
دبا کے دانتوں میں رہ جائے گا زباں صیاد

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۸۳).

---دانْتوں سے کاٹْنا محاورہ.
انتہائی دیوانگی کی حالت ہونا.

قصدوں سے تو سودا نہ گیا حُسنِ بیاں کا
دانتوں سے مگر کاٹنا باقی ہے زباں کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۱).

---دانْتوں کے بیچ میں لینا محاورہ.
حیرت یا افسوس کا اظہار کرنا. ایسے لوگوں کے انجام کو سن کر اپنا کان پکڑیں گے اور اپنی زبان دانتوں کے بیچ میں لیں گے (۱۸۷۶ ، سرابِ حیات ، ۴۷).

---دانی امث.
کسی زبان کی بخوبی واقفیت ، کسی زبان کی مہارت. علم کچھ فقط زباندانی کا نام نہیں فارسی یا عربی یا ترکی بولنے لگے اور زمرۂ علماء میں گنتی گنوانے کے لیے شامل ہو گئے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۷). داغ کو صرف ایک شاعر سمجھنے والا بھی ان کی زبان دانی اور انشاپردازی کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا.(۱۹۵۶ ، زبانِ داغ ، ۹۱). چنانچہ مدبر کے بعد سودے کو زبان دانی کے ماہر دیکھتے ہیں (۱۹۸۶ ، مغربی ممالک میں ترجمے کے قومی اور عالمی مرکز ، ۱۱). [زبان دان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَبا کَر/کے م ف.
دبی زبان سے ، آہستہ یا چپکے سے ، بات پر زور دیئے بغیر. اس وقت تو میں نے زبان دبا کے کہا تھا اب علانیہ کہتی ہوں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۹۵).

---دَبانا محاورہ.
کہتے کہتے رک جانا.

یا تو مجھ سے بدگماں ہو یا تو شرماتے ہو تم
کہتے کہتے کچھ زباں اپنی دبا جاتے ہو تم

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۸۵).

---دَراز (---فتہ ، فت د) صف.
بدتمیزی سے بولنے والا ، منہ پھٹ ، گستاخ ، بدزبان ، دریدہ دہن. زبان دراز سب اس سوں واز. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۹).

رنجش ذرا سی ہو تو کہیں مہرباں دراز
میں کم سخن نہیں ہوں جو تم ہو زباں دراز

(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۳۰۰) کیسا دیدہ دلیل ہے بڑی زبان دراز

عورت ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۷۷). کونسی خوبی اس میں تھی ، منہ پھٹ ، زبان دراز ، کبھی مجھ سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۶۸). اگر کسی کے بارے میں غیر ارادی طور پر گستاخی کا کوئی کلمہ زبان دراز قلم کے منہ سے نکل گیا ہو تو میں معذرت چاہتا ہوں. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۹۰). [زبان + دراز (رک)].

---دَراز کَرْنا محاورہ.
زبان کھولنا ، بات بڑھا کر بیان کرنا ، بڑھ کر بولنا.

زباں کون تو سوسن کیا ہے دراز
صفت بولنے تیری ، اے بے نیاز

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳).

بلبل نہ کر دراز زباں تو کہ گل کے پاس
خاموشی پر قضا سے نکالیں ہیں چیب کو

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۰). اُس پر زبان طعن و تشنیع دراز کرتے ہیں. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۶۳۱). اکثر آپ پر زبانِ طعن و تشنیع دراز کرتا. (۱۹۲۹ ، مضامینِ شرر ، ۳ : ۲۳۲).

---دَرازی (--- غنہ ، فت د) امث.
گستاخی ، بدزبانی ، بدلگامی ، بیہودہ گوئی.

کلہ نہیں ہے بحث اپنی جاں گدازی کا
جگر پہ زخم ہے اُس کی زباں درازی کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۶۲).

ہو جن کا ضمیر حیلہ سازی
سر چڑھ کے کریں زباں درازی

(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۵۰). یہ اگر قصور کریں ، پڑھنے سے جی چرائیں ، کام چوری کریں ، زبان درازی کریں ، ان کو سزا دو ، مارو پیٹو (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۲۹). اقبال بہت سے اتہام اور زبان درازیوں کی تردید چاہتے ہوں گے. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۱۱). ف : کرنا. [زبان دراز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دُرُسْت ہونا محاورہ.
صحیح زبان بولنا ، تہذیب سے بات کرنے کا سلیقہ ہونا ، مہذب بول چال ہونا.

اس کو درستی دلِ عاشق سے کیا غرض
جس بدزبان کی نہیں اب تک زباں درست

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۴۳).

---دَرِیدَہ (--- غنہ ، فت د ، ی مع ، فت د) صف.
منہ پھٹ ، گستاخ ، بد زبان ، زبان دراز. اس عورت زبان دریدہ ، چھوکری ناشائستہ زبان سے بھتنے کا کیا فائدہ ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۶). [زبان + دَرِیدہ (رک)].

---دَسْتِ پَناہ سے نِکال لینا محاورہ.
زبان درازی کی سزا دینا. بڑے مردوے بنے ہیں ، یہ نہ ہوا کہ موئے کی جیبھی کی زبان دست پناہ سے نکال لیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---دَس گز کی ہونا محاورہ.
سخت کلامی کی عادت ہونا.

یوں تو دس گز کی زباں ہم بھی بتاں رکھتے ہیں
بات کو طول نہیں دیتے خدا کے ڈر سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۸).

---دے کَر/کے پَلَٹنا محاورہ.
کہہ کر مکر جانا ، اقرار کے بعد انکار کر جانا.

تھا ابھی وصل کا اقرار ابھی ہے انکار
بارک اللہ زباں دے کے پلٹنے والے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۶).

---دیکْھنا محاورہ ؛ ف م.
۱. بدزبانی پر غور کرنا ، بدکلامی کو محسوس کرنا ، بات پر غور کرنا.

کب تک زبانِ شکوہ نہوگی زباں دراز
اپنی زبان دیکھ ذرا او زباں دراز

(۱۸۷۶ ، رشک (نوراللغات)). **۲. حکیم یا ڈاکٹر کا مریض کی زبان کا معائنہ کرنا** (مہذب اللغات).

---دینا محاورہ.
۱. اقرار کرنا ، وعدہ کرنا ، عہد کرنا.

ہاں صلح کی حضرت کو زباں دو تو اماں دیں
اصغر کو جو یہ آبِ رواں دو تو اماں دیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۴). زبان دی ہے اور وعدہ کیا ہے کہ بیٹیوں کی طرح رکھوں گی. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۶۱).

زبان دی مُجھے اور اپنے گھر قیام کیا
وہ کام تُم نے کیا کام بھی تمام کیا

(۱۹۲۳ ، اعجازِ نوح ، ۵۹). **۲. قوتِ اظہار دینا ، گویائی بخشنا ، بولنا سکھانا ، خوش گفتاری کی مثال پیش کرنا.**

کیوں کہ خوش خواں نہ ہوویں اہلِ چمن
ہم انھوں کو زبان دیتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۹۸).

زباں دی اس خوشی نے بے زبانوں کو بھی گلشن میں
کھلا جب پھول وہ بولا سہارا مبارک ہو

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، ۱۸۲). **۳. حُسن کاری سے کام لینا ، اُسلوب کو دلکش بنانا.** اس نظم میں زندگی کے احساسِ گرانباری کو بہت خوبصورت زبان دی گئی ہے. (۱۹۷۳ ، توازن ، ۱۷۹).

---ڈالْنا محاورہ.
کہنا ، پُوچھنا ، سوال کرنا ، مانگنا ، کسی بات میں دخل دینا ، درخواست کرنا ، پوچھنا (فرہنگِ آصفیہ ، جامع اللغات).

---رُکْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. کچھ کہتے بنتی بات چیت یا بدگوئی وغیرہ سے باز رہنا ، خاموش رہنا.

زبان رُک گئی آخر سحر کے ہوتے ہی
تمام رات کٹی دل سے گفتگو کرتے

(۱۹۱۰ ، گنکدہ ، عزیز ، ۱۰۸).

آپ کا بھی اکیلا بن نہ بہے
اور لوگوں کی بھی زبان رکے
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۵). ۲. الک الک کے منھ سے بات نکلنا (مہذب اللغات).

---رکھ لینا محاورہ.
زبان روک لینا ، کہنے سے باز آنا.
موذّن ایسے میں دے بیٹھیو کہیں نہ اذاں
خدا کے واسطے اپنی زباں رکھ لیجیو
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۸۰).

---رکھنا محاورہ.
۱. بولنے کی قدرت رکھنا ، بات کرنے کی ہمت رکھنا ، قوت گویائی کا حامل ہونا
گالیاں چپکا سنوں کیوں سائلِ وصلت نہ ہوں
تم زبان رکھتے ہو کیا بندہ زبان رکھتا نہیں
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۹۱).
میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدّعا کیا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸). ۲. بد زبان ہونا (نوراللغات).

---رنگین ہونا محاورہ.
شوخ زبان ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---روکنا محاورہ.
۱. (i) خاموش ہو جانا ، کہتے کہتے رک جانا.
کہ دی ناگہ صدا مرغِ سحر نے
زباں لی روک اس رشکِ قمر نے
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایاں ، ۲ : ۳۹۶). اب میں سوچتی ہوئی ناحق ہی ادھر آئی - وہیں مرنے سے دادی جان کے پاس رہتی - نہ یہاں آتی نہ ، اسی نے زبان روک لی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۸۷). (ii) بیہودہ گوئی سے باز آنا ، بکواس بند کرنا.
دیتے ہو گالیاں کیوں روکو زبان اپنی
میں بھی اگر کہوں گا کیا آپ کی رہے گی
(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۱۳۲). ملیحہ (طیش میں آ کے): بس زبان روک! اپنے منھ میاں بٹھو! اپنی تعریفوں کا راگ بہت گا چکی. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۶۰۶). ۲. بات کہنے سے منع کرنا ، خاموش کرنا. چاہتا تھا کہ قتل کا حکم دے مگر خود مراد کی طبیعت نے اس کی زبان روکی. (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۳۵).

---رہنا محاورہ.
خاموش ہو جانا ، بولنے سے باز رہنا.
سنے گا تو کب اے تغافل شعار
اپنے رہ گئی کہتے کہتے زباں
(۱۸۲۲ ، دیوان زادہ حاتم ، ۲۰۲).
جب کترنی سی چلے اسکی زبان ہر بات میں
منھ میں مجھ کمبخت کے بھی پھر زباں کیونکر رہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۹۳).

---زد (---فت ز) صف.
مشہور ، معروف ، معلوم.
شعرِ سراج ازبس عالم میں ہے زبان زد
دیوان کی زمیں ہے دیوانِ عام گویا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۵). رفتہ رفتہ یہ ایک عام محاورہ زبان زد ہو گیا تھا. (۱۸۲۳ ، تہذیب الاخلاق ، ۱۴۳). پرطاس نام رکھا گیا ، اسی نام پر عقیقہ ہوا ، مگر زبان زد نام بجّو ہوا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲ ، ۱۴ : ۹). بعد کی نیم تاریخی یا زبان زد روایات یہ ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۰۳). اف : ہونا.
[زبان + ف : زد ، زدن - مارنا ، ڈالنا].

---زدِ خاص و عام (---فت ز ، کس مج د ، و مج) صف.
تمام لوگوں میں مشہور و معروف. عیسائیوں میں یہ بات زبان زد خاص و عام ہے کہ اسلام صرف تلوار کے زور سے دنیا میں پھیلایا گیا. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ)، ۵). یہ نام علمی دنیا ہی تک محدود نہیں بلکہ زبان زدِ خاص و عام ہو گیا . (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۴۴). اور اس کی پچھلی خاندانی روایات تو آج تک زبان زدِ خاص و عام تھیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۸). [زبان زد + خاص (رک) + و (حرفِ عطف) + عام (رک)].

---زدِ خلائق (---فت ز ، کس مج د ، فت خ ، کس ء) صف.
رک : زبان زد خاص و عام. مورخین نے غزوات کی عام داستانوں کو جو زبان زدِ خلائق تھیں اور دل پسند کہانیوں کو جو ان کے زمانے میں سانچے میں ڈھل چکی تھیں صرف مدوّن یا مرتّب کر دیا . (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۲۱). یہ چار کتابیں زبان زدِ خلائق ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳). حاجی احمداللہ شہداد نے اسمبلی میں ایک عوامی گیت جو ان دنوں کشمیر میں زبان زدِ خلائق تھا ، ترنم سے پڑھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۰۷). [زبان زد + خلائق (رک)].

---زدِ عام (---فت ز ، کس مج د) صف.
عام طور پر مشہور و معروف. یہ مقولہ زبان زدِ عام ہو گیا تھا. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۸۹).
فسانۂ دلِ مرحوم ہے زبانِ زدِ عام
عجب نہیں جو یہ بن جائے ایک دن تلمیح
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۸). ان کی ... کمزوریاں ... اس وقت زبان زدِ عام نہ تھیں. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۰۰). [زبان زد + عام (رک)].

---زوری (---و مج) امث.
(دہلی) منھ زوری ، شوخی ، بیہودہ گوئی. تم امن و اماں کے زمانے میں بیٹھے زبان زوری کر رہے ہو. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۳۹). [زبان + زور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سادی ہونا محاورہ.
لکھنے میں ایسی زبان جس میں مشکل الفاظ و محاورات نہ ہوں ؛ بغیر بناوٹ کے زبان ، زبان کا ثقیل الفاظ سے پاک ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---سَچّی ہونا محاورہ۔
بات سچ ہونا۔

یقیں ہے کہ ہو جائے آخر کو سچی
مرے منّہ میں تیری زبان آتے آتے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۹۳)۔

---سَڑ جانا محاورہ۔
زبان غارت ہو جانا ، زبان بے کار ہو جانا ، تابِ گویائی سلب ہونا۔ اِتّفاقِ وقت سے مطلب برآیا تو شاہ صاحب کی چاندی ہے ورنہ مجال کس کی کہ شکایت کا لفظ زبان تک لائے ، ڈر ہے کہ کہیں زبان نہ سڑ جائے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات))۔

---سَمَجْھنا ف م ؛ محاورہ۔
کسی کے محاورے یا روز مرہ سے واقف ہونا ، بولی سمجھنا۔

مرے بیان کو سُن سُن کے کانپ کانپ اُٹھتا
غضب یہ ہے کہ سمجھتا نہیں زبان صیّاد

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵۶)۔

---سَنْبھال کَر/بات کَرْنا/بولْنا محاورہ۔
حدِ ادب اور حفظِ مراتب کا خیال رکھ کر بولنا ، سوچ سمجھ کر بات کرنا ، تہذیب اور تمیز سے بات کرنا۔ رحیماً «بیوی ذرا تو زبان سنْبھال کر بولو میری جان نکل رہی ہے۔ آپ تنخواہ دیتی ہیں دیں نہیں تو میں چلی جاتی ہوں»۔ (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۴۲)۔

---سَنْبھالْنا محاورہ۔
خاموش رہنا ، زبان کو قابو میں رکھنا ؛ بیہودہ گفتگو سے باز رہنا۔

باتاں بول توں اپنا رکھ کر بھی ہوش
زبان کو سنْبال (سنْبھال) ہور توں کھول گوش

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۰)۔

جبچیں رند کرے گا تو یہ ہو جائے گی بند
کہہ دے گُل چیں کہ زباں اپنی سنْبھالے بُلبل

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۷۹)۔

منّہ سے نالے مرے آگے نہ نکالے بُلبل
کہدے گُلچیں کہ زبان اپنی سنْبھالے بُلبل

(۱۸۴۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۰۵)۔

زبان سنْبھالو یہ کیا گفتگو کا موقع ہے
خطا معاف نہ اِتنے ہو مہرباں گستاخ

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۳۷)۔

---سُوکْھنا ف م ؛ محاورہ۔
۱. پیاس سے زبان کا خُشک ہو جانا (نور اللغات) ۔ ۲. تعریف کرتے یا نام لیتے لیتے زبان کا عاجز ہو جانا ؛ بہت زیادہ باتیں کرنا یا بولنا۔ خاص طور پر چندن ہار کی تعریفوں میں تو بیویوں کی زبانیں سُوکھی جا رہی تھیں۔ (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳۸)۔

---سُوں بولْنا ف م (قدیم)۔
رک : زبان سے بولنا۔ زبان سوں ہی بولیا ، جو کچھ زبان میں آیا (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۴)۔

---سے اَچھا مَعْلُوم ہونا محاورہ۔
کسی کی زبان سے کوئی بات بھلی معلوم ہونا۔ «میرے مولا نے خیر کی» ، آپ ہی کی زبان سے اچھا معلوم ہوتا ہے۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۸)۔

---سے اُف نَہ کَرْنا محاورہ۔
شکایت نہ کرنا ، تکلیف کا اظہار نہ کرنا۔ ان کے گھر میں شرع کی پابندی ... ہے ... کسی نے منھ سے آواز نہ نکالی ضعیف باپ کو لوگ ہاتھوں پر اٹھائے ہوئے تھے آنسو جاری تھے مگر زبان سے اُف نہیں کی۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۱۵۷)۔

---سے اِقْرار دینا محاورہ۔
قول دینا ، عہد کرنا ، وعدہ کرنا (نور اللغات ؛ جامع اللغات)۔

---سے اُگَلْنا محاورہ۔
زبان سے ادا کرنا ، زبان سے دُہرانا۔ ایسی خلافِ تہذیب باتیں کی ہیں کہ زبان سے نہیں اُگل سکتا ، میں نے سب باتوں کا جواب دیا۔ (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۶۶)۔

---سے بیٹا بیٹی پَرائے ہوتے/ہو جاتے ہیں کہاوت۔
انسان کو زبان کا بڑا پاس رکھنا چاہیے ، 'باتوں سے آدمی اولاد کو بھی اپنا مُخالف بنالیتا ہے اس لیے خیال رکھنا چاہیے کہ زبان سے کیا بات نکلتی ہے (نور اللغات ؛ جامع اللغات)۔

---سے پِھرْنا محاورہ۔
اپنے قول و قرار سے پلٹ جانا ، وعدہ کر کر مکر جانا

نصیب ہو گئے برگشتہ بات کہنے میں
قرار کر کے جو بوسہ کا وہ زبان سے پھرا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۴۰)۔ اے کوفہ والو اے عہد شکنو اپنی زبان سے پھر جانے والو اور اپنے الفاظ کو بُھول جانے والو (۱۹۰۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۱۶۱)۔

---سے پُھوٹْنا محاورہ۔
بولنا ، منّہ سے کُچھ کہنا ، منّہ سے پُھوٹنا (عموماً غُصّے میں یا جل کر ، بولا جاتا ہے)۔

جلا دل یا جگر سوزِ نہاں سے
مرے چھالے تو کُچھ پُھوٹیں زباں سے

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۲۰۳)۔

---سے پُھول جَھڑْنا محاورہ۔
۱. نہایت خُوش گُفتار اور فصیح ہونا ، شیریں کلام ہونا۔ بذلہ سنجی و لطیفہ گوئی کا یہ عالم تھا کہ زبان سے پُھلجھڑی کی طرح پھول جھڑتے تھے۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۲۳)۔ ۲. (طنزاً) فضول یا غیر مُناسب باتیں کرنے کے موقع پر کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ نور اللغات)۔

---سے خَنْدَق پار کہاوت۔
شیخی ہی شیخی ہے کر کُچھ نہیں سکتے (ماخوذ : نور اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ خزینة الامثال)۔

---سے زُباں لڑنا محاورہ.
مُنھ سے شدید قسم کا پیار ، ایک قسم کا مساس.

ہمیشہ اُونکی زباں سے زباں لڑی شیر وصل
الٰہی مجھکو یہ میری زباں مبارک ہو
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۶۸).

---سے کہنا محاورہ.
مُنھ سے کہنا ، عہد کرنا.

بچپن میں جو زبان سے کہا تھا کیا وہ کام
جس وقت رن میں ٹوٹ پڑی شہ پہ فوج شام
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱).

---سیکھنا ف مر ؛ محاورہ.
بولی سیکھنا ، اندازِ گفتگو سیکھنا.

حُوریں کہوں کر تری زباں سیکھیں
لب و لہجہ کہیں بدلتا ہے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۶).

---سے لہنا نہیں ہے فقرہ.
(عو) کسی کی بھلائی کو کچھ کہو مگر اُسے ناگوار ہو (فرہنگِ اثر).

---سے لے جانا محاورہ.
مُنھ کی بات چھین لینا، کسی کے دل کی بات کہہ دینا. کیا ہی کی بات کہی ہے نہ ، اللہ میری زبان سے لے گئے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---سے موتی جھڑنا محاورہ.
رک : زبان سے پھول جھڑنا.

جھڑتے ہیں وقتِ سخن اُس کی زباں سے موتی
کیوں زباں کرتا ہے دے دیکے وہ دشنام خراب
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹۳).

---سینا محاورہ.
مُنھ سے نہ بولنا ، چُپ رہنا.

دیرا کے ، جھڑتی ہیں سلمیٰ کو ، میری جاں کو
اور وہ حیا کی ماری سی لیتی ہے زباں کو
(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۱۰۷).

---سے نِکالنا محاورہ.
کہنا ، بیان کرنا. ملکہ مہ رخ نے اِشارہ کیا بیٹا خاموش رہو ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالو. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۸). وہ آدھی بات زبان سے نکالتے ہیں اور آدھی دل میں رکھتے ہیں (۱۹۲۸ ، سلیم ، (وحیدالدین) مضامین سلیم ، ۱ : ۲۰).

---سے نِکلنا محاورہ.
کہا جانا ، کہنے میں آنا.

اے دل وہ سُن رہے ہیں مرا حال اور مُجھے
یہ خوف ہے کہ بہکیے نکلے زباں سے کیا
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۶۳). خُدا جانے جب کہا تھا ، خامۂ تحریر کی زبان سے کیا نکل گیا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ دلفریب ، ۳).

---سے نِکلی اَنبر چڑھی کہاوت.
بات مُنھ سے نکلی اور مشہور ہوئی (محاوراتِ ہند ؛ جامع الامثال).

---شُستہ و رُفتہ ہونا ف مر.
زبان صاف و سلیس ہونا. حُسن آرا کا لکچر قابلِ دید ہے بلکہ دید ہے نہ شُنید ہے زبان کیسی شُستہ و رُفتہ ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---شمع کس اضا (---فت ش ، سک م) امث.
شمع کی بتی یا گُل.

کس ضبط پر شرار نشاں ہے فغانِ شمع
اک برق تھی جو لال نہ ہوئی زبانِ شمع
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۱). [زبان + شمع (رک)].

---شناسی (---کس نیز فت ش) امث.
علم اللِسان ، لسانیات ، زبان کا علم . پارلیمانی کمیٹی نے ... درج ذیل سفارشات سے بھی اِتفاق کیا ... ۸ مُختلف ہندوستانی زبانوں کے نیز لسانیات مُنتخب زبان اور زبان شناسی کے میدان میں مطالعہ کی حوصلہ افزائی سے ہندوستان کے بوقلموں ثقافتی ورثہ کا وسیع ادراک حاصل کرنا. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ (ترجمہ) ، ۱۱۷). [زبان + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شوخ ہونا ف مر.
باتوں میں شرارت ہونا.

جو فرشتے سے بھی نہ باز آئے
ہے زباں ایسی بے حیا کی شوخ
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۶۹).

---شیریں کس صف (---ی مع ، ی مع) امث.
میٹھی بولی (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [زبان + شیریں (رک)].

---شیریں مُلک گیری کہاوت.
شیریں زبانی سے دُنیا مُسخر و مُطیع ہوجاتی ہے. سب سیدھے ہو جاتے ہیں ، زبانِ شیریں مُلک گیری. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہرافروز ، ۳۵). وہ بھی انسان ہے اگر پتھر کا دل بھی رکھتا ہو گا ، پھر بھی ان باتوں سے مُطیع ہو جائیگا. مثل مشہور ہے زبانِ شیریں مُلک گیری. (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۱۹۰).

---شیریں مُلک گیری زُبان ٹیڑھی ٹھری مُلک بانکا کہاوت.
شیریں کلامی سے دُنیا مُسخر اور مُطیع ہو جاتی ہے اور بدزبانی سے سب بیزار ہو جاتے ہیں.

مثل شاہد ہے یہ اے شاد ہم کج مج زبانوں کی
زباں شیریں ملک گیری زباں ٹیڑی ملک بانکا
(۱۸۲۸ ، سُخن بے مثال ، ۱۱). کڑوی روٹی حلق سے اُتر کر ہضم ہو جاتی ہے کڑوی بات کان میں پہنچتے ہی کلیجے کے ٹکڑے اُڑا دیتی ہے زبان شیریں ملک گیری ، زبان ٹیڑھی ملک بانکا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۲۰).

---صاف ہونا محاورہ.
تحریر کی زبان سلیس ہونا ، زبان میں سلاست اور روانی ہونا.

خود بنا کر یہ لاتی ہے مُوباف
اچھی تقریر ہے زبان ہے صاف

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۵۸۷).

---طَرّار ہونا محاورہ.
زبان میں تیزی ہونا.

طرّار اُن کے گیسو ، تھے اِبتدا سے ہر اب
طُرّہ یہ ہے زباں بھی ، طرّار ہو گئی ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۵).

---طَعْن دَراز کَرْنا / کھولْنا محاورہ.
لعن طعن کرنا ، طعنے دینا.

کانٹوں نے ہم پہ کس لیے کھولی زبانِ طعن
خالی تو آبلوں سے ہمارے قدم نہ تھے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۱۳). مُشرکین بھی بعض احکام کی شوخی پر زبان طعن دراز کرتے تھے حق تعالیٰ اُن کے طعن اور اعتراض کا جواب دیتا ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۲۵).

---عاجِز ہونا محاورہ.
کُچھ کہنے سے معذور ہونا ، قاصر ہونا.

سج اس ازل تھے لکھیا ہے نادان سکیاں کیا بوجھتے
میری زبان عاجز ہے تُم سنگ بولنے تکرار سوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۳).

---فَرفَر چَلْنا محاورہ.
تیزی سے بولنا ، جلد جلد بات کرنا.

یہ رقیبوں نے بڑایا ہے ، زباں آپ کی آہ
جیسی اب چلتی ہے فرفر کبھی ایسی تو نہ تھی

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۷۹).

---فَہْم (---فت ف ، سک ہ) صف.
زبان سمجھنے والا. اس نے چند نفر زبان فہم راجہ کے پاس بھیجے. (۱۸۹۷ ، بادشاہ نامہ ، ۲۳۲). [زبان + ف : فہم ، فہمیدن - سمجھنا].

---قابُو میں رَکھو فقرہ.
بیہودہ گوئی نہ کرو (مہذب اللغات).

---قاصِر ہونا محاورہ.
زبان عاجز ہونا ، بات کرنے سے معذور ہونا.

کیا کہوں زخمِ جگر کی تو زباں قاصر ہے
یار کے حق نمک کو وہ نمک داں جانے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۹).

کم ہے ترے سجدے میں رہوں گر سحر و شام
قاصر ہے زباں شکر میں اے خالقِ علّام

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۳).

---قال کس اضا ، امث.
گویائی ، کلام ، بات ، منْہ سے بولنا (زبانِ حال کا نقیض).

زبانِ قال ساکت ہے زبانِ حال خطرے میں
الٰہی ترجمانِ دل نگاہ واپسیں ہوتی

(۱۹۱۹ ، لذتِ درد ، ۷۵). [زبان + قال (رک)].

---قَبْضے میں رَہْنا محاورہ.
زبان پر اختیار ہونا ، سوچ سمجھ کر بولنا.

جب کہ شرحِ غمِ دل اپنی بیاں کرتا ہوں
نہیں رہتی مری اوس وقت زباں قبضے میں

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۷۶).

---قَلَم کس اضا (---فت ق ، ل) امث.
قلم کی نوک یا شگاف والا سرا جس سے لکھتے ہیں ؛ (مجازاً) قوتِ اظہار ، قوتِ بیان.

ہر ہر ورق پہ کیوں کہ لکھوں داستانِ ہجر
آتا نہیں زبانِ قلم پر بیانِ ہجر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۶۳).

جو بات مرے مُنْھ سے نکل جائے وہی ہو
گویا ہوں زبانِ قلمِ کاتبِ تقدیر

(۱۸۷۳ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۱). یہ چند سطور جو اس کتاب میں شامل ہیں ان کی یاد میں بے ساختہ زبانِ قلم پر آ گئیں. (۱۹۸۰ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۹). [زبان + قلم (رک)].

---قَلَم کَرْنا محاورہ.
زبان کاٹ دینا ، عبرتناک سزا دینا ، سخت سزا دینا.

گر شکایت کروں کچھ اُس کی رقم
تیغِ غیرت کرے زباں کو قلم

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۳۲). نام زوجیت زبان سے لوں تو زبان قلم کر ڈالنا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۳۳).

---قَلَم ہونا محاورہ.
زبان کٹ جانا ، زبان بندی کا حکم لگنا ، خاموشی پر مجبور کیا جانا.

تقریر پر دلیل ہے سحرِ حلال کی
دانتوں کی تیغ سے نہیں ہوتی قلم زباں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۳).

کیوں کر کوئی لکھے جو مجالِ رقم نہ ہو
خامے کو خوف ہے کہ زباں پھر قلم نہ ہو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۱).

---قینْچی سی / کی طَرَح چَلْنا محاورہ.
تیزی سے گفتگو کرنا ، فرفر زبان چلنا ، لگاتار بولے جانا.
زباں ہے قینچی سی اُن کی چلتی جو کُچھ کہ کترینگے گُل تو اے دل اوڑا ہی دیویں گے تیرے پُرزے ابھی خدا کی قسم چھپا چھپ (۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۲۸). جواب میں قینچی کی طرح جو زبان چلنی شروع ہوتی ہے تو کسی طرح بند ہی نہ ہوتی. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۷۲). زبان قینچی کی طرح چلتی ہے چبکا بیٹھا نہیں جاتا ، اُستادِ محترم نے فرمایا یہ تو کوئی بات نہ ہوئی. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۲۷).

---کا پابند صف.
بات کا دھنی ، قول کا سچا ، بات کا پورا (مہذب اللغات).

---کا پلٹے کھانا محاورہ.
مکرنا ، اقرار کے بعد انکار کرنا.

وہ جب اوپری دل سے کرتے ہیں وعدہ
تو کھاتی ہے پلٹے زباں کیسے کیسے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۸۳).

---کا پھوہڑ/ پھوڑ صف.
زبان دراز ، بدزبان. آغا صاحب کے متعلق مشہور تھا کہ گفتار ، زبان کے پھوڑ اور نہایت غصیلے آدمی ہیں. (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۱۸).

---کا تانتوا/ تانکا ٹوٹ جانا/ ٹوٹنا محاورہ.
زبان دراز ہو جانا ، بد زبان ہو جانا. جوتیاں مارنے کی کیا بات ہے ، ہاتھ بیچا ہے ذات نہیں بیچی ، زبان کا ٹانکا ہی ٹوٹ گیا ہے . (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۷۳). تمہاری تو زبان کا تانتوا ہی ٹوٹ گیا ہے. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۵۲). بس بے ادبی ، بدلحاظی اور یاوہ گوئی گوارا نہیں کرتے ، کسی کی زبان کا ٹانکا ٹوٹ جائے تو اس سے دور رہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۷).

---کاٹ کر دینا محاورہ.
اقرار کرنا ، وعدہ کرنا ، عہد کرنا. توں اپنا زبان کاٹ کر دیا سرپکا تہا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی ، ۳۵۹).

---کاٹنا ف م ، محاورہ.
۱. کسی دھار دار چیز سے زبان کاٹ ڈالنا ، سخت سزا دینا.

کون مضموں یہاں کسی کا چرائے
گر چرائے زبان کٹی جائے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۸۳). اپنی زبان کاٹ ڈالوں گا مگر تجھ جیسی نیک لڑکی کے حق میں ایسی بددعا کبھی نہ نکالوں گا . (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۲۷).

زبان شمع کو اس واسطے کاٹا گیا افسر
کہ یہ باہر نکل کر کہہ نہ بیٹھے بات محفل کی

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۳۱). ۲. افسوس کرنا ، متاسف ہونا ، پچھتانا ؛ دانتوں سے زبان کاٹ لینا ؛ چٹخارہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نور اللغات).

---کاٹو/ کاٹیے فقرہ.
بولنے کی سزا دو/دیجیے.

وہ اور ہیں جو تمہارے ستم سے نالاں ہیں
زبان کاٹیے آئے جو تا زباں فریاد

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۲).

---کا چٹخارہ امذ ؛ نیز چٹخارا.
زبان کا لطف ، روزمرہ اور محاورات کے برمحل استعمال کا لطف . فارابی نے ... ضرورت کے تمام مسائل اپنی کتابوں میں ایسی سادگی ، خوبی اور روانی کے ساتھ درج کئے کہ عبارت اور زبان کا چٹخارہ بھی ملتا ہے اور مفہوم و معنی کی بلندی بھی. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۲۲۳).

---کا چٹکا امذ.
زبان کا مزہ ، چٹورپن ، مزے دار چیزوں کے کھانے کی عادت.

علاج ہی نہیں کچھ تیرے نام کی رٹ کا
چھڑائے سے نہیں چھٹتا زبان کا چٹکا

(۱۸۳۹ ، آتش ، ک ، ۲۲۳).

---کا چٹورا صف مذ (مث : زبان کی چٹوری).
لذیذ کھانوں کا شوقین یا عادی.

مجھے بھاتا ہے چٹخارے کا سالن
یہ البتہ چٹوری ہوں زباں کی

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۵۶)).

---کا ڈورا امذ.
بچے کی زبان کے نیچے ایک مہین رگ سی پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ بات نہیں کر سکتا جب وہ کاٹ دی جاتی ہے بچہ بولنے لگتا ہے اسی مہین رگ کو زبان کا ڈورا کہتے ہیں (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کاڑھنا محاورہ.
(کتوں) جیب نکالنا ، منھ پھاڑنا ؛ بیہودہ پنے سے بات کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---کا زخم امذ.
باتوں کے ذریعے پہنچائی ہوئی تکلیف ، وہ تکلیف جو سخت بات یا طعن و تشنیع سے دل کو پہنچے ، جرحت اللسان.

زباں جوں ستی ہے سر اس کا پھرا
زباں کا زخم تو لہو سے بھلا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۷۵).

چھری کا ، تیر کا ، تلوار کا تو گھاؤ بھرا
لگا جو زخم زباں کا رہا ہمیشہ ہرا

(۱۸۹۳ ، اردو کی دوسری کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۹۶).

---کا شعر امذ.
وہ شعر جس میں فکر و خیال کے بجائے صرف زبان و بیان سے شعر میں حسن پیدا کیا گیا ہو (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کا/ کی کاٹ امذ.
زبان کی تیزی ، زبان کا اثر.

ہے کیا ہی اثر خوبی ابرو کے بیاں کا
تلوار سے کم کاٹ نہیں میری زباں کا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۸).

---کا کام ہاتھ سے لینا محاورہ.
اشارے کرنا (جامع اللغات).

---کا کچا صف.
ایسا شخص جس کی بات کا کوئی بھروسا نہ ہو ، وعدہ خلاف.

دل کے کالے زبان کے کڑوے!
سازشوں کے جنے ہوئے بچے
(۱۹۶۰ ، موج مری صدف صدف (کلیاتِ مصطفٰے زیدی ، ۱۰۷)).

---- کا کڑوا صف.
درشتی سے بات کرنے کا عادی ، تلخ زبان ، سخت کلام. وہ تھان کا تڑا اور زبان کا کڑوا ضرور ہے لیکن اسی ناہمواری اور کھردرے پن کے جنگلوں سے اخلاق پگڈنڈیاں بھی نکلتی ہیں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۲۶).

---- کا گُل اَفشانی کَرنا محاورہ.
دلکش باتیں کرنا.
کر رہی ہے زباں گل افشاں
بات کہنے میں پھول جھڑتے ہیں
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۵۸).

---- کا / کی لوچ / لَچک امذ.
نرم لب و لہجہ ، لب و لہجہ کی خوبی (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---- کا مَزا نِکالنا محاورہ.
مزے لینے کے لیے ناشائستہ بات کہنا. محل دار نے کہا «شامتیں آئی ہیں ، موئے زبان کا مزا نکالتے ہیں». (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۹۲).

---- کا میٹھا صف.
شیریں کلام ؛ خوشامدی ، کپٹی ، جیسے: زبان کا میٹھا دل کا کھوٹا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---- کا یاری دینا محاورہ.
بولنے کی طاقت ہونا ، بول سکنا. نوبل صاحب نے بھی جہاں تک زبان نے یاری دی بھلی یا بُری کوئی بات اپنے وطن اور اپنی قوم کی اُٹھا نہ رکھی. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۳).

---- کا یاوَری کَرنا محاورہ.
زبان کا یاری دینا ، زبان کا ساتھ دینا ، بول سکنا. جہاں تک زبان نے یاوری کی،اُنھوں نے میاں آزاد کی خوب ہی تعریف کی.(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---- کَتَرنی سی / کی طَرح چَلنا محاورہ.
رک : زبان قینچی سی (کی طرح) چلنا.
جب کترنی سی چلے اوس کی زباں پر بات میں
منہ میں مُجھ کم بخت کے بھی پھر زباں کیوں کر رہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور)، ۲۹۳). کنیز کی زبان کترنی کی طرح چل رہی تھی. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۹).

---- کَٹ جائے / کَٹ (کے) گِرے فقرہ.
(بد دعا) خُدا کرے زبان ہی کٹ کر گرے ، مُنھ میں زبان نہ رہے ، اگر ایسا کہا تو خُدا کرے زبان ہی کٹ کرگر جائے ، مراد : ایسا ہرگز نہیں کہا.

یہ منہ اور یہ باتیں یہ تُو اور یہ دھیان
سڑے منہ گرے کٹ کے تیری زبان
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳).

---- کَٹنا ف ل ؛ محاورہ.
زبان قلم ہونا ، زبان کو کاٹ دیا جانا ، خاموش کیا جانا.
ذکر کرتے زبان کٹتی ہے
کیا بیاں کیجے تیزیٔ خنجر
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۴).
بات پر واں زبان کٹتی ہے
وہ کہیں اور سُنا کرے کوئی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۲).
زبان کٹ گئی مدحِ ستم گراں کرتے
ضمیر بک گئے اسبابِ مُفلساں کی طرح
(۱۹۶۹ ، کوہِ ندا (کلیاتِ مصطفٰے زیدی ، ۶۰)).

---- کَچّی ہونا محاورہ.
عامیانہ اور دیہاتی زبان ہونا ، شین قاف درست نہ ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---- کَرنا محاورہ.
سخت کلامی یا بد زبانی کرنا ، برا بھلا کہنا ، زبان درازی کرنا . حاجت نیں چکونی کرے زبان اپس کوں اپے گیا نقصان. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳). سردار زبان کرتی ہے ، تو مُردار کو نکال باہر کرو. پتّا تھوڑی لکھدیا ہے ان نامرادوں کا تو یہی ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۴۴).

---- کُشادَہ ہونا محاورہ.
زبان کھولنا ، کہنا.
خلوت میں خُفیہ سچ سوں جو راز ہے سو کہہ توں
ظاہر ہو خلق میانے تا ہو زبان کشادہ
(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۹۰).

---- کُشائی (---ضم ک) امث.
زبان کھولنا ، کچھ کہنا ، گفتگو کرنا. اس طرح اہلِ علم کی بھری محفل میں اُن کو زبان کُشائی کی جراٴت ہوئی. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۴۴). [زبان + ف : کُشا ، کُشادن ـ کھولنا ، کُھلنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---- کِیلنا محاورہ.
زبان کا سحر زدہ ہو جانا ، دم بخود رہ جانا. دبی ہوئی اور مری ہوئی زبان سے ہوں ہاں کرلیتے ہیں مگر آگے چل کر زبان کیل جاتی ہے اور قلم چکراتا ہے. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۹۸). ماتحتوں کی تو زبانیں کیلی ہوئی تھیں ، بھلا کیسے بولتے. ایک صاحب نے ... کہا جمیل صاحب سے پوچھیے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۵۸).

---- کُند ہوئی جاتی ہے فقرہ.
اس وقت کہتے ہیں جب کچھ کہنے کا موقع نہ ملے (ماخوذ : علمی اُردو لغت ؛ نوراللغات).

--- کو بَس میں رَکھنا محاورہ.
سوچ سمجھ کر گفتگو کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت).

--- کو قابُو میں رَکھنا محاورہ.
نامناسب باتوں سے زبان کو روکے رہنا، بےتکی بات مُنھ سے نہ نکالنا (مہذب اللغات).

--- کُو کُو لے گئی کہاوت.
(عو) کوّا زبان لے گیا یعنی گُونگا ہو گیا. اب تو میری سٹی بھول گویا زبان کُو کُو لے گئی. (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰، ۱۲ : ۶).

--- کو لَگام دے / دو فقرہ.
زبان روک / روکو، چُپ رہ / رہو، بکواس بند کر / کرو. اُوس نے کہا بیہودہ گوئی سے زبان کو لگام دے. (۱۸۶۲، شبستان سرور، ۶۹).

دے اپنی زبان کو لگام اور
ہونٹوں پہ لگا دے مُہر قِ القور

(۱۹۲۸، تنظیم الحیات، ۶۲). بانی فیلڈ جو پہلے سے جھلّایا ہوا تھا، بہت چلایا «اپنی ذلیل زبان کو لگام دو» (۱۹۸۲، انسانی تماشا، ۶۳).

--- کو لَگام نہیں (ہے) فقرہ.
مُنھ پھٹ ہے، جو مُنھ میں آیا بک دیا، گفتگو میں کوئی پاس لحاظ نہیں. کسی کو گُڑیا بناتی ہے کسی کو کھلونا ... اس کی زبان کو لگام نہیں. (۱۹۰۱، راقم، عقد ثریا، ۱۹). زبان کو لگام ہی نہیں ہے جو مُنھ میں آیا بک دیا. (۱۹۲۳، مضامین شرر، ۱، ۲ : ۲۳۸).

--- کو مانْجھنا محاورہ.
زبان میں صفائی اور سلاست پیدا کرنا. ذوق نے ان کے وعظ سُن سُن کر اپنی زبان کو مانجھا. (۱۹۸۵، اُردو ادب کی تحریکیں، ۲۸۲).

--- کو مُنھ میں رَکھنا محاورہ.
زبان کو قابو میں رکھنا، بےموقع بات نہ کرنا، زبان کو روکے رکھنا، چُپ رہنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لُغت).

--- کیا چلی دو ہَل چَل گئے کہاوت.
جب کہتے ہیں کہ بہت باتیں بغیر سوچے سمجھے کی جائیں، بے سوچے سمجھے بک بک کرنا (جامع اللغات).

--- کیا کَتَرنی ہے فقرہ.
زبان کا نہ رُکنا، فرفر باتیں کرنا، اپنی بات کے آگے دُوسرے کو بولنے کا موقع نہ دینا (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ اثر).

--- کی بات اسث.
کسی خاص شخص کی کہی ہوئی بات.

پیغامبر کی بات پر آپس میں رنج کیا
میری زبان کی ہے نہ تمھاری زبان کی ہے

(۱۸۷۸، گلزارِ داغ، ۲۸۰).

--- کی حَلاوَت اسث.
زبان کی مٹھاس، زبان کی شیرینی، لُطفِ زبان، زبان کی پاکیزگی و شگفتگی، زبان کا حُسن، الفاظ کا خوبصورت مصرف. جہاں تک جذبات کی بلندی، خیال کی پاکیزگی، زبان کی حلاوت کا تعلق ہے وہ ان میں بھی پائی جاتی ہے. (۱۹۸۷، نگار، کراچی، سالنامہ، ۷۵).

---- کی سی کَہوں یا تَلوؤں / تَلوار کی سی فقرہ.
صاف صاف کہوں یا مُنھ دیکھی کہوں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- کی شِیرِینی اسث.
رک : زبان کی حلاوت. اس کے بعد غالب کی شاعری کا تیسرا دور شروع ہوا، جب فارسی کی لطیف ترکیبوں کے ساتھ زبان کی شیرینی و حلاوت ... کے ساتھ اندازِ بیان کی سلاست و روانی بھی شامل ہو گئی. (۱۹۸۷، نگار، کراچی، سالنامہ، ۷).

--- کی صَفائی اسث.
زبان کی سلاست و روانی، زبان کا صاف سُتھرا پن. تمھاری زبان کی صفائی پر نثار ہونے کو جی چاہتا ہے. (۱۹۳۲، میدانِ عمل، ۹).

--- کی گِرہ کُھلنا محاورہ.
گویائی آنا، مُنھ سے الفاظ نکلنا، بولنے کے قابل ہونا. ٹونے ٹوٹکے تک آزما لیے گئے چنانچہ کبوتروں اور چڑیوں کا جُھوٹا پانی پلا کر بھی دیکھ لیا گیا مگر میری زبان کی گرہ نہ کُھلی. (۱۹۸۵، پنجاب کا مقدمہ، ۱۳).

--- کی موج اسث.
شہر کی فصیح زبان میں دیہاتی یا قصبہ جاتی زبان کے اثرات کا پایا جانا (مہذب اللغات).

--- کے آگے خَندَق نہیں کہاوت.
کوئی کسی کی زبان بند نہیں کر سکتا، نہیں پکڑ سکتا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع الامثال).

--- کے آگے خَندَق ہے کہاوت.
بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کرنے والے کی نسبت کہتے ہیں. اے بس باتیں لے لو، زبان کے آگے خندق ہے. (۱۹۱۱، غیب دان دلہن، ۱۲۲). زبان کے آگے خندق ہے اس کے تو مُوا بدلگام کہیں کا. (۱۹۶۲، قاضی جی، ۳ : ۱۱۱).

--- کے آگے کھائی خَندَق بَرابَر ہے کہاوت.
جو مُنھ میں آیا سو بک دیا (نوراللغات ؛ نجم الامثال ؛ علمی اُردو لغت).

--- کے آگے لَگام ضَرُور چاہیے مقولہ.
سوچ سمجھ کر گفتگو کرنی چاہیے ؛ اناپ شناپ نہیں بکنا چاہیے (جامع اللغات).

--- کے آگے لَگام نہیں مقولہ.
بالکل بے لگام ہے بکتا رہتا ہے (جامع اللغات).

--- کے تَلے زُبان ہونا محاورہ.
رک : زبان تلے ہونا (فرہنگِ آصفیہ).

--- کے چَٹخارے لینا محاورہ.
ذائقہ لینا، خوش ذائقہ چیزیں کھا کر زبان کو چٹخارنا، ہونٹھ چاٹنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ لغات النساء).

---کے نیچے زُبان ہونا محاورہ.
رک : زبان تلے زبان ہونا.

تھا کچھ ابھی بیان ابھی کچھ بیان ہے
گویا تری زبان کے نیچے زبان ہے

(۱۹۵۷ ، صفی اورنگ آبادی (ق)

--- کیلنا محاورہ.
افسوں یا منتر سے کسی کا مُنھ بند کر دینا ، جادو کے ذریعے کسی کی زبان بند کرنا.

زبان کیلنے کا نقش مُنھ بھر آتی ہے
دہانِ غنچہ کو رکھتا ہے مُشتِ زر خاموش

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۸۳). اس کا بندوبست میں کیے لیتی ہوں ابھی ان سب مُوذیوں کی زبان کیلے دیتی ہوں. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۵۷). آگے چل کر زبان کیل جاتی ہے اور قلم چکراتا ہے. (۱۹۲۹ ، آنہ کا لال ، ۹۸).

--- کُھجلانا محاورہ.
کُچھ بولنے یا کہنے کے لیے بیقرار ہونا. مُجھ کو تمہارے چلے جانے سے جو رنج ہے وہ لِکھا بھی نہیں جا سکتا ، زبان کُھجلاتی ہے اور کوئی بہاں نہیں کہ اُس کو بُرا کہوں. (۱۸۹۳ ، خطوطِ سرسیّد ، ۱۵۸).

--- کُھلنا محاورہ.
۱. قوتِ گویائی آنا ، بولنے لگنا.

کُھلی ہے کُنجِ قفس میں مری زباں صیّاد
میں ماجرائے چمن کیا کروں بیاں صیّاد

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رِند ، ۱ : ۵۵). ۲. مُنھ سے بات نِکلنا ، زبان چلنا.

شور و فغاں ہی بہ بس اپنی زبان کُھلتی ہے
آنکھ کمبخت یہ سوتے میں جہاں کُھلتی ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت (فرہنگِ آصفیہ)). اس کی کم سخنی سے عاجز آ گئے ہیں پھر بھی اس کی زبان کُھلتی نہیں. (۱۹۴۳ ، غُبارِ خاطر ، ۲۷۳). ۳. بدزبانی کرنا ، گالیوں پر اُتر آنا.

مُجھ پر ہی زباں تیری کُھلی ہے ، نہیں تجھ سے
سرزد کبھی اک حرف بھی بیجا نہ ہوا تھا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبّت (ق) ، ۲۲).

کیا کُھلی ہے زبان جم جم سے
صاف صاف اب تو کہتے ہو ہم سے

(۱۸۶۹ ، بہارِ عشق ، ۱۵).

اب برسنے لگے وہ ہم پر بھی
کُھل گئی ہے زبان دشمن پر

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۲۷). ۴. بیدھڑک بولنے لگنا ، بولنے کی ہچکچاہٹ دور ہونا. ان کا لب و لہجہ حسرتناک مگر پُرجوش تھا ، رکاوٹ جاتی رہی تھی اور زبان کُھل چکی تھی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۳).

--- کُھلوانا محاورہ.
بدزبانی میں دلیر کرنا ، گُستاخ اور بے ادب بنانا ؛ پوشیدہ بات ظاہر کرانا ، کھری اور سچی بات کہنے پر مجبور کرنا.

پھر ہم بھی کُچھ کہیں گے نہ کُھلوائیے زباں
بس چُپ رہو کہ ہم نے بہت درگزر کیا

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۷).

کیا جو تم نے میرے ساتھ اپنے دل سے وہ پوچھو
مُجھے بس چُپ ہی تم رہنے دو کُھلواتے زباں کیوں ہو

(۱۸۵۶ ، کلّیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۲۰).

جنابِ شیخ نہ کُھلوائیے زباں لِلّٰہ
نہیں ہم آپ کے حالات سے ذرا غافل

(۱۹۱۳ ، صحیفۂ ولا ، ۱۲۶).

دلبری ٹھہرا زبانِ خلق کُھلواتے کا نام
اب نہیں لیتے پری رُو زُلف بِکھرانے کا نام

(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۷۱).

--- کُھلی کی کُھلی رَہ گئی فقرہ.
یعنی اسی حالت میں دم نِکل گیا (محاوراتِ ہندوستان ؛ مہذب اللغات).

--- کھول کَر م ف.
صاف صاف ، بے خوف ہو کر ، بلا رو رعایت.

سپہدارِ حیدر زباں کھول کر
دیکھیا خواب سو بولیا او سربسر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۰).

کہا یوں زباں کھول کر میں اُسے
اے دختر جو توں پُوچھتی ہے جسے

(۱۶۷۹ ، قِصّۂ تمیم انصاری (ق) ، ۳۹).

--- کھولنا محاورہ.
۱. (أ) کُچھ کہنا ، بولنا ، مُنھ سے الفاظ نِکالنا.

زباں کھولے او ہو جنیں جا بہم
بولے بات ہر یک نے از بیش و کم

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۵). جو کوئی اس کو دیکھے یا پڑھے زبان طعنے کی نہ کھولے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۹). اوصاف میں سبز بختانِ چمن کے زبان کھولا چاہتا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۵۳۵). میں سب کُچھ دیکھوں اور زبان نہ کھولوں؟ گھر میں آگ لگتے دیکھوں اور خاموش کھڑی رہوں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۶۸). ان کے مزاج سے آشنا ہونے کی وجہ سے میں پہلے ان کے سامنے زبان نہیں کھولی اور نہ کوئی قدغن لگنے کی نوبت ہوئی. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۳۱). (ب) قوتِ گویائی کا اظہار کرنا ، بولنے لگنا.

واہ رے بیلو تیری بولی
تُو نے خیر زبان تو کھولی

(۱۹۸۵ ، پُھول کِھلے ہیں رنگ برنگے ، ۲۳). ۲. زبان درازی کرنا ؛ بدگوئی یا عیب جُوئی کرنا ، بُرا بھلا کہنا.

زبان کھولیں گے مُجھ پر بدزباں کیا بدشعاری سے
کہ میں نے خاک بھر دی ان کے مُنھ میں خاکساری سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۴). سر پر ٹیڑھی ٹوپی رکھنے لگا ، کمینہ پن اور شرارت پر زبان کھولی. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۵). ۳. گِلہ کرنا ، شکوہ کرنا.

توڑنے پر پھول دیں ہم کو ہزاروں گالیاں
دور ہے تیرا کوئی کب کھول سکتا ہے زبان
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۳۳). لیکن اس ڈر سے کہ سلطان وزیر کی بڑی قدر کرتا ہے ، اس کی یہ ہمت نہ پڑی کہ سلطان کے سامنے زبان کھولے. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۷۶). ۴. کلام کو طول دینا (فرہنگِ آصفیہ). ۵. گویائی عطا کرنا.
نطقِ عیسیٰ سے زیادہ ہے اثر میں اوس کی بات
کھول دیتا ہے زباں وہ گنگِ مادرزاد کی
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۷۹).

---کھینچنا محاورہ.
زبان کاٹنا ، خاموش رہنے پر مجبور کر دینا ؛ (مجازاً) بدکلامی کی سخت سزا دینا.
گر یونہیں گُل توڑنے پر دے گی یہ دُشنام روز
کھینچ لیگا باغباں اک دن زبانِ عندلیب
(۱۸۷۵ ، دیوانِ یاس ، ۱ : ۶۳). کہا کہ دیکھو ، اگر تُم بولے تو زبان کھینچ لوں گا: (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۰۱).

---گُدی (کے پیچھے) سے کھینچنا محاورہ.
بہت تکلیف دہ سزا دینا ، سخت اور اذیت ناک سزا دینا. پُتلیاں پھیر کر فرمایا خبردار زبان گُدی سے کھینچ لی جائے گی. (۱۹۳۰ ، مضامینِ رشید ، ۲۲۰). میرے مُلک کا وزیر ہوتا تو میں اس کی زبان گُدی کے پیچھے سے کھینچ لیتا. (۱۹۶۳ ، ساڑھے تین یار ، ۸۸).

---گُدی سے نِکلوانا محاورہ.
رک : زبان کھینچنا. اگر کوئی عالی منصب یعنی پیشوائے دین بھی تمہاری نسبت کلمۂ ناسزا کہے تو زبان اُسکی گُدی سے نِکلوا لیجائے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۸۵۱).

---گَرْدانْنا محاورہ (قدیم).
زبان سے دہرانا. جتے اس کوں صاحب عرفان کر جانے ، یہاں آ کر زبان گردانے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰).

---گَنْدی ہونا محاورہ.
مُنھ سے فحش باتیں نِکلنا ، بدزبان ہونا. جناب مولوی صاحب کی زبان گندی ہوتی ہے. (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۵۷).

---گُنگ ہونا/ہو جانا محاورہ.
زبان بند ہو جانا ، قوتِ گویائی کا سلب ہو جانا ، خاموش ہو جانا.
غیر غیر آتے ہیں چھُپ چھُپ کے ہے بازار مکاں
جھوٹ کہتا ہوں تو ہو گنگ مرے مُنھ میں زبان
(۱۸۶۷ ، واسوختِ امیر (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۸۷)).
قندیلِ ماہتاب بھی بے نُور ہو گئی
چنگ و رباب و دف کی زباں گُنگ ہو گئی
(۱۹۶۳ ، ماجرا ، ۱۳۳). شرفو میاں کی زبان گُنگ ہو گئی ، بیٹی سے کیا کہتے. (۱۹۷۹ ، بھن کا طواف ، ۳۴).

---گوشْتِین اَشت تیغ آہنی کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) زبان گوشت کا ایک لوتھڑا ہو کر تلوار کا کام کرواتی ہے ، سر اُڑاتی ہے (جامع اللغات ؛ محاوراتِ ہند).

---گُونگی ہونا محاورہ.
بیان کرنے سے قاصر ہونا ، عاجز رہنا ، اظہارِ خیال سے معذور ہونا. بندر اس میں داخل ہوئے ... وہاں طرح طرح کی نفیس چیزیں ، جواہرات اور معدنیات اس قدر دیکھیں جن کے بیان سے زبان گُونگی ہے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۶).

---گُوہَر بار کس صف (---و لین ، فت ہ) امث.
موتی برسانے والی زبان (جامع اللغات). [زبان + گوہر (رک) + ف : بار ، باریدَن - برسانا ، برسنا].

---گِیر (---ی مع) صف.
گرفت یا اعتراض کرنے والا ، معترض ، نُکتہ چیں.
کرے تجویز ایسے اور تدبیر
نہ ہو جس میں کوئی تیرا زباں گیر
(۱۸۸۱ ، مثنوی نَلدَمن ، ۳۳). زباں گیر ، دل شکن ، حرف گیروں کی خاطر سے میں نے اپنے مذاق میں کوئی تبدیلی نہیں کی. (۱۹۰۸ ، رباعیاتِ امجد (مقدمہ) ، ۱ : ۳). [زبان + ف: گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---گِیری (---ی مع) امث.
اعتراض ، نُکتہ چینی.
ہر گھڑی وصفِ دہن میں نہ زباں گیری کر
بات بھی او ستم ایجاد کروں یا نہ کروں
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۲۵). [زبان + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گِھسْنا محاورہ.
بولتے بولتے یا کچھ کہتے کہتے زبان تھک جانا ، بہت زیادہ کہنا یا دہرانا.
زبان گھس گئی یاروں کی کہتے کہتے شعر
کسی کے نِکلا نہ اٹک مگر سخن کا بل
(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ترکی ، ۱۳).
کریں اب سوالِ وصال اُن سے کیوں کر
زباں گھِس گئی التجا کرتے کرتے
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بےنظیر ، ۱۹۶). اِتنی باتیں کریں گے کہ ہماری زبانیں گھِس جائیں گی. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۵۲).

---لال ہونا محاورہ.
زبان کا گُنگ ہونا ، بیان کرنے سے قاصر ہونا ، بول نہ سکنا
کہوں کیا وو ساعد کی تعریف میں
زباں لال ہے اس کی توصیف میں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹).
زبانِ عشق شکایت سے لال ہے ورنہ
ہم اک گلے کا ترے سو جواب رکھتے ہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۰). قندیلیں ... لٹکتی رہتی ہیں ... اوس کے جمالِ با کمال کی تعریف میں زبانِ بیان لال ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۶).

دہشت سے اُن کی نُطق زباں اپنی لال ہے
گو حوصلہ ہے حد سے فزوں عرضِ حال کا
(۱۹۱۱ ، بہارستانِ خیال ، ۸).

---**لانا** محاورہ.
زبان میں زور پیدا کرنا (مہذب اللغات).

---**لَٹ پَٹانا** محاورہ (قدیم).
زبان لڑکھڑانا.

کہوں کیا تُج لے شاہِ شکّر لبا
کہ یاں لَٹ پَٹاتی ہے میری زباں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۳).

---**لڑانا** محاورہ.
بلا وجہ بحثنا ، گُستاخانہ لہجے میں بولنا ، زبان درازی کرنا ، سخت کلامی کرنا. کیوں بے نالائق جوان مرگ ہم اپنی مصیبت میں ہیں ! ہم سے زبان لڑاتا ہے اس گرمی میں شعلہ ہمرا جی دکھاتا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۱۰۷). اِتنے ڈنڈے ماروں گا کہ ساری شیخی نکل جائے گی برابر زبان لڑائے جا رہا ہے. (؟ ، سیلہ گھومتی ، ۲۶۸).

---**لڑکَھڑانا** محاورہ.
زبان کا لُکنت کرنا ، ہکلانا ، ہکلاہٹ کا شکار ہونا ، صاف اور واضح طور پر کچھ کہنے سے عاجز رہنا.

ہم وہی ہیں جو کیا کرتے تھے دِن بھر باتیں
لڑکھڑاتی ہے نقاہت سے زباں آج کی رات
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۹).

وہ تُند خُو ہے اور ہے کمسن بہامیر
ڈرتا ہوں لڑکھڑائے نہ اس کی زباں کہیں
(۱۹۰۵ ، داغ ، محاوراتِ داغ ، ۲۳۱).

---**لَڑْنا** محاورہ.
تلخ کلامی ہونا.

اس کو سُلجھائیے جو دل میں گرہ پڑ گئی ہے
کیا زبان فوج کے سردار سے کُچھ لڑ گئی ہے
(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۱ : ۱۷).

---**لَمْبی ہونا** محاورہ.
زبان دراز ہونا ، بدزبان ہونا. وہ بیچاری بھی کیا کرے بچوں پر بچے ہوئے چلے جاتے ہیں ، ایک کو سنبھالے ، دو کو سنبھالے آخر کس کس کو سنبھالے ، مگر بھئی زبان بڑی لمبی ہے ، اس سے جی جلتا ہے. (۱۹۳۰ ، فرحت ، مضامینِ فرحت ، ۲ : ۵۳).

---**لے جانا** محاورہ.
دوسرے کے دل کی بات کہہ دینا ، منّھ کی بات چھین لینا. کیا بات کہی ہے ، میری زبان لے گئے. (۱۹۱۳ ، راجِ دُلاری ، ۲۳).

---**لینا** محاورہ.
۱. (أ) اقرار لینا ، عہد لینا ، وعدہ لینا.

وعدہ کرتے رہو ملو نہ ملو
لینے والے زبان لیتے ہیں
(۱۸۳۸ ، ناسخ ، د ، ۱۸۵).
پھر نہ آنا اگر کوئی بھیجے نامہ بر سے زبان لیتے ہیں
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۱۷). ۲. کسی کی لکھی ہوئی نثر کی عبارت یا شعر سند میں پیش کرنا.

ہم سند کے لیے لغت میں امیر
فصحا کی زبان لیتے ہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۹۱).

---**مُبارَک** کس صف (---ضم م ، فت ر) امث.
(تعظیماً) بابرکت زبان. بادشاہ نے ... زبانِ مبارک سے فرمایا کہ سُبحان اللہ. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۳). علامہ اقبال نے "جاوید نامہ" میں شاہِ ہمدانؒ کی زبانِ مبارک سے یہی مجرّب نُسخہ کشمیریوں کے لیے تجویز کیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۹۸). [زبان + مُبارک (رک)].

---**مَرُوڑْنا** ف م ؛ محاورہ.
زبان مَلنا ؛ گھوڑے یا مویشی کو دوائی پلانے کے لیے زبان پکڑ کر مروڑ دیتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---**مُعْجِز بَیان** کس صف (---ضم م ، سک ع ، کس ج ، سک ز ، فت ب) امث.
بیان کا اعجاز دکھانے والی زبان ، ایسی زبان جس سے نہایت عجیب و غریب مضامین ادا ہوتے ہوں (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فیروزاللغات). [زبان + مُعْجِز (رک) + بیان (رک)].

---**مُعَلّیٰ** کس صف (---ضم م ، فت ع ، شد ل ، ا بشکل ی) امث.
اعلیٰ زبان ، (مراد) مُستند اُردو ، اردوئے معلیٰ.

زبانِ مُعَلّیٰ سے ہے اپنی مطلب
کہ اُردو میں ہے اِستعارہ طمنچہ
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۵۱). [زبان + مُعَلّیٰ (رک)].

---**ہِلانا** محاورہ.
۱. برابری کے انداز میں بات کرنا ، گُستاخی سے جواب دینا یا بولنا ، زبان لڑانا.

مجال ہے کہ عدو ہم سے یوں ہلائیں زباں
قسم خُدا کی یہ اُن کے ہیں منّھ لگائے ہوئے
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۶۵). داروغہ نے مِن کو ایک لیڑ لگایا اور کہا پاجی کہیں کا زبان ہلاتا ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۷۰). وہ سمجھتی نہیں کہ اُن کے ساتھ زبان ہلا کر ہماری عزت نہ بڑھے گی. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۱۹). ۲. کسی نامناسب بات کا جواب دینا ؛ بولنا چالنا ، باتیں کرنا. ایک سرے سے آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے کیوں اس سے زبان ہلائی اور دل جلایا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۲). نہیں پیاری تم اپنے آپ کو دیکھو یہ تم کس سے زبان ہلاتی ہو. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خُمارستان ، ۱۸).

---مِلنا محاورہ.
بولی یا اندازِ بیان کا مُشابہ ہونا ، زبان کا ہم رنگ ہونا ، طرزِ کلام میں یک رنگی ہونا.

حشے میں اپنے کیوں نہ ہو مضمون فراق کا
ملتی بھی ہے کسی سے ہماری زبان کہیں
(۱۹۱۰ ، تاج سُخن ، ۱۲۰).

---مُنْھ سے باہر نِکالنا محاورہ.
پیاس کی شدت کے سبب زبان باہر نکالنا (ماخوذ : نوراللغات).

---مُنْھ سے باہر نِکلنا محاورہ.
پیاس کی شِدّت میں زبان کا باہر نِکل آنا ، پیاس کی انتہائی شدّت ہونا.

پی کے آبِ دمِ شمشیر ہے اب تک وہی پیاس
مُنھ سے باہر ترے کُشتہ کی زبان نِکلی ہے
(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات)).

---مُنْھ سے کھینچنا محاورہ.
کسی کی زبان کو مُنھ سے باہر کر دینا (مہذب اللغات).

---مُنْھ سے نِکَل پَڑْنا محاورہ.
پیاس کا انتہا سے زیادہ غلبہ ہونا (مہذب اللغات).

---مُنْھ میں نَہ ہونا محاورہ.
اس شخص کی نِسبت کہتے ہیں جو سخت بات کا جواب نہ دے اور سکوت کرے (نوراللغات ؛ علمی اُردو لُغت).

---موٹی پَڑْ جانا / پَڑْنا محاورہ.
۱. بولنے یا گفتگو کرنے میں دِقت پیش آنا (زبان موٹی پڑ جانے سے یہ دِقت پیش آتی ہے) اسے خُوب نشہ ہوگیا وہ اُٹھ کھڑا ہوا ، اس کی زبان موٹی پڑ گئی (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ۳۰۳).
۲. (طب) علالت کی زیادتی اور مریض کی کمزوری کی وجہ سے زبان کی قوتِ گویائی میں فرق آنا ، بولنا بند ہونا ، یہ حالت بعض مریضوں میں آخری وقت ہوتی ہے (ا پ و ، ۷ : ۱۲۷).

---میٹھی ہونا محاورہ.
بات میں مٹھاس ہونا ، خوش کلام ہونا ، شیریں مقال ہونا.

وہ کہتے ہیں کہ میں ہوں تلخ گو ، بوسہ نہ مانگو تم
نہ شیریں ہے دہن میرا نہ میٹھی ہے زبان میری
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۰).

---میں بَواسیر ہے کہاوت.
اس شخص کی نِسبت کہتے ہیں جو بڑا بکّی ہو (فرہنگِ اثر).

---میں بَھدَرَک نَہ ہونا محاورہ.
(عور) کبھی کُچھ کہنا کبھی کُچھ کہنا ، ایک بات پر قائم نہ رہنا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لُغت).

---میں پَڑْنا محاورہ.
مشہورِ خلائق ہونا ، افواہ ہونا ، شُہرت ہونا (فرہنگِ آصفیہ).

---میں جادُو ہونا محاورہ.
بیان میں بہت دلکشی ہونا ، بات کا نہایت پُراثر ہونا.

اثر لُبھانے کا پیارے ترے بیان میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو تری زبان میں ہے
(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۳۳).

---میں چُٹکی لینا محاورہ.
کُچھ کہنے کے لیے بیتاب کرنا.

یہ کس کے نام نے لے لی زبان میں چُٹکی
کہ بیقرار ہوئیں شوخیاں بیان کے لیے
(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۳٦٦).

---میں چھالے پَڑْ جانا / پَڑْنا محاورہ.
رک : زبان میں کانٹے پڑنا.

چٹخے ہے حلق ساقیا چھالے زبان میں پڑ گئے
ہو گئے ہونٹھ خُشک دیکھ حال ہوا یہ پیاس سے
(۱۸۱۸ ، اِنشا ، ک ، ۱۲۹).

---میں رَوانی ہونا محاورہ.
زبان میں تیزی ہونا ، زبان کا بغیر رُکے ہوئے چلنا.

وہ روانی زبانِ تیغ میں ہے　　دہنِ زخم لاجواب ہوئے
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---میں سانْپ کاٹے فقرہ.
بددُعا اور کوسنے کے طور پر مُستعمل یعنی مر جائے (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اُردو لُغت).

---میں فَرْق ہونا محاورہ.
قول و قرار پر قائم نہ رہنا.

راست گو کون ہے ایسا کہ زبان میں نہ ہو فرق
شمع کی طرح مرا سر ہو جو سَو بار جُدا
(۱۸۱٦ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵).

---میں کانْٹے پَڑْ جانا / پَڑْنا محاورہ.
پیاس کی شِدّت سے زبان کا خُشک ہو کر کُھردُرا ہو جانا ، شدید پیاس لگنا ؛ حلق میں کانٹے پڑنا.

آئی بہار تشنۂ مے ہوں بلا سے پھول
لے میفروش پڑ گئے کانٹے زبان میں
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۱۳). اسیر کی زبان میں تشنگی سے کانٹے پڑ گئے. (۱۸۸۷ ، داستانِ امیر حمزہ ، ۱۲٦).

کس سے کہوں کہ پیاس کے صدمے بڑے ہوئے
لو دیکھ لو زبان میں ہیں کانٹے پڑے ہوئے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳٦).

---میں کانْٹے ہونا محاورہ.
سخت اور دل آزار باتیں کرنا. سردار پٹیل کی اسی تقریر کا باتوں باتوں میں ذکر آ گیا ، گاندھی جی کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور کہنے لگے کہ سردار کی زبان میں کانٹے ہیں (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۳).

---میں کَھپنا محاورہ.
کسی مخصوص اندازِ زبان میں ، کسی زبان میں شاعری کرنا.

اے شاد! میر و مرزا یا درد اس زبان میں
کتنے کے کھپنے والے دو تین چار ہیں ہم

(؟ ، شاد (مہذب اللغات)).

---میں کیڑے پڑ جائیں / پڑیں فقرہ.
(بددعا) زبان گل سڑ جائے.

مٹ جائے روم ، کیڑے پڑیں ان زبانوں میں
جو اس طرح خلاف ہمارے چلا کریں

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۲۳۹).

---میں کیڑے نِکالنا محاورہ.
تقریر یا تحریر کی زبان پر نکتہ چینی کرنا. کسی نے اس کی زبان میں کیڑے نکالے. (۱۹۷۸ ، اقبال سب کے لیے ، ۳۱۶).

---میں کُھجلی ہونا محاورہ.
(عو) تکرار کرنے کو جی چاہنا ، کچھ کہنے کو جی چاہنا ، لڑنے کو دل چاہنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---میں لُکنَت آنا محاورہ.
۱. زبان تتلانا ، ہکلانا ، رُک رُک کر بولنا.

غش کیا موسیٰ نے جب دیکھا تری تنویر کو
آ گئی لکنت زبان میں سنتے ہی تقریر کو

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۸۷). ۲. بیان کی روانی میں فرق آنا. جب اس نے اپنے ضمیر کو قلم کی نوک پر لکھ لیا ہو ، زبان میں لکنت آئی تو اس کا ضمیر مفلوج نہ ہو سکا. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۳۲).

---میں لَگام نَہیں فقرہ.
رک : زبان کو لگام نہیں.

نہ بیہودہ بک اس طرح کے کلام
زبان میں نہیں تیرے مطلق لگام

(۱۸۳۹ ، لذتِ عشق ، ۱۳). او بے ادب تیری زبان میں لگام نہیں ہے جب تک تو اپنے دل کو ... اور زبان کو ہرزہ گوئی سے پاک و صاف نہ کر لے گا ملکۂ شعشعہ جہاں افروز سے ملنا مشکل ہے. (۱۸۷۹ ، بوستانِ خیال ، ۲ : ۲۲۵).

---میں لوچ ہونا محاورہ.
بولنے میں چھوٹے بڑے کا لحاظ ہونا ، بیشتر سلب کے ساتھ مستعمل ہے (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---ناطِقَہ کسرِ صف (---کسر ط ، فت ق) امث.
بولنے والی زبان ، مراد : قوتِ گویائی.

زبانِ ناطقہ ہے لال غنچہ و گل کی
کہاں سے شکوۂ بلبل ہزار بار کریں

(؟ ، لاادری (نوراللغات)). لب لعل شکر خا کی تعریف ہمہ رنگ محال ہے زبانِ ناطقہ تک اس کی توصیف میں لال ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲). [زبان + ناطقہ (رک)].

---نَرم کَرنا محاورہ.
بات میں سختی کی جگہ ملائمت پیدا کرنا ، تحریر کو سخت الفاظ اور عبارت سے پاک کرنا ، لب و لہجہ میں نرمی پیدا کرنا. خالد ... اس کے چھاپنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ کہیں کہیں اس کی زبان نرم کر دی جائے. (۱۹۵۸ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۵۵۹).

---نِکالنا محاورہ.
۱. گدی سے زبان کھینچنا ، سخت سزا دینا.

کہا پھر کہ سنتی ہے او سروِ ناز
نکالوں گی تیری زبانِ دراز

(۱۸۳۹ ، لذتِ عشق ، ۱۱). ۲. سوزش ، حرارت یا تشنگی کے باعث زبان منھ سے باہر نکالنا.

پہنچاؤں پھر کے آبلۂ پا کی چھاگلیں
بیٹھے ہیں خارِ خشک زبانیں نکال کے

(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۳۰۳).

یہ نزعِ جاں وہ شے ہے کہ انساں کا ٹو کر لیا
مر مر گئے ہیں شیر زبانیں نکال کے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۳۷).

بارش کہاں ہے آہ جو ہے کھیتوں کی جان
پھرتے ہیں جانور بھی نکالے ہوئے زبان

(۱۹۲۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۲۷).

لہو کی پیاس انہیں ڈھونڈتی ہی رہتی ہے
زبان نکالے ہوئے تیوریاں چڑھائے ہوئے

(۱۹۶۷ ، لہو پکارتا ہے ، ۲۷). ۳. زبان درازی کرنا ، بیہودہ بات زبان سے نکالنا.

ضاحک یہ سن کے بولا تم نے زبان نکالی
یے آج کو کہا ہے کل دو گے مجھ کو گالی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۴۰).

---نِکلانا محاورہ.
کسی سے وہ بات کہلوانا جس کا کہنا وہ مناسب نہ سمجھتا ہو ، منھ کھلوانا ، زبان کھلوانا ، چھپی ہوئی بات ظاہر کرانا.

تمہاری رات کا احوال روشن ہونے کا سبب ہر
خدا کے واسطے جوں شمع مت میری زبان نکلا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۸۰).

---نِکَل آنا / پڑنا محاورہ.
زبان کا پیاس کی شدت سے باہر نکل آنا ، زبان کا منھ سے باہر نکل آنا.

انگارا تھے حباب تو پانی شرر فشاں
منھ سے نکل پڑی تھی ہر اک موج کی زباں

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)). ہر کسی کی زبان نکل آئی ہے ہانپ رہا ہے. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۹۱).

آبِ بقا سے زہر کی لہریں ابل پڑیں
بوسے ملے تو منھ سے زبانیں نکل پڑیں

(۱۹۳۷ ، سرود و خروش ، ۳۲).

---نِکلنا محاورہ.
۱. مُنھ سے بات نکلنا ، بولا جانا ، بول سکنا. اوروں کی تو ان راجاؤں اور نوابوں کے سامنے جانے کی ہِمّت بھی نہ پڑے اور کسی طرح پہنچ جائیں تو زبان نہ نِکلے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۴۳). ۲. گرمی یا پیاس کی شِدّت سے زبان باہر نِکل آنا.

نِکلی زبانِ خُشک پر اک خارِ دشت کی
پہونچا جو آبلوں کی میں چھاگل بھرے ہوئے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۶۶).

---نِکلوانا محاورہ.
رک : زبان نِکلنا ، جس کا یہ متعدی المتعدی ہے. میں بھی تو کُچھ سُنوں اگر کسی نے کُچھ کہا ہو اس کی زبان نِکلوا لوں. (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۴۷).

---نَہیں مانتی فقرہ.
(عو) اَیسے محل پر اس کا اِستعمال ہے جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ تم بہت چٹورے ہو جو بالے ہو کھاتے چلے جاتے ہو (ماخوذ : مہذب اللغات).

---ہاتھ بَھر کی ہونا محاورہ.
زبان دراز ہونا ، بولنے میں بہت تیز ہونا.

نہ لکھی جائے جب بھی شرحِ غم کی
زباں گر ہاتھ بھر کی ہو قلم کی

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۲۸).

ہم سے دیوانوں کو یہ سو سو سُناتی ہے ریاض
کَون بولے ہاتھ بھر کی ہے زبانِ عندلیب

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۱۰۳).

---ہارْنا محاورہ.
۱. وعدہ کرنا ، عہد کرنا ، قول دے کر مجبور ہو جانا ، ہاتھ بندھنا.

اب تو ہم نے زبان ہاری ہے
پُوری کر جائیں گے تمہاری شرط

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۸).

جو قسمت میں لِکھا ہے وہ ہونے گا
نہیں ٹلنے کا بس زباں ہار دی ہے

(۱۸۶۱ ، عنبرِ ہندی ، ۲۸). تُم جانتے ہو کہ میں مہ جبیں سے اپنا دل اور اپنی زبان ہار چکا ہوں اور پھر بھی تم بات بات پر اس کو سینکڑوں صلواتیں سُناتے ہو. (۱۹۳۲ ، انور ، ۱۱۷). ۲. زبان کا عاجز رہ جانا ، اظہار سے معذور ہونا.میں تعریف نکر سکوں تمہاری یہاں میری زبان ہاری. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ۸۰).

---ہَکْلانا ف ل.
زبان کا بولنے میں لُکنت کرنا (نوراللغات ؛ فرہنگِ اثر ؛ علمی اُردو لُغت).

---ہِلانا محاورہ.
۱. کہنا ، بولنا ، بات کرنا ، لب کُشا ہونا.

سو بھید یا کر عنی پیارے پیاج تم ہو تمیج پیو ہو
اے رازِ پنہاں سمجھ اچھوبن کسی ستے نا زبان ہلاؤ

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۵ ب). اس نے ہرگز کُچھ جواب نہ دیا ، زبان نہ ہلائی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۱).

لِلّٰہ میرے ذبح پہ تکبیر تو پڑھ لو
اِتنی بھی زباں تُم سے ہلائی نہیں جاتی

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۹۰). زبان پیچھے ہلائیں پہلے یہ خوب سمجھ رکھیں ، مُجھے ایک کہیں گی تو سو سُنیں گی. (۱۹۰۰ ؟ ، خورشید بہو ، ۲۶). آپ کے حکم کے خِلاف رعایا زبان نہیں ہلا سکتی. (۱۹۶۳ ، ساڑھے تین یار ، ۲۹). ۲. اِشارہ کرنا ، حکم کرنا.

اک دن میں نالۂ دل ہفت آسماں ہلا دے
فرمایشِ فغاں پر گر تُو زباں ہلا دے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۵۸۳).

---ہِلانے میں کام ہونا محاورہ.
ذرا سے اِشارے میں مقصد حاصل ہونا ، بہت معمولی توجہ سے کام نِکل جانا. فقط زبان ہلانے میں کام ہوتا ہے رم خوردہ رام ہوتا ہے. (۱۸۶۸ ، سرور انشائے سرور ، ۸).

---ہِلْنا محاورہ.
۱. زبان پر حرفِ شکایت آنا ، اُف کرنا ، شِکایت ہونا.

قاتلا سر بھی کٹا پر نہ ہِلی اپنی زبان
دہنِ زخم سے فریاد کروں یا نکروں

(۱۸۶۱ ، کلّیاتِ اختر ، ۵۳۸). ۲. اِشارہ ہونا ، حکم ہونا.

تیری زباں ہِلی کہ جہاں ہو گیا نِہال
رہتا ہے تیرے حکم کا امیدوار عیش

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۳۰۹).

---ہونٹوں پَر پھیرْنا محاورہ.
پیاس کی حالت میں جب ہونٹ خُشک ہوجائیں تو زبان کو ہونٹوں پر گردش دینا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---ہی حَلال ہے زُبان ہی مُردار ہے مقولہ.
زبان جو چاہے کہہ دے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے (مہذب اللغات).

---ہی زُبان ہے کہاوت.
خالی خولی باتیں ہیں ، زبانی جمع خرچ ہے. مردوں کی بات کُچھ نہیں ہوتی تیری زبان ہی زبان ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۸۳).

---ہی ہاتھی پَر چڑھاوے زُبان ہی سَر کٹاوے کٹواوے کہاوت.
زبان ہی ترقی و اقبال کا سبب ہے اور زبان ہی ہلاکت و تباہی کا باعث. زبان ہی ہاتھی پر چڑھاوے زبان ہی سر کٹواوے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱۳).

---یارِ مَن تُرکی و مَن تُرکی نَمی دانَم کہاوت.
فارسی کہاوت اُردو میں مُستعمل ، میرے دوست کی زبان تُرکی ہے اور میں ترکی زبان جانتا نہیں ، جب کسی کی بات یا کسی کی زبان سمجھ میں نہیں آتی تو یہ کہتے ہیں (فرہنگِ امثال ؛ مہذب اللغات).

زُبانوں پَر چڑھ جانا / چَڑھنا محاورہ.
۱. ازبر ہونا، چرچا ہونا، عام تذکرہ ہونا، زبان زد ہونا. رنگین استعارات اور مبالغہ کے خیالات گویا مثل تکیۂ کلام کے زبانوں پر چڑھ گئے ہیں. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۹۶). سامانی خاندان... خواہش مند تھا کہ ان کے اسلاف کی داستان نثر سے نظم ہو کر عام زبانوں پر چڑھ جائے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۵). اس کے (نپولین) قصوں اور افسانوں کو لوگوں کی زبانوں پر ... ہم چڑھا ہوا پاتے ہیں. (۱۹۱۸ ، رُوح الاجتماع (ترجمہ) ، ۱۹۷).

ـــــمیں ڈالنا محاورہ.
مشہور کرنا ، موضوعِ گفتگو بنانا.

اگر دعویٰ نہ کرتا عشق کا ، بدنام کیوں ہوتا
زبانوں میں مُجھے عالم کی ڈالا ہے ، زباں تُو نے
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۵۷).

زُبانْچَہ (فت نیز ضم ز ، سک ن ، فت چ) امذ.
زبان کی شاخ یا فرع ؛ کسی مخصوص علاقے یا طبقے کی بولی. فارسی بولنے والے ممالک میں سات اقسام کی فارسی مروج تھی ان کو فارسی کے زبانچے یا ڈایالکٹ (Dialect) کہہ لو. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۶۹). [زبان + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

زُبانَک (فت نیز ضم ز ، فت ن) امث.
(نباتیات) وہ حلقہ نما بروں بالیدگی جو پتے کے زیریں حصّے اور بالائی حصّے کے مقامِ اتّصال پر ہوتی ہے. تمام انواع میں پتے کی بالائی سطح پر اور اُس کے پیندے میں ایک چھوٹی جھلی نما زبانک ہوتی ہے. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، سعیدالدین ، ۲ : ۶۰۸). پوشش اور ورقہ کے مقام اتصال پر ایک حلقہ نما بروں بالیدگی پائی جاتی ہے جس کو زبانک (Liqule) کہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، معین‌الدین ، ۲ : ۶۵۲). [زبان (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

زُبانَہ (فت نیز ضم ز ، فت ن) امذ.
۱. شعلہ ، چراغ وغیرہ کی لَو ، آگ کی لپٹ ، آنچ.

جوں او دشنۂ آبگوں کھینچیا
زبانہ جاتا زباں کوں اسکا لگیا
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۹).

زبانہ وہی آگ کا چار اور
ہوا گرم ویسی ہی ویسا ہی شور
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۹).

ہے شرط کہ اس تیز زبانی کی سزا دوں
دوزخ کے زبانہ سے زبانوں کو جلا دوں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۶۹).

گرمیٔ بزم اِدھر ، گرمیٔ اشعار اُدھر
بن گیا میری زباں پر ہے زبانہ سہرا
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۰۷).

زبانوں سے زبانے اُٹھ رہے ہیں
سُلگ اُٹھے کلام آہستہ بولو
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۲۶). ۲. وہ ڈوری جو ترازو کی ڈنڈی کے اُوپر بیچوں بیچ ہوتی ہے ، کانٹا. جس وقت وہ شخص بولا تھا ، کفہ نیچے کی طرف جُھکا تھا، جیسا وقت تساوی کے جُھکتا ہے اور زبانہ شاہین پر عمود ہوا تھا. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۸۶). وہ ستارہ دمِ شمشیر پر واقع ہے اور دونوں پانوں زبانہ سے آگے ہیں جو کفۂ میزان پر ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات ترجمہ ، ۵۸). [ف].

ـــــزَن (ـــــفت ز) صف.
بھڑکتا ہوا ، شعلہ نکالنے والا ، شعلہ زن.

اور آگ یہ شعر شعلہ فشان و زبانہ زن
تبخالہ ریز کام و دہاں بار بار تھا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۵۶). [زبانہ + ف : زَن ، زَدَن - مارنا].

ـــــکَش (ـــــفت ک) صف.
رک : زبانہ زن.

میں آہِ زبانہ کش جو کھینچوں
باندھے ہے ابھی حصار آتش
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۷۰).

وہ تیغ زبانہ کش وہ تیغ ظفر آیہ
جو موت مجسّم ہے اب مرحب و عنتر کی
(۱۹۱۱ ، صحیفۂ ولا ، ۱۳۱). [زبانہ + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

زَبانی (فت ز) (الف) صف.
۱. مُنھ سے کہی ہوئی یا کہی جانے والی (بات) ، زبان سے بیان کیا ہوا (تحریری کی ضد).

جو لکھا اوس نے ہے وہ سچ قاصد
میں تو قائل نہیں زبانی کا
(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۲۳).

مرتا ہوں اِنتظار میں کوئی بشر تو بھیج
خط بھیج یا نہ بھیج زبانی خبر تو بھیج
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۶). سب فوائد ہم کو بھی صرف زبانی اظہارِ اسلام سے حاصل ہو گئے. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۵). ۲. ظاہری ، اُوپری ، بناوٹی.

جا کا من گیانی سو گیانی
کام نہ آوے گیان زبانی
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۱۲).

زبانی ہے شجاعت ان سبھوں کی
اسیر اس جگ کے ہیں سب شیر قالی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۰). آپ خود کئی مرتبہ کہہ چکی ہیں کہ میں تجھے ہرمزی کی طرح اپنی بیٹی سمجھتی ہوں مگر خطا معاف یہ زبانی ہے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۳۲).

مرے دل کا خُوں کرینگی مرے دل کا خون پانی
یہ نوازشیں بظاہر یہ عنایتیں زبانی
(۱۹۴۷ ، سُہا بھوپالی ، د (ق) ، ۱۰۹). (ب) م ف. ۱. (اَ) زبان سے ، مُنھ سے.

نبیؐ کے زبانی سُنیا بات یوں
بھی پھر سوال کیتا نبیؐ سات یوں

(۱۶۷۰ ، شغلی ، پندنامہ (ق) ، ۳) . فرمائے زبانی حضرت زین العابدین۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۶) بادشاہ نے جب سب کی زبانی ایک ہی بات سُنی اپنے کہنے سے بہت ... نادم ہوا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۳).

زباں اہل زباں میں ہے مرگ خاموشی
یہ بات بزم میں روشن ہوئی زبانی شمع

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۳). اس قسم کی رائیں اکثر ائمۂ اسلام کی زبانی منقول ہیں۔ (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۳۲). **(اا) تقریری طور پر،** تحریری تصویری انشاء میں پہلے تقریری انشاء کا عمل رونما ہوتا ہے یعنی مُسلسل تصویروں اور سوال و جواب کی مدد سے سبق کا پُورا مواد طلبہ سے زبانی اخذ کرایا جاتا ہے۔ (۱۹۶۲ ، تدریس اردو ، ۱۸۰). **۲. حافظے سے ، بغیر پڑھے.**

قِصّہ ہمارے سوز کا ہے یاد شمع کو
تُم کو سُنائے گی وہ زبانی تمام رات

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۶۲). [زبان + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---اِستغاثہ (--- کس ا ، سک س ، کس ت ، فت ث) امذ.
وہ نالش جو تحریر کے بغیر محض زبان سے کی جائے. مثل زبانی استغاثہ کے تین نقول لکھے جاویں۔ (۱۸۸۲ ، ایکٹ ۱۰ ، ۱۰۵). [زبانی + اِستغاثہ (رک)].

---اِمتحان (--- کس ا ، سک م ، کس ت) امذ.
وہ امتحان جس میں سوال بھی زبان سے پوچھے جائیں اور اُن کے جواب بھی زبانی دیے جائیں. آپ زبانی اِمتحان میں کامیاب ہوئے۔ (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۳۳). [زبانی + اِمتحان (رک)].

---باتیں (--- ی مج) امث.
وہ باتیں جو صرف کہی جائیں مگر اُن پر عمل نہ کیا جائے . اپنی زبانی باتوں سے تُم کو رضامند کر دیتے ہیں۔ (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۹۹). الپس کے دربے روکنے کا قصد ظاہر کیا لیکن یہ زبانی باتیں تھیں. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ رومہ (ترجمہ) ، ۵۳۶). [زبانی + باتیں (بات (رک) کی جمع)].

---پڑھنا ف م.
بے دیکھے پڑھنا ، حِفظ پڑھنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---تُکّے (--- ضم ت ، شد ک) امذ.
اوپری باتیں ، زبانی جمع خرچ (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [زبانی + تُکّے (تُکّا (رک) کی جمع)].

---جَمع خَرچ (--- فت ج ، سک م ، فت خ ، سک ر) امذ.
خالی خُولی باتیں ، فقط باتیں ہی باتیں ، خالی خُولی باتیں بنانا . اپنی قوتِ خیالی کو مُبالغے سے بیان کرنا ، اپنے منھ میاں مٹھو بننا، زبانی جمع خرچ. (۱۸۸۸ ، خیالاتِ آزاد، عبدالغفور شہباز، ۱). لیکن غور سے دیکھو تو یہ صرف زبانی جمع خرچ ہے کون ہے جو موت سے نہیں بھاگتا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۲۰۳). یہ مشغلہ غدّار سازی کا صرف زبانی جمع خرچ تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ بات اس سے بھی بہت آگے بڑھ گئی. (۱۹۸۲ ، رُودادِ چمن ، ۵۲). [زبانی + جمع (رک) + خرچ (رک)].

---جَمع خَرچ دِکھانا عاورہ.
خالی خُولی بات ، بے عمل ہونا ، محض باتیں بنانا عملاً کچھ نہ کرنا. زبانی جمع خرچ دِکھانے والے بزازیا لیڈر ہمارے دماغ کی فہرست میں ہیں۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲ : ۳).

---حِساب (--- کس ح) امذ.
وہ حِساب جو لکھے بغیر کیا جائے ، ذہنی حِساب (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [زبانی + حِساب (رک)].

---خَرچ (--- فت خ ، سک ر) امذ.
رک : زبانی جمع خرچ . اب ملکہ کی شانِ شاہی نہ رہی تھی ، دکھاوے کی رسموں پر آگئی، زبانی خرچ بہت باقی ندارد. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۸۰).

کُھلا کب مدّعا اُن کے بیاں سے
زبانی خرچ تھا خالی زباں سے

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۲۵). [زبانی + خرچ (رک)].

---داخِلہ (--- کس خ ، فت ل) امذ.
رک : زبانی جمع خرچ. سب زبانی داخلہ ، خالی خُولی باتیں اور بیوی کو یہ خبر نہیں کہ دلائی انعام میں دے دی گئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۰۲). گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ ... یہ ... بہت بڑے زبان دراز ہیں مگر سب زبانی داخلہ. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۹۳). [زبانی + داخلہ (رک)].

---سِیکھنا ف م.
سُن کر یاد کرنا ، حِفظ کرنا. صحابہ نے قرآن زبانی سیکھا تھا. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۸).

---کَلامی (--- فت ک) صف.
بات چیت کے انداز میں کہا ہوا. کہانیاں کچھ زیادہ رزمیہ یا شجاعانہ نہیں ہیں بلکہ ان میں زبانی کلامی دلائل پر مبنی تنازعہ زیادہ کارفرما ہے۔ (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۱۷). [زبانی + کلام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---کَہنا ف م.
بذریعۂ گفتگو اظہار کرنا ، مُنھ سے بیان کرنا.

ادب سوں نزک جا کے بولیا اسے
زبانی کیا شہ سُنایا اسے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۰).

کر خط نہ پڑھ سکیں تو زبانی ہی نامہ بر
کہدینا مدّعائے مُصیبت قرائے خط

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۳) . ادائیگی بھی معرفتِ اعلیٰ حضرت ہی ہونی چاہیئے جیسا کہ آپ نے مُجھ سے زبانی کہا تھا. (۱۹۳۵ ، مکاتیبِ اقبال ، ۱ : ۳۶۸).

---وِرد کَرنا ف م.
بار بار پڑھنا یا دُہرانا. قرآنی آیات کا زبانی ورد کرتے کرتے زبان سوکھ گئی. (۱۹۸۳ ، پہ باراں دوزخ ، ۸۱).

ـــ وَعْدَہ (ـــ فت و ، سک ع ، فت د) امذ.
وہ وعدہ جو زبان سے کیا جائے (ماخوذ : نوراللغات). [زبانی + وعدہ (رک)].

ـــ ہَیجان (ـــ ی لین) امذ.
(نفسیات) لسانی تہیج ، بولی بولنے کی قدرتی تحریک . زبانی ہیجان بہائم میں بھی بالکلیہ غائب نہیں ہوتا.(۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۵۱). [زبانی + ہیجان (رک)].

ـــ یاد کَرْنا عاورہ.
حفظ کرنا . دیوان میں جو کچھ پسند آتا اس کو زبانی یاد کر لیتا. (۱۹۷۹ ، سرگزشت حیات ، ۱۳۳).

زُبانِیا (ضم ز ، کس ن) امذ.
(نجوم) چاند کی سولھویں منزل جو عقرب کی شاخ ہے اور یہ دو ستارے ہیں. چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ... سماک ، غفر، زُبانیا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۴۴).[ع : زُبانیا ـ بچھو کے ڈنک].

زَبانِیَہ (فت ز ، کس ن ، فت ی) امذ.
دوزخ کے موکل فرشتے جو دوزخیوں کو دوزخ کی طرف دھکیلیں گے. زبانیہ یعنی دوزخ کے پیادے نعرہ مار کر ... لوگوں کی طرف پکڑنے کو دوڑیں گے. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۱۸۰) . اُسوقت ملائکہ سے مُراد زبانیہ فرشتے ہوں گے جو کافروں کو عذاب دیتے ہیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۶۶). [ع].

زَبَد (فت ز ، ب) امذ.
جھاگ ، کف.

اسی قبیل سے قلعی و زبد و موم کے دیکھ
تمام و ثوب و ہمہ عضو و جملگی پیکر

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۰۳). زبد بول ... ہووے تو یرقان اسود پر دلالت کرتا ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۱). [ع : (ز ب د)].

ـــ ُ الْبَحْر (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ح) امذ.
کفِ دریا ، سمندر کا پھین ، سمندر کا جھاگ. زبدُالبحر چند اقسام کا ہوتا ہے فارسی میں اس کو کفِ دریا کہتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۲۹). وہ پتھر جس کو زبدُالبحر یا کفِ دریا کہتے ہیں اس کو انگریزی میں پمیس کہتے ہیں. (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبعیات ، ۱۲۶). [زبد + رک : ال (ا) + بحر (رک)].

ـــ بُورَق (ـــ و مع ، فت ر) امذ.
سمندر کے جھاگ کا سفوف ، ایک قسم کا نمک. رومی کو فارسی میں بورۂ سفید کہتے ہیں اس میں اور زبد بُورق میں یہ فرق ہے کہ زبد بُورق بہت سفید ہوتا ہے اور اس میں زردی کی جھائیں ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۴۳۸). [زبد + بُورق (رک)].

زُبْد (ضم ز ، سک ب) امذ ہمزبدہ.
مسکہ ، بالائی (ملائی) (ماخوذ : پلیٹس ؛ بیان اللسان). [ع : (ز ب د)].

زُبْدَۃ (ضم ز ، سک ب ، فت د) امذ (ج : زبد).
۱. بالائی ، کسی چیز کا بہترین حصہ (اسٹین گاس). ۲ خلاصہ؛ مسکہ ؛ عُمدہ (بیان اللسان). [ع : (ز ب د)].

ـــ ُ الْحُکَما (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، فت ک) امذ.
حکیموں میں سے منتخب ایک لقب ، کلمۂ خطاب جو طبیبوں کو دیا جاتا ہے. خسارے کی سرمایہ کاری کا نُسخہ وہ نُسخہ ہے جو معاشیات کے زُبدۃالحکما جون مینرڈ کینز کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب ، ۳۹۴). [زبدۃ + رک : ال (ا) + حکما (رک)].

ـــ ُ السّالِکِین (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل، شد س ، کس ل ی مع) امذ.
سالکوں میں برگزیدہ ، پیروں ، صُوفیوں اور بُزرگوں کا لقب (ماخوذ : فیروزاللغات). [زبدۃ + رک : ال (ا) + سالکین (رک)].

ـــ ُ الْعُشّاق (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، شد ش) امذ.
عاشقوں میں مُنتخب.

ہم کو یہ رُتبہ ملا غم میں ترے
زبدۃُالعشّاق کہلاتے ہیں ہم

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۱ : ۱۹۲). [زبدۃ + رک: ال (ا) عُشّاق (رک)].

زُبْدَہ (ضم ز ، سک ب ، فت د). (الف) امذ.
دودھ کا جھاگ ، بالائی ، مسکہ ، تازہ مکھن (نوراللغات) . (ب) صف ؛ امذ. برگزیدہ ، چُنا ہوا ، چیدہ ، مُنتخب.

ہر شمۂ مُجھ حال سوں واقف ، کہ دیا ہے
تُجھ زُبدۂ آفاق کوں حق نے ہمہ دانی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۸). زبدہ دانیانِ روزگار ، سرِ دفتر عقلاء عالی مقدار مدرس ہندی کپتان جان ولیم ٹیلر صاحب بہادر.(۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۲).

جہاں سپاہ و جہاندار و مطلعِ انوار
خدا شناس و خدا ترس و زبدۂ ابرار

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۲۱۱). جس کا اہتمام محمڈن کالج کے آنریری سیکرٹری اور سرسید کے جانشین اور اُن کے زبدہ احباب کے ہاتھ میں ہے. (۱۹۰۱ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۱۵). وہ اپنے آپ کو زُبدۂ اُمت سمجھتے تھے اور عام عقیدہ یہ تھا کہ خدا سے راہ و رسم رکھنے کی بدولت وہ مستقبل کے بارے میں بشارتیں دینے کا ملکہ بھی رکھتے ہیں. (۱۹۷۲ ، روحِ اسلام (ترجمہ) ، ۲۳۰). [ع : (ز ب د)].

ـــ ٔ اَرْکان کس اضا(ـــ فت ا ، سک ر) امذ.
کائنات کا بہترین حصہ ؛ رسالت مآب محمد صلی اللہ علیہ وسلم (جامع اللغات). [زُبدۂ + ارکان (رک)].

ـــ ٔ عُلُوم کس اضا(ـــ ضم ع ، و مع) امث.
حاصلِ عُلوم ، عُلُوم کا نچوڑ. شاعری نہ صرف ایک فن لطیف ہے بلکہ

زُبدۂ علوم ... بھی ہے ۔ (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیل ، ۱۳) ۔ [زُبدۂ + عُلوم (رک)].

---کائنات کس اضا(---کس ء) امذ.
رک : زُبدۂ ارکان. انسان اشرف المخلوقات جو ... توسی جُودت زبدۂ کائنات و افضل الحیوانات ہے میرے سامنے میں، صورت ذکورو اناث عض نفرت خیز. (۱۸۹۵ ، جہانگیر، ۳۵). [زُبدۂ+ کائنات (رک)].

---وَلاتُ الْاَنام کس اضا (---فت و ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا) امذ.
انسانی حاکموں کا عِطر ، رسالت مآب محمد صلی اللہ علیہ وسلم (جامع اللغات). [زُبدۂ+ ولات (رک) + رک : ال (ا) + انام (رک)].

زَبَر (فت ز ، ب). (الف) امذ.
اِملا کی وہ علامت جو عربی ، اُردو اور فارسی رسم الخط میں لکھی جانے والی دُوسری زبانوں کے حرف کے اُوپر ترچھے خط کی شکل میں درج کی جاتی ہے اور حرف کی اس حرکت کو ظاہر کرتی ہے جسے عُرفِ عام میں بالائی حرکت کہتے ہیں.

بازی تری جم پیش ہور دشمن سے تیرے زیر اچھو
جو لک ہے قرآن میں رقم پیش ہور زبر ہور زیر کا

(۱۶۷۸ ، کلیاتِ غواصی ، ۱۸۰). اور یے ساکن ، زبر کے بعد کو لمبی لکھتے ہیں. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۲۲). قدیم زمانے میں قرآن مجید پر زبر و زیر مد وغیرہ نہیں ہوتے تھے. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۶۹). اُردو کا کوئی اسم تصیر مصوتے زبر ، زیر ، پیش پر ختم نہیں ہوا سب ساکن الآخر ہیں . (۱۹۷۲ ، اُردو قواعد ، ڈاکٹر شوکت سبزواری ، ۵۹). (ب) صف. ۱. اُوپر ، بالا ، فوق.
اے دنیا کدھیں زبر کدھیں زیر کدھیں تلے کدھیں اپر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۵).

جن نے نظر زیر و زبر صفحے پہ اس مکھ کے کیا
گویا کہ کیتا ختم ہے سو بار وہ قرآن کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۲).

زیر دستوں سے نہ پیش آ تُو زبردستی سے دیکھ
ہو گئے کتنے زبر یاں زیر آنکھوں کے تلے

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۴۸).

عاشق ترا سما پہ ملک ، ارض پر ملیک
عالم میں جو زبر ہے سمجھ اس کو زیر تُو

(۱۸۸۳ ، بہارستانِ عشق (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۱۱۱)).

تُو ہے علوی اور میں سفلی مگر
زورِ بازو میں ہوں میں تُجھ سے زبر

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۵۴). ۲. مُستحکم ، استوار ، مضبوط ، زبردست ، طاقتور.

اور بنایا ہے تمہارے فوق سر
ہفت سقفِ آسمان سخت و زبر

(۱۷۸۰ ، تفسیرِ مرتضوی ، ۹). ۳. بہتر زیادہ بڑا ، بوجھل ، گراں ؛ اَزبر کا مخفف (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات). [ف].

---پودا (---و لین) امذ.
بڑا پودا ، طاقتور پودا ؛ مضبوط درخت. چند خُشک پسند پودے بھی ہوتے ہیں اور مداریئی ملکوں میں متعدد زبر پودوں کی شکل میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۳ : ۵۷۲). [زبر + پودا (رک)].

---تَنگ (---فت ت ، غنہ) امذ.
گھوڑے کی کاٹھی کے اُوپر کسا جانے والا تنگ ، بالاتنگ (علمی اُردو لُغت). [زبر + تنگ (رک)].

---داب امث.
(نباتیات) بر رُوئیدگی، بالائی سطح کے تیز نمو کے باعث زیریں جانب خمیدگی کو زبر داب کہتے ہیں. پُھولوں کا کِھلنا بھی اسی اصول کی مثال ہے . (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۹۰) . [زبر + داب (رک)].

---و زیر ہونا محاورہ.
اُلٹ پُلٹ ہونا ، تہ و بالا ہونا ، زیر و زبر ہونا.

تا شام اس ہلال سے اندھیر ہو گیا
ایوان یزید کا زبر و زیر ہو گیا

(۱۸۷۵ ، دبیر (مہذب اللغات))

---ہونا محاورہ.
۱. غالب ہونا ، فتح پانا ، بھاری ہونا. دُشمن کو زیر کرنے پیش ہونا یا زبر دشمن تل تل کی لیتا ہے خبر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۹).

شاہ و گدا کسی صورتو اصل میں فرق نہیں؟
وہ اوج پر زبر یہ تنزّل میں زیر ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۰). ۲. گُداختہ ہونا ، حسّاس ہونا. دل پہلے ہی زبر ہو رہا تھا. افروز کی تسکین نے برسوں کی دبی ہوئی آگ میں شتابہ لگا دیا. پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگی . (۱۹۲۹ ، طوفانِ اشک ، ۲۲).

زِبْر (کس ز ، سک ب) امث.
لِکھی ہوئی چیز ، کتاب ، نوشتہ (علمی اُردو لُغت ؛ فرہنگِ عامرہ). [ع : (ز ب ر)].

زُبُر (ضم ز ، ب) امذ ؛ ج.
۱. کسی کلمے کے ہر لفظ کے حروفِ ملفوظی میں پہلا حرف جیسے دن کے حروفِ ملفوظی دال اور نون ہیں انمیں سے د اور ن حروف زبر ہیں (اور ال اور ون بیّنات ہیں).

مُجھکو تھی فکرِ سال طبع دل نے کہا کہ اے نعیم
تو زبر اور بیّنات مصرعِ آخریں کے گن

(۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۷۲) «انیس» اور «بے کلیم اللہ» وہ کے اعداد صرف بقاعدۂ زبر لیے ہیں ، حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ ان کے اعداد بھی زبر و بینہ دونوں طرح کے لیے جاتے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی تا ستمبر ، ۳۶). ۲. زبور کی جمع ؛ کتابیں. زبر زبور کی جمع ہے اور زبورکا لفظ قرآن مجید میں تین دفعہ آیا ہے ... زبر کے معنی ہیں کَتَبَ - اس نے لکھا. زبور - کوئی تحریر یا کتاب جس میں عقل و حکمت کی باتیں ہوں . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۲ : ۵۹۳). [ع : ز ب ر].

---زبرا (بکس مع ز ، سک ب) امذ.
گورخر ، زیبرا. دریائی گھوڑا و زرافہ و زبرا جنھیں کبھی آگے نہ دیکھا تھا دیکھنا ہوا ... پہنچا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ معقول ، ۴۳). زبرا یا گورخر یہ اصل میں گھوڑے کی جنگلی قسم ہے جس کے بدن پر دھاریاں بنی ہوتی ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۴). [انگ : Zebra].

زَبَرْجَد (فت ز ، ب ، سک ر ، فت ج) امذ
زردی مائل سبز رنگ کا ایک قیمتی پتھر یا معدنی جوہر جو زمرد سے مشابہ مگر اس سے کمتر شمار ہوتا ہے ، پنّا ، ساخت کے اعتبار سے میگنیشیم اور لوہے کا سلیکیٹ (انگ : Topaz).

صُراحی پری جو زبرجد کی ہے
سو سلطان فیروز کے جد کی ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۵).

ترے یاقوت لب کے میں تصوّر میں جو روتا ہوں
پھپولا اشک کا تن پر جو پڑ جائے زبرجد ہے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۵۴).

فیروزے کی چٹان پر الماس گر گئے
موتی بکھر گئے ہیں زبرجد کی کان پر

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۷۰). آپ کو جنّت میں ایک نہر عطا کی گئی ہے جس کا نام کوثر ہے ، آپ نے فرمایا «ہاں ، اور اس کی زمین یاقوت و مرجان اور زبرجد اور موتیوں کی ہے». (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۶۹۴). زبرجد اور یاقوت کے ستون ان محلوں میں کھڑے تھے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۶۹۳). [ع].

---پَنْدی کس صف (--- کس ہ ، سک ن) امذ.
پکھراج (علمی اُردو لغت). [زبرجد + پندی (رک)].

زَبَرْجَدی (فت ز ، ب ، سک ر ، فت ج) صف.
آسمانی ، زبرجد کے رنگ جیسا. وہ جہاز سلیمانی وہ سرخ سبز ، زبرجدی آسمانی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۵۲). چمکتے ہوئے زبرجدی رنگ کی جاپانی ریشمین چوڑیاں. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۱۵). [زبرجد + ی ، لاحقۂ صفت].

زَبَرْدَسْت (فت ز ، ب ، سک ر ، فت د ، سک س) صف.
۱. (i) غلبہ و قوت رکھنے والا ، تسلط جمانے والا ، زورآور.

تو اسمان سارے کی پست ہے ترے
زبردست سب زیر دست ہے ترے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۱).

نہ دُنیا کی زن ہو تو ہے مردِ عشق
زبردست ہے زیر دستی نہ چاہ

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۵۲). کسو زبردست نے ایک زبردست کو تھپڑ مارا. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۵۸). زبردست کے مقابلہ میں کمزور کے سر اٹھانے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے. (۱۹۵۴ ، اکبرنامہ ، ۹۳). (ii) مضبوط ، قوی ، طاقت ور.

آج مولد ہے جنابِ حیدرِ کرّار کا
ہو گیا بازو زبردست احمدِ مختار کا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۳). امیر نے فرمایا کہ چنداں زبردست نہیں ہے فقط دیکھنے ہی میں لحیم و شحیم ہے. (۱۹۰۰ ، طلسمِ خیالِ سکندری ، ۲ : ۲۱۰). یہ دور چھوٹی چھوٹی بادشاہتوں اور آئے دن کے خلفشار میں زبردستوں اور زیردستوں کے درمیان آویزش کا دور ہے. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۱۳۹). (iii) عظیم ، بڑے رتبے والا. یہ زبردست شاعر کہن سال مشتاق ... جس دن وہاں پہنچا تو مشاعرہ میں شاید دو تین دن باقی تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۴۰۴). ان دو زبردست شخصیتوں کے وسط میں سیٹھ چھوٹانی صاحب کا بٹھایا جانا ان لوگوں کو گوارا نہ تھا. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۱۴). ۲. شدید ، سخت. عشق بادشاہ بہوت مست ، بہوت زبردست. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۲). ڈرامہ نگاروں کی کسی بنی ہوئی یادگار نے انکی ایسی زبردست ہجو کہی ہے. (۱۹۲۳ ، ناٹک ساگر ، ۱۵۵). پرسوں زبردست آندھی کے بعد زور دار بارش ہوئی. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ / ۱۸۰ : ۶). ۳. شاندار پُروقار ، موقر. سر انٹونی میکڈانل لفٹننٹ گورنری پر آئے تو پھر ایک زبردست میموریل پیش ہوا. (۱۹۳۴ ، حیاتِ محسن ، ۱۵۳). ۴. جابر ظالم. وہ ایسا عادل ہے کہ زبردست اس کی حمایت میں زبردستوں سے نہیں ڈرتے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۸۲). [ف].

---پَڑْنا محاورہ.
بھاری پڑنا ، غالب رہنا ، زور دار ہونا اکبر الگ کھڑا تھا ... بھگوان داس پہلو میں تھا اُس سے کہا ... چلو ہم تم مل کر جا پڑیں کہ پنجہ سے مشت کا صدمہ زبردست پڑتا ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۹).

---سَب کا جَنْوائی کہاوت.
زبردست کا حکم سب مانتے ہیں ، زبردست کو ہر طرح کا غلبہ ہوتا ہے ، زبردست جو چاہے سو کرے (فیروز اللغات ؛ جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---سُورْما (--- و مع ، سک ر) صف ، امذ.
بہت بہادر ، بہت طاقت ور. آخر مجبور ہو کر سموئیل نے ساؤل کو بادشاہ مقرر کر دیا جو قبیلۂ بنی یامین کے ایک «زبردست سُورما» کا بیٹا تھا. (۱۹۸۲ ، نویدِ فکر ، ۲۳). [زبردست + سُورما (رک)].

---سے زَبَرْدَسْت صف.
طاقت ور سے طاقت ور ، بہت زیادہ شان و شوکت والا ، سورما ، بہادر. زبردست سے زبردست تاج داروں کے سر جُھکتے ہوں گے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۱۴).

---کا بِیگھہ سو بِسْوے کا کہاوت.
زبردست آدمی کا حصّہ بھی بڑا ہوتا ہے (ماخوذ : علمی اُردو لغت ؛ مہذب اللغات ؛ محاوراتِ ہندوستان).

---کا ٹھینگا سَر پَر کہاوت.
طاقت ور اور صاحبِ اقتدار آدمی کے سامنے زور نہیں چلتا ، قوت والے کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا پڑتا ہے ، اس کی ماننی پڑتی ہے. ہر چند کلیم نے مرزا ظاہردار بیگ کے ساتھ اپنے حقوقِ معرفت ثابت کیے مگر زبردست کا ٹھینگا سر پر ، اُس نے ایک نہ مانی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۶۶).

روز وہ چڑھ کے برس جاتے ہیں میرے گھر پر
ہے مثل سچ کہ زبردست کا ٹھینگا سر پر

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۷). سب سے بالا چیز زبردست کا ٹھینگا سر پر تھا اور پھر اُس کو دُور تک کے خطرے دکھائی پڑ رہے تھے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۹۸).

ـــــ کا ٹھینگا سَر پَر رَہْنا محاورہ.
رک : زبردست کا ٹھینگا سَر پر. تجارت کے واسطے موزوں ہونا ایک ایسی بد قسمتی یا جُرم ہے جس کی سزا یہی ہے کہ زبردست کا ٹھینگا ہمیشہ سر پر رہے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۳ : ۳).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
نامنصفانہ اہمیت دینا ، ہمت بڑھانا ، طاقتور ٹھہرانا. ایک گروہ کو ایک گروہ پر زبردست نہ کرے اور ہر طایفہ کو موافق اوس کے مرتبے کے درجے دے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۶).

ـــــ کی جورُو سَب کی دادی ، غَریب کی جورُو سَب کی بھابی کہاوت.
زبردست کی سب عزت کرتے ہیں غریب کی کوئی نہیں کرتا (ماخوذ : علمی اُردو لُغت ؛ مہذب اللغات).

ـــــ کی لاٹھی سَر پَر کہاوت.
زبردست کا سب کہا مانتے ہیں (علمی اُردو لُغت).

ـــــ کے بِیْسیوں بِسْوے / بِسْوے بِیس کہاوت.
صاحبِ قوت و اثر ہمیشہ غالب رہتا ہے. مگر تندرست ہونا تھا کہ نئی دلہن مع اپنے تمام حقوق کے گھر میں اُتریں زبردست کے بسوے بیس. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۰۶).

ـــــ مارے اَور رونے نَہ دے کہاوت.
ایسے موقع پر مستعمل جب کوئی شخص ظُلم یا زیادتی کرے اور حرفِ شکایت بھی ادا نہ کرنے دے. لو بیوی یہ زبردستی کی بات ہی اور ہے وہ کیا مثل ہے زبردست مارے اور رونے نہ دے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۳۱). جبریہ تیکی ان بچوں کو بھلا کیسے بھا سکتی ہے ، مگر زبردست مارے اور رونے نہ دے. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خُطبات ، ۱۳۳). دم مارنے کی گُنجائش نہ تھی ، زبردست مارے اور رونے نہ دے. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۵۴)

ـــــ ہونا محاورہ.
بہت طاقت ور ہونا ، حاوی ہونا.

دل جام حقیقت ستی جو مست ہوا
ہر مستِ مجازی سوں زبردست ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۶).

زَبَردَسْتی (فت ز ، ب ، سک ر ، فت د ، سک س). (الف) امث.
۱. (أ) کسی بات یا کام پر مجبور کرنا ، خلافِ مرضی کوئی کام لینا ، جبر و قہر. اگر آپ زبردستی کرتے ہیں دریا میں ڈوب مرتی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵۶). ماں کی زبردستیوں سے راجہ شادی پر راضی ہوئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۵).

اس طرح نہ ہاتھ آئے کی لیلائے نجات
اے جرأتِ رندانہ زبردستی کر

(۱۹۶۸ ، غزل و غزال ، ۳۷). (اا) ظُلم ، زیادتی.

سدا انسان کو قدرت دیا او ۔۔۔ زبردستی نہیں کس پر کیا او

(۱۸۳۹ ، رسائلِ حیات ، ۸۵). تاجدار نے جو یہ معرکہ دور سے دیکھا پکار کر آواز دی ، او بادشاہ یہ کیا زبردستی ہے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۶۰). بیگار یا زبردستی کی غُلامی کا کوئی سوال ہی نہ تھا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۶۸). ۲. غلبہ ، استیلا ؛ زور و قوت ، طاقت ، زور آوری.

نہ کر زیر دستاں کا دل پر غُبار ۔۔۔ تُو ڈر از زبردستیٔ روزگار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۹۳). وہ لڑکا پیدا ہو گا ... گردن کشان دہر کو زبردستی سے زیر کرے گا. (۱۸۴۶ ، سرورِ سلطانی ، ۴۵).
(ب) م ف. جبر سے ، بالجبر ، مجبور کر کے ، جبر کے زیر اثر.

زبردستی لیا بوسہ جو اس کا وصل کی شب میں
بہت جھگڑا بہت بگڑا ، بہت جھٹکا بہت پٹکا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۴). آٹھویں ، دسویں ، پندرھویں ، بیسویں ، نانی سے زبردستی ملنے گئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۹۶). پاکستانی یا کم از کم ہندوستانی باشندہ نظر نہ آتا تھا کہ اسے پکڑ کر زبردستی دوست بنالوں. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، اُلٹی قبر ، ۸۸). [زبردست (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

ـــــ بَھگا لے جانا محاورہ.
کسی کی مرضی کے بغیر اُس کو بھگا کر لے جانا ، بِلا رضا مندی لے اُڑنا ، جبراً پھسلا کر یا بہکا کر یا دھمکی دے کر کسی عورت وغیرہ کو گھر سے نِکال لے جانا ، دباؤ ڈال کر بھگا لے جانا ، اغوا کرنا ، مرضی کے خِلاف لے بھاگنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)

ـــــ پَکَڑ بُلانا محاورہ.
حکومت کے زور سے گرفتار کرا کے بُلانا ، بِلا مرضی دباؤ کے باعث بُلوا لینا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــــ پَنا (ـــــ فت پ) امذ.
زبردست ہونے کی حالت یا کیفیت ، ظُلم. اری آہم دیکھو ، ہم بھی ان کا زبردستی پنا دکھائے دیتے ہیں دیکھو ساری پیکڑی نِکلی جاتی ہے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۲۳). [زبردستی + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ چَلْنا محاورہ.
زور چلنا ، بس یا قابو ہونا.

اس کے آگے ان نئے سانگوں کی کُچھ ہستی نہ تھی
اس پہ چلتی کچھ زمانہ کی زبردستی نہ تھی

(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۱۸۹).

ـــــ چھین لے جانا محاورہ.
اغوا کر لینا ، اُٹھا کر لے جانا. جان دینے والے شہدے ... یہاں تک تیار ہیں کہ جو اماوس کے دن تم اس عورت کے گھر پر نہ ملیں تو تمہاری آبرو لے لیں اور زبردستی چھین لے جائیں. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۶۰).

---چھین لینا محاورہ ؛ ف م.
جھپٹا مارنا ، اینٹھ لینا ، ظُلم سے لے لینا (فرہنگِ آصفیہ).

---قَبُول کَرانا محاورہ.
جبر کرنا ، زیادتی کرنا ، دھینگا دھینگی کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

---کا سَودا ہونا محاورہ.
جبر سے کوئی کام کرنا ، مجبوری ، بد دلی ، بیکاری کا مشغلہ ، خوامخواہ کا بیکار کا مشغلہ. وہ اشعار کیا ہیں زبردستی کا سودا ہے بیلے کا تو سُنیے گا. (۱۹۱۶ ، خطوطِ اکبر ، ۳۸).

---کَرنا ف م.
ظُلم یا زیادتی کرنا ، جبر کرنا. ہم نہیں بیچتے ، آپ کا اجارہ ہے کچھ ، آپ ہیں کون زبردستی کرنے والے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (سہذب اللغات)). یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تیرے جیتے جی ہم پر کوئی زبردستی کر سکے. (۱۹۴۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۸۳).

زِبْرِقان (کس نیز فت ز ، سک ب ، کس ر) امذ.
چودھویں رات کا چاند ، ماہِ کامل ؛ وہ شخص جس کی ڈاڑھی چھوٹی ہو ؛ سفید کاغذ (جامع اللغات ؛ فرہنگِ عامرہ). [ع].

زُبْرَہ (ضم ز ، سک ب ، فت ر) امذ.
۱. وہ دو روشن ستارے جو برج اسد کے دوش پر واقع ہیں. چار ستارے واقع گردن کو جبہہ اور ستارگانِ بطن اور تہی گاہ کو زُبرہ ... کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷). ۲. قدیم علم نجوم کے نزدیک چاند کی گیارھویں منزل. کنیز نے کہا چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ... طرف ، جبہہ ، زبرہ ... رشاء ان کی تعداد ابجد ہوز کے حروف کی تعداد ہے. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۴۴).
۳. لوہے کا بڑا ٹکڑا ، لوہے کا پتر (فرہنگِ عامرہ ؛ لُغاتِ ہیرا).
۴. کاندھا اور پیٹھ ؛ شیر کی ایال (المنجد). [ع : (ز ب ر)].

زِبَس (کس مع ز ، فت ب) م ف.
ازبس (رک) کی تخفیف ، بہت ، بے حد.

ہوا جو گوہرِ دل غرقِ بحرِ حُسن ، ہے نایاب
زِبس دربائے حُسنِ دلبراں بے انتہا دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴).

ہاتھوں سے زِبس مردمِ بدبیں کے ہوا داغ
جُوں پُتلی میں چھپتا ہوں اب اپنی ہی نظر سے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۶).

ناتوانی نے بنایا ہے زِبس زار و نحیف
میرے دب جانے کو ہے سایۂ دیوار بہت

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۶). [ازبس (رک) کی تخفیف].

زِبسکہ (کس ز ، فت ب ، سک س ، کس مع ک) صف ؛ م ف.
رک : ازبسکہ.

زِبسکہ پونچھا ہے رُخ سے بجائے اشک غُبار
غُبار سے میرا دامن ہے دامنِ کہسار

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۳۶). [ازبسکہ (رک) کی تخفیف].

زَبْعِیَّہ (فت ز ، ب ، ع ، شد ی بفت) امذ.
ایک قِسم کا پُھول ، ایک کانٹے دار پودا. زبعیّہ یعنی ستیاناسی کا پُھول جسے شقائق النعمان بھی کہتے ہیں خاندانِ شقشقیہ (پے پن کولیشیا) کی بہترین نظیر ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۶۲). [ع].

زِبْل (کس ز ، سک ب) امذ.
لید ، گوبر ، گوہ. اور جو زِبل اس کا صاحب قولنج کو دیویں تو شفا پاوے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۰). [ع : (ز ب ل)].

زَبُن (فت ز ، ضم ب) صف.
رک : زبون.

قبولے نہیں ان تھے کوئی یو سُخن
اول کے وہی عقل کہتے زبن

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۲۷). [زبون (رک) کی تخفیف].

زُبْنِیا (فت نیز ضم ز ، فت ب ، سک ن) امث.
زبان. پہلے چرچل اور اُن کے ہم خیالوں کی زبنیا روکو ، پھر احتمالات کا گلا استدلال کی رسّی سے گھونٹو. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۶). کیسی کیسی سلاحیاں دی تھیں دیکھی تھی اس دن اس کی زبنیا کی بہار. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۰۴).
[زبان (رک) کی تصغیر].

زَبُور (فت ز ، و مع) امث.
وہ صحیفہ جو حضرتِ داوٗد پر نازل ہوا تھا ، حضرت داوٗدؑ کے نغمات.

توریت کی قسم ، قسم انجیل کی تُجھے
تُجھ کو قسم زبور کی فرقان کی قسم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۵). اٹھارھویں رمضان کو زبور حضرت داوٗد علیہ السلام پر اور تیرھویں رمضان کو انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور چوبیسویں رمضان کی شب کو فرقانِ مجید حضرت محمد مصطفٰے صلعم پر نازل ہوا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۱۳). زبور حضرت داوٗد علیہ السلام پر نازل ہوئی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳). حضرت داوٗد کی کتاب کو زبور کہا گیا ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۹۴).
[ع : (ز ب ر)].

زَبُون (فت ز ، و مع) امذ.
سر پر باندھنے کا رومال جسے عرب اور عراق کے لوگ باندھتے ہیں. سر پر ایک رومال جسے زبون کہتے ہیں اور اس کے اوپر اونٹ کے بال بطور رسّی کے لپٹے ہوئے جس کو اکال (عقال) کہتے ہیں. (۱۹۱۲ ، سفرنامہ بغداد ، ۱۳۰). [ع].

زَبُون (فت ز ، و مع) صف.
۱. (أ) معیار یا معمول سے گرا ہوا ، بیکار ، ناکارہ.

سو عمر دیا ترے عمل کوں | کمخاب دیا زبوں کمل کوں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۷).

شریکِ بُلبُل و قمری ہے وہ زبون فِطرت
جو بیقرار ہے سیرِ گلستان کے لیے

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱۲۱).

ہاں سچ نہیں حکایتِ حالِ زبوں دروغ
ہاں شکوہ و شکایتِ صبر و سکوں دروغ
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۸۷).

اگرچہ حالت زبوں ہے اپنی مگر خوشی اس کی ہے کہ ہم کو
نہ اس تباہی کا کوئی غم ہے نہ اس تنزّل کا کچھ قلق ہے
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۶۳). (ii) نامناسب ، بد ، خراب.

جو مارے تو راضی ہوں بخشوں میں خُوں
وپا بات ایسی نہ کرنا زبوں
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۲). خاک اوس ملعون کے منہ میں کہ حرف ہائے زبوں امام غریب اور اوس کے جد ، آبا کی شان میں کہتا تھا. (۳۲-۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۸). جہالت کس حد تک مُضر و زبوں ہے اور کہاں تک نہیں. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۲۲). کوئی شک نہیں کہ یہ دُنیا بڑی زبوں شے ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۵).

جیسے کہتے ہیں عُرفِ عام میں تخلیقِ انسانی
یہ کس آغاز کی سعیٔ زبوں انجام ہے ساقی
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۳۳). ۲. **نحس ، منحوس ؛ ذلیل ، خوار ، رُسوا ؛ خستہ.**

فلک اس تماشے سوں گُم ہو رہا
زبوں دیکھ طالع کو شہ کے کہا
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۳).

ایسا ہے تکیہ بختِ زبوں پر کہ شام کو
مُژدہ وصال کا مُجھے دشمن سُنا گئے
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۳۶). نذیر احمد اردو کے پہلے ناول نگار نہ ہوتے تو آج ہمارے مُعاشرے اور ہمارے ناول کی حالت اس قدر زبوں نہ ہوتی. (۱۹۶۲ ، انداز نظر ، ۲۶). ۳. **عاجز ، ناتواں ، خوار ، بیچارہ ، زیردست ، گرفتار (عموماً صید کی صفت کے طور پر).**

زبوں کوں تو یوں مارنا مردی نیں
زبوناں کوں نیں مارتے ہیں کہیں
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۰۷).

زبوں فوج ہر ہل میں لا کہاں کی بہار
زمیں سوں نکل آئیں چیٹیاں کی سار
(۱۷۰۸ ، داستانِ فتح جنگ (ق) ، ۱۵۰). شکارِ زبوں کی طرح مار لیا گرفتار کیا. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی ، ۹۱). یا امیر خوب عیار کے بھروسے پر آپ لڑتے ہیں اور ہر ایک کو ذلیل و زبوں گرفتار کرا کے کرتے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۷۹). اس ... ڈھلّو بے حیا نے خصم کو زبوں رکھا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۲۰).

کیا کیا نہ دل کی حسرتوں کا روز خوں ہوا
کیا کیا نہ کوئی عشق میں خوار و زبوں ہوا
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۳۰).

عبث ہے تجھے خاک زبوں سے
زمیں کے چار سُو گھیرا ہے تیرا
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۷). ۴. وہ عورت جو ضعیف اور بدقطع ہو ؛ مادہ کبوتر جو بدرنگ اور لاغر ہو (نور اللغات ؛ مہذب اللغات). ۵. کمزور ، لاغر (قدیم اردو کی لغت). ۶. (کاشتکاری) وہ زمین جو بہت کم فصل دے ، پیداوار کے لحاظ سے کمتر یا گھٹیا زمین. زمینوں کی پیداوار کے لحاظ سے تین قسمیں ہوتی ہیں - گزیدہ ، میانہ ، زبوں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۵۹). [ف].

---اَنْجام (---فت ا ، سک ن) صف.
جس کا نتیجہ بُرا ہو ، جس کا اختتام بُرا ہو.

جیسے کہتے ہیں عُرفِ عام میں تخلیقِ انسانی
یہ کس آغاز کی سعیٔ زبوں انجام ہے ساقی
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۳۳). [زبوں + انجام (رک)].

---اَنْدیشی (---فت ا ، سک ن ، ی مع) امث.
گھٹیا سوچ ، پست خیالی. ہم دونوں مل کر ... بودھیوں ، سکھوں اور جینیوں کی زبوں اندیشیوں پر ماتم کرتے ہیں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۶۸). [زبوں + ف : اندیش ، اندیشیدن - سوچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَخْت (---فت ب ، سک خ) صف.
بدنصیب ، بدقسمت ، منحوس. بدقسمت ، زبوں بخت. (۱۹۷۰ ، اردو مترادفات ، ۱۶۷). [زبوں + بخت (رک)].

---بَخْتی (---فت ب ، سک خ) امث.
بے نصیبی ، بد قسمتی. انسانی قلب کے لیے اس سے بڑھ کر زبوں بختی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس کا خلوص پروردۂ اغراض و مقاصد ہو جائے. (۱۹۱۷ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۸۱).

لیکن نگہِ نکتہ بیں دیکھے زبوں بختی مری
رفتم کہ خار از پا کشم ، محمل نہاں شد از نظر
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۷۳). [زبوں + بخت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---حال صف.
جس کی حالت تباہ ہو ، خستہ حال ، مفلس.

کب وہاں مجھ سے زبوں حال کا ارماں نکلا
داورِ حشر بھی اچھوں ہی کا خواہاں نکلا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۱). مارکس کے خیال میں انسانی تاریخ داستان ہے اس جد و جہد کی جو زبوں حال ... مستقبل کے لئے کرتے رہے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۵). [زبوں + حال (رک)].

---حالَت (---فت ل) امث.
رک : زبوں حالی. یہی حال راجپوتوں کا تھا "کہ باوجود اس زبوں حالت کے رانا کے ساتھ ہمدردی کرتے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۸۵). اکثر شرفا جو اگرچہ قحط و افلاس کے ہاتھوں عاجز ہو گئے ہیں باوجود اس زبوں حالت کے یہ گوارا نہیں کرتے کہ خیرات قبول کریں. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۵). [زبوں + حالت (رک)].

---حالی امث.
خستہ حالی ، معاشی طور پر گری ہوئی حالت ، مُفلسی. اپنی بے مائگی اور زبوں حالی کے اسباب تلاش کرتے ہیں تو ہماری نظر دور نہیں جانے پاتی. (۱۹۱۳ ، فلسفیانہ مضامین ، ۲). انہوں نے پاکستان آرٹس کونسل کراچی کی زبوں حالی اور موجودہ گروہنگ و اجارہ داری پر تنقید کرتے ہوئے کہا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، اپریل ، ۱۳). [زبوں + حال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خِصال (--- کس خ) صف.
بد اطوار ، جس کی عادتیں خراب ہوں ، بُری عادتوں والا.

جب تند و تیز ہو کے بڑھا وہ بد جدال
آواز دی اجل نے سرک او زبوں خِصال

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۳). [زبوں + خِصال (رک)].

---سِیَر (--- کس س ، فت ی) صف.
بد خصلت ، جس کی سیرت خراب ہو ، بد کردار.

بڑھ کر پکارا صف سے یہ شمرِ زبوں سیَر
اس گفتگو سے فائدہ اے مردِ نامور

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۱۱). [زبوں + سِیَر (سیرت (رک) کی جمع)].

---شِعار (--- کس ش) صف.
بُرے طور طریقوں والا.

لے اب ہمارے وار کو روک او زبوں شعار
گرتی ہے دیکھ سر پہ یہ شمشیرِ آب دار

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۶۶). [زبوں + شِعار (رک)].

---شَمائِل (--- فت ش ، کس ء) صف.
بُری خصلتوں والا ، بُری عادتوں والا. جیسے ہی ایک رگڑا دیا جن موی ہیکل زبوں شمائل موجود ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۳ : ۶۳). [زبوں + شمائل (رک)].

---عَمَل (--- فت ع ، م) صف.
بد کار ، بد کردار (مہذب اللغات). [زبوں + عمل (رک)].

---کار صف.
جس کے عمل ، حالت یا صُورتِ حال وغیرہ میں خرابی یا نامناسبت پائی جائے.

واللہ کہ یہ ڈینگ ہے اے یارِ زبوں کار
اور سچ بھی ہو بالفرض تو اے خفتہ و نادار

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۲۶). [زبوں + کار (رک)].

---کاری امث.
بد کرداری ، بد خصلتی.

سرمایۂ اخلاق زبوں کاری ہے
اک کھیل زمانے کا دل آزاری ہے

(۱۹۳۱ ، انوار ، ۱۵۲). فی الوقت اس طبقے کے بعض افراد زبوں حالی سے زیادہ جس قسم کی زبوں کاریوں میں مُبتلا ہیں ان کو دیکھتے ہوئے علم کا مُستقبل ... ملک میں اور بھی تاریک دکھائی دیتا ہے. (۱۹۶۷ ، نکتۂ راز ، ۸۵). [زبوں + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کام صف.
نا مُراد ، نا کام.

بیکار ہے اب شکوۂ تقدیرِ زبوں کام
بے فائدہ ہے اب گلۂ گردشِ ایّام

(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۲۶). [زبوں + ف : کام = مُراد ، مقصد].

---کَرْنا ف م.
عاجز یا مغلوب کرنا.
نفس کے تئیں زبوں کرے بعنی دل کے تئیں دے پئیل کے چوکیل (۱۶۱۷ ، ہجری ، ک ، ۱۶۲).

ہم نے کُچھ ایسا آج کیا ہے اُنھیں زبوں
ہوں گے پڑے چُھپائے ہوئے بستروں میں منہ

(۱۹۸۴ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۳۵۹).

---کَلام (--- فت ک) صف.
خراب باتیں کرنے والا (مہذب اللغات). [زبوں + کلام (رک)].

---لَگْنا محاورہ (قدیم).
بُرا لگنا.

تیرے جو سیس کو گر ہونگی بڑی ٹوپی
توں خوب جان کہ وہ بھی تُجھے زبوں لگے

(۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی (دکنی اردو کی لغت)).

---ہو جانا محاورہ.
مغلوب ہو جانا ، زچ ہو جانا ، عاجز ہو جانا. غرض کفر باطل زبوں ہو گیا. (۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۴۷).

زَبُونی (فت ز ، و مع) امث.
۱. عاجز ، خوار ، زبردست ، ذلیل.

جو سلطاں ہی اتنے پر مایہ سوں
زبونی کیا ہے فرومایہ سوں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۴۴۴). اس میں زبونی ہونے تو نقصان ہونے اور دوسریں سب تانو دھرنے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۶).

ہنگامۂ زبونیٔ ہمت ہے انفعال
حاصل نہ کیجے دہر سے عبرت ہی کیوں نہ ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۴). اقبال ہم میں اس وقت آئے جب ہم اپنی زبونی کی آخری حد تک پہنچ چکے ہیں. (۱۹۳۸ ، اقبال شخصیت و شاعری ، ۳). **۲. خرابی ، بدی ، زشتی ، بُرائی.**

میری خُوبی نیں سب زبونی کی
دشمنی دوستی نیں دوئی کی

(۱۷۶۶ ، خواب و خیال ، ۵۱). اس سے زیادہ باہمی بغض اور دوئی اور ذِلت و زبونی کیا ہو گی کہ ایک ملک کے لوگ آپس میں ... لڑیں. (۱۸۷۴ ، حملاتِ حیدری ، ۲۱). جہاں تک اخلاقی حالت کا تعلق ہے وہ تو اپنی زبونی میں ناقابلِ بیان تھی. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۲۹). **۳. پستی ، گری ہوئی حالت.**

اے جب تک ہے تیراندازی کا شوق
زبونی پر مری خاطر نشاں ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۳). **۴. مشکل ، مصیبت.** بادشاہ کا حکم بھی آیا تھا کہ ذیلہ وری اور دور بینی سے مہم کی زبونی کو آسان نہ شُمار کرنا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۲۹). [زبوں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَش (--- فت ک) صف.
شرمندگی یا ذِلت اُٹھانے والا.

نہیں ہے ذاتِ زبونی کشِ نبوتِ صفات
عرش کے رنگ سے خالی ہے جوہرِ اکمل
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۲). [زبونی + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

زُبُونِیَّت (فت ز ، و مع ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
رک : زبونی. انسان کا دل ایسا بے درد ہے کہ وہ اکثر ایسے منظروں کی زبونیت بُھول کر اُن کی اظہارِ جوانمردی اور استقلال پر خیال کرنے سے ایک عجیب مسرت حاصل کرتا ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۹۰). [زبون + یت ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

زَبِیب (فت ز ، ی مع) امذ.
کِشمش ، خُشک انگور. زبیب سب قسم کے کھانے سے بہتر ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۶۱). [ع].

زَبِیبَہ (فت ز ، ی مع ، فت ب) امذ.
سانپ کے مُنھ کا زہر ؛ دو سیاہ نُقطے جو سانپ کی دونوں آنکھوں پر ہوتے ہیں. اس سانپ کو دو طرف زبیبہ ہو کے وہ سانپ طوق ہو کے اس کے گلے میں پڑے گا اور وہ سانپ اس شخص کے منھ کے دونوں طرف ڈسے گا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۰۳). [ع].

زَبِیق (فت ز ، ی مع) امث.
سیماب.
میں تاؤں تیرا لینے میں یوں جوش آیا دل کے تیں
جیوں جھانک دیکھے پر وو دھن اُبلے کُوے میں تے زبیق
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۳). سیماب ... گوشِ اسپ میں ڈال کر بند کر دیویں کہ زبیق نکل نہ جائے. (۱۸۷۴ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۹۳). [ع].

زِپ (کس ز) امث.
زنجیر جو عام طور پر پتلون ، زنانہ قمیض ، دستی بیگوں وغیرہ میں لگائی جاتی ہے. لڑکا دراز قامت تھا اور سیاہ کوڈرائے کی پتلون اور زپ والی چمڑے کی جیکٹ پہنے تھا. (۱۹۶۰ ، جاڑے کی چاندنی ، ۲۶) اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک چُٹکی میں قمیض کو اور دوسری میں زپ کی ننھی سی دستی کو پکڑ کر آنکھیں میچ لیں. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر / دسمبر ، ۳۶۱). [انگ : (Zipper ـ دوہرے دندانوں والی) کی تخفیف].

زِپاٹا (فت ز) امذ.
۱. بہت تیزی اور شتابی سے کوئی کام کرنا ، چھلانگ ، زقند وغیرہ. چار چھ زپاٹوں ہی میں پنکو ہو گیا. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۱۱۱). ۲. پروں کی آواز. ایک شاہین بڑی زبردست ، جب شکار دیکھی تو گگن میں سیانے سوں اوترتی ہور اُڑتے وقت زپاٹے سوں اُڑتی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۲۱). [رک : جھپاٹا].

زَپَٹ (فت ز ، پ) صف.
کھوسٹ ؛ بہت کمزور ، ضعیف.
رہتی ہے اوس حصار کی دکھن
زپٹ اک بڑھیا مُنحنی مالن
(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۵۲). اس کانے زپٹ بُوڑھے سے تجھ سے بھلا کیا بنتی ہو گی. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۵۰۲). [جھپٹ (رک) کا ایک اِملا].

زَپَّٹا (فت ز ، پ ، شد ٹ) امذ.
(کنکوا) کنکیا کو تیز کھینچ کے کاٹ دینا. کل ایک پیچ خوب کاٹا میں نیچے سے دوڑ کے گیا. وہ کنکوے کو پچنا رہا تھا میں نے زپٹا مار دیا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۰۲). [زپاٹا (رک) کی تخفیف].

زَٹ (کس نیز فت ز) صف (قدیم).
زچ ، عاجز ، تنگ.
سو گھر کا دھنی یوں بہوت زٹ ہو
تمے کیا سبب ہیں ہنسے کھول کو
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۳). [زچ (رک) کا قدیم اِملا].

زَٹَل (فت ز ، ٹ) امث.
۱. لغو ، بے معنی یا بیہودہ بات ، بے بُنیاد یا بے اصل مبالغہ ، بڑ، گپ ، بکواس ، بے پرکی ، افواہ ، تُک بندی. پر کبھی کی باتیں اور زٹلیں واہی تباہی اور اِدھراُدھر کی کرتے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰).
سوائے حمد و نعت و منقبت شعر اور کیا پڑھنا
اٹھو فارغ یہ کیا سننے کو اوروں کی زٹل بیٹھے
(۱۸۸۲ ، سرائی فارغ ، ۳ : ۷۶). انٹونیو شانی. پھر وہی بیہودہ زٹل کمبخت موقع دیکھتا ہے نہ محل. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۸۲). ۲. معمولی. اب کیا تمہارا زٹل سا گھروندا بھی نہیں بنوا سکتا. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۲). ۳. بولی ، آواز.
کوئل کی کُوک میں بھی تیرا ہی نام ہے گا
اور مور کی زٹل میں تیرا پیام ہے گا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۵). [پ : जटल].

ـــ اُڑانا محاورہ.
گپ ہانکنا ، جُھوٹی باتیں کرنا ، بے اصل و بے بُنیاد مبالغہ کرنا، واہی تباہی بکنا. اے اس موئے بُڈھے کو یہ کیا بڑھ بھس ہے کہ زٹل اُڑا رہا ہے اور اصل مطلب سے کوئی مطلب ہی نہیں. (۱۸۹۳ ، بی کہانی ، ۱۱).

ـــ اُڑنا محاورہ.
زٹل اُڑانا (رک) کا لازم. ایک طرف قہوہ خانے میں تنکیہات اور گزک کے اوصاف پر زٹل اُڑ رہی ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۲۶۳).

ـــ باز صف.
گپی ، بکواسی ، فضول کہانیاں کہنے والا (فیروز اللغات). [زٹل + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) صف.
تُک بندی کرنے والا.
وہ بھیں ہیں کہ کیا پیر و جواں کو شاعر
قافیے کھول دیئے سارے زٹل بند ہوئے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۲۵). [زٹل + بند (رک)].

---زڑا (---کس ز) صف.
فضول ، بیہودہ اور لغو باتیں کرنے والا ، ہرزہ سرا ، یاوہ‌گو.

دروانے جن کے رہتے ہیں مخلوق پر بھڑے
بڑبولے ، بکی ، زبٹیے ، گپّی ، زٹل زڑے

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۸۵). [زٹل + زڑ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---قافیہ (---کس ف ، فت ی) امذ.
بے تکی یا واہی تباہی بات ، زٹ ، بے اصل باتیں . یہ تمہارا زٹل قافیہ جس کا کہیں نہ ٹھور نہ ٹھکانا. (۱۸۲۷ ، ہدایت‌المومنین، قنوجی ، ۲۷). ایک ادیب سے ایک فرصت میں خواہ بے معنی زٹل قافیہ کہلوا لیں خواہ پُرمغز بامعنیٰ دریائے معنی حاصل کرلیں. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۲۶). [زٹل + قافیہ (رک)].

---قافیہ اُڑانا محاورہ.
مہمل گفتگو کرنا ، بے تکی باتیں کرنا ، ایسی باتیں کرنا جن کی کوئی اصلیت نہ ہو. مکتب خانۂ نظر سے گُزرا ... بیس بچیس کم‌سن لڑکے زٹل قافیہ اُڑا رہے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۰).

---قافیہ اُڑنا محاورہ.
مہمل باتیں ہونا. رفقا میں باہم زٹل قافیہ اُڑ ہی رہا تھا کہ میاں مترکشت وارد ہوئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۳۲).

---قافیہ ہانکنا محاورہ.
رک : زٹل قافیہ اُڑانا. خدائی فوجدار صاحب زٹل قافیہ ہانک رہے تھے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۹۳).

---قافیے (---کس ف) امذ.
بے تکی ، لایعنی اور لغو باتیں یا خیالات پہلے زمانے کے لوگوں ... کو قصّے کہانیاں ، زٹل قافیے زیادہ ... مرغوبِ خاطر تھے. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲). [زٹل + قافیے (قافیہ (رک) کی جمع)].

---قافیے لڑانا محاورہ.
مہمل باتیں کرنا ، بے پر کی اُڑانا. تم ایک شریف انسان ہو کے بلاق کے اڈّے پر بیٹھتے ہو اور دن بھر زٹل قافیے لڑایا کرتے ہو. (۱۹۶۹ ، مہذب‌اللغات ، ۶ : ۲۰۳).

---قافیے مِلانا محاورہ.
مہمل گفتگو کرنا ، بے تکی باتیں کرنا. نوابوں کے مصاحب بھی کیا بے پر کی اُڑاتے ہیں اور کیسے زٹل قافیے ملاتے ہیں . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۱۶).

---مارنا محاورہ.
گپ ہانکنا ، واہی تباہی بکنا ، بے تکی باتیں کرنا. پھر وہاں سے رہان کے پاس گیا کچھ اِدھر اُدھر کی زٹل مار کر خوب ہنسایا. (۱۸۴۳ ، سیرِ عشرت ، ۶۷).

---نوِیس (---فت ن ، ی مع) صف.
مہمل لکھنے والا ، بے تُکا لکھنے والا ، خرافات نگار اسلام اور مُسلم‌لیگ سے جو کہ ہمارے ان نام‌نہاد دانشور اور زٹل نویس بے لکھیے نقاد کو ہے ، وہ اس ذرا سی کتابچی میں بھی ظاہر ہے انہوں نے نہایت چالاکی ... سے ... مسلم لیگ پر حملہ کیا ہے. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۳۳۲). [زٹل + ف: نویس ، نوشتن - لکھنا].

---ہانکنا محاورہ.
رک : زٹل مارنا.

اپنے غُرفہ سے جنہیں آپ ذرا جھانکتے ہیں
پھر سُنو ان کی تو کیا کیا وہ زٹل ہانکتے ہیں

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۷۱). ذاکر کی ماں کا غصّہ کسی طرح فرو نہیں ہوتا ... نہ کچھ دیکھتی ہیں نہ سُنتی ہیں ، اتنی زٹل ہانک رہی ہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰۱). کمبخت ، بیٹھے بیٹھے کیا زٹل ہانکا کرتا ہے. (۱۹۳۶ ، شبراتی ، مقالات ، ۱۱۱). جہاں تک زٹل ہانکنے کا تعلق ہے عیسائی اہلِ روایت دوسرے مذاہب کے اہلِ روایت سے پیچھے نہیں ہے. (۱۹۷۲ ، روحِ اسلام (ترجمہ) ، ۳۴۳).

---ہونا ف ل.
خرافات ہونا ، بے تکا اور بے معنی ہونا.

کہتا ہے سن کے حالتِ دل روزِ وصلِ یار
فرقت کی شب میں ہو گی تمہاری زٹل تمام

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۹).

اعجاز بیاں میں ہوں وہ اے شاد
مجذوب کی بڑ مری زٹل ہے

(۱۸۹۹ ، شاد لکھنوی ، غیدمرتب ، ۶).

زَٹَلّا (فت ز ، ٹ ، شد ل) صف.
لغو ، ہرزہ ، مہمل ، بے معنی.

مرے ہر اک سخن میں آبِ حیواں ہے بھرا حافظ
مگر تُم اپنی دانش میں سمجھتے ہو زٹلّے سے

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۸۳). [زٹل + لا ، لاحقۂ تصغیر و تحقیر].

زَٹَلّی (فت ز ، ٹ ، شد ل) صف.
۱. **گپ ہانکنے والا ، بڑ ہانکنے والا ، بے پر کی اُڑانے والا.**

ماہیِ خلق و حق جو تجربۂ حقیقی
کہنا ز رُوئے ہستی ہے ہوچ کو زٹلّی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۹۱).

کیا وعظ کو واعظ کے کریں گوش ہم اے شادؔ
بے فائدہ سُنا ہے زٹلی کی زٹل کا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۳).

گھسّی کو جو ٹلّی کہے کیوں ہو نہ زٹلّی
ہے دہلی و لاہور میں اس بات پہ ٹنٹا

(۱۹۳۰ ، چمنستان ، ۲۷۴). ۲. اورنگ‌زیب کے عہد کا مشہور طنز نگار اور مزاح گو شاعر جعفر زٹلی. پہلے پہل تو انہوں نے جعفر زٹلی کے رستم کی طرح ترکوں کے ڈرانے دھمکانے کے لیے بہت سے ہوائی گولے چلائے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۳۹). [زٹل + ی ، لاحقۂ فاعلیت].

زٹّلیا (فت ز ، ٹ ، شد ل بکس) امذ.
بوچ باتیں کرنے والا ، بے معنی طُول طویل قصے اور بے سروپا باتیں کرنے والا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [زٹّل + یا ، لاحقۂ تحقیر و تصغیر].

زٹّلیات (فت ز ، ٹ ، شد ل بکس) امث ؛ امذ.
۱. خرافات ، لغو ، بے معنی باتیں یا حکایتیں ، مہملات. دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان زٹّلیات سے نتیجہ کیا برآمد ہوتا ہے. (۱۸۱۳ ، ام الائمہ ، ۱۷). جھوٹی داستانیں ... زٹّلیات ، ڈھکوسلے کہ ان میں ملکہ کی بھی تعریف ہوتی تھی. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۸۳). واہی تباہی بیہودہ راہوں کی زٹّلیات سے قطع نظر کر کے واقعات پر نظر ڈالنے سے بھی یہ ساری کہانی یاروں کی گھڑنت معلوم ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، اسہات الامہ (ضمیمہ) ، ۱۷۳). ۲. **اُردو شاعری کی ایک صنف جس میں فحش نگاری اور ہزل گوئی کی جاتی ہے.** انہوں نے (گارساں دتاسی) اپنے مقدمے میں ... تضمین ، واسوخت ، زٹّلیات ، ہجو ، حمد اور ریختی سب کی تعریفیں کی ہیں. (۱۹۷۲ ، اُردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری ، ۳۰۸). ۳. **وہ فقرات ، اشعار یا الفاظ جو اُردو کے مشہور فحش نگار شاعر میر جعفر زٹّلی کے رنگ میں ہوں ، متعلق بہ کلام زٹّلی.** میر جعفر زٹّلی کی سی نظمیں زٹّلیات کہلاتی ہیں. آدھی فارسی اور آدھی ہندوستانی ہوتی ہیں. (۱۸۵۴ ، خُطباتِ گارساں دتاسی ، ۱۳۵). [زٹّلی (عَلَم) + یات ، لاحقہ جمع].

زٹیل (فت ز ، سک ٹ ، فت ی) صف.
بیچ بوچ ، گھٹیا ، ردّی ، خراب ، جو کوئی کام نہ آ سکے ، نِکّما ، ناقابل استعمال. ہمارے گھر اِن پرانے اور زٹیل گھوروں کے مقابلے میں بہت کُچھ سنور گئے ہیں. (۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۴۳).

شاعروں نے نہ لیا کیا اسے زٹیل سمجھے
میرے دیوان کی آدھ آنہ جو قیمت دیکھی

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوان جی ، ۱ : ۸۹). ثوریا کہتے ہے تم ایسے زٹیل آم اُٹھا لائے کہ جی چاہتا ہے سب پھینک دوں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۰۳). [زٹ (زٹل (رک) کی تخفیف) + یَل ، لاحقۂ صفت].

زٹیلنا (فت ز ، ی مج ، سک ل) ف ل.
لغو یا بے پر کی باتیں کرنا کُچھ حقّہ گُڑگڑا رہے تھے اور کُچھ باتیں زٹیل رہے تھے. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۳۰). [زٹیل + نا ، علامتِ مصدر].

زُج (ضم ز) امث.
کنگھی کی نوک. کنگھی کی پُشت پر زُج کا ارتفاع ہمیشہ واضح طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۱). [ع].

زُجاج (ضم ج) امذ.
۱. **آبگینہ و شیشہ ، کانچ.**

میں تو قائم کہے تھا تجھ سے کہ آہ
دلِ نازک ہے یہ زُجاج نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۵). زُجاج یعنی آبگینہ - **ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ چند قسم کا ہوتا ہے.** (۱۸۷۷ ، **عجائب المخلوقات** (ترجمہ) ، ۲۹۹).

دل و جگر مرا نازک سوا ہے ایک سے ایک
یہ کوزہ پہلو میں ہے وہ زجاج سینے میں

(۱۸۸۸ ، منشورِ سخن ، ۴۷). **زیورات اور برتنوں پر چمک دمک** پیدا کرنے کے لئے زجاج (شیشہ) اور مردار سنکھ استعمال کئے جاتے تھے. (۱۹۵۹ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۱۰۶). وہ (شورش کاشمیری) خارا تراش ضرور تھے مگر اُن کا اپنا مزاج زجاج کا بنا ہوا تھا. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۲۱۰). ۲. **شیشے کی قندیل ، فانوس.** اس سلسلے میں شمس ، مصباح زجاج ، شجرِ مبارکہ قمر وغیرہ کی حقیقت سے مُطلع کیا گیا ہے. (۱۹۵۳ ، طِبِّ العرب (ترجمہ) ، ۲۰۳). [زُجاجہ (رک) کی جمع].

زُجاجَہ (ضم ز ، فت ج) امذ.
۱. **زجاج** تجلی کا یہ چراغ نفسِ ناطقہ کے زجاجہ (فانوس) میں ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۰۰). ۲. **(تصوف) قلب.** زجاجہ قندیل کو کہتے ہیں ... اس سے اشارہ قلب کی طرف ہے جو منوّر ہے. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۳۴). [ع : (ز ج ج)].

زُجاجی (ضم ز) صف.
۱. **زجاج سے منسوب ، شیشے کا بنا ہوا.** بشرطیکہ تم سے احتیاط آلاتِ زُجاجی کی ہو سکے جن سے وے نُدرتیں عمل میں آتی ہیں. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۲).

ہوئے روشن زُجاجی جھاڑ و فانوس
عجب محفل تھی رشکِ بزمِ کاؤس

(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۱۶۳). صُراحی کے مونھہ پر ڈاٹ لگی ہوتی ہے اور اس ڈاٹ کو چھیدتا ہوا ایک زُجاجی نل .... صراحی کے اندر چلا جاتا ہے. (۱۹۲۰ ، رسائلِ عمادالملک ، ۱۰۲). ۲. **آنکھ کی ایک رطوبت جو نہایت صاف اور گاڑھی ہوتی ہے.** اس طرح کی آنکھ جب تک اعتدال نہیں پکڑتی یعنی ایک حال پر قائم نہیں ہوتی قدح کے لائق نہیں ہوتی چھٹی زُجاجی ساتویں ایض بردی. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۳).

مائی ، بلوری ، زُجاجی یہ رطوبات ہیں تین
ساغرِ چشم بھرا رہتا ہے ہر دم جن سے

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۴۱). ۳. **مروارید کی ایک قسم.** مروارید کی کئی قسمیں اس تفصیل سے ہیں .... عمانی ، زُجاجی ، حبشی. (۱۸۶۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۶). [زُجاج + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---جِسْم (--- کس ج ، سک س) امث.
جلی کا سانسچ جس سے آنکھ کا دیدہ بنا ہے. زُجاجی جسم یہ ایک نرم دبنے والا شفاف ، فالودہ نُما جسم ہے. (۱۹۴۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۴۸۳). [زُجاجی + جسم (رک)].

---جھلّی (--- کس جھ ، شد ل) امث.
(تشریح) **آنکھ کی شفاف نازک جھلّی.** زجاجی جسم کا جزم ایک

نازک شفاف جھلی کے اندر ملفوف ہے جو اس کو پوری طرح ڈھانکتی ہے اور زُجاجی جھلی کہلاتی ہے۔ (۱۹۳۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳۸۳)۔ [زجاجی + جھلی (رک)]۔

زُجاجِیَہ (ضم ز ، کس ج ، شد ی بفت) صف۔
رک : زجاجی معنی نمبر ۲ ۔ وہ رطوبات تین ہیں ، ایک کا نام زُجاجیہ۔ (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۲۰)۔ تلمیذ کلاں۔ ۔ کیا رطوباتِ چشم کے شعاعوں کی انحراف کرنے کو ہیں مثل آئینۂ انظاری کے؟ ۔ اُستاد۔ ہاں اسی لیے ہیں ایک کا نام زُجاجیہ دوسرے کا جلیدیہ تیسرے کا بیضیہ۔ (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۵ : ۸۸)۔ اس کے وسط میں ایک جسم رطب لین زُجاج کے رنگ پر قائم ہوتا ہے جس کا نام رطوبتِ زُجاجیہ ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۴۷)۔ [زُجاجی + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

زِج بِج ہونا محاورہ۔
پریشان یا سراسیمہ ہونا ۔ یہ بیچارہ ڈر کا مارا بہت زِج بِج ہوا ۔ (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۱۶)۔

زَجْر (فت ز ، سک ج) امذ۔
۱۔ **ڈانٹنے یا جھڑکنے کا عمل ، سرزنش ، ملامت ، ڈانٹ پھٹکار۔**

پس شکستن خُم زجر محتسب معقول
گناہگار نے سمجھا گناہگار مُجھے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۵۵)۔ تب اوس نے بزور و زجر چاہا کہ مُجھے اپنے قابو میں لائے۔ (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۲۸۱)۔ وہ زجر و سرزنش کو سزا کا آخری درجہ سمجھتے تھے۔ (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۲۷) ۔ ۲۔ **فال نکالنے ، پیشگوئی کرنے یا شگون لینے کا عمل (خاص طور سے پرندے اُڑانے کے ذریعے کہ اگر وہ دائیں طرف سے اُڑے تو نیک شگون سمجھا جائے گا اور بائیں طرف سے اُڑے تو بد)۔** قیاس ، زجر ، فال ، کہانت ، فراست ، نجوم اور خواب سب سے ہم نے اس کو معلوم کرلیا ہے۔ (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۳۰۰)۔ [ع : (ز ج ر)]۔

۔۔۔ اُٹھانا محاورہ۔
جھڑکی برداشت کرنا ، سرزنش گوارا کرنا۔

تنگے سامنے آتے تھے تو کیا کیا زجر اُٹھاتے تھے
تنگ لگا ہے لگنے اُنھیں اب بات ہماری مانے سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۵)۔

۔۔۔ فرمانا محاورہ۔
ڈانٹنا ، جھڑکنا ، سرزنش کرنا۔ بادشاہ کو یہ جواب اسکا نہایت پسند آیا اور وزیر کو زجر فرمایا۔ (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۴۲۸)۔ خدا نے ان لوگوں کو جو اشیاء کی پیدائش کو خالی از مصلحت جانتے ہیں ، زجر فرمایا ہے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۳۵)۔

۔۔۔ کرنا محاورہ۔
سرزنش کرنا ، (رک) زجر فرمانا۔ سوال کرنیوالوں کو اگر الحاح کریں زجر کرنا لازم۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۳۴۹)۔ اس پر آپ نے مجکو بڑی سختی سے زجر کیا تھا۔ (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۵۹)۔

۔۔۔ مَناہی کسِ اضا (۔۔۔ فت م) امذ۔
منع کی ہوئی چیزیں ، ناجائز باتیں جن سے روکا گیا ہو ، وہ باتیں جن سے منع کیا گیا ہو۔ تمام شُبہاتِ شرعی میں کوئی دوسرا اوسکا شریک نہیں ہوتا ہے ... اور زجر مناہی اور منکرات اور ضبط و ربط اموال کا جسکا کوئی وارث نہیں اوسکی رائے کے موافق ہوتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۷)۔ [زجر + مناہی (رک)]۔

۔۔۔ و تَوبیخ (۔۔۔ ضم و ، و لین ، ی مع) امث۔
ڈانٹ ڈپٹ ، لعنت ملامت۔

زبانِ رائیگاں ہے زجر و توبیخ
یہ کہہ کر اوس پر ٹوٹی شکلِ مریخ

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵۳۷)۔ صحابہ نے (زجر و توبیخ کیا) تو پیغمبر صاحب نے فرمایا اس سے کچھ تعرض نہ کرو۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۹۶)۔ دشمنوں کو کبھی زجر و توبیخ سے اور کبھی طعن و طنز سے اور کبھی تملق و خوشامد سے اس فعل سے روکتے تھے۔ (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۲۱۰)۔ [زجر + و (حرفِ عطف) + توبیخ (رک)]۔

۔۔۔ و تَہْدِید (۔۔۔ ضم و ، فت مع ت ، سک ہ ، ی مع) امث۔
نصیحت و ہدایت ، سختی و تنبیہہ ۔ مولانا عزّالدین ابراہیم ... اقسامِ علوم میں یگانۂ روزگار تھے بہت زجر و تہدید کے ساتھ شیراز سے نکلوا دیا۔ (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۴۰)۔ صاحبِ منصب ... پہلے بھی زجر و تہدید کے طور پر سزائے جسمانی دینے کا مجاز ہوتا تھا۔ (۱۹۰۴ ، مقدمۂ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۰)۔ [زجر + و (حرفِ عطف) + تہدید (رک)]۔

۔۔۔ و عِتاب (۔۔۔ ضم و ، کس ع) امذ۔
سرزنش ، ڈانٹ ڈپٹ ، غصہ ، قہر ، (رک) زجر و توبیخ۔

کرنے پہ معصیت کے جو زجر و عتاب ہے
بجلی اوسے سمجھتے ہیں اور رعد کی صدا

(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۵۷)۔ نظم کا یہ موضوع اگر کسی اور شاعر کے پیشِ نظر ہوتا تو اس میں ... زجر و عتاب بلکہ دشنام کے زہر بھرے زقوم ہوتے (۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۸)۔ [زجر + و (حرفِ عطف) + عتاب (رک)]۔

زَچگی (فت ز ، سک چ) امث۔
رک : زچگی۔ بربریت کا یہ عالم تھا کہ زچگی کے وقت عورت کے آگے پہلے ہی سے ایک گڑھا کھود رکھا جاتا تھا۔ (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۴۴۱)۔ [زچگی (رک) کا ایک املا]۔

زَجَل (فت ز ، ج) امذ۔
۱۔ **گانا بجانا ، خوشی ، راگ رنگ۔** اندلس کا حُسن بروز زمین و آسمان ... نغمہ و شعر کی محفلیں ... زجل سے ہر محفل مسرور۔ (۱۹۶۹ ، سائنس و فلسفہ کی تحقیق ، ۶۰۱)۔ ۲۔ **شعر کی ایک قسم جس کے تین مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں ۔** زجل و سوادیل وغیرہ اقسام نظم کا کیا مذکور ہے جو عروضی اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، مراۃ الشعر ، ۶۲)۔ زجل کے بند میں تین مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اُردو ، کراچی ، ۴۳ : ۲ : ۲۲)۔

---گو (---و مج) امذ.
زجل کی شاعری میں شعر کہنے والا. بعض زجل گو شعرا کا مقولہ ہے کہ وہ زجال ہی کیا جو ہزاروں اوزان پر عبور نہ رکھتا ہو. (۱۹۲۶ ، مراۃ الشعر ، ۶۲). [زجل + ف : گو ، گفتن - کہنا].

زِچ (کسر ز) صف.
۱. **عاجز ، تنگ ، دق ، پریشان.** کسی معاملے میں ایسے دق اور زِچ نہیں ہوے جیسے کہ اس معاملے میں ہوتے ہیں. (۱۸۷۰ ، ایاماتِ بیٔنات ، ۱ : ۱۳۵). مرزا صاحب سخت زچ ہو گئے ، مشاعروں میں جانا چھوڑ دیا. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۱۲۶). میں نے پروفیسر تنویر کو زچ کرنے کے لیے کہا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۹). ۲. **(شطرنج میں) جب شہ کو مات دینے کے بعد مُہرے کی چال کا کوئی گھر نہ رہے.**

زچ ہے تیری چال سے رفتارِ چرخ
سہر رُخ سے بازیٔ مہ مات ہے

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۹۲). بدقسمتی سے میر صاحب کا بادشاہ زچ ہو گیا. (۱۹۳۲ ، رُوحِ ظرافت ، ۱۲۹). ۳. **قائل کرنا ، لاجواب کرنا ، دلیل سے عاجز کرنا.** کوشش شروع کی کہ ... امام صاحب کو مناظرہ و مباحثہ میں زچ کیا جائے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۳۱). وہ ممتاز شعرا ادبا اور اربابِ علم سے بحث کرکے ان کو زچ کر دیتا. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۰۶). ۴. **شکست خوردہ ، مفتوح.** شاہ جب قلعۂ آگرہ میں زچ ہوا تو گوشۂ تنہائی میں اپنے ... طفل سے کھیلا اور جی بہلایا کرتا تھا. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۲۰). ۵. **کمزور ، ضعیف** (جامع اللغات). ۶. **جزبز ہونا ، کسی بات کے سمجھ میں نہ آنے سے نہایت پریشان ہونا ، گھبرانا ، الجھنا.** ابن الوقت جی ہی جی میں بہت زچ ہوا کہ مُجھ کو انگریزی دربار میں کبھی جانے کا اتفاق ہوا نہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۴۷). انتشار حسین:- (اس غیر متوقع اصلاح سے زچ ہو کر) ساری عمر میں ایک طبع زاد بات کہی تو اس کی یہ گت بن گئی. (۱۹۸۷ ، اِک محشرِ خیال ، ۵۱). اف : کرنا ، ہونا. [س : جِت जित].

---آنا محاورہ.
عاجز آنا ، پریشان ہو جانا ، گھبرا جانا. لوگ اسکو ہنا رہے اور چٹکیوں پر اڑا رہے تھے اور معروف زچ آ گیا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۸۳).

---بِچ ہونا ف م.
پریشان یا سراسیمہ ہونا ، جزبز ہونا. زچ بچ ہو کر فوج اِدھر اُدھر ہونے لگی. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۱۱).

---رَہنا محاورہ.
پریشانی میں گرفتار ہونا ، الجھن میں پڑنا.

عقل کھو کر ہر کھلاڑی زچ ہے
غُصّے میں آ آ کے سنور بچ کہے

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۹).

---زچ کر دینا محاورہ.
قائل کر دینا ، لاجواب کر دینا ، دلیل سے مات کر دینا. کمالاتِ ادب کا مظاہرہ شروع کیا ، تو جمیل خاں کی طرف سے جس نے تُرکی بہ تُرکی جواب پُوری شانِ ادبیت کے ساتھ دیا ، اور حریف کو زچ بچ کر کر دیا. (۱۹۳۸ ، دید و شنید ، ۲۶۶).

زَچّا (فتِ ز ، شد چ) امث.
رک : زَچّہ. زچّا اسکو فرض کیا ہے کہ جب کوئی عورت بعد وضعِ حمل کے چھٹی یا چلّے کے اندر مر جاتی ہے تو ایک قسم کی چڑیل بن جاتی ہے. (۱۸۴۳ ، عقل و شعور ، ۲۶۴). خدا کا شکر ہے کہ بچّہ اور زچّا دونوں کو بخیریت پایا. (۱۹۰۹ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۱۵۲). [زچّہ (رک) کا ایک اِملا].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
رک : زَچّہ خانہ.

نکلی ہیں زچّا خانہ سے کہتی ہوئی نرجس
یہ چاند مُجھے میرے مقدّر سے ملا ہے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۵۲). [زچّا - زچّہ (رک) + خانہ (رک)].

---خانے گانا محاورہ.
رک : زَچّہ خانہ گانا. اس مولودِ مسعود کے معجزاتِ ولادت یا پریوں نے جو زچّا خانے گائے تھے ، حالات نگار نے نہیں لکھے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳ : ۵).

زِچائی (کسر ز) امث.
بنوٹ یا لکڑی چلانے کا ایک داؤ جو حریف کو زچ کر دے. وبند زچائی. (۱۹۲۵ ، حربۂ احمدیہ ، ۵). [زچ + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

زَچَڑ (فت ز ، چ ، سک ڑ) امذ.
قاز کی ایک قسم ، سہنگ چناہ. تینوں قسموں کے سہنگوں کو زچڑ اور قاز بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۲۵۸). [مقامی].

زَچگی (فت ز ، چ نیز سک) امث.
۱. **وضعِ حمل ؛ بچّے کی وِلادت ؛ بچّہ جننے کی حالت.**

زچگی کیری لے شان توں ٹپکا شفق سر باند توں
دندی بچا جن چاند توں ہوشور اوچائی ری رین

(۱۶۳۰ ، مرہدی (ریاضِ سراق ، ۱۵۵)). صاحب کے گھر والے یہاں نہیں ہیں ... ان کے ہاں زچگی ہونے والی ہے. (۱۹۲۲ ، مضامینِ عظمت ، ۲ : ۱۱۳). افسانہ "پردے کے پیچھے" ایک ایسی ہی عورت کی زچگی اور بچّے کی پیدائش کے بارے میں ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۲۹). ۲. **بچّے کی پیدائش سے متعلق منائی جانے والی تقریب.** زچگیوں اور سالگرہوں اور دوسری تقریبوں میں ڈھول اُسی گرم جوشی سے بجتے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۱۸۸). عوام کے گیتوں میں ... امن و فارغ البالی کا عکس ، خوشی و مسرّت و شادمانی کے جذبات ، زچگی ، چُھٹی ، چھوچھک ، ... وہ سب کُچھ ہے جن سے مل کر اس علاقے کی زندگی بنی ہے. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۹۶). [زچہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
(دائی گری) وہ عمارت یا جگہ جو بچّے کی ولادت کے لیے مخصوص ہو (ا ب و ، ۷ : ۶۶). [زچگی + خانہ (رک)].

ـــ گانا محاورہ.
بچّے کی وِلادت کے بعد وہ گیت گانا جن میں ماں اور نومولود اور ان کی تعریف ہو.

ڈیوڑھی کے آگے بجتے ہیں نقارۂ سپہر
زہرہ محل میں آتی ہے گانے کو زچگیاں

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۳۹). [زچگی + گانا (رک)].

زَچّہ (فت ز ، شد چ بفت) امث.
وہ عورت جس کے حال ہی میں بچّہ پیدا ہوا ہو (اس پر زچّہ کا اِطلاق بچّے کی ولادت سے لے کر چالیس دن تک ہوتا ہے). نام رکھنے اور زیارت اور پرستش دیوتا اور غُسلِ زچّہ کے واسطے (سوکرمان جوگ) نیک اور مُبارک ہے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۰). سلیمن بی بی - اچھا زچّہ کے پاس تلوار یا چھری تو رکھ دو ، کہ پرچھائواں نہ پڑے. (۱۹۱۶ ، زنانہ میلاد ، ۱۳۹). زچّہ کی خواہش ہے کہ اس خوشی کے موقعہ پر اس کے قریب کے سب لوگ موجود ہوں. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۱۷۹). [ف].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں بچے کی پیدائش ہوتی ہے ، ولادت خانہ. زچّہ خانہ میں پردے کے قریب بندر بندھا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۰). دیہاتوں میں ابھی تک زچّہ خانہ روشِ قدیم کی طرح بھنگیوں کے ہی دائرۂ اقتدار میں ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۳). وقت آنے پر وہ زچّہ خانہ بنا دیا گیا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۲۸). [زچّہ + خانہ (رک)].

ـــ خانَہ گانا محاورہ.
وہ گیت گانا جس میں ماں اور نومولود بچّے کی تعریف ہوتی ہے. ان کو بھی کبھی وہی حمل رہ جاتا ہے زچّہ خانے گائے جاتے ہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۲ : ۹).

ـــ رانی امث.
نومولود کی ماں (زچّہ کو پیار سے رانی کے ساتھ خطاب کرتے ہیں). سات سہاگنوں کے ساتھ مِل کر زچّہ رانی ذرا ذرا سا چکھ لیتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۲۱). [زچّہ + رانی (رک)].

ـــ کا تارے دیکْھنا محاورہ.
ایک رسم جس میں چھٹی کی رات کو دالان کے آگے چوکی بچھاتے زچّہ اور بچے کو بناؤ سنگھار کراتے، زچّہ بچّے کو گود میں لیکر باہر آتی ہے - زچّہ بچّے کو گود میں اور قرآن شریف کو سر پر رکھ کر آسمان کی طرف دیکھتی ہے اور چوکی پر کھڑی ہو کر سات ستارے گنتی ہے کہ جن و پری کے سائے کا خوف دُور ہو جاتا ہے (ماخوذ: رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۲۰).

ـــ کُرْسی (ـــ ضم ک ، سک ر) امث.
آرام دہ کُرسی جس پر زچّہ کو بٹھالایا جائے. سوارنوس ... کی سب سے بڑی تصنیف امراضِ نسواں ، قبالیات اور طفلیات میں ایک رسالہ ہے جس میں ... رحم کا نہایت خوب بیان ، منظار ، زچّہ کُرسی اور رحم میں تلقیح کے لیے ایک آلے کا استعمال ... پر سب سے پہلے سورانوس ہی نے قلم اُٹھایا. (۱۹۵۶ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۸۶). [زچّہ + کُرسی (رک)].

ـــ گِیرْیاں (ـــ ی مع ، سک ر) امث.
وہ گیت جو بچے کی پیدائش کی خوشی میں زچّہ خانے کے اندر گائے جاتے ہیں. کوئی لگا بیساختہ زچّہ گیریاں گانے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۷). کوئی گھر نہیں جہاں ساون کے جھولے یا بیاہ کے گیت یا زچّہ گیریاں نہ گائی جاتی ہوں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵۰). زچّہ خانہ کے ان گیتوں کو زچّہ گیریاں کہتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۱۷۸). [زچّہ + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا ، لینا ، سنبھالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت + اں ، لاحقۂ جمع].

زِحاف (کس ز) امذ.
(عروض) ارکانِ بحر میں سے کسی رُکن میں تغیُّر جو کبھی دو حرفوں کے درمیان سے ایک حرف کو گرا کر یا کسی حرف کو ساکن کرنے یا کسی حرف کے اضافے سے کیا جاتا ہے.

نقص سے کوئی شے نہیں خالی
کون سی بحر میں زِحاف نہیں

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق دہلوی ، ۲۱۳). اس مصرع میں زِحاف حزم ہے اور اس کا وزن یہ ہے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۳۲).

بندھ گیا جس بحر میں دل کی پریشانی کا حال
ہر زِحافِ صدر مانندِ عروض ابتر ہوا

(۱۸۷۳ ، دیوانِ بیخود (ہادی علی) ، ۹۰). بعد حجف و نقص و جدع و حذف و قطف و ترم ایک نئے زِحاف کی سُوجھی. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۱ : ۱۰).

وہی ہیں مشکلیں اپنی حیات میں افسر
کبھی جو شعر میں پیدا زِحاف کرتے ہیں

(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۷۳). [ع : (ز ح ف)].

زِحافات (کس ز) امذ.
زِحاف (رک) کی جمع. زِحافات کا بیان جو اکثر فارسی رسالوں میں بھی پُورا پُورا بیان نہیں ہوا ، اس رسالہ (رسالہ «منتہی العروض») میں بوجہ استیفا لکھا گیا ہے. (۱۸۸۳ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۵۵). شعر کے زِحافات بھی جو متروک ہو چکے تھے قاآنی نے اُن کو استعمال کیا ہے. (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۲۰). کہیں کہیں بحروں میں زِحافات سے کام لیا جاتا. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۹۳). [زِحاف + ات ، لاحقۂ جمع].

زِحام (کس ز) امذ.
ہجوم ، انبوہ ، کثرت.

زہے مُبتلائے فِشار و زِحام
قلوبٌ لَھُمْ ، لَایَھَا یَفقَھُوْن

(۱۹۶۹ ، مزمُورِ میر مُغنّی ، ۳۲). [ع : (ز ح م)].

زُحْف (فت ز ، سک ح) امذ.
جنگ ، لڑائی ،کارزار ، رن. فرار اوس سے بیچ حکم فرار کے زحف ہے جیسے کہ حدیث عائشہؓ ... بیشک معصیت اور گناو کبیرہ ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۲۵۰). قتال زحف شارع کے نزدیک سخت ترین جنگ ہے. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابن خلدون (ترجمہ)، ۲ : ۱۷۷). ہر سیاسی زحف کا پہلا ہدف اسی شہر کو بننا پڑا. (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، ۱۵۹). [ع].

زُحَل (ضم ز ، فت ح) امذ.
ایک سیّارہ جو نحس خیال کیا جاتا ہے.

کیا کیمیا جب گگن بھر تری
زحل دے گیا ، لے گیا مُشتری
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۷۵).

سکل بوم سے شوم دیدار کے
سکل نحس صورت زحل سار کے
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۰).

اس مُشتری جبیں کا مجھے غم ہوا زُحل
طالع میرے کا نیک ستارا کب آئے گا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۹).

یہ دو ہیں شمس و قمر ، اور ساتھ اُن کے یار
عطارد و زُحل و زہرہ ، مشتری ، بہرام
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۸). برگ و بار اُن کے سب سیاہ ہیں تاثیر زُحل اِکھٹا ہوکر اسی جگہ آتی ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش رُبا، ۴ : ۵۳). زُحل برج اسد میں ۲ درجہ. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۵۷). زحل کی نحوست سے کسی وقت بھی اُن کی ادبی یا ذہنی موت واقع ہو سکتی ہے. (۱۹۸۷ ، اِک محشرِ خیال ، ۳۳). [ع].

زَحْمَت (فت ز ، سک ح ، فت م) امث.
تکلیف ، رنج ، دکھ ، مشقت ، دشواری ، مُشکل. توں لڑنے کا ہمت بے ولے اس کام میں بہت زحمت ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۱). ایک زحمت کا زمانہ ہندوستان پر اور گزرا ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۰۲). اُن کو خانہ داری کے فرائض ادا کرنے میں ایک لمحہ کے لئے بھی زحمت سے سابقہ نہیں پڑا. (۱۹۳۳ ، سیّدہ کی بیٹی ، ۷۶). میری وجہ سے تمہیں مُفت کی زحمت ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۶۹). [ع].

---اُٹھانا محاورہ.
مُصیبت بھرنا ، تکلیف برداشت کرنا ، سختی جھیلنا. تاہم ناقص و نا تمام بچے ... کیا کچھ زحمت اُٹھاتے ہوں گے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۲). انگریزی افسر ہندوستانی عہدوں کے حاجتمند بھی تھے اور اُن کے ہاتھوں زحمت بھی اُٹھاتے تھے. (۱۹۱۳ ، مضامینِ ابوالکلام آزاد ، ۱۳۲). جو حضرات سماع سے کوئی خاص ذوق نہ رکھتے ہوں وہ اپنے آپ کو بیکار گرانبار کرنے کی زحمت نہ اُٹھائیں. (۱۹۸۷ ، اِک محشرِ خیال ، ۱۰۸).

---پہونچانا محاورہ.
اذیت دینا ، تکلیف پہونچانا (مہذب اللغات).

---تو ہوگی فقرہ.
کسی سے کوئی کام لینا ہوتا ہے تو تعظیماً کہتے ہیں.

تمہارے سامنے دم نکلے یہ تمنا ہے
خطا معاف ہو زحمت تو ہوگی دم بھر کی
(؟ ، (بیّن صاحب) بلیغ لکھنوی (مہذب اللغات)).

---ٹلنا محاورہ.
تکلیف رفع ہونا ، مُصیبت دُور ہونا.

آہوں سے اور تو کوئی زحمت نہ ٹل گئی
اِتنا ہوا کہ پھانس جگر کی نِکل گئی
(۱۹۱۲ ، طُوفانِ نوح ، ۸۵).

---خُورْدَہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
تکلیف اُٹھائے ہوئے ، پریشانی یا مُصیبت جھیلے ہوئے.

ہم کیسے دیتے ہیں زحمت خوردہ ہے
دل تو حاضر ہے مگر پژمُردہ ہے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۰). [زحمت + خُوردہ (رک)].

---دینا محاورہ.
تکلیف دینا (انکسار کے محل پر مستعمل).

کب تک امیدوارِ نگاہِ کرم رہوں
زحمت نہ دیں زباں کو بتائیں نظر سے آپ
(۱۹۷۸ ، صد رنگ ، ۷۰).

---ڈھونا محاورہ.
تکلیف اُٹھانا ، تکلیف سہنا.

کھوئے مرض ہزاروں ، ڈھونے ہر اک کی زحمت
جب آئی سر پہ اپنے ، پھر کچھ چلی نہ حکمت
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۱۸۷).

---رَہْنا ف ل.
تکلیف رہنا. فرار کے وقت ایک تیر شیخ منصور داماد شیخ ابراہیم کے لگا ... اس زخم سے مُدّتوں تک اس کو زحمت رہی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۸۷).

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
رک : زحمت خوردہ.

ہیں ہیں ماتم زدے آفت زدے
ہیں یتیماں ناتواں زحمت زدے
(۱۸۹۸ ، شفاعت نامہ (رسائلِ حیات ، ۵۱). [زحمت + زدہ (رک)].

---سَہْنا ف ل.
تکلیف گوارا کرنا ، مُصیبت اُٹھانا.

زحمتیں سہتے ہیں تحصیلِ سعادت کے لیے
آج تک آئے ہیں زوّار زیارت کے لیے
(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات)).

---کَرْنا ف ل ، محاورہ.
کسی امر ، کام یا شخص کی خاطر تکلیف اُٹھانا. پہلن اپنی خادمہ

سے کہہ رہی ہے کہہ دو۔ کہ آپ کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۱۸۹۶ ، فلورافلورنڈا ، ۲۹۰)۔ آپ کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۱۹۳۰ ، چند ہمعصر ، ۱۲۷)۔

گھر کا دروازہ کُھلا رکھا ہے
وقت مل جائے تو زحمت کرنا!

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۱۱۶)۔

--- کَش (---فت ک) صف.
تکلیف اُٹھانے والا.

خلوتِ بے خبری میں تھی فراغت اس کو
عقل نے عشق کو زحمت کشِ فریاد کیا

(۱۹۵۵ ، فکرجمیل ، ۶۷)۔ [زحمت + ف: کش ، کشیدن - کھینچنا]۔

--- کھینْچنا محاورہ.
رنج اُٹھانا ، تکلیف یا دُکھ برداشت کرنا.

کھینچی ہے تو نے جس کے لیے زحمتِ سفر
اے بےخبر یہی ہے وہ سُلطانِ بحر و بر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۹۶)۔

--- گَوارا کَرْنا محاورہ.
زحمت اُٹھانا ، تکلیف برداشت کرنا. کاش یہ سماجی کارکن تینگ کے علاقے کی ... مظلوم و بیکس خواتین اور بچوں تک پہنچنے کی زحمت گوارا کرتے. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگو قدر شناسی ، ۹۳)۔

--- ہے مَوت نَہِیں فقرہ.
حق وصول ہونے میں دیر تو ہے مارا نہیں جاتا ہے (محاوراتِ ہند)۔

زَحْمَتی (فت ز ، سک ح ، فت م) صف.
رنج ، دُکھ یا مشقت میں مُبتلا جیسے تکلیف ہو ، بیمار.

اوّل نیں ہے واجب مسافر اُوپر
بھی دسرا اچھی زحمتی کوئی اکر

(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۱۵۳)۔ جو زحمتی ہو اُسی کو دارو دیتے ہیں ، بھلے چنگے کو دوا کھلاتی لا حاصل. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۰)۔ [زحمت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

زَحِیر (فت ز ، ی مع) امث.
(طب) مرضِ پیچش ، مروڑ. تم زحیر کی عادت رکھتے ہو ، عوارضِ چشم سے تم کو کیا علاقہ. (۱۸۶۰ ، خطوطِ غالب ، ۲۸۹)۔ زحیر ... ایسی علت ہے کہ آنتوں میں پیچش لاحق ہوتی ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۷)۔ زحیر ... میں آنتوں سے خون نکلتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۶۱)۔ چونکہ یہ قابض ولزج ہے ، لہذا اسہال دموی مغص اور زحیر میں مستعمل ہے . (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۶۰)۔ [ع : (ز ح ر)]۔

زَخّار (فت ز ، شد خ) صف.
لبالب ، بہت بھرا ہوا ، نہایت وسیع و عریض (دریا یا سمندر) . جوش و خروش بحرِ زخار کا زیادہ ہے . (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۶)۔ زمین سے پانی اس قدر جاری ہوا کہ ایک دریائے زخار و تہار ... پیدا ہوا. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۳ : ۳۷)۔ وہ بھی اسی دریائے زخار کی متواتر لہریں ہیں . (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۱۱۶)۔ [ع : (ز خ ر)]۔

زَخارِف (فت ز ، کس ر) امذ.
۱. مادی رونق کی اشیاء ، ظاہری آرائشیں ، زینتیں ، اُوپری چمک دمک ، مُلَمّع کی ہوئی چیزیں. ارشاد کرتے کہ مُجھے زخارفِ دُنیائے فانیہ سے کُچھ طمع و رغبت نہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۹)۔ رسول اللہ صلعم زاہدانہ اور تمام زخارفِ دُنیوی سے بیگانہ زندگی بسر کرتے تھے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۳۹۷)۔ انبیاء ہمیشہ ... اپنی ایک ایک ادا سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ فضائل کا منبع صرف رُوح ہے ، اور زخارفِ دُنیوی سے اُن کو کوئی تعلق نہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۳۳)۔

سرو سامانِ زخارف کی حقیقت معلوم!
مُونسِ حال فقط بے کسی و تنہائی

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۵۵)۔ **۲. جہاز ؛ کیڑے جو پانی پر اُڑتے ہیں ؛ پانی کے رستے** (جامع اللغات)۔ [زخرف (رک) کی جمع]۔

--- الْاَرْض (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر) امذ.
رنگ برنگ کے زرد پودے (جامع اللغات)۔ [زخارف + رک : ال (۱) + ارض (رک)]۔

--- الْماء (---ضم ف ، غم ا ، سک ل) امذ.
پانی کے رستے یا نالیاں (جامع اللغات)۔ [زخارف + رک : ال (۱) + ماء (رک)]۔

زُخام (ضم ز) امذ (قدیم).
رک : زُکام.

کرکھنگ ہور زُخام کی مہمانی برف کا
... جہان کے ابر خوش گلاب تھنڈ

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۸۷)۔ [زُکام (رک) کا بگاڑ]۔

زُخْرُف (ضم ز ، سک خ ، ضم ر) امذ.
خُوبصورتی ، سجاوٹ ، زینت ؛ ایسی گفتگو جس میں تشبیہیں اور استعارات استعمال کیے جائیں ؛ جُھوٹ ، مُبالغہ (جامع اللغات)۔ [ع]۔

زَخْم (فت ز ، سک خ) امذ.
۱. جسم کے کسی حصّے کے کٹ جانے یا چھل جانے کی صُورت ، گھاؤ ، چیر. اس زخم کے مرہم کا مایا تیرے پاس ہے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۹)۔

لہو ٹپکتا ہے حریفاں کی آنکھوں میں زخم جوں
ڈال میں کہیں کہیں انگور توڑا ہے مگر

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۹)۔ زخم کو سی کر سینے پر ہاتھ پھیر دیا کہ سینۂ مبارک جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۵)۔

پیشانی پہ زخم کھا چکا تھا
میدان میں نام پا چکا تھا

(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۱۶۲)۔ **۲. ضرب.** شیر محمد خاں نے بھی زخم تلوار سے دو ٹکڑے کیا. (۱۸۷۲ ، تاریخ بھوپال ، ۱ : ۶)۔

۲. صدمہ. آپ متحرک اُس جسم میں کہ سا کن ہے اور بے قید حرکت کرسکتا ہے حرکت مُنتقل کرنے کی یا پُہنچانے کی قوت اپنے زخم یا صدمہ کے سبب سے رکھتا ہے. (۱۹۰۰ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، ۳۹). شاہد صاحب کا زخم تازہ تازہ تھا اور میں نے اس خیال سے کہ اُن کا دھیان بٹے ، اُن کو مضمون نگاری کی طرف متوجہ کیا تھا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۵۹). ۳. **نقصان ، خسارہ ، گھاٹا ؛ محل ، مکان ، قصر** (جامع اللغات). [ف].

--- اُٹھانا محاورہ.
۱. **گھاؤ ؛ چرکا یا زخم کھانا.** یہ بڑا سپاہی ہے جو اس قدر زخم بدن پر اُٹھائے ہیں. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۵۹).

حملے کریں بڑھ بڑھ کے رجز زخم اُٹھائیں
تلواروں سے کٹوا کے گلے خوں میں نہائیں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۳۹). ۲. **(مجازاً) تکلیف جھیلنا.** شیخ کے باپ نے مخدوم اور صدر وغیرہ کے ہاتھ سے برسوں تک زخم اُٹھائے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۹).

--- اچھا ہو جانا محاورہ.
انگور بندھنے کے بعد زخم کا کُھرنڈ اُکھڑ جانا اور تکلیف باقی نہ رہنا. زخم اچھا ہو گیا مگر ہڈی کا جوڑ ٹھیک نہ بیٹھا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۰۰).

--- اوچھا ہونا محاورہ.
ہلکا زخم ہونا.

تیغ ابرو کی شکایت ورقِ دل پہ لکھی
اوچھے زخموں کے جو خط پڑ گئے مسطر کے عوض

(۱۸۳۲ ، وزیر ، دفتر فصاحت ، ۹۳).

--- آشنائی کس اضا (--- مد ا ، سک ش) امذ.
دوستی کی ضرب ، محبت میں اُٹھائی جانے والی اذیت یا تکلیف.

کم نگاہ دیکھیں گے زخم آشنائی کیا
رُوح کے تعلق تک جسم کی رسائی کیا

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۳۲). [زخم + آشنائی (رک)].

--- آلا ہونا محاورہ.
زخم کا ہرا ہونا ، زخم کا تازہ ہونا.

سینے کا اپنک ہے زخم آلا میاں
ہے ان برچّھوں کی یا بھالا میاں

(۱۸۱۸ ، انظری ، د ، ۲۰). اس وقت تو اس چاندنی کو دیکھ کر زخم میرے جگر کا ازسرنو آلا اور دردِ دل دوبالا ہے. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۹۷). ابھی یہ زخم آلے تھے کہ میرٹھ میں فساد ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵).

نہ تو کی آہ نہ تڑپے تری فُرقت میں ہم
زخم دل ہو گئے کیا جانیے آلے کیونکر

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۵۹).

کھٹک ہر سانس میں ہے ہر نفس کے ساتھ نالے ہیں
کہ دل نازک ہے میرا اور دل کے زخم آلے ہیں

(۱۹۳۲ ، صوتِ تغزل ، ۱۵۸).

--- آنا محاورہ.
گھاؤ لگنا ، زخم لگنا.

زخم آئے تو سبھی خشک ہوا کرتے ہیں
داغ مٹتا ہی نہیں اِس کا نشاں رہتا ہے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۶۷).

--- باطن کس اضا (--- کس ط) امذ.
روحانی تکلیف ، اندرونی زخم ، اندر کی تکلیف. غرض کسی طرح میں نے دردِ دل کی دوا نہ پائی زخم باطن کا مرہم نہ دیکھا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۱۷). [زخم + باطن (رک)].

--- باندھنا / بانْدنا محاورہ (قدیم).
زخم کو مرہم وغیرہ لگا کر کپڑے کی پٹی سے باندھنا ، زخم کی مرہم پٹی کرنا.

تمام تن اُپر زخماں کھایا اتھا
نہیں اس زخم کوئی باندیا اتھا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۵).

میں وہ زخمی ہوں کہ مُجھ پر دُشمنوں کو رحم آئے
پھاڑ کر چادر کو باندھے زخم گردن چاندنی

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۳۶).

--- بگڑنا محاورہ.
زخم کا بھرنے کے بجائے اِندمال سے دُور ہو جانا ، زخم اچھا ہونے کے قابل نہ رہنا.

غم دوست کوئی ہم سا نہ ہو گا جہاں میں
مرہم بنا تو زخم ہمارا بگڑ گیا

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۲۷).

--- بندھنا محاورہ.
زخم باندھنا (رک) کا لازم.

وہ ساقی کھینچ لیتا ہے شرابِ ناب فرقت میں
ہمارے زخم دل بندھ بندھ کے جب انگور ہوتے ہیں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۹۰).

--- بولنا محاورہ.
زخم کے ٹانکے ٹوٹنا ، زخم کے ٹانکے ٹوٹنے کی آواز پیدا ہونا.

ٹانکے ٹوٹیں گے تو آنے کی صدائے الفراق
زخم بولے گا تو شورِ الاماں ہو جائے گا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۱۸).

--- بہنا محاورہ.
زخم سے خون ٹپکنا یا رِسنا.

پڑ گیا جو زخم آنکھوں کی طرح بہنے لگا
بہ سکے دل میں بنا کیا اولیں ناسور کا

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۳۷).

زخم بہے ہیں پھُوٹ کر عاشقِ نامراد کے
تیرے غم فراق سے سینہ و دل میں ہیں شبک

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۱).

---بھرآنا / بھرنا محاورہ.
گھاؤ کا اچھا ہو کر جلد کا برابر ہو جانا ، زخم کا مُندمل ہونا. خدا کے کرم سے اس بی بی کے زخم چالیس دن میں بھر آوینگے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۷).

زخم دل کے بھر گئے ابروئے قاتل دیکھ کر
بخت نے میرے لیے خنجر کو مرہم کر دیا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۰).

کسی مرہم سے اُس کے زخم کو بھرتے نہیں دیکھا
زبانِ طنز کے قربان نشتر ہو تو ایسا ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۳). نیزے کے زخم بھر آتے ہیں مگر زبان کے زخم نہیں بھرتے. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفےٰ ، ۱۳). خون کی یہ خاصیت زخم کے نہ بھرنے میں مُعین و مددگار ہوتی ہے (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۹۷۲). وقت کے ساتھ ساتھ ... زخم بھرنے لگے. (۱۹۸۵ ، بزم خوش نفساں ، ۷).

---پر پھاہا رکھنا محاورہ.
کسی کی تکلیف یا رنج پر دلاسا دینا. کسی نے دل کے زخم پر پھاہا رکھ دیا. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۲).

---پر تازہ زخم لگنا محاورہ.
ایک تکلیف یا مُصیبت پر دُوسری تکلیف آ جانا ، دوسری پریشانی پیدا ہو جانا. میر فتح اللہ مرحوم کے زخم پر تازہ زخم لگا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۹۰).

---پر کچوکے دینا محاورہ.
تکلیف پر مزید تکلیف پہنچانا ، ایک رنج پر دُوسرے رنج کا اضافہ کرنا. بن یامین کی مُفارقت نے زخم پر کچوکے دیئے. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۷۷).

---پر کچوکے ہونا محاورہ.
کسی کو مُصیبت اور پریشانی میں اور زیادہ تنگ کرنا ، صدمے یا آزار پہنچنا. سونے پر سہاگہ یا زخم پر کچوکے یہ تھے کہ ... مہندی ، مِسّی ہر چیز حرام تھی. (۱۹۳۰ ، نوحۂ زندگی ، ۳).

---پر لون چھڑکنا محاورہ.
زخم پر نمک چھڑکنا.

چھڑکے ہے لون زخم پہ وہ کیوں نہ ہوں غمیں
الماس کی تھی آس جبھی تک الم نہ تھا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۶).

---پر لون رکھنا محاورہ.
رک : زخم پر نمک چھڑکنا.

زخمِ دل پر بُلبلوں کے مت ستم کا لون رکھ
اے سلونے مان تون ، اپنی ملاحت کی قسم

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۰).

---پر مرہم رکھنا محاورہ.
تسلّی دینا ، کسی ناخوشگوار امر کی تلافی کر کے مطمئن کرنا. مُختلف موقعوں پر ... یکسں رعایا کے زخموں پر مرہم رکھا گیا. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں (دیباچہ چکبست) ، ۱۱). میاں کی خاموش آنکھیں بیوی کی طرف اسی توقع پر پڑیں کہ شاید ... ہاجرہ کے ہاتھ اس زخم پر مرہم رکھیں. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۸).

---پر مرہم کا کام کرنا محاورہ.
کسی کی تکلیف یا اِیذا پر تسلّی دینا. ممکن ہے یہ اشعار آپ کے زخم پر مرہم کا کام کرسکیں. (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۶۰).

---پر مُشک چھڑکنا محاورہ.
زخم تازہ کرنا ، زخم ہرا کرنا ، تکلیف پہنچانا.

چھڑک کر سرے زخم پر مُشک بولا
گُلِ زخم میں واہ کیا رنگ و بُو ہے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۷۳).

---پر نمک چھڑکنا محاورہ.
غمگین یا آزردہ آدمی کو اور غمگین اور آزردہ کرنا ، دُکھ کے عالم میں مزید دُکھ پہنچانا ، رنج کو دوچند کرنا. اے مخمور اب زیادہ حد سے نہ بڑھو زخم پر نمک نہ چھڑکو. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۱۱۵) . بی لیلیٰ کا حُسنِ نمکین ہمدردانِ قیس کے زخموں پر نمک چھڑک رہا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۳۴).

ہنستے ہوئے زخموں پر اب کس نے نمک چھڑکا
کیا یہ بھی ستمگر کا مجبور پہ احسان ہے

(۱۹۷۳ ، صد رنگ ، ۱۲۸).

---پر نمک کا کام دینا / کرنا محاورہ.
کسی عمل یا بات کا رنج یا غم میں اضافے کی وجہ یا سبب بننا. جوگیان شنکر کے زخم پر نمک کا کام کر رہی تھی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۹). مگر اُس کے مرہم بھی ایسے تیز ہوتے، کہ زخم پر نمک کا کام دیتے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۶۷).

---پر نمک نہ چھڑکو فقرہ.
طعن و تشنیع نہ کرو (جامع اللغات).

---پر نمک ہونا محاورہ.
غم یا پریشانی کو بڑھانے کا سبب ہونا. رسمِ عقیقہ کا تخمینہ اس زخم پر نمک تھا. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۲۷).

---پر نُون مِرچ چھڑکنا محاورہ.
رک : زخم پر نمک چھڑکنا. ماما کی گفتگو نے انعام کے زخم پر اچھی طرح نُون مرچ چھڑکا مگر کراہنے کی بھی اجازت نہ تھی. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۸).

---پڑنا محاورہ.
زخم پیدا ہونا.

کِس کو دکھاؤں آبلے دل کے
زخم پڑ پڑ گئے ہیں چھل چھل کے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۲۳).

---پکنا محاورہ.
زخم میں پیپ پڑ جانا. اسے وقت سے پہلے گھر لے آئے ،

اس کے ٹانکے کھل کر زخم پک گیا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۸).

--- پہنچانا محاورہ.
زخمی یا مجروح کرنا ، تکلیف یا رنج دینا . حضور کے خیال کرنے کی بات ہے کہ اس شخص نے مجھے کیسا شرم و ذلت کا زخم پہنچایا ہے. (۱۹۰۳ ، انطونی اور کلوپیٹرا ، ۲۰۳).

--- پھٹ جانا محاورہ.
زخم کے ٹانکے ٹوٹ جانا.
بہتر ہے کہ اتروں نہیں تیورا کے گروں گا
پھٹ جائینگے سب زخم جو غش کھا کے گروں گا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۴).

--- پھوٹ نکلنا محاورہ.
از سر نو رنج پیدا ہو جانا.
پھر زخم پھوٹ نکلا حالی نہ چھیڑنا تھا
فصل خزاں کا قصہ ذکر گل و سمن میں
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۰۰).

--- تازہ کس صفـ(--- فت ز) امذ.
وہ زخم جو ابھی لگا ہو (جامع اللغات). [زخم + تازہ (رک)].

--- تازہ ہونا محاورہ.
گزشتہ رنج ، غم یا دکھوں کی یاد یا احساس کا از سر نو ابھرنا ، جو گھاؤ بھر چکا ہو اس کا عود کر آنا.
دل کے پھر زخم تازے ہوتے ہیں
کہیں غنچہ کوئی کھلا ہو گا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۵).
کچھ اور تازہ ہوئے زخم اس بہانے سے
جگر کے خون کو آنسو بنا کے دیکھ لیا
(۱۹۳۲ ، صد رنگ ، ۶۱).

--- توپ کس اضا(--- و مج) امذ.
توپ کا چلنا (جامع اللغات). [زخم + توپ (رک)].

--- ٹانکنا محاورہ.
زخم سینا ، زخم کی بخیہ گری کرنا ، زخم میں ٹانکے لگانا.
وہ پھر ہے گرم نظارہ کہاں تک زخم دل ٹانکوں
کہ ہے ہر ہر نگہ کے ساتھ اک برچھی سی آ لگتی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۶۹).
زخم دل کا ٹانکنا تھا باندھنا امید کا
ہو گئی جمعیت دل سے پریشانی مجھے
(۱۹۱۵ ، وفا رام پوری ، ک ، ۱۱۳).

--- جڑنا محاورہ.
زخم دینا.
سن فغاں اس نے مری کارگر اک زخم جڑا
زور یہ بے اثری میں گلۂ تاثیر کھلا
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۵۰).

--- جگر کس اضا(--- کسـ ج ، فت گ) امذ.
۱. دل یا کلیجے کا گھاؤ ؛ (مجازاً) صدمۂ عظیم.
زخم جگر میں اپنے بھی ہوتی رہی چمک
شبکو کسی کے خندۂ دنداں نما کے ساتھ
(۱۸۸۸ ، مضمون‌ہائے دلکش ، ۶۲). ۲. (تصوف) زخم جگر-دوام درد عشق سے مراد ہے (مصباح التعرف). [زخم + جگر (رک)].

--- جھیلنا محاورہ.
زخم کھانا ، تکلیف یا پریشانی اٹھانا ، مصیبت برداشت کرنا.
زخموں پہ زخم جھیلے داغوں پہ داغ کھائے
یک قطرہ خون دل نے کیا کیا ستم اٹھائے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۸).

--- چاٹنا محاورہ.
کسی ناکامی یا صدمے وغیرہ کو بھلانے کی کوشش کرنا ، خفت مٹانے کی کوشش کرنا. خود ولی تقسیم کے زخموں کو چاٹ رہی تھی دوسرے وہاں کی بیورو کریسی کو کشمیر کے مستقبل کے متعلق اندیشہ ہائے دور دراز لاحق تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۹۷).

--- چرانا ف ل.
زخم میں خشکی کے سبب سے تکلیف ہونا . شب کو زیادہ جاگنے سے زخم چرانے لگتا ہے اور درد بھی زیادہ ہوتا ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۶۸). چھاتی کا زخم چرا رہا تھا. (۱۹۱۱ ، شہید مغرب ، ۴).

--- چشم کس اضا(--- فت چ ، سک ش) امذ.
نظر بد (جامع اللغات). [زخم + چشم (رک)].

--- چلانا محاورہ.
ضرب لگانا ، وار کرنا. لشکریوں نے غلبہ کر ، چوطرف سے حر پر زخم چلائے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۷).

--- چھلنا محاورہ.
زخم تازہ ہونا ، گزشتہ دکھ یا رنج کا احساس اجاگر ہونا.
اک تصور کا آغوش پھر وا ہوا
دل کی دھڑکن سے پھر زخم چھلنے لگے
(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۸۸).

--- چھیڑنا محاورہ.
زخم تازہ کرنا ، گزشتہ رنج یا دکھ کے احساس کو جگانا.
کیوں یاد دلاتے ہو شب ہجر کی آہیں
کیوں چھیڑتے ہو زخم اذیت ہوئی دونی
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۲۸).

--- حیات کس اضا(--- فت ح) امث.
ایک قسم کی بوٹی جو کھیتوں میں اور پانی کے کنارے پر کثرت سے اگتی ہے اس کے پتے زخم پر باندھنے سے اس کو مندمل کر دیتے ہیں، لاط : **Bryophyllam** . زخم حیات ایک بوٹی ہے. (؟ ، کلید عطاری ، ۶۸). زخم حیات ہندوستان کے اکثر گرم اور تر حصوں

میں سیلون تک اور بنگال میں سب جگہ پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳۹)۔ [زخم + حیات (رک)]۔

---خشک ہونا ف ل ؛ محاورہ.
زخم پر کھرنڈ جمنا ، زخم کا کھرنڈ بندھنے پر ہونا ، دکھ تکلیف یا رنج بھولتے جانا.

نا گفتنی ہے حال بہار و خزان باغ
اک زخم ہے کہ خشک ہوا اور نم ہوا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۳۶)۔ امتداد زمانہ کے ساتھ انسان اپنا دکھ یا دکھ کا احساس بھولتا جاتا ہے اور اس کے زخم خشک ہوتے رہتے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۵)۔

---خندان کس صف (---فت غ ، سک ن) امذ.
کھلا ہوا زخم ، زخم جو ہنوز سیا نہ گیا ہو یا مندمل نہ ہوا ہو.

نظر آیا جگر میں جلوہ جس دم زخم خندان کا
تڑپ کر کس مزے سے دل نے کھایا تیر مژگاں کا

(۱۸۴۳ ، نشید خسروانی ، ۳)۔ دنیا میں خندۂ گل سے زخم خندان زیادہ دیکھ لیجئے ۔ (۱۹۰۹ ، مقامات ناصری ، ۳۵۲) ۔ [زخم + خندان (رک)]۔

---خوردہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
جسے زخم لگا ہو ، مجروح ، گھائل ، زخمی ؛ (مجازاً) ضرر رسیدہ .

جو زخم خوردہ ہو اوس نگہ کا بچے وہ کیونکر بھلا بتاؤ
چلے ہے تیر نگہ اوس کا رگڑ کے تیر قضا سے پہلو

(۱۸۶۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۳۸)۔

اک بھیڑیا غضب ناک و زخم خوردہ
نکل کے لاشوں کے درمیاں آ کھڑا ہوا

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۵)۔ تو مجھ زخم خوردہ کو اس پہاڑی پر چھوڑ کر نہ جا۔ (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۱۳)۔ [زخم + خوردہ (رک)]۔

---دار صف ؛ = زخمدار.
مجروح ، زخمی ، زخم خوردہ. یہ جمیع زخمدار مجروح تن ... ہمراہ رکاب اوس شہسوار ... کے روانہ ہوا۔ (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۵)۔ شہنشاہ بھی انتہا کے زخمدار ہوئے۔ (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۱۳)۔ ہرچند کہ زخم دار ہوں مگر ان سے امتحان کو موجود ہوں۔ (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۹۳)۔ [زخم + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---داری امث.
زخمی ہونا ، مجروح ہونا ، زخمی ہونے کی حالت.

غضب ہے لاغری میں زخمداری کیونکہ درماں ہو
کہ ہے تار نگاہ چشم سوزن آشیاں اپنا

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاض صابر ، ۳۸)۔ حالت زخمداری میں گھوڑے ان دونوں کو لیے اسی طرف چلے آتے ہیں۔ (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۸۱۰)۔ بعد اس کے اسی زخمداری میں مظہر پری زاد نے تلوار کا وار کیا۔ (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۳۵۶)۔ [زخم + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دامن دار کس صف (---فت م) امذ.
گہرا اور چوڑا گھاؤ ، بڑا زخم.

لاشے کو قاتل سم توسن سے تو پامال کر
زخم دامن دار عاشق کو گریباں چاہیے

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۵۰)۔

بہار زخم دامن دار دیکھے گا کوئی کب تک
بسعی کاوش ناخن کہاں تک شغل خوں ریزی

(۱۹۱۰ ، گلکدۂ عزیز ، ۱۰۷)۔ [زخم + دامن (رک) + دار (رک)]۔

---دل کس اضا (--- کس د) امذ.
دل پر لگا ہوا زخم ، مراد : غم ، رنج ، تکلیف.

گھاؤ زخم دل مہجور نظر آتے ہیں
دیدۂ تر ہمیں ناسور نظر آتے ہیں

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱ : ۸۳)۔

یاد نشتر لگا گئی شاید
زخم دل کو طلب ہے مرہم کی

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۰۳)۔ [زخم + دل (رک)]۔

---دوز (---و مج) صف ؛ امذ.
گھاؤ میں ٹانکے لگانے والا ، زخم کی بخیہ گری کرنے والا ، سرجن ، جراح.

یہ لاغری ہے مری زخم دوز اہل وفا
چھپا ہوا ہوں پر اک آنکھ میں وہ سوزن ہوں

(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۱۳۷)۔ [زخم + ف : دوز ، دوختن - سینا]۔

---دوزی (---و مج) امث.
مرہم پٹی. اسلم نے رستم کو گھوڑے سے اتارا چارپائی پر ڈال کر اپنے قلعے میں لایا زخم دوزی کی۔ (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۶۶۸)۔ اف : کرنا . [زخم + دوز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دینا محاورہ.
۱. گھائل کرنا ، زخمی کرنا ، چرکا لگانا.

یہ چاہا کرے زخم دیکر رہا
کہ تا ہووے پارہ تن اژدھا

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۱۵۰)۔

یاں آئی کبھی زن سے کبھی واں گئی سن سے
کہ دے گئی زخم اور کبھی سر لے گئی تن سے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۱۱)۔

زخم بھی دے تو دے شگفتہ سا
گل مری سمت ادھ کھلے نہ بڑھا

(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ مارچ ، ۱۸)۔ **۲. رنج یا دکھ پہنچانا.**

ہر نئی رت نے ایک زخم دیا
کوئی موسم نہ آئے کاش اب کے

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۶۳)۔ **۳. نقصان پہنچانا ، طنز کرنا ، ضرر یا آزار پہنچانا.** یہ بھی جہاں موقع پاتے ہیں اپنے گھسے ہوئے قلم سے وہ زخم دیتے ہیں کہ قیامت تک نہیں بھرتے ۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۱۸)۔

---رَسا کس صف(---فت ر) امث.
گہرا زخم (جامع اللغات)۔[زخم + ف : رسا ، رسیدن ـ پہنچنا]۔

---رِسْنا ف ل.
زخم سے مواد یا پیپ نکلنا ، تکلیف ہونا.

گھائل کو ترے تھا تو اِفاقہ سا کُچھ ولے
پھر زخم سینہ تک جو لگا رِسنے غش کیا

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٦)۔

ہمارے زخمِ دل تو اور بھی رِسنے لگے سُن کر
زباں پر چارہ‌گر کی ہے مگر مرہم کا افسانہ

(١٩٣٦ ، شعاعِ مہر ، نارایَن پرشاد ورما ، ١٠٣)۔

---رَسِیدَہ (---فت ر ، ی مع ، فت د) صف.
زخم خوردہ ، زخم کھایا ہوا.

میں پکاروں تو کوئی شہر میں آواز نہ دے
کیسے پھر حالِ دلِ زخم رسیدہ لکھوں

(١٩٨١ ، ناتمام ، ٧٥)۔[زخم + ف : رسیدہ ، رسیدن ـ پہنچنا]۔

---رَفُو کَرْنا محاورہ.
زخم میں ٹانکے لگانا ، زخم کو مندمل کرنا ، تکلیف دُور کرنا.

احترامِ آدمی ، احساسِ غم ، سرگو انا
آج کس کس زخم کو کرنے رفو میں اور تو

(١٩٨٥ ، خواب در خواب ، ٣١)۔

---ریز (---ی مج) صف.
گھاؤ ڈالنے والا ، گھاؤ بڑھانے والا ، تکلیف پہنچانے والا.

واں طعنہ تیر بار یہاں شکوہ زخم ریز
باہم تھی کس مزے کی لڑائی تمام شب

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٥١) [زخم + ف: ریز ، ریختن ـ گرانا ، بہانا]۔

---زَباں کس اضا (---فت ز) امذ.
بدزبانی کا دُکھ یا رنج ، وہ تکلیف جو کسی ناخوش گوار بات سے دل کو پہونچے.

اس شمع کی مجلس میں جانا ہمیں پھر واں سے
اک زخمِ زباں تازہ ہر روز اُٹھا جانا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٥٥)۔

دشنام دے کے بوسہ دیا ہم کو یار نے
حلوا اسیرِ مرہم زخمِ زباں ہوا

(١٨٧٠ ، دیوانِ اسیر ، ٣ : ٥٥)۔ [زخم + زباں (رک)]۔

---زَدَہ (---فت ز) صف.
مجروح ، زخمی (جامع اللغات)۔ [زخم + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا]۔

---زَمانَہ کس اضا(---فت ز) امذ.
غمِ روزگار ، دُنیا والوں کی تکلیف ، دُنیا کے رنج اور دُکھ.

محفوظ چشمِ زخمِ زمانہ سے تو رہے
پہنچا سکے نہ تیغِ حوادث ضرر تجھے

(١٩٢٢ ، مطلعِ انوار ، ١٢٥)۔ [زخم + زمانہ (رک)]۔

---زَن (---فت ز) صف.
زخم دینے والا.

جن خنجرِ ہرم کا مارے گلین جیا نے
یاراں سجیں کہو تم وہ زخم زن کہاں ہے

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٧١)۔[زخم + ف: زن، زدن ـ مارنا]۔

---سَر چَوپارَہ ہونا محاورہ.
سر کا زخم کُھل جانا (جامع اللغات)۔

---سِل جانا محاورہ.
تکلیف دُور ہو جانا. مُسکراہٹیں بکھرنے لگیں اور قہقہے گُونجنے لگے گویا احباب مِل گئے ، زخم سِل گئے ، پھول کِھل گئے.
(١٩٧٣ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ٢٩٧)۔

---سَہْلانا ف م ؛ محاورہ.
دُکھ ، تکلیف یا رنج برداشت کرنا.

چارہ فرمائے جنوں لاکھ ہوئے وحشت میں
کوئی ناخن نہ بڑھا زخم کے سہلانے کو

(١٨٩٧ ، کلیاتِ راقم ، ١٥٣)۔ بخشی غلام مُحمد کو اپنے شہر میں ہی شکستِ فاش ہوئی ... اور یہی زخم سہلاتے ہوئے اگلے سال اس دارِ فانی سے کوچ کر گیا۔(١٩٨٢ ، آتشِ چنار ، ٢٠٠)۔

---سے پانی چُوانا/چووانا محاورہ.
زخم کا بہہ نکلنا ، زخم کا ناسور بن جانا.

مُجھے دل کھول کر رو لینے دو روکو نہ ہم چشموں
کہ پانی آنسوؤں سے میرا زخمِ دل چوواتا ہے

(١٨٣٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ١٨٨)۔

---سے چورِ نِکَلْنا محاورہ.
زخم کی باقی ماندہ خرابی کا دُور ہونا.

راہ پا کر زخم سے نکلے نہ چور
پھر نمک قاتل جو دل سے تیر کھینچ

(١٨٨٨ ، صنمخانۂ عشق ، ٧٠)۔

---سے کُچَلْہوا بَہْنا ف ل.
پیپ ملا خُون بہنا (مہذب اللغات)۔

---سِینا محاورہ.
زخم کو ٹانکے دینا ، پریشانی ، تکلیف اور دُکھ بُھول جانا.

ظاہر یہ غمِ فرقتِ دلبر کا نشاں ہے
زخمِ دل بیدل کو تو سینا نہیں اچھا

(١٩١٩ ، یوسف علوی عرف میوں وڈل حیدری (سندھ میں اُردو شاعری ، ٢٣٩))۔

ہرے بھرے کھیتوں میں چل کے اپنے زخم سئیں
دور کہیں مندر کے پیچھے بیٹھ کے دل بہلائیں

(١٩٨١ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ١١٣)۔

---شانَہ کس اضا(---فت ن) امذ.
کنگھی کے دندانوں میں سے ہر دو دندانوں کے بیچ کا شگاف.
زخم شانہ کنگھی کے دندانوں کے درمیانی شگاف۔ (١٨٧٣ ، عطرِ مجموعہ ، ١ : ٢٦٣)۔ [زخم + شانہ (رک)]۔

ـــــ قلم کس اضا (ـــــ فت ق ، ل) امذ.
وہ شگاف جو قلم کی نوک میں ڈالا جاتا ہے.

لبِ زخمِ قلم ذرا وا ہو
تا کہیں تُجھ سے نالہ پیدا ہو

(۱۸۱۰ ، مثنوی بحرالمحبت ، ۴۳). [زخم + قلم (رک)].

ـــــ کا انگور امذ.
، کھرنڈ یا وہ گوشت جو زخم پر آ جائے.

عزیز ہیں مجھے سینے کے داغ صُورتِ گُل
لذیذ زخم کے انگور ہیں ثمر کی طرح

۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۱).

ـــــ کا انگور باندھنا محاورہ.
تکلیف ، پریشانی دور کر دینا یہ میرا جنون نہیں بلکہ آپ کے دل کا چور کہتا ہے یہ زخم کا انگور باندھ دے گا. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۶۳).

ـــــ کا انگور پھٹنا محاورہ.
زخم کا ازسرنو خراب ہوجانا ، زخم اچھا ہوتے ہوتے پھر کُھل جانا ،

پھر پھٹا زخم کا انگور مبارک اے ذوق
دلِ زخمی کو ترے بادۂ عشرت کے مزے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، ک ، ۳۳۱).

ـــــ کا انگور ہرا ہونا محاورہ.
زخم تازہ ہونا ، زخم ہرا ہونا (مہذب اللغات).

ـــــ کا پانی چُرانا محاورہ.
۱. زخم کا رِسنا بند ہو جانا (جس سے ناسُور ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے).

سر پھُوٹتا ہے سجدۂ پائے صنم سے روز
پانی چُرائیں زخم اگر ہم وضو کریں

(۱۸۶۷ ، عرش ، (میر کلو) ، د ، ۴۷).

بُری جو بات ہے ہرگز نہیں اچھا مآل اوس کا
چُرانا زخم کے حق میں مُضر ہوتا ہے پانی کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۲). ۲. زخم میں پانی سرایت کرجانا ، زخم کا رطوبت جذب کرنا (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

ـــــ کا چور امذ.
وہ فاسد مادہ جو اندر ہی اندر پک رہا ہو اور باہر سے اُس کے آثار نظر نہ آئیں ، زخم جو اندر رہے اور باہر سے اچھا نظر آئے

حکم آپ کا جس روز سے ہے محتسبِ شرع
ہے زخم کے بھی چور کو اندیشۂ تعزیر

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۳).

ـــــ کا رونا محاورہ.
زخم سے پانی نکلنا (جامع اللغات).

ـــــ کاری کس صف ، امذ.
ایسا گھاؤ جس سے ہلاکت کا خطرہ ہو ، مہلک زخم ، گہرا گھاؤ.

بری ہوتے ہیں تدبیروں سے جو دُنیا میں کامل ہیں
تعلق بخیہ و مرہم کو کیا ہے زخمِ کاری سے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۷). زخم کاری کا صدمہ اُٹھانے والا سپاہی ... میدانِ جنگ میں پڑا دم توڑ رہا ہے . (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۹). [زخم + کاری (رک)].

ـــــ کا مُسکرانا محاورہ.
زخم کے ٹانکے ٹوٹ جانے سے زخم کا بڑھ جانا.

گھڑیوں روتے ہیں ہم اسیرِ لہو
زخم کوئی جو مُسکرایا ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۲).

ـــــ کا ہنسنا محاورہ.
رک : زخم کا مُسکرانا.

میں جو روتا ہوں مرے زخمِ جگر ہنستے ہیں
شادی و غم سے کیا ہے مجھے توام پیدا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۸۱).

ـــــ کا ہوا دینا محاورہ.
زخم بہت بڑھ جاتا ہے تو ہوا دینے لگتا ہے.

جس وقت ہوا دینے لگا زخم جگر کا
سینے میں رُکا آ کے دم اس رشکِ قمر کا

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات))

ـــــ کرنا محاورہ.
تکلیف دینا ، اذیّت دینا ، پریشان کرنا.

اس کے ادنیٰ سے اک اِشارے پر
زخم کرنے لگے مسیحائی

(۱۹۸۳ ، مرے آقا ، ۱۳۰).

ـــــ کو اِلتیام ہونا محاورہ.
زخم کا بھرنا (مہذب اللغات).

ـــــ کو ٹانکے لگانا ف م.
زخم سینا ، سوئی سے زخم کا سیا جانا.

میرے زخموں کو اگر ٹانکے لگانے ہیں تُجھے
پہلے لا جرّاح ڈورا یار کی تلوار کا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۹).

ـــــ کُہَن کس صف (ـــــ ضم ک ، فت ہ) امذ.
پُرانا زخم ، پرانی تکلیف.

سارے زخمِ کُہن ہوئے آلے
پاؤں میں سیکڑوں پڑے چھالے

(؟ ، گلشنِ عشق (مہذب اللغات)).

ہر طرف ہنگامہ پھر برپا ہے دار و گیر کا
ہو رہا ہے پھر ہرا زخمِ کہن کشمیر کا

(۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۷۰). [زخم + کُہن (رک)].

ـــــ کی بدّھی امث.
زخموں کے نشان (جامع اللغات).

---کی لذّت اُٹھانا محاورہ.
تکلیف برداشت کرنا.

کُچھ تو لذّت زخم کی اے گردنِ بسمل اُوٹھا
ہو سکے تجھ سے تو نازِ خنجرِ قاتل اُوٹھا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۱).

---کے ٹانکے امذ ، ج.
وہ سِلائی جو زخم کے دونوں کناروں کو مِلا کر کی جاتی ہے اس سے زخم کا مُنھ مِل جاتا ہے اگر سِیا نہ جائے تو داغ رہ جاتا ہے.

میرے زخموں کے اگر ٹانکے تجھے منظور ہیں
اے بُتِ خونریز اپنے پیرہن کے تار کھینچ

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۱).

---کے ٹانکے کاٹنا ف م.
زخم اچھا ہو جانے کے بعد ٹانکوں کو کاٹ کر نِکال دینا.

جرّاح میرے زخم کے ٹانکے نہ کاٹ ڈال
رہ رہ کے کُچھ اُدھیڑ کہ ایذا بھی کم ہے

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۷۰).

---کے کوچے امذ ، ج.
زخم کے شِگاف.

تھے قتلِ عام پر علی اکبر تُلے ہوئے
رستے تھے بند زخموں کے کوچے کُھلے ہوئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۶).

---کھانا محاورہ.
مجروح ہونا ، زخمی ہونا ، صدمہ اُٹھانا.

اُلٹ یوں ترے زخم کھا سیر میں
کہ جیوں عکس اچھے جھاڑ کا نیر میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۷).

تن تن کے زخم کھائیو گو بھوکے پیاسے ہو
ماں صدقے کس کے پوتے ہو کس کے نواسے ہو

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۶۹). یہ سُنتے ہی کسی نے اس زور سے تیر مارا کہ ... زخم کھا کے گِرے اور دم توڑنے لگے.
(۱۹۱۹ ، جوہانِ حق ، ۲ : ۳۱۲).

اور اسی جُرم تا سزا کے عوض
اپنے سینے پہ زخم کھایا تھا

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۸۸).

---کِھلانا محاورہ.
زخم دینا.

اپنے ہاتھوں وہ اگر زخم کِھلاتا مجکو
دہنے میں تیغ تو بائیں میں نمک داں لیتا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۴).

---کُھلنا محاورہ.
زخم کا پھٹ جانا.

کُھلے زخم اور کُھل رہے جیسے گُل
وہ بیٹھا ہے کوئی ہے جیسے مُل

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۲۵).

منہ سُرخ تھا کُھلے ہوئے تھے زخم سینے کے
بن کر لہو ٹپکتے تھے قطرے پسینے کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۵).

---گر (---فت ک) صف.
زخم دینے والا ، زخمی کرنے والا.

مُرجھانے لگی ہیں پھر خراشیں
آؤ کوئی زخم گر تلاشیں

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۳۰۰). [زخم + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گہرا ہونا ف م ، محاورہ.
زخم کاری ہونا.

اُف ری کج بختی رفوگر بھی مجھے ظالم مِلا
ایسے کُچھ ٹانکے لگائے زخم گہرا ہو گیا

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۱۷).

---لگانا ف م ، محاورہ.
مجروح کرنا ، زخمی کرنا.

تیری نگہ تیر کے پیکاں ہیں ستم
تم دیکھ دیکھ زخم لگاتے ہو بھال کے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۴۷).

نئے پیرائے میں قاتل نے میری پردہ پوشی کی
لگائے زخم دامن دار کیا جسمِ عُریاں پر

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۵۸). لوگ تمہارے چہرے پر زخم لگاتے ہیں تمہیں ٹھکراتے ہیں. (۱۹۶۷ ، پسِ پردہ ، میرزا ادیب ، ۱۵۹).

---لگنا محاورہ.
زخمی ہونا ، مجروح ہونا. زخم کہ علی اکبر کے بدن پر لگتا تھا ، دل باپ کا بیقرار اور سینہ داغدار ہوتا تھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۰).

زخمی تھا سراپا نہ کہاں زخم لگے تھے
تیغیں وہیں لگتی تھیں جہاں زخم لگے تھے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۲).

---مارنا محاورہ.
رک : زخم لگانا. حرام زادہ رُوسیاہ نے شمشیر چلائی ، قضا سے اوس جاگہ لگی ، جہاں جنگِ خندق میں عمرو ابن عبدود لعین نے زخم مارا تھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۶).

---مُرجھانا محاورہ.
زخم اچھا ہونے کے قریب ہونا ، زخم بھرنے لگنا.

چاہیے دستِ جنوں تازہ خراشِ ناخُن
روشِ سبزہ مرے زخم ہیں مُرجھانے کو

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۸۳).

---مِلنا محاورہ.
۱. زخم بھرنا ، زخم کا اچھا ہونا.

کیا ملے وہ زخم ، ازل سے جس کو تو بخشے فراق
خامہ کر سکتا نہیں بخیہ شگافِ آہ کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۳۲). ۲. تکلیف پہنچنا ، درد و غم ملنا.
ملا ہو پھول سے بھی زخم جس کو
کرے وہ اعتبارِ خار و خس کیا
(۱۹۶۹ ، زخم ہنر ، ۱۵۸).

---مُنْدَمِل ہونا ف م ؛ محاورہ.
زخم کا ٹھیک ہو جانا ، تکلیف ، پریشانی دُور ہو جانا. اسی جذبے سے وہ مرہم پیدا ہوتا ہے جس سے زندگی کے زخم مُندمل ہوتے ہیں. (۱۹۸۲ ، اِنسانی تماشا ، ۱۳۳).

---میں بَتّی دینا یا صوف بَھرْنا ف م.
گہرے زخم کے اندمال کے لیے کپڑے کو دوائی میں تر کر کے زخم میں رکھ دیتے ہیں (جامع اللغات).

---میں چور رَہ جانا محاورہ.
زخم کا اُوپر سے اچھا ہو جانا مگر اندر پیپ وغیرہ کا رہ جانا.
چاہیے قصرِ دلِ شیریں میں کُودے ایک دن
چور رہ جائے اگر زخمِ سرِ فرہاد میں
(۱۸۵۳ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۲۶۲).

---میں کیڑا پَڑْنا ف م.
زخم کا خراب ہو جانا یا سڑ جانا.
پیدا ہوا جی عشق سے جب سنگ میں کیڑا
پھر کیوں نہ پڑے زخمِ دلِ تنگ میں کیڑا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷).

---میں نَمَک بَھرْنا محاورہ.
زخم پر نمک چھڑکنا ، تکلیف میں اضافہ کرنا ، دُکھ درد کو بڑھانا.
وار کرتے ہی بھرا زخم میں قاتل نے نمک
تیغ پر ہاتھ کبھی ہے تو نمکداں میں کبھی
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۷).

---نا ک صف.
زخموں سے بھرا ہوا ، زخموں سے چُور ، خستہ و مجروح.
جو سالک کے تن کوں کئے سارا چاک
ہوا خوب او سب تن زخم ناک
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۶). [زخم + نا ک ، لاحقۂ صفت].

---نَم ہونا محاورہ.
گھاؤ تازہ ہونا (مہذب اللغات).

---وار صف ؛ نیز زخموار.
زخم زدہ ، مجروح ، زخمی.
نہیں کوئی ثابت بغیر زخموار
سو اس ایکہ جھگڑے منے شش ہزار
(۱۸۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۲۸). [زخم + وار ، لاحقۂ صفت].

---ہَرا کَرْنا محاورہ.
گھاؤ کو تازہ کرنا ، گزشتہ رنج یا دُکھ کے احساس کو تازہ کرنا ، ماضی کے دُکھوں کی یاد دلا کر تکلیف پہنچانا. اس لال کی خبر موت لے ... زخم کو اور بھی ہرا کر دیا تھا. (۱۹۱۱ ، شہیدِ مغرب ، ۳۰).

---ہَرا (ہَرے) ہونا محاورہ.
زخم ہرا کرنا (رک) کا لازم.
زخمِ دل کیوں نہ ہرا ہو کہ ترے ابرو کے
زہر آلودہ ہے وسمہ کے اثر سے تلوار
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۶۹).
ہرے ہوتے ہیں زخمِ دل فراقِ برجِ اخضر میں
مرا ہر اشک قطرہ بن گیا ابرِ زمرد کا
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۳).
پھر بہار آئی ہوئے زخم مرے دل کے ہرے
پھر مجھے گنبدِ خضرا کی فضا یاد آئی
(۱۹۲۷ ، معراجِ سخن ، ۲۹). ابھی یہ زخم ہرا ہی تھا کہ ... ایک ہیڈ کانسٹبل لبھورام نے ... قرآن پاک چھین کر اس کی بے حرمتی کی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۷).

---ہُنَر کسرِ اضا(---ضم ہ ، فت ن) امذ.
وہ غم یا زخم جو تخلیقِ فن ، فنکاری ، تخلیقی عمل اور ہنر کے سبب ملا ہو ، حسن کاری یا تخلیق کی دی ہوئی تکلیف.
زخمِ ہنر کا رنگ سلامت سب کو خبر ہو جائے گی
کتنے چہرے ہم نے تراشے ہاتھ قلم ہو جانے تک
(۱۹۶۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۳۳). [زخم + ہنر (رک)].

زَخْماں (فت ز ، سک خ) امذ ؛ ج (قدیم).
بہت سارے گھاؤ ، زخم ، جراحتیں.
آیے ہے چک زخماں گھاؤ
لال ہووا سب لو ہو نہاؤ
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۵)). [زخم (رک) کی جمع].

زَخْمانا (فت ز ، سک خ) ف ل.
زخم خوردہ ہونا ، زخمی ہونا.
سِفلوں کی صحبت میں رہ کر فیض ہے کس نے پایا
کیکر پر انگور چڑھا تو ہر خوشہ زخمایا
(۱۹۸۵ ، درپن درپن ، ۱۱۸). [زخم + انا ، لاحقۂ مصدر].

زَخْموں (فت ز ، سک خ) امذ ؛ ج.
زخم (رک) کی جمع (تراکیب میں مستعمل).

---پَر پَٹّیاں چَڑھانا / چَڑھنا ف م.
زخم دوزی ہونا ، زخموں کو صاف کر کے پٹیاں باندھنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---پَر زَخْم جھیلْنا / کھانا محاورہ ؛ ف م.
بے حد زخمی ہونا ، بہت زخم کھانا (جامع اللغات).

---پر مرہم رکھنا/لگانا محاورہ.
تسکین پہنچانا ، تسلی دینا ، دلاسہ دینا ، تشفی دینا. بخشش و عنایت ہمارے مرض کی دوا ہو اور ہمارے زخموں پر مرہم رکھے. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۷۵).

اس نے مرہم لگا کے زخموں پر
اک نیا زخم اندمال دیا

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۰۹). غریب عوام کے زخموں پر مرہم رکھنے کے لیے مجھے حالات کی سنگینی اور مسائل کی پرواہ کیے بغیر آگے آنا چاہیے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۳۵).

---پر نمک پڑنا محاورہ.
ایک تکلیف پر اور زیادہ تکلیف یا اذیت ہونا ، ایذا ہونا. اس واقعہ کی خبر باہر پھیلی تو زخموں پر نمک پڑ گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۸).

---پر نمک چھڑکنا محاورہ.
کسی کے دکھ یا تکلیف پر اور زیادہ سخت تکلیف دینا.

میرے زخموں پر چھڑکتے ہیں نمک
مجھ کو تڑپا کے مزہ دیکھتے ہیں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۳۰). زیادہ چھڑکنا اس کے زخموں پر نمک چھڑکنا تھا. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۳۹). بخشی صاحب اور ان کے ساتھی یہ کہہ کر ان کے زخموں پر نمک چھڑکتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۸).

---سے چور چور م ف.
بہت زیادہ زخم کھائے ہوئے ، زخمی حالت میں. رانا زخموں سے چور چور ہو رہا ہے. (۱۹۲۹ ، با کمالوں کے درشن ، ۹). انسان چوٹوں سے بے تاب ہو جاتا ہے اور زخموں سے چور چور. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۲۳۵).

---سے چور ہونا محاورہ.
بہت زیادہ زخم کھائے ہونا.

کل مجکو چند لاشۂ بیجاں نظر پڑے
دیکھا قریب جا کے تو زخموں سے چور ہیں

(۱۹۱۲ ، کلیات شبلی ، ۸۲). اسمٰعیل بیگ زخموں سے چور تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۸).

ہاتھ اپنے گل رنگ لہو سے ، سر زخموں سے چور سہی
ایک دریچہ تو کھول آئے زنداں کی دیوار میں ہم

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۷۵).

---کو چمک دینا محاورہ.
کسی زخمی کے زخموں پر دوبارہ اذیت یا چوٹ دینا.

زخموں کو چمک دے گئی گھائل جسے پایا
دم میں اسے ٹھنڈا کیا بسمل جسے پایا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۲۹).

---کو کریدنا محاورہ.
گزری ہوئی باتوں کو یاد کر کے تکلیف اور اذیت اٹھانا ، ماضی کی تکلیف دہ زندگی کو یاد کرنا. میں ساری رات جن زخموں کو کرید کر لہولہان ہوتی رہتی ہوں. میرا جی چاہتا ہے کہ کوئی تو انہیں دیکھ لے. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۳۶).

---کی ارزانی امث.
زخموں کی کثرت ، زخموں کی افراط ، زخموں کی فراوانی.

بھوک کی بے چادری ، عصمت کی عریانی بھی دیکھ
اس بھرے بازار میں زخموں کی ارزانی بھی دیکھ

(۱۹۳۹ ، نبض دوراں ، ۱۳۱).

---کی خراش امث.
زخموں کی رگڑ ، زخموں کا نشان.

ہر زمانہ بیچتا آیا ہے زخموں کی خراش ،
آج اک حیدر کی میت! کل کسی ٹیپو کی لاش!!

(۱۹۳۶ ، نبض دوراں ، ۱۸۵).

---کے ٹانکے کھلنا محاورہ.
تکلیف دہ باتیں پھر یاد آ جانا ، اذیت اور پریشانی کا اعادہ ہونا. احرار کی روش سے زخموں کے ٹانکے کھلنے کا امکان پھر پیدا ہو گیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۳۳).

---کے ہار امذ.
کثرت سے زخم (مہذب اللغات).

---میں ٹانکے لگوانا ف م.
زخم کو ٹانکے لگا کر سینا جس سے زخم کا منھ بند ہو جائے. منہ پر تلواریں کھانا اور پیٹھ نہ پھیرنا ، زخموں میں ٹانکے لگوانا اور تیور میلے نہ کرنا ، بڑی جرأت اور جوانمردی کا کام ہے. (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک ، ۶۳).

زخمہ (فت ز ، سک خ ، فت م) امذ.
۱. ستار وغیرہ بجانے کا مثلث نما آہنی چھلا ، مضراب.

بجی سازندے سرودان پور سہ تار
ستیں آواز دل پر زخمہ ہر بار

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸) ، ۲۳).

کب زباں سے آہ نکلے غم جو ناخن زن نہ ہو
جب تلک زخمہ نہ چھیڑے ساز بے آواز ہے

(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۳۶۹).

جاں بخشی میری بھی وہی زخمہ ہیں مطرب
فرعون کا جو سبب ہونے ہر نبض تار کے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۳۳۲). تنبورے مضراب یا زخمے سے بجائے جاتے تھے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۳۷). باج کے تاروں کے نیچے پھیلے ہوئے اوپر کے تاروں پہ مضراب یا زخمہ کی ضرب اور مغنی کے سانس سے ... درد کی ہلکی سی "آس" سنائی دیتی رہتی ہے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۷). ۲. گدھ. زخمہ یعنی کرگس ، یہ اڑنے دینے کو پہاڑوں کے کنارے اور درے تلاش کرتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳۳). [ف].

---زن (---فت ز) صف ، امذ.
مضراب سے ساز کو چھیڑنے یا بجانے والا نیز کمان سے

سارنگی یا وائلن بجانے والا۔

کرم اے عشق پیدا ہو چلا ہے سرمدی نغمہ
ابد تک نغمہ زن رہتا یونہی تارِ رگِ جاں پر

(۱۹۲۸ ، نقوشِ مانی ، ۱۲۹)۔

سازِ نفس پر سکوت
آج ہے یوں زخمۂ زن

(۱۹۵۸ ، نبضِ دوراں ، ۲۶۰)۔ [زخمہ + ف : زن ، زدن ـ مارنا]۔

ـــور (ـــفت و) امذ ؛ صف۔

رک : زخمہ زن۔

دیا رکھا ہے اس کو زخمہ ور کی تیز دستی نے
بہت نیچے سُروں میں ہے ابھی یورپ کا واویلا

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۹)۔ [زخمہ + ور ، لاحقۂ فاعلی]۔

زَخمی (فت ز ، سک خ) صف۔

۱۔ وہ جس کے زخم لگا ہو ، چوٹ کھایا ہوا ، خستہ ، مجروح۔

پکڑے اونو جب صید کوں
یا صید زخمی ہو مرے

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۰۰)۔

زخمی ہے جلّادِ فلک ، تُجھ غمزۂ خوں ریز کا
ہے شور دریا میں سدا ، تُجھ زلفِ عنبر بیز کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹)۔ اس کی گاڑی پندرہ ہزار سے زیادہ زخمی اور اپاہجوں کو لے کر دارالخلافہ پہنچی۔ (۱۹۱۱ ، شہیدِ مغرب ، ۴۰)۔ وہ ایک ایک نئے اور پُرانے زخمی کسان کی آواز پہچان پہ تھے۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۸۹)۔ ۲۔ زخم خوردہ ، ستایا ہوا ، بے چین کیا ہوا ؛ (مجازاً) والہ و شیدا۔

دل گرفتار تجھ پری رو کا
سینہ زخمی ہے تیغِ ابرو کا

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۲)۔

شرم آتی ہے اک پردہ نشیں کا ہوں میں زخمی
منہ دیکھے گا جرّاح مرے زخمِ جگر کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۳۶)۔

یہ سُن کے پھڑکنے لگا وہ زخمیٔ دلِ تنگ
سو کروٹیں لیتا ہوا جا پہنچا وہ تا سنگ

(۱۹۲۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۵۲)۔

کوئی ذرا اُمید سے پُوچھے اس کو آخر کیا دُکھ ہے
ساتھ لئے کُچھ زخمی نیندیں راتگئے گھر آتا ہے

(۱۹۷۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۰)۔ [زخم + ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــجگر (ـــکس ج ، فت گ) صف۔

دل جلا ، مصیبت کا مارا ، خستہ جگر (مہذب اللغات)۔ [زخمی + جگر (رک)]۔

ـــدُشمنوں میں دَم لے تو مَرے نَہ لے تو مَرے کہاوت۔

ہر صُورت میں تباہی ہے ، مفر کی صورت نہیں ؛ جب کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں دونوں طرح نقصان ہو ، دشمنوں میں گھر کر نقصان ہی ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ـــہونا ف ل۔

مجروح ہونا ، شکست خوردہ ہونا ، تکلیف میں مُبتلا ہونا۔

وہ جو غیروں کے پتھراؤ پر ہنس پڑے
اور اپنوں کے پُھولوں سے زخمی ہوئے

(۱۹۶۷ ، شہرِ درد ، ۱۸)۔

زَخمیانَہ (فت ز ، سک خ ، کس م ، فت ن) امذ۔

زخمی ہونے کا معاوضہ۔ اور نواب صاحب نے جو زرِ نقد و زیور شیخ کا ضبطی میں آیا تھا بہ‌صیغۂ زخمیانہ اُس پٹھانی کو عنایت کیا۔ (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۵۷)۔ [زخمی (رک) + انہ ، لاحقۂ نسبت]۔

زِخود (کس ز ، و معد)

اپنے آپ ، خود سے (تراکیب میں مُستعمل)۔ [ازخود کا مخفف]۔

ـــرَفتگی (ـــفت ر ، سک ف ، فت ت) امث۔

آپے سے باہر ہونے کی حالت، مستی، مدہوشی خودفراموشی۔

سودا ہے بے خلش بہ زِخود رفتگی کی راہ
کانٹا نہ پا میں اُن کے فلک نے چُبھو دیا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۰۷)۔ [زخود + ف : رفت ، رفتن ـ جانا ، روانہ ہونا + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــرَفتَہ (ـــفت ر ، سک ف ، فت ت) صف۔

آپے سے باہر ، مست ، بے خود ، مدہوش ، بے حواس۔

عبث ہیں ناصحا ہم سے زخود رفتوں کی تدبیریں
رُکے ہے بحر کب گو موج سے یوں را کھ زنجیریں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۵)۔ [زخود + ف : رفتہ ، رفتن ـ جانا]۔

ـــغَلَط (ـــفت غ ، ل) صف۔

اپنے کو بُھولا ہوا (مہذب اللغات)۔ [زخود + غلط (رک)]۔

ـــفَراموش (ـــفت ف ، و مج) صف۔

آپے سے باہر ، جو اپنے حواس میں نہ ہو (مہذب اللغات)۔ [زخود + ف : فراموش ، فراموشیدن ـ بھولنا ، چوکنا]۔

زَد (فت ز) (الف) امث۔

۱۔ ضرب ، وار۔ جہاں پہلوان نے کمند رہا کی وہ غائب ہو گیا زد خالی گئی۔ (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی ، ۱۳۳)۔ تلوار اور بھالہ کی زد و ضرب اور اون سے بچاؤ کے اصول میں بذاتِ خود آپ کو سِکھلایا کروں گا۔ (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۶۹)۔ بالفرض اُسکی زد سے بچ بھی گئے تو اُس کی آتشیں دم کے اثر سے بچنا دشوار ہے۔ (۱۹۲۶ ، شررہ مضامین ، ۱ ، ۳ : ۸۲)۔ اس لحاظ سے یہ طفیلیے ہیں ، انکی زد سے کوئی جاندار نہیں بچ سکتا۔ (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۸۳)۔ ۲۔ وار یا ضرب کا محل ، ہدف یا نشانے کی رسائی کی حدود ، سامنے کی وہ جگہ جہاں کسی وار یا ضرب کا اثر پہنچ سکے۔

وہ کہتا تھا تکیہ ہے عنایاتِ احد پر
آنے دو اجل ان کو لیے آتی ہے زد پر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۹)۔ وہ جانے عین سیاہ برج کے

نیچے کراب کی زد پر تھی۔ (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۱۳۸)۔ جب گھمسان کا رن پڑا ، تو ایک کافر اُن کی زد میں آیا۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۶۷)۔ وہ جگہ تجاوزات کی زد میں آگئی۔ (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۱۵)۔ ۳. ضرر ، خسارہ۔ کچھ نیک و بد ہوا اچھے گا تو ، کام زد ہوا اچھے گا تو۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۹)۔ ۴. گڑنے ، چُبھنے یا اثر کرنے کی صلاحیت۔

اب نہ مژگاں میں وہ زد ہے نہ نگاہوں میں وہ توڑ
ترکشِ حُسن میں اوس کے نہ رہا تیر کوئی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۵)۔ (ب) صف۔ بطور لاحقہ مُستعمل۔

ایسی ہی اپنی صدائے آہِ آتش ناک گرم
گوش زد ہوتی ہے جل جاتا ہے پردا کان میں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۱۵۰)۔ [ف]۔

---پر آنا محاورہ۔

نشانے کے رُخ پر آنا ، نشانے کی حدود میں آنا۔ ایک ارنا بھاگا ہوا اِس کی زد پر آیا تیر اُس پر مارا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۷۶)۔ جب اسیر زد پر آگیا تو تلوار ماری کہ اس کی ران کٹ گئی۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۳۸)۔ میں ان کی زد پر آگیا ہوں ... ایک روز آمنا سامنا ہو ہی گیا۔ (۱۹۵۳ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۳۱۵)۔

---پر / پہ چڑھنا محاورہ۔

نشانے پر ہونا ، نشانے کی حدود میں آنا۔

اپنے اب کوٹھے سے وہ غیروں کی سرحد پر چڑھے
ہم بھی دکھلا دیں گے گر اپنی کبھی زد پر چڑھے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۲۱۵)۔

دل سے اے جان کے دُشمن نہ اوتارا ہوتا
چڑھ گئے تھے ہم اگر زد پہ تو مارا ہوتا

(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۲۷)۔ ہندوؤں کی زد پر اگر کوئی مُسلمان چڑھ گیا تو انھوں نے اپنی کرنی میں کسر نہ چھوڑی۔ (۱۹۳۳ ، شہیدِ مغرب ، ۵۹)۔

---پر رہنا / ہونا محاورہ۔

نشانے پر رہنا ، ہدف پر ہونا ، خطرے میں ہونا۔

ستم کے ہیں تیور کہ دل کد پہ ہے
بچے گی نہ زُہرہ کہ وہ زَد پہ ہے

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۲۱)۔

اے جواں مَردو! یہ ذِلّت کِس لئے سہتے ہو تم؟
مرد ہو کر ٹھوکروں کی زَد پہ کیوں رہتے ہو تم؟

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۴)۔

کوئی تو سنگِ حریفانِ جنوں کی زد پہ ہو
ٹھوکریں کھاتا ہوں لیکن پھر سنبھل جاتا ہوں میں

(۱۹۷۳ ، ماجرا ، ۹۳)۔

---پڑنا محاورہ۔

۱. نُقصان یا خسارہ ہونا ، تکلیف پہنچنا ، زک پہنچنا۔ جب ورثہ پر زد پڑتی ہے تو ضرور طبیعت میں جوش اور طیش آتا ہے۔ (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۱۸۵)۔ چندے کی زد ہمیشہ دوستوں ہی پر پڑتی تھی۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۳۰)۔ انھیں اپنی طبقاتی برتری پر زد پڑنے کا اندیشہ محسوس ہونے لگا۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۹۶)۔ ۲. ضرب لگنا ، چوٹ پڑنا ، حملے کا نشانہ بننا۔

وہ لاغر ہوں پڑے زد استخواں پر
جو آئے زخم بھی مجھ ناتواں پر

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۹۲)۔ ۲۵/اگست کو آسٹرین فوج ایسی جگہ پہونچ گئی کہ وہاں سے اُن شہروں پر زد پڑ سکتی تھی۔ (۱۹۲۳ ، خطباتِ مُشران ، ۱ : ۲۱۶)۔ جس شعر سے اُن کی خودداری پر زد پڑتی ... اسکی اشاعت بھی گوارا نہ رکھتے۔ (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۲۰۰)۔ حسرت نے ... مضامین لکھے جس سے انگریزوں کی سامراجی ذہنیتوں پر ایک ناقابلِ برداشت زد پڑی۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، جمعہ ایڈیشن ، ۱۳ مئی ، ۱۵)۔

---پہنچنا محاورہ۔

ضرب لگنا ، چوٹ آنا۔

دل گیا کہ رفتہ رفتہ پہنچیگی جان پر زد
دُکانِ عاشقی رابسیار مایہ باید

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۲۸۹)۔

---پیمائی (---ی لین) امث۔

حرکت میں لانے والا جذبہ۔ اگر زد پیمائی ، جُستجو کی اِمداد کو نہ آتی تو اس کا اِمکان نہ تھا کہ ارسطو کے نظریہ کا کوئی مقابلہ کرتا (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۳۷۷)۔ [زد + پیمائی (رک)]۔

---سے باہر جانا محاورہ۔

نشانے سے دور ہونا ، قابو یا اختیار سے باہر ہونا ، دائرۂ ہدف سے نِکل جانا۔ میں اس درندے کے پھیلے ہوئے نوکیلے پنجوں کی زد سے باہر تو جا سکتی ہوں۔ (۱۹۷۹ ، نیلا پتھر ، ۲۱)۔

---کا صف مذ۔

مار دھاڑ کا ، خُون خرابے کا۔

زد کا کھیل نہ کھیل توں شہ اپنی سیتی
اے مشوبہ کھیل تے ہار نہیں کیتے

(۱۲۶۶ ، بابا فرید (اردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰) ، ۲۲)۔ توپخانہ میں دبرکے رنجک اُڑتی ابر سرخ ... چھایا ہوا زد کا میدان سامنے جو تھا آتش بہار نظر آتا۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۴۸۲)۔

---کرنا محاورہ۔

۱. دباؤ ڈالنا۔ اس ہتوڑی کا کام دینے والا گھوڑا اس مصالح پر زد کرتے ہی ... مصالحِ مذکور سے آگ نکلتے ہی بندوق فائر ہو جاتی تھی۔ (۱۹۳۲ ، افسر الملک ، تفنگو بافرہنگ ، ۳۲)۔ ۲. وار کرنا ، ضرب لگانا۔ آپ کو اپنے حریف کے حملہ سے بچاؤ اور اوس پر زد کرنے کے انداز اور طریقے آسان ہو جائینگے۔ (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۶۹)۔ وہ اپنے دل میں کہنے لگا کہ میں اس شرکان پر شمشیر کا وار اور نیزے کی زد کروں گا۔ (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۷۰)۔

---کھانا محاورہ۔
چوٹ کھانا ، ضرب اُٹھانا۔
اِس کی زد کھا کے لرز جاتی ہے بُنیادِ زمیں
اس سے ٹکرا کے بکھر جاتے ہیں اوراقِ دیار
(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۵۳)۔

---گیر (---ی مع) صف۔
نشانہ لینے والا (انگریزی اُردو فوجی فرہنگ)۔ [زد + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا]۔

---گیری (---ی مع) امث۔
نشانہ لینے کا عمل (انگریزی اُردو فوجی فرہنگ)۔ [زد + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---لگانا محاورہ۔
ضرب لگانا ، چوٹ دینا. میں نے اپنے مرشد سے پوچھا کہ عاشق کو بلا کی تکلیف ہوتی ہے یا نہیں ، انھوں نے فرمایا کہ نہیں میں نے کہا اگر تلوار سے مارا جاوے ،آپ نے فرمایا کہ گو تلوار سے ستر زد پر زد لگائی جاویں .(۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۵۹).

---میں آنا محاورہ۔
ضرب ، وار یا اثر کے دائرے میں آنا ، جھپٹ میں آنا ، دائرۂ اختیار میں آنا. جنھوں نے تم میں سے سرتابی کی ہے بلکہ سب اُسکی زد میں آ جاؤ گے. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۲۴۳).
تری زد میں کوئی آئے تو کب بچ کر نکلتا ہے
ترے رستے سے سیلابِ فنا بھی ہٹ کے چلتا ہے
(۱۹۱۷ ، مطلع انوار ، ۵۳)۔ سورج بڑا حیات بخشنے والا ہے اور ... مُنقّی بھی ہے کیونکہ وہ بہت سے خوردبینی جراثیم کو تباہ کر دیتا ہے جب کہ وہ اسکی شعاعوں کی زد میں آتے ہیں. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا (ترجمہ) ، ۱۶). اخبار نویس اگر زد میں آتے ہوئے شکار کو یوں کسی کے کہنے پر چھوڑ دیا کریں تو کر چکے اخبار نویسی. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۱۷)۔

---میں بیٹھے ہونا محاورہ۔
نشانے پر ہونا ، ضرب کھانے کی صُورت میں ہونا. پاکستان میں سیلاب آیا تو ہمارے دل یوں دھڑکنے لگے گویا ہم جیل کی محفوظ چاردیواری میں نہیں بلکہ سیلاب کی زد میں بیٹھے ہیں. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۰۲)۔

---میں رہنا محاورہ۔
زیر اثر رہنا ، دائرے میں رہنا.
پہچان بُزرگی کی ہے یہی دل خوفِ خدا کی زد میں رہے
اندیشہ بہت گستاخ نہ ہو اور وہم ادب کی حد میں رہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۰۳).

---میں لانا محاورہ۔
نشانے پر لانا ، نشانہ بنانے کے لیے گھیراؤ کرنا. اگر وہ پیادہ بڑھاتا تو میں گھوڑے کی زد میں لاتا. (۱۹۳۰ ، اُردوگلستان ، ۱۸۸).

---میں ہونا محاورہ۔
گھیراؤ میں ہونا ، احاطے میں ہونا. یہ پہاڑ دریائے چناب کی زد میں ہے۔ (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، جولائی ، ستمبر ، ۶۲)۔

---و خُورْد (---و مج ، ضم خ ، و معد ، سک ر) امث.
مارنے یا مار کھانے نیز حملہ کرنے یا حملہ سہنے کی کیفیت یا صورتِ حال . اس زد و خُورد میں ایک جوان مرد نے بادشاہ پر شمشیر کا ہاتھ چلایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۰۳). ایک کتاب "گلستان" تصنیف کرنا چاہتا ہوں جو خزاں کی دست بُرد اور زمانہ کی زد و خورد سے محفوظ رہے. (۱۹۳۰ ، اردوگلستان ، ۱۸). [زد + و (حرفِ عطف) + خورد (۲)]۔

---و ضَرْب (---و مج ، فت ض ، سک ر) امث.
مارکُٹائی ، زد و کوب . شاگرد کو لُطف و مُلائمت سے نصیحت مناسب ہے... یہ بھی تاثیر نہ بخشے تو زد و ضرب سے کہ بقدرِ حال ہو. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۵). [زد + و (حرفِ عطف) + ضرب (رک)].

---و کُشْت (---و مج ، ضم ک ، سک ش) امث.
جنگ و خُوں ریزی ، جدال و قتال ، مار دھاڑ.
اس قاتلِ سفّاک نے آفاق میں کیا کیا
ہنگامے نہ ہنگام زد و کُشت اُٹھائے
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۱۰). راجپوتوں نے مانا نہیں ، گفتگو کی نوبت زد و کُشت پر پہونچی ، ایک دو امدی کُشتہ و زخمی ہوئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۲۱۹). [زد + و (حرفِ عطف) + ف : کُشت ، کُشتن ـ مار ڈالنا].

---و کُوب (---و مج ، و مج) امث.
مارنے پیٹنے کا عمل ، مارکُٹائی. کچھ اوپر نوسو روپیہ ایک مہاجن سے تین بدمعاشوں نے خوب زد و کوب کر کے زبردستی چھین لیا. (۱۸۹۷ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۳۴). وہ لوگ اسکے ساتھ سختی سے پیش آئے اور اس کو زد و کوب کیا . (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۷۹). آخرش ۱۸۷۵ء میں مجسٹریٹوں کو اختیار صادر کرنے کا حکم سزائے بید و جرمانہ کا مقدماتِ زد و کوب و دشنام دہی و دیگر جرائم خفیف میں دیا گیا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۶۵). الف : کرنا ، ہونا. [زد + و (حرفِ عطف) + ف : کوب ، کوفتن ـ کوٹنا پیٹنا].

---و گیر (---و مج ، ی مع) امث.
ماردھاڑ اور پکڑدھکڑ. اس زد و گیر میں بادشاہ کے لشکر میں سے بہت سے آدمی دشمنوں سے جا ملے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۶۲). [زد + و (حرفِ عطف) + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا ، لینا].

زِدا (کس ز) صف.
زنگ دور کرنے والا ، صیقل کرنے والا ، صاف کرنے والا ، بطور لاحقۂ مستعمل.
وہ دُرِ تہ نشینِ محیطِ ظہور ہوں
ظلمت زدائے شمع حرم کا نور ہوں

(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق میرٹھی ، ۲۷۲). زدا ــ زدودن سے مانجھنا، دور کرنا. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۱۱۱). [ف : زدا ، زدودن ــ مانجھنا ، دُور کرنا].

زِدائِنْدَہ (کسر ز ، ہ ، سک ن ، فت د) صف.
رک : زدا ، زنگ دُور کرنے والا.

کشائندۂ بابِ امن و پناہ
زدائندۂ ظلمتِ اِشتباہ

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۳). [زِدا + ــ ندہ ، لاحقۂ فاعلی].

زِدائی (کسر ز) امث.
صیقل کرنے کا کام. انسان کی برتری گوہرِ خرد سے ہے اس لیے آدمی کو چاہیے کہ اسکی زنگ زِدائی میں کوشش کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۷۵). [زِدا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

زِدفَزِد فقرہ.
روز بہ روز ترقی یا اضافہ ، اضافے پر اضافہ ، ترقی پر ترقی ہو.

وہ درد زدفزد جو بڑھے جان کے ساتھ
بڑھیو وہ زخم دل کہ جُدا تیر سے نہ ہو

(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق میرٹھی ، ۱۳۷).

زَدْگی (فت ز ، د) امث.
چوٹ ، ضرب (بطور لاحقہ مُرکّبات میں مُستعمل). بدخُونی سے آدمی کا دل بیچارہ اور تنگ ہو جاتا ہے جیسے کہ ہوا زدگی سے اعضائے جسمانی بےحرکت اور بستہ ہو جاتے ہیں. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲). [ف : زد ، زدن ــ مارنا + گی ، لاحقۂ کیفیت].

زَدَن (فت ز ، د) امذ.
مارنا ، ضرب لگانا.

بگردن زدن کھڑگ کوں تیز
کَیِبَت قلم کوں جلو ریز کر

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۹۴). اِقبال کو اِشتقاق کی ان صورتوں سے بڑی دلچسپی ہے جن کا تعلق ... لرزیدن ، زدن وغیرہ سے ہے. (۱۹۷۳ ، مسائلِ اقبال ، ۳۱۲). [ف].

زَدَنی (فت ز ، د) صف.
مارنے کے قابل ، قتل کے لائق (بطور مُرکّبات میں مستعمل).

کُچھ کہ نہیں سکتا ہوں زباں سے کہ ذرا دیکھ
کیا جائے ہے جس جائے نہ کُچھ دم زدنی ہے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۳۲). [زدن + ی ، لاحقۂ صفت].

زَدَہ (فت ز ، د) صف.
۱. (اُ) خراب و خستہ ، فلاکت رسیدہ. دو مہینے کا بھی عرصہ نہیں گُزرا کہ ہم نے اُسے زدہ حال میں دیکھا. (۱۸۹۱ ، قِصّۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۵۲). اب تک یہ فصیل موجود ہے کہیں کہیں اس کی زدہ حالت ہو گئی ہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۰). دوسرے لڑکوں کی زدہ حالت دیکھ کر رحم آتا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۷۷). (اا) گلا ہوا ، بوسیدہ. پرانے زدہ کپڑے پہن کر ... گھر سے نکلا. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۲). وہ پھٹا ہوا پردہ ، وہ ٹُوٹی ہوئی چارپائیاں وہ زدہ فرش سب بدل دیا گیا. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۲۸). ۲. وہ جسے ضرب لگی ہو ، مارا ہوا ، پٹا ہوا (بطور لاحقۂ مستعمل).

چون شرر کاغذِ آتش زدہ
شامِ غم اپنی میں سحر کر گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۶). حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک شخص اندھے برص والے اپاہج دونوں طرف سے فالج زدہ پر گُزرے. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۶۰). طاعون زدہ شہروں کے باشندوں کو ان شہروں سے .. روکا جاتا ہے. (۱۸۹۸ ، مضامینِ سلیم ، ۳ : ۱۶۰). عُجلت زدہ اور بے ہنگم طبقۂ ادنیٰ نے ایک طُغیانِ تمرد برپا کر دیا. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۳۸۲).

دن لگ رہے ہیں چند حقارت زدوں کو آج
ناحق ہوئے ہیں درپئے توقیر و تخت و تاج

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۱۸) [ف : زدہ ، زدن ــ مارنا سے حالیہ تمام].

ـــ رامی توان زَد/زَدَن فقرہ.
مغلوب کو پھر مغلوب کیا جا سکتا ہے.

جم کر لڑیں گے کیا کہ گریز انکا ہے چلن
مشہور ہے مثل زدہ رامیتوان زدن

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۵۳). اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جائیں گے بموجب مثل زدہ رامیتواں زد. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۱۹۸).

ـــ زَدَہ (ـــ فت ز ، د) م ف.
مار مار کر. اِتفاقاً کنارۂ پاپوش نظر آتا تھا کسی نے دیکھ لیا اور زدہ زدہ مندر سے نکال دیا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۷۷). [زدہ + زدہ (رک)].

زَر (فت ز) امذ.
۱. **کندن ، سونا ، طلا ، قیمتی دھات.** شجاع اپنے ناتوں کا عاشق ہے وو سیم و زر کرے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵).

کتنے شے سیم و زر کے بھی کرے تھے
اوک ترتیب سوں لیا کر دھرے تھے

(۱۷۶۵ ، قِصّۂ پھول بن (اُردو ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۸ء) ، ۲۰).

بغیر غم نہیں ممکن حصولِ دولتِ دہر
نظر جو آئے محرّم کا چاند زر دیکھو

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۳۱). اسی روز کا ذکر ہے کہ رادھا صبح دس بجے باہر کی نشست گاہ میں جنگلے کے سامنے سر سے پاؤں تک زر و سیم سے آراستہ بیٹھی ہوئی تھی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۶). ۲. **روپیہ پیسہ ، دولت.**

جو ہو دل تھے مُج دور زر کی مُراد
محصل بھی کو جو ہوے کشاد

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۸).

ولی کوں نہیں مال کی آرزو
خدا دوست نئیں دیکھتے زر طرف

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۸).

زر سے ہے آشنائی زر سے ملے ہے بھائی
زر نئیں تو ہے جُدائی دُنیا میں جو ہے زر ہے

(۱۷۷۳ ، طبقات الشعراء (مبانی) ، ۲۴). مدرسۃ العلوم کے زرِ مجتمع میں اکیاون ہزار روپیہ عین المال ہوا. (۱۸۹۵ ، مکتوباتِ سرسید ، ۲۹۹). آنحضرت صلعم ... اِینٹ اور مٹی پر صَرفِ زر ناپسند فرماتے تھے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۸۹) . ایک ایسا شخص جو زر ، زمین اور بہت سا اثاثہ چھوڑ کر مرتا ہے اُس کے ورثاء میں اس کی تقسیم بڑی آسانی سے ہو جاتی ہے. (۱۹۸۱ ، قُطب نما ، ۸۶). ۳. پُھول کے اندر کا زرد رنگ مادہ ، زیرہ ، زرِ گُل ، زردانہ.

چمن کی عروس مکھ جو زر سوں بھرے
صبا پیرہن اس کے ٹکڑے کرے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۸).

ہر ایک گُل میں کا زر تھا مہر تاباں
ہوا تھا آفتابستانِ چمن وہاں

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۹).

جھونکا نہ تھا صبا کا وہ بادی تھا کوئی چور
گُلشن سے دم میں گُل کا جو زر لے کے اوڑ گیا

(۱۸۵٦ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳).

نازک دماغ ہے کوئی آنے کو باغ میں
مُٹھی میں زر لئے ہیں جو غُنچے نثار کو

(۱۸۹۳ ، مرقعِ زیبا ، ۷٦).

زرِ گُل سے بھرے پتوں کے کاسے
تونگر ہو گئے آخر گدا تک

(۱۹۸٦ ، غبارِ ماہ ، ۹۲). ۴. (تصوف) ریاضت اور مجاہدے کو کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۲٦). [ف].

---اُٹھانا محاورہ.
روپیہ پیسہ خرچ کرنا.

دیوالی لقب اُس کا ہے مُشتہر
اُٹھاتے ہیں ہندو بہت اس میں زر

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۷٦).

---اُٹھنا محاورہ.
روپیہ پیسہ خرچ ہونا.

سامانِ وصل میں ترے اے بادشاہِ حُسن
تاروں سے بھی زیادہ اُوٹھا زر تمام رات

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۴۵).

اجرِ موعود یہ سائل سے یہ کہتا ہے لئیم
ایسی اُمید پہ فرمائیے زر کیا اُٹھے

(۱۸۸٦ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۱).

---اَحْمَر کس صف (---فت ا ، سک ح ، فت م) امذ.
سُرخ سونا ، عُمدہ سونا ، طلائے احمر.

اللہ رے آپ کی نظر کیمیا اثر
تانبے کو بارہا زرِ احمر بنا دیا

(۱۸٦۷ ، رشک ، د (ق) ، ۱۱).

کیا زرِ احمر کی تھی کانِ شریعت میں کمی
آپ نے کانوں میں کیوں پہنی ہیں مس کی بالیاں

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۲۰٦). [زر + احمر (رک)].

---اَصْل کس صف (---فت ا ، سک ص) امذ.
۱. اصل رقم ، کسی کام میں لگائی ہوئی وہ رقم جس میں سُود اور مُنافع شامل نہ ہو. پھر اس حاصلِ ضرب کو زرِ اصل سے ضرب دو. (۱۹۱۵ ، سہاجنی حساب ، ۳). ۲. خالص سونا (نوراللغات). [زر + اصل (رک)].

---اَفْشاں (---فت ا ، سک ف) صف.
۱. طلائی ، سنہرا ، سنہرے رنگ کا. حمیدیۂ قدیم میں یہ خصوصیت ہے کہ اکثر کتابوں کا کاغذ زرّیں یا زرافشاں ہے. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ رُوم و مصر و شام ، ۸۳) ایک مقام پر اسی بدنصیب بادشاہ کے دو فرمان ٹنگ رہے ہیں جو زرافشاں کاغذ پر ہیں. (۱۹۳٦ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۲۰). ۲. چمک دار ، سنہرے تاروں سے بنا ہوا ؛ (مجازاً) زرق برق. جس وقت خاتونِ جہاں بالباسِ زرافشاں داخلِ حمّام مغرب ہوئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵). [زر + ف : افشاں ، افشاندن ـ چھڑکنا ، جھاڑنا].

---اَفْشاں کَرْنا محاورہ.
بخشش کرنا ، سخاوت کرنا ، زر نثار کرنا ، روپیہ عطا کرنا ، روپیہ لُٹانا.

بیٹھا تخت اوپر او جمشید وار
زر افشاں کیا دستِ خورشید وار

(۱۵٦۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۸).

---اَفْشانی امث.
فیاضی ، سخاوت ، شاہ خرچی.

ہر سحر آفتاب کرتا ہے
تیرے روضے اُپر زر افشانی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۱).

شب و روز کِشور ستانی سے کام
زر افشانیٔ ملک کا اِنتظام

(۱۸٦۸ ، شکوۂ فرنگ ، آغا ہجو (اورینٹل کالج میگزین ، مارچ ، جون ، ۱۹۷۳) ، ۳۸).

سر رکھ دیا سُورج نے ترے پاؤں کے اُوپر
قُربانِ زر افشانیٔ پاپوش ہوئی دھوپ

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۳۱).

کھینچو اے صبح کی زرّیں طنابو
زرافشانی کرو اے آفتابو

(۱۹۳۷ ، نبضِ دوراں ، ۳۲) . [زر + افشاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَمانَت کس صف (---فت ا ، ن) امذ.
وہ روپیہ جو کسی کے پاس بطور امانت رکھا جائے. بالفعل یہ تجویز ہوئی ہے کہ جو نقصان مدرسہ کے زرِ امانت میں جعلی چکوں وغیرہ کے سبب سے ہو گیا ہے اس کے لیے کُچھ چندہ کیا جائے. (۱۸۹٦ ، مکتوباتِ سرسید ، ۳۰۲). [زر + امانت (رک)].

---آندُود (---فت ا ، سک ن ، و مع) صف.
سونے کا مُلَمَّع کیا ہوا، وہ چیز جس پر سونے کا کلٹ کیا گیا ہو.

داغ سوں دل قرص زر اندود رکھتا ہے ہنوز
مثل سورج آتش بے دُود رکھتا ہے ہنوز

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٩٣).

گو دم آخر دمکتا ہے مگر چہرہ مرا
اخگر زرد زر اندود چراغ کشتہ ہے

(١٩٣٢ ، بے نظیرشاہ ، کلام بے نظیر ، ٢١٥). [زر + ف : اندود، اندودن ـ لیپنا ، مُلَمَّع کرنا].

---آندوز (---فت ا ، سک ن ، و مج) صف.
١. جس پر سُنہری کام یا سونے کا کام ہو. کتابِ حیات کی اس جلد کو ایک جلد زر اندوز کی شکل میں دور ہی سے دیکھتا تھا. (١٩٠٨ ، خیالستان ، ١٩٩). ٢. **روپیہ پیسہ جمع کرنے والا.** یہ چیز خود ان زر اندوز افراد کے لیے بھی وبالِ جان بن جائیگی. (١٩٦١ ، سُود ، ٨٦). [زر + ف : اندوز ، اندوختن ـ جمع کرنا].

---آندوزی (---فت ا ، سک ن ، و مج) امث.
دولت یا روپیا پیسا جمع کرنا ، پس انداز کرنا. بانست وقت اور سزاوارِ حال کو ہاتھ سے نہ دے ، زر اندوزی کو سب سے بہتر کام نہ جانے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٢٦٩). اُنھوں نے براوراست زر اندوزی اور استحصال کے عمل کو فروغ بخشا تھا. (١٩٨٦ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ١٧٦). [زر + اندوز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِنْطَباق کس اضا (---کس ا ، سک ن ، فت ط) امذ.
مطابقت کا قیمتی موقع ، موافقت ، ایک اس کا دُوسرے پر چسپاں ہونا.

تقسا کیا ترے ایوانِ جاں میں فرشِ دعا
کُھلا ہوا میں زرِ انطباق کا لمحہ

(١٩٨١ ، سلامتوں کے درمیان ، ٢٣). [زر + اِنطباق (رک)].

---آتَشْدان کس اضا (---مد ا ، فت ت ، سک ش) امذ.
ایک قِسم کا ٹیکس جو مکان میں اتشدان رکھنے پر لیا جاتا تھا ، جس مکان میں جس قدر آتشدان ہوتے تھے مکان کے مالک کی دولت مندی ظاہر کرتے تھے اس ٹیکس کے ٹھیکہ‌دار چمنی والے کہلاتے تھے . ایک نئی قسم کا محصول مکان جو اصطلاحاً زرآتشدان کہلاتا تھا ، جاری کیا گیا. (١٩٣٧ ، اُصول و طریقِ محصُول ، ٦٣). [زر + آتشدان (رک)].

---آشْنا (---مد ا ، سک ش) صف.
تنخواہ پر کام کرنے والے ، روپیہ پیسہ لے کر کام کرنے والے . زر آشنا اور امدادی افواج بےکار بھی ہوتی ہیں اور خطرناک بھی (١٩٣٧ ، بادشاہ (محمود حسین) ، ٦٩). [زر + آشنا (رک)].

---آفْرِیں (---مد ا ، سک ف ، ی مع) امث.
سونا پیدا کرنے والا، کما کر دینے والا، قابل تعریف منافع کمانے کا منصوبہ. زر آفریں والی ریل کی سڑکوں کو جو زیادہ روپیہ بہ نسبت سرمایہ کے سُود کے ادا کرتی ہیں ایسی مد میں رکھیں جو غیرمعین یا زر آفریں معاملات سے جُدا ہوں. (١٩٠٧ ، کرزن نامہ ، ٨٩). [زر + آفریں (رک)].

---باری کَرْنا عاورہ.
روپیہ لُٹانا ، روپیہ پیسہ بے دردی سے خرچ کرنا. اکثر داناؤں کو گدائی کرتے دیکھا ہے اور ابلھوں کو زرباری کرتے سُنا ہے . (١٨٤٣ ، نتائج المعانی ، ١٨٣).

---باز صف.
روپے پیسے میں کھیلنے والا ؛ (مجازاً) مالدار.

کتی لاگے ہیں لونڈی کوں نظر باز
پے وہی لیویگا جو ہووے گا زرباز

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٢٣). [زر + باز (رک)].

---باف امذ.
١. **زربفت کا کپڑا تیار کرنے والا** (جامع اللغات). ٢. **زربفت ، زردوزی کا کپڑا ، سُنہری تاروں کا بنا ہوا.**

تکٹ لال سوں کاغ ماڑیاں مڑے
سو زرباف سوں باغ باڑیاں مڑے

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٢٢).

حریر و بافتہ سالو سری صاف
مُشَجَّر ، تافتہ ، دارای زرباف

(١٦٦٥ ، پھول بن ، ٣٢).

بچھائے سوزنیاں زرباف کے صاف
ہے اس گُل پر سورج بُلبل کو اِنصاف

(١٧٣١ ، نیہ درپن (اردو شہ پارے ، ١ : ٢٨٦)). تھان زرباف کا مانگا. (١٨٣٢ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ٢ : ١٥٩). دخترانِ یونان جو گوہر و مرجان کے ساتھ زرباف ملبوسات میں محو خرام ہوتی ہیں. (١٩٦٨ ، اندلس تاریخ وادب ، ١١) [زر + ف: باف، بافتن ـ بنتا]

---بافی .(الف) صف.
سُنہرا ، بافتہ زر ، سونے کے تاروں سے بنا ہوا (جامع اللغات).
(ب) امث. **زری گوٹا بُننے کی صنعت** (ا پ و ، ٢ : ٢٠٢).
[زر + باف (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

---باقی امذ.
روپیہ جو بچ جائے ، وہ روپیہ جو وصول ہونے سے باقی رہ گیا ہو. نوبت پہونچائی ... بارہ ہزار روپے کی باقی پر کھڑے کھڑے مولوی پر کوڑے پڑے اس پر زر باقی میں کوڑی نہ پائی. (١٨٦١ ، فسانۂ عبرت ، ٥٠). [زر + باقی (رک)].

---بالائی کس صف ؛ امذ.
وہ رقم جو علاوہ تنخواہ کے ملے ، رشوت (جامع اللغات). [زر + بالا (رک) + ئی ، لاحقۂ صفت].

---بَخْشی (---فت ب ، سک خ) امث.
سخاوت.

کرتے ہیں صاحبِ زر ہو کے غنی زر بخشی
یہ وہ حاتم ہے کہ ہیں اسکے گدا تک حاتم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳). اُسکی زر بخشی نے ساری خلق اللہ کو گرویدہ کر لیا تھا. (۱۹۰۶ ، مرآتِ احمدی ، ۳۴). [زر + بخش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---برآری (---فت ب ، سک ر) امث.
محصول یا ٹیکس کی وصولیابی ، مال کی برآمدگی. جو حاضر نہ آویں مال ضامنوں کو سرکار میں گرفتار کر کے زر برآری معرفت اپنے مال ضامن جایداد غلہ اور بھوسہ وغیرہ سے عمل میں لاوے. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۱۳). [زر + برآر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---برآوُرْد (--- فت ب، سک ر، مد ا، ضم و، سک ر) امذ.
روپیہ پیسہ خرچ کرنے کا گوشوارہ ، بل. زر برآورد یا بل رجسٹر - دستخط افسر زر برآورد ادائیگی. (۱۹۸۳ ، دفتری طریقۂ کار ، ۸۳). [زر + ف : برآورد (رک)].

---بَرسَرِ فَولاد نِہی نَرم شَوَد کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) روپیہ دینے سے سنگ دل بھی مہربان ہوجاتا ہے. اس کا اندیشہ البتہ ہے کہ کسی انگریزی حاکم کو نہ معلوم ہو جائے. نوابصاحب - میں تو اس سے بھی نہیں ڈرتا ، لاکھوں روپے خرچ کرنے کو تیار ہوں اور مثل مشہور ہے کہ زر برسر فولاد نہی نرم شود. (۱۹۱۳ ، حُسن کا ڈاکو ، ۲ : ۳۳).

---برسنا محاورہ.
بے حد روپیہ ملنا (جامع اللغات).

---بِریانی (--- کس ب ، سک ر) امث.
پلاؤ کی ایک قسم جو سنہری ہوتا ہے ، زعفرانی پلاؤ. شیرمال ، باقرخوانی ... زر بریانی ... قسم قسم کے کھانے چُن دئے گئے. (۱۸۶۳ ، انشائے بہارِ بے خزاں ، ۵۲). [زر + بریانی (رک)].

---بَفْت (---فت ب ، سک ف) امث ؛ امذ.
ایک کپڑا جو سونے اور ریشم کے تاروں سے بُنتے ہیں.

سو زربفتو مصری و شامی لباس
مکمل زر ابن ستے بے قیاس

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳).

سنواری سو دھن پتہ بھو دھات سوں
سو زربفت اطلس و کمخواب سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۳). سر امام مظلوم کا روپے کے طباق میں رکھ ، اور خوان پوش زربفت سُندسی ڈال ، اہلِ بیت پاس لے جا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۳).

حریر و حلہ ہور زربفت دیباج
کہ ہے سرپوش سب اوپر ہیر باج

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد سورتی ، ۵۸). پوششیں مخمل زربفت و کلابتون دوزی اور دیبائے گجراتی و ایرانی سے آراستہ کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۶۰۸). جو لوگ تماشہ دیکھنے جمع ہوئے تھے وہ زربفت اور کمخواب کا لباس زیب بدن کئے ہوئے کیوں نہیں تھے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۲۵).

لکڑی کی یہ تین پٹیاں کبھی ریشم اور زربفت اور کمخواب کے تھان بن جاتی تھیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۱). [زر + ف : بفت ، بافتن - بُننا].

---بَفت کے لِباس میں ٹاٹ کا ٹُکْڑا کہاوت.
خوبصورت چیز میں خراب چیز شامل کر دینا ، لگا دینا ، مخمل میں ٹاٹ کا پیوند. زربفت کے لباس میں ٹاٹ کا ٹکڑا کیونکر کھپ سکتا. (۱۸۸۰ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۲۳۱).

---بَفت میں گاڑھے کا پیوند لگانا محاورہ.
رک : زربفت کے لباس میں ٹاٹ کا ٹکڑا. اِدھر کا خیال تُم کو کہاں سے پیدا ہوا ، کیوں زربفت میں گاڑھے کا پیوند لگاتی ہو کس بل پر ہاں کروں روپیہ پیسہ ، ہنر سلیقہ ، شکل صورت کچھ بھی تو نہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۴).

---بَفْتی (---فت ب ، سک ف) امث.
سونے اور ریشم کے تاروں سے بنا ہوا. در پردے جو ہیں سو وہ بھی زربفتی جڑاؤ ہیں. (۱۸۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۲). انکے سامنے ایک نہایت بیش بہا زربفتی پردہ حائل تھا. (۱۸۶۳ ، دختر فرعون ، ۱ : ۱۹۲). سامنے کا زربفتی پردہ ہٹا کر دروازے میں آ کر اس طرح ٹھہری ، گویا کہ وہ خود کوئی زرکار پردہ ہے. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۷). [زر + بفت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَفْتی مَخْمَل (---فتب،سکف،فتم،سکخ،فتم)
سونے اور ریشم کے تاروں سے بنا ہوا مخمل ؛ مراد: نہایت نرم مُلائم. عورت کی سی شرم کہاں ، عورت کا سا دل نرم کہاں ... عورت کی وہ مثل ہے جیسے زربفتی مخمل ہے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۱۶۷). [زربفتی + مخمل (رک)].

---بَکَف (---فت ب ، ک) صف.
ہاتھ میں سونا لیے ہوئے. مراد: پھولوں کے اندر کا زیرہ.

زیر زمیں سے آتا ہے جو گُل سو زربکف
قارون نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۶). [زر + ب (حرفِ جار) + کف (رک)].

---بَل نہ (بان) بانْہہ بَل کہاوت.
نہ روپیہ ہے نہ ہاتھوں میں طاقت ہے.

خسرو ہوں نہ کوہکن مثل ہے
زر بل ہے یہاں نہ بانہہ بل ہے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بےمثال ، ۱۱۶). گھر کی تُم مالک ، وہ بے چاری بڑھیا بھونس بیٹے کی محتاج تمہاری دستِ نگر ، زربل نہ بانہہ بل ، مگر دلہن بیگم غلطی پر ہو بڑھیا ساس چند مہینہ کی مہمان ہیں. (۱۹۱۶ ، مسلی ہوئی پتیاں ، ۱۳). «زربل یا بانہہ بل» نے کسی گھر میں چھلیل دکھائی اُدھر خیرا خان ڈیا خان میاں وفاق بھائی خیراتی دوڑ پڑے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۳ ، ۱۳ : ۹).

---بَنْدَگی (---فت ب ، سک ن ، فت د) امث.
زر پرستی ، دولت کی پُوجا ، دولت کی غُلامی. یہ کراچی سیاست و

سرمایہ‌داری، ہوس ناکانہ درندگی و بہیمانہ زر بندگی اور فریب کوشی و احباب فراموشی کی عفونت انگیز غلاظت میں ڈوبا ہوا ... نامراد شہر ہے۔ (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۵۷۲)۔ [زر + بندگی (رک)].

--- بھیج (--ی مج) امث.
زمین کا لگان ، کرایۂ زمین ، کرایہ کا روپیہ ، محصول جو زمین پر لگایا جائے. اگر موہی الیہ زر بھیج کے بروقت ادا کرنے میں عُذر کرے تو مُجھ لمبردار کو اختیار ہے کہ بہ‌ضابطۂ سرسری اس کے نام نالش کر کے زر بھیج وصول کروں. (۱۸۶۳ ، انشاے بہار بے خزاں ، ۸۶). ان کے کچھ اور احکام درباب پٹہ اور پٹنی تعلقوں اور باقیات زر بھیج ... کے اور درباب قرق اور نیلام کے کہ بعلّتِ باقیات زر بھیج ہوا کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۸۳). [زر + بھیج (۱)].

--- پاشی امث.
دولت لُٹانا ، سخاوت اور فیّاضی کا مظاہرہ کرنا ، بے دریغ پیسہ خرچ کرنا. اخبارات اور مضمون نگاروں پر جو زرپاشی کرے گا وہ عوام کو بھی اپنی مُٹھی میں لے لے گا. (۱۹۲۰ ، بُرید فرنگ ، ۲۳) اس قسم کے کام امراء اور سلاطین زمانہ کی زرپاشیوں سے انجام پاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۱۳۰). [زر + ف : پاش ، پاشیدن - چھڑکنا ، بکھیرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پاکِ عیار کس صف/امذ.
خالص سونا (جامع اللغات). [زر + پاک (رک) + عیار (رک)]

--- پَرَسْت (--فت پ ، ر ، سک س) امذ ؛ صف.
روپے پیسے کا پجاری ، دولت کی پُوجا کرنے والا ، روپے پیسے کا حریص ، لالچی ، بخیل.

مست ہوں کیوں نہ زر پرست ہے ابھی نشہ کا چڑھاؤ
ہوش تو آنے کا انہیں اس کا آثار دیکھ کر

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۲۶).

زر پرستوں کے لیے زر ہی خُدا
بے حسوں کے لیے پتھر ہی خُدا

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۳۳). [زر + پرست (رک)].

--- پَرَسْتی (--فت پ ، ر ، سک س) امث.
روپے پیسے کی پُوجا کرنا ؛ دولت کی حرص.

میں ، کہ میرے شعور کا خورشید
زر پرستی کی ظُلمتوں کا شکار

(۱۹۵۲ ، تشنگی کا سفر ، ۸۹). [زر + پرست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پیشگی کس صف(--ی مج ، سک ش) امذ.
وہ روپیہ جو کسی شے کی قیمت یا محنت مزدوری یا کاروبار کے سلسلے میں قبل از وجوب دیا جائے ، چڑھاؤ روپیا. اگر منظور ہو جاوے تو زر پیشگی ان قواعد کے بموجب دیا جاویگا. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۸۷۳ء ، ۱۸). زر پیشگی پٹہ ایک معیّن مدّت کے لیے دیا جاتا ہے. (۱۹۳۵ ، قانونِ انتقال جائداد ، ۵۰). [زر + پیشگی (رک)].

--- تاب امذ.
سنہرا ، چمکیلا ، درخشاں. سلیم احمد نے اپنے خوش رنگ اور زرتاب زمانے کو جن گہرائیوں کے ساتھ یاد کیا ہے ... اُسے نظرانداز کر دینا کوئی آسان بات نہیں ہے. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۲۸۳). [زر + تاب (رک)].

--- تابی امث.
ایک راگ کا نام. وہ (روشن آرا بیگم) نہ صرف گلوکارہ تھیں ... خود انہوں نے کئی راگ ایجاد کئے تھے جن میں زرتابی خاص طور پر قابلِ ذکر ہے. (؟ ، جریدہ پشاور ، تیسری کتاب ، ۳۳۲). [زر + تاب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- تار. (الف) صف.
رک : زرتاب.

کمر تار گر دوڑ زرتار ہے
کہ زرتار تس تار پر بھار ہے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳).

کرن زرتار کی پیرن سورج بن دور دھلکا کر
ادک جھلکار سوں نکلیا جھلک نوری برن میانے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۱۸).

اے سر گروہ سر کشاں لایا ہے نسّاجِ فلک
خطّ شعاعی سوں بنا تجھ چہرۂ زرتار کوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۶).

کمل بہت ہے خلعتِ زرتار گر نہیں
محتاج ہر نہیں ہے لباسِ شہانہ فرش

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۲). دو زرتار طرّے اپنی بہار دکھا رہے ہیں. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۸).

سر رہا آزاد دستارِ گراں کے بار سے
اور تن ناآشنا تھا خرقۂ زرتار سے

(۱۹۷۱ ، سبطین (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۳۹۹)). (ب) امذ. ۱. **سونے کا تار ، سُنہری تار.**

کہکشن دندے جوڑے رتن ، سورج کلس کنچن برن
زرتار کیاں ڈوریاں کرن تنوے سو جوں تارے اہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۷۱).

کسوت تری تن زر زری سہتی ہے دیکھت ہر گھڑی
ہر روز زرگر سور کا گھڑتا ہے زر تاراں کتے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۷۱). کانوں میں سرس کے پھولوں کا جُھومر ہونا چاہیے جس کے زرتار گالوں کو چُوم رہے ہوں. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۵۷). ۲. (نباتیات) **پودوں کا باریک دھاگے نُما ریشہ جس پر زیرۂ گل لگا ہو.** زشک یا زرتار یہ باریک دھاگے نُما ریشہ ہے جس پر زردان لگا ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، ابتدائی نباتیات ، ۸۷). [زر + تار (رک)].

--- تاری صف.
سونے کے تاروں سے بنا ہوا ، سنہرا.

اُسی کے لُطف کی تشریفِ خسروانی ہے
جو پہنتا ہے قبا آفتاب زر تاری

(۱۸۶۸ ، غواصی ، ک ، ۹۹). دوکانوں میں زرتاری پردے لٹکائے گئے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۱۷۵). [زر + تار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- تُشت (---ضم ت ، سک ش) امذ.
آتش پرستوں کا پیغمبر جو منوچہر بادشاہ کی نسل سے تھا اس نے گشتاسپ بادشاہ کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور آتش پرستی کا دین ایجاد کیا تھا.

کتنے زرتُشت ، کتنے گوتم آئے
چارہ گر کتنے ابنِ مریم آئے

(۱۹۸۷ ، نبضِ دوراں ، ۱۱۳). [زر + تُشت (رک)].

--- تلافی کس صف(---فت ت) امذ.
وہ روپیہ جو کسی نقصان کے عوض میں دیا جائے. زید سے اس نقصان کی بابت زر تلافی پانے کا مُستحق ہو گا. (۱۸۷۳ ، ایکٹ معاہدۂ ہند ، ۹ : ۳۳). [زر + تلافی (رک)].

--- توفیر کس صف(---و لین ، ی مع) امذ.
بہت روپیہ ، وافر یا فاضل روپیہ (جامع اللغات). [زر + توفیر (رک)].

--- توقیفی کس صف(---و لین ، ی مع) امذ.
وہ روپیہ جو خفیہ طور پر نیک کاموں میں خرچ کیا جائے (جامع اللغات). [زر + توقیفی (رک)].

--- ثمن کس اضا(---فت ث ، م) امذ ؛ امث.
وہ روپیہ پیسہ جو نقد یا جنس کی صُورت میں ہو ، وہ روپیہ جو اسباب کے نیلام میں جمع ہو. سائھ ہزار کو معاویہ کے ہاتھ رہنے کا مکان بیچ کر سارا زرِ ثمن خیرات کیا. (۱۸۸۹ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۶۳). [زر + ثمن (رک)].

--- جاد کس اضا امذ.
کاغذ کا ٹکڑا جس پر خاقانِ چین کا نام اور لقب مُنقّش ہوتا تھا اور وہ سکّے کے طور پر چلتا تھا. چین کے اندر زرجاد چلتا ہے ... تو اس نے یہ ارادہ کیا کہ میں بھی بجائے اس کاغذِ زر کے تانبے کا سکّہ چلاؤں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۱۱۲). [زر + جاد (رک)].

--- جُرمانہ کس اضا(---ضم ج ، سک ر ، فت ن) امذ.
جُرمانے کا روپیہ ، جُرمانے کی رقم ، جُرمانہ. دورانِ قید میں والد مرحوم کے انتقال کی وجہ سے بھائی صاحب کو مجبوراً کسی نہ کسی صُورت سے زرِ جُرمانہ ادا کرنا پڑا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۳۰). [زر + جُرمانہ (رک)].

--- جعفری کس صف(---فت ج ، سک ع ، ف) امذ.
خالص سونا. چونکہ کھوٹے دیناروں کو خالص کر کے اُس نے رواج دیا اسلئے زرِ جعفری یعنی زرِ خالص اب تک عرب میں مشہور ہے. (۱۸۶۹ ، سنین الاسلام ، ۱ : ۷۶) . زرِ جعفری۔ جعفر مشہور ماہر علمِ کیمیا کے نام پر ہے، جو بے لوث سونا تیار کیا کرتا ہے. (۱۹۲۲ ، سرگذشتِ الفاظ ، ۱۶۰). [زر + جعفر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- جُون (---و مع) امث.
سونے کے رنگ کا ، ایک قسم کی شراب. زرجون ... یہ زرگون کا معرب ہے لفظی معنی سنہرے رنگ کے ہیں بوجہ رنگ اور صفائی کے شراب کو ایسا کہنے لگے (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵۳). [زرگون (رک) کا معرب].

--- جھلّی (---کس جھ ، شد ل) امذ.
(نباتیات) زیرے کا باریک پردہ . پہلی موٹی پرت بیرونی زر جھلّی کہلاتی ہے اور اندرونی باریک پرت کو اندرونی زر جھلّی کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ابتدائی نباتیات ، ۸۹). [زر + جھلّی (رک)].

--- چیک کس اضا(---ی مع) امذ.
چیک میں لکھی ہوئی رقم. زر چیک مذکور ڈاک خانہ کے لٹرآف کریڈٹ میں خرچ نہ پڑے گا بلکہ بحق ڈاک خانہ حساب خزانہ میں بذریعۂ بک ٹرینسفر خرچ پڑے گا. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ : ۱۵۵). [زر + چیک (رک)].

--- حِسابی کس صف(---کس ح) امذ.
روپے پیسے کا حساب ، سکّے کا حساب. پونڈ زرِ حسابی کے مفہوم میں عام طور پر مستعمل ہے ، اس مفہوم میں یہ بیس شلنگ کے مساوی ہوتا ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۵۰). [زر + حِسابی (رک)].

--- حَل (---فت ح) امذ.
حل کیا ہوا سونا.

بشنگرف سرخ و بزر نیغ زرد
بزر حل و زرنگار و بالا جورد

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۲).

سدا سورج نے منگے نور اسی قصر انگے
جب نے دیوار پہ صنعت سوں دِتھا ہے زرحل

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۳). [زر + حل (رک)].

--- خالِص کس صف (---کس ل) امذ.
۱. خالص سونا ، اصلی سونا ، مال و دولت.

میں رطب کو دیکھوں تو وہ یابس ہو جائے
پرکھوں زرِ خالص کو اگر مس ہو جائے

(۱۸۶۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۶). مُحبت ایک عجیب و غریب شے ہے ... وہ تاجروں کے ہاں نہیں بلتی نہ زرِ خالص اسکا بدل ہو سکتا ہے. (۱۹۳۱ ، افادیِ ادب ، ۴۳) . وہ ... سماواروں اور آفتابوں کے دستوں کو جو پیتل کے بنے ہوئے ہوتے ہیں زرِ خالص ... سمجھ بیٹھے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۲۲). ۲. (مجازاً) صلاحیت ، اہلیت ، خُوبی. ملک و قوم کو درپیش یہ آزمائشی دور ایک بے لوث اور مُخلص قیادت کا مُتقاضی تھا مگر بدقسمتی سے قائداعظم اور لیاقت علی خان کے جانشین اسی زرِ خالص سے محروم تھے. (۱۹۸۶ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۱۱). [زر + خالص (رک)].

--- خام کس صف امذ.
کچّا سونا ، مراد : عدم پختگی ، صلاحیت کی ناپختگی. زرِ خام کو

زندگی کی آگ میں تپا کر کندن بناتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، اردو ، اپریل ، ۲۲۱)۔ [زر + خام (۱)]۔

---خَراج کس اضا(---فت نیز کس خ) امذ.
لگان ، زر ہیچ ، زمین کا محصول ، ٹیکس. کھیتی نکریں تو زر خراج سرکار کس طرح ادا کریں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۳)۔ [زر + خراج (رک)]۔

---خَرْج (---فت خ ، سک ر) صف.
خرچیلا ، فضول خرچ.

رو الفت میں نقدِ عمر کر خرچ — کبھی ہرچند ممسک تجکو زر خرچ

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۱)۔ [زر + خرچ (رک)]۔

---خَرچنا ف م.
دولت خرچ کرنا ، روپیہ پیسہ صرف کرنا. سنار کا یہ اظہار تھا کہ میں نے اس پر اپنا زر خرچا ہے زیور سے اُسے آراستہ کیا. (۱۸۴۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۷۰)۔

---خَرید (---فت خ ، ی مع) صف.
روپیہ دے کر خریدا ہوا ، غلام ، لونڈی.

تیری انکھیاں نے دل شہید کیا
مجھ سا آزاد زر خرید کیا

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۳)۔

غلام زر خرید انکے پدر کا
میں ہوں بے شک نہیں ہے فرق اصلا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نوسنظوم ، ۳ : ۷۲۲)۔ دیوان طویل القامت صاحبِ قِرآن برتر مکان کی خدمت میں مثل غلامان زر خرید کے حاضر رہتے تھے۔ (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳)۔ اگر لونڈیاں ہوں اور وہ زرخرید نہیں ... تو ان کو بیویوں کی طرح تم کو رکھنا جائز ہے (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، احکامِ نسواں ، ۲۳)۔ تشبیہہ و استعارات آپ کے زر خرید تھے۔ (۱۹۸۷ ، صلائے عام ، سراج احمد علوی ، ۱۱۸)۔ [زر + خرید (رک)]۔

---خَرید کس اضا(---فت خ ، ی مع) امذ.
خریدنے کی قیمت (جامع اللغات)۔ [زر + خرید (رک)]۔

---خَریدار (---فت خ ، ی مع) صف.
سونا خریدنے والا.

تُو کیوں آنسو سے تر کرتی ہے دیدار
ترا یوسف تو ہے گا زر خریدار

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، نگار ، ۸۹)۔ [زر + خریدار (رک)]۔

---خَرید کَرنا محاورہ.
قیمت دے کر خریدنا ، دولت خرچ کر کے لینا. ان کی جیب میں چند اشرفیاں تھیں ، وہ نکال کر مالک مکان کو دیں اور مکان زر خرید کیا اور وہاں رہنے لگے۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۲)۔

---خَریدہ (---فت خ ، ی مع) صف.
رک : زرخرید.

تو میں تیرا غلام زر خریدہ
غلط ہے بندۂ جاں آفریدہ

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰۹)۔ [زر + خریدہ (رک)]۔

---خَطیر کس صف(---فت خ ، ی مع) امذ.
بہت بڑی رقم ، کثیر رقم ، دولت کی فراوانی. کبھی سوچتے تھے کہ زر خطیر اُسکو راہِ راست پر لائے گا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۳۲)۔ کمرے بننے لگے ، مزدور کاریگر کثرت سے لگا دیے گئے۔ زرخطیر فراخ دلی سے صرف ہونے لگا ، چند ہی روز میں عمارت مکمل ہو گئی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۲۶)۔ [زر + خطیر (رک)]۔

---خیز (---ی مع) صف.
۱. پیداواری صلاحیت رکھنے والا ، سرسبز ، شاداب ، اُپجاؤ. ملک کے کئی زرخیز صوبے اوس کی حکومت سے نکل گئے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۵۹)۔ ہندوستان میں غلہ کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور اسی سے یہ ملک زرخیز اور سیر حاصل کہلاتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۱۳)۔ پانی کی بہتات نے اس علاقہ کو زرخیز بنا دیا ہے۔ (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۳۱)۔ **۲. (مجازاً) کارآمد ، کامیاب ، مفید.** سب سے زیادہ جدت طراز اور زرخیز مفکر ہیں. (۱۹۱۲ ، دیباچۂ نفسیاتِ جنوں (ترجمہ) ، ۲)۔ یہ صورتِ حال چیف سیکرٹری شفیع الاعظم کے لیے بہت زرخیز تھی۔ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۵۳)۔ **۳. بچہ دینے والی ، پیدائش کے لیے موزوں ، افزائش نسل کے لیے مفید.** صرف زرخیز مادائیں زندہ رہ جاتی ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۱۸)۔ [زر + ف : خیز ، خاستن - اُٹھنا]۔

---خیزْ دِماغ (---ی مع ، سک ز ، کس د) امذ.
تیز دماغ ، اونچی سوچ رکھنے والا ذہن. بخشی صاحب کے زرخیز دماغ نے «روٹ پرمٹ» کی ایک نئی منصب داری کی طرح ڈالی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۲۹)۔ [زر + خیز + دماغ (رک)]۔

---خیزْ زَمین (---ی مع ، سک ز ، فت ز ، ی مع) امث.
۱ وہ زمین جو بہت منفعت بخش ہو ، سرسبز و شاداب زمین. کم زرخیز زمین سے بھی بہتر نظامِ زراعت سے زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔ (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۱۳۲)۔ ۲. (شاعری) **شاعری میں ردیف و قافیہ اور بحر کی خوبصورتی اور اچھائی جس سے مضمون سمجھنے میں آسانی پیدا ہو ایسی زمین جس میں اچھے اشعار جنم دینے کی صلاحیت موجود ہو** زرخیز زمین کہلاتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۵)۔ [زر + خیز + زمین (رک)]۔

---خیزْ کَرنا ف م ، محاورہ.
پیداوار کے قابل بنانا ؛ مالدار یا آسودہ کرنا ، امیر بنانا (ماخوذ: مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات)۔

---خیزْ مَیدان (---ی مع ، سک ز ، ی لین) امذ.
(ادبیات) خیالات کے اظہار کیلئے زبان کی وسعت اور گنجائش ہونا: روزمرہ کی ضروریات کے ایسے لفظ بھی جن سے ... مفہوم

اپنی زبان کے ذریعہ ذرا سے ردّوبدل یا کسی اور طریقے سے بآسانی ادا ہو سکتے ہیں زبان میں داخل ہو جاتے ہیں ... اس سے زبان میں وسعت اور شوکت پیدا ہو جاتی ہے اور ادیب کے لیے ایک وسیع اور زرخیز میدان نکل آتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۶)۔ [زر + خیز + میدان (رک)]۔

---خیزی (---ی مع) امث۔
سرسبزی ، شادابی ، خُوبصورتی۔

غنیموں پہ کیں جا کے زرخیزیاں
زمانے سے اُٹھوا دیں خُوں ریزیاں

(۱۸۶۸ ، شِکوۂ فرنگ ، ۳۵) ۔ اس کی سرسبزی اور زرخیزی اور اعتدال ہوا نے بلائے جان ہو کر ہمیشہ اُسے غیر قوموں کی گھڑ دوڑ کا میدان بنائے رکھا ہے۔ (۱۸۸۰ ، آبِحیات ، ۶)۔ اُردو نثر کی زرخیزی اور شادابی میں اضافہ ہوتا رہا۔ (۱۹۶۶ ، اندازِنظر ، ۱۶۷)۔ [زر + خیز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---خیزیّت (---ی مع ، شد ی بفت) امث۔
سرسبزی ، خُوبصورتی ، شادابی۔ یہ سیلٹ زرخیزیت کی نمائندگی کرتا ہے۔ (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۵)۔ [زر + خیز (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دادَن و دَرْدِ سَر خَرِیدَن کہاوت۔
(فارسی کہاوت اُردو میں مُستعمل) مال کا مال کھونا اور مُفت کی زحمت لینا (خزینۃالامثال ، ۱۰۳)۔

---دار۔ (الف) صف۔
دولت‌مند ، مالدار ، امیر۔

جہاں ہیم کا بازار ہے جیو لیونے طیار ہے
دلبر وہاں زردار ہے ، اے مال تجاراں کدھر

(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی (الف) ، ۳۷)۔

ہوا صحبت سے بُلبل اور گُل کی مجکو یہ ظاہر
کہ مُفلس کی نہ تھی ہرگز کبھی زردار سے صحبت

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۳۲)۔

اِس سے ہے غریبوں کو تسلّی کہ اجل نے
مُفلس کو جو مارا تو نہ زردار بھی چھوڑا

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۶)۔

ترے بہارِ کرم سے ہر اک ہے زردار
بھرے چمن بھی گُلِ اشرفی سے جیب و کنار

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳)۔

سمجھتی تھی زردار میں تمکو پہلے
مگر تم تو بالکل ہی نادار نکلے

(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۸۹) ۔ دنیا میں نادار اور زردار طبقوں کے درمیان تصادم ... اشتراکی مصنفین کی اِصطلاح میں طبقاتی کشمکش کہا جاتا ہے ۔ (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۹)۔ (ب) امذ۔ زردوزی کا کام ، طلائی کام ، سلمے ستارے اور کلابتو کا کام ۔ زردوزی کلابتون ... اور زردار ، یہ سب ایجادِ اکبری ہیں۔ (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شروانی ، ۱۱۳)۔ [زر + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

---دار کا سَودا ہے بے زَر کا خُدا حافِظ کہاوت۔
امیر آدمی جو چاہے لے سکتا ہے غریب کُچھ نہیں کر سکتے (جامع اللغات)۔

---دار مَرد نا ہر گھر میں رَہے کہ باہر کہاوت۔
زر سے مرد کی حکومت اور رُعب ہے گھر میں بھی اور باہر بھی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---دان امذ۔
(نباتیات) پُھول کے بیچ میں زر ریشے کا وہ حِصّہ جس میں زِیرہ ہو ایک زرریشہ ... تین حِصّوں پر مُشتمل ہے ، ڈنڈی یا رشتک ، زردان اور زردان کی دو زِیرے کی تھیلیوں کو جوڑنے والی ساختِ ملتحمہ ۔ (۱۹۳۱ ، پودے اور اُن کی زندگی ، ۳۳)۔ ایک زرریشہ ... کے تین حِصّے ہوتے ہیں یعنی رشتک ، زردان اور موصل۔ (۱۹۶۲ ، مبادیٔ نباتیات ، ۱۳۱)۔ [زر + دان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---دانک (---غنہ) امذ۔
(نباتیات) نر پودے کے تولیدی اعضا جو پودے کی سطح پر گروہوں میں تیّار ہوتے ہیں۔ ڈکیٹوٹا میں ... تولیدی اعضاء زردانک اور بیضہ ساز ہیں جو بینتی یا زواجی پودوں پر تیّار ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۰ ، مُبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۵۲۵)۔ [زر + دانک (رک)]۔

---دانک بَردار (---غنہ ، فت ب ، سک ر) امذ۔
زردانک اور اولین بیضے مخصوص استادہ شاخوں پر تیّار ہوتے ہیں جن کو زردانک بردار اور اولین بیض بردار کہتے ہیں (ماخوذ : مبادیٔ نباتیات)۔ [زردانک + بردار (رک)]۔

---دانہ (---فت ن) امذ۔
(نباتیات) زرِگُل، پُھول کا زِیرہ۔ ایک صدی قبل مورلینڈ نے زردانہ کو منویہ سے مُشابہہ قرار دیا تھا اور اس نے کہا کہ منویہ خصیے کی نالی کی دیواروں سے پیدا ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۵۷۳)۔ اس طرح دمہ اور تپ‌کاہی کی وجہ جسم میں گھانس پُھونس کے زردانے کی بیرونی پروٹین کا جسم میں داخل ہونا بتائی جاتی ہے۔ (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۲۱۸)۔ [زر + دانہ (رک)]۔

---دَسْت اَفْشار کس ۔ اضا (---فت د ، سک س ، فت اَ ، سک ف) امذ۔
خسرو پرویز کے خزانے کا بیش بہا سونا (کہا جاتا ہے کہ یہ سونا موم کی مانند نرم تھا) نیز سونے کا وہ ترنج نُما گولا جو حسبِ روایت اکثر خسرو پرویز کے ہاتھ میں رہتا تھا اور اس کے ہاتھ میں موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔

اب تلک ہاتھ بھی خالی ہے بغل بھی خالی
کیا اُمید ہو سیمیں و زرِ دست افشار

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۷)۔ [زر + دست افشار (رک)]۔

---دوز (---و مع) صف۔
۱۔ وہ شخص جو زری کا کام کرے یعنی کپڑے پر سلمہ ستارے کا کام کرنے والا۔

گُلِ چمن یہ جو چمک ساتھ بڑی پھرتی ہے
شاید اب اس کا کوئی یار ہوا ہے زردوز
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۶).
سیا تھا نہ اس کو نوآموز نے
کیا کام تھا اچھے زردوز نے
(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسمِ جہاں ، ۵۴). کسی دالان میں چکن دوز ، کار چوب اور زردوزوں کا کارخانہ ہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۲۵). خورشید مرزا کے مکان کے پچھواڑے ، میر کاظم حسین زردوز کا مکان تھا. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۶۶). ۲. وہ چیز جس میں سونے کا کام یا سنہری کام ہو. چھ گھوڑے ... منتخب کرو اور ان پر زینِ لاجوردی منقش یا کیں زرباف و زردوز لگاؤ. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۸۳). یہ جگہ طرح طرح کے سبزہ زار سے زردوز تھی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۷۶). [زر + ف : دوز ، دوختن = سینا].

---دوزی (---و مج) اسث ؛ صف.
۱. سلمے ستارے کا کام. جابجا دروازوں پر زردوزی کے پردے پڑے ہوئے تھے. (۱۸۰۳ ، گُل بکاؤلی ، ۸). وردیاں با تاتِ سلطانی کی کار زردوزی سے درست. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۰۰). زری زردوزی کو تُم نے اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۳۳). کشمیر کی حسین صنعتیں اور چاندی کا کام ، دلی کی زردوزی ، سادہ کاری و ہاتھی دانت کا کام ... کاریگروں کی مرہونِ منت ہیں. (۱۹۷۵ ، محمود حسین ، خطباتِ محمود ، ۱۰۳). ۲. وہ چیز جس پر سلمے ستارے کا کام ہو.
موتی پگڑی جوتی زردوزی
پھر پگڑی کو عزت روزی
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۵۶). ہر شخص کی کمر میں ایک زردوزی بٹوہ تمبا کو سے بھرا ہوا رہتا ہے. (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۸۶). اندر کے خیمہ میں تختِ شاہی بچھا تھا ... اس کے اوپر زردوزی مخملی شامیانہ تنا ہوا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۳۸). کشتی نما زردوزی ٹوپیاں آڑی ترچھی سروں پر رکھے ادب سے سلام کرتے محفل میں آئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۶ : ۳). چوتھے کمرے میں ہندوستان کی ساخت کا کپڑا نظر آتا ہے ، چھینٹیں ، سیلے ، مندیل ، زردوزی ، گوٹا اور سوئی کے کام کے اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے رکھے ہوئے ہیں. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۸). ۳. سلمے ستارے یا کلابتو سے کام کرنے کا پیشہ یا عمل. ان میں سے اکثر دکنی ، بنّی ، زردوزی یا کوئی اور پیشہ ... کریں گے. (۱۹۰۹ ، مضامین قاری ، ۱۱۳). [زر + دوز (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

---دوست (---و مج) صف.
دولت کا دوست ، پیسوں کا لالچی. شاید طاسن لوگوں کی رُوباہ بازی سے واقف نہ تھا کہ ایسے زردوست شخص پر اعتماد کرلیا. (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۱ : ۱۹۵). [زر + دوست (رک)].

---ڈگری کس اضا (--- کس ڈ ، سک گ) امذ.
، روپیہ جو مُدّعی کو عدالت دلائے ، وہ رقم جس کی ڈگری ہوئی ہو. (اردو قانونی ڈکشنری ؛ جامع اللغات). [زر + ڈگری (رک)].

---رَواں کس صف (--- فت ر) امذ.
(بنکاری) بینک میں جمع کیا گیا وہ روپیہ جس کے واپس لینے کے واسطے پہلے سے کوئی اطّلاع دینی ضروری نہیں جس وقت جتنا چاہیں روپیہ لے سکتے ہیں. زرِرواں جس کا جمع کنندہ کی طرف سے ہر وقت مطالبہ ہو سکتا ہے اور ہوتا رہتا ہے کسی طرح کاروبار میں پھنسایا جا سکتا ہے. (۱۹۱۷ ، علمُ المعیشت ، ۲۳۶). [زر + رواں (رک)].

---رِہَن کس اضا (--- کس مج ، فت مج ہ) امذ.
وہ روپیہ جس کے لیے کوئی چیز رہن رکھی جائے. «زرِ رہن» اور دستاویز جسکی رُو سے انتقال عمل میں آیا ہو «رہن نامہ» کہلاتا ہے. (۱۹۳۵ ، علم اصول قانون ، ۱۳۱). [زر + رہن (رک)].

---ریز (---ی مج) صف.
۱. رک : زرخیز. ان کی چُستی اور چابکدستی سب جاتی رہتی ہے اور نہایت زرریز زمین بے تردد کشتکاری پڑی رہتی ہے. (۱۸۶۸ ، اصولِ سیاستِ مدن ، ۱۳۹). میں ہر جگہ اپنا اصولِ موضوعہ نفع رساں یا زرریز تدابیر کو نہیں بناتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۹۹). ۲. چمک دار (مہذب اللغات). [زر + ف : ریز ، ریختن = بکھیرنا].

---ریزی (---ی مج) اسث.
سرسبزی ، شادابی ، عُمدہ پیداوار. ملک ہندوستان جس کی زرخیزی و زرریزی کا حال وہ مدّت سے سُنتے چلے آتے تھے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۱ : ۹). ہر ایک پُھول میں بیضوی شکل کا ایک بیضہ دان ہوتا ہے ، جس میں زرریزی کے بعد دانہ بنتا ہے. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۱۱۸). [زر + ریز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ریشماں (---ی مج ، سک ش) امذ.
(نباتیات) بے ثمر زرریشہ ، ایسے زرریشے جن میں پُھول دینے کی صلاحیت نہیں ہوتی. پانچ زر ریشے ہوتے ہیں اور پانچ متبادل زرریشماں جو کٹواں اور جھالر دار ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۵۹). [زر + ریشماں (رک)].

---ریشَہ (---ی مج ، فت ش) امذ.
(نباتیات) نر پُھول کے تولیدی اعضا جو پُھول کے بیچ میں ریشے جیسی ساختوں میں ہوتے ہیں یہ تین حصّوں پر مشتمل ہوتے ہیں ڈنڈی یا رشتک اور زردان. پُھول کے کئی حصّے تھے جن میں پوشہ ، پنکھڑی ، زر ریشہ اور مادگیں شامل تھے. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۳۶). [زر + ریشہ (رک)].

---زَر کَشَد دَرجَہاں گَنج ، گَنج کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مُستعمل) دُنیا میں روپیہ روپے کو کھینچتا ہے اور خزانہ خزانے کو (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---زَری (---فت ر) صف.
زرّیں ، زرکار ، چمک دمک کا ، سُنہرا ، جس پر زری کا کام کیا ہو.
چھبیلیاں کری کسو تاں زرزری
بھرے خوش چمن میں توں ہو شہری
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۲)).

ہو دیکھیے تو یہ تخت ہے زر زری
ایسے تخت پر ہے کنور اور پری
(۱۷۵۲ء ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۴). [زر + زری (رک)].

---**سالانَہ** کس صف(---فت ن) امذ.
سالانہ روپیہ ، وہ روپیہ جو سال کے سال لیا یا دیا جائے.
آیا کسی کو خوف خدا کا نہ مُطلقاً
پہنچا نہیں مُجھے زر سالانہ مطلقاً
(۱۹۱۵ ، فردوسِ تخیل ، ۱۰۱). [زر + سالانہ (رک)].

---**سُرخ** کس صف(---ضم س ، سک ر) امذ.
۱. **سُرخ سونا ، عُمدہ سونا ، طلائے احمر.** اُن کے لہو کو وہ زرِسرخ سے تشبیہ دیتا ہے جو آزادی کی راہ میں نچھاور ہو رہا ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۵۶). ۲. **اشرفی یا اشرفیاں.** خزانہ اس کا زرِ سرخ اور جواہرِ بےبہا سے تاباں ... تھا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۱). زرِ سُرخ اور بہت سی غنائم چند کشتیوں میں بار کرا کے باپ کی خدمت میں بھیجی. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۹۳). [زر + سُرخ (رک)].

---**سَفید** کس صف(---فت س ، ی مع) امذ.
چاندی.
سو آسمان چوتھا لیے زر سفید
نہ پایا کنے اوسکی قدرت کا بھید
(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۱۰). ان جہازات سے ... کچھ سروکار نہیں رکھتے لیکن وہ مراجعت کرتے تو اُن میں نقد زرِ سفید و سُرخ و ابراہیمی و وبال ہوتے ... تاخت کرتے. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۱۳). زرِ سُرخ (سونا) اور زرِ سفید (چاندی) کے ساتھ جو قدر و قیمت وابستہ ہو گئی تھی اسکی خاطر سلاطین اور اُمرا ان کی ذخیرہ اندوزی کرنے لگے. (۱۹۷۳ء ، عام فکری مغالطے ، ۹۱). [زر + سفید (رک)].

---**سُود** کس اضا(---و مع) امذ.
ہلدی یا پیلے رنگ کا خوشبودار پُھول ؛ گیندا (اسٹین گس). [زر + سُود (رک)].

---**سُودی** کس صف(---و مع) صف.
ہلدی کے پودے جیسا.
بجہ کوں ہر آن ترے درد سیں بہبودی ہے
عشق بازی سیں رُخِ زرد ، زرِ سُودی ہے
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۳۸۷). [زر سود + ی ، لاحقۂ نسبت].

---**سے تول کر لینا** ف م.
کسی چیز کے ہم وزن سونا چاندی دے کر اس چیز کو لے لینا.
دوست رکھتے ہیں جوانمرد اہلِ جوہر یار کو
تول کر زر سے سپاہی لیتے ہیں تلوار کو
(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۱۳۲).

---**طَلَب** (---فت ط ، ل) صف.
دولت کے لالچی ، دولت کے خواہش مند.
خُوبرو ہیں سو زر طلب قائم
وائے بر عاشقی کہ ہر قلاش
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۶۷). اُن کے زر طلب عزیز ایک ریاست میں لے گئے اور ساڑھے گیارہ سو روپیہ میں ہمیشہ کے لئے اپنے آپ سے اس عزیز کو جُدا کر دیا. (۱۹۴۳ ، مقالاتِ شروانی ، ۲۸۷). [زر + طلب (رک)].

---**عِیار** کس صف(---کس ع) امذ.
زرِ خالص ، جو کسوٹی پر پورا اُترے ، کھرا سونا. اپنی گرہ میں کچھ ہو یا نہ ہو ، لیکن دوسروں کے زرِ عیار کو فوراً پہچان لیتا ہوں. (۱۹۲۳ء ، مکتوباتِ نیاز ، ۱ : ۱۳۸). [زر + عیار (رک)].

---**فاضِل** کس صف(---کس ض) امذ.
بقایا ، فالتو روپیہ (جامع اللغات). [زر + فاضل (رک)].

---**فِدْیَہ** کس اضا(---کس ف ، سک د ، فت ی) امذ.
وہ روپیہ پیسہ یا وہ رقم جس کو دے کر رہائی حاصل کی جائے. قریب شام وزیرِاعظم کا ایک چاؤش داخل قلعہ ہوا اور دریافت کیا کہ آیا زرِ فدیہ کل داخل ہوگا یا نہیں معلوم ہوا کہ کوئی بندوبست نہ ہوسکا (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۳۲۳). [زر + فدیہ (رک)].

---**فِشاں** (---کس ف) صف.
۱. **چمکدار ، چمکیلا ، درخشاں.**
سورج زرفشاں عشق کا تجھ ورق
مُنور سہورن تیرا زہر عشق
(۱۶۵۷ء ، گُلشنِ عشق ، ۲۶).
اُوگیں ہیں خاک سے مجھ تیرہ بخت کے گُلِ یاس
ہو بعد جلنے کے جس طرح زرفشاں کاغذ
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۵۳). ۲. **شمسی یزدی سال کا نواں مہینہ** (جامع اللغات). [زر + ف : فشاں ، فشاندن ـ بکھیرنا].

---**فِشانی** (---کس ف) امث.
روشنی پھیلانے کا عمل ؛ (کنایۃً) خُوشی ، مسرت ، شادمانی.
مہرے جیو آرسی میں خیال تج مکھ کا سو دِستا ہے
کرے او خیال مُنج دل میں نشانی زر فشانی کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷).
مثلِ برسائیو فی سبیل اللہ
زر فشانی تجھے مُبارک ہو
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۶۸).
تنہا اُجاڑ برجوں میں پھرتا ہے تو مُنیر
وہ زر فشانیاں ترے رُخ کی کدھر گئیں
(۱۹۸۶ ، کلّیاتِ منیر نیازی (دشمنوں کے درمیان شام) ، ۶۵). [زر + فِشان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**فِلزاتی** کس صف(---کس ف ، سک ل) امث.
کچ دھات ، معدنی دھات. بنک نوٹوں کی وہ تعداد جو کوئی ملک گردش میں لا سکتا اور رکھ سکتا ہے زرِ فلزاتی کی اس مقدار پر منحصر ہے جو اس ملک میں موجود ہو. (۱۹۳۶ ، معاشیاتِ قومی ، ۳۰۱). [زر + فلز (رک) + اتی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ قانُونی کس صف(---و مع) امذ.
ایسے سکّے جو قانوناً ہر مقدارِ قدر کی ادائیگی کے واسطے معیّن ہوں اصطلاحاً زرِ قانونی کہلاتے ہیں (علم المعیشت ، ۳۶۵).
[زر + قانونی (رک)].

---ِ قَلْب کس صف(---فت ق ، سک ل) امذ.
وہ سونا جس میں ملاوٹ ہو ، کھوٹا سکہ. تا کہ اگر لکھ پتی کی بدری سے قدرے زرِ قلب نکل آوے تو اُس پر کسی کو خوض و غور نہیں.
(۱۷۶۶ ، دیباچۂ دیوانِ سودا (تاریخ نثرِ اُردو ، ۱ : ۴۲)).

ہر ایک دوست زرِ قلب ہے نہیں خالص
میں کر چکا ہوں بہت امتحان زمانے میں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د ، ۱۳۷). [زر + قلب (رک)].

---ِ قِیمَت کس اضا(---ی مع ، فت م) امث.
ادا کی جانے والی رقم.

اوسی صورت سے وہ اسوار آئی
زرِ قیمت تھی جو تھانوں کی لائی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۸۱). [زر + قیمت (رک)].

---کا پانی امذ.
سونے کا پانی.

دیا پانچ تھے جونکہ یاقوتِ زرد
دیا زر کا پانی اُنے لاجورد

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۱).

چشمۂ مہر سے چمکے ہے دیا تُو نے صبا
ساغرِ گُل پہ چڑھایا ہے یہ زر کا پانی

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۴۳).

---کا تو ذَرَّہ بھی آفتاب ہے بے زَر کی مِٹّی خراب ہے کہاوت.
روپیہ بڑی چیز ہے غریب کی مٹی خراب ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا جُوتا امذ.
رشوت (جامع اللغات).

---کار صف ؛ امذ.
سونے یا سنہرے کام سے مُزَیَّن ؛ سونے کا کام کرنے والا ، سنہرے نقش و نگار بنانے والا.

صوفے واں بنائے سو بی چار تھے
جتے طاق اس کے بی زرکار تھے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۲۴). نشست گاہ میں بیس بیس کاتب اور چار چار پانچ پانچ مُصَوّر اور اسی قدر نقّاش و زرکار و جدول کش و جلدی بیٹھا کرتے تھے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۷). وہ اس وقت بھی نہایت مُکلّف و زرکار ملبوس سے آراستہ تھی. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۱۰۳). دولہا دولہن کے لئے زرکار کرسیاں رکھی گئی تھیں. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۴). [زر + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کار کُنَد مَرْد لاف زَنَد کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) روپیہ کام کرتا ہے اور آدمی ڈینگ مارتا ہے (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---کاری امث.
کاغذ ، چرم وغیرہ پر سونے کے پانی ، بُرادے وغیرہ سے نقاشی یا سنہری چھپائی. اگر جلد پر زرکاری منظور ہو ... بیضۂ مرغ کی سفیدی مل کر اس کے اُوپر گائے یا بکری کی چربی یا روغن مل کر سونے یا چاندی کا ورق مقراض سے تراش کر اس مقام پر لگاویں.
(۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۴۴).

یا مُرَصّع ہے سقفِ زنگاری لعل و گوہر ہیں صرفِ زرکاری

(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۳۰). [زر + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---کا زورا پُورا ہے اَور سَب اَدُھورا ہے کہاوت.
روپے میں بہت طاقت ہے (جامع اللغات).

---ِ کاغَذی کس صف(---فت غ) امذ.
کرنسی نوٹ جو حکومت یا سرکاری بینک کی طرف سے زرِ نقد یا اس کے بدل کے طور پر جاری کیے جائیں. قیمتی دھاتوں کے باہر بھیجنے سے امریکن زرِ کاغذی کے نظام کی بنیادیں کھوکھلی ہو جائیں گی. (۱۹۳۶ ، معاشیاتِ قومی ، ۳۹۹). [زر + کاغذ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ کامِل عِیار کس صف(---کس م ، ع) امذ.
خالص سونا.

ہے تیرے گُلستاں میں بھی فصلِ خزاں کا دور
خالی ہے جیبِ گُل زرِ کامل عیار سے

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۸۰). [زر + کامل (رک) + عیار (رک)].

---کَتْنا عاورہ.
زر برسنا (جامع اللغات).

---ِ کَثِیر کس صف(---فت ک ، ی مع) امذ.
رک : زرِ خطیر. ریلوے لائن اور سڑک وغیرہ کی تعمیر ... کے لئے زرِ کثیر اور سخت محنت درکار ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۳۵). [زر + کثیر (رک)].

---کَش (---فت ک) صف.
۱. سونے چاندی کے تاروں سے کلابتوں بنانے والا ، تارکشی کا کام کرنے والا.

تو قطب کھن زرکش ہو کر ، طبلے سورج رکھ چرخ پر
کرناں سے تاراں کھینچ کر ساریاں میں زرتاراں بھرے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۳). ۲. وہ چیز جس پر سونے کے تاروں یا سنہرے تاروں سے کشیدہ کاری کی ہوئی ہو. ایک زرکشی ترکی جوڑا اور سُرخ سونے کے زرکش موزے جس میں موتی اور جواہرات ٹکے ہوئے تھے. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۹). میں اسے اپنے سامنے کھڑا رہنے دوں گا ، اور میں ایک گول زرکش تکیے سے تکیہ لگائے ہوئے ہوں گا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۳۹). [زر + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

ـــ کَشی (ـــ فت ک) امث.
۱. روپیہ کھینچنے کا عمل ، جلبِ زر. اس مکر و حیلہ سے غرض اُن کی زرکشی ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۵۷). مصنف قومی تعصب سے پاک نہیں بلکہ تالیف کا مقصد ہی یہ ہے کہ انگریزی حکومت پر سے زرکشی اور ہندوستان کو مُفلس بنانے کا الزام دور کرے. (۱۹۵۲ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۳۷). ۲. **وہ کپڑا وغیرہ جس پر سونے کے تاروں کا کام ہو.**

لگائی زر کشی دیوال گیری
عجب جا کی سواری دلپذیری

(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا (قلمی) ، امین ، ۱۶۷). [زر + کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَمَر (ـــ فت ک ، م) امذ.
کمر کی سُنہری پٹی. اس کا جوبن اس کی کمر ہور اس کا زر کمر یاد آتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۱).

کمر میں زر کمر اس کے اتھا جو
علی بیشک ولی اللہ اہے او

(۱۸۳۰ ، نورنامہ (قلمی) ، میاں احمد ، ۳۱). [زر + کمر (رک)].

ـــ کَم عیار کس صف (ـــ فت ک ، کس ع) امذ.
کھوٹا سونا.

دیارِ مغرب کے رہنے والو خدا کی بستی دُکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو وہ اب زرِ کم عیار ہو گا

(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۱۵۰). [زر + کم (رک) + عیار (رک)].

ـــ کوب (ـــ و مج) صف.
۱. **سونے یا چاندی کے باریک پتروں کو کُوٹ کر ان پتروں کے سہین ورق بنانے والا کاریگر ، ورق ساز.**

روزی کے لئے دیتے ہیں زر اہلِ دُوَل کو
کُچھ اور تو چندا بھی نہیں زر کوب کو زر سے

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۵۳). اکثر زرکوب اور بڑے سوداگروں کی دوکانیں ... ہیں. (۱۹۰۵ ، یادگارِ دہلی ، ۱۵۸). ۲. **وہ چیز جس پر سونے یا چاندی کے پتر لگائے گئے ہوں** (نوراللغات ؛ فیروزاللغات). [زر + ف : کوب ، کوفتن - کوٹنا].

ـــ کوبی (ـــ و مج) امث.
سونے یا چاندی کے سہین ورق بنانے کا عمل (جامع اللغات). [زر + کوب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کو زَر ہی کھینچتا ہے کہاوت.
جس کے پاس روپیہ ہو اس کے پاس اور روپیہ آتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ کے آگے زور نَہیں چلْتا کہاوت.
روپے پیسے والے کے سامنے طاقتور آدمی کُچھ نہیں کرسکتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ کِھلانا محاورہ.
روپیہ کھلانا ، رشوت دینا.

ہم سے اور ان گُلوں سے ہو کیونکر موافقت
ہم مُفلسوں کے پاس کِھلانے کو زر کہاں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۳).

ـــ گَر (ـــ فت گ) امذ.
سُنار.

بُرے کوں لگسے سو کوئی خوب کرنے
کھتیل اپنا زرگر کوں کلپے دکھاتی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۶).

موجِ دریا یہ ہے یوں پڑتی شعاعِ خورشید
جیسے زنجیرِ طلائی کوئی زرگر گوندھے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۱). ماموں پیشے کے اعتبار سے زرگر تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶). [زر + گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ گَر خانَہ (ـــ فت گ ، ن) امذ.
ٹکسال ؛ خزانہ. یہاں «خازنانِ بیروں» سے «زرگر خانہ» کے مُنتظمین ، کارکن اور تحویلدار مراد ہیں. (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۴۷). [زرگر + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ گَری (ـــ فت گ) امث.
۱. **زیور بنانے یا ڈھالنے کا کام ، دولت کمانا ، سُنار کا پیشہ ، سُناری ، کیمیاگری.** موسیٰ ابن ظفر ... صنعتِ زرگری میں بڑا اُستاد اور قالب تراشی میں مانی و بہزاد. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۱۳). صنعتِ زرگری کے ماہروں نے تعمیر و ترقی کے نغمے سُنا کر اس حُسنِ بے مثال اور لازوال کو بِتا ڈالا. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۶). ۲. **دکھاوے کا طرزِ عمل ، نُمائشی ملنا جُلنا ، بناوٹ کی مُلاقات.**

باتیں وہ ہم سے کر ، کہ سمجھ کر بُھنیں رقیب
اے سیم تن ، رقیب سے یہ زرگری رہے

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۳۳۶). انھوں نے ... موقع دیکھا تو فوراً اس جنگِ زرگری میں ایم - این - رائے کے ہم نوا بن گئے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۱۵). ۳. **عیاری ، چالاکی ، جعل ، فریب.**

عزیزاں کسی غیر سوں مت کہو
رقیباں کی دیکھا ہوں میں زرگری

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹۸).

مت کرو ہم سیں زرگری کی طرح
یہ نہیں بندہ پروری کی طرح

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۶).

لیا تھا دل کو مرے زرگری سے اوس نے تبھی
جب اوس کے رُوپ کا تھا بھاؤ تاؤ کندن سے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۶۳).

صلح دل میں عدو سے ظاہر جنگ
یہ نئی زرگری نِکالی ہے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۱).

اور ہے زرگری و سیاسی
کیوں اسے سیرِ دلبراں کہیے

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۵۳). ۴. **ایک طرح کی ساختہ اور وضعی زبان جس میں ایک یا دو حرفوں کے بعد بیچ میں ز بولتے ہیں.**

زرگر پسر کی کوئی عیاریاں تو دیکھو
دیتا ہے گلیاں بھی عاشق کو زرگری میں
(۱۷۷۳ ، طبقات الشعرا ، غضنفر ، ۳۲۱). اُن مخترع زبانوں میں زیادہ تر متصلۂ ذیل زبانوں کا رواج تھا ، مثلاً زرگری. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیانِ دہلی ، ۳۹). [زرگر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُل کس اضا(---ضم گ) امذ.
پُھول کے اندر کا زیرہ ، گُلاب کا زیرہ.
لے ہی جاتی ہے زرگل کو اُڑا
صبح کی بھی باد بادی چور ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۶).
رنگِ رُخ گُل بِکھر رہا ہے
صدقے زرگل اُتر رہا ہے
(۱۹۲۳ ، مطلعِ انوار ، ۱۷۰).
زرگل سے بھرے پتّوں کے کاسے
تونگر ہو گئے آخر گدا تک
(۱۹۸۶ ، غُبارِ ماہ ، ۹۲). [زر + گُل (رک)].

---گُونَہ (---و مع ، فت ن) امذ.
پتنگوں کے پر نکلنے سے پہلے کی حالت ، اِرتقائی صُورت.
ڈھکن میں ایک سوراخ ہونا چاہئے تا کہ سکھیاں زرگونہ منزل سے گُذر کر سوراخ میں سے باہر نکل سکیں. (۱۹۲۷ ، تدریسِ مطالعۂ قدرت ، ۸۱). [زر + گُونہ (رک)].

---گیا زَردی چھائی ، زَر آیا سُرخی آئی کہاوت.
نُقصان ہونے سے چہرہ زرد پڑ جاتا ہے روپیہ آنے تو مُنھ سُرخ ہو جاتا ہے، دولت کے نقصان سے غم ہوتا ہے اور دولت ملنے سے خوشی ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گیر (---ی مع) صف.
دولت کمانے والا ، صاحبِ سرمایہ ، مالدار. حجاز باوجود وادیٔ غیر ذی زرع ہونے کے .. حج و زیارت کے باعث نجد سے کہیں زیادہ زرگیر ہے. (۱۹۲۶ ، مسئلۂ حجاز ، ۱۳۸). [زر + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا ، لینا].

---لُٹنا عاورہ.
دولت لُٹنا ، بے دردی سے روپیہ پیسہ خرچ ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---مالگُزاری کس اضا(---سک ل ، ضم گ) امذ.
سرکاری لگان ، زمین کا محصول سرکاری (نوراللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری ؛ جامع اللغات). [زر + مالگزاری (رک)].

---مُبادَلہ کس اضا(---ضم م ، کس د ، فت ل) امذ.
وہ رقم جو بیرونی مال وغیرہ کے بدلے قابلِ ادائیگی ہو نیز بیرونی سکے کی وہ رقم جو بیرونی ممالک سے برآمدات کی ادائیگی کے تحت حاصل ہو ، نیز بیرونی سکے کی شکل میں رقم کا حصول ، بیرونی سکہ. بیرونی زرمبادلہ کی کمی پہلے کی طرح اب بھی ترقی کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنجسالہ منصوبہ ، ۳۵). [زر + مُبادلہ (رک)].

---مُسْتَنَد کس صف(---ضم م ، سک س ، فت ن)امذ.
دھات کا وہ سکّہ جس کی قانونی قدر بھی وہی ہو جو اس دھات کی ہے جس سے وہ بنایا جائے ؛ (کنایۃً) سکّۂ رائج الوقت. بعض سکّوں کی قدرِ فلزاتی اور قدرِ قانونی برابر ہوتی ہے ، مثلاً اشرفی ، ایسے سکّے زرِ مُستند کہلاتے ہیں . (۱۹۱۷ ، علمُ المعیشت ، ۳۶۳). [زر + مُستند (رک)].

---مَسکوک کس صف(---فت م ، سک س ، و مع)امذ.
(کنایۃً) طلائی سکہ ، اشرفی.
گر حصولِ زرِمسکوک کی سمجھوں میں دلیل
ناخنِ شیر سے ہو سینۂ خورشید فگار
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۶). [زر + مسکوک (رک)].

---مُطالِبَہ کس اضا(---ضم م ، کس ل ، فت ب) امذ.
واجب الادا سرکاری روپیہ ، مطالبہ کا روپیہ (ماخوذ : نوراللغات). [زر + مُطالبہ (رک)].

---مُعاوَضَہ کس اضا(---ضم م ، فت و ، ض) امذ.
ہرجانہ ، وہ روپیہ جو کسی نُقصان کے عوض دیا جائے. جب کوئی حکم مشعر دینے زر معاوضہ کے شخص ملزم کو کسی ایسے مقدمہ میں صادر ہو. (۱۸۸۲ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۳۳۳). [زر + معاوضہ (رک)].

---مُلَبِّس کس صف(---ضم م ، سک ل ، فت ت ، ب)امذ.
فریب زدہ رقم ، پوشیدہ دولت. زبان کے لحاظ سے وہ ٹکسالی اور کھرا سکہ ہے یا زر مُلبّس. (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (دیباچہ) ، ۱۹). [زر + مُلبّس (رک)].

---مُنافِع کس اضا(---ضم م ، فت ف) امذ.
نفع کا روپیہ ، فائدے کا روپیہ ، سُود ، بیاج (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت). [زر + مُنافع (رک)].

---مِہر کس اضا(--- کس م ، سک ہ) امذ.
مہر میں ادا کی گئی رقم ، نکاح کا مُعاوضہ.
یکتا ہوں زرمہر کو بازارِ وفا میں
ان مولوں گراں تیں ہوں خریدار کے نزدیک
(۱۷۸۰ ، گلزارِ عجائب ، ۷). [زر + مہر (رک)].

---سی خُورَم کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مُستعمل) اپنے روپے کو کھاتا اس موقع پر بولتے ہیں جب اپنا پیسہ خرچ ہوا ہو اور اس سے فائدہ نہ اُٹھایا جائے. زرسی خُورم کے سلسلے میں مجبوراً شادی کرنی پڑی ہو گی. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۵۳).

---ناب کس صف ؛ امذ.
خالص سونا ؛ (کنایۃً) آفتاب (ماخوذ: نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [زر + ناب ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔ناسَرہ کسی صف(۔۔۔فت س ، ر) امذ.
کھوٹا سونا. پھرت۔ وہ چیز جو پھیر دی جائے۔ زرِ ناسرہ بھی صرّاف پھیر دیتا ہے ، قبول نہیں کرتا. (١٩٣٧ ، اردو نامہ ، کراچی ، ٣٣ : ٨٣). [زر + ناسرہ (رک)].

۔۔۔نِشان (۔۔۔کس ن) امذ.
سونے کی تصویریں یا پھول جو لوہے پر بنائے جائیں. خود آہنی جس میں زرنشان کا کام کیا ہوا. (١٨٧٧ ، طلسم گوہربار ، ٢٢٨). زرنشان ... چاندی اور فولاد پر تو سونے کے تار بٹھائے جاتے ہیں اور پشم اور اسی قسم کے اشیاء کو کندہ کر کے سونا بھر کر آراستہ کرتے ہیں. (١٩٣٩ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ٢ : ٢٨٧). [زر + نشان (رک)].

۔۔۔نَقَد کسی صف(۔۔۔فت ن ، سک ق) امذ.
نقد روپیہ پیسہ.

سرِ بازار کوئی آئے تو دو یوسف وش
باندھے پھرتے ہیں زرِ نقد خریدار بہت

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ٣٦).

اس تکلف کی بظاہر تو نہ تھی کچھ حاجت
ہو زرِ نقد بھی کچھ اس میں وگرنہ ہے غضب

(١٩٢٨ ، مرقعِ لیلےٰ مجنوں ، ٣١). [زر + نقد (رک)].

۔۔۔نِگار (۔۔۔کس ن) صف.
١. وہ چیز جس پر سونے کا یا سُنہرا کام ہو یا جس سے سونے کا رنگ جھلکتا ہو.

رکھے لیا اُنو چوکیٔ زرنگار
بیٹھا اس اُپر شاہِ خاور دیار

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٣٧٣).

عکس نے تیرے کردیا اے ماہ — یک قلم زرنگار آئینہ

(١٧٩٣ ، بیدار ، د ، ٨٣).

پھرتے ہیں کر لباس بسنتی وہ دلبراں
ہے جن سے زرنگار سراپا بسنت کا

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٥). پیٹ تمام زرنگار ہے ... سفید پر پھیلے ہوئے ہیں. (١٩٣٦ ، شیرانی ، مقالات ، ١٣).

کیا پوچھتے ہو اس کے سفینے کی تم بہار
رکھا تھا دوشِ موج پہ اک تختِ زرنگار

(١٩٨٣ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ١٢٣). **٢. سونے کے حروف رقم کرنے والا ؛ (مجازاً) خوش رقم.** نگار ... نگاشتن ـ لکھنا ، نقش کرنا سے زرنگار ـ زرنگاری ... وغیرہ .(١٩٢١ ، وضع اصطلاحات، ١٣١). **٣. (کنایۃً) خوش حالی ، مسرت ، شادمانی.**

آ کہ تھوڑا سا پیار کر لیں ہم
زندگی زرنگار کر لیں ہم

(١٩٨٦ ، فیضانِ فیض ، ١٦). [زر + ف: نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

۔۔۔نِگارانَہ (۔۔۔کس ن ، فت ن) صف.
سنہری رنگ والے ، مراد :خُوبصورت انداز والے. اخلاق و انسانیت کے زرنگارانہ ضابطے ، معاشی و معاشرت کی تہہ دارانہ نزاکتیں بھی اسی دور میں انکی توجہات کے مرکز بنیں. (١٩٨٧ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ٥٧). [زر + نگار (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔نِگاری (۔۔۔کس ن) امث.
١. سُنہری کام ، سونے کے پانی سے نقاشی. خامۂ خوش نگار صفحۂ قرطاس پر زرنگاری کا دم بھر رہا ہے. (١٨٥٧ ، مینا بازار ، احمد خاں صوفی ، ٣٢). مُصوّری ، زرنگاری ، کمان سازی ... وغیرہ ان تمام فنون میں بڑے بڑے صناع اس کی شاگردی کا دم بھرتے تھے. (١٩٠٧ ، شعرالعجم ، ٢ : ١٦٨). **٢. سونے کا مُلمّع.**

پر اوپیا تھے جڑت زرنگاری
سبھی شہ پریاں میں ادک موک پانی

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٦٢). [زر + نگار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔نَلی (۔۔۔فت ن) امث.
(نباتیات) زیرۂ گُل کو سطح تک لانے والی شاخِ گُل. یہ زردانہ ایک طویل خُردبینی زرنلی کے باہر نکالنے کا سبب ہوتا ہے جو گردن بقچہ سے نیچے بیضہ دان کے اندر بیضہ کے اندر کے بیضی خلیے کی جانب بڑھتی ہے. (١٩٢٩ ، جدید سائنس (ترجمہ) ، ١٣٦). [زر + نلی (رک)].

۔۔۔نیست عِشق ٹیں ٹیں کہاوت.
مُفلسی میں محبّت نہیں ہوتی ، مالی حیثیت کے بغیر دعوئ عشق مہمل اور ناقابلِ اعتبار ہوتا ہے. ازا نجملہ یہ غزل ہے جس میں دل کہیں آیا ہوا معلوم ہوتا ہے ، مگر زرنیست عشق ٹیں ٹیں کا مضمون ہے (١٩٣٩ ، مطالعۂ حافظ ، ١٣٣).

۔۔۔وَرَد کسی اضا(۔۔۔فت و ، سک ر) امذ.
سُرخ گُلاب کے پھول کے درمیان کے چھوٹے چھوٹے دانے ، حابسِ اسہال ، زیرۂ گلِ سُرخ. زروَرد ـ گُلاب کے پھول کے اندر زرد رنگ کے باریک دانے ہوتے ہیں ... درحقیقت زرِ ورد یہ ہے کہ جب پھول کی پتّیاں جھڑ جاتی ہیں تو یہ دانے کے اندر ہوتے ہیں منعقد ہو کر ایک پھل بن جاتا ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣: ٢٦٠). [زر + ورد (وردت (رک) کی تخفیف)].

۔۔۔وَصِیَّتی کسی صف(۔۔۔فت و ، کس ص ، شدی بفت) امذ.
وہ روپیہ پیسہ یا نقد رقم جو وارث کے لیے وصیّت میں لکھی جائے. خالد نے بکر پر بابت زرِ وصیّتی کے نالش کی. (١٩٠٨ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ٧٣). [زر + وصیّت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔وَضعی کسی صف(۔۔۔فت و ، سک ض) امذ.
وہ سِکّہ جس کی دھات کی قدر اس کی قانونی قدر سے کم ہو. اور بعض سِکّوں کی قدرِ فلزاتی قدرِ قانونی سے کم ہوتی ہے... ایسے سِکّے زرِ وضعی کہلاتے ہیں. (١٩١٧ ، علمُ المعیشت ، ٣٦٣). [زر + وضعی (رک)].

۔۔۔پَرْجَہ کسی اضا(۔۔۔فت ، ، سک ر ، فت ج) امذ.
رک: زرمعاوضہ. زرِ پرجہ جسقدر مجسٹریٹ موصوف کو مناسب معلوم ہو ... دلائے. (١٨٨٢ ، ایکٹ نمبر ١٠ ، ٣٢٩). [زر + پرجہ (رک)].

--بزار زیب لگاتا ہے بے زر بگڑا نظر آتا ہے کہاوت.
روپیہ سے سب کچھ ہو جاتا ہے مفلس کسی کام کا نہیں (ماخوذ: جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ہے تو گھر ہے نہیں تو کھنڈر ہے کہاوت.
روپیہ پیسہ ہو تو گھر اچھی حالت میں نظر آتا ہے نہیں تو کھنڈر بن جاتا ہے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---ہے تو نر ہے نہیں تو (پزاوے کا) کمہار کا خر ہے کہاوت.
عزت روپے پیسے سے ہوتی ہے ، اگر آدمی کے پاس پیسہ نہ ہو تو اس کی کوئی عزت نہیں ہوتی (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---یافتنی کس صف(---سک ف ، فت ت) امذ.
روپیہ جو لینا ہو ، بقایا ، جو وصول کرنا ہو ، قرضہ (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [زر + ف : یافت ، یافتن = پانا + ی ، لاحقۂ صفت].

زرّ (کس ز ، شد ر) امذ ؛ امث.
گھنڈی ؛ گانٹھ ؛ ترکی ٹوپی کا پھندنا ، مطلقاً پھندنا.

وہ تھی ہم شکل و شبہ زرِّ خجلہ
وہ تھی ہم صورتِ بیضِ حمامہ

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردنِ شریر ، ۱۳۳). [ع].

زرا (فت ز) امذ ؛ رک ذرا.
تھوڑا ، بہت کم. آفتاب زرا کام نہیں نظر کا ، و اگر آنکھیاں نہیں تو آفتاب اپنے اُجالے سوں اپن ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۸۳).

زرا نین مرے تن کی مج کوں خبر
چھپا ہے سگل تن جو بالاں بھیتر

(۱۶۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری (قلمی) ، کبیرا ، ۳۱).

کیا ہی شبِ مہتاب کی ہے کیفیت اس وقت
چل دیکھیں تماشا تو زرا یارِ چمن کا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۲۰). عجب اوٹی سدا (صدا) پیگی ہماری لکہ زرا سمجھو. (۱۸۱۳ ، دیوان شطاری ، ۴).

وہ تو نہ آئے آئی پھر ، رات وہی پہاڑ سی
جی کو زرا پڑی تھی کل ، آس میں دن گزار کے

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۱۹).

میرا یہ نام ہے جو زرا سا اس آس میں
شامل فقط زمیں ہی نہیں ، آسماں بھی ہے

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۹). [ذرا (رک) کا ایک املا].

---کی/کے زرا م ف.
تھوڑی دیر کے لیے. وہ سب زرا کے زرا تھم گئے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۰). زرا کی زرا میں اس نے سارا معاملہ سمجھ لیا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۵۳۰).

زرّاٹا (فت ز ، شد ر) امذ.
کل پرزوں وغیرہ کے زوردار اور تیزی سے حرکت کرنے کی آواز. لیور کے کھینچتے ہی کل پرزے بڑے زور سے دوڑنے لگیں گے اس کو زرّاٹا کہتے ہیں ، شور وغل ، تیزی میں کام ہونا. نوکروں کو آواز دیتے ؛ اور پھر جاروب کے زرّاٹوں اور پانی کے شرّاٹوں کا وہ شور اُٹھا کہ نیند حرام ہوگئی. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۱۰۱). [زر (حکایت الصوت) + زر (حکایت الصوت) + اٹا ، لاحقۂ نسبت].

زرّاد (فت ز ، شد ر) صف.
زرہ بنانے والا ، زرہ باف ، زرہ ساز. داؤد زرّاد تھے زرہ بناتے. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدورمن مطالع الدہور ، ۶). [ع : (ز ر د)].

زرادُشتی (فت ز ، ضم د ، سک ش) صف ؛ امذ.
زرتشتی. مجوسیوں میں زرادشتی ، زروانی ... مسلمانوں میں شیعہ ، سنی ... وغیرہ کتنے ہی فرقے ہوتے ہیں کہ سب کے دین و مذہب مختلف. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۶۳). [رک : زردشتی (رک) کا اشباع].

زراری (فت ز) امث.
خشک ، پسانی مکھی ؛ (کنایۃً) بے چین ، مضطرب.

زراری کہاں لک تمیں آئے حیف
دلیری سوں کیسے دغا کھائے حیف

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۹۹). [ف].

زرّاع (فت ز ، شد ر) امذ.
کھیتی باڑی کرنے والا ، کاشتکار ، بڑا کاشتکار. زرّاع و صنّاع و تجار کی مرفّع حالی سے ملک مزروع و معمور ہوتا ہے. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۹۲). [ع : (ز ر ع)].

زِراعات (کس ز) امث.
زراعت سے متعلق کام کاج ، کھیتی باڑی. امورات متعلقہ سرشتۂ مالی سے واقفیتِ کلی اور ... زمین و زراعات و پیداوار سے اطلاعِ واقعی رکھتا ہے. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۴). [زراعت (رک) کی جمع].

زِراعَت (کس ز ، فت ع) امث.
۱. کاشتکاری ، زرعی کام ، کھیتی باڑی.

زراعت کریں مزرعہ الآخرہ
تجارت کریں بلث الباہرہ

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنجِ مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۳)). یمن ... اپنی بارش گرما کے باعث زراعت کے لیے نہایت موزوں تھا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۰۷). اجتماعی زراعت صوفی شاہ عنایت کی ایجاد بندہ نہ تھی. (۱۹۸۲ ، نویدِ فکر ، ۲۰۵). ۲. وہ جگہ جہاں بیج بویا جائے ؛ (کنایۃً) زمین ، جگہ ، دنیا. دنیا آخرت کی زراعت ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۳).

خط سبز کی وہ زراعت ہے جس میں
نگہ کو نہیں واں مساحت کا منفذ

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۱۵۹).

ہے زراعت جو پانی نے ماری
ہو گئی آب خست ترکاری

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۸). ملکۂ عالم کو وہ تصویر دیکھنے کے لائق ہے ... کھیت سر سبز و شاداب زراعتیں لاجواب. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۰۳). [ع].

---پذیری (---کس پ ، ی مع) امث.
زرخیزی ، بیج اُگانے کی صلاحیت. زمین کی زراعت پذیری کی محدودیت ایک اہم ترین مسئلہ ہے۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۷۰)۔ [زراعت + ف: پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیشَہ (---ی مع ، فت ش) صف.
وہ جس کا پیشہ کاشتکاری ہو ، کاشتکار ، کھیتی باڑی کرنے والا. ایک بدّو بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا یہ سعادت صرف قریشی یا انصاری کو نصیب ہوگی جو زراعت پیشہ ہیں۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۱)۔ [زراعت + پیشہ (رک)].

---خوید (---و معد ، ی مج) امذ.
جو کا سبز چارہ جو گھوڑوں کو دیا جاتا ہے۔ زراعت خوید کھلانے کی ترکیب۔ (۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۶۶)۔ [زراعت + خوید (رک)].

---کار امذ.
کاشت کار ، کِسان. غلام آزاد ہونے تو پلین نر (زراعت کار) جو غُلاموں کے مالک تھے وہ سرکشی پر مُستعد ہوئے۔ (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۱۳۵)۔ [زراعت + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
کاشتکاری ، کھیتی باڑی. اس علاقے میں زراعت کاری کے آغاز سے قبل دریاؤں اور دلدلوں کے کناروں پر شکاری اور ماہی گیری سے اپنا پیٹ پالنے والے لوگ ضرور موجود تھے۔ (۱۹۸۲ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۱)۔ [زراعت + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گَہ امث.
کاشت کرنے کی جگہ ؛ (کنایۃً) آخرت کی کھیتی.

> ہے زراعت گہِ دنیا اشک کی سینچی ہوئی
> پھر بھی مُرجھائے ہوئے ہیں ہر فروع وہم اصول

(۱۹۲۸ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۲۶۵)[زراعت+گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

زِراعتی (کس ز ، فت ع) صف.
کھیتی باڑی سے متعلق ، زراعت سے منسوب . زراعتی ترقی کی رفتار تیز تر کرنے کے لئے زرِمُبادلہ کی زیادہ سے زیادہ مقدار کی ضرورت ہے۔ (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۳۶)۔ [زراعت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بَنک / بَینک (---فت مع ب ، غنہ/ی لین ، غنہ)امذ.
وہ مخصوص بینک جو کھیتی باڑی کے لیے کِسانوں کو قرضہ دیتے ہیں. انکے واسطے زراعتی بنک جاری کئے جسکے سبب سے مہاجنوں کے سُود کا بوجھ ان کے سر پر سے ہلکا کیا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۵۱)۔ خرید کردہ اراضی کو حکومت کسانوں کے ہاتھ فروخت کر دیتی تھی اور قیمت پندرہ سال میں مساوی قسطوں میں زراعتی بینک کے توسّل سے وصول کرتی تھی۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۷)۔ [زراعتی + بنک/بینک (رک)].

---پیشَہ (---ی مج ، فت ش) امذ.
زراعت سے متعلق پیشوں سے وابستہ ، کاشت کار. میدانوں کے رہنے والے لوگ عموماً زراعتی پیشوں سے وابستہ ہوتے ہیں (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۲۶)۔[زراعتی + پیشہ (رک)].

---مَزْدُور (---فت م ، سک ز ، و مع) امذ.
کاشتکاری کے سلسلے میں بٹائی پر کام کرنے والے مزدور ، کاشت اور زراعت کے کارکُن. کچھ لوگ ، جو پہلے فلاح تھے ، اب زراعتی مزدور بن گئے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۹)۔ [زراعتی + مزدور (رک)].

زِراف / زِرافَہ (کس نیز فت ز/ کس نیز فت ز ، فت ف) امذ.
افریقہ کے جنگلوں میں پایا جانے والا لمبے قد کا ایک چوپایہ جس کی گردن اُونٹ کی گردن اور اگلی ٹانگیں اُونٹ کی طرح لمبی ، کُھر گائے کے کُھر جیسے اور جلد کا رنگ چیتے کی مانند ، سامنے سے اُونچا اور پیچھے سے کافی پست ہوتا ہے. شُترگاؤ پلنگ جس کا سر اُونٹ سے مشابہ سینگ گائے کے سینگوں کے مانند کھال اور رنگ پلنگ یعنی تیندوے کا سا ہوتا ہے عربی میں اسکا نام زراف ہے۔ (۱۸۹۵ ، علمُ اللِسان ، ۱۹)۔ ہر قسم کے عجیب عجیب جانور وہاں ہیں،زرافہ ایک احاطے میں پھرتا ہے۔ (۱۸۶۹ ، مسافرانِ لندن ، ۱۳۵)۔ زرافہ ایسے ملک میں رہتا ہے جہاں اسے پیٹ بھرنے کو درختوں کی پتیاں مل سکتی ہیں۔ (۱۹۳۱ ، ارتقا ، ۱۴)۔ زرافہ افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۲۳۰)۔ [انگ : Giraffe].

زَرّاق (فت ز ، شد ر) صف مذ.
کیماگر ، ماہر کیمیا. ایک ماہر خصوصی جسے نفّاط یا زرّاق کہتے تھے "آتش یونانی" کو فوّارے کی صورت میں تانبے کی ایک خاص نلی کے ذریعے چھوڑتا تھا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۶)۔ **۲. مکّار، عیّار ، دھوکے باز ، منافق ، دودلا.**

> سب اِک مراق و مجذوب کا تخیّل ہے
> بنے ہیں کاہن و مرسل مشعبد و زرّاق

(۱۹۶۳ ، ورقِ ناخواندہ ، ۱۳۰)۔ **۳. یرقان سیاہ ، یرقانِ اسود.** چہرے پر ایک یکساں قسم کا ارغوانی جھلک کا زرّاق دیکھا جاتا ہے جو شریانی خون میں آکسیجن کی نمایاں قلت کا لازمہ ہوتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، عملِ طب (ترجمہ) ، ۱ : ۹۹)۔ [ع].

زَرّاقَہ (فت ز ، شد ر ، فت ق) امذ.
(سائنس) پچکاری ، نلکی ، نلی. پتھری کو زرّاقہ (پچکاری) کے ذریعے جذب کر کے باہر نکالیں۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب(ترجمہ)، ۲ : ۱۵۰)۔ "آتش یونانی" کو فوّارے کی صورت میں تانبے کی ایک خاص نلی کے ذریعے چھوڑتا تھا نلی کو نفّاطہ یا زرّاقہ یا مکحلہ کہتے تھے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۶)۔ [ع].

زَرّاقی (فت ز ، شد ر) امث.
مکّاری ، عیّاری ، دھوکے بازی.

خراب کوشکِ سلطان و خانقاہِ فقیر
فغاں کہ تخت و مصلّٰے کمالِ زرّاقی!
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۹۵)۔ [زرّاق + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

زرّانباد (فت ر ، سک ر ، فت ا ، سک م بشکل ن) امذ ؛ = زرنباد.
عرق الکافور ، کچور.

ہانٹے یہ کس بھڑوے کا ایجاد ہے
نسخے میں معجونِ زرانباد ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۱)۔ [رک : زرنباد]۔

زَراوَنْد (فت ز ، و ، غنہ) امث.
(نباتیات) ایک گول جڑ باہر سے زرد اندر سے سُرخ ہوتی ہے اور دافع دردِ سر و شقیقہ ہے۔زراوند کو کوٹ کر شہد میں ملا کر .. وقتِ صبح کے کچھ نہ کھایا ہو تو لیویں۔(۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۸۸)۔ زراوند ایک نبات کی جڑ ہے نر و مادہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۰۵)۔ زراوند اور مازو مساوی وزن لے کر سفوف تیار کیجیے اور متعفن مقام پر چھڑکتے رہیے .(۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۸)۔ [ف]۔

--- دَراز کس صف(--- فت د) امذ.
زراوندِ طویل ، ایک پیڑ کی جڑ ہے دو قسم کی ہوتی ہے (۱) لمبی اور انگلی کی مقدار میں موٹی اور اس سے پتلی بھی اندر اسکے ایک چیز شمشاد کی طرح ہوتی ہے، رنگ تیرہ سرخی مائل، مزہ کڑوا اور ذرا بساندھا، گرم اور خشک طبیعت ہے نباتی اور حیوانی زہر کی تریاق ہے۔رطوبت جذب کرتی ہے۔ورم کو تحلیل کرتی ہے۔بلغم کو چھانٹتی ہے سدہ کھولتی ہے پتھری کو توڑ کر خارج کرتی ہے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵۲)۔ [زراوند + دراز (رک)]۔

--- طَوِیل کس صف(--- فت ط ، ی مع) امث.
نر زراوند. اسی طرح زراوندِ طویل - اصل السوس آسما نجونی- کرسنہ کا آٹا ... شہد پر چھڑک کر استعمال ہوتی ہیں۔ (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۱۶۳)۔ [زراوند + طویل (رک)]۔

--- مُدَحْرَج کس صف(--- ضم م ، فت د ، سک ح ، فت ر) امذ.
زراوند جڑ کی مادہ قسم جو گول ہوتی ہے ، جڑ ہے گول بقدر فندق کے کوئی بڑی اور کوئی چھوٹی ہوتی ہے کسی قدر چپٹی رنگ باہر سے زرد اندر سے سُرخی مائل، طبیعت گرم اور خشک ہے۔ریاح اور ورم کو تحلیل کرتی ہے۔سینے اور پھیپھڑے کا تنقیہ کرتی ہے، لاظ : (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵۳)۔
[زراوند + مُدحرج (رک)]۔

زَرائِن (فت ز ، کس ء) امذ.
زرتار لباس ، زرکار ، زیور ، پوشاکِ زرّیں.

پنھیادہ سب زرائن پر اک دمات پر
کیا پیتہ ابھرن اونہ رنگ بھر
(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۵۰)۔
زرائن سجے موتی کندن اتھے
تکلف سے کیا پرت ارن اتھے
(؟ ، مجموعۂ ہندی ، ۸۶)۔ چھتر و خلعت معہ زرائن و پیشکش لایق پہلے سے ... بھیج دیا۔ (۱۹۰۶ ، مرات احمدی ، ۳۷)۔ [ف]۔

زُرَت (ضم ز ، فت ر) امذ.
جوار، مشہور غلّہ. زرت زاے معجمہ کو پیش ہے اور وہ غلہ مشہور ہے ہندی میں جوار کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ۱۹۶)۔ [ع]۔

زَرْتُشْت (فت ز ، سک ر ، ضم ت ، سک ش) امذ.
آتش پرست فرقے کے پیشوا کا نام ، دینِ آتش پرستی کا بانی (ادبیات میں مستعمل).

توں زرتشت تھے چھوڑ آئیں او
خلاص ہو توں بھی بول نفریں او
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۷)۔
ژند اوستا کے ورق کھول کے سب گبرو مجوس
ذکرِ زرتشت سُنا کرتے ہیں بافرطِ شبق
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۰)۔
حرا پر یہ تجلی کس کے جلوہ کی نظر آئی
ہوئی گل آتشِ زرتشت شمعِ طور شرمائی
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۷)۔
یہ آنکھیں جو دیوتاؤں کے معبدوں کی طرح حسیں ہیں
عجم کے زرتشتیوں کے آتش کدوں کی مانند جاوداں ہیں
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۱۱)۔ [ف : عَلَم]۔

زَرْتُشْتی (فت ز ، سک ر ، ضم ت ، سک ش) صف ، امذ.
۱. زرتشت کا پیرو ، آتش پرست.

کبھی زرتشتیوں میں ایسا کہ سارے معبد
ژند و پا ژند میں کرتی تھی میری تبعیت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲)۔ زرتشتیوں کی مقدس کتاب ژنداوستا میں ... معالجین کا ذکر کیا گیا ہے۔(۱۹۵۴ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۳۴)۔ آخر میں زرتشتیوں کا شمار ہے۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۴)۔ ۲. زرتشت سے منسوب یا متعلق شے. توراۃ کی تاریخ ، انبیا، بت پرست فلسفیوں کے خیالات اور زرتشتی عقائد پر قائم کی گئی تھی۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۳۱)۔ [زرتشت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

زَرْچا (فت ز ، سک ر) امذ.
تیتر ، چکور ، دراج وغیرہ کی قسم سے ایک پرند.

دولت نہیں تو ہرگز پیغام وصل مت دے
یہ خط اگر کبوتر لیجا تو بھیج زرچا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۷)۔
کھیرے و ٹیٹ و چپ و نفتے و مکھیرے
زرچے و گل آنکھ ، اور لال آنکھ اودے ، و زردے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶)۔ [ف]۔

زُرَّخ (کس مغا ز ، فت ر) امذ.
ایک شکاری پرندہ ، زُرّق.

کہیں گشت میں ہیں زرخ دشت میں
کہیں جست کرتے سیاہ گوش ہیں
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۳). [ع].

زَرخیز (فت ز ، سک ر ، ی مج) صف.
رک : زر مع تحتی الفاظ . زرخیز زمین میں کاشت یا ولائتی کھاد کے استعمال سے بھی پود جلد تیار ہو جاتی ہے . (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۶۶). [ف].

زَرْد (فت ز ، سک ر) صف.
۱. ہلدی ، گیندے ، سرسوں وغیرہ کا یا ان سے ملتا جلتا رنگ ، پیلا ، خلط صفرا.
سو تس نور انگے سور ہے زرد مکھ
کہ جوں سور انگے ہوے دیپک کوں دوکھ
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۵).
قطار ان جیسی زرد اونٹا چلیں
اسی طرح چہل آگ اوس میں دیکھیں
(۱۶۷۹ ، آخر گشت (ق)، رمضان ، ۷۶). خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے ہو زرد اور اسکا رنگ خوب گہرا ہو کہ دیکھنے والوں کو بھلی لگے . (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۱۶). اس رطوبت کے بہت سے رنگ ہیں جیسے زرد ، سرخ ... وغیرہ . (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۱۳). بہت سے جام سجے تھے ، ان میں سرخ ، سفید ، زرد اور کتھئی رنگ جھلک رہے تھے . (۱۹۸۲ ، حصار ، ۲۰). [ف].

---آب امذ ؛ رک زرداب.
۱. پیپ کا ، زخم یا پھوڑے کا فاسد مادہ ، کچلہو ، کچلو ، صفرا. مغز اس کا زرد آب ہو کر بہ جائے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، گویا ، ۸۳). جسم کا دھونا مواد اور پیپ اور زرد آب وغیرہ سے واجب نہیں . (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۷۶).
قے ہو یا پاخانہ یا پیشاب ہو
یا منی یا خون یا زرد آب ہو
(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، محمد عبدالحمید خان ، ۱۳۲). ۲. پیلا محلول ، زرد رنگ کا پانی. شنجرف کو خوب سلایہ کر کے کاسۂ چینی میں کر کے پانی چھوڑیں تا کہ زرد آب اس کا نکل جائے. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۲۲). [زرد + آب (رک)].

---آلو امذ ؛ رک زرد الو.
خشک خوبانی ، پیلی خوبانی . اس ینچہ بیج کون زرد آلو کی بیل ہوئی . (۱۳۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، شکارنامہ ، ۲). زرد آلو کی زمین اور بوٹے کی ترکیب وغیرہ بھی شفتالو کے موافق ہے . (۱۸۳۵ ، دولت ہند ، ۱۱۰).
بصرہ کی کھجوریں آلو بالو
خوبانی ، یعنی زرد آلو
(۱۹۱۰ ، جذبات نادر ، ۲ : ۳۲۹). عرب لوگ انجیروں ، انگوروں زرد آلوؤں ... کے ساتھ روٹی کھاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۶). زرد رنگ کے پھل مثلاً آم ، زرد آلو ، خربوزہ ... وغیرہ. (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۳۰). [زرد + آلو (رک)].

---آندھی (---مد ا ، مغ) امث
آندھی جس کا گرد و غبار زرد نظر آئے (ماخوذ : جامع اللغات). [زرد + آندھی (رک)].

---بُخار (---ضم ب) امذ.
ایک بخار جو گرم ممالک میں ہوتا ہے اور جس کے ساتھ یرقان بھی ہو جاتا ہے اور سیاہ رنگ کی قے ہوتی ہے. جنگی خدمات انجام دیتے دیتے یہاں زرد بخار مجھے لاحق ہو گیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، افضل حسین ، ۱۹۷). ملیریا مرض نوم لیل یا زرد بخار اور اسی طرح بعض مویشیوں کی بیماریاں پھیلانے کی ذمہ داری حشرات کے اسی قبیلے کی انواع پر ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۵). [زرد + بخار (رک)].

---پڑنا ف ل.
۱. خوف ، دہشت یا بیماری مثلاً یرقان وغیرہ کے سبب بدن خصوصاً چہرے کا پیلا پڑ جانا. ایک ہی سوال میں بغلیں جھانکنے لگا چھکے چھوٹ گئے اور زرد پڑ گیا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۲۱). ۲. سرخی کم ہونا ، تمازت کم ہونا ، زوال پذیر ہونا ، حدت کم ہونا. عصر کی نماز میں اس قدر دیر کی کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی کہتا تھا کہ سورج زرد پڑ گیا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳۱). آفتاب پوری بلندی پر پہنچ کر نیچے کی طرف مائل ہوتا ہے ، باغ عالم کی دلچسپیوں سے رخصت ہونے کے خیال میں زرد پڑ جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۱۳).

---پوش (---و مج) صف.
پیلا لباس پہنے ہوئے ، پیلی پوشاک میں ملبوس.
بھی یک شبہ کوں سو ہزار دگر
تمام زرد پوش آئے بی سربسر
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۸۳).
مستی سیں زرد پوش نے پھاڑا نہیں ہے جیب
مستی ہے کھلکھلانی خوشی سیں گویا بسنت
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۳). [زرد + ف : پوش ، پوشیدن - ڈھانپنا ، پہنا].

---پوئیہ (---و مج ، کس ء ، فت ی) امذ.
کبوتر کی ایک نوع جس کے پنجے زرد ہوتے ہیں. ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ... زرد پوئیہ ... گولے . (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). [زرد + پوئیہ (رک)].

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف.
باز ، شکاری پرند. اس کے بعد وہ ہے جو ازرق العین یعنی کیری چشم اور زرد چشم ہو. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۷). [زرد + چشم (رک)].

---چَنْپا (---فت چ ، سک م) امذ.
چمپا کی ایک قسم جس کے پھول زرد رنگ کے نہایت خوشبودار ہوتے ہیں. دیسی چمپا ، گرہ چمپا ، پیلدار دکھنی چمپا ، ولایتی خوشنما زرد چمپا. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۱۳). [زرد + چمپا (رک)].

---چوب (-و مع) اسث.
ہلدی. پان و زرد جوب (چوب) و سنگھاڑا ... کو ربع نہیں قرار دیتے اور ان پر نقدی کا دستورالعمل ہے. (۱۸۹۵ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ / ۲ : ۶۱). زرد چوب ... ایک نبات کی جڑ ہے ، عموماً ... ترکاری وغیرہ میں ... مستعمل ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۰۷). [زرد + چوب (رک)].

---چوبَہ (---و مع ، فت ب) امذ.
رک : زرد چوب. زرد چوبہ - ہلدی. (؟ ، کلید عطاری ، ۶۸). [زرد چوب + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---خَطْرَہ (---فت خ ، سک ط ، فت ر) امذ.
(سیاسیات) ایسا خطرہ یا ڈر جس سے یہ محسوس ہو کہ زرد رنگ والی اقوام گورے رنگ کی قوموں پر یا دنیا پر اپنا تسلط جمالینگی. کہیں تو پیلی دوق کے لینے دینے پر معاملہ لپا ڈکی اور ہاتھا پائی سے گزر کر خون خرابے تک جا پہنچا ہے قتل کی کئی وارداتیں بھی ہو گئی ہیں گویا پیلی دوق زرد خطرہ بنتی چلی جا رہی ہے. (۱۹۵۵ ، حسرت ، حرف و حکایت ، ۲۱۹). [زرد + خطرہ (رک)].

---خِلیَہ (---کس خ ، سک ل ، فت ی) امذ.
(حیاتیات) آنت یا معدے میں چھوٹے چھوٹے خانے جو زرد دانوں سے بھرے ہوتے ہیں. آنت اور بعض اوقات معدہ میں اس تہ کے خلیے باریک زرد دانوں سے بھرے ہوتے ہیں جو زرد خلیے (Yellowcells) یا کلوریگوجن خلیے ... کہلاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۸۳). [زرد + خلیہ (رک)].

---رَنگی (---فت ر ، غنہ) امث.
پیلاہٹ ، پیلا پن ؛ (کنایۃً) خزاں کا دور.

زرد رنگی کوں بہارِ طرب افزا سمجھوں
گلِ صد برگ کوں میں لالۂ حمرا سمجھوں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۶). [زرد + رنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رُو (---و مع) صف.
۱. (أ) شرمندہ ، خجل ، منفعل.

تجہ برہ کی کھڑگ نے جی بہا گیا ہے جی لے
دایم وو زرد رو ہے جوں رنگ اسٹرک کا

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۵).

اِسے ہاشمی دوتی نے برہا مجھے دی ہے
ان زرد رو ہوے ہن نا مجھ نکل ہونے کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰).

زرد رو ہے جو کیا ہے فکرِ تسخیرِ طلا
مت ہو اے وحشی صفت زنہار نخچیر طلا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۷).

دونوں جہاں میں زر کی طرح ہو گے زرد رو
روکا جو دستِ خیر کو تقسیم سیم سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۹). میں ساس نندوں سے لڑی خاوند سے جھوٹی باپ کے سامنے زرد رو ہوئی. (۱۹۰۰ ؟ ، خورشید بہو ، ۱۵۸). (أأ) ہراساں ، ترساں ، خوف زدہ.

مجھ کوں کہنی حقیقت ہوئی دوبھر
زرد رُو کر کے لے چلا خنجر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۲). اوس کے وزیر سراسیمہ و پریشان زرد رو ، اسے فوراً بھاگ جانے کو کہہ رہے تھے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۱۱).

ہر طرف خاموش گلیاں زرد رُو گونگے مکیں
اُجڑے اُجڑے بام و در اور سُونے سُونے شہ نشیں

(۱۹۸۶ ، تیز ہوا اور تنہا پھول (کلیات منیر نیازی ، ۳)). ۲. بے حیا.

نکل جا اے رقیب زرد رو بس اپنے آگے سے
صنم ہے اور ہم ، ساقی ہے اور عشرت کی محفل ہے

(۱۸۲۳ ، دیوان شادان ، ۱ : ۱۰۲). خواجہ ، زندگی میں اِس زرد رو کے قصر سے نکلنا دشوار ہے. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۳۰۹). ۳. بیماری کے باعث جس کا رنگ پیلا پڑ گیا ہو.

چمن میں نرگس کو کیا مرض ہے جو زرد رو ہوتی جاتی ہے یہ
وگر نہ گل کی مزاج داں تو صبا بھی بادِ شمال بھی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۴۴). زرد رو ، کمزور نحیف ، آنکھوں پر عینک ، ہاتھ میں کوئی کتاب جسکی وہ بے دلی سے ورق گردانی کر رہی ہے. (۱۹۶۷ ، پس پردہ ، میرزا ادیب ، ۱۹۹). [زرد + رُو (رک)].

---رُوئی (---و مع) امث.
شرمندگی ، خجالت ، ندامت. زرد روئی ، سرخ روئی ، جو کچھ دنیا میں ملنا تھا ملا. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۵۵). [زرد رُو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَر (---فت س) امذ.
آتش پرست (جامع اللغات). [زرد + سر (رک)].

---سَفِیدا (---فت س ، ی لین) امذ.
ایک اچھی قسم کا آم ؛ خربوزہ جو زرد رنگ کا ہوتا ہے.

ایک تو کھاوے زرد سفیدا
ایکن کو نہیں بھوسی پیدا

(۱۸۵۱ ، مثنوی سورک سمجھائے ، ۵). [زرد + سفیدا (رک)].

---سَلَرگا (---فت س ، ل) امذ.
(زبانش) ماتھے یا سر پر لگانے کا خوشبودار مسالا جو زمانۂ قدیم میں رائج تھا. عرب میں دستور ہے کہ لوگ زعفران وغیرہ خوشبو جمع کر کے اس کا زرد سلرگا بناتے ہیں. (۱۸۲۸ ، تذکیر الاخوان ، ۲۰۳). [زرد + سلرگا - سفوف (رک)].

---سَنکھیا (---فت س ، غنہ ، کس کھ) امذ.
پیلی سنکھیا ، ہڑتال کے نام سے بھی مشہور ہے. زرد سنکھیا جو ہندوستانی بازاروں میں ہڑتال کہلاتی ہے. عمارت کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لیے...کام میں لائی گئی ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۵۹). [زرد + سنکھیا (رک)].

---صَحافَت (---فت ص ، ف) امذ.
(صحافت) ایسی اخبارنگاری جو سنسنی خیز مواد پر مشتمل ہو.

زرد صحافت ... ایسی صحافت جو سنسنی خیز مواد پر مشتمل ہو.
(۱۹۶۹ ، فنِ ادارت ، ۳۷۹). [زرد + صحافت (رک)].

---فام صف.
پیلا ، پیلے رنگ کا ، پیلا پن لیے ہوئے. اسل جھٹی فیروزہ کی
صفت اور خواص کے بیان میں ... سفید رنگ اور زرد فام سب
قسموں میں بدتر ہیں . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۹) .
[زرد + فام ، لاحقۂ صفت].

--- کَرْنا محاورہ.
شرمندہ کرنا ، خجل کرنا.

خوں بہا زرد کرے گا مُجھے گلزاروں میں
پان سے سرخ رہا کرتے ہیں خوں خوار کے لب

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۹۵).

---گُڑوواں (---فت گ ، و مع) امذ.
دھان کی فصل کو نقصان پہنچانے والا پروانہ یا سنڈی ، یہ زردی
مائل پیلا ہوتا ہے اسکی مادہ کے پیٹ کا سرا چوڑا اور اس پر
زرد بالوں کا گچھا ہوتا ہے. زرد گڑوواں صرف دھان پر ہی پایا
جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۷۷). [زرد + گڑوواں =
کیڑا ، سنڈی (مقامی)].

---مَٹّی (---فت م ، شد ٹ) امث.
ایک مٹی جس میں ملتانی مٹی اور زمین سے نکلنے والی دوسری
پیلی معدنیات بھی شامل ہیں. جمی ہوئی راکھ اور زرد مٹی کے
ڈھیر بھی موجود ہیں جو کسی بہت بڑی آگ کا پتہ دیتے ہیں .(۱۹۸۷ ،
صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ستمبر ، ۵۳). [زرد + مٹی (رک)].

---نَسْرِین (---فت ن ، سک س ، ی مع) امث.
(نباتیات) خود رو پودوں کا ایک خوشنما زرد پھول جو جنگلی گلاب
کی قسم سے ہے.

کہیں زرد نسریں کہیں نسترن
عجب رنگ پر زعفرانی چمن

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۹). [زرد + نسریں (رک)].

---نُقْطَہ (---ضم ن ، سک ق ، فت ط) امذ.
بصارت انسانی آنکھ میں پُتلی کے تقریباً عین مقابل پردۂ شبکیہ
پر پڑنے والا زرد گڑھا جو دن کے وقت بصارت کا بہترین نقطہ ہوتا
ہے ، آنکھ کے پردۂ اول میں وہ نقطہ جہاں نظر سب سے تیز
ہوتی ہے. «زرد نقطہ» یا «قعر» دن کے وقت بصارت کا بہترین
نقطہ ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۳۲) .
[زرد + نقطہ (رک)].

---ہو جانا محاورہ.
۱. خوف زدہ ہو جانا ، مرعوب ہو جانا ، اپنی غلطی محسوس کر لینا.
سبز پری زرد ہو گئی. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۹۳). ۲. شرمندہ
ہونا ، خجل ہونا ، خود کو کمتر سمجھنا.

در و دیوار میں تصویریں بنی ہوئی کہ جسکو
مانی و بہزاد بھی دیکھیں تو زرد ہو جائیں

(۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۵۲۳). ۳. مایوسی اور دل صدمے
کا اظہار ہونا (بالعموم چہرے سے).

زرد رخصت کی گھڑی عارضِ گلگوں ہو جائے
کششِ حسن غم ہجر سے افزوں ہو جائے

(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۸۶).

---ہو کے مَرْنا محاورہ.
خوف سے مر جانا.

جو لوگ زرد ہو کے ترے غم میں مر گئے
جنّت میں قصر پائیں گے یاقوتِ زرد کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۵).

---ہونا محاورہ.
خوف زدہ ہو جانا.

ہوئے بہوت انہیں زرد غم تے مگر ،
سو چندر سوں سونا پڑیا سب نگر

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۲۰).

ہوتے ہیں آپنی دل مل تجھ سیں زرد جوں زر
پارس عاشقوں کوں تجھ پانو کا پرسنا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵).

گلعزاروں کی جو محفل میں گیا وہ گُلِ تر
ہو گئے زرد جو دو چار تو دو چار سفید

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۶).

«شوق» ہی آج آ بیٹھے ، رہ گئی ہو کے زرد میں
اُن کی شبیہ کو لیے جھاڑ رہی تھی گرد میں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۱۳).

چاند سنولا گیا پھولوں کی قبا زرد ہوئی
اس کی تشبیہ بھی ہم سوچ نہ پائے اَبکے

(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۶).

---یاقُوت (---و مع) امذ.
یاقوت کی ایک قسم جس کا رنگ زردی مائل سُرخ ہوتا ہے. الماس
زمرد - سرخ اور زرد یاقوت بھی اسی آئین و انتظام کے تحت میں
داخل ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳). [زرد +
یاقوت (رک)].

زَرْدا (فت ز ، سک ر) صف ؛ سم زردہ.
زرد رنگ کا ، پیلا.

پڑا اس پر ہے پردہ سُرخ رنگ کا
اور اس کی پیل کا ہے رنگ زردا

(۱۸۶۰ ، نوادرِ مجیب ، رسالہ علم جوتش (ق) ، ۲). ۲. (اُ) وہ
کھانے خصوصاً میٹھے چاول جنھیں زعفرانی رنگ وغیرہ ڈال کر
زرد کیا جاتا ہے.

پلاؤ میں رکھا زردا جو اک بار
ہوا اک تختۂ چیں زعفران زار

(۱۷۸۶ ، میرحسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۱۹). (اا) کھانے
کا تمبا کو. غرض بی مُغلانی وہاں سے ہو کر پھر بیٹی کے پاس
آئیں زردا کھایا ، لیٹی ہوئیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۲۹) .

جن لفظوں میں غلط نویسی کا کرشمہ زیادہ شامل رہتا ہے ... زردا (میٹھے چاول یا کھانے کا تمباکو). (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۹۵). ۳. وہ گھوڑا جس کا رنگ سونے سے مشابہ اور دم سیاہ ہو نقرہ سے کم درجہ سمجھا جاتا ہے (ا پ و ، ۵ : ۲۱). [زرد + ا ، لاحقۂ نسبت].

زرداب (فت ز ، سک ر) امذ.
(کنایۃً) دوزخ کا گرم پانی جس کی شکل زخم کی پیپ جیسی بتائی گئی ہے. ہاویہ ، پیراہن قطران پہننا ، زرداب پینا ... مالک دوزخ کے قریب رہنا ... سب تمہارے واسطے ہیں (۱۸۱۰ ، اخوان الصفاء ۱۷۲). ۲. زخم کا مواد ، پیپ. اگر زہریں پھوڑے کو دبایا جائے تو پیپ یا زرداب پچکاری کی طرح خارج ہوتی ہے.(۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۸۳). ۳. ہاتھی کے جسم سے بہنے والا پسینہ جو روایۃً خوشبودار ہوتا ہے.

اور ہو معدوم اس کے ساتھ ہی
اس کا وہ بہتا ہوا زرداب بھی

(۱۹۵۵ ، مدراژا کھشس ، ۹۵). [زرد + آب (رک)].

زَرْدُشْت (فت ز ، سک ر ، ضم د ، سک ش) امذ.
زرتشت. انہوں نے زردشت کے دین کو حق دکھلایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۸۲۶). مجوس اپنے پیغمبر زردشت کے متعلق بھی معراج کا ایک طویل افسانہ سناتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۵۷). اس طویل عہد میں زردشت کی کتاب اوستا کے علاوہ اور کسی کتاب کی نشان دہی نہیں ہو سکی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۷۲). [رک : زرتشت].

زَرْدُشْتی (فت ز ، سک ر ، ضم د ، سک ش) صف ؛ امذ زرتشتی.
زردشت سے منسوب یا متعلق کوئی شے وغیرہ زردشت کا پیرو ، اس کے مسلک پر چلنے والا. حکیم مانی کے ارژنگ نے مذہبی جنگ چھیڑ کر خدا پرست زردشتیوں کو صورت پرست بنانا چاہا. (۱۹۳۳ ، خیال ، داستان عجم ، ۹۰).

عبرت کے ایک بندۂ ایماں سرشت کو
زردشتی و یہود و مُسلماں کہا گیا

(۱۹۶۳ ، الف ، ۱۰۸). [زردشت + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَرْدَق (فت ز ، سک ر ، فت د) امذ.
(طب) ادویات میں مستعمل ایک جڑی بوٹی نیز (رک) زرد ک. زردق ، خیساندہ ... حلیل میں ... پہونچاویں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۲). [رک : زَرْدَک].

زَرْدَک (فت ز ، سک ر ، فت د) صف ، مث.
۱. زردی مائل ، پیلا پن لیے ہوئے ؛ کسم کے پھول کا عرق ؛ (کنایۃً) مرد کا آلۂ تناسل ، نان کین ، ایک قسم کا سوتی کپڑا جو ابتدا میں قدرتی (زرد) رنگ کا ہوتا تھا ، (کنایۃً) میلا ، زرد رنگ (پلیٹس ؛ اسٹین گاس). ۲. گجر ، ترب و زرد ک و کریلہ کو ربیع نہیں قرار دیتے اور ان پر تعدی کا دستورالعمل ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۷۶۲). [ف].

زَرْدَہ (فت ز ، سک ر ، فت د) امذ ؛ امذ زردا.
۱. پکے ہوئے میٹھے چاول جن میں زرد رنگ ڈالا گیا ہو.

پلاؤ میں رکھا زردہ جو یک بار
ہوا یک تختہ چمن زعفران زار

(۱۷۸۳ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۷۱). پلاؤ زردہ قورمہ ... وغیرہ ہر قسم کا کھانا مہیا رکھتے تھے.(۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۷). فرض کرو باپ کے گھر میں روز پلاؤ زردہ دم ہوتا تھا. (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۱۳۳). بریانی اور زردے کا ڈھیر لگا ہوا تھا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۵۰). ۲. پان اور ڈلی کے ساتھ کھانے کا تمباکو.
وہی فرش وہی زردہ پان ، وہی ساز و سامان وہی مہمان وہی شان (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۱). تیسری شرط یہ ہے کہ پان میں زردہ نہ ہو. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ۷). انجم نے پاندان کھولتے ہوئے ... کہا «وحیدن سے کہو میرے زردہ کی ڈبیا دے جائے». (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۷۰). ۳. زرد رنگ کا گھوڑا.

بوز و زردہ جو ہوئے بیچ کلیان
دونوں آنکھیں بھی ہوں چغرائے جان

(۱۸۳۰ ، زینت الخیل ، ۱۷). اصلی رنگ گھوڑوں کے چار ہیں ، نقرہ ... زردہ سونے یا مشعل کی لو کے رنگ کی طرح. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۷۳). ۴. کبوتر جس کی آنکھیں زرد ہوں ، کبوتر کا ایک رنگ رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... زردہ ... پہاڑی یاہو وغیرہ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱) ۵ زرد کوڑی (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۶. پت ، صفرا (فیروزاللغات). ۷. ایک مرض جس میں آنکھیں اور سارا جسم زرد ہوجاتا ہے ، یرقان زبان عرب میں یرقان بفتح اول کھیت کی زردی کو کہتے ہیں ، اور مجازاً زردہ کا مرض مراد ہے. درخت خرما کے امراض سے یرقان بھی ایک مرض ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۱۶۲). ۸. زرد یا پیلا رنگ. اس (پان) کی قسمیں باعتبار رنگ کے چار ہیں سفیدہ ، سرخہ ، زردہ اور سیاہ. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۸۳). [رک : زردا].

--- پھسکنا محاورہ.
کثرت سے تمبا کو استعمال کرنا.

گوری کو ترستی ہوں میں تم زردہ پھسکتی ہو
دگانا کس بھیانک پن سے میرے منھ کو تکتی ہو

(۱۸۳۵ ، رنگین ، (نوراللغات)).

--- لگانا محاورہ.
۱. رک : پردہ میں زردہ لگانا (نوراللغات). ۲. پان میں تمبا کو کھانا (جامع اللغات).

زَرْدی (فت ز ، سک ر) امث.
۱. پیلاہٹ ، پیلا پن ، پیلا رنگ.

تمن خواہش ہن زردی تپایا سکھ بچارہ سو
رکھے عاشق شفاخانہ تمن لاہی کرن سکتا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳).

ردیے کے تھالے سفیدی ہے نرگس کی
زردی ہے زر کے کٹوروں کی مانند

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۴۳).

اک عمر ہوئی ترک کیے عشق کا پیشہ
پر آج تلک چہرے کی زردی نہیں جاتی
(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۳۵).
بھر گئی زردی سی روئے مطلعِ انوار پر
رات بھاری ہو گئی تیرے دلِ بیمار پر
(۱۹۱۲ ، مطلع انوار ، ۶۳).
شاد کو جا کر میں نے بھی دیکھا کیا کہوں تجھ سے پوچھ نہ کچھ
تنہ کی اداسی ، رنگ کی زردی ضعف و نقاہت ہائے ستم
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۷۸). ۲. انڈے کے اندر کا لحمیات اور چربی پر مشتمل نیم سیال زرد مادہ جو جنین کے تغذیے کا کام دیتا ہے اور جسے سفید مادہ گھیرے ہوئے ہوتا ہے. اس کو انڈے کی زردی اور شہد میں ملا کر یا گوند کے لعاب اور شکر کے ساتھ دیویں . (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۲۹). عجب رسم ان میں یہ ہے کہ یہ انڈے زمین پر پھینک دیتے اور اس کی زردی پھیلنے سے خیر و شر و اقتباس کرتے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۸۲). بعض طفیل بانی متوپیڑا کے بیضوں کو چھوڑ کر عموماً بیضوں میں زردی کی کافی مقدار موجود ہوتی ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۳۸). ۳. پھول کا زیرہ ؛ اشرق (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۴. (تصوف) سالک کی صفت عشقی کو کہتے ہیں جو سلوک میں عارض ہوتی ہے اور درد کو بھی مراد لیتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۳۶). [زرد + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اُڑنا محاورہ.
ملاہٹ دور ہونا.
آئے گا گلشن میں وہ خورشیدِ عیسیٰ دم اگر
زردی اڑ جائے گی چشمِ نرگسِ بیمار سے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۶۸).

---چھانا محاورہ.
چہرے کا پیلا پڑ جانا.
روئے سیہ پہ خبر کے زردی سی چھا گئی
غصے میں خوب بکہ اڑایا گال کا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۱).
فصلِ گل جاتے ہی زردی رخِ گل پر چھائی
ہاں مگر رنگِ خزاں شورِ عنا دل میں رہا
(۱۹۱۰ ، کلیات شائق ، ۹).

--- کھنڈنا محاورہ.
رک : زردی چھانا (فرہنگ آصفیہ).

---لانا محاورہ.
رنگ پیلا ہو جانا ، پیلاہٹ آ جانا ، زردی چھانا.
قضا تجھ اجت پر بھی زردی لایا
ترا گرم دم تھا سو سردی لیایا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۵۳).

---مارنا محاورہ.
رنگ ہلکا ہونا ؛ تیزی میں کمی ہونا. اب دن آخر ہونے کو پہنچ گیا دھوپ زردی مارنے لگی تھی. (۱۸۸۸ ، ملک العزیز ورجنا ، ۱۰۷).

---مائِل (--- کس ء) صف.
ہلکا پیلا ، زردی لیے ہوئے ، کم زرد. عام طور پر یہ زرد ، زردی مائل کتھی یا سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۳۷).
[زردی + مائل (رک)].

زَرْدِیال (فت ز ، سک ر ، کس د) صف.
زرد رنگ کا ، زرد ایال والا. دودیہ ... زردیال ... گھوڑا نامبارک ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۷۳). [زرد + ایال (رک)].

زَرْدِینی (فت ز ، سک ر ، ی مع) صف.
زرد رنگ کا ، زردی مائل. ہر ایک بیضہ زردینی غشا میں بند ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۱۱۷). عموماً ہر بیضے میں ایک زردینی جھلی اور ایک بیرونی مضبوط چھلکا ... ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۳۸). [زردی + ینی ، لاحقۂ صفت].

زَرْزَری (۱) (فت ز ، سک ر ، فت ز) صف.
زریں ، زرکار ، سنہرے رنگ کا ، سُنہرا.
نبیؐ کے نور تھے روشن ہوئے ہیں عرش و کرسی
علی صدقے کیے ہیں شیعہ کسوت زرزری کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲).
سو کپڑے پہنائے اجھل زرزری
رکھے سر اپر لیا کے تاج افسری
(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۱۹۶).
دونوں بلائے محل میں روشن زحل نے اس وقت
کپڑے پہنائے زرزری دونوں بٹھائے پر تخت
(۱۸۳۷ ، مجموعہ ہشت قصہ ، ۳۰). [زر + زر + ی ، لاحقۂ صفت].

زَرْزَری (۲) (فت ز ، سک ر ، فت ز) امث.
بولنے میں الفاظ کے درمیان حرف ز داخل کرنے کا عمل تاکہ ناواقف سمجھ نہ سکے ، جیسے تم کی جگہ تزم ، ہم کی جگہ ہزم. قمرن ۔ عزن تزایزت ازاپ کزی. نواب ۔ اِیں ! یہ زرزری بولی بولنے لگیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۰۲). [ف].

زُرْزُور (ضم ز ، سک ر ، و مع) صف.
مینا ، جنوبی اور جنوب مغربی ایشیا میں پایا جانے والا پرند ، جس کی چونچ اور پنجے عموماً زرد اور بعض کے لال بھی ہوتے ہیں ، آوازوں کی نقل اتارنے میں طوطے سے زیادہ تیز. زرزور ۔ اس کو فارسی میں سار کہتے ہیں یہ اچھی ہوا کو پسند کرتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳۹). میں چڑیا سے زیادہ خوش مزاج اور زرزور سے زیادہ پھرتیلی ہوں. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۲۹۱). [ع].

زُرْزُوری (ضم ز ، سک ر ، و مع) صف.
مینا کے رنگ کا سبز رنگ. بدر باسم نے ... کہا کہ اس انسانی صورت سے زرزوری خنجر کی صورت میں آ جا. (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۳۳۷). [زرزور + ی ، لاحقۂ نسبت].

زِرِشک (کس ز ، ر ، سک ش) امذ.
جھاڑی پر اُگنے والا ایک کشمش کی طرح کا مگر کشمش سے چھوٹا کھٹ مٹھا پھل جو دافع صفرا ہے ۔ جب میاں آزاد کو تشنگی کا غلبہ ہوا تو اسبغول اور زرشک کی پوٹلی ... ہونٹوں پر پھیری۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۸۳)۔ زرشک بنسلوچن ہر ایک ساڑھے چوبیس ماشہ ... لعاب بہدانہ میں گوندھ کر قرص بنائیں۔ (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۹۵)۔ [ف]۔

زَرْع (فت ز ، سک ر) امذ.
کھیت ، کھیتی ، کاشتکاری ؛ کاشتکاری کرنا.

پینگے مثل اس زرع کے وہ سربسر
کہ لگا لے مور اپنا و بہر
(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگہ ، ۲۶)۔

ہر وہ سمجھی کہ ہے یہ رشکِ بہشت
اور باغِ ارم وہ زرع و کشت
(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۱۰)۔

، درفشاں لے ابر رحمت ہند پر بھی ہو یونہی
تا کہ ہوں سیراب اس کشور کے بھی زرع و نخیل
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۰)۔ [ع]۔

زَرْعَسِتان (فت ز ، سک ر ، فت ع ، کس س) امذ.
وہ جگہ جو سرسبز و شاداب ہو ۔ قفقاز (آرمینا سے شمال ، سلسلہ قاف کے جنوب اور بحیرہ خزرؔ کے عین وسط میں) کا یہ حصہ اپنی سرسبزی اور شادابی کے باعث «زرعستان» کہلایا۔ (۱۹۵۹ ، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۸۰۸)۔ [زرع + ف : ستان ، لاحقۂ ظرف مکاں]۔

زَرْعَہ (فت ز ، سک ر ، فت ع) امذ.
کھیت ، مزروعہ قطعہ ، قابل کاشت زمین۔ معین تاجدار تو ایک زرعے میں جا کر چھپا۔ (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ٦۷)۔ خواجہ نے اپنے تئیں ہٹایا ، صورت تبدیل کر کے ایک زرعے میں بیٹھے۔ (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۲۸)۔ [ع]۔

ـــــ نَخْل کس اضا (ـــــ فت ن ، سک خ) امذ.
کھجوروں کا جھنڈ۔ یہ کہہ کر لٹیا ہاتھ میں لے کر ... بہلی سے کود پڑی۔ ایک زرعہ نخل کی جانب چلی۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۱۰۳)۔ [زرعۂ + نخل (رک)]۔

زَرْعی (فت ز ، سک ر) صف.
زرع (رک) سے متعلق یا منسوب ، زراعتی ، کاشت سے متعلق. اگر پاکستان کے زرعی صوبے ان کے ہاتھ سے نکل گئے تو انہیں گندم کی بجائے کونی اور غذا تلاش کرنی پڑے گی۔ (۱۹۳۹ ، خاک اور خون ، ۲۳۱)۔ ہمارا معاشرہ ابھی تک ایک زرعی معاشرہ ہے۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۲)۔ [زرع + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ آبادی امث.
کاشت کار ، کسان ، کھیتی باڑی کرنے والے ۔ زمین کی مجموعی پیداوار کل زرعی آبادی کے لئے معقول روزی فراہم کرنے کے لیے کافی تھی ۔ (۱۹۷۳ ، ہندوستانی معیشت ، ۱۲) ۔ [زرعی + آبادی (رک)]۔

ـــــ پَیداوار (ـــــ ی لین) امث.
اناج فصل ، غلّے کی پیداوار ۔ اعداد و شمار کے نقشے ... کے ذریعے « زرعی پیداوار » ، معدنیات ، آبادی اور جانوروں کی تقسیم دکھائی جاتی ہے۔ (۱۹٦۳ ، عملی جغرافیہ ، ۳۹)۔ پاکستان کے زرمبادلہ کا ایک بڑا حصہ زرعی پیداوار ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ٦۱)۔ [زرعی + پیداوار (رک)]۔

ـــــ جامِعَہ (ـــــ کس م ، فت ع) امث.
وہ درس گاہ جہاں علم زراعت اور زراعت سے متعلق تعلیم دی جاتی ہے ، زرعی یونی ورسٹی۔ پاکستان میں .. شیخ الجامعہ زرعی جامعہ لائل پور کے تخمینے کے مطابق یہ نقصان گیارہ ارب روپے تک جا پہنچتا ہے۔ (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۲)۔ [زرعی + جامعہ (رک)]۔

ـــــ قَوم (ـــــ و لین) امذ.
وہ قوم جو کھیتی باڑی زیادہ کرتی ہو ، کاشتکار ، کھیتی کرنے والے۔ آزاد تجارت کے ہوتے ہوئے زرعی قوم اسی حالت میں زرعی ، صنعتی ، تجارتی قوم بن سکتی ہے کہ جتنی قومیں صنعتی قوت کو فروغ دینے کی اہلیت رکھتی ہیں ، سب میں ساتھ ہی ساتھ ایک سی ترقی شروع ہو۔ (۱۹۳٦ ، معاشیاتِ قومی (ترجمہ) ، ۱۷)۔ [زرعی + قوم (رک)]۔

ـــــ مَٹّی (ـــــ فت نیز کس م ، شد ٹ) امث.
مٹی کی وہ تہہ جو زمین کی سطح پر پڑی رہتی ہے اور جس کی موٹائی ایک نہایت باریک تہہ سے لے کر کئی فٹوں تک ہوتی ہے۔ اردو میں اسے سطحی مٹی ، خاک ، زرعی مٹی یا کاشتی مٹی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ (۱۹٦۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۰۹)۔ [زرعی + مٹی (رک)]۔

ـــــ یُونِیوَرسِٹی (ـــــ و مع ، ی مع ، فت و ، سک ر ، کس س) امث.
رک : زرعی جامعہ ۔ زرعی یونیورسٹی نے ... دو ڈگری کورس جاری کئے ہیں۔ (۱۹٦٦ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۲۱۱ : ۵)۔ [زرعی + انگ : یونیورسٹی University]۔

زَرْعِیّات (فت ز ، سک ر ، کس ع ، شد ی) امذ.
علم زراعت۔ مظاہر قدرت اس قدر وسیع ہیں کہ طبعیات ، زرعیات ، برقیات ، فلکیات ، ارضیات وغیرہ تمام علوم ان کے لا نہایت دائرے میں آ جاتے ہیں۔ (۱۹۱۷ ، مقالاتِ شروانی ، ۱۹۸)۔ اس کی منظومات میں ہمیں سب سے زیادہ دلچسپی « زرعیات » سے ہے ۔ (۱۹۵۷ ، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۳٦۲)۔ [زرعی + ات ، لاحقۂ جمع]۔

زِرْغَل (کس ز ، سک ر ، فت غ) صف.
۱. حقیر و ناکارہ شے.

آتھے ان کے جمادات تھے اور خود حیوان
الغرض عابد و معبود تھے دونوں زرغل
(۱۹۱٦ ، نظم طباطبائی ، ۳۱)۔ تم جتنے آم لائے ہو سب زرغل

ہیں. جا کے واپس کر آؤ. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۱۵).
۲. لاغر ، نحیف. ایک دفعہ وہ ولایت جا نہ معلوم کہاں سے ایک زرغل تو بیاہ لائے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۹). [زر (رک) + ع : غل - کھوٹا].

زرف (فت نیز ، سک ر) امذ.
دروازے کی زنجیر ، زنجیر کا حلقہ ؛ (مجازاً) حلقۂ چشم ، زاویۂ چشم.

آماجگاہ کیجے کچھ اور مجھ پر آپ
صد تیرِ ناوکِ نگہِ زرف توڑیے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۹). [ع : (ز ر ف)].

زرق (۱) (فت ز ، سک ر) امذ.
جھوٹ ، مکر ، مکاری ، دھوکا ، دغا ، منافقت ، بدگوئی. زرق کا ایک ملا تھا توبہ اس کا نام. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۰).

اہل دینا معتقد نئیں جب تلک دیکھیں نہ خرق
انبیا کے قول کوں بن معجزے کہتے ہیں زرق

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۱۳۳).

اک ان میں تھا بے وفا ، پُراز زرق
ایسے پہ گرے نہ کس طرح برق

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۳۴).

زرق و فریب و فند میں جس کا کوئی ثانی نہیں
ریشہ دوانی میں یگانہ ، خیرہ سر ، تیرہ جبیں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۳۶). [ع : (ز ر ق)].

زرق (۲) (فت ز ، سک ر) صف.
سنہری افشاں ؛ سونے کے ورق کا برادہ. زرق اصل میں زرک تھا جسے زر ورق کہتے ہیں. (۱۸۸۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۲ : ۴۱۰). [رک : زرک].

---برق (---فت ب ، سک ر) امث نیز صف.
۱. کروفر ، شان و شوکت ، طمطراق.

بے بضاعت ہیں سب اہلِ زرق برق
چشمۂ خورشید میں کیدھر ہے آب

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳۸). چاروں شہزادے بھی خلعت شاہانہ زیب بدن کرکے زرق برق سے اپنے ہاتھیوں پر سوار ہوئے. (۱۸۰۲ ، گل بکاؤلی ، ۳۱). اپنے آپ کو زرق برق شہر میں ڈھونڈتی تھی. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۹۸). ۲. آب و تاب ، چمک دمک.

اس شہوارِ حسن کی ایسی ہے زرق برق
سمجھے ہے مہر و مہ کو ملازم رکاب کا

(۱۷۰۷ ، محب ، د (ق) ، ۱۱).

اک آدمی ہیں جن کی یہ کچھ زرق برق ہیں
روپے کے ان کے پاؤں ہیں سونے کے فرق ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۶).

جو برقِ طور بھی دیکھے بھچک کے رہ جائے
وہ زرق برق ہے ان کے سنہرے آنچل میں

(۱۸۶۶ ، فیض ، د ، ۱۹۲). خوب سمجھے ہوئے ہے کہ یہ تمام زرق برق عارضی اور چند روزہ ہے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۰۸).

نہ مراتب ، نہ بلندی ، نہ ترق ، نہ تجلی
جو ذرہ ہے عشق کی گلی کا وہ حسن میں زرق برق کیا ہے

(۱۹۳۳ ، اعجازنوح ، ۲۷۵). ۳. چمکیلا ، بھڑکیلا ، درخشاں ، شوخ. سرکار سے زرق برق پوشا کیں بنوا دیں (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۰) ہزارہا مشعلیں گنگا جمنی دستیاں ہاتھ میں ... لباس زرق برق ... سرخ پگڑیاں ان پر سنہرے کام. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۳۹). ترک امیروں کے غلام تیری عمر کے ہیں ، زرق برق لباس پہنے ... گھوڑے دوڑاتے پھرتے ہیں. (۱۹۲۰ ، جگ بیتی کہانیاں ، ۲۵). نو عمر اور خوبصورت لڑکے زرق برق لباس پہنے ہوئے ٹہل رہے تھے. (۱۹۳۴ ، تین پیسے کی چھوکری ، ۲۰). کچھ وقفہ ہوتا تھا تو زرق برق کپڑوں میں ملبوس ہندوستانی ناچنے اور گانے والیاں ... دل بہلاتی تھیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۵۶). ۴. آرائش و زیبائش (مہذب اللغات). [زرق + برق (رک)].

---برق کرنا محاورہ.
آراستہ و پیراستہ کرنا ، زیب و زینت دینا ، چمکانا اُجالنا.

کیوں زرق برق کر کے نہ حاضر ہوں تجھ حضور
ہیں تیرے گھر کے سب یہ زری پوش خواجہ تاشی

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا ، ۳۸۳).

---برق ہو کر آنا محاورہ.
بن سنور کر آنا ، لوق البھڑک بن کر آنا (فرہنگ آصفیہ).

---پوش (---و مج) صف.
بھڑکیلے لباس والا ، شوخ کپڑے پہنے ہوئے. پینس ، میانہ ، پالکی نالکی ، گھوڑا ، ہاتھی ہر طرح کی سواریوں پر لد پھد کر ایک سے ایک زرق پوش چلا آ رہا ہے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۹۰). [زرق + پوش (رک)].

---و برق (---و مج ، فت ب ، سک ر) صف.
۱. رک : زرق برق معنی نمبر ۱.

کیا اسپند تاروں کا فلک نے آتشِ گل پر
پہن کر جب وہ آیا خوب زرق و برق جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳). سالار اور سردار سپاہ بڑے زرق و برق سے رہتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۲۰).
۲. رک : زرق برق معنی نمبر ۲.

پڑی پڑا جواہروں میں غرق
پیٹھی اسرت بھی تھی یہ زرق و برق

(۱۷۹۵ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۶۷). ۳. رک : زرق برق معنی نمبر ۳. کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سواری نہایت شان و تجمل اور دھوم دھام سے چلی آتی ہے ایک زرق و برق لشکر ہمراہ ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۷۳). [زرق + و (عطف) + برق (رک)]

زرقا (فت ز ، سک ر) امث.
سبز اور نیلی آنکھوں والی عورت ، گُربہ چشم عورت (عرب کے قبیلہ جریس کی ایک عورت جس کی نگاہ بہت تیز تھی اور وہ ایک منزل کے فاصلے سے آنے والے کو دیکھ لیتی تھی اسے زرقاالیمامہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا).

ترا سمند ہے وہ تیز رو کہ وقتِ خرام
نظر ہو دیدۂ زرقا کی بھی نہ اس کی نظیر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۳). وائے ہو پسر زرقا ... میرے سو پسر بھی ہوں گے تو بجز علی کے ان کا دوسرا نام نہ رکھو گا. (۱۹۱۸ ، جلاء العین ، ۹). [ع : (ز ر ق)].

زَرک (فت ز ، ر) امذ.
سونے کے ورق کا چُورا (فرہنگ عامرہ ؛ لغات سعیدی). [ف].

زِرکونِیَم (کس ز ، سک ر ، و مج ، کس ن ، فت ی) امذ.
ایک دھات جو سنگ زرگون سے نکلتی ہے ، زرگون، زرقون. چند اہم دھاتوں کے نام یہ ہیں جن میں بنیادی اور مرکب دونوں دھاتیں شامل ہیں مثلاً رانگ ، بھرت ، پھول ، زرکونیم ، جرنیم ، بھوریم ، سیم وغیرہ. (۱۹۶۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۱۳۹). اب جوری ایکٹر بن رہے ہیں ان میں ایندھن کے عناصر کو اسٹین لیس اسٹیل یا زرکونیم سے ڈھکا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، نیوکلئیر طاقت ، ۲۱). [انگ: Zirconium].

زَرکی (فت ز ، ر) صف.
زرک سے متعلق ، زرک (رک).

مہتابی چھوڑے ہیں لڑکے جو رات میں
کیا زرکیاں سی چھوڑے ہیں ہنس ہنس کے ہاتھ میں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۵). [زرک + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَرلاک (فت ز ، سک ر) امذ.
زیارت کی پہاڑیوں میں پایا جانے والا ایک پودا. زیارت کی پہاڑیوں میں ذیل کے پودے پائے جاتے ہیں ... زرلاک ، عرنجانی ، زرگ. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۴۶). [مقامی].

زَرْنَب (فت ز ، سک ر ، فت ن) امذ.
۱. ایک قسم کی گھاس جس کے پتے دوب گھاس کی طرح چوڑے ہوتے ہیں مگر ان سے دبیز ہوتے ہیں ، ایک بڑا درخت ملک شام میں کوہ لبنان کے پاس پیدا ہوتا ہے - اسمیں پھل نہیں آتا ، پتے خوشبودار اور لمبے ہوتے ہیں ، رنگ ان کا سبزی اور زردی کے درمیان ہوتا ہے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵۸) . ۲. زعفران (جامع اللغات). [ع].

زُرُنْباد (فت نیز ضم ز ، فت نیز ضم ر ، سک ن) امذ.
ایک بوٹی کی جڑ جو کسی قدر ہلدی سے مشابہت رکھتی ہے ، مقوی جگر ہوتی ہے ، نرکچور. زرنباد کو کاسر ریاح ... ہونے کی وجہ سے مفرحات میں شامل کیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۰۸). [ع : (ز ر ن)].

زَرَنگ (فت ز ، ر ، غنہ) صف.
۱. چالاک ، مستعد ، پھرتیلا.

وہی سال زادی ہے سب میں زرنگ
بدلتی ہے گرگٹ صفت سات رنگ

(۱۸۹۳ ، قصۂ ماہ و اختر پری پیکر ، ۲۱). اتفاقات کچھ ایسے پیش آئے کہ زرنگ اور چالاک نہ ہونے کے باوجود میں آگے بڑھتا گیا. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامہ (حیدر) ، ۱۱) . ۲. باہوش ، زیرک. تمیز و ادب سے پیراستہ ، زرنگ و ہوشیار ، جابجا مصروف کار. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۶). مگر نہایت زرنگ یعنی ہوشیار ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچہ سیاحت ، ۱ : ۸۰). ۳. ایک درخت جس کی لکڑی بہت مضبوط ہوتی ہے اور اس سے تیر ، بلّے اور پتے بنائے جاتے ہیں. ادھر شہزادے نے کمان کیانی میں تیر پا زدہ مشت زرنگ خدنگ شستہ سوفار عقاب پر کو جوڑ کر ... نعرہ اللہ اکبر بلند فرمایا. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۶۳). ۴. زرد مٹی جو رنگنے کے کام آتی ہے ؛ زرد لکڑی ، کسم کا پھول ؛ پہاڑ کی چوٹی ؛ ایک درخت (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ف].

زِرْنِیخ (فت ز نیز کس ز ، سک ر ، ی مع) امذ.
رک : ہڑتال ، ایک زرد معدنی شے.

جو زرنیخ جیوں چاند ستا سو سور
سفید اب تارے ہیں سرخی سو نور

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۳). زرنیخ یعنی ہرتال کو خوب گھس کر پیالے میں کر کے اور آب صمغ ڈال کر سحق کریں. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۲۲). [ف].

ـــِ اَحْمَر کس صف (ـــ فت ا ، سک ح ، فت م) امذ.
سرخ ہڑتال ، منسل ؛ دوا مستعمل (جامع اللغات ؛ کلید عطاری). [زرنیخ + احمر (رک)].

ـــِ اَخْضَر کس صف (ـــ فت ا ، سک خ ، فت ض) امذ.
سبز ہڑتال.

ہو جب تک کیمیا نایاب تر گو گردِ احمر سے
رخِ اہلِ ہوس ہو زرد تر زرنیخِ اخضر سے

(۱۸۵۸ ، کلیات نعت محسن ، ۷۳). [زرنیخ + اخضر (رک)].

ـــِ اَصْفَر / زَرْد کس صف (ـــ فت ا ، سک ص ، فت ف) امذ.
زرد ہڑتال (جامع اللغات). [زرنیخ + اصفر (رک)].

ـــِ سَفید کس صف (ـــ فت س ، ی مج) امذ.
گودنتی ، سنکھیا (کلید عطاری). [زرنیخ + سفید (رک)].

ـــِ طَبَقی کس صف (ـــ فت ط ، ب) امذ.
ہڑتال طبقی ، ایک معدنی چیز ہے جو زرد رنگ ، چمک دار اور وزنی ڈلی کی شکل میں ہوتی ہے ، قاتل کرم ، مصفیِ خون ، دافع امراض بلغمی (کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۰۹). [زرنیخ + طبقی (رک)].

ـــِ قِرْمِز کس صف (ـــ کس ق ، سک ر ، کس م) امذ.
مینڈھل (جامع اللغات). [زرنیخ + قرمز (رک)].

زُرُوع (ضم ز ، و مع) امذ ؛ ج.
زرع (رک) کی جمع. یہاں صرف ایک ہی کنواں ہے اور نخل و زروع ہیں جن کو اونٹ سے پانی دیا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج و صنعتہ الکتابت (ترجمہ) ، ۸). [ع].

زُرُوق (فت ز ، و مع) امث.
بذریعہ پچکاری بدن میں دوا پہنچانا. زروق ، خیسانده ... وحلیل میں ... پہونچاویں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۲). [ع].

زِرَہ (کسی ز ، ر نیز فت ر) امث.
باریک کڑیوں کا چھوٹی آستین کا فولادی لباس جو دورانِ جنگ جسم کی حفاظت کے لیے عام لباس کے اوپر پہنا جاتا ہے ، جلتہ.

اسے تاج اور تخت ہے بہنتی
کماں رستمی زرہ روئیں تنی
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۷).

زرہ بیچ ہے تن شہ بلند بھاگ کا
کہ شعلا لہوے میں پڑیا آگ کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۳). حضرت امیر نے آ کر کہا ، یا رسول اللہ خواب میں دیکھا میں نے کہ ایک زرہ پہنے ہوا تھا . یکایک وہ زرہ مجھ سے جدا ہوئی (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۳) . حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۰۶). بندوق کے مقابلہ میں زرہ بالکل ناکارہ ... ثابت ہوئی . (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ یا فرنگ ، ۲۶).

تیغ و تبر و خود و زرہ تھے مرا زیور
اب شیفتۂ جبہ و دستار ہوں مولا

(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۱۷). [ف].

---باف صف.
زرہ بنانے والا (جامع اللغات). [زرہ + باف (۲)].

---بَردار امذ.
وہ ملازم جو زرہ اٹھا کر ہمراہ چلے (جامع اللغات). [زرہ+بردار(رک)].

---بکتر (---فت ب ، سک ک ، فت ت) امث.
لوہے کا بنا ہوا جالی کا جامہ یا پوشاک جو فوجی سپاہی میدان جنگ میں لڑائی کے وقت پہنتے ہیں.

دے جلتہ زرہ بکتریں بے شمار
بھلم خود و کلغی ہے سر پر بہار

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۵۲). زرہ بکتر پہن ، سلاح باندھ اوپچی بن اپنے مرکب پر چڑھ بیٹھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۴). ادھر امیر اور وزیر زرہ بکتر خود چار آئینہ سے آراستہ ہو کر درِ دولت پر آئے. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۸۲). انفرادی سطح پر یہ زرہ بکتر تکلیف سے محفوظ رہنے کے لیے بنایا جاتا ہے . (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر / دسمبر ، ۹۲). [زرہ + بکتر (رک)].

---پوش (---و مج) صف.
وہ شخص جو زرہ بکتر پہنے ہو ، زرہ بکتر میں ملبوس.

ہوا جب ادک لہو دریا کوں جوش
مونے سو چلے جوں چھپاں زرہ پوش
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۳).

جوہر تیغ کا آئینۂ تن پر ہے عکس
آج قاتل نظر آتا ہے زرہ پوش مجھے

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۸۷). چار ہزار دکنی زرہ پوش کہ جابجا کھڑے تھے اور غدر کے منتظر تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۸۳). یہ بھی سنا گیا ہے اس کے ساتھ سات سو زرہ پوش پہلوان ہیں. (۱۹۱۹ ، جوہائے حق ، ۲ : ۱۳۶).

کبھی میداں میں آتا ہے زرہ پوش
کبھی عریاں و بے تیغ و سناں عشق

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۰). [زرہ + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا].

---پوشی (---و مج) امث.
زرہ پوش ہونا ، زرہ پہننا ؛ جنگ کا ارادہ کرنا.

خود آگاہی نے سکھلا دی ہے جس کو تن فراموشی
حرام آئی ہے اس مردِ مجاہد پر زرہ پوشی

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۷۵). [زرہ + پوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٹوپ (---و مج) امذ.
وہ لوہے کی ٹوپی جو لڑائی کے وقت پہن لیتے ہیں ، خُود. شمشیر صاعقہ خصال شاہزدۂ بلند اقبال ... خود و دوبلغا و زرہ ٹوپ و عرق چین وغیرہ کو کاٹ کرتا دو ابرو حریف کے پہنچی . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۱۸). زرہ خود و بکتر ، جلتہ و آئینہ ، عرق چین، زرہ ٹوپ ، موزے ، داستانے سب پہن کر تیغچہ کمر سے لگایا . (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۱۶۹). [زرہ + ٹوپ (رک)].

---جامَہ (---فت م) امذ.
زرہ کے نیچے پہننے کا لباس.

جسم سب چور تھا ، پرزے تھے زرہ جامے کے
پیچ کٹ کٹ کے کھلے جاتے تھے عمامے کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۶۴). [زرہ + جامہ (رک)].

---ءِ داودی کس صف(---و مع) امث.
حضرت داؤد کی زرہ (حضرت داؤد زرہ بناتے تھے).

پہنا زرۂ داودی حلقہ تنگ
سزاوارِ شاہاں تھا در روزِ جنگ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۹). کسی فقیر کا اگر دلق چھین لیں یقین ہے کہ اس سے زرۂ داودی نہ بن سکے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۹۲). سپاہ مامور سلیمانی زرہ ہائے داودی پہنے ہوئے ... جدوجہد میں مصروف تھی. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۵۱). [زرہ + داوٗد (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ساز صف.
زرہ بنانے والا.

خضر اس کی سرکار کا آب دار
زرہ ساز داؤد سے واں ہزار

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۹). جب ہنری ہشتم کے لئے زرہ بکتر تیار کیا جاتا تھا تو شاہی زرہ ساز کو بعض بہت باریک پیمائشیں کرنی ہوتی تھیں. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۳۲). [زرہ + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

---کُلاہ (---ضم ک) امث.
خود ، ہیلمٹ ، لوہے کی ٹوپی. زرہ کلاہ ـ ایک روپے سے پانچ روپے تک. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۲). [زرہ + کلاہ (رک)].

ـــــ میں ڈُوبْنا محاورہ.
آمادۂ جنگ ہونا ، حملے اور لڑائی کے لیے تیاریاں کرنا.

باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۲۲).

زِرْہی (فت ز ، سک ر) صف.
کبوتر کی ایک قسم نیز اسکا رنگ . خاصے کبوتروں کے رنگ ـ مگسی ، زرہی ، امیری ، زنبیری. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۱). امیری اور زرہی کے میل سے زنبیری رنگ پیدا ہوئے. (؟ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۶). [زرہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَری (۱) (فت ز) امث.
۱. کلابتوں کا بنا ہوا کپڑا ، زربفت.

خورشید سی ہوا ہے ہم سر
چیرا ترے سر اپر زری کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷).

کوئی ملبوس زری پہنے ہوئے آتا تھا
ساری پوشاک ہی میں کوئی حسین بھاتا تھا

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، واسوختِ جذب ، ۱ : ۳۲۸). میں توڑے کے ساتھ زری کا ایک جوڑا لوں گی. (۱۹۱۰ ، خوابِ ہستی ، ۲۰). اپنی زری کی اچکن اتاری ، عینک صاف کی اور وہ سلیم شاہی جُوتا جو صبح سے پاؤں دبا رہا تھا اُتار دیا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۹۳). ۲. گوٹا ، کناری.

تجھ بن ہو کس کو واشد اس باغ اُجڑ گئے ہیں
ہیں سب درخت لپٹے گوتاش اور زری سے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۱). کوچمین مخملی وردی پہنے ہے اور اس پر زری کا کام ہے.(۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۵۱). تُم کو مُرغِ زرّیں صرف اس استعارہ سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ رات دن سونے چاندی منقش بادلے ، گوٹے لچکے ، زری ، زردوزی کو تم نے اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے . (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۳۳). تانبے کی مصنوعات اور زری کے تاروں کی تجارت ہوتی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۱۶). ۳. زرّیں ، سُنہری.

زری بچھائے بیچا صدر کر ہلال چندا اتھا انگن بیچ
صدر میں اپنے بجے لیجا کر کلی و موتی کرے نثارا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۷).

توشہ خانہ ہے ترا گُنبدِ گردوں جسمیں
مہر و مہ سے تری دستار زری رہتی ہے

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۳۹۰). ۴. سونے کے تار ، چاندی کے تار جس پر سُنہرا مُلمع کیا ہو (مہذب اللغات). [ف].

ـــــ باف صف مذ.
۱. سونے کے تار بنانے والا ، سُنہری لیس بنانے والا (پلیٹس ؛ علمی اُردو لغت). ۲. سونے کے تار کا بنا ہوا کپڑا.

پہن ایک لہنگا زری باف کا
وہ پردہ سا کر اس تنِ صاف کا

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۸) . موتی ، لعل ، ہیرا ، پنا اور کُچھ زری باف ، خرجیوں میں بھر بیلوں پر لاد کر کشمیر کی راہ لی. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۵۰). [زری + ف : باف ، بافتن ـ بُننا].

ـــــ بافی امث.
کپڑے پر سونے کے تار کا کام کرنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ علمی اُردو لُغت). [زری + باف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پوش (ـــــ و مج) صف.
گوٹا کناری کی پوشاک پہننے والا؛سونے چاندی کے تار سے بنا ہوا کپڑا پہننے والا.

نے چمپا یہ اور مولسری
وہ زری پوش حور اور یہ پری

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۵۳). جو عورت تیرے پاس سے زری پوش ہو کر جاوے گی اس کے پیٹ سے شبہ پیدا ہووے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۴۵).

آج اپنی جو بغل میں وہ زری پوش نہیں
رشتۂ عمر کو بیقراضی ہے آغوش نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۷). [زری + پوش (رک)].

ـــــ تونی (ـــــ و مج) امث.
(زرباقی) پیمک ، دھنک ، پاؤ اِنچ سے پون اِنچ تک چوڑی ہوتی ہے ـ عام طور سے معمولی قسم کی کلابتوں کے تانے اور ریشم کے بانے سے بن کر تیار کی جاتی ہے (ا پ و ، ۲ : ۲۰۲). [زری + تونی (رک)].

ـــــ چیرا (ـــــ ی مع) امذ.
(زرباقی) راجہ مہاراجہ کی پگڑیوں کے لیے سُنہری بادلے کا بنا ہوا مارْواڑی ہندوؤں کی پگڑیوں کے لیے تیار کیا ہوا کپڑا اس کا تھان چالیس گز سے لے کر پچاس ساٹھ گز تک طویل تین یا چار گرہ عریض اور عموماً سرخ رنگ کا ہوتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۲۰۲). [زری + چیرا (رک)].

ـــــ فَروش (ـــــ فت ف ، و مج) صف.
زری (رک) کی اشیا فروخت کرنے والا . زری فروش طرح طرح کی اشیا زری کی تاش اور زربفت اور گوٹہ و مقیش اور کلابتوں ... اور نقش و نگار سونے کے تاروں کی دکان میں موجود رکھتے ہیں . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۰) . [زری + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا].

ـــــ کونا (ـــــ و مج) امث.
کہنہ زری ، پرانی زری (نوراللغات). [زری + کونا ـ کہنہ].

ـــــ گونٹے والا صف.
پرانا گوٹا کناری خرید کر لے جانے والا (فیروزاللغات).

ـــــ گورَنْٹ (ـــــ و مج ، فت ر ، سک ن) امث.
اطلس ، کمخواب. یہ زری گورنٹ کے کُرتے ٹوپی گوٹے لچکے سے لسے بانکڑی پیمک سے لپے دیکھ کر جی اُلٹا ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۹). [زری + گورنٹ (رک)].

---مُرغ. (---ضم م ، سک ر) امذ.
(مرغ بازی) سیاہی مائل زرد رنگت کا گول دار مُرغ جس کی چھاتی کے پر سیاہ ہوں (ا پ و ، ۸ : ۱۱۹)۔ [زری + مرغ (رک)]۔

زری (۲) (فت ز) م ف.
ذرا ، تھوڑی دیر ، تھوڑی دیر کے لیے.

حد ستایا ہے مُجھے دل نے اے سیلابِ سرشک
ساتھ اپنے اسے بھی اک زری تھم لیتا جا

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۵۹)۔ تقاہدار پھر خانہ زور میں در آیا اور سات زور متواتر کیے مگر لنگرصاحبقراں میں زری تفاوت نہ تھا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۰۵)۔ شکنتلا ـ (چلتے چلتے) ... میرا دامن جھاڑی میں اُلجھ گیا ہے زری ٹھیر جاؤ تو چھڑا لوں. (۱۹۳۸ ، شکنتلا ، اختر رائے پوری ، ۵۸)۔ [رک : ذر / زرا]۔

زَرباب (فت ز ، سک ر) امذ.
ایک قسم کا ٹیکس ، محصول. سلطان (محمد شاہ بن تغلق) نے بہت سے محاصل مثلاً ... زرباب ، گُزارہ ، خراج ... معاف کر دیئے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۲۳)۔ [زر + ف : باب ، بافتن ـ بانا]۔

زَریر (فت ز ، ی مع) امذ.
ایک زرد رنگ کی گھاس ، جرجان کے پہاڑوں میں پیدا ہوتی ہے پھول زرد اور گول ہوتا ہے ، رنگریز اس کے پھولوں کو کپڑوں کے زرد رنگنے کے کام میں لاتے ہیں ؛ (مجازاً) زرد رنگ.

نظر کینا خسرو بطرفِ وزیر
ہوا سرخ منہ اس کا جانو زریر

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۳)۔

طلائے خالصِ رنگو زریر حاصل ہے
میری نگہ میں مانندِ خاک ہے زر و سیم

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراجؔ ، ۵۳۱)۔

شعلۂ شمع سے فزوں چہرہ مرا زریر گوں
رنگِ شفق سے بیشتر گریہ مرا معصفری

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۲۶)۔ [ف]۔

زُریق (فت نیز ضم ر ، ی مع) امذ.
ایک سفید رنگ کا پرند جو پانی اور خُشکی دونوں میں رہتا ہے اس کا گوشت خراب اور بدبودار ہوتا ہے بطور دوا مستعمل (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۶۱)۔ [ع]۔

زَرّیں (فت ز ، شد ر ، ی مع) صف.
۱. سونے سے منسوب ، طلائی ، سونے کا ، مُلمّع چڑھا ہوا.

فراقِ یار میں ساقی زمیں پہ دے پٹکوں
جو مجھ کو ساغرِ زرّینِ آفتاب ملے

(۱۸۸۳ ، مرزا انیس ، د (ق) ، ۷۳)۔ فتح مکہ میں جو تلوار آپؐ کے ہاتھ میں تھی اس کا قبضہ زرّیں تھا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۰)۔ ۲. سُنہرا ، سونے کی طرح چمکدار.

بگرد سرا پردۂ شہریار
علم ہائے زرّیں ہزاراں ہزار

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۱)۔ بادلے کے پاانداز بچھائے اور دیوانِ عام میں و ہزار ستون میں فرش تیلک و زربفت و قالینِ زرّیں کا کیا ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۰)۔

کب ہیں پھلے سے مُرغ زرّیں بال
حسن لاکھے کا سمجھے مرغ خیال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۰)۔ کہا صاحبو میں سب میں نامرد ہوں کہ مُرغِ زرّیں بنی بیٹھی ہوں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۶۵۶)۔ مزاروں پر منقش اور زرّیں چادروں کے ساتھ پھولوں کی چادریں نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ چڑھاتی ہیں. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۱۵)۔ ۳. وہ چیز جس پر سلمے ستارے کا کام یا سنہری کام ہو ، زرکار.

کیا فرشِ زرّیں سو ہر ٹھار پر
بنائے محل سارے گلزار پر

(۱۶۳۸ ، دولت شاہ (دکنی ادب کی تاریخ ، ۳۱))۔

مسندِ زرّیں اوپر حشمت کو تیری دیکھ کر
بھیم و ارجن ہے بجا جو آ کے دربانی کرے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۳)۔ اندر کے خیمہ میں تختِ شاہی بچھا تھا اور اس پر مسند تکیہ زرّیں لگایا ہوا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۸۰)۔ ۴. بیش قیمت ، عُمدہ ، درخشاں . قیادت کا کارنامۂ زرّیں یہ ہے کہ وہ نفسِ اجتماعی کے طبعی رُجحان کو اپنی قوت سے دبا کر اس کے بجائے اسے اصلاحی و تعمیری کام کی جانب مائل کر دیتی ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۳۰)۔ ٹیپو سلطان کا خیال آتے ہی ذہن تاریخ کے زرّیں صفحات اُلٹنے لگتا ہے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۱۳)۔ [زر + یں ، لاحقۂ نسبت]۔

---اُصُول (---ضم ا ، و مع) صف.
سُنہرے ضوابط ، عُمدہ و اعلیٰ قاعدے ، اغراض و مقاصد.

چند زرّیں اُصول کی خاطر
روز و شب جس نے خُون تھوکا تھا

(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۶۶)۔ [زرّیں + اُصُول (رک)]۔

---باب صف.
درخشاں حصّہ ، مہتم بالشان حصّہ ، اہم حصّہ ، قیمتی فصل یا جُزو. اُردو اور انجمن کے لئے بابائے اُردو نے جو کُچھ کیا وہ تاریخ اردو کا ایک زرّیں باب ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ اگست (ادبی صفحہ))۔ [زرّیں + باب (رک)]۔

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) امذ.
نیل کنٹھ کی قسم کا ایک پرندہ جس کی پشت سُنہری ہوتی ہے . زرّیں پشت ، نیل کنٹھ اور ہدہدوں کی ٹولیوں نے پُرانے درختوں کے ٹھنٹھ بسرام کے لئے چن لئے . (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۴)۔ [زرّیں + پُشت (رک)]۔

---پیداوار (---ی لین) امث.
نقد آور فصل ، قیمتی پیداوار . گندم اور رُوئی اس خطّہ کی زرّیں پیداوار .. شمار ہوتی ہے. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۳)۔ [زرّیں + پیداوار (رک)]۔

--- دَرَخت (---فت د ، ر ، سک خ) امذ.
ایک درخت جو ایران میں ہوتا ہے ، اس کے پتے زیتون کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور پھول ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سُورج، عرق النسا کو فائدہ پہنچاتا ہے ، رُکا ہوا خُون حیض اور پیشاب اس کے استعمال سے جاری ہو جاتا ہے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۶۱). [زرّیں + درخت (رک)].

--- رَقَم (---فت ر ، سک ق) صف.
(خطّاطی) نہایت عمدہ خطّاط ، بہت خوبصورت لکھنے والا ، بلند پایہ کاتب. ہدایت اللہ ، زرّیں رقم ... دن رات کی مشق سے کمال کو پہنچے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۱۸۳). [زرّیں + رقم (رک)].

--- قَلَم (---فت ق ، ل) صف.
(خطّاطی) رک : زرّیں رقم. محمد باقر زرّیں قلم تام و خطاب ... ہم اس نام کے دو اشخاص کو جانتے ہیں (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۱۵۳). [زرّیں + قلم (رک)].

--- کُلاہ (---ضم ک) صف.
وہ شخص جس کے سر پر سُنہری ٹوپی ہو ؛ (مجازاً) آفتاب ؛ بادشاہوں کی تعریف میں کہتے ہیں.

اے شہ گدا کے خرقۂ پشمیں کے رُوبرو
کیا پشم و تر ہے تری زرّیں کُلاہ کا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۱). [زرّیں + کُلاہ].

--- کَمَر (---فت ک ، م) صف.
وہ غُلام یا مُلازم جس کی کمر میں سونے کے کام کا یا سُنہرا پٹکا بندھا ہو. رودکی کو اس قدر جاہ و دولت حاصل ہوئی کہ دربار کے بڑے بڑے امراء کو بھی نصیب نہ ہوئی جب اس کی سواری نکلتی تھی تو دو سو زرّیں کمر غلام ، رکاب کے ساتھ ساتھ چلتے تھے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۹). امام صاحب (امام رازی) ... اس قدر دولت مند ہو گئے کہ پچاس غلام زرّیں کمر ... اُن کے گرد کھڑے رہتے تھے. (۱۹۵۶ ، حکمائے اسلام ، ۲ : ۲۱۵). [زرّیں ، کمر (رک)].

--- گِیاہ (---کس گ) امث.
ایک پودا ، گُلِ عاشقاں (کلیۂ عطاری). [زرّیں + گیاہ (رک)].

--- مَوقَع (---و لین ، فت ق) صف.
بہترین وقت عُمدہ موقع مُجھے ایسی قابلِ احترام اور منفرد شخصیت کے ساتھ کام کرنے اور رہبری حاصل کرنے کا زرّیں موقع حاصل ہوا. (۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۹). [زرّیں + موقع (رک)].

--- وَرَق (---فت و ، ر) صف.
بیش قیمت حِصّہ ، سُنہرا باب. تمہاری شجاعت تاریخ اسلام کا ایک زرّیں ورق ہے. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۳۹). [زرّیں + ورق (رک)].

زَرِینا (فت ز ، ی مع) امذ. (ج : زرینان).
۱. زیور ، گہنا. شرابِ حُسن کا زرینا ہے ، مے خانۂ عشق کا مدینا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳). ۲. لباس ، زرق برق لباس.

سکل زرینا وو پینے ہے نار
خوش آواز سوں دیکھ بولی پوکار

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۷). [زرینہ (رک) کا قدیم اِملا].

زَرِّینَہ (فت ز ، شد ر ، ی مع ، فت ن). (الف) صف.
سُنہرا ، زرّیں (رک).

فلک نام دھرتا جو نیلو سرشت
سٹیا ماڑی پر تے او زرینہ خشت

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۷). فرش فروش زرینہ ہر مکان میں بچھے. (۱۸۷۴ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۵).

تیری نظروں میں نہ ہو اعجازِ جادو حُسن کا
تو نہ دیکھے لاکھ ہو زرینہ آہو حسن کا

(۱۹۱۲ ، کلام محروم ، ۱ : ۶۰). (ب) امذ. زیور یا ہر وہ شے جو سونے سے بنی ہو ، سونے کا سامان. کسوت ساز زر زرینہ پر بہت خوش. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۲).

سکھی تمنا کوں ارزانی یہ کسوت اور زرینہ سب
ڈھیلے جو جیوں سوں بیزار اسے سنگھار کرنا کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۸). خزینہ و زرینہ و فیل و اسپ ، توپ اور سال اس نے لے لیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۰). [زرّیں + ہ ، لاحقۂ نِسبت].

--- کار صف.
وہ شے جس پر سونے کا پتر یا سُنہرا رنگ چڑھا ہو.

میدانِ ہفتو شہِ والا میں یہ فلک
استادہ اک بچھونۂ زرّینہ کار ہے

(۱۸۹۸ ، دیوانِ مجروح ، ۲۱). [زرّینہ + کار (رک)]

--- کام صف.
جس پر سونے کے تاروں کا سُنہرا کام یا زری کا کام کیا ہوا ہو.

بچھا فرش ریشم کا اس میں تمام
رکھا مسند و تکیہ زرّینہ کام

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۵). [زرّینہ + کام (رک)].

زَرِینی (فت ز ، ی مع) امذ.
زرق برق لباس.

سکل چھند بھریاں جوں پریاں دم بدم
سکل زرینی میں سر تا قدم

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۳). [ف].

زِژ (۱) (کس ز) امث.
۱. واہی تباہی باتیں ، پاگلوں کی سی باتیں ، بکواس ، بڑ ، زٹل.

زژ تو بکتا نہیں پڑھتا ہوں غزل میں انشا
پنچ مل زژ کی جو ٹھہراویں تو زژ کی ہی سہی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۰). ۲. کسی بات کی رٹ جو ناگوار ، گراں یا طبیعت پر بار گزرے ، بے فائدہ طُول کلامی.

واں ہوئی کچھ زژ اور لگی کچھ ڈھیل
گرا گھوڑا زمین پر اور بھیل

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۶۸). آیا جان کو بھی

ایک بات کی زڑ لگ جاتی ہے۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۵۳)۔ بچے کی ضد ہے ، بیماروں کی زڑ ہے ، بوڑھوں کی چڑ چڑ ہے۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۵/دسمبر ، ۳)۔ ۳. دھن ؛ (مجازاً) بیماری یا روگ. ابن الوقت کو انگریز بننے کی زڑ تھی۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۰۹)۔ اس کے مرنے سے کیا نقصان ہوا یہ تھا ہی کس مصرف کا ؟ ... گندا ، گھناؤنا ، جلابوں کی زڑ پیٹ دواخانہ ، نا ک سدا بہتی۔ (۱۹۲۳ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۳۰۷)۔ میر صاحب میں پرانے فلسفیوں کی سی بد دماغی تھی ، کبھی کبھی ان پر زڑ بھی سوار ہو جاتی تھی۔ (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۳۸)۔ [जिद = ज़िद].

ـــ لگانا محاورہ.
۱. بکے چلے جانا ، رٹ لگانا ، گفتگو کو اتنا طول دینا جو سننے والے کو ناگوار گزرے ، ضد لگانا. تم ہو کہ ابتدا ہی سے جو نہیں نہیں کی زڑ لگائی ہے تو کسی طرح ختم ہی نہیں ہوتی۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۹۶)۔ ۲. یاوہ گوئی کرنا ، کسی بات پر اڑنا زڑ نہیں لگاتی ، بے موقع نہیں بولتی۔ (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۸۳)۔ بدھو برابر باتوں کی زڑ لگائے تھا۔ (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۸۹)۔

ـــ لگنا محاورہ.
زڑ لگانا (رک) کا لازم ، رٹ لگنا ، دھن سوار ہونا. جس طرح کسی کو جنون ہو اور ایک بات کی زڑ لگ جائے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے اس کو اسی کی دھن تھی۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۸)۔ اس بھکنے میں بیمار کو سہیر کی زڑ لگی ہوئی تھی۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۷)۔

ـــ مارنا/ہانکنا محاورہ.
بک بک کرنا ، یاوہ گوئی کرنا ، بےہودہ اور بے فائدہ بکے چلے جانا (نوراللغات).

زڑ (۲) (کس ز) امث.
کوئی چیز کھینچنے کی آواز ، سر. جوں ہی ہم نے ان سے کہا کہ اگلا اسٹیشن بھونگیر ہے ووں ہی انہوں نے ختّہ وقہ چھوڑ زڑ سے اپنا ٹرنک کھینچا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۳۸)۔ [حکایت الصوت].

زڑپّا (فت ز ، ڑ ، شد پ) امذ.
(پتنگ بازی) کنکیا کاٹنے کا ایک طریقہ. میں نیچے سے دوڑ کے گیا اس نے اپنی کنکیا کو بچایا جیسے ہی سیدھی ہوئی ایک زڑپا جو دیتا ہوں ہاتھوں اچھل گئی۔ (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۱۷)۔ [مقامی].

زڑکی (کس ز ، سک ڑ) صف.
کبی ، باتونی. اس کا اور تجھ ایسے پڑپڑے زڑکی اور شیطان کا کیا ساتھ۔ (؟ ، درشن ربن ، ۳۲)۔ [زڑ (رک) + کی ، لاحقۂ نسبت].

زڑی (کس ز) صف.
بکواس کرنے والا ، بیہودہ گو ، زٹیا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [زڑ + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

زِشْت (کس ز ، سک ش) صف.
۱. برا ، بد ، قبیح ، ناپسندیدہ.

یوں رقیباں کی گفتگو ہے قبیح
جیوں کہ ارزل کی زشت ہے کل کل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۸)۔

یکساں ہے تیرے آگے جو دل اور آرسی
کیا خوب و زشت کی تجھے پہچان ہی نہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۰)۔

عدل خدا سے فرق ہے یاں خوب و زشت میں
ناری سقر میں جاتے ہیں مومن بہشت میں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۱۲۱)۔

تغیرات جہاں کون روک سکتا ہے
ہر ایک پائے گا اعمال زشت کی پاداش
(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۳۸)۔

اس وقت درس امر و نہی آپ نے دیا
دنیا کو جب شعور نہ تھا خوب و زشت کا
(۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۳۹)۔ ۲. بھونڈا ، بدنما ، بھدا ، بدشکل.

شاکی نہیں خدا سے ہی گر یہ شکل زشت
ممکن نہیں کمہار کا شاکی کرے گلہ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹)۔

لباس عاریت ہے ہر حسین و زشت میں پیدا
نہیں ہے کوئی شے جس میں نہیں جلوہ خدائی کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۹)۔

طاؤس کے پائے زشت پر کر کے نظر
کر حسن و جمال کا نہ اس کے انکار
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۳۷)۔ [ف].

ـــ انجام (ـــ فت ا ، سک ن) صف.
بدبخت ، منحوس. سحر پڑھ کر دستک دی ، ایک ساحر سیاہ فام بدہیئت زشت انجام حاضر ہوا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۷۱)۔ [زشت + انجام (رک)].

ـــ بخت (ـــ فت ب ، سک خ) صف.
بدقسمت ، بدنصیب.

وہ زشت بخت ہوں کہ ملائیک کو بھی مرے
لکھنے کا پیش آئے جو کچھ کام دوش پر
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۱۶۸)۔ [زشت + بخت (رک)].

ـــ خو (ـــ و مع) صف.
بدخصلت ، بری عادت والا.

ذرا اب تو اے مست ہشیار ہو
یہ کیا قہر ہے اے دل زشت خو
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۶۲)۔ اس جزیرے میں سینکڑوں قومیں رہتی تھیں وحشی ، خودسر ، جنگ جو ، زشت خو۔ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۱)۔ [زشت + خو (رک)].

ـــ خوئی (ـــ و مع) امث.
بدمزاجی ، بدخصلتی. اس کی زشت خوئی اور تلوّن پر بھی روشنی

بڑی ہے. (۱۹۸۲ ، نفسیاتِ تنقید ، ۱۹۱). [زشت + خو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

--- رُو (---و مع) صف.
بد شکل ، بد صُورت.

اتھی کچھ بنی زشت رُو زشت تن
کہ زشتی میں اس تا بدا ناسخن

(۱۶۳۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۶۴).

زینب کی سمت ہنس کے پکارا وہ زشت رُو
اب دیکھ کاٹتا ہوں ترے بھائی کا گلو

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۶۶). مُجھے اس وجہ سے بھیجا کہ میں کریہ منظر زشت رو ہوں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۱۳). زشت رُو رفیق سے غربت کے خارزاروں میں عُمر بھر اکیلے بھٹکنا کہیں بہتر ہے. (۱۹۸۳ ، سفرِ مینا ، ۳۶). [زشت + رُو (رک)].

--- رُوئی (---و مع) امث.
بدصُورتی ، بدشکلی. اور باوصف اس بدخُوئی کے اور زشت رُوئی کے اپنے خصم سے ہمیشہ بیزار ہے. (۱۸۱۹ ، اخبارِ رنگین ، ۱۸). حُسن تو پردہ میں چُھپ سکتا ہے اور شاید زشت رُوئی بھی چُھپ سکتی ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بہ حیثیت صحافی ، ۱۲۸). [زشت + رُو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

--- سِیَر (--- کس س ، فت ی) صف.
بدخصلت ، بدخُو ، بُری سیرت والا. بصلاحِ وزیرِ زشت سیَر زمرد شاہ سمت کوہ عقیق روانہ ہوا. (؟ ، طلسم ہوشربا (مہذب اللغات)). [زشت + سیَر (سیرت (رک) کی جمع)].

--- سیرت (---ی مع ، فت ر) صف.
بد تمیز ، بد چلن (علمی اردو لغت). [زشت + سیرت (رک)].

--- سیرتی (---ی مع ، فت ر) امث.
رک : **زشت سیرت ، بد تمیزی ، بد چلنی** (علمی اُردو لُغت). [زشت + سیرت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کار صف.
بُرے کام کرنے والا ، بدکار.

کہا کرتے تھے آپ کو زشت کار
قیامت کا تھا خوفِ لیل و نہار

(۱۸۳۳ ، مثنوی ناسخ ، ۴۳). [زشت + کار (رک)].

--- کِردار (--- کس ک ، سک ر) صف.
خراب چال چلن والا ، بدکردار (ماخوذ : مہذب اللغات). [زشت + کردار (رک)].

--- کِرداری (--- کس ک ، سک ر) امث.
بدکاری ، فعلِ قبیح.

ہے شدید یوہیں مجرموں پہ گر تحدید
بس ہے چھوڑ دے ابلیس زشت کرداری

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۱). [زشت + کردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کہنا ف س ، محاورہ.
بُرا کہنا ، شکایت کرنا.

کیا ہوا حاسد جو مُجھ کو زشت کہتے ہیں اسیر
طعن اہلِ کُفر کیا کرتے نہیں اسلام پر

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۶۳).

--- گو (---و مع) صف.
یاوہ‌گو ، بکواسی. ایک گروہ جس کو آدمی خویش و اقارب کہتا ہے... وہ کژدم کی طرح نیش زنی کرتے ہیں ، حسد سے ایک دوسرے کے عیب جُو اور زشت گو ہوتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۳۱۲). [زشت + ف : گو ، گفتن - کہنا].

--- مُشیر (--- ضم م ، ی مع) صف.
بُری صلاح دینے والا ، بُرا مشورہ دینے والا (علمی اُردو لُغت). [زشت + مُشیر (رک)].

--- نِہاد (--- کس ن) صف.
بد طینت ، بد خلقت.

حُسن کی صلح کا باعث یہ تھا معاویہ سے
کہ اس کے ساتھ ہوئے جمع تُجھ سے زشت نہاد

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۲). [زشت + نہاد (رک)].

زِشتی (کس ز ، سک ش) امث.
۱. بدی ، شر ، قبح ، خرابی ، نقص. تجھے کیا کام آئے گی کسی کی خُوبی کسی کی زشتی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۹).

ہماری آنکھوں میں یکساں ہے زشتی و خُوبی
کہاں وہ چشمِ بصیرت کہ امتیاز کریں

(۱۸۰۱ ، جوششؔ ، د ، ۹۹). بعض شخص ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں نیکیاں کمتر ہوتی ہیں اور زشتیاں بیشتر ہوتی ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۶۲). **۲. نحوست ، ناسازگاری.**

بنایا مردم آبی ہمیں طالع کی زشتی نے
نہ دیکھی خواب میں کشتی نے اپنی شکل ساحل کی

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۰۵).

اپنا کردار تصنّع سے چُھپایا ہم نے
زشتیٔ دامنِ تر حُسنِ رفو سے نکلی

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۲۱). [زشت + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- اَعمال کس اضا (--- فت ا ، سک ع) امث.
اعمال کی خرابی.

کچھ نہیں زشتیٔ اعمال سے دہشت مجھکو
بخشوالیں . نبیٔ روزِ قیامت مجھکو

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۹۹).

سر پہ آئی زشتیٔ اعمال یہ کہتی ہوئی
بچ گیا قسمت سے ورنہ بن گیا ہوتا مزار

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۳). [زشتی + اعمال (رک)].

زُعاف (ضم ز) امذ.
زہرِ قاتل ، سمِ قاتل ، ناگہانی موت (علمی اُردو لُغت ، فرہنگ عامرہ). [ع : (ز ع ف)].

زِعامَت (کس ز ، فت م) امذ.
لیڈری کرنا (لغاتِ کشوری ؛ اسٹین گس). [ع].

زَعانِف (فت ز ، کس ن) امذ.
جسم کے اطراف ؛ کسی شے کے کونے سے جھنے. جسم کو سیدھا رکھنے میں ظہری و بطنی زعانف کشتی کے زورقیہ کی طرح کام کرتے ہیں. (۱۹۳۹ ، اِبتدائی حیوانیات ، ۳۰۲). [ع].

زُعْرُور (ضم ز ، سک ع ، و مع) امذ.
ایک قِسم کا بیر ، آلو بخارے کی ایک قِسم ، جنگلی سیب. اس کا عرعر سیوہ مشابہ زُعرور کے ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات ، ۳۳۹). پہاڑی زُعرور بستانی سے غلیظ ہے مگر قبض بستانی میں زیادہ ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۶۲). [ع].

زَعْزاع (فت ز ، سک ع) امذ.
ایک خوشبودار گھاس ، اس کے پتے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں ، شاخیں بھی چھوٹی ہوتی ہیں اِس کا پُھول پیلا ہوتا ہے. اس کا پُھول آنکھ کو نافع ہے. اس کا عصارہ تر و خُشک کھجلی کو مٹاتا ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۶۶). [ع].

زَعْفَر (فت ز ، سک ع ، فت ف) امذ.
جنوں کے اُس سردار کا نام جو حسبِ روایت عاشور کے دن امام حسینؑ کی نُصرت کے لیے گیا تھا.

یہ دیکھتے ہی خاک پہ غلطاں ہوا زعفر
جِن کانپ گئے صدمے سے بیجان ہوا زعفر

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۲۱۹). [(عَلَم)].

زَعْفَران (فت ز ، سک ع ، فت نیز سک ف) امث.
ایک خوشبودار پودا جسکے پُھول زرد اور جڑ پیاز کی طرح ہوتی ہے ، کیسر ، اس کے کھیت کا نظارہ فرحت بخش ہوتا ہے (اس کی نسبت یہ خیال مشہور ہے کہ آدمی اس میں جا کر ہنسے بغیر نہیں رہتا)، اصطلاح عام میں پُھول کے بیچ میں سے نِکلے ہوئے باریک تار یا ریشے جو کُنجی کی شکل میں ہوتے ہیں.

گکن مُشک اذفر سوں نت نو کھنڈی
سوگند زعفران سوِیا سو کھنڈی

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳).

عنبر ہور عود و مُشک و زعفران کا روت آیا ہے
اُسی تھے باس انو کا جگ میں کرتا ہے گلستانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۵). وہ عورت کسر کی آواز نہ سُنی اور اس سر کوں چُوم مُشک و زعفران و گلاب سے دھونی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۹).

نازِ چمن وہی ہے بُلبل سے گو خزاں ہے
ٹہنی جو زرد بھی ہے سو شاخِ زعفراں ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۴). دس روز کے عرصے میں رنگِ رخسار ارغوان مثل زعفران زرد ہو گیا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳۰۳). زعفران ۶ ماشے ، دار فلفل نشاستہ ہر یک ہونے پانچ ماشے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸). بعض اوقات اس کے اطراف سے بھی ایسی جڑیں نِکلتی ہیں اس کی مثال اروی اور زعفران ہے. (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۳۶). [ع].

ـــُ الْحَدِید (ـــ ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ی مع) امذ.
لوہے کا زنگ. لوہا سب نمکوں سے زنگ ہو جاتا ہے اسی کو زعفران الحدید کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۸۹). [زعفران + رک : ال (۱) + حدید (رک)].

ـــزار امث.
وہ جگہ جہاں زعفران کثرت سے ہو ؛ (مجازاً) زعفران کا کھیت. لکۂ ابر زعفرانی پُر بہار ہے یا شگفتہ چمن زعفران زار ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۶۲۲).

سماں یہ سرسوں کے کھیت کا ہے کہ زعفران زار کِھل رہا ہے
فضا میں کُندن دمک رہا ہے سرور آنکھوں کو مِل رہا ہے

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۳۱). ندی نالے لہلہاتے کھیت ، زعفران زار اور مرغزار ... نے اپنی طرف راغب کیا ہے. (۱۹۸۲ ، کشمیری اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ ، ۱۱). [زعفران + زار ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــزار بَنانا محاورہ.
(مجازاً) پُر رونق بنانا ، چہل پہل کی محفل بنانا. دورانِ گفتگو میں اُن کے لطائف اس محفل کو زعفران زار بنا رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۵۱).

ـــزار بَنْنا محاورہ.
کسی محفل میں قہقہے بلند ہونا (علمی اُردو لُغت).

ـــزار ہونا محاورہ.
خوف سے زرد پڑ جانا. جتنے بہادر نامی پہلوان گرامی تھے اوسکی آمد کے خوف سے سب کی آنکھ میں سرسوں پُھولی ، چہرے زعفران زار ہوئے. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۵۹).

ـــزاری امث.
ہنسی مذاق ، شوخی. اس کی بزم آرائی اور زعفران زاری شخصیت کے ان بُنیادی عناصر سے فرار کی سعی ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۸۵). [زعفران + زار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــکا کھیت امذ.
یہ بات مشہور ہے کہ زعفران کا کھیت دیکھ کر بے اختیار ہنسی آ جاتی ہے ؛ (کنایۃً) ایسی جگہ جہاں وفورِ مسرت سے خود بخود ہنسی آئے.

مرے رنگِ شکستہ پر ہنسی ہیں مردماں سارے
ہوا ہوں زعفراں کا کھیت تیرے عشق میں پیارے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۱). راحت زمانی کی اماں نے کہا اچھی کاغذ نہ ہوا موا زعفران کا کھیت ہوا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۲).

ہنستے ہیں کیوں جوان و پیر جانبِ یار دیکھ کر
چہرۂ زرد کیا کوئی کھیت ہے زعفران کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۴۴).

ـــکا کھیت دیکھ آنا / دیکْھنا محاورہ.
بہت ہنسنا ، بہت خوش ہونا (علمی اُردو لُغت).

زَعْفَرانی (فت ز ، سک ع ، فت نیز سک ف) صف.
۱. زعفران سے منسوب ، زعفران کے رنگ کا ، پیلا ، زرد.

گیا تھا خوشی سوں جو لالہ عزار
پھریا رُخ ہو سب زعفرانی نزار
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۹).

بجا ہے گر کرے پرواز رنگِ چہرۂ عاشق
ہوا ہے شوق موہن کوں لباسِ زعفرانی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱).

بسنتی قبا پر ترے مر گیا ہے
کفن میر کو دیجیو زعفرانی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۹).

آنکھوں کو ہے شغلِ خُوں فشانی
عارض کا ہے رنگ زعفرانی
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۱۵).

صاف کھل جاتا ہے ہر اک رنگ کا تُجھ پر لباس
سُرخ ، اُودا ، زعفرانی ، ارغوانی ، نیلگوں
(۱۹۱۵ ، مطلع انوار ، ۱۳۳).

کیوں نہ زعفرانی ہو ، رنگ باغ ہستی کا
آئے جب دمِ پیری ، موسم خزاں ہو کر
(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۱۵۳). ۲. نارنجی رنگ (علمی اُردو لُغت).
۳. آم کی ایک قسم. آنند بھون کے برامدے میں جابجا ناند رکھے ہیں اور ان میں لبالب آم بھرے ہوئے ہیں موتی چُور ، کافوری ، زعفرانی ... سیتا پھل غرض کہاں تک گناؤں آموں کی قسمیں. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۷۳). [زعفران (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پُلاؤ (---ضم پ ، و مج) امذ.
وہ پُلاؤ جس کے چاولوں کو زعفران کی پتیوں سے رنگا گیا ہو. ہر ایک تورہ میں زیر بریان ، زعفرانی پُلاؤ ... اور سب طرح کے کھانے ... چنتے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۵). زعفرانی پلاؤ (ترکیب). (۱۹۷۳ ، شاہی دسترخوان ، ۱۵۰). [زعفرانی + پُلاؤ (رک)].

---پوش (---و مج) صف.
وہ جس کا لباس زرد ہو ، زرد لباس پہننے والا.

یہ رنگ دیکھ کے ایسا ہوا میں رعب سے زرد
کہ سمجھے سب کوئی وارد ہے زعفرانی پوش
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷۲). [زعفرانی + پوش (رک)].

---ہونا محاورہ.
زرد ہونا ، پیلا ہونا ، پیلا پڑنا.

کیا نقاہت ہے جو رنگِ گل سے بھی نقشہ کھنچا
کھنچتے کھنچتے اپنا چہرہ زعفرانی ہو گیا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳).

زَعفَرانِیَّہ (فت ز ، سک ع ، فت نیز سک ف ؛ کس ن ، شد ی بفت) امث.
۱. فرقۂ معتزلہ کی ایک شاخ جس میں شامل لوگ زعفرانی رنگ کے کپڑے پہنتے تھے. دیہات میں زعفرانیہ بہت ہیں (زعفرانیہ درحقیقت اعتزال کی ایک شاخ ہے). (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۶).
۲. زعفران رنگ. پھول دار پودوں کو دو بڑی جماعتوں میں تقسیم کیا گیا ہے :. نرگسیہ ، گندمیہ ، زعفرانیہ. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۲ : ۷۵۵). [زعفران (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

زَعْفَری (فت ز ، سک ع ، فت نیز سک ف) صف.
رک : زعفرانی.

برنگ سپہر جو لائے حرارہ داغِ جگر
فلک کا نیلفری رنگ زعفری ہو جائے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۱). [ع].

زَعْم (فت نیز ضم ز ، سک ع) امذ.
۱. گمان ، ظن ، خیال ، وہم جیسا کہ ان لوگوں کا سلیمان علیہ السلام کے ساتھ زعم ہے تو دراصل یہ امر اس طرح نہیں ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۳۷). چند مواقع کے نام گنا کر میرے خیالات کی تحریف کے لیئے یہ زعم خویش تصدیق و توثیق کا پہلو پیدا کیا ہے. (۱۹۲۶ ، مسئلۂ حجاز ، ۲۳۲). رازداری کے زعم میں اس کی فکر کے پیچھے شرلک ہومز کی طرح لگے ہوئے تھے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۸۰). ۲. غرور ، تکبر ، گھمنڈ. عبداللہ کو اپنی مضبوط اور تیز رو ٹانگوں پر زعم تھا. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۱۳۰). اصل میں تکبّر اور زعم کا ایک ہی علاج ہے اور وہ ہے تنہائی. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۶۸). [ع : (ز ع م)].

---باطِل کس صف (--- کس ط) امذ.
بے جا خیال ؛ غرور ؛ خودبینی. زعم باطل نے اس قدر گھیر لیا ہے کہ گویا ہمیں سب کُچھ آتا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۶۲). لومڑی کے بارے میں دو ایسی کہانیاں ہیں جن سے اس جانور کی بُزدلی اور زعم باطل کا اظہار ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۲۱). [زعم + باطل (رک)].

---بے جا ہونا محاورہ.
غرور ہونا ، گھمنڈ ہونا. ایک دفعہ مکنا ہاتھی کو بڑھ کر تمانچہ مارتا ہوں تو دم دبا کر یہ بھاگا وہ بھاگا پھر میرا زعم بے جا تو نہیں تھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---فاسِد کس صف (--- کس س) امذ.
رک : زعمِ باطل. جس جوان مجہول الاحوال صاحبقران باطلِ برگشتہ بخت کو تُم نے اپنے زعمِ فاسد میں صاحبقران واقعی خطاب دیا ہے وہ بے وقوف ... طلسم میں گیا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۷۳۴). [زعم + فاسد (رک)].

---میں آ رَہنا محاورہ.
جوش میں گر پڑنا. بعض اوقات کشتی میں بھی اپنے زعم میں آپ آ رہتا ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۵۹).

---ناقِص کس صف (--- کس ق) امذ.
گمانِ بے جا ؛ حقیر رائے ، ناچیز فہم ، ناچیز رائے. حضور جو فرمائیں درست ہے مگر میرے زعم ناقص میں غالب کے شعر کا مطلب وہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۱۹). [زعم + ناقص (رک)].

ـــــہو جانا/ہونا ف ل.
مغرور ہو جانا.

ہے جسے زعم نوجوانی کا اس کو کیا غم ہے ناتوانی کا
(۱۸۳۵ ، رنگین (مہذب اللغات)). مولوی یوسف شاہ کو بہ حیثیت میر واعظ یہ زعم ہو گیا تھا کہ دوسری جماعت کو یہاں کا انتظام کرنے کا کوئی حق نہیں ہے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۷۸).

زُعَما (ضم ز ، سک ع) امذ ؛ ج.
زعیم کی جمع ، رہنما ، سردار ، لیڈر ، مختارِکار ، وکیل کار. بادشاہ یا سردار اعلیٰ ماتحت زُعما ... فوجی اجتماع ہوتا تھا. (۱۹۲۹ ، ارتقائے نظمِ حکومتِ یورپ (ترجمہ) ، ۳۸). سندھ کے بعض زُعما نے اقلیتی صوبوں کے مسلمانوں کے خلاف درشت زبان استعمال کی تو سندھ کے عظیم مسلم لیگی رہنما ... نے اس طرح سرزنش کی. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۳۲). [زعیم (رک) کی جمع].

زِعْنِفَہ (کس ز ، سک ع ، کس ن ، فت ف) امذ.
مچھلی کے پر. پانی میں رہنے کی وجہ سے ان کو (مچھلیاں) تیرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس لیئے ان کے جسم میں... زعنفے (یعنی پر) پائے جاتے ہیں (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۲۶). مچھلی وہ مخلوق ہے جو پانی میں رہتی ہے. یہ سانس گلپھڑوں کے ذریعہ لیتی ہے. اس کے جسم کے اوپر ، نیچے ، پیچھے اور بازوؤں پر چھوٹے پر (زعنفے) پائے جاتے ہیں جن کے ذریعے وہ پانی میں اپنا توازن قائم رکھتی ہے اور حرکت کرتی ہے. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۱). [ع].

زِعْنِفی (کس ز ، سک ع ، کس ن) صف.
زعنفہ (رک) سے منسوب یا متعلق. میزبان کے ہلنے پر یہ اپنے مڑے ہوئے محاس کے ذریعے مچھلی کے ستنے یا زعنفی کرن کو گرفت میں لے لیتا ہے. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۵۹). [زعنفہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَعُوم (فت ز ، و مع) صف.
بکلا.

زعُوم کو یہ زمانہ زعیم کہتا ہے
شوبعرو مُتشاعر کو شاعرِ اعظم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۰۳). [ع].

زَعیم (فت ز ، ی مع). (الف) امذ.
رہنمائے قوم ، نمایندہ لیڈر. یہ نہ صرف کیمل ڈی مولنس ، بلکہ انقلاب کے تمام زعیموں کے دلی جذبات کا صحیح ترجمان تھا. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۰۵). تیسرے زعیم حضرت سلمان فارسی آگ کے پُوجنے والے تھے ، پھر عیسائی بنے اور اللہ نے توفیق دی تو اسلام لے آئے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۷۰). (ب) صف. **ضامن ، جوابدہ.** میں اس کا زعیم ہوں یا قبیل ہوں یعنی کفیل ہوں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۱).

کھیل ان کے ، درس ان کا ، وہ معلم وہ زعیم
نیفر گلشن چھیڑتے ہیں وہ تو چلتی ہے نسیم
(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۱۲۳). [ع : (ز ع م)].

زَعِیمانَہ (فت ز ، ی مع ، فت ن) م ف ؛ صف.
پُراعتماد ، ادعا سے معمور ، زعم و دعوے سے پُر. جو شخص زعیمانہ تحریر و تقریر میں مصروف رہتے ہیں ، اور جن لوگوں سے اپنی خطیبانہ قابلیت کو قیمت میں دے کر قبولِ عام و پیشوائی کا سودا کیا ہے ، ان کا طریقِ کار بعینہ یہی ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۶۰). [زعیم + انہ ، لاحقۂ تمیز].

زُغال (ضم ز) امذ.
وہ کوئلہ جو جلا ہوا نہ ہو.

نہیں سرگرم افغاں پُختہ کارِ سوزِ بیتابی
زُغالِ خام سے ہوتا ہے مجمر میں شرر ظاہر
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۳۶).

ہوا ہوں خالِ رُخِ یار دیکھ کر حیراں
سیاہ آگ میں کیوں کر زغال رہتا ہے
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۹۲).

بنتی ہے آگ آ کے وہاں صورتِ زُغال
گرمی کے ساتھ جس وہ بیت الحزن میں ہے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۱۱). کاربن بسیط زُغال ہے. (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۶۲).

ہے الماس کیا شکل منقیٰ زُغال کی
زروئے نسب پتھر ہے یاقوتِ معدنی
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۶۳). [ف].

ـــــحَجَری کس صف (ـــــفت ح ، ج) امذ.
پتھر کا کوئلہ. زیرِ زمین دوسرے مادوں سے مل کر پتھر کی صورت سخت ہو گئے اس لئے ان کو زُغالِ حجری یعنی پتھر کا کوئلہ کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۶۷). [زغال + حجر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زُغالی (ضم ز) صف.
زُغال (رک) سے متعلق یا منسوب. آفتاب کی جتنی قوت بیکار ہو جاتی ہے وہ تمام زُغالی قوت سے ۱۸۰۰ گنا زاید ہے. (۱۹۳۶ ، نگار ، لکھنؤ ، جولائی ، ۳۸). [زغال + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَغَن (۱) (فت ز ، غ) امث.
چیل.

مشیر اس کی زغن ہے رات دن کی
کیا کرتی ہے باتیں اس کے من کی
(۱۶۹۱ ، لولوئے ازغیب ، ۱۶).

قائم میں عندلیبِ خوش آہنگ تھا یہ حیف
زاغ و زغن کے ساتھ کیا ہم نفس مُجھے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۰).

گماں ہے زاغ کو میں بھی ہوں بُلبلِ شیراز
زغن کو زعم کہ میں ہوں جوابِ طوطیٔ طوس
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۲۲).

تھے نہ کرگس اور زغن کی طرح ہم مُردار خوار
تھا وہی قوت اپنا جو خود مار کر لاتے تھے ہم
(۱۸۸۷ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۳۹). وکیل صاحب کی مینٹ پارسی

دستور کے مطابق گھوڑے پر پھینک دی گئی تا کہ بیکار نہ جا کر زاغ و زغن کے کام آ جائے۔ (۱۹۳۵ء، دودھ کی قیمت، ۴۷).

جھپٹتی ہے زغن چوزوں پہ اکثر
کبھی کھلا نہیں سکتی وہ شہباز
(۱۹۸۰ء، خوشحال خان خٹک، ۲۲۵)۔ [ف].

---سفید کس صف(---فت س، ی مج) امث.
سفید چیل، دھوبن چیل. اس کی آواز نہیں معلوم کہ کیسی ہے، اس کو (کل مرغ یا چیل دیسی قسم خشکی) بعض جگہ زغن سفید بھی کہتے ہیں.(۱۸۹۷ء، سیرپرند، ۱۱۸).[زغن + سفید (رک)].

زغن (۲) (فت ز، غ) امث.
زغند، چھلانگ، چوکڑی، جست، کود پھاند.

ہوں وہ سرگرداں نہ گردش سے کبھی فرصت ملی
سر لگا بھرنے اگر پاؤں زغن میں رہ گیا
(۱۸۷۸ء، سخن بے مثال، ۱۰۵)۔ [زغند (رک) کی تخفیف].

---بھرنا محاورہ.
رک : زغند بھرنا، قلانچیں بھرنا، چھلانگیں لگانا، کلیلیں کرنا. یہ سنتے ہی وہ اپنے گھر سے زغن بھرتا ہوا چلا.(۱۸۲۳ء،حیدری، مختصر کہانیاں، ۵۶). ایک نے دوسرے کے چٹکی لی اس نے قہقہہ اڑایا اس نے زغن بھری چوطرفہ باغ میں اچکنے لگے.(۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

زغند (فت ز، غ، سک ن) امث.
چھلانگ، کود پھاند، چوکڑی.

اس کا نہ اک قدم نہ زغندیں ہرن کی سو
دو روز سے نہ کاہ ملی تھی اسے نہ جو
(۱۸۷۴ء، انیس، مراثی، ۲ : ۲۴۳).

کم تھے کسی میں پھول کسی شاخ میں دوچند
دلکش کہیں ہرن کے طرارے کہیں زغند
(۱۹۲۷ء، شاد عظیم آبادی، مراثی، ۲ : ۱۱۷)۔ [ف].

---بھرنا محاورہ.
چھلانگ لگانا، پھلانگنا، پھاند کے ادھر سے ادھر جانا.

رام نے کر لی اپنی آنکھیں بند
اور بھری دیوی بس ایک زغند
(۱۸۱۰ء، مثنوی بہشت گلزار، ۸۳).

کیوں ہر قدم زغند نہ وحشی بھی اب بھریں
دیتے کو غول بائیں کو دیدے غزال کے
(۱۸۹۵ء، خزینۂ خیال، ۵۰). علامہ کی فصاحت و بلاغت ... الفاظ کے حدود سے زغند بھر کے ہمیشہ باہر نکل جاتی ہے(۱۹۳۵ء، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰، ۱۶ : ۵).

---کرنا محاورہ.
زغند بھرنا، جست کرنا.
دیکھتے رہ گئے یہ سب ہشیار کہ زغند ایک ہوگیا اس پار
(؟، قاصد (مہذب اللغات)).

---مارنا محاورہ.
رک : زغند بھرنا. وہ طاق اس نے دیکھ کر کہا کہ یہ اتنا اونچا ہے کہ اس پر بلی بھی زغند نہ مار سکے اور چوہے کی تو کیا تاب و طاقت. (۱۸۰۳ء، اخلاق ہندی (ترجمہ)، ۳۱).

زغنک (فت ز، سک غ، فت ن) امث.
کوئل. اس کا نر ابلق رنگ کا ہوتا ہے، کوئیل کو زغنک بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ء، سیرپرند، ۱۶۵)۔ [ف].

زفاف (کس مج ز) امذ.
ایک ہی مکان میں سونا، دلہن کو دولھا کے پاس بھیجنے کا عمل، دولھا دلہن کی مقاربت یا جنسی اختلاط. دو بھائیوں نے دو بہنوں سے نکاح کیا اور زفاف کے وقت ایک کی منکوحہ دوسرے کے پاس چلی گئی اور دونوں نے صحبت کی. (۱۸۶۶ء، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۳۳۶). یعنی عقد نکاح کی رسومات ایک ایک کی تفصیل حتیٰ کہ زفاف کی کیفیت چوراسی آسن سولہ سنگھار لوٹ کھسوٹ چولی کا مسکنا. (۱۹۳۹ء، افسانۂ پدمنی، ۲۸).اگر رخصتی ۲ھ میں ہوئی تو پھر نکاح کی تاریخ کونسی تھی جو حضرت عائشہ کی عمر بوقت نکاح ۹ سال اور بوقت زفاف ۹ سال سے مطابقت رکھتی ہو. (۱۹۷۸ء، سیرت سرور عالم، ۲ : ۶۲۹)۔ [ع].

زفت (کس ز، سک ف) امذ.
چیڑ کا گوند، رال، تارکول کی طرح کا ایک مادہ جسے برتن یا کشتی وغیرہ میں ملتے ہیں تا کہ اس میں سے پانی نہ ٹپکے. جب آگے کو چھپا نہ سکی تو اس نے سرکنڈوں کا ایک ٹوکرا بنایا اور اسپر روغن قیر اور زفت کا لگایا(۱۸۲۲ء، موسیٰ کی توریت مقدس، ۲۱۲). درختوں کی چھال سے ایک رس نکالا جاتا تھا جو زفت اور کول تار بنانے کے لئے ناگزیر تھا. (۱۹۵۷ء، سائنس سب کے لئے (ترجمہ)، ۱ : ۶۸۶)۔ [ف].

---بحری کس صف(---فت ب، سک ح) امذ.
سیاہ رنگ کا روغن. زفت بحری ... رطوبت ہے. سیاہ رنگ اور سیال قطران کی طرح، مٹی کے تیل کی طرح زمین سے نکلتی ہے. (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ، ۳ : ۲۶۹)۔ [زفت + بحری (رک)].

---تر کس صف(---فت ت) امذ.
جنگلی صنوبر کے درخت تر اور مادہ سے جو رطوبت خودبخود ٹپکے (خزائن الادویہ، ۳ : ۲۶۷)۔ [زفت + تر (رک)].

---خشک کس صف(---ضم خ، سک ش) امذ.
زفت تر جب خود بخود بالکل خشک ہو جائے اور جم جائے، کبھی اس کو آنچ پر خشک کر لیتے ہیں (خزائن الادویہ، ۳ : ۲۶۸). [زفت + خشک (رک)].

زفزف (فت ز، سک ف، فت ز) امث.
تیز ہوا.

بجے عرش و کرسی و زفزف کی سوں
بجے روز محشر و صف صف کی سوں
(۱۵۶۴ء، حسن شوقی، د، ۹۵).

عصیاں کے ہوا بیچ اُڑوانے تُجھے ہر دم
نفاشا کے تُمن نفس کے شہوات کا زفزف

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۸)۔[ع]۔

زَفِیر (فت ز ، ی مع) اسث.
سیٹی ، گدھے کی پہلی آواز بُری سی بُری آواز گدھوں کی ہے کہ اوّل زفیر و آخر شہیق ہے اور یہ دونوں آوازیں اہل نار کی ہیں۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا، ۱ : ۶۱۳) ج سے جہنم ، غ سے خزی ، ر سے رسوائی ، ش سے شہیق ، جہنمیوں کے سسکنے کی آواز ، ز سے زفیر جہنمیوں کی گدھے کی سی آواز۔ (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۱۳۸)۔ ۲. لمبی سانس باہر کی طرف یا وہ سانس جس سے سیٹی کی آواز نکلے۔ یہ حرکتیں دل اور شرائین میں ... مضائے تنفس میں شہیق انسپائریشن ... اور زفیر ... کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔ (۱۹۵۳ ، طبِ العرب (ترجمہ) ، ۱۵۸)۔[ع]۔

زَفِیری (فت ز ، ی مع) اسث.
باہر کی طرف سانس لینے کا عمل ، زفیر یا سیٹی کی آواز۔ کھانسی کے ساتھ زفیری سعی غیرمعمولی طور پر بار بار کی جاتی ہے۔ اور یہ چیز کالی کھانسی کا شُبہ پیدا کر سکتی ہے۔ (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۱۷۷)۔ شہیقی ہوا کی نسبت زفیری ہوا میں رطوبت کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ ۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ۵۳)۔[زفیر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

زَفِیل (فت ز ، ی مع) اسث.
رک : سیٹی ، سیٹی جیسی تیز آواز۔ کبوتر خانہ میں زفیل نہ چہکار ہے۔ (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۸)۔ رات کو جھینگروں کی زفیل ، اکھیرے سُر کی لگاتار آواز ... موجبِ نشاط تھی۔(۱۹۳۰ ، تیمور ، ۱۹۰)۔ گولے چھُٹ رہے ہیں ، زفیل دیتی آتش بازیاں ڈوب رہی ہیں۔ (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۲۹)۔ ف : دینا [صفیر (رک) کا بگاڑ]۔

۔۔۔ بَجانا محاورہ.
سیٹی بجانا۔ شاہباز نے زفیل بجائی چار سے بیک بجے اس کی صدا پر جمع ہو گئے۔ (۱۸۹۸ ، طلسم ہفت پیکر ، ۲ : ۷۵۱)۔ سرنگ نے زفیل بجائی اس کے پانچ شاگرد سامنے سے پیدا ہوئے۔ (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۹۱)۔

۔۔۔ بَجْنا محاورہ.
سیٹی بجنا۔ بالی بھر نے کہا ، وہ بھگایا وہ مارا ، چوطرفہ ٹوپیاں اُچھل گئیں اور زفیل بجنے لگی۔(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۸)۔

۔۔۔ دینا محاورہ.
سیٹی بجانا ، سیٹی دینا ، سیٹی بجا کر بُلانا۔

ہماری موج تلاطم سے آشنائی ہے
یہ آبِ شور ہے دیتا زفیلِ دریائی

(۱۸۸۰ ، اوج (آب حیات ، ۵۱۶))۔

۔۔۔ مارْنا محاورہ.
چیخنا ، چلّانا ، سیٹی بجانا۔ ایک طائر سُرخ رنگ شاخ نخل سے اُڑا زفیل مارتا ہوا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۶۳)۔ اِدھر تو طائر زفیل مار کر اُڑا اور اُدھر نقابدار ... جانب دربند پنجم روانہ ہوئی۔ (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۹۵۲)۔

زَفِیْلْنا (فت ز ، ی مع ، سک ل) ف ل.
سیٹی دینا ، سیٹی بجانا ، چیخنا۔

اپنے کوٹھے پہ کُچھ اس ڈھب سے زفیلا کہ مری
لے گیا جان اُڑا ایک کبوتر والا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۷)۔

خُدا نے کیا بچایا ہے کبوتر کو تباہی سے
رقیبِ فتنہ گر پہچان کر کیا کیا زفیلے ہیں

(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۱۲۹)۔ وہاں سے دانہ کھلا کر کبوترباز نے اُڑا کے ... قلعہ کی طرف ہانک دیا اور زفیلنا شروع کیا وہ سیدھے قلعہ میں چلے آئے۔ (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۵۵)[زفیل + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

زُقّال (ضم ز) امذ.
ایک درخت کا پھل زیتون کی طرح بالکل گول نہیں ہوتا بلکہ کُچھ لمبا ہوتا ہے ، کچا سبز ہوتا ہے اور پک کر سُرخ ہو جاتا ہے پھر سیاہ پڑ جاتا ہے ، اس کا اچار بھی ڈالتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۲ ، ۲۶۹)۔[ع]۔

زَقْ زَق (فت ز ، سک ق ، فت ز) اسث.
بک بک جھک جھک (بیشتر بق بق کے ساتھ مُستعمل)۔

وسعتِ رزق تفضل ہو مُجھے صحت ساتھ
جلد ایسی کہ نہ کرنی پڑے مجھ کو زق زق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۰)۔ یہی مُفید تھا کہ اس بک بک و زق زق سے رہائی حاصل کی جائے۔(۱۸۸۵ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۱۹۱)۔

زق زق و بق بق میں دُنیا کی نہ ہو اکبر شریک
چُپ ہی رہنے پر زبانِ تیز کو راضی کرو

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۶۰)۔[حِکایت الصّوت]۔

۔۔۔ بَق بَق (۔۔۔ فت ب ، سک ق ، فت ب) اسث.
رک : زق زق۔ اگر کُچھ استفسار کرنا ہو تو بذریعۂ مہتمم دریافت کریں تاکہ وہ اسلوبِ شایستہ سے سمجھادے آپ کی جھک جھک زق زق بق بق نہ ہو۔(۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۱۹۱)۔ لیجئے اصل مسئلہ آپ کی زق زق بق بق میں رہ گیا اور جو کہنے کی بات تھی وہ غت ربود ہو گئی۔ (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۳۹)۔[حکایت الصّوت]۔

۔۔۔ لَگانا محاورہ.
بک بک جھک جھک کرنا ، بے فائدہ گفتگو کو طُول دینا۔

وہ بق بق اور زق زق ہے لگائی
کہ بالکل کھوپڑی تک چاٹ کھائی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۲۵)۔

زُقُّشَہ (ضم ز ، ق ، سک ش ، فت ش) امذ.
(طب) ایک کانٹے دار رُوئیدگی جس کے پتوں کی وضع چنے کے پتوں کی سی ہوتی ہے۔ مزہ تلخ ہوتا ہے کھجلی کو نافع ہے ، اس کے جوشاندے سے بالوں کو دھونے سے جوئیں مر جاتی ہیں (خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۶۹)۔[غالباً ف]۔

زَقَن (۱) (فت ز ، ق) امث.
جھلانگ ، اُچھل کُود ، جست ، زغند. جانور بڑی تیزی سے نواب کے باریہ کی طرف جھپٹا اور دو ہی زقن میں جا لیا. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۵).

ہمہ وقت عقلِ کبریا سے سُنائی دیتی ہے یہ صدا
کہ کبھی نہ جانے کو آسمانِ وفا پہ ، ایک زقن میں آ
(۱۹۸۵ ، درپن درپن ، ۷۵). [رک : زقن (۲)].

زَقَن (۲) (فت ز ، ق) امث.
ٹھوڑی ، ذقن.

کیوں نہ دل ڈوبے ہمارا اس صنم کی چاہ میں
بیٹھے بیٹھے آج پھر اس کا ذقن یاد آ گیا
۱۸۹۳ ، خنجر حُسن مرزا ، ۲۱). [ذقن (رک) کا ایک اِملا].

زقند (فت ز ، ق ، سک ن) امث.
رک : زغند. معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرکت ان مچھلیوں کی اُڑان نہیں ہے بلکہ زقند ہے. (۱۸۶۹ ، مسافرانِ لندن ، ۸۵). ایک ہی زقند میں خندق کے اس پار تھا. (۱۹۲۵ ، لعبتِ چین ، ۳۶). اور دو زقندوں میں کمپاؤنڈ کی دیوار لے لی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۳). [زغند (رک) کا ایک املا].

---بَھرْنا محاورہ.
رک : زغند بھرنا.

رکھوں نہ ہم نفساں گر دلِ طپیدہ پہ ہاتھ
تو جا پہے ابھی بھر کر زقند آتش پر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۷۳). کیوں کیوں یہ دفعتاً زقند بھر کے اِتنی دور کیوں چل گئیں. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۳۰).

ملک الموت نے ناگہ بھری ایک زقند
ہارک کو چھوڑ کے ہونا ہی پڑا قبر میں بند
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۱۹). اس نے زقند بھری اور دیوار پھاند کر اندر چلا گیا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۲۳).

---لَگانا محاورہ.
رک : زغند بھرنا.

مسندِ زہد پہ ابلیس نے قبضہ ہے کیا
ارتقا کے لئے انساں نے لگائی ہے زقند
(۱۹۶۹ ، نئے ذائقے ، ۳۶). جیسے یہ بات اس نے پہلی مرتبہ سُنی ہو پھر اس کا ذہن زقند لگا کر کسی اور طرف نِکل گیا. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۵۶).

---مارْنا محاورہ.
رک: زغند بھرنا. انگلینڈ میں متوسطین بھی انڈیا کی کُل آب پاشی کے کاموں کو یہ جانتے تھے کہ تاریکی میں زقند مارنی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۲۶). ان کے اجسام میں سیلِ حیات زقندیں مار سکے تو ہم کِس منظر کا مشاہدہ کریں گے؟ (۱۹۷۳ ، توازن ، ۱۷

زَقُّوم (فت ز ، و مع) امذ.
۱. تھوہڑ کا پودا جو خاردار اور کڑوا اور زہریلا ہوتا ہے.

عشق مسجد سوں چھوڑا کیتا حوالت میکدہ
ہامقام امن پھر سکتا نہیں سایہ زقوم
(۱۶۷۹ ، دیوانِ سلطان ، ۷۱).

جہاں تھے سرو و صنوبر وہاں اُگے ہے زقوم
مچے ہے زاغ و زغن سے اب اس چمن میں دھوم
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷).

کون جا ہے جہاں زقوم نہیں
کون گھر ہے جس میں بوم نہیں
(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۳۵). غار میں داخل ہوا دیکھا جہنم دوسرا ہے زقوم کا ایک درخت لگا ہے ، سحر کے زور سے اسے اُکھاڑا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۵۶). اگر ... دانت کاف ہلتا ہو تو زنبور سے اُکھاڑ دیں اور اگر اُکھاڑنا مناسب نہ ہو تو رُوئی ، انجیر یا زقوم کے دُودھ میں تر کر کے دانتوں پر ملیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۳). نظم کا یہ موضوع اگر کسی اور شاعر کے پیشِ نظر ہوتا تو اس میں ... زہر بھرے زقوم ہوتے مگر خاطر کا ذوقِ شاداب اس میں بھی ... گلاب اُگا رہا ہے. (۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۸). ۲. دوزخ کا ایک درخت جس سے دوزخی اپنی خوراک حاصل کریں گے. زقوم کے درخت کھانا ، مالکِ دوزخ کے قریب رہنا شیطانوں کے ہمسائے عذاب میں گرفتار ہونا ، یے سب تمہارے واسطے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۵۳). ہمارے بہشت میں اگر کوئی پھلنے پھولنے والا درخت ہے تو دوزخ کا زقوم ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، ۳۰). ۳. ہر کڑوی ، زہریلی اور مہلک غذا.

زندگی زقوم و حنظل ہی سہی
جرعہ جرعہ نوشِ جاں کرتے رہو
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۳۸). [ع].

زِقّ (کس ز) امذ.
ایک مرض جس میں پیٹ پُھول کر مشک جیسا ہو جاتا ہے. زق میں مثل مشک کے پیٹ پُھول جاتا ہے اور زق کے معنی مشک کے ہیں. (۱۹۱۸ ، میزان الطب ، ۱۰۲). اس کے پتوں کو نمک کے ساتھ کُوٹ کر مٹی کے برتن میں بند کر کے جلا کر اس راکھ کو شہد کے ساتھ پھنکنے سے استسقائے زق بٹ جاتا ہے (۱۹۲۶ خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۸۱). [ع].

زَک (۱) (فت ز) امث.
۱. ہار ، شکست ، ہزیمت. شہنشاہِ روس نہیں خیال کرتے ہیں کہ ترکوں کو کامل زک ہوئی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۱۱۶).

ملی جس کو بارہا زک وہ ہے مشرکانہ کثرت
جو رہی ہے غالب اب تک وہ ہے مومنانہ قِلت
(۱۹۳۹ ، چمنستان ، ۲۳۸). ۲. ذِلت ، ندامت ، سُبکی ، خِفت. ہم لوگ عیاشی کے پیچھے کیسی کیسی زکیں اُٹھاتے ہیں مگر نہیں چھوڑتے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲۲۰).

مُجھے زک دے کے شاداں کر نہ اے بد عہد دُشمن کو
ترا وعدہ ہے سچا اس پہ میں نے شرطِ جاں بدلی
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۲۱۳). ۳. گھاٹا ، خسارا ، نقصان.

اس مکّارانہ فتح مصر سے انگریزوں نے فرانسیسی ڈپلومیسی کو بڑی سخت زک پہنچائی۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۷۷)۔ یونیورسٹی میں نمائندگی کے لئے میرے انتخاب کو تو کوئی زک نہیں پہنچی مگر ہمارے کالج کے برسر ، اندر خانے میرے مخالف ہو گئے۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۲۱)۔ [ع]۔

---اُٹھانا محاورہ۔
جنگ یا مقابلے میں شکست کھانا ، ذلیل ہونا ، شرمندہ و نادم ہونا ، خسارہ یا نقصان برداشت کرنا۔ آرامِ دل .. اپنی ضد سے کئی مرتبہ دھوکا کھا چکا تھا بڑی زک اٹھا چکا تھا۔ (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۷۳)۔ اس بحث میں بھی اسے زک اٹھانی پڑی۔ (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (دیباچہ) ، ۳ ، ۱۰)۔ میں نے پے در پے زک اٹھائی۔ (۱۹۳۶ ، مضامین فلک پیما ، ۳۸)۔

---پانا محاورہ۔
نقصان اٹھانا ، جنگ یا کسی بھی مقابلے میں زک اٹھانا۔

اب دل کو لگاتے ہیں ذرا سوچ سمجھ کر
دو چار جگہ پہلے بھی زک پائے ہوئے ہیں

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۱۴۷)۔ جہم بن صفوان سے جو مذہب جہمیہ کا بانی ہے مناظرہ ہوا اور جہم نے زک پائی۔ (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۲)۔

---پہنچانا محاورہ۔
شکست دینا ، نقصان پہونچانا۔ اغیار یونہی پیچھے پڑ گئے اور آسٹریا کی عظیم سلطنت کو زک پہنچانے کے بہانے تلاش کرنے لگے۔ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۵۶)۔

---پہنچنا محاورہ۔
شکست ہونا ، نقصان پہنچنا۔ اپنی چالیس سالہ زندگی کا جائزہ لیا تو اندازہ ہوا کہ انہیں عورت کی ذات سے زکیں پہنچی ہیں۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۰۰)۔

---دینا محاورہ۔
۱. جنگ یا کسی بھی مقابلے میں شکست دینا ، ہرانا ، نقصان پہنچانا ، نیچا دکھانا ، چوٹ دینا۔ تاتاریوں کو بار بار اس نے زک دیا۔ (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵)۔ ان کی اولاد ہی ... خود ان پر حملہ کرتی ہے اور ان کو زک دیتی ہے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۳)۔ وہ کسی کو نقصان پہنچانے یا زک دینے کی اہلیت نہیں رکھتے تھے۔ (۱۹۸۲ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۷)۔ ۲. رُسوا کرنا ، ذلیل کرنا ، شرمندہ کرنا۔

بس اب تو اے پیٹی زیادہ نہ بک
کوئی ایسے شہ کو بھی دیتا ہے زک ؟

(۱۸۸۳ ، عجائباتِ پرستان (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۹۹))۔ شاہدہ نے تو بہن کو زک دینے کا ایک موقعہ تاکا مگر الٹی ٹانگیں گلے میں آ گئیں۔ (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۶۲)۔ الفاظ کا غلط صرف کرنا اور اپنی غلطی پر اڑے رہنا اہلِ زبان کو زک دینے کا کوئی مستحسن کارگر طریقہ نہیں ہے۔ (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۱۳)۔

---فاش کس صف ، امث۔
کھلی ہوئی شکست۔ مصلحتِ ایزدی اس میں کیا تھی کہ اس طرح کی زکِ فاش اسی خاندان کو دی۔ (۱۸۹۱ ، فسانۂ عبرت ، ۲۲)۔
[زک + فاش (رک)]۔

---کھانا محاورہ۔
ہارنا ، ہزیمت اٹھانا ، شکست کھانا ، مُنّھ کی کھانا۔

تو کیا اُس سے زک کھائے آتے ہو تم ؟
کہ جھینپے سے کُچھ کُچھ بائے جاتے ہو تم

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۰)۔

حیا عتاب کے پہلو دبائے گی کیا کیا
یہ چھاؤں دھوپ سے زک کھا گئی تو کیا ہو گا

(۱۹۷۰ ، لکو جمیل ، ۱۰۷)۔

---ملنا محاورہ۔
شکست ہونا۔ فوجِ رومانیا کی طرف حملہ کرنے میں زک ملی۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۱۳۰)۔

مُدّت کے بعد شانِ تغافل کو زک ملی
وہ مُسکرا رہا ہے مری اِلتجا پر آج

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۶۷)۔

---ہونا محاورہ۔
شرمندہ ہونا ، رُسوا ہونا۔

اڑ جائے خبر تو زک ہو تُم کو
دیوار کے کان ہیں یہ سُن لو

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۰۰)۔

زَک (۲) (فت ز) امث۔
زخ ، گھوڑے کی باچھ کے مُتورّم یا پکے ہوئے ہونے کی کیفیت ، گھوڑے کی ایک بیماری۔

کسی گھوڑے کی جاوے باچھ گر پک
بیطر سارے کہتے ہیں اسے زک

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۳)۔ [زخ (رک) کا بگاڑ]۔

زَکا (فت ز) امث ؛ صف۔
۱. بڑھنا ، افزوں ہونا (علمی اُردو لُغت)۔ ۲. امیر ، دولت مند ، فوراً ادا کرنے والا۔

اس راہ کے دقایق بن پیرو نہ کھل سے
گر تو زک ہوا تو اس میں زکا سوں گیا حظ

(۱۶۷۸ ، دیوانِ قربی ، ۲۶ (الف))۔ [ع]۔

زَکاب (فت ز) امث۔
روشنائی۔

ظاہر میں ہے تو غیر یہ شکلِ ہمہ جہاں
شاہد ہے اس پہ حال حروف و زکاب کا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲)۔ [ع]۔

زَکات (فت ز) امث ؛ نیز زکاۃ۔
رک : زکواۃ۔

کبھیں تٹ نیڑے بِرد ہو نہ سات
میرا باج یوں جیوں خُدا کی زکات
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۳).

گدا تج عشق کا ہوں دے زکاتِ عشق منج سائیں
کہ ہے اعجاز منج سن کوں کہ جیوں عیسیٰ مریم کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱).

شعر کہہ کہہ کے کیوں نہ بانٹیں ہم
فرض کس مال میں زکات نہیں
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۶۹).

تُو نے درویشی کی دی شان کئی
تُو نے ٹھکرائی خدائی کی زکات
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۲۰۹). [ع].

۔۔۔ حُسْن کس اضا(۔۔۔ضم ح ، سک س) اسث.
خوبصورتی کا صدقہ ، مراد : محبوب کا بوسہ.

مرا دل بُستحق ہو مانگتا ہے
زکاتِ حُسن کا انعام یک بار
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۶۳).

زکاتِ حُسن دے اے جلوۂ بینش کہ مہر آسا
چراغِ خانۂ درویش ہو کاسہ گدائی کا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۳). [زکات + حُسن (رک)].

زَکاتی (فت ز) امث.
زکات (رک) سے منسوب یا متعلق.

مال صدقے کیا زیارت کے
نقدِ جاں جو بچا زکاتی ہے
(۱۹۱۳ ، بیاضِ نعت ، ۱۲۸). [زکات + ی ، لاحقۂ نسبت].

زُکال / زُگال (ضم ز) امذ.
رک : زغال. نار کیا آتش کا پرکالہ ہے ظاہر میں سرد مگر زُکال اسی کی قربت سے گُلِ لالہ ہے. (۱۸۳۵ ، مرغ بیشہ وراں ، ۷).

آتشِ یاقوت گر بھڑکے سِوا ، شہ کے حضور
مہ کے چھینٹا آسماں کر دے اسے شکلِ زُکال
(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۲۱). [زُغال (رک) کا ایک املا].

زُکام (ضم ز) امذ.
۱. وہ بیماری جس میں ناک سے ریزش ہوتی ہے اور فضلات دماغ سے نتھنوں کی طرف آتے ہیں، نزلے کے اثر سے ناک کی ریزش. اس چمن کی کلی باس مہکاوے گی ... جسے زُکام ہے اسے کیا باس آوے گی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۱).

اس میں جو روتے ہوئے ، دیکھ کسی نے لیا
تو یہ بہانا کہ ہے ، رات سے ہم کو زُکام
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۵).

بس اب کُھلا کہ طبابت کی اتنی ہستی ہے
یکہ جھٹ سے لکھ دیا نسخہ از برائے زُکام
(۱۸۹۷ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۹۹). یہ (وائرس) ... طرح طرح کی بیماریاں پھیلاتے ہیں مثلاً انسان میں زُکام ، پولیو ، چیچک ، خسرہ وغیرہ. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۸۳). ۲. ناسور ، زخم جس سے پانی خارج ہونے لگتا ہے. ایک شخص کی پنڈلی میں زُکام ہو گیا تھا. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۱۵۳). [ع].

۔۔۔ بِگَڑْنا محاورہ.
زُکام کا خراب ہونا ، زُکام کا شدید ہو جانا ، نزلہ بند ہو جانا (ماخوذ : علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

۔۔۔ پَکْنا محاورہ.
زُکام کا شدید ہو جانا ، زُکام کے سبب ناک کا بہنا ، زُکام کے پانی کا غلیظ ہو جانا (ماخوذ : علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

زُکامی (ضم ز) صف.
زُکام سے متعلق ، زُکام سے متاثر. آنکھوں میں ... درد ہوتا اور نبض جلد چلتی ہے خاص زُکامی علامات اکثر بعد پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۱۳۰). [زُکام + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَکواة (فت ز ، ا بشکل و) امث.
۱. اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ، مال کا چالیسواں حصّہ جو اصلی اور حقیقی ضروریات پوری ہو جانے کے بعد سال بھر تک فاضل رہے اور جس کا خُدا کی راہ میں دینا حکمِ شرع کے مطابق ہر صاحبِ نصاب مُسلمان پر فرض ہے. نماز کرنا میرا طریقت ، روزہ رکھنا میرا حقیقت ، مال زکواة دینا معرفت. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۳).

کرے حج کعبہ کا دیوے زکواة
مُسلمان ہے جو کرے یہ صفات
(۱۷۶۹ ، آخرِ گشت ، ۳۳). مُسلمانی کے کتنے فرض ہیں ... چوتھا فرض مال ہو تو زکواة دینا. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۲۰). اسلام کے پانچ رکن ہیں. کلمۂ توحید ، نماز ، روزہ ، حج ، زکواة. (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۱۸). زکواة و خمس وغیرہ تقسیم کے لیے بادشاہ و امرا سب آپ ہی کے پاس بھیجا کرتے. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۱۳۰). اللہ کی خوشنودی کے لئے بغیر کسی دنیاوی فائدے کے کسی پریشان حال یا مُفلس مُسلمان کو مال کا مالک کر دینے کو زکواة کہتے ہیں ، ویسے زکواة کے معنی ہیں زیادہ ہونا ، بڑھنا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۴۴). ۲. صدقہ ، خیرات ، دان.

دے ڈالو تُم بھی خمسِ سُخن جلد اے نسیم
ہر مالدار پر ہے زکواۃِ خزانہ فرض
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۳). جانتے بھی ہو پسینہ کیا چیز ہے یہ تمہارے بدن کی زکواة ہے. (۱۹۰۳ ، انتخابِ توحید ، ۷۷). بیماری بھی تندرستی کی زکواة ہوتی ہے تم اس زکواة سے بھی سبکدوش ہو جاؤ گے. (۱۹۳۷ ، حرف آشنا ، ۱۵۲). ۳. چُنگی ، محصول. جس وقت مال کی زکواة دے کر اسباب کشتی پر چڑھایا اور لنگر اُٹھایا ناؤ چلی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۱). اف : دینا ، لینا. ۴. معیّنہ تعداد میں خُدا کے کسی اسمِ جمالی یا جلالی یا دعا کا وِرد (ان قیود و شرائط کے ساتھ جو عاملوں نے مقرر کی ہیں) نیز نقش و تعویذ کی بھی زکواة دی جاتی ہے.

کبھی افسوں و عزیمت کبھی تعویذ و طِلسم
کبھی تجویزِ زکواة اور کبھی قصدِ دعوت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). ایک حُجرہ میں گڑھا کھود کر اسمِ جلالیہ

کی زکواۃ جس کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ بیس ہزار ہے ایک سال میں پوری کی۔ (۱۹۲۹ء، تذکرۂ کاملانِ رام پور، ۲۹۷)۔ [ع : ز ک و)]۔

--- برتنا محاورہ (قدیم).
زکواۃ دینا ، زکواۃ نکالنا ، زکواۃ ادا کرنا. سو زکواۃ برتنا سو حج. (۱۴۲۱ء، بندہ نواز، معراج العاشقین، ۳۳).

--- نکالنا محاورہ.
شرعی حکم کے مطابق اس مال کا چالیسواں حصّہ جو اصلی و حقیقی ضرورتیں پوری کرنے کے بعد سال کے اختتام پر فاضل ہے ، مستحقین کے لیے مخصوص کرنا یا انہیں دے دینا. لکھا عبداللہ بن عمرنے طرف بیوی سالم کے کہ نکالے زکواۃ اپنی بیٹیوں کے زیوروں کی. (۱۸۶۷ء، نورالہدایہ، ۱ : ۱۸۲).

زَکی (فت ز) صف.
۱. پاک و پاکیزہ ، بُرائیوں سے مُنَزّہ ، طاہر.

بازوئے نبی دستِ خدا نفسِ پیمبر
طیّب زکی و طاہر و پاکیزہ و اطہر

(۱۸۷۴ء، انیس، مراثی، ۱ : ۱۰۸).

تیری مدح و ثنا میں زباں کو تکلّم کا یارا نہیں
اے نزاری ، حجازی ، تہامی ، مزکی ، زکی

(۱۹۷۶ء، خطایا، ۴۹). **۲. وہ جو زکواۃ دے**(علمی اردو لغت).[ع].

زَکِیَّہ (فت ز، کس ک، شد ی بفت) امث.
نیک ، پاک و پاکیزہ ، طاہر ؛ وہ جو زکواۃ دے.

راضیہ مرضیہ زکیّہ لقب
ساجدہ عابدہ حبیبہ ثنا

(۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۳۱). جس راہ نکل جاتے تھے برکتِ انفاسِ زکیّہ سے کوہ صحرا معدن مشک و عود ہو جاتے تھے. (۱۸۵۵ء، غزواتِ حیدری، ۱۵). [زکی + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

زُگال (ضم ز) امذ.
کوئلہ.

کرتی ہے دُور خط کو چمک اس کے گال کی
کھوتی ہے جیسے آگ سیاہی زُگال کی

(۱۸۲۴ء، مصحفی، د (انتخابِ رامپور)، ۳۲۵).

حُسنِ ذاتی کا تغیّر ہو اگر مدِّنظر
آفتابِ روزِ محشر تیرہ ہو مثلِ زُگال

(۱۹۰۰ء، نظمِ دل افروز، ۳۸). [زغال (رک) کا متبادل املا].

زِگ زَیگ (کس ز، ی لین) صف.
ٹیڑھا سیڑھا ، پُر پیچ و خم. یہ حالتِ زِگ زیگ ریوٹنگ کے وہ طاقت جو کہ پلیٹ کے درمیان بطور وتر ریوٹوں کے درمیان ہوتی ہے یہ اس طاقت کے برابر ہوتی ہے جو کہ باری زنئل طور پر ریوٹوں کے درمیان ہوتی ہے. (۱۹۰۶ء، پریکٹیکل انجینیرز، ۲ : ۳۳۴). تختے لہروں کی شکل میں بچھی ریت پر زِگ زیگ کے نقوش بناتے اونٹ کے پیچھے بھاگ رہے ہیں. (۱۹۸۷ء، افکار، کراچی، ستمبر، ۶۰). [انگ : Zigzag].

زَلّ (فت ز، شد ل) امث.
گارے یا کیچڑ میں پانو کے پھسل جانے کی کیفیت ، خطا کاری.

جو ضلالت سے ہوں گُمراہ وہ ایسے ظِلّ خُدا
زلِّ اقدام سے ہوں خاک کو مزلت پہ ذلیل

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۳۴۱). [ع].

زَلّات (فت ز، شد ل) امث ؛ ج.
رک : زلّت جس کی جمع ہے. ذکر معائب اور قوادح اور زلّات اون کا کریں. (۱۸۵۱ء، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۲۷۳). شارح علامہ ابوالمنتہی ... رقم طراز ہیں کہ ان حضرات سے زلّات اور خطایا ہوئی ہیں جیسے حضرتِ آدم اور حضرت موسیٰ سے. (۱۹۲۷ء، جلوۂ حقیقت، ۳۰). [ع : زلّت (بہ اضافہ ا علامتِ جمع)].

زَلازِل (فت ز، کس ز) امذ.
زلزلہ (رک) کی جمع ، آفتیں ، سختیاں. وزیرِ اعظم حمزہ عمر داخلِ طلسم ہے پس بہ مقابلہ زلازل فاق باطل کنندہ نیرنگ و افسونِ طلسمات سے ہے. (۱۸۸۸ء، طلسم ہوش رُبا، ۳ : ۱۰۰۱). [ع].

--- ہونا محاورہ (قدیم).
(زلزلے سے) ہلنا.

ہلیا جتا ڈونگر اس آواز تھی
زلازِل ہوا کوٹھ یکبارگی

(۱۶۴۹ء، خاور نامہ، ۹۱).

زُلال (ضم ز) امذ ؛ صف.
۱. ایک کیڑا ہے جو برف میں پیدا ہوتا ہے اس جگہ کا پانی صاف ہوتا ہے (مہذب اللغات). **۲. (مجازاً) صاف ، شیریں ، خُنک ، خوشگوار اور نتھرا ہوا پانی.**

میا کی دشت سوں یک دن لنک عدن میانے
مرِیاں چلاؤ اُدھر کے زُلال تھے بھرپور

(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۱۳). یہ خاکِ ناپاک تیرے زُلالِ رحمت سے پاک ہے. (۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۳۴). تالاب بڑے بڑے آبِ زُلال سے بھرے ہوئے ایک لُطف دکھاتے ہیں. (۱۸۰۵ء، آرائشِ محفل، افسوس، ۱۰۴). کنیز اسی اشارے سے چپ ہو رہی گھر میں جا کر ایک کاسہ آبِ زُلال کا لائی. (۱۸۵۱ء، بہارِ دانش، ولایت، ۱۳۳).

جب عُمر بسر ہوئی تو کیا عیش و ملال
پیمانہ بھرا ہو تو ہلاہل کہ زُلال

(۱۹۸۵ء، دستِ زر فشاں، ۷۹). [ع : (ز ل ل)].

--- خِضَر کس اضا(--- کس خ، سک نیز فت ض) امذ.
آبِ حیات.

وہ لب پہ خط ہے عشاق زہر کیوں کر ہوا
زُلالِ خِضر سے الصاق زہر کیونکہ ہوا

(۱۸۵۶ء، کلیاتِ ظفر، ۴ : ۸). [زُلال + خِضر (عَلَم)].

--- نوشی (--- و مج) صف.
صاف پانی پینے والا.

شرابِ صاف مبارک زُلال نوشوں کو
فقیرِ مست ہوں میں مستحق ہوں تلچھٹ کا
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۲۲).
زُلال نوش ہوں میں مست دور میں میرے
پیے گی درد کی مٹّی خراب شیشے میں
(۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیزِ جمشیدی ، ۳ : ۹۸۸). [زُلال + ف : نوش ، نوشیدن - پینا].

زُلالا (ضم ز) صف (قدیم).
رک : زُلال.

جھلکتی ہے زُبِن الماس تُجے
سجن دیو اس صفا میں ہے زُلالا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۵). [زُلال (رک) + ا (زائد)].

زُلالی (ضم ز) صف.
زُلال سے منسوب.

ابیات صاف و رنگیں رکھتا ہے مثنوی میں
تیرے لباں کا گویا شاگرد ہے زُلالی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۳).
ہے دوات اب خُشک حلقِ خامہ تڑپا پیاس سے
شہ کے غم میں حسرتِ شعرِ زُلالی چھٹ گئی
(۱۸۷۱ ، ایمان ، ۱۷۵). [زُلال + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کُوزَہ (--- و مع ، فت ز) امذ.
مینڈک میں ایک ریشہ دار تھیلی. دونوں سطحیں ایک ریشہ دار تھیلی کے ذریعے علیحدہ رہتی ہیں جو زُلالی کُوزہ کے نام سے موسوم ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۹). [زُلالی + کُوزہ (رک)].

زَلّت (فت نیز کس ز ، شد ل بفت) امث.
لغزش ؛ (مجازاً) خطا ، گُناہ. میں ہر موقع پر خطا اور زلّت مولف کا اشارہ کر دوں گا. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۵۵۶).
دوڑتے ہیں تو ایسی راہوں میں
جس میں ہر ہر قدم پہ زلّت
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۰۶). زلّت کے معنی عربی لُغت میں لغزش کے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۳۳). [ع : (ز ل ل)].

زَلْخ (فت ز ، سک ل) امذ.
(بازاری) مُشت زنی ، سڑکا ، ہاتھ کے ذریعے سے مادۂ منویہ کا اخراج کرانا. خدا نہ کرے کسی نوجوان کو زلخ کی عادت ہو جائے زندگی تباہ ہو جاتی ہے آدمی عورت کے کام کا نہیں رہتا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۲۱). [ع : (حلق) کا بازاری تلفظ].

زِلْزال (کس ز ، سک ل) امذ.
۱. لرزہ ، تیز اور شدید جُنبش.

ملی ہے اس کو شجاعت علی سی ورثے میں
رہائے کفر میں ڈالے نہ کس طرح زلزال
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، قصائد سحر ، ۱۹). ۲. قرآن کی ایک سورہ کا نام ، جو آٹھ آیتوں پر مُشتمل ہے - جس میں قیامت اور روزِ حشر کا نہایت موثر بیان ہے.

ہو قرس مثلِ آیتِ زِلزال
رکھ لو ٹاپوں کے نیچے دشت و جبال
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۵۲). [ع].

زَلْزَلا (فت ز ، سک ل ، فت ز) امذ (قدیم).
رک : زلزلہ.

غصہ چڑھا ہے عشق کوں اب عقل پر آنی بلا
کیا حال آخر ہوئے گا کیوں سوبے گا ہو زلزلا
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۶). [زلزلہ (رک) کا قدیم املا].

زَلْزَلانا (فت ز ، سک ل ، فت ز) ف ل.
کانپنا ، تھرانا.

بڑبڑا کر زمیں تھر تھرائی
اور دیوار و در زلزلائے
(۱۹۶۲ ، گُلِ نغمہ (ترجمہ) ، عبدالعزیز ، ۱۳۱).
سرشتِ کون و مکاں زلزلا کے رہ جائے
دلِ ملنگ تُو اسی طرح ایک بار دھڑک
(۱۹۸۰ ، شہرِ سدا رنگ ، ۵۳). [زلزلا + نا ، علامتِ مصدر].

زَلْزَلَہ (فت ز ، سک ل ، فت ز ، ل) امذ.
۱. بھونچال ، زمین کی لرزش.
لگی آگ پھر جانِ ناشاد میں
ہوا زلزلہ دل کی بُنیاد میں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۹۲).
شیرِ فلک کو راہ بھلا دیوے وہ دھمک
اس زلزلے میں گاوِ زمیں سیکھ جائے چال
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۵). تحریک کیا تھی ایک زلزلہ تھا جس نے ہندوستان کی زمین کو لرزا دیا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۰۳). ۲. ایسا بطل و شجیع جو کسی مقام کو تہہ و بالا کر دے. اگر تم کو بھی دریدر خاک بسر نہ کیا تو نام اپنا زلزلہ قاف ، ثانی سلیمان نہ پایا ہو گا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۸۸۳). [ع].

--- اُٹھنا محاورہ.
بھونچال آنا ، زلزلہ برپا ہونا.

ہے گی چار دیوارِ عناصر درمیاں کب تک
اُٹھے گا زلزلہ اک دن اسی بیٹھے ہوئے دل سے
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۳۲).

--- انگیزی (--- فت ا ، غنہ ، ی مع) امث.
ہلچل مچانا. عبارت کی طرّاری اور زلزلہ انگیزی اپنے مصنف کی شخصیت کی آئینہ دار ہے. (۱۹۸۶ ، نیاز فتحپوری شخصیت اور فکر و فن ، ۳۱۲). [زلزلہ + ف : انگیز ، انگیختن - اُٹھنا ، اٹھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- آنا محاورہ.
بھونچال آنا ؛ (مجازاً) لرزہ طاری ہونا ؛ کپکپی آنا.
جو جاندار تھے اپنی جان لے چلے
غریبوں کو آئے لگے زلزلے
(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۳۳).

زلزلہ آئے زمیں کو سقفِ گردوں پھٹ پڑے
نالہ کر بیٹھیں ابھی جو اے بُتِ بے پیر ہم

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۸۲). چہار شنبہ کی رات کو جمادی الثانیہ کی تیسری تاریخ کو مدینہ میں ایک سخت دھما کہ ہوا ، پھر بڑا زلزلہ آیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۵۱). اتوار کی صبح شدید زلزلہ آیا، زلزلے کا مرکز دارالحکومت بخارسٹ ... تھا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، یکم ستمبر ، ۱).

---برپا ہونا محاورہ.
ہلچل ہونا.

زلزلہ دشت میں برپا تھا لرزتے تھے فلک

(۱۸۷۳ ، انیس (مہذب اللغات)).

---پڑنا محاورہ.
بھونچال آنا ؛ (مجازاً) ہلچل پڑنا ، کھل بلی مچنا.

بھراوے جو تیزی کو راناں متیں
پڑے زلزلہ آسماناں منیں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷).

کیوں سر زمیں میں دل کے اب زلزلہ پڑے ہے
حرکت تجھ ابرواں کی بھونچال ہے پیارے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۷). نصوح کا یہ برتاؤ دیکھ کر اندر سے باہر تک تہلکہ اور زلزلہ پڑ گیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۳۹).

---پیدا ہونا محاورہ.
ہلچل ہونا. اس کی دعاؤں سے بارش برسے ، سرسبزی اور فراغبالی پھیلے یا زلزلہ پیدا ہو. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۲ : ۷۶۳). مہاراجہ اور اس کی حکومت کے ایوان میں گویا زلزلہ پیدا ہو گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۵).

---پیما (---ی لین) امذ ؛ صف.
۱. ایک آلہ جس سے زلزلے کی شدت ، سمت ، مرکزِ وقوع اور متاثرہ علاقے کی وسعت وغیرہ کا پتا چلایا جاتا ہے. جن امریکی ماہرین نے حال ہی میں چین کا دورہ کر کے زلزلہ پیما کے مراکز کا معائنہ کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ چینی ماہرین کے دعوے میں بڑی صداقت ہے. (۱۹۷۶ ، مشرق ، کراچی ، ۹ اگست ، ۹). **۲. زلزلہ کی مشین کو دیکھنے والا یا اس پر علامات سے زلزلے کا قبل از وقت اندازہ لگانے والا.**

کل ایک زلزلہ پیما نے یہ کہا مجھ سے
ترے نصیب میں دھکے بھی ہیں دھماکے بھی

(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲ مارچ ، ۳). [زلزلہ + پیما (رک)].

---پیمائی (---ی لین) امث.
زلزلے کی شدت ، سمت ، مرکزِ وقوع اور متاثرہ علاقے کی وسعت کا پتہ چلانا نیز زلزلے کی علامات کا قبل از وقت اندازہ لگانا. شاید محکمۂ موسمیات نے زلزلہ پیمائی کا خیال محکمۂ فن کے محکمۂ جمالیات کی نبض پیمائی سے مستعار لیا ہو. (۱۹۷۶ ، توازن ، ۲۶۰). [زلزلہ + پیما (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---چڑھنا محاورہ.
لرزہ آنا ، کپکپی چھوٹنا ، جسم کا کپکپانا.

دیوانہ ترا قید سے ہستی کی جو چھوٹا
چڑھ جائے گا اک زلزلہ صحرائے عدم کو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۹).

---خیز (---ی مج) صف.
زلزلہ اُٹھانے والا ، بھونچال پیدا کرنے والا. تاریخ کے زلزلہ خیز مگر خاموش عمل سے انقلاب ... اُبھر رہا ہے. (۱۹۷۴ ، صدا کر چلے ، ۵۳۶). [زلزلہ + خیز (رک)].

---ڈالنا محاورہ.
ہلچل پیدا کرنا، تلاطم برپا کرنا عنبر اپنے دلاوروں کو لے کر بادشاہی لشکر کے مقابلے کے لیے کھڑا ہوا اور ایسا لڑا کہ ایک دفعہ لشکر شاہی میں زلزلہ اس نے ڈال دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۹۵). فنِ حرب نے دنیا میں زلزلہ ڈال دیا اپنے ملک اور قوم کی حفاظت ... میں کیا کچھ نہیں کیا. (۱۹۰۶ ، حکمتِ عملی ، ۲۵).

---نگار (--- کس ن) امذ.
رک : زلزلہ پیما. اس زلزلہ نگار کا حال ... بیان کیا ہے. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۳). زیادہ حساس قسم کے زلزلہ نگاروں میں زمین کے ارتعاشات برق مقناطیسی طور پر ریکارڈ کیے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۶۸۹). [زلزلہ + ف : نگار ، نگاشتن ۔ لکھنا].

---ہونا محاورہ.
رک : زلزلہ آنا. دراصل کسی پاس منگتا بھلے آدمی کو معلوم ہے کہ کیا بلا ہے ، دل پر کیا آفت کیا زلزلہ ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵).

ترے سات مجھ پر عجب ہے بلا
بلا یا قیامت کا ہے زلزلہ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۸۳). تھوڑے دنوں کے بعد ایک دن زلزلہ ہوا اس قلعۂ سنگین کی النگ ٹوٹ پڑی. (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۱۷).

گر عرش کو زلزلہ ہو حیرت کیا ہے
اللہ ہے متشہائے آہِ معصوم

(۱۹۵۵ ، رباعیاتِ امجد ، ۳ : ۳۲).

زَلْزَلی (فت ز ، سک ل ، فت ز) صف.
زلزلہ (رک) سے منسوب یا متعلق. اس طرح قلم پر زلزلی لہریں مستقل طور پر ریکارڈ ہو جاتی ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۶۸۹). [زلزلہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَلْزَلے (فت ز ، سک ل ، فت ز) امذ ؛ ج.
زلزلہ (رک) کی جمع یا حالتِ مغیرہ (تراکیب میں مستعمل). سفیر سمجھا کہ ایسے زلزلے کا شخص ہے تو اس کی کوئی بڑی بارگاہ ہو گی. (۱۸۸۹ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۵۲).

زلزلے آئیں کہ طوفان اُٹھیں
اپنے قدموں کو جمائے رکھنا

(۱۹۵۸ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۸۸).

---کا صف (فت : زلزلے کی).
زلزلے جیسی ، شان و شوکت کے ساتھ . جس شخص نے اس زلزلے کی حکومت کی ہو اس کے حق میں یہ بے عزتی کچھ کم نہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۳۲).

زَلزَلیات (فت ز ، سک ل ، فت ز ، سک ل) امذ.
زلزلے سے متعلق اور منسوب علم (اصطلاحاتِ سیاسیات)
[زلزلہ (بحذف ہ) + یات ، لاحقۂ نسبت].

زُلف (ضم ز ، سک ل) امث ؛ امذ (قدیم).
۱. پیشانی کے اُوپر اور سر کے سامنے کے بالوں کی لٹ جو کان کے قریب ہوتی ہے ، کاکل ، گیسو.

تُجہ زُلف کے کچہ (کچھ) دام گوں زاہد کہیں تسبیح ہو
بہمن کہیں جنیے بہی زنّار ہے کفّار کا
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۸).

وہ تیرا زُلف ہور رُخسار میرے
نظر میں چُپ رہیا ہے دیس ہور رات
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰۶).

گر بخت اپنے جاگیں تو اک کام کیجیے
سائے میں اس کے زُلف کے آرام کیجیے
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۳۳۴).

وہ گورے گورے چہروں پہ زلفیں اِدھر اُدھر
کرتے گوں میں نورِ بدن جن سے جلوہ گر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳). جب دماغ پر بہت زور دیا تو زُلف بھی یاد آئی اور ہم نے اسی کو مشاعرہ کا ماحصل سمجھا. (۱۹۲۴ ، مذاکراتِ نیاز فتحپوری ، ۱۸۳).

نظر آتا نہیں صحرا میں اُن کی زُلف کا سایہ
مگر ہم تو اسے بھی سائباں تحریر کرتے ہیں
(۱۹۸۶ ، غبارِماہ ، ۷۵). ۲. گندھے ہوئے سر کے بال (ماخوذ: سہذب اللغات). ۳. گھوڑے کی ایال ، گھوڑے کے وہ بال جو گردن کے اُوپر ہوتے ہیں. ایک بھوری زُلف کے نیچے کا نشان. (۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۵۷). [ف].

---اُلجھنا ف س.
۱. بال اُلجھنا.

ہوتی جو غرض چھاتی سے لپٹانے کو آتے
زُلفیں جو الجھتیں تو سُلجھوانے کو آتے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰). ۲. (مجازاً) پریشان ہونا. سپہر آرا کبھی سمجھاتی ہے ، کبھی زُلف کی طرح اُلجھ پڑتی ہے فرطِ محبت سے میرا دیوانہ بن دیکھ کر لڑتی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۶۱).

---بِکھرانا ف س.
بال بکھرانا.

زُلف بکھرائے ہوئے تا سر دوش
چشم بد مست نگہ آفت ہوش
(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۱۱).

---بِکھرنا ف ل.
بال بکھرنا.

جہاں جہاں بھی کوئی زُلف دوش پر بکھرے
وہیں وہیں سے گُزر جائیے صبا کی طرح
(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۱۷).

---بَنانا محاورہ ؛ ف م.
بال سنوارنا ، زُلف سنوارنا.

تمہیں جو مشغلہ ہے زُلف کے بنانے کا
بہانہ ہے یہ فقط ہم سے منہ چُھپانے کا
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۵۲).

اب بھی کہنے کی کیا نہ شبِ ہجر اے عزیز
سُنتا ہوں میں وہ زُلفِ پریشاں بنائیں گے
(۱۹۳۱ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۱۳۰).

---بَننا محاورہ ؛ ف ل.
زُلف بنانا (رک) کا لازم ، بال سنورنا.

بن چکیں زُلفیں بھی سر بھی گندھ چکا
آئینہ آگے سے اب سرکائیے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۹۰).

وعدہ کرتے ہی کیا وہ آ جاتے
رات بھر زُلفِ عنبری بنتی
(۱۹۰۵ ، داغ (سہذب اللغات)).

---پُرپیچ کس صف (---ضم پ ، سک ر ، ی مج ، غنہ) امث.
گھونگھر والے بال.

سو پُرپیچ زُلفاں سرنگ گال پر
کنڈل کھال ناگاں بیٹھے مال پر
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳). [زُلف + پُر (رک) + پیچ (رک)].

---پُرخَم کس صف (---ضم پ ، سک ر ، فت خ) امث.
رک : زُلفِ پُرپیچ.

مری آنکھوں میں پڑ جائیں نہ کیوں کر ایسی قدر حلقے
تصوّر رات دن رہتا ہے مُجھ کو زُلفِ پُرخم کا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۳). [زُلف + پُر (رک) + خم (رک)].

---پُرشِکَن کس صف (---ضم پ ، سک ر ، کس ش ، فت ک) امث.
رک : زُلفِ پُرپیچ.

ہو رہیں وہ نوجواں خدایا
ہو جائے وہ زُلفِ پُرشکن زرد
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۶۰). [زُلف + پُر (رک) + شکن (رک)].

---پَریشاں کس صف (---فت پ ، ی مع) امث.
بکھرے ہوئے بال. توبہ میری ہی زُلفِ پریشاں کی طرح برہم ہے. خوشی خیر باد کہہ کر سدھاری (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۶۰).

تری زُلفِ پریشاں زندگی کا اِستعارہ ہے
بکھر جائے ، سنور جائے ، سنور جائے ، بکھر جائے
(۱۹۸۶ ، غبارِماہ ، ۷۹). [زُلف + پریشاں (رک)].

---پَرِیشان کَرْنا محاورہ.
بال بِکھرانا.

بانکپے ہے بھر کسی کو لبِ بام پر ہوس
زُلفِ سیاہ رُخ پہ پریشاں کیے ہوئے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۶).

---پَرِیشان ہونا محاورہ.
بال بِکھرنا.

نیند اس کی ہے دماغ اس کا ہے راتیں اس کی ہیں
جس کے کاندھے پر تری زُلفیں پریشاں ہو گئیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۱).

---پیچاں کس صف(---ی مج) امث.
۱. **گھونگھر والے بال.**

اب بڑھاتے ہیں لے جنوں زنجیر
زُلفِ پیچاں کا سِلسلہ نہ رہا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۵).

عنبر و عِطر میں ڈُوبے ہوئے گیسو کی مہک
بازوئے ناز پہ کھلتی ہوئی زُلفِ پیچاں
(۱۹۵۶ ، نبضِ دوراں ، ۹۱). ۲. **ایک قِسم کی بیل جس میں رنگ دار پُھول لگتے ہیں.** ہاں گوبی کے «چشمِ بُلبل» یا «زُلفِ پیچاں» کے جوہر خفیہ کلیوں کی وجہ سے ہوتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۸۳). [زُلف + پیچاں (رک)].

---تاب دار کس صف ، امث.
چمک دار بال.

جال پھیلائے ہوئے ہاں پہ زُلفِ تاب دار
بال کا باندھا چلا آتا ہے جس میں خود شِکار
(۱۹۵۱ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)). [زُلف + تابدار(رک)].

---چَلِیپا کس صف(---فت چ ، ی مع) امث.
خم کھائی ہوئی زُلف ، زُلفِ پُرخم ، زُلفِ پُرپیچ ، صلیب کی شکل کے بال.

بھے ہیں بسکہ دل دریا دِلوں کے اس میں اے پیارے
ترے مکھڑے پہ کیا زُلفِ چلیپا موج مارے ہے
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۲۳).

عقدہ کچھ کُھلتا نہیں کیا جانے سرگوشی میں کیا
تُجھ سے کرتی ہے تری زُلفِ چلیپا بات چیت
(۱۸۵۶ ، کلّیاتِ ظفر ، ۴ : ۳۰).

ترکِ ہوسِ زُلفِ چلیپا نہیں ممکن
اب جائے مرے سر سے یہ سودا نہیں ممکن
(۱۹۰۰ ، کلّیاتِ حسرت موہانی ، ۲۹۱).

نہ کیوں ہو زہد اپنی خُشک داماتی پہ شرمندہ
کہ دیکھا ہے تری بھیگی ہوئی زُلفِ چلیپا کو
(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۱۳۳). [زُلف + چلیپا (رک)].

---چُھٹْنا محاورہ.
زُلف بِکھرنا.

رُخِ یار پر جب چُھٹی زُلفِ یار
بلا اے صبا ہم پہ نازل ہوئی
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۷).

---چُھوٹْنا محاورہ.
رک : زُلف بکھرنا.

رخ پہ کیا زُلف ترے غنچہ دہن چُھوٹے ہے
ہم سیہ بختوں سے آخر کو وطن چُھوٹے ہے
(۱۸۳۵ ، کلّیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۳۵).

---چھوڑْنا محاورہ.
زُلف بکھیرنا یا لٹکانا.

چھوڑی نہیں عذارِ عرقنا ک پر یہ زُلف
گویا کہ تُو نے مُشک بِلایا گلاب میں
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۹).

درہم و برہم ہوئی جمعیتِ خاطر تمام
کون آیا منہ پہ شبِ زُلفِ پریشاں چھوڑ کر
(۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۲۲۹).

---دَراز کس صف(---فت د) امث.
لمبے گیسو ، لمبے بال.

کہتے ہیں سُن سُن کے سب افسانۂ زُلفِ دراز
کس بلا میں پھنس گئے کیا تم کو سودا ہو گیا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۷۰). [زُلف + دراز (رک)].

---دوتا کس صف(---و مج) امث.
خمیدہ زُلف ، مُڑی ہوئی لٹ ، دوہری لٹ.

چھیڑے گا جب تو پیش نہ جاوے گا کُچھ فسوں
اے دل نہ اس کے افعیٔ زُلفِ دوتا کو چھیڑ
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۳۲).

شیفتۂ زُلفِ دوتا ہو گیا
خود میں گرفتارِ بلا ہو گیا
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۱۹). [زُلف + دوتا (رک)].

---رَسا کس صف(---فت ر) امث.
زُلفِ دراز ؛ (مجازاً) کمر تک پہنچنے والی زُلف.

شانے سے جو وہ زُلفِ رسا تا کمر آئی
تو جان لے اے دل یہ بلا جان پر آئی
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۱).

جو پھنس گیا ہے چُھوٹنا اس کا محال ہے
حبسِ دوام ہے تری زُلفِ رسا کی قید
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۰۲).

کُھلی جاتی ہے وہ زُلفِ رسا آہستہ آہستہ
معطر ہوتی جاتی ہے فضا آہستہ آہستہ
(۱۹۸۶ ، غُبارِ ماہ ، ۱۱۱). [زُلف + رسا (رک)].

---سنْوارْنا ف م.
گیسو سنْوارنا ، بالوں میں کنگھی کرنا.

یہ بگڑی ہوئی زُلف کیسی سنْواری
اِدھر آؤ لے لیں بلائیں تمہاری
(۱۹۵۱ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)).

---سنْوَرْنا ف ل.
کنگھی چوٹی ہونا ، بالوں میں شانہ ہونا.
خاک سنْوَرے گی زُلفِ مُستقبل
جب ہے امروز خوابِ عشرت دوش
(۱۹۶۷ ، اثر لکھنوی (مہذب اللغات)).

---(کا) سَر ہونا محاورہ.
عاشق کا محبوب کی زُلف پر متصَرّف ہونا یعنی وصل کی منزل تک پہنچ جانا ، مقصد میں کامیاب ہونا ، مراد کو پہنچنا.
آہ کو چاہیے ایک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زُلف کے سر ہونے تک
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۵).
کٹے گی شبِ غم سحر بھی تو ہو
وہ زُلفِ سیاہ فام سر بھی تو ہو
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۱۴۴).

---سِیاہ/سِیَہ کس صف (--- کس س / فت ی) امث.
کالے بال. زُلفِ سیاہ و رُخِ عالم افروز ... شب اور سحر دونوں کی بہار دکھاتا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹).
جو ہے وہ اُس کی زُلفِ سیہ کا اسیر ہے
تاجِ ظفر ہے ، کاسۂ فقرِ نظیر ہے
(۱۹۷۷ ، سر کشیدہ ، ۹۸). [زُلف + سیاہ / سِیہ (رک)].

---سِیَہ فام کس صف (--- کس س ، فت ی) امث.
کالی زُلف ، کالے رنگ کے بال.
جی لیتی ہے وہ زُلفِ سیہ فام ہمارا
بُجھتا ہے چراغ آج سرِشام ہمارا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۹). [زُلف + سِیہ + فام (رک)].

---شَب گُوں کس صف (--- فت ش ، و مع) امث.
رات کی طرح کالی زُلف.
اگر آیا کوئی جھونکا نسیمِ زُلفِ شبگوں کا
تو بُھولے گا شگوفہ سُنبلِ گلزارِ مضموں کا
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۲۶).
مرے بازو پہ جب وہ زُلفِ شبگوں کھول دیتی تھی
زمانہ نکہتِ خُلدِ بریں میں ڈوب جاتا تھا
(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۲۹). [زُلف + شب + گُوں (رک)].

---شِکَن دَرْشِکَن کس صف (--- کس ش ، فت ک ، د ، سک ر ، کس ش ، فت ک) امث.
پیچ در پیچ زُلف ، خُوب خم کھائی ہوئی زُلف ، گھونگریالے بال.
وہ دل کہ نہ لا سکتا تھا چینِ جبیں کی تاب
زیرِ شکنجہ زُلفِ شکن در شکن میں ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۹). [زُلف + شِکن (رک) + در (رک) + شکن (رک)].

---عَرُوس/عَرُوسان کس اضا (--- فت ع ، و مع) امث.
۱. ایک پُھول کا نام ، سدا بہار (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۲).
۲. زُلف کے مُشابہ ایک پُھول ہے جو کشمیر میں پیدا ہوتا ہے (فیروزاللغات). [زُلف + عروس / عروسان (رک)].

---عَنْبَرْبار کس صف (--- فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب ، سک ر) امث.
عنبر کی مہک دینے والے سیاہ بال ؛ (کنایۃً) محبوب کے بال.
بہارالنسا بیگم کی زُلفِ عنبر بار سے بہشت کی لپٹیں آتی تھیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)). [زُلف + عنبر (رک) + ف : بار ، باریدن - برسنا].

---عَنْبَرِیں کس صف (--- فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب ، ی مع) امث.
معطر اور سیاہ زُلف ؛ (کنایۃً) محبوب کے بال.
مجلس ہوا معطر اس زُلفِ عنبریں تھے
کیوں یک دو پیالے تا پیوں دستا لبِ صفا صبح
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۶).
مُدّتوں سے بُوئے زُلفِ عنبریں آتی نہیں
کیا نسیمِ صبح لاتی ہے سرا دم ناک میں
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۰۲).
نگہ نکلی نہ دل کی چور زُلفِ عنبریں نکلی
اِدھر لا ہاتھ مٹھی کھول یہ چوری یہیں نکلی
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۶۷). [زُلف+عنبر (رک)+ یں ، لاحقۂ صفت].

---کَجْ باز کس صف (--- فت ک ، سک ج) امث.
رک : زُلفِ گرہ گیر.
زُلفِ کج باز میں کنگھی نہ کرو باز آؤ
راستی ہوگی نہ بالوں میں سرِمو پیدا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۷). [زُلف + کج باز (رک)].

---کی صُورَت پَرِیشان ہونا محاورہ.
بہت پریشان ہونا. تمہاری لَو لگی ہے ... زُلف کی صورت پریشان ہوں. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ)، انشائے سرور ، ۳۱).

---گِرَہ دار کس صف (--- کس گ ، فت ر) امث.
رک : زُلفِ گرہ گیر.
پیچ دے دے کے میرے دل کوں پریشان تو کیا
ناحق اس زُلفِ گرہ دار کی سوگند نہ کھا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۶). [زُلف + گرہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---گِرَہ گِیر کس صف (--- کس گ ، فت ر ، ی مع) امث.
مُڑی ہوئی یا گرہ دی ہوئی یا بل کھائی ہوئی زُلف ، گرہ دار زُلف ، خوب گھونگھر والے بال.
نہیں دیکھے یہ تصوّر کے بھی زنجیر کے پیچ
کس بلا کے ہیں تری زُلفِ گرہ گیر کے پیچ
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۳). موذی برسرِ رحم ہوا اور ... اُس

اسیرِ زُلفِ گرہ گیر کو آتشیں زنجیر سے چھڑایا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش رُبا ، ۳ : ۱۵۳).

آخر کسی کی زُلفِ گرہ گیر کُھل گئی
اہلِ جنوں کے پاؤں کی زنجیر کُھل گئی

(۱۹۸۶ ، غُبارِ ماہ ، ۹۸). [زُلف + گرہ + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

ـــــ لہرانا محاورہ.
بالوں کی لٹ ہوا میں لہرانا.

میکدے پر ابر سا چھانے لگا
کون جانے زُلف لہرائی کہاں

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۹۷).

ـــــ مرغول کس صف (ـــــ فت م ، سک ر ، و مع) امث.
گھونگر والے بال ، زُلفِ پیچ دار.

عاشق آشفتہ سر کا ہے سراسیمہ مزاج
زُلفِ مرغُول اس نے پھر شاید سنواری ان دنوں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۲۳۹). [زُلف + مرغُول (رک)].

ـــــ مُسَلسَل کس صف (ـــــ ضم م ، فت س ، سک ل ، فت س) امث.
کندھی ہوئی یا بنی ہوئی لٹ یا زُلفِ دراز.

کب تلک گلیوں میں سودائی سے پھرتے رہیے
دل کو اس زُلفِ مسلسل سے لگا بیٹھیں گے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۲).

قیامت تک رہے گا یاد صدمہ روزِ اول کا
وہ دل لینا ہزاروں پیچ سے زُلفِ مُسلسل کا

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۳۰).

کسے اب پھانسنا منظور ہے زُلفِ مُسلسل سے
کہ یہ کندھے پہ لٹکائے ہوئے زنجیر پھرتی ہے

(۱۹۰۳ ، دیوانِ پروین ، ۱۵۵). [زُلف + مُسلسل (رک)].

ـــــ مُشک بار (ـــــ ضم م ، سک ش) امث.
سیاہ اور معطر زُلف (مہذب اللغات) . [زُلف + مُشک (رک) + ف : بار ، باریدن - برسنا].

ـــــ مُشکیں کس صف (ـــــ ضم م ، سک ش ، ی مع) امث.
سیاہ بال ، سیاہ زُلف.

منفعل صبحِ بنارس ہے خجل شامِ اودھ
آئے گورے گال پر وہ زُلفِ مُشکیں چھوڑ کر

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۹۲). [زُلف + مُشک (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

ـــــ نوروز کس اضا (ـــــ و لین ، و مع) امث.
(موسیقی) عربی ، ایرانی اور ہندی موسیقی سے امتزاج یافتہ ایک راگنی کا نام. بعض (راگوں) کے نام یہ ہیں ، زُلفِ نوروز ، عراق یمن ، حسینی ضلع ، درباری ، حجازی ، کھماج وغیرہ. (۱۹۳۰ ، گلشنِ ترنم ، ۱۵). [زُلف + نوروز (رک)].

زُلفہ (ضم ز ، سک ل ، فت ف) امذ.
پیالہ ، تشت ؛ صاف اور ہموار (زمین). اللہ تعالیٰ مینہ برسائے گا ... اور ساری زمین کو ایسا دھوئے گا کہ زُلفے کی مانند ہو گی. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷۹۱). [ف].

زُلفی (ضم ز ، سک ل) امث.
کنڈی ، زنجیر. انہوں نے لوہے کے بڑے تیز اور سخت اوزار سے ایک طرف کی زُلفی اوکھیڑ چول اتار جھٹ کیواڑ کھول دئیے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۱۰۱). [ف].

زُلفیں (ضم ز ، سک ل ، ی مع) امث ؛ ج.
زُلف (رک) کی جمع یا مُغیرہ حالت (ترا کیب میں مُستعمل).

دل کیوں کمند تیرا ہر بال ہے پیارے
زُلفیں سیں نکلنا جنجال ہے پیارے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۵).

گورے گلوں پہ چھوڑ کے زُلفیں
مُرغِ دل کو اسیرِ دام کیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۵). قیصر صاحب جب میرٹھ میں تھے تو ان پر کیسی پھبن تھی ... زُلفیں دوش کو چُھوتی ہوئیں. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۸).

ـــــ بَنانا محاورہ.
سنورنا ، بننا ، آراستہ و پیراستہ ہونا.

کن کن مصیبتوں سے ہوئی صبح ، شام پھر
سو زُلفیں ہی بناتے اسے رات ہو گئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۳).

ـــــ بَننا ف ل.
زُلفوں کا کنگھی اور تیل سے سنوارا جانا.

بن چکیں زُلفیں بھی ، سر بھی گندھ چکا
آئینہ آگے سے اب سرکائیے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۹۰).

ـــــ چھوڑنا محاورہ.
اس طرح زُلفیں بڑھانا کہ لٹکتی رہیں (علمی اُردو لُغت).

ـــــ رَکھنا محاورہ.
بال نہ کتروانا تا کہ زُلفیں دراز ہوں (فرہنگِ شفق ؛ علمی اُردو لُغت).

ـــــ سَنوارنا ف م.
بالوں کا بنانا ، زُلفوں کو خوبصورت کرنا / بنانا.

یہ کس نے جادو انہیں سیکھایا بناؤ کر کے بھی بٹھایا
ملک کو بھی جال میں پھنسایا جب اپنی زُلفیں سنوار بیٹھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۷).

ـــــ لَٹکانا محاورہ.
زُلفیں لٹکنا (رک) کا متعدی. امیرزادیوں کو نہ کہا ، بھووں تک پٹیاں جمائے ، زُلفیں لٹکائے ، جُوڑا باندھے ... بے ہودگی اور چھچھورے پن کی حرکتیں کرتی تو وہ تھیں اور شرم مجھ کو آتی تھی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۷).

---لٹکنا محاورہ۔
زلفوں کا لمبا ہو کر پانو کی طرف جانا۔

لٹکتی ہیں جو سر سے پانو تک دونوں طرف زُلفیں
قدِ نازک ترا نامِ خُدا اک شاخِ سُنبل ہے

(۱۸۱۶، دیوانِ ناسخ، ۱ : ۹۲)۔

زَلَق (فت ز، ل) امذ۔
ہر چیز کا کنارہ، سوا، ثا، ذال اور ظا کو زلقی حروف کہتے ہیں کیوں کہ "زلق" اور "ذولق" کے معنی تیزیٔ سرِ زبان کے ہیں۔ (۱۹۰۶، معین القراء، ۸)۔ [ع]۔

---الْاَمْعاء (---ضم ق، غم ا، سک ل، فت ا، سک م) امذ۔
اسہالِ معوی کی ایک قسم جس میں آنتوں کا فعلِ ہضم خراب ہو جاتا ہے اور غذا عادت کے مُطابق آنتوں میں نہیں ٹھہرتی بلکہ جلد براہِ اسہال خارج ہوجاتی ہے۔ زلق الامعاء وہ ایک مرض ہے کہ آنتوں میں سے کھانا جلد باہر آتا ہے۔ (۱۸۴۵، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۳۰۷)۔ غذا جب معدہ پر سے گُزرتی ہے تو معدہ ہضم کیے بغیر اپنے اندر سے پھینک دیتا ہے معدے کی اس حالت کا نام زلق المعدہ ہے اور اگر یہ کیفیت آنتوں میں پیدا ہو تو اس کو زلق الامعاء کہتے ہیں۔ (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۳۹۳)۔ [زلق + رک : ال (۱) + امعا (رک)]۔

---الْکُلْیَہ (---ضم ق، غم ا، سک ل، ضم ک، سک ل، فت ی) امذ۔
ذیابیطس (ماخوذ : مخزن الجواہر، ۳۲۱)۔ [زلق + رک : ال (۱) + کُلْیَہ (رک)]۔

زَلَقی (فت ز، ل) صف۔
زلق (رک) سے منسوب یا متعلق، وہ حروف جو نوکِ زبان سے ادا کیے جاتے ہیں - یعنی ث، ذ، ظ۔ بعضوں نے کہا ہے کہ لام اور را اور نون تینوں کا ایک مخرج ہے اور انہیں لثوی اور زلقی کہتے ہیں کیونکہ لثہ بیخِ دندان کے گوشت کو کہتے ہیں اور زلق ہر چیز کے کنارہ کو۔ (۱۹۰۶، معین القراء، ۷)۔ [زلق + ی، لاحقۂ نسبت]۔

زَلَل (فت ز، ل) امذ۔
۱. لغزش، خامی ؛ پھِسلنا، گرنا، ٹھوکر کھانا۔ ایک تذکرہ شعرائے ہند کا زبانِ ریختہ میں انہوں نے لکھا ہے لیکن وہ بھی ... خالی خلل اور زلل سے نہ تھا۔ (۱۸۰۱، گلشنِ ہند، ۱۲۱)۔ مولف جانتا ہے کہ یہ اوراقِ پریشان ہزاروں خلل و زلل سے مالا مال ہیں۔ (۱۸۹۸، اصولِ سیاستِ مدن، ۲۵۷)۔

عثار و زَلَل سے ہے محفوظ کون
فَھم یُخطِئُونَ وَ یَستَغفِرُون

(۱۹۶۹، مزمورِ میر مغنی، ۱۶۵)۔ ۲. قصور، گناہ۔

شکر کر شکر کہ بدذاج ہوا تو اس کا
خلقِ ذاتی سے چھپا دے گا خطایا و زلل

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۳۹)۔ ۳. خلل، رخنہ، فتور۔ دربارِ شاہی میں ایسا انقلاب آ گیا تھا اور سلطنتِ دہلی کی استقامت میں زلل پڑ گیا تھا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۴ : ۲۳۱)۔ [ع]۔

زَلَم (فت ز، ل) امذ۔
بے پر کا تیر ؛ پانسہ، تیروں کی قُرعہ اندازی سے فال گیری۔

وہ رفتگاں کی کریں پیروی عَلَی العَمیاء
دل و دماغ رَہینِ مَے و قمار و زلم

(۱۹۶۶، منحمنا، ۷۲)۔ [ع]۔

زَلو (فت ز، و مع) امث۔
رک : جونک۔

مثلِ زلو بہ شوق ہے جا غمِ فراق
جب تک تنِ نزار میں میرے لہو رہے

(۱۸۳۳، دیوانِ رند، ۲ : ۲۸۴)۔ [ف]۔

زَلُوق (فت ز، و مع) امث۔
رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے اسلحہ خانے کی ایک ڈھال کا نام۔ کسی حدیث سے مجھ کو یہ نہیں پتا لگا کہ آپؐ نے کبھی پٹی لگائی بھی تھی، ایک ڈھال تھی جس کا نام زلوق تھا۔ (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲ : ۱۹۰)۔ [ع : (عَلَم)]۔

زَلّہ (فت ز، شد ل بفت) امذ۔
کسی کے آگے کا بچا ہوا کھانا، جھوٹا ہوا کھانا، پس خوردہ۔

من و سلویٰ کے مزے سے ہو وہ کیونکر آگہ
جس نے کھایا ہی نہ ہو زلّۂ خوانِ دہلی

(۱۸۷۹، سالک (مرزا قربان علی بیگ)، ک، ۱۳۵)۔ [ف]۔

---بَرْدار (---فت ب، سک ر) صف۔
کسی کا جھوٹا کھانا یا کسی کے آگے کا بچا ہوا کھانا لے لینے والا، (مجازاً) خوشہ چیں، فیض حاصل کرنے والا، فائدہ اُٹھانے والا۔

مطلب کا ہر اک سے تھا طلبگار ہر خوان سے تھا وہ زلّہ بردار

(۱۹۱۴، شبلی، ک، ۱۶)۔ [زلّہ + بردار (رک)]۔

---بَرْداری (---فت ب، سک ر) امث۔
زلّہ بردار (رک) کا کام یا پیشہ۔ معاف کیجیے اس وقت کاغذ نہ تھا اس لیے آپ کی زلّہ برداری کی۔ (۱۸۹۹، مکاتیبِ شبلی، ۱ : ۱۱۶)۔ [زلّہ + بردار + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---بَنْد (---فت ب، سک ن) امذ۔
وہ شخص جو جھوٹا کھانا بچا ہوا دوسرے روز کے لیے اُٹھا رکھے (لغاتِ سعیدی)۔ [زلّہ + ف : بند، بستن - باندھنا]۔

---خوار (---و معد) صف۔
کسی کا پس خوردہ کھانے والا ؛ (مجازاً) کسی سے استفادہ کرنے والا، خوشہ چیں۔

زلّہ خوار اس کا عجب کیا ہے جو ہوئے عالم
ہے فلک سفرہ و یہ مہر و مہ اس کی صحنک

(۱۸۰۱، دیوانِ جوشش، ۲۵۶)۔ منوچہر نہایت علم دوست اور علم پرور تھا خاقانی، ابوالعلا گنجوی ... وغیرہ شعرا اسی کے خوانِ کرم کے زلّہ خوار تھے۔ (۱۹۰۷، شعرالعجم، ۱ : ۲۹۳)۔ [زلّہ + ف : خوار، خوردن - کھانا]۔

---رُبا (---ضم ر) صف.
کسی کا پس خوردہ لے جانے والا ؛ (مجازاً) کسی کے فیوض و افادات سے مُستفید ہونے والا. وہ جنگل کے دوسرے شکاری سرداروں کا زلّہ رُبا ہے. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۳). ہم لوگ آپ کے زلّہ رُبا ہیں. (۱۹۲۰ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۶۳).

جو زلّہ رُبا مائدۂ کفر کی ہے
گُن گاتے ہو کیا اُسی مسلمان کے؟

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۸۶). [زلّہ + ف : رُبا ، ربودن - اُچک لینا].

---رُبائی (---ضم ر) امث.
کسی کا پس خوردہ لے جانا؛ (مجازاً) کسی کے فیوض و افادات سے مستفید ہونا. یورپ ... مسلمانوں کے خون کا پیاسا تھا لیکن ، دوسری طرف اس نے بے تکلف مسلمانوں کے خوانِ کرم سے زلّہ رُبائی شروع کر دی. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۵۲). [زلّہ + رُبا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

زِلیبی (کس ز ، ی مج) امث (قدیم).
(عو) جلیبی.

کیا بار دارائے دریا شکوہ
زلیبیاں کے جالے و حلویاں کے کوہ

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۴).

زُلف تری زلیبی ہیں دو کانان ہیں شکر پارے
کھجور ات ناک ہے پیاری دو خرما گال دِستے ہیں

(؟ ، نیازی بھمنی (اردو نامہ ، کراچی ، جولائی ، ۱۰)). [جلیبی (رک) کا بگاڑ].

زَلیچَہ (فت ز ، ی مع ، فت چ) امذ.
رک : غالیچہ (فیروزاللغات). [غالیچہ (رک) کا بگاڑ].

زُلَیخا (ضم نیز فت ز ، ی لین نیز ی مع) امث.
۱. فرعونِ مصر کی ایک خاص فوج یا محافظوں کے سردار فوطیفار (فوتیفار Potiphar) کی بیوی کا نام یہ سردار عزیزِ مصر کے نام سے مشہور ہے ، زلیخا حضرت یوسف کو دیکھتے ہی اُن پر دل و جان سے عاشق ہو گئی تھی اور جب بازارِ مصر میں حضرتِ یوسف کی قیمت لگ رہی تھی تو اس نے اُنھیں خرید لیا تھا.

قطب شہ سو دھن یوں وو زیبا اچھے
کہ یوسف سوں بل جیوں زلیخا اچھے

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۹۶).

کہاں وہ عشقِ زلیخا کہاں وہ شاہیٔ مصر
کہاں وہ حضرتِ یوسف کی گرم بازاری

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰). نوعِ بشر میں ... سلیمان اور بلقیس ، یوسف اور زلیخاؔ فرہاد اور شیریں کا عشق مثل زد ہے. (۱۹۰۲ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۳۹).

میں نے اس کو چاہا تو ہو گئی زلیخا سی
ہاں یہی گواہی وہ مجھ کو دیکھ کر دے گا

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۹۳). ۲. حسین و جمیل عورت (علمی اردو لغت). [ع].

---بڑھی پر یہ نہ جانا عورَت ہے یا مَرد/تو ساری پڑھ گئے پر یہ نہ جانا کہ وہ عورَت تھی یا مَرد کہاوت.
کسی بات یا واقعے کو شروع سے آخر تک سننا یا پڑھنا لیکن اس پر مطلق توجہ نہ دینا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---چھیڑنا محاورہ.
رک : زلیخا سُنانا.

کیوں زلیخا یہ چھیڑ دی یوسف
کون اسے بار بار دوہرائے

(۱۹۶۵ ، دامنِ یوسف ، ۹۲).

---خِصال (---کس خ) صف.
رک : زلیخا منش. یوسف جمال زلیخا خصال ماہ کی صورت چکور کی سیرت ، لیلیٰ کی سج ... بزم کی آرائش ، پہلو کی زیبائش ، نیند کی کھونے والی ، لپٹ کر سونے والی کو ملاحظہ کیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳۵۲). [زُلیخا + خِصال (رک)].

---زَن ہے کہ مَرد کہاوت.
رک : زُلیخا پڑھی الخ.

ہوئے جسے تم میں سے مولوی جامی کا درد
پوچھے انھوں سے کونسی زن ہے زلیخا کہ مرد

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۴۲).

---لِقا (---فت ل) صف.
انتہائی حسین ، زُلیخا کی طرح حسین. وہ جادو جمال ، پری تمثال ، سحر مثال یعنی عروسِ زلیخا لقا ، حسن آرا بیگم ہفت آرایش سے مزین ... ہوئیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۱۰۰۳). [زُلیخا + لقا (رک)].

---مَنِش (---فت م ، کس ن) صف مث.
زلیخا کے مزاج کی ، اچھی عادت والی ، اچھے مزاج والی. کونا کونا باغ کا ڈھونڈھا کہیں سراغ اس زلیخا منش کا نہ پایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۶۵۸). [زلیخا + منش (رک)].

---وَش (---فت و) صف.
زُلیخا کی مانند حسین و جمیل.

یو کناری مکھ یہ تیرے اے زُلیخا وش نہیں
سورۂ یوسف کو لِکھا گردِ تحریر طلا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹). [زُلیخا + وش (رک)].

زُلَیخائی (ضم ز ، ی لین). (الف) امث.
(مجازاً) عشقِ والہانہ.

بِٹھایا اِس نے کِس کِس کو بُرا ہو اس محبت کا
زُلیخا کی زُلیخائی کو لیلا کے شبستاں کو

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۵۷).

شرم سے دور شکیبائی بھی ہوگی کہ نہیں؟
یوسفِ دل سے زُلیخائی بھی ہوگی کہ نہیں

(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۳۰). (ب) صف. زلیخا سے منسوب.

جس طرح مجھ کو زُلیخائی نے تیری کھویا
ہو کسی یوسفِ مصری کا تجھے بھی سودا

(١٨٦٨ ، شعلۂ جوالہ ، ٢ : ٣٥٣). یوسف دونوں جہان کی دولت تمہاری زُلیخائی سے مُجھے باز نہیں رکھ سکتی. (١٩٣٥ ، معاشرت ، ٦٠). [زُلیخا + ئی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

زَلی دینا محاورہ (قدیم).
چمکانا ، جلا دینا ، مُجَلّیٰ کرنا. دونوں کاندان کے میانے دو پڑے باندے یکس نے کاند پر نقش کیا ہور دسرے نے دسرے کاند کوں خوب رنبا سوں زلی دیا. (١٦٦٥ ، چھ سرہار (ق) ، ٩٠).

زَم (فت ز) امذ.
سردی ، موسم سرما.

کشا کشِ زم و گرما تپ و تراش و خراش
ز خا کو تیرہ دروں تابہ شیشۂ حَلَبی

(١٩٢٣ ، بانگو درا ، ٢٣٩). [ف].

زَباد (١) (فت ز) امث.
ایک جانور کی رال جو مستی کے عالم میں جانور کی پیشاب گاہ سے ٹپکتی ہے ، یہ جانور قد و قامت میں بِلّی کے برابر ہوتا ہے لیکن اس کا چہرہ اور مُنھ بڑا ہوتا ہے. بہترین قسم کی زباد کو سامترائی کہتے ہیں یہ بندرسامترائی مضافات ختن سے لائی جاتی ہے. (١٩٣٨ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ١ : ١٥٣). [مقامی].

زَباد (٢) (فت ز) امذ.
ٹھہرنے کی جگہ ، پڑاؤ. ایک دن یہ ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کوئی قریہ ، قصبہ ، جھانوڑا ، کربہ ، نگرہ ، زباد ... کوئی چیز نظر نہیں آئی. (١٩٥٦ ، میرے زمانے کی دلّی ، ١ : ١٠٣). [مقامی].

زِمام (١) (فت نیز کسی ز) امث.
١. گھوڑے کی باگ ، عناں ، لگام.

دیا اس کے ہت سلطنت کا زمام
سب ارکانِ دولت کیے آ سلام

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٠٥). اور کہتے ہیں کہ رکاب براق کی جبریل کے ہاتھ میں تھی اور زمام میکائیل کے ہاتھ میں. (١٨٥١ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ٢٩٧).

دستِ غم خواری میں ہو کی کل زمام آب و ناں
آج اگر نامہربانیٔ میر ساماں ہے تو کیا

(١٩٣٣ ، سیف و سبو ، ٣١). اس زمانے میں زمام قیادت مولانا محمد علی جوہر وغیرہ جیسے قائدین کے ہاتھوں میں تھی. (١٩٨٦ ، سندھ کا مقدمہ ، ٢٣). ٢. اونٹ کی مہار ، نکیل.

زمام اونٹوں کی لے کر ہاتھ میں دی
مراعات اسکی بیماری کی یہ کی

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٢٧٢). آپ ناقہ کی زمام کھینچے ہوئے تھے. (١٩١٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ١٥٨). ٣. جُوتی کا تسمہ.

تھے ہر نعل کو دو شراک و زمام
ہے دکھنی زباں میں دوال ان کا نام

(١٧٧١ ، پشت بہشت ، ٥ : ٨١). [ع].

---اِختیار کس اضا (--- کس ا ، سک خ ، کس ت) امث.
قوت کی باگ ڈور ، مراد: اختیار ، قوت. جو شخص قدم اپنا حرم تسلیم میں رکھے اور زمامِ اختیار ، قبضۂ اقتدارِ پروردگار میں دے وہ دغدغۂ وساوسِ شیطانی اور وسوسۂ علائقِ نفسانی سے ایمن رہے گا. (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ٢٣٠). زمانہ نے زمامِ اختیار شیرشاہ کے ہاتھ میں دی. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٣٢٣). [زمام + اِختیار (رک)].

---اِقتدار کس اضا (--- کس ا ، سک ق ، کسر ت) امث.
حکومت کی باگ ڈور. میں نے عوامی حکومت کے پہلے سربراہ کی حیثیت سے زمامِ اقتدار سنبھالی تو حکومت کا خزانہ خالی تھا. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٢٨٧). [زمام + اقتدار (رک)].

---پھرانا محاورہ.
باگ موڑنا ؛ گھوڑے کو پیچھے لوٹانا.

زمام نے اسے بولیا بھی اے رخام
اسی ٹھار تھے توں پھرا تک زمام

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٥٩٠).

---حُکومَت کس اضا (--- ضم ح ، و مع ، فت م) امث.
رک : زمام اقتدار. لینن نے پریسڈنٹ بن کر زمام حکومت ہاتھ میں لی (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٦ : ١١٧). ادب کی دُنیا میں زمام حکومت آپ نے سنبھال رکھی ہے. (١٩٨٧ ، اک عشرِ خیال ، ٣١). [زمام + حُکومت (رک)].

---قِیادَت کس اضا (--- کس ق ، فت د) امث.
رہبری کی باگ ڈور. اس نے کس طرح دُنیا کی زمام قیادت اپنے ہاتھ میں لی. (١٩٥٣ ، انسانی دُنیا پر مُسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ١٥٠). [زمام + قیادت (رک)].

---کار کس اضا ، امث.
کاموں کی باگ ڈور ، مراد : ذمّہ داری.

زمام کار اگر مزدور کے ہاتھوں میں ہو پھر کیا
طریقِ کوہکن میں بھی وہی حیلے ہیں پرویزی

(١٩٣٥ ، بال جبریل ، ٦٢). بہرحال اس وقت زمام کار عوام کے منتخب نمائندوں کے ہاتھ میں ہے. (١٩٨٨ ، جنگ ، کراچی ، ٢٨ جنوری ، ٣). [زمام + کار (رک)].

زِمام (٢) (فت ز) امث.
(جفر) تکسیرات کا بیان دو طرح پر ہے ایک تو حرفی ہے اور دوسرا عددی ہے. حرفی وہ ہے کہ حروف اسما کے مُختلف ہیں. اوّل اور آخر کو جو حروف کہ سطر میں پھیرتے پھیرتے استخراج میں اوّل کی سطر آخر میں نکل آتی ہے اسکو زمام کہتے ہیں اور زمام کو مہارشتر بھی کہتے ہیں (مفتاح الجفر ، ٢٢). دائرہ ابجد سے حاصل کر کے سطر ایک زمام کی پیدا کیجے. (١٩٥١ ، مفتاح الجفر ، ٣٣). [ع].

زَمان (فت ز) امذ.
١. مُسلسل اور پے در پے لمحات یا آنات کا مجموعہ ، حرکت کی

بمقدار (جس طرح نُقطے کی حرکت یا کشش سے خط صورت پذیر ہوتا ہے اسی طرح لمحے یا آن کے تسلسل سے زمان وجود میں آتا ہے) روز و شب اور ماہ و سال کے تسلسل کی پیشِ مجموعی ، وہ جو موجود ہو ، اس کا وجود قرار پذیر نہ ہو ، جگ ، مُدّت ، عصر ، وقت.

مطلوب ہے زماں و مکاں و جہاں سے
محبوب ہے ملک کا فلک کا عقول کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۳). جیسے ذات قار اور ذات غیر قار میں ہے ، جیسے جسم اور حرکت اور زمان ہے. اور وہ چیز بعض ہے. (۱۸۸۷ ، ترجمۂ فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۵).

جہاں مست و زماں مست و مکاں مست
عناصر مست ، جوہر مست ، جاں مست

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۲۸). ۲.(آ) وقت ، خواہ وہ مُختصر ہو یا طویل ، ہنگام.

عجب دن ہور گھڑی ہے اے نہیں ہے کوئی دن اس سم
کہ اس دن تھے گگن پر سور مکھ ہے ہر زماں روشن

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۸).

سحر کو باد سے اہلِ جوار کہتے ہیں
کیا کرے ہے یہ بیمار ہر زماں فریاد

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۹). آمنہ سے روایت ہے کہ وقتِ دردِ زہ کے اور قریبِ زمانِ ولادت ایک آواز دہشت ناک سنی گئی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۸).

صورتِ شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۳۶). (آآ) دور ، عہد ، گزشتہ ، موجودہ یا آیندہ ، تیز دوراں.

صدقے نبی قطبِ زماں پیاری سوں مل عیشاں کرے
کیوں نا کرے نیہہ ملک میں تج عشق تھنے والی اہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۶۰).

کہے کا پیغمبر ہے آخر زماں   محمدؐ کہے نام اوس کا جہاں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۷۳). زمانِ گزشتہ کے نقل بیان کرنے والوں اور ایّامِ سلف کے قصے کہنے ہاروں نے ... اسطرح منسلک کیا ہے. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۶۳). یہ صحابہ اور تابعین کی جماعت ہے جو حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کے زمانِ خلافت میں شہید ہوئے تھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۱). زمانِ حمل میں عورت کی زندگی دوگانہ ہوتی ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۸۳). ۳. رُت ، موسم ، فصل.

گُزری بہار زیست کی ، آیا زمانِ دَے
اب کوئی دم میں عمر کا بھی مرحلہ ہے طے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۴۷). ۴. آسماں.

کریں صفت اوس کی زمیں ہور زماں
فلک فرش کرتے جتے لا مکاں

(۱۶۸۷ ، محی الدین نامہ ، ۷).

ہوئی تھی جنکے لیے خلقتِ زمین و زماں
وہی جہاں سے گئے پیشِ حضرتِ باری

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۰).

نجوم و کوکب و مہر و مہ و زمیں و زماں
جحیم و خلد و بہار و خزاں ، مکیں و مکاں

(۱۹۳۱ ، نقوشِ مانی ، ۱۶۸).

یا عربی کے اِلٰہ یا عجمی کے خُدا
تُجھ سے زمیں و زماں تجھ سے خلا و ملا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۶). ۵. دنیا اور مافیہا.

کیا تھا دھواں تس سیہ آسماں
حرارت میں تھا سب زمیں و زماں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۹).

میں ہوں وہ طوطیٔ گلزارِ ریاضِ سرمدی
جس کے مرجانے سے بے رونق زماں ہو جانے کا

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۵). ۶. (تصوّف) جو ہر وقت بدلتا ہے (مصباح التعرف ، ۱۳۷). [ع].

---زُماں (---فت ز ، غنہ) م ف.
لمحہ لمحہ ، بار بار.

از خویشِ رفتگی ہے عناں کش زماں زماں
دکھلانے کی عدم ہی کہیں اس دہن کی یاد

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۰). [زماں + زماں (رک)].

---فَراغ کس اضا(---فت ف) امذ.
دورِ فراغت ، فرصت کے لمحات ، اطمینان و سکون کا زمانہ. بات اس کی نہ سنئے وہ ذلیل و کاذب ہے پس اے خداوندِ حکم و بلاغ جانئے کہ آپ کا بھی زمانِ فراغ عنقریب آیا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۵۳۳). [زمان + فراغ (رک)].

---و مَکاں (---و مع ، فت م) امذ.
وقت اور جگہ ، حالات و واقعات ، گردوپیش ؛ اصولِ فلسفہ کو ہر مادّی چیز کے لیے زمانہ اور مقام ضروری ہے اور ان کے بغیر کوئی مادہ نہیں پایا جاتا.

لے جوشِ زلزلے میں ہے قصرِ تعیّنات
دل ماورائے قیدِ زمان و مکاں ہے آج

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۹۸). اب زمان و مکاں ، حیات و کائنات ، فلسفہ و اخلاق ... کوئی ایسا موضوع نہیں جو غزل کے دائرے سے باہر ہو. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۲۳). [زمان + و (حرفِ عطف) + مکاں (رک)].

زَمانَہ (فت ز ، ن) امذ.
۱. ماہ و سال کی گردش کا عرصہ ، دن رات ، حالات ، زماں ، مُدّت.

شہید اُبر آیا تھا کی بھی جنگ
زمانہ کیا کیا شتاب و درنگ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۲).

کیا مدہوش مجھ دل کوں انکھیاں نین ساقی نے
عجب رکھتا ہے کیفیت زمانہ نیم خوابی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹). ایک زمانے کے بعد جو نوکر چاکر سلطان کے ہمرکاب تھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے اوسی مقام پر جہاں سلطان پہنچا تھا پہونچے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۹).

ایک زمانہ ہوا میں نے فوری امداد (فرسٹ ایڈ) کی مشق کی تھی۔ (۱۹۳۶ ، منشی پریم چند ، واردات ، ۷۱)۔

بند اپنا آنا جانا ہو گیا
اور اس پر اک زمانہ ہو گیا

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۳۹)۔ ۲. دُنیا ، عالم ؛ دُنیا کے رہنے والے لوگ ، خلقت۔

مبارک ترا شہ ہو آنا اچھو
بندا ہو تیرے گھر زمانہ اچھو

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۳)۔

یتیماں کا پرور ہو توں اے کریم
زمانے کو ہونے نہ دینا یتیم

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۲)۔ یہ بختاوری اسی ملک کی ہے یا سارے زمانے کا یہی حال ہے۔(۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۵)۔

ترے گا مرے ساز کے نغموں کو زمانہ
دہرائے گی دنیا مری آہوں کا فسانہ

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۱۶۷)۔ ۳. وقت ، ہنگام. جب زمانہ آدھی رات کا آیا اس وقت کسی لے شہر کے اندر نے کو بجایا۔ (۱۸۸۰ ، طلسمِ فصاحت ، ۲۳۰)۔ ۴. وقفہ ، دور ، عہد۔

آنا تو غنیمت تھا یہ جانا تھا قیامت
تھوڑا سا وہ رخصت کا زمانا تھا قیامت

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳)۔ اب ہم لوگوں کی جوانی کا زمانہ ہے چاہے مرد بن کے نکلیں چاہے عورت۔ (۱۹۰۳ ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۷۸)۔

جو کل تھی تلخ حقیقت وہ اب فسانہ ہے
یہ مہر و ماہ کی تسخیر کا زمانہ ہے

(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۲۲)۔ ۵ عہدہ ؛ راج ، حکومت (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [زمان + ہ ، لاحقۂ اسمیت]۔

ـــ اِدھر کا اُدھر ہونا محاورہ۔
حالات میں اِنقلاب آنا ، تغیّر واقع ہونا۔

اک روز بھی نہ کوچے میں اس کے گزر ہوا
سو مرتبہ زمانہ اِدھر کا ادھر ہوا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۷۳)۔

ـــ اُلٹ جانا محاورہ۔
زمانے کا مخالف ہو جانا ، دُنیا کا بے رُخی اختیار کر لینا۔

آنکھیں تمہاری کیا پھریں اس وقت میری جان
سچ پوچھئے تو مجھ سے زمانہ اُلٹ گیا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۸)۔

ـــ اُمَنڈنا محاورہ۔
بہت سے لوگوں کا کسی جگہ جمع ہونا ، ہجوم کرنا ، مجمع ہونا۔

دروازہ پہ شورِ شادیانہ
اُمڈا ہوا سیر کو زمانہ

(۱۸۸۷ ، واجد علی شاہ اختر (نوراللغات))۔

ـــ ایک رَنگ پر نہیں رَہْتا کہاوت۔
کسی کے حالات یکساں نہیں رہتے ، زمانہ ایک سا نہیں رہتا۔

رہتا نہیں زمانہ کبھی ایک رنگ پر
معزول جانئے جسے منصوب دیکھئے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات))۔

ـــ ایک سا نہیں رَہْتا کہاوت۔
وقت اور حالات ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔ اپنی دولت پر مغرور ہو کر کسی سے دماغ نہ کرے کہ زمانان ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا۔ (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۳۶)۔

ـــ آنکھوں سے گُزَر چکا ہے فقرہ۔
جب اپنے بارے میں یہ بتانا ہو کہ بہت تجربہ ہو چکا ہے تو کہتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

ـــ آنکھوں میں سیاہ ہونا محاورہ۔
بہت زیادہ صدمہ ہونا (مہذب اللغات)

ـــٔ آیِنْدگاں کس اضا(ـــ کس ہ ، سکن ، فت د) امذ۔
آنے والوں کا دور یا وقت، مراد: مستقبل ، آنے والا وقت۔ ہم اس کے سہارے اپنے ماضی اور حال سے گزرتے ہوئے زمانۂ آئندگاں میں اتر سکتے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۱۶)۔ [زمانۂ + آیندگاں (رک)]۔

ـــ با تو نہ سازَد تو با زَمانہ بَساز کہاوت۔
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) اگر زمانہ تمہارے ساتھ نہیں چلتا تم زمانے کے ساتھ چلو۔ زمانے نے کس کا ساتھ دیا اور کون کس کا ہوا ہے ہاں مگر خیر زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز۔ (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۳۵۰)۔

ـــ بَدَل جانا / بَدَلْنا محاورہ۔
۱. حالات بدل جانا ، صورتِ حالات کا تبدیل ہونا۔ اب زمانہ اور رواج بدل گیا ہے۔ (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۷۸)۔ بڑا کمال ہے کہ زمانہ بدل گیا زمین و آسمان بدل گئے ... مگر وہ آجتک وہی ہیں۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۱۰)۔ ۲. قسمت پلٹ جانا۔

آسماں دوست ہو گیا تیرا
اب زمانہ بدل نہیں سکتا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۶۸)۔

ـــ بَدْلے تُم بھی بَدْلو کہاوت۔
اگر زمانہ تمہارے ساتھ نہیں تو تم زمانے کا ساتھ دو (قب : زمانا با تو نہ سا زد الخ)۔ ایسے لوگوں نے اکثر یہ اصول قائم کئے ہیں جو من بھاوے سو کرو زمانہ بدلے تم بھی بدلو دنیاحاصل کرو جس طرح سے ہو۔ (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۳۳)۔

ـــ بَرْتْنا محاورہ۔
تجربہ کار ہونا ، جہاں دیدہ ہونا ، سرد و گرم چشیدہ ہونا ، زندگی کے تجربات حاصل کرنا۔

زمانہ ہم نے دیکھا ہے ، زمانہ ہم نے برتا ہے
ہمیں دیتے ہیں وہ دھوکے ہمیں بالا بتاتے ہیں

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۵۹)۔

---بَرخِلاف ہونا محاورہ.
حالات موافق نہ ہونا ، حالات سازگار نہ ہونا.

سیّد سے بے وطن سے زمانہ تھا برخلاف
غُل تھا کہ آج ہوتا ہے گھر فاطمہ کا صاف
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲۶).

---بَرسَرِ جَنگ اَسْت یاعلی مَدَد دے فقرہ.
(دعا) تمام زمانہ مخالف ہے یاعلی مدد کیجیے (جامع الامثال).

---بَرسَرِ جَنگ ہونا محاورہ.
ہر بات مخالف پڑنا ؛ نصیبا خراب ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---بَسَر آنا/ہونا محاورہ.
وقت گزرنا ، مدّت تمام ہونا.

زمانۂ غم فُرقت بسر نہیں آتا
اجل بھی آتی نہیں یار اگر نہیں آتا
(۱۸۶۷ ، عرش (میر کلو) ، د ، ۱۰).

---ءِ بَعِید کس صف (---فت ب ، ی مع) امذ.
قدیم زمانہ ، دورِ گزشتہ ، بہت پُرانا زمانہ. اسلام نے یہ توازن زمانۂ بعید یعنی تقریباً ڈیڑھ ہزار سال پہلے پیش کر دیا تھا. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر ، ۳۵). [زمانہ + بعید (رک)].

---بِیت جانا محاورہ.
ایک دور گزر جانا ، ایک عہد بسر ہو جانا.

جب حُسن کی ہر مغرور نظر ممنونِ نوازش ہوتی تھی
ایسا بھی زمانہ بیت گیا ایسا بھی زمانہ بھول گئے
(۱۹۳۸ ، نبضِ دوران ، ۲۷۳).

---پانا محاورہ.
کسی دور یا کسی کے دور میں ہونا ، کسی کا معاصر ہونا. ان میں سے تین متقدم الذکر نے صحابہ کا زمانہ پایا تھا. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۳۲). تھیبل برائے ہلیز جنھوں نے ۱۷۵۱ء سے ۱۸۳۰ء تک کا زمانہ پایا ہے. (۱۹۳۱ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۵۰).

---پَلٹ جانا محاورہ.
حالات میں یکسر تغیر واقع ہونا ، انقلاب آنا.

اُٹھ دیر نہ کر کہتی ہیں وہ سیدھی نگاہیں
جلد آ کے لپٹ دیکھ زمانہ نہ پلٹ جائے
(۱۸۸۸ ، مضمونہائے دلکش ، ۸۳).

---پِھر جانا/پِھرنا محاورہ.
۱. زمانہ کسی کے خلاف ہو جانا ، زمانے کا کسی سے برگشتہ ہو جانا ، حالات کا مخالف ہو جانا.

جان اب ہم سیں لگے ہو مونہہ چھپانے اس طرح
پھر گئے وے آشنائی کے زمانے اس طرح
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۷).

گرے نظروں سے ہم عالم کی جب تم نے نظر بدلی
زمانہ پھر گیا ہم سے تمہارے ایک تیور میں
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۵۳). ۲. حالات بدلنا ، بہتر تبدیلی رُونما ہونا ، امید افزا صورت نکلنا.

نکل جائے گی سب کجی آسماں کی
کبھی تو پھرے گا زمانہ ہمارا
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۲۵).

یہی گردشیں ہیں جو لے حضرتِ دل
کبھی تو پھرے گا زمانہ تمہارا
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۴۳).

---ءِ تاریخ کسرِ اضا (---ی مع) امذ.
وہ وقت جب سے دنیا کے حالات معلوم ہو سکے ہیں. زمانۂ تاریخ سے پہلے کی بات ہے کہ ہند یورپی اور کوہ یورال الطائی کی قومیں نقلِ سکونت کر کے یہاں آئیں. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، الف). [زمانہ + تاریخ (رک)].

---تَنگ ہو جانا/ہونا محاورہ.
زندگی اجیرن ہونا ، مشکلات پیدا ہو جانا. جب یہ لام بندی ہوئی تو نواب پر زمانہ تنگ ہوا. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۱۸۱).

---تَہہ و بالا ہونا محاورہ.
دنیا اُلٹ پُلٹ ہونا ، زمانہ زیر و زبر ہونا ، انقلابِ عظیم ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---ءِ ثُلاثَہ کسِ اضا (---ضم ث ، فت ث) امذ.
زمانۂ قدیم ، زمانہ وسطیٰ اور زمانۂ حال ، وقت ، زمانہ. جب سے یہ دنیا ظاہر ہوئی ہے تب سے ہم زمانۂ ثلاثہ و عالم سہ گانہ میں تلاش کرتے پھر رہے ہیں. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۹۸). [زمانہ + ثلاثہ (رک)].

---جانا ف ل.
وقت گزرنا ، وقت بیتنا ، عرصہ گزرنا. آپ جانیں اتنا ہی زمانہ جا رہا ہے. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۰۲).

---ءِ جاہِلِیَّت کسِ اضا (---کس ہ ، ل ، شد ی بفت) امذ.
اسلام سے پہلے کا زمانہ جب لوگ عموماً مُشرک تھے، آنحضورؐ کی بعثت سے قبل کا دور. یہ بات زمانۂ جاہلیت کی ہے اسلام نے امورِ جاہلیت کو منسوخ کر دیا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۱۳). ان کی مذہبی رسوم میں زمانۂ جاہلیت کے بعض طور طریق باقی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۷). [زمانہ + جاہلیت (رک)].

---ءِ جَدِید کسِ صف (---فت ج ، ی مع) امذ.
دورِ حاضر ، زمانۂ حال ، موجود عہد یا دور ، نیا دور. نشتر فساد جو ہمارے معاشرے کا مایہ ناز تغزل تھا اب زمانۂ جدید کی جراحی کا ادنیٰ ترین لوازمہ ہے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۸۱). [زمانہ + جدید (رک)].

---چڑے ہونا محاورہ۔
تجربہ کار ہونا۔

طوطیٔ خط دکھا کے ہمیں کیا چرائیں گے
مثلِ خضر ہیں ہم بھی زمانہ چڑے ہوئے
(۱۸۴۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۰۶)۔

---چھان مارنا / چھاننا محاورہ۔
دُنیا بھر میں تلاش کرنا ، بہت تلاش کرنا۔

اے دُرِ یکتا جنابِ خضر نے
اک مُجھے پایا زمانہ چھان کر
(۱۸۴۸ ، سخنِ بے مثال ، ۳۳)۔

زمانہ ہم نے ظالم چھان مارا
نہیں ملتی ترے ملنے کی راہیں
(۱۹۰۵ ، گُفتارِ بے خود ، ۱۵۷)۔

---حَدِیدیہ کس صف(---فت ح ، ی مع ، کس د ، شدی بفت) امذ۔
لوہے کا زمانہ ، وہ دور جب انسان لوہے کے آلات یا ہتھیار اور زیورات وغیرہ استعمال کرتا تھا۔ زیورات جو میں نے اِسٹاک ہوم کے عجائب خانہ میں دیکھے ... زمانۂ حدیدیہ کے باقیات میں سے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تمدّنِ عرب ، ۵۰۹)۔ [زمانہ + حدید (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---خَراب ہونا محاورہ۔
حالات بگڑ جانا ، بُرا وقت آنا۔

وہ کیا کرے کہ زمانہ خراب ہے ہمدم
وجودِ عشق کی تسلیم اس کو ہے ضروری
(۱۹۳۵ ، روحِ کائنات ، ۷۲)۔

---خوابِیدگی کس اضا(---و معد ، ی مع ، سک د) امث۔
(حیاتیات) وہ درمیانی مُدّت جب بیج زندہ تو رہتا ہے مگر زمین سے باہر نہیں آتا ہے۔ بعض بیج فوراً نہیں اُگتے بلکہ زمانۂ خوابیدگی کے بعد اُگتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۲۲۹)۔ [زمانہ + خوابیدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دَراز کس صف(---فت د) امذ۔
طویل مُدّت ، بہت عرصہ۔ اُردو ... میں جو سنسکرت اور پراکرت کے الفاظ ہیں وہ زمانۂ دراز کے اِستعمال اور زبانوں پر چڑھ جانے سے ایسے ڈھل گئے ہیں کہ اصل الفاظ میں ... لہجے کی دقت تھی بالکل جاتی رہی۔ (۱۹۸۵ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۹۱)۔ [زمانۂ + دراز (رک)]۔

---دِیدَہ (---ی مع ، فت د) صف۔
تجربہ کار ، سرد و گرم چشیدہ ، جہاں دیدہ۔ تو سن رسیدہ زمانہ دیدہ عورت میں اثر نہیں پیدا کرسکتا۔ (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، امراؤعلی ، ۶۲)۔

قریب ہوں مگر اِتنا کہ جیسے کوسوں دور
مُجھے نہ دیکھ سکو گے زمانہ دیدہ سہی
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۸۵)۔ [زمانہ + ف : دیدہ ، دیدن ۔ دیکھنا]۔

---دیکھ ڈالنا محاورہ۔
رک : زمانہ دیکھنا۔

کہوں کیونکر کہ دُنیا میں تُمہیں بے مثل و یکتا ہو
زمانہ دیکھ ڈالا ہے مری آنکھوں نے تُم کیا ہو
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۵۸)۔

---دیکھنا محاورہ۔
تجربہ کار ہونا ، زندگی کے گُونا گُوں تجربات حاصل کرنا۔ بندہ نے بھی زمانہ دیکھا ہے بڑے بڑے عالموں کی خِدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ (۱۸۷۳ ، مکتوباتِ سرسیّد ، ۲۲۷)۔

پڑے ہیں پردے آنکھوں پر حسینوں کی محبّت میں
یہ کیسے ہو گئے غافل زمانہ دیکھنے والے
(۱۹۱۰ ، خوبیٔ سخن ، ۳۷)۔

---دیکھے بَیٹھنا محاورہ۔
بہت تجربہ ہونا ، جہاں دیدہ ہونا۔

دوست دشمن کو وہ کیا جانیں ابھی کمسن ہیں
ہم سے پُوچھے کوئی بیٹھے ہیں زمانہ دیکھے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۱۱)۔

---دیکھے ہونا محاورہ۔
جہاں دیدہ ہونا ، تجربہ کار ہونا گھاگ ہونا ، منجھا ہوا ہونا۔ وہ تو زمانہ دیکھے ہوئے ہیں وہ کبھی نہ تمہاری سی کہیں کی چاہے پوچھ دیکھنا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۹۳)۔

---زادَہ (---فت د) امذ۔
وقت کا غلام ، اِبنُ الوقت ، غرض کا بندہ۔

نہیں ہے کُچھ شُدنی بے اُصول اِرادوں سے
خُدا بچائے مُجھے ان زمانہ زادوں سے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۱۳۶)۔ [زمانہ + ف : زادہ (رک)]۔

---زیر و زَبَر ہونا محاورہ۔
اِنقلاب عظیم ہونا ، زمانہ اُلٹ پُلٹ ہو جانا ، حالات بدل جانا۔

دنیا تمام ہو گی قیامت۔ وہ ڈھائیں گے
ہو گا زمانہ زیر و زبر دو گھڑی کے بعد
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجّو) ، د ، ۱۰۵)۔

---سابِق کس صف(---کس ب) امذ۔
ماضی کا دور ، دورِ گذشتہ ، پچھلا زمانہ۔

ہرگز نہ تھا زمانۂ سابق میں یہ فلک
جس آسماں کی دھوم تھی وہ آسماں ہے اب
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۷)۔ [زمانہ + سابق (رک)]۔

---ساز صف۔
حالات کے ساتھ ساتھ اپنے اُصول یا نظریات بدل لینے والا ، ہوا کے رُخ پر چلنے والا ، اپنے مطلب اور غرض کا یار ، خوشامد کرنے یا ظاہرداری برتنے والا ، ابن الوقت۔ اُنکو خوشامدی ، زمانہ ساز ... اور کیا اور کیا کہا گیا۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲۸۲)۔ وہ ایک دغا باز اور زمانہ ساز آدمی تھا۔ (۱۹۱۲ ، تحقیقُ الجہاد ، ۷۹)۔

ان تمام تبدیلیوں کو جن میں زمانہ ساز ہندو بڑی خوشی سے حصّہ لے رہے ہیں اپنے لئے بہت بڑی بے عزتی تصور کرتے ہیں . (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۱۲). [زمانہ + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سازی اث.
خوشامد ، ظاہر داری ، غرض کی یاری.

اب دین ہوا زمانہ سازی
آفاق تمام دہریا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۲). ہندو مسلمانوں کی رائیں ... ہوتی ہیں اور ان میں اکثر وقتوں اور مقاموں اور آدمیوں پر موقوف ہوتی ہیں یعنی ان میں زمانہ سازی زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۶۳).

حقیقتوں کا نہ کہنا زمانہ سازی ہے
یہ شخص دیکھنے میں جو بڑا نمازی ہے

(۱۹۸۵ ، شوخیٔ تحریر ، ۱۵۶). [زمانہ + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سازی کرنا محاورہ.
ظاہرداری برتنا ، دُنیاداری کا برتاؤ کرنا ، مکّاری اور بناوٹ کی باتیں کرنا ، جیسا دیکھنا ویسا ہی کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

---سَلَف کس اضا(--- فت س ، ل) امذ.
دورِ اسلاف ، گُزرا ہوا زمانہ ، ماضیٔ بعید ، دورِ قدیم. تمہارے ہی آباؤاجداد کی عربی فوجوں کو انہوں نے زمانۂ سلف میں شکستیں دیں. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۷۲). سوالف خا کسار ... زمانۂ سلف میں معدنِ علم و فضل رہا ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۸). [زمانہ + سلف (رک)].

---سیاہ ہونا محاورہ.
بُرا یا خراب دَور ہونا ، بدترین دور ہونا ، مایوسی کے حالات ہونا.

بولی سپر سے تیغ کہ تُجھ میں پناہ ہے
اس نے کہا کہ بھاگ کہ زمانہ سیاہ ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸۶).

---شَناس (--- کس نیز فت ش) صف.
زمانے کے معاملات یا نشیب و فراز کو سمجھنے اور پہچاننے والا ، اِقتضائے وقت یا مصالح کا شعور رکھنے والا. ہوشیار و زمانہ شناس لوگوں کی آنکھوں پر بے توجہی کا جادو ڈال کے ہر سال کو نکل لے جاتا ہے. (۱۸۹۰ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۳ : ۳۰). ایسا زمانہ شناس اور دنیا دیکھا بھالا شخص دسترخوان پر یہ عجیب و غریب حرکت کرے تو بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۸۹). [زمانہ + ف : شناس (رک)].

---شَناسی (--- کس نیز فت ش) است.
دنیاداری ، زندگی کا تجربہ ، جہان آشنائی. اس صاحبِ کمال کو زمانہ شناسی اور اہلِ زمانہ سے مطلب برآری کا کیا ڈھب تھا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۸۹). وہ عمر بھر طالب علم ہی رہے ، مصلحتِ وقت اور زمانہ شناسی ان کے نصیب میں نہ تھی. (۱۹۲۹ ، جلد ہم عصر ، ۱۲۰). کچھ زمانہ شناسی نے انہیں اس بات پر رضامند کر لیا تھا (۱۹۷۶ ، ہندی اردو تنازع ، ۸۷). [زمانہ + شناس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---طالبِ عِلمی کس اضا(--- کس ل ، ب ، ع ، سک ل) امذ.
ایامِ شاگردی ، تحصیلِ علم کا عہد ، حصولِ تعلیم کا زمانہ. ابا جی کو زمانۂ طالبِ علمی سے ادب و شعر سے جنون کی حد تک شغف رہا تھا. (۱۹۵۱ ، لوحِ محفوظ ، ۲). [زمانہ + طالب (رک) + علم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عِدّت کس اضا(--- کس ع ، شد و فت) امذ.
عِدّت کی مُدّت ، طلاق یا شوہر کے انتقال کے بعد چار ماہ دس دن کا عرصہ جو عورت گوشہ نشین ہو کر گزارتی ہے (مہذب اللغات). [زمانۂ + عِدّت (رک)].

---فَترت کس اضا(--- فت ف ، سک ت ، فت ر) امذ.
دو پیغمبروں کے درمیان کا خالی زمانہ جس میں کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوتا ، زوال کا عہد ، ایک قدیم دور (حضرتِ عیسیٰ کے بعد سے حضرت محمدؐ کی بعثت تک کا درمیانی زمانہ). ایسے لوگوں سے مراد زمانۂ فترت کے لوگ ہیں وہ زمانہ کہ حضرتِ عیسیٰ کے بعد سے ... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک تھا. (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا خان ، قرآن الحکیم ، ۶۶۲). [زمانہ + فترت (رک)].

---کَمبَری کس صف(--- فت مع ک ، سک م ، فت ب) امذ.
عہدِ اوّلین کی چٹانوں کا دور جو کمبرلینڈ کے نیچے واقع ہیں ، پتھروں کا زمانہ ، حجری دور. جزیرہ نما رقبہ کے سوا دیگر رقبے کے احجار یعنی سلسلہ ہائے کوہِ ہمالیہ ، بلوچستان و برما کے بعض قدیم تر جزیرہ نما رقبے کے ذیلی حجری طبقات پر مشتمل ہونے کے علاوہ ایسے بحری رکازی طبقات کے متعدد اقسام پر مشتمل ہیں جو قریب قریب ہر ارضیاتی زمانۂ کمبری سے ثلاثی تک ہوتے ہیں . (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۲). [زمانہ + کمبر (Camber)(عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گِرگِٹ کی طَرَح رَنگ بَدَلتا ہے کہاوت.
وقت اور حالات کبھی ایک سے نہیں رہتے ، وقت کبھی کُچھ کبھی کُچھ ہوتا ہے (عِلمی اُردو لغت).

---گُزَرنا ف مر.
ایک طویل مدت ہو جانا ، عرصہ گُزر جانا.

پُوچھنے آئے ہو اب بیمارِ فُرقت کی خبر
مر چکا ، گزرا زمانہ ، گر چکا ، مدت ہوئے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۲۷).

---گیر (--- ی مع) امذ.
عالمگیر ، حاکمِ وقت ، وقت کو قابو میں رکھنے والا.

زمانہ گیر و خود آگاہ و سرکش و بیباک
سرورِ نغمۂ و سرمستیٔ شباب ہے آج

(۱۹۸۳ ، لہو پکارتا ہے ، ۷۷). [زمانہ + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا ، لینا].

ـــــ لَدّ جانا محاورہ.
کسی کے اِقتدار ، شان و شوکت یا زور کا دور گُزر جانا یا ختم ہو جانا ، دور یا عہد کا ختم ہو جانا. ابی کیدان صاحب بہادر اب وہ زمانہ لد گیا جب حضور کمیدانی کرتے اور جوانی کے زعم میں اکڑتے ہوں گے. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۷۷). اب وہ زمانہ لد گیا. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۱).

ـــــ ماضی کس اضا ؛ امذ.
دورِ گزشتہ ، گُزرا ہوا زمانہ. زمانۂ ماضی میں ان ہواؤں (خطِ استوا کے کمِ دباؤ کی جانب مستقل چلنے والی تجارتی ہوائیں) کو نسیمِ بحری سمجھا جاتا تھا. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۶۳).
[زمانہ + ماضی (رک)].

ـــــ مُوافِق ہونا محاورہ.
نصیب اچھا ہوتا ، طالع یاور ہونا ، حالات سازگار ہونا (علمی اُردو لُغت ؛ مہذب اللغات).

ـــــ نازُک ہونا محاورہ.
حالات خراب ہوتا ، حالات مخدوش ہونا ، حالات کا پُر خطر ہونا.

لی ہوش میں آنے کی جو ساقی سے اجازت
فرمایا خبردار کہ نازُک ہے زمانہ

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۵۸).

ـــــ نَظَر میں اَنْدھیر ہونا محاورہ.
سخت گھبراہٹ ہونا ، پریشانی میں کچھ نہ سُوجھنا ، سخت غم و اندوہ ہونا (علمی اُردو لُغت).

ـــــ نِکَل جانا محاورہ.
دور ختم ہو جانا ، موقع جاتا رہنا ، بات ہاتھ سے چلی جانا

ہے ان دِنوں میں گردشِ چشمِ بُتاں کا دور
تیرا زمانہ گردشِ دوراں نکل گیا

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۷). وہ زمانہ نِکل گیا کہ بارگاہ میں گھس آتے تھے اب مُشکل پڑے گی. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۰۰۲).

ـــــ ہو جانا/ہونا محاورہ.
۱. ایک مدت گُزر جانا ، ایک طویل دور بیت جانا.

ہزاروں چُھٹ گئے صدقے میں تیرے تازہ اسیر
ہمیں قفس میں تو صیّاد اک زمانہ ہوا

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۲).

کوئی نقش اور کوئی دیوار سمجھا
زمانہ ہوا مجھ کو چپ رہتے رہتے

(۱۹۱۵ ، تجلّیاتِ شہاب ثاقب ، ۱۶۸). ۲. **وقت بیتنا ، زمانہ گُزر جانا ، عرصہ ہو جانا یا گُزر جانا.**

دل کو سمجھاتے تھے حضرت یاد کر عہدِ رسول
یہ بھی رہنے کا نہیں جب وہ زمانہ ہو گیا

(۱۸۹۱ ، مرزا تعشق ، براہینِ غم ، ۱۱۵). چل پھر رہا ہوں جیسے زمانہ ہو گیا یہاں آئے ہوئے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۷۲).

زمانی (فت ز) صف.
۱. **زمان سے منسوب یا متعلق ؛ (مجازاً) حادث (یعنی جو پہلے نہ تھا اور پھر وجود میں آیا).** حادث وہ ہے کہ زمانی ہو. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۱۶). عالم اور جو کچھ بھی اس کے اندر ہے سب کے سب زمانی حادث ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعۃ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۰۳۲). ۲. **عارضی ، غیر مستقل ، وقتی.**

تنیں زمانی یہ مراتب اے سلیم
بوجھ ذہنی مرتبے ہیں یہ قدیم

(۱۸۸۹ ، رسائل حیات ، ۱۴۴). اس کی (نقشہ) مدد سے مقامیت واضح ہوتی ہے اور زمانی (Temporal) فرق بھی سمجھا جا سکتا ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۸). ۳. **بلحاظِ ادوار ، بہ اعتبارِ زمانہ.** لا حاصل کی ترتیب زمانی ہے جو پہلے لکھا وہ پہلے آ رہا ہے. (۱۹۷۴ ، لا حاصل ، ۷). ۴. **(نفسیات) تناظری ، ظاہری نسبت ، ظاہری تناسب(Perspective) کا اردو ترجمہ.** مگر اس «نے» سے اتصالِ زمانی مستنبط نہیں ہو سکتا جیسے کہ مثالِ مذکورہ بالا سے ظاہر ہے. (۱۸۹۲ ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۱ ، ۳ : ۳۵). ہم کو زمان کا عِلم صرف زمانی کے ذریعے ہو سکتا ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اُصول (ترجمہ)، ۲۹۹). حالیہ بطور فعل استعمال ہوا ہے ... ایک نامعلوم اور مبہم سی زمانی معیت سمجھ میں آتی ہے اور بس. (۱۹۷۲ ، اردو قواعد، شوکت سبزواری ، ۳۹) [زمان + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ اِخْتِلاف (ـــــ کس ا ، سک خ ، کس ت) امذ.
ایسا فرق جو امداد زمانہ سے پیدا ہو جائے ، وقت گُزرنے کے ساتھ پیدا ہو جانے والا اختلاف یا فرق. زمانی اختلاف کی طرح یہ بھی (مکانی متغیرات Special Variation) انسانی زندگی پر گہرا اثر ڈالتے ہیں. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۵).
[زمانی + اِختلاف (رک)].

ـــــ اِکائی (ـــــ کس ا) امذ.
وقت کی اِکائی ، سلسلۂ روز و شب ، وقت کا تسلسل. اس کی (زمانی وحدت) کسی تاریخ اور تہذیبی تسلسل یعنی زمانی اِکائی سے پوری کی جاتی رہی ہے. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۲۶). [زمانی + اِکائی (رک)].

ـــــ تَرْتِیب (ـــــ فت ت ، سک ر ، ی مع) امث.
ترتیب بلحاظِ وقت ، مُدّت و میعاد کے اعتبار سے ترتیب. اگر ہم زمانی ترتیب سے تنقیداتِ غالب کو دیکھیں تو ۱۸۹۷ تک پہلا دور ختم ہوتا ہے. (۱۹۸۰ ، نذر حمید خان ، ۲۳۰). [زمانی + ترتیب (رک)].

ـــــ تَعاقُب (ـــــ فت ت ، ضم ق) امذ.
(نفسیات) عارضی اِدراک ، وقتی اِدراک. اگرچہ ہم کوئی ایسا حیوان متصور نہیں کر سکتے جو زمانی تعاقب کے اندازہ کرنے کی قابلیت سے محروم ہو. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات (ترجمہ) ، ۳۰۹). [زمانی + تعاقب (رک)].

ـــــ تَقَدُّم (ـــــ فت ت ، ق ، شد د بضم) امذ.
وقت کے اعتبار سے اولیت یا پہل ، برتری بلحاظِ وقت ، زمانی برتری.

اگر «معدوم تھا» سے زمانی تقدُّم مقصود نہیں ہے بلکہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو مرتبۂ خُدا ، یعنی عِلّت کے وجود کا ہے ، اس مرتبے میں عالم ، معدوم تھا. (۱۹۳۰ ، اسفارِاربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۲۶۱). [زمانی + تقدُّم (رک)].

---تَناظُر (---فت ت ، ضم ظ) امذ.
وقت کی وسعت پر نظر ہونا. ہم آخرکار ایک قسم کا زمانی تناظر حاصل کر لیتے ہیں جو ماضی اور مستقبل دونوں کی طرف اشارہ کرتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۸۲). [زمانی + تناظر (رک)].

---عَلامَت (---فت ع ، م) امث.
(نفسیات) وقت سے متعلق کرکے دیکھنے کا نشان. اس نے (لوٹزے) زمان پر بحث کی ہے اور جس میں پہلی مرتبہ اُس نے زمانی علامت کی اِصطلاح اِستعمال کی ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۲۸۶). [زمانی + علامت (رک)].

---عَلائِق (---فت ع ، کس ء) امذ ؛ ج.
(نفسیات) دنیاوی بکھیڑے ، دنیا کے جھنجھٹ ، علائقِ زمانہ. نفسیات کے لئے ذہن ایسے عالم کی شے ہے ... کہ اس کو زمانی علائق کے ساتھ کیا تعلق. (۱۹۳۷ ، اُصولِ نفسیات (ترجمہ). ۱ : ۲۳۱). [زمانی + علائق (رک)].

---عُمْر (---ضم ع ، سک م) امث.
(نفسیات) ماہ و سال کے اعتبار سے عُمر، طبعیٔعمر (ذہنی عمر کے مُقابل). اس کی ذہنی عُمر دس ہوتی ہے خواہ اس کی زمانی عُمر کچھ ہی کیوں نہ ہو.(۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۳۵۰). [زمانی + عُمر (رک)].

---مَعِیَّت (---فت م ، کس ع ، شد ی بفت) امث.
(نفسیات) عارضی ساتھ ، غیر مُستقل ہم آہنگی. صوری جز کا حادث ہونا ضروری کیونکہ صوری جز کا مرکب حادث کے ساتھ بالفعل رہنا ضروری ہے بلکہ ان دونوں میں زمانی معیّت ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۷۸۱). [زمانی + معیّت (رک)].

---(و/اور) مَکانی (---و مج ، فت م) صف.
زمان و مکان سے منسوب و متعلق. اس زمانے میں اکثر مصالح بحیثیت زمانی و مکانی بدل گئے ہیں تو محض تقلید کی راہ سے ... عمل میں لانا نہ چاہیے . (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۱۹۵). جدید جرمن نفسیات سے بصیرت کی اصطلاح مُستعار لے کے اقبال لکھتے ہیں کہ یہ بصیرت یا دید اشیاء کے زمانی مکانی دور علّی رشتوں کا اندازہ ہے جو نمودی کرتی ہے. (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۳۱۹). ادبیات میں اس کی (زمانی وحدت) کسی تاریخ اور تہذیبی تسلسل یعنی زمانی اِکائی سے پُوری کی جاتی رہی ہے جو فی زمانہ زمانی اور مکانی وحدت کو پیش کرنے کا نام ہے. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۲۶). [زمانی + و (حرفِ عطف) + مکان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

زَمانے (فت ز) امذ ؛ ج.
زمانہ (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل).
بچھلے پہر اُٹھ اُٹھ کے نمازیں ، ناک رگڑنی سجدے پہ سجدے
جو نہیں جائز اس کی دعائیں اُف رے جوانی ، ہائے زمانے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۳۰). ان کے سمجھنے کے لئے ضرورت ہوتی کہ زمانے کو سمجھا جائے. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۰۸۳)، حضرت اُم دردا بُڑھاپے کے زمانے میں ایک بار عبدالملک بن مروان کی مہمان ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۰).

---بَھر کا امذ ؛ م ف.
اپنے دور کا ایک ، پُوری دنیا کا چھٹا ہوا.

لگا کر تُجھ سے دل حاصل ہوا یہ اے وفا دشمن
زمانے بھر کا میں دشمن زمانہ بھر مرا دشمن

(۱۸۱۰ ، میر (نوراللغات)). جب دیکھو گپ ہی اُڑاتا ہے ، ڈینگیا زمانے بھر کا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۴۰).

---بَھر کی اسث.
سارے زمانے کی ، ساری دُنیا کی.

زمانے بھر کی ہیں نیرنگیاں نِگاہوں میں
کہاں کسی کے بُرے وقت میں ہے کوئی شریک

(۱۹۲۸ ، صدرنگ ، ۷۸).

---بَھر کی خاک چھاننا محاورہ.
ساری دنیا میں تلاش اور جُستجو کرنا.

بسر فنا بھی سُکدّر رہی نہ دُور ہوئی
جنوں میں خاک زمانے بھرے کی چھان ہوا

(۱۸۴۸ ، سُخن بے مثال ، ۲۶).

---پَر رَوشَن ہونا محاورہ.
سب کو معلوم ہونا ، سب پر ظاہر ہونا.

تری آتش بیانی داغ روشن ہے زمانے پر
پگھل جاتا ہے مثلِ شمع دل ہر اک سخنداں کا

(۱۸۴۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۶).

---سے اُٹھنا (اُٹھ جانا) محاورہ.
نابود ہو جانا ، نیست و نابود ہو جانا ، دُنیا سے چلا جانا.

باقی نہ مصحفی کا رہا خاک بھی نشاں
نقشِ قدم کی طرح زمانے سے اُٹھ گیا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۹).

---سے اُڑنا محاورہ.
معدوم ہونا ، نشان باقی نہ رہنا.

اُڑ گئی یوں وفا زمانے سے
کبھی گویا کسی میں تھی ہی نہیں

(۱۸۴۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۵۰).

---سے کھونا محاورہ.
نِکما کر دینا ، بیکار کر دینا.

رسائی شاہِ خوباں تک نہ ہونے دی نہ ہونے دی
زمانے سے ہمیں کھویا خدا سمجھے مقدر سے
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۳۲۰).

---سے نرالا امذ.
سب سے الگ ، سب سے جُدا ، بہت عجیب و غریب.
ادا تیری ادا کیا کر سکے گا خوب رُو کوئی
ستم بھی تو زمانے سے نرالا ہو نہیں سکتا
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۹).

---کا امذ.
اپنے وقت کا ، دُنیا بھر میں چھٹا ہوا ، بلا کا ، زمانے بھر کا ، زمانے والا (تراکیب میں مُستعمل).
غیر کے کیوں فریب میں آیا
تُو تو عیّار تھا زمانے کا
(۱۸۷۲ ، کلیاتِ نظام ، ۲۲).

---کا اُلٹ پھیر امذ.
انقلابِ زمانہ ، زمانے کی حالت بدلنا ، زمانے کا کروٹ لینا ، زمانے کی تبدیلی (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کا پلٹا کھانا محاورہ.
زمانے کا رنگ بدلنا ، حالات تبدیل ہونا.
رنگ بدلا ہے زمانے نے عجیب کیا ہے اگر
مُشک ہو جائے سپید اور ہو کافور سیاہ
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۲۵).

---کا چلن امذ.
دُنیا کا دستور یا طور طریق ، دُنیا کے رسم و رواج ، رَوِشِ زمانہ.
اسلام آنکھیں پھیر لینے کو سخت ناپسند کرتا ہے مگر افسوس کہ یہی زمانے کا چلن ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۲).

---کا حال دیکھنا محاورہ.
زمانے کا رنگ دیکھنا ، زمانے کا میلان یا رُخ دیکھنا.
ہر حال میں ضروری ہے اے رشک شکرِ حق
اپنا مزاج دیکھو زمانے کا حال دیکھو
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---کا رُخ دیکھنا محاورہ.
زمانے کا میلان دیکھنا ، دُنیا کے حالات کا اندازہ کرنا (ماخوذ : نوراللغات).

---کا زمانہ امذ.
سارا زمانہ ، ساری دُنیا کے لوگ ، سب لوگ ، تمام دُنیا.
ایک میں ہوں تو زمانے میں رہوں ضرب مثل
تُجھ کو دل دے کے زمانے کا زمانہ چُوکا
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---کا کروٹ بدلنا / لینا محاورہ.
انقلاب آ جانا ، حالات بدل جانا.
نہ اِترائیے دیر لگتی ہے کیا
زمانے کو کروٹ بدلتے ہوئے
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۲۸).

---کا گرم و سرد چکھنا محاورہ.
اچھا بُرا دور دیکھنا ، تجربہ کار ہونا. یہ زمانے کا گرم سرد چکھا ہوا بادشاہوں کی صحبتیں اُٹھایا ہوا ... آدمی تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۸۳). میری کم ہمتی کہیے یا فرض شناسی کہ میں نے دوسروں کے ساتھ زمانے کا گرم و سرد چکھنے کا فیصلہ کر لیا تھا. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۷).

---کا لہو سفید ہونا محاورہ.
دنیا سے محبت جاتی رہنا ، آپس میں محبت نہ رہنا (فرہنگِ آصفیہ).

---کا وَرَق اُلٹ جانا محاورہ.
زمانے کا درہم برہم ہو جانا ، زمانہ بدلنا ، ہلچل ہونا. مُجھے کیا معلوم تھا کہ اس طرح یکایک زمانے کا ورق اُلٹ جائے گا. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۳۳).

---کی آب و ہوا بدل جانا محاورہ.
انقلاب آ جانا ، حالات کا بدل جانا.
آب و ہوا زمانے کی کیسی بدل گئی
جب سے ہوا ظہور معلّے جناب کا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۲).

---کی راہ امث.
زمانے کا چلن ، دُنیا کے رسم و رواج ، رَوِش زمانہ.
وہ اِختیار کر جو زمانے کی راہ ہو
ٹکڑی سے ہو جُدا تو کبوتر تباہ ہو
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کی رَنگت دیکھنا محاورہ.
دُنیا کی اُونچ نیچ یا گرم و سرد دیکھنا ، زمانے کے حالات کا اندازہ کرنا.
ابھی نوخیز ہیں رنگت زمانے کی نہیں دیکھی
ہنستی ہیں جو کلیاں بعض غُنچے مُسکراتے ہیں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۳۸).

---کی گَردِش امث.
انقلابِ زمانہ ، دنیا کے حالات کی تبدیلی ، تغیر و تبدل.
نسیم اپنے ہی اعمالوں سے گردش ہے زمانے کی
رواں کشتی پہ آتا ہے نظر ہر نخل ساحل کا
(۱۸۴۳ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۸).

---کی ہَوا امث.
دُنیا کا رُجحان یا میلان ، دُنیا کے اطوار و انداز یا چلن.
اب ہوا اور ہے زمانے کی
مرے نالوں کا کچھ اثر دیکھو
(۱۹۰۹ ، گلکدۂ عزیز ، ۸۰).

---کی ہوا ایک حالت پر نہیں رہتی کہاوت.
رک : زمانہ ایک سا نہیں رہتا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کی ہوا برخلاف ہونا محاورہ.
حالات کا ناموافق ہونا.

اس قدر مجھ سے زمانے کی ہوا ہے برخلاف
کیا عجب بوئے حنا ، ڈالے بدن میں آبلے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۵).

---کی ہوا بگڑنا محاورہ.
حالات خراب ہونا ، ہلچل ہونا ، زمانہ خراب ہونا.

ایسی ہوا زمانے کی بگڑی ہے آج کل
کوڑی کے مول بکتا ہے اہلِ ہنر ہنر
(۱۸۸۸ ، دیوان شور ، ۵۹).

---کی ہوا پھر جانا محاورہ.
زمانے کی ہوا بگڑنا ؛ حالات بدل جانا (ماخوذ : علمی اردو لغت).

---کی ہوا دیکھنا محاورہ.
دنیا کے حالات کے رُخ کا اندازہ کرنا ، دُنیا والوں کی رَوِش کو پرکھنا ، زمانے کے چلن کا اندازہ کرنا.

دل لگاتا تھا زمانے کی ہوا کو دیکھ کر
آشنا کو دیکھ کر ، نا آشنا کو دیکھ کر
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۷۹).

---کی ہوا کھانا محاورہ.
زندہ رہنا ، دنیا میں رہنا ، زمانہ دیکھنا.

نعش عاشق جو اُٹھائے کوئی وہ کہتے ہیں
اور کھا لے یہ زمانے کی ہوا رہنے دے
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کے اسذ ، ج.
تمام دنیا کے ، دنیا بھر کے (تراکیب میں مستعمل).

خرابِ عشق لا کھوں تا ک میں ہیں چشمِ ساقی کی
زمانے کے شرابی آ کرے ہیں ایک ساغر پر
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۸۳).

---کے ساتھ چلنا محاورہ.
دنیا والوں کا ساتھ دینا ، دنیا کے رسم و رواج کے مطابق زندگی گزارنا.

چلتے رہو سنبھل کے زمانے کے ساتھ ساتھ
چلتی نہیں ہے گردشِ دوراں کے سامنے
(۱۹۳۵ ، صد رنگ ، ۱۳۸).

---کے سرد و گرم اٹھانا محاورہ.
سرد و گرم چشیدہ ہونا ، تجربہ کار ہونا ، گونا گوں تجربات رکھنا.

امورِ عشق میں نازک مزاج بھی ہیں فراق
زمانے کے بھی ہیں وہ سرد و گرم اٹھائے ہوئے
(۱۹۴۶ ، مشعل ، ۶۶).

---کے موافق ہونا محاورہ.
جیسا وقت ویسا روپ اختیار کرنا ، جیسے لوگ ویسا برتاؤ کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

---کے ہاتھوں م ف.
دُنیا والوں کے ہاتھ ؛ دُنیا والوں کو. اس کا ترجمہ یہاں لکھا جاتا ہے جو زمانے کے ہاتھوں چند کوڑیوں میں بک سکے تو بڑی قدر دانی ہے. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۳).

---گزرنا ف ل.
دور گزرنا ، وقت گزرنا.

پہلی محبتوں کے زمانے گزر گئے
ساحل پہ ریت چھوڑ کے دریا اتر گئے
(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۲۶).

زَمانیات (فت ز ، کس ن) امث.
زمانے سے متعلق ، زمانی چیز وغیرہ. وہ ایک زمانہ اور زمانیات سب کو یک وقت احاطہ کئے ہوئے ہے. (۱۹۲۳ ، مقالاتِ ابوبی ، ۱ : ۲۱۶) [زمانہ = زمان + ی ، لاحقۂ نسبت + یات ، لاحقۂ جمع].

زَمانیاں (فت ز ، کس ن) صف.
زمانے کے لوگ ، اہلِ زمانہ.

مگر یہ جوشِ دل اور جاں فشانیاں کب تک
یہ شکوہ ہائے زمان و زمانیاں کب تک
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)) [زمانہ = زمان + ی ، لاحقۂ نسبت + اں ، لاحقۂ جمع].

زَمانِیَت (فت ز ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
ایک دور یا زمانے کی دوسرے دور یا زمانے کی تعلیق ، وقت کی علاقائیت. یہ شدت ، زمانیت اور امتدادیت کے لحاظ سے ... دلالت کرتی ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اُصول (ترجمہ) ، ۱۳۳). اس نے (گیلیلیو گیلیلائی) رقاص کی ہم زمانیت کا اصول دریافت کیا. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۹۸). [زمان + یت ، لاحقۂ کیفیت].

زَمانِیَہ (فت ز ، کس ن ، شد ی بفت) صف.
زمانی ، زمانے سے متعلق یا منسوب ، زمانے کا ، دور کا. اوّل سے وجودِ باری تعالٰی ہے اور دوسرے سے وجودِ اکوان زمانیہ مراد ہے جو ثابت نہیں رہتے ایک حالت پر. (۱۹۲۰ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۳۷). [زمان + یہ ، لاحقۂ صفت].

زَمّا وَرْد (فت ز ، شد م نیز بلا شد ، فت و ، سک ر) امذ.
(طب) نرم گوشت اور انڈے کی زردی سے تیار کردہ کھانا جو ریاح کو تحلیل کرتا ہے ؛ نوالہ. زما ورد ... ایک قسم کا کھانا ہے جو نرم گوشت ، انڈے کی زردی اور ساگوں سے تیار کرتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۷۰). [ف].

زَمْبُور (فت ز ، سک م ، و مع) امذ.
رک : زنبور. عربی فارسی کے علاوہ اور زبانوں کے الفاظ میں میم ہی لکھا جائے گا ... ایسے الفاظ کی مختصر سی فہرست یہ

ہے ... زنبور ، سبھل شبھو۔(۱۹۷۳ ، اُردو اِملا ، ۱۸۱)۔[زنبور (رک) کا تلفظی اِملا]۔

زَنْبُورَک (فت ز ، سک م ، و مع ، فت ر) امذ۔
بندوق کی ایک قِسم کا نام۔ ہر اُونٹ پر دو بندوقچی سوار تھے جن کے پاس بڑی کارگر بندوق تھی جسے زنبورک کہتے تھے(۱۹۷۳ ، پانی پت کی آخری جنگ ، ۳۲)۔[زنبور (رک) + ک ، لاحقۂ اسمیت]۔

زُمَّج (فت نیز ضم ز ، فت نیز ضم م بہ شد نیز بلا شد) امذ۔
سرخ رنگ کا شاہین ، ایک شکاری پرندہ ، باز وغیرہ۔ مخزن الادویہ میں لکھا ہے کہ اس جانور کو زمج کہتے ہیں۔(۱۸۸۳ ، صیدگو شوکتی ، ۴۳)۔ زمج ایک پرند ہے معروف جس کے ذریعہ سے بادشاہ لوگ پرند کا شکار کرتے ہیں لوگ اس کو موصوف کرتے ہیں غدر اور قِلت وفا سے۔(۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۹)۔
[ف : عَلَم]۔

زَمَخْت (فت نیز ضم ز ، فت م ، سک خ) امذ۔
۱. ہڑ وغیرہ کا سا کسیلا ذائقہ ، تُرش ، کسیلا۔

ہے زمخت اور کہیں وہ ہے نمکیں
ہے کہیں تلخ اور کہیں شیریں

(۱۸۲۹ ، چشمۂ شیریں ، ۳)۔ ۲. سخت گرہ ؛ تکلیف دہ ، دکھ دینے والا (اسٹین گاس)۔[ف : زمخت ، قب : س : ستمبھک स्तम्भक]۔

زُمَر (ضم ز ، فت م) امذ۔
جمِ غفیر ، عوام ، افواج۔ طرفہ یہ کہ زن و زُمَر وہاں کے کالے اور گھورے ہر اپنے پیشوا و سردار کی خدمت و اطاعت خلوص دل سے کرتے ہیں۔(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۶۰)۔
[ع : (ز م ر)]۔

زُمُرُّد (ضم نیز فت ز ، م ، شد ر بضم) امذ۔
جواہرات میں سے ایک سبز رنگ کا پتھر جو زیورات میں اِستعمال ہوتا ہے۔
سنور کئے انجمن کوں تمام زبر جد کے شیشے زمرّد کے جام
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۲)۔

ہوا خط سبز تھے رنگیں زمرد
وجہ رنگ سیت پایا تس دسن خاص

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۳)۔

موتیہ زمرد رنگ ہوا الماس سے نیلم مثال
جو اتھا یاقوت سا خوش رنگ موتیہ مسموم کا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۱)۔

گر اُس طرف سے ہو جاوے صبا چمن کی طرف
نہ ہو سوائے زمرد عقیق واں زنہار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۳)۔ ولایت سوداں میں اکثر زمرد کی کان ہے۔(۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۷)۔
زمرد اور الماس و یاقوت بھی رکھی ہے یہ درج شکم میں سبھی (۱۸۹۳ ، صدق البیان ، شاہ جہاں بیگم ، ۲۷)۔ بہت سے پرند آ کر مکان میں بھر گئے جن کی زمرد کی منقار اور یاقوت کے پر تھے۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۵۲)۔

پرتاب کا تھا اک تال یہاں یا چاندی کا تھا تھال یہاں
الماس جڑا تھا زمرد میں یہ تال نہ تھا کہساروں میں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۳۱)۔ مقامی لوگوں کو آج بھی عقیق زمرد ہیرا ، نیلم اور زہر مورہ جیسے قیمتی پتھر اور موتی سنگے ملتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ۵۷)۔ [ف]۔

ـــِ اَخْضَر کس صف(ـــ فت ا ، سک خ ، فت ض) امذ۔
گہرے ہرے یا نیلگوں زمرد ، زمرد کی ایک قِسم۔ ایک انگشتری سلیمانی جس کا نگینہ لعلِ بدخشانی کا حلقہ زمردِ اخضر کا تھا۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۷۵)۔[زمرد + اخضر (رک)]۔

ـــِ بَحْری کس صف(ـــ فت مع ب ، سک ح) امذ۔
زُمرد کی ایک قِسم ؛ سمندر سے نِکلنے والا زُمرد۔ ایک رکابی یاقوت ازرق کی تھی اس میں ... ایک پیالہ زمردِ بحری کا تھا بھر رطل شراب اس میں ساقی تھی۔(۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۰۸)[زُمرد + بحری (۲)]۔

ـــ پوش (ـــ و مج) صف۔
سبز لباس میں ملبوس ؛ جو بہت زیادہ زیورات پہنے (مہذب اللغات)۔
[زمرد + ف : پوش ، پوشیدن ـ ڈھانپنا ، پہننا]۔

ـــ گُوں (ـــ و مع) صف۔
سبزی مائل رنگ کا۔ کہیں ساون بھادوں کی تیاری ، سبزۂ زمردگوں گلہائے معنبر کے الوانِ بوقلموں صحنِ وسیع چھتیں رفیع۔(۱۹۰۱ ، الفِ لیلہ ، سرشار ، ۸۷)۔[زمرد + گوں ، لاحقۂ صفت]۔

زُمُرُّدی (ضم نیز فت ز ، م ، شد ر بضم) صف۔
زُمرد (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ (مجازاً) سبز رنگ کا۔

بھر جائے گا کلیجے کے ٹکڑوں سے سب لگن
ہو گا زمردی ترے اس لال کا بدن

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸)۔ مرغابی نیل سر ... کی گردن تو ساری مُرغابیوں سے خوب صورت ہے اور رنگ بھی نہایت عمدہ زمردی۔(۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۲۶۷)۔

پھیلی تو زمردی فضائیں
آنکھوں سے لگائے مُسکرائیں

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۲)۔[زُمرد + ی ، لاحقۂ نِسبت و صفت]۔

ـــ پُلاؤ (ـــ ضم پ ، و مج) امذ۔
مختلف میوؤں اور بالخصوص پستے سے بنایا ہوا پُلاؤ ، پُلاؤ کی ایک قِسم۔ کشمشی پُلاؤ ، نرگسی پُلاؤ ، زمردی پُلاؤ ... وغیرہ ... یہ سب چیزیں ... قرینے قرینے سے چنی گئیں۔(۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۳)۔ سنہری پُلاؤ ، روپہلی پُلاؤ ، اناناس پُلاؤ ، زمردی پلاؤ مزعفر لیجئے ایک پُلاؤ ہی کی کتنی قسمیں نکل آئیں۔(۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۳)۔[زمردی + پُلاؤ (رک)]۔

زُمُرُّدِیں (ضم نیز فت ز ، م ، شد ر بضم ، ی مع) صف۔
سبز رنگ کا ، نیلگوں ، مائل بہ سبز ، زمردی۔ ایک زمردیں پر و بال فرخ پے شیریں مقال توتا خرید کیا جو چڑی مارنے مانگا وہی دیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۶)۔ زمردیں چراگاہیں سبز قالین ...

اس افق سے اس افق تک پھیلے ہوئے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۲). [زمرد + یں ، لاحقۂ نسبت].

زُمُرّود نت نیز ضم ز ، سک م ، و مع) امذ (قدیم).
رک : زُمرد.

که صوبے ان پہ پانچ یاقوت کے
رنگا رنگ علاں سو زمرود کے

(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۱۲). [زمرد (رک) کا متبادل اِملا].

زُمْرَہ (ضم ز ، سک م ، فت ر) امذ.
گروہ ، جماعت ، سلسلہ ، جتھا ، ٹولی ؛ ساتھی ، ہم راہی ؛ بِھیڑ.

و لیکن غیر کا کہنا مرے حق میں نہیں سنتا
کہ وہ مردود اس زُمرے سیں اہلِ دل کے آن مل ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۵).

بحث ہے ناقصوں سے کاش فلک
مجھکو اس زُمرے سے نکال رکھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۵).

اس زُمرے پہ اللہ کو مہرِ پدری ہے
نیکی تو پسندیدہ ہے عصیاں نظری ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۹ : ۱۳۳).

یہ خیر اندیش بھی حاضر ہے مدّاحوں کے زُمرے میں
ادھر بھی اک نظر اپنی خوش اخلاق کے صدقے میں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۲۲). ہم اس طرح بغیر دولہا بنے سہرا باندھے بچوں کے زُمرہ سے نکل طالبِ علموں میں شریک ہو گئے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸۹). باوجود کسی منصب پر سرفراز ہو کر مقربینِ خاص کے زُمرہ میں شامل ہو سکتے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۳۵). [رک : زُمرہ + ہ ، لاحقۂ نسبت].

--- بَنْدی (--- فت ب ، سک ن) امث.
گروہ بندی ، درجہ بندی. شاعرانہ الفاظ اور غیر شاعرانہ الفاظ اور اردو میں الفاظ کی یہ زُمرہ بندی مزید تقسیم کی راہ اختیار کر لیتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۷). [زمرہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٔ تَقْسِیم کس اضا (--- فت ت ، سک ق ، ی مع) امث.
تقسیم کردہ عنوان یا مضمون وغیرہ جس کی رو سے درجہ بندی کی گئی ہو جیسے زمرۂ سائنس ، زمرۂ تجارت وغیرہ. ہر زمرۂ تقسیم نو قسموں پر محدود ہے جو عنوانات کی تقسیم کے لیے ناکافی ہیں. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۴۰). [زمرۂ + تقسیم (رک)].

---ٔ تَلامِذَہ کس اضا (--- فت ت ، کس م ، فت ذ) امذ.
شاگردوں کی جماعت ، شاگردوں کا گروہ ، شاگرد. بہت سے امراء و شرفا زادے حضرت کے زمرۂ تلامذہ میں داخل ہوئے. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۸۹). [زمرۂ + تلامذہ (رک)].

زُمْرے (ضم ز ، سک م) امذ ؛ ج.
زمرہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل. شعر و ادب کی صنفیں اس زُمرے میں آتی ہیں. (۱۹۸۵ ، روایت اور فن ، ۱۳۵).

--- سے خارِج کَرْنا / نِکالْنا محاورہ.
جماعت ، گروہ یا سلسلہ سے علیحدہ کرنا ؛ سابقہ درجہ بندی میں شُمار نہ کرنا. کمسن عورت کفایت شعار ہوئی اور نوجوانوں کے زُمرے سے گویا خارج کی گئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۶۳). ان کے مقالے کو تنقید کے زمرے سے نکال کر انشائیے کے خانہ میں دھکیلنے کے درپے ہیں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۹۷).

--- میں آنا ف ل ؛ محاورہ.
کسی ذیل میں آنا ، ضمن میں شُمار کیا جانا ، کسی سلسلے یا دائرے یا حدود میں شامل ہونا ، قبیل میں ہونا. یوں زمانی اعتبار سے ترقی پسند ادب بھی نئے ادب کے زمرے میں آتا ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۳۱).

--- میں شامِل ہونا / شُمار کِیا جانا محاورہ.
رک : زمرے میں آنا. سندھی میں یہ پہلا اختلاف صوتیوں کے زُمرے میں شامل ہے. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۱۵۹). حافظ محمود خان شیرانی ، وحیدالدین سلیم اور نصیرالدین ہاشمی کے نام گنوائے ہیں ... انھیں محقق کے زُمرے میں شُمار کیا جانا چاہیے. (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۲۰).

زَمْزَم (فت ز ، سک م ، فت ز) امذ ؛ زم زم.
۱. مکۂ معظمہ میں ایک کنُواں جو کعبہ کے جنوب مشرق میں واقع ہے حاجی اور عُمرہ کرنے والے اس کا پانی تبرکاً پیتے ہیں ، چاہِ زمزم.

مُجھے حوضِ کوثر و زمزم کی سوں
مُجھے حرف و مہمل و مجمل کی سوں

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۹۵).

عاشق شفا کے تائیں تج لب کا پانی پیوے
پاں تھے مگر ہے زم زم کے آب کا طلوع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۸).

کعبۂ کونے صنم میں لے سراج
اشک میرا آبِ زمزم ہونے کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۸). صبح کو زمزم کا پانی پی لیتے تھے کہ دن بھر بُھوک پیاس میں تسکین رہتی تھی. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۸).

بہ فیضِ کوثر و تسنیم و زُمزم لہو پیتی ہے کیوں اولادِ آدم

(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۲۲۳). ۲. چاہِ زمزم کا پانی ، آبِ زم زم.

جوش مارے فیض کا چشمہ ترا تو بحر ہے
زمزم و تسنیم پھر ہیں ایک دو چھڑ کہاں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۰).

خُدا کے گھر میں کیا ہے کام زاہد بادہ خواروں کا
جنھیں ملتی نہیں وہ تشنۂ زمزم بھی ہوتے ہیں

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۶۱).

یہ تمنا ہے ربِّ اکرم سے غسلِ میّت ہو میرا زمزم سے

(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۲۲).

یہ تشنہ کام ہے عرصے سے دور اُفتادہ
دِلانا یاد یہ زمزم پلانے والوں کو

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۲۷). [ع : (عَلَم)].

---نفس (---فت ن ، ف) صف.
زم زم کے پانی کی مانند پاکیزہ و متبرک.

اک طرف زمزم نفس کوثر چکاں ہاتھوں میں جام
اک طرف اپنی ہی ماں کا دودھ بچوں پر حرام
(۱۹۳۹ ، نبض دوراں ، ۱۳۱). [زمزم + نفس (رک)].

زَمْزَمِسْتان (فت ز ، سک م ، فت ز ، کس م ، سک س) امذ.
عیش و آرام کی جگہ ، سکون و راحت کا مقام.

تمہارے آرزو انگیز زمزمستان میں
وفورِ عیش ہے افراطِ ناز و نعمت میں
(۱۹۵۳ ، برگو خزاں ، ۶۰). [ع : زم زم + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

زَمْزَمَہ (فت ز ، سک م ، فت ز ، م) امذ ؛ ← زمزما.
۱. (۱) **دھیمے سروں کا راگ ، کم آواز کا راگ ، ترانہ ، نغمہ ، گانا.**

اوسی دھات اول بھنور گھمگما
کیا کان میں اوس کی جیوں زمزما
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۲۳).

دیکھوں رُخ توحید کو چہرے کی ضیا میں
یہ زمزمے کرتا رہوں درگو خُدا میں
(۱۸۷۲ ، عاشق خاتم النّبیین ، ۱۵۶). اب وہ رونق ہے نہ چہل پہل نہ نغمے ہیں نہ زمزمے ایک ہی حالت انسان کے تعلقات کی ہے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۴).

دشتِ غربت میں عبادت حُسن پیکر ہو گئی
زمزمہ سازِ اذان آوازِ اکبر ہو گئی
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۵۲). (اا) **وہ آواز جو گلے کے انتہائی اندر سے ایک خاص حرکت کے ساتھ نکلے ، گٹکری ، مرکی.**

ہم سے خوش زمزمہ کہاں یوں تو
لب و لہجہ ہزار رکھتے ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۳). زمزمہ اس طور سے پیدا ہوتا ہے کہ کسی سُر کو بائیں ہاتھ سے چھیڑو پھر اس کو دستِ راست کی انگلی سے بجاؤ. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۶۳). اسی مقام پر جہاں بندش میں خوبصورت مرکی یا زمزمہ ہو گانے وقت ... ہاتھ ہلاتے تھے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۳۷). ۲. (ا) **چہچہانا، نغمہ سرائی کرنا.**

باغباں زمزمۂ مُرغِ چمن سے غافل
جانتا نئیں کہ بجیں ہیں یہ دہل برسرِ گل
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۱).

وہاں کے طائروں کا رنگ ہی اور
ہے ان کے زمزموں کا ڈھنگ ہی اور
(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۶۵).

کوئی تو زمزمہ کرے میر آسا دلخراش
یوں تو قفس میں اور گرفتار بہت ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۲).

اسیرِ عشق ہو کر زمزمہ سُن طائرِ جاں کا
چہکتا ہے قفس میں جا کے بُلبل اس گلستاں کا
(۱۸۸۲ ، مرآۃ الغیب ، ۴۴).

گیندا کھِلا چمن میں آموں پہ بور آیا
کوئل کے زمزموں نے مژدہ نیا سنایا
(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۷۷).

غنچوں کا میں تبسُّم موجوں کا میں ترنُّم
طوطی کا زمزمہ ہوں ، بلبل کا چہچہہ ہوں
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۲). (اا) **وہ آواز جو کچھ دور سے آئے اور مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح سُنائی دے.** مثل زمزمۂ زنبور مراد اس سے اورادِ شب ہیں . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۹). ۳. **وہ نیم غنائی الفاظ جو آتش پرست اپنی عبادت یا کھانا کھانے کے وقت ادا کرتے ہیں ، اس میں ہونٹ یا زبان نہیں ہلتی بلکہ ناک اور حلق سے آواز نکلتی ہے.** عیسائیوں کی نماز گا کر ادا کی جاتی ہے ، پارسیوں میں زمزمہ ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۴۴).

رُوح پرور تھے دعاؤں کے مقدّس زمزمے
ہر جسیں صورت جوابِ آفتاب و ماہ تھی
(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۵۳). ۴. **تلوار کے چلنے کی آواز ، کھنک.**

نغمہ ہے لے میں تری خُون کے فوّاروں کا
زمزمہ تُجھ میں ہے چلتی ہوئی تلواروں کا
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۸). ۵. **خوش الحانی ، لحن ، خوش گلوئی.** فارسی زمزموں کو عرب کے الحان میں ادا کیا. (۱۸۸۷ ، سُخندانِ فارس ، ۲ : ۶۱).

بے حقیقت نَے کے اندر زمزمہ داؤد کا
عارضی محدود پر اک عکس لا محدود کا
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۷). [ع : (زم زم - آواز کرنا) + ہ ، لاحقۂ نِسبت].

---اِتْرانا محاورہ.
خوشی میں بے ساختہ گُنگنانا ، ہونٹوں پر گیت مچلنا.

آئنہ گردشِ ایّام کو دِکھلانے لگے
وقت کے لب پہ نئے زمزمے اِترانے لگے
(۱۹۷۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۱۳۰).

---بَھرْنا محاورہ.
گلے سے مُترنم آواز نکالنا ، نغمہ سرائی کرنا ، لَے میں گانا. یہ جانور حروفِ بے آواز اور آوازِ بے حروف کے زمزمے بھرتے تھے ، جس کا خُلاصہ یہ تھا کہ سراسر مضمون مدعا غائب. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱۳۸).

---پَرْداز (فت پ ، سک ر) صف.
نغمہ سرا ، گانے والا عین اسی عالم میں زبانِ حق محمد رسول اللّٰہ کے کام و دہن میں زمزمہ پرداز ہوئی (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۵۹).

تھے کبھی ہم بھی زمزمہ پرداز
کھو گئی ہے فضا میں کیا آواز
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۹۳).

نغمۂ زمزمہ پرداز کہاں سے لاؤں
چلبلی جان کے انداز کہاں سے پاؤں
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰۴). [زمزمہ + ف : پرداز ، پرداختن - سنوارنا].

ـــ پَرْدازی (ـــ فت پ ، سک ر) امث.
نغمہ سرائی ، ترانہ سنجی.

بُلبل میں بھی ہیں گرچہ خوش آوازیوں کے ڈول
لیکن کہاں یہ زمزمہ پردازیوں کے ڈول

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۳).

ساری رونق تھی مری زمزمہ پردازی سے
اب مُجھے چھوڑ کے پچھتاتا ہے صیّاد بہت

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۵۵). ان کی زمزمہ پردازیوں کا نیا مجموعہ زبورِ عجم کے نام سے عنقریب سامعہ نواز ہونے والا ہے.(۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۳۲۸).[زمزمہ + پرداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَیرا (ـــ ی لین) صف.
نغمہ سرا ، گانے والا.

عشق جب زمزمہ پیرا ہو گا
حُسن خود محوِ تماشا ہو گا

(۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، د ، ۲). [زمزمہ + ف : پیرا ، پیراستن ـ چھانٹنا].

ـــ پَیرائی (ـــ ی لین) امث.
حُسنِ آواز و ادا کے ساتھ گانے یا گنگنانے کا عمل ، نغمہ آرائی.

سُخن سرا جو ہوئی عندلیبِ طبعِ حضور
تو بھولے زمزمہ پیرائیاں چمن میں ہزار

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۳۰). [زمزمہ + پیرا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ ٔ حَیات کس اضا (ـــ فت ح) امذ.
زندگی کا پیغام ؛ مژدۂ جاں فزا ، حیات بخش نغمہ.

موت کی ترجمانیاں رشکِ صدائے صور تھیں
زمزمۂ حیات بھی غم نے ترے سُنا دیا

(۱۹۲۹ ، شبستان ، ۲۳). [زمزمہ + حیات (رک)].

ـــ خواں (ـــ و معد) صف.
نغمہ سرا ، نغمہ سنج.

نہیں ہے شہبازِ زمزمہ خواں جو آج ہم بانگو نغمہ سنجاں
غلط کہ ایں طائرِ خوش الحان عبث گُل ستاں ندارد

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۷). [زمزمہ + خواں (رک)].

ـــ خوانی (ـــ و معد) امث.
زمزمہ خواں ہونا ، نغمہ خوانی ، نغمہ سرائی.

نسیمِ صبح کے جھونکوں کی عطر افشانی
یہ طائرانِ نوازن کی زمزمہ خوانی

(۱۹۲۲ ، مطلعِ انوار ، ۲۷). [زمزمہ + خواں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ ٔ دَرْد کس اضا (ـــ فت د ، سک ر) امذ.
درد بھرا گیت ، نغمۂ پُرسوز ، نغمۂ درد انگیز.

یہ دل سرد کہاں ، زمزمۂ درد کہاں
تُو بھی قائم ہے بُلبل ، تری آواز بھی ساتھ

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۲۸). [زمزمہ + درد (رک)].

ـــ ٔ ریحانی کس صف (ـــ ی مج) امذ.
ہوا سے درختوں کے پتوں کے ہلنے کی آواز جو خوش گوار اثر چھوڑے. سب نے دیکھا صحرائے خارستان پُر بہار ہونے لگا نخل وجد میں آئے پتوں نے کیفیتِ زمزمۂ ریحانی دکھائی. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۹۸). [زمزمہ + ریحان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ساز صف.
نغمہ سرا ، نواسنج ، نغمہ خواں ؛ خوش الحان.

دشتِ غُربت میں عبادت حُسن پیکر ہو گئی
زمزمہ سازِ اذاں آوازِ اکبر ہو گئی

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۵۲). [زمزمہ + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــ سازی امث.
دھیمی آواز کے ساتھ نغمہ پروری ، نغمہ سرائی ، خوش الحانی.

تارِ طنبور بنی آج رگِ سنگِ صفا
ہے زباں زمزمہ سازی کرے موجِ زمزم

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۲۸۹).[زمزمہ + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سَرا (ـــ فت س) امذ.
نواسنج ، نغمہ سرا ، نغمہ خواں. طایرانِ زمزمہ سرا درختوں پر زمزمہ سرائی کرنے لگے. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۹۸).

ہم ایسی بزم میں کل صبح تک رہے کہ جہاں
سکوت بھی تھا لبِ زمزمہ سرا کی طرح

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۲۰). [زمزمہ + ف : سرا ، سرائیدن ـ الاپنا ، گانا].

ـــ سَرا ہونا محاورہ.
نواسنج ہونا ، نغمہ زن ہونا ، گیت گانا. طائرانِ سحر سامنے ملکۂ حیرت کے آکر زمزمہ سرا ہوئے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۰).

ـــ سَرائی (ـــ فت س) امث.
۱. **زمزمہ پردازی ، گانا گانا ، نغمہ سرائی ، نواسنجی.** دلوں میں محبت کی ہوا درخت اُس سے بھیگے ہوئے پھول کھلے ہوئے جانوروں کی زمزمہ سرائی ہر ایک مصروفِ یادِ الٰہی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۳۲). ۲. (مجازاً) **قصیدہ خوانی ، تعریف کرنا ، گُن گانا ، مداحی.** شو کی پوجا کرنے والے سورتھ کے سکھ ہیں فتحمند شنکر کی زمزمہ سرائی کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۳ : ۱۷۲). [زمزمہ + سرا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سَنْج (ـــ فت س ، سک ن) صف.
۱. **نغمہ خواں ، نواسرا.**

خسروا سن کے ترا مُژدۂ جشنِ نوروز
آج ہے بُلبلِ تصویر تلک زمزمہ سنج

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۳۱۸). صاحب مثنوی کی زبان یوں زمزمہ سنج ہوتی ہے کہ جو اسے حقیقت سمجھ کر پڑھے گا ... یہ حقیقت کا کام دے گی. (۱۹۴۳ ، مضامین عبدالماجد ، ۳۳). ۲. (مجازاً) **گُن گانے والا ، قصیدہ خواں ، مداح.** اگر میں نیاز صاحب کے مقام انسانیت کا زمزمہ سنج نہ ہوتا جن کی عقیدت سے دل سرشار تھا ان سے بدظنی تو نہ ہوتی. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری ، شخصیت اور فکر و فن ، ۴۳). [زمزمہ + ف : سنج ، سنجیدن ـ گانا].

---سنجی (---فت س ، سک ن) امث.
نغمہ سرائی ، قصیدہ خوانی ، زمزمہ پردازی.

زمزمہ سنجی بُھلا دی خطرۂ صیاد نے
آتے آتے کان تک شورِ عنادل رہ گیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۹). رشک اور وزیر کی زمزمہ سنجیاں سن سن کر امیر کا شوقِ شاعری چمک اٹھا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۶). [زمزمہ + سنج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا محاورہ.
گانا ، گُنگنانا ، قصیدہ خوانی کرنا ، چہچہانا.

اے عندلیب زمزمہ کر لے پُکار کے
آئی خزاں چمن میں چلے دن بہار کے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۶).

کریں زمزمہ شاخ پر جانور
ہلیں وجد میں حُور و غلماں کے سر

(۱۸۳۱ ، معراج نامہ ، میر مظفر حسین ، ۵۰).

صبح صادق کا ہوا چرخ پہ جس وقت ظہور
زمزمہ کرنے لگے یادِ الٰہی میں طیور

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۶).

---گر (---فت گ) صف.
زمزمہ پرداز ، مدح خواں.

گل کے موسموں کا ... زمزمہ گر ہے.

(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۵۳). [زمزمہ + فا : گر ، لاحقۂ فاعلی].

---نَے کس اضا (---فت ن) امذ.
بانسری کی تان ، بانسری کی آواز یا لَے.

دل ہے اور عشق کہ نَے کے اندر
کیا بجز زمزمۂ نَے ہو گا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۵۷). [زمزمہ + نَے (رک)]

زَمْزَمی (فت ز ، سک م ، فت ز).(الف) امث.
وہ شیشی جس میں زائرینِ کعبہ آبِ زمزم لاتے اور لوگوں کو تحفۃً وہ آبِ مقدس دیتے ہیں ، آبِ زمزم رکھنے کا ظرف ، بوتل.

اگر وہ کعبہ رُو ساقی بنے فیض
کہاں کشتی پہ ہو گا زمزمی کا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدر آبادی ، د ، ۷۸). آپ پریشان نہ ہوں زمزمیوں اور کھجوروں کا وقت بعد کو آئے گا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۴ ، ۱۶ : ۶). میں نے ایک ڈاکٹر کو مدد کے لئے پکارا اس نے زمزمی سے پانی نکال کر میرے حلق میں ڈالا. (۱۹۷۹ ، سرگزشتِ حیات ، ۱۳۱). (ب) صف. صُراحیوں وغیرہ میں پانی بھر بھر کر لوگوں کو آبِ زمزم پلانے والا . فیاض لوگوں نے آدمی مقرر کر رکھے ہیں ، جو صراحیاں بھر بھر کر رکھتے اور لوگوں کو پلاتے ہیں ان کو زمزمی کہتے ہیں.(۱۸۹۱ ، روزنامۂ سفرِ مصر و شام ، ۱۷۶). [زمزم + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَمْزَمے (فت ز ، سک م ، فت ز) امذ ؛ ج.
زمزمہ (رک) کی جمع نیز مُغیّرہ حالت (مرکبات میں مُستعمل). افادیت اور عملیت کے زمزمے اس میں بیدار کرنے ہوں گے.(۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۷۲).

---بکھیرْنا محاورہ.
خوشیاں بانٹنا ، گیت گانا.

زمزمے بکھیرو گے اپنے آپ میں کھو کر

(۱۹۶۷ ، شہر درد ، ۱۲۱).

زَمِسْتان (فت ز ، کس م ، سک س) امذ.
جاڑے کی فصل ، موسم سرما ، سرما.

جیوں آیا زمستان کیرا ہنگام
ہوا بار کم پُھول بن کا تمام

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۹).

تری زُلفاں کی طُولانی کوں دیکھے
مُجھے لیلِ زمستاں یاد آوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۳).

یوں آگ ہمارے نَفَسِ سرد سے بُجھ جائے
جوں بادِ زمستاں سے ہو مُضمحل آتش

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۰۶).

بُتاں کی سرد مہری سے جو آہِ سرد تک کھینچوں
تو ہر اک عین گرمی میں کرے شکوا زمستاں کا

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۷).

شعلہ زن ہو تنورِ طُوفاں بھی
کانپتا ہے یہاں زمستاں بھی

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۳۴).

یہ سرد سرد ہوا موسمِ زمستاں کی
یہ عہدِ گل یہ فضا گُلشن و بیاباں کی

(۱۹۲۲ ، مطلعِ انوار ، ۲۶).

دھوپ زمستاں میں غائب تاریکی بھی ہے آنگن پر
پیڑ کے پیچھے سُورج نکلے اور گھر کی دیوار بلند

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۲۹). ۲. (تصوف) مقامِ کشف (ماخوذ: مصباح التعرف ، ۱۳۸). [زم + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

زَمِسْتانی (فت ز ، کس م ، سک س) صف.
زمستان (رک) سے منسوب یا متعلق ، سرمائی ، سردی.

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چُھوٹے مُجھ سے لندن میں بھی آدابِ سحر خیزی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۶۱). ایشیا کی اس زمستانی دوپہر کا سارا حُسن تنقیدی رد و قدح سے یکسر نابود ہو کر رہ گیا. (۱۹۸۷ ، اک عشرِ خیال ، ۳۷). [زمستان + ی ، لاحقۂ صفت].

---آرام گاہ امث.
قیام گاہ جو موسمِ سرما میں استعمال کی جاتی ہو. کہتے ہیں کہ بغداد، ایران کے مشہور بادشاہ نوشیرواں کی زمستانی آرامگاہ تھا. (۱۹۷۲ ، روحِ اسلام ، ۵۳۰). [زمستانی + آرام (رک) + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

زَمَم (فت ز ، م) امذ.
مضبوط ارادہ ، عزم.

وہی جو کہف وار ہے ، عماد کافِ انام
صَدوق و صادق الاقرار و استوار زمم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۲۷). [ع].

زَمَن (فت ز ، م) امذ.
۱. زمانہ ، وقت.

کیا تیرے قطماں کوں رکھنے زمن
ہو جزدان کیسخت یعنی کگن

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۶).

یہہ کیونکہ نہو حضورِ عالی
ہیں منتخب زمن زمن میں

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۰۳).
کوئی میری آنکھوں سے دیکھتا تری بزمِ ناز کی وسعتیں
وہ ہر ایک گوشہ مکاں مکاں وہ ہر ایک لمحہ زمن زمن
(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، فراق ، ۱۲۷).

ازکراں تا کراں ، از زماں تا زمن
جس طرح رات پر صبحِ نو

(۱۹۶۷ ، شہرِ درد ، ۲۶). ۲. **دوران ، اثنا ، وقفہ.**

پیا ہے بے قراری سیں زمن تلتا ہے زاری میں
اپنا دل را کھ یاری میں کرم کر رب ہریں مخلص

(۱۶۷۲ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۳۶).

محمدؐ کوں لگاتا ہوں سخن میں
تُو کر قتل اس کو جلدی اس زمن میں

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۰). ۳. **دنیا ، عالم.**

معجزِ لولاک وہ خاتم آخر زمن

(۱۶۷۳ ، نصرتی ، چرخیات ، ۳).

داد گر داد دہ و داد رس و داد رساں
فخرِ دیں فخرِ نگیں فخرِ زماں فخرِ زمن

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۸۹).

مرحبا شہزادۂ فخرِ زمن پیدا ہوا
مہر طلعت ماہرو ، غُنچہ دہن پیدا ہوا

(۱۹۲۸ ، سرتاجِ سُخن ، ۳۳).

مطمئن اپنی جگہ کیسے ہیں سُلطانِ زمن
لگ رہی ہے بس ادائے فرض کی دل میں لگن

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۵۳). ۴. **زمانے کے لوگ ، دنیا والے ، دُنیا.**

یک یک شاعر اس دھات صاحب سُخن
کرے فخر جن کے ہنر کا زمن

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱). [ع].

ـــــ زَمَن م ف.
سارا زمانہ ، ہمہ وقت.
کوئی میری آنکھوں سے دیکھتا تری بزمِ ناز کی وسعتیں
وہ ہر ایک گوشہ مکاں مکاں وہ ہر ایک لمحہ زمن زمن
(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، فراق ، ۱۲۷). [زمن + زمن (رک)].

زُمُول (ضم ز ، و مع) امث.
قدیم زمانے کی فوجی چوکی جو ڈاک یا نقل و حمل کے کام آتی تھی.
ترکوں نے حمل و نقل کی شاہراہوں پر فوجی چوکیاں (زُمُول) قائم کر دیں. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۹). [ت].

زَمْہَری (فت ز ، فت مج م ، سک ہ) امذ.
سردی ، جاڑا ، ٹھنڈک.

کسی زمہری سوں اوکیا بول سرد
معما شگافی سوں کر دور درد

(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفورِ چین ، ۳۸). [زمہر (زمہریر (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَمْہَرِیر (فت ز ، سک م ، فت ہ ، ی مع) امذ.
۱. سخت جاڑا ، شدید سردی ، سردی کا موسم.

کُچھ تو جاڑے میں چاہیے آخر
تاندے بادِ زمہریر ، آزار

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۶). ۲. **نہایت سرد کر دینے والا طبقۂ ارض.**

عجائبِ دنیا ڈونگر بے نظیر
تلیں اگ ، اُپر سرد ہے زمہریر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۲). بلند ٹیلوں اور پہاڑوں پر کرۂ زمہریر کے مُتّصل رہتا ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۰۶).

منجمد ہو کر میانِ طبقہ ہائے زمہریر
قطرۂ افشاں تا بخارِ ابر ہوں بنکر غمام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۴۷). ایک اور مکان ہے جس میں بے انتہا سردی ہے جس کو زمہریر کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، علاماتِ قیامت ، مولوی نور محمد ، ۳۲). بیڈ روم بیٹروں کی غضب تاک آنکھیں جھپک گئیں تمام کمرہ گویا طبقۂ زمہریر بن گیا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۸۳). ۳. **روایۃً جہنم کا وہ طبقہ جہاں شدید سردی ہو گی اور اس سردی کے ذریعے گنہ گاروں ، کافروں کو عذاب دیا جائے گا.**

ملائک مگر حقۂ زمہریر
جوکھوے انھیں سال گذریسہ یہ بھیر

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۰۲).

یک ہو دھرتا ہے تاؤ دوزخ کا
دوسرا زمہریر کا تاڑا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۳۸).

واعظ تُو زمہریرِ جہنم سے مت ڈرا
دیکھیے نہ آو نالہ کی میرے تو دھوپ ٹھنڈ

(۱۸۰۵ ، باقر آگاہ ، د ، ۸۸).

امین اتشے ان میں کم ہے پر اتشِ عشق
جنات کا زمہریر دوزخ ہے بیجا

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۳). [ع].

ـــــ بَن جانا محاورہ.
سرد ترین ہو جانا ، ٹھنڈا ہو جانا. کائنات طبقۂ زمہریر بن گئی دھرتی ماتا کی چھاتی تک منجمد ہو گئی پاتال یخ بن گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۹).

---ہونا محاورہ.
۱. سرد ہونا.

جسے بجھاؤں تو دل زمہریر ہو جائے
ترا عظیم تصور حقیر ہو جائے

(۱۹۵۰ ، روشنی (کلیات مصطفیٰ زیدی ، ۳۳)). ۲. سرد مہر ہونا.

تو ساتھ غیر کے پیتا ہے مے تو واں گویا
پیالہ نوش کرے زمہریر ہم ہی ہیں

(۱۸۲۷ ، کلیاتِ پروانہ ، ۲۷۰).

زَمْہَرِیری (فت ز ، سک م ، فت ہ ، ی مع) صف.
زمہریر (رک) سے منسوب یا متعلق ، بہت سرد ، ٹھنڈا. کرۂ اثیر کو کرۂ زمہریری سے ڈھانپ دیا ہے کہ اس کی تپش اور حدت زمین تک نہ پہنچے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲۲). مگر یہ زمہریری ہوا ان کے جسموں کے پار نکل جاتی ہے. (۱۹۰۱ ، مضامین سلیم ، ۳ : ۸). (نہایت زمہریری لہجہ میں) جناب معاف فرمائے. (۱۹۳۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۳۷). [زمہریر + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کَیفِیَّت (---ی لین ، شد ی مع بفت) امث.
سرد مہری ، بے رُخی ، بے مروتی. یہ سانیٹ وصال میں محبوبہ کی زمہریری کیفیت کے اظہار کے لئے لکھا ہے. (۱۹۶۷ ، فکرِ سُخن ، ۲۸۷). [زمہریری + کیفیت (رک)].

---ہَوا (---فت ہ) امث.
یخ بستہ ہوا ، موسم سرما کی ہوا ، برفانی علاقے کی شدید سرد ہوا. مشرق کی زمہریری ہوا کو بلند پہاڑ روک لیتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۹). جنت کے تصور کو اگر کبھی دھچکہ لگتا بھی تھا تو اسی وقت جب میرے گرمی کے کپڑوں کو کوہستان کی زمہریری ہوا سے اختلاف آرا ہوتا. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۳۳). [زمہریری + ہوا (رک)].

زَمی (فت ز) امث (ج : زمیاں (قدیم)).
رک : زمین.

روشن ہوں دیدے کے تن سر بانو لگ تج نور تھے
ساتو زمیاں کی صاف ہو دستے ہیں سنج پاتال رے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۵۶).

ایسی کثرت کبھی دیکھی نہ سُنی پھولوں کی
آسماں بن گیا پُھولوں کا زمی پُھولوں کی

(۱۹۱۷ ، پیارے صاحب ، گلزار رشید ، ۹۷). [ف].

زَمِیری (فت ز ، ی مع) امذ.
ایک خاص رنگ کا کبوتر جو زرہی اور امیری کے بین بین ہوتا ہے (شہنشاہ اکبر نے اس کا نام زمیری رکھا تھا). ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ... زمیری ، طاؤسی ، جوئے چندن ، کالا مکھی ، لال مکھی ، ماشی مکھی ، سفیدلقا ، سیاہ لقا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). [رک : زرہی + امیری (رک) کی تخفیف].

زَمِین (فت ز ، ی مع) امث.
۱. سورج کے گرد گھومنے والا وہ سیارہ جس پر زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں چوبیس گھنٹے میں اپنا ایک چکر مکمل کرتا ہے اس کے نتیجے میں دن اور رات وجود میں آتے ہیں ، دُنیا ، گیتی ، ارض ، جہان.

فاطمہ دُکھ تھے عرش کرسی تھے غم انجھوٹے
ساتوں اسمان ہور زمین میں آگ کی بھڑکی اٹھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶). حضرت امیر علیہ السلام فرمائے کہ حق تعالیٰ مطلع ہوا زمین پر اور ہمیں جمیع خلائق سے اِختیار کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۶). بجائے شمس کے زمین کو ایک سیارہ فرض کیتے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۶۷). سکیان ... زمین کے اس تصور سے ہے جیسے زمین بیل کے سینگ پر اور بیل مچھلی کی پیٹھ پر اٹھائے ہوئے ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۳۸). ۲. کُرۂ ارض کا خُشک حِصّہ ، برّ ، خُشکی.

دریا و زمیں و کوہ صحرا   باغ و گل و سبزۂ مُطرّا

(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۲۲). ۳. (أ) زمین کی سطح ، دھرتی ، فرشِ زمیں (آسمان کے بالمقابل).

نہ آسمان دِستا نہ دستی زمیں
زمیں بہار سیتی کماں ہو خمی

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۸).

یہ صانعے کہ یہ نقاشیاں ہیں سب اسکی
زمیں ہو یا ہو فلک یا حجر ہوں یا اشجار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۰).

چلا چل بند آنکھیں شوق سے راہِ مدینہ میں
زمیں ہے صاف آئینہ ، بلندی ہے نہ پستی ہے

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۲۶). سطحِ زمین کے قریب ... موجودہ زیرِ زمیں بہنے والے آبی وسائل کے رُخ کا تعیّن کیا. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۲۹). (أأ) سارا زمانہ ، پوری دنیا.

کہاں جائیں ٹھکانہ ہی کہاں ہے
زمیں دشمن مخالف آسماں ہے

(۱۹۵۳ ، دیوانِ صفی ، ۱۳۷). ۴. خطۂ ارض ؛ ملک ، کشور ، وطن ، دیس ، علاقہ.

کوئی تشنہ کام شوق کوں کرتا نہیں ہے تر
عشاق کوں زمین دکن کربلا ہوا

(۱۷۵۳ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۱۹). یوسف کو وے خواب .. یاد آئے ... تم جاسوس ہو کر آئے ہو تا کہ اس زمین کی کمزوری دریافت کرو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۶۸).

مُجھے وطن سے چھڑا کے ہر سُو پھرا رہا ہے جو اے جفا جُو
بتا تو دے مجھ کو آسماں تو کرے گا پیوند کس زمیں کا

(۱۸۸۳ ، دیوانِ صفی ، ۸). ۵. زمین کا کوئی گوشہ یا حصہ ، ٹکڑا.

کھڑے بھوت پھٹاکاں لے بازی کیاں
زمیں پاٹ کے سب نمازی کیاں

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۰). اگر کوئی شخص زمین ویران کو جو کسی کی ملک نہو آباد کرے تو وہ زمین اگر عشری کے متصل ہو گی تو عشری ہو گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۸). مہاجن دخیل کار نے ... زمین بھی حاصل کی اور روپئے کے زور سے ....

حقوق بھی حاصل کئے۔ (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۹۳). ۶. قدیم تقسیمِ ربعِ مسکون کے مُطابق دنیا کا ساتواں حِصّہ یا طبق۔ سات زمین آسمان میں اس کا کھیل۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲). ۷. وہ زمین جس پر زراعت ہوتی ہو ، مزروعہ اراضی ، کھیت.

جب مصحفی و میر نئے تہنیت آئے
تھوڑی سی زمیں دی انھیں اس ملک میں جاگیر

(۱۸۷۲ ، عاملو خاتم النبیین ، ۱۲). وہ تو آج صبح سے زمینوں پر گئے ہیں۔ (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۳۷). ۸. (معاشیات) معاشیات میں چار عاملینِ پیدائش (زمین ، محنت ، سرمایہ اور تنظیم) میں سے کوئی عامل جو قدرتی شکل میں انسان کو حاصل ہوتی ہے مثلاً مٹی ، پانی ، معدنیات اور نباتات وغیرہ ، قدرتی وسائل۔ معاشیات میں لفظ زمین سے عموماً یہی زمین مُراد ہوتی ہے مگر اِصطلاحاً زمین چند دیگر عاملینِ قدرتی مثل پانی ... شامل کر لئے گئے ہیں۔ (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۳۳). علمِ معیشت کی اصطلاح میں زمین کی تعریف علی العموم سارے قدرتی وسائل پر حاوی ہے۔ (۱۹۶۹ ، نکتہ راز ، ۱۰۵). ۹. کسی امر کی بُنیاد ، اساس ، ابتدائی کام۔ جب تک کہ فریقین میں باہمی عزت اور احترام کا جذبہ پیدا نہ ہو کسی مفاہمت کے لئے کوئی ٹھوس زمین تیار نہیں ہو سکتی۔ (۱۹۳۷ ، خُطباتِ قائداعظم ، ۱۱۳). ۱۰. (شاعری) کسی غزل یا نظم وغیرہ کی بحر ، ردیف و قافیہ کی پابندی کے ساتھ.

شعرِ سراج ازبس عالم میں ہیں زبان زد
دیوان کی زمیں ہے ، دیوانِ عام گویا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۵).

قائم تُو اس زمیں کو تو پھر کہہ پر اس طرح
سُن کر جسے کہ چرخ میں بِت آسماں رہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۱).

کب اور غزل کہتا میں اس زمیں میں لیکن
پردے میں مُجھے اپنا احوال سُناتا تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۳).

لکھی جھٹ پٹ جو اے ظفر ہم نے
اس غزل کی نہ تھی زمیں مشکل

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۶۸). مقدم الف میں اگر کوئی زمیں نئی خیال میں آئے تو مصرعے بھجوا دو۔ (۱۸۹۱ ، زبانِ داغ ، ۱۲۱). مصحفی بہت مشکل پسند تھے اکثر سنگلاخ زمینوں میں کہتے تھے۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳). اس زمیں میں کام کا شعر نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۸۷). ۱۱. باریک بُھربُھری مٹی ، خاک ، دُھول ، مٹی۔ دوسرے زمین نے ناک میں دم کر دیا تھا چھینکتے چھینکتے ناک تک چھنی کی جھاڑی بن گئی تھی۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۵۱). اس سے کھیت میں ڈھیلے نہیں اُٹھیں گے اور زمیں باریک اور عُمدہ تیار ہو گی۔ (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، اگست ، ۳). ۱۲. کپڑے یا کاغذ وغیرہ کی سطح۔ دس گز چوڑ یا سبز زمین اور سرخ سلائی کا اور پانچ گز اودی زمین اور سفید سلائی کا چاہئے۔ (۱۹۰۱ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۵۸). اس طرح رنگیں زمین پر تقریباً بالکل سفید ڈیزائن بن جاتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، کپڑے کی چھپائی ، ۹). چیکوں اور بانڈوں وغیرہ پر اکثر بہت باریک نام ساری زمین پر نُمایاں نظر آتے ہیں۔ (۱۹۷۸ ، آفسٹ لیتھو گراف ، ۱۰۳). ۱۳. کسی عطر کا وہ مادّہ یا مائع جس میں کوئی عطر تیار کیا جاتا ہے۔ اس نے خدا کے سوا کسی اور کو نہیں سمجھا یہ بات ایسی ہے کہ جب عطر کھینچتے ہیں تو زمین صندل کی ضرور ہوتی ہے۔ (۱۸۸۳ ، تزکرۂ غوثیہ ، ۲۶۱).

اُبھرے سینے پہ وہ آغاز جوانی کے نشان
ناز بو کے پھول اور وہ عطرِ صندل کی زمیں

(۱۹۰۸ ، مخزن ، اکتوبر ، ۶۷). جس چیز سے کام لیا گیا وہ صندل کا تیل تھا اسے عطر سازوں کی اِصطلاح میں صندل کی زمین کہتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۸). [ف].

--- اُٹھانا محاورہ.
(کاشت کاری) قابل زراعت قطعۂ ارض کا کاشت کے لیے ٹھیکے پر دینا ، اراضی کو لگان پر دینا.

پھلا تردّد بے جا ہے اس میں کیا حاصل
اُٹھا چکے ہیں زمیندار جن زمینوں کو

(۱۸۹۸ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۶۶).

--- اُٹھنا محاورہ.
جوتنے بونے کے لائق ہونا ، بلند ہونا؛ مراد: قابل زراعت ہونا ، زرخیز ہونا ، کاشت کے لائق ہونا ، سرسبز و شاداب ہونا.

ہوں وہ افتادہ کہ جس جا پر ہے اب مدفن مرا
یوں ہی اُفتادہ پڑی ہے وہ زمیں اُٹھتی نہیں

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۹۸).

آسماں سے ہے توقع کیسے سرسبزی کی
ہوں وہ افتادہ زمیں جو نہ اُٹھے دہقاں سے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۱۳).

--- اُلٹنا / اُولٹنا محاورہ.
زمین کا پلٹا کھانا ، قیامت ٹوٹنا ، اُفتاد پڑنا ، غضب کرنا ، معاملہ تلپٹ ہو جانا.

کوچے میں اسکے باقی مجھ خاکسار پر اب
یا آسماں کا گرنا یا ہے زمیں اولٹنی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۱۵).

--- اَور آسمان کا فَرق ہونا محاورہ.
بہت تفاوت ہونا ، کسی قِسم کی یکسانیت یا مماثلت نہ ہونا ، بہت زیادہ فرق ہونا.

تُجھ میں اور اس میں زمیں اور آسماں کا فرق ہے
کب مقابل ہو سکے منھ سے ترے اے ماہ منہ

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی) ، ک ، ۳۹۸).

--- اَور آسمان کے قُلابے مِلانا محاورہ.
دُون کی ہانکنا ، حد سے زیادہ مبالغہ آرائی کرنا یا جُھوٹ کہنا۔ اس شخص کا جس نے زمین اور آسمان کے قُلابے ملا کر نظام بطلیموس کی جگہ اپنا نظام قائم کیا۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۸۳).

--- اَور آسمان مِلانا محاورہ.
ناممکن کو ممکن بنانا ، مبالغہ آرائی کرنا ، بہت جُھوٹ بولنا.

شاعر بلا رہے ہیں زمیں اور آسمان
لو صاحب آفتاب کہاں اور ہم کہاں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۸).

---آسْمان ایک کَر دینا / کَرْنا محاورہ.
۱. قیامت برپا کر دینا ، ہلچل مچا دینا.

غنچہ کی آہ گُل نہ کِھلاتے جو بلبلوں
دم بھر میں ایک کرتی زمین آسمان ہوا

(۱۸۳۳ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۹). مولویوں نے پہلے ہی فتووں کی بھرمار کر دی تھی اب کسی کو خبر ہو گئی تو زمین آسمان ایک کر دیں گے. (۱۹۱۳ ، اتالیق خطوط نویسی ، ۶۱).

چاہیں تو ایک کر دیں زمیں آسمان کو
سیدھی نظر نہ ہو تو الٹ دیں جہان کو

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۳ : ۳۱). ٹھیک اسی وقت ایک وحشتناک دھماکے نے زمین آسمان ایک کردیا کان کے پردے پھٹ گئے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷). ۲. تلاش و جُستجو میں چپّہ چپّہ چھان مارنا ، بہت جدوجہد کرنا ؛ اِنتہائی سعی و کوشش سے کام لینا. جانبین کے ورثا کچھ ایسے صاحبِ دولت نہیں ہیں کہ زمین آسمان ایک کر دیں گے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۲۱). بہت سے ہیں محض نام و نمود کے لیے زمیں آسمان ایک کر دیتے ہیں. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۰۸). گاہک کو پھسلانے کے لئے بھلی باتیں کرنے لگے تو زمین آسمان ایک کر دے چاہت کے سکھ کی باتیں اس کے دل کی نہیں. (۱۹۳۹ ، نگارخانہ ، ۲۶).

---آسْمان پَر ٹِھکانَہ نَہ لَگْنا / ہونا محاورہ.
بے تُکی بات کہنا ، بے سروپا کام کرنا.

لگا کے باتوں میں ان کو لائیں تو حرفِ مطلب کا کُچھ زباں پر
تو ایسی کہہ دیں ٹھکانہ جس کا لگے زمیں پر نہ آسماں پر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۲).

---آسْمان جَھکانا محاورہ.
دربدر پھرانا ، دیوانہ بنانا. حسینوں کا جُھول جُھول کر گانا پینگوں کا گھٹانا بڑھانا عاشقوں کو زمین آسمان جھکانا. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۳۶).

---(و) آسْمان چھانْنا محاورہ.
بے انتہا تلاش کرنا ، بے حد جستجو کرنا.

نہ تم سا ذرّہ پرور ہے نہ تُم سا مہر پرور ہے
بہت چھانے ہیں ہم نے بھی زمین و آسماں برسوں

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۵۳).

---(و) آسْمان کا فَرْق ہونا محاورہ.
رک : زمین اور آسمان کا فرق ہونا. میرے کام کون ہور دسریاں کے کام کون زمین آسمان کا فرق. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۳).

خوبی کو اس کے چہرے کی کیا پہنچے آفتاب
ہے اُسمیں اس میں فرق زمیں آسمان کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۹). اس دن میں اور آج کے دن میں زمین آسمان کا فرق ہے. (۱۸۹۹ ، پیرے کی کنی ، ۶۵). دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۶۳). جب ہم موجودہ رسمِ خط تک پہنچیں گے اور اس کا مقابلہ اِبتدائی صورت سے کریں گے تو زمین آسمان کا فرق معلوم ہو گا (۱۹۳۶ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۵۸). ویسے تو قدسیہ اور میرے گھر میں زمین آسمان کا فرق ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۹).

---آسْمان کے قُلابے ایک کَرْنا محاورہ.
رک : زمین آسمان ایک کرنا. افراسیاب میں ایسی قُدرت نہ تھی کہ جو اس کو مارتا معوّر نے کہا کہ وہ چاہے تو زمین آسمان کے قلابے ایک کر دے اور سب کو غارت کر دے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش رُبا ، ۴ : ۱۲۰۶).

---(و) آسْمان کے قُلابے مِلانا محاورہ.
حد سے زیادہ مبالغہ یا غُلو سے کام لینا ، لاف زنی کرنا ، جُھوٹی سچی باتیں ہانکنا ، بہت باتیں بنانا.

ہیں زمین و آسمان کے تو نہ قُلابے ملا
ہم نشیں ہے سخت مشکل ماہ پاروں کا ملاپ

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۲۹). بڑی تیزی کے ساتھ ہونٹھ ہلانے لگی زمین اور آسمان کے قلابے ملانے لگی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۳).

زورِ جنوں کے جُھوٹے فسانے سُنائیں ہم
قلابے آسمان و زمیں کے ملائیں ہم

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۱۷۴). پہلے مصرعے کی تشریح میں زمین آسمان کے قلابے ملا دیئے (۱۹۸۷ ، صلائے عام ، ۱۲۸).

---آسْمان مِلانا محاورہ.
کسی امر کے بیان یا اظہار میں غلو یا مبالغہ کرنا.

شاعر ملا رہے ہیں زمیں اور آسمان
لو صاحب آفتاب کہاں اور ہم کہاں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۸).

نشیب و فراز ان کو سمجھائے کیا کیا
ملائے زمیں آسمان کیسے کیسے

(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات)).

---بُلَنْد ہونا محاورہ.
(شاعری) غزل یا نظم کی بحر کا مُشکل ہونا ، ردیف و قافیہ تنگ ہونا.

پسند ہیں وہی اشعار ہم کو اے مظہر
کہ ہے بلند زمیں جن کی آسماں کی طرح

(؟ ، مظہر (فرہنگِ آصفیہ)).

---بَنانا محاورہ.
۱. پودوں کے لیے کیاریاں تیار کرنا ، زمین میں کھاد دینا اور درستی کرنا (ا پ و ، ۶ : ۱۳۹). ۲. بُنیاد ڈالنا ، راہ ہموار کرنا ، اِبتدائی مرحلہ طے کرنا. کام کے نقوش کے لئے یہ ایک عُمدہ اور پائیدار زمین بنا دیتا ہے. (۱۹۷۸ ، آفسٹ لیتھو گرافی ، ۴۶).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
کسی چیز یا عمارت کا تعلق ارتھ وائر کے ذریعے زمین سے کر دینا

تا کہ برق جھٹکوں سے محفوظ رہیں ، ارتھ Earth کیا ہوا. کیس کو چند فولادی نالیوں میں سے گزارا جاتا ہے یہ نالیاں برق طور پر زمین بند ہوتی ہیں۔(۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۷۳). اف : بنانا ، کرنا ، ہونا. [زمین + بند (رک)].

---بوس (---و مج) صف.
زمین چومنے والا ، زمین پر گرا ہوا ؛ (مجازاً) تعظیم کرنے والا ، فرشی سلام کرنے والا.

فراسرز بھر پیش خسرو گیا
خوشی سے زمیں بوس حاصل کیا

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی (منشی) ، ۳۷۳). [زمین + ف : بوس ، بوسیدن - چُومنا].

---بوس ہو جانا/ہونا محاورہ.
۱.(i) اظہارِ تعظیم کے لیے کسی کے حضور زمین چُومنا ، قدموں تک جھکنا ، قدم بوسی کرنا. شاہ جہاں محل سے باہر آیا اور بنارسی زمین بوس ہوا . (۱۸۹۷ ، کارنامۂ جہانگیری ، ۲۳۰) . رسیوں میں بندھا ہوا ایک قیدی اُن کے ہمراہ تھا جو قریب پہنچتے ہی جُھکا کہ زمیں بوس ہو کے جاں بخشی کے لیے التجا کرے . (۱۹۱۹ ، جوہائے حق ، ۲ : ۳۲۹).

کیا گرا دی ہے کہیں موجۂ دریا نے فصیل
کیا زمیں بوس ہوا ہے کسی کسریٰ کا محل

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۹۵). (ii) حاضرِ خدمت ہو کر آداب بجا لانا ، کورنش کرنا ، سجدہ کرنا ، تعظیم بجا لانا جیسا کہ قدیم زمانے کے بادشاہوں کا رواج تھا. امیر خاں کو اپنے جرائم کا شفیع بنایا اور اپنے دو بیٹوں ... کو ساتھ لا کر بادشاہ کا زمیں بوس ہوا.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۱۸). ان بھائیوں نے زمین بوس ہو کر پہلے اپنے باپ کا سلام پہنچایا . (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۹۱). ۲.(i) قوتِ مدافعت کم ہونے کی وجہ سے جُھکنا. چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے یہ بوجھ انسان کو زمیں بوس ہونے پر مجبور کیے رکھتا ہے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارہ ، ۳۵). (ii) حقیر ہونا ، زمین پر آ رہنا ، گر جانا.

آج اس طرح زمیں بوس ہوئے ہم جیسے
اپنی جوالا نگہِ افکار کبھی عرش نہ تھا

(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۷۳). (iii) ختم ہونا ، مرنا ، ٹھنڈا ہونا ، مر کر گرنا . دو مسلمان تو طعمۂ شمشیرِ اجل ہو گئے اور تیسرا مسلمان بھی کچھ دیر بعد زمیں بوس ہوگیا. (؟، فرشتۂ وفا ، ۹). محاصرہ کرنے والے مختلف ملکوں کے بے شمار فوجی زمین بوس ہو گئے. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ادب ، ۱ : ۳۹۳). ۳. گر جانا ، کسی عمارت یا درخت وغیرہ کا ڈھے جانا ، زمین پر آ رہنا. کئے ... طوفان کی زد سے متاثر ہو کر اپنا توازن کھو کر زمیں بوس ہو چکے تھے. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگو قدرشناس ، ۱۸۶).

---بوسی (---و مج) امث.
(تعظیماً) کسی کے سامنے جھکنا ، جھک کر آداب بجا لانا ، قدم چومنا. سب سے پہلے اس نے زمین چومی پھر پیچھے ہٹ کر دوبارہ زمین چومی اس طرح سات دفعہ زمیں بوسی کی. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۸۵). آدابِ شاہی بجا لایا زمیں بوس ہوا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۹۱). [زمین + بوس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بیٹھ جانا/بَیٹھنا/بَیٹھی ہونا محاورہ.
کسی قطعۂ زمین کا دھنسنا ، نیچے کو دب جانا.

تھا وہ گریاں کہ ہوئی قبر کنواں مرگ کے بعد
نرم ہو ہو کے یہ اشکوں سے زمیں بیٹھ گئی

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۹۸).

خود اپنا دل کیوں نہ بیٹھ جائے
تمام بیٹھی ہوئی زمیں ہے

(۱۹۱۷ ، صلائے عام ، دہلی ، جولائی ، ۸).

---پاٹنا ف س ؛ محاورہ.
زمین بھرنا ، خلا پُر کرنا ، بچھانا ، ہموار کرنا ، ڈھیر لگانا.

خندق ہو تو لاشوں سے زمیں پاٹ کے مر جائیں
تیغیں نہ چلیں گر تو گلا کاٹ کے مر جائیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۵).

---پامال/پائمال ہونا محاورہ.
(شاعری) جب کسی ردیف قافیے اور بحر میں بہت سی غزلیں کہی جا چکی ہوں تو اس صورت میں کہا جاتا ہے کہ یہ زمین پامال ہے (نوراللغات).

---پانو تَلے سے نِکَل جانا/نِکَلْنا محاورہ.
حواس جاتے رہنا ، بدحواس ہو جانا.

وحشت قدم بڑھا کے جو چال اپنی چل گئی
ساری زمیں پاؤں تلے سے نکل گئی

(۱۹۶۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۵۰).

---پانو سے/کو ، لَگْنا محاورہ.
کسی راستے پر چلنے کی عادت پڑنا ؛ کسی راستے پر چلنے سے مانوس ہونا.

لگ رہی تھی اپنے پاؤں سے زمیں جس گھر کی آہ
جبہ سائی کو نہیں پاتے اب اس کے در کو ہم

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۳۷). انشا پردازی کے میدانوں میں سے ایک میدان تھا جس کی زمین ان کے پانو کو لگ گئی تھی. (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۴۲۳).

---پانو سے نِکَلْنا محاورہ.
حواس باختہ ہونا ، ہوش کھو دینا ، حیرت زدہ رہ جانا.

سنہ بگڑ جاتا ہے پاؤں سے نکلتی ہے زمیں
آب جاتی ہے ترے سامنے پتھاروں سے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۶۰).

---پانو کے تلے سے نِکَل جانا / نِکَلْنا محاورہ.
بُرا وقت آنا ، بُرا زمانہ آنا ، حواس قائم نہ رہنا ، بدحواس ہو جانا ، اوسان جاتے رہنا.

اللہ یہ آفتیں ہیں نازل ہم پر
پاوٗں کے تلے سے نکل جاتی ہے زمیں
(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ٢٢٥).

---پانو کے نیچے سے چلنا/سرکنا/نکلنا محاورہ.

رک : زمین پانو تلے سے نکلنا.

کیوں زمیں پاوٗں کے نیچے سے چلی جاتی ہے
آسمان غم کا ابھی اپنے میں سر پر لوں گا
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ١٧٠).

---پانو کے نیچے نہ تھمنا محاورہ.
رک : زمین پانو کے نیچے سے نکلنا.

یہ سوچے کہ کچھ فکر جمتی نہیں
زمین پاوٗں کے نیچے تھمتی نہیں
(١٩٢٩ ، محسن (نوراللغات)).

---پر اُتَرنا محاورہ.
زمین پر لانا.

رات کے پار تو تُربت پہ ہیں ، آیا نہ کوئی
اے فلک کیسے زمیں پر یہ اُتارے احباب
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٢٠٥).

---پر اُتو کرنا محاورہ.
بہت آہستہ آہستہ چلنا ، قدم رکھنا ، پامال کرنا.

یوں قدم پھونک پھونک دھرتے ہو
جیسے اتو زمیں پہ کرتے ہو
(١٨٧١ ، نواب مرزا شوق (مہذب اللغات)).

---پر آ رَہنا محاورہ.
دفعۃً زمین پر گر پڑنا ، ڈھیر ہو جانا ، ڈھے جانا. کلیجہ ہاتھوں سے تھاما اور دم سے زمیں پر آ رہے. (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین ، ١ : ٢٠٣). دو چار ہمت والے کدال پھاوڑے لے کر اس عمارت کے پیچھے پڑ گئے تو تھوڑے ہی دنوں میں ... غلامی کا یہ جیل خانہ اڑاڑا دم کر کے ایک دفعہ ہی زمین پر آ رہتا ہے. (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٣ : ١٦٢).

---پر بِچھ جانا محاورہ.
انتہائی خلوص اور محبت کا اظہار کرنا ، خاکساری دکھانا. میں اگر ذرا بھی ملنا چاہوں یہ لوگ میرے آگے زمین پر بچھ جائیں. (١٩٣٣ ، نقش و نقاش ، ١١٩).

---پر پانو ٹِکنا محاورہ.
چلتے چلتے رُکنا ، زمین پر پیر رکھا جانا ، اترنا. لنگور کی طرح ٹہنیوں سے پھسلتا ہوا نیچے اترا زمین پر پاوٗں ٹکنے سے پہلے ہی ناپڑ توڑ بھاگا. (١٩٨٢ ، انسانی تماشا ، ١٢٣).

---پر پانو رکھ کر نہ چلنا محاورہ.
اترانا ، غرور کرنا ، نازاں ہونا.

ہر قدم پر دل پڑے ہیں حسرتِ پامال میں
اب زمیں پر پاوٗں رکھ کر بار چلنا ہی نہیں
(١٨٦٣ ، کلیات اکبر ، ١ : ٨).

---پر پانو رکھنا محاورہ.
کھڑا ہونا ، پیدل چلنے کا قصد کرنا.

زمین پر پاوٗں کس انداز سے رکھتا ہے اے ظالم
رواں ہے ساتھ ہر نقشِ قدم تک بیقراری سے
(١٨٠٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ١٠٦).

---پر پانو نہ دَھرنا محاورہ.
شان دکھانا ، مغرور ہونا. تعریفیں کر کے آپ ہی لوگوں نے خراب کیا ، جب تو برق زمین پر پانوں نہیں دھرتا. (١٨٩٢ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ٩). ذرا دیکھنا. اس خاکی پتلے کو زمین پر پاوٗں نہیں دھرتا ، لوہے کی نہریں بناتا ہے اور ان میں کاٹھ کی ناوٗ چلاتا ہے. (١٩١٣ ، سی پارۂ دل ، ٩٧).

---پر پانو/قَدَم ، نہ رَکھنا محاورہ.
١. اترا اترا کر چلنا ؛ کسی سرور انگیز کیفیت کے باعث لہرا کر چلنا.

رکھتا نہیں زمین پہ مارے خوشی کے پاوٗں
شاید جوابِ خط کمرِ نامہ بر میں ہے
(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٢٢٦).

خوشی کے مارے زمیں پر قدم نہیں رکھتے
جب آئے قافلے والے قریب منزل کے
(١٩٢٧ ، آیات وجدانی ، یگانہ چنگیزی ، ٢٥٦). ٢. بہت اترانا ، بہت دماغ دار یا نازاں ہونا ، بیحد متکبر ہونا ، کسی چیز کو خاطر میں نہ لانا.

کبک رکھتا نہیں زمین پہ قدم
اسکی رفتار کیا اڑا لایا
(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ٢٩).

پاوٗں بھی اب تو نہیں رکھتے زمیں پر ناز سے
ماہ پیکر آپ شہروں میں ہوئے مشہور کیا
(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٦٣).

دیکھنا کل ٹھوکریں کھاتے پھریں گے ان کے سر
آج نخوت سے زمیں پر جو قدم رکھتے نہیں
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٣ : ١٨٣). کوئی ماہر السنہ ہونے کے غرور میں زمین پر پاوٗں نہیں رکھتا. (١٩٣٧ ، اشارات ، جوش ، ٣١).

---پر پانو نہ لَگنا محاورہ.
ہواوٗں کے دوش پر اُڑنا ، تیز رفتاری دکھانا.

تلوار چمکتی تھی صفِ لشکر کیں پر
گھوڑے کے کہیں پاوٗں نہ لگتے تھے زمیں پر
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٣٢).

---پر چڑھنا محاورہ.
بہت زیادہ مسافتیں طے کرنا ، گھوڑے کا روز بروز تگ و تاز میں زور پکڑنا ؛ تیز رفتاری میں مشاق ہونا.

بچپن ہے اسپ ناز و ادا تازہ عشق ہیں
اے چرخ ابھی زمین پہ گھوڑے چڑھے نہیں
(۱۸۸۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۲ : ۳۱۱).

---پر پٹخنا محاورہ.
اٹھا کر دے مارنا ، زمین پر دے مارنا ، پٹخنا دینا. ایک دن میں نے ایک اکھاڑے میں دبلے پتلے پہلوان کو ایک موٹے پہلوان کو زمین پر پٹختے دیکھا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ جنوری ، VII).

---پر جائے نہ ہونا محاورہ (قدیم).
گنجائش یا وسعت نہ ہونا ، ناکافی ہونا ، کہیں ٹھکانا نہ ہونا.
جو اس آنگے ڈونگر نہ دھرتا ہے پائے
بزرگ کوں اس نیں زمیں پر بھی جائے
(۱۶۴۸ ، خاورنامہ ، ۳۷۵).

---پر خط کھینچنا محاورہ.
نشان ڈالنا ، گھسٹنے سے نشان پڑنا. آپ اسی حالت بیماری میں اٹھے اور علیؓ اور عباسؓ کے کاندھوں پر تکیہ کئے ہوئے اسطرح کہ پائے اقدس زمین پر خط کھینچتے ہوئے آتے تھے. (۱۸۱۳ ، اُم لائمہ ، ۴۲).

---پر دانے بھننا محاورہ.
زمین انتہائی گرم ہونا ، گرمی میں شدت اور تپش ہونا کہ زمین تپنے لگے. ایسا مقام ہول خیز و حشت انگیز کہ جسکی حرارت سے دوزخ ہاویہ شرمندہ .. زمین پر دانے ڈالو تو بھنتے تھے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۳۷).

---پر دے پٹکنا محاورہ.
غصہ میں پھینک دینا ، طیش میں آنا.
فراق یار میں ساقی زمیں پہ دے پٹکوں
جو مجھ کو ساغر زریں آفتاب ہے
(۱۸۸۳ ، انس ، د ، ۷۳).

---پر ڈھیر ہو جانا محاورہ.
مر جانا ، دھڑام سے زمین پر گر پڑنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---پر قدم دھرنا / رکھنا محاورہ.
آہستہ چلنا ، چلتے ہوئے نزاکت دکھانا ، زمین پر پانو ٹکانا. اللہ اللہ ان کا کیا کہنا وہ زمین پر قدم بھی بمشکل دھرتی ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۵).

---پر کسی کے نام کی شراب چھڑکنا محاورہ.
مے نوشوں میں یہ دستور ہے کہ پینے سے پہلے کسی کا نام لے کر ایک آدھ چھینٹا شراب کا زمین پر گرا دیتے ہیں.
ساقی نہ رسم ترک ہو شراب مدام کی
پہلے چھڑک زمین پہ قاشی کے نام کی
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۵۸).

---پر گرانا محاورہ.
حقیر اور ذلیل کرنا ، نظروں سے گرانا.

نظر پہ کیوں چڑھا کر مجھ کو پٹکا
گرایا کیوں زمیں پر آسماں سے
(۱۹۰۵ ، یادگار ، داغ ، ۱۲۶). کسی کو چڑھاتی ہیں تو آسمان پر پہنچا دیتی ہیں اور کسی کو گراتی ہیں تو زمین پر گرا دیتی ہیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۹).

---پر لات ماریں تو پانی نکل آئے فقرہ.
کسی کو انتہائی طاقتور ظاہر کرنا مقصود ہو تو کہتے ہیں. پٹے کٹے موٹے تازے ڈنڑ پیل کسرتی جوان زمین پر لات ماریں تو پانی نکل آئے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۷ : ۵).

---پر مارنا محاورہ.
زمین پر دے پٹکنا. زمین سے اوچک زمین پر مارا کہ گردن اس بدبخت کی اکھڑ گئی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۶).

---پر ناک گھسنا محاورہ.
اظہار عجز کرنا ، عاجزی کرنا.
نظر ملاتے نہیں کسی سے جو حاضر اس آستان پر ہے
زمین پہ ناک گھس رہے ہیں ، مگر دماغ آسمان پر ہے
(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۲۶۷).

---پر ہاتھ نہیں ٹکے فقرہ.
ابھی کچھ طاقت باقی ہے (مہذب اللغات).

---پڑی رکھنا محاورہ.
قابل زراعت یا نفع بخش زمین کو استعمال میں نہ لانا ، ڈالے رکھنا. اگر مالک زمین اپنی زمین کو پڑا رکھے یا مسلمان ہو جاوے یا کوئی مسلمان زمین خراجی کو خرید کرے تو ان سب صورتوں میں خراج لازم ہو گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۹).

---پست ہونا محاورہ.
غزل یا نظم میں بحر ، ردیف ، قافیے کا مبتذل یا عامیانہ ہونا ، زمین پامال ہونا.
پست ہو کیسی زمین عالی طبیعت چاہئے
شاعر اچھا ہو ، نکل ہی آتے ہیں اشعار خوب
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۲۹).

---پکڑنا محاورہ.
۱. (i) کسی جگہ جم کر بیٹھنا ، کسی جگہ کو مستقل طور پر اختیار کرنا ، دھرنا دینا.
نہ پردہ در پردہ نشیں پکڑ کر بیٹھ
جو بیٹھنا ہے تو اے دل زمیں پکڑ کر بیٹھ
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۹۷).
ایسی پکڑی تھی زمیں کوئے صنم کی ہم نے
بعد مرنے کے جنازہ بھی بمشکل اٹھا
(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۱۵).
کوئی طوفان اب ان کی گلی سے کیا اٹھائے گا
کہ ہم نے ڈوب کر دریائے غم میں یہ زمیں پکڑی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۲۶). (ii) زمین یا

کسی شے کی سطح سے چپک جانا ، مضبوطی سے پکڑ لینا تا کہ کوئی ہلا نہ سکے ، اُٹھائے نہ اٹھنا.

تمہارے در پہ جو درباں نے آستیں پکڑی
برنگِ نقشِ قدم ہم نے بھی زمیں پکڑی

(١٧٩٥ ، دل عظیم آبادی (گلشنِ ہند ، ١٠٢)). جی چھوٹ گیا ، جس سے افراسیاب نے لڑنے کا اشارا کیا وہ بگڑنے لگا ، زمین پکڑنے لگا. (١٨٣٦ ، سرورِ سلطانی ، ١٢٣). اس نے نیچے آکر زمین پکڑی لیکن شہزادہ نے لنگر نہ قائم ہونے دیا. (١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٣٩).

نہ ظالم ہلا لاکھ میں نے کہا
زمیں سانپ کی شکل پکڑے رہا

(١٩١٠ ، قاسم اور زہرہ ، ١٦).

---تنگ ہونا محاورہ.
مصائب کا سامنا ہونا ، مشکلوں سے دو چار ہونا.

غلام قوموں کے علم و عرفاں کی ہے یہی رمز آشکارا
زمیں اگر تنگ ہے تو کیا ہے فضائے گردوں ہے بے کرانہ

(١٩٣٨ ، ارمغان حجاز ، ٢٧٣). محب وطن یا کستانیوں کے لئے زمین تنگ ہو رہی ہے. (١٩٨٩ ، جنگ ، کراچی ، ٢٧ جنوری ، ٢).

---توڑنا محاورہ.
(کاشت کاری) مٹی کے ڈھیلے توڑنا ، زمین ہموار کرنا ، قابل کاشت بنانا. علاوہ اس زمین کے جس کی انہیں کاشت کے لیے ضرورت ہے اس کے بعد زمین کو توڑنے کی ضرورت ہوتی ہے. (١٩٢٣ ، ویدک ہند ، ١١).

---تیار کرنا محاورہ.
١. بنیاد ڈالنا ، آمادہ کرنا ، راہ ہموار کرنا. رسم خط کی اصطلاح اور ٹائپ اختیار کرنے کے لئے زمین تیار کرنا انجمن ترقی اُردو ہند کی حکمت عملی کا اہم جزو تھا. (١٩٨٦ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ١٧). ٢. (کاشت کاری) فصل اگانے کے لیے کھاد وغیرہ ڈال کر زمین کا قابل کاشت بنانا. کھڑے پانی میں ہل چلا چلا کر زمین تیار کرنی چاہیے. (١٩٧٣ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ٥٨).

---تھلکنا محاورہ.
زمین کا ہلنا یا لرزنا.

تھلکی زمیں سُمِ فرسِ تیزگام سے
شور بزنِ بگیر اُٹھا فوجِ شام سے

(١٨٧٥ ، مونس ، مجموعہ مرثیہ ، ٢ : ٢١١).

---ٹل جانا محاورہ.
زمین کا سرک جانا ، ناممکن کام ہو جانا.

جہاں پر رہوں گا میں ثابت قدم
یقیں ہے زمیں واں سے ٹل جائے گی

(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ١٥٧).

آسماں گر پڑے زمیں ٹل جائے
یار کا در نہ چھوڑنا مجکو

(١٨٩٧ ، کلیاتِ راقم ، ١٥٩).

---ٹل جائے اور یہ نہ ٹلے کہاوت.
یہ بلا تو آکے رہے گی ، خواہ کچھ ہو ، یہ مصیبت تو بہرصورت نازل ہو گی ، یہ شخص تو چاہے کچھ بھی ہو اپنی جگہ سے ہلنے کا نہیں ، یہ حکم تو ہر صورت میں واجب التعمیل ہے (ماخوذ : علمی اُردو لُغت ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---ٹلد نہ ٹلد مِرزا صاحب کہاوت (شاذ).
(زمین جنبد نہ جنبد گل محمد کے قیاس پر عوامی اُردو فقرہ) اپنی بات پر اَڑ جانے والے یا اپنی جگہ سے نہ ہلنے والے کے متعلق کہتے ہیں (ماخوذ : مہذب اللغات).

---ٹھنڈی ہونا محاورہ.
ردیف ، قافیے اور بحر کا چُست اور رواں نہ ہونا.

ہیں مضامین عذارِ آتشین یار گرم
ہو زمیں کیسی ہی ٹھنڈی میں کہوں اشعار گرم

(١٨٣١ ، دیوانِ ناسخ ، ٢ : ٨٠).

---جُتوانا محاورہ.
زمین تیار کرانا ، زمین کو قابلِ کاشت بنوانا.

زمیں اس دشت کی جن نے سر فصل آکے جتوائی
کبھو اسکی زراعت میں سے اک پتی نہ سرجھائی

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢ : ١٥٠).

---جُنبد نہ جُنبد گُل مُحمّد محاورہ.
چاہے زمین اپنی جگہ سے سرک جائے مگر فُلاں آدمی ٹس سے مَس نہ ہو گا (ٹس سے مس نہ ہونے والے یا اپنی بات پر اڑے رہنے والے کے متعلق کہتے ہیں). میں تو ڈرتا ہوں کہ جس نے قبا کو لکھا ہے وہ میہ پر اُڑ جائے گا ، اصول رخصت ، فارسی شکست کلکتے والے کی ڈگری ، لیکن زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد. (١٩١٠ ، مکاتیب اکبر ، ٥١).

---جوتنا محاورہ.
زمین میں ہل چلا کر کاشت کے قابل بنانا.

اِس سے کیا حاصل کہ تم نے جوت لی میلوں زمیں
آبپاشی کی بھی کچھ تدبیر کی ہے یا نہیں

(١٩٠٣ ، کلیات نظم حالی ، ٢ : ١٣٣). محنت کرنے والی نہیں کہ جوتتی ہو زمین کو پانی دیتی ہو کھیتی کو بے عیب ہے کوئی داغ اس میں نہیں. (١٩١٧ ، ترجمہ قرآن الحکیم ، مولانا محمودالحسن ، ١٧).

---جھانکنا محاورہ.
١. گرنا ، ٹھوکر کھانا. گھوڑے کی سواری میں یہ کمال حاصل کیا کہ ... اگر کسی پلٹن نے یہ چال اوڑائی تو گھوڑے کی پیٹھ زمین جھانکی. (١٨٥٧ ، مینا بازار اردو ، ٥). ٢. (عو) اُلٹیاں کرنا ، قے کرنا (عورت اور اُردو زبان).

---جھکانا / جَھنکانا محاورہ.
آوارہ پھرنا ، دربدر پھرنا.

ناری تھی پری ہوا بنائی خاکی تھا بشر زمیں جھکائی

(١٨٣٨ ، گلزار نسیم ، ٣٩).

گرد غم نے زمیں جھکائی
چھوڑا مجھے خاک میں ملا کر
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۶۳).

---چڑھا (ہوا) صف.
وہ گھوڑا جو تیز رفتاری میں مشاق ہو ، برق رفتار جانور.
زمیں چڑھا ہوا گھوڑا اسی کو کہتے ہیں
فلک کی طرح زمیں گرد ہے اسی کا غبار
(۱۸۸۳ ، قدر ، ک ، ۳۶).

---چڑھنا محاورہ.
گھوڑے (تیز سواری کے کسی جانور) کا اس طرح مسافت طے کرنا کہ پہلے دن دو میل دوسرے دن تین میل اور اسی طرح بتدریج اس کی تیز رفتاری کی مشق بڑھتی جائے اور وہ طویل ترین فاصلے طے کرنے میں مشاق ہو جائے.
بچپن ہے اسپِ ناز و ادا تازہ مشق ہیں
اے چرخ ابھی زمیں پہ یہ گھوڑے چڑھے نہیں
(۱۹۰۹ ، جلال (مخزن المحاورات)).

---چُومنا محاورہ.
کسی کے حضور میں احتراماً جُھکنا ، عقیدت و تعظیم کا اظہار کرنا ، آستان بوسی کرنا.
جو حاجب دیکھا شاہ کو بیقرار
زمیں چوم بولیا کہ اے تاجدار
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۳). اس لڑکے نے زمین چومی اور جان کی امان مانگی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۲).
دربار سے فروش ہوا گرم سے کشو
بجرا کرو زمین ادب چوم چوم کر
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۳۱). سب سے پہلے اُس نے زمین چومی پھر پیچھے ہٹ کر دوبارہ زمین چومی اسی طرح سات دفعہ زمین بوسی کی. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۸۵).

---چھَکْنا ف ل ؛ محاورہ.
زمین کا پوری طرح سیراب ہونا ، زمین کا پانی جذب کر لینا. دریا اتنا چڑھتا تھا کہ تمام زمین چھک جاتی تھی. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۵ : ۶).

---چھُوٹْنا محاورہ.
الگ ہو جانا ، بہت دوری ہو جانا ، فصل پیدا ہو جانا.
نالوں سے ناتوانوں نے سر پر اٹھا لیا
آخر زمین چھوٹ گئی آسمان سے
(۱۸۳۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۳۸۶).

---چھوڑْنا محاورہ.
میدان جنگ سے منھ موڑنا ، فرار اختیار کرنا ، میدان چھوڑنا ، کمزوری ظاہر کرنا.
میدان سے شیر دل کبھی منہ موڑتے نہیں
فرزندِ بوتراب زمیں چھوڑتے نہیں
(۱۸۷۵ ، مونس ، مجموعہ مرثیہ میر مونس ، ۳ : ۱۸۳).

---خالِصَہ کس صف (--- کس ل ، فت ص) اِمث.
سرکاری زمین جس میں کسی اور کا حق نہ ہو ، شاہی زمین جس پر لگان صرف ملکی ضروریات کے تحت وصول کیا جائے.
زمینِ خالصہ اس کی ہوئی کونین کی سرحد
غلاموں کو ملا جاگیر میں چک باغ رضواں کا
(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، م). [زمیں + خالصہ (رک)].

---خُون سے لال ہونا محاورہ.
بہت زیادہ قتل و غارت گری ہونا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---داپْنا محاورہ.
زمین ہتھیانا ، زمین پر قبضہ کرنا.
دعویٰ یہ ہے یاں زمین دابی
آبادی میں آئی ہے خرابی
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۱۷).

---دار صف مر زمیندار.
زمین یا جائداد کا مالک.
باغ میں کر دے قیامت نونہال اپنا عمل
سرد سرکش ہیں چمن میں یہ زمینداروں کو باند
(۱۷۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۷۸).
پھر زمیں داروں میں نفاق ہوا
یہ عجب اور اتفاق ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۷).
نوح شاعر نہیں میں بلکہ زمیں دار ہوں میں
وہ زمیں کونسی ہے جو مرے دیوان میں نہیں
(۱۹۰۳ ، سفینہ نوح ، ۱۰۲). تاجر آڑھتی کسان ، زمیندار... گھومتے رہتے ہیں. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۸).[زمین + دار ، لاحقۂ صفت].

---دار کو کِسان بَجّے کو مَسان کہاوت.
زمیندار کے لیے کسان اور بچے کے لیے مسان ضرر رساں چیزیں ہیں (ماخوذ : محاوراتِ ہندوستان ؛ نجم الامثال).

---دارانَہ (---فت ن) صف ؛ مر زمیندارانہ.
زمین یا زمینداری سے منسوب ، زمین کا ، زمینی ؛ مالکانہ ، حاکمیت سے متعلق. میاں صاحب آپ کیا جانتے یہ زمیندارانہ معاملات ہیں ایک ایک کوڑی پر جان دیتے ہیں. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۳ : ۲۳۲). [زمین + دار (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---دارْچَہ (---سک ر ، فت چ) امذ.
چھوٹے زمیں دار ، طفیلی زمیں دار ، زمیں دار کے اہلکار. ان دونوں سربر آوردہ شیوخ کے نیچے اور پیچھے بہت سے شیوخچے اور زمیندارچے تھے. (۱۹۵۶ ، ہمارا گاؤں ، ۲۲). [زمیں + دار (رک) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

---دارْنی (---سک ر) امث.
زمیندار عورت ، زمیندار کی بیوی (ماخوذ : جامع اللغات). [زمیں + دار (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

---دارَہ (---فت ر) امذ ؛ مسر زمینداره.

زمین داری ، زمینداری (رک) کا کام یا منصب ؛ کسی زمین دار کی زمین کا علاقہ۔ تمام سکتیج کا ساہوکارہ اور زمیندارہ واسطے نذر دینے اسلام خاں کے آنے کہ نئے فوجدار کا دستور ہوتا ہے۔ (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۹۲)۔ تمہارا دادا بہت کچھ پیدا کر گیا ہے علاقہ مول لیے تھے اور زمیندارہ اپنا کرلیا تھا۔ (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۲۳۷)۔ [زمین + دار (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---داری امث ؛ مسر زمینداری.

۱. **جاگیر داری ، پٹی داری ؛ زمین ، جاگیر ؛ حق ملکیت.** در صورت کوئی زمین دار یا پٹی دار یا حصہ دار کہ دعویٰ زمین داری بالکل یا پٹی داری یا حصہ داری قانون مذکور کے رکھتا ہو۔ (۱۸۶۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۸۳)۔ یہ تعلیم سے متنفر ، زمینداری ، ساہوکاروں اور مہاجنوں کی طرف بہت کچھ منتقل ہو چکی۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۸۰)۔ ۲. **زمیندار کا پیشہ یا کام ، زمینوں کی دیکھ بھال کا کام.**

زمیندار ہیں گے ماں باپ میرے
ہے بس زمینداری کام رہے

(۱۸۸۰ ، رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۲۳)۔ پیشہ زمینداری ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۳)۔ [زمین + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---داری پٹّا (---فت پ ، شد ٹ) امذ.

ایک تحریر جس میں سرکار زمیندار کے حقوق عطا کرتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [زمین داری + پٹا (۲)]۔

---داری ، دوب کی جڑ ہے کہاوت.

زمین داری میں ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے ، زمین داری پائیدار ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---داری کچہری (---فت ک ، فت مع ج ، سک ہ) امث.

وہ جگہ جہاں زمینوں کی دیکھ بھال کرنے والا عملہ رہے ، چوپال. اعظم گڑھ میں زمینداری کے عملہ کے مکان کو ... زمینداری کچہری کہتے ہیں۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۵۶)۔ [زمین داری + کچہری (رک)]۔

---داری ، کھیڑے کی دوب ہے کہاوت.

زمین داری پائیدار ہے ، زمین داری میں ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---دِکھانا / دِکھلانا محاورہ.

زمین پر پٹکنا یا دے مارنا؛ مقابلے میں نیچا دکھانا؛ شکست دینا.

تجھ کو اے چرخ کہیں دیکھ دکھاؤں گا زمیں
کہ جواں پر نہیں چلتے ہیں بل پیر کے پیچ

(۱۸۳۸ ، چمنستان سخن ، ۵۳)۔

ہو رکھ رکھاو خضر ہی سے رخش عمر کا
اس نے زمیں دکھائی ہے ہر شہسوار کو

(۱۸۷۹ ، سالک ، ک ، ۱۳۳)۔

ہم بہت سر اٹھا کے چلتے تھے تو نے آخر زمیں دکھلائی

(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۳۹)۔

---دِگر ، آسمان دِگر کہاوت.

زمین کی کہنا آسمان کی سُننا ، ایک دوسرے کی ضد ہونے کے موقع پر بولتے ہیں . اب سنیے جب سے لکھنؤ میں انگریزی عمل داری ہویدا ہوئی زمین دگر آسمان دگر کی صورت پیدا ہوئی۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۰)۔

---دوز (---و مج) صف.

۱. **جو زمین کے اندر یا سطح زمین کے نیچے واقع ہو ، زیر زمین.** ایسے زمین دوز تہہ خانے میں جہاں روشنی کا گزر نہیں ہو سکتا ، چنا روشن کی گئی۔ (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۱۸)۔ زمین دوز پانی کی سطح اب اونچی ہوتی شروع ہوئی۔ (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۲۸)۔ ۲. **زمین کی سطح کے برابر ، پختہ ، مضبوط.**

یار نے قبر زمیں دوز پہ ہے پاؤں رکھا
کیوں نہ قربان ترے ہاتھوں پہ معمار ہوں میں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۶۰)۔ وصیت کی کہ میری قبر زمین دوز بنانا۔ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۱۹)۔ زمین دوز پانی خاموشی سے درختوں اور گھاس کی جڑوں کو سیراب کرتا رہتا ہے اور راہ کی دراڑوں اور دھرتی کی رگوں میں دوڑتا رہتا ہے۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۵۸۳)۔ ۳. **ایک خاص قسم کا خیمہ جس کے چاروں طرف کا کپڑا ہوا سے بچاؤ کے لیے زمین میں دبا دیا جاتا ہے.**

اپنی وحشت سے تو یاں تنگ ہے اے دل ورنہ
خیمۂ چرخ کچھ اتنا تو زمیں دوز نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۱)۔ ۴. **وہ کنواں جس کی منڈیریں نہ ہوں ، پوشیدہ گڑھا.**

جابجا چاہ زمیں دوز اہل گریہ نے کیے
رہتے ہیں ہمدم یوسف ، سا کنان کوئے دوست

(۱۸۷۷ ، کلیات قلق میرٹھی ، ۳۷)۔ تیل کو پوری طرح جلانے کے لئے اگر اس کی چمنی کو زمین دوز بنایا جائے تو بہتر ہے۔ (۱۹۷۶ ، فن آہن گری ، ۲۷)۔ ۵. **خفیہ ، نامعلوم.** کچھ دوستوں نے زمین دوز طریقے پر نئی تنظیم کے خلاف کانٹے بچھانے شروع کر دیئے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۳۱)۔ ۶. **زمیں بوس.** دھماکے کی آوازیں آنے لگیں۔ صافا گرا ، اچکن تار تار ہوئی اور قادر خان زمین دوز ہو گئے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۸۷)۔ [زمین + ف : دوز ، دوختن - سینا ، سوراخ کرنا]۔

---دوز راستہ (---و مج ، سک س) امذ.

سرنگ ، زیر زمین راستہ. ایک رومی مہندس جس نے لا کس اوپرنس اور گوشنے کے درمیان تقریباً ایک ہزار میٹر کا زمین دوز راستہ طیار کیا۔ (۱۹۵۷ ، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۷)۔ بس ایک طولانی زمین دوز راستے سے نکال کر ایک دوسرے ہوائی جہاز میں بٹھا کر بلا اطلاع زیورچ پہنچا دیا گیا۔ (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۲۲۹)۔ [زمین دوز + راستہ (رک)]۔

---دوز ریل (---و مج ، ی مج) امث.

زیر زمین سرنگ میں چلنے والی ریل گاڑی. زمین پر چلنے والی عام ریلوں کے علاوہ زمین دوز ریلیں بھی انگلستان میں بنائی گئی ہیں۔

(۱۹۳۴ ، جغرافیہ عالم ، ۹۵). مجھے قطعی اندازہ نہ تھا کہ ماسکو میں زمین دوز ریلیں بھی چلتی ہیں. (۱۹۸۵ ، ماہ و روز ، ۸۳). [زمیں دوز + ریل (رک)].

---دوز سلام (---و مج ، فت س) امذ.
سلام جو بہت زیادہ جُھک کر کیا جائے، درباری سلام، فرشی سلام. یہ تمہاری غیرت مندانہ مستقل مزاجی کا انعام ہے قرض نہیں ہے مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمہارا دل اتنا وسیع ہے دفتری نے زمیں دوز سلام کیا اور چلا گیا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۱۹). [زمیں دوز + سلام (رک)].

---دوز کَر دینا / کَرْنا محاورہ.
زمیں کی سطح کے برابر کر دینا ، ہموار کر دینا. پیغمبر صاحب نے کُل قبروں کی نسبت ایسا حکم دیا ہے کہ زمین دوز کردی جائیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۷۹). میں نے ... اس کے عالیشان ہوائی قلعہ کو ایک ہی حملہ میں زمین دوز کر دیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۵۰). ۲. گرا دینا ، مار دینا. اگر شکاری ... بھاگ پڑا تو شیر اس کو دوڑ کر اس طرح منہ میں دبا لیتا ہے جیسے چوہے کو بلی اور اگر دو تین آدمی ہوں تو ایک آدھ کو تھپڑ مار کر زمین دوز کر دیتا ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۲۸۳).

---دوز کَمْرَہ (---و مج ، فت ک ، سک م ، فت ر) امذ.
زیر زمیں بنایا ہوا حجرہ ، تہہ خانہ. پہلے یہ زمین دوز کمرے بہت کشادہ تھے. (۱۹۳۷ ، آخری چٹان ، ۳۳۵). [زمیں دوز + کمرہ (رک)].

---دوز مَدْفَن (---و مج ، فت م ، سک د ، فت ف) امذ.
مقبرہ جو زیر زمین تعمیر کیا جائے ، مدفن جو تہہ خانے میں ہو. فرعون کے لیے نہایت بڑھیا اور کشادہ زمیں دوز مدفن تیار ہوتے تھے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۳۹). [زمین دوز + مدفن (رک)].

---دوز ہو کے سَلام کَرْنا محاورہ.
رک : زمیں بوسی کرنا (مہذب اللغات).

---دوز ہونا محاورہ.
زمیں پر جھکنا ، پیشانی کو زمین پر ٹیکنا. جھمن اور تراب علی نے زمین دوز ہو کر فراشی سلام کیا اور چلے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۵۵). داتا رام جھک کر آداب بجا لایا حسب معمول زمین دوز ہو کے سات سلام کیے. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۶).

---دَہَلْنا محاورہ.
زمین لرزنا ، زمین کا تھرّانا. قبائل عرب کی ۲۴ ہزار فوجیں تین حصوں میں تقسیم ہو کر اس زور شور سے حملہ آور ہوئیں کہ مدینہ کی زمین دہل گئی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۸۹).

---دیکْھنا محاورہ.
۱. قے کرنا ، اُلٹی کرنا.

کربہہ الشکل پیٹ آن کر ایسی نہیں دیکھی
کہ صورت آسماں کی دیکھ کر میں نے زمیں دیکھی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۵۱). مردہندی قبچاقی اور گنوار اپھار اور عربی میں قے اور شہر میں اصطلاحاً زمین دیکھنا بولتے ہیں. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۳۵). جائے میں ، دودھ میں ، شکر میں جا کر ڈھیرے ڈال دیں گے اور ان سب کو زمین دیکھنی پڑے گی. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۵۳). ۲. نیچا دیکھنا ، خفت یا شرمندگی اٹھانا ، مات کھانا.

اسیر ایسی اگر ہے ابلق ایام کی شوخی
زمیں دیکھیں گے وہ دعویٰ ہے جن کو شہسواری کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۴۴). ۳. زمین میں دفن ہونا ، قبر کے لیے جگہ تجویز کرنا.

بیمار غم جو اس کا کہا کر زمین دیکھے
خوش خوش وہ مقبروں کی جا کر زمین دیکھے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۴۹). ۴. کسی علاقے کا نظارہ کرنا (مہذب اللغات)

---دینا محاورہ.
قبر کے لیے جگہ دینا.

وہ ہوں غیور نہ لوں گا میں ایسے سفلے سے
اگر زمیں بھی گڑنے کو آسمان دے گا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۳۶).

---روکْنا محاورہ.
راہ روکنا ، رکاوٹ ڈالنا ، قبضہ کرنا.

بساؤ نہ غیروں کو ، بہ رفتہ رفتہ
تمہاری گلی میں زمیں روکتے ہیں

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۴۷).

---زاد صف.
زمینی ؛ مراد : انسان ، زمین کے باشندے. اب بھی زمیں زاد موذی اسے جکڑ رہا اور نور و باد کی مخلوق کے ساتھ اوپر اٹھتا چلا گیا. (۱۹۵۵ ، حیرتنا ک کہانیاں ، ۲۱۹). [زمین + ف : زاد ، زادن - جنا].

---زاد خُدا (---ضم خ) امذ.
زمینی خُدا ؛ جابر حکمراں ، جابر سلطان.

آدمی ہو نہ زمیں زاد خداؤں کا شکار
اپنی چادر کسی سورج پہ نہ ڈالے شب تار

(۱۹۵۸ ، تیشۂ دوراں ، ۱۶۱). [زمین زاد + خدا (رک)].

---سا صف.
قدم بوس ، قدم چومنے والا ؛ (مجازاً) احترام کرنے والا.

ہے میرے دو رُخسار کو بس شوق کہ ہوویں
نعلین زمیں سائے قدم بوس محمدؐ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۸۵). [زمین + ف : سا ، سائیدن - گھسنا ، ملنا].

---ساق امذ.
(نباتیات) پودے کے تنے کا زمین کے اندر رہنے والا حصّہ. زمین ساق ... یہ تنے کی ترمیم ہے کہتے ہیں یہ زمین کے نیچے عموداً پایا جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، نباتیات ، ۳۳). [زمین + ساق (رک)].

---سخت (اَور/و) آسمان دُور ہونا محاورہ.
جان سے تنگ ہونا ، بے چارگی اور لاچارگی کے عالم میں ہونا ؛ بہت مشکل میں ہونا کہ مرنا بھی چاہے تو نہ مر سکے.

کسے کوں در دیو دل میں جو ہے بور
زمیں ہے سخت ہور آسمان ہے دور
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۱).

رگوٹے دانا دان کر چور چور
ولے تھی زمیں سخت آسمان دور
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ورق ، ۸۸).

یہ سانحہ ہوش ربا سخت قیامت گزرا لیکن
کیا کیجئے زمیں سخت آسماں دور
(۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، ۱۲۷).

جو تنگِ حوادث سے دل چور تھا
زمیں سخت اور آسماں دور تھا
(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، معظم عباسی ، ۵۷). مگر مجبوری اور بیکسی کو کیا کوسوں ، زمین سخت آسمان دور ہے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، سجاد حسین ، ۶۱) . خورشید بہو کی عزت اور جان پر اب ایسی آ بنی تھی جو اس کے بنائے کچھ نہ بن پڑتا تھا ، زمین سخت آسمان دور. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳۵).

---سَر پَر اُٹھا لینا/اُٹھانا محاورہ.
۱. بہت چیختا چلاتا ، سخت شور و غل کرنا ، آہ‌وزاری کرنا.

چلاتا ہوں فلک کو بعدِ مردن اپنے نالوں سے
لحد میں پاؤں پھیلا کر زمیں سر پر اٹھائی ہے
(۱۸۵۳ ، اندرسبھا ، امانت ، ۱۳۹).

اٹھا ہی لوں گا زمیں کو سر پر کروں گا میں اس غضب کے نالے
جو یاد آئیں ہمیں فنا بھی کسی کی زیرِ مزار باتیں
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، اکبر ، ۲۰۳).

نہ وہ برسات کے کیڑے پتنگے
نہ مینڈک نے زمیں سر پر اٹھائی
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۹۹). ۲. حشر برپا کرنا ، اُدھم مچانا.

زمین سر پر اٹھا لی کبک نے رفتارِ رنگیں سے
خراماں ناز سے ہو تو بھی اے سروِ رواں میرے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۶).

خاک اڑاتی ہے ان کے کوچے کی
ہم نے سر پر زمیں اٹھا لی ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۷).

---سُسْت ہونا محاورہ.
(شاعری) ردیف و قافیے اور بحر کا شگفتہ نہ ہونا ، جس کی وجہ سے شعر کہنا دشوار ہو.

ہے زمین سست میں برباد کاوش اے امیر
جیسے ریگستاں میں چاہ اکثر بنے اور ٹوٹ جائے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۱).

---سَنگلاخ ہونا محاورہ.
(شاعری) بحر اور ردیف قافیہ بہت مُشکل ہونا.

ہر غزل کی اپنی ہے ٹیڑھی زمین سنگلاخ
ہم کو بھاتی ہی نہیں ہے اے ظفر سیدھی طرح
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۳۳).

---سُونگھنا محاورہ.
زمین پر ڈھیر ہو جانا ، ادھ مُوا ہو جانا. پہلے وار میں اس مسلمان کا ہاتھ قلم ہو کر دور جاگرا .. دوسرے وار میں زمین سونگھنے لگا. (؟ ، فرشتہ وفا ، ۹).

---سَہْل ہونا محاورہ.
(شاعری) ردیف و قافیے اور بحر کا آسان ہونا جس سے شاعری کرنا آسان ہو.

ہو زمیں لاکھ سہل لیکن امیر
ہوتے ہیں اچھے شعر مشکل سے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۹۳).

---سے اُٹھا کَر آسْمان پَر بِٹھانا محاورہ.
پستی سے بلندی پر پہنچا دینا ، عروج دینا ؛ بہت زیادہ تعریف کرنا. کبیر نے اس شعر میں بنئے کو کیا سے کیا کر دیا زمین سے اٹھا آسمان پر بٹھا دیا. (۱۹۲۳ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۷۲).

---سے اُکھاڑ لینا/اُکھاڑْنا محاورہ.
جڑ سے نکال لینا ، بنیاد سے اکھیڑ دینا ؛ اصل سے جدا کر دینا. خدا کا نام لے کے زور جو کیا تو اسے زمین سے اکھاڑ لیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۸۵).

---سے آسْمان نَہیں مِلْتا مقولہ ؛ کہاوت.
ان دونوں میں بہت فاصلہ ہے ؛ دو متضاد چیزیں کبھی آپس میں نہیں ملتیں.

سرِ غیور کہاں ، بابِ اہلِ جاہ کہاں
کبھی زمین سے یہ آسماں نہیں ملتا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۸).

---سے آنکھ لَگْنا محاورہ.
راہ تکنا ، انتظار میں ہونا.

جوں نقشِ پا زمیں سے آنکھ اپنی لگ رہی ہے
شاید سراغ پاؤں یارانِ رفتگاں کا
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۸).

---سے پیٹھ لَگْنا محاورہ.
۱. بیقراری اور اضطراب میں کمی آنا ، پل بھر کو آرام ملنا ، قدرے سکون ملنا.

لگی بھی گر زمیں سے پیٹھ تیرے تفتہ جانوں کی
تو مثلِ برق اٹھ بھاگے وہیں پھر بے قراری سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۴). ۲. زچ ہو جانا ، ہار مان لینا ، پہلوان کا چت ہو جانا.

یہ بھی ممکن ہے ، لگ جائے زمیں سے تیری پیٹھ
دیکھ او چرخ عبث تو مری تدبیر میں ہے
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۴۳).

---سے پیٹھ نہ لگنا محاورہ.
بے قراری اور بے چینی میں مبتلا رہنا ، آرام و سکون نہ ملنا ، بے تاب رہنا ، بے خواب رہنا.

جو لمحہ مرگ بھی یاد آ گئی تمہاری پیٹھ
زمین سے نہیں لگنے کی پھر ہماری پیٹھ

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۳۳۰).

---سے چمٹے رہنا محاورہ.
زیادہ لگاؤ کے باعث اپنا وطن یا جائداد نہ چھوڑنا. نتیجہ یہ ہے کہ خاندان کے سارے لوگ چھوٹے سے موروثی قطعہ زمین سے چمٹے رہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، ہندوستانی معیشت ، ۲۱۳).

---شعر کس اضا(---کس ش ، سک ع) امث.
(شاعری) غزل یا نظم کی ردیف ، قافیہ اور بحر کا ایک خاص پیمانہ جس میں شعر کہا جائے ؛ (مجازاً) شاعری.

زمین شعر جس سے آسمان بن جائے اے اکبر
علوئے طبع سے ایسی غزل پڑھنے پہ مائل ہوں

(۱۸۶۷ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۲۶).

جو فن نظم کی جانب کچھ ان کا دھیان آیا
زمین شعر کو ہفتم فلک پہ پہنچایا

(۱۸۷۵ ، فروغ ہستی ، ۳۱). [زمین + شعر (رک)].

---شق ہو جانا محاورہ.
زمین کا پھٹ جانا ، زمین کا دھنس جانا. اس سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ چورا ہو کر خاک ہو جائیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۳۸).

---شق ہو جائے (ہو/اور) میں سما جاؤں فقرہ .
بہت پریشانی کے عالم میں کہتے ہیں. آسمان پھٹ پڑے اور میں مر جاؤں زمین شق ہو اور میں سما جاؤں اس سے پہلے کہ باپ کو قید میں بھیج دوں. (۱۹۰۰ ، نوحۂ زندگی ، ۸۶). زاہدہ خاموش گم سم کھڑی تھی اور کہتی تھی زمین شق ہو جائے اور میں سما جاؤں. (۱۹۱۹ ، جواہر قدامت ، ۱۰۹).

---شگفتہ ہونا محاورہ.
(شاعری) ردیف قافیہ اور بحر ایسے موزوں ہوں کہ اچھے شعر نکلیں (علمی اردو لغت).

---شور کس صف(---و مج) امث.
۱. وہ زمین جس میں کھار ہو ، اور اس کے باعث قابل کاشت نہ رہی ہو ، بنجر زمین ، شورزدہ زمین.

یک تخم ہوں میں خاک نشین زمین شور
نشو و نما دے مجکوں کرم کا ترے سحاب

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۶۸).

ایسی زمین شور میں کس طرح گل کھلیں
اختربہت محال ہے اس میں نشست شاخ

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۳۷). ۲. بے اثر ، ناموزوں ، بے کار ، ناکارہ ، غیرموثر ، غیر زرخیز.

باندھوں میں مضمون جو اپنی شور بختی کا کوئی
ہو زمین شعر میں عالم زمین شور کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۱). [زمین + شور (رک)].

---شور سنبل برنیارد کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل: شور والی زمین میں گھاس نہیں اُگتی ، برے آدمی سے کبھی نیکی کی اُمید نہیں ہو سکتی (علمی اُردو لغت ؛ جامع الامثال).

---طرح کرنا محاورہ.
(شاعری) قافیہ و ردیف اور بحر کا تعین یا انتخاب کرنا ، غزل یا مقفی و مردف نظم کہنے کے لیے کوئی مصرع طرح مقرر کرنا.

کیوں نہ حالِ چشم تر موزوں کروں
طرح کی ہے یہ زمیں برسات میں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۶۳).

---طرح ہونا محاورہ.
(شاعری) زمین طرح کرنا (رک) کا لازم (نوراللغات).

---عشری کس صف(---ضم ع ، سک ش) امث.
زرعی زمین جس پر لگان وصول کیا جائے جس کو تر کرے آسمان یا چشمہ اور زمین عشری ہو تو اس میں دسواں حصہ ہے.(۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۸۵). [زمین + ع : عشری (رک)].

---غیرمزروعہ کس صف(---ی لین ، فت م ، سک ز ، و مع فت ع) امث.
(کاشت کاری) وہ زمین جس میں زراعت ممکن ہو لیکن کی نہ جاتی ہو، رک : زمین افتادہ (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---فرسا (---فت ف ، سک ر) صف.
زمین کا باشندہ ، زمین پر چلنے والا.

ہم نشیں تاروں کا ہے تو رفعت پرواز سے
اے زمیں فرسا قدم تیرا فلک پیما بھی ہے

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۱۲۸). [زمین + فرسا (رک)].

---قند (---فت ق ، سک ن) امذ.
ترکاری کی قسم سے ایک جڑ ہے اوپر سے اس کا رنگ سیاہ یا سرخ ہوتا ہے ، تنہا یا گوشت کے ساتھ پکایا جاتا ہے. اول زمین قند کو مع پوست کے ٹکڑے کر کے املی کی پتی اس میں ملائیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۸).

جو لڈو کا سایہ زمیں پر پڑا
ہوا شبہہ سب کو زمیں قند کا

(۱۸۷۳ ، دیوان ہادی علی بیخود ، ۱۲۹). زمین قند کو خوب دھو لو اور اس کے اوپر کا لال پوست دور کر کے خوب کوٹو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۷۳). چنا سوامی نے ان کے لیے زمین قند کا مربہ تیار کیا. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۲۳۱). دونوں کناروں پر زمین قند کا پھل اور موٹی موٹی کھونٹیاں اگی ہوئی تھیں. (۱۹۷۶ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۱۶ جون ، ۱۷).

---کا بوجھ (---و مج) امذ.
بے مصرف ، بے کار ، ناکارہ ، بار گراں. مجھے نکمے آدمیوں سے سخت نفرت ہی نہیں عداوت ہے کیونکہ میں ان کو زمین کا بوجھ سمجھتا ہوں. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۱۲۰).

---کا بوجھوں مرنا محاورہ.
زمین پر بارگراں ہونا ، کسی کا بے کار و بے مصرف ہونا. کنواری بیٹی جس کی جوانی سے زمین بوجھوں مر رہی ہے بن بیاہی ہے. (۱۹۱۶ ، لغات النسا ، ۱۹۸).

---کا پانو پکڑ لینا/پکڑنا محاورہ.
جانے سے روکنا ، قدم پکڑ لینا ، جانے کی اجازت نہ دینا ، قیام کے لئے کشش رکھنا یا کھینچنا ، کسی مقام کا اپنی کسی صفت کے باعث کسی کو جانے سے روک لینا ، نیز اتفاقی طور پر کسی جگہ قیام ہو جانا.

شیوے ہیرے ہیں چرخ بریں نے پکڑ لیے
ہم بھاگیں کیونکہ پاوں زمیں نے پکڑ لیے
(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۱۸).

کمال کوچۂ قاتل میں ہے اجل اپنی
زمین پاوں پکڑتی ہے امتحاں کے لیے
(۱۹۰۷ ، انتخاب گرامی ، کمال : ۱۳۴).

نہیں اٹھتا قدم در سے تمہارے کچھ تو باعث ہے
زمیں نے پاوں پکڑے ہیں کہ پاووں نے زمیں پکڑی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بینظیر ، ۲۲۵).

---کا پانو تلے/نیچے سے سرک جانا محاورہ.
(اچانک کسی حادثے یا صدمے کی خبر سن کر)حواس ٹھکانے نہ رہنا ، برے وقت پر کسی کا ساتھ نہ دینا یا کام نہ آنا ، برا وقت پڑنے پر کسی کا کام نہ آنا یا ساتھ چھوڑ دینا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا پانو کے نیچے نہ ٹھہرنا محاورہ.
رک : زمین کا پانو تلے سے سرک جانا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا پرت امذ.
زمین کی تہہ ، پپڑی ، طبق ، تختہ . آتش فشانوں کے تمام دنیا میں نشان موجود ہیں اور ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے جب زمین کا پرت پتلا تھا ... تو آتش فشانوں کی تعداد بھی موجودہ زمانے کی نسبت زیادہ تھی. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۹۴).

---کا پردہ امذ.
روئے زمین ، طبق زمین ، دنیا جہان ، پوری دنیا. قرآن مجید کی مثل کوئی کتاب زمین کے پردہ پر نہیں. (۱۹۶۹ ، تہذیب الایمان ، ۵۱).

---کا پیار امذ.
اپنے وطن یا دھرتی کی محبت ، حب الوطنی ؛ اہل وطن کی محبت ، اپنی سر زمین سے لگاو یا انسیت.

زمیں کا پیار بھی ان کو نہ مل سکا شاعر
جو لوگ کوشش تخلیق آسماں میں ہے
(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۹۸).

---کا پیوند کرنا محاورہ.
جان سے مار دینا ، فنا کرنا ، دفنانا. خدا تیرے سامنے مجھ کو زمین کا پیوند کرے (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی، بہادر علی حسینی، ۲۱۱).

نظر سے اہل جہاں کی مجھے نہاں کر دے
بس اب زمیں کا پیوند آسماں کر دے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۶). زندہ بچی کو زمین کا پیوند کیا اور اس پھول کو خاک میں ملا دیا. (۱۹۲۹ ، طوفان اشک ، ۱۶).

---کا پیوند ہو فقرہ.
(کوسنا) زمین میں گڑ جائے ، مر جائے ، برباد ہو جائے.

نہ دنیا کے رہے ہم اور نہ دیں کے
کہیں پیوند ہوں یارب زمیں کے
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۲۹۰).

---کا پیوند ہونا محاورہ.
نیست و نابود ہو جانا ، خاک میں ملنا ، ڈھے جانا ، تباہ و برباد ہو جانا. کشمیری کٹرے کی مسجد زمین کا پیوند ہو گئی. (۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۹۳).معصوم بچیاں جیتی جاگتی اور ہنستی بولتی زمین کا پیوند ہو رہی ہیں. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۱۸) . مادرگیتی کا نہایت لائق فرزند زمین کا پیوند ہو گیا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۱) .

---کا تختہ اڑا دینا محاورہ.
رک : زمین کا تختہ الٹنا.

کھینچی جو دل سے آہ ہوا ہو گیا فلک
تڑپا جو میں زمین کا تختہ اڑا دیا
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۱).

---کا تختہ الٹ جانا محاورہ.
کوئی عظیم انقلاب پیدا ہونا ، ایک حشر برپا ہو جانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا ٹوٹ جانا/ٹوٹنا محاورہ.
زمین کھد جانا ، زمین میں دراڑ پڑ جانا . چرائی کی وجہ سے زمین کے ٹوٹ جانے سے بھی اچھا نتیجہ برآمد ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۴۳).

---کا رشتہ امذ.
علاقائی تعلق ، وطنی تعلق ؛ دنیا سے تعلق ، دنیاوی رابطہ . اس خاکی پتلے کی جسارت پر جو آسمانوں سے زمین کا رشتہ ہی کاٹ دینے پر تلا ہوا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۱).

---کا طبق/طبقہ الٹ جانا محاورہ.
رک : زمین کا تختہ الٹ جانا.

خدا کرے مغفرت ہماری ، لحد میں بھی تین دن ہیں بھاری
غضب ہے اس دل کی بیقراری ، الٹ نہ جائے طبق زمیں کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵).

---کا طَبَق اُلَٹ دینا محاورہ.
انقلاب برپا کرنا ، کایا پلٹ دینا. بڑے بڑے ... جسار توڑیں آگے بڑھیں طبقے زمین کے اُلٹ دیں۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۳).

---کاٹ پھینکنا محاورہ.
بیتاب ہونا ، مُضطرب ہونا. ہاتھ بھر کے فاصلے سے خوشبو لے لے کر لاژد بے تاب ہو کر ... پھینکتا تھا اور باہر کالھیا واڑی بل کھا کھا جاتی تھی. (۱۹۶۳ ، اردونامہ ، کراچی ، اپریل ، ۹).

---(کا) کھا جانا/لینا محاورہ.
کسی چیز کا زمین کے اندر رہنے سے بوسیدہ ہو جانا ؛ زمین میں دفن ہو جانا ، نیست و نابود ہو جانا.

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۲).

---کا گز بنانا محاورہ.
دربدر پھرانا ، دشت نوردی کرانا ، خاک چھنوانا.

مُجھے بنا دیا گردش نے کیوں زمین کا گز
ہوئے تھے کیوں مرے سر پر یہ آسمان پیدا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۲). کئی آدمی (کذا) کو زمین کا گز بنا کر ان سے کوہ و صحرا نپوا دیئے. (۱۸۹۱ ، فغانِ بے خبر ، ۱۰۵).

---کا گز بننا محاورہ.
مارا مارا پھرنا جہاں گردی کرنا ، دُنیا جہان کو چھان مارنا ، بہت سفر کرنا. یہاں تو خوردہ نہ بردہ ناحق درد گردہ کا نقشہ ہے دوڑتے دوڑتے زمین کا گز بن گیا. (۱۸۹۰ ، سیرِ کہسار ، ۲ : ۳۳۱). جب تمہیں یہ معلوم ہو گا کہ میں کیوں زمین کا گز بنا ہوا ہوں تو تم بجائے تنبیہ کے تحسین کرو گے. (۱۹۳۰ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۱۷۵).

---کا گز ہونا محاورہ.
چلتے پھرتے رہنا ، ٹِک کر نہ بیٹھنا. زمین کا گز ہو گیا دن بھر چلے پاؤں کی بلی بنا ابھی اس محلے میں ابھی اس محلے میں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۲۹).

---کا مالِک امذ.
رک : زمیندار (مہذب اللغات ؛ نوراللغات).

---کا نَمَک امذ.
(مجازاً) بہت اہم جزو ؛ قلیل مقدار میں منتخب لوگ ؛ باعثِ حسن و رنگینی. تم زمین کے نمک ہو لیکن اگر لون کا مزہ بگڑ جاوے تو وہ کس چیز سے مزے دار کیا جاوے. (۱۸۱۹ ، انجیلِ مقدس (ترجمہ) ، ۸). بعض لوگوں نے تو نیوراسیوں کو زمین کا نمک اور کائنات کا خُلاصہ قرار دیا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۵۰۲).

---کا ، نَہ آسمان کا فقرہ.
نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا ، بے کار ، لغو.

یعنی نہ وہ زمیں کی ہے نہ آسماں کی بات
سمجھے ہے قیس گوز شتر سارباں کی بات

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (نوراللغات)).

---کا ہَنسنا محاورہ.
کسی زمین کا نہایت با رونق ہونا (مہذب اللغات).

---کانپنا محاورہ.
خوفزدہ ہونا ، پورے ماحول پر خوف چھا جانا. عظیم فوج اور کثیر تعداد لشکر نے اس شدت کے ساتھ حملہ کیا کہ مدینہ کی سرزمین کانپ اٹھی. (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۵۸). زمین متزلزل ہے وہ اس طرح کانپ رہی ہے جیسے امیر حمزہ معدی کرب کے سینے پر کود رہا ہو. (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۳۶۰).

---کاوی امث.
بحر اور ردیف و قافیہ کی تلاش ؛ (مجازاً) شاعری.

فکر سے اپنے گزرتا ہے زمیں کاوی میں دن
رات جاتی ہے ہمیں گنتے ہوئے تاروں کو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۱). [زمیں + ف : کاوی (رک)].

---کمانا محاورہ.
(کاشت کاری) زمین کو اچھی طرح جوتنا ، زمین کو زرخیز بنانا. زمین اچھی طور پر کمائی جائے. (۱۸۹۱ ، کسان کی پہلی کتاب ، ۲ : ۱).

---کمزور ہونا ف م.
(کاشت کاری) ایسی زمین جس میں کاشت مُشکل ہو جائے اگر زمین کمزور ہو تو ایسی زمین میں آدھی بوری بورہا ... بذریعۂ چھٹا بکھیر دیں. (۱۹۲۳ ، زراعت نامہ ، لاہور ، یکم مئی ، ۹).

---کَنی (---فت ک) امث.
(کاشت کاری) زمین نرم کرنا ، کاشت کے قابل بنانا. چوتھی فصل زمین کنی اور قلبہ رانی اور تخم ریزی اور ترکانی کے ذکر میں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۵). [زمین + کنی (رک)].

---کو آسماں کر دینا/کرنا محاورہ.
ادنیٰ کو اعلیٰ بنا دینا یا پست کو بلند کرنا ؛ بہت تعریف کرنا.

دکھا شعور برشتہ بلند پروازی
زمین شعر کو کر آسمانِ مُرغِ کباب

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کو/میں بوسہ دینا ف م ؛ محاورہ.
زمیں بوسی کرنا ، زمین چُومنا.

قنبر نے زمیں کوں بھی بوسا دیا
کمر باند گھوڑے پہ لیانے گیا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۲). چشم زدن میں یا تو سر پر چمکایا تھا یا تیغۂ آبدار نے زمین میں بوسہ دیا تاریک شکل کش کے دو ٹکڑے ہوئے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۹۵).

---کو پانی دینا ف م ؛ محاورہ.
(کاشت کاری) زمین کو سیراب کرنا ، زمین کی آبیاری کرنا.

ساقی کرم یہ دیکھ لے ابرِ بہار کے
پانی دیا زمیں کو تو مجھ پر اتار کے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۳۳۱).

---کو پیٹھ لگنا محاورہ.
صبر و قرار آنا ، چین پڑنا.

مر کر بھی پیٹھ لگتی نہیں ہے زمین کو
عاشق کا چین تو نے خدایا اُٹھا لیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۷).

---کو چھیلنا محاورہ.
زمین کی سطح کُھرچنا ، رگڑنا ، زمین میں کٹاؤ پیدا کرنا. مینہ کا تو آخری حملہ ہوتا ہے یہ تو بس سب کو بہا لے جاتا ہے اور زمین کو چھیل ڈالتا ہے. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۶۳).

---کو ڈھیلا کرنا محاورہ.
(کاشت کاری) زمین نرم کرنا ؛ ہل چلانا. برف پانی کی نسبت زیادہ جگہ گھیرتی ہے اس لئے زمین کو ڈھیلا کر دیتی ہے. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۶۲).

---کو سر پر اُٹھانا محاورہ.
رک : زمین سر پر اُٹھانا.

نالہ کش زیرِ خاک رہتا ہوں
میں نے سر پر زمیں اُوٹھائی ہے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۳۷۰).

---کو سونپنا محاورہ.
دفن کرنا ، سپردِ خاک کرنا.

تیرے شوریدہ کو جس دن کہ زمیں کو سونپا
زلزلے کو بھی خدا وہ نہ فلک دکھلاوے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶۱). بچوں نے مل کر اس کی محبوب بوگن ولیا کے نیچے زمین کی امانت زمیں کو سونپنے کے لئے گہرا سا گڑھا کھودا. (۱۹۶۲ ، خاکم بدہن ، ۵۹).

---کو لگنا محاورہ.
دائم المریض ہو جانا ، کمزوری یا بیماری کے سبب بستر سے اُٹھ نہ سکنا.

تیرا مریض اس قدر اب تو زمیں کو لگ گیا
نقشِ حصیر کی طرح اُٹھنے لگے فراش سے

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ۹۰).

---کو مارے. زمیندار چونکے کہاوت.
کمزور کو مار کر طاقتور پر رعب طاری کرنے کے موقع پر مستعمل (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کی امانت امث.
(مجازاً) مُردہ جسم (جاندار خاکی ہیں اس لیے خاک میں ملنا ہے). بچوں نے مل کر اس کی محبوب بوگن ولیا کے نیچے زمین کی امانت زمین کو سونپنے کے لئے گہرا سا گڑھا کھودا . (۱۹۶۲ ، خاکم بدہن ، ۵۹).

---کی پٹی امث.
جغرافیائی تقسیم کے مُطابق دنیا کا ایک خط یا پارہ. اس قسم کی آب و ہوا خطِ استوا کے آس پاس کی زمین کی پٹی میں پائی جاتی ہے. (۱۹۵۳ ، خطّے اور ان کے وسائل ، ۲۶).

---کی پُوچھنا آسمان/عرش کی کہنا محاورہ.
سوال کچھ جواب کچھ ، سوال دیگر جواب دیگر.

اگر زمین کی پُوچھوں تو آسمان کی کہے
جو آسمان کی پوچھوں کہے زمین کی بات

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳۲).

پُوچھو جو زمیں کی تو کہے عرش کی سالک
دیکھا تو عجب رنگ ہے اس مردِ خُدا کا

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۵۱).

---کی تیاری امث.
(کاشت کاری) زمین کو بیج ڈالنے کے لیے ہموار کرنا. زمین کی تیاری کے لئے پہلا ہل کافی گہرا چلانا چاہئے . (۱۹۷۲ ، زراعت نامہ ، لاہور ، ۱۵ اکتوبر ، ۳).

---کی چادر اوڑھنا محاورہ.
تہہ زمین ہو جانا ، زمین میں پوشیدہ ہو جانا ؛ مر جانا. ہنستی بولتی ، رستی بستی تہذیبیں بالکل اس طرح زمین کی چادر اوڑھ لیتی ہیں جیسے انسان چُپ چاپ قبر میں اُتر جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ۵۲).

---کی ریت تک نکال لانا محاورہ.
بات کی تہ تک پہنچ جانا ، کسی امر کی گہرائی کو پا لینا ؛ کسی کی حقیقت جان لینا. جب یہ لوگ ہستی کی طرف جُھکتے تھے تو ایسے تہ کو پہنچتے تھے کہ زمین کی ریت تک نکال لاتے تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۷۳).

---کی طنابیں کھنچ جانا محاورہ.
فاصلہ کم ہو جانا ، بُعدِ مسافت کم ہو جانا. خدا کی قسم اگر خُدائے کریم کی حکمتِ بالغہ ... سے زمین کی طنابیں نہ کھنچ جاتی تو میں ہرگز اس قدر راہِ دُور و دراز طے نہ کر سکتی. (۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت ، ۱۲۶).

---کی کہنا آسمان کا جواب پانا محاورہ.
رک : زمین کی پُوچھنا آسمان کی کہنا. خود تو کسی سے بات نہ کرتی اگر کوئی چھیڑ کے بات کرتا اور زمین کی کہتا تو آسمان کا جواب پاتا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳۳).

بول اٹھوں تو ہو جُدا ان سے روشِ زبان کی
وہ جو کہیں زمین کی میں کہوں آسمان کی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۳۳).

---کی گردن امث.
(جغرافیہ) خشکی کا وہ تنگ خِطّہ جو دُور تک سمندر میں چلا جائے ، خاکنائے (پلیٹس ؛ مہذب اللغات).

---کی مٹی امث.
خاک ، دھول ، زمین کی تہہ ، زمین کے ذرات ، ریت. زمین کی مٹی کے

نیچے ٹھوس چٹانیں ہیں اور سمندر کی تہہ میں بھی نیچے یہی چٹانیں پائی جاتی ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ۱ : ۴۳).

---(کی) کے بَرابَر کَر دینا محاورہ.
۱. جو چیز سطحِ زمین سے بلند ہو اسے زمین کے ہم سطح کر دینا، عمارت کو مسمار کر دینا. ابرہہ نے اپنے لشکر کو کوچ کا حکم دیا کہ مکّہ میں داخل ہو کر کعبہ کو زمین کے برابر کر دے. (۱۹۲۶ ، غلبۂ روم ، ۱۶). کیونکہ خانۂ کعبہ کی دیواریں منجنیق کے پتھروں کی ضرب سے جُھک گئی تھیں اس لئے پہلے ان کے حکم سے اسے گرا کر زمین کے برابر کر دیا گیا. (۱۹۶۵ ، خلافتِ بنوامیہ ، ۱ : ۲۵۶). ۲. گرا دینا ، ختم کر دینا ؛ مار دینا.چھٹے دستے کے لئے سردار نے خنجر پکڑا اور چھٹے دستے کو زمین کے برابر کر دیا. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۸).

---کے (کی) بَرابَر ہو جانا/ہونا محاورہ.
زمین کے برابر کر دینا (رک) کا لازم . لا کھوں گھر کُھد کر زمین کے برابر ہو گئے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۶).

---کے سُپُرْد کَرْنا محاورہ.
زمین میں دفن کرنا ، مدفون کرنا. سید کاظم اپنی بیوی آمنہ کو زمین کے سپرد کر کے واپس آ گیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۶۹) . ہمیں شاد آباد چھوڑ کر سدھاریں اور ہم اپنے ہاتھوں ان کو زمین کے سپرد کریں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۴).

---کے سِرے ٹَٹولْنا محاورہ.
فرار کی راہ تلاش کرنا ، پناہ ڈھونڈنا. نانی نتن نے جو سرکار حضور سے شکایت کی دھمکی دی میرے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے زمین کے سِرے ٹٹولتی تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۹).

---کے طَبَقے آسْمان پَر اُڑا دینا محاورہ.
تہ و بالا کر دینا ، غدر ڈال دینا ، قیامت برپا کر دینا (علمی اُردو لُغت ؛ مہذب اللغات).

---کے نِیچے بھی اُسی قَدْر ہے جِتنا زَمِین سے اونچا/ اوپر ہے کہاوت.
رک: جتنا زمین کے اُوپر اُتنا زمین کے نیچے (جو زیادہ مستعمل ہے).

جہاں ہو زیر و زبر نہ کیونکہ فلک وہ گردش میں فتنہ گر ہے
زمیں کے نیچے بھی اُسی قدر ہے کہ جتنا اُونچا زمین پر ہے

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۲۷).

--- کھا گَئی (کہ) یا آسْمان کھا گَیا فقرہ.
جب کوئی چیز دفعۃً غائب ہو جائے اور باوجود تلاش کے نہ ملے تو کہتے ہیں. ایاز کا بھی پتا نہیں ، خدا جانے زمین کھا گئی یا آسمان کھا گیا. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۶۷).

--- کھا گَئی (کہ) آسْمان نِگَل گَیا فقرہ.
رک : زمین کھا گئی (کہ) یا آسمان کھا گیا. کئی دفعہ ارادہ کیا کہ ... معلوم کرے آخر کیا افتاد پڑی دونوں آدمی کہاں پھنس گئے، زمین کھا گئی آسمان نگل گیا. (۱۹۳۳ ، پرِ قدرت ، ۳۶).

--- کِھل جانا/ کِھلْنا محاورہ.
(کاشت کاری) زمین خُشک ہو جانا ، بُھربُھری ہو جانا . زمین بالکل کھل جاتی ہے اسلیے خراب پیداوار جو حاصل ہوتی ہے کم قیمت ہوتی ہے. (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۱۲۷).

--- کھودْنا ف م.
۱. درخت لگانے کے لیے گڑھا کھودنا.

زمیں پیل کے گرد کھودے وہاں
واں پولاد کا چرخ دیکھے نہاں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۶۹) . ۲. قبر کھودنا . مل والیاں ملعنے تشنے دیتے دیتے جان لی کی شہزادہ کی ماں زمین کھود کر زندہ گاڑ دیں گی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۳).

---گَرْم ہونا ف م.
۱. سُورج کی تپش سے حرارت پیدا ہونا. جہاں زمین اتنی گرم نہیں ہوتی وہاں ہوا بھی گرم نہیں ہوتی حالانکہ آفتاب کی شعاعیں ہوا میں دونوں جگہ برابر آ رہی ہیں. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۳۹). ۲. (شاعری) بحر اور ردیف و قافیہ چست ہونا. ہم نے کہا زمین تو گرم ہے مگر تاثیر ٹھنڈی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (نوراللغات)).

---گُلْنار ہونا محاورہ.
بہار آنا ، سرخ پُھولوں سے زمین بھری ہونا ؛ خُون سے زمین لال ہونا (علمی اردو لغت).

---گُنْیا (---ضم گ ، سک ن) امث.
(معماری) ایک آلہ جس سے کاریگر سطح یا سیدھ معلوم کرتے ہیں ، پنسال . جس کو زمین گنیا کہتے ہیں استعمال ہوتا ہے . (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام ، ۲۸). [زمین + گنیا (رک)].

---گِیر (---ی مع) صف.
۱. وہ چیز یا شخص جو اپنی جگہ سے ہلے نہیں یا ہل نہ سکے، کسی مقام یا جگہ کو نہ چھوڑنے والا ، زمین سے چپکنے والا ، ڈیرہ ڈالنے والا ؛ (مجازاً) پست.

اِن پری زاد جوانوں نے کیا پیر مجھے
کر دیا ضعف سے جوں سایہ زمیں گیر مجھے

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۶۱) . موقع کا مقام اور سرسبز زمین دیکھ کر یہیں زمیں گیر ہوئے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۹) . اکثروں نے یہیں قیام کرلیا اور یہیں زمیں گیر ہوئے. (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۷۳).

عریں ہو تو مقاصد میں بھی پیدا ہو بلندی
فطرت ہے جوانوں کی زمیں گیر زمیں تاز

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۷۶). ۲. (i) بوڑھا جس کی کمر جُھکی ہوئی ہو. تینوں قبریں ایک ہی مقام پر بنانیے کا تا آیند و روند دیکھیں کہ پیر زمیں گیر نے ساتھ اپنے شیروں کے جان دی . (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۵۳). (ii) ناتواں ، ضعیف ، کمزور.

ہرچند ہو گیا ہے زمیں گیر دل مرا
آتا ہے تیرے شوق سے کیا کیا ترنگ میں

(۱۸۰۵ ، باقر آگاہ ، د ، ۹۹). ۳. رک : عالم گیر ، ساری دُنیا پر حکومت کرنے والا ، فاتح.

اس سیلِ سُبک سیر و زمین گیر کے آگے
عقل و نظر و علم و ہنر ہیں خس و خاشا ک
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۲۳). ۳. رک : زمیندار. اگر لفظ ما قبل مذکر ہو تو مذکر اور مونث ہو تو مونث اِستعمال میں آتا ہے مثال مذکر کلگیر اور خوگیر مثال مونث جا گیر ، زمین گیر. (۱۸۶۲ ، تلخیصِ معلٰی ، ۷۱).
[زمین + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---گھس جانا محاورہ.
زمین کو خفیف نُقصان پہنچنا ؛ (طنزاً) چلنے یا کھڑے رہنے سے کوئی نُقصان نہیں ہو گا.
اِتنی نفرت ہے عبث اپنے تماشائی سے
گھس نہ جائے گی زمیں مُجھ کو کھڑا رہنے دے
(۱۸۹۳ ، شعور (نوراللغات)).

---لگانا محاورہ.
(رنگائی) پہلا ہاتھ یا استر کرنا ، بُنیاد بنانا ، سطح کو رنگنا. ولایت والے اس چمڑے کو دھو کر ... استر یا زمین لگانے کے بعد اِس کو رنگ برنگ رنگتے ہیں. (۱۹۳۰ ، معدنی دباغت ، ۱۲). اس نے مجھے زمین لگانے کے لئے برش دے دیا اور رنگ کا ڈول میں نے خود بڑھ کر اُٹھا لیا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۳۸).

---مُردَہ کس صف(---ضم م ، سک ر ، فت د) امث.
(شاعری) پامال ردیف و قافیہ ، کمزور خیالِ شعری.
پھر اس زمینِ مُردہ میں صابر تو جان ڈال
خاموش تُجھ سا شاعرِ معجز بیاں ہے اب
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۶۹). [زمین + مُردہ (رک)].

---مَرہُونَہ کس صف(---فت م ، سک ر ، و مع ، فت ن) امث.
(قانون) وہ زمین جس کا نقد لگان مرتہن نے راہن کو دینا طے کیا ہو (اعظم اللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [زمین + مرہون (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث].

---مَزرُوعَہ کس صف(---فت م ، سک ز ، و مع ، فت ع) امث.
(کاشت کاری) وہ زمین جس میں کھیتی باڑی کی جاتی ہو ، قابلِ کاشت زمین. تین چوتھائی سے زیادہ زمین مزروعہ مسلمانوں کی ملکیت ہے. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۷۳). [زمین + مزروعہ (رک)].

---مُعاف ہونا محاورہ.
زرعی یا رہائشی زمین جس پر کسی قِسم کا کوئی ٹیکس نہ لیا جائے. ریاست کی طرف سے اِخراجات کے واسطے کُچھ زمین معاف ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، لاہور ، فروری ، ۱۹).

---مَملُوک ہونا ف مر.
وہ زمین جو کسی کی ملکیت ہو (زمینِ موات کے مقابل). امام محمد کے نزدیک جو زمین مملوک ہو گی کسی مسلمان کی تو وہ موات نہیں ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۷۸).

---مَوات کس صف(---فت م) امث.
وہ زمین جس سے کسی وجہ سے نفع حاصل نہ ہو اور جو رہائش اور زراعت سے خالی ہو. اگر زمین موات امام کے اِذن سے لی ہے اور اس میں پتھر حد بندی کے لگا کر تین برس تک اس کو آباد نہیں کیا تو امام ... دوسرے کے حوالے کرے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۷۸). [زمین + موات (رک)].

---میں اُتارْنا محاورہ.
مُشکلات میں پھنسانا ، دشواریوں میں گھرنا. وہ ایک دلدل سے کم نہ تھی ، میری ہر کوشش مُجھے کچھ اور زمین میں اُتار دیتی. (۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۱۰).

---میں اُترْنا محاورہ.
زمین کی گہرائی میں جانا ، زمیں دوز ہونا ، زیرِ زمین جانا. درخت موجود تھے ان کی جڑیں زمین میں خوب گہری اُتری ہوئی تھیں. (۱۹۵۵ ، حیرتنا ک کہانیاں (ترجمہ) ، ۱۸۳).

---میں پانْو گَڑْنا محاورہ.
حیرت زدہ ہونا ، خوف و ہراس طاری ہونا.
حیرت سے زمیں میں گڑ گئے پاؤں
سکتہ سا ہوا جکڑ گئے پاؤں
(۱۹۱۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۶۳).

---میں ٹِھکانا نَہ آسْمان میں فقرہ.
بے خانماں ہے ، کہیں جگہ نہیں.
ہوا کی طرح معلّق ہوں خانماں برباد
زمیں میں ہے ٹِھکانا نہ آسماں میں ہے
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۵۱).

---میں دَفْن کَرْ دینا/ کَرْنا محاورہ.
مار دینا ، زمین میں گاڑ دینا ، غارت کر دینا. افتخار جہاں سے آیا ہے اسے پہنچا دے یا تو آسمانوں پر پھینک دے یا زمین میں دفن کر دے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، اُلٹی قبر ، ۱۲۷).

---میں سَر گَڑانا محاورہ.
بہت شرمندہ ہونا ، ندامت کا احساس ہونا. تینوں حسینوں نے شرم سے زمین میں سر گڑا لیا اور پریم شنکر باوجود انتہائی ضبط کے ہنسی کو نہ روک سکے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۳).

---میں سَمانا محاورہ.
زمین میں دھنسنا ، زمین میں گڑنا ، شرم یا غیرت سے گڑ جانے کی آرزو کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

---میں گاڑْ دینا/ گاڑْنا محاورہ.
۱. زمین کے اندر دبانا ، دفن کرنا. عرب میں لڑکیوں کے مار ڈالنے کا کہیں کہیں دستور تھا میں نے بھی اپنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دیا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۹۲). ۲. سخت سزا دینا.
سالے چاہے جتنا نفس ، اک دن
زمیں میں کیا تُجھے گاڑا نہ ہو گا
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۱۹).

---میں گاڑْ دُوں گا فقرہ.
(سختْ غُصّہ کی حالت میں کہتے ہیں) زمین میں دفن کر دوں گا ،

انتہائی سخت سزا دوں گا. اگر منہ سے کلی نکلی تو تجھ کو زمین میں گاڑ دوں گا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۳۹).

---میں گڑ جانا/گڑنا محاورہ.

۱. دفن ہونا ، زمین میں گاڑنا (رک) کا لازم (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. نہایت شرمندہ ہونا.

اُس سروِ گُل عذار کی طرزِ خرام دیکھ
خجلت سے گڑ زمین میں شمشاد رہ گیا

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۳).

کیا مر گیا زمین میں خجلت سے گڑ گیا
بدنام وہ ہوا ہے مُجھے انفعال ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۳). میں اُسے قتل کیا چاہتا ہوں قبضہ خنجر کے نیچے پڑ گئی ، غیرت سے زمین میں نہ گڑ گئی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۷۳).

نظر جو پڑ جائے اُس کے قامت پہ بس قیامت ہی آئے انجم
زمیں میں گڑ جائے سر و خجلت سے اُسکی وقتِ خرام آدھا

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۳).

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بی بیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۳۷).

---میں گڑھا ہو جاتا میں دَھنس جاتی فقرہ.

رک : زمیں پھٹ جائے اس میں سما جاؤں. اس وقت عجب حال تھا اور اپنے دل میں سوچتی تھی کہ اگر زمین میں گڑھا ہو جاتا میں دھنس جاتی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---ناپنا محاورہ.

۱. راہ نوردی کرنا ، سرگرداں یا مارے مارے پھرنا.

اے قلم اب شوق میں آگ تاپنا
راج مارک کی زمین چل ناپنا

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۹۷).

وعدہ غلط جواب لکھے اب یا جواب دے
تاچند ناپے آہ مرا نامہ بر زمیں

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۱۲۳). وہ وہاں سے بادل کی طرح زمین ناپنے لگے حتیٰ کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۹۵).

اے شاد نہ کیوں ہو دشت پیماں
منظور زمین ناپنی ہے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بیمثال ، ۱۲۳).

بیٹھ رہنے کو اگر پاتا یہاں تھوڑی جگہ
زندگی بھر ناپتا پھرتا نہ اسکندر زمیں

(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۳۶).

سنجار کا میدان تو بھولے ہم لوگ
اب ناپتے پھرتے ہیں زمین یا قیمت

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۱۹). ۲. زمین پر آ رہنا ، گر جانا.

بجا ہے آسماں آگے ہمارے گر زمیں ناپے
کہ ہیں پامال سایہ کی طرح خُوباں کی قامت کے

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۵۰). ۳. زمین پر گر کر تڑپنا ، زخمی کا زمین پر لوٹنا. اس کے منہ سے نکلنا تھا کہ اس کا جسم زمین ناپنے لگا اور عام ہنگامہ شروع ہو گیا. (۱۹۳۷ ، خوابِ ہستی ، ۷۶).

---نپوانا محاورہ.

زمین ناپنا (رک) کا متعدی المتعدی ؛ پریشان کرنا ، رگیدنا.

پہلے اس سے کُچھ زمیں نپوائیو
پھر اُسے تک آسمان دکھلائیو

(۱۷۹۸ ، بیان (خواجہ احسن اللہ) ، د ، ۷۳).

---نِکالنا محاورہ.

۱. (شاعری) ہیئت کے اعتبار سے غزل یا نظم کے لیے ردیف قافیہ اور بحر تلاش کرنا.

خوب اسکو صاف کر معروف یاروں کے لئے
یہ زمین تو نے نکالی ہے اگر پہلے پہل

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۷۱). الٰہی بخش خاں مرحوم نے ایک زمین نئی نکالی ، میں نے حسب الحکم غزل لکھی. (۱۸۶۲ ، خطوط غالب ، ۷۸). ۲. دریا کا ہٹ جانا اور زمین قابلِ کاشت چھوڑ دینا (مہذب اللغات ؛ علمی اُردو لُغت).

---نِکَل جانا/نِکَلنا محاورہ.

رک : زمین کا پانو تلے سے سرک جانا. مقابلے کی لئے پاؤں جماتا ہے مگر زمین نکلی جاتی ہے. (۱۹۳۳ ، ید قدرت ، ۳۷).

---نے کھایا کہ آسْماں نے فقرہ.

رک : زمین کھا گئی کہ آسمان.

کہاں گیا مرا قاصد خبر نہیں اس کی
زمیں نے کھایا کہ ہے آسمان نے کھایا

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۲۳).

---نیچے سے سَرَکْنا محاورہ.

رک : زمین کا پانو تلے سے سرک جانا. شردھا پر اگر بجلی گر پڑتی زمین نیچے سے سرک جاتی یا کوئی شیر سامنے آ کر کھڑا ہو جاتا تب بھی وہ اتنی سراسیمہ ہو کر ... نہ بھاگتی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۰۶).

---و آسْمان ایک کَر دینا محاورہ.

ہنگامہ کر دینا. بہت سے ہیں جو محض نام و نمود کے لئے زمین و آسمان ایک کر دیتے ہیں. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۹۳).

---و آسْمان ایک ہو جانا/ہونا محاورہ.

انقلابِ عظیم برپا ہونا ، صُورتِ حال کا یکسر منقلب ہو جانا ، اِدھر کی دُنیا اُدھر ہو جانا.

بات ایک ہے میری اور زباں ایک
ہو جائے زمین و آسمان ایک

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۱۶۰).

---و آسْمان بَدَل جانا/بَدَلْنا محاورہ.

دُنیا کے انداز بدل جانا ، انقلاب آ جانا. بڑا کمال یہ ہے کہ زمانہ

بدل گیا زمین و آسمان بدل گئے آب و ہوا بدل گئی مگر وہ وہی ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۱۰).

---و آسمان جھکانا / جھنکانا محاورہ.
دربدر پھرانا ، دیوانہ بنانا ، ذلیل و خوار کرنا. وزیروں نے اسکے خلاف شہنشاہ کو ایسا سمجھایا اور زمین و آسمان ... جھنکایا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۵).

بلائے سخت میں اسکو پھنسا کر
زمین و آسمان اس کو جھنکا کر

(۱۸۷۷ ، ابرِ کرم ، ۸).

---و آسمان کا فرق ہونا محاورہ.
بہت زیادہ فرق پایا جانا ، غیر معمولی اختلاف ہونا . سوسائٹی کے میسّر نہ ہونے سے ہم لوگوں کے اخلاق و عادات میں باہم زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۸۶). اقبال کے جو مذہبی خیالات اس سے پہلے سُنے گئے ان میں اور مثنویوں میں زمین آسمان کا فرق ہے. (۱۹۱۹ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۱۱). باوجود اس کے کہ دونوں کی تربیت یکساں طور پر ہوئی ان کی طبیعتوں میں زمین و آسمان کا فرق تھا. (۱۹۶۶ ، نیاز فتحپوری ، جمالستان ، ۱۸۹).

---و آسمان کے طبقے ہلانا محاورہ.
درہم برہم کر دینا ، انقلاب برپا کرنا. غیر ساحر کی بھی یہ مجال ہے کہ ہم لوگوں سے لڑے ہم لوگ وہ ہیں زمین و آسمان کے طبقے ہلا دیں. (۱۹۰۰ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۱۳۵).

---و آسمان کے قُلابے ملا دینا / ملانا محاورہ
رک : زمین اور آسمان کے قلابے ملانا.

ہیں زمین و آسمان کے تُو نہ قُلابے ملا
ہم نشیں ہے سخت مشکل ماہپاروں کا ملاپ

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۲۹). گھر میں بیٹھ کر زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۰۳). آزاد نے ... کلام ذوق کی تعریف میں زمین و آسمان کے قُلابے ملا دیے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۵۳).

---و زماں (---و مع ، فت ز) امذ.
دنیا اور زمانہ ، کُل کائنات ، ساری دُنیا ، دونوں عالم.

کیا تھا دُھنواں تس سید آسماں
حرارت میں تھا سب زمین و زماں

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۰۹). یہ فرزندِ رسولِ خُدا کا سر ہے - اُٹھ کہ زمین و زماں روتے اور فوج فوج فرشتے زیارت کو آ تُجھ پر لعنت کرتے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۹).

یہ رونق آج زمین و زماں سے اُٹھتی ہے
ترے نبی کی زیارت جہاں سے اُٹھتی ہے

(۱۹۱۲ ، اوج (نورُاللغات)). جو کسی بھی زمین و زماں کی بات کر رہے ہوں مگر اپنے زمین و زماں سے ان کا رشتہ بہرحال پیوست رہتا ہے. (۱۹۸۷ ، علامتوں کا زوال ، ۱۷۹). [زمین + و (حرفِ عطف) + زماں (رک)].

---ہلا دینا محاورہ.
حشر برپا کر دینا ، ہنگامہ بپا کر دینا.

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی

(۱۸۷۹ ، مسدّسِ حالی ، ۱۷). طلسم آبگینہ میں اس کی ماں انجام جادو رہتی ہے جس وقت اسکو خبر ہو گی تو وہ زمین ہلا دے گی. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۹۷).

---ہل جانا محاورہ.
زمین تھرّانا ، زمین کانپنا ، زمین دہلنا ؛ معاملات درہم برہم ہو جانا ؛ ہنگامہ ہو جانا.

زمیں ہل گئی جب یہ آخر ہوئی
مسافر سے مل کر مسافر ہوئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۵۳). زمانہ تیرہ تاریک ہو گیا ، زمین ہل گئی آسمان تھرّا گیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۶).

---ہموار کرنا ف م.
(کاشت کاری) سطح برابر کرنا ، فضا تیار کرنا ، بنیاد قائم کرنا. تین دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین کو ہموار اور نرم کر لینا چاہیئے. (۱۹۷۲ ، زراعت نامہ ، لاہور ، ۱۵/اگست ، ۴). ان نظریات کے لئے غالب سرسید ، حالی ، شبلی ، آزاد ... اور دوسرے بہت سے ادیبوں اور شاعروں نے زمین ہموار کر دی تھی. (۱۹۷۳ ، فلسفہ و ادبی تنقید ، ۱۳۲).

---ہموار ہونا ف ل.
سطح برابر ہونا، یکساں سطح ہونا، زمین ہموار کرنا (رک) کا لازم. زمین پہلے ہموار تھی مگر اُسے اصلی پہاڑ زمین کا نمونہ بنایا ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۳۳).

زمینا (فت ز ، ی مع) امث (قدیم).
رک : زمین.

جس پگ پرس ہوئی زمینا ہوت نبی کا پیر مردانا

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۸۸). [زمین + ا (زائد)].

زمیندار (فت ز ، ی مع ، مغ) امذ ؛ زمیں دار.
زیرِ کاشت یا قابلِ کاشت اراضی یا گانو کا مالک ؛ حاکم ، سردار.

پھر زمینداروں میں نفاق ہوا
یہ عجب اور اِتّفاق ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۷). کہا میں زمیندار ہوں ملکہ نے میرے کانوں پر لگان زیادہ کر دیا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۲۶۳). معاش کی یہ صورت تھی کہ ایک زمیندار کی ملازمت کرتا تھا جس کے معاوضہ میں سالانہ دو سو کیل غلہ اور سو درہم مقرر تھے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۷۳). ضلع کے رئیس اور زمیندار بھی شامل ہوئے . (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۲۹). بالغ نظر شخصیت کو اعتراف کرنا پڑا کہ زمیندار اب عنقا ہوگیا ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۱۲). [زمین + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

زَمِینْداری (فت ز ، ی مع ، مغ) امث.
رک : زمین کے تحتی الفاظ ، زمیندار (رک) کا کام یا پیشہ. گانو پٹی داری غیر مکمل میں جہاں کچھ ... دھرتی کی ہر برس ایک کاغذ بنیاد آمدنی کا بطور گانو زمینداری کا بنانا پڑتا ہے اور گانو زمینداری میں جہاں کہ بٹائی ہو. (۱۸۴۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۳). جن کا پیشہ زمینداری ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳) . [زمین + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دُوب کی جڑ ہے مقولہ ؛ کہاوت.
زمینداری بہت پائیدار ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---کھیڑے کی دُوب ہے مقولہ ، کہاوت.
زمینداری دائم اور پائیدار ہوتی ہے (محاوراتِ ہند ، جامع الامثال).

زَمِینَہ (فت ز ، ی مع ، فت ن) امذ.
چٹان وغیرہ کا ٹکڑا جس میں بیش قیمت معدنیات ، جواہرات وغیرہ پائے جاتے ہیں. پورفیریٹ میں وہی قلمی زمینہ ہے جو خود فلسپٹ میں ہوتا ہے.(۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۵۸).[زمین + ہ ، لاحقۂ نسبت].

زَمِینی (فت ز ، ی مع) صف.
زمین سے نسبت رکھنے والا خواہ جاندار ہو یا بے جان ، زمین کا ، زمین والا ، زمین سے متعلق ؛ (مجازاً) انسان. وے شکلیں چاند کی مختلف اوقات کی ہیں جیسا ہم زمینیوں کو نظر آتا ہے . (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۷۵). ہمارا باپ آسمانی و زمینی خدا کا بھیجا ہوا رسول اور بندہ ہے. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۳). چنانچہ اگر تمام زمینی ... حیوانوں کی زندگی پر ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ پہلے دو بڑی جماعتوں میں رکھے جا سکتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۸). [زمین + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بافَت (---سک ف) امث.
پودے یا پیڑ کا وہ حصّہ جو زمین کے اندر ہو ، زمینی تنہ. تنہ کی زمینی بافت میں نسبتاً باریک دیوار والے کم و بیش طُولی بافتی خلیے ہوتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۱۱). زیرہ دمہ کے نیچے سے لے کر تنے کے مرکز تک پھیلی ہوئی زمینی بافت پائی جاتی ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۹۷). [زمینی + بافت (رک)].

---پُھلْڈَنْڈی (---ضم پھ ، سک ل ، فت ڈ ، سک ن) امث.
وہ تنا جس میں پھل لگتے ہیں مگر پتے نہیں ہوتے. پُھول بڑے تماشی اور چھتریا جیسے ہوتے ہیں اور ایک موٹی "زمینی پھلڈنڈی" پر پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۵۹). [زمینی + پھل (پھول) + ڈنڈی (رک)].

---پُھولْدار شاخ (---و مع ، سک ل) امث.
(نباتیات) زیر زمین تنا (Scape). بعض یک تخم برگوں کے تنے زیر زمینی ہوتے ہیں ... اس شاخ کو زمینی پھولدار شاخ کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۵۰). [زمینی + پھولدار (رک) + شاخ (رک)].

---تُراب (---ضم ت) امذ.
(نباتیات) گہرے بُھورے رنگ کا نامیاتی مادّہ جو زمین کے دیگر اجزا کے ساتھ مِلا ہوتا ہے اور زمین کی زرخیزی کا باعث ہوتا ہے . زمینی تراب (Soil Humus) ... زمین کا نہایت اہم حصّہ ہے. یہ مردہ جانوروں اور نباتات کے سڑنے گلنے سے ہوتا ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۰۶). [زمینی + تُراب (رک)].

---تَنا / تَنہ (---فت ت) امذ.
(نباتیات) پودے کا وہ تنا جو زمین کے اندر ہو. زمینی تنہ جس کو تنہ اندرون زمین کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۱۶۹) . [زمینی + تنہ (رک)].

---ٹیکْس (---ی مج ، سک ک) امذ.
رہائشی یا زرعی زمین پر وصول کیا جانے والا ٹیکس. لیکن زمینی ٹیکسوں سے عموماً آمدنی کم ہو جاتی ہے.(۱۹۶۳ ، ہندوستانی معیشت ، ۳۳۳). [زمینی + انگ : ٹیکس Tax].

---دھات امث.
زیر زمین پائی جانے والی معدنیات ، قُدرتی دھات. یہ (سیریئم Cerium) فولادی رنگ کی ایک چمکدار دھات ہے جس کا کم یاب زمینی دھاتوں کے گروپ سے تعلق ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۲۲۷). [زمینی + دھات (رک)].

---رِشْتَہ (---کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
زمین سے تعلق یا وابستگی ، وطن کی محبت ، حُبُ الوطنی ، زمین کا رشتہ. مسلمانوں کا حق حکمرانی آریہ نژاد ہندوؤں کے حق حکمرانی کے مقابلے میں ایک زیادہ پائدار زمینی رشتے کی نشان دہی کرتا تھا . (۱۹۸۱ ، قائد اعظم اور آزادی کی تحریک ، ۲۰) . [زمینی + رشتہ (رک)].

---رِیل (---ی مج) امث.
وہ ریل گاڑی جو زیر زمین چلتی ہے ، زمین دوز ٹرین. آج میں زمینی ریل پر خُوب گھوما. (۱۸۸۹ ، گلگشتِ فرنگ ، ۱۳۹). [زمینی + ا : ریل (رک)].

---سِتارَہ (---کس س ، فت ر) امذ.
فنجائی پودے کی ایک قِسم جو سِتارے سے مشابہ صورت میں زمین پر پھیلا ہوتا ہے (Earth Star) . زمینی ستارے وغیرہ میں اچھے خاصے سپور پھل پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۶۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۳۳). [زمینی + ستارہ (رک)].

---فَقْرِیے (---فت ف ، سک ق) امذ ؛ ج.
زمین پر پائے جانے والے وہ جاندار جن میں ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے ، ریڑھ کی ہڈی والے جانوروں کا گروہ. بڑے بڑے زمینی فقریے بھی ... پناہ گاہوں میں وقت گزارتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی کردار ، ۳). [زمینی + فقریے (رک)].

---کِتاب (---کس ک) امث.
وہ کتاب جو کسی انسان نے لکھی ہو (آسمانی صحیفہ کے

بالمقابل)۔ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوگیا ہے کہ یہ آسمانی صحائف صحت کے لحاظ سے زمینی کتابوں کے ساتھ بھی برابری کا دعویٰ کر سکتے ہیں یا نہیں۔ (۱۹۰۳ ؛ مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۶۶)۔ [زمینی + کتاب (رک)]۔

--- کہانی (---فت ک) امث۔
حقیقی پلاٹ کو ذہن میں رکھ کر لکھی جانے والی کہانی (دیو مالائی کے بالمقابل)۔ تتھانیل ہاتھورن ایک داستان نگار ہے ... «حرفِ سُرخ» (ناول) ... ایک قسم کی تمثیل ہے ، ایک زمینی کہانی ، جنسی معنویت لیے ہوئے۔ (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ (ترجمہ)، ۱۳۹)۔ [زمینی + کہانی (رک)]۔

--- کیچُوا (---ی مج ، کس چ) امذ۔
خشکی پر پائی جانے والی نسل کا کیچوا (آبی یا دریائی و سمندر کے بالمقابل)۔ زمینی کیچوے کی متعدد جنسیں ... دنیا کے مختلف ممالک میں پائی جاتی ہیں۔ (۱۹۶۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۱۳)۔ [زمینی + کیچوا (رک)]۔

--- گولا / گولَہ (---فت ل) امذ۔
آتشبازی کا وہ گولا جو زمین پر پھٹتا ہے۔ صحن میں آتشبازی گڑی۔ انار ... زمینی گولے ... وغیرہ بنے ہوئے ہیں۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۵۳)۔ [زمینی + گولا / گولہ (رک)]۔

--- مادّہ (---شد د بفت) امذ۔
خلیوں میں پایا جانے والا بُنیادی مادّہ جو جاندار کو زندہ رکھتا ہے۔ خلیوں کے اس مجموعے کی خلاؤں میں ایک نیم سیال بین خلوی یا زمینی مادہ ہوتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۰۱)۔ [زمینی + مادہ (رک)]۔

--- مَخلُوق (---فت م ، سک خ ، و مع) امث۔
دُنیا میں پائی جانے والی مخلوق (آسمانی مخلوق کے بالمقابل)۔ خلافتِ ارضی کے لئے زمینی مخلوقات کے نام اور ان کے آثار کا جاننا ضروری ہے۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۲۰)۔ [زمینی + مخلوق (رک)]۔

--- مَنظَر (---فت م ، سک ن ، فت ظ) امذ۔
قُدرتی حُسن ، فِطرت کی عکاسی ؛ کہانی کے پلاٹ سے متعلق منظر۔ حسیات کا فہم ... بڑی حد تک ایسا ہوتا ہے جیسے فن کار اپنے زمینی منظر کی نقاشی کر رہا ہو۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بُنیادیں (ترجمہ) ، ۲۸۴)۔ [زمینی + منظر (رک)]۔

--- نِشان (---کس ن) امذ۔
خشکی کی علامت ، وہ نِشان جو زمین پر نظر آئے خاص کر اہلِ جہاز کو سمندر سے (انگلش اُردو ملٹری گلاسری)۔ [زمینی + نِشان (رک)]۔

زَمِینیات (فت ز ، ی مع ، کس ن) امث ؛ ج (شاذ)۔
زمین (رک) کی جمع ، جاگیریں ، زمینیں ، آراضی۔ ریاست حیدرآباد کی زمینیات پر اعتبار سے کھجور کی کاشت کے لئے صلاحیت رکھتی ہیں۔ (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۶)۔ [زمین + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع]۔

زَن (۱) (فت ز) امث ؛ (ج : زناں)۔
۱. عورت ذات خصوصاً بالغ عورت۔

زن اس روز ہے تج سوں بھی یار دوست
پاوے رات کوں او جو دلخواہ دوست

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۴۶)۔ اس فائدۂ سبحانی سے ... زن و مرد اور پیر و جوان ... کو بہرۂ فاضل اور نصیبۂ کامل حاصل ہوئے (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۸)۔ مصیبت۔ حکام انگریزی اور عیسائیوں کے زن و مرد اور بچوں پر پڑی (۱۸۹۸ ، سرسید، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۹۹)۔ نوجوان لوگ اپنی پسند سے شادی کرتے ہیں شرط اسی قدر ہوتی ہے کہ زن و شو دو مختلف خاندانوں کے ہوں۔ (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۸۷)۔ کوئی اور حاکم وقت ہوتا تو پکڑ بیٹھتا ، زن و بچہ کولھو میں پلوا دیتا۔ (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۳۹)۔ **۲. زوجہ ، بیوی ، دلہن۔** سلطان رقیہ بیگم ... اکبری زن کلاں یعنی پہلی بیوی تھی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۷۴)۔ **۳. صنفِ نازک ، جنسِ اناث۔**

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۹۲)۔ [ف]۔

---ِ باردار کس صف (---سک ر) صف۔
حاملہ عورت۔

بھریں جہاز اوجوں زنِ باردار
سو یک پیٹ میں اس طفیل کئی ہزار

(۱۶۳۵ ، ابراہیم صنعتی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۳۵))۔ [زن + بار (رک) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

---ِ بازاری کس صف۔ امث۔
عِصمت فروش عورت ، طوائف۔ کبھی وحشت نے یہ بنی بڑھائی کہ زنانِ بازاری کی طرح رہنے لگی۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۰)۔ بطنِ زوجۂ سوسی یعنی «زنِ بازاری» سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ (۱۹۱۵ ، شجراتِ طیّبات ، ۸۱)۔ مزار حضرت سلطان المشائخ کے بانی زنانِ بازاری کے گانے کو روکنے کا اِرادہ ظاہر فرمایا۔ (۱۹۵۷ ، سوانح عمری خواجہ حسن نظامی ، ۳۵)۔ [زن + بازار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- بچّہ کولھو (میں) پِلوانا / پِیلوانا محاورہ۔
پُورے خاندان کو ختم کرا دینا ، کسی کے گھر کے بڑے سے لے کر چھوٹے تک سب کو مروا دینا ؛ شاہی زمانے کی ایک قدیم سزا۔ ہمارے یہاں قصاص کا دستور یہ ہے کہ ایک جان ہماری طرف کی جوکھم میں پھنسے تو حریف کے زن بچّہ تک کولھو میں پیل ڈالیں۔ (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳ : ۵)۔ اِختلاف پر بہت ہوا تو ناخوشی کا اظہار کر دیتے ہیں لیکن لکھنے والے کو زن بچہ کولھو میں پلوانے پر کمر نہیں باندھتے۔ (۱۹۶۹ ، صدا کر چلے ، ۲۸۱)۔

---ِ بُرُوتی کس صف (---ضم ب ، و مع) صف۔
مُونچھوں والی عورت (جو منحوس خیال کی جاتی ہے)۔ یہ بخ م

ضرور لگائیں گے کہ بی صاحب زنِ بَرُوق نہ ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)). [زن + بَرُوت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جَلَب (---فت ج ، ل) صف.
(بطور گالی) بھڑوا ، اپنی بیوی سے کسب کرانے والا ، دیوث.

لے زن جلب جو پوچھے ہے سودا سے حرفِ راست
کُتّوں سے اب چٹائے تجھ منہ کو مل کے ماست

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۲). کسی ملعون زن جلب نے اصل کلام کو چھیل کر یہ خرافات لکھ دیئے ہیں. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۱۰۶). [زن + جلب (رک)].

---جَلَبی (---فت ج ، ل) اث.
بھڑوا پن ، دیوثی.

کہنا ترے منہ پر تو نپٹ بے ادبی ہے
زاہد جو صفت تجھ میں ہے سو زن جلبی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۸). [زن + جلب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَبّاغَہ کس صف(---فت د ، شد ب ، فت غ) اث.
چمڑا رنگنے والی ، چمارن. سید حیات اللہ مذکور نے ایک ، زنِ دباغہ ، کہ قومِ رذیل ہنود سے تھی اس کو مسلمان کرکے اپنے تصرف میں لائے. (۱۹۱۵ ، شجراتِ طیبات ، ۱۳۱). [زن + دبّاغ (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

--- ، زَمِین ، زَر ، تینوں لَڑائی کے گَھر کہاوت.
ان تینوں سے دنیا میں جھگڑے پیدا ہوتے ہیں (علمی اُردو لغت).

---شَناس (---فت ش) صف.
عورت کی فطرت سے واقف ، عورت کے خصائل سے آگاہ ، عورت کی فطرت ، حیثیت اور حقیقت پہچاننے والا.

فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور
کہ مرد سادہ ہے بیچارہ زن شناس نہیں

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۹۰). [زن + ف: شناس ، شناختن = پہچاننا].

---مُحْصِنَہ کس صف(---ضم م ، سک ح ، کس ص ، فت ن) اث.
سہاگن ، شوہر والی عورت ، شادی شدہ . ایک زنِ مُحصنہ کے آشنا نے ... اس کی آنکھیں نکال لیں. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۱۳۱). [زن + مُحصنہ (رک)].

---مَدْخُولَہ کس صف(---فت م ، سک د ، و مع ، فت ل) اث.
شادی شدہ عورت ، گھر میں ڈالی ہوئی عورت ، داشتہ (فیروز اللغات). [زن + مدخولہ (رک)].

---مُرِید (---ضم م ، ی مع) صف.
۱. بیوی کا مُطیع ، بیوی کے اِشاروں پر چلنے والا ، جورُو کا غُلام.

دیکھے نہ پیرِ زال جہاں کو اُٹھا کے آنکھ
مردوں میں آبرو نہیں کچھ زن مُرید کی

(۱۸۴۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۷۶). یہ اسی قسم کی بے پہچان ہوتی ہے جس طرح زن مرید کے لیے نہیں طے کیا جا سکتا کہ یہ اپنی عورت کے مقابل اتنا بدھو کیوں واقع ہوا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامینِ رموزی ، ۲۷). عام طور پر مرد ، زن مُرید ہوتے ہیں ، یہ ماں مرید ہے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۸۶). ۲. وہ عورت جو کسی کی مُرید ہو ، زن مُرید. ہمارے خواجہ محمد نصیر صاحب رنج کی بیوی زن مرید تھیں ، جن کا نام احمدی خانم تھا . ان کی کوکھ سے ایک لڑکی پیدا ہوئیں جن کا نام ننھی خانم رکھا گیا . جب ننھی خانم بارہویں برس میں پڑیں تو ان کی ماں نے انہیں حضرت کا مرید کروا دیا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۲). [زن + مُرید (رک)].

---مُرِیدی (---ضم م ، ی مع) اث.
بیوی کی فرمانبرداری ، اطاعت ، غلامی ، تابعداری.

زن مُریدی کا دُکھ اس عمر میں ہے یوں بھرتا
پیر سے آپ کو جوں پیر کا گھوڑا کرتا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۷).

طلب دنیا کو کر کے زن مُریدی ہو نہیں سکتی
خیالِ آبروئے ہمتِ مردانہ آتا ہے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۵۱). مُرغ نے کہا ... زن مُریدی ہمارے مالک پر ختم ہے ہم تو ایسی عورت کو وہ سزا دیں کہ عمر بھر یاد کرے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۲). زن مُریدی کا تو فیصلہ تمہاری بیگم ہی کے سامنے ہوسکتا ہے کہ ہم دونوں میں سے کون زیادہ سعادت مند شوہر ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۵۱). [زن + مُرید (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَمْلُوکَہ کس صف(---فت م ، سک م ، و مع ، فت ک) اث.
وہ عورت جس پر قبضہ کر لیا گیا ہو ؛ (مجازاً) باندی ، لونڈی . سید امام علی کے تصرف میں ایک زنِ مملوکہ بھی تھی. (۱۹۱۵ ، شجراتِ طیبات ، ۱۱). [زن + مملوکہ (رک)].

---مَنْکُوحَہ کس صف(---فت م ، سک ن ، و مع ، فت ح) اث.
وہ عورت جس کے ساتھ نکاح ہوا ہو ، بیاہتا بیوی ، منکوحہ ، نکاح میں آئی ہوئی عورت (فیروز اللغات). [زن + منکوحہ (رک)].

---و شو (---و مع) امذ.
عورت مرد ، میاں بیوی ، بیوی اور شوہر.

زن و شو سے اِخلاص باہم ہوا
اس آشفتہ سے رابطہ کم ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۱۳). خاص ہندوستان کی خاک میں زن و شو کی باہمی محبت کا اِمتیازی خاصہ ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳: ۵۳۱) [زن + و (حرفِ عطف) + شو (شوہر (رک) کی تخفیف)].

---و فَرْزَنْد (---و مع ، فت ف ، سک ر ، فت ز ، غنہ) امذ.
بیوی بچے ، اہل و عیال. میں معہ زن و فرزند ہر وقت اسی شہر میں قلزمِ خوں کا شناور رہا ہوں. (۱۸۶۰ ، خطوطِ غالب ، ۳۹۲). [زن + و (حرفِ عطف) + فرزند (رک)].

زَن (۲) (فت ن) اث.
تیز رفتاری کی آواز. خاموشی سے فلائر اُٹھایا ... اور زن کی آواز کے ساتھ مکھی کا خاتمہ ہو گیا. (۱۹۸۷ ، پھول اور پتھر ، ۱۲۲). [حکایت الصوت].

---زَن (---فت ز) امث.
کسی چیز کے تیز چلنے کی آواز. زن زن ... آسمان کی سمت سے ایک تیز دھردھراہٹ کی آواز چلی آ رہی ہے. (۱۹۷۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۳۰۷). [حکایت الصّوت].

---سے م ف.
بہت تیزی سے ، زنّاٹے کے ساتھ. میاں آزاد سرا سے اِس طرح نِکل گئے زن سے جیسے رُوح تن سے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۰). اُکّا دُکّا پرندہ کُونج کی آبادی کے قریب آ کر زن سے گُزر جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۷۰).

• • • زَن (فت ز) لاحقہ.
(ماقبل اسم کے مفہوم کے ساتھ) مارنے ، ضرب پہنچانے یا وار کرنے والا یا والی ، جیسے : شمشیر زن ، تیغ زن.
کیا عجب ہے کہ بُلبلِ تصویر چھچھہ زن ہو اب بِلا تاخیر
(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۶). کہنہ عمل سپاہی اور پُرانے تیغ زن نوجوں سمیت ساتھ گئے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۱۶). اچھا طنز نگار بے رحم جراح اور نشتر زن ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، ہمارے عہد کا ادب اور ادیب ، ۵۷). [ف : زن ، زدن = مارنا].

زِنا (کس ز) امث.
کسی عورت سے غیر شرعی یا غیر قانونی مباشرت. دن کو تو وہ سوار ہوا پھرے اور رات کوں اس سے زنا کرے. (۱۷۳۶ ، قِصّۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۳۹).

ہے زِنا و شراب بے وسواس
رعب کر لیجیے یہیں سے قیاس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۵).

زِنا و دزدی و قتلِ عَمَد خطائیں تھیں
زمیں کے غصب کے بدلے بڑی سزائیں تھیں

(۱۸۷۵ ، فروغِ ہستی ، شاد عظیم آبادی ، ۳۴).

وہ سر جو اک خزینۂ اسرارِ وحی ہے
ہے پیشِ تختِ سلطنتِ زادۂ زِنا

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۵۹). بموجب قرآن کریم فقط چار جرم ایسے ہیں جو حدود کے درجہ میں آتے ہیں وہ جرم ہیں زنا ، چوری ، رہزنی اور کسی پر بدچلنی کا بہتان لگانا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۳۱). [ع].

---بِالْجَبْر (---کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، سک ب) امذ.
کسی عورت سے زبردستی بدکاری کرنے کا عمل. ظالم پر طینت بزدل یونانی سپاہیوں نے خود ہی اپنی یونانی بہنوں سے زنا بالجبر بھی کیا تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۱۳). وہ عام زناکاری نہیں ، بلکہ اس کا صرف ایک شعبہ ہے یعنی زِنا بالجبر ورنہ مطلق زِنا تو یورپین شریعت میں تہذیب کا رکنِ اعظم ہے. (۱۹۶۰ ، کشکول ، ۲۰۶). [زِنا + ب (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + جبر (رک)].

---بِالشَّہادَت (---کس ب ، غم ا ، ل ، شد ش بفت ، فت د) امذ.
ایسا گناہ جس کی شہادت موجود ہو ، جس گناہ کی گواہی ہو. بعض گناہوں کی سزا باوجود توبہ کے بھی قتل و جان ستانی مقرر ہے ... زِنا بالشہادت پر رجم کہ توبہ سے یہ سزا ساقط نہیں ہوتی. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، : ۱۷۰). [زنا + ب (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + شہادت (رک)].

---زادَہ (---فت د) صف.
حرام سے جس کی ولادت ہو ، حرام زادہ. مجھ ایسے نجیب الطرفین سید سے وہ زِنا زادہ مقابلہ کرتا ہے میں اس کا مزہ اس کو چکھا کے رہوں گا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۳۲). [زنا + ف : زادہ ، زادن = پیدا کرنا ، کا اسمِ مفعول].

---کار صف.
غیر شرعی یا غیر قانونی مباشرت و مجامعت کرنے والا ، زانی. یک مرتبہ آواز ایک عورت بنی ہاشم کی ... بلند ہوئی کہ ... اے نوازنے والے یتیموں ، اے مارے ہوئے تیغ اولاد زناکاروں کے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۹). برہنہ مرد اور عورتیں جو آگ میں جلتی ہوئی نظر آئیں وہ زِناکار مرد اور عورتیں ہیں. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳۶). [زِنا + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
حرام کاری ، زِنا ، بدکاری. خلافِ حکم خُدا اور رسول کے سارنگی نوازی اور رقّاصی اور زِناکاری اور مال مردم خوری وغیرہ افعالِ شنیعہ کرکے تعزیہ داری کرتے ہیں. (۱۸۲۳ ، ہدایت المومنین ، ۳۱). جُرم ثابت ہو گیا اور پارنل کے دامنِ اخلاق پر زِناکاری کا داغ ثبت ہو گیا. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳). انہوں نے تین دن تک بارہمولہ میں زِناکاری شکم پری اور لوٹ مار کا ایسا بازار گرم کیا کہ انہیں سرینگر کی یاد ہی نہ آئی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۰۹). [زِنا + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زَنابِثَہ (فت ز ، ب ، ث) امذ.
جامد ٹیلہ. جامد ٹیلے کی بڑی پہچان یہ ہے کہ اسپر نباتات اُگی ہوتی ہے. ایسے ساکت و جامد ٹیلے کو چولستانی "زنابثہ" بھی کہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۵۹). [مقامی].

زَنابِیر (فت ز ، ی مع) امث ؛ ج.
شہد کی مکھیاں ، بھڑیں. زنابیر (ان سکٹ) سے ہم سب بخوبی واقف ہیں. مکھی جس کا ابھی ذکر ہو چکا ہے اس کے دو بازو اور چھ پر ہوتے ہیں. دیگر عام زنابیر میں شہد کی مکھیاں ... بھی شامل ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۹). [زنبور (رک) کی جمع].

زَنابِیل (فت ز ، ی مع) امث.
زنبیل (رک) کی جمع (فرہنگ عامرہ ؛ جامع اللغات). [ع].

زُناۃ (ضم ز) امذ.
زانی کی جمع.

ہیں جہان لاطہ و زُناۃ و لصوص
ساتھ ہی بادہ کش بھی ہے منصوص

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۶۰). [ع].

زَنّاٹا (فت ز ، شد ن) امذ (ج : زنّاٹے).
ہوا کی تیز رگڑ سے پیدا ہونے والی آواز جس میں قدرے گونج و کمک ہو. ہوا اس زناٹے سے چلتی ہے کہ دبلا پتلا آدمی شاید ہتائے لگے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۰۰). گھنے انبوہ میں گولوں کے زناٹے ... گولیوں کے سناٹے ... ایسا پُر ہول منظر تھا کہ شیطانی جنگ میں کبھی نہ دیکھا گیا تھا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۱۳۳).

وہ زائیں زائیں کے کتنے مُہیب زنّاٹے
فضا کا ہول ہوا کی وہ وحشتیں ہر سُو

(۱۹۷۵ ، حکایتِ نے ، ۲۰). [زن (حکایت الصّوت) + اٹا ، لاحقۂ اسمیت].

---اُڑْنا محاورہ.
تیزی کے ساتھ آواز یا آہنگ کا بلند کیا جانا.

وہ زنّاٹے سارنگیوں کے اُڑیں
کہ تارِ رگِ جانِ سامع مُڑیں

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۰۳).

---بھَرْنا محاورہ.
تیزی کے ساتھ حرکت کرنا ، دوڑنا. ناگن دو دو زبانیں نکالتی ہوئی زناٹا بھر کے نکلی. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۲۶۳).

زَنّاٹے (فت ز ، شد ن) امذ ؛ ج.
زناٹا (رک) کی مغیرہ صورت اور جمع (تراکیب میں مستعمل) .
تمھیں قسم ہے ہمارے باپ کی ، تم بھی زناٹے سے ایک دھپ لگاؤ؟ (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۹۹). پھر اس ہوا کے زناٹے گھر گھر اعلان کرتے ہیں کہ «جھوکوں» کے اندر سائے میں چُھپ کر بیٹھ رہو. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۶۸).

---دار صف.
زوردار ، تیز. ہاں سچ مُچ وہ زناٹے دار تھپڑ دیا کہ لڑکے کے ہوش ٹھکانے آ گئے. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۲۵). کسی نے کسی کو تھپڑ رسید کیا - زناٹے دار تھپڑ کہ آس پاس کے سارے لوگ چونک اٹھے. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۸۲). [زناٹے + دار ، لاحقۂ صفت].

---دار ہاتھ دینا محاورہ.
پوری قوت کے ساتھ ہاتھ سے کسی کو مارنا. جیسے ہی وہ میری طرف بڑھا میں نے وہ زناٹے دار ہاتھ دیا کہ قلابازی کھا گیا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۳۰).

---سے م ف.
بہت تیز ، تیزی کے ساتھ. شکرجی نے گروجی کی کھوپڑی پر جھلّا کر دو تین لپیں زناٹے سے لگائیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۸۳). آؤ دیکھا نہ تاؤ میرے منہ پر زناٹے سے ... تھپڑ مارا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۸۷).

---سے جانا محاورہ.
بہت تیز جانا.

زنّاٹے سے جا پہنچے تھے رہگیر
جس طرح کڑی کمان سے تیر

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۳۱).

---سے چلْنا ف ل.
تیزی سے چلنا. دو مسافر ڈاک پر بیٹھے اور شکرم کھڑکھڑاتی ہوئی زناٹے سے چلی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۵۷).

---کا/کی صف.
زور کا ، زور و شور سے ، بھرپور ، شدت کے ساتھ ، زوردار. پانی پڑ رہا ہے اور زناٹے کی ہوا چل رہی ہے. (۱۸۹۳ ، نشترِ ، ۱۰۲). یہ خود کو جتنا یگانۂ نمائش بنائے سمجھ لیجیے کہ اتنی ہی زناٹے کی نمائش میں مصروف ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملارموزی ، ۱۷۰). منہ پر زناٹے کا وہ جھانپڑ پڑتا کہ دن میں تارے نظر آ جاتے. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۲۲).

---کا ہاتھ دینا محاورہ.
زور سے تھپڑ مارنا. کانسٹبل: (چپت مار کر) بولت ناہیں ہے سسر (ایک اور زناٹے کا ہاتھ دیا). (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---کی لَیپ جَمانا محاورہ.
زوردار چپت لگانا. آتے ہی وہ زناٹے کی لیپ جمائی کہ توبہ ہی بھلی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۳۶).

---کی چَپَت امث.
ہاتھ کی چار انگلیاں جوڑ کے زور سے کسی کے سر پر مارنا. وہ «زناٹے کی چپت رسید کی واللہ کہ چھٹی کا دودھ ہی تو میاں یاد کرتے ہوں گے». (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

زَنَاخ (فت ز) امث.
مُرغ یا کبوتر کے سینے کی ہڈی جو دو شاخہ ہوتی ہے.

مُرغی رقیب خانہ بہ خانہ رہی ہے چھپ
جیتی جو ہم نے یار سے شرطِ زناخ ہے

(۱۸۹۲ ، محب ، د ، ۳۳۲). [ع].

---باندْھنا محاورہ.
بہت پکی سہیلی یا ہمراز بنانا (قلعۂ دہلی کی بیگمات اور دوسری عورتیں جب کسی کو سہیلی بناتیں تو باہم مل کر زناخ توڑتیں اور اس طرح ان میں پکّا سہیلا پن قائم ہو جاتا اس کا طریقہ یہ ہوتا کہ ہڈی کی ایک شاخ ایک پکڑتی اور دوسری شاخ دوسری پکڑتی اور اسے زور لگا کر توڑا جاتا).

دل لے کے وہ کرتا ہے مری دل شکنی آہ
اب کون زناخ اس بتِ بے باک سے باندھے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۹۶).

---توڑْنا محاورہ.
سینۂ مُرغ کی ہڈی کو دو عورتوں کا کھینچ کر توڑنا ، پکّا یارانہ ہونا ، ہم راز بنانا ، سہیلی بنانا.

شاید کہ اس نے اور سے توڑی کہیں زناخ
دریافت ہو گیا مجھے اس نازنیں کا بھید
(۱۸۳۵ ، رنگیں ، د ، ۳۱).

زَناخی (فت ز) امث.
۱. اوباش عورتوں کی اصطلاح میں وہ عورت جو دوسری عورت کے ساتھ زناخ توڑ کر اس کی ہمدم اور ہم راز بنے ، پکی سہیلی.
مجھ سے نہ اوڑ زناخی تو رات کو کہیں تھی
ہے رنگ کوئی چھپتا ایسی ملی دلی کا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۵).
زناخی ہے بہادر بے محابا
کہ جس نے مرغ کی ہڈی کو توڑا
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۲۸). کسو سے زناخی ، کسو سے جانی من کسو سے دشمن کسو سے دل ملاکر رشتہ جدا ہوا ہے .(۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۵). ۲. بکوڑی.
کرتی ہے چوٹی کنگھی بڑھاپے میں یکما
رسی زناخی جل گئی لیکن نہ بل گیا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۱۰). [زناخ + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَنادِق (فت ز ، کس د) امذ.
رک : زنادقہ.
ہے شرع و حقیقت کو شامل جو سخن میرا
مقبول عوارف ہے ، مردود زنادق ہے
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۹). [ع].

زَنادِقَہ (فت ز ، کس مج د ، فت ق) امذ.
بے دین ، کافر ، ملحد ، دہریہ ، خدا کے منکر. حسب وصیتو پدر اس نے زنادقہ کو خوب قتل کیا. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۳۱). اکثر باشندے مجوس ہیں اور انہی میں زنادقہ بھی ہیں. (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج (ترجمہ) ، ۱۰۱). ابن خزیمہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ زنادقہ کا گھڑا ہوا ہے. (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالم ، ۲ : ۵۷۲). ۲. ایک فرقہ کا نام ، یہ فرقہ ثنویت کا قائل ہے دو خالقوں کو مانتا ہے یعنی یزدان اور اہرمن کو ، حق تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اور اگر ایمان ظاہر بھی کر دے تو باطن میں کافر ہوتا ہے. پارسی ، عیسائی ، یہودی زنادقہ ہر طرف کھڑے تھے. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۳). ملاحدہ اور زنادقہ کی کوشش تھی کہ انہیں اس کشمکش میں کوئی ایسی راہ فرار مل جائے جس کی بدولت وہ اپنی قدیم روش پر قائم رہ سکیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۸۹). [زندیق (رک) کی جمع].

زَنادَنگ (فت ز ، د ، مغ) امذ.
ایک درخت جو برما میں پیدا ہوتا ہے. نشاستہ کی پیداوار بعض جنس تاڑ اور جنس تھاکل جیسے ماڈی ... زنادنگ ... سے حاصل ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۲۱). [مقامی].

زُنار (ضم ز) امذ (قدیم).
رک : سنار.

زناروں نے زیور و زری لے
نقاشوں نے نقش چاندی لے
(۱۸۳۱ ، من موہن ، ورق ، ۳۰). [سنار (رک) کا بگاڑ].

زُنّار(۱) (ضم ز ، شد ن) امث ؛ امذ.
وہ دھاگا یا ڈوری جو ہندو گلے سے بغل کے نیچے تک ڈالتے ہیں جنیو ؛ وہ دھاگا یا زنجیر جو عیسائی ، مجوسی ، اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں.
دیں شیخ و برہمن نے کیتا ہار فراموش
ہن تسبی فراموش ہن زنار فراموش
(۱۳۸۲ ، نظیری (اردوئے قدیم ، ۳۲)).
لیے کفر و اسلام کرتار کا
جو جینے میں تھاگا سو زنار کا
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۲).
کریں طاقت گنوا کر عابداں میخانہ کوں سجدہ
کیا زنار میں تسبیح دیکھن رونے زیبارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰).
جب سوں تیری زلف کوں دیکھا ہے زاہد اے صنم
ترک کر سبحہ کوں ہے مشتاق تجھ زنار کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷).
ڈورا مرے صنم کی جو گردن کا دیکھ لیں
زنار رکھیں صاحبو اسلام دوش پر
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۹).
زنار محبت ہے گردن میں مری ڈالا
بھکایا رہ دیں کو شیطان کسے کہتے ہیں
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۷۵).
بلکہ لیں تسبیح بھی زنار بھی
قوم بھی خوش مطمئن سرکار بھی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۱۹). مومن کے پاس صرف تسبیح و مسواک ہے اور کافر کے پاس فقط قشقہ و زنار. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، سالنامہ ، ۳۷). [ع].

--- باندْھنا ف م.
گلے میں جنیو ڈالنا ، جنیو پہننا.
زنار باندھ سبحۂ صد دانہ توڑ ڈال
رہرو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۹). مجھے یہ خبر نہ تھی کہ تو زنار باندھتا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۵۶). جب تک ابلیس کا فریب نہ کھائیں ہم جہان کو تسخیر نہیں کر سکتے - آو گرم کی خاطر اس کا زنار باندھنا ناگزیر ہے. (۱۹۵۰ ، نکر سخن ، ۳۸).

--- بَنْد (--- فت ب ، سک ن) صف ؛ امذ.
گلے میں جنیو ڈالنے والا ؛ (مجازاً) ہندو ؛ برہمن ، بت پرست ؛ کافر ؛ محبوب.
سبحہ لیے تھا ہاتھ میں لے بت جو کل تلک
وہ آج تیرے عشق میں زنار بند ہے
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۵۳).

وفا کو عیب جانیں ظلم کو حسنِ عمل سمجھیں
نرالا ہے دھرم دنیا سے ان زنار بندوں کا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۹۰)۔ [زُنّار + ف : بند ، بستن ـ باندھنا]۔

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث۔
زنار باندھنا ، گلے میں جنیئو ڈالنا۔ برہمن برخلاف اس کے چلتے تھے ... شادی کرنے کو برابر زُنّار بندی کے ثواب جانتے تھے۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۳)۔ ویش کو چاہیے کہ زُنّار بندی اور اپنی ذات میں شادی کرنے کے بعد کاروبار میں مصروف ہو جائے۔ (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۲۱۷)۔ [زُنّار + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ پوش (ـــ و مج) صف۔
جنیئو پہننے والا ؛ (مجازاً) کافر ، بُت پرست۔
مُسلماں ہے توحید میں گرم جوش مگر دل ابھی تک ہے زُنّار پوش
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۶۷)۔ اسی سبب اچھوتوں اور زُنّار پوشوں کی اجناس کے علیحدہ علیحدہ بھاؤ تھے۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۶۳)۔ [زُنّار + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا]۔

ـــ پوشی (ـــ و مج) امث۔
زُنّار پہننے کا عمل (جامع اللغات)۔ [زُنّار + پوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ پَہْنْنا ف م۔
گلے میں جنیئو ڈالنا ، زُنّار باندھنا۔
زُنّار اب پہنتے ہیں تسبیح توڑ کر
بنتے ہیں برہمن کسی ہندو کے واسطے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۰۶)۔

ـــ دار صف ؛ امذ۔
جنیئو پہننے والا ؛ (مجازاً) کافر ، بُت پرست۔ ایک جماعت پہلوان کشتیاں و زُنّار داراں ... داخلِ شہر ہوئے (۱۷۷۵ ، نوطرزِ مُرصع ، تحسین ، ۲۸۳)۔ گھوڑے سے اترا ... باغ میں آیا ایک زنار دار کو دیکھا کہ پھرتا ہے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰۷)۔
دیکھیں کب اس کمندِ بلا سے ہو مُخلصی
پھندے میں ہیں ہم اک بُتِ زُنّار دار کے
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۷۲)۔ [زُنّار + ف: دار، داشتن رکھنا]۔

ـــ ڈالْنا محاورہ۔
گلے میں جنیئو پہننا۔
تارِ شعاع بہ نظر آتے نہیں بتو
ہندو بنا ہے مہر بھی زُنّار ڈال کے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۶۶)۔

زُنّار (۲) (ضم ز ، شد ن) امذ۔
(تصوف) یکرنگ کو کہتے ہیں کہ عالمِ وحدت اور حقیقتِ محمدیؐ میں یکجہت اور یکرنگ اور صاحبِ یقین ہو کر کثرت کو اُٹھا دے اور اس سے اشارہ زلفِ معشوق کی طرف بھی ہے اور علمِ خدمت اور بندِ اطاعت کی طرف بھی (مصباح التعرف ، ۱۳۸)۔ [ع]۔

زُنّار (۳) (ضم ز ، شد ن) امث۔
سنگِ سلیمانی کی ہلکی سبزی مائل سفید لکیر جو اُس پتھر پر اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ جیسے چپکا کیا ہوا سفید ڈورا چپکا ہوا ہو اور یہ لکیر مُنحنی شکل میں پتھر کے دونوں طرف ہوتی ہے۔
گر اس کا حکم اُٹھادے جہاں سے رشتۂ کفر
مجال کیا جو سلیمانی میں ہے زُنّار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۵)۔ [ع]۔

ـــ ساغَر کس اضا (ـــ فت غ) امذ۔
وہ بُلبلے جو شراب کے پیالے میں اُٹھتے ہیں ، وہ گول نشان جو شراب کے پیالے میں پڑ جاتا ہے (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات)۔ [زُنّار + ساغر (رک)]۔

ـــ سُلیمانی کس صف (ـــ ضم س ، ی لین) امث۔
۱. سلیمانی ایک دو رنگے پتھر کا نام ہے ، اس کی لکیروں کو زُنّار سلیمانی کہتے ہیں۔
سر گندھا اُس کا زبس کُفر میں لاثانی ہے
مانگ جو اس پہ ہے زُنّارِ سلیمانی ہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی (مہذب اللغات))۔ ۲. ایک باریک نشان جو حضرتِ سلیمان کی مہر میں تھا (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [زُنّار + سُلیمانی (رک)]۔

ـــ قَدَح کس اضا (ـــ فت ق ، د) امذ۔
رک : زُنّارِ ساغر (علمی اُردو لغت)۔ [زُنّار + قدح (رک)]۔

زُنّاری (ضم ز ، شد ن) صف۔
۱. زنار بند ، زُنّار پہننے والا ، زُنّار سے منسوب ، کافر ، ہندو۔
تُو اے مولائے یثرب آپ میری چارہ سازی کر
مری دانش ہے افرنگی مرا ایمان ہے زُنّاری
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۵۸)۔ ۲. پوجا کرنے والی یا کرنے والا۔
خرد ہوتی ہے زمان و مکاں کی زُنّاری
نہ ہے زماں نہ مکاں لا الٰہ اِلا اللہ
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۷)۔ ۳. دُنیا پرست۔
وجود اُنہی کا طوافِ بُتاں سے ہے آزاد
یہ تیرے مومن و کافر تمام زُنّاری
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۳۸)۔ [زُنّار + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

زَنازَن (فت ز ، ز) م ف۔
تیزی کے ساتھ ، مسلسل ، زنّاٹے سے۔
زنازن پکاری زنانے میں زن
زنازن زنازن زنازن بزن
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۲۳)۔ شراب کی بُو سے نفرت ہے ، شراب کے نام سے نفرت ہے اور وہاں زنازن بوتلیں اُڑیں گی۔ (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۸۳)۔ وہ زنازن پتھر چلتے کہ خُدا کی پناہ۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۱)۔ [زن (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ تسلسل + زن (رک)]۔

زَناشَوہَری (فت ز ، و لین ، فت ہ) امث۔
رشتۂ ازدواج ، متا کحت۔

اون کیتے آئینِ پیغمبری   بندے عقد اس سوں زناشوہری
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۹). عورت کا جلوہ زناشوہری کے واسطے وہ نہیں ہے کہ پری کی طرح کرے بلکہ اس کا جلوہ پردے کے اندر شرم و ہراس ہے۔ (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۳۰۲). [زنا + شوہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَناشَوئی (فت ز ، و لین) امث.
میاں یا بیوی ہونے کا رشتہ ، ازدواجیت ، زوجیت. کوئی وجہ نہ تھی کہ متعدد عورتوں سے بھی اسی قسم کے معاہدے سے معاملۂ زناشوئی جائز نہ ہو. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۳۳). پردہ بیوی اور شوہر دونوں کو زناشوئی کی زندگی کے لُطف اُٹھانے کا موقع دیتا ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام)، مسلمان عورت ، ۱۶۵). [زنا + شو (شوہر (رک) کی تخفیف) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

زَنان (فت ن) امث ؛ ج.
زن (رک) کی جمع ، عورتیں (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [زن + ان ، لاحقۂ جمع].

---پَرْدَہ نُشِیں مَصْلِحَت چناں دانَنْد کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) پردے میں بیٹھنے والی عورتیں مصلحت کس طرح سمجھ سکتی ہیں (جامع اللغات).

---پَن (---فت پ) صف.
رک : زنانہ پن.

تیرے زنان پن کی نازک ہے شکل بندھنی
تصویرِ پدمنی کی یاں چاہیے چترنی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۳). [زنان + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---پھڈّی (---کس پھ ، شد ڈ) امث.
رک : زنان متر (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت). [زنان + پھڈی (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
مکان یا مکان کا وہ حصہ جہاں خواتین رہتی ہوں اور جہاں غیر مردوں کی آمد و رفت نہ ہو ، حرم سرا . زنان خانوں میں عورتوں کو لکھنا پڑھنا سینا پرونا سیکھائیں. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۰۹). انہوں نے گیارہ یورپینوں کو زنان خانے میں چھپا رکھا ہے. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۱۹۲). [زنان + خانہ (رک)].

---مِصْر کس اضا (---کس م ؛ سک ص) امث.
مصر کی وہ عورتیں جو زُلیخا کو حضرت یوسف سے محبت کرنے پر ملامت کرتی تھیں ، ان عورتوں نے حضرتِ یوسف کو دیکھا نہیں تھا چنانچہ زُلیخا نے انھیں اپنے محل میں مدعو کیا اور سب کو ایک ایک لیمو اور چاقو دیدیا اور کہا کہ میں یوسف کو یہاں بلاتی ہوں۔ تم اس کے آتے ہی اور اسے دیکھتے ہی ان لیموں کو تراشنا۔ حضرتِ یوسف آئے تو یہ خواتین انھیں دیکھ کر ، دیکھتی ہی رہ گئیں اور لیموؤں کے بدلے اپنی انگلیاں کاٹ لیں.

سب رقیبوں سے ہوں ناخوش ، پر زنانِ مصر سے
ہے زُلیخا خوش کہ محوِ ماہِ کنعاں ہو گئیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۱).

پوچھ لے جا کر زُلیخا سے زنانِ مصر سے
کیسی حیرت خیز تھیں میری کرشمہ سازیاں
(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۳۳). [زنان + مصر (عَلَم)].

---مَنْتَری (---فت م ، سک ن ، فت ت) صف.
وہ مرد جو عورتوں کی سی باتیں کرے اور ویسی ادائیں دکھائے. فلاں شخص دن رات عورتوں ہی میں گُھسا رہتا ہے زنان متری ہے۔ (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۵۶). [زنان + متری (رک)].

• • • زَنان (فت ن) لاحقہ.
مارتا ہوا.

کلبانگِ زنان تھا جو جہاں تھا
ایک ایک ہزار داستاں تھا
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۱۲). [ف].

زَنانا (فت ن) امذ ؛ = زنانہ.
رک : زنانہ (الف) امذ معنی نمبر ۱.

زنانے بھی لگے مردی پکڑنے
چماروں نے کسب پکڑا نری کا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸).

آیا اک نائی زنانہ سا نظر
ہاتھ میں نلوا لیے ہے پا و سر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۱). [زنانہ (رک) کا ایک املا].

زَنانَہ (فت ز ، ن). (الف) امذ.
۱. وہ مرد جو عورتوں کا لباس پہنے اور انہیں کی سی حرکتیں کرے ، ہیجڑا ، زنخا.

زنانوں کے ہر اک کھنکے میں خوش وقتی نرالی ہے
جو دستک ہے سو دل کے قفل کوں گویا کہ تالی ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۹). یہ سمجھا کہ کوئی زنانہ مٹکتا جاتا ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱).

کہاں سے آئے گا بیٹوں میں عسکری جوہر
کہ ہیں زنانوں سے بدتر یہ فیشن ایبل باپ
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۹) . ۲. پردہ نشین عورتوں یا صرف عورتوں کے رہنے کا مکان یا مکان کا وہ حصہ جو عورتوں کے لیے مخصوص ہو ، زنان خانہ ، حرم سرا.

لگی کہنے ہوئی ہے عقل کچھ گُم
زنانے میں گھس آئے کون تھے تُم
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۱). وہ تُرکوں کے زنانہ میں جایا کرتی تھیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۱). زنانہ میں تخت پر آکر بیٹھے اتفاقیہ بہو کے ہاتھ سے بندوق سر ہو گئی. (۱۹۱۳ ، مقالاتِ شیرانی ، ۱۷۳). زنانے سے عورتوں کے رونے کی آواز آئی. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۱۹۰). ہر روز ۹ ، ۱۰ بجے کے قریب اس کوٹھی میں اپنے تانگے میں آتے اور بے تکلفی سے سیدھے زنانے میں چلے جاتے. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۳۵). ۳. پردہ دار عورتیں ، نیز صرف عورتیں. بابر مع اپنے زنانہ کے آدھی رات کو سمرقند سے نکل کر روانہ ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۹). ۴. پردہ.خیمے میں زنانہ ہوگیا، بیگمات آئیں،

(۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۴۳). جاؤ جلدی زنانہ کراؤ ، ساقی ، مغلانی کو لے جاؤ اتروا لاؤ. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۳۰). بڑے صاحب آپ کہاں گھر میں جاتے ہیں وہاں زنانہ ہے.(۱۹۶۹ ، مہذب اللغات، ۶ : ۲۳۳). اف : کرانا ، کرنا ، ہونا. (ب) صف. عورتوں کے لیے مخصوص. ریل کو کھڑا ہونے دو ہر جگہ زنانہ اور مردانہ پاخانہ بنا ہوا ہے. (۱۸۸۱ ، صورۃ الخیال ، ۱ : ۱۳۷). ظہیرۃ السلطان ... لڑکیوں میں خاصی اچھی مقروہ تھی اسلامیہ کالج کی زنانہ شاخ میں اس کا لکچر آج تک ... معروف و مشہور ہے. (۱۹۱۵ ، گرداب حیات ، ۳۷). آپ زنانہ لٹریچر کا بہ غور اور غیر متعصبانہ مطالعہ کر لیجیے بہت سی خواتین ایسی نظر آئیں گی جنکی نظم و نثر اکثر ادباء و شعراء کے ہم پلہ ہیں. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۱۵۳). [ف].

---اِسکُول (---کس ا ، سک س ، و مع) امذ.
خواتین کا اسکول ، لڑکیوں کا اسکول. لاہور کے ایک قصبے کے زنانہ اِسکول میں اُستانی کی جگہ بل گئی. (۱۹۳۰ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۳۵). [زنانہ + انگ : School].

---بھیس (---ی مع) امذ.
کسی مرد کا عورت کے لباس میں ہونا تاکہ کوئی اسے مرد نہ سمجھ سکے ، عورتوں کی وضع اختیار کرنا.

واقف تھی پری کے دیس سے وہ
لے پہونچی زنانے بھیس سے وہ

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳۵). [زنانہ + بھیس (رک)].

---پَن (---فت پ) صف.
نسوانیت ، عورتوں کی سی ، عورت پن. مگر ایسے اسباب نہ تھے جن سے کاہلی یا زنانہ پن پیدا ہوتا. (۱۹۲۲ ، ویدک ہند (ترجمہ)، ۶۸). یہ جواز بھی پیش کیا جاتا تھا کہ ادب اس حد تک زنانہ پن کا شکار ہو چکا ہے ... کہ بچے کی زبان سے نکلنے والا پہلا لفظ امی ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۷۷). [زنانہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرجَہ (---فت د ، سک ر ، فت ج) امذ.
ریل گاڑی وغیرہ کی زنانہ کلاس جو عورتوں کے لیے مخصوص ہوتی ہے. اسے زنانے درجے میں حسب منشا کھڑکی کے پاس جگہ بل گئی. (۱۹۳۰ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۳۷). گاڑی چھوٹنے کو ہے - آپ زنانے درجے میں بیٹھ گئے ہیں ، اعتراض ہو گا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۳۳). [زنانہ + درجہ (رک)].

---ڈاکٹر (---سک ک ، فت ٹ) امث.
لیڈی ڈاکٹر. یہ مدرسے ان نوجوان لڑکیوں کے لیے قائم کیے گئے ہیں جو اپنی معلومات کو کسب معاش و مشغلہ بنانا چاہتی ہیں یا زنانہ ڈاکٹر ، زنانہ انجینیر اور معلمہ وغیرہ بننا چاہتی ہیں. (۱۹۵۸ ، آزاد ، مسلمان عورت ، ۲۱۳). [زنانہ + انگ : Doctor].

---رَسائِل (---فت ر ، کس ء) امذ.
وہ رسالے جو خواتین کے لیے مخصوص ہوں . ان کے گھر میں دینی ادبی اور زنانہ رسائل میں عصمت،جوہر نسواں وغیرہ رسائل آتے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۵/۱ اگست ، ۱۳). [زنانہ + رسائل (رسالہ (رک) کی جمع)].

---کَرانا/ کَرْوانا محاورہ.
پردہ کرانا ، مردوں کو ہٹا دینا.

ہٹ گئے سب زنانہ کروایا
باغ میں ان کو لا اُتروایا

(۱۸۷۱ ، شوق (مہذب اللغات)).

---کَرْنا محاورہ.
۱. فوطے نکال کر یا کُچل کر ہیجڑا بنا دینا. مثلاً برہنہ چربہ گر ہستی کے لیے انو برت کے معیار کے مُطابق صرف زنانہ کرتا ہے لیکن سہابرت کی رُو سے جنسی خیالات ، افعال و الفاظ سے کامل اجتناب ہے. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۳).
۲. مردوں کو ہٹا دینا ، پردہ کرانا (مہذب اللغات).

---مَکان (---فت م) امذ.
مکان کا وہ حِصّہ جس میں عورتیں رہتی ہیں. زنانہ مکان ملحق تھا اور باہر نہایت وسیع صحن اور متعدد مکانات تھے. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۷). نواب صاحب نے زنانہ مکان پیسہ لگا کے بہت خوش نما بنوا لیا ، لیکن دیوان خانے کی خبر نہیں لیتے . (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۳ : ۲۳۳). [زنانہ + مکان (رک)].

زَنانی (فت ز) صف مث.
(عورتوں کے لیے مستعمل) زَن سے منسوب، عورتوں کی، نسوانی (مردانی کی ضد).

زنانی ہوئی بزم یوں یک طرف
جمیا دُسری جانب سوں مردانہ صف

(۱۶۵۷ ، گُلشن عشق ، ۱۳۷). ان دونوں کو ٹکٹ دیے اور کہا کہ زنانی گاڑی میں جا بیٹھو وہ بیچاری ناواقف ، زنانی مردانی ... کیا جانیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۹۷). تم زنانی صحبت میں چلے آئے ہماری ملکۂ عالم کو ناگوار ہوا ہو گا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۷۲). ان دونوں پُر قوت زنانی انجمنوں نے یہ بیانات دے کر گویا دنیا کو یہ دکھا دیا ہے کہ ہندو عورت سے ... بھی مشرقی غیرت زائل نہیں ہوئی ہے. (۱۹۶۷ ، صدق جدید ، لکھنؤ ، ۲ جون ، ۷). تُو تو زنانیوں کی طرح ٹسوے بہانے لگا . (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۳۷). [زنان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بولی (---و مع) امث.
عورتوں کی زبان. اندرسبھا کے کُچھ گیتوں کی زبان کو ریختی یا زنانی بولی کہتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۲۹۹). [زنانی + بولی (رک)].

---پوشاک (---و مع) امث.
عورتوں کی پوشاک ، عورتوں کے کپڑے ، عورتوں کا لباس. اس نے وہ کسوت کھولی. اس میں سے اسباب عیاری کرنے کا نکلنے لگا کہیں زنانی پوشاک ، کوئی مردانی پوشاک کچھ بیٹھائی. (۹۲ ، طلسم ہوش رُبا (مہذب اللغات)). [زنانی + پوشاک (رک)].

---دیوانی (---ی مع) امث.
وہ مرد جو اپنے لباس اور گفتگو اور حرکات و سکنات میں عورتوں سے مشابہ ہو (ایسے مرد کے لیے بولتے ہیں جو لباس گفتگو اور حرکات میں عورتوں سے مشابہ ہو) (دریائے لطافت ، ۷۸). [زنانی + دیوانی (رک)].

---ڈیوڑھی (---ی مع ، سک و) امث.
وہ ڈیوڑھی جس سے ہو کے زنان خانے میں داخل ہوتے ہیں ، زنان خانے میں جانے کا راستہ. عمرو نے دیکھا کہ یہ زنانی ڈیوڑھی ہے صدہا مکان اور کمرے چار سمت بنے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳۵۸). اس گھر کی زنانی ڈیوڑھی الگ اور دیوان خانے کی ڈیوڑھی الگ تھی. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۴۲). [زنانی + ڈیوڑھی (رک)].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) امث.
وہ زبان جو عورتوں کے لیے مخصوص ہو ، وہ زبان جو صرف عورتیں بولتی ہوں. مولوی صاحب نے زنانی زبان کی نسائیت برقرار رکھنے میں کوشش بلیغ فرمائی ہے. (۱۹۲۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۷ ، ۲ : ۹). [زنانی + زبان (رک)].

---سَواری (---فت س) امث.
۱. ڈولی اور پالکی وغیرہ جس میں عورتیں بیٹھ کر آتی جاتی ہیں. پیچھے پیچھے زنانی سواریاں اس طرح سیاہنے چڑھا اور جزیرۂ ارم کو روانہ ہو جہاں بکاولی کو آراستہ کیا. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۶۱).

جو واں کی زنانی تھی سواری
آئی در پردہ ایک باری

(۱۸۸۲ ، تفسیر ہفت ، ۲۸). ۲. خواتین ، عورتیں. زنانی سواریاں بھی سوار ہونے لگیں. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۳۹). آپ کے ہمراہ زنانی سواریاں ہیں میری موجودگی سے آپ کو البتہ تکلیف ہوگی لیکن میں مجبور ہوں اور کسی ڈبے میں قدم رکھنے کی جگہ نہیں ہے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۸). [زنانی + سواری (رک)].

زَنّاہَٹ (فت ز ، شد ن ، فت ہ) امث.
کسی چیز کے تیزی سے گھومنے یا ہوا میں سے تیزی سے گزرنے کی آواز ، زناٹا ، پُرشور آواز. صدہا قسم کے پُرزے سیکڑوں قسم کی کلیں ... چرخیوں کے پھرنے کی زناہٹ. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۲۳۷). [زن (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ تانیث].

زَنْبا (فت ز ، سک م بشکل ن) امذ.
ایک ساگ عراق میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے اسکو گرمی کے موسم میں بوتے ہیں ، جاڑوں کے شروع میں پھولتا ہے سخت جاڑے کے وقت کھاتے ہیں ، بہت تیز اور تند ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۷۲). [ف].

زَنْبَق (فت ز ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
۱. ایک بہت خوشبودار سفید پھول جو دھتورے کے پھول کے مشابہ ہوتا ہے اور شعرا اسے محبوب کی ناک سے تشبیہ دیتے ہیں.

چاک ہو دل تجھ عشق میں صد برگ ہے
زنبق و نسرین کو تجھ بن مرگ ہے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۹).

سارے چمن میں گرچہ ہے ساری یک آب لیک
زنبق علیحدہ ہے شقایق علیحدہ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۹۲).

نرگس ہے چشم بوستاں
زنبق کھلا ہے خستہ جاں

(۱۸۹۰ ، افکار سلیم ، ۵۷). ۲. چنبیلی کا تیل ، پھلیل. بچھو جلا ہوا ... خوب باریک پیس کر روغن زنبق میں ملائیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۶۶). سات چھوٹے لمبے پکڑ کر ایک شیشہ میں جو پُر ہو زنبق کے تیل میں ڈالے جائیں. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۳۳۰). ۳. ایک قسم کا مرہم (مہذب اللغات). ۴. شراب (علمی اُردو لغت). [ع].

زُنْبُور(۱) (فت نیز ضم ز ، سک م بشکل ن ، و مع) امذ؛ امث.
۱. بھڑ.

پٹھان کافراں پرتوں زنبور دل
کوایا تھیں شاو زنبور الل

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۸).

کمر اس کی مانندِ زنبور ہے
چندر اس کے مکھ پاس بے نور ہے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۰). دیکھنا زنبور اور مگس کا مردہ سفلہ اور سخن چین پر دلیل ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ترجمہ ، ۱۳). بھڑوں کے چھتے ہر طرف موجود تھے اور زنبور دن بھر بھنبھناہٹ کا منحوس ساز بجاتے رہتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۲). ۲. شہد کی مکھی.

لذّت ہے غم کہاں ممکن کہ موذی ہے جہاں
نیش سے خالی نہ پایا شہد اس زنبور کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۷۱).

صبح جب باغ میں رس لینے کو زنبور آئے
اس کے بوسوں سے ہوئے مدہوش سمن اور گلاب

(۱۹۳۱ ، ساورا ، ۷۵). [ف].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
بھڑوں کا چھتا (علمی اُردو لغت). [زنبور + خانہ (رک)].

---زَرْد کس صف(---فت ز ، سک ر) امذ.
بھڑ (علمی اُردو لغت). [زنبور + زرد (رک)].

---سُرْخ کس صف(---ضم س ، سک ر) امذ.
۱. رک : تتیا (علمی اُردو لغت). ۲. انگارا ، دہکتا ہوا کوئلہ (فیروز اللغات). [زنبور + سرخ (رک)].

---سِیاہ کس صف(---کس س) امذ.
کالی بھڑ.

زنبورِ سیاہ خال اس کے برگد کی جٹائیں بال اس کے

(۱۸۳۸ ، مثنوی گلزار نسیم ، ۲۶). [زنبور + سیاہ (رک)].

ـــعَسَل کس اضا (ـــفت ع ، س) امذ.
شہد کی مکھی.

لب پر ہے بلاق اپنی دم بوسہ بتا دو
اندیشۂ زنبورِ عسل جانے تو اچھا

(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۵). [زنبور + عسل (رک)].

زُنبُور (۲) (فت نیز ضم ز ، سک م بشکل ن ، و مع) امذ.
۱. لوہے ، فولاد وغیرہ کا بنا ہوا ایک دُوشاخہ اوزار جو کوئی چیز پکڑنے کے لیے یا کیل نکالنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور بند ہونے پر بالعموم گول شکل اختیار کر لیتا ہے.

جس طرح تو نے ستایا ، منہ کو تیرے بھینچ کر
بولیاں توڑوں و لیکن ہونٹ کے زنبور سے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۳۵) . تھوڑی سی کھوپڑی اس جوان کی تراش کر چاہا کہ کنکھجورا جو مغز پر بیٹھا تھا زنبور سے اُٹھا لیوے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۸). دانت کافی ہلتا ہو تو زنبور سے اکھاڑ دیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲۱۳) . اس نے زنبور اندر ڈال کر مضبوطی سے دانت کو پکڑا اور ایک دو جھٹکوں ہی سے اسے باہر نکال دیا. (۱۹۶۷ ، نقش ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۹). **۲. جھینگا مچھلی کا وہ اگلا حصّہ جس سے وہ چیزوں کی گرفت کرتی ہے.** اس کے زنبوروں اور پیروں پر سرخی پائی جاتی ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۳۹). [ف].

ـــگِیر (ـــی مع) صف.
زنبور استعمال کرنے والا. اچھے طبیب اور ریاست کے واضع قوانین کا فرض ہے کہ عقلمند زنبور گیر کی طرح انہیں دور ہی دور رکھیے. (۱۹۳۳ ، ریاست (ترجمہ) ، ۵۱۹). [زنبور + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا (رک)].

زُنبُور (۳) (ضم نیز فت ز ، سک م بشکل ن ، و مع) امث.
بھیے پر نصب دائیں بائیں گھمائی جانے والی چھوٹی توپ جس کا بور ایک انچ ہوتا تھا اور جو عموماً اونٹ پر لادی جاتی تھی ؛ بڑی بندوق. آگے بڑی سے بڑی جو بندوقیں کاٹھیوں پر ہیں یہ زنبوریں کہلاتی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۲). [ف].

ـــخانَہ (ـــفت ن) امذ.
توپ خانہ.

سنا ہے میں نے آتش کا فسانہ
ہوا ہے سینہ یہ زنبور خانہ

(۱۷۹۶ ، پدماوت منظوم ، ۲۵). وہ ہندوستان کے زنبور خانے کو شورش میں لاتی اور سہابت خاں کو ... قوی کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۷۸). [زنبور + خانہ (رک)].

زُنبُورْچَہ (فت نیز ضم ز ، سک م بشکل ن ، و مع ، سک ر ، فت چ) امذ.
رک : زنبور (۳). اگر کوئی اسلحہ تھا تو وہ کاٹھ کا زنبورچہ تھا . (۱۹۸۲ ، نوید فکر ، ۲۱۰). [زنبور (۳) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

زُنبُورْچی (فت نیز ضم ز ، غنہ ، و مع ، سک ر) امذ.
چھوٹی توپ چلانے والا آدمی. یہ زنبوریں کہلاتی ہیں پیچھے زنبورچی بیٹھے چھوڑتے چلے آتے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۲) . [زنبور + ت : چی (رک)].

زُنبُورَک (فت نیز ضم ز ، سک م بشکل ن ، و مع ، فت ر) امث ؛ امذ.
ایک قسم کا تیز نوک والا تیر یا ہتھیار ، چھوٹی توپ. جلوس نکلا ... زنبور والے سانڈنی سوار قرینے بقرینے سب کے سب ، پھر سوار پیدل دل کے دل. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۷۷). علاوہ چادر کی توپوں اور رہکلوں اور زنبورکوں کے ، دو سو بڑی توپیں تھیں . (۱۹۳۵ ، سفرنامہ مخلص ، ڈاکٹر سید اظہر علی ، ۱۱۳). **۲. چھوٹی بھڑ** (علمی اُردو لغت). [زنبور + ک ، لاحقۂ تصغیر].

زُنبُورَہ (فت نیز ضم ز ، سک م بشکل ن ، و مع ، فت ر) امث ؛ امذ.
۱. بھڑ ، شہد کی مکھی ، تتیا (علمی اُردو لغت). **۲. ایک قسم کا ستار جس کے دونوں طرف کدو لگے ہوتے ہیں ، بین** (علمی اُردو لغت). **۳. رک : زنبور (۲).** اس جماعت کی خصوصیت مندرجہ ذیل ہیں ، زنبورے موجود ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، عایلہ اے کاینوڈ رمیٹا ، ۲). [زنبور + ہ ، لاحقۂ تصغیر].

زُنبُوری (۱) (فت نیز ضم ز ، سک م بشکل ن ، و مع) صف.
ایک جالی دار کپڑا ، مشبک. بیچ قلعہ میں ایک دوکان کرایہ کو لی پردہ ہائے زنبوری اس ... میں لگائے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۵۷۱). نورالدہر نے آکر پردہ زنبوری توڑ کر پھینکا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۳۵۷). [زنبور + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــجالی امث.
(سنگ تراشی) **آٹھ پہل شکل کی ترشی ہوئی جالی ، الفہ ماسی جالی** (ا پ و ، ۱ : ۹۳). [زنبوری + جالی (رک)].

زُنبُوری (۲) فت نیز ضم ز ، سک م ، بشکل ن ، و مع) امث.
چھوٹی توپ.

فرنگیاں زنبوریاں کے گولے چھوٹے
سو چوندہر تے ہاناں شراشر اوٹھے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۷).

زنبوری ہور شتر نال ہور تھنال
گھٹا چھائے ہو دل کی ابھال

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (مومن) ، ۱۲۰). [زنبور + ی ، لاحقۂ تصغیر].

زَنبِیل (فت ز ، غنہ ، ی مع) امث.
۱. جھولی ، تھیلی.

صبوری کے مدرے دیا گوش کوں
کیا حلم زنبیل ادک ہوش سوں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۰). اس کی زنبیل میں بہت سا کھانا بھرا ہوا تھا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۳۸). شیخ جس قدر کھا سکتے کھا لیتے باقی ایک زنبیل میں رکھ کر دیوار سے لٹکا دیتے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۷۹). اس کی زنبیل میں دوسرے اسماء تو شاید موجود ہی نہیں. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۱۱۰).
۲. فقیروں کا کاسہ جو کدو کو خشک کر کے بناتے ہیں (علمی اُردو لغت).
۳. ٹوکری جو کھجور کے پتوں کی بنی ہوتی ہے.

خلق کے جب کام سے ہوتے جدا
ہاتھ سے زنبیل بنتے تھے سدا

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۶۵) . حضرت سلیمان علیہ السلام خواص تھے درختوں کے پتوں سے زنبیل و بوریا و بادکش بنا کر بیچتے تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۰۶). کھجوروں کے پتوں میں بہت سے منافع ہیں ، ان سے زنبیلیں ، بوریے بنائے جاتے ہیں. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۲۲۳). [ف].

---باف صف.
زنبیل بنانے والا (جامع اللغات). [زنبیل + باف (رک)].

---بافی امث.
ٹوکری بنانے کا کام، جھولی بنانے کا کام یا پیشہ. حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم تھا کہ اپنی مزدوری سے قوت لایموت حاصل کریں چنانچہ زنبیل بافی کیا کرتے تھے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۳۹). [زنبیل + باف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ساز صف.
رک : زنبیل باف (جامع اللغات). [زنبیل + ف : ساز ، ساختن بنانا].

---عَمْرو کس اضا (---فت ع ، سک م ، غم و) امذ.
۱. وہ افسانوی تھیلی جو عمر و عیار کے پاس تھی جس میں ایک دنیا آباد تھی وہ جس چیز کو چاہتا اس میں رکھ لیتا اور وہ چیز غائب ہو جاتی.

قفل دروازہ پر اپنے تو نہ بھول اے عیّار
ہے مری جیب میں زنبیلِ عَمرو کی کنجی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۱). اونٹ کیا تھا اہل عرب کے حق میں زنبیل عمرو تھا. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۱). ۲. وہ برتن یا تھیلا جو بہت بڑا ہو جس میں بہت سی چیزیں سما سکیں ، تمام ضروریات کا مخزن (ماخوذ : علمی اُردو لغت). [زنبیل + عمرو(عَلَم)].

زَنّج (فت ز ، غنہ) امذ.
مشرقی افریقہ کے ساحل پر بسنے والے حبشی قبائل، حبشہ و زنجار کے باسی. منجملہ ان کے ایک قسم پر ستوح کی ہے جو بلاد زنج کی جانب سے آتی ہے . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۷۳). [رک : زنگ (ج مبدل بہ گ)].

زِنْجار (کس ز ، غنہ) امذ.
تانبے کا کساؤ جس پر سرکہ چھڑکا گیا ہو ، نیلا تھوتھا (دواۃً مستعمل). شہد سرکہ زیتون اور زنجار ہم وزن لے کر دوا بنائی جائے. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۹۳). [زنگار (رک) کا ایک املا].

زَنْجاری (فت ز ، مغ) صف.
زنگاری ، مٹیالا ، سبزی مائل، صفرا کا دوسرا رنگ سبز ہے جیسا کہ ... زنجاری میں پایا جاتا ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۵۰). اس پتھر کی بہت قسمیں ہوتی ہیں مگر مشہور ترین حسب ذیل ہیں : ریحانی ، زنجاری ، صابونی ، کاہی ، دھانی. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۶). [ع].

زَنْجَبِیل (فت ز ، سک ن ، فت ج ، ی مع) امث.
۱. سونٹھ ، خشک ادرک. اسپ کو ... زنجبیل ... کھلانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۵). شربت زنجبیل ایک درہم عرق نعناع ... سب کو باہم ملائیں. (۱۹۲۳ ، حمیات اجامیہ ، ۱۳۷). لفظ زنجبیل (Ginger) کی پوری تاریخ موجود ہے. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۲۳۳). ۲. بہشت کی ایک نہر کا نام.

نہر زنجبیل اور تسنیم نام بڑے لوگ مقبول پیویں مدام

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۸۵). بہشت میں اور تین چشمے جاری ہیں ایک کا نام کافور اور دوسرے کا نام زنجبیل اور تیسرے کا نام سلسبیل ہے. (۱۸۳۸ ، بہشت نامہ ، ۸). اے وزیر یہ تالاب ہے یا جوئے سلسبیل ، تالاب ہے یا زنجبیل. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۷). [ع].

---اُلْعَجَم (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ج) امث.
پینگ کے پودے کی جڑ (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات) [زنجبیل + رک : ال (۱) ، عجم (عَلَم)].

---اُلْکَلاب (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ک) امث.
ایک ساگ جس کے پتے سادہ بید کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر رنگ میں زردی غالب ہوتی ہے ، شاخوں کا رنگ سرخ ہوتا ہے مزہ سونٹھ کی طرح تیز ہوتا ہے ، کہتے ہیں کہ اس کے کھانے سے کتا مر جاتا ہے ، کچلا (خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۷۳). [زنجبیل + رک : ال (۱) + کلاب ، کلب ـ کتا].

---شامی امث.
راسن (ایک گھاس) کی خوشبو دار جڑ (کلید عطاری ، ۶۹) . [زنجبیل + شام (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زِنْجُفْر (کس نیز ضم ز ، غنہ ، فت نیز ضم ج ، سک ف) امذ.
شنجرف . پارے کی سرخ گندھک. یہاں زنجفر کی بھی کان ہے . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۲۸). [ف].

زَنْجی (فت ز ، سک ن) امث.
ملک حبش کا رہنے والا ، زنگی.

زنجی کے کفِ دست سے گرتے ہوئے موتی
کلیوں کے یہ آنسو ہیں کہ یا شبنمِ تاباں

(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۲۲۸). زنجیوں کے کسی آوارہ گروہ نے جو ان دنوں ملک کے طول و عرض میں ... بہت سرگرم تھا اسی پر حملہ کر دیا. (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۷۷). [زنج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَنْجِیر (فت ز ، سک ن ، ی مع) امث.
۱. چاندی یا سونے، یا کسی اور دھات کے تاروں کی کڑیوں سے بنی ہوئی حلقہ در حلقہ لڑی.

چھوٹیا شیر زنجیر آہن کی توڑ
سٹیا خوک جنگل کی گردن مروڑ

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۱).

تیرے زور انگے زبر زنجیر ہے
سپر کیا کرے جان ترا تیر ہے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۶۵).

خانۂ زندان ہے تجھ بن صحن باغ
موج رنگِ گل نہیں زنجیر ہے
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۲۳).

لاتے لاتے کام میں الفت لانے کی زنجیروں کو
بڑھتے بڑھتے زلفیں تیری طوقِ کمر ہو جائیں گی
(۱۹۳۶ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۱۳۶). **۲. دروازے کی کنڈی.** اس جوان نے زنجیریں سب دروازوں کی کھول دیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۹). مشہور ہے کہ ابھی بستر آپ کا گرم تھا اور حجرے کی زنجیر ہلتی تھی. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳۶).

کھولی زنجیر اس نے اندر کی
پر نہ دروازے نے اجازت دی
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲۶). **۳. (مجازاً) سلسلہ وار ، لگا تار.**

جس دوستی دو جگت جگیا ہے
زنجیر ہو یک سوں یک لگیا ہے
(۱۶۰۷ ، من لگن ، ۹).

زنجیر ہو کیوں کر نہ مرا سلسلۂ اشک
روتی ہیں غم زلف گرہ گیر میں آنکھیں
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۷۵). اس کی چھوٹی سی کہانی میں اتنا پھیلاؤ آتا ہے کہ وہ بیک وقت معاشرتی اقتصادی تاریخی اور سیاسی کڑیوں کی ایک زنجیر میں گندھا ہوا پاتا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۴۳). **۴. ایک مالا جو عورتیں گلے میں پہنتی ہیں ، لڑی.**

کچھ تو دے اپنی نشانی مجھے بندا بالا
توڑا زنجیر کڑا قول کا چھلا تعویز
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۰). چندن ہار ، کیری ، زنجیر... سر سے پاؤں تک سونے موتیوں میں لدی ہوئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱). کڑے اور کنگن ، بالیاں... طوق ، پازیب چوپے دتیاں ، زنجیر ، چھڑے ... وغیرہ تمام زیور اپنا اتار کر دلسوز کے حوالے کیا. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۳۶۷). سونے کی نہایت لمبی چوڑی زنجیر ... گلے میں پہننے کے بعد بل دے کر ہاتھ کے اندر سے بغل کے نیچے سے نکال دیتے ہیں. (۱۹۷۹ ، عورت اور اردو زبان ، ۱۷۱). **۵. فیل کے ساتھ تعداد کے واسطے مخصوص.** دو زنجیر فیل اور دس راس اسپ عراق اور یمنی مرصع کے ساز سے تیار کر رکھے تھے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۴). راجہ مانسنگھ نے ساٹھ زنجیر فیل جہیز میں سوا اور چیزوں کے دیئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۶۰). ہاتھی ۳۰۰ زنجیر ، گھوڑے ۱۰ ہزار. (۱۹۳۲ ، تخت طاؤس ، ۱۵۴). **۶. (مجازاً) تسلسل.** بارہ مختلف یک جسمی زنجیروں کی توقع کرنا چاہئے کیونکہ ایسے یک جسموں میں ہر ایک سیٹ کے ۱۲ میں کا ایک کوئی جسم ضائع ہوجاتا ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۳۳۶). **۸. (مجازاً) کوئی شے جو جکڑ کر رکھ دے اور آزادانہ نقل و حرکت سے روکے ، جکڑ بندی.** خواب کی حالت میں روح کو مادیات اور محسوسات کی زنجیروں سے جب آزادی ملتی ہے تو غیر مادی چیزوں کو مشاہدہ کرتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرت النبی ، ۳ : ۱۵) یہ ہندوستانیوں کی زنجیر غلامی سے آزاد ہونے کی آخری اور ناکام کوشش تھی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی اگست ، ۶۰). **۹. (مجازاً) رکاوٹ ، مانع.**

موج ہے تام سرا ، بحر ہے پایاب مجھے
ہو نہ زنجیر کہیں حلقۂ گرداب مجھے
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۵۵).

اپنی دانست میں جس دام سے آزاد تھا میں
وہی اس پاؤں کی زنجیر ہے معلوم نہ تھا
(۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۴۷). **۱۰. (کیمیا) دو یا دو سے زیادہ ایٹموں یا گروہوں کی اس طرح باہم دگر پیوستگی کہ وجود میں آنے والے سالمے ، آیون یا اصلیے کی شکل زنجیر سے مشابہ ہو.** یہ کاربن کے ایٹم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کو ویلنٹ بانڈ کے ذریعے متحد ہو کر ایک زنجیر یا حلقہ بنا لیتے ہیں. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۸). **۱۱. بانس کو کبھی جریب اور کبھی طناب اور کبھی زنجیر کہتے ہیں ، یہ پیمانہ عموماً ۴۰ گز ہوتا ہے.** جریب ، طناب ، زنجیر ، بانس ، گز سے بڑے پیمانہ میں داخل ہے. (۱۹۳۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۲۵۷). [ف].

ـــ بَسْتَہ (ـــ فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
زنجیر بند ، زنجیر میں بندھا ہوا. پروسی تھیوس زنجیر بستہ اور پروسی تھیوس زنجیر کشادہ لیکن ان میں فقط زنجیر بستہ زمانے کی دست برد سے بچا. (۱۹۸۲ ، نوید فکر ، ۲۲۸). [زنجیر + ف : بستہ ، بستن = باندھنا].

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) صف.
زنجیر میں بندھا ہوا ، زنجیر میں جکڑا ہوا ؛ (مجازاً) قیدی ، اسیر.

دل مبتلا ہوا تری آنکھوں کے ناز کا
زنجیر بند ہے تیری زلفِ دراز کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۲). ان میں اسی ہزار زنجیر بند تھے یعنی زنجیروں سے گھوڑوں پر اس طرح بندھے ہوئے تھے کہ کسی طرح گھوڑے کی پیٹھ سے جدا نہ ہو سکیں. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۴۴۴). [زنجیر + بند (رک)].

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
۱. سلسلہ ، قطار یا صف بنانا. ایک ایک ہاتھ میں جوتیاں پہنا کے ازاربندوں کی زنجیر بندی میں بٹھا دیا. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۶۳۵). **۲. لہریے دار بیل بوٹے کا کام.**

بیخودی تھی مجھ یہ گویا خواب تھا میں دیکھتا
ہر روش پر کام تھا زنجیر بندی کا بنا
(۱۹۰۸ ، مخزن ، جولائی ، ۶۵). [زنجیر بند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَہ پا کَرْنا محاورہ.
زنجیر پہنانا ، پابند کرنا.

ہے بسی حرف کو زنجیر بہ پا کر نہ سکے
کوئی قاتل ہو مگر قتل نوا کر نہ سکے
(۱۹۶۶ ، لہو پکارتا ہے ، ۹۰).

ـــ پا کس اضا ، امث.
پاؤں کی زنجیر ، رکاوٹ. نصر نے جاڑے بھی گزارنے پر دفعہ قصد کرتا تھا کہ اب کی بہار گزرنے پر روانہ ہو جاؤں گا لیکن جب ایک موسم گزر جاتا تھا تو دوسرا زنجیر پا بن جاتا تھا ، اسی طرح

ہوئے چار برس گزر گئے۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۰)۔ غزل کی روایت فہمی ان کی تنقیدوں کے تو کام آئی مگر خود ان کی غزل گوئی کے لئے زنجیر پا بن گئی۔ (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۲۳۹)۔ [زنجیر + ف : پا (رک)]۔

---پڑنا محاورہ۔
پانو میں بیڑیوں کا ڈالا جانا۔

بیڑیاں ہو گئیں منت کی مرے حق میں جنوں
ہر برس پاؤں میں زنجیر پڑا کرتی ہے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۸)۔ یہ زنجیریں نہ کاٹو اور زنجیریں پڑ جائیں گی۔ (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۶۸)۔

---پہنانا محاورہ۔
پیروں میں بیڑیاں ڈالنا ، قید کرنا ، پابند کرنا۔

جوشِ وحشت کہیں پہنائے نہ مجھ کو زنجیر
آجکل آنکھ کڑی پڑتی ہے حدّادوں پر

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۸)۔

مرے سخن پہ ہوں پابندیاں یہ ممکن ہے
مرے سکوت کو زنجیر کون پہنائے

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۹۸)۔

---پھرنا محاورہ۔
زنجیر پڑنا ، پابند کیا جانا۔

قیامت ہے کوئی دیوانہ جیتا ہی نہیں ان کا
ادھر وہ مول لیتے ہیں ادھر زنجیر پھرتی ہے

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۱۴۳)۔

---پہننا محاورہ۔
پابندی قبول کرنا ، بیڑیاں پہننا۔

پہنوں زنجیر میں اب عاشقِ دیوانہ مزاج
تری گردن کا یہ کرتا ہے اشارا توڑا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۴۷)۔ میں نے نوکری کی یہ زنجیر تو پہن لی ... لیکن نوکری کی زنجیر میرے پاؤں کو جکڑنے کے لئے کافی نہیں تھی۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۵)۔

---تُڑانا محاورہ۔
بیڑیاں توڑ کے رہائی یا خلاصی حاصل کرنا۔

دیوانوں سے کچھ بس نہ چلا یاروں کا
دل توڑ کے زنجیر تڑا کر چھوٹے

(۱۹۳۳ ، ترانہ ، ۱۵۸)۔

---توڑنا محاورہ۔
آزادی حاصل کرنا۔

توڑیئے زنجیر ہستی مثلِ تارِ عنکبوت
آج کل جوشِ جنوں کا اپنے لوہا تیز ہے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۲)۔

---ٹوٹنا محاورہ۔
زنجیر کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا ، پابندی ختم ہونا ۔ انسان کی معجز نمائی بڑھتی جاتی ہے ۔ وقت ، مقام اور حالات کی زنجیریں ٹوٹ رہی ہیں۔ (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۳)۔

---چڑھانا محاورہ۔
۱. کنڈی لگانا. اندر سے ڈیوڑھی کی اور باہر سے کوٹھڑی کی زنجیریں چڑھا دیں۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۵۱)۔ اپنے گھر میں گھس کر زنجیر چڑھاتی۔ (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۱۹۸)۔ ۲. بیڑیاں پہنانا۔

اوس کوں میں تجہ پاس لائی ہوں پکڑ
قید کر کر اس کے تئیں زنجیر چڑ

(۱۷۸۶ ، مثنوی حسن و دل ، ۲۹)۔

---چھنکنا محاورہ۔
زنجیر بجنا ، (مجازاً) پابندی ہونا۔ وطن ہنوز غلام ہے اور ابھی زنجیر چھنکتی ہے۔ (۱۹۸۷ ، سخن در سخن ، ۱۰۹)۔

---ِ داد کس اضا، امث۔
زنجیر جو نوشیرواں نے اپنے محل کے آگے گھنٹہ باندھ کر لٹکائی تھی جسے انصاف کے خواہاں آکر کھڑکھڑاتے تھے (علمی اُردو لغت)۔ [زنجیر + داد (رک)]۔

---دار صف۔
۱. حلقے دار ؛ جس پر زنجیر بنی ہوئی ہو (علمی اُردو لُغت)۔ ۲. قید کرنے والا ، زنجیر پہنانے والا۔ زنجیر دار نے سر زنجیر کو جھٹکا دیا اور سونٹا اٹھایا۔ (۱۹۰۱ ، قمر (احمد حسین) ، فتنۂ طلسم نور افشاں ، ۲ : ۶۹۰)۔ [زنجیر + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---ِ دَر کس اضا (---فت د) امث۔
دروازے کی کنڈی۔

رخصت اے زنداں! جنوں زنجیرِ در کھڑکائے ہے
مژدہ خارِ دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۵)۔

دورِ طفلی میں اگر کوئی رلاتا تھا مجھے
شورشِ زنجیرِ در میں لطف آتا تھا مجھے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۸)۔ [زنجیر + در - دروازہ]۔

---دینا محاورہ۔
کنڈی لگانا ، دروازہ بند کرنا۔ اہل شہر نے اپنے اپنے مکانوں کی زنجیریں دے لیں۔ (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۲ : ۸۶)۔

---ڈال دینا / ڈالنا ف م۔
دیوانے کے ہاتھ پانو میں زنجیر پہنانا۔

ڈال دی محبوب نے زنجیر بہرِ انتقام
جب ہمارا ہاتھ سوئے زلفِ پیچاں بڑھ گیا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳)۔

---ِ زِنداں کس اضا (--- کس ز ، سک ن) امث۔
وہ بیڑیاں جو قیدیوں کے پانو میں ڈالی جاتی ہیں۔

میں جب چاہوں کا اک جھٹکے میں اس کو توڑ ڈالوں گا
کوئی رشتہ نہیں ہے پاؤں سے زنجیرِ زنداں کا

(۱۹۵۱ ، لوح محفوظ ، ۸۲)۔ [زنجیر + زنداں (رک)]۔

---ساز امذ.
لُہار جو زنجیر بناتا ہے (جامع اللغات ، غلام سرور). [زنجیر + ف: ساز ، ساختن - بنانا].

---سازی امث.
زنجیر بنانے کا کام یا پیشہ. زنجیر سازی کے لئے سب سے زیادہ ہنرمند آہن گروں کی ضرورت ہوتی ہے. (۱۹۲۹ ، فن آہن گری، ۱۷). [زنجیر + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے باندھنا ف م.
زیادہ مضبوطی کے خیال سے رسی کی جگہ زنجیر کی بندش کرنا.

بن سکے مضموں نہ میری وحشتِ پرزور کا
شل سودائی کوئی باندھے اگر زنجیر سے
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۱).

---سے بندھنا ف ل.
جانور ، دیوانے یا قیدی کا زنجیر سے جکڑا جانا (علمی اردو لغت).

---سے جکڑنا ف م.
زنجیروں سے اس طرح باندھنا کہ ہل نہ سکے. تاراں کی زنجیراں سوں جکڑ کر عقل جان گیا اچھیگا وہاں تی پکڑ کر لیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۶).

---عَدْل کس اضا (---فت ع ، سک د) امث.
نوشیرواں عادل نے اپنے ایوان میں ایک زنجیر لٹکوا دی تھی تاکہ جو بھی انصاف طلب کرنے آئے وہ اسے ہلادے اور نوشیرواں کو معلوم ہو جائے. کہتے ہیں کہ مغل بادشاہ جہاں گیر نے بھی اسی مقصد کے لیے ایسی ہی ایک زنجیر اپنے دیوان کے دروازے پر لٹکوائی تھی. نوشیرواں نے زنجیر عدل قائم کی تھی. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۹۰). [زنجیر + عدل (رک)].

---عَرش کھڑکانا محاورہ.
دعا کا قبولیت حاصل کرنا ، خدا سے مراد حاصل کرنا ؛ دعا مانگنا ، التجا کرنا ، فریاد کرنا.

خیالِ زلف میں زنجیرِ عرش کھڑکا دی
ترے کرم سے یہ قسمت ہوئی رسا میری
(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۳۱۱).

---کا دانہ امذ.
زنجیر کا حلقہ ، زنجیر کی کڑی.

دیکھ کر خالِ رخِ روشن جو دیوانہ ہوا
مردمِ چشمِ قمر زنجیر کا دانہ ہوا
(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۳۹).

---کرنا محاورہ.
۱. ہاتھوں یا پیروں میں زنجیر ڈالنا ، پابند کرنا ، مقید کرنا.

دل دیوانۂ عاشق کوں دو جی قید نہیں
زلف کی موج سوں اس پگ ستی زنجیر کرو
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۸).

گُل رکھو اس دلِ دیوانہ کو زنجیر کرو
اسکی زنجیر ولے زلفِ گرہ گیر کرو
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۱۲۵).

یہ دولت کام نہ آوے گی ، مت اسکو تم زنجیر کرو
یہ خاک بدن کی پارا ہے مت مار اسے اکسیر کرو
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۸).

گرفتارِ غم کو کیا ضرورت قید ظاہر کی
ترے سودائیوں کو لوگ کیوں زنجیر کرتے ہیں
(۱۹۱۰ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۹۱). کشتیاں سطحِ آب پر ... کچھ اس طرح دوڑتی ہیں کہ موج و گرداب کی قوّت انہیں زنجیر کرنے سے عاجز ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۱). ۲. **کُنڈی لگانا ، زنجیر چڑھانا ، دروازہ بند کرنا.**

اے وعدہ خلاف ایسی ہے منتظری تیری
دروازوں کو میں ہر شب زنجیر نہیں کرتا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۳).

پھر بہار آئی درِ خانہ کو زنجیر کروں
پھر مُجھے ہونے لگا خانۂ حدّاد سے انس
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰۱).

---کی جھنکار امث.
زنجیر کے ہلنے کی آواز ، زنجیر کی آواز.

قیس کوئی ماتا ہے رہیو آوازِ جرس
سُننے والا ہے مری زنجیر کی جھنکار کا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۱).

---کی کڑی امث.
خانۂ زنجیر ، حلقۂ زنجیر ، حلقہ ، جس سے اُسی طرح کے دوسرے حلقوں کو جوڑ کر زنجیر بناتے ہیں ، زنجیر کا ایک خانہ. تمام نظموں کے بند معنوی ربط کے اعتبار سے زنجیر کی کڑیوں کی مانند ہیں. (۱۹۸۷ ، صحیفہ اکتوبر ، دسمبر ، ۱۵۳).

---کھٹکانا / کھٹکھٹانا ف م.
دستک دینا ، کُنڈی کھٹ کھٹانا ، زنجیر کی مدد سے اہلِ خانہ کو جگانا ، طلب کرنا.

زنجیر آدھی رات کو کھٹکائے اور کون
اے جذبِ اشتیاق وہ پیماں گسل نہ ہو
(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۸۱). زنجیر کھٹکھٹائی ، سکینہ نے پوچھ کر فوراً دروازہ کھول دیا. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۱۱۹).

---کھڑکانا ف م.
دروازہ کُھلوانے کے لیے کُنڈی کھٹ کھٹانا ، زنجیر کھٹ کھٹانا.

غُل مچایا کبھی ، زنجیر کبھی کھڑکائی
تجھ کو بھی تیرے گرفتار نے سونے نہ دیا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۸).

صدائے خندۂ گل سے کُھلا قفلِ درِ زندان
جنوں میں وحشیانِ عشق نے زنجیر کھڑکائی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱).

--- کھڑ کھڑانا ف م.
دروازے کی کُنڈی کھٹ کھٹانا ، زنجیر کو توڑنے کی کوشش کرنا.
کچھ نہ پایا ہم نے اُس کی زلفِ پیچاں کے حضور
کھڑکھڑایا جوشِ وحشت میں بہت زنجیر کو
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۸۳).

--- کِھنچنا محاورہ.
بیڑی پڑنا ، زنجیر ڈلنا.
طوق گردن میں ہو اور پاؤں میں زنجیر کھنچے
تیرے دیوانے کی یوں چاہیے تصویر کھنچے
(۱۸۳۳ ، دیوانِ ریختہ ، ۱۵۰).

--- کھولنا ف م.
دروازے کی کُنڈی کھولنا ، چڑھائی ہوئی زنجیر اُتارنا ، بندش موقوف کرنا ، کنڈا کھولنا ، دروازہ کھولنا.
کرے ہے والبِ غنچہ درِ ہزار سُخن
چمن میں موجِ تبسم کی کھول کر زنجیر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۰).

--- کھینچنا محاورہ.
۱. بیڑی ڈالنا ، زنجیر ڈالنا ، قیدی بنانا ، زنجیر کرنا.
سب یہ کہتے ہیں کہ اس سودا زدہ کے پاؤں میں
مست ہاتھی کی طرح زنجیر کھینچا چاہیے
(۱۷۷۴ ، طبقات الشعرا ، شوق (احسن) ، ۳۹۹) . ۲. زنجیر کھولنا ، بیڑی نکالنا.
کم ہو گئی ہے وحشت کیا دشمنوں کو میرے
کیوں چارہ گر ابھی سے زنجیر کھینچتے ہیں
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۳۸).

--- لگانا ف م ؛ محاورہ.
۱. ایک دستہ لگی ہوئی زنجیر کو جس میں چاقو لگے ہوتے ہیں دونوں ہاتھوں سے پیٹھ پر مارنا (اہلِ تشیع کے ماتم کا ایک طریقہ) (مہذب اللغات) . ۲. کنڈی لگانا.
منتظر در پہ جو بیٹھے تھا سو اب آتے دیکھ
گھر میں اٹھ بھاگے ہے دروازے پہ زنجیر لگا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۶۷).

--- لگنا محاورہ.
دروازے کے حلقے میں کُنڈی پڑنا ، کُنڈی بند ہونا ، کُنڈی لگنا.
اسکی زنجیر بھی نہیں لگتی
آگے پھر شرم ہی کی آڑ ہے ایک
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۹).
جب اُن کے گھر گئے ہیں کبھی دل کی لاگ سے
زنجیر در ملی ہمیں اکثر لگی ہوئی
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۹۷).

--- مالا اسث.
گلے کا ایک زیور جو حلقہ در حلقہ لڑی کی طرح کا ہوتا ہے. گلے کے زیور بہت سے ہیں ٹھُسی ، چمپاکلی ... زنجیر مالا ... ضرور نہیں کہ سب کے سب لادلو. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۱۷). [زنجیر + مالا (رک)].

--- میں جکڑنا محاورہ.
کسی کو زنجیر میں باندھنا ، اسیر کرنا ، قیدی بنانا.
عام سودا ہے تمہارے گیسوئے پُر پیچ کا
روز زنجیروں میں جکڑے جاتے ہیں دو چار مست
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۶۸).

--- ہلانا ف م ؛ محاورہ.
۱. چھیڑنا ، وحشت بڑھانا ، مزید اُلجھن میں ڈالنا.
آرائشِ زلف اپنی کیا ہم کو دکھاتے ہو
کیوں ہائے دِوانے کی زنجیر ہلاتے ہو
(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۱۰۳). ۲. حال سے آگاہ کرنا ؛ انصاف کا طلب گار ہونا ، متوجہ کرنا ، توجہ دلانا.
جا نکلتے ہیں جو اُس سمت کبھی وحشت میں
ہم درِ یار کی زنجیر ہلا دیتے ہیں
(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۱۲۳) . آج تیرا دروازہ ملا ہے ، تیری عدالت کی زنجیر ہلانی ہے. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۲۳). کوئی تو ہے جو مجھے بیگانوں کی دنیا میں جانتا ہے اور میرے در پر کھڑا زنجیر ہلاتا ہے. (۱۹۶۸ ، غالب ، ۹۹).

--- ہونا محاورہ.
رُکاوٹ بننا ، مانع ہونا.
خُدا کی راہ میں رکھتے ہیں یار خویشاوند
قدم کوں مرد کی زنجیر ہیں یے بھائی بند
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۸).
بہار آئی ہے کچھ تدبیر مجھ سے ہو نہیں سکتی
جنوں کے پاؤں میں زنجیر مجھ سے ہو نہیں سکتی
(۱۸۳۳ ، دیوانِ ریختہ ، ۱۶۶).
وہ داہنے ہاتھ والی تعمیر
ہے بائے نگہ کے حق میں زنجیر
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۶۸).

زنجیرا (فت ز ، سک ن ، ی مع) امذ.
۱. رک : زنجیرہ.
کبھو ٹوٹا نہ مژگاں سے میرے آنسو کا زنجیرا
نہ جانے اشک کے قطرے تھے یا موتی کی یہ لڑیاں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۲). تحریروں کے نمونے خطوط تک محدود نہیں اور ان میں بھی جابجا سجع و قوافی کا زنجیرا تراکیب الفاظ کو جکڑے ہوئے نظر آتا ہے. (۱۹۳۰ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۱۸۲). ۲. پیٹی جس میں کارتوس رکھنے کے لیے خانے بنے ہوئے ہوں. سب کے پاس بندوقیں تھیں اور گرد کمر کے کارتوسوں کا زنجیرا تھا. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۱۳۵). [زنجیر (رک) کی تکبیر].

زنجیرہ (فت ز ، سک ن ، ی مع ، فت) امذ.
۱. کسی شے کا مرتب سلسلہ یا منظم لڑی. ڈاک چوکی کے زنجیرے

کی ایک کڑی کہیں سے نکل گئی تو پُورا سِلسلہ معطّل ہو گیا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۰۳). ۲. حلقہ در حلقہ سلسلہ ، باڑھ. چمڑے کے رسّوں سے توپوں کا زنجیرہ جمایا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۱ : ۵۳). ریڑھ کے زنجیرے میں چوبیس ہڈیاں ہیں. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۱ : ۵۳۶). ۳. سِلسلۂ کوہ. عربستان کے ملک میں کئی زنجیرے پہاڑوں کے واقع ہوئے ہیں جن کی تحقیق اچھی طرح نہیں ہوئی. (۱۸۹۷ ، تمدنِ عرب ، ۲۲). یہ خطِ برف ... ہمالیہ کے زنجیرہ پر قریب ساڑھے سولہ ہزار فٹ سمندر کی سطح سے اُونچا ہے. (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبیعیات ، ۳۳). ۴. حلقہ دار ٹانکوں یا بخیے کا وہ سلسلہ جو کپڑے پر بنایا جاتا ہے ، بیل بُوٹوں کا لہریا. خُدا نے ستارے آسمان پر کسی سے مشورہ کر کے نہیں بنائے جبھی بکھرے ہوئے ہیں نہ کوئی سِلسلہ نہ زنجیرہ نہ بیل نہ بُوٹا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۳۰). زنجیرے کی کڑھت بہت پُرانی صنعت ہے. (۱۹۳۲ ، کڑھت کی تسبیں ، ۹۰). ۵. گلے کا ایک زیور جو حلقہ در حلقہ لڑی کی طرح ہوتا ہے ، لہریا ، چمپا کلی ، مالے اور اکے اور ڈاب اور علی بند اور زنجیرہ وغیرہ سب میں گوہرِ شب چراغ تعبیہ کیے ہیں. (۱۸۸۰ ، طلسمِ فصاحت ، ۲۳۸). ۶. ایک خاص طریقے سے بنا ہوا ڈورا جو زنجیر کی شکل کا ہوتا ہے ، لڑی. اس ترکیب سے بشرطیکہ زنجیرہ خُوب کس کر بنایا جائے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۲۳). ۷. کوئی چیز جو زنجیر کی شکل کی ہو؛ تصویر کے گرد کنارہ ؛ حلقے جو سطحِ آب پر پڑ جاتے ہیں؛ ناخنوں پر سفیدی یا سفید نشان (علمی اُردو لغت) ۸. (قواعد) علامتِ وقف ، یہ علامت اُن مرکب الفاظ کے اجزا کے درمیان لگائی جاتی ہے جن کے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ بغیر اس علامت کے وہ علیحدہ علیحدہ الفاظ سمجھے جائیں گے . خاص طور پر علوم کی مرکب اصطلاحوں میں اس کا لگانا ضروری ہے. اُردو میں اور علامتیں مثلاً سکتہ ، وقفہ ، سوالیہ ، فجائیہ وغیرہ تو بہت عرصے سے اِستعمال کی جاری ہیں لیکن زنجیرے کا استعمال اب تک نہیں کیا گیا. (۱۹۱۳ ، اردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ۳۵۲). ۹. (جلد سازی) کتاب کے پاکھوں کے اُوپر بنا ہوا منقش حاشیہ (ا ب و ، ۳ : ۲۲۹). ۱۰. (سیف بازی) حریف سے مقابلے کے وقت تلوار کی ضربوں کا مقررہ قاعدے کے مُطابق سِلسلے وار دور ، کھانی (ا ب و ، ۸ : ۵۶). [زنجیرا (رک) کا مُتبادل اِملا].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.

۱. مسلسل ، تسلسل کے ساتھ ، ایک سِلسلہ میں ؛ قطع بند. غزلوں میں بھی جا بجا اشعار مُسلسل یا زنجیرہ بند پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۰ ، آتشِ خنداں (دیباچہ) ، ۱۲). ۲. اس ہاتھی کو کہتے ہیں جس کے اُوپر ہودج اور تخت وغیرہ زنجیروں کے ذریعے سے کستے ہیں. چالیس ہاتھی زنجیرہ بند کیے ہیں اور ان پر تختِ مُرصّع کھینچا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۳۱). [زنجیرہ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.

۱. چند اشیا یا افراد کو ایک سِلسلے میں لانے کا عمل. کبھی اپنے ہاتھ سے دوسرے کا بازو پکڑ کر زنجیرہ بندی کر لیتی تھیں اور حلقہ بنا کر ناچتی تھیں. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۹۱). ۲. ایک سِلسلے یا ایک لڑی میں ہونے کی حالت.

میرے زخموں میں بھی ہے زنجیرہ بندی کا حساب
دام تیرا پڑ گیا ہر گردن نخچیر میں

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۱۷۳). [زنجیرہ + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دار صف.

جڑواں ، ملا ہوا ، ساتھ ساتھ. پڑھے لکھوں نے آریائی بولی کو اس کے بولوں کی زنجیرے دار (جڑواں) لکھاوٹ کے کارن سنسکرت کا نام دیا. (۱۹۷۵ ، اُردو کی کہانی ، ۱۷). [زنجیرہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---ضَرْبُ الْجِدال کس صف (---فت ض ، سک ر ، ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ج) امذ.

(سیف بازی) حریف کو ایک طرف ضرب دکھائی ، دُوسری طرف جھکائی اور تیسری طرف لگائی ، اِس صورت سے وار کی روک بہت مشکل ہوتی ہے (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۵۶). [زنجیرہ + ضرب (رک) + رک : ال (ا) + جدال (رک)].

---ضَرْبُ الشَّدِید کس صف (---فت ض ، سک ر ، ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ش بفت ، ی مع) امذ.

(سیف بازی) اس طریقے کے مقابلے میں ایک ضرب دکھا کر دوسری لگائی جاتی ہے (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۵۶). [زنجیر + ضرب (رک) + رک : ال (ا) + شدید (رک)].

---ضَرْبُ الْقِتال کس صف (---فت ض ، سک ر ، ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ق) امذ.

بارہ ضربوں کی کھانی جس میں حریف کی ہر ضرب کو خالی دے کر جوابی ضرب لگائی جاتی ہے دونوں حریف مسلسل یہی عمل جاری رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک مغلوب ہو جائے یا دونوں تھک جائیں (ا ب و ، ۸ : ۵۶). [زنجیرہ + ضرب (رک) + رک : ال (ا) + قتال (رک)].

---ظَفَر پَیکَر کس صف (---فت ظ ، ف ، ی لین ، فت ک) امذ.

(سیف بازی) سیف بازی کا ایک طریقہ جس میں ایک وار میں تین ضربیں لگائی جاتی ہیں جن کے جواب میں مخالف دو جوابی ضربیں لگاتا ہے (ا ب و ، ۸ : ۵۶). [زنجیرہ + ظفر (رک) + پیکر (رک)].

---فَتْح نَصِیب کس صف (---فت ف ، سک ت ، فت ن ، ی مع) امذ.

رک : زنجیرۂ ظفر پیکر (ا ب و ، ۸ : ۵۶). [زنجیرہ + فتح (رک) + نصیب (رک)].

--- کھینْچْنا محاورہ.

زنجیروں کے ذریعے خانوں میں تقسیم کرنا. قانونِ مقررہ کے موافق ان میں زنجیرہ کھینچا یعنی زنجیریں اُن کے درمیان ڈالدیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۷۸).

زَنْجِیری (فت ز ، سک ن ، ی مع). (الف) صف ؛ امذ.

۱. قیدی ، اسیر ، زنجیروں میں بندھا ہوا ، گرفتار.

بہت ہنسانے اس گلشن کے زنجیری رہا ہوں میں
کبھو تم نے بھی میرا شور نالوں کا سنا ہو گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲). کون ایسا ہے جو اس کی قید کا زنجیری نہیں. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، آزاد ، ۳۵).

تازہ ویرانے کی سودائے محبت کو تلاش
اور آبادی میں تو زنجیریٔ کشت و نخیل

(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۹۲). ۲. زنجیر.

پتھر کا صندق تھا بڑے مول کا
بندے تھے زنجیری بہت تول کا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۶۲). ۳. پاگل ، دیوانہ (علمی اُردو لُغت).
(ب) اسث. گلے کا زیور جو حلقہ در حلقہ لڑی کی طرح کا ہوتا ہے.

سونے کیاں کلیاں کر کون میں بھری
سونے کی زنجیری گلے میں دھری

(۱۶۴۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۸). ۲. (شاعری) ہندکو شاعری کی ایک صِنف. چاربیتہ کی کئی قسمیں ہو جاتی ہیں جن میں کڑہ بند اور زنجیری دو مشہور و معروف قسمیں ہیں. (۱۹۷۸ ، چاربیتہ ، ۱۲). [زنجیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تَعامُل (---فت ت ، ضم م) امذ.
(سائنس) جوہروں کو توڑنے کا عمل ، طاقت پیدا کرنے کا ایک نیا ذریعہ دریافت ہوا جسے فِشن طریقہ کہتے ہیں۔ جوہر کو توڑنے کو فِشن کہتے ہیں فشن کے جاری رہنے کو "چین ری ایکشن" یعنی زنجیری تعامل کہتے ہیں. انہوں نے وہ ہمچا یعنی یورنیم ۲۳۵ دریافت کر لیا تھا ... اور انہوں نے وہ حالت بھی دریافت کر لی تھی جس میں زنجیری تعامل ممکن تھا . (۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں ، ۱۶۳). [زنجیری + تعامُل (رک)].

---جِبِلَّت (--- کس ج ، ب ، شد ل بفت) صف.
وہ جبلت جو کسی تجربہ یا اِرادہ پر مبنی نہ ہو بلکہ کسی نئے سبھج کا اِضطراری رَدِّعمل ہو. یہ زنجیری جبلت کی کارفرمائی کی نہایت ہی عمدہ مثال ہے. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات (ترجمہ) ، ۹۳). [زنجیری + جبلت (رک)].

---دار امث.
ہندکو شاعری کی ایک صِنف ، یہ صنف چاربیتہ کی ہلکی پُھلکی شکل ہے۔ اس میں عام طور پر تین یا چار مصرعے الگ قافیے میں کہے جاتے ہیں اور ٹیپ کا یا آخری مصرعہ قافیہ ردیف میں ہوتا ہے (چاربیتہ ، ۱۰) [زنجیری + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]

---دار حَرْفی (---فت ح ، سک ر) امث.
ہندکو شاعری کی ہر کلی اوّل سے آخر تک چھوٹے بڑے مصرعوں پر مُشتمل تو ہوتی ہے مگر ان میں قافیہ اور حرفِ روی کا خیال ضرور رکھا جاتا ہے ہر کلی کے اِبتدائی مصرعوں میں قافیے بدل جاتے ہیں مگر سکھڑے میں جو قافیہ نظم کو چاربیتہ نہیں مانتے اور اس سے انحراف کرتے ہیں اس کو زنجیردار حرفی کا نام دیتے ہیں. حرفی گو شعرا میں سائیں احمد علی کی زنجیری دار نظم کو زنجیری دار حرفی کہہ کر یاد کرتے ہیں. (۱۹۷۸ ، چاربیتہ ، ۱۶). [زنجیری + دار (رک) + حرفی (رک)].

---گولا / گولَہ (---و مج / فت ل) امذ.
وہ گولہ جو چلنے کے بعد توپ ہی میں رہ جائے یا چلنے کے بعد منزلِ مقصود تک نہ پہنچے اور راہ میں رہ جائے. سلطانی قلعے میں نو سو انتیس ضرب توپ ، نناوے ہزار بندوق و قرابین ، تراسی باروت خانے ، انگنت گولیاں اور گولے زنجیری گولے وغیرہ نکلے. (۱۸۳۷ ، حملاتِ حیدری ، ۶۹۸). دانہ آدمی اسے زنجیری گولہ کہتا ہے کہ توپ میں سے نِکل کر پھر وہیں اُلجھ رہتا ہے. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۳۸۳). [زنجیری + گولا / گولہ (رک)].

زَنَّخ (فت ز ، ن) اسث ؛ امذ (قدیم).
۱. ٹھوڑی.

بھواں کوں از جگر بخشا ، زنخ کوں ہوش لب بخشا
مگر آوازالحاں کوں بجاں آہن کرن بخشا

(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سُلطان ثانی ، ۱۱).

سیب ہے تُجھ زنخ آگے بے قدر
ربن میں زلف کی چہرہ جیوں بدر

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۳). موتلے ہونٹ بال بھی کئی طرح کے رنگ سے تیار کئے یہ ریش علی رخ و زنخ پر جما دی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۳۷). ۲. طعنہ ، بیہودہ بات (ماخوذ: لُغاتِ سعیدی ؛ لُغاتِ کِشوری). [ف].

---زَن (---فت ز) صف.
طعنہ دینے والا ، دون کی لینے والا ، بڑ مارنے والا.

کیا ہے جو ہو زنخ زن مہ پاس کا ستارا
ہے داغ جانِ عالم ٹھوڑی کا خال تیرا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۳).

شیرِ خُدا علی کہ شجاعت سے جسکی ہے
سر پنجۂ اسد پہ زنخ زن بتان تیغ

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۱). [زنخ + ف : زن ، زدن ـ مارنا].

زَنّخا (فت ز ، سک ن) امذ ؛ ــ زنخہ.
وہ شخص جسکی حرکات و سکنات عورتوں کی سی ہوں ، ہیجڑا ؛ (مجازاً) نامرد ، بُزدل. طحطاوی میں ہے کہ مُخنث زنانے اور زنخے کو بھی کہتے ہیں جس کی اعضا اور زبان میں عورتوں کے مانند نرمی ہو. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۷۱). عورت ہے یا چرخا ، موئی ہیجڑی نہ زنخا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۵۳).

جوتی نہیں ہے ویسے ہی زنخے کی کوئی بات
چل خیر تُجھ کو دل کی خلش سے تو ہے نجات

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۸۳). [زن + ف : ک ـ خ (لاحقۂ تصغیر) + ا ، لاحقۂ تحقیر].

زَنَّخْدان (فت ز ، ن ، سک خ) اسث.
ٹھوڑی.

چشمۂ آبِ بقا جگ میں کیا ہے حاصل
یوسفِ حُسن ترے چاہِ زنخدان میں آ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲).

جان کر جو کوئے میں گرتا ہو — اُوس زنخداں کی چاہ کیجیے کا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۲۳).

خالِ کاجل کا نہ سمجھو اس زنخداں کے قریب
آ گیا ہے ہاتھ زنگی کے کنارہ چاہ کا
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹). اوپر کا لب چھوٹا نیچے کا جبڑا مع زنخدان آگے کو ابھرا .(۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۳). [ف].

زَنَخْدانی (فت ز ، ن ، سک خ) صف.
زنخدان (ک) سے متعلق ، ٹھوڑی تک. داڑھی کو جو فقط زنخدانی تھی خلافِ وضع جان کر تراشوانا .(۱۸۳۷ ، حملاتِ حیدری ، ۶۱۶).
[زنخدان + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَنَخَہ (فت ز ، سک ن ، فت خ) امذ.
رک : زنخا. مرد عورتوں کا سا بناؤ سنگار کرے تو وہ زنخہ ہے . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۳۸). سامنے ایک زنخہ سپاہی کی وردی پہنے برسرِ چوراہا ناچ رہا ہے . (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۲۸). [زنخا (رک) کا متبادل املا].

زَنْد (۱) (فت ز ، غنہ) امث.
۱. آتش پرستوں کی مذہبی کتاب جو اُن کے عقیدے کے مطابق زردشت پر نازل ہوئی تھی.
دیوان کو ہمارے بتوں کی نگاہ میں
اے شیفتہ وہ رُتبہ ہے جو پید و زند کا
(۱۸۶۹ ، شیفتہ ، د ، ۳). زند کوئی زبان نہیں بلکہ اوستا کے متن کا کئی صدی بعد کی زبان میں ترجمہ ہے. (۱۹۶۱ ، نوائے ادب ، بمبئی ، اپریل ، ۲۵). ۲. بڑا ، بزرگ (لغاتِ ہیرا ؛ لغاتِ کشوری). [ف].

---پیل (---ی مع) امذ.
بڑا ہاتھی. زند پیل ہاتھی بزرگ کو کہتے ہیں(۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱). [زند + پیل - فیل].

زَنْد (۲) (فت ز ، غنہ) امذ.
۱. کلائی ، ہاتھ کا پہنچا ؛ کلائی کی ہڈی. پیدا کیا حق تعالے نے کہنی سے نیچے کلائی تک دو استخوان سے ... جن کو زندین کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات ترجمہ ، ۳۵۸). دست میں کمبرہ اور زند نمایاں ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۵۹) . ۲. چقماق کا پتھر (لغاتِ ہیرا). [ع].

---اَسْفَل کس صف(---فت ا ، سک س ، فتِ ف)امث.
ہاتھ کی چھوٹی انگلی (چھنگیاں) سے ملی ہوئی نیچے کی طرف کی ہڈی. جو ہڈی نیچے کی طرف خنصر سے ملحق اور غلیظ ہے اسکو زندِ اسفل بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۸). [زند + اسفل (رک)].

---اَعْلیٰ کس صف(---فت ا ، سک ع ، ل بمد) امث.
انگوٹھے سے ملی ہوئی ہڈیاں. وہ استخوان اُوپر کی طرف جو انگوٹھے سے ملحق ہے بہت دقیق ہے اسکو زندِ اعلیٰ بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۸). [زند + اعلیٰ (رک)].

زِنْدان (کس ز ، سک ن) امذ.
قید خانہ ، محبس ، جیل خانہ ، جیل.

کٹنے تنگ صندوقِ زندانِ میں
دیوان کا سبہ تہا نگہبانِ میں
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۲).
بجھ کوں گُل گشتِ باغِ زنداں ہے
سبزہ زنجیر و شاخِ سنّبلِ دام
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۶). ایسے زنداں میں پھنسا کہ صورت رہائی کی مُطلق خیال میں بھی نہ آتی تھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۷).
خانہ زادِ زُلف ہیں زنجیر سے بھاگیں گے کیوں
ہیں گرفتارِ وفا زنداں سے گھبرائیں گے کیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵). جب اتنے دن تک اسیرِ زندانِ الم رہا تو ... جھلّا کر میں نے قسم کھائی . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۷).
تیرے دیوانے کا زنداں تنگ ہے
جس طرف جانے کا تکّر کھانے کا
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، سازِ حیات ، ۸). شاعر خس و خاشاک کو سربلند و سرفراز دیکھنے کی آرزو میں زندان پہنچ جاتا ہے . (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۶۷). [ف].

---بان صف.
قید خانے کی نگرانی کرنے والا ، قید خانے کا محافظ. منادی ندا کرتا تھا کہ مشکور زنداں بان نے مُسلم کے بیٹوں کوں بندی خانہ سے آزاد کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۳).
میں وہ قیدی ہوں کہ زنداں بان اگر دیکھے مُجھے
میری حالت پر خدا کا خوف کھا کر چھوڑ دے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۲۵۱). زنداں بانوں کو حلوے چٹا کر ان سے آشنائی پیدا کی.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۳). [زندان + بان (رک)].

---خاموشاں کس اضا(---و مع) امذ.
قبرستان (جامع اللغات) . [زندان + خاموش (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
قیدخانہ ، جیل خانہ. زندان خانے سے باہر نکلو دیکھو لشکر بھی ہمارا رہا ہوا ہو گا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہو شربا ، ۱ : ۱۳۹). زندان خانہ کے واسطے کچھ قوانین مقرر ہوا کرتے ہیں تاکہ سرکش اور مجرم قیدیوں کو سزا ملتی رہے.(۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۳۸) . صفوی عہد میں اس قلعے کو پھر قابلِ استعمال بنا کر زندان خانہ قرار دے دیا گیا.(۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۹۹). [زندان + خانہ (رک)].

---فَراموشاں کس صف(---فت ف ، و مع) امذ.
خطرناک قیدخانہ ، قیدِ تنہائی ، ایسا قیدخانہ جہاں سے باہر نہ آ سکیں. چاہا کہ دونوں کا نام و نشان صفحۂ دوراں سے مٹا دے. مگر حلم اور سلطنت کا داب مانع ہوا اور ارشاد کیا دل اور حیلہ کو زندان فراموشاں میں محبوس کرو. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۵۸). [زندان + فراموشاں (رک)].

---گَزِیدَہ (---فت نیز ضم گ ، ی مع ، فت د) صف.
قیدی ، قیدخانہ کی تکالیف برداشت کیے ہوئے ؛ اسیر. نئی نسل کے زنداں گزیدہ ادیبوں کی بزم کے میرِ مجلس فیض صاحب ہیں . (۱۹۸۷ ، سخن در سخن ، ۳۳).[زنداں + ف: گزیدہ ، گزیدن کاٹنا].

---مَنِش (---فت م ، کس ن) امذ.
دُلیا (جامع اللغات). [زنداں + منش (رک)].

زِنْدانَہ (کس ز ، سک ن ، فت ن) امذ.
ایسا پھل جس میں بہت سے بیج ہوں اور بیج مختلف خانوں میں بند ہوں زندانہ .. عموماً کثیر پھل پنا اعلیٰ بیض خانہ سے تیار ہوتا ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۱۷۲). [زنداں + ہ ، لاحقۂ نسبت].

زِنْدانی (کس ز ، سک ن) صف.
قیدی ، اسیر ، گرفتار ، محبوس.

مگر یہ ڈرتے نہیں ہیں زِتہر سلطانی
نہ جانوں جانے یہ کیا اپنے دل موں زندانی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۲). حضرتِ یوسف قیدخانے میں اِتنا روئے کہ زِندانیوں .. کے جگر پھٹ گئے.(۱۸۱۲ ، گُلِ مغفرت ، ۱۱۸).

کتنے دل خوش ہیں تیرے زِندانی
شور ہے دلنشیں سلاسل کا

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۲۷).

دل سے اپنے پوچھ او زندانیٔ علم کتاب
حُسنِ قدرت کو بھی دیکھا ہے برافگندہ نقاب

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۵). [زنداں + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَنْدْبار (فت ز ، سک ن ، د) امذ.
ظالم ، خونخوار. شیر ... سب سے زیادہ شجاع سب سے زیادہ غیور ہے مگر سب میں مُوذی اور زندبار آزار مشہور ہے . (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۷۱). [ف].

زَنْدَق (فت ز ، سک ن ، فت د) امذ.
رک : زندقہ.

نئیں کو ہے اور ہے کو نئیں کہنا
کِذب ہے بلکہ کُفرِ زندق ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۱۳). [ع].

زَنْدَقَہ (فت ز ، سک ن ، فت د ، ق) امذ.
یہ عقیدہ کہ نہ خدا موجود ہے اور نہ آخرت کا کوئی وجود ہے ، بے دینی ، بے اعتقادی ، باطنی کفر اور ظاہری ایمان نیز دو خداوں یعنی خدائے خیر (یزداں) اور خدائے شر (اہرمن) کا قائل ہونا. الحاق کرتے ہیں اُسکے فعل کو ساتھ ذنوب کبائر کے اور اس کے اعتقاد کو ساتھ کفر اور زندقہ اور الحاد کے . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۴) . اُس میں فروگزاشت اور سُستی بجز الحاد و زندقہ کچھ نہیں ہے. (۱۸۹۳ ، رشحاتِ اردو (ترجمہ) ، ۱۳۴). ذرا بھی اس سے تجاوز کرنا کُفر و زندقہ میں داخل تھا. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۱۳۶). عملِ اجتہاد کو بدعت اور زندقہ سے تعبیر کرتے تھے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۲۲۵). [ع].

زِنْدَگان (کس ز ، سک ن ، فت د) صف ؛ ج.
زندہ (رک) کی جمع.

کس سے پوچھوں کون سُنتا ہے فغانِ زندگاں؟
کاش کہ مِل جائے تک شہرِ خموشاں کو زباں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۹۳).[زندہ (بحذف ہ) + گان ، لاحقۂ جمع].

زِنْدَگانی (کس ز ، سک ن ، فت د) امث.
حیات ، عمر ، زندگی. عشق جھاڑ ہے ، حسن پانی ، حسن قایم عشق کی زندگانی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۳).

ولی جن نے منہ باندھیا دل کوں اپنے نونہالاں سوں
نہ پایا پھل جہاں میں اُن نے ہرگز زِندگانی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲).

زِندگانی ابد کی بخشے ہر
تیرا مارا بھلا کہیں بھی جیا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۸۳). ایسا کام کر جس میں میری زندگانی ہو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۷).

بڑے نادان ہیں جو لوگ ڈرتے ہیں اسیر اُس سے
اجل تو نام ہے اک زندگانی کے نگہباں کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۵).

موت کی تاریکیوں میں زندگانی کے سفیر
لے خوشا صبحوں کی نیت لے اُجالے کے ضمیر

(۱۹۵۶ ، نبضِ دوراں ، ۲۳۳) . وہ اپنی آئندہ زِندگانی کا نقشہ کھینچتے تھے تو پُھول ہی پُھول نظر آتے تھے.(۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۸). [زندگان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آخِر کَرْنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا ، زندگی کے دن پُورے کرنا.

فراقِ یار میں مرمر کے آخر زندگانی کی
رہا صدمہ ہمیشہ روح و قالب کی جُدائی کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲).

---بھاری ہونا محاورہ.
زندگی دوبھر ہونا.

سانس کرتی ہے گرانی تن پہ فرطِ ضعف سے
زندگانی ہے ترے عاشق پہ بھاری ان دنوں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۲۳۹).

---پَر/پہ خاک فقرہ.
ایسی زندگی پر لعنت.

ہوئے ہیں قلب و جگر چاک چاک تیرے بعد
ہے زندگانیٔ دنیا پہ خاک تیرے بعد

(۱۹۱۲ ، اوج (مہذب اللغات)).

---تَلْخ ہونا محاورہ.
رک : زندگی تلخ ہونا.

نہ ان بھاوتا تھا نہ پانی اُسے
ہوئی تلخ سب زندگانی اُسے

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۷۷).

غرض کہ مُجھ کو ہوئی زندگانی تلخ تمام
کہے ہے سُن کے مرا حال وہ بھے کیا کام
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۱۱۲).

---حَرام کَرْنا محاورہ.
رک : زندگی تلخ کرنا.

جو کھینچوں گا میں ذوالفقار از نیام
کروں زندگانی ان پر حرام
(۱۹۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۱۱).

---دِہ (---فت د) صف.
زندگی بخشنے والا (ماخوذ : جامع اللغات). [زندگانی + ف : دہ ، دادن ـ دینا].

---سے تَنگ ہونا محاورہ.
زندگی سے بیزار ہونا، زندگی کے ہاتھوں پریشان ہونا. تہی دستی نے کاوادیا ہے زندگانی سے تنگ ہوں ناچار جانے سے باہر ہوکے ملک سے برسر جنگ ہوں. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ)، انشائے سرور ، ۱۱).

---سے ہاتھ دھونا محاورہ.
زندگی سے ہاتھ دھونا ، مرنے پر آمادہ ہونا.

پھریا سات توں بھوت دل گیر ہو
کہ سب زندگانی سنے ہاتھ دھو
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۳).

---کاٹنا محاورہ.
زندگی بسر کرنا.

زندگانی تو ہر طرح کاٹی
مر کے پھر جیونا قیامت ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۳).

---کَرْنا محاورہ.
رک : زندگی کرنا.

وویں خاک ہو جم تیرے پاؤں تل
کریں زندگانی تیرے چھاؤں تل
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶).

ہم اتنی عمر میں دنیا سے ہو گئے بیزار
عجب ہے خضر نے کیوں کر کہ زندگانی کی
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۸).

ہجر میں مر کے زندگانی کی
اب بھی پُوچھا تو مہربانی کی
(۱۸۶۰ ، زہر عشق ، ۱۰).

---کے لالے پَڑْنا محاورہ.
رک : جان کے لالے پڑنا.

زندگانی کے ہمیں لالے پڑے
ہائے کس بیدرد کے پالے پڑے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۶۰).

---ہونا محاورہ.
عُمر بسر ہونا.

جب جدا ایسا یار جانی ہو
کہیے کس طرح زندگانی ہو
(۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۳۴).

زِنْدَگوں (کس ز ، سک ن ، فت د ، و مج) امذ.
زندہ (رک) کی جمع.

ہے زندگی ، زندگوں کو پانی
بے آب کہاں ہو شادمانی
(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۲۴). [زندہ (بحذف ہ) + گوں ، لاحقۂ جمع].

زِنْدَگی (کس ز ، سک ن ، فت نیز سک د) امث.
زِیست ، ہستی ، حیات ، زِندگانی.

کناہے لگ رہی ہو بن اکیلی
بہی ہے زندگی بجھ پر ڈھیلی
(۱۶۲۵ ، بکٹ کہانی ، ۷).

دمِ زندگی تیی وفادار ہوں
سخن مُختصر عمر لگ یار ہوں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۸). اگر دشمن سے بچاؤ نہ رکھتا تو زندگی کیونکر ہوتی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۵۳). دردمند مسلمانوں نے طرح طرح کی تحریکیں شروع کیں اور طرح طرح کی تدبیر اختیار کیں کہ ... بے اعتباری کی زندگی سے نجات حاصل ہو . (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۵۸). [زندہ (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَجِیرَن ہونا محاورہ.
جینا دوبھر ہونا ، کٹھن ہونا ، زندگی دُشوار ہو جانا. اس زندگی کو کیسے برداشت کروں جو بجائے خوشگوار ہونے کے اجیرن ہوتی جا رہی ہے. (۱۹۳۴ ، سرگزشتِ عروس ، ۱۰۳).

---اُڑْنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا.

ہے وہ بحرِ حُسن پردے میں ، اُڑی اب زندگی
اپنی کشتی کو یہ جانے بادباں ہو جائے گا
(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۳۷).

---آخِر کَرْنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا (مہذب اللغات).

---آخِر ہونا محاورہ.
موت کا وقت قریب آنا (مہذب اللغات ؛ علمی اُردو لُغت).

---بَخْشْنا محاورہ.
پیدا کرنا ، زِندہ کرنا ، جلانا . تمہارے بھائی نے مجھے زِندگی بخشی ، کُنبہ عطا کیا وہ مجھے بھائیوں سے بھی زیادہ عزیز ہے. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۲۰۱).

---بَڑْھنا محاورہ.
عُمر بڑھنا ، طُولِ عُمر ہونا ، زمانۂ حیات میں اِضافہ ہونا.

جتنی بڑھتی ہے اُتنی گھٹتی ہے
زندگی آپ ہی آپ کٹتی ہے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۲).

---بسر کرنا محاورہ.
عمر گزارنا ، زندگی گزارنا. انہوں نے اس امر کو ترجیح دی کہ امن و امان سے مدینہ میں زندگی بسر کریں. (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۳). شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ تجرد میں زندگی بسر کی . (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱).

---بک جانا محاورہ.
کسی کا غلام ہونا ؛ پابند ہونا ، ملازم ہو جانا. خدمت گزار لیکن لائق ... جانتے تھے کہ ہماری زندگی بکی ہوئی ہے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۹).

---بیت جانا محاورہ.
عُمر گزر جانا.
اور بری بات کو بُھلانے کی جدوجہد میں
زندگی بیت جاتی ہے
(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۹۸).

---بیکار ہونا محاورہ.
جینا بے سُود ہونا ، زندگی کا لاحاصل ہونا.
ڈوب مریے چل کنویں میں زندگی بے کار ہے
دل میں آتا ہے یہی چاہِ زنخداں دیکھ کر
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۶۳).

---بھاری لگنا محاورہ.
زندگی مُصیبت معلوم ہونا ، بوجھ لگنا.
جسے عشق کا تیر کاری لگے
اسے زندگی جگ میں بھاری لگے
(۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۶۹).

---بھاری ہونا محاورہ.
زندگی دوبھر ہونا.
لگا ہے میرے دل پر تیر کاری
ہوئی ہے زندگی اب مجھ کو بھاری
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۳۳).

---بھر م ف ؛ صف.
عُمر بھر ، تاحیات ، جیتے جی.
جہاں سے ہوئی مُدت آدم کو نکلے
وطن سے ہوں میں زندگی بھر سے باہر
(۱۸۷۸ ، سُخن بے مثال ، ۳۲). مجھے تو اس نے اس قدر آرام پہنچایا تھا کہ زندگی بھر یاد کروں گی اور اس کے لئے روؤں گی. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۳۳۷).

---پانا محاورہ.
جان آنا ، رونق ہونا ؛ دوبارہ زندہ ہونا ، نئی زندگی ملنا. صاحب کے نزدیک میم اور میم کے نزدیک لڑکے نے گویا دوبارہ زندگی پائی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ ، ۱ : ۵۷۲).
زندگی پا رہی ہے یہ دنیا ہم فقیروں کا فیض جاری ہے
(۱۹۳۱ ، روح کائنات ، ۱۲۲).

---پر حرف آنا محاورہ.
مرنا ، موت آنا (علمی اردو لغت).

---پر/پہ خاک فقرہ.
ایسی زندگی پر لعنت ، کلمۂ نفرین.
دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں
خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰).

---تلخ کرنا محاورہ.
سخت تکلیف پہونچانا ، جینا حرام کر دینا ، اذیت پہنچانا.
حضرتِ دل تلخ میری زندگی کرتے ہیں آپ
ہر کسی پر مُفت جو طوفاں لیے مرتے ہیں آپ
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۷۱). ہر مسام میں سینکڑوں طرح کے روگ پیدا ہو سکتے ہیں اور ایک ایک روگ زندگی کے تلخ کر دینے کے لیے بس کرتا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۲۶). زرینہ کا باپ .. جاہل بیوی کے ہاتھوں مجبور تھا جس نے محض اپنی ہٹ کی وجہ سے اپنی ہی نہیں گھر بھر تک کی زندگی تلخ کر رکھی تھی. (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۸۳).

---تلخ ہونا محاورہ.
ایسی تکلیف پہونچنا کہ جینے کا لُطف جاتا رہ ، جان مُشکل میں ہونا ، پریشانی میں بسر ہونا.
زندگی تلخ ہو گئی اپنی
تجھ سے ملنے کا کچھ مزا نہ ملا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۳). میاں بی بی کے ایک اختلاف سے دونوں کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۸). باوا جان بھی اس کو خُوب جانتے ہیں پھر بھی وہ اسی عقدے پر حد سے سوا مُصر ہیں کہ میری زندگی تلخ ہوگئی ہے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۱۵).

---تلف کرنا محاورہ.
زندگی برباد کرنا.
کیوں عبث زندگی تلف کیجیے
رنجِ اولادِ ناخلف کیجیے
(۱۸۸۰ ، قلق لکھنوی (مہذب اللغات)).

---تیر کرنا محاورہ.
زندہ رہنا ، زندگی گزارنا.
تیر کرنا زندگی کا ہجر میں اشکال ہے
روز ہے گویا مہینا اور مہینا سال ہے
(۱۸۷۳ ، دیوانِ قدا ، ۳۲۸) . اپنے کو مسلمان کہتے ہیں مگر مال کی طمع میں خونِ مُسلم جائز سمجھتے ہیں ان کے ساتھ رہ کر

کوئی بھلا آدمی اپنی زندگی تیر نہیں کر سکتا. (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۲ : ۹۸). میں تم پر بھارو ہوں تو ہنسی خوشی رخصت کردو میکے میں بیٹھ کر زندگی تیر کردوں گی. (۱۹۳۳ ، جنتو نگہ ، ۹۹).

---تیر ہونا محاورہ.
عمر بسر ہونا.

جامِ کوثر بھی جنت میں ملے یا نہ ملے
زندگی بادہ پرستوں میں ہوئی تیر تو ہے
(۱۸۸۸ ، سُخن بے مثال ، ۱۳۱).

---چلتی پھرتی چھاؤں ہے کہاوت.
زندگی ناپائیدار ہے ، دنیا بے اعتبار ہے.

جب کُھلیں آنکھیں ہوئی شرمندگی
چلتی پھرتی چھاؤں ہے یہ زندگی
(۱۹۵۱ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)).

---چَنْد روزَہ ہے فقرہ.
زندگی بہت جلد فنا ہو جانے والی ہے ، یہ دنیا ناپائیدار ہے ، زندگی عارضی ہے (ماخوذ : مہذب اللغات).

---چھین لینا محاورہ.
مار ڈالنا ، زیست سے محروم کر دینا. ان جیسے بڑے آدمی سے اس طرح زندگی چھین لی جانے یہ بڑا سانحہ ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ستمبر ، ۱۱).

---حاصِل ہونا محاورہ.
حیات ملنا ، دوام ہونا. حسن نظامی ان کا ذکر اس واسطے لکھتا ہے کہ اُن کے احسانات کو زندگی حاصل ہو اور ان کی یاد ... ہمیشہ سلامت ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۱۶).

---حَباب ہے فقرہ.
زندگی کو ثبات نہیں ، حیات ناپائیدار ہے (محاورات ہندوستان ؛ مہذب اللغات).

---حَرام ہونا محاورہ.
زندگی تلخ ہونا ؛ پریشانی و مصیبت میں بسر ہونا ، سخت مشکل میں ہونا ، جینا دوبھر ہونا.

مر گئی تھی جو مُجھ پہ وہ گُلفام
زندگی ہو گئی مجھے بھی حرام
(۱۸۶۵ ، زہرِ عشق ، ۱۷۰).

حرام موت کو میں پہلے سُن چکا تھا بارہا
یہ اب سُنا ہے عشق میں زندگی حرام ہے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۸).

---خَتْم ہونا محاورہ.
مر جانا.

زندگی ختم ہوئی جب تو یہ آواز سُنی
آگیا میں ترے نزدیک بس اب دور نہیں
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی (مہذب اللغات)).

---خوار کَرْنا محاورہ.
عُمر برباد کرنا ، زندگی بے مصرف بسر کرنا. وفاداری اور ایمان کے پیچھے اپنی تمام زندگی خوار کردوں گا. (۱۹۱۲ ، خوبصورت بلا ، ۹۱).

---داؤں پَر لگانا محاورہ.
زندگی کو خطرے میں ڈالنا ، جان کا خطرہ مول لینا ، جان لیوا کام کرنا. دو برس تک اُس نے اپنی زندگی داؤں پر لگا کر مسیحی رسم الخط میں لکھی ہوئی قدیم فارسی زبان کے مکالموں کی آدھی نقل اتاری. (۱۹۸۶ ، دُنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۰).

---دَرکار ہونا محاورہ.
زندگی چاہنا ، جان کو اہم جاننا ، ضروری سمجھنا. ہم مجبور ہیں تم صاحبِ اختیار ہو یا چلے آؤ نہیں تو ہم کو بُلاؤ اگر ہماری زندگی درکار ہو. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۳۲).

---دُشْوار ہو جانا/ہونا محاورہ.
عُمر مصیبت میں گزارنا ، جینا مُشکل ہو جانا.

چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موجِ حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے
(۱۹۳۳ ، سرودِ زندگی ، ۱۱۰).

---دُوبارَہ پانا محاورہ.
مرتے مرتے بچنا. یُوں تو میں اور سپہرآرا دونوں ممنون ہیں آپ نے اُس کی جان بچائی آپ کی عنایت سے اُس نے دوبارہ زندگی پائی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۲).

---دُوبَھر ہونا محاورہ.
زندگی وبال ہونا.

پروا نہیں ہے تُم کو تو ہم تُم پہ کیوں مریں
دوبھر نہ زندگی ہے نہ گھر سے سِوا ہیں ہم
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۵۶). میں پریشان ہوں اور میری زندگی دوبھر ہو گئی ہے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۰۶).

---دینا محاورہ.
حیات بخشنا.

بستیاں بن گئیں ہم جہاں رُک گئے
زندگی دے گئے ہم جہاں سے چلے
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۲۵). سائنٹفک تجربوں نے اُن کے اِستائل کو زندگی دی. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ / اپریل ، ۱۳).

---رَکْھ لینا محاورہ.
جِلا لینا ، مرنے سے بچا لینا.

بات وہ میرے ساتھ کی تُم نے
بخدا رکھ لی زندگی تُم نے
(؟ ، گلشنِ عشق (مہذب اللغات)).

---رَکْھنا محاورہ.
زندگی گزارنا ، اندازِ زندگی اختیار کرنا. دکھاوے کے بغیر بھی سیدھی سادی زندگی رکھنے سے آدمی دُنیا میں کامیاب ہو سکتا ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۵).

ـــ روگ بَن جانا محاورہ.
رک : زندگی وبال ہونا.

بڑا تھا سونا سِتار دل کا ، ہوئی اچانک یہ جاگ تُم سے
جو زندگی روگ بن چکی تھی وہ بن گئی آج راگ تُم سے

(١٩٨٠ ، جمیل ، فکرِ جمیل ، ١٨١).

ـــ زِندَہ دِلی کا نام ہے کہاوت.
(ناسخ کا مصرعہ غلط طرح سے بطور مقولہ مشہور و مستعمل) آدمی کو ہنس بول کے زندگی گزارنا چاہیے.

زِندگی زِندہ دِلی کا ہے نام
مُردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

(١٨١٦ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ٤٢). «زندگی زندہ دلی کا نام ہے» بظاہر مصرعے میں فرق معلوم نہیں ہوتا لیکن «ہے» کو نام سے پہلے رکھنے سے بحر بدل جاتی ہے.(١٩٦٣ ، تحقیق و تنقید ، ٦٢).

ـــ سُدَھرنا محاورہ.
حالت بہتر ہونا ، زِندگی اچھی گُزرنا ، حالات سازگار ہو جانا . اس کے ساتھ شادی ہونے میں تمہاری زِندگی سُدھر جائے گی اور جیسی اچھی اس کے ساتھ گُزرے گی اور کسی عورت کے ساتھ ممکن نہیں. (١٩٢٣ ، طاہرہ ، ٣٢).

ـــ سے بیزار ہونا محاورہ.
زِندگی سے تنگ ہونا ، پریشانی میں بسر ہونا. تُو کون ہے اور کیوں اپنی زندگی سے بیزار ہوا ہے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٢٠٤). بڈھا اِدھر تو عزیز و اقارب کی موت اُدھر ایک زبردست شکست اور سب سے زیادہ ملک کی بربادی ، زندگی سے بیزار تھا ، مطلق نہ ڈرا. (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، نالہ زار ، ١٧).

ـــ سے بَتَنگ/تَنگ ہونا محاورہ.
جان سے بیزار ہونا ، مُصیبت میں زندگی بسر کرنا.

اور ہوں میں اب زندگی سے بہ تنگ
مُجھے ڈنک بچھو کا ہے سور چنگ

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣). کیسا والوں نے اپنی سیاہ کاریوں کا ایسا نشانہ بنا رکھا تھا کہ ان میں سے اکثر اپنی زندگی سے تنگ تھیں. (١٨٩٦ ، فلورا فلورنڈا ، ٢٣٩).

ـــ سے چُھوٹنا محاورہ.
مر جانا ، زندگی سے نجات حاصل کرنا. یا اللہ میں مر جاؤں تو اس زندگی سے چُھوٹوں. (١٩٢٣ ، اہل محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ٣٨).

ـــ سے خَفا ہونا محاورہ.
زندگی سے تنگ ہونا ، بیزار ہونا.

میں اناں کے پاس اپنے گھر ہی میں ہوں
مگر زندگی سے خفا جی میں ہوں

(١٩١٠ ، قاسم اور زہرا ، ١٥).

ـــ سے سیر ہونا محاورہ.
جینے کو دل نہ چاہنا ، زندہ رہنے کی خواہش ختم ہو جانا ، جینے سے دل بھر جانا. حضور کئی دن سے بے آب و طعام ہیں خاصہ نوش جان فرمائیں ہم لوگ جو زندگی سے سیر ہیں شکرِ خدا بجا لائیں. (١٨٩٠ ، فسانۂ دل فریب ، ١٧).

ـــ سے مُنْھ موڑنا محاورہ.
جان دے دینا ، مر جانا. میراجی میں منفیت ، شکست خوردگی اور ہزیمت ہے وہ ان معنوں میں زندگی سے منہ موڑ لیتا ہے. (١٩٦٩ ، فکرِ سخن ، ٩٦).

ـــ سے ہاتھ اُٹھانا محاورہ.
مرنے کے لیے تیار ہونا ، جینے سے مایوس ہونا. تاج الملوک یہ سُن کر مایوس ہوا اور اپنی زندگی سے ہاتھ اُٹھا کر ٹکریں مارنے لگا. (١٨٠٣ ، مذہبِ عشق ، ٦٩).

ـــ سے ہاتھ دھو بَیٹھنا/دھونا محاورہ.
١. مرنے پر آمادہ ہونا ، جان کو خطرے میں ڈالنا ، موت کا شکار ہونا ، جان دیدینا) اِس وقت اپنی زندگی سے ہاتھ دھو کر عرض کرتی ہوں. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٨٩).

عاشقِ جانباز تیرا زندگی سے ہاتھ دھوے
آج تیرے رُوبرو ہے سر کو زانو پر دھرے

(١٨٣٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٢٣٨). ٢. وفات پانا ، مر جانا. ہمارے ساتھیوں میں سے ایک جوان ... اپنی قیمتی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا. (١٩٨٢ ، آتشِ چنار ، ١٨٢).

ـــ سے یاس ہونا محاورہ.
جینے سے مایوس ہونا ، جان سے نااُمید ہونا.

زندگی سے پھر تُجھے کیوں یاس ہے
مرگ کا ہر وقت کیوں وسواس ہے

(١٩٥١ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)).

ـــ شَرْط ہے فقرہ.
اگر زندہ رہے ، اگر جیتے رہے.

زندگی شرط ہے اے دل وہ کہاں جاتے ہیں
مُجھ تلک بھی انھیں لے آئینگے لانے والے

(١٨٧٠ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ٢٦٨).

ـــ عَذاب بَنانا/ہونا محاورہ.
جینے میں پریشانی ہی پریشانی ہونا ، دُکھ درد میں گھرا ہونا.

زِندگی ہو گئی عذاب ہمیں
گُزرے زاہد تیرے ثواب سے ہم

(١٨٥٣ ، غُنچۂ آرزو ، ٨٣). اس نے اپنی زِندگی کو اپنے لئے عذاب بنا رکھا تھا. (١٩٨٨ ، جنگ ، کراچی ، ٢٢ جولائی ، ١٣).

ـــ کا اَعْتَبار کیا؟ فقرہ.
دُنیا کی زِندگی کا بھروسہ نہیں ، زندگی چند روزہ ہے . زِندگی کا اعتبار کیا ہے یہ بُرا دھوکھا ہے. (١٨٦٨ ، سرور (رجب علی بیگ) ، اِنشائے سرور ، ٨٠).

ـــ کاٹْنا محاورہ.
عمر بسر کرنا.

کیونکر تڑپ تڑپ کے نہ کاٹوں میں زندگی
عاشق جو زُلف کا ہے وہ کژدم گزیدہ ہے
(۱۸۳۸ ، ریاض البحر ، ۳۵۱).
عجب حساب ہے دُنیا میں زندگی کاٹی
نفس کی آمد و شُد سے رہی شمار میں روح
(۱۸۶۲ ، غنچۂ آرزو ، ۵۰).
تعجب کیا کہ بچ ہی جائے وہ دم توڑنے والا
پرستاری میں تیری کاٹ دے پھر زندگی ساری
(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۱۸).

---کا جام پینا محاورہ.
کسی کی سلامتی یا تندرستی کا جام پینا، کسی کی یاد میں شراب یا شربت کا پیالہ پی کر اس کی سلامتی کی دعا مانگنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---کا جواب دینا محاورہ.
موت کے آثار نظر آنا.
ایسا نہ ہو کہ آتے ہی آئے جوابِ خط
قاصد جوابِ زندگیٔ مُستعار دے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۷).

---کا چراغ گُل ہونا محاورہ.
موت آ جانا ، زندگی ختم ہو جانا. کوئی نہیں جانتا کہ زندگی کا چراغ کب گُل ہو گا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۶۱). آخر زندگی کا چراغ گُل ہونے سے پہلے بھڑکا اور بہت زور سے بھڑکا . (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۶).

---کافُور ہونا محاورہ.
مر جانا (علمی اُردو لُغت).

---کا کیا بھروسہ فقرہ.
زندگی کا کوئی اعتبار نہیں. غسّال کو بھی لیتا آیا کہ زندگی کا کیا بھروسہ اگر یک اجل حضور کو خُلدِعلیں کی سیر دکھائے تو غسّال جھٹ پٹ غسل دے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۵).

---کا میلہ امذ.
دُنیا کا تماشہ ، رونق. وہ بلوچ یا عرب قبائل کی طرح خانہ بدوش نہ تھے جو بستیاں بسا کر رہنے کے بجائے اپنے ریوڑوں کے لیے گھاس کی تلاش میں چل پھر کر زندگی کا میلہ دیکھتے تھے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۵۵).

---کا ورَق امذ.
زندگی کا ہر ہر لمحہ ، تمام عمر ، زندگی.
اہلِ بینش کُھلی کتاب ہے یہ
زندگی کا ورق ورق دیکھو
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۳۳).

---کٹنا محاورہ.
عُمر بسر ہونا.
زندگی کٹنے کو کٹتی ہے مگر حال یہ ہے
چین میرے لئے عنقا ہے ، مسرّت نایاب
(۱۹۱۸ ، نقوشِ مانی ، ۳۸).
میں مرد ہوں چلوں پھروں ہِل کے زندگی کٹے
کبھی خیال اُدھر ہٹے کبھی نگاہ ادھر ہٹے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۲۴).

---کرنا محاورہ.
زندگی گزارنا ، عُمر بسر کرنا ، عمر گُزارنا.
کر زندگی اس طور سے اے درد جہان میں
خاطر پہ کسو شخص کی تو بار نہ ہووے
(۱۷۸۵ ، درد ، د ، ۸۲). اِنصاف کی صفت سے زندگی کرنی اور عدالت اور حمایت کی نظر سے رعیت کی طرف دیکھنا کوئی کام اس سے بہتر نہیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۴۳). ۱۲ برس تک بیٹھے رہے اور بناسپتی کھا کر زندگی کی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۲۷).
یوں کی ہے اہلِ بیتِ مطہر نے زندگی
یہ ماجرائے دخترِ خیرالانام تھا
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۳۸). اس درد سے پہلے کی دُنیا میں لوگ زندگی کرتے اور سِکھاتے اور جانتے تھے. (۱۹۸۶ ، فکشن، فن اور فلسفہ ، ۱۳).

---کو برتنا محاورہ.
زندگی گُزارنا. ان میں زندگی کو برتنے اس سے لُطف اندوز ہونے اور اس کی مشکلات سے دوچار ہونے کا حوصلہ ہر جگہ کارفرما ہے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۳۸).

---کو پار لگانا محاورہ.
عُمر بسر کرنا ، زندگی کاٹنا. میں بلا شادی کئے زندگی کو پار لگا سکتی ہوں ، ودیالیہ سے نکل کر کالج میں داخل ہو جاؤں گی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۵).

---کی بہار دیکھنا محاورہ.
عُمر گُزارنا ، عرصہ گزر جانا. تم بھی اس عرصے میں اپنی زندگی کی کافی بہاریں دیکھ چکے ہو گے اور میری تحریر تمہارے واسطے باعثِ پریشانی نہ ہو گی. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۳۳۵).

---کے دِن بھاری ہونا محاورہ.
زندگی کا اذیّت ناک ہونا ، دُکھ درد سے بھرا ہونا.
ہوئے ہیں ایسے مُجھے زندگی کے دن بھاری
کسی سے لاش بھی اٹھے یہ احتمال نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۷).

---کے دِن بھرنا محاورہ.
خوشی یا ناخوشی کے ساتھ زندگی کے دن گُزارنا ، زندگی کے دن پُورے کرنا.
کلام اس کے نہ خالی رنج سے تھے
وہ بھرتے تھے دن اپنی زندگی کے
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۶۹۶).

---کے دِن پُورے کَرنا محاورہ.
رنج و تکلیف میں عُمر گُزارنا ، بِلا رغبت یا بِلا دلچسپی کے دن گُزارنا. اپنی زندگی کے دن پُورے کر رہا ہے.(۱۹۱۸ ، گردابِ حیات ، ۸۹). آمدنی کم ، خرچ زیادہ جینے کا کوئی لُطف نہیں زندگی کے دن پُورے کر رہا ہوں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۵۰).

---کے دِن تیر کَرنا محاورہ.
گزارنا ، بسر کرنا ، رہنا ، زندگی کے دن کاٹنا. وہ کھاتے پیتے سو رہتے اور جانوروں کی طرح اپنی زندگی کے دن تیر کرتے ہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۰۲).

---کے دِن کاٹنا محاورہ.
عُمر بسر کرنا ، جینا.

دن زندگی کے کاٹ کے پہنچوں گا تا عدم
راہی یہ میں ہوں عُمرِ رواں کب سفر میں ہے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۲۱).

---کے دِن گُزارنا ف م.
رک : زندگی کے دن کاٹنا. جب وہ کسی جیل میں پڑے زندگی کے دن گُزار رہے ہوں تو ان کی صدارت میں عارضی حکومت کا اعلان کر کے ان کے نام پر بیانات و اعلانات جاری کیے جائیں.(۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۰۶).

---کے دِن گِنتی کے ہونا محاورہ.
زندگی کے چند دن باقی رہنا. اپنا فکر کیجئے کہ آپ کی زندگی کے دن گِنتی کے ہوں گے. (۱۹۲۳ ، محاصرۂ غرناطہ ، ۲۸۲).

---کے دِن گِننا محاورہ.
موت کا مُنتظر ہونا مرنے کا انتظار کرنا ، موت کے قریب ہونا.

جیتے جی بندِ محبّت سے رہائی ہے محال
زندگی کے دن گِنے جاتے ہیں اس میعار میں
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۷۷). برآمدہ بڑا ہونے کے باوجود طرح طرح کی چیزوں سے اٹا ہوا ہے ... ایک ٹوٹا جھِلنگا ، بید کا صوفہ جو اپنی زندگی کے آخری دن گِن رہا ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۶۳).

---گُزارنا / گُزَرنا محاورہ.
عُمر بسر ہونا.

گُزرتی ہو گی باآرام زندگی تیری
کہ تُجھ کو اب نہ غم نیست ہے نہ شادیٔ ہست
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۰). کھانے پینے کے بغیر انسان زندگی نہیں گُزار سکتا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ / ستمبر ، III).

---گُزران کَرنا محاورہ.
زندگی گُزارنا ، گُزر بسر کرنا. پُرآلام زندگی گُزران کرتے ہیں .(۱۹۰۵ ، عصرِ جدید ، اپریل ، ۱۳).

---گھٹنا ف م.
زندہ رہنے کا زمانہ کم رہ جانا.

جتنی بڑھتی ہے اُتنی گھٹتی ہے
زندگی آپ ہی آپ کٹتی ہے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۲).

---مُستعار کس صف (---ضم م ، سک س ، فت ت) امث
چند دن کی زندگی ، عارضی زندگی.

نثار اس پہ کسی دن سُخن کریں گے ضرور
اگر یہ زندگیٔ مستعار باقی ہے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سُخن ، ۲۱۲). [زندگی + مُستعار (رک)].

---مفلوج ہو کَر رَہ جانا محاورہ.
کاروبارِ زندگی رُک جانا ، کوئی کام نہ ہونا. لوگ تین ہفتوں تک کاروبار سے منہ موڑ بیٹھے اور وادی میں زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۲۵).

---مَوت کے ہاتھ میں ہونا محاورہ.
کسی کا پُورا پُورا اِختیار ہونا.

طائرِ رنگِ حنا ہوں چمنِ ہستی میں
زندگی موت ہے میری مرے صیّاد کے ہاتھ
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۲۲).

---میں آنا محاورہ.
زندگی میں واسطہ پڑنا. نیک کام میں فضول خرچی بھی جائز ہے جو شخص تمہاری زندگی میں آئے اس کی مدد کرو. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۳۲).

---میں مَوت کا مَزَہ چکھنا محاورہ.
بےحد تکلیف ہونا، سخت مصیبت ہونا(علمی اُردو لُغت ؛ جامع اللغات).

---نَو کس صف (---و لین) امث.
نئی زندگی ، حیاتِ تازہ.

میرے کھیتوں میں ہری کونپلیں پُھوٹی ہوں گی
کونپلیں زندگیٔ نو کے نِشان !
(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۱۳۳). [زندگی + نو (رک)].

---نیر (---ی مع) امث.
آبِ حیات (قدیم اُردو کی لُغت). [زندگی + نیر (رک)].

---وارْنا محاورہ.
جان دینا ، جان قُربان کرنا.

اسی کو زندگی سمجھو ، اسی پر زندگی وارو
کہ پاکستان سے باہر ہمارا کچھ نہیں یارو
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۰۲).

---وَبال ہونا محاورہ.
زندگی بھاری ہونا.

لکھوں کیا میں اب اُس کی بیگم کا حال
ہوئی زندگی اُس کے اُوپر وبال
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۷).

بندھے خیال تری زلف کا جسے کافر
جہاں میں زندگی اس کو وبال ہو جاوے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۳۶). ناصرہ بےچاری کی زندگی وبال ہو جائے گی. (۱۹۷۵ ، خاک‌نشین ، ۱۳۹).

---وقف کر دینا/ کرنا محاورہ.
زندگی کو کسی نیک مقصد کے نام کر دینا. بیوی بچے کے حقوق کی حفاظت اس کا اخلاقی فرض تھا اور اس کام کے لئے وہ اپنی زندگی وقف کر چکا تھا. (۱۹۳۳ ، ید قدرت ، ۵۶). رضاکاروں نے پاکستان کی سلامتی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں. (۱۹۷۸ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۱۲).

---ہو چکنا محاورہ.
زندگی کے دن پورے ہونا. اگر زندگی ہو چکی ہے اور قسمت میں مرنا ہی لکھا ہے تو کیا ہو سکتا ہے یہ کہہ کر نہایت دلاوری اور بےباکی سے گھوڑا اٹھایا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۹۷).

---ہونا محاورہ.
۱. **نئی زندگی ملنا.** بارے کئی دن اس ہانی اور کھانے سے زندگی ہوئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۹).
ہجر میں چھوٹ گیا خون جگر کھانے سے
زندگی ہو گئی گویا مری مر جانے سے
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۳۳). ۲. **عمر بسر ہونا ، گزرنا ، عمر بیتنا ، وقت گزرنا.**
پوچھتے کیا ہو ، ہوئی فرقت میں کیوں کر زندگی
خون دل پیتا رہا ، لختِ جگر کھاتا رہا
(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۰). ۳. **عمر ہونا ، دیر تک زندہ رہنا.**
زندگی ہو گی تو بچ جاؤں گا اس آفت سے
اب تو لیتی ہے بلائے شبِ ہجراں مجکوں
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۰۲).

زِنْدَہ (کس ز ، سک ن ، فت د) صف.
۱. **جیتا ، ذی‌حس ، ذی‌حیات ، جاندار ، ذی‌روح.**
ترے عشق کے تیر تھے میں ہوں زندہ
ازل تھے ہوا ہے یہ روزی مقرر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲).
دیا جواب او ہوں کہ تا زندہ ہوں
ترے مہر سوں دل کوں آگندہ ہوں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۶۹).
پہل جو اوٹھاویں ہیں عرشِ عظیم
انہوں کوں کریں آپ زندہ کریم
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۶۰). ساتواں واجب زندوں پر ہے کہ مرے کو غسل دینا. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۱۸).
اسے خبر تھی کہ تاریخ اس میں زندہ ہے
کہ اسکا نام ستاروں میں کب سے لکھا تھا
(۱۹۸۱ ، علامتوں کے درمیان ، ۳۶). ۲. **واقعی ، اصلی ، شعلہ صفت.** اس وقت اگر کوئی صاحب ذرا اس کانٹے کو چھیڑ دیتے تو ان کی شامت ہی آ جاتی وہ سر سے پاؤں تک بارود بنا ہوا تھا یا بجلی کا زندہ تار. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۱۰۵). ۳. **تر و تازہ ، شاداب ، سرسبز ، شگفتہ ، خوش.** البتہ ان شور چشموں کی تقریب سے زندہ اور رواں شیریں چشمے ہر جگہ چلتے پھرتے نظر آتے ہیں. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۱۳۱). ۴. **ہوبہو ، جیتا جاگتا.** یہاں تک کہ ایک بچھیرے کی ولادت تک کا نقشہ ان کی نظموں میں زندہ موجود ہے. (۱۹۳۶ ، خطباتِ عبدالحق ، ۳۹). ۵. **قائم ، باقی.** وہ سنتِ قدیم پروفیسر شفیع ، پروفیسر اقبال اور پروفیسر شیرانی کے دم سے زندہ ہے. (۱۹۳۶ ، خطباتِ عبدالحق ، ۴۰). [ف].

---اٹھا لینا محاورہ.
خدا کا کسی بندے کو جیتے جی آسمان پر لے جانا (جس طرح مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق عیسیٰ علیہ‌السلام کو اٹھا لیا گیا). عیسیٰ (علیہ السلام) کا شمار جلیل القدر پیغمبروں میں ہوتا ہے ... خدا نے ان کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۱۰۱۵).

---آنا محاورہ.
جیتے جی واپس آ جانا ، جیتا واپس آ جانا. جس وقت سے آیا ہوں ... کسی کی زبان سے یہ نہیں نکلا کہ خدا کا شکر ہے زندہ آ گیا. (۱۹۵۴ ، افشاں ، ۴۴۴).

---باد دعائیہ کلمہ.
زندہ و سلامت رہے اس کا نام اور کام قائم و باقی رہے شاباش ، مرحبا (عموماً یہ نعرہ جلوسوں میں کسی زندہ یا مردہ شخصیت کی تعظیم کے لیے لگایا جاتا ہے نیز تحریک کے لیے بھی مستعمل ہے).
حضرتِ احمق آپ سے ، ہو گئی کیا وہ ایسی بات
ہر طرف آپ کے لئے ، شور ہے زندہ باد کا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۳). [زندہ + باد (رک)].

---باش دعائیہ کلمہ.
سلامت رہو نیز شاباش ، مرحبا.
کانپ جاتا ہوں جو سنتا ہوں کسی سے زندہ باش
بعد اس غم کے مرا جینے سے ڈرنا دیکھئے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۸۳). [زندہ + باش (رک)].

---باشی است.
تو زندہ رہے ، خدا تجھے جیتا رکھے.
شہیدِ عشقِ نبی کے مرتے میں بانکپن بھی ہیں سو طرح کے
اجل بھی کہتی ہے زندہ باشی ہمارے مرنے پہ زہر کھا کر
(۱۹۳۸ ، اقبال ، باقیاتِ اقبال ، ۲۰۱). [زندہ + باش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بگور (---فت ب ، و مج) صف.
رک : زندہ درگور.
فراقِ یار نے زندہ بگور مجھ کو کیا
نسیم اپنا ستارہ اجل کے گھر میں ہے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۲۴). [زندہ + ب(حرفِ جار) + گور(رک)].

---پیر (---ی مع) امذ.
وہ پیر جو تعظیم و تکریم کا مستحق ہو ، بڑا پیر ، صاحبِ کرامت.

زِندہ پیر آپ کو سمجھے گا نہ کوئی زنہار
کہیں زِندے کی نہیں قبر بجز شاہ‌مدار

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر، ۲۹۵). [زِندہ + پیر (رک)].

---تمنّا (---فت ت ، م ، شد ن) امث.
شدید آرزو ، جیتی جاگتی اور ہر وقت عمل کے لیے مُضطرب رکھنے والی خواہش.

یارب دلِ مُسلم کو وہ زِندہ تمنّا دے
جو قلب کو گرما دے ، جو رُوح کو تڑپا دے

(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۳۷). [زِندہ + تمنّا (رک)].

---ثبُوت (---ضم ث ، و مع) امث.
بیّن ثبوت ، واضح ثبوت و دلیل . کیا ہم گوارا کر سکتے ہیں کہ کسی زمانے میں وہ زِندہ یادگاریں جو زِندہ ثبُوت ہیں ہماری تہذیب و شائستگی کا ، دُنیا سے نسیاً منسیاً ہو جائیں؟. (۱۹۲۵ ، چند ہمعصر ، ۱). [زِندہ + ثبُوت (رک)].

---جان امث.
جیتا جاگتا اِنسان. لو صاحب زِندہ جان اس کا کوئی خرچ ہی نہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدارلونڈی ، ۱۸۶). [زِندہ + جان (رک)].

---جاوِید کس صف(---ی مع) صف.
امَر ، ہمیشہ کے لیے زِندہ ، نہ مرنے والا . شمیم گل نقل و اصل میں فرق نہیں بناتی ہے. خیابان خیابان بہار وہاں کی مُردہ دِلوں کو زندۂ جاوید بناتی ہے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۹۳۲).

ہم قدیمی شان سے سرتا بہ پا امید ہیں
ہستیٔ موہوم میں بھی زِندۂ جاوید ہیں

(۱۹۲۷ ، مطلعِ انوار ، ۵۰). انہوں نے جتنا عظیم کام شاعر کی حیثیت سے کیا اس سے کہیں زیادہ بڑا اور زِندۂ جاوید رہنے والا کام ایک انقلابی اور غاصب حکومت کے باغی کی حیثیت سے کیا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ مئی ، ۱۵). [زِندہ + جاوید (رک)].

---چُنوانا محاورہ.
جان سے مروا دینا ، زِندہ دیوار میں چنوا کر جان لینا ، موت کے گھاٹ اُتارنا. داروغہ کا بس چلتا تو خوجی کو کالے پانی ہی بھیج دیتے یا زِندہ چنوا دیتے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۶۷). وہ اسے زِندہ چنوا دینے کا حکم دیتا ہے. (۱۹۸۶ ، نئی تنقید ، ۱۸۸).

---دار صف.
زِندہ رہنے والا ، جاگنے والا ، بیدار ، بہت زیادہ جاگنے والا.

جکوئی جاگاں اچھتے ہیں شب زِندہ دار
او ہریز سوں اچھتے پرہیزگار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۸).

نہ کیوں اُن کے رُخ سے ہو نُور آشکار
کہ مثلِ قمر ہیں یہ شب زِندہ دار

(۱۸۵۲ ، جلوۂ اختر ، ۱۳).

ترے آسمانوں کے تاروں کی خیر
زمینوں کے شب زِندہ داروں کی خیر

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۹۹).

دیکھ کے تُجھ کو خفا ، اے مرے شب زِندہ دار
چھیڑ رہا ہے مجھے ، صبح سے ، اِمکانِ شب

(۱۹۸۱ ، بادِ سبک دست، ۲۱۲).[زِندہ + ف: دار ، داشتن رکھنا].

---داران شب (---کس ن ، فت ش) امذ.
وہ جو راتوں کو جاگتے رہیں ، چوکیدار(علمی اُردو لُغت). [زِندہ + دار (رک) + ان ، لاحقۂ جمع + شب (رک)].

---دَرگور (---فت د ، سک ر ، و مع) صف.
۱. **سخت اذیّت یا عذاب میں مُبتلا ، زِندہ بمثلِ مُردہ ، مجبور و معذور.**

ظلمتیں اس کی سب بہ روشن ہیں
زِندہ درگور ہم کتنی تن ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، کُ ، ۱۰۱۳). فرزندانِ یعقوب علیہ السلام بھی رات بھر روتے رہے کہ ہم نے ناحق باپ کو ستایا اور زِندہ درگور کر دیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱۹). آمنہ تو اپنی جان سے گئی لیکن اس کی موت نے سید کاظم کو زِندہ درگور کر دیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۷۱).

تُجھ کو خلوت میں بٹھایا تری یکتائی نے
زِندہ درگور بنایا مُجھے تنہائی نے

(۱۹۲۵ ، دیوانِ صفی ، ۱۳۹). ۲. **زِندہ ہوتے ہوئے مُردوں جیسا ، جیتے جی مرا ہوا** . ایک مدّت تلک میں زِندہ درگور تھا اور کتنی بار ملک‌الموت کے پنجے سے بچا ہوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۹).

زِندہ درگور زمانے میں نہ ہوں گے ایسے
مرثیہ کہتے ہیں شاعر ترے بیماروں کا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳).

مُردے تو ہوا کرتے ہیں درگور امجد
لیکن زِندہ بھی زِندہ درگور ہیں آج

(۱۹۵۵ ، رباعیاتِ امجد ، ۳ : ۵۳). اب تیس باقی تھے جن میں دس مر گئے پانچ زِندہ درگور اور پانچ برائے نام . (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۸). ۳. **ہلاک نیز قریب بہ ہلاکت.** وہ فقیرِ ناتواں ... بہ سبب فاقہ کشی خود زِندہ درگور ہو رہا ہے. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۷۷). کلیم کا جوان مرنا ایک ایسی بھاری موت تھی کہ ماں باپ تو دونوں گویا اسکے ساتھ زِندہ درگور ہو گئے. (۱۸۷۷ ، توبۃ‌النصوح ، ۳۲۵) . ہم کو بھی زِندہ درگور کر دیا. (۱۹۱۸ ، گردابِ حیات ، ۸۷). ایسے لگتا ہے جیسے سبؔ کی بجائے وہ خود مر چکا ہے یا زِندہ درگور ہو گیا ہے. (۱۹۸۱ ، ماس اور مٹی ، ۲۱۷). اف : بنانا ، کرنا ، ہونا. [زِندہ + در (حرف جار) + گور (رک)].

---دِل (---کس د) صف.
۱. **خوش طبع ، خوش مزاج** . وہ بہت زِندہ دِل اور ملنسار امیر تھے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۸۲). مولانا زاہدِ خُشک نہ تھے ... بلکہ ہر لطیفے میں زبان یا ادب کا چٹخارہ ہوتا تھا بڑے باغ و بہار اور زِندہ دِل انسان تھے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۵۷).

۲. وہ شخص جس کی طبیعت میں زندگی کا ولولہ ، اُمنگ اور ترنگ پائی جائے. ایسے زندہ دلاں کوں سوے نہیں کہتے ہیں۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۷).

زندہ دل جو ہیں وہ ہیں غیر کے احسان سے بری
مُردہ مُشتاق ہو اعجازِ مَسیحائی کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۹).

اے زندہ دلانِ باغ اِتنا نہ ہنسو
آنسو بھی نکل آتے ہیں ہنستے ہنستے

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۶۱). بڑے زندہ دل ، ہنس مکھ ، مرنجان مرنج ، قد آور ، دبنگ قِسم کی شخصیت کے مالک تھے۔ (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی تا ستمبر ، ۳۹). [زندہ + دل (رک)].

---دِلانَہ (---کس د ، فت ن) م ف.
زندہ دلی کا ، خوش مزاجی یا خوش طبعی کے ساتھ. ہماری طبیعتوں میں وہ احساس نہیں جو اپنے کارنامہائے سلف پر زندہ دِلانہ فخر کرے۔ (۱۹۱۰ ، مضامین پریم چند ، ۳۷). [زندہ + دل (رک) + انہ ، لاحقۂ نِسبت].

---دِلی (---کس د) امث.
ولولہ ، ترنگ یا بشاشت ، خوش طبعی ، خوش مزاجی ، ظرافت.

زِندگی ، زِندہ دلی کا ہے نام
مُردہ دِل خاک جیا کرتے ہیں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۲). سارے شہر میں ایک زِندہ دِلی پیدا ہو گئی ہے. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۲۰۲). سرسیّد کا عنفوانِ شباب نہایت زِندہ دلی اور رنگین صحبتوں میں گُزرا تھا. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۶). زِندہ دلی اور خوش طبعی کا سبب بے فکرے دوستوں کی صحبت اور فارغ البالی تھا جو اس وقت عام طور پر شرفا کو نصیب تھی. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۰). [زندہ + دل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دیوار میں چُنوانا محاورہ.
کسی زمانے میں سزائے موت کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ آدمی کو زندہ دیوار میں چُنوا دیتے تھے.

دِل شِکن الفاظ سُنوائے گئے
زِندہ دیواروں میں چُنوائے گئے

(۱۹۵۱ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)).

---رَکھنا محاورہ.
بقیدِ حیات رکھنا ، قائم رکھنا. کارنامے اور ان کے احسانات ان کی یاد کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۶۲).

---رُود (---و مع نیز مج) امث.
بڑی ندی. ایک تنگنائے آب سے نِکل کر زِندہ رود کا درجہ حاصل کرنے کی صلاحیت بخشی تھی. (۱۹۷۱ ، ہم نفسانِ رفتہ ، ۲۲۷). [زندہ + رود (رک)].

---رَونْد (---و لین ، غنہ) امذ.
وہ گولہ بارُود جس میں جان ہو (انگریزی اُردو فوجی فرہنگ ، ۱۱۱). [زندہ + رونْد (رک)].

---رَہْنا ف ل.
جیتے رہنا ، سلامت رہنا. پٹیالہ کا راجا مر گیا ، اگر زندہ رہتا مُجھ کو طلب کر چکا تھا. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۶۷). اگر زندہ رہا تو ایک ہفتہ کے بعد یہاں سے روانہ ہو جاؤں گا. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۳۳۳). یہ لوگ فی الواقع زندہ رہنا چاہتے تھے اور زندہ رہنے کا حق رکھتے تھے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۱۵).

---ہے/رَہی تو کیا/مَری تو کیا کہاوت.
وجود بیکار ہے ، زِندہ رہنا یا نہ رہنا سب یکساں ہے. میرزائی نے طنز سے کہا کہ روتی نہیں ہے ہم کو خراب کرتی ہے ایسی ناشُدنی زِندہ رہی تو کیا مری تو کیا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۳۷).

---زُبان (---فت نیز ضم ز) امث.
عام بول چال کی زبان ، عوامی بولی ، مقبول زبان ، مروج زبان ، پھلتی پھولتی یا بڑھتی ہوتی زبان. جس زبان کا ہم ذکر کر رہے ہیں وہ واقعی طور پر زِندہ زبان ہے. (۱۸۵۱ ، تمہیدی خطبے ، ۹) دراصل زِندہ زبان ہمیشہ قید سے بالاتر ہوتی ہے اور نئے نئے الفاظ کو جذب کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہوتا ہے. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۵۸). [زِندہ + زبان (رک)].

---قُوَّت (---ضم ق ، شد و بفت) امث.
ایسی قُوَّت جس کے اثر سے تمام عالمِ مادّی پر تسلّط اور غلبہ حاصل ہو.

زِندہ قوّت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے؟ فقط اک مسئلۂ علمِ کلام

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۸). [زِندہ + قُوَّت (رک)].

---قَوم (---و لین) امث.
ترقی یافتہ قوم ، وہ قوم جو علوم حاصل کرنے کے بعد تسخیرِ کائنات اور حکومت کے لیے جد و جہد کرے.

دِگرگوں جہاں ان کے زورِ عمل سے
بڑے معرکے زِندہ قوموں نے مارے

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۶۸).

زِندہ ہے لیکن بحالِ اِحتضار
زِندہ قوموں میں نہیں تیرا شُمار

(۱۹۵۱ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)). [زِندہ + قوم (رک)].

---کَرامات (---فت ک) امث.
(اِصطلاح) بادشاہوں اور بُزرگوں سے خطاب کرنے کا کلمہ ؛ زِندہ دولت. بادشاہ کو زِندہ کرامات کہتے ہیں. (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۹). [زِندہ + کرامات (رک)].

---کَرنا محاورہ.
۱. جلانا ، زِندگی بخشنا ، نئی رُوح پھونکنا ، حیاتِ نو بخشنا.

جس نے کہ ٹھکرا کے مری نعش کو
زِندہ کیا آج دوبارہ مُجھے

(۱۸۳۵ ، کلّیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۶۰). محمد (صلعم) کا مقصد یہ تھا کہ

اپنے ہم وطنوں یعنی عربوں میں اس خالص عقیدہ کو زندہ کیا جائے جو ان کے جدِّاعلیٰ ابراہیمؑ کا تھا. (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۸۶). ان کے سکرٹری ہونے سے قبل لیگ برائے نام تھی ، مرحوم نے اسے زندہ کیا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۶۲). ۲. رائج کرنا. زندہ کرنے میں بہت وقت لگتا ہے اور کار گہ میں اس کی وجہ سے چپقلش ہوجاتی ہے. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۶۶۳).

---کُن (---ضم ک) صف.
زندہ کرنے والا. اسی سے مُردہ دماغ اس زندہ کُن عجم کی جادو قلم کی بکاریوں اور نازکیوں تک نہ پہونچ سکے. (۱۹۳۵ ، داستان عجم ، ۱۱). [زندہ + ف : کن ، کردن - کرنا].

---گاڑنا / گاڑھنا ف م.
جیتا دفن کر دینا ، مار ڈالنا. محل والیاں طعنے تشنے دیتے دیتے جان لیں گی شہزادے کی ماں زمین کھود کر زندہ گاڑ دیں گی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۳). میں نے اپنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دیا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۹۲). بچیوں کو زندہ گاڑھ دینے والی منحوس رسم کے نفسیاتی عوامل کو ... کہانی میں پیش کیا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۳۸).

---گڑ جانا محاورہ.
شرمندہ ہونا ، جان دے دینا.

> ہو کے پھولوں سے آج شرمندہ
> باغباں کتنے گڑ گئے زندہ
> (۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۲۵۲).

---گڑوا دینا ف م.
زندہ دفن کرا دینا ، ایک قسم کی سزا جو زمانۂ قدیم میں رائج تھی (علمی اردو لغت).

---لاش صف.
بظاہر زندہ لیکن بہ باطن مُردہ شخص ، جس شخص کی صحت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہو ، جو بہت کمزور ہو. اقبال ساجد بھی ایک ایسی زندہ لاش تھا جس کو زندگی نے اپنے کاندھوں پر اٹھا رکھا تھا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ جولائی ، ۱۳). [زندہ + لاش (رک)].

---مِثال (--- کس م) امث.
سامنے کی مثال ، واضح مثال یا دلیل.

> آہ تو نکلی فریبِ حُسن کی زندہ مثال
> تجھ کو اک حُسنِ حقیقت ترجماں سمجھا تھا میں
> (۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۱۳۳). پروفیسر صاحب زندہ مثالوں سے

ثابت کیا کرتے کہ ابتدائے آفرینش سے تاریخ کا مزاج رہا ہے. (۱۹۸۹ ، الصاف ، ۲۰۳). [زندہ + مثال (رک)].

---مُرِید (---ضم م ، ی مع) امذ.
بیوی کا ہر حکم ماننے والا ، زن مرید ، جورو کا غلام (مہذب اللغات ؛ محاوراتِ ہندوستان). [زندہ + مُرید (رک)].

---ناخُن (---ضم خ) امث.
کچا ناخن. پانچویں یہ کہ ناخُن تراشنے میں بہت احتیاط رکھیں کہ زندہ ناخُن نہ ترش جائے اور مُردہ ناخن رہنے نہ پائے. (۱۹۱۳ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۵). [زندہ + ناخُن (رک)].

---نِکلنا محاورہ.
کسی جگہ سے جیتے جی باہر آنا (علمی اُردو لُغت).

---نہ چھوڑنا محاورہ.
مار ڈالنا.

> تیرِ نگہ زندہ نہ چھوڑے پر اے خُدا
> اِتنا تو ہو کہ صُورتِ سہماں تو دیکھ لیں
> (۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۲۹). اس کے غیور والدین اسے

زندہ نہ چھوڑیں گے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۷۲).

---نہ دیکھنا محاورہ.
مر جانے کی وجہ سے کسی شخص کو نہ دیکھنا ، مُردہ پانا. (علمی اُردو لغت).

---و پائندہ (---و مع ، کس ء ، سک ن ، فت د) صف.
جیتا اور قائم. خدا اُنہیں تادیر زندہ و پائندہ و تابندہ رکھے. (۱۹۷۹ ، جگر مرادآبادی ، آثار و افکار ، ۲۶۶). بُخاری صاحب کے نشریاتی مکتب سے جو لوگ فارغ ہوتے ہیں وہ اس کے نام کو اور اس کے کاموں کو زندہ و پائندہ رکھیں گے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۳۹). [زندہ + و (حرفِ عطف) + پائندہ (رک)].

---ہونا محاورہ.
۱. جی اُٹھنا ، جینا ، بقیدِ حیات ہونا.

> زندہ نہ ہوا ہائے دلِ مُردہ اگرچہ
> تھا شورِ قیامت سے فزوں ولولہ اپنا
> (۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱). لکڑی کا مجسمہ ایک خوبصورت پوستین

کے لمس سے زندہ ہو گیا تھا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۹۱). ۲. کسی دھات کے کُشتہ کا دوبارہ اپنی اصلی حالت پر آ جانا.

> ذکرِ دنیا نفسِ مُردہ کو ہوا آبِ حیات
> مر کے یہ سیماب پھر زندہ دوبارہ ہو گیا
> (۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۵). ۳. پکارنے پر بڑی مُشکل سے بولنا

یا جواب دینا (غصے کے محل پر). آدمی نے کہا بارے آپ زندہ تو ہوئے. میں تو سمجھا تھا کہ گورکن کی بن آئی ، مگر آپ نے موت کو بھی ہوا بتائی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---یادگار (---سک د) امث.
ایسی نشانی جو ہمیشہ باقی رہے ، کبھی نہ مٹنے والی یادگار. بہر کیف اُن کے کام ہمارے لیے مرحوم کی زندہ یادگار ہیں. (۱۹۷۹ ، رسالہ جدید سائنس ، ۳۷). [زندہ + یادگار (رک)].

زَنْدی (فت ز ، سک ن) امث.
رک : زَند (۲). زندی (Ulna) جانب کی طرف کھینچنے سے ہٹی ہوئی کعبری ہڈی (Radius) ٹھیک وضع پر آ جاتی ہے. (۱۹۳۱ ، جبیریات ، ۵۶). [زند (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زِنْدی (کس ز ، سک ن) امذ.
۱. **نور (یزداں) اور ظُلمت (اہرمن) کے نظریے کا یا عقیدے کا قائل ، دہریہ ، بے دین ، وہ شخص جو نُور اور تاریکی کے اصول کا معتقد ہو.** اس نے سیلی میں سے کہ جس کی تاریں ہوتی ہیں ایک تارفقیر مداری کو اور ایک فقیر جلالی کو اور ایک زندی کو ایک بانوا کو دی اور پانچ تاریں اپنے پاس رکھیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۳۱). [زند + ی ، لاحقۂ نسبت].

زِنْدِیق (کس ز ، سک ن ، ی مع) صف.
۱. **بے دین ، مُلحد ، کافر.**

اب میر جی تو اچھے زِندیق ہی بن بیٹھے
پیشانی پہ دے قشقہ زنّار پہن بیٹھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۷). یہ جو مشہور ہے کہ حضرت عزالدین بن عبدالسلام نے ان کو زِندیق کہا ہے تو یہ محض جھوٹھ ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۳). کہنے لگے کہ بانیں تُو ایسے بُزرگ و عالی قدر مرد کو زِندیق اور بے دین بتلاتا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۰۸). کیا تُم نے کچھ زِندیقوں کو دیکھا ہے ہم ان کا پیچھا کر رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، دشتِ سوس ، ۳۷).
۲. **دو خُداؤں یعنی خُدائے خیر (یزداں) اور خدائے شر (اہرمن) کا قائل ، زردشتی عقیدے کا پیرو.** ایرانی "زِندیقوں" کے ظہور نے مذہبی حلقوں پر تشویش کی لہر دوڑا دی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۰). [ع].

زِنْدِیقی (کس ز ، سک ن ، ی مع) امث.
کُفر ، بے دینی ، اِلحاد.

مُجھ کو تو سِکھا دی ہے افرنگ نے زِندیقی
اس دور کے مُلّا ہیں کیوں ننگِ مُسلمانی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۱). [زِندیق + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَنْزِیر (فت ز ، سک ن ، ی مع) صف (قدیم).
رک : زنجیر.

کوئی پاؤں لنگر زنزیراں چڑی
پلٹیں جیوں دو سانپ دو کھوپڑی

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۳۸). [زنجیر (رک) کا بگاڑ].

زِنْک (کس ز ، غنہ) امذ.
سفید فلزاتی عنصر جس پر نمناک ہوا میں ایسی تہہ چڑھ جاتی ہے جو اسے زنگ لگنے اور گلنے سے بچائے رکھتی ہے ، جست. اور فلزات یہ ہیں ... ٹِکل تِن یعنی قلعی ، لَد یعنی سُرب ، زِنک یعنی جست. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۳۰). سلوشن سے بنجے کو اچھی طرح دھوئیں اور بعد میں زِنک یا بورک ایسڈ لگا دیں. (۱۹۷۳ ، بستۂ معلوماتِ مرغبانی ، ۵). اس میں زِنک کی آمیزش درختوں کے پتوں کو ان کے چمک دار سبز رنگ سے ہم کنار کر دیتی ہے. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۱۸۸). [انگ: Zinc].

---آکسائیڈ (---سک ک ، ی مع) امذ.
زِنک سلفیٹ سے لمبی معیّن نُما منشوری قلمیں بنتی ہیں جو ہوا میں کُھلی رکھنے سے شگفتہ ہو جاتی ہیں خُوب گرم کرنے سے یہ نمک تحلیل ہو جاتا ہے اور اس سے زِنک آکسائڈ بنتا ہے. البتہ اس کے مرکبات جیسے زِنک شیٹ ، زِنک وہائٹ پینٹ ، زِنک آکسائیڈ اور زِنک کلورائیڈ تحریر میں داخل ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۸). [انگ : Zinc Oxcide].

---سَلْفیٹ (---فت س ، سک ل ، ی مج) امذ.
سفید توتیا ، یہ دواؤں میں استعمال ہوتا ہے ، رنگریزی اور طباعت میں بھی کام آتا ہے. امونیم ہائیڈریٹ سے لوہے کی ترسیب جایز نہیں کیونکہ اس صورت میں امونیم سلفیٹ بنتا ہے اور زِنک سلفیٹ کے ساتھ ساتھ قلما جاتا ہے. (۱۹۲۵ ، عملی کیمیا (ترجمہ) ، ۹۸). [انگ : Zinc Sulphate].

---کِلورائِیڈ (---کس مج ک ، و مج ، ی مع) امذ.
صنعتی طور پر نیز دوا سازی میں کام آنے والا سفید ، بے بُو ، حل پذیر ، زہریلا ، دانے دار ، ٹھوس کیمیائی مادہ ، جست کا نمک. اس میں نمک اور زِنک کلورائیڈ ملا کر پہلے والے میں تھوڑا تھوڑا ملاؤ اور خوب گھوٹو. (۱۹۳۳ ، صنعت و حرفت ، ۱۶۱). [Zinc Cholorid].

---لوشَن (---و مج ، فت ش) امذ.
آنکھوں میں ڈالنے کا ایک قسم کا عرق (سعیدی ڈکشنری ، ۶۱۰). [انگ: Zinc Lotion].

زِنکوگرَافی (کس ز ، مغ ، و مج ، فت گ) امذ.
جست کی تختیوں پر چھاپنے کا فن. جست کی پلیٹوں پر تجربات کئے گئے اور ان سے کامیابی کے ساتھ چھپائی کی جانے لگی تو بہت سے لوگوں نے اس کو زِنکوگرافی کا نام بھی دیا. (۱۹۷۸ ، آفسٹ لیتھو گرافی ، ۴). [انگ: Zinco Graphy].

زَنَکَہ (فت ز ، سک ن ، فت ک) امث.
۱. **عورت.** ڈکر کر بلائی آبخاصہ بردار زنکہ. (۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۵۳). اس زنکہ پری چہرہ نے درخت پر نظر ڈالی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۴).

سِکھاتی ہے مکّاری و فیلسوفی!
یہ دنیا بدل زنکۂ کافرہ ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۸۵). ۲. **بیہودہ عورت** (تاریخ فیروز شاہی ، ۲۹۷). [زن + ک ، علامتِ تصغیر + ہ ، لاحقۂ صفت].

---بازاری کس صف ، امث.
رک : **زنِ بازاری.** گدھے کو اس زور سے قمچی کھانے کی عادت تو تھی نہیں بھڑکا اور بھڑک کے ٹھوکر کھائی تو زنکۂ بازاری گدھے پر سے زمین پر گریں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۳۳). [زنکہ + بازار + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بازی امث.
عشق بازی ، بُت پرستی. زیادہ ہوس سے خُدا بچائے زنکہ بازی گویا بُت پرستی ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۵۷). [زنکہ + ف : باز ، بازیدن = کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زَنْگ (فت ز ، غنہ) امذ.
۱. (اَ) **وہ میل یا پھپھوندی جو لوہے کی چیزوں پر نمناک ہوا سے**

جم جاتا ہے اور وہاں سے لوہا کھایا جاتا ہے ، مورچہ.

کیت ظفر مجھ کہن لنگ ہے
سو شمشیر نصرت اوپر زنگ ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۱).

مورچا کہا جاوے جس لوہے کے تئیں
اس کا صیقل سے نہیں جاوے کا زنگ

(۱۸۰۱ ، باغ اُردو ، ۸۹). وہ اخلاق کو اس طرح کہا جاتا ہے جیسے لوہے کو زنگ یا لکڑی کو گھن. (۱۸۶۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۱۶). آزاد کی تخلیقی زندگی کو تو جنون زنگ بنکر کھا گیا. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۷). (آ) آئینے یا شیشے کا ، گدلا پن ، یا دُھندلا پن.

پرتو جس آرسی میں ہے اُس کے جمال کا
باندے کد هینچ زنگ نه دو انوز آرسی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۰).

زنگ خط کا دل سے جاتا ہے محال
مورچہ اس آئینہ کو کہا گیا

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۶). (آآ) سیاہی.

آپ مکھ آئینے تھے سو دل کا کریں سب زنگ دور
بھی کدھیں زنگ اس کوں نا پکڑے تمی دیو آب و تاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۰).

مرا دل پاک ہے از بس ولی زنگِ کدورت سوں
ہوا جیوں جوہر آئینہ مخفی پیچ و تاب اس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰).

زنگ تو جاوے دل سے ہمارے غیر سیہ رو بدگو کے
کھینچ کے تو ایسی ایک لگاؤ تیغ ستم کی جادو ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۶). بیگم نے اس کے دل سے بالکل زنگِ کدورت کو دھویا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۹۸).

تسکیں ہے لیکن یہی یہ کام کی صُورت
آئینۂ دل کو نہ لگے زنگِ کدورت

(۱۹۲۵ ، مطلع انوار ، ۶۰). ۲. (آ) گھنٹہ ، جرس ، گھنٹی.

کہاں یہ بولتا اوترا بدن کے ساتھ مدفن میں
نہیں آوازِ زنگِ کارواں کو کام منزل سے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۲۹).

غُل ہوا زنگ کا ناقے میں ترے اے لیلیٰ
قیس مجنوں ہوا زنجیر کی جھنکاروں میں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۲۱).

کہیں تھا (تھی) ناقۂ لیلیٰ کے زنگ کی آواز
کہیں تھا (تھی) آہِ دلِ قیس کی صدائے حزیں

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۲). (آآ) گھنگرو ، چھوٹی سی گھنٹی.

خوش آواز کنجشک مل چھب سوں سب
کلیاں کے بندی زنگ پر کُر کھ کوں تب

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۵). کوئی ڈھولک بجاوتی ہیں ... کوئی زنگ. (۱۷۶۹؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۸).

بجتے ہیں کہیں تال کہیں زنگ زمیں پر
بولی نے بچھایا ہے عجب رنگ زمیں پر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵۴). ایک جانگھیا کھاروے کی بہنے ہوئے اس میں زنگ لگے ہوئے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۷۳). ۳. افریقہ کے ایک مُلک کا نام ، زنجبار ، حبش.

پڑی جس وقت شاہِ ترکاں کی دھال
گیا زنگ کا بادشہ حال حال

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۷۱).

اس کی کماں کا وصف کروں کیا میں اب کہ ہے
مشہور جس کا روم سے تا زنگ رنگ ڈھنگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۸).

اس کے دنداں یہ نہیں غور سے دیکھا میں نے
کشورِ زنگ میں آئے ہیں فرنگی بچکن

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۶).

جگمگاتا ہے اس میں تُرک و فُرس و روم و زنگ کا
یعنی گلدستہ ہے اک گُلہائے رنگا رنگ کا

(۱۹۰۶ ، مخزن ، اکتوبر ، ۲). [ف].

ـــ آلُود (ـــ و مع) صف.

زنگ لگا ہوا ؛ (مجازاً) کہنہ ، بوسیدہ ، ناکارہ ، زنگ خوردہ.

مجھ زباں کی تیغ زنگ آلود ہے
جوہر اس کا لک ہیں سب نابُود ہے

(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۲۹۴).

تیغ زنگ آلودہ خنجر کُند ، قاتل خُرد سال
کیا کہوں مقتل میں وقتِ قتل کیا عالم ہوا

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۹۴). میگزین میں بہت سے ہتھیار اور توپیں زنگ آلود ہو گئی ہیں. (۱۹۳۴ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۴۳). ایک انگوٹھی اب بھی موجود ہے جو کبھی سے بھی زنگ آلود نہیں. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی تا ستمبر ، ۵۴). اف : کرنا ، ہونا. [زنگ + ف : آلود ، آلودن ـ لتھڑنا ، لتھیڑنا].

ـــ آلُودہ (ـــ و مع ، فت د) صف.

رک : زنگ آلود.

تیغ زنگ آلودہ ، خنجر کُند ، بازو ناتواں
مجھ کو مرنے کے لیے جلّاد بھی ترسائے گا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۷۱). انکے دِلوں میں جو ابھی بہت سی آلائشوں سے پاک ہیں ان خیالات کا جمانا آسان ہے بہ نسبت ان لوگوں کے جو کہلاتے تو تعلیم یافتہ ہیں مگر زنگ آلودہ ہیں. (۱۹۳۶ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۶۶). جس معاشرے نے ذہن کے دریچے اس طرح بند کر لیے ہوں کہ ان کی کنڈیاں بھی زنگ آلودہ ہو چکی ہوں ... وہاں ... حماقتوں کا راز فاش کیا جا سکتا تھا. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ ، ۱ : ۹۹). [زنگ + آلود (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ آنا محاورہ.

زنگ لگنا ؛ دھات پر میل جمنا ، آئینے وغیرہ میں ہلکے رنگ کی سبزی دوڑ جانا.

مسّی آلودہ ہوئے یار کے دنداں سفید
کشورِ حسن میں سوتی یہ بھی زنگ آتا ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۲۵).

چہرے پہ غبار چھا گیا کیوں
آئینے پہ زنگ آ گیا کیوں
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲۰).

---بیٹھنا محاورہ.
آئینے وغیرہ پر میل جمع ہونا.
اے جِلا ساز کبھی پھر نہ صفائی ہو گی
زنگ آئینۂ دل میں جو ذری بیٹھ گیا
(۱۸۴۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۲). اُن کے دلوں پر اُن کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۶۶).

---تلے (---فت ت) صف.
رک : زنگ آلودہ.
ہے صاحبِ جوہر کی سیہ روزی میں کیا قدر
کم لیتے ہیں اس تیغ کو جو زنگ تلے ہو
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۱). مردِ عاقل ... دل کے آئینہ کو غفلت کے زنگ تلے روشن اور صاف رکھتے ہیں.(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۸).
[زنگ + تلے (رک)].

---توڑنا ف م (قدیم).
میل صاف کرنا ، زنگ دُور کرنا. میں پکڑیا اتا سنگ سب توڑے دل کا زنگ. (۱۷۶۵ ، چہ سرہار ، ورق ، ۸۰ الف).

---چڑھنا ف ل.
لوہے وغیرہ پر میل جمنا ، زنگ لگنا ، زنگ آلود ہونا ؛ (مجازاً) کہنہ ہونا.
لوہا نہیں ہے ذہن کی تلوار کا خراب
ہاں بے سہارتی کے سبب سے چڑھا ہے زنگ
(۱۸۹۷ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۱۰۵). نلوں کا پانی جن میں خُدا جانے کب سے زنگ چڑھ رہا ہے.(۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۰۳).

---چھڑانا ف م.
زنگ ہٹانا ، لوہے وغیرہ کا میل صاف کرنا ، زنگ دُور کرنا.
صیقلِ مدحت نے تیری یُوں چھڑایا زنگِ طبع
جس طرح سے میل دھو دیتا ہے سرمہ آنکھ کا
(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ترکی ، ۳۱).

---خُوردہ (---ضم خ ، و معد ، سک ر ، فت د) صف.
وہ چیز جسے زنگ لگ گیا ہو ، زنگ آلود. اور وہ زنگ خوردہ ہو کر اُتر جائے گی ... سارا لوہا زنگ کا بُرادہ ہو جائیگا. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۵۶). زنگ خوردہ مشینری کب تک کام دے سکتی ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۱۵). بہرحال زنگ خوردہ اسکریپ ہو یا کچا لوہا ، بھٹی میں پڑ کر اسٹین لیس اسٹیل بھی تو بنتا ہے. (۱۹۸۹ ، انصاف ، ۱۷۹). [زنگ + ف : خوردہ ، خوردن - کھانا (رک) سے صفت].

---دُھلنا محاورہ.
زنگ دُور ہونا ، آلودگی صاف ہونا. اے خوشا وقت کہ جب دریائے ہدایت جوش زن ہو جب سرچشمۂ عفریت متلاطم ہو اور مزعومات کا زنگ دُھل جائے. (۱۹۳۳ ، ید قدرت ، ۷۷).

---روک (---و مع) صف.
زنگ کا مزاحم ، جس پر زنگ نہ لگ سکے. سٹینلیس سٹیل کو بے زنگ کہنا درست نہیں ہے بلکہ زنگ روک یا زنگ مزاحم فولاد کہنا بہتر ہے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲۳۸). [زنگ + روک ، لاحقۂ فاعلی].

---زدائی (---کس ز) امث.
زنگ صاف کرنا. انسان کی برتری گوہرِ خُرد سے ہے اس لئے آدمی کو چاہئے کہ اس کی زنگ زدائی میں کوشش کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۷۷). [زنگ + ف : زدا ، زدودن - صاف کرنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---زدہ (---فت ز ، د) صف.
زنگ لگا ہوا ، زنگ خوردہ ، زنگ آلودہ.
لاوبالی ہے وہ ایسا کہ مرے قاتل کے
نیمچے زنگ زدہ ہیں ابھی خنجر میلے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۳۲۱). [زنگ + ف : زد ، زدن - مارنا + ہ ، لاحقۂ صفت].

---کا کھا جانا ف م.
زنگ کا لوہے وغیرہ کو بوسیدہ اور ناکارہ کر دینا ، ازکار رفتہ کر دینا. مذہبی اصول اور قواعد میں سے کوئی اصل اور قاعدہ ایسا نہیں ہے جس کو زنگ نہ کھا چکا ہو.(۱۹۰۳ ، المدینۃ والاسلام ، ۲۵۱).

---لگانا ف م.
زنگ لگنا (رک) کا متعدی. اوکسیجن کو لوہے کی طرح جلدی ... زنگ نہیں لگاتی مگر توقف کے ساتھ یہ سلوک انکے ساتھ کرتی ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۵۷). اپنی بد عملیوں سے اپنے ایمان کو زنگ نہیں لگاتے. (۱۹۵۳ ، اکبرنامہ ، ۱۳۳).

---لگنا ف ل.
لوہے وغیرہ پر زنگ جمنا ؛ (مجازاً) زنگ خوردگی یا کہنگی کے باعث کسی شے کا ناکارہ ہو جانا.
دل کو سرور ہو تو کُھلیں جوہرِ سخن
تیغ زباں کو زنگ لگا ہے ملال کا
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۱). ہماری زندگی کے ساز کے تاروں میں زنگ سا لگ گیا ہے.(۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۱۳۱). سپاہی کی تلوار میں زنگ نہ لگنا چاہیئے.(۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹۲).
مُجھے لگنے نہ پائے زنگ خُدا
مجھے اپنے رنگ میں رنگ خُدا
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۳۹).

---نکلنا محاورہ.
زنگ دُور ہونا ، زنگ صاف ہونا.
دلِ خونخوار سے ہوتی ہے کدورت کوئی دُور
زنگِ شمشیر نہ نکلے جو جگر تک پہنچے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۸).

---والا صف.
زنگ آلودہ ، جس میں زنگ لگ گیا ہو.

جو پارسا خُدا کا ہو کر کے وہ نہ بیٹھے
بے چارہ زنگ والے آئینے میں نہ دیکھے

(١٨٨٣ ، گلستان (حسن علی خان) ، ١٣٦). [زنگ + والا ، لاحقۂ صفت].

---ہونا ف ل.
کدورت ہونا.

دل سے حضور کے نہیں جاتیں کدورتیں
اس آئنہ میں زنگ ہے میرے غُبار کا

(١٨٩١ ، طلسم ہوش رُبا ، ٥ : ٨٦٣).

زنگار (فت ز ، مغ) امذ.
١. لوہے وغیرہ کا میل ، زنگ.

تمام گردن اور دست و بازوئے سرد
لھوے میں اتھے زرد و زنگار خورد

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٤٦٢).

کہ مجھ سا گنہگار پاوے نجات
یہ زنگار ہوے قابلِ عکسِ ذات

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٩٧).

کبھی عالم میں ظالم سے نہ رکھ امید راحت کی
کہ تیغ و تیر کا زنگار کب مرہم کے کام آیا

(١٨٢٦ ، معروف ، د ، ٣٢).

لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی
چمن زنگار ہے آئینہ بادِ بہاری کا

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٣٨).

ہو ہوا مرطوب تو تانبے پہ پڑتا ہے اثر
اور جو زنگ اس پہ ہو زنگار کہتے ہیں اسے

(١٩١٦ ، سائنس و فلسفہ ، ٥٩).

زنگار پھر آئنہ کے اُوپر
اف رے خطِ سبز تیرا اعجاز

(١٩٣٠ ، بیخود سوہانی ، ک ، ٢٩). ٢. ایک دوا جو تانبے کے کساؤ سے تیار کی جاتی ہے یہ ایک قسم کا زہر ہے جس سے مرہم بنایا جاتا ہے ، نیلا تھوتھا.

ہم وہ آفت طلب ہیں ہے جن کو
زخمِ شمشیر مرہمِ زنگار

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٥٩).

زخمِ دل کو صاف کرتا ہے خیالِ خطِ سبز
چارہ گر مرہم نہ رکھ بیفائدہ زنگار کا

(١٨٣٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٧). زنگار چونکہ اکال اور مجفف قروح ہے لہٰذا قروح خبیثہ میں مرہموں میں شامل کر کے استعمال کرتے ہیں. (١٩٢٩ ، کتاب الادویہ ، ٢ : ٢١٢). ٣. ہرا ، سبز.

رُخ ترا نسخۂ گلستاں ہے
ہے خطِ سبز جدولِ زنگار

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢٥٢).

زنگار رنگ خیمے ہیں اِستادہ بے ستون
یا عکسِ آسماں کا ہوا ہے یہ آشکار

(١٨٠٦ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ٣٧). [ف].

---باندْھنا محاورہ.
زنگار بندھنا (رک) کا متعدی. یہ سبب ہے پردہ ہوگیا ہے ، زنگار باندھ گیا ہے اُن کے دلوں کے اوپر. (١٧٧١ ، تفسیر مرادیہ ، ١٨٠).

---بَنْدْھنا محاورہ.
زنگ چڑھنا.

مُجھ گریہ سے ہو کیوں نہ وہ خونخوار مکدّر
بندھ جائے ہے زنگار جو نم پہنچ ہے تیغ

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٧٣).

---خُورْدَہ (---ضم خ ، و معد ، سک ر ، فت د) صف.
جس پر زنگ لگا ہوا ہو ، جسے زنگ نے بوسیدہ و ناکارہ کر دیا ہو ، زنگ خوردہ.

جانتے ہو اپنے خاکستر پہ کیوں بیٹھے ہیں ہم
اس دلِ زنگارِ خُوردہ کو اُجلوانا بھی ہے

(١٩٣٦ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ٧٣). [زنگار + ف : خوردہ ، خوردن - کھانا سے صفت].

---سَبْز دَہَن کس صف (---فت س ، سک ب ، ز ، فت د ، ہ) امذ.
چاندی کا کساؤ یا بُرادہ جسے سنگِ سلاپہ میں پیلا کر بنایا جاتا ہے ، یہ زنگار نودمیدہ سبزے کی مانند نرم لطیف اور سبز ہوتا ہے. چوتھی نوع زنگار سبز دہن. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ١٩١). [زنگار + سبز دہن (رک)].

---صَناعَت کس صف (---فت ص ، ع) امذ.
پھٹکری ، بورۂ سرخ اور نمک تینوں کو ہم وزن پیلا کر بنا ہوا زنگار (خزائن الادویہ ، ٣ : ٢٣٧). [زنگار + صناعت (رک)].

---فِرْعَونی کس صف (---کس ف ، سک ر ، و لین) امذ.
تانبے کا کساؤ یا بُرادہ جسے نمک اور پانی میں گھونٹ کر اور اس میں سرکہ ڈال کر دھوپ میں رکھا جاتا ہے یہاں تک کہ تمام بُرادہ سرکے میں حل ہو جائے بعد میں اسے خُشک کر لیا جاتا ہے. پانچویں نوع زنگارِ فرعونی کی تانبے کے بُرادہ کو گرد و غُبار سے پاک کر کے چاندی کے زنگار کی طرح نمک اور پانی میں ایک پہر گھونٹ کر پانی سے دھو ڈالیں. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ١٩٢). [زنگار + فرعون (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---فَرَنْگی کس صف (---فت ف ، ر ، غنہ) امذ.
رک : زنگارِ معدنی (خزائن الادویہ ، ٣ : ١٣٣). [زنگار + فرہنگ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کا پھاہا امذ.
نیلے تھوتھے سے تیار کیا ہوا مرہم کا پھاہا جس سے زخم کی آلایش دور ہو جاتی ہے.

لختِ دل بہنے لگے کٹ کٹ کے پھوڑے کی طرح
داغ ہجر آخر کو پھاہا ہو گیا زنگار کا
(١٨٧٠ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ٣٣).
آئے تھے ہرے ہرے نظر برگ
پھاہا زنگار کا تھا ہر برگ
(١٨٨٧ ، ترانۂ شوق ، ٤٢).

---گُوں (---و مع) صف.
زنگاری.

جو اس وقت لگ چرخ زنگار گُوں
اجت کے کرے موں کوں دینار گوں
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ١٦٥). [زنگار + گُوں (رک)].

---مَعْدَنی کس صف (---فت م ، سک ع ، فت د) امذ.
ایک پتھر جس کے نگ بنتے ہیں ، دہانِ فرنگ (خزائن الادویہ ، ٣ : ١٣٣). [زنگار + معدنی (رک)].

زَنْگارا (فت ز ، غنہ) امذ (قدیم).
نیلا تھوتھا جو ایک زہر ہے.
غم میں آنکھوں کے اگر نہیں ہے شہاب آنسو کا
کیوں کیا غم کے زنگارے نے مرا دامن لال
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣١٥). [زنگار + ا ، لاحقۂ صفت].

زَنْگاری (فت ز ، غنہ) صف.
١. زنگار کا ہمرنگ ، زنگار جیسا سبز (عموماً آسمان کی صفت کے طور پر مستعمل).
بچن میری زبان کے آج تارے ہو نہ کیوں جھمکیں
کہ ہے یو چرخ زنگاری ورق میرے سفینے کا
(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ١٠٦). اس میں زنگاری بانات کا بھی ایک طاقہ ہے. (١٨٦٩ ، انشائے خرد افروز ، ١٢). چوڑی دار پائجامہ ... زنگاری ڈوپٹہ ... کہیں سے سفید کہیں زنگاری. (١٨٩٢ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ٦ : ٣٨).
آسماں پر موج زن جوئے شرابِ سُرخ ہے
یا محیطِ چرخِ زنگاری سحابِ سُرخ ہے
(١٩٢٧ ، مطلعِ انوار ، ١٣).
کچھ آنکھیں بھی ہیں بینائی سے عاری
کچھ آئینہ بھی زنگاری بہت ہے
(١٩٨٦ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ١٠٧). ٢. پرندے کی ایک قسم. پرندوں میں بربل ، کبوتر ، کوّے زنگاری اور سفید فاختہ ، مینا ، بُلبُل وغیرہ. (١٩٦٧ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٣٦٦). [زنگار + ی ، لاحقۂ نسبت].

---زَنْگ (-- فت ر ، غنہ) امذ.
(رنگائی) لوہے کے زنگ کی رنگت کا زرد ، نیلے اور سُرخ رنگ سے تیار کیا ہوا رنگ ، ناسی رنگ (ا پ و ، ٢ : ٣٢). [زنگاری + زنگ (رک)].

---زُمُرَّد (---ضم ز ، م ، شد ر بفت) امذ.
(نگینہ گری) سیاہی مائل سبز ، چقندر کے پتے کے مشابہ رنگت کا زُمرد (ا پ و ، ٣ : ٥٩). [زنگاری + زمرد (رک)].

زَنْگا زوری ہونا محاورہ.
کشمکش ہونا ، زور آزمائی ہونا. تھوڑے ہونا تھوڑے نا ہونا کر کو بولے ... ان میں زنگا زوری ہونے لگی. (١٧٦٥ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

زَنْگال (فت ز ، غنہ) امذ.
زنگار ، ایک چیز ہے کہ سرکہ و تانبے سے بناتے ہیں (ماخوذ : مخزن المفردات ، ١٢٧). [ف].

زَنْگلا (فت ز ، مغ) امذ.
(سیف بازی) جنگی دو رُخا تیر جس کا ایک رُخ چپٹا اور دُوسرا نکیلا ہوتا ہے (ا پ و ، ٨ : ٥٧). [مقامی].

زَنْگْبار (فت ز ، غنہ ، سک گ) امذ.
ملکِ حبش ، زنجبار.
تِج خال ہے رُخسار میں یا ہے بھنور گُلزار میں
یا مصر کے بازار میں زنگی کھڑا زنگبار کا
(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٥٠).
جو خود بُرے ہیں وہ مجھے اچھا کہیں گے کیوں
آئینے کو فروغ نہیں زنگبار میں
(١٨٦١ ، دیوانِ ناظم ، ١٢٠).
عوض خال کے دیجئے زنگبار
عوض دانتوں کے کیجے گوہر نثار
(١٨٩٣ ، ماہ و اختر (قصۂ پری پیکر) ، ١٥). [ف].

زَنْگَل (فت ز ، غنہ ، فت گ) امذ.
رک : زنگلہ.
گدا کیونکہ تقلید کا دف بجاتے ہیں
الحاد کا باندھ کر اس کو زنگل
(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ١٤٣). [رک : زنگولہ].

زَنْگُلہ (فت ز ، غنہ ، ضم گ ، فت ل) امذ.
١. گھنگرو ، خلخال.
نزاکت پر گراں وہ بھی ہو وقتِ رقص گر باندھے
بجائے زنگلہ تُو اپنی سیمیں ساق میں غنچہ
(١٨٣٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٢٢٣).
مخزنِ سرِ حق ہیں یہ ان میں بھی کوئی بھید ہے
چنگ و رباب و زنگلہ بین و ستار و نَے غیچک
(١٨٨٦ ، دیوانِ سخن ، ٩). مگر بڑی کسر یہ رہی کہ ابھی تک خریداری کا ایک زنگلہ بھی گردن اور زانو میں باعثِ زیب و زینت نہیں. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ١٢٩). ٢. موسیقی کے بارہ مقامات میں سے ایک مقام کا نام. زنگلہ کا پہلا شعبہ چہارگہ ہے جس کی چار راگنیاں ہیں. (١٩١٦ ، ہندوستان کی موسیقی ، ١٥). ہندوستانی موسیقی نے ایرانی عربی ... راگ سے بعض چیزیں مثلاً یمن ، حج ، زنگلہ لیں. (١٩٥٨ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ٣٥٣). [رک : زنگولہ].

---پا صف.
وہ جس کے پیروں میں گھنگھرو بندھے ہوں ، گھنگرو پہنے ہوئے.

کانوں میں چلی آتی ہیں فرقت کی صدائیں
جھنکار سے نالوں کے ہوئی زنگہ پا رات

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ١٢٣). [زنگہ + پا (رک)].

---چہارگاہ کس صف(---فت چ) امذ.
(موسیقی) ایرانی موسیقی کا ایک سر. ایرانی عربی موسیقی میں بھی راگ اور راگنیوں کی طرز قائم ہوچکی تھی مثلاً ... زنگۂ چہارگاہ اور اسواری ... میں بڑی مُماثلت تھی. (١٩٥٨ ، ہندوستان کے عہدِ وُسطٰی کی ایک جھلک ، ٣٥٣). [زنگہ + چہارگاہ (رک)].

---حجاز کس اضا(---کس ح) امذ.
(موسیقی) عربی موسیقی کا ایک راگ ، طرز ، نغمہ. ایرانی عربی موسیقی میں بھی ایک راگ اور راگنیوں کی طرز قائم ہو چکی تھی مثلاً زنگۂ حجاز اور جیتی گوری میں بڑی مماثلت تھی. (١٩٥٨ ، ہندوستان کے عہدِ وسطٰی کی ایک جھلک ، ٣٥٣). [زنگہ + حجاز (رک)].

زَنگَن (فت ز ، غنہ ، فت گ) امث.
ملکِ حبش کی رہنے والی ، حبشن.

زنگولہ سُنا رہی تھی زنگن
اور گیت فراق کے فرنگن

(١٨٨٦ ، کلیاتِ اردو ، ترکی ، ٨٦). زنگنوں نے بھیانک آواز میں یہ اشعار شروع کئے. (١٩٠٠ ، طلسم خیال ، ٢ : ٢٧٣). [زنگی (رک) کی تانیث].

زَنگُولَہ (فت ز ، غنہ ، و مع ، فت ل) امذ.
١. گھنٹی.

جو یاد آئیں گے منزل پہ ہم سے واماندے
کرے گا صورتِ زنگولہ کارواں فریاد

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٨٧).

ساربان بھول ہی جاتا رہ نجد اے لیلیٰ
دل مجنوں جو نہ زنگولۂ محمل ہوتا

(١٨٧٠ ، الماسِ درخشاں ، ٣٦).

ہر نفس ہے زنگولہ ، کاروانِ عالم کا
جسم کو سکوں میں بھی ، رہروِ فنا پایا

(١٩٣٦ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ١٢٣). ٢. گھنگرو.

صدائے نَے کہیں سے کان میں اُس کے جو آتی ہے
تو وہ بھی اس طرح سے اُٹھ کے زنگولے بجاتی ہے

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٥٣). منوچہر سازندہ کے بھیس میں زنگولہ بجاتا ہے. (١٨٣٦ ، قِصّۂ اگرگل ، ٩٥). امیر بارگاہ تک نہ پہنچے تھے کہ یکایک آواز زنگولہ کی آئی. (١٨٨٢ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ١ : ٥٨). آخر ہندوستان میں گھوڑے کی گردن اکثر زنگولوں سے آراستہ کی جاتی ہے یا نہیں. (١٩٢٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٠ ، ١٦ : ٩). ٣. موسیقی کے بارہ راگوں میں سے دسواں راگ. عجم نے بارہ برجوں کے موافق بارہ مقام موسیقی یعنی راگ میں اختراع کئے ہیں ... اوّل راست دوسرا اصفہان تیسرا عراق چوتھا کوچک پانچواں بزرگ ... دسواں زنگولہ ... بارہواں رہاوی. (١٨٣٥ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ٣٣٣). جیسے تُم سہ گاہ چہارگاہ مایہ بستہ نگار زنگولہ مغلوب کہتے ہو ہم اسے نوری کہتے ہیں. (١٩٣٣ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ١١٦). خسرو کے ایجاد کردہ بارہ راگوں کے نام ... بھیر ، سازگری ... زنگولہ ، سنجم ، فرودست. (١٩٨٦ ، اردو گیت ، ٥٠١). [ف: زنگولہ (زنگ = گھنٹی) + اولہ ، لاحقۂ تصغیر].

---بجانا ف م.
گھنٹی بجانا.

صدائے نَے کہیں سے کان میں اُس کے جو آتی ہے
تو وہ بھی اس طرح سے اُٹھ کے زنگولے بجاتی ہے

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٥٣).

---بَندی (---فت ب ، سک ن) امث.
گھنگرو باندھنے کا عمل.

کواکب سے ہوئی زنگولہ بندی پائے زہرہ میں
مہیّا کر رہا ہے سازِ عشرت چرخِ رامشگر

(١٩٣٥ ، عزیزلکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ٣٧) [زنگولہ + بند (ا) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جَمّازَہ کس اضا(---فت ج ، شد م ، فت ز) امث.
تیز رفتار اونٹنی کے گلے کی گھنٹی.

نالہ کرنے کو بھی منہ چاہیے القیس حزیں
کوئی زنگولۂ جمّازہ حدی خواں نہ ہوا

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٦٦). [زنگولہ + جمّازہ (رک)].

زَنگُولی (فت ز ، غنہ ، و مع) صف.
زنگولہ (رک) سے منسوب (تراکیب میں مُستعمل). [زنگولہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شیشَہ (---ی مع ، فت ش) امذ.
شیشے کا سرپوش جو گھنٹی کی شکل کا ہوتا ہے ، پودا پوش. ایک زنگولی شیشہ ... کے نیچے مرطوب کوشک میں گیلی روئی کے ٹکڑے رکھو. (١٩٣٨ ، عملی نباتیات ، ١٥١). [زنگولی + شیشہ (رک)].

زَنگی (فت ز ، غنہ) صف.
زنگبار یا زنجبار کا رہنے والا ، حبشی ، شیدی؛ (مجازاً) سیاہ فام.

ڈوبے قابو زرّیں سو غرقاب میں
گئی حور زنگی کیرے خواب میں

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٧٦).

نکل گھر تے آتے براں وو ندیم
دیکھیا ہاٹ میں ایک زنگی لئیم

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٢٥).

ثوابت یوں فلک پر تھے سراسر
عرق کے قطرے جوں زنگی کے مُنہ پر

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢ : ٧٠). سوداگر بچے نے ایک زنگی غلام کو اُن کے ساتھ کر دیا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٢٣).

جس دن میری برات تھی اُس روز ایک زنگی ... رات کو مع دس بیس قزاقوں کے آ کر کُودا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۸۸). یہ عام تماشائے اِنسانی ہے اس میں مومن و کافر عقلمند و بیوقوف اور زنگی و فرنگی کی کوئی تخصیص نہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۹۷). اس کے بعد ملیشیائی نسل کی آمد کا سِلسلہ شروع ہوا جس میں کاکیشائی ، منگولی اور زنگی نسلوں کی آمیزش تھی. (۱۹٦۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۷۳). [زنگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بچّہ (---فت ب ، شد چ بفت) امذ.
حبشی بچہ ، شیدی بچہ.

کوئی زنگی بچہ قرآں پڑھے ہے دیکھو
خال کب اُس کے سر روئے کتابی یہ ہے

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۱٦). [زنگی + بچہ (رک)].

---پِسَر (---کس پ ، فت س) امذ.
سیاہ فام لڑکا.

زُلفوں سے خالِ رُخ ہے مُجھے بیشتر عزیز
پریوں سے ہے زیادہ یہ زنگی پسر عزیز

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۳). [زنگی + پسر (رک)].

---دھونے سے سَفید نَہیں ہوتا کہاوت.
جس کی اصل میں خرابی ہو اس کو سُدھارنے کی کوشش بیکار ہے. یہ استعداد قابلیت کی ہی نہ رکھتا تھا ساری سعی اس کے باپ کی بیکار ہوئی ، سچ ہے زنگی دھونے سے سفید نہیں ہوتا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۸۳).

---شَب کس اضا(---فت ش) امث.
رات کا زنگی ؛ مراد : رات کی سیاہی ، تاریکی. جس وقت خاتونِ جہاں با لباسِ زرافشاں داخلِ حمّامِ مغرب ہوئی اور زنگیٔ شب کی آمد آمد ہر سمت پھیل گئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵). [زنگی + شب (رک)].

---کی سیاہی کسی رَنگ نَہیں جاتی کہاوت.
پیدائشی عیب مٹائے نہیں مٹتا (محاوراتِ ہندوستان).

---نُما/ نُمائے (---ضم ن) صف.
حبشی ، سیاہ فام ، حبشی جیسا.

اُسی گھر میں تھا شکلِ زنگی نُمائے
نِشان جس کا دیتا اتھا رہنمائے

(۱٦۳۹ ، خاورنامہ ، ۵٦۸). [زنگی + ف : نمائی ، نمودن - نظر آنا ، ظاہر ہونا].

---ہَڑ (---فت ہ) امث.
کالی ہڑ ، چھوٹی ہڑ.

تُجھ کو کب بھیجے زنگی ہڑ بھوندی
پیلا سور ہے تری لونڈی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ٦۰۳). توتیا ، تولہ بھر زنگی ہڑ ... پیس کر ... کھلانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۲۲). صابن کے بجائے زنگی ہڑ استعمال کرتے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۲۱). [زنگی + ہڑ (رک)].

زَنگیا (فت ز ، غنہ ، کس گ) امذ.
وہ پھپھوندی جو پودوں میں لگ جاتی ہے. زنگیے اور کانگیاریوں کے پودے مکمل طور پر طفیلی پودے ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۲۲). [زنگ + یا ، لاحقۂ نسبت].

زَنگیانا (فت ز ، غنہ ، سک گ) ف ل.
زنگ آلود ہونا. بعض قبروں کے چاروں طرف لوہے کے خُوب صُورت کٹہرے زنگیا گئے تھے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۷۵). [زنگ + یانا ، لاحقۂ مصدر].

زَنَّن (فت ز ، ن) م ف.
زن سے ، زن کی آواز کے ساتھ. جبّار صاحب کا اِسکوٹر میرے تانگے کے قریب سے زنّن سے گُزر گیا. (۱۹٦۳ ، کپاس کا پُھول ، ٦۱). [حکایت الصّوت].

زَنِنْدَہ (فت ز ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
مارنے والا ، غالب آنے والا. یہی ایک دلیل اس کو زندہ اور زندہ ادیب ثابت کرنے کے لئے کافی ہونی چاہئے. (۱۹۸٦ ، فکشن فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۹). [ف].

زِنْہار (کس ز ، سک ن) حرف ؛ س زینہار.
۱. (اَ) حاشا ، ہرگز (نفی کی تاکید کے لیے).

زرد رُو ہے جو کیا ہے فکرِ تسخیرِ طلا
مت ہو اے وحشی صِفت زِنہار نخچیرِ طلا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۷). عباس دیو حاضر ہوا اور کہنے لگا زِنہار اس کو ضائع نہ کیجو. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۳۳).

اس بلا سے مفر نہیں زِنہار
اس کو کہتے ہیں سب بُرا آزار

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۵).

سچ سے زِنہار در گُزر نہ کرو
دل میں کُچھ خوف اور خطر نہ کرو

(۱۹۱۱ ، کلّیاتِ اسماعیل ، ٦۳).

کوو ندا کے بھیس میں دُنیا ہے کام جُو
اس کی صدا پہ مُڑ کے نہ زِنہار دیکھنا

(۱۹۸٦ ، غُبارِ ماہ ، ۱۳۲). (اآ) نہی کے معنی میں قائم مقام جملہ اِنشائیہ (کسی کام سے باز رکھنے کے لیے).

اے تازہ وارِدانِ بساطِ ہوائے دل
زِنہار گر تمہیں ہوسِ نای و نوش ہے

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰). زِنہار اس رسید بہی سے کام نہ لو. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۷۲). ۲. پناہ ، اماں.

امیدوار ہیں او جو زِنہار خواہ
منگیں او جو زِنہاری بھی از گناہ

(۱٦۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۹۸).

اماں خواہ بھی تم سے ہوویں اگر
نہ زِنہار دینا کسی کو مگر

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۳).

خام ہے جب تک تو ہے مٹی کا اک انبار تو
پختہ ہو جائے تو ہے شمشیر بے زنہار تو
(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۹۳).
نوا کی نکہتو رنگیں سخن کے شوخ شرار
یہ ایک جوہرِ دل کی شعاع بے زنہار
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۵۵). [ف].

ـــ خوار (ـــ و معد) صف.
عہد توڑنے والا ، بدعہد.
او یوں بولیا باسر زنہار خوار
جو زنہار خواری نکر زینہار
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۸۳). [زنہار + ف: خوار، خوردن ـ کھانا].

زِنْہاری (کس ز ، سک ن) صف ؛ امذ.
۱. امان طلب کرنے والا یا وہ غیر مُسلم جو اِسلامی حکومت کی پناہ میں آیا ہو.
یہ باغ دہر میں پژمردگی ہوئی پامال
خزاں بہار تک آئی تو بن کے زنہاری
(۱۸۶۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۱). **۲. پناہ ، امان (قدیم).**
امیدوار ہیں او جو زنہار خواہ
سنگیں او جو زنہاری بھی ازگناہ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۸). [زنہار + ی ، لاحقۂ نِسبت].

زَنی (۱) (فت ز) امث (قدیم).
رک : زن ، عورت.
ایسی خوبی دھرتی سو ہے واں زنی
دِلاور ہے باگن پلنگ افگنی
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۹۷). [ف].

زَنی (۲) (فت ز) امذ.
سزا ، مار ، بار ، شکست ، نُمایاں ، جاذبِ توجہ ، حملہ کرنا ؛ مُضر ہونا ، ضرر پہنچنا (پلیٹس). [ف : زدن سے مُشتق].

ـــ ـــ زَنی (۳) (فت ز) لاحقہ.
بطور لاحقۂ اِسمیت مُستعمل مثلاً ، لاف زنی ، موج زنی ، نیش زنی وغیرہ. شمشیر زنی اور نوح کشی کے عہد دیکھے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۸). ایک دو جگہ مضمون کی بے ربطی و ناہمواری بھی چشمک زنی کر رہی ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، جنوری ، ۳۸).
درسِ سکون و صبر بہ این اہتمام ناز
نشتر زنیٔ جُنبشِ مژگاں لیے ہوئے
(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۲۰).

زَنیم (فت ز ، ی مع) امذ.
کمینہ ، نہایت نیچ ، حرامی . زنیم کے معنی بعض سلف کے نزدیک ولدالزنا اور حرام زادے کے ہیں. (۱۹۳۲ ، قرآن الحکیم ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۹۶۸). [ع].

زُو (و مع) امذ.
چڑیا گھر ، دارالحیوانات. ایک شوکت اور ضیاء الدین وضع و خوبی میں ہیں
فرق اِتنا ہی ہے وہ جنگل میں ہیں یہ زو میں ہیں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۳۸).
تجھے آ کے میں دیکھ لیتا ہوں واعظ
کبھی شوق گر مجھ کو ہوتا ہے زُو کا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۳). بلا جواز اور بلا کسی نِسبت کے مُجھے لندن زُو کا گوربلا یاد آ گیا. (۱۹۸۶ ، دریائے سنگ ، ۱۶۶). [انگ : Zoo].

زَوَابِع (فت ز ، و ، کس ب) امذ ؛ ج.
بگولے ، چکر کھاتی ہوئی ہوا. عربوں کا بھی یہی عقیدہ تھا وہ اسے زوبعہ کہتے ہیں اس کی جمع زوابع ہے. (۱۹۶۵ ، جن ، ہم زاد اور اسلام ، ۱۰۸). [ع].

زَواج (فت ز) امذ ؛ ج.
زوج (رک) کی جمع. تمہیں یہ نہیں معلوم کہ میں اب انجمن نافرینِ زواج کا ممبر نہیں ہوں. (۱۹۳۳ ، محفوظ علی بدایونی ، مضامین محفوظ علی ، ۱۸۵). [ع].

زَواجَہ (فت ز ، ج) امذ ؛ بر زواجے.
(نباتیات) نر صنفی تُخم ، تولیدی تُخم. اِن میں سے ہر ایک سے ایک نر صنفی خلیہ یا زواجہ ... پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، محمد سعید الدین ، ۲ : ۵۹۳). اسی طرح کبیر کروی حیوان کے جسم میں بے شُمار ننھے اجسام بن جاتے ہیں جو زواجے کہلاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے ، ۹۱). [زواج + ہ ، لاحقۂ نِسبت].

ـــ دان امذ.
زواجہ کی تھیلی ، بیج دان ، غدہ تناسلی. بالغ کیڑوں میں خلوی تقسیم زیادہ تر زواجہ دانوں میں ہوتی ہے. (۱۹۷۱ ، جنسیات ، ۳۰۸). راسی پُھولا ہوا حِصّہ زواجہ دان کہلاتا ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۳۳). [زواجہ + دان (رک)].

زَواجی (فت ز) صف.
زواجہ (رک) سے منسوب (تراکیب میں مُستعمل). [زواجہ + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ـــ پَودا (ـــ و لین) امذ.
(نباتیات) دو صنفی پودا ، صنفی نسل کا پودا ، گشی پودا. تولید کے لحاظ سے یہ زواجی پودے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۹۳). [زواجی + پودا (رک)].

ـــ تَنَہائِیَت (ـــ فت ت ، سک ن ، کس ء ، فت ی) امث.
وہ پودے جو دو صنفی نہیں ہوتے (Gamele). جنسی قناتوں میں دوسری نوع کے تُخم حیوان باروری نہیں کرتے اس قسم کو زواجی تنہائیت ... کہتے ہیں . (۱۹۷۱ ، جنیات ، ۵۰۸). [زواجی + تنہائیت (رک)].

ـــ خَلِیَہ (ـــ فت خ ، سک ل ، فت ی) امذ.
عوامِی خلیہ ، نشو و نما پانے والا خلیہ ، نامی خلیہ ، تولیدی خلیہ.

مادہ زواجی خلیے کو کبیر زواجی خلیہ اور نر کو صغیر زواجی خلیہ کہتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۳)۔ [زواجی + خلیہ (رک)]۔

زواجِیَّت (فت ز ، کس ج ، شد ی بفت) امث۔
جنسی ملاپ ، بارآوری۔ مقابلہ کرو دو فردی زواجیت سے۔(۱۹۴۳ ، مبادیِ نباتیات ، محمد سعیدالدین ، ۲ : ۵۹۶)۔ موسم کے اِختتام پر میکاگیشیا بڑی تعداد میں ان مل زواجیت طریقہ سے بنتے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، بے تُخم نباتیات ، ۱ : ۲۲۳)۔[زواج + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

زَوّار (فت ز ، شد و) صف۔
بہت زیادہ زیارت کرنے والا۔

تب سے زوّار خوار ہوتے ہیں
واں گدھے پر سوار ہوتے ہیں

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۶۳)۔ کہتے ہیں کہ ایک زوّار شہدِمُقدّس سے نِکل کرحضرتِ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے واسطے کربلائے معلیٰ کی طرف متوجہ ہوا۔(۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت، ۹۳)۔

میں یہ نہیں کہتا کہ نواسا ہوں نبیؐ کا
زوّار تو ہوں قبرِ رسولِ عربی کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۴۰)۔ کسی مُسافر خانہ میں بیٹھ جانے حاجیوں اور زوّاروں کو ٹکٹ دلانے۔ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۲ : ۵)۔ [زائر (رک) کا اسمِ مُبالغہ]۔

زُوّار (ضم ز ، شد و) صف۔
زیارت کرنے والے ، زائرین۔

نہ وہ روضہ جہاں دیدۂ مَلک ہیں فرش
قدم کو رکھتے ہوئے ان پہ آتے ہیں زوّار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۹)۔

آفاق میں ہے خُلدِ بریں روضۂ پُر نُور
جب دیکھیے زُوّار سے دربار ہے معمور

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہینِ غم ، ۱۰)۔ شہر صنعاء میں ایک عظیم الشان گرجا بنایا اور زُوّارِ کعبہ کو اس کی زیارۃ کی تکلیف دی۔ (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۳۹)۔ [زائر (رک) کی جمع]۔

زَوال (فت ز) امذ۔
۱۔ ترقی یا عروج کے کم ہونے یا ختم ہونے کی کیفیت ، تنزل ، ادبار ، انحطاط۔ سلطنتِ ترکی کے زوال سے مُسلمانوں کا مذہبی نقصان بھی بہت بڑا ہو گا۔ (۱۸۸۵ ، مقالاتِ شروانی ، ۱۰)۔ اب کوئی زوال کی صورت نہیں ہو گی دمبدم آرام پاؤ گے۔ (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۸۶)۔ سلطنتِ بہمنیہ کے زوال پر دکن میں پانچ سلطنتیں قائم ہوئیں۔ (۱۹۳۰ ، مضامینِ فرحت ، ۲ : ۱۳)۔ حکومت کے زوال میں میرے نزدیک جہاں بےشمار اسباب وعوامل نے اپنا اپنا کردار ادا کیا وہاں زوال کا ایک اہم سبب ظُلم و تشدّد تھا۔ (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۶۳)۔ ۲۔ سُورج یا چاند کا غروب کی طرف میلان۔

ہے روایت کہ حرم کو وہ لعیں بعدِ قتال
کر سوار اُونٹوں پہ لے شام چلے وقتِ زوال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۰۶)۔

نمازِ ظہر سے پہلے کروں میں سجدۂ شکر
زوالِ شمس ہوا یار کا عتاب گھٹا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۵)۔ اگر نہ آئے تو ثابت ہوا کہ ستارہ ان کا گردش میں ہے نیّرِ اقبال کا زوال ہوا۔ (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۶۲۳)۔ نماز کے اوقات زوالِ آفتاب سے لے کر ظُلمتِ شب تک ہیں۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۱۰)۔ عربوں نے دن اور رات کی ساعتوں کے نام رکھے ہیں ... ذر در پہر بزوغ ... پہر زوال ۔ (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۵۷۸)۔ ۳۔ کمی ، کمزوری ، نقص ، اِنحطاط ، کمی واقع ہونا ، کمزور ہونا ، مرتبے سے گرنا۔

توں اول تے آخر تلک نت کمال
نہ نقصان تُجھ ذات کوں نہ زوال

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵)۔ جو بدنصیبی اور بدبختی کے دن ہماری قوم پر ہیں شاید اب ان کے زوال کا زمانہ قریب آتا جاتا ہے ۔ (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۷۸)۔

وہی شانِ جاہ جلال ہے وہی عینِ حسن و کمال ہے
کوئی نقص ہے نہ زوال ہے وہ خدا ہے جلّ جلالہ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۵۲)۔ ہندوستان کے ہاتھی پر زوال آ چکا ہے۔ (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۱۳)۔ ۴۔ ہلاکت ، تباہی ، مُصیبت۔

بڑیں کی گھنیری بہت کی زوال
پھر آویں کی اس گُل کوں کملا کے حال

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۶۳)۔

تو پہنچا ہے کیوں خاک تیرہ تلک
ترے سر پہ آیا ہے کیوں یہ زوال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۱۱)۔

بس یک بیک جہاں میں اندھیرا سا چھا گیا
دن بھی ڈھلا نہ تھا کہ زوال ان پہ آ گیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۷۰)۔ بعض لوگوں کے خیال میں یہی مقدمہ نواب انتصار جنگ کے زوال کا باعث ہوا۔ (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۲۶۲)۔ فوجی افسروں کی بیگمات تک تلقین کتھہ کے مجموعے چھپوانے لگی ہیں ، یہ کہیں زوال کی علامت تو نہیں۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۹/۱ اکتوبر ، II)۔ [ع]۔

ــــ الخَوف (ـــ ضم ل ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ۔
بے خوف ہونا ، خدشہ نہ ہونا۔ اِیمان کے معنے ، طمانیۃ النفس (اطمینانِ قلب) اور زوال الخوف (خوف کا نہ ہونا) بھی ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۳۳)۔ [زوال + رک : ال (۱) + خوف (رک)]۔

ــــ الدُّنیا بِاِرْتِقاءِ السِّفْلَہ کہاوت۔
کمینوں کی ترقی دنیا کا زوال ہے (جامع الامثال)۔

ــــ الشَّک (ـــ ضم ل ، غم ا ، ل ، شد ش بفت) امذ۔
شک کا زائل ہونا۔ اور وہ جو زوال الشک کو چھوڑ کر ممکنات اختیار کرتا ہے زمرۂ عاقلوں میں کبھی شمار نہ کیا جائیگا۔ (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۲۳۹)۔ [زوال + رک : ال (۱) + شک (رک)]۔

---آمادہ (---فت د) صف.
اِنحطاط پذیر ، آمادۂ زوال.

ہیں زوال آمادہ اجزا آفرینش کے تمام
مہرِ گردوں ہے چراغِ رہگزارِ باد ، یاں

(١٨٦٩ ، دیوانِ غالب ، ١٧٩). خاص سبب ایک زوال آمادہ طبقۂ اُمرا کی حماقت غفلت اور بُزدلی ہے. (١٩٣٦ ، معاشیات قومی ، ٣٠). اس زوال آمادہ تمدّن کا راز اس طور پر فاش کیا. (١٩٧٨ ، اقبال سب کے لیے ، ١٦٧). [زوال + آمادہ (رک)].

---آنا محاورہ.
نابود ہونا ، ختم ہونا.

جان جاتی ہے کہ اِیماں پہ زوال آتا ہے
دیکھیے عشقِ بُتاں میں ہے خُدا کیا کرتا

(١٨٥٨ ، امانت ، د ، ٣١). سلطنتِ نوشیرواں پہ زوال آنے لگا. (١٨٩١ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ٥ : ٦٣٩).

---پذیر (---فت پ ، ی مع) صف.
ختم ہونے والا ، مِٹنے والا ، بے اثر ہونے والا. لذّت زوال پذیر اور جلد ہٹ جانے والی چیز ہے. (١٨٨٥ ، تہذیب الخصائل ، ٢ : ٣٢). اُن اسباب و علل کو بیان کیا تھا جو تعلیمی معیار کے زوال پذیر ہونے کا مُوجب ہیں. (١٩٨٥ ، تخلیقات و نگارشات ، ٧١). [زوال + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

---پذیری (---فت پ ، ی مع) است.
تنزّلی ، فنا ہونے کی حالت. فکر تونسوی بھی ایسے ہی معاشرے کی پیداوار ہیں جن کی تحریریں ... سیاسی ، سماجی اور تہذیبی اقدار کی زوال پذیری کا نتیجہ ہیں. (١٩٨٧ ، جنگ ، کراچی ، ٣ دسمبر ، II). [زوال + پذیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شَب کس اضا (---فت ش) است.
آدھی رات ختم ہونے کے بعد ، رات ڈھلنے کے بعد. تمام ترک زوالِ شب کے بعد آنا شروع ہوتے. (١٩٧٥ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ٩٣). [زوال + شب (رک)].

---کا وقت امذ.
خطِ نصف النہار سے آفتاب کے ڈھلنے کا وقت ، دوپہر کے بعد کا وقت ، وقتِ ظہر.

عجیب ہے سپہر سے اس شوخ کے وصال کا وقت
وہ دوپہر کہ جو مخصوص ہے زوال کا وقت

(١٨٧٠ ، الماسِ درخشاں ، ٨١).

---کی گھڑی است.
رک : زوال کا وقت. یہ زوال کی گھڑی تھی اس کے بعد اندھیرا ہی اندھیرا تھا. (١٩٨٨ ، جنگ ، کراچی ، ٢٢ / جولائی ، ١٣).

---ہونا ف م.
کمی ہونا ، نُقصان ہونا ، خسارہ ہونا. یس دولت خداداد کو ہرگز زوال نہیں ہوتا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٩٥). آپ آخری دین لے کر آئے ، جو قیامت تک دائم رہے گا ، پھر کہتے ہیں اسوقت تک اس کا زوال نہ ہو گا اور نہ بدلا جائے گا ، جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٧٣٧).

زَوالا (فت ز) امذ.
زوال پذیر ، جس کو زوال ہو گیا ہو.

پیالا لیو میرے آچھے لالا
کہ او پیالا ہے سورج بھی زوالا

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٢٣٩). [زوال + ا ، (زائد)].

زُوالوجی (ضم ز ، و مج) است.
زولوجی ، علمِ حیوانات. اے حضرت یہ تناسخ کے مشکل مسائل ہیں. ایرانی پارلمنٹ میں ان کا حل ہل نہیں سکتا یا پھر زُوالوجی سے تعلق رکھتے ہیں. (١٩٢٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٩ ، ١٦ : ١٠). [انگ : Zoology].

زَواہِر (فت ز ، کس ہ) صف ؛ ج.
١. سفید فام ، خُوبصورت ، چمک دار ، روشن. شہزادہ نے جواہر زواہر تسکین و تشفّی سے اُن کے دامن بھرے اور فرمایا کہ فاتحہ خیر سے مُجھ کو یاد کرنا. (١٨٨٨ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ٣ : ٣٥). یہ تمام جواہر عبقریہ اور زواہر عبہریہ بطور ارمغان و تہدی نذر کرتا ہوں. (١٩٠٧ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ١٥٣). **٢. (مجازاً) اقوالِ زرّیں ، قیمتی باتیں.** یہ چند مثالیں تھیں ان جواہر زواہر کی جو حضرت کے مواعظ و حکم سے مُنتخب کی گئیں. (١٩٧٢ ، جلوۂ حقیقت ، ١٠٣). [ع : زاہر (زاہرہ کی جمع)].

زَوائِد (فت ز ، کس ء) امذ ؛ ج ؛ ~ زواید.
١. غیر ضروری باتیں ، حشو ، فاضل ، زیادہ. حجّاج بن یوسف و ثابت بن قرہ نے زوائد سے پاک کر کے خلاصہ لکھا. (١٨٩٨ ، مقالاتِ شبلی ، ٦ : ٥٨). ٹرائنیا بائیٹ کے سر پر پانچ جوڑ زوائد ہوتے تھے. (١٩٦٥ ، سائنس سب کے لیے ، ٢ : ٧٨٣). **٢. فروعات ، اصل سے غیر متعلق باتیں.** سربند نے زوائدات کو دور کر کے اصل اسلام کو پکڑنا چاہا. (١٩٠٣ ، عصرِ جدید ، دسمبر ، ٢٨٠). امام احمد بن حنبل کا مقام بہت بلند ہے. انہوں نے دین کو اُس دور کے جُملہ عقلی اور نقلی زوائد سے پاک رکھنے میں بڑا کام کیا. (١٩٦٧ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٥٧٩). **٣. زائد (قدیم).**

آٹھ رکعت سنّت زوائد
پھر تو ان کو بہت ہی فائد

(١٨٨٦ ، لازم المبتدی (ق) ، ٢٠). [زاید (رک) کی جمع].

---مَغْصُوب کس صف (---فت م ، سک غ ، و مع) امذ ؛ ج.
وہ چیزیں جو غاصب کے پاس آ کر بڑھ جائیں جیسے غصب کردہ درخت میں پھل آجائیں. زوایدِ مغصوب ہمارے نزدیک مضمون نہیں ہے. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٣ : ٣٣). [زوائد + مغصوب + غصب (رک) کا اسم مفعول].

زَوائِل (فت ز ، کس ء) امذ ؛ ج.
فنا ہو جانے والی چیزیں (جامع اللغات). [زائل (رک) کی جمع].

زَوایا (فت ز) امذ ؛ ج.

۱زاویے ، گوشہ ، کونا تمام زوایائے بعد کرہکی سطح پر ایک ناظر کو جو مرکز پر ہو دائرۂ عظیمہ کی قوسوں کی مساحت کی جاتی ہیں . (۱۸۳۲ ، رسالہ در علمِ ہیئت ، آرچل ، ۶). ۲. **ثوابت کے اِختلافِ منظر کا معلوم ہونا**. اختلاف منظر کا معلوم ہونا آلاتِ پیمائش زوایا کی ترقی پر منحصر تھا. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ)، ۲۳۳). [زاویہ (رک) کی جمع].

زَوایِد (فت ز) صف ؛ ـــ زوائد.

زیادہ ، اِضافی ، فالتو. دونوں گردوں کو اس چربی سمیت جو ان پر دونوں پہلوؤں میں ہے اور زواید کلیجی کے گردوں سمیت جدا کرے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۳۸۷).

ہیں اصلِ کارِ دیں تو صرف تسبیح و قناعت ہے
عوام الناس باہم جنگ کرتے ہیں زواید پر

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۳۳). [زاید (رک) کی جمع].

زُوبان (و مع) امث (قدیم).

زبان.

چلا اون تا زُوبان از حرفت ناز
زوبان اپنا کروں تار از پروان

(۱۸۳۰ ، نُورنامہ ، میاں احمد سورتی ، ۳۳). [زبان (رک) کا قدیم اِملا].

زَوبَعَہ (و لین ، فت ب ، ع) امذ (ج : زوابع).

بگولا. عربوں کا بھی یہی عقیدہ تھا. وہ اسے زوبعہ کہتے ہیں اس کی جمع زوابع ہے. (۱۹۶۵ ، جن، ہم زاد اور اِسلام ، ۱۰۸). [ع].

زُوٹ مارے جاتا ہے فقرہ.

مُنھ بند اور سانس چرائے جاتا ہے تاکہ اسے کوئی دیکھ نہ لے (دریائے لطافت ، ۹۵).

زُوٹا (و مع) امذ.

سارنگی کے سُر. جابجا طبلہ ٹھنک رہا ہے. زُوٹا سارنگی کا بلند ہے. تماش بینوں کے جماؤ ہیں ، کوئی جا کر بیٹھ گیا.(۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۸۸). [زوں (حکایت الصوت) + ٹا ، لاحقۂ اسمیت].

زَوج (و لین) امذ.

۱جوڑا ، جُفت (مرد اور عورت کے جوڑے میں سے ہر ایک دُوسرے کا زوج ہے).

آئے گھر طرف کوں بزوج بتول
ہوئے شاد دیکھ دودمانِ رسول

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۳۱).

بھائی پیمبر کا ہے زوج بتول
صاحب و سر دفترِ اہلِ قبول

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰). بعد حمدِ خُدا و رسول و منقبتِ زوج بتول تعریف بادشاہِ وقت کی بھی واجب و لازم ہے. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۹۷). زوج کے تُرش مزاج ... ہونے کی صورت میں ... عقدِ دائمی کا ایسی آسانی سے دفعۃً ... ٹوٹ جاسکنے کا حکم نہیں دیا. (۱۸۹۵ ، اِسلام کی دنیوی برکتیں ، ۳۵). اس میں جو تھوڑی بہت عقل ہوتی ہے وہ ... گھر کی ساخت اور زوج کی جُستجو میں کام آتی ہے. (۱۹۳۱ ، مقدماتِ عبدالحق ، ۱ : ۵۷).

ہاتھی چنگھاڑتا ہوا آیا جو اک نظر
زوجہ نے پُوچھا کر کے مخاطب یہ زوج کو

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۲). ۲. **وہ عدد جو کسر کے بغیر نِصف ہو سکے جیسے: ۲ ، ۴ ، ۶ ، ۸ وغیرہ.**

خالی نہیں یہ علم رمل بھی مزے سے واہ
وہاں بھی تو زوج اور وہی فرد ہے سو ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۳).

پڑے ہیں ستارے جو فرد اور زوج
سو لکھتا ہوں ان کے وبال اور اوج

(۱۹۰۲ ، سیرِ افلاک ، ۱۳). پہلے یہاں زوج اور جُفت کا تحقیق ہو گا. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۷۳۱). ۳. **کوس ، انگرکھے ، پانجامے ، نقارے اور دوشالے کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے مُستعمل (جیسے زرِسُرخ اور زر کے لیے مَبلغ اور عدد مُستعمل ہیں)**.دوشالہ یک زوج ا ر خالق ایک طاقۂ کمخواب ایک طاقۂ ململ. (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاستِ بھوپال ، ۳ : ۳۵). [ع].

ـــُ الزَّوج (ـــ ضم ج ، غم ا ، ل ، شد ز ، و لین) امذ.

۱(ریاضی) جُفت اور جُفت کا حاصلِ ضرب.چار کو چار میں ضرب دینے سے سولہ حاصلِ ضرب اعداد زوج الزوج ہیں. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، مئی ، ۳ ، ۲ : ۲۱). ۲. **جو جوڑوں میں ہوں ، جوڑے**. حروفِ فردالفرداج لا ذ ط ... اور حروفِ زوج الزوج ب د ح ... سرطان یا سُنبلہ ہوئے. (۱۹۵۱ ، مِفتاح الجفر ، ۱۲۳).[زوج + رک : ال (ا) + زوج (رک)].

ـــُ الفَرْد (ـــ ضم ج ، غم ا ، سک ل ، فت ف ، سک ر) صف.

ایسا عدد ہے جس کے دو ثابت ٹکڑے تو کرسکیں لیکن اس کے نِصف کے دو ثابت ٹکڑے نہ ہو سکیں ، وہ عدد جو جُفت اور طاق دونوں پر پُورا تقسیم ہو سکے، مثلاً: ۳ ، ۸ ، ۱۶.سات کو عجب سات سے ہوتا آخر ابجد اور جو کچھ زُوج الفرد زیادہ رکھتے ہوں تو جاننا چاہیے کہ اعدادِ زوجیت مُتفق ہیں. (۱۹۵۱ ، مِفتاح الجفر ، ۱۲۳). [زوج + رک : ال (ا) + فرد (رک)].

ـــ زَوج (ـــ و لین) م ف.

جوڑوں میں ، جوڑے جوڑے. عُضلات تقریباً زوج زوج ہیں یعنی ہر ایک عضلے کے مُقابل میں ایک دُوسرا عضلہ ہے تاکہ جب وہ بہ تبدیل گھٹیں یا بڑھیں تو جن ہڈیوں سے مُلحق ہیں وہ حرکت میں آ سکیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدراس ہند ، ۲۵۱). اُن کے وہ چھ وترجو دائرہ کے اندر متقاطع ہوتے ہیں زوج زوج مساوی ہوتے ہیں. (۱۹۳۶ ، علمِ مُثلث مستوی ، ۳۳۱). ان کے نمو پانے ، زوج زوج پھلنے پُھولنے ... کا اِطلاق ہر فرد ، ہر نوع اور ہر جنس پر ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۲۱۵). [زوج + زوج (رک)].

ـــ و زَوجَہ (ـــ و مج ، و لین ، فت ج) امث.

میاں بیوی. جب خدانخواستہ ہمارا تمدن پھر جنگل کو پلٹ جائے

گا اور زوج و زوجہ کے سمجھوتے معاہدے کی روایت معدوم ہو جائے گی اس وقت البتہ ولد و وراثت کی اہمیت ختم ہو جائے گی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۸۶). [زوج + و (حرفِ عطف) + زوجہ (رک)].

زَوجَہ (و لین) امث.

۱. **بیوی ، رفیقۂ حیات.**

بنتِ احمد و مادرِ حسنین
زوجۂ شہسوارِ روزِ وغا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳) . سردار کی زوجہ کی آنکھیں دُکھتی تھیں. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۳۸). گھر تمہیں نہیں لے جا سکتا . کس لیے کہ زوجہ میری غُل مچائے گی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۰۱). آپ ایسے شخص کی زوجہ ہرگز نہیں ہو سکتیں. (۱۹۲۳ ، خُونی راز ، ۱۱۵). آپ سے پہلے عورتوں میں یہ شرف زوجۂ رسولؐ ام المومنین حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ کے حصّہ میں آ چکا تھا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ جنوری). ۲. **نر و مادہ کا جنسی رشتہ یا تعلق.** یہ شاخیں ٹوٹ کر مادۂ جرثومہ سے جڑ جاتی ہیں . جس کو زوجہ (زائی گوٹ) کہا جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، حیاتِ اجانیہ ، ۱۱). [زوج + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ اُولیٰ کس صف (ـــــ و مع ، ا بشکل ی) امث.
پہلی بیوی. اگر کوئی ہندو دوسری شادی کرے تو زوجۂ اُولیٰ علیحدہ کفاف پانے کی مستحق نہیں ہوتی. (۱۸۹۵ ، ایکٹ ، ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۳۷۷). [زوجہ + اُولیٰ (رک)].

ـــــ مُطَلَّقَہ کس صف (ـــــ ضم م ، فت ط ، ل ، شد ق بفت) امث.
طلاق دی ہوئی عورت (نوراللغات). [زوجہ + مُطَلَّقَہ (رک)].

ـــــ مُطَہَّرَہ کس صف (ـــــ ضم م ، فت ط ، شد ہ بفت ، فت ر) امث.
پاک بی بی ، پاک دامن بیوی. حضرتِ خدیجۃ سب سے پہلی زوجۂ مُطَہّرہ تھیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۳۲). [زوجہ + مُطَہّرہ (رک)].

ـــــ مُکَرَّمَہ کس صف (ـــــ ضم م ، فت ک ، شد ر بفت ، فت م) امث.
(احتراماً) زوجہ ، قابلِ احترام بیوی. ذرا ان سے ان کی زوجۂ مُکرّمہ کا حال پوچھیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۵). [زوجہ + مُکرّمہ (رک)].

ـــــ مَنکُوحَہ کس صف (ـــــ فت م ، سک ن ، و مع ، فت ح) امث.
نکاح کر کے لائی ہوئی بیوی ، بیاہی ہوئی عورت (نوراللغات). [زوجہ + منکوحہ (رک)].

زَوجی (و لین) صف.
زوج سے متعلق یا منسوب (تراکیب میں مُستعمل). [زوج + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ ناسکَہ (ـــــ سک س ، فت ک) امذ.
(طبیعیات) محور کے نُقطے جن سے روشنی مُنعکس ہوتی ہے. محور پر واقع دو نقطے زوجی ناسکے کہلاتے ہیں. (۱۹۲۱ ، طبیعیاتِ عملی (ترجمہ) ، ۱ : ۸۲). [زوجی + ناسکہ (رک)].

زَوجِیَّت (و لین ، کس ج ، شد ی بفت) امث.
۱. **نر و مادہ کا جنسی رشتہ یا تعلق ، رشتۂ ازدواج ، نکاح کرنا.** اُس نے کہا اے جوان اس پری پیکر کو اپنی زوجیت میں لے اور حظِ زندگانی اٹھا. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۲۶). کسی دوسری کو اپنی زوجیت میں داخل نہیں کیا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۳۲). آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کی رُخصت تھی کہ اگر کوئی عورت اپنی خوشی سے مہر کے بغیر آپ کی زوجیت میں آنا چاہتی اور آپ اسکو قبول کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۶۲) . اس کی نوجوانی و تندرستی اور نسائیت اور زوجیت کے پورے پورے حقوق ... ادا کرتا رہا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۵۳). ۲. **ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانے کا عمل .** ایک ڈنٹھے کو دوسرے سے شامل کرتے ہیں اور اس عمل کو عملِ زوجیت کہتے ہیں. (۱۸۶۳ ، رسالہ ، اصول کلوں کے باب میں ، ۳۹). [زوج (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ میں لانا محاورہ.
عقد کرنا ، نکاح کرنا (نوراللغات).

ـــــ میں لینا محاورہ.
رشتۂ ازدواج میں داخل کرنا ، عقد کرنا. اس نے کہا اے جوان اس پری پیکر کو اپنی زوجیت میں لے. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۲۶). اگر فریقین میں آشتی ہو جاتی تو پھر اپنی زوجیت میں لے لیتے تھے. (۱۸۷۰ ، خُطباتِ احمدیہ ، ۲۱۱). باپ کا بیٹی کو اور بھائی کا بہن کو اپنی زوجیت میں لینا وہاں کوئی غیر معمولی بات نہ تھی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۱۳).

زَوجَین (و لین ، ی لین) امذ ؛ ج.
میاں بیوی ، زن و شوہر ، دونوں میاں بیوی (زوج کا تثنیہ) . کسی مجبوری سے زوجین نے تسلیم بھی کر لیا تو دونوں میں وہ خلوص و اِتحاد نہ پیدا ہو گا جو تزویج کا مقصود اصلی ہے . (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمانؒ ، ۱۰۷). اب زوجین کی میراث کو بیان فرمایا جاتا ہے مرد کو اس کی عورت کے مال میں سے آدھا ملے گا. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۱۳۹). [زوج + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

زُود (و مع) صف ؛ م ف.
جلد ، شتاب ، فوراً.

بھیجیا تھا سو پھر کر گیا واں تھے زُود
چکچ بولے حیدر سو اس کوں نمود

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۳).

کوچ اس منزل سے یاروں کا نہیں ہے جائے غیر
ہم بھی جا پہنچیں گے آخر پاس ان کے دیر و زود

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۵۵).

اُوسی وقت اُن کی خِدمت میں گئے زُود
کیا پہلے سلام ان کو ہو خوشنود

(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۵۳).

جب ہوا طاعت سے فارغ خاصۂ ربِّ ودود
وہ شقی بولا چلو حاکم نے بُلوایا ہے زُود
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۸ : ۲). لیکن مرکز بالیٹکس اور اس کے حوالی سے جو صدائیں آتی ہیں زُود فنا ہونے کے ساتھ خود ان کا لہجہ بھی غلط ہے. (۱۹۱۲ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۳۸). جس طرح موسیقی اور نغمہ انسانیت کی تہذیب کا موثر ترین ذریعہ ہے اسی طرح کسی قوم کے اِجتماعی اور قومی کردار کو روبہ تنزّل کرنے میں بھی اِتنا زُود اثر ہے. (۱۹۸۲ ، برشِ قلم ، ۱۷۶). [ف : زُود ، پہلو ، زوت ، س : جُوت जुत].

---اَثَر (---فت ا ، ث) صف.
فوراً اثر کرنے والا ، جلد تاثیر کرنے والا. ہم نے صدہا مرتبہ یہ اعلان پڑھا ہے کہ عُمر کی دوائیں تیر بہدف مُجرّب و زُود اثر ہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اِجتماع ، ۱۷۶). زہر کے زُود اثر اور مہلک ہونے میں کلام نہیں. (۱۹۲۴ ، خوق راز ، ۹۷). اکثر حکائتیں برسبیلِ تمثیل لکھی ہیں جو تربیتِ اخلاق کے لئے نہایت دل چسپ اور زود اثر ہیں. (۱۹۷۲ ، مقالاتِ اختر ، ۱۰۲). [زُود + اثر (رک)].

---اِشْتِعال (---کسرِ ا ، سک ش ، کس مج ت) صف.
جلد برہم ہو جانے والا ، زود رنج ، تنک مزاج. عثمانی صاحب بھی بڑے زُود اشتعال تھے. دونوں کے درمیان تُو تُو میں میں کی نوبت آ گئی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۰۸). [زُود + اِشتعال (رک)].

---اِعْتِقاد (---کس مج ا ، سک ع ، کس مج ت) صف.
کسی بات پر جلد یقین کر لینے والا ، جلد ایمان لے آنے والا.
سرجنوں کے دیکھ دیکھ آلات و اعمال و حِیَل
آ گیا تھا رائے میں زُود اعتقادوں کی خَلَل
(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۸۷). لڑکیاں وہمی اور زُود اعتقاد ہوتی ہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۶۶). [زُود + اعتقاد (رک)].

---اِعْتِقادی (---کس مج اِ ، سک ع ، کس مج ت) امث.
جلد یقین کر لینا ، جلد مان لینا. زود اعتقادی ... ایک خاصہ بن گئی ہے انھیں کی روایات اور منقولات کی بدولت ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۳۳). [زُود + اعتقاد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَفْزا (---فت ا ، سک ف) صف.
تیزی سے بڑھتی ہوئی. ان سے ثابت ہوتا ہے کہ مسئلۂ زراعت ہنوز زُود اِفزا آبادی کے لیے بہتر نہیں ہوا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۳۹) [زُود + ف : افزا ، افزودن ـ بڑھانا ، زیادہ کرنا ، بڑھنا].

---اِنْفِعال (---کس ا ، سک ن ، کس مج ف) صف.
فوراً اثر لینے والا ، جلد اثر پذیر. صفحاتِ گزشتہ میں ہم معلوم کر چکے ہیں کہ نفسِ اجتماعی کا خاصۂ اساسی یہ ہے کہ وہ نہایت سریع التاثیر و زُود اِنفعال ہوتا ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۲۸). [زُود + اِنفعال (رک)].

---آشْنا (---سک ش) صف.
بہت جلد گُھل مِل جانے والا ، جلد مانوس ہو جانے والا.

یہ عہد بدمزاج ہے وہ بےوفا بھی ہے
اس پر ستم تو یہ ہے کہ زُود آشنا بھی ہے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۰).
ملے نگاہ کے ملتے ہیں آپ دشمن سے
طبیعت آپ کی ہے زُود آشنا کیسی
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۱۰). صاف گو ، کرم دل ، سیر چشم ، زود آشنا ، زُود رنج ، وفا کی تصویر کا مُرقّع. (۱۹۸۷ ، کھونے ہوؤں کی جُستجو ، ۹۲). [زُود + آشنا (رک)].

---آمیز (---ی مج) صف.
مِلنسار ، خُوش اخلاق ، باہم مِلنے جُلنے والا. بے شک زُود آمیز اور زُود پیوند تھے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۹۸). [زُود + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا].

--آمیزی (---ی مج) امث.
مِلنساری ، گرم جوشی.
مذاقِ عشق کو جب زُود آمیزی عطا کی تھی
بنایا کیوں مزاجِ حُسن کو دیر آشنا تُو نے
(۱۹۵۱ ، سیماب اکبر آبادی ، لوحِ محفوظ ، ۲۲۵). [زُود + آمیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَشیمان (---فت پ ، ی مج) صف.
اپنے کسی نامناسب طرزِعمل یا کسی ناروا بات پر جلد پچھتانے والا ، اپنی غلطی یا خطا پر جلد شرمندہ ہونے والا.
کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اُس زُود پشیماں کا پشیماں ہونا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۰). قاعدہ ہے کہ زُود خشم آدمی زُود پشیمان بھی ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۸۷).
رکھنا فریاد و فغاں اب بھی وظیفہ اپنا
زیست کرنی ہے اگر زُود پشیماں تُو نے
(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۱۷۲).
نگہِ زُود پشیماں میں اک خموش سوال
کوئی بتائے کہ میں کیا بتاؤں وجہِ ملال
(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۲۰۲). [زُود + پشیمان (رک)].

---پَشیمانی (---فت پ ، ی مج) امث.
شرمندگی ، خِفّت ، پچھتاوا. وہ بعد میں زُود پشیمانی کا ثبوت بھی دیتا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۶۸). [زُود + پشیمان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَیوَنْد (---ی لین نیز مج ، فت و ، سک ن) صف.
زُود آمیز ، میل ملاپ یا تعلق رکھنے والا. (سرسیّد) بے شک زُود آمیز اور زُود پیوند نہ تھے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۹۸). [زُود + پیوند (رک)].

---تَر (---فت ت) صف.
زیادہ تیزی سے ، بہت تیزی سے.
کہے ہر گھڑی اودراں یوم و بر چلوں کا مدینے کوں میں زُود تر
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۵). [زُود + تر (رک)].

---جَوابی (---فت ج) امث.
تکرار کرنا ، دوبدو کرنا ، تڑاخ پڑاخ کرنا.

رد سوال میں نے کیا تو وہ بول اُٹھا
کمبخت تُجھ میں زُود جوابی بہت سی ہے

(۱۸۹۲ ، انتخاب دیوان سرور کاکوروی ، ۲۰). [زُود + جوابی (رک)].

---حِس (---کس ح) صف.
بہت جلد محسوس کر لینے والا ، حسّاس ، ذکی الحس. روشنی کی رفتار کو ناپنے کے لیے ... بہت زُود حس آلات کی ضرورت ہے. (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے (ترجمہ) ، ۲۳). ایک روحانی کیفیت بھی حاصل ہو گئی تھی جو انکی پُر درد اور زُود حس طبیعت سے متّصل تھی. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۳۶). [زُود + حس (رک)].

---حِسی (---کس ح) امث.
حسّاسیت ، ذکاوت. اس کا سبب پریم چند کی سوچ کا وہ انداز ہے جو عمر کے پہلے حصّے میں قدرتی طور پر بڑا جذباتی اور زُود حسی کا شکار ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، کُچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار، ۲۱). [زُود + حس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خَشم (---کس نیز فت خ ، سک ش) صف.
جلد غُصّے میں آ جانے والا.

یار ہے زُود خشم و تیز مزاج
جس کے غُصّے سے ہو جہاں تاراج

(۱۸۸۸ ، گُلزارِ داغ ، ۲۹۷). قاعدہ ہے کہ زُود خشم آدمی زُود پشیمان بھی ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۸۶). [زُود + خشم (رک)].

---خَشمی (---کس نیز فت خ ، سک ش) امث.
خفگی. کُچھ عرصے میں اُس کی زود خشمی جاتی رہی اور اسکی قوتِ غضب اعتدال پر آ گئی. (۱۹۱۳ ، فلسفۂ جذبات ، ۱۲۸). [زُود + خشم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَس (---فت ر) صف.
تیز فہم ، بات کی تہہ کو پہنچ جانے والا ، زکی.

دُنیا میں زُود رس کوئی اس کے سوا نہیں
حد ہے کہ وقت سے کبھی پیچھے رہا نہیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۱ : ۵۶). [زُود + ف : رس ، رسیدن - پہنچنا].

---رَسی (---فت ر) امث.
جلدی پہنچنا.

دُشمن کی صف پہ زُود رسی میں مثال تیر
لیلیٰ سرشت انجمن آرا و گوشہ گیر

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۲). [زُود + رس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَنج (---فت ر ، غنہ) صف.
بہت جلد آزردہ یا ناراض ہو جانے والا.

ایک بوسے پر تو کی ہے صلح پر لے زُود رنج
تجھ کو مجھ کو اتنی اتنی بات اوپر جنگ ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۳). زُود رنج ہونا ذرا سی بات پر بگڑ جانا (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۳۵). گوشت کھانا چُھٹ گیا ہے جس کا وہ بہت ہی حریص ہے اب اور بھی زُود رنج ہو گیا. (۱۹۰۲ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۹۰).

تھی زُود رنج دشمنِ لاف و گزاف تھی
جب زیر کر کے سر کو اٹھی سینہ صاف تھی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۲). چڑچڑے ، زُود رنج اور خُشک اور یہ خُشکی پھیلتے پھیلتے ... بڑھ جانے. (۱۹۸۷ ، کرنیں ، ۱۷۹). [زُود + رنج (رک)].

---رَنجی (---فت ر ، غنہ) امث.
رنجیدگی ، آزردگی ، ناراضی.

ہم اپنے اِختلاطِ رُوح و تن سے یہ نہ سمجھے تھے
نتیجہ زُود رنجی ہو گا اس دیر آشنائی کا

(۱۸۷۸ ، دیوانِ صفی ، ۲). ایک روز چند پڑوسیوں نے اس پر نئی بیوی کے متعلق کوئی پھبتی کہی ... زُود رنجی پنوانی کی ایک خاص صفت ہے ، دفتری جامہ سے باہر ہو گیا. (۱۹۳۲ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۱۶). طویل علالت اور تفکرات کے باوجود وہ زُود رنجی ، کبیدہ خاطری یا چڑ چڑے پن کا شکار نہیں ہوئے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ (اقبال نمبر) ، اکتوبر ، دسمبر : ۱۲۶). [زُود + رنج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَوال (---فت ز) صف.
زوال پذیر ، جلدی بدلنے والا. اگرچہ میں نے پارسال کی بازیافت کی ہے اور مُجھے اسکا یقین ہے کہ وہ مخازنِ سلکی ہیں زود زوال نہیں ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۱۶). [زُود + زوال (رک)].

---زُود (---و مع) صف ؛ م ف.
جلدی جلدی ، فوراً.

جیسے طبعِ عیش زا سے زُود زُود
کرتی ہیں ہر دم نئی لہریں نمود

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۷۰). [زُود + زُود (رک)].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) صف.
جلد ٹوٹنے والی ، جلد ختم ہو جانے والی. شاعرانہ کیفیت بڑی بے قاعدہ ... اور زُود شکن ہوتی ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۲۷۲). [زُود + ف : شکن ، شکستن - ٹوٹنا].

---فَراموش (---فت ف ، و مع) صف.
جلد بُھول جانے والا ، بُھلکڑ.

کل جانتے تھے آج جو پہچانتے نہیں
اللہ ایسے زُود فراموش ہو گئے

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۷۵).

جب نشان تک نہ رہا قبر کا میری باقی
تب مری قبر پہ وہ زُود فراموش آیا

(۱۹۳۶ ، طورِ آوارہ ، ۱۲). ایک اور چیز جو ہمیں اور بھی بے چین

کر رہی ہے یہ ہے کہ ہم ذرا زُود فراموش واقع ہوئے ہیں۔ (۱۹۸۳ء، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۳۳)۔ [زود + فراموش (رک)]۔

---فَربَہ و زُود لاغَر فقرہ۔
جو اپنی رائے جلد بدل دے ، مُضطرب الرائے ، متلون المزاج ۔ بلا سے لوگ مُجھ کو زود فربہ و زُود لاغر اور میری رائے کو متزلزل سمجھیں۔ (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۲۰)۔

---فَنا (---فت ف) صف۔
جلد مٹنے والا ، جلد ختم ہو جانے والا ، یکسر عارضی۔ البتہ ان کا اثر و اقتدار بہت ہی عارضی و زُود فنا ہوتا ہے۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۲۹)۔ ان کی سیاست کو سمجھنا اور تخلیقی تحریروں میں ذہن پر ثبت شدہ اثرات کی تحلیل کرنا ہی ادب ہے اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ نیم ادب ہے جو ترکاری کی طرح زُود فنا ہے۔ (۱۹۷۱ ، توازن ، ۸۹)۔ [زود + فنا (رک)]۔

---فَنائی (---فت ف) امث۔
ناپائیداری ، ہلاکت۔ اس وقت ذہن میں اسکی زُود فنائی کا خیال نہ ہو۔ (۱۹۲۰ ، فلسفۂ جذبات ، ۱۹۹)۔ [زود + فنا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---فَہم (---فت مع ف ، سک ہ) صف۔
۱۔ بات کو جلد سمجھنے والا ، ہشیار ، زکی۔ آپ بڑے زُود فہم اور رسا آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۴۷)۔ نہیں میں اتنا زود فہم نہیں ہوں۔ (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۱۰۲)۔ بابائے تاریخ ہیرو ڈوٹس نے اپنی مشہور کتاب میں ممی بنانے کے چند آسان اور زود فہم طریقے بیان کیے تھے۔ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۳۹)۔ [زود + فہم (رک)]۔

---قَلَم (---فت ق ، ل) صف۔
قلم برداشتہ لکھنے والا ، بےساختہ اور بےتکلّف لکھنے والا۔ مولوی صاحب نہایت زُودقلم اور صاف صاف لکھنے والے تھے۔ (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۴۸)۔ [زُود + قلم (رک)]۔

---کَرَم (---فت ک ، ر) صف۔
جلد لطف و مہربانی کرنے والا ؛ (مجازاً) سخی ، مہربان۔

دیکھ دیکھ اے نگہِ زُود کرم
ہاتھ بڑھنے نہ پائے ساحل کا

(۱۹۲۶ ، آرزو لکھنوی ، فغانِ آرزو ، ۳۸)۔ [زُود + کرم (رک)]۔

---گو (---و مع) صف۔
تیزی کے ساتھ شعر کہنے والا۔ اکبر بڑے پُرگو تھے اور بڑے زُود گو۔ (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، عبدالماجد ، ۱۶۹)۔ وہ بدیہہ گو نہیں ہیں زودگو ضرور ہیں۔ (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۷۶)۔ [زُود + ف : گو ، گفتن ـ کہنا]۔

---گوئی (---و مع) امث۔
تیزی سے شعر کہنا ، بے ساختہ کہنا (عموماً شعر کے لیے آتا ہے)۔ منیر شکوہ آبادی ... میری درخواست پر کُچھ سُناتے ضرور ... زُود گوئی میں اسیر کے بعد عجب نہیں ان کا درجہ ہو۔ (۱۹۳۵ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض خیرآبادی ، ۵۰)۔ ان کے ۵ ہزار اشعار صرف ۹ سالہ مشقِ سخن کا نتیجہ ہیں جس سے ان کی قادرالکلامی اور زُود گوئی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ (۱۹۸۴ء، سراج اورنگ آبادی (شخصیت اور فکر و فن) ، ۲۹)۔ [زُود + گو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---مُشتَعِل (---ضم م ، سک ش ، فت ت ، کس ع) صف۔
جلد غُصّے میں آنے والا ، جلد ناراض ہو جانے والا۔ وہ ظاہر میں جتنا خاموش اور دھیما اندر سے اُتنا ہی زود رنج ، کم گو اور زُود مُشتعل شخصیت کا مالک ہے۔ (۱۹۶۹ء، دیوار کے پیچھے ، ۴۸ [زُود + مُشتعل (رک)]۔

---نِگار (---کس ن) صف۔
زُود نویس ، تیزی سے لکھنے والا۔ راجہ ٹوڈرمل ... خوش نویسی کے ساتھ زُود نِگار بھی تھے۔ (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویسان ، ۹۷)۔ [زُود + ف ، نِگار ، نگاشتن ـ لکھنا]۔

---نَوِشتہ (---فت ن ، کس و ، سک ش ، فت ت) صف۔
تیزی سے لکھا ہوا ، گھسیٹ کے لکھا ہوا۔ دیوناگری رسم خط کی تعریف کے بعد شکستہ یعنی زُود نوشتہ عرب فارسی خط کی بُرائیاں گنوائی ہیں۔ (۱۹۷۶ ، ہندی اُردو تنازع ، ۱۳)۔ [زُود + ف : نوشتہ ، نوشتن ـ لکھنا]۔

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) صف۔
تیزی سے لکھنے والا ، جلد لکھنے والا ، زُود نِگار۔ نہایت تیز دست اور زود نویس کاتبوں کو اس کی تصبیح اور موثر تقریر لکھنے کے لیے بیٹھا دیا تھا۔ (۱۹۰۰ ، مضامین سلیم ، ۳ : ۱۳۶)۔ حقیقی چچا منشی برکھ لال ... حددرجہ زُودنویس اور خوشنویس تھے۔ (۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۸)۔ برق رفتار چھاپے خانوں کے لیے زود نویس خوش نویس بھی چاہیے تھے۔ (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۳۹)۔ [زُود + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا]۔

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث۔
جلدی جلدی لکھنا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ اس میں زُود نویسی کہاں سے آئے گی۔ (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکزِ اُردو ، ۳۶)۔ طفیل ... بسیار خوری کے ساتھ بسیار نویس اور زُود نویسی کے ساتھ ساتھ خوب نویس بھی ہے۔ (۱۹۸۳ ، محمد نقوش ، ۱۱۷)۔ [زُود + نویس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ہَضم (---فت ہ ، سک ض) صف۔
جلد ہضم ہو جانے والا ، ہلکی غذا ، لطیف خوراک ، جلد جُزوِ بدن ہو جانے والی غذا۔ پہلے کُچھ دنوں تک مُلائم اور زُود ہضم غذا دیجئے۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵۵)۔ یہ آملیٹ زُود ہضم اور صبح کے وقت باآسانی بن سکتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۳۶)۔ دلیا ... دو قسم کا ہوتا ہے ایک زُود ہضم ہے اور دُوسرا کُچھ ثقیل لیکن منٹوں میں تیّار ہوتا ہے ، کون سا دوں؟۔ (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۳۰)۔ [زُود + ہضم (رک)]۔

ـــــ یقینی (ـــــفت ی ، ی مع) امث.
جلد یقین کر لینا ، کسی بات کو جلد مان لینا. زُود یقینی آسان پسندی اور کم نظری سے انہیں گویا علاقہ نہیں تھا. (۱۹۸۶ ، اُردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۳۰۰). [زُود + یقین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زُور (و مع) امذ.
مکر ، فریب ، دغا.

اے صبا توں قول لیا تب ہووے گا دل کوں قرار
حق پرستی منج رقیباں تا بوجھیں اب زور تھے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲).

اگر دانا ہے تو من کا تُجھے دانا کفایت ہے
وگرنہ بے اثر ہے شیخ تیری زور کی تسبیح
(۱۷۸۲ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۱۰).

تیرہ زُو مضحک سراپا زور ہے
دم اگر ہووے تو پھر لنگور ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۳). عابدوں کی جَو فروشی اور گندم نُمائی دیکھتے ہیں تو ان کو ساری دنیا مکر و زور سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۸۵). اسکی فتوحات ... زور کے ذریعے سے ہاتھ آتی ہیں اسلئے وہ بھی حرام سے کم نہیں. (۱۹۱۳ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۲۹).

حکم ترک ریا سے ظاہر ہے
مائلِ مکر و زور نیّتِ شیخ
(۱۹۲۶ ، معارف جمیل ، ۵۷). [ع : (ز و ر)].

زور (و مج). (الف) امذ.
۱. (اُ) **قوت ، توانائی ، طاقت.**

وو مغرور تھا زورِ پاماں مست
تھا نمرود جگ میں وو آتش پرست
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۳).

جمع کر جو عثمان قرآن کوں
شرم کا دیے زور ایمان کوں
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶).

جو مانگے بنّت و زاری سے دے توں سائل کو
نہیں تو تجھ سے زبردست زور سے لے گا
(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۸۹).

اری بے ننگ اس قدر کر نہ شور
الٰہی کرے ڈھے پڑے تیرا زور
(۱۸۹۳ ، قصۂ ماہ اختر پری پیکر ، ۱۷۷). ان کے قلم اور آواز میں بڑا زور تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۱۸). (اُاُ) **اِصرار ، توجہ.** مکّی سورتوں میں زیادہ تر زور ... قیامت کے اعتقاد اور رسولؐ کی صداقت پر صرف ہوا ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۰۹). ۲. **اثر ، تاثیر.** کیوں حضور میرے عمل کا زور دیکھا. (۱۷۸۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۶). میں ان کے دلائل کا زور تسلیم کرتا ہوں. (۱۹۳۸ ، خطباتِ قائد اعظم ، ۱۵۱). ۳. **بل ، بُنیاد ، سبب ، بنا.** علم کے زور سے دو ولایتوں پر بادشاہت کر رہی ہیں. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۶۴). مولانا کی ہستی اسی وقت ایک راز ایک معمہ تھی جمعیت العلما کا زور تھا. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۷).

۴. **حرکت یا عمل کی تُندی و قوت یا اس کا دباؤ ، ریلا ، طاقت.**

رکھی ہے ہم نے بازی زور سے شمشیر کے ، دشمن
کیا چاہے تھا سر ، واسوخت ہو بجھ نقش سے دہلا
(۱۷۲۳ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۱). وہ اس وقت زور میں چلے جاتے تھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۴۵). شاہ درگاہی صاحب کے زور کو انہوں نے سنبھالا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۴). بیرونی قوت کا مقابلہ کرنے کے لیے جسم کے اندر جو قوت عود کرتی ہے اسے زور کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۳۰). ۵. **قوت کا مظاہرہ ، طاقت آزمائی.**

وہ بوجھ عشق کا ہے کہ ہرگز نہ اُٹھ سکے
عالم کے پہلوان ہوں اگر بہر زور جمع
(۱۸۵۴ ، ریاضِ مصنف ، ۲۰۰).

ایک پیسہ میں یہ گنگا پار ہے
ورنہ دس کا زور بھی بیکار ہے
(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۱۲۶). ۶. **حملہ ، پیش قدمی.**

حق بھائی کی اُلفت کا ادا کرتا تھا بھائی
ہر زور پہ بھائی کی ثنا کرتا تھا بھائی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶۲). ۷. **زبردستی ، جبر.** کسی پاس نے زور سوں کوئی لیتا ہے دین ہمارا ہے سو آ بیچ دیتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۱).

کل آئے تھے بڑی شیخی سے میخانے کو لٹوانے
ولے رندوں نے بل کر محتسب کو زور ہی کوٹا
(۱۷۹۸ ، میر ، سوز ، د ، ۵۵).

جو مانگے بنّت و زاری سے دے تو سائل کو
نہیں تو تُجھ سے زبردست زور سے لے گا
(۱۸۰۱ ، باغ اُردو ، ۸۹). یہ ہماری خوشی تمہارا ہم پر کُچھ زور نہیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۶۲).

الغرض ثابت یہ امر اس کو ہوا
زور سے شیلا کو نعمت لے گیا
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۸). ۸. **ظُلم ، زیادتی.** بس تو یہ چاہتا ہے کہ ملک میں (زور و) ظلم کرتا پھرے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۶۵). ۹. **وزن ، بوجھ.**

یا نبیؐ اب آسرا ہے آپ ہی کی ذات کا
کہہ دیا دُنیا نے مُجھ سے میں سراپا زور ہوں
(۱۹۱۹ ، دُرِ شہوار ، بیخود ، ۳۶). ۱۰. **قابو ، اختیار ، بس ، قدرت ، سکت.** زور کہیے تن مستی ہے عشق قوت پکڑیا تو من مستی ہے خُدا کچھ دیا تو دھن مستی ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۲).

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۶). تقدیر میں تو کسی کا زور نہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۵).

فکرِ پلاؤ ہے جنوں نانِ جویں کی خیر مانگ
یہ بھی نہو تو زور کیا بس جو چلے وہ کھائے جا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷). ان کا قوتِ ارادی پر اتنا زور تھا کہ وہ جب کبھی جس چیز کے لئے سوچتے پورا کر کے ہی دم لیتے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ ، جولائی ، ۱۲). ۱۱. **قوت و اثر.**

مولوی شبلی صاحب کو زور کا تار دیں. (۱۹۰۱ ، تاریخ نثرِ اُردو ، ۵۶۳). ۱۲. **کوشش ، سعی ، جدوجہد**. پولیٹکل تقلیں بھی ایک صاحب چھاپ رہے ہیں یہ بڑھاپے کا زور ہے. (۱۹۱۳ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۱۱۰). ۱۳. **(شطرنج) وہ سہارا جو ایک مہرے یا پیادے کو دوسرے مہرے یا پیادے سے ہوتا ہے**(نوراللغات).
(ب) صف. ۱. (أ) شدّت ، زیادتی ، کثرت.

دوڑے بدن میں وہ خارش کا زور
وہ کھٹمل کی الفت کہ جیسے چکور

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۳۵). **(أأ) جوش.**

دل دریا میں غم کی موجاں آوتی ہیں فوج فوج
عشق کے تختے اوپر کیا ڈر ہے طوفاں زور تھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲). سورۂ نحلہ میں بڑے زور سے عرب کے طرزِ معاشرت پر غصّہ کیا ہے. (۱۸۸۸ ، حسن ، دسمبر ، ۵۲). نواب بدارالمہام اس سے زیادہ کے مجاز نہیں ہیں اس لئے حضور میں بڑے زور کے ساتھ تحریری سفارش بھیجی ہے (۱۹۰۱ ، مکاتیبِ شبلی ، ۱ : ۳۹). اس نے لخمی بادشاہ عمرو بن ہند کو بڑے زور سے نصیحت کی کہ اپنے باپ المنذرالثالث کا قصاص لے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۳۹). **(أأأ) تصرف ، نفوذ (بیشتر چلنا کے ساتھ).**

تغیر قافیہ سے یہ طرحی غزل کہوں
تا جس میں زور کچھ تو طبیعت کا چل سکے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۵). ۲. **غلبہ ، کثرت ، زیادتی**. اِدھر قریب کے دیہات میں ایک ماہ سے طاعون کا زور ہو رہا ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۷۱). جمعیۃ العلماء کا زور تھا. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۷). ۳. **(أ) عجیب و غریب ، انوکھا.**

ناتوانی نے زور کام کیا　　چڑھ گئے یار کی نگاہوں پر

(۱۸۸۸ ، گوہرِ انتخاب ، ۳۱۰).

کُھب گئی دل میں ہمارے چھب تری اے جامہ زیب
زور ہی دستی ہے تجھ کو تنگ چولی واہ وا

(؟، عاشق (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۷۶)). **(أأ) اچھا ، عُمدہ.**

ہوئے غیب دیک او دونو جان وہیں
لگی فکر در زور اوس شاہ تئیں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۲).

پیچھے آئی انوپ کی بھی برات
زور وہ دن تھا زور تھی وہ رات

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۶۹).

رنگ لائی ہے زور فصلِ بہار
گل تو کیا عکسِ گل سے سرخ ہیں خار

(۱۸۵۷ ، مثنوی بحرِ الفت ، ۷). (ج) م ف. ۱. **عجب طرح سے ، اچھے انداز سے ، خُوب.**

ترے سجہ پنے کی صفت ہوئی سو زور
پڑیا نعرِ دریا کی جا تن میں شور

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۵).

اوس ماہرو کا زور ہی جھلکے ہے گوشوارا
کیا چاند کے گھر آیا اب مشتری کا تارا

(۱۷۸۰ ، گُلِ عجائب ، ۵).

میری آنکھوں نے لگا دی زورِ ساون کی جھڑی
ہجر کی شب چرخ پر کھنگور بادل دیکھ کر

(۱۸۷۹ ، توقیعِ سُخن ، ۲۳). ۲. **سہارا ، بھروسا ، بل.**

شیوہ ہے بھی نازکی و شرم تو صاحب
کس زور پہ کہتے ہو کہ بیداد کریں گے

(۱۸۹۵ ، دیوانِ زکی ، ۱۷۷). برسوں پہلے اپنی کامیابی کا علم ہوا تو کیوں کر ہوا اپنی عقل کے زور سے ہوا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۸۶). ۳. **کسی ہنر میں کامل ، ماہر.**

ہوا زور کشتی میں میلے میں ور
سکیا تیر نیزے کرے سب ہنر

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۳). ۴. **خُوب ، عُمدہ.**

ہوا شہر میں سارے یکبار شور
فلانے فلانے کی الفت ہے زور

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۶).

میرے دلِ شکستہ کو کہتی ہے دیکھ خلق
کیا زور آئنہ ہے یہ ہووے اگر درست

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، ک ، ۱۳۹). [ف : زور ؛ پہلو : زوار ؛ قدیم ف : زُر].

ـــــ آزما (ــــ سک ز) صف.

طاقت آزمانے والا ، پہلوان ، طاقت ور.

گرا کر مُجھے اُٹھنے دیتا نہیں
مگر ضُعف زور آزما ہو گیا

(۱۸۷۷ ، انورد ہلوی ، د ، ۱۸). [زور + ف : آزما ، آزمودن ، آزمانا].

ـــــ آزمانا ف م.

طاقت دکھانا ، قوّت کا مظاہرہ کرنا ، طاقت کا اِمتحان لینا. ہر ایک جگہ اپنا زور مت آزما کہ شاید کوئی زبردست ملے. (۱۷۳۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۵۷).

جذبۂ دل زور آزمانا چھوڑ دے
پائے نازک کا ستانا چھوڑ دے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۹۳).

ہاں زور آزماؤ
نصرت کے گیت گاؤ

(۱۹۲۶ ، ظلیعہ ، ۱۲). جن میں سوائے بادشاہوں شاہزادوں اور امیروں ... اور زور آزماؤں کے واقعات کے اور کُچھ نہیں ہوتا. (۱۹۵۹ ، برق (سیّد حسن) ، مقالاتِ برق ، ۶۵).

ـــــ آزما ہونا محاورہ.

طاقتور ہونا. شہنشاہِ ساحراں نہایت زور آزما ہے کہ تیغِ شمشیر سے اسکے سرکشانِ دہر کانپتے اور تھرّاتے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۳).

ـــــ آزمائی امث.

طاقت دکھانا ، طاقت کا مظاہرہ کرنا ، قوّت کا اظہار.

کشمکش اس جیب سے دستِ جنوں بے فائدہ
غیر کا زور آزمائی کو گریباں چاہیے

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۸۸). ہر روز مسلمان افسر علم و فوج لے

جاتے تھے اور زور آزمائی کرتے تھے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳:۶۳۳) بعض مفسرین اور ... حافظ ابن قیمؒ کے خلاف زورآزمائی کرتی چاہئے۔ (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۳۳۱)۔ [زور + آزما (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---آنا محاورہ۔
طاقت آنا ، قوی ہونا ، توانا ہونا (جامع اللغات)۔

---آور (---فت و) صف۔
قوی ، طاقتور ، زبردست۔ بہت دلاور ، بہت زورآور کسی تے نہ ڈرے ۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۲)۔

طعن سیں زور آوروں کے وہ کوئی ماموں ہے
جو مقابل ان کے آ دو ہاتھ مگدر یہاں جا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۵)۔ سید عبداللہ اور سید حسین ... بڑے زورآور ہو گئے تھے۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۲۰) ۔ قارون ... کو اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ کئی زورآور مرد اس کی کنجیاں بمشکل اٹھاتے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۲۷)۔ وہ میری گود سے اتر کر ماں کی آغوش میں اس طرح چھپ جاتا جیسے قبیلے کے کسی کمزور نے زورآور کے ڈر سے کسی دوسرے قبیلے میں پناہ لی ہو۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۷)۔ [زور + ف : آور ، آوردن - لانا]۔

---آوری (---فت و) امث۔
طاقت ، توانائی ، قوت ، سکت ، اہلیت۔ اس زمیں پر کے سب لوگوں کوں خدا کی بات کوں لاوں زورآوری سوں خدا کی طرف۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۷۳)۔

سجیلا بوجھ سکھلاتا ہوں ناچی داؤ سب اسکوں
لیا زورآوری سیں بیچ میں دیکھا جو بھولا ہے

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۸۳)۔

اور میری شاعری کا تجھ پہ سب کھل جائے حال
یعنی ہو معلوم میری طبع کی زورآوری

(۱۸۳۵ ، سعادت یار خان ، مجموعۂ رنگین ، ۹)۔ سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اس کے جس نے پیدا کیا ہے اوس منہ کو اور بنایا ہے .... اپنی قوت اور زورآوری سے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب ترجمہ ، ۱۰۵)۔ شعراء ، مرثیہ کو محض ایک مذہبی فرض سمجھتے تھے اور اس وجہ سے شاعرانہ طباعی اور زورآوری سے اجتناب کرتے تھے۔ (۱۹۰۷ ، موازنۂ انیس و دبیر ، ۱۲)۔ [زور + آور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بادشاہ دانو وزیر ہے کہاوت۔
پہلوانوں کی مثل ہے،طاقت کی تعریف ہے طاقت تدبیر سے افضل درجہ رکھتی ہے بادشاہ جیسی طاقت اور وزیر جیسی چالاکی ہوشیاری (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت)۔

---بازار امذ۔
گرم بازاری ، عمل دخل ، قدر و منزلت۔

اہلِ ہنر اس کے دور میں خوار ہے بے ہنروں کا زور بازار

(۱۸۳۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۹)۔ [زور + بازار (رک)]۔

---بازو کس اضا (---و مع) امذ۔
ذاتی قوت ، قوت ، طاقت ، اقتدار۔

نہ پتاؤ کچھ زورِ بازو کے تیں
نکہ را کھ وزن ترازو کے تیں

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۶)۔

دریغا کہ بھی زورِ بازو میرا
نہ دیکھیا ہی کوئی ہتراز و میرا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۹)۔

کبھی شیریں نہ دل سے کوہ کن نے کوہ کو کاٹا
محبت یہ نہیں ہے زورِ بازو اس کو کہتے ہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۳)۔ جہاں ایک برائی بھی نظر آئے معاً ہر شخص پر لازم ہے کہ اپنے زورِ بازو سے اسکے مٹانے کی کوشش کرے۔ (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۱)۔ پاکستان نے ۱۹۷۳ کی جنگ رمضان کے دوران شام کا ساتھ زورِ بیان سے نہیں زورِ بازو سے دیا تھا۔ (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۳۳) ۔ [زور + بازو (رک)]۔

---باندھنا محاورہ۔
قوت پکڑنا ، زیادتی ہونا ، پھیلنا۔

ہوا نے اس کی باندھا اس قدر زور
کہ اٹھا بیٹھے بیٹھے بزم میں شور

(۱۸۶۲ ، طلسمِ شایاں ، ۸)۔ مشرکین کو نہایت تردد ہوا سمجھے کہ اسلام اب زور باندھنے لگا اس کے روکنے کی کچھ تدبیر ضرور ہونا چاہیے۔ (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفےٰ ، ۹۱)۔ جب سنگھٹن اور شدھی کی تحریکوں نے زور باندھا تو خواجہ صاحب نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ (۱۹۸۸ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۳۰)۔

---بانی امث۔
پُرجوش آواز ، زور دار گفتگو۔

الف کھینچ آہ کا ہر دم صدائے آہ کرتے ہو
ارے میاں بے نوا دل زور بانی کے قلندر ہو

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۸۹)۔ [زور + بانی (رک)]۔

---بٹھانا محاورہ۔
۱. دبدبہ قائم کرنا ، رعب جمانا۔

زور بٹھا دے تھانے تھانے
دنیا دیکھے دنیا مانے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۳۱۳)۔

---بڑھانا محاورہ۔
طاقتور بنانا ، زرخیزی یا قوت میں اضافہ کرنا ، قوی بنانا ، استعداد میں اضافہ کرنا۔ دوسری قسم کی زمین جس کا نام پڑوتی تھا اور ہمیشہ کاشت نہ ہوتی تھی بلکہ چندے واسطے زور بڑھانے کے چھوڑ دیتے تھے۔ (۱۸۵۸ ، اسبابِ بغاوتِ ہند ، ۳۸)

---بڑھنا محاورہ۔
قوت و طاقت بڑھنا ، مقبول تر ہونا ، پسند اور طلب میں اضافہ ہونا۔

بعض دلچسپیاں اور رویے جو پہلے موجود تھے اس زمانے میں ان کا زور بڑھ جاتا ہے۔(۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۹۲).

---بَل امذ.
قوت ، طاقت یا قوت کا برتا.

فیض کیونکر دبائیں اُن کو ہم
زور بَل ہے نہ ہم میں زر بل ہے

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۸۵)۔[زور + بَل (رک)].

---بَند کَرْنا محاورہ.
گرفت میں لانا ، قابو کرنا.

رکھو باندھ کر اس کرو زور بند
جو بھرتا ہے کیوں دیکھوں چرخ بلند

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۵۱)۔[زور + ف : بند، بستن - باندْھنا].

---بَنْدْھنا محاورہ.
زور باندْھنا (رک) کا لازم . ان خیالات کا وہ زور بندھا کہ بڑی مُشکل سے بہ زور ساڑھے نو بجے ، ناگپور کے سنتروں کی تُرشی سے اُترا.(۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۴۴).

---بَیان کس اشا(---فت ب) امذ.
بیانَ کی قُدرت ، اظہارِ خیال کی طاقت. جو تقریر کانفرنس میں کی ، اس کا حُسنِ زبان زورِ بیان ... اور شوخی میں جواب نہیں تھا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۱۳)۔[زور + بیان (رک)].

---بَھرْنا محاورہ.
موثر بنانا ، جوش پیدا کرنا ، حُسن و اثر میں اضافہ کرنا. ایک ہفتہ بھی مہلت مِل سکے تو کیا کہنا .. میں تھوڑی بہت تیاری بھی کر لوں گا اور پھر قصہ میں زور بھر دوں گا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۱ : ۶). سلاطینِ غزنی کم زور ہوئے تو غوریوں میں زور بھرا . (۱۹۵۳ ، تاریخِ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱۳۵).

---بَتّھا (---فت پ ، شد ٹھ) امذ.
۱. (طنزاً) خوب طاقتور ، جوان. ولی آدمی ہو اور ڈال کے ٹوٹے ہو اور زور پٹھے ہو اور کوئی زور خدا کے بندے ہو.(۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۷۳). **۲. احمق** ہو(دریائے لطافت ، ۱۰۷)۔[زور + پٹھا (رک)].

---پَچْنا (---فت پ ، سک چ) ف ل.
قوت و طاقت کو ضبط کرنا ، غرور سے باز رہنا (مصطلحاتِ اردو ، ۲۵۳)۔[زور + پچنا (۱)].

---پَر م ف.
۱. کمال پر ، انتہا پر ، ترقی پر. اکبر کو عرضی کی اور یہاں ظاہر کیا کہ جوٹ سخت آئی ہے اور ضعف زور پر ہے.(۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۳). اور جب اپنی جوانی کو پہنچا اور پورے زور پر آیا ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا.(۱۹۲۱ ، احمد رضا بریلوی ، القرآن الحکیم ، ۶۱۸). **۲. سہارے پر ، بھروسے پر ، امید پر ، آسرے پر ، بُنیاد پر.**

رِندِ خُدا پرست ہوں میں وہ کریم ہے
زاہد مُجھے ڈرا نہ عبادت کے زور پر

(۱۸۶۶ ، دیوانِ ہزبر ، ۳۹). پاکستانی ٹیم جیت رہی ہے تو بس ہماری دعاؤں کے زور پر ہماری دُعاؤں کا سلسلہ جاری رہا .(۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۰۳). **۲. حوصلے پر** (جامع اللغات).

---پَر چَڑْھنا محاورہ.
طاقت یا قوت میں بھرنا نیز حدِ کمال یا ترقی پر ہونا.

کیا ہی زوروں پر چڑھا ہے ان دنوں اپنا جنوں
ٹکڑے ٹکڑے شام تک ہو جاتی ہے زنجیرِ صبح

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۱).

لحد میں گِرا کر کیا چت قضا نے
چڑھا گو دو ستم بڑے زور پر تھا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۴۳). گرگٹ زوروں پر چڑھا ہوا ہے . (۱۹۰۱ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۸).

---پَڑْنا محاورہ.
۱. داب ، بوجھ یا دباؤ پڑنا ، دبایا جانا. اس نے دیکھا کہ ہراول پر زور پڑا اور طور بے طور ہوا ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۹). **۲. طاقت صرف ہونا ، زیادہ محنت پڑنا ، مجبور کیا جانا** (ماخوذ : جامع اللغات).

---پَکَڑْنا محاورہ.
قوت حاصل کرنا ، کسی اعتبار سے قوی یا مضبوط ہونا . عشق دیداری پکڑتا زور ، عشق کوں دیداری لذت ہے کچھ ہور. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۰). شکایتیں دربار میں پہنچ ہی رہی تھیں کہ سکندر نے بھی زور پکڑنا شروع کیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۲) . یہ خیال روز بروز مدینہ میں زور پکڑ رہا ہے. (۱۹۳۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۲۰۶). ان کے طرزِ تحریر اور شعر و شاعری میں رعایتِ لفظی نے بھی زور پکڑا. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۲۹۳).

---پہ ہونا محاورہ.
عروج پہ ہونا ، ترقی پر ہونا.

حلقۂ زُلف میں رُخسار کتنی اس کے دیکھ
رات کو زور پہ ہوتا ہے بہارِ آتش

(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۲۰).

کس قدر زور پہ تھی جنگ کے میدان کی بہار
تھے سواروں میں پیادے تو پیادوں میں سوار

(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروجِ سخن ، ۵۱).

---پَہُنْچنا محاورہ.
مدد پہنچنا (جامع اللغات).

---پَیدا کَرْنا محاورہ.
طاقت بڑھانا یا حاصل کرنا (جامع اللغات).

---پَیدا ہونا محاورہ.
جوش و ولولہ اور حسن و اثر پیدا ہونا. عبارت میں کچھ زور پیدا ہو گیا ہے تو وہ اس عقیدت کا پرتو ہے. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۷).

---ٹُلنا محاورہ.
قوّت آزمائی ہونا ، طاقت کا مقابلہ ہونا. زور دونوں طرف سے ٹُلنے لگے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۸۲).

عجب تُو نے باندھی ہے یہ با گ ڈور
ٹُلا سب کا رہتا ہے آپس میں زور

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسماعیل ، ۳).

---توڑنا محاورہ.
قوّت زائل یا کم کرنا. ہر ایک جگہ اپنا زور مت آزما کہ شاید کوئی زبردست ملے تو زور توڑ ڈالے. (۱۸۰۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۵۷). جب خُوب اچھی طرح ان کا زور توڑ لو تو ان کی مُشکیں کس لو. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۷۵۲). جب ان کا زور توڑ لو تو ان کی مُشکیں کس لو. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۱۰۱). شانجہ - روسا ملک کا زور توڑ کر ایسی ہی مطلق العنان حکومت کرنی چاہتا تھا جیسی کے اس کے باپ دادا کو حاصل رہی تھی. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۲۱۵).

---تولنا محاورہ.
قوّت یا طاقت کا اندازہ لگانا ، قوّت آزمائی کرنا.

ہاتھ تب عِشق کے میں سنگِ گراں پر ڈالا
زور فرہاد کے جب تول لیا بازو کا

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۳۱).

--- تھوڑا ، غُصّہ بہت ، مار کھانے کی نِشانی کہاوت.
کمزور غُصّہ ور آدمی عموماً مار کھاتا ہے (جامع الامثال ، ۲۳۹).

---ٹُوٹ جانا / ٹُوٹنا محاورہ.
بے اثر ہوجانا، رعب داب کم ہوجانا. مُسلمانوں نے اس کا محاصرہ کر لیا تو تو تومسہ کا زور بالکل ٹُوٹ جانے گا. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۹۱). غزوۂ بدر کے بعد جب قریش کا زور ٹوٹ گیا اور ملک میں اسلام بھی ایک قوّت شمار ہونے لگا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۷۰).

پھر سکون ہو گیا فضا پہ مُحیط
آندھیوں کا وہ زور ٹوٹ گیا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۵۶).

---جانور ہیں فقرہ.
بہت احمق ہیں (دریائے لطافت ، ۱۰۷).

---جتانا محاورہ.
اِقتدار یا اثر و رسوخ وغیرہ ظاہر کرنا ، دباؤ ڈالنا.

ہم سے بے طاقت نہ پہنچے تا بگور
سخت جانی نے جتائے اپنے زور

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۶۶).

---چترا (---فت چ) صف.
بہت چالاک ، ہوشیار.

زور چترا ہے مرے دل کا کبوتر حاتم
سرت کرتا ہے جب اُڑتا ہے اُسی کے کوکا

(۱۷۶۸ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۸). [زور + چترا (رک)].

---چرخ ڈھانا محاورہ.
بلائے ناگہانی.

میں آرزو زورِ چرخ ڈھادوں زمیں کے ساتوں طبق ہلادوں
مگر جہاں شل ہیں دونوں بازو وہ ہے فریبِ وفا کا پھندا

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، سازِ حیات ، ۳).

---چلانا محاورہ.
جبر ، زبردستی یا رعب داب سے کوئی کام لینا.

کہتی ہے یہ احساس نہ چھیڑو مُجھ سے
مُجھ پر بھی کوئی زور چلا سکتا ہے

(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۷۶).

---چلنا محاورہ.
زور چلانا (رک) کا لازم ، بس چلنا ، قابو چلنا ، اِختیار ہونا.

یارو کُچھ چل سکے ہے میرا زور
دیکھو تو ٹک کہاں کہاں ہے چور

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۰).

جنگ میں غالب امیروں پر نہ ہوں کیونکر فقیر
زور چل سکتا نہیں کمل کے آگے شال کا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۱).

تڑپ کے خاک پہ توڑا ہمارے آگے دم
چلا نہ زور کلیجہ پکڑ کے رہ گئے ہم

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہینِ غم ، ۳۳). حکومت کا کُچھ زور ان پر نہیں چلتا. (۱۹۰۳ ، انتخابِ فتنہ ، ۷۷). کلامِ غالب کے شارحین جو اکثر ناقص اور اُلجھے ہوئے اشعار پر حاشیہ آرائی کر کے آسمان زمین کے قلابے ملاتے ہیں اس شعر پر زورِ قلم کیوں نہیں دکھاتے یہاں کُچھ زور نہیں چلتا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۱۳۹).

---حُسْن کس اضا (---ضم ح ، سک س) امذ.
بہت خوش نمائی ، خُوبصورتی کی کشش.

ہاں ساتھ زورِ حُسن کے جادوگری بھی ہو
اور مستی و ہوس کا فسونِ قوی بھی ہو

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۹۹). [زور + حُسن (رک)].

---دار صف.
۱. (أ) قوی ، مضبوط ، طاقتور.

جو لے گئے ہیں گلواں کوں جتنے سوار
سو کونگا کہ ہیں فیل تھے زور دار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۵۲). پودے زوردار ہوں اور پیداوار اچھی بیٹھے. (۱۸۹۳ ، اُردو کی چوتھی کتاب، محمد اسماعیل ، ۱۹۳). تمام زمین نہایت زوردار ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۸). سیمنٹ اور ریت کا آمیزہ مروجہ آمیزہ کی بہ نسبت زیادہ زوردار اِستعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۹۷). (اا) پُوری طاقت کے ساتھ ، بھرپُور. باؤ جی کے سامنے کال دیتا ہے... اس نے ڈھینگر کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۳۸). ۲. اپنی کسی کیفیت یا صفت کے اعتبار سے بہت زیادہ قوّت و اثر رکھنے والا یا کسی صنعت یا

کیفیت سے بہت شدت کے ساتھ اتصاف رکھنے والا۔ سرچشمۂ جاریہ دیکھتے ہیں جو یونان و اسکندریہ اور روشۃ الکبریٰ کے زمانۂ عروج میں نہایت عمیق اور زوردار تھا۔ (۱۹۰۲ ، افاداتِ مہدی ، ۶۰)۔ کرسچین کالج الہ آباد میں ایک مشاعرہ ہوا خبر یہ تھی کہ بہت زوردار ہو گا۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۳)۔ نیاز صاحب سچ مچ زوردار ہستی کے مالک ہیں اور ان میں وہ قابلیت ہے جس سے دوسرے کے دل میں اعتماد پیدا ہو جائے۔ (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۳۷)۔ ۳. تند و تیز۔ پرسوں زبردست آندھی کے بعد زوردار بارش ہوئی۔ (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ۳۰ / ۱۸۰ : ۶)۔ ۴. پُرجوش۔ غلط فہمیوں کا ازالہ جس زوردار طور پر ... کیا ہے اس سے اہلِ علم آگاہ ہیں۔ (۱۹۸۵ ، تفہیمِ اقبال ، ۱۰)۔ ۵. عُمدہ نظم یا نثر ؛ جوشیلی اور مُدلّل تقریر ؛ وہ پتنگ جس کے اُڑنے میں ڈور خُوب تنی رہے اور جھول نہ رہے (مہذب اللغات)۔ [زور + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---دَر زور امذ (قدیم)۔

زیادہ قوّت و زور۔

کیا زور در زور اس لُھار پر
جو چالیں جناں کوں سٹیا مار کر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۰)۔ [زور + در (رک) + زور (رک)]۔

---دِکھانا/دِکھلانا محاورہ۔

کسی صِفت یا جوہر کا اظہار کرنا ، کسی صفت کے سلسلے میں اپنے غلبۂ کمال کو معرضِ اظہار میں لانا ، قوّت دِکھانا ، غلبہ دِکھانا۔

گُل نئے پُھولے جو برچھی پہ لگا پھل اُس کا
زور دِکھلاتا تھا ہر ضرب میں کس بل اُس کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۹)۔ کوئی سوال کیا جاتا تو جواب میں فصاحت و بلاغت کا پُورا زور دِکھلاتا۔ (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکماء (ترجمہ) ، ۳۲۳)۔

---دِلانا محاورہ۔

۱. تقویت دینا نیز حوصلہ افزائی کرنا۔

سینہ کو زور دِلاتے ہیں ساعد و بازو
تو ان کے ہاتھوں کے قبضہ میں دل کا ہے پہلو

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۴۸)۔ ۲. بڑے پہلوان کا اپنے چھوٹے پہلوانوں سے اس طرح کُشتی لڑنا کہ ان کو دم آ جائے (مہذب اللغات)۔

---دِلوانا محاورہ۔

پہلوان کا اپنے پٹھوں کو کُشتی کی مشق کرانا۔

کتنی پٹھوں کو زور دِلواتے
خوب رُوبوں کو کشتی کھلواتے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۸)۔

---دے کے پڑھنا ف م۔

تیز آواز سے پڑھنا ، جوش کے ساتھ پڑھنا (مہذب اللغات)۔

---دینا محاورہ۔

اِصرار کرنا ، تاکید کرنا ، تاکید کے ساتھ کسی امر کی طرف توجہ مبذول کرانا۔ اِسی پہلو پر اور زور دینا شروع کیا۔ (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۲۷۵)۔ سنسکرت کے پڑھنے پڑھانے اور بولنے پر زور دیا۔ (۱۹۳۸ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۱۵۱)۔ ان نظریات کے تحت شعر میں اظہار وابلاغ کے مسائل خاص طور پر زیربحث آئے اور جدید نقادوں نے جن امور پر زور دیا وہ عملاً یہ ہیں۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۵)۔ ۲. کسی لفظ یا جُملے کو اِختصاص کے ساتھ ادا کرنا جس سے اُس کے اہم اور قابلِ لحاظ ہونے کا اظہار ہو۔ نپولین نے بڑا زور دے کر کہا ، نہیں ، نہیں۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۶۰)۔ محض ہئیت ہی پر زور دینے سے اس کی صنفی حیثیت پُوری طرح واضح نہیں ہوتی۔ (۱۹۸۳ ، اصنافِ سُخن اور شعری ہئیتیں ، ۲۸)۔ ۳. مزید قوّت یا طاقت پیدا کرنا یا پہنچانا ، سہارا دینا۔

کیا رد سبھیں کُفر کے کام کوں
دیا زور پھر کر توں اِسلام کوں

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۱۳)۔ اگرچہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زمین کو زور دینے کے لیئے اُفتادہ پڑی رکھتے ہیں۔ (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۹)۔

مری دعا کو اگر زور دے تری آمین
ترے خُدا سے میں کُچھ چاہوں اِلتجا کر کے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۷۵)۔

میں اور عمری کی تمنّا خُدا بچائے
لوگوں کے زور دینے سے اُٹھنا پڑا مُجھے

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۷)۔ ۴. بوجھ ڈالنا ، بہت زیادہ فِکر یا توجہ کرنا دردِ سر نے زیادہ شعر نہ لکھنے دیے اور نہ طبیعت پر زیادہ زور دے سکا۔ (۱۹۱۹ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۰۶)۔

---ڈالنا محاورہ۔

۱. دباؤ ڈالنا ، سخت حملہ کرنا۔ انھوں نے مُسلمانوں پر ایسا زور ڈالا کہ ... ان کے پاؤں اُٹھ جائے۔ (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۱۳۸)۔ ۲. کسی شخص کو کسی کام کے لیے مجبور کرنا ، جبر یا اِصرار کے ذریعے کسی امر کے لیے آمادہ کرنا ، جبراً قبول کرانا نیز مطلقاً مجبور یا تنگ کرنا۔ ایسے لوگوں پر جو دباؤ میں آ سکتے تھے ناواجب زور ڈالا۔ (۱۸۸۸ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۶۲)۔ وہ شخص بڑی غلطی کرتا ہے جو گورنمنٹ پر زور ڈال کر اس آبپاشی میں خرچ کثیر کی تحریک عظیم کرتا ہے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۲۶)۔ مرکز نے استدعا کو ایک شانِ بے نیازی کے ساتھ نظرانداز کر دیا ، جن سنگھ اور پرجاپریشد صرف اس بات پر زور ڈالتی رہیں کہ مُجھے وزارت سے الگ کر دیا جائے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۶۲)۔ ۳. کسی قوّت کو پُوری توجہ یا کوشش کے ساتھ تحریک میں لانا یا معمول و معروض بنانا۔ ہزار غور کیا اور حافظہ پر زور ڈالا مگر کُچھ یاد نہ آیا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۰۵)۔

---ڈلوانا محاورہ۔

زور ڈالنا (رک) کا متعدی المتعدی۔ چچی (جاں نثار کی والدہ) جاں نثار کی رضامندی کے لیے مُجھ سے بھی زور ڈلوائیں۔ (۱۹۵۸ ، حرف آشنا ، ۵)۔

---ڈھے جانا محاورہ۔
۱. غرور یا طنطنے کا ختم ہو جانا. اُن کے زور ڈھے گئے اُن کی نازبرداری ختم ہو گئی. (۱۹۱۷، شام زندگی، ۲۹). ۲. قوت و طاقت کا جاتا رہنا. بچہ کی مفارقت نے شمس کی حالت خراب کر دی دو تین روز میں اس کا زور ڈھے گیا ... کھانا پینا سب چھوٹ گیا. (۱۹۳۶، راشد الخیری، تربیتِ نسواں، ۱۰۸).

---رہنا محاورہ۔
۱. زیادتی ہونا، شدت ہونا. دن کو خفیف بخار اور شب کو کھانسی کا زور رہتا ہے. (۱۸۶۹، انشائے خرد افروز، ۱۵). ۲. حاوی رہنا. نسترن نے کہا اے شمرو مجھ پر وہ جان دیتا ہے اگر ہزار عورتیں لائے گا تو میرا ہی زور رہے گا، میں اپنی چلتی ہوں. (۱۸۶۹، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳: ۹۶).

---زبردستی (---فت ز، ب ُسک ر، فت د، سک س) امث۔
جبر، مجبوری.

جنسِ دل آپ کو کیا مہنگی ہے یا سستی ہے
ہم نہیں بیچتے کچھ زور زبردستی ہے

(۱۸۹۲، مہتابِ داغ، ۲۰۰). وہ اس «جہاد» میں اپنی من کی ترنگ پورا کرتے رہے یعنی لوٹ مار، عورتوں اور لڑکیوں کے ساتھ زبردستی وغیرہ. (۱۹۸۲، آتشِ چنار، ۳۷). [زور + زبردستی (رک)].

---زور (---و مج) م ف۔
قوت و طاقت سے؛ تیزی سے.

لگیا عشق کا جوش در زور زور
اٹھیا شہر میں سب اسی کاج شور

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۳۵).

اور گھر کے جس قدر پیر و جوان ہیں زور زور
اپنے اپنے بستروں پر چیختے ہوں «چور چور»

(۱۹۳۳، فکر و نشاط، ۱۰۱). [زور + زور (رک)].

---زورا اند۔
جوش و خروش، زیادتی، کثرت. آج کل اس اونہہ کا ہندوستان بھر میں بڑا زور زورا ہے. (۱۹۶۷، فرحت، مضامین، ۳: ۸۳). [زور + زورا (رک)].

---زور سے م ف۔
بہت طاقت سے. نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک سے ایک (آپس میں) زور زور سے بولا کرتے ہو. (۱۸۹۵، ترجمہ قرآن مجید، نذیر احمد، ۶۸۷). وہ ہل من مزید کی زور زور سے صدا بلند کرتا جاتا ہے. (۱۹۱۵، پیاری دنیا، ۷). سرگوشی کرنے کے بجائے وہ زور زور سے باتیں کرنے لگی. (۱۹۸۲، انسانی تماشا، ۱۳۱).

---زیادتی (---کس ز، فت د) امث۔
ناروا سلوک، ظلم. شاہ بندر آدمیوں پر زور زیادتی کرتا ہے چنانچہ اس غریب کی عورت کو چھین لیا ہے. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۶۷). [زور + زیادتی (رک)].

---سادن (---فت د) امث (قدیم).
زور کرنا، طاقت آزمانا.

سکیا سب بھی ترکش بندی کا ہنر
ہوا زور سادن میں رستم تی ور

(۱۶۵۷، گلشنِ عشق، ۶۶). [زور + سادن (سادھنا (رک) کا اسم کیفیت)].

---سخن دکھانا محاورہ۔
زورِ طبع دکھانا، مہارت سخنوری کا مظاہرہ کرنا. شاعری کے لطیف فن میں نام پیدا کرنے والے اپنا زورِ سخن یہیں دکھاتے تھے. (۱۹۰۷، تذکرۃ المصطفیٰ، ۱۲).

---سے م ف۔
۱. پوری طاقت سے، شدت سے.

پہلوانوں کو جو دیکھا تو ہوئے شہ برہم
زور سے کرنے لگے وار شہنشاہِ امم

(۱۹۱۷، رشید، گلزارِ رشید، ۱۳۲). ۲. ذریعہ سے، وسیلہ سے.

پہلے کبھی نہ گھر سے نکلا جناب نے
چکی کے زور سے ہمیں پالا جناب نے

(۱۸۹۳، ریاضِ شمیم، ۱۵۹). ۳. سختی سے، زبردستی، بمشکل (فرہنگِ آصفیہ).

---شمشیر کسی اضا (---فت ش، سک م، ی مع) امث۔
تلوار کی طاقت، زبردستی. اگر مسلمان استدلال اور حجت سے عیسائیت کے قبول کرنے پر آمادہ نہیں تو یہ ممکن نہیں کہ زور شمشیر سے کام لیا جائے. (۱۹۰۳، مقالاتِ شبلی، ۱: ۱۵۵). [زور + شمشیر (رک)].

---شور (---و مج) اند۔
۱. (ا) تیزی و تندی، جوش و خروش، شدت.

ساقی صدائے قلقلِ مینا کا وقت ہے
اٹھا ہے ابر باغ میں کس زور شور کا

(۱۸۷۰، دیوانِ اسیر، ۳: ۸۶). مراعات النظیر کو ... سلمان ساد جی نے رواج دیا اور کچھ زمانے تک بڑے زور شور سے جاری رہی. (۱۹۱۳، حیاتِ حافظ، ۵۰). اس کے لئے تیاریاں بڑے زور شور سے ہو رہی ہیں. (۱۹۸۵، اردو کی وسعت اور جامعیت، ۱). (ب) کسی امر یا کیفیت کا غلبہ یا عروج.

آئے گا جذبِ عشق اگر زور شور پر
مہتاب بنل باز کرے گا چکور پر

(۱۸۵۳، غنچۂ آرزو، ۶۱). ان کی عمر کا بہت بڑا حصہ حق کی تلاش میں گزرا کبھی صوفیت کا رنگ چڑھا کبھی وہابیت کا زور شور رہا. (۱۸۹۹، حیاتِ جاوید، ۲: ۲۵۰). بادل زور شور سے گرج رہا. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۲۰۳). ۲. شان و شکوہ، طمطراق، جاہ و جلال. اب شان و شوکت کے سامان اور زور شور کے نشان ایک سے ہزار ہو گئے. (۱۸۸۳، قصص ہند، ۲: ۱۵۹).

رد آتی ہے زور شور کرتی
داماں زمین کو کترتی

(۱۹۶۱، کلیاتِ اسماعیل، ۹۶).

---شور پر م ف.
جوش و خروش پر ، نہایت تندی او تیزی پر ، از حد سختی اور شدت پر، طاقت اور توانائی پر (فرہنگِ آصفیہ).

---شور سے م ف.
نہایت شدت سے ، جوش و خروش سے ؛ شان و شوکت سے ، طمطراق سے ، دھوم دھڑکے اور بھڑ بھڑکے سے ؛ بڑی طاقت سے (فرہنگِ آصفیہ).

---شور ہونا محاورہ.
ترقی ہونا (نوراللغات ، ۱۶۳).

---شیری کس صف(---ی مع) امث.
(مجازاً) شیر کی جیسی طاقت.

دلیراں میں مج کون دلیری توں دے
میرے بازو کوں زورِ شیری توں دے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۹). [زور + شیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ضابطہ (---فت ض ، کس ب) صف.
زبردستی ، جبر (جامع اللغات). [زور + ضابطہ (رک)].

---طبع/طبیعت کس اضا(---فت ط ، سک ب / فت ط ، ی مع ، فت ع) امث.
مضمون آفرینی کی قوت یا استعداد.

اس زمیں میں لکھ غزل اک اور اب تو اے نصیر
گر تجھے ہے اپنا زورِ طبع دکھلانے کا شوق

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۹۳). جو کچھ آپ نے لکھا ہے محض زورِطبع اور شاعری کی خداداد قابلیت سے لکھا ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۷۰). مثنوی میں وسعتِ بیان کے لئے کافی میدان موجود ہوتا ہے جس میں غالب ایسا عاکات نویس و معاملہ نگار پورا زورِ طبیعت صرف کر سکتا ہے. (۱۹۸۷ ، نگارہ کراچی (سالنامہ) ، ۱۰۶). [زور + طبع / طبیعت (رک)].

---طرح کا صف (ث : زور طرح کی).
عجب انداز کا ، عجیب طرز کا.

ہے دنیا جس کا ناؤں ، میاں ، یہ زور طرح کی بستی ہے
جو مہنگوں کو تو مہنگی ہے اور سستوں کو یہ سستی ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۹).

---ظلم (---ضم ظ ، سک ل) امذ.
جبر ، سختی ، زیادتی ، ناروا سلوک. وہ ضابطہ ہے حاکم وقت جس کی سزا کے ڈر سے کوئی کسی پر زور ظلم کر نہیں سکتا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۱۵). [زور + ظلم (رک)].

---قلم کس اضا(---فت ق ، ل) امذ.
تحریر کا زوردار ہونا ، تحریر کا اثر ، تحریر کی قوت و جانداری.

حاصلِ صنعتِ صانع ہے یہ خاکی پتلا
ہے جو کچھ زورِ قلم وہ اسی تصویر میں ہے

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۳۲). اخبارات اس امید میں اپنا پورا زورِ قلم صرف کیے دیتے ہیں کہ کچھ تو ملک کی حالت سنبھلے گی. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۰). سب سے قیمتی اور نایاب مضمون وہ ہے جو خلش برقی مرحوم کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۵). [زور + قلم (رک)].

---کا صف مذ (ث : زور کی).
شاندار ؛ زبردست ، بلند پایہ ، بلند.

آؤ اے صابر چلو دو سجدے کر آئیں کبھی
شیخ صاحب نے بچھایا ہے مُصلّےٰ زور کا

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۲). میموں نے زور کا قہقہہ لگایا. (۱۹۲۹ ، نغمۂ شیطانی ، ۱۲).

اک غزل گو کی رواں طبع خداداد ہوئی
لیجے اک چیز بڑے زور کی ارشاد ہوئی

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۸۸).

---کرانا محاورہ.
کسی پہلوان یا پنجہ کش وغیرہ کا اپنے شاگرد کو اپنے فن کی مشق کرانا (استاد اس مشق میں عموماً خود بھی حصہ لیتا ہے). پندرہ سال پہلے تک دلّی میں بعض نامی پنجہ کش تھے جو اپنے شاگردوں کو زور کراتے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۲).

---کرنا محاورہ.
۱ (ا) کسی پر طاقت آزمائی کرنا ؛ زور لگانا ، کسی سے لڑنا ، مقابلہ کرنا.

کرے زور تعلیم خانے منے
وو تسلاج تھا اس زمانے منے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۳). نفس سرکش اور شیطان ایک دوسرے سے ہستی پا کر نفسِ مطمئنہ پر زور کرتے ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۱۹). آدمی ... فرشی حقوں کی تمنا میں لب فرش پر کھڑے ہوئے آپس میں اندر جانے کے لیے زور کر رہے تھے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۲۸). (ii) کسی پر چڑھائی کرنا ، چڑھ کر آنا. راجہ پرکشی پاس پیغام بھیجا کہ مجھ پر مغلوں نے زور کیا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۸۳). ۲. سرکشی یا گردن کشی کرنا ، قوت کا مظاہرہ کرنا. بہت گھوڑے جب گھوم جاتے ہیں تو بہت زور کرتے ہیں. (۱۸۷۷ ، رائیڈنگ اسکول ، ۳۳). دلّی پھر لٹی اور اب کے ۱۷۵۶ء میں یوں اجڑی کہ پھر نہ سنوری مرہٹوں نے الگ زور کیا. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۹۳). ۳. کسی شے یا شخص پر اپنی جسمانی قوت کا دباؤ ڈالنا.

خُدا کی پرستش بغر ہور پر
نہیں دل مرا مج ہونا زور کر

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۳۹). پھر قیامت تک سیدھی نہیں ہونے کی جو کسی نے زیادہ زور کیا ٹوٹ جائے گی. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۶). ۴. جسمانی ورزش ، کسرت یا کشتی کی مشق کرنا. تلوار بازی کا فن تمام ہوا تب کمر بند دونوں کا دونوں پکڑ کے زور کرنے لگے. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۷۸). اس وقت بدھو خاں کے اکھاڑے پر آغا ہو زور کر رہے تھے. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۱۶ : ۵۳). ۵. غلبہ حاصل کرنا. تیرا دل وہ

ہے کہ ... کبھی اس پر یہ زور کر جاتا ہے اور کبھی وہ۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۰۰)۔ ۶. قوّت و توانائی یا جوش کو معرضِ عمل میں لانا ، طاقت لگانا.

غُصّے سوں فرشتے چلے زور کر
کنّے شاہ نے جب غضب کی نظر

(۱۶۸۷ ، محی الدین نامہ ، ۱۳)۔ ہرچند میں نے منّت کی اور زور بھی کیا کہ کسو صورت سے ... چھٹکارا نہ ہوا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۷)۔ ۷. ترقی پر ہونا ، عروج پہ ہونا. ادھر مرزا خاں کی قسمت زور کر رہی ہے۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۱۵)۔

---کَش (---فت ک) صف.
دباؤ یا بوجھ برداشت کرنے والا.

ہوا ہوں زور کش ورزش کشا کشِ غم
قد خمیدہ غم دیدہ مجھ کوں لیزم ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۸)۔ [زور + کش (رک)]۔

---کَلَام کس اضا(---فت ک ، ل) امذ.
بیان کی خُوبصورتی ، حُسنِ کلام ، اظہارِ خیال کی اثر پذیری ، زبان و بیان کی قوّت۔ وہ (امرؤالقیس) ایسا ساحر ہے جس نے جدّتِ ادا طرفگیٔ تشبیہ ، ندرتِ استعارہ اور زورِ کلام کے طلسم باندھے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۳۹)۔ [زور + کلام (رک)]۔

---کَم ہونا محاورہ.
اثر کم ہونا ، شدّت میں کمی آنا. ان تصنیفات میں جابجا قرآن اور حدیث کے حوالے تھے اس لیے عام لوگوں میں ان کا بہت رواج ہو گیا اور معتزلہ کا زور کم ہونا شروع ہوا . (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۶)۔

---کے آگے ضَرْب نَہیں چَلْتی کہاوت.
۱. طاقتور آدمی پر معمولی ضربات کا اثر نہیں ہوتا ، طاقتور آدمی چوٹ نہیں کھاتا (جامع الامثال)۔ ۲. زبردست پر کوئی داؤ نہیں چلتا (ماخوذ : نجم الامثال)۔

---کے آگے ظُلْم نَہیں چَلْتا کہاوت.
طاقتور پر زیادتی نہیں کی جا سکتی ، طاقتور کے سامنے سب ہیچ ہے۔ میں سمجھتا تھا کہ سحر کے آگے عیّاری نہ چلے گی مثل مشہور ہے کہ زور کے آگے ظُلم نہیں چلتا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۱۹۳)۔

---کے ساتھ م ف.
تاکیداً ، با اِصرار ، تاکید سے. یہ دلیل مان لی جاوے ... تو میں زور کے ساتھ عرض کروں گا کہ میرا یہ خطرہ ناواجب نہیں ہے ، (۱۸۹۷ ، مکاتیبِ وقارالملک ، ۷۶)۔

---گاہ امث ؛ امذ.
وہ جگہ جہاں طاقت آزمائی کی جائے ، اکھاڑا. تُو میرے زورگاہ میں کل صبح کو آ وہاں مقابلہ ہو جائے(۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ / ۵ : ۷۳۹)۔ [زور + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---گھٹانا محاورہ.
طاقت کم کرنا ، اثر زائل کرنا. اس ذریعہ سے وہ جماعت کے زور گھٹا سکے۔ (۱۹۱۸ ، رُوح الاجتماع ، ۲۱)۔

---گھَٹ جانا/گھَٹنا محاورہ.
طاقت کم ہونا ، جوش و خروش کا کم ہونا ، اثر کا کم ہونا.

ناتواں ہوتی دن رات کے غم کھانے سے
جس قدر بھوک بڑھی اور مرا زور گھٹا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۹)۔

خالی گئے جو ہاتھ تو سب زور گھٹ گیا
کائی کی طرح رنگ سیاہ رُو کا پھٹ گیا

(۱۹۲۷ ، شادعظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۱۳۵)۔ باغات اُجڑ جاتے موسیقی و شاعری کا زور گھٹ جاتا،لباس خستہ و پرانے ہوجاتے. (۱۹۸۶ ، تاریخ اور آگہی ، ۱۳۲)۔

---لَگانا محاورہ.
۱. طاقت یا کوشش صرف کرنا ، زور دینا. سلطنت نے بہت زور لگائے لیکن رفتہ رفتہ ... ویسی ہی گُفتار کی بھی آزادی حاصل کر لی ہے۔ (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱۴)۔ سارے گھر نے زور لگا لیا ، مگر وہ اللہ کی بندی منجھلی کیا ماننے والی یا سننے والی تھی۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۲)۔ پاکی تیم میدان میں کتنا زور لگا رہی ہو گی۔ (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۰۳) .
۲. دھکیلنا ، آگے بڑھانا. وہ کیچڑ میں پھنسے ایک جانور کی طرح گردن آگے نکال کر زور لگاتے ہوئے پہیوں کو حرکت میں لے آیا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۰۰)۔

---مارْنا محاورہ.
کسی کام میں پُوری کوشش کے ساتھ تمام تر قوّت یا صلاحیّت صرف کر دینا.

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب
ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۸)۔ طالبِ علموں نے بڑا زور مارا کہ یہ کتاب کالج کے مذہبی کورس میں داخل ہو۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۱۴)۔ شاہ ختن نے لاکھ زور مارا ، اس کے قدم زمیں سے نہ اُکھاڑ سکا (۱۹۲۶ ، مضامینِ شرر ، ۳ : ۳۰۰)۔ ۱۹۷۴ میں اپنی وزارتِ اعلیٰ کے دوران چشمہ جہلم رابطہ نہر کو باقاعدہ کھلوانے کیلئے میں نے جو زور مارا تھا اتفاق سے وہ پنجاب کے کچھ نیک نفس افسروں کو یاد تھا۔ (۱۹۸۵ ، پنجاب کامقدمہ ، ۱۴۳)۔

---ماننا محاورہ.
کسی کی قوّت کا قائل ہونا ، لوہا ماننا.

چور کب اسکا زور مانے ہے
کالا بال اپنا اُس کو جانے ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۸)۔

---ہٹ جانا/ہٹنا محاورہ.
۱. اثر گھٹ جانا ، بے اثر ہو جانا ، بے نشان ہو جانا ، تباہ و برباد ہو جانا.

نشانۂ بے نشاں گرد کھانے زور بٹ جائے
جھپک سے دیدۂ صراف کی نقشِ درم میرا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، ۴۹). ۲. ناپید ہونا ، معدوم ہونا ، ختم ہونا.
قوت کا بٹا زور ، گھٹا زورِ جوانی
اب دیتی ہے پیغام اجل تشنہ دہانی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۹۲).

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
قوی ، طاقت رکھنے والا ، طاقتور.
اگر زور وو زورمند شہ کرے گھڑی کرتو اسمان کوں تہہ کرے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۳).
مت ناتواں پر ظلم کر اے زورمندانِ پرستم
جیوں ناتواں روزِ اجل پر زورمنداں رفتنی است
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۷۸).
غش پہ غش آتے تھے ہر ذی روح کو پیہم وہاں
سانس لیتا تھا جہاں وہ اژدہائے زورمند
(۱۸۷۸ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۸). چیونٹے ہرچند کہ زورمند خلقت نہیں لیکن وہ گرمی میں اپنے لئے خوراک جمع رکھتے ہیں. (۱۹۵۳ ، حیواناتِ قرآنی ، ۱۵۷). [زور + مند ، لاحقۂ صفت].

---مَنْدی (---فت م ، سک ن) امث.
طاقتوری ، قوت داری ، طاقت.
کہے توں کہ شرزاچہ کہتاف تے
لیکیا زورمندی کی ات لاف تے
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۳۰). شجاعت اور سخاوت اور خطابت اور زورمندی میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے. (۱۹۰۷ ، اسہات الامہ ، ۱۱۰). ان کی شاعرانہ زورمندی جُنبشِ رطلِ گراں سے قضا کا منہ موڑ دینے کی صلاحیت رکھتی ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۷). [زور + مند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---میں آنا محاورہ.
طاقت یا جوش میں بھرنا ، قوت کے عروج و کمال پر ہونا.
آیا کوئی شہ زور اگر زور میں آ کر
ضرب اپنی نہ کی شاہ نے وار اس کا بچا کر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۰).

---میں بَھرا ہونا محاورہ.
کمال قوت اور بڑے جوش میں ہونا (مہذب اللغات).

---میں بَھرْنا محاورہ.
جوش میں بھرا ہوا ، غصہ میں ہونا. مرزا بھی اپنے لشکر سے کٹ کر ایک دستے کے ساتھ ادھر آیا اور زور میں بھرا آتا تھا.
(۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۹).

---ناتوانی کس اضا (---فت ت) امذ.
لاغری ، کمزوری کی زیادتی.
ناتوانوں کو دیا خالق نے کیا نعم البدل
گھٹ گئی قوت تو زورِ ناتوانی ہو گیا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳). [زور + ناتوانی (رک)].

---نِکال دینا محاورہ.
قوت گھٹا دینا ، کمزور کر دینا ، غرور مٹا دینا (مہذب اللغات).

---نِکالْنا محاورہ.
طاقت آزمائی کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

---نُمائی (---ضم ن) امث.
جوشیلا پن ، اظہارِ قوت ، طاقت کا مظاہرہ.
جس کا بل ہے تو پھر زور نُمائی ہو جائے
مہر سے پنجہ مہر تو سے کلائی ہو جائے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۰).
کیا رختِ بدن پر ہے فقط زور نُمائی
کچھ کام کر اے دستِ جنوں غیرت اگر ہو
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۲۸۸). [زور + ف : نما ، نمودن - دیکھنا ، دکھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَہ چَلْنا محاورہ.
قابو نہ چلنا ، چارہ نہ ہونا.
تابع رضا کا اُس کی ازل سے کیا مُجھے
چلتا نہیں ہے زور کسی کا قضا کے ہاتھ
(۱۷۴۳ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۳). ایک عام مصیبت موت ہی کی ہے جس پر کسی کا زور نہیں چلتا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۹۳). جب عیسائیوں نے دوبارہ قبضے کی کوشش کی تو یہودیوں کا کوئی زور نہ چلا. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۲۱۱).

---نَہ / نَہیں ظُلْم نَہیں ، عَقْل کی کوتاہی کہاوت.
بے عقل آدمی عموماً ظالم ہوتے ہیں کسی کے جبر یا سختی سے نقصان نہیں پہنچا اپنی بے وقوفی کی وجہ سے پہنچا ہے. زور نہ ظلم عقل کی کوتاہی سوال دیگر جواب دیگر. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۹۶).

---نَہ گَھٹْنا محاورہ.
جوش و خروش کا کم نہ ہونا ، شدت کا نہ گھٹنا (فرہنگِ آصفیہ).

---نَہ ہونا محاورہ.
بے بس ہونا ، قابو نہ ہونا.
وہ دل جو تھا بھی تو کیا تھا ہمارے پہلو میں
جب اُس پہ زور نہ تھا کوئی اِختیار نہ تھا
(۱۸۹۲ ، دیوانِ صفی ، ۱۵). کسی پر زور تو نہیں دوسروں کیلئے کتنا ہی مرو پھر بھی اپنے نہیں ہوتے پانی تیل میں کتنا ہی ملے پھر بھی الگ ہی رہے گا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۸۵).

---وَر (---فت و) صف.
قوت و طاقت رکھنے والا ، قوی.
دکھن میں ادک زور ور رام تھا
وو ارجن تیرے پاں کوں نام تھا
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۴۳).
جو ہے پادشاہ ایک اس کے بہتر
او دھرتا ہے لشکر بہوت زور ور
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۰۹).

ہوا اوّل سے اس کا سخت بازو
ہوا اور زور ور مثلِ ترازو

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۳۸۲). کوئی زور ور کسی ناتوان پر قاہر نہ ہو. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۶۵). [زور + ور ، لاحقۂ صفت].

ـــــو شور (ـــو مج ، و مج) امذ.
جوش و خروش ، شدّت. تھوڑے عرصے میں وہ طور ہی نہ رہا ، وہ زور شور ہی نہ رہا. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب (ترجمہ) ، ۳۹). اس دفعہ پہلے سے بھی زیادہ زور و شور کے ساتھ مخالفت کی کوشش کی. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۳۳). بعض احباب نے ادب میں شرافت کے ڈھول کو اتنے زور و شور سے بجایا ہے کہ ادب تو ختم ہو گیا محض شرافت کا اشتہار رہ گیا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۱۹) [زور + و (حرفِ عطف)+ شور(رک)].

ـــــو ظُلم (ـــو مج ، ضم ظ ، سک ل) امذ.
(مجازاً) لڑائی جھگڑا ، فِتنہ و فساد. بس تُو چاہتا ہے کہ ملک میں زور و ظلم کرتا پھرے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۶۲). [زور + و (حرفِ عطف) + ظلم (رک)].

ـــــہونا محاورہ.
قُدرت ہونا ، قابو ہونا.

نہیں گر تُجھ پہ قابو دل ہی پر کُچھ زور ہو اپنا
کروں کیا یہ بھی تو ناطاقتی سے ہو نہیں سکتا

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۸). صبائے سحر خیز کے سحر کو اور زیادہ زور ہوا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۳۷).

ـــــہے فقرہ.
غضب ہے ، آفت ہے ، قیامت ہے ؛ نہایت کمال پر ہے ؛ از حد ترقی پر ہے.

اتاں کا زور ہے بندے کے دم کُوں
دھرے گا تخت پر جیو کے قدم کوں

(۱۶۳۰ ، ملک خشنود (اُردو شہ پارے ، ۲۰۵)).

خُوباں ہیں سب جگت کے یہ زور ہے ممولا
سارے جگت میں تیرا اب شور ہے ممولا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۳). سردی کا خُوب زور ہے. (۱۹۱۹ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۹۹).

وہ یہ کہیں نہ سمجھیں کہ تُم میرے بس میں ہو
کیا زور تم یہ میرا تُم اسی کے ہو جس کے ہو

(۱۹۸۷ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۵۷).

زَورا (و لین) امث.
کمان نیز اس کمان کا نام جو آنحضرتؐ کے توشہ خانے میں محفوظ تھی. توشہ خانۂ مبارک میں ... چھ کمانیں تھیں ، زورا ، روحاء ، صفراء ، بیضاء. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۰). [ع].

زورا (و مج) امذ.
رک : زور.

نہ اُلفت ہے نہ شفقت ہے بھی ہر دم کا نکورا
کہ جس پر یہ حکومت ہے اسے کہتے ہیں کیا زورا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۵۶).

دل نہ آتا آپ پر تو آپ کا زورا نہ تھا
کیا کریں افسوس اپنا دام کھوٹا ہو گیا

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۱۳). [ف : زور + ا ، لاحقۂ تکبیر].

ـــــزوری (ـــو مج) امث.
قوّت یا طاقت کا اظہار (یک طرفہ یا دو طرفہ) ، زور و شور ، زبردستی. مخلوق اس کی لاحاصل طمع اور خدا سے زورا زوری کرنے پر ہنستی تھی. (۱۹۳۹ ، حکایاتِ روسی (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۰). پھر بابو رام اور دھنیکر زورا زوری کرنے لگے. (۱۹۸۳ ، درشن رنین ، ۱۸۷). [زورا (رک) + زوری (تابع)].

زَورَق (و لین ، فت ر) امث.
۱. چھوٹی کشتی ، ڈونگی.

نبی کے سمند سیام میں سنے کی زورق ڈیا
ڈنے میں ترنے لگے بڑ بڑے کے لکھ ہزار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۸).

کھینچ کر لنگر ہوس نے ناگہاں
زورقِ خاطر پہ باندھا بادبان

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۹). اس طرح سے زورق مراد ... جام مُخالف کے تھپیڑے کھا رہی ہے ، بیچ منجدھار میں ڈوبا چاہتی ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۶ : ۵۰).

بادبان کھول دیا ساقیٔ با تمکیں نے
زورقِ مے کبھی گُزری کبھی ساغر گُزرا

(۱۹۱۵ ، وفا رامپوری ، ک ، ۳۷).

بحرِ پُرشور حادثات میں تھی
زورقِ زندگی تہ و بالا

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۱۰۲). **۲. کشتی نُما ٹوپی** (نوراللغات) . **۳. وزن کرنے کا ایک پیمانہ جو تقریباً بیس اونس کے مساوی ہوتا ہے.** زورق ایک کیلہ اور بعض نے دو قسط بتایا ہے اور شیخ نے تین رطل لکھا ہے اور بعض نے ... بیس اوقیہ لکھا ہے کیونکہ ہر اوقیہ ۱۰ درم کا ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۲۶). [ع].

ـــــاَنداز (ـــسک ن) صف.
کشتی کھینے والا ، ملّاح.

زورق انداز ہوں اوس بحر میں سالک جس میں
نام ہرگز نہیں لیتا لبِ ساحل میرا

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۳۶). [زورق + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا ، پھینکنا].

ـــــاَنطالیقی (ـــفت ا ، سک ن ، ی مج) امذ.
وزن کرنے کا ایک باٹ جو سات ہزار اور دو سو مثقال کے برابر ہوتا ہے. زورق انطالیقی۔ چھ قسط رومی قسطوں سے اور بعض کے نزدیک آٹھ جوبین کے برابر ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۲۶). [ع].

زَوْرَقی (و لین ، فت ر) صف.
(حیوانات) کشتی نُما (کوئی عضو یا پودے کا حصّہ) ، کشتی نُما ہڈی جو ہاتھ یا پیر میں ہوتی ہے. اگلی قطار کی تینوں ہڈیوں میں نیم قطری ہڈی زورقی یا کشتی نُما کہلاتی ہے۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۵۹) ۲. کشتی نما ٹوپی ، ایک قسم کی فقیروں کی ٹوپی جو کشتی کی شکل کی ہوتی ہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ لغاتِ سعیدی). [زورق + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ ہَڈّی (ـــــ فت ہ ، شد ڈ) امث.
(حیوانات) وہ کشتی نُما ہڈی جو ہاتھ یا پیر میں ہوتی ہے. ایک نجوہ کلائی کے سامنے زورقی ہڈی حُدبیہ کے مقام سے شروع ہو کر ... رسغی سلامی مفصل کے لیول کے قریب ختم ہوجاتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۹۶). [زورقی + ہڈی (رک)].

زوروں (و مج ، و مج) امذ ؛ ج.
زور (رک) کی جمع ؛ (تراکیب میں مُستعمل).

کیتک بار کوں دیکھتا ہوں جو واں
سو چوندیر (چوندھیر) چھایا ہے زوروں دُہواں (دُھواں)

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۳).

ودر حال منزل سوجاتی لگیا
قضا کھینچ زوروں لیجاتی لگیا

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۲۵). جو لوگ بورڈ پر تھے ان کو معلوم ہوا کہ پیلیوں میں اسقدر طاقت نہیں ہے کہ اپنے زوروں پر سطح آب پر نمودار ہو سکے۔ (۱۸۸۹ ، حسن ، اپریل ، ۳۳). ہمارے گھر میں ایک بہت بڑی اوکھلی ہے جب جوانی زوروں پر تھی - باوجود کوشش کے بھی جہاں گڑی تھی وہاں سے ذرا بھی کھسکا نہ سکا. (۱۹۲۵ ، حکایاتِ لطیفہ ، ۱ : ۵۰).

ـــــ پَر آنا محاورہ.
طاقت یا جوش میں بھرنا نیز طاقتور اور تیار ہونا.

بُھوکے تمہارے وصل کے زوروں پہ آئے ہیں
کھانا غم فراق کا جُزوِ بدن ہوا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۰۳).

ـــــ پَر / پے چڑھنا محاورہ.
۱. کسی حالت یا کیفیت کا بہت قوی یا طاقتور ہونا ؛ ترقی یا اُبھار پر ہونا. بہت قوت پکڑ گیا تھا اور روز بروز زوروں پر چڑھتا جاتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۳۳). ساری جواں مردی کا حال کُھل جاتا ، بہت زوروں پر چڑھا ہوا تھا. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۲۹). ۲. کمال کو پہنچنا ، بڑھنا ، زیادہ ہونا.

گرتا نہیں ہے بحثِ سخن میں رقیب سے
فکرِ رسا ہے زوروں پر اپنا چڑھا ہوا

(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اُردو ، ترکی ، ۱). ۳. گھمنڈ میں ہونا ، اِترانا.

لغزشیں کیا ہوں مضامین کہن میں عاقل
وہی گرتا ہے جو زوروں پہ چڑھا ہوتا ہے

(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۳۰۱). عورتوں کو قتل کر کے زوروں پر چڑھا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۶۹). ۴. جوانی میں بھرنا ، موٹا تازہ ہونا ، توانا اور قوی ہونا (نوراللغات)

ـــــ پَر ہونا محاورہ.
کسی کیفیت یا مادے کا ترقی ، ابھار ، جوش یا شدت کی حالت میں ہونا. جو ادبار اور تنزل کے زمانے کے ہتھیار ہیں نہایت زوروں پر تھے۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۶۲). لڑکوں کی ہمدردی ترکوں کے ساتھ فطرۃً بہت زوروں پر تھی . (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۹۸). منصوبہ بندی زوروں پر تھی کہ ریڈیو پاکستان نے ... ڈھول کا پول کھول دیا. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۲۸).

ـــــ کا صف.
رک : زوردار.

مرحب سے لڑنے لے کے جب اللہ کا وہ نام
آپس میں لگا ہونے کو زوروں کا جھڑاڑا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵).

زوری (و مج) امث.
۱. قوت ، طاقت ، تیزی و تُندی.

بھتر بیس ادک فن کی زوری ستی
چلے واں تی چھینچ چوری ستی

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۰۳).

کہ یک کوئی شاہ بےحد لے سرب دل
بڑی زوری سوں آتا ہے اِدھر چل

(۱۶۶۵ ، پُھول بن ، ۸۵). وہ زاری ، زوری ، زر ، ہر جائز و ناجائز طریقے سے اسے حاصل کرنا چاہتا تھا . (۱۹۵۹ ، سرودِ رفتہ ، ۸۳). ۲. زیادتی ، زبردستی.

نین کوں نرگساں کہنا ہے زوری
کنہاں ہے نرگساں میں لال ڈوری

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۳).

بت سنتے میں یوں بولتی تو بارے خُدا
اور بج کرو بات ہو کیا زوری ہے

(۱۶۹۷ ، احمد (بیاضِ قدیم ، ۱۵۶)). [زور (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

ـــــ پَو آنا محاورہ (قدیم).
قوت و طاقت کا مظاہرہ کرنا ؛ جوش میں بھرنا.

مری بات نا سن توں زوری پو آئے
تو سچ جان اس تل مرا جیو جائے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۳۳).

ـــــ چَلْنا محاورہ.
بس چلنا ، قابو ہونا ، اِختیار ہونا.

ہے تیرے عدل کی یاں بات پوری
دکھی پر نیں چلی یاں کس کی زوری

(۱۶۶۵ ، پُھول بن ، ۱۰).

زورِین (و مج ، ی مع) صف.
بہت مضبوط ، طاقتور (پلیشی). [زور + ین ، لاحقۂ صفت].

زُوسْپور / زُوسْپورْس (و مع ، سک س ، و مج / سک ر) امذ.
(نباتیات) حیوانات و نباتات کے تخم کا متحرک جُزو ، حی تخمک

(زوسپورس یا سپداپنی مل) انہیں صرف شگوفہ کی طرح سمجھنا چاہیے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۹۱). مادرِ خلیہ سے زوسپور مختلف تعداد میں اُٹھتے ہیں. (۱۹۶۸ ، بےتخم نباتات ، ۱ : ۱۶). [انگ : Zoospore].

زُوف (و مع) فجائیہ.
لعنت ، تُف.

حیف ہے اس زندگانی کو تیری
زُوف ہے اس نکتہ دانی کو تیری

(۱۸۱۳ ، ایجازِ رنگین ، ۱۷). ہماری زندگی پر زُوف ہے جس دن سے پیدا ہوئے ہیں دم بھر چین نہیں آتا. (۱۸۹۳ ، بی کُنھاں ، ۳۸). ہم اپنے بچوں کی مدد کرنے کے لائق نہیں رہے ، زُوف ہے ایسی زندگی پر. (۱۹۶۶ ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ۱۵۳). [حکایت الصوت].

---زاف کَرْنا محاورہ.
لعنت ملامت کرنا.

جو ہم نظارۂ رُخسار صاف کرتے ہیں
تو آئینہ کو بہت زُوف زاف کرتے ہیں

(۱۸۳۹ ، نکہت (نورُاللغات)).

---ہے مَمَد بیگ فقرہ.
ایک کلمہ ہے کہ عوام لعن طعن کے محل پر استعمال کرتے ہیں (مہذبُ اللغات).

زُوفا (و مع) امذ. امرزوفیٰ
پودینے سے مُشابہ ایک بُوٹی ، گھاس جو گلے کی بیماری میں استعمال کرائی جاتی ہے اسکے پتے باریک اور لمبے ہوتے ہیں اور پھول نیلگوں. دو جیتی یا ک چڑیاں اور شمشاد کی لکڑی اور قرمز اور زُوفا لیوے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۳۵). زُوفا ایک بُوٹی ہے جو زمین پر مفروش ہوتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۱۳). اور اس نے درختوں کا یعنی لبنان کے دیودار سے لے کر زُوفا تک جو دیواروں پر اُگتا ہے ، بیان کیا. (۱۹۶۰ ، غزل الغزلات ، ۶۷). [ع : (ز و ف)].

---ے تَر (---فت ت) امذ.
تیل ہے کہ ارمن کے ملک میں بکریوں اور بھیڑوں اور دُنبوں کے بال اور پشت اور کنج ران میں اور دُم کے نیچے اس وجہ سے جم جاتا ہے کہ وہ تیز اور تُند اور رطوبت دار گھانسوں پر چلتی پھرتی ہیں (خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۷۷). زُوفائے تر پودینہ پہاڑی ضماد کریں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶۳). [زُوفا (رک) + ے (حرفِ اضافت) + تر (رک)].

---ے خُشک (---ضم خ ، سک ش) امث.
ایک گھانس ہے بُستانی و کوہی کہ زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے ، اس کا طُول ایک ہاتھ کا اور اس سے کم و بیش بھی ہوتا ہے. پتے مرزنجوش کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور ان سے خوشبو آتی ہے. مزہ کڑوا ہوتا ہے. شاخ کی ہر گرہ پر زردی مائل پھول بھی ہوتا ہے. بیج نہیں ہوتے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۷۶). جس وقت خُون بند ہو جائے ... السی کے بیج زُوفائے خُشک ... دے کر نطول کریں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶۳). تُخم کسنی ... زُوفائے خُشک ... عنب الثعلب ہر ایک سات ماشہ. (۱۹۳۳ ، حیاتِ اجانبہ ، ۸۳). [زُوفا + ے (حرفِ اضافت) + خُشک (رک)].

زُوفَرا (و مع ، فت ف) امذ.
بعض کہتے ہیں کہ کاشم کا بیج ہے اور بعض کے نزدیک شیلم ہے بعض کے نزدیک حرائے جنگلی کی قسم سے ہے. بُوعلی سینا نے لکھا ہے کہ ایک درخت ہے جس کے بیج انجدال کے بیج کی طرح ہوتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۷۷). [ف].

زُوفیٰ (و مع ، ا بشکل ی) امذ.
رک : زوفا (پلیٹس). [ع : ز و ف].

زُولوجی (و مع ، و مج) امذ.
علمِ حیوانات. کولیا کہتا ہے کہ زولوجی بالکل بکواس ہے بلکہ زولوجی سائنس ہے ہی نہیں. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۷۳) [Zoology].

زُولوجیکَل (و مع ، و مج ، ی مع ، فت ک) صف.
حیواناتی ، جانوروں سے متعلق یا منسوب. اس پر کینیڈا کے زولوجیکل سینٹر میں بڑی ریسرچ ہوئی ہے (۱۹۸۱ ، سفردرسفر ، ۲۵). [انگ : Zoological].

---گارْڈَن (---سک ر ، فت ڈ) امذ.
وہ باغ جس میں حیوانات بغرضِ نمائش رکھے جاتے ہیں ، چڑیاگھر ، جانور خانہ. میاں کاتب ... جہاز سے اتر کر منازل و مراحل ضروری طے کرتے ایوانِ شاہی کو اس طرح روانہ کر دئے گئے جس طرح نمائش یا زولاجیکل گارڈن میں جانور. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۲۰).

بڑے لکھوں کی بہیبت دیکھ کر کہیں گے ظریف اکثر
زولاجیکل گارڈن کی اک شاخ لکھنؤ یونیورسٹی ہے

(۱۹۳۵ ، دیوانجی ، ۱۷۱). [انگ : Zoological Garden].

زُوں (و مع) امث.
کسی شے کے تیزی سے گُزرنے کی آواز. ایک موٹر ریل بھی ... زُوں کر کے برق رفتاری سے نشیب میں آتی ہے. (۱۹۷۳ ، ابنِ بطوطہ کے تعاقب میں ، ۱۳۳). [حکایت الصوت].

---ٹُوں (---و مع) امث.
سارنگی کے تاروں کی آواز. سارنگی کے سُر کی زُوں ٹُوں کی صدا چرخِ بر زہرہ کے گوش زد ہوتی تھی. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۵۵). [زوں (رک) + ٹوں (حکایت الصوت)].

---سے م ف.
تیزی سے ، فرّاٹے بھرتے ہوئے ، پلک جھپکتے ہی. فوجی لاری زُوں سے گُزر گئی. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقصِ ناتمام ، ۲۸۱).

زون (و مج) امذ.
علاقہ ، حلقہ ، (جغرافیہ) منطقہ ، خِطّہ ، کرۂ ارض کے پانچ حصّوں

میں سے کوئی ایک جو خطِ استوا کے متوازی خطوط کے درمیان واقع ہے. زون منطقہ کے مفہوم میں بول چال میں آتا ہے جیسے نارتھ زون ، ساؤتھ زون وغیرہ.(۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۱).[انگ : Zone].

زُونٹا (و مع ، مغ) امذ.
سارنگی کی آواز ، سارنگی کا سُر. کئی سو رنڈیاں ساز ہاتھوں میں لیے ، تختوں پر سوار نکلیں زونٹا سارنگی کا کھچتا تھاپ طبلے پر پڑتی. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۷۳۳). [زوں (حکایت الصوت) + ٹا ، لاحقۂ اسمیت].

زُونِس سے م ف.
رک : **زون سے.** ایک بیس گواز لمبی کار دائیں طرف سے ہمارے آدھے جسم اور لفافے پر برساتی پانی اور کیچڑ کا اسپرے پینٹ کرتی زونِس سے گزر گئی. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۲۰۹).

زِہ (کس مج ز) امث.
۱. **کمان کا چِلّہ جو تانت کا ہوتا ہے ، نیز تانت.**

کماں کی توڑیا زہ اسی تھے یہاں
ہزار آفریں تجھ کروں ہر زماں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۷۸).

بند کرنے دلِ وحشت زدہ کوں
دام زہ زلفِ گرہ گیر کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵). جب زہ کٹ گئی تب کمان کا گوشہ ایسا زور سے سینے میں اس لالچی کے لگا کہ پانی نہ مانگا. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۳۸).

آ جاتی تھی آواز نہ ضرب کی زہ سے
غُل تھا کہ یہ کڑیاں نہیں اُٹھنے کی زرہ سے

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۳).

فلک کی خیر چاہے اسکے رستے میں نہ حایل ہو
مری آہِ رسا زہ میں لگائے تیر بھرتی ہے

(۱۹۱۳ ، دیوانِ پروین ، ۱۵۵). ۲. وہ ڈوری یا فیتہ جو دامن، آستین یا گریبان کے کنارے پر ٹانکتے ہیں ، لیس ، جھالر نیز ہر چیز کا کنارہ.

ہم تازہ شہیدوں کو نہ آ دیکھنے نازاں
دامن کی ترے زہ کہیں لوہو میں نہ بھر جائے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۰). ۳. انگوٹھی کے نگینے کے سوراخ یا دندانے جن سے نگ رکا رہتا ہے. چول کا حلقہ یعنی زہ پکڑ جاتی ہے اس سے پھر اس میں چول لگ نہیں سکتا.(؟ ، رسالہ معین گھڑی سازی ، ۱۳). ۴. کلمۂ تحسین ، شاباش ، آفریں ، بہت خُوب.

تھی توقع کہ وہ بطرزِ بہ   بولی احسنت و آفرین و زہ

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۹).

قولِ سلطانِ رسالت سے ہیں واقف کہ وہ
ایک فرقہ ہے بہتر میں فقط قابلِ زہ

(۱۸۷۲ ، عاشر خاتم النبیین ، ۱۵۹). ۵. سیڑھی.

جوں آیا آنگن میں اوتر زہ ہوتے
دیکھا بھو کو بُر بُرد سوں مل سُتے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۳).

بابا ہورا اچھے اس قصر کا پاتال تلک
طاقِ کسریٰ ہوئے معراج اسی زہ کے اُکل

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۳).

کاخِ مثال و بامِ شہادت میں کر نگہ
زہ بوج سقف بوج ستوں بوج اساس بوج

(۹ : ۱۸ ، شاہ کمال ، د ، ۶۰). ۶. کنارہ ، منڈیر ، کنگنی ، دیوار کی وہ اُبھری ہوئی اینٹیں یا کانس جو منڈیر کے نیچے یا اختتامِ دیوار پر خُوبصورتی کے لیے چھوڑ دیتے ہیں.

دلارے یہ سوتی ہوں بن سرے سونے کی دو جا گہ
اوبارا ہوے تو سوتی ہوں تک پک زہ کے کنارے پر

(۱۹۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۷۸). اکثر صاحب لوگ اپنی اپنی کوٹھیوں کی زہ تک راہ سے بوجھے چڑھانے اور اتارنے کے لئے مضبوط تختے ... لگاتے ہیں. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۰۵). زہ کو مقرنس بنایا گیا ہے اور زہ سے گُنبد کے شقہ تک جو عمارت کی سطح سے ۳۴ گز ہے ... تراش کر کام میں لایا گیا ہے. (۱۹۶۳ ، تاج محل ، ۹۰). [ف : زہ ، اوستا : جی ، س : جیا].

ـــــ کَرْنا ف م.
کمان کا چلہ چڑھانا یا غلیل کا تسمہ کھینچنا.

گر اپنی کماں زہ کرے یہ صاحبِ توقیر
ہر سمت یہ غُل ہو کہ نہ ہے بازوئے شبیر

(۱۸۷۵ ، دبیر، دفترِماتم ، ۳ : ۷۷). یکایک صاحبقران نے بھی کمان کو زہ کیا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۵۹۰). میر صاحب کی غلیل اس قدر کڑی ہوتی تھی کہ تین چار آدمی مل کر اسے زہ نہ کرسکتے تھے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۸۳).

کماندار کو زہ کی مہلت نہ دے
مشیّت کہ دانِ لَنِا العالِمُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۳۵).

ـــــ گِیر (ـــــ ی مع) امذ ؛ رک زِہگیر.
سینگ یا ہڈی کی بنی ہوئی انگوٹھی، ایسی کوئی چیز جسے انگوٹھے میں چڑھا کر کمان کا چلہ پکڑ کر کھینچتے ہیں.

کب امیدِ زندگانی ہے نگاہوں میں تری
لب نظر آتا نہیں ہے تیر کی زہگیر کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲ : ۱۸۰).

اس طرف اس نے تیر تو کھینچا اودھر ہوا
میری اجل ہی شوخ کے زہگیر میں چھپی

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۱۵).

ہوئی قوسِ قزح ازبسکہ زہگیر
برستے ہیں عجب قطرات کے تیر

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ۹۶).

چلّے سمٹ کے جاتے تھے زہگیر کے تلے
چُھپتی تھی سر جُھکائے کماں تیر کے تلے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۶).

ناوک جو پھینکتا ہے تو اے ترک جنگجو
اپنی طرف کو خُوب ہی زہ گیر کھینچ کر

(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۱۶۱). [زہ + ف : گیر ، گرفتن = پکڑنا].

---ہونا ف مر.
زہ کرنا (رک) کا لازم ، چلہ کھینچنا.

رگیں سختی کی ڈھیلی پڑ گئی ہیں کھینچ کر ہم کو
نہ جو زہ ہو سکی دستِ ستم سے وہ کماں ہم ہیں

(۱۹۳۷ ، روح کائنات ، ۱۰۰).

زِہ (کس نیز فت مج ز) امذ.
بچہ جننا ، نطفہ ، بچہ ، جنین ؛ (مجازاً) رحم. آخر ایک رات حرم کو دردِ زہ شروع ہوا. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۲۷). جب حمل کے دن پورے ہو چکے اور زہ کا درد محسوس ہوا تو سب نے خوشیاں منائیں. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۷۰). [ف : زہ ؛ قب : س : جن].

---دان امذ.
رحمِ مادر ، بچہ دان ، نُطفے کی قرار گاہ.

بھرا جیو کاری تو انسان میں
کرنہار صورت تو زہ دان میں

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۶). خلاف بچہ اگر زہدان میں رہ گیا ہو تو اسکو بھی باہر نکال دیتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰۰). [زہ : ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---(و) زاد امث.
نسل ، فرزند ، اولاد.

ہوں لاکی تو زہ زاد
بدہیں لاکی تو اولاد

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ورق ، ۲ الف). سات گاؤں میں داؤد کا زہ و زاد تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۹). [زہ + زاد (رک)]

زُہّاد (ضم ز ، شد ہ) امذ ؛ ج.
پرہیزگار ، پارسا.

بکر جمعیت اپس دل میں کئے ہیں زُہاد
زلف کوں کھول غریباں کوں پریشان نہ کرو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۱).

اس طرح مجلسِ زُہاد میں جاتا ہوں میں رند
مَتّی جیسے سُونے بزمِ شراب آتے ہیں

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۸۵). اربابِ ظاہر اور زُہاد خدا کے نام کو بار بار زبان سے ادا کرنے کو ذکر اور تسبیح سمجھتے ہیں. (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۲۱).

شیطاں کی انگلیوں میں گردش کرتے
زُہاد کی تسبیح کے دانے دیکھو

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۸۱). سرسیّد لکھتے ہیں کہ اس کے بعد زہاد اور سابقین فی الخیرات پیدا ہوئے. (۱۹۸۲ ، تو ہند فکر ، ۱۵۸). [زاہد (رک) کی جمع].

زَہادت (فت ز ، و) امث.
پرہیزگاری ، تقویٰ ، اتقا ، ورع ، نیکی ، زہد ، عبادت ، ریاضت. قانون سے پہلے ان کی ذہنی تربیت کی اور عبادت و زہادت اور فکرِ آخرت کے کیمیاوی نسخے سے ان کے مزاجوں میں ایک بڑا انقلاب لا کر ایسے افراد پیدا کر دیئے جو رسولؐ کی آواز پر اپنی جان و مال آبرو سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوجاتیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۸۱). [ع : (ز ہ د)].

زَہار (فت ز) امذ (قدیم).
رک : زہر. ایکس کوں کیا پیار ، تو جانو دسری کوں دیا زہار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۵).

بھجنگ نیہ کالز چھڑیا ہے زہار
نہ کس ہول منتر نہیں ہو ہے اوتار

(۱۶۷۲؟ ، شاہی ، بدیع الجمال ، ۳۳). [زہر (رک) کا غلط اور قدیم املا].

زِہار (کس مج نیز فت ز) امث.
عورت کی شرمگاہ ، پیڑو ، مرد کا عضو تناسل ، نیز مرد یا عورت کے آلۂ تناسل کے اطراف پیٹ کا نچلا حصّہ. عباس نے کہا کہ خیر چند مونے زہار عنی پشم کے بال حاضر ہیں لیجئے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۳). قطن رو برو عجز کے حکم ... رکھتا ہے اور وہ ستون ہے جو استخوان عانہ یعنی زہار کو اٹھائے ہوئے ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۶۲). فرمایا کہ تیری عورت ہونے زہار مقراض سے دور کرتی ہے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۳۰۷). [ف].

زَہّار (فت ز ، شد ہ) امذ.
پھول بیچنے والا ، گُل فروش. چند پھول کے سماس کے قبل ہی زہار کی دوکان میں آجاتے ہیں. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۵۰). [ع : (ز ہ ر)].

زِہارَہ (کس نیز فت ز) امث (فجائیہ).
پے در پے تحسین و تعریف کی آوازیں ، مسلسل تعریفیں.

دھنک جب کھینچتا پر یک کمان دار
چلّا کہتا زہارہ اسکوں سو بار

(۱۷۳۱؟ ، نیہ درپن (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۸۵)). زبانِ شمشیر و سناں و تیر سے صدائے دھاوہ اور زہارہ آتی تھی فرط خوف سے جان جاتی تھی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۲۳). [حکایت الصوت].

زُہْد (ضم ز ، سک ہ) امذ.
دنیوی چیزوں سے اجتناب یا بے رغبتی ، دنیاداری سے لاتعلقی ، عبادت و ریاضت ، پارسائی ، پرہیزگاری.

سبحہ دیں دکھو بور جن جنم کفر دکھو
خرقۂ زہد دکھو جامہ مشروب دکھو

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۵). الّو ان کی بستیوں کے قریب بلکہ اکثر پرانے مکانوں میں ... رہتا ہے زہد و قناعت اس میں اتنی ہے کہ کسی جانور میں نہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۷۳).

جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۷). بعض لوگ میلے اور پیوند زدہ لباس کو زہد کی علامت سمجھتے ہیں ، میلا لباس تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پسند نہ تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۵۱). [ع].

--- توڑنا عاورہ.
پرہیزگاری اور پارسائی ختم کرنا.
نین بدست نرگس جیوں صبح کی
سگل او زہد توڑیں پارسا کی
(۱۶۳۰، جنت سنگار، ۵۱). اُسی وقت کے فرعونوں نے اُن کا زُہد توڑنے کے لئے ایک چال سوچی. (۱۹۸۲، آتشِ چنار، ۱).

--- خُشک کس صف(--- ضم خ، سک ش) امذ.
دُنیا سے یکسر لاتعلقی، حد درجہ پرہیزگاری، بڑی پارسائی.
چھوڑ دے زہدِ خشک ہی پیالا
خوش ہو کر آبرو سیں مل کے شیخ
(۱۷۱۸، دیوانِ آبرو، ۱۶).
سبحہ کے دانے دانۂ انگور کیا ہوں مہر
بہتر ہے زہدِ خشک سے دامانِ تر مجھے
(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۱۹۳). [زہد + خشک (رک)].

--- رِیا کس صف(--- کس ر) امذ.
دکھاوے کا تقویٰ، پُرتصنع پرہیزگاری، بناوٹی پارسائی.
بھلا شیخ بتائیو مجکو ذرا
تجھے اپنے زہدِ ریا کی قسم
(۱۸۷۳، دیوانِ فدا، ۱۹۱). [زہد + ریا (رک)].

--- رِیائی کس صف(--- کس ر) امذ.
رک : زہدِ ریا.
کٹی ہے زندگی ساری مری زہدِ ریائی میں
مری تربت پہ رکھنے کو بتوں کے در کا پتھر ہو
(۱۹۱۹، درشہوار، بیخود، ۸۰). [زہد ریا + ئی، لاحقۂ نسبت].

--- شِکَن (--- کس ش، فت ک) صف.
پارسائی یا پرہیزگاری توڑنے والا، توبہ شکن. وہ پاس بیٹھا ہے اور اس کے یوں جسم تان کر لیٹنے میں زہد شکن ترغیب ہے. (۱۹۸۵، منٹو : نوری نہ ناری، ۶۶). [زہد + ف : شکن - شکستن - توڑنا].

--- فَروش (--- فت ف، و مع) صف.
ایمان و تقوے کا سودا کرنے والا، (کنایۃً) بناوٹی پرہیزگار.
کہیے یہ رند کہ او زہد فروش آگ نہ پھانک
مانگے گر بادۂنو زہدِ کہن کی قیمت
(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۱۵). [زہد + ف: فروش، فروختن - بیچنا].

--- فَروشی (--- فت ف، و مع) امث.
ایمان و تقویٰ کی سوداگری، پرہیزگاری کی آڑ میں دنیاوی اغراض و مقاصد کی برآری. ان حالات میں مقتدایانِ مذہب زہد فروشی اختیار کر لیتے ہیں اور مذہب کی آڑ میں دُنیوی اغراض کی پرورش کرنے لگتے ہیں. (۱۹۷۳، عام فکری مُغالطے، ۳۷). [زہد فروش + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرنا عاورہ.
خدا کا خوف کرنا، پرہیزگاری اختیار کرنا.

زہد کو زاہداں مرتے عجب ہے مشربِ رنداں
تفکر ساعت کا کرتے عبادت برس ستر کا
(۱۶۸۵؟، معظم بیجاپوری، قصیدہ (قدیم اُردو، ۱ : ۲۵۲)).

--- و اِتِّقا (--- و مع، کس ا، شد ت بکس) امذ.
پرہیزگاری، تقویٰ و پارسائی. پہلی مثنوی مخزن الاسرار ہے جس کا موضوع مقام تصوف اور زہد و اتقا ہے. (۱۹۸۸، صحیفہ' لاہور، (جنوری، مارچ) ۲۳). [زہد + و (حرف عطف) + اتقا (رک)].

--- و تَقَدُّس (--- و مع، فت ت، ق، شد د بضم) امذ.
پرہیزگاری و بزرگی، پاکیزگی و پارسائی. مولانا وارث علی چشتی قادری ... سر کے شملہ سے لے کر پاؤں کے جوتے تک زہد و تقدس کی تصویر تھے. (۱۹۸۷، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار، ۵۹). [زہد + و (حرف عطف) + تقدس (رک)].

--- و تَقویٰ (--- و مع، فت ت، سک ق، الف بشکل ی) امذ.
رک : زہد و اتقا. اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے علی متقی کے خطاب سے موسوم ہوئے. (۱۹۸۰، محمد تقی میر، ۱۹). [زہد + و (حرف عطف) + تقویٰ (رک)].

--- و ورع (--- و مع، فت و، ر) امذ.
پرہیزگاری، لہو و لعب سے اجتناب.
چاہیں جو طوفِ میکدۂ عشق زاہداں
مے سے ردائے زہد و ورع شست و شو کریں
(۱۷۹۳، بیدار، د، ۹۹). زہد و ورع اور تقویٰ اپنی جگہ مگر طلبہ اور اساتذہ کے کرکٹ میچ میں لڑکوں نے ڈاکٹر صاحب کے پیروں میں بھی پیڈ باندھے. (۱۹۸۸، قومی زبان، کراچی، اپریل، ۱۷). [زہد + و (حرفِ عطف) + ورع (رک)].

زَہدان (فت ز، سک ہ) امث ؛ امذ.
بچہ دانی. غلافِ بچہ اگر زہدان میں رہ گیا ہو تو ... باہر نکال دیتا ہے. (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۳۲). [ف].

زُہدِیہ (ضم ز، سک ہ، کس د، فت ی) صف.
پارسائی سے نسبت رکھنے والا، پارسا، نیکی کا. صاحب سلوان رحمۃ اللہ علیہ نے اشعار زہدیہ خوب کہے ہیں. (۱۸۸۸، تشنیف الاسماع، ۱۷۳). [زہد + یہ، لاحقۂ نسبت].

زَہْر (فت مع ز، سک ہ). (الف) امذ.
۱. وہ چیز جس کی تھوڑی مقدار کے جسم میں پہنچنے سے ہلاکت واقع ہو جائے یا ضرر پہنچے خواہ معمولی ہو جیسے ہیرے کی کنی، سنکھیا، یا جسمانی رطوبت جو دانت یا ڈنک کے ذریعے پہنچے ؛ کیمیائی محلول.
دغا دینے شیطاں اس شہر میں
شکر کوں ملا کر رکھیا زہر میں
(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۶). جو سانپ بہت کاٹتا ہے اُسکا زہر بہت کم ہو جاتا ہے. (۱۸۷۳، تریاقِ مسموم، ۱۷). خدا نے زہر پیدا کیا ہے، اور زہر میں یہ خاصیت رکھی ہے کہ جو زہر کھاتا ہے مر جاتا ہے. (۱۹۰۳، مقالاتِ شبلی، ۱ : ۶۲).

ظلمتِ شب ہے میسر تو کبھی نورِ سحر
زہر دیتے ہیں کبھی خاکِ شفا دیتے ہیں
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۳۷). ۲. (استعارۃً) نہایت کڑوی چیز، منور! تم اس پھوپھی کی بھتیجی ہو جس نے سوکن کا زہر شہد کے گھونٹ کی طرح پیا اور اف نہ کی۔ (۱۹۳۶ ، سوتیلی ، ۳۳). ۳. غصہ ، غضب ، خشم۔
کھایا نہ رحم تو نے کسی خستہ حال پر
تجھ پر کسی نے زہر بھی کھایا تو کیا ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۲).
تیری آنکھوں میں ترے زہر کے شعلے بھردوں
خاک کے سانپ کو جل خاک کو واپس کردوں
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۷). (ب) صف. ۱. ذائقے میں ناگوار یا ناقابلِ برداشت ، کڑوا کسیلا یا کھاری. پانی یک اما خصلت ، جیسے کی صحبت ، وہی کہیں کھٹا ، کہیں مٹھا ، کہیں کڑوا ، کہیں زہر. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۹). اول تو کچالو یوں ہی زہر تھے ، اس پر طرّہ یہ کہ کمرک ، کھاتے ہی آنکھوں میں ٹیس پڑ گئی۔ (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۶۹). دو تین دن تک کڑوی زہر دوا پینی پڑی. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۷۳). ۲. سخت ناگوار ، بہت برا. نکاح کا ہونا تھا کہ بھانجہ زہر معلوم ہونے لگا۔ (۱۹۱۷ ، شامِ زندگی ، ۷۰). ۳. مہلک ، قاتل۔
زہر لگتی ہے مجھے آب و ہوائے زندگی
یعنی ، تجھ سے تھی اسے ناسازگاری ، ہائے ہائے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۷).
کہنے لگی سن کے یہ کیا قہر ہے
واسطے اس کے یہ دوا زہر ہے
(۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۶۵). ۴. ضرر رساں ، نقصان دہ ، خطرناک بات جس سے ہلاکت یا نقصان کا اندیشہ ہو۔
سانپ کو قابو میں لاکر چھوڑ دینا زہر ہے
جان سے مایوس ہوں میں زلفِ جاناں چھوڑ کر
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۸). پست نوعیت کی افادہ پرستی ... پوری قوم کے رگ و ریشے میں یہ زہر سرایت بھی کر جاتے ہیں. (۱۹۶۲ ، اندازِ نظر ، ۳۱). [ف].

--- اُتارنا ف م ؛ محاورہ.
سانپ کے کاٹے کے زہر کے اثر کو دوا یا منتر سے زائل کرنا (ا پ و ، ۸ : ۱۵۸).
کون کافر کو تری دیکھ کے مارا نہ گیا
لاکھ افسوں پڑھے پر زہر اتارا نہ گیا
(۱۷۷۳ ، طبقات الشعراء ، ۲۶۳).

--- اُترنا محاورہ.
زہر کا اثر زائل ہونا.
جلالت میں ہو عشق آیا نہ ہوسی کم قہر ہرگز
عقل کے کوڑی تی ہو اوتر سی نا زہر ہرگز
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۴۶).
اے دل اس کا زہر کیوں اترے
جن نے کھایا ہے عاشقی کا نیش
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۷). برم ڈنڈی ایک تولہ ، مرچ سیاہ ایک دانہ کو ایک چھٹانک پانی میں پیس کر پلائیں ... فوراً زہر اتر جائے. (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۵۹).

--- اُچھالنا محاورہ.
غلط فہمی پھیلانا ، بدنام کرنا ، مخالفانہ باتیں کہنا. وہ کانگریس اور نیشنل کانفرنس کے خلاف خوب خوب زہر اچھالتے رہے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۱۳).

--- اَفشانی کَرنا محاورہ.
رک : **زہر اُچھالنا.** ایک اور شخص ہو تھرو کُنبے میں میرے خلاف زہر افشانی کرتا رہتا تھا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۰۸).

--- اُلکشاتِیبن (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ک ، کس ت ، ب ، ی مع) امذ.
(طب) ایک دوا جو دل کی بیماری میں دی جاتی ہے زہرالکشاتیبن (ڈیجیٹالس) دل کی بیماری کے لیے دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۱۷۳). [زہر + (رک) ال (۱) + کشاتیبن (رک)].

--- اُگَلنا ف م ؛ محاورہ.
۱. سانپ کا اپنے منھ کی تھیلی کے زہر کو زخم میں پہنچانا (ا پ و ، ۸ : ۱۵۸). **۲. جلی کٹی سنانا ، جی جلانے والی باتیں کرنا ، غیظ و غضب کا اظہار کرنا نیز فتنہ انگیز باتیں کہنا۔**
زہیں کہ مرتے ہیں اک سبزہ رنگ پر جرأت
یہ شعر کہتے نہیں زہر ہم اگلتے ہیں
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۵۱۰).
دیکھیے کیا ہو الٰہی مرے نامہ کا جواب
پاس اونکے ہیں بہت زہر اگلنے والے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۹۷). بنی امیّہ نے نعمان ابن بشیرؓ کو دیکھا کہ وہ ڈھیل دیتے ہیں ، ... بہت ڈرایا کہ فوراً انتظام کر ورنہ معاملہ ہاتھ سے چلا اور نعمان کے خلاف بھی خوب زہر اگلا. (۱۹۱۶ ، محرّم نامہ ، ۱۳۵).

--- آب امذ.
۱. زہر آلود پانی ، زہریلا پانی.
دلاور نے شمشیر زہر آب خورد
اٹھا لیا بازو بوقتِ نبرد
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۳۸). گھروں میں جابجا آگ کا لگنا ، ہوا شرارہ ریز ... دریا اور کوئے کا پانی زہر آب ، مینہ کے پانی کی بوند گوہر نایاب. (۱۸۶۵ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۱۳۳).
یہ دور بھی آخر ہے اور انجام میں ہے موت
زہر آب بھی تھوڑا سا پلا دے مجھے ساقی
(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۱۰۱). ۲. (کنایۃً) **پیشاب** (نوراللغات). [زہر + آب (رک)].

--- آشام صف.
زہر پینے والا ؛ جو زہر میں بجھا ہو (فیروزاللغات). [زہر + ف : آشام ـ آشامیدن ـ پینا].

---آگیں (---ند ا ، ی مع) صف.
زہر بھرا ہوا ، زہریلا.

ہجر میں زہر اپنے حق میں سبزہ گلشن ہو گئی
تیغ زہر آگیں ، زبانِ برگِ سوسن ہو گئی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۸).[زہر + آگیں ، لاحقۂ صفت].

---آلود/آلودَہ (---و مع / فت د) صف.
زہر ملا ، زہریلا ؛ (استعارۃً) بدطینت ، پُرغضب ، عصبیت زدہ.

سیدھے کاندھے پر رکھ حسن کا کفن
زہر آلودہ سبز چوں گلشن

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵). ناٹپ کے متعلق لوگوں کے ذہن پہلے ہی سے زہر آلود ہو چکے ہیں۔ (۱۹۲۸ ، ارتھ ، وسطیٰ ، ۱۸). انہوں نے اپنے زہر آلود طنزیہ تیروں سے اسے موت کے گھاٹ اتارنا چاہا۔ (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۱۳).[زہر + ف : آلود/آلودہ ، آلودن ـ لتھیڑنا].

---باتیں اث ؛ ج.
بیجا باتیں ، جلی کٹی باتیں ، اذیت ناک باتیں.

کیا مزہ ہے جو محبت کی حلاوت نہ رہے
زہر باتیں نہ سنا ہوکے ترش رُو ہم کو

(۱۸۳۶ ، رشک (مہذب اللغات)).

---باد امذ.
۱. جانداروں کے حلق یا گلے کی ایک بیماری جس میں گلے میں پھنسیاں نکل آتی ہیں نیز آنتوں کی خشکی کے باعث گلے کے خشک ہو جانے کا عارضہ. علت زہر باد اوس کی علامت یہ ہے کہ جانور کے تالو و زبان و دہان میں ثبور ریزہ ریزہ مثل ارزن کے نکل آویں۔ (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۵۳) . پرند کافی پانی نہ پینگے تو خون خراب ہو جائے گا، اور وہ نمونیہ اور زہر باد جیسے امراض کا شکار ہو جائینگے۔ (۱۹۳۳ ، پرندوں کی تجارت ، ۹۳).
۲. ایک مہلک بیماری جس میں گھوڑے یا ہاتھی کے فوطے اور عضو تناسل پر ورم آ جاتا ہے. کہتے ہیں کہ زہر باد کا خلل ہے مگر سائیس کہتا ہے کہ اب سوجن بہت کم ہے .(۱۸۹۵ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۱۳) . فرانس کے لوئی پاسچر نامی سائنسدان نے اس میدان میں قدم رکھا اور متعدی ورم (زہرباد) کا جرثومہ دریافت کیا۔ (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۹). ۳. زہر ، زہریلا مادّہ. ورم تو تحلیل ہو گیا مگر خون میں زہر باد پیدا ہو گیا . (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۵۳۹).[زہر + باد (رک)].

---باد چڑھنا ف مر ؛ محاورہ.
سانس کے ذریعہ سے زہر کا سارے جسم میں سرایت کر جانا (فرہنگِ آصفیہ).

---بال امذ.
بلّی اور شیر وغیرہ کی مونچھوں کا بال جس میں سمیت ہوتی ہے.

ہجر میں کھائی جو گلوری بھی
ریشہ پانوں کا زہر بال ہوا

(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۱۳).[زہر + بال (رک)].

---بُجھا ہونا محاورہ.
تلخی و کدورت ہونا ، پوشیدہ کینہ رکھنا. اُس کی محبت وہ شہد ہے جس کے نیچے زہر بُجھا ہوا ہے۔ (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۲۵).

خنداں بھی تھی اداس بھی تھی کیا نگاہ تھی
دل میں جوبن کے زہر بجھا تیر ، اتر گئی

(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۹۵).

---بَرْدار (---فت ب ، سک ر) صف.
زہریلا ، نقصان دہ. اسی علامت سے ہم نے تجھے زہر بردار سمجھا۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۱).[زہر + ف : بردار ، برداشتن ـ اُٹھانا].

---بونا محاورہ.
بُرائی یا کسی فساد کی بُنیاد ڈالنا.

کیا منظور کہنا بھائیوں کا
اونہیں کا زہر یہ بویا ہوا تھا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، شایاں ، ۲ : ۳۹۳).

کیوں؟ اپنے عدو پہ خندہ زن ہو
خود اپنے ہی حق میں زہر کیوں ہو؟

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۶۳).

---بَھرا (---فت بھ) صف.
زہریلا ، پُرفساد ، بد ، مہلک ، اذیت ناک. پیغمبر کہیے دنیا سانپ ہے زہر بھرا ہو یا ، سو اس تے کنارے ہونے۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۶۳). نظم کا یہ موضوع اگر کسی اور شاعر کے پیش نظر ہوتا تو اس میں طعن و تشنیع... بلکہ دشنام کے زہر بھرے زقوم ہوتے ۔ (۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۸).[زہر + بھرنا (رک) کا ماضی ناتمام].

---بَھرْ دینا/بَھرْنا محاورہ.
بھڑکانا ، اختلاف پیدا کرنا ، مُضِر یا مہلک بنا دینا.

تھی سم کی حرارت جو بدن اس کا ہرا تھا
افعی کی طرح پیٹ میں کیا زہر بھرا تھا

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۸۳). ہمدرد والوں سے ڈر ہی لگتا ہے اور روئی کا معاملہ ہے ، نہ معلوم اس میں زہر بھر دیا ہو اور جواب دہی ہمارے سر آ پڑے۔ (۱۹۱۶ ، خطوط محمد علی ، ۱۲۶).

---بَھری آنکھ / نِگاہ اث.
غصے ، نفرت یا عداوت کی نظر.

دیتی شربت ہے کسے زہر بھری آنکھ تری
عین احساں ہے مجھے زہر بھی گر دیتی ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۶). جب مادھو اور مکراندا دربار میں پہنچے تو نندن اور بھوری واسو نے انہیں زہر بھری نگاہوں سے دیکھا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۳۸).

---پاشی اث.
بُرا بھلا کہنا ، زہر پھیلانا ، بُرائی یا فساد پھیلانا. انگریزوں کے خلاف زہر پاشیاں کیں. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۰۷).[زہر + ف : پاش ، پاشیدن ـ چھڑکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیکاں (---ی لین) امذ.
برچھی کی زہریلی انی یا تیر کی نوک ؛ (کنایۃً) طنزیہ بات.

نو روز ہور روز بہ کے خوشیاں ملے یک چانْد میں
مارو رقیباں کے دلاں میں زہر پیکاں عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۶). افریقی قبائل صدیوں سے اس پودے کو « زہر پیکاں » کے طور پر استعمال کرتے چلے آ رہے تھے . (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۳۳). [زہر + پیکاں (رک)].

---پینا محاورہ.
سخت سست برداشت کرنا ، ناگوار حالت میں جینا.

ناگوار اب تو ہے یے یار شراب
زہر پینا ہے گوارا ساقی

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۹).

اک کلی کے لیے اک کرن کے لیے
زہر پیتے رہے جی گنواتے رہے

(۱۹۶۷ ، شہر درد ، ۲۵).

---پھوٹنا محاورہ.
تکلیف ہونا.

پھوٹ نکلا زہر سارے جسم میں
جب کبھی آنسو ہمارے تھم گئے

(۱۹۱۲ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۱۲۱).

---پھیلانا محاورہ.
فتنہ انگیزی ، فساد پھیلانا. آپ ... توبہ شکنی اور تجدیدِ توبہ کی اجازت اسے دیتے رہئے وہ زہر پھیلاتا رہے اور ... آپ فکر نہ کیجیے . (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۵ : ۶).

---تیلیا کس صف (---ی مج ، کس ل) امذ.
سمِ قاتل (نوراللغات). [زہر + تیلیا (۳)].

---چڑھنا (چڑنا) محاورہ.
۱. **زہر کا سرایت کرنا یا زہر کا اثر ہونا ؛ کسی بات کا موجب ضرر یا باعثِ ہلاکت بن جانا.**

برہ کا وہیں زہر چڑتا چلا
اوبل مکھ میں کف قہر گھوڑتا چلیا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۸۵).

افعی زلف جو ڈستا ہے کسی کو تیرا
زہر یاں مجھکو ترے سر کی قسم چڑھتا ہے

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۷۵). دیکھو اے ہندوؤ اور مسلمانو! اب بھی اُمید باقی ہے ، اب بھی زہر پورا نہیں چڑھا ہے ، اب بھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا ہے . (۱۹۳۷ ، اشارات ، ۱۰۹). ۲. **غصّہ آنا.** سانگا حلیم ہے ، مگر رانا کو اُسے دیکھتے ہی زہر چڑھ جاتا ہے . (۱۹۲۳ ، قوم پرست ، ۱۰۳).

---چشم کس اضا (---فت چ ، سکہ ش) امذ.
غیظ یا غصّہ جو نگاہوں سے ظاہر ہو، غصیلی نظر ؛ خشمگیں نگاہ.

غیر بے مروت ہے آنکھ وہ دکھا دیکھیں
زہر چشم دکھلائیں پھر ذرا مزا دیکھیں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۹). [زہر + چشم (رک)].

---چکانا ف م.
زہر ٹپکانا ، زہر چکانی کرنا.

دیا ہوں میں شمشیر کوں زہر قہر
جو دشمن کے مکھ میں چکانو اس تے زہر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۳۲).

---چکانی (---فت چ) امث.
رک : زہر ٹپکانا ؛ (کنایۃً) لعن طعن کرنا ، بُرا بھلا کہنا. اگر آپ کے دل میں اس فقیر حقیر کے متعلق کوئی ایسا ہی زہر بھرا ہوا تھا جسے ٹپکانے کے لئے آپ مضطرب ہو گئے تھے ... تو اس طرف روانہ ہونے سے پیشتر زہر چکانی کی یہ مشق کر لیتے یا چند روز اور صبر کرتے. (۱۹۲۶ ، مسئلۂ حجاز ، ۲۳۲). [زہر + ف : چکانی ، چکیدن - ٹپکنا سے اسم مصدر].

---چھٹکانا ف م ؛ محاورہ.
زہر پھیلانا ، زہر چڑھانا.

تیرے مسموم محبت سے مخالف ہے دوا
زہر چھٹکایا اوتر کر حلق سے تریاک نے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۳).

---چھٹکنا ف ل نیز محاورہ.
۱. **جسم میں زہر کا سرایت کرنا ، زہر چڑھنا.**

پھر یاد آ گئی مجھے ناگن سی زُلفِ یار
پھر زہرِ عشق سارے بدن میں چھٹک گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۲).

خداوندا یہ کس نے آنکھ بھر کر اس کو دیکھا تھا
یہ کیسا زہر چھٹکا ہے مریضِ عشق کے تن میں

(۱۹۱۲ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۶۵). ۲. **زہر پھیلانا ، زہر چڑھانا** (فرہنگِ آصفیہ).

---خنّد (---فت خ ، مغ) امذ.
وہ ہنسی جو غصے ، ناگواری یا شرمندگی کے سبب ہو ؛ زہر ملی ہوئی مسکراہٹ ، تلخ ہنسی ، طنزیہ مسکراہٹ یا ہنسی.

بُجھا کے زہر میں تو نے لگائی کیا تلوار
ہر ایک زخم جو سرگرمِ زہر خند ہوا

(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۳۲). میرے شریک نے نہایت غصّہ میں ایک قہقہہ لگایا (وہ قہقہہ جس کو فارسی میں زہرخند کہتے ہیں). (۱۹۲۳ ، خوفِ راز ، ۱۵۳).

علاجِ اہلِ حسد زہرخندِ مردانہ
ہنسی ہنسی میں تو ، ان احمقوں کو ڈستا جا

(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۱۷). اس کی چھاتی سے خون ابھی تک رس رہا تھا ، اسے دیکھ کر آنند کے چہرے پر ایک زہرخند کے نقوش پھیلنے لگے. (۱۹۸۳ ، اور انسان مر گیا ، ۱۶۰). [زہر + ف : خند ، خندیدن - ہنسنا].

ـــــ خَنْد کَرْنا محاورہ.
غصے یا بے کلی کے عالم میں مجبوراً ہنسنا ، کھسیانی ہنسی ہنسنا ، کسی کو جلانے یا چڑانے کے لیے بناوٹی ہنسی ہونٹوں پر لانا. قصیدہ کہنے پر بہت خجل ہو کر زہرخند کیا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۱۱).

ـــــ خَنْد ہونا محاورہ.
خفیف ہونا ، کھسیانی ہنسی ہنسنا. پیشوائے نجبا نے جب یہ حرف سنا زہرخند ہو کر فرمایا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵۹۸).

ـــــ خَنْدان (ـــــ فت خ ، سک ن) صف.
طنزیہ یا غصے سے اظہارِ مسرت کرنا. اب تو حضور کا مزاج اور بھی سخت ہو رہا ہے تم دیکھتی نہیں ہو کہ آپ زہرخندان ہو رہے ہیں. (۱۸۹۸ ، دربار ہوش کے اسرار ، ۱ : ۳). [زہر + ف : خندان ، خندیدن ـ ہنسنا کا اسم حالیہ].

ـــــ خَنْدَہ (ـــــ فت خ ، سک ن ، فت د) امذ.
رک : زہرخند. اُن سے بھی ہنس کر دل نہیں بہلاتے اور اگر اتفاقاً ہے تو ایسا ہے کہ وہ ہنسنا زہرخندہ معلوم ہوتا ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۶۱). آہ ـ ایک زہرخندہ ، ایک والہانہ کھلیل اور پھر وہی معمولانہ خاموشی اور میں. (۱۹۳۵ ، یوسف عزیزمکیسی ، مکاتیب ، ۹۹). دارا نے کہا ، اس کے ہونٹوں پر زہرخندہ تھا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۶۰۳).[زہر + ف: خندہ ، خندیدن ـ ہنسنا].

ـــــ خُوراَنی (ـــــ و مع) امث.
زہر دینا ، زہر کھلانا ، زہر کھانا ، زہرخوری. یہ علامات زہر خورانی کے ہیں. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۸۰). مجھے تمثیلاً صرف یہی ایک واقعہ بیان کر دینا کافی ہے کہ دروغ حلفی ہمیشہ ضرب پہنچانے ، زخمی کرنے ، اور زہر خورانی کی مد میں شریک رہتی تھی. (۱۹۳۳ ، قدیم قانون ، ۳۲۳) زہر خورانی اس کی موت کا باعث بنی. (۱۹۶۸ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۱). [زہر + ف : خوراں ، خوردن ـ کھانا ، کھلانا سے مشتق].

ـــــ دار صف.
زہریلا ، جس کے کاٹے سے جسم میں زہر چڑھ جائے.

جتے بھُوت ڈاین کیرے نہاوں تھے
جتے سانپ بچھو زہر دار تھے

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۱).

کہ دوزخ میں بچھو بڑے زہردار   جو چھوٹا ہو جیسے ہو کچا بہار

(۱۷۶۹ ، آخرگشت ، ۱۳۳). دیسی ادویہ فروش یعنی پنساریوں کو ہندوستان کے اکثر حصہ میں زہردار ادویہ ہر خریدار کے ہاتھ بیچنے کی اجازت دی گئی ہے. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۲۲۹).

پہلے جو ہوتی ہے پشت وہ بدل جاتی ہے پھر
بعض مینڈک ان میں سے ہوتے ہیں بیحد زہردار

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۳۲). میں ان درندوں کے دانتوں کو اور زمین کے زہردار سانپوں کو چھوڑ دوں گا. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۲۱). [زہر + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ دِکھائی دینا محاورہ.
بُرا لگنا ، ناگوار ہونا. بھائی اظہر تو یہی زہر دکھائی دیتے ہیں ، بات کرنا تو درکنار سارے گھرکیوں کے دم ہی تو نکال لیتے ہیں. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۲۳).

ـــــ دِہی (ـــــ کس د) امث.
زہر دینا. دیسی ادویہ فروش یعنی پنساریوں کو ہندوستان کے اکثر حصہ میں زہردار ادویہ ہر خریدار کے ہاتھ بیچنے کی اجازت دی گئی ہے اس سبب سے سالانہ ایک بڑی تعداد مقدمات زہر دہی کی واقع ہوتی ہے. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۲۲۹). [زہر + ف : دہ ، دادن ـ دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دینا ف م.
زہر کھلانا یا پلانا ، زہر دے کر مارنا.

حسین کو اب زہر دیوں
یوں پر اس کا جوڑا لیوں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (بحوالہ اردو ادب ، ۹ ، ۲ : ۶۳)). ایسے یہ تو اپنے سگے باپ کو زہر دے ، روپیہ کے واسطے. (۱۸۴۸ ، نوابی دربار ، ۹۰).

خود اپنے سر الزام لینا بُرا
مُنہ کڑ سے تو زہر دینا بُرا

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۱).

ـــــ غَم کس اضا(ـــــ فت غ) امذ.
رنج و اندوہ کی شدید حالت ، صدمے کی شدت.

کام اپنا کر لیا ہے زہر غم کے جام نے
اے تصوّر عیش کی صورت نہ آئے سامنے

(۱۹۱۳ ، نقوش مانی ، ۱۲).

کیسے کیسے مرحلے ہم عُمر بھر ٹالے رہے
زہر غم ہی پی کے ہر موسم میں متوالے رہے

(۱۹۸۹ ، اخبارماہ ، ۹۳). [زہر + غم (رک)].

ـــــ قاتِل کس صف(ـــــ کس ت) امذ.
مہلک زہر ، ہلاک کر دینے والا زہر ، سم قاتل.

سبہ کوں دیکھیاں شاہ بد دل ہوا
جینا اس پر جوں زہر قاتل ہوا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۲۵).

وہاں سے لیا تین شیشے بھرے
کہ تھے زہر قاتل ستی وو بھرے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳).

ہیں کی کانٹھی ان کو اگر کہیے تو نازیبا ہے
زہر قاتل سے زیادہ ہیں تیرے تل قاتل

(۱۸۴۰ ، الناس درخشاں ، ۲۱۱) زہرقاتل کے استعمال سے آدمی مر جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۹۹). وہ ادب کے لیے مقصد کو زہر قاتل سمجھتے ہیں اور جمالیاتی مسرت بھی دراصل ادب کا مقصد نہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۸۵). [زہر + قاتل (رک)].

---کا بُجھا ہونا ف س.

رک : زہر میں بجھا ہونا. چہرہ مارے غصے کے سُرخ ۔ زہر کا بجھا ہوا نیزہ ہاتھ میں لیے ہوئے بڑے غیظ و غضب میں تھا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ٦۷). لوگوں نے دریافت کیا ... اگر میرے سینے میں زہر کی بجھی ہوئی چُھریاں ماریں تو تمازمیں دنیوی خیالات لانے سے یہ مجھے بہت آسان ہے.(۱۹۰٦ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۱۱).

---کا پانی پلانا محاورہ.

زہر میں بجھانا ، زہر پلا بنانا.

کیوں نہ تڑپے تُجھ پلک کے تیر کا زخمی مدام
زہر کا پانی پلایا ہے نگہ کی بھال کوں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۵۳).

---کا پُتلا (---ضم پ ، سک ت) صف.

سراپا زہر ؛ (کنایۃً) بڑا مفسد ، شریر.

گو ہوا شیریں سخن پر زہر کا پُتلا ہے تو
زندہ سیرت جان کر ہوں مردہ صورت دیکھ کر
(۱۸۳٦ ، رشک (مہذب اللغات))

---کا پیالہ پینا محاورہ.

نہایت صبر و تحمل سے کام لینا ، حددرجہ برداشت کا مظاہرہ کرنا. یہ "فقیرانہ شان" جس مشکل سے حاصل ہوتی ہے اس کی برقراری کے لیے کس طرح سے زہر کے پیالے پینے پڑتے ہیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۲۳).

---کا جام پلانا محاورہ.

زہر دینا ؛ تکلیف پہنچانا ، سخت اذیت دینا.

نگہِ تلخ سوں اپنی ظالم
زہر کا جام پلایا نہ کرو
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۱).

---کا چھالا امذ.

سانپ کے تالو میں سم بھری تھیلی ؛ (کنایۃً) کوئی تکلیف دہ چیز.

جعد میں تعویذ نیلم کا کہاں کالا سا ہے
کام میں مارسیہ کے زہر کا چھالا سا ہے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۰۷).

---کا/کے گھونٹ (---و مع ، مغ) امذ.

بہت ناگوار ، تلخ.

زہر کا گھونٹ ہے یہ شربتِ خونابۂ دل
ہے بلا نوش کا کام ، اہلِ ہوس کوں مشکل
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰٦).

سخت جانی سے غمِ ہجر میں تنگ آیا ہوں میں
زہر کے گھونٹ مجھے آبِ بقا ہوتے ہیں
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۵۲).

---کا/کے سے ، گھونٹ پینا محاورہ.

مجبوراً صبر و ضبط سے کام لینا ، بے بسی میں پیچ و تاب کھانا، چار و ناچار ضبط کرنا.

عوض کس بادہ نوشی کے مجھے آج
پڑے یہ زہر کے سے گھونٹ پینے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۲). کرتا تو کیا کرتا دانت پیس کر اور زہر کے گھونٹ پی کر رہ گیا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۳۸).

--- کرنا (کر دینا) محاورہ.

کسی بات ، معاملے یا چیز کو ناگوار یا تلخ کر دینا ، بدمزہ کر دینا نیز ہضم نہ ہونے دینا.

زہر کر دیتی ہے وہ کھانے کو لڑ کر مجھ سے روز
آج سے میں ساتھ اس کے کھانا کھاؤں دور پار
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۳۳)). دال میں نمک زہر کر دیا. (۱۸۸۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۲ : ۳۱۸).

--- کَش (---فت ک) صف.

زہر پینے والا

لذّت کو قند و شہد کی کیا جانے زہر کش
اُس کا بہہ ہے کام و دہن جو مدام تلخ
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۹۲).[زہر + ف : کش ، کشیدن ۔ کھینچنا].

--- کو زہر مارتا ہے کہاوت.

زہر کا اثر زہر سے زائل کیا جاتا ہے ؛ کوئی سرکش جب اپنے سے بڑی طاقت والے سے دب جاتا ہے تو کہتے ہیں (ماخوذ: مہذب اللغات).

---کی آنکھ سے دیکھنا محاورہ.

غصے کی نظر سے دیکھنا ، شدید نفرت کرنا.

زہر کی آنکھ سے وہ دیکھتے ہیں دیکھنے دو
سخت جاں ہوں میں ہلاہل کا اثر کیا ہو گا
(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۱۹).

---کی پُتی چڑھانا محاورہ

تکلیف دینا.

اپنے خطِ عارض سے چڑھا زہر کی پتی
چپکا نہ مرے زخم پہ تیزاب کا پھاہا
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۵).

---کی پُڑیا اث.

پُڑیا میں لپٹا ہوا زہر ؛ (مجازاً) مفسد ، فتنہ انگیز ، شریر.

جب سے غیروں کو ہوا پان بنانے کا حکم
ہر گلوری کو تری زہر کی پڑیا جانا
(۱۸۵۲ ، تنویر الاشعار ، ۳۰). یہ بُڑھیا زہر کی پُڑیا اور بس کی گانٹھ ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۳۱).

---کی چُٹکی اث.

رک : زہر کی پُڑیا.

گردِ نظرِ یار بنے بیماروں کو مارا
اک زہر کی چٹکی انہیں دی خاکِ شفا نے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۸۷).

---کی چُھری اسث.
رک : زہر کی پُڑیا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کی گانٹھ اسث.
زہر کی پُڑیا ، بس کی گانٹھ ، فساد کی جڑ.

عدوئے نیش زن ہر دم ہے، میرے درپئے ایذا
یہ موذی زہر کی ہے گانٹھ بچھو اس کو کہتے ہیں

(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ١٣٣). اور پھر ہمیشہ مردوں کا ہی قصور نہیں ہوتا زیادہ تر عورتیں ہی زہر کی گانٹھ ہوتی ہیں. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ٢ : ١٠).

---کے پانی سے بُجھنا محاورہ.
زہر کے پانی میں بجھنا ، زہریلا ہونا.

یہ تو بتلا دے تیرے تیر کا پیکاں قاتل
آہ کس زہر کے پانی سے بجھا ہوتا ہے

(١٨٧٩ ، دیوانِ عیش دہلوی (آغا جان) ، ١٦٨).

---کے گھونٹ پی کر چُپ رَہ جانا محاورہ.
پیچ و تاب کھانا ، چار و ناچار صبر کرنا. دیکھتی کہ بجی ہاتھ سے نکلی چلی جا رہی ہے مگر زہر کے گھونٹ پی کر چُپ رَہ جاتی (١٨٩٨، منازل السائرہ ، ٥١).

---کے گھونٹ پینا محاورہ.
مجبور ہو کر طعنہ ضبط کرنا ، دل ہی دل میں پیچ و تاب کھانا (ماخوذ : نوراللغات).

---کے گھونٹ نِگلنا محاورہ.
رک : زہر کے گھونٹ پینا.

ہم تو کبھی ہرگز نہ سُنیں غیر کے طعنے
یہ زہر کے گھونٹ آپ نگل جاتے ہیں کیونکر

(١٩٣٦ ، شعاعِ مہر ، ٥٠).

---کے ہاتھ میں لینے سے بے کھائے نہیں مَرتا کہاوت.
جرم کیے بغیر سزا نہیں ہوتی (جامع الامثال).

---کھا مَرنا محاورہ.
زہر کھانا ، مر جانا ، زہر کھا کر جان دے دینا.

کدھر کو جائیے اور کس کے اوپر آسرا دھریے
یہی بہتر ہے اب تو ڈوبیے یا زہر کھا مریے

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ ، ٢ : ٢٦٣).

---کھانا محاورہ.
١. جان دینا ، مرنا ؛ فدا ہونا.

گیسوئے مشکیں کی دکھلا کر لٹک کہتا ہے دل
آتش اس افعی کے اوپر زہر کھانا چاہیے

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ١٧٣). جی چاہتا ہے کہ زہر کھا کر زندگی کا بکھیڑا ہی ختم کر دیا جائے. (١٩٣٣ ، آدمی اور مشین ، ٢١).
٢. رشک کرنا ، حسد سے جلنا.

چمن میں ہے یہ درختانِ سبز پر جوبن
کہ زہر کھاتے ہیں سبزانِ خطّۂ کشمیر

(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ٣٢). ٣. دشمنی کرنا ، عداوت یا بغض لگانا.

کلامِ تلخ کیے میں نے کیا گلی میں ترے
کہ زہر مجھ پہ ہر اک پاسبان نے کھایا

(١٨٣٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ٢٣).

یہ کیا اثر ہے کہ جو اپنے بھی اب پرائے ہوئے
کہ دل کو دیکھیے ہم ہر ہے زہر کھائے ہوئے

(١٩٣٢ ، ریاضِ رضواں ، ٣٣٠). ٤. مر رہنا ، گرویدہ ہونا ، ارادہ رکھنا ، خواہش کرنا ، تاک لگانا.

تو نے تو مجھ کو دیا منہ سے لگا کر جام ہے
بوالہوس بھی دیکھ پیارے زہر اس پر کھائے ہے

(١٧٩٥ ، حسرت (جعفر علی لکھنوی) ، ک ، ٢٩٨).

وہ کھائے زہر تھا اوس پیر زن پر
کسی صورت پلاؤں آبِ خنجر

(١٨٦١ ، الف لیلہ نو منظوم ، ٢ : ٣٦٠).

---گیا کس۔ صف (---کس گ) اسث.
ایک قسم کی گھاس جو زہریلی ہوتی ہے ، زہریلا پودا (نوراللغات ؛ اسٹین گاس). [زہر + گیا = گیاہ (رک)].

---گُھل جانا / گُھلنا محاورہ.
کسی بات یا معاملے میں ناخوشگواری یا بدمزگی پیدا ہونا. یہی مسرت غم سے ملی ہوتی ہے اور اسی حلاوت میں زہر گُھل رہا ہے. (١٩٠٦ ، حکمتِ عملی ، ٨٧). حالات کیسے بھی ہوں ماحول میں کتنا ہی زہر گُھل جائے انجمن قومی یک جہتی کے کام انجام دیتی رہے گی. (١٩٨٧ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ١٣).

---گھولنا محاورہ.
فتنہ انگیزی سے کام لینا ، ناگوار باتیں کرنا ، منافرت پیدا کرنا.

ازل میں مجھ کوں دیا درد صانعِ تقدیر
میرے نصیب کے شربت میں زہر گھول چکا

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٥٠).

دل سے سمجھوں گا اسے دشمنِ جاں ہونے دو
زہر گھولوں گا دوا میں خفقاں ہونے دو

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٨٠). یہی تعلیم جس نے بالفعل دونوں فرقوں میں زہر گھول رکھا ہے. (١٩٠٣ ، مکاتیب حالی ، ٥٣). صنعتی اور مشینی دور نے یکسانیت کا جو زہر گھولا ہے اس سے ہم سب کے حلق تر ہیں. (١٩٨٧ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ١٠٥).

---لَگنا محاورہ.
بُرا لگنا ، سخت ناگوار گزرنا.

اب آ کے بُڑھاپے نے کیا ہائے! یہ کچھ قہر
اب جن کے گئے جاتے ہیں لگتے ہیں انہیں زہر

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ ، ١ : ١١١). جس سے چشمِ اُمید رکھتی ہوں وہی آنکھیں چراتا ہے ، جس تس کو میری بھلی بات زہر لگتی ہے. (١٩٠٠ ، خورشید بہو ، ١١٧).

شاداب گلاب کی باڑی کو سونگھیے جب خر ، ہو زہر لگے
کانٹوں میں تھوتھنی کیا مارے ، کیسا گل تر ، ہو زہر لگے
(۱۹۸۵ ، پھول کھلے ہیں رنگ برنگے ، ۸۲).

---مار صف.
(طب) زہر کا اثر زائل کرنے والی چیز ؛ (کنایۃً) ناگواری.

بلائے جان مسافر ہے خواب شیریں بھی
یہی وہ شہد ہے جو زہر مار راہ میں ہے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۵۳). زہر مار (Antiseptic) کرداروں کی بنا پر سفیگنم کو آپریشن میں بھی استعمال کیا جانے لگا ہے۔ (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۲۶۸).[زہر + مار ، لاحقۂ فاعلی].

---مار کرنا محاورہ.
ناپسندیدہ یا نامرغوب چیز کھانا یا زبردستی حلق سے اُتارنا ، بلا رغبت کے کھانا.

ابوالمحسن اور سالک نامدار
کئے سال کوں میوے سب زہر مار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۵). کھانا زہر مار کر بیہوش ہو سگ مست سویا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۳).

کچھ زہر مار کر کے تو سویا وہ کینہ جُو
اور تھی نماز شب کی زنِ مومنہ کی خُو

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۵۵).

کوئی جوتے کوئی بوٹے کوئی پیسے اور ٹکانے
یہ نگل لیں ، ٹھور لیں ، چپ چاپ کر لیں ، زہر مار

(۱۹۱۲ ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۱۶۱). چند لقمے زہر مار کر کے برقعہ اوڑھا، ڈولی بلائی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۳۸).

---مار ہونا محاورہ.
زہر آلود ہونا ، ناگوارِ خاطر ہونا ، بُرا لگنا.

وگر نیں تو میں بولیا ہوں آشکار
جو تجھ مکھ میں ہوئے شہد بھی زہرمار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۷) سہل باتوں کو وہ منہ سے اگلتا وہ پھانے نوش کے زہر مار ہوتیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۸۱۸).

---ما کیاں کس اضا(--- کس ک) امذ.
زہر ما کیاں دیکھنے میں بھی ایسا پودا نظر آتا ہے جس سے دور ہی رہنا چاہیے اس کے پتے چھچے اور روئیں دار اور اس کے بدنما پھولوں میں اودی اودی سی دھاریاں ہوتی ہیں اور ان میں سے بوجھل بدبو آتی ہے (بڑی بُوٹیوں سے علاج ، ۷۶). [زہر + ما کیاں (رک)].

---معلوم ہونا محاورہ.
ناگوار گزرنا ، بُرا لگنا. مجھ کو اب ان کی شکل زہر معلوم ہوتی ہے. (۱۸۸۸ ، توبۃالنصوح ، ۶۱). میرا پیارا بچہ ... ان کو زہر معلوم ہونے لگا. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، گرداب حیات ، ۲۷).

---مل جانا محاورہ.
بے مزا ہو جانا ؛ ناگوار ہو جانا.

جب وہ سنتے ہیں بنا لیتے ہیں منہ
مل گیا کیا زہر میرے نام میں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۶۱).

---مُہْرَہ (مُہْرا) (--- فت م ، سک ہ ، فت ر) امذ.
ایک سخت سبزی مائل مادہ ، ازقسم سنگدانہ جو بعض جانوروں کے جسم سے نکلتا ہے اور تریاق کا اثر رکھتا ہے مشہور ہے کہ زہر کو جذب کر لیتا ہے.

ہر ایک زہر مہرہ سو ہر چیت کا
کہ کرتا ہے کام آس بت کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۲). اور کاٹنے کا تو بھلا کیا ذکر ہے کسی زہر مہرہ اور تریاق سے زہر اس کا باطل نہیں ہوتا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶۲). نیم کے پتوں کو چاب کر اوپر سے زہر مہرہ پیس کر کھائیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۷۹).

چہرہ زہر مہرہ شکن چتونوں پر
منہ پھٹ عورتوں سے تیرا مسک بی بی

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۶۹). [زہر + مہرہ (رک)].

---مُہرَہ خطائی (--- ضم م ، سک ہ ، فت ر ، خ) امذ.
شہر خطا کا یا اس سے مماثل زہر مہرہ جو بہت موثر خیال کیا جاتا ہے. یہ نسخہ بھی مفید ہوتا ہے ، طباشیر ، زہرمہرہ خطائی باریک کر کے خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا میں ملا کر پہلے کھلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۸). [زہرمہرہ + خطا - ختا (علم) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---میں بُجھانا ف م.
خنجر وغیرہ کو آگ میں سُرخ کر کے زہر آلود پانی میں بجھانا (جس ہتھیار کو زہر میں بجھایا گیا ہو اسکا زخم بہت مہلک ہوتا ہے).

اے سبزہ رنگ قتل کو کس کے بنائی تیغ
اور بار بار زہر میں تُو نے بُجھائی تیغ

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۱۷).

---میں بُجھا ہوا صف مذ.
زہر آلود ، تیز دھار رکھنے والا ، کاری زخم لگانے والا ، نہایت غضب ناک.

چشم غضب سے نیم نگہ میرے واسطے
اک نیمچہ ہے زہر میں گویا بجھا ہوا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۹). وہی نظر محسن پر پڑتی تو محبت میں ڈوبی اور رضیہ پر پڑتی تو زہر میں بجھی. (۱۹۲۹ ، طوفان اشک ، ۳). یہ فقرہ زہر میں بجھے ہوئے تیر کی طرح بار بار اس کے کانوں کو چیرتا ہوا اس کے دماغ میں جا کر جیسے کھب جاتا رہا. (۱۹۸۳ ، اور انسان مر گیا ، ۶۹).

---میں بُجْھنا ف ل.
رک : زہر میں بُجھانا ، جس کا یہ لازم ہے.

کب زہر میں بجھی تھی خدنگ نگہِ ناز
وہ دیکھتی تھی سبزۂ خط بار بار کب

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۷۰).

ـــــ میں ڈُوبی ہوئی صف مث.
زہر آلود ؛ فتنہ انگیز ، زہر سے بھری ہوئی ، نہایت تیز خشمگیں . کسی کی چتون زہر میں ڈوبی ہوئی ہے۔ (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۱۲۵).

کسی کی زہر میں ڈوبی ہوئی آواز کے ساتھ
ظلمتیں تیز ہواؤں کی طرح لہرائیں

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۶۸).

ـــــ ناب امذ.
خالص زہر ، سمِ قاتل ، پانی جس میں زہر ملا ہو ؛ (کنایۃً) غم و غصہ.

خلوصِ قلب پہ کتنا غرور تھا مجھ کو
یہ زہرِ ناب بھی پینا ضرور تھا مجھ کو

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۹۳). [زہر + ناب (رک)].

ـــــ نا ک صف.
زہر میں بھرا ہوا ، زہر آگیں ، زہریلا. ایک سانپ ہے نقش دار اور زہرناک . (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، گوہا ، ۱۱۷). یہ نفاق ایسی زہر ناک صورت اختیار کر گیا کہ صدیوں تک اطالیہ اس کے انجام سے بچ نہ سکا. (۱۹۳۲ ، طربیۂ خداوندی (مقدمہ) ، ۱۲). نواب نے زہر ناک نظروں سے ماں کو دیکھا «اماں تجھے ہزار بار کہا ہے ذرا ادب سے بات کیا کرو». (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۵۷). [زہر + نا ک ، لاحقۂ صفت].

ـــــ ناکی امث.
زہریلا پن ، زہر کا اثر. یہاں تلخی اور زہر ناکی کا وہ عنصر یکسر مفقود ہے جو آج روش کے موضوع نے جدید ادب اور زندگی میں پیدا کر دیا ہے. (۱۹۵۸ ، اردو ادب میں طنز و مزاح ، ۸۷). ظفر علی خان طنزیات میں یدطولیٰ رکھتے ہیں ، جن کے یہاں شدت تو ہے لیکن زہر ناکی کا گزر نہیں . (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۲۳۳). [زہرنا ک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ نِگاہ کس اضا (ـــــ کس ن) امذ.
(کنایۃً) تیزنظر.

اس کی زہرِ نگاہ کا ہوں شہید
کیوں نہ ہووے مری رگِ جاں سبز

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۷۳). [زہر + نگاہ (رک)].

ـــــ نوش صف.
بلانوش.

کوئی زہر نوش مجھ سا نہیں پہونچا ذوق ورنہ
شجرِ زقّومِ دوزخ میں بھی خشک دودھ ہوتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۸). [زہر + ف : نوش ، نوشیدن ــ پینا].

ـــــ ہتھیلی پر رکھا ہو یے کھائے نہیں مرتا کہاوت.
یعنی جرم و خطا کے بغیر سزا کا کوئی خطرہ نہیں (جامع الامثال).

ـــــ ہَلاہِل کس صف (ـــــ فت ہ ، کس نیز فت ہ) امذ.
ایسا زہر جس کا توڑ نہ ہو ، سمِ قاتل.

کلامِ شیریں پہ مت جا تو اہلِ دنیا کے
بنامِ زہرِ ہلاہل بھی ہووے ہے میٹھا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۵۱). اس کی فکر سہل ہے۔ ایک پیالے میں زہر ہلاہل پلا دونگی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۳).

ابھی عشق خفا مجھ سے ہیں یگانے بھی ناخوش
میں زہرِ ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۳). طاقت کا غرور وہ زہر ہلاہل ہے جس سے ہر نمرود خدائی کا دعویٰ کرنے لگتا ہے. (۱۹۸۷ ، سخن در سخن ، ۳۵). [زہر + ہلاہل (رک)].

ـــــ ہَلْدِیا (ـــــ فت ہ ، سک ل ، کس د) امذ.
(طب) سنکھیا کی قسم سے ایک دوا ، رنگ زرد ؛ اکثر ہلدیا سنکھیا سے ہی حاصل کی جاتی ہے. سنکھیا (سنکھیا) ، زہر ہلدیا ... کھرل میں ... حل کریں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۰۶). [زہر + ہلدی (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ ہونا محاورہ.
ناقابلِ برداشت ہونا ، ناگوار ہونا.

زہر ہم کو ہو گئی ہے ہجر میں ساقی شراب
شیشۂ مے کیا پھپھولا ہے دہانِ مار کا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲۶). ۹ بجے کے بعد جاگنا زہر ہو جاتا ہے پھر نیند ہزار خرابی آتی ہے. (۱۹۲۳ ، روزنامچہ ، خواجہ حسن نظامی ، ۴).

زَہْرا (فت مع ز ، سک ہ) صف ، امث ؛ ع : زہرۃ.
حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ، روشن ، چمکیلا ، بہت روشن ، خوبصورت.

حضرت زہرا ہی تھیں بضعۃُ الرّسُول
اس کے منافق ہیں سب دیو و غول

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰).

صدیقۂ جناب سیّدۂ بنتِ رسُول
زہرا کہیں زہرا کو ، یہ زہرا کس کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۱۰۳).

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

(۱۹۰۷ ، حدائقِ بخشش ، ۱ : ۲۰). زہرا حضرت فاطمہ کا لقب ہے. (۱۹۷۴ ، اردو املا اور رسم الخط ، ۹۹). [ع].

زَہْراب (فت مخ ز ، سک ہ) امذ ؛ = زہر آب.
۱. زہر گھلا ہوا پانی ، زہریلا پانی.

جوہرِ تیغ بسر چشمۂ دیگر معلوم
ہوں میں وہ سبزہ کہ زہراب اُگاتا ہے مجھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۶).

پُر ہیں زہرابِ اجل سے جن کے جام
کرتے ہیں رمزوں اشاروں میں کلام

(۱۹۷۳ ، پروازِ عقاب ، ۷). ۲. (کنایۃً) پیشاب (نوراللغات) . ۳. (مجازاً) غم و غصہ.

کوئی آبِ زندگی پیتا ہے یہ زہراب چھوڑ
خضر کو ہنستے ہیں سب مجروح خنجر کے ترے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۳). [زہر + آب (رک)].

زَہْرابَہ (فت خف ز ، سک ہ ، فت ب) امذ.
زہر بھرا ہوا ، زہر کا پانی جس میں خنجر وغیرہ کو بجھاتے ہیں.

بُجھ کے زہرابۂ حوادث میں
خنجرِ آب دار ہیں ہم لوگ

(۱۹۳۶ ، روحِ کائنات ، ۸۰). [زہراب + ہ ، لاحقۂ نسبت].

زَہْرالا (فت خف ز ، سک ہ) صف (شاذ).
زہریلا ، زہر بھرا ہوا.

لہری زہری زہرالے بجتے رہنا من والے
نئی ناگ سے ناگن ہیں پیالے

(۱۹۰۰ ، قتلِ نظیر ، ۳۴). [زہر + الا ، (والا (رک) کی تخفیف)].

زَہْراوی (۱) (فت مج ز ، سک ہ) صف.
ضرر پہنچانے والے ، امراضِ خبیثہ میں سے کوئی مرض جو جماع سے پیدا ہوتا ہے ، مثلاً آتشک سوزاک وغیرہ. خالص ترشہ کو پانی کی اقل مقدار کے ساتھ مائع بنا کر تسّوں میں اور زہراوی اور دوسرے زخموں کا تکویہ کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے.(۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۲۰). [زہر + ف : اوی ـ آمیز، آمیختن ـ ملانا].

زَہْراوی (۲) (فت مج ز ، سک ہ) صف.
(نباتیات) پُھول دار پودا جس میں پُھول آتے ہیں ، کلی والے ، شگوفے والے. زہراوی پودوں کی طرح ، جذر کے راس پر مقسمی بافت کا ایک تودہ ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، مبادیِ نباتیات ، ۲ : ۵۸۲). خصوصیات کے اعتبار سے . زہراوی پودوں کے بین بین ہوتا ہے (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۸۹).[زہرا ـ زہرہ (رک) + وی، لاحقۂ نسبت].

ـــ پَتّا (ـــ فت پ ، شد ت) امذ.
رک : زہری پتا. پھول کے مختلف حصے مثلاً پھول پتیاں ، پنکھڑیاں زرریشے اور پھل پتے متبدلہ پتے ہیں جن کو زہراوی پتے کہا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادیِ نباتیات ، ۱ : ۷۰). [زہراوی (۲) + پتا (رک)].

ـــ کَلِیاں ـــ ب ک ، سک ل) امث.
(نباتیات) پُھول بنانے والی کلیاں. زہراوی کلیاں ... پودوں پر پھول کلیوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں ... ایسی کلیاں جو پھول بناتی ہیں زہراوی کلیاں کہلاتی ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۳۰). [زہراوی (۲) + کلیاں (رک)].

زَہْراوِیں (فت ز ، سک ہ ، ی مع) صف.
پُھول سے مشابہہ ، پُھول جیسا. آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زہراویں (سورہ بقر و آل عمران) قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لیے سائبان کا کام دے گی. (۱۹۳۶ ، کمالین ۱ : ۱۳). [زہرا (ع) بمعنی پھول سے منسوب].

زَہْرَز (فت ز ، سک ہ ، فت ر) امث.
زمین شوریہ محدود طاسوں کا ایک سلسلہ بن گئے ہیں ، وادیاں پانی اور گذسیخہ (یا زہرز یعنی شور زمین) میں ڈالتی ہیں.(۱۹۶۷، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۲). [ف].

زَہْرَن (فت مج ز ، سک ہ ، فت ر) امث.
زہریلی ، قہرن ، بری.

مردوں کے لیئے یہ زن ہے زہرن
دنیا کی عدو ہے دین کی دشمن

(۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، گویا ، ۲۷). [زہر + ن ، لاحقہ تانیث].

زَہْرَہ (۱) (فت مج ز ، سک ہ ، فت ر) امذ ؛ ـ زہرا.
۱. رک : پتا.

جو تیری سخاوت انگے لیا نہ تاب
پگل زہرہ سمدور کا ہوئے آب

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۶۶).

کیا جب اوس کو کاریگر وو گیانی
دیا تھا زہرۂ شیراں کا پانی

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۶۷).

رقص کو تیار جب وہ غیرتِ مہتاب ہو
چاہِ بابل کی طرح زہرہ کا زہرہ آب ہو

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۲۱).

ہاں سنبھل جا اب کہ زہرے اہلِ دل کے آب ہیں
کتنے طوفاں تیری کشتی کے لیے بیتاب ہیں

۱۹۳۳ ، سیف و سبو ۲۹۰).دائیں اور بائیں قصوص کے درمیان سبز رنگ کا گول اور تھیلی نما عضو ہوتا ہے جو پتہ یا زہرہ کہلاتا ہے. (۱۹۶۷ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۵۳). ۲. (کنایۃً) دلیری ، جرأت ، ہمت ، حوصلہ.

اتال دیکھ آتوں برویال من
لے ، کر زہرہ ہے زخم کوپال سن

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۶۵).

پانی ہوئے آرسی اس مکھ کو دیکھ
زہرہ اسے کیا کہ اقامت کرے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۹). شیرشاہ ... کے خوف سے کسی کا یہ زہرہ نہ تھا کہ اوس کے حکم کے خلاف کام کر سکے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۳۸). زہرہ اس کے معنی ... مجازاً دلیری و ہمت. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۶۹). [ع].

ـــ آب آب ہونا محاورہ.
پتا پانی ہونا ، بہت زیادہ ڈرنا ، بہت زیادہ ہمت پست ہو جانا ، حد درجہ خوف زدہ ہونا.

تیرے حضور پھولوں کا زہرہ ہے آب آب
پائے نظر میں دیکھ کہیں پھر نہ جائے رنگ

(۱۸۳۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۳۶). رستم کا زہرہ آب آب ہے آپ کی کیا بات ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۲۳).

ـــ آب ہونا محاورہ.
پتا پھٹ کر صفراوی مادّے کا بہ نکلنا ؛ نہایت دہشت زدہ ہو جانا؛ پتا پانی ہونا.

بہت مرداں کے زہرے واں آب ہوئے
کلیجے تڑخ کر بھی خوناب ہوئے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۶۹).

وہ کاکل اسطرح کے ہیں بلا کال کہ جو دیکھے
تو مرجا خوف سے ناگ اور اوس کا آب ہو زہرا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹).
نق تھا کسی کا رنگ تو زہرہ کسی کا آب
بٹنے لگیں صفیں یہ ہوا دل کو اضطراب
(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۲ : ۸۳)). ایسے وقت میں باوجود ... قربت کے ان پیش خدمتوں کا بھی زہرہ آب ہوا جاتا تھا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۷۴). اُن کے مشہور زمانہ جلال سے بڑے بڑوں کا زہرہ آب ہوتا تھا. (۱۹۸۵ ، آتش چنار ، ض).

---پانی پانی ہونا محاورہ.
بہت زیادہ خوف ہونا ، پتّہ پانی ہو جانا.
وہ مغنی فصلِ بارش میں جہاں گیا ملار
پانی پانی زہرۂ گردوں کا زہرا ہو گیا
(۱۸۶۸ ، رشک ، د ، ۶۵).

---پانی کرنا محاورہ.
دہشت زدہ کرنا.
تمام رات آوازِ شیر و پلنگ
کرے پانی سب زہرۂ مرد جنگ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۱۵).

---پانی ہونا محاورہ.
رک : زہرہ آب ہونا.
ہولوہو پانی ، ہتا پانی ہیے مرنے لگے
بڑوں کا زہرہ ہوا پانی پانی بن عاری
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۴). غازیان طرفین کی بہادری و دلاوری دیکھ کر شیر آسمان کا زہرہ پانی ہو کر بہہ گیا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۶۱). شجاعت ایسی تھی کہ نام سُن کر بڑے بڑے بہادروں کا زہرہ پانی ہو جاتا تھا. (۱۹۰۶ ، مرآت احمدی ، ۳۶).
دریائے کشمکش میں روانی تجھی سے ہے
زہرہ عدو کی آگ کا پانی تجھی سے ہے
(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۴۴).

---پگھلنا محاورہ.
رک : زہرہ پانی ہونا.
دھاک سے اُسکی گیا ہے شیر کا زہرہ پگھل
دیکھ تیور مٹ گیا سر سے مخالف کے غرور
(۱۸۲۴ ، دیوان شاداں ، ۲ : ۴۲).

---پھاڑنا محاورہ.
۱. ڈرانا ، شکست دینا ، مغلوب کرنا.
جھنڈے تھے جو برسوں کے گڑے میں نے اُکھاڑے
میں وہ ہوں کہ زہرے ہیں جگر داروں کے پھاڑے
(۱۹۳۳ ، عروج ، عروج سخن ، ۹۳). ۲. پتا مارنا ، جان ماری کرنا. ولوی کو جنوں تھا اس نے کیوں تنہا بیٹھ کے اپنا دماغ خالی کیا ... اپنا زہرا پھاڑا نہیں بلکہ اس نے اپنی مراد حاصل کرلی. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، مضامین ، ۲۸۴).

---پھٹنا محاورہ.
پتا پانی ہونا ، شدید جذبے (عموماً خوف یا بہت زیادہ خوشی) سے مغلوب ہونا.
مرے ہاتھ سے جاہے کاغذ چھٹا
قلم کا بھی جاتا ہے زہرہ پھٹا
(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۳۱). ناصر عباس۔میں دیکھتا ہوں تمہارا خوشی سے زہرہ پھٹا جا رہا ہے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۷۹). ادھر یہ لوگ روانہ ہوئے ادھر خزانچی کا زہرہ پھٹ گیا یعنی وہ مرگیا. (۱۹۶۳ ، ساڑھے تین یار ، ۵۱).

---پھوٹنا محاورہ (قدیم).
رک : زہرہ پھٹنا.
جو کوئی دیکھے وہاں آئے
زہرا پھوٹے پیت کھائے
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۹)).

---شگاف (--- کس ش) صف.
پتا پھاڑنے والا.
ہر اک وار کرتے تھے زہرا شگاف
کہے بلکہ تو سنگو خارا شگاف
(۱۸۶۰ ، گلشن مہ و شاہ ، ۳۸). [زہرہ + ف : شگاف ، شگافتن ۔ پھاڑنا].

---گداز (---ضم گ) صف.
سخت تکلیف پہنچانے والا ، پتّا پانی کر دینے والا ، سخت صدمہ پہنچانے والا ، دل گداز ، نہایت موثر ، دل میں اترنے والا. موصوف نے وہ زہرہ گداز تقریر فرمائی جو اس طرز سے اس موضوع پر انھوں نے کبھی نہیں کی. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۰۲). بہار کے زہرہ گداز واقعات نے ہمیں بے حد متاثر کیا ہے. (۱۹۸۶ ، تحریکِ پاکستان بلوچستان میں ، ۴۳). [زہرہ + ف : گداز ، گداختن ۔ پگھلنا ، پگھلانا].

---گدازی (---ضم گ) امث.
پتا پگھلنا ، پتا پانی کرنا ، دل گدازی.
مزا چکھا نہ تُو نے آہ کی زہرہ گدازی کا
کہ پتھر کی طرح خود بھی ہے پیکر بے نیازی کا
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۱۳۲). [زہرہ گداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زَہرَہ (۲) (فت مع ز ، سک ہ ، فت ر) امذ ، امث ؛ ع : زہرۃ.
گھاس یا درخت کا شگوفہ ، پھول ، کلی (المنجد ؛ اسٹین گاس ؛ بیان اللسان). [ع : زہرہ].

---الرَّبیع (---ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، ی مع) امذ ؛ زہرا الربیع.
بسنتی پھول آغازِ بہار میں کھلتا ہے ، لاط : **Primula Acaulis** دوسرے پھول مثلاً حقیچہ ، زہرۃ الربیع ، اور گلاب کی بھی پھبی گت بنتی تھی. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۵۱۳). [زہرہ + رک : ال (۱) + ربیع (رک)].

---البلیغ (---ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، کس و ، سک ل) امث.
(طب) کھاری پانی پر پیدا ہونے والی ایک روئیدگی یا نشیب کی زمینوں سے حاصل شورے کی طرح معدن ، رنگ زرد زعفرانی ، مچھلی کی سی بو ، ذائقہ میں سوزش معلوم ہو زخموں کی اصلاح کرنے والی، آنکھ کا جالا کٹ جائے ، بینائی تیز ہو دریائے نیل میں بکثرت دستیاب (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۸۰). [زہرۃ + رک : ال (ا) + بلیغ (رک)].

---النحاس (---ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ن بکس) امث.
(طب) لوہے یا تانبے پر ضرب مارنے سے نکلنے والی چنگاری ، پگھلانی ہوئی دھات کے پھول ، نیز تانبے کی کان میں پائے جانے والے سفید ریزے. زہرۃ النحاس ، یہ چیز زنگار کی سی قوت رکھتی ہے ، زخم پر لگانے سے بد گوشت کو کھا لیتی ہے ، آنکھ میں لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے ، کان میں ٹپکانے سے پھنسی خشک ہو جاتی ہے، ورم تحلیل ہوتا ہے ، خراب زخموں کی اصلاح کرتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۸۱). [زہرۃ + رک : ال (ا) نحاس (رک)].

---آسیُوس کس صف(---سک س ، و مع) امذ.
(طب) آسیوس سنگریزے جو دریائے شور کے کنارے پیدا ہوتے ہیں ، ان پر اجزائے ارضی وغیرہ خشک ہو کر ایک سفید چیز نوشادر اور سجی کی طرح پیدا ہو جاتی ہے ، ... اس نمک کو نمکو آسیوس اور زہرۃ آسیوس کہتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۲۰). [زہرہ + آسیوس ۔ بو : اسیوس ، نرم پیلا پتھر جس کا ذائقہ زبان پر تیز لگتا ہے].

زُہْرَہ (ضم ز ، سک ہ ، فت ر) امذ ؛ امث ؛ نیز زہرا.
۱. (فلکیات) نظام شمسی کا روشن ترین اور دوسرا سب سے بڑا سیارہ جو سورج سے ۱۰۸ ملین کیلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے یہی صبح کا ستارہ اور یہی شام کا ستارہ بنکر نمودار ہوتا ہے ، ناہید ، صنمیات کی رو سے اس ستارے کو حُسن کی دیوی خیال کیا جاتا تھا ۔ مطرب و رقاصۂ فلک سے بھی تعبیر کیا گیا ہے(Venus).

تج زلف شب قدر ہیں جھمکیں سو رنگ عزارا
کوئی چاند ، کوئی زہرا ، کوئی مشتری کتے ہیں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۳).

سب بن ہرے ، ابر نم ، پھولاں ستارے کُھل ہے
زہرہ سوں منگل ساز کر گایا بسنت بکریلہ سوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۵). ہم بذریعہ دوربین کے زہرہ کو ... دیکھتے ہیں . (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۳۹). جیوپٹر عیاش مانا گیا ہے اور مریخ چور اور زہرہ بدکار. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۴۵۸).

دیکھ یہ مشتری و زہرہ و ناہید کا رقص
دیکھ یہ اُڑتا ہوا چاندنی راتوں کا غبار
(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۷۰). ۲. (کنایۃ) مطربہ ، گانے والی.

سورج سا جلاجل لیکر ہات میں
لگیا زہرہ جیوں گانے اس رات میں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۸).

درشن بدل اس ماہ کی ہے آرزو زہرہ کوں نت
مجلس میں اس کی آئے کر گانے کے تئیں یک تان کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۴).

کون پوچھے گا تمہاری نغمہ سنجی کے حضور
زہرہ اپنی سی اگر گاتی ہے تو گانے بھی دو
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۷۶).

زہرہ اُسے پھر کہہ کے پشیمان ہوئے ہیں
وہ حیلہ گر اس روز سے دن بھر نہیں ملتا
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۶۱). [ف : زہرہ ؛ ع : زہرہ ، اجلا پن ، چمک دمک].

---پیکر (---ی لین ، فت ک) امذ.
خوبصورت ، حسین ، مجسم حُسن.

سہر طلعت ، زہرہ پیکر ، مشتری رُو ، مہ جبیں
سیم بر ، سیماب طبع و سیم ساق و سیم تن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۴۴). [زہرہ + پیکر (رک)].

---تمثال (---فت ت ، سک م) صف.
خوب رُو ، حَسین، زہرہ جیسی خوبصورت. اب آپ نے یہ نیا ہتھکنڈا سیکھا کہ اس زن جادو جمال ، زہرہ تمثال کو پھانسا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)). [زہرہ + تمثال (رک)].

---جَبیں (---فت ج ، ی مع) صف.
دمکتی ہوئی پیشانی والا ؛ (مجازاً) خوبصورت ، حسین.

اتھیاں جتیاں خوباں زہرہ جبیں
تمام ماہرویاں خرگہ نشیں
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۹).

زہرہ جبیاں خلق کے آویں یہ رنگو مشتری
کر ناز سوں بازار میں نکلے وو (وہ) ماہِ مہرباں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۸).

ہم کو نہ دنیا و نہ دیں چاہئے
اک صنم زہرہ جبیں چاہئے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۸۲).

اے صبح ! اے عروس دل آویز عشوہ کام
رنگیں مزاج و زُہرہ جبیں و فلک مقام
(۱۹۲۴ ، فکر و نشاط ، ۱۳). پری جمالوں اور زہرہ جبینوں کا مجمع اُن کے دربار میں تھا ، اسے اِندرسبھا کے سوا کسی اور سبھا سے تعبیر ہی نہیں کر سکتے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۹۵). [زہرہ + جبیں (رک)].

---جَمال (---فت ج) صف.
محبوب خوب رُو ، خوبصورت. زہرہ جمال بیگمیں اور شہزادیاں ... ارم کی تیتریاں معلوم ہو رہی ہیں. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۰۳).

مری نظر نے اس کو خد و خال دے دئے
زہرہ جمال شہر سبا ہو گیا کوئی
(۱۹۸۱ ، مضراب و رباب ، ۲۲۶). [زہرہ + جمال (رک)].

---شمائل / شَمایل (---فت ش ، کس ء) صف.
اچھی عادتوں والا/والی ، اچھی خصلت والا/ والی.

فرشتوں پر عیاں ہے سحر اُس زہرہ شمائل کا
خطِ چاہِ ذقن ہے یا دھواں ہے چاہِ بابل کا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۶۰).

اِک زہرہ شمایل کو کیا ہم نے شرف یاب
کل رات کہ جب حُوت میں زہرہ کا شرف تھا
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۹۷).[زہرہ + شمائل (رک)].

---لقب (---فت ل ، ق) صف.
(کنایۃً) محبوب.

اور قطع زلفِ لیلیٰ زہرہ لقب ہوئی
مجنوں صفت قبائے سحر چاک سب ہوئی
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۸ : ۱۹۷).[زہرہ + لقب (رک)].

---وش (---فت و) صف.
زہرہ کی مانند ، زہرہ کی طرح چمکدار ، خُوبصورت ، حسین.

گھر وہی اوس زہرہ وش کا جانتا اپنے نامہ بر
دیکھتا جس گھر کے دروازے پہ پردہ ساز کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۸۱).

تو وہ یوسف لقا ہے زہرہ وش ہے گر کبھی جھانکے
زیادہ چاہِ کنعاں سے ہو رتبہ چاہِ بابل کا
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳).

زہرہ وش ، مہر لقا ، شعلہ بدن ، ماہ جبیں
اِس کی آغوش میں مستور تھے وہ پردہ نشیں
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۵۷).[زہرہ + وش ، لاحقۂ صفت].

زَہْری (۱) (فت مع ز ، سک ہ) صف.
ضرر پہنچانے والا ، جان لیوا ، کینہ سے بھرا ہوا.

سہو کنچی و زہری و تازی تری
کھنا ہر تی کھیت کوں ترتری
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۶).

صنم تجھ زلف کوں کہتے پھونگ لیکن او
بنا قہری بنا زہری بنا دالک بنا اوگل
(۱۶۷۲ ، شاہ سلطان ثانی ، د (ب) ، ۹۶).

یہ مژگاں دراز و زہری و تیز
برنگِ نشترِ فصّادِ خوں ریز
(۱۷۷۳ ، تصویرِ جاناں ، ۲۰).[زہر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چُھری (---ضم چھ) امث (قدیم).
زہر میں بُجھی چُھری ؛ جان لینے والی.

انک دل کی ، ہے بے بُری ہے بُری
جگر پر ہے گویا کہ زہری چُھری
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۹۷).

زَہْری (۲) (فت مع ز ، سک ہ) صف.
پھول سے متعلق ، پھول کا. اس کے برخلاف اکثر پودوں میں زہری (Floral) اور نباتی حصّوں میں بالکل جداگانہ امتیاز پایا جاتا ہے.(۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (سیّد معین الدین) ، ۱۳۱).
[زہرہ + ی ، لاحقۂ صفت].

---پَتّا (---فت پ ، شد ت) امذ.
(نباتیات) پھول کے مختلف حصّے پنکھڑیاں ، زرد ریشے اور پھول پتے وغیرہ اکساہ. پھول کی ڈنڈی ، برگہ اور زہری پتے بھی اکساہے.(۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۳).[زہری + پتّا (رک)].

---مَحْوَر (---فت مع م ، سک ح ، فت و) امذ.
(نباتیات) پھول کی پتیوں کی بالائی سطح. مندرجۂ ذیل مثالوں میں زہری محور پر پھولوں کی ترتیب کا مطالعہ کرو.(۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۵۳).[زہری + محور (رک)].

زَہْرِیلا (فت مع ز ، سک ہ ، ی مع) صف مذ ؛ سو زہریلہ.
۱. جس کے اندر زہر ہو ؛ وہ شے جس میں زہر ملا ہوا ہو ؛ زہر کے اثر یا خاصیت والا ، مہلک ، خطرناک. رنگ بھی بے شمار ، کالا زردی لیے بھی اور سُرخ اور کالا بھی کوڑیالا بھی اکثر تو بہت زہریلا ہوتا ہے.(۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۱۰). چھپکلیں آ کر تمام ردّی و زہریلے مادّے کا اخراج ہو جاتا ہے.(۱۹۳۷ ، سلکُ الدُرر ، ۲۵). یہ زہریلے کیڑوں کا اثر بھی دور کرتا ہے. (۱۹۶۸ ، اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۲۵). ۲. (مجازاً) فتنہ انگیز ، بغض اور تعصب والا. ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب سے لندن میں نہایت جوش اور مسلمانوں کی نسبت بہت زہریلے خیالات پھیل گئے. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۰۱).[زہر + یلا ، لاحقۂ صفت].

---پَن (---فت پ) امذ.
زہر کی خاصیت ، زہر کا اثر. وہسکی کا زہریلہ پن خلیوں میں محفوظ آکسیجن کا گلا گھونٹ رہا ہے.(۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۸).
[زہریلا + پن ، لاحقۂ اسمیت].

زَہْرِیلی (فت مع ز ، سک ہ ، ی مع) صف مث.
زہر کے اثر والی ، زہر بھری ہوئی (زہریلا (رک) کی تانیث). یہ شعاعیں بھی اس سے آلودہ ہو کر زہریلی ہو جاتی ہیں ، اور اس چیز کو جا کر نقصان پہنچاتی ہیں.(۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۲۲).
[زہر + یلی ، لاحقۂ صفت تانیث].

---زُبان (---ضم ز) امث.
تیز زبان ، بدکلامی. الفرزدق جب اپنی امر پر اظہارِ فخر کرتا ہے کہ اس نے قبیلۂ اوس سے زہریلی زبان ورثے میں پائی ہے.(۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۳۹). [زہریلی + زبان (رک)].

---ہَنْسی (---فت ہ ، مغ) امث.
ہنسی جو طنز آمیز ہو ، طنزیہ ہنسی ، تمسخر. اس وقت لڑکی کے چہرے پر ایک زہریلی ہنسی تھی.(۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۱۱۸).[زہریلی + ہنسی (رک)].

زُہُوق (ضم ز ، و مع) امذ.
مٹ جانا ، نیست و نابود ہونا ، معدوم ہو جانا ، بربادی ، بطلان. باطل کے زہوق اور حق کے غلبے کا اسی طرح یقین تھا جس طرح تم کو رات کی تاریکی کے بعد طلوعِ صبح کا یقین ہوتا ہے.(۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۸۹).[ع].

زَہے (فت ز ، ی مج) حرف تخصیص.
(کلمۂ تحسین) شاباش ، آفرین ، واہ واہ ، کیا کہنے (گاہے طنزاً مستعمل).

ے کچھ ان دیکھا یا زہے کارزار
نہ بہمن دیکھا یا نہ اسفندیار

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۲).

خبر پائیں گر ہو زہے بھاگ ہمن
وگرنیں سنپڑے ہیں فرزند و زن

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۹).

زہے دولت کہ دائم سایۂ یار
ہمارے سر پہ جیوں ظلِ ہما ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۵).

زہے ساقی کہ اپنے بادہ خوارانِ محبت کو
دیا شیشہ دلِ محزوں کا ساغر چشمِ پرخوں کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳).

غریب دل کو محبت نے سرفراز کیا
زہے کرم کہ امیدوں سے بے نیاز کیا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانہ الہام ، ۳۷).

زہے آمد آمد حبیبِ خدا کی
ہے چاروں طرف گونج صَلِّ علیٰ کی

(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۱۳۷). [ف].

ـــــ طالع فقرہ.
کیا خوب قسمت ہے ، خوشا قسمت ، زہے نصیب.

پیدا ہوئی آواز کہ ، اے خلق کے سردار
لال آپ کا بال سوئے زہے طالعِ بیدار

(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۲ : ۳۵)).

ـــــ عِزّ و شَرَف فقرہ.
عزت و بزرگی کے کیا کہنے ، عزت و شرافت کے کیا کہنے. وزیر نے عرض کیا «زہے عز و شرف!» ، (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۵۳). زہے عز و شرف اس آڑے وقت ان کی نظرِ کرم ، تپتے ہوئے صحرا میں بادل کا ٹکڑا معلوم ہوئی. (۱۹۷۳ ، ہم یاراں دوزخ ، ۳۰).

ـــــ قِسمَت فقرہ
خوشا قسمت ، زہے طالع ، زہے نصیب.

زہے قسمت کہ اب خون گشتہ ارمان رنگ لائے ہیں
خوشا اقبالِ رنجوری عیادت کو وہ آئے ہیں

(۱۹۱۹ ، نقوش مانی ، ۵۹). زہے قسمت میری کہ مجھے پھر آپ کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۶۲).

ـــــ نَصِیب فقرہ.
(اظہار مسرت یا تحسین کے لیے مستعمل) خوش اقبالی ، اچھے نصیب.

ہمارے حق میں تو صد فتنہ و بلا تو ہے
زہے نصیب میاں جس کا آشنا تو ہے

(۱۷۶۲ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۱۵۷).

زہے نصیب کہ ہنگامِ مشقِ تیرِ ستم
ہمارے ڈھیر کو تم تودہ خاک کا سمجھو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۱). تمہارے سامنے فتح سے زیادہ قیمتی چیز شہادت ہے - اگر یہی میسر ہوئی تو زہے نصیب. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۱۳۰).

زہے نصیب کہ جا پہنچے جالیوں کے قریب
جھکی سی نظریں مبارک ملانے والوں کو

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۲۶).

زَہِیر (فت ز ، ی مع) صف.
۱. نحیف ، ضعیف ، ناتواں ، کمزور ، مضمحل.

کر دیا مجھکو ہے اپنے نفس نے
ناتواں و عاجز و مضطر زہیر

(۱۸۷۴ ، مناجاتِ ہندی ، ۴۶). ان کی کمریں شکستہ اور ان کے دل زہیر ہیں. (۱۹۱۷ ، شامِ زندگی ، ۲۹). ۲. (نباتیات) گلچھہ ان چھوٹے چھوٹے پھولوں میں سے ایک جو سب مل کر ایک بڑا پھول بنتے ہیں. گل لولو (ڈیزی) درحقیقت بہت سے چھوٹے چھوٹے پھولوں کا مجموعہ ہے جنہیں زہیر (فلورٹ) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۷۱). [ع : (ز ہ ر)].

زَہیروک (ـــــ فت ز ، ی مع ، و مج) امذ.
زہیروک جدائی یا موت کا گیت ہے مکران میں اسے لیکو اور سبی میں ڈیہی کہتے ہیں (ہماری موسیقی ، ۱۵۹). [مقامی].

زِیّ (کس ز ، شد ی) مث.
۱. شکل ، وضع قطع ؛ پہناوا ، لباس ، حلیہ ، اندازہ ، حد. اگرچہ زی دنیاداروں کی ہے لیکن سیرت اور سریرت میں درویشانہ. (۱۸۴۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۹۸). کوئی اس لائق ہے کہ کسوت بغل میں دبائے تیرا میرا سر مونڈے - کسی کی زی اور خصلت لونگ چڑے کے کباب والے کی ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۳ : ۹). ۲. حیثیت ، مرتبہ.

دیتے ہو گالیاں مجھے انصاف تو کرو
لائق تو ایسی باتوں کے بندے کی زی نہیں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۸). حیثیت و مرتبے کے مفہوم میں زی انشا کے یہاں آیا ہے اور اس معنی میں یہ مہنّد ہے. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۱۳۹). [ع : زی (ز ی ی)].

زِے (کس مج ز) امث.
حرف «ز» کا تلفظی املا. پہلا مصرع لغو دوسرے مصرع میں «نبرد» کا فاعل معدوم حلقہ زا کی زے پر نقطہ نہ تھا. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۱۸۹).

دل کی تختی پہ میں نے خونِ دل سے
فی الحال تو غین زے الف ہے لکھا

(۱۹۷۱ ، بیاضِ صادقینی ، ۱۰۸). [زے ح ع : زا بطور املا].

زَیّات (کس ز ، شد ی) امذ.
تیل بیچنے والا. اور راویانِ حدیث میں کوئی زیّات تھے. (۱۹۰۲ ، ہدایت المسلمین ، ۲۰). [ع].

زیاد (کس ز) صف.
زیادہ (رک) کا مخفف.

او زر دے کر ساریاں کوں کیتے ہی شاد
یکس تھے دیے ایک کوں بھی زیاد
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۹ے).

جتنا نازک ہو مزاج اتنی کدورت ہو زیاد
کرکرا کھاویگا وہی جو بہت چھانے گا
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۸).

تھوڑا کرم بھی ہو تو سمجھتے ہیں ہم زیاد
لطف قلیل بھی ترے ہم کو کثیر ہیں
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۰۳).

مقام شوق ترے قدسیوں کے بس کا نہیں
انھیں کا کام ہے یہ جن کے حوصلے ہیں زیاد
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۱).

مجھ کو ہے ارمان سمجھے ، ہائے ان کی سادگی
کم ، زیادہ اچھا ، برا ارمان سب کے دل میں ہے
(۱۹۵۳ ، لحکیم صفی ، فردوس صفی ، ۲۲۹). [رک : زیادہ].

زِیادَت (کس ز ، فت د) امث ؛ سمزیادۃ.
۱. **اضافہ ، بیشی ، بڑھاوا ، بڑھانا.** اسم تفضیل اس اسم کو کہتے ہیں جس سے کسی کی نسبت کسی وصف میں زیادت ثابت ہو. (۱۸۶۳ ، عقل و شعور ، ۸۰). کہیں کہیں اول میں یا وسط میں یا آخر میں بعض حروف کی زیادت و نقص بھی ہوتا ہے. (۱۹۱۵ ، ارض القرآن ، ۱ : ۵۳). ۲. **زیادہ ، بہت ، افزوں.**

بازاں جیوں ہوں جاتوں گا   زیادت تجھ نوازوں گا
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۳۳).

ولے دسویں تقسیم اس مول تھی
بھرا دے زیادت نہ منگتا ہوں بھی
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۱).

یہ بات ہے راست فی الحقیقت
نیں اس منے کچھ کم و زیادت
(۱۶۹۲ ، ہشت بہشت ، ۸ : ۱۷۳۰).

جو فاصلہ کر لیا ہے باہم قایم
وہ بھی ہے بلا زیادت و کم قایم
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۶۳). مشتری سے یہ شرط کی جائے کہ ادائے قیمت میں مثلاً ایک مہینے کی دیر ہونے پر قیمت میں اتنا اضافہ کر دیا جائے گا تو زیادت ، سود کی تعریف میں آ جائے گی. (۱۹۶۱ ، سود ، ۱۳۹). ۳. **سود ، وہ رقم جو اصل میں بطور اضافہ حاصل ہو.** غیر مسلم سے زیادت ، قرض لینا یا بیع جنس واحد میں زیادت حاصل کرنا جائز ہے. (۱۹۳۵ ، جواز سود ، ۲۸). [ع : زیادۃ (ز ی د)].

زِیادَتی (کس ز ، فت د) امث.
۱. **اضافہ ، بیشی ، افزونی ، بڑھوتری.** تیرے یقین اور عقیدے کی زیادتی کے واسطے بھی یک گنج بولتا ہوں. (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۶۳). زیادتی کسو بات کی بھلی نہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۳۳۳). مکروہ ہے پانی میں تھوک ڈالنا اور اعضا کے دھونے میں تین بار پر زیادتی کرنا. (۱۸۶۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۲). خربوزہ ککڑی اور انگور وغیرہ بہت زیادتی کے ساتھ موجود ہیں. (۱۹۱۰ ، سراج منیر ، ۳۵). جب مادۂ تاریخ کے اعداد سنہ مطلوب سے کچھ زیادہ ہوں تو اس زیادتی کو دور کرنے کے لیے کسی حرف یا لفظ کے اعداد اس میں سے منہا کر دیتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۱). ۲. **ظلم ، جبر ، سخت گیری ، دشواری ، سختی ، حد سے تجاوز کرنا ، ناانصافی.**

جدائی کے زمانے کی سجن کیا زیادتی کہیے
کہ اس ظالم کی جو ہم پر گھڑی گذری سو جگ بیتا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹).

شمع کا سر کیوں قلم کرتا ہے اس نے کیا کیا
زیادتی اتنی نہ اے گلگیر کرنی چاہیے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۲۶). اچھے استاد کم ہوتے ہیں اور اکثر کو ڈسپلن میں بیجا زیادتی ہی ٹھیک راہ نظر آتی ہے. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ڈاکٹر ذاکر حسین ، ۱۳۳). یہ سوچنا یقیناً سومیری ادیبوں کے ساتھ زیادتی ہو گی کہ سومیریوں کی ضرب الامثال ، مقولے ، کہاوتیں ... متعلقہ مضامین بیچاریوں نے تخلیق کیے ہوں گے. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۱۳۶). ۳. **غلطی ، اونچ نیچ ، گناہ.** ہمارے کاموں میں جو زیادتیاں ہم سے ہو گئی ہیں ان سے درگزر فرما. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۳۸). [زیادۃ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زِیادَہ (کس ز ، فت د) صف.
افزوں ، بہت سوا ، زاید.

مطلوب تُے جو اس کے عشق ہور وصال پر تھے
ہوتا اچھے زیادہ ہر دم صفائے طالب
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۳). اس کی بندگی کے تائیں اپنے اوپر زیادہ لازم جانے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۴۲).

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ
(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۲۰۷).

سیکڑوں خوش قد مرے دل میں ہیں اک تم بھی سہی
باغ الفت میں زیادہ اور اک بوٹا ہوا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۷). فریکوینسی بہت زیادہ ہو جائے کی صورت ٹرانسسٹر کین اکائی (Unity) رہ جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، ٹرانسسٹرز ، ۱۹۹). [رک : زیادت].

ــــ بڑھ چلنا محاورہ.
عدم توازن کا شکار ہونا ، بے راہ روی اختیار کرنا ، حد سے تجاوز کرنا. قصور کرو گے تو سزا پاؤ گے ، زیادہ بڑھ چلو گے ، منھ کے بل گرو گے ، زک اٹھاؤ گے. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۱۱۹).

ــــ تر (ــــ فت ت) صف.
مقابلتاً بڑھ کر ، پہلے سے زیادہ ، بیش تر ، سوا. زیادہ تر اس کو آپ کے نبی آخرالزماں ہونے کا یقین ہوا اور میسرہ سے کہا کہ سچی نیت اور سچے دل سے تم ان کی اطاعت کرنا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۹). [زیادہ + تر ، لاحقۂ تفضیل بعض].

---حدِ اَدَب فقرہ.
زیادہ لکھنے سے ادب و احترام مانع ہے ، اب میں حدِ ادب پر اس کا خاتمہ کرتا ہوں (عرضی یا عریضہ کے بعد بطور خاتمہ یہ فقرہ لکھتے ہیں).

ہو چکا ختم اب تو ہر مطلب
اے قلم لکھ زیادہ حدِ ادب

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۳۱).

---خیرِیَت ہے فقرہ.
خاتمۂ خط پر لکھتے ہیں یعنی باقی خیریت ہے، آگے خیریت ہے ، بس اب خیریت ہے (اردو قانونی ڈکشنری).

---سِتانی (---کس س) امث.
۱. جائز حق یا مقررہ حد سے زیادہ لینا ، استحصال ، سرکاری اجازت یا معمول سے زیادہ لینا. پٹواری معاملتہ ذہنی اور زمیندار زیادہ ستانی نہ کر سکے (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۰). رشوت ستانی اور زیادہ ستانی کا بخوبی انسداد کرتا تھا. (۱۹۱۹ ، واقعاتِ دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۹۵۰). انگریزی حکومت کی پیش ڈالنے والی زیادہ ستانی نے ملک اور اہلِ ملک کو اتنا مفلس کر دیا کہ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے (۱۹۵۰ ، بحد اویست اور اسلام ، ۸۵).[زیادہ + ف : ستان ؛ ستادن = لینا + ی ، لاحقۂ اسمیت].

---سَر (---فت س) صف.
اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنے والا ، مغرور ، متکبر ؛ وہ جو ایسا کام شروع کرے جسے ختم نہ کر سکے (ماخوذ : فیروز اللغات).
[زیادہ + سر (رک)].

---سَری (---فت س) امث.
خود پسندی ، غرور (مہذب اللغات). [زیادہ سر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے زِیادَہ م ف.
بہت سے بہت ، بہت زیادہ ، حد درجے کا (ماخوذ : نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---طَلَب (---فت ط ، ل) صف.
استحصال کرنے والا ، استحصال کا خوگر ، جبراً حاصل کرنے والا (پلیٹس). [زیادہ + طلب (رک)]

---طَلَبی (---فت ط ، ل) امث.
مقررہ حد سے زیادہ کسی چیز کو طلب کرنا ، ضرورت سے زیادہ مانگنا. زیادہ طلبی اور حرص نہ کرے (۱۸۰۲ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۲۹). ابواب زیادہ طلبی کے لئے تو دوتو حقنے کھلیان میں بکوا لیتے تھے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۶۹).

دنیا میں پیٹ بھر نہ سکے کاسۂ خالی
ثمرہ ہے حبابوں کو زیادہ طلبی کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۰۲).[زیادہ + طلب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گو (---و مج) صف.
۱. بکواس کرنے والا ، فضول باتیں کرنے والا ، گپ باز ، باتونی. لُنجے لچے زیادہ گو اپنے اڑھائی چانول جُدے ہی بگھارتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۶۸). ۲. **بات کو بڑھا چڑھا کر کہنے والا.** سماج نے کہا پس معلوم ہوا لشکر معزالدین کے جس قدر لوگ ہیں وہ سب زیادہ گو اور زبان آور ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۳ : ۹۵). نہیں دیکھا میں نے کوئی تعریف کرنے والا مگر زیادہ گو اور مفرط. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۵۵). [زیادہ + ف : گو ، گفتن = کہنا].

---گوئی (---و مج) امث.
۱. زیادہ گوئی ، بکواس ، بک بک ، فضول باتیں کرنا.

اُس کی زیادہ گوئی سے دل داغ ہو گیا
شکوہ کیا جب اُس سے تب اُن نے کہا کچھ اور

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۵). ۲. **مبالغہ آرائی ، بات کو بڑھا چڑھا کر کہنا.** خورشید نے کہا زیادہ گوئی نہ کر کہیں دغا سے کسی کو مارا ہو گا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش ربا ، ۱ : ۸۰۸). [زیادہ گو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مار میں توبَہ بُھول جاتی ہے کہاوت.
سختی سہتے سہتے آدمی بے حس ہو جاتا ہے (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

---مِٹھاس میں کیڑے پَڑ جاتے ہیں کہاوت.
حد سے زیادہ خوش اخلاقی مضر ہوتی ہے ، حد سے زیادہ میل جول سے تعلقات بگڑ جاتے ہیں. دوست احباب نے مرزا جی کو سمجھایا بھی کہ میاں زیادہ مٹھاس میں کیڑے پڑ جاتے ہیں. (۱۹۳۶ ، اخوان الشیاطین ، ۲۹۱).

---ہونا ف م ، محاورہ.
۱. **بڑھا ہوا ہونا ، عزیز ہونا.** اس وقت ہرمز میرے بیٹے سے بھی زیادہ ہے (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۸۶). ۲. **کسی دوسرے کی نسبت زیادہ قابلِ توجہ ہونا.**

لیجیے دل اگر ارادہ ہے
کیا کوئی آپ سے زیادہ ہے

(۱۸۵۰ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۳۶۲). ۳. **فاضل یا نکلتا ہوا ہونا ، عیب دار ہونا.**

افزایش بیجا سے بہائم بھی نہیں خوش
رکھتے ہیں وہ نعل جو ہو سم سے زیادہ

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۲) . ۴. **باقی بچنا** (نور اللغات). ۵. **ختم ہونا ، تمام ہونا ، بڑھایا جانا.** دستر خوان زیادہ ہو گیا تب آپ آئے. (۱۹۲۹ ، نور اللغات ، ۳ : ۱۶۵).

---ہے فقرہ.
برکت ہے ؛ بہت ہے ؛ معاف کیجئے (جب کسی فقیر کو جواب دینا ہوتا ہے تو ردِ سوال کے واسطے یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں تا کہ نہیں کا لفظ زبان سے نہ نکلے) (فرہنگِ آصفیہ).

زِیادی (کسر ز) صف مث (قدیم).
زیادہ ، سوا ، بیش. عورتوں سے شروع کیا کیونکہ سب لذتوں میں

ان کی لذت زیادی ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۵۶). [زیادہ (رک) کا متروک املا].

زِیارات (کسر ز) امث ؛ ج.
کسی متبرک مقام یا چیز یا آدمی کو دیکھنے کا عمل. مرزا فصیح حج و زیارات کو گئے ، اور وہیں سکونت پذیر ہوئے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۸۲). جب یہ بزرگ زیارات کے لیے جاتے ، یہ اپنے سیتوں میں تاعمہ ہو جانے کے ڈر سے ساتھ رہتے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۸۰). [زیارت (رک) کی جمع].

زِیارَت (کسر ز ، فت ر) امث.
۱.(اَ) کسی متبرک مقام ، شے کو دیکھنے یا دیکھنے جانے کا عمل ، یاترا.

سو اس قبر کا واں عمارت کیا
کہ رہ تین دن اس کی زیارت کیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۸).

آتا ہے صبح اُٹھ کے زیارت کے واسطے
گھر کو تمہارے جان کے درگہ آفتاب

(۱۷۳۸ ، دیوان زادہ حاتم ، ۳۶). یہاں کے لوگ جو زیارت کو جاتے ہیں ، موافق اپنے اپنے مقدور کے اسے دیتے ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۶۹). دعا کیجیے کہ عمرہ ، حج اور زیارت روضۂ اقدس نصیب ہو. (۱۹۲۹ ، خطوط محمد علی ، ۱۵۹). (اَا) دیدار ، درشن ، ملاقات (کسی قابل تعظیم شخصیت سے). طالع نگوں سے اُمید نہیں کہ پھر زیارت اُس شہریار کی نصیب ہو. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۷۳). تین سال بعد اتنی اجازت ملی ہے کہ مقدس پوپ کی زیارت کر لوں. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۸۵). اُسے خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۱۹۸). ۲. پھولوں کی رسم ، تیجہ ، میت کے سوگ کی مجلس جو عموماً تیسرے روز ہوتی ہے. دکن کے مسلمان مذکورالصدر رسم کو زیارت کے نام سے موسوم کرتے ہیں اس موقع کے لیے لفظ پھول کا ان کے ہاں کوئی مفہوم نہیں. (۱۹۳۳ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۷ : ۱۲۵). ۳. وہ جگہ یا مقام جہاں عقیدت اور تعظیم کے ساتھ جایا جائے ، زیارت گاہ.

مشہور ہو گئی ہے زیارت شہید کی
خوں گشتہ آرزو کا بنا ہے مزار دل

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۱). ۴. دیدار ؛ منھ دیکھنا ؛ شبیہ ، مرقع.

اب حشر میں تو کیجیو اکبر کی زیارت
دنیا سے اُٹھی آج پیمبر کی زیارت

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۷۲). ۵. ایک سلام جو شیعہ حضرات اماموں ، اور اولیا کی بزرگی ظاہر کرنے کے لیے پڑھتے ہیں.

مضمون زیارتوں میں بھی رونے کا ہے تمام
ہر سطر مرثیہ ہے ہر اک لفظ ہے سلام

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۰۵). ۶. تعزیہ ، عَلم ، تابُوت یا کسی پیر یا بزرگ کے نشان نکالنے کا مخصوص دن ، تاریخ یا وقت. ان تمام اخراجات سے جو کچھ بچ جاتا ہے وہ زیارت کے روز کھچڑی پر خرچ ہوتا ہے. (۱۹۰۵ ، عصر جدید ، فروری ، مارچ ، ۱۰۹). [ع : زیارۃ (زور)].

ـــــ بُزُرگاں کَفّارَۂ گُناہ کہاوت.
بزرگوں کی زیارت سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (فیروز اللغات).

ـــــ پَڑْھنا ف م.
فاتحہ یا سلام جو کسی مقدس مقام کے رُوبرو یا اس کی طرف رُخ کر کے پڑھا جائے.

مقتل میں کھڑے ہو کے پڑھی پہلے زیارت
بس گر پڑے لاشہ پہ نہ تھامی گئی رقت

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۲۸). جہاز پر بہت سے شیعوں نے دُور سے زیارت پڑھی اور اہل سُنّت نے فاتحہ. (۱۹۱۲ ، روز نامچۂ سیاحت ، ۱ : ۴۰).

ـــــ کَدَہ (ـــــ فت ک ، د) امذ.
وہ جگہ جس کی زیارت کی جائے ، جہاں لوگ ازراہِ تعظیم حاضری دیں.

لب خشک درتشنگی مردگاں کا
زیارت کدہ ہوں ، دلِ آزردگاں کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۸). میں جس زیارت کدہ میں بھی جاتا ہوں ، میرا مقصد تیری ملاقات ہے. (؟ ، مشاہیر سرحد ، عبدالقیوم ، ۹۸). [زیارت + کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ کَرانا محاورہ.
اپنا دیدار کرانا ، خود کو دیکھنے کا موقع دینا. جن کی حالت دیکھ کے شبہ ہوتا ہے کہ آیا زیارت کرنے کو نکلی ہیں یا زیارت کرانے کو. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۹۰).

ـــــ کَرْنا ف م.
۱. دیدار کرنا ، دیکھنا ، تعظیم کرنا ، سر حسین مظلوم کا صندوق سے نکال ، زیارت کرتی تھیں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۸). ایک نہر ہے جس کے کنارے پر لقمان حکیم علیہ السلام کی قبر ہے جو شخص چالیس روز برابر زیارت کرتا ہے حکیم ہو جاتا ہے. (۱۸۶۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۵۷). میں نے ان کی زیارت نہیں کی ، مگر شہرت سنی ہے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۲۵۸). ندی میں بیٹھی ہوئی اپنی جھونپڑیوں کی زیارت کر رہے تھے. (۱۹۸۳ ، بے سمت مسافر ، ۷۰).

ـــــ کو آنا محاورہ.
دیدار کو آنا ، دیکھنے کو آنا.

قدرداں شوق کے نہیں جائز سخن
چاہ کر دل سیتی آئے ہیں زیارت کو ہمیں

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۹). نہ ایسی بدصورت ہو کہ دیکھنے ہی جی متلائے ، نہ ایسی خوبصورت ہو کہ سارا زمانہ زیارت کو آئے. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۳).

ـــــ گَہ امث.
رک : زیارت گاہ.

مزار کشتۂ الفت ، زیارت گہ عالم ہے
کیا اس لوح نے آخر فغاں نام و نشان پیدا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۹۳). اور دوسری زیارت گہوں میں ہمیشہ

ساتھ چل کر دیکھو. (۱۸۹۱ء ، ایامیٰ ، ۹۹). بالخصوص روم کے نگار خانہ ویٹکن تو ہمیشہ شاہدان فن کا زیارت گہ رہا ہے. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، مضامین ، ۳۷).

وہ زیارت گہِ اہلِ دل نہ ہو
سر کبھی ہم نے جھکایا تھا ضرور

(۱۹۸۳ء ، چاند پر بادل ، ۱۵۹). [زیارت + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---لینا محاورہ (قدیم).
زیارت کرنا.

مدینے میں جا کے زیارت لیے
نبیؐ پر درود بھیج فاتیاں دیئے

(۱۶۷۹ء ، قصہ ابو شحمہ ، ۱۰۳).

---نامَہ (---فت م) امذ.
۱. زیارت کے لیے جانے کا اجازت نامہ یا پاسپورٹ (ماخوذ : فیروزاللغات). ۲. سلام جو زیارت کے دوران پڑھا جائے : مجموعہ اوراد و وظائف.

بعد مرنے کے خط آیا ہے طلب کا میری
قبر پر پڑھتے ہیں سب جانے زیارت نامہ

(۱۸۵۷ء ، سحر ، ریاض سحر ، ۱۰۳). [زیارت + نامہ (رک)].

---ہونا ف م.
کسی متبرک و مقدس مقام یا شے یا آدمی کا دیدار ہونا.

نہیں ہے قدر تم کو ، پر وہ دل ہے میرے پہلو میں
کہ جس کا دیکھ لینا عاشقوں کو اک زیارت ہے

(۱۸۷۷ء ، دستنبوئے خاقانی ، ۱۳۷).

زِیاسْت (کس نیز سک ز ، سک س) صف (قدیم).
زیادہ.

ہمن یاپ تے پُن ترا زیاست ہے
نہیں شک کیچ اس میں کہ یو راست ہے

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۵). [رک : زیادہ جس کا یہ قدیم عوامی تلفظ ہے].

زِیاشْتی (کس نیز سک ز ، سک س) امث (قدیم).
زیادتی. یو ادب کی جاگا ہے یہاں زیاستی کا مان سب بسرتا ہے. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۰۰). [زیاست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا محاورہ (قدیم).
زیادتی کرنا.

یوں زیاستی بہوت کرتا اُہے
ارے وصل آ تک اسے کر ، منا

(۱۶۷۲ء ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۴۸).

زِیاں (کس ز) امذ.
نقصان ، خسارہ.

تُرا بازی تھستا اپنا اری نادان جب زُبں زُبں
اپیں اپنا تو کرتی ہے برت کا زیاں جب زبں زبں

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۸۷).

جیوں مرے عشق کوں زوال نہیں
ہے ترا حُسن بے زیاں صد شکر

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۲۶۶).

تھا ، خواب میں ، خیال کو تجھ سے معاملہ
جب آنکھ کُھل گئی ، نہ زیاں تھا ، نہ سود تھا

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۳۳).

واقف ہوں کہ سوچنے میں ہے جی کا زیاں
کیا کیجئے ، سوچنے پہ مجبور ہوں میں

(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۲۶۵). احساس زیاں سے بے نیاز اطمینان اور قناعت کے وسیع اور لق و دق میدان میں آباد تھے. (۱۹۸۶ء ، جوالامکھ ، ۴۲). [ف : زیاں ؛ اوستا : زیان ؛ س : ہان].

---آنا محاورہ.
نقصان ہونا.

نہ کرے گا صلاح سے جو کام
ہے مقرر تجھے زیاں آوے

(۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۱۳۰).

---بَر زِیاں م ف.
بہت زیادہ نقصان.

بند و سارے اسی کام اوپر میان
جو ہوتا ہے ہمناں زیاں بر زیاں

(۱۶۴۹ء ، خاورنامہ ، ۲۹۸).

---کار صف.
۱. گھاٹا اُٹھانے والا ، نقصان یا خسارہ برداشت کرنے والا. جکوئی مری طرف تے موں پھرائے گا تو آخرت کو تمیں زیاں کاراں میں اچھیگا. (۱۶۰۳ء ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۰۳). جو کوئی خدا کے دیکھنے کوں جھوٹ کہتے ہیں سو او زیاں کار ہیں. (۱۷۶۵ء ، چھ سرہار ، ۱ : ۵۹). ناامید اور زیاں کار ہے تو اگر میں عدل نہ کروں مجھے اذن دیجیے کہ میں اس کی گردن ماروں. (۱۸۵۳ء ، الکلام المبین فی آیت رحمۃ للعلمین ، ۶۲).

کیوں زیاں کار بنوں سود فراموش رہوں؟
فکرِ فردا نہ کروں ، محوِ غمِ دوش رہوں

(۱۹۰۱ء ، بانگِ درا ، ۱۷۷).

ہاؤ گے ، ہم سے زیاں کار ، بہت کم یارو
توڑ کر اس کی انا ، ٹوٹ گئے ہم یارو

(۱۹۸۱ء ، بازو سبک دست ، ۶۳). ۲. نقصان پہنچانے والا ، ضرر رساں ، نقصان دہ.

نڈر ہو زیاں کار حیوان سوں
چلیا جائے معشوق کے دھیان سوں

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۱۰۸). [زیاں + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
خسارہ مندی ، زیاں نصیبی.

منجے تو اتال کچھ بی بہبود نیں
زیاں کاریٔ مرگ کوں سود نیں

(۱۶۴۹ء ، خاورنامہ ، ۲۰۱).

الٰہی قادرت مقدور ہوں میں
زیاں کاری زعمیاں چور ہوں میں
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد سورق ، ۱۱).

تحقیق بعنوانِ زیاں کاری ہے
ہم خواب کو سمجھے ہیں کہ بیداری ہے
(۱۹۳۱ ، انوار ، علی اختر ، ۱۵۳). جو مکّاری ، زیاں کاری ، غدّاری ، بددیانتی سے دور رہیں۔ (۱۹۵۹ ، برق ، مقالات ، ۱۳۸) . ۲. نقصان اُٹھانے کا عمل ، نقصان ، گھاٹا ہونا.

سکھاتا ہوں اگر میں نیند کے ماتوں کو بیداری
اگر میری نوا ہے مرہمِ زخمِ زیاں کاری
(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۱۵۵). [زیاں کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کرنا محاورہ.
نقصان پہنچانا یا اُٹھانا.

درد تو جو کرے ہے جی کا زیاں
فائدہ اس زیاں میں کچھ ہے بھی
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۷۵).

اس کے اعضا کو تو زیاں مت کر
ہے خلیل اللہ خوں فشاں مت کر
(۱۸۱۳ ، شاہ ندا (اُردو ادب ، ۱ : ۱۳۵)).

ـــــ کھینچنا محاورہ.
نقصان اُٹھانا ، خسارہ برداشت کرنا.

بڑے رنج دیتی رہی صاف گوئی
ہم اس کام سے اب زیاں کھینچتے ہیں
(۱۸۸۵ ، عشق ، مراثی ، ۳۲).

ـــــ گر (ـــــ فت گ) صف.
نقصان پہنچانے والی ، ضرر رساں.

کشتی کا تباہی تو مقدر نہیں ہوتی
ہر موج سمندر کی زیاں گر نہیں ہوتی
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۳۸) [زیاں + گر ، لاحقۂ فاعلی].

زیب (ی مج) امث.
۱. خوبصورتی ، حُسن ، زیبائی.

تہذی کے رشک تیرے تھے جھڑتے ہیں باغ کے سیب
تو زیب دیکھ کے یوسف چھوڑیا ہے آپ وطن
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۱).

کیا کہئے ترکِ خود آرائی میں اس مہ رُو کی زیب
توڑ ڈالے آئنہ تو جلوہ گر صد چند ہو
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۶).

آرسی لے کے ذرا تُو بھی تو دیکھ اپنی زیب
لب کی مسی پہ کھلی پان کی لالی کیا خوب
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۶۹). ۲. زینت ، رونق.

چراغاں کی نہ ہووے گرمیٔ بازار کیوں آخر
ولی جب جانبِ مجلس وو زیبِ انجمن نکلے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۶).

مظہرِ صدہا عجائب مصدرِ لُطف و کرم
زیبِ منبر جانشینِ رحمۃٌ للعالمین
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۷).

گُلہائے رنگ رنگ سے ہے رونقِ چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اِختلاف سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۱).

زیب تیرے خال سے رُخسارِ دریا کو ہے
تیری شمعوں سے تسلّی بحر پیما کو ہے
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۱۳۲). ۳. آرائش ، سجاوٹ ، بناؤ سنگار.

دلا رام چنکے کوں بازیب و ساز
بیٹھا دیں بدرگہ گردن فراز
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۵). بعضے لوگ زیبِ عارض ہی میں اپنا وقت برباد کرتے ہیں ... بہت کوریے چٹے معلوم ہوتے ہیں ، (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵).

زیب کی حاجت حسینوں کو نہیں ہوتی نسیم
پیرہن بے بخیہ ہے خورشید کی تنویر کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۱). ۴. مرکّبات میں بطور جُزوِ دوم مستعمل بمعنی زینت دینے والا ، رونق بڑھانے والا. جامہ زیب ، تن زیب ، اورنگ زیب. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۹۶). [ف].

ـــــ آور (ـــــ فت و) صف.
خوش نما ، جمال افروز ، حُسن افزا.

قطرے شبنم کے ہوئے حُسن فزائے گلشن
زیب آور درِ دنداں سے ہیں غنچوں کے دہن
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، قصائدِ سحر ، ۵۱). [زیب + ف : آور ، آوردن ـ لانا].

ـــــ بخش (ـــــ فت ب ، سک خ) صف.
رونق بخشنے والا ، حُسن افروز ، زینت بڑھانے والا.

لطیفہ وقت ابر زیب بخشِ مجلس ہے
سدا گلاب میں ہرگز نہیں ہے بوئے لطیف
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۹).

سر پر گُلِ داغ ہوں نمودار
جوں لالہ ہو زیب بخشِ دستار
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۹۰). [زیب + ف : بخش ، بخشیدن ـ دینا ، بخشنا].

ـــــ بدن ہونا محاورہ.
جسم پر آراستہ ہونا ، پہنا ہوا ہونا ، بدن پر سجا ہونا. اتنے میں چند اور شخص آگئے ، یہ بالکل یوروپین وضع کے تھے انگریزی ٹوپیاں سر پر تھیں اور کوٹ پتلون زیب بدن تھا. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۸۰). ریشمی سُوٹ زیب بدن اس پینٹ میں پلیٹ فارم پر اترا ... وہ پاس آ کر میرے لباس کا جائزہ لینے لگا. (۱۹۸۲ ، میری داستان حیات ، ۱۸۱).

ـــــ پذیر (ـــــ فت نیز کس پ ، ی مج) صف.
آراستہ ، سجا ہوا ، رونق فزا ، حُسن افروز. اوس مکان میں

تصویریں ... اگلے زمانہ کی زیب پذیر تھیں سب کی سب بے نظیر تھیں۔ (۱۸۳۷ء ، تاریخ یوسفی ، ۶۱)۔ [زیب + ف : پذیر ، پذیرفتن = قبول کرنا ، لینا]۔

---تن کرنا محاورہ۔

پہننا ، جسم پر سجانا۔ عمودی و تن زیب ، زیب تن کیا ہو اور علوں میں سوتا ہو۔ (۱۸۶۹ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۶۰)۔ بالآخر وہ وقت بھی آ گیا کہ عربستان نے اپنے سلاح زیب تن کیے۔ (۱۹۲۳ء ، شہیدِ مغرب ، ۶۳)۔ اُس روز اُس نے گُلابی رنگ کی ساڑھی زیب تن کر رکھی تھی۔ (۱۹۸۳ء ، ساتواں چراغ ، ۶۳)۔

---تن ہونا محاورہ۔

جسم پر سجا ہونا ، پہنا ہوا ہونا ، جسم پر ہونا۔

عُریانی ہے زیبِ تن ہمیشہ
صد چاک ہے پیرہن ہمیشہ

(۱۸۸۶ء ، دیوانِ سُخن ، ۱۸۰)۔

---دار صف۔

خوشنما ، بارونق ، زینت بخش۔

چلایا نظر جب اُوپر جا نگار
کفِ دست میداں دنیا زیب دار

(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۱۲۰)۔ [زیب + ف : دار ، داشتن = رکھنا]۔

---داستاں کس اضا (---سک س) امث۔

مُبالغہ آرائی جو بات کو دل چسپ بنانے کے لیے کی جائے ؛ واقعہ کی دل پذیری ، کہانی کی زینت۔

فسانے اپنی محبّت کے سچ ہیں پر کُچھ کُچھ
بڑھا بھی دیتے ہیں ہم زیبِ داستاں کے لیے

(۱۸۵۵ء ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱۰۲)۔

بجائے خود مری ہستی تھی اک نیا رومان
ہزار شکر کہ میں زیبِ داستاں نہ ہوا

(۱۹۴۳ء ، لوحِ محفوظ ، سیماب اکبر آبادی ، ۸۵)۔ ایران علاقائی تعاون کے ادارے میں پاکستان اور ترکی کا شریکِ رکن ہے لیکن یہ تعاون اب صرف زیبِ داستان بن گیا ہے۔ (۱۹۸۷ء ، ماہ و روز ، ۳۵)۔ [زیب + داستان (رک)]۔

---دہ (---کسر د) صف۔

رونق بخشنے والا ، زینت افروز۔ حضرت قدر قدرت حمام فرما کر پوشاک شاہانہ و زیور جواہر گراں بہا سے آراستہ ہو کر زیب دہ فیل کوہ عدیل ہوئے۔ (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۲۰۱)۔

کبھی صحرا گردوں کا سہماں ، کبھی زیب دہ قصرِ سلطاں
کبھی شیر افگن کا بلائے جاں ، کبھی تاج شاہ کا درِ ثمیں

(۱۹۱۳ء ، نقوشِ مانی ، ۶)۔ [زیب + ف : دہ ، دادن = دینا]۔

---دینا محاورہ۔

۱. زینت یا رونق بخشنا ، خُوبصورت بنانا۔

گرہار کمر گول جس کے گرہار
ان زیب دیا ہے جوں کہ زنار

(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۱۰۹)۔ ۲. خوشنما یا موزوں ہونا ، پھبنا ، سجنا۔

کیا خُوب ترے سر پہ لگے چیرۂ سالو
کیا زیب دیوے بسمہ تری سبز قبا پر

(۱۷۱۳ء ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۹)۔

پیرایہ تھا کہ زیب دے مضمون زشت کو
اندامِ نادرست پہ ہے پیرہن خراب

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۴۳)۔ اُس کے سُرخ و سفید چہرے پر اس کی بڑی بڑی روشن آنکھیں اور چھوٹی چھوٹی سیاہ مُوچھیں بہت زیب دیتی تھیں۔ (۱۹۸۲ء ، اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۳۶)۔ ۳. سزاوار ہونا ، حیثیت کے موافق یا موقع کے مناسب ہونا ، شان کے شایاں ہونا۔

لبِ رنگیں ہیں ترے رشکِ عقیقِ یمنی
زیب دیتی ہے تُجھے نامِ خدا کم سُخنی

(۱۷۹۴ء ، بیدار ، د ، ۸۳)۔

ہے جو صاحب کے کفِ دست پہ یہ چکنی ڈلی
زیب دیتا ہے اسے جس قدر اچھا کہیے

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۲۲)۔ شاعر اپنے کارناموں کو بڑے جوش و خروش سے فخریہ بیان کرتا ہے اور وہ اس کو زیب دیتا ہے۔ (۱۹۰۸ء ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۵۱)۔

خواہانِ معذرت ہوں اُسی انکسار سے
جو زیب اس خصوص میں میرے شرف کو دے

(۱۹۵۸ء ، تارِ پیراہن ، ۲۳۵)۔ آسان کام مرد کو زیب نہیں دیتا۔ (۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۸)۔

---سَر کس اضا (---فت س) صف۔

سر پر آراستہ ، سر پر پہنا ہوا۔

پھر انشا و جُرأت ہوئے نامور
رہا ان کے تاجِ سُخن زیبِ سر

(۱۹۲۲ء ، مطلع انوار ، ۱۹۷)۔ [زیب + سر (رک)]۔

---قرطاس ہونا محاورہ۔

صفحات کی زینت بننا ، تحریر ہونا ، لکھا جانا۔ ظفر علی خاں کے قلم سے علمی مضامین بھی زیبِ قرطاس ہوتے رہے۔ (۱۹۸۵ء ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۱۶۸)۔

---کرنا محاورہ۔

آرائش کرنا ، سجانا۔

کرتے ہیں وہ زیب پیرہن کی
تدبیر کرو مرے کفن کی

(۱۸۵۴ء ، ریاضِ مصنف ، ۳۴۷)۔

---گُلو کرنا محاورہ۔

۱. گلے میں پہنانا۔ اوّل قاضی الاقضاۃ نے اپنے دستِ مبارک سے پھولوں کا گجرہ دولھا کے زیبِ گلو کیا۔ (۱۹۲۰ء ، اسلامی معاشرت اندلس میں ، ۱۶۶)۔ ۲. گلے میں پہننا۔ عبروں کی عزت افزائی ان کے کھائے ہوئے آموں کی گٹھلیوں سے گندھے ہوئے ہاروں سے کی جائے گی جن کو زیبِ گلو کرنے کے بعد انھیں صرف ایک مرتبہ دہلی بازار میرٹھ سے گزرنا پڑے گا۔ (۱۹۷۷ء ، اقبال کی صحبت میں ، ۲۳۶)۔

---ِ گُلو ہونا محاورہ.
گلے میں آراستہ ہونا ، گلے کی زینت ہونا.

نوکِ نیزہ سر پہ ہے گردن پہ ہے پیکانِ تیر
اک زبان زیبِ گُلو ہے اک زبان بالائے سر

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ١٣٩).

حسینوں کو لگتی ہے اتنی بھلی
ہیں زیبِ گُلو بن کے چمپا کلی

(١٩٢٥ ، مطلع انوار ، ١٠٣).

---ِ گوش کَرْنا محاورہ.
سُنانا ، گوش گُزار کرنا. چہرہ ساحرانِ شعبدہ باز و عجائب نگاران حیلہ ساز اس داستانِ شوکت بیان کو زیبِ گوش سامعانِ ذیہوش کرتے ہیں. (١٩٠٢ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٣ : ٢٧٠).

---ِ گوش ہونا محاورہ.
سُننے میں آنا ، سامعہ نواز ہونا. جس میں سودا نے بتایا ہے کہ چالیس برس سے ان کا کلام اہلِ ہنر کے زیبِ گوش ہے. (١٩٧٥ ، تاریخ ادب اردو ، ٢ ، ٢ : ٦٦٣).

---ِ مَطْلَع کس اضا(---فت م ، سک ط ، فت ل) امث.
غزل یا قصیدے کا دوسرا مطلع ، حُسنِ مطلع. مطلع کے بعد کے شعر کو حُسنِ مطلع یا زیبِ مطلع کہتے ہیں. (١٩٨٧ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ٦٥). [زیب + مطلع (رک)].

---وَر (---فت و) صف.
خُوبصورت ، سجیلا.

انجمن میں تجھ وراں دوجا نہیں کوئی زیب ور
زیب ور سو تونج ہے مانندِ شمعِ انجمن

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٣٣). [زیب + وَر ، لاحقۂ صفت].

---و زَین (---و مج ، ی لین) امث.
رک : زیب و زینت.

وہ زیب و زَینِ زین کی وہ ساز وہ پھبن
زیور سے جیسے ہوتی ہے آراستہ دولہن

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ١٨٢).

سادگی کو کہا گیا ہوتا ہجومِ زیب و زین
توبہ بتایں کو نہ اُٹھتے اب تو کیا کرتے حسین

(١٩٨١ ، شہادت ، ٣٥). [زیب + و (حرفِ عطف) + زین (رک)].

---و زِینَت (---و مج ، ی مع ، فت ن) امث.
آراستگی ، آرائش و زیبائش ، بناؤسنگار.

بنا زیب و زینت و رونق ہوا
جیتا کوشک و منظر خوانق ہوا

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، ١٢٢).

جو دنیا چھوڑ کر منہ موڑ بیٹھا زیب و زینت میں
سراپا داغ ہے اس کے بدن اوپر خود آرائی

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٣١). شاہانہ زیب و زینت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ اس محل میں چوبیس گھنٹے ایک لاکھ بلب روشن رہتے تھے. (١٩٨٥ ، طوبیٰ ، ٥٧٦). [زیب + و (حرفِ عطف) + زینت (رک)].

---و زیوَر (---و مج ، ی مج ، فت و) امذ.
گہنا پاتا ، زیورات اور سامانِ آرائش.

ہم تہی دستوں سے کب خُوباں کی صحبت ہو برآر
زر کی خواہش ہے اُونھیں اور زیب و زیور کی ہوس

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٦٣). یہ آواز سنتے ہی نشی نے پردہ ہٹایا اور زیب و زیور سے آراستہ باہر نکلی. (١٩٧٥ ، تاریخ ادب اردو ، ٢ ، ٢ : ٧٨٩). [زیب + زیور (رک)].

---ہونا محاورہ.
سزاوار ہونا ، شایاں ہونا.

اختر ا کڑ کے کیوں نہ چلو تم پہ زیب ہے
آتی چلی ہے یار کی رفتار پاؤں میں

(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٥١٨).

جو صفت مضطر کروں بیشک خُدا پر زیب ہے
جو ثنا مضطر کروں بیشک ہے شایانِ خُدا

(١٩١١ ، نذرِ خُدا ، ٣٣).

زیبا (ی مج) صف.
١. خوشنما ، خوبصورت.

اُس کے نیناں کی سیاہی مبانے ہے آبِ حیات
کیا بوجھیں غوّاص زیبا حُسن کا ہے حال تج

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٦٨).

کلائی اور جسامت اس کے تئیں کرتی ہے زیبا تر
ترا یار آبرو قد میں بہشتی حُور ہے گویا

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٦). مُسکراہٹ اور چہرہ کا انداز دیکھا. سب نے کہا کہ دیکھا نہایت خوب اور بہت زیبا. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٧٨٣). جب میں اپنے جمالِ با کمال کے چہرۂ زیبا سے پردہ اُٹھا دوں ... تو اس حالت میں تم آدابِ ظاہر بجا لانے کی تکلیف نہ کرو. (١٩٢١ ، مناقب الحسن رسول نما ، ٣٨٢). ٢. زیب و زینت دینے والا ، سجا ہوا.

زیور کی طرح جسم پہ زیبا سلاحِ جنگ
جرأت کا تھا یہ جوش کہ چہرے تھے لالہ رنگ

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٨٩). ٣. موزوں ، متناسب.

از حد صاحبِ حسن و جمال
زیبا موزوں صورتِ حال

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٧٧)).

قدِ زیبا کی دیکھ اوس کے روانی
چُھپا ظُلمت میں آبِ زندگانی

(١٧٧٣ ، تصویرِ جاناں ، ٩٣). ٤. سزاوار ، مُناسب ، شایانِ شان.

رافت و رحمت تھی بے حد جب اُسے
ہو گیا زیبا لقب یہ تب اُسے

(١٧٩٢ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، باقر آگاہ ، ٩١).

وہ مُجھ سے خفا ہے تو اُسے یہ بھی ہے زیبا
پر شیفتہ میں اُس سے خفا ہو نہیں سکتا

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱۶). ہم کو ایسی بات مُنہ سے نکالنی زیبا نہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۰۵). ترجمے میں تصرف کرنا کچھ اُن ہی بزرگوں کو زیبا ہے جو دونوں زبانوں کے ماہر ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۳۱).

کھلتی ہیں تُجھ پہ زاریاں دشنام قہقہہ
انداز کون سے ہیں جو زیبا نہ ہوں تُجھے

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۲۷). [ف].

ـــــ اَنْدام (ـــــ فت ا ، سک ن) صف.
خُوبصورت جسم والا ، مُتناسب الاعضا (مہذب اللغات). [زیبا + اندام (رک)].

ـــــ شَمائِل (ـــــ فت ش ، کس ء) صف.
نیک سیرت ، خوش خصلت. اس عروسِ زیبا شمائل کو دیوِ شجرِ بلند و رفیع کے سائے میں بٹھایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳). [زیبا + شمائل (رک)].

ـــــ کَرْنا ف م.
سجانا ، آراستہ کرنا.

گردوں پہ اِقترانِ خورشید و مہ عیاں ہے
زیبا کیا ہے کِس نے ماتھے پہ چاند ٹیکا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۵).

ـــــ وَر (ـــــ فت و) صف.
آراستہ ، سجا ہوا. آئینہ عدنی اور آلاتِ زیبائی وغیرہ سے زیبا ور ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۵ : ۷۶). [زیبا + وَر ، لاحقۂ صفت].

زیبائِش / زیبایِش (ی مج ، کس ء / ی) است.
۱. سجاوٹ ، آرائش ، آراستگی ، زینت نیز خوشنُمائی.

ترے قد کی بڑھی کاکل کے یوں حلقاں سیں زیبائش
عدد جوں ایک کا صفروں ستی پاتا ہے افزائش

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۵). انسان آراستگی اور زیبائش پاتا ہے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۷). شہر کے دکانداروں نے بھی اپنی دکانوں کی بہت اچھی طرح زیبائش کی تھی. (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفرِ قسطنطنیہ ، ۱۱). اس راہ پر جو جہاز چلتے ہیں وہ جسامت ، زیبائش اور رفتار کے اعتبار سے سب سے اعلیٰ ہیں. (۱۹۶۳ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۹۳). اف : کرنا ، ہونا. ۲. زیب و زینت کی شے. حمد کی زیبائش ، لایق ہے ایسے خالق کو جس نے مُجرد و مادی پیدا کیے. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۱).
[ف : زیبائش ، زیبیدن ـ آراستہ ہونا].

زیبائِشی (ی مج ، کس ء) صف.
سجاوٹ کی (چیز) ، آرائشی. سُرخ رنگ کی زیبائشی مچھلیاں گرم گرم ملبے پر تڑپنے لگیں. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۰۶). [زیبائش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زیبائی (ی مج) است.
۱. حُسن ، خُوبصورتی ، خوشنُمائی ، خُوبی.

مری پیاری سُہاتی ہے تجے اب حُسنِ زیبائی
بہت رُوپ و نت ناریاں میں دیا اللہ تج شاہی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۳).

کیوں نہ ہو پیوستہ تیری ابرُوؤں کا اشتیاق
آج خوبی اور زیبائی میں ہے یہ جفت طاق

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۶).

اے مہِ آسمانِ زیبائی
جانِ خوبی جہانِ زیبائی

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۹).

نُھورتی ہی نہیں آنکھیں ، جاناں!
تیری تصویر کی زیبائی پر

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۲۶۱). ۲. تزئین و آرائش ، آراستگی. موتیوں کی بازیب سے اس کے پاؤں کو کچھ زیبائی نہ تھی. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۵۸). ولید عبدالملک کے بیٹے نے اس مسجد کی عمارت میں نہایت زیبائی کی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۶). [زیبا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

زیبْرا (ی مج ، سک ب) امذ.
گھوڑے کی قسم کا ایک افریقی جانور. اس کی جلد کا رنگ سفید ہوتا ہے اور اس پر سیاہ و سُرخ پٹیاں یا دھاریاں ہوتی ہیں. اس کی دُم لمبی اور بالدار ہوتی ہے زیبرا صرف افریقہ میں ہوتا ہے (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۱۹۸). لمبی گردنوں والے زراف اور دھاری دار زیبرے کتنی شانِ بے اعتنائی سے بھاگتے پھرتے. (۱۹۸۶ ، سہ حلقہ ، ۷۶). [انگ : Zebra].

زِیبَق (ی مع ، فت ب) امذ.
سیماب ، پارا.

تُو نمِ فیض نہ چھڑکے تو میاہُ الابحار
اُڑ چلیں ابخرۂ ارض سے مثلِ زیبق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۰) زیبق متولد ہوتا ہے اجزاء آبی سے جو مختلط ہو اجزائے لطیفِ ارضی کبریتی سے اور ... اجزائے آبی و ہوائی و ارضی سے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۷۵). [ع : (ف : جیوہ ـ زیوہ کا معرب)].

ـــــ حُلُو کس صف (ـــــ ضم ح ، سک ل) امذ.
پارے کا ایک مرکب (مرکیورس کلورائیڈ) جو مسہل ہے (انگ : Calomel). کیا لومل جس کو عربی میں زیبقِ حُلو کہتے ہیں. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۲۱۷). [زیبق + حلو (رک)].

ـــــ سُلَیمانی کس صف (ـــــ ضم س ، ی لین) امذ.
پارے کا ایک مرکب (کروسوسلیمٹ) جس کو شیور اور شیورم کہتے ہیں. جابر کی تصنیفات میں ایسے بہت سے مرکبات کا ذکر ہے جو اس کے قبل معلوم نہ تھے مثلاً زیبق سلیمانی ، راسب الاحمر وغیرہ. (۱۸۹۷ ، تمدنِ عرب ، ۳۳۷). [زیبق + سلیمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زِیبَقی (ی مع ، فت ب). (الف) است.
پارے کی مانند ایک رطوبت جو نزول الماء موتیا بند کی ایک قسم ہے.

دوسری زیبقی وہ ایک رطوبت ہے جو مستدیر مشابہ پارہ کے اور یہ قسم متحرک ہوتی ہے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۳) ۔ زیبقی (پارے کے مانند) یہ پارے کے مانند ایک قسم کی رطوبت ہے جو دھوپ میں کھڑے ہونے سے حرکت کرتی ہے۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۹۸)۔ (ب) صف. سیم گون ، رُوپہلی ، رنگ کبوتروں کے یہ ہیں زیبقی ، پیازی ، باہو وغیرہ۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱)۔ [زیبق + ی ، لاحقۂ نسبت].

زِیبَندگی (ی مج ، کس نیز فت ب ، سک ن ، فت د) امث.
تزئین ، آرائش.

دکھاتا ہزاراں فریبندگی　　او دکھلانے صدگونہ زیبندگی

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۵)۔ [زیبَندہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زِیبَندَہ (ی مج ، کس نیز فت ب ، سک ن ، فت د) صف.
۱. زینت بخشنے والا ، زیب دینے والا ، خوشنما ، خوبصورت.

کنج لب پر اس کے تھا زیبندہ خال
تھے دراز اس مو کمر کے سر کے بال

(۱۸۱۳ ، قائز دہلوی ، د ، ۲۰۵)۔

حُسن گیسو کا ہے کیا یار کے رُخسار کے پاس
کہ طرحدار ہے زیبندہ طرحدار کے پاس

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۰۲)۔

عجب معمارِ زینت نے دکھایا حُسن الشاں کا
بنائی کتنی زیبندہ بنت ہے طاقِ ابرو میں

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۰۸)۔

ہے اُس کی خواب گہ یہ شبستانِ خاک اب
زیبندہ جس کے دم سے تھے قصرِ فلک نشان

(۱۹۲۱ ، مطلع انوار ، ۸۲)۔

جلوہ نظر آئے رونے تابندہ کا
اُس شاہدِ رعنا ، بُتِ زیبندہ کا

(۱۹۵۹ ، سرودِ رفتہ ، ۲۵)۔ **۲. لائق ، سزاوار ، شایاں.**

کہتا نہیں میں ترک کرو غیر کا ولیک
ہووے جو اپنی وضع کے زیبندہ کیجیے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۱)۔

یارب جبروتی تُجھے زیبندہ ہے
ہر تن ترے سجدے میں سر افگندہ ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، رباعیات ، ۳)۔

کسے زیبندہ ہے کون و مکاں کی مسند آرائی
محمّد رحمۃٌ للخلق آقائی و مولائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۷)۔ [ف : زیبیدن - زیبا ہونا ، سے اسم فاعل (زیب + ندہ ، لاحقۂ فاعلی)].

ـــ شَمائِل (ـــ فت ش ، کس م) صف.
نیک سیرت ، خوش خصلت.

دل میں ارماں ہی رہا سیر چمن کا اس رنگ
کہ مِرے ساتھ وہ زیبندہ شمائل ہوتا

(۱۸۷۰ ، شہیدی ، د ، ۸)۔ [زیبندہ + شمائل (رک)].

زِیپلِن (ی مج ، سک پ ، کس ل) امذ.
بیسویں صدی کے آغاز میں جرمن موجد کاؤنٹ فرڈی نندفان زیپلن کا ایجاد کیا ہوا گیس سے اُڑنے والا سگار نُما جہاز ، اسے پہلی جنگِ عظیم میں جرمنوں نے بمباری کے لیے استعمال کیا.

ہوائی تاخت تھی اُڑتے تھے زیپلن کی طرح طائر
چرندے بھی اچھلتے کودتے تھے کرتے تھے حملہ

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۲۷)۔ [جرمن : Zeppelin (عَلَم)].

زَیت (ی لین) امذ.
زیتون کا تیل ؛ روغنِ زیتون. روغنِ زیت سے چرب کریں . (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۲۷)۔ کھائی نان ساتھ زیت کے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۷)۔ جس کشتی میں روغنِ زیت ہو موج دریا کی جب اس کشتی کے نزدیک پہنچے گی پلٹ جائے گی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۵)۔ [ع].

ـــ الاِنْفاق (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن) امذ.
زیتون کے کچے پھلوں سے نکالا ہوا تیل. وہ جو خام پھلوں سے نکالا جائے وہ زیتُ الانفاق کہلاتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۸۳)۔ [زیت + رک : ال (ا) + اِنفاق (رک)].

ـــ السُّودان (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد س ، و مع) امذ.
ایک پہاڑی بادام کا روغن ، بادام کا یہ درخت چھوٹا ہوتا ہے . زیتُ السودان اور زیتُ الہرجان میں فرق ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۸۹) [زیت + رک : ال (ا) + سودان - سوڈان (عَلَم)].

ـــ العَتِیق (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع) امذ.
چھ سال پُرانا زیتون کا تیل. وہ ہلکے زرد رنگ کا سفیدی مائل ہوتا ہے بُو اور ذائقہ روغنی ۳۶ درجہ (۲ + ۲) میں کسی قدر جم جاتا ہے اور چھ برس کے بعد اس کو زیتُ العتیق کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۸۳)۔ [زیت + رک : ال (ا) + عتیق (رک)].

ـــ الہَرْجان (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ہ ، سک ر) امذ.
ایک پہاڑی بادام کا روغن ، بادام کا یہ درخت بڑا اور خاردار ہوتا ہے. اس کے تیل کو زیتُ الہرجان بولتے ہیں اس کا نام اہلِ افریقہ میں ارجان اور ارقان مشہور ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۸۹)۔ [زیت + رک : ال (ا) + ہرجان ، اَرجان ؛ بو : اَرْقان - پہاڑی بادام].

ـــ عَذْب کس صف (ـــ فت ع ، سک ذ) امذ.
زیتون کے پختہ پھلوں کو نچوڑ کر نکالا ہوا تیل جو سفیدی مائل ہلکے زرد رنگ کا ہوتا ہے. زیتون کے پختہ پھلوں کو دبا کر نچوڑنے سے جو تیل نکلتا ہے اس کو عربی میں زیتِ عذب کہتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۸۳)۔ [زیت + ع : عذب - میٹھا ، خوشگوار].

زَیتُون (ی لین ، و مع) امذ.
۱. ایک بڑا درخت اور اس کی لکڑی. یہ درخت بستانی ، صحرائی

اور کڑوی ہے ، یہ چالیس برس میں پھلتا ہے ، اس کے پتے اُوپر نیچے سے پتلے اور بیچ میں چوڑے اور لمبے ہوتے ہیں ، بعض کا کہنا ہے کہ پتے امرود کے پتوں کی طرح اور گول ہوتے ہیں ، اس کے پھل بیضاوی بُستانی بیر کی طرح ہوتے ہیں ، کچے پھل رنگت میں گہرے سبز ہوتے ہیں اور جب گدرا جاتے ہیں تو رنگت سُرخ بالوئی ہو جاتی ہے، پکنے پر پھل سیاہ ہو جاتے ہیں، پھل کے اندر گٹھلی ہوتی ہے ، اس کے پھل کا تیل غذا او دوا میں استعمال ہوتا ہے نیز اس سے چراغ روشن کرتے ہیں ، جلپائی کا پیڑ (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۸۱).

کیا ڈر مجھے فرعون کا ، ہور سامری افسوں کا
موسیٰ عصا زیتون کا ، ہے تیغ ربّانی مجھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰).

اشک ہے تیل شب ہجر میں اے جانِ سراج
ہر پلک حسرتِ زیتون ہے والتیں کی قسم

(۱۷۳۹ ، کلیات ، سراج ، ۳۲۹). حضرت جبرئیل ساخ یا زیتون کی شاخ لائے اور حضرت نوح کو دی.(۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱۵۳). قسم انجیر کی اور زیتون کی اور طورسینین کی.(۱۹۱۷ ، القرآن الحکیم، ترجمہ مولانا محمودالحسن ، ۱۰۲۶). وہ حضرت احمد یمنی کے مزار کے قریب زیتون کے درخت تلے بیٹھے تھے.(۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۶). ۲. زیتون کے پھل. روغنِ زیتون ، جانور کے پاؤں میں ملیں تمام جوئیں اس کی بُو سے گر جاویں گی.(۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۳۷). تشیبی وادیوں میں جو سردی سے اور بھی محفوظ ہیں زیتون ، انگور ، تمبا کو اور ہر قسم کا میوہ پیدا ہوتا ہے.(۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۲). ۳. زیتون کا تیل. ضرورت کے وقت گھی اور زیتون سے علاج کرنا درست اور جائز ہے.(۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹۸). پسی ہوئی گندھک زیتون کے ساتھ ملا کر اس جگہ پر لگاؤ.(۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۳۳). ۴. عرب میں ایک جگہ کا نام جہاں زیتون کے درخت بکثرت پائے جاتے ہیں. الزیتون سے ... اس مقام مقدس کی قسم کھائی ہے جہاں یہ درخت بکثرت پائے جاتے ہیں.(۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۱۰۲۸). [ع].

زَیتُونی (ی لین ، و مع) صف.
زیتون کے رنگ کا. اس کی بھولی بھالی صورت اور سبزی مائل زیتونی پر دیکھ کر انسان اُسے پُر امن اور بے ضرر طوطے کے خاندان کا کوئی فرد سمجھتا ہے.(۱۹۷۳ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۵۸). [زیتون (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَیتُونِیَہ (ی لین ، و مع ، کس ن ، فت ی) امذ.
گٹھل دار پھل ، گودے دار پھل جس میں گٹھلی ہو. زیتونیہ(Drupe) ... (سلطانہ چمپا) اس میں گرد ثمرہ بیرونی جانب ماسی ہوتا ہے.(۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۰۷). زیتونیہ (Drupe)، یہ پھل عموماً ایک پھل پتا ، مادگی سے تیار ہوتا ہے جس کا بیضخانہ اعلیٰ ہوتا ہے.(۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۲۳۹). [زیتون (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

زَیتی (ی لین) صف.
ایک الماس (ہیرا) جو زردی مائل ہوتا ہے. اصل پانچویں الماس کے خواص اور صفات کے بیان میں ... اور اس کی کئی قسمیں ہیں اوّل یہ کہ مثلِ آئینہ کے سفید اور شفاف ہوتا ہے دوسرے زردی مائل ہوتا ہے اُس کو زیتی کہتے ہیں.(۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۳۸). [زیت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زِیٹ (ی مع) امث.
یاوہ گوئی ، فضول گفتگو.

نیّت مشاعرہ میں نہ شرکت کی تھی مگر
سُننے کو میں بھی یاروں کی زیٹ اور زٹل گیا

(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۸ : ۳). یہاں تک تو بات سمجھ میں آتی تھی کہ ایسا ہوتا ہو گا ، اب استاد کو زیٹ کی سُوجھتی.(۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۵۴). آپ دیکھ رہے ہیں اشتراکی ادیبوں کی جہالت کی اڑان اور بڑبولے پن کی زیٹ.(۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۱۸). [زژ (رک) کا متبادل إملا].

ـــــ اُڑانا محاورہ.
یاوہ گوئی ، بے سروپا باتیں کرنا. بازار میں عجب ہنگامہ ہے ایک جانب بھٹی شراب کی اس پر میکش شراب پی رہے ہیں اور اپنی اپنی زیٹ اڑا رہے ہیں.(۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۲۰).

ـــــ زَیٹ (ـــــ فت ز ، ب) امث.
یاوہ گوئی ، فضول باتیں ، بے سروپا گفتگو.

خُوب بوچھار ہوئی چار طرف سے تُجھ پر
پانیر تک کو نہ خوش آئی تری زیٹ زیٹ

(۱۹۲۶ ، صبح وطن ، ۲۰۵). غالب کی آگہی اس زیٹ زیٹ کا نام ہے.(۱۹۷۱ ، غالب کون ؟ ، ۶۹). [زیٹ + زیٹ (تابع)].

ـــــ کی لینا محاورہ.
(عو) یاوہ گوئی کرنا (مہذب اللغات).

ـــــ ہانکنا محاورہ.
(عو) یاوہ گوئی کرنا (مہذب اللغات).

زِیٹک (ی مع ، فت ٹ) صف.
بے حیثیت ؛ کوتاہ قد (نور اللغات). [مقامی].

زِیٹیا (ی مع ، کس ٹ) صف.
بے سروپا باتیں کرنے والا ، یاوہ گو ، گپی.

دروازے جن کے رات ہیں مخلوق پر بھڑے
بڑبولے ، ہکی زیٹیے ، گپّی ، زٹل زڑے

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۸۵). وہ بُت بنا ، مت کٹا ، بے ہودہ زیٹیا ... پکارا جاتا ہے.(۱۹۵۷ ، خالہ ابوا کے نام خطوط ، ۱۰۲). [زیٹ (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

زِیج (ی مع) امث.
رک : زیج.

ان کو ممکن کوئی رصد ہو جو آج
زیج بے شبہہ کرلیں استخراج

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شگفتہ ، ۹). (تقریباً ۱۸۸۷) میں ایک زیج

ستارک جس میں تعدیلِ ایرانیوں کی تھیں اور میل الشمس بطلیموسی تھا. (۱۹۲۰ ، انتخابِ لاجواب ، ۱۳ / فروری ، ۵). احمد نہاوندی نے اپنے مشاہدات کی بناء پر ... ایک زیج ... تیار کی جس کا نام المستعمل تھا. (۱۹۶۲ ، روحِ اسلام (ترجمہ) ، ۵۳۶). [ف : زیج کا معرّب].

زیجات (ی مع) است ، ج.
زیج (رک) کی جمع. ڈاکٹر گال نے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُسی جگہ ایک سیّارہ ہے اور تقاویم و زیجات میں اِس جگہ کسی ستارۂ معلومہ کا عمل نہ تھا. (۱۸۸۲ ، منطقِ استقرائی ، ۹۰). [زیج (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

زیج (ی مع) اسث.
۱. جنتری جس میں ستاروں کی حرکات قلمبند کی جاتی ہیں ، تقویم ، حرکاتِ سیّارگان کی جدول.

چلا زیج دے یک مصری حکیم
شفا ہور قانون سترلاب سیم

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۳).

غنچہ و گل ہیں کواکب کی مثال
گُلستاں آنکھوں میں میری زیج ہے

(۱۸۰۵ ، کلّیاتِ صاحب ، ۳۲۵) مراغہ میں رصدخانہ تعمیر ہوا زیج لکھی گئی. (۱۸۸۶ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۶۸). نانا جان بڑے مہندس تھے اُن کی زیج آج تک مشہور ہے. (۱۹۲۰ ، رسائلِ عمادالملک ، ۷۶). زیج مرزائی کے نام سے انہوں نے ایک زیج بھی مرتّب کی تھی. (۱۹۷۰ ، آج کا اُردو ادب ، ۱۸۹). ۲. معمار کا دھاگا (جامع اللغات ، فیروزاللغات). [ف].

--- کھینچنا محاورہ.
ستاروں کی حرکات قلمبند کرنا ، تقویم بنانا.

اسرار کو خاک بھی نہ سمجھے افسوس
پہلے تو زیج کھینچے آخر کو مرے

(۱۹۳۸ ، الخیام (ترجمہ) ، ۲۲).

زیخ سنگ (ی مع ، فت س ، غنہ) امذ.
(ارضیات) چونا پتھر. رانی گنج کے معدنی زغال تحتانی پرمی ... بنجیت غالباً فوقانی یا حقیقی پرمی یا زیخ سنگ کے برابر برابر زمانے کے ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۳۲). [زیخ - جرمن : Zeche (معدن) + ف : سنگ (رک) ؛ انگ : زیک سٹائن Zechstein (جرمن : Stein - پتھر)].

زَید (ی لین) امذ.
۱. حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنّیٰ مشہور صحابی کا نام. حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد ہی کہا کرتے. (۱۹۵۳ ، لغات القرآن ، ۳ : ۱۳۸). ۲. فرضی نام جو عمرو اور بکر کی طرح «فلاں شخص» کی جگہ مستعمل ہے. ہو نہ زید بولیا نہ عمرو. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۲). زید کا گھر اور بکر کا گھوڑا. (۱۸۷۶ ، مقدمہ شرح قانونِ شہادت ، ۲). کارڈ سے اس کو معلوم ہو جائے گا کہ زید ملاقات کے لیے آیا تھا.

(۱۹۱۶ ، معاشرت ، ۸۸). [ع : (عَلَم)].

زَیدی (ی لین). (الف) صف.
حضرت زید ابن امام زین العابدین سے نسبت رکھنے والا ، خواہ نسل و نسب کے اعتبار سے یا عقیدے کی بنا پر. مرتضیٰ زیدی کی کتاب معتزلہ اور زیدیہ کے ساتھ مخصوص ہے. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۶). زیدی شیعوں کے نزدیک ہر وہ علوی جو بزورِ شمشیر اپنے اقتدار کو منوا لے خود کو امیرالمومنین کہلوا سکتا ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۵). (ب) امذ. شیعوں کا ایک گروہ جو حضرت زید ابن امام زین العابدین کی امامت کا قائل ہے. اسلام میں سے یہ نئی نئی شاخیں پُھوٹنی شروع ہوئیں ... جبری ، قدری ... شیعی ، اسحاق ، زیدی. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، سوانح عمری امام اعظم ، ۳۵). [زید + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَیدیّہ (ی لین ، کس د ، شد ی بفت) امذ.
رک . زیدی (ب). پانچواں زیدیہ ، سوائے اولادِ علی کے دُوسرے کو نماز میں امام نہیں جانتا. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۱۲). یہ لوگ زیدیہ کہلاتے ہیں جو زید بن علی بن حسین الشہید کی طرف منسوب ہیں. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۷۲). ان کے درمیان بعض فروعی ، جُزوی اور فقہی مسائل میں اختلاف ہوا جس کی وجہ سے اصل فرقہ زیدیہ قائم نہ رہ سکا. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۳۷). [زید (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

زِیر (ی مع نیز مج) اسث.
۱. دھیمی آواز ، نیچا سُر (بَم کی ضد).

اُٹھے کیتا زاری باآوازِ زیر
دیکھے ہو تماشا او برنا و پیر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۲).

راگ کی خوبصورتی کے کوچ کا ڈنکا بجا
جی کا مُطرب کا یارو زیر میں بم ہو گیا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۹).

بلند و پست سب ہموار ہیں یاں اپنی نظروں میں
برابر ساز میں ہوتا ہے جوں سر زیر اور بم کے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۸).

آئے لیٹے ہوئے یوں عالمِ سرشاری میں
نالۂ زیر کے ہمراہ ہو جوں نالۂ بم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۸).

دیا زیر کو بم سے باہم ملا
لگی پھیلنے ہر طرف کو صدا

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳۷).

ہر رعایت اصول کی رکھنا
زیر میں بم میں تال میں سَم میں

(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۰۰). ۲. طبلہ یا ڈھولک کا بایاں رُخ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۳. (سارنگی وغیرہ کا) سب سے چھوٹا تار (پلیٹس). [ف].

--- و بَم (--- و مع ، فت ب) امذ.
۱. (موسیقی) سُر کا اُتار چڑھاؤ ، تان ، لے.

زِیر و بم سے جو بجتا نقارا
آتی تھی نرم گرم خُوب صدا

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۶۲).

صدا زیر و بم کی سُنادے ہمیں
وہ رقاصۂ خوش دِکھادے ہمیں

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۰۵). سازِندے جو دیوان خانہ میں مُنتظر بیٹھے تھے اپنے اپنے ساز لے کر آ گئے ، طبلے پر تھاپ پڑی زیر و بم کی گُونج اٹھی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۳). آواز کے زیر و بم اور آنکھوں کے اِشاروں سے جادو سا کر جاتے تھے. (۱۹۲۸ ، آخِری شمع ، ۸۵). ۲. **(مجازاً) نشیب و فراز ، اُونچ نیچ**. تغیر و تبدّل کا زیر و بم اس کی نشو و نما کو راس نہیں آتا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳). ۳. **طبلے کی جوڑی کا بایاں اور دایاں طبلہ (سیدھے ہاتھ کی طرف کا طبلہ بم اور اُلٹے ہاتھ کی طرف کا زیر) ؛ طبلہ یا ڈھولک کا دایاں بایاں رخ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [زیر + و (حرفِ عطف) + بم (رک)].

---و بَم کَرْنا ف م.
سُر یا آواز نکالنا ، تان لینا.

کمانچے کی طرح سے پُشت خم کی
فغان و نالہ اس نے زِیر و بم کی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۳۴).

زِیر (ی مج). (الف) امذ.
کسی حرف کی وہ حرکت یا اعراب جس سے یائے معروف یا مجہول کی غیر کشیدہ خفیف آواز نکلتی ہے نیز وہ چھوٹی آڑی لکیر جو اس حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے حرف کے نیچے دی جاتی ہے ، کسرہ.

بازی تری جم پیش ہور دشمن سو تیرے زیر اچھو
جو لگ ہے قرآن میں رقم پیش ہور زبر ہور زیر کا

(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۱۸۰).

ہو بات ہے گویا او شمشیر
گر او جو زبر تو یو ہے جوں زیر

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵ . ۱). زیر اور زبر کا اِمتیاز اور فرق بتایا جائے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۲۹).

اب آئے جب نہیں بین السطور بھی باقی
لگے ہوئے ہیں زبر زِیر پیش اور تنوین

(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۱۳۷). اُردو کے کسی بول میں لگاتار دو زیر یا دو پیش نہیں بولے جاتے. (۱۹۷۱ ، اُردو کا رُوپ ، ۲۸۸).
(ب) م ف. **نیچے ، تلے ، تحت.**

جن نے نظر زیر و زبر صفحے پہ اس مکھ کے کیا
گویا کہ کیتا ختم ہے سو بار وہ قرآن کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۴).

قلمدان بھی اک نزاکت بھرا
قرینے سے زِیر چھپر کھٹ دھرا

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۷۷).

مرنے کے بعد بھی وہی شعلے ہیں مُشتعل
جلتے ہیں رات دن مرے زِیر کفن چراغ

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۰).

خیمہ زن ابر بہاری زیر چرخ پیر ہے
یا دُھواں ہے تیری آہوں کا کہ عالمگیر ہے

(۱۹۱۷ ، نقوشِ مانی ، ۳۵).

کیا تیرے بغیر زیرِ محراب نماز
بہتر ہے کہ میکدے میں تُو ہو دمساز

(۱۹۸۲ ، دستِ زرفشاں ، ۳۶). (ج) صف. ۱. **کسی کے عمل یا اثر کے تحت رہنے والا ، تابع ، مغلوب.** انو کی عقل کا دیکھو پھیر ، چار ہاتاں سوں لھوا مارتا اچھے گا جو مرد وہ ہی انو کا زیر. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۳۸). ۲. **کمزور ، کم طاقت.** اتنا خیال رکھنا کہ نہ اتنی شیر ہونا کہ ہر وقت پھاڑ کھانے کو تیار ، نہ ایسی زیر ہونا کہ منت خوشامد پر اُتر آؤ. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۵). [ف].

---اَثَر کس اضا(---فت ا ، ث) صف.
متاثر ، اثر پذیر ، اثر قبول کرنے والا. سٹائل (اِسٹائل) کے لحاظ سے انگریزی نثر روسی انشا پردازوں کے زیر اثر تھی. (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۲۳). [زیر + اَثر (رک)].

---اَدَمَہ (---فت ا ، د ، م) امذ.
(حیاتیات) برادمہ کے نیچے کی خلئی بافت. اگر پروں کے ایک حصّے کا جائزہ لیا جائے تو زیر ادمہ (Hypodermis) کی دو تہیں یا پرتیں نظر آئیں گی. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۲۰). برادمہ کے نیچے چند پرتیں دبیز بافتی ... خلیوں کی بنائی جاتی ہیں جن کو زیر ادمہ کہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۲ : ۵۹۶). [زیر + ع : اَدَمہ ـ جلد].

---اَرْضی کس صف(---فت ا ، سک ر) صف.
(نباتیات) زمین کے نیچے اُگنے والا. (Cicer) (چنا) کے بیجوں کو زیر ارضی (Hypogeal) کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عمل نباتیات ، ۱۰۱). [زیر + ارض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَساسی (---فت ا) صف.
(نباتیات) مُنقسم ہونے والی بیض بذرہ کا پچھلا نصف. جس سے بیض بذرہ ایک اگلے یا براساسی اور پچھلے یا زیراساسی نصفوں میں مُنقسم ہو جاتا ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۹۷). بیض بذرہ ایک اگلے یا براساسی (Epibasal) اور ایک پچھلے یا زیراساسی (Hypobasal) نصفوں میں منقسم ہو جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۲ : ۶۰۶). [زیر + اساس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَفْگَن / اِفْگَنْد (---فت ا ، سک ف ، فت گ / سک ن) امذ.
چھوٹا قالین ، غالیچہ ؛ بستر ؛ (موسیقی) ایک سر جسے کوچک بھی کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [زیر + ف : افگن / افگند ، افگندن ـ ڈالنا ، گرانا].

---اِنْتِظام کس صف(--- کس ا ، سک ن ، کس ت) صف ؛ م ف.
اِنتظام میں ، بندوبست کے تحت ، بندوبست کیا ہوا. مرکزی سرکار کی ملکیتی یا اس کے زیر انتظام کمپنیاں اور کارپوریشنیں بھی بیورو کے حوالے کر دی جائیں. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۱۸۳). [زیر + اِنتظام (رک)].

---اَنْداز (---فت ا ، سک ن) امذ.
وہ کپڑا یا چمڑا جو سیلابچی ، طشت ، آفتابے یا حقّے کے نیچے بچھایا جائے تاکہ فرش خراب نہ ہو.

کہ یہ میں پیشکش لایا ہوں لیجو
لے حقّے کا زیرانداز کیجو

(۱۷۵۶ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۵۳). زیر انداز کا شالی مخمل کا مقیشی بچھا کر چلمچی آفتابۂ طلائی لا کر ... گرم پانی سے میرے ہاتھ دھلائے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۶). کنگابجنی حقہ ، بیش بہا پیچوان ، مخمل دستکی، مخملی زیرانداز. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۲۱). باہر کے سائبان میں بانات کا زیرانداز بچھا کر منہ دھونے کا سامان رکھا گیا. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۲۳). [زیر + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا].

---اِنْصِرام کس صف (---کس ا ، سک ن ، کس ص) صف ؛ م ف.
رک : زیر انتظام. اکادمی ... ڈاکٹر معزالدین کے زیر انصرام ترقی کے مدارج طے کر رہی ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۵). [زیر + انصرام (رک)].

---اُنُوث (---ضم ا ، و مع) صف ؛ امذ.
(نباتات) ایسا پھول جس میں بیض خانہ عرشہ کے بالائی حصے پر اور دوسرے زیراوی پتے بیض خانہ کے نیچے واقع ہوتے ہیں. کئی پھولوں میں دیکھا گیا ہے کہ عرشہ تقریباً مخروطی یا عدسی یا چپٹا ہوتا ہے اور بیض خانہ عرشہ کے بالائی حصہ پر پایا جاتا ہے ، دوسرے زیراوی پتے یعنی کمامہ ، پتلاب اور زر ریشے بیض خانہ کے نیچے واقع ہوتے ہیں اس قسم کی حالت کو زیر انوثی کہتے ہیں اور پھول کو زیر انوث کہا جاتا ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات (عبدالرشید) ، ۱۲۰). [زیر + اُنوث (رک)].

---اُنُوثی / اُنُوثِیَّت (---ضم ا ، و مع / کس ث ، شد ی بفت) امث.
(نباتات) پھول کے زیر انوث ہونے کی حالت. اس قسم کی حالت کو زیر انوثی کہتے ہیں. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات (عبدالرشید) ، ۲ : ۱۲۰). زیر انوثیت ... اکثر پھولوں میں عرشہ کم و بیش محدّب ... یا مخروطی ہوتا ہے ... اس قسم کی ترتیب کو زیر انوثیت کہا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۱ : ۱۵۷). [زیر + انوث (رک) + ی / یّت ، لاحقۂ کیفیت].

---اِہْتِمام کس صف (---کس ا ، سک ہ ، کس ت) صف.
رک : زیر انتظام. اسکول میں بزم اردو کی داغ بیل ڈالی اس کے زیر اہتمام ہونے والی اوّل تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا. (۱۹۸۸ ، جنگ، کراچی ، یکم جولائی ، ۱۴). [زیر + اہتمام (رک)].

---آب کس اضا ، صف.
پانی کے نیچے ، پانی کی تہہ میں ، پانی میں. یہ زیر آب کا منظر کتنا حسین تھا. (۱۹۸۱ ، سفر نصیب ، ۹۳). [زیر + آب (رک)].

---بار صف.
بوجھ سے دبا ہوا ؛ مغلوب ؛ مقروض ؛ احسان مند.

وہ بھی کوئی چمار تھے کوئی
قانوں کے زیربار تھے کوئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۵).

ہر ایک سربریدہ کا تھا فیض آشکار
گردن تھی شاخ شاخ کی احسان سے زیربار

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۸۶). قرض سے زیربار تھے مجبوراً قبول کرنا پڑا. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۲۹). عرب تجارتی حیثیت سے تمام تر ان ہی کے زیر بار تھے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۳۶). [زیر + بار (رک)].

---بار کَرْنا ف س ؛ محاورہ.
کسی قسم کا بوجھ ڈالنا خواہ مادّی ہو یا اخلاق ، ممنونِ احسان کرنا. اے دلبندِ فاطمہ پیاروں کو کس واسطے باندھا اور تو نازنین کو کیوں اس قدر زیربار کیا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۲۳۷). اکبر نے اس کو انعامات اور قدردانیوں سے اس قدر زیربار کر دیا کہ راجہ نے خود قرابت کی درخواست کی. (۱۹۱۶ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۸۰). اس نے توبہ کی فیاضی سے کام لے کر اس غریب کو زیربار کر دیا. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۷۵).

---بار ہونا ف س ؛ محاورہ.
مقروض ہونا ، زیادہ اخراجات برداشت کرنا. میرے پاس آپ کی عنایت سے سب کچھ ہے آپ زیربار نہ ہوجیے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۷۵۷). ناحق زیربار ہوتے ہو. (۱۹۲۰ ، اسلامی معاشرت اندلس میں ، ۱۳۸). سیٹھ صاحب نے ان کو سمجھایا کہ آپ اس قدر زیربار کیوں ہوتے ہیں. (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۳۵۰).

---باری امث.
۱. بوجھ کے نیچے دبنا ، مصیبت کے دباؤ میں ہونا.

گلہ ہم کیا کریں دنیا میں اپنی زیر باری کا
خمیدہ پشت بارِ کوہ غم سے آسماں تک ہے

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۱۳۰). ۲. قرضداری ، مقروض ہونا ، مصارف پر مجبور ہونا. سو روپے کی زیر باری ناحق ہوئی. (۱۸۶۱ ، خطوطِ غالب ، ۲۹۷). اگر گذشتہ دو سال کی بابت کتابیں خرید لی جائیں تو کسی قدر زیرباری کا تدارک ہو جائے. (۱۹۰۵ ، مکاتیبِ حالی ، ۳۶). والدین کو کتنی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے کتنی زیرباری ہوتی ہے. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۵۱۸). ۳. پریشانی جو زیادہ مصارف یا اخراجات کی وجہ سے ہو. قرضداری اور زیرباری سے تنگ آیا. (۱۸۳۳ ، مفید الاجسام ، ۵). ان لوگوں کو یہاں آنے میں اور رہنے میں اور جانے میں زرِ کثیر صرف ہوا بہت زیرباری ہوئی. (۱۸۹۲ ، انشائے داغ ، ۶۲). [زیر + بار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بالا کَرْنا محاورہ.
اُلٹ پُلٹ کرنا ، تہ و بالا کرنا ، درہم برہم کرنا.

یزیداں کوں سب زیر بالا کیے
لیے مار لشکر اوجالا کیے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۱۵۹).

---**بَحْث** کسی صف (---فت ب ، سک ح) صف.
(موضوع یا امر) جس پر گفتگو یا بحث ہو رہی ہو۔ اُن دنوں اقوامِ متحدہ میں کشمیر کا سوال زیربحث تھا۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۱۹)۔ [زیر + بحث (رک)]۔

---**بَحْث آنا** ف ل.
(کسی امر پر) گفتگو یا بحث ہونا ، موضوع بحث ہونا۔ قریب قریب یہ تمام امور زیربحث آئے۔ (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۶۰۲)۔

---**بَحْث لانا** ف م.
(کسی امر پر) گفتگو یا بحث کرنا ، موضوع بحث بنانا۔ اس کتاب میں تصوف کے مسائل زیربحث لائے گئے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۳)۔

---**بَر** (---فت ب) صف.
پہنا ہوا ، جسم پر سجا ہوا۔ سر پر خود اور عجیب قطع کی وردی زیربر۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۷)۔ [زیر + ف : بَر = چھاتی ، جسم]۔

---**بَرقِیرَہ** (---فت ب ، سک ر ، ی مع ، فت ر) امذ.
(برقیات) منفی الیکٹروڈ ، برق پاشیدگی میں منفی باردار موصل ، انگ : Cathode لندن کے سر ولیم کروکس جنھوں نے سائنس کی اس شاخ میں رہنما کا کام کیا ہے اونھوں نے یہ تصوّر کیا کہ زیربرقیرہ (کیتھوڈ) سے گولیوں کی طرح شعاعی ذرّات کی ایک باڑھ نکلتی ہے۔ (۱۹۳۴ ، افکارِ عصریہ ، ۲۲)۔ [زیر + برقیرہ (رک)]۔

---**بِرْیاں** (---کس ب ، سک ر) امذ.
ایک کھانا جو مُختلف اجزا مثلاً پنیر ، مچھلی یا گوشت سے تیار کیا جاتا ہے (قِصّۂ مہر افروز و دلبر (ضمیمہ) ، ۱)۔ ہر ایک تورہ میں زیر بریاں ، زعفرانی پلاؤ اور سب طرح کے کھانے چُنے ہیں۔ (۱۷۳۶ ؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۵)۔

قبولی اور متنجن زیربریاں
ورق میں سونے اور روپے کے پنہاں

(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، نگار ، ۳۷)۔ طرح طرح کے کھانے شیرمال ، باقرخانی ، گاودیدہ ، گاوزبان ، کلیچی ... زیر بریاں ... وغیرہ کھانے ہیں۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۲۳)۔

تجھکو خواہش ہے کہ ہو زردہ پلاؤ
زیربریاں چاہیے اور تر چلاؤ

(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۱۱)۔ [زیر + بریاں (رک)]۔

---**بِرْیانی** (---کس ب ، سک ر) امث.
ایک سالن جو بیگن کے قتلوں کو گھی میں تل کر اور دہی میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے (ماخوذ : نعمت خانہ ، آصف جہاں ، ۶۸)۔

زیربریانی کی خاطر زیربریاں بنت ہو چا
کھا کرم کا ساگ رُوکھا خُشک رہ جانا بھلا

(۱۷۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۱۵)۔

پلاؤ زیر بریانی و قور داغ
ہر اک عالم میں اپنے قطعۂ باغ

(۱۷۸۴ ، مثنوی درخوانِ نعمت (مثنویاتِ میر حسن ، ۱ : ۲۷۱))۔

قابوں میں پُلاؤ تھا کسی میں کوکو پلاؤ ، کسی میں زیربریانی ، کسی میں قند کے چانول ، کندن قلیہ ، مرغ پُلاؤ شامی کباب ، نُقل اوربان۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۱۷)۔ [زیر + بریانی (رک)]۔

---**بُلْعُوم** (---ضم ب ، سک ل ، و مع) امذ.
حشرات کے حلق کے نیچے کا لوتھڑا۔ حشروں کے ہونٹوں اور دھنی لکڑوں سے جو خلا بنتا ہے اس کے بیچ میں زیریں لب سے لٹکا ہوا ایک زبان نما ٹکڑا یا زیربلعوم (Hypopharynx) پایا جاتا ہے جو عام طور پر ایک لوتھڑا سا ہوتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۳۳)۔ [زیر + بُلعُوم (رک)]۔

---**بَنْد** (---فت ب ، سک ن) امذ.
۱. وہ تسمہ جو زین سے گزار کر گھوڑے کے پیٹ کے نیچے باندھا جاتا ہے ، گھوڑے کا تنگ۔

بہت خوبصورت ہیں دونوں سمند
لگائے دو شانوں کے ہیں زیربند

(۱۸۳۹ ، لذّتِ عشق ، ۸)۔

پانی سے منہ اُٹھائے جو تھا اسپ سر بلند
ڈھیلا کیا دلیر نے خود جُھک کے زیربند

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۸)۔ لڑتا ہوا دشمن کے منجھ میں پہنچا ہی تھا کہ اُس کے گھوڑے کا زیربند ٹوٹ گیا۔ (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۹۰۰)۔ ۲. تسمہ ، چابک ، کوڑا۔ اے نغز زبان آ مارے زیربندوں کے تیرا قافیہ تنگ کروں گا۔ (۱۸۱۴ ، نورتن ، ۱۰۹)۔ مارے زیر بندوں کے چمڑی اُڑ جائے گی۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۲۹)۔ ۳. (زین سازی) الف ہونے والا گھوڑے کے دہانے اور تنگ کے درمیان بندھا ہوا ڈنلے دار دو ... تسمہ (ا پ و ، ۵ : ۴۳)۔ [زیر + ف : بند ، بستن = باندھنا]

---**بَنْد لَگانا / مارْنا** ف م.
چابک لگانا ، کوڑے مارنا۔ بعضے کو صرف نگاہِ تند کافی ہے بعضے کو زیربند مارنے مفید نہیں۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۵۵)۔ یاد رکھنا کسی دن اِتنے زیربند مارے ہوں گے کہ اماں جان بیٹے کی صورت نہیں پہچانی جائے گی۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۲۱)۔ بُلواتی ہوں ڈیوڑھی پہ اس ناسزائی "چنوا" کو اور زیربند لگواتی ہوں کہ ... (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۱۳)۔

---**بَنْدا** (---فت ب ، سک ن) امذ.
(مُرغ بازی) وہ مُرغ جو لڑنے میں سر کی چوٹ بچانے کو حریف ہونے کے نیچے سر چھپانے کی کوشش کرے یا اس کے بازو کے نیچے گھسے (ا پ و ، ۸ : ۱۱۹)۔ [زیر + ف: بند ، بستن باندھنا + ا ، لاحقۂ فاعلی]۔

---**بِیج پَتّہ** (---ی مع ، فت پ ، شد ت بفت) امذ.
(نباتیات) تُخم برگ کا نچلا محور۔ تُخم برگ کے بالائی جانب کے حِصّہ کو بر بیج پتہ کہتے ہیں اور نچلے محور کو زیر بیج پتہ (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات (عبدالرشید) ، ۲۰۰)۔ [زیر + بیج (رک) + پتہ (رک)]

---**پا** کس اضا ؛ صف.
پانو کے نیچے ، قدموں کے نیچے ، مراد : محکوم۔

ہیں اس پیشہ کوں زیرپا لیاونگا   اسی آرزو کوں بجالیاونگا
۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۱).

زیرپا سمجھی یہ راہِ شوقِ جاناں میں زمیں
عرصۂ کونین ذرّے کے برابر ہو گیا

۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۷).

وہ قدم اٹھے تو یک قدم ہمہ کائنات بھی زیرپا
یہ بلندیاں کوئی چھو سکا نہیں ، اُن کے بعد کوئی نہیں

۱۹۸۴ ، ذکر خیرالانام ، ۷۰). [زیر + پا (رک)].

---پائی اث.

ایک وضع کی زنانہ بھدّی جُوتی ، سلیپر سے مُشابہ جُوتی.

یہ ترقی پر ہے ہر دم حُسن اوس محبوب کا
ماہِ کامل زیر پائی کا ستارہ ہو گیا

۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲). گھیتلی ، انی دار، کفش ، زیر پائی چھم چھم کرتیں ملکۂ دوراں کے پاس حاضر ہوئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱). بڑی بُوڑھیاں ڈھیلے پاجامے زیر پائیاں یا بھدّی جوتیاں پہنے ہوئے ہیں. (۱۹۲۹ ، بہارِ عیش ، ۱۴). خُدا کے فضل سے سر کی پوشش سے لیکر زیر پائیوں تک ہر چیز موجود ہے. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۱۰۲). [زیر + پا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیچ (---ی مج) اث.

چھوٹی پگڑی جو بڑی پگڑی کے نیچے باندھتے ہیں (فیروزاللغات؛ اسٹائن گاس). [زیر + پیچ (رک)].

---تجْوِیز کس صف(---فت ت ، سک ج ، ی مج) صف.

زیرِ غور ، زیرِ بحث ، زیرِ نظر. باہر آیا تو پھر حوالاتیوں اور زیرِ تجویزوں میں تھا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۴). [زیر + تجویز (رک)].

---تربِیَت کس صف(---فت ت ، سک ر ، کس ب ، فت ی) صف.

پرورش پانے والا ، تعلیم و تربیت حاصل کرنیوالا. اکادمی میں زیرِ تربیت لڑکوں کے پاس تھوک میں خریدی ہوئی سبز رنگ کی سائیکلیں تھیں. (۱۹۸۱ ، سفرنصیب ، ۴۹). [زیر + تربیت (رک)].

---تصَرُّف کس صف(---فت ت ، ص ، شد ر بضم) صف.

قبضے میں ، اختیار میں. اس وقت کمپنی کے زیرِ تصرّف نہایت وسیع علاقے آ چکے ہیں. (۱۹۴۴ ، تاریخ دستور ہند ، ۳۲). [زیر + تصرّف (رک)].

---تصْنِیف کس صف(---فت ت ، سک ص ، ی مج) صف.

(کتاب) جو تصنیف کی جا رہی ہو ، تصنیف کے مرحلے میں ، زیرِ ترتیب و تدوین. اپنی زیرِ تصنیف کتاب «تاریخ و کلچر» کے ایک اہم باب کے فنشنگ ٹچ کے متعلق سوچنے لگے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۹۳). [زیر + تصنیف (رک)].

---تعْلِیم کس صف(---فت ت ، سک ع ، ی مج) صف.

جو حصولِ تعلیم کے مرحلے میں ہو ، تعلیم پانے والا. اس وقت سرسیّد کالج میں صرف چالیس لڑکیاں زیرِ تعلیم تھیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ ستمبر ، ۲).

---تکْمِیل کس صف(---فت ت ، سک ک ، ی مج) صف.

جو تکمیل کے مرحلے میں ہو، جسے مکمل کیا جا رہا ہو. اردو لغت بورڈ کی اردو لغت جو زیرِ تکمیل و اشاعت ہے مکمل ہونے کے بعد جامعیت میں اس کی حریف ہو سکتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشّافِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۲ : ۱۳). [زیر + تکمیل (رک)].

---تَلَّہ (---فت ت ، ل) امذ.

ہڈی کی نیچے والی تہ. ساخت کے اعتبار سے ہڈی تین تہوں پر مشتمل ہوتی ہے سب سے اُوپر والی تہہ کو غِلاف اور نیچے والی تہہ کو زیر تلّہ کہتے ہیں. (۱۹۷۳ ، سڑک ، ۲۰). [زیر + تلّہ ـ تلا].

---تَنگ (---فت ت ، غنہ) امذ.

رک : زیر بند. بادشاہ سے اجازت لے کر زیر تنگ گھوڑے کا درست کر کے سوار ہو کر سمت حریف چلا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش رُبا ، ۴ : ۸۱۳). [زیر + تنگ (رک)].

---تیغ رَکھ لینا محاورہ.

تلوار کی زد میں لانا ، قتل کرنا. سردار آ گرے اور زیرِ تیغ لشکریان لقا اور ساحروں کو رکھ لیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۷۸۲).

---جامَہ (---فت م) امذ.

۱. **پاجامہ ، لہنگا ، سایہ.**

زیر جامہ بادلے کا اس پہ اُودی پشواز
دھوپ بدلی میں ہے کیا اپنے سیم بر نکلی ہوئی

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۰۷). افسوس صرف وہ زیر جامہ باقی تھا جس کے کمربند کے لئے جمال لعین نے ہاتھ قطع کیے. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۹). اپنے پانو چلنا سیکھنے دیجیے اور اپنے زیر جامے کا دھیان بھی اسے خود ہی کرنے دیجیے. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۷۳). ۲. **انگرکھا.** دوسرے زیر جامہ کہ اہلِ ہند اس کو انگرکھہ کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۲). ۳. **(گھڑ سواری) وہ کپڑا جو گھوڑے کی پیٹھ پر زین کے نیچے ڈالتے اور اس پر چار جامہ رکھتے ہیں** (ماخوذ : نوراللغات). [زیر + جامہ (رک)].

---جِلْدی (---کس ج ، سک ل) صف.

جلد کے نیچے کا ، اندرونِ جلد کا. اس فصیلے میں قطرے عموماً زیر جِلدی اور زیر قشری (Subcortical) پرت میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۳۳). [زیر + جِلد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---جِلْدی تَشْرِیب (---کس ج ، سک ل ، فت ت ، سک ش ، ی مج) اث.

(طب) جلد کے نیچے کی بافت میں سیالات کو بڑی مقدار میں داخل کرنا جو چھوٹی پچکاری کے ذریعے کیا جاتا ہے. زیرِ جِلدی تشریب (Hypodermoclysis) زیرِ جلدی بافت میں سیالات کی بہت بڑی مقداریں داخل کرنا ہے مثلاً سالِح یا گلوکوس کے محلولات کا اشراب. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۱۰۱). [زیر جِلدی بع ع : تشریب ـ پانی پلانا].

ـــــ چاق صف.
۔ کمزور کمان (اسٹین گاس). ۲. فرماں بردار ، محکوم ، مغلوب.
ہود لعین کو زیر چاق اپنے دیکھا فی الحال نعرۂ تکبیر بلند کیا .
۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۲۵۷). [زیر + چاق (رک)].

ـــــ چَرْخ کس اضا (ـــــ فت چ ، سک ر) م ف.
سمان کے نیچے ، مراد : دنیا میں.

ملے آرام زیرِ چرخ ، کیا یہ حوصلہ کیجے
امیدِ کامیابی ہو تو عرضِ مدعا کیجے

۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۲۰). [زیر + چرخ (رک)].

ـــــ حِراسَت کس صف (ـــــ کس ح ، فت س) صف.
ہو حوالات میں بند ہو ، نظربند ، گرفتار. جالی و کرچ اس کی لے لی
جائے اور زیر حراست رکھا جائے. (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۲ : ۳۳).
یک قلعے میں زیر حراست رکھا گیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین
شرر ، ۱۳۶). [زیر + حراست (رک)].

ـــــ حُکْم کس صف (ـــــ ضم ح ، سک ک) صف.
تابعِ فرمان ، حکم بردار ، محکوم ، ماتحت.

خاک و آب و باد و آتشِ سرکش بدیں جلال
سب میرے زیرِ حکم ہیں فرمانروا ہوں میں

(۱۹۱۱ ، کلامِ محروم ، ۱ : ۵۶). [زیر + حکم (رک)].

ـــــ خاک کس اضا ، صف.
خاک میں ، مٹی کے نیچے ، مدفون.

صد حرف زیرِ خاک تہِ دل چلے گئے
مہلت نہ دی اجل نے ہمیں ایک بات کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۳). [زیر + خاک (رک)].

ـــــ خامِرَہ (ـــــ کس م ، فت ر) امذ.
وہ مرکب جس پر خامرہ عمل پذیر ہوتا ہے ، زیر خامرہ یا فرشہ
(Substrate) کہلاتا ہے (بنیادی خردحیاتیات ، ۲۷۳).
[زیر + خامرہ (رک)].

ـــــ خانَہ کس اضا (ـــــ فت ن) صف.
زمین کے نیچے ، زمین دوز. بادشاہ نے بیٹے کے لیے زیر خانہ
(زمین دوز) مکان بنوایا. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۶۷).
[زیر + خانہ (رک)].

ـــــ خَتْمی (ـــــ فت خ ، سک ت) صف.
وہ بذرہ جو خلیے کے وسط اور سرے کے درمیان ہو. برخلاف اس
کے کوسیٹریڈیم پر فرنجنر... میں بذرے وسط اور سرے کے درمیان
ہوتے ہیں اور زیر ختمی .. کہلاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خردحیاتیات ،
۷۸). [زیر + ختمی (رک)].

ـــــ خَط کس صف (ـــــ فت خ) صف.
خط کشیدہ عبارت جس کے اوپر خط کھینچا گیا ہو. عبارت زیر خط پر
غور کرو تو معلوم ہو گا (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۸۳). [زیر +
خط (رک)].

ـــــ دام کس صف ، صف.
۱. جال میں پھنسا ہوا ، گرفتار.

طائر زیرِ دام کے نالے تو سُن چکے ہو تم
یہ بھی سُنو کہ نالۂ طائرِ بام اور ہے

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۱۹). ۲. مُسَخَّر.

حزم کی سِلوٹیں جبینوں پر
زیرِ دام آفتاب و نجم و قمر

(۱۹۳۷ ، نبضِ دوراں ، ۱۱۲). [زیر + دام (رک)].

ـــــ دام آنا محاورہ.
جال میں پھنسنا ، فریب میں آنا ، قابو میں آنا. آفس کا ایک دل
پھینک ناخدا زیر دام آگیا. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۲۹۳).

ـــــ دام لانا محاورہ.
جال میں پھنسانا ، قابو کرنا ، پھانسنا. نئے صدارتی انتخاب
کا مرحلہ قریب آنے کے ساتھ ہی ووٹوں کے حصول اور ووٹروں
کو زیر دام لانے کے لئے جنونی دوڑ شروع ہو گئی . (۱۹۸۶ ،
مسلم لیگ کا دورِ حکومت ، ۱۵۱).

ـــــ دَرَقِیَّہ (ـــــ فت د ، ر ، کس ق ، شد ی بفت) امذ.
(علم تشریح) ایک غدود جس سے نکلنے والی درون افرازی
رطوبت جسم میں کیلشیم کی سطحوں کو درست کرتی ہے (انگ :
Parathyroid). زیر درقیہ کے نامکمل فعل سے جلد پیلی
ناخن بھربھرے نوکدار اور بال باریک ہو جاتے ہیں . (۱۹۳۳ ،
درون افرازیات ، ۵). [زیر + ع : درقیہ ـ ایک غدود].

ـــــ دَسْت (ـــــ فت د ، سک س) صف.
۱. ماتحت. جس کے ماتحت دو سے لیکر تین سو تک افسران زیر
دست ہوتے تھے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۶۱).
آخر میں سکریٹری صاحب کے زیر دستوں نے ان کو کلام مجید کا
ایک نسخہ بطور تحفہ دے دیا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ / ۱۸۰ :
۳). ۲. محکوم ، زیر فرمان.

تو آسمان سارے کی پست ہے تیرے
زیر دست سب زیر دست ہے تیرے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۱). اپنے زیر دستوں کو آزار نہ دے.
(۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۳۵). جو قوم ایک مدت تک ... عرب کے زیر
دست رہ چکی تھی عرب اور عربی زبان کے ساتھ اس کا یہ سلوک
بیجا نہ تھا. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، شبلی ، ۱۲).
اپنے نوکروں اور اپنے زیردستوں کو انعامات و اکرامات سے مالا
مال کر دینا جُود و سخا میں داخل ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ،
۳۲۰). ۳. مغلوب ، عاجز ، کمزور.

ہوا واں تھے لشکر کوں سارے شکست
لگیا نہائے زید ہو زیر دست

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۳) . کسو زبردست نے ایک زیردست کو
تھپڑ مارا (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۵۸). یہ بات سب جانتے ہیں
کہ کبھی کبھی عاجز اور زیردست بھی زبردستوں پر غالب آ جاتے
ہیں. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۳۵). بندگانِ خدا کے ساتھ اسی
ظلم اور زیر دست آزاری کے ساتھ پیش آ رہے تھے جو آج

موجودہ تمدن کے مخصوصات نمایاں ہیں سے ہے. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۵). جو اُن کے زیردست ہیں وہ اُن کے محتاج نہیں. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۸۶). ۴. (تاش) وہ شخص جو پتا پہلے کھیلے (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [زیر + دست (رک)].

---دَسْت کَرْنا محاورہ.
پرا دینا ، مغلوب کر لینا ، ، پچھاڑ دینا. بڑے بڑے پہلوان اُوس نے زیردست کیے ہیں جب تک اوس کا بندوبست نہ ہو تب تک کُچھ نہیں ہو گا. (۱۸۶۴ ، جوہر عقل ، ۱۱).

---دَسْت ہونا محاورہ.
زیردست کرنا (رک) کا لازم ؛ ماتحتی میں ہونا.

رہتے ہیں سب جہاں کے زبردست زیردست
لشکر تباہ کر دیئے فوجوں کو دی شکست
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۹).

---دَسْتَخَطی (---فت د ، سک س ، فت مج ت ، نیز سک فت خ) صف.
جس کے دستخط ذیل میں کیے گئے ہوں ، تحریر کے آخر میں یا اُس کے نیچے دستخط کنندہ. دفتری یادداشت ... یادداشت کی طرح ہی لکھی جاتی ہے اِس کا آغاز یوں ہوتا ہے ، زیردستخطی راقم حسبِ ہدایت یہ گزارش کرتا ہے کہ.(۱۹۸۳ ، دفتری مُراسلت، ۶). [زیر + دستخط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دَسْتی (---فت د ، سک س) امث.
ماتحتی ، محکومی ، فرمانبرداری.

نہ دُنیا کی زن ہو تُو ہے مردِ عشق
زبردست ہے زیردستی نہ چاہ
(۱۶۸۲ ، دیوانِ محبّت ، ۱۵۲). امام صاحب کو قاضی القضاۃ کی خدمت پر منصوب کر کے اپنی زیردستی میں رکھنا چاہا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۹۹). ہم اپنی فوقیت کا اظہار کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح دوسروں میں فرمانبرداری اور زیردستی کی سی حالت پیدا کرنا چاہتے ہیں. (۱۹۳۷ ، اساسی نفسیات ، ۲۲۲). [زیر + دست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَفْعَہ کس صف (---فت د ، سک ف ، فت ع) م ف.
(قانون) موافق دفعہ ، مطابق دفعہ ؛ دفعہ کے تحت (مہذب اللغات). [زیر + دفعہ (رک)].

---دُمَہ (---ضم د ، فت م) امذ ؛ صف مذ ؛ ـــ زیردُما.
وہ مُرغ جس کی دُم کے پر معمول سے زیادہ نیچے لٹکے رہیں . اگر زیردمہ ہو گا تو کاری مارتا ہے.(۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۹۳). [زیر + دم (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---دَنْتا (---فت د ، مغ) صف ؛ امذ.
نیچے کے دانت والا جانور مثلاً ہاتھی (یہ اس کی خُوبی خیال کی جاتی ہے). ہاتھی میں مثل گھوڑے کے زیادہ عیب نہیں ہوتے ، خوبیاں یہ ہیں کہ مستک بلند ہو ... زیردنتا. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۵). [زیر + دنت (دانت (رک) کی تخفیف) + ا ، لاحقۂ صفت].

---دَہَن (---فت مج د ، فت ہ) امذ.
(حیوانیات) منہ کے اندر کی ساخت میں اندر کا حِصّہ یا نیچے کا حِصّہ. اس کے بعیدی سِرے پر ایک مخروطی اُبھار ہوتا ہے جسے زیر دہن (Hypostome) کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۳۸). [زیر + دہن (رک)].

---دیوار کس صف (---ی مع) م ف.
دیوار کے نیچے ، دیوار کے سائے میں. آپ کا مزار موتی مسجد کے مُتّصل گلی میں جھبی خاں کے مکان کے زیر دیوار ہے . (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۲۵۴). [زیر + دیوار (رک)].

---ذَقَن کس اضا(---فت ذ ، ق) امذ.
ٹھوڑی کے نیچے کا حِصّہ ، سر اور حلق کے درمیان کا حِصّہ . پہلا حصّہ جو کافی چوڑا ہوتا ہے سر سے جُڑا ہوتا ہے زیرذقن (Sub-Mentum) ... کہلاتا ہے. (۱۹۶۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۶۵). [زیر + ذقن (رک)].

---ران کس صف ؛ م ف.
قابُو میں (سواری کے جانور یا عورت)؛ تصرّف میں.

جو یک تازی ہے تند اس زیرراں
بندیا تازی اپرال گُزر گراں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۶).

شیریں ادا وہ رخش پری رُو ہے زیر راں
گھوڑے کا دھیان لائے جو راکب تو یہ کہاں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ۱۳۳).

اتنی غیرت کیوں ہوئی تُجھ کو بتا
تیرے زیرراں کبھی آئی نہ تھی
(۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۶۶).

رخش کا ہمسر تھا جس کا اشہبِ ضیغم شکار
شادماں ہے زیرراں کالی گدھیا دیکھ کر
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۲۸). [زیر + ران (رک)].

---رُخَہ دَنْتیلا (---ضم ر ، فت خ ، دغم ، ی مع) صف.
(نباتیات) کٹا ہوا ، دندانے دار ، زیررو. زیررُخہ دنتیلا (Runcinate). اس صورت میں بھی حاشیہ کٹا ہوا دندانے دار ہوتا ہے.(۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۸۳) [زیر + رُخ (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت + دنت (دانت) + یلا ، لاحقۂ صفت].

---رُو (---و مع) صف.
(نباتیات) جس کے تنے نیچے کی طرف جھکے ہوئے ہوں. زیر رُو (Decurrent) : بعض پودوں میں برگ اساس پردار ہو جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۷۷). [زیر + رُو (رک)].

---رَواں (---فت ر) صف.
(کیمیا) تعامل کے زیر اثر ، مادہ جس پر دوسرا مادہ اثر انداز ہو.

جب ایک رواں شدنی ہے خون میں داخل کی جاتی ہے تو یہ جسم کے وظائف پر سہ گنا اثر رکھتی ہے ، یعنی ... (ب) وہ جو کہ اس کے زیر رواں کے اثر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۱۳۶)۔ [زیر + رَواں (رک)]

---ریشَہ (---ی مج ، فت ش) صف.
(نباتیات) کسی مکمل پُھول کے چار حصّوں میں سے ایک حصہ کا نام. ایک مکمّل پُھول کے چار حصے ہوتے ہیں سیپل ، پنکھڑی ، زیر ریشہ اور مادین .(۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۲۳). [زیر + ریشہ (رک)].

---زَبان کس اضا(---فت ز) م ف.
زبان پر ، زبان میں ، دوران گفتگو.

گالیاں زیر زبان تھیں یا گِلا ، فرمائیے
آپ ابھی کہتے تھے کیا پھر تو ذرا فرمائیے

(۱۹۷۵؟ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۵۷)۔ [زیر + زَبان (رک)]۔

---زَبَر (---فت ز ، ب) صف.
۱. کسرہ اور فتحہ ؛ لفظ کے اعراب ، حروف کی حرکات. بیسیوں بچوں کو پڑھا کر دیکھا ہے ، زیر زبر کے سہارے سے رواں نکالنا جلد آ جاتا ہے۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۶)۔ ایسے شعر کہیے کہ وہ فارسی زبان کے شعر بھی ہیں اور زیرزبر کے فرق سے عربی زبان کے شعر ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۲۸)۔ **۲. رک : زیر و زبر.** انہوں نے دُنیا کی سب مخالف قوموں کو زیر زبر کر دیا ہے۔ (۱۹۲۰ ، گورنمنٹ اور خلافت ، ۳۸)۔ [زیر + زبر (رک)]۔

---زَمِین کس صف(---فت ز ، ی مع) م ف.
۱. زمین کے نیچے ، قبر میں ، زمین کے اندر. سطح زمین کے نیچے ہمیشہ ہر جانے پر پانی کی تہ موجود ہے جس کو ایک قسم کا تالاب زیر زمین کہنا چاہیے۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۹۷)۔ وہاں دانیال کا ایک زیر زمین محبَس (Dungeon) بھی موجود ہے .(۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۲۷). اس کی جڑیں زیر زمین پانی سے سیراب ہو رہی تھیں۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۹۰). **۲. درپردہ.** طاہرہ باجی کو یوں لگا جیسے زیرزمیں بھی ایک ایسا ہی نظام قائم ہے۔ (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۲۰). ملکہ تو انگلستان چلی گئیں اور تحریکِ مزاحمت کے کارکن زیرزمین چلے گئے (۱۹۸۱ ، سفرنصیب ، ۱۵).[زیر+زمین(رک)].

---زَمِین ہونا محاورہ.
دفن ہونا ، مر جانا (مہذب اللغات)۔

---زَمِینی (---فت ز ، ی مع) صف.
وہ اشیاء جو زمین کے اندر ہوں ، مدفون. زیر زمینی تبدلات ، بعض نباتات کے تنے زمین پر ہوا میں اُگنے کی بجائے زمین میں موجود رہتے ہیں.(۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات (ڈاکٹر عبدالرشید مہاجر) ، ۴۷). زیر زمینی مبتدلہ تنے ... بعض پودوں کے تنے زمین پر ہوا میں اُگنے کی بجائے زمین کے اندر ہی بڑھتے ہیں جن سے پتے نکل کر باہر ہوا میں بڑھتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (سید معین الدین) ، ۵۱)۔ [زیر + زمین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---سایَہ کس صف(---فت ی) صف ؛ م ف.
۱. چھاؤں میں ؛ سائے تلے ؛ (مجازاً) پناہ میں ، حمایت میں.

ہیئت میں بلند پایہ اس کا
تھا فلسفہ زیر سایہ اس کا

(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۱). اس کی پرورش بڑے بڑے برگزیدہ پیغمبروں کے زیر سایہ ہوئی ہے۔(۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۸۱). **۲. مُلحق ، ملا ہوا ، جوار میں ، پڑوس میں ، نزدیک.**

مسجد کے زیر سایہ ، خرابات چاہیے
بھوں پاس آنکھ ، قبلۂ حاجات چاہیے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۹)۔ [زیر + سایہ (رک)].

---سایَہ (---فت ی) امذ.
ساڑی کے نیچے پہننے کا لہنگا. نہایت باریک ریشم کی ساری آجکل کے مُروّجہ چُست زیر سایہ زیب کمر ہے۔(۱۹۱۳ ، افاداتِ مہدی ، ۲۴۸)۔ [زیر + سایہ ـ سایا].

---سُرْخ (---ضم س ، سک ر) صف.
(طبیعیات) نظر نہ آنے والی (شعاعیں) ، جو مرئی شعاعوں کے طیف کے سرخ کنارے کے عین باہر ہوتی ہیں اور اپنے حرارتی اثرات سے شناخت ہوتی ہیں. ان شعاعوں کا طوْل موج مرئی شعاعوں کے طول موج سے زیادہ ہوتا ہے. ہرشل نے ۱۸۰۰ء میں زیر سُرخ شمسی شعاعیں دریافت کیں۔ (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۳۱۵)۔ زیر سُرخ شُعاعیں اسے گرما دیتی ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بُنیادیں (ترجمہ) ، ۲۳). پاسچن سلسلے کے خطوط بلند تر مداروں سے ... زیر سرخ (Infra Red) خطّے میں ظاہر ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۱۲) . [زیر + سُرخ (رک)].

---سَرکَرْدَگی کس صف(---فت س ، سک ر ، فت ک ، سک ر ، فت د) م ف.
قیادت میں ، رہنمائی میں ، زیر نگرانی. محترم کامریڈ کم ال سنگ کے زیر سرکردگی پارٹی مرکزی کمیٹی سے سو فیصد معاونت و وفاداری ہمارا نصب العین ہونا چاہیے۔ (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۹۵)۔ [زیر + سرکردگی (رک)].

---سَماعَت کس صف(---فت س ، ع) صف ؛ م ف.
(مقدمہ ، کارروائی یا کوئی مسئلہ وغیرہ) جو عدالت میں زیر غور ہو ، زیر بحث. دفعہ ۱۹۶ کے تحت کوئی نگرانی یا کسی عدالت میں کوئی کارروائی زیر سماعت ہے .(۱۹۸۳ ، کسٹم ایکٹ ، ۱۹۶۹ء ، ۹۸). [زیر + سماعت (رک)].

---شَمْشِیر کس صف(---فت ش ، سک م ، ی مع) م ف.
تلوار کے نیچے ؛ (مجازاً) تکلیف و مصیبت میں ، ظلم و جبر کے سبب ، آزمائش و اِبتلا میں.

زیر شمشیر ستم میر تڑپنا کیسا
سر بھی تسلیمِ محبّت میں ہلایا نہ گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲)۔ [زیر + شمشیر (رک)].

---صَدارَت کس صف(---فت س ، ر) م ف.
صدارت میں ، صدارت کے تحت. نواب وقارالملک کے زیرِ صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۶۶۵). ایک ادبی مذاکرہ بعنوان «اُردو شاعری کی تین آوازیں غالب ، جوش اور فیض» پروفیسر ممتاز حسین کی زیرِ صدارت منعقد ہو گا۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ فروری ، ۲)۔ [زیر + صدارت (رک)].

---ضَبْط کس صف(---فت ض ، سک ب) صف.
پابند یا کنٹرول کیا ہوا. ان حیوانات نے زیرِ ضبط حالات میں اپنی جسمانی حاجتوں کے لئے مناسب غذا منتخب کرنے کی قابلیت کا اظہار کیا۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بُنیادیں (ترجمہ) ، ۱۳۳)۔ [زیر + ضبط (رک)].

---طَبْقَہ (---فت ط ، سک ب ، فت ق) امذ.
نِچلی تہ ، نیچے کا پرت. اس کی تدبیر یہ ہے کہ پتھر یا بجری کی بُنیاد زیرِ طبقہ تک تیار کر دی جائے۔ (۱۹۴۳ ، مٹی کا کام ، ۸۷)۔ [زیر + طبقہ (رک)].

---طَبَقی نَظَرِیَّہ (---فت ط ، ب ، ن ، ظ ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
(لسانیات) وہ نظریہ جس کے مُطابق صوتی تغیّر و تصرّف کا سبب نقلِ لسانی ہے. ان تغیرات و تصرفات کی توجیہہ کے لئے ایک اور نظریہ پیش کیا گیا ہے جسے زیرِ طبقی نظریہ کہتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، ادب و لسانیات ، ۲۳۵)۔ [زیر + طَبَق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + نظریہ (رک)].

---طَلَب کس صف(---فت ط ، ل) صف.
وہ چیز جو مانگی جائے ، مطلوبہ ، طلبیدہ. رقوم بابت ہر ایک سال کے جداگانہ رہیں گی اور جملہ رقوم عدم وصول شدہ بابت سالہائے گزشتہ کی خواہ وہ زیر طلب یا زیر تحصیل ہوں داخل نہ کی جائیں گی۔ (۱۸۹۳ ، ایکٹ ۱۹ / ۱۸۷۳ء ، ۲۳)۔ [زیر + طلب (رک)].

---عِتاب کس صف(--- کس ع) صف.
معتوب ، جو عتاب کا نشانہ ہے. عصمت چغتائی کی چوتیں حکومت کے زیرِ عتاب تھیں۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۰۹)۔ [زیر + عتاب (رک)].

---عَصَبی وِعاء (---فت ع ، ص ، کس و) امث.
اعصاب کے نیچے سے گزرنے والی نس. یہ نالیاں زیرِ عصبی وعاء ... سے نکلتی ہیں اور ہر قطعے میں فاصل (Septum) کی بچھلی سطح پر رینگتی ہوئی ظہری وعاء سے ملتی ہیں۔ (۱۹۶۶ ، اِبتدائی حیوانیات ، ۱۳۸)۔ [زیر + عَصَب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + وِعاء (رک)].

---عِلاج کس صف(--- کس ع) صف ؛ م ف.
دورانِ علاج ، علاج کی حالت میں (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [زیر + علاج (رک)].

---عَمَل کس صف(---فت ع ، م) صف ؛ م ف.
جس پر عمل کیا جائے ، عمل پذیر. یہ ذریعۂ معاش اس وقت ایسے ہی دور افتادہ علاقوں میں زیرِ عمل ہے۔ (۱۹۶۳ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۳)۔ [زیر + عمل (رک)].

---غَور کس صف(---و لین) صف ؛ م ف.
(وہ بات) جس پر غور کیا جا رہا ہو. اس معاملے کو آخری شکل دینے کے لیے... ایک بین حکماتی اجلاس بُلانے کی تجویز زیرِ غور ہے۔ (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۳۶)۔ [زیر + غور (رک)].

---غَور لانا ف م.
(کسی بات پر) سوچ بچار کرنا ، غور کرنا. مُختلف حل تجویز کیے جا رہے تھے جنھیں حکومت ہند بھی سنجیدگی سے زیرِغور لاتی تھی۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۲۹)۔

---فَرْمان کس اضا(---فت ف ، سک ر) صف.
ماتحت ، حکم کے تابع ، زیر حکم. ہر صوبے میں ایک مقامی سپاہ رہتی تھی جو صوبے کے حاکم کے زیرِ فرمان ہوتی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳)۔ یہ شہر اگرچہ حدودِ عرب کے اندر ہے مگر سلطنتِ روم کے زیرِ فرمان ہے۔ (۱۹۲۰ ، جویانے حق ، ۳ : ۲۳)۔ یہ لوگ جب شاہ عباس کے زیرِ فرمان ہو گئے تو ان کے سردار علی یار کو خان کا لقب دے کر استرآباد کا گورنر (والی) بنا دیا گیا۔ (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۴۳۷)۔ [زیر + فرمان (رک)].

---فَصِیلَہ (---فت ف ، ی مع ، فت ل) امذ.
(حیاتیات) نباتی یا حیوانی خاندان کی ذیلی تقسیم. اس زیر فصیلے (Sub-Order) کے بعض حشرات مثلاً سی سائیرا (Sisyra) جو ایک طفیلی حشرہ ہے۔ (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹۳)۔ [زیر + فصیلہ (رک)].

---قابُو کس صف(---و مع) صف ؛ م ف.
جو اِختیار یا بس میں ہو ، مطیع.

ویسے ہی کوئی گر ، عامل ہو
مشق سے زیرِ قابُو ، دل ہو

(۱۸۵۲ ، دھمبہ (ترجمہ) ، ۱۳۰)۔ [زیر + قابُو (رک)].

---قَدَم کس صف(---فت ق ، د) صف ؛ م ف.
۱. **پاؤں کے نیچے ، پیر کے نیچے قدموں میں** (مہذب اللغات).
۲. **خدمت میں ، زیر سایہ ، سایۂ عاطفت میں.** جو کُچھ دن زندگی کے باقی ہیں قدرداں کے زیرقدم گُزر جائیں۔ (۱۸۸۶ ، انشائے سرور ، ۱۸)۔ [زیر + قدم (رک)].

---قَلَم کس صف(---فت ق ، ل) (الف) صف.
زیرِ نگیں ، محکوم.

نہیں ثانی ہے وہ صاحب کرم ہیں
بہت اہلِ قلم زیرِ قلم ہیں

(۱۸۶۲ ، طلسم شاہان ، ۴)۔ چھ برس میں دور دور تک کے ملک زیر قلم ہو گئے۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۴)۔ (ب) م ف. **زیرادارت ، ایڈیٹری میں ، معرضِ تحریر میں.** رسالہ النساء انہیں کے زیرِ قلم و زیر حمایت ہے۔ دکن کا یہ پہلا زنانہ پرچہ ہے۔ (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد (دیباچہ) ، ۴)۔ [زیر + قلم (رک)].

ـــــ کاشت کس صف(ـــــ سک ش) صف.
وہ زمین جس پر کھیتی باڑی ہوتی ہو ، زراعت کے لیے مستعمل زمین.
زمین کی خاصیت بیان کریں کہ ... کہاں کہاں اور کیوں زیر کاشت رقبہ پایا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، عملی جغرافیہ، ۳۷). ملک میں چار کروڑ ایکڑ رقبہ مغربی پاکستان میں اور تقریباً ۲۰۲ کروڑ رقبہ مشرق پاکستان میں زیر کاشت تھا. (۱۹۷۹ ، رسالہ جدید سائنس ، ۱۱۸). [زیر + کاشت (رک)].

ـــــ کَرْدَہ (ـــــ فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
ہرایا ہوا ، زیر کیا ہوا ، مفتوح. ہر ایک کا یہی قول ہے کہ ہم آپ کے دادا کے زیر کردہ ہیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۰۲). [زیر + ف : کردہ ، کردن = کرنا].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
۱. مغلوب کرنا ، فتح کرنا ، پچھاڑنا ، ہرانا.

کام کرتی سکیا عقل کا پھیر
عشق آخر کیا عقل کوں زیر

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۳).

داغ الفت ہے زخم پنجۂ شیر
صید آرام کوں کیا ہے زیر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۵۶). بعد رخصت کرنے دس ہزار فوج کے وہ خود طرف شہر بابل کے بارادہ زیر کرنے اہلِ عرب کے چلا گیا. (۱۸۸۰ ، رام چندر ، ماسٹر رام چندر ، ۱۱۰).

وہ مرد ہے جو زیر کرے دیو نفس کو
وہ مرد کیا جو پیر فلک سے پچھڑ گیا

(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۱۰۹). میں حیران ہوں ان چھ مجاہدین کی طاقت و قوت پر کس طرح انہوں نے سیکڑوں افراد کو زیر کر لیا. (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۳۵۹). ۲. متاثر کرنا ، اپنے ڈھب پر لانا ، قابو میں لانا. ایسے موقع پر دل و دماغ کو زیر کرنے کے لیے دو قوتوں سے کام لیا جاتا ہے ایک حکومت ، دوسری مذہب. (۱۹۳۶ ، خطباتِ عبدالحق ، ۲۹). اس کا مقصد انارکلی کو زیر کرنا ہے اور اس میں حسبِ منشا وہ کامیاب ہو جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، نئی تنقید ، ۱۹۱).

ـــــ کَفِ پا کس صف(ـــــ فت ک ، کس مج ف) م ف.
رک : زیرپا.

کس نے رفتار کو یہ برق روی سکھلائی
کس کے زیرِ کفِ پا وقت ہوا ہے زنجیر

(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۷۱). [زیر + کفِ پا (رک)].

ـــــ کَفْش دَھر لینا / دَھرنا محاورہ.
جوتی کے نیچے دبا لینا ، مغلوب کرنا ، قابو میں کر لینا ، زیر کر لینا. اے بکراں اگرچہ تو نے ہم پر ظلم کیا زیر کفش دھر لیا لیکن ہمارے عمل کی خوبی تو دیکھ کیسی دولت تجھے مل گئی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۵۹).

ـــــ کَمان کس صف(ـــــ فت ک) صف.
افسر کے زیر قیادت ، کمان میں. زیر کمان سپاہیوں کی نفسیاتی اُلجھنوں سے باخبر رہنا ان کا سرکاری فرض بھی تھا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۱). [زیر + کمان (رک)].

ـــــ کَمِیں کس صف(ـــــ فت ک ، ی مع) صف ؛ م ف.
گھات میں ، تاک میں.

صیاد بنے بیٹھے ہیں محفل میں وہ گویا
جو خوف سے چھپتے ہیں وہ زیر کمیں ہیں

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۵۰). [زیر + کمیں (رک)].

ـــــ کو شیر کَرْنا محاورہ.
کم ہمت کو بہادر بنانا ، کمزوروں کو طاقت ور کرنا ، پالنا.
زیروں کو شیر کرنے والا وہی ہے. (۱۹۱۹ ، شہیدِ مغرب ، ۳۶).

ـــــ گَرْدِش کس صف(ـــــ فت گ ، سک ر ، کس د) صف.
کسی مُلک کے استعمال میں موجود روپیہ ، گردش میں ، جاری. مُلکی تاریخ میں پہلی مرتبہ زیر گردش نوٹوں کی مالیت ایک کھرب روپے سے بڑھ گئی ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ فروری ، ۱۲) [زیر + گردش (رک)].

ـــــ لَب کس اضا نیز بلا اضا(ـــــ فت ل). (الف) م ف.
منھ ہی منھ میں ، آہستگی کے ساتھ ؛ پوشیدہ یا مُبہم طور پر.

چپ جس کے لیے لگ گئی ایسی اُن کو
اُن نے کچھ زیر لب کہا بھی نہ کبھو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۶۳).

ہوا جاتا ہے دل ٹکڑے مجھے جب یاد آتی ہیں
سخن وہ وصل کی شب زیر لب کچھ اُس کی تقریریں

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۳۹).

میرے پہلو میں وہ آئیں گے شبِ وعدہ تو کیا
گُل کھلانے کا نئے ، ہنستا ہے زیر لب چراغ

(۱۹۳۵ ، ناز ، ک ، ۱۰۲). فیروز کی بیٹی کی شکل دکھائی نہ دی تو اُس نے زیر لب کہا « اللہ خیر ». (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۰۵). (ب) صف. آہستہ ، پوشیدہ.

دل کے گاہک ہیں کیا سیانے گاہک
اندازِ پیام زیر لب کیا کہیے

(۱۹۳۳ ، ترانہ ، ۵۱). زیرِ لب ہنسی اور خندۂ دنداں نما میں فصل قائم رہتا تھا. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۱۳۱). [زیر + لب (رک)].

ـــــ لَب بُڑْبُڑانا محاورہ.
منھ ہی منھ میں بولنا ، آہستگی سے کچھ کہنا.

سوال وصل پر کیا کچھ نہ اُسدیں بندھاتا ہے
کسی کا بڑبڑا کر زیر لب خاموش ہو جانا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۷). اُس نے گہری سانس لے کر جیسے اپنا سر جھٹکا اور زیر لب بڑبڑا کر ایک سگریٹ سلگایا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۷).

ـــــ لَب بولْنا محاورہ.
آہستہ سے کہنا ، آہستگی کے ساتھ بولنا. اب ہمارے کام میں خلل پڑے گا ، وہ زیر لب بولا تھا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۵۰).

---لَب مُسکرانا محاورہ.
اس طرح تبسم کرنا کہ ہونٹوں کو خفیف سی جنبش ہوکے رہ جائے، ہلکا تبسم کرنا.

مُسکرایا یہ سن ، وہ زیرِ لب
پُوچھا شہ نے ہنسی کا اوس کے سبب

(۱۸۶۳ ، ہیرا من طوطا ، ۴).

---لَبی (---فت ل). (الف) صف.
دھیما ، آہستہ (آواز). یا پھر "انقلاب زندہ باد " کا نعرہ زیر لبی ہے. (۱۹۳۰ ، مضامینِ رشید ، ۱۰۶). (ب) امث دھیمی آواز. پلا مار کر دیا بُجھاتی ہے ، زیر لبی میں بات کرتی ہے. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۵۷). [زیر+ لب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---مانیا (--- کس ن) امذ.
خفیف درجے کا جنون یا مالیخولیا. زیر مانیا (Hypomania) زیر مانیا ، مانیائی ہیجان کی خفیف ترین قسم ہے. (۱۹۳۷ ، طبِ قانونی ، ۱ : ۶۰۰) [زیر + انگ : مانیاMania - جنون ، مالیخولیا

---مُخاطی (---ضم م) صف.
کسی قدر لُعاب دار یا لیس دار.زیر مخاطی تہ Submucous Layer اِتصالی بافت کے ایک ڈھیلے جال سے بنی ہوتی ہے. (۱۹۳۳ء، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۷). [زیر + ع : مُخاط - رینٹ ، ناک کی ریزش + ی ، لاحقۂ صفت].

---مُخاطِیَہ (---ضم م ، کسِ ط ، فت ی) امذ.
کسی قدر لُعاب دار یا لیس دار مادہ. مُخاطی جھلی کو تباہ کر دینے کے بعد زیر مُخاطیہ (Submucosa) پر حملہ آور ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ء، حیوانی نمونے ، ۳۸). [زیر مُخاطی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مَدارِیتی (---فت م ، ی مع) صف.
منطقۂ حارّہ کے اِردگرد کا خِطّہ. برخلاف اس کے ہیری اسپوریسی اور انگیریلوسی میں نسیجے رنگین ہوتے ہیں اور یہ زیادہ تر مداریتی (Tropical) اور زیر مداریتی (Subtropical) علاقوں میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خُردحیاتیات ، ۲۱۹) . [زیر + مدار (رک) + یتی ، لاحقۂ صفت].

---مَشق کس صف(---فت م ، سکہ ش)(الف) امذ.
وہ چمڑا یا وصلی جسے لکھنے کی مشق کرتے وقت کاغذ کے نیچے رکھ لیتے ہیں.

سُورج زر فشاں مشق کا تُجھ ورق
منور سیورن زیر مشق

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۲۶). (ب) صف. ۱. ہاتھ پر چڑھا ہوا رواں (فرہنگِ آصفیہ ، نوراللغات) . ۲. تابع ، مُطیع . اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم ابلیس کی زیر مشق خاص ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۸۰) . میں زبانہ نہ تم اوّل سے آخر تک کہوں گی ، بڑھیا کی زیر مشق رہوں گی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۱۳) . ۳. وہ چیز یا جگہ جسے بار بار استعمال کیا جائے ، استعمال میں . اس میں دریاؤں کی مُسلسل قطع و برید سے کئی ایسے ڈیلٹے نمودار ہو گئے ہیں جو صدیوں سے بیرونی حملہ آوروں اور تجارتی قافلوں کے زیر مشق رہے ہیں. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۰). [زیر + مشق (رک)].

---مُطالَعَہ کس صف(---ضم م ، فت ل ، ع) صف.
جس کا مُطالعہ کیا جا رہا ہو ، جو مطالعہ میں ہو ، دورانِ مطالعہ . زیرِ مطالعہ عنصر کے نمونے پر تیز رفتار نیوٹرانوں کی ایک بیم کو پڑنے دیا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، تکنیکی توانائی، ۳۱). پاکستانی اخبارات بھی باقاعدہ سے میرے زیر مطالعہ رہے ہیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ جولائی ، ۱۳). [زیر + مُطالعہ (رک)].

---مِیانَہ (--- کس م ، فت ن) صف.
درمیانی درجے کا ، متوسط (جامع اللغات). [زیر + میانہ (رک)].

---ناف کس صف ، امذ.
ناف سے نیچے کا حِصّہ ، پیڑو . روحانی طہارت جیسے توحید و عقائد اور جسمانی جیسے ختنہ، ناخن ترشوانا، مونچھ اور بغل اور زیرِ ناف کے بال دور کرنا. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۷). مونچھ اور بغل اور زیر ناف کے بال دور کرنا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۳). [زیر + ناف (رک)].

---نابی (--- کس م) امذ.
(حیوانیات) نیچے کی طرف بڑھا ہوا فقرہ. پہلے دو فقروں کے سرِکزینہ سے ایک وسطی بطنی زیر نابی لٹکا ہوا ہوتا ہے. (۱۹۳۹ء، ابتدائی حیوانیات ، سعید الدین ، ۳۳۷). [زیر + نابی (رک)].

---نَظَر کس صف(---فت ن ، ظ) صف.
جس کا مطالعہ کیا جا رہا ہو ، زیرِ مطالعہ. زیرِنظر مجموعۂ میں آپ کو ان کی (لطیف اثر) شاعری کا وہ آہنگ نظر آئے گا جسے سلسلۂ راسخہ کی غزل گوئی کہنا مناسب ہے. (۱۹۸۳ء، حصارِ انا ، ۲۱۰). [زیر + نظر (رک)].

---نَظَر رَکھنا ف م.
۱. نگاہ میں رکھنا ، پیشِ نظر رکھنا ، بار بار دیکھتے رہنا. معلوم ہوتا ہے عدیم الفرصتی کی وجہ سے آپ نے وہ مضمون بہت سرسری نظر سے دیکھا ہے ، بہرحال میں آپ کا خط زیرِنظر رکھوں گا. (۱۹۲۵ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۳۸). ۲. حراست میں رکھنا (نوراللغات).

---نَفس کس صف(---فت ن ، سک ف) م ف.
تحت الشعور میں ، باطنی طور پر. جب شہزادگی کے یہ خواہشمند ، مزدوروں اور کسانوں کے غم میں موٹے ہونے کا ڈراما شروع کرتے تھے تو زیرنفس کیا گزرتی تھی. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۳۲۲) . [زیر + نفس (رک)].

---نَفسی (---فت ن ، سک ف) صف.
تحت الشعوری ، باطنی. پھر وہ اپنی زیر نفسی کیفیت کا تجزیہ کرنے لگا. (۱۹۶۸ ، شکست ، ۷۱). ان جوابات سے اس فرد کی زیرنفسی کیفیت کے متعلق نتائج مرتّب کیے جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، ن ، م ، راشد ، ایک مطالعہ ، ۹۸). [زیر + نفس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِـ نِگاہ صف(ـــ کس ن) م ف.
دِنظر ، توجہ میں. ہم نے یہ خیال کیا کہ سرحد کی امن و عافیت اور
موش حال ایسی عظیم الشان بات تھی کہ وہ گورنمنٹ انڈیا کی
زیرنگاہ براوراست رہنی چاہئے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۳۶) .
زیر + نگاہ (رک)].

ـــِـ نِگرانی کس صف(ـــ کس ن ، سک گ) م ف.
یکھ بھال میں ، زیرِ انتظام. گذشتہ ایک سال کی مدت میں جو ۸۷
ی زیرنگرانی گزری ہم نے کیا کیا؟ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر،
۳ : ۹). مقامی لوگوں ہی میں اِتنا شعور پیدا کرنا ضروری ہے کہ
ہ مہذب انسانوں کے زیرِنگرانی جنگلات کو کاٹیں اور کاشت کریں.
۱۹۶۳ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۲۳۰)۔ [زیر + نگرانی (رک)].

ـــِـ نگیں کس صف(ـــ فت ن ، ی مع) صف ! م ف.
صرف یا اختیار میں ، مطیع ، محکوم ، مُسَخّر.

لیا یونچ اور ملک خاور زمیں
لیایا سارا حیدر نے زیرنگیں

۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۸).

بجز تیرے دین ہرگز نہ چاہوں دولتِ عقا
اگر خورشید کے مانند فلک زیرنگیں آوے

۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۱).

یہ کاسۂ فیروزہ گوں ہے شیشہ بازِ پُرفنوں
جتنے چَھل ہیں اور فسوں سب اس کے ہیں زیرنگیں

۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۷). ایک میں سلیمان ہوں کہ تمام ملک
یرنگیں ہے۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۱۲).

زیرنگیں زمیں ہے قبضے میں آسماں
آفاق پر حکومتِ پیرِ مغاں ہے آج

۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۹۸). جب حکومت ایسٹ انڈیا کمپنی کے
اتھ سے نکل کر براوِ راست تاجِ برطانیہ کے زیرنگیں آ گئی تو
خبار مُلکی مسائل پر رائے زنی کرنے لگے۔ (۱۹۸۵ ، مولانا
ظفر علی خاں بحیثیتِ صحافی ، ۲۹). اف : آنا ، لانا ، ہونا .
زیر + نگیں (رک)].

ـــِـ نُہوض (ـــ ضم ن ، و مع) امذ.
حیاتیات) پردۂ جنین کے اندرونی خلیوں کی تہ. عصبی تختی کے
یچے والے زیرنُہوض کے اوپر ایک درار بن جاتی ہے جو پشت ڈور
ور میان ادمہ بناتی ہے۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، سعیدالدین،
۳۹۶)۔ [زیر + ع : نہوض ـ کھڑا ہونا].

ـــِـ و بالا ہونا محاورہ.
نیچے اُوپر ہونا ، تہ و بالا ہونا ، تلپٹ ہونا.

تری عمر کا نامہ کالا ہوا
ترا کام بھی زیر و بالا ہوا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۳).

چڑھ کے کوٹھی پر سے جو اُترے جناب
دم ہمارا زیر و بالا ہو گیا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدر آبادی ، د ، ۹۸).

ـــِـ و زبر (ـــ و مع ، فت ز ، ب). (الف) امذ.
کسرہ و فتحہ ؛ حروف کے اعراب. اب لوگوں کا یہ حال ہے کہ اس کا
درس دینے اور حروف کے مخارج اور زیر و زبر کو درست کرتے ہیں .
(۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۰۹)۔ یعنی زیر و زبر کی غلطی
حافظوں سے بھی ہو ہی جایا کرتی ہے۔ (۱۹۳۹ ، مُطالۂ حافظ ،
۸۷)۔ (ب) صف. **اُلٹ پُلٹ ، درہم برہم ، تہ و بالا ، تلپٹ ، تباہ.**
عالم عالم کوں زیر و زبر کرتا ہے۔ (۱۶۳۵ ، سبِ رس ، ۱۱۸).

پڑیا داب اس کا زمانے اُوپر
ہوئی دھرت کھم ڈر سوں زیر و زبر

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۲۳).

جب سیں وہ مُصحفِ رُخسار کو میں نیں دیکھا
ہے یہ سیپارۂ دل زیر و زبر یا مولا

(۱۷۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۸).

حجازی اسیروں کے گھر جا کے دیکھے
خِلافت کو زیر و زبر جا کے دیکھے

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۳۰).

کانپنے لگتے ہیں جب تارے بساطِ چرخ پر
عالمِ اسباب کو زیر و زبر پاتا ہوں میں

(۱۹۲۷ ، فکر و نشاط ، ۲۶)۔ ان میں نئی زندگی کی واضح اور
توانا آوازیں گُونجنے لگیں اور خوابِ خرگوش کا طلسم زیر و زبر ہوگیا.
(۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۸)۔ اف : کرنا ، ہونا. [زیر + و
(حرفِ عطف) + زبر (رک)].

ـــِـ ہدایَت کس اضا(ـــ کس ہ ، فت ی) م ف.
حکم کے مطابق ، حسبِ ہدایت. اظہارات گواہان حاضر کے ... جج
کے روبرو اور زیرِ ہدایت اور التماس ذاتی جج کے لئے جائیں .
(۱۹۰۸ ، جدید مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۸۷)۔[زیر + ہدایت (رک)]

ـــِـ ہونا محاورہ.
مغلوب ہونا ، شکست کھانا.

ترکماں شہ توں بہوت ہے دلیر
کہ تجہ ہات تَل دیو ہوتے ہیں زیر

(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری ، ۶۶).

یک وقت زیر ہی زبر ہو وے
گر باز ہے جوں بٹیر ہو وے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۵).

کیا قدرتِ خُدا ہے کہ رُوباہ شیر ہوں
جب اُن سے چھین لے کوئی دریا تو زیر ہوں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۶)۔ کنگ کانگ ، علی ، باسکو ہو
جیسے نامی پہلوان بھی ان کے ہاتھوں زیر ہوئے۔ (۱۹۶۲ ،
رستم زماں گاماں ، ۱۷۶).

زِیرا (ی مع) امذ.
رک : زیرہ. زِیرا سی تو آنکھیں ہیں اور ٹیٹے سی ناک ہے.
(۱۷۳۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۸۶).

کتنی دن تربھلہ دے اور کتیرا
مساوی وزن میں ہو اُنکے زِیرا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۰).

سیوتی کھا کے مر گئے ہیرا
رہ گیا سو گُلاب کا زیرا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۳)۔ [زیرہ (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

زِیرا کَہ (ی مع ، فت سج ک) حرفِ استدرا ک.
کیونکہ ، اس لیے کہ.

زیرا کہ تُو اے حبیبِ مولیٰ
پاوے گا وہاں مقامِ اعلیٰ
(۱۷۹۲ ، ہشت بہشت ، ۸ : ۱۹۹)۔ [ف]۔

زِیرْباج (ی مع ، سک ر) امذ.
وہ شوربا جو سرکہ ، زرشک اور خشک میوے ڈال کر پکایا جائے اور اس میں خوشبو کے لیے زعفران اور زیرہ ڈالا جائے اور پھر بعض چیزوں سے شیریں کیا جائے (مخزن الجواہر ، ۴۲۳) . جو غذا قوت بخش اور لذیذ ہو وہ بدن کو قوت اچھی بخشتی ہے جیسے مُرغی اور پہاڑی بکرے کا گوشت اور زیرباج اور سِپندباج جو کہ اُسی گوشت سے تیار کیے جاتے ہیں۔ (۱۲۰۹ ، امام ابو عبداللہ، جامع العلوم و حدائق الانوار (ترجمہ)، ۱۵۷)۔ زیرباج گوشت کا شوربا ہے کہ سِرکہ اور ترکاریاں مناسب ڈال کے پکاتے اور زعفران سے خوشبو کر کے زیرہ اور کُچھ شیرینی مِلاتے ہیں . (۱۹۱۸ ، میزان الطب ، ۲۳)۔ [ع]۔

زِیرَک (ی مع ، فت ر) صف.
دانشمند ، دانا ، عقلمند ، ہوشیار ، تیز فہم.

تب او مُرغ زیرک اپس مار پر
سویک جھاڑتے پھل لیا توڑ کر
(۱۶۳۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۵۵)۔

بھتی تھی بتی ہی ذہن زیرک
جو ذک تھے جوان اور پیرک
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۰)۔

وہی تو مُرغ چمن میں ہے باغباں زیرک
قفس کو دیکھ کے جو سُونے آشیاں پھر جائے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۳۳۴)۔ وہی زیرک وہی دانشمند ہے جو اس سوال کا جواب معقول دے۔ (۱۸۷۴ ، توبۃالنصوح ، ۲۷۰)۔ مرزا بندہ بے انتہا زیرک و مُنتظم و شجاع اور دوراندیش واقع ہوئے تھے۔ (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۳۰) . انتظار میں بیٹھی تھی وہ بڑی زیرک اور غمگسار طبیعت کی لڑکی تھی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۳۵)۔ [ف]۔

زِیرَکانَہ (ی مع ، فت ر ، ن) صف.
دانشمندانہ،فراست آمیز۔ اُستاد شاباش تمہاری زیرکانہ سمجھ کو اور ہزار آفریں تمہاری حکیمانہ سُرعتِ انتقال پر۔ (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۱۳۵)۔ [زیرک (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز]۔

زِیرکی (ی مع ، فت ر) اث.
دانائی ، عقلمندی ، ہوشیاری ، فہم و فراست.
عطارد سو زیرکی سعد مشتری   سو ناہید جنگے منجار لشکری
(۱۶۷۲ ، شاہی ، بدیع الجمال ، ۸)۔

زیرکی سے ہو گئے زیرک بُزرگ
دانتی دانتوں سے دکھائے چشمِ گُرگ
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۶) . ماشاءاللہ تم نوجوان بھی ہو، خوبصورت بھی ہو ، تمہاری زیرکی بھی کُچھ کم نہیں ہے اب پھر اس سے زیادہ کیا چاہتے ہو۔(۱۸۹۱ ، قِصّۂ حاجی بابا اصفہانی، ۳۹۶)۔

دانائی کردگار ہے حد
انسان کی زیرکی مُقید
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۹)۔

ایک ہی بازار میں سنگ و زر و سیم و کلوخ
غرّۂ دانش غلط ، بیجا غرورِ زیرکی
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۷۸)۔ [زیرک (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

زِیرَگی (ی مع ، فت ر) اث.
(نباتیات) پُھول کے زیرہ دانے کا کلغی تک مُنتقل ہونے کا عمل ، بارداری. پُختہ زیرگی وہ عمل ہے جس میں زیرہ پُختہ کلغی کی سطح پر مُنتقل ہو جاتا ہے : (۱۹۳۱ ، پودے اور ان کی زندگی ، ۴۴) جب ہوا تیز تیز چلتی ہے تو تیار شُدہ (Polen Grains) جھڑنا شروع ہو جاتے ہیں جن میں سے کُچھ مادہ پُھولوں پر گر جاتے ہیں اور اسی طرح زیرگی (Pollination) کا عمل پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۱۰۶) . [زیرہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

زِیرو (ی مع ، و مج). (الف) امذ.
صفر۔ آٹھ انسٹھ پر اپنی والی ڈائل کو دس پر کیا ، ایک سیکنڈ دس پر رکھا اور پھر زیرو پر کر دیا۔ (۱۹۶۳ ، نصرت ، جون ، ۹۳)۔
(ب) صف. (مجازاً) ہیچ ، خالی ، بے کار. کرکٹ کے تو ہیرو ہیں مگر گفتگو میں زیرو ہیں۔ (۱۹۸۶ ، خواتین ڈائجسٹ ، جنوری ، ۲۱) .
[انگ : Zero]۔

ـــ بَلْب (ـــ فت ب ، سک ل) امذ.
صفر طاقت کا بلب جو سب سے کم روشنی دیتا ہے۔ اس نے نبیل کا زیرو بلب روشن کیا . (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۶۳)۔
[زیرو + بلب (رک)]۔

زیروں سے شیر ہوتے ہیں کہاوت.
بچے ہی بڑے ہو کر مضبوط اور بہادر بنتے ہیں ؛ ادنیٰ ہی اعلیٰ بھی ہو جاتے ہیں.

میرا ننا جوان ہوے گا
زیروں سے شیر ہوا کرتے ہیں
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۷۹)۔

زِیرَہ (ی مع ، فت ر) امذ.
۱ (ا)ایک پودا جس کے گُچھےدار پُھولوں سے جھڑنے والے سیہی لمبوترے بیج گرم مسالے کے اجزا میں شامل ہیں۔ زیرہ ، یہ عشبی پودا (بوٹی) کشمیر اور شمال مغربی ہمالیہ میں جنگلی حالت میں پایا جاتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، پودے اور ان کی زندگی ، ۹۹) . خوشبودار جڑی بُوٹیوں کے ساتھ ساتھ ان پودوں کی کاشت بھی خاصے پیمانے پر ہوتی تھی جن سے کپڑے بنتے ہیں ؛ بعض

ایک طرف زعفران ، عُصْفر (Safflower) زیرہ (Cumin) کشنیز ... سن اور کپاس کی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۶) (آ) اُس پودے (زیرے) کا بیج جو خوشبودار ہوتا ہے اور کھانوں میں ڈالا جاتا ہے نیز گرم مسالے کے اجزا میں شامل ہے - اِس کی دو قسمیں ہیں سفید اور سیاہ.

مانگے جو زیرے کو دانہ پائے وہ کرماں کا ملک
چاہے جو طوطی کا پر اُس کو ملے ہندوستان

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۲۳). بہتیری ستاول پھانکی ، زیرہ پیا ، حکیم کا علاج کیا. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۷۵). ایکھہ ، انگور ، کیلہ ، پوست ، زیرہ ، اسپغول ، ان چیزوں میں نویں حصے سے لیکر چہارم تک سرکاری مالگزاری میں داخل ہوتا تھا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۲۰۲). یہ دھنیا ہے اور وہ بادیان ، یہ زیرہ ہے وہ اِلائچی. (۱۹۸۱ ، سفر نصیب ، ۳۳). ۲. مُختلف قسم کے پُھولوں میں مُختلف وضع کے چھوٹے دانے جو پُھول کے بیچ میں پنکھڑیوں کے اندر ہوتے ہیں ، زرِگل.

بحر و بر میں سب کو تیری ذات سے اُمید ہے
در صدف میں قطرہ ، زیرہ غُنچے میں زر ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷۲). گُل قند گلاب کے تازہ پُھولوں سے جن کا زیرہ اور سبزی دور کر دی گئی ہو اور شکر سفید یا مصری یا شہد سے بنتا ہے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۰۱). دوسری شہد کی مکھیوں (Honey Bees) کی غذا زیروں (Pollens) اور شہد (Nector) پر مُشتمل ہوتی ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۳۰). [ف : زیرہ ؛ قب : س : جیر जीर].

---تھیلیاں (---ی لین ، کس ل) امث ؛ ج.
(نباتیات) دو بیضوی شکل کے چھوٹے بذرہ دان جو ہر ایک زر ریشے کی زیریں سطح پر ہوتے ہیں ، کوچک بذرہ دان. ہر زر دان میں دو فص (Lobes) ہوتے ہیں اور ہر فص میں دو خانے جن کو زیرہ تھیلیاں ... کہتے ہیں ان کے علاوہ ان کو کوچک بذرہ دان ... بھی کہتے ہیں. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات (عبدالرشید مہاجر) ، ۱۳۱). [زیرہ + تھیلی (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
(نباتیات) پھول کا وہ جوف جس میں زرِگل پایا جاتا ہے ، وہ خانہ جس میں زیرہ ہوتا ہے (انگ : Pollen-Chamber). اس کے علاوہ پوبلیا (نیوسیلس) کے راس میں ایک جوف بن جاتا ہے جسکو زیرہ خانہ کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات (سعدالدین)، ۲ : ۶۵۶). [زیرہ + خانہ (رک)].

---دان امذ.
(نباتیات) زر ریشے کا وہ حِصّہ جس میں زیرہ ہو. مادین پروانہ ان پُھولوں میں سے ایک کے زیرہ دان میں سے زرّین زیرہ جمع کرتی ہے. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۹۴). [زیرہ + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---دانے امذ ؛ ج.
(نباتیات) نہایت چھوٹے دانے جو زیرہ تھیلیوں میں بھرے ہوتے ہیں اور خُردبین کے بغیر دیکھنے سے ایک سفوف کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں (انگ : Pollen Grains). تھیلیوں میں بہت سے چھوٹے خُردبینی جسامت کے دانے ہوتے ہیں جو زیرہ دانے کہلاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، پودے اور ان کی زندگی ، ۳۴). اس شہد میں جو وہ پُھول سے لاتا ہے زیرہ دانے لگے ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۷۶). [زیرہ + دانے (دانہ (رک) کی جمع)].

---زیرَہ کَرْنا محاورہ.
کُوٹ کر باریک کرنا (فیروزاللغات).

---سُفَید کس صف (---ضم س ، ی لین) امذ.
زیرے کی ایک قسم ، سفید زیرہ ، کمونِ ابیض ، کمونِ نبطی (سیاہ زیرے کے بالمقابل). گرم مصالحہ: لونگ ... زیرۂ سفید. (۱۹۳۸ ، شاہی دسترخوان ، ۱۹). [زیرہ + سفید (رک)].

---سِیاہ کس صف (--- کس س) امذ.
زیرے کی ایک قسم ، کالا زیرہ ، کمونِ اسود ، کمونِ کرمانی (سفید زیرے کے بالمقابل). لونگ ، کالی مرچ ، چھوٹی بڑی الائچی ، تیزپات ، زیرہ سفید ، زیرۂ سیاہ. (۱۹۳۸ ، شاہی دسترخوان ۱۹۰). [زیرہ + سیاہ (رک)].

---گُل کس اضا (---ضم گ) امذ.
(باغ بانی) سرخی مائل زرد رنگ کا زیرہ جو گُلاب کے بیچ میں اور بعض دوسرے پُھولوں میں بھی ہوتا ہے - اس کو زرِ ریشہ اور زیرہ گل بھی کہتے ہیں (ا ب و ، ۶ : ۱۳۹). [زیرہ + گُل (رک)].

---گوشْت (---و مع ، سک ش) امذ.
گوشت اور زیرے کا شوربہ دار سالن. منجملہ اور کھانوں کے زیرہ گوشت لایا گیا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۸۰). [زیرہ + گوشت (رک)].

---گیر (---ی مع) امث.
(نباتیات) پُھول کی کلغی جو زیرہ حاصل کرتی ہے. ایک چھوٹی نَے جو ایک کلغی (زیرہ گیں) پر ختم ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، عمل نباتیات ، ۵۹). ایسے کٹے پُھول کے زیرہ گیر پر اگر کسی برش سے زیرہ چھڑک دیا جائے تو صحیح بیج پیدا ہونگے. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۵۴۴). [زیرہ + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---وَش (---فت و) امذ.
(نباتیات) نسیجے کی شاخ پر نمودار ہونے والا نر عضو (انگ : Pollinodium). زیرہ وش کے مافیہ اوّلین ثمر کے اندر داخل ہونے سے باروری عمل میں آتی ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (سعیدالدین) ، ۲ : ۷۹۹). [زیرہ + وَش ، لاحقۂ تشبیہ].

---ہَڑ کس اضا (---فت ہ) امث.
ہڑ (رک) کا خُشک شگوفہ. شگوفۂ خُشک کو جو زیرے کی طرح ہوتا ہے زیرۂ ہڑ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ، ۲ : ۵۲۵). [زیرہ + ہڑ (رک)].

زِیری (ی مع نیز مج) صف.
زیر سے منسوب یا تعلق ، دھیما پن ، نیچے سُر میں ہونا. صوت کو

دیگر کیفیات بھی عارض ہوتی ہیں یعنی زیری ، ویمی و عنگی و پیچیدگی. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۵). [زیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زیری (ی مج) صف.
رک: زیریں. یہ زیری خانوادے کی پرانی مملکت کے بانی تخت القلمہ کی ... بولیاں ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۱۶).
[زیر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

زیرِیں (ی مج ، ی مع) صف.
۱. نیچے کا ، تحتانی ، نچلی سطح یا نچلے درجے سے تعلق رکھنے والا.

قمر کو کس طرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے
انھیں دو نقطۂ زیریں کا طالب لفظ تھا ید کا

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۹). دستِ بالا ، دستِ زیریں سے بہتر ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۱۶). ۲. نشیب یا جنوب کی طرف واقع. نقشوں میں مصر کا اوپر والا حصہ نچلا نیل کہلاتا ہے اور زیریں حصہ بالائی مصر. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۶). [زیر (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

---ادَمَہ (---فت ا ، د ، م) امذ.
(حشریات) حشرے کی بدنی جلد کی بناوٹ میں جو تین پرت شامل ہوتی ہیں ان میں سے درمیانی پرت. بدنی جلد کی بناوٹ میں تین پرت یا تہیں شامل ہوتی ہیں سب سے بیرونی پرت کو کیوٹیکل ، دوسری کو زیریں ادمہ (Hypoderm) اور تیسری یا اندرونی پرت کو تہ نشین جھلی ... کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۸).
[زیریں + ادمہ (رک)].

---تُراب (---ضم ت) امث.
زمین کی سطح کے نیچے کی پرت ، دوسری پرت (انگ: Subsoil). بالائی تراب کے نیچے زیریں تراب ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، ترابی خورد حیاتیات ، ۹). [زیریں + تُراب (رک)].

---تَہ (---فت ت) امث.
تہ کے نیچے کی ، نیچے کی پرت. پودے زیریں تہ (Substratum) سے یک خلوی یا کثیر خلوی رائیذائیڈوں سے جڑے ہوتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۱۳). [زیریں + تہ (رک)].

---جَبڑی (---فت ج ، سک ب) امث.
(حشریات) حشرات کے سرکاس (کھوپڑی) اور تن کے اِتصال سے نوّے درجے کا زاویہ بننے کی صورت میں سرکاس کا وہ لٹکاؤ جس کی بنا پر دہن نچلی جانب زمین کی طرف کھلے. سرکاس اور تن کے ملاپ سے نوّے درجے کا زاویہ بنتا ہے یا یوں سمجھیے کہ تن میں سے گزرنے والے محور پر سرکاس کا محور ایک عمود کے طور پر قائم ہو جاتا ہے ، اس قسم کے لٹکاؤ کی وجہ سے دہن زیریں جانب زمین کی طرف کھلتا ہے اس سرکاس لٹکاؤ کو زیریں جبڑی (Hypognathy) کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۲۹). [زیریں + جبڑی (رک)].

---رَو (---و لین) امث.
سطح کے نیچ کا دھارا ؛ (مجازاً) مخفی اثر ، چھپی ہوئی کیفیت یا صورت حال. ہمارے جدید ادب کی آفاقیت میں یا کستانیت ایک زیریں رو کی طرح سرگرم عمل ہے ، تو یہ بڑی حد تک احمد ندیم قاسمی کے انھیں لسانی اور صحافتی مضامین کا کرشمہ ہے. (۱۹۷۸ ، اندازِ نظر ، ۶۷). [زیریں + رو (رک)].

---سُرْخ (---ضم س ، سک ر) صف.
رک : زیر سرخ. روشنی کی شعاعیں ... زیادہ تر نظری روشنی کی شعاعوں پر مشتمل ہوتی ہیں. اس کے علاوہ اس میں کچھ زیریں سرخ ... اور کچھ بالائے بنفشی شعاعیں ... بھی موجود ہوتی ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۳۹). طیف (Spectrum) کے بعض رنگ مثلاً بالا بنفشی (Ultra Violet) اور سرخ (Infra Red) جو ہمیں نظر نہیں آتے یہ بہ آسانی دیکھ لیتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۴۴). [زیریں + سُرخ (رک)].

---سَطْح (---فت س ، سک ط) امث.
نچلا درجہ ، ابتدائی مرحلہ. مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ اصطلاحات زیریں سطح پر آسان ہونی چاہیں. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ (ترجمہ) ، ۳۲). [زیریں + سطح (رک)].

---کَویلُو (---فت ک ، ی مج ، و مع) امذ.
(معماری) چھت کی نچلی سطح پر لگائے جانے والے کویلو (ٹائل). کویلوں کی درمیانی جگہوں ... کی تہ پر بعض اوقات زیریں کویلو (Soffit Tiles) رکھے جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۲۹۳). [زیریں + کویلو (رک)].

---لَب (---فت ل) امذ.
(حشریات) حشرات کا نچلا ہونٹ جو ایک مرکب دہنی ٹکڑا ہے (انگ : Labium). زیریں لب کی اصل تقسیم دو حصوں میں ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۳۳). [زیریں + لب (رک)].

---لَبی (---فت ل) صف.
زیریں لب (رک) سے متعلق یا منسوب. نباتات پر گزارا کرنے والی انواع کو انتہائی ضرر رساں خیال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ اپنی بالائی لبی (Labral) اور زیریں لبی (Labial) پنجار کے ذریعے پودوں کا رس چوس لیتی ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۳۷). [زیریں + لب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---لَہَر (---فت مج ل ، سک ہ) امث.
رک : زیریں رَو. سیاسی تنگ نظری اور سیاسی تیرہ دلی کے خلاف دونوں کے کلام میں احتجاج کی ایک زیریں لہر ملتی ہے. (۱۹۷۱ ، ہم نفسانِ رفتہ ، ۲۲۶). [زیریں + لہر (رک)].

---نَبات (---فت ن) امث.
اونچے درختوں کے زیرِ سایہ اگنے والے چھوٹے پودے اور جھاڑ جھنکاڑ. طالبِ علم کے لیے اس سے بہتر کچھ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے میدانی مشاہدات کسی معین ... نخلستان اور اس کی زیریں نبات اور درختوں وغیرہ پر شروع کرے. (۱۹۳۳ ، مبادیٔ نباتیات (سعید الدین) ، ۲ : ۱۱۷). [زیریں + نبات (رک)].

ـــ وادی اث.
نشیب یا جنوب کی طرف واقع وادی. دریائے سندھ اپنی زیریں وادی میں نہایت سُست رفتار سے بہتا ہے اور بل کھاتا ہوا آگے بڑھتا ہے. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ ، ۳۱).
[زیریں + وادی (رک)].

زیرینی (ی مج ، ی مع) صف.
نیچے کا ، تلے کا.
لٹاپٹ ہوئے یار زمیں کے اُوپر سٹے بات اسکے زیرینی اوپر
۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۲۰). جن کی زیرینی جانب کی پرتیں یم مرکزی طور پر لاتعداد نالیوں کے گرد مرتب ہوتی ہیں . (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱ : ۶۵). [زیریں (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زِیرِیوگرافی (ی مج ، سک ر ، و مج ، کس مج گ) اث.
چھپائی کا ایک طریقہ جس کی بنیاد سیاہی کے پاوڈر کا کسی سطح پر بجلی کی مدد سے پگھل کر جپٹ جانا ہے ، اس چھپائی میں سارا عمل بجلی اور روشنی کے ذریعے ہوتا ہے (اور یہ عکس بالکل سادہ کاغذ پر لیا جاتا ہے). زیریوگرافی میں کوئی گیلی چیز یا کیمیائی اجزاء نہیں ہوتے . (۱۹۷۸ ، آفسٹ لتھوگرافی ، ۱۱۹).
[انگ : Xerography].

زِیسْت (ی مج ، سک س) اث.
زندگی ، حیات ، جینا ، عُمر.

زیست ہے اس کی جو اپنی جان پیارے سے ملا
جی ستی غافل رہا جگ جگ جیا تو کیا ہوا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۰).

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا
درد کی دوا پائی ، درد بے دوا پایا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۳).

تیری دلاوری پہ ہے دارومدارِ زیست
تیری کُمک پر اب ہے رہائی کا انحصار
(۱۹۲۶ ، مطلعِ انوار ، ۸۷).

آج ہم زیست سے بھی ہار گئے
کل اجل سے بھی نہ ہارے ہوں گے
(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۶۸) . [ف : زیست (زیوست ، زیْ یست) ، قب : س : جیو + اس जीव+श्वस].

ـــ بَسَر کَرْنا محاورہ.
زندگی گزارنا.

اسطرح زیست بسر کی کوئی پُرساں نہ ہوا
یوں میں دنیا سے اُٹھا داغِ عزیزاں نہ ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاضِ البحر ، ۶۵).

ـــ بَسَر ہونا محاورہ.
زندگی گزرنا.

کس طرح زیست بسر ہو کی بتا تو یا رب
حسرتِ دل کو غم دہر جو کافی نہ ہوا
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۳۳).

ـــ بھاری ہونا محاورہ.
زندگی تلخ ہونا ، جینا دُوبھر ہونا ، گُزارا مُشکل ہو جانا.

سخت جانی ہو گئی نازک مزاجی کو مُضر
شیشۂ دل پس گیا جب زیست بھاری ہو گئی
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۶۰).

ـــ بھَر م ف.
زندگی بھر ، تمام عمر ، تاحیات.

زیست بھر آیا نہ رازِ عشق ہرگز تا زباں
ہائے بے تعبیر یہ خوابِ پریشاں رہ گیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۰).

ـــ تَلْخ کَرْنا محاورہ.
ایسی تکلف دینا کہ جینے کا لُطف نہ رہے ، زندگی دُوبھر کرنا.

فراقِ یارِ شکرلب نے زیست کر دی تلخ
ہوئی ہے چاشنیٔ مرگ کی زباں مُشتاق
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۷۳).

ـــ تَلْخ ہونا محاورہ.
زندگی ناگوار ہونا ، جینا دُوبھر ہونا ، زندگی بے لُطف ہو جانا.

پھیر دے سب پر چھری کہدو کوئی صیّاد سے
زیست ہے ہم نو گرفتاروں کو زیرِ دام تلخ
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵۳).

تلخ اُن کو زیست تھی انھیں سر بارِ دوش تھا
دونوں دلاوروں کو شجاعت کا جوش تھا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۸).

ـــ حَرام ہونا محاورہ.
زندگی ناگوار ہونا ، جینا دُشوار ہونا.

موت کا سامنا تھا ہو گئی تھی زیست حرام
قصد کرتی تھی نکل جانے کا جانِ ناکام
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۳۵).

اختر اس میکدۂ شعر میں ہے زیست حرام
ساغرِ عمر کہیں اور ڈبویا ہوتا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۹).

ـــ دُوبَھر ہونا محاورہ.
زندگی دُشوار ہونا ، گُزارا مشکل ہونا.

اب تو دم بھر کو زیست دُوبھر ہے
رنجِ فرقت سے حال ابتر ہے
(؟ ، قلق (مہذب اللغات)).

ـــ سے بیزار/ خَفا صف.
وہ جس کو زندگی دُوبھر ہو ، وہ جو زندہ نہ رہنا چاہے (نوراللغات جامع اللغات).

ـــ سے تَنگ ہونا محاورہ.
زندگی سے بیزار ہونا.

زیست سے تنگ دل ایسا ہے کہ اب ڈوب مرے
نظر آئے جو کوئی چاہِ ذقن ان روزوں
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۳).

زیست سے تنگ ہیں نہ چھیڑ ہمیں
دیکھ غُصّہ حرام ہوتا ہے
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۸۸).

---سے دِق ہونا محاورہ.
رک : زیست سے تنگ ہونا

رُکتا تھا جو دم زیست سے دق تھے وہ گرفتار
معلوم یہ ہوتا تھا کہ برسوں کے ہیں بیمار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۵۰۷).

---سے ہاتھ دھونا محاورہ.
زندگی سے مایوس ہونا ، موت پر آمادہ ہونا ؛ زِندہ نہ رہنا.

پانی جو پھینکتا ہے یہ خرطوم سے کبھی
دھوتا ہے زیست سے فلکِ بے مدار ہاتھ
(۱۸۹۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۰۹).

---کا اِعتِبار نَہِیں فقرہ.
زِندگی کا بھروسا نہیں ، زندگی ناپائیدار ہے. تمہیں دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہے ، زیست کا اعتبار نہیں بشر کا اِختیار نہیں . (۱۸۸۶ ، انشائے سرور ، ۶۲).

---کاٹنا محاورہ.
زندگی بسر کرنا ، بمُشکل گزارا کرنا.

اے زیست زیست وہ تھی جو کاٹی عدم کے بیچ
گُزری تُجھ عہد میں تو عجب درد و غم کے بیچ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۷).

میں نے جس طرح زیست کاٹی ہے
ایک دن ہی سہی بسر تو کر
(۱۹۷۰ ، ماجرا ، ۲۲).

---کا حَظ اُٹھ جانا/اُٹھ چُکنا محاورہ.
لُطف زندگی جاتا رہنا ، جینے کا مزہ نہ رہنا ، جینا بے لُطف ہو جانا ، زِندگی بے لذّت ہو جانا.

آپ پہلوئے غیر میں بیٹھے
اُٹھ چکا زیست کا یہاں سے حَظ
(۱۸۸۳ ، ممنون (فرہنگِ آصفیہ)).

---کٹنا محاورہ.
زندگی بسر ہونا ، دن گُزرنا.

ہیں عاشق اور بھی لیکن جو تُجھ بن یار گُزرے ہے
کِسُو کی زیست کاہے کو بایں اوقات کٹتی ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹).

ایسی خانہ خراب کے ہاتھوں
نہ کٹی زیست کوئی دم اچھی
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۵).

تھی غرض واللہ مجھ پہ راحتِ دُنیا حرام
کش مکش ہائے الم میں زیست کٹتی تھی مدام
(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۲).

---کَرنا محاورہ.
جینا ، زِندگی بسر کرنا.

کر زیست اس طرح سے جہاں میں کہ بعدِ مرگ
نفریں کوئی کہے نہ ، اگر آفریں نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۰). اس فرقے کے ساتھ جو ... کینہ وری میں گرفتار ہے ، کیوں زیست کیجیے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲۳۵).

میرے سینے میں ترا نام دھڑکتا ہے ابھی
زیست کرنے کو مرے پاس بہت کچھ ہے ابھی
(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۱۰۳).

---کے دِن بَھرنا محاورہ.
زِندگی کے دن پُورے کرنا ، تکلیف اور رنج میں زندگی بسر کرنا.

چار و ناچار بنے گی جس طرح
اپنے دن زیست کے بھر جائیں گے ہم
(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۷۶).

آنکھوں میں ہے دم جسم ہے بے تاب و تواں
اے جان میں اب زیست کے دن بھرتا ہوں
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں)؛ قصائدِ سحر ، ۳۳۲).

---کے لالے ہونا محاورہ.
جان خطرے میں ہونا ، جینے کے لالے پڑنا.

تجھ پر اے رشکِ چمن نرگس اگر بیمار ہے
باغ میں لالے کو اپنی زیست کے لالے ہوئے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۷۰).

---کے مَزے لینا محاورہ.
جینے کا لُطف حاصل کرنا ، عیش و آرام سے بسر کرنا.

آگے جو بڑھے گا وہ مزے زیست کے لے گا
پیچھے جو ہٹے گا وہ فنا ہو کے رہے گا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۲).

---گُزَرنا محاورہ.
زِندگی بسر ہونا ، عُمر بیتنا ، زِندگی کٹنا.

بحرِ جہاں میں زیست ہماری
شکلِ حبابِ دریا گُزری
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۲۸).

زِیطاقی (ی مع) امذ.
اگر یعنی عود کی قسموں میں سے ایک قسم. اگر یعنی عود کی بہت سی قسمیں ہیں ، ہندی ، سمندوری ، قماری ... لوامی اور زیطاقی . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۳۰). [غالباً زیطاق (جگہ کا نام) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَیغ (ی لین) امذ.
کجی ، ٹیڑھا پن ؛ حق سے انحراف ؛ شک . دفع کرنا ، تاویلات

اہل زیغ و ضلال اور طعن ملاحدہ اور زنادقہ خسران مال کا. (۱۸۵۱ء، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۶۳). زیغ و کجروی اور خا کم بدہن اب کے گمراہ ہو جانے کا تو سوال ہی کیا، آپ کوئی ادنیٰ درجے کی نافرمانی بھی نہیں کرتے تھے. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اگست ، ۳). [ع : (ز ی غ)].

زِیق زِیق (ی مع ، ی مع) امث.
چوہے کی آواز. اب جن چو ہیے کے ہانی میں سے چوہے کی شکل میں نکلا اور زِیق زِیق کرنے لگا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۱۸). [حکایت الصّوت].

زِیل (ی مع) امث.
چیخ یا چیخ کی سی آواز ، تیز باریک آواز ، تیز سُر.

خوش الحان مُرغاں کہ تھے بے حساب
زِیلاں کھور ہور ان کے چنگ و رباب

(۱۶۳۵ ، قصّۂ بے نظیر ، ۱۰۳).

تریٹی اور قرنائے شادی کے دم
لگے بھرنے زِیل اور کھرج میں بہم

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۵).

زہرہ کیا گاتی ہے گردوں کون کرتا ہے خیال
آج کل آواز ہے اس مہ لقا کی زِیل میں

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۵۲). لڑکے کی زِیل کی آواز بڈھا ڈھول کے ٹکڑے باندھ رہا ہے. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۸۶۱). [ف : زِیر (رک) کا بگاڑ].

زِیلف (ی مع ، سک ل) امذ.
(موسیقی) امیرخسرو کا ایجاد کردہ ایک راگ جو راگ کھٹ اور شہناز سے مُرتّب ہے. اسی قدر نہیں سمجھا جاتا ہے کہ زیلف سپانہ ، درباری اور شلع (کھماج) بھی ہمارے یہاں اسی موسیقی سے آئے ہیں. (۱۹۱۶ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۲۵). اصفہان اور نیشاپور کی مناسبت زیلف اور بھیروں سے ہے. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۷۶). [ف].

زِیمانی اَثَر (ی مع ، فت ا ، ث) امذ.
(طبیعیات) مقناطیسی میدان کی وجہ سے نور کے طیفی خط کا چند اجزا میں تقسیم ہو جانا. زیمانی اثر (Zeeman Effect) یہ دو قسم کا دریافت ہوا ہے. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۲۳۳). [زیمان - زیمن Zeeman (ایک ولندیزی طبیعیات دان کا نام) + ی ، لاحقۂ نسبت + اثر (رک)].

زِین (ی لین) امث.
آرائش ، زیب و زینت ، خُوبی ، خُوبصورتی.

وہ موتی کے مالے بصد زیب و زین
کہیں جس کو آرام جان ، دل کا چین

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۵).

ہو گی انہیں سے مجلس ماتم کی زیب و زین
دیکھے انہیں وہ لب کہ رہے جس پہ وا حسین

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹).

ہوا رونق فزا با زِینت و زَین
پہن کر پانوں میں نعلینِ کَونین

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، الف). [ع : (ز ی ن)].

ـــُ الْعابِدِین (ـــ ضم ن ، غم ا ، سک ل ، کس ب ، ی مع) امذ
حضرت امام حسین کے صاحبزادے کا لقب.

مُحِبّاں یو سنو ماتم جلاتا ہے جگر ہر دم
سو زین العابدیں کا غم کرو زاری مسلماناں

(۱۶۷۵ ، مرزا (بیاض مراثی ، ۱۳۹)).

یوں صدا ہاتف سے آئی تین بار
ہے تو زین العابدین اے نامدار

(۱۹۹۱ ، مثنوی نان و نمک ، ۲۲). [زین + رک : ال (۱) + عابد (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

ـــُ الْعبا (ـــ ضم ن ، غم ا ، سک ل ، کس ع) امذ.
رک : زین العابدین.

ہائے زین العبا ترا بابا
تجھ کوں کہہ کر سلام کونچ کیا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۳). [زین + رک : ال (۱) + عبا ، (عباد (رک) کا مُخفف)].

ـــ خان امذ.
ایک فرضی اور خیالی جن ، برصغیر کی اوہام پرست عورتیں اس کے وجود اور تصرّفات کی قائل ہیں.

کیا ترے سر آ چڑھے چاروں کے چاروں الاماں
شاہ دریا ، شیخ سدّو ، زین خان ، ننھے میاں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۲). اس زمانے میں بہت لوگ مسلمان کہلاتے ہیں ... قبروں کو سجدہ کرتے ہیں ... زین خان ... وغیرہ کو پُوجتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تفسیر مرادیہ ، ۲۱۵). [عَلَم].

زِین (۱) (ی مع) امث ؛ امذ.
۱. چمڑے وغیرہ کی وہ نشست جو سوار کے بیٹھنے کے لیے گھوڑے کی پیٹھ پر کسی جاتی ہے ، کاٹھی ، چارجامہ.

ابر ترنگ ، زین چند توا چابک سرنگ تس بیجلی
سورج کرن پرچم دیسے غاشا بدل کارا ہوا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹). پھر زین و لگام گھوڑے کی اتار کے گھوڑوں کوں ... آپ پانو پیادے چڑھتے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۵۰).

کوئی یوں اے تُرکِ رعنا زینتِ فتراک تھا
خوں سے گلکاری عجب اک زین کے دامن پہ ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۷). زین گھوڑے کی کمر کے بیچ میں اور پیشانی اس کی چار انگشت کے قریب پھڑکی ہڈی کے پیچھے رکھنی چاہیئے. (۱۸۷۷ ، رائیڈنگ اسکول ، ۱۹). جلدی میں آپ نے اس کا بھی اِنتظار نہیں کیا کہ گھوڑے پر زین کسی جائے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۸۵). ہولی نے مجھے زین پر چڑھایا اور اپنی سفید گھوڑی پر سوار ہو کر آگے آگے چلنے لگی. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۲۰). ۲. سائیکل کی گدی. بائیسکل کی

سواری بھی اچھی چیز ہے بشرطیکہ اس کا زین ... درست اور کدار ہو. (۱۹۱۱ء ، نشاطِ عمر ، ۸۳). ۳. پالان ، کجاوہ (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ). [ف : زین ؛ پہلو : زین].

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) صف.
ایسا گھوڑا جس کی پُشت یا کمر نیچے کو دھنسی ہوئی ہو ، ایسا گھوڑا رفتار کے اعتبار سے عیب دار خیال کیا جاتا ہے اور زیادہ فاصلہ طے نہیں کر سکتا ، کجھی.

مغل سب زین پُشت اس کو ہیں کہتے
تعجب سے ہیں سارے دیکھ رہتے

(۱۷۹۵ء ، فرسنامۂ رنگین ، ۷). جس اسپ کے پُشت میں خم ہو زین پشت کہا جاویگا. (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۰). [زین + پُشت (رک)].

---پوش (---و مج) امذ.
زین کے اوپر ڈالنے کا کپڑا ، غاشیہ.

بچھا بیٹھا تھا وہ زین پوش نیچے
کھڑا تھا اسپ کے سائیس پیچھے

(۱۷۵۹ء ، راگ مالا ، ۳۷).

پیدل کھڑے ہیں سامنے باندھے ہوئے قطار
بیٹھے ہیں زین پوش بچھائے ہوئے سوار

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۹). ٹیپو کا زین پوش ، یہ زین پوش قرمزی مخمل کا ہے. (۱۹۳۶ء ، شیرانی ، مقالات ، ۲۰). [زین + ف : پوش ، پوشیدن - پہنانا ، چھپانا].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں گھوڑے کی زین ساز اور سواری کے سامان رکھے جائیں. غلام کے حقیقی چچا سرکار دولت مدار حضرت محمد شاہ بادشاہ فردوس آرامگاہ مغفور کے زین خانے کی خدمت پر تھے. (۱۹۳۷ء ، واقعاتِ اظفری ، ۱۵۵). [زین + خانہ (رک)].

---دار امذ.
گھوڑے کی زین اور ساز وغیرہ کی نگہداشت کرنے والا مُلازم . گھوڑوں کی تربیت ، خدمت اور نگہداشت کے لیے جن نوکروں کی ضرورت ہوتی تھی اون کی تفصیل یہ ہے، داروغہ، مشرف... نعل بند زین دار. (۱۹۱۲ء ، شبلی ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۲۱۳). زین دار ، یہ مُلازم بھی مثل نعلبند کے ہے. (۱۹۳۸ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۹). [زین + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دوز (---و مج) امذ.
زین سینے والا ، زین تیار کرنے والا ، زین ساز.

صحّاف ، جلد ساز ، ملمچی ، کمسان گر
زین دوز ، گل فروش ، بساطی ، سفال گر

(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۱). [زین + ف : دوز ، دوختن - سینا].

---دَھرنا / ڈالنا / لَگانا ف م.
(سواری و باربرداری) سواری کے لیے گھوڑے کی کمر پر زین کسنا (اب و ، ۵ : ۴۳).

---رَکھنا ف م.
(سواری یا باربرداری) گھوڑے کی پیٹھ پر زین کسنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---ساز صف.
زین دوز ، چار جامہ بنانے والا (ماخوذ : نوراللغات). [زین + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سَواری (---فت س) امث.
گھوڑے کی پُشت پر سوار ہونا ، گُھڑ سواری. حق یہ ہے کہ تمام عیشِ جسمانی و روحانی کی ترقی کا وسیلہ زین سواری ہے. (۱۸۹۷ء ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۵۹). نینی تال ، الموڑہ وغیرہ جانے والی موٹر روڈ سے ہٹا ہوا ہے ، اور یہاں اب بھی پیدل ، زین سواری یا ڈانڈی پر پہنچتے ہیں. (۱۹۷۱ء ، اردو ، کراچی ، ۴۷ / ۳ ، ۴ : ۳۰). [زین + سوار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرْنا ف م ؛ محاورہ (قدیم).
گھوڑے پر زین کسنا.

سُخن کے گھوڑے کوں اتال زین کروں
اتال بات از شہرِ زرّیں کروں

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۶۳۳).

--- کَسْنا ف م.
گھوڑے وغیرہ کی پیٹھ پر زین رکھنا ، سواری کے لیے تیار کرنا. اگر وہ زین جسکو مستاجر نے کَسا ہے ایسا ہے کہ اوس قسم کا زین ایسے گدھے پر نہیں کَسا جاتا ہے تو ضمان ہو گا . (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۴ : ۷). خادم نے کہا تھا کہ میں اپنے لئے گدھے پر زین کسونگا. (۱۹۵۱ء ، کتاب مقدس ، ۲۱۵).

--- کھینْچْنا ف م ؛ محاورہ.
گھوڑے پر زین کسنا.

ہے منزلِ مقصد پہ پہنچنا اسے دُشوار
زین اپنا ہو جس نے فرسِ سنگ کا کھینچا

(۱۸۰۵ء ؟ ، دیوانِ بیختہ ، ۲۶).

---لَگام گھوڑی ، بلت رَہی تھوڑی کہاوت.
کسی جُزو پر کُل کا اِطلاق کر لینا (محاوراتِ ہندوستان).

---ہونا محاورہ.
گھوڑے پر سوار ہونا.

راہ رو چونک کہ ہے قافلہ میں تیاری
محل اونٹوں پہ بندھے فوج میں سب زین ہوئے

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۶۳).

زِین (۲) (ی مع) امث.
ایک وضع کا موٹا سوتی کپڑا جس سے عام طور پر پتلون نیز پولیس اور اسکاؤٹس کی وردیاں یا کھلاڑیوں کے یونیفارم تیار کیے جاتے ہیں. ڈبل زین کا تھیلا اس کام کے لئے نہایت موزوں ہے . (۱۹۳۳ء ، صنعت و حرفت ، ۹۰). وہ ٹینس کے یونیفارم میں نہ تھے

جو ... سفید فلالین یا زِین کا پتلون اور سفید ہی فلالین یا ٹوئل کی قمیص پر مُشتمل تھا۔(۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی ، ۸۳)۔[انگ : Jean].

زِینا (۱) (ی مج) امذ (قدیم).
رک : زِین (۱).

پرت میدان کے سیانے صبا اُٹھ پھیر لیتے تیں
اپن خیالاں کے تیزیاں کوں کسیا ہوں تنگ زِینا کا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۹)۔[زین (رک) + ا ، (زائد)].

زِینا (۲) (ی مج) امذ.
رک : زینہ (عموماً قافیے کی ضرورت کے تحت مُستعمل).

مظلوم کی فریاد پہنچتی ہے خُدا تک
بیکس کے لئے آہ سے زِینا نہیں اچھا

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۵۳).

میں نے بے نام و نشان ہو کر یہ پایا ہے عروج
لامکاں زِینا ہے میرے خانۂ برباد کا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۳۸).

جو پہنچنا چاہتے ہیں اڑ کے بام اوج پر
ان نکمّوں سے یہاں تعمیرِ زِینا ہو چکا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۴۴)۔[زِینہ (رک) کا مُتبادل اِملا].

زینان (ی مج) امث.
(کیمیا) ایک وزنی اور غیر متحرک گیسی عنصر. زینان ، فلورین کے ساتھ براہِ راست عمل کرکے مختلف فلورائیڈز بناتی ہے۔(۱۹۸۵ ، غیرنامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۱۸۴)۔[انگ : Xenon].

زِینَت (ی مج ، فت ن) امث.
۱. **خُوبصورتی ، آرائش ، زیبائش ، آراستگی ، سجاوٹ**. اس کے آس پاس زِینت سوں کیے ہیں کام ، چلو دِق اس کا نام. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۹).

درکار نہیں ہے پھریں بر میں قبائے زِینت
یہ بس ہے خا کساری خاکی بدن ہمارا

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۲۰۹ / ۱۶۹).

زِینتِ خانہ و رنگینیٔ سقف و در و بام
نرمیٔ بالش و آرائشِ بسترِ ہمہ ہیچ

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۲۱). وہ گُلِ نو شگفتہ جو رات کے اِبتدائی حصہ میں حُسنِ عروسی کی زیب و زِینت کو دوبالا کر رہے تھے شبِ مسرت کے فراق کا پیغام پہنچا چکے تھے. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۱۸). دیگر امور جلیلہ جن سے شاعری کی زِینت متصور ہے منظوم کیے جاتے ہیں. (۱۹۷۶ ، میر انیس ، حیات اور شاعری ، ۱۷۸). ۲. (اَ) وہ چیز جس سے کسی کی سجاوٹ ہو ، آرائش و زیبائش کی چیز ، خوبصورتی کا سبب.

داغ کی ہیکل انجھوں کی مالا زِینت عشق کی بہی نمانی
پھریں مست جو برہ کے تن کوں موتی لال پرونا کیا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۴).

اے زِینتِ پہلو تجھے پاؤں تو کہاں میں
اے قوتِ بازو تجھے پاؤں گا کہاں میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۷۷).

ماہ و انجم سے کبھو زینتِ کاشانہ بنی
کہ پھر آغوش میں وہ عشرتِ آغوش آیا

(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۱۳). خوبصورت کلنڈر ... اس بوسیدہ دیوار کی زینت تھا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۱۷). (اَا) رونق ، شان. جوں خبر اہلِ بیت کے آنے کی پہنچی مجلسِ شراب تیار کر ایک زِینت اور دبدبے سے تخت پر بیٹھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۷). سمندر سے ... موتی نکلتے ہیں جو ہم عورتوں کے لیے مُوجبِ زِینت ہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۳۲).

زِینت یہ کائنات کی جانے لگی نظر
اب میں ترے خیال کے قابل نہیں رہا

(۱۹۴۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۲).

باقی نہیں ہے ان کی بصیرت پہ اعتبار
زِینت اگر ہیں بزم کی اہلِ نظر تو کیا

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۸۸). ۳. **بناؤ سِنگھار ، بننا سنورنا**.

وقتِ زِینت بھی نہ دیدار میّسر ہوتا
آئنہ میرے لیے سدِّ سکندر ہوتا

(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۳۷)۔[ع : (ز ی ن)].

---بَخْش (---فت ب ، سک خ) صف.
رونق عطا کرنے والا (مہذب اللغات)۔[زِینت + ف : بخش ، بخشیدن - دینا ، بخشنا].

---بڑھانا ف م.
رونق میں اِضافہ کرنا.

دشت و جبل کی گویا قسمت جگا رہی تھی
شہروں کی بستیوں کی زِینت بڑھا رہی تھی

(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۲۹).

---دینا ف م ؛ محاورہ.
سجانا ، آراستہ کرنا ؛ دلکشی اور حُسن میں اِضافہ کرنا. اے بارِ خدایا زِینت دے میرے باطن کے وجود کوں تیری زینتِ وجود سوں. (۱۷۴۰ ، اِرشاد السالکین ، ۳۷).

دی مرے اشعار نے زِینت تُجھے اے کانِ حُسن
گوشوارہ ہر دُرِ مضمونِ عالی ہو گیا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۳). ایک بادشاہ کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی جو اِسلام کی حفاظت کرے گا اور پھر اس مذہب کو پہلے ہی سے رونق و زِینت دے گا. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۲۵۵).

---کَرْنا ف م (قدیم).
آرائش کرنا ، سجانا ، سِنگار کرنا.

بہوت بھانت سوں سارے مسند کیا
جواہر کے راسوں سوں زِینت کیا

(۱۶۳۸ ، مثنوی بہرام و بانو حسن (دکنی ادب کی تاریخ ، ۳۱)).

---گَری (---فت گ) امث (قدیم).
آراستہ کرنا ، بناؤ سِنگار کرنا.

جوانی کی خواری بہت ہے بُری
جوانی کی زِینت ہے زِینت گری

(۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۹). [زینت + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نکالنا محاورہ.
آرائش کرنا ، سنوارنا (مہذب اللغات).

زینون (ی مج ، و لین) امث.
رک : زینان. چنانچہ زینون (Xenon) اور پارے یعنی مرکری ... میں لونو آئی سوٹوپ پائے جاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۶۷). [انگ : Xenon].

زِینہ (ی مج ، فت ن) امذ.
۱. **سیڑھی نیز سیڑھیوں کا سلسلہ ، سیڑھیاں.**

کہاں پانے یہ ابر چشم طوفاں بار کا دریا
فلک پر موج کے زینے ستی دریا چڑھے گرجا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۳). خیال کرتا ہوں تو تین سو کئی زینے اترنا پڑے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۳۸). ایک زینہ باہر سے بھی تھا بس اسی راستہ سے سب کی آنکھ بچا کر کمرہ میں داخل ہو جاتا تھا. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۵۹). بیٹھک کا ایک ہی زینہ تھا جس پر پولیس کے سپاہیوں نے پہلے ہی قبضہ جما لیا تھا. (۱۹۸۳ ، زندگی ، نقاب چہرے ، ۷). ۲. **(مجازاً) وسیلہ ، اونچائی پر جانے کا ذریعہ.** عقل کے سوا ایک اور بھی قوت ہے جس سے اشیاء کا اِدراک ہوتا ہے یہ نبوت کے اعتراف کا پہلا زینہ ہے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۱۶۰).

عشق جو معراج کا اِک زینہ ہے
یہ ہمارا مذہب پارینہ ہے

(۱۹۱۱ ، گلکدہ ، عزیز ، ۱۲۳). ترقی کا یہ زینہ اس کے قدموں سے کھینچ لیا جائے تو وہ دھڑام سے منہ کے بل گریگا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۷۹). [ف].

ـــ بزینہ/بہ زِینہ (ـــ فت ب ، ی مج ، فت ن) م ف.
ایک ایک زینہ چڑھ کے ، قدم بہ قدم ، درجہ بدرجہ ، بتدریج.

زمانہ جہاں «لفٹ» پر جا رہا ہے
پہنچنا ہے واں ہمکو زینہ بزینہ

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۴). تعلیم ایک بنیاد ہے جس پر زینہ بہ زینہ ترقی کر کے ، اخبار نویس اپنے مستقبل کی تعمیر کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۱۷). [زینہ + ب/بہ (حرفِ جار) + زینہ (رک)].

ـــ بندی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
(کاشتکاری) کھیتوں کو زینے کی طرح ایک دوسرے سے اونچا بنانا. پنجاب کے مختلف اضلاع میں ساڑھے اٹھارہ لاکھ ایکڑ اراضی میں زینہ بندی یا تخت بندی کی ضرورت ہے. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۳۲۸). [زینہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دار صف.
(کاشتکاری) زینوں کی طرح ایک دوسرے سے اونچا کھیت. دھان کے زینہ دار کھیتوں میں سیب ، خوبانی ، بہی ، آلوبخارے اور آڑو کے پیڑ تھے. (۱۹۶۲ ، آنت کا ٹکڑا ، ۱۳۸). [زینہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــ رواں کس صف (ـــ فت ر) امذ.
متحرک زینہ ، مشین کے ذریعے چلتا ہوا زینہ ، خود کار زینہ. پھر وہ وقت بھی آیا کہ اسٹیٹ بینک نے صرف پہلی منزل تک جانے کے لیے زینۂ رواں (Escalator) کا بصرفِ زر (مبادلہ) کثیر چونچلا کیا. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۵۳). [زینہ + رواں (رک)].

ـــ زِینہ (ـــ ی مج ، فت ن) م ف.
رک : زینہ بزینہ.

اِک ننھی تاریکی میں تنہا اِک ننھی سے بڑھ کر پیار
لمس کے جگنو پلو باندھے زینہ زینہ اتری میں

(۱۹۸۱ ، ملاقاتوں کے درمیان ، ۷۰). [زینہ + زینہ (رک)].

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف.
زینے کی طرح کا ، زینے کی شکل کا. اُن کے طولہ ردوں میں زینہ نُما بندش کر دی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۶۳). [زینہ + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھائی دینا].

زِینہار (ی مج ، سک ن) حرف تنبیہ و تاکید : رک زنہار.
۱. **(کلمۂ تنبیہ) ہرگز ، کبھی.**

عقل سے معلوم ہو تو ہو کہ جوں باد صبا
اس کے تئیں پھرتا نہیں دیکھا کسی نے زینہار

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۸).

فقر کی دولت بڑی دولت ہے یار
تجھکو قدر اس کی نہیں ہے زینہار

(۱۸۱۳ ، حکایاتِ رنگین ، ۳۶). زینہار ایسی شاعری ایک لایعلم شاعر سے انجام نہیں پا سکتی. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقایق ، ۲ : ۳۰۳). ۲. **خبردار!**

اے تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل
زینہار اگر تمہیں ہوس نائے و نوش ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰). زینہار تم لوگوں کے سامنے اپنی خیرات نہ کرو. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۱۳). ۳. **پناہ ، امان ، الامان.**

مسکرا کر رُخ کیا حضرت نے منزل کی طرف
دل میں تھی کافر کے دہشت ، لب پہ شورِ زینہار

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۳). [ف].

ـــ کھانا محاورہ (قدیم).
عہد توڑنا ، افسوس کرنا.

نگہبان کشتی کا زوبا بی زار   اَنے کھایا اپنے اُپر زینہار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۲).

زِینہاری (ی مج ، سک ن) امث
خوف ، ڈر.

بھی یک زینہاری سوں چنداں سپاہ
او ماریا گیا شب بآورد گاہ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۲۲). [ف : زینہار + ی ، (زائد)].

---کرنا محاورہ.
ڈرنا ، خوف کھانا.

سلو سارے جھگڑے میں یاری کرو
نکو جھگڑے میں زینہاری کرو
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۶).

زِینِیا (ی مع ، کس ن) امذ.
(نباتیات) ایک مرکب پودا جس میں گہرے سرخ اور دوسرے رنگوں کے پھول آتے ہیں نیز اس پودے کا پھول. سامنے دو تختوں میں زینیا ... کے پھول رنگ برنگ کے صاف باندھے ہوئے تھے. زینیا کے پھول کئی رنگ کے ہوتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آثارِ ابوالکلام ، ۱۹۶). آرائشی پودے : زینیا ، سورج مکھی ، ڈھلیا .. گل داؤدی وغیرہ. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات (عبدالرشید ، ۲۳۶). [انگ : Zinnia]

زینے کے ڈنڈے امذ ؛ ج.
سیڑھی کے وہ ڈنڈے جن پر پاؤں رکھ کر اوپر چڑھتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

زیوَر (ی مع ، فت و) امذ.
۱. اعضائے جسمانی پر سجانے کی زیب و زینت کی اشیاء (جواہرات اور سونے چاندی وغیرہ کی بنی ہوئی)، جیسے: ہار ، چوڑیاں ، بالیاں ، گہنا وغیرہ. جوں سو ناؤ سوناز کرتے سونا سونور و قدرت سو زیور بانے گونا گوں. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق ، ۵۹).

اوس کوں دوں زر زیور اپنا بے حساب
موتیہ بھروں شیرینی سے ارمان ہے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۶).

اس باغ میں رعنا نہیں محتاج تکلف
بال و پر طاؤس ہیں خود زیورِ طاؤس
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۰۱).

گر پڑے جاں پہ زیور کی چمک سے بجلی
کھینچ لے دل کو وہ پوشاک میں خوشبو کی لپٹ
(۱۸۶۲ ، مرآۃ الغیب ، ۹). آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اسامہ بیٹی ہوتی تو میں اس کو زیور پہناتا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۸۲). ایسی کوئی شہادت نہیں ملتی کہ یہاں سے کبھی کوئی مہر ، سکہ ، زیور یا اسلحہ جنگ کے ٹکڑے ملے ہوں. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی / ستمبر ، ۵۹). ۲. آرائش کا ذریعہ یا سبب ، زیب و زینت کا باعث ، بناؤ سنگھار کا ذریعہ یا سامان ؛ شان بڑھانے والی شے.

کہوں حمد میں پاک رحمان کا
کہ او حمد زیور ہے ایمان کا
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۱۸)).

ایک زیور ہے تلون بھی حسینوں کے لیے
خود بدل جاتے ہیں پوشاک بدلنے والے
(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۲۳۵). ہم بہادر چھتری ہیں اور چھتری لڑائی کو اپنا زیور جانتا ہے. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۱۲۱). سیاستدان کے لیے مکر و فریب ، جھوٹ اور بے کرداری زیور بن گئے ہیں. (۱۹۸۱ ، آتش چنار ، ۹۳۶). [ف : زیب + ور ، لاحقۂ صفت].

---آرا صف.
زیور سے آراستہ ، زیورات سے سجا ہوا ، زیور پہنے ہوئے.

وہ معشوقہ لباس و زیور آرا　　کرے تھی شوہر آگے ناز بر ہا
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۸۲). [زیور + ف : آرا ، آراستن - سجانا ، سنوارنا].

---بڑھانا محاورہ.
گہنا اتار دینا ، زیورات اتار دینا (عموماً شوہر کی وفات پر اظہار غم کے طور پر مشرقی خواتین زیور اتار دیتی ہیں).

میرے ماتم کی کیا جلدی ہے کیوں زیور بڑھاتے ہیں
ابھی آراستہ وہ حسن کا بازار رہنے دیں
(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۹). باغ کی وہ اجاڑ ... صورت جب اس غم نصیب نوجوان بیوہ کی طرح نظر سے گذر جاتی ہے جس کا زیور ابھی حال میں بڑھایا گیا ہو تو بے اختیار کلیجہ پھٹنے لگتا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲).

---پہننا ف م.
جسم پر زیور سجانا ، زیور سے آراستہ ہونا. بہت باریک کپڑا پہنتا یا بجتا زیور پہنتا. (۱۹۰۱ ، بہشتی زیور ، ۱ : ۳۱). اب تک مسلمان عورتیں عام جاہلانہ طریق سے چلتی پھرتی تھیں اور اسی قسم کے لباس و زیور پہنتی تھیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۰۹).

---توڑنا محاورہ.
زیور اتار پھینکنا ، شوہر کی وفات پر بیوی کے زیور (عموماً چوڑیوں) کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا.

یار نے آ کے مری لاش پہ زیور توڑا
باندھا تار آنسوؤں کا رشتۂ گوہر توڑا
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲).

---جنگی کس صف (--- فت ج ، غنہ) امذ.
ہتھیار ، اسلحہ.

ایک ایک جواں زیور جنگی کو سنوارے
نیزوں کی چمک اور وہ سمندوں کے طرارے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۶). [زیور + جنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رجے کا سنگھار اور بھوکے کا آدھار ہے کہاوت.
زیور دولتمندوں کے لیے زینت کا باعث اور غریبوں کا سہارا ہے. جڑاؤ گلوبند اس کے پاس ایک چھوڑ دو دو موجود تھے مگر پھر بھی اس کا یہ مقولہ تھا کہ زیور رجے کا سنگھار اور بھوکے کا آدھار ہے. (۱۹۱۹ ، شب زندگی ، ۱ : ۱۲۴).

---طبع سے آراستہ کرنا محاورہ.
(کتاب وغیرہ) چھاپنا ، طبع کرنا. ایک نسخہ ایران میں بھی تھا لیکن تحقیق و تفحص کے بعد اب اسے زیورِ طبع سے آراستہ کیا جا چکا ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری / مارچ ، ۱۸).

---طبع سے آراستہ ہونا محاورہ.
کتاب وغیرہ چھپنا ، شائع ہونا. ان میں سے اکثر خواتین کی ایک

سے زیادہ کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر دادِ تحسین حاصل کر چکی ہیں. (۱۹۷۳ ، ہماری زندگی ، ۷).

ـــــ گھڑنا محاورہ.
(سونے چاندی وغیرہ کا) زیور بنانا.

ڈھالے ہوئے ہیں سانچے میں یہ بھی بدن کی طرح
ہرگز سُنار نے ترے زیور گھڑے نہیں

(۱۸۶۷ ، رشک (مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۳۱)).

ـــــ میں لَدْنا محاورہ.
خُوب زیور پہنے ہونا، زیوروں سے حددرجہ آراستہ ہونا. میں دیکھتی ہوں کہ آپ زیور میں لدی ہوئی ہیں ، مگر کیا یہ سوال کرسکتی ہوں کہ اس زیور کی زکواۃ ادا ہوتی رہتی ہے؟ (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، تربیتِ نسواں ، ۹۱).

زیوَرات (ی مج ، فت و) امذ ا ج.
زیور (رک) کی جمع. پاکستان کی سرحد کے پندرہ میل کے اندر سونے یا چاندی یا قیمتی پتھروں کے بنے ہوئے زیورات سے متعلق کاروبار کو منضبط کرنے کے لیے قواعد کی خلاف ورزی کرے. (۱۹۸۳ ، کسٹم ایکٹ ۳ ، ۱۹۶۹ء ، ۸۶).[زیور + ات ، لاحقۂ جمع].

زیوَری (ی مج ، فت و) امث.
سنگھار ، آرائش ، آراستگی.

ہم آج تیری ذات تھے ہے دِین کوں رواج
ہم آج تج رتن تھے ہے دُنیا کوں زیوری

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۰).

مُرَصّع ہیں سراپا اپنے اشعار
نہیں ہے زیوری کُچھ اُن کو درکار

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۳۳). [زیور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دینا محاورہ.
رونق بخشنا ، مُزیّن کرنا.

اس روشنی کا بھر خوشی وتی مجلس آرائی کیا
کیا شاہ کوں سہمان اپس یک بزم کوں دے زیوری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱۵).

ـــــ کَرْنا ف م.
آرائش کرنا ، سنگار کرنا.

ستاروں سے سب اُوسنے زیوری کی
تصدّق حُسن پر صورت پری کی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۳۷).

زُیُوف (ضم ز ، و مع) امذ ا ج.
کھوٹے سِکّے. اگر ایک شخص کے کُچھ روپے کھرے دوسرے پر آتے تھے اور مدیون نے دائن کو زُیُوف ادا کیے اور دائن کو معلوم نہوا اُوس نے خرچ کر ڈالے یا اوس کے پاس سے تلف ہو گئے تو اوس کا حق ادا ہو گیا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۵).
[ع : زیف (کھوٹا سکّہ) (رک) کی جمع].

ژ

ژ (ژے) امث.
فارسی حروفِ تہجّی کا چودھواں اور باعتبارِ صوت اردو کا ستائیسواں حرف جسے زائے فارسی یا عجمی بھی کہتے ہیں. عربی اور سنسکرت میں یہ حرف نہیں پایا جاتا. حروف ج ، ج ، ز ، س اور ش سے بدل جاتا ہے. حسابِ جُمل میں اس کے عدد حرف ز کے برابر یعنی سات رکھے گئے ہیں. ''بن بعد پ ، چ ، ژ ، گ فارسیوں نے باضافہ نقاط مقرر کیئے. (۱۸۷۳ ، ارژنگِ چین ، ۵). ژ ... متعدد حرفوں سے بدلی ہے. ج کے ساتھ مثلاً کج ، کژ ، ج کے ساتھ مثلاً کاچ ، کاژ ، ز کے ساتھ مثلاً زاغر ، ژاغر. (۱۹۳۷ ، فرہنگِ عامرہ ، ۲۶۷). ژ ... پر ختم ہونے والے الفاظ اُردو میں اگرچہ زیادہ نہیں ہیں لیکن کم از کم ایک لفظ کژ (ٹیڑھا) تو پایا جاتا ہے جو مرکب اسم کژدم (بچھو) میں موجود ہے. (۱۹۸۲ ، اُردو قواعد ، شوکت سبزواری (حاشیہ) ، ۵۸).

ژاژ امذ.
۱. نہایت سفید رنگ کی ایک سخت گھاس جو بہت بدمزہ اور خاردار ہوتی ہے. اس کی سختی اور بدمزگی کی وجہ سے اُونٹ بھی اس کو نہیں کھا سکتا ہے ، اونٹ کٹارا. ژاژ ایک گھاس ہوتی ہے کہ بغیر تُخم کے پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). ۲. بیہودہ بات ، لغویات ، ہرزہ گوئی.

زعمِ جوانی بالکل ژاژ
ہستیٔ فانی بالکل ژاژ

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۱۳).

الحذر! بیہودہ گویانِ جہاں
تابہ کے چمکے گی یہ دکانِ ژاژ

(۱۹۷۷ ، دامنِ یوسف ، ۵۹). [ف : ژاژ ، ژاژیدن ـ چبانا ، جگالی کرنا ، حاصلِ مصدر].

ـــــ خا صف.
فضول یا بیہودہ باتیں کرنے والا ، لغو گو ، یاوہ گو. اے سفلۂ ژاژخا اس گفتار ... سے زبان اپنی تھام. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری (ترجمہ) ، ۲۷۸).

ابوالوقت ہوتا ہے مجذوب و سالک
جو شاکی ہے ایّام کا ژاژخا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۵۷). [ژاژ + ف : خا ، خائیدن ـ چبانا].

ـــــ خائی امث.
لغو اور بے معنی گفتگو، بیہودہ گوئی ، لاف زنی ، بکواس.

کوئی ژاژ خائی کیا اختیار
کسو نے ندامت کیا آشکار

(۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۵).

صابر میں ژاژ خائیٔ ناصح سے تنگ ہوں
یہ زہر کے سے گھونٹ کہاں تک پیا کروں
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۱۶۷).
ناصح اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ ہے
ژاژ خائی اور تو ہم اور حدیثِ عشقِ یار
(۱۹۰۸ ، اعجازِ عشق ، ۷). زنہار میرے سوالوں کا جواب جیسا طریقہ شرفا کا ہے دیجئے گا اور بدزبانی اور ژاژ خائی نہ کیجئے گا. (۱۹۷۳ ، اُردو اِملا ، ۱۶۲). اف : کرنا ، ہونا. [ژاژ + خا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---فروشی (---فت ف ، و مج) امث.
تعریف کرنا ، بُرائی بیان کرنا. محمد جعفر علی بیتاب کو کیا یارا کہ اس جنسِ گراں بہا کی توصیف میں ژاژ فروشی کرسکے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۳۹) [ژاژ + ف: فروش ، فروختن - بیچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ژال امث.
عورت ، زن ، بیوی.
کیا ہوا رستم ؟ ہوا کیا پیر ژال؟
کیا ہوا وہ کر و فر جاہ و جلال؟
(۱۷۸۰ ، مظہر جانِ جاناں (مظہر جانِ جاناں اور ان کا اُردو کلام ، ۳۱۱)). [ف].

ژالہ (فت ل) امذ.
۱. یخ بستہ پانی کے ٹکڑے جو بارش کے ساتھ یا بغیر بارش کے آسمان سے برستے ہیں ، اولا.
ہوا تیراں تھے سب ہوا ژالہ بار
زمیں لہو تھے گرداں کے ہوئی لالہ زار
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۱).
اگر اے آبرو دیکھے ہمارے شعر کوں گوہر
تو پانی ہو کے خجلت سوں برنگِ ژالہ گل جاوے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۱).
اگر گوہر کہیں سے ہاتھ میں لائے
برنگِ ژالہ پانی ہو کے بہ جائے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۹۱).
نازکوں سے بھی کہیں اُٹھتا ہے بارِ سختی
بارشِ ژالہ کو گلہائے چمن کیا روکیں
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۸۸). ذیل کے الفاظ میں «ژ» ہے ان کو لازماً ژ کے ساتھ لکھا جائے گا ان میں اکثر اُردو میں مستعمل ہیں ... ژالہ ، ژالہ باری ، ژاژ خائی ، ژرف. (۱۹۷۳ ، اُردو اِملا ، ۱۶۰).
۲. قدیم جنگوں میں منجنیق میں استعمال ہونے والا پتھر. دونوں طرف سے بلا فاصلہ تفنگ اجل کے تگرگ ژالہ ، گولہ اور تیر جانستان برستے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۱۸۵). [ف].

---بار ہونا محاورہ.
اولے برسنا ، اولے کی بارش ہونا.
ہوا تیراں تھے سب ہوا ژالہ بار
زمیں لہو تھے گرداں کے ہوئی لالہ زار
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۱).

---باری امث.
اولوں کی بارش. ان کو لازماً ژ کے ساتھ لکھا جائے گا ... ژالہ ، ژالہ باری ، ژاژ خائی. (۱۹۷۳ ، اُردو اِملا ، ۱۶۰). قانونِ دولت نے ہندوستان کی اُمید افزا تحریکوں کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو ژالہ باری ایک سرسبز اور لہلہاتے کھیت کے ساتھ کرتی ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۱۳۵). [ژالہ + ف : بار ، باریدن - برسنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہونا ف ل ؛ محاورہ.
برف کی مانند ہونا ، ٹھنڈا ہونا ، سرد ہونا.
نفس سرد مہری سے ژالہ ہوا
بدن نمِ غم کا نوالہ ہوا
(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۳۱).

ژائیں (ی مج) امث.
سن سن ، زن زن کی آواز. کبھی تو مشق کے طور پر گولی کا نشانہ لگاتے تھے کبھی ہوائی فیر کرتے تھے گولیاں ژائیں ژائیں کرتی ہوئی نکل رہی تھیں . (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامینِ حیرت ، ۹۷). [حکایت الصوت].

ژَد (فت ژ) امذ ؛ امث.
گوند ، صمغ ، سیز. کنگر خرشف کا نام ہے اور ژد گوند کے معنی ہیں عربی میں تراب القے بولتے ہیں. برہان نے اسے کنکر زد بکسر زاے نقطہ دار لکھا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۰۶). [ف].

ژدوار (فت ژ ، سک د) امذ.
مخروطی شکل کی گرہ دار جڑ جو انتہائی تلخ ہوتی ہے اور دواؤں میں کام آتی ہے ، جدوار. ژدوار ... ایک جڑ ہے صنوبری یا مخروطی شکل گرہ دار انگلی کے طُول سے چھوٹی وزن میں بھاری کسی قدر سخت کڑوی. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵۳). [ف : ژدوار ؛ ع : جدوار].

ژرف (فت ژ ، سک ر) امذ.
گہرائی ، عُمق ؛ وسعت.
کہیا انگے یک ژرف ہے چاہ پیش
توں جوں جانتا کر واں سامان خویش
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۷۶۳).
وہ سختیٔ سرما وہ بارانِ برف
وہ طغیانی و جوشِ دریائے ژرف
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، منشی (ترجمہ) ، ۳۸۳). البتہ ژرف (ژرف نگاہی) اور ظرف (برتن) کا جوڑا ہو سکتا ہے. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۱۵۳). [ف : ژرف ؛ اوستا: جَفَر].

---بیانی (---فت ب) امث.
نازک خیالی ، خیال آرائی ، باریک بینی. گیتوں میں ایک ژرف بیانی ہے اس لئے کہ عورتوں کی نظر تیز ہوتی ہے اور چھوٹی سے چھوٹی خوبی یا کمزوری ان کی نظر سے بچ کر نہیں نکل سکتی. (۱۹۸۹ ، اردو گیت ، ۳۰). [ژرف + بیان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بیں (---ی مع) صف.
گہرائی تک دیکھنے والا ، حقیقت شناس ، باریک بیں. ژرف بین نگاہ فوراً پہچان لیتی ہے کہ سکندر نہیں بلکہ فرشتۂ یزدانی ہے . (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۶۶). [ژرف + ف : بیں ، دیدن = دیکھنا].

---بینی (---ی مع) اث.
عمیق نظر سے دیکھنا ، باریک بینی ، دیدہ وری. ادبی تجربہ کے لیے بھی ژرف بینی اور فراست کی ضرورت ہے. (۱۹۷۳ ، فکرِ سخن (پیش لفظ) ، ج). جس میں ژرف بینی کے جلوؤں کے ساتھ ساتھ حقیقت نگاری کی تابانی بھی نظر آتی ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۵۲). [ژرف + بیں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ تخیُّل کس صف (---فت ت ، خ ، شد ی بضم) اث.
حُسنِ خیال ، خیال کی لطافت.

ہے سیم بر ژرفِ تخیُّل شبِ مہ میں
یہ سیمبری کس کے لئے؟ سیم لئے ہے

(۱۹۲۱ ، فردوسِ تخیُّل ، ۱۸۳). [ژرف + تخیُّل (رک)].

---کاری اث.
ژرف بینی ، گہرائی.

اب اپنے کام میں ہے فطرت کی ژرف کاری
بے کار آہ و زاری بے سُود اشک باری

(۱۹۳۳ ، شعرِ انقلاب ، ۶۲). [ژرف + ف : کار ، کردن = کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَکان (---فت م) امذ.
دریا کی تہہ میں جانداروں کے رہنے کی جگہ ؛ زیرآب تہہ خانہ؛ زیرِ زمین خانہ ، تہہ خانہ. دریائے شور کے ژرف مکانات کو حیوانات سے ... خالی نہ چھوڑا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۸۵). [ژرف + مکان (رک)].

---نِگاہ (---کس ن) صف.
گہری نظر رکھنے والا ، باریک بین ، دیدہ ور. ہمیں اس قدر ژرف نگاہ بنا دیا ہے کہ ہم مظاہرِ فطرت میں انوارِ ربانی کا مشاہدہ کرسکتے ہیں . (۱۹۳۸ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۶۳). لیکن وہ بڑے ژرف نگاہ تھے. (۱۹۷۱ ، نقوش (غالب نمبر) ، لاہور ، ۳). ایک ماہرِ فن عروض ، ایک ژرف نگاہ نقاد اب تک کیسے ان کی آنکھوں سے پوشیدہ رہا. (۱۹۸۲ ، برشِ قلم ، ۷۶). [ژرف + نگاہ (رک)].

---نِگاہی / نِگَہی (---کس ن / فت گ) اث.
گہری نظر ، دوربینی ، باریک بینی ، عمق نگاہی. بادشاہ ... ژرف نگہی کوکام میں لاتا ہے شناسائی کو کارکرد سے ملاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۲۹). جُملہ پیچیدہ معاملات میں اس کی مادر زاد ژرف نگاہی ... ایسی نُمایاں ہوئی کہ اس کے ساتھی مغلوب ہو گئے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۹). جو متوسط طبقے کی زندگی کی بےلاگ عکاس تھی وہ ژرف نگاہی تھی جو اس نو عمری میں شاذ و نادر ہی نظر آتی ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۹). [ژرف + نگاہ / نگہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ژرفائے دِل (فت ژ ، سک ر ، ی مج ، کس د) اث.
دل کی گہرائی ، وسعت ، صحن.

سرزنش ہے زبانِ چشم عنیزہ
راتوں کو ژرفائے دل میں شور مچائے

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۱۳). [ژرفا + ے (حرفِ اضافت) + دل].

ژَلَّہ (فت ژ ، شد ل بفت) امذ.
پس خوردہ ، جھوٹن ، بچا ہوا کھانا نیز رک : زلہ جو زیادہ مُستعمل ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ اسٹین گاس). [ف : ژلہ ؛ ع : زلہ].

---رُبائی (---ضم ر) اث.
کسی کے آگے کا بچا ہوا کھانا کھانا ، جھوٹن کھانا ، بچا کُھچا کھانا. مُسلمانوں ... کو دُنیا کے سامنے پیش کیا جائے جن کے خوان سے اہلِ یورپ نے ژلہ رُبائی کی. (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۳). اف : کرنا. [ژلہ + ف : رُبا ، ربودن = اُچک لے جانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ژُلیدَن (ضم ژ ، ی مع ، فت د) ف ل.
بڑبڑانا ، بیہودہ گوئی. ژلیدن ہندی میں بڑبڑانا کہتے ہیں یعنی بیہودہ باتیں آہستہ آہستہ کہنا. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [ف : ژولیدن (رک) کی تخفیف].

ژَنْد (فت ژ ، سک ن) اث.
۱. زرتشت کی مذہبی کتاب کا نام.

کبھی زرتشتیوں میں ایسا کہ سارے معبد
ژند و پاژند میں کرتے تھے میری تبعیت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۲). موبدانِ فارس اور ژند ... کے رموز دانوں میں بیٹھ کر آتشِ اضطراب کو بجھاؤں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۷۵).

حُسنِ ایماں کا یہ کردار کا ہر نقشِ جمیل
ژند و پاژند کی مانند خجستہ آیات

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۱۶). **۲. قدیم فارسی زبان ، زرتشت کے زمانے کی فارسی.** زبانِ فارسی قدیم ... مثلاً زبانِ فارسی جس میں ژند لکھی گئی. (۱۸۶۷ ، مقالاتِ محمد حسین آزاد ، ۲۹۰). اوّل خاندان (آرین زبانوں کا خاندان) کی زبانوں میں سنسکرت ، لاطینی ، یونانی ، ژند زبانیں داخل ہیں. (۱۹۰۰ ، مضامینِ سلیم ، ۱ : ۶۰). اگر عربی زبان کے علم ادب اور علوم و فنون میں الفاظِ جدیدہ شامل ہونے بند ہوجاتے تو وہ بھی مثل عبرانی و سنسکرت و ژند کے مُردہ زبان ہو جاتی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۹۵). **۳. عظیم ، بُزرگ ، ضعیف** (فرہنگِ آصفیہ ؛ فرہنگِ آنندراج). **۴. دلق ، خرقۂ کہنہ ، گُدڑی ؛ پھٹا ہوا کپڑا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ فرہنگِ آنندراج). [ف : ژند ؛ ع : زند].

---اَوِسْتا (---فت ا ، کس و ، سک س) اث.
رک : **اَوِسْتا.** اور وہ کتاب ژند اوستا آسمانی ہے میری نبوت کی آیت ہے. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی ، ۱۹۷). ان عبارتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والے کو ژند اوستا سے کہیں زیادہ بائبل پر عبور حاصل ہے. (۱۹۲۸ ، خطوطِ محمد علی ، ۱۹۱). [ژند + ف : اَوِسْتا (رک)].

ـــــ باف صف.
بُلبل ، قمری ؛ طائرِ نوا سنج ، خوش الحان پرند.

کہتی ہے شاخِ نارون سے وقت دورِ ساتگیں
اے ژند بافانِ چمن ہاں کوئی صورت دلنشیں

(۱۹۱۶ ، نظمِ طباطبائی ، ۱۶). [ژند + ف : باف ، بافتن ـ بننا].

ـــــ بافی است.
گانا گانا ، خوش الحانی ، نغمہ سرائی ، زمزمہ خوانی.

خدمت ہے ژند بافیٔ گلشنِ طیور کی
ازبر ہیں عندلیب کو سطریں زبور کی

(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزل ، ۱۹۶) [ژند + باف(رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ژَنْدَہ (فت ژ ، سک ن ، فت د) امذ.
پُرانا کپڑا ، چیتھڑا ، گدڑی ، پُرانا خرقہ ، ژند.

اثالث البیتِ شاہ دینِ دُنیا
لباسِ ژندہ و نانِ جویں

(۱۹۷۶ ، حطایا ، ۸۱). [ف : ژندہ ؛ قب : گندہ].

ـــــ پوش (ـــــ و مج) صف.
خرقہ پوش ، گدڑی پوش ؛ (مجازاً) فقیر. ایک ویرانے سے جہاں کہ ایک عارفِ ژندہ پوش رہتا تھا. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۳۳). [ژندہ + ف : پوش ، پوشیدن ـ چُھپانا ، پہننا ، اوڑھنا].

ـــــ رُود (ـــــ و مع) امذ.
پُرانا دریا ؛ (مجازاً) دریائے نیل.

ہم نے سُنا ہے ژندہ رُود نیل سے
فرعون اب تک زندہ ہے ڈوبا نہیں

(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۲۳۲). [ژند + رُود (رک)].

وطن کے بام و در اُن کو سلام کہتے ہیں
وہ ژندہ رُود ، وہ چابک سوارِ وقتِ رواں

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۲۵).

ژَنْ ژَنْ (فت ژ ، سک ن ، فت ژ) است.
رک : زن زن. ہر طرف سے ژن ژن کی خوفناک صدائیں مسموع ہو رہی تھیں اور نھائیں نھائیں کی آوازیں پے درپے ہمارے کانوں میں آ رہی تھیں. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۹۷). [حکایت الصّوت].

ژَنْگ (فت ژ ، غنہ) امذ ؛ ساز ژنگ.
۱. گھنٹی جو اونٹ یا بیل کے گلے میں پڑی ہو ، جرسِ کارواں ، درا ، گھنٹہ ، جلاجل.

نالۂ دل کے سبب یوں اشک بہتے ہیں رواں
قافلہ کو لے چلے ہے جوں صدائے ژنگِ راہ

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۲۳).

چوری چوری جب کبھی جاتی ہے مجنوں کی طرف
پاس رکھ لیتی ہے لیلیٰ ژنگِ محمل کھول کر

(۱۹۰۷ ، صلائے عام ، دہلی ، اگست ، ۲۰). ۲. مُرَقّع ، مشہور مصور مانی کی کتاب ، مرقع مصور (ماخوذ : فرہنگِ عامرہ ؛ فرہنگِ آنند راج). [ف].

ژُوپِین (و مج ، ی مع) امذ.
چھوٹا نیزہ ، برچھی ، حربہ.

جھمکتی تھی واں تیغ و ژوپین و خشت
زمیں ہوئی تھی اس ٹھار جانو بہشت

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۰۱).

بہ شمشیر و ژوپین و تیر و سناں
ہوا دشت میں دجلۂ خون رواں

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی (منشی) ، ۳۵۷). قلعہ پر سے ہنڈیاں بارود کی حقّہ ہائے نفتی پڑنے لگے ، تیر و ژوپین و خشت کی مار ہوئی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۳). آلات اور سامانِ جنگ یہ تھے کوپال ، گرز ، تیغ ، سپر ، درقہ ، خنجر ، ژوپین ، ناوک. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۷۰). [ف].

ژُولِیدَگی (و مج ، ی مع ، فت د) است.
اُلجھاؤ ، پریشانی. ساری دل کی اُلجھن خیالات کی ژولیدگی اُبھر ہوکے عمامے کے پیچوں میں جا پہونچی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۰۳).

ژولیدگیٔ گیسوئے مُشکیں کو نہیں ہے
تکلیفِ گرہ گیریٔ سُنبل کی ضرورت

(۱۸۳۱ ، بہارستان ، ۳۷۸). آج کا انسان ... ذہنی و فکری ژولیدگی اور اخلاق و عملی پستی کا شکار ہوچکا ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷/اپریل ، ۳). [ف : ژولیدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ تَصَوُّر کسر اضا (ـــــ فت ت ، ص ، شد و بضم) امذ.
ذہنی اُلجھن ، تناؤ ، فکری پسماندگی ، پریشان خیالی. رنگوں کی صحیح ترتیب و ترکیب کے بغیر کامیاب تصویر بنانے کا مُدعی ہوا ہے اور اگر ایسا کوئی ہے تو وہ یقیناً ژولیدگیٔ تصور کا مریض ہے. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۲۱۶). [ژولیدگی + تصوُّر (رک)].

ژُولِیدَہ (و مج ، ی مع ، فت د) صف.
اُلجھا ہوا ، پریشان ؛ درہم برہم ، بکھرا ہوا ، تتّر بتّر.

اُوسی بدلے دسے ژولیدہ ہو پھول
اوسی کے واسطے ہے پھول مخمول

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۷).

گیسو کہ ریشہ جن کا ترے خُونِ دل میں تھا
ژولیدہ ہیں گے بادِ پریشاں سے کھا کے تاب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۱). ملک حبشی کے بالوں کی طرح ژولیدہ ژولیدہ ہو رہا تھا. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۳۸). حیدرآباد دکن کے معاملاتِ ژولیدہ سے چشم پوشی عقلِ دُور اندیشی کی معمّا بازی کا پتہ بتاتی ہے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۵۱).

دیکھنا سبزۂ ژولیدہ و بے جان لبھکا
صفحۂ سیم بنی ہر روش و راہگزار

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۳۰) . ژولیدہ اور پیچیدہ اندازِ بیان کے سبب مافی الضمیر ادا نہیں ہو پایا. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۵). [ف : ژولیدن ـ اُلجھنا سے حالیۂ تمام].

ـــ بیانی (ـــفت ب) امث.
بیان کا اُلجھاؤ ، گنجلک اظہارِ خیال یا تحریر. اُردو شاعری میں کافی ژولیدہ بیانی پیدا ہو چکی تھی۔ (١٩٣٨ ، ملفوظاتِ اقبال ، ٢٢٥). ولیدہ بیانیوں اور کج بحثیوں کی عمریں تمام ہوگئیں۔ (١٩٨٦ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ١٣)۔ [ژولیدہ + بیان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ حال صف.
پریشان حال ، ابتر حال ، شکستہ حال۔ اے صنم دُور ہی سے چاند سا مُکھڑا دکھلا نظارۂ جمال عاشق ژولیدہ حال کر لی . (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٢٧٢)۔ [ژولیدہ + حال (رک)].

ـــ ژولیدہ (ـــو مج ، ی مع ، فت د) م ف.
بکھرا بکھرا ، اُلجھا اُلجھا ، منتشر و پریشان. ملک حبشی کے بالوں کی طرح ژولیدہ ژولیدہ ہو رہا تھا۔(١٨٨٦ ، حیاتِ سعدی ، ٣٨). [ژولیدہ + ژولیدہ (رک)].

ـــ صُبح (ـــضم ص ، سک ب) امث.
ناگوار صبح ، خراب و بدتر آغاز . اس ژولیدہ صبح کے ساتھ مجھے آج کے دن کا آغاز کرنا ہے۔(١٩٨٠ ، دیوار کے پیچھے ، ٨٣)۔ [ژولیدہ + صُبح (رک)].

ـــ فِکر (ـــ کس ف ، سک ک) صف.
گنجلک خیال رکھنے والا ، ذہنی اُلجھاؤ کا شکار. زوال پذیر قوموں کے نقاد بھی کسی قدر ژولیدہ فکر ہوجاتے ہیں .(١٩٣٨ ، ملفوظاتِ اقبال ، ٢٢٥)۔ [ژولیدہ + فکر (رک)].

ـــ کاری امث.
پریشانی ، اُلجھن ، اُلجھاؤ. میں اپنے قارئین کو مغرب کی مزید ژولیدہ کاریوں سے آگاہ کرنا نہیں چاہتی ہوں۔ (١٩٨٢ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ١٣٦)۔ [ژولیدہ + ف : کار ، کردن - کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گُفتار (ـــضم گ ، سک ف) صف.
مبہم باتیں کرنے والا ، پیچیدہ باتیں کرنے والا. غالب سے کہیں زیادہ مومن ژولیدہ گفتار ہے۔ (١٩٣٨ ، ملفوظاتِ اقبال ، ٢٢٥) . [ژولیدہ + گُفتار (رک)].

ـــ گُفتاری (ـــضم گ ، سک ف) امذ.
اِبہام گوئی ، الجھی ہوئی گفتگو ، پیچیدگیِ خیال. ان کے کلام میں بھی ایک خاص قسم کی ژولیدہ گفتاری ہے۔ (١٩٣٨ ، ملفوظاتِ اقبال ، ٢٢٥)۔ [ژولیدہ + گُفتار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ مُنھ (ـــضم م ، مغ) امذ.
بدشکل ، کریہ المنظر. ڈولے میں سے ایک نہایت بدقوارہ ژولیدہ منہ عورت برآمد ہوئی۔ (١٩٣٧ ، قصص الامثال ، ١٦٦)۔ [ژولیدہ + مُنھ (رک)].

ـــ مُو (ـــو مع) صف.
اُلجھے یا بکھرے ہوئے بالوں والا ، پراگندہ مُو ، پریشان حال.
ایک جوان خوش رو ، مہ لقا ، ژولیدہ مُو دُبلا پتلا بیماروں کی سی وضع ، ڈالی پکڑے آنکھیں باندھے کھڑا ہے۔ (١٨٠١ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ٦٩)۔ ایک جوان ژولیدہ مُو گینڈے پر سوار آکر پہنچا نقاب دار کو للکارا کہ نقاب دار ہفت رنگ مجھ سے مقابلہ کر تو حال کُھلے (١٩٠١ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٢ : ٥١٣).

سُنبلِ ژولیدہ مُو سے اور اُلجھن ہو گئی
دیکھ کر سوسن زباں پھر وقفِ شیون ہوگئی

(١٩١١ ، فردوسِ تخیل ، ٢٣)۔ سب نے ہماری کامیابی کے لیے دستِ دعا دراز کئے بدحال حبشی عرب تھے ، سیہ فام توے ژولیدہ مُو تھے .(١٩٨٦ ، حیاتِ سلیمان ، ١٨٠)۔ [ژولیدہ + مُو (رک)].

ژُون (و مع) امذ.
مُورت ، صنم ، بُت.

خریدارِ ناز و نیازِ بُتاں　　پرستارِ تصویر و تمثال و ژُون

(١٩٦٩ ، مزمورِ میرمغنی ، ٣٣)۔ [ف].

ژِیان (کس ژ) صف.
١. تُندخُو ، غضبناک ، خشمناک ، غصیل ، درندہ صفت.

ملانا کہاں ایک شیرِ ژیاں
میں سمجھا ہوا میرے جی کا زیاں

(١٨٣٣ ، مثنویِ ناسخ ، ٣٨).

ہوئے خشمگیں یہ ہزبر ژیاں
پُکارے کہ او مردکِ بدزباں

(١٨٩٠ ، کتابِ مبیں ، ٧٠).

اک مسافر کسی جنگل سے چلا جاتا تھا
ناگہاں راہ میں اک شیرِ ژیاں کو دیکھا

(١٩٢٥ ، ریاضِ ابجد ، ٣٣).

سربراہانِ مشرق و مغرب
بیشتر شیرِ ژیاں پہ بیٹھے ہیں

(١٩٧٦ ، نوائے وقت لاہور ، ١٩ ستمبر ، ب)۔ ٢. بپھرا ہوا شیر ، بہادر ، دلیر ، جری.

بھیجوں کسے اب شیرِ ژیاں کوئی نہیں ہے
ہاں اکبر مہرو سا جواں کوئی نہیں ہے

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٣ : ٢٩).

جب تیغ کو کھینچا پسرِ شیغم حق نے
تھے شیرِ ژیاں جتنے وہ آہو نظر آئے

(١٨٨٦ ، کلیاتِ اردو ، ترکی ، ٣١)۔ عضدالدولہ شیرِ ژیاں تھا. میدانِ جنگ میں تو وہ ڈھیر نہ ہو سکا لیکن اس شانِ بہادری کے آگے ڈھیر ہو گیا۔ (١٩٨٥ ، روشنی ، ٣٩)۔ [ف].

ژِیاں کار (کس ژ) صف.
رک : زیاں کار جو زیادہ مُستعمل ہے ، خسارے میں رہنے والا ، جو اپنا نقصان کرے. خاسروں اور زیاں کاروں کی جماعت ہی عذابِ خدا سے بے خوف رہتی ہے۔(١٩١٥ ، نیرنگِ فصاحت ، ٢ : ٥٣٣). [ژیاں + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی].

ژِیوَہ (ی مج ، فت و) امذ.
پارہ ، سیماب ، زیبق ، ژِوَق (فرہنگِ عامرہ ؛ اسٹین گاس).

س

س اِمذ.

۱. باعتبارِ صوت اُردو حروفِ تہجّی کا اٹھائیسواں ، فارسی نیز ترکی کا پندرھواں ، عربی کا بارھواں حرفِ صحیح (مصمتہ) ہے. زبان کی پُشت اور تالو کے درمیان سے ہوا نکلنے کی وجہ سے اس کے تلفّظ میں سرسراہٹ سی پیدا ہوتی ہے. اس کی دو شکلیں ہیں. دندانہ دار (س) اور کسی قدر بیچ سے نیچے کو لٹکے ہوئے خط کی صورت میں (س) جو قدیم فنیقی رسم خط سے ماخوذ ہے. اسے سینِ مہملہ یا غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں حسابِ جُمل میں ۶۰ کے عدد کا حامل. غیر مُبَدّل یعنی اصلی بھی ہے. جیسے: سات (س : سپت) ، سونا (س : سورن) سرنگ (س : سرنگ)، سب (س : سرد) وغیرہ. اور سنسکرت «ش» کا بدل بھی. جیسے: سل (س : شلا) سو (س : شت)، سر (س : شر). شمسی ہے یعنی جب اس میں «ال» داخل ہوتا ہے تو «ل» کا تلفّظ نہیں ہوتا جیسے السحر ، السلام وغیرہ.

س ، سوہنا (ہے) سندر ہو
اپنا دے ہمارا ، جیو

(۱۷۶۲ ، غلام قادر شاہ ، چرخی نامہ ، ۵۲). ا ب ت ج ... س ش ص ... ے. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۵). حروفِ شمسی: د ، مُظفّرالدّین ، یوم الدّین ... ز خلیفۃ الزّماں ، ص : ظل السّلطان ، س : الشّمس ... ن : ذوالنّورین ، النّوم (۱۹۱۴ ، اُردو قواعد ، عبدالحق ، ۵۱). اس وقت اُردو کے حروفِ تہجّی حسبِ ذیل ہیں ا ، ب ، بھ ، پ ، پھ ، ... ز ، ژ ، س ، ش ، ص ، ض ... ی ، ے. (۱۹۷۷ ، اُردو اِملا اور رسم الخط ، ۱۳۱). ۲. خُوب کے معنوں میں سپوت (س + پُوت)، سپھل (س + پھل). ہندی میں س خُوبی کے لئے اور کُ عیب کے لئے بعض الفاظ کے شروع میں آتا ہے. (۱۹۱۴ ، اُردو قواعد ، عبدالحق ، ۱۸۳). ۳. انگریزی سینٹی گریڈ کا مُخفّف. اس طرح تیار کئے ہوئے گوشت ، مچھلیاں اور سبزیاں منفی ۲-۳- درجہ س پر ذخیرہ کی جاتی ہیں. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، ۸۸). ۴. س - سطح (مخفف) (ترقیاتِ ریاضی و سائنس ، ۱۰). ۵. واو کی طرح بعض اوقات تابع مہمل بنانے کے لیے مُستعمل مثلاً برا سرا. «گھر چلو ، بس ڈر لگ رہا ہے» ہم نہیں دیکھتے پریاں سریاں ، بنہ» بڑے آئے پریاں دکھانے والے (۱۹۶۶ ، سودائی، ۲۲). ۶. سوال کا مُخفّف. س : مومن کس کو کہتے ہیں ؟ ج : جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاوے اسے مومن کہتے ہیں. ایمان کسے کہتے ہیں ؟ ج : تین کام کرنے کو کہتے ہیں. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۱۷).

سُ (۱) (ضم س) سابقہ.
خُوب کی جگہ اور اس کے معنوں میں، جیسے: سڈول (سُ + ڈول) سبھاگ (س + بھاگ) ، سگندھ (س + گندھ) ، سگھڑ (س + گھڑ) ، سلکھن (س + لکھن) (وضعِ اصطلاحات ، ۳۵ ؛ جامع اللغات). [س : सु].

سُ (۲) (ضم س) سابقہ.
خود کی جگہ اور اس کے معنوں میں، اپنا، اپنی، جیسے، سدیشی (س + دیشی) سوراج (س + راج) پلیٹس [س : स्व بنا

• • •س لاحقہ.
(انگریزی الفاظ میں) جمع کے لیے. جیسے : کیٹس (Cats)، بکس (Books) ، کیپس (Caps) وغیرہ. دوسری زبانوں میں سے تعلیم اگر طلبہ حاصل کرنا چاہیں تو ٹیوٹرس کے ذریعے سے حاصل کر سکتے ہیں. (۱۹۳۹ ، تنقیحات ، ۲۹۱). اگر اس شخص نے وکالت کا امتحان پاس کر لیا ہوتا تو ہائی کورٹ کے بہترین ایڈوکیٹس میں سے ہوتا. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۲۳). [انگ : S].

سا (۱) حرفِ تشبیہ (مث : سی).
۱. مِثل ، مانند ، مُشابہ ، ہمسر ، مطابق (اسم صفت اور حالیہ کی قائم حالت اور ضمائر کی محرف حالت ہی). خدائے تعالیٰ ایسا پاک ہے اور کسی سا نہیں . (۱۹۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۰).

کون صاحبو نصیب ہے ہم سا
آہ جس کی جلو کرے غم سا

(۱۷۹۵ ، دلِ عظیم آبادی ، د ، ۳۳).

زُلف و رُخِ جاناں نہ سمانے کا نظر میں
ہولا کرے گو رنگ یہاں شام و سحر سا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۳).

ایسے موسم گُزر گئے ہیں کہ اب
مُجھ کو بھی مُجھ سا تم نہ پاؤ گے

(۱۹۷۸ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۳۲). ۲. کنایات (کون ، جون وغیرہ) کے آخر میں ، جیسے: کون سا ، کونی سا (پلیٹس). [جیسا (رک) کا مُخفّف].

سا (۲) لاحقہ ؛ م ف (مث : سی).
۱. صفات کے آخر میں کثرت ، قِلّت ، شِدّت یا ضعف اور دو اِسموں کے درمیان کثرت یا شِدّت ظاہر کرتا ہے.

وصل کی شب آج ہے کر صبح ہو کی تابہ حشر
خوب سا سیدھا کروں گا چرخ کج رفتار کو
(۱۸۵۳ ، دفترِ فصاحت ، ۱۳۷).
جنوں نے کیا مری رگ رگ میں بھر دیا سیماب
کوئی تپش سی تپش جانِ بے قرار میں ہے
(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۱۹۸). ۲. **حُسنِ کلام کے لیے زائد بھی استعمال کرتے ہیں.**
میں بھی وہی جہاں وہی گردشِ آسماں وہی
پھر یہ نیا سا جوش کیوں اب کی بہار دیکھ کر
(۱۹۱۷ ، نقوشِ مانی ، ۳۸). اگرچہ یہودیوں کی بولیاں شہر بہ شہر مختلف ہیں لیکن ان میں چند مشترک خصوصیتیں پائی جاتی ہیں . ان بولیوں میں صوتی نظام عام طور پر بدل سا گیا ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۷). [س : شس शास].

سا (۳) امذ.
(موسیقی) سپتک کے سات سُروں میں سے پہلا سُر ، کھرج . سرگم دو قسم پر ہے ایک وہ ہے کہ ہر سُر کو جُدا جُدا آواز کے ساتھ کھینچنا ان حرفوں سے سا - را - گا - ما - پا - دھا نی. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۹۹). مدھ سپتک کے سُر ویسے ہی لکھے جائیں سا ، رے ، گا وغیرہ. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۷۹). [حکایت الصوت].

سا (۴) لاحقۂ فارسی.
سائیدن سے امر حاضر ، اسم کے آخر میں اسم فاعل کے معنی دیتا ہے جیسے ملنے والا ، رگڑنے والا ، لگانے والا ، چمکانے والا ، کھینچنے والا وغیرہ.
نقشِ پا کی طرح ترے در پر
جبہ سا جو ہوا سو پھر نہ اُٹھا
(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۳۱).
جوشِ فغاں وداع کا منظور ہے انھیں
دل نذرِ کاوشِ نگہِ سُرمہ سا کروں
(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۵۳).
سر جبہ سا کو مرے اگر ترے نقشِ پا کی تلاش ہے
ترے نقشِ پا کو اسی طرح سرِ جبہ سا کی تلاش ہے
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۱۳۹). [ف : ساء سائیدن - گھِسنا ، رگڑنا].

ساباط امذ.
۱. **چھت دار راستہ جو دو مکانوں کو ملاتے ، چھتی ہوئی گلی ، چھتا.**
پُلوں کے قریب اور ساباط پر
لگا اپنا ڈیرا اسی جا اُتر
(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۵). حکم دیا کہ مغربیان مرتب کی جائیں ساباط اور گرگج بنائے جائیں اور قلعہ گیری کی تیاری شروع کر دی جائے . (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (معین الحق) ، ۳۲۹) . ۲. **مورچے.** روہی خاں نے کشتیوں کے ساباط (مورچے) بنائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۵۲). [ع].

ساباں امذ.
(موسیقی) میگھ راگ کا ایک سُر.
سمایا دیکھ اور پاس اپنے دلبر
نکالا مرد نے ساباں پتر
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۸۳). [پ : ساباں साबान].

سابت (کس ب) صف.
مضبوط ، ٹھیک ، دُرست ، صحیح سلامت. ہنسلی کی شکستہ ہڈی کا اگر سابت ہڈی کے ساتھ ملاپ کیا جائے تو اس شکستہ ہڈی پر ایک گٹھی سی معلوم ہوتی ہے. (؟ ، استاد جراحی ، ۱۲۵). [رک : ثابت جو اس کا صحیح املا ہے].

سابَر (۱) (فت ب) امذ.
۱. **سانبر ، بارہ سنگھا ، ایک قسم کا ہرن.**
کتنے شیر شرزے کتنے سابراں
کتنے مست ہاتی کتنے اجگراں
(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ (ق) ، ۳). اتفاقی وقت سے سابروں کی تلاش میں ایک طرف کو جا نکلا. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۶). ۲. **وہ سفید یا زرد چمڑا جو ہرن یا بارہ سنگھے کی کھال کو کما کر بنایا جاتا ہے.** بازدار ہاتھوں پر سابر کے کارچوبی دستانے پہنے ہوتے اور اس پر باز ، شہباز ... بٹھائے ہوئے طیار کھڑے ہیں. (۱۸۰۳ ، گلزارِ چین ، ۵۱). اگر نمی یا گرد ہو تو واش لیدر یعنی سابر سے پونچھ ڈالیں. (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علم طب ، ۱ : ۱۲۲). شرکاں سے کہنے لگا کہ اس ماہر کے لئے سابر کا ایک خیمہ لگوا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۳۸). [پ : سابر साबर].

--- چَمْڑا (--- فت ج ، سک م) امذ.
بارہ سنگھے یا ہرن کی کھال کا چمڑا جو سفید رنگ کا ہوتا ہے. پارے کو سابر چمڑے میں سے نچوڑ کر ... اس کی کشید کر کے صاف کیا جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، فلزیات ، ۳۸۵). [سابر + چمڑا (رک)].

سابَر (۲) (فت ب) امذ.
نقب زنی کا آلہ ، وہ لوہے کا چوڑا آلہ جس سے نقب لگاتے ہیں ، سبل. کل نقب زنی کرتے ہوئے ایک چور پکڑا گیا جس کے پاس سے ایک سابر نکلا. پولیس گرفتار کر کے لے گئی. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۱). [پ : सोबर].

سابَری (۱) (فت ب) صف.
سابر کا ، سابر سے منسوب اور متعلق ؛ مراد : سابر کے چمڑے کا بنا ہوا. ان میں ایک ایک سابری تکیہ اور ایک ایک سفید لوئی اوڑھنے کو لپٹی ہوئی تھی. (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۱ : ۲۳). [سابر (۱) (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سابَری (۲) (فت ب) امث.
برصغیر کی ایک زبان. "مرچھاکاٹیکا" کے مولف پرتھوی دھارا نے ساکاری ، چنڈالی ، سابری کے علاوہ ڈھاکی (موجودہ مشرقی پاکستان کی قدیم زبان) کو بھی اپ بھرنش بیان کیا ہے. (۱۹۶۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۷۷). [مقامی].

سابِری (کس ب) امث ؛ امذ.
۱. **کھجوروں کی بہت اچھی قسم ، عُمدہ قسم.** سابری. ایک قسم

ہے بہترین خُرما کی. (۱۹۰۷ء ، فلاحۃ النخل ، ۳۳). ۲. نہایت اعلیٰ قسم کا کپڑا ، ململ (فیروزاللغات ؛ فرہنگِ عامرہ). [ف].

سابِع (کس مج ب) صف.
ہفتم ، ساتواں. ایک معتمد صدرالصدور امورِ مذہبی اور دوسرے استاد حضور آصف جاہ سابع ہوئے. (۱۹۳۱ء ، انشائے داغ ، ۸۲). نظام سابع دنیا کے امیر ترین انسان تھے. (۱۹۷۳ء ، ہماری زندگی ، ۳۱). [ع].

سابِعاً (کس مج ب ، تن ا بفت) صف ؛ م ف.
ساتویں ، ساتواں. سابعاً تولید اور تناسل کے امراض. (۱۸۶۰ء ، نُسخۂ عملِ طب ، ۸). [سابع (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز]

سابِعُون (کس مج ب ، و مع) امذ.
اہلِ تشیّع کے ایک فرقے کا نام یہ لوگ صرف سات اماموں کو تسلیم کرتے ہیں (ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ امام جعفرِ صادق کی وفات پر امامت اسمٰعیل کے بیٹے محمدالمکتوم کے حصّے میں آئی نہ کہ جعفر کے بیٹے موسیٰ الکاظم کے حصّے میں) ، اسمٰعیلی خوجے. اسمٰعیلیہ جنھیں کبھی کبھی سابعون بھی کہا جاتا ہے امام جعفرِ صادق کے بیٹے امام اسمٰعیل سے منسوب تھے. (۱۹۷۲ء ، روحِ اسلام (ترجمہ) ، ۳۸۵). [ع].

سابِعَہ (کس مج ب ، فت ع) امذ.
ساتواں. خانہ ۷ سابعہ و ثامنہ اور اگر بیچ اس مرتبہ کے کچھ مراتب غیر احاد باقی رہے ہوں تمام کو ایک مرتبہ جان کر نظیر اس کا لے لے. (۱۹۵۱ء ، مفتاح الجفر ، ۶۹). [سابع (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

سابِعِین (کس مج ب ، ی مع) صف.
ساتواں ، سات. ہمارے یہاں سابعین کے اثر تلے سات سُروں کی طرح سات شعری مضامین کی حکومت رہی ہے. اس میں حُسن ، عاشق ، محبوب ، رقیب اور پھر ہجر ، وصل اور موت کے معاملات ہیں. (۱۹۷۳ء ، توازن ، ۲۳۵). [سابع (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

سابَق (فت ب) امذ (قدیم).
رک : سبق. انوبیائے لیلیٰ ہی سابق لیتی. (۱۶۳۰ء ، لیلیٰ مجنوں ، عاجز (دکھنی اُردو کی لغت)). [سبق (رک) کا بگاڑ].

سابِق (کس ب) صف ؛ م ف.
۱. (مقابلۃً) پچھلا ، متقدم ، گزشتہ ، ترتیب میں پہلے آنے والا ، (لاحق کی ضد).

> تُوں قائم توں حُجّت توں حافظ سچا
> تُوں شافع توں سابق توں واعظ سچا

(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۴). اس کے ساتھ ساتھ تقریر کے لاحق و سابق پر نظر ڈالی جائے. (۱۹۷۵ء ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۲۰). ۲. گُزشتہ ، گزرا ہوا زمانہ. زمانۂ سابق میں کسی بادشاہ نے اپنے فرزند دل بند کو ایک معلّم ہوشیار کے سپُرد کیا. (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۱۰). ان کونسلوں کے مباحثوں کا معیار بہ نسبت سابق کے بہت زیادہ اعلیٰ ہے. (۱۹۱۷ء ، گوکھلے کی تقریریں ، ۱۰). دام کر کو اپنا وزیر مقرر کیا اور سابق وزیر کو ... ہلاک کر دیا. (۱۹۷۸ء ، براہوی لوک کہانیاں ، ۲۹). (۲۹)

۳. سبقت لے جانے والا ، بڑھا ہوا. رحمتِ الٰہی اس کے غضب سے سابق ہے، پس سابق کو تقدم ہے. (۱۸۸۸ء ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۵۶). ۴. سبق دینے والا ، استاد ، خلیفہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [ع : (س ب ق)].

ـــُـ الْاِسْلام (ـــضم ق ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک س) صف.
مقابلۃً پہلے یا سب سے پہلے مُشرّف بہ اسلام ہونے والا.

> وہ سابق الاسلام ہے اے قوم مسلمان
> شک اس میں جسے ہے وہ نہیں قائلِ قرآں

(۱۸۷۵ء ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۳). [سابق + رک : ال (۱) + اسلام (رک)].

ـــُـ الْاِیمان (ـــضم ق ، غم ا ، سک ل ، ی مع) صف.
رک : سابقون الاولون.

> محبوبِ حق نے سابق الایمان کسے کہا
> قربایا اپنا جسم کسے جان کسے کہا

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱۴). [سابق + رک : ال (۱) + ایمان (رک)].

ـــُـ الْحُرِّیَّت (ـــضم ق ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، شد ر بکس ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف.
پہلے سے آزاد ، پہلے آزادی حاصل کیے ہوئے. لاک کا دعویٰ ... سابق الحریت افراد کی آزادانہ مرضی سے ماخوذ ہوا ہے. (۱۹۲۹ء ، ارتقائے نظمِ حکومتِ یورپ ، ۳۹). [سابق + رک : ال (۱) + حُرِّیت (رک)].

ـــُـ الذِّکْر (ـــضم ق ، غم ا ل ، شد ذ بکس ، سک ک) صف.
جس کا پہلے ذِکر کیا جا چکا ہو ، مذکورہ بالا (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ فیروزاللغات). [سابق + رک : ال (۱) + ذکر (رک)].

ـــ دَسْتُور (ـــفت د ، سک س ، و مع) م ف.
حسبِ دستور ، معمول کے مُطابق ، پہلے کی طرح. پھر سابق دستور بھول جائے گا. (۱۸۵۶ء ، فوائد الصبیان ، ۱۰۳). جب مینہ تھم جاتا ہے پھر سابق دستور آوازیں آتی ہیں. (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۴). [سابق + دستور (رک)].

ـــ بے لاحِق صف.
گزشتہ سے پیوستہ ، پہلے کے بعد اور اُس سے متّصل. سابق سے لاحق اسمبلی میں حکومت نے بل پیش کر کے ایک آرڈیننس پاس کروایا تھا. (۱۹۶۹ء ، اخبارِ جہاں ، کراچی ، ۲۹ اکتوبر ، ۸).

ـــ میں م ف.
۱. گُزشتہ زمانے میں. یہاں سابق میں ٹکسال تھی. (۱۸۸۳ء ، جغرافیہ گیتی ، ۲ : ۳۰). آج کل دنیا جتنی بُرائی کی طرف مائل ہے سابق میں یہ بات نہ تھی. (۱۹۶۹ء ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۲). ۲. ابتدا میں ، شروع میں. سابق میں عرض کر چکا ہوں کہ اشرف

نہایت ذکی و ذہین تھا فوراً بات کی تہہ کو پہونچ جاتا تھا۔ (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۲)۔

سابِقاً (کس ب ، تن ا بفت) م ف۔

۱۔ **پہلے ، گزشتہ زمانے میں** (فیروزاللغات)۔ ۲۔ **پہلی دفعہ ، قبل ازیں۔** سب حضرات کو یاد ہوگا کہ سابقاً راقم نے ایک مضمون مختصر بدین خلاصہ پڑھا تھا۔ (۱۸۶۷ ، مقالاتِ محمد حسین آزاد ، ۱۱۰)۔ سابقاً جلد اوّل میں بیان کیا ہے کہ برق کے پاس پوست سب جانوروں کے ... رہتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۲)۔ [سابِق + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

سابِقُون (کس بج ب ، و مع) امذ۔

ک : **سابقون الاوّلون۔**

گو نہیں ہم سابقون میں سے مگر ہیں
حاملِ پیغامِ آخرینِ محمدؐ
(۱۹۶۰ ، حمطایا ، ۱۳۰)۔ [ع]۔

---الاَوَّلُون (---فت ن ، ضم ا ، سک ل ، فت ا ، شد و بفت ، و مع) امذ۔

وہ صحابہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لائے آپؐ نے خود اس کے پاس جا کر اسلام کی دعوت دی ، اس طرح تین سال کا زمانہ گزر گیا مگر صرف چالیس افراد کو ایمان و اسلام کی سعادت میسر آئی۔ یہ لوگ سابقون الاوّلون یا سابقون السابقون کہلاتے ہیں یعنی وہ جو سب سے پہلے اسلام لائے۔ (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۲۲)۔ [سابقون + رک : ال (۱) + اَوَّلُون (رک)]۔

سابِقَہ (کس مع ب ، فت ق) امذ ؛ امث۔

۱۔ سابِق (رک) کی تانیث۔ اور عملِ سابقہ کو بھی عمل میں لاوے۔ (۱۸۳۵ ، خلاصۃ الاعمال ، ۱۶۸)۔ ۲۔ **واسطہ ، تعلق ، مُلاقات۔**

بُھول جا خوش رہ عبث وہ سابقے مت یاد کر
درد یہ مذکور کیا ہے آشنا تھا یا نہ تھا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۰)۔

کُھل جاتا حال سابقہ پڑنے سے مہرباں
کُچھ ہم مقابلے میں رقیبوں سے کم نہ تھے
(۱۸۶۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۶۰)۔ ان کو ایک لمحہ کے لیے بھی زحمت سے سابقہ نہیں پڑا۔ (۱۹۳۳ ، سیف کی بیٹی ، ۷۶)۔ میں کیا بتاؤں اسی دوران مُجھے کیسی کیسی الدھی رُوحوں اور گندے فرشتوں سے سابقہ پڑا۔ (۱۹۸۹ ، اک محشرِ خیال ، ۶۵)۔ ۳۔ (اُ) وہ حرف یا کلمہ جو دوسرے الفاظ کے شروع میں داخل ہو کر ان کے معنیٰ میں کوئی اضافہ کرے جیسے «امر» میں ا ، بے ضرورت میں بے ، گُل رُو میں گُل۔ سابقہ وہ لفظ جو بعض لفظوں کے پیش تر آ کر ایک مُرکّب لفظ بناتا ہے ، مثلاً گُل چیں ، گُل فروش۔ (۱۹۶۱ ، فرہنگِ اثر ، ۳۰۵)۔ (آ) **نام سے پہلے اضافہ کیا جانے والا کلمہ** (تعظیم یا تحقیر کے لیے)۔ کوئی شخص دُوسرے کو بغیر بھائی کا سابقہ ... لگائے مخاطب نہیں کرتا تھا۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۷)۔ ۴۔ **قدیم جان پہچان ، اگلی مُلاقات** (فرہنگِ آصفیہ)۔ ۵۔ **پہلی بیوی ، اگلی بیوی** (اُردو قانونی ڈکشنری ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔ ۶۔ **پچھلا ، اگلے زمانے کا۔** ہم اس کی زیادہ بہتر طریقہ سے تنقید کر کے معلوم کر سکیں گے کہ سابقہ اور حالیہ رنگ میں کیا فرق پیدا ہوا ہے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۱)۔ موجودہ مالی سال تقریباً ختم ہو رہا ہے اس لیے سابقہ منظوری کو دوبارہ ضابطے کے مُطابق بنانے کی ضرورت ہے۔ (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۹۰)۔ [ع]۔

---پَڑنا محاورہ۔

۱۔ **کام پڑنا ، واسطہ پڑنا۔**

پڑا ہے سابقہ کس کُوچہ گرد سے کیوں رند
میں دیکھتا ہوں تمہیں در بدر کئی دن سے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۲)۔ اللہ نہ کرے کسی سیدھے سادے مرد کو بدکار عورت سے سابقہ پڑے خدا ہی بچائے تو آبرو بچے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۲)۔ سیاست دانوں سے آئے دن سابقہ پڑتا رہتا تھا۔ (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۳۸)۔ ۲۔ **واقفیت ہونا ، جان پہچان ہونا۔** ان کی کوشش یہ تھی کہ مرنے کے بعد جن لوگوں سے زندگی میں سابقہ پڑا ہے وہ ان کی موت پر روئیں۔ (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۶۲)۔

---ڈالنا محاورہ۔

سابقہ پڑنا (رک) کا متعدی۔ خدا جاہلوں سے سابقہ نہ ڈالے اُلٹی مانتے ہیں نہ سیدھی۔ (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۲)۔

---کَرنا محاورہ۔

معاملت رکھنا ، واقفیت یا شناسائی پیدا کرنا۔

شیشہ میں ایسے جڑے کیا لعل ہیں
سابقہ اس سے جو کرنے بیٹھوں میں
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۶۰)۔

---ہونا محاورہ۔

رک : **سابقہ پڑنا۔**

تھا شبِ ہجر سے کیا سابقہ دل کو میرے
تُم نے یہ روزِ بد لے چشم دکھایا مجکو
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۰)۔ پہلی قوم فرنگستانیوں کی جس سے سابقہ اُن سے ہوا ، اُس نے کیا سلوک کیا۔ (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۵)۔ گیتی آرا بیگم ! ہمارا تمہارا سابقہ اتنے ہی روز کا تھا اب نیا دانہ ، نیا پانی ، نئے لوگ اور نیا گھر۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۷۹)۔ ایذا رسانیوں سے آپ کو برابر سابقہ تھا۔ (۱۹۸۹ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۶)۔

سابِقِین (کس مع ب ، ی مع) امذ۔

۱۔ **پہلے ، اگلے ؛ اگلے زمانے کے لوگ ، پُرانے آدمی۔** لہذا مابدولت و اقبال نے سنّتِ سابقین کا پابند ہو کر اکثر زہرہ جبینانِ ماہ تمثال کو فنِ موسیقی کی تعلیم کا حکم دیا۔ (۱۹۱۳ ، عمل خانۂ شاہی (ترجمہ) ، ۸۹)۔ یہ ترک سابقین پر کئی لحاظ سے فوقیت رکھتا تھا۔ (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۹۷)۔ ۲۔ رک : **سابقون الاوّلون۔** جس طبقہ کی تعبیر «سابقین» کے لفظ سے کی گئی ہے ان کے مراتب کے حساب سے یہ دوسرے درجہ کا کمال ہے۔ (۱۹۵۶ ،

مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۹۲۷). اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان انبیائے سابقین کے امتی تھے. (۱۹۶۲ ، ختم نبوت ، ۵۵). [سابق (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

ـــ اوّلین کسر صف (ـــ فت ا ، شد و بفت ، ی مع) امذ.
رکَ : **سابِقُونَ الاوّلُون** . خالد بن سعید سابقین اوّلین اور مہاجرین حبش سے ہیں. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۲). مکّی دور میں ایمانی سبقت کرنے والے "سابقین اوّلین" کے ایمان کی نوعیت یہی تھی. (۱۹۵۵ ، تجدید معاشیات ، ۱۳۱). [سابقین + اوّلین (رک)].

سابَل (فت ب) امذ ؛ مۃ سبل.
۱. رک : سابر ، لوہے کا آلہ جس کے نیچے کا حصّہ چپٹا اور دھاردار ہوتا ہے ، کدال (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۲. ایک قسم کا کپڑا. امراء کے عُمدہ کپڑوں کے بہت سے اقسام تھے ... جن میں سنجاب، سمدر اور سابل وغیرہ شامل تھے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۹۰). [پ : सब्बल]

سابُن (ضم ب) امذ.
رک : صابون.

بھگ تیل بڑی ہوتی سابن چکھوٹ
جو سابن بھگ تو رویگی ہوتی کھوٹ

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۱۵۱).

عجز کے سابُن سُوں دل دھو صاف کر
جیؔ کا بھی پھیر ووتجہ نوں سب تاب کر

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۳۱۸). شیخ صاحب کیا جانیں سابن (صابون) کا بھاؤ. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۹۶). [صابُون (رک) کا ایک اِملا].

ـــ تھوڑا پانی گدلا کیا مَل مَل کے دھوتا ہے ، اندر داگ لگا قدرت کا جب دیکھو جب روتا ہے کہاوت.
جس کا اندر ہی خراب ہو اس کو باہر کی تھوڑی سی صفائی کرنے سے کوئی فائدہ نہیں (جامع اللغات).

ـــ دئیے ، مَیل کٹے ، گنگا نہائے پاپ کٹے کہاوت.
(ہندو) جس طرح صابن میل کو دُور کرتا ہے ، اسی طرح گنگا کا اشنان پاپ کو دور کرتا ہے (جامع اللغات).

ـــ کاٹے مَیل کو جِس تَن کاٹے تیگ کہاوت.
سابُن میل کو اس طرح کاٹتا ہے جیسے تلوار بدن کو (جامع اللغات).

ـــ کے مول پڑنا محاورہ.
بہت سی جُوتیاں پڑنا ، بازار کے بھاؤ پٹنا ، کثرت سے جُوتے کھانا ، ہر طرف سے مار پڑنا.

معروف اپنے لئے ہے رنگیں سے لڑا
تاخلق کہیں کہ یہ بھی شاعر ہے بڑا
جب پڑنے لگیں ادھر سے سابن کے مول
سوٹے کی طرح سے تب کیا خوب کھڑا

(۱۸۳۵ ، رنگین (فرہنگ آصفیہ)).

ـــ گر (ـــ فت گ) صف.
صابُن بنانے والا. سابُن گر بولا آغا صاحب یہ سابُن ہے پتھر نہیں. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۷۰). [سابُن + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

سابُوت (و مع) صف ؛ مۃ سابُت.
ثابت ، کامل ، پُورا ، تمام.

جب مجلس رندان میں زاہد گئے تب واں سے
سابُوت کبھی سر پر دستار نہیں آئی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۰۵). وہ کیا تقسیم ہے جس میں سب کو سابُوت گھوڑے ملیں. (۱۸۵۳ ، تحفۃ الاحباب ، مولوی ذکاءاللہ دہلوی ، ۳۶). [ثابت (رک) کا عوامی تلفظ اور اِملا].

سابُوتی (و مع) امث (قدیم).
ثبوت . مُزید سوال کئے کہ ایسں کوں نفی کرنا کیا فایدہ ہے پیر فرمائے کہ سابُوتی حق کی ہے. (۱۶۹۹ ، کنز مخفی (دکھنی اُردو کی لغت)). [ثبوت (رک) کا بگاڑ].

سابُودانہ (و مع ، فت ن) امذ.
ایک دانہ دار نشاستہ جو ساگو کے درخت کے تنے سے حاصل کیا جاتا ہے سادہ ، زُود ہضم اور مقوی غذا ہے. صبح کو نصف لیمو کا افشردہ ۔ دوپہر کو چند چمچے سابُودانہ. (۱۹۳۶ ، نگار ، لکھنو ، اکتوبر ، ۳۰). چاول ، گندم ، آلو ، سابُودانہ وغیرہ تقریباً خالص کاربوہائیڈریٹ کے مرکب ہوتے ہیں. (۱۹۶۰ ، اصول حفظان صحت ، ۳۹). [رک : ساگو دانہ].

سابُونی (و مع) امث.
(شکر سازی) اوسط درجہ کی لُکدی کی شکل کے بنائے ہوئے سفید کھانڈ کے پیڑے ، کھانڈ کے ہنڈے (اب و ، ۳ : ۱۹۷ ؛ فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

سابَھر سُوبَھڑ (فت بھ ، و مع ، فت بھ) م ف.
عُجلت میں ، جلدی سے ، رواروی میں. بھاگڑ نہیں ہے کہ سابھر سُوبھڑ بکا کر الگ کرو. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۶). [سابھر (حکایت الصّوت) + سُوبھڑ (تابع)].

ساپ امذ (قدیم) (مث : ساپن).
سانپ (پلیشیں). [سانپ (رک) کا قدیم اِملا].

ساپَر (فت پ) صف.
سُرنگ اُڑانے یا لگانے والے (اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۱). [انگ : Sapper].

ساپَن (۱) (فت پ) امث.
۱. (گھوڑا بانی) گھوڑے کی ایال کی جڑ کے قریب کی بھونری (اگر ایال کے دونوں طرف ہو تو بُری نہیں وہ (اصطلاحاً) ناگ کہلاتی ہے اور اگر صرف ایک طرف ہو تو بہت منحوس خیال کی جاتی ہے).

نہ ساپن نہ ناگن ، نہ بھونری کا ڈر
ہر ایک عیب سے وہ غرض بے خطر

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۵۸).

اگر بھونری ہے جڑ میں بال کی ایک
تو بس ساہن ہے وہ ہر گز نہیں نیک

(۱۸۳۵ ، رنگین ، فرسنامۂ رنگین ، ۵). ایال کی جڑ میں جو ایک بھونری ہو اس کو ساہن کہتے ہیں . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۰). ۲. رک : سانپن. سانپ نے سب احوال اس سے کہا ساہن نے کہا جو شخص تیرے ساتھ احسان کرے بس تجھ کو بھی لازم ہے کہ تُو بھی شکر اُس کا بجا لاوے . (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۴۶). [سانپن (رک) کا قدیم إملا].

سانِن (۲) (فت پ) اسث.
ایک بیماری جسمیں بال آہستہ آہستہ جھڑ جاتے ہیں (پلیٹس).
[ب : **सापन**].

سات (۱) امذ.
رک : ساتھ.

باتو تنہا چہ روی زیں زمیں   نیک عمل کن کہ وہی سات ہے

(۱۲۶۶ ، فرید گنج شکر (پنجاب میں اردو ، ۲۳۱)) . ایک بادشاہ کی تعظیم ایک امیر کوں بڑی کرتا ہے تو اوّل جابجا آرائش کرتا ہے سو محمدؐ کوں پانچہ تن سنوار کر سات ایمان کے اوپر لانے . (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۳).

حشم سات دے کر اسد خان کوں
پٹھا بیگ دے ملک میدان کوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۸۴).

پھر   برائے   برآمدِ   حاجات
ان سبھوں کے جو حاشر ہیں اک سات

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱). اس کو بھی سات لیا چاہیے .(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۴).

جانِ زار اس کی کشا کش میں پھنسی تھی پیہات
پڑ گئی کیسی الجھن نہ کوئی سنگ نہ سات

(۱۹۲۵ ، ریاض ابجد ، ۳۴).

میں جو بھی بنا ہوں وہ بنا ہوں تُجھ سے
میں کُچھ نہیں ہوتا جو نہ ہوتا ترا سات

(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۲۵). [ساتھ (رک) کا ایک إملا].

---بَنْد دینا محاورہ (قدیم).
عقد کر دینا. مجھے اس کے سات بند دے .(۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اُردو کی لغت)).

---پَنا (---فت پ) امذ (قدیم).
صحبت ، معیت ، ساتھ ، رفاقت. اس ستقیاں کے طایفے کوں اپنی سات پنے کا عظمت عطا کیا. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)). [سات + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

سات (۲) اسث.
ساعت ، گھڑی ، وقت.

کیا بھیاؤ امرت بھری سات میں
پری کوں دیا دیو کے ہات میں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰۶).

اوّل امیر میرے دل میں ہے یہی ہر سات
جو نِت رفیق ہو توفیق حق اچھے منج سات

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۸). [ساعت (رک) کا بگاڑ].

سات (۳) (الف) امذ.
۱. چھ کے بعد اور آٹھ سے پہلے کا عدد ، ہندسوں میں (۷) لکھا جاتا ہے.

گگن سات میں پانچ اوڑ کن تمیں   مہا رائے ہیں ہر مہاجن تمیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۷).

(ہفت) سات اور (ہشت) آٹھ اور (بست) بیس
(سی) اگر کہیے تو ہندی اسکی تیس

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۷۱). جب بچّہ سات ... برس کا ہوتا ہے تو اسے روزہ رکھواتے ہیں . (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سیداحمد ، ۳۲) یاد ہے کہ سات سے زیادہ ملک نہ لیں کیونکہ ہمارا ننھا مُنّا کمپیوٹر سات سے زیادہ نہیں گن سکتا ہے . (۱۹۸۳ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۵۵). (ب) صف. **عدد کی مقررہ قیمت ، مُطابق یا مساوی.** سات زمین سات آسمان میں اس کا کھیل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲). دو سے سوار قراولوں کے بیس سات ہاتھی نشانوں کے ہیں . (۱۷۴۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۳) . اس کا خط گویا سات سو روپیے کی درشنی ہنڈی تھی . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۹۲).

محرومِ ازل کو دیدیے سات پہر
اللہ کے بعد ہے سخائے شہر

(۱۹۵۱ ، آرزو ، صحیفۂ الہام ، ۵۰). [ب : سات **सात**].

---اَقْلِیم (---فت ا ، سک ق ، ی مع) امذ.
رک : ہفت اقلیم ، سات مُلک ، کُل دنیا.

سات اقلیم کا حاصل جو فراہم کیجیے
تو وہ لشکر کا ترے نعل بہا ہوتا ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۱). [سات + اقلیم (رک)].

---اَناج (---فت ا) امذ.
گیہوں ، دھان ، جَو ، باجرہ ، مکئی ، جوار اور چنے (عورتیں ان کو پکا کر کسی منت پُوری ہونے کے موقع پر بانٹتی ہیں) (جامع اللغات) .
[سات + اناج (رک)].

---آسْمان (---سک س) امذ.
مُسلمانوں اور قُدما کے عام اعتقاد میں آسمان سات ہیں.

دھرتی سرنگیں فرش کی چوند ھر سمد جوں حوض ہے
چھپّر پلنگ سات آسمان پنکھا سو تج بارا ہوا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹).

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا؟

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۱). [سات + آسمان (رک)].

---بھائی امذ.
چھوٹی چڑیاں جو سات کی ٹولیاں بنا کر رہتی ہیں (ماخوذ : نوراللغات).
[سات + بھائی (رک)].

---باڑچے کا خِلعَت امذ.
ایک قسم کا خلعت جو بادشاہوں یا راجاؤں کی طرف سے دیا جاتا تھا. لڑکی کے جالے کا کیوں ذکر کرتی ہو یہ کیوں نہیں کہتیں کہ چھوٹے بھیا کو سات پارچہ کا خلعت دیں گے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۱۳).

---پانْچ (---غنہ) امذ ؛ امث.
۱. **مکر و فریب ، حیلہ بہانہ.** یہ سپاہی بیچارہ سات پانچ کچھ نہیں جانتا. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۲۱).

رِندوں کو کچھ غرض نہیں اس سات پانچ سے
زاہد رہیں شمار میں روزِ حساب کے

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۱). آپ تو ایک بھولے آدمی ہیں دنیا کا سات پانچ کیا جانیں. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۱۰).
۲. **چالاکی ، طرّاری ، تیزی.**

دو چار باتیں تجھ سے تو کرنے یہ کیا کریں
ہم بھولے سات پانچ تری ہفت و ہشت سے

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۱۸۱). میں تو سیدھی سادی آدمی تھی کچھ سات پانچ نہ جانتی تھی. (۱۹۱۱ ، قصّۂ مہر افروز ، ۷۲).
۳. **چند دوچار** (مہذب اللغات). [سات + پانچ (رک)].

---پانْچ پَکوا ، نَہ ایک گُولَر کہاوت.
(پکوا - ایک بے مزہ جنگلی پھل ہے) ایک گولر سات پانچ پکووں سے بہتر ہے ایک اچھی چیز بہت سی خراب چیزوں سے بہتر ہے (جامع الامثال).

---پانْچ کَرنا محاورہ.
۱. عذر کرنا ، تامّل کرنا ، بہانے کرنا.

نہ کی دل میں شش پنج اور سات پانچ
شرح کر دی شش پنج اورسات پانچ

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۵).

عدوئے لعیں کیا کرے سات پانچ
جلا طورِ موسیٰ پر آئی نہ آنچ

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۳۳).

وہ ساغر پلا صاف ہو جس کا کانچ
نہ دینے میں کر ساقیا سات پانچ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۷). ۲. **حُجّت کرنا ، جھگڑا کرنا.** مہاراج اپنے پتا کو دھنکا کے بہاں سے اُٹھ سات پانچ کرتا ہوا گیا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۰). ۳. **مکر و فریب کرنا ، دغا کرنا** (فرہنگِ آصفیہ).

---پانْچ کی لاٹھی ایک جَنے کا بوجھ کہاوت.
کئی آدمیوں کی مدد سے کام پورا ہو جاتا ہے (مہذب اللغات).

---پانْچ لانا محاورہ.
جھگڑا کرنا ، اُلجھنا ، حُجّت کرنا (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---پانْچ مِل کیجیے کاج ، ہارے جِیتے نَہ آوے لاج کہاوت.
صلاح مشورے سے کام کیا جائے تو ناکامی کے بعد بھی شرمندگی اُٹھانا نہیں پڑتی کیونکہ ہار جیت میں سبھی شامل ہوتے ہیں (ماخوذ : جامع الامثال).

---پَتال میں کاڑْنا محاورہ (قدیم).
تحت الثریٰ میں ڈال دینا.

جالوں تجکوں چولھے کھال
جیو تیجہ کاڑوں سات پتال

(۱۵۰۳ ، نوسر ہار ، ۳۷).

---پَردوں کے اَنْدر رَکھنا محاورہ.
چھپا کر رکھنا ؛ کمال نگہبانی. میری ماں مجھے سات پردوں کے اندر رکھتی تھی اور جب میں باہر نکلتی تھی تو برقع اوڑھ لیتی تھی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۹۷).

---پَردوں میں (مُنْھ) چُھپانا محاورہ.
پوشیدہ رکھنا ، چھپا کر رکھنا ، پوری حفاظت کے ساتھ رکھنا.

رِند اگر وہ رُوئے انور سے اُلٹ دیوے نقاب
سات پردوں میں چھپا دے منہ کو یہ شرمائے شمع

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۷۲).

ہا کے میرے دیدۂ بیدار کو مشتاقِ دید
سات پردوں میں چھپاتا ہے شبیہِ یار خواب

(۱۸۸۱ ، دیوانِ صفی ، ۴۴). جبکہ لڑکی کی صورت شکل سات پردوں میں چھپائی جائے نکاح کا پیام کون دے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، گردابِ حیات ، ۵۳).

---پَردوں میں رَکھنا محاورہ.
بہت زیادہ چھپانا ، بڑی احتیاط سے رکھنا ، زیادہ سے زیادہ حفاظت کرنا ، ہوا نہ لگنے دینا.

سات پردوں میں رکھوں اس کوں چھپا
آوے گر انکھیاں میں وو نورِ نظر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۲).

---پَردوں میں رَہْنا محاورہ.
بہت پردہ کرنا ، کسی کے سامنے نہ آنا. اماں ہماری اللہ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے ، سات پردوں میں رہتی تھیں. (۱۹۷٦ ، دلربا ، ۲۸).

---پَردے (---فت پ ، سک ر) امذ ؛ ج.
۱. **آنکھ کے ساتوں پردے.**

سات پردوں میں بھی کرتیں تجھے رُسوائے جہاں
آٹھواں پردہ نہ پاتیں جو حیا کا آنکھیں

(۱۸٦۷ ، رشک (مہذب اللغات)). ۲. **سات آسمان** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۳. **ساز کے سات پردے** (نوراللغات). [سات + پردے (پردا (رک) کی جمع)].

---پَردے لَگنا محاورہ.
بہت زیادہ پردہ کرنا ؛ اس عورت پر طنز جو یکایک صاحبِ ثروت ہو جانے پر بہت زیادہ پردہ کرنے لگے (ماخوذ : فیروز اللغات).

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) امث.
آباو اجداد ، اسلاف ؛ (مجازاً) پُورا خاندان. دیکھو تُم سات پُشت کے نمک خوار اسی دربار کے ہو. (۱۸۴۸ ، نوابی دربار ، ۲۳). اُن کی سات پُشت کو بٹا لگ جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خُمارستان ، ۱۷۰). سب معلوم ہیں تیری یہ باتیں ، بے ایمان کہیں کا ، سالے سات پُشت کا کھایا اُگلنا پڑے گا . (۱۹۸۶ ، اِنصاف ، ۴۶). [سات + پُشت (رک)].

---پُشت کو بٹّوانا محاورہ.
(عو) کوئی ایسی حرکت سرزد ہونا کہ بُزرگوں کی بدنامی ہو ، اپنی خراب حرکتوں سے باپ دادا کو گالیاں کھلوانا (مہذب اللغات).

---پُشت کی ناک کٹنا محاورہ.
(عو) پُورے خاندان کی آبرو جانا ، خاندان کی ذلّت ہونا.

ایسے تن پیٹ کے مرنے پر خاک
جس سے کٹ جائے سات پُشت کی ناک

(۱۸۸۱ ، منیر (مہذب اللغات)).

---پُشت گِننا محاورہ.
بُرا بھلا کہنا ، گالیاں دینا. گالیوں تک نوبت پہنچ جاتی تو ... ایک اپنے مدِّمقابل کی سات پُشتیں گِنتا دُوسرا اس کی بیس پُشتیں گِن ڈالتا. (۱۹۳۷ ، آخری چٹان ، ۴۶).

---پُشتوں کو کھنگال ڈالنا محاورہ.
پُورے خاندان کو بُرا کہنا. رو آتی تو سات پُشتوں تک کو کھنگال ڈالا ، فضیحتیاں ڈانٹ ، ڈپٹ غرض کسی چیز سے اِنکار نہیں . (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۱۶).

---پیڑی / پیڑھی (---ی مع) امث.
رک : سات پُشت. وہ بُرے دستوروں کو جاری کر گئے اور برابر سات پیڑھی تک قایم رہتا چلا آیا . (۱۸۸۱ ، صورت الخیال ، ۱ : ۴۲). میری سات پیڑھی میں بھی کسی کو طلاق نہیں ملی (۱۹۲۲ ، گرداب حیات ، ۱۰).

---پیڑھی پُن کے رَکھ دینا محاورہ.
رک : سات پُشتوں کو کھنگال ڈالنا ، پُورے خاندان کو گالیاں دینا یا ذلیل کرنا.

ابھی سب کہہ کے سُن کے رکھ دونگی
سات پیڑھی کو پُن کے رکھ دونگی

(۱۸۶۹ ، بہار عیش ، ۱۵). مرد کسی مخالف سے مقابلہ کرتے وقت متانت اور تمکنت سے کام لے گا ، مگر عورت ایک دم بھر میں ہزاروں گالیاں دے ڈالے گی اور سات پیڑھیوں کو پُن کر رکھ دے گی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ / ۲ : ۳۳۰).

---پھیرے (---ی مج) امذ ؛ ج.
سات چکر ، ہندوؤں میں شادی کی ایک رسم جس میں میاں بیوی آگ کے گرد سات چکر لگاتے ہیں. سات پھیروں میں میں نے جو سات دعائیں مانگی ہیں وہ سب پُوری کرنا. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۹). [سات + پھیرے (پھیرا (رک) کی جمع)].

---پھیرے پِھرنا / ہونا محاورہ.
عقد ہونا ، بیاہ ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---تالوں میں رَکھنا محاورہ.
سات پردوں میں رکھنا ، بہت حفاظت کرنا. جو یہاں ایک بار ہو جائے میں بھی اس کے گھر جاؤں ، چاہے وہ اپنی عورتوں کو سات تالوں میں رکھتا ہو اور چاہے وہ شرابی یا اجنبی آدمی ہو. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۵۵).

---تالے ڈالنا محاورہ.
حفاظت کا غیر معمولی اِہتمام کرنا ، کڑی نگرانی کرنا. شہزادی کی حفاظت کے لیے جس صندوق میں سات تالے ڈالتا تھا. (۱۹۸۳ ، قاموس الفصاحت ، ۴۰۳).

---تووں سے مُنھ کالا کرنا / سات تووں کی سیاہی سے مُنھ کالا کرنا محاورہ.
(نفرت ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں) نہایت ذلیل سمجھنا ، خاطر میں نہ لانا ، بہت ذلیل کرنا ، بات نہ پُوچھنا ، نِکال دینا (ماخوذ : فیروز اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---تووں کی کالَک مُنھ کو لگ جانا محاورہ.
حد درجہ رُسوائی ہونا ، بہت ذلیل ہونا.

سوت کے منھ کو لگے سات تووں کی کالک
میرے چولھے میں اسی نے نُواکاڑا تعویذ

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۳۳).

---جنَم لینا محاورہ.
سات مرتبہ مر کے پھر پیدا ہونا.ایسے عمل پر بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ وہ یا تم ہرگز ایسا نہیں کرسکتے (مہذب اللغات).

---جہنّم (---فت ج ، ہ ، شد ن بفت) امذ.
جہنم کے سات طبقے ، سات دوزخیں.

نہ سمجھو بے حقیقت گرمئ عشقِ مجازی کو
یہی ہے وہ شرر ساتوں جہنّم جس سے جلتے ہیں

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۲ : ۳۲۶). [سات + جہنّم (رک)].

---جھاڑُو مارنا محاورہ.
لعنت بھیجنا ، ذلیل کرنا. تیرے اُستاد کو لُوکا لگاؤں سات جھاڑُو سنگل اِتوار ماروں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشرُبا ، ۱ : ۵۰۹).

---چُلّو خُون (لَہُو) پی لینا محاورہ.
شدید غصّے کے عالم میں ہونا ، شدید انتقامی جذبے سے مغلوب ہونا.

میں سلامت نہ اس کو چھوڑوں گی
سات چُلّو لہو کے پی لوں گی

(؟ ، قلق (مہذب اللغات)).

---خَط (---فت خ) امذ.
۱. (خوش نویسی) درج ذیل سات طرح کی لِکھاوٹیں ، ثلث ، محقق ، توقیع ، ریحان، رقاع، نسخ، نستعلیق خوش نویسی کی سات روشیں.

ہے روئے کتابی پر کیا خوب تمہارا خط
کچھ سات خطوں سے بھی ہے بڑھ کے یہ پیارا خط
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۰۰) ۔ ۲. فارسی میں ہفت خط، کنایہ ہے سات اقلیموں سے اور ان ساتوں خطوط سے جو جام جمشید میں تھے (مہذب اللغات) ۔ [سات + خط (رک)] ۔

---خُون مُعاف ہونا محاورہ.
ہر جُرم اور گناہ ، بیباکی سے کر گزرنے کی آزادی ہونا. جو شخص ... سب کچھ بے خوف و ہراس کر سکتا ہے اس کو طنزاً کہا جاتا ہے کہ "سات خون معاف ہیں" (۱۹۷۳ ، قاموس الفصاحت، ۵۸).

---دَرْیا (---فت د ، سک ر) امذ.
رک : سات سمندر.

سات دریا کے فراہم کئے ہوں گے موتی
تب بنا ہو گا اس انداز کا گز بھر سہرا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۷). [سات + دریا (رک)].

---دَرْیا پار م ف.
بہت دُور ، سات سمندر پار.

مثالِ مہر جن کے دیدۂ بیدار رہتے ہیں
وہ آئینِ خودی سے سات دریا پار رہتے ہیں

(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۶۸).

---دَرْیا دَرْمیان فقرہ.
خدا نہ کرے ، دورپار (کسی منحوس یا ناپسندیدہ بات کا ذکر آئے تو دفعِ نحوست کے لیے بولتے ہیں).

میرے رونے کی خبر کیوں کر نہ پوچھے نوح سے
سات دریا درمیاں وہ عین طوفاں میں نہ تھا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۶۹).

---دفعَہ صَدْقے اُتارْنا محاورہ.
(عو) بیشتر صدقہ اتارتے وقت صدقے کی چیز ساتھ دفعہ سر کے گرد پھراتے ہیں ، اس فعل کو سات دفعہ صدقے اُتارنا کہتے ہیں ؛ صدقے کی چیز سے بھی زیادہ حقیر سمجھنا. میں بیاہتا وہ آنکھ لگی میرا مقابلہ کرتی ہے ، میں ساتھ دفعہ اپنے اوپر اس مُردی کو صدقے اُتاروں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۵).

---دِیپ (---ی مع) امذ.
ہفت اقلیم ، سات جزیرے ؛ مراد: پوری دنیا. میرا شریر ہی نشٹ ہو گا یا سات دیپ کا راج ہی مجھکو ملے گا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۹). یہ نونہال ساتوں دیپوں کو جیتے گا. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۹۰). [سات + دیپ (رک)].

---دھار ہو کَر نِکَلْنا محاورہ.
(غذا) ہضم نہ ہونا اور دستوں کی صورت میں بہ کر نکل جانا ، کھایا پیا پھوٹ پھوٹ کر نکلنا.

لگ گئی تیری نظر وہ ہو کے نکلا سات دھار
اے نصیرؔ کل مرے بچے کا سب کھایا ہوا

(؟ ، راحت (نوراللغات)).

---رُوپَیَہ اَور یَہ نَمُود کہاوت.
چھوٹی حیثیت کا آدمی اپنی بڑائی کی ڈینگیں مارے تو کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فیروز اللغات).

---سات پانی سے دھونا محاورہ.
پاک کرنے کے لیے بار بار دھونا ، ناپاکی دُور کرنا. حُسنِ قدرت کیا شے ہے ؟ ایک لُطفِ خداداد ہے جس میں بناؤ سنگار کا نام بھی آ جاوے تو تکلیف کا داغ سمجھ کر سات سات پانی سے دھوئیں. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۱۱).

---سُر (---ضم س) امذ.
موسیقی کے ساتوں سر (سرگم ، یعنی کھرج ، رکھب ، گندھار ، مدھم ، پنچم ، دھیوت ، نکھاد).

لگا سات سُر اس طرح کھینچ کر　　کہ زہرہ کو ہو آسماں پر خبر

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۰۵). [سات + سُر (رک)].

---سکھی کا بی امذ.
ایک نر چڑیا کا نام جس کے ساتھ سات مادہ رہتی ہیں (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---سَمَنْدَر (---فت س ، م ، سک ن ، فت د) امذ.
۱. دُنیا کے سات قدیم دریا یا بحرِ اعظم (بحرِ اخضر ، بحرِ عمان ، بحرِ قلزم ، بحرِ روم ، بحرِ اسود ، بحرِ ظلمات اور بحرِ بربر) ؛ (مجازاً) بحرِ ذخّار.

کنور کو پری تخت پہ کر سوار
گئی لے کے ساتوں سمندر کے پار

(۱۷۵۲ ، قِصّۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۳).

تنکا ایک اور سات سمندر
جائیے کہاں موجوں سے نکل کر

(۱۸۸۳ ، مناجات بیوہ ، ۶). ۲. لڑکوں کا ایک کھیل ، پہلا ، دوجا ، چوروانی (مہذب اللغات). [سات + سمندر (رک)].

---سَمَنْدَر پار فقرہ ؛ م ف.
۱. (عو) رک : سات دریا درمیان. خدا جانتا ہے کہ سات سمندر پار اگر میرا بچہ ایسا رونا ہوتا تو میں کھڑے کھڑے اس کی ٹانگیں چیر کر پھینک دیتی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۵۳). ۲. بہت دور ، دور دراز فاصلے پر. یہ دیکھ کے دل خوش ہوتا ہے کہ ان کے زورِ طبع نے سات سمندر پار کس برق طاقت سے اثر ڈالا کہ یورپی بھی ان کے شیدائی ہو گئے. (۱۹۰۳ ، چراغِ دہلی ، ۲۹). شہزادوں کو جان جوکھوں میں ڈال کے سات سمندر پار وہاں پہنچنا ہوتا تھا. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۳).

---سِنگار/سِنگھار (--- کس س ، مغ) امذ.
عورتوں کی درج ذیل سات قسموں کی آرائش: مہندی ، سُرمہ ، پان ، مسّی ، چوٹی ، جُوڑے اور افشاں کی آرائشیں.

سو او سر و قد نار سندر سو دھن
جڑت ابرن سات سنگار تن

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۵). [سات + سنگار ، سنگھار (رک)].

---سَو چُوہے کھا کے بِلّی حج کو چلی (عموماً نو سو کے ساتھ مستعمل) کہاوت.
بہت سے بُرے کام کر کے نیک کام کا ارادہ کرنا ، کثرت سے گناہ کر کے توبہ پر آمادہ ہونے کے موقع پر بولتے ہیں (نوراللغات).

---سُہاگنوں کا ہاتھ لگوانا محاورہ.
(عور) ایسی سات عورتوں سے جن کے خاوند زندہ ہوں نیک شگون کے لیے شادی کا جوڑا قطع کرانا (فیروزاللغات ؛ نوراللغات).

---سُہاگنوں کو کِھلانا محاورہ.
(عور) نیک شگون کے لیے ایسی سات عورتوں کو جن کے خاوند زندہ ہوں منّت کا کھانا کِھلانا (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ نوراللغات).

---سَہیلی کا جُھمکا/گُچّھا امذ.
(کنایۃً) پروین ، عقدِ ثریا ، سات ستاروں کا گُچّھا. درخت انگور پر گویا سات سہیلی کا جُھمکا لٹکتا تھا. (۱۸۸۳ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ۷). تارے ٹُوٹ ٹُوٹ کر جھڑ رہے تھے ... بے ساختہ چلّا اٹھا ہاں ہاں سات سہیلی کے گُچھے نکل نکل ، چھپ چھپ کے نکل اور ماند ہو ہوکے چمک.(۱۹۰۸ ، مخزن، لاہور، جون، ۴۳).

---سَہیلیاں (---فت س ، ی مج ، کس ل) امث.
رک : سات مادہ چڑیاں جو ایک نر کے ساتھ رہتی ہیں.

ہم نے تو عاشقوں کو سہماں نواز پایا
چھوڑیں نہ ساتھ ہی کا ساتوں سہیلیاں تک

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۵۰). [سات + سہیلی (رک)].

---صَدی (---فت ص) امذ.
شاہی دورکا ایک منصب، شاہی زمانے کا ایک عہدہ. سات صدی اوّل درجہ کا گیارہ لاکھ تنخواہ پاتا ہے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۲). [سات + صد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قَدَم (---فت ق ، د) امذ.
ہندوؤں کی شادی کی ایک رسم ، سات پھیرے. منگنی بعض وقت بڑے رسومات سے انجام دی جاتی ہے لیکن اس معاملہ کو موثر کرنے والی چیز دلہا اور دلہن کا سات قدم (سپتا پدی) چلنا ہے. (۱۹۳۱ ، قانون اور رواج ہنود ، ۱ : ۱۵۰). [سات + قدم (رک)].

---قُرآن دَرمیان فقرہ.
(عور) خدا ہر بلا سے محفوظ رکھے اور نظر بد سے بچائے. سات قرآن درمیان سب بھائی بہنوں میں بھیّ ایک تک سک رنگ ڈھنگ شکل صورت کی نکلی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۷۷). اے میاں خدا نہ کرے جو کسی دشمن کے گھر میں بھی وہ آئے ، سات قرآن درمیان اب اس کا نام نہ لیجیے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۵۰۳).

---قَلَم (---فت ق ، ل) امذ.
رک : سات خط.

ہوا جب کہ تو خط وہ شیریں رقم
بڑھا کر لکھے سات سے تو قلم

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۲). [سات + قلم (رک)].

---کی سَتّر کَہنا محاورہ.
چُغلی کھانا ، مبالغہ کرنا ؛ اینٹ کا جواب پتھر سے دینا.

میری چڑی ہے غیر نے تُم سے تو سات بار
کب چُوکتا ہوں سات کی ستّر کہے بغیر

(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات ، ۲۹۹).

---گھر بھیک مانگنا محاورہ.
در در مانگتے پھرنا.

ہفت افلاک سے تاثیر دعا مانگتی ہے
سات گھر بھیک یہ مانندِ گدا مانگتی ہے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۳۶).

---ماموؤں کا بھانجا امذ.
سارے کنبے کا لاڈلا بچہ (فیروزاللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---ماموؤں کا بھانجا بُھوک بُھوک پُکارے کہاوت
۱. اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جو بہت سے رشتہ دار ہونے پر بھی محتاج اور بیکس رہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ نجم الامثال). ۲. جو باوجود عزیزوں کی مدد کے نا شکر گزار ہو (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---ماموؤں کا بھانجا نَوتہ ہی نَوتہ پھرے کہاوت.
جس کے بہت سے رشتے دار ہوں اُسے بہت دعوت کے بُلاوے آتے ہیں (جامع اللغات).

---ہاتھ کا خَصَم امذ.
(طنزاً) طاقت ور ؛ زبردست حمایتی. ہوا نہ جوتا کیوں ہوا؟ اس کا تو سات ہاتھ کا خصم بیٹھا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۵).

---ہاتھ ہاتھی سے رہئے پانچ ہاتھ سِنگھاڑے سے بیس ہاتھ ناری سے رہئے تیس ہاتھ متوارے سے کہاوت.
(سِنگھاڑا ـ سینگ والا بیل) سینگدار بیل اور ہاتھی سے دوردور رہنا چاہیے مگر عورت سے اس سے بھی دور اور شرابی سے بہت ہی دور رہنا چاہیے ، دراصل شراب کی مذمت میں ہے (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---ہزاری (---فت ہ) امذ.
شاہی دور کا ایک منصب ، بادشاہت کے زمانے کا عہدہ. سات ہزاری کی ایک کڑور چالیس لاکھ تنخواہ ہے.(۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۱). [سات + ہزار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سات(۲) امذ.
(قمار بازی) مولہی کے کھیل میں ۳ یا ۷ یا ۱۱ یا ۱۵ کوڑیاں چت آنا اور چوسر کے کھیل میں پانسوں کا اس طرح پڑنا کہ ایک پر پانچ دائرے اور دو پر ایک ایک دائرہ شمار ہو (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵۰). [مقامی].

ساتا امذ.
ہفتہ ، مُردے کی ساتویں دن کی فاتحہ. ہور تیجا ساتا دسواں

بیسواں چالیسواں کرنا یو سب بدعت ہے. (۱۶۹۹ ، فرائض اسلام (دکھنی اردو کی لغت)). [سات + ا ، لاحقۂ نسبت].

ساتا روہن (و مج ، فت ہ) امذ.

۱. سات آدمیوں کا گروہ، بڑا کنبہ. ستو صاحب ایک منشی محمد تقی ہی تو نہیں یہاں تو ساتا روہن ہے.(۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۵۹۳). ۲. جماعت ، غول ، فوج. اور پھر جہاں ایک کو چوپیا ملی پھر ساتا روہن چلی یہ آیا وہ آیا (۱۸۶۸ ، منتخب الحکایات ، ۹۳). تمہاری قوم یورپ کی ساتا روہن ساتھ لے کے چین پر چڑھ دوڑی تھی. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۲ ، ۸ : ۵). باطن کے خیال میں شیفتہ کے گلشن بے خار میں ساتا روہن کا جمع تھا. اور باقی شعرا کا احوال انہوں نے برائے بیت تحریر کیا تھا. (۱۹۷۳ ، اردونامہ ، کراچی ، جولائی ، ۲۲). ۳. شریر ، مفسد ؛ بھیڑیوں کی قطار. آپ بڑے دل لگی باز معلوم ہوتے ہیں آپ کو تو ساتا روہن سے بھی خوف نہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۶۵). ۴. کتا جو چھ بھیڑیوں کے ساتھ رہے (پلیٹس). ۵. ایک راگنی کا نام (ماخوذ : مہذب اللغات). [سات + آروہن सातारोहण - چڑھنے والے].

----میں پھنس جانا / پھنسنا محاورہ.

آزار رسانوں کے نرغے میں آ جانا ، مفسدوں میں گھر جانا.

دل کے درپے ہیں بتوں کے خط و خال
پھنس گیا ہے ساتا روہن میں غزال

(۱۸۳۹ ، نکہت (مہذب اللغات)).

ساتر (فت ت) امث.

ایک قسم کی گھاس، ایشن اوشن (کلید عطاری، ۶۹). [پ सात्र].

ساتِر (کس ت) صف.

۱. چھپانے والا ، ڈھکنے والا (کپڑا وغیرہ).

کچھ ساتر تن ہو یہی منظور سدا تھا
تھا سجدۂ خالق میں سدا خاک پہ ماتھا

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۷). وہ قبائے برہنگی کی بجائے لباس ساتر استعمال کرتا. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۶۹). ہوا اور سورج کے درمیان کوئی چیز ساتر نہیں ہے. (۱۹۶۹ ، مقالات ابن الہیثم (ترجمہ) ، ۶۵). ۲. پردہ کرنے والا ، چھپنے والا. شخص. میری آیتوں سے وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو حق تعالیٰ سے محجوب اور ساتر ہیں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۷۸).

دامن کی کلی باد صبا کھول سکے کب
ساتر نہیں ڈرتے ہیں کبھی پردہ دری سے

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۲۰۹). ۳. لباس پہنے والا ، جامہ پوش شخص ، ستر پوش ، ستر پوشی کرنے والا.

یا کہ قاری پیچھے اُمّی کے پڑھے
یا کہ ساتر ننگے کے پیچھے پڑھے

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۴۲). [ع : (س ت ر)].

ساتری (سک ت) امث.

ساعت ، پہر. نبی علیہ السلام ایک ایک دو دو ساتری جریٔ کی پہاڑ میں خلوت ہور عزلت سوں رہتے تھے. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)). [سات (۲) + ری ، لاحقۂ نسبت].

ساتگین (سک ت ، ی مع) امذ.

جام شراب ، شراب کا پیالہ ، جام صحت.

اُس طرف کاکر میں گنگا جل کی کدلی مستیاں
ساتگینوں میں شرابِ کوثر و تسنیم اِدھر

(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۱۵۳).

ساتگیں لبریز خُوں ہے ، سینہ پُر آذر مرا
اپنی اس حرماں نصیبی کا کروں کِس سے گِلا؟

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۱۹۰). [ف].

ساتَلا (فت ت) امذ.

عقور یا سینڈھ کی قسم کا درخت ، ہام. وید کہتے ہیں کہ ساتلا ہلکا تیز ، کسیلا ... ہے اس میں سے ایک قسم کا اڑنے والا تیل نکلتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۹۳). [مقامی].

ساتِن (کس ت) امث (قدیم).

ساتھی (رک) تانیث.

کہ اے بھاگونتی سنگاتن مری
سہرواں دکھ سکھ کی ساتن مری

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲۲). [ساتھن (رک) کا قدیم اِملا].

ساتُو (و مع) امذ.

رک : «ستو».

کوئی شربت کوئی ساتُو بناتا
کسی کو کوئی حقّہ ہی پلاتا

(۱۷۷۸ ، گلزارِ ارم ، ۱۳۷). [ستو (رک) کا ایک قدیم اِملا].

ساتو (و مج) صف.

رک : ساتوں.

کہ ہے سات سو تجھ کہوں اے بیان
و ساتو طبق ہے زمیں آسمان

(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ ، ۱۳).

سنگاؤں گا ہی ساتو ملک کے سوار
جو ساتو ملک کا میں ہوں شہریار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۲۱). [سات (رک) + وں ، لاحقۂ جمع - ساتوں کا بگاڑ].

ساتواں (سک ت) صف.

(ترتیب کے اعتبار سے) چھٹے کے بعد کا، ہفتم. ساتواں مقام ہاہوت. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، شکارنامہ (شہباز ، فروری ، ۱۹۶۲)).

جوشش حملہ کیتے اتو یک دگر کیا ساتواں سخن نامور

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۶۷). ساتواں یہ کہ جب اس سے حکم چاہیں عدالت کرے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۱۲). باب ساتواں بیچ بیان فائدوں ان قسم کی کتابوں کے جو عورتوں کو ضرور پڑھنا چاہیے. (۱۸۹۲ ، فوائدالنساء ، ۶). میری عمر کا

ساتواں یا آٹھواں سال تھا. علی الصباح روشن چوکی اور بیانڈ باجے کے ساتھ بارات جا رہی تھی. (۱۹۷۳ ، ہماری زندگی ، ۸۲). [سات + واں ، لاحقۂ جمع ترتیبی].

ساتُور (و مج) امذ.
بڑا چاقو ؛ قصاب کی چُھری اور قیمہ کرنے کا آلہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ب: सतपल्लो].

ساتوِک (سک ت ، کس و) صف.
۱. اچھا ، عُمدہ آدمی ؛ برہمن ؛ پر دلعزیز ؛ وہ جس میں پاکی اور نیکی ہو. جب منشیہ کو ساتوک گیان ہو جاتا ہے تب وہ برہما سے لے کر چیٹی تک میں ایک ہی ابناشی پرماتما کو دیکھنے لگتا ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۳۵۵). **۲. اچھا ، اعلیٰ.** یہ ساتوک کھانا ہے۔ یہ اِنسان کو ہلکا اور لطیف بناتا ہے. (۱۹۳۳ ، سن ہوش ، ۱۷۱). [س: सात्विक].

ساتوں (و مج) صف.
سات کا مجموعہ، یکجا سات کے سات، پُورے سات دُنیا کا کام بہت ہے سخت اپنے نہیں ساتوں وقت.(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۷).

ہو گا تو خاک بھی ساتھ جو دل کا قلق
جا کے ہلادیں گے ہم ساتوں زمیں کے طبق

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۳). [سات + وں ، لاحقۂ جمع].

---پارْچے (---سک ر) امذ.
سات کپڑے ، مُراد : خلعت کے طور پر دیے جانے والے کپڑے.

قلم اِدریس کا بلحتِ نگارِ خلعتِ قدسی
کہ ساتوں پارچے ٹھیک آئے اُس کے جسمِ اطہر میں

(۱۹۰۰ ، کلیاتِ نعتِ محسن ، ۲۰۸). [ساتوں + پارچے (رک)].

---رَنْگ (---فت ر ، غنہ).صف.
سات کے سات؛ غالباً رنگ ، سُرخ ، آسمانی ، نارنجی ، بنفشئی دھانی ، نیلا ، زرد. پھر تو ساتوں رنگ آپ ہی اس میں مُنعکس ہوتے ہیں. (۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۹). [ساتوں + رنگ (رک)].

---سِنگار (---کس س ، غنہ) صف.
رک : سات سِنگار. عورت خوبصورت ... ساتوں سنگار کیے ... پلنگڑی پر بیٹھی ہے. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۳۸) [ساتوں + سِنگار (رک)].

---طَبَق رَوشَن ہو جانا محاورہ.
سُوجھ بُوجھ بڑھ جانا ، روشنیٔ طبع بڑھ جانا ، بصیر و بصارت میں اضافہ ہونا (بطور طنز مستعمل). ایسے تم اس عمل کو کیا سمجھتے ہو. اگر مکمّل طور سے پڑھ ڈالو ساتوں طبق روشن ہو جائیں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۷).

ساتوِیں (سک ت ، ی مع) صف مث.
ساتواں (رک) کی تانیث ، محرم کی ساتویں تاریخ.

زینب یہ ہے جو ڈیوڑھی پہ جاں اپنی کھوتی ہے
زہرا تو ساتویں سے اسی بن میں روتی ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۹۶). [سات + ویں ، لاحقۂ تانیث و جمع ترتیبی].

ساتوِیں (سک ت ، ی مج) صف.
«ساتواں» (رک) کی محرف حالت. ساتویں: دوستی میں جان و مال سے دریغ نہ کرتے ہوئے. (۱۷۳۶؟، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۶۵). ساتویں : آنا قمر اور مریخ کا پانچویں اور نویں برج میں بفصلِ برسات. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۷).

ایک ویرانیٔ جاوداں و جلی
ساتویں آسماں سے اُتر آتی ہے

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشاء ، دلِ وحشی ، ۵۹). [سات + ویں ، لاحقۂ نسبت].

---آسْمان پُر مِزاج ہونا محاورہ.
بہت مغرور ہونا ، بہت اِترانا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت).

ساتی امذ (قدیم).
ساتھی ، رفیق ، دوست ، ہمدم (قدیم اُردو کی لُغت). [ساتھی (رک) کا قدیم اِملا].

ساتِیا (کس ت) امذ.
(پارچہ باقی) بانس کا ڈنڈا یا چوبی بیلن جو تانا تنتے وقت تانے کے تاروں کے سِروں میں ڈالا جاتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۷۵). [مقامی].

ساتھ. (الف) م ف.
۱. معیّت ، رفاقت ، صحبت وغیرہ ظاہر کرنے کے لیے ، میل ملاپ (اشخاص یا اشیا کا) باہم مِلنا جُلنا ، سنگ.

سبک سیر تھا اس گراں بار ساتھ
چلے جاں کہیے منھ میں کی منھ میں بات

(۱۶۳۵ ، مثنوی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۳۵)).

بلکہ میرا بھی ناموس اپنے سات لے جاؤ
ہونا ہے سو ہو وے مجھ پر یا نصیب و یا قسمت

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۸).

دردِ دل ، زخمِ جگر ، کُلفتِ غم ، داغِ فراق
آہ عالم سے مرے ساتھ چلا کیا کیا کچھ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۸).

کیا تعجب ہے جو ہر پُھول بنے پھر غُنچہ
سیر کو جائیں جو وہ عاشقِ دلگیر کے ساتھ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۱۵۳). **۲. بشمول ، ملا کر ، شمار کر کے.**

سالک ہوں اس طریقِ پُر آشوبِ عشق کا
رہزن بھی لُٹ چکے ہیں جہاں کارواں کے ساتھ

(۱۸۵۹ ، خزینۂ خیال ، ۱۹۸). **۳. (بطور صِلہ) «سے» کی جگہ.**

کرتے ہیں جور اِتنا سمجھتے نہیں صنم
کل کو ہمیں بھی کام پڑے گا خُدا کے ساتھ

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبّت ، ۱۵۰).

زُلف کو مُصحفِ رخسار سے اپنے سر کا
کہ وہ ہندو اسے کیا کام ہے قرآن کے ساتھ
(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۰۶).

شِکوۂ عشقِ عدو پر یہ دیا اُس نے جواب
کیوں محبت نہ ہو انسان کو انساں کے ساتھ
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۰۴) . ۴. **بابت ، بارے میں.**

صُورتِ غنچہ لبوں پر یہ تبسّم ہے کیوں
کیا کیا آپ نے اس عاشقِ دلگیر کے ساتھ
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۵۴). ۵. **وجہ سے ، سبب سے** (شاذ). ساتھ عنایت کرنے گویائی زبان کے سب حیوانوں پر ممتاز کیا. (۱۸۳۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۲۰) . ۶. **یک جا ، ایک جگہ ، ایک مقام پر.** ہم دونوں ایک ہی گھر میں ساتھ رہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۷). ۷. **سمیت ، ایک ہی وقت میں.** پہلے نسخے میں تو صرف مصنف کا نام لکھا ہے مگر دوسرے نسخے میں ولدیت کے ساتھ نام لکھا ہوا ہے . (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۷). (ب) امث. ۱. **سنگت ، رفاقت ، ہمراہی ، ہم سفری.**

یار جاتا ہے کبھو دل بھی روانہ ہو جائے
ساتھ اچھا ہے اگر ایسے میں جانا ہو جائے
(۱۸۵۳ ، دفترِ فصاحت ، ۲۲۴). میری اور اس کی زندگی کا ایک ایک دن اور ایک ایک لمحہ کا ساتھ تھا. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۲). ۲. **جماعت ، گروہ ، انجمن ، فرقہ ، منڈل ، شراکت ، ساجھا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات) . ۳. **کبوتروں کی ٹکڑی.**

اِسی صُورت سے ہر دم ہم جو خطِ شوق بھیجیں گے
اُڑے گا ساتھ دروازے پر اس گُل کے کبوتر کا
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۱۵) . [پ : साथ].

---اِس کے م ف.
مزید براں ، علاوہ اس کے (نوراللغات).

---جورُو خَصَم کا کہاوت.
اصل رفاقت بیوی اور خاوند کی ہی ہوتی ہے (جامع اللغات).

---چَلْنا ف ل.
رفاقت میں چلنا ، مقابلہ کرنا ، ساتھ ساتھ بڑھنا.

دکھائی کُوچۂ قاتل میں جاں نثاروں کو
ہمارے ساتھ کبھی بُوالہوس نہیں چلتا
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۳۱).

---چُھٹْنا محاورہ.
جُدائی ہونا ، بچھڑنا.

بعد اپنے یہ لُوٹا ہوا گھر اور لُٹے گا
افسوس کہ اک عمر کا ساتھ آج چھٹے گا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵).

---چُھوٹْنا محاورہ.
ہمراہی اور رفاقت نہ رہنا ، کسی کا کسی سے بچھڑنا. ایک رفیق شفیق ... ہر حال میں شریکِ رنج اور راحت سمجھے تھے کہ تنہائی میں اسی سے جی بہلے گا اس کا بھی ساتھ چھوٹ گیا (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۰).

تو مری قسمت کا تارا ، میں تری زُلفوں کا پُھول
چھوٹ سکتا ہے کہیں یہ ساتھ آسانی کے ساتھ
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۱۲۹).

---چھوڑ دینا / چھوڑْنا محاورہ.
ہمراہی ترک کرنا ، رفاقت سے مُنْھ موڑ لینا ، تعلق ختم کرنا.

ساتھ چھوڑوں میں تمھارا یہ نہیں ممکن ہے
خیر مانگو ، کہیں ہوتے ہیں وفادار جُدا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷) . ہم نے رفاقتِ صمصام نمک حرام سے منھ موڑ اس ظالم اظلم کا ساتھ چھوڑا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۲۰۱). ہماری طبیعتیں ایسی طبیعتیں نہ تھیں جو ایک دفعہ ہاتھ پکڑ کر ساتھ چھوڑ دیتیں. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۱۱۳).

مجھے کیا خبر تھی اس کی کہ کسی کو دیکھتے ہی
مرا ساتھ چھوڑ دے گا مرا بے وفا تبسّم
(۱۹۷۰ ، مصطفیٰ زیدی ، ک ، ۱۶۳).

---دینا محاورہ.
۱. **ہم سفر ہونا ، رفاقت کرنا. (کسی کام یا معاملے میں) اِمداد کرنا ، حمایت کرنا ، ہمدردی کرنا ، دل سوزی کرنا ، شریک رنج و راحت ہونا.**

نہ یہ منکوحہ تھی نہ ممتوعہ
دوستی سے ہمارا ساتھ دیا
(۱۸۶۰ ، مثنوی بحرِ مختلف ، ۱۸).

ساتھ مجھ سرگشتہ کا دے جوشِ وحشت میں جلال
لائے یہ طاقت کہاں سے چرخ گرداں پاؤں میں
(۱۹۰۳ ، دیوانِ جلال ، ۴ : ۹۶). یہ دوسری بات ہے کہ قسمت میرا ساتھ دے رہی ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۵۲). ۲. **ہم نوائی کرنا ، سنگت کرنا.** مرد بھی مُختلف سازوں سے ان کا ساتھ دیتے تھے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۴۹) . ۳. **ہمراہی اختیار کرنا ، ہمراہ چلنا.**

ہم راہ نہیں کہ ساتھ دیجے
دکھ بوجھ نہیں کہ بانٹ لیجے
(۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۳۰۴).

---ڈبونا محاورہ.
لے ڈوبنا ، اپنے ساتھ تباہ کر دینا.

ڈبویا آہ تو قائم مجھے بھی اپنے ساتھ
ارے بے خبر میں تو جانا تھا تو شناور ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۲).

---رَکْھنا ف م.
پاس رکھنا ، رفاقت میں رکھنا ، ہمراہ رکھنا.

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰).

---ساتھ رَہْنا ف ل.
ہمراہ رہنا. بدھو نفر نے کہا آپ کے سائے کے ساتھ ساتھ رہوں گا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۵۳). ہم تمہیں عیدگاہ بھیج تو دیتے ہیں لیکن مولوی صاحب کے ساتھ ساتھ رہنا ، لڑکوں میں کھیلنے نہ لگنا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۸).

---ساتھ ہونا ف ل.
رک : ساتھ ساتھ رہنا.

دیکھا جو سُود جنسِ شہادت میں اے صبا
قاتل کے ساتھ ساتھ میں سر بیچ کر ہوا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۸).

بے خودی بھی ہے وفورِ مُدّعا کے ساتھ ساتھ
فائزِ منزل ترا گُم کردۂ منزل بھی ہے
(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۲۳۲).

---سُلانا محاورہ ، ف ل.
ہم بستر کرنا.

تُم ہی میری طرف سے لُطف اُٹھاؤ
تُم ہی لے جا کے اپنے ساتھ سُلاؤ
(؟ ، قلق (مہذب اللغات)).

---سَنْگ (---فت س ، غنہ) امذ.
رفاقت ، سنگت. غرض کہ ساتھ سنگ تو چھوٹا نہیں. (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۲۰). [ساتھ + سنگ (رک)].

---سو ، پیٹ کا دُکھ کہاوت.
عورت مرد اگر اِکھٹے سوئیں تو عورت حاملہ ہو ہی جاتی ہے اور حمل کی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے (جامع اللغات).

---سو کَر مُنْہ چُھپانا محاورہ.
بے تکلفی کے باوجود شرم کرنا ، بے تکلّفی میں تکلُّف کرنا ، اِقرار میں اِنکار کرنا یا اِنکار میں اِقرار کرنا.

اے جان ساتھ سو کر یہ کیا ہے منھ چھپانا
مُکھڑا دکھا اُٹھا کر مُنْھ سے نقاب ہم کو
(۱۸۳۵ ، رنگین (مہذب اللغات)).

---سونا ف ل.
کسی کے ساتھ سونا ، ہم بستر ہونا. شاہ بندر مجھ سے اور اِرادہ دل میں رکھتا ہے اور ہمیشہ ساتھ سونے کو بلاتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۹).

دیکھئے کب ساتھ سوئیں گے تمہارے رات کو
دیکھئے کب بخت جاگیں گے ہمارے رات کو
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۷۳). خلیفہ اسی رات اس کے ساتھ سویا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۲۷).

---سونا اَور مُنْہ چُھپانا کہاوت.
بڑا کام کر لینا اور معمولی کام سے پرہیز کرنا.

خُو اس کی یہ کِس کو بھاوے
سووے ساتھ اور مونہہ کو چھپاوے
(۱۸۳۳ ، مثنوی داستانِ رنگین ، ۱۷۵).

---سوئی بات کھوئی محاورہ.
اگر عورت مرد کے ساتھ سو جائے تو پھر اُس کی قدر وہ نہیں رہتی جو پہلے ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات).

---سے م ف.
ہمراہ ہونے کی وجہ سے.

مُلازموں کے ہوں دل شاد ساتھ سے تیرے
یہ کام پائے سر انجام ہاتھ سے تیرے
(؟ ، عشق (مہذب اللغات)).

آسماں تھک کے میرے ساتھ سے رہ رہ گیا
دشتِ وحشت میں ہے اس درجہ چکر آجکل
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۱۶).

---سے چھوڑْنا ف ل.
جُدا کرنا ، اپنے سے الگ کرنا.

ماں جائی کو چھوڑو نہ ابھی ساتھ سے اپنے
مدفون تو پہلا کر دو مجھے ہاتھ سے اپنے
(۱۸۷۵ ، دبیر (مہذب اللغات)).

---کا کھیلا امذ (مث : ساتھ کی کھیلی).
بچپن کا دوست ، لنگوٹیا یار.

ہاتھ پاؤں کا دم نکلتا ہے
ساتھ کے کھیلے ہوئے بچھڑے ہیں
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۵۸). ہم دونوں ساتھ کے کھیلے ہوئے ہیں. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۷۷). تم تو ہمارے ساتھ کے کھیلے بچپنے کے دوست ہو ، میری طبیعت کے رنگ سے اچھی طرح واقف ہو اور پھر بھی ایسی باتیں کرتے ہو. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۹).

---کو م ف.
۱. روٹی کے ساتھ کھانے والی چیز ، سالن دال اور ترکاری وغیرہ. روٹی تو پک گئی ساتھ کو کیا پکا. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۴). ۲. ہمراہ چلنے کو. ساتھ کو کوئی بھی نہیں. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ۳ : ۴). ۳. توشۂ راہ ، زادِ راہ ، سفر میں ساتھ لے جانے والا کھانا وغیرہ. ساتھ کو کیا لیا. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۴).

---کو ہاتھ کا دِیا ہی چَلْتا ہے کہاوت.
عاقبت میں خیرات ہی کام آئیگی ، فقیروں کا مقولہ (جامع اللغات).

---کوئی آیا نَہ کوئی جائے کہاوت.
نہ پیدائش کے وقت کوئی ساتھ ہوتا ہے نہ موت کے وقت (ماخوذ : جامع اللغات).

---کے لیے بھات چاہیے فقرہ.
بے خرچ کیے رفیق نہیں ملتا (جامع اللغات).

---کے لیے بھات چھوڑا جاتا ہے کہاوت.
اچھے رفیق کے لیے اپنے نفع کی پرواہ نہیں کی جاتی (ماخوذ : نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---کھا کے ذات پوچھنا محاورہ.
قرابت داری کے بعد کسی پر اعتماد نہ کرنا. اب ہاتھ کتا کے لگے تھے پونگا ٹٹولتے ، ساتھ کھا کے ذات پوچھیں ، یہ کہاوت انھی کے لیے آئی ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۹).

---کھیلنا ف ل.
بچپن میں ایک دوسرے کے ہمراہ کھیلنا ؛ گہرے دوست ہونا ، ہر وقت ساتھ رہنا. ہم اور وہ ساتھ کھیلے ہیں جو اس کی رائے ہو گی وہ کریں گے. (؟ طلسم ہوش رُبا (مہذب اللغات)).

بغیر ایک کے ہو دوسرے کو کیونکر چین
کہ حُسن و عشق تو بچپن سے ساتھ کھیلے ہیں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۲۲).

---گھسیٹنا محاورہ.
جبراً ساتھ لینا ، زبردستی شریک کرنا.

مجکو بھی ساتھ گھسیٹا طرفِ کوچۂ زُلف
دل کو سمجھاؤ یہ کیا سوجھی ہے دیوانے کو
(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۱۶۸). بھئی شیفتہ یہ کیا معاملہ ہے یا خود نہیں جاتے تھے یا دوسروں کو بھی ساتھ گھسیٹ رہے ہیں. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۲۹).

---لپیٹنا محاورہ.
بُرائی میں شامل کرنا «دیکھو ہوا خواہ مخواہ مجھے بھی اپنے ساتھ لپیٹتا ہے». (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۴۳).

---لگ لینا محاورہ.
ہمراہ ہو لینا ، شریک ہو جانا. عجب لڑکا ہے سب نے لاکھ روکا کہ دیکھو تم مولانا کے ساتھ جا کے کیا کرو گے مگر نہیں مانا ، اور مولانا کے ساتھ لگ گیا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۹).

---لگا پھرنا محاورہ.
پیچھے پیچھے پھرنا ، ساتھ ساتھ پھرنا ، پیچھا نہ چھوڑنا.

سرگوشیاں چمن میں کرے خاک عندلیب
پھرتی ہے ساتھ ساتھ گلوں کے صبا لگی
(۱۸۳۳ ، دیوانِ رِند ، ۲ : ۲۹۳).

---لگا جانا ف ل.
ہمراہ رہنا ، پیچھے پیچھے پھرنا.

اُس کے نزدیک تو میں اس سے جُدا جاتا ہوں
لیک سایے کی طرح ساتھ لگا جاتا ہوں
(۱۸۳۶ ، معروف (مہذب اللغات)).

---لگا (کے) لانا ف م ؛ محاورہ.
ہمراہ لانا.

اِنقلاب اور کیسے کہتے ہیں یہ رنگ تو دیکھ
زندگی موت کو بھی ساتھ لگا لائی ہے
(۱۹۴۳ ، روح کائنات ، ۱۵۸).

---لگائے لیے جانا محاورہ.
ہمراہ لے جانا.

کرو گے اپنی طرح گُم مُجھے بھی حضرتِ دل
جو اپنے ساتھ لیے جاتے ہو لگائے ہوئے
(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۲۱۷).

---لگتی (---فت ل ، سک گ) صف.
مُتّصِلہ ، ملی ہوئی. وہ عمودی فاصلہ ہے جو دونوں ساتھ لگتی یعنی متصلہ تہوں کے درمیان ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۰۴).
[ساتھ + لگتی (رک)].

---لگو (---فت ل ، شد گ ، و مع) صف.
ساتھی ، ساتھ لگنے والے ، یار دوست. لشکر میں اِتنے افسر اِتنے غیر سرکاری اور اِتنے ساتھ لگو ہیں. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۶). [ساتھ + لگو (لگنا (رک) سے اسم فاعل)].

---لگی ہونا محاورہ.
ہر وقت ساتھ رہنا ، لازم ہونا ، ضروری ہونا.

گر زندگی خضر و مسیحا ہوئی تو کیا
ہے موت سب کے ساتھ مقرر لگی ہوئی
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۱۱).

---لے کر چلنا محاورہ.
ہم خیال بنانا ، شریکِ سفر کرنا. ہم مغربی پاکستان کو ساتھ لے کر چلیں گے ہم ان سے مشورہ کریں گے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۴۳).

---لے (کر) ڈوبنا محاورہ.
کسی کو تباہی میں اپنے ساتھ شریک کرنا. واپس چلا جا ورنہ ہلاک ہو جائے گا اور اپنے ساتھ مُجھے بھی لے ڈوبے گا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۶۱). منع کیا تھا کہ مقدمہ نہ لڑو. اس مقدمے میں بالکل جان نہیں ، نہیں مانے آخر کار ہار گئے اور اپنے ساتھ اپنے بھائی کو بھی لے ڈوبے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۰).

---لینا محاورہ.
ہمراہ لینا ، سنگ لینا.

جُز جیب نہ مال ہر بڑا ہاتھ
جُز سایہ نہ کوئی بھی لیا ساتھ
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۶). برابر کے گھر میں کسی نے کروٹ نہ لی. مایوس ہو کر جُھکی ہوئی ناامید ہو کر نیچے آئی ، نواسی کو ساتھ لیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۵).

---میں م ف.
ہمراہی میں ، ساتھ ساتھ.

پھرتا ہوں سراسیمہ و بے صبر و تحمّل
مُجھ کو بھی کیا ساتھ میں مُضطر دلِ بیتاب
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۷۲).

---نبھنا ف ل.
نباہ ہونا ، دوستی نبھنا.

وہ غیروں کے ہیں تو ہم اون کے تھونگے
نبھے گا نہ اب ساتھ اون کا ہمارا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۸).
نبھتا ہے کوئی ساتھ امیر و فقیر کا
دیکھے نہیں گلیم میں پیوند شال کے
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۲۰). ان دونوں کا ساتھ نبھ نہیں سکتا اس لئے کہ دونوں کے خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۰).

---والا صف.
۱. ہمراہی ، ساتھی ، رفیق. فرخ اپنے ساتھ والوں کے ایک مُختصر اور مہذب گروہ کے ساتھ آیا. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۶۶). ہمارے ساتھ والے سب اس دنیا سے اُٹھ گئے ایک ہم ہیں کہ زندہ ہیں. عاقبت کے بوریے سمیٹ رہے ہیں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۰). ۲. پڑوسی ، ہمسایہ ؛ برابر والا. واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بٹ کی دوکان بند ہے ساتھ والے دوکاندار سے پُوچھا تو اس نے کہا «نماز پڑھنے گیا ہے». (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۱۵۵). محمود صاحب آپ کو ساتھ والے کمرے میں مل جائیں گے. (۱۹۶۲ ، تدریسِ اُردو ، ۳۷). ۳. سازندہ (مہذب اللغات).

---والی امث.
پہلے دن دلہن کے ساتھ آنے والی عورت ؛ ڈومنی کے ساتھ کی عورت. دلہن اور ایکؔ اس کی ساتھ والی اور تندیں اس کے ساتھ بیٹھیں. پالکی کے اُوپر جھمجھماتا ہوا غلاف ڈالا. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سیّد احمد ، ۹۵). گُلشن نے اُٹھتے ہوئے کہا ... یہ افشاں کیسی ساتھ والی ہے سمجھاتی بھی نہیں. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۲۹۸).

---ہو جانا محاورہ.
ہمراہ ہو جانا ، کسی کی رفاقت اختیار کر لینا. اصحابِ کہف جب دقیانوس کے خوف سے پناہ لینے کے لئے چلے تو راستے میں ایک کُتا بھی ساتھ ہو گیا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۰)

---ہو لینا محاورہ.
ہمراہ ہو لینا ، شریک ہو جانا ، ہم قدم ہونا ، ہمراہی اختیار کرنا. جان نثار تو نوبل صاحب کے ساتھ ہو لیا. اور ابن الوقت اپنے دونوں نوکروں کے ساتھ ... فراش خانے کی کھڑکی سے داخل شہر ہو کر ... خوش و خُرّم گھر پہنچا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۰). عجیب کُتا ہے جب بھی کوئی گھر سے کہیں جانے لگتا ہے ، یہ بھی ساتھ ہو لیتا ہے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۰).

---ہونا محاورہ.
ہمراہ ہونا ، شریک ہونا.
جاتا ہے یہ جدھر کو یہ قدموں کے ساتھ ہے
ریگ رواں ہے خاک مری کوئے یار میں
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۹).

اِدھر اُدھر نہ بھٹکتا پھروں قیامت میں
انھوں تو ساتھ ہو یا ذوالجلال احمدؐ کا
(۱۹۱۰ ، تاجِ سُخن ، ۲). میرا کواری بچّی کا ساتھ ہے. (۱۹۲۲ ، گردابِ حیات ، ۱۳).

---ہی م ف.
اِسی وقت ، اِسی لمحہ ، معاً ، اسی آن ، اُسی دم. چوبدار گئے اور ساتھ ہی ایک پری رُخ چھلاوے کی طرح آ کے سامنے کھڑی ہوگئی. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۲ : ۳۹۰). انہوں نے قرضے کے روپے تو دے دئے مگر ساتھ ہی غُصّہ بھی آ گیا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۰).

---ہی ساتھ م ف.
ایک ساتھ ؛ ایک ہی سلسلے میں (مہذب اللغات).

ساتھن (فت تھ) امث (شاذ).
عورت ساتھی ، عورت رفیق ؛ ساتھی (رک) کی تانیث.
کوئی دلاتی ہے ساتھن کو یار کی سوگند
کہ اپنو جامہ و انگیا کے ٹوٹے رہیں سب بند
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۵). جب ایک اُمّت دوزخ میں جانے کی تو اپنی ساتھن (یعنی دوسری اُمّت) پر لعنت بھیجے گی. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۳۶). ڈومنی مانتے والی کہاں تھی اس نے کہلوا کر ہی چھوڑا ، اِدھر اس کی ساتھنیں بیٹھی گا رہی تھیں. (۱۹۶۴ ، نورِ مشرق ، ۸۸). [ساتھ + ن ، لاحقۂ تانیث].

ساتھوں ساتھ م ف.
رک : ساتھ ہی.
سینے سے تیر اس کا جی کو تو لیتا نکلا
پر ساتھوں ساتھ اس کے نکلی اک آفریں بھی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۳).

ساتھی (۱) م ف.
رک : ساتھ ہی. نوکر ہونے کے ساتھی دائیں ہاتھ پر سپاہی کے ... داغ دیا جاتا ہے. (۱۸۳۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۸۴). اگر اس کے ساتھی معنی بھی اس کے سمجھا دیے جائیں تو مزید عنایت ہو گی. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۷ : ۴). [ساتھ ہی (رک) کی تخفیف].

ساتھی (۲) امذ.
۱. (کسی کام یا پیشے یا ہنر میں) شریک.
پھر ایک گردن نکل نرک سوں
کہے اپنے ساتھی کوں میں بھی چلوں
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۸۳).
الٰہی پہنچے منزل کارواں کا کارواں میرا
نہیں جی چاہتا میں ساتھیوں سے پیشتر جاؤں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۰۷). اگر ہم رسول کا ساتھی کسی فرشتے کو بناتے تو اس کو بھی انسان ہی کی صورت میں بناتے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۲۰). ۲. دوست ، رفیق ، ہمجولی.

چڑا ساون بجا مارو نقارا
سجن بن کون ہے ساتھی ہمارا
(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۳).

فیل اور بیل اور کلنا ہاتھی
ہم دم ہم رہ بیلی ساتھی
(۱۶۹۳ ، ذوق الصبیان (مقالات شیرانی ، ۲ : ۱۲۶)).

چھوڑا ہے ساتھیوں نے ہمیں کارواں مجھے
لے جائے دیکھیے مری قسمت کہاں مجھے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۱۰).

اگر شوق کی پیاس سچی ہے ساتھی
تو بالو سے بھی لہر اٹھتی ہے ساتھی
(۱۹۸۰ ، جمیل ، فکر جمیل ، ۱۳۷). ۳. مددگار ، معاون ، ہاتھ بٹانے والا.

امید صبر و تحمل سے دل کو بیجا تھی
نہ ساتھ دے سکے فرقت میں چل دئیے ساتھی
(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)). ۴. ہم سبق ، ہم مکتب (ماخوذ: مہذب اللغات). ۵. ہمسر ، مقابل.

ہے بنایا حسن نے جو ہاتھی
اس کا آفاق میں نہیں ساتھی
(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۳۰). [ساتھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- ایسا چاہیے جو سارا ساتھ نبھائے ، ساتھ نہ اس کا لیجیے جو دکھ بچ کام نہ آئے کہاوت.
وفادار آدمی کو ہمراہ لینا چاہیے ، ایسا رفیق نہیں بنانا چاہیے جو مصیبت میں ساتھ چھوڑ دے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- تو وہی بھلا جو دھر دے تجھاں بچا ، وا کو ساتھی مت کہو جو چھوڑے دھم ساں جا کہاوت.
اچھا رفیق وہی ہے جو تیرا آخر تک ساتھ دے ، جو راستے میں ہی تجھے چھوڑ دے اسے ساتھی نہیں کہتے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- چننا محاورہ.
رفیق پسند کرنا ، ہم سفر چننا ، شریک زندگی کا انتخاب کرنا. اپنے ساتھی کے بعد دونوں میں سے کوئی دوسرا ساتھی نہ چنے گا.
(۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۶۶).

--- سنگاتی (--- فت س ، غنہ) امذ.
رک : ساتھی (۲). کوئی ساتھی سنگھاتی بھڑکانے والا نہیں ہوتا. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن ، ۱۴۳). [ساتھی + سنگاتی (رک)].

--- سنگتی (--- فت س ، غنہ ، سک گ) امذ.
ہمراہی ، رفیق ، ساتھی ، دوست ، ندیم. شاید اب ان کے ساتھی سنگتی اور کچھ رنگ لائیں. (۱۹۶۶ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۷۵).
[ساتھی + سنگتی (رک)].

--- کرنا محاورہ.
ساتھ دینا (جامع اللغات).

--- ہونا ف ل.
شریک ہونا.

بد کام کا سچ ہے کون ساتھی
یاں سب کو پڑی ہے اپنی اپنی
(۱۸۷۲ ، عاشق (مہذب اللغات)).

ساٹ (۱) امذ.
رک : ساٹھ.

بتیاں کہیا چھے اگلے ساٹ   سن کر چلو بہشت کی باٹ
(۱۶۸۳ ، راجوقتال ، سہاگن نامہ ، ۵).

اور فرمایا وہ شاہ عرش سیر
تین سو پر ساٹ ہیں اطوار خیر
(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگہ ، ۸۷). [ساٹھ (رک) کا ایک اِملا].

ساٹ (۲) امث.
ملاپ ، اتحاد ، سانٹ (پلیٹس). [سانٹ (رک) کا ایک اِملا].

ساٹا امذ
۱. عوض ، بدل ، بدلہ ، تبادلہ (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت؛ پلیٹس)
۲. پنڈی کا لین دین (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)
۳. ایک قسم کی لئی یا سیمنٹ ؛ پیوند پودے کا (جامع اللغات).
[سانٹا (رک) کا ایک اِملا].

ساٹن (۱) (فت ٹ) امث.
کسی قدر دبیز ریشمی کپڑا جو ایک طرف سے چکنا اور چمکدار ہوتا ہے ، اطلس کی طرح کا چکنا کپڑا. اس نے ایک ساٹن کا چغہ میرے شانے پر ڈالا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مقالات ، ۶ : ۲۴۴). ساٹن کا پائجامہ پہنتے پہنتے گھٹنے پر سے نکل گیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۷۵). عنابی ساٹن کا کلی دار پائجامہ اور طلا کار جوتیاں پہنے ... وہ اصل «مونڈھے والی» معلوم ہو رہی تھی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۳۲). [انگ : Satin].

ساٹن (۲) (فت ٹ) امذ.
ایک قسم کا جوڑنے والا مسالہ (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس) [مقامی].

ساٹن (۳) (فت ٹ) امث.
ایک قسم کی زرد لکڑی جو فرنیچر اور باریک کاموں میں مستعمل ہوتی ہے. نمایاں نقرئی جوہر رکھنے والی لکڑیاں حسب ذیل ہیں : کرالی ، ابو ہوما ، پدم بے رولوآ ، لسونی (جنس) ... اور ساٹن. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۸۳). [مقامی].

--- وُڈ (--- ضم و) امث.
رک : ساٹن (۳). کوکو «سفید چگم» اور «ساٹن وُڈ» کا بھی ذکر موجود ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۶).
[ساٹن + انگ : Wood].

ساٹھ امذ.
تین بیسی کے مساوی عدد (نیز اس کی قیمت) جو ہندسوں میں ۶۰

(چھ اور صفر) سے ظاہر کیا جاتا ہے ؛ اکسٹھ سے پہلے اور اونسٹھ کے بعد کی گنتی.

سائٹھ روز سوں بنے لوتھڑا لوہو بندے تمام
جاگ دودھ سوں دہی بنا دے تیاہسے قوام

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۹۱).

رہیں تیر ترکش کمان اس قدر
برس ساٹھ ایندھن کریں گے بشر

(۱۷٦۹ ، آخر گشت ، ۵۳) . ساٹھ برس سے ہمارے اور تمہارے بزرگوں میں قرابتیں پہنچیں . (۱۸٦۹ ، غالب ، خطوط ، ۳۷). افغانستان میں ساٹھ فی صدی آدمی چھینکیں مارتے رہتے ہیں . (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۳۹). اگلے وقت میں تو ساٹھ برس کی عمر میں پانجامہ پہننا شروع کرتے تھے . (۱۹۸٦ ، آئینہ ، ۲۰۷). [۷ : साठ].

ـــــ ساس/ساسیں نَنَد ہوں سَو ، ماں کی ہوڑ/ ہوا نہ انسوں ہو کہاوت.

چاہے ساٹھ ساس / ساسیں اور سو نند ہوں ماں کے برابر نہیں ہو سکتیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــ گانْو بَکْری چَرّ گئی کہاوت.

بہت نقصان ہوا ، بہت خسارہ ہوا. ساٹھ گاؤں بکری چر گئی ... جب کسی بڑے نقصان کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے تو اس وقت علی العموم یہ مثل بولتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۳۲۸).

ساٹھا امذ.

ساٹھ سال کا ، شصت سالہ بُوڑھا جس کے قویٰ اچھے ہوں. باباجی تم ساٹھے بہترے ہو گئے ہو. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۸۵). [ساٹھ + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ اَور پاٹھا امذ.

ساٹھ سال کا اور مضبوط ، ساٹھ برس میں جوانوں جیسا. بلی یا شیر کی گردن میں چُوہا تھا ، لاکھ ساٹھا اور پاٹھا سہی مگر کہا ساٹھ برس کا حُسن اور کہاں چودہ برس کی زلیخا. (۱۹۱۹ ، شبِ زندگی ، ٦).

ـــــ پاٹھا امذ.

وہ ساٹھ برس کا مرد جس کے قویٰ دُرست ہوں ، بزرگ مگر توانا ، تندرست و توانا بوڑھا.

ہوا ہے سال جو باسٹھ کا آج سے آغاز
تو ساٹھا پاٹھا کرے کی انہیں خیال کرہ

(۱۸۸۸ ، دیوانِ شور ، ۲۳۲). خان بہادر سِن و سال میں تو تھے شہزادہ صاحب کے لگ بھگ ، لیکن خوب مضبوط اور ٹانٹھے ساٹھے پاٹھے. (۱۹۳۰ ، مقالاتِ ماجد ، ۲۹٦) . سرسید احمد خاں جس دن دفن ہوئے اس کے دوسرے دن صبح صبح ایک کھربلو ملازم جانے کی کشتی لئے ان کے مزار پر پہنچا پیچھے پیچھے ایک بڑے میاں تھے سید صاحب ہی کی طرح گھنی داڑھی ، ویسے ہی ساٹھے پاٹھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۸). [ساٹھا + پاٹھا (رک)].

ـــــ تو پاٹھا کہاوت.

مرد ساٹھ برس کا بھی بوڑھا نہیں لگتا. ساٹھ برس کی عمر میں کڑیل جوان ہوتا ہے اور ساٹھا توپاٹھا کے مصداق ہوجاتا ہے (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۱).

ـــــ سو پاٹھا کہاوت.

رک : ساٹھا تو پاٹھا. اور مرد کا کیا ، بُڈھا کیا جوان ، ساٹھا سو پاٹھا مشہور ہے . (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱۰) . داڑھی ... حجام نے ... جو چڑھائی تو چہرہ کی جُھرّیاں بھی تناؤ میں غائب ہو گئیں اور ساٹھا سو پاٹھا ضرب المثل کے مطابق جوان ہو گئے. (۱۹۸٦ ، آئینہ ، ۲۰۷).

ـــــ سو پاٹھا ، بیسی سو کھیسی / گھیسی کہاوت.

مرد ساٹھ برس کا بھی بوڑھا نہیں لگتا اور عورت بیس برس کی عمر میں ڈھل جاتی ہے.

عورتوں کا ہے چار دن جوبن
ساٹھا ہے پاٹھا بیسی تو کھیسی

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ٦۲). ہمارے دماغ میں تو یہی سمائی ہوئی ہے کہ عورت بیسی کھیسی اور مرد ساٹھا پاٹھا. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۹).

ساٹھ گانْٹھ (غنہ) امث.

ساز باز ، ملی بھگت. ثابت ہو گیا کہ یہ سب ملی ساٹھ گانٹھ تھی. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۷۳). [ساٹھنا گانٹھنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ساٹَھن (فت ٹھ) امث.

رک : ساٹن.

ٹانک لے بادلے کا آبِ رواں سے نیفہ
ڈال کر سبزہ سے ٹانکوں میں ازارِ ساٹھن

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲٦۳).

دیا ساٹھن کا اک ٹکڑا دوہارا
کہ سی دے پانجامہ وہ ہمارا

(۱۸٦۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۳۸). جیسے سبز ساٹھن میں لال لال پھول. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۳۹). [ساٹن (رک) کا ایک املا].

ساٹھی امث.

۱. ساٹھا (رک) کی تانیث . باوجود ساٹھی پاٹھی بیوہ ہونے کے اپنے رنڈوے داماد سے ... کسی طرح حجاب نہ کرتی تھی . (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳ : ۳) . ۲. ایک قسم کا موٹا چاول جو برسات میں ہوتا اور ساٹھ دن کے اندر اندر تیار ہو جاتا ہے ، سٹھی.

بال و دُم کے نہ بڑھتے ہوں گر بال
ساٹھی چاول کا اس پہ دھوون ڈال

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۲۰۷) . ساٹھی کے چاول کی پیچ کے ہمراہ بقدر ۳ ماشہ استعمال کریں . (۱۹۳٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹٦). [ساٹھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سائھیا (سک ئھ) امذ.
دھان کی ادنیٰ قسم جو مہینے یا ساٹھ دن میں تیار ہو جاتا ہے ، سائھی(ا پ و ، ٦ : ٤٥). [ساٹھ + یا ، لاحقۂ نسبت].

ساج (١) امذ.
١. **سال کا درخت اور اس کی لکڑی ، ساگوان.** آبنوس و صندل و ساج ... کے درخت بہت ہیں. (١٨٤٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ١٨٠). پتھر کے عُمدہ ستون کھڑے کر کے ان پر ساج کی لکڑی کی چھت پاٹ دی. (١٩٠٧ ، اجتہاد ، ١٣٠). ٢. **ایک قسم کا پودا.** اگر معشوقہ کو اسے امید دلانے کا خیال ہوتا تو وہ کسی خاص موقع پر اس کے سامنے ساج (یہ ایک قسم کا پودہ ہے) کا پتہ گرا دیتی جس کے یہ معنی تھے کہ مُجھے بھی تمہارا خیال ہے. (١٩٢٠ ، انتخاب لاجواب ، ٢٣ اپریل ، ١٣). اباتیا ، ساج اور بیخ اصمرین کا ایک خاص مُرکب سنال کے طور پر دوسرے تمام مرکبات سے بہتر سمجھا جاتا تھا. (١٩٦٢ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ٣٣). ٣. **ایک قسم کا پتھر جس سے تلواریں صیقل کی جاتی ہیں** (نور اللغات ؛ جامع اللغات). [ف].

---قامت (---فت م) صف.
بوٹے جیسا خوبصورت قد ، سرو قد.

غزالاں سمن اندام گُلفام
سیہ چشماں میگوں ساج قامت

(١٩٦٣ ، کلکِ موج ، ٨٢). [ساج + قامت (رک)].

ساج (٢) امذ و امث.
رک : **ساز.**

لے اوس جوان کوں بہت سوں ساج سات
ملیا جانے کر ترت اوس راج سات

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٨٨).

کہا لا او میرا جو کچھ ساج ہے
مُجھے کام دشمن ستی آج ہے

(١٧٠٩ ، جنگ نامۂ عالم علی خان ، ٣٦). [ساز (رک) کا قدیم اور عوامی املا].

---گری (---فت گ) امث.
(موسیقی) مارو ا ٹھاٹھ کی ایک راگنی. مارو ا ٹھاٹھ - اس کی رکھب کو مل اور گندھار ، مدھم ، دھیوت اور نکھار دیتر ھین راگ راگنیاں یہ ہیں ماروا ، پوریا ... ساج گری ، مالی گورا پنجم. (؟ ، ہندوستانی موسیقی ، ١٣٧). [ساج + گر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ساج (٣) امذ.
ساز و سامان ، سجاوٹ.

سدا توں راج کر قطبا اتد کا ساج کر قطبا
نبی کا کاج کر قطبا کہ تُج بخشنا تمہارے ہیں

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٣٧).

جو توبہ کرے کل سوتی آج کر
اوسی دن سیں پہلے اپن ساج کر

(١٦٩٩ ، آخر گشت ، ٥٦).

جس نے اک ساج نرالا ہی سجا رکھا ہے
اس کو محبوب و دلآرام بنا رکھا ہے

(١٩٣٥ ، کنار سجھو ، ١٠٨). [س : ساج सज्ज]

ساج (٣) امث.
(حلوائی) پھینی کے لچھے کا ہر ایک تار ، باریک لمبی سوں (ا پ و ، ٣ : ٢١٢). [مقامی].

ساجد (کس ج) صف.
سر جھکانے والا (نماز میں) ، زمین پر ماتھا ٹیکنے والا ، سجدہ کرنے والا.

قرب مسجود جو ساجد کو نہیں سجدہ سے
سر پٹکتا ہے فقط ورنہ ہے زہاد کی طرح

(١٧٩٣ ، بیدار ، د ، ٣٣).

یہی میر کھینچے قشقہ در دیر پر تھے ساجد
نہیں اعتماد قابل انہوں کا نماز کرنا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٦٧) . ملعون ہونے سے پیشتر اُس کے (ابلیس کے) القاب حمیدہ سات تھے پہلے آسمان میں عابد دوسرے میں ساجد چوتھے میں خاشع پانچویں میں قانت (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ٩٧).

متّصِل کرتا ہے تو معبود سے
روح ساجد کو درِ مسجود سے

(١٩٣٣ ، تذکرۂ شاعراتِ اردو (رابعہ پنہاں) ، ٢٩٥). [ع].

ساجَن (فت ج) امذ.
١. **محبوب ، پیارا ، محبت کرنے والا ، عاشق.**

کہاں ہے وو لالن مٹھی چال کا
کہاں ہے وو ساجن نِٹے بال کا

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٨٦).

نک زمیں پر قدم رکھو ساجن		آج نقشِ قدم نہیں دیکھا

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣٠٣) . میرے محبوب نے آنکھوں پر آنسو لا کر پوچھا کہ ساجن ، پھر کب سُدھ لو گے؟. (١٩٣٨ ، شکنتلا (اختر رائے پوری) ، ١٥٢).

ساجن کا اِصرار کہ ہم تو گیت سُنیں گے
گوری چُپ ہے لیکن مُکھ کی لالی کانپے

(١٩٧٧ ، خوشبو ، ٣٣٣). ٢. **شوہر ، خاوند.**

بجانے ہیں بہت راگاں سوں سازاں
کہ ساجن اپنی پیاریاں کو سناوے

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٥٧). دلّی کا سہاگ اُجڑ چکا ہے اس کا ساجن بچھڑ چکا ہے عمر رسیدہ کمر شکستہ دولہا حجلۂ عروسی سے اتار دیا گیا ہے. (١٩٣٠ ، ہم اور وہ ، ٢٩). [س : سجن सज्जन].

---آوَت ہوں سنوں کچھ نیڑے کچھ دُور ، پلکَن ہی سے جھاڑ لوں اِن پاؤں کی دھور کہاوت.
میں اپنے معشوق کے آنے کی آواز دور اور نزدیک سے آ رہی ہے میں چاہتی ہوں کہ پلکوں سے اس کے پاؤں کی دھول جھاڑ لوں (جامع اللغات).

---بن عید کیسی کہاوت.
بغیر خاوند کے کوئی خوشی نہیں؟ محبوب کے بغیر خوشی نہیں ہوتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---پیت لگانے کے دُور دیس جن جاؤ، بسو ہماری ناگری ہم مانگیں تُم کھاؤ کہاوت.
میرے پیارے محبت کر کے اب پردیس کو مت جاؤ. میرے شہر ہی میں رہو میں مانگوں گی اور تُم مزے اُڑانا (جامع اللغات).

---چلے پردیس کو دھر گھوڑے پر زین جو میں ایسا جانتی چابک لیتی چھین کہاوت.
میرا خاوند سوار ہو کر پردیس کو چلا گیا. اگر مُجھے معلوم ہوتا تو چابک چھین لیتی (جامع اللغات).

---دُکھیا کر گئے اَور سُکھ کو لے گئے ساتھ اب دُکھ دے نیارے بھئے بہُر نہ پوچھی بات کہاوت.
میرا پیارا میرے دل میں محبت پیدا کر کے فرقت کی تکلیف چھوڑ گیا. سُکھ لے گیا اور دُکھ دے کر چلا گیا اور پھر خبر بھی نہ پوچھی. محبوب پاس نہ ہو تو پھر سکھ بھی دُکھ میں بدل جاتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ساجن بِل گئے، جُھوٹے پڑے بَسیٹھ کہاوت.
دوستوں میں صلح ہو گئی اور جھگڑا کرنے والوں نے مُنھ کی کھائی، دوست آخر میں ایک ہوجاتے ہیں فتنہ پردازوں کو شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---وہ دِن کَون تھے جو سُکھ سے لائے پریت اب دُکھ دے نیارے بھئے کون گانو کی رِیت کہاوت.
پیارے وہ دن کہاں گئے جب خوشی سے میرے ساتھ محبت کی تھی اب مجھے مُصیبت میں ڈال کر الگ ہو گئے. دوستوں میں وفا یوں چاہئے، مصیبت کے وقت ساتھ چھوڑنا اچھی رسم نہیں ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ہم تُم ایک ہیں، دیکھت کے ہیں دو مَن سے مَن کو تول، دو مَن کَدی نہ ہو کہاوت.
ہم تُم اصل میں ایک ہیں گو دو دکھائی دیتے ہیں دوست اگرچہ دیکھنے میں دو نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں ایک ہوتے ہیں، یک جان دو قالب (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---یوں مَت جانیو تونے بِچھڑت موہے چَین، آلے بَن کی لاکڑی سُلگت ہوں دِن رَین کہاوت.
پیارے یہ مت خیال کر کہ مُجھے تیرے بغیر چین ہے. گیلی لکڑی کی طرح دن رات سلگتی ہوں. دوست کی بغیر دوست کو راحت نہیں ملتی اور جُدائی کے غم میں کڑھتا رہتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)

ساجنا (سک ج) ف م.
تیار کرنا، آراستہ کرنا ؛ پہننا، درست کرنا، سجنا، زیب دینا.

پریک جِنس لگے باجنے
دمامے لگے گاج کے ساجنے
(١٦٥٧، گلشن عشق، ٦٠).

واحد کہنا تجج ساجے
شاہد تجے بولنا براجے
(١٧٠٠، من لگن، ٢).

ہر کسب ہر کردام کو ساجے
جو جِبِل یوں جان پر جاوے
(١٨٢٥، سیر عشرت، ١٣٢). [ب : साजना].

ساجی (١) امث.
رک : سجی. ساجی چودہ ماشہ پیپل دردنج ہر ایک ا کیس ماشہ کوٹ چھان کر روغن کنجد میں ملائیں اور گھوڑے کو دیں. (١٨٣٥، جمیع الفنون (ترجمہ)، ٢٦). [سجی (رک) کا اتباع].

ساجی (٢) امذ.
(ٹوکری سازی) پھول وغیرہ رکھنے کی سینکوں کی بنی ہوئی نازک اور پھیلواں مُنھ کی ٹوکری، چنگیر، پھول ڈلیا (ا ب و، ٣ : ٦). [مقامی].

ساجھا امذ.
١. (ا) (کسی چیز میں دو یا دو سے زیادہ آدمیوں کی) شرکت، میل. اپنی چیز میں اور کی چیز کوں مت ملاؤ یعنی ساجھا مت کریے. (١٧٣٦؟، قصہ مہر افروز و دلبر، ٢٥٣). تم سب کے گناہوں میں میرا ساجھا اور تم سب کی خطاؤں میں میری شرکت ہے. (١٩٢٣، انشائے بشیر، ٨٨) (ا) حصہ، بخرہ، بٹائی. بیٹوں کی کمائی میں تو ہمارا ساجھا ہے. (١٨٧٤، مجالس النسا، ١ : ٦). جب تک ان کا ساجھا ہماری کمائی میں ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم نہ صرف اس کو پُورا کریں بلکہ اپنا فخر سمجھیں. (١٩١٨، سراپو مغرب، ٥٠). ٢. (قانون) کاروبار، حصہ داری، شراکت. زبردست کے ساتھ ساجھا کرنے میں ہمیشہ نقصان ہوتا ہے. (١٨٦٨، منتخب الحکایات، ٢٣). ان کا حضرت عثمان کے ساتھ تجارت میں ساجھا تھا. (١٩٨٨، صحیفہ، جنوری، مارچ، ٣٣). اف : بٹانا، کرنا، لگانا، ہونا. [ب : साझा].

---بھلا نہ باپ کا اَور تاؤ بھلا نہ تاپ کا کہاوت.
شرکت کسی کی بھی اچھی نہیں ہوتی ؛ (شرکت کی مذمت ہے) خواہ باپ ہی ہو، اسی طرح بخار کی حِدّت اچھی نہیں ہوتی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ٹوٹ جانا محاورہ.
شراکت نہ رہنا، حصہ داری ختم ہو جانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---جورُو خصم کا ہی بھلا کہاوت.
خاوند بیوی کی شراکت ہی بہتر ہے، کسی اور کی شرکت اچھی نہیں ہوتی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---چھوٹ جانا / چھوٹنا محاورہ.
رک : ساجھا ٹوٹ جانا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---دینا محاورہ.
حصّہ دینا (مہذب اللغات).

---سُدبے نہ باپ کا، سٹے راسے کی کہان گھر نیارے کر بالماں بات میری تو مان کہاوت.
بیوی خاوند کو نصیحت کرتی ہے شراکت باپ کے ساتھ بھی سدا نہیں رہتی اور جھگڑے کا باعث ہوتی ہے ، اس لیے گھر بنا لینا چاہیے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کَرْنا محاورہ.
شرکت کرنا ، شریک کرنا ، کاروبار میں ساجھے داری کرنا. شرکت ساجھا کرنے کو کہتے ہیں۔ (١٨٣٨ ، نصیحت المسلمین ، ٣). انہوں نے ساجھا کر کے ہوٹل کھولا تو ہے مگر یہ ساجھا اچھا نہیں ہے۔ (١٩٦٩ ، مہذب اللغات، ٦ : ٢٩١).

---لَڑانا محاورہ.
ساجھا کرنا ، حصہ دار بنا ، حصہ بٹانا. اب جو اس نے دیکھا کہ سوتن نے اس میں بھی ساجھا لڑایا تو ... اس کی کمر ٹوٹ گئی. (١٨٨٥ ، محصنات ، ٢٣٣).

---لَڑنا محاورہ.
ڈھب ہونا ، تدبیر ہاتھ آنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---لَگانا محاورہ.
شرکت کرنا ، حصہ بٹانا. نواب یہاں نہ آئے گا تمہارے ساتھ ساجھا تو نہ لگائے گا۔ (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٢١٢). دو آدمی کھانا کھا رہے تھے ، تیسرے آپ آئے اور آ کے ساجھا لگایا ، نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں بھوکے رہے۔ (١٩٦٩ ، مہذب اللغات ، ٦ : ٢٩١).

---ملانا محاورہ.
رک : ساجھا لگانا. لڑکیوں نے ساجھا ملایا ہے کل کڑھائی چڑھے گی. سامان آیا رکھا ہے.(١٨٧٣ ، بنات النعش ، ٥٣).

---ہونا محاورہ.
حصہ ہونا ، شراکت ہونا. جن کو اللہ کے سوا یہ لوگ پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں سو نہ وہ مالک ہیں ... اور نہ ان کا ساجھا ہے اور نہ اللہ کی سلطنت کے رکن ہیں۔ (١٨٣٠ ، تقویۃ الایمان ، ٣٦).

ساجھی امذ.
شریک ، حصہ دار ، رفیق کار ، ہم کار. ہم تمہارے کوئی ساجھی تو ہیں نہیں جو سُن کر تم سے دعویٰ کریں گے.(١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٣٠٠). وہ اتنے بڑے بڑے آدمیوں کو اس مصیبت میں اپنا ساجھی دیکھ کر اپنا دکھڑا بھول گیا۔ (١٩٣٧ ، زندگی نقاب چہرے ، ١٢). [س : साझी].

---دار صف.
شریک ، حصہ دار. اگر ساجھی دار تھا تو اسے بھی حساب رکھنا چاہیے تھا. (١٩٣٧ ، جائزۂ زبان اردو ، ١ : ١٢٠). [ساجھی + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا].

---ساجھی مِل گئے جُھوٹے پَڑے بَسِیٹھ کہاوت.
فریقین آپس میں ایک ہو گئے درمیان میں آنے والوں کو خِفّت اٹھانی پڑی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کَرْنا محاورہ.
شریک کرنا. بخش دیا گیا اس کو حضرت کی اُمّت میں سے جو خدا کا کسی کو ساجھی نہیں کرتا. (١٨٧٠ ، خُطباتِ احمدیہ ، ٦٦٠).

اونٹ گایوں کی ضد پر شیر کو ساجھی کیا
پھر تو مینڈک سے بھی بدتر سب نے پایا اُونٹ کو
(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ١ : ٤٣٩).

---ہونا محاورہ.
شریک ہونا ، مِل جانا. ملتان اور سندھ کے باطنی اس راجہ کے ساجھی تھے. راجہ توانگر بھی ان کا ہمنوا بن گیا تھا.(١٩٨٥ ، روشنی ، ٤٣٧).

ساجھے امذ.
مُشترکہ ، ساجھا (رک) کی مُغیّرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل). کھیتوں پر کام مُشترک اور گھر میں چولہا ساجھے اور کھڈ ایک تھی. (١٩٨٣ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، ٩٠).

---دار امذ.
رک : ساجھی. یہ غنیمت کا مال تمہارا ہے اس میں کوئی تمہارا ساجھے دار نہیں بنے گا. (١٩٣٣ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٥ : ١٣٥). میری بیوی کا میرے کاروباری ساجھے دار سے کوئی اُلٹا سیدھا سمبند نہیں. (١٩٨٨ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ٦٥). [ساجھے + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا].

---داری امث.
کاروبار میں شرکت. ہندو مہاجنوں کی ساجھے داری نے مسلمان ہونے کا مطلب مستحصل طبقے کا فرد بنا کر رکھ دیا. (١٩٧٧ ، دبلہ در ، ١٩٣). [ساجھے + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے م ف.
حصہ دار کے طورِ پر ، حصہ دار کی طرح (پلیٹس).

---کا کام اُتارے چام کہاوت.
شرکت کے کام میں تکلیف ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا کام بُرا کہاوت.
شرکت کے کام میں جھگڑا ہوتا ہے شرکت کا انجام بُرا ہوتا ہے.

چوں کی سوت بُری ساجھے کا ہے کام برا
اس کا آغاز بُرا اس کا ہے انجام برا
(١٨٧٩ ، جان صاحب ، د ، ٢٨٠).

---کا گھر امذ.
مشترکہ گھر ، ایسا گھر جہاں پورا خاندان رہتا ہو. ساجھے کا گھر کوڑا خانہ بنا ہوا تھا تاکتہ یہ حالت دیکھ کر اسے ہندوستان کی عام حالت کا اندازہ ہونے لگا. (١٩٣٢ ، ٹیڑھی لکیر ، ٣١٢).

---کی سُوئی سانگ میں چلے کہاوت.
حصّہ داروں میں اِتّفاق نہیں ہوتا ، شراکت کی چیز بُری طرح استعمال ہوتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی کھیتی گدھا نہ کھاوے کہاوت.
ساجھے کے کام میں ایک روز جھگڑا ضرور ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی ماں گنگا نہ پاوے کہاوت.
ہندوؤں میں بیٹے کا فرض ہے کہ والدین کا کریا کرم کریں لیکن جہاں بہت بیٹے ہوں وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہتے ہیں اور ماں کریا کرم سے رہ جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ شرکت میں نقصان رہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی ناؤ گنگا نہ پاوے کہاوت.
رک : ساجھے کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹے (جامع اللغات).

---کی ہانڈی/ہَنڈیا امث.
شرکت کا کاروبار ، حصہ داری.

کیا سبوکش ساتھ غیروں کے ہوں بزم ناز میں
چاہئے ساجھے کی ہانڈی توڑنی بازار میں

(۱۸۵۳ ، گلستانِ سخن ، ۲۳۵) . اب جان بُل بچارے خود یہ سمجھ لے کہ یہ ساجھے کی ہانڈی کیسی رہی . (۱۹۱۳ ، فغانِ ایران ، ۳۱۲).

وہ ساجھے کی ہنڈیا گئی ٹوٹ پھوٹ
اور آواز اس کی گئی چار کھوٹ

(۱۹۸۵ ، شوخیٔ تحریر ، ۱۳۱).

---کی ہَنڈیا چوراہے پَر (میں) پُھوٹتی ہے کہاوت
شرکت کا کاروبار کامیاب نہیں ہوتا ، شراکت کے کام میں ہمیشہ جھگڑا ہوتا ہے۔ مثل مشہور ہے ساجھے کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹے. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۶۳). عُمر بھر کا جھگڑا کٹے ... ساجھے کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹتی ہے . (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۱۶).

---کی ہولی سَب سے بَھلی کہاوت.
بہت سے آدمی مل جاتے تو ہولی اچھے طور پر گزرتی ہے تہوار یا خوشی کا مزہ اِتّفاق اور اِتّحاد ہی سے حاصل ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے چنے ، آنکھیں دُکھتے میں بھی کھانے پڑیں/دُکھتی آنکھ چابنے پڑیں کہاوت.
ساجھے داری یا شراکت کا کام ہر حالت میں کرنا پڑتا ہے ، شراکت کا نقصان فریقین کو اٹھانا ہی پڑتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ساجِھیا (کس جھ) امذ.
(دکان داری) تجارتی کاروبار کا شریک ، حصّے دار (ا پ و ، ۷ : ۳۶). [ساجھی + ا ، لاحقۂ نسبت].

ساج امذ.
رک : سج.

تمن شوق کا نین تھے میہہ چھوٹے
اے پاتاں نہیں جھوٹ تم دیکھو ساج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۹۲). [سج (رک) کا قدیم املا].

ساچا امذ.
رک : سچا.

تہیں ایک ساچا گسائیں اس
سرے دوے تیں جگ توڑ آد کر

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۶۹).

تُہیں ایک اپچ سب کا آدھار
تُہیں ایک ساچا ہے پروردگار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶).

اے ساچے صاحب سلطان
دے مجھ کو درویشی دان

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۹۱). [سچا (رک) کا قدیم اِملا].

ساچَق (فت چ) امث.
دلہن کا لباس اور شیرینی تیل پھلیل وغیرہ اشیا جو شادی سے ایک روز پہلے دولہا کی طرف سے دلہن کے گھر بھیجی جاتی ہیں ، بَری ، رسم حنا بندی.

گئے ساچق وہ لے دلہن کے گھر
لے کے فوج و نشان بہ کرّوفر

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۶۵).

پہلے ساچق ہوئی پھر دھوم سے مہندی آئی
سرخ رُو جس کے تماشے سے ہوئی خلق خدا

(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۱۳۵) . لڑکی کی شادی میں یہ شرط پہلے ہی کر لی گئی تھی کہ مانجھا ساچق ، برات بطور متعارف نہ ہو گا صرف شرعی عقد کیا جائے گا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۷۶). ساچق کے موقع پر چڑھاوا چڑھانا، امیر غریب خواص اور عوام سب میں مروّج تھا. (۱۹۸۶ ، اردو گیت، ۲۲۳). [ت : ساچق].

---مِہَنْدی (---کس م ، سک ہ ، فغ) امث.
شادی کی ایک رسم . جب ساچق مہندی سے فرصت پائی ، برات کی تاریخ آئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۹). [ساچق + مہندی (رک)].

ساچِلی (سک چ) صف مث (قدیم).
رک : سچی.

چوتی تیری سو ناگ ہے ہور زہر اس میں گڑوا
او گھر کھیلاں میں دستی توں ساچلی سنچارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳۲). [ساچ+لی، لاحقۂ صفت].

ساچی(۱) امث.
رک : سچی.

کر میں لکھیا سو پانی ری پردیسی کیا ہوئی
ساچی سجن بہو ملیں او سریلی نہ کوئی

(۱۵۳۳ ، دیوان محمود دریائی (ق) ، ۸۹). [سچی (رک) کا قدیم تلفظ اور املا].

ـــ بات جو کہے ، بہت کے دِل سے اُتر آوے کہاوت.
سچّے آدمی سے کوئی خوش نہیں ہوتا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ساچی (۲) امث.
گواہی ، شہادت ، ساکشی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [رک : ساکشی].

ساچے گوُرُو کا بالکا مَرے نَہ مارا جائے کہاوت.
جس کا ہادی اور رہنما سچّا ہو اس کو گزند نہیں پہنچتی (ماخوذ : جامع الامثال).

ساحَت (فت ح) امذ ؛ امث.
۱. میدان ، کُھلی ہوئی وسیع جگہ ، انگنائی.

لحظہ بلحظہ یاں نیا داغ ہر اور داغ ہے
تُو بھی اُدھر نگاہ کر ساحتِ سینہ باغ ہے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۳) ، طواف سے فارغ ہوئے مقامِ تطہیر بیت الحرام میں انجاسِ اصنام سے آ کر ساحتِ عزت اور حُرمت اوس کے کو پاک کیا (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵۵).

سُن کے یہ بات نہایت ہوئی رِقّت طاری
ساحتِ عرش کو رو رو کے بنایا دریا

(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۳۶). ۲. کنارہ ، عمارت کا اندرونی حِصّہ ، ساحل (جامع اللغات). [ع].

ـــ طُوبیٰ کس اضا (ـــ و مع ، ا بشکل ی) امذ.
بہشت (جامع اللغات). [ساحت + طُوبیٰ (رک)].

ساحِر (کس ح) امذ.
جادوگر ، ٹونے ٹوٹکے کرنے والا. ساحر ہے ٹونے میں بہت ماہر ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۱).

کس طرح اس طلسم سے چھوٹے
یاں کے ساحر ہیں جھاڑ اور بوٹے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۱۳). ساحر صحیح و تندرست آدمیوں کو بیمار اور بیماروں کو صحیح و تندرست کرسکتا ہے. (۱۸۶۸ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۵۰). رسولِ خدا کو کبھی شاعر ، کبھی ساحر ، کبھی کاہن ، کبھی دیوانہ بتاتے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۲۹).

عجیب انداز اس کی نظروں کا
جیسے کوئی حسین ساحر
لطافتوں کو جلال دے گا

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۳۱). [ع].

ـــ اَلمُوط کس اضا (ـــ فت ا ، سک ل ، و مع) امذ.
الموط (رک) کا جادوگر ؛ حسن بن صباح ، (کنایۃً) سرمایہ دار.

ساحرِ الموط نے تُجھ کو دیا برگِ حشیش
اور تُو اے بے خبر سمجھا اسے شاخِ نبات

(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۹۷). پاکستان میں ادب کے اس ساحرِ الموط کو یہ خدمات انجام دیتے ہوئے اپنے اس کردار پر بھی کبھی کبھی نظر ڈال لینی چاہئے. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۲۵۲). [ساحِر + الموط (عَلم)].

ـــ اَیّام کس اضا (ـــ فت ا ، شد ی) امذ.
ایام یعنی روز و شب کو ساحر سے تشبیہ دی گئی ہے ، مراد : وقت ، زمانہ ، دہر.

ہاں اُٹھا اے ساحرِ ایّام یہ جادو ذرا
ابلقِ گردوں نہ ہو محوِ رمِ آہو ذرا

(۱۹۰۱ ، باقیاتِ اقبال ، ۲۸۰). [ساحِر + ایّام (رک)].

ـــ شَب کس اضا (ـــ فت ش) صف.
رات کو جادوگر سے تشبیہ دی گئی ہے جو لوگوں کو ایک نظر دیکھتی ہے اور فوراً ان کی آنکھ بند ہو جاتی ہے.

کر رہا ہے آسماں جادو لبِ گُفتار پر
ساحرِ شب کی نظر ہے دیدۂ بیدار پر

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۲۳). [ساحِر + شب (رک)].

ساحِرانَہ (کس ح ، فت ن) صف.
جادوگروں کا سا ، پُرفریب.

کنارِ دریا خضر نے مجھ سے کہا باندازِ محرمانہ
سکندری ہو قلندری ہو ، یہ سب طریقے ہیں ساحرانہ

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۷۲). وہ دشمن کے شیطانی حربوں اور ساحرانہ ہتھکنڈوں کو اپنے عیارانہ کرتبوں سے شکست دیتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۸). [ساحِر + انہ ، لاحقۂ صفت].

ساحِرْنی (کس ح ، سک ر) امث.
ساحر (رک) کی تانیث. یہاں بھی ساحرنیوں کا پہرا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۱۰). [ساحِر + نی ، لاحقۂ تانیث].

ساحِرَہ (کس ح ، فت ر) امث.
ساحر (رک) کی تانیث ، جادوگرنی. وہ کوئی عورت آوارہ ، بڑی مکارہ ساحرہ ہے. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۶۵). اس نے سُنا کہ مدینۂ منورہ میں ایک عورت بڑی ساحرہ ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۰۳). آخر انگریزوں کے ہاتھوں گرفتار ہو کر اس پر ساحرہ ہونے کا الزام قائم ہوا. (۱۹۲۰ ، بریدِ فرنگ ، ۹۱).

کون یہ بدنصیب ہے جس کی
نیند کی ساحرہ بھی دُشمن ہے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۵۳). [ساحِر + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ساحِری (کس ح) امث.
۱. جادوگری.

ہو غمزۂ شوخ ساحری میں
استاد ہے سحرِ سامری کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷).

وہ اُسے ساحری سِکھاتا تھا
دھنی راجہ بھی خوف کھاتا تھا

(۱۷۹۱ء ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۳۵).

کیا ہوا جو تُم بڑے ساحر ہوئے
ساحری سے خلق میں ظاہر ہوئے

(۱۸۰۲ء ، رموزالعاشقین ، ۲۲). تجربہ کار فلاحوں نے جن کو ساحریٔ اعمال سے تنفر رہا ہے... ستاروں کے اثر کو بھی تسلیم کیا ہے. (۱۹۰۷ء ، فلاحۃ النخل ، ۸۸). ۲. (مجازاً) عیاری ، فریب کاری.

لیکن یہ دورِ ساحری ہے
انداز ہیں سب کے جادوانہ !

(۱۹۳۶ء ، ضربِ کلیم ، ۸۶). ۳. سیاسی چال.

خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سُلا دیتی ہے اس کو حکمراں کی ساحری

(۱۹۲۴ء ، بانگِ درا ، ۲۹۵). [ساحر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ساحِل (کس ح) امذ (ج : سواحِل).
۱. دریا یا سمندر کا کنارہ. اس دریا میں کہیں غرقاب کہیں ساحل ہے. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۶۷).

شاہ زادے دیس کے ہیں بستہ لبِ ساحل کی طرح
ہر لہر میں اس تعب میں بحر کون ہے پیچ و تاب

(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۱۱).

کیونکہ نِکلا جائے بحرِ غم سے مُجھ بے دل کے پاس
آ کے ڈوبی جاتی ہے کشتی مری ساحل کے پاس

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۹۲). یمن ایک طرف سواحلِ ہندوستان کے مقابل واقع ہے. (۱۹۱۵ء ، ارض القرآن ، ۱ : ۲۷۲). میں نے مجموعے کی اکثر نظمیں کراچی کے اِرد گرد پھیلے ہوئے سمندر کے مُختلف ساحلوں پر بیٹھ کر تحریر کی ہیں. (۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۱۳). ۲. جائے سکون.

چشمِ حیراں ڈھونڈتی اب اور نظّارے کو ہے
آرزو ساحل کی مُجھ طوفاں کے مارے کو ہے

(۱۹۰۵ء ، بانگِ درا ، ۵۷). ۳. (مجازاً) مقامِ نجات ، منزل ، کنارہ.

ہوں مُریدِ خاندانِ خفتۂ خاکِ نجف
موجِ دریا آپ لے جائے کی ساحل پر مُجھے

(۱۹۰۳ء ، باقیاتِ اقبال ، ۱۷۶). ۴. بندرگاہ (ا پ و ، ۵ : ۱۷۶).
[ع (س ح ل)].

ـــ اَدنیٰ کس صف (ـــ فت آ ، سک د ، ا بشکل ی) امذ.
ساحل کی وہ ڈھلانیں جن پر پانی چڑھ کر منتہیٰ تک پہنچتا ہے. (جغرافیۂ عالم ، ۶۱). [ساحل + ادنیٰ (رک)].

ـــ آشنا (ـــ سک ش) صف.
ساحل تک پہنچنے والا، کنارے سے واقف، اصل سے واقف ، حقیقت آشنا.

برنگِ بحر ساحل آشنا رہ
کفِ ساحل سے دامن کھینچتا جا

(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۱۲۰).

اپنی ہستی خود ہم آغوشِ فنا ہو جائے گی
موجِ دریا آپ ساحل آشنا ہو جائے گی

(۱۹۵۷ء ، یگانہ چنگیزی ، گنجینہ ، ۴۲). [ساحل + آشنا (رک)].

ـــ مُراد کس اضا (ـــ ضم م) امذ.
منزلِ مقصود ، انجام. آزادی کی تحریک ... گرفتاریوں اور قید و بند سے، ہوتی ہوئی ساحلِ مُراد تک آئی. (۱۹۸۱ء ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۹). [ساحل + مُراد (رک)].

ـــ نَجات کس اضا (ـــ فت ن) امذ.
وہ کنارے جہاں انسان بچ کر جا لگے ، نجات (جامع اللغات) .
[ساحل + نجات (رک)].

ساحِلانَہ (کس ح ، فت ن) صف.
ساحل کا ، ساحل کے علاقہ کا.

اُنے ریش کھینچیا تھا تا ناف گہ
رکھیا سر اُپر ساحلانہ کلاہ

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۳۲۸). [ساحل + انہ ، لاحقۂ صفت].

ساحِلی (کس ح) صف.
ساحل کی طرف منسوب ، ساحل کا.

دو لشکر جو دھرتے تھے اُوپر دلی
اویک خاوری تھے دو جے ساحلی

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۵۷۳). اُن کو (شطّی پودوں Strand Plants کے گروہ سے تعلق رکھنے والے پودے) مختلف سیماؤں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جن میں سے خاص مانگروز (Mangroves) ، ساحلی جنگل اور ریگی پودے ہیں. (۱۹۴۳ء ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، سعیدالدین ، ۲ : ۷۰۳). اسے ذیلی گرم ساحلی آب و ہوا (Sub-Tropical Coastland) خُشک ساحلی آب و ہوا بھی کہتے ہیں. (۱۹۷۷ء ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۰). [ساحل + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ حُدُود (ـــ ضم ح ، و مع) امذ ؛ ج.
دریا یا سمندر کے کنارے کا علاقہ ، ساحل سے ملا ہوا حصّہ. خمیدگی ساحلی حُدُود میں بہت ہی نُمایاں ہوتی ہے. (۱۹۶۷ء ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۵۳). [ساحلی + حُدُود (رک)].

ـــ خِطّہ (ـــ کس خ ، شد ط بفت) امذ.
سمندر کے قریب کا علاقہ. سمندر کی دیر سے گرم اور سرد ہونے کی خصوصیت ساحلی خِطّوں کے موسموں پر اثر انداز ہوتی ہے. (۱۹۶۷ء ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۲۳). [ساحلی + خِطّہ (رک)].

ساحُورا (و مع) امث.
کھجور کے درخت کی ایک بیماری جس میں پتوں کی رنگت بدل کر مائل بہ سفیدی ہو جاتی ہے. امراضِ خُرما سے ایک مرض ہے جس کا نام ساحُورا ہے. (۱۹۰۷ء ، فلاحت النخل ، ۱۷۹). [ع].

ساخْت (سک خ) امث.
۱. بناوٹ ، ترکیب ؛ (مجازاً) ہیئت ، شکل ، ڈول. انسان میں جوہر

ترقی کرنے کا موجود ہے خواہ اُس کو اس کے دل کی بناوٹ کہو یا دماغ کی ساخت یا روح جو چاہو اس کا نام رکھو۔ (۱۸۸۳، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز، ۲۵۸). اِنسان ... کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی ساخت پر غور کرے۔(۱۹۰۸، اساس الاخلاق، ۲۳۵). اس کے گھر کے دروازوں کی ساخت ایسی ہے کہ ان سے گزرنے میں نہ اونٹ والوں کو دشواری پیش آتی ہے نہ نکیل تھامنے والے پریشان ہوتے ہیں۔(۱۹۸۷، افکار، کراچی، ستمبر، ۵۱). **۲. حقیقت، عمل، صنعت، کاریگری.**

اُسی کی یہ سب ساخت ہے ہوشیار
جسے کہتے ہیں پاک پروردگار

(۱۷۹۲، عجائب القصص، شاہ عالم، ۲). چوتھے کمرے میں ہندوستان کی ساخت کا کپڑا نظر آتا ہے۔(۱۹۳۶، شیراز، مقالات، ۸). فولاد جب منجمد ہوتا ہے تو تکسیدی حالت کا بھی اس کی ساخت پر خاطر خواہ اثر پڑتا ہے۔(۱۹۷۳، فولاد سازی، ۱۲). **۳. تصنع، تکلف، غیرحقیقی پن.** ان سب علمی مضامین ... میں باوجود بے ساختگی کے ساخت پائی جاتی ہے۔(۱۹۳۱، انشائے داغ (مقدمہ)، ۲). **۴. (ادب) الفاظ کی ترتیب، ترکیب نحوی.** اکثر ہمارے جملوں کی ساخت انگریزی نما ہوتی ہے۔(۱۹۳۶، خطبات عبدالحق، ۷۶). دوسری زبان کے جملے کی ساخت، اس تشبیہیں اور استعارے ... زبان کی صلاحیتوں کو اُجاگر کرتی ہیں۔ (۱۹۶۳، ترجمہ: روایت اور فن، ۲۳). فارسی جملے کی ساخت کا اثر اُردو جملے کی ساخت پر اس صدی میں جاری رہتا ہے۔ (۱۹۸۲، تاریخ ادب اردو، ۲/۱ : ۳۱). **۵. بناتی ہوئی بات، مکر، جھوٹ، فریب** (مہذب اللغات؛ جامع اللغات). **۶. دوال، گھوڑے کا زین اور زیور** (ماخوذ: نوراللغات؛ مہذب اللغات). [ف: ساخت، ساختن = بنانا].

ساختگی (سک خ، فت ت) امث.

(تنہا کم استعمال ہوتا ہے) بناوٹ، تصنع. ایک قوم میں حد سے زیادہ بناوٹ، تکلف، ساختگی اور ظاہرداری کا دستور ہے۔(۱۸۷۹، مقالاتِ حالی، ۱ : ۸۲). ان کی کوئی بات بناوٹ ساختگی اور آورد سے خالی نہیں ہوتی۔ (۱۹۱۳، سرمایۂ زبان و بیان دہلی، ۳۳). [ساخت + گی، لاحقۂ کیفیت].

ساختمانی (سک خ، فت ت) صف.

ساخت سے متعلق، تعمیری. کاربوہائیڈریٹ کی کچھ مقدار جسمانی خلیات کے کچھ حصوں کے ساختمانی اجزا کا بھی کام سرانجام دیتی ہے۔ (۱۹۶۹، تغذیہ و غذائیات حیوانات، ۶۶). [ساخت + مانی، لاحقۂ نسبت].

ساختہ (سک خ، فت ت) صف؛ امف.

۱. بنایا ہوا، تیار کیا ہوا.

ست نہیں ہر بال ہیں بکھرے، پیچ گلے میں پگڑی کے
ساختہ ایسے بگڑے ہے ہو تم جیسے مدھ ماتے ہو

(۱۸۱۰، میر، ک، ۶۱۳). **۲. مصنوعی، بناوٹی، نقلی، جعلی.**

اس کا یقین ہو کہ نہ ہو ساختہ نہیں
ہم برق لاکھ جان سے اس دلربا کے ہیں

(۱۸۵۲، دیوانِ برق، ۲۵۶). انجیل کے یہ حصے ساختہ ہیں۔ (۱۹۶۳، آفت کا ٹکڑا، ۷۵). **۳. آراستہ، آمادہ، مستعد، سجا ہوا** (ماخوذ: نوراللغات؛ مہذب اللغات). [ساخت + ہ، لاحقۂ مفعول].

ـــ بے ساختہ پَن امذ

بناوٹی، بے تکلفی، دانستہ طور پر سادگی پیدا کرنے کی کوشش.

مانا کہ ہے بے ساختہ پن اس کے بیان میں
کیا بھونکیے اس ساختہ بے ساختہ پن کو

(۱۸۹۲، دیوانِ حالی، ۲۸). اور کبھی اپنے خاص ساختہ بے ساختہ پن کے ساتھ مجھ سے بھی کچھ پوچھتی یا کوئی بات کرنے لگتی۔ (۱۹۵۱، ہوس، ۶۷).

ـــ پَرداختہ (ـــ فت پ، سک ر، خ، فت ت) صف.

۱. جسے پال پوس کر بڑا کیا گیا ہو، تربیت کردہ، سنوارا ہوا، تربیت یافتہ.

شاعری سے تھا کیا کام حسرت کے تئیں
یہ تمہارے عشق کا ہے ساختہ پرداختہ

(۱۷۹۱، حسرت (جعفرعلی)، ک، ۳۹۹).

ساختہ پرداختہ تیری ہے ساری کائنات
حکمِ حضرت سے وجود ارض و سما کا ہو گیا

(۱۸۳۶، آتش، ک، ۲۱۰). معلوم ہوگیا کہ تو حضرت جنوں کا ساختہ پرداختہ ہے الو کی دم فاختہ ہے۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۹۰). سنگھ بابو بھی پرانی سیاست کے پروردہ اور نئی پالیسی کے ساختہ پرداختہ تھے۔ (۱۹۵۶، انصاف، ۱۶). **۲. بنایا ہوا، تیار کیا ہوا، وضع کردہ، مرتب کردہ.** بیشک ان کی کارروائی مثل ہماری ساختہ پرداختہ کارروائی کے ہوگی۔(۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۲ : ۱۹۱). کل مذاہب میں ایک جز ایسا ضرور شامل ہو گیا ہے جو بالکل اِنسان کا ساختہ پرداختہ ہے۔ (۱۹۰۹، تاریخ تمدن، ۱۷). یہ وفاق ... ولندیزیوں کی ساختہ پرداختہ پندرہ ریاستوں پر مشتمل تھا۔(۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، ۳ : ۳۹۲). **۳. کرتوت، کوتک.** اس کو ان کا ساختہ پرداختہ سب منظور ہے۔ (۱۸۹۸، فرہنگِ آصفیہ، ۳ : ۵). [ساختہ + پرداختہ (رک)].

ـــ (اور) پَرداختہ کَرْنا محاورہ.

اپنی طرف سے وضع کرنا، دل سے گڑھنا. اگر انہوں نے کوئی بات ساختہ اور پرداختہ کر کے عرض کی ہو تو عجب نہیں ہے۔ (۱۸۳۸، بستانِ حکمت، ۱۱۲).

ـــ پَرداختہ ہونا محاورہ.

ساختہ پرداختہ کرنا (رک) کا لازم. جس پر سارے سنگ سفید کے ساختہ پرداختہ ہوئے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۶ : ۶۲).

ـــ روزْگار کس اشا (ـــ و مج، سک ز) امذ.

تجربہ کار، ہوشیار (جامع اللغات). [ساختہ + روزگار (رک)].

ـــ و پَرداختہ (ـــ و مج، فت پ، سک ر، خ، فت ت) صف.

رک: ساختہ پرداختہ معنی نمبر۲. گال پر ہاتھ دھرے افسوس میں

بیٹھی ہے ، رنگ روباختہ جنوں کی ساختہ و پرداختہ. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار، ۶ ۹ ۲). ان کی للچائی ہوئی نظریں کشمیر کو روس کے ساختہ و پرداختہ کمیونسٹ برانڈ کا تختۂ پرواز بنانا چاہتی تھیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۲۰). [ساختہ + و (حرفِ عطف) + پرداختہ (رک)].

ساختی (سک خ) صف.
ساخت کے متعلق یا منسوب ، بناوٹی. تراب کے ساختی اجزا ایک افق سے دوسرے افق میں منتقل ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۵۵). [ساخت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساختیات (سک خ ، کس ت) امث.
ادبی تخلیق کے پرکھ یا تنقید کی ایک شاخ جس میں الفاظ و تراکیب کی حرفی و نحوی ساخت کو بہت اہم خیال کیا جاتا ہے ، انگریزی Structuralism کا ترجمہ. اسی طرح ساری جدید ادبی و فکری تحریکیں خواہ ... کونکریٹ پوئٹری ، لسانی تشکیلات ، ساختیات یا اسلوبیات ہو ، ہمارے ادب کے وجود کا حصہ بنی ہیں یا بن رہی ہیں. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۱۰۷). [ساخت + ی ، لاحقۂ صفت + ات ، لاحقۂ جمع مونث].

ساختیاتی (سک خ ، کس ت) صف.
ساخت سے متعلق علم. لفظی ، ساختیاتی اور اسلوبیاتی تجزیے نے نئی تنقید میں ایک اختصاصی آہنگ پیدا کر دیا. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، جولائی، ۱۰). [ساخت + یات (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ساختیت (سک خ ، کس ت ، فت ی) امث.
ساختیاتی تنقید کی نہج ، ساختیاتی تنقید یا تحقیق. ان میں واقعیت پسندی کے دعویدار بھی تھے اور علامتی اور اشارتی فن کے مُدّعی بھی جس کے ساتھ انھوں نے کیوبک اسٹائل سے لے کر جدید تر اسلوب ساختیت کو بھی وسیلۂ اظہار بنایا ہے. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر، ۲۶۳). [ساخت + ی ، لاحقۂ نسبت + ت ، لاحقۂ کیفیت].

ساخی امث.
۱. (دلالی) دمڑی (جامع اللغات ؛ اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ۵۱). ۲. ساق (اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ۵۶). [مقامی].

ساد (۱) امث.
آواز ، شور و غُل ، گُونج ، آواز دینا ، بُلانا ، جواب میں آواز دینا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शब्द].

ساد (۲) امث.
۱. خواہش ، طلب ، آرزو ، میلان (پلیٹس). ۲. سادھ (رک) ، وہ مٹھائی اور ترکاری وغیرہ جو حاملہ عورت کے میکے سے اُس کی سُسرال بھیجی جاتی ہے. ساتھ آٹھ دن پیچھے اس کے ساسرے سے ساد آوے گی. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۰۲). [س : शब्द].

سادا صف ؛ امذ (امث : سادی).
رک : سادہ.

ہو گیان ہے ہر طرف سوں سادا
ہو گیان ہے گیان سوں الادا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۳).

چشم سوے کی نہ رکھ دل میں میرے قتل کتیں
بس ہیں انکھیاں تری اے اشکِ گلستاں سادی
(۱۷۸۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۹۷). میں نے ایسا لڑکا رُخسار کا سادا بہادری میں رستم کا دادا بخدا نہیں دیکھا. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۰۲). کوشش کی ہے کہ واقعات صاف اور سادا زبان میں بیان کیے جائیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۹۷). [سادہ (رک) کا ایک اِملا].

---ڈورا (---و مج) امذ.
(بندھائی) بغیر کلابتو کی لپیٹ کا معمولی گھٹیا سی قسم کا ڈورا (ا پ و ، ۳ : ۸۷). [سادا + ڈورا (رک)].

---زیوَر (---ی مج ، فت و) امذ.
(سناری) وہ زیور جس میں کسی قسم کا نگ نہ جڑا ہو اور نہ میناکاری ہو (ا پ و ، ۳ : ۳۵). [سادا + زیور (رک)].

---سالَن (---فت ل) امذ.
بغیر ترکاری کا پکایا ہوا گوشت ، وہ گوشت جو گھی میں بُھون کر پکائیں اور اس میں ہلدی ہو نہ ترکاری.

چٹنے بکے ہیں البتہ بگھارے بینگن
یہ مرے ہاتھ کا ہے دیکھیے سادا سالن
(۱۹۵۸ ، تارپیراہن ، ۱۹۷). [سادا + سالن (رک)].

---سُودا (---و مع) صف ؛ امذ (مث : سادی سُودی).
رک : سادہ. کاؤس نے دیکھا کہ وہ عطر میں ڈوبی ہوئی ہے مگر ... یہ سادا سودا ہے. (۱۹۳۳ ، خیال (نصیر حسین) ، داستانِ عجم ، ۱۱۷). [سادا + سودا (تابع)].

---کپڑا (---فت ک ، سک پ) امذ.
(بنائی) وہ کپڑا جس کی بناوٹ میں بیل بُوٹی اور دھاری ، چوخانہ وغیرہ کُچھ نہ ہو (ا پ و ، ۲ : ۷۵). [سادا + کپڑا (رک)].

سادات امذ ؛ ج.
۱. رک : سیّد جس کی یہ جمع ہے.

محب خاندان کا توں اِخلاص توں
کہ سادات کا دوست ہے خاص توں
(۱۵۶۴ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ، ۱۹۵۷ ، ۳ ، ۱۰۳)).

ہیں جو یہاں مومنین اور سادات
ہوئے نصیب ان کو زیارتِ عتبات
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱).

جس کی زباں نے ہجو کی سادات کی قبول
اس کو تو فنِّ شعر کے بتلا دیے اصول
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۰).

یک دم کہ تیری ہستی میں ہو جانے کا غضب
سادات مارے جائیں گے دریا پہ تشنہ لب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۴). شہاب الدین احمد خان ... ساداتِ نیشاپور سے تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۹۲). بڑوں کی عزت، سادات کی شان اسی کے دم سے باقی رہ گئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۵۹). ۲. سردار ، مالک (جامع اللغات). [ع].

سادَج (فت د) امذ.
بالچھڑ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

سادْرا/سادْرَہ (سک د / سک د ، فت ر) امذ.
۱. (موسیقی) جب دھرپد چھپ تال میں گایا جائے (ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۱). ۲. ایک قسم کا گیت (پلیٹس). [ب : सादरा].

سادِس (کس د) صف.
ششم ، چھٹا.

کہ ہے یہ آصفِ سادس کی مدح جس کی آج
خدا کے فضل سے تیئیسواں ہے سال گرہ

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۹). پھر آسمان سادس پر پہنچے تو وہاں موسیٰ علیہ اسلام سے سلام و جواب سلام ہوا. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردہ ، ۲۸۱). [ع].

سادِساً (کس د ، تن س بفت) م ف.
چھٹے . سادساً اِستیجم کا اِنتظام ، سابعاً تولید اور تناسل کے امراض. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۴). سادساً یونین اور گرہ کے دستور میں ایک شرط یہ بھی شامل ہوگی کہ کوئی صوبہ ... اس طرح کی تجویز پاس کرا کے نظرثانی کرا سکے گا. (۱۹۴۲ ، بوئے گل نالۂ دل ، ۳۶۰). [سادس + اً ، لاحقۂ تمیز].

سادِسَہ (کس د ، فت س) امث.
چھٹا ، چھٹی ، چھٹے . وہ ثانیہ ، ثالثہ ، رابعہ ، خامسہ ، سادسہ وغیرہ کا ذکر نہیں کرتے. (۱۹۵۹ ، برنی (سید حسن) ، مقالات ، ۴۰). [سادس + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سادْگی (سک د نیز فت) امث.
۱. ظاہری زیبائش کا فقدان ، بے رنگی ، ٹیپ ٹاپ کی کمی. سادگی میں رنگینی کا رنگ دکھا دیا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۷۹). بی بی زینب کا نکاح اسلامی سادگی کا بہترین نمونہ تھا. (۱۹۴۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۱۷).

اے حُسن سادگی میں بھی ہے تیری بانکپن
یہ صبح اور یہ شام ہماری نظر میں ہے

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۰۶). ۲. بھولاپن ، بے ہنری ، سیدھاپا ، سیدھاپن ، سادہ لوحی.

ایسی سادگی سے اگر لٹ بیٹے
تو دل کا گلا بن چُھری کے کٹے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۱).

اِس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خُدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۱). یہ ان کی بے علمی کا ثمرہ اور سادگی کا نتیجہ ہے. (۱۹۰۱ ، قصۂ سحرافروز ، ۳۵). ۳. تصنّع اور تکلّف سے پاک ، خلوص ، راستی ، راست بازی ، صاف دلی.

ان کا ہنسنا سو تکلف کا نشان
سادگی کا اس میں یہ جلوہ کہاں

(۱۹۲۰ ، مطلع انوار ، ۱۲۳).

میری سادہ روی میرے نہ کُچھ کام آ سکی لیکن
تمہاری شوخیوں پر چھا چکی ہے سادگی میری

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۹۹). ۴. (ادب) آسان زبان و بیان.

شاعری میں زباں کا ہے مزا
سادگی ہی میں لُطف آتے ہیں

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۹۸). حالی شعر میں سادگی پر زور دیتے تھے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۶). [سادہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَسَنْد (---فتِ پ ، س ، سک ن) صف.
تصنّع و بناوٹ سے دُور بھاگنے والا ، سادہ طبیعت . اخگر مراد آبادی سادہ لوح اور سادگی پسند تھے . (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۲۱۰). [سادگی + پسند (رک)].

---ٹَپَکْنا محاورہ.
سیدھا سادا ہونا ، بھولپن ظاہر ہونا ، تکلف و تصنّع سے بری نظر آنا. اور جو بوڑھا ہے تو اس کی ہر قطع و بُرید سے پیری اور سادگی ٹپکتی ہے. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۴۰).

سادِن (کس د) امذ.
خادم ، دربان.

آپ سُلطان ، آپ ہی بندہ آپ مولیٰ ہیں آپ سادِن بھی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۴). [ع].

سادْنا (سک د) ف ل.
۱. روکنا ، سادھنا. بھیں چھوڑ کر کوئی سادنا کیا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۳). ۲. سیکھنا ، بنانا ، مکمل کرنا.

کوئی کھیل اس کے باز نے کھیلیا نہ کج بازی کے بن
گویا فلک کچلول ہے سادیا اسی عیار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۸). [سادھنا (رک) کا متبادل املا].

سادْنی (سک د) امث.
سطح زمین کی ہمواری ، ڈھال اور زاویۂ قائمہ دیکھنے کا پُرانی وضع کا آلہ اس کو بن سال بھی کہتے ہیں ، گُنیا ، تکتی (اپ و ، ۱ : ۱۳۷). اف : لگانا ، ہلانا. [پ : साधनी].

سادَہ (فت د) صف مذ (مؤنث : سادی).
۱. کسی شے یا صفت سے خالی ، ناآلودہ ، عاری.

ہرچند بندہ فعل میں صاحبِ اِرادہ ہے
درعین اختیار ، اِرادے سے سادہ ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۸۹). ۲. (ا) زیبائش سے معرا.

کب پسند آئے گا عاشق کا اونھیں سادہ بناؤ
آج پہنے ہیں وہ پوشاک نہایت بھاری

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۳۴). اُستاذ کی وضع نہایت سادہ اور درویشانہ تھی. (۱۹۱۰ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۳). (ii) کورا، **تحریر سے خالی ، بے لکھا (کاغذ وغیرہ).**

آبرو یک رنگ نیں تفسیر اوس خط کی لکھی
صفحۂ سادہ ، رقم ہونے میں قرآن ہو گیا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۹).

ایک ہی خط میں ہے کیا حال جو بندۂ کور نہیں
دل تو دل ، عشق میں سادہ ورقِ طُور نہیں

(۱۹۱۹ ، انجم کدہ ، ۱۰). ۳. **امرد ، سادہ رو ؛ (کنایۃً) ، معشوق.**

پوچھنا کیا صوفیوں کی بزمِ رنگا رنگ کا
یہ وہ محفل ہے کہ اس میں سادہ ہے اور بادہ ہے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۱۲). ۴. **بے سلیقہ ، بے ہنر.**

جو تفرقہ کس و نا کس میں اوسکا عدل کرے
نہ اختلاط کرے عاقلوں سے سادہ و کول

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۲۰). ۵. **بھولا بھالا ، نادان ، سیدھا؛ صاف دل ، بے تکلف ، معصوم.**

عاشق بنا تو سادہ کوئی اور نہ ہو گا دُنیا میں
جی کے زیاں کو عشق میں اس کے اپنا وارا جانے ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، کب ، ۸۱۷). واہ کتنے سادے ہو کچھ بھی نہیں جانتے. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۶۳).

وہ گُل تھا کمال دل کا سادہ
ان باتوں پہ ہنستا تھا زیادہ

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۵۹).

زندگی کی اوج گاہوں سے اُتر آئے ہیں ہم
صحبتِ مادر میں طفلِ سادہ رہ جاتے ہیں ہم

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۵۵). ۶. **خالص ، بے میل ، آمیزش سے پاک.** اسماء گُلی اور آدھے خُرما میں زہر ملا ، آدھے سادے رکھ ، طباق بھر لائی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۶). خمیرہ سادہ کڑوا بیچتے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۹۵۱). ۷. **بغیر ترکاری کا (سالن وغیرہ)** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۸. **واضح ، غیر مُبہم.** اس قسم کی سادہ سی غلطی «خیر» کے بارے میں عام طور پر کی گئی ہے. (۱۹۶۳ ، اصولِ اخلاقیات ، ۳۵). ۹. (i) **بسیط ، غیر مُرکب (جو اصلی حالت میں ہو).** ہم روشنی کو سادہ یا غیر مرکب خیال کرتے ہیں. (۱۸۹۳ ، اُردو کی پانچویں کتاب ، اسمٰعیل ، ۱۲). (ii) **آسان ، جس میں پیچیدگی نہ ہو.** ان کی ساخت کا طریقہ حال کی تربوں سے کسی قدر مُختلف اور سادہ ہے. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۱۶).

ہے اپنی سادگیِ شوقِ زُلفِ پُر خم سے
کہ ہم تصورِ پُرکار و سادہ رکھتے ہیں

(۱۹۵۵ ، دونیم ، ۱۱۴). (iii) **غیرجذباتی ، حقیقت پر مبنی ، ٹھوس** ان تکالیف اور دقتوں کے سادے اور سچے بیان سے ... اس مشکل کی حقیقت بھی معلوم ہو جائے گی. (۱۸۹۹ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۶۲). تعلیم یافتہ طبقہ غذا سے متعلق بعض سادہ حقائق سے واقف ہو. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ج). ۱۰. **بے کیف ، بے رنگ ، پھیکا.**

جوانی ہو گر جاودانی تو یا رب
تری سادہ دُنیا کو جنّت بنا دیں

(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۱۷). ۱۱. **تمباکو کی وہ قسم جس میں دوسرے اجزا کی آمیزش نہ ہو.** فصل سیتیسویں تمباکو فروشوں کے فن میں. تمباکو دو قسم کا ہوتا ہے سادہ اور خمیرہ ترکیب سادہ کی یہ ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۹). کہیں گُل فروش اپنی بہار دکھاتے تھے ، کسی جگہ تمباکو والے کالے دمن کی خیر مناتے والے خمیرہ ، سادہ ، کڑوا بیچتے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۹۵۱). ۱۲. **ہاتھی کی ایک قسم یا ذات ، کم عمر ہاتھی.** بادشاہ نے ہاتھی کے یہ سات مراتب مقرر کئے (۱) مست (۲) شیرگیر (۳) سادہ (۴) منجھولہ ... ۷ مُوکل. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۶۶۳). [ف].

ـــــ بَنانا محاورہ.
آسان بنانا ، سہل کرنا. یہ مفروضہ ہم نے ریاضی کے عمل کو سادہ بنانے کے لئے کیا تھا. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۰۵).

ـــــ پُرکار (ـــــ ضم پ ، سک ر) امذ.
بظاہر بھولابھالا مگر فی الواقع چالاک، شوخ و عیّار معشوق (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [سادہ + پُرکار (رک)].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
سادگی ، بھولپن.

حسینانِ جہاں ہیں کم سِنی تک دید کے قابل
جونہی سبزہ نکل آیا ہوا سب سادہ پن رخصت

(۱۸۴۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۸۳). اشعار کا بیساختہ پن اور سادہ پن دل پر عجیب کیفیت پیدا کرتا ہے. (۱۹۰۳ ، مضامینِ چکبست ، ۷).

یہ ترا حُسنِ دل آرا اور یہ سادہ پن ترا
کیا جنوں انگیز ہے نکھرا ہوا جوبن ترا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۸۶). [سادہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پَنا (ـــــ فت پ) امذ.
رک : سادہ پن.

قتل کرتا ہے ترا سادہ پنا عالم کو
تیری بُوباس پہ صدقے ہو دولہن کا عالم

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۷۵). [سادہ + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ جُوگ (ـــــ و مع) امذ.
عام زمانہ ، معمول جگ ، زمانۂ امن. سادہ جوگ ، اس جوگ میں جو شخص پیدا ہو گا وہ مولود راست کار اور راست گو و سلیم الطبع ... ہوگا. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۶). [سادہ + جوگ ـ جگ (رک)].

ـــــ جوگ ہُنڈوی (ـــــ و مع ، ضم ہ ، غنہ ، سک ڈ) امث.
(قانون) معتبر اور ذی حیثیت شخص کو ادا کی جانے والی ہنڈی (قانونِ دستاویزات ، ۲). [سادہ + جوگ (رک) + ہنڈوی (رک)].

ـــــ چیک (ـــــ ی لین) امذ.
ایسا چیک جس پر رقم کا اندراج نہ ہو ؛ (کنایۃً) غیر مشروط پیشکش. تمام نمائندوں نے ہندوؤں کے مہاتما گاندھی کانگریسی لیڈر کی

سادہ چیک لینے سے انکار کر دیا تھا۔ (۱۹۳۹ ، پیسہ اخبار ، لاہور ، ۱۷)۔ [سادہ + انگ : چیک (رک)]۔

--- خاطِری (--- کس ط) امث۔
سادہ لوحی ، سادگی۔ اصل میں اعزا و اقربا میرے نانا کی سادہ خاطری اور شرافت سے فائدہ اٹھاتے رہتے تھے۔ (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۵)۔ [سادہ + خاطر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- دِل (--- کس د) صف۔
بھولا بھالا ، سیدھا سادہ ، سادہ لوح ، صاف دل ، بے کینہ۔

جھوٹ اس بھلائے کون اتکے گیا
وہاں سادہ دل سعدان میں گیا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۷۷)۔

ہزاروں کینے قایم سہر میں گردوں کی پنہاں ہیں
نہ کیجو اعتماد اے سادہ دل زنہار اس ٹھگ پر

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۵)۔

میں سادہ دل آزردگی یار سے خوش ہوں
یعنی ، سبق شوق مکرر نہ ہوا تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۲)۔

تجھ سے بڑھ کر فطرت آدم کا وہ محرم نہیں
سادہ دل بندوں میں جو مشہور ہے پروردگار

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۱)۔ غزل کے عاشقان سادہ دل یہ بات بھول گئے ہیں کہ اردو شاعری کی عظمت صرف غزل کی مرہونِ منت نہیں ہے۔ (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹)۔ [سادہ + دل (رک)]۔

--- دِلی (--- کس د) امث۔
سادہ لوحی ، نادانی ، بے ریائی ، صاف دلی ، صفائی۔

ظالم تو میری سادہ دلی پر تو رحم کر
روٹھا تھا تجھ سے آپ ہی اور آپ ہی من گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۲)۔ لیکن میں نے کبھی ایسی عجیب خلقت نہ دیکھی بعد اس کے جب عرب سے ان کی تحقیقات کی تو وہ میری سادہ دلی پر ہنسنے لگا۔ (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۲۰۰)۔ لیکن علم کی ترقی نے ان حکما کی سادہ دلی کا پردہ فاش کر دیا۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۹۸)۔ اس سے انکار کرنے والی قیادتیں سادہ دلی یا نیک نیتی ہی سے سہی درحقیقت پاکستان کے خلاف مصروف عمل ہیں۔ (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۳۹)۔ [سادہ + دل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- دِماغ (--- کس د) صف ، امذ۔
بے حس ، بے عقل ، بھولا ، ذہن سے خالی۔ بچہ جس وقت پیدا ہوتا ہے ، ہرگز خالی الذہن و سادہ دماغ نہیں ہوتا۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۹۸)۔ ہمارے سادہ دماغ اور کوتاہ نظر سیاست دانوں نے آج ہمیں پھر اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے جہاں ہم سقوط ڈھاکہ سے پہلے کھڑے تھے۔ (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۳۷)۔ [سادہ + دماغ (رک)]۔

--- رُخ (--- ضم ر) امذ ، صف۔
رک : سادہ رُو۔

سادہ رُخوں سے کی جو محبت تیری ہی تھی یہ سادہ دل
منہ چڑھ کر اس شوخ کے اپنا کالا منہ اے خال کیا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۵)۔ [سادہ + رُخ (رک)]۔

--- رُخی (--- ضم ر) امث۔
نوجوانی ، آغاز شباب ، کم عمری ، ڈاڑھی مونچھیں نکلنے سے قبل کی عمر۔ سادہ رُخی ہی میں ہر ایک خط پر ایسی قدرت اور ہر فن میں یہ کچھ مہارت پیدا کی کہ اکثروں کی ڈاڑھیاں سفید ہو گئیں پر مشق ان کی اس رتبے کو نہ پہنچی۔ (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۲۳)۔ [سادہ + رُخ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- رُو (--- و مع) امذ۔
بے ریش و بروت ، امرد (لڑکا جس کے ابھی ڈاڑھی مونچھ نہ نکلی ہو) ؛ (مجازاً) بھولا بھالا۔

سادہ رُوہیں ہمیشہ باعزت
آب نس دن محیط گوہر ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۶)۔

نہ پوچھو مجھ سے اے یاراں دماغ ان سادہ رُووں کا
سکندر کے تئیں سمجھیں ہیں یہ آئینہ دار اپنا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۲۳)۔

وہ طفلِ سادہ رُو لڑکوں میں جو اب گرم بازی ہے
ہزاروں حسرتوں سے یاد کرتا ہوں لڑکپن کو

(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۱۹۹)۔ آپ حُسن کے عاشق تھے۔ جوان سبزہ آغاز سادہ رُو ، مرد ، عورت سب کے حسن پر آپ کی پسندیدگی کی مہر ثبت ہے۔ (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۱۳۹)۔ [سادہ + رُو (رک)]۔

--- رُوئی (--- و مع) امث۔
۱. کم عمری ، کم سِنی ، بے ریش و بروت کی عمر۔

سادہ رُوئی سے جو آگے مجھے کرتا تھا
اس نے نامہ میں کہیں ایک نہ نقطہ لکھا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۸۳)۔ **۲. بے تکلفی ، صاف دلی ، سادگی۔** اسپیکر کی سادہ رُوئی اور سیدھی سادی وضع کچھ ایسی دل کو بھا گئی کہ چند روز کی اطاعت اور شاگردی کے بعد اسی کے ہاتھ پر بیعت کر کے شاہراہ زمانہ کے دوسری جانب جھک پڑے۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۰۰)۔ بظاہر یہ منیر کی سادگی اور سادہ رُوئی ہے مگر میں قارئین کو خبردار کر دوں کہ منیر بڑا ہی پرکار شاعر ہے۔ (۱۹۶۹ ، کلیات منیر نیازی ، ۱۳)۔ [سادہ + رُو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- زَخم (--- فت ز ، سک خ) امذ۔
زخم جس کے ساتھ کوئی اور مرض نہ ہو معمولی زخم ، غیر پیچیدہ زخم۔ اگر زخم کے ساتھ کوئی دوسرے عوارضات نہ ہوں تو ایسے زخم کو سادہ زخم کہتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۱۷)۔ [سادہ + زخم (رک)]۔

--- سا م ف۔
معمولی سا ، عام جیسا۔

پشانو یے خطیٔ رُخ ہے بے لکھا کاغذ
نہ سمجھے کوئی کہ سادہ سا اک جواب آیا

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۶۷). یہ سادہ سی لیکن کارآمد ایجاد مصر میں چار ہزار سے تین ہزار سال قبل مسیح میں بھی استعمال ہوتی رہی. (۱۹۸۳ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۰).

---سالَن (---فت ل) امذ.
رک : سادہ سالن. اُس سالن کو «سادہ سالن» کہتے ہیں جس میں گوشت ہی نہ پڑا ہو. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۳). [سادہ + سالن (رک)].

---طَور (---و لین) صف.
بے تکلف آدمی ، سادہ وضع ، وہ شخص جس کا اوّل سے آخر تک یکساں ڈھنگ رہے ؛ بے ٹیپ ٹاپ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [سادہ + طور (رک)].

---غِذا (---کس غ) امذ.
بغیر روغن اور مسالے کے تیار کیا ہوا کھانا ، مریضوں کی غذا ، (مرغن کا نقیض). میں صرف سادہ غذا کھا سکتا ہوں. (۱۹۱۳ ، مکاتیبِ اکبر ، ۲ : ۱۸). [سادہ + غذا (رک)].

---فَہم (---فت ف ، سک تیز فت ہ) صف.
آسانی سے سمجھ میں آنے والا. افسانہ نگار کا رویہ ہی یہی ہے یعنی بظاہر عام لیکن مشکل موضوعات کو آسان اور سادہ فہم اسلوب میں ڈھالنا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۲۱۱). [سادہ + فہم (رک)].

---کار امذ ؛ صف.
۱. سنار ، سونے چاندی پر عمدہ اورنفیس کام بنانے والا ، مُرَصّع ساز ، سادے کار.

بھرتی ہے آبِ جُو جو وہاں ہر چہار سمت
جوں سادہ کار دیتی ہے سب کی جلا نکال

(۱۸۱۳ ، پروانہ ، ک ، ۲۶). جس سادہ کار نے تیری بدرنگ چاندی پر جلا کر دی اسی سے تُو نے کھوٹی کی. (۱۸۸۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۱۷). سادہ کار کی مثال ناظم کی ہے جو چاندی کے ہنر پر نہایت نازک نقاشی کرتا اور ایک چیز کو نہایت سادگی اور صفائی سے بناتا ہے. (۱۹۲۳ ، دورِ فلک ، ۳۸). پہاڑ گنج کے ایک سادہ کار نے بیٹے کے بیاہ میں چاندی کی چتی ہوئی طشتریاں تقسیم کیں. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). ۲. (مجازاً) بے ریا ، صاف ، پاکیزہ.

خدا کرے تیرا معصوم و سادہ کار شباب
گُل و سمن سے رہے ہم کنار اے ساقی

(۱۹۵۲ ، تبخیرِ دوراں ، ۹۷). [سادہ + ف : کار ، کردن - کرنا ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری. (الف) صف.
۱. منقش ، نازک کام والے.

غرب سے شرق تک تھا اس کا نام
سادہ کاری میں تھا وہ شہرۂ عام

(۱۸۱۰ ، بہشت گلزار ، ۲۹). چاندی کے ہلکے سادہ کاری زیور.. جو یہاں بہت مشہور ہیں. (۱۹۲۱ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۱۸). ۲. سادگی ، سیدھا پن. پروفیسروں کی سادہ کاری ایسی طبیعتیں پیدا نہیں کر سکتی. (۱۹۲۳ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۱۹۸). (ب) امث. سادہ کار کام. تار کا کام یا سادہ کاری ڈھاکہ سے اچھا کہیں نہیں ہوتا. (۱۹۶۵ ، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ ، ۱۶۷). [سادہ + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کاغَذ (---فت غ) امذ.
وہ کاغذ جس پر اسٹامپ نہ لگا ہو ، کورا کاغذ ، بن لکھا کاغذ (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [سادہ + کاغذ (رک)].

---گانٹھ بَنْد (---غنہ ، سک ٹھ ، فت ب ، سک ن) امذ.
گانٹھ کی ایک قسم ، گرہ لگانے کی آسان ترکیب. سادہ گانٹھ بند - اس میں ائیرن جوڑ گانٹھ کی تمام خوبیاں ہوتی ہیں اور اس سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۳۹). [سادہ + گانٹھ (رک) + بند (رک)].

---گو (---و مج) صف.
سادہ بات کہنے والا ، آسان کہنے والا ، شعر میں عام فہم پیرایہ بیان اور آسان زبان استعمال کرنے والا. آتش نے ناسخ کے انداز کی پیروی کی - مصحفی نے بھی سادہ گو ہونے کے باوجود اس کے بعد مشاعروں میں شرمندگی نہیں اُٹھائی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۱۲). [سادہ + ف : گو ، گفتن - کہنا].

---گوئی (---و مج) امث.
آسان کہنا. مرزا شفیع وصال شیرازی نے نہ صرف خود نئی ادبی تحریک کی پیروی کی بلکہ شیراز کے نوجوانوں کو سادہ گوئی پر مائل کیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۹۰). [سادہ + ف : گو ، گفتن - کہنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَوح (---و لین) صف ؛ امذ.
بے وقوف ، احمق ، نادان ، بھولا.

انھیں بزمِ غیر میں تھا گماں کہ یہ سادہ لوح بہل گیا
مجھے خوفِ عزّت و آبرو کہ رہا فقط اسی ڈر سے خوش

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۰۹).

وہ سادہ لوح مُجھ سے سوا خوش نصیب ہیں
میں آشنائے غم وہ خوشی کے حبیب ہیں

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۸۰). ان فریب خوردہ سادہ لوح اللہ کے بندوں کو صحیح حالات بتانے اور اسلام کے عقائد سے واقف کرانے کی شدید ضرورت ہے اس لیے کہ انھیں سچی باتیں معلوم نہیں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۱۶). [سادہ + لوح (رک)].

---لَوحی (---و لین) امث.
کم عقلی ، بے وقوفی ، سادگی ، بھولا پن.

کیا لگا لیتا ہے خُوباں کو یقیں ، کرتی ہے داغ
آئینہ کی سادہ لوحی ساتھ ، پُرکاری ، مُجھے

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۶۲).

بڑا عیّار ہے وہ بچے رہنا اس کی چالوں سے
گُمانِ سادہ لوحی تم نہ کرنا مہرِ پرفن پر
(۱۸۹۰ ، شعاعِ مہر ، ۳۷).

اہلِ تقویٰ اہلِ دیں اہلِ یقیں کی شان میں
سادہ لوحی کا زمانے میں خطاب آنے کو ہے
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۵۰). کسی بات پر حیران ہونا سادہ لوحی کی دین ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۲۶). [سادہ + لوح (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مزاج (---کس میج م) صف.
جس میں تکلف اور بناوٹ نہ ہو ، سادہ طبیعت ، سادگی پسند. بعض سادہ مزاج فلسفیوں کا خیال ہے کہ انسانی کاریگری نے دنیا کی اچھوتی زمینوں کو بھدا اور خراب کر ڈالا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۶۵). عبدالرحمان نہایت سادہ مزاج ، شریف النفس خوش طبع اور انتھک محنت کرنے والے انسان تھے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۸ جنوری ، ۱۱). [سادہ + مزاج (رک)].

---مزاجی (---کس میج م) امث.
صاف دلی ، سادگی ، بے تکلفی ، بے ریائی.

سیکڑوں ہیں تری اس سادہ مزاجی پہ نثار
اور قربان ہیں ظالم تری ہٹ کے لاکھوں
(۱۷۹۸ ، میر سوز (مہذب اللغات)).

میں اس کو بُلاتا تو ہوں اے سادہ مزاجی
آتا ستم آرا کا ہے جانا مرے دل کا
(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۳۶).

وہ شوخ سادہ مزاجی کو میری کیا جانے
نظارے سے ہیں نظروں کو میری بہلائے
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۹۹). [سادہ + مزاج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نگاری (---کس ن) امث.
سہل نگاری ، آسان لکھنا ، عام فہم تحریر. اُردو کی خصوصیت اس کی سادہ نگاری اور فطری اندازِ بیان ہے. (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۳۶). سادہ نگاری کا ... میلان نمایاں طور پر دکھائی دیتا ہے اس میں ورڈزورتھ ولیم کالج ... کو بھی خاصا دخل ہے. (۱۹۸۷ ، فورٹ ولیم کالج: تحریک اور تاریخ ، ۱۵۹). [سادہ + ف: نگار ، نگاشتن ـ لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و پُرکار (---و مع ، ضم ، سک ر) امذ.
آسان مگر رنگینی لیے ہوئے ، سیدھا سادا ، بے رنگ اور رنگین ، (مراد: ہوشیار ، چالاک ، ہنرمند.

ہیں جو یہ سادہ و پُرکار سے بیٹھے سو مجھے
قول کا چھلّا اگر دیویں تو چھل سکتے ہیں
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۰). ان کے مضامین کا مجموعہ "خمارستان" ان کے تفکرات اور سادہ و پُرکار تحریر کی نشانی ہے. (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۱۵۳). [سادہ + و (حرفِ عطف) + پُرکار (رک)].

---وَرَق (---فت و ، ر) امذ.
کورا کاغذ ، وہ کاغذ جس پر کوئی تحریر نہ ہو.

تیرے روئے آتشیں کا رنگ فق ہونے لگا
عارضِ رنگیں ترا سادہ ورق ہونے لگا
(۱۹۱۲ ، مطلعِ انوار ، ۶۳).

تم ہو اک سادہ ورق کی صورت
ہم ہیں مضمونِ ادق کی صورت
(۱۹۸۱ ، بادِ سبک دست ، ۷۹). [سادہ + ورق (رک)].

---وَضع (---فت و ، سک ض) صف.
وہ شخص جس کی وضع میں تکلف نہ ہو (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سادہ + وضع (رک)].

---وَضعی (---فت و ، سک ض) امث.
سادگی ، بے تکلفی.

ہزار آرائشیں صدقے ہیں اس کی سادہ وضعی پر
نہیں محتاج فیشن علم نے جس کو سنوارا ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۲۸۵). [سادہ + وضع (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سادی (الف) صف.
۱. سادہ (رک) کی تانیث.

یو دغا باز تھی وو تھی سادی
سادی تھی اس نے یو دغا آدی
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۰).

نہ تار سوں توں نہ نور سوں توں
بل تجھ سوں یہ سب سوں توں سب سوں سادی
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۶). گلوریاں جو باہر بھیجو سادی بنا کر بھیجا کرو. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۳).

جُبتی ہے یہ تو بگوڑی مُجھے بھاری انگیا
کوئی سادی سی مرے واسطے لاری انگیا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۹). جو مُجھے میسر ہوا میں نے بھیج دیا سادی بندی تھی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۷). ۲. (بنائی) لکدی ، چولی یعنی سینے بند کا ریشمیں کپڑا جو خاص اسی ضرورت کے لیے بنا جاتا ہے (اپ و ، ۲ : ۷۵). (ب) امث. پتنگ کی ڈور جس پر مانجھا نہ ہو. کبھی کنّے ناتھ لئے کبھی سادی پر سے کاٹ گئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸ : ۳). سادی سے مانجھا ... یُوں کاٹ دیتے تھے جیسے تیغ نگہ سے عاشق کا دل. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۲). [سادہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---ترکاری (---فت ت ، سک ر) امث.
بغیر گوشت کا سالن. سادی ترکاری کو ہندوؤں کا کھانا بتایا جاتا تھا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۷). [سادی + ترکاری (رک)].

---جگہ (---فت ج ، گ) امث.
کاغذ کی وہ جگہ جہاں کچھ لکھا نہ ہو.

دیوان میں سادی ہی جگہ چھوڑ دی میں نے
مضمون یہ باندھا تری نازک کمری کا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳)۔ [سادی + جگہ (رک)]۔

---خَرْچی (---فت خ ، سک ر) امث۔
معمولی گزارے کا خرچ۔
جس کو رکھتا ہوں اسے دیتا ہوں سادی خرچی
نخرہ بھر کر کے یہ کہتا ہوں مری جان گئی
(۱۸۳۳ ، مجالسِ رنگین ، ۱۰۳)۔ [سادی + خرچی (رک)]۔

---زُبان (---فت نیز ضم ز) امث۔
تکلف اور بناوٹ سے پاک زبان ، وہ زبان جس میں ادق الفاظ نہ ہوں۔
خصم ہے آپ کا سعدی تو اپنا رنگیں ہے
تمہاری سادی ہے رنگین ہے زبان میری
(۱۸۶۹ ، جانِ صاحب ، د ، ۲۶۲)۔ [سادی + زبان (رک)]۔

---سُودی (---و مع) امث۔
سیدھی سادھی ، بغیر بناؤ سنگھار کے۔ باوجود اس قدر تعلیم یافتہ ہونے کے بھی بالکل سادی سُودی رہتی تھی۔ (۱۹۲۱ ، فہمیدہ ، ۳۰)۔ [سادی + سُودی (تابع)]۔

---وَضْع (---فت و ، سک ض) امث۔
۱. تکلف اور بناوٹ سے پاک ، سادہ طبیعت۔ نواب صاحب بڑے آدمی ضرور ہیں مگر بڑی سادی وضع کے ہیں انھیں پُر تکلف لباس میں نہیں دیکھا۔ (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۶)۔ ۲. جس پر پھول بُوٹے نہ ہوں ، سادہ ڈیزائن۔ ہم نے تم سے سادی وضع کی کرنٹ منگائی تھی ، تم بیل بُوٹے کی جھاڑی دار اُٹھا لائے۔ (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۶)۔ [سادی + وضع (رک)]۔

سادے صف۔
سادہ (رک) کی جمع یا حالتِ مغیرہ (تراکیب میں مستعمل)۔

---دِن (--- کس د) امذ۔
تہوار کے علاوہ دن ، معمول کے دن ، عام دن۔ محرم کا زمانہ ہے کوئی کام نہیں کر سکتے سادے دنوں میں آئیے تو دیکھا جائے گا۔ (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۶)۔ [سادے + دن (رک)]۔

---کار امذ بسہ سادہ کار۔
(زرگری) مُرَصّع کار ، نازک قسم کے جڑاؤ زیور بنانے والا مسلمان سنار (ا پ و ، ۳ : ۳۵)۔ [سادے + ف : کار ، کردن ـ کرنا]۔

---کَپْڑے (---فت ک ، سک پ) امذ۔
وہ کپڑے جن میں گوٹا کناری نہ لگا ہو ، جن کی رنگت شوخ نہ ہو۔
چمک بڑھ جاتی ہے سینے ان سینے سادے کپڑے کی
تری زردی نے پائی ہے عجب تنویر چنگی میں
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۲۰)۔ جو ... بیبیاں ہلکے زیور اور سادے کپڑے پہن کر شریکِ شادی ہوں گی اُن کو ... انگریزیت پسندی کا خطاب ... ملے گا۔ (۱۹۲۷ ، رسومِ دہلی ، ایس بیگم ، ۲۷)۔ شکیلہ ... نے تعجب سے کہا ارے یہ تو سادے کپڑوں میں ہیں۔ (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۹۹۳)۔ [سادے + کپڑے (رک)]۔

سادِیانَہ (کس د ، فت ن) صف۔
انسان کو اخلاق پرواز کے لیے خصوصی دباؤ برداشت کرنے کی عادت ڈلوانا ، تکلیف دہ۔ اس سادیانہ (Sadistic) طریقے کی اپنی افادیت ہے۔ (۱۹۸۵ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ / نومبر ، V)۔
[انگ : Sadistic کی تارید]۔

سادِیَّت (کس د ، شد ی بفت) صف۔
جنسی کجروی ، نفسیاتی اُلجھاؤ ، آزار رسانی سے لُطف اندوزی؛ اطالوی امیر کاؤنٹ دی ساد سے منسوب جو عورتوں کو ایذا دینے سے جنسی آسودگی حاصل کرتا تھا۔ سادیت ایک نفسیاتی بیماری یا الجھاؤ ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۶)۔
[انگ : سیڈزم Sadism کی تارید]۔

سادھ (۱) صف ؛ امذ۔
متقی ، پرہیزگار ، پارسا ، مُقدّس ، نیک۔
اندر ہی سوں سادھ ہے اندر ہی موں چور
اندر ہی ناقوق اندر ہی سوں زور
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۱۶)۔ کوئی ڈاڑھی مُنڈانے اور جامہ پھاڑ کر جنگل میں جا رہنے سے سادھ نہیں ہوتا۔ (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۲۶)۔ سادھ جی تم کو گیان دھیان چاہیے۔ (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۳۳)۔ [سادھو (رک) کی تخفیف]۔

---بَھگَت دیں جِنْہا اَسِیس ، سُکھی رَہیں وے بِسْوے بِیس کہاوت۔
جن کو فقیر اور درویش دعا دیں وہ ہمیشہ خوش رہتے ہیں (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---بَھگَت کی کَرے جو سیوا ، پار تُرَت ہو واکا کھیوا کہاوت۔ جو فقیروں کی خدمت کریں ان کا بیڑا پار ہوتا ہے
(جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---بَھگَت ہوں جِس پَر چھو ، سول بَھلا نہ اس کا ہو کہاوت
جس پر فقیر درویش ناراض ہوں اس کا ستیاناس ہوتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---بَھئے تو کیا ہو بَھگَت مَت جانیں ناہیں ، تُلسی پیٹ کے کارنے سادھ بھئے جگ چاہیں پاہیں کہاوت۔
بغیر مذہب کے سادھو بننے سے کیا ہوتا ہے ، بہت سے تو پیٹ کی خاطر سادھو ہو جاتے ہیں۔ جاہل فقیر دین سے واقف نہیں ہوتا اس کا مقصد پیٹ پالنا ہوتا ہے (جامع الامثال)۔

---چَلے بیکُنٹھ کو بِیٹھ پالْکی سانْہہ رَستے میں سے آئے پھر ، بھانگ تُمبا کو تانْہہ کہاوت۔
یہ سادھوؤں پر طنز ہے ، جو بھنگ تمبا کو بہت پیتے ہیں کہ بہشت کو جاتے ہوئے بھی واپس آگئے کیونکہ بھنگ تمبا کو بہشت میں نہیں ہوتا۔ بُری عادتوں کا شکار خوشی اور راحت سے محروم رہتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---سَنْت (---فت س ، سک ن) امذ۔
سادھو ، جوگی۔

جو سادھ سنت ہیں پُورے سو وہ ادھورے ہیں
کپٹ کی ندی پہ بگلے بھگت کے پُورے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۸). [سادھ + سنت (رک)].

---سنت کی ٹہل کر لیجے کچھ دھرم ، اوتُلسی پھر نہ ملے گا بار بار یہ کرم کہاوت.
سادھو سنتوں کی ٹہل کر کے کچھ دھرم حاصل کرنا چاہئے - یہ جنم بار بار نہیں ملے گا (جامع اللغات).

---سنت کی ٹہل کو اٹھو نہ بیٹھو جائے ، تُلسی لالچ لین کو دوڑا دوڑا جائے کہاوت.
انسان طمع کی وجہ سے مارامارا پھرتا ہے مگر سنتوں کی خدمت کے وقت اس سے ہلا بھی نہیں جاتا (جامع اللغات).

--- کَہانی (---فت ک) امث.
فقیروں کی سرگزشت یا داستان.
سن رے سادھو سادھ کہانی سادھ جیون کی انبرت بانی
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۵۵). [سادھ + کہانی (رک)].

--- کُھٹائی نا کریں ، ناہوں مورکھ سے ہیٹ ، چاتر تو بیری بھلا ، مورکھ بھلا نہ بیت کہاوت.
فقیر بُرا کام اور بیوقوفوں سے دوستی نہیں کرتے ، دانا دشمن نادان دوست سے بہتر ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سادھ (۲) امث.
خواہش ، طلب ، رغبت. پوری کہانی سُننے کی سادھ ابھی باقی ہے اس لیے کچھ اور پُوچھوں گا (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۵۳). [پ : سادھ साध].

سادھا امذ.
۱. مقدر ، قِسمت ، نصیب.
ہوا کب خشک ، بہتا ہی رہا ناسور آنکھوں کا
نیا رونا نہیں سادھا ہے یہ دستور آنکھوں کا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۳). ۲. قُدرت ، طاقت ، اِقتدار. یہ سادھا ہے زبردست جاننے والے کا اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے تارے بنائے کہ ان سے راہ پاؤ. (۱۹۲۱ ، احمد رضا بریلوی ، القرآن حکیم (ترجمہ) ، ۲۲۶). [پ : साधा].

سادھارَن (فت ر) صف ؛ م ف.
۱. عام ، معمولی ، سیدھا سادہ ، متوسط. سید انشا اس کو ایک سادھارن لفظ کی طرح ہرگز نہ لکھ جائے. (۱۹۳۲ ، منشورات کیفی ، ۲۳). سادھارن سا آدمی تھا اور معمولی الفاظ میں بول رہا تھا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳ ، دسمبر ،). ۲. مانند ، برابر ، مقابل ، نظیر ، ثانی ، دوسرا ، ہمتا ؛ برتاؤ ، روزمرہ ؛ مروج ، رائج ؛ سادہ ، صاف ، اصلی ؛ قدرتی ، خالص ؛ یک رنگ ؛ بے ریا ؛ سہل ، آسان ؛ معمولی ، بے حقیقت ؛ اتفاقی ، عارضی ؛ اکثر اوقات ، عموماً ، بارہا ، بیشتر ، اتفاق سے ، اتفاقیہ ؛ آسانی سے ، بلا تکلف ؛ آہستہ ، رسان سے ، ہولے سے ؛ نرمی سے (مہذب اللغات ، فرہنگ آصفیہ). [س : سادھارن साधारण].

سادَھرا (فت دھ) امذ.
(موسیقی) ایک راگ کا نام. سادھرا میں رزمیہ اور مدحیہ مضامین گائے جاتے ہیں. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۵۳۴). [پ : سادھرا सादरा].

سادَھن (فت دھ) امذ.
۱. وسیلہ ، طریقہ ، ذکر الٰہی ، ذکر اذکار ، مشغلہ دینی ، ریاضت. اپدیش کا بیج بغیر سادھنوں کے کبھی نہیں پھولتا ہے. (۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۶۷). یہ سب دفع الوقتی کے سادھن تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۳۰) یہی سنہرے دان. یہ ہری ڈالیاں ہمارا جیون سادھن ہیں. (۱۹۷۳ ، پگھلا نیلم ، ۷۶) ۲. عبادت ، بندگی ، رِیاضت ؛ پوجا پاٹ.
ہوئے مُستعد زور سادھن منے
وسیلے ہوئے ہر ہنر فن منے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۲). وہ بولا یہ کل جُگ کی کایا پلٹ کا سبھاؤ ہے اب کلنکہ سے سادھن کا بچاؤ ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۸۳). روزانہ بھجن اور سادھن وغیرہ کے علاوہ شام کو ... رامائن کا سبق دیا کرتے تھے. (۱۹۰۸ ، قید فرنگ ، ۱۱۳). ۳. مشق ، ریاض. سادھو مہاتما یہاں آ کے یوگ کا سادھن کرتے ہیں. (۱۹۲۵ ، خاتون اودھ ، ۵). ۴. تدبیر ، علاج ؛ تجویز ، کارروائی ؛ بجاآوری ، تعمیل ؛ اہتمام ، عمل درعمل ؛ عمل ، استعمال ؛ مشق ، ربط ، عادت ، سبھاؤ ، معمول ، رویہ ، دستور ؛ اصلاح ، درستی ، ترتیب (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : سادھن साधन].

---ہی سنتھن ہی ، ہی گنوار کنہائی ، جو بجیا کی نندن کریں اسے کھائے کالکائی کہاوت.
بھنگ کی تعریف میں بھنگڑ کہتے ہیں کہ اس کو فقیر بھی استعمال کرتے ہیں ، درویش اور امیر بھی اس لیے جو اس بوٹی (بھنگ) کی مذمت کرے اس پر کالکا دیوی کا غضب نازل ہو (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سادْھنا (۱) (سک دھ) ف م.
۱. سوچنا ، بچارنا ، غور کرنا. سب نے متفق ہو اپنے اپنے علم کی رُو سے ٹھہرا اور سادھ کر اِلتماس کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۱). ۲. سنبھالنا ، تھامنا ، روکنا ، قابو میں رکھنا.
آہ کرنے میں دم کو سادھے رہ
کہتے ہیں دل سے ہے جگر نزدیک
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۹). انہوں نے اس اہم اور مشکل موقع پر اپنے کو ایسا سادھا کہ کوئی بات کیا مقدور ہے جو ان سے خلاف سرزد ہوتی ہو. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۶). ۳. اِختیار کرنا ، گانٹھنا. اون کے ماں باپ نے اون کے لیے جوگ سادھا. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۶).
تُو جلدی سے جا اور لے سادھ جوگ
جو کایا کا تیرے نکل جائے روگ
(۱۸۵۹ ، قصۂ کوپی چند ، ۸). ۴. ہلانا ، مانوس کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۵. تولنا ، جانچنا ، موزوں بنانا ، ایسا روکنا کہ ادھر اُدھر نہ ہلے. جام لبریز کیا سر پر رکھا ہرا ک کا بوند ہی تول تھا اب

بد انجام ہو گا جام شراب سے گرے گا لیکن حسین نوجوان نے اِس طرح جسم کو سادھا کیا مجال کہ ایک قطرہ تو گرے۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۶ : ۱۳۱۸)۔ اس سارے بکھیڑے سے میری رُوح تنا ہوتی تھی ، طبلہ بجا ، لہرا شروع ہوا جسم سادھا بھنویں چلیں۔ (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۶۳)۔ ۶. شاقول کے ذریعے سے دیوار وغیرہ کی کجی اور راستی دریافت کرنا ، ٹیڑھ اور سیدھ دیکھنا (فرہنگِ آصفیہ)۔ [س : سادھیت साधय (ति)]۔

سادھنا (۲) (سکِ دھ) ف م۔
سدھانا ، سِکھانا ، تربیت دینا۔

سادھا تھا کِس اُستاد نے اس آفتِ جاں کو
سیدھی ہو تو اک دم میں اُلٹ دے دو جہاں کو

(۱۸۷۵ ، مونس ، مجموعۂ مراثی ، ۳ : ۱۲۸)۔ [رک : سدھانا]۔

سادھنا (۳) (سکِ دھ) امث۔
عبادت و ریاضت۔

سادھنا یوگ کر کے چودہ سال
یوگ مارگ میں پیدا کر کے کمال

(۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۳)۔ تمہارے خیال سے میری سادھنا سماوی قائم رہ سکتی ہے۔ (۱۹۱۳ ، راج دُلاری ، ۶۷)۔ [س : साधना]۔

سادھنی (۱) (سکِ دھ) امث۔
سادھ (رک) کی تانیث ، زنِ پارسا۔ دھرم سالہ پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں کی سادھنی دروازے کے باہر بیٹھی ہے۔ (۱۹۰۸ ، عیّاروں کا عیّار ، ۳۰)۔ [سادھ + نی ، لاحقۂ تانیث]۔

سادھنی (۲) (سکِ دھ) امث۔
۱. ایک قسم کا آلہ جو معماروں اور نجاروں کے استعمال میں رہتا ہے ، گنیا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔ ۲. کوئی چیز جو اِصلاح کرے (جامع اللغات)۔ ۳. انگوٹھی کا وہ حصہ جس میں نگینہ جڑا جاتا ہے (جامع اللغات)۔ [پ : साधनी]۔

سادھو (و مع) امذ۔
۱. جوگی ، تارک الدنیا ، ہندو درویش ؛ سفر کرنے والا درویش ، فقیر منش ، گھومتا پھرتا ہندو فقیر برسوں کسی سادھو کے استھان پر جا کے پالا گن کر کے گوکل بڑھوا لاتی (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۸۵)۔

بولے وہ گدا سن کے یہ الفاظ غم آمیز
سادھو ہیں ہمیں نشتر کے چھونے سے ہے پرہیز

(۱۹۲۸ ، مطلع انوار ، ۱۵)۔ ان کا سادھوؤں کا سا سکون ایک جھٹکے کے ساتھ ٹوٹ گیا۔ (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۳۲)۔ ۲. سیدھا سادھا ، بھلا مانس (فرہنگِ آصفیہ)۔ [س : साधु]۔

--- بچّہ (--- فت ب ، شد چ بفت) امذ۔
(کنایۃً) مکّار اور فریبی۔ سادھو بچے بہت جھوٹے ، تھوڑے سچے (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۶)۔ سادھو بچے بہت جھوٹے تھوڑے سچے ، سادھو قوم کے آدمی زیادہ تر جھوٹے ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، جامع الامثال ، ۲۴۳)۔ [سادھو + بچہ (رک)]۔

--- پن (--- فت پ) امذ۔
نیکی ، پارسائی ان کے باپ نے ان کے سادھو پن سے اکتا کر انہیں گھر سے نکال دیا۔ (۱۹۷۵ ، اردو کی کہانی ، ۱۶۷)۔ [سادھو + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- تو وہی بھلا جو بھر سادھو کا بھیس پوجا کرتا رب کی ہانڈے دیس بدیس کہاوت۔
درویش وہی اچھا ہوتا ہے جو فقیر کا لباس پہننے کے بعد خدا کی عبادت کرے اور دنیا کی سیر کرے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)

--- جن رتے بھلے وا ک نہ لاگے کو کہاوت۔
سادھو کو ہمیشہ بھرے رہنا چاہیے تاکہ اس پر کسی قسم کا الزام نہ آئے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

--- دکھیا سب سنسار ، جو سکھیا سو رام آدھار کہاوت۔
تمام دنیا مصیبت میں گرفتار ہے جز خدا پر بھروسہ کرتے ہیں وہ سکھی ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

--- ست کر بیٹھ جا وہی سادھ ہے ٹھیک ، وا کو سادھو مت کہو جو گھر گھر مانگے بھیک کہاوت۔
اصل فقیر وہ ہے جو قناعت کر کے بیٹھ رہے ، جو در در مانگے وہ فقیر نہیں ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

--- سنت (--- فت س ، سکِ ن) امذ ؛ ج۔
پارسا اور نیک لوگ۔ رشی منی اور سادھو سنت ، پادری ، علما ، فقرا ، بیشتر تندرست اور زیادہ عمر والے ہوتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، اہنسائے ملت ، ۳۴)۔ مجھے تو سادھو سنت کے تحت میں رہنے والے چھوڑ دینے پر مجبور ہوں گے۔ (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۶۱)۔ [سادھو + سنت (رک)]۔

--- کا دین نہ سادھو کا لین کہاوت۔
سب سے معاملہ سلجھا ہوا ہے کہ نہ کسی کا دینا ہے اور نہ کسی سے لینا ہے حساب صاف ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

--- کا کیا سواد ، بتاسے نہیں گڑ ہی سہی کہاوت۔
فقیر کے لیے ہر چیز یکساں ہے خواہ گھٹیا ہو یا بڑھیا ، کیونکہ زبان کا چسکا پورا کرنا نہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

--- کہیے سوپ کو پایا پھٹکے بلور ؛ اوچھی کہیے چھالنی بھوسی رکھے بٹور کہاوت۔
چھاج کو سادھو کہنا چاہیے جو چھلکن کو پھٹک دیتا ہے ، چھلنی اوچھی ہے کہ وہ بھوسی کو رکھ لیتی ہے ، فقیر وہی ہے جو مال جمع نہ کرے ، مال جمع کرنے والا کمینہ ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

--- کی جن سنگت کیتی ، انہاں کمائی پوری کیتی کہاوت۔
جنھوں نے سادھوؤں کی صحبت رکھی انھوں نے اچھی کمائی کی ؛ درویش کی صحبت مفید ہوتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---بلن اور ہری بھجن دیا دھرم اُپکار ، تُلسی یاں سنسار میں پانچ رتن ہیں سار کہاوت.
فقیروں سے ملنا ، خدا کی یاد ، خیرات ، ایمان اور رحم یا مہربانی اس دُنیا کے پانچ جوہر ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---نے کام سدھا پن سے کُتّن نے کام کُتّا پن سے کہاوت.
ہر شخص اپنے کرتوتوں سے پہچانا جاتا ہے، سادُھو سادھپن سے اور کتا کُتّے کے کاموں سے۔ ہر شخص اپنی فطرت کے مُطابق کام کرتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---وہی جو سادھن کرے ، کرودھ لوبھ اور موہ کو مارے کہاوت.
فقیر وہی ہے جو نفس مارے اور لالچ اور شہوت کو قابو میں رکھے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---وہی سراہیے جا کے ہردے گانٹھ ، لڈّو لے بھیتر دھرے ، چرنا مت دے بانٹ کہاوت.
کیا ایسے سادھو کی تعریف کرنی چاہیے جس میں حرص اور لالچ ہو جو لڈو تو اپنے لیے رکھ لے اور ہوتر ہال لوگوں کو دے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---وہی سراہیے جو دُکھیں ، دُکھاویں نا ، پھل پھول چھیڑیں ناہیں رہیں بگیچے ماں کہاوت.
ان سادھوؤں کی تعریف کرنی چاہیے جو کسی کو دُکھ نہ دیں بلکہ خود دُکھ اُٹھائیں باغیچہ میں رہ کر پھلوں اور پھولوں کو نہ چھیڑیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ہو کر دیوے بتّا ، اس کو جانوں پیٹ کا کُتّا کہاوت.
جو سادھو ہو کر دھوکا دیوے اُسے پیٹ کا کُتّا سمجھو، فقیر ایسا نہیں ہوتا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ہوکر کپٹ جو راکھے ، وہ تو مزا نرک کا چاکھے کہاوت.
وہ جو سادھو ہو کر حسد اور بُغض سے کام لے دوزخ میں جائے گا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ہو کر کرے جو جاری ، اس کی ہو دو جگ میں خواری کہاوت.
فقیر ہو کر بدمعاشی اور بدکاری کرے ، دونوں جہاں میں خراب و خوار ہوگا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ہو کر کرے جو چوری ، اس کا گھر ہے نرک کی موری کہاوت.
جو سادھو ہو کر چوری کرے وہ دوزخ میں جائے گا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سادُھو (۲) (و مع) صف.
شدھ ، خالص ، پاکیزہ. یہ کتاب ایک پُرانے شاعر نے لکھی تھی ، پھر اس کا ترجمہ سنسکرت آمیز سادُھو بنگالی میں کیا گیا. (۱۹۵۳ ، ثقافت پاکستان ، ۱۵). [س : साधु].

---بھاشا امث.
خالص زبان ، صاف بولی. کبیر صاحب نے کھڑی بولی کے علاوہ سادُھو بھاشا کو ترجیح دی. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۲۰۳). [سادُھو + بھاشا (رک)].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) امث.
مہاراشٹر کے قدیم شاعر سادُھو نام دیو سے منسوب زبان. یہ زبان سادُھو زبان کہی جا سکتی ہے. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۳۳). [سادُھو + زبان (رک)].

سادُھوی (سک دھ) امث.
سادُھو (رک) کی تانیث. دونوں (لڑکا برہما روپ گیانی ، لڑکی سادھوی ستی کی صُورت میں) جنگل میں رہنے لگے. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۳۵۲). [س : साधवी].

ساذَج (۱) (فت ذ) صف.
سادہ ، غیر مرکب.

وجود محض و ہست صِرف ذاتِ مطلق و ساذج
احد بالذات والاوصاف والافعال والاسما
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۳). سوٗالمزاج دو قِسم پر ہے ایک مادی ... دوسری ساذج. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۲). سوٗمزاج ساذج کو مرکب و مادی بنانے کے درپے ہوئے تا کہ قوتِ مرض تقسیم ہو جائے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۶ ، ۳۲ : ۱۰). [سادہ (رک) کا معرب].

ساذَج (۲) (فت ذ) امث.
ایک قسم کی نباتات جو کہ ہندوستان میں ہوتی ہے. ہر سال ایک جماعت ... تجارت کے لیے اپنی سرحد پر کوابٹی میں آتی ہے ، طلا و مشک ، ساذج و پارچہ ابریشمی لاتی ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۸۳). [ع].

---ہِندی کس صف (--- کس ہ ، سک ن) امث.
تیزپات ، تیج پات. اصل میں تیج پات ہے ... عربی میں ساذج ہندی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۰۷). [ساذج + ہند (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سار (۱) امذ ؛ امث.
۱. ست ، مغز ، کسی چیز کا بہتر اور مُنتخب حِصّہ ، گُودا. گیتا سب تتوں کا تتو اور سار ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۱). لکڑی کا صرف سار یعنی اندرونی سُرخ حِصّہ اِستعمال کرتے ہیں. (۱۹۳۶ ، نباتی دباغت ، ۱۳۹). ۲. لوہا.

کسی شاہ اپنی یوں اس تار کوں
چمک کھینچ لیتا ہے جیوں سار کوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۲).

جگر لوہے لوہے پسلیاں سار کی
نہ تو سہے جانیں غمسار کے
(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۲۷). لوہا ۵ قسم کا ہے ، لوہا معمولی ... سار ... پارہ کو گرہ کرتا ہے. (۱۹۰۶ ، اکسیرالا کسیر ، ۹).

۳. کھاد ، وہ میلا جو کھیتوں میں ڈالا جاتا ہے. ہڈیوں کا چُورن یعنی سفوف وغیرہ گوبر کی سار سے بہتر ہے. (۱۸۳۵ ، دولتِ ہند ، ۸).
۴. کیفیت ، حالت.

تجھے کہ درد نہیں حال ہمارا کیا معلوم
توں سار پیاسے کی کیا جانے ہے کنارِ فرات

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۹). ۵. چوسر کھیلنے کی کوڑیاں ، پانسہ ، پچیسی کھیلنے کی کوڑیاں (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۶. تیر ہے تیر ؛ عورت (قدیم اُردو کی لغت ، ۳۲۹). ۷. قدر و قیمت ، منزلت ، اعتبار ؛ عرق ، شیرہ ، رس (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۸. سوار.

شفق غاشیا ہور ترنگ پنج ہے
ترنگ بیچ ہوا سار سد رنج ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۱).

سو یک دن ہوئے سار حضرت عمر
سو کر فجر کا فرض منبر اوپر

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۲۸). [س : सार].

---بِرائی پیڑ کی کیا جانے اَنجان کہاوت.
دوسرے کی تکلیف کا اندازہ نہیں ہو سکتا ، دردمند ہی کو درد کا احساس ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سَراوتِ نہ کَریں بیاہ کاج کے بیچ ، اِس میں دَھن کو یُوں سَمَجھ جیسا کنکر کیچ کہاوت.
بنیوں کا مقولہ کہ شادی بیاہ کے موقعوں پر کفایت شعاری نہیں کرنی چاہیے ، مال و دولت کو اہمیت نہ دینی چاہیے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کو سار کاٹتی ہے کہاوت.
لوہے کو لوہا کاٹتا ہے ، ہم جنس ہی مقابلہ کرسکتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال).

سار (۲) امذ.
(گلہ بانی) مویشیوں کے گلے کے بند کرنے کا لکڑیوں کا بنایا ہوا باڑا جو ضرورت کے وقت جنگل میں بنا لیا جائے ، نوہرا ، گوسالہ (ا پ و ، ۵ : ۸۶ ؛ فرہنگِ آصفیہ). [مقامی].

سار (۳) امذ.
(عو) ایک قسم کی گالی ؛ سالا ، بیوی کا بھائی ، برادر نسبتی ، سبتی بھائی (ماخوذ : شبدساگر ؛ مہذب اللغات). [سالا (رک) کا عوامی تلفظ].

سار (۴) امذ.
(کاشت کاری) وہ کھیت جس میں دونوں فصلیں بوئی جا سکتی ہوں (ا پ و ، ۶ : ۷۳). [مقامی].

سار (۵) امث.
شاما ، مینا.

شگفتہ کئے گل بہ فصلِ بہار
عنادل بھی اور قمری و کبک و سار

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵).

زمین کرنے لگی آسمان سے باتیں
چکور مور ادھر اس طرف کلنگ و سار

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۲).

سن کے یہ شور عجب کھلبلی جنگل میں پڑی
اُڑے طاؤس کہیں اور کہیں تیہور و سار

(۱۹۰۱ ، بہارستان ، ۸۱۱).

ہو ساوری ہوا میں اور بھیرویں فضا میں
وقتِ سحر نوا میں درّاج و سار دیکھیں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۳۲).

سرودِ خانۂ ہمسایہ ، حسنِ راہ گزار
نوائے عاشقِ مہجور ، صوتِ صلصل و سار

(۱۹۷۳ ، برگِ خزاں ، ۳۱). [ف].

سار (۶) امذ.
اُونٹ (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [ف].

---بان امذ.
شتربان ، اُونٹ چلانے والا.

اے لے ساربان ! جذباتِ باطن کھینچ سکتے ہیں
زمامِ ناقۂ لیلیٰ بھی مجنوں کی رگِ دل سے

(۱۹۱۹ ، انجم کدہ ، ۱۲). [سار + بان ، لاحقۂ فاعلی].

• • • سار صفت ؛ امذ.
(بطور لاحقہ) مثل ، مانند ، سا ، ایسا ، جیسا.

علی اکبر صُورت سار
کسوت زیبا مجلس یار

(۱۵۰۲ ، نوسرہار ، ۵۱).

نہ شہ سار سورج کس آسمان میں
نہ شہ سار تن ہے کیسی کہاں میں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱).

جگ منیں دوجا نہیں ہے خُوب رُو تجھ سار کا
چاند کوں ہے آسماں پر رشک تجھ رُخسار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷).

عکس ہے اُس کے دل میں کیا جانے
دلِ روشن کی سار آئینہ

(۱۷۳۸ ، دیوان زادہ حاتم ، ۹۱). [رک : سا].

• • • سار لاحقہ.
۱. لاحقہ کثرت ظاہر کرنے کے لیے جیسے شاخسار (شاخ یعنی درختوں سے گھری ہوئی جگہ) ، کوہسار (جہاں پہاڑوں کی کثرت ہو) (جامع اللغات). ۲. (مُرکّب کے جزوِ آخر کے طور پر مُستعمل) خاکسار (خاک + سار) ، شرم سار (شرم + سار) ، سنگ سار (سنگ + سار) (جامع اللغات). ۳. جوں ، سر ، جیسے نگوسار ، چشم سار ، سر جُھکائے ہوئے ، آنکھ جُھکائے ہوئے (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۴. جگہ وغیرہ کے لیے جیسے نمک سار (ماخوذ : نوراللغات). ۵. مالک ، صاحب ، والا کے معنوں میں.

لیکن ہماری رُوح ہے محزون و شرمسار
زینب پکاری آپ کے دم تک تھا سب وقار
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۲۷۳). [ف].

سارا (۱) صف.
خالص ، عُمدہ ، خوشبودار.

کر کے شمیم زُلف گُزارہ
پھیلائے ہے عنبرِ سارا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۵۴).

ارگجہ موتیا سہاگ جنا
اگر و مُشک و عنبرِ سارا
(۱۸۸۵ ، مثنوئ عالم ، ۱۲۹). [ف : سار ؛ س : سار सार].

سارا (۲) صف مذ.
۱. سب ، جُملہ ، تمام ، کُل ، سالم.

سارا دیس اس لوج کیا
چک نہ پائی ٹانک پیا
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۳۴).

کیتے دیس تس ٹھار کیتے مقام
تونگر کیا خلق سارا تمام
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۵).

اس ناؤں کی بڑہن جھلک ، مُج سر بلندی تا فلک
آ کہیں سدا سارے مُلک ، تُو یوسفِؑ ثانی مُجھے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰).

ختم مرتب ہورا سارا
آخر اوڑک عجب نہارا
(۱۷۹۳ ، ذوق الصبیان (مقالاتِ شیرانی ، ۲ : ۱۲۷)).

پتا پتا بُوٹا بُوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گُل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، کد ، ۸۱۷).

ڈھل گئے سانچے میں سارے گورے گورے ہاتھ پاؤں
قدرتی ہیں یہ تمہارے گورے گورے ہاتھ پاؤں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۷).

بے وفاؤں سے ہے آباد زمانہ سارا
اک فقط تُو نے نباہی شبِ ہجراں ہم سے
(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۲۰۸). ۲. پُورا ؛ کامل ؛ ماہر.

محبّت کے کماں میں سارا ہو کر
لگیا پھرنے صحرا میں پارا ہو کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۹).

جکوئی تیری محبّت میں ہے سارا
وو برخوردار ہے ہر ٹیک تھارا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵). [پ : सारा].

---پیرا م ف.
کُل ، تمام کا تمام ، سب کا سب ، سالم کا سالم ، پورے کا پورا.
ان کا بس نہ تھا کہ تراب علی کو سارا پیرا نگل جائیں. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۷۷).

---جاتا دیکھئے تو آدھا دیجئے بانٹ کہاوت.
رک : سارا دھن جاتا دیکھئے تو آدھا دیجیے بانٹ. روزِ ازل میں دولت کی تقسیم کچھ سوچ سمجھ کر نہیں ہوئی ہے اب بہتر تو یہی ہے کہ سارا جاتا دیکھئے تو آدھا دیجیے بانٹ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۸).

---جوبَن کھالا جب ایک بالا بالا / سارا جوبَن کھالو جب ایک لالہ پالو کہاوت.
رک : سارا جوبن کھائیے تو ایک بالک پالیے. سارا جوبن کھالو تب ایک لالہ پالو ، جوانی خاک میں ملا کر تم کو جوان کیا. (۱۹۲۹ ، طوفانِ اشک ، ۱۰۲). سارا جوبن کھالا جب ایک بالا پالا ، منّت مُرادوں ، پال پوس کر بڑا کیا ، زیروں شیر ہوئے ، لگے باہر سیر کو جانے. (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۱۳۶).

---جوبَن کھائیے تو ایک بالک پالیے کہاوت.
بچّے کی پرورش اور نگہداشت میں ماں اپنا عیش و آرام تج دیتی ہے. کہتے ہیں کہ سارا جوبن کھالیے تو ایک بالک پالیے مہرالنساء بیگم نے تو چشم بددور ایک چھوڑ دو دو بالک پالے ہیں. (۱۹۷۰ ، فہمیدہ ، ۱۰).

---جَہاں سَر پَر اُٹھا لینا محاورہ.
بہت شور و غُل کرنا ، بہت خفا ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---دِن پیسا چُٹکی بھر اُٹھایا کہاوت.
محنت و مشقّت بہت ہو مگر حاصل بہت ہی کم ہو تو کہتے ہیں (ماخوذ: جامع اللغات).

---دیس پھری نَر نَدا دیکھ ڈَری کہاوت.
اس عورت کے متعلق کہتے ہیں جو دکھانے کے لیے ڈرے مگر حقیقتاً نڈر ہو (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---دَھڑ دیکھے ناچے مور پاؤں دیکھ لَجائے کہاوت.
مور اپنے سارے بدن کو دیکھ کر خوشی سے ناچتا ہے مگر جب پاؤں پر نظر پڑتی ہے تو روتا ہے ، خُوبیوں پر خوشی ہوتی ہے مگر عیبوں پر نظر پڑتی ہے تو شرم آتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---دَھن جاتا دیکھئے تو آدھا دیجئے بانٹ کہاوت.
جب کُل اسباب کا نقصان ہوتا دیکھیے تو کل کا خیال چھوڑ کر جتنا ہاتھ لگے اُسی پر قناعت کرنے کے موقع محل پر بولتے ہیں (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---ڈول ہِل جانا محاورہ.
لرز اُٹھنا ، کانپ جانا. میر نہال شدّتِ الم سے پلنگ پر اپنا سر دے دے مارتے ، ہچکیوں سے انکا سارا ڈول ہل جاتا ، نسیم سو رہا تھا ، وہ رونے دھونے کے شور سے سہم کر اُٹھ بیٹھا. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۵۹۸).

---زَمانَہ (---فت ز ، ن) امذ.
پُوری دنیا ، سب لوگ ، کثرت کے محل پر بولتے ہیں.

گریاں ہماری لاش پر سارا زمانہ تھا
باقی برس رہا تھا مُسافر روانہ تھا
(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)).
تم کو دل کی راہ سے خلوت میں آنا ہونے کا
چشم وا میں تو سجن سارا زمانہ سونے کا
(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۶۳). [سارا + زمانہ (رک)].

--- کھیل تقدیر کا ہے کہاوت.
نوشتۂ تقدیر پورا ہو کر رہتا ہے (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

--- کھیل روپے پیسے کا ہے کہاوت.
کامیابی اور اقتدار کا اِنحصار دولت پر ہے (ماخوذ : فرہنگو اثر ؛ مہذب اللغات).

--- گانو جَل گیا ، بی بی فاطِمَہ کو خَبَر نَہِیں کہاوت.
اس کے متعلق کہتے ہیں جو سخت بے پروا اور خود غرض ہو (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- گانو جَل گیا کالے بینگھے پانی دے کہاوت.
سب کچھ برباد ہو گیا ، اقبال کی تمنا باقی ہے ؛ وقت گزرنے کے بعد کوئی چیز ملے تو بے فائدہ ہے (مہذب اللغات ؛ جامع الامثال).

--- گانو جَل گیا لَڑکے نے آگ ہی نَہ پائی کہاوت.
وہاں کہتے ہیں جہاں کوئی کام کرنے میں سُستی کرے یا کام نہ کرے ، بدقسمت آدمی کو فراوانی اور افراط کے زمانہ میں بھی کچھ حاصل نہیں ہوتا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- گھر جَل گیا جَب چُوڑیاں پُوچھیں کہاوت.
۱. اوچھے کی نسبت کہتے ہیں جو اپنے تھوڑے نقصان یا فائدے کو دوسروں کے بڑے نقصان یا فائدے پر مقدم جانے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات). ۲. یہ مثل ایسے موقع پر کہتے ہیں جب کہیں بہت نقصان ہوچکنے کے بعد اتنی قدر دانی ہو، نام و نمود اور دکھاوے کی خواہش میں اپنا نقصان کر لینے کے موقع پر بھی یہ مثل بولتے ہیں (اردو ، اپریل ۱۹۳۵ ، ۳۳۰).

--- گھر سَر پَر اُٹھا لینا محاورہ.
بہت زیادہ شور و غُل مچانا ، چیخ چیخ کر باتیں کرنا. آج تو بہو صاحب ذرا سی بات پر پنجے جھاڑ کر کھڑی ہو گئیں چیخ چیخ کر سارا گھر سر پر اٹھا لیا. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۷).

--- مال جاتا جانیے تو آدھا دیجے بانٹ کہاوت.
اگر تمام مال کا نقصان ہوتا نظر آئے اور آدھا دینے سے آدھا بچ جائے تو آدھا دے دینا چاہیے کہ اسی میں فائدہ ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- نَوزدا پھرتی کُواں دیکھ ڈرتی ہے کہاوت.
بے جا نخرے کرنے والی عورت کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات).

سارا (۳) امذ ؛ صف.
(مُشابہت ظاہر کرنے کے لیے) سا ، سار ، مثل ، مانند.

کہ ہو تیرے سارا لیے شاہ زاد
اور اصل و نسب میں ہے تجھ سوں زیاد
(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۲۸). اب چتر کا ہاتھی آیا ، دیکھنا کیا بڑا سارا ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۲). [رک : سار (۲)].

سارا (۴) امذ.
رک : سالا (شبدساگر ؛ مہذب اللغات). [سالا (رک) کا بگاڑ].

سارْبان (سک ر) امذ.
شُتربان ، اُونٹ والا ، اُونٹ کا رکھوالا (جو اُونٹ کی مہار پکڑ کے چلتا ہے). زین العابدین سے بیمار اور رنجور کو طوق و زنجیر کر بجائے ساربان مہار ہاتھ دیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۸).
ذرا او ساربان ناقے کو ٹھہراتا ہوا لے چل
کہ خاک اک ناتواں کی بھی ہے پیچھے پیچھے محمل کے
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۶۷).
ہمارے دل کا کوئی قدر داں نہیں ملتا
یہ اونٹ وہ ہے جسے ساربان نہیں ملتا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۷). منزل قریب آ جانے پر مسافر ایک دوسرے سے اور ساربان سے دور ہونے لگتے ہیں. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۶). [سار (۶) + بان (رک)].

سارْبانی (سک ر) امث.
ساربان کا کام.
وہ لیلیٰ ہے تو میں مجنوں بنوں کا
حکومت سے ہے بہتر ساربانی
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۸۷). قدرت نے مجھے ایک تقدیر ساز اور انقلاب آفریں تحریک کی ساربانی اور حُدی خوانی کا شرف عطا فرمایا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ن). [ساربان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سارْتی (سک ر) صف.
ساتھی ، نگہبان.
کہ جس سار کا تُوں ہوا سارتی
سو بانچیا وو سونسار کے بھارتی
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۲). [ساتھی (رک) کا قدیم املا].

سارْتھی (سک ر) امذ.
ساتھی ، سارتی ، رتھ بان ، نگہبان.
یہ کہہ کے سارتھی سے اشارہ کیا کہ ہاں
لگتی ہے دل پہ چوٹ سی سُن سُن کے زاریاں
(۱۹۱۵ ، کلام عروم ، ۳۳).
اپنے آقا کے سُنہرے قصر میں
واپس آئے جس گھڑی
سُورما جنگی جواں جیوٹ جیالے سارتھی
(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ۱۸۸). [س : सारथि].

سارْٹَر (سک ر ، فت ٹ) صف.
الگ الگ کرنے والا ، چھانٹنے والا. خطوط چھانٹنے والے کے لئے سارٹر بھی بول چال میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۳). [انگ : Sorter].

ساڑٹنگ (سک ر ، کس ٹ ، غنہ) امث.
چھانٹنا ، الگ الگ کرنا. سارٹنگ خطوط الگ الگ کرنے کے مفہوم میں اُردو میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۳).
[انگ : Sorting].

--- پوسٹ مَین (---و مج ، سک س ، ٹ ، ی لین) امذ.
ڈاکیہ یا پوسٹ مین جو خطوط کو الگ الگ کرتا ہے. ہڑتال کرنے والوں میں ... سارٹنگ پوسٹمین، ہیڈ پوسٹمین ... شامل تھے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ فروری ، ۸). [انگ : Sorting Postman].

سارٹِیفکِٹ (سک ر ، ی مج ، کس ف ، ک) امذ.
سند ، صداقت نامہ ، خوشنودی یا کارگزاری کا پروانہ ، تصدیق نامہ. آپ کا چھوٹا بھائی ... مدرسہ کے سرٹیفکٹ کے ذریعے سے مددگار محافظ دفتر ہو گیا تھا. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۱۲). بہتر ہے کہ آپ ایک سرٹیفکٹ لکھ کر بھیجدیں. (۱۹۱۷ ، مکاتیب اکبر ، ۵۳). بڑے بڑے انگریزوں کے قصے اور داستانیں لیے اوران کے دیے سارٹیفکٹ احتیاط سے جیبوں میں رکھنے. (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۹۶). [انگ : Certificate].

سارْجَن (سک ر ، فت ج) امذ.
رک : سارجنٹ. راہ میں سارجن بھی آ ہلا اور اُس نے مُجھ سے صاحب سلامت کے بعد پوچھا کہ تُم مُسلمان ہو. (۱۸۹۹ ، غالب (غالب کی نادر تحریریں ، ۱۳۸)). دو سارجن ایک کانسٹیبل سادے لباس میں ہمارے ساتھ اُس کمرے میں آئے جہاں واردات ہوئی تھی. (۱۹۲۳ ، خُونی راز ، ۱۷۹). [سارجنٹ (رک) کا مُخفّف].

سارْجِن (سک ر ، کس ج) امذ.
(پارچہ بافی) ایک قسم کا نباتاتی کپڑا جو ریشمین کی طرح دُھل کر صاف اور چمک دار رہتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۷۶). [مقامی].

سارْجَنْٹ (سک ر ، فت ج ، سک ن) امذ.
(انسپکٹر سے نیچے درجے کا) پولیس افسر ، ایک چھوٹا فوجی عہدہ دار. تھوڑی دیر میں ایک سارجنٹ آیا. (۱۸۹۳ ، بشو ، ۳۹). میگزین میں پانچ چھ انگریز افسر اور دو تین سارجنٹ تھے. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۶۰). سارجنٹ قسم کے لوگ ہیں آپ انھیں کارڈ لکھ دیجئے سمجھ میں آئی تو تعمیل کر دیں گے. (۱۹۶۶ ، اُردونامہ ، کراچی ، ۲۳ : ۳۶). [انگ : Sergeant].

سارْجَنْٹی (سک ر ، فت ج ، سک ن) امث.
سارجنٹ کا عہدہ. خداداد میں نے تو تمہارے لئے بڑے زور سے سارجنٹی درجۂ اوّل کا رپورٹ کیا تھا. (۱۹۱۶ ، اشکِ خون ، ۳۲).
[سارجنٹ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سارْدُول (سک ر ، و مع) امذ ؛ سارڈھول.
ایک درندہ جو جسامت میں کُتے سے چھوٹا ہوتا ہے ، تیندوا. ہر ایک پانو سے ایک بلا نکلنے لگی کسی سے سانپ کسی سے چھندے ، گرگٹ ، شیر ، سنگھ ، ساردول. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۰۳). ساردُول نامی ایک قسم کا درندہ ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۹۹). [س : شاردول शार्दूल].

سارْڈونِکْس (سک ر ، و مج ، کس ن ، سک ک) امذ.
خُوبصورت اور خوشنما پتھر جو نقش و نگاری و مجسّمہ سازی کے کام آتا ہے اس کا تعلق عقیق سے ہے ، سُرخ ، بھورا اور سُرخی مائل سفید رنگوں میں پایا جاتا ہے. اس پتھر کو انگریزی میں سارڈونکس کہتے ہیں اور یہ اسی نام سے مشہور ہے (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۲۰). [انگ : Sardonyx].

سارْڈِین (سک ر ، ی مع) امث.
چھوٹی مچھلی کی ایک قسم جو بحیرۂ روم میں جزیرۂ سارڈینیا کے قریب پائی جاتی ہے سارڈین مچھلیاں ... بحرِقلزم اور بحراطلانٹک میں ہوتی ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۹۸). بحیرۂ روم میں گیس یا تیل کے لیمپ سارڈین پکڑنے کے کام میں لائے جاتے ہیں. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۲۱). [انگ : Sardine].

سارَس (فت ر) امذ.
طویل گردن لانبی چونچ اور لانبی ٹانگوں والا ایک پرند جو پانی کے کنارے رہتا ہے اس کا جوڑا آپس میں محبت کرتا ہے ، گہری محبت رکھنے کے لیے مشہور ہے.

دغدغے کا کیا کلنکوں کے ہے ذکر
زندگی کا اپنی تھا سارس کو فکر

(۱۷۸۰ ، سودا (مہذب اللغات)).

مُرغ ہے ایک ایک جیسے کلنگ
قاز و سارس سے جنگ جس کا ننگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۹). سیاہی میں سارس اور بگلوں کی سفید سفید قطاریں بہاریں دکھا رہی ہیں. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۸).

کہے جاتے تھے کیا معلوم تُم کو
کہ یہ تعلق بھی ہو دراصل سارس

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۳۷۰). یہ سارس ... سائبیریا سے آتے ہیں. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۶). [س : सारस].

--- کی سی جوڑی صف.
ہروقت اور ہردم ساتھ رہنے والے، ہمزاد کی مانند (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

--- کی سی جوڑی ایک اَندھا ایک کوڑی کہاوت.
دونوں نکمّے ، نکمّے کا دوست بھی نکما ہوتا ہے (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

سارْسَری (سک ر ، فت س) امث.
ایک زیور کا نام ، سراسری (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اُردو لُغت).
[سراسری (رک) کا ایک اِملا].

سارْسَل (سک ر ، فت س) امذ.
سیہی ، ایک جنگلی جانور جس کے جسم پر کانٹے ہوتے ہیں.

درختو مغیلاں ہوا بھارسل
پڑیا بھارسل جیوں موا سارسل

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۹). جنگلی جانوروں کے گھر بنانے میں سیہی یا سارسل کو بڑا دخل ہے۔ انگریزی میں اسکو پارکو پائن کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲۲۷). [مقامی].

سارِق (کس ر) صف.
چور ، چُرانے والا.

قوتِ نیر و زور پران
سارق دزد چور ہے جان

(۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۱۰۸). سارق کے لیے قطع ید کے حکم میں خود حضور نے جنگ کے دوران میں تغیر کر دیا تھا. (۱۹۳۶ ، مکاتیبِ اقبال ، ۱ : ۴۰۴). اشتراکی عناصر کو مجھ پر حملہ کرانے کے لیے جو نقاد ملتے ہیں وہ ایسے سارق اور یتیم العقل افراد ہوتے ہیں جن پر رحم بھی آتا ہے اور غصہ بھی. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۲۷۹). [ع : (س ر ق)].

سارکود/سارکوڈ (سک ر ، و مج) امذ.
مادۂ حیات ، لحم ، گوشت. اسپنج ... در حقیقت ننھے ننھے بہت سے حیوانوں کا مجموعہ ہے جنہیں مجموعی حالت میں سارکود (سارکائیڈ) کہتے ہیں - ان سارکودوں سے مل کر ایک ڈھانچہ تیار ہوتا ہے جسے اِسپنج کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۱). خلیے کے اندر مادۂ حیات دریافت کیا اور اسے سارکوڈ کا نام دیا. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۲۳). [انگ : Sarcode].

سارمِیَّت (سک ر ، کس م ، شد ی بفت) امث.
بے لچک ہونے کی کیفیت ؛ سختی. خلیے اپنی سارمیت، سے اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں اور ان کی شکل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات، ۲۷). [سارم+یت ، لاحقۂ کیفیت].

سارَن (۱) (فت ر) امذ.
ستار اور اسی قسم کے دوسرے سازوں کے پردے جو ڈانڈ پر موزوں فاصلے سے بندھے ہوتے ہیں اور جن پر ستار کے باج کے تار تنے رہتے ہیں ، سندری ، سندریاں (ا پ و ، ۴ : ۱۵۶). [سارنا (رک) سے مشتق].

سارَن (۲) (فت ر) امث.
الیم کی ایک قسم. وید الیم کو گرم و خشک بتاتے ہیں ان کے نزدیک الیم کی چار قسمیں ہیں ... چوتھی مختلف رنگ یعنی کبری اسے سارن کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۱۸). [مقامی].

سارْنا (سک ر) ف م (قدیم).
۱. انجام دینا ، بجا لانا.

سکے کون تیرا شکر سارنے
ہے قدرت کسے؟ ہاں جو دم مارنے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴). **۲. بسر کرنا ، گُزارنا ، اختتام کو پہنچانا.**

لگ اس کے پچھے چپ جو دن سارنا
کہ جیوں کھود ڈونگر چُوا مارنا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۶). **۳. عداوت کے جذبے کو ختم کر دینا یا فرو کرنا ، معدوم کر دینا ، مٹا دینا.**

نہ کوئی سکسی اس سات دند سارنے
اجل کا نہیں کام اسے مارنے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۳).

گیا اس پری زاد کو مارنے
عداوت اپس دل میں کا سارنے

(۱۶۸۲ ، رضوانِ شاہ و روح افزا ، ۱۳۶). **۴. آنکھوں میں سُرما دینا ، کاجل لگانا.**

کاجل ساروں دس سرس بندی گو بیس
کھینچوں بانگ سیندور کی آٹھ گن پورے تیس

(؟ ، دوہا (مہذب اللغات)). سُرمہ سمجھ کر کچھ اور آنکھوں میں سار لیا. (۱۹۷۵ ، لغتِ کبیر ، ۱ : ۷۳۱). **۵. گوٹا کناری وغیرہ بننے والے جب بادلے کے تاروں کو گلوں میں تانا درست کرنے کے واسطے ایک ایک تار نکالتے ہیں تو اُسے بھی سارنا کہتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات) [س : सारय (ति)].

سارِنْدا/سارِنْدَہ (کس ر ، سک ن/فت د) امذ.
رک : ساَرنگی. کوئی ڈھولک بجاوتی ہے ... کوئی سارندا. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۸). رباب کی طرح سارِندہ بھی جنگی ساز ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۵). [پ : सारिन्दा]

سارَنگ (۱) (فت ر ، غنہ) امذ.
۱. سری راگ کا دوسرا نام جو دوپہر کے راگوں میں گنا جاتا ہے.

اب کل راوت سارنگ چڑ
مارا جائے دھڑ پر دھڑ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۲۶ : ۸۳)).

باندیاں سبھی ہے گانیاں سونے راگ وو آئے لگ
بھیرو وو سارنگ نٹ یمن گانیاں کدارا کابھکوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۱).

نظر آیا سبھوں کو سُن کے سارنگ
زمیں تا آسماں سب کہربا رنگ

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵۱).

بھیروں بھیاس کنگلی ، ٹوری ، اساوری
سارنگ و پوربی و ایمن و کانہرا بہم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۰). تعریف اُن کے گانے کی سُن کر بلایا ... بسبب ہونے وقت دوپہر کے راگ سارنگ گایا . (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲۹۹). جسے تم حسینی دوگانو اور عجم کہتے ہو ہم اسے سارنگ اور کافی کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق ، مضامین ، ۱۱۶).

سارنگ ساتھ تلنگ شہنائیوں کے
سندر راگ کے روپ دکھانے لگا

(۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۶۱). **۲. (أ) رک : سارنگی.**

بجے گر اس میں بینائی سے سارنگ
نہ ہو کیوں ایسی مجلس میں سدا رنگ

(۱۷۳۳ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۲۲۳). **(آ) سارنگ رباب سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور چمک کی طرح بجایا جاتا ہے** (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۲). **۳. سارس کی ایک قسم.** کسی جگہ دریا اترنے کی وجہ سے ٹاپو نکل آیا ہے تو وہاں لوا ، سارنگ ، مُرغابیاں ... بگلے بیٹھے کریال کر رہے ہیں. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۱۱). **۴. شہد کی بڑی مکھی.**

قضارا گرا شیر جا کر وہاں
کئی چھتے سارنگ کے تھے جہاں

(۱۸۳۷ ، صیدیہ،۱۳۶). لکھنو کے لوگ دکن میں ،سارنگ مکھیاں شہد کے چھتے میں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۵۹). چھجوں پر سارنگ کے متعدد چھتے لگے ہوئے تھے. (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۱). ۵. چتی دار ہرن ، چیتل (پلیٹس). ۹. مور ؛ ایک قسم کا سانپ ؛ بادل ، گھٹا ؛ مور کی آواز ؛ پپیہا ، راج ہنس ؛ ہاتھی ، شیر ؛ الوانِ مختلفہ ؛ قوس قزح ؛ بھونرا ؛ خوش خبر(ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [س : सारंग].

---کا چھتا چھیڑنا عاورہ.
کسی کو چھیڑ کے اپنے سر بلا لینا ؛ جو شخص چھتے کو چھیڑتا ہے اس کی بھڑیں اس کے چمٹ جاتی ہیں اور ڈنک مار کر ایذا پہونچاتی ہیں.

دل اس کی زُلف میں اُلجھا ہے ، میرے سر بکھیڑا ہے
الہیٰ الاماں سارنگ کے چھتے کو چھیڑا ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۰).

---مکھی (---فت م ، شد کھ) امذ.
شہد کی مکھی.

نشۂ شوق سے سرشار ہے سارنگ مکھی
اور کچنار کی کلیوں کا ہے رس چُوس رہی

(۱۹۰۳ ، اکسیرِ سخن ، ۴۵). وہ مینڈک ٹرّایا ، وہ مچھر بھن بھنایا ، وہ سارنگ مکھی کے چھتے میں ڈھیلا پڑا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۰ ، ۳ : ۴). [سارنگ + مکھی (رک)].

---نواز (---فت ن) صف.
سارنگ بجانے والا. ڈوم ڈھاڑی ، گویّے ، سارنگ نواز ، شاعر ، خواجہ سرا ، عورتیں یہ سب بادشاہ کے مصاحب ، ندیم و ہم نشین تھے. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۱۰۷). [سارنگ + ف : نواز ، نواختن ۔ بجانا].

سارَنگ(۲) (فت ر ، غنہ) امذ.
جہاز کا نگراں افسر. ہم کرتے نوکری سو ہری ، محنت بھی خوب کری ، سارنگ کرتے سرداری. (۱۸۲۸ ، دلفروش ، ۹۳). مشرقی بنگال میں سارنگ جہاز کے ناخدا یا کپتان کو کہتے ہیں. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۱۱۲). [ف : سرہنگ کی تصحیف].

سارَنگ(۳) (فت ر ، غنہ) امث.
(کشتی بانی) درخت کے موٹے تنے کو کھوکھلا کر کے معمولی استعمال کے لیے بنائی ہوئی کشتی جو اتھلے پانی میں کام دے ، بتام ، گدّو (اب و ، ۵ : ۱۷۶). [مقامی].

سارَنگی (فت ر ، غنہ) امث.
چھاتی سے لگا کر بجایا جانے والا ساز جس میں لکڑی کے خول پر چار تانت کی تانیں اور عموماً تیرہ طربیں ہوتی ہیں ، تاروں پر کمانچہ پھیر کر بجایا جاتا ہے ، غجکا ، غجک.

لیے تھا ہاتھ سارنگی کو وہ مرد
بجانے اس میں ابھرونے تھا پُر درد

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۴). ایک معشوقۂ پریوش سامنے آکر کھڑی ہوئی گت شروع کی سارنگی بجی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۱۲).

ڈال میں نارنگی دیکھی
عقل میں سارنگی دیکھی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۶۶). اب یہ نئی سارنگی ہندوستان کی سورنگی کہلانے لگی. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳۷). [س : सारंगी].

---ریتنا ف س.
(طنزاً یا مزاحاً) سارنگی بجانا. ایسی بری گت ہوئی کہ سازندوں نے سارنگی اُلٹی کر کے ریتنا شروع کیا. (؟ ، طلسم ہوشربا (لمہذب اللغات)).

---ساز صف.
سارنگی بنانے والا. سارنگی ساز کی محنت کا نتیجہ مادی دولت کی ... صورت میں برآمد ہوا. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱). [سارنگی + ف : ساز ، ساختن ۔ بنانا].

---کا لہرا امذ.
سارنگی پر بجائی جانے والی ایک گت.

وہ تھاپ طبلے کی ، سارنگیوں کے وہ لہرے
صدا وہ جوڑی کی جس پر بلائیں سب گردن

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۱۵).

---نواز (---فت ن) صف.
سارنگی بجانے والا ، سارنگیا. مطربہ خواہ دو ہوں یا ایک مگر دو سارنگی نواز اور ایک مجیرہ نواز ان کے ہمراہ ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۸) . وہ اپنے وقت کے مانے ہوئے سارنگی نواز تھے. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۱۱). [سارنگی + ف : نواز ، نواختن ۔ بجانا].

سارَنگیا (فت ر ، غنہ ، کس گ) امذ.
سارنگی بجانے والا ، سارنگی نواز. ہمارا دوسرا سارنگیا آج کچھ بیمار ہو گیا تھا. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۵۲). اُستاد جی اور سارنگیے خوشامد کی باتیں کرنے لگے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۷۱). ایک سارنگیے کی سارنگی چوری ہوگئی اس نے قاضی کے یہاں دعویٰ کیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲۰ ، ۷ : ۹). اس کی بہن ایک ماہرِ فن سارنگیا تھی. (۱۹۵۰ ، لہک (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۹). [سارنگی + ا ، لاحقۂ فاعلی].

سارُو (و مع) امذ.
مینا کی ایک قسم جس کی چونچ اور پنجے پیلے ہوتے ہیں ، گُرسل.

بولیا جب انا او بات سارُو
شرکت کی میٹھونے کی دارُو

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۲).

دیکھ تو سارُو کو کیا خُر سندؔ ہے
ڈھڈھو کو اس سے خوشی دہ چند ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۳).

شکرا جنج اور لگھڑ باشے اور ترمتی باز کونی
کونج کبوتر سبزک جھانپو ککل سارُو مار چونی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳). [پ : सारू].

ساروان (بک ر) امذ.
اونٹ والا ، اونٹ سوار.

کیا بونج جنگل کے او درمیاں
جو صحرا میں آتا تھا یک ساروان

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۵). [ساربان (رک) کا ایک املا].

ساروپ (و مع) صف.
حسین ، خوبصورت.

نر ناری تُجھ صِفت کا رُوپ
تو ہی اروپ تو ہی ساروپ

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۹). [س : स्वरूप].

ساری (۱) صف.
سب کی سب ، پُوری کی پوری ، کُل.

ہوں ہر سکلے دکھوں ساتھ
روتے گُزری ساری رات

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۴۸). سب گن میں ساری عورت کان ہیں . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۰).

اس وقت میں لے مراد ساری
لے ہوش کے تار ہوشیاری

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۲).

روتے ہیں ساری رات سارے دن
کیا بُرے کٹتے ہیں ہمارے دن

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۴). اس ساری گفتگو کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ میں اس گفتگو کے بہانے عظیم شعرا سے اپنے لیے کوئی نِسبت تلاش کر رہا ہوں. (۱۹۸۴ ، سمندر ، ۱۳) . [سارا (رک) کی تانیث].

--- چوٹ تنہائی کے سَر کہاوت.
جو برداشت کرتے ہیں ان پر سارا بوجھ پڑتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- خُدائی (--- ضم خ) امث.
کُل مخلوقات ، پُوری دنیا.

تُم نے جس روز مری طرف سے آنکھیں پھیریں
پھر گئی مُجھ سے تو ساری ہی خدائی پیارے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۴۴). اِشارے کی دیر تھی کہ چشم زدن میں ساری خُدائی کا سامان مہیا کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲).

کیا کام چلے کیا رنگ جمے کیا بات بنے کون اس کی سُنے
ہے اکبر بے کس ایک طرف اور ساری خُدائی ایک طرف

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۸). [ساری + خُدائی (رک)].

--- خُدائی ایک طرَف، جورُو کا بھائی ایک طرَف کہاوت.
زن مرید کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ بیوی کے بھائی یا رشتہ داروں کے مقابلہ میں کسی کو اہمیت نہیں دیتا . یہ تو امر مُسَلّمہ ہے کہ "ساری خُدائی ایک طرف ، جورو کا بھائی ایک طرف" اپنے سالے کی تیمارداری میں ایسا منہمک ہو گیا ... کہ آپ کو ایک کارڈ بھی اطلاعاً نہ لکھ سکا. (۱۹۱۶ ، خطوط محمد علی ، ۱۳۴) . ساری خُدائی ایک طرف جورو کا بھائی ایک طرف ، اندھیر ہے ، قیامت ہے ایک آدھ گاؤں ہوتا تو خیر آپ کی مروت سے کہہ دیتے (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۳ : ۳).

--- خُدائی ایک طرَف فَضلِ الٰہی ایک طرَف کہاوت.
خدا کا فضل ہو تو ساری دنیا کچھ نہیں کر سکتی (جامع اللغات).

--- خُدائی ایک طرَف ہونا محاورہ.
کسی کام کے لیے بہت سے لوگوں کی کوشش. ساری خُدائی ایک طرف ہونا، اِصطلاح کسی کام کے واسطے بہت آدمیوں کی کوشش (۱۸۸۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۴۴).

--- خُدائی چھان کَر نِکالْنا محاورہ.
تمام دُنیا میں تلاش کر کے پا لینا.

نِکالوں چھان کر ساری خُدائی
اب اس کی جُستجو ہے اور میں ہوں

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۴۴).

--- خُدائی کا جُھوٹا فقرہ.
حد سے زائد جُھوٹ بولنے والا.

ہر اک سے ہے قول آشنائی کا جُھوٹ
وہ کافر ہے ساری خُدائی کا جُھوٹا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۰).

--- خُدائی کا دِماغ ٹُھس رَہْنا محاورہ.
کمال غرور ہونا.

کروں بستار کیا اپنی دُکانہ کی رُکھائی کا
دماغ آ کر انہیں میں ٹھس رہا ساری خُدائی کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۶).

--- خُدائی کا کام مقولہ.
کام کی کثرت کے لیے مُستعمل ، بہت زیادہ مصروفیت.

رسول خاں ہی کو بھیجو امامی خاں کے گھر
تمہیں تو ساری خُدائی کا کام رہتا ہے

(۱۸۴۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰۸).

--- خُدائی کی باتیں آنا محاورہ.
سب باتوں کا سلیقہ ہونا.

بُتوں کو ساری خُدائی کی باتیں آتی ہیں
یہ راہ و رسم محبت مگر نہیں معلوم

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۵۵).

--- دیگ میں ایک ہی چاوَل ٹَٹولتے ہیں کہاوت.
جزو کو دیکھ کر کل کا حال معلوم کر لیتے ہیں (جامع الامثال).

--- رات پِسا چُٹکی بَھر اُٹھایا کہاوت.
محنت بہت ، حاصل برائے نام (ماخوذ: فرہنگ آثر ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

--- رات روئی اَور ایک ہی مَرا کہاوت.
کوشش بہت کی ، حاصل بہت کم ہوا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---رات سوئے ، اب صُبح کو بھی نہ جاگیں کہاوت۔
(طنزاً) اس کو کہتے ہیں جو بہت سوئے ، دیر تک غفلت سے کام لے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---رات سَمائی اَور ایک بَچّہ بیائی/بیانی کہاوت۔
فائدہ تھوڑا اور محنت زیادہ (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---رامائن پڑھ گئے سُن کے پُوچھا سیتا کِس کی جورُو تھی / لیکن مَعْلُوم نہیں کہ سیتا عورت تھی یا مَرد کہاوت۔
رک : ساری زُلیخا سُن لی اور نہ معلوم ہوا کہ زُلیخا عورت تھی یا مرد (جامع اللغات)۔

---زُلیخا سُن لی اَور یہ نَہ مَعْلُوم ہوا کہ زُلیخا عَورَت تھی کہ مَرْد کہاوت۔
پُورا قِصّہ سُننے کے بعد جب کوئی اُسی قِصّے کے متعلق بے تُکا سوال کر بیٹھے تو اس سے کہتے ہیں (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔

---صاحِبی اَور گَج کا سونا کہاوت۔
شیخی اس قدر اور پاس کُچھ نہیں ، لیپ ٹاپ بہت ہے مگر پاس کُچھ نہیں ہے صرف ظاہر داری ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---عُمر بھاڑ ہی جھونکا کہاوت۔
ساری عمر فضول کاموں میں گنوائی / ضائع کی (جامع الامثال ؛ نور اللغات ؛ جامع اللغات)۔

---عُمر کاٹھ میں رَہے چَلتے وَقت پاؤں سے گئے کہاوت۔
ایک مصیبت سے چُھوٹے تو اس سے بڑی میں پھنس گئے (جامع الامثال)۔

---فَوج میں ایک ہی/ کوئی سُورما ہوتا ہے کہاوت۔
سب ایک جیسے نہیں ہوتے ، بہت لوگوں میں کوئی ایک بہت اچّھا ہوتا ہے (جامع اللغات)۔

---کُڑیاں سَر گئیں جو نائی سے راہ چلے کہاوت۔
جوان کوئی نہیں رہی جو بُوڑھوں کے پیچھے دوڑتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---کے واسطے آدھی نَہ چھوڑنا کہاوت۔
اگر پُورا فائدہ نہ پہنچ رہا ہو تو تھوڑے فائدے کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے ، ساری کی ہوس میں آدھے کو نہ جانے دینا چاہیے۔

تیغے کے سمت تیجے سے منہ نہ موڑیے
ساری کے واسطے کبھی آدھی نہ چھوڑیے

(۱۸۵۸ ، دیوان سخن ، ۱۲۸)۔

ساری (۲) امث۔
رک : ساڑی۔

تو قطب گھن دوکش ہو کر ، طبلے سورج رکھ چرخ پر
کرناں سے تاراں کھینچ کر ، ساریاں میں زرتاواں بھرے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۳)۔

تُجھ بدن پر جو لال ساری ہے
عقل اس نے مری بساری ہے

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۵)۔ عورتیں جوان لہنگے زربفت کے دھوتی کے انداز پر کسے ساریاں آدھی اوڑھے اور آدھی باندھے ... ناز و انداز دکھاتی تھیں۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۲)۔ ساری ، زنانہ لباس کا جُزوِ اعظم ہے۔ (۱۹۲۳ ، گرداب حیات ، ۶۷)۔ وہ جلدی سے اپنی ساری بدلنے چلی گئیں۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۸)۔ [پ : सारी]۔

ساری (۳) صف۔
سرایت کیے ہوئے ، نفوذ کرنے والا (عموماً جاری کا تابع) ؛ جاری ، اثرانداز۔

درد ہے جاں کے عوض ہر رگ و پے میں ساری
چارہ‌گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہو گا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰)۔ وہی ارادہ ، وہی ازل ، وہی ابد ، وہی دور جاری و ساری ... سے یہ تجلی نمودار کی۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵)۔

ساری ہے نامیہ میں ترا حُسن رنگ و بُو
خنداں ہے اس خوشی میں دہن پُھول پُھول کا

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۵)۔ جسم انسان میں مرض پیدا کرنے والے جراثیم کے داخلے کو سرایت کہتے ہیں اور اس سرایت سے پیدا ہو جانے والے امراض ... کو ساری امراض۔ (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۱۶۱)۔ [ع : (س ر ی)]۔

---ہونا محاورہ۔
عام ہونا ، پھیلنا ، رچ جانا ، نافذ ہونا۔ سانپ نے کاٹا زخم کاری ہوا زہر ساری ہوا ، جان دی۔ (۱۸۳۷ ، سرور سلطانی (ترجمہ) ، ۲۳۰)۔ جب کسی شے کی حد ہوتی ہے تو حق تعالٰی ہی کی حد ہے اور وہی مخلوقاتِ زبانی اور غیر زبانی میں ساری ہے۔ (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم ، ۷۹)۔ انگلی سے لب لگا کر اوراقِ چسپاں کو پریشان کیا ... زہر تمام جسم میں ساری ہوا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۲)۔ ایک غضب عام مسلمانوں میں اور بھی ساری ہو رہا تھا۔ (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۴۳)۔ انسانی رُوح جو فقیر اور بادشاہ دونوں میں یکساں طور پر ساری ہے اس کی انہیں کوئی پروا نہیں۔ (۱۹۵۵ ، حیرتناک کہانیاں ، ۱۶۳)۔

ساری (۴) امث۔
چاول کی ایک قِسم۔ چاولوں کی تفصیل قلم بند کرنے پر آتا ہے تو رائے بھوگ ... ساری ، گھی کاندو ... سب کُچھ گنا جاتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، اردو ، کراچی ، ۲۰۰)۔ [مقامی]۔

ساری (۵) صف۔
مکمل ، صحیح ، پورا۔ یہ سمجھ کر اُس نے کانی آنکھ کنگا کی طرف کی اور ساری آنکھ آبادی کی طرف۔ (۱۸۰۲ ، ہفت گلشن ، ۲۶)۔ [سارا (رک) کی تانیث]۔

ساری (۶) فقرہ۔
افسوس ہے ، رنج ہے۔ ساری ، افسوس کے مفہوم میں رائج ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۶۲)۔ [انگ : Sorry]۔

ساری (ے) صف ؛ امذ.
لوک گیت کی ایک قِسم جو مشرقی بنگال میں گایا جاتا ہے، بھٹیالی اور چٹکا کے برعکس یہ سرخوشی اور اِنبساط کا نغمہ ہے ، یہ جوش و خروش کا گیت ہے. چپوؤں پر جُھوم جُھوم کر زور لگاتا ہے اور ساری کے بلند آہنگ نغمے گایا جاتا ہے . (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۲۲). [مقامی].

---گَن امذ.
رک: ساری (ے). یہ سرخوشی و اِنبساط کے نغمے ہیں ، جوش و خروش کے گیت ان میں سے ایک ساری گن ہے . (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۲۱). لوک گیتوں کی چند خاص قِسمیں یہ ہیں :- بھوریا ... پان گن ، ساری گن ... کوبیرگن اور دھان بھنگا تیرگن. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۱۰۱). [ساری + گانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سارے صف.
تمام ، سب ، سارا کی جمع اور مغیّرہ حالت (ترا کیب میں مُستعمل).

چلے بانوں سارے ، گھوڑے پر تھا شاہ
آ تھے پرنیاں پہنے زرّیں کلاہ

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۲۶۷).

ذرّے زمیں یہ عکس سے سارے چمک گئے
جس وقت یہ کِھلے تو سِتارے چمک گئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲). میں نے اس کے سارے سوالوں کا جواب دیا اور وہ خوش ہو گئی. (۱۹۴۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۸۹). [سارا (رک) کی جمع].

---بَدَن میں زُبان ہی حَلال ہے کہاوت.
رک : سارے ڈیل میں زبان ہی حلال ہے.

سُن کر تُم اس مِثال کو بچو عمل کرو
سارے بدن میں ایک زباں ہی حلال ہے

(۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن ، ۲۲).

---جَنَم کی کَمائی امث.
تمام زندگی کا حاصل. یہاں تو سارے جنم کی کمائی مٹی میں مل گئی ، فقیر ہو گئے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۴۴).

---جَہان کا تُھوکنا محاورہ.
سب لوگوں کا بُرا بھلا کہنا (نوراللغات).

---جَہان کا چَھٹا ہوا صف.
ایک نمبر کا ، بے مثال.

ہر چند داغ ایک ہی عیّار ہے مگر
دشمن بھی تو چھٹے ہوئے سارے جہان کے ہیں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۳۹).

---جَہان میں اُونٹ بَدنام کہاوت.
رک : سارے شہر میں اُونٹ بدنام (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---دِن اُوتی اُوتی رات کو چَرْخا پُونی کہاوت.
اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو وقت پر کام نہ کرے اور بے وقت کام کرے (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---دِن پِسا ، چُٹکی بھر بھی (نہ) اُٹھایا کہاوت.
بہت محنت کی اور کام تھوڑا ہوا (جامع اللغات).

---دَھڑ کی سُوئی نِکالنے کو کوئی نہیں ، آنکھ کی سُوئی نِکالنے کو سب کوئی کہاوت.
تھوڑا سا کام کر کے زیادہ صِلہ حاصل کرنا سب چاہتے ہیں ، مگر محنت کرنے سے جی چُراتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ڈِیل میں زُبان ہی حَلال ہے کہاوت.
اِنسان کو قول کی پاسداری کرنی چاہیے. سارے ڈیل میں زبان حلال ہے، مرد کو چاہیے جو کہے سو کرے.(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱).

---زَمانے کی بَلا سَر لینا محاورہ.
سب جھگڑے اپنے ذِمّے لینا ، اپنی اہمیت جتانا.

جو طلب گار ہیں دُنیا کے بڑے اُن کے دماغ
اپنے سر سارے زمانے کی بلا لیتے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۱).

---شَہر میں اُونْٹ بَدنام کہاوت.
ہر بات بدنام آدمی کے سر تھوپی جاتی ہے ، بدبھلا ، بدنام برا. وہ غریب اس وقت یہاں تھا بھی نہیں لیکن چونکہ وہ بار بار چوری کر چکا تھا لہذا الزام اسی پر آیا ، سچ ہے سارے شہر میں اُونٹ بدنام. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۹).

---کا سارا م ف.
کُل ، تمام. منویہ مواد بھی سارے کا سارا میرے پیشِ نظر تھا. ... میں کسی کا دستِ نگر نہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ج). ۸۵۲ھ ... میں سارے کا سارا خراسان بابر میرزا کی ملکیت میں آ گیا . (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۲۱).

---گَھر کو سَر پَر اُٹھا لینا محاورہ.
شور کرنا ، غل مچانا ، ہنگامہ کرنا. پھر تھوڑی دیر بعد ہوش میں آیا تو سارے گھر کو سر پر اُٹھا لیا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۴۳).

---گَھر میں دو ہی دُھنگَر ، بُھنگَر کہاوت.
سارے شہر میں کمینے لوگ بستے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں م ف.
سب جگہ ، ہر کہیں ؛ تمام لوگوں میں ؛ ہر طرف ؛ گھر بھر میں. بہنوں نے اچھوانی پکا کے سارے میں بانٹی. (۱۹۱۱ ، قِصّۂ مہر افروز ، ۶۳). میں کُرسی پر بیٹھ جاتی اور بانو سارے میں کُودتی پھاندتی رہتی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۵۲).

سارِیق (ی مع) امث.
ایک قسم کا ہتھیار ، ایک قسم کی چھڑی جس کے سرے سے کئی زنجیریں وابستہ ہوتی ہیں اور زنجیروں کے آخر میں لوہے کے گولے لگے ہوتے ہیں. بعد اس کے بھائی اس کا دیو بلاق نکلا اور بعد گفتگوئے بسیار اُس نے سارِیق ماری. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۲۷۳). [ف : ساریغ کا معرّب].

ساڑا/ساڑہ (فت ڑ) امذ.
۱. گھوڑے کی ایک دوا جو اس کے ہاضمے اور معدے کے فعل کو درست کرتی ہے اور لید میں سڑا کر تیار کی جاتی ہے.

به شدت یا ہو گرمی یا ہو جاڑا
ہمیشہ فائدہ کرتا ہے ساڑا

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۲۱). ساڑہ میں یہ عمدگی ہے کہ ہر فصل اور موسم میں خواہ سرما ہو خوا گرما خواہ برسات نفع عظیم بخشتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۵۵). ۲. (سلوتری) مویشی اور گھوڑے کے پھیپھڑے کی بیماری جس میں اس کا سینہ جکڑ جاتا ہے اور سانس لینے میں ہانپتا ہے ، سنکا (ا پ و ، ۵ : ۹۹). [رک : سڑنا].

ساڑ ساڑ امت.
رک : سڑ سڑ. ساڑ ساڑ کتنی ہنٹر اس غریب کے رسید کر دیئے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۳۳). [حکایت الصّوت].

ساڑستی (سک ڑ ، فت س) امث.
ساڑھے سات سال کی نحوست ، بدبختی . کمبخت ایسی ساڑستی پڑی ہے کہ اب تو کچھ بھی یاد نہیں رہتا. (۱۹۵۰ ، یاد کی اک دھنک جلے ، ۱۸۹).[ساڑھ ستی (رک) کا متبادل اِملا].

ساڑو (و مع) امذ.
سالی کا خاوند ، ہم زلف.

اگر مرد تجکوں جو پوچھے مرا
توں دے جواب اسے میں ہوں ساڑو ترا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۷). [ساڑھو (رک) کا قدیم اِملا].

ساڑی امث.
ساری ، کم و بیش چھ گز لمبا اور سوا گز چوڑا عورتوں کا پہناوا جس کا دو تہائی حصّہ کمر پر تہبند یا لنگ کی طرح ٹانگوں کے گرد لپیٹ کر بچا ہوا ایک تہائی حصّہ اوپر سے بدن پر لپیٹ کر اس کا پلو دوپٹے کی طرح کندھوں پر یا سر پر ڈال لیا جاتا ہے.

سنواری ہو بلبل جوڑا سر پہ کھال
بندی مشک ساڑی میں تہ بند لال

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۶).

روز ہر باغ میں ہیں گلبدنوں کے میلے
چندریاں ساڑیاں سرخ اس پہ ترشح کم کم

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۸).

بنارس کی وہ ریشمی ساڑیاں
وہ گھونگٹ لٹکتا ہوا الاماں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۳۱۰). [پ : साड़ी].

ساڑھ (۱) امذ.
ہندی تقویم کا چوتھا مہینا ، برسات کا پہلا مہینا. جیٹھ ساڑھ کے مہینے میں اس کو خشک بے بھایا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، نفتالو ، ۳۶). [اساڑھ (رک) کا مخفف].

ساڑھ (۲) امذ ؛ صف.
ساڑھے (رک) کی تخفیف ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــستی (ـــفت س) امث.
ساڑھے سات سال ، نحوست ، بدبختی ، مصیبت. ساڑھ ستی سنیچر کا دور شروع ہوا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۶ : ۵). سردست آپ یکم جولائی ۱۹۶۸ء سے ساڑھ ستی کے زیراثر ہیں. (۱۹۷۲ ، اخبارِ جہاں ، کراچی ، ۱۵ نومبر ، ۲۷). [ساڑھ + ست (سات کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــستی سنیچر دور آلگا کہاوت.
بہت برا زمانہ آ گیا ، مصیبت کا سامنا ہے (فرہنگ اثر).

ساڑھا امذ.
رک : ساڑا. ساڑھا بنانے کی ترکیب. (۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۷۳). [ساڑا (رک) کا متبادل اِملا].

ساڑھو (و مع) امذ.
سالی کا خاوند ، ہم زلف. ایک شخص درِ دولت پر آیا ہے اپنے تئیں آپ کا ساڑھو کہتا ہے. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۷۰). اپنی جورو کی صلاح کے موافق اپنے ساڑھو کے پاس گیا. (۱۸۷۱ ، گلشن غیرت ، ۹۳). تمہارے ساڑھو کا بیٹا ہے. (۱۹۳۳ ، جھروکے ، ۱۱۰). [پ : साढ़ू].

ساڑھی (۱) امث.
فصل ربیع ، برس کے دوسرے چھ مہینے جن میں گیہوں ، جَو ، چنے ، مٹر ، سرسوں ، تِرہ ، مسور ، ارہر وغیرہ اناج پیدا ہوتے ہیں (فرہنگ آصفیہ). [اساڑھی (رک) کا مخفف].

ـــکی ساکھ ، پیپل کی لاکھ کہاوت.
فصلِ ربیع اور پیپل کی لاکھ بہترین ہوتی ہیں (ماخوذ: جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ساڑھی (۲) امث.
رک : ساڑی.

ہائے یہ اٹھتی جوانی اور یہ جوبن کا ابھار
ایک ساڑھی میں سمائیں دل کو حیرت ہے بہیں

(۱۹۱۵ ، کلام محروم ، ۱ : ۳۱). شام تک اس نے اِرادہ کر لیا کہ وہ رنگین ساڑھی میں ملبوس لڑکی جب لان میں سے گزرے گی تو وہ خود اس سے گفتگو کرے گا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۶۳). [ساڑی (رک) کا متبادل اِملا].

ساڑھے سابقہ ؛ صفتِ عددی.
نصف ملا ہوا ، آدھے سمیت ، جیسے ساڑھے تین (تین اور آدھا) تین اور اس کے بعد کے اعداد کے ساتھ بطور سابقہ مستعمل. ایک سے ننانوے تک اکائی کا نصف اور سو کے اوپر سیکڑہ کا نصف جیسے ڈیڑھ سو علی ہذالقیاس (ایک اور دو کے ساتھ نصف کے اضافے کو ڈیڑھ اور ڈھائی کہتے ہیں). چالیس درہم برابر ساڑھے آٹھ روپے کے ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، خلاصۃ الاعمال ، ۹۱). سات کا حساب کرنا ہے تیرہ سنے اکیانوے اور ساڑھے تین ، ساڑھے چورانوے اب چھٹنکیوں کے سیر بنا لو. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۸۶).

سول سرجن تو ساڑھے سات سے پہلے نہیں اُٹھتے
و لیکن ان کے مرغے کی سحر خیزی نہیں جاتی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۵۷). [س : ساردھی साढ़े (س : اردھے ـ نصف کے ساتھ)].

ـــــ سولہ (ـــــ و مج) امذ.
ایک روپیہ آٹھ آنے (ماخوذ : مجمع الفنون ، ۲۳۳ ؛ اصطلاحات پیشہ وران ، منیر ، ۵۳). [مقامی].

ساز. (الف) امذ.
۱. سامان ، اسباب ، اثاثہ. جو مرد ہوا اپنا تو ... سب کسوت ساز خوب دستا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۲).

فتراک نہیں تھے پر پرواز ملے تھے
زینت کے لیے ساز خدا ساز ملے تھے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲۷).

جاتے ہیں کشاں کشاں سوئے مرگ
پاس ان کے نہ ساز ہے نہ کچھ برگ
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۶۹). ۲. (i) **سامانِ طرب، آلات رقص و سرود (سارنگی ، طبلہ ، ڈھولک وغیرہ).**

عشق ساز کے تار مطرب بجاؤ
کہ قانون تاناں میں لینا شراب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۱). سب طرح کے ساز بجاتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۹۱).

اک طرف ساز ، ایک طرف آواز
دیکھیے دل کہاں لگے اپنا
(۱۹۸۳ ، حصارِانا ، ۳۹). (ii) **سامانِ حرب و ضرب ، اسلحہ (تیغ و تفنگ وغیرہ).**

سبہ تیں تجے ہور نہ سازِ نبرد
اجت تیرا منگتا ہے ہونے کوں زرد
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۰۸).

ہے تیاریاں جنگ کا ساز اب
لڑائی پر آمادہ ہے فوج سب
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۳۶). (iii) **لگام ، زین ، کاٹھی وغیرہ (گھوڑے پر لگانے یا سجانے کا سامان).** گھوڑا تازی نژاد اپنا باساز قیمتی بھیجا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۶). گھوڑوں کے ساز میں یاقوت و زمرد جڑے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵۶). (iv) **کوتل گھوڑے کا پہناوا زیور وغیرہ.** یہ سب ساز بیروں کا ہے. (۱۷۳۶ ؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۳). ایک اسپ کوتل ... باساز ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۸۳). ۳. **ربط و ضبط ، خلا ملا ، موافقت ، یکسانیت ، ہم آہنگی.**

گھر ہے آباد دراندازوں سے
ساز ہے تم کو سخن سازوں سے
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، واسوخت صفیر ، ۲ : ۶۳۹).

آنکھیں ہیں فرشِ راہ اگر دل میں ساز ہے
آ جاؤ شوق سے کہ درِ صلح باز ہے
(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۱۷۸). ۴. **سازش ، گٹھ جوڑ ، بل بھگت (عموماً باز کے ساتھ).**

بہلاتی ہے دُنیا بہوت ساز سوں
نکو جیولا اس دغا باز سوں
(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری ، ۹). فلاں ... شخص تمہارے دشمن سے ساز رکھتا ہے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۷۰).

ترا اشارہ ترا ساز برق سے نہ سہی
تُجھے خبر ہے کہ جلتا ہے آشیاں صیاد
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۹۰).

تھا سنگِ سرِراہ سے کُچھ ساز نظر کا
لغزش کوئی یونہی نہیں آئی تھی قدم میں
(۱۹۸۰ ، حرفِ دل رس ، ۱۳۷). ۵. **صدری کے اُوپر کا فیتہ اور گھنڈیاں وغیرہ.** اکثروں میں صدری کا ساز لگا ہوا ہے. (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۱۰). ۶. **(تصوّف) ذات کو یا لینا** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۳۰). (ب) صف. ۱. **سازگار ، موافق ، مناسب (قب : ناساز ، ناموافق).**

کہ ہر بات میں عشق کا راز ہے
سُن اس راز کوں توں کہ تج ساز ہے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۷).

دیکھ اپنا حال زار منجم ہوا رقیب
تھا سازگار طالعِ ناساز دیکھنا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۸). ۲. **اُوپر کا حصہ.** اگر جُوتے کا ساز یعنی اپر کے کام میں لاتا ہے تو عام طور پر کالا یا براؤن رنگا جاتا ہے. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۳۶). [ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــــ اُٹھانا ف م.
رک : ساز چھیڑنا.

بڑکاں دو عالم کے جھپک جانے کی آواز
جب پچھلے پہر ساز اُٹھاتی ہے جوانی
(۱۹۲۷ ، نقش و نگار ، ۸۶).

ظفر اس نے ساز اُٹھایا میری دعوتِ غزل پر
ابھی شاخِ گُل سے پُھوٹے گا بجائے گُل ترانہ
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۸۹).

ـــــ باز امث.
گٹھ جوڑ ، سازش (عموماً کسی کے خلاف). اس نے زمینداروں سے ساز باز شروع کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۷۷). سازباز کے انکشاف پر اکبر سے نہیں رہا جاتا. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۱۲۷). انہوں نے موقع غنیمت جان کر اشتراکی سازباز پر ایک تبرّا کہہ ڈالا. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۳۱). اف : رکھنا ، کرنا ، ہونا. [ساز + ف : باز ، بازیدن ـ کھیلنا].

ـــــ بَرْدار (ـــــ فت ب ، سک ر) صف.
ساز کا رکھوالا ، ساز اُٹھانے والا. بادشاہ نے بھیس بدل کر تان سین کا ساز بردار بننا گوارا کر لیا. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۶). [ساز + بردار (رک)].

ـــــ چھیڑنا محاورہ.
ساز چھیڑنا (رک) کا لازم.

خُدا معلوم اس آغاز کا انجام کیا ہو گا؟
چھیڑا ہے سازِ ہستی مبتدائے بےخبر ہو کر
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۱۶۷).
چُنے ہوئے ہیں جام سے کہ پُھول ہیں کھِلے ہوئے
گھٹا برس رہی ہے یہ کہ ساز ہیں چھِڑے ہوئے
(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۳۱).

---چھیڑنا محاورہ.
باجا بجانے کا آغاز کرنا.
حکم ہے چھیڑیں نہ سازندے بھی ساز
کیا مزاجِ دُشمناں ناساز ہے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۹).
مری رگوں میں چھکتے ہوئے لہو کو سنو
ہزاروں لاکھوں ستاروں نے ساز چھیڑا ہے
(۱۹۶۷ ، لہو پکارتا ہے ، ۳۲).

---دار صف.
صدری کے اُوپر لیتہ یا گھنڈی لگی ہونا. میرے بدن پر سوائے مخمل ساز دار صدری کے اور سب کپڑے گرمی کے تھے. (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۶). [ساز + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---سَرْ اَنْجام (---فت س ، سک ر ، فت ا ، سک ن) امث.
تکمیل کی کارروائی. اس کی نگاہ بانی میں معتبر لوگوں سے اور ساز سر انجام سے کمی نہ کرے.(۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۲۵۳). [ساز + سر (رک) + انجام (رک)].

---سَفَر کس اضا(---فت س ، ف) امذ.
سامانِ سفر.
بے سر و سامانِ روانہ ہو گے کیا بتلاؤ رند
کوچ ہے اور فرصتِ سازِ سفر ملتی نہیں
(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۶۸). [ساز + سفر (رک)].

---سِینگڑا (---ی مع ، غنہ ، سک گ) امذ.
سامانِ حرب و ضرب ، اسلحہ ، ہتھیار. تلواریں پرتلوں میں ڈالیں ساز سینگڑا لگایا ، جنگ پر آمادہ ہو کر ہر ایک پیادہ چلا. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۳ : ۳۳۴) . فوج طفلاں کنکر پتھر کے ساز سینگڑے سے آراستہ ساتھ ہو گی . (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۴ ، ۳۲ : ۱۰). [ساز + سینگ (رک) + ڑا ، لاحقۂ تکبیر / تحقیر].

---کا پَرْدَہ امذ.
(موسیقی) ساز کی ترکیبِ مجموعی کا کوئی جُزو جس سے سپتک کی کوئی معین آواز دیتا ہے.
گر کوئی پڑھنے لگے بزمِ غنا میں میری نظم
کان کا پردہ وہیں بن جائے پردہ ساز کا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۵).

---کار صف.
ساز ترتیب دینے والا ؛ دُھن بنانے والا. ہم نے جامعہ میں ایک آکسڑا بنایا تھا اس کے تین سازکار اس وقت یاد ہیں. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۳۱۰). [ساز + ف : کار ، کردن - کرنا].

---کاری امث.
ساز ترتیب دینا ، دُھن بنانا ، ساز کار کا کام. ہمارے قومی ترانے میں ساز کاری کا کام خود نغمہ نگار ہی کو اپنے ذمہ لینا پڑا تھا. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۷۷). [ساز + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا محاورہ.
۱.(i) میل جول رکھنا ، ربط ضبط رکھنا ، نبھانا ، بنا کر رکھنا.
جو بے دماغی یہی ہے تو بن چکی اپنی
دماغ چاہیے ہر اک سے ساز کرنے کو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۵۹).
دُشمن سے ساز کرنا پھر ہم سے ناز کرنا
یہ بھی کوئی طریقہ کیا یہ بھی کوئی خُو ہے
(۱۹۱۹ ، درِ شہوار ، ۹۵) . (ii) سازش کرنا ، جوڑ توڑ کرنا . فوج کشی ہوئی کارگُزار دغا باز مل گئے حریف سے ساز کیا . (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲۲۱). پھرے چوک کے لوگ دربارگاہ پر جو بیٹھے تھے ان سے ساز کرنے کا ارادہ رکھتا تھا . (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۴ : ۲۰). ۲.(i) بندوبست کرنا ، اہتمام کرنا ، اِنتظام کرنا ، تیاری کرنا.
کیے چلنے کا جوں انو ساز بھی
کیے کارواں چلنا آغاز بھی
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۸۳).
کیا باربردار سب ہر قسم سفر کا کیا سازسب ہر قسم
(۱۷۵۶ ، قصۂ کام روپ و کلاکام ، ۲۸).
از قضا ، تاجر ، سفر کا کر کے ساز
جانبِ ہندوستان کے ، لایا ، نیاز
(۱۸۲۸ ، باغِ ارم ، ۳۵).
ادا کی جماعت سے سب نے نماز
چڑھے اپنے گھوڑوں پہ پھر کر کے ساز
(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۱۳). (ii) سر انجام دینا ، کرنا.
تب اس وقت او مرد وضو ساز کر
خدا کی عبادت میں باندھی کمر
(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۱).

---گار صف.
۱. مبارک ، موافق ، لائق.
ہو آزما کے دیکھیا ہوں میں بار بار
کہ عاشق کوں نیں ہوتی پند سازگار
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۶)
گر فخر دو جہاں پہ کروں بسازگار ہے
کیوں کر کہ دو جہان کا وو صاحب مدار ہے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۱). اس کی عطوفت کی برکت سے دلوں کے زخم کو جو حادثے کے تیر سے چھد تے تھے مرہم سازگار بنایا. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۵۰).

دیکھ اپنا حال زار منجم ہوا رقیب
تھا سازگار طالع ناساز دیکھنا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۸).
تمام حُسن کی دُنیا تمام کیف و سرور
زمانہ بھی ہو اگر سازگار کیا کہنا
(۱۹۳۲ ، عروسِ فطرت ، ۳۸). جب میں نے ادب کے میلان اور عوام کے مزاج کو سازگار نہ پایا تو ... اپنے حجلۂ سیمیں میں سمٹ آیا. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۷۰) . ۲. بنانے والا ، مدد گار ، سُدھارنے والا.

اوسکو کفیل سب جہان جان رہا ہے بیگمان
دیر کا سازگار ہے جلّ جلالہ وہی
(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۹۹). یہ فقرہ لکھنوی شاعری کی اس دور کی یادگار ہے جو سعادت یارخاں رنگین اور جان صاحب کی شاعری کے لیے سازگار ثابت ہوا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۳۰).
[ساز + گار (رک)].

---گاری امث.
۱. اِتحاد ، موافقت ، محبت. شہیدوں نے کھڑے ہو کر ایک آواز دی کہ سازگاری ہو. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵۳). ۲. مدد ، اعانت. کارسازی ستم رسیدوں کی اور سازگاری محنت کشیدوں کی بہترین عبادت ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۶۳).
[ساز + گار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گانٹھ (---غنہ ، سک نھ) امذ ؛ سرسانٹھ گانٹھ.
گٹھ جوڑ ، سازش. میں نے ساز گانٹھ شروع کیا مگر وہ اتنی سیانی تھی کہ کبھی کسی بات کا پتا نہیں دیا. (۱۹۱۳ ، حُسن کا ڈاکو ، ۲ : ۲۲). [ساز + گانٹھ (رک)].

---گَر (---فت گ) صف مذ.
(سازگری) باجے بنانے والا کاریگر (ماخوذ: ا پ و ، ۳ : ۱۵۷).
[ساز + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گَری (---فت گ) امث.
۱. (ساز گری) باجے بنانے کا پیشہ (ا پ و ، ۳ : ۱۵۷) .
۲. ایک راگ کا نام جو امیر خسرو کی ایجاد بتائی جاتی ہے - یہ پوربی ، گورا ، گن کلی اور ایک فارسی راگ سے مرتب کی گئی ہے. مصنف نے یہ بھی لکھا ہے کہ ... سازگری باخرز ، عشاق اور موافق میں نام رکھ دیا ہے . (۱۹۲۹ ، امیر خسرو ، ۳۳۹) . امیر خسرو نے کئی راگ مثلاً ستام ، غنم ، زیلف ، سازگری... وغیرہ ایجاد کیے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۵۶۳). خسرو کے ایجاد کردہ راگوں کے نام مجیر ... سازگری ، منعم. (۱۹۸۶ ، اُردوگیت ، ۵۰۱). [ساز + گر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گیری (---ی مع) امذ.
رک : سازگری (۲). حضرت امیر خسرو ... بعض راگوں کے موجد تھے مثلاً زلف ، سرپروا ، سازگیری وغیرہ. (۱۹۳۰ ، گلشنِ ترنم ، ۱۰۳). [ساز + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ملانا محاورہ.
راگ ، راگنی کے مطابق ساز چھیڑنا ، مختلف سازوں کے سُروں کو ہم آہنگ کرنا اور طربوں وغیرہ کو کھسکا کر راگ یا راگنی کے مطابق درست کرنا. محمد اعظم وغیرہ کے سازندے بھی آ گئے اور سازوں کو ملانے لگے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۷) . برآمدے میں اُستاد ساز ملا رہے ہیں. (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۵۱). وہلا کچھ گنگنائی تو خان صاحب ذرا سنبھل کر بیٹھے - انہیں وہلا میں کوئی جوہر نظر آیا - سازندوں سے کہا ساز ملاؤ. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۳۸).

---مِلنا محاورہ.
ساز ملانا (رک) کا لازم. ساقیان ماہ رخسار و رقاصان گلعذار حاضر ہیں. ساز ملے ہوئے. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۶ : ۳۷).

---نَوازی (---فت ن) امث.
ساز بجانا. چنگ سے سازنوازی ، حرف سے شعر و ادب اور صوت سے فنِّ موسیقی مراد ہے. (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۶۸). [ساز + ف : نواز ، نواختن - بجانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وار صف.
سازگار ، مُبارک ، مسعود ؛ زیب دہ.
سزاوار شاہی کون ہے ساز وار
ہنرمند چوسار ہور راز دار
(۱۵۰۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۴).
سزا وار شاہی کون ہو ساز وار
ہنرمند جو سارے ہور راز دار
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶۷).
ہے ستم کا شعار تُم کو خُوب
ظلم ہے ساز وار تُم کو خُوب
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۶۸). [ساز + وار (رک)].

---واری امث.
ساز گاری ، مبارکی.
کی بدی اُس نے جس سے چاہ بدی
نہ ہوئی ہم کو ساز واری شرط
(۱۸۳۸ ، ریاض البحر ، ۱۰۸).
زہر غم تیرا بُرا ہو آہ تُو نے کیا کیا
جذبۂ الفت سے تھی تجھ کو سازواری ہائے ہائے
(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۶۹). [ساز + وار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و آہَنگ (---و مع ، مدا ، فت ہ ، غنہ) امذ.
آلاتِ موسیقی اور اُن سے نکلنے والے سُر وغیرہ. کلامِ حافظ ، با کستانی ساز و آہنگ کے ساتھ عزیز میاں نے اس خوبصورتی سے پیش کیا کہ تقریب میں موجود ہر شخص فرطِ عقیدت سے جھوم جھوم اٹھا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ دسمبر ، ۱۱). [ساز + و (حرفِ عطف) + آہنگ (رک)].

---و باز امذ.
وک : ساز باز.

نہیں تُم سے سوا ہمراز کوئی
لگاؤ تازہ ساز و باز کوئی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۷۳). اِنگلستان اور اِسلامی سلطنتوں میں اس طرح نااِتّفاق ڈال دی جائے کہ روس کو انگلستان کے ساتھ ساز و باز کرنے کا موقع ملے. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۳۸۳). [ساز + و (حرفِ عطف) + ... باز (رک)].

---و بَرگ (---و مج ، فت ب ، سک ر) امذ.
اسباب ، سامان ، وسائل.

گر یونہی ڈول ہے تو کب قائم
ساز و برگِ فلاح کیجے کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷).

ساز و برگ آخرکار اپنی گرانباری ہے
دیکھ لو گل کمرِ شاخ کو ہشتارے ہیں

(۱۸۳۸ ، ریاضِ البحر ، ۱۳۲).

نہ نان و نفقۂ فرزند و زن سے خاطرِ جمع
نہ زاد و راحلہ نہ ساز و برگ خاطر خواہ

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۲۳)

ساز و برگِ عشرتِ اہلِ تمنّا جل گیا
سوزِ غم سے خُون دل میں جسقدر تھا جل گیا

(۱۹۱۱ ، دیوانِ صفی ، ۲۹).

اے بھی کر چلو نظّارۂ چمن پہ نثار
ہے ساز و برگِ نظر ایک قطرۂ شبنم

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۸۶). [ساز + و (حرفِ عطف) + برگ (رک)].

---و سامان (---و مج) امذ.
اسباب ، وسائل ، ساز و برگ. رود احمر کی لہریں فرعون کو اس کے سارے ساز و سامان اور اراکینِ دربار کے ساتھ ہمیشہ کے لیے نگل گئیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۹۳). [ساز + و (حرفِ عطف) + سامان (رک)].

---و یَراق (---و مج ، فت ی) امذ.
زین ، لگام ، گھوڑے کی سواری کا سامان. اسپ کوتل ساز و یراق طلائی و نقری سے آراستہ. (۱۸۷۲ ، تاریخ بھوپال ، ۳ : ۳۷).
دھول کے سارے امیر کا ساز و یراق اور امیر کا چہرہ تاج گھوڑا وغیرہ سب اٹ گئے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۵۰).
[ساز + و (حرفِ عطف) + یراق (رک)].

---ہونا محاورہ.
میل ہونا ، ہم خیال ہونا ، اِتّفاقِ رائے ہونا.

زُلفوں سے اور دل سے کب تک نہ ساز ہوتا
گر اپنی زندگی کا رشتہ دراز ہوتا

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۹).

قانون کی نوازشِ باطل سے ساز ہے
ہے پردۂ معاش میں ہندوستان بھر

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۶۲).

تھا سنگِ سرِراہ سے کُچھ ساز نظر کا
لغزش کوئی یونہی نہیں آئی تھی قدم میں

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۱۳۷).

• • •ساز لاحقہ.
بنانے والا ، گھڑنے والا ، ڈھالنے والا ، مُرَکّب صفات جو اکثر فارسی میں ہوتے ہیں اور اکثر بطور اسم فاعل مستعمل ہیں ، (اسم کے ساتھ اس یا دوسرا اسم اضافہ کرتے ہے).

مر گئے دیکھتے ہی چشمِ فسوں ساز کو ہم
راہ سے آنکھوں کی جادو ترا آیا دل میں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۲۹۳). اگر کسی کفش ساز کو ٹوپی کی ضرورت ہو تو ظاہر ہے کہ اسے کسی کلاہ ساز کی تلاش کرنی چاہئے جس کو جوتی کی ضرورت ہو. (۱۹۰۱ ، علم الاقتصاد ، ۱۰۵).
[ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

سازِش (کس ز) امث.
۱. خُفیہ تدبیر یا کارروائی ، کسی بُرے یا ناجائز مقصد کے لئے دو یا دو سے زیادہ افراد میں اِتّحاد و تعاون.

سورج سکھ سوں زیادہ ہیں جو کوئی دھرتی ہے اتی تابش
لیا گھر یار سوں اس کے کیا ہوں ملنے کی سازش

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۵).

ہم اسکو بھلا سمجھیں وہ ہم کو بُرا جانے
یہ بات ہے سازش کی کوئی اسے کیا جانے

(۱۸۰۵ ، دیوانِ ریختہ ، ۱۱۷). تنخواہ داروں کے حقوق کو بھی نقصان پہنچانے کے لیے سازش کی گئی تھی. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۵۹). لیکن یہ ہمت کسی کو نہ ہوئی کہ بڑھ کر اس سازش کا پردہ چاک کرے. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۲۵).
۲. سمجھوتا ، میل ، رابطہ.

ہر اک پر بہوت سی نوازش کرے
ہر اک کے سزاوار سازش کرے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۱).

انسان سے چاہے کُچھ جو سازش
مہمان ہے کیجیو نوازش

(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۷).

ہو سیرِ باغ کیونکے صنم سر کے تانصیب
کی ہے مرے غبار نے سازش نسیم سے

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۲۸).

خموشی سے پھر آج دستک اُٹھی ہے
خموشی کی سازش میں دستک ملی ہے

(۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۱۳). اف : کرنا. [ساز + ش ، لاحقۂ حاصلِ مصدر].

سازِشی (کس ز) صف.
سازش سے منسوب ، جعل ساز ، فریبی. سازشی کارروائیاں جن سے کہ اور مشکلات کا پیدا کرنا مقصود ہو روکی جاویں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۲۷). نہ جانے یہاں بیٹھنے والوں کو سازشی اور مُشتبہ کیوں سمجھا جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۳۸). [سازش + ی ، لاحقۂ صفت].

سازَن ہار (فت ز) صف ؛ امذ.
بنانے والے.
غوث قطب کے سازن ہارے پیر پیغمبر تجھی سوارے
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۵). [ف : سازن ، ساختن ـ بنانا + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

سازْنا (سک ز) ف م.
بنانا.

پچھیں بیٹھ کر توں وضو خوب ساز
کہ جوں سازتے ہیں برائے نماز

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۱۰۵). [ف : ساز ، ساختن ـ بنانا + نا ، لاحقۂ مصدر].

سازِندگی (کس ز ، سک ن ، فت د) امث.
گانا بجانا ، نغمہ و سرود . جب کہ مطرب حاضر ہوا بادشاہ نے عتاب کیا کہ نہ جانتا تھا تو کہ ... نشاط ... دو قسم پر تھی، ایک نوازندگی ، دوسرے سازندگی. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۴۹). بین کی آواز آنے کے تھوڑی دیر بعد یہ حالت ہوئی اعصابی تاثر ابتدائی سازندگی سے شروع ہو گیا تھا . (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۱۴۷). [سازندہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سازِندَہ (کس ز ، سک ن ، فت د) امذ.
۱. باجا بجانے والا ، سارنگیا ، طبلچی ، سازنواز.

نوا دھرتا ہوں ہور نوازندہ ہوں
خوش آواز ہوں ، مرد سازندہ ہوں

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۳).
ہوا ایک سازندہ حاضر وہاں کہیں اس نے تعریف سازندگاں
(۱۸۱۰ ، شاہ نامہ (ترجمہ) ، ۱۳۱) . اس کا جسم راگ بھرا ساز تھا جسے اپنے سازندہ کی تلاش تھی . (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۲۰۵). ایک سازندہ رباب بجا رہا تھا . (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۱).
۲. گز سے بجایا جانے والا ساز ، یہ اندر سے کھوکھلا اور بیضوی شکل کا ہوتا ہے . بیچ میں لکڑی ، پھر تار لگے ہوئے ہیں.

کہوں ڈھولک ، کہوں مردنگ باجی
کہوں سازندہ اور طنبور کاجی

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۳). سازندہ ... یہ ساز سراسر چوبی ہے . (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۸۱) . سرحد اور سندھ کے بعض ساز مخصوص ہیں مثلاً سازندہ اور طنبورہ. (؟ ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۵۳) [ف : ساز ، ساختن ـ بنانا + ندہ ، لاحقۂ صفت فاعلی].

سازِیْنَہ (ی مع ، فت ن) امذ.
نغمہ ، گت ، دھن. استاد مرحوم ایک سازینے کی ریہرسل کرا رہے تھے . (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۴۷). پرندوں کی آوازوں سے ایک سازینہ پیدا ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگہِ قدر شناس ، ۶۸). [ساز + ینہ ، لاحقۂ صفت].

ساس (۱) امث.
بیوی یا شوہر کی ماں ، خوشدامن.

کھلے پھول امید ہور آس کے
بڑی پانو بہو سسرے ہور ساس کے

(۱۹۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۳).

چھوڑ دولہن کوں اب کہاں جاتا
ساس کے پاس ہوئے فریادی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۲) نہ دیکھنا جورو کا ایسا مجھ پر دشوار نہیں جیسا کہ دیکھنا ساس کا ہے. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۷۶)

سن کر یہ تُحل دولہن کے بھی آنسو ہوئے رواں
لے کر بلائیں ساس پکاری کہ میری جاں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۹).

تو فوراً بیاہ دوں لیلیٰ کو تجھ سے
بلا دِقت میں بن جاؤں تری ساس

(۱۹۲۱ ، اکبر ، کہ ، ۱ : ۲۹۳) . گیتوں میں سوکن سے نفرت ، ساس کا خوف اور اس سے بیزاری ، نند پر غضب اور غصہ اور اس سے پیچھا چھڑانے کی تگ و دو .. موجود ہیں. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۳۵). [س : شو ش‍ْرو].

--- اُدھلیا ، بہو چھنلیا ، سُسرا بھاڑ جھکاوے پھر بھی ڈولہا ساس بہو کو سیتا ستی بتاوے کہاوت.
اپنے گھر کی عورتوں کو کوئی بدچلن نہیں کہتا ، چاہے کیسی ہی کیوں نہ ہوں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- بڑی بانس ، نند بغل گند کہاوت.
ساس اور نند بری معلوم ہوتی ہیں ، بہو کی، ساس اور نند سے نہیں بنتی اس لیے انہیں برا سمجھتی ہے جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- بن کیسی سسرال ، لابھ بن کیسا مال کہاوت.
بغیر ساس کے مرد کے لیے سسرال کچھ نہیں، جس طرح نفع کے بغیر مال کی کوئی حقیقت نہیں ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- بہو کی ہوئی لڑائی ، سر کو پھوڑ مری پڑوسن کہاوت
دوسروں کے جھگڑے میں دخل دینے سے نقصان ہوتا ہے یا اٹھانا پڑتا ہے (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

--- بہو کی ہوئی لڑائی ، کرے پڑوسن ہاتھاپائی کہاوت
جھگڑا کسی کا ہو ، لڑے کوئی (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

--- جھانکے تونیں تونیں ، بہو چلی بیکنٹھ کہاوت.
الٹی بات ہے کہ ساس گھر میں رہے ، بہو تیرتھ جاترا جائے ، حالانکہ بوڑھی عورت کو جانا چاہیے (جامع الامثال).

--- چھوٹی ، بہو بڑی کہاوت.
بہو ساس پر حکومت کرے ، الٹا زمانہ ہے کہ بڑوں پر چھوٹے حکومت کرتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- ری ساس تجھے پیٹ کا دُکھ ، پہلے چولہا ہی یاد آیا کہاوت.
بڑی بوڑھی عورتیں جب کسی نئے مکان میں جائیں تو پہلے چولہے کی جگہ دیکھتی ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سے بیر بہو سے ناتا کہاوت.
اپنوں سے دشمنی ہے اور غیروں سے تعلق ، اُلٹا معاملہ ہے (جامع الامثال).

---سے توڑ ، بہو سے ناتا کہاوت.
ساس کی موجودگی میں بہو کا کیا دخل ہے، بڑوں کو چھوڑ کر چھوٹوں سے میل بڑھانا بے فائدہ ہے(جامع الامثال ؛ علمی اُردو لغت).

---کا اوڑھنا ، بہو کا بچھونا کہاوت.
بہو کے ساتھ ساس کی بے دردی(جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---کلیجے کی پھانس اور نند بجلی بسنت کہاوت.
دونوں تکلیف دہ ہیں. بیٹی میاں کی بیوی ہی نہیں ، ساس کی بہو اور لندن کی بھاوج بھی بن رہی ہے اور ہندوستان کے تمدن ان تعلقات کا فیصلہ ساس کلیجے کی پھانس اور نند بجلی بسنت جیسے الفاظ میں کر چکا ہے. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۳۹).

---کوٹھے ، بہو چبوترے کہاوت.
ساس کی غیر موجودگی میں بہو جو چاہے کرتی ہے(جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کوٹھے پر کی گھاس کہاوت.
بہو ساس کو اچھا نہیں سمجھتی بلکہ فضول سمجھتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کو نہیں پانتجے ، بہو چاہے تنبو اور سرانجے کہاوت.
جہاں بہو بہت شیخی خور ہے وہاں کہتی ہیں ، غریبی میں امیری کے نہائیہ ہاتھ چاہنے والے کے متعلق کہتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی چیری سب کی جھیڑی کہاوت.
جو ساس کی خدمت کرے وہ سب پر حکومت کرتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی ریسی پتوہ کے ماتھے کہاوت.
بہو عموماً ساس کی نقل کرتی ہے(جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کے اوڑ اوڑھنا ، پتوہ کے بچھو کہاوت.
رک : ساس کا اوڑھنا ، بہو کا بچھونا (جامع الامثال).

---کے آگے بہو کی بُرائی کہاوت.
بے موقع نامناسب بات ، ایسی بات کرنا ، جو دوسرے کو ناگوار گزرے جیسے ساس کے سامنے بہو کی بُرائی کرو تو خوش ہوتی ہے(جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---کے پوت سب ہی برابر کہاوت.
دونوں ایک جیسے ، دونوں میں کوئی فرق نہیں. آپ نے ساس کے پوت سب ہی برابر پر عمل فرما کر دو حقیقی بھائیوں کو بھی سلک تزویج میں اس طرح مزدوج فرمایا کہ بھائی کو بھائی کی خبر نہ ہوئی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۲ : ۱۰).

---گئی گانو ، بہو کہے میں کیا کیا کھاوں کہاوت.
ساس کی غیر موجودگی میں بہو مزے اُڑاتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---گھر جنوائی کتّا ، بہن گھر بھائی کتّا کہاوت.
دونوں کی ذلت ہوتی ہے. دلّی والوں کی ایک مثل ہے ساس گھر جنوائی کتّا ، بہن گھر بھائی کتّا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۸۳).

---لُکالُکا ، بہو بکابکا کہاوت.
ساس جو بات چُھپ چُھپ کر کرتی ہے ، بہو کُھلَم کُھلّا اس کو کرتی ہے(جامع الامثال).

---مرگئی اپنی رُوح تونبے میں چھوڑ گئی کہاوت.
اس موقع پر کہتے ہیں جب ساس کا رعب بہو پر اس کے مرنے کے بعد بھی قائم رہے(جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---مری، بہو بیٹا جایا ، اس کا لوٹا اس میں آیا کہاوت.
ایک میں نقصان ایک میں فائدہ ہو کر حساب مساوی ہو جاتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---موری مرے ، سُسَر مورا جئے ، نئی بہوریا کے راج بھئے کہاوت.
ساس مر جائے تو بہو کے مزے ہو جاتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---موئی ، بہو بیٹا جایا ، واکا پلٹا واپس آیا کہاوت.
حساب برابر ہوا ، ایک جگہ نقصان ہوا تو دوسری جگہ فائدہ ہو گیا (جامع الامثال).

---میری گھر نہیں ، مجھے کسی کا ڈر نہیں کہاوت.
جب کوئی نگراں نہیں تو میں آزاد ہوں ، سر دھرے کا سب کو خوف ہوتا ہے (لغات النسا ؛ مہذب اللغات).

---نہ نندی ، آپ ہی آنندی کہاوت.
نہ ساس نہ نند ، مزے میں ہے وہ عورت جس کے ساس نند نہ ہو (جامع الامثال ؛ محاورات ہندوستان).

ساس (۲) امذ ؛ امث.
۱. ٹماٹر وغیرہ کا ولایتی ترکیب سے بنایا ہوا ہلکے مسالے کا چاشنی دار قوام جو کھانے کی چیزوں کے ساتھ ذائقے کے لیے مِلا کر کھایا جاتا ہے، خاص ترکیب کی ولایتی چٹنی. انگریزی دستور ہے کہ مچھلی کو مکھن سے لگا کر کھاتے ہیں ... ساس یا لمن جوس کے ساتھ کھانا خُوب ہے. (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۶۱). مٹن کے واسطے یہ بہت خُوب ساس ہے. (۱۹۰۸ ، خوانِ ہندی ، ۲۶۳). ساس (Sauce) ایک قسم کی چٹنی کے لئے صرف بات چیت میں مُستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۰). ۲. سالن ، شوربا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [انگ : Sauce].

---پان / پیان (---/کس پ) امذ.
دستہ دار چوڑا گول برتن جو انڈا وغیرہ تلنے یا بُھوننے اور نکالے

کے کام آتا ہے. ساس پان کو اچھی طرح ڈھک کر ... ہائل کرو ، (۱۹۰۸ ، خوانِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۶۳). یہی حال اس کے مرکب ساس پیان کا بھی ہے - جو تلن کے ایک برتن کے لیے بول چال میں آتا ہے . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۰) . [انگ : Sauce-Pan].

ساسانی صف.
ایران کے بادشاہ، ساسان (اردشر بابکان کے باپ) کی طرف منسوب یا متعلق، مراد: ایرانی.

یا نہیں ہے مُرقع و کشکول
تا کروں تازہ رسم ساسانی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱۹) . ساسانیوں کے علم و دانش کی حکایتیں مشہور ہیں . (۱۹۲۳ ، خیال ، داستانِ عجم ، ۱۱) . [ساسان (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساسَر/ساسَڑ (فت س) امث.
ساس.

کس لک یوں کسی کی ہاس
نہ پیوکا کوئی نہ ساسر اس

(۱۵۰۳ ، نوسر ہار ، ۶۵). [ساس (۱) (رک) کا قدیم املا].

۔۔۔سانْسا مَت کَرے، دیکھ تھریڑا کام تھوڑے کو بہتا کرے ، دین لگے جب رام کہاوت.
ساس گھبرا نہیں کہ کام مندا ہے ، جب خدا دینے کو آتا ہے تو تھوڑا بہت ہو جاتا ہے (جامع الامثال).

۔۔۔کارَن بید بلایا ، سَوت کہے تیرا دَھگڑا آیا کہاوت.
ساس کے علاج کے لیے طبیب بلایا تو سوت نے اُسے سوت کا یار بتایا ، جب نیکی کے بدلے بدگوئی کے سبب الٹا الزام اُٹھانا پڑے تو کہتے ہیں (جامع الامثال).

ساسْرا (سک س) امث.
سُسرال ، ساس ، خوش دامن کا گھر.

کہا میں اما کو رضا دو مجھے
سکھا ساسرے کی نصیحت مجھے

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۱۱۰). [سُسرال (رک) کا بگاڑ].

۔۔۔سکھ باسْرا کہاوت.
دلہن کو کہتے ہیں کہ سُسرال میں آرام ملے گا (جامع الامثال).

۔۔۔تیرے سُہاگ ، ماتھے تیرے بھاگ ، باپ کے تیرے راج ، تو بَیٹھی بَیٹھی جھانک کہاوت.
ساس اُس بہو کو کہتی ہے جو باپ کی امارت کی شیخیاں مارے کہ وہاں سے تو تجھے کچھ ملتا نہیں، سسرال ہی میں تُجھے آرام ہے (جامع الامثال).

ساسَرْلَیٹ (فت س ، سک ر ، ی لین) امث.
ایک قسم کا عمدہ نرم اور باریک ریشمی کپڑا جو عموماً استر اور گوٹ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے. آبِ رواں کی کرتی تک ان کے بدن کو کاٹتی ہے ساسرلیٹ کی اِکلائی سے شانہ ٹوٹا جاتا ہے. (۱۸۸۷ ، خیالاتِ آزاد ، ۱۳۳) [انگ : Sarcenet (رک) کی تارید].

ساسُل (ضم س) امث.
(عو) ساس ، خوش دامن.

رسموں کا باندھا بنا میرا ری رسموں کا
گرد کھیلیا تیرا مری ساسُل

(۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۸۲). [ساس + ۔ُل (زائد)].

ساسَن (فت س) امذ.
حکومت.

گولی ، لاٹھی ، پیسہ ، ساسن
اُن کے آگے ہارے سانس

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۱۳۰). [س : شاسن शासन].

ساسُو (و مع) امث.
خوش دامن ، ساس (عموماً گیتوں میں).

دونو اندھے ماریں سو اس کو کُجل
فضیحت کری اپنی ساسُو اَکل

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۱۱۶).

ڈھائی پونی کچا سُوت
میں باندھوں ساسُو کا پُوت

(۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۸۶) . [ساس (رک) ۲ ایک صورت].

ساشْٹانْگ (سک ش ، غنہ) امذ ؛ م ف.
(ہند) تسلیم کی غرض سے جھک کر جسم کے اعضا (پیشانی، چھاتی ، کندھے ، ہاتھ ، پانو) سے زمین کو چھونے کا عمل ، جبہہ سائی ، سجدہ ریزی ، ادب کے ساتھ ، باضابطہ. گوکل کی دھوتی دو پھر تین بیر پر کنا کر کے ساشٹانگ ڈنڈوت دو. (۱۹۱۰ ، راحتِ زمانی ، ۳۶) ، میں تو ان کو ساشٹانگ ڈنڈوت کرتا ہوں . (۱۹۵۵ ، مدرا راکشس ، ۲۲۸). [س : साष्टांग (س ۔ ساتھ + اشٹ ۔ آٹھ + انگ ۔ عضو)].

ساطِع (کس ط) صف ؛ امذ (مث : ساطِعہ).
روشن ، درخشاں ، چمکنے والا ، نمایاں ، واضح.

سو اوس باعث ہوئی حُجّت یہ قاطِع
ہوئے ختم النّبی یہ مہر ساطِع

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۲۸۸).

نور چہروں سے تو مانندِ قمر ساطِع تھا
ہونی جُنبش نہ لبوں کو کہ ادب مانع تھا

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیّرہ ، ۳ : ۹۷).

شکور و شاکر ، مذکر و ذاکر
ساطع و لامع ، زاہر و باہر

(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۱۰۳). [ع : (س ط ع)].

ساطُور (و مع) امذ.
چُھرا ، بغدا ، پیش قبض ، دشنہ.

لاکھوں ہی معانی کو کیا قتل پر افسوس
سُوجھی نہ تجھے دشنہ و ساطور کی گردن
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۵۳).
المدد اے خضرِ بطحا ، زندگی دُشوار ہے
ہجر میں ہر سانس کہتا ہے کہ میں ساطور ہوں
(۱۹۱۹ ، دُرِشہوار ، بیخود ، ۳۶). [ع : (س ط ر)].

ساعات امث ؛ ج.
ساعتیں ، گھڑیاں. وہ شگوفہ جس پر نام ثبت تھا ہنگام روز ہر ساعت میں ساعات کواکب ہفتگانہ کے رنگ کے موافق رنگ بدلتا تھا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۲۰۹). اب سعی و تدبیر کا وقت جا چکا تھا اور آخری ساعات سر پر تھیں. (۱۹۵۸ ، آزاد (مولانا ابوالکلام) ، انتخاب الہلال ، ۳۶۵) . اور کون ہے جو اپنی زندگی کے لمحات و ساعات کو اپنے سامنے پھیلا کر کہے. (۱۹۷۳ ، النبی ، ۱۲). [ساعت (رک) کی جمع].

ساعاتی صف.
گھڑی ساز. آج کل نہیں بلکہ جب سے گھڑی مسلمانوں میں موجود ہے یعنی دوسری صدی سے گھڑی ساز کو ساعاتی کہتے ہیں. (۱۹۵۳ ، سلیمان ندوی ، مکتوبات سلیمانی ، ۱ : ۱۴). [ساعات + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساعَت (فت ع) امث.
۱. **وقت ، مُدّت ، زمانہ.**
تمھیں بن ایک دن سو برس بیتے
یک ساعت تیری اندوہ کیتے
(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۱).
فیض تیرا عیاں ہو جس ساعت
بحر کا پُر گہر کرے دامن
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۲). ایک ہی ساعت میں بادشاہ دکن کو اور شاہزادہ اجمیر کو روانہ ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۹۳). آغازِ نبوت کے کسی خاص وقت اور مخصوص ساعت میں یہ منصب رفیع ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۵۵). یہ وہ روح پرور ساعت ہوتی ہے جب جگمگاتے ہوئے چاند کی روپہلی کرنیں کیرتھر کی پہاڑیوں کو چومتی ہوئی رُخصت ہوتی ہیں. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۶۶). ۲. **(کسی کام کے لیے) مناسب یا مبارک وقت.** جہاں بخش بادشاہ کوئی راضی کر کے ساعت بیاہ کی مقرر کرتی ہے. (۱۷۹۶ ؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۵).
ناگہ نگہ جو لاش پہ قاسم کی جا پڑی
ساعت وہ گزری اہلِ حرم پر بہت کڑی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۸۱). پنڈت جی... پوتھی پترے سے ساعت کا بچارا کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۹). ۳. **وقت کی کوئی اکائی ، گھنٹا ، لمحہ یا دقیقہ ، مُختصر وقفہ ، تھوڑی دیر.**
گر کریں گے عدل یک ساعت تمیں بر حکمِ شرع
بے حساب ارزانی ہوئے گا تمن کوں بخت و جاہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۴).
ہوا ہے جب ستی پروانہ دل اے شمع رُو تیرا
نگہ تجھ چشم کی جاتی ہے بہر ساد ہر ساعت
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۱).
عروجِ ہستیٔ فانی پہ کیا سرگرمِ عشرت ہوں
فروغِ چند ساعت ہے یہاں مثلِ شرر اپنا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۵۵). ۴. **وقت بتانے والا آلہ ، گھڑی یا گھنٹہ.** یعنی وہ زمانہ جو چاہیے کہ ساعت یعنی کلاک یا گھڑی میں ظاہر ہو. (۱۸۴۲ ، علم ہیئت اردو (ترجمہ) ، ۱۶۰). ۵. **(فلسفۂ اسلام) قیامت کا دن ، روزِ حساب** (ماخوذ : لغاتِ پیرا). [ع].

--- بچارْنا محاورہ.
زائچہ وغیرہ دیکھ کر کسی کام کے لیے موزوں وقت دریافت کرنا ، مبارک ساعت تلاش کرنا. پنڈت جی بہت کم پڑھاتے تھے ، زیادہ تر پوتھی پترے سے ساعت بچارا کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۴ : ۹).

--- بُرج (---ضم ب ، سک ر) امذ.
گھنٹہ گھر. زیادہ اہم حصار بھی ہے جو ساعت برج (گھنٹہ گھر) کے پہلو میں ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۸۰). [ساعت + بُرج (رک)].

--- بہ ساعَت م ف ؛ مر ساعت بساعت.
ہر لمحہ ، ہر گھڑی ، بار بار ، گھڑی گھڑی.
تُجھے بس ہے دنیا میں او کینہ خواہ
اولیا ہے گا ساعت بساعت سپاہ
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۲۸). اوہام تمھیں ساعت بساعت زیادہ نڈھال کرتے جاتے ہیں. (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۱۲۳).
برابر ہوتے ہیں ساعت بہ ساعت غش پہ غش طاری
گزرتی ہیں ترے عاشق پہ فرقت کی شبیں بھاری
(۱۹۱۵ ، نقوش مانی ، ۱۸).

--- پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
موقع پرستی ، ابن الوقتی. اُردو کو بیرنگ کہہ کر فارسی کا دعویٰ دائر کر دیا یہ محض ساعت پرستی یا مصلحتِ وقت ہے. (۱۹۳۳ ، منشوراتِ کیفی ، ۲۳۹). [ساعت + ف : پرست ، پرستیدن - پُوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- ٹلْنا ف ل.
وقتِ مُقرّرہ کا ٹلنا ، موت کے وقت کا ٹلنا.
اے قدر تجھے موت عبث کھلتی ہے
ساعت بھی حساب سے کہیں ٹلتی ہے
(۱۸۸۳ ، قدر بلگرامی (مہذب اللغات)).

--- ٹھہرانا محاورہ.
وقت متعین کرنا (تقریب یا سفر یا کسی اور امر کا) (نوراللغات).

--- دِکھانا محاورہ.
سعد و نحس دریافت کرنا. اسی واسطے ہر کام ... پوچھ کر اور ساعت دکھا کر کرتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۰۳).

---دیکھنا محاورہ.
زائچہ کی رُو سے سعد و نحس دیکھنا ، علم نجوم کی رُو سے کوئی کام کرنے کے لیے اچھا بُرا وقت دیکھنا (مہذب اللغات).

---دینا محاورہ.
منجم کا کسی کام کے لیے مناسب یا سعد گھڑی بتانا.

قسم ہے کی پنڈت تُجھے گنگ کی
تو ساعت دے جلدی سے اس جنگ کی

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۹).

---ساز صف.
گھڑی درست کرنے والا (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۳). [ساعت + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سَعْد کس صف(---فت س ، سک ع) امث.
نیکَ گھڑی، مبارک ساعت. روشن ذکی نے اصطرلاب سے ارتفاع آفتاب ملاحظہ کیا. ساعتِ سعد نظر آئی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۳۸). [ساعت + سعد (رک)].

---شَناس (---فت ش) صف.
وقت شناس ، مبارک گھڑی نکالنے والے ، نجومی.

ساعت شناساں دنگ ہیں عشاق کے احوال سوں
یک یک گھڑی تجھ ہجر کی ہے سال و ماہ عاشقاں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۰). [ساعت + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

---کَرْنا محاورہ.
رک : ساعت دیکھنا

لگر کُوچ کی جب کنور نے کریں
بُلا پنڈتوں کو سو ساعت کریں

(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۲۸).

---ماری جانا محاورہ.
وقت ختم ہونا ، وقت گزرنا. ذرا دم تو آنے دو. نہانے کی ایسی کون سی ساعت ماری جاتی ہے (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۹).

---مَوعُودَہ کس اضا(---و لین ، و مع ، فت د) امث.
موت کی گھڑی ، مرنے کا وقت ، مقررہ گھڑی ، مقررہ وقت. غرض ایک سال کی پیہم اور سخت علالت کے بعد ساعتِ موعودہ آ پہنچی. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۷۰۷). [ساعت + موعود (رک) + ہ ، لاحقۂ صفتِ تانیث].

---نُجُومی کس صف(---ضم ن ، و مع) امث.
مُختصر عرصہ ، چند لمحے. نظم میں یہ استعداد تھی کہ ایک ساعت نجومی میں سو شعر موزوں کرتے تھے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۳۲۷). [ساعت + نُجومی (رک)].

---نِکالْنا محاورہ.
ساعت بچارنا ، مبارک وقت تلاش کرنا ، شبھہ گھڑی معلوم کرنا.

سبھوں نے سُنا یہ جواب و سوال
لگے کہنے پنڈت تُو ساعت نکال

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۹).

---نُما (---ضم ن) امذ.
گھڑی ، وقت دیکھنے کا آلہ. ہر ایک صنعتوں میں نئی نئی اِختراع کرتا ، چنانچہ انوٹھی انوٹھی شیردہاں توپ ، دو نالی ، سہ نالی ، قینچی ، چاقو یا ساعت نما ، ایسی کہ تیر اور گولی ان پر اثر نہ کرے بنواتا. (۱۸۳۷ ، حملاتِ حیدری ، ۶۱۶). [ساعت + ف : نما ، نمودن - ظاہر کرنا].

---نیک کس صف(---ی مع) امث.
اچھی گھڑی ، اچھا وقت. اِتّفاق ایسا ہوا کہ بادشاہ کے پری چہرہ نام بیگم تھی تس کے پیٹ رہا ، کیتک دنوں میں ساعتِ نیک میں بادشاہ کے بیٹا ہوا. (۱۷۳۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۷).

بدگمانی سے ہوا طفلِ برہمن کیوں گرم
ساعتِ نیک جو پُوچھی تو قیامت آئی

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)).

گھڑی جب ملی مُجھ کو ، میں نے یہ جانا
مرے بخت کی ساعتِ نیک آئی

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۲۰۰). [ساعت + نیک (رک)].

ساعَتی (فت ع) صف.
ساعت (رک) سے منسوب یا اس سے متعلق گھڑی کا ساعتی اور دقیقے والا کانٹا جس نقطۂ طبق میں دونوں مجتمع ہوتے ہیں. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۱۳۷) یہ ایک ساعتی چمک سے وجود میں آتی ہے. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۲). [ساعت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساعِد (کس ع) امث ؛ امذ.
۱. پہنچے سے کہنی کے نیچے تک کا حصہ ، کلائی ، ہاتھ.

مُسلّم ہے دلگیر ہور بے قرار
وجاہت منے عین ساعِد کے سار

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۰).

کہوں کیا وو ساعِد کی تعریف میں
زبان لال ہے اس کی توصیف میں

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۱۹).

بازوے سرِق و ساعِد بھی ہر اک زار ہوا
ہات رنجش سے اُٹھانا تُجھے دشوار ہوا

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۳۰۶).

سینہ و ساعِد و لب و رُخ سے
پھر فسانے بنا رہی ہے رات

(۱۸۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۸۶). ۲ (تصوّف) (صفت) قُدرت اور قوّت (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۳۰). [ع : (س ع د)].

---سِیمِیں کس صف(---ی مع ، ی مع) امث.
گوری کلائی ، سفید و سڈول بانہہ ، خوبصورت ہاتھ. شہزادی نے یہ انداز اِختیار کیا کبھی روزنِ دیوار سے ذرا اُنگلی دکھائی ،

کبھی روز انگوٹھا، کبھی پنجہ بگاڑیں، کبھی ساعدِ سیمیں چمکا دیا. (۱۸۸۲ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۹۲).

ساعدِ سیمیں ، ساقِ بلوریں
آگ کا دریا برف کا شعلہ

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۵۹). [ساعِد + سیمیں (رک)].

ساعِدی (کسر ع) صف.
کلائی سے منسوب یا متعلق. اسی طرح پر ان کناروں سے بنے ہوئے زاویوں کو ساعدی زاویہ ... کہا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۴۲). [ساعِد + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساعِقَہ (کسر مع ع ، فت ق) امث.
آسمان سے گرنے والی بجلی ، بجلی کی کڑک.

ساعقہ بن کے اجل آ گئی جانبازوں کو
قہقہے اور حضور آپ نے مارے ہوتے

(۱۸۹۳ ، مرقعِ زیبا ، ۸۹). [رک : صاعقہ جو اس کا صحیح اِملا ہے].

ساعی صف ؛ امذ.
۱. کوشاں ؛ دوڑ دھوپ کرنے والا ، کوشش کرنے والا. دشمن اظہارِ عیوب میں پروا نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے افشا کرنے میں اکثر ساعی ہوتا ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۳۷). تعجب ہے تم ان کی زبانی کے ساعی ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۸). وہ جب تک حیدرآباد میں رہے جامعہ عثمانیہ کی کامیابی اور ترقی کے لیے ساعی رہے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۶۸). وہ اس بات کا ساعی تھا کہ مُسلمان انگریزی نہ پڑھیں. (۱۹۷۵ ، مسلمانانِ پنجاب کی تعلیم ، ۹۹). **۲. عیب جُو ، نکتہ چیں.** وصیت دوسری یہ ہے کہ ساعی اور چُغل خور کو اپنی عقل میں بار نہ دے. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۲۸). **۳. مددگار ، معاون ؛ ساتھی.** ان میں پولیس کانسٹیبل بھی شریک تھا جو تھانہ دار کے لڑکے کا ساعی تھا. (۱۹۳۶ ، خُدائی راج ، ۱۸). [ع : (س ع ی)].

ساعِیانَہ (کسر ع ، فت ن) صف.
پُر مشقت ، محنت طلب. قریب کے کمرے میں نوکر ، دن کا کام ختم کر کے گہری نیند (حیاتِ ساعیانہ کا انعام) سو رہا ہے. (۱۹۰۸ ، خیالستان ، ۸). [ساعی + انہ ، لاحقۂ صفت].

ساعِیر (ی مع) امذ.
کوہِ مسیح. توریت میں ہے کہ اللہ آیا سینا سے اور چمکا ساعیر سے اور بلند ہوا جبل فاران سے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۸۰).

طور پہ جو شمع تھا چاند تھا ساعیر کا
نیّرِ فاراں ہوا تم پہ کروروں درود

(۱۹۰۵ ، حدائقِ بخشش ، ۲ : ۹). [ع].

ساغَر (فت غ) امذ.
پیالہ ؛ (کنایۃً) شراب کا پیالہ ، جام.

جیون دہن کے لب میں ہے اثر تیون کیا انگوری مئے میں ہے
تو لب کے ساغر کے انگے ساغر کون ساغر نا کہو

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۰۸).

پرت کی بزم میں تا سُرخ رُونی مُجھ کوں ہو حاصل
تیں سوں اپنے دے ساغر شرابِ ارغوانی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱).

کیفیتِ چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا
ساغر کو مرے ہاتھ سے لیجو کہ چلا میں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۲۱).

کیوں گردشِ مدام سے گھبرا نہ جائے دل
انسان ہوں ، پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰).

یہاں میں ہوں نہ ساقی ہے نہ ساغر ہے نہ صہبا ہے
یہ میخانہ ہے یاں ہر معصیت ہے باخبر ہونا

(۱۹۳۲ ، سرودِ زندگی ، ۱۰۳).

ہم ہیں وہ ساغر کہ مے بھی ڈھل کے پیمانہ بنے
ہم نہیں وہ پی کے جو دو گھونٹ دیوانے ہوئے

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۳۸). [ف].

---جَم کسرِ اضا (---فت ج) امذ.
جام جم.

کر گئے کُچھ مرے پیمانۂ دل سے قطرے
انکشافات ہوئے ساغرِ جم سے پیدا

(۱۹۲۳ ، نقوشِ مانی ، ۹۹).

جنونِ عشق کی پھر کیوں نہ پرورش ہوتی
مُجھے تو کاسۂ امید ساغرِ جم تھا

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۰۸). [ساغر + جم (عَلَم)].

---جَمْشید کسرِ اضا (---فت ج ، سک م ، ی مع) امذ.
رک : ساغرِ جم.

روشن ہے سبب عشق کے کیفیتِ عالم
آئینۂ دل ساغرِ جمشید ہوا ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۷). [ساغر + جمشید (عَلَم)].

---چَڑھانا محاورہ.
شراب کا پیالہ پی جانا.

بوتل شتاب طاق سے بہرِ خُدا اُتار
ساغر چڑھاؤں نشے کا ہے ساقیا اُتار

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۲۰).

غالب ہے رنج ہوں تہہ و بالا خُمار کے
ساغر چڑھاؤں آنکھوں پہ اُن کی اُتار کے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۷۰).

---چَلْنا محاورہ.
شراب کا دور چلنا.

ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۷).

پیرِ مغاں کی ہے یہ کراماتِ ساقی
یوں میکدے میں ساغرِ بے دست و پا چلے

(۱۸۵۱ ، احسان (مضامینِ فرحت ، ۶ : ۲۳۶)).

---چھلکانا محاورہ.
(مجازاً) دادِ مے نوشی دینا ، پینا پلانا. نواب کا پیمانۂ عمر بادۂ اجل سے لبریز ہوا ، فلک ستمگار نے ساغرِ مُراد کو مۓ ناکامی سے چھلکایا. (١٩٦١ ، فسانۂ عبرت ، ٣٠).

---چھلکنا محاورہ.
جام کا پُر ہو کر کناروں پر سے بہنا ؛ مدتِ عمر کا ختم ہو جانا.

جمشید کا بھی جام ہے کسریٰ کے طاق پر
کس کس کے دورِ چرخ میں ساغر چھلک گئے

(١٨٧٠ ، الماسِ درخشاں ، ١٩٨).

---عُمر لَبریز ہونا محاورہ.
زندگی ختم ہونے کے قریب ہونا ، مرنے کے قریب ہونا.

ہوا لبریز اپنا ساغرِ عُمر
پلایا جام اسی ساقی نے بھر کے

(١٨٧٠ ، دیوانِ اسیر ، ٣ : ٣٦٨).

---کَش (---فت ک) صف.
شراب پینے والا ، شرابی.

ترے جلوے سے ہوں ساغر کشِ خمخانۂ عشرت
تری اک اک ادا بدمست صہبائے جوانی ہے

(١٩٥٠ ، ترانۂ وحشت ، ٨٢).[ساغر + ف: کش ، کشیدن - کھینچنا].

---کھینچنا محاورہ.
شراب پینا ، مے کشی کرنا.

عاشقو سو خُمِ صہبا سیں تمہیں کیا ہو گا
لبِ ساقی سیں مگر ساغرِ مے مُل کھینچو

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣٩٢).

---گَرْدی (---فت گ ، سک ر) امث.
جام کا ہاتھوں ہاتھ گردش کرنا ، چکّر لگانا. امن و اِتّحاد کے زلال آسمانی کی ساغر گردی کے دعوے بھی زبانوں پر جاری رکھیں . (١٩٢٦ ، مسئلہ حجاز ، ٢٣١). [ساغر + ف : گرد ، گردیدن - پھرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُل کس اضا (---ضم م) امذ.
جامِ شراب ، شراب کا پیالہ.

دیکھنے میں یہ ساغرِ مُل ہیں
خاصیت ان میں جامِ وحدت کی

(١٩٠٥ ، گُفتارِ بیخود ، ٣٠٨). [ساغر + مُل (رک)].

---میں بال رَہنا محاورہ.
جام کا چٹخ جانا، ٹوٹنے کا نشان رہنا، شیشہ درکنے کا نشان بن جانا ، شکست کا نشان برقرار ہونا.

جائے گا تصور تری مژگاں کا نہ دل سے
یہ بال ہمیشہ مرے ساغر میں رہے گا

(١٨٧٩ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ٣٣).

---ناب کس اضا امذ.
خالص اور صاف شراب کا پیالہ ؛ (مجازاً) شراب کا پیالہ ، جامِ شراب.

ساغرِ ناب نہیں بادۂ انگور نہیں
لبِ جاں بخش نہیں ، نرگسِ مخمور نہیں

(١٩٣٧ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ١١٠). [ساغر + ناب (رک)].

---نُما (---ضم ن) صف.
پیالے کی شکل کا ؛ جام جیسا. ستونی خلیوں کے درمیان ساغر نما یا مخاطی خلیے افگندہ ہوتے ہیں. (١٩٣٣ ، عصبیات (ترجمہ)، ٣٣٦). [ساغر + ف : نُما ، نمودن - نظر آنا].

---نوش (---و مج) صف.
شراب پینے والا ، جام چڑھانے والا ، شرابی.

وہ چاندنی کہ ہوا قلزمِ ضیا موّاج
بسانِ رعشہ اندام رندِ ساغر نوش

(١٨٧٢ ، مراۃ الغیب ، ٢٦). [ساغر + ف : نوش ، نوشیدن - پینا].

---و مِینا (---و مج ، ی مع) امذ.
پیالہ و صراحی ، شراب کا سامان ؛ شراب کے برتن.

گو ہاتھ میں جُنبش نہیں ، آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٣٩).

آنکھوں سے پیا کرتے ہیں وہ دیرِ مغاں میں
زاہد کے لئے ساغر و مینا نہیں ہوتے

(١٩٨٣ ، چاند پر بادل ، ١٠١). [ساغر + و (حرفِ عطف) + مینا (رک)].

ساغَری (١) (فت غ) صف.
ساغر سے منسوب.

تا بہارِ عارضِ گُلرنگ تھی سب ساغری
اب وہ دفتر مثلِ اوراقِ خزاں برہم ہوا

(١٨١٦ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ١٧). [ساغر + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساغَری (٢) (فت غ) امث.
(لکھنؤ) جانور ، خصوصاً گھوڑے یا گدھے کی مقعد.

ٹھہرا ہو ساغری کے پاس جا کر
گرا لوٹے سے پانی کو زمیں پر

(١٧٩٥ ، فرسنامۂ رنگین ، ١٢).

پیتا ہوں ساغر سے ساقی جو میں پیالے
صد چاک اس الم سے زاہد کی ساغری ہے

(١٨٣١ ، دیوانِ ناسخ ، ٢ : ١٣٦). ایک تیر جوڑ کر کمان میں ماتھے پر شیر کے مارا اور تیر جو ماتھے پر اس کے پڑا ساغری توڑ کر باہر نکل گیا. (١٨٨٨ ، طلسمِ ہوشرُبا ، ٣ : ٣٩٠). وہاں سے جو چلیں گے تو توبہ بھلی ، مُرغِ دل کی چونچ سے گُھس کر ساغری سے برآمد ہوں گے. (١٩٢٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٠ ، ٣٣ : ٦). [ف].

---چڑنا محاورہ.
مُشکل میں پھنسنا ، مصیبت میں گرفتار ہونا ، چوتڑ پھٹنا.

سامری چرتی ہے جب ساق یہاں آتی ہے شمع
تیرے رُخ کے سامنے پروانہ بن جاتی ہے شمع
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۱۵).

سافِسْطائی (کس ف ، سک س) صف.
(کنایۃً) بھٹکانے والا ، مغالطے میں ڈالنے والا ، دلیل ماہر. سافسطائی ، دلیل بازی کی وجہ سے وہ اس کی ماہیت کو ایک دوسرے نقطہ نظر سے دیکھیں. (۱۹۳۶ ، معاشیاتِ قومی ، ۲۲۳).
[سوفسطائی (رک) کا ایک املا].

سافِل (کس ف) صف.
ترتیب کے لحاظ سے نیچے کا ، زیریں ، (مرتبے میں) فروتر.
کوئی جنسِ سافل و عالی کہیں
عاشقی و عشق سے خالی نہیں
(۱۷۸۶ ، میر حسن (لغاتِ ہیرا)).
نا مُصَفّا ہوں نا مکدَّر صرف
نا تو عالی ہوں نا تو سافلِ محض
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۰۵).
داغِ ماہ و اضطرابِ ماہی اس کے ہیں گواہ
عالی و سافل کو ہے عشق اس بُتِ گمراہ کا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۴). عالی ہرگز طلبِ کمال نہیں کرتا سافل سے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۲۷۴). طلسم ٹوٹ چکا ہے ، میں سافلین کی صف میں سے ہوں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۶۴). [ع : (س ف ل)].

ساق اث.
۱. **ٹخنے سے گھٹنے تک کا حصہ ، پنڈلی.** تیری رانان کی سول تیری ساق کی سول. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۷).
ہاتھ اور پاؤں مہندی سے سب لال
پہونچے نیم ساق سر کے بال
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۳۸).
گوری گوری اس کی وہ شفاف ساق
ہمسری آئینہ کو بھی جس کی شاق
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۵).
کسی کی تھی چوٹی چٹائی نُما
پڑے تا کمر بلکہ تا ساقِ پا
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۲۰). نصف ساق تک چوڑیاں پڑی ہوئیں پاؤں میں انگوری بیل کی سلیم شاہی جھوم کر چلتے تھے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۵۱). ۲. **ڈنڈی ، ڈنٹھل جس کی جڑ زمین میں پیوست ہو.** میں نے کہ نام پاک اُس کا برابر نام مبارک اپنے عرش کے ساق پر لکھا ہے. (۱۸۵۵ ، مرغوب القلوب ، ۸۹). اس گھاس میں دو تین ساقیں نکلتی ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۳۵).
یہ گہری نیلی آنکھیں ، یہ سُنبلیں زلفیں
یہ ساق کیلے کی ڈنٹھل ، یہ بال بھونرے سے
(۱۹۶۱ ، دکانِ شیشہ گر ، ۱۲۹). ۳. (ہندسہ) **ہندسی شکل کا بازو ، وہ خط جو کسی اقلیدسی شکل کے قاعدے سے سمتِ راس میں نمودار ہو.** قائمہ کی دو ساقوں میں سے ایک کو دوسرے کے نصف میں ضرب دو. (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۶۹). دونو ساقوں کے ظرف میں کچھ ہی نسبت ہو. (۱۹۰۰ ، غربی طبیعات کی ابجد ، ۳۷). جس قدر دکھلائی دینے والی سطحیں دور ہوتی ہیں اسی قدر ساقیں طویل ہوتی ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۲۱). ۴. **چپل.** رومی نے ایاز کے تین قصے لکھے ہیں جن کا سلسلہ شاخ در شاخ دور تک پھیلا ہوا ہے. (۱) ایاز کا اپنی پرانی پوستین اور چپل (ساق) ایک حُجرے میں مُقفّل رکھنا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۰۵). [ع].

ـــ بُجّہ (ـــ فت ب ، شد ج بفت) اث.
پودے کی جڑ کے قریب سے نکلنے والی شاخ ، فاضل ڈنڈی ، ایک پتلی اور لمبی شاخ ہے جو زیرزمینی تنہ کے پتے کی بغل سے زمین کی سطح کے قریب سے نکل کر افقی سمت میں بڑھتی ہے. کلاڈونوراگلوسرلینا میں بیخ نما شاخیں ساق بجہ کی طرح پھیل جاتی ہیں. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۶۲). [ساق + بجہ (رک)].

ـــِ بِلَّورِیں کس صف(ـــ کس ب ، شد ل ، و لین ، ی مع) اث ؛ صف.
بلور جیسی پنڈلی ، گوری پنڈلی ، خوبصورت پنڈلی.
کیا کہوں ساقِ بلوریں کی صفائی اس کی
شمع گر دیکھے اسے شرم سے آ جائے عرق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۱).
تمہاری زُلف کے پرمو کو ہیں اک اژدھا کہتے
کریں طوقِ کمر جو یار کے ساقِ بلوریں کو
(۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۲۴۹). تیری ساقِ بلوریں جب زمین سے مس کرتی تھی تو ... دل ایک ستار کی طرح جھنجھنا اٹھتا ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۲۲).
ساعدِ سیمیں ساقِ بلوریں   آگ کا دریا برف کا شعلہ
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۵۹). [ساق + بلوریں (رک)].

ـــ تُرْشَک (ـــ ضم ت ، سک ر ، فت ش) امذ.
ایک رُوئیدگی جس کے پتے سیتھی کے پتوں کی طرح بہت کھٹے اور نہایت نرم ہوتے ہیں. اس میں ڈنڈی نہیں ہوتی. ترشی میں ... ضرب المثل ہے ، چوکا (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۹۳).
[ساق + تُرش (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ دار صف.
شاخوں والی.
بوٹا ، گلبن ، بیلیں ساق دار
عجب عجب کہ دیکھنا کیسا سنے بھی نہیں
(۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۱۵). [ساق + دار (رک)].

ـــ رَواں (ـــ فت ر) اث.
ایک پتلی اور لمبی شاخ جو زمین کی سطح کے قریب پتے کی بغل سے نکلتی ہے ، دونده (ماخوذ : مبادی نباتیات ، ۵۶). [ساق + رواں (رک)].

ـــِ سِیمیں کس صف(ـــ ی مع ، ی مع) صف.
چاندی جیسی پنڈلی ، سفید پنڈلی ، خوبصورت پنڈلی.

لکھوں صافیٔ ساقِ سیمیں اگر
قلم بھی پھسل جائے کاغذ اُوپر
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰).
وہ رانِ روشن ، وہ ساقِ سیمیں وہ ہائے نازک حِنا سے رنگیں
وہ قد قیامت وہ فتنہ قامت ، دِلوں پہ شامت جو ہو خراماں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۶۳).
ساقِ سیمیں خُور تھے وہ ستوں
غیرتِ شمعِ طُور تھے وہ ستوں
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ/ سرشار ، ۱۱۹). [ساق + سیمیں (رک)].

ـــ عَرْش کس اضا (ـــ فت ع ، سک ر) امث.
عرش کا پایہ.
یہ کہتے تھے تھا بس کہ مُشتاقِ عرش
نظر میں نے کی جانبِ ساقِ عرش
(۱۸۳۳ ، مثنویٔ ناسخ ، ۳۷).
دیکھی عجب تابندگی آیا خیالِ بندگی
جا کر قریبِ ساقِ عرش اُلٹی وضو کو آستی
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۷). [ساق + عرش (رک)].

ساقْچَہ (سک ق ، فت چ) امث.
چھوٹی شاخ. ہر ایک ساقچہ کے وسطانی پہلو سے خیمہ کے آزاد اور چپکے ہوئے کناروں کے اگلے سروں کے درمیانی زاویہ تک آگے کو اور جانبی رُخ میں جانے والا چشمی حرکی عصب ہے. (۱۹۳۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۱۲۱). پھولداری کے محور یا ساقچہ کی شاخداری کے لحاظ سے .. دو اقسام تمیز کی جاتی ہیں . (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۱۳۱) . [ساق + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ساقِط (کس ق).(الف) امذ.
گرا ہوا ، رد کیا ہوا ؛ موقوف ؛ معزول ؛ مُسترد ؛ زائل ، ضائع ؛ نامعتبر ، ناکارہ ، بیکار.
کہ دراصل ہے چار کائن صلوات
سو ساقط کئے دو کوں خطبے کے سات
(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۱۵۲). حالتِ جمع میں ساقط ہوتا ہے. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۳۵). بعد وارد ہوئے سنت صحیح کے یہ گفتار ساقط ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۳). یہ تمام اعتبارات ... اس ایک بات کے آگے ساقط ہو جاتے ہیں. (۱۹۱۸ ، مسئلۂ شرقیہ ، ۱۱۶). یہ روایات ہی پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں . (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مضامین ، ۶۲) . انہیں اس سے اس لیے اِنکار کرنا ضروری تھا کیونکہ قرآن مجید کی ایک معتبر روایت اس سے ساقط ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۸۰). **(ب) صف. سا کن ، رُکا ہوا.**
سرد مہری کس کی اختر میں ہوئی
نبض ساقط اور سینہ برد ہے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۹۳). چہرے پر ہاتھ رکھا تو سرد ، نبض دیکھی تو ساقط (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۳۳). اف : گرنا ، ہونا. [ع : س ق ط].

ـــ الْاِخْتِیار (ـــ ضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک خ ، کس ت) صف.
حکومت یا اقتدار سے معزول ، جس کے اختیارات چھین لیے گئے ہوں ، بے اختیار. شاہ پور کو پورے اختیار حاصل ہیں ، وہ ساقِط الاختیار نہیں ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۶۴۴). [ساقط + رک : ال (ا) + اِختیار (رک)].

ـــ الْاِرْث (ـــ ضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ر) صف.
وراثت سے محروم. میت کے بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی ہوں تو اس صورت میں اخیافی بھائی بہن خواہ ایک ہوں یا کئی سب ساقط الارث ہوں گے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲۵۹). [ساقط + رک : ال (ا) + اِرث (رک)].

ـــ الْاِعْتِبار (ـــ ضم ط ، غم ا ، ل ، کس مج ا ، سک ع ، کس ت) صف.
جس پر اعتبار یا بھروسا نہ کیا جا سکے ، نامعتبر. ان کی روایت ساقِط الاعتبار ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۸۲). وہ اکثر ساقِطُ الاعتبار حدیثیں نقل کرتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۰۶). اوّل الذّکر کی رخنہ اندازی ساقِطُ الاعتبار ہے. (۱۹۴۸ ، تاریخ پشتون ، ۵۹۵). [ساقط + رک: ال (ا) + اعتبار (رک)].

ـــ السَّمْع (ـــ ضم ط ، غم ا ، ل ، شد س بفت ، سک م ، فت ع) صف.
بے آواز ، صامت ، جو سُنائی نہ دے. پہلا حرف ، دوسرے حرف کے معرضِ سماعت میں آنے سے معاً ساقطُ السمع ہو گیا . (۱۹۳۰ ، ادبستان ، ۱۰۱). [ساقط + رک: ال (ا) + سمع (رک)].

ـــ الْمالِکِیَّت (ـــ ضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس ل ، ک ، فت ی) صف.
ملکیت سے محروم. ایسے نیلام سے مالکِ آراضی سیر کا حق سارا ساقط المالکیت اس آراضی سے زائل نہیں ہو سکتا. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۸۷۳ء (ترجمہ) ، ۵). [ساقط + رک: ال (ا) + مالکیت (رک)].

ـــ الْمِعْیار (ـــ ضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس مج م ، سک ع) صف.
معیار سے گرا ہوا. حالی کی جدید شاعری بلحاظِ فن ساقط المعیار ہے اور اس لائق نہیں کہ اس پر توجہ کی جائے۔ یہ فتویٰ ، پرانی لکیر ، کے شیدائیوں کا ہے. (۱۹۱۳ ، افاداتِ مہدی ، ۲۲۲). ان مقامات پر یہ کو اعلان کے ساتھ پڑھنا اُردو کا طریقہ نہیں ہے۔ جو متون شوشے کے ساتھ ترتیب دیے گئے ہیں وہ نہ صرف ساقِطُ المعیار ہیں بلکہ غلط ہیں. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۵۳). [ساقط + رک : ال (ا) + معیار (رک)].

ـــ الْمِلْکِیَّت (ـــ ضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس م ، سک ل ، کس ک ، شد ی بفت) صف.
جائیداد سے محروم. جس کی کاشت وہ خود بتاریخ انکار کرتا ہو بطور آسامی ساقط الملکیت کے اس شرح لگان پر ... اپنے

قبضے میں رکھیے گا. (۱۹۰۲ ، قانون مالگزاری ایکٹ نمبر ۳ ۱۹۰۱ء (تاریخ نثر اُردو ، ۱ : ۳۹۳)). سینکڑوں ایکڑ زرخیز زمینِ ... زمینداری بکل جانے کے بعد ساقط الملکیت کے ضمن میں آ گئے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۹۵). [ساقط + رک : ال (ا) + ملکیت (رک)].

ـــ ہو جانا محاورہ.
گر جانا ؛ حمل ضائع ہو جانا. حضرت زینب حاملہ تھیں ... اُن کو اونٹ سے گرا دیا جس سے ان کو سخت چوٹ آئی اور حمل ساقط ہو گیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۶۲).

ساقَن (فت ق) امث.
نشہ آور چیزیں پلانے والی ؛ (مجازاً) شراب پلانے والی ، نشہ آور چیز پلانے والی پیشہ ور عورت. محلہ کے سرے پر ایک بڑھیا ساقن کی دکان تھی چمو اس کا نام تھا. (۱۸۸۰ ، آبِحیات، ۵۷). ساقیوں اور ساقنوں کے ہاتھ میں خوشبودار تنبا کو کے حقے. (۱۹۷۱ ، بادوں کی برات ، ۱۰۰). [ساقی (رک) کی تانیث].

ساقُول (و مع) امذ.
پتسال جس سے معمار دیوار کی سیدھ معلوم کرتے ہیں. مقام پر جہاں سے کہ زاویہ لینا منظور ہے بذریعۂ ساقول قائم ہو جاوے. (۱۸۶۹ ، رسالہ نمبر ہفتم درباب پیمائش ، ۶۹). [ت].

ساقَہ (فت ق) امذ.
قلبِ لشکر کا پچھلا حصہ.

من چلے جو سپوا تھے اس رہ میں
تھے وہ سب ساقہ و کمیں گہ میں

(۱۸۵۷ ، مثنوی بحرالفت ، ۴۷). میسرہ کو ارادۂ جاں نثاری میسر تھا ، ساقہ نے ہانپ بخت گاڑ دیئے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۶۳). حجّاج بن یوسف کو ساقہ کی افسری پر مقرر کیا. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۸). بابر مرزا نے اس کی فوج کے ساقے پر حملہ کر دیا اور اوزبکوں نے جیحوں کے معبر پر. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۲۱). [ع].

ساقی (۱) امذ.
۱. پانی پلانے پر مامور ، سقہ. ذکر کریم بخش آب کش یعنی ساقی و مُخفف آں سقہ. (۱۸۵۹ ، خزنِ اختر ، ۵۱). ۲. شراب کے جام بھر کر دینے والا جو ادب میں روایۃً ایک مرغوب و مطلوب کردار کے طور پر مذکور ہوتا ہے.

خُوباں کی انجمن میں لائق ہوتے ہیں ساقی
بزمل شراب نیکا یک جام بھر نہ بھیجا

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۲).

تج یاد تھے ہوتے ہیں سبھی طالباں کباب
ساقی پلا توں لطف سیتی اب تو یک دو جام

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۸). مقتدا اور پیشوا جمیع مومنین و مومنات و مُسلمین مسلمات کا. ساقیٔ روزِ عرصات کا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۷). بعد ان کاموں کے یوں ہوا کہ شاہ مصر کا ساقی اور نان پز اپنے خداوند شہ مصر کے مُجرم ہوئے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۵۶).

رنگِ محفل سست ، ساقی بے خبر ، ساغر تہی
ہم کب آئے بزم میں جب دورِ مینا ہو چکا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۴۳).

پلا ساقی شرابِ ارغوانی
ملے مجھ کو جو عمرِ جاودانی

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۹۰). ۳. حقہ پلانے والا ، گھر کے باہر اُجرت پر حقہ پلانے والا آدمی ، مغبچہ. ساقیوں کا بازار گرم کسی نے دو کش لیے تکا ہتھیایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۳). کہیں ستے کٹورا بجاتے. ساقی حقہ پلاتے. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوس ، ۵). ۴. (تصوف) فیاض مطلق یا مُرشد ؛ (مجازاً) نعمت یا حکمت و معرفت بخشنے والا.

اللہ سبحان ہے باقی
محمدؐ نور ہے ساقی

(۱۷۶۵ ، چہ-سرہار ، ۳).

پلا دیا سے ساقی نے عالم من و تو
پلا کے مجھ کو مئے لاالٰہ الا ہُو

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۹).

ساقی بنے ہوئے ہیں وہ
کوثر کا یہ مقام ہے

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۳۶). ۵. (مجازاً) معشوق ، محبوب ، صنم.

مے بھی ہے مینا بھی ہے ساغر بھی ہے ساقی نہیں
جی میں آتا ہے لگا دیں آگ مے خانے کو ہم

(۱۸۵۰ ، گویا (نوراللغات)).

وہ مے کش ہوں فروغ مے سے خود گلزار بن جاؤں
ہوائے گل فراقِ ساقیٔ نامہرباں تک ہے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۰۶). [ع].

ـــِٔ اَرْبابِ ذَوق کس اضا (ـــ فت ا ، سک ر ، کس ب ، و لین) امذ.
عشقِ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھنے والوں کو شرابِ محبّت پلانے والے ، مراد : مُسلمان.

ساقیٔ اربابِ ذوق فارسِ میدانِ شوق
بادہ ہے اس کا رحیق تیغ ہے اس کی اصیل

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۳۱). [ساقی + ارباب + ذوق (رک)].

ـــِٔ اَزَل کس اضا (ـــ فت ا ، ز) صف مذ.
(کنایۃً) اللہ تعالیٰ ، خلاقِ عالم.

وہ رند ہوں مے مانگوں جو ساقیٔ ازل سے
خود شکل ہو کشتی کی عیاں دستِ دعا سے

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۷۶). [ساقی + ازل (رک)].

ـــ بَچَّہ (ـــ فت ب ، شد چ بفت) امذ.
شراب پلانے والا کم عمر بچّہ. ساقی بچے جام مئے گلنار پلاتے پھرتے ہیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۳۷). [ساقی + بچہ (رک)].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
چانڈو وغیرہ نشہ آور چیزیں استعمال کرنے کی جگہ ، شراب خانہ

میں نے لوگوں کے طعنے سُن سُن کر گریبان پارہ پارہ کر کے ساقی خانے میں ڈیرے ڈال دیے ہیں. (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۱۹۲). [ساقی + خانہ (رک)].

ـــِ شَب کس اضا(ـــــ فت ش) امذ.
(تصوف) پیر و مُرشد (مصباح التعرف ، ۱۳۰). [ساقی + شب (رک)].

ـــِ کَوثَر کس اضا(ـــــو لین ، فت ث) امذ.
۱. روزِ قیامت جنتیوں کو مشہور نہر کوثر کی شراب پلانے والا ؛ (کنایۃً) حضور رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) و نیز بعض کے خیال میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ذاتِ مبارک ہے.

بنے ہے (جو) ساقیِ کوثر کے ہت تھے جام کوثر کا
سدا حضرت کیرا برسال شاہاں میں گواوؤ تم
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲).

جو ات تشنگی روزِ محشر کی ہونے
مدد واں تُوں ساقیِ کوثر کی ہونے
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹).

عاشقِ ساقیِ کوثر ہوں میں رند اے آتش
مئے کوثر کے لئے ہے مُجھے سودائے بہشت
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ٦۷).

دم میں کر دینگے انہیں ساقیِ کوثر سیراب
آبرو پائیں گے محشر میں مُحبانِ علی
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۹۰). [ساقی + کوثر (رک)].

ـــ گَری (ـــــ فت گ) امث.
شراب کے جام تقسیم کرنے کی ذمّہ داری ، پلانا.

ساقی گری کی شرم کرو آج ورنہ ہم
ہر شب پیا ہی کرتے ہیں مے جسقدر ملے
(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۳٦).

ہماری تشنگی بُجھتی نہیں شبنم کے قطروں سے
جسے ساقی گری کی شرم ہو آتش بجام آئے
(۱۹۸۳ ، لہو پکارتا ہے ، ۷۳). [ساقی + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ مَوت کس اضا(ـــــو لین) امث.
موت ، مرگ ؛ موت کا فرشتہ.

میری قسمت میں ہے ہر روز کا مرنا جینا
ساقیِ موت کے ہاتھوں سے صبوحی پینا
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۸۵). [ساقی + موت (رک)].

ـــ نامَہ (ـــــ فت م) امذ.
نظم کی ایک قسم جس میں روایۃً ساقی سے خطاب کرکے خیالات جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے ؛ یہ صنفِ سُخن فارسی اردو کے لئے مخصوص ہے. سب سے پہلے انہی (نظامی) نے ساقی نامہ کا خاکہ قائم کیا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۰۳). نظامی گنجوی کو ساقی نامہ کا بانی کہا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹٦). [ساقی + نامہ (رک)].

ساقی (۲) امث.
شاخ یا جُز. بناتات پس ریز (Deciduous) یا سدابہار ، یعنی ساق (Cauline) یا برشاخہ (Ramal) ہے. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات (محمد سعید الدین) ، ۲ : ۸۸۸). [ساق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساقِیا (کس ق) امذ.
شراب پلانے والے.

ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۷).

بیچ مُدام یونہیں دور ساقیا تیرا
جو ہو سکے تو ہماری بھی کُچھ خبر لینا
(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۱۳).

انجمن سے وہ پُرانے شعلہ آشام اُٹھ گئے
ساقیا محفل میں تُو آتش بجام آیا تو کیا
(۱۹۱۲ ، بانگِ درا ، ۲۰۳). [ساقی + ا ، کلمۂ ندا].

ساقِیات (کس ق) امث.
رک : ساقن. ساقی کے ساتھ ساقیات بھی ہوں کیا معنی کہ اب زمانے کا رنگ بدل گیا ہے مردانہ حُسن کی زیادہ قدر نہیں. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲ : ٦). [ساقی + ات ، لاحقۂ جمع و تانیث].

ساقَین (ی لین) امذ ؛ امث.
۱. ساق (رک) کا تثنیہ ، دونوں پنڈلیاں.

ساقین میں ہے حلقۂ زنجیر کا نشاں
پُوچھا جو نام اس نے یہ رو کر کیا بیاں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ٦۳). **۲. زاویے کے دونوں ضلعے ، (مجازاً) اِنتظامی ضلع.** ہر خط کا نام ضلع ہے اور ہر ضلع کو بہ نسبت دوسرے ضلعوں کے قاعدہ اور دوسرے ضلعوں کو بہ نسبت قاعدے کے ساقین کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۵). اگر ساقین لامُتناہی جائیں گی تو درمیانی کشادگی بھی لامتناہی ہو گی. (؟ ، مقالاتِ ایوبی ، ۳۸). [ساق + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

ساقِیَّہ (کس ق ، فت ی بشد) امث.
ساقی (رک) کی تانیث. کسی بُت کو ساقیہ کہتے کہ وہ پانی برساتا ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱٦۹). ساقیۂ دریا دل کی منت سماجت کرکے اس کے نازک ہاتھوں سے جام لیتے ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲ : ۲۳۳). [ساقی (رک) + یہ ، لاحقۂ تانیث].

سا ک (۱) امذ.
ساگ ، گھاس ، سبزی ، ترکاری ، بھاجی.

ستم چاہتی ہیں توں تا ک کا
جو بھن نہ چاہے ڈنڈل سا ک کا
(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۰). [پ : साक].

سا ک (۲) امذ.
رشتہ ، ناتا. یہ تو وڑنے کا سا ک تھا۔ کبیرا کی بہن بچے چھوڑ کر

بھاگ گئی۔ پہل ان کی طرف سے ہوئی ہے۔ (۱۹۷۲ ، جھوک سیال ، ۶۹)۔ [مقامی]۔

ساک(۳) امذ.
رک : ساکا (پلیٹس)۔ [س : साक]۔

ساکا(۱) امذ ؛ سہ ساکہ.
۱. سن ، سال ، سمبت. شال واہن کا سمبت جس کو اب ساکا کہتے ہیں رائج ہوا۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۸)۔ پنچ سدھا نتکا کے تخمینوں میں چونکہ ۴۲۷ ساکا (۵۰۵ عیسوی) (بادشاہت) کا حوالہ دیا گیا ہے لہذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ وراہام پیرا نے بھی تقریباً اسی زمانے میں فروغ پایا۔ (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۹۱۳)۔ ۲. **عظیم کارنامہ یا کارناموں پر مشتمل داستان (عموماً منظوم).**

بتا باج کر بھیج توں مُجہ دیا
سیوا ساکہ احمد نگر تجہ دیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۶)۔

بن گئے کام تمہارے کے تو ساکے ہر دم
چل پڑے نام تمہارے کے ہواڑے پیارے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۵)۔

جب بڑوں کے اپنے ساکے یاد آتے تھے انہیں
آبرو پر جان و تن بڑھ بڑھ کے کرتے تھے نثار

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۲۳)۔ [س: شا ک + ک
शाक+क]۔

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) صف.
(بادشاہ) جس نے کوئی نیا سنہ قائم کیا ہو ؛ **(مجازاً) عہد آفریں بادشاہ.** دھن ہے ایسے ساکے بند راجا کو جس نے پرایا دُکھ دور کرنے کو اپنا دیس چھوڑا۔ (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۶۲)۔ [ساکا + بند (رک)]۔

ـــ کَرْنا محاورہ.
کوئی بڑا کارنامہ انجام دینا، جنگ کرکے نام پیدا کرنا. یہ سنگھاسن راجا بکرما جیت کی ہے تو اس کا سا ساکا کرے۔ (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۳۱)۔

ساکا(۲) امث.
ایک زبان کا نام ، منگولی نسل کی ایک قدیم بولی جو وسط ایشیا کے بعض علاقوں میں رائج ہے. ان کتبوں میں جو ساکا زبان کا نمونہ مہیا ہے اس سے نہ صرف وسط ایشیا کے ترکی قبائل کی زبان کا مطالعہ کرنے میں مدد ملتی ہے بلکہ ساتھ ہی ساتھ ان زبانوں کے دراوڑی گروہ سے گہری مطابقت کا ثبوت بھی فراہم ہوتا ہے۔ (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۲۶۲)۔ [ت]۔

ساکِت (کس ک) صف.
۱. خاموش ، چُپ چاپ ، جو نہ بولے ؛ (مجازاً) جس سے کوئی خبر نہ پہنچے.

پڑھ کر ماتم کی مجلس میں یہ مصرع تو ساکت رہ
مالع شہ کے غم کرنے کا جو ہے سو وہ ناری ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۰۰)۔

ساکت زبان ہو گئی اے شاد مرتے دم
کیا بند عندلیب سرا ہوانا ہوا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۲۰)۔

ڈھونڈھتے تھے اس کو شرق اور غرب کے وہ واقعات
جن سے تھی تاریخ ساکت اور مورخ بے خبر

(۱۹۰۳ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۲۵). سیاہ فام دو گھنٹوں سے بے تکان بول رہا تھا اور اب مجمع ساکت کھڑا تھا۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۵۹)۔ ۲. بے حس و حرکت.

اگر ساکت ہیں ہم حیرت سے پر ہیں دیکھنے قابل
کہ اک عالم رکھے ہے عالمِ تصویر بھی آخر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۶)۔ کنیزیں جہاں ہیں وہیں ساکت ہوجاتی ہیں۔ (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۹۵)۔ شام چار بجے کے قریب وہ آگئیں۔ ان کے آتے ہی ایسا محسوس ہوا جیسے کسی ساکت باؤ میں کوئی پتھر پھینک دیا گیا ہو۔(۱۹۸۳ ، موسموں کا عکس ، ۳۳)۔ [ع : (س ک ت)]۔

ـــ و جامِد (ـــ و مج ، کس م) صف.
بے حس و حرکت ، غیر متحرک ، خاموش. سارے راستے میری ہم جماعت ساکت و جامد بیٹھی رہی۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۹۲)۔ [ساکت + و (حرفِ عطف) + جامد (رک)]۔

ـــ و صامِت (ـــ و مج ، کس م) صف.
چُپ‌چاپ، خاموش. آنکھوں سے آنسو پوچھ کے ساکت و صامت آہستہ آہستہ آگے آگے ہو لیا۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۳۱)۔ فرخندہ نگر کی شاہراہ پر زندگی ساکت و صامت ہو گئی ہے۔ (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۲۲)۔ [ساکت + و (حرفِ عطف) + صامت (رک)]۔

ساکِتی (کس ک) امث.
(شاذ) خاموشی ، سکوت.

ہر تحیّر میں نپٹ ساکت ہوئے
ساکتی میں دھر ادب ثابت ہوئے

(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۱۲۵)۔ [ساکت + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ساکِٹ (کس ک) امذ.
کسی چیز کا خانہ یا گھر کا خالی حصہ جس میں دوسرا ٹھوس حصہ آتا ہو ، جوف ، قعر ، خلا جس میں کوئی چیز سمائے. یہ اسپرنگ ساکٹ کو بخلاف اسٹیم چسٹ کورکے دباتی ہے۔(۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینیرز ہینڈبک ، ۲ : ۳۳۶)۔ وہ خود آگے بڑھا اور فیوز کٹ آوٹ کو خزانے کے اندر والے ساکٹ میں فٹ کرنے لگا۔ (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۱۹۶)۔ [انگ : Socket]۔

ساکْشات (سک ک) صف.
ظاہر و باہر ، نُمایاں ، سچ مچ. آتما کے ساکشات کار ہونے سے سرشٹ کا نشان بھی باقی نہ رہے گا . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱۳۹)۔ سنیہ ہے مہاراج ،روشن نے ہاتھ جوڑ کر کہا، آپ تو ساکشات بھانکیہ مہاراج کا اوتار ہیں۔(۱۹۳۳ ، شکست ، ۲۸۹)۔ [س : साक्षात]

ساکشی (سک ک) (الف) امث.
گواہی ، شہادت. ساکشی سے ساکشی بھاس کو کس نے جُدا کر کے دکھایا ہے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۲۳). (ب) صف. شاہد ، گواہ ، مشاہدہ کرنے والا. کوئی آتا کہتا ہے کوئی ساکشی کہتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۵). [س : साक्षी].

ساکن (کس ک) صف.
۱. (کسی جگہ) بسنے والا ، سکونت رکھنے والا ، قیام کرنے والا ، باشندہ.

سو وو دیس ساکن ہو واں تھیر کر
تماشا دیکھیا شہر کا بھیر کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۹).

جو کوئی کہ ہے دشتِ وحشت کا ساکن
اسے ہوش کے شہریوں سے ہے نفرت
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۶۶).

دلی ہے جس کا نام زمانے میں مصحفی
ساکن تھا میں کبھی اسی اجڑے دیار کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۹).

دارِ فانی میں پتا اس کا میں کس سے پوچھوں
سب ہیں پردیسی یہاں کا کوئی ساکن ہی نہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۶۵). سنگھ بابو چوہان نگر کے ساکن تھے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۶). ۲. غیر متحرک ، ٹھہرا ہوا. یہ کہنا کہ آفتاب ساکن ہے اور زمین اپنے محور پر حرکت کرتی ہے ... قرآن مجید کے خلاف ہے. (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، مضامین ، ۳۰). دریا بہتے ہیں ، کنارے ساکن ہیں. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۵۰). تیز رفتار الیکٹران ... ایک ہلکے ایٹم کے مقابلے میں ... زیادہ جلدی ساکن ہو جاتا ہے. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۲۲۲). ۳. (قواعدِ صرف) وہ حرف جس پر زبر ، زیر ، پیش وغیرہ حرکات میں سے کوئی حرکت نہ ہو. اور ے ساکن زیر کے بعد کو لمبی لکھتے ہیں. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۲۲).

قابلِ دید ہے بیتابیِ دل کا مضموں
حرف کوئی مرے مکتوب میں ساکن ہی نہیں
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۳۳). جب حرف کی آواز کو کوئی حرکت نہیں ہوتی تو اس حالت کو سکون اور حرف کو ساکن کہتے ہیں. (۱۹۱۷ ، اسمٰعیل میرٹھی ، قواعدِ اردو ، ۲ : ۵). اس طرح وزن کرنے کو کہتے ہیں کہ ساکن کے مقابلے میں ساکن اور متحرک کے مقابلے میں متحرک حرف ہو. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۵). ۴. برقرار ، مسلسل نافذالعمل. حکومتِ ہند نے ۲۹ مارچ کو حکومتِ حیدرآباد کو جو شکایتی مراسلہ بھیجا تھا اور جس میں ساکن معاہدہ کی خلاف ورزی کے الزمات لگائے گئے تھے حکومتِ نظام نے اس ڈپلومیٹک نوٹ کا جواب دہلی میں اپنے ریجنٹ جنرل ... کے توسط سے آج روانہ کر دیا ہے. (۱۹۴۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ / اپریل ۱). [ع].

---زَمِین (---فت ز ، ی مع) امث.
(نباتیات) زمین جو نیچے پائی جانے والی چٹانوں سے حاصل ہو (Sedentary Soil). زمین مختلف طریقوں سے بنتی ہے اگر یہ صرف نیچے پائی جانے والی چٹانوں سے حاصل ہو تو اس کو ساکن زمین کہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۰۳). [ساکن + زمین (رک)].

---و جامِد (---و مج ، کس م) صف.
رک : ساکت و صامت. بھاگتے ہوئے خچر پر سے پیچھے مڑ کر اس نے دیکھا تو وہ خمیدہ کمان ابھی وہیں ، ساکن و جامد تھی. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۱۰۱). [ساکن+و(حرفِ عطف)+جامد(رک)].

---ہونا محاورہ.
رک : جانا ؛ ٹھہر جانا ، قائم ہو جانا ، جم جانا ، رم جانا. برف کے پانی سے مضمضہ کرانے سے درد ساکن ہو جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۶۸).

ساکِن (۲) (کس ک) امذ.
بکرے کی ایک قِسم جو نیپال اور تبت کے ڈھالوں پر کثرت سے پائی جاتی ہے. ساکن چُست ، چالاک اور تیز جانور ہے اور برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیوں کے قریب ہی رہتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۲۷۹). [مقامی].

ساکِنان (کس ک) صف ؛ ج.
بسنے والے ، رہنے والے ، باشندے. ترنمِ بُلبل سے حکایت رنگ و بُوئے گل کی گوش ساکنانِ عالمِ بالا میں پہونچتی تھی. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۱۳).

دیکھو اے ساکنانِ خِطّۂ خاک
اس کو کہتے ہیں عالم آرائی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۱).

اے ساکنانِ شہرِ پُرثمر سنو!
تمہارے شہر میں مری متاع کھو گئی ہے
(۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۱۳۷). [ساکن + ان ، لاحقۂ جمع].

ساکِنِین (کس ک ، ی مع) امذ ؛ ج.
ساکنان ، باشندے ، اہالی ، باسی. اطوار و اوضاع ساکنینِ شہر کا احوال اس میں مندرج ہو. (۱۸۴۹ ، آثار الصنادید (مقدمہ) ، ۸). [ساکن + ع : ین ، لاحقۂ جمع].

ساکی امذ.
جاپانی شراب جو چاول سے بنتی ہے. یہاں جاپانی انداز کی بیٹھائیوں ، چائے اور پینے والوں کے لیے ساکی کا انتظام تھا. (۱۹۷۳ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۷۸). [انگ : Saki].

ساکھ امث.
۱. معاشی استحکام ، مالی اعتبار ، بھرم ، اعتبار ، بھروسا.

درویشاں دعویٰ نہیں ان بے دعویٰ لاکھ
سیدھا چلے سو مارنے یہ دنیا کی ساکھ
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۶۰).

یہ سچ سمجھو کہ انشا ہے جگت سیٹھ اس زمانہ کا
نہیں شعر و سخن میں کوئی اس کی ساکھ کا جوڑا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۷). جو خانہ داری کی ساکھ ہوتی ہے ...

وہ کسی کی جاتی رہے گی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۵۳).

نقدِ دل جب سے کھو کے بیٹھے ہیں
ساکھ اپنی دکان کی نہ رہی

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۳۶). شاہد صاحب کی عزت اور ساق کی ساکھ کا معاملہ ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۲۱۱). ۲. شہادت ، گواہی (فرہنگِ آصفیہ). ۳. عزت ، آبرو ، نیکنامی ، وقار. قرض لے کر کھایا ، ساکھ میں فرق نہ آیا. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۶ : ۳۵۳). ۴. (مجازاً) آن بان ، شان و شکوہ.

گو تین دن کی پیاس میں تو لاکھ سے لڑے
لیکن خدا گواہ بڑی ساکھ سے لڑے

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). ۵. فصل ، سماں ، رُت ، موسم ؛ اناج کاٹنے کا سماں ، تیار فصل ، ثمرہ ، حاصل (فرہنگِ آصفیہ).
[ب : शाखा].

---اُٹھنا محاورہ.
اعتبار اُٹھ جانا ، بھرم یا بھروسہ نہ رہنا. حاکم کے ڈر سے ہاتھ پاؤں پھول گئے کہ اجنبی سمجھ کے گرفتار کر کے کھری کھوٹی سُنائے ، نقدِ حرمت میں بٹا لگے ساکھ اُٹھ جائے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور (ترجمہ) ، ۳۶).

---باقی نہ رَہْنا محاورہ.
عزت یا اعتبار نہ رہنا ، بھرم نہ رہنا.

باقی نہ رہے ساکھ اداۓ دشتِ جنوں کی
دل میں اگر اندیشۂ انجام ہی آئے

(۱۹۶۵ ، شہرِ درد ، ۷۲).

---باندْھنا محاورہ.
بھروسہ کرنا ، اعتبار کرنا.

راچھسوں کے سے کیوں نہ باندھیں ساکھ
ایک سے ہوتے ہیں یہ نوّے لاکھ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۰).

---بِٹھانا محاورہ.
اعتبار یا بھروسا قائم کرنا. اُسی نے قوموں کے دلوں میں ان کی دھاک اور ساکھ بٹھا دی تھی. (۱۹۳۹ ، تنقیحات ، ۲۳۱). داستان کی ساکھ بٹھانے اور اس کی برکت جتانے کا یہ ایک انداز تھا. (۱۹۵۷ ، نقدِ حرف ، ۲۶۷).

---بَحال ہونا محاورہ.
عزت و وقار حاصل ہونا ، اعتماد بحال ہو جانا. اور چوتھی پانچویں پشت تک دیہاتی بے تار برق کے ذریعے تمام حلقے میں بات پہنچ گئی اور ساکھ بحال ہو گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۱).

---بِگاڑْنا محاورہ.
معاملہ بگاڑنا ، شہرت و نیک نامی پر حرف آنا.

بات پر جان نہ دے ، ساکھ کو اپنی نہ بگاڑ
جھوٹے موتی تو نہ اے دیدۂ تر پیدا کر

(۱۹۳۵ ، ناز ، ک ، ۹۰).

---بِگَڑْنا محاورہ.
۱. آن بان اور اعتبار میں فرق آنا.

ساکھ اِسلام کی بگڑی ہوئی دیکھی جو اثرؔ
تُل گئے سال دھنی ظلم کی میزانوں میں

(۱۹۶۷ ، اثر لکھنوی (جعفر علی خان) (مہذب اللغات)). آج کل بھی ان پر دو مقدمے چل رہے ہیں ... اگرچہ ان کی مالی ساکھ بگڑ چکی ہے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۰۷).

---بَنا لینا/بَنانا محاورہ.
عزت بنانا ، اعتبار قائم کرنا. اسی ایک سال سوا سال میں اُس نے اپنی ساکھ کچھ بنا لی تھی. (۱۹۶۶ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۲۳ : ۳۸). حلقۂ اربابِ ذوق نے ... ادیبوں کی ابتدائی شہرت و ساکھ بنانے میں بڑا کام کیا. (۱۹۸۳ ، حلقۂ اربابِ ذوق ، ۳۶).

---بَنْدْھنا محاورہ.
بھرم ہونا ، شہرت ہونا ، عزت بننا. جو تاجر راستباز اور خوش معاملہ نہیں ہوتا اس کی ساکھ شہر یا ملک میں کبھی نہیں بندھ سکتی. (۱۸۹۶ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۲۰۰). شہروں شہروں میں اس کی ساکھ بندھی ہوئی تھی. (۱۹۲۲ ، چوروں کا کلب ، ۶).

---بَیٹْھنا محاورہ.
اعتبار ہونا ، بھروسا ہونا.

بیٹھی ہوئی ہے ساکھ وہ برتاؤ کیا تھا
جو لائے تھے جاتے ہوئے سب سونپ دیا تھا

(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۷).

---جاتی رَہْنا/جانا محاورہ.
عزت یا اعتبار میں فرق آنا ، بھروسا نہ رہنا.

ساکھ جس کی کبھی نہ جائے گی
اس مہاجن نے یہ سکارا لوٹ

(۱۸۷۹ ، جانِ صاحب ، د ، ۲۳۶). مہاجنوں میں بدنام ہو جائیں گے ، ساکھ جاتی رہے گی. ہمارے سیٹھ کی ہنڈوی نہ پٹے گی. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۷۳۶).

---جَمانا محاورہ.
رک : ساکھ قائم کرنا. ابا دُکھیا دوبارہ اپنی ساکھ تھوڑی سی جما پائے تھے کہ خود چل بسے. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۲۵۶).

---جَمْنا محاورہ.
بھرم قائم ہونا ، اعتبار ہونا (مہذب اللغات).

---دار صف.
(بنکاری) قرضہ ادا کرنے کی طاقت رکھنے والا. جو بڑے بڑے مہاجن ساکھ دار ہیں وہ معتدل مقدارِ سُود سے کبھی تجاوز نہیں کرتے. (۱۸۶۷ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۲۸۲).
[ساکھ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---داری امث.
(بنکاری) قرضہ ادا کر سکنے کی طاقت ، مقدرت ، ذِمّہ داری (فیروز اللغات). [ساکھ + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دھاک مذ.

عزّت و شہرت خان صاحب کی ساکھ دھاک بلند اور مضبوط تر ہوتی گئی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۱۹). [ساکھ + دھاک (رک)].

---رَکھنا محاورہ.

اعتبار ہونا ، بھرم رکھنا. اس وقت بھی میز پر چند رقعے ، پرامیسری نوٹ اور بنک کے کاغذات تھے مگر یہ سب اس کی ساکھ رکھنے کے لئے کافی نہ تھے. (۱۹۲۲ ، چوروں کا کلب ، ۶).

---قائِم رَکھنا محاورہ.

اعتماد یا بھروسا رکھنا ، اعتماد ہونا ؛ اپنا اعتبار زائل نہ ہونے دینا. تاہم الہلال سے ساکھ قائم رکھنی چاہیے. (۱۹۱۱ ، مکاتیبِ شبلی ، ۱ : ۲۴۸).

---قائِم رَہْنا محاورہ.

اعتبار قائم ہونا ، بھرم رہنا ، ساکھ جمنا. بغیر تکان اُتارے میں کہیں جاؤں گی تو پھر میری خُوبصورتی کی وہ ساکھ قائم نہیں رہے گی. (۱۹۳۳ ، سرگزشتِ عروس ، ۱۶۹).

---قائِم کَرْنا محاورہ.

ساکھ بنانا. اس پر اپنے صوبے کے مالی اِستحکام اورْ ساکھ قائم کرنے کی ذِمّہ داری بھی نہیں. (۱۹۳۳ ، تاریخ دستورِ ہند ، ۲۰۳). وہ اپنی ساکھ قائم کرنا چاہتا ہے تو اس کے تخیّل میں مضامین و طرزِ ادا کی بارش ہونے لگتی ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ جنوری ، III).

--- کو دَھکّا پَہُنْچْنا محاورہ.

شہرت میں فرق ہونا ، اعتبار نہ رہنا ، اعتماد کا مجروح ہونا. مادھو کو کانوں کان خبر نہ ہوئی کہ اس کی ساکھ کو دھکّا پہنچ گیا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۸).

--- کھو بَیٹھنا محاورہ.

بھروسہ یا اعتماد کھو دینا ، عزّت جاتی رہنا ، شہرت کو زوال آ جانا ، عزّت گنوا دینا.

دُشمنِ اسلام دنگل دیکھنے ہیں دُور سے
ساکھ لڑ کر کھو بیٹھے ہیں پہلوانِ لکھنؤ

(۱۹۳۳ ، دیوانجی ، ۳ : ۳۶۳). بھٹو صاحب کی کابینہ میں آ کر پی - این - اے کے وزرا بھٹو صاحب ہی کا ساتھ دیں گے ، پی - این - اے عوام میں اپنی ساکھ کھو بیٹھے گی. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۹۰).

---گِرْنا محاورہ.

اعتبار ختم ہو جانا. ہندوستان کی گورا پلٹنوں میں خصوصاً فرنچی کی ساکھ گر گئی. (۱۹۵۲ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۳۳). اُن کی ساکھ تیزی سے گر رہی تھی. (۱۹۸۶ ، مسلم لیگ کا دورِ حکومت ، ۸۸).

---گَئی / گَئے پِھر ہاتھ نہ آئے / آوے کہاوت

اعتبار ایک دفعہ جاتا ہے تو پھر نہیں آتا (ماخوذ : محاوراتِ ہند ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---لاکھ سے اَچْھی کہاوت.

اچھی شہرت و نیک نامی ، دولت سے بہتر ہے ، غریب جس کی ساکھ ہو بے اعتبار امیر سے اچھا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ، فیروزاللغات).

---ماننا محاورہ.

عزّت کرنا ، اعتبار کرنا. شہر میں ایسا کون ہے جو اس کی ساکھ نہیں مانتا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۴۸).

---میں فَرْق آنا محاورہ.

نیک نامی اور شہرت میں بٹّا لگنا. اگر میں روپیہ اس کام کے لئے خزانہ سے لُوں گا تو میری ساکھ میں فرق آئے گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۷۹).

---ہونا محاورہ.

باہمی اعتماد ہونا ، بھروسا ہونا ، اُصولوں کا پاس ہونا. چوروں میں بھی ایک طرح کی ساکھ ہوتی ہے جس سے ان کا کاروبار چلتا ہے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۲۱).

---ہونا پریت پیتل کہاوت.

اعتبار سے جو کام نکلتا ہے وہ محبت سے بھی نہیں نکلتا (جامع الامثال ؛ فیروزاللغات).

ساکھا امذ.

۱. شجاعت ، بہادری. کس ساکھے سے لندھور نے اس مقام پر جنگ کی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشرُبا ، ۵ : ۲۵۳). سیکڑوں برس کا ساکھا خاک میں مل گیا. (۱۹۳۲ ، رفیقِ تنہائی ، ۶۱). ۲. جنگ ، لڑائی. اگرچہ راجپوت تلوریوں نے بڑا ساکھا کیا مگر انجام کو شکست کھائی. (۱۸۸۳ ، قصصِ ہند ، ۲ : ۲۷). جنھوں نے وہ ساکھا دیکھا ہے ذرا اُن کے دلوں سے پُوچھو. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۶۷). روزے کے لیے تو ... لڑکیوں میں ساکھے تک ہوتے رہتے تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۷). ۳. اِتحاد ، جماؤ ، ایکا.

ٹوٹا تھا خیال کا جو ساکھا
دہلاہی سے ایک پیٹ پا کھا

(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۳۳). [ب : शाखा].

---پَڑْنا محاورہ.

بڑی بھاری لڑائی ہونا ، معرکۂ عظیم ہونا ؛ بہت بڑا صدمہ یا حادثہ واقع ہونا ؛ تکرار ہونا ، قضیہ ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ عزیزاللغات).

---ڈالْنا / مارْنا محاورہ.

لڑنا ، جھگڑا کرنا ، فساد برپا کرنا (مخزن المحاورات).

---کَرْنا محاورہ.

چال چلنا ، مصلحت سے کام لینا ، تدبیر نکالنا ، مصالحت کرنا. اے شہریار! آپ نے وہ ساکھا کیا کہ ہم کو قریب لشکر نہ آنے دیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۰۶). سکندر لودھی کا بیٹا محمود خان دس ہزار پٹھانوں کے ساتھ جا ملا ہے کہ شاید

سانگا ، سا کھا کرے اور گیا مُلک پھر ہاتھ آ جائے۔ (۱۹۵۱ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۹۴).

ساکھڑا (سک کھ) امذ.
رک : سا کھا معنی ۳..

جب آتا ہے مرے کھر یار لگ دو چار آتے ہیں
اِلٰہی سا کھڑا ان بیریوں کا جلد اُجڑ جاوے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۴). [سا کھ + ڑا (زائد)].

ساکُھو (و مع) امذ ؛ ــ سانکھو.
ایک درخت کا نام جس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے ، سال ، ساگوان عمارتی کاموں اور فرنیچر بنانے میں کام آتی ہے.

صحرا کو بھی نہ پایا بُغض و حسد سے خالی
سا کُھو جلا ہے کیا کیا پُھولا جو ڈھاک بن میں

(۱۸۳۹ ، آتش ، ک ، ۱۰۹). یہ بات عجیب ہے کہ سا کھو کا درخت جس کی لکڑی میں تری غالب ہوتی ہے اور آگ پانی کی ضد ہے اس میں سے آگ کیونکر نکلتی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲۲). باڑ بالعموم سا کھو یا ساگوانی چوبوں سے بنائی جاتی ہے. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۲۵). [س : साखू].

ساکھی (۱) امذ ؛ امث.
۱. شاہد ، گواہ ؛ گواہی ، شہادت. اُس نے کہا حضرت سلامت سا کھی کوئی نہیں. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۹۳). کوئی گواہی سا کھی درکار نہیں بس لوگ اپنے ایمان دھرم سے جو کُچھ کہدیں گے وہ میں نکال کر دیدونگا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۲۰۹). ۲. اودھی اور برج کی ایک صنفِ سُخن ، جنگی کارنامہ یا رزمیہ نظم. اسے اپنی زبان میں سا کھی اور کہانیاں اور نظم کی داستانیں سُننے کا بہت شوق تھا. (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۳۵). سا کھی کے مطالعے سے اس امر کا انکشاف ہوتا ہے کہ یہ زبان کھڑی بولی راجستھان زبان کا اثر لیے ہوئے ہے جس میں پنجابی کی ہٹ ہے. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۹۸). [رک : شا کھی].

ساکھی (۲) امث.
ساتھ کھیلنے والی لڑکی ، سکھی (فرہنگ آصفیہ) [س : शाखी].

ساکھے امذ ؛ ج.
سا کھا (رک) کی جمع یا مُغیّرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل). میں چند لمحہ خاموش رہا اور دل میں کہتا تھا کہ کیا یہ سا کھے کے خلاف نہیں ہے کہ شریک کا راز افشا کیا جائے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۶۷).

ـــ خور (ـــ و مع) صف.
جھگڑالو ، لڑاکا ، فتنہ پرداز (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ۵۱۸). [سا کھے + ف : خور ، خوردن ـ کھانا].

ـــ کا (ـــ کی / ـــ کے) صف.
۱. بھرپور ، زور دار ، پوری طاقت سے. بھئی واہ جوان کیا سا کھے کا ہاتھ مارا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۰). مزدوروں کو حرام خور سرمایہ داروں کے شر سے بچانے کی فکر کیجیے ورنہ وہ سا کھے کی چلے کی کہ چبا چبا کے باتیں کرنا بُھول جائے گا. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۳ : ۱۰). ۲. پکا. بڑی گہری ہے سا کھے کی دوستی ہے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۳۶).

ـــ کا وار کَرْنا محاورہ.
ایسا وار کرنا جو خالی نہ جائے ، تلوار کا جچا ہوا بھرپور ہاتھ مارنا. ایک کے وار پر دوسرا تعریف کرتا ہے کہ بھئی واہ جوان کیا سا کھے کا ہاتھ مارا ہے. (؟ ، طلسم ہوش رُبا (مہذب اللغات)).

ـــ کی تَلْوار کَرْنا محاورہ.
گھمسان کی جنگ کرنا ، بھرپور لڑائی کرنا. سَب نے جم کر ... سا کھے کی تلوار کی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشرُبا ، ۱ : ۱۵۰).

ـــ کی لَڑائی امث.
معرکے کی لڑائی ، بہادری کی جنگ.

دیتا تھا ندا عونِ جری کیوں نہ ہو بھائی
کیا کہنا اسے کہتے ہیں سا کھے کی لڑائی

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)).

ـــ کے جَوان امذ.
بہادر ، جیالے ، جان پر کھیلنے والے ، مرنے مارنے والے. ایسے سا کھے کے جوان کہیں روز روز پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۶ : ۶).

ساگ امذ.
سبزی (سویا ، میتھی ، پالک اور بتھوے وغیرہ کے پتے).

سویا گاں کے نِسبت میں تُوں باگ ہے
کہ جیوں باگ تیرا پتر ساگ ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۰). عورت ساگ سبزی بسوار کوں خوب ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۸).

میتھی جو نہیں تو گھونکرو ہے
ہر ساگ کوں گھونکرو کرو ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۲). میری کوپلوں کو توڑ کر آدمی ساگ بناتے ہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۶۲). رب سے دعا کیجیے کہ زمین کی اُگائی ہوئی چیزیں ہمارے لیے نکالے کُچھ ساگ اور ککڑی اور گیہوں. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان ، ترجمہ القرآن حکیم ، ۱۶). ایک روز کہیں سے توریئے اور کلتھے کا ملا جُلا ساگ ہاتھ آیا تائی محنت مزدوری میں مصروف تھی ماں جی نے ساگ چولہے پر چڑھایا. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۲۳). [پ : साग].

ـــ بھاجی امث.
ساگ کی پکائی ہوئی ترکاری ، صرف سبزی یا ترکاری کا سالن.

یہی ساگ بھاجی ہے دائم غذا
نہیں جانتے گوشت کا کُچھ مزا

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۴). [ساگ + بھاجی (رک)].

ـــ پات امذ.
ساگ وغیرہ ، سبزی.

کُنجڑے ڈھانکے ہیں ساگ پات اپنا
تکتے ہیں بنیے داؤ گھات اپنا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۴۴). وہ آدمی کی غذا چھوڑ ساگ پات پر کفایت کرتے ہیں۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۳۷) . فوجیوں کو کھانے پینے کی سخت تکلیف رہی ساگ پات پر گزر ہونے لگا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۸۸۵). [ساگ + پات (رک)].

---سَبْزی (---فت س ، سک ب) امث.
رک : ساگ پات.

ساگ سبزی تھی ہمیشہ جن غریبوں کی غذا
آج الکشن نے انہیں مستو مز عفر کر دیا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۲۰۳). [ساگ + سبزی (رک)].

ساگا (۱) امذ.
نئی پیاز اور لہسن کے ہرے پتے. آج کل ساگے دار پیاز بہت سستی مل رہی ہے وہی لانا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۰۶). [ساگ + ا ، لاحقۂ نسبت].

ساگا (۲) امذ.
وہ مقبول کہانی ہے جس کے پیچھے قوسی تخیل کو تحریک دینے والا کوئی تاریخی واقعہ موجود ہو. لفظ "ساگا" کی اصل ساکھا یعنی جنگ و جدل ہے۔ (۱۸۹۹ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۲۳۶). اب ساگا کا لفظ ہر ایسے تاریخی لیجنڈ کے لیے استعمال ہونے لگا ہے جو کسی سورما کے کارناموں سے متعلق ہو. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۷). [ساکھا (رک) کا متبادل املا].

---شاعِری (---کس ع) امث.
داستانی شاعری ، تاریخی شاعری . رزمیہ اور ساگا شاعری کی ابتدائی تخلیقات میں بھی یہی اثر موجود ہو گا. (۱۹۷۵ ، ارسطو سے ایلیٹ تک ، ۵۱۵). [ساگا + شاعری (رک)].

ساگَر (فت گ) امذ.
سمندر ، بحر.

بھرے تو میں بھاگوں ڈر کر
اے سکھی ساجن ، نہ سکھی ساگر

(۱۳۲۴ ، خسرو (نذر خسرو ، ۴۴)).

موتی خان ساگر اُپجاں ہور
تا پرتت کلُول لہو گور

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۷۷).

ساگر توں نہ سُرمہ دان میں ماکا
صندوق میں سور کیوں سماکا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱).

جمع ساگر پر بہتر راگ ہیں
سو گھروں کے بخت اُلٹے جاگ ہیں

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۰).

کہیں ساگر کہیں کھاڑی کہیں جھیل
کہیں جمنا کہیں گنگا کہیں نیل

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسماعیل ، ۳۵). کتاب کیا ہے درحقیقت ایک ساگر ہے جو دل چسپ اور مفید معلومات سے بھرپور ہے۔ (۱۹۸۷ ، ادبی تبصرے ، ۵۱). ساگر کا پانی ہمیشہ صاف اور پوتر رہتا ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۵). [س : सागर].

---پَلّو (---فت پ ، شد ل ، و مع) امذ.
کھیل کی ایک قسم جس میں بچے کوڑی ایک گڑھے میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں. ساگر پلو۔ اس کھیل کو کم سے کم دو لڑکے کسی میدان میں کھیلتے ہیں۔ (۱۹۲۸ ، کھیل بتیسی ، ۲۶). [ساگر + پلو (رک)].

---مَتھ کَر اَمْرِت نِکالْنا محاورہ.
انتہائی محنت سے کوئی چیز تلاش کرنا ، محنت طلب کام کرنا . محترم جناب مجید ملک نے فرمائش کی کہ میں اردو کے پانچ بہترین اشعار کا انتخاب کروں ... یہ گویا ساگر متھ کر امرت نکالنا تھا. (۱۹۷۲ ، نکتۂ راز ، ۴۳۰).

---مَنْتھَن (---فت م ، سک ن ، فت تھ) امذ.
محنت سے کوئی چیز تلاش کرنا ، گہری جستجو ، غیر معمولی لگن . جناح صاحب کے سر پر بھی یہی دھن سوار ہو گئی اور ان کی تخلیق پاکستان نفرت کے اسی ساگر منتھن سے برآمد ہوئی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۳۱) . [ساگر + منتھن ، متھنا ـ بلونا ، ہلانا].

ساگْری (سک گ) امذ.
کتھے کی ایک قسم. کتھے کی قسم سے ہے سفید و سیاہ موٹا ہوتا ہے سفید کو ساگری بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۹۴). [مقامی].

ساگُو (و مع) امذ.
کھجور کے درخت سے مشابہ ایک درخت جس سے ساگودانہ حاصل کیا جاتا ہے.

باڑے ساگو کے بنائے فال کے
سال کی لکڑی کے لاکھوں سال کے

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۸). ساگو بھی شکل و صورت اور معنی کے اعتبار سے پرتگالی لفظ ہے لیکن یہ خود پرتگالی میں ملاوی زبان سے آیا ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۲۹). [ملایا : Sagu].

---دانَہ (---فت ن) امذ.
ساگو کے درخت کی ٹہنیاں کاٹ کر انہیں پانی میں بھگو کر کوٹتے ہیں ان کا جو ست نکلتا ہے اس کو چھلنی سے گرم توے پر چھانتے ہیں وہ بھن کر دانے دانے سا ہو جاتا ہے جو ساگو دانہ کہلاتا ہے. چنانچہ کاڑا آش جو یا دودھ اور اروروٹ اور ساگو دانہ دینا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۱). نان پاؤ اور دودھ یا ساگودانہ ... نرم اور سریع الہضم غذا کھانی چاہیے۔ (۱۹۰۷ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۴۰۱). خاص پیداوار ... ساگودانہ ، مونگ پھلی اور سپاری ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۷۱). [ساگو + دانہ (رک)].

ساگوان (سک گ) امذ ؛ امث.
ایک قدآور درخت جس کی لکڑی مضبوط اور اعلیٰ قسم کی ہوتی ہے، میز کرسی بنانے نیز جہازسازی میں استعمال ہوتی ہے،ساگوان کی لکڑی. ساگوان یا اینٹ غضب کر کے اوس کی عمارت بنوا لی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۳۵). ساگوان تعمیر کے لیے نہایت عُمدہ لکڑی ہے.(۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۹). ساگوان کی بنی ہوئی دس الماریاں بھی اس کے ساتھ ہی لائبریری کے حوالے کر دیں . (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ستمبر ، ۱). [س: सागवान].

ساگوانی (سک گ) صف.
ساگوان سے منسوب یا متعلق ، ساگوان کی لکڑی کا. اس قدر آگ بھڑک گئی تھی ، مگر جالی کو جو ساگوانی ہے اور جو مزارِ ارک سے متّصل ہے کوئی اثر نہیں پہنچا. (۱۹۰۱ ، ارمغانِ طاق ، ۱۶۸). [ساگوان + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساگَون (سک گ ، فت و) امذ.
رک : ساگوان. سندھ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت دی ہے کہ وہاں ... توتیا ، بکم ، بید ، صندل ساگون کی لکڑی اور سیاہ مرچ پیدا ہوتی ہے.(۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۶۸). اس کا دروازہ ساگون کی لکڑی کا تھا(۱۹۳۲ ، الف لیلہ ، ۳ : ۱۷۹).[ساگوان (رک) کی تخفیف].

سال (۱) (الف) امذ.
بارہ مہینے کی مُدّت ، برس.

ہزاراں جو کے تاریخ سال
یعدز از نبی ہجرت حال

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۵۱). آج ایک سال ہے کہ دلّو ہجران کے کوٹ میں بہت بدحال ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۰).

یک تل سو ایک دن ہور یک تاس یک مہینا
یک دن پیار ہے تو آفت کا سال ہوگا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰).

آیا تو بولے سب کہ میاں بعدِ سال و ماہ
بھیرا کیا کرو مئے گلفام کے لیے

(۱۸۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۱۶۶). دریا وہ ہے جو سب سال جاری رہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۸۹). انتظار کی گھڑیاں دنوں مہینوں اور سالوں پر پھیل جاتی ہیں. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر، ۴۳). (ب) م ف. سالانہ ، سال میں ، فی سال. بادشاہ دہلی نے پچاس روپے مہینا مقرر کیا ، اس کے ولی عہد نے چار سو روپے سال. (۱۸۶۰ ، خطوط غالب ، ۳۸۹). [ف].

---اَعْظَم کس صف(---فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
بڑا سال ، ایسا سال جس کی مُدّت کچھ زیادہ ہو، ۳۶۵ دنوں سے زیادہ کا سال. لہذا سال اعظم کا ہر سال $\frac{۵۲}{۵۹}$ ۳۶۵ دنوں پر مشتمل ہوا یعنی ۳۶۵ دن اور ۲ گھنٹوں سے کچھ کم.(۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۰). [سال + اعظم (رک)].

---اِلٰہی کس صف(--- کس ا ، ل ید) امذ.
اکبر بادشاہ کے تخت نشین ہونے کا سَن جس کی ابتدا ۴ ربیع الثانی ۹۶۳ ہجری سے ہوئی ، اکبر کا سنِ جلوس (ماخوذ : نوراللغات). [سال ـ اِلٰہی (رک)].

---بَسال صف ؛ م ف.
سالانہ ، ہر سال.

کرے سوال معانی تمن تھے سال بسال
کہ سوال دیویں تو کیا کم ہوئیگا حسن ہٓن

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲۱۱). ہونج ، وہ زمین جس میں سال بسال اور فصل بفصل زراعت ہو اور اس کا زور کم نہ ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۵۹). سو پہلی دفعہ تنبیہ اور پھٹکار اور دوسری دفعہ چھلکا لے لیا گیا مگر وہ سال بسال بگڑتا ہی چلا گیا. (۱۹۷۵ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۳). [سال + ب (حرفِ جار) + سال (رک)].

---بھاری ہونا محاورہ.
(نجوم) سال کا منحوس ہونا ، سال کا تکلیف سے بسر ہونا ، سال بھر کا زمانہ نامبارک ہونا.یہ سال احمر لباس جادو پر بھاری ہے. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۶۷۵).

---بھر م ف.
تمام سال.

نظر آتا نہیں وہ عید کا چاند
ترستی ہیں یہ آنکھیں سال بھر سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۳).

---بھر میں سخی شوم برابر ہوتے/ہو جاتے ہیں کہاوت.
سخی جلد ، شوم دیر سے خرچ کرتا ہے ، آخر میں دونوں کا خرچ برابر ہو جاتا ہے یا نکلتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ محاوراتِ ہندوستان ؛ نجم الامثال).

---پَلَٹ (---فت پ ، ل) امذ.
(مُرغ بازی) وہ مُرغ جو ایک سال کا ہو چکا ہو اور دُوسرے سال میں لگا ہو ، عمر کا سال پُورا ہو جانے والا مُرغ (اپ و ، ۸ : ۱۹).
[سال + پلٹ (رک)].

---پَلَٹْنا محاورہ.
سال پُورا ہونا ، دُوسرا سال شروع ہونا.

اس کی خونریزی سے یوں فوج عدو گھونگھٹ کھائے
جُوں محرّم سے محرّم کے پلٹا ہے سال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۸۰).

---تَمام (---فت ت) امذ.
اخیر سال ، سال کا آخری حِصّہ ، ختم سال. تیّار کرنا ہر سال کا تکمبہ آمد و خرچ سال تمام ملک محروسہ کا وقت آغاز سال فصلی. (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاستِ بھوپال ، ۳ : ۶۶). یہ تمام جرار و نامدار سوار و پہلوان سال تمام تک بادشاہ کے ملاحظے میں پیش ہو جاتے تھے. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی(فدا علی طالب)، ۲۱۰). [سال + تمام (رک)].

---جَلالی کس صف(---فت ج) امذ.
جلالُ الدین ملک شاہ سلجوق کی طرف منسوب ، شمسی سال ، ۳۶۵ ¼ دن کا ہوتا ہے ہر مہینے میں تیس دن ہوتے ہیں لیکن اسفندیار کے اخیر میں پانچ دن اور اضافہ کر دیے جاتے ہیں اس کو فارسی یزد جردی بھی کہتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات). [سال + جلال (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جُلُوس کس اشا(---ضم ج ، و مع) امذ.
وہ سن جس کی ابتدا کسی بادشاہ کے تخت نشیں ہونے سے کی گئی ہو. اس توزک میں سترھویں سال جلوس کے اواسط تک جہانگیر نے اپنی فرمانروائی کا حال شرح و بسط کے ساتھ خود اپنے ہاتھ سے رقم کیا ہے.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱). اہلِ مصر اور بعد میں اہلِ بابل میں سن جلوس کا بھی رواج تھا مصری جلوس کے سال کو چھوڑ کر اگلے برس سے پہلا سال جلوس شمار کرتے تھے.(۱۹۵۹ ، برق (سید حسن) ، مقالات ، ۳۲). [سال + جُلُوس (رک)].

---جھَڑی جَمْع خَرْچ فقرہ.
تمام سال کی آمدنی اور خرچ کا حساب (علمی اُردو لغت).

---حال کس اشا ، امذ.
اس سال (نوراللغات). [سال + حال (رک)].

---حِسابی کس صف(---کس ح) امذ.
حساب کتاب کا سال. سالِ حسابی سررشتۂ تعلیم کا یکم اپریل سے شروع اور ۳۱ مارچ کو ختم ہوتا ہے.(۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسینِ دیہاتی ، ۸). سالِ حسابی کی درمیان حسابوں کے نقشوں کا تیار کرنا آسان نہیں ہوتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۷۰). [سال + حساب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خُورْد (---و غم ، سک ر) صف ؛ سہ سالخورد.
معمر ، عُمر رسیدہ. ابراہیم اور سارہ بُوڑھے سالخورد تھے اور سارہ سے عورتوں کی معمولی عادت موقوف ہو چکی تھی.(۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۵۵). کسی مُلک میں ایک ماہی گیر بہت سال خورد و پیر رہتا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲).

ایک ساقیٔ سالخوردہ و ضعیف
آ کے حُقّہ مُجھے پلانے لگا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۶۵). [سال + خورد (رک)].

---خُورْدَہ (---و غم ، سک ر ، فت د) صف.
۱. بُوڑھا ، معمر ، تجربہ کار ، خرانٹ.

بولے آئے تھے سال خوردہ نہنگ
کیا ہوں کیا اس ساتھ در وقتِ جنگ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۲۲). سہراب نے نہ پہچانا کہ یہ زندی ہے یا مردِ خُرد سال ہے یا سال خوردہ ... ہے. (۱۸۷۶ ، سرورِ سلطانی (ترجمہ) ، ۹۱). «تنقید الفاروق» کا لکھنے والا سال خوردہ اور پامال دیدہ معلوم ہوتا ہے.(۱۹۱۹ ، مکاتیب مہدی ، ۴۰).

وطن سے گیا تو جواں سال تھا وہ
مگر سال خوردہ تھا جب گھر کو لوٹا

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۸۶). ۲. کہنہ ، پُرانا دُھرانا ، دیر تک سینت کر رکھا ہوا ، برتا ہوا ؛ مُستعملہ. مثل پیمہ سال خوردہ جل کر خاک ہوئی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۸۸). سال خوردہ تانگے کی کھڑکھڑاہٹ سنی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۰۹). [سال + خورد (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---رُومی کس صف(---و مع) امذ.
سکندر رومی کی طرف منسوب اور اس کے عہد سے شروع ہونے والا سال ، مہینوں کے نام- تشرین اوّل ، تشرین آخر ، کانون اوّل کانون آخر ، شباط ، آزار ، نیسان ، ایار ، تموز ، آب ، ایلول (ماخوذ : نوراللغات). [سال + ع : رومی (عَلَم)].

---شَمْسی کس صف(---فت ش ، سک م) امذ.
وہ سال جس کا حساب سورج کے گرد زمین کی گردش سے کیا جاتا ہے ، یہ تقریباً تین سو پینسٹھ دن کا ہوتا ہے اور لیپ کے سال میں ۳۶۶ دن کا.

سالِ شمسی کا پتا دفترِ عالم میں نہیں
مہر کے گرد زمیں کو جو نہیں اب حرکت

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۶۲). [سال + ع : شمس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---عیسْوی کس صف(---ی مع ، سک س) امذ.
حضرت عیسیٰ کا زمانۂ پیدائش ، پیدائش ۲۵ دسمبر سے سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے شمسی سنہ جس کے مہینے حسبِ ذیل ہیں : جنوری ، فروری ، مارچ ، اپریل ، مئی ، جون ، جولائی اگست ، ستمبر ، اکتوبر ، نومبر ، دسمبر (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سال + عیسوی (رک)].

---فَصْلی کس صف(---فت ف ، سک ص) امذ.
فصلوں کے اعتبار سے حساب کیا جانے والا ، شمسی سال اسے ہندی سال بھی کہتے ہیں ، مہینوں کے نام درج ذیل : بیساکھ ، جیٹھ ، اساڑھ ، ساون ، بھادوں ، کنوار ، کاتک ، اگہن ، پوس ، ماگھ ، پھاگن ، چیت.

جو پُوچھا سالِ فصلی تو قلم نے
لکھا «پُر سحر ہے دیوانِ نساخ»

(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۱۷۰). [سال + فصل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قَمَری کس صف(---فت ق ، م) امذ.
ہجری سال ، چاند کی حرکت سے اس کا حساب کیا جاتا ہے یہ ۳۵۴ دن آٹھ گھنٹے اور بتالیس منٹ کا ہوتا ہے (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سال + قمر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کَبِیسَہ کس اشا(---فت ک ، ی مع ، فت س) امذ.
لوند کا برس ، وہ تیرہ مہینوں کا برس جو تین سال کے بعد آتا ہے. اس سال کو لوند کا برس یا سال کبیسہ کہتے ہیں. (۱۸۴۶ ، علم حساب ، ۱۲۳). ہر چوتھے برس ایک دن کا کبس کیا جاتا تھا اور جس سال میں یہ دن بڑھتا تھا اسے سال کبیسہ کہتے تھے. (۱۹۵۹ ، برق ، مقالات ، ۳۵). [سال + کبیسہ (رک)].

ـــِـ کَوکَبی کس صف(ـــ و لین ، فت ک) صف.
وہ عرصہ جب سُورج کسی سیارے کے قریب سے نکل کر دوبارہ اسی جگہ پہنچے۔ ستاونویں تعریف سال کوکبی کی۔ (۱۸۳۹ ، رسالہ اعمالِ کرہ (فہرست) ، ۱۰)۔ [سال + کوکب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ گِرَہ بلا اضا(ـــ کس گ ، فت ر) امث ؛ سالگرہ.
کسی شخص کی عمر (یا واقعے) کی ہر نئے سال کی تاریخ اور اس کا جشن (ہر سال ایک کلاوے میں یادداشت کے طور پر گرہ لگا دی جاتی تھی)۔

ارمان تھا مجھ دل بھتر سال گرہ کرتی تری
سو صبح میری سانج ہوئی ، افیون کھلاؤں اب کسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۳)۔

انجم سے تیری سالگرہ کے لیے فلک
ہر سال کہکشاں میں ہے دیتا لگا گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۴)۔ دُنیا کی سالگرہ حضرت خضر کی عمر سے لگی۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۷)۔ تین ا کتوبر کو مہا راجا نے اپنی ۳۶ ویں سال گرہ پر ایک دربارِ عام بلایا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۲۷)۔ [سال + گِرَہ (رک)]۔

ـــــ گِرَہ مَنانا محاورہ.
جنم دن منانا ، یوم پیدائش کا جشن منانا ، یوم ولادت کے موقع پر خوشی کرنا. وہاں ہزاروں رنگین برقی قمقموں کی روشنی میں اس طرح پُرتکلف دعوتیں ہورہی ہیں جیسے واجدعلی شاہ کی سالگرہ منائی جا رہی ہو. (۱۹۳۲ ، مذا کراتِ نیاز فتحپوری ، ۱۰۵) میرصاحب ... ہر سال اپنی شادی کی سال گرہ منایا کرتے ہیں ۔ (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۳۳)۔

ـــِـ گُزَشتَہ کس صف(ـــ ضم گ ، فت ز ، سک ش ، فت ت) امذ.
گُزرا ہوا سال ، پچھلا سال.

سالِ آئندہ نہ ہو گا یہ بھی عالم دیکھنا
وہ کہاں سالِ گزشتہ کی بہار اب کے برس

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۶۷)۔ [سال + گزشت (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــِـ مالی کس صف ، امذ.
جس کے تمام ہونے پر کسی ادارے یا محکمے کے حسابات کی تکمیل کی جائے ، مالگزاری کا سال اسے سالِ حسابی بھی کہتے ہیں (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ [سال + مال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ نامَہ (ـــ فت م) امذ ؛ سالنامہ.
۱. سال بھر کا حال ، پورے سال کی رُوئداد.

سال نامہ انجمن کا آپنے سُنوا دیا
واہ کس خوبی سے ظاہر ہو گئی حالت تمام

(۱۹۱۹ ، گلزارِ بادشاہ ، ۱۰۰)۔ ان (ترکی) سالناموں میں جو بیسویں صدی کے ابتدائی برسوں میں شائع ہوئے باشندگان شہر کی تعداد کے بارے میں معین معلومات نہیں ملتیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۵)۔ ۲. کسی جریدے کا سال بہ سال شائع ہونے والا وہ خصوصی شمارہ یا مخصوص نمبر جو عام شماروں کی بہ نسبت ضخیم ہو اور خاص اہتمام سے نکالا جائے۔ سالنامہ کھلونا ، سالنامہ بانو وغیرہ. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶۳ : ۳۱۰)۔ [سال + نامہ (رک)]۔

ـــِـ نَو کس صف(ـــ و لین) امذ.
جنتری کی رُو سے ایک سال کے ختم پر شروع ہونے والا تازہ یا اگلا سال ، نیا سال.

بابِ غم بند ہوا بابِ طرب باز ہوا
سالِ نو دیکھیے کس دُھوم سے آغاز ہوا

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۸۳)۔ [سال + نو (رک)]۔

ـــِـ نُوری کس اضا(ـــ و مع) امذ.
روشنی کا سال ، اگر روشنی ایک سیدھ میں سال بھر تک متواتر سفر کرتی رہے تو اس حساب سے جس قدر فاصلہ وہ پورے سال میں طے کرے گی اسے ... روشنی کا سال یا نُوری سال کہا جائے گا.

فروغِ حُسن سے ہو کر گُزر رہا ہوں میں
ہر ایک لمحۂ دید ایک سالِ نوری ہے

(۱۹۶۳ ، الف ، ۲۰)۔ [سال + نُور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ وار م ف.
سالانہ ، ہر سال. محدثین عظّام کا ترجمہ سال وار بہت بسط و تنقیح سے لکھا ہے۔ (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۳)۔ یحییٰ بن سعید واقعات کو سال وار نہیں لکھتا بلکہ ... الگ الگ ملکوں کے تحت درج کرتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۳)۔

ـــــ و ماہ چَلْنا ف ل ؛ محاورہ.
دیر تک سفر کرنا ، برسوں چلنا ، مدتوں سفر میں رہنا.

خُدا نے رنگِ رواں سے مجھے کیا پیدا
نہ پونہچے منزلِ مقصود سال و ماہ چلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۹)۔

ـــِـ ہِجْری کس صف(ـــ کس ہ ، سک ج) امذ.
قمری سال جس کا آغاز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکّۂ معظمہ سے مدینۂ منوّرہ کی طرف ہجرت فرمانے کی تاریخ سے ہوا (مہینوں کے نام درج ذیل ہیں : محرم ، صفر ، ربیع الاول ، ربیع الآخر ، جمادی الاوّل (الاُولیٰ) ، جمادی الآخر (جمادی الاُخریٰ) ، رجب ، شعبان ، رمضان ، شوّال ، ذی قعدہ ، ذی الحجہ)۔

جُستجو تھی سالِ ہجری کی مجھے
ناگہاں یہ غیب سے آئی صدا

(؟ ، جلیل لکھنوی (مہذب اللغات))۔ [سال + ہجری (رک)]۔

سال (۲) امذ.
جنگلی جانوروں میں ایک جانور ، گیدڑ ، سیار ، شغال (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ [پ : शाल]۔

سال (۳) امذ (قدیم).
رک : سوال.

و اصحاب نے یوں سُنیا بات سب
بھی دسرا کیا سال اس دھات تب

(۱۶۷۰ ، شغلی ، پندنامہ (ق) ، ۱). [سوال (رک) کا متروک املا].

سال (۴) امذ.
۱. ایک ہندوستانی درخت ، لکڑی سرخ ، کسی قدر سیاہ اور مضبوط ہوتی ہے ، ساکھو. سال کی لکڑی جو دس سال کے عرصہ میں بھی پوری طرح خُشک نہیں ہوتی. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۴۹). گنگو کی لکڑی سال اور ساکھو کے برابر وزنی اور مستحکم ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۵). ۲. آرا ، پہیے کے مرکزی حصے اور محیط کے دوریا حلقے کے درمیان لگی ہوئی تانیں جو مرکزی حصے کو دوری گھیرے کے ساتھ مرکز میں جوڑے اور تانے رکھتی ہیں (ا پ و ، ۵ : ۱۰۶) [س : شالशाल].

سال (۵) امث.
سخت اور مضبوط چھلکوں والی خاص قسم کی مچھلی. بعض بعض کے جسم پر سخت اور مضبوط چھلکوں کی ڈھالیں چڑھی ہوتی ہیں، مثلاً سال یا سالو. (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۸). [س : शाल].

سال (۶) امذ.
۱. کانٹا ، زخم ، گھاؤ ؛ (مجازاً) دُکھ ، درد.

ہے اس کے حق میں ہر شب مانندِ روزِ محشر
جس کُوں فراقِ جاناں سینے کا سال ہو گا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۴). ۲. سوراخ ، چھید ، ریخ ؛ چارپائی کے پایے کی چُول. کٹہرے اور دروازے کے پتھروں کے جوڑ مثل کارنجاری باہم وصل ہیں اور ایسے صحیح و عمدہ اوس کے سال ملے ہوئے ہیں کہ جُدا نہیں ہوتے. (۱۸۷۲ ، تاریخ بھوپال ، ۳ : ۹۲). [پ : शाल].

سال (۷) امذ ؛ امث.
۱. مکتب ، مدرسہ ، اسکول. دس روز تک لڑکا برابر سال میں گیا. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۱۳۷). دِلّی میں یہ دستور تھا کہ جب سے بچہ مکتب یا سال میں گیا اُستاد نے پہلے ہی دن سے کہا دیکھو پاؤں نہ پھیلاؤ. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۱). ۲. جگہ ، مقام ، ظرف. اسمائے ظرف اسم کے بعد ان علامات کے لگانے سے بنتے ہیں سال سے ٹکسال ، گھڑسال. (۱۹۱۴ ، اُردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ۱۸۰). سال ، ظرفیت ، بھنڈ سال ، کھنڈ سال ، ٹکسال. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۹۸). ۳. وہ جگہ جہاں گائے ، بھینس اور بیل باندھے جائیں. مویشی خانہ میں دو بڑے اصطبل چودھری کی ذاتی گھوڑیوں کے تھے اور بقیہ چورنجی سالیں چارہ کے گودام اور نوکروں کی کوٹھریاں تھیں. (۱۹۶۳ ، اُردو نامہ ، کراچی ، اپریل : ۸). ۴. ٹکسال.

سیم تن جب عمر سے اوترا نہیں رہتا ہے حال
کم کوئی بازار میں لے ہے روپیہ غیر سال

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۷). [س : شالا शाला].

سالا (۱) امذ (امث : سالی).
۱. بیوی کا بھائی ، شوہر کا برادرِ نسبتی. اِدھرتے سالے اُدھرتے سالیاں ، چاروں طرف تے بوستیاں گالیاں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۳).

ہم سے کس ناتے سے دُشمن دوست ہو
دل میں سال ہے کوئی سالا نہیں

(۱۷۳۳ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۶۹).

وہ سالے ہیں میرے نہیں اس میں شک
میرے ساتھ ہیں قید خانے تلک

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۶۱). میں ... افغانے واز کے ایسے ... ساس اور سُسْرے اور سالے کے مرنے کا ماتم کرنے لگا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۷). صراف صاحب نے ... اپنے لاڈلے سالے کو تبدیل کر کے محکمۂ جیل میں بھیج دیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۸۷). ۲. کلمۂ دشنام. اس پر یہ بہت بگڑے ، سور کا بچہ ، پاجی بدبخت ، بڑا پلش کا سالا بنا ہے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲۵۸). یہ سالا ہر وقت غائب رہتا ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۸۲). [پ : शालक].

• • • **سالا (۲)** امذ بسہ شالا.
جگہ ، مقام ، گھر کے معنوں میں بطور لاحقہ مستعمل. دھرم سالا ، گئو سالا. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۹۸). [س : شالا शाला].

سالار امذ.
کسی جماعت یا گروہ کا سربراہ ، سردار ، افسرِ اعلیٰ.

محمدؐ پاک سید ولدِ آدم
وہ والیٔ جہاں سالارِ عالم

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد ، ۶). وہ ... ایک فاتح یا سپہ سالار کے رنگ میں نظر آتا ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۶۵).

سپاہی بھی تھا اور سالار بھی
خود ہی سر بھی وہی خود ہی سردار بھی

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۵۹). [ف : سالار (سال + آر) ـ عُمر رسیدہ].

ـــ اَنْبِیا کس اضا (ـــ فت ا ، سک م بشکل ن ، کس ب) امذ.
رسولِ مقبول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں (ماخوذ : مہذب اللغات). [سالار + انبیا (رک)].

ـــ بَیتُ الْحَرام کس اضا (ـــ ی لین ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ح) امذ.
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات (مہذب اللغات ؛ نوراللغات). [سالار + بَیت + رک : ال (۱) + حرام].

ـــ جَنگ (ـــ فت ج ، غنہ) امذ.
سپہ سالار ، جنگی لاٹ ، فوجی افسروں کا خطاب (اُردو قانونی ڈکشنری). [سالار + جنگ (رک)].

سالار مَنْدَرا (فت م ، سک ن ، فت د) امذ.
ایک ایسا مُوذی کیڑا جو اکثر نوشادر کی کانوں میں پایا جاتا ہے ،

حشرات الارض کی قسم سے ہے. پانو چار ہوتے ہیں ، گردن پتلی اور دم چھوٹی ہوتی ہے چھپکلی سے چوڑا اور بڑا ہوتا ہے سالار مندرا نہایت مُوذی جانور ہے. اس کے کاٹنے سے آدمی مر جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۹۳). [مقامی].

سالاری امث.
۱. سالار کا عہدہ ، منصب ، مقام یا کام. ہزاروں حلال خور ، مداری ، سالاری ... چلے آتے ہیں. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۶۱۵). ۲. ماتحتی. اب یہ ساریٰ فوج میاں طارق کی سالاری میں کمرے سے کُوچ کرنے ہی والی تھی. (۱۹۴۳ ، آجکل ، دہلی ، ۱ اکتوبر ، ۱۲). [سالار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سالانَہ (فت ن) صف ، م ف.
۱. ہر سال ، سال بسال ، سال پیچھے. مارچ کی درجہ بندی سررشتہ کی سالانہ رپورٹ کے لئے درکار ہوتی ہے. (۱۸۸۶ ، دستور العمل مدرسین دیہاتی ، ۴). ان لوگوں نے کچھ سالانہ خراج قبول کر کے صلح کر لی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۹). تمام سرکاری دفاتر اور محکمے اپنے سالانہ میزانیے میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت اُردو ٹائپ مشینوں کی خرید کے لیے ضروری رقم مختص کرائیں. (۱۹۸۵ ، مجلس زبان دفتری پنجاب ، ۹). ۲. وہ وظیفہ یا مشاہرہ یا جاگیر کی آمدنی جو سالِ تمام پر ملے. سالانہ ایک نقدی عطا ہے جس کا تقرر ایک معیّن رقم پر ہوتا ہے اور جس کی ادائی اختتام سال پر ایک مرتبہ ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۱۸). [سال + انہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ حَلْقَہ (ـــ فت ح ، سک ل ، فت ق) امذ.
درخت پر ہرسال نئے مادہ کا خول جو پُرانے خول کے درمیان پیدا ہوتا ہے. ساگوان کی لکڑی کا آڑا تراش معائنہ کرنے سے معلوم ہو گا کہ ایک یا ایک سے زاید مسامات کی لڑیوں کے ذریعے سالانہ حلقے خُوب اچھی طرح نُمایاں اور خالی آنکھ سے تمیز کئے جا سکتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۷). چونکہ ہر حلقے سے سالانہ نمو کا پتہ چلتا ہے اس لئے ان کو سالانہ حلقے کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۹۶). [سالانہ + حلقہ (رک)].

ـــ رَپورٹ (ـــ فت ر ، و مج ، سک ر) امث.
برس دن کے تمام احوال اور کارگزاری کی رپورٹ جو ہر ایک سررشتہ کا حاکم اعلیٰ افسر کے پاس بھیجتا ہے (اُردو قانونی ڈکشنری ، ۲۲۹). [سالانہ + انگ : رپورٹ (رک)].

ـــ گَرْدِش (ـــ فت گ ، سک ر ، کس د) امث.
زمین کا آفتاب کے گرد ایک سال میں پُورا چکر مکمل کرنے کا عمل. زمین آفتاب کے گرد گردش کرتی ہے اور زمین کی اس گردش کو سالانہ گردش کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۲۸). [سالانہ + گردش (رک)].

ـــ مَوج (ـــ و لین) امث.
موسم سرما میں زمین کے ٹھنڈے ہونے سے بھی زمین کے قشر میں حرارتی موج چلتی ہے جسے سالانہ موج کہا جا سکتا ہے (حرارت ، ۸۳۵). [سالانہ + موج (رک)].

سالائی امذ.
ایک درخت جس کی پوست نرم ہوتی ہے. نرم پوست کا کوئی درخت سینگوں کو صاف کرنے کے لیے کافی ہے لیکن سانبھر کو سالائی کا درخت اس کام کے لیے خاص طور پر پسند ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۲۵۴). [مقامی].

سالِب (کس ل) صف.
سلب کرنے والا ، زائل کرنے والا.

یہ قول رابعہ ہے جان کا سالب
عارف ہے جو ہو خدا سے دل کا طالب
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۴۳).

پاس ہی فرش پہ نانا ہے نظر کی طالب
جس کے ملبوس کی بدبُو ہے خِرد کی سالب
(۱۹۱۵ ، فردوس تخیل ، ۱۲۳). [ع].

سالِبات (کس ل) امث.
سالبہ (رک) کی جمع.

واقف ہیں آپ فلسفۂ موجبات سے
ساتھ اس کے دخل آپ کو سالبات میں
(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۶۲۴). زبان سالبات یا سالبات کے قدغن سے مبرا ہے. (۱۹۳۱ ، منشوراتِ کیفی ، ۹). [سالبہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

سالِبَہ (۱) (کس ل ، فت ب) صف مث.
۱. (منطق) وہ قضیہ جس میں موضوع اور محمول کے درمیان رابطے کی نفی کی گئی ہو (موجبہ کی ضد). سالبہ وہ قضیہ ہے جس میں سلب رابطہ کو قطع کر دیتا ہے. (۱۹۲۵ ، کلمۃ الاشراق ، ۴۳). کسی بھی متعین قضیے پ کو فرض کیجئے. اس قضیئے کا ہمشہ ایک سالبہ قضیہ بھی ہوگا جس کا نام آپ نفی پ رکھ سکتے ہیں. (۱۹۶۳ ، تاریخ اور کائنات ، ۳۳۱). ۲. (اُ) منفی (**Negative** کا اُردو ترجمہ). سالبہ کو جُس ہر کہ حرفِ خفیف سا عکس ہوتا ہے ایک خاص طریقے سے دھوتے ہیں. ((۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۳۲۳). (اَا) قطبِ شمالی سے نکلنے والی روشنی. سالبہ یعنی قطبِ شمالی میں جو روشنی نکلتی ہے. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۱۱۳). ۳. وہ تصویر جس کے رنگ قُدرتی حالت سے مُختلف ہوں. یہ اس تصویر کو کہتے ہیں جس کے رنگ قُدرتی حالت سے مُختلف ہوتے ہیں. (۱۹۱۵ ، رموزِ فطرت ، ۵۸). [ع].

سالِبَہ (۲) (کس ل ، فت ب) امذ.
ایک خُوشبودار پودا ، پودینہ کی جنس سے تعلق رکھنے والا پودا. سالبہ اور پودینہ اور مرزہ بخوش ... بونے کے لئے مثل باغیچے کے زمین چاہیے. (۱۸۸۵ ، دولتِ ہند ، ۱۳۷). [مقامی].

سالِپا/سالِپیَہ (کس ل ، ب / فت ی) امذ.
یک پودا جس کی پتیاں خوشبودار ہوتی ہیں. اس صنف میں حسب ذیل

ہوتے ہیں :- پودینہ ، سالیا ، سعتر ، نازبو ... اور سنبل خزامی وغیرہ۔ (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۳)۔ [ف]۔

سالپَڑنی (سک ل ، فت پ ، سک ڑ) امذ ؛ ـــہ شالپرنی۔

پاک و ہند کے چھوٹے چھوٹے پہاڑ اور جنگلوں میں پایا جانے والا درخت ، یہ سیاہ ، نرم اور خوبصورت ہوتا ہے ، اس کے پتے جھا سے مشابہ اور خوشبودار بھی ہوتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۹۹)۔ [س : शाल+ग्रम]۔

سالْٹ (سک ل) امذ۔

نمک سے تیار کی جانے والی مسہل دوا۔ آج سالٹ کا اِستعمال کیا ہے تین چار دست آئے ہیں۔ (۱۸۹۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۵۰)۔ یہ دھات قدرت میں کھلے بندوں نہیں پائی جاتی البتہ اس کے بعض سالٹ قدرتی طور پر ملتے ہیں۔ (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۱۸۲)۔ [انگ : Salt]۔

سالَر (فت ل) امذ۔

ایک درخت جس کی اُونچائی انیس فٹ اور تنے کی گولائی پانچ چھ فٹ کی ہوتی ہے پھاگن اور چیت کے آس پاس اس کے پُرانے پتے گر جاتے ہیں اور جیٹھ میں نئے پتے آ جاتے ہیں۔ اس کی نرم ڈالیاں اور پتے روغن دار ہوتے ہیں ، اس کی لکڑی جلانے سے روشن نہیں ہوتی صرف سُلگتی رہتی ہے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰۲)۔ [مقامی]۔

سالِف/سالِفَہ (کس ل / فت ف) صف۔

گزشتہ ، گزرا ہوا کفو و عائل موسیٰ علیہ السلام کے تھے نصب دعوت میں اور تحدی معجزہ و تشریع احکام و اجرائے نسخ اوپر شرایع سالفہ کے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۳)۔

نکالا نامِ معشوقانِ سالِف اوس نے دفتر سے
بٹھایا نام میں نے اے جنوں عشاقِ سابق کا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۳۵)۔ [ع]۔

سالَک (فت ل) امذ۔

ایک ترکاری جو پانی کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ سالک : تالابوں میں زمین کے نیچے پیدا ہوتا ہے اور پانی کی تہ سے باہر نکالا جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۶)۔ [مقامی]۔

سالِک (کس ل) صف۔

۱. **راہ چلنے والا ، رہرو ، مُسافِر۔**

سالکو دشتِ تجرّد ہوں یہ کہدو اون سے
قیس و فرہاد مری سمت گزارا نہ کریں

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۶۰)۔

ہر اک پاؤں ہے سالکِ راہِ غیب
نہیں نقش پا میں ہے اک ذرہ عیب

(۱۸۹۳ ، ماہ و اختر ، ۱۵)۔ چونکہ ہر شخص سالک ہے ، اس لئے اسے رہبر کی ضرورت ہے۔ (۱۹۸۷ ، اُردو ، کراچی ، جنوری تا مارچ ، ۳۷)۔ ۲. **راہِ طریقت پر چلنے والا ، جو کسی مُرشد کے زیرِ ہدایت ہو ، صوفی مجذوب کے مقابلے میں)۔** جس میں سلوک وہیچ سالک نیں تو مذبذبین بین ذالک۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲)۔

سب میں جُدا ہے عالمِ دیوانگی کی راہ
لیکن طریقِ عارفِ سالکِ سلوک ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۶۵)۔

پایا نہ کنھوں نے اسے کوشش کی بہت میر
سب سالک و مجذوب گئے اس کی طلب میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۷)۔ ہمیں کچھ سالک و مجذوب سے مطلب نہیں ، ہم اپنی لَو اُسی سے لگائے بیٹھے ہیں۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۷)۔ جو مُسافر خدا کی تلاش میں سفر کرتا ہے اسے سالک کہتے ہیں۔ (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۱۰۹)۔ پیشانی اور ٹخنے پر نماز و سجدہ کے نشان اور ٹھیٹ نے مزید تصدیق کر دی کہ متوفی سالک مسلمان درویش تھا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۲۱)۔ ۳. (موسیقی) ایک راگ کا نام (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۸)۔ [ع]۔

سالگ رام (فت ل) امذ۔

۱. **کالے رنگ کا پتھر جو مُقدّس سمجھ کر گلے میں ڈالا جاتا ہے۔** کالے پتھر جو کسی دریا میں سے نکلتے ہیں اور جن کو کرشن جی کا اوتار جان کر سالگ رام کہتے ہیں۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۳۵)۔ ہر ایک نے پگڑی میں تلسی کی شاخ لگائی ، گلے میں سالگرام ڈالا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۱۳)۔ ۲. **ایک مُورتی جس کی ہندو پُوجا کرتے ہیں** (ماخوذ : نوراللغات)۔ [پ : शाल+ग्रम]۔

سالِم (کس ل). (الف) صف۔

۱ **کامل ، پُورا ، ثابت ، ٹُوٹ پُھوٹ سے محفوظ ، سلامت۔**

دِسیں جاموں کے پھل بن میں نیلم کے نمن سالم
نظر لاگے نہ تیوں میویاں کوں را کھیا ہے جن سارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۶)۔

قسم تیرے نین کی آرزو میں
کبھو سالم کبھو بیمار ہیں ہم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۷)۔

خُدا اس بات کا ہے خُوب عالم
کبھی میں نے نہ کھایا جوز سالم

(۱۷۷۳ ، تصویرِ جاناں ، ۹)۔

ہاتھ ہر لے کے کھلونوں کی طرح دے پٹکے
کوئی سالم نہ بچے مہرۂ پُشت و گردن

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، قصائدِ سحر ، ۶۰)۔

سالم کوئی شے جُز تن صد چاک نہ ملتی
رُوحوں کو بھی چُھپنے کی جگہ خاک نہ ملتی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۸۸)۔ ہنڈے اور پیپے کو اُٹھانے کے لئے ایک سالم مزدور درکار ہوتا تھا۔ (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۶۰)۔ ۲. (عروض) **غیر مزاحف ، جو زحاف سے الگ ہو۔** جو رُکن اپنی اصل پر ہووے یعنی عمل زحاف کا اس میں نہ آیا ہو اس کا نام سالم ہے۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۵۱)۔ ایک غزل کے چند شعر پڑھے ... جس کے حشو کو سالم و اخرب بھی لانا جائز ہے۔ (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۷۳)۔ رجز ایک بحر کا نام ہے جس کی سالم شکل میں مستفعلن کی تکرار ہوتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۸۶)۔ (ب) م ف۔ سراسر ،

یکسر ، بالکُلیّہ ، سب ، تمام (اس کا تعلق سالم نمبر ۱ یا نمبر ۲ سے ہے)۔

عجب رہے شاہ ہور شبھہ کے وزیراں
ہوئے کیس پُھول کے سالِم اسیراں

(۱۶۶۵ ، پُھول بن ، ۲۶)۔

دوجا دیدار کا پیالا جو پایا
ادب اور شرم وو سالِم گنوایا

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۹)۔ [ع]۔

ـــُـ الاَعضا (ـــضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع) امذ۔
تندرست، جس کے تمام اعضا درست ہوں۔ محکمۂ جنگ نے اٹھارہ برس سے زائد عمر والے تندرست سالِمُ الاعضا مردوں کو بھی جبریہ بھرتی کرنا ہی مناسب بلکہ ضروری سمجھا۔ (۱۹۷۰ ، اُردو نامہ ، کراچی، ۳۵ : ۹۰)۔ [سالِم + رک : ال (۱) + اعضا (رک)]۔

ـــ رُکْن (ـــضم ر ، سک ن) امذ۔
(شاعری) بحر کے تمام رکن۔ یہ بحر بھی اُردو میں مثمن ہی مُستعمل ہے لیکن سالِم ارکان کے ساتھ نہیں۔ (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۱۰۸)۔ [سالِم + رُکن (رک)]۔

ـــ زِندَگی (ـــ کس ز ، سک ن ، فت د) امذ۔
تمام عُمر۔ اِبتدا میں تمام بیمہ کمپنیاں سالِم زندگی کی پالیسیاں فروخت کرتی تھیں۔ (۱۹۶۳ ، بیمۂ حیات ، ۳۵) [سالِم+زِندگی(رک)]۔

ـــ عَدَد (ـــ فت ع ، د) امذ۔
ایسا عدد جو تقسیم نہ ہو سکے۔ دوسری اقوام کی طرح عربوں میں بھی عام طور پر سالِم اعداد کے لئے ناپسندیدگی پائی جاتی تھی۔ (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۳۳)۔ [سالِم + عدد (رک)]۔

ـــ مَحال (ـــ فت م) صف۔
شخصۂ معین کہ جس کی مال گزاری خواہ گورنمنٹ کو دی جاتی ہو خواہ جاگیر دار یا معافی دار کو (اُردو قانونی ڈکشنری ، ۳۳۹)۔ [سالِم + محال (رک)]۔

ـــ و غانِم (ـــ و مع ، کس ن) امذ۔
کامیاب و بامراد ، تندرست و دولت مند۔ جو مال اسباب گھوڑے اُن کے پاس تھے وہ سب چھین لیے یوں سالِم وغانِم واپس آئے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۶۶)۔ [سالِم + و (حرفِ عطف) + غانِم (رک)]۔

سالِماً (کس ل ، تن م بفت) م ف۔
مکمل طور پر ، پوری طرح۔ یہ اس حقیقت کی نمائندگی ہے جو واقعاً اور سالِماً موجود ہے۔ (۱۹۶۷ ، فکرِ سُخن ، ۲۸۱)۔ [سالِم + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

سالِمات (کس ل) امذ ؛ ج۔
سالمہ (رک) کی جمع ؛ مالیکیولز (**Molecules**)۔ سب میں بڑی بات یہ ہے کہ اس زمانہ میں مسئلۂ سالِمات نے بڑی ترقی کی ہے۔ (۱۸۹۸ ، معارف ، اعظم گڑھ ، اگست ، ۵۶)۔ بعض پیچیدہ سلیک ... مکمل سالِمات میں باہمی عمل دکھاتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۰)۔ [سالِم + ات ، لاحقۂ جمع]۔

سالِماتی (کس ل) صف۔
سالِمات سے متعلق یا منسوب۔ اگر ان میں سے ایک سیّال کا دیا ہوا حجم ، دوسرے کی بہ نسبت بلند تر سالِماتی اِرتکاز رکھتا ہو تو اس کو بیش تنشی یا بیش ہم تنشی کہا جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۸)۔ انڈرسن اور اس کے ساتھیوں نے تپ‌دق کے جراثیم کے موم سے ... ترشہ حاصل کیا جس کا سالِماتی وزن بہت زیادہ ہے۔ (۱۹۶۷ ، بُنیادی خرد حیاتیات ، ۳۳۰)۔ [سالِمات + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سالْمَن (سک ل ، فت م) امث۔
شمالی سمندر اور دریاؤں میں پائی جانے والی ایک مچھلی ، اس کا گوشت نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ مچھلی شکار کے اعتبار سے دو قسم کی ہوتی ہے۔ اس میں وھیل ، ٹیونا ، سالمن، ٹراوٹ اور کریپ زیادہ اہم ہیں۔ (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۱۶)۔ [انگ : **Salmon**]۔

سالْمون (سک ل ، و مج) امذ۔
آبی پھپھوندیوں سے پھیلنے والا مچھلیوں کا ایک مرض ، مچھلیوں میں آبی پھپھوندی کا داخلہ کسی زخم سے یا گلپھڑوں کے ذریعے ہونا جس سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ اس بیماری کو سالمون کا نام دیا جاتا ہے ، اس بیماری کی وجہ سے مچھلیوں کے ذخیروں کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہہ پودے ، ۱۱۲)۔ [انگ : **Salmon**]۔

سالِمَہ (کس ل ، فت م) امذ۔
(کیمیا) کسی شے کا چھوٹے سے چھوٹا ذرّہ جو اپنا وجود قائم رکھ سکے اور اس شے کی تمام خاصیتیں ظاہر کرے ، مالی کیول۔ گرمی کی محبّت اور سردی کا خوف ... ایک ناقابلِ تقسیم سالِمہ کو ظاہر کرتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۸۲)۔ جن میں سے ہر ایک اپنی ہی ایک ہیئتِ سالمہ رکھتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشافِ تنقیدی اصطلاحات ، ۳۳)۔ [سالِم + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

سالِمی (کس ل) صف۔
سالِم سے منسوب۔ بس آکاش جس پر ہم نے پہلے غور کیا ہے ایک عبوری سلسلہ ہے۔ بھوتادی سے تنماترا تک اور تنماترا سے سالمی پیدائش تک۔ (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ۱ : ۳۷۹)۔ نوعی گردش اور سالمی وزن کا حاصلِ ضرب سالمی گردش کہلاتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، موجیں اور اہتزازات ، ۱۹۹)۔ [سالِم + ی ، لاحقۂ نِسبت]۔

سالِمِیَّت (کس ل ، م ، شد ی بفت) امث۔
سلامتی ، صحت ، بقا ؛ تحفّظ۔ عرب کی آزادی اور سالمیّت خطرے میں ہے۔ (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۹۰)۔ یہ وارسولا ملکی سالمیّت کے لئے تباہی کا موجب ہو گا۔ (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۶۳)۔ [سالِم (رک) + یت ، لاحقۂ اسم کیفیت]۔

سالِمِیّہ (کس ل ، سک م ، فت ی) امذ.
حضرت امام محمد باقر کی وفات کے بعد امامیہ شیعوں کا گروہ بھی کئی شاخوں میں تقسیم ہو گیا سالمیہ اسی فرقہ کی ایک شاخ ہے (فرقے اور مسالک ، ۱۳۸). [ع].

سالَن (فت ل) امذ.
مسالے ڈال کر پکائی ہوئی شوربے دار ہنڈیا اور اس کا حاصل جسے عموماً روٹی کے ساتھ کھاتے ہیں. بیچاری نے کسی نہ کسی طرح دو سالن بھی کر لئے تھوڑا سا پلاؤ بھی پکا لیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۶۰). خمیری روٹی اور آلو کا سالن تقسیم کرنا شروع کر دیا. (۱۹۲۰ ، گلدستۂ عید ، ۱۵). ترکاریوں کا سالن بناتے اور ہنڈیا بیچ کر زندگی گُزارتے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۵۱). ۲. روٹی کے ساتھ یا روٹی سے لگا کر کھانے کی چیز.

سالنے کا کچھ نہ تھا ان کو اٹک
سرکہ بس تھا ان کو سالن بے نمک

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۶). حضرت نے فرمایا اچھا سالن سرکہ ہے. (۱۸۰۹ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۸۲). پہلی اب پھر آئی اور ضرورت کے لائق سالن ڈال دیا. (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۵۰). بھاگا بھاگا ہوٹل پہنچا وہاں سے دو تین سالن اور دوسرے لوازمات ٹرے میں سجا کر لے آیا. (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۲۰). ف : بگھارنا ، بُھوننا ، دم دینا ، ڈالنا. [س : सं+लवण].

ـــ کَسْنا محاورہ.
(طباخی) مسالے کا پانی خُشک کرنے کے لیے سالن کو دیر تک اچھی طرح بُھوننا، گوشت یا ترکاری کا پانی جلانا (ا پ و ، ۳ : ۱۵۷).

سالْنا (۱) (سک ل) امذ.
رک : سالن.

عُمر بھر میں بھی کسی حالت میں کبی
سالنے کے ساتھ روٹی کھائی نیں

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۹۱).

سالنے اقسام کے تھے جو پکے
ذائقے میں اپنے اپنے او چکے

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۷). باندی غلام کو کھانا ، سالنا اور کپڑا دینا واجب ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۳۲). چینی کے گول پیالوں میں سے پھولدار لمبوترے چمچوں کے ذریعہ سے سالنا نکالا جاتا. (۱۹۷۸ ، کارِ جہاں دراز ہے ، ۱ : ۳۳۸). [سالن + ا (زائد)].

سالْنا (۲) (سک ل) ف م.
۱. چھیدنا ، چُبھونا.

بُونے گُل سالتی ہے دل میں مرے
آہ یہ کس سے بے دماغ ہوں میں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۶). ۲. (مجازاً) عذاب دینا ، دُکھ پہنچانا ، کُھل جانا ، ناگوار ہونا ، گراں گُزرنا. پریوں نے اس کے تانبی اتنا مارا کہ بےہوش ہو گیا اور باہر گھسیٹ کے ڈال دیا ، بادشاہ جو اس کے اوپر عاشق تھا تس سے چوٹیں اُسے نہ سالی. (۱۷۳۶ ، ؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۱).

چھاتی سے ایک بار لگاتا جو وہ تو میر
برسوں یہ زخم سینے کا ہم کو نا سالتا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱). ۳. (سِلاوٹ و کھٹ بُنا) پلنگ تخت اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کی جڑائی کرنا ، ان کے اجزا جوڑ کر ملانا (ا پ و ، ۱ : ۱۸۲). ۴. سی دینا ، باندھ دینا. کوئی ایسا کوڑھ مغز بھی ہو سکتا ہے کہ ... پیٹھ پھیرے اسی طرح تخت بیٹھا رہے جیسے اسے کرسی میں سال دیا ہو. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۲). [س : सं+लवण].

سالَنْگ (سک ل ، فت ن) امث.
(موسیقی) ایک بسیط راگ اور راگنی جس نے دُوسرے راگ سے ترکیب نہیں پائی مگر دوسرے راگ سے رنگین ہے (ماخوذ : نغمات الہند ، ۳۶). [مقامی].

سالُو (و مع) امذ.
(پارچہ بافی) باریک جھنا گہرا عُنّابی رنگ کا کپڑا ، سُوہا ، لال ، زعفرانی.

سرنگ تافتے بانتے والیتے
سو زرباف و سالُو و پرکالیتے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۵).

حریر و بافتہ سالُو ، سری صاف
مشجّر ، تافتہ ، دارائی زرباف

(۱۶۶۵ ، پُھول بن ، ۳۲).

شیشے شربت کے سالُو سے تھے منڈھے
خالی خالی تھے ایک کونے پڑے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۶۹). کمخواب اور اطلس اور گلبدن وغیرہ ریشمی اور عمدہ کپڑے اور جوتے بیش قیمت زردوزی کے اور شطرنجیاں اور سالُو وغیرہ جو فروخت ہوتا ہے آدھ آنہ روپیہ سے تین آنہ اور چار آنہ تک حق دلالی لیتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳). کوری کوری صراحیاں لال سالُو کے بھیگے ہوئے کپڑے سے لپٹی ہوئی اوس میں ٹھنڈی ہونے کے لیے رکھ دی گئیں. (۱۹۶۵ ، ہماری پہیلیاں ، ۱۰). [س : साल].

سالُو (۲) (و مع) امث.
ایک قسم کی مچھلی ، رک : سال نمبر (۵) (عالمِ حیوانی ، ۸). [مقامی].

سالُو (۳) (و مع) امذ.
(موسیقی) ایک قدیم متروک راگ کا نام (ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۶۰). [س : شالُ साल].

سالوتَر (و مع ، فت ت) امذ ؛ سالوتری.
جانوروں کا معالج.

کتنے رنگاں ترنگاں فوج میں بھر ؎ دیے ہو فوج سالوتر کا دفتر

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۱۲۶).

اگر گھوڑے کی سمجھے بند ہے لید
تو کر سالوتری کی جا کے تقلید

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۲). احقرالنّاس نے فنِ فرس میں

رسالہ سالوتر ... سعیٔ بلیغ کے ساتھ تصنیف و تالیف کیا تھا. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۱) . دوائیں بنوا کر رکھ لی جائیں جو موقع پیش آنے پر دے دی جایا کریں یا سالوتر سے صرف حالت بیان کر کے دوا لے لینا کافی ہے.(۱۹۱۶ ، خانہ داری (معاشرت) ، ۱۹۲). [ب : शालि + होत्र + इक:].

سالوتری (و مع ، سک ت) امث.

سالوتر (رک) کا کام یا پیشہ. اُستاد سالوتری کا فن بھی خوب جانتا تھا. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۲۰). [سالوتر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سالُوس (و مع) صف ؛ امذ.

۱. مکّار ، فریبی ، دھوکا دینے والا ، دھوکے باز.

کر چکا ہوں دورِ اخلاصِ بُتاں میں اِمتحاں
میں نہ مانوں گا کہ مومن زاہدِ سالوس ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳۸).

اے زاہدِ سالوس نہ دے مجھ کو فریب
ساری ہے یہ بندگی خدا کے لئے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، رباعیات ، ۶۳) **۲. مکر ، فریب ، دھوکا.**

مسندِ سالوس سے زاہد نہیں ہے شانِ فقر
بوریے پر بیٹھیے اور بے ریائی کیجئے

(۱۷۵۵ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۳۱).

دلِ صد چاک کسو کا نہ رفو تجھ سے ہوا
ناصحا گرچہ بہت خرقۂ سالوس سیے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۱). محض ریا و مکر و سالوس کی بُرائی بیان کرنی مقصود ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۲۹).

نذرانہ نہیں سود ہے پیرانِ حرم کا
ہر خرقۂ سالُوس کے اندر ہے مہاجن!

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۲۰). [ف].

سالُوسی (و مع) صف ؛ امث.

سالُوس سے متعلق اور منسوب ، مکّاری ، ریا ، فریب.

حضرت شیخ کے رونے پہ نہ جانا تو کہ یہ
زرق ہے ، ریو ہے ، تزویر ہے ، سالوسی ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۶).

شریفِ کعبہ وہ ہے خرقہ پوشِ سالُوسی
کمر کا بھی نہیں خالی ہے پیچ سے پٹکا

(۱۸۷۸ ، سُخُنِ بے مثال ، ۲۶).

سالُوسی و تلبیس کی تصویر ، مارِ آستیں
کژ گُس کماں اندر کماں ، اژدر کنِس اندر کنِس

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۹۳). [سالُوس + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

سالُوی (و مع) صف.

سالُو (رک) سے متعلق یا منسوب.

نہ نے پر سالوی برہانپوری بوجھ   یہ کالے پر تو کالی کنچری بوجھ

(۱۷۳۲ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۲۱۱). [سالو + ی ، لاحقۂ نسبت].

سالَہ (فت ل) امذ.

بیوی کا بھائی ، سالا.

جو یک سالہ تھا میر سیاف کا
او لشکر لے حیدر کے نزدیک تھا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۷۱) . ہاں صاحب گولہ انداز کا بہنوئی مددگار ہے اور شاعر کا سالہ بھی جانب دار ہے . (۱۸۶۹ ، غالب ، غالب کا روزنامچہ ، ۲۱). [سالا (رک) کا ایک املا].

ـــ سالَہ (فت ل) صف.

سال والا ، سال کا مثلاً ہفت سالہ (سات سال کا) ، دہ سالہ (دس سال والا) مرکبات میں بطور جزوِ دوم مستعمل. ہفت سالہ مطالعے کے بعد یہاں کا مُسلمان نوجوان علم کی ان شاخوں سے قریب قریب اُتنا ہی واقف ہو جاتا ہے جتنا کوئی آکسفرڈ کا تعلیم یافتہ نوجوان. (۱۹۵۳ ، ثقافتِ پاکستان ، ۴۰). [سال + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سالْہا سال م ف.

مُدّتوں ، عرصے تک.

لذّتِ ذبح زباں سے نہ گئی برسوں تک
سالہا سال نہ جلّاد نے زانو بدلا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۴۷). علاؤالدین کے سالہا سال بعد جبکہ اس کے خاندان سے بھی حکومت منتقل ہو چکی تھی ان کو پدمنی کا واقعہ ... صاف صاف لکھ دینے میں کیا خوف ہو سکتا تھا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۸۸). شہر لاہور میں سالہا سال سے امن تھا. (۱۹۶۶ ، زرد آسمان ، ۴۷). [سال + ف : ہا ، لاحقۂ جمع + سال (رک)].

سالی (۱) امث.

۱. بیوی کی بہن. سالا دُشمن ، سالی دُشمن بجز اس بچارے کا من. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۴).

ہے یہ دنیا اپنی سالی کی جگہ
اِلتفات اس سے کروں کس طرح کہہ

(۱۸۲۹ ، نظم رنگیں ، ۴) . ولایتی قسموں میں دولہا کی سالیاں سوار ... پھر رات گئے دولھا کے مکان پر پہونچا . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۸). بہتر ہو کہ یہاں سے سر پر پانو رکھ کر بھاگیں ورنہ سالی کے بعد آئے گا سالا اور پھر خالو اور خالہ. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۴۸). مرزا غالب کی بیگم اور ان کی سالی کی درخواست کے بارے میں ایک سرکاری دستاویز بھی شائع کی جا رہی ہے (۱۹۸۷ ، حیاتِ غالب کا ایک باب تحقیق کی روشنی میں ، ۸) **۲. بطور کلمۂ دُشنام.** نئے جُوتے کی طرح چرر چرر کرتی ہے سالی. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۷۰). [سالا (رک) کی تانیث].

ـــ آدھی/آدھیج بنالی اَور سَلَج/سَلَہج پوری جوئے کہاوت.

جورُو کی بہن اور سالے کی بیوی سے بے تکلفی ہو جاتی ہے ، گویا سالی تو آدھی بیوی اور سالے کی بیوی پوری بیوی ہوتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ نوراللغات).

ـــ تُہالی ، چاہے اوڑھی ، چاہے بچھالی کہاوت.

رضائی کو چاہے اوڑھو ، چاہے بچھاؤ. سالی رضائی کی مانند ہے اس سے جو کام چاہے لے لو (جامع الامثال).

سالی (۲) امث.
(کاشتکاری) سال بھر کی خدمت کا معاوضہ جو دونوں فصلوں کے ختم پر کاشت کار یا زمین دار گاؤں کے کمیروں یعنی لوہار، بڑھئی اور کمہار وغیرہ کو اناج یا نقدی ادا کرے (ا پ و ، ٦ : ٤٣).
[سال + ی ، لاحقۂ نسبت].

سالیانَہ (کس ل ، فت ن) صف. (الف) م ف.
رک : سالانہ. اس کی آمدنی آٹھ لاکھ روپے سالیانہ سے کسی قدر زیادہ ہے. (۱۸۸۳ ، جغرافیہ گیتی ، ۲ : ۲۸). (ب) امذ.
سال پیچھے ادا کی جائے (یا خرچ کی جائے) والی رقم یا چیز.

پنج ہزاراں کے تئیں دینار زر
سالیانہ تھا مقرر خاص تر

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ٦۵) فی کس چار دینار سالیانہ آئندہ کے لیے لینا منظور کر کے صلح نامے پر دستخط کیے. (۱۸۴۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۹۷). سردار ٹاک سے ٹاک میں رہنے والی قوم ... کی زمینداری کے حصّہ کا سالیانہ وصول کر کے روپڑی پہنچے تھے. (۱۹۷۸ ، تاریخ پشتون ، ٦۳۳). [سال (رک) + یانہ ، لاحقۂ نسبت].

سالینومیٹر (ی مع ، و مج ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
ایک آلہ جس سے پانی کی کثافت دریافت کی جاتی ہے ، ہائیڈرو میٹر. ان دونوں نشانوں کے درمیان جو جگہ ہے یہ دس حصّوں میں منقسم کی گئی ہے ... ان کو سالینو میٹر کی ڈگریاں کہتے ہیں. (۱۹۰٦ ، راہنمائے انجینیری ، ۲ : ۲۹). [انگ : Salinometer].

سالینَہ (ی مع ، فت ن) امذ ، رک سالینا.
وہ رقم جو سالانہ کسی کو ملے ، وظیفہ.

لشکرِ عُشّاق کا اس شاہِ خُوباں نے عجب
شکلِ ماہِ عید یک دیدار سا لینا کیا

(۱۷۹۲ ، عجب ، د ، ۵۱). سجادہ نشین و گورکن اس خانقاہ کے عرس یعنی فاتحۂ سالینہ حضرت شیخ طاہر بندگی صاحب کا ، پاس آداب عشرۂ ماہ محرم الحرام بتاریخ ۱۷ ویں ماہ کرتے ہیں. (۱۸٦۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۳۰۲). [سالانہ (رک) کا بگاڑ].

سام (۱) صف.
وہ وید منتر جو پُرانے زمانے میں جنگ وغیرہ کے وقت گایا جاتا تھا. سام: لفظ سامن سے مُشتق ہے جس کے معنی ہیں گانے کی چیز. (۱۹۸٦ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۱۲۱). [س : सामन].

ــــ وید (ــــ ی مج) امذ.
(ہندو) چار ویدوں میں سے ایک وید کا نام. برہما نے رگ وید سے رقص ، سام وید سے سرود اور یجر وید سے حرکات و سکنات ... لے کر اس وید کو تیار کیا. (۱۹۲۴ ، ناٹک ساگر ، ۳۱۳). سام وید اور رگ وید ایسے گیتوں سے بھرے پڑے ہیں جو مذہبی جلسوں ، یگیہ اور ہون کے موقعہ پر .. گائے جاتے ہیں. (۱۹۸٦ ، اُردو گیت ، ۱۱۰). [سام + وید (رک)].

سام (۲) امذ.
نوح علیہ السّلام کا پسرِ رشید اور عرب ، عبرانی اور اشوری وغیرہ اقوام کا جدِّ امجد (اس نے اپنی بیوی کے ساتھ حضرتِ نوح کی کشتی میں بیٹھ کر طوفان سے نجات پائی). پھر بعد گزرنے طوفان نوح کے کشتی پر اسی آدمی تین لڑکے نوح کے یافث ، سام ، حام اور بی بیاں ان کی یہ سب زندہ رہے. (۱۸۲۲ ، دقائق الایمان ، ۸۲).

کس نے بچایا لُجّۂ طُوفاں سے نوح کو
کس نے اُٹھایا قبر سے سام ابنِ نوح کو

(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی ، میلادِ معصومین ، ۱۹٦). [عَلَم].

سام (۳) امذ.
رستم کا دادا اور نریمان کا لڑکا جو ایران کا زورآور پہلوان ہوا ہے.

سام سیر اس پہلواں کا چک اچانے نا سکے
سنج اپر کیوں کھینچتے ہیں غُصّے سوں زوریں کماں

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹۲).

جیسے کہتے ہیں بھاری پتھر اے بُت ، ناز ہے تیرا
اُٹھا سکتے نہ جو سام و نریمان ہم اُٹھاتے ہیں

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۲۹).

اگر خُونِ سام و نریمان وہی ہے
تو میداں وہی گونے چوگاں وہی ہے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ٦۷). [عَلَم].

سام (۴) امذ.
سوجن یا ورم جو بدن پر ہو جاتا ہے (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ نوراللغات). [ف].

سام (۵) امذ.
رک : سامان. اکثر دیواروں پر ، ریلوے اسٹیشنوں کے پلیٹ فارموں پر لکڑی کے ساموں پر اس کا پالش کیا جاتا ہے. (۱۹۲۵ ، کارخانۂ عالم ، ۱۰۳). [سامان (رک) کا مُخفّف].

سام اَبْرَص (فت ا ، سک ب ، فت ر) امث.
چھپکلی ، کوچکو دراز دم.

سام ابرص کہ ہے دوائے خراج
ہر جگہ یاں سے ہے نمایاں آج

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۱۰). سام ابرص یعنی چھپکلی یہ ایک قسم کا جانور ہے کوچک دراز دم. یحییٰ ابن عمر کہتا ہے کہ اس کا مارنا سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور یہ ثواب اس وجہ سے ہے کہ یہ بڑا بد ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷۷).
[ع : سام (شد م) = زہریلا + ابرص (رک)].

ساماخْچَہ (سک خ ، فت چ) امث.
انگیا. ساماخچہ اور ساما کچہ لغت اوّل خ ساکن ہے اور دوسرے لُغت میں کاف ساکن ہے دونوں لُغت میں جیم فارسی کی مع ہائے مختفی کے زبر ہے ، عورتوں کے سینہ بند کو کہتے ہیں اور ہندی میں انگیا کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹٦). [ف].

سامان امذ.
۱. اشیائے ضروری ، اثاثہ ، چیز بست.

آتشِ عشق بڑی عقل کے سامان میں آ
وو صنم جب سوں بسا دیدۂ حیران میں آ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱).
ہوش و حواس ، تاب و تواں داغ جا چکے
اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا
(۱۸۷۸ ، گلزارِداغ ، ۵۰). محاصرہ میں فوج کے پاس سامان رسد ختم یا تقریباً ختم ہو جاتا ہے. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۵۵). ۲. (مجازاً) آثار ، علامات ، اسباب. اتنا قرض ہوگیا ہے کہ اس کے ادا ہونے کا سامان نظر نہیں آتا. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۴۴).
اللہ رکھے گا تو ہے گا دل ویران
اس گھر کی تباہی کے تو سامان بہت ہیں
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۸۶). ۳. اِنتظام ، اہتمام ، بندوبست.
کبھی بھائی میرا مُسلماں ہو گا
تو سب کام میرا یہ ساماں ہو گا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۲۱) کوئی سامان ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان کو فکر معاش سے فارغ البالی ہو. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۱۸). وہاں تو سامان ہی دوسرے تھے. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۱۶). ۴. (بول چال) ہوش، حواس، سُدھ. بی بی صاحب کسی طرح سامان میں ہی نہیں آتیں. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۸۸). ۵. دنیاوی مال و متاع ، تعلقاتِ دُنیاوی.
سامان کی محبت میں مُضمر ہے تن آسانی
مقصد ہے اگر منزل غارت گرِ ساماں ہو
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۳۲۰). ۶. ذریعہ ، سبب ، محرک.
اضطرابِ دل کا ساماں یاں کی ہست و بُود ہے
علمِ انساں اس ولایت میں بھی کیا محدود ہے
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۲۶). ۷. تمہید ، آثار ، علامت.
یہ پریشانی مری سامانِ جمعیت نہ ہو
یہ جگر سوزی چراغِ خانۂ حکمت نہ ہو
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۶). ۸. تلوار وغیرہ اوزار کے تیز کرنے کا آلہ (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۹. تیاری ، آمادگی ، تہیہ (فرہنگِ آصفیہ). ۱۰. آراستگی ، سجاوٹ ، تکلف ، ٹھاٹھ.
کس نے ملنے کا کیا وعدہ کہ داغ
آج ہو تُم اور ہی سامان میں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۳۳). ۱۱. ہتھیار ، اوزار ، جنگ کا سامان (فرہنگِ آصفیہ). [ف].

ـــ باندھنا محاورہ.
۱. سامان کرنا ، تیاری کرنا ، آمادہ ہونا.
میں یہ کہتا ہوں کہ ہر اک سے لڑا کیجیے آپ
مجھ سے باندھا ہے لڑائی کا یہ سامان عبث
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۳۲).
کسریٰ کو کیا خلق بندھا عدل کا سامان
عہد اُس کا ہوا مغتنم عالمِ امکاں
(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی ، میلادِ معصومین ، ۲۷۷). ۲. چلنے کی تیاری کرنا ، عزمِ سفر کرنا. اپریل میں آخری پرچہ کر کے لال کُرتی جانے کے لئے ہوسٹل سے سامان باندھا. (۱۹۷۸ ، کارِ جہاں دراز ہے ، ۱ : ۳۵۱).

ـــ بَرْدار (ـــ فت ب ، سک ر) صف.
سامان لانے لے جانے والا. فضائیہ زیادہ تر روسی طرز کے بمبار لڑاکا اور سامان بردار ہوائی جہازوں پر مُشتمل ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۹۶). [سامان + بردار (رک)].

ـــ بَنْدھنا محاورہ.
تیاری ہونا ، کسی چیز کے مہیا ہونے کے آثار ظاہر ہونا.
بس توانائی و طاقت کی دلیری کھل گئی
عشق اور حُسن میں جب جنگ کا سامان بندھا
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۳۳).

ـــ بَنْنا محاورہ.
سامان ہونا ، بندوبست ہونا.
عشق میں جس دم بنے سامان آہ و گریہ کا
آبروئے ابر اُڑے ، بگڑے ہوا برسات کی
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)).

ـــ پذِیر ہونا محاورہ.
تعمیر ہونا ، بننا ، تیار ہونا. رفتہ رفتہ ایک عمارت سامان پزیر ہوئی اور مقبرہ کے گرد ایک باغ نہایت باصفا لگایا گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۶۲).

ـــ پَسَنْد (ـــ فت پ ، س ، سک ن) صف.
آرام طلب.
وائے اس دل پہ کہ اسبابِ طلب ہے مُطلق
آہ اس سر سے کہ اصلاً نہیں سامان پسند
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۲). [سامان + پسند (رک)].

ـــ پیش آنا محاورہ.
مشکلات کا سامنے آنا ، حالات کا ناسازگار ہونا. مہاراج سے تین مہینے کی رُخصت لے کے کلکتہ جاتا ہوں. تقدیر آزماتا ہوں ، دیکھیے فلک کیا دکھائے ، کیا سامان پیش آئے. (۱۸۶۸ ، سرور ، انشائے سرور ، ۶۲).

ـــ حَرْب کس اضا (ـــ فت ح ، سک ر) امذ.
ذخائر یا سامان (حملہ یا حملہ سے حفاظت کے واسطے). سانپ اپنے زہر کو صرف اسی وقت استعمال کرتا ہے جب وہ اپنی جان کو خطرے میں دیکھتا ہے ورنہ اپنے اس سامانِ حرب کو وقت ضرورت کے لیے محفوظ رکھتا ہے. (۱۹۳۱ ، حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۱۱۵). [سامان + حرب (رک)].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
ذخیرہ کرنے کی جگہ (ماخوذ : انگریزی اُردو فوجی فرہنگ ، ۱۸۳). [سامان + خانہ (رک)].

ـــ دار صف.
گودام کا محافظ (ماخوذ : انگریزی اُردو فوجی فرہنگ ، ۱۸۳). [سامان + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ شیوَن کس اضا(ـــــ ی مج ، فت و) امذ.
موت یا فنا ہو جانے کا ذریعہ ، رنج و غم کا سامان.

دہر میں عیشِ دوام آئین کی پابندی سے ہے
موج کو آزادیاں سامانِ شیون ہو گئیں

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۰۷). [سامان + شیون (رک)].

ـــــ طِراز (ـــــ کس مل) صف.
سامان بہم پہونچانے والا یا والی ، مُنتظم.

ہے عقلِ وجود کا سامان طراز تُو
یزدانِ ساکنانِ نشیب و فراز تُو

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۳۱). [سامان + ف : طراز ، طرازیدن ـ آراستہ کرنا].

ـــــ عَیش کس اضا(ـــــ ی لین) امذ.
امن و امان یا نشاط کے لوازمات ، لوازمۂ خوش گُزرانی جیسے : شراب و کباب ، ناچ رنگ ، دھن دولت (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).
[سامان + عیش (رک)].

ـــــ کَرْنا ف م.
کسی چیز کی درستی کے اسباب مہیا کرنا ، ضروری چیزوں کا مہیا کرنا ، تیاری کرنا.

حاضر براق ہونا کلپے کو چاہیے تھا
مجھ بے نوا کو کیا کیا سامان کر کے مارا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۱).

چار دن کے واسطے کیا کیا نہ کچھ سامان کئے
کوئی یاں دارا بنا اور کوئی اسکندر بنا

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۶۱). اپنے گھر کو نقب زنی سے محفوظ بنانے کا سامان کریں. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ جولائی ، ۳).

ـــــ مُیَسَّر ہونا ف ل.
ضروری چیزوں کا مہیا ہونا. ایسا سامان میسر ہو گا جو حالات اس وقت چھوٹ گئے ہیں ان کو آیندہ لکھ سکوں. (۱۸۹۸ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۵).

ـــــ میں آنا محاورہ.
آپے میں آنا ، غصّہ فرو ہونا ، مزاج ٹھیک ہونا ، ٹھنڈا ہونا ، ڈھنگ سے لگنا. بی بی صاحب کسی طرح سامان میں ہی نہیں آتیں. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۸۸).

ـــــ ناز کس اضا ، امذ.
باعثِ فخر ، فخر کرنے کا باعث ، وہ بات جس پر کوئی ناز کرے.

یہ چمن وہ ہے کہ تھا جس کے لیے سامانِ ناز
لالۂ صحرا جسے کہتے ہیں تہذیبِ حجاز

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۵۶). [سامان + ناز (رک)]

ـــــ ہونا ف ل.
انتظام ہونا ، بندوبست کیا جانا ، ضروری چیزوں کا مہیا ہونا.

مئے وحدت کا سب سامان ہے اے بے خبر تجھ میں
انکھیوں کوں جام ، و دل کوں آبگینا ، سر کے تئیں خم کر

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۰).

اس منزلِ جہاں کے باشندے رفتنی ہیں
ہر اک کے یاں سفر کا سامان ہو رہا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹۳). یہ تو میری بے عزّتی کا سامان ہوا ہے. (۱۸۴۸ ، نوابی دربار ، ۱۶)

کنہاں جانے گا ہند سے سامراج اب
یہیں دفن کا اس کے سامان ہو گا

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۳۹).

ہم نے جب آنکھ اُٹھائی درِ توبہ دیکھا
ہو گیا عفو کا سامان خطا سے پہلے

(۱۹۴۸ ، صد رنگ ، ۱۲۹).

سامان (۲) امذ.
سامانیہ خاندان کا بانی بلخ کا امیر جس کا نام سامان خدات تھا (اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۷۸۳). [عَلَم].

سامانی صف.
سامان (سام) بن نوح کی طرف منسوب ، آلِ سامان. صفاریوں اور سامانیوں نے خلافتِ عباسی کی قبر کھودنا شروع کی. (۱۹۱۶ ، سوانحِ خواجہ معین الدین ، ۳۸). سامانی سلسلۂ سلاطین کا عروج خراسان اور ماوراءالنہر میں تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۴). [سامان + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ سامانی صف.
سامان (رک) سے منسوب یا متعلق ، بطور لاحقہ ، جیسے : فتنہ سامانی ، ہنگامہ سامانی. اپنی تمام قہر سامانیوں کے باوجود انسان کے بعض نہایت عمیق اور نازک جذبات کو برانگیختہ کر دیتی ہے. (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹). [سامان (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سامانْیہ (سک ن ، فت ی) صف.
عام ، معمولی. میں سامانیہ بھاؤ سے جانتا بھی ہوں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۸۲). پہلے اس کی حالت چت سامانیہ کی سی پھر ست سامانیہ کی ہو گئی اور وہ گیان سروپ ہو گیا. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۹۵). [ب : सामान्य].

سامْبھر (سک م ، فت بھ) امذ.
سانبھر جھیل کے پانی سے تیار کیا ہوا نمک. علی الصباح باسی پانی میں سامبھر گھول کر ... کُلّی مارا کریں. (۱۸۷۲ ، رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۱۰۰). [ب : साम्भर].

سام بَن (فت ب) امث.
جنیے پینڈے کی کشتیاں ، پانی پر سامان لے جانے والی سواری. سام بن چپٹے پیندے کی کشتیاں ہیں جو ہانگ کانگ ، رنگون اور دیگر گودیوں میں اکثر استعمال کی جاتی ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۱۳۰). [مقامی].

سامَتْرائی (فت م ، سک ت) امذ.
ایک قسم کی خوشبو ، زباد. بہترین قسم کی زباد کو سامترائی کہتے ہیں یہ بندر سامترائی مضافات ختن سے لائی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۵۳). [مقامی].

سامُدْرِک (ضم م ، سک د ، کس ر) امذ.
علم دست شناسی ، قیافہ شناسی ، ظاہری علامات کو دیکھ کر گزشتہ یا آیندہ کے حالات دریافت کرنے کا علم ، پیش بینی . بادشاہوں کے تانیں علم فراست کا بھی جاننا ضرور ہے کہ جسے ہندی میں سامُدْرِک کہتے ہیں . (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۰۸) . بید سنگیت ، یا کرن ، سامُدْرِک ... ان سب کو پڑھا ہوں . (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۵۷) . اس میں بہت سے ہندی فنون کو جمع کیا ہے ، جیہاں جوتش ، سرودھا ، سامُدْرِک ، کوک نانکہ بھید ، اندر جال وغیرہ مختلف فنون پر بحث کی ہے . (۱۹۲۶ ، شرر ، گزشتہ لکھنؤ ، ۲۷۷) . [س : सामुद्रिक] .

سامُدْرِکی (ضم م ، سک د ، کس ر) امذ.
غیب داں (پلیٹس) . [سامُدْرِک + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت] .

سامَر (فت م) امذ.
سابر ، سانبھر ، ایک جنگلی جانور . گرد قصبہ جنگل و پہاڑ ہے . اس میں شیر ، بارہ سنگے ، نیل ، سامر ، ہرن ، چیتل ، ریچھ وغیرہ کثرت سے ہیں . (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۷۶) . [رک : سابر] .

سامْراٹ (سک م) امذ.
شہنشاہ ، بادشاہوں کا بادشاہ . یہاں کے بادشاہ مُدّتوں سے سامراٹ کہلا رہے تھے . (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۹) . [پ : سمراٹ सम्राट] .

سامْراج (سک م) امذ.
وہ نظام حکومت جو نوآبادیات پر اپنا تسلُّط برقرار رکھنے کے لیے قائم کیا جائے ، ملوکیت کا نظام ، شہنشاہیت کی حاکمیت .

کہاں جائے گا ہند سے سامراج اب
یہیں دفن کا اس کے سامان ہو گا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۹) . اس کے علاوہ ہندوستان میں « بتوں کی بغاوت » ... نے انگریز سامراج کی کمر توڑ دی . (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۵۲) . [س : سام + راجیہ साम+राज्य] .

سامْراجی (سک م) صف.
سامراج سے متعلق اور منسوب ، شاہی . وہ کاغذ اور قلم لے کر بیٹھ جاتا اور پاکستان کے متعلق کوئی مضمون شروع کر دیتا ، وہ ظالم ہیں ، وہ سامراجی ہیں . (۱۹۳۹ ، خاک و خون ، ۲۲۵) . برہمن ذہنیت سامراجی ذہنیت ہے . (۱۹۷۴ ، صدا کر چلے ، ۳۱۷) . [سامراج + ی ، لاحقۂ نسبت] .

سامْراجِیَت (سک م ، کس ج ، فت ی) امث.
ملوکیت ، شہنشاہیت . لسانی سامراجیت اور لسانی رومانیت کے جو خطرات ہمیں آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے ہیں ، ان کا مقابلہ کرنا ضروری ہے . (۱۹۴۸ ، ہندوستانی لسانیات کا خاکہ (مقدمہ) ، ۷) . فلسطین کی تحریک اور سامراجیت کے خلاف پر عمومی رویے یا مزاحمت کی پالیسی کو کچلنے کے لئے ... رجعت پسند قوتیں مجتمع ہوتی ہیں . (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے (ترجمہ) ، ۷) . [سامراج + یت ، لاحقۂ کیفیت] .

سامَرْتھ (فت م ، سک ر) امث.
۱. اختیار ، طاقت ، قوّت ، قُدرت ، گُنجائش ، سمائی . اسے سب بستیوں کا حاکم کیا اور سب باتوں کی اسے سامرتھ دی . (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۴۴) . اس کا باپ بولا بھائی گھبرا مت ، بھگوان میں سب سامرتھ ہے . (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۸۸) . اس چنتا کے مٹا دینے کی سامرتھ کسی میں نہیں دیکھتے . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵) . جب اتنا پریشرم کرنے پر بھی واپس نہ آئے تو کس کی سامرتھ ہے جو انُہیں منا لائے . (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماٰئن ، ۱ : ۲۳۲) . ۲. بالغ ، جوان ، طاقتور . اسے (دُودھ) پلائیں گے جس میں جلدی سامرتھ ہو جائے . (۱۹۱۶ ، کمسن بیوی مُسن شوہر ، ۲) . ۳. لائق ، قابل . تُم یہ نہیں چاہتیں کہ تمہارا بھائی پڑھ لکھ کر سامرتھ ہو جائے . (۱۸۷۱ ، گلشن غیرت ، ۲۸) . [پ : सामर्थ] .

سامَرْتھی (فت م ، سک ر) صف.
طاقت ور ، قوی ، زور آور .

کہ اس عالم میں سامرتھی ہیں جو لوگ
تو دیکھو کیا نہیں کرتے ہیں وہ لوگ

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۳۱۱) . [پ : सामर्थी] .

سامِرَہ (کس م ، فت ر) صف مذ.
۱. افسانہ گو .

رکھتا ہے سامرہ تعلق شب سے
ہے اوس میں سرور اور شر کا گماں

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۱) . ۲. رک : سامری معنی نمبر (۳) . باعتبار اصول مذہب کے وہاں گیارہ فرقے ہیں . مسلمان اور متاولہ اور دروز اور نصیریہ اور اسماعیلیہ اور روم اور موارنہ اور سریان اور ارمن اور یہود اور سامرہ . (۱۸۷۰ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۳ : ۲۷) . [سامری (بحذف ی) + ہ ، لاحقۂ نسبت] .

سامِری (کس نیز فت م) امذ.
۱. موسیٰ علیہ السلام کے عہد کا ایک جادو گر جس نے چاندی سونے کو ڈھال کر گوسالہ بنایا اور بنی اسرائیل سے کہا کہ وہ اس کی پرستش کریں ؛ (مجازاً) جادوگر ، ساحر .

تجھ نین کے انجن کوں ہو زاہداں دوانے
کوئی گوڑ کوئی بنگالا ، کوئی سامری کہتے ہیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۳) .

کیا ڈر مجھے فرعون کا ، ہور سامری افسوں کا
موسیٰ عصا زیتون کا ، ہے تیغ ربّانی مجھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰) .

پریشاں سامری کا دل تری زلفِ طلسمی میں
زمرد رنگ بوتل مجھ کوں سحر باختر دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵) .

سحر صولت کے سامنے تیرے
سامری بھول جائے اپنی پڑھنت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۵) .

ہے سحر سامری تری آنکھوں کا اِختراع
تیرا حریف تو کوئی کاہن نہ ہو سکے

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۸۰).

غضب سحر و افسوں گری یاد تھی
جو تھی سامری کی بھی اُستاد تھی

(۱۸۷۷ ، صبح خنداں ، ۱۹). سامری جو کہ ایسی قوم میں سے تھا جو گؤ کی عبادت کرتی تھی اور اس نے اسلام ظاہر کیا تھا اور دل میں اس کے محبت گؤ پرستی کی موجود تھی۔ (۱۹۰۶ ، حیٰوۃ الحیوان ، ۲ : ۱۲۵).

ہے کس کی طاقت
کہ دیو حاضر کے سامری کا طلسم توڑے

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۵۶). ۲. **فرضی داستان طلسم ہوش رُبا کا ایک فرضی خُدا جو بہت بڑا جادوگر تھا۔** سامنے مندر کے جو درخت لگے ہیں ان میں پھل بصورتِ انسان ہیں ان درختوں کا جو پتا گرتا ہے طائر بن کر اُڑتا ہے اور درخت پر بیٹھ کر نام سامری کی جاپ کرتا ہے (؟ ، طلسم ہوش رُبا (مہذب اللغات)). ۳. **یہودیوں کا ایک فرقہ۔** یہودیوں میں سامری ، عبالی ... کتنے ہی فرقے ہوئے ہیں کہ سب کے دین و مذہب مُختلف ہیں۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱۶۳). دراصل انجیل کے چار نسخے ہیں۔ ان کا موازنہ اس نے عہد نامۂ قدیم کے ان نسخوں سے کیا ہے جو یہودیوں ، عیسائیوں اور سامریوں کے پاس تھے۔ (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۱۸). ۴. **قدیم عبرانی ، فنیقی رسم الخط کی ایک آزادانہ شاخ نیز اس میں تخلیق کیا ہوا ادب۔** اس توریت کا متن اگرچہ عبرانی ہے مگر رسم الخط سامری۔ (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۲۳). [ع].

---فَن (---فت ف) امذ.
اپنے فن کا اُستاد ، بہت بڑا جادوگر۔

اچانک وہ سِتمگر سامری فن
ہوا آ جلوہ گر جیوں سروِ گلشن

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۳۰).

مے پلا کر ساقیانِ سامری فن آب میں
کرتے ہیں جادو سے اپنے آگ روشن آب میں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۳).

وہ شِکار افگن فرنگ آویز تھی جس کی کمند
کُشتۂ نازِ مسانِ سامری فن ہو گیا

(۱۹۳۰ ، بہارستان ، ۵۴۱).

یہ فسونِ نیم شب ، یہ خواب سامانِ خامشی
سامری فن آنکھ کے جادو جگانے کی کہو

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۹۵). [سامری + فن (رک)].

سامِرِیَّت (کس م ، ر ، فت ی بشد) صف.
جادو ، جادوگری ، سحر۔ ایک بات کو ہزار ہزار انداز سے بیان کرتے ہیں مگر کہیں شعر کی سامریت کم نہیں ہوتی. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۳۳). [سامری + یت ، لاحقۂ نسبت].

سامِع (کس م) صف مذ (ج : سامعین).
سُننے والا شخص (قاری کا نقیض).

اچنبا سوں سورج ہو ابر نیساں
کیا ہر طبع سامع کوں گھر داں

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۹۲).

سامع تو گوشِ دل سے کہاں تک اسے سُنے
یک عمر چاہیے مرا قصہ تمام ہو

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۲۱).

قاری و سامع برابر اس میں ہیں
دیر کرنے میں مُخیّر اس میں ہیں

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۷۰). شعر کی بڑی خُوبی تو یہی ہے کہ جس اثر کے ماتحت شعر کہا جائے وہی اثر سامع پر بھی ہو. (۱۹۳۶ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۳۸). خیال کے اظہار اور اس کے مکمّل ابلاغ کے درمیان ایک فاصلہ ، ایک انتظار قاری یا سامع کے لیے ناگُزیر ہے۔ (۱۹۸۴ ، سمندر ، ۸). [ع].

---نَواز (---فت ن) صف.
سامعہ نواز ، سُننے میں اچھا لگنے والا ، کانوں کو بھلا لگنے والا۔ بھلے قسم کے گیت ترنم اور شیرینی کے باعث سامع نواز ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۳۳). [سامع + ف : نواز ، نواختن - نوازنا ، خوش کرنا].

سامِعَہ (کس م ، فت ع) امذ.
سُننے کی قوّت ، سماعت۔

پہلے توں سامعہ ، شامہ ، لامسہ
باصرہ اور ذائقہ ہے خامسہ

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۱۷). فضیلتِ چشم جب ہے کہ قوّتِ باصرہ بدرجۂ کامل ہو اور فضیلتِ گوش جب ہے کہ قوّتِ سامعہ قوی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۴). تم لوگ سخیے لوگوں سے روایت کرتے ہو لیکن سامعہ غلطی کر جاتا ہے۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۷۰). وہ شے جسے حواسِ خمسہ (باصرہ ، سامعہ ، شامہ ، ذائقہ ، لامسہ) کے ذریعے محسوس نہ کیا جا سکے عقل کہلاتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۴۳). [سامع + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---خَراش (---فت خ) صف.
قوّتِ سامع کو تکلیف پہنچانے والا۔ آپ پکّا گانا نہیں جانتے۔ آپ کے سامنے اگر پکّا گانا گایا جائے تو وہ سامعہ خراش ہی ثابت ہوگا۔ (۱۹۳۶ ، دید و شنید (رئیس احمد جعفری) ، ۲۲۶). [سامعہ + خراش (رک)].

---خَراشی (---فت خ) امث.
قوّتِ سامع کو تکلیف پہنچانے کی کیفیت۔ تمہاری سامعہ خراشی تو ہوئی مگر میں امید کرتا ہوں کہ تمہارے دل کو اس سے کسی قدر تسکین بھی ہوئی ہوگی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۶۷). میں نے آج آپ حضرات کی بہت کچھ سامعہ خراشی کی اور اپنے دل کے جوش سے بہت کچھ رطب و یابس بک ڈالا. (۱۹۰۱ ، رسائل عمادالملک ، ۲۷۶). [سامعہ + خراش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کوب (---و مج) صف.
رک: سامع خراش. اُس نے اپنی سامعہ کوب آواز میں کُچھ ایسے بے سُرے پن سے اور لَے سے باہر گانا شروع کیا کہ اس کی آواز کی سختی کانوں کے پردے پھاڑے دیتی تھی. (۱۹۲۶، شرر، مضامین، ۱ : ۴۹۶). [سامعہ + ف : کوب، کوفتن - کوٹنا].

---نَواز (---فت ن) صف.
کانوں کو بھلا لگنے والا، سُننے میں اچھا لگنے والا.

ساتوں فلک پہ دُھوم شہِ نیک خُو کی تھی
کیا سامعہ نواز صدا طَرقو کی تھی

(۱۸۳۴، میلادِ معصومین، ۱۱۴) ترنم، گویا نقصِ کلام کی پردہ داری کے لیے ایک سامعہ نواز پردہ ہے. (۱۹۳۹، میزانِ سخن، ۲۰) [سامعہ + ف : نواز، نواختن - نوازنا، خوش کرنا].

---نَوازی (---فت ن) امث.
شنوائی کو لُطف دینے والی کیفیت، کان کو بھلا لگنے والا عمل.
آپ نے سامعہ نوازی کی، میں بہت خوش ہوا. (۱۸۹۷، مکاتیبِ امیر مینائی، ۱۱۷). سامعہ نوازی اور شئے ہے اور کسی علم یا فن کا جاننا اور شئے. (۱۹۳۹، میزانِ سخن، ۲۸). اور پھر بڑی دُور سے بیٹھی بیٹھی مدّھم نِسائی آواز مری مری سامعہ نوازی کرتی رہتی ہے. (۱۹۸۶، جوالا مکھ، ۵۴). [سامعہ + نواز (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

سامِعی (کس م) امث (شاذ).
سماعت.

گوشِ گُل سامعی سے خالی ہے
دہنِ غُنچہ بے کلام نہیں

(۱۸۶۷، رشک، د (ق)، ۸۶). [سامع + ی، لاحقۂ کیفیت].

سامِعِین (کس م، ی مع) امذ.
سننے والے، توجہ دینے والے.

نغمۂ داؤد سے آواز اوس کی کم نہیں
سامعین خوش ہو کے کرتے ہیں دمِ گُفتار رقص

(۱۸۵۴، دیوانِ اسیر، ۲ : ۱۸۷). نوبتی چوطرفہ نوبت بجاتے تھے نکور کی صدا سے سامعین کو وجد میں لاتے تھے. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۸۲). ان میں ایک جادو ہوتا تھا جو سامعین کے دل پر بےاختیار اثر کرتا تھا اور لوگ گرویدہ ہو جاتے تھے. (۱۹۳۵، چند ہم عصر، ۱۹). تحریف میں جس فن پارے کو ہدف بنایا جائے وہ پہلے سے قارئین و سامعین کے علم میں ہونا چاہئے. (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۲۹) [سامع + ین، لاحقۂ جمع].

سامَک (۱) (فت م) امذ.
ساما، سانوا، سانواں؛ ایک سیاہ رنگ غلّہ، ایک خود رو گھاس جو کھادر میں پائی جاتی ہے. برسات میں سکتی، ... سامک اور موٹھ چر کر بھی بھینسا اتنا قوی نہ ہو سکتا تھا. (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا، ۶۲). [س : सामक].

سامَک (۲) (فت م) امذ.
موقع کے ساتھ رہنے والا، درویش.

سایک پائے سادھ جن ملے
سب مٹ جائیں خوشامد گلے

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۵۵). [س : سایک सयमिक].

سامَگری (سک م، فت گ) امث.
ضروری اشیا کا مجموعہ، ساز و سامان. سب سامگری آئی اور رتن اور ادکھدہ لے آئے ہیں. (۱۸۹۰، جوگ بششٹھ (ترجمہ)، ۱ : ۳۵۶). میں سنگلا چار کی سامگری لاتی ہوں. (۱۹۲۱، پتنی پرتاپ، ۶۴). سرکار پُوجا کی سب سامگری لائی ہوں. (۱۹۳۶، پریم چند، پریم چالیسی، ۱ : ۱۶۵). [س : सामग्री].

سامَن (۱) (فت م) م ف (قدیم).
رک : سامنے.

قصّہ سُنتے ہو ہے شاہ کا من
لگیا کہنے او قصّہ شہ کے سامن

(۱۶۶۵، پُھول بن، ۵۲). [سامنے (رک) کا متروک اِملا].

سامَن (۲) (فت م) امذ.
گیت، نغمہ، سام وید؛ پرند. ہواؤں میں سامنوں کے چہچہانے سے ایک میٹھا ترنم پیدا ہو گیا ہے. (؟، کند مالا (اردو، ۴۳، ۲ : ۵۳).

سامَن (۳) (فت م) امث.
مچھلی کی ایک قِسم جو دریا میں پیدا ہوتی ہے مگر رہتی ہے سمندر میں انڈے دینے کے لیے دریا میں آجاتی ہے پھر سمندر میں واپس چلی جاتی ہے. بعض مچھلیاں نقلِ مکانی کرتی رہتی ہیں، سامن مچھلی ... سالانہ سمندروں سے بڑے بڑے دریاؤں میں آتی ہیں. یہاں چند ماہ قیام کرتی ہیں اور انڈے دیتی ہیں. (۱۹۱۰، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۹۴). ندیوں میں جب سامن مچھلی آ جاتی ہیں تو ان کو بھی پکڑ لیا کرتا ہے. (۱۹۳۲، عالمِ حیوانی، ۴۸۸). حراری یا نیم حراری منطقوں میں سامن سے مُشابہ یعنی سمندر سے افزائش کرنے کے لئے ندیوں میں چڑھنے والی مچھلیاں موجود ہیں. اس کی ایک مثال ہلسا اور پلّا ہے. (۱۹۷۵، سمکیات، ۲۲). [انگ : Salmon].

سامنا (سک م) امذ، سامھنا.
۱. **(i) مواجہہ، رُوبرو، بالمقابل، آمنا سامنا.**

کدھیں کوئی کھڑی رہتی آ سامنے
کدھیں شہ اپر کرتی کوئی آمنے

(۱۶۰۹، قُطب مُشتری، ۳۳).

گُل سُرخ رُو ہوا نہ کبھو انکے سامنے
مخفی چمن کا رُونے تکو انکے سامنے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۲۵۱).

دکھانا خوب خوب اے واعظو یُوں زورِ تقاری
مگر جب سامنا باطل کا ہو، خاموش ہو جانا

(۱۹۳۲، سنگ و خشت، ۳۶). **(ii) مقابلہ، ٹکراؤ، جنگ.**

ازدر نہ آ سکا کبھی چوٹی کی چوٹ پر
افعی نے سامنا نہ کیا ایک بال کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱).
گدا و شاہ کا ہے سامنا کیا
ہمارا اون کے آگے تذکرا کیا
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۰). (iii) **ملاقات ، مڈبھیڑ ، لقا.**
دوپٹہ آسمانی اوڑھ کر وہ رُوبرو آئے
الہیٰ سامنا ہے کس بلائے آسمانی کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۱).
دیکھ کر ہم کو چھپ گئے تھے کیوں؟
پُوچھ لیں گے جو سامنا ہو گا
(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۸). ۲. **آگا ، مُنھ کی طرف کا رُخ ، اگلا حصّہ ، اگاڑی.** یہ قاعدہ ہے کہ دونو رینک اپنی جگہ بدل کر اپنا سامنا پیچھے کو کر لیں. (۱۸۷۷ ، رائڈنگ اسکول ، ۲۲۵). ایک آدمی بیٹھ کر جہاز کا سامنا دیکھتا رہتا تھا. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہاز رانی ، ۸). ۳. **بے پردگی ، بے حجابی.**
کیوں ہوئے ہو بحر طشت ازبام   چلمن چھوڑوا دو سامنا ہے.
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۹).
نہ کیجے دوپٹہ سے غیروں میں پردہ
خبر بھی ہے کچھ سامنا ہو رہا ہے
(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۳۵۱). ۴. **برابری ، گستاخی** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [س : سم سکھ : सम्मुख [illegible]].

--- بندھنا محاورہ.
خیال آنا ، خیال جمنا.
سامنا محرابِ ابرو کا بندھا میخانہ میں
عُمر بھر میں آج میں نے باطہارت کی نماز
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

--- پڑنا محاورہ.
مقابلہ ہو جانا ، روبرو آ جانا.
عشق کی کھائیں قسم رسمِ محبّت اُٹھ جائے
سامنا ایسی مصیبت کا جو ہر بار پڑے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۲۶). صبح کو علی مقام پر پہونچے اور جنگی گھر سے سامنا پڑا. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفر نامہ (حیدر) ، ۱۳۶).

--- ڈالنا محاورہ.
مقابلے پر لانا ، مقابلہ کرانا.
خُدا کے واسطے دو مُجھ کو جانے
عدو سے سامنا ڈالا خُدا نے
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم (مہذب اللغات)).

--- روکنا محاورہ.
بیچ میں آ جانا ، حائل ہونا ، سامنے آ کر کھڑے ہو جانا.
شوق سے لٹکے کمر پر ہمیں کچھ کام نہیں
سامنا رُخ کا نہ وہ زلفِ پریشاں روکے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۶).

--- رَہنا محاورہ.
واسطہ پڑنا.
سامنا ایسی بلاؤں کا رہا دنیا میں
ملک الموت بھی آئے تو ہراساں نہ ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۵).
تری نگاہِ لُطف کے سِوا اگر کُچھ اور ہے
تو خُلد میں بھی سامنا رہا اسی عذاب کا
(۱۹۲۵ ، نقوشِ مانی ، ۱۱۰).

--- کرا دینا / کَرانا ف م.
(متعدی المتعدی) **کسی امر کی تصدیق کے لیے ایک کا دوسرے کے سامنے پیش کرنا ، مقابلہ کرانا.** مہری! اچھا تو سامنا کرا دوگے (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۳۰). آپ کچھ کہہ رہے ہیں ، وہ کچھ کہہ رہے ہیں چلیے چل کے سامنا کرا دیں تاکہ بات صاف ہو جائے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۱۳).

--- کَر دینا / کَرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **کسی کے رُوبرو ہونا ، کسی پردہ کرنے والے کا سامنے آنا.** جب انھوں نے اپنی بیوی کو تمھارے سامنے کر دیا تو تُم کو بھی سامنے کر دینا چاہیے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۱۳). ۲. **گستاخی کرنا ، رُوبرو کھڑے ہو جانا ، گستاخی کا جواب دینا ، برابری کرنا ، سوال و جواب کرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۳. **مقابلہ کرنا ، مقابلے پر آنا.**
مجھ دشت گرد سے نہ کرے سامنا فلک
گردش نہ ہو سکے گی لحیم و شحیم سے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۹). دیوانہ ہنسا اور کہا کہ تجھ میں کچھ دم ہو تو سامنا کر ورنہ خزانہ رکھ دے مجھے نصیحت نہ کر. (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۳۶). ۴. **تکرار کرنا ، مباحثہ کرنا.**
دل اگر چاہے کہ روکوں کب رُکے طفلِ سرشک
آج کل کرتے ہیں لڑکے سامنا اُستاد کا
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۹). ۵. **لڑنا ، لڑائی کرنا ، ہتھیار اٹھانا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

--- ہونا ف م ؛ محاورہ.
۱. **آنکھیں چار ہونا ، ملاقات ہونا ، دو چار ہونا.**
کیا ظلم توڑتی ہے شبِ ہجر دیکھیے
پھر آج سامنا ہے بلائے مہیب کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵). ہمارا حال قابلِ دید ہے بلکہ دید ہے نہ شنید. جس قدر رنج و الم سے بھاگتا ہوں بے سبب اسی کا سامنا ہوتا ہے. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۸۰). ۲. **مقابلہ ہونا ، آمنا سامنا ہونا ، مڈبھیڑ ہونا ، ملنا ملانا ، ملاقات ہونا.**
جلوہ دیکھا جو حور طلعت کا
سامنا ہو گیا قیامت کا
(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۰۰). ۳. **کسی پردہ نشین کا اِتّفاقاً غیر کے سامنے ہو جانا ، بے پردگی ہونا.**

شہ بولے ہاں سے سامنا ہے خیمہ گہ کا
لے چل مجھے نشیب میں اے بانئ جفا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۶۸).
چھپ نہیں سکتی جھلک حسنِ تجلی حیز کی
لاکھ پردہ ہو کسی کا سامنا ہو جائے گا
(۱۹۱۹ ، درشہوار بیخود ، ۱۹). ہندوؤں کے بلند اور مرتفع مکان تھے لیکن کیا مجال جو دن میں ان مکانوں کی چھتوں پر کوئی مرد چڑھ جائے وہ یوں کہ میاں صاحب کے ہاں کا سامنا ہو گا. (۱۹۷۰ ، تاثرات ، ۶۰).

سامَنْت (فت م ، سک ن) امذ.
زمین دار ، جاگیردار. جاگیردار سامنتی ... نظام کے ماتحت ادب ... سامنت اور سرمایہ داری کے رجحانات کا حامل رہا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۶). [مقامی].

سامَنْتی (فت م ، سک ن) امث.
جاگیرداری، زمین داری. پلاسی کی لڑائی سامنتی اور حرفتی تہذیبوں کی ٹکر تھی. (۱۹۴۳ ، ادب اور انقلاب ، ۳۷). اس نظام زندگی میں عوام کا کوئی مرتبہ ہی نہ تھا ایک تو سامنتی نظام اور پھر ذات پات کا شکنجہ. (۱۹۵۸ ، روشن مینار ، ۸۹). [مقامی].

سامْنے (سک م) م ف ؛ مر سامھنے.
۱. مقابل ، رو برو.
رتن جڑت چوکھی رکھیا سامنے
کھیا بیس بجہ آپنے سامنے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۷). اگر مرید پیر کے آگے یک وقت تو پیر کوں اپنے سامنے دیکھتا چلے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۶۳).
دل سامنے تند خو کے آیا
کیا جان سے ہاتھ دھو کے آیا
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۲۳).
کیا چیز دیو مردِ سخنداں کے سامنے
پر جلتے ہیں فرشتوں کے انساں کے سامنے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۵۸).
آئی بہار پھر مجھے پیدا ہوا جنوں
پھر ان دنوں ہیں طوق و سلاسل کے سامنے
(۱۸۷۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۳۳۱). ۲. موجودگی میں ، ہوتے ہوئے. بھائی شہاب الدین خاں بھی وہیں تھے مولوی صدرالدین میرے سامنے آئے. (۱۸۶۲ ، خطوطِ غالب ، ۷۰). کون سا ایسا دن گیا کہ اس نے بھتیجی کے سامنے خدا کی عظمت نہ بیان کی ہو. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۹۹). ۳. نزدیک ، پیش نظر. منوّر کے سامنے اس وقت دو متضاد چیزیں تھیں. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۵). ۴. مقابلے پر. اس نے ایک ایسا عالم بنا رکھا تھا کہ عالمِ مثال بھی اس کے سامنے ہیچ تھا. (۱۹۲۷ ، چند ہم عصر ، ۱۱۷). ۵. سیدھ میں ، سیدھا. گول دروازہ پہونچ جاؤ وہاں سے سامنے کہنہ گھر دکھائی دیتا ہے وہی حسین آباد ہے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۱۳).

ـــــ آپنے م ف.
رک : آمنے سامنے.
سامنے آمنے ہیں جلوہ نما بدر و ہلال
روبرو تیغ کے تیرا رُخِ تاباں قاتل
(۱۹۰۵ ، رعب ، ک ، ۹۰). [سامنے + آمنے (تابع)].

ـــــ آنا محاورہ.
۱. مقابل ہونا ، مقابلہ کرنا.
نکلے ہیں تلک آئیا سامنے
فرنگ کھینچ مارے اسے دو جنے
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۱)).
چاند کا منھ نہیں جو سامنے تیرے آئے
نہ وہ پلکیں نہ بھونیں اور نہ صورت تیری
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۶۶).
تھوڑا جینے گھات لگانے لگے پیچھے چھپ کر
سامنے آنے میں ہوتا تھا کلیجا پانی
(۱۹۳۸ ، سُربلی بانسری ، ۱۸۳). ۲. پیش آنا ، کیے کا عوض ملنا ، بدلہ ملنا. آپ ہی تمہیں حال کھلا جاتا ہے جو ہونے والا ہے سامنے ہی آتا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۱۹). ۳. روبرو ہونا ، منھ دکھانا ، پردہ ترک کرنا. بھاوج آج پہلی مرتبہ میرے سامنے آئیں. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۵).

ـــــ پڑنا محاورہ.
۱. آگے آنا ، مقابل ہونا ، روبرو ہونا ، روکنے کھڑا ہونا (ماخوذ : نوراللغات). ۲. اتفاقیہ سامنے آ جانا.
بت خانہ کا نظارہ بھی گردن کا بوجھ ہے
جب سامنے پڑا سرِ تسلیم خم ہوا
(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات ، ۲۳۶). میں سب سے وعدہ لینے گیا تھا. وہ بھی سامنے پڑ گئے. اتفاقاً میں نے ان سے بھی وعدہ لے لیا ہے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۱۳).

ـــــ ٹھہرنا محاورہ.
مقابل ہونا ، مقابلے کی برداشت کرنا.
ٹھہرا نہ کوئی تیرے تلوّن کے سامنے
جب سامنا کیا مری تقدیر نے کیا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۶۲).

ـــــ جانا ف ل.
روبرو جانا. غرض جو اس کے سامنے جاتا جیتا پھر کے نہ آتا. (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۸۸).

ـــــ دھر لینا محاورہ.
آگے دھر لینا ، آگے آگے لے چلنا ، آگے رکھ لینا ، آگے کر لینا ، پکڑ لینا.
دل کو وہ لے چلا یوں گاؤ کو جیسے قصاب
ذبح کرنے کے لیے سامنے دھر لیتا ہے
(۱۸۰۹ ، جرأت (فرہنگِ آصفیہ)). ۲. پکڑ لینا ، گرفتار کر لینا ، تھام لینا ، لے چلنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

۔۔۔سے م ف.
آگے سے.

پاسِ ناموسِ محبت تھا کہ فرہاد کے پاس
بیستوں سامنے سے اپنے اُٹھایا نہ گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲). سامنے سے گھوڑے اُٹھانے اور تلواریں علم کیے چلے آتے ہیں اور پھریرے پر علموں کے بخطِ جلی کلمۂ طیب لکھا ہے . (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۷۵۲) . سامنے سے صورت دیکھی تو مطلوب سے بھی بہتر پائی . (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۳۳).

۔۔۔سے اُٹھ جانا محاورہ.
روبرو نہ رہنا ، کسی کی زندگی میں مر جانا.

اُوٹھ گئیں ہیں سامنے سے کیسی کیسی صورتیں
رونیے کس کے لیئے کس کس کا ماتم کیجئے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۵۰).

۔۔۔سے ٹلنا محاورہ.
روبرو نہ رہنا ، آگے سے ہٹنا ، نظر سے دُور ہو جانا.

سامنے سے میرے ٹلتا نہیں ناصح جب تک
مغز کھاتا مرا دوچار گھڑی خُوب نہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۱).

۔۔۔سے سَرَکْنا محاورہ.
آگے سے ہٹ جانا.

بار آئے نہ کسی باغ میں مور آئے گھٹا
سامنے سے میرے اس وقت سرک جائے گھٹا

(۱۸۹۲ ، شمور (مہذب اللغات)).

۔۔۔سے گُزَرْنا محاورہ.
سامنے سے جانا (مہذب اللغات).

۔۔۔کا/کی صف.
۱. مقابل کا ، برابر کا ؛ حریف دُشمن ؛ زمانہ ، قریب کا ، سامنے کا پیدا. بڑی صاحبزادی لاکھ ہوشیار ہیں پھر بھی سامنے کا بچہ ہیں ... ہم کو اچھی طرح چُرانے کا موقعہ ملتا ہے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۲). مانا کہ وہ بہت بڑے عہدے پر پہونچ گیا ہے مگر میرے سامنے کا پیدا. میں اس سے کیوں مرعوب ہونے لگا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۱۴). ۲. کُھلا ہوا ، ظاہر.

حیراں رہا میں مُوئے کمر کی مثال میں
مضمون سامنے کا نہ آیا خیال میں

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۳۱۳).

ذرہ ذرہ ہے یہاں کا رہروِ راہِ فنا
سامنے کی بات تھی جس کو خبر سمجھا تھا میں

(۱۹۳۳ ، سرودِ زندگی ، ۱۰۵). «آرام» سامنے کا لفظ ہے ، معنی ہیں سکون و قرار. (۱۹۷۲ ، اُردونامہ ، کراچی ، ۴۳ : ۱۰۰).

۔۔۔کَرْنا ف م.
۱. روبرو کرنا ، پیش کرنا ، بلانا ، ہاتھ میں دینا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۲. پردہ اُٹھا دینا ، پردہ‌دار کا کسی کے سامنے پہلی مرتبہ آنا. انہوں نے آج اپنی بیوی کو میرے سامنے کر دیا میں نے بھی منہ دکھائی کے پانچ روپے دے دیے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۱۴).

۔۔۔کی آنکھیں پُھوٹیں فقرہ.
دُعائے بد یعنی آنکھیں جو سامنے اور مقابل ہیں بے نُور ہوجائیں.

سب قہرِ خُدا کسی پہ ٹوٹیں
آنکھیں مرے سامنے کی پُھوٹیں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰۴).

۔۔۔کی بات امث.
۱. دیکھی ہوئی بات ، کل کی بات ، قریب زمانے کی بات.

بات کرنی بھی نہ آتی تھی تمہیں
یہ ہمارے سامنے کی بات ہے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۸۸) . ۲. روبرو کا ذِکر ، روبرو کی بات ، آنکھوں دیکھا حال ، موجودگی کا واقعہ. کل جو جھگڑا ہوا اس میں ہم موجود تھے خطا محمد عالم ہی کی تھی ، ہمارے سامنے کی بات ہے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۱۵). ۳. سہل اور آسان کام ، بدیہی بات. سجاد نقوی صاحب سامنے کی بات ہمیشہ نظرانداز کر جاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۲۵۴).

۔۔۔کی چوٹ امث.
صاف چوٹ ، کُھلی ہوئی چوٹ.

سکا کر آئینہ کیوں سامنے کی چوٹ کھا بیٹھا
تو اپنا آپ دشمن ہے تو اپنا آپ قاتل ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۸۹).

پڑی چوٹ سامنے کی تو بلا سے دل نے کھا لی
یہی فائدہ ہے کیا کم کہ غرور مُجھ سے چُھوٹا

(۱۹۱۳ ، نیرنگِ جمال ، ۲۴).

۔۔۔لانا محاورہ.
روبرو لانا ، آنکھوں کے سامنے لانا. اصطبل سے خاصہ کا گھوڑا سر سے دم تک زیور سے سجا ... بال بنا کا چنور کرتا سامنے لایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۸).

یا خُدا پھر نہ دِکھانا وہ شکل
سامنے میرے نہ لانا وہ شکل

(۱۹۳۱ ، رسوا ، مثنوی امید و بیم ، ۴۴).

۔۔۔وار م ف.
رُوبرو ، مُقابل ، آمنے سامنے. مسند پر مولوی صاحب بیٹھے اور ان کے برابر نانا جان ، سامنے وار ابا جان. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۵). [سامنے + وار (رک)].

۔۔۔ہونا محاورہ.
۱. عورت کا کسی غیر مرد کے سامنے آنا ، پردہ نہ کرنا.

مُجھے تو جھانک لیا میرے سامنے نہ ہوئے
حجاب اُلٹھ کے بھی پردہ نہ جان جان اٹھا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۱۰). مرعوب کے وقت وہ غیر مردوں

ے بات بھی کرسکتی تھی اور اُن کے سامنے بھی ہو سکتی تھی۔ (۱۹۳۳ ، خدائی راج ، ۵)۔ ۲. گستاخی سے پیش آنا ، لڑنے کھڑا ہو جانا ، لڑنا.

کیسے مجال ترے رُوبرو کہے حاضر

کہ تیرے سامنے ہوتے ہوئے ڈرے ہے قضا

(۱۷۷۲) فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۰)۔ ادھر سے کام سین اپنی تیاری سے گیا اور اودھر سے بکرماجیت سامنے ہوا۔ (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۸۰)۔ ۳. دعوتِ جنگ دینا ، لڑنے کو تیار ہونا.

ہو طرف مجھ پہلوان شاعر کا کب عاجز سخن

سامنے ہونے کو صاحب فن کے قدرت چاہیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۴۲)۔

کیا افعیِ زُلف کو ہم نے بس میں

کوئی سامنے ہو کے اژدر نہ نکلا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۸۹)۔ اس کے حریف بہت ہیں مگر کوئی سامنے نہ ہو سکا۔ (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۵)۔ ۴. موجود ہونا ، جماعت ہونا. جب اقبال سامنے ہوتا ہے تو وہی منہ سے نکلتا ہے جو ہونا ہوتا ہے۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۲)۔

سامُون (و مع) م ف.

رک : سامنے ، رُوبرو.

وہ آکر میرے سامُوں یہ پکارا

تمیم انصاری کیا حال ہے تمہارا

(۱۸۰۳ ، قصۂ تمیم انصاری (مجموعۂ بارہ قصہ ، ۱۴۳))۔

سامی (۱) صف.

بلند ، عالی ، رفیع. اس الہیٰ آسمان و زمین اور پہاڑوں کو صادر ہوا کہ سب ... اس سامی کریں۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۰) اُن کے نام کو اسمِ مبارک یا اسمِ سامی کہنا چاہیے۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۲ : ۳۱)۔

بہت ہے میرے لیے جورِ گاہ گاہ کی یاد

امیدوار نہیں التفاتِ سامی کا

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۱۱)۔ [ع]۔

سامی (۲) امذ.

خاوند ، شوہر ، محبوب ، مالک ، آقا.

کبھیں بالے کبھیں بولے کبھیں سیوک کبھیں سامی

کبھیں گرہو کبھیں چیلے کبھیں بختے کبھیں خاسی

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۷۵)۔

جو سامی جہاں کا ہے پروردگار

ہے البتہ فرزند تج دینہار

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۲۰)۔

کر اور ہی ہے عجیب نامی

سیوک ہیں ترے توں سب کوں سامی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۶)۔ اس بات سے جی ڈرتا ہے کہ کبھی شیطان اپنے مکرسے وسوسہ نہ ڈالے کہ جن کے سبب اپنے سامی کو بھول کر کسی طرف بدنظر دیکھیں۔ (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۱۲۳)۔ [سوامی (رک) کا مُخفّف]۔

سامی (۳) امث.

زرخیز اور قابلِ زراعت زمین (نوراللغات ؛ اُردو قانونی ڈکشنری) .

[س : स्वांव + इका ?]۔

سامی (۴) صف.

سام (بن نوحؑ) کی طرف منسوب ، سامی النسل (عرب ، عبرانی ، اشوری وغیرہ). عربہ کے معنی سامی زبانوں میں دشت اور صحرا کے ہیں۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۹۹)۔ تمام صحفِ آسمانی یہیں نازل ہونے شاید اس لیے کہ عربی سامی زبان ہے۔ (۱۹۷۶ ، اُردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۵۰)۔ [سام (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سامِیّت (کس م ، شد ی بفت) امث.

سامی اقوام کی خصوصیات ، یہودیت. مخالفتِ سامیّت وہاں بھی پائی جاتی ہے جہاں یہودیوں اور غیر یہودیوں میں امتیاز دونوں کی بڑی تعداد کے اندر رویت نہیں کیا جا سکتا۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بُنیادیں (ترجمہ) ، ۶۷۳)۔ اس مقالے میں ... مغربیت ، سامیّت اور اِسلام ... کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۵)۔ [سامی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سامیں م ف.

سامنے.

سُن لوگ سارے شہر کے آئے سامیں تمام

گھر بیچ مجھ کو لے گئے کیتی مبارک خاص و عام

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۲۴)۔

سامِیَہ (کس م ، فت ی) صف.

رک : سامی (۴). امم سامیہ میں سب سے زیادہ مشہور اور ہمارے عہد سے قریب تر عربوں کی قوم ہے۔ (۱۹۲۳ ، نگار ، جولائی ، ۴۷)۔ یہ عجب اِتّفاق ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سب کے سب اسی سرزمین میں مبعوث ہوئے جو اُمَمِ سامیہ کا گہوارہ ہے۔ (۱۹۷۶ ، اردونامہ ، کراچی ، جون ، ۵۰)۔ [سامی + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث]۔

سامھنے م ف.

رک : سامنے.

گر کبھی ناز سے تو پردہ اُوٹھا دے منہ سے

پھر ترے سامھنے مہتاب تو کیونکر ہووے

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبّت ، ۱۵۸)۔ وو نہیں ایک بڑا سا خوک اپنے سامھنے آتے دیکھا۔ (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۳۸)۔ مینارۂ بلند کوہ الوند کے سامھنے بستا ہے۔ (۱۸۴۳ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی خاں ، ۹)۔

سان لاحقۂ صفت۔ مرکبات میں مستعمل.

رک : سا ، مانند ، مثل.

اتم ذات پد ، من پریاں حُور سان

چنچل اچپلیاں شوخ من پر سکیاں

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۹۳)۔

جلنے میں پختگی مری دیکھی جو غیر نے
سیماب سان وہ عشق میں تھا خام اڑ گیا
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۸).
کبھی بُت خانے میں آئے تو تماشا ہو جائے
کعبہ سان خلق کا مسجودِ کلیسا ہو جائے
(۱۸۶۷ ، واسوختِ امیر مینائی (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۱۳۹)).
کیسی قیامت کی تپش سینے میں پیدا ہو گئی
کس درد سے دیوانہ سان کی میں نے رو رو کر فغاں
(۱۹۱۲ ، نقوشِ مانی ، ۳). [ف].

سان (۱) .(الف) امث.
۱. وہ گول پتھر جس کو گھما کر اوزاروں پر باڑھ رکھتے ہیں ، باڑھ رکھنے کا پتھر ، سِلّی ، فِسان.
پھراوے ، چرخ کر ، توں روز آسمان
کھڑگ کوں سور کے تس پر دہرے سان
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲).
سیدھے ہی کام کرتی ہے پھرنے کا تیری تان
شمشیر ہے اصیل پہ کب چاہتی ہے سان
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۳).
لڑائی کا سامان کرتے ہے
وہ تلواروں کو سان کرتے ہے
(۱۸۸۰ ، قنقام‌الاسلام ، ۱۳) . کیا دشمنی کی سان پر تیز کی ہوئی تلواریں کُند ہوگئی ہیں. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۵۷).
۲. دھار ، باڑھ. اس پر سُرمے کی سان پلکوں کی نوک کو اور بھی تیز کر دیتی ہے. (؟ ، سفر نامۂ حسن نظامی ، ۳۷).
برچھی میں دھار ہے نہ سروہی پہ سان ہے
کیا پھر مجھے خوشی کہ مرا امتحان ہے
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۸۸) . **۳. جنگلی بط کی ایک قسم** (نوراللغات). **۴. ذبیحہ کے وہ اعضا جن سے کباب بناتے ہیں** (نوراللغات ؛ مہذب‌اللغات). (ب) امذ. (عو) **سُنسان (رک) کی تخفیف ، سناٹا** . سارے شہر میں سان ہو گیا. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۵). [س : शाण].

---پر اُتارْنا محاورہ.
تلوار وغیرہ کی دھار کو پتھر پر رگڑ کر تیز کرنا ، باڑھ دینا.
کس سان پہ یارب تھی اُتاری ہوئی تلوار
جو منہ پہ چڑھی اس کے وہ عاری ہوئی تلوار
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۲۸).

---بِلَّور کس صف (---کس ب ، شد ل بفت) امث.
سنگِ صیقل.
پُشت گلبرگ ، شکم سیم ، کمر تارِ نگاہ
سانِ بلّور گلاوٹ میں ہر اک ران پری
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۸). [سان + بلّور (رک)].

---پر چَڑْھانا ف م.
رک : سان پر اتارنا ، دھار رکھنا. خنجر مہر کو ترک دہر نے سان پر چرخ کے چڑھایا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۳۲).

عشاق کو جو کرتے ہیں بسمل وہ بار بار
تیغ نگہِ ناز چڑھاتے ہیں سان پر
(۱۹۱۷ ، دیوانِ آصف سابع ، ۳۰). طنز نے اسے سان پر چڑھا کر کاٹ‌دار بنا دیا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۳۵).

---پر چَڑْھنا ف ل.
سان پر چڑھانا (رک) کا لازم.
ہو گیا شوقِ شہادت سے حلال اپنا دل
سان پر چڑھ کے اگر دستۂ قصاب اترا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۲). میری طبیعت ترجمے کی سان پر چڑھی ہوئی تھی. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۳۲).
یگانہ لکھنؤ کی سیر کر آئے تو اچھا تھا
طبیعت سان پر چڑھنے کے قابل ہوتی جاتی ہے
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۸۳).

---پر رَکْھنا ف م.
رک : سان پر اُتارنا.
امتحاں کا بوالہوس کو ڈر ہے ہم مُشتاق ہیں
تیغ قاتل نے رکھی کر سان پر اچھا ہوا
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۳۲).
سان پر رکھے گئے ہیں خنجر و شمشیر پھر
اون کو ہے منظور میرے قتل کی تدبیر پھر
(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۵۵).

---پر لَگانا ف م.
رک : سان پر اُتارنا.
اوڑتے ہیں اوسان کہ دیکھیں سر کتنوں کے اوڑتے ہیں
سان پر اوس نے آج ظفر تلوار لگائی اور طرح
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۳۵).
گلا میرا بھی کٹ جائے نہ بازو بھی ترا دُکھے
ذرا خنجر کو قاتل تو لگا لے سان پر پہلے
(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۶۰).

---پر لَگْنا ف ل.
دھار رکھی جانا.
لگیں سان پر میرے اشعار تو
طرح دار قاتل دکھا یار تو
(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۲۸).

---پہ پھیرْنا ف م.
دھار رکھنا ، تیز کرنا (اوزار کے لیے مستعمل).
جی بھر کے تا نہ دیکھ سکوں وقتِ ذبح بھی
پھیرا ہے اوس نے سان پہ خنجر تمام رات
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۶۷).

---تَسْمَہ (---فت ت ، سک س ، فت م) امث.
موٹا چمڑا جس پر اُسترا تیز کیا جاتا ہے . چند عمدہ اُسترے اور ایک سلّی اور ایک سان تسمہ. (۱۹۳۸ ، عملِ نباتیات ، ۱۶۲).
[سان + تسمہ (رک)].

---چڑھانا محاورہ.
دھار رکھنا.

سنگِ سُرمہ میں سیہ تاب تھی وہ تیغ نگاہ
گردشِ چشم نے پر دی ہے غضب سان چڑھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱ء).

دے کے احساسِ زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۳۶).

---چڑھنا محاورہ.
دھار تیز ہونا.

سان چڑھ کر بھی چلے گی نہ وہ ابرو کی طرح
تیغ رہ جائے گی ٹوٹی ہوئی بازو کی طرح
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۲).

آ کے اُردوئے معلیٰ وہیں پروان چڑھی
لکھنؤ وہ کہ جہاں تیغ زباں سان چڑھی
(۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۳۲ : ۳).

---دیکھنا محاورہ.
جائزہ لینا ، معائنہ کرنا. کُل کارخانوں کے جانور مع گاڑیوں کے شہر کے باہر میدان میں جمع ہوتے تھے اور رئیس وقت ان کا معائنہ کرتے تھے. شاہی زمانے میں اس کو سان دیکھنا کہا کرتے تھے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۳۸۶).

---دینا محاورہ.
رک : سان پر اُتارنا.

دسیا او یوں کہ کرنے جیو آسان
خنجر کوں ناز کے جانو دئے سان
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۹). بہادروں نے خنجر ہائے آبدار کو تیز کیا سان دے کر سنگ چٹایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۸۵).

---دھرنا محاورہ.
دھار رکھنا ، دھار تیز کرنا. ہر ایک جوان لگا ... چار آئینوں کو صیقل اور تلواروں کو سان دھرنے. (۱۸۰۳ ، گلزارِ چین ، ۱۱۳).

---رکھانا / رکھوانا محاورہ.
دھار تیز کرانا. جو ہمسایہ سے زائد عزیزوں کی طرح ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک رہتے تھے آج وہی تلواروں اور چھروں پر سان رکھوا رہے تھے. (۱۹۳۲ ، رفیقِ تنہائی ، ۱۳۳).

---رکھنا محاورہ.
دھار رکھنا ، تیز کرنا.

نیم مست آنکھیں پھر اس پر سرمۂ دنبالہ دار
سان رکھ لی آپ نے تیغ نگاہِ ناز پر
(۱۹۳۶ ، حرفِ ناتمام ، ۹۳). قصور کی میتھی کی خوشبو نے اُڑ کر بھوک پر سان رکھ دی. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۳۸).

---کا پتھر امذ.
وہ پتھر جس پر دھار تیز کرنے کے لیے چاقو یا چھری کو رگڑتے ہیں.

رگڑا کیا وہ تیغ ادا اور شوق نے
میرے گلے کو سان کا پتھر بنا دیا
(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۱۱). سان کے پتھر کو عام طور پر ... ابتدائی قسم کا اوزار مانا جاتا ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۳۰).

---کاری امث.
دھار رکھنے کا کام. اس کارنامے میں اس کے عظیم و لندیزی اسرائیلی فلسفی دوست ... نے مدد دی جو اپنی روزی عدسوں کی سان کاری کے ذریعے سے کماتا تھا. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس (ترجمہ) ، ۹۶). [سان + ف : کار ، کردن = کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گر (---فت گ) امذ.
(سان گری) سان لگانے والا ، دھار دار ، ہتھیاروں کی دھار سان پر گھس کر تیز کرنے والا کاریگر. سان گر ... وغیرہ جتنے پیشے والے ہیں سب کے کاموں میں برابر درجہ کی تکلیف ہے. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس (دیباچہ) ، ۴). [سان + گر (رک)].

---لگانا ف م ؛ محاورہ.
سان پر اُتارنا ، جِلا بخشنا ، تیزی و براقی عطا کرنا. پانچواں ٹھونک کر ٹھیک کرتا ہے ، چھٹا سان لگاتا ہے. (۱۹۰۳ ، عصرِ جدید ، دسمبر ، ۴۸۳). شمعی کی روزمرّہ کی گفتگو نے میرے اندازِ فکر کو بھی سان لگا دی. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۶۸).

سان (۲) امث.
علامت ، اِشارہ ، نِشان ، سراغ ، پتہ (علمی اُردو لغت ؛ پلیٹس).
[س : संज्ञा].

---گُمان (---ضم گ) امذ.
خیال ، اندازہ ، تصوّر. تاریخ میں وہ دقائقِ علمیہ داخل کئے ہیں جن کا سان گُمان بھی نہ تھا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۳۵). رکاوٹ پیدا ہوئی. اور وہ بھی ایسی جس کا کسی کو سان گُمان نہ تھا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۳۶). اس کے سان گمان میں بھی نہ تھا کہ بُھورے خاں اس قدر اُونچا کلاکار تھا. (۱۹۸۴ ، کیمیا گر ، ۷۳). [سان + ف : گُمان (رک)].

---نہ گُمان م ف.
اچانک ، بے خبری میں. سان نہ گمان یہ کایا پلٹ ہوئی تو کیونکر. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۵).

---و گُمان (---و مج ، ضم گ) امذ.
رک : سان گُمان ، خیال و تصوّر. میرے باپ کی دکان کا دروازہ بند تھا اور اس کے کام کا اِدھر اُدھر سان و گمان نہیں معلوم ہوتا تھا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) ، ۳۷۹). تو پھر وہ سب کچھ کیوں اور کیسے ہوا جس کا انہیں سان و گمان بھی نہ تھا. (۱۹۸۰ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۳). [سان + و (حرفِ عطف) + گمان (رک)].

سان (۳) امذ.
جائزہ ، معائنہ (ماخوذ : جامع اللغات). [پ : सामी].

---دیکھنا محاورہ.
جائزہ لینا ، معائنہ کرنا ۔کُل کارخانوں کے جانور مع گاڑیوں کے شہر کے باہر میدان میں جمع ہوتے تھے اور رئیس وقت ان کا معائنہ کرتے تھے شاہی زمانے میں اس کو سان دیکھنا کہا کرتے تھے۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۳۸۶).

سانا امذ.
(کتائی سوت) سوراخ دار نلکی جس کو چرخے کے تکلے پر چڑھا کر پیچک یا کُکڑی بناتے ہیں۔ بُرق (ا پ و ، ۲ : ۱۶).[مقامی].

سانْبَر (مغ ، فت ب) امذ.
رک : سابر ، سانبھر. سانبرو ہرن کے سینگ ہڈی ہی ہیں. ان میں اصلی سینگ کا مادہ نہیں ہوتا. (مصرفِ جنگلات ، ۳۵۰).

سانْبَھر (مغ ، فت بھ) امذ.
۱. راجپوتانہ (بھارت) کی ایک جھیل کا نام ہے جس کے پانی سے نمک بنایا جاتا ہے ، مراد : نمک. اس وقت ہزارہا من نمک سانبھر فروخت کے واسطے اِس سے نِکل جاتا ہے. (۱۸۸۲ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۶). سانبھر تولتے ، گُڑ دیتے پھر وہیں سے جہاں سے چھوڑا تھا ، سرا پکڑ لیتے. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۱۰). ۲. بارہ سینگا ، بارہ سینگے کا سفید یا زرد چمڑا. گوزن جسے زبانِ ہندی میں بارہ سینگھا یا سانبھر کہتے ہیں – حلال ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہِ شوکتی ، ۲۶۵). کیمانس ہمارے ہاں کے سانبھر سے بہت مُشابہ ہوتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۵۲). اس کی وضع قطع اور پہناوا ہو بہو کسی ہمالیائی شِکاری جیسا تھا ، لمبی لہراتی ڈاڑھی ، بڑا سا پگڑ ، چھوٹا کُرتا جسے کمر کے گِرد سانبھر کی کھال کی ہلکی کتھئی پٹی سے کس لیا گیا تھا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۳۵). [س : सांभर].

---جانے ، الونا کھانے کہاوت.
ایسی جگہ رہے جہاں کوئی چیز عام ہو اور نہ ملے . اس شخص پر فقرہ ہے جو افراط کی جگہ رہ کر بھی اُس چیز سے محروم رہے جس کی افراط تھی (سانبھر ـ ایک جھیل جس سے نمک بناتے ہیں)(جامع الامثال ؛ محاوراتِ ہندوستان).

---میں پڑا اَور بَس گَلا/سو سانْبھر ہوا کہاوت.
جیسی صحبت ہو ویسا ہی انسان ہوجاتا ہے ، بد صحبت جلد اثر کرتی ہے (جامع الامثال ؛ محاوراتِ ہند).

---میں نَمَک/نُون کا ٹوٹا کہاوت.
جہاں کوئی چیز عام ہو وہاں نہ ملے تو کہتے ہیں (ماخوذ : محاوراتِ ہند ؛ جامع الامثال).

سانْبَھری (مغ ، فت بھ) صف. صف.
سانبھر (رک) سے متعلق اور منسوب ، سانبھر کا. تحریر میں سانبھری اور سانبری چمڑا بھی مُرَوّج ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۳۶). [سانبھر + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سانْپ (غنہ) امذ.
چکنی رَسّی کی طرح کا بغیر ہاتھ پانو یا ٹانگوں اور پنجوں کے ، پیٹ کے بل رینگنے والا مُوذی جانور جس کی دُم پتلی اور جسم چکنا اور پھسلنے والا ہوتا ہے اور جس کی بعض اقسام زہریلی ہوتی ہیں ، ناگ ، افعی ، مار.

سجات ایک ناگن کجات ایک سانْپ
اسنگت دیٹھے کھیلتیں لانْپ جھانْپ

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۱). نیک سنے تو کان جان بد سنے سانپ پہچان. (۱۵۹۱ ، رسالہ وجودیہ (ق) ، ۷).

نہیں کھول چٹی پی اس ٹھار ہے
جو کیتا نہیں سانپ دنبال دے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۱).

کرے سیر دوزخ کی بِچھو و سانْپ
اُسے دیکھتے ہی مرے کانْپ کانْپ

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳).

بام پر کھول کے زُلفوں کو وہ خود کہتے ہیں
راستہ بند یہی سانپ ہیں کرنے والے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۱).

اک اپنی کشش حُسن میں ہے سانْپ کے لیکن
جو چیز چمکتی ہے وہ زر تو نہیں ہوتی

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۱۱). [پ : सप्पो].

---اُتارْنا محاورہ.
جھاڑ پھونک سے سانْپ کا زہر زائل کرنا. تُم سانْپ اُتارنا جانتے ہو. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۶).

---اَور چور دَبے پَر چوٹ کَرْتے ہیں کہاوت.
بچاؤ کی صورت نہ رہے تو یہ حملہ کرتے ہیں ورنہ عموماً بھاگ جانے کی کوشش کرتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال ؛ مہذب اللغات).

---اَور چور کی دھاک بُری ہوتی ہے کہاوت.
لوگ ان کے نام سے ڈرتے ہیں (جامع الامثال).

---اَور سَپیرے والی امث.
قلبی عداوت ، ایسی دشمنی جو دُور نہیں ہو سکتی ، ازلی بیر یا دشمنی (ماخوذ : قاموس الفصاحت ، ۵۷).

---بِچّھو (---کس ب ، شد چھ ، و مع) امذ.
حشرات الارض ، زہریلے کیڑے.

سانْپ بچھو نہ کہیں گھانس میں ہوں
کیا عجب ہے کہ یہیں گھانس میں ہوں

(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۳۲). [سانْپ + بِچّھو (رک)].

---بِچّھو سَمَجْھنا محاورہ.
زہریلا خیال کرنا ، خطرناک اور تکلیف دہ سمجھنا ، مہلک تصور کرنا ، ناجائز سمجھنا ، حرام سمجھنا.

سانْپ بچھو سمجھو اس کو بھیج دو صاحب مُجھے
میرے میکے کا تمہارے گھر میں جو اسباب ہو

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۷۱).

---بَن کَر بَیٹھنا محاورہ.
کہا جاتا ہے کہ جہاں خزانہ دفن ہوتا ہے وہاں سانپ بیٹھا ہوتا ہے اس لیے سانپ بن کر بیٹھنا یعنی مال و دولت کی حفاظت کرنا. تمہارے گھر پر سانپ بنی بیٹھی ہوں. مرنا قبول ، سڑنا قبول ، تمہاری چیز کا اِدھر سے اُدھر ہونا قبول نہیں. (۱۸۴۷ ، انشاء ہادی النسا ، ۱۹۹).

---بَن کَر ڈَسْنا محاورہ.
انتہائی تکلیف دینا ، شدید ذہنی اذیّت میں مبتلا کرنا. دس روپے کے نوٹ نے سلیم کو سانپ بن کر ڈس لیا - پھر کوئی جادو اسے پتھر بنا گیا. (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۱۸۷).

---بھی مَرے اَور لاٹھی (بھی) نَہ ٹُوٹے کہاوت.
کام ہو جائے اور الزام بھی نہ آئے یا نقصان بھی نہ ہو.لیکن وہ کام کیجیو کہ سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے یعنی میری شان بھی نہ گھٹے اور اخلاص بڑھے. (۱۸۰۳ ، گُل بکاؤلی ، ۳۰). مذہب کا کام ہے کہ متناقض تقاضوں میں آدمی کو اعتدال پر لے چلے کہ سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۰۶). سنگھ بابو نے اپنے بچپن کے دوست چتریا کے ان لفظوں کے تجزیہ میں رات کاٹی کہ سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے گی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۶۱).

---تو نِکَل گیا پَر رَاسْتَہ دیکھ لیا/لیکن راسْتَہ بُرا پَڑا کہاوت.
اس مرتبہ تو گُزر گئی آئندہ خیر چاہیے. پوچھنے والوں نے کہا کہ شکر کرو کاٹا نہیں بچ گئے تو بنیے نے جواب دیا کہ راستہ برا پڑا یا یوں کہا کہ «سانپ تو نکل گیا مگر راستہ دیکھ لیا» (۱۹۳۷ ، قصصِ الامثال ، ۱۷۹).

---چھاتی پَر پھِرْنا ف ل ؛ محاورہ.
رشک و حسد آنا ، رشک و حسد ہونا ، حد درجہ رنج ہونا ، صدمہ ہونا.

پھر گیا سانپ رقیبوں کی وہیں چھاتی پر
ہاتھ سے میرے وہ جب ہار پہن کر پھولے
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (مہذب اللغات)).

---چھاتی پَر لَہْرانا محاورہ.
رک : سانپ چھاتی پر پھرنا.

سانپ دشمن کی نہ کیوں چھاتی پہ لہرا جائے
لہر میں تا یہ فلک جس کا پھریرا جائے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۸).

---ڈَسے فقرہ.
(عور ، بد دعا) سانپ کاٹے.

ڈھٹائی تو دیکھو کہ آئی نہ لاج
ڈسیں سانپ اس کو گرنے اس پہ گاج
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۶).

---سا لوٹْنا محاورہ.
بہت بے تابی ہونا ، بے چینی ہونا.

بلائے جان ہے مجھے تو یہ عشقِ زُلفِ سیاہ
کہ دل پہ سانپ سا بس لوٹتا ہے شام و پگہ
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۲۶).

سانپ سا لوٹ رہا ہے شبِ ہجراں کیا کیا
لہریں لیتا ہے خیالِ غمِ گیسو دل میں
(۱۹۰۵ ، داغ ، انتخاب داغ ، ۱۲۰).

---سا لَہْرانا ف ل ؛ محاورہ.
سانپ کی طرح جُنْبش کرنا ، صدمہ ہونا ، رشک ہونا (نوراللغات).

---سَب جَگَہ ٹیڑھا چَلْتا ہے ، اَپْنی بانْبی میں سیدھا جاتا ہے کہاوت.
دوسروں کے ساتھ بری طرح پیش آتا ہے ، اپنوں سے اچھا سلوک کرتا ہے ، اپنوں سے چالاکی یا ہیرا پھیری نہ کرنا.

لاکھ ٹیڑھا ابھی گو سانپ ہے باہر چلتا
ہے مثل سیدھا وہ ہے بانبی کے اندر چلتا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۱).

---سنگھ جس دید پکھالیں ، ڈھور منکھ پالن جو پالیں کہاوت.
سانپ اور شیر یعنی موذیوں سے انسان اور حیوان پناہ مانگتے ہیں (جامع الامثال).

---سُونگ/سُونگھ جانا محاورہ.
سانپ کا ڈسنا ؛ مر جانا ؛ خاموش ہو جانا ، دم بخود ہو جانا ، چپ سادھ لینا.

سانپ جس کو سُونگھ جاتا ہے وہ مرتا ہے ولے
زُلف ہے وہ سانپ جس کو سُونگھ کر میں مر گیا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۸).

جو آئے پھر جی عقل میں خالہ امّاں زات
جو گانے والیاں تھیں اُن کو سانپ سُونگ گیا
(۱۸۷۱ ، عبیر پندی ، ۸۲). سب کو سانپ سُونگھ گیا تھا کچھ جواب نہیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۹۱).

وہ زُلف دیکھ کے جینا محال ہوتا ہے
کہ سانپ سُونگھ گیا یہ خیال ہوتا ہے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۹۰). جوگی نے بین بجائی تو ساری عقل کو سانپ سُونگھ گیا. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادبِ اردو ، ۲ : ۸۵۳).

---سے کھیلْنا محاورہ.
خطرے میں ڈالنا ، جان جوکھم میں ڈالنا ، خطرہ مول لینا.

زُلف کی بحث میں کیوں برہم کروں کا لائے جان
سانپ سے کھیلا کروں دن رات سودائی نہیں
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---کا بَچّہ سَنْپولیا فقرہ.
ظالم کا بیٹا ظالم ہوتا ہے ، آخرش بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہی ہوتا ہے. اُس نے چڑ کر کہا «میں کسی کو نہیں جانتی. مور سب کے سب قصائی تھے اور تُو سانپ کا بچہ سنْپولیا ہے». (۱۹۸۳ ، سفرِ مینا ، ۵۹).

---کا پاؤں دیکھنا محاورہ.
جب کوئی شخص ناممکن بات کرتا ہے تو اُس سے کہتے ہیں کیا تُم نے سانپ کا پاؤں دیکھا ہے (نوراللغات).

---کا پٹارا امذ.
ایک خاص قسم کی ڈلیا یا ٹوکری جس میں سانپ رکھے جاتے ہیں.
جو حباب اس میں آشکارا تھا
واقعی سانپ کا پٹارا تھا
(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)).

---کا پھبولا / پھپھولا امذ.
رک : سانپ کا چھالا.
بولے وہ مل دل کے میرے دل کو اپنی زُلف میں
خوش ہو اے ناسخ پھپھولا ہم نے پھوڑا سانپ کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۰).

---کا پھوڑا امذ.
ایک قسم کا دنبل جو کفچۂ مار کی صورت اُبھرا ہوتا ہے. کہتے ہیں کہ یہ دنبل ضحاک بادشاہ ملک تاز کے دونوں شانوں پر ہوا تھا.
غیر کو ہے مضحکہ مجھ کو جو ہے سودائے زلف
مثلِ ضحاک اس کے شانوں میں ہو پھوڑا سانپ کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۰).

---کا تماشا امذ.
وہ کھیل جو سانپ کے ذریعے سپیرے دکھاتے ہیں (نوراللغات).

---کا چھالا امذ.
سانپ کے مُنھ کا آبلہ جس میں زہر ہوتا ہے ، زہر کی پوٹلی.
رس بن گئے ہیں سانپ کے چھالے کے وہ آنسو
بھربھر کے جو آنکھوں کے کٹوروں میں پیے تھے
(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۰۶).

---کا راستہ کاٹنا محاورہ.
شگونِ بد (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کا سر بھی کبھی کام آتا ہے کہاوت.
کوئی چیز ضائع نہیں کرنی چاہیے. کبھی نہ کبھی کام آ جاتی ہے ، داشتہ آید بکار ، گرچہ بود سر مار (جامع الامثال).

---کا سر ہی کچلا کرتے ہیں کہاوت.
مُوذی کو ضرور سزا دینی چاہیے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کا کاٹا صف ؛ امذ.
سانپ کا ڈسا ہوا ، مار گزیدہ.
چھیڑ مت زُلف کے مارے کو کہ دریا میں صنم
سانپ کے کاٹے کو دیتے ہیں بہا تیسرے دن
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (مہذب اللغات)).

---کا کاٹا پانی نہیں مانگتا کہاوت.
(سخت زہریلے) سانپ کا ڈسا ہوا فوراً مر جاتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ نوراللغات).

---کا کاٹا رسّی سے ڈرتا ہے کہاوت.
جسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے وہ بہت محتاط ہو جاتا ہے ، مصیبت زدہ ادنیٰ تکلیف سے بھی ڈرنے لگتا ہے.
چمن میں دیکھوں کیا سنبل کو ہوں گا زُلف کا مارا
مثل ہے سانپ کا کاٹا ہوا رسّی سے ڈرتا ہے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۳۸).
گمان زلف سے نظارۂ سنبل نہیں کرتے
ہیں کاٹا ہے جب سے سانپ نے رسّی سے ڈرتے ہیں
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۹۶). مثل مشہور ہے... سانپ کا کاٹا رسّی سے ڈرتا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۴۳).

---کا کاٹا سوئے ، بچھو کا کاٹا روئے کہاوت.
سانپ کے کاٹے ہوئے پر بے ہوشی طاری ہوتی ہے اور بچھو کے کاٹے کو بہت تکلیف ہوتی ہے. اور مثل ہندی کی یہ کہی : سانپ کا کاٹا سوئے اور بچھو کا کاٹا روئے. (۱۸۱۹ ، اخبارِ رنگین ، ۳۱). مثل مشہور ہے « سانپ کا کاٹا سوئے اور بچھو کا کاٹا روئے » مگر کھٹمل کا کاٹا ان دونوں سے مختلف ہے. (۱۹۵۲ ، نمک پارے ، ۴۴).

---کا / کو کھلانا محاورہ.
۱. سانپ کا کسی عمل کے زور سے تسخیر کرنا ، کسی کے سر پر عمل کے زور سے سانپ کی رُوح کو بلوانا.
کھلائے کون بہ جز شانہ اس کو ہاتھوں میں
بری بلا ہے دلا زُلفِ مہ جبیں کا سانپ
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۴۳). ۲. خطرناک کام کرنا ، ایسے شخص سے میل جول کرنا جس سے ہر وقت نقصان کا خطرہ ہو ؛ نافہم ؛ مغلوب الغضب ؛ مردم آزار آقا کی نوکری کرنا.
جان پر جو کھیلے اے دل ، چھیڑے وہ کس زُلف کو
کیا کھلانا سانپ کا تُو سہل سمجھا کھیل ہے
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۹۵). درحقیقت حافظ صاحب نے اس غزل میں سانپ کو کھلایا ہے. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۶۶).

---کا کھیلنا امذ.
سانپ کے ڈسے ہوئے کا منتر کے زور سے جھومنا اور کھیلنا (ماخوذ : نوراللغات).

---کا لہرانا محاورہ.
سانپ کا خمیدہ ہو کر رینگنا یا پانی میں لہر کی شکل میں آگے بڑھنا.
گیسوئے مشکیں رُخِ محبوب تک آنے لگے
چشمۂ خورشید میں بھی سانپ لہرانے لگے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۲).

---کا مَن امذ.
سانپ کا منکا ؛ عوام کا خیال ہے کہ رات کی تاریکی میں سانپ منکا اُگلتا ہے جو چاند کی مانند چمکتا ہے. جس کے ہاتھ آتا ہے اس کو بادشاہ بنا دیتا اور تمام آفات سے محفوظ رکھتا ہے.
کینچلی موباف پٹھے کا بنا چوٹی میں جب
زُلف میں پھندا اُلجھ کر سانپ کا من ہو گیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۸).

نہ دُشمن کی روشن دماغی پہ جاؤ
کہ ہے روشنی سانپ کے من میں کیسی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۰۳).

---کا مَنتَر اسذ.
وہ منتر جو سانپ کو پکڑنے کے لیے پڑھتے ہیں ، وہ منتر جو مارگزیدہ پر دم کرتے ہیں.

باندھوں اوس زُلف کا مضمون جو میں سحر بیاں
ہے یقین شعر وہیں سانپ کا منتر ہو جائے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۵۰).

---کا مُہْرَہ اسذ.
زبرجد کی کان سے نکلنے والا پتھر ؛ بعض ناگوں کے سر کے بھیلے حصّے سے نکلتا ہے. تازہ نرم ہوتا ہے ہوا لگنے سے سخت ہو جاتا ہے. سانپ کے کاٹے ہوئے عضو پر لگا دینے سے چپک جاتا ہے اور زہر چُوس کر خود بخود گر جاتا ہے. ہر قسم کے سانپ کا کاٹے کو مفید (خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰۶).

---کو دُودْھ پِلانا محاورہ.
دُشمن کو پالنا، دُشمن کی پرورش کرنا. آپ کا اسے ہدیا سِکھانا سانپ کو دودھ پلانے کے سمان ہوا. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۳۰).

---کی بانْبی میں ہاتھ ڈالْنا محاورہ.
خطرناک کام کرنا، خطرے کو دعوت دینا. بیٹھے بٹھائے اُس سے بگاڑ پیدا کر لیا جان بُوجھ کر سانپ کی بانْبی میں ہاتھ ڈالا .
(۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۸۹).

---کی تو بھاپ بھی بُری کہاوت.
دُشمن کو بہت کمزور ہو پھر بھی بُرا ہے (جامع الامثال).

---کی چَھتْری امث.
کُکَرْمتا ، کُھنبی. بہت سے ایسے بھی پودے ہیں جو کبھی سبز نہیں ہوتے مثلاً کھمبی جیسے سانپ کی چھتری ... بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۹). اچھی چیز ہے ، سانپ کی چھتری کھاؤ گے؟ کون کھائے گا. (۱۹۷۳ ، متاعِ لوح و قلم ، ۲۹۸).

---کی چَھچُھونْدَر (چَھچُھونْدَر) ہونا محاورہ.
سانپ کو چھچھوندر بہت مرغوب ہوتی ہے ، سانپ جب چھچھوندر کو نگل لیتا ہے تو وہ اندر جا کر اس کو بہت ستاتی ہے اور دیر تک شور کرتی ہے ؛ مراد : مصیبت بن جانا ،(کسی چیز یا شخص کا) انتہائی تکلیف دہ ہو جانا. چُونہ تھا تیز ، دم بھر میں بے چین کر دیا پان کی خاطر سانپ کی چھچھوندر ہو گئی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۰۳). میں تو سمجھا تھا کہ اسکول کی تعلیم پائی ہوئی بیوی میری زندگی درست کر دے گی مگر یہ کم بخت تو سانپ کی چھچھوندر ہو گئی. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۳۰).

---کی سی کَینْچُلی جھاڑْنا محاورہ.
نکھرنا ، صاف اور ستھرا بننا ، بیماری سے صحت پانا.

کُھل گیا مُوباف تو عاشق چلے دل وارنے
سانپ کی سی کینچلی جھاڑی ہے زُلفِ یار نے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۳).

---کی طَرَح پَھن مار کَر رَہ جانا محاورہ.
(سانپ اپنے من کے لیے پھن مارتا ہے اور پھر حاصل نہیں کر سکتا) کوشش کر کے نااُمید رہ جانا ، قابو نہ چلنا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---کی طَرَح (شَکْل) زَمِین پَکَڑْنا فقرہ.
سانپ زمین پکڑ لیتا ہے تو پھر جُنبش نہیں کرتا.

نہ ظالم ہلا لاکھ میں نے کہا
زمیں سانپ کی شکل پکڑے رہا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی (مہذب اللغات)).

---کی کَینْچُلی امث.
سانپ کی کھال کا پوست کہ جاڑے کے دِنوں میں سانپ کے بدن سے اُتر جاتا ہے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰۵).

---کی لَکِیر امث.
سانپ کے چلنے کا نِشان جو زمین پر پڑتا ہے (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کے بِل میں ہاتھ ڈالْنا محاورہ.
خطرہ کو دعوت دینا. تو مُجھے مارنے آیا ہے. لو اور سنو سانپ کے بل میں ہاتھ ڈالتا ہے. یہ کیا لہر دل میں آئی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۲۸).

---کے پاؤں پیٹ/شِکَم میں ہوتے ہیں کہاوت.
شریر کتنا بھولا نظر آئے ، اس کے دل میں شرارت ہوتی ہے ، بدذات کی بدی ظاہر نہیں ہوتی.

انگشتیں ہیں اس شانے کی کیوں زُلف کے خم میں
ہوتے ہیں سدا سانپ کے تو پاؤں شِکم میں
(۱۸۶۲ ، ظفر (بہادر شاہ) (مہذب اللغات)).

---کے سانْپ پاوْہُنا کہاوت.
بُروں کی صحبت بُری ، بُروں کے دوست بھی بُرے ہوتے ہیں (پاوْہُنا - مہمان) (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کے کاٹے کی لَہَر آنا محاورہ.
مارگزیدہ کا کبھی کبھی جُنبش میں آنا.

سانپ کے کاٹے کی لہر آئی جو وصفِ زُلف میں
بحر نے پھر تو کوئی مضمون نہ چھوڑا سانپ کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹).

---کے مُنْہ میں اُنْگلی دینا محاورہ.
رک : سانپ کے بل میں ہاتھ ڈالنا.

سوچا کہ یہ زُلف کف میں لیتی
ہے سانپ کے منہ میں اُنگلی دینی
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۸).

بدلے سوکن سے کیا یہ لیتی ہو
سانپ کے منہ میں انگلی دیتی ہو
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸۰).

---کے منّہ میں چھچھوندر فقرہ.
رک : سانپ کی چھچھوندر ہونا . تم سن رہی ہو اس کی بکواس ... یہ لڑکی تو سانپ کے منہ میں چھچھوندر بن گئی .(۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۷). مگر خاتون تو سانپ کے مُنھ میں چھچھوندر تھی.(۱۹۸۶ ، جوالہ مکھ ، ۵۳).

---کے مُنھ کی ہیں چَھچھُوندَر ، نِگلے تو اَندھا ، اُگلے تو کوڑھی/کَلَنکی کہاوت.
ایسا کام کرے جسے نہ کر سکے اور نہ چھوڑ سکے. وہ بی بی سے یونہی نالاں تھا خورشید بہو اس کے واسطے سانپ کے منہ کی چھچھوندر ہو رہی تھی نہ نگلتے بنتی نہ اُگلتے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۲۷). دھوکا ہوا ، فریب ہوا ، چھل ہوا ، مگر اب تو اس آفت سے نکلنا سخت مُشکل ہوا. سانپ کے منہ میں چھچھوندر ، کھائے تو کوڑھی ، اُگلے تو کلنکی. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳ : ۳۱۳).

---کے مُنّھ میں ہونا محاورہ.
معرضِ ہلاکت میں ہونا ، خطرناک جگہ میں ہونا ، جان جوکھوں میں ہونا.

بل کی لیتے لگیں زُلفیں ترے رُخساروں پر
سانپ کے منہ میں کبھی ہوں کبھی انگاروں پر
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۹۵).

---کے نیچے بِچّھو فقرہ.
(کژدم جس نے سانپ کے نیچے پرورش پائی ہو) مُوذی اور ظالم آدمی ، نہایت زہردار.

سانپ کالا ہے اگر وہ گیسوئے عنبر فشاں
سانپ کے نیچے کا بچھو زیرِ گیسو خال ہے
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۹۶).

---(کو) کیلْنا محاورہ.
کسی عمل کے زور سے سانپ کو کاٹنے سے باز رکھنا اور اپنی جگہ سے جُنبش کرنے سے باز رکھنا ؛ بہلاوا دینا ، بہلانا ؛ ضرر پہنچانے سے باز رکھنا.

چُھوا جو گیسوئے عنبریں کو تو سانپ کیلا فسوں سے گویا
لیا جو چشمِ سیہ کا بوسہ شکار میں نے کیا ہرن کا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۵). سچ ہے ایسا غضب نہ کرنا اور وہ جلدی جلدی آکِندُ وا کِندا پڑھ کر سانپ کو کیلنے لگیں. (۱۹۶۳ ، دِلّی کی شام ، ۲۳).

---لَہْرانا محاورہ.
رک : سانپ کا لہرانا.

گال اون کے کِھلیں تو پُھول بتائیں
بال اون کے اُوڑیں تو سانپ لہرائیں
(۱۸۸۰ ، ترانۂ شوق ، ۱۰۳).

---مَرے (اَور) نَہ لاٹھی ٹوٹے کہاوت.
رفعِ شر بھی ہو جائے نقصان بھی نہ ہو. کام بھی ہو جائے اور نقصان بھی نہ ہو. وہ بات کرو کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے آخر قناعت بھی تو کوئی چیز ہے یا بالکل عشق ہی کے ہاتھ بک گئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۳). یہ سب کچھ ہو جانے کا مگر تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۸).

---نِکَل گیا (اس کی) لَکِیر پِیٹا کَرو کہاوت.
موقع ہاتھ سے جاتا رہا ، سوائے افسوس کے کچھ چارہ نہیں.

خیالِ زُلفِ دوتا میں نصیر پیٹا کر
گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (مہذب اللغات)) . اینک چونکہ عقل موجود تھی اس لئے اچھی طرح سمجھ رہا تھا کہ سانپ نکل گیا لکیر پیٹا کر. (۱۹۳۸ ، ستونتی ، ۱۹).

---نَہِیں جو بِٹّی چاٹ کَر رَہیں کہاوت.
ہر شخص اپنی ہی خوراک کھا سکتا ہے،اس میں صرفہ ناممکن ہے (فرہنگِ آصفیہ).

---والا صف ؛ امذ.
سنپیرا ، سانپ کا تماشا دِکھانے والا.

تمہاری زُلفوں سے تُم کو ضرر نہیں ہر گز
کہ پاس رکھتے ہیں ہر وقت سانپ والے سانپ
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۱۰۳). [سانپ + والا ، لاحقۂ صفت].

---ہونا محاورہ.
طویل عمر پانا ، لمبی عمر پانا ، تا دیر جینا. عمر ہے کہ شیطان کی آنت ہو گئی ہے سانپ ہو گیا ہوں. غدر آنکھوں کے سامنے سے گُزر گیا ہے. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۱۲).

سانْپا (مغ) امذ.
(ہند) سوگ ، ماتم ، سراپ ، بددعا ، کوسنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). اف : پڑنا ، کرنا. [س: शाप + क].

سانْپِن (مغ ، فت پ) امث.
۱. سانپ (رک) کی تانیث. بڑا شاعر اپنے ہم نشینوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ اپنے پُورے زمانے کے ساتھ سانپن والا قِصّہ کرتا ہے جو اس کی کنڈلی سے نکل جائے وہ بچتا ہے. (۱۹۶۸ ، تعصبات ، ۱۱۰). ۲. بالوں کی لکیر (بھونری) جو بعض آدمیوں کی پُشت پر اور گھوڑے کی ایال کے نیچے ہوتی ہے . یہ منحوس سمجھی جاتی ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سانپ + ن ، لاحقۂ تانیث].

سانْپنی (غنہ ، سک پ) امث.
رک : سانپن.

کرے پانوں یوں پیٹ میں لیکر دھانوں
کہ جوں پیٹ میں سانپنی لیکر پانوں
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۶۸). [سانپ + نی ، لاحقۂ تانیث]

سانپوں (مغ ، و مج) امذ ؛ ج.
سانپ (رک) کی جمع اور مغیّرہ حالت (مرکبات میں مستعمل).

---کی سَبھا میں جیبھوں کی لَپ لَپ/لَپالَپ کہاوت.
بُروں کے بُرے ہی کام ، مُوذیوں کی محفل میں تکلیف ہی کا چرچا (فرہنگِ آصفیہ).

سانپے کی تیل امث.
وہ پوشاک یا لباس جو غریب عورت ایک دفعہ دام لگا کر بنا لیتی ہے اور ہر ایک تقریب علی الخصوص ماتم میں جہاں بہت سی عورتیں جمع ہوتی ہیں اُسی کو پہن کر جاتی ہے تا کہ عزّت میں بٹا نہ لگے ، تہوار کی پوشاک ، دکھاوے کا لباس (فرہنگِ آصفیہ).

سانْت (۱) (غنہ) امذ.
موسمِ بہار ، بسنت ، فصلِ بہار ، فرحت.

جو مُجھ دِل کے سمدور پر دوڑیا
عنایت کیرا سانْت برسانیا

(۱٦۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۸).

جدھاں تلگ ہے زمانہ جدھاں تلگ ہے زمیں
جدھاں تلگ یو بدل سانْت کا ہے لو لو بار.

(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۴۷).

ہور شعر بھی بھانْت بھانْت کا تھا
بھو بھانْت جو میگ سانْت کا تھا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۱). [س : वसन्त].

سانْت (۲) (غنہ) امذ.
(موسیقی) پہلے سُر کی آواز ختم ہونے سے پہلے دُوسرے سُر کی آواز کا آغاز. سانت: وہ ہے کہ پہلے سُر کی آواز ختم نہ ہونی کہ دُوسرا سُر ظاہر ہو جائے.(۱۹٦۷ ، نغمات الہند ، ۳۵). [س: सान्त].

سانْت (۳) (غنہ) امذ.
چمڑا کُوٹنے کا آلہ جسے کوبہ اور بامر بھی کہتے ہیں (ماخوذ : اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ٦۳). [مقامی].

سانْترا (غنہ ، سک ت) امذ ؛ مـ سانترہ.
دبکے ہوئے تار کا بغیر لچھا کیا ہوا ڈھیر. ڈھولو کے دوست ... ایسے بڑبڑا کر اُٹھے کہ سانترہ اُلجھ گیا(۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۳۷). [مقامی].

سانْتھری (غنہ ، سک تھ) امث.
چھوٹی چٹائی یا غالیچہ جس پر بیٹھ کر ہندو عبادت کرتے ہیں (پلیٹس). [رک : ساتھری].

سانْتھل (مغ ، فت تھ) امث.
ران.

کہیں ہیں انھو کی تہو لکنت زباں
ماریں ہاتھ سانْتھل پر بولیں جہاں

(۱۷٦۹ ، آخر گشت ، ۳۰).

گُلِ نسریں ہو جو پڑ جائے ہے بُھولے سے پانوں
چشمۂ شیر اُمنڈ آئے ہے سانتھ ل سانتھل

(۱۸۷۹ ، قلق میرٹھی ، ک ، ۳۲۱). [پ : संत्थली].

سانِٹ (کس مج ن) امذ.
مغرب میں غنائی شاعری کی ایک ہئیت جس میں مصرعوں کی کُل تعداد چودہ ہوتی ہے اس میں قافیوں کی ترتیب اور بحر ایک مخصوص نظام کی پابند ہے. شکسپیر نے اس مشہور اطالوی شاعر کے رنگ میں اپنے سانٹ لکھے ہیں جو بہت لطیف ہیں. (۱۸۵۳ ، خُطباتِ گارساں دتاسی ، ۱۳۹). [انگ : Sonnet].

سانْٹ (غنہ) امث ؛ مـ سانٹھ.
۱. مدد ، گٹھ جوڑ ، سازش.

ٹھگ نہ تنہا چڑھے ہیں اس کی آنٹ
مِل رہی ہے اچکوں سے بھی سانْٹ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۸). ۲. گرہ ، گانٹھ ، علاقہ. اب تو ٹوٹے ہوئے رشتے کی امید میں تدبیر کی سانٹ لگائی ہے. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۷). ۳. دُشمنی ، عداوت ؛ خرمن کوب ، اناج گاہنے کا چوبی آلہ ؛ سنجوگ ، میلاپ ، اِتفاق ، ربط ضبط (فرہنگِ آصفیہ). [پ : सान्त].

---گانْٹھ (---غنہ) امث.
سازش. ان دونوں نے آپس میں سانْٹ گانْٹھ کر لی ہے وہ میرا ساتھ کسی قیمت پر نہیں دینگے.(۱۹٦۹ ، مہذب اللغات ، ٦ : ۳۱۹). [سانٹ + گانٹھ (رک)].

---گانْٹھ کَرْنا محاورہ.
سازِش کرنا ، سازباز کرنا. ایک مرتبہ ہمایوں فرنے بیگم صاحب کے باغبان سے سانْٹ گانٹھ کی خوب یارانہ پیدا کیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---لینا محاورہ.
کسی شخص کو اپنی طرف کر لینا ، مخالف کے آدمی کو توڑ لینا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---مار امذ.
نیزہ بردار ، بیل وغیرہ کو تیز چلانے کے لیے قمچی وغیرہ سے مارنے والا. فیل بان بھالے اور برچھے لیے کے سانٹ مار چُست کپڑا پہن کے سانٹھے ہاتھوں میں لیئے ہاتھیوں کے ارد گرد کھڑے ہو جاتے. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۸). [سانْٹ + مار (رک)].

سانْٹا (مغ) امذ (ج : سانْٹے).
۱. (بیل وغیرہ کو ہنکانے اور ہاتھی کو لڑائی پر اُبھارنے کے لیے) قمچی ، تازیانہ ، آروار ڈنڈا، نیزہ یا آنکس وغیرہ ، ایک طرح کا ہتھیار. دیکھو ! بائیں ہاتھ سے (کسان نے) ہَنی دبا رکھی ہے. دائیں ہاتھ میں سانْٹا ہے. (۱۸٦۷ ، اُردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ٦۹). سست رفتار بیلوں کو دوچار سانْٹے رسید کیے اور پھر وہیں آ کر بیٹھ گیا. (۱۹۳۹ ، خاک و خون ، ۱۱). وہ اس کی

سُونڈ سے بچتا بھی اور سانٹے بھی مارتا۔ (۱۹۵۸ ، عمررفتہ ، ۳۹۶)۔ ۲. ایک پودا جس کی باریک ٹہنیاں ہوتی ہیں ، سفید ، لال اور نیلے پھولوں کے اعتبار سے تین قسم کا ہوتا ہے۔ سانٹے کی جڑ پیلا کے اس سے تیل بنا کے مالش کرنی چاہیے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۷)۔ ۳. (ٹھگی) چھوٹی تلوار ، ہاتھ کا کڑا (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳)۔ ۴. گنا. ایک شخص سانٹے کی گنڈیری بیچتا پھرتا تھا۔ (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۵۴)۔ [سانٹ (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر]۔

سانٹنا/سانٹھنا (غنہ ، سک ٹ/ٹھ) ف م.
۱. گانٹھنا ، ساتھ ملانا ، اپنانا ؛ چپکانا ، چسپاں کرنا ، نتھی کرنا ، منسلک کرنا۔ شاید اس نے جادو کو سانٹھا ہے۔ (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۶۵)۔ بھید کو اچھی طرح سانٹ کر جگن سے ملنے کا بھی معقول انتظام کیا۔ (۱۹۳۴ ، عزیمی ، انجام عیش ، ۳۰)۔ ۲. (رسّی وغیرہ) بٹنا ، گرہ لگانا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ [سٹنا (رک) کا تعدیہ]۔

سانٹی (مغ) امث.
چھوٹا سانٹا ، سنٹی ، کھپچی ، پتلی چھڑی.

ماتا جسودا ان کی بہت کرتی منتیاں
اور کانھ کو ڈراتی اٹھا بن کی سانٹیاں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۸)۔ گھوڑے کے سم پر پانی ڈالتے ہیں اور دولہا کو سانٹی مارتے ہیں۔ (۱۸۵۲ ، تقویٰ ، ۳۶)۔ اُستاد کبھی اس سے کہتے ہیں - ابے سانٹیاں نکال۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۳)۔ [سانٹا (رک) کی تصغیر]۔

سانٹے (مغ) امذ.
سانٹا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل)۔

ـــ بَردار (ـــ فت ب ، سک ر) صف ؛ امذ.
(فیل بانی) ہاتھی کے نگہبانوں کا ایک گروہ جن کے پاس چھوٹے چھوٹے ڈنڈے ہوتے ہیں جب کبھی ہاتھی مستی میں آکر بے قابو ہوتا ہے تو وہ اس کو گھیر کر سانٹوں سے اس کی خبر لیتے ہیں اور مستی اُتار دیتے ہیں (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۷۵)۔ [سانٹے + بردار (رک)]۔

ـــ کی سگائی سیدھے ، تیل کی مٹھائی سیدھے کہاوت.
تبادلے کی شادی اور تیل کی مٹھائی ایک برابر ہیں یعنی دونوں بےلطف ہیں (سیدھے - اچھی رہے ، خُوب ہو) (علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال)۔

ـــ مار امذ.
رک : سانٹ مار. چرکٹے ، سانٹے مار ، بھالے بردار ، برچھیت ، بانددار ، قتیلے سلکانے بھاگے جاتے تھے۔ (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۲۸)۔ غالب و مغلوب دونوں درندوں کو اپنے قابو میں کرتے اس کام کے لیے سینکڑوں سانٹے مار اور بلم بردار مقرر تھے۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۱۳۸)۔ منجملہ ان کے ایک شخص ریاض احمد سانٹے مار بھی تھا۔ (۱۹۵۸ ، عُمرِ رفتہ ، ۳۹۶)۔ [سانٹے + مار (رک)]۔

سانٹھ (غنہ) امث.
۱. مدد ، گٹھ جوڑ.

لڑی تھی زہس سحر سے اس کی سانٹھ
شب و روز کو دے رکھا اس نے گانٹھ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۶۹)۔

بلی بڑھیا کی اور اوس کی سانٹھ
لیا دونو نے باندی کو بھی گانٹھ

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۵۶)۔ تیل چاہے لگاؤ یا نہ لگاؤ ، نہ چرچوں ہوگی ، نہ تاگا کٹے گا ، نہ بل چڑھے گا ، نہ تار نکلے گا نہ سانٹھ کی ضرورت ہو گی نہ پھونی کام دے گی۔ (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۶)۔ ۲. رک : سانٹا. ان کے دیہاتی جوہنے ، آب پاشی کے بڑے بڑے ڈول ، تسمے اور کوڑوں کی سانٹھیں بنا کر دیہات کے بازاروں اور پیٹھوں میں ہفتے کے ہفتے فروخت کر دیتا۔ (۱۹۸۹ ، جوالا مکھ ، ۲۵۴)۔ اف : آنا ، پڑنا۔ [سانٹ (رک) کا متبادل املا]۔

ـــ گانٹھ (ـــ غنہ) امث.
گٹھ جوڑ ، ساز باز ، میل ملاپ۔ اُس سے اور پھیرے والے سے سانٹھ گانٹھ تھی۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۲۴)۔ نہیں معلوم دونوں میں کیا سانٹھ گانٹھ ہوئی ہے۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۲)۔ ترک دنیا کے پردے میں بادشاہوں اور رئیسوں سے سانٹھ گانٹھ کی جاتی ہے اور روحانی امارات کا ... جال پھیلایا جاتا ہے۔ (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۳۶۱)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [سانٹھ + گانٹھ (رک)]۔

ـــ لگانا محاورہ.
جوڑنا ، گرہ لگانا.

ہے عجب رشتۂ الفت کہ جہاں ٹوٹ گیا
پڑ گئی اور گرہ سانٹھ لگائی نہ گئی

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۳۴)۔ مذہب کوئی زنجیر فولادی نہیں جو توڑنے سے نہ ٹوٹے۔ وہ تو کچا سوت ہے ٹوٹ گیا تو سانٹھ لگا کے مٹّی دے دی۔ (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۱۶ : ۴)۔

ـــ مار امذ.
رک : سانٹ مار. سانٹھ ماروں کی عجب آن بان ہے۔ (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۴۸)۔

وہ پہلو مست ہے نفسِ سیاہ کار عبث
جسے درست کبھی سانٹھ مار کر نہیں سکتے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۷۴)۔ [سانٹھ + مار (رک)]۔

ـــ ملانا محاورہ.
سازش کرنا.

ماں جو اس حور کی تھی بس کی گانٹھ
گھر میں سب سے ملا رہی تھی سانٹھ

(؟ ، انجم (مہذب اللغات))۔

سانجھ (غنہ) امث.
سانجھ ، شام ، سُورج ڈوبنے کا وقت.

که بیشک ہوے نازل دیک بانجھ
کرے بھوگ کر اس سُوں ہر صبح سانجھ
(۱۶۱۳ ، بھوگ بل ، ۱۹۲).

رسالت کا تُوں سرمایا حکم حق کا تُہیں ہائے
سجوئے سانجھ بیتے کر مرگ جنگل تے لیایا ہے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۷).

ابھی اک ہاتھ باقی ہے اے عباس
دیکھیے مرنے کوں کیا سانجھ اور سویرا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۱). صبح ہی خالی شکم نکلتا ہے سانجھ کو اگھانا آتا ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۸۳).

نیلے کے اس پار ندی کے تٹ پر
سانجھ بھئے دو برہنی ملنے جائیں
(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۱۸). [سانجھ (رک) کا متبادل املا].

سانجا لڑانا محاورہ.
شرکت کا دعویٰ کرنا ، مدعی بننا. تندرست و توانا پیشہ ور فقیر ہماری کمائیوں میں سانجا لڑائیں. (۱۹۱۶ ، زبور اسلام ، ۳۷).

سانجھ (غنہ) امث.
شام ، سورج ڈوبنے کا وقت.

سانجھ آئی وہو دن ہی ہوا فکر سیں آخر
وو دل پر جادوگر صیاد نہ آیا
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۸). جب سانجھ ہوتی چُپکے ہی وہ خواجہ سرا اس جوان کو اسی راہ سے لے آتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۱). میں دوسرے کنارے پر لگی تو سانجھ ہونے کو آگئی تھی. (۱۹۴۸ ، اور انسان مر گیا ، ۹۶).

گوشت کے پارچے سیخوں پہ چڑھیں سانجھ سمے
جشنِ مہتابی ہے موجود ہوں اربابِ نشاط
(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۳۲) اف : آنا ، پڑنا ، ہونا [پ : سنّجھا ؛ س : سندھیا सन्ध्या].

---پھولنا محاورہ.
شام ہونا.

سانجھ پھولی ہے ترے باج میری آنکھوں میں
اشکِ خونیں ہے شفق آج مری آنکھوں میں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۰).

پیش از دم سحر مرا رونا لہو کا دیکھ
پھولے ہے جیسے سانجھ وہی یاں سماں ہے اب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۳).

---جائے اور بھور آئے وہ کیسے نہ چھنال کہلائے کہاوت.
جو عورت شام کو جائے اور صبح کو آئے وہ بدچلن سمجھی جاتی ہے جو صریحاً بد ہو اسے بد ہی کہا جائے گا (جامع الامثال)

---سویر/سویرے م ف.
صبح و شام.

پھولے ہی نہیں یاں کبھو پھرتا ہے اے یار ۔
اور جائے ہے سب جا
کیا مجھ سے ترا جرم ہوا سانجھ سویرے ۔
جو اتنا ستم ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۸). بچہ سانجھ سویرے آیا کرو اور ہمارے سامنے یہ من موہنی بجایا کرو. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۸۱). واللہ عزیمہ سے فرما دیجئے گا کہ بہادر اور صف شکن شاہ کو سانجھ سویرے ٹاپے سے نہ نکلنے دیں. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۱۳).

سانجھا (۱) (مغ) امذ.
ساجھا ، شراکت ، حصہ داری. ملک پٹنہ ہاتھ آئے گا ... دیکھ لیں گے کہ کون سانجھا بٹواتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۷۳). حضور کی کمائی میں ہم غریبوں کا سانجھا ہے. (۱۹۱۸ ، نسوانی زندگی ، ۲۹). [ساجھا (رک) کا متبادل املا].

سانجھا (۲) (مغ) امذ.
سانجھ (رک) ، شام ، جھٹپٹا وقت. شروع نومبر کا سانجھا تھا برسات ختم ہو کر صاف دن آگئے تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۰). [سانجھ (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

سانجھی (مغ)؛(الف) صف مذ.
شرکت دار ، ساجھے دار ، ساتھی.

پھر ہے اس کشتی کا سانجھی
بن جا اپنے پیر کا سانجھی
(۱۸۳۵ ، رنگین ، شش جہت رنگین ، ۱۷۰). پیر جی اللہ میاں کے کوئی سانجھی اور رسول اللہ کے کوئی قریبی عزیز معلوم ہوں. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۲۶).
سانجھی دھرتی سانجھا سورج سانجھے چاند اور تارے ہیں سانجھی سبھی ہیں سکھ کی باتیں سانجھے درد ہمارے ہیں (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۳۰). (ب) امث. (ہند) دسہرے کے موقع پر مندروں میں گوبر کی بنائی ہوئی مورتیاں (جو بتوں کی نمائندگی کرتی ہیں). مسجدوں میں قندیلیں روشن ہوئیں ، بتکدوں میں سانجھی دی گئی. (۱۸۹۱ ، فغانِ بے خبر ، ۷۲). کنوار بدی اکاوشی سے ماوس تک سانجھیاں اور جھانکیاں نکلتی ہیں. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۱۲۰). [ساجھا (رک) کا متبادل املا].

---چلی سانجھ سے ، ساتھ ہنستا پوت ، سادھو جی بھی تو جات ہے باندھ کمر کو سوت کہاوت.
بے وسیلہ آدمی بھی کسی نہ کسی طرح گزارہ کرلیتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال).

سانچ (غنہ) امث.
سچائی ، صداقت ، سچ.

تیرے آسرے جُھوٹھ اور سانچ
جہاں سانچ تہاں نہیں آنچ
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۷).

سہی جانے کی سُجھ سے دوزخ کی آنچ
یہ یہ تاب میں عرض کرتا ہوں سانچ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۶۲).

سہے سے سانچ کہہ ، ست کر بس و پیش
زمن سہم رسانیدن زتو ریش
(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۶۳).

کبھی ہر دشمنوں کے لگ جانا
سانچ اور جھوٹ جانتے بھی ہو
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۹).

یہ ایسی کس نے سکھائی ہے تم کو چترائی
سجن بس سے کہو اپنے دل کی بتیاں سانچ
(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۴۲). [سچ (رک) کی ایک شکل].

---برابر تپ نہیں اور جھوٹ برابر پاپ ، جاکے مَن میں پاپ ہے تاکے مَن میں آپ کہاوت.
سچ سے بڑھ کر کوئی ریاضت نہیں اور جھوٹ سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں (جامع الامثال).

---پیچھے واد نہیں ، رانڈ پیچھے گالی / کال نہیں کہاوت.
سچ سے بڑھ کر کوئی گالی نہیں (واد ـ بات)، بیوہ ہونے سے بڑھ کر مُصیبت نہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کو (کیا) آنچ (نہیں) کہاوت.
سچ بے ضرر ہے ، سچ بولنے والا نقصان نہیں اٹھاتا. مگر سانچ کو آنچ نہیں ، زخم جلد بھر آئے تھے. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، آزاد ، ۳۹).

سچے کی تو عزت ہی بڑھے گی جو کریں جانچ
مشہور مثل ہے کہ نہیں سانچ کو کچھ آنچ
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسماعیل ، ۱۰۵). ہم ٹیلیویژن والوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا واقعی سانچ کو آنچ نہیں ہے . (۱۹۷۸ ، انشا ، خمارِ گندم ، ۳۹).

---کہے سو مارا جائے ، جھوٹ کہے / جھوٹا بھڑوا لڈو کھائے کہاوت.
سچ کہنے والے کو لوگ بُرا سمجھتے ہیں ، جھوٹا مزے میں رہتا ہے (قصص الامثال ؛ جامع الامثال).

---وہ ہے جو آنچ کو سہے کہاوت.
سچ بول اور کسی کا خوف نہ کر ، سچ کو کسی آزمائش کا خوف نہیں ہوتا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

سانچا (۱) (مع) صف.
سچا ، صحیح ، درست.

تُو کبھو سانچا نہیں ہو گا مرے جھوٹے میاں
عُمر تک وعدہ کئے جاوے گا صبح و شام کا
(۱۷۵۶ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۴۶).

دیتا ہے لہو زخمِ جگر میرا گواہی
ہے ہاتھ پڑا یار کی شمشیر کا سانچا
(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۸). [سچا (رک) کا قدیم اِملا].

---سب کے مَن سے اُترتا ہے کہاوت.
سچا آدمی سب کو بُرا لگتا ہے (جامع الامثال).

سانچا (۲) (مع) امذ.
۱. قالب جس میں ڈھال کر کوئی چیز تیار کی جائے.

ہاں چُوک ہوتی نکلتی ہے بات
سانچا ہے وہ جس میں ڈھلتی ہے بات
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۰). اچھی فطری سمجھ اور علم نے آپ کی طبیعت کو معنی کا عُمدہ سانچا بنا دیا ہے . (۱۹۰۵ ، خطوطِ اکبر ، ۲۳). ناسخ نے غزل کا سانچا استعمال کیا ہے . (۱۹۸۵ ، کشافِ تنقیدی اصطلاحات ، ۴۳). ۲. رحم ، بچّہ دانی ، کوکھ (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [ب : [illegible]].

---دوڑانا محاورہ.
(نان بائی) نان پاؤ کے سانچے کو بھٹی کے اندر پہنچانا (اب و ، ۳ : ۱۲۹).

سانچق (مع ، فت چ) امث.
بری ، رسمِ حنابندی ، شادی کے موقع کی ایک رسم.

سانچق کی سُنی جو آمد آمد
صدمہ ہوا اوس کے دل پہ بیحد
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۲۰). سانچق بہت دُھوم سے آئی تھی پانچ من بری چڑھاوے میں جڑاؤ گہنا ، جوتی کا جوڑا پانسو روپیہ کی لاگت کا. (۱۹۱۷ ، بیوی کی تعلیم ، ۸۵) ہمارے دلّی والے سیدھے سادے ہوتے ہیں کہ نکاح سے ایک دن پہلے ہی سانچق والے دن سارا زیور پہنا کر چلے آتے ہیں . (۱۹۵۸ ، چشمہ ، ۱۰۵). [رک : ساچق].

سانچک (مع ، فت چ) امث.
بری ، شادی کے موقع کی ایک رسم جس میں دولہا کی طرف سے دلہن کے گھر سامان بھیجا جاتا ہے. امک بیگ کے یہاں سانچک کی مٹکی ڈھلک گئی ، ڈھمک خاں کی برات کھوٹے سکّے کی طرح واپس. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۰ ، ۶ : ۹). [سانچق (رک) کا بگاڑ].

سانچوں کوئی نہ مانے ، جھوٹوں جگ پتیائے کہاوت.
سچوں کی بات کوئی نہیں مانتا ، جھوٹے کو سب سراہتے ہیں (جامع الامثال).

سانچہ (۱) (مع ، فت چ) امذ.
قالب ، ڈھانچا ، فرما. واسطے انتقام نگینہ اور لائے سانچہ توپ کے جو تیھو خاں نے نواب کے لئے بنوائی تھی .. لے آویں. (۱۸۵۸ ، سرکشئ ضلع بجنور ، ۲۰۰). بلجیم ٹیک کا سانچہ پلیٹ کی طرح چوڑا ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، ناشتہ ، ۱۹). نعت کے لیے ہر ہئیت اور ہر شعری سانچہ استعمال ہو رہا ہے. (۱۹۸۳ ، ذکرِ خیرالانام ، ۲۰). ۲. (دندان سازی) مصنوعی دانت بنانے کا کینڈا یا فرما (اب و ، ۷ : ۱۱۵). ۳. (جوتا سازی) انگریزی قسم کا جوتا بنانے کا جوتے کی شکل کا بنا ہوا لکڑی کا قالب ، فرما (اب و ، ۲ : ۲۲۱). [رک : سانچا (۲)].

---سازی امث.
سانچہ بنانے کا کام ، سانچا بنانا. ڈھلائی کے کام میں سانچہ سازی کو بڑی اہمیت حاصل ہے. (۱۹۷۰ ، اصولِ دھات کاری ، ۲۲). [سانچہ + ف: ساز، ساختن ـ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سانچہ (۲) (مغ ، فت چ) امذ.
۱. (ٹھگی) تابوت ، لحد ، مدفن جو مقتول کے لیے بنایا جائے ، جو لاش کے برابر اور گہرا ہو.
قبر کے سانچے میں سیدھے ہو کے کہتے ہیں حسیں
آج کے دن وہ ہمارا بانکپن کیا ہو گیا
(۱۸۹۲ ، وحید الہ آبادی ، انتخابِ وحید ، ۲۹). ۲. چرخہ. رُوئی کو کھیت سے چننے کے بعد صفائی کے لیے ایک سانچہ (چرخی) پر چڑھاتے ہیں . یہ سانچا دو قسم کا ہوتا ہے . (۱۸۹۱ ، حسن ، مثی ، ۵۴). [مقامی].

سانچی (۱) (مغ) امذ.
سانچی کا پان؟مراد: دیسی ، خستہ اور عمدہ (پان).
پان کی جب ڈالیاں مگہہ کے منگائیے
مرشدآبادی بھی سانچی پان لائیے
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۲). سانچی پان ضرور لے کے جائیے گا. (۱۹۶۸ ، اُردو زبان (ساقی نامہ) ، ۳ ، ۵ : ۴). [مقامی].

سانچی (۲) (مغ) امث.
سچی ، درست ، ٹھیک.
آپ مرشد ، آپ طالب ، آپ سانچی مت
کہی توشہ ملے مُرشد رمز بانی تت
(۱۶۵۴ ، گنجِ شریف ، ۶۷).
اگر ہوتی عورت نہ کُچ خوف تھا
جواب دیتی سانچی جو کُچ آوتا
(۱۶۹۳ ، وفات نامۂ بی بی فاطمہ (ق) ، ۱۳).
تجھے ہم تو سانچا سمجھ کر ملے تھے
کہ کوئی بات سانچی بھی کر جائے گا
(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۸۳).
سانچی وا کی بات ہے اور سانچا ہے وا پیو
وا کے سندر بول پر واروں اپنا جیو
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۹۱). [سانچا (۱) (رک) کی تانیث].

---بات سَعْدُاللہ کَہے ، سَب کے مَن سے اُتْرا رہے کہاوت.
سچی بات کہنے والے سے سب ناخوش ہوتے ہیں، جو شخص سچ بولے اس سے سب گھبراتے ہیں (ماخوذ : مہذب اللغات؛ خزینۃ الامثال).

---بات گوپالا بھاوے کہاوت.
خدا سچ کو پسند کرتا ہے (جامع الامثال).

سانچے (مغ) امذ ؛ جمع.
سانچا (رک) کی مغیرہ صورت (تراکیب میں مستعمل). یہ اور اس سانچے کے دوسرے الفاظ افعال اور اسمائے صفت دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں. (۱۹۶۱ ، اُردو زبان اور اسالیب ، ۲۳۷).

---کا ڈھلا صف.
موزوں ، مناسب ، سڈول ، خوش نما.
جڑاؤ وہ استادے الماس کے
ڈھلے ایک سانچے کے اک راس کے
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۶۱). شاعر کون تھا اس نیچ تیغ سے ماہر کون تھا، سانچے کے ڈھلے اترے آستانی کسی نے بنائے ہیں. (۱۹۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۸۵).

---کی سَچّی امث.
مرد کے نطفے کو ضائع نہ ہونے دینے والی عورت، وہ عورت جسے پہلے ہی جماع میں ہر دفعہ حمل رہ جائے (ماخوذ: مہذب اللغات؛ فرہنگِ آصفیہ).

---گورُو کا بالکا/(چیرا) مَرے، نَہ مارا جائے کہاوت.
خدا پر ایمان رکھنے والے کو نقصان نہیں ہوتا. ارے دیوانے ! مردانہ ہو کر ایسی ہراس کی بات... سانچے گرو کا بالکا مرے نہ مارا جائے. (۱۹۱۶ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۷۰).

---میں اُتارْنا ف م.
(لوہاری) سانچے کے نمونے کے مانند ملتی جلتی چیز بنانا (اپ و ، ۸ : ۸).

---میں ڈالْنا محاورہ.
کسی چیز کو قالب میں ڈھال کر بنانا ، خوبصورت بنانا ، عمدہ بنانا. اس وقت ... سیاسی اقتصادی نظام سانچے میں ڈالے جا رہے ہیں. (۱۹۴۴ ، آتش چنار ، ۹۲۲).

---میں ڈھال دینا/ڈھالْنا محاورہ.
قالب میں ڈال کر بنانا ، سڈول اور خوبصورت بنانا.
فقط نقشہ نہیں خوب اس کا عالم میں نرالا ہے
خُدا نے اس کو سر سے پاؤں تک سانچے میں ڈھالا ہے
(۱۷۸۶ ، حسن (مہذب اللغات)).
تو شمع بزم خاص کہ پیدا کیا تجھے
صانع نے اپنے نور کے سانچے میں ڈھال کے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۹). مذہب کے دائرہ میں مذہب کے رنگ میں یا یوں سمجھو اس سانچے میں ڈھال کر سامنے رکھ کر دیں. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۸۱). شاعری میر صاحب کی زندگی کا جزو تھی گویا فطرت نے انہیں اس سانچے میں ڈھالا تھا. (۱۹۶۱ ، عبدالحق (قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۹۸۸ : ۵۱)).

---میں ڈَھل جانا/ڈَھلْنا محاورہ.
ہر وضع کے مطابق ہو جانا.
جسم خاکی پھر نہ نکلا گور میں جا کر اسیر
کیا کھلونے کی طرح سانچے میں ڈھل کر رہ گیا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۹).

کیا کرتا ہوں موزوں وصف اُن کے رُوئے روشن کا
سرا ہر شعر اکبر نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۰). دُنیا کے تمام ممالک میں ادبی خیالات اور احساسات نئے سانچوں میں ڈھل رہے ہیں. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۲).

سانچھ (غنہ) امذ (قدیم).
سچ ، درست ، ٹھیک.

ہمیں کل جو ہنچے سو دن پانچھ کے
تمیز تو نیں جُھوٹ ہور سانچھ کے
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۶).

جو ہو سانچھ یارب وہی توں بلاؤ
سبھی جُھوٹ کوں دل میں میرے جوکاؤ
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۲). [سانچ (رک) کا متبادل املا].

سانح (کس ن) امذ.
وہ شکار جو پیش آئے ، جو بائیں سے دائیں کو گزرے ؛ ظاہر ہونے والی چیز ؛ ہر اچھا بُرا حال اور واقعہ. جب بادشاہ اور تمام لوگ صیدافگنی میں مشغول تھے سانح ، بارح ، ناطح اور قعید ہر قسم کے شکار سامنے سے گزر رہے تھے. (۱۹۰۰ ، ایام عرب ، ۲ : ۱۲۳). روح حامل نوری قوتوں کی ہے ... اور قواہر سے جو نور اس پر سانح ہوتا ہے ، وہ اس سے منعکس ہوتا ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۹۱). [ع].

سانحا (کس ن) امذ ؛ سہ سانحہ.
حادثہ ، واقعہ.

کُچھ ایسے وقت بھی آتے ہیں جب مایوس انسان کو
خوشی بھی اک طرح کا سانحا معلوم ہوتی ہے
(۱۹۵۱ ، لوح محفوظ ، ۲۵۰).

بکھر گیا ہے کچھ اس طرح آدمی کا وجود
ہر ایک فرد کوئی سانحا لگے ہے مُجھے
(۱۹۷۸ ، سکوتِ شب ، ۶۳). [رک : سانحہ جس کا یہ غلط املا ہے].

سانِحَہ (کس ن ، فت ح) امذ.
پیش آنے والا واقعہ ؛ (عموماً اندوہناک) واقعہ ، حادثہ.

مصائب اور تھے پر دل کا جانا
عجب اک سانحہ سا ہو گیا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۳). حیرت اس سانحے کو سُن کر پھری اور اپنے لشکر میں آئی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۳۲). اس کے باوجود پٹھان کالونی میں ایک نہایت ہولناک سانحہ نے جنم لیا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۶۰). [ع].

ـــ اِرْتحال کس اضا (ـــ کس ا ، سک ر ، کس ت) امذ.
وفات پا جانے کا حادثہ. علامہ نے خود مرحومہ کی جو تاریخ وفات کہی تھی وہ ان کی قبر پر آج بھی موجود ہے. یہ سانحۂ ارتحال ۲/ اکتوبر ۱۹۲۳ کو پیش آیا. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۶۵). [سانحہ + اِرتحال (رک)].

ـــ پیش آنا محاورہ.
رک : سانحہ گزرنا. جہاں ہزارہا لوگوں کا مجمع ہو جائے وہ کیسے ہی تہذیب یافتہ ہوں وہاں کوئی نہ کوئی سانحہ پیش آہی جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۱۰).

ـــ پیش یا ہونا محاورہ.
کوئی واقعہ یا حادثہ ظہور میں آنا ، سامنے آنا. جس دن سے خاص محل میں چوری ہوئی تہلکہ پڑا ہے ... جب بُرے دن آتے ہیں ایسے سانحے پیش یا ہو جاتے ہیں. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۳۰).

ـــ گُزَرْنا محاورہ.
حادثہ پیش آنا. قریب بُلا کر حال استفسار کیا کہ تُو کس حال میں بسر کرتا ہے اور کوئی سانحۂ تازہ تو تُجھ پر نہیں گزرا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳۶۳). بارہ بنکی میں جو سانحہ گزرا اس کا مُختصر حال یہ ہے کہ اکّے پر سے گر پڑا. (۱۹۳۲ ، جگر مراد آبادی ، آثار و افکار ، ۸۸).

سانْڈ (۱) (غنہ) امث ؛ امذ.
۱. **(معماری) ایک اِنچ گہری اور تنگ درز ، باریک درز.** کاریگروں نے پتھر جمانا شروع کیا اور پتھروں کی سانڈیں بلانے میں انہوں نے اپنی صناعی کا اعلیٰ نمونہ دکھا دیا. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، مئی ، ۳۷). کاریگروں کی بے توجہی سے بعض جوڑ اور سانڈیں خالی رہ جاتی ہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۸۸). ۲. **گوشہ ، خانہ ، کونا.**

سوں کھال اپنا سانڈ میں پڑ رہی بجھوڑی اوڑ کر
آوین سریجن جو لگوں تو لگ نہ گھر میں جاگ سوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۶۰). [مقامی].

سانْڈ (۲) (غنہ) امذ.
تعلق ، ساتھ ، جوڑ ، میل ، وابستگی.

سنے میں اپنے دم کوں سانڈ لے کر
کمر کوں کھینچ دامن باند لے کر
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۶).

سج جیو سوں جن جو سانڈ بیٹھے
دل جیو سوں سخت باند بیٹھے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۵). [س : सांद].

سانْڈا (مغ) امذ ؛ سہ سانڈھا.
۱. **(گھوسی) دُودھ دوہتے وقت گائے کے پچھلے پیروں میں باندھنے کی رسّی** (اپ و ، ۳ : ۹۳). ۲. **(زردوزی) سلمے کی ڈنسوں کے سروں کا جوڑ جو کڑھت میں باہم ملا دیا جاتا ہے** (اپ و ، ۲ : ۳۰۶). [سانڈ (سانڈنا) + ا ، لاحقۂ نسبت].

سانْڈرے سانْڈرے م ف.
آہستہ آہستہ.

چلیا سانڈرے سانڈرے تاک دوات
سلاوں کدم راؤ تب تاک جات
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۸۹).

سانڈنا (غنہ ، سک د) ف م.
جوڑنا ، ملانا ، ایک کرنا ، تیار کرنا ، باندھنا.

تتبع غواصی کا باندیا ہوں میں
سخن مختصر لیا کے سانڈیا ہوں میں

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۳).

دنیا کشاکش کر اگر پھاڑے فلک دوار کوں
سررشتہ پھر سانڈے اسے تس عہد کے اک تار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۷۱). [ب : सांधना].

سانڈنی بیل (غنہ ، سک د ، ی مج) امث.
(چھپکاری) چنبیلی کے پھول یا تارے کی شکل کے پھول کی بیل (ا پ و ، ۲ : ۱۶۶). [مقامی].

سانڈی (مغ) امذ.
دیوانہ.

عشق سانڈی ہے عشق ہے سری ، ہیچ
کہیں کچھ ہے کدھیں سو کچھ کا کچ

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳).

سانڈے سانڈے امذ.
عضو عضو ، جوڑ جوڑ. جتنا ٹوٹ ہور سکت کہ اس کے سانڈے سانڈے تھا سو کل گیا.(۱۷۶۵ ، انوارِسہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

سانڈھنا (غنہ ، سک دھ) ف م.
ٹھیک کرنا ، درست کرنا ؛ ثابت کرنا ؛ تھامنا ، سنبھالنا ؛ ملانا.

تو مردوں کے ہتھیار کو باندھ کر
آنی دعوے دل کے پھیتر سانڈھ کر

(۱۷۶۳ ، عاجز ، قصہ لال و گوہر ، ۲۳). [ب : सांधना].

سانڈ (غنہ) امذ.
۱. بیل یا گھوڑا جسے نسل کی افزائش کے لیے تیار کیا جائے اور کسی کام میں نہ لایا جائے ، بجار. براعظم یورپ میں ... گھوڑیاں و سانڈ ... باہر کے ملکوں کو نہیں جانے پاتے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۶۳). ہر سانڈ کی خوراک و رہائش کا تین تین سو ماہوار علیحدہ مقرر تھا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۰). ۲. کسی دیوی دیوتا کے نام پر آزاد چھوڑا ہوا بیل. وہ جانتی تھی کہ شیلیشورجی کے مندر کا سانڈ ہے. (۱۸۸۹ ، درگیش نندنی ، ۶۷). ہندوستان کی مشرک قوم بیلوں کو سانڈ بنا کر کسی دیوی دیوتا کے نام پر آزاد چھوڑ دیتی ہے. (۱۹۵۳ ، حیواناتِ قرآنی ، ۶۲). ۳. (شتربانی) جوان ، تیز رفتار اور طویل مسافت طے کرنے والا اونٹ (ا پ و ، ۵ : ۷۰). ۴. (مجازاً) ہٹا کٹا ، موٹا تازہ مرد ، فربہ ، توانا ؛ آوارہ عیاش شخص ، بےفکرا ، غم و فکر سے آزاد. مکتب میں بچھڑے کا بیل ہوا اور مدرسے میں بیل کا سانڈ . (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۶). [ب : सण्ड].

--- چھڑوانا محاورہ.
(باربرداری) سانڈ سے گائے کو جفت کرانا یا گیا بن کرانا (ا پ و ، ۵ : ۵۸).

--- دینا محاورہ.
رک : سانڈ چھڑوانا. شرع نے مادہ پر سانڈ دینے کی اجرت کو ناجائز قرار دیا ہے. اس کی بیع بھی ناجائز ہے لیکن بذاتِ خود سانڈ کا مادہ پر دینا بالاتفاق جائز ہے. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۲۳۲).

--- ڈلانا محاورہ.
رک : سانڈ چھڑوانا. بعد چار پہر کے ... اس پر سانڈ ڈلائیں ... اسپ مادہ حاملہ ہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۵).

--- کو لال کپڑا دکھانا محاورہ.
غصہ دلانا ، افروختہ کرنا. ایسا کرنا ہندوستانی حکمرانوں کے لیے سانڈ کو لال کپڑا دکھانے کے برابر اشتعال انگیز ثابت ہوا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۰۲).

سانڈا (مغ) امذ.
موٹے گرگٹ سے مشابہ جانور جس کے جسم پر بال نہیں ہوتے لیکن مگر کی طرح دم پر ہوتے ہیں. ہاتھ پانو میں پانچ پانچ انگلیاں ہوتی ہیں. اس کی چربی گٹھیا کے لیے مفید بتائی جاتی ہے ؛ اس سے طلا بناتے ہیں ، موسل.

کچ کنڈا ارنا شیر پلنگ آہو ہرن روبہ گیدڑ
سیہی نیولا سانڈا بجھو انی چیتل چتی اژدر

(۱۹۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹). ایک لفظ میں لکھا ہے کہ ہم اس دوا کے افعال و خواص فلاں اس کے مرادف لفظ میں لکھ آئے ہیں ، حالانکہ اس مرادف لفظ سے کتاب خالی ہے جیسے سانڈا اور موسل سانڈا. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۵۰). سانڈے سڑک عبور کر کے کھڈ میں اتر گئے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۵). [سانڈ (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر و تحقیر].

سانڈنی (غنہ ، سک ڈ) امث.
سواری کی اونٹنی ، خصوصاً ، لمبے لمبے سفر کرنے والی اونٹنی. دو سانڈنیاں خرید کیں اور کجاووں پر سوار ہو کر ملک صادق کے ملک کی راہ لی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۵). میاں آزاد نے سانڈنی پر کاٹھی کسی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۸). سانڈنیوں کی گردنیں ، گودیوں میں لیے جوراسیاں لٹکیں گھنگرو بجے. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۱). [سانڈ (رک) کی تانیث].

--- سوار (--- فت س) صف.
۱. اونٹ کی سواری جاننے والا ماہر اور مشتاق شخص (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس). ۲. وہ قاصد جو تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہو کر خبر لے جائے ، نامہ بر ، پیغام رساں. ایک سانڈنی سوار کو حکم ہوا کہ دوڑا ہوا کچہری جائے اور معلوم کرے کہ محبوب علی خاں خواجہ سرا کا مقدمہ شروع ہو گیا یا نہیں. (۱۸۴۷ ، بہادرشاہ کا روزنامچہ ، ۱۶۹). سانڈنی سوار وہاں کے قاضی یا رئیس ... کی گواہی لکھوا ، مارا مار کر کے حضور میں آئے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۶۳). ابن زیاد نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی آمد کی خبر

سُن کر ایک سانڈنی سوار مکّے میں جاسوسی کے لئے بھیجا. (۱۹۱۵ ، ذکرالشہادتین ، ۹۶). یہ سانڈنی سوار سوار ہو کر اوسی وقت روانہ ہوا. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۳۳). [سانڈنی + سوار (رک)].

سانڈَہ (مغ ، فت ڈ) امذ.
رک : سانڈا. سانڈہ سکا کر ... شوربا پکادیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۳). [سانڈا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سانڈی (۱) (مغ) امث.
کُشتی کا ایک پیچ جس میں زمین پر اوندھے گرے ہوئے حریف کی داہنی طرف بیٹھ کر داہنے ہاتھ سے حریف کی کلائی پکڑ کر اندر کی طرف کھینچ لی جاتی اور حریف کو چت کر دیا جاتا ہے. سانڈی وغیرہ کی بندشوں کو ایک حد تک متروک کر دیا ہے. (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۷). دھینگا نے قلعہ جنگ پہ اڑانا چاہا ، پر میں نے تیغی ڈال سانڈی کھینچ دی. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۷۰). [مقامی].

سانڈی (۲) (مغ) امث
سانڈ ، مُسٹنڈا ، سنڈا.

کیسے بھاگ تیرے ہوئے واہ واہ
پڑیا بخت تیرے او سانڈی گوا

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اُردو ، ۱ : ۱۳۵)). [سانڈ + ی (زائد)].

سانڈے (مغ) امذ.
سانڈا (رک) کی مُغیرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل). لندن کے عجائب خانے میں ایک جانور سانڈے کا ہم شکل ہے جس نے باون سال سے پانی نہیں پیا ہے (۱۹۰۸، انتخاب فتنہ، ۲۲۰).

ـــ کا تیل بیچتے ہیں کہاوت.
اس شخص کی نِسبت کہتے ہیں جو ایسی باتیں کرے جن سے قوتِ حیوانیہ کا اِشتعال ہو. بدر منیر کی مثنوی نہیں کہی گویا سانڈے کا تیل بیچتے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۱۷۹)، اثر کی آپ نے خوب کہی ، میں روز شام کو بازار میں سانڈے کا تیل بیچنے والوں کی آوازیں سُنا کرتا ہوں ، اور خاموش گزر جاتا ہوں. (۱۹۳۱ ، نقاب اٹھ جانے کے بعد ، ۵۷).

ـــ کی اولاد امث.
(عو) بہت کم خُوراک ، جو بہت کم کھاتا ہو. ان کی اماں ولی ہیں کُچھ کھاتی پیتی تھوڑی ہیں. ہوا پھانک کے جیتی ہیں ، سانڈے کی اولاد ہیں. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۹).

سانڈِیا (غنہ ، سک نیز کس ڈ) امذ.
۱. اونٹ کا بچّہ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس).
۲. گوٹا بنانے کا بیلن (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس).
[س: षपढ+इक्क].

سانڈھ (غنہ ، سک ڈھ) امذ.
رک : سانڈ. ایک سانڈھ کی دُم میں روئی ، کپڑا وغیرہ آتش گیر چیزیں باندھ کر آگ دیتے تھے اور چھوڑ دیتے تھے. (۱۸۷۲ ، سُخندانِ فارس ، ۲ : ۱۳۷). [سانڈ (رک) کا ایک اِملا].

سانڈھا (مغ) امذ.
رک : سانڈا. شمالی سیڑھیوں اور مقابل کے میدان میں دوا فروش اور جڑی بوٹی والے سانڈھوں اور حواصل کا تیل ... اور ریڑھ کی ہڈیاں لیے بیٹھے ہوتے تھے. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۲۰۷). [سانڈا (رک) کا مُتبادل اِملا]

سانڑ (غنہ) امذ.
(شکر سازی) گنّے کے کولھو کی لاٹ (ا ب و ، ۳ : ۱۹۷). [س : साढ़ - مڑوڑنا].

سانس (غنہ) امذ ؛ امث.
۱. ہوا جو جاندار کے ناک یا مُنھ کی راہ سے پھیپھڑے کے اندر جاتی اور باہر آتی ہے.

مُنجھ تن من تو نہیں پاس ہے
کہت میری تیرا سانس ہے

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۱۲۳).

نکلے ہیں سانس ٹھنڈے بے اختیار دل سے
تاچند سرد مہری تیری کوئی چھپائے

(۱۷۹۷ ، نادراتِ شاہی ، ۸).

بڑھا ہجر میں اس قدر ضعفِ دل
مُجھے سانس لینی بھی مُشکل ہوئی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۳).

ہو سانس کھٹکتا ہی رہا سینے میں پیہم
گزرا نہ تری یاد سے خالی کوئی دم بھی

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۲۳۲). ۲. بھاپ ، پھونک ، معمولی حرارت. چاول بھی وہ کہ ایک ایک دانہ بلور کا تراشا ، دو سانسوں میں دم پہ آیا ، ایک ایک دانہ دو دو انگل کا. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ۸۳). ۳. (مجازاً) لمحہ ، مُختصر وقفہ (چھ سانس کے برابر).

پی جاؤں ایک سانس میں دے مجکو مے فروش
کب تک سونے بادۂ احمر وبالِ دوش

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۸). ایک سانس میں کُچھ اور دوسری ... میں کُچھ. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۳). ۴. شگاف ، جہاں سے ہوا کا گزر ہو. حقّے کی نے میں سانس پڑ گئی ہے. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۹). ۵. روح ، آتما. اس بھجن میں ہے کہ رُوح (سانس) انسان بظاہر غیر شعوری ہے ، بُلائی جا سکتی ہے. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷). ۶. (آتش بازی) آتش بازی کا زور یا عملی قوت ، دم (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۷۸). [پ : सासो].

ـــ اَٹکنا محاورہ.
سانس کا رُک جانا ، سانس کی آمد و شد بند ہو جانا ، دم گھٹنا ، جاں بلب ہونا.

اُس شکار افگن نے اُف کرنے کی بھی مہلت نہ دی
سانس مثلِ تیر اٹکی سینۂ نخچیر میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۹).

---اُڑنا محاورہ.
سانس رُک رُک کر آنا ، سانس کا رُک رُک جانا ، سانس اٹکنا.

کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد
سینہ میں ہو گی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۲).

---اُکھڑا ہونا محاورہ.
رک : سانس اُکھڑنا. یہ باتیں تمام کرنے نہ پائی تھی کہ ایکبارگی ان کا سانس اکھڑا ہو گیا. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۱۹).

---اُکھڑنا محاورہ.
سانس کی آمدورفت کا نظام بگڑ جانا ، اُوپر ہی اُوپر سانس آنا ، سانس قابو میں نہ ہونا ؛ عالمِ نزع طاری ہونا.

دم چڑھ گیا ہے سانس اُکھڑتی ہے دم بدم
صدمے سے بیٹھا جاتا ہے دل کیا اُٹھیں قدم
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۳۳).

مسیحائی کا دھیان آیا کب اُس جانِ تغافل کو
مریضِ ہجر کی جب سانس اُکھڑی ڈھل گیا سکا
(۱۹۱۶ ، رعب ، ک ، ۵۰). اگر مجھے راہنما ستارے کی طرح راستہ نہ دکھاتے تو اس طویل مسافت میں کسی مقام پر میرا سانس ضرور اُکھڑ جاتا. (۱۹۸۵ ، اُردو ادب کی تحریکیں ، ۳۹).

---اُلٹنا محاورہ.
دم رُکنا ، اندر ہی اندر سانس لینا ، سانس قابو میں نہ ہونا.

ایسی روئی کہ سانس اُلٹنے لگی
دیکھ کر سب کی چھاتی پھٹنے لگی
(؟ ، قلق (مہذب اللغات)).

دل بُجھ رہا ہے سانس اُلٹی ہے بار بار
ہونا ہے آج اے مرے پروردگار کیا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۵).

---اُلٹی چلنا محاورہ.
سانس کا نظام باقی نہ رہنا ، سوءِ تنفس (مہذب اللغات).

---اُلٹی لینا ف م.
اُکھڑی اکھڑی سانس لینا ، جلدی جلدی سانس لینا.

پھر گیا ہے اُدھر اُلٹا کوئی آتے آتے
سانس اُلٹی دلِ بیتاب اِدھر لیتا ہے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۶۱).

---اُوپر کو چڑھنا محاورہ.
سانس کا اُوپر کی طرف کھنچنا ، نزع کا عالم ہونا.

سانس سینے سے کچھ اوپر کو چڑھی جاتی ہے
وقت آیا ہے مگر آج برابر اپنا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۰).

---اُوپر کی اُوپر اور نیچے کی نیچے رہ جانا محاورہ.
خبرِ بد سُننے یا کسی صدمے سے دم بخود ہوجانا. میرا سانس اُوپر کا اُوپر نیچے کا نیچے رہ گیا کہ اے تیری قدرت یہ تو آوے کا آوا ہی ایسا ہے. (۱۹۶۰ ، ماہِ نو ، کراچی ، مئی ، ۴۹).

---آنا محاورہ.
تنفس کا آنا ، سانس کے آنے کا عمل جاری رہنا ، سانس کی آمد و شد برقرار رہنا.

صبحِ ہجراں ہے نسیم سحری آتی ہے
سانس کچھ کچھ ابھی بیمار میں بھی آتی ہے
(۱۹۰۹ ، گلکدۂ عزیز ، ۱۰۳).

---باقی ہونا محاورہ.
زندگی کے آثار ہونا ، مرنے میں کچھ دیر ہونا. بادشاہ میں کچھ سانس باقی تھی کہ سارے امرا آس پاس جمع ہوئے اور خانِ اعظم اور راجہ مان سنگھ نے اور امیروں سے مشورہ کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۱۱).

---بگڑنا محاورہ.
سانس اُکھڑا جانا ، نزع کی حالت ہونا.

جا کر مسیح اور مریضوں کو دی شفا
اپنی تو سانس غم کی صدا سے بگڑ گئی
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۵۵).

---بند کرنا محاورہ.
(نگینہ گری) ٹوٹے ہوئے ظرف یا نگینے کے جوڑ کی درز کو کسی مسالے سے بند کر کے بے معلوم کرنا (ا پ و ، ۳ : ۶۹).

---بھرنا محاورہ.
۱. آہ کرنا ، آہ بھرنا.

جان ! جنگل میں یوں نہ جائیو تم
دل جلا کوئی سانس بھرتا ہے
(۱۸۶۱ ، چمنستانِ شعرا ، ۵۰۰). ۲. ہانپنا ، سانس پھولنا ، دم چڑھنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. (کبڈی) لمبی سانس لینا. ایسی سانس بھری کہ دیکھنے والے عش عش کر گئے. (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۲۳۰).

---پانا محاورہ.
موقع ہاتھ آنا ، آسرا پانا.

اے کاش میں کچھ بھی سانس پاتا
جی کھول کے داغ دل دکھاتا
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۲۱).

---پُورے ہونا محاورہ.
موت کا قریب آنا ، زندگی کا اِختتام کو پہنچنا ، زندگی قریب الختم ہونا. میں اس دنیا میں اب چند روز کا اور مہمان ہوں سانس پورے ہو رہے ہیں. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۱۰).

---پیٹ میں سمانا محاورہ.
اِطمینان ہونا ، دم لینا ، تھکن دور ہونا.

بانکو در سے نہ اٹھری کو یوں
پیٹ میں سانس تو سمانے دو

(١٨١٨ ، اظفری ، د ، ٣٩). جب سانس اچھی طرح پیٹ میں سمانے لگا تو رومال سے منہ ہاتھ پونچھا. (١٨٨٨ ، ابن الوقت، ٥٥). اب میاں کے پیٹ میں سانس نہیں سماتی بیگم صاحب سے جُدا ناراض ہیں. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی، ٣٣).

---پُھولنا (پُھول چُکنا) محاورہ.
تنفس تیز ہونا ، ہانپنا ، بے اختیار جلد جلد سانس لینا ، جلدی جلدی چلنے ، اوپر چڑھنے ، خواہ بوجھ اُٹھانے سے سانس قابو میں نہ رہنا. جریب ٹیک کر دس قدم چلے بھی تو سانس پُھول گئی. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٢٧). خُدا کے لیے ٹھہر جائیے میری سانس پھول رہی ہے. (١٩٣٥ ، دودھ کی قیمت ، ١٣٠). ادب کے میدان میں عظمتوں کی تتلیوں کے پیچھے بھاگتے بھاگتے بہت سے لوگوں کے پاؤں زخمی ہو گئے ہیں سانس پُھول چکے ہیں. (١٩٨٨ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ٣٣).

---توڑنا محاورہ.
١. رُک جانا. اِصلاحِ تجوید میں کسی حرف پر بغیر سانس توڑے تھوڑی دیر کے لئے آواز کو روک لینا سکتہ کہلاتا ہے. (١٩٦٧ ، علمِ تجوید ، ٥٢). ٢. خاتمہ قریب ہونا ، آخری وقت قریب ہونا. قدیم تہذیبیں اپنی زندگی کے آخری سانس توڑ رہی تھیں تو عیسائیت کا ظہور ہوا. (١٩٣٥ ، عالم نسواں ، ٤).

---(کو) تولنا ف م ؛ محاورہ.
سانس روکنا ، سانس ٹھہرانا ، دم لینا. برق سانس کو تول کر زیادہ تر بلند ہو گیا. (١٨٩٠ ، طلسم ہوش ربا ، ٤ : ٥٠).

---ٹوٹنا ف م ؛ محاورہ.
١. سانس کے چلنے میں فرق آنا ، دم ٹوٹنا ، سانس اُکھڑ جانا؛ پھیپھڑوں کی ہوا ختم ہو جانا.

میری سانس اب چاراگر ٹوٹتی ہے
کبھی جڑتی ہے پھر کبھی ٹوٹتی ہے

(١٨٤٢ ، نظام ، ک ، ٣٦١).

امداد پوری کیجیو اے اضطرابِ دل
جھگڑا نہ کچھ لگا ہے پھر سانس ٹوٹ کر

(١٩٠٩ ، جلال (مہذب اللغات)). پڑھتے رہو جب تک تمہاری سانس نہ ٹوٹ جائے ... پہلا مصرعہ پڑھا اور میری سانس ٹوٹ گئی. (١٩٨١ ، سفر در سفر ، ١٠٣). ٢. (کبڈی) کبڈی کبڈی کہنے کا سلسلہ ٹوٹ جانا. کہاں تک رُکتا آخر سانس ٹوٹ ہی گئی. (١٩٧٥ ، اردو نامہ ، کراچی ، ٥٠ : ٢٣٠).

---ٹھہرانا محاورہ.
سانس روکنا ، دم لینا ، سانس تولنا.

سنبھالو دل کو ذرا اپنی سانس ٹھہراؤ
شرف وہ آتے نہ ہوویں ابھی قضا نہ کرو

(١٨٧٠ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ٢٠٦).

---ٹھَہرنا محاورہ.
سانس قابو میں آنا ، سکون ملنا ، آرام آنا. پہلے بہن کو سلام کیا سانس ٹھہرا تو کلام کیا. (١٩٠١ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ٨).

ٹھہری ہے ترے آنے سے یوں اُکھڑی ہوئی سانس
جیسے کوئی بکھری ہوئی کڑیوں کو ملا دے

(١٩٣٨ ، سریلی بانسری ، ١٠٨).

---چُرانا محاورہ.
سانس کھینچ کر روک لینا ، مُردہ بن جانا ، دم سادھنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---چڑھنا محاورہ.
رک : سانس پُھولنا.

تُو چلے گی دشتِ وحشت میں ہمارے ساتھ کیا
دو قدم میں سانس تیری اے صبا چڑھ جائے گی

(١٨٣٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ١١٩). مچھلیاں ... ساتھ ساتھ آتی تھیں کبھی کبھی جب سانس چڑھ جاتی تھی تو بڑے زور سے پھنکار مارتی تھیں. (١٨٩٢ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ٢٨).

کیوں کر مسافرانِ عدم کی چڑھے نہ سانس
رہ رہ کے کھینچتی ہے ہوائے دیارِ دوست

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٣٣). ذرا سی غفلت یا تیز قدم سے سانس چڑھ جاتا ہے. (١٩٦٦ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ٢٣ : ٥١).

---چلنا ف م.
١. سانس کا آنا جانا.

سانس چلتی نہیں سینے میں شعور
جس طرح بند گھڑی ہوتی ہے

(١٨٩٢ ، شعور (مہذب اللغات)). ٢. (جراحی) سانس اُکھڑنا، سانس کا حسبِ عادت سینے میں نہ سمانا ، اوپری سانس آنا (ا پ و ، ٧ : ١٢٨).

---دیکھنا محاورہ.
بیمار کی حالت جب نازک ہوتی ہے تو اس کا سانس دیکھتے ہیں کہ مسلسل جاری ہے یا نہیں.

منہ ڈھانکتا تھا کوئی ، کوئی دیکھتا تھا سانس
شب بھر یہ حال سُن کے مری داستاں رہا

(١٨٧٠ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ٣٣).

---ڈکار نہ لینا محاورہ.
(عو) اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی کی کوئی شے عاریتاً لے کر ایک عرصہ تک واپس نہ کرے ، خاموشی اختیار کر لینا، چُپ سادھ لینا. انور نے کہا حضور وہ بندوق آپ نے پچاس روپے کو خریدی تھی ، دو دن کا وعدہ تھا جس کے چھ مہینے ہو گئے مگر آپ سانس ڈکار تک نہیں لیتے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٤٤). اور قریباً سال بھر سے یہاں بھی اس طرح پڑا ہے کہ ایک بالکل اِبتدائی پیشی کے بعد پھر مہینوں قطعاً عدالت نے سانس ڈکار نہ لی. (١٩٥٥ ، تجدیدِ معاشیات ، ٣٧٤).

---ڈوبنا محاورہ.
رک : سانس گُھٹنا.

سپردِ خُدا زندگی کا سفینہ
مرے سانس اب ڈوبتے جا رہے ہیں
(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۲۴۳).

---رُکنا محاورہ.
سانس لینے میں تنگی محسوس ہونا ، سانس اُکھڑ جانا ، بے دم ہونا.

ہجر کی شب تری فرقت نے یہ دم بند کیا
سانس بھی سینے میں رُکنے لگی آتے جاتے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۵).

رُک جائے بات بات پہ جس ناتواں کی سانس
ایسے مریضِ غم کا بھلا اعتبار کیا ؟
(۱۹۱۰ ، گلکدۂ عزیز ، ۲۳).

---روکنا ف م ؛ محاورہ.
گھٹن محسوس کرنا ، دم سادھ لینا.

لیا سونے دھیرک دے سینا جالتا
روکیا سانس دکھ سوں انجو ڈھالتا
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۶۶).

سانس روکے ہوئے بیٹھا ہے سیہ خانے میں
جوش سا نغمہ زن و زمزمہ خواں اے ساقی
(۱۹۵۳ ، سموم و صبا ، ۱۷۵).

سنسناتی ہوائیں پیڑوں سے
سانس روکے ہوئے گزرتی ہیں
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۳۱).

---سینے میں اَڑنا محاورہ.
جانکنی کا عالم ہونا ، دم رُکنا ، سانس رُک رُک کے چلنا.

کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد
سینے میں ہو گی سانس اَڑی دو گھڑی کے بعد
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۲).

---کا روگ امذ.
دمہ ، ضیق النفس (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---کا شُمار ہونا محاورہ.
نزع کا وقت ہونا ، مرنے کے قریب ہونا.

ہے سانس کا شُمار بس اب وقت ہے آخیر
گر شدتِ عطش سے ہوا جاں بحق صغیر
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).

---کے ساتھ آس لگی ہونا محاورہ.
زندگی کی اُمید ہونا ، آسرا ہونا . کیسی ہی پریشانی اور کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو چُھٹکارے کی آس سانس کے ساتھ لگی ہوئی ... ہے. (۱۹۱۰ ، گلدستۂ عید ، ۱۰).

---کھٹکنا محاورہ.
سانس کا رُک رُک کے نکلنا.

اس طرح جی میں سانس کھٹکے ہے
سانس ہے یا کہ پھانس کھٹکے ہے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۱۰۳).

---کھینچنا محاورہ.
جیسے تیسے جینا ، چار و ناچار جینا ، بمشکل زندگی بسر کرنا.

سر نہ سرکا تو جو دم بھرتا ہے جاں بازی کا
سانس بھی بلکہ تہِ خنجرِ خُونخوار نہ کھینچ
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵۳).

مشکل سے عہدِ یاس میں کھینچی ہے ایک سانس
ہیں صرفِ یادِ عہدِ تمنا ابھی سے ہم
(۱۹۲۵ ، نقوشِ مانی ، ۱۰۸). انسانی سروں کا یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور اس کی پُر جوش موج زنی دیکھی تو اس نے ایک ٹھنڈی سانس کھینچ کر ... کہا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۹۰).

---گِننا محاورہ.
دم شُماری کرنا ، نزع کے وقت سانس کی آمد و رفت دیکھنا.

میں سانس گن رہا ہوں عدو بوسہ ہائے یار
واں کچھ کا کچھ حساب ہے یاں کچھ شمار ہے
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۶۲).

سانس گِنتے عُمر ہوتی ہے تمام
ہو رہا ہے خواب و خور مجھ پر حرام
(۱۹۲۲ ، نقوشِ مانی ، ۹۷).

---گُھٹنا محاورہ.
دم گھٹنا ، سانس لینا ؛ مشکل ہونا.

سرخی سڑک پر کُٹتی دیکھی
سانس بھی بھیڑ میں گُھٹتی دیکھی
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اکبر ، ۱ : ۲۶۷). سنگترے کی پھانکوں کی طرح جڑی ہوئی سواریوں کا سانس گُھٹنے لگا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر دسمبر ، ۳۹۷).

---لینا محاورہ.
۱. جینا ، زندگی بسر کرنا.

بس اے طپیدنِ دل بس کہ یاں توانٔ نہیں
جو اب کی سانس لی تُو نے کسو کی جان نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۲).

رحم ہم آفت رسیدوں پر جو کرتا آسماں
سانس لینے کی ہجومِ غم میں مہلت مانگتا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۳).

پُھونک دی اک رُوح دیکھا زورِ اعجازِ جنوں
جتنی سانسیں میں نے لیں تارِ گریباں ہو گئیں
(۱۹۱۳ ، گلکدۂ عزیز ، ۷۰).

تُم نہ آئے تو کیا بہل جاتا
سانس لینا بھی دل کو کُھل جاتا
(۱۹۶۶ ، شہر درد ، ۴۴). ۲. چلتے چلتے رُکنا ، ٹھہرنا ، تھمنا ، وقفہ دینا.

چین دم بھر نہیں دیتا ہے غریبوں کو فلک
سانس لینا کسی منزل میں قمر کیا جانے

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٢٢). ہر دور ایک جہادِ مسلسل تھا اور ہر دور میں آرام تو درکنار سانس لینے کی بھی فرصت نہ تھی . (١٩٨١ ، افکار و اذکار ، ٨٠). ٣. شکایت کرنا ؛ کوئی بات خاموشی سے معلوم کرنا. آپ نے اگر کسی سے سانس لی تو پھر خاندان بھر کی خیر نہیں ہے. (١٩٦٩ ، افسانہ کردیا ، ١٠٦). ٤. مہلت ملنا، سکون ملنا، قدرے اطمینان حاصل کرنا سلطان محمد کی وفات سے اسمٰعیلیوں کو سانس لینے کا موقع مل گیا. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ١٩٦).

---نالی امث.
ہوا کی نالی (Tracheides). یہ سانس نالیوں سے مُشابہ ہوتے ہیں اور سانس نالی خلیے کہلاتے ہیں. (١٩٣٣ ، مبادی نباتیات ، محمد سعید الدین ، ٢ : ٦٣٦) . خشبہ صرف سانس نالیوں پر مُشتمل ہوتا ہے.(١٩٨٠ ، مبادی نباتیات ، سید معین الدین ، ٢ : ٦١٨). [سانس + نالی (رک)].

---نہ لینا محاورہ.
١. جلد مر جانا (نوراللغات). ٢. خاموش ہو جانا ، چُپ سادھ لینا ، خاموش رہنا ، اُف نہ کرنا. عورت نے تو سانس تک نہ لی مگر خدمتگار بے اِختیار ہنس پڑا. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ٦٢).

شام سے تا صبح وہ سوئیں تو آہیں کھینچ لوں
سانس بھی میں صبح سے تا شام لے سکتا نہیں

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ٩٥). ٣. دم نہ لینا ، نہ ٹھہرنا ، حرکت نہ کرنا.

سانس تک لیں گے نہ باہر کہیں سے خانے سے
عہد اس رشتے سے اب باندھیں گے پیمانے سے

(١٨٩٥ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ٢٣٩).

---نہ لینے دینا محاورہ.
عاجز کر دینا ، قافیہ تنگ کرنا. مُلا صاحب کو دیکھتے ہی کہہ دیا کہ حاجی ابراہیم کسی کو سانس نہیں لینے دیتا یہ اس کا کلہ توڑے گا. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٣٩).

---ہونا محاورہ.
جان ہونا.

یوں پوچھتا ہے اپنے مریضوں کو وہ مسیح
کس کس کے دم نکل گئے کس کس کی سانس ہے

(؟ ، لطافت (مہذب اللغات)).

سانسا (١) (مغ) امذ.
(عو) اندیشہ ، فکر ، دھڑکا ، خوشہ ، خیال ، تصوُّر ؛ خوف ، خطرہ.

مُرشد سانسا کھویا ہمارے مُرشد سانسا کھویا
اندر باہر دھویا

(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ١٣٣).

نہ جاتا اک گھڑی مجھ پاس سے وہ دن عجب دن تھے
یہ کیا پھیرا ہے جو یکدم کے ملنے کا پڑا سانسا

(١٧٣١ ، شاکر ناجی ، د ، ٣٧). اسے یہ بھی تو سانسا لگا ہوا تھا کہ نہ جانے اس کے ساتھ کتنے چیلے چانٹے ہیں . (١٩٣٣ ، بن باسی دیوی ، ٢٨١). حصے تو خرید سکتا ہوں مگر مُجھے سانسا اس بات کا ہے کہ یہی دو ہزار میری کُل پُونجی ہے کل کو حِصّوں کی قیمت گر گئی تو میں کیا کروں گا. (١٩٨٣ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ٢٥٥). [پ : साशा].

---بھلا نہ سانس کا اور ہان بھلا نہ کانس کا کہاوت.
فکر تھوڑی دیر کی بھی بڑی ہوتی ہے ہان کانس کا اچھا نہیں ہوتا. (جامع الامثال).

---سائیں میٹ دے اور نہ میٹے کو ، جب ہو کام سندیہ کا تو نام اسی کا لو کہاوت.
خُدا کے سِوا کوئی فکر دور نہیں کر سکتا جب کوئی خطرناک جُرم کرتا ہو تو خُدا کو یاد کرنا چاہیے (جامع الامثال).

---سُدھ بُدھ سبھی گھٹاوے ،سانسا سُکھ کا کھوج مٹاوے کہاوت.
فکر عقل مار دیتی ہے اور چین ارام کھو دیتی ہے (جامع الامثال).

---مت کر مورکھا سر پر ہے کرتار،وہی ہے سب جگت کا سانسا مین ہار کہاوت.
فکر مت کر خُدا تیرے ساتھ ہے وہ ساری دنیا کے فکروں کو دُور کرتا ہے (جامع الامثال).

---میں ہونا محاورہ.
فکر مند ہونا ، اندیشہ ہونا . میری جان سانسے میں تھی . (١٨٩٩ ، امراؤ جان ادا ، ٣٩).

سانسا (٢) (مغ) امذ.
رک : سانس.

اللّٰہ کا نام جپو ہر سانسا
جو چاہو تم بیکنٹھ کا باسا

(١٨٥١ ، مورک سمجھانے ، ١).

سانسلا (غنہ ، سک س) امذ.
(کاشتکاری) چھدرا بویا ہوا کھیت؛ چھدری بوئی جس میں پودے متفرق اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں (ا پ و ، ٦ : ٧٥)[مقامی].

سانسنی (١) (غنہ ، سک س) امث.
١. (قضائی) سانس لینے کی نلی ، نرخرا (ا پ و ، ٣ : ٨٥). ٢. (بھنڈے برداری) نیچے کی دُھواں کھینچنے کی نلی یا حُقے کی ہوا کھینچنے کی نلی ، دم کش (ا پ و ، ٧ : ١٠٠). [سانس + نی ، لاحقۂ نسبت].

سانسنی (٢) (غنہ ، سک س) امث.
سانسیا (رک) کی تانیث (پولیس). [پ : सांसनी].

سانسی (مغ) امذ.
١. ایک جرائم پیشہ خانہ بدوش قوم . جس قدر اقوام آوارہ گرد

سانسی ... کنجر ... دیکھنے میں آئے ہیں ان سب میں یہ قوم ایماندار ... ہے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ٥٦٦). سانسی تو کبھی ان میدانوں میں دکھائی نہیں دیتے. (١٩٣٣ ، بن باسی دیوی ، ١١٧). ٢. مُفلس (قدیم اردو کی لغت). [س: श्वास+इक].

سانسیا (غنہ ، سک س) صف مذ ؛ جمع سانسیہ.
خانہ بدوش ، جرائم پیشہ قبائل کا، جادو من نے سانسیوں کا پیشہ اختیار کیا اور ١٥١٥ء میں مارا گیا. (١٨٦٣ ، تحقیقاتِ چشتی ، ١٥٩). سانسیہ۔ ان لوگوں کا بھی طرزِ معاشرت اور نیز تمام حالات قریب قریب ایسے ہی ہیں جیسے کہ گیدھیوں کے. (١٩٢٣ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ٧٥). [س : श्वास+इक].

سانسی ہِیرا (یغ ، ی مع) امذ.
الماس کی ایک قسم. سانسی ہیرا، اس ہیرے کی ایک لمبی اور دلچسپ داستان ہے . (١٩٨٢ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ١٠٦) . [سانسی + ہیرا (رک)].

سانک (١) (غنہ) امذ.
شاخ ، ٹکڑا ، ٹہنی (قدیم اُردو کی لُغت ؛ فرہنگِ آصفیہ). [پ : सांक].

سانک (٢) (غنہ) است ؛ جمع سانکھ.
دمہ ، ضیق النفس. سانک ... کے وقت ... سانس بمشکل آتی جاتی ہے. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ١٢٠). [س : साँक].

سانک (٣) (غنہ) است.
ڈر ، خوف ، خطرہ ، قب : سانسا (قدیم اُردو کی لغت ؛ پلیٹس). [پ : साँक].

سانک (٤) (غنہ) امذ.
برچھی ، نیزے یا برچھے کی چھڑ ، سنٹا.

تیراں چٹ پٹی کی چھوٹی کٹی ہزار
ہوائی جدائی کی سانکاں کا مار
(١٦٨٧ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ٢٨).

ہر اک سرو ہے سانک کی جیوں انی
چمپل کی پھکڑی ہے ہیرا کنی
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٦). [پ : साँख].

سانکَر (یغ ، فت ک) است.
١. دروازے کی زنجیر ، کُنڈی ، چھپکا.

وہ بالک کو جب لے نکلے سب سانکر پٹ ہٹ چُھوٹ گئے
تھے تالے جتنے دوار لگے اس آن جھڑا جھڑ ٹوٹ گئے
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٢٠٠). ٢. زنجیر کی طرح کا زیور جو پانو میں پہنا جاتا ہے (جامع اللغات). [پ : साँकला].

سانکَری (١) (یغ ، فت ک) است.
تنگ ؛ (مجازاً) کٹھن ، دُشوار.

جب ہم تھے تب ہر نہیں جب ہر ہیں تب ہم نانہیں
پریم گلی ان سانکری جامیں دو نہ سمانہیں
(١٨٧٢ ، محامدِ خاتم النبیین ، ٩٣). "باٹ بھلی پر سانکری" یعنی راہ اچھی پر تنگ اور "دیس بھلا پر دورہ" کی ترکیب بتلاتی ہے کہ سگدھی ریختہ بن چکا ہے. (١٩٧٢ ، صوبائی بہار اور اُردو ، ٢٣). [مقامی].

سانکَری (٢) (یغ ، فت ک) است.
چھوٹی زنجیر (پلیٹس). [سانکر + ی ، لاحقۂ تصغیر].

سانکَری (٣) (یغ ، فت ک) صف.
مضبوط ، توانا ، چُست (نوراللغات). [سانکر + ی ، لاحقۂ صفت].

سانکَڑ (یغ ، فت ک) امذ.
سوتیلا بیٹا ، پہلے شوہر کا بیٹا ، جورُو کا لڑکا جو پہلے خاوند سے ہو.

خرچیاں جب ہو گئے گاڑی سوار
سانکڑ اُن کے ہو گئے سب باردار
(١٨٣٧ ، مثنوی بہاریہ ، ٢٥). [رک : "سانکھڑ"].

سانکَل (یغ ، فت ک) است.
١. زنجیر ، کنڈی ، آکل ، چھپکا.

ولی سودا زدہ دل کی حقیقت گر سکوں لکھنا
تو دیوانہ ہو سانکل پگ میں باہر یک رقم نکلے
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٩٥). اس مستانی کو لے جاؤ اور کانٹے دار سانکلیاں پیروں میں ڈال کر قید کر دو. (١٩٣٣ ، آج کل ، دہلی ، ١٠ ، ٧ : ٢٥). وہ پُرانے زمانے کی بات تھی یہ اب نئے زمانے کی بات ہے پر دونوں ایک ہی سانکل کی دو کڑیاں ہیں. (١٩٧١ ، اردو کا رُوپ ، ١٠٢). ٢. (فیل بانی) تھان پر ہاتھی کے پیر میں ڈالنے کی موٹی زنجیر ، کج بندھن ، لنگر و کج (ا ب و ، ٥ : ٧٥). [رک : سانکر].

سانکھ (١) (غنہ) امذ.
سانس پُھولنا ، دم کرنا ، زور زور سے سانس لینا ، ہانپنا ، دمہ. سانکھ و دمہ ... میں دو پیسہ بھر شاخِ زقوم آتش میں پھلبلا کر مرچ سیاہ فلفلمو یہ پیسہ بھر کُچل کر آرد جو میں سان کر کھلانا. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ١٢٠). [سانک (رک) کا مُتبادل اِملا].

سانکھ (٢) (غنہ) امذ ؛ جمع سانکھ.
ایک مذہب جس کے ماننے والوں کا خیال ہے کہ خُدا ایک جسم پیدا کر کے اس میں حلول کرتا ہے اس سے اللہ کے تقدس میں کوئی فرق نہیں آتا ہے یہ الہامی کتابوں کو تسلیم کرتے ہیں مگر ان کو قدیم نہیں مانتے (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ٢ : ١٠٧). نیائے اور ویشیکھک دونوں بہت سے معتقدات میں مُتفق ہیں جیسا کہ ویدانت و میمانسا اور ایسا ہی سانکھ اور پاتنجل متفق ہیں. (١٩٣٩ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ٢ : ١٠٦). سانکھ ایک عقلی اور ثنوی مذہب فلسفہ ہے اور قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھ اور جین مت دونوں اس سے متاثر ہوئے. (١٩٥٩ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ٢ : ٧٣٩). [علم].

سانکُھو (یغ ، و مع) امذ.
ایک قدآور درخت جس کی لکڑی سیاہ ہوتی ہے ، جو فرنیچر وغیرہ بنانے میں کام آتی ہے ، ایک قسم کی لکڑی ، ساگون.

قد ہے سانکھو کا پیڑ اک خار
دم ہے بادِ سموم فی النار
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۷۳).

بآسانی پڑے شہتیر وحشت خانۂ دل میں
جو دے سانکھو کا اک ننھا الف چاک گریباں کا
(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۲). [رک : سا کھو].

سانکھول (مغ ، و مج) امذ.
(ٹھگی) ٹھگ لوگ اکثر مسافر کے لیے تین کا عدد بولتے ہیں، جب ٹھگ لوگ اس کو مارنے کا ارادہ کریں وہ کسی طرح بھاگ جاوے سانکھول تین عدد اکثر مسافر پر بولتے ہیں۔ (۱۸۳۸ ، مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۰۷). [مقامی].

سانکھی (مغ) امث.
(کاشت کاری) دنتیلا ، دنیالا ، بن چنگورا ، کنٹھ پھانوڑی ، گدن ، دنتاولی ، لگا ، کاین ، ہندھی ، کھیت کی جڑیں کھودنے اور گھاس صاف کرنے کا ہل جس کی چھار دانتے دار ہوتی ہے (ماخوذ : اپ و ، ۲ : ۶۵). [مقامی].

سانکھیا (غنہ ، سک کھ) امذ ؛ سے سانکھیہ.
رک : سانکھ (۲). اس جگت میں دو پرکار کی راہیں ہیں سانکھیہ والوں کو گیان لوگ کی اور یوگیوں کے لئے کرم یوگ کی۔ (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۳۲). سانکھیا کا ادعا یہ ہے کہ رُوح بذات خود شعور یا عقل ہے لیکن تعداد میں لامتناہی ہیں۔ (۱۹۶۳ ، تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۶). [سانکھ + یا ، لاحقۂ نسبت].

سانگ (۱) (غنہ) امذ ؛ سے سوانگ.
۱. **نقالی ، بہروپ ، بھیس.**

کیا شاہ ہیں اس قیصری کی سانگ
دیکھیا ہوں ہندوستان پھر چار دانگ
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۷۸).

جوڑا کوئی باندھے کوئی سنوارے مانگ
کوئی بنا لاتی تھی ، کسی کا سانگ
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۰۷).

دیکھ تو سانگ تو اس کے کہ یہ پل پل بھر میں
کاوشیں کرتی ہے کیا کیا تری مژگاں ہم سے
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۶۸).

اک شان میں احمد ہے بے میم ، اک سانگ بھرے پتونان
سجل صبر کا دامن تھامے بیٹھا حق حیران
(۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۶۵). ۲. **تمثیل ، کھیل ، ڈرامہ ، تماشا ، شعبدہ.**

خاک عاشق پر اُڑاتی اور گلال اپنے اُوپر
جان یہ کچھ رنگ ہولی کا نہیں کرتے ہو سانگ
(۱۷۳۱ ، شاہ کرناجی ، د ، ۱۳۵). جو کچھ یہ نیا سانگ جوگی اور جوگن کا آیا تھا آنکھوں دیکھا۔ (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۸).

کیا خیال و گمان کے نیرنجات
تھے بہت سانگ اور تھوڑی رات
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۶۹).

کبھی رام لیلا کا ہوتا ہے سانگ
تماشائی ماریں ہیں کیا کیا چھلانگ
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۷۳).

نہ سمجھے کہ ہے شعبدہ یہ جہاں
نیا سانگ ہوتا ہے ہر دم یہاں
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۴). ساری خلقت روپے کی دیوانی اور نئے نئے سانگ تماشوں میں ایسی محو تھی کہ علاؤالدین کے فعلِ قبیح اور کفرانِ نعمت کا کوئی ذکر ہی زبان پر نہ لاتا تھا۔ (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۷۳). ۳. **مزاح ، تمسخر ، ٹھٹھول ، مضحکہ.**

سج رہا ہے اب اس طرح کا سانگ
ہے خدا کے بھی گھر میں چور کی تھانگ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۱).

گو دین کی صورت ہے یہ سیرت نہیں اس کی
یہ دین ہے یا دین کا ہے سانگ بناؤ
(۱۹۱۳ ، حالی ، کلیاتِ نظم حالی ، ۱ : ۳۲).

بول اٹھے چیف وارڈر فوراً
کہ اٹنشن ، اباؤٹرن ، بہت
ہو چکا سانگ اس کو ختم کرو
(۱۹۷۳ ، پروازِ عقاب ، ۱۲۰). [رک : سوانگ].

---بنانا محاورہ.
۱. **نقل کرنا ، رُوپ دھارنا ، بہروپ بھرنا ، بھیس بدلنا.** وہ خواہشات جن کو تو عشق جیسے متبرک اور مقدس نام سے تعبیر کرتا ہے یہ سب سانگ بنانا ہے۔ (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۷۷). ۲. **تمسخر کرنا ، ہنسی اُڑانا ، مزاح.** جو سانگ انہوں نے بنایا تھا پھر اوندھے گرے جادوگر سجدہ میں۔ (۱۹۳۲ ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، محمود الحسن ، ۶۳۵).

---بہت ہیں رات تھوڑی فقرہ.
وقت کم اور کام زیادہ ہونے کے موقع پر کہتے ہیں.

بحمل یہ کہاں اس نے چھوڑی
ہیں سانگ بہت سے رات تھوڑی
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۱۲۳).

---بھرنا محاورہ.
۱. **نقل کرنا ، ناٹک رچانا ، اداکاری کرنا.** جہانگیر بان گائیں اور عجب عجب سانگ بھرے۔ (۱۸۷۳ ، انشا ہادی النسا ، ۳۱). ۲. **بہانہ کرنا ، فریب کرنا ، دھوکہ دینا ، بھگل کانٹھنا.** جس لالچ سے یہ سانگ بھروایا تھا وہ بات بھی نہ ہو اور لڑکی ہاتھ سے جائے۔ (۱۹۳۶ ، سعادت ، ۱۹).

---دِکھانا محاورہ.
شعبدہ بازی کرنا ، تماشا دِکھانا ، سوانگ رچانا.

لختِ دل آ سر مژگاں پہ لٹکتے ہیں پڑے
تیری الفت میں بھلا سانگ دِکھایا نٹ نے
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۰). وہ جو کچھ دیکھتا اس کے نورِ جمال

سے دیکھتا تھا اور جو کچھ کہتا اُسی کی زبان سے کہتا تھا ، اس پر ہاتھ میں ایک فرد کاغذوں کا تھا اور کان پر قلم دھرا تھا یہ سانگ دیکھ کر سب مُسکرائے.(۱۹۱۹ ، افاداتِ مہدی ، ۲۰۹).

ـــ کَرْنا محاورہ.

۱. کھیل کرنا ، تماشا دکھانا ؛ شعبدہ بازی کرنا.

بڑہ پر چڑھ آنسو کیا تنھ کا سانگ
بدوں کا نہ میں اس کی یہ بھی کلا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۳). ایک شخص زمین پر بیٹھا ہوا تھا اور عجیب سانگ کر رہا ہے. (۱۸۹۱ ، حاجی بابا اصفہانی ، (ترجمہ) ، ۳۱۹). ۲. بکھیڑا پھیلانا ؛ جھگڑا مچانا ، پا کھنڈ پھیلانا ؛ مسخرا پن کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ لانا محاورہ.

۱. بہروپ بھرنا ، رُوپ دھارنا ، بھیس بدلنا.

دیوانہ تو کبھو ہو مُجھے میں بھی اب کی سال
لاتا ہوں کیا ہی سانگ گریباں کو پھاڑ خُوب

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۹).

فصلِ شباب آتے ہی دیوانے بن گئے
کیا کیا نہ سانگ لاتے ہیں لوگ اس زمانے میں

(۱۹۱۳ ، نشترِ ہاس ، ۲۰). ۲. شر مچانا ، ہنگامہ کرنا ، عجیب و غریب حرکتیں کرنا.

کہ جیب چاک کرتے ہیں کہ پھوڑتے ہیں سر
لاتے ہیں سانگ تیرے دوانے عجب عجب

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی)، ک ، ۱۳۰).

در تک آوے وہ کسی صُورت تماشا دیکھیے
اتنی خاطر جا کے کیا کیا سانگ واں لاتا ہوں میں

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۳۸۸).باغی ہو کر کہیں سانگ نہ لاویں فتنہ و فساد برپا کر کے سر نہ اٹھاویں. (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۹۱).

بدلے ہیں رنگ وصل کی شب بات بات میں
بھتیرے سانگ لائے وہ تھوڑی سی رات میں

(۱۸۴۲ ، عاشق لکھنوی ، فیضِ نشان ، ۱۲۰). ۳. بہانہ کرنا (دریائے لطافت ، ۷۹).

ـــ نِکالْنا محاورہ.

سوانگ بنانا ؛ جلوس نکالنا.

نیا ہولی میں اب کی رنگ لایا جور قاتل کا
لہو سے رنگ کھیلا اور نکالا سانگ بسمل کا

(؟ ، قلق (مہذب اللغات)).

ـــ والا صف.

تماشہ دکھانے والا ، شعبدہ باز ، بازی گر ، نٹ.

جیتے بھل ہوں کوند کر کاریتے
جیتے سانگ والے سوتر واریتے

(۱۵۹۸ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۳).

سانگ (۲) (غنہ) امث.

رک : سانگ (۴). سانگ . چار آنے سے ڈیڑھ روپے تک.

(۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱). [سانک (رک) کا مُتبادل اِملا].

ـــ آنَہ (ـــ فت ن) امذ.

(دلال) ایک آنہ (مجمع الفنون (ترجمہ) ؛ اصطلاحات پیشہ وراں ، ستیر). [سانگ + آنہ (رک)].

ـــ آنَہ کَم سُتْری امذ.

(دلال) ایک روپیہ پندرہ آنے (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳).

ـــ پتوکے امذ ؛ ج.

(دلال) پونے دو آنہ (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ستیر ، ۵۲).

سانْگ (۳) (غنہ) امذ ؛ امث ؛ سانک.

(شیرینی سازی) جلیبی یا امرتی کے حلقے کی ایک لڑ (اپ و ، ۳ : ۲۱۲). [سانک (رک) کا بگاڑ].

سانْگ (۴) (غنہ) امذ.

۱. برچھا ، نیزہ ، بھالا ، آنکس.

تیر انداز کا سانگ والیاں سوں ہم
نبڑنے دیویں سانگ تیراں تے کم

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۶۳).

امتحاں آدمی کے یا تو ہو عشق
یا سپاہی کی سخت سانگ میں ہے

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۹۷).

وہ مژگاں جب عدوئے عاشقِ دلگیر ہوتی ہے
چُھری ، خنجر ، کٹاری ، سانگ ، برچھی تیر ہوتی ہے

(۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۱۵). راجپوت سے مُلاقات ہوئی سر پر اس کے پٹی بندھ رہی تھی اور اس کے ہاتھ میں سانگ یعنی چھوٹا بھالا تھا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۸۲). ارے بھئی جمدھر لاؤ جمدھر نہیں پھر... سانگ ، دھوپ ، بانک ... جو بھی ہاتھ لگے اس وقت دے دو . (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۵۵). ۲. کنواں کھودنے کا اوزار. ایک سیخ لوہے کی کہ اس کو سانگ کہتے ہیں ... بیچ میں بزور دھنساتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۳۹). [پ : सङ्कु].

ـــ پَر لَگْوانا محاورہ.

دھار پر لگوانا.

قاتلا تیر نگہ کو سانگ پر لگوا نہ تُو
تیغ ابرو بھی گلے پر سخت کے آری ہوئی

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۶۲).

ـــ تولْنا محاورہ.

سانگ کو ہاتھ میں جانچ کر پکڑنا تا کہ وار خالی نہ جائے ، آمادۂ قتل ہونا.

جوڑتا تھا کوئی کمان و تیر
سانگ تولے ہوئے کوئی بے پیر

(۱۸۳۸ ، سراپا سوز ، ۳۶).

ـــــ لینا محاورہ.
سانگ کھینچنا ، بے نیام کرنا.

برچھیاں ہیں بجھے سورج کی کرن صبح وصال
سانگ کیسا لیے چرخ ستم ایجاد آیا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۵).

سانگ(۵) (غنہ).(الف) امذ.
سنگ ، ساتھ.

دعایاں مرن کی کبھی تو نہ مانگ
کہ شاید کبھی ہوئے نیکی کا سانگ

(۱۷٦۹ ، آخر گشت ، ۳). (ب) صف. مکمل ، کُل ، **تمام حصوں سمیت ضم شدہ ، مع تمام انگوں کے** (پلیٹس ؛ جامع اللغات ، ۳ : ۳۱). [پ : سنگ ـ ساتھ (رک) کا اشباع].

سانگ(٦) (غنہ) امذ.
رشتہ منظور کرنا ، بات طے کرنا ، منگنی؛ پہلا مرحلہ منگنی ہوتی ہے جسے یہاں پر سانگ کہا جاتا ہے دوسرا مرحلہ نکاح ہوتا ہے ... یعنی رُخصتی. (۱۹۷٦ ، بلوچستان ، ۱٦۸). [مقامی].

سانگ(۷) (غنہ) امذ.
گانا ، گیت. انگریزی موسیقی صنفِ سانگ کے ساتھ بھی گیت میں بے انتہا ترنم اور شیرینی پائی جاتی ہے. (۱۹۸٦ ، اُردو گیت ، ۳۲). [انگ : Song].

سانگا(۱) (مغ) امذ.
(بیلداری) کنویں کی سوت کھولنے اور ہموار کرنے کا آلہ ، سبّل. ان کے پاس موسل ، بھالے ، تیر کمان ، گُرز ، سانگے ، ترسول ، تلوار ، ڈنڈے سبھی طرح کے ہتھیار تھے. (۱۹۳٦ ، پریم چند ، رام چرچا ، ۸۱). [ا : سانگ (۳) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

سانگا(۲) (مغ) امذ.
۱. سنگت ، تعلق ، رشتہ. اے انسان تُو نے عشق کے کرشمے کو دیکھا کہ یہ انسان اور حیوان سے سانگا جوڑ دیتا ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین فراق ، ٦۳). **۲. خدمت گار ؛ خدمت گزار ، خادم ، ساتھی.**

مہر نظر مُرشد کی مانگے
ٹہل کرے مُرشد کی سانگے

(۱٦٦۵ ، گنج شریف ، ۱۳۵). [رک : سنگت].

سانگت (مغ ، فت گ) م ف (قدیم).
ساتھ ساتھ ، سنگ. طائفے پریوں کے ناچتے ہیں تو ہر ایک اس میں کیں کیا سانگت ناچنے والیں کیا گت ناچنے والیں. (۱۷۳٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۳). [سنگت (رک) کا اشباع].

سانگر(۱) (مغ ، فت گ) امذ امر سانگھر.
پہلے شوہر کا بیٹا ، جورو کا لڑکا جو پہلے خاوند سے ہو (اُردو قانونی ڈکشنری ؛ ہندوستانی انگلش ڈکشنری فیلن). [ب : सांगर].

سانگر(۲) (مغ ، فت گ) امذ.
خشک پھلی ؛ کھنکرو.

اوپل چشمے بھرے میری بچن کے
کہ جیوں سانگر کے اوپل چلتے رتن کے

(۱٦۳۵ ، جنت سنگار ، ۲۰). [ب : सङ्कर].

سانگڑ (مغ ، فت گ) امذ ؛ امث.
برچھی ، بھالا.

اپے ہاڑ دے ارد پانگڑ ہناں
لپے نیم مارو سو سانگڑ ہناں

(۱۵٦۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۱).

جوتاں گھوریاں کی رندالکی بھلے تھے
ہزاروں کھور سانگڑ ہو چلے تھے

(۱٦۸۳ ، عشق نامۂ مومن ، ۱۳۳). [مقامی].

سانگڑا(۱) (غنہ ، سک گ) امذ و سنگڑا.
(بیلداری) کنویں کی سوت کھولنے اور ہموار کرنے کا آلہ ، سبّل (اب و ، ۱ : ۸۸). [مقامی].

سانگڑا(۲) (غنہ ، سک گ) امذ ؛ امث.
۱. برچھی ، بھالا.

نہ کچ گھاؤ نو ڈر نہ کچ دانگڑا
نہ جگ تھاپ شرڑا نہ جگ سانگڑا

(۱۵٦۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۹). **۲. (بندھانی) بھاری پتھر اٹھانے کے لیے ٹیکا دینے کی چھوٹی بلی ، داب ، آنکی** (اب و ، ۱ : ۹۵). [سانگ (۳) + ڑا ، لاحقۂ تصغیر].

سانگی(۱) (مغ) امث ؛ امذ امر سانگھی.
۱. بیل گاڑی کے آگے کا وہ حصہ جس کے دونوں طرف لکڑیاں باندھ کر جال بُن دیتے ہیں تاکہ اسباب گرنے نہ پائے، گاڑی بان کے بیٹھنے کی جگہ ، گاڑی کا جُوا. انہوں نے بہلی میں بیل لگائے چارہ وغیرہ سمیٹ کر سانگی میں بھرا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۲۷). **۲. بیل گاڑی میں سواریوں کے بیٹھنے کا ادھر کھٹولا جو بوقتِ ضرورت گاڑی میں لگایا یا اس میں سے نکالا جا سکے ، بہلی میں لگانے کا پردوں سے ڈھکا ہوا جھوکھٹا جو پردہ نشین خواتین کے لیے لگایا جاتا ہے** (فیلن ؛ اب و ، ۵ : ۱۳۳). **۳. بیل گاڑی کے آگے نکلے ہوئے لٹھے کے سرے پر جہاں دو بیل جوتے جاتے ہیں اس کی ڈیڑھ دو فٹ لمبی لکڑی جو بطور ٹیک لگی ہوتی ہے** (فیلن). [ب : सांगी].

سانگی(۲) (مغ) امذ.
۱. سانگ بھرنے والا شخص. جو بولوں کی تان اترے کے بعد سانگیوں اورنٹنیوں کا رقص میں پھرکی کی طرح گھومنا مجھے مبہوت کر دیتا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۰). **۲. (سلائی بنائی) اعظم گڑھ کے علاقے کا ایک خاص قسم کا ریشم جو وہاں کی صنعتِ پارچہ بافی کے لیے مخصوص ہے** (اب و ، ۲ : ۲۵). [سانگ (۱) (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سانگیا (غنہ ، سک گ) امذ ؛ صف.
سانگ رچانے والا ، سانگی.

پولی کا میلا گرد ہے میلے سے جشن کے
کیا کیا ہیں سانگ سانگیے اپنا دکھا رہے
(۱۸٦۷ ، مسدّس بے نظیر ، ۱۲). [سانگ (۱) + ـیـ یا ، لاحقۂ صفت].

سانگیت (غنہ ، ی مع) امذ.
عنائیہ ناٹک. نوٹنکی میں جو تمثیل پیش کی جاتی ہے اس کو سنگیت یا سانگیت کہتے تھے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۰۳). [سنگیت (رک) کا اشباع].

سانگھا (مغ) امذ.
رک: سانگ (م).گاؤں کے جاٹ ہاتھوں میں درانتی یا دوسانگھے لئے اپنی کھوکھلی بے شغل غیر مقبوضہ نگاہوں سے حوالدار اور ان کے شناسایئے کی طرف دیکھنے لگے. (۱۹۳۴ ، چیو ، ۳۳۹). [سانگھ ـ سانگ + ا (زائد)].

سانگھنا (غنہ ، سک گھ) ف م.
ساتھی بننا ، سنگی ہونا.

توں سوکر جانیں جھانکے
دھن بیدھی کیتا سانگھے
(۱۵٦۵ ، جواہر اسرارالله ، ۱۱۲). [سانگھ ـ سانگ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سانگھی (مغ) امث.
رک : سانگی (۱) معنی نمبر ۲. بجے کنجے تو آگے سانگھی میں لڑکے بالے آگے مانجھی میں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ٦۷). [رک : سانگی (۱)].

سانمنے/سانمھے (غنہ ، سک م) ف م (قدیم).
رک : سامنے.سامنے پہاڑ کے اوپر تلے سے لے اوپر تانئی یک لخت گل لالا ہے. (۱۷۳٦؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰).

سنان تہا یعنی وہ جو دیوان نے
کہا سب مہاراج کے سانمنے
(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۱۳). [سامنا (رک) کا قدیم املا بصورت اماله].

سانْنا (۱) (سک ن) ف م.
۱. کسی خشک چیز میں سیّال کو ملا کر گُوندھنا ، یک جان بنانا ، گُوندھنا خصوصاً مٹی یا آٹا وغیرہ.
بلا کے مانی میں جیسے پانی لحد کے بھرنے کو سانتے ہیں
چمن میں رو رو کے رات شبنم اسی طرح سے کرے ہے گارے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۷۸). مٹی کمہار کے یہاں خود بخود برتن نہیں بنتی جب تک کہ وہ اس میں پانی دے کر نہ سانے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، د). .بندول چکنی مٹی ... پانی کے ساتھ ملائم لئی کی مانند سانی جائے. (۱۹۴۳ ، مٹی کا کام ، ۹۳).
۲. کسی چیز سے ہاتھ پانو وغیرہ کو آلودہ کرنا ، بھرنا ، رنگنا.

صندل کو اپنے ماتھے سے کیوں سانتے ہو تم
لیکن ہماری بات کوئی مانتے ہو تم
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۱).

چھوٹے گی حشر تک نہ یہ مہندی لگی ہوئی
تم ہاتھ میرے خون میں کیوں سانتے نہیں
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۵٦). نہ انگلیوں کو کھانے سے سانتے ہیں نہ ان کو چاٹتے ہیں. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۴).

سلیقے کا ہوتا ہے ہر کام اس کا
وہ کیچڑ میں کپڑے نہیں سانتی ہے
(۱۹٦۳ ، حامد حسن قادری ، پھول ، ۲۳۷). ۳. شریکو جُرم کرنا ، عیب لگانا ، ملَوّث کرنا ، لپیٹ میں لینا.

جو ہیں عیّار لڑکے بات ڈھب کی
جہاں ان کو سناؤ سانتے ہیں
(۱۷۷۳ ، محسن قدوی ، انتخاب قدوی لاہوری ، ۲۷). مجھ کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ مت سانو. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲٦۸).

ظُلم نہ کرتے آہ نہ کرتا بات بڑھانے سے ہی بڑھی
خود بھی سنے وہ جُرم و خطا میں اور مجھے بھی سان گئے
(۱۹۳٦ ، اعجاز نوح ، ۲۹۷). ۴. شریک کرنا ، شامل کرنا ، ملانا.
جوں کیتک بھن کربٹ کوں آپس میں لیہ وہی ہوا کیچ نہ محبت سانتی بند سیتی کہ وتہ پتنگ جوت دیوے کی وتہ کملا بھنور. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۱۰۲). ۵.گندہ کرنا ، خراب کرنا ، آلودہ کرنا.

کپڑا جن کا بھٹا پُرانا ہے
وہ تو کُل مکھیوں نے سانا ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۷۰). [सानना : پ].

سانْنا (۲) (سک ن) ف ل.
سان رکھنا ، دھار تیز کرنا (پلیٹس). [سان + نا ، لاحقۂ مصدر].

سانُو (۱) (و مع) امذ.
سطح زمین ؛ پہاڑ کی چوٹی ؛ جنگل ، سرا ، نوک ؛ آخر ، بہت ڈھلوان؛ چٹان ؛ شاخ ، شگوفہ ؛ سڑک ؛ منی رشی ؛ ہوا کا جھونکا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : सानु].

سانُو (۲) (و مع) امذ.
سان تیز کرنے کا پتھر (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سان + وُ ، لاحقۂ صفت].

سانْواں (مغ) امذ.
چاول کی ایک قسم.

ایک کنے سانْواں اور تھوڑے چنے
جھیڑوں میں خاک دھول ایک کنے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۵). غلّہ جوار باجرہ کو دوں ، مڑوہ ، چنیا ، سانواں میوہ بد مزہ. (۱۸۷۳ ، محبوب الرمل ، ۲۷). گجراتی میں شامو اور سانواں اور مرہٹی میں ساوے سانوے پنجابی میں سوانک کہتے ہیں ... فارسی میں شاماخ کہتے ہیں. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵۹). [پ : سام ؛ س : شیامک श्यामक].

سانوٹ (و مج) امذ.
پیر میں پہننے کا موٹے کڑے کی وضع کا زیور. زیور اُس زمانے میں رائج تھے یہ ہیں سراسری، جھومر، ٹیکہ ، جھلیاں ... بچھوے ،

سانوٹ ، پازیب پیر کی انگلیوں کے چھلّے گھونگرو دار. (۱۹۵۸ ، عمرِ رفتہ ، ۲۰)۔ [مقامی]۔

سانوٹا (غنہ ، سک و) صف ؛ ـــ سانوٹھا ، سانٹھا.

۱. **جاں بر ، بیماری سے بچا ، تندرست ، ہٹا کٹا ، تنومند.** بڑی مُشکل سے تین مہینے کے بعد کہیں جا کر سانوٹے ہوئے . (۱۹۷۰ ، غُبارِ کارواں ، ۱۵۶)۔ ۲. **اِکھٹا کیا ہوا ، جمع کیا ہوا** (جامع اللغات)۔ ۳. **چوکس ، چوکنّا ، ہوشیار ، لڑائی کے لئے آمادہ ، ہوش و حواس سے درست** (فرہنگِ آصفیہ)۔ [پ : سموٹ؛ س : سَمَسْت + ک ، لاحقۂ صفت समस्त+क]۔

ـــ کرنا محاورہ.

تیار کرنا ، آمادہ کرنا ، اسامی بنانا. دو تین مہینے میں ایک مہاجن کے لڑکے کو سانوٹا کر کے اور فکر کی اور ہم سے کہا کہ ارادہ یہ ہو تو بیہا۔ (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۳۲)۔ ایک اور گاہک کو سانوٹا کر کے عشرت کا نواب صاحب سے قطع تعلق کرا دیا. (۱۹۲۹ ، خُمارِ عیش ، ۸۵)۔

ـــ ہونا محاورہ.

۱. **یکجا ہونا ، جمع ہونا ، سمٹ جانا ، سنبھل جانا.** مسلمانان نگینہ سانوٹے ہوئے اور طرفین میں خوب تلوار و بندوق چلی . (۱۸۵۸ ، سرکشیِ ضلع بجنور ، ۲۳۲)۔ ۲. **آمادہ ہونا ، تیار ہونا ، لیس ہونا ، مقابلے پر آنا ، تازہ دم ہونا.** وقتِ مقررہ پر مقابلے کے لئے سانوٹا ہو کر آموجود ہوا۔ (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۰۳) ان مہینوں میں دم لے کر لڑائی کے لیے سانوٹے ہوجائیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۷۹)۔ ۳. **ہوشیار اور چوکس ہو جانا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ ۴. **پک کر تیار ہونا.** ساون بھادوں میں جب ایکھ سانوٹے ہو جاتے ہیں تو پتی دھار دار بن جاتی ہے۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۲۲)۔

سانوَر (مغ ، فت و) صف.

رک : **سانولا.** جسے پیا چاہے وہی سہاگن کیا سانور کیا گورا ری،گورے کالے پر کچھ نہیں موقوف . (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۸)۔ [سانول (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

سانوَرا (مغ ، فت و) صف.

رک : **سانولا.**

> سلونی سانوری پشم ترے موتی کی جھلکیاں نے
> کیا عقدِ ثریا کوں خراب آہستہ آہستہ
> (۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۷)۔

> جی سے میرے سانورے کی لگ رہی ہے جستجو
> جس طرح ہوتا ہے افیونی کو افیوں کا تلاش
> (۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۰)۔

روپ سروپ اس کا ایک حسینۂ سبز فام یعنی سانورا سلونا چہرہ نشیلی آنکھیں مست چتون اتوکھا جوبن. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۳۳)۔ بات چلت گھبرائے سانوری سمٹے اور لجائے شرم سے پگھلی جائے . (۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۳۰)۔ [سانولا (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

سانوَری (مغ ، فت و) امذ.

جو بسکھپرہ گنگا کے کنارے پر پیدا ہوتا ہے. اسے سانوری کہتے ہیں. (خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۷۲)۔ لا کھ سانوری چہار ملوس آرد موٹھ یک سیر پانی میں پکا کر شیر بادہ گاؤ دو سیر میلا کر ایک ہفتہ تک کھلاتا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۵۰)۔ [مقامی]۔

سانوَل (مغ ، فت و) امذ ؛ صف.

رک : **سانولا.**

> شخص ایک شہر سورت میں اسی کو جورو واں تھیاں دو
> یکی گوری دوجی سانول دونو پر وہ رہا تھا مو
> (۱۷۶۳ ، عاجز ، قصۂ لعل و گوہر ، ۱۵۱)۔

> ترسی کی برسی ہو گئی دے کہ مدن موہن کو من
> چاہت میں سانول ساہ کی اپنا بھلا پائن بدن
> (۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۰)۔

> میں تجھے ڈھونڈن چلیاں
> میرے سانول سیاں
> (۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۵۶)۔

سانوَلا (مغ ، فت و) صف (مث : سانولی)۔

۱. (ا) **گندم گوں ، سیاہی مائل ؛ ملیح شخص.**

> سو رنگ سانولے خوب باتاں بھرے
> ندیم ہو کے بُلبل جو چالے کرے
> (۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۵۹)۔

> شام میں سانولے نے نقدِ جان اور دل مرا چھینا
> متاع اور مال جو کچھ تھا سو لے بیٹھا ہے یہ کالا
> (۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۸)۔

> جب آیا یاد اس کو سانولا یار
> جہاں اس کی نظر میں لگتا اندھیار
> (۱۷۵۹ ، راگمالا ، ۲۰)۔

ایک سانولا لڑکا کنو سے نکلا اور اس نے آواز نکالی اُڑتے جانور ہوا سے اُتر آئے. (۱۸۳۳ ، ترجمۂ گلستان (حسن علی) ، ۵۴)۔

> سانولے ہم ہیں نہیں شک آپ گورے ہیں بجا
> ہم جو چھو لیں گے تو کیا میلا بدن ہو جائے گا
> (۱۸۹۷ ، دیوانِ سائل احمد حسین ، ۴۴)۔

سانولی رنگت میانہ قد ہاں جامہ زیبی اور نمک ضرور تھا. (۱۹۳۱ ، رُسوا ، اختری بیگم ، ۱۳)۔

> ہاتھوں میں اور گلے میں وہ گجرے گُلاب کے
> اور سانولا سا رنگ وہ پیارا کہ ہائے ہائے
> (۱۹۵۷ ، لاحاصل ، ۱۳)۔

(اا) **سفیدی اور سیاہی کے درمیان کا رنگ ، سیاہی مائل ، بھورا.** جُھٹپٹے کے سانولے رنگ کی چھاؤں میں تو میں کالا پانی پیا کرتا ہوں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۶۱۰)۔ ۲. **کالا ، سیاہ ، حبشی نژاد.** سالسبری ان سانولے خاندانوں میں تھا جو انگلستان میں مشہور ہیں ۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۸۲)۔ [سانول + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ پن (ـــ فت پ) امذ.

گندمی رنگ جیسا ، کُچھ کُچھ سیاہی لیے ہوئے ؛ (مجازاً) **جُھٹ پٹا ، نیم تاریکی.**

وہ سانولے پن پر میدان کے ہلکی سی صباحت دوڑ چلی
تھوڑا سا اُبھر کر بادل سے وہ چاند جبیں جھلکانے لگا
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۹۰). [سانولا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سانوَلا (ـــ مغ ، فت و) صف.
سانولا سا ، سانولے رنگ کا ، گندمی. سانولے سانولے گٹھیلے ہاتھ قمیص اور شلوار کھنگالتے تھے. (۱۹۸۷، حصار، ۱۹۰). [سانولا + سانولا (رک)].

ـــ سَلونا (ـــ فت س ، و مج) صف ؛ مذ.
گندم گوں ، ملیح.

گو حُسن پر ہیں نازاں مہ رُو یہ گورے چٹے
لیکن کوئی بلا ہے وہ سانولا سلونا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۵۷). شرافت صاحب سانولے سلونے ماشاالله کان نمک ہیں. (۱۹۳۸ ، دلّی کا سنبھالا ، ۶۱).

ہم اِدھر تھے دمکتے سونے سے
تُم اُدھر سانولے سلونے سے

(۱۹۳۷ ، سموم و صبا ، ۱۱۷). [سانولا + سلونا (ک)].

ـــ ہونا ف ل.
سلگجا ہو جانا ، سیاہی مائل ہونا.

آفتابِ داغِ عاشق کو نہ دیکھا کیجئے
دُھوپ کی شدّت سے چہرا سانولا ہو جائے گا

(۱۸۷۸ ، آغا (حسن اکبر آبادی) ، د ، ۳۲).

سانوَلی (مغ ، فت و) امث.
۱. سلگجی رنگ والی ، جو نہ گوری ہو نہ کالی ، درمیانے رنگ کی.

کیا کیا ہے حُسن سانولی رنگت پہ آپ کی
جلوہ دیا کسوف نے اس آفتاب میں

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۱۳۵).

اس وقت مگر سوچوں میں مگن
وہ سانولی صُورت کی ناگن

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دل وحشی ، ۲۳). ۲. تانبے کے رنگ کی سلگجی ، سبزی مائل. دھاتیں کئی رنگ کی ہوتی ہیں ، سانولی ، سفید ، سنہری ، کالی ، نیلی ، روپہلی وغیرہ. (۱۹۶۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۱۳). [سانولا (رک) کی تانیث].

ـــ سَلونی (ـــ فت س ، و مج) امث.
۱. گندم گوں ، ملیحہ ، مُشکی رنگت والی. ہم گوپیں ہیں داسی تمہاری ہیں نیک سندھ لیجیے دیا کرو مراری جیسے سندر سانولی سلونی صورت ہے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر (ترجمہ) ، ۵۳). ایک تیری سانولی سلونی کشش دوسرے اس سفید چوبے کے بے تابازیوں کے پھندے. (۱۹۸۳ ، اجلے پُھول ، ۱۶۶). ۲. (مجازاً) موہنی، خُوبصورت ، ملاحت والی.

وہ میری سانولی سلونی شام
میری آباد شام تنہائی

(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۱۰۲). [سانولی + سلونی (رک)].

ـــ صُورَت (ـــ و مع ، فت ر) امث.
حُسنِ ملیح ، نمکین صورت.

دیکھ کر سانولی صُورت کسی متوالی کی
بول اُٹھتا ہوں میں بے ساختہ جے کالی کی

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۳۹). [سانولی + صُورت (رک)].

سانوَلِیا (مغ ، فت و ، کس ل) امذ.
۱. رک : سانوریا ؛ (مجازاً) محبوب ، شوہر.

البیلے نے مُجھے درد دیا
سانولیا نے مُجھے درد لیا

(۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۴). اگر ایک لڈو بھی نیچے گر گیا تو تُو ہار جائے گا اور سانولیا اتنے ہی لڈو تُو پھر لائے گا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۷۱). ۲. کرشن جی کا لقب جو سانپ کی پھنکار سے کالے پڑ گئے تھے (فرہنگِ آصفیہ). [سانول (رک) + ـــ یا ، لاحقۂ نسبت].

سانوَن (مغ ، فت و) امذ.
رک : ساون. جس میں چھوٹی بُوند ہے تس میں سانوَن کا بھاؤ رکھا ہے. (۱۷۳۶ ، قصّۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۱). ماش اور موٹھ اور مونگ اور ارہر اور دھان اساڑھ یا سانوَن میں بوئے جاتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۲). اساڑھ اور سانوَن برسات کے دو مہینے تمام ہوئے. (۱۸۶۵، غالب کی نادر تحریریں، ۱۳۳). [ساون (رک) کا مُتبادل اِملا].

سانوَنت (مغ ، فت و ، سک ن) صف ؛ امذ ساونت.
ساونت ، بہادر ، دلیر ، باہمت.

کریں ہیں دل کے تئیں ٹکڑے کلاونت
ہیں اپنے کام میں سب سور و ساونت

(۱۷۳۳ ، دیوان زادہ حاتم ، ۲۲۳).

اک شور تھا چار سُو کہ احسنت
خُرسند ہوا بہت وہ سانونت

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۵۰).

خاک سے سانونت اُگتے تھے تری اور سُورما
تیری یہ "بانسی" نہ تھی گویا کہ تھا شیروں کا بن

(۱۹۰۰ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۹۳). [ساونت رک کا مُتبادل املا].

سانوْنٹا (مغ ، سک و ، مغ) امذ.
صحت مند ، تندرست ، ہٹا کٹا. دو چار دن میں احسن الدولہ کو پھر سانونٹا کر لیا. (۱۹۳۳ ، عزمی ، انجام عیش ، ۳۵). [سانونٹا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سانوْنٹھا (مغ ، سک و ، مغ) امذ.
سانونٹھا ، سانونٹا. اور تن کے کھڑے ہونے کی کوشش کی سانونٹھے نہ ہو پائے کچھ ڈھیلے سے پڑ گئے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۵۰). [سانونٹا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سانوَتی (مغ ، فت و) امث.
۱. ساون ، ساونی. سانوتی رنگین کھم جُھولے کے لئے ریشم کا رسا. (۱۷۳۶ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۱).

سانوُں پھر مُجھے گُلزار میں چوہن دکھائے
ساق آمین کہے مانگوں میں دعا ساون کی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۹). برسات کی سانوں میں لڑکی کا جوڑہ کارچوبی کھم ریشمی رسّی چاندنی کی پٹریاں آم الدرسہ ہر قسم کا پکوان. (۱۸۷۹ ، زینت الفردوس ، ۹۰). ۲. خریف کی فصل.

بچھا تہہ میں خریف کو سانوں
اور ربیع کو ساڑھی کہتے ہیں

(۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۳۸) خریف ربع اس کو ہندی میں سانوں کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۶۰). [ساونی (رک) کا مُتبادل اِملا].

سانبَھر (سک ن ، فت ھ) اسٹ.
(جرائم پیشہ) روکڑ ، نقد رقم (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳). [مقامی].

سانئیں سوتا صف مذ.
صحیح سلامت ، تندرست ، جیتا جاگتا (مخزن المحاورات).

سانئیں کے سانئیں م ف.
جُوں کا تُوں ، بغیر بیاج کے ، اصل کے اصل (مخزن المحاورات).

سانی (۱) اسٹ.
کُٹی ، بُھس ، کھلی اور پانی ملا ہوا چارہ جو گائے بھینس کو زیادہ دُودھ کی خاطر کھلاتے ہیں.

بھینس کی سانی سے بدتر دال تھی
سخت دانہ دانۂ زنجیر سے

(۱۸۵۲ ، کلیاتِ منیر ، ۳۹۷). بُھوسا سانی کھلائیں تو منہ نہ ماریں ... سمجھیں گے بیل بیمار ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۹).

بُھوسا گئو ماتا کے لئے مالوی لائے مُنجی
سانی کے لئے فکر ہے منجی کو کھلی کا

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۳۳۷). شاما کے تھان پر گوبر بدستور بکھرا ہوا تھا اور سانی کی ناند میں جارے کے بس خوردہ پر مکھیاں بھنبھنا رہی تھیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۱۱۷). [प : सानी].

--- بَنانا ف م.
رک : سانی کرنا. ان کے لئے چارہ کاٹنے اور سانیاں بنانے میں لگ جانا. (۱۹۷۵ ، پنجابی لوک داستانیں ، ۲۷۸).

--- کَرْنا محاورہ.
گائے بھینسوں کے لیے کُٹی بنانا ، چارہ پانی ملانا. بیلوں کی سانی کرتے ہوئے جو سر کھجایا تو بُھوسے کے تنکے لیٹے ہوئے ... کئی جگہ گوبر کے دھبے. (۱۹۲۳ ، خلیل خان فاختہ ، ۱ : ۳۸). اپنے تھاپتی تھی اس کے بعد ان ڈنگروں کی سانی اور کٹی کرتی تھی. (۱۹۳۲ ، میلہ میں میلہ ، ۳۵). [سان (سانا) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سانی (۲) اسٹ.
کھیتی باڑی اور باغ میں کام کرنے والا کاشتکار (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [مقامی].

سانی (۳) حرف.
حرف صلہ (سے) کی جگہ (ساتھ کے معنوں میں). جب بہت چیخا چلایا دھانیں سانی ایک درخت سے دے مارا. (۱۹۰۱ ، زلفی ، عنایت اللہ ، ۳۵). [رک : ۰ سے ۰].

سانی (۴) صف (قدیم).
مثال ، جواب ، حریف ، مدِّمقابل . کوئی عین القضات کا سانی نہیں ہوا. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ق) ، ۳۳۳). [ثانی (رک) کا غلط املا].

سانیا (سک ن) امذ.
(کتائی سوت) کلابے کا اڈا ، ایک تختے پر عمودی اور متوازی جُڑی ہوئی لکڑیاں جو اڈے کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں ، پولیتی (ا پ و ، ۲ : ۱۶).

سانیٹ (ی مج) اسٹ.
انگریزی شاعری کی ایک صنف جس میں چودہ مصرعے ہوتے ہیں اس میں قافیے ایک مقررہ ترتیب سے لائے جاتے ہیں ، اُردو میں بھی یہ صنف مروج ہو گئی ہے . اس مجموعہ میں چند ابتدائی باقاعدہ نظمیں اور سانیٹ بھی شامل ہیں. (۱۹۳۱ ، ساوزا ، ۳۲). ایک سانیٹ میں وہ ہاپکنز (Hopkins) کہتا ہے کہ خدایا ... تیری دنیا میں غلط ہی لوگ کیوں پھلتے پُھولتے ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۳۸). [انگ : Sonnet].

ساو (۱) (سک و) صف مذ ؛ سہ ساوْ.
۱. بھلا ، نیک ، خلیق ، ساہو.

ساو کر بولتا ہے تُجھ سنسار ساوْ ہو کیوں نظر چُراتا ہے

(۱۷۱۸ ، بحری ، ک ، ۲۰۵). ۲. ساہوکار.

بُوجھتے پھرتے ہیں کس کا ہے اب کیا بھاو جی
بند جب سوتا ہوا اسی وقت جاگے ساو جی

(۱۹۲۶ ، لڑائی کا گھر ، ۱۵).

جیتا چور ہور ساو ساغر کیا ستم قربہ و عدل لاغر کیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۱). ۳. براتی ، وہ لوگ جو دولھا کے ساتھ آئیں ، بھائی بند ، قرابت دار ، سمدھیانے والے ، رشتہ دار (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [رک : ساہو].

--- چِت / چیت (--- کس چ / ی مع) صف (قدیم).
مطمئن ، آسودہ ، خاطر جمع.

کہ جوں کھانا کھا کر ہوا ساوْ چیت
دیکھیا سامنے ایک گل واڑی ریت

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۱). جتی مروت جتی دل داری اچھے تو ہی لیے اپنی جاگا بہوت ساوْ چت رہنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۱). [ساو + چت / چیت (رک)].

ساوِتْرا (کس و ، سک ت) امذ.
(ہندو) سُورج ، آفتاب ، سُورج کے پُجاری ؛ شیوجی جنیو ، سورج بنسی کا خاندان ، اگنی کی ایک خاص شکل ساوتری کا بیٹا یا اس کی نسل سے ، برہمن جس کے خرمن میں اناج ہو (پلیٹس ؛ ہندی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [س : सावित्र].

ساوِتری (۱) (کس و ، سک ت) امث.
نیک ، پاک. ساوتری کا پت مر گیا تھا پر وہ پت برتا تھی اسے اسنت اور سنسکار کر کے جمراج جی کو پرشن کیا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۱). مہالچھمی سے برہما جو مرد کی شکل میں تھا اور سری جس کو ساوتری بھی کہتے ہیں عورت کی شکل میں نمودار ہوئی. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲). لوگ انگشت نمائی کرتے ہیں چاہے وہ کیسی ہی ستی ساوتری ہو. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۲۳).

بھوکی آنکھ سے بیٹا دیکھے خالی پیٹ ہو باپ
ساوِتری ماں بیٹی لاج سے روز کرے اپ جاپ

(۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۵۳۰). [س : ساوتری सावित्री - شیو کی بیوی (عَلَم)].

ساوِتری (۲) (کس و ، سک ت) صف.
سُورج کی کرن ؛ انگوٹھی پہننے کی انگلی ؛ ایک منتر (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

ساوِق (کس و) امث.
رک : سبوق. جدھر سے سواری نکلتی تھی ساوق کے تختے از خود ظاہر ہوتے تھے اور جُھولتے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۶۳). [سبوق (رک) کا ایک اِملا].

ساوَج (فت و) صف مذ.
وحشی ، جنگلی ، جنگلی جانور ، شکار کے جانور ہرن شیر وغیرہ.

بن کی ساوج رن کی طور

(۱۵۰۳ ، نو سرہار ، ۱۱).

جنگل باقتی جاتا ہے کرنے شکار
بتی بھور ساوج لے آتا ہے مار

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲۱). [پ : ساوَج ، س : شوا + پد + ی + श्वा + पद् + य - چوپایہ ؛ قب : انگ : Savage].

ساوَدھان (فت و) صف.
محتاط ، خبردار ، چوکس ، متوجہ. ہے راجہ یہ جو شریر دھارن کیا اور آگے جو حال ہوا وہ میں کہتا ہوں ساوَدھان ہو کر سُنو. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹). تُم چلو ہم آئے سب ساوَدھان رہو. (۱۹۳۱ ، تنہا راناؔ ، ۳۲). [س : सावधान].

ساوَر (فت و) امذ.
ہرن ، سانبھر. ساور ، چیتل باڑ سے اور مِرگ مارنے لگا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۲۳). [رک : سابر (۱)].

ساوْرا (۱) (سک و) صف.
رک : سانولا.

پیو سولن ہے ساورا اچھ آئے بھو
آخوند کی بندگی میں جو تو

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۱). [سانورا (رک) کا قدیم اِملا].

ساوْرا (۲) (سک و) امذ.
برصغیر کے قدیم ترین باشندوں میں سے ایک گروہ. برصغیر کا منڈا گروہ کول ، بھیل ، سنتھال ، مثلاً ساورا ... وغیرہ قبائل پر مُشتمل ہیں. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۹۶). [مقامی].

ساوَرَم (فت و ، ر) امذ.
وہ روپیہ جو سالانہ بعوضِ اراضی انعامی زمینداروں کو بطور معاشی نقدی ادا کیا جاتا ہے (معیارِ فصاحت). [مقامی].

ساوَرَن (فت و ، ر) امذ.
۱. طلائی سکہ ، گِنّی ، اشرفی ، برطانوی طلائی سکہ (برابر ۲۲ شلنگ). ہم نے سو ساورن خرید کیے - چار آنے فی ساوَرن مبادلہ دینا پڑا. (۱۸۶۹ ، مسافرانِ لندن ، ۳۵). ساورن (یعنی طلائی سکون) کے بجائے ایک پونڈ اور دس شلنگ کے نوٹوں کا اجرا. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۸۱). ۲. مُقتدرِ اعلیٰ ، مُختارِ کل ، حاکمِ اعلیٰ. ساورن انگریزی میں بادشاہ یا اقتدارِ اعلیٰ اور بیس شلنگ کے طلائی سکہ کے لئے مُستعمل ہے اُردو میں یہ لفظ صرف سکے کے نام کی حیثیت سے رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۰). جو فرد کہ مُختارِ کل ہے آزاد مُطلق ہے ساورن ہے وہ کیوں کہ کسی دوسرے سے بلا تخفیف آزادی مشارکت کر سکتا ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۳۳). [انگ : Sovereign].

ساوْرَہ (سک و ، فت ر) امذ.
(موسیقی) دھرپد راگ کی ایک قِسم. ساورہ قِسم دھرپد سے ہے اور جھپ تال میں گایا جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۳۸). [مقامی].

ساوَری (فت و) امث.
گنگا جمنا کا مذہبی نام جو ہندو عقیدت سے لیتے ہیں (ادبیات میں مستعمل).

میں تجھ فراق سیتی رو رو سمند بھریا ہوں
کوئی گنگ کوئی جمنا کوئی ساوری کہتے ہیں

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۳). [عَلَم].

ساوَڑ (فت و) امذ.
زچہ خانہ ، عورت کی ناپاکی کی حالت (ماخوذ : جامع اللغات). [سوڑ (رک) کا مُتبادل اِملا].

ساوَڑی (فت و) امث.
مُٹھی بھر غلہ جو کھلیان سے لے کر جوگیوں اور برہمنوں کو دیا جاتا ہے (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت؛ نوراللغات ؛ شبدساگر). [غالباً ساوِق (رک) کی تصحیف].

ساوَن (۱) (فت و) امذ.
۱. (اُ) ہندی سال کا پانچواں مہینہ جس میں تیز بارش ہوتی ہے.

بجا ہے گر کہوں اس کو اندھیری ساون کی
چڑھے ہے مستی سے اس طرح جوں سحاب بُطیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۵).

ساون نہیں برسا ہے کہ بھادوں نہیں برسا
مینہ برسا ہے ہر سال مگر یوں نہیں برسا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۳).

آئے ہیں یہ مناظرِ دل کش نظر کہاں
ساون کی اب کے جھڑیاں ہیں لے ابرِ تر کہاں
(۱۹۲۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۲۶). (آ) موسم برسات ، برسات کا زمانہ ، ساون کی رُت.
وہ ساون کا موسم وہ ٹھنڈی ہوا
وہ تاریک شب کالی کالی گھٹا
(۱۹۸۳ ، سرمایۂ غزل ، ۲۶۸). ۲. مجازاً برسات سے متعلق یا ساون کے مہینے میں گائے جانے والے گیت ، ساونی ، ملہار. سنپورن سات سُروں کا راگ ہے اور اہلِ ہند نے ان چھیوں راگ کو چھے موسم سے متعلق کیئے ہیں اس تفصیل سے بسنت رُت چیت بیساکھ ہنڈوں راگنی جیٹھ اساڑ دیپک راگ ساون بھادوں میگھ راگ. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۲ : ۱۷۲). نٹ تماشا کر رہے ہیں نٹنیاں ناچ رہی ہیں جھولے پڑے ہیں ساون اور ملار ہو رہے ہیں. (۱۸۸۰ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۵۴).
وہ باغوں میں جھولے پڑے بے شمار
وہ ساون بھی گانے لگے گل عذار
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۹۸). موسمی گیتوں میں بارہ ماسے ساون ، ملہار کھرپلو گیتوں میں جھولے کے گیت ، ساون کے گیت برہا ، جُدائی مفارقت کے گیت ... آنے والے گیتوں کے ایش رو ہیں. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۱۳۱). [پ: सावन].

--- اَلاپنا عاورہ.
ساون کے گیت گانا ، ساونی گانا ، میگھ ملہار گانا. کھیتوں میں ساون الاپتے ہوئے جیالے کسان بھی ہیں اور پنگھٹوں پر جُھولے جھلاتی ہوئی متوبر لجونتیاں بھی. (۱۹۸۲ ، برشِ قلم ، ۷۰).

--- بَرَسْنا عاورہ.
جھڑی لگنا ، بہت بارش ہونا.
برسوں ہی ہجر یار میں رویا کیا ہوں میں
برسا سحابِ چشم سے ساونِ ہزار بار
(۱۸۷۵ ، نظمِ دردمند ، ۷۶).

--- بَرَسے نَہ بھادوں سُوکھے کہاوت.
رک : ساون ہرے نہ بھادوں سُوکھے (ماخوذ : جامع اللغات).

--- بِیانْت (--- کس ب ، غنہ) امث.
ساون میں بچہ دینے والی گائیں ، بھینس یا گھوڑی وغیرہ. چودھری ڈرا کہ ساون بیانت گھوڑی چلی جائے گی اور دل میں خدا کا شکر ادا کیا... کہ ان کی بوڑھی ماں نے بروقت خبر لے کر بال بال بچا لیا. (۱۹۶۳ ، اردونامہ ، کراچی ، اپریل ، ۱۵). [ساون + بیانت (رک)].

--- بھادوں (--- و مج ، غنہ) امث.
۱. برسات کا موسم ، بھری برسات.
گزرے جاتے ہیں ترے ہجر میں ساون بھادوں
دو مہینے کی تو برسات ہے یہ بھی نہ سہی
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۶۸).
کیا یونہی خُشک گزر جائیں گے ساون بھادوں
ابرِ باراں کا اِدھر سے بھی گزر ہے کہ نہیں
(۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، یکم ستمبر ، ۳). ۲. جالی دار دیواروں کی عمارت جس کو دیکھنے سے بارش کا سماں محسوس ہو ، دُھوپ چھاؤں. باہر باغ کے شرق رو یہ لفظ مقام ساون بھادوں کا ... آواز بطور بارشِ باراں مسموع ہوتی ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۸۳). شمال اور جنوب کو آمنے سامنے ساون بھادوں مکان سر سے پاؤں تک سنگِ مرمر کے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸۱). ۳. آتشبازی کی ایک قسم. ساون بھادوں ... جب بہت سے تیار ہو جائیں ان کو ... باندھ کر شتابہ اس طرح لگا دو. (۱۹۰۳ ، آتش بازی ، ۴۷). آتشبازی کا تماشا تو دیکھتے ہی ہونگے مہتابی ، انار پُھلجھڑی ساون بھادوں اور گُل دوپہر کی رنگ آمیزیاں کس دلربایانہ ادا سے ہمیں مفتون کرتی ہیں. (۱۹۲۲ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۷۴). ۴. ایک وضع کا فوارہ جس سے پانی بہت زور سے اُچھل اُچھل کر گرتا ہے. اس باغ میں پھولوں کی بہار اور چاندنی کے عالم اور حوض نہروں فوارے ساون بھادوں کے اچھلنے کا تماشہ دیکھ رہا تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۰). ہر سرو کے مقابل ایک ایک فوارہ کسی کے منہ پر ساون بھادوں کسی کے منہ پر ہزارہ. (۱۸۶۳ ، گلشنِ جانفزا ، ۲۳). ۵. ذرا سی دیر میں کچھ ذرا سی دیر میں کچھ ؛ ناپائیدار. لیکن وہ خیال ساون بھادوں کی بدلی سے زیادہ ثبات نہیں رکھتا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۷). [ساون + بھادوں (رک)].

--- بھادوں آنکھیں (--- و مج ، مغ ، ی مج) امث ، ج.
جھنا کہ آنکھیں ، رونے والی آنکھیں ، آنسوؤں سے لبریز آنکھیں.
یہ آنکھ اپنی ساون ہے وہ آنکھ بھادوں
ٹپا ٹپ ہے آنسو کی پانی کا جھالا
(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۲۹). [ساون بھادوں ـ آنکھیں (رک)].

--- بھادوں کی جھڑی لَگْنا عاورہ.
لگاتار مینہ برسنا ، برسات کا زمانہ ہونا.
لو اب آئی بارش کی اچھی گھڑی
لگی بھادوں ساون کی اس میں جھڑی
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۱). کلیجہ منہ کو آتا اور آنکھوں سے ساون بھادوں کی جھڑی لگ جاتی. (۱۹۳۳ ، یہ دلی ہے ، ۷).

--- بھادوں کی گھٹا امث.
زور سے برسنے والے بادل ، مُوسلادھار بارش کرنے والا ابر ، گھنا ابر ، سیاہ ابر. مشکیزے دوش پر سنبھالے ہزارے کے فوارے دہانے پر مشکوں کے چڑھائے چھڑکاؤ کرتے نکلے ان کی آبشار نے ساون بھادوں کی گھٹا کو شرما دیا. (۱۸۸۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۳۶).

--- بھادوں بل کے بَرَسْنا عاورہ.
بہت زیادہ بارش ہونا ، بہت رونا (ساون اور بھادوں برسات کے مہینوں کی رعایت سے).
چھوٹتے ہیں فوارہ مژگاں ، روز و شب ان آنکھوں سے
یوں نہ برستے دیکھے ہونگے مل کے کسی نے ساون بھادوں
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۳۲).

---بھادوں بہنْا محاورہ.
لگاتار بارش ہونا ، ساون کا آخر اور بھادوں کا آغاز ہونا ، بہت بارش ہونا.

ہوئیں اشک بار آنکھ لگتے ہی آنکھیں
لگا بہنے ساون سے بھادوں ابھی سے
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۲۵).

---بھادوں ہونا محاورہ.
(آنکھوں کے لیے مستعمل) بہت زیادہ رونا (ساون اور بھادوں برسات کے مہینوں کی رعایت سے).

دونوں آنکھوں نے سماں برسات کا دکھلا دیا
روتے روتے ایک بھادوں ایک ساون ہو گئی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۸).

---ساگ نہ بھادوں دَہی، کوار میں نا کاتک مَہی کہاوت.
ساون میں سبزی ، بھادوں میں دہی ، کوار میں مچھلی اور کاتک میں چھاچھ نہیں پینی چاہیے (جامع الامثال).

---سکلا سیتمی چھپکے اگے بھان کہے گھاگ من گھا کہنی برگھا دیو اٹھان کہاوت.
اگر ساون کی ساتویں سدی کو سورج بادلوں میں سے نکل آئے تو بارشیں ختم ہو جاتی ہیں (جامع الامثال).

---سُوکھی (---و مع) امث.
ایک بوٹی ہے کہ ساون میں سُوکھ جاتی ہے اس لیے ساون سوکھی کہلاتی ہے بارش کا موسم ختم ہوتے ہی پھر سرسبز ہو جاتی ہے اس کے پتے تلسی کی طرح ہوتے ہیں ان پر رُواں ہوتا ہے ، زمین پر بچھی ہوتی ہے ، بچھو کی کاٹی ہوئی جگہ پر اس کا ضماد مفید ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۹). [ساون + سوکھی (سُوکھنا (رک) کی تانیث)].

---سوے سانتھرے اَور ماہ گھریری کھاٹ ، آپ ہی مر جائیں گے تو جیٹھ چلیں گے باٹ کہاوت.
جو ساون میں پیال پر سوئے اور ماگھ میں خالی چارپائی پر اور جیٹھ میں سفر کرے وہ خواہ مخواہ مرے گا (جامع الامثال).

---کا اَندھا امذ.
ساون کے مہینے میں مسلسل بارش سے چار طرف شادابی اور سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے ۔ ایسے موسم میں اگر کوئی اندھا ہو جائے تو اُسے ہر طرف ہریالی ہی ہریالی نظر آتی ہے مراد یہ ہے کہ ہر آدمی اپنے تجربے کی روشنی میں کسی چیز کے بارے میں حکم لگاتا ہے جیسے ساون کا اندھا سمجھتا تھا جسے ہر طرف ہرا ہی ہرا دکھائی دیتا ہے (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۲۰۷).

---کا اَندھا ہرا کیا جانے کہاوت.
جس نے جو چیز کبھی دیکھی یا برتی ہی نہ ہو وہ اس کی قدر نہیں کرتا.

دیدۂ یار میں تجھ قدر زمرد کی نہیں
ہو نہ ساون کا جو اندھا وہ ہرا کیا جانے
(۱۸۳۹ ، اسیر (کلزار علی) ، ۵ : ۱۲۷).

---کی اَندھیری امث.
گہری تاریکی ، بہت اندھیرا ، گھٹا ٹوپ اندھیرا.

بجا ہے گر کہوں اس کو اندھیری ساون کی
چوٹی ہے ستی سے اس طرح جوں سحاب مطیر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۵).

اندھیری ہے ساون کی یہ خیر ہے
تو بجلی کے پردے سے کیوں بیر ہے
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۵۸).

---کی بَھرَن امث.
ساون میں ہونے والی شدّت کی بارش ؛ برسات کی جھڑی ، بارش کا تواتر.

داغِ فُرقت سے مرے دل میں جلن پڑتی ہے
جوشِ گریہ ہے کہ ساون کی بھرن پڑتی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۶۷).

---کی بُھوئی کو ہَرا (ہی) ہَرا سُوجھتا ہے کہاوت.
رک : ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے ۔ ساون کی بھوئی کو ہرا ہرا سوجھتا ہے جیسی تم کو گرمی ہے جانتے ہو سب کو ہے (۱۸۴۸ ، نوادر دربار ، ۲۷).

---کی جَھڑی امث.
۱. لگاتار بارش ، مسلسل بارش ، لگاتار برسنے والا مینھ.

جُھڑا جھڑ جُھڑا جھڑ جو باڑھ آ جھڑی
تو جس طرح ساون کی لائے جھڑی
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۷۱).

آتے ہیں یہ مناظرِ دل کش نظر کہاں
ساون کی اب کے جھڑیاں ہیں اے ابرِ تر کہاں
(۱۹۲۸ ، مطلعِ انوار ، ۲۶). ۲. (مجازاً) گریہ و زاری ، زار و قطار رونا.

جیٹھ بیساکھ سے ساون کی جھڑی لگتی ہے
چشمِ گریاں کو مری فوق ہوا بھادوں پر
(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۹۳). نسیمہ کی آنکھ سے باپ کی زندگی میں ساون بھادوں کی جھڑیاں تھیں (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۲۰).

یہ دھواں ہے کہ مرے دل کی لگی ہے کیا ہے
میری آنکھیں ہیں کہ ساون کی جھڑی ہے کیا ہے
(۱۹۶۶ ، شہرِ درد ، ۳۶).

---کی رُت امث.
موسمِ برسات ، برسات کا زمانہ ۔ اس ترانۂ دل دوز کی لَے اور موسیقیٔ افلاک کے تال میل سے جیسا پہلی ساون کی رُت میں ... اندر کچھ تحریک چھل پھل معلوم ہوئی اور پردۂ سرعت سے نیرنگی دکھانے لگا (۱۹۱۵ ، ہماری دنیا ، ۹).

---کی گَھٹا امث.
برسنے والے بادل ، برسات کے موسم کے گھرے بادل.

تُجھ کو روتی ہوئی ساون کی گھٹائیں آئیں
ابرِ نسیاں کی طرح سُوئے گلستاں آ جا
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۹۸). وہ میری موجودگی میں گوپال سوامی

آئینگر پر ایک دفعہ ساون کی گھنگور گھٹا کی طرح گرجے بھی اور برسے بھی۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۶۸)۔

---کی نہ سیت بَھلی ، بالَک کی نہ پِیت بھلی کہاوت.
ساون میں چھاچھ پینا اچھا نہیں اور بچے کی محبت کا کوئی اعتبار نہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے اَندھے کو ہَر طَرَف سَبْزہ نَظَر آتا ہے کہاوت.
ہر شخص اپنے حال کے موافق سب کو سمجھتا ہے ؛ جو کیفیت نظر میں سما جاتی ہے وہی کیفیت ہمیشہ پیش نظر رہتی ہے (چونکہ ساون کا مہینہ عین بارش کا ہوتا ہے اور رُوئیدگی خوب زور پر ہوتی ہے بس جو شخص اس مہینے میں اندھا ہوتا ہے وہ یہی سمجھتا رہتا ہے کہ ہر طرف بدستور سبزہ ہو گا).

نظر آتا ہے سبزہ ہر طرف ساون کے اندھوں کو
وہ کیا جانیں مُصیبت سہہ کے کِس کی زرد رنگت ہے

(۱۹۱۸ ، دیوانجی ، ۲ : ۳۰۲)۔

---کے اَندھے کو ہَرا ہی ہَرا سُوجھتا (دِکھائی دیتا) ہے کہاوت.
اگر کوئی دولتمند ، مُفلِس ہو جائے تو امیری کی بُو اس کے دماغ سے نہیں جاتی. (جو شخص ساون میں اندھا ہوتا ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ ہر طرف ساون ہے)۔ میں بڑا خوش نصیب ہوں کہ بے محنت اس قدر مال مجھے ملا ہے اور ساون کے اندھے کی طرح ہمیشہ ہرا ہرا سوجھتا ہے۔ (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۵۵)۔ تم کو کچھ خیال نہیں رہتا ... سچ ہے ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا دِکھائی دیتا ہے۔ (۱۸۳۸ ، خوبیٔ قِسمت ، ۳۰)۔

کون ہے فکر ہے اسلاف پرستوں کے سِوا
سچ ہے ساون ہی کے اندھے کو ہرا سوجھتا ہے

(۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن ، ۳۲)۔

---کے اَندھے کو ہَرا ہی ہرا نَظَر آتا ہے کہاوت.
رک : ساون کے اندھے کو ہر طرف سبزہ نظر آتا ہے ؛ جو کیفیت نظر میں سما جاتی ہے وہی ہمیشہ پیش نظر رہتی ہے۔ ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے اسی طرح فرقہ پرستی کے یرقان میں مُبتلا لوگوں کو ہر چیز پیلی لگتی ہے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۰۵)۔

---کے بادَل امذ ؛ ج.
رک : ساون کی گھٹا. سکھا کی رزمیہ نظم ... نے تمام دنیا کی بزمیہ نظم کو اشکِ حسرت سے ساون کے بادل کی طرح رُلایا ہے۔ (۱۸۶۷ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۰)۔

---کے جھالے امذ ؛ ج.
برسات کی بارشیں ، ہلکی بارش ، بارش کی پُھواریں.

یہ ساون کے جھالے یہ کالی گھٹا
جو ان سے بچا تو کدھر دل بچا

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۵)۔

---کے رَپٹنے اَور حاکِم کے ڈانٹنے کا کُچھ ڈَر نہیں کہاوت.
ساون میں پھسلنے اور حاکم کے ڈانٹنے کی کچھ پروا نہیں کرنی چاہیے ، اوروں کے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---کے ساتھ سانْٹھْڑا ، پوہ ماہ کیا پانکھْڑا کہاوت.
ساون میں پھال اور پوس ماس میں پنکھا فضول ہیں (جامع الامثال).

---کے گِیت امذ ؛ ج.
ساون میں گائے جانے والے گیت ، برسات کے موسم کی خوشی کے گیت. ساون کے گیت ... اس کی تیرنگیوں کا اثر انسان کی طبیعت پر انفرادی اور اجتماعی دونوں حیثیتوں سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۲۵۹)۔

---کِھیر جو کھائے سکارے ، مِرگ ڈھال کر چھالیں مارے کہاوت.
جو ساون میں صبح کو کھیر کھائے وہ ہرن کی طرح قلانچیں بھرے (جامع اللغات).

---گانا ف م.
ساون کے گیت گانا ، میگھ ملہار گانا.

وہ جُھولے یہ جس وقت گاتے ہیں ساون
بہت چرخ پر حال لاتی ہے ریجل

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷۳)۔

جُھول اٹھتا ہے یہ دِل پیار کے جُھولے میں
جب سکھیوں کے سنگ وہ ساون گاتی ہے

(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۳۲)۔

---گھوڑی بھادوں گائے ، ماگھ بَھینْس بیائے ، آپ جائے نہیں تو (خصم) مالک کو کھائے کہاوت.
ساون کے مہینے میں گھوڑی ، بھادوں میں گائے ، اور ماگھ مہینے میں بھینس بچہ دے گی تو یا تو خود مر جائے گی یا مالک مر جائے گا (محاوراتِ ہندوستان).

---ماس امذ.
ہندوؤں کے سال کا پانچواں مہینہ ، ساون کا مہینہ ، ساون. ساون ماس جس دن سے جانتے ہیں اس کو شروع کرتے ہیں مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے اور ایک سال میں تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۵۵۱)۔

ان سدن موہن ان کل نہ پڑے
ساون ماس سکھی گڑ گئے ہنڈول

(۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۲۶۰)۔ [ساون + ماس - ماہ ، مہینہ].

---ماس چَلے پُرْوَیا بیچو بروا کینو گیا کہاوت.
ساون کے مہینے میں اگر پُروا چلے بیل بیچو اور گائے خریدو کیونکہ ہل چلانے کی ضرورت نہیں پڑے گی فصل خود بخود بہت ہو گی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---ماس چلے پُرْوَیا ، کھیلے پُوت بُلا لے مَیّا کہاوت.
ساون کے مہینے میں پُروا چلے تو کھیلتے بیٹے کو ماں بُلا لیتی ہے کہ بارش بہت ہو گی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ماس کُریلا پُھولا ، نانی دیکھ نَواسا پُھولا کہاوت.
حمایتی کے بھروسے پر دلیری دکھانے والے کے متعلق کہتے ہیں
(ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں ہوئے تَیار بھادوں میں آئی باڑ اَیسی باڑ کبھی نہ دیکھی تھی کہاوت.
ساون میں کیچڑ پیدا ہوا ، بھادوں میں سیلاب آیا تو کہنے لگے ایسا سیلاب کبھی نہیں دیکھا تھا. اس کے متعلق کہتے ہیں جو کوئی نئی بات دیکھ کر ہر وقت اُسی کا ذکر کرتا رہے (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---ہَرے نہ بھادوں سُوکھے کہاوت.
دُبلے آدمی یا ہمیشہ ایک حالت پر نظر آنے والے شخص کی بابت کہتے ہیں. تمہارے دل کی کلی کِھل جانے کی بنہ مانگی مُراد مِل جانے کی مگر یہاں ساون ہرے نہ بھادوں سُوکھے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۷۷). سونے کا لُقمہ کِھلاؤ تو وہی بات اور جَو کی روٹی کِھلاؤ تو وہی بات ساون ہرے نہ بھادوں سُوکھے. (۱۸۹۳ ، بی کہاں ، ۵۱).

ساوَنت (۱) (فت و ، سک ن) امذ.
دلیر ، بہادر ، سُورما.

کِس لب پہ مری شان میں احسنت نہیں ہے
آفاق میں مُجھ سا کوئی ساونت نہیں ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۹۳). اگر کوئی ایسا ساونت ہے میں اُسے چیلنج دیتا ہوں. (۱۹۳۷ ، اِشارات ، ۵۵). چونکہ وہ (جوش ملیح آبادی) ایک سورما ساونت اور ویر (بیر) تھے انہوں نے بےکسوں اور مظلوموں کی حمایت میں بھی آواز اُٹھائی. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۳۵). [س : سامنت : सामन्त].

ساوَنت (۲) (فت و ، سک ن) امث ؛ سہ ساونٹ.
(موسیقی) راگ کی ایک قِسم.

بُلاؤ آج خوش آواز مُطرب اور سازندے
سُنا دیں مجھ کو سہ سارنگ اور ساونت اور نٹ کھٹ

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۲۰). سری راگ ماسری ، اساوری ، دھناسری ، ماروا اسکی یہ پانچ راگنیاں ہیں اور بجنا ، دھیان جٹی سرو ، کنٹھ ... لوساپل اور ساونت ... اکسیر اس کے پتر ہیں . (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۴۰). یہ راگ ... ساونٹ ، ترون ، اشٹ ، سنگل ، بھیرون ، ماروا اور بنگال وغیرہ اقسام کے راگوں سے زیادہ مشابہ ہے. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۲۲۲). [مقامی].

ساوَنتی (فت و ، سک ن) امث.
بہادری ، دلیری ، جوانمردی. قلعہ دار نے کہ مردِ شجاع اور دلیر تھا قلعے کے بچانے میں بڑی ساونتی اور بہادری کی . (۱۸۳۷ ، حملاتِ حیدری ، ۴۱۹).

ساونتی زمانے سے ہے بڑھ کر یہ زمانہ
کُھلتا ہے نِہاں خانۂ فطرت کا خزانہ

(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، فراق ، ۲۸۵). اور دسویں صدی کے ابتدائی ساونتی دور کی طرح ... رہنمائیوں پر تکیہ کر کے منصوبہ بندی ہونے لگی. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۲۲۷). [ساونت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ساونْٹا (و مج ، مغ) امذ.(امث · ساونٹی).
۱. ہوشیار ، چالاک. ددھیال بھی جاندار تھی اور ننھیال بھی ساونٹی. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۱۱). ۲. تندرست ، توانا. مگر چند ہی روز میں ساونٹی ہو گئی. (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۵۳) . [سانوٹا (رک) کا مُتبادل اِملا].

ساونْٹھا (و مج ، مغ) امذ ؛ (امث ؛ ساونٹھی).
رک : سانوٹا ، سانوٹی. پچیس سالہ سول‌سروس کی عمر کے ... شاید پہلی مرتبہ صاحب بہادر ساونٹھے ہوئے . (۱۹۷۱ ، رسالہ اُردو ، ۳ : ۱۶). سرکارمیں نے ... گلاب کی قلمیں لگا کر یہ گُلاب باڑی سال اندر ساونٹھی کر لی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۵۷). [سانوٹا (رک) کا مُتبادل اِملا].

ساونُوک (سک و ، و مج) امذ.
رک : سانوک. جب کسی انعام دار نے اپنی اراضی انعام میں بطور خود زائد اراضی شامل کرلی ہو تو اس زائد اراضی پر دھارہ مقرر کیا جاتا ہے ایسے دھارہ کی رقم کو ساونوک کہتے ہیں . (۱۹۳۲ ، احکام متعلق عطیات ، ۵۲). [سانوک (رک) کا مُتبادل اِملا].

ساوُنی (فت نیز سک و) امث.
۱. خریف کی فصل ، برسات میں بوئی اور خزاں کے زمانے میں کاٹی جانے والی فصل.

کِھاتا جن کو اساڑھی میں ہے
ساونی کی اُمید انہیں ہے

(۱۸۸۳ ، بیوہ کی مناجات ، ۴). ساونی کی فصل زیادہ تر مینہ پر منحصر ہے. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۳۳) . جنسات کا معاوضہ جنس کی صورت میں سال میں دو بار ہاڑی اور ساونی پر دیا جاتا ہے. (۱۹۷۲ ، جھوک سیال ، ۱۳). ۲. ساون کے مہینے میں کِھلنے والا سرخ رنگ کا پُھول.

سخت ہو کر نخلِ مرجاں ہو گئے
جم جما کر ساونی کے سب شجر

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۰). صحرا میں ہزارہا درخت ساونی کا لگا ہے ساونی کے کھلنے سے جنگل گلابی پوش ہوا ہے . (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۳ : ۲۷۹). ایک چمن ساونی کے پُھولوں سے بھرا ہوا تھا ایک چمن گُلِ سیوتی کا تھا. (۱۹۱۴ ، محل خانۂ شاہی ، ۷۵) . ۳. ساون کی پُورن ماشی (ماہِ کامل) (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ شبدساگر). ۴. ساون کے گیت (جو عموماً جُھولے میں گائے جاتے ہیں).

جب چمن میں آ گیا مستوں کو ساون کا خیال
ساونی گاتی ہوئی آئی گھٹا برسات کی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶۳). امیر نے موسم کے لحاظ سے بارہ ماسی ، ساونی ملہار وغیرہ گیتوں کی بُنیاد قائم کی. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۹۷).

جُھولے باغوں میں پڑے مست پپیہا بولے
ساونی گاتے ہوئے آئیں گھٹا کے لکے

(۱۹۷۴ ، برگِ خزاں ، ۸۹). ۵. مِٹھائی ، پھل ، ترکاریاں ، میوہ اور

جُھولے کا سامان جو منگیتر کی طرف سے دلہن کو ساون کے مہینے میں بھیجا جاتا ہے۔ منگیتر دولہن کے واسطے سرخ چونری اور چوڑیاں اور لکڑی کے بامس رنگین بھیجتے ہیں اور اس کو ساوَنی کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، سعادت دارین ، ۵۳)۔ ساون میں ساوَنی یعنی جُھولے کے لیے رنگین کھم ریشمی رسے ... آم اندرسے دولھا کی طرف سے بھیجے گئے۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سیّد احمد ، ۵۷)۔ [ساون + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---کَلْیان (---فت ک ، سک ل) امذ.
(موسیقی) ملہار راگ کی ایک قِسم .اس میں سب تیور ہیں اس میں شامل راگ اور راگنیاں یہ ہیں ... ساونی کلیان ، جیت کلیان. (؟ ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶)۔ [ساونی + کلیان (رک)]۔

ساوَہ(۱) (فت و) صف.
(کنایۃً) معصومیت.

نین کھری سیس دھوی کہا نلی ساوہ
کرم بندھن جیو بندھیا کہاں متورا آوہ

(۱۵۳۳ ، دیوانِ محمود دریائی ، ۲۰)۔ [مقامی]۔

ساوَہ(۲) (فت و) امذ.
سابُل ، سبّل ، کدال ، ساوَل. یہ لوہا سخت چیزوں مثل قُفل کنجیوں ، چول ، تیر ، ساوہ ، کُل میخوں اور پیچدار میخوں کی ساخت میں بھی کارآمد ہوتا ہے۔ (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، مئی ، ۶۰)۔ [ساول (رک) کا متبادل اِملا]۔

ساوی(۱) امذ.
بازوؤں کی ورزش کا ایک آلہ جو بہت وزنی ہوتا ہے. اس کی بہت سی قِسمیں بتائی ہیں ساوی ، آبی ، آتشی جھولہ ، تکونی وغیرہ صرف صفائی سے پھرانا اور چکر باندھ کر اس کا ہاتھ نکالنا ہی اس کے فن کا کمال ہے۔ (۱۹۲۵ ، اِسلامی اکھاڑا ، ۲۰)۔ [مقامی]۔

ساوی(۲) امث.
خانگی چڑیا. کنجشکو خانگی یا چڑا چڑیا دیسی یہ سترہ قسم کی ہوتی ہیں کنجشکووطنی ، کنجشکوساوی ، کنجشکوبسورنگہ. (۱۸۹۷ء ، سیرِ پرند ، ۳۵۳)۔ [ہن : ساوہ ــ سفید (رک) کی تانیث]۔

ساہ امذ. (الف).
۱. تاجر ، ساہوکار.

قوم میں وہ خوشیاں بیاہوں کی
شہر میں وہ دھومیں ساہوں کی

(۱۸۸۳ ، بیوہ کی مناجات ، ۸)۔

اب ساہ بڑے کہلاتے ہیں وہ چھوڑی بھیری مکّاری
وہ خوانچے سر سے پھینک دیئے اور بنے مہاجن سرکاری

(۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۳۴۹)۔ سو دن چور کے ایک دن ساہ کا. (۱۹۶۹ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۲۸ / اپریل ، ۳)۔ ۲. دولت مند ، مال دار آسامی جس کا مال چوری کیا گیا ہو.

چور سے کہہ بہے ہیں چوری کر
اور وہ کہہ رہے ہیں ساہ سے جاگ

(۱۹۳۲ ، اعجازِ نوح ، ۹۳)۔ (ب) صف. ۱. معزز ، بھلا مانس ، شریف آدمی ، غیرت دار. ساہ کے سوائے کم بخت کے دونے. (۱۹۲۱ ، نجم الامثال ، ۲۰۱)۔

ہیں روپ دوشن آس کے چلکے روپے من میں بھرے
ہنڈی لکھیں اس ساہ کو جاتے ہی جو پل میں اٹے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۲۹)۔ ۲. کھرا ، دیانت دار.

نہ سنیا کتارا کمر ساہ ہوئے
دوگن چور کون لاب کا لاہ ہوئے

(۱۶۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۸۵)۔ ۳. سائیں ، گرو (ایک اعزاز یا خطاب). راجپوتوں اور سِکھوں کے نام کے ساتھ ٹھاکر رائے اور سنگھ ، ویشوں کے ساتھ ساہ ، سیٹھ ... گرو ، بھگت ، گرسائیں یا سائیں کہلاتے (۱۹۳۵ء ، خطباتِ گارساں دتاسی ، ۱۲۰)۔ [س : سادھ साधु]۔

---پَن (---فت پ) امذ.
(سوداگری) اعتبار ، کھرا پن ، بھلمنسائی ، شرافت ، سچائی (فرہنگِ آصفیہ)۔ [ساہ + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---جوگ (---و مج) امث.
(مہاجنی) شاہ جوگ ، وہ ہنڈی جس کی اصل رقم ، جو شخص ہنڈی لیکر آئے اُسے ادا کر دی جائے جیسے بیئرر چیک جو حامل کو بینک ادا کر دیتا ہے ، وہ ہنڈی جس کا روپیہ آسانی سے مل جائے (ا پ و ، ۷ : ۲۷)۔ [ساہ + جوگ (رک)]۔

---کے سَوائے کَم بَخْت کے دُونے کہاوت
ساہوکار تو صرف ایک کے سوائے بناتا ہے ، بدبخت دونے بنانے کی کوشش کرتا ہے اور نقصان اُٹھاتا ہے؛ لالچی شخص کے متعلق کہتے ہیں (ماخوذ : جامع الامثال ؛ نجم الامثال)۔

ساہا امذ.
۱. سہالگ ، لگن ، شادی کا دن ؛ شادیوں کا زمانہ. تائی اماں بڑی بے صبری سے ساہے کا اِنتظار کرنے لگیں. انہوں نے کئی چاندی کے برتن بنوائے ... قِسم قِسم کے زیور تیار کروالیے. (۱۹۶۳ ، دانہ و دام ، ۵۷)۔ ۲. وقت ، سماں (فرہنگِ آصفیہ). ۳. (قصاب) بکری کا نر بچہ (جامع اللغات). ۴. (مشاطہ گری) وہ نیک ساعت جس میں شادی بیاہ کرنا مبارک ہو ، ساہا (ا پ و ، ۷ : ۸۲)۔ [رک : سا کھا]۔

---چَمَکْنا محاورہ.
کثرت سے شادیاں ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

ساہِت (کس ہ) امذ.
ادب ، ادبیات ، عِلم و ادب

کب انمول انوپ رتن
ساہت کے ہم ،
چرنوں میں اس کے بھینٹ کریں گے

(۱۹۶۳ ، پگھلا نیلم ، ۱۸)۔ [پ : साहित्य]۔

ساہِتی (کس ہ) امذ.
علم معانی ؛ الفاظ کے معنی و مراتب ، عبارت کی شائستگی اور

اس کے مفہومات کے بیان کرنے کا علم ، علمِ بلاغت. ساہتی ... یہ ایک علم ہے جس میں معلومات بہت زیادہ حاصل ہوتی ہیں . (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۹). [ساہت (رک) + ی ، لاحقہ نسبت].

ساہِتیَہ (کس ہ ، سک ت ، فت ی) صف ؛ امذ.
۱. ادب ، لٹریچر.

پریم کی بات ہو ، ساہتیہ کی بات ہو ، نٹ کلاس
بات ہو کوئی بھی بات ہو وہ کسی سے پیچھے نہیں

(۱۹۳۹ ، نگار خانہ ، ۲۳۰). لیکھک کو بُرا کہنا گلا ، ساہتیہ کا اور لیکھک کا گلا گھونٹنا ہے. (۱۹۸۴ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۳۸).
۲. شِرکت ، میل ، ساتھ ، سبھا ؛ رشتہ ، صحبت (ہندی اُردو لغت ؛ پلیٹس). [ب : साहित्य].

ساہِر (کس ہ) صف.
شب بیدار ، راتوں کو جاگنے والا ، بہت کم سونے والا.

بخت بیدار ہے وہی عاشق
روز و شب جس کی چشم ساہر ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۳۹). مکتفی کے زمانے میں ایک مشہور طبیب تھا جس کی ساری زندگی تلاشِ علوم میں گزری. اُسے ساہر اس لئے کہتے تھے کہ یہ رات کو بہت کم سوتا تھا. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۵۰۲). [ع].

ساہَرَہ (فت ہ ، ر) امذ.
زمین ، ہموار زمین ، میدان.

پس اُسی دم اہلِ محشر خاص و عام
در زمین ساہرہ ہونگے تمام

(۱۷۸۰ ، تفسیرِ مرتضوی ، ۳۰). اصحابِ قرات اور چھوٹے بچے اور دیوانین اور سیڑی لوگ ایک حصہ زمین میں جمع کئے جاویں گے (اوس زمین کو ساہرہ کہتے ہیں). (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۱۲). [ع].

ساہِری (کس ہ) امث ؛ صف (قدیم).
شب بیداری ، رت جگائی.

ساہوری پیو کے ناہیں کوے
پیو کا کوئی ساہری پاس

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ستمبر ، ۱۰۶)). [ساہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساہَس (فت ہ) امث.
۱. ہمت ، جرأت ، دلیری ، بہادری ، حوصلہ. سب راجا کی مضبوطی اور ساہس پر دھن دھن کرنے لگے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۱۷). آپ میں اننت شکت اور اننت ساہس ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۲۷۰). ۲. ظُلم ، سینہ زوری ؛ حملہ ، جُرم ؛ زنا بالجبر (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۳. خودکشی (پلیٹس). ۴. بد مزاجی ؛ کرختگی ؛ نفرت ، حقارت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۵. دلاسا ، تسلی ، ڈھارس (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : साहस].

ساہَسی (فت ہ ، کس س) صف.
صاحبِ ہمت ؛ ثابت قدم ، مُستقل مزاج. ہر دیشا میں نمسکار ہے کیونکہ آپ سب دیشاؤں میں موجود ہیں جو ویریہ دان ہوتے ہیں ولے ساہسی نہیں ہوتے ہیں . (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۲۷۲).
[س : साहसी].

---ہونا ف ل.
ظالم ہونا ؛ بہادر ہونا ؛ گُستاخ ہونا (جامع اللغات).

ساہِل (کس ہ) امث.
خارپشت ، سیہہ (پلیٹس). [رک : ساہی].

ساہُل (ضم ہ) امث ؛ =ساہول.
ہنسال ، مدوّر لوہے کا ٹکڑا جس میں ڈوری باندھ کر معمار دیوار کی کجی یا زمین کی ہمواری معلوم کرتے ہیں. اگر ساہل اس کے سر سے ڈالا جائے تو وہ اس نَے کی چاروں طرف کو چھُو سکے اور نل کی اس وضع کو عمود علی الافق کہتے ہیں. (۱۸۶۷ ، بحرِ حکمت ، ۱۲). جس جانب ساہل جُھکے گا وہ رُخ نیچا ہو گا اور اس کے مقابل جانب بلندی ہوگی. (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۲۱۳).
[رک : ساہُول].

ساہِلا (کس ہ) امذ.
ایک خار دار درخت. کنوئیں پر جہاں ساہلا اور نیم کے درخت ہیں وہ آتا ہے اور ہتھیلیاں جوڑ کر مُنہ سے پانی مانگتا ہے. (۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، خالد ، ۱۶). [مقامی].

ساہِن (کس ہ) صف.
بہادر ، دلیر ، شجیع.

جہاں چت لا ، تہاں دیکھ لے خدا
وہی ساہن سُبھا ، تین لوک بھرپور ہے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۱۸).

ساہُو(۱) (و مع) صف ؛ امذ.
۱. خیر خواہ ، مُربّی ، پُشت پناہ ، دوست ، محسن.

ہے حُسن دھن تمہارا رکھنا جتن تمہیں خود
نہیں تو یہ دھن چُرانے کوئی ساہو چور ہونے کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱). ۲. سوداگر ، مہاجن ، سیٹھ ، روپیہ قرض دینے والا. اُس نے بنئے سے فریب کیا اور کہنے لگا کہ کیوں ساہو جی اگر سچل کھیلتے ہو تو البتہ آج پانچ سو روپئے دیئے آتے . (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۰). یہی کیفیت سرکاری تعلقداروں کی تھی جو ساہوؤں اور شقداروں کی معرفت انتظام کرتے تھے. (۱۹۲۹ ، فرہنگِ عثمانیہ ، ۱۳۵). ۳. قابلِ احترام ، دیانت دار ، نیک نام (پلیٹس). [س : سادھو : साधु].

---بنئے وہ بھی ساہ کہاوت.
جو اصل قیمت پر بیچے وہ بھی سوداگر ہے ، مال روکے رکھنے سے قیمتِ خرید پر بیچنا بہتر ہے (جامع الامثال).

---ہی نہ جانیں گوں سے جانیں کہاوت.
ساہوکار جو کُچھ کرتا ہے کسی خاص مطلب کے لیے کرتا ہے

اگر دریا میں بہہ جائے تو اس میں بھی اس کا کوئی مطلب ہو گا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---پَن (---فت پ) امذ.
ساہوکار ہونے کی حالت یا پیشہ ، ساکھ (ماخوذ: جامع اللغات). [ساہو + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---کار امذ.
۱. دولت مند ، مالدار ، سرمایہ دار.

لاکھ بندوق رات کو چھوٹے
کوٹھی پر ساہوکار کی پھوٹے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۰).

جس سے جھوٹے ہوئے ہیں ہم دس بار
چوٹٹا وہ کہے ہے ساہوکار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۲). چوروں پر رحم کرنا ساہوکاروں کی جان پر بلا ڈھانا ... عین عدل ہے. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۳۳). اگر چور کا شریک ساہوکار سے بل جائے تو اُسے کیا کہنا چاہیے ایماندار یا بے ایمان. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۲۱).

ہے کوئی جو ساہوکار بنے
ہے کوئی جو دہون ہار بنے

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۱۱). **۲. قرض خواہ ، مہاجن ، سودی روپیہ دینے والا.**

دیوالی کے دن الغرض ساہوکار
نہ اک حبہ دیویں کسی کو ادھار

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۱). زید ایک ساہوکار ہے ایسے وقت پر کہ جب بازار بہت چڑھا ہوا ہے کچھ قرض مانگتا ہے. (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدۂ ہند ، ۱۳). **۳. ایماندار ، خوش معاملہ ، معتبر ، دوست.**

دل چورایا ہے انہیں نے کل ہمارا یا نہیں
کس طرح پھر آج ساہوکار آنکھیں ہوگئیں

(۱۹۱۳ ، دیوانِ پروین ، ۱۰۳). [ساہو + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کار کو کِسان ، بالَک کو مَسان کہاوت.
جس طرح بچے کو مسان آہستہ آہستہ دبلا کر دیتا ہے اور آخر میں مار دیتا ہے اسی طرح ساہوکار کو کسان نقصان پہنچاتا ہے (جامع الامثال).

---کارا / کارَہ (---فت ر) امذ.
۱. لین دین کی جگہ ، منڈی ، صرّافہ ، اسٹاک ایکسچینج. بہت سی کفالتوں کو لندن کے ساہوکارے کے بازار میں کوئی جگہ نہیں ملتی. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۲۰). فلورنس میں ... اٹلی کے ساہوکارے کا کاروبار ہوتا تھا. (۱۹۳۶ ، معاشیاتِ قومی ، ۳۳). **۲. قرضے پر رقم دینے کا کاروبار ، لین دین ، روپے کی تجارت.** تھوڑا بہت روپیہ جو ملک میں ہے وہ بھی ساہوکارے پر لگا ہوا ہے. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۲). **۳. تاجر ، سیٹھ ، مہاجن ، سودی لین دین کرنے والے.** تمام کاسکنج کا ساہوکارہ اور زمیندارہ واسطے نذر دینے اسلام خان کے آئے. (۱۸۳۰ ، وقائع خاندانِ بنگش ، ۹۲). [ساہو + کار (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---کارانَہ (---فت ن) صف.
ساہوکارے کا ، ساہوکاری ، سودی لین دین پر مشتمل ، ہنڈی کا کاروبار. ہی سمجھتا ... وہ نظام جاگیردارانہ استبداد، ساہوکارانہ استحصال اور سرمایہ دارانہ آمریت پر مبنی تھا. (۱۹۸۰ ، آتش چنار ، ۹۳۳). [ساہو + کار (رک) + انہ ، لاحقۂ تمیز و صفت].

---کاروں کی سَبھا امذ.
صرّاف اور مہاجنوں کی انجمن (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---کاری امث.
۱. لین دین ، (خصوصیت سے روپے پیسے کا) کاروبار ، ہنڈی کا کاروبار. کاغذ زر جس کو ہندوستانی زبان میں ہنڈی کہتے ہیں اس کے قواعد اور قانون کو ساہوکاری کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۴۴). ان کے افلاس کی ذمہ داری ہندو کی ساہوکاری اور سرمایہ داری پر عائد ہوتی ہے. (۱۹۳۷ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۵). ناگری خط جو خاص کر ساہوکاری اور تجارتی ضروریات کے لئے استعمال ہوتا ہے. (۱۹۷۶ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۱۳). **۲. کھرا پن ، دیانت داری ، ایمانداری** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [ساہو + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کاری گَدّی (---فت گ ، شد د) امث.
ساہوکار کے بیٹھنے کی جگہ ، تھڑا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [ساہوکاری + گدی (رک)].

---کارے کا کاروبار امذ.
سودی لین دین؛ ساہوکارا. فلورنس میں تمام اٹلی کے ساہوکارے کا کاروبار ہوتا تھا اور شہر میں اسی (۸۰) بینک تھے. (۱۹۳۶ ، معاشیاتِ قومی ، ۳۳).

ساہو (۲) (و مع) امث.
رک : ساس. غلط تلفظ کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی حروف بھی تبدیل ہو جاتے ہیں ... جیسے لفظ ساس جس کو مارواڑ میں ساسو بھی استعمال کرتے ہیں لفظ ساہو میں تبدیل ہو جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، جائزہ زبان اردو ، ۱ : ۲۳۹). [ساسو (رک) کا محرف].

ساہو کُتّا (و مع ، ضم ک ، شد ت) امذ.
وہ کتا جس کی پیٹھ پر بال نہیں ہوتے (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [مقامی].

ساہول (و مع) امث.
ساول ، ساقول ، شاقول. تجربہ کر کے دیکھو ... ایک ساہول کو آویزاں کریں تو وہ خط عمود میں زمین پر گرتا ہے. (۱۸۶۸ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۳۵۴). ساہول اگر درمیانی خط پر ہے تو زمین ہموار ہو گی اور جس جانب ساہول جھکے گا وہ رُخ نیچا ہو گا (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۲۱۳). [شاقول (رک) کا محرف].

ساہی (۱) امث.
رک : سیہی ، سیہ. اِس قدر تیر اُس پر مارے کہ اس کا بدن مثل ساہی کے ہو گیا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۳۱۲). بعض کے

جسم پر بجائے بالوں کے موٹے خار ہوتے ہیں مثلاً ساہی. (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۸). [سیہی (رک) کا مُحرّف].

ـــــ کا کانٹا پڑھوانا محاورہ.
جادو ٹونا کروانا (روایت ہے کہ سیہہ کا کانٹا اگر کسی گھر میں ڈال دیا جائے تو اس گھر کے مکینوں میں نفاق پیدا ہوجاتا ہے). ساہی کا کانٹا یسین پڑھوا کے قرآن میں رکھوا دیا ، ہزاروں ٹونے ٹوٹکے گنڈے تعویذ کئے مگر سب باتیں منطق کے خلاف تھیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۹ : ۹).

ساہی کی آنت امث.
(مجازاً) بہت زیادہ طُول طویل . ان بیج قیمت چیزوں سے تاریخی معلومات ساہی کی آنت ہو جائے گی . (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۹ : ۱۰).

ساہی (۲) امذ.
۱. ساہو ، شاہ جی.

اتہائیؔ کوتاہی ہیں یہ لاہی و ساہی
اخلاص سے گو بہشتِ رضواں نہ نباہی

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۶۲). ۲. (مجازاً) غافل ، بے خبر ، بھولا.

ہے رعایا پہ منحصر شاہی
اس کے حق سے رہو نہ تم ساہی

(۱۹۳۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۱۹). [ع].

سائبان (کس ۹) امذ.
۱. بارش اور دھوپ کے اثر سے بچانے کے لیے (خصوصیت سے آہنی چادروں کا) چھجہ.

تب اس کی کھرگ پر لکھیا ہس فلک
کھڑے سائبان رہو ظفر کے ملک

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲۳).

کیا غم ہے اس کوں گرمیٔ خورشیدِ حشر سوں
بختِ سیاہ جس کے سر اوپر ہے سائبان

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۹) . نسبتِ تعمیرِ سائبان و دکان و بقیہ عمارت متعلق مسجد کے جہاں تک مجھ سے ہو سکے بدل و جان کوشش کو موجود ہوں. (۱۸۷٦ ، مکاتیبِ سرسید ، ۱۳۲). اس سائبان کے بعد یا اس سے بالکل ملے ہوئے ایک یا دو دالان بنے ہوتے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۲٦۵).

شب کو ہوتا ہے گھنے جنگل میں جب بارش کا زور
سائبان بھیگی ہوئی راتوں میں جب کرتا ہے شور

(۱۹٦۱ ، جدید شاعری ، ۲۱۹). ۲. کھیتوں ، باغات وغیرہ میں پودوں، درختوں کو دھوپ کی تمازت سے بچانے والا گھاس پھوس کا چھپر، اُسارا. کھیتوں پر سائبان یا باڑہ کا نہ ہونا بھی بڑی خرابی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند ، ۱ : ۳۵۰). ۳. خیمے وغیرہ کے سامنے کپڑے یا بانات وغیرہ کا نمگیرا ، شامیانہ . دیوانِ عام میں جو سائبان کھچا ہے سو زربفت کا ہے. (۱۷۳٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۵). ان کے سائبان پردے قناتیں اور تنبو بنتے ہیں . (۱۸٦۴ ، اُردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۸۷). خیمے لگائے گئے اور سائبان تانے گئے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۷ : ۱۵۰). سائبان بیضاوی شکل کا اور ایک گز بلند ہوتا ہے اس کا دستہ بلکل چتر کے مشابہ ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۸۳). ۴. (مجازاً) سہارا ، امان ، پناہ . خُدا کی عبادت تحمل و قناعت سے عجز کا سائبان لگاکے عبادت کُنندہ بغیر اُمید و خوف کے عبادت کرے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۳). اُن کی بھگتی واسطے دور کرنے دھوپ جنم اور مرن کے دیگر اشخاص کو مثل سائبان کے ہو گئی. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۸۷).

جُز خدا کیا جانے کوئی قدرِ جاہِ مصطفیٰ
عرش ہے اک سائبانِ بارگہِ مصطفیٰ

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۴). روس ... کے کردار نے بھارت کو ایک بار ایسا سائبان مہیا کر دیا جس نے اُسے مشرقی پاکستان پر کامیاب حملہ کرنے کے لئے مکمّل تحفّظ مہیا کر دیا . (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۲۰۹). [سایبان (رک) کا مُتبادل اِملا].

ـــــ بَن جانا محاورہ.
معاون و مددگار بن جانا ، محافظ و نگران ہو جانا ، پناہ گاہ بن جانا.

ایک دن سر پر ہمارے سائبان بن جائے گی
یہ زمیں آخر زمیں سے آسماں بن جائے گی

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۲۱۷).

ـــــ تاننا ف م ؛ محاورہ.
رک : سائبان ڈالنا. عشق نے میرے سر پر یہ کیسے سائبان تان رکھے ہیں. (۱۹۷۸ ، چار پیتہ ، ۲۵۱).

ـــــ ڈالنا ف م ؛ محاورہ.
چھپر چھانا ، سایے کے لیے چھتر بنانا ، سایہ کرنا، چھت ڈالنا. جست کی چادر کی نسبت تصدق حسین شبہ ڈال گئے ہیں اس لئے مجھے جست کے سائبان ڈالنے میں تردد ہے. (۱۸۹٦ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۲۷).

ـــــ کرنا محاورہ.
سایہ دینے والا بنانا. تم احسان مانو اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں ، ترجمہ قرآن مجید ، ۱۵).

ـــــ کھینچنا محاورہ.
سائبان تاننا ، سائبان ڈالنا ، سایہ کرنا.

دھوپ میں کیا ہے ہنس ہم اے فلک
سائبانِ ابرِ عالم گیر کھینچ

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۲۵۲).

ـــــ ہو جانا ف م ؛ محاورہ.
۱. آرام دہ ہونا ، پناہ گاہ ہونا.

اب جارج ایمپرر یہ یارب رہے سلامت
اس کا کرم ہمیشہ ہو سائبان ہمارا

(۱۹۱۹ ، گلزارِ بادشاہ ، ۱۳۹). ۲. سایہ فگن ہونا.

وہ فرنگن سر پہ جب رکھ لے گی انگریزی کلاہ
زینتِ محرابِ ابرو سائبان ہو جائے گا

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۹).

سائبہ (کس ء ، فت ب) امذ.
بیل ، سانڈ یا وہ مویشی جو بُتوں کے نام پر آزاد چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور انہیں بہت متبرک جانا جاتا ہے. نہیں ٹھہرایا اللہ نے بحیرہ اور سائبہ اور نہ وصیلہ نہ حامی لیکن کافر باندھتے ہیں اللہ پر جُھوٹ (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، شاہ عبدالقادر ، ۱۱۳). خدا نے نہ تو بحیرہ کچھ بنایا ہے اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام بلکہ کافر خُدا پر جُھوٹ افترا کرتے ہیں. (۱۹۰۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۱۲۷). اللہ نے نہیں ٹھہرایا ہے (مشروع نہیں کیا ہے) بحیرہ ، سائبہ وصیلہ حام میں سے کوئی جانور. (۱۹۶۳ ، کمالین (ترجمہ) ، ۲۲). [ع].

سائٹوپلازم (کس ء ، و مج ، کس پ ، سک ز) امذ.
(حیاتیات) سلیٹی رنگ کا گاڑھا دانے دار مادہ جو حیوانی یا نباتاتی جسم کے اندر بُنیادی حیثیت رکھتا ہے. پودوں کے خلیوں میں ایک بڑا وسطی ویکیول ہوتا ہے جس کی وجہ سے سائٹوپلازم خلیے کی جھلی کے سات لگ جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۲۶). [انگ : Cytoplasm].

سائٹوسین (کس ء ، و مج ، ی مع) امذ.
گندم میں پایا جانے والا ایک مادہ Cytosine سائٹوسین ... گندم کے جرم میں کافی مقدار میں پایا جاتا ہے (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۶۹۶). [انگ : Cytosine].

سائڈ (کس ء) امث.
جانب ، گوشہ ، پہلو ، طرف. اس کے ایک سائڈ ایک پنجرہ رکھا ہوا ہے. (۱۹۸۶ ، قُطب نما ، ۱۹). [انگ : Side].

---بزنس (---کس ب ، سک ز ، کس ن) امذ.
کُل وقتی کام کے ساتھ ذیلی کام ، تجارت یا کاروبار ، جُز وقتی کاروبار. قافلہ کے ساتھ چھوٹے سائڈ بزنس کے طور پر پیدانہ ، انار ، بخاری کے انگور ... میوہ جات پار کر لاتے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۱۱). [انگ : Side-Bussiness].

---بورڈ (---و مج ، سک ر) امذ.
(باورچی خانہ یا کھانے کے کمرے میں) برتن وغیرہ رکھنے کی چھوٹی الماری. کھانے کے کمرے میں بہت چیزوں کی ضرورت نہیں ہے میز اچھی نفیس ہونا چاہئے اور سائڈ بورڈ شیفنیر اور دو چار تصویریں بھی. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۳۸). سائڈ بورڈ پر ٹھنڈے گوشت مُختلف طریقوں سے سجے ہوتے تھے. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۱۴۰). [انگ : Side -Board].

---چین (---ی مج) امث.
ضمنی شاخ ، ذیلی سلسلہ. وہ مادے دوران تحول پیوند حاصل کر کے تحویل مادوں کی سائڈ چین میں تبدیلیاں کر دیتا ہے. (۱۹۶۷ ، بُنیادی خرد حیاتیات ، ۳۶۳). [انگ : Side-Chain].

---روڈ (---و مج) امذ.
شاہراہ کے ساتھ ایک چھوٹی سڑک جس پر عموماً دو رخی ٹریفک کی اجازت ہوتی ہے ، سروس روڈ. یایا آہستہ آہستہ سائڈ روڈ پر ان کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۵۶). [انگ : Side-Road].

---رُوم (---و مع) امذ.
ڈیوڑھی ، چھوٹا کمرہ. پچھلے برآمدے کے سائڈ رُوم میں کھڑکی کے پاس تخت پر چڑھی بیٹھی ہیں. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۵۸). [انگ : Side-Room].

---کار امذ.
موٹر سائیکل کے ساتھ برابر میں تیسرے پہیے پر جُڑی ہوئی گاڑی. ان کے پاس موٹر سائیکلیں ہیں جن میں سائڈ کار کی جگہ ایک چلتی پھرتی موٹر والوں کی ڈسپنسری ہے. (۱۹۲۸ ، خطوط محمد علی ، ۱۸۷). [انگ : Side-Car].

---واک امذ.
فُٹ پاتھ. امریکہ میں فٹ پاتھ کو سائڈ واک کہا جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۵۹). [انگ : Side-Walk].

---ہیرو (---ی مع ، و مج) امذ.
ہیرو کے مرکزی کردار کے ساتھ ایک ضمنی کردار ، ولن. مسافر تو مشکوک کردار کا سائڈ ہیرو بلکہ ولن سمجھا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، ہسلامتِ روی ، ۴۱). [انگ : Side-Hero].

سائڈنگ (کس ء ، ڈ ، غنہ) امذ.
ریل کی بغلی پٹری. اُن سے ملا اور اپنے ڈبوں کو علیحدہ کرا کر ایک طرف قیام کیا اپنے سائڈنگ پر خاص گاڑیوں میں مُقیم رہا. (۱۹۱۳ ، سیر پنجاب ، ۷۸). سائڈ کا مُشتق سائڈنگ ریل کی بغلی پٹری کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۳). [انگ : Siding].

سائر(۱) (کس ء). (الف) صف ؛ م ف.
۱. جُملہ ، کُل ، تمام ، ہمہ ، کافہ ، جمیع.

ذرّہ ذرّہ ہو کو توں ظاہر ہوا
اپنی پیدائی میں توں سائر ہوا

(۱۷۶۸ ، قربی ، متفرقات ، ۵۹). کُل کائنات اور سائر مخلوقات حضرت کے دودھ پلانے اور پرورش واسطے راغب ہوتے تھے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۷۷). سائر علما کے نزد یک جب تک آفتاب صاف و سفید ہے عصر کا مختار وقت ہے. (۱۸۹۶ ، تحفۃ السعادۃ ، ۳۹). ۲. باقی ، بچا ہوا ، بقیہ. امام مالک ... فرماتے ہیں کہ فضل نماز مسجد مدینہ سائر ساجد پر یہ تعداد ہزار ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۲ : ۱۱۷). ۳. سیر کرنے والا، گردش کرنے والا ، پھرنے والا ، گرداں ، جسے قرار نہ ہو ، سیلانی.

سیر جنّت کا ہے اُن کو لُطف حاصل زاہدو
سائر باغ جناں ہیں رہروان کُوئے دوست

(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۵۵).

ہے سائر فی المنام شاعر
پرچھائیں کو شخص دوست سمجھے

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۳۱). (ب) امث. چُنگی ، محصول ، جو شہروں کے دروازوں پر لیا جاتا ہے.

طلب جمع کی اُس نے ہر سال کی
نشان کر دی سب سائر اور نال کی
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۸۷).

جو سائر کے ناکے تھے واں ناکیدار
بٹھائے محاسب امیں ہوشیار
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۶۲).

اب تو مُجھ کو بھی مناسب ہے کہ پٹواری بنوں
یار کو شوقِ حسابِ مال و سائر ہو گیا
(۱۹۲۱ ، اکبر، ک ، ۱ : ۳۰۰). بازگشت محصول سائر جو آبکاری چنگی ... کے مماثل تھا.(۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ۲۶). (ج) امذ. **شیطان کا لشکر.** شیطان کے دو لشکر ہیں ایک طائر اور ایک سائر لشکرِ طائر کی حرکت کا نام وسواس ہے اور سائر کی حرکت کا نام شہوت.(۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۹۷). [ع : (س ی ر)].

---النّاس (---ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ن) امذ.
عوام ، جمہور ، تمام مخلوق. پس ذاتِ رفیع الدرجات حضرت رحمت ہی واسطے مومنوں کے بالفعل اور سائرالنّاس کے بالقوہ یا واسطے مومنوں کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۶). خُدا تعالیٰ جس کو سلطنت دیتا ہے وہ اور سائرالنّاس سے سرفراز و مُمتاز ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۹۸). [سائر + رک : ال (۱) + ناس (رک)].

---جِہات (---کس ج) امذ.
مختلف قِسم کے محصولات ، چُنگی. اراضی مزروعی پر ازراہِ ربع جو قرار پاتا ہے اس کو مال کہتے ہیں اور انواع گزیدہ محترفہ سے جو حاصل ہوتا ہے اس کو جہات کہتے ہیں اور باقی کو سائر جہات. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۵۶). سائر جہات کے بعض حصّوں میں نقدی رقم وصول کی جاتی ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۷۳). [سائر + جہات (رک)].

---خَرج (---فت خ ، سک ر) امذ.
جاری اخراجات ، عارضی اور غیرمعمولی متفرق خرچ ، مالگزاری کے اخراجات. ایک جانب کو توطہ دار تحویلدار بگڑے مہاجنی سر پر باندھے نیمہ گلے میں پہنے ... سائر خرچ کا حساب دیکھ رہے ہیں. (۱۸۸۳ ، کوچکِ باختر ، ۹۲). [سائر + خرچ (رک)].

---دار امذ.
چُنگی کا محافظ. پھر حاضری مُلازمان ... و سائر داران و ناکہ داران محال مذکور کی لی گئی. (۱۸۷۲ ، تاریخ بھوپال ، ۳ : ۱۱). [سائر + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---فِی الْمَنام (---کس ف ، غم ی ، ا ، سک ل ، فت م) امذ.
نیند کی حالت میں سیر کرنے والا ، خواب میں سیر کرنے والا. کبھی اُس کے خُون کا جوش اسے آدھی رات کو خواب سے بیدار کر کے باہر لے جاتا اور ایک سائر فی المنام شاعر کی طرح جو فضائے لامتناہی کی سیر کر رہا ہو.(۱۹۰۸ ، خیالستان ، ۲۹).

ہے اسائر فی المنام شاعر
پرچھائیں کو شخص دوست سمجھے
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۳۱). [سائر + فی (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + منام (رک)].

---و دائِر (---وَ مج ، کس ء) صف.
رائج ، جاری ، موجود. ایشور دونوں میں سائر و دائر ہے.(۱۹۱۰ ، پُھول ، اگست ، ۵۳). [سائر + و (حرفِ عطف) + دائر (رک)].

سائرَن (کس ء ، فت ر) امذ.
گھگو ، بھونپو.

سائرن کے راگ ہوں تو فرشتوں کے گیت ہوں
افسوں کی راہ سے درِ اعجاز وا نہ ہے
(۱۹۰۷ ، مخزن ، جون ، ۷). جب ٹرین لاہور کے اسٹیشن پر پہنچی تو خطرے کے سائرن بج رہے تھے . (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۳۰۹). [انگ : Siren].

سائِز (کس ء) امذ.
۱. **(کسی چیز کی) لمبائی چوڑائی ، حجم ، ضخامت ، جسامت .** گِلٹی کے سائز میں اور درد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے. (۱۹۴۷ ، حرفِ آشنا ، ۱۱۵). الیکٹران ہر قِسم کے اور ہر سائز کے مداروں میں گردش نہیں کرتے . (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۳۱) . ۲. **ناپ ، پیمائش.** سائز ناپ یا نمبر کے لئے آتا ہے جیسے ٹوپی ، جُوتوں یا کپڑوں کا سائز. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۷). کیا سائز ہے؟ ہمیں پہلی دفعہ پتہ چلا کہ سوئٹر خریدنے سے پہلے اُس کا سائز معلوم ہونا چاہیے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۶۷). عموماً یہی سوچا جاتا ہے کہ اس سائز اور اس نمبر کے آدمی ہمیشہ کھانے پینے کی چیزوں کے متعلق سوچتے رہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۱۷). [انگ : Size].

سائِس (۱) (کس ء) امذ ؛ مہ سائیس.
گھوڑوں کا نگہبان ، گھوڑوں کی دیکھ بھال اور پرورش کرنے والا ، گھوڑا گاڑی چلانے والا. شاہی اصطبل کے سائس ، سلوتری اور مُلازم دوڑے دوڑے آئے.(۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۷). [ف ، ع].

سائِس (۲) (کس ء) صف ؛ امذ.
سیاست کرنے والا گورنر ؛ منیجر (اسٹین گاس ؛ لغاتِ کشوری ؛ لُغاتِ ہیرا). [ع].

سائِغ (کس ء) صف ؛ امث.
ہضم ہونے والا ، ہاضم ادویہ ؛ خوش ذائقہ ، مزیدار ؛ گوارا. بہتر یہ ہے کہ فعال اجزا کے نام سب سے پہلے لکھے جائیں اور ازاں بعد مصلح وغیرہ کے نام اور بدرقہ یا سائغ سب سے آخر میں لکھنا چاہئے .(۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۶). [ف].

سائِفَن (کس ء ، فت ف) امذ ؛ امث ؛ مہ سائیفن.
۱. **ٹیڑھی نلکی جس کے ذریعے پانی کسی اونچے برتن سے دوسرے برتن میں گراتے ہیں** (ماخوذ : علمی اردو لغت). ۲. **ہوا کھینچنے والا آلہ ، بادکش؛** (مجازاً) **کبھڑے ، مچھر کے سرونے**

شِکم کے آخری کنارے پر ایک سائفن یا ہوا کشی تلکہ رکھتے ہیں جس کی مدد سے آکسیجن فضا سے کھینچ کر آخری سانس سوراخ تک پہنچائی جا سکتی ہے۔ (١٩٦٧ء ، بنیادی حشریات ، ٩٦)۔ [انگ : Syphon]۔

سائق (کس ء) امذ۔
١. **کوچوان ؛ گاڑی چلانے والا ؛ جانور کی لگام پکڑ کر آگے آگے چلنے والا۔** اگر مقتول جانور پر پایا گیا اور اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ہے یا کھینچنے والا ہے تو اس کی دیت سائق یا قائد یا راکب کے عاقلہ پر ہو گی۔ (١٨٦٧ء ، نورالہدایہ ، ٣ : ١٢٢)۔ ٢. (مجازاً) **قائد ، رہنما ، سالار ؛ باصلاحیت ، محترم ، بزرگ۔** بس وہ انسان کے حق میں بڑا عُمدہ سائق ہے۔ (١٨٩٣ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٣٣٣)۔ حجاج سائق سپاہ کے عہدے پر مامور ہو گیا۔ (١٩١٨ء ، جلال العینین ، ٣٣٤)۔

مہر مُنیر و ماہ مُنوّر
سائق و سائق سیّد و سرور

(١٩٢٦ء ، حمطایا ، ١٠١)۔ [ع : (س و ق)]۔

سائکالوجی (کس ء ، و مج) امث ؛ ہمہ سائیکالوجی۔
انسان کی فطرت اور سرشت کی خصوصیات کا علم ، نفسیات ، علمُ النفس۔ اس میں ذاتیت وطنی ہے ایک مخصوص رُوح ہے اس کی عجیب و غریب سائکالوجی ہے۔ (١٩٢٣ء ، نگار ، کراچی ، فروری ، ٨٣)۔ سائیکی (Psyche) ... سے نفسیات کے لیے سائکالوجی (Psychology) کی اِصطلاح نکلی ہے۔ (١٩٦٩ء ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ٢٥)۔ [انگ : Psychology]۔

سائکِل (کس ء ، کس ک) امث ؛ امذ۔
دو پہیوں کی گاڑی جس پر بیٹھ کر پاؤں سے چلاتے ہیں ، پیر گاڑی (بائسیکل کا مُخفّف)۔ اگر ایک سائکل سوار ١٠ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ٥ گز نیم قطر کا قوس بناتا ہوا مُڑتا ہے تو مرکز قوس کی سمت اس کا اسراع کیا ہو گا؟ (١٩٥٧ء ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ١ : ٤٧٥)۔ [انگ : Cycle]۔

ــــ ساز امذ۔
سائکل بنانے والا۔ گھوڑی پکڑ جائے تو گھوڑی ساز کے شتر غمزہ اور سائکل خراب ہو جائے تو سائکل ساز کے نخروں کا ممنون ہونا پڑتا ہے۔ (١٩٣٢ء ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ٩٥)۔ [سائکل + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا]۔

سائکلواسٹائل (کس ء ، سکیٹ و مج کس ا سک س کس ء) امذ۔
سائکلو اسٹائلنگ مشین سے کوئی تحریر چھاپنا۔ یہ پمفلٹ اُردو میں سائکلو اسٹائل کیا گیا تھا۔ (جنگ ، کراچی ، ٣٠ ، ١٠٠٨ : ١١)۔ [انگ : Cyclostyle]۔

سائکلون (کس ء ، سک ک ، و مج) امذ۔
سمندری ہواؤں کا طوفان۔ سائکلون کی آمد مرطوب موسم اور مخالف سائکلون کی آمد خُشک موسم کی خبر دیتی ہے۔ (١٩٥٧ء ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ١ : ٥٩١)۔ [انگ : Cyclone]۔

سائکلونی (کس ء ، سک ک ، و مج) صف۔
سائکلون سے منسوب یا متعلق، سمندری طوفان۔ مشرق ایشیا کے معتدل علاقوں میں وقتاً فوقتاً سائکلونی طوفان آتے رہتے ہیں۔ (١٩٥٣ء ، خطّے اور ان کے وسائل ، ٨١)۔ [سائکلون + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

سائکیاٹری (کس ء ، ی مخت ، سک ٹ) مث۔
دماغی علاج بذریعۂ نفسیات۔ سائکیاٹری دماغ کے طبی معالجے کے مفہوم میں مُستعمل ہے۔ (١٩٥٥ء ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٣٢)۔ [انگ : Psychiatry]۔

سائِل (١) (کس ء) امذ ؛ ہمہ سایل۔
١. **دریافت کرنے والا ، پُوچھنے والا (کسی علمی مسئلے یا معاملے کے بارے میں)۔**

اتنے سائل تھے قبیلے میں ہی طے کے کہاں
جمع اُس کے در دولت پہ ہے سارا عالم

(١٨٤٢ء ، مراۃ الغیب ، ٣)۔ سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا عجب اس باب میں سائل سے زیادہ واقف ہیں۔ (١٩٢٣ء ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٣١٦)۔ درس جاری تھا ـ طالب علم بیٹھے تھے کہ ایک سائل وہاں آیا۔ (١٩٨٥ء ، طوبیٰ ، ٣١٠)۔ ٢. (مجازاً) **بھکاری ، گداگر ، حاجتمند۔**

ہر بھرولی ترے کن آتا ہے جیوں کہ سائل
تیرے سُھنے بیاں کا جب سے بڑا ہے چسکا

(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ١٢)۔

ناشکیبی سے گئی ناموس فقر
عاقبت بوسے کا میں سائل ہوا

(١٨١٠ء ، میر ، ک ، ٣٨٩)۔ ایک بدمعاش سائل نے اپنے کو قرضدار ظاہر کر کے ایک بزرگ سے دو دینار حاصل کیے ـ (١٨٨٦ء ، حیاتِ سعدی ، ٨٥)۔ عداوت سے مراد وہ عداوت ہے جو عموماً ہر ایک بخیل کو سائل سے ہوتی ہے۔ (١٩٠٦ء ، الحقوق و الفرائض ، ٣ : ١٢٣)۔ خود اچھے سے اچھا کھا لینے کے بعد بھی جب کوئی سائل سوال کرتا ہے تو اُسے باسی ہی بچا کھچا دیا جاتا ہے۔ (١٩٧٦ء ، مرحبا الحاج ، ٣٩)۔ ٣. **طالب ، خواہاں ، آرزو مند۔**

کرنا حقارتِ بزرگاں ہور سایلاں جھڑکے اگر

(١٦٣٥ء ، تحفۃ النصائح (ترجمہ) ، ١٣٥)۔

بھیک دے کاسۂ سرہات لیے پھرتا ہوں
آستانے پہ ترے شوق کے ہو کر سائل

(١٧٣٩ء ، کلیاتِ سراج ، ٣٠٦)۔

دور حسن یار نے عالم دکھایا کال کا
سینکڑوں عاشق ہیں سائل ایک دانہ خال کا

(١٨١٦ء ، دیوان ناسخ ، ١ : ٢١)۔

نہ رکھ محروم نقد دید ، دم بھر کے مُسافر کو
سوال آخری تو رد نہ کر تو آج سائل کا

(١٨٤٢ء ، مظہر عشق ، ١٩)۔ وجود عشق باز بے تاب ہو گیا اور کلیجہ تھام کر عیدگاہ کی جانب چلنے لگا وہاں کچھ سائل تھے اور کچھ مسئول۔ (١٩١٣ء ، سی پارۂ دل ، ١ : ٣٢)۔ ٤. (قانون)

عرضی گُزار ، مستغیث ، فریادی. بعد سماعت ... حکم لکھا گیا کہ سائل کا اظہار لیا جاوے. (۱۸۶۳ ، جوہر عقل ، ۷۸). سائلوں نے یہ بھی عرض کیا کہ ... واجد علی شاہ کے ایک لڑکے کو اس شرط پر گدی نشین کر دیا ہے کہ اُسے بہادر شاہ کا وکیل بننا ہوگا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۳۲). عدالت ، اس سائل کو جس کا کوئی وکیل نہ ہو اپنی طرف سے سرکاری وکیل مہیا کر دیتی ہے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۶۶). [ع : (س و ل)].

---بکف ہونا محاورہ.
دستِ سوال دراز کرنا ، مدد کا طالب ہونا.

سائل بکف ہیں سب وہ سخاوت علی کی ہے
قاتل کو دی اماں وہ مروّت علی کی ہے
(۱۸۷۴ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۳).

---نواز (---فت ن) صف.
حاجت پوری کرنے والا ، سوال رد نہ کرنے والا.

انگشت تیرے پنجۂ سائل نواز کی
ہر یک سخا کے دار کی در کی کلید ہے
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۹۵).

دیکھ ادھر اے ساقیٔ سائل نواز
لاج رکھ لے میرے ٹوٹے جام کی
(۱۹۲۹ ، فکرِ جمیل ، ۵۳). [سائل + ف : نواز ، نواختن - نوازنا ، پذیرائی کرنا].

---ہونا محاورہ.
سوالی ہونا ، طالب ہونا ، حاجت طلب کرنا.

یہ غنچہ لب کو کھول ، ہے خاموش کس لیے
سائل ہیں بلبلیں ، گلِ رعنا تو دے جواب
(۱۸۸۰ ، سانحۂ دل گیر (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۲)). تا مرگ کسی سے سائل نہ ہوئے نہ دنیا مافیہا کی طرف مائل ہوئے. (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی ، شخصیت فکر اور فن ، ۲۶).

سائل (۲) (کسر ء) صف ، امذ ، اسم سائل.
محلول ، سیال مادہ ، بہنے والا. گیس کے سائل بنانے کا سب سے بہترین طریقہ تبرید اور دباؤ ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، لکھنؤ ، فروری ، ۱۰۶). کاربونیٹ اور بائی کاربونیٹ میں سائل کی تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۳). [ع : (س ی ل)].

---منقط (---فت م ، سک ن ، فت ق) امذ ، اسم سائل.
ایک کیمیائی محلول جو مصنوعی تیل سے تیار کیا جاتا ہے. اکثر نباتاتی سائل منقط ایتھوں کے ذریعہ تیار کیا جاتا ہے. محلولات مختلف طاقتوں کی الکحل کے ذریعہ بنائے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵). [سائل + منقط (رک)].

سائلات (کسر ء) امذ ، ج ، اسم سائلات.
سائل (۲) (رک) کی جمع. جس کپڑے میں سائلات کو چھانیں فارسی اس کی لاے پالا اور اردو صافی ہے. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۳۵۸). [سائل + ات ، لاحقۂ جمع].

سائلانہ (کسر ء ، فت ن) صف ، م ف.
سائلوں کا سا ، فقیروں کا سا ، عاجزانہ. اُن سے بھی پرکھو نے سائلانہ انداز سے کہا تو لینے آتا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۹۲). ناخواندہ مہمانوں کی آمد سائلانہ تھی مگر صورت سائلانہ نہ تھی. (۱۹۳۶ ، ریاض ، نثرِ ریاض خیرآبادی ، ۳۹). [سائل + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

سائلنسر (کسر ء ، کسر مج ل ، سک ن ، فت س) صف مذ.
خاموش کرانے والا ، کسی چیز کی آواز کو کم کرنے یا ختم کرنے کا آلہ ؛ گاڑی کا دود کش. سائلنسر اگر بند ہو گا تو انجن بہت جلدی گرم ہو جائے گا. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر کاری ، ۲۵). ہمارے ہاں موٹر سائیکل بھی تو تقریباً سائلنسر نکال کر گھاؤں گھاؤں کرتے ہوئے چنگھاڑتے ہوئے گزرتے ہیں. (۱۹۸۲ ، ہند یاترا ، ۲۳۸). [انگ : Silencer].

سائلو (کسر ء ، و مج) امذ ، اسم سائی لو.
بڑے ڈرم یا ظرف جن میں چارہ محفوظ رکھا جاتا ہے. چُونا پتھر سے پُختہ یا لکڑی کے سائی لو بالائے زمین بھی بنائے جا سکتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۵۲). کئی سائلو گڑھے کی صورت بھی ہوتے ہیں ، جہاں بیلوں کی مدد سے چارہ بھرا جا سکتا ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایاتِ حیوانات ، ۲۲۳). [انگ : Silo].

سائلہ (کسر ء ، فت ل) امث ، اسم سائلہ.
رقیق یا سیال شکل میں ، مائع حالت میں ، بہنے والی شے. خالص اور دوسری کسی شے کی آمیزش سے پاک ہوتی ہے رنگ میں سفید اور سخت ہوتی ہے اور بہت زیادہ حرارت پیدا کر کے حالتِ سائلہ اور گیسہ میں منتقل کی جا سکتی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۵). میعہ سائلہ پر ایک تین ماشہ ... شراب ، مرچ سیاہ پر ایک ایک ماشہ سب کو باریک پیس چھان کر ہم وزن شہد میں گُوندھ کر رکھیں. (۱۹۳۳ ، حیاتِ اجامیہ ، ۳۱). [سائل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

سائمہ (کسر ء ، فت م) امذ.
چرنے کے لیے بھیجا ہوا جانور ، خود بخود چرنے والا جانور. اُونٹ اور گائے میں بھی یہ شرط ہے کہ سائمہ ہوں یعنی تمام سال جنگل میں چرتے رہیں اور مالک کو اپنے پاس سے نہ کھلانا پڑے. (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام کامل الجدید ، ۱۹۳). [ع].

سائن (کسر ء) امذ.
نشان ، علامت ؛ دستخط. سائن نشان علامت یا دستخط کے لئے بول چال میں آتا ہے لیکن اس کے مُرکّبات ... تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۰). [انگ : Sign].

---بورڈ (---و مج ، سک ر) امذ.
۱. اشتہاری تختہ ، تشہیری بورڈ ، دیوار پر لگانے کا تختہ جس پر اشتہارات چسپاں کیے جاتے ہیں. تُو حجاز میں جا ، یثرب کو دیکھ ... ان کی دیواروں پر راز و نیاز کے سائن بورڈ لگے ہوئے ہیں ان

سے معلوم ہو جائے کہ مقصود کہاں دستیاب ہوتا ہے۔ (۱۹۱۳، انتخابِ توحید ، ۱۴). ایبو روڈ پر کئی دواخانے ہیں جن پر سنہرے حرفوں کے سائن بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، خوف راز ، ۱۷۸). دکانوں پر لگے ہوئے سائن بورڈ بالکل اجنبی زبانوں میں لکھے ہوئے نظر آتے تھے۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳۱)۔ ۲۔ (مجازاً) لباس کے ذریعے تشہیر ، علامتِ تشہیر۔ ہر روز نئے نئے سائن بورڈ یعنی لباس بدل بدل کر اپنی دوکان کو چمکاتی ہوں۔ (۱۹۳۰ ، ساغرِ محبت ، ۱۱)۔ [انگ : Sign-Board]۔

۔۔۔ کَرْنا ف م۔

دستخط کرنا۔ ممکن ہے آج ہی کل میں بینک جانا پڑ جائے چیک سائن کرنا پڑ جائے کوئی بھی مشکل آ سکتی ہے۔ (۱۹۸۷، ساتواں پھیرا ، ۵۴)۔

سائِنْٹِسْٹ (کس ء ، سک ن ، کس ٹ ، سک س) امذ۔

رک : **سائنس دان**۔ حکما یعنی سائنٹسٹ علانیہ اعتراف کرتے ہیں کہ وہ صرف کیسے کا جواب دے سکتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۴)۔ ڈاکٹر واڈیا نہ صرف ایک قابل سائنٹسٹ تھا بلکہ ایک لکھ پتی بھی اور ایک بن بیاہا نوجوان بھی۔ (۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی ، ۳۷)۔ [انگ : Scientist]۔

سائِنْٹِفِک (کس ء ، سک ن ، کس ٹ ، ف) صف۔

سائنسی ، **تکنیکی** ، **منطقی** ، **قابلِ فہم**۔ ایکو سائنٹفک اور انتظامی تدابیر میں بالتفصیل آگاہی نہیں ہوتی۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ، ۱۲)۔ نواب صاحب سائنٹفک سوسائٹی کے ممبر منتخب ہوئے اور انہوں نے سرسید کے مشن کا کام شروع کر دیا۔ (۱۹۳۴ ، حیاتِ محسن ، ۶۳)۔ انہوں نے خرد افروزی کے لئے سائنٹفک سوچ کے لئے بڑے ذخیرے فراہم کئے۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۳)۔ [انگ : Scientific]۔

۔۔۔ اُصُول (۔۔۔ضم ا ، و مع) امذ۔

سائنسی انداز ، **تکنیکی طریق** ، **سائنسی طرز**، **قابلِ فہم** ، **منطقی اُصُول**۔ بندوق کے خاروں کی ساخت بہت زیادہ سائنٹفک اُصُول پر مبنی ہے۔ (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۱۹۰)۔ آج کی سائنٹفک دُنیا میں ادب اور زبان کا مطالعہ بھی قطعی اور سائنٹفک اصولوں پر کیا جا رہا ہے۔ (۱۹۵۶ ، زبان اور علمِ زبان، ۳)۔ [سائنٹفک + اُصُول (رک)]۔

۔۔۔ تَنْقِید (۔۔۔فت ت ، سک ن ، ی مع) اث۔

معروضی یا غیر جانبدار تنقید ، **منطقی استدلال پر مبنی تنقید**۔ ہڈسن نے سائنٹفک تنقید سے مراد وہ تنقید لی ہے جو سائنس کی طرح تشریح و تجزیہ تو کرتی ہے مگر فیصلے صادر نہیں کرتی۔ (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۲۲۷)۔ سائنسی طریقِ کار سے کام لینے کی مدعی ہو اور تعین قدر اور فیصلے کو اپنے دائرۂ کار سے خارج سمجھے سائنٹفک تنقید کہا جاتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۸)۔ [سائنٹفک + تنقید (رک)]۔

۔۔۔ طَرِیقَۂ تَحْقِیق (۔۔۔فت ط ، ی مع ، فت ق ، کس اضا ، فت مع ت ، سک ح ، ی مع) امذ۔

منطقی طریقۂ تحقیق ، **قابلِ فہم اندازِ تحقیق** ، **استدلال پر مبنی چھان بین**۔ اس قسم کی تحقیق سے تعلق رکھنے والوں کو سائنٹفک طریقۂ تحقیق استعمال کرنا چاہئے۔ (۱۹۸۶ ، اُردو میں اُصول تحقیق، ۱ : ۷)۔ [سائنٹفک + طریقہ (رک) + تحقیق (رک)]۔

سائِنْس (کس ء ، سک ن) امذ ، اث۔

موجودہ نظام ہیں علم کے تین بڑے صیغوں میں سے ایک بڑا صیغہ جس کا موضوع حقائقِ اشیا کی دریافت اور تعلیم و تربیت ہے تا کہ قوانینِ قدرت تک رہنمائی اور صداقتوں تک رسائی حاصل کی جا سکے ، تجرباتی حکمت ، علومِ مادی کے مجموعے کا نام۔

اُدھر سائنس کا بھراؤ کہتا تھا کوئی دم میں
کیے دیتا ہوں چکنا چُور اس شیشے کے گُنبد کو

(۱۸۹۵ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۸۳)۔

سائنس نے بگاڑ دیا ہے مزاجِ غرب
اب صرف زیرِ حرب ہے ہو کا علاجِ غرب

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۱)۔ وہ آج کے جدید معاشروں کی اس ساجیت سے گہری واقفیت رکھتے ہیں جو سائنس ٹکنالوجی کی پیدا کردہ ہے۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۱)۔ [انگ : Science]۔

۔۔۔ دان امذ۔

سائنس کا جاننے والا ، **سائنس کا ماہر**۔ خُدا سائنس دانوں کو خوش رکھے جنھوں نے برف کی مشین چلا دی ہیں اور گھر بہ گھر برف آسانی سے مِل جاتی ہے۔ (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۸۱)۔ علمِ کیمیا جس حد تک سائنس دانوں کا مرہونِ منّت ہے ، اس کے اندازہ کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے ... کہ یہ پہلا کیمیائی نظریہ صدیوں تک مُسَلّم رہا۔ (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۲۰)۔ ڈیوٹیریئم کو ۱۹۳۲ میں ایک سائنس دان اورلے نے دریافت کیا تھا۔ (۱۹۷۰، جدید طبیعیات ، ۱۸۰)۔ [سائنس + ف : دان ، دانستن ـ جاننا]۔

۔۔۔ گَھر (۔۔۔فت گھ) امذ۔

وہ جگہ جہاں سائنسی تحقیقات و تجربات یا ایجادات کی جائیں ، **سائنسی تجربہ گاہ** ، **معمل**۔ سائنس گھروں میں ایجادیں کرنے کے لئے جو لوگ کام کرنا چاہتے ہیں انہیں بھی مساوی آسائش دی جاتی ہے۔ (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۳۷)۔ [سائنس + گھر (رک)]۔

سائِنْسی (کس ء ، سک ن) صف۔

سائنس (رک) سے **متعلق یا منسوب** ؛ **منطقی** ، **قابلِ فہم**۔ ایسی تنقید کو جو سائنس داں کی سی کامل معروضیت ... اور سائنسی طریقِ کار سے کام لینے کی مدعی ہو تعین قدر .. فیصلے کو اپنے دائرۂ کار سے خارج سمجھے۔ (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۸)۔ [سائنس + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔ طَرْزِفِکْر (۔۔۔فت ط ، سک ر ، کس مع ز ، کس ف ، سک ک) امذ۔

معروضی اندازِ فکر ، **منطقی استدلال پر مبنی چھان بین کا انداز**۔ موجود مواد کو بلا نقد قبول کرنے کے بجائے اسے پرکھنے کا میلان ادبیات کی اصطلاح میں سائنسی طرز فکر کہلاتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۸)۔ [سائنسی + طرز (رک) + فکر (رک)]۔

---عُلوم (---ضم ع ، و مع) امذ ؛ ج.
ایسے عُلوم جو نظریاتی ہونے کے ساتھ ساتھ تجرباتی بھی ہوں اور جن کی بنیادیں ٹھوس حقائق پر قائم ہوں. سائنسی عُلوم مثلاً عمرانیات ، اقتصادیات ، حیاتیات اور نفسیات وغیرہ کی روشنی میں کسی ادب پارے کا تنقیدی جائزہ لیا جائے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۸). [سائنسی + عُلوم (رک)].

---قانُون (---و مع) امذ.
سائنسی کلیہ ؛ سائنس کا کوئی اٹل اُصُول . عملی نظریہ کو ایک بڑے عرصہ تک زیرِ غور رکھا جاتا ہے اور اگر یہ ہر تجرباتی امتحان پر پورا اُترے تو اسے ایک سائنسی قانون کا درجہ دے دیا جاتا ہے (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۲) [سائنسی + قانون (رک)].

ساؤ (و مع) امذ.
۱. رک : ساہ ، ساہو. کہیں ابیرت ، کہیں کافر و مُسلمان ، زاہد و فاسق ، نٹ کھٹ چور ، ساؤ. (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۷۰).

جتا چوری کر چور اپے ساؤ ہوے
دغا باز اُچکے کوں مانے نہ کوے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۷). جس کا مال چُرایا اب وہی یہ مال چور کے پاس اس لیے بھیج رہا ہے کہ وہ ساؤ کہلائے (۱۹۳۸ ، شگنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۲۶). [ساہو (رک) کا مُتبادل اِملا].

ساؤنٹا / ساؤنٹھا (و مع ، مغ) صف مذ.
چُست و چالاک ، چوکنا ، خبردار ، ہوشیار. وہ مچھلی کی گھاتوں کو خُوب جانتا ہے جہاں مچھلی نے اس کی طرف ذرا رُخ کیا یہ ساؤنٹا ہو گیا. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۲۱). ساؤنٹھے تو چند جماہیوں اور ایک آدھ انگڑائی کے ساتھ ہی ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۳ ، اوراق ، لاہور ، مارچ ، ۲۵۹) اف : ہو جانا ، ہونا. [ساونٹ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ساؤنڈ (و مع ، غنہ) امذ.
آواز ، صدا ، صوت. ساؤنڈ : گویہ لفظ تحریر میں آواز کے لئے عام نہ ہو سکا مگر اس کے مرکب ساؤنڈ بکس گراماٖفون کے تعلق سے تحریر میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۵۸). دس سال پرانا ریڈیو جس کا ساؤنڈ اب خاصا بے سُرا ہو چکا ہے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۵). [انگ : Sound].

---بَکس (---فت ب ، سک ک) امذ.
آواز گیر بکس ، بھونپو ، آلۂ صوت . ایک پرانے گراموفون کی گھومنے والی تختی پر جس کا ساؤنڈ بکس باقی رہا تھا نہ بھونپو چینی کے آرائشی برتن جما جما کر دیکھ رہا تھا. (۱۹۳۸ ، آخری سلام ، ۲۰۲). [ساؤنڈ + بکس (رک)].

---بیرئر (---ی لین ، کس ر ، فت ء) صف.
حدِ آواز. اوپر آسمان کی بلندیوں پر کسی جہاز نے اپنا ساؤنڈ بیرئر توڑا ہے . کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں ہل رہی ہیں . (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۰۹). [انگ : Sound Barrier].

ساوَنی (و مج) امث ؛ ساونی.
۱. ساون کے گیت.

وہ ساونی کی بہاریں وہ راگ ساون کے
وہ کویلوں کی صدائیں وہ پینگ مارا مارا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۲) **۲. ساون میں سسرال کی طرف سے دلہن کو بھیجے جانے والے پکوان ، موسمی پھل اور کپڑے وغیرہ.** اسراؤ بیگم بہو کے لئے ساونی بھیجنے کی فکر میں تھیں. (۱۹۶۴ ، نورِ مشرق ، ۳۲). **۳. ساون کے موسم میں کھیلنے والا ایک خُوبصورت پُھول.** شفق کنارے بحر کی پُھول تھی یا پُھول ہونٹِ ساونی تھی دوشِ شاہدِ ارض پر شالِ رُومال پڑا مگر کثرت سے گلوں کے چار باغ کا تھا (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۲).

اور بھی لگائی آگ ساونی نے پُھول کے
پیڑ پر مری نظر پھر پڑے نہ پُھول کے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۳). **۴. خریف کی فصل.** موسمی بُخار اکثر ساونی کے کاٹے جانے اور ساڑھی کے بوئے جانے کے وقت زوروں پر ہوتا ہے (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۳۰). خُوب بارشیں ہوئیں اور اس طرح ساونی کی فصل شاداب ہو گئی. (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۱۷ جولائی ، ۳). [ساونی (رک) کا مُتبادل اِملا].

سائی (۱) امث.
۱. وہ نقدی جو کسی معاملے کے طے ہو جانے پر پیشگی بطور توثیق ادا کر دی جائے اور بعد میں اصل قیمت سے وضع کر لی جائے ، بیعانہ ، کسی چیز کی بنوائی کا وہ حصّہ جو بنانے والے کو پیشگی دے دیا جائے ، پیش داد. ربو چمار کو دو آنے سائی کے دئے تھے وہ بھی گئے. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۶۰). **۲. ناچنے گانے والے کو پیشگی دی جانے والی اُجرت.**

اسے سائی دینا اور اس کو بدھائی
یہ چھل بل بتاؤ تو بارے پیارے

(۱۸۱۸ ، انشا ، د ، ۳۵). نا جی ہم تو بے گانا سُنے سائی نہ دیں گے. (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۱۰۹). پس کیسا مجرا؟ کیسی سائی؟ یہ بالا ہی بالا کارروائی جانیے میاں جانیے اور کسی کو سائی دیجئے. (۱۹۰۰ ، قتلِ نظیر ، ۴۳). اپنے توڑے پختہ کرو ماشاءاللہ اب مجرے کی سائی آ گئی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۵۲). [س : سات सात].

---بَجانا محاورہ.
(بازاری) طوائف کا سائی لینے کے بعد مقررہ وقت پر گانے بجانے کے لیے پہنچنا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---(و) بَدھائی (---فت ب) امث.
جوڑ توڑ ، جھوٹے تسلی دلاسے.

بدھیاں کوں کہاں عقل مشہور ہے
کہ سائی و بدھائی مشہور ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱).

سائی بدھائی ہے جوڑ توڑ ہے کیا کیا
سوتے ہیں تیغ برہنہ بیچ میں رکھ کے

(۱۹۶۳ ، کاکبِ موج ، ۱۰۹). [سائی + بدھائی (رک)].

سائی (۲) اث.
گھسائی ، رگڑائی (تراکیب میں بطور جزوِ دوم مستعمل).

تا وہ بھی کریں تری بڑائی
در پر کریں آ کے جبہہ سائی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۳۷). [ف : سائیدن - گھسنا سے حاصلِ مصدر].

سائی (۳) اث.
سابی ، سیہی ، سیہ.

یار و اغیار میں ہر وقت لڑائی ہی رہی
بدنِ زار مرا سائی کا کانٹا ٹھہرا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۶). [سابی (رک) کا مُتبادل املا].

سائے امذ ؛ ج ؛ نیز سایے.
سایہ کی مُغیّرہ حالت نیز جمع (تراکیب میں مُستعمل).

کسی نے تو سائے کا بوجھا خیال
کسی نے کہا دھوپ کا ہے زوال

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲).

دل جلایا ہے تپِ عشقِ بُتاں نے ایسا
مرے سائے سے جہنم کو بُخار آتا ہے

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، د ، ۲۷).

تلاش سائے کی لائی جو دشت سے تو کُھلا
عذاب صورتِ دیوار و در بھی آتا ہے

(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۸). [سایہ (رک) کی جمع].

---تلے آنا محاورہ.
کسی کی حمایت یا حفاظت میں آنا ، پناہ میں آنا ، سرن لینا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---دار صف.
سایہ رکھنے والا ، چھانو دینے والا.

عظیم درخت یک بلند سائے دار
ہے جاگا رہنے کوں ہزار ایک سوار

(۱۹۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری ، ۴۳) . [سایہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---سائے م ف.
سائے میں ، سائے تلے ، چھانو میں.

راہِ جنوں آسان ہوتی ہے
زُلف و مژہ کے سائے سائے

(۱۹۵۴ ، آتشِ گل ، ۱۷۴).

یہ رینگتی چلی آتی ہیں کیا لکیریں سی
یہ ڈھونڈتی ہے کسے سائے سائے شامِ فراق

(۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۰۴).

---سے بَچ کے چلْنا محاورہ.
رک : سائے سے بھاگنا.

سائے سے تمہارے بچ کے چلیے
دیوانہ بنانے کو بلا ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۱)

---سے بَچْنا محاورہ.
نزدیک نہ آنا ، بہت احتیاط کرنا (جامع اللغات).

---سے بھاگْنا محاورہ.
وحشت ہونا ، احتراز کرنا ، کسی کی قُربت سے بھاگنا ، متنفر ہونا.

سائے سے بھاگتا ہے وہ میرے ہزار کوس
تس پر اُمید ہے مُجھے بوس و کنار کا

(۱۷۵۸ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۵۱). باوجود ان سب باتوں کے مسلمان ہیں کہ ان کے سائے سے بھاگتے ہیں۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۸۳). مرزا معصوم کی اب یہ حالت تھی کہ لوگ اُن کے سائے سے بھاگتے دُور سے صُورت دیکھی اور اِدھر اُدھر کترا گئے۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۱۵۷).

---سے بَھڑَکْنا محاورہ.
کسی چیز سے دُور بھاگنا ، نہایت مُتنفّر ہونا.

چمن میں مدتیں گزریں مگر اب تک یہ وحشت ہے
کہ مثلِ مرغِ نو آزاد سائے سے بھڑکتے ہیں

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۱۵۴).

---سے جَلْنا محاورہ.
انتہائی مُتنفّر ہونا.

ملے محشر میں گر مجھ کو یہ کافی ہے عذاب اس کو
کہ یارب وہ بُتِ کافر مرے سائے سے جلتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۷۱).

بتا قاصد ، یہ سُنکر ہو تو ہو جی کس طرح ٹھنڈا
وہ میرے پاس آئے جو مرے سائے سے جلتا ہے

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۲۳).

---سے دُور رَہْنا محاورہ.
صحبت سے مُتنفّر ہونا (جامع اللغات).

---سے ڈَرْنا محاورہ.
بہت خوف کھانا ، پرچھائیں سے بھاگنا ؛ بدکنا.

ہوشیار بہت ڈرتے ہیں سائے سے بھی اُن کے
دیوانے تو پریوں کو نذر دیکھ رہے ہیں

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۳۶).

بلی مدِّ مقابل کیا ترے سائے سے ڈرتے ہیں
ترے اعدا کے بیڑے تیرے آگے پانی بھرتے ہیں

(۱۹۲۶ ، مطلعِ انوار ، ۵۴).

---سے رَم کَرنا محاورہ.
اپنے سائے سے ڈرنا ، بھاگنا ، نہایت احتیاط کرنا (جامع اللغات).

---سے وَحْشَت ہونا محاورہ.
رک : سائے سے بھڑکنا (جامع اللغات).

---سے ہٹنا محاورہ.
محتاط رہنا ، ہوے ہٹنا ، دُور رہنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---کی طَرَح پیچھے ہونا محاورہ.
ساتھ لگ جانا ، پیچھے پڑ جانا ، ساتھ لگے رہنا. ایک لڑکا سائے کی طرح پیچھے تھا اُس نے کتنی کوشش کی کہ کسی طرح ہم بوتلیں پی لیں. (١٩٨٣ ، زمیں اور فلک اور ، ١٥٠).

---کی طَرَح ساتھ پِھرنا/رَہنا/ہونا محاورہ.
ہر وقت ساتھ لگے رہنا ؛ ساتھ ساتھ پھرنا. بیان کرنے والا ہر موقع پر سائے کی طرح ساتھ تھا اور ہر کیفیت اور حالت کو کاغذ پر ٹانکتا جاتا تھا. (١٩٣٩ ، افسانۂ پدمنی ، ٢٨).

سائے کی طرح مرے ساتھ رہے رنج و الم
گردشِ وقت کبھی راس نہ آئی مجھ کو
(١٩٧٦ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ١٢٣).

---میں آجانا/آنا محاورہ.
حمایت یا پناہ میں آ جانا ؛ کسی آسیب کی زد میں آ جانا (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---میں بَیٹھنا محاورہ.
چھاؤں میں بیٹھنا ؛ حمایت میں آجانا(جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---میں پَلْنا محاورہ.
کسی کی حمایت میں پرورش پانا ؛ خاصی عنایت میں رہنا (ماخوذ : جامع اللغات).

سائِیاں (کس ء) امذ.
رک : سائیں.

مانو کہتی تھیں کہ اُن کا قصد مت کر سائیں
مر چکے تیرے تو سب خویش و برادر سائیاں
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١٨٨).

جا کو راکھے سائیاں مار سکے نہیں کوئے
بال نہ بیکا کر سکے جو جگ بیری ہوئے
(١٨٣٥ ، حکایتِ سُخن سنج ، ٣٣).

جگ جھوٹا رہے سارا سائیاں دیکھ کیوں للچایا
سنگی سنگاتی سکھ کے ساتھی جھوٹی ممتا مایا
(١٩١١ ، پہلا پیار ، ٥٢). [سائیں (رک) کی تصغیر].

سائیبان (ی مج) امذ ؛ مر سایبان.
رک : سایہ بان.

برسات ہی میں بادہ کشی کی بہار ہے
سبزے کا فرش ، ابر کا ہے سائیبان پسند
(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ٥٣).

میری آنکھوں میں آ تیرا مکاں ہے
یہ قصرِ چشم و مژگاں سائیباں ہے
(١٨٧٩ ، دیوانِ عیش (دہلوی) ، ١٩٦). [سایہ + بان ، لاحقۂ فاعلی].

سائِیدَگی (ی مع ، فت د) امث.
گھسنا ، رگڑنا ، ملنا. قیدیوں کو سائیدگی ... دیگر کاموں میں جنکی اُجرت سے خرچ خوراک حاصل ہو جاوے مصروف رکھیں. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ٣٢٢). [سائیدہ (بحذفِ ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سائِیدَہ (ی مع ، فت د) صف.
گھسا ہوا ، پسا ہوا.

اُٹھاتے ہیں رن اس کے ہم یہ لذّت دل فگاری میں
کہ لے لے کر نمک سائیدہ بھرنا زخم کاری میں
(١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ٥١٥).

آنکھوں میں اُوس نے مُجھ کو جو پیسا وصال میں
کوہِ ملال سُرمۂ سائیدہ ہو گیا .
(١٨٥٣ ، دیوانِ برق ، ١٢٣).اس پر ایک چُٹکی مرچ سیاہ سائیدہ کی چھڑک کر پی جائیں. (١٩٣٧ ، سلک الدرر ، ١٠٦). [ف : سائیدن ـ گھسنا سے صفت].

سائِیڈ (ی مع) امذ.
رک : سائڈ مع تحتی الفاظ. وکٹ کیپر اوس کو ہونا چاہیے جو سائیڈ کا کپتان ہو. (١٨٧١ ، گوئے چوگان انگریزی ، ٦٦). اوس سائیڈ کے لوگ جنھوں نے کہ قول کیا ہو گیند واپس لی گے. (١٩٠٣ ، پولو ، ٢٠). [انگ : Side].

---ہیروئن (---ی مع ، و مج ، کس ء) امث ؛ مر سائڈ ہیروئین.
سائڈ ہیرو (رک) کی تانیث. سات دن سے سیٹ کھڑا ہے اور سائیڈ ہیروئن غائب. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٢٥). [انگ : Side-Heroin].

سائِیس (ی مع) امذ.
گھوڑے کی خدمت کرنے والا.

بچھا بیٹھا تھا وہ زیں پوش نیچے
کھڑا تھا اسپ کے سائیس پیچھے
(١٧٥٩ ، راگ مالا ، ٣٠).

گھسیرے و سائیس و ہیزم فروش
نہ کھوریں و کھوریہ کدھاری کا ہوش
(١٧٩٣ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ٣٥).

سو چکنی ہوتی ہے یہ منغض کہ جہاں میں
ایسی تو نہ ہو گی کسی سائیس کی ٹوپی
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٧٦). سائیس اپنے اپنے گھوڑوں کو مَل رہے ہیں. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٢٣٩). دن بھر شہر میں گولے گرتے رہے ایک سائیس اور چند آدمی مارے گئے . (١٩٢٦ ، غدر کی صبح و شام ، ١٣٥). ان کا سائیس گھوڑے کے ساتھ ہوتا اور گھوڑے کی رفتار کا ساتھ دیتا. (١٩٨٧ ، حیاتِ مستعار ، ٥٣). [ع : (س و س)].

سائِیسی (ی مع) امث.
گھوڑے کی خدمت کا پیشہ ، سائیس کا کام. ایک ہفتہ ہمارے مکان میں رہ کر ... سائیسی وغیرہ ... سیکھلا گئے ہیں. (١٨٣٨ ، توصیفِ زراعات ، ٢٦٨).

اگر چاہیں کے کوئی آدمی گھوڑوں کی سائیسی
تو دینا ہو گا ان کو امتحانِ علم بیطاری

(۱۸۸۹ ، کلّیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۵۹). اٹھارہ سال کی عُمر تک وہ تبریز اور اس کے نواح میں مویشی چراتا اور سائیسی کرتا رہا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۲۱).

اُن کی سائیسی میں گھوڑا ہو چکا ہے بد نہاد
اب نہ وہ تانگے کے قابل ہے نہ بِٹ بہرِ جہاد

(۱۹۷۶ ، سیّد محمد جعفری ، شوخئی تحریر ، ۳۷). اُن کے سپرد چودھری کے صرف چھوٹے بیے کی سائیسی کا کام تھا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۹۹). [سائیس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عِلم دَڑیا/دَڑیاؤ ہے کہاوت.
کسی عِلم میں مہارت حاصل کرنا آسان نہیں کہ ہر علم غیر معمولی وسعت و گہرائی رکھتا ہے حتیٰ کہ سائیسی کا علم جسے عموماً بہت ادنیٰ سمجھا جاتا ہے اُس پر بھی کلی مہارت بہت دشوار ہے ؛ علم کی اہمیت کے اعتراف میں کہتے ہیں. لیکن مولویت کو طبابت سے کیا مُناسبت سائیسی علم دریاؤ ہے. (۱۸۹۱ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۳۸). سائیسی عِلم دریا ہے ہم نے بھی کانا سیکھا ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۵۵).

سائیکَلوجی (ی مع ، و لین) امث.
رک : سائیکلوجی. اگر اس کے دماغی قویٰ اور اُن کے آثار کی تحقیق کی جائے تو سائیکلوجی ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃالنبیؐ ، ۴ : ۳۳). لعنت تیری سائیکلوجی پر مسعود نے زور دار قہقہہ لگایا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۵۶). [انگ : Psychlogy].

سائیکَلوجِیکَل (ی مع ، و لین ، ی مع ، فت ک) صف.
نفسیاتی ، نفسیات سے متعلق یا منسوب ، نفسِ انسانی سے متعلق. معجزہ منطقی نہیں بلکہ دلیلِ نفسیاتی (سائیکلوجیکل) ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃالنبیؐ ، ۳ : ۹۶). آج کل تو ہر چیز کا سائیکلوجیکل اور سائینٹفک تجزیہ ہو چکا ہے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۹). [انگ : Psychological].

سائیکَمُور (ی مع ، و مع) امذ.
ایک درخت جس کی لکڑی فرنیچر اور دروازے وغیرہ بنانے کے کام آتی ہے ، ایک عمارتی لکڑی.مہاگنی ، سائیکمُور ، شاہ بلوط اور اخروٹ کی لکڑی بھی فریٹ ورک میں بکثرت کام آتی ہے. (۱۹۳۵ ، لکڑی کا باریک کام ، ۱۲). [انگ : Cycamore].

سائیکَل (ی مع ، فت نیز کس ک) امذ ؛ امث ؛ سیسائکل.
۱. **دو پہیوں کی گاڑی جس پر ایک یا دو گدیاں لگی ہوتی ہیں ، پیروں سے چلائی جاتی ہے ، پیر گاڑی.** پارسی سیاح جنہوں نے بسواری سائیکل دُنیا کے سفر پر کمر ہمت باندھی ... رقم طراز ہیں. (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۱۶۱). دونوں لڑکیاں صحن کے اندر سائیکل چلایا کرتیں. (۱۹۷۸ ، کارِ جہاں دراز ہے ، ۶۵). ۲. **چکر ، سرکل ، دائرہ.** اس کے ذریعہ تیزی سے تبدیل ہونے والے پوٹینشل کا تجزیہ کیا جا سکتا ہے خواہ اس کا تعدد اتنا نیچا ہو کہ وہ فی سیکنڈ ایک سائیکل کی کسر کے برابر ہو. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۸۹). ۳. **دور ، وقفہ ، دورانیہ.** اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دور سات سال سے ۱۲ سال میں مکمل ہوتا ہے اس طرح سے کئی سائیکل بن جاتے ہیں. (۱۹۷۸ ، اِطلاقی شماریات ، ۱۱۸). ۴. **گھیر ، پہیہ.** سوئچ کا کام کرنے والی ایک سائیکل دو افقی لائنوں کے برابر ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۳۰). [انگ : Cycle].

---ریس (---ی مع) امث.
سائکلوں کی دوڑ ، سائکلوں پر دوڑ کا مُقابلہ. پنجاب ... نے پاکستانی انٹرنیشنل سائیکل ریس جیت لی. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ / مارچ ، ۱۱). [انگ : Cycle-Race].

---سَوار دَسْتَہ (---فت س ، د ، سک س ، فت ت) امذ.
سائیکل سواروں کا گروہ. کارکنوں کا سائیکل سوار دستہ ... خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے ناظم آباد پہلی چورنگی سے چاچا غلام رسول شیخ کی زیرِ قیادت روانہ ہوا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، یکم اپریل ، ۲). [سائیکل + سوار (رک) + دستہ].

سائیکَلِسْٹ (ی مع ، فت ک ، کس ل ، سک س) امذ.
سائیکل سواری کا ماہر. مشہور سائیکلسٹ رئیس احمد نے کمالات کا مظاہرہ کیا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ / ۱۰۷ : ۲). [انگ : Cyclist].

سائیکَلواسْٹائِل (ی مع ، فت ک ، و مج ، کس ا ، سک س ، کس م) امذ ؛ صف.
رک : **سائکلو اِسٹائل.** سائیکلو اسٹائل شدہ یا چھپے ہوئے کیشن چھوٹی چھوٹی پرچیوں کی صورت میں تصویروں کی پشت پر چسپاں ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، فنِ ادارت ، ۲۲۰). ہم سرکاری کاغذ پر اس پروفارما کی سو پچاس کاپیاں سائیکلو اسٹائل کر کے اور اس کو پُر کر کے اپنے پاس رکھ دیتے ہیں. (۱۹۷۶ ، حریت ، کراچی ، ۱۸ / ستمبر ، ۲). اف : کرنا ، ہونا. [انگ : Cyclostyle].

سائیکلواِسٹائل مَشِین (ی مع ، کس ا ، سک س ، کس ء ، فت م ، ی مع) امث.
تحریر کی نقل چھاپنے والی ایک چھوٹی مشین جو عموماً دفاتر میں استعمال ہوتی ہے. میں حیران ہوں کہ آپ کی مقامی لیگ کے پاس ایک سائیکلو اِسٹائل مشین بھی نہیں. (۱۹۳۹ ، خاک اور خون ، ۳۱۱). وہ سائیکلو اِسٹائل مشین کہاں ہے. جس پر اِشتہار چھاپ کر خُفیہ طور پر تقسیم کئے گئے ہیں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۰۷). [انگ : Cyclostyle-Machine].

سائیکلوپیڈیا (ی مع ، ی مع) امذ.
رک : **اِنسائیکلوپیڈیا.** انگلش سائیکلوپیڈیا میں کسی قدر ترجموں اور ایڈیشنوں کا ذکر کیا گیا. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۷۷). انہوں نے چھوٹی سی علمی اور اخلاقی سائیکلوپیڈیا بھی لکھی ہے اور اس کا نام مشرقی طرز پر دماغی زینت رکھا ہے. (۱۹۳۵ ، خُطباتِ گارساں دتاسی ، ۳۳). [انگ : Cyclopaedia].

سائِیکلوٹرون (ی مع ، کس ک ، و مج ، سک ٹ ، و مج) امذ.
(سائنس) پروٹون کو ہر وقت حرکت میں لانے اور اُن کی رفتار بڑھانے والا آلہ ، دوّارِیہ . آج سائیکلوٹرون کے اصول پر بنائے ہوئے بہتر آلات اربوں الیکٹرون وولٹ کی قوت کے ذرّات پیدا کرسکتے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، فتوحاتِ سائنس (ترجمہ) ، ۱۵۳).
[انگ : Cyclotron].

سائِیکلون (ی مع ، فت ک ، و مج) امذ.
رک : سائِکلون. دریافت کرنے پر بڑی مُشکل سے معلوم ہوا کہ سائیکلون (شدید طُوفان) آنے والا ہے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۳۵). [انگ : Cyclone].

سائِیکلونی بارِش (ی مع ، فت ک ، و مج ، کس ن) امث.
چک پھیروان تیز ہوا کے ساتھ بارش. جونہی یہ مقامی ہوا سے ٹکراتی ہیں سائیکلونی بارش کرتی ہیں۔ (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جُغرافیہ ، ۶۸). [سائیکلون + ی ، لاحقۂ نسبت + بارش (رک)].

سائِیکوسِیس (ی مع ، و مج ، ی مع) امذ ؛ سائیکوسس .
(نفسیات) ذہنی دباؤ ، جنون ، فساد ذہنی کی شدید تر صورت ، پاگل پن. آٹھ آدمیوں میں سے ایک کبھی نہ کبھی نفسیاتی مرض سے دو چار ہوتا ہے ان میں سے صرف ۷ یا ۸ فیصد سائیکوسِیس کے مریض ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۷۲). [انگ : Psychosis].

سائِیکی (ی مع) امث.
نفسی رُجحان ، سوچ ، فِکر ؛ روح ؛ ذات ، نفسیات. جب فرد خود کو زِندگی میں بے سہارا اور اپنی شخصیت کو لا مرکز محسوس کرے تو اُسے اپنی سائیکی میں ایک خلا محسوس ہوتا ہے .(۱۹۶۸ ، نکتہ اور نقطے ، ۱۸۲). اُن کی سائِیکی فوری طور پر مجروح ہوتی ہے لیکن یہ مجروح انسان بے حوصلہ نہیں ہوتا. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار ، ۱۳۲). [انگ : Psyche].

سائِیکیاٹرِسٹ (ی مع ، کس ک ، ی مخت ، سک ٹ ، کس ر ، سک س) امذ.
ماہر نفسیات ، دماغی امراض کا ماہر ، دماغی امراض کا معالج. میرے خیال میں صاف ہوا کے بعد اس کی بھی ضرورت ہے کہ اسے کسی اچھے سائیکیا ٹرسٹ کو دکھایا جائے . (۱۹۳۶ ، آگ ، ۳۱۸). [انگ : Psychiatrist].

سائِیکیاٹری (ی مع ، کس ک ، ی مخت ، سک ٹ) امث.
دماغی امراض کا نفسیاتی علاج. میں نے کونسی سائیکیاٹری کی ڈگری کب لی ہوئی ہے جو میں انوریو کو بتاؤں کہ تیری بیوی کو کیا کامپلکس ہے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۳۱۸). یہ کورس مکمل کرنے کے بعد وہ سائیکیاٹری میں سپاہے ... حاصل کریں گے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ اکتوبر ، ۱). [انگ : Psychiatry].

سائِیلنسَر (ی مع ، کس مج ل ، سک ن ، فت س) امذ.
رک : سائلنسر. ایکزاسٹ پائپ کے آگے سائیلنسر فِٹ ہوتا ہے جس میں سے ایگزاسٹ گیس گزار کر آواز کو معدوم کیا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، پٹرول انجن ، ۲۱۱). [انگ : Silencer].

سائِیلَہ (ی مع ، فت ل) امذ.
رک : سائِلہ. جب یہ شے خالص اور دوسری کسی شے کی آمیزش سے پاک ہوتی ہے تو رنگ میں سفید اور سخت ہوتی ہے اور بہت زیادہ حرارت پیدا کر کے حالتِ سائِیلہ اور گیسیہ میں مُنتقل کی جاسکتی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۵).
[سائلہ (رک) کا مُتبادل اِملا].

سائِیں (ی مع) امذ.
۱. خُدا.

مُجھ تُجھ مانہیں بھرا ناہیں
جن توں دیکھیا دیتا سائیں
(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۱۱۸).

لگایا ہے جکونی دھیان اپنے سائیں سنگت
وہ اس کوں بات سو یک کوں دس نہیں کرتا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۵). سائیں الله کُچھ معلوم نہیں ہوتا کہ شہزادے کو کون لے جاتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۲). بڑی دیر کے بعد اُس نے بھویں پلکیں اُٹھا کر اس کو دیکھا بولا سائیں بھلا کرے گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷۶). یہ سائیں کی مہربانیاں ہیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۲ : ۱۰).
۲. آقا ، مالک ، شوہر.

کہا تب وو رانواں کہ اے سائیں میں
نہ تھا کل ترے گھر میں تھا ہور کنیں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱۷).

مری لاگی پھڑکنے آنکھ بائیں
ملے گا پیر اکھرائین سائیں
(۱۷۷۵ ، عزلت (چمنستانِ شعرا ، ۳۳۹)).

سائیں کی خیر مانگ ہے وہ کدھر
بی بی بتلا ہمیں نہیں ہے خبر
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۴۳). سائیں کا سہاگ ، خاطر خواہ روپیہ پیسے کی پاتا کپڑا لتا سبھی کچھ اُن نے دے رکھا ہو. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، دامنِ مریم ، ۶۳).

جیوے سائیں کیا سُکھ پایا
مٹی گارا اور اینٹیں
(۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۷۹). ۳. درویش ، فقیر.

ستارے نمنے جھمکے کن کے موتی
دیا اس رنگ سائیں مکھ گالا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۵).

مُلّا پانڈے گورو کو سائیں شیخ مشایخ میاں سائیں
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۲۹).

گر حکم ہو تو سائیں سانے کا دم لگا کر
پھنکاروں اور بھی میں سبزے کو ایک کوڑا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶).

سائیں نہ ہم ، نہ ہیں ہم درویش پھیری والے
آئے ہیں اُن کے خاطر جھولی گلے میں ڈالے
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۶۳) ۴. گدا ، بھکاری.

ایک جوگی صاحب نے دروازے پر صدا دی ... یہ سائیں کی دُکان کا ٹھوکا ہے۔ (۱۹۰۵ ، عصر جدید ، ۲ ، ۲ : ۲۲۲)۔ ہندو فقیر، گرو ، بھگت ، گوسائیں یا سائیں کہلاتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، خُطباتِ گارسان دتاسی ، ۱۲)۔ آگے چلو سائیں یہاں برکت ہے۔ (۱۹۷۵ ، لغت کبیر ، ۱ ، ۲ : ۳۹۱)۔ ۵۔ وڈیرہ ، جاگیردار ، بڑا ، بُزرگ ، صاحب حیثیت۔ مذہب کے علمبردار پیر اور سائیں زمیندارانہ نظام کے سائے میں پناہ لے کر مذہب کو جبر و استحصال کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، پاکستانی کلچر ، ۱۰۰)۔ سائیں یہ سامنے شہر زرور ہے جہاں راجہ سل حکومت کرتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، مارچ ، ۳۶)۔ [مقامی تب : سندھی : سائیں]۔

---اَپنے چت کی بُھول نہ کہئیے کوئے ، تب لَگ مَن میں راکھیئے جب لَگ کارج ہوئے کہاوت۔
اپنے دل کا راز بُھول کر بھی کسی کو نہیں بتانا چاہئے ، جب تک کام نہ ہو جائے اُسے دل میں رکھنا چاہئے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---اِس سَنسار میں بھانت بھانت کے لوگ ، سَب سے مِل کر بَیٹھیے نَدی ناؤ سَنجوگ کہاوت۔
دنیا میں طرح طرح کے لوگ ہیں ، مِل کر گزارہ کرنا چاہیے (ماخوذ : جامع الامثال)۔

---اکھیاں پھریاں/پھیریاں ، بیری ملک جہان ، تُک اِک جھانکی مہر دی لکھاں کریں سلام کہاوت۔
خُدا ناراض ہو تو سارا جہان ناراض ہوجاتا ہے اور اگر مہربانی کی ایک نظر کر لے تو لاکھوں سلام کرتے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---آنکھیاں پھیریاں کہ بَیری مُلک جہان کہاوت۔
گھر کے ایک بُزرگ یا شوہر کے مرتے ہی دُنیا والے آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔ اللہ کے دیئے ماں باپ عزیز و اقارب نوکر چاکر سب کچھ ہیں مگر سائیں آنکھیاں پھیراں کہ بیری ملک جہاں ، ایک آنکھ کے پھرتے ساری خُدائی کی نظروں سے گر گئی۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۱۶)۔

---بَرکَت ہے فقرہ۔
سائل کو خیرات نہ دینے کے موقع پر کہتے ہیں۔

اب ہے یہ چھیڑ در پہ جب دیکھا
کہہ دیا ہنس کے سائیں برکت ہے

(؟ ، لاادری (مہذب اللغات ، ۶ : ۳۳۱))۔

---پھر مانگو فقرہ۔
رک : سائیں برکت ہے (مہذب اللغات)۔

---تُجھ بِن کَون ہے جو کرے نیّا پار ، تو ہی آوت ہے نظر چھون اور کرتار کہاوت۔
اے خُدا تیرے سوا کون ہے جو بیڑا پار کرے جدھر دیکھتا ہوں تو نظر آتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---تیرا آسرا چھوڑے جو اَنجان ، دَر دَر پانڈے مانگتا کوڑی مِلے نہ دان کہاوت۔
جو خُدا کا آسرا چھوڑ دے وہ دَر دَر مانگتا پھرے تو بھی اُسے کُچھ نہیں مِلتا (جامع اللغات)۔

---تیری سوہلی اَور آدَر کَرے نَہ کوئے ، دُر دُر کریں سَہیلیاں میں مُڑ مُڑ دیکھوں توئے کہاوت۔
عورت اپنے خاوند سے جس نے اس سے منھ موڑ لیا ہے کہتی ہے کہ جب سے تُونے مُجھ سے منھ موڑ لیا ہے ، کوئی منھ نہیں لگاتا (جامع اللغات)۔

---تیری نیہ کا جِس تَن لاگا تیر ، وہی پُورا سادھ ہے وہی پیر فقیر کہاوت۔
جسے خُدا سے محبت ہے وہ پُورا فقیر ہے (جامع اللغات)۔

---تیری یاد میں جس تَن کِیتا خاک ، سونا اُس کے رُوبرو ہے چولھے کی خاک کہاوت۔
جو فنا فی اللہ ہوا اس کی نظر میں دولتِ دنیا خاک ہے خُدا سے محبت رکھنے والے کی نگاہ میں دنیا کے مال کی کوئی وقعت نہیں ہوتی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---تیرے آسْرے اِن پَڑے جو لوگ ، اُن کے پُورے بھاگ ہیں اُن کے پُورے جوگ کہاوت۔
جو خُدا پر بھروسہ کرتا ہے خُدا اس کا ہر کام پُورا کرتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---تیرے کار نے جن تُج دیا جہان ، ٹھیٹھ کیا بیکنٹھ میں اس نے جہاں مکان کہاوت۔
جس نے خُدا کے لیے سب کُچھ چھوڑ دیا ، اُس کی نجات ہو گئی اور جنت اس کا مقام ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---تیرے کار نے چھوڑا بلخ بُخار ، نو لَکھ گھوڑے پالکی اور نو لکھا سوار کہاوت۔
۱۔ خدا کے لیے سب کُچھ تیاگ دیا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔
۲۔ عورت خاوند کے لیے ہر طرح کا عیش و آرام چھوڑ دیتی ہے (جامع الامثال)۔

---جس کو راکھ لے مارن مارا کَون ، بُھوت ، دیو کیا آگ ، کیا پانی کیا پَون کہاوت۔
جس کو خُدا رکھے اس کون چکھے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---جس کے ساتھ ہوا اس کو سانسا کیا ، چھن میں اس کے کار سب دے بھگوان بنا کہاوت۔
خُدا جس کا مددگار ہو اُس کے کام پَل میں بن جاتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---جیے فقرہ۔
(دعائیہ کلمہ) سہاگ سلامت رہے۔ تسلیمات، بندگیاں زنان خانوں میں ٹھنڈی سہاگن سائیں جیے بچے جئیں بس ایک سلام ہی سے خیال کر لو کہ مسلمان کہاں تک اپنی مذہبی رسومات کے پابند ہیں۔ (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۵۳)۔ سُسرال کے بڑوں کو وہی جُھک کر سلام کرتی ہیں اور ان کو جواب دیا جاتا ہے ٹھنڈی سہاگن سائیں جیے بچے جئیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱۹۳)۔

---راج بُلند راج کہاوت.
شوہر کا دور عروج کا دور ہوتا ہے.

سائیں راج بلند راج
ورنہ تو ہوگی محتاج

(۱۸۸۱ ، عبیر ہندی ، ۲۹). شوہر جس پر عورت گھمنڈ کر سکتی ہے اور وہ کمائی جس پر بیوی کو زور ہوتا ہے ختم ہو چکی تھی سائیں راج بلند راج پوت راج محتاج راج. (۱۹۲۳ ، بچہ کا کُرتہ ، ۵).

---راج بُلَند راج ، پُوت راج دوت/محتاج راج کہاوت.
عورت شوہر کے زمانے میں حکومت کرتی ہے اور بیٹے کے دور میں محتاج ہوتی ہے . سائیں راج بلند راج پُوت راج محتاج راج میں دس دس بیس بیس کے واسطے بلکنا کیا جانوں. (۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۳).

---رُوٹھے ہَم چُھوٹے کہاوت.
خُدا ناراض تو جگ ناراض.

سائیں رُوٹھے اور ہم چُھوٹے سب کہنے کی باتیں ہیں
ہر بندِ مو پر مہر ہے ان کی ظاہر کوئی دام نہیں

(۱۹۶۰ ، آتشِ خنداں ، ۱۸۰).

---سانسا میٹ دے اَور نَہ میٹے کوئے ، وا کو سانسا کیا رہا جا سر سائیں ہوئے کہاوت.
خُدا کے سِوا کوئی سانسا دور نہیں کر سکتا مگر جسے خُدا نیکی کی ہدایت دے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سائیں فقرہ.
اللہ اللہ ، یادِ خدا.

دل یاد میں دیدہ مُنتظر برسرِ راہ
ہونٹوں پہ ہے دم زبان پر سائیں سائیں

(۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۲۷).

---سائیں جیبھ پَر اَور گبر کپٹ من بیچ، وہ نَہ ڈالے جائیں گے پکڑ نرک میں کھینچ کہاوت.
جن کی زبان پر خُدا کا نام ہے اور اُن کے دل میں غرور اور دھوکا کپٹ اور بغض ہے ، ان کو انجام کار دوزخ ہی ملے گا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے جو پھر گیا اُس کو لابھ نَہ ہوئے ، وہ تو یونہی جائے گا جَنَم اکارت کھوئے کہاوت.
جو خُدا سے پھر گیا اُسے کبھی فائدہ نہیں ہوتا اس کا پیدا ہونا ہی رائیگاں جاتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے سائیں رَکھوں باج باج رے ڈھول ، پَنْچَن میں میری پَت رہے سکھیاں میں رے بول کہاوت.
۱. عورت کی دعا ہے کہ خاوند مُجھے چاہے اور لوگ بھی اچھا سمجھیں اور سہیلیوں میں عزت ہو (جامع اللغات ، جامع الامثال).
۲. عورت کو چاہیے کہ خاوند کی نظروں میں سچی رہے کیونکہ اسی طرح لوگوں میں اس کی عزت اور سہیلیوں میں اس کی اہمیت ہوتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال).

---سے سَچّا رَہ اَور بَنْدے سے سَت بھاؤ ، بھاویں لَنبی کیس کر بھاویں گُونْٹ مَنڈاؤ کہاوت.
رک : سائیں سے سچارہ اور بندے سے ست بھاؤ چاہے لمبے کیس بڑھا چاہے منڈمنڈاو (خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات).

---سے سَچّا رَہ اَور بَنْدے سے سَت بھاؤ ، چاہے لَنبے کیس بڑھاؤ چاہے منڈمنڈاؤ کہاوت
اللہ تعالیٰ سے سچا رہنا چاہیئے لباس کی کچھ پروا نہیں ، وضع کیسی ہی ہو نیکی کا طریقہ اپنانا چاہیے (ماخوذ : محاوراتِ ہندوستان ؛ محاوراتِ ہند).

---کا رَکْھ آسْرا اَور واہی کا لے نام ، دو جَگ میں بَھرپور ہوں جو تیرے سگرے کام کہاوت.
خدا پر آسرا رکھ اور اسی کا نام لے تو دونوں جہان میں تیرے کام پُورے ہونگے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا سَمْرَن کرو جو ہوئیں سَنْپُورَن کار ، سائیں بھی سُکھ بلے اَور بَھگت کر لے سنسار کہاوت.
خُدا سے مدد مانگ تا کہ تیری اُمیدیں پوری ہوں ، خدا تُجھے ملے اور دنیا تیری عزت کرے (جامع اللغات).

---کا گَھر دُور ہے جیسے لَنبی کَھجُور ، چَڑھے تو چاکھے پریم رَس گِرے تو چکنا چُور کہاوت.
خدا کو پانا بہت مشکل ہے اگر پا لے تو اس سے بڑھ کر ہے نہیں نہ پائے تو تباہ ہو جائے (جامع اللغات).

---کو سانچ پیارا ، جھوٹے کا مالک نیارا کہاوت.
خُدا سچے آدمی کو پسند کرتا ہے جُھوٹے کا مالک کوئی اور ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے بَھنڈار میں کَمی نہیں کہاوت.
اللہ کے خزانے میں کوئی کمی نہیں. فقیر نے جواب دیا سائیں کے بھنڈار میں کچھ کمی نہیں ہے جو تیری یہ مرضی ہے تو ایسا ہی ہو جائے گا. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۳۰).

---کے پالے میں بَھل بَھل ہونا محاورہ.
کسی کو فائدہ پہنچنا. بھلا سمندروں کے وارثِ حقیقی کب گوارا کریں گے کہ سائیں کے پالے میں بھل بھل ہو .(۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۵ : ۵).

---کے دَرْبار میں پَڑے ہیں ڈھیر ، اپنا دانا بِین لے جِس میں پیر نَہ پھیر کہاوت.
اپنی قسمت پر شاکر رہنا چاہیے اور جو ملے اس پر قناعت کرنی چاہیے (جامع اللغات).

---کے سِوائے کم بَخت کے دُونے کہاوت.
جو نفع کم کھاتا ہے ، اچھا رہتا ہے ؛ جو زیادہ نفع لیتا ہے آخرکار تباہ ہو جاتا ہے (مہذب اللغات).

---کے سو کھیل (ہیں) کہاوت.
خُدا بڑا حِکمت والا ہے جو چاہے سو کرے. بیمار وبیمار تو کوئی

نہیں ہو جاتا یوں کہو کہ سائیں کے سو کھیل۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۶۲)۔ بیٹا گھبراؤ نہیں ... سائیں کے سو کھیل ہیں زندگی ہے تو وہ تمہاری محفل کی زینت ہو گی۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲۷)۔ خُدا کو اس ہی میں بہتری منظور ہے سائیں کے سو کھیل۔ (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۱۰)۔

---کے کھیل ہیں فقرہ۔
قُدرت کے کرشمے ہیں۔ اگر یہ مقناطیسی جذب دفعۃً واحدۃً ان لوہچُون کے ریزوں کو جن سے عالم مراد ہے کھینچ لے تو ساری کائنات کا وِصال ہو جائے اور یہی قیامت ہے یہ سائیں کے کھیل ہیں۔ (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۵ : ۶)۔

---گھوڑے مَرْ گئے گَدَھن آیو راج ، کاگا ہاتھ ہاتھ پہ لیت ہیں دور کیئے ہیں باج کہاوت۔
زمانہ ہی اُلٹا ہے عقلمند مر گئے بیوقوف مزے کر رہے ہیں ، بازوں کی بجائے کوّے ہاتھ پر ہیں ؛ بیوقوفوں کی عزت شریفوں کی ذِلّت (جامع اللغات)۔

---ناتا دَم ہی تائیں کہاوت۔
مرد سے یا شوہر سے سانس تک رشتہ ہے (خزینۃ الامثال)۔

---سے سَچّا اَور بَنْدے سے سَت بھاؤ کہاوت۔
اِنسان کو ہر حال میں پاک باز رہنا چاہئے (ماخوذ: جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

سائیں سائیں (ی مج ، ی مج) امث۔
۱. بھاپ نِکلنے کی آواز ، ہوا کے چلنے کی آواز۔ جنگل سے سائیں سائیں کی آواز آتی تھی ہوا کا سنّاٹا سُن سُن کر جان جاتی تھی۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷۵)۔ کوئی آسیب تھا بھی وہ درخت کی جڑ میں سمٹ گیا پتوں میں بکھر گیا اور جھونکوں کی سائیں سائیں میں تبدیل ہو گیا۔ (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۳۹)۔ ۲. (مجازاً) سنّاٹا ، خاموشی ، وِیرانی۔

رَین کا سائیں سائیں اور سیج سونی
بہت کرتے تھے اس برہن کی دونی

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۸۵)۔ دشت کا سنّاٹا جنگل کی سائیں سائیں۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۸)۔ رات سائیں سائیں کر رہی تھی ہر طرف سنّاٹا تھا۔ (۱۹۱۷ ، سات روحوں کے اعمالنامے ، ۶)۔

وہ سائیں سائیں کے کتنے عجیب سنّاٹے
وہ سنسنی وہ پُراسرار ایک عالم ہو

(۱۹۷۵ ، حکایتِ نَے ، ۲۰۰)۔ ۳. گولیوں یا تیر کے چلنے کی آواز۔

لگی توپ و بدکارنے دھائیں دھائیں
وہ گولوں کے سناسنٗ سائیں سائیں

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۶۳)۔ گولیاں پہاڑی پر سائیں سائیں جائیں ، دھنا دھن ، ٹھوں ٹھا ، ٹیں ٹھناٹاٹا کی آوازیں کلیجے نِکالے دیں۔ (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۱۲۱)۔ ۴. سرسراہٹ کی آواز ، سرسَر۔ آواز سائیں سائیں کی آتی نِگاہ اُٹھا کر دیکھا ایک اژدرِ مہیب کو آتے پایا۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۳۰)۔ قلموں کی سائیں سائیں سے بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بڑی جنگ ہو رہی ہے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۳۵)۔ یہ تو دیکھیں کیسے مزے سے سائیں سائیں کر کے گھومتا ہے۔ (۱۹۷۶ ، تین بہنیں ، ۵۳)۔ [حکایت الصّوت]۔

---کَرْنا محاورہ۔
۱. سنّاٹا چھانا ، وِیرانی برسنا۔

رات کالی بلا سی بن سن سان
اور کرتا تھا سائیں سائیں مکان

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گُلزار ، ۳۵)۔

وہ دشتِ ہولناک جو کرتا تھا سائیں سائیں
آفت تھی پھر حفظ جو شہِ خدا نہ آئیں

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۵۳)۔ وحشت سے تمام محل سائیں سائیں کرنے لگا۔ (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۰۰۶)۔ پڑوس کے لوگ بھاگ چکے تھے یا مَر چکے تھے خالی گھر سائیں سائیں کر رہے تھے۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۴۳)۔ ۲. فراٹے بھرنا ، تیز تر دوڑنا ، برق رفتار ہونا۔ یہ دلیر جانور لڑائی میں اپنے سوار کا ممد و معاون ہوتا ہے ... جہاں خطرہ ہو وہاں مثلِ سکندر حملہ کرتا ہے ہتیاروں کی آواز کے ساتھ سائیں سائیں کرنے لگتا ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۳)۔

سائِنْس (ی مج ، سک ن) امذ ؛ امث۔
رک : سائنس۔

ناصح نے کہا کہ جلد مذہب چھوڑو
ورنہ سائِنْس پیس ڈالے گا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۷۸)۔ [انگ : Science]۔

سائِنْسی (ی مج ، سک ن) امث۔
رک : سائنسی۔ عام لسانیات اور اس کے الگ الگ پہلوؤں کا مطالعہ بڑی کاوش کے ساتھ اور سائِنْسی اُصُولوں پر کیا جا رہا ہے۔ (۱۹۵۶ ، زبان اور علمِ زبان ، ۳)۔ [سائنسی (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

سائِفَن (ی مج ، فت ف) امذ۔
رک : سائفن۔ سارا جسم ایک نلی یا سائِفَن کی طرح ہوتا ہے۔ (۱۹۶۸ ، بے تخم نباتات ، ۱ : ۲۵۳)۔ [سائفن (رک) مُتبادل اِملا]۔

سایا امذ ؛ =سایہ۔
عورتوں کا انگریزی طرز کا کھا گھرا یا لہنگا۔ ایک بیش قیمت ریشمی سایا جو زنانے جامہ خانے میں کھونٹی پر لٹکا ہوا تھا۔ (۱۸۹۲ ، اصول سراغ رسانی ، ۲۱)۔ سایا ٹوپ پہنے ٹیلے ٹیلے گھومتی پھرتی ہے۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۳)۔ عورتوں کو تو انگریزی کھاگرے اور سایہ سے بچنا چاہیے۔ (۱۹۳۳ ، مقالاتِ گارساں دتاسی ، ۲ : ۲۸۷)۔ [پر : Saia ، قب : سنگھالی : Saya]۔

سایا بَجانا محاورہ۔
شادیانے بجانا ، باجے بجانا (اپ و ، ۳ : ۱۵۷)۔

سایَبان (فت ی) امذ۔
رک : سائبان ، سائیبان۔

ہے جو دالان در نہ دارد ہے
سایبان کا اثر نہ دارد ہے
(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۳۴).
ہمیشہ ابر تھا او سر پہ دایم
عجب تھا سایبان رحمت کا قایم
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۴۴۴). [سایہ (بحذف ہ) + بان ، لاحقۂ فاعلی].

سایَبانی (فت ی) اث.
سایبان (رک) کا اسم کیفیت ، سایہ کرنا ، چھانا ، چھانو کرنا.
کرے ابر اون کے سر پر سایبانی
یہ دکھلایا تھا عظمت کی نشانی
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۳۳۵). [سایبان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سایِر (کس ی) صف ؛ امذ ⁓ سائِر.
۱. پھرنے والا ، سیر و تفریح کرنے والا ، گردش کرنے والا ، قائم، دائم (دایر کے ساتھ بطور لاحقۂ مستعمل).
جیوں رجال الغیب وو سایر ہے
سیر میں پرکار تیوں دیر ہے
(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۱۷۵). وہ جمیع اطوار پر قادر اور ہر مقام کا سایر ہے . (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۲) . اس کی ستایش لانہایت خامہ اور زبان میں دایر و سایر ہے. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۳ : ۱). **۲. تمام ، سب ، کُل.**
ہائل تجھول سایر کیا کیا کہوں میں خوبی
اصلا کہیں جو اس میں شوخی ہو یا تکان ہو
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۵).
پھر کرے وصفِ سایرِ شہدا
تاکہ اس کی زبان ہو گویا
(۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۱۹). **۳. چنگی یا محصول جو شہر کے دروازے پر لیا جائے.** اسی بندوبست کے بعد سرشتۂ سایر میں بہت ترقی ہوئی. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۱۶۳). دیوان صاحب کو اوس کی پرورش منظور ہوئی سایر کی محصول وصول کرنے پر معمور کیا . (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۸۹) . [سائِر (رک) کا مُتبادل اِملا].

سایِغ (کس ی) صف.
ٹھنڈا پانی پینے والے ، تر و تازہ ، آسودہ و تازہ دم. جماعتِ اُولیٰ بمنزلۂ شیریں پانی پیاس بجھانے والے کے ہیں اور وہ اُس کے پینے والے کو سایغ اور حلق سے فرو ہونے والا ہے. (۱۸۸۷، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۷۵). [سائِغ (رک) کا مُتبادل اِملا].

سایِق (کس ی) صف.
ہانکنے والا ، ڈرائیور. عنان عزیمت کو نہ معطوف فرمائی اور سایق قضا اور قاید قدر نے اونکو کشاں کشاں کربلا میں لا ڈالا. (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۱۸)[سائِق (رک) کا مُتبادل اِملا].

سایِل (کس ی) امذ ؛ سائِل.
۱. مانگنے والا ، فقیر ، گدا.

کبھیں اعلا کبھی اُدنا کبھیں عالِم کبھیں جاہل
کبھیں ہم مُتّقی صوفی کبھیں داتا کبھیں سایل
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۷۴).
کرتے ہیں باتاں نیک سب پر نیک کے عامل ہیں کم
کئی خلق دُنیا مانگتی پر دین کے سایل ہیں کم
(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۶۸). **۲. سوال کرنے والا.** اِتنی دیر میں وہ برہمن آن کر کچھ سوداگر سے سایل ہوا. (۱۸۳۵، حکایتِ سُخن سنج ، ۱۱۶). [سائل (رک) کا مُتبادل اِملا].

سایَلَہ (فت مع ی ، فت ل) امذ.
سیال ، بہنے والی. جس طرح گیس قابلِ انتشار ہے اُسی طرح وہ دباؤ کو بھی قبول کر سکتی ہے یہاں تک کہ وہ گیس حالت کو چھوڑ کر سایلہ مادہ بن جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، فروری ، ۱۲۶). [ع : (س ی ل)].

سایِندَہ (کس ی ، سک ن ، فت د) امذ.
گھسنے والا ، رگڑنے والا.
جبہہ سایندہ یاں ہیں شام و سحر
لاکھ دارا ہزار اسکندر
(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۲).[سائندہ (رک) کا مُتبادل اِملا].

سایَہ (فت ی) امذ ؛ ⁓ سایا.
۱.(i) روشنی کے سامنے کسی مُجَسّم شے کے حائل ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والی تاریکی، پرچھائیں. آسمان ہر پڑیا تھا اس کا سایا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۲).
لٹکتا وو جدھر جاوے بدل چھتر ہو سر چھاوے
نہ لکھ دھوپ اس کوں دکھلاوے ہے اس کا سب اُپر سایا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۲).
کسی نے تو سایے کا بوجھا خیال
کسی نے کہا دھوپ کا ہے زوال
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲).
او جانے والے مُڑکے ذرا دیکھیو اِدھر
مانندِ سایہ ہم بھی ہیں تیرے قدم کے ساتھ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲۰). خطِ مستقیم ہونے کے سبب سایہ غیر شفاف چیزوں کا نظر آتا ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۱۱).
بڑھے کی روشنی جتنی خود اُٹھتا جائے گا سایہ
نظر آئے گی ہر شے اُف رے جلووں کی فراوانی
(۱۹۳۰ ، دیوانجی ، ۳۰۶). میری نظریں تپتے ہوئے ٹین پر پڑیں جس کی چھت نے میرے سر پر سایہ کر رکھا تھا. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۱۰۴). **(ii) تصویر کی تیرگی یا سیاہی ، عکس ، شبیہ.** سایہ قلم سے باریک ہلکے ہاتھ سے لکیریں کرنے سے بنتا ہے. (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۱۵۸). رنگ اس کا گہرا یکسی کر دیتا ہے اور سایہ تصویر کو بہت صاف کر دیتا ہے. (۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۸۲). **(iii) پرتو ؛ ہم شکل ، ثانی ، مُثَنّیٰ.** فارسی کی شاعری بالکل عرب کا سایہ ہے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۳۹). **۲. بھوت پریت یا جن وغیرہ کا اثر ، آسیب.**

قصدیں گُھلوائیاں گیا نہ جنون
سایہ کے بھی بہت پڑھے افسون
(۱۸۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۱۱).
نہ سایہ ہے نہ ، کچھ آسیب و سودا
غریبوں پر پری رُو کی نظر ہے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۲۷). حیرت تھی انسان ہوں جن ہوں یا سایہ ہوں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۰۲). وہ زمانہ گیا کہ لوگ بیماریوں کو سایہ یا آسیب سمجھتے تھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۶). ۳. (کسی بزرگ کی) نگرانی ، سرپرستی ، شفقت.
مانگوں دعا صبح و شام دایم و قایم رہو
شاہ کا سایہ اُن سر ہو چھتر ہور علم
(۱۵۱۸ ، مشتاق (رسالہ اُردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ : ۳۰)).
بہوت دیساں سنے تُجھ مُجھ سلک تھا
تیرے سائے سنے مں آج لک تھا
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۹).
پڑے سایہ جس کے سیں شیطان بھاگ
ہے راہ حضرت سردا جیو تاگ
(۱۶۹۹ ، آنمر کشت ، ۱).
کی عرض یہ حیدر نے کہ اے قبلۂ ایمان
حق اس پہ رکھے سایۂ پیغمبر ذی شان
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸). مرزا چچا کے سایہ میں پرورش پاتے تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۰۲). زندگی کی گراں بہا نعمت ماں باپ کا سایہ ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲۲). کٹھیوں میں اناج غلّہ جو بھرا جاتا تھا وہ ختم ہی نہیں ہوتا تھا ... لال شہزادے کے سائے کا عجب اثر تھا. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۰۹). ۴. (کیمیا) ہلکی سیاہی جو سفید کیے ہوئے تانبے میں وقت گزرنے کی وجہ یا پرانے پن سے آ جانے ، جھائیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [ف : سایہ ، قب : س : چھایا].

---اُتارنا محاورہ.
آسیب دُور کرنا ، بھوت پریت اُتارنا ، وہم سے نجات دِلانا.
نگہِ قہر کے آسیب نے وحشی کیا مُجھ کو
مرا سایہ اُتارو دامنِ چشمِ ترحم سے
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)).
جو سر چڑھا نظر سے گرایا اُسے تلے
جس طرح سر سے سایہ ، عامل اُتار دے
(۱۹۱۵ ، ذکرالشہادتین ، ۱۳۱).

---اُترنا محاورہ.
سایہ اُتارنا (رک) کا لازم.
دیو کا سایہ اُوتر جاتا ہے اکثر اے پری
پر اوترتا ہی نہیں سایہ تری دیوار کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲۶).

---اُٹھانا ف س ؛ محاورہ.
سایہ ہٹانا ، چھانو ختم کر دینا.

بس ایک سایۂ دیوارِ یار کیا کم ہے
اٹھا لے سر سے میرے سایہ آسمان اپنا
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۹۹).

---اُٹھنا محاورہ.
والدین کا اِنتقال ہو جانا ؛ سرپرستی سے محروم ہونا.
کیا ہوا غالب اگر اچھوں پہ ہو جائیں برے
خاک سے سایہ اُٹھا دیتا ہے بستہ نور کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۷۰).
لگی ہے آگ سی دل میں کدھر جاؤں کہوں کس سے
چُھٹی ہوں گود سے ماں کی اٹھا ہے باپ کا سایہ
(۱۹۲۷ ، گلدستۂ عید ، ۴).

---اَفگن (---فت ا ، سک ف ، فت گ) صف. = سایہ فگن.
سایہ ڈالنے والا ؛ سائبان کا کام دینے والا ؛ (کنایۃً) معاون.
سایہ افگن ہے ترے سر پہ سحاب آج کے دن
جتنی پینی ہے تجھے پی لے شراب آج کے دن
(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۸۵).
بادپا تیرا ہے یوں آتش قدم بر رُوئے خاک
ہووے جوں برقِ درخشاں سایہ افگن آب میں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۵). [سایہ + افگن ، لاحقۂ فاعلی].

---اَنداز (---فت ا ، سک ن) صف.
رک : سایہ افگن.
سایہ انداز چتر مُجھ سر پر
پیر شہبیر کے قدم کرنا
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۴۰). [سایہ + انداز (رک)].

---اَندازی (---فت ا ، سک ن) امث.
عکس ڈالنا ، عکس ڈالنے کی کیفیت. سیکشن جو ... ترچھے خطوط سے پُر کر دیا جاتا ہے اس عمل کو سایہ اندازی کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، دھات کاری ، ۱۵). [سایہ + انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آسا صف ؛ م ف.
سایہ کی مانند.
پسِ دیوارِ جاناں سایہ آسا
پڑے رہتے ہیں نعش دو دو پہر ہم
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۰۱). [سایہ + آسا (رک)].

---بالِ ہُما کس اضا (---کس مج ل ، ضم ہ) اند.
ہما (ایک خیالی پرند) کا سایہ جسے بابرکت اور مسعود سمجھا جاتا ہے.
نوکری سر پر مشقّت کی ہے تاجِ سروری
سایۂ بالِ ہما سایہ ہے ہرگو کہ کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴). [سایہ + ف : بال + ہما (علَم)].

---بان صف ؛ اند.
۱. رک : سائبان معنی نمبر ۱.

دیرا دیئے ہیں گنج کے چھنداں سوں کوہ قاف پر
موتی کے جالے سایہ بان جوڑیا ہے خاقان عید کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵).
سنبل سوں گل تازہ کوئی دیتا آب
بندیا سایہ بان شب کا ہر آفتاب
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۳۷). اگر ممکن ہو تو سایہ بان بھی رہے تا کہ لکڑیاں بالکل تند ہوا اور دھوپ میں نہ پڑی رہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۹۹). ۲. (مجازاً) مہربان ، مشفق ؛ سایۂ رحمت ، سایہ فگن.
فلک تے بلند پایہ تجھ تخت کا
تیرا تاج سو سایہ بان بخت کا
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۳).
کیا غم ہے اس کو گرمئ خورشیدِ حشر سے
بختِ سیاہ جس کے سر اوپر ہے سایہ بان
(۱۷۰۷ ، ولی (نکات الشعرا ، ۹۱)). [سایہ + بان ، لاحقۂ فاعلی].

---بن کے ساتھ رہنا محاورہ.
سائے کی طرح ساتھ لگا رہنا ، ہر وقت ساتھ رہنا ، کسی وقت جُدا نہ ہونا.
عشقِ کاکل سے نہ چھوٹے گی کبھی جانِ جلیل
عمر بھر ساتھ رہے گا ترے سایہ بن کر
(۱۹۳۶ ، جلیل (نوراللغات ، ۳ : ۱۹۳)).

---بنّا محاورہ.
بہت قریب رہنا ، ساتھ لگے رہنا ، ساتھ ساتھ رہنا.
مر گئے پھر بھی حسینوں کی وہی الفت ہے
سایہ بن بن کے لپٹتے ہیں پربزاد سے ہم
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۸۱). جب تک فیض آباد میں رہے حسن کی شاعرانہ صلاحیتیں اُستاد کا سایہ بنی رہیں. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ : ۸۳۵).

---پرست (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
شرک و الحاد کا قائل ، توہم پرست ، عقیدے میں خام.
نہ حق کو جیوں کہ بحر جان خلق کو جیوں قل
تکو ہو سایہ پرستوں سے متّقی زینہار
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۵ ، ۱۱۹) [سایہ + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا].

---پرور (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
رک : سایہ پروردہ.
جس دن سے سایہ پرورِ سنگو فراق ہوں
تب سیں شکستہ شیشۂ ناموس و ننگ ہے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۶۶).
حاسد کیونکر جلے نہ مجھ سے اکبر
سلطانِ جہاں کا سایہ پرور ہوں
(۱۸۹۹ ، تجلیاتِ عشق ، ۴۹۳).
باایں ہمہ جاہ و شوکت و فر ہے اہلِ عرب کا سایہ پرور
(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۱۹). [سایہ پروردہ (رک) کی تخفیف].

---پرورد (---فت پ ، سک ر ، فت و ، سک د) صف.
رک : سایہ پروردہ.
سایہ پرورد ستم یاد آیا یہ کہ ہم
عافیت سے دامنِ شمشیر قاتل میں رہے
(۱۹۱۷ ، کلیاتِ رعب ، ۱۹۳). [سایہ + ف : پرورد ، پروردن - پالنا].

---پروردہ (---فت پ ، سک ر ، فت و ، سک ر ، فت د) صف.
۱. زیرِ سایہ رہنے والا یا پرورش پانے والا ، سرپرستی میں پلا ہوا ، کسی کی حمایت یا مہربانی میں پرورش پایا ہوا ، ناز پروردہ ؛ لاڈلا ؛ فیض یافتہ (فرہنگِ آصفیہ). ۲. آرام کا خوگر ؛ سہارے کا محتاج ؛ سُست اور آرام طلب. سیاہ نائروں کی ناتجربہ کار سایہ پروردہ علاوہ اس کے فے سواران جنگی سے کبھو نہیں لڑتے تھے. (۱۸۴۷ ، حملاتِ حیدری ، ۱۱۳). [سایہ + ف : پروردہ ، پروردن - پالنا (رک) سے صفتِ فاعلی].

---پڑ جانا محاورہ.
رک : سایہ پڑنا.
پڑ جائے تیرا سایہ تو جلنے سے پائیں امن
بحر و بر جبال و شجر آفتاب میں
(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۲۴۶).
فیل وہ شام بدن اور وہ شب رنگ ہے اسپ
سایہ پڑ جائے جو ان کا رُخِ کافر ہو سیاہ
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۱۲).

---پڑنا محاورہ.
۱. پرچھانواں پڑنا ، عکس پڑنا ، پرتو پڑنا.
بحر اگر اوس گلِ خورشید کا سایہ پڑ جائے
چاند سی چاندنی کا پھول دو چنداں ہو جائے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۹).
میرا سایہ گر طلا پر جا پڑے وہ خاک ہو
اے بشر مجھ سے حذر کر ، بخت نامسعود ہوں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۳۰). ۲. صحبت کا اثر ہونا ، دوسرے کی خو بو آ جانا.
پری زاد کا مجھ پہ سایہ پڑا ہے
وہ رکھ دے کا چٹکی میں مجھ کو مسل کر
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۷).
گرو کے یہ تاکیدی الفاظ تھے نہ عورت کا سایہ کٹی پر پڑے
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۹).

---پسا جانا محاورہ.
بہت زیادہ بھیڑ ہونا.
پسا جاتا ہے سایہ ہے یہ جمع کوئے قاتل میں
سروں پر پھرتی ہے تھالی کھوے لوگوں کے چھلتے ہیں
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۷۰).

---پوش (---و مج) صف.
(مجازاً) چھتری ؛ باغ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).
[سایہ + ف : پوش ، پوشیدن - چھپانا ، ڈھانکنا].

---پھیلنا محاورہ.
سورج غروب ہونے کو ہونا ، شام قریب ہونا. شام کے وقت جب زمین کی سطح پر سایہ پھیل چکا ہوتا ہے وہ آسمان پر پرندوں کو دیکھتی ہے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۱).

---جُو (---و مع) صف.
سایہ کی تلاش یا جُستجو کرنے والا.
گل اور سنبل اس مُشک بُو آئیا
سنبل تھے گُل اس سایہ جُو آئیا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۲۱).[سایہ + ف : جُو ، جُستن ـ تلاش کرنا].

---چَرَن کس اضا(---فت چ ، ر) امذ.
پانو کا سایہ ؛ (مجازاً) سائبان ؛ سرپرستی ؛ مہربانی.
بطفیلِ رسول مُجھ سر پر
چتر ہو سایۂ چرن تیرا
(۱۸۰۵ ، بیاض مراثی ، ۱۸۹). [سایہ + چرن (رک)].

---چڑھنا محاورہ.
سایہ گھٹنا ، سایہ دُور ہونا.
کُچھ میں سایہ ہوں کہ چڑھ جاؤں گا
زیرِ دیوارِ مکاں آنے دو
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۵۹).
اے رشکو شوق دیکھ کہ سایہ تو چڑھ گیا
ہم سر پٹک کے رہ گئے دیوار کے قریب
(۱۹۰۵ ، کلیاتِ رعب ، ۶۸).

---خُدا کس اضا(---ضم خ) امذ.
خُدا کا سایہ ؛ (مجازاً) بادشاہ ، ظلِّ الٰہی (فرہنگِ آصفیہ).
[سایہ + خُدا (رک)].

---دار صف.
۱. گھنا ، چھتنار ؛ درخت جس کے نیچے چھانو رہے.
نہ رکھ ہائے جائے ، کہیں سایہ دار
جو ہونے سکھ کا لکہ اس دوکھی کوں ادھار
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۱).
درخت آنب کے سبز اور سایہ دار
نہالاں نوخیز رنگیں بہار
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲).
اجسام ممکنات ہیں جس پاک تن کا ظل
اس سایہ دار سایۂ ممدود پر درود
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۰). کوئی سایہ دار گھاس والی جگہ ڈھونڈ رہا ہوں. (۱۹۸۸ ، اور انسان مر گیا ، ۱۶۳). ۲. عکس والا ، سیاہی مائل ، دھندلا.
اہلِ ایماں توڑ ڈالیں ، ہے یہ ایما یار کا
سایہ دار اُسنے جو بنوایا مری تصویر کو
(۱۸۸۶ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۰۰). [سایہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---داماں کس اضا ، امذ.
سایۂ عاطفت ، لُطف و کرم کا سایہ.
میزانِ عدل و سایۂ دامانِ مُصطفےٰ
رکھ چھوڑیں کاتبین یہ دفتر حساب کا
(۱۹۰۵ ، گفتارِ بے خود ، ۲). [سایہ + داماں (رک)].

---دُور کرنا محاورہ.
آسیب بھگانا ، سایہ اُتارنا ، توہم سے نجات دلانا. موران نے وستی رام کو بُلایا اور کہا کہ میری والدہ کا سایہ دور کر دے (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۷۳۵).

---دَولَت کس اضا(---و لین ، فت ل) امذ ؛ م ف.
بادشاہ کی خدمت میں (جامع اللغات). [سایہ + دولت (رک)].

---دیوار کس اضا(---ی مع) امذ.
دیوار کا سایہ ، چھانو.
انجامِ عُمر سے بڑھی کیا کیا خمیدگی
دن کم رہا تو سایۂ دیوار ڈھل گیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۳).
حاجت مُجھے جنّت کی نہ طوبیٰ کی ضرورت
میرے لئے کافی ہے ترا سایۂ دیوار
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۶).
دو گھڑی اس سے رہو دُور تو یوں لگتا ہے
جس طرح سایۂ دیوار سے دیوار جُدا
(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۲۸). [سایہ + دیوار (رک)].

---ڈالنا محاورہ.
مُتاثر کرنا ، اثر ڈالنا ، زیرِ اثر کرنا. مُجھ ناشاد پر عتاب ہے کہ آپ ہی تو پری کی طرح سایہ ڈال کر دیوانہ بنایا اور پھر نظر پھیر لی. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۳۵۳).
زندگی پر اپنا سایہ بھی نہ ڈالا بھول کر
اب سرِ تُربت کوئی سروِ رواں آیا تو کیا
(۱۹۳۷ ، سرود و خروش ، ۶۲). آنے والے واقعات بھی میرے باطن پر اپنا سایہ ڈال رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۱۶).

---ڈھلنا محاورہ.
دُھوپ کا ختم ہونا ، سایہ پھیلنا ، شام ہونا. اب اپھاٹر کا سایہ ڈھل رہا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۸۰).

---رَحمَت کس اضا(---فت ر ، سک ح ، فت م) امذ.
خُدا کا سایہ ، رحمتِ الٰہی.
سایۂ رحمت کی صورت پرتوِ ذاتِ احد
آیۂ صبحِ ازل ، سرسایۂ شامِ ابد
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۰). [سایہ + رحمت (رک)].

---زاغ کس اضا ، امذ.
(مجازاً) منحوس سایہ ، خراب اثرات ، نحوست. غالباً اُسے معلوم ہو گیا ہے کہ مُجھ پر سایہ ہے سایۂ ہُما نہیں سایۂ زاغ کی زد میں ہوں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۵۸). [سایہ+زاغ (رک)].

---زَدْگی (---فت ز ، سک د) است.
بُھوت پریت کا اثر ، آسیب زدگی ، جھپیٹے میں ہونا. میں چالیس روز کا بھی نہ ہوا تھا کہ میرے اعضا میں لرزہ پیدا ہو جاتا تھا لوگوں کو سایہ زدگی کا گُمان تھا.(۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۵۵). [سایہ + زدہ (گ مبدل ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سان صف.
سائے کی مانند ، سائے جیسا. وہ شوخ چشم شرما کر ایک جانب چلی خواجہ دیوانہ وار مضطرب بےقرار سایہ سان اس کے ساتھ. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشرُبا ، ۵ : ۷۲۰). [سایہ + سان، لاحقۂ صفت].

---سَپَٹ (---فت س ، پ) امذ.
آسیب ، جن یا بُھوت پریت کا اثر. عہدِ ماضی میں جادو ٹونے اور نجوم ... اور پلید روحوں کے سایہ سپٹ پر اعتقاد سے وابستہ تھے. (۱۹۶۶ ، افکارِ حاضرہ ، ۳۰۶). [سایہ + سپٹ (تابع)].

---سَر پَر قائِم رَہْنا محاورہ.
بُزرگوں اور والدین کا زندہ رہنا ؛ سرپرستی قائم رہنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---سَر سے اُٹھْنا محاورہ.
ماں یا باپ کا فوت ہو جانا ؛ سرپرستی ختم ہو جانا ، سرپرست کا وفات پا جانا. ماں باپ دونوں کا سایہ سر سے اُٹھ چکا ہے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۶۷). ہنوز بچپن ہی کھیل رہا تھا کہ شفیق باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا. (۱۹۳۳ ، جنتِر نگاہ ، ۱۶۰).

---سَرَکْنا محاورہ.
سایہ گھٹنا ، سایے کا دور ہونا.

جب گیا ہوں کُوچۂ دلدار میں
مُجھ سے سرکا سایہ تک دیوار کا

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۷). جوں جوں سایہ سرکتا جا رہا تھا یہ جوکڑی بھی سرکتی جاتی تھی. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۵۲).

---سِکَّہ ہونا محاورہ.
آسیب ہونا ، جن بُھوت کا اثر ہونا. کہتی ہوئی چلی آرہی ہیں سرکتی، ہے ہے! کُچھ سایہ سکہ نہ ہوجائے ، بُھوت پلیت نہ لپٹ جائے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشرُبا ، ۵ : ۱۲۳). خدانخواستہ خاک میرے منہ میں کوئی سایہ سِکّہ ہو گیا اور چل بسیں تو میں ... کیا جواب دونگی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۳۶).

---طَلَب (---فت ط ، ل) صف.
رک : سایہ جُو. کیونکہ انوار تدبیر اور تصرُّف کرنے والے سایہ طلب مُدّت ہائے دراز میں بہت ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۰۵). [سایہ + طلب (رک)].

---عاطِفَت کسرِ اضا(---کس مع ط ، فت ف) امذ.
(مجازاً) مہربانی ، شفقت ، لُطف و کرم. جو چیز گورنمنٹ کے سایۂ عاطفت میں نہ ہو اُس کی بےسروسامانی قدرتی بات ہے. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۶۹). ڈاکٹر صاحب ایسے قابل جوہروں کی تلاش میں رہتے تھے، فوراً ہی اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۳۲). میری پرورش اور تعلیم و تربیت کے جُملہ مراحل نانا میاں مرحوم ... کے ظلی سایۂ عاطفت میں طے ہوئے. (۱۹۷۸ ، صد رنگ ، ۵). [سایۂ + عاطفت (رک)].

---عَنْقا کسرِ صف(---فت نیز ضم ع ، سک ن) امذ.
(مجازاً) معدوم شے ، جس چیز کا وجود نہ ہو ؛ تصوّراتی ، خیالی ؛ نایاب ، کم یاب.

اے صبا شہرہ جو میری اشک باری کا اُڑا
ہو گیا معدوم مثلِ سایۂ عنقا سحاب

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۳). [سایہ + عنقا (رک)].

---فِگَن (---کس ف ، فت گ) امذ.
رک : سایہ افگن.

گدا تو چشم ہی جانے ہے تاجِ شاہی کو
ہمارے سر پہ نہ سایہ فگن ہو بالِ ہُما

(۱۸۸۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۹).

کیونکر نہ تم کو بادشہِ حُسن ہم کہیں
ہر وقت سر پر سایہ فگن ہے ہُمائے زُلف

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۰۹).

سایہ فگن ہے فرق پہ کوہِ فلک نشاں
قدموں میں کھیلتا ہے تیرے بحرِ بیکراں

(۱۹۲۳ ، مطلعِ انوار ، ۳۷). اس زندگی میں ہُما بن کے آئے اور میرے سر پر سایہ فگن ہونے کی خوش خبری کیا سناتے ہو. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۲۹). [سایہ + ف : فگن ، فگندن ۔ ڈالنا].

---کَرْنا محاورہ.
۱. چھتر چھانا ، چھاؤں کرنا. حضرت سلیمان نے چڑیوں کو ارشاد کیا انہوں نے سایہ کیا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۰۸). تمام رسمیں جشنِ شاہانہ کی ادا ہوئیں بہار نے پُھول برسائے آسمان نے تارے اُتارے اقبال نے چتر سُن کر سر پر سایہ کیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۳). اور سایہ کیا ہم نے تُم پر ابر کا اور اتارا تم پر من اور سلویٰ. (۱۹۱۷ ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۱۳). ۲. منڈلانا ، گھیرے رہنا ، اِرد گرد چکّر کاٹنا. اداکار بھی ڈرامے کی تصنیف کے وقت مُصنّف کے قلم پر سایہ کئے ہوئے ہوتے ہیں. (۱۹۸۶ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۸۲).

---کی طَرَح ساتھ رَہْنا محاورہ.
ہمیشہ ساتھ رہنا ؛ کسی وقت ساتھ نہ چھوڑنا.

جو مُصیبت ہو وہ پردیس میں سہنا بیٹا
سایہ کی طرح مگر ساتھ ہی رہنا بیٹا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۳).

سایہ کی طرح میرے رہا ساتھ ہر گھڑی
تو دستِ راست تھا جو مصیبت کوئی پڑی

(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۱۰۵).

---گِرنا محاورہ۔
سایہ پڑنا ؛ کسی شے کا سایہ بننا۔ زہرہ اور سیاروں کی نسبت ظاہرا بڑا نظر آتا ہے ... اور اس کی روشنی سے اندھیری راتوں میں اجسام کا سایہ بھی گِرتا ہے۔ (۱۸۳۹ ، اصالو کرہ ، ۲۰۰)۔

مُشک و عنبر کی مہک آنے لگی اُس خاک سے
جس زمیں پر سایۂ گیسوئے پیغمبر گرا
(۱۸۹۳ ، معیارِ تظلم ، ۵۳)۔

---گُسْتَر (---ضم گ ، سک س ، فت ت) صف۔
۱. مہربان ، سرپرست ؛ کرم گُستر۔

ہماری نیک بختی سر پہ تیرے سایہ گُستر ہے
عجب کیا گر تری خدمت منیں آوے ہُما ہوں اُٹھ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۷)۔

ابر رحمت کانِ شفقت بحرِ لُطف
سایہ گُستر بندہ پرور پاک ذات
(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۱۶)۔ ۲. حاوی ، قائم ، غالب۔ ہندوستان میں چھ سو برس تک اِسلامی حکومت سایہ گُستر رہی۔ (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۷ : ۹۱)۔

سایہ گُستر رہے سر پر رہیں سرکارِ ریاض
پاؤں پر حضرتِ صابر کے ہے سر میرا
(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۵۸)۔ ۳. رک : سایہ فِگن۔ اور آپ کو بہت دیر تک گھر کے پسماندوں پر سایہ گُستر رکھے۔ (۱۹۰۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۵)۔ اف : رہنا ، ہونا۔ [سایہ + گُستر (رک)]۔

---گِیر (---ی مع) صف۔
سایہ کرنے والا۔

مجھ سر پہ قدم سے اپنے یارب
جم جم اچھو سایہ گیر شہمیر
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۲۲)۔ [سایہ + ف : گیر ، گرفتن ، پکڑنا]

---گَھڑی (---فت گھ) امث۔
قدیم زمانے کی گھڑی جس میں سائے کے ذریعے وقت یا پہر کا اندازہ کیا جاتا تھا ، دھوپ گھڑی۔ سایہ گھڑی کے گرد ایک دائرہ کھینچا جاتا تھا ... سایہ دائرے کو جن نُقاط پر مَس کرتا تھا اس کو درج کر لیا جاتا تھا۔ (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳)۔ [سایہ + گھڑی (رک)]۔

---گھنا ہونا محاورہ۔
حد درجہ مہربان ہونا ، انتہائی مُشفق ہونا ، محافظ ہونا ، لُطف و کرم کا فراواں ہونا۔ کسی آدمی سے متاثر ہو کر زندگی کا رویہ بدلنا اسی صورت میں ممکن ہے جب دوسرا شخص اتنا قد آور اور اس کا سایہ اِتنا گھنا ہو کہ اس کی بلندی کا اِنکار اور سائے کی ٹھنڈک سے فرار اپنی ذات کی نفی معلوم ہو۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۱۷)۔

---نَہ ہونا محاورہ۔
۱. عکس نہ ہونا ، پرچھائیں نہ ہونا۔

سایہ کی صورت رہا کرتے تھے حیدر ساتھ ساتھ
اس لئے شاید رسول اللہ کا سایہ نہ تھا
(؟ مشہور (مہذب اللغات ، ۶ : ۳۳۳))۔ ۲. کسی شے کا مُطلق نشان نہ ہونا۔

لکھ جو چکا پھر کہیں سایہ نہ تھا
عقل یہ کہتی تھی کہ آیا نہ تھا
(۱۸۸۳ ، قدر (مہذب اللغات ، ۶ : ۳۳۳))۔

---وار ساتھ رَہْنا محاورہ۔
سایے کی طرح ہر وقت ساتھ رہنا ، کبھی پیچھا نہ چھوڑنا۔

ہزار حادثہ میں سایہ وار ساتھ رہے
قیامت آئی جہاں میں بلا نصیب آیا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۹)۔ یہ بات بخوبی ذہن نشین فرمائی کہ خبردار سایہ وار حضور کے ساتھ رہنا۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۹)۔

---وَر (---فت و) صف۔
رک : سایہ فِگن۔

ابرِ رحمت سا ہو تُجھ پر سایہ ور
بے جہت کرتا ہے ہم سوں کیوں حذر
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۸)۔

سایہ وحدت ذاتِ مطلق سایہ دار
سایہ کثرت سایہ ور خیرالبشر
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۸۹)۔ [سایہ + ف : ور ، لاحقۂ صفت]۔

---ہُما کس اضا (---ضم ہ) امذ۔
ہما (تصوّراتی پرند) کا سایہ جو خوش بختی کی علامت خیال کیا جاتا ہے ، خوش بختی۔ غالباً اسے بھی معلوم ہو گیا ہے کہ مُجھ پر سایہ ہے سایۂ ہما نہیں۔ (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۵۸)۔ [سایہ + ہما (عَلَم)]۔

---ہونا محاورہ۔
۱. آسیب کا اثر ہونا۔ لڑکا یا عورت ... بیمار ہو یہی کہتے ہیں جن کا آسیب یا سایہ ہوا۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۲۸)۔ ۲. صحبت کا اثر ہونا ؛ زیرِ اثر ہونا۔

عاشق ہوں قدِ یار کا ، کیوں ڈرتی ہے قمری
دیوانہ نہیں ، سایۂ شمشاد ہے مُجھ پر
(۱۸۵۳ ، ریاضِ مصنف ، ۱۶۷)۔ ۳. پرتو ہونا ، شفقت یا مہربانی ہونا۔

یوسف سے فزوں حُسنِ گراں مایہ ہے اُن کا
یہ دُھوپ بیاباں میں نہیں سایہ ہے اُن کا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۹)۔

---یَزْدان کس اضا (---فت ی ، سک ز) امذ۔
خُدا کا سایہ ؛ (مجازاً) بادشاہ ، شہنشاہ (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [سایہ + یزداں (رک)]۔

سائے/سایے امذ ؛ ج۔
سایہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل) (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---تلے آنا محاورہ.
کسی کی پناہ یا حفاظت میں آنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---سے بچ کے چلنا محاورہ.
دُور دُور رہنا ، کترانا.

سائے سے تمہارے بچ کے چلئے
دیوانہ بنانے کو بلا ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۱).

---سے بچنا محاورہ.
نزدیک نہ آنا ، بہت احتیاط کرنا ، احتراز کرنا (جامع اللغات).

---سے جلنا محاورہ.
نفرت کرنا ، صورت دیکھ کر غصہ آ جانا.

ملے محشر میں گر مجھ کو یہ کافی ہے عذاب اس کو
کہ یارب وہ بتِ کافر مرے سائے سے جلتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۷۱).

---سے رَم کرنا محاورہ.
اپنے سائے سے ڈرنا یا بھاگنا ؛ نہایت احتیاط کرنا ؛ نزدیک نہ آنا (جامع اللغات).

---سے وَحشت ہونا محاورہ.
بہت وحشت ہونا ، اُلجھن ہونا.

وہ جنوں تھا جو برنگو سایہ تیرے ساتھ تھے
اے پری اب تو ترے سائے سے ہے وحشت ہمیں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۷).

---لمبے ہونا محاورہ.
سورج ڈھلنے کا وقت ہونا ، شام ہونا ؛ زوال پذیر ہونا. فضا میں ایک عجیب گھٹن اور غیر دوستانہ طرزِ عمل کے سائے لمبے ہو رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۵۸۲).

---میں آ جانا محاورہ.
آسیب ہو جانا ، جھپیٹا ہو جانا (جامع اللغات).

---میں بیٹھنا محاورہ.
حمایت میں آ جانا (جامع اللغات).

---میں پلنا محاورہ.
کسی کی امداد و عنایت سے پرورش پانا ، کسی کے زیرِ سرپرستی پرورش پانا ، کسی کے زیرِ اثر تربیت پانا ، فیضیاب ہونا.

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۷۲).

سَب (فت س). (الف) صف.
کُل ، تمام ، جُملہ ، سارا ، پورا.

جیؤ جیؤ سب کہیں پیؤ نہ کہے کوئی
جیؤ کا جیؤ پیؤ کر جانے ہوئی سنی سوئی

(۱۵۹۹ ، کتابِ نورس ، ۶۳). سب میں اپس کوں دکھلاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۱). جن کی ہوئی سے سب شہر معطر ہو گیا ہے. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۱). دریا وہ ہے جو سب سال جاری رہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۸۹). یہ تو قدرت کے پروگرام ہیں اور قرآنِ کریم نے یہ سب معاملے صاف کر دیئے ہیں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۵۸). (ب) م ف. کلیۃً ، تماماً ، سراسر ، برابر ، متواتر.

کتنا دیکھوں یُو مکھ ان نینوں تھیں سب ہوئی چُوک

(۱۵۹۹ ، نورس ، ۷۶).

قدرت کا دھنی سچی جو کرتا سو سب وہی

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱).

اپنے حضرت کا سب یہ فرمانا
بعد مُدّت کے میں نیں اب جانا

(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، میر اثر ، ۱۱۹).

دونوں کے پسینے میں بھی سب عطر کی بُو ہے
رفتار میں گرمی یہ پریزادوں کی خُو ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲۸). [پ : سَب ؛ س : سَرْوَ सर्व].

---اَپنی گوں کے یار ہوتے ہیں کہاوت.
سب اپنے مطلب کے ہوتے ہیں (فرہنگِ اثر).

---اَپنے اَپنے حال میں مُبتلا ہیں فقرہ.
ہر شخص کو ایک نہ ایک فکر لگی ہوئی ہے.

زاہدا سب مُبتلا ہیں اپنے اپنے حال میں
میں مُسخرِ جام کا تو تفسیرِ تاثر جام کا

(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۳۱).

---اَپنے بَہو بیگانی کہاوت.
بہو دوسرے خاندان کی ہوتی ہے اس لیے اس کو غیر سمجھا جاتا ہے (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---اُسترے باندھو ، کوئی تلوار نہ باندھو ، کر دو یہ مُنادی کوئی دستار نہ باندھو کہاوت.
ظالم کے ظُلم کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ایک ہی تھیلی کے چٹّے بٹّے ہیں کہاوت.
سب ایک جیسے ہیں ؛ ان میں کوئی فرق نہیں (جامع الامثال ؛ علمی اُردو لُغت ؛ جامع اللغات).

---ایک ہی ماتھے کہاوت.
ہر چیز ایک ہی شخص کو ملتی ہے ؛ امیر کے پاس مزید دولت آتی ہے ؛ بھرے کو بھرتے ہیں (علمی اُردو لُغت ؛ جامع الامثال).

---ایک ہی ناؤ کے / میں سوار ہیں کہاوت.
سب کی حالت ایک ہی جیسی ہو تو کہتے ہیں (ماخوذ : علمی اُردو لغت ؛ جامع الامثال).

---بات کھوٹی ، پَہلے دال روٹی کہاوت.
اوّل طعام بعدہٗ کلام ، بھوک لگتی ہے تو کھانے کی فکر سب سے پہلے ہوتی ہے (علمی اُردو لُغت ؛ جامع الامثال).

---بُزُرگیاں تُم ہَر ہی خَتم ہیں فقرہ.
(طنزاً) بڑے بدذات ہو. آپ میں بھی کوٹ کوٹ کر خُوبیاں بھری ہیں اور سب بُزرگیاں تُم ہر ہی ختم ہیں اور آپ سے بہت بہت امید ہے (۱۸۰۸ ، دربائے لطافت ، ۷۳).

---پِیر چھُوٹے ، بکَڑی گَئیں ہی نور کہاوت.
بدمعاش تو بچ گئے ، بے گناہ پکڑے گئے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---توڑیں ہَر میرا ایک رَب نہ توڑے کہاوت.
ساری دنیا ناراض ہو مگر خُدا ناراض نہ ہو(ماخوذ: جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جَگ رُوٹھا رُوٹھن دے یک وہ نہ رُوٹھا چاہیے کہاوت.
رک : سب توڑیں ہر ایک رب نہ توڑے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)

---جَگ رُوٹھا رَہے ، سری رام / میرا مالِک ، نہ رُوٹھا چاہیے کہاوت.
رک : سب توڑیں ، ہر ایک رب نہ توڑے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جَگہ سے ہارے تو چَلے نان ہارے کہاوت.
رک : پیٹ بھرا تو دور کی سُوجھی ، بُھوک لگی تنُور کی سُوجھی. سب جگہ سے ہارے تو چلے نان ہارے خوف کرتا تھراتا گھر آیا تو سُنا کہ چچا زاد بہن دل ہی دل میں شکایت کرتی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳ : ۳۱۰).

---جَنّاں (---فت ج ، شد) صف.
ہر بات جانے والا ؛ علیم و خبیر (جامع اللغات).

---جِینے جی کا بکھیڑا / جھگڑا ہے ، یہ تیرا ہے نہ میرا ہے، چل بسے اس دنیا سے، نہ تیرا ہے نہ میرا ہے کہاوت.
موت کے وقت کوئی چیز ساتھ نہیں جاتی یہ سب زندگی کے ساتھ ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جھونک دِیا فقرہ.
سارا مال لٹا دیا ، سب کُچھ ضائع کر دیا (ماخوذ : محاورات ہندوستان ؛ جامع اللغات).

---چیز کی لَہَر بَہَر ہے فقرہ.
کسی چیز کی کمی نہیں سب کُچھ موجود ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال ؛ مخزن المحاورات).

---خَیرِیَّت ہے فقرہ.
سب ٹھیک ہے فکر کی کوئی بات نہیں ، ہر طرح خیرت ہے.

> آگے کُچھ اس کے ذکرِ دلِ زار مت کرو
> سب خیریت ہے اس سے کُچھ اظہار مت کرو

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۲).

---دُکھ بُورے ہو گئے فقرہ.
بڑی ذلت اور رُسوائی ہونی (فرہنگ اثر).

---دَر جھانکنا محاورہ.
ہر جگہ تلاش کرنا (جامع اللغات).

---دِن م ف.
ہر روز ، ہر وقت ، ہمیشہ ، دائم ، مدام.

> تُجھ باج مخصوص جہاں وو ذاتِ عالی چار ہیں
> اُن کی محبت کا ولی دل میں وطن سب دن اچھو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۳).

---دِن چنگا تہوار/عید کے دِن نَنگا کہاوت.
جب کوئی وقت کے مناسب اور اس کے مُطابق کام نہیں کرتا تو اس کے متعلق کہتے ہیں. اور مثل ہندی کی ارشاد کی ... سب دن چنگا ، تہوار کے دن ننگا. (۱۸۱۹ ، اخبارِ رنگین ، ۳۰).

> سب دن تو ہوتا ہے چنگا   عید کے دن ہوتا ہے ننگا

(۱۸۳۳ ، داستانِ رنگین ، ۱۴۸).

---دِن خُدا کے ہیں کہاوت.
جب سعادت و نحوست کو کسی خاص دن سے مخصوص کرتے ہیں تو کہتے ہیں.

> نیک و بد سب دن خُدا کے ہیں ، لکھی جس دن کی ہو
> کُچھ کرو لیکن فراش کیا ، قضا وہ دن کرے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۱).

---دِن سرنگی عید کے دِن نَنگی کہاوت.
رک : سب دن چنگا تہوار عید کے دن ننگا (ماخوذ : جامع الامثال ؛ علمی اُردو لغت).

---دھان بارَہ/بائیس/باوَن پَسیری/پَنسیری کہاوت.
سب کے ساتھ یکساں سلوک ، مکمل عدل و مساوات اور اچھے بُرے کی تمیز نہ ہونے کے موقع پر کہتے ہیں. کیوں صاحب یہ کیا غضب ہے کہ سب دھان بائیس پنسیری. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۷۷). یہ ناممکن ہے کہ میزان میں عدل و مساوات ہو سب دھان بائیس پنسیری رہیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱۰ : ۹). سُنا کرتے تھے کہ ساس کے پُوت سب ہی برابر سب دھان باون پنسیری. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۱۰ : ۳). بڑی آؤ بھگت ہوتی ہے لڑکیاں تو میرے اوپر جان چھڑکتی ہیں ... ہاں بیٹا یہاں تو سب دھان بارہ پسیری کے ہیں. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۱۷۵).

---رَس (---فت ر) امذ.
ہر قسم کا نچوڑ ، جُز ، عطر. جہاں پناہ جب شُرب کی طرف توجہ فرماتے ہیں تو با افیون و کوکنار نوش فرماتے ہیں (جس کو قبلۂ عالم سب رس کہتے ہیں) ، تو ملازمین ان کو خوانچوں میں بھر حضور میں پیش کرتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۲۱). [سب + رس (رک)].

---سَنسار کال / موت کا کھاجا ، جیسے گدوا وَیسے راجا کہاوت.
بادشاہ ہو یا فقیر ، موت سب کے لیے اٹل ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے بڑی بھوک ، جو پاوے سو چوکھ کہاوت.
بھوک بڑی زبردست چیز ہے ، جو کچھ سامنے آئے انسان چٹ کر جاتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے بھلا کسان کھیتی کرے اور گھر رہے کہاوت.
دوسرے پیشوں والے مارے مارے پھرتے ہیں ، کسان اپنے گھر رہتا ہے ، اس لیے سب سے اچھا ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے بھلا گھسوٹا/کھسوٹا ، نہ جانے نفع نہ جانے ٹوٹا کہاوت.
قزاق کو کسی کے نفع نقصان کی پروا نہیں ہوتی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے بھلی چپ کہاوت.
خاموشی سب سے بہتر ہے.

بس بس آگے کچھ مت کہہ تو
سب سے بھلی چپ ہے چپ رہ تو

(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۱۸۱).

---سے بھلے بھیک کے روٹ کہاوت.
فقیروں کا قول ہے کہ جو چیز مانگنے سے مفت مل جائے سب سے بہتر ہے کیونکہ محنت نہیں کرنی پڑتی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)

---سے بھلے موسل چند ، کریں نہ کھیتی بھرے نہ ڈنڈ کہاوت.
چور اور قزاق سب سے اچھے ، نہ کوئی کام کرتے ہیں نہ محصول دیتے ہیں ؛ طنزاً مستعمل (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے بھلے ہم ، نہ بیاہ کی شادی ، نہ گئے کا غم کہاوت.
بے فکرے آزاد شخص کو نہ کسی کی خوشی نہ غم ، وہ ہر چیز سے بے نیاز ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے رل مل چالیے جب لگ پار بسائے ، مشٹ بچن مکھ بولیے جو نیکی ہی رہ جائے کہاوت.
ہر ایک سے مل جل کر گزارا کرنا چاہیے ، میٹھا بولنا چاہیے تا کہ نیک نام رہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے میٹھی بھوک کہاوت.
کھانے کا اصل مزہ بھوک میں ہی آتا ہے ، کھانا کیسا ہی ہو بھوک میں مزے دار لگتا ہے (جامع الامثال ، جامع اللغات).

---سے ملئے سب سے ملئے سب سے کھچتے جاؤ ، بانجھی بانجھی سب سے کھینچے بسنے اپنے گانو کہاوت.
اگر تم آرام سے زندگی گزارنا چاہتے ہو تو ہر ایک سے میل جول اور محبت رکھو ہر ایک کی ہاں میں ہاں ملاؤ مگر کسی پر انحصار نہ کرو (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---شکل ہے لنگور کی ، اِک دُم کی کسر ہے کہاوت.
کسی کی بدصورتی پر طنزاً کہتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---صدقے ، میں الگ کہاوت.
اس کے متعلق کہتے ہیں جو زیادہ دوستی رکھے مگر مصیبت پڑنے پر الگ ہو جائے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---طرح م ف.
ہر لحاظ سے ، ہر اعتبار سے. بیٹا تم کو خدا نے سب طرح لائق پیدا کیا ہے. (۱۸۶۹ ، مراۃ العروس ، ۶۱).

---طرح سے م ف.
جان و دل سے ، مال سے ، ہر طرح سے (ماخوذ : جامع اللغات)

---طرح سے حاضر ہونا محاورہ.
ہر کام کے لیے تیار ہونا ، جان و مال سے مدد کے لیے تیار ہونا (جامع اللغات ؛ فرہنگ اثر).

---کا بھلا ہو فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) خدا سب کا فائدہ کرے (ماخوذ : جامع اللغات).

---کا/کے مِنب صف.
کُل ، تمام ، جمیع ؛ سرتاپا ، بالکل ، بالتمام ، پورا ، سارے کا سارا ، مکمل. ان کا عرق سب کا سب ان ہی کے اندر پک کر جذب ہو جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳).

سب کے سب روتے تھے صغرا کی طرح وقت سفر
گھر سے تابوت کہ گہوارۂ اصغر نکلا

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہین غم ، ۳۰). آج سب کے سب رواں ہیں عیدگاہ کی طرف ہنستے ہوئے چہروں کے ساتھ اپنے اپنے کپڑوں کے ساتھ. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۷ مئی ، ب).

---کام تھکا تو برا کام تکا کہاوت.
جب سب کاموں میں ناکامی ہوئی تو برا کام اختیار کیا انسان مجبور ہو کر برا کام کرتا ہے (جامع الامثال ، جامع اللغات).

---کاموں پوری کون کہے لنڈوری کہاوت.
جب کوئی عورت شیخی بگھارے تو کہتے ہیں (جامع اللغات).

---کتے کاشی گئے تو ہنڈیا کس نے چاٹی کہاوت.
اگر سب نیک ہیں تو شرارت کس نے کی ؛ شریر اپنی حرکت سے باز نہیں آتا (جامع الامثال ، جامع اللغات).

---کُچھ (---ضم ک ، سک چھ) صف ؛ م ف.
۱. ہر چیز ، کُل مال و متاع ، پورے کا پورا.

اِس کچھ میں ہی ہے سب کچھ
اگر گیان ہے تو سمجھ اب کچھ

(۱۹۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۳).

کرتا جو کچھ کدھر ہے سب کچھ کیا تھا ہم نے
تو بھی کیا ہنس کو وہ شوخ پیٹھ دے کر

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۳). بعض ہنسی ہنسی میں سب کچھ کہہ جاتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۷۷).

اُدھر کیا دھرا ہے اِدھر ہی ہے سب کُچھ
سمجھنے لگا ہوں یہ مر مر کے اب کُچھ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۱۵۷). اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس آزمودہ کار نسخے کو استعمال کرنا شروع کر دیا کہ محبت اور جنگ میں سب کچھ جائز ہے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۵۰۵). ۲. (مجازاً) کرتا دھرتا. ان دنوں قاضی عیسیٰ ہی بلوچستان میں مسلم لیگ کے سب کُچھ تھے. (۱۹۸۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۲۰/ ستمبر ، ۳).

---- کُچھ ہو ہوا کر م ف.
سارا معاملہ طے ہوکر ، کارروائی ختم ہونے کے بعد (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---- کسے م ف (قدیم).
ہر ایک کو ، سب کو. ہر رنگ رنگ کے پھول سرنگ مقبول سب کسے بھاتے ... دایم تازے ہرگز نیں کُملاتے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۰).

---- کو ایک آنکھ دیکھنا محاورہ.
یکساں پیش آنا، برابر کا سلوک کرنا، کسی کے ساتھ طرف داری یا خصوصیت نہ برتنا.

خورشید وار دیکھتے ہیں سب کو ایک آنکھ
روشن ضمیر ملتے ہر ایک نیک و بد سے ہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۵).

---- کو ایک (ہی) لاٹھی / لکڑی ہانکنا محاورہ.
کسی کے رُتبے اور حیثت کا خیال نہ رکھنا ، اہل اور نااہل سب سے ایک جیسا سلوک کرنا. پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں ... تم لگے سب کو ایک لکڑی ہانکنے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۲). علاج کے لحاظ سے فنِ طب کے ایک بڑے دائرے میں پھیلے ہوئے ہیں اور جو شخص ان سب کو ایک ہی لکڑی سے ہانکنا چاہتا ہے. (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، جولائی ، ۵۵).

---- کو کہو میری ٹھُہوُن کو کُچھ نہ کہو کہاوت.
کوئی عورت نصیحت پر ناراض ہو جائے تو کہتے ہیں کہ یہ بہت نازک مزاج عورت ہے (جامع الامثال).

---- کوئی صف.
ہر ایک ، ہر شخص ، ہر کوئی ، ہر فرد ؛ سب کے سب. بادشاہ ان پہ مہربانی فرماوتا ہے تو سب کوئی ان کوں معتبر جانے. (۱۷۳۶؟ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۳). خوران کے جتنے بہت والے اور دلیر تھے سب کوئی گھابرے ہوئے اور ایک ایک کر میدان میں آئے تھے. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۵۳).

صبر و ہوش و قرار و تاب و توان
چل بسے رفتہ رفتہ سب کوئی

(۱۹۰۵ ، وفا (تذکرۂ شعرائے اردو ، ۲۰۳)).

---- کوئی جھومر بھرے ، لنگڑی کہے ہم ہوں کہاوت.
ہر ایک کو دیکھ کر ، وہ بھی جسے کسی چیز کی ضرورت نہ ہو ، ویسی کرے تو کہتے ہیں (ماخوذ ؛ جامع الامثال).

---- کوئی ملیو ملے ، پر لنگوٹیا (یار) نہ ملیو ملے کہاوت.
قریبی دوست بہت بے تکلفی کرتا ہے اس لیے نہ ملے تو بہتر ہے کہ وہ سب پول کھول دے گا ؛ ہر چیز مل سکتی ہے مگر بے تکلف اور بچپن کا دوست نہیں مل سکتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---- کہنے کی باتیں ہیں فقرہ.
بناوٹ کی باتیں ہیں ، اصلیت کُچھ نہیں.

سُنا کرتے ہیں معشوقوں پہ آنا حضرتِ دل کا
نہ آتے ہیں ، نہ جاتے ہیں ، یہ سب کہنے کی باتیں ہیں

(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۱ : ۱۵۸).

---- کہیں م ف.
ہر جگہ ، سب جگہ. خطرہ کیا ہے خدا سب کہیں ہے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲۵).

---- کی سُننا اپنی کرنا کہاوت.
انسان سنے سب کی مگر کرے وہی جو اپنے لیے بہتر سمجھے. اپنے کو معلوم دوسرے کو کیا مفہوم اس لئے یہ نصیحت نا ہسرنا مثل مشہور ہے سب کی سننا اپنی کرنا. (۱۸۳۵ ، پچین مثال ، ۶).

---- کی ماں/میّا ، شام (ہے) کہاوت.
شام کو سب گھر آکر آرام پاتے ہیں ، اس لیے شام سب کی ماں کی طرح ہے کہ اس سے سکھ ملتا ہے (جامع الامثال).

---- کے بالم ، گھیر کر لے گئے عالم گیر کہاوت.
کُچھ نہ چھوڑنا ، صفایا کر دینا ؛ کسی چیز کے نایاب ہونے یا قحط پڑ جانے کے موقع پر کہتے ہیں. دلّی میں یہ کہاوت مشہور ہے کہ سب کے بالم گھیر کر لے گئے عالمگیر. (۱۹۰۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۶۷).

---- کے دانو آنٹرے تین ، ہمارے دانو کُڑک کہاوت.
سب خوش قسمت ہیں ، ہم ہی بدقسمت ہیں ؛ دوسروں کو بہت کُچھ ملتا ہے ہمیں کُچھ نہیں ملتا (جامع الامثال).

---- کے سب صف ؛ م ف.
تمام ، کل ، سارے کے سارے.

سب کے سب روتے تھے صغرا کی طرح وقتِ سفر
گھر سے تابوت کہ گہوارۂ اصغر نکلا

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہینِ غم ، ۳۱).

---- کھیل ، کھیل چکے ، ہر دنگا باقی ہے کہاوت
تمام تدبیریں ناکام ہو چکیں ہیں اب آخری تدبیر باقی ہے (ماخوذ ؛ جامع الامثال).

---- گڑ لاٹ ہو گیا فقرہ.
ساری محنت اکارت گئی ، سارا کام خراب ہو گیا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---- گڑ مٹی ہوا فقرہ.
رک : سب گڑ لاٹ ہو گیا (جامع الامثال).

---گُن اَدھورے ، کوئی گُن نہ پُورے کہاوت.
کسی میں کوئی خامی رہ جائے تو اس شخص کی بابت کہتے ہیں. کیمرا بھی آنکھ کے ہی اصول پر بنایا گیا ہے مگر وہی مثل صادق آتی ہے سب گن ادھورے کوئی گن نہ پورے ، آنکھ کی نقل اتاری مگر اتاری نہ آئی. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۲۶۳).

---گُن بَھری بیلوا سونٹھ کہاوت.
سونٹھ بڑی مفید چیز ہوتی ہے (جامع الامثال).

---گُن بَھری سیری لاڈو ، کَون کَہے لَنڈُوری کہاوت.
شیخی خور عورت کے متعلق کہتے ہیں کہ اس میں خوبیاں ہیں خامی کوئی نہیں (جامع الامثال).

---گُن (گُنوں) پُورا صف.
عیار ، چالاک ؛ ہر فن مولا ، اُستاد ، ہوشیار ، ماہر ، لائق (بطور طنز مستعمل). اُستانی جی ! تُم سب گُنوں پوری ہو. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۲۱۶). اللہ کی عنایت سے ہر فن مولیٰ سب گن پُورا. ((۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۰۸) غزل خُوب کہتے ہیں گانے کے لائق ، دو ایک غزلیں مجھ کو یاد ہیں ... اچھے ہیں سب گن پُورے. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۳۶). علمی قابلیت کے علاوہ صاحب بہادر سب گُنوں پُورے تھے. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۲۲ : ۵).

---گُن پُورے (انہیں) کَون/ کوئی نَہ ، کَہے لَنڈُورے کہاوت.
رک : سب گُن بھری سیری لاڈو ، کون کہے لنڈوری. یہ حضرت اس مثل کے پُورے پُورے مصداق ہیں سب گُن پُورے انہیں کون کہے لنڈورے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۱۷۵). شاعر یہ ہیں ادیب یہ ہیں بقول بی نصیبن کے سب گُن پُورے کوئی نہ کہے لنڈورے . (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۰ : ۳).

---گُنوں پُورا / پُوری ہونا عاورہ.
سارے عیب موجود ہونا. گلشن بولیں ... شکل پر بھولپن بھی تو نہیں رہا کیسا خرانٹ ہو گیا یہ نوجی سب گُنوں پُورے ہوتے ہیں. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۲).

---گُنوں پُوری کوئی نَہ کَہو اَدھوری/ لَنڈُوری کہاوت.
چالاک اور عیار عورت کے متعلق کہتے ہیں. کونسی شرافت پر بُھولی ہوئی ہو بُھولی ہوئی ہو تمہاری کل پرکل ہے بالکل وہی مثل ہے سب گُنوں پُوری کوئی نہ کہو ادھوری. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۲۲). سب گُنوں پُوری کوئی نہ کہے لنڈوری ، بھلا کہیے کہا طبِّ یونانی اور کُجا علی گڑھ . (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۲۲ : ۹).

سَبّ (فت س ، شد ب نیز بلا شد) امذ ؛ امث.
لعن طعن ، گالی ، دُشنام ، شتم. مساجد کے ابواب پر سَبِّ صحابہ لکھوائی. (۱۸۸۳ ، مطالع الدھور ، ۳۰). میں پسند نہیں کرتا کہ تم سبّ کرنے والوں میں سے ہو. (۱۹۰۴ ، عصرِ جدید ، نومبر ، ۲۶۳). اف : کرنا ، ہونا. [ع].

---و شَتم (---شد ب ، و مج ، کس ش ، سک ت) امذ.
ظلم و ستم ، لعن طعن ، جور و جفا. اہلِ بدعت کو اس واسطے عداوت ہے کہ انہوں نے بدعات کو اُکھاڑا... اس لیے سبّ و شتم کرتے ہیں. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۳۲۱). ان کے ہاں سبّ و شتم و قذف کا کچھ عیب نہ تھا. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۱۹). اشقیا نے دعوتِ حق کا جس تحقیر و استہزا ، سبّ و شتم ... کے ساتھ جواب دیا ، اس کے دہرانے کی حاجت نہیں. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸۳). اس میں بھی لکھنؤ کی شاعری کو خُدا واسطے سبّ و شتم کا ہدف بنایا. (۱۹۵۰ ، چھان بین ، ۸۷). اف : کرنا ، ہونا. [ع : سب + و (حرفِ عطف) + ع : شتم (رک)].

سَبّابَہ (فت س ، شد ب ، فت ب) امث ؛ امذ.
کلمہ کی اُنگلی ، پہلی اُنگلی ، انگوٹھے کے برابر والی اُنگلی انگشتِ شہادت ، انگشتِ اشارہ (Index Finger).

شہنشاہ کے پاؤں کی ای گڑی
بھی انگشتِ سبابہ سب سے بڑی

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۸). قلم انگلیوں میں پکڑیں ابہام اور سبابہ قلم سے اوپر اور انگشت ... قلم سے نیچے ہوتے . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۱۷). جب چاروں انگلیاں نبض پر رکھی جائیں تو خنصر انگوٹھے کی طرف رہے اور سبابہ اوپر کی طرف (۱۹۳۲ ، رسالۂ نبض ، ۱۳). [ع].

سَبّابی (فت س ، شد ب) امث.
دشنام طرازی ، گالی گلوچ ، طعن و تعریض ، سختی و درشتی. بلا فحش اور ابتزال کے شائبہ کے ، ہجو اور سبّابی سے پاک وہ چھوٹے بڑے ، اپنے برائے ، سب کے خاکے ... دلچسپ انداز میں کھینچتے چلے جاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، مقالاتِ ماجد ، ۳۱۲). [ع : سبّاب ـ گالی دینے والا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُبات (ضم س) امث.
۱. نیند ، راحت ، آرام. یوں تو یہ پیغامات کئی مختلف طریقوں سے وصول ہوتے ہیں لیکن بالعموم اسکا طریقہ یہ ہے کہ ایک واسطہ جس پر سبات کی کیفیت طاری رہتی ہے ، ان پیغامات کو کہتا چلا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، افکارِ حاضرہ ، ۲۷۷). ۲. (طب) غفلت کی نیند ، گہری نیند ، ایک بیماری جس میں گہری اور غفلت کی نیند آتی ہے اور بیمار مشکل سے جاگتا ہے. سبات وہ ہے کہ ایک خواب سے غیر طبعی نہایت شدّت سے اور بکثرت دراز ہوتی ہے. (۱۹۱۳ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۵). وہ جن مظاہر کا بیان کرتا ہے ، معالجانہ اثرات کے ساتھ ساتھ ان میں التہاب سحائی لیؤنس ، قوبا ، سبات ... مالیخولیا اور داء الکلب بھی شامل ہیں. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۹۱). [ع].

---اَبَدی کس صف(---فت ا ، ب) امث.
ایسی نیند جس سے انسان کبھی نہ جاگے ؛ موت. ایک وقت ایسا آئے کہ ہر ذی روح سُباتِ ابدی میں پڑ جائے. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۱۸). [سُبات + ابد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---سَہری کس صف(---فت س ، سک ہ) امث.
(طب) سُبات (رک) کی ایک قسم. اگر بلغم صفرا پر غالب ہو اور

نیند کا زمانہ نِسبتاً زائد ہو بیماری کا زمانہ نِسبتاً کم ہو تب سُباتو سہری کہتے ہیں۔ (۱۹۲۳، مخزن الجواہر، ۴۲). [سُبات+سہری (رک)]

سُباتی (ضم س) امث.
وہ نس جو دل سے بدن میں خون پہنچاتی ہے، شریان. اِسی کاغذ پر سُباتی نبض کی ترسیم بھی کی جا سکتی ہے. (۱۹۳۱، تجربی فعلیات (ترجمہ)، ۲۲۱). [سُبات + ی، لاحقۂ نسبت].

ـــ شِرْیان (ـــ کس ش، سک ر) امث.
(طب) دو شِریانیں، جن کے وسیلے سے خُون دماغ تک پہنچتا ہے. (انگ : Carotidartery). شرائین گردن میں مُشترک سباتی شریان کا محل وقوع ایک خط سے ظاہر کیا جاتا ہے جو عظیم تر قوہ کے قصی سرے کے بالائی حِصّہ سے اس نقطہ تک کھینچا جائے جو زائدۂ حلمیہ کی نوک ... میں واقع ہو. (۱۹۳۴، احشائیات (ترجمہ)، ۳۶۶). [سُباتی + شریان (رک)].

ـــ قِنابِل (ـــ کس ق، ب) امذ ؛ ج.
(طب گردن میں پائے جانے والے غدود.
سباتی قِنابل جو تعداد میں دو ہیں (گردن کی ہر جانب پر ایک ایک) ... شکل میں بیضوی ہوتے ہیں اور ان کا لمبا قطر تقریباً ۵ ملی میٹر ہوتا ہے. (۱۹۳۴، احشائیات (ترجمہ)، ۳۳۶). [سباتی + قِنابِل (قنب (رک) کی جمع)].

ـــ کَمان (ـــ فت ک) امث.
(طب) پھیھڑے کو جانے والی شریان جو گردن کے قریب کمان کی شکل میں ہوتی ہے. سُباتی کمان سے آگے کی طرف ایک لِسانی شریان نِکلتی ہے جو زبان اور لامی کے عضلات کو جاتی ہے اور پھر مُشترک سباتی شریان بن جاتی ہے. (۱۹۳۹، اِبتدائی حیوانیات، ۷۱). [سُباتی + کمان (رک)].

ـــ مُثَلَّث (ـــ ضم م، فت ث، شد ل بفت) امث.
(طب) وہ شریان جس کے تین منھ دائیں بائیں اور نیچے کی جانب ہوتے ہیں. گردن کے پچھلے حِصّے میں پائی جاتی ہے. اس کے بعد سُباتی مُثلث پر آو، اس کا یہ نام اس لیے ہے کہ اس میں مُشترک اندرونی اور بیرونی سُباتی شریانوں کے حِصّے موجود ہیں. (۱۹۲۱، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ)، ۳ : ۱۳۶). [سُباتی + مُثلث (رک)].

سَبّاح (فت س، شد ب) امذ.
ماہر تیراک، بہترین شناور، تیراکی میں ماہر، بہت تیرنے والا.

غیر کوثر کسی دریا کا میں سبّاح نہیں
پشۂ شیر خُدا ہن کہیں سبّاح نہیں

(۱۸۱۶، دیوانِ ناسخ، ۱ : ۵۶). ناسخ وغیرہ نے ایسے بہت سے الفاظ اِستعمال کئے ہیں ... مثلاً سپر غم، جریدتین، خالق الاصباح، سباح وغیرہ تو کیوں نہ انہیں بھی متروکات کی فہرست میں درج کیا جائے. (۱۹۲۵، منشوراتِ کیفی، ۱۳۱). [ع].

سِباحَت (فت نیز کس س، فت ح) امث.
۱. تیرنا، تیراکی، شناوری.

دُرِ معرفت اللّٰہ کا سینہ میں حقیقت کے
پایا تو طریقت کے دریا کی سباحت کے

(۱۸۰۹، شاہ کمال، ۱ : ۲۲۲). اُن کی دلیل یہ ہے کہ سباحت (تیراکی) پانی کے بغیر ناممکن ہے. (۱۹۷۶، مقالاتِ کاظمی، ۳۷۶). ۲. (طبیعیات) قوتِ اُچھال یا مرکزِ اُچھال. مائع کے مرکز ثقل کو اکثر مرکز سباحت یا اُچھال کا مرکز کہتے ہیں. (۱۹۲۱، سکونِ سیالات، ۷۸). [ع : (س ب ح)].

ـــ اَلْقَلْب (ـــ ضم ت، غم ا، سک ل، فت ق، سک ل) امذ.
(طب) وہ مرض جس میں دل پانی کے اندر تیرتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور حرکتِ اختلاجی کی طرح حرکت کرتا ہے (مخزن الجواہر، ۳۱).
[سباحت + رک : ال (۱) + قلب (رک)].

سَبّاحَہ. (فت س، شد ب، فت ح) صف ؛ امث سباحۃ.
ایسے پرندے جن کے پنجے جھلی دار ہوتے ہیں. سباحہ یا تیرنے والی چڑیاں :- اس صنف کے پرندوں کے پنجے جھلّی دار ہوتے ہیں. (۱۹۱۰، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۶۸). [ع : (س ب ح)].

سَباخ (فت س) امث.
زمین شور، بنجر زمین. تم اوس شہر میں داخل ہو تو اس کے سباخ یعنی زمین شور اور کلّا اور باغات اور بازاروں اور امیر کے دروازوں سے بچنا اور کناروں پر اس کے رہنا. (۱۸۵۳، الکلام المبین فی آیت رحمۃ اللعالمین، ۷۲). [ع].

سَبادَہ (فت س، د) امذ.
سبادہ اور سنبادہ ایک پتھر ہوتاہےکہ اس سے سامان بناتے ہیں اور حکاک نگینہ اسی سے تراشتے ہیں (ماخوذ: مطلع العلوم (ترجمہ)، ۱۹۶). [ف].

سَبارا (فت س) امث.
کھجور کے درخت کا ایک مرض جو درخت کو جڑ سے کھا جاتا ہے. مرضِ سبارا مادۂ خرما کو اسفل یعنی بنیاد سے کھا جاتا ہے. (۱۹۰۷، فلاحۃ النخل، ۱۹۳). [ع].

سُباس (ضم س) امث.
خوشبو، سگندھ، عطریات. پچھیں اس گھیو بک سُباس ہے. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۱۲).

پو جوں کی کگن گونیا گؤ   پو مشک سباس پتوں او چکڑ

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۲۵). [س : सु + باس (رک)].

سَباط (فت س) امذ.
تپ لرزا، جاڑا بخار (مخزن الجواہر ؛ فرہنگِ عامرہ). [ع].

سِباع (کس س) امذ ؛ ج.
گوشت خور جانور، درندے، وحشی. سیرتیں اُن کی مثل سباع و بہائم کے ہیں. (۱۸۱۰، اخوان الصفا، ۵۵). بعض کہتے ہیں کہ سباع و طیور کی تصویریں بناتے تھے. (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۱: ۶۲۷). ان حیوانوں کا اب ذکر کیا جاتا ہے جن کی غذا گوشت ہے

اور جو تھن والے جانوروں اور پرندوں کو زندہ کھا جاتے ہیں انھیں سباع یا گوشت خور جانور کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۳۲). جنگل یا آبادی میں جب حوش و سباع کا خطرہ ہو تو یہ شعر سات بار یا نو بار پڑھ کر اپنے گرد انگشت سبابہ سے حصار کرے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ قصیدۃ البردہ ، ۳۵). [ع : سَبُع (رک) کی جمع].

ـــــطُیُور (ـــــضم ط ، و مع) امذ ، ج.
گوشت خور پرندے. امام مالک کے نزدیک سباع بہائم اور سباع طُیُور اور حشرات الارض سب درست ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۷). [سباع + طُیُور (طائر (رک) کی جمع)].

سِباعانَہ (کس س ، فت ن) م ف.
جانوروں کا سا ، وحشیانہ. عارا غُصّے میں ایک سباعانہ وحشت سے کسی مورت کو توڑ ڈالتا. (۱۹۰۸ ، خیالستان ، ۳۳). [ع : سباع + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

سِباعی (کس س) صف.
درندہ. واضح ہو کہ ببر ایک قسم شیر کی ہے اور یہ وہی جانور سباعی ہے جسے انگریزی میں ٹائیگر کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۰۵). [سباع (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

سُباعی (ضم س) امث ، صف.
۱. سات حرفی ، سات اجزاء یا سات حروف والا. یہ تینوں رکن سُباعی ہیں یعنی ہفت حرفی اور تین تین اجزاء سے مرکب ہوتے ہیں اور وتد مجموعہ کے شمول سے مجموعی کہلاتے ہیں. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۲۱). ۲. سات مصرعوں کی نظم.

چار عنصر مری رباعی ہیں
ہفت اعضا تِہیں سُباعی ہیں

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۷۷). ۳. سات سیارے ، سات آسمان (ماخوذ : فرہنگِ عامرہ). [ع].

سُباعِیَّہ (ضم س ، کس ع ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف.
حروفِ آتشی یعنی ا ، ہ ، ط ، م ، ف ، ش ، ذ. حروفِ آتشی یعنی کلمۂ سُباعیہ « اہطم فشذ » واسطے دفع امراضِ باردہ و بلغمی ... قوت فکر کے نافع ہیں. (۱۸۹۰ ، جواہرالحروف ، ۷). [سُباعی (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سَبّاق (فت س ، شد ب نیز بلا شد) صف.
سبقت لے جانے والا ، دوڑ میں آگے بڑھ جانے والا ، بہت آگے آگے رہنے والا.

جب ہوئے سبقتِ ایمان میں طاق
اس لئے ہے لقب ان کا سبّاق

(۱۷۷۳ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۵۶). [ع].

سِباق (کس س) امذ.
۱. عبارت کا جو سلسلہ چلا آ رہا ہو اُس کا معنوی اِقتضا ، ربطِ عبارت ، اجزائے عبارت کی معنوی و باہمی مناسبت (عموماً بطور لاحقہ سیاق کے ساتھ مستعمل).

مدح خواں کو اپنے لکھ دیتے ہیں بخشش کی سند
کیا سیاق ہنجن ہے کیا سباقِ ہنجن

(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امانت ، ۶۷). ان آیتوں کے سیاق و سباق اور نظم و ترتیب پر لحاظ کر کے ، میرے ذہن میں بھی معنی آتے ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۲۳). بدلے ہوئے سباق میں اس کی معنویت مختلف بھی ہو سکتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۰). ۲. آغاز ، اِبتدائیہ ، اِفتتاحیہ. اکثر خطوط اس طرح کے لکھنے پڑتے ہیں ، ان کے لیے خاص سباق ایجاد کیا ہے. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، مکاتیب ، ۱۱۰). ۳. حساب نویسی کے قواعد. چودہ برس کے سن میں صرف و نحو ، فقہ و حدیث ، سیاق و سباق ... سب کا مشاق ہوا. (۱۸۵۱ ، بہارِ دانش ، ولایت علی ، ۵). ۴. اعضا کے جوڑ ، ہاتھ پانو کے جوڑ ، باز کی ٹانگیں باندھنے کا فیتہ. اگر سباق یا یعنی بند پر اس کو باندھیں تو بہتر ورنہ پُشت پا کی خنصر اور بنصر کے درمیان میں یعنی پاؤں کی چھوٹی انگلی اور اس کی برابر والی انگلی اور ان دونوں کے بیچ میں کھولیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۳). [ع : (س ب ق)].

ـــــو سَیاق (ـــــو مج ، فت س) امذ.
رک: سیاق و سباق جو زیادہ مستعمل ہے. ان آیتوں کے سیاق و سباق اور نظم و ترتیب پر لحاظ کرکے میرے ذہن میں معنی آتے ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۲۳). [سباق + و (حرفِ عطف) + سیاق (رک)].

سَباقَت (فت س ، ق) امث.
رک : سبقت.

وصل خاطر ذوق سوں کیتا تُمہیں
سب شہیداں میں سباقت یا امام

(۱۶۳۹ ، قدیم اُردو مراثی ، ۲۷۶).

اُن کو اصحاب میں سباقت ہے
دین کوں جو کیے قبول اوّل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۴).

اہلِ دولت سے سباقت کے لیے
باوجودِ فقر در انفاق تم

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۰۱). اگرچہ ایسا کرنے میں کتنی ہی مشکلیں مجھے آئیں کی تم لوگوں سے سباقت ہی لے جاؤں گا. (۱۸۸۳ ، تاجر وینس (ترجمہ) ، ۷۳). [ع : سبقت (رک) کی تارید].

سَبّا ک (فت س ، شد ب) امذ.
چاندی کا کام کرنے والا ، چاندی وغیرہ کو گلا کر اس سے زیور یا دوسری اشیاء ڈھالنے یا گھڑنے والا کاریگر ، سُنار ، زرگر. سبّا ک چاندی کو پاک کر کے قرص بناتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۲۱). سبّا ک. یہ شخص خالص چاندی کی گول ٹکیاں کاٹتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۶). [ع].

سَبّاکی (فت س ، شد ب) امث.
سبّا ک کا کام یا پیشہ ، چاندی کی ڈھلائی ، زرگری. سیسے اور

چاندی کا مرکب پگھل کر گڑھے میں گرتا ہے جو بعد میں عملِ سُہاگی سے صاف کر لیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۴۴). [سُہاگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَبائی (فت س) صف ، امذ ، سبائیہ.
۱. **فرقۂ سبائیہ** (یہ فرقہ عبداللہ بن سبا سے منسوب ہے) ، **عبداللہ بن سبا کو ماننے والے** (ماخوذ : فرقے اور مسالک).
۲. **ایک قسم کی گھاس جس سے کاغذ بنایا جاتا ہے**. کاغذ سازی کے کارخانوں میں سبائی اور بھابر جیسی گھاس استعمال کی جا رہی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹). سرحدی علاقے میں بھبھر اور سبائی گھاس ملتی ہے جو کاغذ بنانے کے کام آتی ہے. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۴۸). ۳. **ایک رسم الخط ، ایک قدیم عربی اندازِ تحریر**. اسی طرح خط نویسی یا رسم الخط بھی عربوں کے پاس تھا ... سبائی ، حمیری اور حبشی بنو قحطان کی زبانیں ہیں. (۱۹۷۶ ، اُردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۵۰). [ع : سباء (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَبائِیَت (فت س ، کس ء ، فت ی) امث.
سبائی فرقہ کا اثر و نفوذ ؛ (مجازاً) بغاوت ، نفرت. ہر حکومت کی مخالفت کرنا اور حاکمِ اعلیٰ کو گالیاں دینا اُن کی سبائیت کا ثبوت ہے. (۱۹۷۳ ، رام راج ، ۱۸۷). اس سارے علاقے کو فتح کر کے اس نے یہاں سبائیت کا قلع قمع کر دیا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۶۷). [سبائی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَبَب (فت س ، ب) امذ.
۱. **وجہ ، عِلّت ، مُوجب ، کارن**.

> جکچھ تجکوں ہونا سو حاضر ہے سب
> اُساساں جو بھرتا سو توں کیا سبب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۸).

> کہتا ہے ولی دل ستی یو مصرعِ رنگیں
> ہے یاد تری مُجھ کوں سبب راحتِ جاں کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳).

> ناتوانی کے سبب کپڑے بدن پر ہیں درست
> چاک سینہ ہو جو سودائے دل اپنا چاق ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۴).

> ہر لحظہ اضطراب کا کُھلتا نہیں سبب
> دل کا ہمارے مرگ کہیں مُدّعا نہ ہو

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۶۵). اس کا سبب صرف یہ تھا کہ ان عالیشان محلوں کی بُنیاد منافرت پر رکھی گئی تھی. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۵۱). میں نے اپنے اس مجموعہ کا نام سمندر ایک تو اس نظم کی وجہ سے رکھا ہے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ اکثر نظمیں ... ساحلوں پر بیٹھ کر تحریر کی ہیں. (۱۹۸۴ ، سمندر ، ۱۳).
۲. **واسطہ ، وسیلہ ، ذریعہ**.

> ملائے جو منگتا ہے بچھڑیاں کوں رب
> تو اس دھات کرتا ہے پیدا سبب

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۹۲).

> پوچھے شاہ بڑی کوں کیا سبب
> کہ دوق ہے تج پر کیا کن غضب

(۱۶۶۹ ، محی الدین نامہ ، ۸). ماباپ سبب پیدا ہونے کے ہیں. (۱۷۴۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۳۲).

> اس مُسبّب کی عنایت کے یہ سارے ہیں سبب
> وہی منعم وہی محسن وہی رازق ، وہی رب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۵).

> ہر چیز مُسَبِّبِ سبب سے مانگو
> منّت سے ، خوشامد سے ، ادب سے مانگو

(۱۹۳۷ ، رباعیاتِ امجد ، ۲ : ۷). اس دائم الوجود صفر کو سبب کہنے کے کوئی معنی نہیں پیدا ہوتے جب تک سبب موجود نہ ہو. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات ، ۳۵۹). ۳. **غرض و غایت**. بہوت ادب سوں ایک سبب سوں بولیا ، بات کا مایا سب کھو لیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۹). دیباچہ مشتمل بر حمد و نعت و مدح ولی نعمت و سبب تالیف. (۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱). ۴. **دلیل ، حُجّت**. احمد شاہ کو اس ملک پر حملہ کرنے کے لیے یہ خاصا سبب ہاتھ آ گیا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۴ : ۱۷۴). ۵. (عروض) **دو حرفی کلمہ جس کا ایک حرف ساکن ہو**. جاننا چاہیے کہ اُصول تین ہیں سبب اور وتد اور فاصلہ. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۵۰). اصطلاحِ عروض میں کلمۂ دو حرفی کو سبب کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۳۱). ۶. **رسّی ، رسن ، ڈوری**. خیمہ میخوں (وتد) اور رسیوں (سبب) سے باندھا جاتا ہے. (۱۸۵۵ ، تمہیدی خطبے ، ۸). «سبب» کیا ہے؟ عربی میں اس کے معنی رسّی اور ڈوری کے ہیں. (۱۹۸۷ ، سیّد سلیمان ندوی ، ۴۳). ۷. **جوڑ ، پیوند ؛ چیز بست** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت). [ع].

سَبَبِ اَوَّل کس صف (سبب فت ا ، شد و فت) امذ.
غایتوں کی غایت ، غایتِ اُولیٰ ، عِلّت العلل. جو کُچھ ہے نیچر ہے ، اس میں خدا کا ہونا نہ ہونے سے بدتر ہے ، ہم اس سے اور وہ ہم سے بے خبر ہے ، بہت ہوا تو ایک سبب یا علت العلل مانا. (۱۸۷۸ ، مقاماتِ ناصری ، ۱۱۵). عربوں میں سببِ اوّل اور علت و علل کے تصوّر پر بڑی بحثیں کی گئی ہیں. لیکن جو کُچھ ہے تو تعلیل سے بلند اور علت العلل کے درجے سے بلند ہے. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات ، ۳۶۰). [سبب + اوّل (رک)].

سَبَبِ ثَقِیل کس صف (سبب فت ث ، ی مع) امذ.
(عروض) **دو حرفی کلمہ جس کے دونوں حرف متحرک ہوں ، مثلاً : ہُوَ ، لَہٗ**. سببِ ثقیل وہ ہے کہ حالتِ اِضافت میں دونوں حرف متحرک ہوں جیسے گُلِ زرد اور گُلِ سرخ. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۵۰). وہ کلمۂ دو حرفی جس کے دونوں حرف متحرک ہوں اسے سببِ ثقیل کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۳۱). [سبب + ثقیل (رک)].

سَبَبِ خَفِیف کس صف (سبب فت خ ، ی مع) امذ.
(عروض) **دو حرفی کلمہ جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو ؛ وہ کلمہ جس میں صرف ایک حرکت واقع ہو ، مثلاً : لا ، ما ، کا ، در ، سب وغیرہ**. سبب دو قسم پر ہے سببِ خفیف اور سببِ ثقیل. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۵۰). وہ کلمۂ دو حرفی جس کا پہلا

حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو اسے سببِ خفیف کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۳۱). [سبب + خفیف (رک)].

ـــ ساز صف.
مُسَبِّب الاسباب ، کسی امر یا شے کے وسائل و اسباب پیدا کرنے والا. خود سبب ساز خدا بندے کوں خوش کرتا نواز. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۰).

اتھا اس فکر میں او عارفِ راز
سبب ہو کیا سبب لیا یا سبب ساز

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، سومن ، ۷۳).

کس کی تمہیں دہشت ہے سبب ساز خُدا ہے
میں تو ابھی جیتا ہوں تردد تمہیں کیا ہے

(۱۸۹۱ ، تعشق ، براہینِ غم ، ۳). [سبب + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

ـــ سیں م ف (قدیم : سبب سُوں).
کے کارن ، کی خاطر ، کے باعث ، کی وجہ سے. بہوت ادب سوں بک سبب سوں بولیا بات کا سایا سب کھولیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۹). ہر روز ظالموں سے اُلجھتا ہے اور مُجھ کو پھڑاتا ہے تیرے سبب سے میں نے کل ایک شخص کو مارا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۷۳). مکّے میں جتنے جھگڑے پیدا ہوتے تھے ، سب انہیں کے سبب سے پیدا ہوئے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۲۶).

ـــ عَظِیم کس صف (ـــ فت ع ، ی مع) امذ.
بڑی وجہ ، خاص وجہ ، اہم سبب. ایک اور سببِ عظیم اس صوبے کی زرخیزی کا یہ ہے کہ اہلِ حرفہ یہاں کے بہت ہنرمند ہیں. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳). [سبب + عظیم (رک)].

ـــ کَرْنا ف س ؛ محاورہ.
اسباب پیدا کرنا ، ذریعہ بنانا ، وسیلہ بنانا. اللّٰہ نے اس کو مری زندگی کا سبب کیا ، سات دن اور رات یہی صورت گُزاری. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۳).

عالمِ ہستی کو تھا مدِّنظر کتمانِ راز
ایک شے کو دوسری شے کا سبب کرنا پڑا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۰).

ـــ کُھلْنا محاورہ.
اصلیت یا حقیقت ظاہر ہونا ، راز افشا ہونا ، بھید کُھلنا.

مطلب ہے کیا جو کرتے ہیں وہ پھر طلب مُجھے
کھلتا نہیں بُلانے کا اُن کے سبب مُجھے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۱۳). اے بہن آج حریف کے مقابلے میں عجیب کیفیت ہو گئی ، آپ میں نہیں ہوں اس کا سبب کچھ نہیں کھلتا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۵۲).

ـــ مُتَوَسِّط کس صف (ـــ ضم م ، فت ت ، و ، شد س بکس) امذ.
(عروض) تین حرفی کلمہ جس کا ایک حرفِ موقوف گر جائے یا ایک حرف مُتحرک اور دو ساکن ہوں. سبب کی تیسری قسم سببِ مُتوسِّط ہے جس میں ایک حرف ساکن اور دو متحرک ہوں. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۲۰). بعض عروض کی کتابوں میں سبب کی ایک قسم سببِ متوسّط بھی لکھی گئی ہے. (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۳۱). [سبب + مُتوسّط (رک)].

ـــ مُسَبِّب کس صف (ـــ ضم م ، فت س ، شد ب بفت) امذ.
لازم و ملزوم. حتیٰ کہ عالمِ اسباب و کون و فساد علت و معلول سبب و مُسبّب کی پگڈنڈی سے بھی الگ تھلگ دور جا پڑا. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۹). [سبب + مُسبّب (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.
وجہ یا کارن ہونا ، راز ہونا ، مقصد ہونا. ہرچند دوستوں کے قاصد بھی بداوّن پہنچے ، مگر ایسے ہی سبب ہوئے کہ آنا نہ ہوا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۶۰).

کر شکرِ پدر کہ حکمِ رب ہے
وہ تیرے وجود کا سبب ہے

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۹۳).

سَبَبی (فت س ، ب) صف.
سبب سے متعلق یا منسوب ؛ بُنیادی ، نسبتی ، مقصدی.

رکھتا ہے عبادت کے لئے حسرتِ جنّت
زاہد کی خُدا ساتھ محبّت سببی ہے

(۱۷۵۹ ، دیوانِ زادۂ حاتم ، ۱۵۳). اوّل قرابت نسبتی اور دوم واسطۂ سببی اور سوم ولا. (۱۸۹۲ ، اُصولِ نظائرِ شرع عبدی ، ۵۱). سببی کوئی وجہ یا سبب بتاتی ہے اس کے عامل ہر سے اور کر ہیں جیسے تمہارے کہنے پر میں نے اسے روپے ادھار دیئے تھے. (۱۹۷۱ ، اُردو کا روپ ، ۳۶۵). [سبب + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بھائی امذ.
بنایا ہوا بھائی ؛ نسبتی بھائی ، برادرِ نسبتی. جاگیردار لوہارو میرے سببی بھائی اور میرے شاگردِ رشید ہیں. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۲۳۳). [سببی + بھائی (رک)].

ـــ مادِّیت (ـــ شد د بکس ، شد ی بفت) امث.
ٹھوس دلیل ، حقیقی عِلت. سببی مادّیت جس میں مادہ ذہن کی عِلت قرار دیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ (ترجمہ) ، ۱۹۷). [سببی + مادّی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَبَبِیَّت (فت س ، ب ، کس ب ، شد ی بفت) امث.
۱. سببی (رک) کا اسمِ کیفیت ، سبب ، وجہ ، مقصدیت. تدبیر اور اسباب کی سببیت میں کچھ منافات نہیں ہے. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۹۳). خلقَ لکم میں حرف لام سببیت بتلانے کے لئے آیا ہے کہ تمہارے سبب سے یہ چیزیں پیدا کی گئی ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۱۸). ۲. دو چیزوں کے درمیان عِلت و معلول ہونے کا علاقہ ، عِلت. ب واسطے سبب اور بیچ اور سکند کے آتا ہے اس کتیں بائے سببیت کہتے ہیں ، باہیں مکان یعنی بیچ اس مکان کے. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۲۸). سببیت سے ہم

ایک شے کا موقوف ہونا دوسری شے پر سمجھتے ہیں ... عِلّت ایسی سمجھی جائے کہ وہ زمانے کے لحاظ سے ہمیشہ دوسرے رکن معلول پر مقدم ہو. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۲۱۲). مسئلۂ سببیّت سے جس کی تعبیر کی جاتی ہے ان دونوں مسئلوں میں تطبیق دینا کچھ بھی مشکل نہ ہو گا. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۸۹). [سببی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَبْت (فت س ، سک ب) امذ ؛ صف.

۱. **سات ، ہفت.**

سبت سر رخصت ہوئے تینو گرام

بختو نایک سے کہے جا رام رام

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۱۰). ۲. **یہودیوں کا مقدس دن ؛ سنیچر ، ہفتہ.** کل کا دن یہواہ کے سبت مقدس کا ہے. (۱۸۲۲ ، موسےٰ کی توریت مقدس ، ۲۷۵) آج ہی سبت کا روز ہے اور اسی وجہ سے مسلمانوں کو ہم سے حملہ کرنے کی توقع نہیں ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۲۸). یہودیوں نے فرعون کی غلامی سے جس دن نجات پائی اسی کو مقدس دن قرار دیا جسے سبت یا ہفتہ کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۳۶). ۳. **کاٹنا.** اہلِ لغت کہتے ہیں سبت کے معنی کاٹنے کے ہیں - یوم السبت اسی سے نکلا ہے کیونکہ اس دن خلق اشیا کا سلسلہ منقطع ہوا. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۱ : ۵۷۹). [ع].

سَبْتک (۱) (فت س ، سک ب ، فت ت) امث.

۱. رک : **سپتک.**

اڑھائی سبکتیں کسی سے نہیں کی سات سُر سُن لو

قیامت آ گئی ٹھہرا جو مطرب ایک سپتک پر

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۹۶). سپتک میانہ سے گندھار تک ایک سپتک زائد چڑھی ہوئی خط گندھار تک ہوتی ہے ، جس کو امیری سپتک کہتے ہیں. البتہ بیچ کی سپتک کامل ہے. (۱۹۶۰ ، حیات امیرخسرو ، ۲۰۰). ۲. **معیار ، اسکیل.** امتحانی پیمائش کے لئے ہر خوردبین کے واسطے ایک معیار یا سپتک بنالینا چاہئے (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۲۷). [س : سَپْت + ک ، لاحقۂ نسبت].

سِبْت (کس س ، سک ب) امذ.

رنگی ہوئی کھال ، ادھوڑی ، چمڑا (ماخوذ : المنجد). [ع].

سِبْتی (کس س ، سک ب) صف.

کانے کے رنگے ہوئے چمڑے کا بنا ہوا. پیغمبر صاحب سے شامی جُبے اور سبتی جُوتے کا پہننا بھی ثابت ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۶۸). [ع : سِبْت ۔ چمڑا + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِپْٹَمْبَر (کس مع س ، سک پ ، فت ٹ ، سک م ، فت ب) امذ.

رک : ستمبر. ستوم سند دیریا جسکو اسپوراڈک کالیرا یا ہلیس کالیرا بھی یہ ایک قسم کا مرض ہے جو شمالی فرنگ میں تابستان کے موسم میں ہوتا ہے یعنی ماہِ جون سے سپٹمبر تک ہوتا ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۰۳). [انگ : September].

سَبْجِکْٹ (فت س ، سک ب ، فت مج ج ، سک ک) امذ ؛ امر سبجکٹ.

۱. **کوئی مسئلہ یا عنوان جو اظہارِ خیال یا تقدیر و توضیح یا تحقیق کا موضوع بنایا جائے ، موضوع.** ان کو لکھو کہ وہاں کون کلاسیں ان سے متعلق ہیں اور کون سبجکٹ. (۱۸۹۸ ، مکاتیبِ شبلی ، ۱ : ۳۰). سرسیّد کی تصانیف کے مُختلف موضوع ہیں مگر سب سے زیادہ اہم اور عظیم سبجکٹ مذہب ہے. (۱۹۰۲ ، مقالاتِ شیروانی ، ۵۳). بحث مباحثے ہوں اگر ہرج نہ ہو تو پہلے ہی سے سبجکٹ مُنتخب کر دیا جائے. (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۶۰). ۲. **مضمون ، شعبۂ علم.** وہ سالانہ امتحان میں فیل ہو گئے یعنی میکنکس کے سبجکٹ میں ایک نمبر کم پایا تھا اس لئے پاس نہیں ہوئے. (۱۸۹۹ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۵۳). میرے پاس پولیٹیکل سائنس ہے میں اس سبجکٹ میں ویک ہوں. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۳۶). ۳. **رعایا ، رعیّت ، محکوم.** وہ تاج برطانیہ کا ایک خیرخواہ اور دوست سبجکٹ ہے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۳۸۵). [انگ : Subject].

---- کانفرنس (---- سک ن ، فت ف ، کس مج ر ، سک ن) امث.

کسی ایک موضوع پر ہونے والی کانفرنس ، موضوعاتی کانفرنس. پاکستان میں پہلی اردو کانفرنس کو ایک سبجکٹ کانفرنس کی حیثیت دی گئی تھی. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذ اردو کی داستان ، ۷). [انگ : Subject-Conference].

---- کَمیٹی (---- فت ک ، ی مج) امث.

کسی کانفرنس کی ذیلی مجلس جو تجاویز مرتب کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہو. سبجکٹ کمیٹی کے بحث و مباحثے کی طوالت کی وجہ سے اجلاس کانگریس میں تاخیر ہو رہی تھی. (۱۹۰۳ ، خُطبۂ صدارت مولانا محمد علی ، ۶۱). [انگ : Subject-Committee].

سُبِچار (ضم س ، کس ب) امذ.

کسی ایک مرکز پر خیالات کو جمع کرنا ، تفکُّر و تدبُّر. اگر یہ تصوُّر کسی عنصر کو زمان و مکان میں مُقیّد کرکے دل نشیں کیا جائے تو اس کیفیت کو سُبچار ورنہ نر بچار کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۳). [س : سُ + بچار (رک)].

سُبْحان (ضم س ، سک ب) صف ؛ امذ.

پاک ، مبرّا ، آزاد ، مُنزّہ ؛ مراد : ذاتِ الٰہی.

کبیر ہور واسع ہے سُبحان تُوں

کریم ہور رحیم ہور رحمان تُوں

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۲).

خوشی سات اپس گھر منے آئے جب

کیے شکر سبحان کا بہوت سب

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۰).

ہو ظاہر لئے بھیک بھگوان کا

ولے کھیل باطن میں سُبحان کا

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اُردو ، ۱ : ۲۶۶)).

ہوا میرا پسر کیوں غرق اس آن

مُجھے آگہ کر اے ربِّ سُبحان

(۱۸۱۳ ، برقِ لامع ، ۱۳).

اسیر اِس وقت جو کچھ مانگنا ہو مانگ لے تُو بھی
حبیبِ ایزدِ سبحان رسول اللہ آتے ہیں

(۱۸۷۲ ، عاشق خاتم النبیین ، ۸۶). [ع : (س ب ح)].

---اللہ فقرہ.

۱. (عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) اللہ کی ذات مُنَزَّہ اور پاک ہے. سب بُزرگواراں کہے ہیں کر تن میں جیو ہو جیو میں خدا پایا جاتا ہے سبحان اللہ کون بات ہے جو کوئی کہے تو اس پر میرا جیو قربان. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی ، ۲۱۴).

ذاتِ قدیم سُبحان اللہ محمدٌ نور ظِلّ اللّٰہ

(۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ۲). عبارت میں لفظ عربی اگر آوے تو ایسا جس کو مبتدی دیکھ کہیں سبحان اللہ. (۱۸۰۱ ، گلشنِ ہند ، لطف ، ۳).

آنکھوں سے چھپے نگاہ سُبحان اللہ
دل سے مخفی ہو آہ سبحان اللہ

(۱۹۳۷ ، رباعیاتِ امجد ، ۲ : ۵۰). **۲. کسی کی تعریف اور خوبی بیان کرنے کے موقع پر.** یہ عجیب کتا ہے سبحان اللہ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹). سُبحان اللہ کیا صانع ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱). سُبحان اللہ کیا خُدا کی قدرت ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۶۳). سڑکیں ایسی وسیع ... خوشنما ... مضبوط کہ سُبحان اللہ. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۱۰). اُدھر ہو گئے تو دیکھ کر بے اختیار منھ سے سُبحان اللہ ہی نکلا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۹). **۳. بطور طنز و تضحیک.** بیٹے نے کہا سبحان اللہ تُجھ سا سخت دل نہ دیکھا سی نے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۶). سُبحان اللہ ہزار برس تک نہ پیام بھیجنا نہ خط لکھنا اور پھر لکھنا تو سراپا غلط. (۱۸۶۰ ، خطوطِ غالب ، ۵۶). صاحب سُبحان اللہ کس تکلف سے شراب لاتے ہو. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیزِ جمشیدی ، ۳ : ۹۹). **۴. (استعجاب) حیرت کے اظہار کے لیے.** سُبحان اللہ نہ میں اس تنور میں آگ رکھی نہ کسی کو کہیں یہ روشنی کہاں سے ہوئی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۸).

ہم سے دیوانے رہیں شہر میں سُبحان اللہ
دشت میں قیس رہے کوہ میں فرہاد رہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۲). **۵. ٹھیک ہے ، بہتر ہے ، درست ہے.** اگر آمادہ ہو گئے تو سُبحان اللہ ... نہیں تو ان سے دوری اختیار کرنی چاہئے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۶۸). اگر اخلاق اور مذہبی ہوں تو سُبحان اللہ بلکہ جزاک اللہ. (۱۹۳۸ ، پرپرواز ، ۱۸۶).

---تیری قُدرت فقرہ.

۱. رک : سُبحان اللہ معنی نمبر ۳.

ہم بات بھی کہیں تو منہ پھیر بیٹھتے ہو
سُبحان تیری قدرت یہ ہے بھلا مناسب

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۹۸). خُوب. سُبحان تیری قدرت سُبحان تیرے کھیل چھچھوندر بھی ڈالیں چنبیلی کا تیل. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۵۷). **۲. رک : سبحان اللہ معنی نمبر ۴.** باورچی خانہ ، سُبحان تیری قدرت ، دست پناہ پھکا ہوا ، پھکنی پھٹی ہوئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۳).

سُبحان تیری قُدرت ہر بات میں ہے صنعت
معشوق کے دہن کو کیا خوش بیاں بنایا

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، بیاضِ سحر ، ۳). **۳. تیتر کی بولی جس پر گُمان کیا جاتا ہے کہ وہ ان الفاظ کا ورد کرتا ہے.**

سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قُدرت
تیتر پکارتے ہیں سُبحان تیری قُدرت

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۵).

---رَبِّیَ الْاَعْلٰی فقرہ.

میرا رب بلند مرتبہ اور پاک ہے. مسلمان نماز میں سجدے کے عالم میں اس کلمے کو تین بار یا پانچ بار یا سات بار پڑھتے ہیں، مراد: ذات الٰہی بلند مرتبہ اور پاک ہے.

وہ سرو قد مری آنکھوں میں اب تو پھرتا ہے
ہزار شکر ہے سُبحانَ رَبِّیَ الاعلیٰ

(۱۷۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۴).

مقامِ فکر ہے پیمائشِ زمان و مکاں
مقامِ ذکر ہے سُبحانَ رَبِّیَ الْاَعلیٰ

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۶).

زمیں کے لوگ ہوں یا اہلِ عالمِ بالا
ہر اک زباں پہ ہے سُبحانَ رَبِّیَ الْاَعلیٰ

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۱۹).

---مَنْ یَّرَانِی فقرہ.

(عربی فقرہ اُردو میں مُستعمل) وہ پاک ہے جو مجھے دیکھتا ہے.

جیسے سُبحان مَنْ یَّرَانِی پر
لڑکے مکتب کے کہتے ہیں آمین

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۱).

کچھ کھانڈ کچھ چھوہارے آگے رکھو ہمارے
شاگرد کھاویں سارے سُبحان من یرانی

(۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۳۱).

سُبْحَانَہٗ فقرہ.

اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کے لیے (مرکبات میں مُستعمل). جب ایزد جلّ سُبحانہ ، نے آدم علیہ السلام کو ہر شے کے نام اور فوائد اور منافع پر آگاہی عنایت کی تو فوائدِ قلم بھی اس کے ضمنے میں معلوم ہوئے. (۱۸۷۳ ، ارژنگِ چین ، ۳). جب حق سبحانہ اپنے پانچوں ناموں سے ان پانچوں مراتب پر جلوہ گر ہوتا ہے تو آگ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں. (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۲۶۱).

---تعالیٰ (---فت ت ، ل بعد) صف ؛ امذ.

پاک و بزرگ و برتر ، مراد : ذات الٰہی ، اللہ تعالیٰ. حق سبحانہ تعالیٰ تمھیں صبر اس مصیبت میں کرامت کرے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۰). مومنوں کو اس کا حکم کیا ہے کہ جیسا سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۴). اس سبحانہ تعالیٰ نے ہم محمدیوں کو عجیب عنایتِ خاص سے نوازا. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ۳۴). [سبحانہ + تعالیٰ (رک)].

سُبْحانی (ضم س ، سک ب) صف.

۱. سُبحان سے نسبت رکھنے والا ، سبحان کا ، مراد : خدا کا ، اللہ تعالیٰ کا.

موسیٰ کو جواب آیا کہ لن ترانی
یعنی تا دیکھ سی تو ہو انوار سبحانی
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱)۔
کتا ہوں حسیر حال اپنا جو میں کسب کمال یک سر
بکایک کیوں عطا مجھ پر ہوا سو فیضِ سبحانی
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، نصرتی ، ۲۹)۔ ۲. منزہ ، پاک ، بے عیب.
یاقادر سبحانی اب تلخ ہے زندگانی کہاں سے آپی یہ بلائیں آسمانی۔ (۱۸۹۷ ، ڈرامہ چندراولی ، ۳۵)۔ [سبحان + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---فضا (---کس ف) امث.
پاک ، منزہ اور صاف ماحول. ایک سبحانی فضا ہے جس میں دیر و حرم گبر و مسلمان ... سب برابر ہیں۔ (۱۹۳۳ ، منشورات کیفی ، ۲۶۱)۔ [سُبحانی + فضا (رک)]۔

---ما اَعظَم شانی فقرہ.
(ادعائے الوہیت) میں پاک ہوں اور میری شان سب سے بڑی ہے. وہ سبحانی ماعظم شانی کہہ اٹھے یا حسین منصور حلاج کی بلند ہمتی سے جنھوں نے مقام فنا الفنا حاصل کر لیا تھا۔ (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی ، ۱۵۵)۔ [ع]۔

سُبحَہ (ضم س ، سک ب ، فت ح) امث نیز امذ.
تسبیح ، سمرن ، مالا ، نیز تسبیح کا دانہ.
سبحۂ دین دکھو ہور بن جنم کفر دکھو
خرقۂ زہد دکھو جامۂ مشروب دکھو
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۵)۔
جوں رشتہ تو کمزور سا مت دیکھو مجھ کو
مضبوطیٔ ہر سبحہ و زنار ہے مجھ سے
(۱۷۹۵ ، دیوان قائم ، ۱۸۷)۔
پیش گئی نہیں کچھ چاہت میں کافر و مسلم دونوں کی
سیکڑوں سبحے پھینکے گئے اور ٹوٹے ہیں زنار بہت
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۶۰)۔
شمار سُبحہ ، مرغوبِ بتِ مشکل پسند آیا
تماشائے بیک کف بردنِ صد دل پسند آیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۲)۔
ٹوٹی ہیں اُس بُتِ بے دیں پہ بہت تسبیحیں
سیکڑوں سبحہ صد دانہ کے خرمن دیکھے
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۲۳)۔
لِلّٰہ رحم ملک پر اے شیخ و برہمن
بس اختلافِ سبحہ و زنار ہو چکا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵)۔
اپنا حق مانگتی ہی رہ گئی اک زلفِ دراز
لوگ الجھے ہی رہے ، سبحہ و زنار کے ساتھ
(۱۹۷۲ ، فکر جمیل ، ۱۳۳)۔ [ع : سبحۃ]۔

---زُوّار کس اضا (---فت ز ، شد و) امذ.
زیارت کرنے والوں کی تسبیح ، زائر کی مالا یا تسبیح ، تسبیح جو بہت زیادہ زیارت اور ذکر کرنے والے کے استعمال میں ہو.
عجب نہیں ہے کہ ہوں اس ہوا سے دانے سبز
اگر زمیں پہ گرے ٹوٹ سبحۂ زوّار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۴۴)۔ [سبحہ + زوّار (رک)]۔

---سَنج (---فت س ، سک ن) صف.
تسبیح کرنے والا ، ثنا خواں (جامع اللغات)۔ [سبحہ + ف : سنج ، لاحقۂ فاعلی]۔

---صَدْ دانَہ کس صف (---فت ص ، سک د ، فت ن) امذ.
تسبیح جس میں سو دانے ہوتے ہیں ؛ (مجازاً) بڑی تسبیح.
ٹوٹی ہیں اوس بتِ بے دیں پہ بہت تسبیحیں
سیکڑوں سبحۂ صد دانہ کی خرمن دیکھی
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۲۰۹)۔
زنار باندھ سُبحۂ صد دانہ توڑ ڈال
رہرو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹)۔
ہم نے دیکھا ہی نہیں خالی نحوست سے کوئی
زاہدوں کو نامبارک سبحۂ صد دانہ ہے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۵۷)۔ [سبحہ + صد (رک) + دانہ (رک)]۔

---گَرْدان (---فت گ ، سک ر ، مغ) صف ا م ف.
تسبیح پھیرنے والا ، تسبیح پڑھتے ہوئے.
زنار بھی شیخ کا نمایاں دیکھا
آنسو مثلِ اس کو سبحہ گرداں دیکھا
(۱۷۸۰ ، عشق (جمال اللّٰہ) دیوانِ عشق ، ۱۱۵)۔ صاحب شمشیر و نگیں بھی ہو اور گوشہ نشیں بھی ... فرمانروائے جہاں بھی ہو اور سبحہ گرداں بھی۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲)۔ کمپنی باغ کی طرف سبحہ گرداں جاتے ہم نے انہیں دیکھا ہے۔ (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۱۲۳)۔ [سبحہ + ف : گرداں ، لاحقۂ فاعلی]۔

---گَرْدانی (---فت گ ، سک ر) امث.
تسبیح پڑھنا ، تسبیح پھیرنا ، تسبیح کرنا.
سبحہ گردانی پہ تو شیخ مت جا اے سوز
ہم نے دیکھے ہیں بہت ایسے تو زنار کے بیچ
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۷۳)۔
مگر پیر فلک اس نام کی تسبیح پڑھتا ہے
کیا کرتا ہے انجم سے جو ہر شب سُبحہ گردانی
(۱۸۸۱ ، اسیر لکھنوی ، مجمع البحرین ، ۲ : ۳)۔
دل صد پارہ کے الم گن لوں
دیکھی جائے گی سبحہ گردانی
(۱۹۲۲ ، ز غ ش ، فردوس تخیل ، ۱۷۱)۔ [سبحہ گرداں + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---وار صف ا م ف.
تسبیح کی طرح ، تسبیح کی مانند.
اپنی اگر گرفتہ دلی ذکر کیجئے
ہیں سبحہ وار خاطر یک انجمن گرہ
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۹۶)۔ [سبحہ + وار (حرف تشبیہ)]۔

ـــــ و زُنّار (ـــــو سج ، ضم ز ، شد ن) امذ.
تسبیح اور جنیُو ؛ (کنایۃً) مسلمان اور ہندو ؛ مراد : کفر و ایمان ، حق و باطل ، اجتماع ضدّین.

گر ہوا ہے طالب آزادگی
بند مت ہو سبحہ و زُنّار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸).

مکر صلیب ڈال سکے گا نہ تفرقہ
گر ارتباط سبحہ و زنّار ہو گیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۳).

اگر یہ سچ ہے کہ سلمانے سبحہ و زنّار
زمین ہند پہ جنتی ہے اب بھی کژدم دنار

(۱۹۳۲ ، نبض دوراں ، ۱۰۲). [سبحہ + و (حرفِ عطف) + ف : زُنّار (رک)].

سَبَد (۱) (فت س ، ب) امث نیز امذ.
ٹوکرا یا ٹوکری جو عموماً پھول رکھنے کے لیے ہو ، پھولوں کی ٹوکری.

گر نیک ہوئی یا جو بہ تو تیرا
ہو بھید بھریا سبد تو تیرا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۸).

پھولوں کے سبز سبز شجر سرخ پوش تھے
تھالے بھی نخل کے سبدِ گُل فروش تھے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۷).

میرا ابلیس اور میں ایک گلشن کے سبد

(۱۹۷۷ ، سر کشیدہ ، ۳۱). [ف].

ـــــ باف امث.
ٹوکری بنانے کا کام یا پیشہ ، ٹوکرے اور چنگیریاں وغیرہ بُننے کا کام. سبد باف کے کام کے لیے آلوں کی تقریباً کوئی ضرورت پیش نہیں آتی. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۱۷). [سبد + ف : باف ، بافتن - بُننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ گُل کس اضا (ـــــ ضم گ) امث ؛ امذ.
پھولوں کی ٹوکری.

سبدِ گُل کے تلے بند کرے ہے گلچیں
مژدہ اے مرغ کہ گلزار میں صیّاد نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۰۷). [سبد + گُل (رک)].

ـــــ گُل فَروش کس اضا (ـــــ ضم گ ، فت ف ، و مج) امذ ؛ امث.
گل فروش کی ٹوکری ؛ (مجازاً) بے انتہا پھول ، پھولوں کی کثرت.

پھولوں سے سبز سبز شجر سرخ پوش تھے
تھالے بھی نخل کے سبدِ گل فروش تھے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۷). ان کی بہار نیا حسن دکھلاتی تھی ساری زمین سبد گل فروش نظر آتی تھی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۴۴). [سبد + گل فروش (رک)].

سَبَد (۲) (فت س ، سک ب) امذ.
۱. لفظ ، سخن ، کلام ، شبد.

اسکت بہت بول نہ دیکہ بول
پراپت ، سبد کی سب بار دیکہ بول

(۱۴۳۵ ، مثنوی کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۷).

ابراہیم سو نسار چاہے پدہا
سبد گر سیو جب کر ایک من

(۱۵۹۹ ، کتاب نو رس ، ۱۰۲).

سبد سادھ کا سادھے دھیان
سادھ ملے ابھے تت گیان

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۵۵).

لب ہے سو ہے آونتے ابد تے
ثابت ہوے او کے سبد تے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۳). ۲. **گیت یا بول ، ناٹک کا گیت.**

بھاگنی بھاگاں کا جلوہ کاؤ تم
اس سہاگاں کے سبد بجاؤ تم

(۱۶۱۱ ، کلیات قلی قطب شاہ ، ۱ : ۱۶۳). کیا گانے والیں ، کیا تالدھاری ، کیا بجانے والیں ، کیا جت و پرملو اور سبد ... کہ دل تے جانے والیں تھیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۳). یہ چھ اکاس کو پلٹ آتے ہیں ... سبد کے سوائے پانچ کال اور دسا کے اغراض ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۳). ۳. **آواز.** سبد ... راتے میں آواز ابدی شے ہے جو ہر مقام پر ساری ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۱). ۴. **وہ علم جو ایسی تقریر سے حاصل ہو یا ایک ایسی بات سے جو عفو خواہش و راست بینی و درست گفتاری سے بیان کی جائے.** سبد راستی منش اور پارسا افراد کے ارشادات بے شمار علوم انہیں چار پر مبنی ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۲). [س : شبد शब्द].

ـــــ نِکالْنا محاورہ
بولنا ، بات کرنا ؛ باتیں بنانا.

پوجا کتھا بکھانی کیا کیا سبد نکالا
کچھ بن سکا نہ آیا جب جان لینے والا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۸۵).

سُبَرْن (ضم س ، فت ب ، سک ر ، ن) صف.
تیز رنگ کا ؛ سنہری ؛ سونا. رام جی بڑے بڑے من موتی سبرن (سونا) اور دھات کے استھان ... رچے ہوئے ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۱) [س : سورن स्वर्ण کا بگاڑ].

سَبْری (فت س ، سک ب) امث.
دیوار میں سوراخ یا نُوکھا کرنے ، پتھر چھیدنے اور زمین کھودنے کا ایک نوکدار آہنی آلہ ، کدال ، پھال ، سبّل. چوروں نے اپنی اپنی سبریاں ... نقب کاٹنے کو اٹھائی ہیں. (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۲ : ۷۰). مکان منقولہ کا معائنہ کیا گیا تو طاق اور اکثر گوشۂ مکان سبری (ایک آہنی آلہ کھودنے کا) سے کھودا ہوا معلوم ہوا. (۱۹۲۳ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ۳۹). [سبّل (رک) کا محرف].

سَبْز (فت س ، سک ب) صف.
۱. **ہرا ، ہرا رنگ ، اخضر.**

تون جہاڑاں کون کپڑے دیا سبز پان
معلق رکھیا ہے زمیں آسمان
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳). ایک بالشت بھر سرہانے کی طرف سبز ہے اور ایک اسی دستور سرخ. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۹).
وہ پھولنا شفق کا وہ بہانے لاجورد
مخمل سی وہ گیاہ ، وہ گُل سبز و سرخ و زرد
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۶). کپڑے میں لپٹے نظر آئے جس کے نیچے سبز ریشم تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۶۸۵). رابعہ کو اپنا تیسرا جنم بڑا بھلا معلوم ہوا زمردیں زندگی لہلہاتی سبز کنجن دنیا پرسکون بالیدگیوں سے مالا مال . (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۴). ۲. **شاداب ، تر و تازہ.**
کشتِ دہقان سبز ہو جائے
آبیاریٔ چشمِ تر ہے شرط
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۲۸).
غل مچ گیا دیہات میں کہرام ہو گیا
اجڑے درختِ سبز ، غم عام ہو گیا
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۸۲). ۳. **سانولا ، سلونی رنگت کا محبوب ؛ (مجازاً) محبوب.**
سلونی سانوری اور سبز گوری
سبھی کھیلیں پیا اپنے سون ہوری
(۱۹۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۳).
ہوا ہے خط سے عارضِ جانِ من سبز
کیا ہے ابرِ رحمت نے چمن سبز
(۱۷۵۶ ، دیوان زادہ حاتم ، ۵).
بحرِ چشمِ دوستی ان سبز دنیا سے نہ رکھ
بیوفا سب ہیں یہ طوطا چشم کس کے یار ہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۶). ۴. **سیاہی آمیز سفید رنگ کا گھوڑا یا گھوڑی ، سرمئی رنگ سے مشابہ.** بہت سے لوگ جمع ہیں ایک سبز بجھیری ... ڈھول پر ناچ رہی ہے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۱). ۵. **کچا ، ناپختہ پھل** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۶. **بار آور ، ہرا بھرا ، کامیاب ، سرخرو.**
کتنا چاہا تھا کہ میں سبز کروں اپنا سخن
اک ہی گھڑی میں ہوا یہ دل ناکام سفید
(۱۷۸۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۰۰).
سرخی شفق کی گر وہ ملے منہ پر ہر سحر
لیکن نہ روبرو ہو ترے آفتاب سبز
(۱۸۵۱ ، پروانہ (جسونت سنگھ) ، د ، ۲۳۵). [ف].

---**اینٹ** (---ی مع ، غنہ) امث.
کچی اینٹ ، ناپختہ اینٹ. اس کے اوپر کے کناروں کو کسی قدر موڑ دیں تو اور اچھا ہے ... بجائے اس کے کہ سبز اینٹوں پر ٹپک ٹپک کے ان کو بگاڑ دے. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر ، ۳۹). [سبز + اینٹ (رک)].

---**باغ** امذ.
۱. **وہ ہرے بھرے پیڑ جو بازیگر اپنی بازیگری سے آن کی آن میں چادر کے نیچے سے اُگا کر دکھا دے ؛ (مجازاً) بے حقیقت شے ، وہ موہوم امر یا شے جو بہت خوش کن ہو.**
غافل تھے کہ سبز باغ ہے یہ
اپنے ہی جگر کا داغ ہے یہ
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۷).
بھی سبز باغ ہستی میرے واسطے تھا جنّت
جو وفا کا رنگ مجھ میں کہیں اے شباب ہوتا
(۱۸۹۵ ، دیوان صفی ، ۱۸).
واعظ کو امتیاز نہیں خوب و زشت کا
اک سبز باغ یاد ہے خالی بہشت کا
(۱۹۳۵ ، ناز ، ک ، ۵۲).
ہاشمی شکوۂ حالات سے حاصل کیا ہے
سبز باغوں کی حدوں سے کبھی باہر تو نکل
(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (ہاشمی) ، ۲ : ۳۵۱).
۲. **جھوٹا وعدہ ، بہلاوا ، مغالطہ.** منصوبوں کا سبز باغ اور اُمیدوں کا سراب لیلیٰ کی طرح محمل خفا میں حجلہ نشیں ہوا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۱۲).
کہتے ہیں اس کو سبز قدم کس لئے رئیس
کیا کالا باغ ڈیم فقط سبز باغ ہے
(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی (رئیس امروہوی) ، ۸ / فروری ، ۳). [سبز + باغ (رک)].

---**باغ دکھانا / دکھلانا** محاورہ.
جھوٹے وعدے سے بہلانا پُھسلانا ، جھوٹی اُمیدیں دلانا ، فریب دینا ، دھوکا دینا. انہوں نے عیسائیوں کو ترقی مذہب کے سبز باغ دکھائے. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۲۳۵). بازاری عورت فریب اور مکر سے اپنے ملنے والوں کو سبز باغ دکھاتی ہے. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۳۲). جنگ عظیم کے دوران انگریزوں کے سبز باغ دکھانے پر ... فوجی بھرتی کے سلسلے میں ان کی امداد و اعانت کی تھی. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۲۸).

---**باغ نظر آنا** محاورہ.
لالچ میں آنا ، خوش فہمی میں مُبتلا ہونا. لالچ بُری بلا ہوتی ہے ، نوکر کی اوقات ہی کیا ، اسے جو سبز باغ نظر آئے تو حامی بھر لی. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۹۳۹).

---**بام** امذ (قدیم).
خوبرو جوان ، خوبصورت جوان مرد.
سنوارن ہارا تھا یو سبز بام رہیا قید میں جا کر دربند شام
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۵۲). [سبز + بام (۳)].

---**بخت** (---فت ب ، سک خ) صف.
(مجازاً) خوش نصیب ، صاحبِ اقبال ، خوش قسمت.
جیوں سروِ بے خزاں ہے ، جہاں میں وو سبز بخت
تیرے قدِ بلند پہ جن نے نظر کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۰).
طلب کرتا ہے آبِ خضر آبِ تیغ قاتل سے
غرض جو سبز بخت اس گنبدِ اخضر کے نیچے ہے
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۶۲).

تاجداروں پہ میں چھایا ہوں یہ ہے دعویٰ چتر
سبز بختوں سے ہوں سرسبز یہ ہے قول علم
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۸). [سبز + بخت (رک)].

---بختی (---فت ب ، سک خ) امث.
خوش نصیبی ، خوش بختی ، خوش قسمتی.
سبز بختی کے ساتھ ہو مایوس
کیا تختِ زمردیں پہ جلوس
(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۳۸).
جب تک تھا دور اپنا ساغر سے لب بہ لب تھے
جب تک تھی سبز بختی رہتے تھے ہم چمن میں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵۸). سبز بختی پر خزاں آگئی سیہ بختی نے یہ بہار دکھائی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۲۰۰).
سبز بختی مجھے سر سبز کرے گی کس دن
کب نظر آئے گا وہ گنبدِ خضرا آبا
(۱۹۱۰ ، کلیاتِ شائق ، ۲۳).
سبز بختی بھی مجھے صورتِ بربادی ہے
میں جو سبزہ ہوں تو اجڑے ہوئے کاشانوں کا
(۱۹۲۳ ، کلیاتِ وفا ، ۳۹). [سبز بخت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بیماری (---ی مع) امث.
حیض رُک جانے کا مرض جس میں عورت کے چہرے کا رنگ قدرے سانولا ہو جاتا ہے ، بندشِ حیض. انگلستان میں اس ناموافق حال کو غیر حیض یا بند حیض یا سبز بیماری کر کے نام رکھے ہیں. (۱۸۳۸ ، اُصول فن قبالت ، ۲۹). [سبز + بیماری (رک)].

---پا صف.
نامُبارک ، منحوس ، سبز قدم ، سبز پے ، سبز پیرا (شخص).
فریادِ عاصیاں سے بھری تھی یہ سبز پا
گڑ کر زمیں میں ، میں نے پٹایا عذاب کو
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۳۲). اس میں شعرأ نے حسبِ ضرورت تصرف کیا ہے اور سبز پا سبز پے ، سبزم قدم تینوں طرح لکھا ہے. (۱۹۲۵ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۵۹). [سبز + پا (رک)].

---پَری (---فت پ) امث.
سبز لباس والی ایک افسانوی پری کا نام ، خیالی پری.
سبزہ رنگوں میں جو کر لیجے کسی کو تسخیر
جانیے ہم نے کیا سبز پری کو تسخیر
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۱۵). راجہ اندر کی سبز پری اور سُرخ گلفام تجھ سے آنکھ نہیں ملا سکتے. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۷۳). ۲. **(کنایۃً) بھنگ.**
زنداں سے پراساں نہ ہو گلفام ہمارا
وصل اس کو میسّر ہے جہاں سبز پری کا
(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۶۹۹). ۳. **سبز رنگ کی خوبصورت شے ؛ خُوبصورت عورت.** پشواز پہنے ہوئے سر سے پاؤں تک زیور سے لدی ہوئی بالکل سبز پری بنی کھڑی تھی. (۱۸۹۷ ، شاہد رعنا ، ۲۰۳). ہماری بیگم بھی سبز پری سے کم نہیں. (۱۹۱۰ ، خواب ہستی ، ۸۲). [سبز + پری (رک)].

---پُلاؤ (---ضم پ ، و مج) امذ (قدیم).
ایک پلاؤ جو ہرے رنگ کا ہوتا تھا. ہر ایک تورے میں زیر بریان زعفرانی پلاؤ ... سبز پلاؤ. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۵). [سبز + پُلاؤ (رک)].

---پوش (---و مج) صف.
۱. جو سبز لباس پہنے ہوئے ہو. وہاں دیکھتے ہیں ایک پیر سبز پوش ، کلاہ زرتا بنا گوش ... اس چشمے پر کھڑا ڈلتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۳). **۲. سبزہ زار ، موسم برسات یا بہار کے درخت جو ہرے بھرے نظر آتے ہیں.**
جوں دریا کے اُوپر ہوا یوں خروش
واں پیدا ہوا ایک بھی سبز پوش
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۹). نور سحر کی دھیمی شعاعیں ... سبز پوش خوش قدان گلشن کے دامنوں سے چھن چھن کے رنگین پھولوں کی پنکھڑیوں پر پڑتی ہیں. (۱۹۲۳ ، شررؔ ، مضامین ، ۱ : ۱۹۳). [سبز + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا ، ڈھانکنا].

---پوشی (---و مج) امث.
سبز پوش (رک) کا اسم کیفیت ، سبز پوش ہونا ، ہرے لباس میں ہونا.
زہر کھا کھا کر ہرے رکھتے ہیں اپنے تن بدن
سبز پوشی پر ہیں مرے سوگوار سبزہ رنگ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۹). [سبز پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَے (---ی لین) صف.
سبز قدم ، سبز پا ، نامبارک ، منحوس. شعرأ نے حسبِ ضرورت تصرف کیا ہے اور سبز پا ، سبز پے سبز قدم تینوں طرح لکھا ہے بہرحال مطالعہ کے وقت خیال رکھوں گا. (۱۹۲۵ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۵۹). [سبز پا (رک) کا ایک اِملا].

---پَیراہَن (---ی لین ، فت ہ) صف.
ہرے لباس میں ملبوس ، سبز پوش.
کہ السّلام علیک اے گلِ ریاضِ بتول
نہال باغ علی سرو سبز پیراہن
(۱۸۸۸ ، مضمونہائے دلکش ، ۱۳). [سبز + پیراہن (رک)].

---پَیری (---ی لین) صف مث.
سبز قدم ، سبز پا ، نامبارک ، منحوس. عورتوں میں چرچا ہونے لگا کہ بہو سبز پیری آئی ، آتے ہی سسرے کو موت کے گھاٹ اتار دیا. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۲۳۲). [سبز + پیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پھوڑا (---و مج) امذ.
(کبوتر باز) ایک قسم کا کبوتر جس کے سرمئی سروں کے بیچ میں سفید پر ہوتے ہیں (نوراللغات). [سبز + پھوڑا (پھوڑنا) سے].

---تَرکاری (---فت ت ، سک ر) امث.
پتوں والی ترکاری مثلاً : ساگ ، ترئی ، لوکی ، کدو وغیرہ ؛ تازہ اور کچی ترکاری. گرمی کے دنوں میں یہاں کوئی سبز ترکاری نہیں ملتی تھی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، مضامین پریم چند ، ۲۹). [سبز + ترکاری (رک)].

ـــــ تُرْبری (ـــــ ضم ت ، سک ر ، کس م) امذ.
دوسرے درجے کا ہیرا جو زیتونی رنگ کا ہوتا ہے اوّل درجے کے ہیرے سے چمک میں کم ہوتا ہے اور سختی میں نرم ، ترملین.
سبز ترمری گہرا زیتونی اور سبز رنگ کا ہوتا ہے اور پاکستان میں بکثرت پایا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۹۳). [سبز + ترمری ــ ترملی (رک)].

ـــــ تیلَہ (ـــــ ی مع ، فت ل) امذ.
کپاس کا کیڑا. جس کی وجہ سے سبز تیلہ کا حملہ عموماً بہت شدید ہوتا ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۲۷). [سبز + تیلہ (رک)].

ـــــ جالا امذ.
کائی یا کائی کے لچھے. پانی میں کبھی کبھی ایک اُچھال سی آتی اور پانی ہمارے گھٹنوں میں گوٹتا ہوا بہت سے گھونگے اور سبز جالا چھوڑ کر پیچھے ہٹ جاتا. (۱۹۳۲ ، گرہن ، ۱۳۸). [سبز + جالا (رک)].

ـــــ چائے امث.
ہری پتّیوں والی چائے جو پانی میں جوشانے سے سبز اور دودھ میں کاہی رنگ دیتی ہے. پانی خوب کھولانیں جب اُبال آنے لگے تو سبز چائے جتنی پسند ہو لے کر اس میں ڈال دیجیئے. (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۹). [سبز + چائے (رک)].

ـــــ چِہْرَہ (ـــــ کس مع چ ، سک ہ ، فت ر) صف.
سبز خط ؛ خوبصورت چہرہ.

سبز چہرے سے ترے اے سبز بخت
زہر قاتل ہو گیا جیو لخت لخت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۹). [سبز + چہرہ (رک)].

ـــــ خال امذ.
سبزی مائل یا ہرے تل جو خوبصورتی کی علامت سمجھے جاتے ہیں. میرے محبوب! جا ، خدا حافظ میرے سبز خال اور سیاہ زلفیں تیرے ہی لئے محفوظ ہیں. (۱۹۸۳ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۱۹). [سبز + خال (رک)].

ـــــ خط (ـــــ فت خ) صف.
خوبرو محبوب جس کے گالوں پر رُواں اُگنے سے سبزی جھلکنے لگی ہو.

یاد میں سبز خط کے روتا ہوں
کیوں نہ ہو اشکِ چشمِ گریاں سبز

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۷۳).

آنکھیں بھریں جو نزع میں ہر ایک سبز خط
طوطے کی طرح آنکھ جہاں سے بدل گیا

(۱۸۴۸ ، سخنِ بے مثال ، ۹). [سبز + خط (رک)].

ـــــ ڈَمَر (ـــــ فت ڈ ، م) امذ.
سیاہ رال. سبز ڈمر ایک سیاہ رنگ کی رال ہے جو تُمبو کانے سے نکلتی ہے اور ادویہ میں کام آتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۸۷). [سبز + ڈَمَر (ڈامر (رک) کی تخفیف)].

ـــــ دھانی امذ.
ہلکے سبز رنگ کا ، دھانی.

دیکھ کر کُرتی گلے میں سبز دھانی آپ کی
دھان کے بھی کھیت نے اب آن مانی آپ کی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۵). [سبز + دھانی (رک)].

ـــــ رَنْگ (ـــــ فت ر ، غنہ) صف.
سانولی رنگت والا جس کے رخساروں سے سبزی جھلکتی ہو ، سلونی رنگت کا ، گندمی.

سکا صورت خوب ازحد
سبز رنگ ہور موزوں قد

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۶).

تھو سبز رنگوں میں کیوں ان کی شہرت
میرے قتل پر زہر کھانے ہوئے ہیں

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، گلزارِ تعشق ، ۱۵). [سبز + رنگ (رک)].

ـــــ رَنْگی (ـــــ فت ر ، غنہ) صف.
سبز رنگ کا ، دھانی ، زنگاری.

سرنگ پھل پیالے شبنم سوں دھولائے بھر گلالی تِس
سبز رنگی نہالاں نورنگیاں مت رہے پلایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱۳۰). [سبز رنگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ سَبْز کیا ہے ، عاشِقوں کو رَوا ہے فقرہ.
بھنگڑ بھنگ پیتے وقت کہتے ہیں کہ سبز رنگ کی چیز جائز ہے.
(جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــ سِیپی (ـــــ ی مع) امث.
ہرے رنگ کی سیپی جو مکران کے ساحل پر بھی ملتی ہے : ساحل مکران پر خاص طور پر ایک سبز رنگ کی سیپی ملتی ہے جو دوسرے ممالک میں بطور غذا استعمال ہوتی ہے لیکن ہمارے ملک میں اس کو نہیں کھاتے اس کو سبز سیپی کہتے ہیں. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۳). [سبز + سیپی (رک)].

ـــــ طُرّا (ـــــ ضم ط ، شد ر) امذ.
(مجازاً) بھنگ.

پیتے ہیں سبز طُرّے کھاتے ہیں تر نوالے
کیا دیکھتا ہے بیٹھا او یار حسن والے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۳). [سبز + طُرّا (رک)].

ـــــ طَراز (ـــــ فت ط) صف.
سبزہ زار ، ہرا بھرا.

سبزۂ تر نے کر دیا سبز طراز دشت کو
عیبِ خزاں چھپا لیا دامنِ کوہسار نے

(۱۹۱۱ ، نذرِ خُدا ، ۲۳۶). [سبز + طراز (رک)].

ـــــ عَیْنَک (ـــــ ی لین ، فت ن) امث.
دھوپ کا چشمہ ، دھانی چشمہ ، ہرے رنگ کے شیشوں کی عینک.

اندھوں نے چکاچوندی کے خوف سے سبز عینک لگائی. (۱۸۶۴، گلشنِ جانفزا، ۱۸۳). [سبز + عینک (رک)].

---غُدُود (---ضم غ ، و مع) امذ ؛ ج.
(طب) گلے کے غدود جن سے خارج ہونے والا رس ہاضمے میں مدد دیتا ہے. جبڑا فی منٹ ساٹھ مرتبہ حرکت کر کے پانی کو آگے کی طرف ... سبز غدود کے مجسہ پر کے روزن کے نیچے سے بہاتا ہے. (۱۹۳۹، ابتدائی حیوانیات، ۲۷۱). [سبز + غدود (رک)].

---فام صف.
سبز رنگ کا ، دھانی رنگ کا ، نیل گوں ، زنگاری.

مرنے پہ بھی یقین ہے ، رہیں داغ دل ہرے
گل کہا کے مر گیا ہوں میں اک سبز فام پر

(۱۸۳۲، دیوانِ رند، ۱ : ۶۰). سب نے دیکھا کہ ایک سمت دھواں بلند ہوا اور بڑھتے بڑھتے مثل آسمان سبز فام کے سر لشکر مہرخ پر قائم ہوا. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۵۶۱). [سبز + فام (رک)].

---قالِین (---ی مع) امذ.
(کنایۃً) گھاس کا تختہ ؛ سرسبز و شاداب ، ہریالی. زمین نے سبز قالین سمیٹ لیا اور اس کی جگہ خارزار نے لے لی. (۱۹۷۵، ہمہ یاراں دوزخ، ۱۰۹). [سبز + قالین (رک)].

---قائِدِ اَعْظَم (---کس ء ، کس مع د ، فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
(کنایۃً) ہرے رنگ اور قائداعظم کی تصویر والا دس روپے اور پچاس روپے کا پاکستانی نوٹ. افسر جو پہلے ایک سبز قائد اعظم سے خوش ہو جاتے تھے سرخ قائداعظم طلب کرنے لگے. (۱۹۷۲، رام راج، ۱۸۳). [سبز + قائد اعظم (رک)].

---قَبا (---فت ق) امذ.
ا. نشہ آور چیز جو بھنگ اور افیون ملا کر بناتے ہیں (علمی اُردو لغت). [سبز + قبا (رک)].

---قَدَم (---فت ق ، د) صف.
ا. باعثِ نحوست ، منحوس ، سبزپا.

خط نے ترا حسن سب اُڑا دیا
یہ سبز قدم کہاں سے آیا

(۱۷۵۳، مخزنِ نکات، ۲۷).

بہار سبز قدم کو نہ آتے دیر لگے
چمن میں کھیت پڑا لشکرِ خزاں پہنچا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۴۹).

گلشن میں تجھ سا سبز قدم گر کرے مقام
مر جائیں تازہ پھول شجر خشک ہوں تمام

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۵ : ۲۰۹). تم جیسی سبز قدم بہو کے لیے میں تانبے کا ایک تار بھی نہ بنواؤں گی. (۱۹۲۱، اولاد کی شادی، ۸۶). فلاں مسافر کی نحوست سے جہاز چلنے سے رکا ہے کپتان نے اس سبز قدم مسافر کو جھٹ پٹ اُتارا. (۱۹۸۴، زمیں اور فلک اور، ۱۷۲). ۲. **بدبخت ؛ بدنصیب.**

میں وہ اس باغ میں ہوں سبز قدم قسمت نے
مثلِ شمشاد کبھی پھولنے پھلنے نہ دیا

(۱۸۷۲، مظہر عشق، ۳۹). [سبز + قدم (رک)].

---قَدَمی (---فت ق ، د). (الف) امث.
نحوست ، منحوسیت ، نامبارک ہونا.

جہاں بستے ہیں مثل ہو ہماری سبز قدمی سے
بہار آنے نہیں پاتی کہ وہ گلشن اُجڑتے ہیں

(۱۸۷۸، سخنِ بے مثال، ۶۳). (ب) صف ، مث. **سبز قدم عورت؛ عورت جسے منحوس سمجھا جائے.** اے جان سوز میں سبز قدمی ہوں بدنصیب میرے آتے آتے ہی فلک نے یہ کیا سامان دکھایا. (۱۸۹۲، طلسم ہوشربا، ۶ : ۱۰۱۵). اس موئی سبز قدمی کو ہمارے گھر سے نکال دو. (۱۹۱۶، اتالیق بی بی، ۵۳) [سبز قدم + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

---کاہی / کائی صف.
گہرا سبز رنگ جو کائی کے مانند ہو ، گہرے ہرے رنگ کا ، مونگیا. ایک رومال سبز کاہی اپنے مرید سے ... طلب فرمایا. (۱۸۸۳، تذکرۂ غوثیہ، ۱۹). [سبز + کاہی / کائی (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
جلا بخشنا ؛ تر و تازہ کرنا.

میرے خیال کے گلشن کوں جس نے سبز کیا
نہ جانوں خطِ زمرد نگار کس کا ہے

(۱۷۳۹، کلیاتِ سراج، ۴۳۹).

قطراتِ اشک میرے باراں سے کم نہیں ہیں
کرتے ہیں سبز مجھ سے بے برگ بے نوا کو

(۱۷۷۲، فغاں، د، ۱۲۴).

کتنا چاہا تھا کہ میں سبز کروں اپنا سخن
اک ہی کھڑک میں ہوا یہ دلِ ناکام سفید

(۱۸۰۲، حسرت، ک، ۳۰۰).

--- کور (---و مج) صف.
(نفسیات) ایک بیماری جس میں مریض کو عموماً سبز رنگ نظر نہیں آتا ہے ؛ ثانوی کور. اکثر رنگ کور اشخاص سرخ اور سبز دونوں کی جگہ خاکستری رنگ دیکھتے ہیں ... ایسے لوگوں کو ثانوی کور یا سبز کور کہا گیا ہے. (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں، ۳۲۷). [سبز + کور (رک)].

--- کھاد امث.
(کاشت کاری) پتوں سے تیار کی ہوئی کھاد ؛ پتی کی کھاد. سبز کھاد کا استعمال ہمارے ملک میں بڑی اہمیت رکھتا ہے. (۱۹۷۴، زراعت نامہ، یکم جون، ۲۰۵). [سبز + کھاد (رک)].

--- کھیرا (---ی مع) امذ.
(کبوتر بازی) کبوتر کی ایک قسم ، ہریالے رنگ کا کبوتر. ہر قسم کے

کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ... ان میں ... سبز کھیرا ... کوئے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). [سبز + کھیرا (رک)].

---گام صف.
اچھی خبر لانے والا ؛ جس کا آنا مبارک و مسعود ہو.

نوید لے کے ہنومان سبز گام آئے
کہ رام جیت کے لنکا کو شادکام آئے

(۱۹۱۵ ، مطلع انوار ، ۱۱۲). [سبز + گام (رک)].

---گُلشَن (---ضم گ ، سک ل ، فت ش) امذ.
(مجازاً) آسمان (جامع اللغات). [سبز + گُلشن (رک)].

---گُنبَد (---ضم گ ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
ہرا گنبد ؛ (مجازاً) آنحضرتؐ کے روضۂ مبارک کا گنبد ؛ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم.

رحمت تمہاری عام تھی
اے سبز گنبد کے مکیں

(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۱۵۵). [سبز + گُنبد (رک)].

---گھوڑا (---و مج) امذ.
(کنایۃً) بھنگ (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت) [سبز + گھوڑا (رک)].

---لَون (---و لین) امذ.
(نباتیات) پتوں میں موجود ایک سبز مادّہ جس کی وجہ سے پتے سبز نظر آتے ہیں. الجی میں ایسے تھیلوفائٹ شامل کئے گئے ہیں جن میں سبز لون کلوروفل پایا جاتا ہے. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۳). [سبز + لَون (رک)].

---مایَہ (---فت ی) امذ.
(نباتیات) سبز مادّہ ؛ ایک غذا ساز مادّہ (Choloroplasts). لمبے خلیے جو مُستطیل شکل کے ہیں اور سبز مانے ... نخز مایہ میں گڑے ہوئے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۸). جسم میں بے شُمار چھوٹے چھوٹے لون بردار اجسام ... بکھرے ہوئے ہیں جنھیں سبز مایہ کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیواتی نمونے ، ۵۰). [سبز + مایہ (رک)].

---مَخمَل (---فت م ، سک خ ، فت م) امذ.
ہرے رنگ کا مخمل ؛ (کنایۃً) گھاس ، سبزہ.

ہرے کھیت ہیں وہ بیابان میں
بچھا سبز مخمل ہے میدان میں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۲). [سبز + مخمل (رک)].

---مُکھی (---ضم م) امذ.
سبزی مائل رنگ کا کبوتر ؛ کبوتر کی ایک قسم. رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... سبز مکھی. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ان میں ... سبز مُکھی ... شیرازی. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). [سبز + مُکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَلِیح (---فت م ، ی مع) امذ.
(مجازاً) معشوق ، محبوب ، حُسن ملیح (ماخوذ : علمی اُردو لُغت ؛ جامع اللغات). [سبز + ملیح (رک)].

---موتِیا (---و مع ، کس ت) امذ.
(طب) آنکھوں کی ایک بیماری جس میں نظر دن بدن کمزور ہوتی جاتی ہے ؛ موتیا بند کی ایک قسم (Glaucoma). سبز موتیا التہابِ قزحیہ ، قرینتی قرحات وغیرہ میں ... مفید مسکن درد ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴۸). [سبز + موتیا (رک)].

---وَش (---فت و) صف.
سبز رنگ کا ، سبزی مائل ، دھانی.

معانی ریا ترک کر عیش سوں ایچ
کہ سنپڑیا ہے تج پات آنچل سبز وش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۱). [سبز + وَش (حرفِ تشبیہ)].

---ہِلالی پَرچَم/جَھنڈا (---کس ہ ، فت پ ، سک ر ، فت چ / فت جھ ، سک ن) امذ.
پاکستان کا ہرا جھنڈا جس میں چاند اور تارہ بنا ہوتا ہے ، ہرے اور سفید رنگ کا پاکستانی پرچم. پاکستان کے قیام پر سرینگر کے ڈاک خانے پر پاکستان کا سبز ہلالی جھنڈا لہرایا گیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۹۲). اکثر مسلمان ملازموں نے جب پاکستان کا سبز ہلالی پرچم لہراتے دیکھا تو وہ سمجھے کہ الحاق کا فیصلہ ہو چکا ہے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۰۱). [سبز + ہلال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + پرچم / جھنڈا (رک)].

---ہونا ف ل.
۱. ہرا ہونا ، تر و تازہ ہونا ، شاداب ہونا ، بہار آنا.

کرنے سیں سبز ہرگز مژگاں نہ ہوں ہمارے
جُوں جُوں بڑھے ہے پانی تیوں تیوں جلے جواسا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۱).

اشک میرے چشم کا کیوں کر اثر پیدا کرے
سبز ہونا خاک میں ہے اپنے دانے سے بعید

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۰۹).

سبز ہوتی ہی نہیں یہ سرزمیں
تُخمِ خواہش دل میں تو بوتا ہے کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳). **۲. کامیاب ہونا ، بامُراد ہونا ، سُرخرو ہونا.**

غائبانہ آپ کو ترجیح دیں مُجھ پر رقیب
رُوبرو طوطی کے کوئی سبز ہو سکتا ہے زاغ

(۱۷۹۸ ، بیان ، د ، ۲۱).

عشق میں ہوتے نہیں ہاتے کسی عنوان سے
عزّت و عار و حیاء و شرم و نام و ننگ سبز

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۶).

سَبْز (۲) (فت س ، سک ب) امذ.
سبزی / سبزہ (رک) کی تخفیف (تراکیب میں مُستعمل).

---خور (---و مع) صف.
رک : سبزی خور. کچھ حیوانات صرف نباتات مثلاً سبزی ، پودے

وغیرہ ہی کھاتے ہیں ان کو سبز خور کہا جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۹۸). [سبز + ف : خور ، خوردن ـ کھانا].

---کاری ہونا محاورہ.
سرسبز ہونا ، بہار آنا.

چلی گُلشن میں پھر بادِ بہاری
درختوں پر ہوئی پھر سبزکاری
(۱۸۸۱ ، مثنوی نل دمن ، ۱۷).

---مائِل (--- کسِ ء) صف.
کُچھ کُچھ سبز ، تقریباً سبز ، سبزی مائل. یہ ایک نہایت لطیف لچکدار مفرد ہے جو عام نمک میں بحساب فیصدی ساٹھ حصوں کے ہوتا ہے اور اصلی رنگ اس کا سبز مائل ... ہوتا ہے. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۲). [سبز + مائل (رک)].

سَبْزا (فت س ، سک ب) امذ.
رک : سبزہ (مع تحتی الفاظ).

سگا صورت خُوب از حد
سبزا رنگ ہور موزوں قد
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۸)).

کہ سبزا پریا ہور ہوا تر اتھا
گھڑی پھر وہی شاہ کوں کھیر اتھا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹).

جب سیں دیکھی ہے خطِ سبز میں تیرے لب سرخ
تب سیں سبزے میں چھپی پان کی لالی اے شوخ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۹). ایک جانب کوتل خاصے تازی ترکی عربی عراق کچھ کمیتی سبزے. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۷). [سبز (۱) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

سَبْزان (فت س ، سک ب) امذ.
بے مروت ، حرص و ہوس کے اسیر ؛ (کنایۃً) محبوب ، خُوبرو.

بحرِ چشم دوستی سبزانِ دُنیا سے نہ کر
بیوفا سب ہیں یہ طوطا چشم کس کے یار ہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۶). [سبز (۱) + ان ، لاحقۂ جمع].

---مَلِیح (--- فت م ، ی مع) امذ ؛ ج.
سبز ملیح (رک) کی جمع.

زنگی اور ہندی ہیں اب رُوکشِ سبزانِ ملیح
غیرتِ طوطی و طاؤس ہوئے زاغ و زغن
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان)، قصائدِ سحر ، ۵۰). [سبزان + ملیح (رک)].

سَبْزَک (فت س ، سک ب ، فت ز) امذ.
سبزی مائل رنگ کا کوّے کے برابر اور اس کا ہم شکل پرندہ ، نیل کنٹھ.

بھنور ہور مولے و بھنگراج انوپ
سو ہریال و پیلک اور سبزک سروپ
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۰۱).

ابابیل سبزک ہور طاؤس و طاس
پلک فاختے ہُدہُداں بے قیاس
(۱۷۰۸ ، داستانِ فتح جنگ ، ۱۶۳).

ہوا زرد سبزک بہت دل میں ڈر
ہُما مو ہوا گرد سے شانہ سر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۳). پلا ہوا باشہ ان پرندوں کو مارا کرتا ہے ، ہر قسم کی بٹیر تیتر ... سبزک. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۸۶). نیل کنٹھ اور سبزک جو اپنی زبردست چونچوں کو کُدال کی طرح ... کام میں لاتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۴۷). [سبز + ک ، لاحقۂ نسبت].

سَبْزْوَار (فت س ، سک ب ، ز) امث.
ایک قسم کی مُرغی جس کے سر پر چوٹی ہوتی ہے. خانگی کی بہت سی قسمیں ہیں ، اصیل ، لینی ، کڑک ناتھ ، سبزوار ، پہاڑی وغیرہ. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۹۹). دوسرا کہتا ہے میاں سبزوار مُرغیاں ... منگاؤ. (۱۹۱۱ ، قِصۂ مہر افروز ، ۱۲). [عَلَم].

سَبْزَہ (فت س ، سک ب ، فت ز) امذ ؛ سبزا.
۱. سبز رنگ کا ، سبز رنگ ، ہریالی ، شادابی ، رُوئیدگی ، گھاس ، گھاس کا تختہ. جوں پانی نیں سولھوا ، جوں سبزہ نیں سو ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷).

زنہار کہ عورت سے نہ کوئی مہر کوں ڈھونڈے
سبزہ بھی اوگا ہے کہیں شور زمیں بیچ
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۵).

مانندِ روزگار بدلتا رہا ہوں رنگ
صحرا میں سبزہ تھا تو گُلِ تر چمن میں تھا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۴).

دریا و زمین و کوہ و صحرا
باغ و گُل و سبزہ مُنظرا
(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۲۲). **۲. وہ رُوئیدگی جو آغازِ جوانی میں رُخساروں پر رُواں نکلنے اور مسیں بھیگنے سے چہرے پر نمایاں ہوتی ہے.**

خطِ پُشتِ لب سبزۂ نو بہار
ہیں چاہِ زنخداں میں یوسف ہزار
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۲).

شور ہے اس سبزۂ رُخسار کا
آج طوطی بولتا ہے یار کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸).

رُخساروں پہ سبزے کے نکلنے کے میں صدقے
تلوار لیے شان سے چلنے کے میں صدقے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۱). کون جانتا ہے کہ نوعمر قیصر نے جو ابھی پورے طور پر سبزۂ آغاز بھی نہیں ہے ، کوئی حکم ایسا بھیجا ہو جس سے اِنکار کرنا ممکن نہ ہو. (۱۹۳۳ ، انطونی اور کلوپیٹرا ، ۱ : ۵). **۳. وہ گھوڑا یا گھوڑی جس کا رنگ سیاہی مائل سفید ہو.**

عمر خاں نے سبزے کو رانوں میں داب
دیا اپنے بھائی کے تئیں پیچ و تاب

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۶۶). کبھی فلک کے سبزہ گھوڑے پر سوار کرن کا تاج زرنگار سر پر چمکاتا ... آتا ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۵). نئی سبزہ گھوڑی جُتی ہوئی کھڑی تھی. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۰۱). ۴. کبوتر کی قسم. ایک عمر کے کبوتر جمع کرے اگر سبزے ہوں اور بھی عُمدہ ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۷). ۵. نیل کنٹھ (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت). ۶. ایک قیمتی پتھر ، زمرد ، پنا ، پکھراج.

دیکھا چمن میں قطرۂ شبنم کا رنگ ڈھنگ
چُنّی بنا ہے گُل پہ تو سبزہ گیاہ پر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۹۳). چینی تُرکستان کا سبزہ یا پکھراج بھی مشہور ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱۳۳). ۷. کان کا ایک زیور جو بہت چمکنے والا اور سبز رنگ کا ہوتا ہے ، گُندا.

ایسی ہوئی سرسبز شکایت کی کڑی بات
سبزے کی طرح کان میں اُس گُل کے پڑی بات

(۱۸۷۴ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۰۵).

سبزہ کسی کے کان کا پھر یاد آ گیا
پھر زخمِ دل ہرا ہوا پھر اِضطراب ہے

(۱۹۱۰ ، کلیاتِ شائق ، ۲۶۶). ۸. (کنایۃً) بھنگ.

گدایانِ خراباتِ مغاں کا زور عالم ہے
جو سبزہ گھونٹیے اُن کا تو سیرِ جامِ جم کیجے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۴). ۹. (مجازاً) وہ رنگت جو تیغ اصیل کے جوہر میں ہوتی ہے نیز وہ نقش جو فولاد میں پائے جاتے ہیں اور اُس کی عُمدگی کی علامت ہوتے ہیں.

کمر باندھے ہوں مرنے پر تمنائے شہادت ہے
حسامِ یار کے سبزے سے گُل پھولے تو جنّت ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۳).

کھیت لا کھوں پہ ہے مگر قاتل
سبزہ شمشیر کا ہرا نہ ہوا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵۳). ۱۰. (کنایۃً) ہرے رنگ کا پاکستانی نوٹ. کتنی کتنی سو روپے اُڑا لیتے ہیں ادھر آٹھ سو لا کے دیتے ... دوسرے دن ان میں سے ایک سبزہ غائب کر دیا. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۲۲۳). [سبز + ہ ، لاحقۂ وصفیت].

ـــــ آندام (ـــــ فت ا ، سک ن) صف.
جس کے بدن کا رنگ گندمی ہو ، گندم گُوں محبوب ؛ (کنایۃً) خوباں ، خُوبرو ، محبوب. سبزہ اندامون کا ٹہلنا پتلی کمر والوں کا گیسو دراز کے جھونکوں میں آ ، آ جانا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۳۱). [سبزہ + اندام (رک)].

ـــــ آغاز (ـــــ مدا) صف.
نوجوان لڑکا جس کی مسیں بھیگنا شروع ہوئی ہوں. مصطفٰے ایک سبزہ آغاز نوجوان تھا ، اُس کے چہرے سے خندہ جبینی کے آثار نُمایاں تھے. (۱۹۰۱ ، مضامین سلیم ، ۲ : ۲۰۱). [سبزہ + آغاز (رک)]

ـــــ آغاز ہونا محاورہ.
نوجوانی کے آغاز پر ڈاڑھی مُونچھوں کے بال نکلنے شروع ہونا ، جوانی کے آثار ظاہر ہونا ، جوانی کا آغاز ہونا.

اب تو عاشق سے نہ شرماؤ گلے سے لگ جاؤ
سبزہ آغاز ہوا روئیں نمودار ہوئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۶).

نوجوان کونسا خوش رُو و خوش انداز نہ تھا
کتنے ایسے تھے کہ سبزہ ابھی آغاز نہ تھا

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۱).

ـــــ بر سنگ نہ روید ، چہ گُناہ باراں را کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) **اگر پتھر پر گھاس نہیں اُگتی تو اس میں بارش کا کیا قصور ، اگر کسی شاگرد میں صلاحیت ہی نہ ہو تو اُستاد کیا کرے** (جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

ـــــ بڑھنا محاورہ.
خط بڑھنا ، سبزہ آغاز ہونا.

کیا طراوت بخش ہے چاہِ ذقن اے رشکِ گُل
دو ہی دن میں عارضِ رنگیں کا سبزہ بڑھ گیا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۷).

ـــــ بیگانَہ کس صف (ـــــ ی مج ، فت ن) امذ.
وہ گھاس جو خود اُگ آتی ہو نیز بے موقع اُگ آنے والی گھاس جسے مالی وغیرہ جڑ سے نکال دیتے ہیں ، خود روگھاس پھوس.

حیف کہتے ہیں ہوا گُلزار تاراجِ خزاں
آشنا اپنا بھی واں اک سبزۂ بیگانہ تھا

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۲۰).

کیا اس چمن میں سبزۂ بیگانہ میں ہی ہوں
مُجھ پر کرے ہے ہاتھ جو تُو باغباں صاف

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۶۶).

کسی کو ہوتی کیا پروا ہمارے جینے مرنے کی
بسانِ سبزۂ بے گانہ ہم تھے اِس گلستاں میں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳).

ہڑا رہ سبزۂ بیگانہ ہو ، تُو صورتِ شبنم
شعاعِ حُسن اڑا لے جائے گی خود بال و پر ہو کر

(۱۹۳۴ ، شعلۂ طور ، ۱۰۹). شاعری کے چمن میں سبزۂ بیگانہ کی نمود نیاز کو ایک آنکھ نہیں بھاتی اور سبزۂ بیگانہ سے مراد ... کھردری بے ساختگی ہے. (۱۹۸۶ ، نیازفتح پوری کی شخصیت اور فکر و فن ، ۲۲۳). [سبزہ + بیگانہ (رک)].

ـــــ تَر کس صف (ـــــ فت ت) امذ.
ہری بھری گھاس ؛ تر و تازگی ، شادابی.

زمیں کو لیا سبزۂ تر نے گھیر
کہیں سبز سیر اور کہیں نیم سیر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲). [سبزہ + تر (رک)].

ـــــ جَوہَر کس اضا (ـــــ و لین ، فت ہ) امذ.
رک : سبزہ معنی نمبر ۹.

جو انداز ستم ہے دل آزار پسند
سبزۂ خط کو ترے سبزۂ جوہر جانا
(۱۸۹۵ ، دیوانِ ذکی ، ۲۵)۔ [سبزہ + جوہر (رک)]۔

۔۔۔چُرانا ف س ؛ محاورہ۔
چارہ حاصل کرنا ، اثر قبول کرنا ، کسی جیسا ہونا۔

خطِ عارض یہ رہتی ہے نظر آئینے میں اوسکی
مقرر آہوانِ چشم کو سبزہ چرانا ہے
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۹۲)۔

۔۔۔چمکانا محاورہ۔
تلوار کی مانند چمکنا۔

چرخ پر بجلی کی چل پھر سے نظر آتا ہے
سبزہ چمکائے ہلاتا ہوا برچھا بادل کا
(۱۹۱۵ ، کلیاتِ نعت محسن ، ۱۰۵)۔

۔۔ٔ۔خَط کس اضا (۔۔۔فت خ) امذ۔
نئی داڑھی مونچھیں نکلنے کی سبزی ، رخساروں پر بالوں کے اُگنے سے نمودار ہونے والی سبزی۔

سبزۂ خط ہے نہ سارے جسم میں ایک رونگٹا
لب عسل ہیں بے مگس قامت ہے بے پروانہ شمع
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۳)۔

سبزۂ خط سے ترا کاکل سرکشی نہ دبا
یہ زمرد بھی حریفِ دم افعی نہ ہوا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۳)۔ [سبزہ + خط (رک)]۔

۔۔ٔ۔خوابِیدَہ کس صف (۔۔۔و معد ، ی مع ، فت د) امذ۔
وہ سبزہ جو پورے طور پر زمین سے نکلا نہ ہو۔

سبزۂ خوابیدہ چونک اُٹھا ہے اکثر خواب سے
بخت نرگس کیوں نہ ہو بیدار قیصر باغ میں
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۷۸)۔ مست خرام ندیاں ... دامنِ چمن کو چومتی اور سبزۂ خوابیدہ کو چھیڑ کے جگاتی لگتی ہیں۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۷۸۵)۔ [سبزہ + خوابیدہ (رک)]۔

۔۔ٔ۔رُخ کس اضا (۔۔۔ضم ر) صف۔
رک : سبزۂ خط۔

نسیم صبح سے کب لہلہا رہا ہے چمن
تمہارے سبزۂ رُخ پر ہے بیقرار بہار
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۰)۔ [سبزہ + رُخ (رک)]۔

۔۔ٔ۔رُخسار کس اضا (۔۔۔ضم ر ، سک خ) امذ۔
رک : سبزۂ خط۔

شور ہے اس سبزۂ رُخسار کا
آج طوطی بولتا ہے یار کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸)۔ [سبزہ + رُخسار (رک)]۔

۔۔۔رَنگ (۔۔۔فت ر ، غنہ) صف۔
گندمی رنگ والا ، سانولا سلونا ؛ (کنایۃً) محبوب۔

سبزہ رنگوں کے ہوا حق میں یہ تپ کرنا روا
تیرگی جاتی رہی چہرے کی اور اوبچی صفا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱)۔

جو زندگی ہے تو خضر ایک کام کر لینا
نظر جو آئے کوئی سبزہ رنگ سر لینا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۳۳)۔ [سبزہ + رنگ (رک)]۔

۔۔۔رَنگی (۔۔۔فت ر ، غنہ) صف۔
رک : سبز رنگی۔

خطِ شب رنگ بھی گالوں پہ نکل آئے کبھی
سبزہ رنگی ہو چھپا کے خطِ رخسارِ شہاب
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۶۱)۔ [سبزہ + رنگ + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔رَوندنا ف س۔
سبزے کو پامال کرنا ؛ سبز گھاس پر چلنا۔

روندتا ہوں سبزۂ رہ کی طرح وہ بوٹیاں
ڈھونڈتے پھرتے ہیں جن کو کیمیاگر سیکڑوں
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۴۴)۔

۔۔۔زار امذ۔
وہ میدان جو سبزے سے ڈھکا ہو ، گھاس کا قطعہ ؛ ہرا بھرا میدان۔

ولی نگہ کر اس خطِ سرسبز رنگ کوں آج
کہ طورِ نور میں ہے سبزہ زار خاموش
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۱)۔

وصفِ خط میں قلم کا میدان بھی
کب سے ہے شکلِ سبزہ زار ہنوز
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۰۰)۔

ایک سا تیرا نور ہے دشت میں سبزہ زار میں
قصرِ گہر نگار میں ، حجلۂ تنگ و تار میں
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۸۵)۔ ساری دنیا کے پرندے اور چوپائے اور مرغزار اور سبزہ زار اور پھول اور پھل یہاں کیوں لگائے رہتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۶۹)۔ [سبزہ + زار ، لاحقۂ ظرفیت]۔

۔۔ٔ۔زَنگار کس صف (۔۔۔فت ز ، غنہ) امذ۔
رک : زنگار۔

چمن کا بول رہا ہے یہ آج کل طوطی
کہ آئینہ میں زمرد ہے سبزۂ زنگار
(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۲۲)۔ [سبزہ + زنگار (رک)]۔

۔۔ٔ۔شَمشیر کس اضا (۔۔۔فت ش ، سک م ، ی مع) امذ۔
وہ رنگت جو اصیل تلوار کے جوہر میں ہوتی ہے ، سبزۂ جوہر۔

خضر کو بھی ہو تمنا گر جراحت کی
جو اس کے سبزۂ شمشیر کی لپک دیکھیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۳)۔

یگانہ کیوں ہے سبزۂ شمشیر اس قدر
قاتل بس اب دکھا شہدا کا چمن مجھے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۴۴)۔ [سبزہ + شمشیر (رک)]۔

---کا آغاز ہونا محاورہ.
رُخساروں پر خط نکلنا ، بلوغت کے آثار نمایاں ہونا. مسیں بھیگنے لگی تھیں اور سبزے کا بھی آغاز ہو گیا تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۲۸۹).

---گاہ امذ.
رک : سبزہ زار. مغرب کی وسیع سبزہ گاہوں میں گائے جانے والا اندوینا کی گیت تھا. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۹۰). [سبزہ + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---مت دو گنوارن کو ہنڈیا بھر بھات بگاڑوں کو کہاوت.
بھنگ گنواروں کو نہیں پلانی چاہیے کیونکہ وہ ہنڈیا کا سارا بھات ختم کر دیں گے ؛ کم ظرف کو نشہ نہیں پلانا چاہیے کہ وہ اپنے آپ میں نہیں رہتا (جامع الامثال).

---نُمو ہونا ف ل.
گھاس پھوس اُگنا ، ہریالی آنا.

اے جنوں کیا غم خزاں کا دیدۂ تر ساتھ ہے
جس طرف برسے گا مینہ سبزہ نمو ہو جائے گا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰).

---نوخیز کس صف (---و لین ، ی مج) امذ.
تازہ تازہ نیا نیا سبزہ ، نئی پتیاں ، کونپلیں ؛ (مجازاً) کم عمر ، نونہال.

سبزۂ نوخیز سے لطفِ گلستاں ہے عیاں
دیکھ آ کر او ستمگر میرے مدفن کی بہار

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۴۳). [سبزہ + نوخیز (رک)].

---نورس کس صف (---و لین ، فت ر) امذ.
تازہ اُگی ہوئی گھاس ، ہری اور تازہ سبزی.

اک سو گُلِ خودرو سے بہار چمنستاں
اک سمت ہرا سبزۂ نورس سے بیاباں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۳۷). [سبزہ + نورس (رک)].

---نورُستہ کس صف (---و لین ، ضم ر ، سک س ، فت ت) امذ.
سبزۂ نورس ؛ سبزۂ خط

صحرا یہ ہے یہ سبزۂ نورستہ کی بہار
ابرِ کرم نے اس کو اڑھائی ہے شال سبز

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۵۸). گلشنِ رخسار ہنوز سبزۂ نورستہ سے بیگانہ تھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۹).

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۶۶). [سبزہ + نو (رک) + ف : رُستہ ، رُستن - اُگنا].

سَبزی (فت س ، سک ب) امث ؛ صف.
۱. **نباتات ، گھاس پھوس ، ہریالی ، ہریاول ، سبزہ.** آبادی اور سبزی نظر آئی ، دل حزیں نے اوس سے شگفتگی باہم پہنچائی. (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۹۱). کانگرو جماعت کے کل جانور سبزی خور ہیں اور گھاس وغیرہ پر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۴۹). ۲. **پتوں والی ترکاری ، ساگ پات ، ہری ترکاری.** عورت اپنے گھر دار کوں خوب ہے ، عورت ساگ سبزی بسوار کوں خوب ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۸). مدینے کے بازار میں سبزی بک رہی تھی ، ایک بڑھیا سبزی فروش نے بھی اپنی دوکان سجا رکھی تھی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۰۸). ۳. **رونق ، شادابی ، تازگی ، طراوت ، سرسبزی.**

وہاں سبزی پانی پر بنیاد ہیں
بہوت گنواں چشمے پر آباد ہیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۲۴). سبزی جو شہر کے آس پاس ہے سو یہ سبزی نہیں سنگھ سا گر ہے. (۱۷۳۶؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۳). سوکھے ہوئے دل کی کیاری پر سبزی کا پانی چھڑکتا ہے. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۱۰۹). ۴. **پھول کا نچلا حصہ ، ڈنٹھل.** زمین آپ سے آپ پھل دیتی ہے پہلے سبزی ، پھر بال ، اس کے بعد بال میں تیار دانے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴۳۷). گڑھل کے پھول سبزی دور کیتے ہوئے سو عدد. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۲۸). ۵. **سبزاہٹ ، ہرا پن ، ہرا رنگ ، سبز رنگ.** دیواروں پر بھی سونے کے بیل بوٹے اور اس کے اندر سبزی اور سرخی سے بنے تھے کہ نگاہ نہیں ٹھہرتی تھی. (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۸۳). تم نے ہرے دروازوں پر سفید رنگ تو پھیر دیا لیکن جو سبزی جھلک رہی ہے اس کو کیا کروگے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۳۷). ۶. **وہ رنگت جو رخساروں پر نیا خط نکلنے سے نمودار ہوتی ہے.**

نہایت خوشنما ہلکی سی سبزی خط کی ہے رُخ پر
قلم تبریز نے رکھا ہے ہارنگ اس گلستاں کا

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۰). لب بالا پر سبزی ہوتی ہے آخر عمر میں ان کے منہ پر داڑھی نکل آتی ہے. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۴). ۷. **خوشنمائی ، سانولا پن ، سانولی رنگت.** اب رہا رنگ تو وہ کالا کوئلہ نہ سہی مشالا شروع ہے ... اس رنگ میں بھی کہیں کہیں سبزی جھلک رہی ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۱۳۲). ۸. **کانوں کا ایک جڑاؤ زیور ، بُندہ**

کان کی سبزی سے کیا لال ہوا ہے شاعر
طوطیٔ ہند ہے کیونکر نہ خوش الحاں ہو جائے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۷۷). اور طرح طرح کے زیور جڑاؤ مرصع کار ... سبزی ، پتے ، جھمکے پانچ لڑے ست لڑے. (۱۸۶۳ ، انشائے بہارِ بے خزاں ، ۵۲). ۹. **بھنگ.**

بنگی ہے بادشاہ نشہ کے خیال میں
سبزی کا دور اس کے نشں جام جم ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۷).

جز خط کے خیال اس کے کچھ کام نہیں ہم کو
سبزی پیئے ہم اکثر رہتے ہیں مگن بیٹھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۷). مشہور ہے کہ ایک بھنگڑخانے میں کسی بھنگڑی نے سبزی کے رنگ میں چلا کر کہا واہ رے محمد شاہ رنگیلے. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۳ ، ۹ : ۳۹). ۱۰. **وہ رنگت جو فولاد کے جوہر میں ہوتی ہے ، سبزۂ فولاد.**

کمر باندھے ہوئے مرنے پر تمنائے شہادت ہے
حسام یار کی سبزی سے گل پھولے تو جنت ہے
(۱۸۷۸ ، بحر (مہذب اللغات ، ۶ : ۳۳۹)). [سبز + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث]

---بھاجی (باجی) امث.
رک : **سبزی ترکاری.** ہم اپنے باغ کی سبزیاں شوق سے کھاتے ہیں اوراں میں ہمیں جو لذت حاصل ہوتی ہے وہ ٹکوں کے عوض حاصل کی گئی سبزی باجی میں کہاں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۲۶). [سبزی + بھاجی (رک)].

---پینا ف م ؛ محاورہ.
بھنگ پینا. قہقہہ لگا کر اور دل لگی دیکھتا سبزی ہی پی کہاں ہے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۱۵۵).

---چھاننا ف م ؛ محاورہ.
بھنگ پینے کے لیے گھوٹنے کے بعد صافی میں چھاننا.
قاضی سے جا کے دار قضا میں کوئی کہے
سبزی قلندروں کی ذرا چھان جائیے
(۱۹۰۰ ، امیر (مہذب اللغات)).

---چھننا ف م ؛ محاورہ.
گھوٹنے کے بعد بھنگ کا پینے کے لیے صافی سے چھانا جانا ؛ بھنگ پی جانا.
جو ہے سبز رنگ ساقی کریں مدح اس کی خط کے
چھنے قدر آج سبزی یہ ہمیں جڑی ہوئی ہے
(۱۸۸۳ ، قدر ، ک ، ۳۰۳).

---خور (---و مج) صف.
جو گوشت سے پرہیز کرے ، صرف سبزیاں ترکاریاں کھانے والا. کانگرو جماعت کے جانور سبزی خور ہیں اور گھاس وغیرہ پر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۳۹). سبزی خور... یہ وہ جانور ہیں جو گھاس ، بوٹے سبزیاں یا بیج کھاتے ہیں. ان جانوروں میں ہضمی نالی ... زیادہ لمبی ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۵۷). [سبزی + ف : خور (خوردن = کھانا)].

---فروش (---فت ف ، و مج) صف.
۱. **ترکاری بیچنے والا ، کنجڑا (لکھنؤ میں مسلمان ترکاری بیچنے والے کو کنجڑا ہندو ترکاری بیچنے والے کو کھٹک کہتے ہیں).** مجھے ایک سبزی فروش کی شاگردی میں دے دیا. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما ، ۵۳۳). سبزی فروش نے بھی اپنی دوکان سجا رکھی تھی گاہک آتے اور سودا لے جاتے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۰۸). ۲. **بھنگ بیچنے والا.**
ہریالی میں اس حسن کھاتا ہے جوش
کھولی اس کے بزاراں میں سبزی فروش
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۶۷). سرسبزی نہال علم کی وصف دکان سبزی فروش سے ہے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۳۰). [سبزی + ف : فروش ، فروختن = بیچنا].

---کا گھوڑا امذ.
(کنایۃً) بھنگ کا پیالہ.
جو ہاتھ میں اپنے سبزی کا گھوڑا لگا
تو سلفے کا اور اس کو کوڑا لگا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷).

---کے گھوڑے پر سوار ہونا محاورہ.
بہت زیادہ نشے میں ہونا ، سرور میں ہونا. رات آئی اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تو وہ پہلے ہی سبزی کے گھوڑوں پر سوار تھے ، ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ان پر اور تازیانہ ہو گئے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۳۵).

---گھٹوانا محاورہ.
سبزی گھولنا (رک) کا متعدی المتعدی.
زہر کھا جاؤں گا بازار سے لے کر ناچار
سبزی گھٹوا کے نہ اب ہاتھ سے دو چار کے ہی
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی (مہذب اللغات ، ۶ : ۳۳۱)).

---گھٹنا / گھوٹنا ف م ؛ محاورہ.
بھنگ پیسنا ، حل کرنا ؛ بھنگ پسنا. ایک جانب ... کونڈی سونٹے کی بکار ... سبز بختوں کی للکار سبزی گھٹ رہی ہے. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش ربا ، قمری ، ۷ : ۸۷۷). بھنگڑ خانے میں بھنگڑوں نے خوب سبزیاں گھوٹیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۲۲۳).

---مائل (--- کس ء) صف.
ہلکا سبز ، سبز ، سبز سا ، قدرے سبز رنگ لیے ہوئے کوئی رنگ ؛ سبزئی. سبز نہ سہی سبزی مائل سہی اس قسم کے آسمان دیکھنے کا ہمیں تو کبھی اتفاق نہیں ہوا. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۸۲). [سبزی + مائل (رک)].

---منڈی (---فت م ، سک ن) امث.
وہ جگہ جہاں ترکاریاں سبزیاں اور پھل پھلار بکتے ہیں. ایک مغل کہیں سبزی منڈی میں جا نکلا ، وہاں ایک کنجڑی ٹوکری ہیں جامنیں لیے بیچتی تھی. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۷۱).
روز طراوت آنکھوں میں دائم چھائی ٹھنڈی ہے
یاد میں سبزہ رنگوں کے دل کیا ہے سبزی منڈی ہے
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۲۱۹).
سبزی منڈی ہی سے لے جائیں گے سب ہاتھوں ہاتھ
جنم اشٹمی کی رات کو کھیرا بن جا
(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲ : ۳). [سبزی + منڈی (رک)].

---میں سرخی خیر لائے دھر کی فقرہ.
بھنگ (بھنگڑ) بھنگ کی تعریف میں کہتے ہیں کہ بھنگ میں عاقبت کی سرخروئی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سبزیا (فت س ، سک ب ، کس ز) صف.
سبز سے منسوب یا متعلق ، سبز رنگ کا ، سبزی مائل ، نیل گوں ، زنگاری (تراکیب میں مستعمل). [سبز + یا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ کیڑو (ـــی مع ، و مج) امذ.
ایک سبزی مائل رنگ کا سانپ جو انتہائی زہریلا ہوتا ہے. سبزبا کیڑو سبز سا ہوتا ہے دونوں پہلوں میں دو خط سرخ طولانی رکھتا ہے دس گز لمبا ہے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۳۷).[سبزبا + کیڑو (کیڑا (رک) کا مقامی تلفظ)].

سَبزِیاتی (فت س ، سک ب ، کس ز) صف.
سبزہ سے منسوب؛ سبزہ سے تعلق رکھنے والا، نباتات سے متعلق. بعض سائنس دانوں نے گائسین کو سبزیاتی کیسین کا نام دیا ہے. (۱۹۶۸ ، کاروانِ سائنس ، ۵ ، ۱ : ۲۷). [سبز + یات ، لاحقۂ جمع + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ تیل (ـــی مج) امذ.
نباتاتی تیل ، بناسپتی گھی. واپسی پر جہاز ایشیائی کھوپرا ، شکر اور سبزیاتی تیل وغیرہ شمالی امریکہ لاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۴۰). [سبزیاتی + تیل (رک)].

ـــــ کاشت (ـــسک ش) امث.
(کاشت کاری) سبزیوں کی بُوائی یا کاشت جو بغرض تجارت ہو. سبزی و ترکاری کی بطور تجارت کے کاشت کرنے کو سبزی کی کاشت یا سبزیاتی کاشت کہتے ہیں.(۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۸۷). [سبزیاتی + کاشت (رک)].

سَبزِین (فت س ، سک ب ، ی مع) صف.
نیلم کی ایک قسم جو سبزی مائل رنگ کی ہوتی ہے. جوہری حضرات اس کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں سبزین ، سبزی ، نیلا رنگ ... وغیرہ. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آب ، ۳۰). [سبز + ین ، لاحقۂ صفت].

سَبزِینَہ (فت س ، سک ب ، ی مع ، فت ن) صف مذ.
وہ مادہ جو پتوں اور پودوں کو سبز رکھتا ہے (Cholorophyll). بالائی حصے میں سورج کی شعاعوں کے زیرِ اثر سبزینہ بننا شروع ہو جاتا ہے. (۱۹۶۸ ، گندم ، ۵۱). سبز رنگ کے مادے کو سبزینہ یا کلوروفل کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۲۶). [سبز + ینہ ، لاحقۂ صفت].

سَبزِینی (فت س ، سک ب ، ی مع) صف.
سبزینہ (رک) سے متعلق یا منسوب (تراکیب میں مستعمل). [سبزین + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ مادّہ (ـــشد د بفت) امذ.
رک : سبزینہ (Cholorophyll). کلوروفل یا سبزینی مادّہ یہ مادّہ نباتات میں ملتا ہے جس کی وجہ سے درختوں کے پتوں میں سبز رنگ نُمایاں ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، بُنیادی حشریات ، ۲۳). [سبزینی + مادّہ (رک)].

سَبسکرائبر (فت س ، سک ب ، س ، کس ک ، ء ، فت ب) صف.
(اخبار ، رسالہ وغیرہ کا) خریدار ، چندہ دینے والا ؛ حصّہ دار ، صارف. قیام کے باعث میں کسی اخبار یا گلدستہ کا سبسکرائبر خریدار نہیں ہو سکتا. (۱۹۰۵ ، تاریخ نثر اُردو ، ۱ : ۵۷۵). [انگ : Subscriber].

سِبْط (کس س ، سک ب) امذ.
۱. (اُ) بیٹی کا بیٹا ، نواسا ، دُخترزادہ.

فلک قتلِ سبطِ پیمبر ہے کل
یہ ہنگامہ ہوتا مقرر ہے کل.

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۱۸).

گُلاب تاب سے دھوتا ہوں لفظِ اندیشہ
نہ فکرِ مدحتِ سبطِ قسیمِ کوثر ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۳۲).

حلق پر خنجر چلا سبطِ رسول اللہ کے
کھائی ہیں عابد نے غم کی برچھیاں بیٹھے ہوئے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۵۰).

اک زلزلہ سا ہے فلکِ بے حجاب کو
غیظ آ گیا ہے سبطِ رسالت مآب کو

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۰).

ذکی و سیّد شبانِ جنّت الفردوس
نقی و سبطِ امینِ عرب امام حسنؑ

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۰۵). **(اا) بیٹے کا بیٹا ، فرزند زادہ ، پوتا** (فرہنگِ اثر ؛ فرہنگِ آصفیہ). **۲. آل اولاد ، نسل ، قبیلہ ، کُنبہ ، گروہ.** ان میں نبوت کی جو سبط تھی تمام ہلاک ہو گئی. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۲۸). بنی اسرائیل کے بارہ سبط بارہ راستوں سے ... پار چلے گئے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۵۵۲). [ع].

ـــــ اَصْغَر کس صف(ـــفت ا ، سک ص ، فت غ)صف.
چھوٹا نواسہ ؛ مراد : امام حسین رضی اللہ عنہٗ. سلکِ گُہر در تہنیت ولادت حضرت سبط اصغر. (۱۹۱۱ ، صحیفۂ ولا ، ۱۶۷). [سبط + اصغر (رک)].

ـــــ اَکْبَر کس صف(ـــفت ا ، سک ک ، فت ب)صف مذ.
بڑا نواسہ؛ مراد : نبیرۂ رسول امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

مُقدّر سے بنی تھی جو کہ دایہ سبطِ اکبر کی
وہی بنتِ عمیس اب وقفِ خدمت ہونے والی ہے

(۱۹۱۱ ، صحیفۂ ولا ، ۱۶۹). قیس عامری کو لوگوں نے جناب سبط اکبر امام حسین علیہ السلام کا رضاعی بھائی بنا دیا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۳). [سبط + اکبر (رک)].

ـــــ پیمبر کس اضا(ـــفت پ ، ی ، سک م ، فت ب)امذ.
نواسۂ رسول حضرت امام حسنؑ یا حضرت امام حسینؑ.

پہونچی جنہیں نانے کے قریں دخترِ حیدر
خود ہاتھ پکڑنے کو بڑھے سبطِ پیمبرؐ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۳).

مٹنے نہ دیا نقشِ روایاتِ پیمبرؐ
خود اپنے تئیں سبطِ پیمبر نے مٹایا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۱۵). [سبط + پیمبر (رک)].

ـــِ رَسُول کس اضا(ـــ فت ر ، و مع) امذ.
رک : سبطِ پیمبر.

ہمیشہ خواب میں کی آ کے مہد جنبانی
یہ جبرئیل تھے سبطِ رسول سے مانوس

(۱۸۷۲ ، عاملِ خاتم النبیین ، ۲۳). [سبط + رسول (رک)].

ـــِ شہِ لولاک کسر اضا(ـــ فت مع ش ، کس مع ہ ، و لین) امذ.
نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم.

ہر دم غمِ سبطِ شہِ لولاک کیا
جب نام لیا چشم کو نمناک کیا

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۹). [سبط + شہ لولاک (رک)].

ـــِ نبیؐ کس اضا(ـــ فت ن) امذ.
رک : سبطِ پیمبر.

سبطِ نبیؐ سے منزلِ مقصد قریب ہے
آرام کو جانِ محمدؐ قریب ہے

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱).

سبطِ نبیؐ ہوں مالکِ صبر و رضا ہوں میں
اب فرض ہے کہ دینِ مبیں پر فدا ہوں میں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۸). [سبط + نبیؐ (رک)].

سِبْطی (فت س ، سک ب) صف.
سبط (علَم) سے منسوب یا متعلق ، سبط کا باشندہ.

نیل کے آبِ نمط سبطی و قبطی کو ہے
اس کو اور اوس کو یقیں مصلح و مفسدیہ اوست

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۷۶). [سبط (علَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِبْطَین (کس س ، سک ب ، ی لین) امذ.
دونوں نواسے ، مراد : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں نواسے یعنی حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما.

پیارے ہو سبطین نبی حسنین او ہادیٔ دین
جن کے قدم کی خاک ہے سرمہ اولوالابصار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۲۳).

اور در حضرات سبطین گزیں
اور در خدمات انصار امیں

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۵۰).

جب کیا ذکر نبیؐ یاد آ گئی سبطین کی
ساتھ ہی ہے ماہ کے ہر وقت ہالہ ماہ کا

(۱۸۹۹ ، تجلیات عشق ، ۱).

نگیں دوش نبیؐ نقش اولیٰ سبطین
امیر ہر دو زمانہ خبیر سر و علن

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۰۵). [سبط (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

سَبْع (فت س ، سک ب) صف.
سات ، ہفت ، سات کا عدد (۷). اب راویٔ عجائب نگار حال اقالیم سبع و زمانہ کا ... بیان کرتا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۸۱۵). صحیح نسبت دریافت کرنا محال ہے اور عموماً یہ نسبت تین صحیح ایک سبع بیان کی جاتی ہے. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۱۹). [ع : (س ب ع)].

ـــُ الْمَثانی (ـــ ضم ع ، غم ا ، سک ل ، فت م) امث.
رک : سبع مثانی.

عمامہ ہے ہم دوشِ سبعُ المثانی
وہ پاؤں میں نعلین عرش آشیانی

(۱۹۲۸ ، نذر ابجد ، ۲۷). [سبع + رک : ال (۱) + مثانی (رک)].

ـــ رُخی (ـــ ضم ر) صف.
سات رُخ والا ، ہفت پہلو ؛ (جینیات) بد انتظامی یا انتشار پیدا کرنے والے ہفت پہلو خلیے. جینیاتی بازگیروں کی دریافت یوں بھی ممکن ہے کہ زیادہ تر جین اثرات میں سبع رُخی ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۸۱۳). [سبع + رُخ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ سَیّارَہ (ـــ فت س ، شد ی ، فت ر) امذ.
قدیم علم نجوم کے بموجب سات اجرام فلکی یعنی چاند ، سورج ، زہرہ ، عطارد ، مریخ ، مشتری ، زحل وغیرہ. میں نے گردش سبع سیارہ سے دریافت کیا ہے کہ جس شخص کے آپ عاشق زار ہیں ... ملاقات ہو گی. (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۳۹).

لکھوں سبع سیارہ کا حال میں
بیاں ہے یہ اب اُن کے احوال میں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۱) جب سبع سیارہ کے اختلاف حرکات کو دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ہر سیارہ کا فلک دوسرے سے مُختلف ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۰). [سبع + سیارہ (رک)].

ـــ شِداد (ـــ کس ش) امذ.
(مجازاً) سات آسمان ، ہفت افلاک.

احسان ہیں اس کے کیا گراں بار
سر سبع شداد کا جھکایا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۶۹). [سبع + شداد (شدید کی جمع)].

ـــ مَثانی کس صف(ـــ فت م) امث ؛ امر سبعُ المثانی
سورۂ فاتحہ میں بسم اللہ کو ملا کر سات آیتیں ہیں ؛ سورۂ بقرہ سے سورۂ توبہ تک پہلی سات سورتیں بعض کے نزدیک تمام قرآن مجید.

سر کو نجوم سبعہ نے سجدے میں خم کیا
ہفت آسماں نے سبعِ مثانی کو دم کیا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱ : ۱۱۳). مثانی کے معنی دوہرائی جانے والی چیزوں کے ہیں. چونکہ یہ آیات ہر رکعت میں دوہرائی جاتی ہیں اس وجہ سے سبع مثانی کہا گیا ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۱۳۵). [سبع + مثانی (رک)].

سُبْع (ضم س ، سک ب) صف.
۱. ساتواں ، ساتواں حصّہ ، ہفتم ($\frac{1}{7}$). نصف سُبع کہ نسبت ایک کی ۱۴ سے ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۷۲). جو نصف ، ثلث ، ربع ، خمس سدس ، سُبع آٹھواں نواں دسواں آدھا ہوں ، چوتھائی ، پانچواں حصّہ ، چھٹا حصّہ ، ساتواں حصّہ ، ثمن تعہ عشر وغیرہ ہیں. (۱۸۵۹ ، فوائد الصبیان ، ۴۱). باہم ضرب

کرنے سے یہ اعداد حاصل ہوتے ہیں اور وہ رُبع اور سُبع ... ہیں۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۰۹)۔ ۲. **باری کا بخار جو ساتویں روز آئے**۔ وہ بُخار جس کی باریاں علی الترتیب .. ساتویں روز ، آٹھویں روز ، نویں روز ، دسویں روز آیا کرے ... سُبع ، ثمن تسع اور عشر کہتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، حیاتِ اجابیہ ، ۵۱)۔ [ع].

سَبعَہ (فت س ، سک ب ، فت ع) صف.
رک : **سَبع**. مشہور فقہائے سبعہ میں سے ایک فقیہہ فاضل ثقہ عابد ہیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲۳۰)۔ [سبع + ہ ، لاحقۂ تانیث و جمع].

ـــ سَیّار/ سَیّارَہ (ـــ فت س ، شد ی/فت ر) امذ.
رک : **سبع سیارہ**.

ہوئی تاریک یاں تک چشم انجم کہ رہ کی سبعۂ سیارہ نے گُم
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۷۰)۔

کس کس نہیں ہے گُنبدِ منور کا
کنبے ہیں سیفجے میں اُس کے سبعۂ سیار
(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۳۴)۔ ان میں سات سیاروں سبعہ سیارہ کا اثر بہت زیادہ تھا۔ (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۳۷)۔ جو آسمانِ سخن کے سبعہ سیارہ تھے یہ ہیں۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۶۰)۔ [سبعہ + سیارہ (رک)].

ـــ مُعَلَّقات (ـــ ضم م ، فت ع ، شد ل بفت) امذ.
رک : **سبعہ معلقہ**. خیال تو یہ ہوتا ہے کہ یہ اب سبعہ مُعلّقات کا کوئی قصیدہ پڑھیں گے۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۷۷)۔ [سبعہ + مُعلّقہ + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــ مُعَلَّقَہ کس صف (ـــ ضم م ، فت ع ، شد ل بفت ، فت ق) امذ.
عرب کے سات شاہکار قصیدے. شاہنامہ سبعۂ مُعلّقہ کی بھی برابری نہیں کر سکتا۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۳۱)۔

تھے سبعۂ مُعلّقہ جہاں پہ مطمح نظر
چڑھا یہ سلکِ گوہریں اُسی جدار کعبہ پر
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۳۳)۔ [سبعہ + مُعلّقہ (رک)].

سَبُعی (فت س ، ضم نیز فت ب) صف.
رک : **سبع**. قوتِ سبعی شیر کی حرکت میں آئی۔ (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۰۰)۔ [سَبُع + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَبُعِیَّت (فت س ، ضم ب ، کس ع ، شد ی بفت) امث .
درندہ پن ، درندگی ، بہیمیت. وحشیوں میں وحشت اور درندوں میں سبُعیت باقی نہیں رہتی۔ (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۵۲)۔ اور کُچھ ترقی ہو تو بہیمیت اور سبعیت کی طرف زمانہ پلٹ پڑے۔ (۱۹۲۳ ، خوفِ راز ، ۱۰۸)۔ [سبع + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَبْعِین (فت س ، سک ب ، ی مع) صف.
ستر ، سات دھائی (۷۰).

بینا ستین و سبعین تھی مقدارِ حیات
اور یہی ضابطۂ صبح و مسا رکھتے تھے
(۱۸۹۷ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۹۶)۔ [سبع + ین ، لاحقۂ جمع].

سَبعِیَّہ (فت س ، سک ب ، فت ع ، شد ی بفت) امذ.
رک : **اسماعیلیہ**. قرامطہ ، اسماعیلیہ (سبعیہ) ہی کی ایک شاخ ہے۔ (۱۹۶۳ ، تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات ، ۹۲)۔ [سبعی + ہ ، لاحقۂ صفت].

سَبَق (فت س ، ب) امذ.
۱. **کتاب کا وہ حصہ جو طالبِ علم ایک وقت میں پڑھے ، اُستاد سے ایک مرتبہ میں جو شاگرد پڑھے ، درس جو اُستاد طالبِ علم کو ایک دن میں دے ؛ علم ، درس ، تعلیم**.

جس علم کا لیا ہوں ترے پاس میں سبق
اس علم کا کسی کوں ہوا نیں ہے فام بحث
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰۹)۔

دل کو تھا عالمِ طفلی میں یہ شوقِ صحرا
نہ کیا میں نے گلستاں کا سبق یاد کبھی
(۱۸۵۳ ، اندر سبھا ، ۱۲۳)۔ تمہارے معلم نے کتابِ مروت سے ایک سبق بھی تمہیں نہیں پڑھایا۔ (۱۸۷۹ ، بوستانِ خیال ، ۱۰ : ۹۶)۔

ہوا سے خُشک کتابوں کے اڑ رہے ہیں ورق
مگر میں بُھول چکی ہوں تمام ان کے سبق
(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۵۷)۔ ۲. **پند ، نصیحت ، ہدایت**. میری زندگی دوسری ماؤں کے واسطے سبق ہو اپنے واقعات پر ایک نظر ڈالنی مناسب سمجھتی ہوں۔ (۱۹۲۵ ، گرادبِ حیات ، ۵۲)۔ ۳. **عبرت ، سزا**. اُس نے پرجا سنگھروں کو حقیقت کا سبق سکھا کر گران سنگ کیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۸۳)۔

سبق ہے کبھی تشنۂ تکمیل بھی ہے
اک نیا فلسفۂ جرم و سزا اور سہی
(۱۹۶۹ ، لا حاصل ، ۸۳)۔ ۴. **فوقیت ، سبقت ، ترجیح ، برتری**.

بندہ اس کا اور ہوا اس کا بحق
ہے نبوت میں جیسے سب پر سبق
(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۳)۔

خلائق پہ دنیا میں بھیجا بحق دیا اپنے سب مرسلوں پر سبق
(۱۸۶۵ ، نوحِ عقوبۂ ، اثر ، ۱۷۶)۔ ۵. **گھڑدوڑ کی شرط** (ماخوذ : علمی اُردو لغت)۔ [ع].

ـــ آنْدوز (ـــ فت ا ، سک ن ، و مج) صف.
نصیحت یا عبرت حاصل کرنے والا.

شاخِ بُریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تو
نا آشنا ہے قاعدۂ روزگار سے
(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۸۰)۔ [سبق + اندوز (رک)].

ـــ آموز (ـــ و مج) صف.
۱. **تعلیم دینے یا سبق دینے والا ، نصیحت کرنے والا**.

ہو سبق آموز شوخی گر پری کو چشم شوخ
کام لے موج نگہ سے سیلیٔ اُستاد کا
(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۹۴)۔

دُنیا کے کسی ساز میں یہ سوز کہاں ہے
نغمہ کوئی اتنا سبق آموز کہاں ہے
(۱۹۲۶ ، مطلعِ انوار ، ۳۸)۔ تاریخ کسی قوم کی زندگی کو بیان

کر سکے گی اس وقت ظاہر ہو گا کہ کوئی تذکرہ اِتنا دلچسپ سبق آموز اور شاندار نہیں .(۱۹۵۹ ، برنی (سیّد حسن) ، مقالات ، ۶۲).
۲. **نصیحت یا عبرت حاصل کرنے والا ، سیکھنے والا.**

نگاہیں اُن کی جادو سے قیامت ہوتی جاتی ہیں
الٰہی کون سا فتنہ سبق آموز رہتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۰). ان حرکات کے نتائج بھی بہت سبق آموز پیرائے میں بیان کئیے گئے ہیں .(۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۳۲). مسلمانوں کے خلاف جو خطرناک چالیں چلی جا رہی تھیں اُن کا پس منظر بڑا سبق آموز ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۶۸).
[سبق + ف : آموز ، آموختن - سیکھنا].

--- آموزی (--- و مج) امث.
سبق سیکھنا ، عبرت پکڑنا. ان کی عظمت و شان کو یاد کر کے آنسو بہاتے اور سبق آموزی کرتے تھے. (۱۹۶۵ ، علامہ اقبال کی داستان دکن ، ۷). [سبق + آموز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بُردہ (--- ضم ب ، سک ر ، فت د) صف.
دوسرے پر سبقت لے جانے والا. باساز و سامان ایسے سبق بردہ گھوڑوں پر سوار ہو ... قلعے میں جا بیٹھے. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابن خلدون ، ۲ : ۱۸۵). [سبق + بُردہ (رک)].

--- بر زُبان ہونا محاورہ.
سبق اچھی طرح یاد ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- بولنا ف س ؛ محاورہ (قدیم).
سبق دینا ؛ سبق سیکھانا.

بولے سبق علم کوں او
دیکھوں جہاں اس دار پر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۵).

--- بھول جانا / بُھولنا محاورہ.
۱. **محو ہو جانا ، فراموش ہو جانا.**

تُو اگر قیس کا اُستاد ہے وحشت میں شعور
بھول جائیں سبق نالہ تو اک بار بتا

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)). ۲. **سب کچھ بھول جانا ، اگلا پچھلا یاد نہ رہنا ، فراموش کر دینا ، نصیحت یاد نہ رہنا.** میاں جی مارے غیرت کے بید کی طرح کانپنے لگے.. بہار دانش چھوڑ خوشی بھول گئے حواس باختہ ہونے سبق بھول گئے. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۲۱).

--- پڑھانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **کسی امر کی تعلیم دینا ، درس دینا ، سیکھانا ، اچھی بات بتانا.**

بلبلِ مکتب بھی پڑھاتا ہے فلاطوں کو سبق
خلق ہوتا نہیں اس شہر میں کوئی کودن

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۸۹).

ترس آتا ہے مجھ کو بھیڑیوں کی حق پرستی پر
پڑھاتے ہیں سبق بھیڑوں کو جب وہ آدمیت کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۰). ۲. **بہکانا ، ورغلانا ، اُکسانا ، پٹی پڑھانا ، غلط راہ بتانا.**

حُسن کے مکتب میں اُس کی ابروئے خوں ریز کوں
کج ادائی کا سبق کس نے پڑھایا الغیاث

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۷).

سبقِ عشق پڑھانے لگے اُستاد مُجھے
قتل کا ڈھنگ سیکھانے لگے جلّاد مُجھے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۸۱).

دہرا رہا ہوں اب تک انہی کے خیال کو
اللہ کیا سبق وہ پڑھا کر چلی گئیں

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۸۹).

--- پڑھنا ف س ؛ محاورہ.
۱. **سبق لینا ، تعلیم حاصل کرنا ، کسی سے کچھ سیکھنا.**

سبق میں نے پڑھا اُستاد سے جس روز ابجد کا
کُھلا میم محمدؐ سے سرِ مبعوث احمد کا

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲). جامع اوراق عنفوانِ شباب میں آگرے میں چند سال ان کی ملازمت میں سبق پڑھتا رہا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۲۹). یہ ایک ایسا لائق استاد ہے کہ جس سے ہم ہر طرح کا سبق پڑھ سکتے ہیں. (۱۹۳۸ ، ارمغان سلطانی ، ۱۰).
۲. **کسی بات کا وِرد کرنا ، کسی بات کی رٹ لگانا.** اس کی بدنامی کا سبق ویسا ہی پڑھے جاتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۸).
۳. **واقف ہونا ، جاننا.**

معجز بیاں بھی ہو تو نہ گردن ہلائیں وہ
تحسین و آفریں کا سبق وہ پڑھے نہیں

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات ، ۶ : ۳۴۱)).

--- جپنا محاورہ.
سبق رٹنا ، بار بار پڑھ کے یاد کرنا. انہوں نے ابجد خوانوں کی طرح اپنا سبق جپا تھا. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، حیاتِ طیبہ ، ۲۱).

--- خواں (--- و معد) صف.
درس لینے والا ، مُبتدی ، طالبِ علم. ارسطو آپ کی کتاب علم فطرت کا سبق خواں ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۲۰۸).
[سبق + ف : خواندن - پڑھنا سے امر].

--- خوانی (--- و معد) امث.
(طالب علم کی حیثیت سے) پڑھنے یا درس لینے کا عمل.

چکنتاں کی سب کتابوں دھو سٹے یک بارگی
گر فلاطوں تجھ دبستاں میں سبق خوانی کرے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۰). [سبق + خواں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- دیکھنا محاورہ.
پڑھے ہوئے سبق کا بعد کو اپنے طور پر مطالعہ کرنا ، پڑھے ہوئے کو دہرانا. مکان پر آ کر کھانا کھایا اور سبق دیکھنے بیٹھے. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۱۵).

--- دینا محاورہ.
۱. **سکھانا ، درس دینا ، پڑھانا.**

فلاطون کو جس کی ہے اِدراک ادق
حقیقت میں حکمت سوں دیوے سبق
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۴۳).

سبقِ گریہ ، اشک کو کیا دوں
آپ ہی اس طفل کو رواں ہے یاد
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۳).

لوگ سُحباں کو بلاغت کا سبق دیتے تھے
فصحایاں کی فصاحت کی سند لیتے تھے
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹). چین بیچارہ مہذب نہیں ، اسی وجہ سے جاپان اس کو ... تہذیب کا سبق دینا چاہتا ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۸ : ۳). **۲. عبرت دلانا ؛ مزہ چکھانا** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۳. نصیحت کرنا ، تنبیہ کرنا.** آج کل کے زمانے کی لڑکیاں بڑے بُوڑھوں کو بھی سبق دیتی ہیں. (۱۸۸۱ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۳۱). فلورنڈا کو زیاد نے ایسا سبق دیا تھا کہ اس نے سب سے پہلے اُٹھ کے منہ دھویا. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۹۱). **۴. توفیق عطا کرنا ، نیک ہدایت دینا.**

عجب کھیل تیرا ہے کرتارِ حق
تو جیو بانچنے کا مجے دے سبق
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۸۶).

---رٹنا محاورہ.
سبق یاد کرنے کی غرض سے بار بار پڑھنا ، دُہرانا ، رٹا لگانا. بیداری ہندوستان کا سبق تو اس وقت رٹنے کے قابل تھا جب بالشو ازم کی الف بے سرمایہ داری کے مُلّا نے شروع کی. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۶ : ۹).

---رواں کرنا محاورہ.
سبق اچھی طرح یاد کرنا ، بغیر اٹکے پڑھنا ، سبق پر مہارت حاصل کر لینا.

مدینے کو بھی ہم رونے سُنانے جائیں گے دُکھڑا
ذرا مشقِ فغاں کر لیں سبق اپنا رواں کر لیں
(۱۹۱۶ ، نغمۂ جگر دوز ، ۶۱).

---سبق امذ ؛ م ف.
ایک ایک سبق ، اوّل تا آخر ، سبقاً سبقاً ، پُوری طرح. یہ تو ظاہر ہے کہ تمام جہان کی کتابیں انسان سبق سبق کر کے پڑھ نہیں سکتا اس واسطے چاہیے کہ اپنے مطالعہ کو چست کرے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۷).

---سکھانا ف م ؛ محاورہ.
۱. درس دینا، صحیح بات بتانا. ادیب کو بہت سبق سکھائے گئے ہیں اُسے تلقین بے حد کی گئی ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۳۰). **۲. سزا دینا ، عبرت ناک تجربے سے گُزارنا.** بنگالیوں کو خُوب سبق سکھا دیا گیا ہے کم از کم ایک نسل تک تو سر نہیں اٹھائیں گے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۸۶).

---سیکھنا محاورہ.
عبرت حاصل کرنا ، ہدایت پانا ، صحیح راہ پانا. برہمن دھرم نے جو بُرے دن دیکھے تھے ان سے اس نے کوئی سبق نہ سیکھا. (۱۹۷۴ ، رُوحِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۷).

---لینا محاورہ.
۱. کسی سے اکتسابِ علم کرنا ، درس لینا ، سیکھنا.

ہوا ہے سب کشف تنا کتاباں بوجتے حق تھے
سبق لیتیں کو آوین عالماں ہم عید وہم نو روز
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۸).

گر ہند میں تُجھ زُلف کی کافر کوں خبر ہو
لینے کو سبق کُفر کا ہر برہمن آوے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۱). اُستانی جی سے اُردو مسائل کی کتاب کا سبق لیتی. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۳۸). عرفہ کی ایک کمزور مخلوق نے ستاروں کے طلوع و غروب سے خُدا شناسی کا سبق لیا تھا. (۱۹۰۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۲). جب آپ اپنے خاندان کی موٹرکار چلانا چاہتے ہیں تو اس کی ضرورت نہیں ہوتی کہ آپ کو موٹر چلانے کے سبق لینے کے لئے کوئی رشوت دی جائے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بُنیادیں (ترجمہ) ، ۲۰۳). **۲. نصیحت حاصل کرنا ، عبرت پکڑنا.** اس کے جانشینوں نے اس معاملے میں اس سے سبق لیا. (۱۹۳۳ ، مغل اور اُردو ، ۳۹). ایک بزرگ یا کسان بھی تو گئی تھیں انہیں دیکھ کر آپ نے کوئی سبق نہیں لیا. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۲). **۳. برتری پانا ، سبقت حاصل کرنا.**

طالب تو شاگرد ہے مُرشد ہے اُستاد
توشہ لیا سبق یہ مولیٰ کیجیے یاد
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۸).

---ملنا محاورہ.
نصیحت پکڑنا ، ہدایت یا عبرت حاصل ہونا. ہمیں ایک نیا سبق ملتا ہے ہمارے واسطے یہ ایک اِجتہادی تربیت ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۱۳۶). آدمی کُچھ کھو کر ہی سیکھتا ہے ، آئندہ کے لیے اُسے ایسا سبق مل گیا کہ پھر کبھی اپنا نہ ہونے پائے گا. (۱۹۳۹ ، خطوطِ عبدالحق ، ۵۲).

---نکالنا محاورہ.
خود کوشش کر کے سبق پڑھنا. سبق آج کا سہل ہے میں نے سب نکال لیا ہے. (۱۸۸۰ ، ربطِ ضبط ، ۲ : ۲۶).

---ہونا محاورہ.
مثال ہونا ، نصیحت یا عبرت کا ذریعہ ہونا. میں صرف اس لیے کہ میری زندگی دوسری ماؤں کے واسطے سبق ہو اپنے واقعات پر ایک نظر ڈالنی مناسب سمجھتی ہوں. (۱۹۲۵ ، گردابِ حیات ، ۵۲).

سَبَق (فت س ، ب نیز سک) امذ.
سبقت ، برتری. اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تعجب یا اعتراض معترض کے سبقِ ظن سے پیدا ہوتا ہے. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ ، چراغ علی ، ۱۸۵). [ع].

---لے جانا محاورہ.
کسی پر سبقت لے جانا ، آگے بڑھ جانا.

اب تلک مکتب میں مشغولِ الف با تا ہے وہ
پر سبھوں سیتی سبق باتوں میں لے جاتا ہے وہ
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۸).
تربیۂ منصور تھا بینا بحق لے گیا فرعون پر اس سے سبق
(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۳۶).
افضلِ پیغمبراں ہے شیرِ حق
لے گیا ہے سب پہ رتبہ میں سبق
(۱۸۶۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۹).

سَبَقُ الْماء (فت س ، سک ب ، ضم ق ، غم ا ، سک ل) امث.
پانی کی سطح پر اُگنے والی رُوئیدگی. کیونکہ یہ رُوئیدگی نہروں اور پانی کے کناروں سے مفارقت نہیں کرتی اور خُشکی کے موقع پر پیدا نہیں ہوتی عربی میں اس کو سبق الماء کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳۸). [ع].

سَبَقاً سبقاً (فت س ، ب تیز سک ، تن ا بفت) م ف.
ترتیب و ترویج کے ساتھ ، ایک ایک درس کے طور پر ، تھوڑا تھوڑا کر کے. مولوی جو سبقاً سبقاً علوم پڑھائے ... سب اپنی اپنی جگہ عالم ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۹۶). اس کتاب کا میں نے سرسری مطالعہ نہیں کیا ، بلکہ سبقاً سبقاً پڑھا. (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۵). ہمارے درس میں کلیاتِ غالب کا شامل ہو جانا بالکل نئی بات تھی جس کو میں نے سبقاً سبقاً پڑھا. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، (سالنامہ) ، ۲).

سَبقَت (فت س ، ب تیز سک ، فت ، ق) امث.
۱. **پیش قدمی ، پیش روی ، آگے نکل جانا.** جمیعِ فنون و کمالات میں گونے سبقت اپنے امثال سے لے گیا تھا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۵). کھیل کود میں ہم چشموں سے سبقت حاصل کرنے کے فخر کا مزہ جیسے گولیاں اور گنجفے کا کھیل ہے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسینِ دیہاتی ، ۱۶). بھلائیوں کی طرف سبقت چاہو تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے. (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا خان ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۱۸۶). باتونی عورت نے سبقت کی مقابلے پر آئی مگر موقع کے تقاضے کو بھانپ کر مقصد کے بجائے ذریعہ بننے پر اکتفا کی. (۱۹۸۶ ، حصار ، ۲۹). ۲. (کسی **امر یا کام میں) پہل کرنا.** اگر کوئی سوال کرے ایک جماعت سے اور یہ بھی اس میں ہو تو چاہیے کہ جواب میں سبقت نہ کرے. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۵۶). مقتدیوں سے فرماتے کہ سبقت نہ کرو مجھ سے رکوع و سجود میں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۹۳). کسی نہ کسی طرح مہرِ سکوت ٹوٹی پہلے خورشید بیگم ہی نے سبقت کی. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۰). جب تک وہی خود نہ پوچھتے کہ کیا کوئی غزل لائے ہو تو تب تک یہ سبقت نہ کرتے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۳۲). ۳. **فوقیت ، برتری ، شرف ، بڑائی ، بزرگی ، عظمت.**
رُتبے بڑے ہیں کُشتۂ اوّل کے واسطے
سبقت تو ہے ضرور ہراوّل کے واسطے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵). اور میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۶۹۸). حضرت امام حسینؓ نے فرمایا کہ پاتا ہوں اپنے تئیں اوّل روز میں اور روز ہائے آخرت سے اور آخر روز میں روزہائے دنیا سے جاتا ہوں میں سبقت اجل پر نہیں کرتا. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۳۲). [ع].

ـــــ اَنْدیش (ـــــ فت ا ، سک ن ، ی مج) صف.
برتری کا خواہش مند.
سبقت اندیش ہے ہر عضو سے عضوِ آخر
پیچھے رہ جانے کے باعث سے ہوا داغ بکل
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۹). [سبقت + اندیش (رک)].

ـــــ حاصِل کَرْنا ف م.
برتری حاصل کرنا ، بڑھ جانا. تم نیکیوں میں سبقت حاصل کرو. (۱۹۰۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۴۲).

ـــــ حاصِل ہونا ف م.
برتری یا اوّلیت حاصل ہونا. اس کو ہم پر کم از کم ایک صدی کی سبقت حاصل ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۷۲)

ـــــ رَکْھنا ف م ؛ محاورہ.
فوقیت رکھنا ، اولیت رکھنا ، برتری رکھنا. مسلمان شریف خاندانوں کی عورتیں جیسی نیک اور ایماندار اور خُدا پر شاکر اور رنج و مصیبت میں صابر ہیں شاید تمام دنیا کی عورتوں سے سبقت رکھتی ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۲). بہترین منڈی ملتان ہے جو اس اون کی باعث قالینوں کی پیداوار میں باقی علاقوں سے سبقت رکھتا ہے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۱۵۹).

ـــــ فَرْمانا ف م ؛ محاورہ.
(احتراماً) پہل کرنا. ڈاکٹر صاحب ہمیشہ سلام میں سبقت فرماتے ہیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۲۳).

ـــــ کَرْنا ف م.
۱. **کسی امر میں دوسرے سے آگے بڑھنا.**
سبقت جو زندگی میں سکندر سے کی تو کیا
اے خضر پیچھے مرگ کی منزل میں رہ گیا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵). اس کتاب کے منگوانے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں گے. (۱۹۳۷ ، ادبی تبصرے ، ۶۵). ۲. **پہل کرنا ، ترقی کرنا.** بغیر پوچھے ایک دوسرے کے کسو بات میں سبقت نہ کرنے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۳۱).
کرتے چوں کوہ نہیں ہم تو سُخن میں سبقت
پر وہ کچھ ہم سے سنے گا جو کہے گا ہم کو
(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۱۵۰). مولوی صاحب دوبار ہمارے پاس آئے تھے ہم نہ ملے اس لیے ہم نے خود سبقت کی. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۳۱). انھوں نے نہ صرف آمادگی ظاہر کی بلکہ سبقت کی. (۱۹۳۱ ، سیدہ کا لال ، ۱۸).

ـــــ لے جانا محاورہ.
دوسرے سے آگے بڑھ جانا ، فوقیت پانا ، تقدُّم حاصل کرنا ، برتری حاصل کرنا. تجارت کا ٹھاٹ پھیلایا آخر وہاں کے سب سوداگروں سے سبقت لے گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۳).

موجودہ زمانے کے تمام حسینوں سے سبقت لے گئی تھی۔ (۱۹۱۳ ، محل خانۂ شاہی ، ۵۰)۔ اس طرح سرحد اور بلوچستان کی حکومتیں قومی زبان کے معاملے میں سبقت لے گئیں۔ (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذِ اردو کی داستان ، ۲۰)۔

سَبک (فت س ، سک ب) امذ۔

۱۔ **سکّہ ڈھالنا ، گلانا** (سونے چاندی وغیرہ کا) (علمی اُردو لغت ؛ اسٹین گاس)۔ ۲۔ **طرز ، ڈھنگ ، اُسلوب ، انداز**۔ ایرانی اسلوب اور سبک صاف پڑا جھلک رہا ہے۔ (۱۷۴۳ ، سفر نامۂ مخلص (دیباچہ) ، ۶۶)۔ یہی خاص اسلوب ... سبکِ خراسانی کے نام سے موسوم ہوا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۷۶)۔ فارسی میں سبک کی اِصطلاح دبستان کے مترادف کے طور پر استعمال ہوتی چاہیے۔ (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۹۹)۔ [ع]۔

سُبک (فت نیز ضم س ، ضم ب)۔ (الف) صف۔

۱۔ **ہلکا** (ضد گراں) ، **خفیف ، بے وزن ، کم وزن**۔

سنگیں گُرز کوں او سُبک کر اُچائے
اُچا کر اُسے سر اُپر بھی لچائے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۴۷۴)۔

بُلبلے کی شکل کب صابون کا قطرہ اُڑا
مُتکبّر کا پلہ بھاری ہے سُبک مغرور کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹)۔ ایک بار ایک ڈبیا یاقوت احمر کی نہایت سبک ترشی۔ (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۱۸)۔ یہ جُوتا بے حد نازک ، سبک اور لچکدار ہے۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۶۳)۔ ۲۔(i) **نازک ، باریک** (کمیّت کے اعتبار سے)، **کمزور ، ناتوان ، ہلکا پھلکا**۔

سبک پھول پر ایک سنگیں لنگر
چتر میں لگن تھا نویلا چندر

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۶۶)۔ بائسیکل ... جتنی ہلکی ، نازک ، سبک ، پھول سی سواری ہے ویسی ہی تکلیف رساں۔ (۱۹۰۶ ، انتخابِ فتنہ ، ۱۳۵)۔

دیکھتا کیا ہوں کہ ناحول و ورائت کا جُوا
نوعِ انسان کے سبک شانے پہ ہے رکھا ہوا

(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۱۱۳)۔ (ii) **نازک** (کیفیت کے اعتبار سے) ، **رواں ، غیر ثقیل**۔ ان کا لہجہ نہایت سبک اور ... عُمدہ تھا۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۴۴)۔ بہت سے روزمرّہ کے سبک اور شیریں الفاظ کو اسلیے ترک کرایا کہ وہ عوام کی زبان ہے۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۸۳)۔ جدید نظریہ ہے کہ الفاظ اپنی مُفرد حیثیت میں نہ ثقیل ہوتے ہیں نہ سبک ، نہ فصیح اور نہ غیر فصیح۔ (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۵۶)۔ (iii) **باریک ، پتلا** (**خط ، نقش وغیرہ**)۔ آنکھیں بھوری تھیں لیکن غلافی ، ناک سبک تھی۔ (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۷)۔ کھلتا ہوا چمپئی رنگ ، سبک نقش و نگار ، اُبھری ہوئی سیاہ آنکھیں وہ اچھی خوش شکل لڑکی تھی۔ (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۰۹)۔ (iv) **کم ، تھوڑا** (**وقت کے اعتبار سے**)۔ سُنّت وہ ہے کہ بعد دوسرے سجدہ کے زمین پر بیٹھے ایک نشست سبک پھر اُوٹھ کھڑا ہو۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷۹)۔ ۳۔ **لطیف ، ہلکا ؛ (مجازاً) ہاضم** (**پانی ، غذا وغیرہ**)۔ جسم ہمارے آتشی اور نہایت لطیف و سبک ہیں۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳۴)۔ غذائیت سبک اِستعمال کرنی چاہیے۔ (۱۸۹۹ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۷۶)۔ ۴۔ **جس میں وقار ، متانت یا سنجیدگی نہ پائی جاتی ہو ، اوچھا ، ہلکا ، گھٹیا ، معیار سے گرا ہوا**۔ یہ کم ظرف ... سبک باتیں کہہ کر آپس میں ہنستے تھے۔ (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۵۶)۔ ان کے محاورات قدیمی اور مضمون بھی اکثر سبک اور مبتذل ہوں گے۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۸۷)۔

مری نظر میں ہیں ناکارہ وہ سُبک فن کار
حسین تر جو بناتے نہیں حسینوں کو

(۱۹۵۵ ، سموم و صبا ، ۱۰۶)۔ ۵۔(i) **ذلیل ، رُسوا ، بے وقار**۔ کوئی مسلمان کوں حقارت کیا سبک جانیا ...تو کبیرہ گنہ گار بولتے ہیں۔ (۱۵۶۳ ، رسالہ فقہ دکھنی ، ۱۳۰)۔

سبک ہو کہ یاں تے سلامت پھرو
سلامت کے ہت تے امانت پھرو

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۰۰)۔ جو بادشاہ لوگوں کی نظروں میں سبک پڑ جائے ... تو یہ یقین ہے کہ بادشاہی اس کی میں خلل پڑے۔ (۱۷۳۶ ؟ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۷۹)۔

سبک ان دو سے ہوتی ہے مقرر عقل انساں کی
سُخن وقتِ خموشی بولنے کے وقت چپ رہنا

(۱۸۰۱ ، باغِ اُردو ، ۱۱)۔

بے اعتدالیوں سے سبک سب میں ہم ہوئے
جتنے زیادہ ہو گئے اتنے ہی کم ہوئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۶)۔

غفلت کا یہ عالم ہے کہ یہ بھی نہیں احساس
ہم کتنے سبک ہو گئے آقا کی نظر میں

(۱۹۸۴ ، ذکرِ خیر الانام ، ۲۷)۔ (ii) **شرمندہ ، نادم**۔

جتنا کہ ندامت سے سبک ہوتا ہوں دل میں
ہوتا ہے گناہوں کا مرے بوجھ بھی ہلکا

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۵۶)۔

خوش دلی عفو و عنایت کی نشانی ہو گی
میں سبک ہوں گا جو خاطر پہ گرانی ہو گی

(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) ، گلزارِ رشید ، ۱۲)۔ ۶۔(i) **تیز ، پھرتیلا ، مُستعد ، چُست**۔ ابابیل ... اُڑنے میں سبک ، پاؤں چھوٹے ، بازو بڑے۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۸۱)۔ چیتے جیسی سبک چال ، آلو جیسی متانت چاہیے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۴۴)۔ تیتر ... کی اُڑان نیچی اور نہایت سبک ہوتی ہے۔ (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۱۱۹)۔ (ii) **چالاک ، عیّار**۔

عقل کا دستِ سبک رخشِ جنوں کی باگ پر
قہقہہ حس کا کڑکتی بجلیوں کی آگ پر

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۶)۔ ۷۔ **جس پر کوئی بوجھ نہ ہو ، آزاد ، بے تعلق ، بے فکر ، لاپروا ، مجرّد**۔

ممنون نہ تھا کسی کا جہاں میں تو تھا سُبک
احسان اُوٹھا کے منّت گراں بار ہو گیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۲)۔

مُجھ روسیہ کا نامۂ اعمال ہے سپید
کیسا سبک ہوں حشر میں بارِ گناہ سے

(۱۹۱۰ ، خوبیٔ سُخن ، ۵۴). ۸. عُمدہ ، اچھا. انتظام مال غایت درجہ قرینِ انصاف اور بہت سبک ہو. (۱۸۹۰ ، معلم السیاست ، ۳۷). وہ ہر چیز کی بہت عُمدہ نقل اُتار لیتے ہیں لہذا آئندہ ان کو سبک اور عُمدہ نمونے دیئے جائیں. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۱۵۸). ڈرامائی عمل کی بنت اور بڑھت سبک اور صناعانہ ہے. (۱۹۸۱ ، قرضِ دوستاں ، ۴۴). (ب) م ف. تیزی و چُستی سے. رستم نے اسبابِ حرب طلب کیا ، گرز سام اوس پل تیک نام کو ذیا سبک زمین سے اوٹھا لیا. (۱۸۴۷ ، سرورِ سلطانی ، ۶۱). [ف : سبک ؛ پہلو : شفک].

---اُترنا ف ل.
گھٹیا پایا جانا ، خراب نکلنا ، غیر معیاری ہونا. جو ہر تصنیف کسی غیر شخص کا ہوتا تھا باوجود گرانیٔ کاغذ و طوالتِ اشعار کے سُبک اُترتا تھا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۳۶).

---انداز میں م ف.
تیزی سے ، پھرتی سے ، مُستعدی کے ساتھ. پروردگار ... ہفت رنگ جال کاندھے پر لٹکائے اُلجھے بڑے سبک انداز میں ہاتھ بڑھا کر پھینکا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۰).

---اندام (---فت ا ، سک ن) صف.
دبلا پتلا ، نازک جسم کا ؛ (مجازاً) محبوب.

ذِکر جس میں ہو جمالِ سبک اندامان کا
گفتگو وہ سبک از نازِ سحر ہوتی ہے

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۱). [سبک + اندام (رک)].

---بار صف.
جس کے سر پر کوئی بوجھ نہ ہو ، ہلکا پُھلکا ، سبک دوش.

نہ ملی شمع صفت مجھ کو فراغت آخر
سر کٹایا یہ سبک بار نہ ہونے پایا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۴).

کر نہ تعلق کہ یہ منزل نہیں
آہ سبک بار ہوا چاہیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۷).

یہی مادر کا ہے مقصد یہی مطلب پیارو
بخش دو تم تو سبک بار ہو زینب پیارو

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۹ : ۳۹).

کچھ اور ہی طینت کے ہیں پیرانِ نکو کار
کرتے ہیں وہ اخلاق سے مذہب کو سبک بار

(۱۹۰۶ ، صبح وطن ، ۱۴۷).

فرقت میں ہو کیا حال اگر گریۂ مُضطر
جان و دل حیراں کو سبک بار نہ کر دے

(۱۹۵۰ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۴). [سُبک + بار (۱)].

---باری امث ؛ ← سبکباری.
بوجھ سے ہلکا ہونے کی حالت.

سراسر عیش ہے گر کُچھ سروساماں نہیں رکھتے
فراغت ہم کو دُنیا میں سُبک باری کے باعث ہے

(۱۸۰۵ ، دیوانِ رنگین ، ۱۳۳).

صبا سے ہیں سُبکباری کے دعوے
بڑے بل پر ہے تیرا ناتواں آج

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۰).

چلو دنیا سے پُشتارہ اُٹھائے آرزوؤں کا
اجازت اس کی بھی شوقِ سُبک باری نہیں دیتا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۹۶). برسوں سے ایک حد تک سُبکباری کا احساس شروع ہوا ہے. (۱۹۷۵ ، ن ، م راشد ، ایک مطالعہ ، ۳۲۷). [سبک + بار + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---بال صف.
تیز رو ، تیز پرواز ، اُڑنے میں تیز.

بھورے مگسی نانبڑے بیرے بھی خوش احوال
پھر بسترے اور کاسنی لوٹن بھی سبک بال

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶).

ماجرا کیا ہے کہ کچھ روز سے خاموش ہے تُو
گرم پرواز ترا فکرِ سُبک بال نہیں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۹۳). [سبک + بال (رک)].

---بنا لینا ف م.
پست کر لینا ، ذلیل گرداننا ، گھٹیا ثابت کرنا. تو ایک حرم کی کنیز سے شادی کر لے اور دُنیا کی نظروں میں اپنے آپ کو سُبک بنا لے؟ (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۳۱).

---پا / پانو (---/غنہ) صف.
۱. تیز بھاگنے والا ، تیز رفتار ؛ بےوفا ؛ ڈاک کا ہرکارہ (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات). **۲. تیز ، چالاک.**

بھی اس دُسرے کا تو طرب ناتو تھا
سبک پانو چالاک سب تھانو تھا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۶۴). یہ سبک پا جوان اپنے علاقہ کے پہاڑی نشیب و فراز سے خُوب واقف تھے ... مغلوں پر بے خبری میں چھاپے مارنے شروع کر دیئے. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۹۴). **۳. بے وقار ، بے تمکین.**

سبب حیرت کا ہے اس کا توقف
سبک پاوں یہ اب تک کیا کیا کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۹۷). میرے نزدیک اسقدر سبک پا ہونا بالکل نامناسب ہے ... صاحبِ تمکین و وقار ہونا ، ظاہر کرو. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۲۶۱). [سبک + پا / پانو (رک)].

---پائی امث.
۱. تیز قدمی ، تیز رفتاری. دُشمن اپنی سُبک پائی سے سامنے پہنچ گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۲۸). بہار کے کھلے ہوئے پُھول پُھوٹتی ہوئی کونپلیں ندیوں کی سُبک پائی ان کی خوش آہنگ اور والہانہ جستجو یہ تقریر و گفتار سے کہیں بڑھ کر نہیں. (۱۹۵۸ ، پطرس بخاری ، کلیات ، ۲۴۴). **۲. تیزی و تندی ، ترکِ تازی ،**

چڑھ دوڑنے کا عمل. مغلوں کی جفا کشی ، جاں بازی اور سُبک پائی میں کلام نہیں . (۱۹۵۳ء ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۷۶). [سُبک + پا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَر (---فت پ) صف.
رک : سبک بال (جامع اللغات). [سُبک + پَر (رک)].

---پَرْواز (---فت پ ، سک ر) صف.
رک : سبک بال ، تیز اُڑنے والا . وزیر جہاندیدہ سے پوچھا کہ اجتماع ان جانوران سبک پرواز کا اس درخت کی حوالی میں کس واسطے ہے ؟ (۱۸۳۸ء ، بُستانِ حکمت ، ۱۵). [سُبک + پرواز (رک)].

---پَرْوازی (---فت پ ، سک ر) امث.
تیز روی ، تیز اُڑنے کی حالت. باز بلند پرواز ... سبک پروازیاں کر رہے تھے. (۱۸۳۸ء ، بستانِ حکمت ، ۱۳). [سبک + پرواز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَڑْجانا / پَڑْنا محاورہ.
حقیر ہونا ، ذلیل ہونا ، گھٹیا ثابت ہونا. جو بادشاہ لوگوں کی نظروں میں سُبک پڑ جائے ... تو یقین ہے کہ بادشاہی اس کی میں خلل پڑے. (۱۷۳۶ء ؟ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۷۹).

---پَن (---فت پ) امذ.
ہلکا پن ، ہلکا ہونے کی حالت یا کیفیت ، نازکی.

> ہتر سوں کنور ضرب خالی کریا
> سبک پن سوں شرزیچ کی لگ دھریا

(۱۶۵۷ء ، گُلشنِ عشق ، ۱۲۶). اللہ رے خیال کی نزاکت اور سُبک پن کہ زبان و الفاظ اس کے اظہار کے لیے کافی نہ ہوں. (۱۹۸۸ء ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۳۲). [سُبک + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---پَے صف.
رک : سبک پا.

> وقفہ کہیں یہ اسپِ سُبک پَے نہیں کرتا
> خورشید بھی منزل کوئی یوں طے نہیں کرتا

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۵).

> دولت اک بے ثبات شے ہے
> مانند ہوا ہے وہ سُبک پے

(۱۹۲۸ء ، تنظیم الحیات ، ۲۲۶). [سُبک + پے (رک)].

---تاز صف.
۱. **تیز رو ، تیز رفتار (عموماً گھوڑے کے لیے مُستعمل).**

> رہ نہیں جانے کا میں وادئ مدحت میں اسیر
> تو سنِ فکر سُبک تازنہیں ہے تو نہ ہو

(۱۸۷۲ء ، محامدِ خاتم النبیین ، ٦٧). ۲. **نرم رو ، آہستہ خرام.**

> یہ کہتے ہی جولاں کیا شبدیز سُبک تاز
> اُڑ کر صفِ اعدا پہ گیا صُورتِ شہباز

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۳). ۳. **تیزی سے حملہ کرنے والا ، چالاک** (علمی اردو لغت). [سُبک + ف : تاز ، تاختن ـ دوڑنا].

---تازی امث.
تیز روی ، تیزی ، پھرتی ، ذہانت ، چالاکی. بادشاہ نے اس کی بلند پروازی اور سبک تازی دیکھی نہایت خرسند ہوا. (۱۸۳۸ء ، بُستانِ حکمت ، ٤٧). [سُبک + ف : تاز ، تاختن ـ دوڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَر (---فت ت) صف.
بہت ہلکا تیز نہایت آہستہ.

> پیادہ ولے او سبکتر زیاد
> ایا باٹ تھے او بدشتِ کشاد

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۱۹۵).

> مخاطب پاکے بس اوسکو سبکتر
> قدم پر عاجزی سے رکھدیا سر

(۱۸۸۱ء ، مثنوی نلدمن ، ۹). [سُبک + تر ، لاحقۂ تفضیلِ بعض].

---ٹَھہَرْنا محاورہ.
ذلیل و حقیر ہونا ، گھٹیا ثابت ہونا.

> بُرا ہو دشمنِ اعزاز کا سبکی نگاہوں میں
> سُبک ٹھہرے شُمارِ آرزو سے سرگراں ہو کر

(۱۹۰۰ء ، دیوانِ حبیب ، ۹۱).

---جان صف.
جس پر کوئی بوجھ نہ ہو ، ہلکا پُھلکا ، سُبک بار.

> لو فراغت ہو گئی کیسا سُبک جان ہو گیا
> چاک دامن ہو گیا ٹکڑے گریباں ہو گیا

(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۸). [سُبک + جان (رک)].

---حَرَکَت (---فت ح ، ر ، ک) امث.
گھٹیا کام ، بُری حرکت ، خراب عمل . ایسا انتظام کرنے کو ایک نہایت سبک حرکت خیال کرتے تھے. (۱۸۹۹ء ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۰۳). [سبک + حرکت (رک)].

---خِرام (--- کس خ) صف.
تیز رو ، برق رو.

> ہوں پیکِ وہم سے بھی میں وحشی سُبک خرام
> پہنچیں جو مجھ تک ایسے کہاں ہیں ہرن کے پاؤں

(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۹). بجلی سے زیادہ تیزگام اور روشنی سے زیادہ سُبک خرام ہے. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۶٦). دوست تم کتنے سُبک خرام ہو سال تمہارے اوپر سے کھسک جاتے ہیں. (۱۹۸٦ء ، دریا کے سنگ ، ۱۳۵). [سبک + خرام (رک)].

---خِرامی (--- کس خ) امث.
۱. **تیز رفتاری ، تیز روی.** زمانہ کی سبک خرامی اپنا جادو چلاتی رہی. (۱۹۸۸ء ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۵٦). ۲. **غیر ثقیل ہونے کی کیفیت ، روانی.** غزل مُسلسل میں قوافی و ردیف کی بندش ایک گران بار زنجیر ہے جو مثنوی کی سبک خرامی کا مقابلہ نہیں کر سکتی. (۱۹۸۷ء ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ٦٢). [سبک + خرام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خیز (---ی مج) صف.
چُست و چابک ، تیز و تند ، پُھرتیلا ، چوکس.

گھوڑا اس سبک خیز جانو ہرن
روجاں اس کے دھا کون تھے بسرے چرن

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۸).

قوی ہیکل ، گراں قیمت ، سبک خیز
صبا کی چال سے اس کا قدم تیز

(۱۷۹۶ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۷۷). کہا افسوس صد افسوس پیمانۂ زیست کس حسرت میں لبریز ہوا سمند حیات صحرائے عدم کی طرف سبک خیز ہوا. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۶۱).

اس نے جو کیا سمند کو تیز
وہ مثلِ ہوا ہوا سبک خیز

(۱۸۹۳ ، دل و جان ، ۴۳). سبک خیز تُرکی گھوڑے صرصر تک چلنے میں ہوا سے تیز . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲) . [سبک + ف : خیز ، خاستن - اُٹھنا].

---خیز تَر (---ی مج ، فت ت) صف.
نہایت تیز ، بہت پُھرتیلا.

اٹھا رُوح تھے او سبک خیز تر
تہمتن کے گھوڑے تھے تھا تیز تر

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۳۵). [سبک + ف : خیز + تر ، لاحقۂ تفضیل بعض].

---خیزی (---ی مج) امث.
تیزی ، پُھرتی ، چالاکی.

بہ نشو و نُما کی سبک خیزیاں
نسیم و صبا کی دل آویزیاں

(۱۹۳۰ ، بے نظیر ، کلام بےنظیر ، ۳۴۲). [سبک + خیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَسْت (---فت د ، سک س) صف.
ہاتھوں سے باریک اور نفیس کام کرنے والا ، ہاتھ کے کاموں میں پُھرتیلا ، تیز دست ؛ (مجازاً) ماہر ، مشاق. مصوران سبک دست باریک نظر نقاشان نادر بلا کے ... بے مثل و لاثانی کر دیا. (۱۸۴۶ ، سرور سلطانی (ترجمہ) ، ۱۱۵).

ہرچند سبک دست ہوئے بُت شکنی میں
ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہے سنگِ گراں اور

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۰). خوش تدبیر ، ہنر مند و مشاق ، سبک دست و با سلیقہ اور زیرک و دانا تھا. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲۹۸). [سبک + دست (رک)].

---دَسْتی (---فت د ، سک س) امث.
مشاقی ، چابکدستی ، چالاکی.

شیریں نہ ملی سنگ اگر سیکڑوں کاٹے
کچھ کام سبک دستیٔ فرہاد نہ آئی

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۷۹). اس میں احتیاط اور سبک دستی لازم و ملزوم ہیں . (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۷۱) . چارپائی تو کیا خیر چارپائی کا ہیولا کُچھ بکلی کی قسم کی چیز نہایت سبک دستی سے ہاتھوں ہاتھ اُٹھا لی گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۰). [سبک دست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِل (---کس د) صف.
خوش طبع ، بذلہ سنج ، ظریف (فیروزاللغات). [سبک + دِل (رک)].

---دِماغ (---کس د) صف.
ہلکے دماغ کا ، معمولی ذہن کا ، کم عقل ، احمق. سلطان المعظم کس قدر ناقابل فرمان روا ہیں اور ان کے وزرا ... اُن سے زیادہ سبک دماغ. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۹۲). [سبک + دماغ (رک)].

---دَمی (---فت د) امث.
تیز رفتاری.

آئینہ ہے زمانے پہ اس کی سبک دمی
کوندی کبھی سروں پہ تو دم بھر کبھی تھمی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۴۳). [سبک + دم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَو (---و لین) صف.
تیز دوڑنے والا ، سبک رفتار. سو گھوڑے بےعیب سبک دو نسیم و صرصر سے تیز رو. (۱۸۳۶ ، سرورِسلطانی ، ۲۹۱). [سبک + ف : دو ، دویدن - دوڑنا].

---دوش (---و مج) صف ؛ نیز سبکدوش.
۱. جس کا کندھا بوجھ سے ہلکا ہو ، مطمئن ، آسودہ ، سبک بار.

ڈبو دیں آشنا کو گر سبک دوش اپنی صحبت میں
تو آہن ساتھ کیوں لکڑی کے دریا میں شناور ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۰). **۲. کسی امر یا ذمہ داری سے فارغ ہو جانے والا ، بری الذمہ ، فارغ.** ماں باپ تو بیاہ کر فرض سے سبکدوش ہو گئے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۲). اِتنی سی ظاہرداری کر کے تم اپنے سارے فرائض شوہری سے سبکدوش ہونے جاتے ہو. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۲۹). اب صرف تمہاری بہن کے بوجھ سے سبک‌دوش ہونے کا فرض باقی ہے. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۵۰). **۳. (ا) نجات حاصل کرنے والا ، چھٹکارا پانے والا.**

مے کے سر بھی نہ سبکدوش ہوا وائے نصیب
میری گردن پہ اب احسان ہے قاتل تیرا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۶). لکھنؤ رفتہ رفتہ اپنی سب روایتی سواریوں سے سبکدوش ہو چکا ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۱۳). **(ii) لاتعلق ، بے غم ، آزاد ، بے پروا.**

بھل نخلِ تمنّا میں نہ آئے بھی بہتر
اس باغ میں ہر طرح سبکدوش رہیں گے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۶۹).

کیا شے تھی ظفر صحبتِ یار سبک اندام
ہر شے سے زمانے میں سبک دوش رہے ہم

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۷). [سبک + دوش (رک)].

ـــــ دوش کَرْنا محاورہ.

۱. **مُلازمت سے نِکالنا ، ذِمہ داریاں واپس لے لینا ، کام سے الگ کرنا.** ملزم مذکور اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی سے سبکدوش کیا جاوے. (۱۸۹۵ ، ایکٹ نمبر ۱ : ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۳۳). مجھے اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا جائے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۵۹). ۲. **فارغ کرنا ، بری الذمہ کرنا.** علیٰ ہذالقیاس آنحضرتؐ کو بھی سورۂ احزاب ۳۳ آیت ۵۱ میں اس شرط سے سبکدوش کیا گیا. (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۹۷). ٭آپؐ نے فرمایا کہ ، اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ابوبکر آئے اور انھوں نے میرے ہاتھ سے ڈول لیکر مجھے سبکدوش کر دیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳۰).

ـــــ دوش ہونا محاورہ.

۱. **کنارہ کش ہونا ، علیحدگی اختیار کرنا ، فراغت پا لینا.**

قتل کیں زُلفیں تو کر ڈال مرا سر بھی قلم
تو سبکدوش ہوا کیوں نہ سبکدوش ہوں میں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۰). ۲. **مُدّتِ متعیّنہ کے بعد مُلازمت سے فارغ ہونا ، ذمہ داری سے فارغ ہونا.** ان کے سبکدوش ہو جانے کے بعد ... ان کی فنانشل قابلیت پر الزام لگایا گیا. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۵۵۹). ایک روز تم میرے شکر گُزار ہو گے کہ میں نے تمہیں صحیح وقت پر وزارتِ اطّلاعات سے سبکدوش ہونے کا موقع فراہم کر دیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۷۱).

ـــــ دوشی (ـــــ و مج) امث ؛ سبکدوشی.

۱. (اُ) **گوشہ نشینی ، فراغت ، فُرصت ، بری الذمہ ہونے کی حالت.**

کٹ کے سر کیا سبکدوشی عطا کی اے اجل
ہیں مری گردن پہ احسان خنجرِ جلّاد کے

(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۱۰۳) خیال تھا وقفۂ سبک دوشی میں آپ سے لُطفِ صحبت رہے گا. (۱۹۰۹ ، مکاتیبِ مہدی ، ۱۰۷). (اا) **نجات ، خلاصی.**

کینۂ صیّاد سے کیسی سبک دوشی ہوئی
سر نہیں گردن نہیں سینہ نہیں بازو نہیں

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۷).

سبک دوشی کہاں حاصل ہوئی ہے مر کے بھی مجھ کو
قیامت تک ابھی تو بوجھ اٹھانا ہے گناہوں کا

(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۷۸). ۲. **بے تعلقی ، تجرّد ، آزادگی.** یہ مزا فقر اور سبکدوشی کی ہے جو فقیروں کو حاصل ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۷). ۳. **بلا تکلف ، آسانی ، سہولت.** انسان ضعیف البیان بھی کس بلا کا پُتلا ہے جس نے بار امانت کس سبکدوشی سے اُٹھا لیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳). ۴. **ملازمت سے علیحدگی ، فرائض منصبی سے الگ ہونا.** ۱۸۷۶ء میں پنشن پر خدمت سے سبک دوشی حاصل کر لی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۷۵). مُلازمت سے سبکدوشی حاصل کر کے اسلام آباد سے کراچی آ گیا. (۱۹۷۸ ، صد رنگ ، ۵). [سبک + دوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دوشی مِلْنا محاورہ.

نجات مِلنا ، چھٹکارا حاصل ہونا.

سبکدوشی نہ بعدِ قتل بھی ہمکو ملی قاتل
کہ پاتے ہیں زیادہ بوجھ سر سے تیرے احسان میں

(۱۸۷۶ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۹۳).

ـــــ رَفْتار (ـــــ فت ر ، سک ف) صف.

تیز چلنے والا نیز نرمی اور ہلکے پن کے ساتھ تیز چلنے والا.

کبھی تو نجد میں لے ناقہ ہو سبک رفتار
کچھ اس روش سے کہ رہ جائے ساربان پیچھے

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۳۲۸).

گراں باری ہے ایسی وہ سبک رفتار ہے ایسا
نفس کو جس طرح سینے میں حاصل ہو سبکباری

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۶). [سبک + رفتار (رک)].

ـــــ رَفْتاری (ـــــ فت ر ، سک ف) امث.

تیزی سے دوڑنا یا دوڑنے کا عمل.

ایسی سُبک رفتاری آہ
کر نہ دو عالم کو پامال

(۱۹۳۰ ، روحِ کائنات ، ۱۱۶). یہ ان مکّلوبہ پابیوں کے درمیان سُبک رفتاری کے ساتھ بہنے کے دوران کی بات ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۱۶۹). [سبک + رفتار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ رَو (ـــــ و لین) صف.

تیز چلنے یا تیز دوڑنے والا ، تیز ، چالاک.

سبک رو چلا نال پھاندے جتے
لیجا سات برکے و پانڈے جتے

(۱۵۶۴ ، حسن شوقؔ ، د ، ۱۰۲).

اس کا مرکب ہے سبک رو اس قدر دنیا کے بیچ
چرخ کھاتا ہے فلک اس چال پر ہو کر نثار

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۸). سبک رو اور چالاک ... اسقدر ہے کہ ہوا اور بجلی سے اُسے تشبیہ دینی مبالغہ نہیں. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱).

اپنی سبک روی وہ سبک رو اگر دکھائے
بُوئے چمن بنا ہوا دوشِ صبا پہ جائے

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۷۶).

وہ شعلہ ، وہ بجلی ، وہ جلوہ ، وہ پرتو
سلیماں کی وہ اک کنیزِ سبک رو

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۹۹). ولایتی ساخت کی مُوبہ صُورت سبک رو تُنم خریدی اور اِنصاف کو اس میں کاڑھ دیا گیا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۰۱). [سبک + ف : رو ، رفتن ـ چلنا ، جانا].

ـــــ رُوح (ـــــ و مع) صف.

۱. (اُ) **لطیف ، پاکیزہ ، نفیس ، عُمدہ.**

ازبسکہ سبک رُوح ہے پنہاں ہے نظر سیں
جیوں بار سری کا ہے رواں آب رواں پر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۶۵).

ہم سبک رُوحوں کو کب ہے قافلے کا انتظار
مثلِ بو دوشِ صبا پر اپنی لَے شب گیر ہے

(۱۷۹۰ ، شیخ قدرت اللہ (تاریخ ادبِ اُردو ، ۲ ، ۲ : ۹۱۲)).

مُجھ سا ہے سبک رُوح کہاں باغِ جہاں میں
بُو پُھول کی ہے رُوح ، نقاہت سے بدن پُھول
(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۲۲۳). (ا) **مادّی علائق سے بے تعلق ، مُجرّد.**

کب بند ہوں نیرنگِ تعلق میں سبک رُوح
کھنچتی ہے کئی رنگ سے تصویر ہوا پر
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۵).

ہم سبک رُوحوں کو لا سکتا نہیں تو دام میں
طائرِ نکہت ہو اے صیّاد اسیرِ دام کیا
(۱۸۷۴ ، مظہرِ عشق ، ۲۶). ۲. **زندہ دل ، خوش طبع ، خوش مزاج.**

نکہتِ گل ڈھونڈ لیتی ہے دماغ قدر داں
وہ نہیں سکتا سبک رُوحوں کو اک جا پر قرار
(۱۹۱۶ ، نظمِ طباطبائی ، ۲۰). ۳. **خوش ، مسرور** (جامع اللغات).
[سبک + رُوح (رک)].

---رُوحی (---و مع) امث.
۱. **جسم کا لطیف ہونا ، طبیعت کے ہلکے پن کی کیفیت ، لطافتِ طبع.**

گئی اس ناتوانِ عشق کے آگے سے ٹل پیری
سبک رُوحی مری اے میر بھاری ہے ہزاروں پر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۷۶).

طعنۂ وصفِ سبک رُوحیٔ اغیار ہے کیا
کیوں چُبھوتا ہے گل زخم میں دلبر کانٹے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۹۰).

نُجھے ناقص بنایا ناتکمل کر کے دکھلایا
سبک رُوحی کو تیری کر دیا ثابت گراں جانی
(۱۹۰۱ ، کلیاتِ رعب ، ۳۳۰). ۲. **مادّی علائق سے بے تعلق ، تجرید ، آزادہ روی.**

کیسی حیرت سے اے سبک رُوحی
دیکھے ہے دیدۂ حباب ہمیں
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۵).

سبک رُوحی سے میں وحشی ہوائے دشتِ وحشت ہوں
پشیماں ہوں جو ڈالیں ہاتھ کانٹے میرے دامن پر
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۰).

صدمۂ موجِ نفس سے ٹکڑے ٹکڑے دل ہوا
کیوں یہ اے گردو سبک رُوحی بنایا جامِ رُوح
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۹۱). ۳. (ا) **حرکت میں رُوح کی طرح لطافت و سرعت.**

دیگر مرتے وقت احساں توں کر
سبک رُوحی مجھے آساں توں کر
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد ، د). (۱) **چُستی و چالاکی.**

جیوں نسیم اب لگ سبک رُوحی مجھے حاصل نہیں
کس طرح اس غنچۂ بند قبا کوں وا کروں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۶۳). ۴. **آسانی سے دم نکلنا.**

سبک رُوحی میں کب ہے لذّتِ درد
دمِ بسمل گراں جانی کے صدقے
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۰۹). ۵. **مسرت ، خوشی** (جامع اللغات).
[سبک + روح + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَوی (---فت ر) امث.
۱. **تیز رفتاری ، برق رفتاری.**

حاشر کیا کبیر کا زرتار تختِ باد
جس کی سبک روی پہ تھا برقِ طپاں کا صاد
(۱۹۲۳ ، مطلعِ انوار ، ۱۰۷).

مسافروں میں ہو تذکرہ کیا جمیل اپنی سبک روی کا
نہ ہم نے رستے میں گرد اُڑائی نہ کوئی نقشِ قدم بنایا
(۱۹۵۴ ، فکرِ جمیل ، ۶۷). ۲. **نرم رفتاری ، اعتدال کی چال ، احتیاط و اعتدال.**

شروعِ حُسن میں اچھا نہیں تنزّلِ عشق
یہ چال بھاری ہے اختر سبک روی کیجے
(۱۸۶۱ ، کلّیاتِ اختر ، ۸۷۸).

دیکھو سبک روی کہ پھرے ہم جہان میں
مثلِ نظر کہیں نہ قدم کا نشاں ہوا
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۵۰). معانی کا وزن اور عبارت کی سبک روی ، خیالات کی متانت اور بیان کی شگفتگی ... مولوی صاحب کی تحریر کے عام جوہر ہیں .(۱۹۳۷ ، مضامینِ عابد ، ۱۰۶). یہ کام غالب کے تعلق سے ہے اس لیے بھی آسانی اور سبک روی سے کیا گیا ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۷). [سبک + رو (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سار صف ؛ = سبکسار.
۱. **جس پر کوئی بوجھ نہ ہو ، فارغ البال ، ہلکا پُھلکا ، بے تعلق.**

میں سبکسار اس قدر ہوں اے عزیز
غیرِ خرقہ کچھ نہیں مُجھ پاس چیز
(۱۷۷۳ ، رموزالعارفین ، ۱۸۹).

گیا دل بغل سے ٹلا کوہِ غم بھی
گراں بار وہ ہے سبکسار میں ہوں
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۱۰).

مقتل میں سر بکف ہمیں آئے ہیں قاتلا
شانوں سے بوجھ اوترا سبکسار ہو گئے
(۱۸۶۱ ، کلّیاتِ اختر ، ۷۸۳). سبکسار اور خوش خوش خدا کے پاس جاؤں. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۸۵). سبکسار ان ساحل شام کو بتی نیچے کر دیتے ہیں اور صبح کو اوپر.(۱۹۷۳ ، آوازِ دوست ، ۱۶). ۲. **بے وقر یا بے وقار ، ذلیل و خوار ، حقیر.**

کر صحبتِ دانا جو ہوے صاحبِ بینا
ملی صحبتِ نادان سبکسار تکو ہو
(۱۶۷۲ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۸۳).

ساتھ دیجے کشمکشِ قرض و محبت میں مرا
مُجھ کو دنیا کی نگاہوں میں سبک سار نہ کر
(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (اظہر احمد کمالی) ، ۱ : ۹۳).
[سبک + سار (رک)].

---ساری امث.
فارغ البالی ، فراغت ، بے تعلقی.

زیادہ بلکہ حاصل مکرمت تھی
سبک ساری کی داد و کیفیت تھی
(۱۸۵۷ء ، مثنوی مصباح المجالس ، ۱۶).

یہ تیرے عہد میں رائج ہوئی سبکساری
کہ بُت سے کر نہیں سکتا ہے شیخ دل بھاری
(۱۸۷۲ء ، مرآۃ الغیب ، ۳۰). **۲. اوچھا پن ، گھٹیا پن ، گری ہوئی حرکت تیز خِفّت ، غُصّہ.** وہ خشم اور سبکساری ہے. (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۱۲۲).

عقل ہو تو میلِ بدکاری نہ کر
جب یہ حاصل ہو سبکساری نہ کر
(۱۹۰۳ء ، چشمۂ فیض ، ۱۶). **۳. ہلکا ہونے کی کیفیت (وزن کے اعتبار سے) ، ہلکا پن ، لطافت.**

عبورِ بحرِ دنیا میں سبکساری سے کرتا ہوں
حباب آسا شمارِ دم سے بے کشتی گُزرتا ہوں
(۱۸۵۱ء ، نکات الشعرا (شوق ، میاں حسن علی) ، ۱۲۰).

ترا پلّہ بھی جب کرنے لگے گا واں سبکساری
بھی کلمہ بنا دے گا ترے پلّے کو واں بھاری
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳).

گراں باری ہے ایسی وہ سبک رفتار ہے ایسا
نفس کو جس طرح سینے میں حاصل ہو سبکساری
(۱۸۷۸ء ، گلزارِ داغ ، ۳۰۶). [سبک + سار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سَر (ـــــ فت س) صف.
۱. کمینہ ، اوچھا ، سفلہ ، حقیر ، ذلیل ، گرا پڑا.

وہ اپنی خُو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۹۹).

سبک سر وہ ہمیں سمجھیں تو کیا دُور
نظر ملتے ہی اُن سے رو دیے کیوں
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۳۲). عزّتِ نفس کا درجہ اتنا بلند ہے کہ سبک سر بن کے سرگرانی کی وجہ پوچھنا بھی پسند نہیں کرتے. (۱۹۸۵ء ، نئی تنقید ، ۲۳۱). **۲. احمق ، بیوقوف ، نااہل ، ناسمجھ.**

کیونکر سبک سروں کو نصیحت اثر کرے
ناداں ہے جس نے باؤں کے اوپر لکیر کی
(۱۸۵۸ء ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۳۰۰). وہ ... نہایت عیاش بےمغز اور سبک سر تھا. (۱۹۰۷ء ، شعرالعجم ، ۲ : ۹۳). **۳. جس کے سر پر کوئی بوجھ یا ذمہ داری نہ ہو ، ہلکا پھلکا ؛ (مجازاً) فارغ البال ، بے فکر.**

میں آج سبک سر ہوں تو یاد آتا ہے کیا کیا
وہ بارِ رفاقت کہ اُتار آیا تھا سر سے
(۱۹۷۹ء ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۳۷). **۴. خوش طبع ، ہنس مکھ ، زندہ دل ، نازک مزاج.**

وہ دلبری کا مزاج لطیف کیا جانے
جو مطلبری سے سبک سر کو بھی خفا کر دے
(۱۹۵۱ء ، فکر جمیل ، ۸۸). [سبک + سر (رک)].

ـــــ سَری (ـــــ فت س) امث.
۱ (أ) کمینگی ، فرومائیگی ، دنایت. تُو ایسی سبک سری اور اپنے ولیٔ نعمت سے برابری کرتا ہے. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۰۷) **(اا) ذلّت ، رُسوائی.** ایسا نہ ہو کہ چند روز نوکر رکھ کے پھر موقوف کر دیجیے تو اور بھی سبک سری ... ہو. (۱۸۹۳ء ، نشتر ، ۳۰).

ہوتی ہے سر سبک سری سے
اپنا بیگانہ سر گراں ہے
(۱۹۲۱ء ، فغانِ اشرف ، ۱۳). **۲. حماقت ، بیوقوفی.** ان کے خلاف گویائی کرنا محض سبک سری ہے. (۱۹۳۹ء ، افسانۂ پدمنی ، ۵۷). **۳. ہلکا پُھلکا پن.** نہ تو تر دامنی کی گرانی محسوس کیجیے نہ خُشک دامنی کی سبک سری. (۱۹۴۲ء ، غُبارِ خاطر ، ۳۹). **۴. خوش طبعی ، زندہ دلی ، لطافت.** اس کی سبک سری اور متلون مزاجی ... اس کے خلاف تعصب پیدا کر دیتے ہیں. (۱۹۷۳ء ، ممتاز شیریں ، منٹو نوری نہ ناری ، ۷۰). [سبک + سر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سَیر (ـــــ ی لین) صف.
تیز رفتار ، سریع الحرکت (جس کی رفتار یا حرکت میں بوجھل پن کی کیفیت نہ پائی جائے).

سبک سیر ہور دُوربینی پرور
دھرے برد کا پر ہما کے اوپر
(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۸۷). پرندے مثلِ ابابیل ہوا میں سبک سیر ہیں. (۱۸۵۶ء ، فوائد الصبیان ، ۱۰۱). جن جِنتوں پر عقلِ سبک سیر جلدی گزر گئی ہو اس کا دوبارہ دل میں اشتیاق پیدا ہو جاتا ہے. (۱۸۸۰ء ، نیرنگِ خیال ، ۱۳۷). اس سبک سیر اور تیزگام رہبر نے انھیں تہذیب کے تمام مدارجِ اعلیٰ سے گُزار کر ... ارفع مقام پر پہنچا دیا. (۱۹۳۲ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹ : ۳).

نہ جانے شب کو ہمارے سَبو میں کیا شے تھی
سحر کو رُوح سبک سیر ہے ہوا کی طرح
(۱۹۶۸ء ، غزال و غزل ، ۲۰). [سبک + سیر (رک)].

ـــــ سَیری (ـــــ ی لین) امث.
تیز رفتاری ، تیز روی (جس میں بوجھل پن نہ ہو).

نغمہ زن ہوتی ہیں موجیں مُسکراتی ہے بہار
اف وہ چشموں کی سبک سیری وہ حُسنِ کوہسار
(۱۹۳۲ء ، اسرار ، ۱۲۱). چاند اپنی مسافتیں سبک سیری سے طے کر کے منزل پر آنے کو تھا. (۱۹۶۷ء ، عشقِ جہانگیر ، ۶۵). [سبک + سیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ شِناسی (ـــــ کس نیز فت ش) امث.
تیزی سے پہچاننے کا عمل ، فوراً پہچاننا ، باریک بینی ، ژرف نگاہی. کاغذ کی قدامت اور سبک شناسی کا شعور شفیع صاحب کی ذات میں جمع تھا. (۱۹۸۶ء ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۲۷). [سبک + شناس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ طَیر (ـــــ ی لین) صف.
تیز پرواز. ہمارے اوجِ ظفر نے پرِ پرواز کھولے عقابِ سبک طیر بال کشا ہوا. (۱۸۹۰ء ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۵۱). [سبک + طیر (رک)].

ـــــ عَقْل (ـــــ فت ع ، سک ق) صف.
احمق ، کم عقل.

طبیبو سبک عقل ہرگز نہ سمجھا
ہوا دردِ عشق آہ دونا دوا سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۸). [سبک + عقل (رک)].

ـــــ عِنان (ـــــ کس ع) صف.
مطیع ، فرماں بردار ؛ باگ یا لگام کے ہلکے اشارے سے تیز دوڑنے والا (گھوڑا).

دیکھا سجا کھڑا ہے سمندِ سبک عنان
شہ نے کہا سوار ہو خالقِ نگہ بان
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۰۸). شہزادے نے کہ گولی چلانے میں مشاق اور ... شہرۂ آفاق تھا فوراً فرسِ سبک عنان کڑکڑا دیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۹). [سبک + عنان (رک)].

ـــــ عِنانی (ـــــ کس ع) امث.
سبک سیری ، تیز روی ، برق رفتاری.

ہائے سبک عنانیاں واہ گراں رکابیاں
گہ غزال چیں ہے وہ گہ پلنگِ بربری
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۷). [سبک + عنان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ قَدَم (ـــــ فت ق ، د) صف.
تیز رفتار ، تیز چلنے والا. جوانی میں میں بھی سبک قدم تھا جیسے جیسے رات آتی گئی میرے پاؤں بھاری پڑتے گئے. (۱۹۵۵ ، حیرتنا ک کہانیاں ، ۱۶۷). [سبک + قدم (رک)].

ـــــ کاری امث.
چابک دستی ، کام میں عُمدگی اور نزاکت کے ساتھ پُھرتی. ہاتھ کی صفائی اور سبک کاری جو اس کام کے لیے لازمی ہے واقعی برسوں ہی کی مشق سے حاصل ہوتی ہو گی. (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۱۹۷). [سبک + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کَرْنا ف م.
۱. **بے وقار کرنا ، شرمندہ یا خفیف کرنا ، نظر سے گرانا ، ہلکا کرنا ، قدر و منزلت کم کرنا ، بے قدری کرنا.**

چشمِ مردم میں سبک کرتا ہے رو کیھا بولنا
بوجھ ہوں دل پر تو میزانِ نظر سے تولنا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۴۷).
کیا ہے اضطرابِ دل نے کیا مجھکو سبک آخر
کہاں تک یار کے کوچے سے جا جا کر پھر آؤں میں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۷). مجھے اپنے تئیں بیہودہ طور پر سبک کرنا اور اپنی اوقات کو ضائع کرنا لائق نہیں ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۸). ان عقلمندوں نے نبوت کے سبک کرنے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۱۱). ۲. **ہلکا کرنا ، گھٹانا کم کرنا ، بدن کا وزن گھٹانا.** نُونگ اور موٹھ اور برنج ... کبوتروں کو سبک کرتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۲۲۷).

ـــــ کِیسَہ (ـــــ ی مع ، فت س) امذ.
خالی جیب ؛ (مجازاً) کنگلا ، نادار ، غریب. یہ تفریحی بسیں ہم جیسے کم فرصت اور سبک کیسہ سیلانیوں کے لئے نعمت ہوتی ہیں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۸۹). [سبک + کیسہ (رک)].

ـــــ گام صف.
۱. **تیز چلنے والا ، تیز قدم ، تیز رفتار.** جلد وہاں سے سبک گام ہوا کہ صبح ہو جائے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۶۵۲).

خضرِ منزل بھی ہیں یہ پیکِ سبک گام بھی ہیں
خادمِ فیض رساں بندۂ بے دام بھی ہیں
(۱۹۲۳ ، مطلعِ انوار ، ۱۳۹).
دیکھو ذرا پلٹ کے سبک گام دوستو
کوئی پکارتا ہے لبِ بام دوستو
(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۳۳). ۲. **آہستہ آہستہ چلنے والا ، ہلکے ہلکے قدموں سے چلنے والا.**

برق رفتار جوانوں کو دکھا راہِ شرار
کہ بھڑکتی نہیں پیراں سبک گام سے آگ
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۳). [سبک + گام (رک)].

ـــــ گامی امث.
تیز رفتاری تیز ہلکے ہلکے چلنا. مجاز کا لب و لہجہ اپنی سبک گامی نفاست ، گھلاوٹ فارسی کی طلسم کاری ، طراری اور سرشاری کی بنا پر ہر جگہ پہچانا جا سکتا ہے. (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۱۳۳). [سبک + گام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ گُزَرْنا محاورہ.
زندگی کا سہولت ، فراغت یا آرام سے گُزرنا.

کیا سبک عالم میں گُزری جب تلک زندہ رہا
سچ جو پوچھو ہڈیوں میں اک ہوا تھی میں نہ تھا
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۲۹).

ـــــ مایَہ (ـــــ فت ی) امذ.
ذخیرۂ الفاظ کے لحاظ سے کم حیثیت ، بے وقعت. اُردو کتنی ہی سبک مایہ اور نو عمر سہی ، مگر زندہ زبان ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۳۳). [سبک + مایہ (رک)].

ـــــ مِزاج (ـــــ کس م) صف.
جھجھورا ، چِلّا ، اوچھا ، متلون مزاج (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [سبک + مزاج (رک)].

ـــــ مَشْرَب (ـــــ فت م ، سک ش ، فت ر) صف.
اوچھا ، کمینہ (جامع اللغات). [سبک + مشرب (رک)].

ـــــ مَغْز (ـــــ فت م ، سک غ) صف.
کم عقل ، بیوقوف ، بے وقار ، بے عقل ، سنکی ، خبطی. مصیبت تو تب ہی ہوتی ہے جب تیز طبع جوان عورت کی کسی افسردہ دل اور سبک مغز مرد کے ساتھ شادی ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۹۶). یہی صدا ہے جو ندوۃ العلما نے بار بار بلند کی اور جس کو سبک مغزوں نے اس شور و غُل کے ہنگامے میں دبا دینا چاہا. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۵). [سبک + مغز (رک)].

ـــ نَقشَہ (ـــ فت ن ، سک ق ، فت ش) امذ.
نرم و نازک نقشے والا، تیکھے خطوط کا چہرہ ، موزوں ، متناسب لالہ صاحب کھتریوں کی شان کا بہترین نمونہ تھے ... چھریرا مگر سڈول بدن ، خُوب گورا رنگ مردانہ مگر سبک نقشہ ... یہی دل چاہتا تھا کہ ان کو دیکھتے ہی جائیے . (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۷۳). [سبک + نقشہ (رک)].

ـــ وَضع (ـــ فت و ، سک ض) صف.
۱. **بد وضع.**

قدر ہوتی ہے سبک وضعوں سے بھی
تُو سے کب اے گُل جُدا دیکھا تجھے

(۱۸۸۳ ، اُنس ، د (ق) ، ۲۰۸). ۲. **اوچھا ، مزاج کا ہلکا.**

دل سبک وضعوں سے اپنا آشنا ہوتا نہیں
سنگِ مقناطیس ہرگز کہربا ہوتا نہیں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۷). یہ کام اور اعمال سبک وضعوں کے ہیں .(۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۵۴). [سبک + وضع (رک)].

ـــ وَضعی (ـــ فت و ، سک ض) امث.
بد وضعی ، اوچھا پن ، تنگ ظرفی.

غلط ہی نکلے الٰہی تری سبک وضعی
وگرنہ ہم نے سُنی ہیں حکایتیں کیا کیا

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۹). [سبک + وضع + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ ہِمَّت (ـــ کس ہ ، شد م بفت) صف.
متلون مزاج ، بے ہمّت (جامع اللغات). [سُبک + ہمت (رک)].

ـــ ہونا ف ل.
۱. (اَ) **بے وقر یا بے وقعت ہونا ، نظروں سے گرنا.**

اس قدر چشمِ خلائق میں سبک ہوں کہ اگر
ڈوبنے جاؤں تو دریا تہ ڈُبوئے مجھ کو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۹۳) .

اہلِ عالم کی نظر میں ہوں سبک
سر پہ جس دن سے اٹھایا بارِ عشق

(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۶۹).

اغیار کونسی دن میں سبک ہوں گے دیکھنا
یُونہی تُلا رہا جو وہ شوخ امتحان پر

(۱۹۰۸ ، کلیاتِ رعب ، ۷۶). (اَا) **شرمندہ یا خفیف ہونا.**

ہم سبک ہو گئے جلتے ہوئے شرم آتی ہے
کسی کو معلوم تھا ہے منزلِ الفت بھاری

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۳۴). ۲. **فارغ یا بری الذمہ ہونا ، آزاد ہونا ، کوئی بوجھ اُتر جانا ، ہلکا ہونا.**

تن ہے میرے سر اُوتر جائے تو ہو جاؤں سبک
اب اُٹھا سکتا نہیں میں اپنے سر پر بارِ عشق

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۱ : ۳۷۲).

منصور تو سر دے کے سبک ہو گیا لیکن
جلّاد سے پوچھے کوئی جلّاد کا عالم

(۱۹۵۴ ، آتش گل ، ۷۷).

سُبکائی (ضم س ، سک ب) امث.
۱. **ذلت ، توہین ، بے عزتی ، ہتک.** وہ وہاں رہنے میں اپنی بے عزتی اور سُبکائی سمجھتا . (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۷۸). میر نے آنکھیں پھاڑ کر جواب دیا یعنی سچ کہتے ہو سُبکائی کی بات ہے. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۲۰). ۲. **نزاکت ، حُسن کاری.** اس میں ہندو طرز عمارت کی شان کم ہے... نہ شاہجہاں کی تعمیرات کی سی نزاکت اور سُبکائی ہے. (۱۹۲۲ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۲۹). ۳. **اوچھا پن ، ہلکا پن .** مخالف کا خیال ان کے نزدیک ایک سُبکائی کی بات ہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۶۴). ۴. **نرم خرامی، آہستگی، سبک گامی.** یہ تیرائی اکثر بگلہ کی تیرائی سے مُشابہت رکھتی ہے مگر اس سُبکائی سے پانی کو کاٹتے کہ کسی کو یہ نہ معلوم ہو کہ یہ شخص تیر رہا ہے. (۱۸۸۲ ، رسالہ تیراکی بالتصویر ، ۲۵). [سبک + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

سُبک سُبک کَر رونا ف ل.
ہچکیاں لے لے کر رونا ، سِسکیاں بھر بھر کر رونا ، بہت رونا. سبک سبک کر روئی اور اپنا منہ بڑے میاں کے سینہ پر رکھ دیا . (۱۸۹۲ ، اُصول سراغ رسانی ، ۵۳).

سُبکنا (ضم س ، فت ب ، سک ک) ف ل.
رونے میں اُوپر کی سانس جھٹکے کے ساتھ لینا، ہچکیاں لینا، سسکی بھرنا، سسکنا(جامع اللغات).[سُبک + نا، لاحقۂ مصدر].

سُبکنی (ضم س ، سک ب ، فت ک) امث.
رک : **سبکائی** (پلیٹس). [سُبکی (رک) کا ایک اِملا].

سُبکی (ضم س نیز فت ، سک ب) امث.
۱. **ہلکا پن.** جو گاڑی اوس پر سے جاتی سبکی و گرانی اوس کی اوس پل سے دریافت ہوتی. (۱۸۳۷ ، تاریخ یوسفی ، ۹۷) . صرف لفظ کا فصیح ہونا کافی نہیں بلکہ جن الفاظ کے ساتھ وہ ترکیب میں آئے اُن کی سُبکی اور گرانی کو خاص تناسب اور توازن ہو. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۹). ۲. **ذلت ، توہین ، اہانت، بے عزتی ، بے قدری.** ہر ایک سے بات نہ کہیں کہ ہر ایک سے بات کہنے میں سُبکی ہوتی ہے .(۱۷۹۴، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۰۴). اپنی بھی سُبکی نہ ہو اور طرفِ ثانی کی بھی خاطر پر ملال نہ آوے. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۴۸). بادشاہ کو اس میں اپنی سُبکی نظر آئی. (۱۸۸۷ ، جانِ عالم ، ۲۴). اسیری کے ٹھاٹ کم کرنے سے ہم چشموں میں سُبکی ہو گی. (۱۹۲۹ ، بہارِ عیش ، ۳۲). اس میں ہاتھی کی بھی سُبکی ہے اور اپنی بھی بے عزتی ہے. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۶۱) . ۳. **حقارت ، تحقیر.** غرض کہ اسی طرح جس بات میں اللہ تعالٰے ... کے کسی حُکم کی اہانت اور سُبکی ثابت ہوتی ہے وہ سب باعثِ کُفر ہے . (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان، ۲۷۴). اشیائے گراں بہا بہت سُبکی سے کوٹھیوں میں دھری تھیں. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲۳). میں مجبور ہوا کہ مذہب کا بڑی سُبکی سے ذکر کروں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۲ : ۱۳۸). ۴. **وہ بات جو متانت و بُردباری کے خلاف ہو ، چھچھورپن.** ایک فعل تلون مزاجی یا سُبکی کا صادر ہوتا ہے. تو اس سے

ہم کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم ان کی محنت پر بھروسا نہیں کر سکتے۔ (۱۸۹۸ ، تہذیب الاخلاق ، ۹۳)۔ ان سے گفتگو کرنا سبکی نہیں تو کم از کم تہذیب و شرافت کے منافی خیال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۲ ، بھاگ نگر کی طوائفیں ، ۴۷)۔ ۵۔(اُ) **آہستگی ، نرمی ، برابری ، یکسانی ، ہمواری۔**

جو سُبکی پر آوے ہتی کار پر
سوق جگ ہو گزرے نہ ہشیار کر

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱۰)۔ وے ایسا ہی معلق سبکی کے ساتھ لے گئیں کہ ہرگز اسے خبر نہ ہوئی۔ (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۳۸)۔ اس سُبکی سے لے جاؤ کہ ذرا بھی جُنبش محسوس نہ ہو۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۸۰)۔ ان دونوں میں نہ لوچ ہوتا ہے نہ ہمواری اور نہ سُبکی ، موخرالذکر یا زیادہ موٹے ہیں یا بہت پتلے۔ (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۲۰۳)۔ (اا) **پتلاپن ، نازکی ، نزاکت۔** سُبکی کے کندن میں مانگ کے مانند اپنے میں جوں خُدا کوں دیکھتا ہے۔ (۱۷۳۰؟ ، ارشاد السالکین ، ۳۹)۔ بعض نقوش میں سُبکی اور حرکت آفرینی ہے۔ (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۱۹۸)۔ ۶۔ **پُھرتی ، تیزی ، عجلت ، صفائی ، مہارت۔** دفعتاً سُبکی سے اٹھا کر سر سے بلند کیا پھر زمین پر پٹک دیا۔ (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۱۷۸)۔ رقاصہ کے پیچھے جا کر اس سُبکی سے پشواز کاٹی کہ معلوم نہ ہوا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشرُبا ، ۱ : ۲۶)۔

سُبکی سے یوں بلند کیا نابکار کو
جس طرح منہ میں شیر اُٹھائے شکار کو

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۹۸)۔ ۷۔ **نرمی ، ملائمت۔** رفتار میں خفیف سی لچک آسا سُبکی اور رفتار میں ہلکی سی شکریں حلاوت سبھی کچھ ہے۔ (۱۹۴۳ ، مذکرات نیاز فتحپوری ، ۱۵۲)۔ ۸۔ **شرمندگی ، خِفّت ، پشیمانی۔** وقت پر ایسی زبان بند ہو جاتی ہے کہ ... خِفّت و سُبکی اُٹھانی پڑتی ہے۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۷)۔ الف : اُٹھانا ، ہونا۔ [سبک (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ رکھنا محاورہ۔
مضحکہ اُڑانا ، قدر گھٹانا ، حقارت سے پیش آنا۔ جو بات کہ دل میں اثر نہ کرے اس بات کا کہنا علم پر ٹھٹھا کرنا ہوئے اور شریعت پر سُبکی رکھنا۔ (۱۹۴۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۱۲)۔

ـــــ قدم کس اضا(ـــــ فت ق ، د) امذ۔
تیز رفتاری۔

کیا بیاں کیجیے ان گھوڑوں کی سبکیٔ قدم
جا کے دوڑائے انھیں باغ میں را کب جس دم

(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروج سخن ، ۲۶۲)۔ [سُبکی + قدم (رک)]۔

ـــــ کرانا ف م۔
سُبکی کرنا (رک) کا متعدی المتعدی۔ وہ عوامی انتخابات میں حصّہ لے کر جمہوری ذریعہ سے اقتدار پر قبضہ کر کے ہندوستان کی سُبکی نہ کرائے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۳۳)۔

ـــــ کرنا ف م۔
بے عزتی کرنا ، توہین کرنا۔ اس افسانے پر مُسلمان اور سکھ دونوں خفا ہیں دونوں کہتے ہیں کہ اس میں ہماری سُبکی کی گئی ہے۔ (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۳۵)۔

ـــــ کے ساتھ م ف۔
آہستگی کے ساتھ ، آہستہ آہستہ ، نزاکت سے۔ منجیرے دونوں ہاتھوں میں مذکورہ طرز سے اس سُبکی کے ساتھ بجائے جاتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ (۱۹۰۷ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۲۹)۔

ـــــ محسوس کرنا ف م۔
توہین سمجھنا ، ذلّت محسوس کرنا ، ہتک جاننا۔ مرد نے ایک سُبکی سی محسوس کرتے ہوئے کہا ایسا تو نہیں بڑے میاں۔ (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۸)۔ بزرگوں سے کسب فیض ان کے مزاج کا خاصہ تھا وہ طلبہ علم میں کوئی سُبکی محسوس نہیں کرتے تھے۔ (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جنوری ، ۳۶)۔

سُبکی (ضم س ، سک ب) امث۔
۱۔ **رونے میں اُوپر کی سانس جھٹکے کے ساتھ لینے کی ہیئت یا کیفیت ، سسکی۔** بیٹھے بٹھائے بچی کو ہلکان کیا ... چار ساڑھے چار گھنٹے ہوگئے اب تک تو اس کی سُبکی تھمی نہیں ہے۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۷۵)۔ نوجوان نے سوتے میں سُبکی لی پھر تیز تیز سانس لینے لگا۔ (۱۹۶۰ ، جاڑے کی چاندنی ، ۵۳)۔ ۲۔ **وہ سانس جو آواز کے ساتھ جان کنی کے وقت گلے سے رُک رُک کر نکلتی ہے ، موت کی ہچکی ، خرخر کی آواز۔** ہچکی لی نہ خرخرا ، ایک ننھی سی سُبکی تھی جس نے باپ کی گود میں بچی کو ختم کر دیا۔ (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۳۲)۔ زندگی کی آخری سُبکیاں غُلام کے حلق سے نکل رہی تھیں۔ (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۱۸)۔ [سُب (حکایت الصوت) + کی ، لاحقۂ نسبت و اضافت]۔

ـــــ بھرنا محاورہ۔
موت کی ہچکی لینا۔ دو جھرجھریاں سی لیں اور ایک سُبکی بھر وہ چل بسا۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۳)۔

سُبکیاں (ضم س ، سک ب ، کس ک) امث ؛ ج۔
سُبکی (رک) کی جمع یا مُغیّرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل)۔ ان کی سُبکیاں نہیں ان کے قہقہے ماں باپ کے کانوں میں پڑا کریں گے۔ (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۳۸)۔

ـــــ بھرنا محاورہ۔
رک : سُبکی بھرنا۔ دل اُمڈ آیا تھا رونا ضبط کرتی تھی سُبکیاں بھرتی تھی۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۹)۔

تیری عظمت اور شوکت کے نمونے دیکھ کر
سُبکیاں بھر بھر کے رہ جاتے ہیں ہم باچشم تر

(۱۹۲۸ ، حسرت ، مضامین ، ۲۳۲)۔

ـــــ لینا محاورہ۔
(خصوصاً بچوں کا) رونے میں یا رونے کے بعد ہچکیاں لینا۔

وہ ستون اس طرح سُبکیاں لینے لگا جیسے روتا ہوا بچہ ماں کی گود میں آن کر سُبکیاں لیتا ہے. (۱۸۸۸ ، تفسیرِ ابرِ کرم ، ۱۶۷). کیا ایسا ہونا ممکن نہیں میں نے سُبکیاں لیتے ہوئے کہا. (۱۹۳۳ ، سرگزشتِ عروس ، ۲۹).

سَبَل (فت س ، ب) امذ ؛ امث.
۱. (i) **آنکھوں کی ایک بیماری جس میں آنکھوں پر پردہ سا چھا جاتا ہے جس کے سبب خارش ہوتی ہے نیز آنکھیں سُرخ اور متورم ہو جاتی ہیں اور ان سے میل اور پانی بہا کرتا ہے۔ آشوب چشم ، غباری پردہ.**

سُرخ رہتی ہے مژہ خطِّ شعاعی سے ہنوز
چشمِ خورشید سے کھوئی نہ کبھو ان کے سبَل
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۰).

شبنم سے لڑاتا ہے مُجھے روگ سبل کا
اے چشمِ تر اک پل نہ تھمے اشک کا ڈھلکا
(۱۸۷۸ ، سُخنِ بیمثال ، ۱۰۳). اس کے لگانے سے بینائی بھی تیز ہوتی ہے سبل اور جرب اور کسنہ کو بھی نفع ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۷۱). (ii) **وہ آنکھ جس سے دھندلا یا کم نظر آتا ہو ؛ بہت سُرخ آنکھ** (پلیٹس). ۲. **بالی ؛ خوشہ ؛ وہ بارش جو بادل سے نکلی ہو لیکن ابھی زمین پر نہ پڑی ہو** (پلیٹس). [ع : (س ب ل)].

ـــــ رَطْب کس اضا (ـــــ فت ر ، سک ط) امذ.
آنکھوں کی ایک بیماری جس میں آنکھوں سے پانی بہتا رہتا ہے. اگر آنسو بہتے ہوں تو اسکو سبلِ رطب کہتے ہیں اور جو رطوبت نہ ہو تو سبلِ یابس کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۵). [سبل + رطب (رک)].

ـــــ یابِس کس اضا (ـــــ کس ب) امذ.
آنکھ کی ایک بیماری جس میں آنکھوں سے پانی نہیں بہتا. سبل ایک مرض ہے ... اور جو رطوبت نہ ہو تو سبلِ یابس کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۵). [سبل + یابس (رک)].

سُبُل (ضم س ، ب) امذ ؛ ج.
راستے ، طریقے ، راہیں.

دیارِ امامت کے گُلشن کا گُل
بہارِ ولایت کا باغِ سُبُل
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۲۱).

لمعۂ ذاتِ کبریا باعثِ خلقِ جُز و کُل
فخرِ جمیع مرسلیں رہبر و ہادیٔ سُبُل
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۱۷).

وہ دانائے سُبُل ختم الرسل مولائے کُل جس نے
غُبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۱). [سبیل (رک) کی جمع].

سَبّل (فت س ، شد ب بفت) امذ.
ایک فولادی آلہ جس کا طُول ایک فٹ سے چھ فٹ تک ہوتا ہے قطر ایک انچ یا اس سے کُچھ زیادہ ، یہ آلہ نقب زنی کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے ، سبیا ، سابل.

سبل بیلن بیل پڑی لھوے کے
انبوراں داغیا جنگل کوٹے کے
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۱۹۳).

سنیس جھاڑ جنگل کوں جڑ سوں اکھیڑ
سبل دانت جن پانوں جھاڑاں کے پیڑ
(۱۸۰۸ ؟ ، داستان فتح جنگ ، ۱۳۳).

ہور جمع کیا اس چاہ بدل
کی بیل و کدالی اور سبل
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۳).

جو مرے جثے میں آوے تیغ جمدھر سبل و کارد
یہ فضولی ہے کہ میں ہی کشتۂ شمشیر ہوں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۸). باروت کو لوہے کے سبلوں سے کھود رہے تھے. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، نومبر ، ۵۸). عام لوگوں کو پکاس ، سبل ، کھرپی ، پھاوڑا یہ چار آلے بالکل کافی ہیں. (۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۳). [سابل (رک) کا ایک اِملا].

سَبَلَت (فت س ، سک نیز فت ب ، فت ل) امث.
مُونچھ ، بروت.

ریش سبلت سے گر بڑے ہوتے
ہو کُڑ واں سے نہ کوئی بڑے ہوتے
(۱۲۶۵ ، باباِ فرید (اردو کی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام)).

بھی فرمان کیا یوں سب امت کتیں
رکھو ریش کتراؤ سبلت کتیں
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۷). [ع : (س ب ل)].

سَبْلَہ (فت س ، سک ب ، فت ل) امث.
دائرہ نُما نشان ، بھونری ، گھوڑے کی ایک بھونری کا نام ، یہ بھونری شکم کے پاس بہ درازی شش انگشت ہوتی ہے(ماخوذ: رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۸). [ع].

سُبُنادَج (ضم س ، سک ب ، فت د) امذ.
ایک پتھر جو ریگ کی طرح سخت ہوتا ہے اور ان میں چھوٹے بڑے بھی ہوتے ہیں اگر سُبُنادج کو جلا کر سُرمہ بنا کر لگائیں تو زخمہائے کہنہ مندمل ہو آویں اور منجن اس کا دانتوں کو چرک سے پاک کرتا ہے (عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۲). [ف].

سُبُنادَہ (ضم س ، سک ب ، فت د) امذ.
۱. **ایک پتھر جس سے اسلحہ وغیرہ تیز کرتے ہیں اور حکاک اسی سے نگینہ تراشتے ہیں.** سُبُنادہ ایک پتھر ہوتا ہے کہ اس سے سامان بناتے ہیں اور حکاک نگینہ اسی سے تراشتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [ف : سُبنادج کی ایک شکل].

سَبَنْدان (فت نیز کس س ، فت ب ، سک ن) امذ.
کالا دانہ ، رائی ، اسپند. سپندان کو ہندی میں رائی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۹). [ف : سپندان کا غلط املا].

سِپَنْڈی (کس س ، فت پ ، سک ن). (الف) امث.
مال گُزاری میں سے فوج یا سپاہی کا خرچ.

لشکرِ غم کو دیا ہم نے جواب
درد کی تھوڑی سیندی رہ گئی

(۱۸۷۲ء ، دیوانِ قاسم ، ۱۶۹). ۲. تین سہ ماہی اقساط (ماخوذ : جامع اللغات). (ب) امذ. فوج کا سپاہی جسے مال گزاری یا پولیس کے کام پر لگایا جائے ؛ چپڑاسیوں کا عملہ (جامع اللغات). [مقامی].

ـــ اُکاہنا / اُگھانا محاورہ.
تین سہ ماہی اقساط وصول کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

سُبُو (فت نیز ضم س ، و مع) امذ.
گھڑا ، ٹھلیا ، پیالہ ، مٹکا ، جام.

یہ چشم و سر ترے آگے ہیں ساقی میکشاں حاضر
انہوں کے چشم کوں پیمانہ و سر کوں سبو کیجے

(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۵۹).

وہ آج بنش ہیں محوِ ساقی
جو جام سے تا سبو نہ سمجھے

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۸۹).

اے میکشو ترا کشو ساقی کو دیکھنا
لائے ہیں رکھ کے مثلِ سبو ، جام دوش پر

(۱۸۱۶ء ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۹). سبو کو دیکھا ایک آبخورہ اس پر ڈھکا تھا اس کو اُٹھایا شراب سے مملو پایا. (۱۸۸۲ء ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۱۲۵). رِندوں کے لیے ہے جام و سبو ، آہو کے لیے سبزے کا نمو قمری کے لیے سروِ دل جُو ، بُلبُل کے لیے ہے گُل و رنگیں (۱۹۰۳ء ، نقوشِ مانی ، ۵). کبھی قدح و ساغر و سبو ، خُم کے خُم ، مے خانہ کا ہے خانہ قطرۂ شبنم نظر آتا ہے اور اس کے ہونٹ ہی تر نہیں ہوتے. (۱۹۸۶ء ، فیضانِ فیض ، ۳۱). [ف].

ـــ بَہ دوش (ـــ فت ب ، و مع) صف ؛ امذ.
وہ جس نے کاندھوں پہ گھڑا یا جام وغیرہ اُٹھا رکھا ہو ، گھڑا یا صراحی وغیرہ رکھنے والا ؛ (مجازاً) ساقی ؛ معشوق (پلیٹس).
[سبو + ف : بہ (حرفِ جار) + دوش (رک)].

ـــ چَہ (ـــ فت چ) امذ ؛ سبوچہ.
ٹھلیا ، چھوٹا پیالہ ، چھوٹی صراحی. چند سبوچے پُر از آب اس کے دھرے تھے. (۱۷۷۵ء ، نو طرزِ مرصع ، تحسین ، ۲۶۵). کئی ہزار سبوچے سیم و زر کے ان میں روغن گاو اور مسکہ بھرا ہوا. (۱۸۳۵ء ، حکایتِ سخن سنج ، ۹).

گردن تھی سبوچۂ شکستہ
شکوری کی ٹھوکروں سے خستہ

(۱۸۸۶ء ، کلیاتِ اردو ، ترکی ، ۸۷). اسنے کچھ عملیات کے زور سے تھوڑی دیر میں ایک سبوچہ غائب کر دیا. (۱۹۳۶ء ، پنرمندانِ اودھ ، ۲۰۰). [سبو + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ دان امذ.
وہ ظرف جس پر ٹھلیا یا صراحی رکھتے ہیں ، گھڑونچی. سبودان پر ایک کوری صراحی رکھی ہے. (۱۸۵۳ء ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۱۱). آبدار خانہ موجود تھا سبودان پر گھڑا رکھا تھا. (۱۸۸۸ء ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۳ : ۱۳۳). [سبو + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ کَش (ـــ فت ک) صف.
شرابی ، میخوار ، بادہ گُسار.

ایسا ہی ایک رندِ سبوکش نے غش کیا
جسکی ادا پہ ساقیٔ مہوش نے غش کیا

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۶).

مغنی مست بربط مست لے مست
سبوکش مست ساغر مست ہے مست

(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۲۲۸). [سبو + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا / پینا].

سَبُوتاژ (فت س ، و مج نیز مع) امث.
(سیاست) توڑ پھوڑ ، شرارت انگیزی ، خلل اندازی ، چلتے ہوئے کام میں رکاوٹ ڈالنا ، کام خراب کرنا. وہ ہماری تحریک کو سبوتاژ کرنے کی خواہش رکھنے والوں کے آلۂ کار بن گئے. (۱۹۸۲ء ، آتشِ چنار ، ۷۶۵). پی - این - اے کی جانب سے بعض ایسے بیانات اور اقدامات سامنے آئے کہ ان کی پوری اِنتخابی مہم سبوتاژ ہو کر رہ گئی. (۱۹۸۷ء ، اور لائن کٹ گئی ، ۵۰). اف : کرنا ، ہونا. [انگ : Sabotage].

سَبُوتاژی (فت س ، و مج نیز مع) امث.
کام میں خلل ڈالنے یا خراب کرنے کا عمل ، شرانگیزی. ان حضرات کی منفی ذہنی داریوں کو فکر اقبال کی سبوتاژی کا نام دیا جائے تو زیادہ مناسب ہو گا. (۱۹۸۸ء ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۱۳). [سبوتاژ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَبوٹیئر (فت س ، و مج ، ی مج ، فت ء) صف ؛ امذ.
سبوتاژ کرنے والا ، شرپسند. «غدار» ، «ملک دشمن» سبوٹیئر کنٹرلنگ تخریب پسند (بھارت کا جاسوس) ... اخباری زبان میں شامل کر لئے. (۱۹۸۶ء ، رُودادِ چمن ، ۵۱). [انگ : Saboteur].

سُبُّوح (ضم س ، شد ب ، و مع) صف.
ہر نقص و عیب سے پاک و منزّہ ، خُدا کے اسماءِ صفات میں سے ایک اسم ، بڑا پاک.

بلا ان کو وہ فہمِ علمِ سبُّوح
فہیم ان جیسا کب ہے کوئی ذی روح

(۱۸۶۶ء ، تیغِ فقیر برگردنِ شریر ، ۱۸۳). ہر سمت صدائے سبُّوحٌ قدُّوسٌ ... رَبّنا و ربّ الملائکۃ و الروح کی بلند ہے. (۱۸۸۸ء ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۳ : ۱۷۶).

کہو وَحْدَہٗ لاشَرِیکَ لَہٗ سب
وہ سبُّوح و قُدُّوس ربّ العلا ہے

(۱۹۶۳ء ، فارقلیط ، ۱۳۲). [ع : (س ب ح)].

سُبُّوحِیَّت (ضم س ، شد ب ، و مع ، کس ح ، شد ی بفت) امث.
نقص و عیب سے پاک ہونے کی حالت یا کیفیت ، پاکیزگی. گویا خداوند تعالیٰ کی شانِ قدوسیت و سبوحیت کی ان لوگوں کو کچھ خبر

نہیں جو اس کی جناب میں ایسی گستاخیاں کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے. (۱۹۳۲ ، تفسیر ، القرآن الحکیم (مولانا شبیر احمد) ، ۵۱۰). [سبُوح + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سبُورا (فت س ، و مع) امذ.
چمڑے وغیرہ سے بنا ہوا مصنوعی عُضوِ تناسل.

نُھول کو کہتی تھی دھتورا ہے
کیلے کو کہتی تھی سبورا ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۷۰). [سبوره کا ایک اِملا].

سبُوس (فت س ، و مع) امث.
۱. **بُھوسی ، چوکر.** آٹے یا سبوس سے ہاتھ دھونا ... امام اور صاحبین سے منقول ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۶۳).

کبھی نہ جہاں کے کھایا سبوسِ گندم بھی
ہزار سینۂ غربال میں پڑے ناسور

(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۶۳). سبوسِ گندم کو کھانسی زکام میں تنہا یا مناسب ادویہ کے ساتھ جوش دے کر پلاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۱۶). دوسرے روز اسپغول کی بجائے اس کی بھسی (سبوسِ اسپغول). (۱۹۶۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ اکتوبر ، ۷). ۲. **سر کی خُشکی** (جامع اللغات). [ف].

سبُوسَہ (فت س ، و مع ، فت س) امذ.
۱. **وہ خُشکی جو سر کی جلد میں پیدا ہو جاتی ہے ، بَفَا.** ہرسیا و شان سے سر دھونے سے سبوسۂ سر زائل ہوتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۹۵). ۲. **بُھوسی ؛ بُرادہ ؛ لکڑی کا بُرادہ ؛ کُھن ؛ جھاگ ، میل وغیرہ** (ماخوذ : اسٹین گاس). [سبوس + ہ ، لاحقۂ نِسبت].

سبُوسی (فت س ، و مع). (الف) صف.
سبوس (رک) سے متعلق ، **بھوسی کا.** نیز اس کے بعد باریک سبوسی چھلکوں کی صورت میں ذرا سا تقشر واقع ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملِ طب ، ۶۳). (ب) امث. **بھوسی.** چار پونڈ سبوسی ایک گیلن پانی میں اُبالی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۶). [سبوس + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ غُسل (ـــ ضم غ ، سک س نیز ضم) امذ.
طب) ایک غُسل جو جِلد کی خراش دور کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اس میں ایک گیلن پانی میں چار پونڈ بھوسا ملایا جاتا ہے. سبوسی غسل ... یہ جلد کی خراش کو دُور کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۶). [سبوسی + غسل (رک)].

سبُوعی (ضم س ، و مع) صف.
وحشی ، درندہ صفت ، ظالم آدمی. اگر سُبُوعی مزاج کا انسان بھی ہوگا تو اس سے بھی محفوظ رہے. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردۃ ، ۳۵). [ع : سُبُوع + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سبُوق (ضم س ، و مع) صف.
تازہ گھاس ، تر گھاس.

تر کو کہتے ہیں سبوق اہلِ عرب
چار پایہ اُس کے تئیں چرتے ہیں سب

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۳۸). گھاس سبز ... تازہ ہوتی ہے اسکا نام سبوق ہے. (۱۸۷۶ ، تفسیر مرادیہ ، ۲۵۲). [ع].

ـــ الثّمانِین (ـــ ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ث بفت ، ی مع) امذ.
وہ اسی افراد جو طوفانِ نوح کے بعد زندہ بچ گئے تھے. حادثۂ طوفان کے ختم ہو جانے کے بعد نوح علیہ السلام معہ اپنے فرزندوں اور اہلِ بیت اور دوسرے مومنوں کے ... کشتی سے باہر آئے جو کوہ جودی پر رکی تھی اور اسی بنا پر ان بچنے والوں کو سبوق الثمانین کہتے ہیں. (۱۹۸۶ ، تاریخ پشتون ، ۹۰). [سبق + رک : ال (۱) + ع : ثمانین = ۸۰].

سبُوں (فت س ، و مج) صف ؛ امذ.
رک : سبھوں ، سب ، تمام.

اتھے سب عیش و عشرت میں شب و روز
ہمیشہ تھا سبوں تک روز نو روز

(۱۷۶۵ ، تتمہ پھول بن ، ۲۱). [سبھوں (رک) کا ایک اِملا].

ـــ سنگ (ـــ فت س ، غنہ) م ف (قدیم).
سب کے ساتھ.

سبوں سنگ ہن صلح تو ہر کل کرے
ہورانی سو جگ کی تحمّل کرے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۶). [سبوں + سنگ (رک)].

سبُوں (ضم س ، و مج) امث.
رک : صبح. کیا عرض کروں آج سُبوں سُبوں درِ دولت پہ جو حاضر ہوتا ہوں تو کیا طرفہ تماشا دیکھتا ہوں کہ اے ہے! یہاں تو بھیروں ناچ رہا ہے. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۱۵). [صبح (رک) کی تحریف].

سبِیہ (فت س ، ب) صف (قدیم).
سب ، سارے ، تمام.

وہ منشا سبہ اسما کا ہے وہ مصدر سب اشیا کا ہے
وہ سر ظہور خدا کا ہے سبہ دیکھو نور محمد کا ہے

(۱۷۹۲ ، غلام قادر شاہ (پنجاب میں اردو ، ۲۵۳)). [سب + ہ (زائد)].

سَبُھتا فت س ، ب ، سک ھ) امذ اسم سبھیتو.
نیک ، خوش اخلاق ، مہذّب.

مُرشد لے دیکھ بھکوں کے تو سبھتا ہوئیگا
مرشد کوں یاد رکھ نیت دل رکھ تُوں سِلسلے پر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۰). [س : سبھیتو सभ्यत्व ـ خوش اخلاق کا ایک اِملا].

سُبھِتا (ضم س ، کس ب ، ہ) امذ.
۱. **اچھی گھڑی ، نیک ساعت ، مناسب موقع.**

نہ رکھ بوالہوس سے تُو چشمِ وفا
وہ اپنے سُبھتے ہی کا یار ہے

(۱۷۹۵ ؟ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۳۶).

نہیں ملتی ہے فرصت غم اُسے گھیرے ہی رہتے ہیں
کبھوں کچھ حال دل میں ڈھونڈھتا اِتنا سبھتا ہوں
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۳۸). ۲. (ا) سُکھ ، آرام ، چین ، تسلّی نیز فائدہ.
یوں گھیرے محبّت کے کیا بھاگ چلے جانا
کُچھ اس میں سبھتا ہے دے آگ چلے جانا
(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۶۵). (اا) عافیت ، خیر ، بھلائی ، بہتری. نامرد ... اپنی جان بچانے کی خاطر بھاگنے میں سبھتا جانتا ہے. (۱۸۰۲ ، گنج خُوبی ، ۱۳۵). [س : समिता].

سَبی (۱) (فت س) امث ، ف م.
غُلام بنانا ، قید کرنا نیز جلا وطن کرنا. پھر ان کو عذاب کروں گا ... اِن کا قتل اور سبی اور ذلّت اور جزیہ لینا آخرت کا عذاب دوزخ میں جلنا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۸۸). [ع : (س ب ی)].

سَبی (۲) (فت س) م ف (قدیم).
سب ہی ، سبھی.
شرابِ لالہ رنگ سُوں بھر کے دی طاس
امین کوں دیکھنے پر آئے سبی آس
(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا ، امین گجراتی (ق) ، ۱۶۶).
اصحابی سبی جمع اس جالے تھے
صورت دیکھنے کُوں نبی دھائے تھے
(۱۷۰۸ ، مثنوی معجزۂ انار (اُردو کی قدیم مثنویاں ، ۱۳۸)).
[سبھی (رک) کی تخفیف].

سَبِیت (فت س ، ی مع) امذ (قدیم).
سبب ؛ ساتھ (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

سُبِیت (ضم س ، ی مع) امذ (قدیم).
عُمدہ (قدیم اردو کی لغت). [غالباً ، سُبھتا (رک) سے].

سُبِیتا (ضم س ، ی مع) امذ.
۱. **فرصت ، چھٹکارا ، وقت ، مہلت ، چُھٹی ، فراغت.** مہاراج کو تو راج کاج سے سُبیتا ہی نہیں ملتا. (۱۹۳۱ ، لہتا راتا ، ۱۳). ۲. **اطمینان ، تسلّی ، تسکین ، سکھ ، چین ، آسایش ، آرام.** میں ایک دن بھی ایسے مکان میں گزر نہیں کرسکتا جہاں مُجھے کسی طرح کا سُبیتا دکھائی نہیں دیتا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۷۳). ۳. **افاقہ ، فائدہ ، کمی ، خلوت ، تنہائی ، علیحدگی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۴. **فکر ، تدبیر ، بندوبست ، اِنتظام.** دشمن کے کان بہرے تو ہوتے ہی نہیں ... وہ ہمیشہ گوش بر آواز رہتا ہے ، اپنا سبیتا سوچا کرتا ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۸۸). تم ذرا ہاتھ منہ دھو لو میں کھانے پینے کا کُچھ سُبیتا کروں. (۱۹۳۵ ، بھرے بازار میں ، ۲۱۶). ویڈیو سے لگ جاؤں تو دال روٹی کا کُچھ سُبیتا ہو جائے گا. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۲۶). ۵. **بہتری ، بھلائی ، سہولت.** اجازت دی کہ اچھا اپنا سبیتا دیکھ کر ... اپنے بچوں کو مدرسے میں اپنا مذہب سکھا لیا کرو. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۶۵). [رک : سبھیتا].

سَبیرا (فت س ، ی مج) امذ (قدیم).
رک : **سویرا ، صبح.** کل سبیرے ہی سب بل منھرا جائیں گے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۶۶).
فراق یار نے بے طرح مجھ کو گھیرا ہے
دل اس کے عشق سے باز آ ابھی سبیرا ہے
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۸۷). [سویرا (رک) کا بگاڑ].

سَبِیگَہ (فت س ، ی مع ، فت گ) امذ.
کٹھالی جس میں سونا پگھلایا جاتا ہے. یہ آلہ لمبا سا پیچیدہ سبیگہ ... ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۵). [غالباً ، ع : سبیکہ کا مہنّد].

سَبِیل (فت س ، ی مع) امث.
۱. **راہ ، راستہ ، سڑک.**
اگر جانیں تم نہالنے کی سبیل
سٹوں سب کے نہنواد کھانے میں پیل
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۹).
گیان دلیل اگیان دلیل
دونوں میں وہیات سبیل
(۱۹۵۳ ، گنج شریف ، ۲۱۱). اگر فرصت پاؤں تو اسے قتل کروں تا سبیل ہدایت مسدود ہو جائے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۵۹). حج ہے لوگوں پر اللہ کے واسطے جو شخص طاقت سبیل کی رکھتا ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۱۱). صدقہ دینے والا ... وہ صدقہ کسی مردِ صالح کو دے گا اور اسے خرابی کی سبیل میں خرچ نہیں کرے گا. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، فروری ، ۲۲).
۲. **تدبیر ، وسیلہ ، ذریعہ ، طریقہ ، سبب ، بندوبست.**
کتے ہیں کہ دہلی کے بت کے وکیل
چلانے کوں ہوں غرض یا خوش سبیل
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۸۵).
ہے روز حشر پیاس بُجھانے کی یہ سبیل
پانی پئیں نچوڑ کے داماں تر سے ہم
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۹۳). اس کی سبیل یہ ہے کہ میں اسے بحیثیت اس کے باپ کے دوست کے چٹھی لکھے دیتا ہوں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵). زراعت اور معاشیات کی ارتھیاں جل رہی تھیں اور بظاہر بُجھنے کی کوئی سبیل نہ تھی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۶). ۳. (ا) **پیاؤ ، پانی ، دودھ یا شربت مُفت پلانے کی جگہ یا اہتمام.**
کر دیتے ہیں عاشقوں نے خون اپنے کوں سبیل
پنجۂ نازک کوں مہندی لالہ گلگوں مت کرو
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۶).
ہوتے ہیں تیغ محبّت سے ہم ذبیح و قتیل
ہمارا خون ہے شیریں لبوں کو مثلِ سبیل
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۵۰).
العطش زن سپہ و یار و عدو
بے کہ خون مرا سبیل ہوا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۳). سبیل پر خوب تن کے پانی پیا اور تکیے پر جا کر کوڑیاں کھیلنے لگا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۸۹).

(اا) وہ شے جو وقفِ عام کی گئی ہو ، پانی ، دودھ یا شربت وغیرہ جو عام طور سے ثواب کی خاطر پلایا جائے۔ ان کا جان و مال سبیل ہے جو چاہے لوٹ لے۔(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۲۷)۔

یا خون تیرا جلسۂ احباب میں مباح
یا دوستوں کے واسطے کر مال تو سبیل

(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۲۱۳)۔ ۳. حسبِ ضرورت پانی جمع رکھنے کی پُختہ بنی ہوئی جگہ، خزانۂ آب، سقایہ۔ اس کے گوشے شرق و جنوبی میں دو ٹوٹی والی سبیل وضو کے واسطے۔(۱۸۶۳ء، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۸۲)۔ ۵. (فقہ) طلب ، مانگ. مال جس شخص پر حوالہ ہو پہے اس پر میعاد مذکور تک ہو گا اور مانگنے والے کو قرض دار پر کچھ سبیل نہ پہے گی۔(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۳۶۳)۔ [ع : (س ب ل)]۔

---اُترنا محاورہ۔

ذہنی رہنمائی ہونا ، قلبی طور پر راہ کُھلنا ، القا ہونا. نظم میں اس پر کچھ ایسی سبیل اُتری کہ بڑے بڑے زبان آور اہی... معجز بیانیاں نظم ہی میں نمایاں کرتے ہیے۔ (۱۹۱۰ ، ادیب ، نومبر ، ۲۳۳)۔

---ادائے زَر کس اضا(---فت ا ، ز) امث.

(قانون) زر کے ادا کرنے کا راستہ ، زر ادا کرنے کی راہ ، روپیہ ادا کرنے کا طریقہ (اُردو قانونی ڈکشنری)۔ [سبیل + ادا + ے (حرفِ اضافت) + زر (رک)]۔

---اُللہ (---ضم ل ، غمہ ا ، ل ، شد ل بمد) امذ.

خدا یا دین کا راستہ یا وسیلہ (پلیٹس)۔ [سبیل + اللہ (رک)]۔

---بِٹھانا محاورہ۔

مُفت پانی وغیرہ پلانا ، سبیل لگانا.

کیا بِٹھائی ہے مری آبلہ پائی نے سبیل
تشنہ لب آج کوئی خارِ مغیلاں نہ رہا

(۱۹۱۶ ، احسن الکلام ، ۶۸)۔

---بَندی (---فت ب ، سک ن) امث.

راہوں کی تعین ، ملازمتوں کے درجات کی حدبندی ، عہدوں کے لحاظ سے ملازموں کی درجہ بندی. حسبِ قواعد سبیل بندی تنخواہی رقوم بھی پابند گنجایش موازنہ ہو گئے ہیں ۔ (۱۹۲۳ ، اصولِ تنقیح حسابات ، ۸۲)۔ [سبیل + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بَننا محاورہ۔

تدبیر نکلنا ، راستہ نکل آنا ، وسیلہ پیدا ہونا. اللہ کا نام لے کر پکی سڑک پر پہنچ ، کوئی نہ کوئی سبیل بن ہی جائے گی.(۱۹۸۶ء، سہ حلہ ، ۶۳)۔

---پکارنا محاورہ۔

سبیل والوں کا صدا دینا کہ جس کو پینا ہو وہ آ کر پی لے ، سبیل کا اعلان کرنا (نوراللغات)۔

---پِلانا محاورہ۔

راہگیروں کو کسی کے نام پر مفت پانی پلانا خصوصاً عشرۂ محرم میں تشنگانِ کربلا کی یاد میں پانی یا شربت وغیرہ پلانا.

تیری ابرو کی تیغ پیاسی ہے
آپلا خونِ عاشقاں سیں سبیل

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۷)۔ لاہوری دروازے کے باہر نہر کے پُل پر سبیل پلایا کرتا ہے۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۶۳)۔

---پَیدا ہونا محاورہ۔

راہ نکلنا ، تدبیر نکلنا. لڑکے کی محنت کی وجہ سے ... سبیل پیدا ہو گئی تھی۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۵)۔

---رَکھنا محاورہ۔

راہگیروں کے پینے کے لیے راستے میں کسی جگہ پانی اور آبخورے وغیرہ رکھنا ، پیاؤ لگانا خصوصاً عشرۂ محرم میں ثواب کے خیال سے پانی شربت یا دودھ اور پینے کے ظروف رکھنا تا کہ آنے جانے والے پئیں۔

کسی سے بوسۂ چاہِ ذقن دریغ نہ کر
سبیل حُسن کی رکھ وقف یہ کنواں کر دے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۶)۔

شیرِ فردوس کی رکھی کبھی آدم نے سبیل
کہ اسی راہ سے گزرے گا وہ فرزندِ جمیل

(۱۸۷۶ ؟ ، شہید (غلام امام) ، گلدستۂ شہید ، ۲۳)۔ پانی بھروا کر زم زم اور منا کے پاس سبیل رکھتے تھے۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۵۵)۔

--- کَرنا محاورہ۔

۱. راستہ ، وسیلہ یا صورت پیدا کرنا ، تدبیر کرنا ، تدبیر کرنا یا سوچنا ، کسی کام کی انجام دہی کا بندوبست کرنا.

ہوا ذکر دریا بہت اب طویل
کروں دوسری سیر کی میں سبیل

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۹)۔ اچھا تم چلو مُجھے ذرا ایک جگہ جانا ہے سواری کا انتظام کرنے کی سبیل کروں گا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۸)۔ ۲. ارزاں کر دینا ، پانی کی طرح بہا دینا.

خون انکھیوں کا کیا انجھواں کے تئیں دل نیں سبیل
غیر کوں کیوں دیکھتے ہیں گھر میں تیرے ہوں دخیل

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۳۰)۔

---لگانا محاورہ۔

۱. پانی شربت یا دُودھ مُفت پلانا ، پیاؤ لگانا ، رک : سبیل رکھنا. سبیل لگانی ... ہمارے ملک میں بھی پائی جاتی ہیں۔ (۱۸۷۶ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۳)۔ محرم کے جلوسوں کے لئے پانی کی کچھ سبیلیں بھی وہ بڑی باقاعدگی سے لگایا کرتے تھے۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۹)۔ ۲. کسی چیز کو لوگوں کے لیے وقف کر دینا ، عام کر دینا ، ارزاں کر دینا.

مانگے مغاں سے کون لگا دے سبیلِ مئے
برسا بجائے اشک مری چشمِ تر شراب

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۰۹)۔

کب تک لگاؤں سایۂ ادراک کی سپیل
اے آگہی کی دھوپ پگھلنے لگا ہوں میں
(۱۹۷۷ ، ماجرا ، ۵۳).

---لگنا محاورہ.
سپیل لگانا (رک) کا لازم ، سپیل یا بچاؤ کا قائم ہونا.
کیا بھیڑ میکدے کے ہے در پر لگی ہوئی
پیاسو سپیل ہے سر کوثر لگی ہوئی
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۱۱). معلوم ہوتا تھا کہ جام توحید کی ایک سپیل لگی ہوئی ہے. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۲۸۶).

---نکالنا محاورہ.
راہ نکالنا ، بندوبست کرنا ، تدبیر سوچنا. اُن کے اُردو میں ترجمہ کرانے کی سپیلیں نکالنے میں سرگرم ہیں. (۱۸۷۱ ، مقالات حالی ، ۱ : ۶). عوام النّاس کو مانوس کرنے کی ابھی تک نہ کوئی فکر کی گئی نہ کوئی سپیل نکالی گئی. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، (التماس) ، ۱). اپنی شرافت کا نام باقی رکھنا ہے تو جیسیو خاص سے اُن کے نان و نفقہ کی سپیل نکالیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۱ : ۳).

---نکلنا محاورہ.
سپیل نکالنا (رک) کا لازم ، راہ نکلنا ، تدبیر پیدا ہونا.
اگر کوئی رسائی کی سپیل اُس حُور تک نکلے
کبوتر بن کے خط لے جانے جنّت سے ملک نکلے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۹). گریجویٹ ہو لیکن صرف اس لیے کہ تمہارے لیے ... چاکری کی کوئی سپیل نکل سکے. (۱۹۵۸ ، ابوالکلام آزاد ، مضامین ، ۱۳۱).

---ہونا محاورہ.
سپیل کرنا (رک) کا لازم ، راہ نکلنا ، طریقہ معلوم ہونا. جا کے میری خیریت بیان کرو کہ اسکے خوش کرنے کی یہی سپیل ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۱۸). اگر اس راہ میں واقعی کچھ مزاحمتیں ہیں تو انہیں دُور کرنے کی کیا سپیل ہو سکتی ہے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جون ، ۲۳).

سَبْھ (فت س ، سک بھ) صف ؛ امذ (قدیم).
سب.
اصل الاصل محمد جان
سبھ کچھ اسی سوں ہویا عیاں
(۱۷۹۲ ، غلام قادر شاہ ، مثنوی رمزالعشق مع چرخی نامہ ، ۱۲).
[سب (رک) کا متروک املا].

سُبْھ (ضم س ، سک بھ) صف.
مسعود ، خجستہ ، مبارک.
تُو سُبھ نام سری سرستی کُوتُبْ پائیو جس نورس
سَرَس رنگ
ابراہیم کَرَن کہت دنلوت کَرَت تب ہوت رُوم رُوم
بھیو امنگ
(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۱۰۰).

سُبھ ساعت سے یوں دُنیا میں اوتار گرہ میں آتے ہیں
جو تا رومن ہے دھیان بھلی سب ان کا بھید بتاتے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۷). میں ابھی اس قصر میں سُبھ سہاگن تھی یا دُکھی رانڈ ہو گئی. (۱۹۰۷ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۲۱). سُبھ - نیک ، مبارک. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد (ابواللیث صدیقی) ، ۳۸). [شُبھ (رک) کا ایک املا].

---گرہ (---کس گ ، فت ر) امذ.
طالع نیک ، ستارہ سور ، نیک ستارہ. چندرماں ، بدھ ، برہسپت ، سکر یہ چار گرہ سبھ گرہ ہیں. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۲).
دیا آٹھویں گھر میں آ کر پڑے
نہ کندر کا گھر سبھ گرہ کو ملے
(۱۹۰۲ ، سیر الافلاک ، ۳۲). [سبھ + گرہ (رک)].

---گھڑی (---فت گھ) امث.
نیک ساعت ، اچھی گھڑی.
مجلس میں شمع رُو کی پروانگی ہے مجھ کون
میرے نصیب میں ہے کیا سبھ گھڑی لگن کی
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۶۴). اللہ یہاں تک کرے سُبھ گھڑی بیاہ ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۷۰). بیاہ کے لئے سُبھ گھڑی سبھ لگن تجویز کر دی. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۸۷). وہ کونسی ایسی سبھ گھڑی آئے گی کہ تم بُت خانے سے نکل کر شراب خانے میں داخل ہو جاؤ گے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۵۱۴).
[سُبھ + گھڑی (رک)].

---لگن (---فت ل ، گ) امث.
دو نیک اور سعد ستاروں کا ایک برج میں سنجوگ ، قرانُ السَّعدَین ، مراد : اچھی ساعت ، مبارک وقت. اسی دن سبھ لگن میں چپکے چپکے قاضی نے نکاح پڑھ دیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۵). روز جشن سے ایک دن پہلے مبارک ساعت اور سُبھ لگن میں ایک سہاگن بی بی اپنے ہاتھ سے دال دلتی (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۸۳). بیاہ کے لیے سُبھ گھڑی سُبھ لگن تجویز کر دی (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۸۷). [سُبھ + لگن (رک)].

---مہورت (---فت م ، و مع ، فت ر) امذ.
نیک آغاز ، مبارک اِبتداء. ہم ... سُبھ مہورت سوچ کے تمہارے سُسرال میں بامھن کو بھیجتے ہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۷).
سُبھ مہورت وہ عجب تھی وہ عجب سُبھ تھی لگن
کہ جب آکاس سے اترا تھا ترا سنگھاسن
(۱۹۱۰ ، سرور جہان آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۳۳). [سُبھ + مہورت (رک)].

سَبھا (فت س) امث.
۱. (i) **محفل ، مجلس ، بزم ، اسمبلی.** اندر کی تو صرف ایک ہی سبھا تھی اور یہاں رعیت و نوکر سب گھر گھر اندر ہیں. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۱). سبھا کے بیچ پاتر نرت کرتی تھیں. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۹۸).

زمانہ وہاں آج تک نوحہ گر ہے
که عباسیوں کی سبھا وہ کدھر ہے
(۱۸۷۹ ، مسدّس حالی ، ۳۲).

کہتی تھی سبز پری ہو کے سبھا سے خارج
راجہ اندر نہ سہی جلوۂ گلفام تو ہے
(۱۹۲۱، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۳۳). اندر مہاراج کی سبھا میں کُچھ خلل سا واقع ہوا. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۵). (اا) **پنچایت.** راجپوتوں نے سبھا اس لیے بُلائی کہ رانا سنگا کے چھوٹے بیٹے اودے سنگھ کو جو اس کے مرنے کے بعد پیدا ہوا ہے کیونکر جوکھوں سے بچائیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۷۳). وہ گاؤں سبھائیں گاؤں عدالتیں کہاں رہیں. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۲۵) **۲. لوگوں کا گروہ یا جماعت جو کسی مُشترکہ مقصد کے لیے قائم کی گئی ہو ، سوسائٹی ، انجمن** سبھا کے رکن ہزاروں روپے وصول کر کے اپنے بال بچوں کی پرورش کرتے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۳۳ : ۵). جگہ جگہ سبھائیں اور انجمنیں قائم ہوئیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۲۰). **۳. بادشاہ کا دربار ؛ عدالت ؛ قمار خانہ ؛ ملاقات کا کمرہ ؛ وہ جگہ جہاں لوگ عام طور پر جائیں ؛ جگہ ، مقام ، سرائے** (پلیٹس). **۴. اجلاس ؛ کانفرنس ، جلسہ.** اسے سبھا یا جلسہ کہا جاتا تھا اور جس کا مقصد ... دل لگی کا سامان فراہم کرنا تھا (۱۸۷۵ ، صولت عالمگیری (مقدمہ) سہ ماہی اُردو ، ۶۹ ، ۱ : ۳۱). ہم ایک جوکوو میز کی سبھا کرنے والے ہیں جس میں پنڈت جی مصالحت کی کتھا کہیں گے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۷ : ۳). [س : सभा].

---بگاڑ (---کس ب) صف.
ساری محفل کے خلاف بولنے والا ، محفل کے برخلاف رائے دینے والا (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [سبھا + بگاڑ (رک)].

---بگاڑیں تین جنیں چُگَل ، چُوتیا ، چور کہاوت.
چغل خور ، بیوقوف اور چور پنچایت کی بدنامی کا باعث ہوتے ہیں (جامع اللغات).

---پتی (---فت پ) امذ.
۱. میر مجلس ، صدر جلسہ.

اس وشے میں سبھا پتی جی نے
دیے دیا منتری کو سب اِدھکار
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۱). **۲. قمار خانے کا مالک** (پلیٹس). [سبھا + پتی (رک)].

---جمنا محاورہ.
محفل برپا ہونا ، مجلس منعقد ہونا ، لوگوں کا جمع ہونا. چھت پر مور مورنیوں کی سبھا جمی ہے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۵۹).

---چاتُر (---ضم ت) صف ؛ امذ.
محفل کو بہکانے والا، سب کو فریب دینے والا، چالاک ترین آدمی. کام سین کے پاس اپنے وکیل کو پان دے کر رخصت کرو جو ... ایک دھیر اور سوربا ، زبان آور ، پنڈت سبھا چاتُر ڈھیت ہوئے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۷۶). [سبھا + چاتُر (رک)].

---رچانا محاورہ.
محفل برپا کرنا ، بیل بیٹھنا پرتوں کو گھنی چھاؤں میں سبھا رچانے دو. (۱۸۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۶۵).

---ساد امذ.
انجمن کارکن ، شریکِ جلسہ ، مجلسی ، ممبر (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سبھا + س : سندسبھ [illegible] کا مخفف].

---کرنا محاورہ.
محفل یا جلسہ منعقد کرنا ، لوگ جمع کرنا ، پنچایت جوڑنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---لوک (---و مج) امث.
دربارِ عام (قدیم اُردو کی لغت). [سبھا + لوک (رک)].

---منڈل (---فت م ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
جلسہ گاہ. سبھا منڈل کہ جلوہ گاہِ خاص تھا سجایا گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۸۱). [سبھا + منڈل (رک)].

---نائک/نایک (---کس مج ء / فت ی) امذ.
میرِ محفل ، صدرِ جلسہ. قدیم ہندوستانی اسٹیج میں سبھا نائک یعنی صدر جلسہ یا بانیٔ محفل کی شخصیت بہت اہم ہوتی تھی (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۲۱). [سبھا + نائک / نایک (رک)].

---والا امذ.
مجلس کارکن ، اسمبلی کا ممبر (پلیٹس). [سبھا + والا (رک)].

سُبھاگ (ضم س) امذ.
خوش نصیب ؛ خاصہ دولت مند ، امیر ؛ مُتبرک (ماخوذ : پلیٹس). [رک : سوبھاگیہ].

سُبھاگی (ضم س) صف.
خوش نصیب ، بھاگوان ، بختاور. لکھنے والی کیسی سُبھاگی بیوی ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر ، ۵۶). **۲. خوش حال ، خاصا دولت مند ، امیر** (پلیٹس). [سوبھاگی (رک) کا ایک املا].

سُبھاگیہ (ضم س ، سک گ ، فت ی) امذ.
رک : سُبھاگ (پلیٹس). [سوبھاگیہ (رک) کا ایک املا].

سُبھانا (ضم س) ف م.
خوبصورت بنانا ؛ خوشی دینا ؛ کسی کو لطافت یا خوش سلیقگی عطا کرنا (پلیٹس). [پ : سبھاو [illegible] ، س : سُ + بھاو भाव + ئو + نا ، لاحقۂ مصدر].

سُبھاؤ (ضم س ، و مج). (الف) امذ.
۱. (ا) اچھی خصلت ، خوش اخلاق ، خوش خُلقی ، حُسن سلوک.

مرد درویش راؤں کا راؤ
جاکا نِت نِت ایک سُبھاؤ
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۶۳).

روپ سروپ سبھاؤ سب میرے دل کو بھایا
رہے سدا اُستاد یہ یہاں کرتار کا سایا
(۱۸۵۳ ، اندر سبھا ، امانت ، ۱۲۵).
اُجلا بانا روپ سوہا میٹھا نرم سبھاؤ
چُپکے سے پھر کان میں کہہ دے ہم سے پیت نبھاؤ
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۸۳). (ا) **عادت ، خصلت ، مزاج ، مُوڈ ، طبیعت**، دائی اچھی رکھیے ... اور سبھاؤ اس کا اچھا ہووے. (۱۷۶۹ ؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۰۰).
ولیکن یہ خوباں کا دیکھا سبھاؤ
کہ بگڑے سے دُونا ہو ان کا بناؤ
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۹۲). بھلا سچ کہنا کیا اچھا سبھاؤ اور کیا مزاج ہے. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۲۹۶). سہذب سماجوں کا سبھاؤ کام کرنے کا ہو جائے گا. (۱۹۰۱ ، آزاد سماج ، ۹۸). ہر شخص خوش طبعی کے سبھاؤ میں تھا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی ، نقاب اور چہرے ، ۳۸). ۲. (أ) **رنگ ڈھنگ ، بناؤ ، دستور ، توجہ ، طور طریق ، احتیاط**.
سنتی ہے اے دولہن یہ ترا کیا سبھاؤ ہے
یوں کہہ دے اپنے باپ سے اسی وقت داؤ ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۵).
دیکھا کمہاروں نے یہ کچھ سبھاؤ
مٹی کے گھوڑے کیے نقرے کے بھاؤ
(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۹۹). وہ بولا یہ کل جُگ کی کایا پلٹ کا سبھاؤ ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۸۳).
کوئی گھر جہاں میں بنائے کیا کوئی اُس سے دل کو لگائے کیا
یہ تو چند دن کا سبھاؤ ہے یہ تو چند دن کی بہار ہے.
(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۲۵۸). چینی سامعین بڑے سبھاؤ اور نرم روی کے ساتھ آپ کی ساری باتیں سنتے جائیں گے. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۱۱) (اا) **بہتری ، عُمدگی ، خاصیت ، خوش اسلوبی**. سبھاؤ اس کا یہ ہے کہ ایک روز اس کی خبر نہ لیجے تو درگندہ آتی ہے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۵۰). پیڑ کا سبھاؤ یہی بنی ہے کہ اپنی پھننگ پر سورج کی کرنوں کو سہ لے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۰۹). چلتا ہوا گیت بھی گایا جاتا ہے دونوں میں کیا کیا سبھاؤ ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۵۶). (ااا) (فلسفہ) **جوہر ، فطرت ، وجود**. اس کو سُن کر جیسے شری راجندر جی اپنے سبھاؤ میں استھت ہو کر رہتے تھے ویسے ہی تم بھی رہو گے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵). مادھیہ میک یا شونیہ واد کے نظام میں تسلیم نہیں کیا جاتا ہے کہ کوئی شے اپنا جوہر یا فطرت (سبھاؤ) رکھتی ہے. (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۱). ۳. (تقاضا) یہ عمر کا سبھاؤ ہے. (۱۹۱۶ ؟ ، کمسن بیوی مُسن شوہر ، ۱۹).
(ب) صف. **اچھی فطرت کا ، اچھے اخلاق کا ، اعلیٰ معیار کا** (پلیٹس). [س : سُ + بھاؤ सु+भाव].

سُبھتا (ضم س ، کسر بھ) امذ.
۱. **خیر و عافیت ، امن ، آسائش ، راحت ، اطمینان**. وحشیوں نے جب سُبھتا نہ دیکھا راہ صحرا کی لی. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۷). ۲. **فراغت ، فُرصت ، قابو ، وقت ، موقع** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [سُبھیتا (رک) کا ایک اِملا].

سَبھَن (فت س ، بھ) صف ؛ امذ (قدیم).
(عو) **تمام ، سب**.
الٰہی تو ہیں غیب سیں المدد
سبھن کی مُصیبت کیتا زور رد
(۱۶۹۳ ، وفات نامۂ بی بی فاطمہ (ق) ، ۶).
سہیلی سکھی سات کی مل سبھن
سنوارے کلاکام کی سب بدن
(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۶۳). [مقامی].

سَبھوں (فت س ، و مج) صف.
سب (رک) کی مُغیرہ حالت.
یہ سب عالم تیرا رزاق سبھوں کیرا
(۱۴۹۶ ، میراں جی ، شہادت الحقیقت (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۳)). جو متوسل وزیر کے تھے ان سبھوں نے نذریں تہنیت کی گزرانیاں. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۳۰). سبھوں نے نذریں مبارکبادی کی گزرانیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵). ایک عہدنامہ ... کی رُو سے سبھوں نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب سے قطع رحم کیا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۲۳). سبھوں نے جگہ نہ ہونے کا بہانہ کر کے اُسے ٹرخا دیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۸۹).

سَبھی (فت س) م ف.
سب کے سب ، تمام ، سب.
جے تیرا کرم
تو ٹوٹے سبھی بھرم
(۱۴۹۶ ، میراں جی ، شہادت الحقیقت (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۳)).
نہ کر ہم کو محروم تو یا نبیؐ
بد و نیک تیرے ہیں اُمت سبھی
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۵).
حاضراں ہیں با اعتقادِ تمام
با ادب اس جناب پر یو سبھی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳).
ہے انسان کی جائے مسکن یہی
اسی میں بسے مرد و زن ہیں سبھی
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۷۲). یہ سونے کا چمچہ اُسے کس نے عطا کیا کہ سبھی اُس کے گُن گانے پر مجبور ہیں. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۵۸). [سب (رک) + ی ، حرفِ تخصیص].

سَبھیتا (فت س ، ی مج) امث.
شرافت ، شائستگی ، طور طریقوں میں پاکیزگی ، اچھی تربیت.
بھارت آنکھیں کھولے گا
نئی سبھیتا قائم ہو گی
(۱۹۵۴ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۰۹). [س : सभ्यता].

سُبھیتا (ضم س ، ی مج) امذ.
۱. **بھلائی ، خیر و عافیت ، نیکی**. خداوند کی بھلائی اور سُبھیتا

ہم کو جنگ ہی میں نظر آتا ہے۔ (۱۸۰۲ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۳۵)۔ اسمیں بھی جائداد میں سینکڑوں بکھیڑے ہیں سُبھیتا اسے گرو رکھنے میں ہوتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۶۵)۔ ۲. **آرام و آسائش ، سہولت ، آسانی.** جس نے سُبھیتا اپنا جدھر دیکھا اُدھر کی راہ لی۔ (۱۸۰۵ ، آرایش محفل) افسوس ، ۷۶)۔ چھوٹی چھوٹی بستیاں بطور سرا کے مسافروں کے سُبھیتے کے لیے چار چار کوس پر بسی ہوئی ہیں۔ (۱۹۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹)۔ جیسے جہاں سبھیتا ہوا اُدھر جا نکلا۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۲)۔ ۳. **تدبیر ، انتظام ، بندوبست ، ٹھکانا.** بہت سے لنگر گاہ ہیں جن میں جہاز اور کشتی لگانے کا بہت سُبھیتا ہے۔ (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴)۔

میرے پہلو میں تڑپنے سے ملی اِس کو نجات
دل نے تیری زلف میں اپنا سبھیتا کر لیا

(۱۸۹۰ ، شعاع مہر ، سید فدا حسین خاں ، ۲۰۹)۔ ۴. **مبارک وقت ، وقتِ مسعود ، اچھا موقع ، وقت یا موسم ؛ موقع ، وقت ، چھٹی ، فرصت ؛ اطمینان ؛ امن یا خوشحالی کا زمانہ** (جامع اللغات)۔
[س : شُبھ + ہت + ک शुभ+हित+कः]۔

سبھیتو (فت س ، ی مج ، و مج) امذ.
شائستہ ، اطوار میں پاکیزہ ، مہذب آدمی (ماخوذ : پلیٹس)۔
[رک : سبھیتا]۔

سبھیں (فت س ، ی مج) صف ؛ امذ.
رک : سبھی ، سب ، تمام.

جُدا تھے سو ملکر سبھیں ایک ٹھار
خوشیاں عیش کرتے اتھے بیشمار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰)۔ [سبھی (رک) کی ایک شکل]۔

سَپ (فت نیز کس س) امذ.
(نبائی) شال کی سطح کے پھونسڑے اور سانٹھیں کاٹنے کا دو دھاری قسم کا آہنی اوزار (اب و ، ۲ : ۹۷)۔ [مقامی]۔

سپا (کس س)، (قدیم)، (الف) امث.
لوح ، پلٹن.

حسین پر بھی چل کر جا
مستعد ہو بالکل سپا

(۱۵۰۳ ، توسرہار ، ۲۶)۔ (ب) امذ. **سپاہی.**

میرے پیچھے بلا ہو کر لگا ہے
موئے تُوں کون ہے کِس کا سپا ہے

(۱۷۳۹ ، طالب و موہنی ، ۳۹)۔ [سپاہ (رک) کی تخفیف]۔

سپّا (۱) (کس س ، شد پ) امذ.
ڈھنگ ، ڈھب ؛ پلس ؛ نشانہ ؛ فاصلہ ؛ کھڑا ہونے کی جگہ (جامع اللغات)۔ [س : شکپت क्षिप्तः]۔

--- لڑانا محاورہ.
ڈھب جمانا ؛ مطلب نکالنے کا ڈول ڈالنا ؛ اچھے تعلقات رکھنا ؛ کسی سے فائدہ اُٹھانا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات)۔

--- لڑنا محاورہ.
سپا لڑانا (رک) کا لازم، موقع ملنا؛ موافقت ہونا ، آشنائی ہونا ؛ دل لگی ہونا ، آنکھ لگنا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

--- لگانا / مارنا محاورہ.
نشانہ لگانا ، پھندا لگانا ، جال ڈالنا ، پھانسنا ، آنکھ لگانا ، آشنائی کرنا ، گتھ جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

سپّا (۲) (کس س ، شد پ) امذ.
سیپ کا آدھا حصہ یا ٹکڑا نیز سیپ ، گھونگا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [سیپ (رک) کا مُعَرّب]۔

سَپاٹ (۱) (فت س) صف.
۱. **مُسطّح ، برابر ، ہموار.** منکے میں سے آپ کے ایک بالشت کی برابر ٹھیکرا توڑ لیا جائے تو سپاٹ کھپرا معلوم ہو گا۔ (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۳۴)۔ جس طرح اندھیری رات میں سپاٹ پتھر پر چیونٹی رینگے کہ اُس کی آہٹ محسوس نہیں ہوتی۔ (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۰)۔ مخملیں پردے کی اوٹ سے جھانکا سپاٹ چٹیل میدان میں سڑک پر سے گزرتی تینوں گھوڑا گاڑیوں کے طویل متحرک سائے ... (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۱۲۰)۔ ۲. **جس پر نقش و نگار یا بیل بُوٹے وغیرہ نہ ہوں ، صاف ، سادہ.** ایک قصّاب کی دوکان پر جا کر دو سپاٹ پیسے کہ جن میں سکّے کی علامت کا کہیں نام تک نہ تھا اس کے روبرو رکھ دئیے۔ (۱۸۰۱ ، داستان امیر حمزہ ، اشک ، ۱۴۷)۔ ۳. **کلابتو کا وہ جوتا جس میں تار یا چمکی کا کام نہ ہو** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۴. **خوش آیند کیفیات یا تاثرات و جذبات سے یکسر خالی ، بے کیف ، بے رنگ ، بے لُطف نیز ہر طرح کی کیفیت یا خاصیت سے عاری.** (تحریروں کے اِسٹائل) ایسے سپاٹ ... ہوتے ہیں کہ ان کی طرف کسی کی توجہ مائل نہیں ہوتی۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۴۲۳)۔ سادہ زبان لکھنے کے یہ معنی نہیں کہ آسان لفظ جمع کر دیے جائیں ایسی تحریر سپاٹ اور بے مزہ ہو گی۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۳۰)۔ بیانیہ کہانی بھی قدیم کہانی کی طرح سپاٹ نہیں بلکہ اس میں معنوی تہیں موجود ہیں۔ (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۵۳)۔ ۵. **(کاشت کاری) ہموار کیا ہوا کھیت** (اب و ، ۶ : ۷۵)۔ ۶. **سیدھا سادہ ، معصوم ، بے شعور.** میں ہمیشہ سے معمولی قسم کا سیدھا سادھا کورا اور سپاٹ مسلمان ہوں۔ (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۲۳۰)۔ ۷. **بے حِس ، کٹھور.** کیا ہمارے دل ایسے سپاٹ ہو جاتے کہ ہم اپنے لڑکوں کی مسلمانیوں میں سینکڑوں روپے اُٹھائیں اور مسلمان ہوئے ہوائے یتیم بچے ناداری اور بے وارثی کے سبب غیر مذہب والوں کے ہاتھ میں پڑ جائیں۔ (۱۹۱۷ ، مضامین قاری ، ۲۵)۔ [س : س + پٹ स+पट्ट]۔

--- آواز (--- مد ا) امث.
وہ آواز جس میں کوئی لوچ یا خوبی نہ ہو ، بے لُطف آواز. وہ گا رہے تھے ... انتہائی دھیمی اور یکساں اور سپاٹ آواز میں۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۵)۔ نفیسہ کی سپاٹ آواز فضا میں گونجی۔ (۱۹۸۶ ، سہ جہتہ ، ۸۳)۔ [سپاٹ + آواز (رک)]۔

---پن (---فت پ) امذ.
سپاٹ ہونے کی کیفیت یا حالت. یہ خیال اقلیدسی سپاٹ پن کے بالکل برعکس ہے. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۴۳). [سپاٹ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---جُوتا (---و مع) امذ.
رک : **سپاٹ معنی نمبر ۳.** پائجامہ آڑا میلا لیکن چُست سپاٹ جوتا پاؤں میں یہ پہلوان پہلے ہی سے کشورہ لئے گلی کے باہر کھڑے تھے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نا اہل پڑوس ، ۲۹). [سپاٹ + جُوتا (رک)].

---جُوتی (---و مع) امث.
(جُوتا سازی) **لسواں زری کام کی جوتی** (ا ب و ، ۲ : ۲۲۱). [سپاٹ + جُوتی (رک)].

---چِہْرَہ (--- کس مع ج ، سک ہ ، فت ر) امذ.
وہ چہرہ جس پر کوئی تاثر نہ ہو. اگر لڑکی ہو جاتی تو ... وہ کبھی کبھی چُپ ہو گئیں اور بہو کی طرف دیکھا جو بالکل سپاٹ چہرہ لیے چھت کو تک رہی تھی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۶۲). [سپاٹ + چہرہ (رک)].

---کَرْنا ف م.
ہموار کرنا ، چورس بنانا ، کسی شے کی سطح برابر کرنا. اللہ اور روزِ آخرت کا یقین نہیں رکھتا تو اسکی (خیرات کی) مثال چٹان کی سی ہے کہ اس پر (کچھ تھوڑی سی) مٹی (پڑی) پھراس پر برسا زور کا مینھ اور اس کو سپاٹ کر (کے نہ تہا) گیا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۱۰).

سَپاٹ (۲) (فت س) امذ.
جُوتے کی ایک قسم جس میں ایڑی اور تلے کی اُونچائی میں کوئی فرق نہیں ہوتا (اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۲۸). [پر Spato سے ماخوذ].

سَپاٹا (فت س) امذ.
۱. **دوڑ ، طراوہ ، فراٹا.** ایک شاہیں بڑی زبردست ، جب شکار دیکھی تو گگن میں سپاٹے سوں اوتری ہور اُڑاتے وقت زیاتے سوں رڑھی ... بازنے پر چڑ دوڑی. (۱۷۹۵ ، دکھنی انوارسہیلی ، ۲۱). مسافر جلد جلد آگے بڑھے اور ایک سپاٹے میں پہاڑ کی چوٹی پر جا پہنچے. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، آزاد ، ۱۰۵). قلم کے ایک سپاٹے میں لکھتے چلے گئے یہاں تک کہ اس کو تمام کر کے دم لیا. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۱۱۵). ۲. **تیزی.** کوئی مباشہ سے پیشکیاں نکال رہا ہے. (۱۹۶۷ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۰). ۳. **ضرب ، مار ، زد.** ایک بلا تو گئی مگر دوسری سامنے آئی ... پیٹ بھر کے گالیاں آغا تو سُنا گیا مگر یہ پیٹ کا مغز کھائے بغیر نہ جانے گا میں کہاں سے اس کے سپاٹے میں آ گیا. (۱۹۰۰ ، گل بہ صنوبر چہ کرد (آرام کے ڈرامے ، ۳ : ۲۰۳)). میں نے پنڈلی پر چڑھتے ہوئے لال بیگ کو سپاٹا مار کر جھاڑ دیا. (۱۹۹۶ ، دو ہاتھ ، ۸۶). [جھپاٹا (رک) کا ایک املا].

---بَھرْنا محاورہ.
۱. **چھلانگ یا دوڑ لگانا ، طراوہ بھرنا ، دُور تک کا دھاوا مارنا.**

وہ گُھوڑی گرجتی بھرتی ہے اک سپاٹا
پٹنوں کی منزلوں کو گھنٹوں میں اس نے کاٹا

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل میرٹھی ، ۹۹). حواصل کے لمبے لمبے پرے سطح دریا کو تقریباً چھوتے ہوئے سپاٹے بھر رہے ہوں. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ۵۸ / ۱۲ ، ۳۵). ۲. **پرندے کا تیزی سے یا فراٹے کے ساتھ اُڑ جانا.** بازندہ اپنے پُرانے رفیقوں کو چھوڑ کر اُڑا ، جنگلوں میدانوں کا سپاٹا بھرتا ... پہاڑی کے دامن میں جا ٹھہرا. (۱۸۹۳ ، اُردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۹). ۳. **جلد جلد پڑھنا ، چھوڑ چھوڑ کر پڑھنا** (مخزن المحاورات).

---کھینْچْنا محاورہ.
رک : **سپاٹا بھرنا معنی نمبر ۱.** پنشکوں پر جٹے سپاٹے کھینچ رہے تھے کہ پنچھی آن لیتے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۶۶).

---لَگانا محاورہ.
رک : **سپاٹا بھرنا** (مخزن المحاورات).

---مارْنا محاورہ.
رک : **سپاٹا بھرنا.** خطوط سے متاثر ہو کر چھٹی لی اور ایسا سپاٹا مارا کہ لندن سے پہونچے لکھنؤ سیدھے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۶۰۷).

سِپارا (کس س) امذ ؛ ج سپارہ.
قرآن پاک کے تیس پاروں میں سے ایک پارہ یا جُزو. پورے تیس سپارے میں قرآن کہ جمع کیا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۷). [سِپارہ (رک) کا مُخفف].

سُپارا (ضم س) امذ.
سر ، ذکر ، عُضوِ تناسل کا مُنہ.

دراز کیر پہ لازم ہے لانگ کا آسن
سُپارا جا نہ اڑے استخوانِ سینہ میں

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۳۰). [رک : «سُپاری» جس کی یہ تکبیر و تذکیر ہے].

سَپارائی (فت س) امذ.
ایک پودے کا نام جو عموماً پہاڑی علاقوں میں پیدا ہوتا ہے (لاط : Lomicera Quirqlocoleris). زیارت کی پہاڑیوں میں صنوبر یا الپشتہ کے ساتھ ذیل کے پودے خاص طور پر پائے جاتے ہیں ... زرک ، ارخی ، سپارائی ، کڑہ غنانی . (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیواتی جغرافیہ ، ۶۴). [مقامی].

سِپارِش (کس س ، ر) امث.
رک : **سفارش.**

سو پردھان کے پات شہ نے دئیے
ادک دھات ستیں سپارش کئے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، بدیع الجمال ، ۲۱).

سپارش سیں مرا سرکش نپٹ بیزار ہوتا ہے
زیادہ ضد پکڑ کے باعث آزار ہوتا ہے

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٥٧). میری سنو صنوبر کے بیٹے عقرون سے میری سپارش کرو. (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ٧٥). میر کاظم علی کی تنخواہ میں میری سپارش کو دخل نہیں ہے. (١٨٦٠ ، خطوطِ غالب ، ٣٠٨). [سفارش (رک) کا بگاڑ].

سپارک (کسر مع س ، سک ر) امذ ؛ سر اِسپارک.
(برقیات) **برق شرارہ ، چنگاری.** یہ سمجھنے کے لئے کہ بجلی کا سپارک کس طرح پیدا ہوتا ہے سب سے پہلے تھوڑی سی بجلی کی بابت واقفیت ہونا ضروری ہے. (١٩٢٣ ، آئینۂ موٹر ، ٣٦). [انگ : Spark].

سپاڑنا (ضم س ، سک ر) ف م.
سپرد کرنا ، حوالے کرنا.

رکھو لات و عُزّیٰ کوں تم ایک جائے
تمہیں او سپاڑے براہِ خدائے

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٥٣١). [ف : سِپار ، سپاردن – سونپنا + ا : نا ، علامتِ مصدر].

سپارنشٹ (ضم س ، سک ر ، فت ن ، سک ش) امذ.
(ہندو) **ایک عقیدہ کہ جو چیز جس کے پاس ہو اسکا دلدادہ نہ ہو اس لیے کہ اس کے قبضہ میں جو چیز آج ہے وہ کل کے دن بادشاہ جبراً یا چور مکر و فریب سے چھین لے گا** (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ٢ : ١٣٨). [س : स्पारनषट].

سپارہ (کسر س ، فت ر) امذ.
رک : سی پارہ ، **تیس پارہ مراد : قرآن کے تیس پاروں میں سے کوئی ایک پارہ.** ہور تیس سپارے میں قرآن جملہ کیا. (١٤٢١ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ٤). دس سپارہ کلام اللہ کے ختم فرماتے. (١٨٣٦ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ١٣). سپارہ اور رکوع کا پتا لکھیے. (١٩٠٥ ، اقبال نامہ ، ٢ : ٣٥٣). [ف : سی – تیس + پارہ (رک)].

سپاری (کسر س) امث.
(لوہاری) **لوہے کی سلاخ میں سوراخ کرنے کے باریک موٹے برمے ، آہنگر ، بندوق کی نال میں سوراخ بنانے کے اُتار چڑھاؤ کے برمے** (اب و ، ٨ : ٩). [مقامی].

سُپاری (ضم س) امث.
١. **ایک پھل جو بیر کے برابر اور نہایت سخت ہوتا ہے اسے کتر کر پان کے ساتھ استعمال کرتے ہیں ، چھالیا.**

سنہری روپہری سُپاریاں کوں دیکھ
جیتے پان کھاتے سوں ساریاں کوں دیکھ

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، ١٠٤).

کھجوراں کے وسیں جھونکے کہ جوں مرجان کے پنجے
سُپاریاں لعل خوشے جوں دسیں دن ہور رَتن سارا

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ١٥).

جان ، سُپاری ، داغ کتھا ، چُونا چشمِ انتظار
واسطے بیمارِ غم کے دل ہے پیڑا پان کا

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٦٨). تد جی ... پان سُپاری دچھنا دھریہ کی بدھ سے پُوجا کی. (١٨٠٣ ، پریم ساگر ، ٣٣).

اُس کی خاطر بیچ کثاری
پھوک سے لایا پان سُپاری

(١٨١٣ ، مثنوی حکایتِ رنگین ، ١٨٥). سُپاری یہ بھی ایک بیج والا خُشک پھل ہوتا ہے. (١٩٨٣ ، نباتیات مبادی ، ٢٢٧) ٢. **حشفہ ، عُضوِ تناسل کا مُنھ.**

ثابت ہے جب کہ فطرتِ انسان کی خو زِنا
ہم سے سنبھالی اپنی سُپاری نہ جائے گی

(١٨١٣ ، عجائبِ رنگین ، ١ : ٩٣). اگر ختنہ کرنے والے نے سُپاری کاٹ ڈالی لیکن مختون اچھا ہو گیا تو ختنہ کرنے والے پر پُوری دیت واجب ہو گی. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٣ : ١٣). [س : سُپریا सु+पिया (بہت اچھا)].

سپاس (کسر س) امث.
ممنونیت ، احسان مندی ، شکرگزاری ، تشکُر.

علی بولے اے دیو نیکی شناس
کیا کون یوں کرتا کسی کا سپاس

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٤٢٨). حمد و سپاس اوس خداوند کوں کہ جس نے اس روز کی ہول سے ہمیں نجات دی. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٥٣). شکر و سپاس تقدس اساس اس منعم کریم کارساز کو لائق ہے. (١٨٣٥ ، احوال الانبیاء ، ١ : ١١). شکر و سپاس وہم و وسواس ، کیسی حمد کس کا شکر. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٢١).

شرمندۂ کرم ہوں ترا اے ہجوم یاس
کیوں کر ہو لطفِ خاص کا تیرے ادا سپاس

(١٩١٧ ، مطلعِ انوار ، ٢٠).

مقصد یہی ہے میرا کہ میں بدلۂ جفا
اب تا سپاس روم سے لوں اپنے باپ کا

(١٩٨٣ ، قہرِعشق (ترجمہ) ، ١٦١). [ف : سپاس ، ژند : شپس

---دار صف.
ممنون ، شُکر گزار ، احسان مند.

دِقت سے پہلے عجز سلامت کی راہ ہے
کیسا سپاس دار ہوں عقلِ سلیم کا

(١٨٥٥؟ ، کلیاتِ شیفتہ ، ١). [سپاس + ف : دار ، داشتن – رکھنا].

---گُزار (---ضم گ) صف.
ممنونیت و احسان مندی کا اظہار کرنے والا ، شُکر بجا لانے والا. آج حکیم محمود خان سے ملا. بندگانِ عالی کا نہایت سپاس گزار و مداح پایا. (١٨٨٠ ، انشائے داغ ، ١٥). ہم اس کتاب کے ناشر شیخ شوکت علی اینڈ سنز کے بھی سپاس گزار ہیں. (١٩٨٦ ، میزانِ سخن (حرفِ چند) ، ٩). [سپاس + گزار (رک)].

---گُزاری (---ضم گ) امث.
ممنونیت ، احسان مندی. راست گُفتاری ... سپاس گُزاری اور

خود داری لوگوں کے دلوں میں جاگُزیں ہوتی رہی ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۳)۔ [سپاس + گُزار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---نامَہ (---فت م) امذ ؛ نیز سپاسنامہ۔
توصیفی یا استقبالیہ تقریر جو معزز مہمان کے اعزاز میں منعقد ہونے والی رسمی تقریب میں پڑھ کر سنائی جائے۔ مابدولت ان کے سپاس نامہ کو قبول و منظور فرماتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، اخبارِ مُفیدِ عام ، یکم اگست ، ۳)۔ دیوبند کے اسٹیشن پر کارکنانِ مدرسہ نے سپاس نامہ پیش کیا۔ (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۶۰۷)۔ میں نے صدر نیشنل کانفرنس کی حیثیت سے صدر انڈین نیشنل کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۳)۔ [سپاس + نامہ (رک)]۔

سپاؤ (کس مج س ، و مع) امث۔
(گاڑی بانی) دو پہیا گاڑی کو کھڑا رکھنے کو اس کی بم کے نیچے لگانے کا تین ٹانگ کا ٹیکن (ا ب و ، ۵ : ۱۳۳)۔ [سہ پائی (رک) کا محرّف]۔

سپاہ (کس س) (الف) ۔
فوج ، لشکر ، عسکر۔ مستید ہو باگل سپاہ۔ (۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۳۷))۔

ظفر نامہ بوشاہ عالم پناہ
دلاور جہانگیر انجم سپاہ
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۶)۔

قیام ہے صفِ بزگاں کو خلق امن میں ہے
زمانہ ہو تہ و بالا جو یہ سپاہ چلے
(۱۸۳۶ ، ریاضِ البحر ، ۲۲۰)۔

آؤ تمہیں قسم ہے جنابِ امیر کی
بگڑو نہ سرکشی پہ سپاہِ شریر کی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۰)۔

ہر سمت خیل خیل سپاہِ غنیم ہے
لیکن اِدھر ہیں قلعے میں گنتی کے جاں نثار
(۱۹۲۶ ، مطلعِ انوار ، ۸۷)۔ رومیل کے پاس اس وقت ۸۰ فوجی ٹرک تھے اسے اسلحہ اور سپاہ کی کمک پہنچنے کا انتظار تھا۔ (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۳۹)۔ (ب) امذ۔ **سپاہی۔**

تری بارگہ کا زُحل ہے سپاہ
تو ہفتم ستاں کا ہوا بادشاہ
(۱۶۲۵ ، قصّۂ بے نظیر ، ۷)۔

کہتا تھا خوشی سے ہر سپاہِ جاپان
خواں بغا ہے بانکگ کا نراہ ؟
(۱۹۰۵ ، گلزارِ بادشاہ ، ۲۸۶)۔ [ف : سپاہ ، قدیم ف : سپاد ، اوستا : سپذھ]۔

---آرائی امث۔
فوج ترتیب دینے کا عمل ، لشکر تیار کرنا ، سپاہیوں کو جنگ پر آمادہ کرنا۔ رومیوں نے ... یونانیوں کی سپاہ آرائی کا ڈھنگ جیسا کچھ بوقت لڑائی تھا سیکھا۔ (۱۸۷۳ ، تاریخ سیرالمتقدمین ، ۲ : ۲۷)۔ [سپاہ + ف : آرا ، آراستن ـ سجانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بہداشت کس اضا (---فت ب ، سک ہ ، ش) امث۔
وہ فوج جو ملک کے پسماندہ حصّوں میں جا کر حفظانِ صحت و تعمیر و ترقی کے اصول اور طریقے سکھانے کی مہم انجام دے۔ شاہنشاہ نے ایک اور فرمان جاری کیا جس کی رُو سے سپاہ بہداشت (صحت) ... کی تشکیل عمل میں آئی۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۸)۔ [سپاہ + ف : بہ (ـ اچھا + داشت ، داشتن ـ رکھنا]۔

---سالار امذ۔
رک : **سپہ دار** (جامع اللغات)۔ [سپاہ + سالار (رک)]۔

---سالاری امث۔
سپاہی کا پیشہ (جامع اللغات)۔ [سپاہ + سالار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کا اُترنا / پڑنا عاورہ۔
فوج کا کسی جگہ رہنا (جامع اللغات)۔

---گری (---فت گ) امث۔
سپاہی کا کام ، فوجی مہارت ، سپاہی کا پیشہ یا فن۔ دانائی میں اور کسب سپاہ گری میں وہ شجاعت میں ایسا ہے کہ اپنے سے دوسرا اس جہان میں نہیں رکھتا۔ (۱۸۰۶ ؟ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۹)۔ بیس برس تک تن تنہا لڑتا رہا انجام کو شکست ہوئی جس سے کچھ بھی اس کے سپاہ گری میں فرق نہ آیا۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۲۵)۔ یہ بھی اپنے آقا کی طرح سپاہ گری کا دم بھرتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، مقالاتِ شروانی ، ۲۳)۔ [سپاہ + ف : گر ، گار ـ کرنے والا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---گری کے چھتیس (تیس) فن ہیں کہاوت۔
ہر تدبیر کو کام میں لانا چاہیے ، ہر تدبیر سے کام کرنا چاہیے (جامع اللغات ؛ نجم الامثال)۔

سپاہنی (کس س ، سک ہ) امث۔
خاتون سپاہی ، زنانہ پولیس کی کانسٹبل۔ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد سپاہنی کو آگرے والی سے باتیں سُننے کا ایک مزیدار نسخہ ہاتھ آ گیا۔ (۱۹۳۱ ، جزیرے ، ۹۹)۔ [سپاہ + نی ، لاحقۂ تانیث]۔

سپاہی (کس س) امذ۔
۱. **فوجی آدمی ، لشکری ، جنگی آدمی ، بہادر ، عسکری۔**

سنی ہوں سپاہی اتھا یک نگر
اتھیاں عورتاں دو اسے سر بسر
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۶))۔

طور کیا پوچھتے ہو کافر کے
شوخ ہے بانکا ہے سپاہی ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۶)۔

کہ بازو جنے دکھیا ناستایی
کہ او دنیا میں آیا ہے سپاہی

(۱۸۳۰، نورنامہ (ق)، میاں احمد سورتی، ۲۲). بادشاہ کی طبیعت، سپاہی اور رعیت کی رفاہیت اور آسودگی پر مائل تھی. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۶: ۲۶).

لے دورِ گربۂ خوں، اب بھی کہیں ہیں پیدا
وہ بزم کے رنگیلے وہ رزم کے سپاہی

(۱۹۱۷، کلیاتِ رعب، ۳۳۸). ۲. **پولیس کا آدمی، کانسٹبل، سنتری، پہرہ دینے والا.** میری کوڑی کوڑی ابھی دھردو نہیں تو تھانے پر جا کر رپٹ لکھا سپاہیوں سے مشکیں بندھوا انگریز کے سامنے کھڑا کر دوں گا. (۱۹۰۰، خورشید بہو، ۱۶۵). سپاہی جی تو سپاہی ہی تھے انہیں یہ باتیں کس نے بتائی ہوں گی. پھر وردی خراب ہونے کا ڈر الگ تھا. (۱۹۸۵، روشنی، ۱۸۵). ۳. **سرکاری ہرکارہ، چپراسی، پیادہ** (جامع اللغات). [سپاہ + ی، لاحقۂ نسبت].

---پَرِنْدَہ (---فت پ، کس ر، سک ن، فت د) امذ.
ایک پرندے کا نام جو بہت بہادر تصور کیا جاتا ہے، رنگ اس کا سیاہ اور دم کے سرے پر دو پر کھلی ہوئی قینچی کی طرح جڑے ہوئے ہوئے ہیں اور چونچ گوشت خور پرندوں کی طرح خمدار ہوتی ہے، جھانپل، کال کلیجی، کالی لاٹ. یہ ایک بے نظیر پرندہ ہے. اس کے بہت سے نام ہیں. کہیں کال کلیجی کہتے ہیں، کہیں کالی لاٹ، کہیں چیبو، کہیں جھانپل، کہیں اپنی بہادری کے سبب اسی نے سپاہی پرندے کا خطاب پایا ہے. (۱۸۹۷، سیر پرند، ۱۱۵). [سپاہی + پرندہ (رک)].

---پِسَر (---کس پ، فت س) امذ.
سپاہی کا بیٹا، فوجی کا فرزند، پشتینی سپاہی، سلحدار.

کسی سپاہی پسر کو نہ دیجو دل قائم
کہ اہلو فن کا ہے عالم میں مغتنم جینا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۳۳). [سپاہی + پسر (رک)].

---پیشَہ (---ی مج، فت ش) صف.
فوج میں ملازمت کرنے والا، فوجی. شاہ حاتم پہلے ہی سپاہی پیشہ تھے (۱۸۸۰، آبِ حیات، ۱۱۳). [سپاہی + پیشہ (رک)].

---زادَہ (---فت د) امذ.
سپاہی کا بیٹا، سپاہی کا لڑکا. غریب الوطن سپاہی زادہ ہوں. (۱۸۵۳، تاریخ نثر اردو، ۵۰۲).

سپاہی زادہ ہے از بسکہ احقر
رہا ہے تجربہ کرتا یہ اکثر

(۱۸۹۵، فرسنامۂ رنگین، ۹). [سپاہی + ف: زادہ، زادن ـ جننا].

---کا پُوت امذ.
رک: **سپاہی زادہ** (فرہنگِ آصفیہ).

---کے پُوت بارَہ بَرَس کے بعد اَپنا بَدْلَہ لیتے ہیں کہاوت.
اس موقع پر مُستعمل جب کوئی شخص طویل مدت گزرنے کے بعد بھی دل میں دشمنی رکھے اور انتقام لے (مہذب اللغات).

---گَری (---فت گ) امث.
سپاہی کا پیشہ، سپاہی ہونا.

چتال جو سب اسکے اتھیاں آس پاس
کیاں تھیاں سپاہی گری کا لباس

(۱۶۳۵، قصۂ بے نظیر، ۳۸). [سپاہی + گر، لاحقۂ فاعلی + ی، لاحقۂ کیفیت].

سِپاہِیانَہ (کس س، ہ، فت ن) صف؛ م ف.
سپاہی کی طرح، سپاہی کا سا، سپاہی کی حیثیت یا شان کے موافق، دلیرانہ، چستی یا پھرتی کے ساتھ. مامون کے بعد معتصم تخت نشین ہوا، وہ امی محض اور سپاہیانہ مذاق رکھتا تھا. (۱۹۰۳، علم الکلام، ۱: ۳۶). مصطفےٰ کمال کی شخصیت سپاہیانہ سیاسی و سماجی اور ثقافتی اہمیت کی حامل تھی. (۱۹۸۶، تاریخ اور آگہی، ۲۷). [سپاہی + ---انہ، لاحقۂ تمیز].

سِپائی (کس مج س) امث.
تین پائے کی میز، اسٹول وغیرہ، تپائی، سہپاؤ (پلیٹس). [سہ (رک) + پا (رک) + ئی، لاحقۂ تانیث].

سِپایَہ (کس مج س، فت ی) امذ.
تین رُخ والا، سہ رُخا. رمضان نے جب مجھ میں ذرا شُدبُد دیکھی تو اس نے پہلی کے سپائے شکر پاروں کے خط لگا کر میرے سپرد کر دیئے. (۱۹۷۳، جہانِ دانش، ۶۳). [سہ (رک) + پایہ (رک)].

سَپْت (فت س، سک پ) صف.
۱. **سات، ہفت.**

سپت سمند پانی جو مس کر بھریں
قلم رک رک پان پتر کریں

(۱۴۳۵، کدم راؤ پدم راؤ، ۹۷).

جب تھے ہوا جگ میں تمارا نور پر کٹ جو رُخت
تب تھے سپت گھن جوت پا کر جھلکن پارے ہیں علی

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۱۷).

یعنی کہ ہلال بدر ہووے
اس سپت سرگ کوں صدر ہووے

(۱۷۰۰، من لگن، ۴). ۲. (موسیقی) **سُروں کو مکمل ادا کرنا** (نغمات الہند، ۲۰). ۳. **سارا، سارے** (قدیم اردو کی لغت). [س: सप्त].

---اَدَّھیا (---فت ا، شد دھ بکس) امث.
(ہندو) موسیقی کے سات ارکان اور اصول جو سُر ادھیا، راگ ادھیا، تال ادھیا، است ادھیا، ترت ادھیا، بھاؤ ادھیا اور ارتھ ادھیا پر مشتمل ہیں. موسیقیٔ ہندیہ کے سات ارکان اور اصول ہیں کہ اونھیں اصلاح ہند میں سپت ادھیا کہتے ہیں. (۱۸۷۵، سرمایۂ عشرت، ۱۲). [سپت + ادھیا (رک)].

---پاتال امذ.
سات طبقے جو زمین کے نیچے ہیں اتال، دتال، سُتال، رساتال تلاتال، مہاتال، پاتال.

اِن کے رفع تیں کچھ نہیں مجھے کام
کہ آپی سب جھپے اُس سپت پاتال
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۹۳) [سپت + پاتال (رک)].

ـــ رِشی (ـــ کس ر) امذ.
سبع سیارہ ، سات سہیلیوں کا جُھمکا عربی میں انھیں سبعۂ سیارہ کہتے ہیں سنسکرت میں سپت رشی. (۱۸۹۳ ، اکمثی ، ۲۳۰).
جس کا مسکن سپت رشی منڈل
رات بھر میری میہمان رہے
(۱۹۶۳ ، کمک موج ، ۱۹۵). [سپت + رِشی (رک)].

ـــ رِکھ (ـــ کس ر) امذ.
رک : سپت رشی. سپت رِکھ - ہفت ستارہ نزدیک قُطب شمالی. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۷۸). سپت رِکھیوں میں بچھلے جو تین تارے ہیں اُن بیچ میں میرا مندر ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶). [سپت + رِکھ - رِشی (رک) کا بگاڑ].

ـــ ساگَرْدان (ـــ فت گ ، سک ر) امذ.
(ہندو) **بھگوان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سات دریاؤں کی صورت سونے سے بنائی جاتی ہے اور ہر دریا میں بالترتیب نمک ، دودھ ، گھی ، گُڑ ، دہی ، شکر اور گنگا کا پانی بھر کے دان کیا جاتا ہے.** چودھویں سپت ساگردان ... ساتوں دریا کی صورت سونے سے بنائی جاتی ہے جس کا وزن تینتیس تولہ چار ماشہ سے کم نہیں ہوتا. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۳). [سپت + ساگر (رک) + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ کَھن (ـــ فت کھ) امذ.
سات آسمان (قدیم اُردو کی لغت). [سپت + س : کھن खं].

سِپَت (کس س ، فت پ) امذ.
ایک بلوچی گیت جس میں حمد اور نعت کے بول ہوتے ہیں. سپت (صفات) میں اللہ رسولؐ کی حمد و نعت ہوتی ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۵۹). [غالباً صفت (رک) کا مقامی تلفظ].

سَپْتَاچَد (فت س ، پ ، شد ت ، فت چ) امذ.
سات سات پتوں والا چھتنار درخت.
سپتاچد کے درختوں کی ہوا اب ہے پسند
ان کا انداز پسند ان کی ادا سب ہے پسند
(۱۹۱۳ ، اکسیرِ سخن ، ۷۴). وہ سپتاچد کے درختوں کے قریب آ پہنچا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۳۰۷). [سپت + ا ، لاحقۂ نسبت + چد - س : چھد (छद - ڈھکنا)].

سُپُتْر (ضم س ، پ ، سک ت) امذ.
اچھا یا نیک بیٹا ، فرماں بردار یا تربیت یافتہ بیٹا (پلیٹس). [س : سُو (सु - اچھا) + پُتر (رک)].

سُپُتْری (ضم س ، پ ، سک ت) امث.
اچھی یا نیک بیٹی ، فرماں بردار بیٹی ، بیٹی. چیدہ چیدہ خاندانوں کی سپتریاں موٹروں میں بیٹھ کر آئیں. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۳۲). نہرو جی کی سپُتری کو دیکھیے کہ سارے بھارت کا اقتصادی بوجھ اٹھا رکھا ہے. (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۱۸ ، اپریل ، ۲). [سُپُتر + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَپْتَک (فت س ، سک پ ، فت ت) امذ ؛ امث.
سات سُر ، سرگم (سا ، رے ، گا ، ما ، پا ، دھا ، نی). ان ساتوں سروں کو سپتک کہتے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۶۸). ہارمونیم کی سپتک صرف تیور اور کومل کے لحاظ سے قائم کی گئی ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۱ : ۲۵). تمھیں اگلے تین سُر بھی بتادوں گا پھر سپتک مکمل ہو جائے گی. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی ، نقاب چہرے ، ۳۶۳). [سپت + ک ، لاحقۂ نسبت].

سَپْتَمی (فت س ، سک پ ، فت ت) امث.
قمری نصف مہینے کی ساتویں تاریخ ، ساتویں. پہلی تتھ کا نام پروا ہے ... ساتویں کو سپتمی ... پندرھویں کو پورن ماسی کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۵۵۰). [س : سپتم सप्तम + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَپْتَہ (فت س ، سک پ ، فت ت) صف.
رک : **سپت ، سات.** سنسکرت میں «سپتہ» کے معنی ہیں سات. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۴۳). [سپت (رک) کا ایک املا].

سَپَٹ (فت س ، پ) صف.
تمام.
غرق سوں غرق کر سپٹ فرش کوں
کہ بھی ہو لگی موج جا عرش سوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۸). [س : سرو सर्व].

سَپَٹّا (فت س ، پ ، شد ٹ) امذ.
سپاٹا (پلیٹس). [سپاٹا (رک) کا بگاڑ].

سَپْٹَمْبَر (فت س ، سک پ ، فت ٹ ، سک م ، فت ب) امذ ؛ ستمبر.
تقویم انگریزی یا رومی کا نواں مہینہ. مارچ کے مہینے سے شروع تا آخر سپٹمبر تک پانی کا بڑھاؤ رہتا ہے. (۱۸۷۰ ، خلاصۂ علم جغرافیہ ، ۹۴). انگریزی مہینوں نے ہندوستانی اور اسلامی مہینوں کو ہٹا کر ان کی جگہ لے لی ہے ... مئے کے بجائے مئی ، سپٹمبر کی بجائے ستمبر ، اکٹوبر کی بجائے اکتوبر مُستعمل ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۵). [ستمبر (رک) جو زیادہ مُستعمل ہے].

سِپَٹی (کس س ، سک پ) امث.
(سیف بازی) **دو دھاری سیدھی تلوار جو انی کے قریب کسی قدر چوڑی ہو ، چوڑے پھل کی سیدھی تلوار ، تیغ** (اب و ، ۸ : ۵۷). [سِکتی (رک) کا غلط املا].

سَپَر (فت س ، پ) امذ.
ہلکی غذا جو سونے سے قبل کھائی جاتی ہے نیز شام یا رات کا کھانا ، آخری کھانا ان لوگوں کا جو ڈنر آخر میں نہیں بلکہ بیچ میں کھاتے ہیں. تمام چیزیں وقت پر موجود اور تیار رکھتی ہے اور ڈنر اور

سپر سب کا سامان اسی خوبی اور درستی سے انجام دیتی ہے. (۱۸۶۹ء ، مکاتیب سرسید احمد خاں ، ۳۲). یہ ... سپر کے وقت ٹھنڈا کھایا جاتا ہے. (۱۹۰۸ء ، خوان ہندی ، ۱۶۱).

جس وقت کھلا دے کوئی کھا لیتا ہے کھانا
مطلب ترے عاشق کو ڈنر سے نہ سپر سے

(۱۹۴۷ء ، ہزلیات ، ۹۱). [انگ : Supper].

سِپَر(۱) (کس س ، فت پ) امذ (قدیم).
آسمان.

ساتو طبق آسمان زمین
اسپاس جوں قبہ سپر

(۱۶۳۵ء ، تحفۃ المومنین ، ۱).

پڑا جو چاند سے مکھڑے کا عکس ہولا ہار
سپر کے چاند کا اب مرتبہ دو چند ہوا

(۱۸۷۶ء ، دفتر فصاحت ، ۳۳). [سپہر (رک) کی تخفیف].

سِپَر(۲) (کس س ، فت پ) امث.
۱. ایک ہتھیار جو تلوار کی ضرب سے محفوظ رہنے کے لیے استعمال ہوتا تھا اور عموماً کچھوے کی پیٹھ یا گینڈے کی کھال سے بنایا جاتا تھا ، پھری ، ڈھال.

سو کے تیراں ہار ہیں یا نین تیر انداز کے
جا دل کوں ہوتجے ہے میرے سب پھوڑ سینے کا سپر

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۵۶). بادشاہاں ، تیر ترکش کمان لیوا سپر اپنے سنگھات لے کر ... بھار آئے تو غافل نہ ہوتا. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۳۱).

سپر کی تو صُورت دیا پُھول میں
نشان بھال کے غنچہ مقبول میں

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۳).

سپر جگر کی کرے کیوں نہ چاک بھرق تان
یہ تیغ ساتھ نکلتی ہے لے کے سانِ جمال

(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۹).

کب برقِ غم کے صدمے پر ڈھال پر رکیں ہیں
ایسی ستم کشی کو سینے ہی کی سپر ہے

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۶۸). ہندستان کے کسی ملک میں ایسی سپر کہیں نہیں بنتی. (۱۸۰۵ء ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۵۶).

جس دل پہ وہ نگاہ پڑی دل کے پار تھی
یہ نیمچہ ہزار سپر سے نکل گیا

(۱۸۷۸ء ، گُلزارِ داغ ، ۱۲).

وہ نفرتوں کی سپر دل پہ رکھ کے آتے ہیں
وہ بدنصیب وہ محرومِ دردِ انسانی

(۱۹۶۷ء ، لہو پکارتا ہے ، ۳۶). ۲. (بانک بنوٹ) کلائی اور کہنی کی ضرب. سیّد صاحب ... سپر ، گدکا ، کشتی اور پیراکی میں بھی اُستاد تھے. (۱۹۲۶ء ، حیاتِ فریاد ، ۸۳). ۳. آڑ ، روک. ابوطالب نے جو قریش کے ظلم و ستم کی سپر تھے مفارقت کی. (۱۹۱۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸۱). ۴. **پناہ ، حفاظت ؛ محافظ ، مددگار** (ماخوذ: جامع اللغات). [پہلو : شپر ؛ آوستا : شپار].

ـــــ اَفگَن (ـــــ فت ا ، سک ف ، فت گ) صف.
مدِ مقابل کے آگے سپر ڈالنے والا ، ہار ماننے والا. جہاں تُم اپنے سلسلۂ اسباب و علل کو چندقدم بڑھا سکتے ہو وہاں بھی بالآخر سپر افگن ہونے سے چارہ نہیں. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۶). [سپر + ف : افگن ، افگندن ـ ڈالنا ، پھینکنا].

ـــــ اَفگَندگی (ـــــ فت ا ، سک ف ، فت گ ، سک ن ، فت د) امث.
شکست ماننا ، مغلوبیت ، عاجزی ، فرار. قوائے دماغی کی سپر افگندگی اور نفس تحت الشعور سے نفسِ شاعری کی مغلوبیت کا یہ ایک بالکل قطعی اور لازمی نتیجہ ہوتا ہے. (۱۹۱۵ء ، فلسفۂ اجتماع ، ۹۱). اس میں مقاومت کا بہت کم مادہ ہے اور اکثر اس کی کشمکش کا انجام سپر افگندگی پر ہوتا. (۱۹۳۷ء ، فلسفۂ نتائجیت ، ۱۲۳). [سپر + افگندہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اَفگَندَہ (ـــــ فت ا ، سک ف ، فت گ ، سک ن ، فت د) صف.
مغلوب ، شکست خوردہ ، سپر ڈال دینے والا ، ہارا ہوا. اس سوال کا جواب ہیوم کو تو نفی میں دینا ہی چاہیے تھا لیکن یہاں پہونچ کر یکسلے بھی سپر افگندہ ہو جاتا ہے. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۳۳). [سپر + ف : افگندہ ، افگندن ـ ڈالنا].

ـــــ اَنداختَہ (ـــــ فت ا ، سک ن ، خ ، فت ت) صف.
رک : سپر افگندہ.

ہے وصفِ تیغ میں سپر انداختہ زباں
لکنت کے حرف آتے ہیں لب پر دم بیاں

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۱). سپر انداختہ فوج کی رضامندی حاصل کرنا کچھ بھی مُشکل نہ تھا. (۱۹۲۶ء ، غلبۂ روم ، ۳۹). عقلِ مصلحت اندیش تو غلامی کے سامنے سپر انداختہ بھی ہو جاتی ہے. (۱۹۸۵ء ، لفظ و حرف ، ۲۳۸). [سپر + ف : انداختہ ، انداختن ـ ڈالنا].

ـــــ اَنداز (ـــــ فت ا ، سک ن) صف.
سپر پھینک دینے یا ہار مان لینے والا ، ہتھیار ڈالدینے والا.

لیجیے بیان سے مُشفق ابھی کُھل جانے کا حال
تیغ زن تم ہو تو میں بھی سپر انداز نہیں

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۱۳۶). ازابل بڑبڑائی ... وہ یہ ظاہر کرنا چاہتی تھی گویا کیسپر کا مقابلہ کر رہی ہے. سپر انداز نہیں ہوئی. (۱۹۵۸ء ، بجھ چراغ بجھ پروانے (ترجمہ) ، ۵۸۹). وہ حالات کی ناسازگاری کے سامنے سپر انداز نہیں ہوئے. (۱۹۸۳ء ، تنقید و تفہیم ، ۱۸۶). [سپر + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا].

ـــــ اَندازی (ـــــ فت ا ، سک ن) امث.
شکست ، مغلوبیت ، سپر ڈال دینا ، ہار. میرے ان دونوں رفیقوں نے میری «سپراندازی» کے باوجود کوئی فیصلہ نہ کیا. (۱۹۲۶ء ، مسئلۂ حجاز ، ۲۶۱). یہ اس ڈویژن کی تیسری سپر اندازی تھی. (۱۹۸۷ء ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۸۳). [سپر + انداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بادشاہ/ پادشاہ (ـــ سک د) امذ.
(نجوم) ستاروں کا ایک جھرمٹ. قطعۂ مجمر سے گزر شاخ مشرق کا نیش عقرب کے نیچے اور قوس کے اوپر اور سپر بادشاہ اور بائے العقاب اور السہم اور شعلب تک ہے. (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۶۹). [سپر + بادشاہ / پادشاہ (رک)].

ـــ باندھنا محاورہ.
پشت پر ڈھال لگانا.

برش ان آنسوؤں کی موج میں ہے آبِ خنجر کی
زرہ پہنے ہے مچھلی اور کچھوا ہے سپر باندھے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۶).

ـــ بدوش (ـــ فت ب ، و مج) صف.
ڈھال کو کاندھوں پر اٹھانے والا ، سپر لیے ہوئے.

وہ خوف ہے کہ جرأتِ دل ہے سپر بدوش
تیروں کا رشتہ جیسے کمانوں سے کٹ گیا
(۱۹۸۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۶۶). [سپر + بہ (حرفِ جار) + دوش (رک)].

ـــ بردار (ـــ فت ب ، سک ر) صف.
کسی دوسرے کی سپر اٹھا کر چلنے والا. اس نے ایک صقلبی کی طرف اشارہ کیا جو منصور کا سپر بردار تھا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۸۵۶). [سپر + ف: بردار ، برداشتن ـ اٹھانا].

ـــ بنانا محاورہ.
کسی امر ، شے یا شخص کو اپنے بچاؤ کے لیے استعمال کرنا کسی کی آڑ لینا.

خطِ نصف النہار ہو محسوس
گر فلک کو عدو بنائے سپر
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۳). اقبال کے کلام کو سپر بنانا پرلے درجے کی بد دیانتی ہے. (۱۹۳۹ ، اک محشرِ خیال ، ۱۳).

ـــ بنڈا (ـــ کس ب ، سک ن) امذ.
ایک گول گرہ جو آم کی بعض شاخوں میں پڑ جاتی ہے اور اس کے بعد جو پتے نکلتے ہیں وہ آم کے پتوں سے مختلف ہوتے ہیں ، بالا. بالا جو آم کے درخت پر ہوتا ہے جسکو سپر بنڈا بھی کہتے ہیں جلا کر دھواں دیوے. (۱۹۲۶ ، دافع سمیات ، ۳۶). [سپر + بنڈا (رک)].

ـــ بننا محاورہ.
سپر بنانا (رک) کا لازم ، کسی کی حفاظت کے لیے آڑ یا روک بننا ، حفاظت کرنا. ہر حملے کے خلاف سپر بن کر میں نے اس نوزائیدہ ادب کو پروان چڑھایا. (۱۹۳۹ ، اک محشرِ خیال ، ۶۸).

ـــ پر لینا محاورہ ؛ ف م.
وار کو ڈھال پر روکنا.

سو یوں بدل اک وار آ کر کیا
سو او وار شہ نے سپر پر لیا
(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۱۰۹).

ـــ پھینک دینا / پھینکنا محاورہ ؛ ف م.
مغلوب ہو کر ہتھیار ڈالنا ، عاجز ہونا ، ہار مان لینا.

لا سکے تیغ نگہ کے تری کیا تاب حباب
پھینک دے اپنی سپر دم میں سرِ آب حباب
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۹).

ـــ چہ (ـــ فت چ) امذ.
(حیاتیات) تہ ، پرت وغیرہ (پودوں ، کیڑے مکوڑوں اور پرندوں میں). بیج پتے کی ایک سطح (جس کو ان دانوں میں سپرچہ کہتے ہیں). (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۹). جنین ... حسبِ ذیل حصّوں پر مشتمل ہوتا ہے (۱) ایک بڑا سپر نما تخم برگ جس کو سپرچہ کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادیٔ نباتیات ، سید معین الدین ، ۱۵). [سپر + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ چیرنا محاورہ.
مدِّمقابل نہ ہونے کی بنا پر جنگجوئی یا سرکشوری سے باز رہنا (مہذب اللغات).

ـــ دار صف.
ڈھال رکھنے والا ، محافظ وغیرہ (اسٹینگاس). [سپر + ف: دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ داری امث.
حفاظت ، بچاؤ ، ڈھال سے روکنا ، دفاع.

پھینکتا ہوتا آسماں پر تیرِ آہ
کہدو خورشید آپ سپر داری کرے
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۲۸۵).

سیکڑوں دل چاہیے اون کی سپر داری کے تئیں
برسے ہیں اوس کی گلی میں ہر قدم شمشیر و تیر
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۰۳).

جبریل و سرافیل سپر داری کو آئے
اقبال و حشم غاشیہ برداری کو آئے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۸).

کوئی دیکھے تو سہی اسکی سپر داری کو
روک لیتی ہے جو تیغ غضبِ باری کو
(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۳). [سپر + دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ داغ امذ.
دال ، چاول یا بھاجی وغیرہ میں گھی یا تیل کو پیاز وغیرہ کے ساتھ کڑکڑا کر ڈالا جانے والا روغن ، بگھار. روغنِ جوش اس کو سپر داغ بھی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۵). [سپر + داغ (رک)].

ـــ دوز (ـــ و مج) صف (قدیم).
(مجازاً) ڈھال کو چھید ڈالنے والا (تلوار ، تیر وغیرہ).

سناں تھے سپر دوز جوشن گزار
لئے سینے اوپر انو استوار
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۵۰). [سپر + ف: دوز ، دوختن ـ سینا].

---ڈال دینا/ڈالنا محاورہ.
ہار ماننا ، شکست قبول کر لینا ، مغلوب ہو جانا.

کیونکر نہ سارے اہلِ سُخن ڈال دیں سِپر
شہرہ مرے کلام کا رُستم کی دھاک ہے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۶۶). میں اپنی شکست کا اعتراف کرتی ہوں اور میرا یہ خط لکھنا گویا آپ کے سامنے سپر ڈال دینا ہے. (۱۹۲۳ ، مذاکراتِ نیاز فتحپوری ، ۶۷). میرے لیے ایک ہی چارہ کار تھا کہ ... میں سردار کے سامنے سپر ڈال کر نجات حاصل کر لوں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۱۱).

---روکنا محاورہ.
حفاظت کے خیال سے آڑ کرنا.

روکی سپر حضورِ کرامت ظہور پر

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)).

---غَم (---فت غ) امذ.
ایک خوشبودار پھول ، ریحان ، نازبو ، تُلسی.

کُشتۂ تیغ بُتِ رشکِ دو باغ ہوں میں
خاک تربت سے مری نشو سپر غم ہو گا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۲). پھولوں کے نام بھی کیا رنگین ہوتے ہیں. اور ہونے بھی چاہیں صد برگ ، خیرو ، سپر غم ، تاج خروس وغیرہ. (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۶۵). [مقامی].

---کرنا محاورہ.
کسی چیز کو ڈھال بنانا یا سپر کے طور پر استعمال کرنا.

تیری نگہ کے تیر کی ہیبت کوں دل میں رکھ
سُورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۰).

خوف شمشیر کا ہر دل میں گُزر کرتا تھا
یہ لے اور یہ اُسے اپنی سپر کرتا تھا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۹۶)

سپر سینے کو کر لے اسخاں کو محبت میں
سنبھل جا اے دل بے تاب تیغ ناز وہ چمکی

(۱۹۱۰ ، خوبیٔ سُخن ، ۷۰).

---کُنِنْدَہ (---ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
تباہ کرنے والا ، برباد کرنے والا. روایت کرتے ہیں کہ جب صاحبقران ... گردوں اساس سپر کُنندۂ عجائبات حکیم قسطاس فلک ارتفاع ... برہمزن. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۴ : ۵). [سپر + ف : کنندہ ، کردن - کرنا].

---مُنْہ پَر لینا محاورہ.
ڈھال کو چہرے اور سر کی روک بنانا.

آسماں سے سپر مہر کو مُنْہ پر لوں گا
وہ فلک آج ترا آن کے بستر لوں گا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۶۹).

---نُما پَتّا (---ضم ن ، فت پ ، شد ت) امذ.
(نباتیات) ڈھال کی شکل کا پتا ، اس قسم کے پتوں کو کہتے ہیں جن کی ڈنڈی ورقے کی زیریں سطح پر وسط میں ورقے کی سطح سے علی القوائم جڑی ہوئی ہوتی ہے (مبادیٔ نباتیات ، ۱۰۳). [سپر + ف : نما ، نمودن - ظاہر ہونا + پتا (رک)].

---ہونا محاورہ.
ڈھال بننا ، آڑ ہونا ، سامنے آنا. اور کہا اے ابرام تُو مت ڈر کہ میں تیرے لیے سپر ہوں اور تیرا بہت بڑا اجر ہوں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۳۵).

امن دیتے تھے تو ہو جاتے تھے آپ اُس کی سپر
نہ کہ کہہ دیتے تھے اور دل میں دغا رکھتے تھے

(۱۸۹۷ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۹۷). ہر دفعہ ہماری اتفاق سپر ہو جاتا تھا. (۱۹۱۳ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۷).

سُپَر (ضم س ، فت پ) صف ؛ امذ.
بڑا ، اعلیٰ ، معیاری ، عمدہ (چیز ، آدمی وغیرہ).

کتنا رقبہ تھا جو اب رہ گیا تاقی جتنا
ہائے کیا گُزری ہے سان پہ سُپر ہونے تک

(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۲۶). [انگ : Super].

---اِسْٹار (---کس ا ، سک س) صف ؛ امذ.
اعلیٰ درجے کا فنکار یا کھلاڑی. دنیائے انشائیہ نگاری کے سُپر اسٹارز اپنا نقطہ ہائے نظر بڑی صراحت کے ساتھ پیش کر چکے ہیں (۱۹۸۸ ، افکار، کراچی ، مئی ، ۱۲) [انگ: Super Star].

---اِیگو (---کس ا ، ی مغ ، و مج) امذ.
ارفع و اعلیٰ خودی ، انائے برتر. شاعر کو ایگو اور سُپر ایگو سے بھاگ کر اِڈ کی طرف بڑھنا چاہیئے. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۳۵). [انگ : Super Ego].

---پاوَر (---فت و) امذ.
عظیم طاقت ؛ دُنیا کی سب سے بڑی اور ترقی یافتہ قومیں (روس ، امریکہ ، فرانس اور چین و برطانیہ وغیرہ). سُپر پاور اسی مسئلہ کو بھارت کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کا نام دیکر اپنا ویٹو استعمال کرنے پر اپنے ضمیر کو کس طرح آمادہ کر سکتی ہے؟. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۸۹). [انگ : Super Power].

---چارْجَر (---سک ر ، فت ج) امذ.
(موٹر اور طیارے میں زیادہ گیس بھرنے کے لیے) زیادہ طاقت کا پمپ. ریس کی موٹرکاروں میں کاربوریٹر اور سلنڈر کے درمیان سلنڈر کو پوری طرح تازہ گیس سے تیز رفتار میں بھرنے کے لیے سُپر چارجر استعمال ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۶). اِنجن جن میں سُپر چارجر لگے ہوئے ہوتے ہیں ان میں سلنڈر پوری گنجائش کے مطابق بھرا جا سکتا ہے. (۱۹۷۵ ، پٹرول انجن ، ۶۳). [انگ : Super Charger].

---طاقَت (---فت ق) امث.
رک : سپر پاور. اسی طرح پاکستان کو ... افغان عوام کے خلاف کابل انتظامیہ اور اس کی سرپرست سُپر طاقت کی ... پسپائی پر مجبور کر دیا جائے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷/اگست ، ۲). [سُپر + طاقت (رک)].

---فاسفیٹ (---سک س ، ی مج) امذ.
طاقتور فاسفیٹ (جس میں فاسفورک ایسڈ بہت زیادہ مقدار میں ہو)، گندھک سے حاصل کردہ نمک. زراعت کے میدان میں ... مثلاً لائی پور میں ہڈیوں سے سپر فاسفیٹ ... کے کارخانے. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۱۲۷). [انگ : Super Phosphate].

---فیشل (---ی مج ، فت ش) صف.
سطح کا ، سطحی ؛ بیرونی. واٹر لیول کے سپر فیشل ایریا کو مطلوبہ اونچائی سے ضرب کرو. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجنیرز ، ۲ : ۳۱۷). [انگ : Super Ficial].

---مارکیٹ (---سک ر ، ی مج) امث.
بڑی مارکیٹ جہاں اشیائے ضرورت آسانی سے دستیاب ہوں. برات میں دل کو لبھانے والے عناصر ناپید تھے. نہ کوئی سپر مارکیٹ ، سکائی سکریپر اور نہ ٹائٹ کلب. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۰۵). [انگ : Super Market].

---مین (---ی لین) امذ.
فوق البشر (جرمن فلسفی نیٹشے کے فلسفے کے مطابق وہ شخص جو فوق العادۃ قوتیں رکھتا ہو اور اخلاقی معیار سے بالاتر ہو) ، غیر معمولی طاقت یا ہنر کا مالک انسان. حکمران فکر جب زندوں کو مُردہ بنا ڈالتی ہے تو خود مُردوں کو اپنے مفید مطلب کے استعمال کرنے سے کیوں جُوکے جب کہ ہٹلر جیسا سپر مَین بھی ہو. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۳۹). [انگ : Super Man].

---نیچرل (---ی لین ، فت نیز سک چ ، فت ر) صف.
مافوق الفطرت، وہ جو فطری قوتوں سے بالاتر قوت کا نتیجہ ہو اور علت اور معلول کے قانون سے آزاد ہو، جس میں خرقِ عادت یا معجزہ ہو، قانونِ قدرت سے بالاتر. یہ کہ سُپر نیچرل ہو یعنی خارج قانونِ قدرت یعنی اللہ تعالیٰ نے جو قاعدہ اور قانونِ وقوع واقعات اور ظہور حوادث کا مقرر کیا ہے اور عادت اللہ اسی کے مُطابق جاری ہے اس کے برخلاف وقوع میں آوے. (۱۹۰۶ ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۳۰). ادب برائے زندگی کے بارے میں علم برداروں کا خیال ہے کہ رُوح اور خدا کی طرح ادب بھی کوئی مافوق الناس سُپر نیچرل شئے ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰/دسمبر ، ۱۱). [انگ : Super Natural].

سپرالا (کسر س ، فت نیز سک پ) صف.
(حیاتیات) جھلی والا ، پرت دار ، وہ جس کی ٹانگوں پر سینگ جیسا سخت کھپرا یا پرت ہو. میان صدر پشتک جو مثالی حیثیت رکھتی ہے جن کیوٹیکلائی تختیوں سے مل کر بنتی ہے اُن کے نام آگے سے پیچھے تک ترتیب وار پیش سپر ، سپرہ ، سپرالا ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۳۵). [سپر (رک) + الا (والا) (رک) کی تخفیف)].

سپرَتش (کسر س ، فت پ ، سک ر ، فت ت) امذ.
چھوت ، حِس ، لمس ، دو چیزوں کا آپس میں چھو جانا. ہوا کے دو عرض ہیں جو سبد و سپرتس (صوت و لمس) کے نام سے موسوم ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۸). [س : سپرش (स्पर्श) کا بگاڑ].

سپَرتی بَندھ (کسر س ، فت پ ، سک ر ، کسر نیز ب فت ، سک ن ، فت دھ) امذ.
(قانون) غیر موروثی (جائداد)، ایسی جائداد جس کی تقسیم میں قانونی رکاوٹیں ہوں. اگر مثل سپرتی بندھ کے وراثت میں آتی ہو تو موروثی نہیں ہے. (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۲). [ہ : سپرتی - ملی جُلی + بندھ ، بندھنا (رک) حاصل مصدر)].

سپرتیک (ضم س ، سک پ ، فت ر ، ی مج) امذ.
(ہندو) ہاتھی کا ایک وصفی نام. شمال و مغرب کے درمیان سپرتیک نام فیل جسم دیوتا موجود اور پاسبان زمانہ ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۲۳). [س : सुप्रतीक].

سپرٹ (کسر س ، سک پ ، کسر ر) امث ؛ سپرٹ.
۱. طرزِ فکر ، رُوح ، اصل ، جوہر. اگر ہم میں قومی سپرٹ نہیں ہے تو اسلامی رُوح ضرور ہے. (۱۸۹۵ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۹۲). عربی تخیّلات اور قرآن کی صحیح سپرٹ سے ان کو کوئی سروکار نہیں. (۱۹۳۲ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۳۱). اُن میں نامناسب حالات سے مقابلے کی سپرٹ دنیا کی تمام اقوام سے زیادہ ہے. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۷۹). ۲.(أ) ایک مائع جسے لیمپوں میں جلاتے ہیں اور روغن بنانے میں استعمال کرتے ہیں ، پٹرولیم. تنک یا سپرٹ مذکور کے اجزا چونکہ بہت باریک ہیں اوسیی بے تکلف سما جاتے ہیں. (۱۸۶۸ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۳۳۲). سپرٹ وغیرہ کا ہرگز استعمال نہ کیا جائے. (۱۹۷۲ ، بستہ معلومات مرغبانی ، ۳). (ii) محلول. کسی چیز کا سپرٹ ویسے ہی بھرے ہوئے گلاس میں ڈالیں تو وہ اس میں بے تکلف سما جاتا ہے. (۱۸۶۸ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۳۳۲). [انگ Spirit].

---پمپ (---فت پ ، سک م) امذ.
وہ پمپ یا لیمپ جس میں تیل کے بجائے اسپرٹ جلائی جاتی ہے. پہلے بوتل کے نیچے سپرٹ پمپ جلاؤ چند منٹ کے بعد بجائے سپرٹ پمپ کے انگریزی چولہا یعنی اسٹو رکھو. (۱۹۳۳ ، صنعت و حرفت ، ۱۰۵). [انگ : Spirit Pump].

---لیول (---ی مج ، فت و) امذ.
سطح مستوی دریافت کرنے کا وہ آلہ جس میں الکحل بھری ہوتی ہے. سپرٹ لیول سے اس شیشے کی سطح بالکل ہموار کر لو. (۱۹۳۳ ، صنعت و حرفت ، ۱۶۱). [انگ : Spirit Level].

سپُرد (ضم نیز کسر س ، ضم پ ، سک ر) امث.
۱. تحویل ، تفویض ، حوالگی (ترا کیب میں مستعمل). جو امانتیں لوگوں کی تھیں سب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سپُرد فرمائیں. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۵۱). ۲. (قانون) رکھوالی ، حراست (ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری ؛ جامع اللغات). [ف : سپُرد ، سپُردن - سونپنا].

---بخُدا ہونا محاورہ.
خُدا کے حوالے ہونا ، خدا کی تحویل میں ہونا ، خدا کے اختیار میں ہونا. باطن کے حالات سپُرد بخدا ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۸۷).

ـــِ خاک کَرْنا محاورہ.
دفن کرنا ، دفنانا. تھوڑی سی زمین مسجد کی حد سے خارج بیکار پڑی تھی وہاں انہیں سپردِ خاک کیا گیا. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۶۹). اسیرِ شب جنازہ ... درگاہِ برکاتیہ میں سپردِ خاک کیا گیا. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۵۲).

ـــِ خاک ہونا ف مر.
سپردِ خاک کرنا (رک) کا لازم ، دفن ہونا.

اب خاک آپ اسکی عیادت کو جائیں گے
اپنو سپردِ خاک بھی بیمار ہو چکا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵).

ـــِ خُدا کَرْنا محاورہ.
خُدا کو سونپنا ، خُدا کی مرضی و منشا پر چھوڑنا ، فارغ کرنا ، چھوڑنا. تُجھ کو سپردِ خدا کرو اور اپنے کام میں مصروف ہو جاؤ. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۵۰۳).

ـــ دار صف.
جس کے سپرد کیا گیا ہو ، منتقل الیہ ، امانت دار ، محول الیہ (اُردو قانونی ڈکشنری). [سُپّرد + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ داری امث.
سونپی یا حوالے کی جانے والی چیز ، امانت داری ، حفاظت کرنا (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات). [سُپّرد + دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ قَلَم کَرْنا محاورہ.
قلمبند کرنا ، لکھنا ، تحریر کرنا. عبدالعلی برلاس نے ایک علیحدہ رسالہ مثلاً دو بیازہ کے حالات میں سُپّرد قلم کیا ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۶۹). دو علماءِ ارضیات ... نے ایک مُشترکہ مقالہ سپردِ قلم کیا. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۴).

ـــِ قَلَم ہونا محاورہ.
سُپّرد قلم کرنا (رک) کا لازم ، تحریر ہونا ، لکھا جانا ، تحریر میں آنا. یہ سطریں بھی ستمبر ہی کے مہینہ میں سُپّرد قلم ہو رہی ہیں. (۱۹۵۱ ، اکبر نامہ ، ۵).

ـــ کَرْنا ف م.
۱. **سونپنا ، تحویل میں دینا ، تفویض کرنا.**

سندور کیتیں سُپّرد کیتے   بازی وحدت کی برد کیتے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۵). چند روز ودیعت حیات کی سپرد کی. (۱۷۷۵ ، نو طرزِ مرصع ، تحسین ، ۲۹۲). خُدا نے ہندوستان کا ملک سپرد کیا ہے. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۳۰۰). اُس نے سلطنت کا تمام کام اُن کے سُپّرد کر دیا. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۷). وہ ہمیشہ غُصہ بھری نظروں سے مُجھے دیکھتی تھیں اور کوئی ایسا محنت طلب کام میرے سُپّرد کر دیتیں کہ ایسی فضول باتیں فوراً دماغ سے نکل بھاگیں. (۱۹۸۴ ، پرایا گھر ، ۱۳۶). ۲. **حراست میں دینا ، حفاظت کی خاطر سونپنا.** اگر کسی مقدمۂ فوجداری میں مال تمہارے سُپّرد کیا جاوے تو اوس مال کی بڑی حفاظت کرو. (۱۸۵۹ ، ہدایت نامۂ نمبر داران ، ۹).

ـــ کُنُنْدَہ (ــــ ضم ک ، فت نیز کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
سونپنے والا ، مقدمے کے لیے بھیجنے والا افسر (پلیٹس).
[سُپرد + ف : کنندہ ، کردن ـ کرنا].

ـــ نامَہ (ــــ فت م) امذ.
(قانون) سپُرد کرنے کی دستاویز ، انتقالِ اختیار یا قبضے کی سند. فرد تعلیقہ و سپرد نامہ جائیداد مقروقہ حسبِ ذیل داخل کرو. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۳۴). [سپُرد + نامہ (رک)].

ـــ واری امث.
سپُرد کرنا ، تحویل میں دینا ، سونپنا ، امانت میں دینا (پلیٹس).
[سُپّرد + واری ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ ہونا ف ل.
۱. **سونپا جانا ، حوالے کیا جانا.** باپ نے کہا «مولانا ، آنکھوں کی ٹھنڈک خاتون جو بیس سال اس گھر کی رونق رہی آج آپ کے سُپّرد ہے». (۱۹۲۹ ، وداعِ خاتون ، ۹). ۲. **ذمّے ہونا.**

تالے عدم میں چند ہمارے سُپّرد تھے
جو واں نہ کھینچ سکے سو وہ یاں آکے دم ہوئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۷). یورپ اور امریکہ کی دوکانوں میں اب نائی کی خدمت عورتوں کے سُپّرد ہوتی جاتی ہے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۵۳).

سَپَرْدا (فت س ، پ ، سک ر) امذ.
سازندے ، سنگت دینے والے ، ساتھ گانے والے ، رقاصہ یا گانے والی لڑکی کے ساتھی جو طبلہ ، سارنگی وغیرہ بجاتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : سپردا ـ سمپردائے + ک ، **सम्पद्राय + कः**].

سَپَرْدائی (فت س ، پ ، سک ر) امذ ؛ امث.
سپردا (رک) کی تانیث.

کاپک اور نایک اور سپردائی
لگے گانے بسنت رُت آئی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۳). دوسرے ہاتھی پر ... نائکہ اور عباسی جان بیٹھی تھیں تیسرے ہاتھی پر اس کی سپردائی تھی. (۱۹۱۰ ، انقلابِ لکھنؤ ، ۹). [سپردا + ئی ، لاحقۂ تانیث].

سُپُرْدَگی (ضم نیز کس س ، ضم پ ، سک ر ، فت د) امث.
۱. (ا) **تحویل ، حوالگی.** یہ سب سامان آپ کی سپردگی میں چھوڑ کر جاؤں گی. (۱۸۷۸ ، دلفروش ، ۷۷). ایک بُوری مسل بکس سے نکلی اور خورشید مرزا کی سپردگی میں پہنچ گئی. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۶). (ا ا) **سونپنا ، تحویل میں دینا ، حوالے کرنا.** ایک چھوٹا سا بچّہ ... میرے دفتر میں سپردگی کے لیے آیا. (۱۸۹۲ ، اصول سراغرسانی ، ۳۲).

یہی نہیں کہ ادھر ہی عجیب عالم ہے
تڑپ رہے ہیں وہ خود بھی سپردگی کے لیے

(۱۹۶۹ ، رنگ شفق ، ۷۷). ۲. **حراست ، نظر بندی ، قید.** غلام اُسی کی سپردگی میں رہتے تھے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۹۱).

یہ گویا ہماری سپردگی کی باضابطہ رسم تھی. (۱۹۰۲ ، غبارِ خاطر ، ۵۰). ۳. **والہانہ پن ، بے اختیاری ، خود کو دوسرے کے حوالے کر دینے کا جذبہ.**

لا کہہ دیں تو زمین کے ناسور
شاعری میں سپردگی ہے ضرور

(۱۹۳۵ ، نبضِ دوراں ، ۱۳۶). اُن کا کہنا ہے کہ برصغیر کیف و سرور اور سپردگی اور ربودگی کی دنیا میں رہتا ہے. (۱۹۷۷ ، نئی تنقید ، ۲۳۳). [سپرد + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---کے ساتھ م ف.
ذوق و شوق کے ساتھ ، دل و جان سے ، والہانہ پن کے ساتھ. وہ اِخلاص و سپردگی کے ساتھ، دانشورانہ انداز سے وضاحت کر رہے تھے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۴).

---میں دینا محاورہ.
سونپنا ، تحویل میں دینا ، قبضے میں دینا.

ممکن ہے اس سبب سے کوئی بلا نہ آئے
میں اپنے دل کو دے دوں ان کی سپردگی میں

(۱۹۳۸ ، اعجازِ نوح ، ۱۵۳).

---میں لانا/لینا محاورہ.
قبضے میں لینا ؛ حراست میں لینا (جامع اللغات).

سُپُردَم بہ تو مایۂ خویش را تُو دانی حساب کم و بیش را
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) **میں نے تو اپنا سارا سرمایہ تمہارے حوالے کر دیا اب تم جانو اور تمہارا کام ، شادی کے موقع پر لڑکی کا باپ لڑکے یا سمدھی سے کہتا ہے.** سوال یہ ہے کہ ہم اس وقت تک زندہ بھی رہ سکیں گے ، جب تک ... وہ صاحبزادی صاحبہ «سپردم بتومایۂ خویش را» بن سکیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۹).

سُپَرِڈَنْٹی (ضم س ، سک پ ، کس مع ر ، فت ڈ ، مغ) امث.
سپرنٹنڈنٹ کی بیوی. اندر سُپرِڈنٹی برامدے میں تخت پر بیٹھی ... مطالعہ کر رہی تھیں. (۱۹۶۷ ، عصمت ، کراچی (افسانہ نمبر) ، ۳۲). [سُپرِڈنٹ = سپرنٹنڈنٹ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

سِپُرْدَہ (کس نیز ضم س ، فت نیز ضم پ ، سک ر ، فت د) صف
۱. **طے کیا ہوا ، پامال کیا ہوا راستہ.**

مُلکِ عدم کو چل نہیں کُچھ خوف کا مقام
رستہ نیا نہیں ہے یہ راہِ سپردہ ہے

(۱۸۰۷ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۵۲). ۲. **سونپا ہوا ، حوالے کیا ہوا.** (فرہنگِ عامرہ ، جامع اللغات). [سُپُرد + ہ ، لاحقۂ صفت].

سُپُرْز (ضم س ، پ ، سک ر) امث.
تلی ، طحال. سُپُرز یعنے تلی سودا کو کھینچ لیتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۰۰). [ف].

سَپَرْس (فت س ، پ ، سک ر) امذ.
لمس ، حس وغیرہ. جملہ آٹھ اعراض جن کے ہیں سپرس ، سنکھیا ... پرتو ، اپرتو. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳). [سپرش (رک) کا ایک املا].

سَپَرْش (فت س ، پ ، سک ر) امذ.
۱. **جماع ، ہمبستری ، صحبت.** یہ شبد سپرش روپ رس گندھ کا جنم مرن مجھ ہی میں ہوا کرتا ہے. (۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۱۷۹). ۲. **حِس ، چھوت ، لمس.** گیارہ اعراض آگ کے ہیں اور ان میں گرم اور سپرش اس کا خاصہ ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۵). ۳. **(لسانیات) وہ آوازیں جن کے ادا کرنے وقت منہ کے مختلف حصے ایک دوسرے سے رگڑ کھائیں یا مس کریں ، لمسی اصوات.** ان اصوات کو سپھوٹ کہتے ہیں ... سنسکرت میں انہیں سپرش (لمسی) اصوات کہتے ہیں. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۵۷). ۴. **بیمار کرنے والی گرمی ؛ دیو ناگری کے پچیس حرفِ صحیح «جوگ» سے «مم» تک ہیں** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : स्पर्श].

---کَرْنا ف م.
۱. **چھونا ، مس کرنا.** منتر پڑھ کر دونوں ہاتھ کی ترجنی انگلیوں سے دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کا سپرش کرتے ہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اُردو ، ۱۰). ۲. **جماع کرنا ، صحبت کرنا** (جامع اللغات).

سِپَرَک (کس س ، فت پ ، ر) امث.
۱. **(حیاتیات) چھوٹی سپر ، کھپرا ، قشریوں کا اُوپری خول.** پچھلا خول سپرک (Carapace) کہلاتا ہے یہ ... پہلے قطعے کے اِبتدائی حصے کو ڈھکتا ہے. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۲۳۱). ۲. **ایک قِسم کی چھوٹی چیچک ، خسرہ** (ماخوذ ؛ اسٹین گاس). [سِپَر (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

سِپْرَک (کس س ، سک نیز فت پ ، فت ر) امث.
ایک زرد رنگ کی گھاس جس سے کپڑے وغیرہ رنگے جاتے ہیں.

کیا آنکھ کاجل جو سوکیاں سوں کر
سپرک بال میں جیوں مولے دوپر

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۵۳). [ف].

سِپَرْم (کس مع س ، فت پ ، سک ر) امذ.
نر کا مادۂ تولید ، منی. نرگیمیٹ کو سپرم یا سپرمیٹوزائیڈ کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۳). [انگ : Sperm].

---وھیل (---ی لین) امث.
وھیل مچھلی جس میں سے یک سفید روغنی مادہ (سپرمی سی ٹی) نکلتا ہے. سپرم وھیل بے باک اور نڈر ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۴۱). [انگ : Sperm Whale].

سُپَرِنْٹَنْڈَنْٹ (ضم س ، سک پ ، کس ر ، سک ن ، کس مع ٹ ، سک ن ، کس مع ڈ ، غنہ) امذ.
مہتمم ، نگران کار ، سربراہ کار ، کسی ضلع ، علاقے یا مخصوص حلقے کا منتظم. سُپرنٹنڈنٹ کو سمجھا کر صدر کو ایسی رپورٹ کراؤں کہ جواب دیتے نہ بن پڑے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۸۷). ان سے کہنا کہ سُپرنٹنڈنٹ صاحب بُلاتے ہیں. (۱۸۹۳ ، بشو ، ۳۷).

پولیس سب انسپکٹر نے مقتول کی لاش ... مع رپورٹ سُپرنٹنڈنٹ کے پاس طبّی معائنہ کے لیے روانہ کر دی. (١٩٢٩ ، تمغۂ شیطانی، ٤٣). سپرنٹنڈنٹ مراکز امتحان یا چھپائی اور تقسیم سے وابستہ عملہ کو ورغلا کر ساتھ ملا لیا جائے. (١٩٦٩ ، جنگ ، کراچی ، ١٣ جنوری ، ١). [انگ : Superintendent].

سُپرنٹنڈنٹی (ضم س ، سک پ ، کس ر ، سک ن ، کس مج ٹ ، سک ن ، کس مج ڈ ، مع) امث.
مہتم یا منتظم کا عہدہ یا فرائض منصبی. ان کے غرور اور گھمنڈ کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ان کے گھر میں بھی ہر وقت سپرنٹنڈنٹی قائم رہتی ہے. (١٩٢٣ ، زندگی ، ملا رموزی ، ٢١٥). [سُپرنٹنڈنٹ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُپرنٹنڈی (ضم س ، سک پ ، کس مج ر ، سک ن ، کس مج ٹ ، سک ن) امث.
رک : سپرنٹنڈنٹی. ان سرکاری فرائض کے ساتھ ہی ریاست دودھی کی سپرنٹنڈی ... کے فرائض بھی متعلق ہوئے. (١٩٣٣ ، حیات محسن ، ٥). [سپرنٹنڈ ـ سپرنٹنڈنٹ + ی ، لاحقۂ تانیث].

سُپرنڈنٹ (ضم س ، سک پ ، کس مج ر ، سک ن ، فت مج ڈ ، غنہ) امذ.
رک : سپرنٹنڈنٹ ؛ منتظم. طلباء مدرسہ جات و دبستانہائے کو جس کا یہ ہیچمدان مہتم یعنی سپرنڈنٹ تھا اعزاز بخشا. (١٨٣٥ ، مرقع پشہ وران ، ٩). [سپرنٹنڈنٹ (رک) کا مُخفّف].

سپرِنگ (کس س ، سک پ ، کس ر ، غنہ) امذ.
١. **رک : اِسپرنگ ، کمانی.** جب ایک گھڑی کو چابی دی جائے تو اس کی سپرنگ میں توانائی بھر جاتی ہے. (١٩٧٠ ، اضافیت کا نظریہ ، ٨٦). ٢. **لچک** (جامع اللغات). [انگ : Spring].

سُپَروائِزَر (ضم س ، فت پ ، سک ر ، کس ء ، فت ز) صف مذ.
کسی کام کی نگرانی کرنے والا ، نگران ، منتظم افسر. سُپروائزر ان اشیا کو وصول کر کے بڑی پابندی سے قصبوں اور شہروں کی دکانوں میں فروخت کر ڈالتے تھے. (١٩٨٧ ، شہاب نامہ ، ٢٢١). [انگ : Supervisor].

سُپروائزَری (ضم س ، فت پ ، سک ر ، کس ء ، فت ز) امث.
سپروائزر (رک) کا عہدہ اور اُسکے فرائض منصبی. پیشہ فیکٹریوں میں کبھی اکوٹنٹی اور کبھی سُپروائزری کی. (١٩٨٨ ، شاد عارف ، انتخابِ غزل ، ٢٥). [سُپروائزر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِپَرہ (کس س ، سک پ ، فت پ) امث.
(حیاتیات) **سپر نما تہ ، سپر نما فلوس ، ڈھال ہڈّی.** میان صدر پشتک جو سنائی حیثیت رکھتی ہے، جن کیوٹیکلانی تختیوں سے مل کر بنتی ہے ان کے نام آگے سے پیچھے تک ترتیب وار پیش سپر ، سپرہ ، سپرالا ہیں. (١٩٦٧ ، بنیادی حشریات ، ٣٥). [ف : سپر + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سپری (١) (کس س ، فت پ) صف مث.
وہ چیز جو اختتام کو پہنچ جائے ، بیتی ہوئی شے ، فیصل شدہ ، تمام ، آخر ، گذشتہ (عمر یا مدت وغیرہ).

زعم میں تیرے یہ ہو گا مری ترک ہے تمام
میرے نزدیک ہے تیری ہی ہنگیتی سپری
(١٨٨٨ ، مضمون ہائے دلکش ، ٥). اگر مُدت عمر کی سپری ہو چکی ہے تو بستر خواب پر بھی بچ نہیں سکتا. (١٩٠٨ ، آفتاب شجاعت ، ١ ، ٥ : ٣٩٨).

ہر سیہ رُو کو ہوئی موت کی مُدّت سپری
جس طرف سایۂ شمشیر ہوا برق گری
(١٩٣٢ ، خمسۂ متحیزہ ، ٥ : ٥٠). [ف].

سپَری (٢) (کس س ، فت پ) صف.
سپر کا ، سپر نما ، انگور کی ایک قسم کا نام. ہر باغ میں ہر قسم کے انگور سپید و سیاہ ... ارغوانی و سپری و آلودخایہ غلامان سات قسم کے پیدا ہوتے تھے. (١٩٣٨ ، تاریخ فیروز شاہی ، فدا علی طالب ، ٢٠٨). [ف : سپر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کَھٹمَل (---فت کھ ، سک ٹ ، فت م) امذ.
کھٹملوں کی ایک قسم. کھٹملوں میں سپری کھٹمل ... شفتہ قابل ذکر ہیں. (١٩٦٩ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ٢٢). [سپری + کھٹمل (رک)].

سپْرے (کس مج س ، سک پ) امذ.
عرق پاش یا کسی آلے سے بغرض علاج یا کسی اور غرض سے سیال شے کا چھڑکنا ، چھڑکاؤ (رک : اسپرے مع تحتی الفاظ). فصل کو کیڑوں مکوڑوں اور بیماریوں سے بچانے کے لئے دو چار سپرے کرنے سے فصل کی طاقت اور پیداوار بڑھ جاتی ہے. (١٩٧٣ ، زراعت نامہ ، ١٢). [انگ : Spray].

--- مَشین (---فت م ، ی مع) امث.
چھڑکاؤ کرنے کی مشین. اور یہ سلوشن کسی سپرے مشین کے ذریعے یا پھر پمپ کے ذریعے جانوروں کے جسم پر چھڑک دیا جاتا ہے. (١٩٨٠ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ٩٧). [انگ : Spray Machine].

سُپیرِیَر (ضم س ، کس پ ، ر ، فت ی) صف.
اعلیٰ ، ارفع ، بہتر. اس کی جسمانی ساخت روم میڈون سے واضح طور پر سپیریر قسم کی تھی. (١٩٧٥ ، بسلامت روی ، ١٦٢). [انگ : Superior].

سُپریم (ضم س ، سک پ ، ی مع) صف.
اعلیٰ ، افضل ، ارفع. عوامی آزاد فوج کی سُپریم کمان کے قیام کی تعریف کی ہے. (١٩٦٩ ، جنگ ، کراچی ، ١٠ جنوری ، ٨). [انگ Supreme].

--- کَمانڈَر (---فت ک ، سک ن ، فت ڈ) صف ؛ امذ.
جس کے ہاتھ میں افواج کی اعلیٰ کمان ہو ، سپہ سالارِ اعظم. میں افواج پاکستان کے سُپریم کمانڈر کی حیثیت سے اعلان کرتا ہوں. (١٩٦٧ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی ، ٣٠١). [انگ : Supreme Commander].

--- کورٹ (---و مع ، سک ر) امث.
کسی ملک کی سب سے بڑی عدالت ، عدالتِ عالیہ. ہم لوگ کیا

اپنے کئی ہیں بیسیوں مقدماتِ سُپریم کورٹ اور صدر بورڈ میں گواہی دے چکے ہیں۔ (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۲۱)۔ سُپریم ... کا مرکب سُپریم کورٹ زبان اور ادب میں داخل ہے ۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۰)۔ اِفتتاحی اجلاس میں سُپریم کورٹ پاکستان کے سابق چیف جسٹس ڈاکٹر ایس اے رحمان نے اپنی تقریر کے آخر میں بڑے سوز و درد سے یہ الفاظ کہے۔ (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذِ اُردو کی داستان ، ۲۲)۔ [انگ: Supreme Court]۔

ـــ کَونْسِل (ـــ و لین ، سک ن ، کس س) امث۔
مجلسِ اعلیٰ ، ایوانِ بالا ۔ مسئلہ شرقیہ کے متعلق ... معاملات سپریم کونسل کے سامنے پیش ہیں۔ (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۱۰)۔ [انگ : Supreme Councel]۔

ـــ گَوَرْنْمَنْٹ (ـــ فت گ ، و ، سک ر ، ن ، فت میج م ، سک ن) امث۔
سب سے بڑی حکومت ، وفاقی حکومت ، مرکزی حکومت ۔ سپریم گورنمنٹ اپنی ماتحت پروونشل گورنمنٹوں پر اختیارِ کامل رکھتی ہے۔ (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، مارچ ، ۳۳)۔ کانگریس اس مضمون کا رزولیوشن پاس کر کے خدا کی سپریم گورنمنٹ تک پہنچا دے گی۔ (۱۹۲۹ ، شررِ ، مضامین ، ۱ : ۲۳۷) [انگ: Supreme Government]۔

سَپْڑانا (فت س ، سک پ) ف م (قدیم)۔
۱. **پکڑوانا ، گرفتار کروانا ، پھنسانا ، مُلوّث کرنا**۔

بور بڑے کھلاڑیاں اس کو آس بتا کر
ہو ربھونہ پھاند کر پھاندے میں سپڑا لئے

(۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۳۶)۔ ۲. **ختم کرنا ، بالکل ختم کر ڈالنا ، ضائع کر دینا** (پلیٹس)۔ ۳. **لپیٹنا ، اندر کی طرف چکر دینا (رسّی ، دھاگا وغیرہ)**۔

پہنچی بات کی بپارتوں کاڑناں
نہ سپڑا کہ آستین میں باڑناں

(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی (ق) ، ۱۲۸)۔ [سپڑنا (رک) کا تعدیہ]۔

سَپْڑْپوتا (فت س ، پ ، سک ڑ ، و مج) امذ۔
پوتے کا پوتا ، پرپوتے یا پڑپوتے کا بیٹا ۔ عبداللہ ابوالعباس سفاح سپڑپوتے حضرت عباس کے مُستقل خلیفہ ہوگئے۔(۱۸۹۸ ، سرسید ، مقالات ، ۶ : ۱۳۱)۔ [سپڑ ـ سکڑ + پوتا (رک)]۔

سَپْڑْدا (فت س ، پ ، سک ڑ) امذ۔
سازندے ، سپردا (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، مثیر ، ۱۰)۔ [سپردا (رک) کا بگاڑ]۔

سَپْڑْدائی (فت س ، پ ، سک ڑ) امذ ؛ امث۔
رک : سپردائی۔ سچ تو یہ ہے کہ اب میں ان موئے سپڑدائیوں کو نوکر بھی نہ رکھوں۔(۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۴ : ۳۹۹)۔ سپڑدائیوں نے ساز ملائے اسنے گت شروع کی خوب ناچے۔ (۱۹۰۱ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۲۰۳)۔ [سپردائی (رک) کا ایک اِملا]۔

سَپَڑْ سَپَڑْ (فت س ، پ ، سک ڑ ، فت س ، پ ، سک ڑ) امث ؛ م ف۔
۱. **کُتے کے کھانے کی آواز ؛ (کنایۃً) بے تمیزی سے کھانا** کھانے کی آواز۔ جب خون خشک ہو گیا تو سپڑ سپڑ ایک کانٹے دوسری کانٹے کا پتر پیٹ نکلنے لگی۔ (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۳۳) ۲. **جُوتیاں چٹخاتے ہوئے چلنے کی آواز** کھونسڑا جوتیوں سے سپڑ سپڑ کر کے آگے آئیں ۔ (۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۱۹) ۔ بڑی بی میلا سا برقعہ پہنے سُپر سپڑ کرتی ڈیوڑی میں آپہونچیں ۔ (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۲۲۱)۔ [حکایت الصّوت]۔

ـــ (ـــ کر کے) کھانا محاورہ۔
اس طرح بدتمیزی سے کھانا کہ منھ سے سپڑ سپڑ کی آواز پیدا ہو۔ مصاحبین کتّوں کی طرح سپڑ سپڑ کھاتے ہوئے ... چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے۔ (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۹۹)۔

سَپَڑْنا (سَپَڑْ جانا) (فت س ، فت پ) ف ل۔
۱. (اُ) **پکڑا جانا ، گرفتار ہونا**۔

گر او خیر منیر تاب کا افسوں پڑے
دیو سپڑ رات کا شیشے میں پاوے عذاب

(۱۵۲۸ ، مشتاق (اردو ، کراچی ، ۲۹ ، ۴ : ۳۱))۔

دنیاں سوں نکو کھیل کے ہر درد منیں
جن داو میں سپڑیا سو ملیا گرد منیں

(۱۶۷۳ ، نصرتی (قدیم اردو ، ۱ : ۵۲۹)۔ (اا) **پھنسنا ، پھنس جانا** اگر میں اس کام میں گناہ گار اچھتی تو اس دربار لگوں نا آتی ہور بلا میں نا سپڑتی۔ (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۱۸۱)۔ اگر کُفّار غالب ہوں اور مسلمان ان میں سپڑ گیا ہے تو اسوقت زبان سے ان کی موافقت کرنا جائز ہے۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۶۶) ۔ ۲. **ختم کرنا ، خرچ کرنا ، اِستعمال کرنا** (جامع اللغات) ۔ ۳. **تمام ہو جانا** (نوراللغات)۔ [س : سم + پتن **सम + पतनीय**]۔

سِپَھِس (کس س ، فت پ) م ف (قدیم)۔
اس کے بعد ، بعد ازاں۔

دے اول خبر اوس کے محبوب کی
سپس فکر کر اوس کے مطلوب کی

(۱۷۹۶ ، مثنوی گلزارِ عشق ، ، مولوی محمد باقر (یورپ میں دکھنی مخطوطات ، ۳۶۲))۔ [پس (رک) کا مزید علیہ]۔

سَپ سَپ (فت س ، سک پ ، فت س) امث۔
کسی چیز کے گرنے کی آواز گدا گری کی کھاٹ اوپر ، کد کد ، پھر پھر ، دھر دھر ، سپ سپ۔ (۱۷۰۳ ، جنگ نامہ پنگی خان پوستی (اردو نامہ ، کراچی ، ۴۹ : ۱۱))۔ [حکایت الصّوت]۔

سَپِسْت (فت س ، کس پ ، سک س) امذ (شاذ)۔
ایک نرم اور ہرا چارہ جو چوپایوں کی صحت کے لیے مفید ہوتا ہے (فرہنگ آنندراج ؛ فرہنگِ عامرہ)۔ [ف : اسپست کا مُخفّف]۔

ـــ تَر کس سف (ـــ فت ت) امذ۔
ایک ہرا چارہ یا گھاس جو جانوروں کو کھلایا کرتے ہیں ، رطبہ ۔ رطبہ کو فارسی میں سپست تر کہتے ہیں ۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۵۲)۔ دائیں جانب ایک پہاڑ ہے جس میں بکثرت میوے اور سپست تر اور پہاڑی ترکاریاں ہوتی ہیں ۔ (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج و صنعۃ الکتابت (ترجمہ) ، ۲۷)۔[ف : اسپست کی تخفیف + تر (رک)]۔

سپستان (فت نیز کس س ، کس پ ، سک س) امذ.
لیسوڑا ، لیسلسہ ، دلق (دواؤں میں مستعمل)۔

سعال سزمز قلقل بھلا ہو دلع کس ڈھب سے
سپستان ہے نہ زدفا ہے نہ اصل السوس شیشہ میں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۳).

جو ہے تیسری قسم ہے اس میں کاہو
اسی میں سپستان بھی ہے یاد رکھئے

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۷).

جان بیمار میں۔ تھوڑی سی جو باقی بھی تھی
ہو گئی نذرِ خبازین و سپستان و گلو

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۳۶). [سگ پستان (رک) کا مخفف].

سپش (فت س ، پ) امث.
جُوں جو سر اور کپڑوں میں پڑ جاتی ہے۔

سپش نہ مارے اے حاجی تو اپنے حج کی شرائط میں
حرص و ہوا کو قتل اے حاجی باندھ کے میں احرام کیا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸). سپش یعنی جُوں لباس مبارک میں نہ پڑتی تھی (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۸). [ف]

سپشٹ (کس مع س ، فت پ ، سک ش) (الف) صف.
صاف ، عیاں۔

دھنیہ دھنیہ اس اشور کو جن آج کا دوس ہمیں دکھلایو
کشٹ ہوئے سب ... سپشٹ بنشٹ نے کھول سنایو

(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۴۴). (ب) م ف. آسانی سے ، صاف طور پر (بلیش)۔ [س : स्पष्ट].

---رُوپ (---و مع) م ف.
صاف طور پر ، واضح ، صاف صاف (بلیش)۔ [سپشٹ + رُوپ (رک)].

سپلائر (فت س ، سک پ ، کس ء) صف مذ.
تجارتی اجناس مہیا کرنے والا بیوپاری۔ ۸۷ فیصد رقم خام مال مہیا کرنے والے سپلائروں کو دی گئی. (۱۹۷۱ ، تعلقات عامہ ، ۳۶).
[انگ : Supplier].

سپلائی (فت س ، سک پ) امث.
بہم رسانی ، کسی چیز کی رسد ، فراہمی ، ترسیل. ڈمانڈ (مانگ) سپلائی (رسد) کے مقابلے میں گویا کہ نہیں. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۳).

اللہ اللہ حُسن کی سپلائیاں
عشق بھی لیے لگا انگڑائیاں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۰۳). امرود کے باغ نصب کرنے کی بجائے کھیر کا جنگل لگایا اور قریب کے کتھے کی فیکٹری سے سپلائی کا معاہدہ کیا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۴۴). [انگ : Supply].

--- کرنا ف م.
پہنچانا ، سامان وغیرہ ایک جگہ سے دُوسری جگہ لے جانا. اگر الیکٹران کو اس نکلیئس سے مکمل طور پر خارج کرنا ہو تو انرجی ... سپلائی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے (۱۹۷۱ ، ایٹم کے مسائل ، ۴۴).

---لائن (--- کس ء) امث.
رسد کا راستہ ، ترسیل کا ذریعہ. جہاں ... دہشت گردوں کی سپلائی لائن بحال ہو وہاں قوم کے ہر فرد و بشر کو ۲۴ گھنٹے ... تیار رہنا چاہیے (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰/۲ اگست III). [Supply Line].

---ہونا ف ل.
سپلائی کرنا (رک) کا لازم ، مہیا ہونا. جب تک ڈمانڈ نہ ہو سپلائی نہیں ہو سکتی. (۱۸۹۸ ، معارف ، جولائی ، ۱).

سپلٹ گندُم (کس مع س ، سک پ ، کس ل ، فت گ ، سک ن ، ضم د) امذ.
ایک قسم کے گیہوں جن کا آٹا نہایت باریک اور عُمدہ ہوتا ہے ، جرمن گیہوں. سپلٹ گندم۔ اس میں سرمائی و بہاری ہر دو اقسام ہو سکتی ہیں کوئی قسم کسار دار ہوتی ہے کوئی بغیر کسار کے. (۱۹۶۸ ، گندم ، ۳۱). [انگ : Split + گندم (رک)].

سپلکی (کس س ، فت نیز سک پ ، فت نیز سک ل) امث (قدیم).
چھپکلی۔

سپلکی اک ایسے میں ناگہاں
اٹھی بول یوں تُرسو اپنے وہاں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۲۹). [چھپکلی (رک) کا بگاڑ].

سپِل وے (کس س ، پ) امذ.
بند کا ایک لازمی حصّہ جس کے ذریعہ فالتو پانی بند کے اُوپر سے اندر سے یا دونوں کناروں سے بہہ جاتا ہے. منصوبہ ایک پُشتے دو معاون بندوں دو سپل وئیز ... پر مُشتمل ہے. (۱۹۶۸ ، برقیات ، ۶ ، ۱۲ : ۳۳). بند سے دریامیں سیلاب روکا جا سکتا ہے ، سپل وے بند کا لازمی حصّہ ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۱۳).
[انگ : Spillway].

سُپلی (ضم س ، سک پ) امث.
چھوٹا سوپ جس میں غلّہ پھٹکا جاتا ہے (نوراللغات). [پ : سُپ لی ۱ ، س : شورپ + ل [शूर्प + ल + इका].

سپلیمنٹ (فت س ، سک پ ، ی مع ، فت م ، سک ن) امذ.
اضافہ ، وہ چیز جو کمی پوری کرنے کے لیے بڑھائی جائے ، ضمیمہ ، اضافہ کردہ ، تحتی ، ذیلی ، زائد از معمول. پاکستان کے بعض جیّد اور معتبر اخبارات کو علامہ اقبال پر سال میں ایک بار بھی دو چار صفحے کا سپلیمنٹ شائع کرنے کی توفیق نہیں ہوتی. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر دسمبر ، ۳۷). [انگ : Supplement].

سپلیمنٹری (فت س سک پ ، ی مع ، فت م سک ن ، فت ٹ) صف.
ضمنی ، اضافی ، معمول کے علاوہ. اس وقت سپلیمنٹری امتحان کا طریقہ رائج نہیں تھا. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۴۶). [انگ : Supplementary].

سپیشلسٹ (کس مع س ، ی مع ، فت ش ، کس ل سک س) صف مذ.
رک : **اسپیشلسٹ ، کسی فن یا شعبۂ علم میں اختصاص رکھنے والا ، ماہر.** اس کا اہتمام ایک سپیشلسٹ بعوض بے دادیاں کے سپرد کیا گیا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۸۰).

ایک موضوع یا اِنسانی زندگی کے کسی ایک پہلو کا سپیشلسٹ نہیں ہے۔(۱۹۶۸ ، ماں جی (دیباچہ) ، ۱۰) [انگ: Specialist].

سُپَن (ضم نیز فت س ، فت نیز سک پ) امث ؛ امذ.
۱. نیند.

جاگرت ہور سپن یو دونوں چھوڑ
بحریا اختیار کر سکھ سپن

(۱۷۰۷ ، بحری ، ک ، ۱۷۲). ۲. **سوتے میں جو کچھ نظر آئے ، خواب ، رویا.**

یوں لے ندرا سک سپن کا جاگا ہو کر بیٹھے
راہ طریقت مارگ ان کی مستعد ہو کر اوٹھے

(۱۵۹۱ ، جانم (شاہ برہان)، وصیت الہادی (ق) ، ۱۳).

جب سُپن دیکھوں توں آتا میرے خواب
رات دن نہ سوں گماتا میرے خواب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۲).

اپنے معشوق عاشق کے سپن میں
لگا دی عشق کی آتش بدن میں

(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، امین ، ۲۹). سپن میں جانوروں کو بھی من ہی من میں سنساری پدارتھوں کی پھرنا ہوتی رہتی ہے۔ (۱۹۲۰ ؟ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۳۵۸).

کتنے زمانے کتنے سپن توڑ گئے اپنے دربن

(۱۹۷۳ ، مجید امجد ، مرے خدا مرے دل ، ۳۵). ۳. **وہ بشارت جو خواب میں دی جائے.**

مایا نے پسند ہو دیوکی کو جا سپن دیا کہ میں نے
تمہارا پتر گرب سے لیجاے روہنی کو دیا ہے

(۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۳). [ب : سُپن ، س : سْوَپْن स्वप्न].

سُپْنا (ضم نیز فت س ، سک پ) امذ.
۱. (۱) **خواب ، رویا.**

کرے گرب ہاتی جو اپنے منے
مرے سنگھ کوں دیکھ سپنے منے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۶).

خواب میں دیکھ تری زلف کوں لہرایا ہے
آبرو کوں مگر اس رات کے سپنے میں ڈسا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۲). کل کی رات سپنے میں دیکھا کہ کوئی مانس کہتا ہے کہ شتابی اٹھ۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵).

دن ہے ایک بھیانک سپنا
رات اندھیری قبر ہے پیارے

(۱۹۰۹ ، جوئے شیر ، آنند نرائن ملا ، ۱۳۱). سات سال کی ازدواجی زندگی اسے ایک سپنا محسوس ہوتی تھی۔ (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۰۷). (۱۱). **خیال ، تصور، رات کے خواب ، نظر کے فریب** (اوہام) بیداری کے سپنے (خیالی پلاؤ) ... ہمارے تجربے میں ہر چیز صرف خارج سے نہیں آتی۔ (۱۹۵۶ ، تعارف فلسفۂ جدید ، ۱۳). [سپن + ا (لاحقہ)].

---بُنْنا محاورہ.
خواب دیکھنا ، خوابیدہ فضا میں رہنا ، خواہش رکھنا ، آرزو کرنا.

ان کے آنے کی کل سے خبریں سن کے
پھرتی ہے نظر نظر میں سپنے بن کے

(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، گھر آنگن ، ۲۳).

---ٹُوٹْنا محاورہ.
نیند ختم ہونا ، خواب ٹوٹنا ، خواہش پوری نہ ہونا.

وقت گیا وہ سپنا ٹوٹا کون کہیں سے لائے پھول
کمرے کے سونے گلدانوں میں اب کون سجائے پھول

(۱۹۶۹ ، سخن ، ۷۷).

---دِکھائی دینا ف ل.
سوتے میں کچھ دکھائی دینا ، خواب نظر آنا. سب نے کہا کہ راجا کو ... پراگندہ دلی سے یہ سپنا دکھائی دیا ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۶۸).

---دیکھنا ف م.
خواب دیکھنا ، سوتے میں کچھ دیکھنا.

میں اسی رات کو دیکھا جو سپنا
دیکھا گھردار اور فرزند اپنا

(۱۶۷۹ ، قصہ تمیم انصاری) اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۵۷۲)).

دیکھا ہے میں زندگی کا جب سے سپنا
جلنا ہی سدا ہے مجھ کو نت ہے کھپنا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۱۰۶). اپنے جی میں متعجب ہو کر کہنے لگا الٰہی میں نے یہ کیا سپنا دیکھا۔ (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۹۵). تم اسی طرح بیٹھے بیٹھے سپنے دیکھتے رہوگے۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۶۸). اپنی مصیبتوں کے ٹلنے کے میٹھے میٹھے سپنے دیکھتا وہ شہر پہنچا۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۶۰)

سُپْنات (فت س ، سک پ) امذ (قدیم).
رک : سپنا.

کر نکو توں کسی سیں انوٹھی بات
کہیں گے لوگ ہوا ہے تجھ سپنات

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۲). [سپنا (رک) کا قدیم املا].

سُپْنان (ضم س نیز فت س ، سک پ) امذ.
رک : سپنا. جس روز اس بادشاہزادے کوں سپنان ہوا تھا اسی روز اس بادشاہزادی کوں سپنان ہوا تھا۔ (۱۷۳۹ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۸۱). [سپنا (رک) کا ایک املا].

سِپَنْج (کس س ، فت پ ، غنہ) امث.
سہ اور پنج سے مرکب، مانگی ہوئی چیز، عارضی، رعایتی شے بے بضاعت چیز؛ (کنایۃً) دنیا.

زر اشرف سے نہ بھر دل کا گنج
کہ دو روزہ ہے یہ سرائے سپنج

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۱۸).

چھوڑ آئے تھے جو خلد معنی کے قصر و گنج
ششدر تھے دربان خدا خانۂ سپنج

(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی ، میلاد معصومین ، ۱۳۵). [ف : سہ = تین + ف : پنج (رک)].

سپنجہ (کس س ، فت پ ، سک ن ، فت ج) صف.
رک : سپنج ؛ مراد : دنیا.
ترا وصل ہم کو میسر ہے جاناں بحمداللہ اندر سرائے سپنجہ
عیاذاً من اللہ ولی بہیم ہجراں سے دل کا ہیگاہ رہتا ہے رنجہ
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۷۲). [سپنج + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سپنجی (کس پ ، فت پ ، سک ن) صف.
عارضی ، آنی جانی ، ناپائیدار.
دو کر کے دو ہزار کیے اک ہزار کے
خارج کیا سرائے سپنجی سے مار کے
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۸ : ۹۷). [سپنج + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سرائے (---فت س) امث.
۱. **عارضی قیام کا ٹھکانا ، جہان گزراں ؛ (مجازاً) دنیا.** سپنج کے معنی عاریت کے ہیں سی جہت سے دنیا کو سپنجی سرائے کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). روح انسانی اس سپنجی سرائے میں بدون امداد الٰہی بڑی ضعیف و ناتواں و بیکس ہے. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ۷). ۲. **کھیت کے رکھوالے کی جھونپڑی** (فرہنگ عامرہ). [سپنجی + سرائے (رک)].

سَپند (فت س ، کس پ ، سک ن) امذ.
رک : سپنڈ. مغربی ہند میں سپندوں سے مشورہ کرنا ضروری نہیں ہے. (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود ، ۱ : ۵۱). [سپنڈ (رک) کا ایک املا].

سِپَنْد (کس س ، فت پ ، غنہ) امذ.
۱. **رائی ، کالی رائی ، کالا دانہ جسے نظرِ بد کا اثر دُور کرنے کے لیے بھی جلایا جاتا ہے.**
نہیں بزم اس سار کا ہور کہیں
نظر نا لگے تیوں سٹو اگ سپند
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۵).
ترے فراق میں دل کوں کیا ہوں بند جدا
کیا ہوں خال اپر جی کوں جیوں سپند جدا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱).
کبھو دے بزم میں اپنی مجھے بھی رخصتِ سوز
گیا اثر میں مری جان کیا سپند سے میں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۳).
خدا کی مہر ہے تیرے جمال پر او بت
سیاہ دانہ ہے تل حاجت سپند نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۳). اور تخم جو اس پر ڈالا جاتا تھا وہ سپند کا حکم رکھتا تھا. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، حالی ، ۱۲۲). اس کپڑے کو سپند چشم بد بنایا تمہاری سمجھ میں اتنا بھی نہ آیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۲۲). ۲. **ایک قسم کا موم جو دریا سے حاصل ہوتا ہے اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے ، عنبر.** یہ امر ثابت ہے کہ یہ ایک قسم کا موم ہوتا ہے ... جس کو سپند کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۲۱). ۳. (تصوف) **اس سے تجلی ذات مراد ہے جس کا رنگ تاریک ہے جسکو سایۃالحقایق بھی کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۳۰).
[ف : سپند و آوستا : شپنت].

---آسا م ف.
سپند کی طرح ، مضطربانہ ، بے قراری کے ساتھ.
آہ یہ کس شعلہ رو سے طبع اب مایوس ہے
جو سپند آسا جگر اس آگ کا مانوس ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۷۶). افراسیاب سپند آسا بستر آتش غم پر جلا کیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۱۳۱).
سراپا نالۂ بیدار سوزِ زندگی ہو جا
سپند آسا گرہ میں باندھ رکھی ہے صدا تو نے
(۱۹۵٦ ، فکر سخن ، ۱۸). [سپند + آسا (رک)].

---ساں م ف.
سپند آسا (رک).
جو دل جلوں کی کبھی نالہ آسماں فریاد
کریں گے نجم چٹک کر سپند ساں فریاد
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۷). [سپند + ساں (رک)].

---سوز (---و مج) صف ؛ امذ.
سپند جلانے والا ، رائی جلا کر دھونی دینے والا آدمی. گھوڑوں کی تربیت کے لیے جن نوکروں کی ضرورت ہوتی تھی اون کی تفصیل یہ ہے ، داروغہ ... فراش ، سپند سوز ، خاک روب. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ٦ : ۲۱۳). [سپند + ف : سوز ، سوختن - جلنا].

---وار م ف.
سپند کی طرح ، سپند آسا (رک).
جب اون کے شعلۂ رخ پر نگاہ کرتے ہیں
سپندوار تل آنکھوں کے آہ کرتے ہیں
(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۱۲۸). [سپند + وار (رک)].

سپنداں (کس س ، فت پ ، غنہ) امذ.
رک : **سپند.** حرف. اس کو حب الرشاد اور سپنداں کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۱). بعض نے سپنداں کے ساتھ سفید کی قید بھی لگائی ہے. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵٦). [سپند (رک) کا ایک املا].

سپندی (کس س ، فت پ ، سک ن) امث.
چشم بد کا اثر زائل کرنے والی رائی (پلیٹس). [سپند + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَپِنڈ (فت س ، کس پ ، سک ن) امذ.
(ہندو) **گزری ہوئی چھ نسلوں اور آنے والی چھ نسلوں کے لوگ ، کسی مشترک بزرگ کی اولاد ، نسل ، ایک ہی خاندان کا ، خاندان کے لوگ.** سپنڈ کا تعلق باپ کے رشتہ سے سات پشت کے اور ماں کے رشتہ سے پانچ پشت کے بعد ختم ہو جاتا ہے. (۱۸۹۹ ، اصول دھرم شاستر ، ۱۲). [س : سپنڈ सपिण्ड].

سَپِنڈا (فت س ، کس پ ، سک ن) امذ.
رک : **سپنڈ** (فیروزاللغات). [سپنڈ (رک) کا ایک املا].

سپنگی (کس س ، فت پ ، غنہ) امذ.
بھکشو ، جوگی. وہ نیپال کی طرف چلا گیا اور بودھ مذہب میں شامل ہو کر سپنگی بن گیا. (۱۹۳۰ ، سیر عشرین ، ۱۰۶). [مقامی].

سپنو (ضم س ، سک پ) امذ (قدیم).
خواب ، رویا.

جاز اوسنا کے ہے اوت پت بولنا
جا کرت اور سپنو سکھوپت بولنا

(۱۸۰۲ ، رموزالعاشقین ، ۲۷). [سپنا (رک) کا ایک املا].

سپنے (فت س ، سک پ) امذ ؛ ج.
سپنا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

یہ بادل ہیں کہ ساون کے سپنے
ہوا جن کو اڑا کر لا رہی ہے

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۸۹).

---دکھانا محاورہ.
خواہش یا آرزو پیدا کرنا.

مجھے پریم کے سپنے دکھا ہی گئے
مجھے پریت کے دکھ سے رُلا ہی گئے

(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، ۱۶۰).

---دیکھنا محاورہ.
خواب دیکھنا ، خواہش کرنا ، آرزو کرنا ، خیالی پلاؤ پکانا. شاید ان کی بیویاں داستانوں کی موت کے سپنے دیکھا کرتی ہوں گی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۵۸).

سکھ کے سپنے دیکھتے جاگے
جگ جگ کے دکھیارے سائیں

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۳۰).

---کی سی مایا جس کو اپنی بتلاوے کہاوت.
دولت خواب کی طرح ایک بے حقیقت چیز ہے جسے انسان اپنی کہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---منے م ف (قدیم).
خواب میں (قدیم اردو کی لغت).

---میں آنا محاورہ.
نیند کے عالم میں نظر آنا ، خواب میں آنا ، خواب میں دکھائی دینا.

ہیں انھیں میں جن کے سپنے میں نہیں آیا سماں
جب سے آنکھ ان کی کھلی دیکھا ہے گھر میں اپنے کال

(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۰۵).
سکھی سیاں موہے کو یاد کیو سپنے میں آ کر درس دیو موہے مانا پتا کچھ غم نہ کرو سکھی کا ہے بچھاڑا کہاوت ہے (۱۹۰۰ ، انشائے بشیر ، ۲۹۵).

---میں دیکھنا محاورہ.
خواب میں دیکھنا ، نیند کے عالم میں ملنا یا حاصل ہونا ؛ کسی چیز کی آرزو کرنا ، خواہش کرنا.

خوشیاں میزبانیاں کرتے سو کاج
نہ سپنے میں دیکھا کدھیں رام راج

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۵).

---میں راجا / راجہ ، بھئے / ہے ، دن کو وہی احوال کہاوت.
رہیں جھونپڑوں میں خواب دیکھیں محلوں کا ، غربت میں بھی اعلیٰ خیالات ہیں. شرور تم نے کوئی خواب پریشاں دیکھا ہے سپنے میں راجہ بھئے دن کو وہی احوال. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۷۵).

سپُوت (ضم نیز فت س ، ضم پ) امذ.
نیک بیٹا ، لائق اور سعادت مند فرزند.

تجے دیکھنے پیار آتا ہے بہوت
ہو پنگم پر بیچ ڈالی سپوت

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۹)).

روایت ستون انس مالک کے پوت
نبی جیو کی خدمت میں تھا وہ سپوت

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۳۵). لکھمی داس اس کا بیٹا سپوت تھا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰۲).

سپوتوں کو اپنے اگر بیاہ دیجے
تو بہوؤں کا بوجھ اپنی گردن پہ لیجے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۷۶). یہاں قوم کے دو سپوت مدفون ہیں. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۴۳). راجہ کے چھ بچے تھے چار بیٹے دو بیٹیاں ، بڑے بیدار مغز ، ذی عقل ، تنومند سپوت راج کنور. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۱). [س : سُ - اچھا + پُوت (رک)].

سپُوتائی (فت س ، و مع) امث.
قابل یا فرمانبردار بیٹا ہونا (ماخوذ : پلیٹس). [سپوت + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

سپُوتوں (فت س ، و مع ، و مج) امذ ؛ ج.
سپوت (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).

دکھانے ہاتھ ایسے راجپوتوں کے سپوتوں نے
صدائے الاماں کا شور اٹھا دشمن کے لشکر سے

(۱۹۱۵ ، مطلع انوار ، ۹۷). آج کل ملک کو آپ جیسے سپوتوں کی ضرورت ہے. (۱۹۸۷ ، کرنیں ، ۶۵).

---کے کپوت اور کپوتوں کے سپوت کہاوت.
اچھوں کی بری اولاد ہوتی ہے اور بروں کی اچھی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

سپُوتی (فت س ، و مع) امث.
۱. لائق اور سعادت مند اولاد والی. صد رحمت اس سپوتی ماں پر کیسے بیٹے جنے ہیں کہ واہ بھے واہ. (۱۸۹۶ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۰۵). ۲. سات بیٹوں والی (فرہنگ آصفیہ). [سپوت + ی ، لاحقۂ تانیث].

---رووے ٹوکوں کوپوتی رووے پوتوں (پتروں) کو کہاوت.
اولاد والی روٹی کے ٹکڑوں کو روتی ہے ، بے اولادی اولاد کے

لیے لڑتی ہے دنیا میں کوئی بھی سکھی نہیں ، دُنیا میں کوئی بھی شکایت سے خالی نہیں (جامع اللغات ، مجمع الامثال).

سپوتا (فت س ، و مج) امذ
سپوتا چینائی پھل ہے ، یہ درخت گلب کے درخت سے بہت مشابہ ہے ، نہایت شیریں ہوتا ہے اور اکثر اس پھل کا مزا چھوارے کا سا ہوتا ہے. (دولت ہند ، ۱۱۳). [مقامی].

سپور (فت س ، و مع) صف.
۱. پُوری طرح بھرا ہوا ، معمور ، مملو.
ساگر ہے سپور معرفت کے   بل عین ہے نور معرفت کے
(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۱۳). ۲. کامل ، مکمل.

نفس توں ، دل توں ، روح توں ، توں نور
توں نرالا ہے سب نے توں تجھ سپور

(۱۷۱۸ء ، بحری ، ک ، ۲۳۷). [رک : سپورن सपूर्ण].

سپورٹ (فت س ، و مج ، سک ر) امث.
تائید ، حمایت ، پرورش. ہمارے ملک میں ایسے نجی شعبے موجود ہیں جو اسے سپورٹ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں. (۱۹۸۸ء ، جنگ ، کراچی ، یکم اپریل ، ۴). [انگ : Support].

سپورٹس (کس مج س ، و مج ، سک ر ، ٹ) امذ.
رک : اسپورٹس (مع تحتی الفاظ). شفیق الرحمن ... سپورٹس اور فنون لطیفہ میں دخل رکھتا ہے. (۱۹۴۲ء ، کرنیں (دیباچہ) ، ۱۰).
[انگ : Sports].

---- کار امث.
ایک چھوٹی موٹر جو عام موٹروں سے زیادہ تیز رفتار اور مقابلوں میں استعمال ہوتی ہے. تازہ ترین ماڈلز کی سپورٹس کاروں کے ٹائروں کی چیخیں ہر لمحہ دل دہلاتی ہیں. (۱۹۸۳ء ، خانہ بدوش ، ۲۵۷).
[انگ : Sports Car].

---- مَین (---- ی لین) امذ.
کھلاڑی. ہاتھی کا شکار بہت مشکل ہے کیونکہ ہاتھی سپورٹس مین بالکل نہیں ہوتا. (۱۹۸۰ء ، لہریں ، ۳۸). [انگ : Sports Man].

سپورڈہور (فت س ، و مع ، سک ر ، فت د ، و مع) امذ.
ایک قسم کا لباس جو عموماً تبت میں بنایا جاتا ہے. بادشاہ نے پوشنوں کے نام بدلدیئے ... سپورڈہور کہ تبت میں بنایا جاتا ہے. کپور نور. پائے افزار کا چرن دھرن اور ایسے ہی بہت نام. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۳۶). [مقامی].

سپُورَن (فت س ، و مع ، فت ن). (الف) صف ؛ م ف.
۱. پُوری طرح بھرا ہوا ، معمور ، بھرپور.

وہی سب سکت منہ سپورن بھیا
وہی سب انندی انند چھند کیا

(۱۵۶۴ء ، شمس العشاق ، ۷۹). ۲. پُورا ، مکمل.
سپورن جو راوت ہے چنڈال میں   چکر کرو تیہی سو کوٹال میں
(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۰۴).

مجھ انکھی کی لہر کا لگیا سو خیال
حوں عکس بھی ہوئے سپورن ہلال

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۱۲). بالا چاند چودا رات کی ساری جوں سپورن بن جاتا ہے. (۱۸۶۵ء ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اُردو کی لغت)). (ب) امذ. پُورا چاند ، بدر.

سورج زرفشاں مثل کا تجھ ورق
منور سپورن ترا زیر مشق

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۲۶). [س : سمپورنڈ सम्पूर्ण].

سیپورہ (کس مج س ، و مج ، فت ر) امذ.
جین مذہب کے ماننے والے لوگوں کا ایک گروہ. گروہ اوّل کہ سیورہ ... نام سے مشہور ہے. (۱۹۳۹ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۲). [مقامی].

سپوڑنا (فت س ، و مج ، سک ڑ) ف م.
چٹ کر جانا ، ختم کرنا ، بدتمیزی سے کھانا ، معمول سے زیادہ مقدار لے لے کر جلد کھا جانا. رُخصت ہونے سے پہلے شہد سپوڑ جاتی ہیں. (۱۹۳۰ء ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۸۸). انھیں مُربہ سپوڑتے دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ رشک و حسد کے طوفان کو روکنے کے لئے بند باندھ رہی ہوں. (۱۹۶۶ء ، دو ہاتھ ، ۲۸۸). [مقامی].

سپوک (کس س ، و مج) امذ. نیز اسپوک.
آڑ یا بلی جو پہیے کو الٹا گھومنے یا اُلٹنے سے روکتی ہے ، پہیے میں لگی ہوئی تیلی. پہیے زیادہ تر لکڑی کے آرٹلیری وہیل استعمال ہوتے تھے لیکن لکڑی بہت اچھی نہ ہونے پر سپوک سکڑ جاتے تھے. (۱۹۲۳ء ، آئینۂ موٹر کاری ، ۱۳۸). [انگ Spoke].

سپولا (فت س ، و مج) امذ ؛ مصغ سپولیا.
سانپ کا تازہ نکلا ہوا بچہ ، چھوٹا سانپ. کوبیوں کے کوڑے کوڑے سکھلائے پر الکین یوں بکھیر رہی تھیں کہ جیسے امرت کے لوبھ سے سپولے اُڑ کر چاند کو جا لگے ہوویں. (۱۸۰۳ء ، پریم ساگر ، ۵۶). سپولا وہاں سے نکل گیا اور گو ابھی اس کے دانت نہیں نکلے ہیں لیکن آخر سانپ ہی کا بچہ ہے. (۱۹۰۳ء ، ملاحظم ایران ، ۵۳).

دو رُخی کتنے سپولے کتنے ناجی ناگ ہیں
کتنے زاہر اژدھے ہیں ، کتنے حاجی ناگ ہیں

(۱۹۳۳ء ، نقش دوراں ، ۲۰۱). [س : سرپ + ---- لہ + ک : सर्प + उल + क].

سپولیا (فت س ، و مج ، کس ل) امذ ؛ امر سپولیہ.
رک : سپولا.

کبھو کوئی سپولیا ہے بھرے
کبھی چھت سے ہزار بانئے گرے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۰۹).

نہیں دو رنگی کا دُخل میں دخل کالوں کا
سپولیا ہے ہر اک بال کوڑیالوں کا

(۱۸۷۸ء ، سُخن بیمثال ، ۱۶). عبدالقادر نے عرض کی حضور یہ سانپ کا سپولیا ہے. (۱۹۲۳ء ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۱۰).

بے شمار ننھے ننھے کیڑے مکوڑے کیچوے سپولیے ... مٹی میں رہتے ہیں۔ (۱۹۶۶ء ، جدید کاشتکاری ، ۴۶)۔ [سپولا (رک) کا ایک اِملا]۔

سِپَہ (کس س ، فت پ) امث۔
سپاہ ، فوج۔ جب سپہ بنگال میں آئی تو ... سعید خان بیمار تھا۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۷)۔ سپہ' سپہدار، سپہ سالار۔ (۱۹۲۱ء ، وضع اصطلاحات ، ۲۳۵)۔ [سپاہ (رک) کا مُخفّف]۔

ـــــ آرا صف ؛ امذ۔
سردارِ فوج ، سپہ سالارِ لشکر۔ جب سپہ بنگال میں آئی تو یہاں کا سپہ آرا سعید خان بیمار تھا۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۷)۔ [سپہ + ف : آرا ، آراستن ـ سجانا]۔

ـــــ پَرْوَری (ـــــ فت پ ، سک ر ، فت و) امث (قدیم)۔
سپہ سالاری ، سپہ آرائی ، لشکر کا سالار ہونا۔

قرینہ سپاہی کا پالنے میں یک
سپہ پروری کوں زمانے میں یک

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۱۹۳)۔ [سپہ + ف : پرور ، پروردن ـ پالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امث (قدیم)۔
سپاہی ہونا ، فوجی ہونا؛ (مجازاً) بہادری ، دلیری۔

ہماری سپہ پن کی تو کیا بڑائی
جو اچھتیں ہمیں شہ لک آئے لڑائی

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۲۵۲)۔ [سپہ + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ دار صف ؛ امذ۔
فوج یا کسی رسالے کا سردار یا سالار۔

علی سارے ولیاں میں ہے سپہ دار
علی سارے ولیاں میں کا ہے سردار

(۱۶۶۵ء ، پھول بن ، ۷)۔

سپہ کے سپہ دار چھوٹے بڑے
گواہی یہ جھوٹی ہوئے سب کھڑے

(۱۷۹۳ء ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۸)۔ راجہ سبھ دیوی نے سپہ کے سپہ داروں کو بڑے بڑے خلعت عنایت کیے۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۶۶)۔

اس معرکۂ سخت میں تھا زار بھی موجود
اور لشکرِ روسی کا سپہ دار بھی موجود

(۱۹۱۱ء ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۰۹)۔

کی ہے درخواست سپہدار نے آداب کے بعد
کہ حضور آج کی شب جشن میں شرکت نہ کریں!

(۱۹۷۳ء ، برگ خزاں ، ۱۷۲)۔ [سپہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــــ داری امث۔
سپہ دار ہونا ، سپاہی یا سپہ سالار کا کام یا منصب۔

قتل کرتے ہیں جیسے مردم بدمست پر مل کر
صف مژگاں سیں تیری سیکھ کر ظالم سپہ داری

(۱۷۳۰ء ، شا کر ناجی ، د ، ۲۸۲)۔ [سپہ + دار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ سالار امذ۔
فوج کا سربراہِ اعلیٰ۔

نگہ کی تیغ لے وو ظالم و خونخوار آتا ہے
جگت کے خوبروباں کا سپہ سالار آتا ہے

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۱۲)۔ بادشاہ نے ... اس کمہار کو بولایا اور اپنی فوج کا سپہ سالار کر کے فرمایا کہ میں اسے بہت بہادر جانتا ہوں۔ (۱۸۳۵ء ، حکایتِ سخن سنج ، ۱۳۰)۔ سلطان علاءالدین نے ... غازی ملک کو دس ہزار سوار کا سپہ سالار بنا کے بھیجا۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۵)۔ جنرل رابرٹس سپہ سالار افواجِ انگلستان بڑے مشہور جنرل ہیں۔ (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۳)۔ وہاں کے مُقتدر اخبار «الجمہوریہ» نے مجھے کشمیر کی تحریکِ آزادی کا سپہ سالار کہہ کر پکارا۔ (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۷۹۶)۔ [سپہ + سالار (رک)]۔

ـــــ سالاری امث۔
سپہ سالار ہونا ، سپاہی یا سپہ سالار کا کام یا منصب۔ دمشق کا شہزادہ یزید اپنی سپہ سالاری میں مسلمانوں کا پہلا لشکر لے کر بحرِ اخضر میں جہازوں کے بیڑے ڈالتا ہے۔ (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۷۳۲)۔ [سپہ + سالار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ کَشی (ـــــ فت ک) امث۔
لشکر لے کر حملہ یا چڑھائی کرنا ، فوج کشی۔ کسی کو یہ قوت نہ تھی کہ اُسے دعویٰ مبارزت و سپہ کشی کرے۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۳)۔ [سپہ + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا]۔

ـــــ گَر (ـــــ فت گ) امذ۔
وہ شخص جو ایک سپاہی کی حیثیت سے خدمت انجام دیتا ہو ، سپاہیانہ حیثیت کا مالک ، سپاہی پیشہ ؛ فنونِ حرب و ضرب کا ماہر۔ تمام مشہور سپہ گر ... شہسواری کے کرتب دکھایا کرتے تھے۔ (۱۹۲۶ء ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۷۹)۔ [سپہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــــ گَری (ـــــ فت گ) امث۔
سپاہی کا کام ، فن یا منصب وغیرہ ، سپاہی یا فوجی ہونا۔

سو پُشت سے ہے پیشۂ آباء سپہگری
کچھ شاعری ذریعۂ عزت نہیں مجھے

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۳۱)۔ وہ فنونِ سپہ گری کا ماہر تھا۔ (۱۹۱۵ء ، شبستاں کا قطرۂ گوہریں ، ۴۳)۔ سو پُشت سے اُن کے آباء کا پیشہ سپہ گری رہا ہے۔ (۱۹۸۷ء ، اِک محشرِ خیال ، ۱۰۲)۔ [سپہ + گر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سِپَہْبُد (کس س ، فت پ ، سک ہ ، فت نیز ضم ب) امذ۔
شہنشاہ ؛ جرنیل ، سردار ، سپہ پیشہ ، سپہ گر۔

سپہبد بیٹھا جا کر برجائے خویش
منگایا او معجن کوں اپنے یہ پیش

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۳۸۰)۔ وہ صلابت نہیں ملتی جو سپہبد و سپہگر کی اوّلین صفت ہے۔ (۱۹۶۶ء ، غالب کی شخصیت اور شاعری ، ۱۸)۔ [سپہ + بُد (۲)]۔

سِپَہدار (کسر س ، فت پ ، سک ہ) صف و امذ.
فوج یا کسی رسالے کا سالار یا سردار.

وہی ہے سپہدار لشکر شکن
وہی ہے جگردار خیبر شکن

(۱۸۳۸ ، مثنویٔ ناسخ ، ۲۷۰).

سپہدار غانم کو سب سے سوائے
الم تھا کہ زیرِ علم ان کو پائے

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۱۰۹).
سجیلا سپہدار بانکا سپاہی سُنو تو دعائے ظفر دے رہا ہے
اندھیروں پہ یلغار کرتے ہوئے ہر یروں کو نوید سحر دے رہا ہے
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۳۲). [سپہ دار (رک) کا ایک اِملا].

سِپِہْر (کسر مع س ، پ ، سک ہ) امذ.
۱. آسمان ، فلک ، گگن.

سنگِ باراں شیشۂ عشرت پہ کیجو اے سپہر
لیک دے اِتنی تو فُرصت بھر لے میرا بھی اَیاغ

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۷).

قدرت نہ اس قدر بھی مجھ کو سپہر نے دی
جو شہر کے کنارے ایک جھونپڑا بناؤں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۷۰).

ہم نے کیا جہاں سے گزر کر جہاں مقام
واں وسعتِ سپہر و زمیں پائمال ہے

(۱۸۵۵؟ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱۱۳).

اک نور ہے مہرِ لکھنؤ کا
اختر ہے سپہرِ لکھنؤ کا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۸۱).

اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہے سپہر
نہ دیکھے گی دنیا کبھی روئے مہر

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۲۶). **۲. قسمت ، وقت ، دنیا** (پلیٹس).
[ف : سپہر ؛ پہلو : شُبائش].

ـــــ بَرِیں کس صف(ـــــ فت ب ، ی مع) امذ.
نواں آسمان ، چرخِ نہم ، بلند آسمان. جس دنیا پر یاما حکمراں تھا ... سپہر بریں پر واقع تھی. (۱۹۲۳ ، وید کو پند ، ۱۰۱). اُسی دور میں میر اور سودا اُردو شاعری کے سپہر بریں پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے اور قدرت نے ان کو کام کرنے کا موقع دیا. (۱۹۸۰ ، محمد تقی میر ، ۱۱). [سپہر + بریں (رک)].

ـــــ کَبُود کس صف(ـــــ فت ک ، ضم ب) امذ.
نیلا آسمان ، نیلگوں آسمان.

پیلے کریگا جسم غریبوں کے زیرِ غم
گردش اگر یہی ہے سپہرِ کبود کی

(۱۸۸۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۲۸). [سپہر + کبود (رک)].

سِپَہَّر (کسر مع س ، فت مع پ ، سک نیز فت ہ) امث.
تیسرا پہر ، دن ڈھلے ، دن کا تیسرا حصہ ، ظہر ، دوپہر کے بعد (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [سہ پہر (رک) کا ایک اِملا].

سَپَّہْرا (فت س ، فت مع پ ، سک ہ) امذ.
رک : سہرا (پلیٹس). [سہرا (رک) کا بگاڑ].

سَپِہْرا (فت س ، کسر مع پ ، سک ہ) امذ.
گلہریا سانپ ، سرسبز گلہری کی طرح خط سپید و سیاہ پُشت پر ہوتے ہیں اور آنکھیں کچھ سیاہ کچھ سفید سی تین ہاتھ کا لمبا جیسے کاٹتا ہے ایک پہر میں مر جاتا ہے (تریاقِ مسموم ، ۳۶). [مقامی].

سَپَّہْری (فت مع س ، پ ، سک نیز فت ہ) امث.
سہ پہر ، سہ پہر کا وقت. سوتی ہوئی بستر غم سے سپہری کے وقت اٹھی. (۱۸۰۳ ، نثر بے نظیر ، ۸۷). [سپہر + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَپْہْناں (فت س ، سک پ ، ہ) امذ ؛ مـ سپہناں (قدیم).
سپنا ، خواب.
جیوں اس ائی نیند جو کیکہ اسیے میں یوں سپہناں دیکہ
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۴۲). [سپنا (رک) کا ایک اِملا].

سِپَہیا (کسر س ، فت پ ، کسر ہ) امذ.
رک : سپاہی. کاریگروں کارکنوں کی غذا کم ، سپہیوں ، کی زیادہ. (۱۹۷۳ ، جیونتی نامہ ، ۵۷). [سپہ + یا ، لاحقۂ تصغیر].

سِپی (کسر س) امث (قدیم).
ایک قسم کا دریائی کیڑا جس سے موتی نکلتے ہیں ، سیپی.

سپی موتی انجھو روتے رکت ہو لعل نت رہتے
فیروزا ماتمی ہو کر اپس کہن میں چھپایا ہے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۰۲). [سیپی (رک) کا مُخفف].

سُپِیاری (ضم س ، فت مع پ ، ی مخت) امث.
چھالیا ، سپاری. ہر گول چیز سُپیاری نہیں ہر چپٹی چیز انجیر نہیں. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۲۶۵). پیرِ دہقاں کا کونڈا ، بی ترت بھرت کی ہڑیا ، بی پتنگ کی سُپیاری ... یہ سب ٹوٹکے آزمائے. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۵ : ۸۴۶). نمک سپیاری اور تمبا کو کی تجارت ایک علیحدہ کمپنی کے سپرد کی گئی. (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری ، ۱۳۱). [سُپاری (رک) کا ایک اِملا].

سُپِیتی (ضم س ، ی مع) امث.
سپیدی ؛ سفیدی (پلیٹس). [سپیدی (رک) کا بگاڑ].

سِپِیچ (کسر نیز سک س ، ی مع) امث ؛ مـ اسپیچ.
تقریر ، خطبہ ، بیان. لارڈ سالسبری نے اپنی سپیچ گلاسگو میں ان کی نہایت درجہ تعریف کی ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۹۴). انہوں نے بڑی سپیچ دی ان کی لیڈی صاحب ہی نے تو انعام بانٹا. (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۳). [انگ : Speech].

سِپِیچَہ (کسر س ، ی مع ، فت چ) امذ.
اس شے کو کہتے ہیں جو شراب کے یا سرکے کے اُوپر مانند روئی کے بندھ جائے ، ہندی میں پھپھوندی کہتے ہیں (ماخوذ : مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۹). [ف].

سُپید (فت س ، ی مج نیز ضم س ، ی لین) صف.
۱. سفید.

> گُنبد اس کا سپید جوں موتی
> آب گوہر بھی صدقے واں ہوتی

(۱۹۱۷ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۲۴).

> سپید اس میں و لیکن ہو وہ زِیرا
> مری اس عرض کو کرنا پذیرا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۰). پر اُن کے سپید و سیاہ اور زرد رنگ ہوتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۹۵). سیدانی ایک سپید چادر اوڑھے گھر سے نکلی. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۳۵). صبح کے دھندلکے میں جاتے جاتے ایک نظر دیکھا بھی سپید کپڑے ، سپید ڈاڑھی ، گورے چٹے نورانی ... جسم پر لرزہ سا تھا اور پسینہ میں شرابور تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۴۹). ۲. گورا ، چٹا ، صبیح (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. مراد : لاغر، کمزور، خوف یا ضعف کے باعث جس کا رنگ اُڑ گیا ہو یا خون خُشک ہو گیا ہو. علالت بڑھتے بڑھتے یہ نوبت پہنچی کہ بدن میں خون نہیں رہا بالکل سپید ہو گیا ہوں. (۱۹۰۲ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۳۰). [پہلو : شیٹ].

---باف صف.
گاڑھا بُننے والا ، جولاہا.

> اے ماہ خانگی تیرے برقعے کو دیکھ کر
> تنہ کی سپید باف فلک نے ردائے صبح

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۷۷). [سپید + ف : باف ، بافتن - بُننا].

---پر دِکھانا محاورہ.
(شکاریات) مقابلے سے دستبردار ہو جانا ، بھاگ جانا ، بُزدلی دکھانا. حقیر جاندار کے مقابلہ میں جو بہت ناسمجھی کے ساتھ حملہ کرتا ہے منہ پھیر دینا یا سپید پر دکھانا اصالت ، شرافت مردانگی اور غالباً ہمارے مذہب کے بھی خلاف ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۲۴).

---پڑ جانا محاورہ.
چہرے کا رنگ اُڑ جانا ، خوف یا غم سے خون خُشک ہو جانا (نوراللغات).

---پلکا (---فت پ ، سک ل) امذ.
وہ کبوتر جس کا رنگ سپید ہوتا کالا ، دُم اور بازو کُچھ کالے اور کُچھ سفید ہوتے ہیں (نوراللغات). [سپید + پلک (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---پوش (---و مج) صف ؛ امذ.
وہ جس نے اجلے کپڑے پہنے ہوں ، خُوش لباس ، شریف طبع ، سیدھا سادھا. مکان پر کسی نے تین دفعہ دستک دی حسب معمول دروازہ کھولا گیا تو ایک ہندو سپید پوش مگر گھامڑ اور بدتمیز اندر آیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۴۷). [سپید + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا].

---پوشی (---و مج) امث.
خوش لِباس ، سادگی ؛ (کنایۃً) عزّت و آبرو ، بھرم. اس کے نوکروں ذی رتبہ سے جو وہاں رہتے ہیں سپید پوشی ہے. (۱۸۳۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۳۲). [سپید + پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پلُو (--- کس پ ، و مع) امذ.
عورتوں کی ایک مخصوص بیماری ، لیکوریا ، سیلان ، الرحم. حیض بند ہونے کی علتیں یہ ہیں ... وضع حمل ہونے یا کثرتِ مباشرت یا سپید پلو وغیرہ ہو جن سے مزاج یا رحم کی قوت کم ہوجائے. (۱۸۳۸ ، ۲ ، اصول فن قبالت ، ۳۲). [سپید + پلو (پیلو (رک) کی تخفیف)].

---کرنا ف م.
اُجلا کرنا ، تانبے کو سنکھیا کی مدد سے جوڑا بنانے کے واسطے چاندی کی رنگت میں لانا (نوراللغات).

---و سیاہ/سیَہ (---و مج ، کس س / فت ی) امذ.
نیکی بدی ، بھلائی بُرائی ، جملہ اُمور ، تمام اِختیارات.

> یاں کے سپید و سیاہ میں ہم کو دخل جو ہے سو اِتنا ہے
> رات کو رو رو صبح کیا اور دن کو جُوں تُوں شام کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۶). حضرت عثمانؓ نے ایک شریرالنفس شخص مروان کو سپید و سیاہ کا مالک کر کے معتمدِ خاص بنا دیا. (۱۹۳۱ ، سیدہ کالال ، ۹۲). علی گڑھ کے سپید و سیہ کا اِنصرام ایسے ہاتھوں میں تھا جو اندرونی اِنتشار کو قابو میں رکھ سکتا تھا نہ بیرونی فشار کو. (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۸۱). [سپید + و (حرفِ عطف) + سیاہ / سیہ (رک)].

---و سیاہ کا اِختیار امذ.
کامل اختیار ، بنانے بگاڑنے کا اختیار ، ہر طرح سے تصرّف کرنے کا اِختیار (نوراللغات).

---و سیاہ کا مُختار امذ.
وہ جسے مکمل اِختیار حاصل ہو ، مُختارِ کُل. گھر کا مالک اور سپید و سیاہ کا مُختار جائداد کا منتظم محسن تھا. (۱۹۲۹ ، طوفانِ اشک ، ۷).

---و سیاہ کرنا محاورہ.
جس طرح چاہے تصرّف میں لانا ، مُختارِ کُل ہونا ، جو چاہے کرنا (نوراللغات).

سپیداج (فت س ، ی مج) امث.
ایک دہ شاخہ مچھلی جس کے منھ سے کالی رال بہتی ہے. سپیداج کے ہر انڈے سے ایک بچہ نکلتا ہے. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۵۲۵). [سپید + داج (رک)].

سپیدار (فت س ، ی مج) امذ.
بید کی قسم کا سفید پتے اور چھال والا ایک بڑا درخت نیز اس کی لکڑی ، سفیدہ. عرب اس کو فارسی میں سپیدار کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۳). اس کے پتے اور چھال سفید ہیں اس لئے سپید درخت و سپیدار کہلاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۵۳). [سپید + دار ، لاحقۂ فاعلی].

سُپیدَہ (ضم س ، ی مع ، فت د نیز فت س ، ی مج ، فت د) امذ.
۱. **روشنی ، اُجالا ، صبح کی روشنی.**

گزر مرقد پہ میرے اگر اس حور طلعت کا
سواد گور بن جائے سپیدہ ، صبح جنّت کا

(۱۸۷۳ ، دیوانِ جراز ، ۲).

ہم زخمیوں کو شک ہوتی ہے شبِ فراق
مرہم ہوا سپیدۂ نورِ قمر کسے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۲).

رہی راحت نہ جب ، بجا ہے اے دل رنج کلفت کا
کہ پایانِ شبِ غم ہے سپیدہ ، صبحِ عشرت کا

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۶۰). ۲. **ایک قسم کا آم ، سفیدہ.** جس قدر لذت ملی سپیدے ہی سے ملی. (۱۸۹۵ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۳۳۵). ۳. **ایک درخت جس کا تنا اور چھال وغیرہ سفید ہوتے ہیں.** کسان دیکھتا ہے ... وہ پودا اس طرح تنکا کھڑا ہے جس طرح موسمِ سرما میں اس کے گھر کے باہر سپیدے کا درخت کھڑا ہوتا ہے. (۱۹۵۷ ، طوفان کی کلیاں ، ۳۸). ۴. **وہ سفوف جو چہرے پر ملتے اور بچوں کی آنکھیں آشوب ہوتی ہیں تو آنکھ میں لگاتے ہیں ، سفید رنگ جو تصویروں میں بھرتے ہیں** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سپید + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــِـ سَحَر کس اضا(ـــ فت س ، ح) امذ.
۱. **وہ سفیدی یا روشنی جو طلوعِ آفتاب سے کچھ دیر پہلے نمودار ہوتی ہے ، اُجالے کا قریب ہونا ، روشنی کا قریب تر آ جانا.** سپیدۂ سحر کی گریباں چاکی درکنار جس تارے کو دیکھیے اس کی صورت پر اداسی چھائی ہوئی ہے. (۱۹۲۱ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۱۲۸). ہندوستان میں آزادی کا سپیدۂ سحر نمودار ہونا شروع ہو گیا. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۶۱). ۲. **بالوں کی سفیدی.** جب عمر ڈھل جاتی ہے اور سپیدۂ سحر نمودار ہوتا ہے. تو قدرت ایک اور حسن عطا کر دیتی ہے جسے وقار کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۱۹). [سپیدہ + سحر (رک)].

ـــِـ سَحَری کس صف(ـــ فت س ، ح) صف.
رک : **سپیدۂ سحر.** امام ان کی باتوں پر توجہ نہ کرتے تھے ... اسی حالت سے رات کٹی اور سپیدہ سحری نمودار ہوا. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۳۷). [سپیدہ + سحر + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِـ صُبح کس اضا(ـــ ضم ص ، سک ب) امذ.
رک : **سپیدۂ سحر.** باعظمت رات اور سپیدہ صبح ایک دل ہیں گو صورت میں مشابہ نہیں ہیں. (۱۹۰۳ ، وید کے پند ، ۱۶۲). [سپیدہ + صبح (رک)].

سپیدی (ضم س ، ی مع نیز فت س ، ی مج) امث.
۱. **روشنی ، نور ، صباحت ، سفیدی.**

سپیدی قد کی پھبکی لگی جب
تمہارے رنگ کی دیکھی گرائی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۸).

سبب اس کی بیت ہوئی یہ سفید
یہی ہے سپیدی کا سِن مجھ میں بھید

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۳۰).

گھر میں جو سپیدی چارسو تھی
صبح امید روبرو تھی

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲۳). صبح کی سپیدی نمودار ہو رہی ہے. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۹۲). ۲. **قلعی جس سے دیواروں کی پُتائی کی جاتی ہے.**

ہے ہجرِ یار میں یہ مری چشمِ تر کا رنگ
ہو جس طرح کسی کا سپیدی سے گھر سپید

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۸۲). مکانات ہمارے دیہات اور ایران کے دیہات سے کسی قدر بہتر ہیں کیونکہ عموماً دیواروں پر سپیدی ہے. (۱۹۱۴ ، روزنامہ سیاحت ، ۳ : ۲۸۹). ۴. **مرغی کے انڈے کے اندر کا سفید حصّہ** (نوراللغات). ۵. **آنکھوں کے ڈلے کا سفید حصّہ.**

آرزو ہے کہ میں اس حور کی لکھوں تعریف
کاغذ آنکھوں کی سپیدی ہے تو سطر پلکیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۱). ۶. **آنکھوں کا وہ سفید رنگ جو رونے کی زیادتی کے سبب پیدا ہو جاتا ہے.** ان کی آنکھوں میں سپیدی اس طرح اتر گئی کہ آنکھیں سوج گئیں. (۱۹۸۷ ، افکار، کراچی ، اگست ، ۸۳). ۷. **استخواں ، ہڈی** (ا ب و ، منیر ، ۶۲). ۸. (تصوف) **یکرنگی کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۳۰). [ف].

ـــ آنا محاورہ.
بال سفید ہونا ، بڑھاپا آنا.

اے دل سپیدی آئی ہوئے موئے سر سفید
رو رو کے اب تو نامۂ اعمال کر سفید

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۸۲).

منیر آئی سپیدیٔ عمر کیوں غفلت میں کھوتا ہے
کہ الھ صبح قیامت ہو گئی کس نیند سوتا ہے

(۱۸۸۱ ، منیر (مہذب اللغات)).

ـــ پِھرنا ف ل.
چُونے سے دیواروں کی پتائی ہونا (نوراللغات).

ـــ پُھوٹنا محاورہ.
صبح صادق کی روشنی کا نمودار ہونا.

یوں ہی شبِ غم ، منتظرِ وقتِ سحر ہم
پھوٹے جو سپیدی تو کریں عزمِ سفر ہم

(۱۹۳۵ ، دیوانِ عیاں ، ۵۸).

ـــ پھیرنا ف م.
چُونا پھیرنا ، قلعی پھیرنا ، سفیدی کرانا ، دیواروں کی پُتائی کرنا (نوراللغات).

ـــ پَھیلنا ف ل.
اُجالا ہونا ، صبح کی روشنی کا نمودار ہونا ؛ (کنایۃً) ترقی ہونا.

ہم راہ تمہاری تکتے تکتے اُوب گئے
پورب میں سپیدی پھیلی ، تارے ڈوب گئے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۵۶).

---صُبح کس اضا(---ضم ص ، سک ب) امث.
وہ سفیدی جو طلوع آفتاب سے پہلے نمودار ہوتی ہے. ایک ترسیم بنائیے اور اس طرح وہ تاریخ معلوم کیجیے جن میں ستارہ سپیدیٔ صبح یا شفق کے وقت طلوع یا غروب ہو. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۳۴۰) [سپیدی + صبح (رک)].

--- کرنا ف م.
مکان یا دوکان وغیرہ پر چُونا پھیرنا (نوراللغات).

سپیڈ (کس خف س ، ی مج) امث ؛ =اِسپیڈ.
رفتار ، قوت رفتار ، شرح رفتار (نیز رک : **اسپیڈ مع تحتی الفاظ**). زمین ... محور پر گردش بہ کس سپیڈ سے کر رہی ہے. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۷۳). [انگ : Speed].

سپیڈو میٹر (کس س ، ب ، و مج ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
آلہ جس سے موٹرکار وغیرہ کی رفتار معلوم کی جاتی ہے ، رفتار پیما (رک : **اسپیڈو میٹر**). سپیڈو میٹر دو قسم کا ہوتا ہے ، ایک سنٹری فیوگل اور دوسرا میگنیٹک. (۱۹۲۳ ، آئینہ موٹر ، ۱۲۸). [انگ : Speedometer].

سپیر (کس خف س ، ی مج) صف ؛ مذ ؛ =اسپیر.
رک : اسپیر ، فالتو ، ضرورت سے زائد (مشین وغیرہ کا پرزہ). جب ٹیوب ٹائر کے علاوہ سپیر رکھیں تو اس کی بہت حفاظت کرنی چاہیے. (۱۹۲۳ ، آئینہ موٹر ، ۱۳۹). [انگ : Spare].

--- پارٹس (---سک رٔ ، ٹ) امذ ؛ =اسپیر پارٹس.
کسی مشین یا موٹر وغیرہ کے فاضل پرزے. ہم دونوں کو کھینچ کر اپنی سپیر پارٹس کی خوبصورت دکان میں لے گیا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۰۳). [انگ : Spare Parts].

--- وِہیل (---ی مع) امذ ؛ اسپیر وہیل.
زائد پہیہ جو موٹر وغیرہ میں ٹائر پنکچر ہونے کی صورت میں کام آتا ہے سپیر وہیل کو بند رکھنا چاہیے تا کہ خاک وغیرہ سے بچا رہے. (۱۹۲۳ ، آئینہ موٹر ، ۱۳۰). [انگ : Spare Wheel].

سپیرا (فت س ، ی مج) امذ.
سانپ پالنے اور پکڑنے والا ، سانپوں کا تماشا کرنے والا.
سپیرے کیرے صندوقاں بھور سید
بلیسا کیرے مرطباں بے عدد
(۱۶۷۶ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵).
پکڑنے سے ہمیں کاکل کو تیرے ہاتھ کیا آیا
مگر یہ زہر کھاتے ہیں سپیرے ہاتھ کیا آیا
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۲).
یہ زلف کی ناگن بھی تیرے کوئی بلا ہے
خون ڈالیے نتھنوں سے سپیرے نظر آئے
(۱۸۶۳ ، اسیر اکبرآبادی ، د ، ۱۷۲). وہ سپیرا اناڑی ہے جو سانپ کو کاٹنے کا موقع دے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۵۹). جس طرح سانپ پالنے والے کو سپیرا اور ریچھ والے کو قلندر کہا جاتا تھا اسی طرح اخبار والے کو ایڈیٹر کہتے تھے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۵۹). [سپ (سانپ کی تخفیف) + یرا ، لاحقۂ صفت].

---سانپ ہی خَرِیدتا ہے کہاوت.
ہر شخص مطلب کی شے لیتا ہے (جامع اللغات).

سپیرَن (فت س ، ی مج ، فت ر) امث.
سپیرا (رک) کی تانیث ، سپیرے کی بیوی.
اگرچہ ان گیسوؤں نے زادھا ، تمہیں سپیرن بنا دیا ہے
مگر سنبھالے نہیں سنبھلتے ، یہ بےحیا کالے ناگ تم سے
(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۸۱). اگلے کمرے میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی دو سندر سپیرنیاں ... کرسیوں پر براجمان ہیں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۹۳). [سپیرا + ن ، لاحقۂ تانیث].

سپیس (کس خف س ، ی مج) امذ ؛ =اِسپیس.
فضائے بسیط ، خلا. سپیس میں ایسے تین آربٹل ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۵). [انگ : Space].

سپیشَل (کس خف س ، ی مج ، فت ش) صف ؛ =اسپیشل.
خاص ، مخصوص. سپیشل ریفریکٹری اس قسم میں کاربن اور گریفائیٹ خاص طور پر شامل ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲۹). [انگ : Special].

---ٹرین (---کس خف ٹ ، ی مج) امث.
ایک خاص ٹرین جو حکومت کے بڑے بڑے عہدہ دار یا گورنر وائسرائے یا رؤسا و امرا اور والیان ملک کے لیے ہوا کرتی تھی. سپیشل ٹرین اس خاص ریل کو کہتے ہیں جو گورنمنٹ کے بڑے بڑے عہدہ دار ... خاص اپنے لیے چھڑواتے ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۹). [انگ : Special Train].

--- کیس (---ی مج) امذ ؛ =اسپیشل کیس.
خاص معاملہ ، مسئلۂ خصوصی. اللہ میاں نے صرف دعا ہی قبول نہیں کی بلکہ سپیشل کیس کے طور پر پرویز کو گردن سے پکڑ کر مہر کے قدموں میں بھی ڈال دیا ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۹۳). [انگ : Special Case].

سپیشلِسٹ (کس س ، ی مج ، فت ش ، کس ل ، سک س) صف
متخصص ، خصوصی ماہر (رک : **اسپیشلسٹ**). اس کا اہتمام ایک سپیشلسٹ بعوض بے دادیاں کے سپرد کیا گیا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۸۲). انسانی زندگی کے کسی ایک پہلو کا سپیشلسٹ نہیں ہے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۱۰). [انگ: Specialist].

سپیکَر (کس س ، ی مج ، فت ک) صف ؛ =اِسپیکر.
۱. **تقریر کرنے والا ، بولنے والا ، لیکچر دینے والا ، خطیب.** انگریزی سپیکر اور مضمون نگار ترکی معاملات کو بیان کرتے وقت سخت نفرت انگیز تکرار سے استعمال کرتے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۵). ہمارے سپیکروں اور لیکچراروں میں آپ کے

سبب سے ایک معقول اور قابل قدر اضافہ ہوا ہے. (۱۹۰۲ء، مکتوبات حالی، ۱ : ۱۸). ۲. اسمبلی کا صدر. سپیکر نے کارروائی سے حذف کر دیا ہو اور کارروائی کی روداد .. کی صحیح تصویر پیش کی جائے. (۱۹۶۸ء، ابلاغ عام، ۷۷). [انگ : Speaker].

سَپھنک (فت س، سک پھ، فت ن) امذ ؛ امث.
رک : سپتک. ان کو سپھنک کہتے ہیں یعنی سات سروں کا مجموعہ (؟، ہندوستانی موسیقی، ۷۶). [سپتک (رک) کا متبادل املا].

سَپھل (فت س، پھ) صف.
۱. **مقصد کو پہنچا ہوا، کامیاب.** آج آپ کے درشن ہونے میرا جنم سپھل ہوگیا. (۱۹۱۷ء، کرشن بیتی، ۱۸۰). سیوتی لال مالی کا ہاتھ ایسا بھاگ بھرا ہے کہ اس کے گوندھے سہرے کی ہر شادی سپھل ہوتی ہے. (۱۹۸۶ء، آئینہ، ۱۵۸). ۲. **اچھا پھل ؛ عمدہ نتیجہ ؛ نیک ثمر ؛ مبارک ؛ نفع دینے والا ؛ فائدہ مند ؛ پھل دار ؛ برومند ؛ پھلا ہوا ؛ تاثیر بخش ؛ اثر آفرین** (ہندی). اب : کرنا، ہونا. [س : سپھل सफल].

سَپھَلتا (فت س، پھ، سک ل) امث.
۱. **کامیابی، مقصد کا پورا ہونا، کامرانی.** تمام حاضرین اس مہایگیہ کی سپھلتا اور اس مبارک جوڑے کی درازیٔ عمر کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کریں. (۱۹۱۵ء، آریہ سنگیت رامائن، ۱۲۵). سرکار کے خلاف جو اندولن شروع کیا ہے اس میں ہماری سپھلتا یقینی ہے. (۱۹۸۷ء، افکار، کراچی، اگست، ۵۲). ۲. **تکمیل ؛ کارگزاری ؛ کارکردگی ؛ قابلیت ؛ نفع بخشی، پُر منفعت ہونا ؛ پھلوں سے پُر ہونے کی حالت** (ہندی). [سپھل + تا، لاحقۂ کیفیت].

سَپھوٹ (فت س، و مج) امث.
(لسانیات) وہ آوازیں جن کے ادا کرنے وقت منھ کے مختلف حصے ایک دوسرے سے رگڑ کھائیں یا مس کریں، لمسی اصوات. ان اصوات کو سپھوٹ کہتے ہیں ... سنسکرت میں انہیں سپرش یعنی لمسی اصوات کہتے ہیں. (۱۹۵۶ء، زبان اور علم زبان، ۵۷). [س : स्फोट].

سَت (۱) (فت س) امذ.
۱. **صداقت، راستی، سچائی.** کاں کا تیم کال کا ست، یہی اپنی وبیچ عادت. (۱۹۳۵ء، سب رس، ۴۴). ست یعنی راستیٔ بہری مادر ہے. (۱۸۸۶ء، لال چندر کا، ۳۰).

جان جائے ہاتھ سے جائے نہ ست
ہے یہی اک بات ہر مذہب کانت

(۱۹۲۴ء، بانگ درا، ۳۳۳). ست (سچائی) پڑھوبہ (پڑھنے والا). (۱۹۸۳ء، تنقیدی اور تحقیقی جائزے، ۵۵). ۲. **عصمت، پاک دامنی، پارسائی.**

جو کوئی نار ہے پاک دامن نچھل
ست اوس کا کدھیں کوں نہ جاوے نکل

(۱۶۳۹ء، طوطی نامہ، غواصی، ۳۶).

کس سہی قد کے فراقوں توں سٹی ہو را کھ ہوئی
راست کہہ اے فاختہ تجکوں تری ست کی قسم

(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۳۲۱). دوسری عفیفہ یعنی ست سے رہنے والی عورت اس کو عصمہ کہے (۱۸۶۰ء، فیض الکریم، ۳۸۵). اے وفادار لڑکی تیرے ست کے ہم قائل ہیں. (۱۹۳۰ء، آغا شاعر، دامن مریم، ۳۴). ۳. **استواری، استقامت، استحکام.**

حل چکے کو ہندی کہتے ہیں سٹی
ست یعنی استقامت واقعی

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۱۱۲۹). اپنے ستی ہونے کے سب اسباب راج نندنی نے خود بخود جان بوجھ کر پیدا کیے کیونکہ اسی کے مزاج میں ست تھا. (۱۹۳۶ء، پریم چند، پریم بتیسی، ۱ : ۱۹۴). ۴. **ایمان، دھرم.**

اگر کوئی تمیں ست نہ بدلاوئے
تو ہرگز نکل ہاں تے نا جاوئے

(۱۶۳۹ء، طوطی نامہ، غواصی، ۲۹). رانی ان دُکھ پانے بچھتانے کے بول ایسے ... چانڈال تو نے یہ کیسا ادھرم کیا جو میرا ست کھو دیا. (۱۸۰۳ء، پریم ساگر، ۸). ۵. **دُھن، لگن.**

دیس حبیب پاک کا مجھ کو دکھا دے اے خدا
سر پہ یہ ست سوار ہے تو مرا کردگار ہے

(۱۹۱۲ء، نذر خدا، ۱۵۷). ۶. **خالق حقیقی، خالق مطلق، حقیقت ابدی.** اور ویدانت کہتا ہے کہ وہ وحدت کا اساسی امر ہے جو خالص شعور ... خالص برکت (آنند) اور خالص ذات (ست) میں داخل ہے. (۱۹۳۵ء، تاریخ ہندی فلسفہ، ۱ : ۱۱۱). [س : ست (۱) सत].

---اُدھک ہونا محاورہ.
ممتاز ہونا، رتبے میں بڑا ہونا. عورت کا حسن، شوہر پرستی اور بدصورت آدمی کی خوبصورتی، علم، عابد کا حسن معاف انتی تھا کہہ بیتال بولا اے راجہ ان تینوں میں سے کس کا ست ادھک ہے. (۱۸۰۳ء، بیتال پچیسی، ۳۲).

---بادی امذ.
سچائی یا صداقت کو مذہب یا اصول کے طور پر ماننے والا سچا آدمی، صادق القول (ماخوذ : فیروز اللغات). [ست + بادی = وادی (رک)].

---بَچَن (---فت ب، چ) امذ.
سچا قول، سچی بات.

ننگ ہوتی ہیں سر پہ غلامی کی لعنتیں
ہے ست بچن کہیں تو کہیں جی حضور ہے

(۱۹۳۰ء، بہارستان، ۴۶۳). [ست + بچن = وچن (رک)].

---بَچَن کا نَوکَر امذ.
خوشامدی، ہاں میں ہاں ملانے والا (نور اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---بَچَن کرنا ف س.
چاپلوسی سے ہاں میں ہاں ملانا ؛ خوشامد میں ہر بات کی تائید کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---بَچَن کَہنا ف س.
رک : ست بچن کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---بچنی (---فت ب ، سک چ) امث.
خوشامد کرنا ، ہاں میں ہاں ملانے کا عمل. خوش آمد کا لفظ کھلے ہندوں بتا رہا ہے کہ ہماری اپنی رائے کچھ نہیں اور جو کچھ کہا جارہا ہے حقیقت میں تو ٹھیک نہیں البتہ مخاطب کے خوش کرنے کے لئے تاکہ اسے خوش آئے کہا گیا ہے ہندی میں اسکے لئے ست بچنی کا لفظ حقارت کا پہلو زیادہ لئے ہوئے ہے . (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۹۸). [ست بچن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بچنیا (---فت ب ، ج ، سک ن) امذ نیز صف.
خوشامدی ، ہاں میں ہاں ملانے والا ، زمانہ ساز.

ست بچنیے کہیں رونا یہ کمیشن میں نہ روئیں
ہے توقع تو یہی ان کی وفاداری سے

(۱۹۳۱ ، بہارستان، ۳۳۳).[ست بچن + یا، لاحقۂ صفت فاعلی].

---بھاؤ م ف.
ٹھیک برتاؤ ؛ صحیح روش ، صحیح طریقہ. سوم ، جل میں ترنگ کا ست بھاؤ اور است بھاؤ بھی ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ ترجمہ ، ۱ : ۹۹). [ست + بھاؤ (رک)].

---پتا (--- کس پ) امذ.
سچا باپ ، کنایہ ہے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف. ست پتا کی جاتی ... سر رسول گود میں لئے بیٹھی ہے. (۱۹۱۷ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۳). [ست + پتا (رک)]

---پُتر (---ضم پ ، سک ت) امذ.
حقیقی بیٹا ، اپنے نطفے کا بیٹا ، حلال کا بیٹا (فیروزاللغات ؛ پلیٹس). [ست + پُتر (رک)].

---پتی (---فت پ) امذ.
۱. **بڑا حاکم یا راجہ ؛ سردار ؛ نیک سردار ، حق پرست.**

مکُھو نہ ، ست پتی ، مینہہ ، سُشروش ، ناتیج
وہ جس کی ذات ہے غیب و شہود کا سنگم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۲۲). ۲. **(کنایۃً) حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم.** ست پتی کی من موہنی ؛ برج کائنات کے سب سے بڑے شام سندر کی منظور نظر ... سر رسول گود میں لئے بیٹھی ہے (۱۹۱۷ ، سی پارۂ دل ، ۲۳). [ست پت + ی ، لاحقۂ فاعلی].

---پر چڑھنا محاورہ.
ایمان یا صداقت پر استقلال کے ساتھ قائم ہونا ، قول نہ ہارنا ، ولولہ پیدا ہونا ، پاک بازی اور پاک دامنی میں پکا ہونا ، ستی ہونے پر مستعد ہونا ، مرنے پر تیار ہونا ، اپنا وقار قائم رکھنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پر رہنا محاورہ.
ایمان یا صداقت پر ثابت قدمی سے قائم رہنا ، عصمت اور پاک دامنی کو مضبوطی سے قائم رکھنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---پن (---فت پ) امذ.
پاکدامنی کا دعویٰ ، زعم صداقت. جاؤں جاؤں میں چھڑاؤں ست پن اسکا سب. (۱۸۹۶ ، چندراولی ، ۷). [ست + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---جت (---فت ج) امذ.
سچائی اور روشنی ، نور ؛ (کنایۃً) حق کی رہنمائی.

ہے وہی رہبر کامل وہی سچی سرکار
وہی سرچشمہ ہے ست جت کا وہی نور و نار

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۸۰). [ست + جت (جیوتی (رک) کی تخفیف].

---جگ (---ضم ج) امذ.
(ہندو) سب سے اولین زمانہ جس کی مدت ہندوؤں کے مطابق سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس تھی دنیا کے چار مقررہ قرنوں میں سے پہلا قرن ، جس میں حق و صداقت کے سوا دوسری کوئی بات نہ تھی نہایت سچا زمانہ ، دیوتاؤں کا زمانہ ، اوپر کی ساتویں دنیا. ست جگ مدت اس کی سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس متعارف کی تھی. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۶).

اگر جاننا چاہتے ہو میں کیا ہوں
تو سن لو کہ ست جگ کا میں دیوتا ہوں

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۹). [ست + جُگ (رک)].

---چت آنند فقرہ.
(ہندو) خدا کے نام سے دل کو سکون ملتا ہے. ہماری منزل سرمدیت (ست چت آنند برہمن) تھی ہم اس میں گم ہو جائینگے. (۱۹۶۹ ، حریت ، کراچی ، ۱۰ اگست ، ۳).

---چڑھنا محاورہ.
۱. **ستی ہونے کو جی چاہنا ، مذہبی عقیدے کا جوش اور غلبہ ہونا ، پاک دامنی کا غالب ہونا.**

خوب جلتی ہے یہ تو جلنے دو
ست چڑھا ہے اب اس کو کچھ نہ کہو

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۱۲۹). ۲. **ولولہ پیدا ہونا ، رنگ چڑھنا.** اوس کو اس مذہب کا ست ایسا چڑھا ہوا تھا کہ اوس نے بادشاہ کی بات کو نہ قبول کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۰). اس زمانے میں سارے دربار اور حکمران جماعتوں کو ٹوری کی حمایت کا ست چڑھ رہا تھا. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۵).

---ڈگنا / ڈولنا محاورہ.
ایمان یا دھرم میں فرق آنا ، ایمان خراب کرنا ، دھرم کھونا ، اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرنا (جامع اللغات).

---ست (ہے) فقرہ.
سچ سچ ہے ، حق حق ہے. ایک نوجوان کے لاشے کو لیے ہے اس کا سر زانو پر رکھا ہوا ہے ست ست کہتی ہوئی آتی ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۸۲۷).

---سری آکال فقرہ.
سکھوں کا مذہبی نعرہ ، خدا ہمیشہ رہنے والا ہے. اس تحفے کی رسید کا اس وقت تار ہے ، ست سری اکال کہہ کر میں اس رسید کو شروع کرتا ہوں ... واہ گوروجی کی فتح کہہ کر ختم. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۲۳).

---سنگ (---فت س ، غنہ) امذ.
نیک صحبت ، سادھوں وغیرہ کے ساتھ میل جول. ست سنگ کرلو آگ کے حوض میں غوطہ لگاتے ہوئے بھی تم کو امرت ملے گی . (۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۸). ست سنگ وغیرہ میں بھی اس کا من کم لگتا تھا. (۱۹۸۳ ، ڈوبتا اُبھرتا آدمی ، ۱۳۷). [ست + سنگ (رک)].

---سیتا (---ی مع) امث.
پارسا ، صاحبِ عصمت.

بات ملنے کی زنانی سے کوئی بنتی نہیں
ہے وہ ست سیتا کوئی اس جیسی ستونتی نہیں

(۱۸۳۵ ، رنگین (مہذب اللغات)). [ست + سیتا (عَلَم)].

---سیتا غم پِ لچھمَن کہاوت.
ستی بنکر پرایا مال چٹ کرنا ، سر سہلانا ، بھیجا کھانا (ماخوذ : نجم الامثال).

---کار امذ نیز امث ہے ستکار.
۱. **تعظیم ، مہمانداری ، عزت کرنا ، عزت و توقیر ، داد و دہش ، خاطر مدارات.** جب وے لوگ سیوا ٹہل اور ستکار سے خوش ہو جائیں تب ان سے اپنے اپنے سوال کرنے چاہئیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۵۱). ۲. **کریا کرم** (ہندی اردو لغت). [ست + کار - کاریہ ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
غلو ، مبالغۂ قبیح. مخاطب میں ”لایعنی تکلفات“، مضحک عادات ، ست کاری اور سہلات پسندی کی ذہنیت رواج پاتی ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ۲۱). [ست کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرم (---فت ی ، سک ر) امذ.
نیک اعمال ، اچھا عمل. میرے ساتھ جڑنے کے لیے ست کرم کرنے چاہیں. (۱۹۵۵ ، اسلام کے علاوہ مذاہب کی ترویج میں اردو کا حصہ ، ۷۶). [ست + کرم (رک)].

---کرنا ف م.
۱. **صاف کرنا ، چھیل دینا.** جس درخت پر جس جگہ پیوند کرنا منظور ہو پوست وہاں کا چاقو کی نوک سے ست کر کے اس شگوفہ کو ... درمیان اس پوست کے پُر کر دیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۱). ۲. **پورا کرنا ، ایفا کرنا ، سچا کرنا ، تصدیق کرنا ، اپنے آپ کو سچا ثابت کرنا** (جامع اللغات).

---کی باندھی صف مث.
ست پر قائم ، قول کی باندھی ، قول ہاری ہوئی ، ایمان دھرم پر مستحکم (فرہنگ آصفیہ).

---گُر (---ضم گ) امذ ؛ ہے ست گرو.
اچھا مرشد ، سچا استاد.

ست گر کی ہے یہ سیکھیا سب سے ملاپ رکھنا
پاپی وہی بڑا ہے آپے میں جو نہ آئے

(۱۹۰۸ ، مخزن ، مارچ ، ۶۱). [ست + گرو (رک)].

---گورو (---و لین ، و مج) امذ.
(کنایۃً) **خدا.** میں تجھے دیکھے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا ست گورو کی قسم تہا کر کہتا ہوں. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۲۲۲). [ست + گورو (رک)].

---لوک (---و مج) امذ.
(ہندو) **برہما کا وہ مقام جہاں انسان ایک بار داخل ہونے کے بعد دوبارہ پیدا نہیں ہوتا یعنی اواگون (تناسخ) سے مبرا ہو جاتا ہے.** جو ستی ہوتی ہیں وہ ست لوک میں پہنچتی ہیں. (۱۷۵۰ ، مخلص ، سفرنامہ ، ۱۳۲). [ست + لوک (رک)].

---مارگ (---سک ر) امذ.
صراط مستقیم ، سیدھا سچا راستہ. وہ ست مارگ (صراط مستقیم) جس کی طرف شری باوا نانک جی نے ہدایت فرمائی تھی ... سکھ صاحبان اس صراط مستقیم سے بہت دور جا پڑے ہیں (۱۹۱۹ ، باوا نانک کا مذہب ، ۲۰). [ست + مارگ (رک)].

-- ماں کے بکرا لائے ، کان پکڑ سر کاٹا ، پوجا تھی سو مالن لے گئی ، مورت کو ڈھر چاٹا کہاوت.
جو بھینٹ جانور کی بت پر چڑھاتے ہیں وہ کمینے لوگ کھا جاتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ست چھاڑے ہے پیا ، ست چھاڑے پت جائے ست کی باندھی لچھمی پھیر ملے گی آئے کہاوت.
اے خاوند سچائی کو نہ چھوڑ سچائی چھوڑنے سے عزت جاتی رہتی ہے سچوں کے پاس لچھمی اگر سچائی سے محفوظ کی جائے تو پھر آ جاتی ہے نقصان ہونے پر عورت خاوند کو نصیحت کرتی ہے (جامع اللغات).

---نام امذ.
(ہندو) **خداوند تعالیٰ.** بُدھو پروہت اپنے گلے کی مالا درست کرتے ہوئے بولے ست نام ست نام. (۱۹۴۲ ، شکست ، ۲۳). کباڑی تڑپ کر کھڑا ہو گیا اور ایک انگلی فضا میں کھڑی کرتے ہوئے بولا ایک اونکار ست نام. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۰۶). [ست + نام (رک)].

---نام منتر فقرہ.
جب کوئی ہندوؤں یا سکھوں کا مذہب قبول کرتا ہے یا ان کا چیلا بنتا ہے تو اس کو یہ کلمہ پڑھاتے ہیں. بعدہ ست نام منتر پانچ دفعہ اس کو سنا بلکہ یاد کرا کر حلوہ تقسیم کرتا ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۱۷). [ست + نام (رک) + منتر (رک)].

---وَنتا (---فت و ، سک ن) امذ.
ست والا ، صادق ، سچا ، راست گو ، بھلا مانس ، شائستہ ، نیک ، مہذب ، نیک چلن (گلزار معانی ، ۸۶۲). [ست + ونت (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---وَنتی (---فت و ، سک ن) امث ؛ ہے ستونتی.
پاک دامن ، باعصمت عورت.

کیا جچے نظروں میں سُورج جب اُجالے کے لئے
ہند کی ست‌ونتیوں کا نام روشن ہو گیا
(۱۹۳۰ ، بہارستان ، ۵۴۴). [ست‌ونتا (رک) کی تانیث].

سَت (۲) (فت س) اسث.

۱. **زور ، بل ، بُوتا ، شکتی ، طاقت.**

کھلے ہر مرشیاں میں بھگوانشان
نہ ہندیاں میں ست ہے نہ مغلاں میں جان

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ (ق) ، ۱۵۸). ہاتھ پانوں نے ست دل نے ہمت ہار دی. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۹۹). مگر نہ جانے میرے ہاتھوں میں ست کیوں نہ رہا. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۳۲). ۲. **عرق ، رس ، نچوڑ.** ایک صاف نلی میں ... اس ہرے ست کی کچھ مقدار ڈالو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۹۷). ۳. **خمیر.** انسان کو مٹی کے ست سے بنایا ، پھر ہم ہی نے اس کو حفاظت کی جگہ یعنی عورت کے رحم میں نطفہ بنا کر رکھا. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۰۹). ۴. **مٹی ، زمین کی خاصیت.** یہ ایک قسم کی مٹی ہے جو اسی مٹی کے ست اور آکسیجن جزو ہوا کے ترکیب پانے سے پھر بن جاتی ہے. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۲). ۵. **جوہر ، لبِ لباب ، نچوڑ ، خلاصہ ، اصل مطلب.** جو کتاب بھی پڑھتے اس کا ست یا جوہر نکال لیتے. (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۱۷۴). ۹. **جذبہ ، جوش.** دیکھو رستم کا ست تو مار چکا تھا محبت کا ست کام کر گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۸۵). ۷. **خیر و برکت ، فراغت.**

یہ مفلسی وہ شے ہے کہ جس گھر میں بھر گئی
پھر جتنی گھر میں ست تھی اسی گھر کے در گئی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۶). ۸. **روح ، جوہرِ حیات.** حق ہے کہ ہرہ کہ پیڑ جس کے تن کو لگے وہ سوکھ جائے اور اس کے ست سوکھ جائیں. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۴۷). [س : सत].

---پودینہ (---و مج ، ی مع ، فت ن) امث.
پودینہ کا عرق. شمامہ ... سَت پودینہ پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۵۷۳). [ست + پودینہ (رک)].

---سِوا ہونا محاورہ.
معتبر و مقتدر ہونا ، قابلِ قدر ہونا ، طاقتور ہونا. راجہ نے جو جا کر کے لئے راج پاٹ چھوڑ ، جان کو تنکے برابر نہ جانا ، اس باعث راجہ کا ست سوا ہوا. (۱۸۰۴ ، بیتال پچیسی ، ۱۷).

--- کھینچنا ف م.
کسی چیز کا جوہر نکالنا. اگر شراب نہیں ہیں تو شراب کی لاگ سے اُن کا ست کھینچا گیا ہے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۱).

---نکالنا محاورہ.
زبان یا الفاظ کی اصل معلوم کرنا ، تحقیق کرنا ، اشتقاق معلوم کرنا. اس طرح علوم قدیمہ و جدیدہ کو ترکیب دے کر کسی نے ست یعنی جوہر نہیں نکالا ہے. (۱۹۰۶ ، افاداتِ مہدی ، ۱۲۸).

---نکل جانا محاورہ.
۱. **طاقت زائل ہو جانا ، قوت سلب ہو جانا.** بہت تھک گیا ہوں جیسے زندگی کا سارا ست نکل گیا ہو. (۱۹۵۹ ، پردیسی کے خطوط ، ۱۸۲). ۲. **کسی چیز سے اس کا اصل جوہر کھینچ لینا ؛ دولت نہ رہنا ، کنگال ہو جانا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---ہارا اور گیا سارا کہاوت.
جس نے ہِمّت ہار دی وہ مارا گیا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ہار دینا / ہارنا محاورہ.
ہِمّت ہار بیٹھنا ، تھک جانا ، بوڑھا ہو جانا. کسی نے دردِ جدائی سے اپنا ست ہار دیا. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۰۳).

---ہی سَت پر جان ہونا محاورہ.
(عو) **امید و بیم کے عالم میں ہونا ، جان کے لالے پڑنا.** عائشہ آنکھوں سے معذور تھی ، ہاتھ ٹٹولا ، تو نبض تھی نہ سانس ، دن ایسے کہ سب کی جان ست ہی ست پر تھی. (۱۹۱۹ ، شبِ زندگی ، ۱ : ۵۲). یہاں تو رات سے ست ہی ست پر جان ہے. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۵۷).

---ہی سَت پر دَم ہونا محاورہ.
حالت زیر و زبر ہونا ، کمال درجہ بے قراری ہونا ، ہمت کا جواب دینا. اللہ نے میری بچی کو ساتھ خیر کے فارغ کیا ست ہی ست پر میرا دم تھا. (۱۹۶۳ ، انجام ، کراچی ، ۴).

---ہی سَت پر گُزَرنا محاورہ.
جان پر بنی ہونا. غدر کی للہ نہ پوچھو ، اے اللہ دشمن کو نہ دکھائیو برس دن ست ہی ست پر گزری. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۱۱۸).

سَت (۳) (فت س) امذ.
سات (رک) سے ماخوذ (تراکیب میں مستعمل).

بنے کچھ گُہر شاہ بخشش کرے
کہ بادل اچھالے سمد ست بھرے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۳). اصل الفاظ ، سات حرفِ علّت گرنے کے بعد ، ست. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۳۳۳). [سات (رک) کی تخفیف].

---پجڑا / پجھڑا / پھجڑا (---ی مع ، سک ج) صف.
ست میلا ، ملا جُلا ، گڈمڈ ، دوغلا ، نیز وہ پکوان جس میں مختلف ترکاریاں پڑی ہوں ، دوالی ہنڈیا ، سات اناج.

ہے ددا کنجڑن اور انّا ہے جولاہی شہر کی
کر رکھا ہے کارخانہ تم کیوں ست پجڑا

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۱۰۳). دل کچھ طبیعت کچھ ، بات کچھ نیت کچھ ، نگوڑی ست پھجڑا ، عورت نہ مرد ، پجڑا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۲۰۵). لے ہے ، مماتی یہ کیا ست پجڑا کارخانہ کر رکھا ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۳). [ست - سات + پج (رک) + ڑا ، لاحقۂ تحقیر].

---پجڑی / پجھڑی (---ی مع ، سک ج / جھ) صف.
وہ زبان جو دوسری زبانوں کے الفاظ سے مخلوط ہو ؛ ملی جُلی. اس کی جان کے ساتھ ہم رشتہ ہے ، ورنہ وہ اردو نہیں ایک ست پجھڑی زبان ہے. (۱۹۱۱ ، عما کنہ مرکز اردو ، ۳). [ست پھجڑا (رک) کی تانیث].

---بُنی (---ضم خف ب) امث.
سات بیٹوں کی ماں ، کثیرالاولاد عورت (نوراللغات). [ست پُوتی (رک) کی تخفیف].

---پُوتا (---و مع) امذ.
سات بیٹوں کا باپ ؛ (مجازاً) بہت آل اولاد والا ، کثیرالاولاد .
الٰہیٰ دولہا ست پوتا ہو. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۸۰).
« الٰہیٰ دولہا ست پوتا ہو ، ایک سے ا کنھر ہوں ». (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۳۶۵). [ست + پوت (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---پُوتی (---و مع) امث.
سات بیٹوں کی ماں ، بہت سی آل اولاد والی (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [ست پُوتا (رک) کی تانیث].

---خَصْمی (---فت خ ، سک ص) امث ؛ صف.
۱.(اً) **وہ عورت جو سات یا متعدد شوہر کر چکی ہو** (نوراللغات ؛ پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). (اا) (کنایۃً) **آوارہ عورت** (عورت اور اردو زبان ، ۲۸۶). ۲. (مجازاً) **وہ جائداد جو کسی شخص کی ملکیت نہ ہو بلکہ اُس پر ہر شخص کو اختیار ہو ، وہ عہدہ جو کئی شخصوں کے ماتحت ہو.** (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ست + خصم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رَنْگا (---فت ر ، غنہ) صف مذ.
جس میں سات رنگ پائے جاتے ہوں ؛ (مجازاً) جس میں بہت سے رنگ پائے جاتے ہوں (عورت اور اردو زبان ، ۲۸۶). [ست + رنگ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---روزَہ ڈَنْکا (---و مع ، فت ز ، ڈ ، غنہ) امذ.
(مرغ بازی) **مرغ لڑانے کو حالی میں لانے کے لیے سات روز کی میعاد** (اب و ، ۸ : ۱۱۹). [ست + روزہ (رک) + ڈنکا (رک)].

--- کَورے / کَولے (---و لین) امذ ؛ ج.
(عور) **شادی کی ایک رسم جس میں پہلے دولھا دلہن کو، پھر دلہن دولھا کو اپنے ہاتھ سے سات بار کھیر چٹاتے ہیں.** دولہا دلہن مسند پر بیٹھتے اور ... اسی وقت ست کورے کھیر یا ست کولے کی کھیر آتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۹۷). ست کورے کی کھیر آئی...دولھا نے دلہن کو سات نوالے کھلائے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۶۱). ست کولوں کی کھیر لائی گئی. (۱۹۶۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، شمارہ ، ۲۹ : ۱۰۰). [ست + س : کول कौल].

--- کَوڑِیا (---و لین ، کس ڑ) امذ.
سانپ کی ایک قسم جس کی پشت پر کوڑی کے سے نشانات ہوتے ہیں.
بانبیوں سے جھٹ نکل آئے سبھی ست کوڑیے
بین کی جھنکار سے گونجا جو ساحل گنگ کا
(۱۹۳۲ ، بہارستان ، ۵۰۵). [ست + کوڑی (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---کَھن (---فت کھ) صف.
سات ٹکڑے یا حصے والا، سات منزلہ (ماخوذ: جامع اللغات؛ پلیٹس). [ست + کھن - کھنڈ (رک)].

---کَھنا (---فت کھ) صف مذ.
سات منزلہ ، ہفت منزل (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ست کھن + ا ، لاحقۂ صفت].

---کَھنڈا (---فت کھ ، سک ن) صف.
۱. **سات منزلہ مکان ؛ سات کمروں یا سات حصوں والا.**
اُنھیں جیسے کیے اوس نے قصر تن میں
فلک کا خا ک میں یونہیں یہ ست کھنڈا مل جائے
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱۳). کوٹھی ، ست کھنڈا ، امام باڑہ وغیرہ سب کا ایک ہی مفہوم ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ،لکھنو ، ۲۰ ، ۳۰ : ۵). ۲. **لڑکیوں کا ایک کھیل** (نوراللغات). [ست + کھنڈ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---گَت (---فت گ) امث.
بُری گت (نوراللغات). [ست + گت (رک)].

---گَزا (---فت گ) صف.
سات گز طویل ، سات گز کا ؛ (مجازاً) طویل آدمی. وہ ست گزے آدمی تو کہیں غائب ہو گئے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۳۳). [ست + گز (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---گَھرا (---فت گھ) صف.
۱. **سات گھروں کا احاطہ.** انارکلی میں ایک سہ منزلہ مکان کرایہ پر لے رکھا تھا ، اس کی بغل میں ست گھرا تھا. (۱۹۴۲ ، بُوٹے کل ، نالۂ دل، دودِ چراغ محفل ، ۱۳). ۲. **گنجفے کی طرح کا ایک کھیل.** علم محفل میں طاق ، پچیسی ، ست گھرے ، تاش میں مشتاق. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۸). [ست + گھرا (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---گَھڑا (---فت گھ) صف.
رک : **ست گھرا بمعنی نمبر۲.**
شطرنج گنجفہ تردشت توڑی پچیسی ست گھڑے
لے کر سہیلیاں کھیلتی جو دیکھا تو جفت طاق
(۱۹۴۷ ، ہاشمی ، ۵ ، ۱۲). [رک : ست گھرا].

---لَڑا (---فت ل) امذ ، صف.
۱. **سات لڑیوں والا رشتا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **گلے میں پہننے کا ایک زیور جس میں سات لڑیاں ہوتی ہیں ؛ سات لڑیوں والا ہار.**
لکا دھکدکی ، پچ لڑا ، ست لڑا
سراسر گلے حسن اس کے پڑا
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۳). دو لڑی ، ست لڑا ، دھکدھکی ... سر سے پاؤں تک سونے موتیوں میں لدی. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱). گلے میں سفید موتیوں کا قیمتی ست لڑا ہار تھا (۱۹۸۶ ، جانگلوس، ۳۳۹). [ست + لڑ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---لڑی (---فت ل) امث.
سات لڑیوں والی مالا یا ہار . گلے میں ست لڑی کیسی باریک سولے کی .(۱۹۲۱ ، خونِ شہزادہ ، ۶۲) [ست لڑا (رک) کی تانیث].

---ماسا (---مغ) صف ؛ مذ.
سات مہینے کا (والا)، وہ بچہ جو ساتویں مہینے پیدا ہو ؛ وہ رسم جو پہلے استقرار حمل کے ساتویں مہینے میں ادا کی جاتی ہے (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [ست (رک) + ماس (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---نجا/ نجہ (---فت ن / فت ج) صف مذ نیز مث.
۱. سات قسم کا ملا ہوا غلہ ، سات قسم کا بھنا ہوا اناج . کڑوا تیل ، ست نجا ، سونا ، چاندی نقد وغیرہ بادشاہ پر سے تصدق ہوا. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۶۷). ست نجہ روز صدقے اترتا تھا ، رات کو سرہانے رکھا جاتا تھا صبح کو خیرات کر دیا جاتا. (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۳۰). ۲. وہ شُلہ جو سات اناج ملا کر تیار کیا جائے (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. (مجازاً) مخلوط، ست بیجھڑا ، مخلوط النسل ، گڈمڈ. معدے میں طرح طرح کی غذائیں ٹھونس کر ست نجا کر دینے سے تمام امراض پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۰۳ ، عصائے پیری ؛ ۳۱). ۴. زبان جو انمل بیجوڑ الفاظ پر مشتمل ہو. ان دونوں کی بولی ست نجا ہو جائے گی. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۵۵). ۵. ایک کھچڑی جو چاول میں چھ قسم کی دالیں ڈال کر پکائی جاتی ہے (بہار اردو لغت، خدابخش لائبریری ، ۵۳). [ست + ناج - اناج + ا / ہ ، لاحقہ صفت].

---نجی (---فت ن) امث.
ملا جلا ، مخلوط. ہوا تم تو خاصی ست نجی شیخ معجونی ہو . (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۱۲۸). [ست نجا (رک) کی تانیث].

---نلا (---فت ن) امذ.
(عو) (کنایۃً) گندا ، غلیظ . کسبیوں کی نابالغ چھوکریوں کا ولی ، عافظ ، چھنالے کے ست نلے کا لاسا . (۱۸۸۰ ، خیالاتِ آزاد؛ شہباز ، ۳۰). [ست + نلا ، نالا (رک) کی تخفیف].

سَت(۴) (فت س) صف.
عدد ، ایک سو (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : ستم **सतम**].

---بکھا/ بھیشا/ بھیکا (--- کس ب / ی مج) امذ.
(فلکیات) قمر کی چھبیسویں منزل کا نام جو سو ستاروں پر مشتمل ہے جس کا خصوصی برج دلو ہے ،لاط : **Aquara** . ست بکھا نچھتر اجنبہ منزل کی پیدائش ہو تو مولود دولت مند اور .. ہوشیار ہوگا. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۵).

ہے سروں ڈھشتہ اور اک ست بکھا ،
یہ چوبیسواں تھا جو میں نے لکھا

(۱۹۰۲ ، سیر الافلاک ، ۲ : ۱۱). [ست + بکھا / بھیشا / بھیکا (رک)].

سِت (کس س) صف.
سفید ، سفید رنگ ، سیارہ زہرہ جو محبت کی دیوی کہلاتا ہے ؛ روشن چاند رات کا نصف اول تیر ؛ چاندی ؛ صندل ؛ کھانڈ ؛ کچنار کا درخت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : **सित**].

---چنھ (کس چ ، سک نھ) امذ.
(ادبیات) سفید نشان ؛ چھپکلی کی ایک قسم لاط : **Lecerta Scinesus** (پلیٹس). [ست + چنھ (رک)].

سُت(۱) (ضم س) امث.
(کاغذ سازی) کاغذ بنانے کے سانچے کو سیدھا اور صحیح جمائے رکھنے والا چوکٹا (ا پ و ، ۳ : ۱۹۰). [سُدھ (رک) کا مخرب].

سُت(۲) (ضم س) امذ (قدیم).
وصول شدہ ؛ جنا ہوا ، پیدا کیا ہوا ، زائیدہ ، بیٹا ، بچہ ؛ دبایا ہوا؛ عرق نکالا ہوا ؛ اُکسایا ہوا ، اختیار دیا ہوا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : سُت **सुत** - بنا ہوا].

---پال امذ نیز امث.
بچے کی پرورش کرنے والی / والا (پلیٹس ؛ شبدساگر). [سُت + پال ، پالنا (رک) کا امر].

---وان/ وَت/ وَنْت (--- فت و/غنہ) صف امذ نیز امث .
صاحبِ اولاد ؛ بچے کے والدین (پلیٹس ؛ شبدساگر). [ست + وان / وت / ونت ، لاحقۂ صفت].

سُت(۳) (ضم س) امذ.
(موسیقی) کمک کی بائیس قسموں میں سے ایک قسم جو سُروں کے خاص عمل سے وجود میں آتی ہے. ست وہ ہے جس سے ابتدا کی جائے پھر وہی ظاہر ہو. (۱۹۲۷ ، نغماتُ الہند ، ۳۵). [مقامی].

سَتّا (فت س) امث.
سوت (پلیٹس). [مقامی].

سِتا(۱) (کس س) صف.
سراہنے والا ، تعریف کرنے والا ، جیسے: خود ستا، خود ستا خود ستائی وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۹۸). [ف : ستودن - تعریف کرنا سے ، ستا - تعریف کرنے والا].

سِتا(۲) (کس س) امث.
سفید شکر ؛ چاندنی ؛ خوبصورت عورت ؛ روحانی مشروب ، شرابِ طہور (پلیٹس). [رک : سیت].

سِتا(۳) (کس س) امث.
رک : سیتا (پلیٹس). [سیتا (رک) کی تخفیف].

سُتا(۱) (ضم س) امث (قدیم).
لڑکی ، بیٹی . راجہ جنک نے کہا جنکوں کے خاندان میں یہ میری ستائش کو بڑھا دے گی ... بلکہ صاف لفظوں میں ستا اور آتما لکھا ہوا ہے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۱۹). [س : **सुता**].

سُتا (۲) (ضم س) صف مذ.
دبلا ، کمزور.

سُتے سے چہرے پر حیات رسمسائی مسکرائی
نہ جانے کب کے آنسوؤں کی داستاں لیے ہوئے

(۱۹۳۳ ، روح کائنات ، ۱۶۳). [سُتنا (رک) سے حالیہ تمام].

---ہوا صف.
سکڑا ہوا ، بیٹھا ہوا ؛ پچکا ہوا. شام کو نسیم واپس آیا تو اس کا چہرہ سُتا ہوا اور اداس تھا. (۱۹۴۳ ، جنتو نگہ ، ۲۷). کمرے میں بہت سے لوگ جمع تھے ... سب کے چہرے سُتے ہوئے ، آنکھیں نم ، ہوش پراں ، دل کی دھڑکنیں تیز کلیجہ منہ کو آیا ہوا تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۵).

سُتا (۳) (ضم خف س) صف (قدیم).
سویا ہوا ، سوتا ہوا ، خوابیدہ.

سُتا مرد اس کا جو تھا سو اوٹھیا
ہوا سر تے پھیر آنقضا جو چھپیا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۶). [سونا (رک) سے اسم صفت].

سَتّا (۱) (فت س ، شد ت) امذ.
۱. تاش یا گنجفے کا وہ پتا جس پر سات نقطے یا علامتیں ہوں ؛ پچیسی کی سات چت کوڑیاں.

ہرے ہو باز میرے رنگ مارا یار کو جتنا
کبھو کیا بوالہوس کیا پنجے اور ستے بناتے ہیں

(۱۸۳۷ ، دیوان قاسم ، ۱۱۹). اس طرح جوّا ، پنجا ، چھکّا ، ستّا ... کتنے چلے جاؤ. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۹۲). **۲. سات کا مجموعہ ، سات ، ساتویں بار یا باری** (پلیٹس). [ست (۳) + ا ، لاحقۂ نسبت].

سَتّا (۲) (فت س ، شد ت) امذ.
زور/طاقت/بل ، قوت ، ہمت ، طاقت استحکام ، مضبوطی. رام جی اس دیو کی ستا سے جڑ بھی چیتن ہو کر چیشٹا کرتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۰). جس کی ستّا سے سب جگت چیشٹا کرتا ہے جس سے یہ جگت بیاپت ہو رہا ہے اُس پر ماتما کو جو اپنے اُچتو کرموں سے پوجتا ہے اُسے سدّھی ملتی ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۳۵). [س : सत्त्व].

سَتّا (۳) (فت س ، شد ت) امث.
سچائی ، حقیقت ، وجود ، ہستی ، زندگی. اس سے اپنی ستّا کو پراپت ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۵). سمندر میں جس طرح لہریں اٹھ اٹھ کر اسی میں سماتی رہتی ہیں ویسے ہی آتم ستا میں یہ جگت پھرتا ہے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۵۹). [س : सत्ता].

---اَستّا (---فت ا ، س) امذ.
سچا جھوٹا ، حق ناحق. وہ کون ہے جو ستّا استّا رہتی آپ ہی ہوا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۹). [ستّا + استا اَست (رک) سے حالیہ تمام].

---بَل (---فت ب) امذ.
سچ کی طاقت. راجہ جنک سوئمبر کے وقت کہتے ہیں کہ یہ میری ستابل سے جیتی جائے گی یہ میری پرتگیا ہے. (۱۹۰۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۲۹). [ستّا + بل (۱)].

---جگت (---فت ج ، گ) امذ.
دنیا ، حقیقی زندگی. بھاؤ کچھ نہیں ... برن ، ایورن ادمدھ انت سے رہت ہے سونی ستا جگت روپ ہو کر بھاستی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۵). [ستّا + جگت (رک)].

سِتاب (کس س) امذ.
کوسنا ، عذاب ، بُرا اثر ، نحوست. ان کی جان کا وبال یا فاقہ کشی کا ستاب ہرگز پردیسی حکومت پر ... نہیں پڑسکتا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۵ : ۳). [رک : سراپ].

سِتادہ (کس س ، فت د) صف.
کھڑا ہوا.

ہو یک پاستادہ شمع صفت
اشک سوزاں بہا بہ صد رفت

(۱۸۱۰ ، مثنوی بشت گلزار ، ۹۹).

کیا کیجیے کہ وہ بھی یکف سر ستادہ ہے
اس واسطے میرا تو نہیں اب ارادہ ہے

(۱۸۹۳ ، گلرو رزینہ (متفرق مصنفین کے ڈرامے ، ۱۱ : ۱۸۹)).

وہ سراب زادہ ، سراب گر ، کہ ہزار صورت تو بتو
ہیں قدم قدم پہ ستادہ ہے.

(۱۹۶۹ ، لا ــ انسان ، ۱۰۵). [رک : ایستادہ].

سِتار (کس خف س) امذ.
مضراب سے بجایا جانے والا ایک ساز جس میں پہلے تین تار ہوتے تھے اب پانچ سے سات تک ہوتے ہیں.

ملکہ بدلی کر مندل کر ملک سے سور چند تال
نچا ستار سکیا منج کوں حجم ریجھائے آج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۵۳). ستار امیر خسرو دہلوی کی ایجاد ہے. (۱۸۸۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۳۵). ناچ رنگ کی محفل برپا ہے. ڈھولک ، ستار ، طنبورہ اور طبلہ کھڑک رہا ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۰۳) ستار کے تاروں کے ساتھ انگلیاں کر بیٹھے ہیں ، کینوس پر الوان و خطوط کے معجزے دکھا رہے ہیں. (۱۹۸۱ ، ۱۰ کیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۰). [ف : سہ ــ تین + تار (رک)]

---اُتارْنا محاورہ.
(موسیقی) **ستار کے تاروں کا تناؤ ، کھنچاؤ کم کرنا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---باز صف.
ستار بجانے والا. ستار کا شوقین ستار باز اپنی گت کو تمام دنیا کے مشغلوں سے اچھا جانتا ہے. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۲۶). [ستار + ف : باز ، لاحقۂ فاعلی].

---بازی امث.

ستار بجانے کا شوق ، ستار نوازی (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ شبد ساگر). [ستار باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٹوٹنا محاورہ.

رک : تان ٹوٹنا.

طعنے دو اغیار کو ہم پہ نہ ٹوٹے ستار
کان کے پردے کے پاس گو کہ پکارے حبیب

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۲۲).

---چڑھانا محاورہ.

(موسیقی) ستار نوازی کرنا ، ستار بجانا.

بجاؤ مطربو اس وقت تار بارش کے
بجاتا رعد ہے مردنگ تم ستار چڑھاؤ

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۹۲).

---خانی / خوانی (---و معد) امث.

(موسیقی) امیر خسرو کی قائم کردہ طبلے کی سترہ تالوں میں سے جھپٹی تال ، چار تال ا کتالہ بجانے میں سم پر آنا۔ ترانہ ، دھن یرج، تال ستار خانی ٹھیکہ. (۱۸۸۱ ، وقائع دلگیر ، ۲۱). موجودہ زمانے میں اس ٹھیکہ کو ستارخانی یا تارخانی بھی کہتے ہیں. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۹۳). [ستار + خانی ـ ف : خواں ، خواندن ـ سیکھنا پڑھنا].

---نواز (---فت ن) صف.

ستار بجانے والا. ستار نواز نوکر ہے اس کو بلایا کہ کا بجا. (۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۶۸). ان فنکاروں میں ملکۂ ترنم نورجہاں و ملکہ پکھراج ، شمشاد بیگم ، استاد بڑے غلام علی ، استاد چھوٹے غلام علی ، استاد برکت علی ، ستار نواز شریف پونچھ والے ... شامل تھے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۴ دسمبر ، I/۱). [ستار + ف : نواز ، نواختن ـ بجانا].

سُتار (۱) (ضم س) امذ.

۱. بڑھئی ، لکڑی کا کام کرنے والا.

دریا وزدیاں کے جیتے موج موج
سُتاراں ، لوہاراں ، ستاراں کی فوج

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۸). **۲. باورچی وغیرہ کا مددگار ؛ دولاب ساز ، گاڑی کے پہیے بنانے والا ؛ داروغہ ، جولاہا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : سوتر + دھار सूत्रधार].

سُتار (۲) (ضم س) امذ.

مناسب وقت ، موقع ، گھات (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : سو + تار (رک)].

سَتّار (فت س ، شد ت) صف ، امذ.

پردہ پوش ، چھپانے والا ، عیب ڈھانکنے والا (اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام).

توں ستّار ہور توں سو جبّار ہے
توں وہاب ہور توں سو قہار ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱). وہ ایسا ستّار ہے کہ ہرگز کسو نے نہ دریافت کیا کہ یہ ملکہ ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۸).

میں عاصی ترا نام غفار ہے
نہ کر فاش پردہ کہ ستّار ہے

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۲۷۰). [ع : (س ت ر)].

---ُالعُیُوب (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، و مع) صف مذ.

عیبوں کا چھپانے والا ؛ مراد : اللہ تعالیٰ. خدا ستارالعیوب ہے ، خدا غفارالذنوب ہے (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۷). زر بڑا ستارالعیوب ہے ، شرافت کیا چیز ہے ، دولت سب کچھ ہے. (۱۹۴۳ ، صید و صیاد ، ۳). [ستّار + رک: ال (۱) + عیوب (عیب (رک) کی جمع)].

---ِعُیُوب کس اضا (---ضم ع ، و مع) صف.

رک : ستارالعیوب.

اے زر تو خدا نئی و لیکن بخدا
ستّارِ عیوب و قاضی الحاجاتی

(۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۵۶). زر ستّارِ عیوب و قاضی الحاجات ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۶۸). اس ہمہ گیر قوت کے باوجود وہ نہایت شفیق ستّارِ عیوب اور رحم دل دیوتا تھا. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۷۸). [ستار + عیوب (عیب (رک) کی جمع)].

سِتاروں (کس س ، و مج) امذ ؛ ج.

ستارا / ستارہ (رک) کی مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. ستاروں کو ان کی ظاہری چمک کے لحاظ سے درجوں یا مقداروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے. (۱۹۵۱ ، سیر افلاک ، ۱۲۶).

---پہ کَمَند ڈالنا محاورہ.

ترقی کی بلند ترین چوٹیوں کو چھو لینا ، غیرمعمولی کارنامے انجام دینا ، مُشکل سے مُشکل کام پر قابو پا لینا.

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۰۶). ملکۂ ترنم نورجہاں کی آواز ستاروں پہ کمندیں ڈالنے والی آواز ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۱).

---کا جُھرمُٹ / جُھمکا امذ.

(فلکیات) بہت سارے ستاروں کا مجموعہ ، ثریا اور دوسرے ستارے. ستاروں کے جُھمکے اور جھرمٹ ایسے بھی ہیں جن میں واقعی رشتہ ہے. (۱۹۵۱ ، سیر افلاک ، ۱۳۶).

---کے سائے میں م ف.

ستاروں کی روشنی میں ، علی الصبح جبکہ ابھی شفق نمودار نہ ہوئی ہو.

رہ جرب و جوبیں کے دونوں طرف جھلملاتی ہوئی مشعلوں کو چھپائے ستاروں کے سائے میں ان حق پرستوں نے خشکی پہ اپنے سفینے جلائے (۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۹).

---کا فالُودہ امذ.

(طباخی) ایک قسم کا فالودہ جس میں زیبائش کے لیے سیووں کو

چاند ستاروں کی شکل میں بنا کر ملایا جاتا ہے۔ فالودہ ، شیر فالودہ، ستاروں کا فالودہ لئے ہوئے سامنے آئے۔ (١٨٧٧ ، طلسم گوہر بار ، ١١٨)۔

---میں چاند/ماہ صف ؛ م ف۔
ستاروں میں چاند کی مانند نمایاں ؛ بہت زیادہ خوبصورت ، حسین۔

آہستہ رواں بہیر و بنگاہ
وہ فوج میں جیوں ستاروں میں ماہ

(١٧٨٣ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ٣٣)۔ بیوی ستاروں میں چاند تھی لڑکی کیا تھی۔ (١٩٦٣ ، نورِ مشرق ، ١٦)۔

سِتارَہ (کس س ، فت ر) امذ ؛ سہ ستارا۔
١. اُن کروں میں سے ایک کرہ جو رات کو آسمان پر قمقمے کی طرح چمکتے نظر آتے ہیں ، نجم ، کوکب ، تارا۔

وو سرق گگن کے سو تارے ہوئے
وو سیس پھول سارے ستارے ہوئے

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٧٥)۔

قطب کی طرف یک ستارا اتھا
خدا کے حکم سوں نکلتا اتھا

(١٦٩٩ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ٣)۔

کوئی جو ستارہ کوئی ماہتاب
کسی کی چمک نور چوں آفتاب

(١٧٦٩ ، آخر گشت ، ٦٦)۔

پر یہ مضموں نہیں خوب یہ تشبیہ ہے ٹھیک
برج آبی میں ستاروں نے کیا ہے جمگھٹ

(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ٣١)۔ جب ان پر رات چھا گئی ان کو ایک ستارہ نظر آیا۔ (١٩٠٦ ، الحقوق والفرائض ، ١ : ٢٩)۔ لالی نے گردن اٹھا کر آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں کو دیکھا۔(١٩٨٦ ، جانگلوس ، ١٦)۔ ٢. **(مجازاً) قسمت ، نصیب ، طالع۔**

رمّال جوتشی یوں کتے بھانکتے ہو کیوں معلوم نیں
اب کے ستارہ دونوں دیکھے تو ایکج راس تھا

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ٣)۔

اب چرخ وصل دے گا وہ ماہ یا نہ دے گا
اپنا جو ہے ستارہ معلوم ہو رہے گا

(١٧٨٢ ، دیوانِ محبت (ق) ، ٢٣)۔ ہمیشہ ستارۂ اقبال روشن و منور اور بادشاہ سدا منصور و مظفر رہے۔(١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ٥١)۔ ٣. **گھوڑے کی پیشانی کا سفید نشان جو اتنا چھوٹا ہو کہ انگوٹھے کے نیچے چھپ جائے۔**

ستارہ لوگ کہتے ہیں اسے سب
کہ جو جائے انگوٹھے کے تلے دب

(١٧٩٥ ، فرسنامۂ رنگین ، ٧)۔ ٤. **وہ گول گول سنہرے اور روپہلے ٹکڑے جو ٹوپیوں ، جوتیوں یا لباس وغیرہ پر چمک دمک کے لیے لگائے جاتے ہیں۔**

توں ڈر کھلا ہے نر ملا یا کھر ستارے جھمکتے
محور سبی فترا ک جوں توں سوں پھراں ہارا ہوا

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٩)۔

اپنے طالع میں ہے اے رشکِ قمر پامالی
ہے ستارہ تری پاپوش کا اختر اپنا

(١٨٣١ ، دیوانِ ناسخ ، ٢ : ٢٠)۔

تقسیم ہو رہے ہیں وہ خلعتِ نگاریں
سہروں پہ جس میں سلمہ پشیریوں ستارا

(١٩١٨ ، سحر (سراج میر) ، بیاضِ سحر ، ١٠٣)۔ ٥. **ٹیکا ، نشان ، بندی**

جو نازک ہو اتنے تو زیور نہ پہنو
جبیں پر ذرا سا ستارہ بہت ہے

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ١١٣)۔ ٦. **(طباخی) اس طرح تلا ہوا انڈا کہ بیچ کی زردی پوری برقرار رہے۔** واللہ ہماری بھابھی جان بھی کیا سلیقہ مند عورت ہیں ، ہاتھ لگی روٹی اور تلے ہوئے ستارے (انڈے) باندھ کے ساتھ کر دیے۔ (١٩٣١ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٦ ، ٥ : ٣)۔ ٧. **ایک قسم کی آتش بازی۔**

کیا ستاروں کا چھوٹنا کہیے
آسماں کی طرف ہی تک رہیے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٥١)۔ ستارے بہت سے رنگ کے مختلف قسم کے اور مختلف طور کے استعمال ہوتے ہیں ۔ (١٩٠٣ ، آتش بازی ، ٥٠)۔ آتش بازی لائی گئی «ستارہ» اور «ہوائی» آسمان تک پہنچ رہی تھی۔(١٩٧٥ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ٧٧)۔ ٨. **(قواعد) ستارے کا جیسا نشان جو حوالے کے لیے لفظوں پر بنا دیا جاتا ہے۔** اختتام جملہ کی علامت کے طور پر ستارے کا نشان ملتا ہے۔ جسے انگریزی میں Asterisk کہتے ہیں۔ (١٩٧٣ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ٢٠٢)۔ ٩. **گلے میں پہننے کی زنجیر میں لگے ہوئے گول گول چمکدار ٹکڑے۔**

سچ کہا مہرن نے یہ روشن ہے تاروں سے سوا
ہر ستارہ چاندنی خانم میری زنجیر کا

(١٨٧٩ ، جان صاحب ، د ، ١ : ١١٧)۔ ١٠. **پنج یا شش پہلو نشان جو ہلال کی تصویر میں بناتے ہیں یا بندوق کی ٹوپی کا وہ حصہ جو گول اور سفید ہوتا ہے** (نوراللغات ؛ جامع اللغات)
[ف : ستارہ ؛ پہلو : شتار ، قب : س : स्तर]۔

---اَچھا ہونا محاورہ۔
مقدر اچھا ہونا ، اقبال اور خوش بختی ہونا (نوراللغات)۔

---اِقْبال کس اضا(--- کس ا ، سک ق) امذ۔
اقبال مندی کا نشان ، خوش بختی کا ستارہ ؛ مُراد : اقبال مندی و خوش بختی ۔ بنی عباس کا ستارۂ اقبال عروج پر ہوا ۔ (١٨٧٦ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٢٠٣)۔ [ستارہ + اقبال (ر ک)]۔

---اِمْتِیاز کس اضا(--- کس ا ، سک م ، کس ت) امذ۔
پاکستان کا ایک سول اعزاز اور ستارے کی شکل کا طلائی نشان جو کسی فرد کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں حکومت کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ یوم آزادی پر سول ایوارڈز حاصل کرنے والوں کے نام یہ ہیں ... ستارہ امتیاز ، عصمت اونور انقرہ ۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام عباس میانہ۔ (١٩٨٧ ، جنگ ، کراچی ، ١٣ اگست ، ١)۔
[ستارہ + امتیاز (ر ک)]۔

---اَوج پَر آنا محاورہ.
ستارہ اوج پر ہونا.

میسّر عیش دنیا تھی دوبارا
پھر آیا اوج پر اوس کا ستارا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۲۱۳).

---اَوج پَر رَہنا محاورہ.
قسمت اچھی رہنا ، بلند اقبال رہنا.

حسینانِ جہاں ہر شب مرادیں مانگنے آئیں
ستارہ اوج پر یارب رہے عاشق کے مدفن کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۶).

---اَوج پَر ہونا محاورہ.
اقبال مند ہونا ، بلند طالع ہونا ، نصیب اچھا ہونا.

نظارہ پیشتر کرتا ہے اسکے دستِ روشن کا
ستارہ اوج پر ہے آج کل بختِ برہمن کا

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر (مظفر علی خان)، ۲ : ۳۷).
نصیب سبزہ کے جاگ اٹھے ہیں ستارہ ہے اوج پر چمن کا
جما ہے نقشہ روش روش پر شگفتہ پھولوں کی انجمن کا
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۳۱).

---ءِ بَخت کس اضا (---فت ب ، سک خ) امذ.
قسمت کا ستارا، مقدر۔ بادشاہ کا رخ بدلا پایا اور حکیم دوبان کا ستارۂ بخت چمکتا نظر آیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۵). [ستارہ + بخت (رک)].

---بُرا ہونا محاورہ.
قسمت برگشتہ ہونا ، نصیب خراب ہونا.

اسے بولیا آگہ اچھ اے پدر
ستارا پسر کوں برا ہے پسر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۲).

---بَرگَشتَہ ہونا محاورہ.
قسمت بری ہونا ، بدبختی و ادبار کے دن ہونا.

غیر سے چھپ کر ملا وہ ماہ پارا کھل گیا
میری قسمت کا ہے برگشتہ ستارہ کھل گیا

(۱۸۷۴ ، سخنِ بے مثال ، ۲۱).

---بَسالَت کس اضا (---فت ب ، ل) امذ.
اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ایک اعزاز جو کسی غیر معمولی بہادری یا شجاعت ، دلیری یا جوانمردی کے کارنامے پر حکومت کی جانب سے کسی شہری ، فوجی یا پولیس افسر کو دیا جاتا ہے. (ماخوذ : فیروز انسائیکلوپیڈیا ، ۴۳۸)). [ستارہ + بسالت (رک)].

---بِگَڑنا محاورہ.
تقدیر کا بگڑنا ، بدبختی کا زمانہ آنا.

جب سے بگڑے ہیں ستارے مرے شکلِ طالع
نہ منجم کوئی پاس آیا نہ رمّال آیا

(۱۸۶۶ ، فیض ، ۸۹).

---بُلَند ہونا محاورہ.
طالع کا یاور ہونا ، ستارے کا اوج پر ہونا.

نبیؐ صدقے کنایا ہے ترکمان آج میزوانی
علی صدقے سے دو جگ میں بلند اسکے ستارے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۶).

جھڑک کے آئنے وہ زلفِ سیاہ پر افشاں
شبِ وصال ستارہ مرا بلند ہوا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۵۹).

---بِیں (---ی مع) امذ.
(ہیئت) اختر شناس ، نجومی ، مُنجم.

خوش ہوتے ہی طفل مہ جبیں سے
ثابت یہ ہوا ستارہ بیں سے

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۲) . کاش دونوں نال سے دیکھتا تو اجرام فلک کو رسرج سے ستارہ بیں حضرات کو مستغنی کر دیتا (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۸ : ۳). [ستارہ + ف : بین ، دیدن - دیکھنا].

---بھاری ہونا محاورہ.
(ہیئت) ازروئے نجوم کسی ستارے کا کسی دوسرے ستارے کی نسبت کسی شخص کے لیے منحوس ہونا، نحوست کا زمانہ آنا.

پھرو غیر گیا چاندنی کی سیر کو یار
ہو گیا مجھ کو ستارہ سے مہ کامل بھاری

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۱۴۳).

غیر پر بھاری ستارے ہیں کئی
تم اتارا دو کٹورا پھول کا

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۹).

---ءِ پاکِسْتان کس اضا (---کس ک ، سک س) امذ.
حکومتِ پاکستان کی طرف سے کسی افسر یا شہری کی خدمت کے اعتراف کے طور پر اعزازات کی فہرست میں تیرھویں نمبر کا اعزاز جو ۱۴/ اگست ، ۶/ ستمبر یا ۲۳/ مارچ کو عطا کیا جاتا ہے. انہیں ستارۂ پاکستان اور ستارۂ قائداعظم کے اعزازات دیئے گئے ، (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۹۱ : ۵). [ستارہ + پاکستان (علم)].

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) امذ ، صف.
ستاروں کی پرستش کرنے والا ، صابی. عیسائی تثلیث کے قائل تھے صابئین ستارہ پرست تھے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۳۱). [ستارہ + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا].

---پُلاؤ (---ضم پ ، و مع) امذ.
(طباخی) ایک پلاؤ جو کبوتر کی آنت میں مرغی کے انڈے کی زردی میں سونے کے ورق اور سفیدی میں چاندی کے ورق ملا کر الگ الگ بھر کر چھوٹی چھوٹی گرہ لگا کر اُبال لینے اور اس کو چاول میں ملا دینے سے بنتا ہے. دوسرا یہ کہ پستے قیمہ انڈے اور دوسرے مصالحوں کو ساتھ ملا کر چاولوں کے ساتھ لپٹی ہوئی چھوٹی چھوٹی گولیوں کی تہہ جمائی جاتی ہے. غوریوں میں

پلاؤ چلاؤ قورمہ پلاؤ ... ستارا پلاؤ .... (۱۸۶۲ ، خطر تقدیر ، ۶۸).
[ستارہ + پلاؤ (رک)].

---پوش (---و مج) صف.
ستاروں سے ڈھکی ہوئی ؛ چمکتی ہوئی.

اک نور چھا گیا ہے یہ قدرت خدا کی ہے
دیکھو ستارہ پوش زمیں کربلا کی ہے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۶۳). [ستارہ + ف : پوش ، پوشیدن - پہنتا].

---پیشانی (---ی مج) صف.
وہ گھوڑا جس کے ماتھے پر سفید بالوں کی چتی ہو ، جو ہاتھ کے انگوٹھے کے سرے کے نیچے چھپ جائے.

اس سے دیتے سپہر کو تشبیہہ
گر نہ ہوتا ستارہ پیشانی

(۱۸۲۷ ، مومن ، ک ، ۲۲۲). جب ان سے کوئی شخص کہتا کہ یہ گھوڑا ستارہ پیشانی ہے اسے دفع فرمایئے تو وہ ہنس کر فرماتے کہ میں آفتاب پیشانی ہوں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲۳۲). [ستارہ + پیشانی (رک)].

---پھرنا محاورہ.
طالع کا خلاف ہونا ، ادبار کا آنا ، بدبختی کا آنا.

وہ ماہ خفا مجھ سے ہے میں کیونکہ جیوں گا
جس شخص کا پھر جائے ستارہ نہ جیئے گا

(۱۷۸۵ ، حسرت (جعفر علی)، ک ، ۳۴۹).

جب ہیں مرے ستارے ہی مجھ سے پھرے ہوئے
جو پہلے میرے راہنما ، دستگیر تھے

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۳۱۱).

---ٹمٹمانا ف ل.
تاروں کا نکلنا اور چھپنا.

ستارہ ٹمٹمایا چاند چمکا
یہ سب دھوکا ہے تیری چشم کم کا

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۱۱۶).

---ٹوٹنا ف ل ؛ محاورہ.
شہاب ثاقب کا فضا میں نمودار ہونا.

بولا وو گرنے لگے تو فلک پیر کے دانت
شب کو دو چار ستارے جو برابر ٹوٹے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۱۹). ہر ایک ستارے کا ٹوٹنا ایک وعظ کا موقع دیتا تھا. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد (مقدمہ) ، ۳۱).

دیکھے بھی نہ دنیا نے مرے دل کے شرارے
ایسے تو بہت ٹوٹتے رہتے ہیں ستارے

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۲۵۰). ۲. **پٹاخیدار بندوق کی ٹوپی یعنی پٹاخے کا گھوڑے کی چوٹ سے شعلہ پکڑنا اور بندوق کا چل جانا.**

مثلِ ابلیس جلا غیر نشانے سے ترے
آج بندوق کی ٹوپی کا ستارہ ٹوٹا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱ : ۸۲).

---جاگ اُٹھنا محاورہ.
خوش نصیبی کا زمانہ آنا ، نصیب اچھا ہو جانا.

کہ تیرے دور میں اے چاند سر تھے
اُٹھا ہے جاگ خوش میرا ستارا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶).

---جاگنا محاورہ.
قسمت کُھلنا ، مراد برآنا.

جسے کنی کہے تو ہے ہمارا سرا
تو جانے کہ جاگا ستارا سرا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۷۱).

---جَبِیں (---فت ج ، ی مع) صف.
رک : ستارہ پیشانی.

رخشِ فلک ستارہ جبیں ، اور یہ مہ جبیں
وہ کوزہ پشت اور یہ جوان بخت و نازنیں

(۱۹۱۰ ، اوج (نوراللغات)). [ستارہ + جبین (رک)].

---جُرأت کس اضا (---ضم ج ، فت ء) امذ.
حکومت پاکستان کی جانب سے کسی افسر یا شہری کو غیر معمولی بہادری کے کام پر عطا کیا جانے والا ایک تمغہ (ماخوذ : فیروز سنز انسائیکلوپیڈیا ، ۷۳۸). [ستارہ + جرأت (رک)].

---جِھلْمِلانا ف ل.
رات کے ختم ہونے پر ستاروں میں ہلکی سی جنبش کا دکھائی دینا ، مدھم ہونا ، (کنایۃً) اختتام ہونا.

جوانی کی شب آخر ہو گئی دلیاں میں جنبش ہے
رسیدہ صبح پیری ہے ستارے جھلملاتے ہیں

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۶۶).

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف.
آنکھ کا ایک عیب ، پھلی ؛ گھوڑے کا ایک نقص. او توسن ٹٹوے ، تجھ میں سب طرح کا عیب ہے ، حشری ، کموی ، کنبہ لنگ ، شب کورہ ستارہ چشم ، ایسے جانوروں کو میں رانوں میں پیس کر مارتا ہوں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۶ : ۳۵۳). [ستارہ + چشم (رک)].

---چَمَک اُٹھنا محاورہ.
رک : ستارہ چمکنا. نہ معلوم میرا ستارہ کیوں چمک اُٹھا ، اب تک تو میری تقدیر اُلٹی تھی. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۳۹).

---چَمَکْنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **تارے کا روشن اور درخشاں ہونا.**

ستارے ہی چمکتے ہیں نہ جگنو ہی چمکتا ہے
ہمیشہ روح کی محفل میں آنسو ہی چمکتا ہے

(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۱۲۵). ۲. **ذرات یا سلمہ ستارے کے کام کا جھلملانا.** چمکی کا ستارہ چمکتا ہے ، کُنْدَن مال روشنی میں دمکتا ہے. (۱۸۵۳ ، شرح الدر سبعا ، ۸۱). ۳. **قسمت جاگنا ، صاحبِ اقبال ہونا ، عروج ہونا.**

ذرّہ جو کوئی اُڑ کے ترے بام تک گیا
ہم سمجھے مرشوں کا ستارہ چمک گیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲). اسی خاندان کا ستارہ اس وقت چمکا جب نورالدین نے شیرکوہ کو اس کی مرضی کے خلاف سپہ سالار منتخب کیا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۵۳).

---چُھوٹنا ف ل ؛ محاورہ.
ستارے نکل نکل کے اُڑنا یا جھڑنا، پھلجھڑی کا سماں پیدا کرنا
اڑتے ہوا میں شرارے ہیں
چھوٹتے گیج کے ستارے ہیں
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۰۳).
فدا ہوں قبلۂ عالم کی خوش بیانی کے
ستارے چھوٹ گئے منہ سے یار جانی کے
(۱۸۵۳ ، دیوانِ برق ، ۵۵۹).

---خِدْمَت کس اضا(---کس خ ، سک د ، فت م) امذ.
اسلامی جمہوریہ پاکستان کی جانب سے دیا جانے والا تمغہ، جو کسی شہری یا فوجی افسر یا پولیس کے ملازمین کو اُن کی خدمت کے اعتراف کے طور پر دیا جاتا ہے (گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۸). [ستارہ + خدمت (رک)].

---دان صف.
اختر شناس ، اجرام فلکی سے متعلق علم رکھنے والا ، منجم ؛ ستارہ بیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ پلیٹس). [ستارہ + ف : دان ، دانستن - جاننا].

---دُمْدار کس صف(---ضم د ، سک م) امذ.
(ہیئت) **دمدار ستارہ ، جھاڑو ستارہ ، ستارۂ دُنبالہ دار ، پونچھل تارہ.**
سمجھیں ہیں یار یہ جھاڑو جو دی گئی
گردش بھی ہے ستارۂ دمدار کے لئے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۹۶). [ستارہ + دم (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دُنْبالہ دار کس صف(---ضم د ، سک م بشکل ن ، فت ل) امذ.
رک : دم دار ستارہ.
اگر ستارۂ دُنبالہ دار دم کو کہوں
شعاع مہر سے روشن کروں تناسب یال
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، قصائد سحر ، ۲۱). [ستارہ + دنبالہ (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---ڈُوبْنا ف ل ؛ محاورہ.
ستارہ غروب ہونا ، ستارے چُھپ جانا ؛ صبح ہونا ؛ (کنایۃً) زوال آنا
ظلمت کا چراغ بے ضیا ہے
انجم کا ستارہ ڈوبتا ہے
(۱۸۸۲ ، کلیاتِ نعت محسن ، ۶۷).

ڈوبے سرِ آسماں ستارے
ٹھنڈے ٹھنڈے وہ سب سدھارے
(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۱۶۳).

---سازگار ہونا محاورہ.
نصیب کا یاور ہونا ، بخت کا ساتھ دینا اور موافق ہونا.
ستارہ ہمارا ہو کر سازگار
وہ بے پردہ چھیڑیں ستاری ابھی
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۵۵).

---سَحَری کس صف(---فت س ، ح) امذ.
صبح کا ستارہ ؛ زہرہ. یہاں ستارۂ سحری چمک چکا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۸). ہمارا جہاز صبح صادق کے وقت بالم پر اترا. اسی وقت ستارۂ سحری جگمگ جگمگ کر رہا تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۰۷). [ستارہ + سحر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سُنْبلے میں ہونا محاورہ.
(نجوم) ادبار کا زمانہ ہونا ، بدبختی کا وقت آ پڑنا.
منہ چھپایا ہے اس نے زلفوں میں
سنبلہ میں مرا ستارہ ہے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۷۱).

---سِیدھا ہونا محاورہ.
طالع کا یاور ہونا ، حالات کا سدھرنا.
نہ منجھ میں ہور فلک میں ہے مدارا
نہ سیدا ہے میرا منجھ سوں ستارا
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۰۱).

---شُجاعَت کس اضا(---ضم ش ، فت ع) امذ.
اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ایک اعزاز جو کسی غیر معمولی شجاعانہ کارنامے پر کسی شہری ، فوجی یا پولیس افسر کو دیا جائے. یوم آزادی پر سول ایوارڈز حاصل کرنے والوں کے نام یہ ہیں ... ستارۂ شجاعت فلائٹ لیفٹننٹ محمد سعید اقبال مرحوم کراچی ... محمد واجد علی خان مرحوم ملتان. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۴ / اگست ، ۱). [ستارہ + شجاعت (رک)].

---شُمار (---ضم ش) صف.
ستارے گننے والا ، نجومی ؛ (کنایۃً) رات کو جاگنے والا.
کہیا دل سوں اپنے بھی اوشہر یار
جو کہتا تھا سچ او ستارہ شمار
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۶۲). [ستارہ + ف : شمار ، شمردن - گننا].

---شُماری (---ضم ش) امث.
تارے گننا ، نیند نہ آنا ، رات بھر جاگنا.
رہا ہی کیے آنسو پلکوں پہ شب
کہاں تک ستارہ شماری بہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۶۵). [ستارہ شمار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شِناس (--- کس ش) صف.
منجم ، اختر شناس ، نجومی ، ستارہ بیں ، ہیئت داں. یہ شب ،

شب قیمت ہے ... ستارہ شناسوں کی تحریر کا بھید یہی ہے۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۳۲)۔ یہ صاحب اس تاریخ کے سعد ہونے کی سند سری لنکا کے ستارہ شناس سے لے کے آئے تھے۔ (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۸)۔ [ستارہ + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا]۔

---شناسی (---کس ش) امث۔
علم نجوم ، علم ہیئت کا مطالعہ۔ ایک بادشاہ نے اپنا بیٹا کسی آخون کو سپرد کیا کہ اسے ستارہ شناسی سکھاؤ۔ (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۶۵)۔ [ستارہ شناس + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---غُروب ہونا محاورہ۔
زوال آنا ، بدقسمتی کا دور آنا۔

ہونے لگا غروب ستارا کمال کا
آیا زمانہ ہاشمیوں کے زوال کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۷)۔ مہاراجا کی سلطنت کا ستارہ بھی غروب ہو گیا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۰۹)۔

---قائدِاعظم کس اضا(---کس ہ ، کس مع د ، فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ۔
اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ایک اعزاز جو کسی شہری ، فوجی یا پولیس افسر کو ، کوئی غیر معمولی کارنامہ انجام دینے پر اسکی خدمات کے اعتراف کے طور پر عطا کیا جائے۔ یوم آزادی پر سول ایوارڈز حاصل کرنے والوں کے نام یہ ہیں ... ستارۂ قائداعظم - مارٹن زوکر مین نیو یارک ، چارلمبوس ڈیلس ایتھنز۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳/اگست ، ۱)۔ [ستارہ + قائداعظم (لقب)]۔

---کی نظر سیدھی ہونا محاورہ۔
قسمت کا یاور ہونا ، حالات کا سُدھرنا اور سازگار ہونا۔

یار اگر اپنے ستارے کی نظر سیدھی ہے
روبرو آئے گا تو آنکھ کا تارا ہو کر

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۹۲)۔

---گر (---فت گ) صف۔
قسمت یا تقدیر کو بدل دینے والا ، نصیبہ چمکا دینے والا۔

ہم خود ہی تھے سوختہ مقدر
ہاں ، آپ ستارہ گر ہی ٹھہرے

(۱۸۷۷ ، خوشبو ، ۳۲۳)۔ [ستارہ + گر ، لاحقۂ فاعلی]۔

---گَردِش میں آنا محاورہ۔
ادبار کا سامنا ہونا ، برے دن آنا ، حالات کا ابتر ہونا ، طالع کا ناسازگار ہونا۔ پروین حیران کہ کیسا ہمارا ستارہ گردش میں آیا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۳۳)۔

---گَردِش میں ہونا محاورہ۔
رک : ستارہ گردش میں آنا۔ اگر نہ آئیں تو ثابت ہوا کہ ستارہ ان کا گردش میں ہے۔(۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۲۴)۔ اے سحاب ستارہ تمہارا گردش میں ہے تم کسی کام کا قصد نہ کرو۔ (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۳۱۲)۔

---گھڑی (---فت گھ) امث۔
ایسی گھڑی یا آلہ جس سے نصف النہار ستاروں کے عبور کے اوقات کے وقفے سے ستاروں کے اصلی محل وقوع کو ظاہر کیا جا سکتا ہے (ماخوذ: سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۵۹)۔ [ستارہ + گھڑی (رک)]۔

---ماہی / مَچھلی (---فت م ، سک چھ) امث۔
پانچ بازووں والی ایک نوع کی سمندری مچھلی اس کا منھ ایک ڈھیلے ڈھالے تھیلے کی طرح معدہ میں کھلتا ہے اس کے دانت نہیں ہوتے اس لیے شکار کو معدے میں ڈال لیتی ہے۔ اس کے سارے جسم پر قینچی کی طرح کاٹنے والے اعضا ہوتے ہیں ، (Star Fish)۔ گھونگے ، مرجان ، ستارہ ماہی کے قسم کے جانوروں کی وہاں گنتی نہیں۔ (۱۹۷۵ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۹۳)۔ ستارہ مچھلی یا اسٹار فش (Star Fish) یہ جانور مچھلی نہیں ہے اس کی شکل پانچ کونوں والے ستارے جیسی ہوتی ہے۔(۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۱۹)۔ [ستارہ + ماہی/مچھلی (رک)]۔

---مِلْنا محاورہ۔
راس ملنا ، مزاج و طبیعت کا موافق ہونا ، طبیعت ملنا۔

کیونکہ دل ماہ جبیں مجھ سے تمہارا ملتا
کہ نہیں آپ کا اور میرا ستارہ ملتا

(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۵)۔

---مَنْصَبی کس صف(---فت م ، سک ن ، فت ص) امذ۔
اونچا مرتبہ ، بلند درجہ۔

عرش کی تابندگی تھی تیری اعلیٰ مرتبی
کس کو حاصل ہو سکی ہے یہ ستارہ منصبی

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۹)۔ [ستارہ + منصب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---نُما (---ضم ن) صف۔
ستارے کا جیسا ، ستارے کی شکل کا۔ ستارہ نما نشانات کے درمیان کی عبارت ترک کر دی گئی ہے۔(۱۹۳۵ ، ذرائع محاصل سلطنت ہند ، ۳۷)۔ ان کی عام اشکال پیالہ نما ، قرص نما ، حلقہ نما ، ستارہ نما ، جالدار اور مرغولہ نما ہیں۔(۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۰۵)۔ [ستارہ + ف : نما ، نمودن - دکھانا]۔

---نُما شِگاف (---ضم ن ، فت ش) امذ۔
(نباتیات) بہت سارے شگاف جو درخت کے مرکز سے باہر کی جانب پڑ جاتے ہیں اس میں درخت کے ریشے جدا ہو جاتے ہیں یہ درخت کا ایک عیب ہے۔ اگر متعدد شگاف مرکز سے باہر کی جانب پھیلے ہوئے ہوں تو ان کو مُرکّب جگری شگاف یا ستارہ نما شگاف سے موسوم کرتے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۸۶)۔ [ستارہ نما + شگاف (رک)]۔

---نَوَرْدی (---فت ن ، و ، سک ر) امث۔
ستارے گننا ، ستاروں کے ساتھ پھرنا ، اختر شناسی ، علم نجوم ، علم ہیئت۔ قصور معاف یہ نہ ارشاد ہوا کہ اس ستارہ نوردی

اور آفتاب گردی سے آخر حاصل کیا ہوا. (۱۹۳۳ ، مضامین عبدالماجد ، ۸۸). [ستارہ + ف : نورد ، نوردن ـ لپیٹنا ، طے کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نیک ہونا محاورہ.
طالع کا اچھا ہونا.

خوش وقت یہ ہو کہ ماہ پارا
طالع کا نیک ہے ستارہ
(۱۸۸۷ ، اختر (واجد علی شاہ) (نوراللغات)).

---ہِنْد (کس اضا)--- کس ہ ، مغ) صف نیز امذ.
انگریزی حکومت کے عہد کا ایک سرکاری اعزاز. اس کا ٹوٹ سیاہ تھا جس پر ستارۂ ہند کی آسمانی زین چمکتی تھی. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۳ : ۱۲). مگر تعجب ہے کہ ... خان بہادر اور ستارۂ ہند بن جاتے ہیں. (۱۹۰۹ ، اپریل فول ، ۷). [ستارہ + ہند ـ ہندوستان (عَلَم)].

سِتاری (کس س).(الف) امث.
چھوٹا ستار ، وائلن.

ہر کوئی ستاری ہاتھ لیے ساقی سو کیوں بیٹھے گا کو
تج عشق کامل سخت ہے نس کچھ کونڈا ہو بھانگ کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۵).

شجر قد میں نکلے نہ کوئی گرو شاخ
دوش پر کب تمہیں لازم ہے ستاری رکھنا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۰). (ب) صف. **ستار بجانے والا ، ستار باز.** ستار بجایا اپنا کمال دکھایا وہ گتیں بجائیں کہ ستاریوں کو مات کر دیا. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۲۹۳). [ستار + ی ، لاحقۂ تصغیر و نسبت].

---آواز امث.
ستار کے سروں جیسی آواز ؛ (کنایۃً) دلکش آواز.

آپکے بول سنائے وہ پھبن کیا قدرت
ایسی پیدا تو کرے کوئی ستاری آواز
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۰). [ستاری + آواز (رک)].

---بولنا ف ل.
ستاری کا بجنا.

ستاری بولتی ہے یا کوئی بلبل چہکتی ہے
تری مضراب کیا منقار ہے مرغ نوازن کی
(۱۸۷۰ ، مظہر عشق ، ۱۵۰).

---کے بول امذ ؛ ج.
رک : ستاری آواز.

تری باتوں سے کب اچھے ہیں ستاری کے بول
تیرے ہونٹوں سے منجیری بھی خوش آواز نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۹).

سُتاری (ضم س) امث ؛ صد شمال.
۱. **باریک نوک کا ایک اوزار، لکڑی میں باریک چول بنانے یا نازک قسم کی کھدائی کرنے کا اوزار.** جب تک وہ اپنے دام کی دیکھ بھال میں لگا ہو ستاری کے استعمال سے محترز رہتا ہے اس لیے کہ اگر وہ ستاری سے کھرونچے لگائے تو عقاب اسے نوچ ڈالے گا. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۵۲). ۲. **چماروں کا وہ اوزار جس سے چمڑے میں چھید کیا جاتا ہے.**

ستاری تک پہ دھرے موچیوں کے ہو دتے
پشوری ہونے لگے سیف خانی سہج بنتے
(۱۷۸۲ ، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۳۳)). ایک رانپی اور ستاری لے کر بازار میں بیٹھ کر جوتوں کی مرمت کیا کرو. (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۲۷۸). [سُتار + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَتّاری (فت س ، شد ت) امث.
پردہ پوشی ، عیب چھپانا (اللہ تعالیٰ کی ایک صفت). بہترین صفات سے بادشاہ کے واسطے ستاری اور درگزر ہے. (۱۸۳۵ ، بستان حکمت ، گویا ، ۵۳). جو دوسروں کی عیب پوشی کرے گا خدا اس کی ستاری کرے گا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۳۷). اللہ تعالیٰ کی شان توابی ، ستاری ، غفاری اور بے نیازی کا سہارا لے کر ان تمام جرائم کا اقرار کرتا ہوں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۹). [ستار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِتاری مَچْھلی (کس س ، فت م ، سک چھ) امث.
رک : **ستارہ ماہی/مچھلی** ستاری مچھلی اپنا نہایت لچکدار شکم ... اس پر ڈھکیلنا شروع کر دیتی ہے. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس ، ۲۰۹). [ستارہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت + مچھلی (رک)].

سِتارے (کس س) امذ ؛ ج.
۱. **ستارہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.**

خوش مانگ لاسنوارے موتی وسیں ہو تارے
جیوں چاند سوں ستارے اوکھے ہیں سیام گھن میں
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۱).

گو کھرو لہر بنت ڈاک ستارے کی چیز
اس سے ہو جاتی ہے کم بخت کنواری انگیا
(۱۸۲۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۹).

جو حق پرست ہیں مٹ کر تباہ ہو جائیں
اگر یہ ہو تو ستارے سیاہ ہو جائیں
(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۱۰۱). رات کا پچھلا پہر تھا ستارے اُجلے اجلے کنول بن گئے تھے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۷). ۲. (نباتیات) **خلوی تقسیم کے وقت مرکزی جسم دو حصوں میں بٹ جاتا ہے اور ان سے شعاعی ڈورے نکلتے ہیں جن کو ستارے کہتے ہیں یہ ستارے قطبوں کی طرف حرکت کرتے ہیں اور نئے خلیوں کی طرف داخل ہو جاتے ہیں** (مبادی نباتیات ، ۲۶۸). ۳. **(مجازاً) فلمی اداکار؛ اہم شخصیت.** اس دوسرے درجے میں سب ہی شامل تھے ہندوستانی پردۂ سیمیں کے درخشاں ستارے ، مہاراجاؤں کے کنٹرولر اور اے ، ڈی سی میجر (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقص ناتمام ، ۳۱).

---اَچّھے ہونا محاورہ.
طالع نیک ہونا ذرا ماہیان کے دن تو دیکھوں اگر ستارے اچھے ہوں تو کنچھ اس کو دوں. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۳۹۱).

---اُڑانا محاورہ۔
پھول برسانا ، استقبال کرنا۔

لئے گود مقیش چھوٹے بڑے
ہر اک جا ستارے اُڑاویں کھڑے
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۶۱)۔

---توڑ لانا محاورہ۔
کوئی بہت بڑا کام انجام دینا ، کوئی کارنامہ پیش کرنا۔

وہ گیسو جو افشاں کے طالب ہوئے
ستارے ابھی توڑ لانے کی رات
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۳)۔

---ٹانکنا ف م، نیز محاورہ۔
۱. (کشیدہ کاری) **ستارے جڑنا ، سوئی سے سلمہ ستارے کا کام کرنا۔** کف کے اطراف ستارہ ٹانکئے اس طرح کہ ستارہ پر گجائی رکھ کر اوپر سے ٹانکہ لگا دیجیے۔ (۱۹۰۲ ، کڑھت کی قسمیں ، ۲۹)۔ ۲. **خوبصورتی میں اضافہ کرنا ، رونق ، بڑھانا۔**

قدرت نے دی ہے چادرِ شب کو عجب بہار
کیا کیا ستارے ٹانکے ہیں اطلس کے تھان پر
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ وارثی ، کلام بے نظیر ، ۲۰)۔

---ٹُٹنا محاورہ (قدیم)۔
آنسو بھر آنا۔

پُنم چاند جیوں دونو گھٹنے لگے
ستارے انکھیاں میں تے ٹُٹنے لگے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸)۔

---دِکھانا محاورہ۔
ایک رسم جس میں زچّہ کو چھٹی کے دن نہلا دُھلا کر دلہن بناتے ہیں اور تارے دکھاتے ہیں ، تارے دکھانا۔

چلو الھو تم دونوں دالان سے
ستارے دکھا لائیں میدان سے
(۱۸۷۷ ، صبح خنداں ، ۴۳)۔

---کُوں وَبال آنا محاورہ (قدیم)۔
طالع برگشت ہونا ، مصیبت آنا ، مصیبت میں پڑنا۔

ستارے کوں دشمن کے آیا وبال
ہوئے دشمناں سب کٹے جوں قتال
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۹۶)۔

---گِنَنا محاورہ۔
نہایت بے قراری میں رات کاٹنا ، رات بھر جاگتے رہنا (عاشق کا) انتظار تنہائی یا فرقت میں رات بسر کرنا ، تارے گنتا۔

اے ماہ توں مجہ چھوڑ کہ یکبار گیا کی
تجہ یاد میں گنتا ہوں میں ہر رات ستارے
(۱۶۹۷ ، دیوان اشرف ، ۱۲)۔

---نظر آنا محاورہ۔
آنکھوں میں اندھیرا چھانا ، ترمرے سے نظر آنا۔

نظر آئے چشمِ عدو میں ستارے
بس اک وار میں سینکڑوں سر اتارے
(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۲۲)۔

سِتارِیا / سِتارِیَہ (کسر س ، ر ، فت ی) امذ۔
ستار بجانے والا ، ستار نواز۔ بین کار بذریعہ بین ستار پر ستاریہ سے اچھی جوڑی بجائیں گا۔ (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۱۷۷)۔ ستاریے ولایت خان کو میں نے اپنے یہاں مدعو کیا۔ (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۱۹۳)۔ [ستار + یا ، لاحقۂ صفت]۔

سِتازَن (کسر س ، فت ز) صف۔
ستار بجانے والا۔ (ستار + زن) سے ستازن (ستار نواز)۔ (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۳۸)۔ [رک : ستارزن جس کی یہ تخفیف ہے]۔

سُتاسار نہ اُبھرے اَور بیسوا رانڈ نہ ہووے کہاوت۔
بے حیا کا کچھ نہیں بگڑتا (نجم الامثال ، ۲۴۴)۔

سَتاسی (فت س ، شد ت) امذ۔
اسی اور سات کا مجموعہ ، ۸۷۔ تین کم نوّے۔ چار سو روپے دینے باقی ہے اور ستاسی روپے گیارہ آنے بھیجے ہیں۔ (۱۸۶۰ ، خطوط غالب ، ۵۷)۔ جالینوس کی عمر ستاسی برس تھی۔ (۱۹۲۳ ، تاریخ الحکما ، ۱۹۲)۔ [سات + اسی (رک)]۔

سَتالا (فت س) امذ۔
(ہندو) **زمین کے زیریں طبقوں میں سے ایک حصّہ۔** اس قوم کے مذہبی علما زمین کو ... چودہ حصوں میں تقسیم کرتے ہیں جس میں سات حصّے بالائی ہیں اور سات زیریں ... زیریں حصوں کے نام یہ آتالا ، ستالا .... (۱۹۳۹ ، آئین اکبری ، ۲ : ۲۹)۔ [ست + آلا ، لاحقۂ ظرفیت]۔

سُتالی (ضم س) امث۔
رک : ستاری۔ ایک اوزار ایسا ہے جو تمام ممالک و اقوام میں مشترک ہے وہ سلائی یا ستالی ہے (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۵۷)۔ [رک : ستاری (ر مبدل بہ ل)]۔

سَتا مارْنا محاورہ۔
بہت زیادہ تنگ کرنا ، بہت زیادہ ستانا۔ ظالم تو نے ستا مارا - اچھا کہہ کیا کہتا ہے۔ (۱۹۰۳ ، انطوں اور کلوپیٹرا ، ۸۴)۔

سِتان (۱) (کسر س) نیم لاحقہ۔
جگہ ، موقع ، مقام، بطور لاحقۂ مستعمل۔

لولاک سے روشن ہے پیمبر کی کرامت
ہیں شاہ نجف شمع شبستان امامت
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۳۵۴)۔

چھپائے دل میں داغستان الفت کہتے ہوئے عاشق
ذرا دیکھیں تو اے خورشید محشر تیری تابانی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفہ ولا ، ۶۳)۔ [ف : ستان - قب : س : ستھان]۔

سِتان (۲) (کس س) لاحقہ.
لینے والا ، قبضے میں لینے والا - جیسے کشور ستان ، رشوت ستان.

زہرٖ ہے کہ دل ستانی ہے
لے کے دل ، دل ستاں روانہ ہوا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۲). [ف : ستاڈن - لینا سے صیغہ امر حاضر].

سَتانا (فت س) ف م.
اذیت یا آزار پہنچانا ، دُکھ دینا ، پریشان کرنا ، دق کرنا ، پیچھے پڑنا. جس کو میں نے ستایا ہو ... اُٹھے اور مجھ سے بدلہ لے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۳). وہ کسی کو ستا نہیں سکتے کیوں کہ ان کو کوئی نہ ستائے گا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۰۷).

سر میں یہ سودا نہیں ، بس ہے غرض
کیا ستائے پھر بس کوئی مرض

(۱۹۵۲ ، دھڑبد (ترجمہ) ، ۸۳). احسان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ احسان کرنے والے کو ستاؤ یا پریشان کرو. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۶). [پ : ستاون **सताव (इ)**].

سَتّانوے (فت س ، شد ت ، سک ن) صف.
(ریاضی) نوّے اور سات کا مجموعہ ۹۷ تین کم سو. ڈھائی روپے اللہ کے لیے اور ساڑھے ستانوے اپنے لیے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوی ، ۱۹۷). [سات + نوّے].

سِتانی (کس س) اث.
لینا ، پکڑنا ، قبضہ کرنا (بطور لاحقۂ مستعمل).

اگر تو ناز سے آمادہ جاں ستانی ہو
تو میں بہ شوق سنبھالے جاں سپاری ہوں

(۱۹۱۵ ، نقوش مانی ، ۲۵). بعض عصول اور زرستانی کے ابواب میں اضافہ کیا گیا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۸۳). [رک : ستان (۲) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَتاماروِیں (فت س ، و لین ، فت ء) امذ ؛ نیز ساتماروِیں.
جب کوئی کسی کے گھر بن بُلائے اپنے جورو بچوں کو لے کر مہمان آ جاتا ہے تو طنزاً کہتے ہیں. اسی طرح بھیڑیا اور اس کی مادہ اور بالغ بچے جنگل میں ان کے ساتھ پھرتے ہیں اور شکار ڈھونڈتے ہیں تو ستاماروِیں کہلاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۲۵). [مقامی].

سِتاؤ (کس س ، سک و) اث.
(طب) برسات میں اُگنے والا ایک ہاتھ ڈیڑھ ہاتھ اونچا جھاڑ دار پودا اس کی پتیاں دوب سے ملتی جلتی ہوتی ہیں ، اس کا تنا کتھئی رنگ کا اور بہت باریک ریشوں سے بھرا ہوتا ہے اس میں انگل ڈیڑھ انگل گھیرے کے پیلے پھول لگتے ہیں اس کے پھلوں کی نوک پر بینگنی رنگ کا لمبا سوت سا نکلا رہتا ہے پھلوں کے اندر نکولے کتھئی رنگ کے بیج ہوتے ہیں یہی بیج خاص کر دوا کے کام میں آتے ہیں اور ستاب کے نام سے بکتے ہیں ، دست آور ، مصفی خون ، طاقت بخش ، دودھ بڑھانے والا اور پت کی بیماریوں میں شفا بخش ہے (ماخوذ : شبد ساگر). [مقامی].

سِتاؤبھید (کس س ، سک و ، ی مج) اث.
(طب) ایک پودا جس کے سب حصے دوا کے کام آتے ہیں ، اس کی پتیاں لمبی ، کٹھیلی اور کٹاؤ دار ، ان میں تیل کی سی بدبو آتی ہے پھول پیلا بن لیے ہوتے پھلوں میں سات آٹھ بیج ہوتے ہیں (ماخوذ : شبد ساگر). [مقامی].

سَتاوَر (کس نیز فت س ، فت و) اث ؛ نیز شتاور ، ستاول.
(طب) ایک درخت کی جڑ جو بطور مُبہی اور مقوی دوا مستعمل ہے. خواتین کو دودھ بڑھانے کے لیے بھی دی جاتی ہے ، اس کی بہت سی اقسام ہیں. ستاور کو زیادہ تر تنہا یا مناسب ادویہ کے ساتھ ... استعمال کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۱۶). کاہو ، جمود ، کرنس کوہی ، ستاور ... یہ سب کے سب ایسے پودے تھے جن کے رس نے عام جراثیم کو مار دیا. (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۹۲). [س : ستی وار **सितावरी**].

سِتاوَری (کس س ، فت و) اث نیز امذ.
(طب) نکچی سونراجی ، بوزیدان کا دوسرا نام ، نفع میں سورنجان جیسا قوت تریاقیہ رکھتا ہے ، ایک جڑ جو کھانوں میں بھی مستعمل ہے. بوزیدان ... ہندی میں ستاوری کہتے ہیں اور یہ ستاور سے غیر ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۳۰). [س : **सितीवारी**].

سَتاوَک (فت س ، و) صف.
تعریف یا ثنا کرنے والا ، خوشامدی (جامع اللغات). [س : **स्तावक**].

سَتاوَل (فت س ، و) اث.
رک : ستاور. بہتیری ستاول پھانکی زیرہ پیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۷). اگر دودھ کی کمی ہوتی تو آپ دایہ کو ستاول پھنکوا کر بہتیرا دودھ اتار لیتے. (۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۳۹). [رک : ستاور (ر مبدل بہ ل)].

سَتّاوَن (فت س ، شد ت ، فت و) صف.
پچاس اور سات کا مجموعہ (۵۷) ، تین کم ساٹھ. ہر سو بیماروں میں ستاون کو مرض جگر ہوتا ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۹۱). اس حکیم اور حضرۃ مسیح کے درمیان صرف ستاون سال کا زمانہ تھا. (۱۹۲۳ ، تاریخ الحکما ، ۱۹۰). اسلامی ہند کے زوال کے آغاز سے لیکر سن ستاون تک کے بغاوت انگیز اور حریت پرور ادب سے ہماری لاعلمی ور محرومی کا شاخسانہ بھی ہے (۱۹۶۹ ، تعصبات ، ۳۵). [س : سپت - سات - پنچاشت (پچاس)].

ـــــوِیں (ـــــی مج) اث.
شمار میں ستاون نمبر کی ، چھپن کے بعد کی. ستاون ویں سا کبھی (۱۹۰۶ ، الا کسیر ، ۵۸). [ستاون + ویں ، لاحقۂ صفت].

سِتائش / سِتایش (کس س ، کس نیز فت ء / ی) اث.
تعریف و توصیف ، حمد و ثنا ، سراہنا. حمد غیر محدود و ستائش ... اس درگاہ بے نیاز راجع ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۱). لیے حمد و ستائش کے قابل خدا ، تو خود آتا کہ ہم تیری تعریف کریں.

(۱۹۰۹ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱)۔ نام و نمود اور ستایش سے بے پروا فلاح و بہبود کے کاموں میں معروف رہتے تھے۔(۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، ا کتوبر ، ۳)۔ [ف : ستا ، ستودن ۔ تعریف کرنا ، ئش یا یش ، لاحقۂ حاصل مصدر]۔

۔۔۔ کَرْنا ف م۔
تعریف کرنا ، توصیف بیان کرنا۔ تمہارے اچھے کاموں کو دیکھیں اور ... ستایش کریں۔ (۱۸۱۹ء ، متی کی انجیل مقدس ، ۱۰)۔ اے بحری ممالک اور اُن کے باشندوں تم زمین پر سرتاسر اسی کی ستایش کرو۔ (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۲۸)۔ کلیم الدین احمد نے ان کی یوں ستائش کی ہے۔ (۱۹۸۶ء ، فاران ، کراچی ، ۳۲)۔

۔۔۔ گَر (۔۔۔فت گ) صف۔
تعریف و توصیف کرنے والا ، مدّاح۔

ستائش گر ہے زاہد اس قدر جس باغ رضواں کا
وہ اک گلدستہ ہے ہم بیخودوں کے طاقِ نسیاں کا

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۵۶)۔ ستائش گروں کا وہ اجتماع ، محبت و عقیدت کی وہ نمائش سب کچھ مل گیا۔ (۱۹۲۲ء ، نقش فرنگ ، عبدالغفار ، ۱۰۸)۔ [ستائش + گر ، لاحقۂ فاعلی]۔

۔۔۔ گَری (۔۔۔فت گ) امث۔
مدّاحی ، تعریف و توصیف۔ اس زمانے میں عربی شاعری واقعیت اور حقیقت سے دور ہو کر ستائش گری اور مدّاحی کے سوا اور کسی کام کی نہیں رہی تھی۔ (۱۹۰۷ء ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۹)۔ [ستائش گر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔ نامَہ (۔۔۔فت م) امذ۔
سپاس نامہ ، تعریفی خط ، توصیف و مدح کی دستاویز۔ بادشاہ مر گیا تو دونوں لارڈ ہوس اور کمنس ہاوس میں اس کے ستائش نامے پڑھے گئے۔ (۱۹۰۳ء ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۷۱)۔ [ستایش + نامہ (رک)]۔

سَتائِشی (فت س ، کس ء) صف۔
تعریفی ، توصیفی۔ صغراں ستائشی نظروں سے اس کی طرف دیکھتی ہے (۱۹۸۰ء ، وارث ، ۳۸۱)۔ [ستائش + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سَتاؤُ (فت س ، و مع) صف۔
ستانے والا۔

عیبی نہیں ستاؤ نہیں منسنا نہیں
منھ سے کسی جیبھ کا لہو لگا نہیں

(۱۹۳۳ء ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۳۳)۔ [ستانا (رک) سے اسم فاعلی]۔

سَتاؤ (فت س ، و مج) امذ۔
ستانے کا عمل ، ستایا جانا ، اذیت رسانی۔ تو مجھے ستاتا رہا تاکہ میں تیرے ستاؤ سے بچوں۔ (۱۹۵۸ء ، ملفوظاتِ اشرف علی تھانوی ، ۴ : ۹۹)۔ [ستانا (رک) کا حاصل مصدر]۔

سُتاؤ (ضم س ، و مج) امذ۔
(پتنگ بازی) (مانجھا) **سوتنے کا عمل** (ماخوذ : نوراللغات)۔

[سُت ۔ سُوت (سوتنا) + او ، لاحقۂ حاصل مصدر]۔

سُتائی (ضم س) امث۔
۱. (معماری) استر لگا کر کسی چکنے پتّے سے رگڑنا (ا پ و ، ۱ : ۱۵۹)۔ **۲. (مجازاً) مارپیٹ ، کھنچائی۔** بھلا کون ایسا مرد ہو گا جو سہنے پندرہ دن پیچھے اپنی زنانی کی سُتائی نہ کرتا ہو۔ (۱۹۷۱ء ، ماہ نو ، کراچی ، ا کتوبر ، ۵۰) [سُوت ۔ سُوتنا + ائی ، لاحقۂ اسمیت]۔

سَتّائی (فت س ، شد ت) امث۔
جان پہچان ، دوستی۔ مگر جب گاؤں والے کہتے کہ جو چودہری تمہاری ایسے ایسے حاکموں سے ستّائی ہے اور ہم لوگوں کی رات دن روتے کٹتی ہے۔ آخر یہ تمہاری دوستی کس دن کام آئے گی۔ (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۵۶)۔ [ستّا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

سَتّائِیس (فت س ، شد ت ، ی مع) صف۔
بیس اور سات کا مجموعہ (۲۷) ، تین کم تیس۔ قطار میں ایک دوسرے سے ستائیس انچ کے فاصلے پر ہوتی ہیں۔(۱۸۶۵ء ، علم فلاحت ، ۱ : ۱۸۵)۔ دیواروں کا عرض چار گز ، اونچائی کنگروں تک ۹ گز اس میں ستائیس برج ہیں۔ (۱۹۰۵ء ، یادگار دہلی ، ۲۵)۔ سیکرٹری تقریباً چھبیس ستائیس برس کی عمر کی ایک فرانسیسی عورت تھی۔ (۱۹۷۸ء ، عزیزاحمد ، رقص ناتمام ، ۲۶۰)۔ [سات + بیس (رک)]۔

سَتّائِیسْواں (فت س ، شد ت ، ی مع ، سک س) صف مذ۔
ترتیب اعداد کے اعتبار سے چھبیس کے بعد والا ، ستائیس سے متعلق۔ ایک دستورالعمل کو ممالک محروسہ میں بھیجا گیا چونکہ جلوس مبارک کا یہ ستائیسواں سال تھا۔ (۱۹۰۶ء ، سراجِ احمدی ، ۱۳۹)۔ یہ مسلم لیگ کا ستائیسواں سالانہ اجلاس تھا۔ (۱۹۷۳ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۳/مارچ ، ۱۳)۔ [ستائیس + واں ، لاحقۂ صفت]۔

سَتّائِیسْوِیں (فت س ، شد ت ، ی مع ، ی مع)، صف مث۔
ترتیب اعداد کے اعتبار سے چھبیس کے بعد والی ، ستائیس سے متعلق۔ ستائیسویں ، اگر بادشاہ کی مرضی، پیسے جمع کرنے پر ہوئے اور سپاہ پر نہ ہوئے تو چاہیے کہ سپاہ کے جمع کرنے پر لیاقت۔(۱۸۰۲ء ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۳۳)۔ محمود خاں نے ستائیسویں جولائی ۱۸۵۷ء کو نادر شاہ خاں ... کو تاجپور روانہ کیا۔(۱۸۹۸ء ، مقالات سرسید ، ۶ : ۳۱۸)۔ تلاش کرو شب قدر کو انتیسویں کو ستائیسویں کو اور تیئسویں کو یا آخر رات میں۔ (۱۹۵۶ء ، ترجمہ مشکوٰۃ شریف ، ۱ : ۴۹۰)۔ [ستائیس + ویں ، لاحقۂ صفت تانیث]۔

سَتّا (فت س ، شد ت بکس) امث امر ستینا۔
سچائی ، سچ ، صحیح ، خلوص ، خوبی ، اچھائی۔ آپ دھیان روپی نگر میں رہتا ہے ستّا اور ایکتا دونوں استریوں کو اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ (۱۸۹۰ء ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۷) [س : ستیتا सत्यता]۔

سِتَّۃُ العِید (کسر س ، شدت بفت ، ضمت ، غم ا ، سک ل ، ی مع) امذ.
(کنایۃً) **وہ چھ روزے جو عیدالفطر کے دوسرے دن سے مسلسل رکھے جاتے ہیں ، شش عید کے روزے.** پھر بندہ ستۃ العید کا بھی پابند ہے. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۴۹۵). [ستہ ـ چھ + رک : ال (۱) + عید (رک)].

سَتَّتَّر (فت س ، ت ، شد ت بفت) صف.
ستر اور سات کا مجموعہ ، ہفتاد و ہفت (۷۷) ، تین کم اسّی. اس قطعہ میں ایک سو ستتر گانوں ہیں. (۱۸۷۰ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۹۵). [ست ـ سات + ستر (رک)].

سَتُتی (فت س ، ضم ت) امث ؛ ← اُستتی.
۱. **تعریف ، حمد ، ستائیش ، خوشامد.** ایشور کی ستتی کا راگ الاپ رہے ہیں. (۱۹۰۱ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۷۹). [س : स्तुति].

سِتَد (کسر س ، فت ت) امث.
لینا (داد کی صورت میں مستعمل). آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان سنگدلوں کے ساتھ ہمیشہ نرمی اور لطف کا برتاؤ کرتے اور ان سے داد و ستد رکھتے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، شبلی ، ۲ : ۲۹۷). [ف : ستد ، ستادن ـ لینا].

سَتْر (فت س ، ت ، نیز سک ت) امذ.
۱. **پردہ ڈالنا ، ڈھکنا ، چھپانا.**

کیوں ان لایا کی ستر
بھید نہ پاوے کوئی چتر

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ستمبر ، ۱۹۵۷ ، ۷۷)).

تجاوز نہیں ذرہ اس بات میں
کہ سب کا ستر ہے ترے ہات میں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲). اسلوب بیان کی چار الگ الگ قسمیں ہیں (۲) وہ جس میں صنائع و بدائع سے اس کا ستر کیا جائے. (۱۸۷۳ ، مقالات گارساں دتاسی ، ۲ : ۵۹). ۲. (اصطلاحاً) **عورت یا مرد کا وہ مقام جس کا چھپانا واجب ہو اور جس برہنگی سے شرم آئے ، چھپانے کی چیز ، شرم گاہ.** دوسری غیرت ستر کی ہے کہ چاہیے اسکی سب طرح خبرداری اور احتیاط زیادہ رکھیے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۸۳). عورت کو عزت دی ، اس کا ستر ڈھانپا ، پوشاک پہنائی. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۷۰). اتنی بڑھ بڑھ کر بولتی ہو کسی کا پردۂ ستر کھولتی ہو. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۷). کبھی آپ کا ستر برہنہ نہ ہوتا. (۱۹۷۶ ، مقالات کاظمی ، ۲۸۰). ۳. (ہیئت) **پوشیدگی ، روپوشی ، غیاب.** ہم کسی جرم سماوی کے احتجاب کا عرصہ (عرصہ روپوشی) یا «ستر» دریافت کر سکتے ہیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۱۳۰). ۴. **پردہ ؛ حجاب ؛ وہ چیز جس سے ستر ڈھکا جائے.** خوبی دیکھ ، انکھیاں اور دل کا ستر ایک. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۸).

بھی یا کیزہ کپڑے انھے او ستر
نہ ہو میل کا ان میں ذرہ اثر

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۸۰).

گناہاں دیکھ حق اون کی مقدر
نہ کھولے ستر اون کے تن سے یکسر

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۲۷). [ع : (س ت ر)].

ــــ پوش (ــــو مج) صف.
وہ چیز جس سے ستر ڈھکیں یا چھپائیں ، پوشش. برقع پوش ، نقاب پوش ، خوش پوش اور صرف ستر پوش ، سب آپ کو یہاں مل جائیں گے. (۱۹۸۷ ، صلائے عام ، ۲۵). [ستر + ف : پوش ، پوشیدن ـ چھپانا].

ــــ پوشی (ــــو مج) امث.
شرم گاہ کو ڈھکنے یا چُھپانے کا عمل ، ستر چھپانا. پہلے تو کچھ اسکی پروا ہی نہ تھی کہ ننگے ہیں اور جب کچھ خیال آیا تو درختوں کے پتے ستر پوشی کا کام دینے لگے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۱۰۹). اگر (جانگیے) جانگیا میں صرف ایک یا دو بالشت کپڑا زیادہ لگایا جائے تو کافی ستر پوشی ہو سکتی ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۲۸). [ستر پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ پوشی کرنا محاورہ.
بات کو چُھپانا یا پردہ پوشی کرنا ، ظاہر نہ ہونے دینا. ان کا خاندان مذہبی اور دینی تھا جس کی بنا پر انھیں اپنے فطری اور سچے جذبوں کی ستر پوشی کرنی پڑی. (۱۹۸۹ ، آنکھ اور چراغ ، ۸۳).

ــــ توڑنا محاورہ.
کسی کے عیوب پر سے پردہ اُٹھا دینا ، حقیقت حال بیان کرنا. پہلی وجہ یہ ہے ، اللّٰہ تعالیٰ نے منافقوں کے ستر کو توڑا اور ان کی فضیحت کی. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۶۰).

ــــ چُھپانا ف م ؛ محاورہ.
پردہ کرنا ، شرم گاہ کو ڈھانپنا. خدا جانے خود بخود اُن کے دلوں میں کیا غیرت پیدا ہوئی کے درختوں کے بڑے بڑے پتے توڑ کر ستر چھپا لیا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲ ، ۱ : ۳۳). وہ بہشت کے (درختوں کے) پتے (توڑ توڑ کر) اپنے اوپر چپکانے (اور ستر چھپانے) لگے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۱۵۳).

ــــ داری امث.
پردہ داری ، پردہ پوشی. ہمارے مذہب میں ستر داری کا حکم بتا کید اکید جاری ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۸۲). [ستر + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ دِکھانا ف م.
شرم گاہ دکھانا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ــــ ڈھانکنا ف م.
ستر چُھپانا. پرانے چیتھڑے سمیٹ لاتے اور اُن کو پاک کر کے اپنا ستر ڈھانکتے تھے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۶۱۸).

ــــ عَورَت کس صف (ــــو لین ، فت ر) امذ.
عورت یا مرد کے بدن کا وہ حصہ جس کے کھولنے سے حجاب

آئے یا جس کا کُھلا رکھنا شرعاً ممنوع ہو ، پوشیدہ رکھنے والا بدن. مرد ، مرد کے تمام اعضا کی طرف دیکھ سکتا ہے ، مگر ناف سے لے کر گھٹنوں تک کہ اسی قدر سترِ عورت ہے . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۶۹). صنفِ نازک کا چہرہ اور ہاتھ سترِ عورت نہیں ہے. (۱۹۰۵ ، افاداتِ مہدی ، ۸۸). [ستر + عورت ـ عورۃ].

---کَرَم (---فت ک ، ر) امذ.
(طب جراحی) جلدی امراض ، پھوڑا پھنسی اور زخم کا علاج کرنے والا نیز جسم کے کسی عضو کو حسبِ ضرورت کاٹنے ، چیرا دینے یا فصد کھولنے والا ماہر فن ، دست کار ، جرّاح (ا پ و ، ۷ : ۱۲۸). [مقامی].

---کرنا محاورہ.
عیب پوشی یا پردہ پوشی کرنا. جو دنیامیں مسلمان پر ستر کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں ستر کرے گا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۲۸). خادم کے ساتھ ہونے دامن سے لپٹے جاتے ہیں کہ جلدی دو کہ میں ستر کروں. لیکن ... بصیر جادو کی طرف بھی دیکھتے جاتے ہیں. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۴۷۳).

سُتَر (ضم س ، فت ت) امذ.
سوت ، دھاگا ، سُتلی (قدیم اُردو کی لُغت). [سُوتر رک کی تخفیف].

---سُوت (---و مع) امذ.
لکڑی پر جرانی کا خط ڈالنے کا کسی رنگ کا رنگا ہوا ڈورا (ا پ و ، ۱ : ۲۰). [ستر + سوت (رک)].

سَتّر (فت س ، شد ت بفت) امذ.
۱. اُنہتر اور ایک کا مجموعہ (۷۰)، سات دھائیاں ، ہفتاد.

کریں فکر یک میں وہ درس کا
عبادات ادا ہے ستر برس کا

(۱۶۸۵ ، گنج مخفی ؟ معظم (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۲)).

بانٹے ہو ٹکڑے ایک سو ستّر
موتیہ سوں کٹ کٹ کے تلا شہ کا جگر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶).

اسے دیکھا ہوں میں ستّر ہزار بار
صحی ہے عمر کا میرے ہو اسرار

(۱۸۳۰ ، نورنامہ (ق) ، میاں احمد سورتی ، ۳۰). اپنی قوم میں سے ستّر آدمی منتخب کیے . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳۰). اب میں نے کمبل کے نیچے رکھے ہوئے کنکر گننے شروع کر دیے ایک ، دو ، تین ... ساٹھ ، ستّر ... انکی مجموعی تعداد چھیاسی نکلی. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۹۷). ۲. (اظہار کثرت کے لیے) بہت سے ، بہتیرے ، سینکڑوں. اور ستّر کا عدد علاوہ عربی کے موافق محض اظہار کثرت کے لیے ہے. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۲۲۳). [س : سپتتی सप्तति].

---اور دو بَہَتّر فقرہ.
(اظہار کثرت کے لیے مستعمل) بہت زیادہ ، بہت سے ، سینکڑوں (ماخوذ : نوراللغات).

---پردوں کے اَنْدَر م ف.
بہت زیادہ چُھپا کر ، پوشیدہ طور پر. ہم اندھیری رات میں ستّر پردوں کے اندر کوئی کام کریں تو. اور روز روشن میں ڈھول بجا کر کوٹھے پر چڑھ کر کریں تو. اس کی نظر میں دونوں یکساں ہیں . (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۵۰).

---پُوت / پوتے بَہَتّر ناتی کہاوت.
بہت زیادہ رشتہ دار ہونے یا بھاری عیالداری کے موقع پر کہتے ہیں

عبرت ہے یہ دوپا کاتی
ستر پوت بہتر ناتی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۹۲).

---چُوہے کھا کے بِلّی حج کو چَلی کہاوت.
اس شخص کے لیے بولتے ہیں جو تمام عُمر تو گناہوں و بداعمالیوں میں بسر کر دے اور آخر میں تائب ہو جائے. کیا خوب ستّر چوہے کھاکے بلی حج کو چلی اور حج کا نام لی ایسی ہو تو بڑی عفیفہ نہ ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۴۳۸).

---خَصْمی (---فت خ ، سک ص) صف مث.
وہ عورت جس نے بہت سے شوہر کیئے ہوں (گالی کے طور پر مستعمل). پاس پڑوس کی عورتیں طعنے دیں گی کہ ستر خصمی ہے (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۱۵۳). [ستّر + خصم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دَرْعاقِبَت فقرہ.
آخرت میں ایک کے ستّر ملیں گے ، آخرت میں زیادہ ملیں گے . کسی بے کس مفلس کو بے دست وپا دیکھے تو اس کی دستگیری کو اپنا فرض سمجھے ... اور ستّر درعاقبت کا خیال دل میں لائے (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۱۳۳).

---سُنانا محاورہ.
بہت بُرا بھلا کہنا ، برائی بیان کرنا ، بدزبانی کرنا.

گن گن کے ان کی ننھی بڑی کو بکھانوں گی
مجھ کو کہیں گے ایک تو ستّر سناؤں گی

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۶۹).

---کان بَہَتّر جھول کہاوت.
ہر طرف سے ٹیڑھا اور جھول دار ، بہت خراب ؛ خراب سلے ہوئے کپڑے کی مذمت میں مستعمل (مخزن المحاورات).

---کَرَم ہونا محاورہ.
حالات کا حد درجہ خراب ہونا ، سخت عذاب میں ہونا. صورت بگڑ گئی ، رنگت اُلٹا توا ہو گئی ، غرض کہ ستر کرم ہو گئے اب جان کے لالے پڑے ہیں . (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۱۶).

---کیے سات کے اُور سولّہ کے کیے سَو، بیاج بُرا رے بالکے یا سوں را کھو بھو کہاوت.
سود کے ذریعے سات کے ستّر اور سولہ کے سو بنائے ہیں سود سے ڈرنا چاہئے (جامع اللغات).

ـــ گز کی پگڑی ، سر ننگا کہاوت.
نالایقی اور بے شعوری ، تونگری میں مفلسی کا اظہار ، امیری میں فقیری (محاوراتِ ہند ؛ جامع اللغات).

ـــ ہزار (ـــ فت ہ) صف.
(بطور مبالغہ) **اظہار کثرت کے لیے مستعمل ، بہتیرے**. جبرائیل کہی مج میں ہور خدا میں سٹر ہزار پردے نور کے ہیں۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۶۸).

عشاق کی کمی نہیں معشوق چاہیے
ہو دل کا قدر داں تو سٹر ہزار دل

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۱۷). [سٹر + ہزار (رک)].

سٹُر (فت س ، شد ت بضم) امذ.
دشمن. جس کو تم کی ہدایت ہوئی اسکے سٹر بھی متر ہو جاتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بشسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۸). [رک : شترو].

سٹرا (فت س ، سک ت) امذ.
سترہ کا عدد (پلیٹس). [رک : سترہ جو اس کا صحیح املا ہے].

سُٹرا (ضم س ، سک ت) صف ، مذ.
صاف سُتھرا ، پاکیزہ.

اول ہے اولوالعزم دو ہور چہار
کھوں بھی جو سٹرا اہے نامدار

(۱۵۹۱ ، قصہ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ۹).

خبر ہے کاٹ چاہو ایک بکرا
پکایا سٹریاں کیتی وہ سٹرا

(۱۷۹۱ ، پشت بہشت ، ۷ : ۱۳۸).

تب گھاٹ شہود کی ہوا ترا
مشہود میں ہوا شہود سٹرا

(۱۸۳۰ ، من موہن ، ۱۵). [رک : ستھرا جس کا یہ ایک قدیم املا ہے].

سٹرا بہٹرا (فت س ، سک ت ، فت ب ، ہ ، سک ت) صف.
جو سٹر برس سے زیادہ عمر کا ہو ، معمّر. سٹرا بہٹرا ، بہرا ، بوڑھا ، اپاہج آدمی ہوں. (۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۲۱۳). جب اس واقعے کے کوئی بیس سال بعد ان سے ملا تو سٹرے بہٹرے ہو چکے تھے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸). ۲. **بوڑھا ، کمزور ، بہت بوڑھا ، فاترالعقل ، سٹھیایا ہوا**. یعقوب نے کہنا شروع کیا کہ اگر تم مجھکو سٹرا بہٹرا نہ بناؤ... مجھکو تو یوسف کی مہک آ رہی ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۳ : ۳۹). میرے آقا نے تجھے سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ تو ایسا سٹرا بہٹرا کیوں ہو گیا ہے. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۳۰۹). ۱۱ / اگست ۱۹۴۷ء کو مہاراجا کے سٹرے بہٹرے ماموں جنرل جنک سنگھ نے قائم مقام وزیراعظم کی حیثیت سے چارج سنبھالا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۸۶). [سٹر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت + بہٹر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

سٹرادہ کنا گت (فت س ، سک ت ، فت د ، گ) امذ.
(ہندو) **آسوں کے مہینے کا ایک تہوار جس میں تمام پیشہ ور حضرات اپنے آلات کی پوجا کرتے ہیں اس کو محترم سمجھتے ہیں** کھتریوں کے لیے خصوصاً یہ بہترین عید ہے اس کو سٹرادہ کنا گت بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری ترجمہ ، ۲ : ۲۹۲). [مقامی].

سُٹراشاہی (ضم س ، سک ت) امذ.
سٹرا شاہ نامی فقیر کا چیلا فقیر ، اس گروہ کا فقیر جو ڈنڈے بجا کر تک بندی کے ساتھ مانگتے پھرتے ہیں. سُٹرے شاہی فقیر بے پروائی (سے) ڈنڈے بجاکے یہ باتیں کہہ رہے ہیں (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۱۵). [سُٹرا شاہ (علَم) + ی ، لاحقۂ صفت].

سٹرانا (فت س ، سک ت) ف ل.
غصے ہونا ، ناراض ہونا ، اکھڑا اکھڑا ہونا ، غصے میں صاف طور پر نہ بولنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سٹر + انا ، لاحقۂ مصدر].

سٹراؤ (فت س ، سک ت ، و مع) امذ.
تباہی ، صفائی ، نابودی ، محروسی.

یا قیس تو ہی ہوتا اور دشت دشت پھرتا
لیلیٰ کا فرق ہٹتا سٹراو آشیاں کا

(۱۸۷۹ ، قلق ، ک ، ۱۰).

شوق سے باد صبا کو جو ادھر چاؤ ہوا
ڈالیاں ٹوٹ گئیں پھولوں کا سٹراؤ ہوا

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ۲۰۱). [ستھراؤ رک کا ایک املا].

ـــ کرنا محاورہ.
کشتوں کے پشتے لگانا ، بھاری تعداد میں قتل و غارت کرنا. نشاط پاشا کے ڈویژن نے سارے گولیوں کے سٹراؤ کر دیا (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، مضامین ، ۱ : ۱۸۰).

سُٹرائیگی (ضم س ، سک ت ، ی مع) امث (قدیم).
سُتھرا پن ، صفائی. ہور اوس کے بوٹے ہور نالیوں کی سٹرائیگی سوں خورنق کے باغ داغ کھایا تھا . (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [ستھرائی + گی ، لاحقۂ کیفیت (زائد)].

سِٹردھار (کس س ، سک ت) امذ.
(مجازاً) **ناظم ، منتظم ، نگراں**. سٹر دھار (Director) پہلے اسٹیج پر آئے اور اپنی تمہیدی تقریر پڑھی ، (۱۸۶۸ ، خطبات گارساں دتاسی ، ۳۹۷). [س : سوتر + س : دھار ، لاحقۂ فاعل].

سٹرک (فت س ، ت ، سک ر) صف.
خبردار ، محتاط ، ہوشیار ، متوجہ. جو شخص قربان روایاں گیتی ستاں مصدر امور سٹرک اور مظہر کارہائے شنکرف کا ہوتا ہے. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۷۸). [ف].

سٹرک (۱) (فت س ، سک ت ، فت ر) امذ.
(موسیقی) **سپتک**.

ڈفالی دیکھ کر سٹرک میں کیا کیا راگ لائیں گے
جو گاڑے کا وہاں جھنلا الف چا کو گریباں کا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۱ : ۲). [رک : سپتک].

سٹرک (۲) (فت س ، سک ت ، فت ر) امذ.
ایک پیمانہ جو براہویوں میں مروج تھا اب اندرون بلوچستان یہ پیمانہ

استعمال ہوتا ہے۔ وزن کیا تو آدھا سترک ... نکلا۔ (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۶۳)۔ [براہوی]۔

سِتُرک (ضم نیز کس غف س ، ضم ت ، سک ر) صف۔
بڑا،عظیم ، بزرگ ، اہم ، سہتم بالشان۔

لہے دیو اس کھر منیں یک سترک
بیٹھا ہے او مانند ڈونگر بزرگ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۷)۔

کیوں نہ ایسی ہووے امداد سترک
ہی بلائی ہُو ہر یوہ سب بزرک

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶۶)۔ دنیا میں جو آدمی کارہائے سترگ کے کرنے والے ہوئے ہیں ان میں سے اکثر نے ... اپنے کاموں کو کرنا شروع کیا۔ (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریا ، ۶۸۳)۔

سرافراز و سامی ، سترگ و گرامی
گڈریے سے اسلام کا دبدبہ ہے

(۱۹۶۳ ، نار قلیط ، ۲۲۹)۔ [ف: سترک ، سِتُرگ ، سُتُرگ ؛ آوستا: Staora ؛ س : ستھور स्थूर]۔

سَتْرگُن (فت س ، ت ، سک ر ، ضم گ) امذ۔
(کنایۃً) **تختِ دولت ، تختِ حکومت۔** چودہ تاج سجائے مہابلی بنا اپنے سترگُن سنگھاسن پر براجمان تھا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳)۔ [ستر + گن (رک)]۔

سُتُرگی (ضم س ، ت ، سک ر) امث۔
بزرگی ، بڑائی ، عظمت۔ دم لکڑاو باؤ کا خدا تعالیٰ حکمت و سترگی بدل حرکت ساندعیان کا چلتا۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۱)۔

رکھی سترگی لیا کہ مجلس میں کام
کیے کھول چھندبند اون کے تمام

(۱۷۰۸؟ ، داستان فتح جنگ (ق) ، ۱۳۸)۔

رکھتے ہیں جو روح میں سترگی
ہوتی نہیں پست وہ بزرگی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۶۶)۔ [سُترگ + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سَتَرلاب (فت س ، ت) امذ (قدیم)۔
رک : اسطرلاب۔

چلا زیچ لے یک مصری حکیم
شفا ہور قانون سترلاب سیم

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۳)۔ [اسطرلاب (رک) کا بگاڑ]۔

سَتَرنا (فت س ، فت ت ، سک ر) ف ل۔
بل کھانا ، اترانا۔
انچل پکڑ کر مَدَن نکھوں سوں سندر کے جوبن متر لکھیا جب کتی ستر کر بھلی وو من میں کبھی توں من کا میرا پیارا (۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۹)۔ [سترانا (رک) کا لازم]۔

سَتْرَنگ (فت س ، سک ت ، فت ر ، غنہ) امذ۔
شطرنج؛ایک قسم کا پودا ، مردم گیاہ،لفاح (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [س : सतरङ्ग]۔

سَتْرنگا (فت س ، سک ت ، فت ر ، غنہ) صف مذ (مث : سترنگی)۔
سات رنگ کا ، رنگ برنگا۔

کچھ بھی سکتے تھے ظریف ایسی غزل سترنگی
بڑھ کے کرتی نہ اگر حوصلہ افزائی مَے

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۱ : ۱۳۹)۔ اُن لفظوں کے آخر میں بھی الف لکھنا چاہیے جو ایک اردو اور ایک فارسی یا عربی جز سے بنتے ہیں ، جیسے : ڈیڑھ خما ... بچرنگا ، سترنگا وغیرہ۔ (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۸۶)۔ [ست ۔ سات + رنگ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

سَتْرو (فت س ، و مع) امذ۔
دشمن ، عدو (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [رک : شترو]۔

سَتْرَواں (فت س ، سک ت نیز فت س ، ت ، سک ر) صف۔
سترہ حصوں میں سے ایک ، ۱/۱۷ ؛ سترہ سے منسوب یا متعلق۔ او بازار جو بین جنان کا تھا ... ستروان پسرنا۔ (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، شکارنامہ ، ۴)۔
خوشی کا بوج دریا سولواں ہے کرم کا بوج دریا ستروان ہے
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد سوری ، ۲۸)۔ [سترہ + واں ، صفت ترتیبی]۔

سَتَرواں (فت س ، ت بہ شد) صف ، مذ ؛ سترھواں۔
ستّر حصوں میں کا ایک حصہ (۱/۷۰) **جس کا نمبر ستّر ہو۔** اب کے رجب کے مہینے سے سترھواں سال شروع ہوگا۔ (۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۲۱۳)۔ «ستّرواں» کی جگہ «سترھواں» چاہیے (یعنی ۱۷ ، واں اور ستّرواں ، ۷۰ واں)۔ (۱۹۷۳ ، اردونامہ ، کراچی ، شمارہ ۴۴ : ۲۴)۔ [ستّر + واں ، لاحقۂ صفت ترتیبی]۔

سَتْرُوکا (فت س ، سک ت ، و مع) امث۔
(ہندو) **عورت** ۔ اور عورت کو ستروکا کہتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲)۔ [استریکا (رک) کا بگاڑ]۔

سَتْرُول (فت س ، سک ت ، و مع) امذ۔
(کھیل) **کھلاڑیوں کی ٹولی کا سرگروہ** (ا ب و ، ۸ : ۱۰۰) [مقامی]۔

سَتْرَوِیں (فت س ، ت ، سک و ، ی مع) صف مذ ؛ سترھویں۔
سات اور دس ، شمار میں سترہ کے بعد والا۔

ستروین دن او سعد خنجر گزار
سپاہ کوں چلیا لے بجنگ حصار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۶)۔ [سترہ + ویں ، لاحقۂ صفت]۔

سَتْرَہ (فت س ، سک س ، فت ر) امذ۔
۱. **دس اور سات کا مجموعہ** (۱۷) ، **تین کم بیس۔** یہاں پر سترہ قاعدے لکھے جاتے ہیں (۱۸۹۰ ، جواہرالحروف ، ۵۷)۔ جالینوس کی عمر ستاسی برس تھی ، سترہ سال تعلیم حاصل کی۔ (۱۹۲۳ ، تاریخ الحکماء ، ۱۹۲) شاہ امیرالدین فردوسی... اپنے والد ماجد کے بعد سجادہ نشین ہوئے اسوقت آپ کا سن سترہ برس تھا۔ (۱۹۷۲ ، صوفیائے بہار اور اردو ، ۱۵۳)۔ ۲. (چوسر) **پانسوں کا اس طرح پڑنا کہ ایک پر ۵ اور دو پر چھ چھ دائرے گن لیے جائیں**

اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸ : ۵۰)۔ [پ : سترس **सत्तरस**، س : سپت دش **सप्तदश**]۔

--- اٹھارہ ہونا محاورہ۔
(چوسر) تتر بتر ہونا۔ ڈر ہے ، ادھر سے ایک بھی ہو نہ آتی کہیں سترہ اٹھارہ نہ ہوجائے۔(۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۱۹)۔

سُتْرَہ (ضم س ، سک ت ، فت ر) امذ۔
کم سے کم ایک انگل موٹی اور ایک گز یا اس سے کچھ زائد لمبی لکڑی جو نمازی کھلی جگہ پر نماز پڑھتے وقت اپنے سامنے نصب کر لیتا ہے ، آڑ ، پردہ ، اوٹ۔ جو شخص جنگل میں نماز پڑھتا ہے نزدیک اپنے ...سُترہ کھڑا کرلے۔(۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۲۳)۔ سُترہ ، اونٹ کے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہیئے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳۷)۔ جب اونٹ چرنے چلے جاتے تھے تو آپ کیا کرتے تھے یعنی کس چیز کا سُترہ بناتے تھے۔ (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰)۔ [ع : (س ت ر)]۔

سَتْرھوِیں (فت س ، ت ، سک ر ، و ، ی مع) امث ؛ سترہویں۔
۱۔ ۱۷ **تاریخ**۔

اتوار کی شب رجب کی سترہویں ہے
کی شیخ وحید عصر نے آج قضا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۳۸)۔ ۲۔ **وہ جس کا نمبر سترہ ہو ؛ (ہندو) میت کی وہ رسم جو سترہ دن بعد ادا کی جاتی ہے** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) ۔ ۳۔ **حضرت نظام الدین اولیاً یا امیر خسرو کا عرس جو شوال اور ربیع الاوّل کی سترہویں تاریخ کو ہوتا ہے۔** شاہ نظام الدین کی سترہویں میں گئے۔ (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۰۴)۔ حضرت امیر خسرو والی سترہویں شریف پر مشاعرہ بھی ہونے لگا۔ (۱۹۲۳ ، احیا ملت ، ۱۲)۔ [سترہ + ویں ، لاحقۂ صفت تانیث]۔

سَتّرھوِیں (فت س ، شد ت بفت ، سک ر ، و ، ی مع) صف ، مث۔
سَتّر (عدد) کی ، ستر نمبر پر آنے والی ، ترتیب میں انہتر کے بعد کی سترہویں تعریف ثوابت کی۔ (۱۸۳۹ ، رسالہ اعمال کرہ (فہرست) ، ۱۱)۔ [سَتّر + ویں ، لاحقۂ صفت تانیث ترتیبی]۔

سَتْری (۱) (فت س ، سک ت) امث۔
(صرّاف) **دو روپے۔** دلال قیمت شے کی خریداروں کے روبرو انہی اصطلاح میں دکانداروں سے ٹھہراتے ہیں ... سَتری۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳)۔ [مقامی]۔

سَتْری (۲) (فت س ، سک ت) صف۔
ستر یعنی پردے سے **تعلق رکھنے والا ؛ (مجازاً) دربان کیونکہ وہ در کے پردے سے لگا رہتا ہے۔** دربانوں کا قاعدہ ہے کہ وہ پردے سے لگے رہتے ہیں اسی واسطے ان کو پردے کی طرف منسوب کر کے سَتری کہتے ہیں۔ (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹)۔ [ع : سَتر + ی ، لاحقۂ صفت]۔

سِتْری (کس س ، سک ت) امث ؛ استری۔
عورت ، زن ، بیوی ، زوجہ (تراکیب)۔ (پلیٹس)۔ [س : **स्त्री**]۔

--- بِرَت (--- کس ب ، فت ر) امث۔
عورت سے وفاداری۔ دوسرا یہ کہ لوگوں کی آزادی میں خلل انداز ہوتا ہے یہ ستری برت اور پتی برت کا سانگ بھر کر ہماری روح کو مقیّد کر لیتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۴۵)۔ [ستری + برت (رک)]۔

سِیتْری (کس س ، سک ت) امث۔
عرق ، پسینہ (پلیٹس)۔ [پ : **[illegible]**]۔

سُتْری (۱) (ضم س ، سک ت) امث۔
رک : ستلی جو زیادہ عام ہے۔ کوزہ بنانے والا مثل سُتری کاتنے والے کے لڑیں ... ملاتا جاتا ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۳۰)۔ [رک : سُتلی (ر مبدل بہ ل)]۔

سُتْری (۲) (ضم س ، سک ت) امث نیز امذ۔
وہ بیل جس کا رنگ اونٹ کا سا ہو ، یہ درمیانہ ، مضبوط اور تیز ہوتا ہے (شبد ساگر)۔ [مقامی]۔

سُتْری (۳) (ضم س ، سک ت) امث۔
ثرید ، دکن کا ایک پکوان جو بھنے ہوئے گوشت اور روٹی کے ٹکوں ٹکڑوں سے تیار کیا جاتا ہے۔

ہے ہندی میں نام اس کا ستربان کٹکر
یہ تعریف ہوتی ہے سچ اس اپر

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۷۶)۔ [مقامی]۔

سُتْری (۴) (ضم س ، سک ت) امث۔
(نور باف) وہ لکڑی جو بانی میں سانتھی الگ کرنے کے لیے سانتھی کے دونوں طرف لگی رہتی ہے اسے جُلاہوں کی اصطلاح میں ستری کہتے ہیں (شبد ساگر)۔ [مقامی]۔

سَتْری بَہتْری (فت س ، سک ت ، فت ب ، ہ ، سک ت) امث۔
بہت بوڑھی ، کبرسن ؛ بدحواس۔ ددا ستری بہتری اسکو تو ڈھب سے بات کرنے کا بھی سلیقہ نہیں۔(۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۳)۔ انہوں نے زار و قطار رونا شروع کیا ستری بہتری ہو چکی تھی۔ (۱۹۸۸ ، کارِ جہاں دراز ہے ، ۲ : ۲۱۴)۔ [سترا بہترا (رک) کی تانیث]۔

--- بَہَتْری باتیں امث ؛ ج۔
بدحواسی کی باتیں ، بہکی بہکی باتیں۔ کہیں تمہارا سر تو نہیں پھرا ہے ... جو اس طرح کی ستری بہتری باتیں کر رہے ہو۔ (۱۹۳۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۱۳ : ۳)۔

سِتک (کس س ، فت ت) امذ۔
(ٹھگی) مراد ؛ سونا (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳)۔ [مقامی]۔

سَتکار (فت س ، سک ت) امذ۔
عزت و توقیر ، خاطر مدارات۔ یہاں آپ کا ہر طرح سے ستکار کیا جائے گا۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳ : ۳۲۹)۔ [س :

سِتکلا (کس س ، سک ت) امذ۔
سونے کا سکہ ، وزن ۳ ماشے (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳)۔ [مقامی]۔

سُنکْ جَنْتَر (ضم س ، فت ت ؛ سک ک ، فت ج ، سک ن ، فت ت) امذ۔
چِرا لگانے کا نشتر جو حسب ضرورت چھوٹا بڑا چوبیس وضع کا ہوتا ہے (ا ب و ، ۷ : ۱۲۸)۔ [مقامی]۔

سُنْکی (ضم س ، سک ت) امث۔
(معماری) **تعمیرات کے کام کے لیے استعمال ہونے والا ایک آلہ جو سطح کو برابر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔** صاف گھڑائی کے لیے معمار کی سُنکیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۳۳)۔ [مقامی]۔

سَنْگا لَگا ہونا محاورہ۔
کوئی نہ کوئی کمی رہ جانا۔ یہ بات مثل کے طور پر ایسے موقع پر کہتے ہیں کہ باوجود کسی امر کے طے ہو جانے کے پھر بھی کچھ سنگا لگا رہے۔ (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۶۷)۔

سِتَل (کس س ، فت ت) صف۔
خُنک ، ٹھنڈا۔

نہ گرمی سوں رہا کچھ سیتل لس کی تہاپ
کہ سب تس اوبلتی رہوے دن کی تہاپ

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۱)۔ [رک : شیتل]۔

سُتَل (ضم س ، فت ت) امذ۔
بہت زیادہ گہرائی ؛ زمین کا ساتواں یا تیسرا حصہ (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [س : सतल]۔

سِتْلا (کس س ، سک ت) امث (قدیم)۔
رک : چیچک۔

ہے موں کا رنگ یکساں جو وو سیتلا کے یک دو داغ سوں
نیلم جڑے سَتّے یہ بن دستا ہے کندن سوں سرس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۰)۔ [سیتلا (رک) کی تخفیف]۔

سُتْلی (ضم س ، سک ت) امث۔
۱. **سن یا سوت کی ڈوری۔**

گھر کو بعوض روشنی کے آگ لگائی
لے سُتلی سے ہرگز نہ بچا تار رسن کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۴۴)۔ ان کو بہت احتیاط سے چاروں طرف سُتلی سے بندھوا کر بھیجا۔ (۱۹۱۲ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۸۴۴)۔ دری چادر اور تکیہ سُتلی سے باندھی۔ (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۳۹)۔ ۲. (صراف) **بیس روپے۔** سُتلی = بیس روپے (۱۸۳۸ ، مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۰۸)۔ [سُتل (سُوتَل = پ : سُوتر + सूत्र کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

سِتَم (کس س ، فت ت) امذ۔
۱. **ظلم ؛ بے انصافی ، اندھیر۔**

تجے عشق میں آزماتا اتھا
سِتم بات ایسی دعات لاتا اتھا

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۴۲)۔

شکرِ اللہ ان دنوں تیرا کرم ہونے لگا
شیوۂ جور و ستم فی الجملہ کم ہونے لگا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۷)۔

وا حسرتا! کہ یار نے کھینچا ستم سے ہاتھ
ہم کو حریصِ لذّتِ آزار دیکھ کر

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹)۔

کسے ہے چین اے سفّاک تیری حکمرانی میں
سِتم وہ آنکھ سے دیکھے جو سُنتے تھے کہانی میں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۹۴)۔ عیسائی فوجوں نے کونسا ستم ہم پر روا نہیں رکھا۔ (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۸۶)۔
۲. **غضب ، قیامت۔**

پلوتیں ٹھارتا سر پر ستم گورا موں دکھلاتی
لگا سین پھول اور چندر اُجڑ گئی کون ہوا کیا خون

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۵۵)۔

جو ایک عیب ہو دیکھیں ہزار غور سے یار
سِتم ہے لاکھ ہنر پر نظر کسی کو نہ ہو

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۰۷)۔ شوہر کے کچوکے ، اسیر ستم شاہدہ کا مضحکہ۔ (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۹۴)۔ [ف]۔

ـــ اُٹھانا محاورہ۔
ظُلم سہنا ، جور و جفا برداشت کرنا۔

قتلِ عدو میں عذر نزاکت گراں ہے اب
مجھ میں ستم اُٹھانے کی طاقت کہاں ہے اب

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۰)۔

سِتم کیا کیا اُٹھائے ہم نے تیرے ، ناتواں ہو کر
بس کچھ اِمتحاں میں پُورے اُترے نیم جاں ہو کر

(۱۹۰۳ ، نظمِ نگارین ، ۵۸)۔

ـــ اُٹھنا محاورہ۔
ظُلم و جور کا برداشت ہونا۔

لکھنے اُسے خط میں کہ ستم اُٹھ نہیں سکتا
پر ضعف سے ہاتھوں میں قلم اُٹھ نہیں سکتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۱)۔

ـــ اَدائی (ــــ فت ا) امث۔
اندازِ جور و ظُلم ، ستم گری۔ معشوق کی بیوفائی اور ستم ادائی پر منظوم گفتگو ہو رہی تھی۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۵۳)۔ [ستم + ادا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ اَطْوار (ــــ فت ا ، سک ط) صف۔
ستم ڈھانے والا ، ظالم ، بے انصاف۔

لیکن نہ سیاہی دلِ کُفّار کی چھوٹی
اُلفت نہ یزیدِ ستم اطوار کی چھوٹی

(۱۸۷۵ ، دبیر (مہذب اللغات))۔ [ستم + اطوار (طور (رک) کی جمع)]۔

ـــ اَفْزا (ــــ فت ا ، سک ف) صف۔
ظُلم ڈھانے والا ، زیادہ تکلیف دینے والا۔

خواب گہ ستم افزا ہے گرفتاروں کی
یارب آباد رہے گوشۂ دامانِ قفس

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۹)۔ [ستم + ف : افزا ، افزودن ــ بڑھانا]۔

---اُوٹھوانا محاورہ.
ظلم برداشت کرنے کا امتحان لینا ، ظلم و جور کے امتحان میں ڈالنا.

زیادہ اس سے نہ اُوٹھوائیے گا اپنے سِتم
دیا ہے آپ کو نازوں میں ہم نے پال کے دل

(۱۹۰۲ء ، نظم نگارین ، ۶۸).

---اِیجاد (---ی مع) صف.
ظُلم کی بُنیاد ڈالنے والا ، نئے نئے طریقوں سے جور و ظُلم کرنے والا ، بڑا ظالم ؛ (کنایۃً) محبوب.

لیجو خبر میرے بھی دلِ زار کی نسیم
جاوے اگر تُو اس سِتم ایجاد کی طرف

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۶).

ہر ناز میں کرنا سِتم اِیجاد غضب ہے
سر تا بقدم وہ بُتِ بیداد غضب ہے

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۹۳).

رات دن رہنے لگی اُس سِتم اِیجاد کی یاد
حسرت اب دیکھئے انجام ہمارا کیا ہو

(۱۹۰۶ء ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۹۷). مجھے مُختلف مقامات کے بھولے بھالے بچّوں ، اکھڑ مردوں ، سِتم ایجاد عورتوں ، الھڑ دوشیزاؤں نے متاثر کیا ہے. (۱۹۸۲ء ، مری زندگی فسانہ ، ۱۱۰).
[سِتم + اِیجاد (رک)].

---اِیجادی (---ی مع) امث.
طریقِ ستم ، اندازِ ظُلم ، نت نئے طریقوں سے ظلم و جور کرنے کا عمل.

کھچے ہیں تیغ کی صورت تو گلے ملتے ہیں
ہے یہ انداز نرالا ستم ایجادی کا

(۱۸۷۳ء ، لشید غمروانی ، ۳۷).

سِتم اِیجادیٔ حکمت نہیں دیکھی جاتی
علم کی تازہ کرامت نہیں دیکھی جاتی

(۱۹۵۸ء ، تارِ پیراہن ، ۹۲). [سِتم + اِیجاد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آباد امذ.
ستم کی جگہ ؛ (کنایۃً) دُنیا (جامع اللغات) [سِتم + آباد (رک)].

---آرا صف.
ظُلم برپا کرنے والا.

رحم فلک اور مرے حال پر
تُو نے کرم اے سِتم آرا کیا

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۱۱). [سِتم + ف: آرا ، آراستن - لگانا].

---آرائی امث.
ظُلم کرنا ، ظُلم برپا کرنے کا عمل.

میں بھی ہوں شیوۂ تسلیم و رضا پر قائم
اگر انگریز کا مسلک سِتم آرائی ہے

(۱۹۳۷ء ، چمنستان ، ۱۰۲). [سِتم + آرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---آلُود (---و مع) صف.
ظُلم و سِتم کا ، بے انصافی کا ، سِتم اور نا انصافی سے بھرا ہوا. آپ بادشاہ ہیں بدیوجہ ماجرائے غم آلود و سانحۂ سِتم آلود اپنا عرض کرتی ہوں. (۱۸۸۸ء ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۲۳).
[سِتم + ف : آلود ، آلودن - ملانا].

---بالائے سِتَم فقرہ ؛ م ف
ایک تکلیف یا پریشانی پر دوسری تکلیف یا پریشانی ، ظُلم پر ظُلم ، اِیذا پر اِیذا.

قیامت تک رہے پابندِ غم ، یہ ہو نہیں سکتا
سِتم ہو اس پہ بالائے سِتم ، یہ ہو نہیں سکتا

(۱۹۳۷ء ، شعرِ انقلاب ، ۳۳). کوہ و کمر کا حُسن اور اس کے ساتھ ساتھ بھوک کی ارزانی ، اور سِتم بالائے سِتم تنگ نظری. (۱۹۸۶ء ، فیضانِ فیض ، ۳۲).

---بَرپا کَرْنا ف م.
ظُلم ڈھانا ؛ فساد مچانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---پچھاڑْنا محاورہ (قدیم).
ظُلم کرنا.

برتن کے تَن ہے من ہمارا
بتھرے پہ سِتم پچھاڑنا نا

(۱۷۱۷ء ، بحری ، ک ، ۱۳۵).

---پَر سِتَم توڑْنا ف م ؛ محاورہ.
ظُلم پر ظُلم کرنا ، تکلیف پر تکلیف پہنچانا. حریف اگر ہمارے اُوپر سِتم پر سِتم توڑ رہا ہے اور ہم ہیں کہ بجائے اپنی اصلاح ... کے محض اس پر لعنت بھیجتے ہیں. (۱۹۵۳ء ، اکبر نامہ ، ۱۳۲).

---پَروَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
(مجازاً) ظالم ، بے اِنصاف (ماخوذ: نوراللغات ؛ جامع اللغات).
[سِتم + ف : پرور ، پروردن - پالنا].

---پیسْنا محاورہ (قدیم).
ظُلم ڈھانا.

کدھیں گڑ دیوے گود میں پیس کر
کدھیں لیٹ جاوے سِتم پیس کر

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۱۰۷).

---پیشگی (---ی مج ، فت ش) امث.
ظُلم کرنے کی عادت.

خودی خود پسندی طبیعت میں ہے
سِتم پیشگی ان کی خِلقت میں ہے

(۱۹۱۱ء ، امیراللہ تسلیم ، جنگ نامہ آصف الدولہ و نواب رام پور ، ۹۶). [سِتم پیشہ (بحذفِ ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیشَہ (---ی مج ، فت ش) صف.
ستم اور ظُلم کرنے کا عادی ، ظالم ، جفا کار.

مجکو جب کام پڑا ہے تو جفا کار نہ تھے
ایسے بے درد و سِتم پیشہ و خونخوار نہ تھے

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۲۳۶). غالب کی ممدوحہ ، سِتم پیشہ ڈومنی کو ... افسانہ نویسوں نے مُشخّص کرنے کی کوشش کی ہے. (۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۳۸). [سِتم + پیشہ (رک)].

---توڑنا محاورہ.
شدید ظلم یا تشدّد کرنا ، سخت آزار پہنچانا ، حشر برپا کرنا.

ستم کیا کیا شبِ فرقت میں تُو نے مُجھ پہ توڑا ہے
سزا ہے تیری او دل تجھ پہ جو کچھ ہو سو تھوڑا ہے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند، ۱ : ۱۵۵). ظالم اطالیہ تمہارے بہن بھائیوں پر ایسے ستم توڑ رہی ہے. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۱۱). اورنگ زیب نے ... پر کیا کیا ستم توڑے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۹).

---ٹُوٹنا محاورہ.
ظلم ہونا ، آفت برپا ہونا ، آفت آنا ، مُصیبت پڑنا.

نہ آیا نامہ بر اب تک گیا تھا کہہ کے اب آیا
الٰہیٰ کیا ستم ٹوٹا خدایا کیا غضب آیا

(۱۸۸۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳). اور رات کو جو ستم ٹوٹا وہ دل سے جانے والا نہیں. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۸).

---جالنا محاورہ (قدیم).
ستم ڈھانا.

اگر عشق تں ہے تو کی شمع پر
پتنگ ایسے جالے ستم آئے کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۴).

---جوتنا محاورہ.
ظلم کرنا ، ستم کرنا.

تم پہ میں مرتی ہوں جو چاہو ستم جوتو تم
سچ تو ہے ہاں اجی ایسی ہی گنہگار ہوں میں

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۶۱).

---دیدہ (---ی مع ، فت د) صف.
وہ شخص جس پر ظُلم ہوا ہو ، ستایا ہوا ، ظُلم رسیدہ.

ہر طرح زمانے کے ہاتھوں ہوں ستم دیدہ
گر دل ہوں تو آزردہ ، خاطر ہوں تو رنجیدہ

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۶۶).

اٹھ گیا کیا وہ ستم دیدہ کہیں مُدّت سے
دل وحشی کی خبر ہم کو نہیں مُدّت سے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۷۷).

اب کیا ہوا وہ گرمیٔ اُلفت کا اِشتیاق
میں ہوں تری عروسِ ستم دیدۂ فراق

(۱۹۰۹ ، مطلعِ انوار، ۱۷۷). [ستم + ف: دیدہ ، دیدن ـ دیکھنا].

---ڈھانا محاورہ.
۱. بہت ظُلم یا تشدّد کرنا، حشر برپا کرنا، شدید صورتِ حال پیدا کرنا.

کرے گی کبھی مُجھ پہ دیوار بن کے
ستم ڈھائے گی یہ کدورت تمہاری

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۱۵). ستمبر ستم ڈھانے آیا ہے. (۱۹۰۷ ، سفر نامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۳۶).

بلا کش ہو گئے آخر بلا گرداں تھے سب جن کے
ستم خوردہ ہیں وہ بھی جو ستم ڈھانے کے قابل تھے

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۴۸). **۲. کوئی عجیب بات یا انوکھا کام کرنا، غضب کرنا.** بنی اسرائیل خدا کو چھوڑ کر ایک بچھڑے پر ایمان لے آئے اور سامری نے یہ ستم ڈھایا. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۳۲). یہی لڑکا ناجی کی شاعری میں کھل کھیلتا ... ستم ڈھاتا بانکپن دکھاتا ... ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۲۳۸).

---راں صف.
ظلم کرنے والا ، ستانے والا ، ظالم.

بچ کے آنے نہیں اے بوالہوسو گھر واں سے
نام جانے کا نہ لو کُوچۂ ستم راں کی طرف

(۱۹۱۰ ، کلامِ مہر ، سورج نرائن ، ۵۰).

آپ نے بھٹکے ہوئے لوگوں کو وہ درس دیا
روشنی آئی اُخوت کی ستم رانوں میں

(۱۹۸۴ ، زادِ سفر ، ۳۳). [ستم + ف : راں ، راندن ـ روندنا].

---رانی امث.
ظلم کرنا ، ظلم ، جور و جفا.

کیا تعلیم اس کو ایک مُدّت تیرے غمزے نے
فلک کو جب کہیں اِتنا ستم رانی کا ڈھب آیا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۷). عشق کا دیوتا چونکا اور مراللا کی یہ ستم رانیاں دُنیائے محبت میں دیکھ کر اس سے انتقام لینے کے لئے آمادہ ہو گیا. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۸۴). ہمارے خلاف کشمیر سازش کیس دائر ہو چکا تھا اور بخشی کی ستم رانیاں عروج پر تھیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۷۹) [ستم + راں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَسیدگاں (---فت ر ، ی مع ، فت د) صف ؛ ج.
مظلوم، ستائے ہوئے، پریشان حال. کشمیر پر قبائلی چڑھ آئے تو ستم رسیدگاں کی مدد کے لیے بیگم نے ریڈ کراس کی تنظیم کی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۹). [ستم رسیدہ (رک) کی جمع].

---رَسیدگی (---فت ر ، ی مع ، فت د) امث.
ظلم ہونا ، جور و ستم ہونا. رعایا کی ستم رسیدگی کی خبر ہمارے پاس آئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۵۸۸). [ف : ستم + رسیدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَسیدہ (---فت ر ، ی مع ، فت د) صف.
وہ شخص جو ظلم کا نشانہ بنا ہو ، ستم زدہ ، مظلوم.

ابھی بنا نہیں دعویٰ ستم رسیدوں کا
کفن ہوا نہیں میلا ترے شہیدوں کا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۶).

جوں آئینہ یہ ستم رسیدہ
رہتا ہے مدام آب دیدہ

(۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، شیخ محمد عابد دل ، ۱۰۲). ہم بچارے مُصیبت کے مارے تباہی زدہ ستم رسیدہ ... غریب مسافران مہجور ہیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۱). میں نے تیرے ساتھ کیا برائی کی جو تُو نے ایسا ظلم مجھ ستم رسیدہ پر ڈھایا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۶۷). [ستم + ف : رسیدہ ، رسیدن ـ پہنچنا].

---زاد صف.
سِتَم ایجاد کرنے والا ، سِتَم کا بانی.

اے دل شہیدِ عشق سِتَم زاد ہو تک یک
لذّت نصیبِ خنجرِ جلّاد ہو تک یک

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۷۹).

ان کو تکلیف رسائی کی عبث ہے تعلیم
نالہ و آہ و فغاں تیرے سِتَم زاد ہیں سب

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۶). [سِتَم + ف : زاد ، زادن - پیدا کرنا].

---زَدگاں (---فت ز ، سک د) امذ ؛ ج.
مظلوم ، مقہور ، ستائے ہوئے ، پریشان حال.

کیا تنگ ہم سِتَم زدگاں کا جہان ہے
جس میں کہ ایک بیضۂ مور آسمان ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۳). سِتَم زدگانِ کانپور کا ذکر کرتے ہوئے خدا انہیں یاد آ ہی گیا. (۱۹۱۳ ، اردو ادب میں طنز و مزاح ، ۳۳۳).
[سِتَم زدہ (رک) کی جمع].

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
جس پر ظُلم کیا گیا ہو ، مظلوم ، جور و جفا کا مارا ہوا.

ہمارے آگے ترا جب کسو نے نام لیا
دلِ سِتَم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳). اب اس سِتَم زدے کا حال سُنیے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ ، ۷). جس طرح عربی زبان میں ابو نواس شراب کا جاندادہ ہے فارسی میں خیام دورِ جام کا سِتَم زدہ ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۳۶).

اِتنا ہی وحشت اسکو تغافل ہوا پسند
جتنا مرا سِتَم زدہ دل ناصبور تھا

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۸۱). [سِتَم + ف : زدہ ، زدن - مارنا]

---ساز امذ.
ظُلم کرنے والا ، ظالم ، سِتَم ایجاد.

ایک بات سُن اے شمعِ خود افروز سِتَم ساز
اے رونقِ بزمِ دلِ عشاق ادھر آ

(۱۷۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۱۲). [سِتَم + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سَہْنا ف م.
ظُلم برداشت کرنا.

رُوبرو میرے غیر سے تو ملے
یہ سِتَم تو سہا نہیں جاتا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸).

دل لگا کر سِتَم سہا تیرا
اپنی تقصیر کیا گلا تیرا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۹).

کِس مٹی سے کیا جانے خمیر اپنا اُٹھا ہے
دنیا کے سِتَم سہہ کے بھی بکھر نہ ہوا میں

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۳۸).

---شَرِیک (---فت ش ، ی مع) امذ.
تکلیف دہی میں شرکت کرنے والا ، ظُلم میں شریک.

ہزار لُطف ہیں جو ہر سِتَم ہیں جان کے لیے
سِتَم شریک ہوا کون آسمان کے لیے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۱). [سِتَم + شریک (رک)].

---شِعار (--- کس ش) صف.
ظُلم کرنے کا عادی ، سِتَم پیشہ ، طبعاً ظالم ، عادتاً ستمگار.

کیا پُوچھتے ہو کجرویٔ چرخِ چنبری
ہے اس سِتَم شعار کا شیوہ ستمگری

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۸۲).

ملے گا اب سکوں کہاں ، دلِ سِتَم نصیب کو
اِدھر سِتَم شِعار تُم ، اُدھر سِتَم شِعار غم

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۸۹). [سِتَم + شِعار (رک)].

---شِعاری (--- کس ش) امث.
ظُلم و جور کی عادت. اس کی سِتَم شِعاری و ظُلم پسندی کی مثال وہاں بھی کم نہیں نظر آئے گی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۳۵). جفا کیشی اور سِتَم شِعاری سے تنگ آ کر اپنی زبان کھولنے کی جرأت کرتا ہے. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۶۵).
[سِتَم + شِعار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---طَرازی امث.
ظُلم ڈھانا ، ستمگری.

یہ چھیڑ ہے کہ پُرسش لو میں کہوں تو جانیں
میری الم نصیبی اپنی سِتَم طرازی

(۱۹۱۸ ، نقوشِ مانی ، ۵۱). [سِتَم + ف : طراز ، طرازیدن - نقش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ظَرِیف (---فت ظ ، ی مع) صف.
ہنسی ہنسی میں ظُلم کرنے والا ، ہنسی ہنسی میں غضب ڈھانے والا ؛ وہ جس کی ظرافت میں شرارت بھی شامل ہو.

پل مارتے کرے ہے اِشاروں سے مُتّہم
ٹک اُس سِتَم ظریف کا احسان دیکھنا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۷).

میں نے کہا کہ بزمِ ناز چاہیے غیر سے تہی
سُن کے سِتَم ظریف نے مجھکو اُٹھا دیا کہ یوں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۸).

جفا کے ساتھ ہی عُذرِ جفا بھی ہنس ہنس کر
سِتَم ظریف کوئی حد ہے دل دُکھانے کی

(۱۹۳۵ ، نو بہاراں ، ۸۳). اُدھر سے کسی سِتَم ظریف نے صرف اِتنا جواب دیا کہ لالہ جی اس وقت کرفیو لگا ہوا ہے. (۱۹۸۳ ، ؟ اور انسان مر گیا ، ۷۴). [سِتَم + ظریف (رک)].

---ظَرِیفانَہ (---فت ظ ، ی مع ، فت ن) صف.
ظالمانہ ، ستمگرانہ ، سِتَم ظریفی سے منسوب. اُس کی سِتَم ظریفانہ خندہ جبینی رخصت ہو جاتی اور وہ اندھیری کوٹھری کے ایک

گوشہ میں بیٹھ کر خُوب پُھوٹ پُھوٹ کر روتا۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۳۰)۔تھا کر صاحب ایک ستم ظریفانہ مُسکراہٹ کے ساتھ بولے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۲۲)۔[ستم + ظریف + انہ ، لاحقۂ تمیز و صفت]۔

---ظَرِیفی (---فت ظ ، ی مع) امث۔
ظرافت کے پردے میں ظلم کرنا۔ اس ستم ظریفی کو دیکھئے مہینے بھر بمبئی میں رہیں اور مطلق خبر نہ دی۔ (۱۹۱۱ ، خطوطِ شبلی ، ۹۸)۔ حالیہ جنگ میں منطق اور اخلاق کی ستم ظریفی نظر آتی ہے (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۶۰)۔ [ستم + ظریف + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کاٹ امذ (قدیم)۔
غضب کی کاٹ رکھنے والی ، مراد : ظالم ، ستم گر۔

دل کو کیا ایک نگہ سے دو نیم
تیغ نگہہ کیا ہی ستم کاٹ ہے

(۱۸۳۳ ، دیوان ریختہ ، ۱۳۵)۔ [ستم + کاٹ (رک)]۔

---کار صف۔
ظلم کرنے والا ، ظالم (اسٹین گاس ، پلیٹس)۔ [ستم + کار ، لاحقۂ فاعلی]۔

---کَرْنا ف م۔
۱۔ جور و جفا کرنا ، بیداد کرنا ، غضب ڈھانا۔

مت جا چمن میں لالن بُلبل پہ مت ستم کر
گرمی سوں تجھ نگہ کی گل گل گُلاب ہونے کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۳)۔

جب ستم اُس نے کیا انداز سے
وہ ستم گر مُجھ کو پیارا ہو گیا

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۲۹۳)۔

چھلکے گا کہاں تک مرا پیمانۂ غم اور
کر لیجے ستم اور ستم اور ستم اور

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۴۲)۔ **۲۔ قابلِ افسوس کام کرنا ، بُرا کرنا۔**

پیام پردے میں کہنا تھا واں مرے قاصد
ستم کیا کہ تو پہلے ہی اوس سے نام لیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۹)۔

---کَش (---فت ک) صف (ج : ستم کشاں)۔
ظلم سہنے والا ، مظلوم۔

یوں کہیو کہ مُسلم ستم کش ۔۔۔ مارا پڑا توں علاج سر کر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۳)۔

باغِ جہاں میں اہلِ ہنر ہیں ستم کش آہ
چلتے ہیں سنگ نخلِ ثمر دار کی طرف

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۹۰)۔ روز روز وعدۂ فردا کرنے سے ... ستم کشوں کو بھی زیادہ مزا ملتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۵)۔

ستم عبث نہیں ہوتے ترے ستم کش پر
کرو معائنہ لوبان رکھ کے آتش پر

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۶۰)۔

ہوا ہوں بیدار کانپ کر اک مہیب خوابوں کے سلسلے سے
اور اب تموجِ سحر کی خاطر ستم کشِ انتظار ہوں میں

(۱۹۷۵ ، ن ، م ، راشد (ن ، م راشد ایک مطالعہ ، ۱۲۸))۔ [ستم + ف : کش ، کشیدن ـ اٹھانا]۔

---کُشْتَہ (---ضم ک ، سک ش ، فت ت) صف۔
کشتۂ ستم ، مُصیبت زدہ ، مظلوم ، ظلم و ستم کا مارا ہوا۔

تیرے گیت گاتے ہیں تارے تیری پرچھائیں مہ پارے
تجھ سے فراقِ ستم کشتہ کا دل ہے شاد آنکھیں روشن

(۱۹۴۳ ، روحِ کائنات ، ۱۹۰) [ستم + ف: کشتہ ، کشتن ـ مار ڈالنا]۔

---کَشی (---فت ک) امث۔
ظلم سہنا ، مظلومیت ، ظلم و جور برداشت کرنا۔

بابا کیا اِس ستم کشی میں؟
نفرت ترک اور خودکشی میں؟

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۵۹)۔ [ستم + کش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کَشِیدَہ (---فت ک ، ی مع ، فت د) صف۔
مظلوم ، ستم زدہ ، ستم رسیدہ۔

ہر جفا کو ادا سمجھتے ہیں
کیا مزے ہیں ستم کشیدوں کے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۰) [ستم + ف: کشیدہ ، کشیدن ـ اُٹھانا]۔

---کوش (---و مع) صف۔
ظلم کرنے والا ، ستم کرنے کا عادی۔

مُجھ پہ شمشیرِ نگہ خود بخود آ پڑتی ہے
عاجز احوالِ زبوں سے وہ ستم کوش ہوا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰)۔ وہ کون ستم کوش ہے جس نے دیکھا نہ بھالا اور تم سے خدا جانے کب کا بدلہ لیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۱)۔

اے عشقِ جلالی ستم ماہ وشاں کیا
اٹھے ستم ایجاد و ستم کوش ہیں ہم

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۶)۔ [ستم + ف : کوش ، کوشیدن ـ کوشش کرنا]۔

---کیا ہے فقرہ۔
عجیب کام کیا ہے ، نئی بات پیدا کی ہے (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ فیروز اللغات)۔

---کیش (---ی مج) صف۔
ستم پیشہ ، ظلم کرنے کا عادی ، طبعاً ستم گر۔

زیادہ ہوتی یاد اُسی یار کی
ستم کیش و بے رحم عیّار کی

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۴)۔ کسی ستم کیش بد اندیش نے یہ ستم مُجھ پر ڈھایا ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۱)۔ [ستم + ف : کیش ، لاحقۂ فاعلی]۔

---گار صف۔
ظلم ڈھانے والا ، ظالم ، جفاکار۔

ذاتِ مبارک کے تئیں ، کہتے ہیں ناحق شہید
دیکھو ستمگار لوگ اس کوں سمجھ خوب کام
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۰۲).

آہ افسوس مجھے یار مرا بھول گیا
غیر سے مل کے ستمگر مرا بھول گیا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۲).

بیٹھیں گے نہ خاموش ہم اے چرخ ستمگار
تھک جائیں گے نالوں سے تو فریاد کریں گے
(۱۸۶۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲۳). مرزا کے قریب قریب سارے کلام میں پروانہ اور آگ ، چرخ ستم گار ... وغیرہ کی جانکاہ تکرار ہے.
(۱۹۷۵ ، ن - م - راشد (ن - م - راشد یک مطالعہ ، ۳۳۲)).
[ستم + ف : گار ، لاحقۂ فاعلی].

--- گارَہ صف مذ (قدیم).
ستمگار ، ظالم ، جفا کار.

نہیں چارہ دو دل سے بیچارہ ہیں
بڑے دیو ہت ہیں ستمگارہ ہیں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۱۹). [ستم + گار + ہ (زائد)].

--- گاری امث.
ظلم ڈھانا ، ستمگری ، بیداد گری ، مردم آزادی ، ظُلم. اگر قسمت و تقدیر اجھیگا تو وہیچ دل میں آوے گا چوک نہیں یہاں کیا ستمگاری ہے. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۷۸). ایک فرزند ... جور و ستمگاری سے غریب و تنہا گرسنہ و تشنۂ جفا ، دشتِ کربلا میں شربت شہادت کا چکھے گا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۹).

نہ عاشق کا نہ یہ معشوق کا دوست
فلک کی تم ستمگاری تو دیکھو
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۷۹). علانیہ ایسے ظُلم اور ایسی ستم گاریاں کرتا تھا جس کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے. (۱۹۱۱ ، تفسیر ، القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، ۳۷۲). [ستم + گار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گَر (--- فت گ) صف.
ظالم ، بیداد گر ، مُوذی.

کب آئے تو بزاز کہیں گر پھرا پھرا
یہ دل ہے جس طرف سے ستمگر پھرا پھرا
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۹).

بُرا ہو اس محبت کا کہ اس نے جان سے کھویا
لگا دل اُس ستمگر سے اجل کا جس سے دم نکلے
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۸). جوانی اور آسودگی کی خواہش ... دونوں بڑی ظالم ... بڑی جان لیوا اور ستمگر ہوتی ہیں. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۳۹). [ستم + گر ، لاحقۂ فاعلی].

--- گَری (--- فت گ) امث.
ظُلم ڈھانا ، جور و جفا کرنا ، ظُلم و ستم.

ظاہر میں تو پیاری پیاری باتیں
دل میں ہے مزہ ستمگری کا
(۱۸۸۳ ، مضامین وقیع ، ۳). کوئی دوسری جگہ اس کے لائق نہیں؟ ، کاش راؤ صاحب نے کوئی سوئمبر رچایا ہوتا۔ تو مُجھے اس ستم گری کی ضرورت نہ ہوتی. سارے راجپوتانہ میں ایک جوان بھی ایسا نہیں ، جو میرا لوہا نہ مانتا ہو. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۳). ٹ کا یہ ناتا ٹو کے ساتھ خواہ مخواہ کی ستم گری ہے حالانکہ ٹو کا اس میں کوئی حصّہ نہیں. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۵۲). [ستم + گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گُستُر (--- ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.
ظالم ، جفا کار ، بیداد گر ، ظُلم پھیلانے والا.

ستم پرور ، ستم گُستر ، ستم پیشہ ، ستم آرا
کلام مُختصر یہ ہے زمیں پر آسماں تُو ہے
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۲۰۶).

ہم قصیدہ گو قصیدہ خواں رہے ہر دور میں
ہر ستم گُستر ہمیں اہلِ کرم جیسا لگا
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۸۰). [ستم + ف : گُستر ، گستردن - پھیلانا ، بکھیرنا].

--- لیانا ف م (قدیم).
ظُلم کرنا.

کہ تشبیہ ایسے کوں سنج کوں دکھلائی توں
نہیں آئی تجھی میں ستم لیائی توں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۲).

--- نا ک صف (قدیم).
بہت ظالم.

کہو بات اس شوخ بیبا ک کی
حقیقت کہو اس ستم نا ک کی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۳۲). [ستم + نا ک ، لاحقۂ صفت].

--- نَصِیب (--- فت ن ، ی مع) امذ.
مُصیبت زدہ ، پریشانی میں مُبتلا.

ستم نصیب ہوں یعنی فلک ہے قدر شناس
کمالِ نقص مجھے جوہرِ کمال ہوا
(۱۹۱۸ ، کلیاتِ رعب ، ۶۳).

گلہ نہ تیری برہمی کے ڈر سے ہو سکا کبھی
ستم نصیب گو ترا کرم نصیب تو نہیں
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۸۵). [ستم + نصیب (رک)].

--- ہونا محاورہ.
۱. **ظُلم یا قہر ہونا ، سختی یا تشدّد ہونا.**

ستم ہے جانِ عاشق پر شبابِ اس آفتِ جاں کا
خطِ عارض ہے مُسوّدہ مرے حالِ پریشاں کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵). ۲. **غضب ہونا ، بُرا ہونا.** اور جو کہیں اس لالہ کی طرح ہمیں بھی نکلوا دیا تو بس ستم ہی ہو گیا پھر ہم زہر ہی کھالیں گے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۳).

اغیار بچھاتے ہیں اگر راہ میں کانٹے
بے مہریٔ احباب ستم پر ہے ستم اور
(۱۹۶۹ ، صد رنگ ، ۴۷). ۳. **آفت یا مُصیبت کا نازل ہونا.**

عاشق ہوا ہے کس پہ اُسے کس کا غم ہوا
یارو ہماری جان پہ یہ کیا سِتم ہوا
(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ١٠٧).

اس کی بیداد پر تو مرتا ہوں
لُطف کرتا تو کیا سِتم ہوتا
(١٨٧٣ ، نشید خسروانی ، ١٩). ٤. افسوس ، غم یا ملال ہونا ، افسوس ناک یا غمناک بات ہونا. ارے! ہمایوں فر چل بسے - ہائے ہائے بھی سِتم ہو گیا. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ٦٨٦).

تمہیں مجھ سے پہونچے اذیّت سِتم ہے
میں ایسا ہوں بے حمیت سِتم ہے
(١٩٠٩ ، مظہر المعرفت ، ٢٦) . ٥. عجیب یا انوکھا آدمی ہونا (نور اللغات ؛ جامع اللغات) ٦. نہایت چالاک یا کسی بھی اچھے یا بُرے فن میں طاق ہونا.

سِتم ہے تیرے لئے کھیل اور کالی بات
اسی کی بات ہے جس نے تری اُٹھا لی بات
(١٩٣٦ ، شعاعِ مہر ، ورما ، ٣١).

سِتَمبَر (کس س ، فت ت ، سک م ، فت ب) امذ.
سنہ عیسوی کا نواں مہینہ جو تیس دن کا ہوتا ہے ، اگست اور اکتوبر کے درمیان کا مہینہ. جب کہ یہ کام پورا ہو جاتا ہے تو نصف ستمبر تک بارش کا انتظار کرتا ہوں. (١٨٦٥ ، رسالہ علم فلاحت ، ١٠٣). یہ نام اردو میں آنے کے بعد تھوڑے تبدیل بھی ہو گئے ہیں جیسے .... سِپتمبر کی بجائے ستمبر اکتوبر کی بجائے اکتوبر (١٩٥٥ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ١٠٦). [انگ : September].

سَتْمی / سَتّمی (فت س ، سک ت / فت س ، شد ت بفت) امث.
چاند کی ساتویں تاریخ . پنچمی کی گُھڑچڑھی ، چھٹ کی برات اور ستمی کا بڑھاپے تنہامل جی نے ساھی بھیجی ہے. (١٩٢٩ ، بہارِ عیش ، ٤٩). [پ : सप्तमी].

سِتَمی (کس س ، فت) صف (قدیم).
ظالم ، بیدرد ، شریر ، سِتم کرنے والا.

نکلتا کسے گھر تے بھاتا اہے
منجے دل پو سِتمی لجاتا اہے
(١٦٠٩ ، قطبِ مشتری ، ٣٨). [سِتم + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِتَمِین (کس س ، فت ت ، ی مع) صف (قدیم).
ظالم ، شریر ، سِتمی.

کدھیں پردے کے آسرے جا چھپے
کدھیں شہ کو سِتمیں پکڑ لیں آپے
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٠٧).

کیوں حشر میں کریں گے شفاعت تجھے رسولؐ
سِتمیں توں ہٹ پکڑ کے دوکھایا ہے آل کوں
(١٧٠٥ ، بیاضِ مراثی ، احمد ، ١). [سِتم + یں ، لاحقۂ صفت].

سَتَن (فت س ، ت) امذ.
عورت کے پستان ، چوچی ، بھٹی ، سرپستان (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : स्तन].

سُتَّن (ضم س ، شد ت بفت) مذ ، مث
پاجامہ ، اِزار (ا پ و ، ٢ : ١٣٦ ؛ پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ) . [رک : سُتّھن].

سُتْنا (١) (ضم س ، سک ت) امذ.
پیجامہ ، ازار ، تنگ پیجامہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [رک : سُتھنا].

سُتْنا (٢) (ضم س ، سک ت) ف م (قدیم).
پھینکنا.

فدا یاعلی میں تیری باٹ پر
ستوں خار جاں کی منڈیاں کاٹ کر
(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٧).

بُت پوستی اُپر ستیگا خاک
بُت و بتکر کیں کرے گا ہلاک
(١٧٧٤ ، پشت بہشت ، ٣ : ٣٣). [سُٹنا (رک) کا ایک متروک املا].

سُتْنا (٣) (ضم س ، سک ت) ف ل.
پتلا پڑنا ، دبلا ہونا ، سوکھنا ، کمزور ہونا. آپ ہی آپ دل میں کُڑھتے کُڑھتے (تُم دیکھتے ہو) مُنہ اس کا کیسا ست گیا ہے. (١٨٨١ ، صورت الخیال ، ١١).

اُودی اُودی گگن پہ چھائی ہے گھٹا
ساجن کے بیوگ میں سُتا سا مُکھڑا
(١٩٣٦ ، روپ ، ١٦٣). [سُوتنا (رک) کا لازم].

سُتْنا (٤) (ضم س ، سک ت) ف ل.
لیٹنا ، سونا ، آرام کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [پ : سُتّا (٢) सुत].

سُتَنْتَر (ضم س ، ت ، سک ن ، فت ت) صف.
آزاد ، سب سے الگ. مینیج سُتنتر آنکھے باجھیں کہ دُسرا کوئی نا تا کیں. (١٥٨٢ ، ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ٣٦). [پ : سُتو + تنتر स्वतन्त्र].

سَتْنَجا (فت س ، سک ت ، فت ن) امذ.
رک : ست کے نجی ، سات اناج.

ستنجا بھی نہیں ملنے کا جو گُزرا ہفتہ
سات دن پر کوئی گو ہفت ہزاری ہو جائے
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٧٠). بعض لوگ ستنجا بیمار کے ہاتھ سے چھوا کر غریبوں کو دیدیتے ہیں. (١٩٠٥ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ١٠٥). [رک : ست - سات + نج (اناج (رک) کی تخفیف) + ا ، لاحقۂ نسبت].

سِتَنْگ (کس س ، فت ت ، غنہ) امذ.
سن ہو جانا ، سردی سے شل ہو جانا. ستنگ لغت کی کتابوں میں نہیں ہے (Frobes) کے ہاں ستنگ ہے. (١٩٧٣ ، اردو نامہ ، کراچی ، ٤٣ : ٩٧). [س : ستنگ शीत+अङ्ग].

سُتِی (ضم س ، کس ت) امث.
(ہندو) **ماں ، والدہ ، ماتا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सुतिमी].

سَتَو(۱) (فت س ، ت) امذ (شاذ).
تعریف ، حمد ، ثنا ، تعریف کرنا ، خوشامد (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[ف : ستو ، ستودن ـ تعریف کرنا].

سَتَو(۲) (فت س ، ت) امذ.
۱. **چیز ؛ جانور ؛ یقین ؛ زندگی ، روح ، ضمیر؛ اپنے اوپر قابو یا اختیار (صرف و نحو) ؛ جنین ؛ بھوت پریت** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. **قوت، طاقت ، بہادری ؛ نیکی یا پاک ہونے کی قوت ؛ ہوش ، سدھ**. الغرض اس نے اپنے ستو سے راجہ کے ستو کو چھوڑ دیا. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۹۹). ۳. **حیات ، وجود ، اصلیت ، فطری خاصیت**. مادہ تین خصوصیات کا حامل ہے ستو ، رجس اور تمس ، یہ تین خصوصیات گن ، (اوصاف) سلسلی تغیر کے درجات ہیں. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۲۷). [س : सत्त्व].

سَتُّو (فت س ، شد ت ، و مع) امذ ؛ ج.
بھنے ہوئے جَو یا چنے کا آٹا جو عام طور پر موسم گرما میں پانی میں گھول کر اور کہیں نمک یا میٹھا ملا کر بھی پیا جاتا ہے ؛ (مجازاً) معمولی غذا. وہاں دیکھا کہ ایک مردِ خدا ... جَو کے ستو سے روزہ افطار کر رہے ہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۸۱). ابوسفیان کے پاس رسد کا سامان صرف ستو تھا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۳۷). شربت میں ستو گھول کر مجھے پینے کو دیے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۵). [ست ـ جوہر ، عطر + و ، لاحقۂ نسبت].

ـــ باندھ کر م ف.
تندہی اور مستعدی کے ساتھ ، پوری تیاری کے ساتھ ، آرام و آسایش کو تج کر. لازم یہی ہے کہ ستو باندھ کر دولت علم کی حاصل کر لو. (۱۸۸۰ ، قاعدات کارروائی عدالت ، ۴۴).

باندھ کر ستو لڑے ہیں لشکر کفار سے
ہم مسلمانوں کو اب تک یاد ہے جنگ سویق

(۱۹۳۹ ، چمنستان ، ۲۵۰).

ـــ باندھ کر/کے ، پیچھے پڑنا/لپٹنا محاورہ.
پوری تیاری سے کسی کام کے درپے ہونا ، جان توڑ کر پیچھے پڑنا ، سر ہو جانا. اسی طرح ستو باندھ کر بیٹی کے پیچھے لپٹی کہ ایک دم کے لئے اُس سے جُدا نہ ہوتی تھی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۰۷). تمہاری بی بی تو ... ستو باندھ کر تمہارے پیچھے پڑ رہتی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۳۹).

ـــ خور/خورا (ـــ و مع) صف.
(کنایۃً) **لونڈے باز** (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت). [ستّو + ف : خور ، خوردن ـ کھانا + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ کھا کے شکر کرنا محاورہ.
تھوڑی سی چیز پا کر راضی ہونا ، معمولی بخشش پر خوش ہو جانا. اس کابلی نے کہا ، بابی ہم ستو کھا کر شکر کرتا ہے ہم گوشت روٹی کھا کر بھی شکر نہیں کرتا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۸۱).

ـــ گھولنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **ستو میں پانی اور میٹھا ملانا**. لات ان کے لئے ستو گھولا کرتا تھا (۱۸۹۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۰۸). ۲. **بے فائدہ یا فضول اور بیہودہ گفتگو کرنا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ مَن بھتو جب گلیا/گھولے تب/جب کھائے (کھیا) (جب جیا) دہاں بچارے بھلے کوئے کھانے چلے کہاوت.
جب کوئی چالاک کسی کم سمجھ کو اپنی لفاظی اور چرب زبانی سے پھانس کر فائدہ اٹھاتا ہے یا بےوقوف بناتا ہے تو کہتے ہیں (قصص الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــ مَن متو کب گھولوں کب چٹو ، کھچڑی مَن مچڑی پکائی کھائی چل مرے بھائی کہاوت.
رک : ستو من بھتو جب گھولے تب کھائے الخ (جامع الامثال ؛ جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت).

سَتُّوا (فت س ، سک ت) امذ.
۱. **رک : ستو** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. **بے ریشہ سونٹھ**. ستوا سونٹھ کی طرح ہوتا ہے اس لئے ستوا کہتے ہیں. بعض کہتے ہیں یہ قسم کبھی سونٹھ میں پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۲۹). [مقامی].

ـــ سنکرانت (ـــ فت س ، سک ن ، کس ک ، غنہ) امث.
(ہند) **وہ تہوار جس میں ہندو لوگ برہمنوں کو ستو بنا کر تقسیم کرتے ہیں یہ سنکرانت آفتاب کے برج حمل میں داخل ہونے کے روز سے مراد ہے کیونکہ اصل میں سنکرانت تحویل آفتاب کو کہتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ). [ستوا + سنکرانت (رک)].

سُتْواں (ضم س ، سک ت) صف.
۱. **سُتی ہوئی ، پتلی ، نازک ، پتلی (عموماً ناک کی صفت کے طور پر مستعمل)**. جٹی بھویں ، سُتواں ناک سبزہ رنگ. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۸۱۰). حضرت کا قد نہ پستہ نہ کشیدہ ... ناک ستواں اور کھڑی ، ابرو کماندار. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۱۲۱). آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی ناک پتلی اور سُتواں کان بڑے بڑے. (۱۹۳۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۵۵). ۲. **صاف ستھرا ، برائیوں سے پاک**.

مثال نے تو میری زندگی کو
بنا کر صاف سُتواں سادہ ہموار

(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، ۹۶). ۳. **اُونچا مقام یا جگہ**. ایک سُتواں مقام پر کریم سیٹھ کا خوبصورت ولا ... زمین پر پھیلا ہوا تھا. (۱۹۸۶ ، سہ حلقہ ، ۱۰). [سُت ، سُتنا (رک) + واں ، لاحقۂ صفت].

ـــ الفاظ (ـــ فت ا ، سک ل) امذ.
(صرف و نحو) **آسان ، سادہ اور عام فہم الفاظ**. ایسے سیدھے سُتواں الفاظ جن میں کہیں جھول نہ پڑے جنہیں معانی پر چسپاں کرنے کے لئے کھینچا تانی کی ضرورت نہ ہو آج کل قدرے نایاب ہوتے جا رہے ہیں. (۱۹۷۳ ، متاع لوح و قلم ، ۱۷). [سُتواں + الفاظ (رک)].

ـــــسُونی (ـــــو مع) امث.
(سونی سازی) موتی وغیرہ پرونے کی پتلی اور یکساں موٹائی کی سُونی یعنی جس کے بیچ کا حصہ سیرے کے حصے سے زیادہ موٹا نہ ہو (ا پ و، ۲ : ۱۰۲). [ستوان + سونی (رک)].

ستّوانا (ضم س، سک ت) ف م.
صاف کرانا، سکوانا، تُجوانا، کھسٹوانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [ستنا (رک) کا تعدیہ].

ستّوانسا (فت س، سک ت، مغ) امذ (مث : ست واتسی).
۱. وہ بچہ جو ساتویں مہینے پیدا ہو گیا ہو. (عبدالملک بن مروان) ... ستوانسے پیدا ہوئے تھے. (۱۹۱۷ء، یزید نامہ، ۱۲۰). نانی اُسے ستوانسی کہا کرتی تھی. (۱۹۳۳ء، ضدی، ۶۶).
۲. حمل کی ایک رسم جو اکثر پہلے حمل میں برتی جاتی ہے. اس میں حاملہ کے میکے سے حاملہ کے لیے جوڑا، مسی، عطر، تیل، کنگھی، پھولوں کا گہنا اور نقدی وغیرہ آتی ہے. میکے والے آ کر حاملہ کو دلہن بناتے ہیں اور اسکی گود میں سات قسم کی ترکاریاں، سات قسم کی مٹھائیاں، پھل ناریل میوہ اور کچھ روپے ڈالتے ہیں. ستوانسے کی رسم ادا کرتی. (۱۸۳۰ء، تنبیہ الغافلین، ۹۹). بعض لوگ ستوانسے کو بعض نوماسے کو گود بھرتے اور ایک ہی رسم ادا کرتے ہیں. (۱۹۰۵ء، رسوم دہلی، سیّد احمد، ۷). حمل کے ساتویں مہینے ستوانسے کی رسم ادا کی گئی. (۱۹۵۷ء، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج، ۱۳۱). [ست (- سات (رک) کی تخفیف) + وانسا - ماسا (رک)].

سِتوپ (کس مع، س، و مج) امذ.
مخروطی شکل میں اینٹ اور پتھر سے بنے ہوئے نیم دائر کا ٹھوس گنبد جو قبر کی طرح ہوتا ہے. اس میں گوتم بدھ یا بودھ بزرگوں کے تبرکات یا ہڈیاں دفن کی جاتی ہیں اور انہیں متبرک سمجھا جاتا ہے. اشوک کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اُس نے ... ۸۴ ستوپ بنوائے. (۱۹۶۵ء، تاریخ پاک و ہند، ۱۳۲). [رک : اسٹوپا].

سِتُودہ (کس نیز ضم س، و مع، فت د) صف.
جس کی تعریف کی جائے، جس کی حمد و ثنا کی جائے، سراہا ہوا ؛ (مجازاً) پسندیدہ، نیک. صفات ستودہ میں حضرت اپنا عدیل نہ رکھتے تھے. (۱۸۵۱ء، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۱۳۲). حضرت کی ذاتِ ستُودہ صفات اللہ جمیل و یُحبّ الجمال کی شاہد و مصداق تھی. (۱۹۲۶ء، حیاتِ فریاد، ۲۱). پوری دنیا کی تاریخ میں صرف ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہے. (۱۹۷۲ء، سیرتِ سرورِ عالم، ۱ : ۷۲۵). [ف : ستودن - تعریف کرنا سے حالیۂ تمام].

ـــــسِیَر (ـــــکس س، فت ی) صف.
اچھی سیرتوں والا، نیک خصلت، خوش اطوار.

اڑا کر ستور ستودہ سِیَر چلی شعلہ وش فرقِ کفّار پر

(۱۸۹۰ء، طلسم ہوشربا، ۴ : ۷۵). [ستودہ + سیر (سیرت (رک) کی جمع)].

ـــــشِیَم (ـــــکس ش، فت ی) صف.
جس کی عادتیں اچھی ہوں، خوش خصال، نیک اطوار. تمام سامان کارپردازانِ ستودہ شیم نے درست فرمایا. (۱۸۹۷ء، طلسم ہوشربا، ۲ : ۱۶۵). [ستودہ + شیم (رک)].

ـــــکار صف.
نیک کام کرنے والا، نیک خصلت، نیکو کار.

دانا پرہیزگار ہے وہ
فرزانہ ستودہ کار ہے وہ

(۱۹۲۸ء، تنظیم الحیات، ۲۲۲). [ستودہ + کار، لاحقۂ فاعلی].

سُتُور (ضم س، و مع) امذ.
۱. چوپایہ خاص طور پر گھوڑا، بیل، خچّر.

جو دھرتا ہوں مردی و بازوئے زور
عرب ملک کھندلوں زِسمِ ستور

(۱۶۳۹ء، خاورنامہ، ۱۹۳).

پہل دہلی کے تھے تاگوری ستُّور
رشک سے جسکے فلک پر بھاگا ثور

(۱۸۳۷ء، مثنوی بہاریہ، ۲۵). ۲ (کنایۃً) ایک قسم کا تیل جو چوپایوں بالخصوص گھوڑوں کے لیے تیار کیا جاتا ہے. علاج اس کا یہ ہے کہ تمام جسم کو روغن ستّور سے چرب کر کے خوب مالش کریں. (۱۸۳۵ء، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۲۷). روغن ستّور ڈیڑھ سیر، ایک جیتل. (۱۹۶۸ء، تاریخ فیروز شاہی (سیّد معین الحق)، ۴۵۵). [ف : ستُور ؛ پہلو : ستَور ؛ اوستا : Store].

ـــــلَکَرزَن گراں پارہ کہاوت.
شریر جانور پر زیادہ بوجھ رکھنا اچھا ہے تا کہ شرارت سے باز رہے (جامع اللغات).

ستُوڑا کَرنا محاورہ (قدیم).
تباہ کرنا، برباد کرنا، نیست و نابود کرنا، تلف کرنا. یہ دونوں میرے جانی دشمن ہیں ان کو ستوڑا کرنے میں ڈھیگی کرنا دانائی سوں دور ہے. (۱۷۶۵ء، دکنی انوار سہیلی، ۲۵۱).

سَتُوقَہ (فت س، و مع، فت ق) صف.
چاندی سے مُلمّع کیا ہوا یا پتر چڑھایا ہوا کھوٹا سکّہ. اگر وہ روپے ستوقہ ... یا نبھرجہ ہوں تو بالاتفاق ویسے پھیر کر کھرے لیوے. (۱۸۶۷ء، نورالہدایہ، ۳ : ۳۵). [ع].

سَتُوگُن (فت س، ضم ت، ضم گ) امث.
پاکیزگی، پاکیزگیٔ روح، نیک فطرتی، سکون، روشنی، نفس مطمئنہ. اور یہی روح رجوگن، ستوگن، تموگن یعنی شہوت اور نیکی اور بدی کا مقام ہے. (۱۸۶۸ء، رسوم ہند، ۹). نہ سکھ کی خواہش ہو نہ دُکھ کا ڈر ہے، من ستوگن میں دوڑھ ہو کر رہتا ہو اشانت بنا رہے، یہ آسنک پناہ ہے. (۱۹۲۰ء، یوگ واسشٹ (ترجمہ)، ۲۲۶).

رجوگن + تموگن کا حاصل - ستوگن
یہ زنّار تثلیث زنجیر پا ہے

(۱۹۶۳ء، فارقلیط، ۳۷). [رک : ست گن].

سَتوگُنی (فت س ، ضم ت ، گ) صف.
نیکی کی طرف راغب ، نیک. وہ لچھی دان ، سنتان دان ، مرجا دار رکھنے والا بڑا ستوگنی ... ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ)، ۱ : ۱۰۶). [ستوگن + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُتُون (ضم س ، و مع) امذ.
۱. گول ، چوکور یا پہلودار تھم یا پایہ ، تھونی ، اینٹ ، پتھر یا لوہے وغیرہ کا سم جسکا ایک سرا زمین میں اور دوسرا بلندی کی طرف ہوتا ہے ، کھم ، کھمبا ، لاٹ ، منارہ.

لگیا سوہاو مجھ تیرے پرت کا
پڑیا لٹ کر ستون دلکی سکت کا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۹).

ستون ہم کول کیا غم ہے خرابی کی عمارت کا
خلل ہے استقامت میں اگر تک یہاں سیں ہل سکتے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷). کبھو ستون کی اوٹ میں ہو کر اپنے دبغہ تر سے اُسے دیکھنا. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۱۱). یہیں اجمیر کے قدیم بدھ مندر کے شکستہ بُت اور ستون موجود ہیں. (۱۹۳۹ ، شبراتی ، مقالات ، ۸۱). دو اور لڑکیاں بھی ایک اور ستون کے ساتھ اسی طرح بندھی ہوئی تھیں. (۱۹۸۳ ، اورانسان مر گیا ، ۹۲). ۲. لوہے کا کھمبا ، پل پایہ.

جو میں ہات لے کوؤ پیکر ستون
بھواتا ہوں لنگر یہ دریائے خون

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۴). ۳. (i) (استعارۃً) ارکانِ دین میں سے ایک رُکن ، اہم رُکن ، جُزوِ لازم.

تھام رکھیں نہ اگر تیری امانت کے ستون
ہو ابھی حصنِ فلک گر کے زمیں پر چوپٹ

(۱۸۷۰ ، مراۃ الغیب ، ۱۰۳). دین و مذہب کی ساری عمارت اسی ایک ستون پر قائم ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۰). (ii) اعیانِ سلطنت ، اکابر ، بُزرگانِ دین ، ماہرینِ فن.

امامِ مسجد و منبر علی ابن ابی طالب
ستونِ دینِ پیغمبر علی ابن ابی طالب

(۱۷۷۰ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۸). اپنے خواصوں اور امیروں سے کہ معتمد اور ستون سلطنت کے تھے مشورت کی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۵). قومی عمارت کے پُرانے ستون رخصت ہوتے جاتے ہیں. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۲۰۹). (iii) (مجازاً) بُنیاد ، سہارا ، ذریعۂ قوت. یہ بڈھا خاندان کا ستون تھا ، اس کا سب لحاظ کرتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۷). قومی یکجہتی کی جو بھی اساس بنتی ہے ، یہ علاقائی زبانیں اور علاقائی کلچر اس کے ستون ہیں ، اگر ہم ان کو نظر انداز کر کے قومی یکجہتی کی کوشش کرینگے ، تو وہ کسی ستون کے بغیر ہو گی. (۱۹۵۲ ، قومی یکجہتی میں ادب کا کردار ، ۵۲). ۴. (ریاضی) ناپ تول یا پیمائش کے خانے ، مرادِ کالم. ارتفاعِ ستونِ سیماب کا نل میں ایک انچ کا ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۳۵). اب ہم چند مثالی مسئلے متوازی ستون میں بیان کریں گے. (۱۹۳۷ ، علم ہندسۂ تفرقی ، ۳۰۹). ۵. (نباتیات) پیڑ پودے کا وہ درمیانہ سوتام حصّہ جس کے سہارے شاخ اور نئے پروش پاتے ہیں ستون Stall ، ستون تنہ کا وسطی حصّہ ہوتا ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ڈاکٹر عبدالرشید مہاجر ، ۲۳۱). [ف : ستمبھ स्तम्भ].

ـــــ حَنّانَہ کس صف (ــــ فت ح ، شد ن ، فت ن) امذ.
مسجدِ نبوی کا وہ ستون جس سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پُشتِ مبارک لگا کر تشریف فرما ہوتے تھے ، جب آپ نے اس سے تکیہ لگانا چھوڑ دیا تو وہ رونے لگا اس مناسبت سے اس کا یہ نام پڑا. پھر مقام ستون حنانہ کے پاس جا کر بھی ایسا ہی کرے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۴۳). [ستون + حنّان (رک) کی تانیث].

ـــــ سَفِینَہ کس اضا (ــــ فت س ، ی مع ، فت ن) امذ.
مستول ، کشتی کی بلّی جس پر بادبان چڑھاتے ہیں (جامع اللغات ، اسٹین گاس). [ستون + سفینہ (رک)].

ـــــ فَقار کس اضا (ــــ فت ف) امث.
ریڑھ کی ہڈی (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [ستون + فقار (فقارہ (رک) کی جمع)].

ـــــ قائِم ہونا محاورہ.
اعتبار قائم کرنا ، اپنے آپ کو اہم ثابت کرنا. اب تار گھر بھی جانے لگے ہیں کہ ماسٹریت کا کوئی ستون قائم ہو جائے. (۱۹۲۰ ، خطوطِ اکبر ، ۱۴۳).

ـــــ گِرْنا محاورہ.
کسی بہت اہم شخص کے انتقال پر کہا جاتا ہے ، کسی شعبہ کے ماہر اور ممتاز شخصیت کی موت پر کہا جاتا ہے. معلوم ہوتا ہے کہ اُردو علم و ادب کا ایک ستون گر گیا. (۱۹۲۹ ، چند ہمعصر ، ۲۰۳)

ـــــ یادْگار کس اضا ، امذ.
وہ گنبد ، مینار یا لاٹ جو کسی یادگار کے طور پر تعمیر کیا جائے ؛ (کنایۃً) اچھا کام.

ہو گیا اس کی صداقت کا زمانہ معترف
بنس رہا ہے چرخ پر اسکا ستونِ یادگار

(۱۹۲۲ ، فردوسِ تخیل ، ۳۷). [ستون + یادگار (رک)].

سَتُونا (فت س ، و مع) امذ.
۱. پنجاب میں اسے ستونا بولتے ہیں ، یہ درخت چالیس سے سالھ فٹ اور کہیں اسّی سے نوّے فٹ اونچا ہوتا ہے اور تیزی سے بڑھتا ہے. اس کی چھال کالی بھوری اور کھردری ہوتی ہے اس کے پھول کچھ ہرے ، سفید رنگ کے ہوتے ہیں جو ماگھ سے پھاگن تک لگتے ہیں ، جیٹھ میں پھل لگتے ہیں. اسکے دودھیا رس میں تیل ملا کر کان میں ڈالنے سے درد رفع ہوتا ہے ، کوڑھ فسادِ خون ، پیٹ کے کیڑے دمہ اور پیٹ کا ریاحی گولا مٹاتا ہے ، اس کے علاوہ بھی مفید اور کارآمد ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۰۹). ۲. (مجازاً) ٹھکانا ، آشیانہ ، بسیرا جو پرندے پیڑوں پر بناتے ہیں.

لوٹن کبوتروں سا دل کیوں نہ پھڑپھڑائے
تیری نظر ہے ظالم شاہین کا ستونا

(۱۹۶۷ ، عاجز (چمنستانِ شعرا ، ۳۶۸)). [مقامی].

ستُونا (ضم س ، و مع) امذ.
ستُون.

ہماری آہ پر اس بدگماں نے خانۂ دل سے
یہ رخ پھیرا کہ تا بام فلک باندھا ستُونا ہے

(١٧٩٢ ، محب دہلوی ، د ، ٢٣٦). [رک : ستُون + ا (زائد)].

ستَونت (فت س ، سک ت ، فت و ، غنہ) صف.
ستونتا.

کیا عُذر خواہی پڑیا پاؤں پر
وو ستونت مُشفق ہو اس نھاؤں پر

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٩٣). [ستونتا (رک) کا قدیم املا].

ستَونتا (فت س ، سک ت ، فت و ، سک ن) صف ، امذ.
راست گو ، راست باز ، سچا ، صادق ، نیک ، نیکوکار ، پرہیزگار ، پارسا ، باعصمت ، مہذب ، شائستہ ، فخرِ خاندان (جامع اللغات؛ فرہنگِ آصفیہ). [س : ستّی + وت सत्य + वत - سچا].

ستَونتی (فت س ، سک ت ، فت و ، سک ن) صف مث.
باعصمت ، نیک کردار اور پارسا عورت.

او ست کی ستونتی او نار ناری
ستیاں کا مار ست سول زکنہاری

(١٦٦٥ ، پھول بن ، ٣٨). تجھ سی عورت ستونتی اور دیانت دار کہیں نہیں دیکھی . (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ١٢٠). وہ بھولی بھالی ہے ستونتی ہے... دوسری لڑکیوں کی طرح بناؤ سنگار نہیں کرتی ہے. (١٩٣٣ ، اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام ، ٥٠). ابھی ڈیوڑھی ہی میں کھڑے تھے کہ ایک ادھیڑ عمر کی سادہ اور ستونتی خاتون درونِ خانہ سے نکلی. (١٩٧٥ ، سلامت روی ، ١٧٦). [ستونتا (رک) کی تانیث].

---کی لاج نَڑ ، چِھناری کی بات بَڑ کہاوت.
باعصمت و پارسا عورت میں شرم و حیا بہت ہوتی ہے اور چھنال باتیں بہت بناتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ستُونچا / ستُونچَہ (ضم س ، و لین ، مع / فت چ) امذ.
(ریاضی) اہیروں کی اصطلاح میں ساڑھے سات ، یہ ڈھونچا کے بعد کا پہاڑہ تھا جو اب متروک ہے (ماخوذ: پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[پ : सत्ता + ऊंचा].

ستُونچَہ (ضم س ، و مع ، سک ن ، فت چ) امذ.
(نباتیات) ستُون سے ملا ہوا چھوٹا حصّہ. بذرہ دان کے اندر خالی جگہ یا ستونچہ کئی بذرہ دانوں کی جوتُھر کی مختلف حالتوں میں یوں معائنہ کر کے ... دیکھو. (١٩٣٨ ، عملی نباتیات ، ١٥٣).
[ستُون + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ستُونک (ضم س ، و مع ، فت ن) امذ.
(حیوانیات) جسم انسانی میں نازک ہڈیوں کے نظام میں کان تک جانے والی چھوٹی باریک ہڈی. اس تشیب کو بیضاوی دریچہ کہتے ہیں جس سے ہڈی اور کری ایک نازک سلاخ ستونک کان کے پردہ کو جاتی ہے. (١٩٣٩ ، ابتدائی حیوانیات ، ٣٠). جس پہلو پر ستونک ... کا سوراخ خول سے باہر کھلتا ہے. (١٩٨٣ ، حیوانی نمونے ، ٣٨٠). [ستُون + ک ، لاحقۂ تصغیر].

ستُونی (ضم س ، و مع) امذ.
ستون کی طرح ، ایک دم سے.

انکھیاں جوڑی ہے لکڑاں کی کہ تا پرواز ہیں شاہیں
ستونی آکے پڑتے ہیں تیرے مکھڑے کے تک تک پر

(١٥٦٣ ، حسن شوقی ، د ، ١٥٣). [ستون + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جڑَیں (---فت ج ، ی مج) امث.
(نباتیات) ستونی جڑیں... یہ اتفاقی جڑیں پودے کی افقی شاخوں سے نکلتی ہیں اور نیچے کی جانب بڑھتی ہوئی زمین میں داخل ہو جاتی ہیں ... اس قسم کی جڑوں کو ستونی جڑیں کہا جاتا ہے (مبادی نباتیات ، ٣١). [ستونی + جڑ (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

ستُوہ (ضم س ، و مج نیز ، مع) صف.
١. کسی امر سے عاجز ہو جانے والا ، تنگ آجانے والا ، ملول ؛ تھکا ہوا ، دل تنگ ، تکلیف ، ڈر ، خوف ، حیرانی، پریشانی ، گھبراہٹ ؛ غریب ، بے یار و مددگار.

پکارے وہاں سنگ خارا زکوہ
جو سنتے ہوا مغز سارا ستوہ

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٦٢٣).

اسے لے گئے کھینچ بالائے کوہ
کیا سخت اسکو زبون و ستوہ

(١٨١٠ ، شمشیر خانی (منشی) ، ٣٨). اس تثلیث (اقانیم ثلثہ ، تریمورتی) سے ... تین جوہر ہیں: ستوہ (ستوگن روشنی سکون). رجس (رجوگن ، حرکت)، تمس (تموگن جمود). (١٩٥٩ ، سرودِ رفتہ ، ٦٩). **٢. عاجزی ، حیرانی یا دل تنگی.**

یہ دیکھا کہ ہے سامنے اک گروہ
فلاکت زدہ ، خستہ دل پُر ستوہ

(١٨٧٧ ، صبح خنداں ، ١٠٠). [ف].

سَتّہ (فت س ، شد ت بفت) امذ ؛ مرسنا.
تاش گنجفے کا وہ پتا جس پر سات نشان یا نقطے ہوتے ہیں.

یا کر قسمت کے پتوں کے
چوکے ، پنجے ، ستّے ، اٹھے

(١٩٥٦ ، گل نغمہ ، فراق ، ٢٠١). [ست - سات + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سِتّہ (کس س ، شد ت بفت) امذ.
چھ (٦). جامع الاصول نے تسمیہ کے ترکے چھ کے باب میں کتب ستہ سے روایت کی ہے . (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٦٨). ستہ کہتے ہیں چھ کو. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ١ : ٨). یہ تو اشراقی نظریہ ہند کے فلاسفۂ وجودیہ اور صوفیہ کے عقول یا تنزلاتِ ستہ کی شکل میں بار بار سامنے آتا ہے. (١٩٧٥ ، عام فکری مغالطے ، ١٠٣). [ع].

---الْعِید (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ی مع) امث
عیدالفطر کے فوراً بعد رکھے جانے والے چھ روزے ، شش عید.

پھر بندہ ستہ العید کا بھی پابند ہے۔ (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ، ۱ : ۵۹۵)۔ [ستّۂ + رک : ال (۱) + عید (رک)]۔

ـــۂ ضَرورِیَہ کس صف (ـــ فت ض ، و مع ، سک ر ، فت ی) امذ۔
وہ چھ ضروری امور جن کی انسان کو تادم مرگ ضرورت رہتی ہے ، کھانا ، پینا ، سونا ، نہانا وغیرہ ۔ صاحب خانہ کا مشغلہ بعد ستۂ ضروریہ کے کتابوں کا پڑھنا ... تھا۔ (۱۸۷۰ ، مسافران لندن، ۱۷۸)۔ وہ سب صنفِ بشریہ ہی سے تھے اور ستۂ ضروریہ کے بدون ترکیب عنصری کو باقی نہیں رکھ سکتے تھے۔ (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۲۷)۔ ابا جان معدہ والے جانور تو ستۂ ضروریہ (چھ ضروریاتِ زندگی) کی تکمیل پر مجبور ہوتے ہیں ۔ (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۱۱)۔ [ستّۂ + ضروریہ (رک)]۔

ـــۂ مُتَناسِبَہ کس صف (ـــ ضم م ، فت ت ، کس س ، فت ب) امذ۔
(ریاضی) حساب کا وہ قاعدہ جس میں بار بار اربعہ جمانا نہیں پڑتا اور ایک ہی مرتبے میں پانچ معلوم مقداروں کے ذریعے غیر معلوم مقدار معلوم کر لی جاتی ہے۔ ستۂ متناسبہ درحقیقت مختصر ترکیب ایسے سوالات کے حل کرنے کی ہے جن میں دو دفع اربعۂ متناسبہ کے قاعدہ کا کام پڑتا ہے۔ (۱۸۵۶ ، علم حساب ، ۲۷۵)۔ [ستّۂ + مُتناسب + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

سَتَّہتَّر (فت س ، سک ت ، فت ہ ، شد ت بفت) صف (قدیم)۔
ستّر (۷۷)۔ سورت فرقان مکی ہے ستہتر آیات کی۔ (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۳۳۴)۔ مکۂ معظمہ جزیرۂ خالدات سے ستہتر درجہ اور دس دقیقہ تفاوت پر ہے۔ (۱۸۰۲ ، رسالۂ کائنات جو ، ۳۸)۔ [پ : सत्त + सहुत्तरी]۔

ـــواں صف (قدیم)۔
شمار میں ستّر کا عدد۔ ستہتروال قاعدہ ... رقبہ دریافت کرنے کا ہے۔ (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۶۰)۔ [ستہتر + واں ، لاحقۂ صفت]۔

سَتّی / سَتی (۱) (فت س / شد ت) امث۔
خیر ؛ انجام ؛ تباہی ؛ دنیا ؛ تحفہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : सत्ति]

سَتّی / سَتی (۲) (فت س ، شد ت)۔ (الف) صف ؛ امث۔
۱۔ سچ پر قربان ہو جانے والی ؛ پاکدامن ، عفت و عصمت والی ؛ ثابت قدم، وفادار ، ساتھ دینے والی۔

دو نگر دو کھنہ بنو ایی لاگ
ستی جیوں کے پیسی آگ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۸))۔

کہوں کیا حال سوز دل کہ ہے یہ بات تتی سی
مگر اتنا کہ جلتی ہے سدا سینے میں ستی سی

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۷۹)۔ بتی کی ستی بی بی عائشہ کی افسردگی دیکھی نہیں جاتی۔ (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۳)۔

شوخ و شطاح کنیزوں سے سبھ ستی کے
قصے سُن سُن کے سُلگتی ہے ستی ستونتی

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۵۵)۔ ۲۔ (ہندو) ایک مذہبی رسم جس کے مطابق بیوہ عورت کو اپنے شوہر کے ساتھ زندہ جل جانا چاہئے اس لیے کہ ہندو معاشرے میں بیوگی کو ایک نحوست قرار دیا جاتا ہے ، **شوہر کے بعد اسکے لیے عرصۂ حیات تنگ ہو جاتا ہے؛ (کنایۃً) مرتے دم تک شوہر کا ساتھ دینے والی عورت۔**

مجلس میں شمع آکر جلتی جو ہے ستی سی
مردوں کو پیار اپنا دکھلاتی ہے چھتی سی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۳)۔

جلنے کو جو آتی ہیں ستیاں میر سنبھل کو جلتی ہیں
کیا بے صرفہ رات چلی ہے بہرہ اپنے شعور سے شمع

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۳)۔

ستی نے کر دیا گوپال گپت کو زندہ
یہ موت کیا ہوئی اک سیوکا ہوئی گھر کی

(۱۹۲۱ ، بتی پرتاپ ، ۱۰۷)۔

پُنوں بن کب سسّی ہوئی اور رانجھا بن کب ہیر
کوئی تجھ پر کیوں ستی ہو ، عالی ستی تو مانگے ویر

(۱۹۷۲ ، لاحاصل ، ۱۰۲)۔ ۳۔ **ستی ہونے کی رسم ، ستی ہونا؛ جان کی قربانی دینا۔**

لنکا ہوئی ستی دار
لاجنہ ڈوبی سمندر بجار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۹))۔ بعضے عورتاں مرداں خاطر ستیاں ہوئیاں ہیں۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۳)۔

ستیاں جو ستی ہوئیں ست بوجھ جل مریں ہیں
سو ست نہیں کو ست ہے پر کفر وہ کریں ہیں

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۵)۔

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۵)۔ عشق ہی کے مارے عورت خاوند کے ساتھ ستی ہوتی ہے اور اپنی جان کھوتی ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۸)۔ گورنمنٹ نے ستی اور دختر کشی کی رسم خود موقوف کی۔ (۱۹۱۴ ، مقالات حالی ، ۲ : ۳۸)۔ ہندو معاشرے میں ستی کی رسم ہے۔ (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۰۵)۔ (ب) امذ ؛ صف۔
سچا ، کامل درویش۔

جیوٗ جیوٗ سب کہیں پیوٗ نکھے کوئی
جیوٗ کا جیو ہو کر جائے ہوئی ستی سوئی

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۶۳)۔ سیواڑ کے ضلع سے بیس ہزار آدمی کا لشکر (جس میں جتی فقیر اور جوگی اور ستی شامل تھے) جمع کرکے اورنگ زیب پر چڑھائی کی۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۰۲)۔ [س : ستی सति]۔

ـــ بَنْنا محاورہ۔
رک : ستی ہونا۔ یہاں اکثر عروس ہائے نارسیدہ شوہر اور نادیدہ کے آتش میں ستی بنا کرتی ہیں۔ (۱۸۵۹ ، تاریخ ممتاز ، ۲۸)۔

ـــ جَلْنا محاورہ۔
(ہندو) شوہر کی چتا میں جلنا۔ ستلور کا راجہ جب مرا تو اس کی پگڑی کو اپنے گلے سے باندھ کر اُمادیوی ستی جلنے کو تیار ہوئی۔ (۱۹۰۶ ، مخزن ، نومبر ، ۳۴)۔

ـــ ساوِتْری (ـــ کس و ، شد ت بفت) صف مث۔
باوفا ، پاک دامن۔

اُن کے چنگل سے نِکل جاتا۔ ایسی سیوا کرتیں کہ سَتی ساوِتری کو طاق میں بٹھا دیتیں ۔ (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۱۲)۔ [سَتی + ساوِتری (رک)]۔

ــــ سَت پَر کَرنا محاورہ۔
جان بلب کرنا ، خوف ، دہشت ، صدمے کے باعث ہلاکت میں پڑنا (فرہنگِ آصفیہ)۔

ــــ سَتّیا (ــــ فت س ، شد ت بکس) صف۔
بہت سچا ، پاک باز. تم میں سے ایک گروہ دوسرے سے کہتا ہے کہ تُو کیوں اِتنا سَتی سَتّیا بنتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خُمارستان ، ۲۳)۔ [سَتی + سَتّیا (رک)]۔

ــــ کَرنا محاورہ۔
(ہندو) بیوی کو شوہر کے ساتھ زِندہ جلانا. بیوہ کو سَتی تک کر دیا جاتا تھا. (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۲۱۳)۔

ــــ کی پُوجا امث۔
(ہندو) سچ اِختیار کرنا ، حق و صداقت کی پرستاری ، سچ کی پرستش. کنیزانِ خوش رُو و یاسمن بُو نے سَتی کی پُوجا کی۔(۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۲۹۲)۔

ــــ مَٹھ (ــــ فت م) امذ۔
وہ جگہ جہاں کوئی عورت سَتی ہو یا وہ عمارت جو اسکی ہڈیوں پر بنائی گئی ہو (فرہنگِ آصفیہ)۔ [سَتی + مَٹھ (رک)]۔

ــــ ہونا محاورہ۔
(ہندو) اپنے شوہر کی چِتا میں زندہ جل کر جان دینا ، قربان ہونا ، جان قربان کرنا ، مرنا. سَتی ہو کر آگ میں پڑ چپ اپیس جلاتا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۱۷)۔

کس سہی قد کے فراقوں تُوں ستی ہو را کھ ہوئی
راست کہہ اے فاختہ تج کوں تری ست کی قسم

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۱)۔

رانی ہو کی فرطِ غیرت سے ستی
جانور کے عشق کی ہے تہمتی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳۱)۔ پولیس افسر زبردستی کسی عورت کو سَتی نہیں ہونے دیتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۸)۔ سَتی کی رسم ختم ہو چکی ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشّافِ تنقیدی اِصطلاحات ، ۵۶)۔

سِتی (کس س) حرفِ جار (قدیم)۔
ساتھ ، سے ، طرح.

تیغ بھواں سے کِن کِہا گھائل تکو کرنے
پلکاں کے یا خنجر ستی بسمل تکو کرنے

(۱۷۵۳ ، مخزنِ نکت (محمد غوث) ، ۵)۔

قفس کے بیچ کیا حسرت ستی بلبل یہ کہتی ہے
کہ پھر بھی دیکھنا قسمت ہوئے گا بوستاں اپنا

(۱۷۸۰ ، جانِ جاناں(مظہر جان جاناں اور انکا اردو کلام، ۲۹۲)۔

جب قریب آ کے وہ بیٹھے ہے تو کس شکل ستی
لوٹنے لگتی ہیں تک ہاتھ لگانے کے لیے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۳۲)۔ [سے(رک) کی تخفیف]۔

سُتی (ضم س) امث۔
پتلی ، ستی ہوئی ، سڈول.

مری تزئین کو کافی ہے میرا مدھ بھرا جوبن
چھریرا تن ، کمر پتلی ، بستی پنڈلی ، نظر پُر فن

(۱۹۶۷ ، مشرقِ تاباں ، ۳۱)۔ [ستنا (۱) کی تانیث]۔

سُتے (ضم س) امذ (قدیم)۔
سوتے.

سُتے بخت جاگے ترے سر نے آج
کہ تُج آوو کئی مُشتری تار آج

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۷)۔ [سوتے (رک) کی تخفیف]۔

سَتّیا (فت س ، شد ت بکس نیز بلا شد) امذ۔
۱. (کنایۃً) لُبھانے والی.

کیچلی ایسی کاکل نے مکر ڈالی ہے
مانگ ستیا ہے تو وہ زُلفِ سیہ کالی ہے

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (واسوختِ معجز)، ۲ : ۹۹۷)۔ **۲. قوت ، زور ، طاقت ، بل ، مضبوطی.** چمبک پتھر کی سَتّیا سے جڑ لوہا چیشٹا کرتا ہے پرنت چمبک سدا کرتا ہے ۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳)۔ [س : सत्व+इक]۔

ــــ گَرَہ (ــــ کس گ ، فت ر) امث۔
رک : ستیہ گرہ. بیوی نے اسے گالیاں دینا شروع کیں ، میں نے غُصّے میں آ کر کئی ڈنڈے رسید کئے ، مگر ستیا گرہ ملتوی کرنا نہ کیا۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۵۲)۔ [ستیا + گرہ]۔

ــــ گُل جانا محاورہ۔
زور ختم ہو جانا. کہتے ہیں کہ ایک سانپ بہت بڈھا ہو گیا پور اسکا ستیا گل گیا تھا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۲۹۰)۔

ــــ لوکا (ــــ و مج) امذ۔
ست جگ. ہندوؤں نے دُنیا کو تین دیگر حِصّوں میں بھی تقسیم کیا ہے ، بالائی حِصّہ کو سرگ لوک کہتے ہیں ... بالائی حِصّوں کے نام حسبِ ذیل ہیں بھور لوکا ، ور لوکا ، مہر لوکا ، جنا لوکا ، تاپو لوکا اور ستیا لوکا. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹)۔ [ستیا + لوک (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

ــــ ناس امذ۔
یکسر تباہ و برباد ، خراب و خستہ ، نام و نشان نہ رہنا (عموماً کا ، کے ساتھ مستعمل ہے ہونا کرنا جانا کے لیے).

گڑا جس روز سے یاں اس کا بھوناس
کیا خلقے کا سارے ستیاناس

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۷)۔

جو تُجھ سے دغا کرے تو رنگیں
ہو اس بندے کا ستیاناس

(۱۸۳۳ ، مجالسِ رنگین ، ۸۱)۔ تمام گھر علیحٰدہ ستیاناس ہو رہا ہے۔ (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۱۷)۔ ہو سکتا ہے کہ وہ سارے کام کا ستیاناس کر دے۔(۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۲)۔
ف : کرنا ، ہونا. [س : ستیا + ناش सत्य+नाश]۔

ـــ ناس جانا محاورہ.
(کا ، کے ساتھ مستعمل) **ٹوٹنا ، پھوٹنا ، تباہ و برباد ہونا.** مذہب کے خلاف ایک سرکشی ہو گی جس میں بہت سے آدمیوں کا ستیاناس جائے گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۲۷).

ـــ ناس جائے فقرہ.
(عور) **تباہ و برباد ہو ، بطور بددعا یا کوسنا.**

آج پھر ہم سیں کر دیا ہے اُداس
ان رقیبوں کا جائے ستیاناس

(۱۷۰۰ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۳). یااللہ اس کا ستیاناس ہی جائے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲). ستیاناس جائے ان موئے چوروں

دن دہاڑے گھس کے سارا اسباب. لوٹ کے لے گئے.
(۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۵۰).

ـــ ناس کرنا محاورہ.
خراب کرنا ، بگاڑنا ، برباد کرنا. خُدا کی مار کاتبانِ ناہنجار پر یہ میرا دیوان اور پنج آہنگ اور مہر نیم روز ستیاناس کر کے چھوڑا. (۱۸۶۳ ، مکتوباتِ غالب ، ۵۹۸). میں نے آگے بڑھ کر گھر بھر کی اشیاء کا ستیاناس کر دیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۸۳) امّاں جان دیکھئے شہزادہ خرم نے سفید گاؤ تکیے کا ستیاناس کر دیا. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۷).

ـــ ناس کھونا محاورہ.
رک : **ستیاناس کرنا.** اسی طرح تو ننگ و ناموس میں بادشاہوں کے در اندازی کرتا ہے اور پرائی بہو بیٹیوں کا ستیاناس کھوتا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۸).

ـــ ناس گیا (ـــ فت نیز کس گ) صف.
(بطور دشنام و بددعا) **بدبخت ، خدائی خوار ، خانہ خراب.** میری بُوا تو کیا ہوا ارے میری بھولی بہن کو کس نے بھڑکا دیا ، ستیاناس گئے مسلمانوں میں کیوں گئیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۱۷). [ستیاناس + گیا (جانا (رک) سے اسم صفت)].

ـــ ناس گئی (ـــ فت گ ، کس ء) صف.
کوسنا ، بددعا (تانیث کے صیغے میں)، **خانہ خراب ، خُدائی خوار.** میں نے کب ستیاناس گئی تیرے میاں کی جورو کا گلہ کیا. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۴۸). [ستیاناس گیا (رک) کی تانیث].

ـــ ناس مارنا محاورہ.
خراب کر دینا. پہلے مصرعہ میں کُلیہ بنایا ہے اس نے شعر کا ستیاناس مار دیا. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۱۲۶).

ـــ ناس ملانا محاورہ.
تباہ و برباد کرنا ، کھوج مٹانا ، بگاڑنا. اس نے اپنی قوم کے برہمنوں کا ستیاناس ملا دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۹۷). تم ایک کہو گے تو وہ دو سُنا کر بھی پیچھا نہ چھوڑے گی ، بچوں کا بھی ستیاناس ملائے گی. (۱۹۱۱ ، نشاط عمر ، ۲۲۰).

ـــ ناسا صف.
بُرا ، بدکار ، بدمعاش. ستیاناسے ایک روج ایسا منہ کے بل گرے گا کہ سارے دانت ٹوٹ کر حلق میں جا پڑیں گے. (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۵). [ستیاناس + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ ناسی صف.
۱. **اُجاڑنے والا ، منحوس ، بری.** ارے کمبختو! منہ سے تو پھوٹو مُجھے کہاں لے جاؤ گے ، ارے وہ تمہاری وہ کونسی ستیاناسی سرکار ہے. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۱۱). اس ستیاناسی پٹیل نے مُجھے گاؤں کے باہر دھکّے مار کر نکال دیا. (۱۹۷۳ ، پیمان ، کراچی ، ۲۳ اپریل ، ۱۳). ۲. **بدچلن ، آوارہ ، بیکار.** سب کے دکھانے کو ستیاناسی پارچی ہے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۳۸). ستیاناسی میری بیزار کو بھی معلوم نہیں کہ تو کون سے کھیت کی مُولی ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۵۰). [ستیاناس (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــ ناسی کی جڑ امث.
(کنایۃً) **خانہ ویرانی و خانہ بربادی کی بُنیاد ، خانہ خراب نیز رک : «ستیاسی»** (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ ناسی ہونا ف م.
تباہی و بربادی ہونا ، ملیامیٹ ہونا. اس وقت تک جو کُچھ اسکی بربادی اور ستیاناسی ہوگئی ہو وہ سب اُس نے اپنے ہاتھ سے کی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۱۰).

ستّیار (فت س ، شد ت بکس) صف (قدیم).
سچ کا ماننے والا ، سچ پر عمل پیرا.

لیے مجاز لذت کئی بھانت سوں سنواریا
تج تن بدن سو رنگیں ستّیار کی ہے منفذ

(۱۷۹۷ ، دیوانِ شاہ عالم ثانی ، ۳۲). [ست (۱) + یار ، لاحقۂ صفت].

ستّیاسی (فت س ، سک ت) امذ (شاذ).
چھیاسی کے بعد کا عدد (۸۷). **ستاسی واں.** ستیاسیوں تعریف کسوف کی. (۱۸۳۹ ، اعمالِ کرہ ، ۷۷). ستیاسی واں قاعدہ. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۶۶۵). [ستاسی (رک) کا ایک املا].

ستّیان دھرنا / رکھنا محاورہ.
(رسوم ہند) **ستیان رکھنا اس کو کہتے ہیں کہ کسی ریشم کے کپڑے پر ایک ہاتھ کا نشان بنا کر کاٹ لیتے ہیں ، اس پر کارچوب یا گوکھرو کا کام بناتے ہیں ، یہ ستیان کہلاتی ہیں۔ نندیں یہ بنا کر لاتی ہیں اور زچہ کے پلنگ کے پاس دیوار پر لگا دیتی ہیں۔ غریب لوگ ہاتھ پر نیل لگا کر اس کا چھاپا دیوار پر لگاتے ہیں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ زچہ بچہ کو نظر نہ لگے کیونکہ نند یہ کام کرتی ہے اس کو اس کا حق ملتا ہے.**

ستیان ایک کہا سورا کیجو ، سوری نندی کو آنے نہ دیجو
نندل بیوی بسی نہیں بھاویں ، وہ تو ستیان دھرانی مانگیں

(۱۹۳۰ ، ٹھیٹھ اردو ، ۲۰). دونوں نندوں نے ستیان رکھیں. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۱۳۰). [مقامی].

ستّیاناسی (فت س ، شد ت بکس) امث ، امذ.
(طب) **اونٹ کٹارہ ، لالۂ حمرا ، شقائق النعمان ،** اس کی

بہت سی اقسام ہیں ، کانٹھ دار ستیاناسی کُل اس نبات کی صورت اعلیٰ ہے اس کے پیڑ بنگال سے پنجاب تک ، پنچ محلا اور ماروار تک ہوتے ہیں۔ دو ڈھائی فٹ اُونچا پودا ، پتے پھل اور شاخیں سب جِسموں پر کانٹے ہوتے ہیں۔ ایک قِسم میں پیلے رنگ کے پھول لگتے ہیں . پھل ایک ڈیڑھ اِنچ لمبا ہوتا ہے اس کے تمام اجزا کا جوشاندہ پینے سے پیشاب کی نالی کی سوزش کم ہوتی ہے۔ پیشاب زیادہ آتا ہے کھال کا زخم بھرتا ہے لاط : Anemone Coronaria).

یہاں پیڑ سب ستیاناسی کے ہیں
سُو بُلبلوں کے کہیں چہچہے ہیں

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۹۰۴) شقائق النعمان جن کو ستیاناسی بھی کہتے ہیں یہ خاندان بہت بڑا ہے اس میں بہت سے پودے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، علم نباتات ، ۷۷)۔ [مقامی]۔

ستیز (کسر س ، ی مج) امذ.
جنگ ، لڑائی جھگڑا ، نزاع ، مقابلہ.

توں کیتا ہے لشکر میں مجھ رستخیز
کیا اس زیر دستاں پر کرنا ستیز

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۹۳)۔

شبّر و شبیر نبی کے عزیز
جن سے کیا اہلِ حسد نے ستیز

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰)۔

بہادر جو نامی ہیں وقتِ ستیز
بدن میں نہیں رکھتے پائے گریز

(۱۸۰۵ ، آرایشِ محفل ، افسوس ، ۵۵) آپ کے ملک میں بل گیا تو خیر ورنہ معرکۂ رستخیز و ہنگامۂ ستیز گرم ہو گا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ سرشار ، ۵۱۷)۔

مثلِ خاشاک ہیے گرم ستیز
زور دریا نے بلا کا باندھا

(۱۹۷۹ ، ماجرا ، ۹۱)۔ [ف : ستیز ، ستیزیدن ـ لڑنا]۔

---و آویز (---و مج ، ی مج) امذ.
جنگ و مقابلہ. بادشاہ کا لشکر ... دکنی بے ستیز و آویز کے یاقوت و رندولہ پاس کے نظام پور کے قریب ٹھہر ہے تھے ، چلے گئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۵۳)۔ [ستیز + و (حرفِ عطف) + ف : آویز ، آویختن ـ بلانا]۔

ستیزاں (کسر س ، ی مج) صف.
لڑائی میں مصروف ، سرگرمِ عمل.

پھر سخت حق سے ستیزاں ہے کفر
یہ خوفِ حیات از زالمونتوں

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مُغنّی ، ۱۳۶)۔ [ستیز + اں ، لاحقۂ فاعلی]۔

ستیزندہ (کسر س ، ی مج ، کسر ز ، سک ن ، فت د) امذ.
جنگ کرنے والا ، لڑنے والا ، جھگڑالو ، مقصے باز. اے دلاورو ، ہم ستیزندہ نا گریزندہ ہیں... (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۳۲۵)۔ [ستیز + ندہ ، لاحقۂ فاعلی]۔

ستیزہ (کسر س ، ی مج ، فت ز) امذ.
ستیز ، لڑائی جھگڑا ، اِختلاف. اسے چاہئے تھا کہ باز رہتا ، رُک جاتا ، مگر وہ نہ رُکا لجاج و اصرار و ستیزہ و ضد ہی کیا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۶)۔ [ستیز + ہ (زائد)]۔

---جُو (---و مع) صف.
لڑائی کا بہانہ ڈھونڈنے والا ، پیکار پسند ، لڑاکو.

سفّاک ، کینہ توز ، ستمگر ، ستیزہ جُو
بے رحم ، سنگدل ، متمرّد ، دُرشت خُو

(۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۶۸)۔ [ستیزہ + ف : جُو ، جستن ـ تلاش کرنا]۔

---خُو (---و مع) صف.
لڑائی پسند ، جنگجو ، ستیزہ جُو. کچھوے نے کہا کہ فلانے جگہ ایک راسو جنگ جُو ستیزہ خُو رہتا ہے. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۱۳۷)۔ [ستیزہ + ف : خو ، لاحقۂ صفت]۔

---خُوئی (---و مع) امث.
جنگ پسندی ، لڑائی کرنا ، جنگ جوئی.

میں ایک گل کی ہوں عاشق کہ جسکے سو عاشق
ستیزہ خوئیٔ شبنم کہوں کہ کاوشِ خار

(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۳۳)۔ [ستیزہ + خو + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کار/ گار صف.
لڑنے والا ، جنگ کرنے والا ، نبرد آزما ، برسرِ پیکار.

مردِ عشقِ ستیز کار ہے دل
ملک الموت سے دوچار ہے دل

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۱۳)۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۳۹)۔

مجھ سے ستیزہ کار ہے خود آگہی میری
میرے جنوں کو اپنے تبسم کی ڈھال دو

(۱۹۸۱ ، بادِ سبک دست ، ۸۶)۔ [ستیزہ + کار/گار ، لاحقۂ فاعلی]۔

---کاری امث.
جنگجوئی ، جنگ ، لڑائی ، پیکار.

راقم ستیزہ کاریٔ اصنام دیکھنا
ایک ایک خدا بنا ہے جہانِ خراب میں

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۲۵)۔ شخصیتوں کی پختہ کاری ایسی کہ سپردگی کی شہرباری کم اور تمکنت کی ستیزہ کاری زیادہ رہی . (۱۹۸۷ ، بازگشت و بازیافت ، ۹۷)۔ [ستیزہ + کار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---گر (---فت گ) صف.
لڑنے والا ، جھگڑالو (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس) . [ستیزہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی]۔

سِتیزی (کس س ، ی مج) امث.
کاٹ ، بُرِش.

نظر میں توں خوباں کی تیزی دیا
توں چھپ کے کھرگ میں سِتیزی دیا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳). [سِتیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَتِیسا (فت س ، ی مع) امث.
چھوٹی کشتی جس میں ایک آدمی بیٹھ کر کم وقت میں آگے جا سکتا ہے (نوادرالالفاظ ، ۲۷۹). [مقامی].

سَتِیں (فت س ، ی مع) امذ (قدیم).
سے.

یوں لعلِ لب کوں بند کیا مُجھ طرف سَتیں
گویا تُو ہم سے بولتا پیار سے سدا نہ تھا

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۷). [سے (رک) کا متروک املا].

سِتِّین (کس س ، شد ت ، ی مع) صف (عدد).
ساٹھ.

بینِ سِتّین و سبعین تھی مقدارِ حیات
اور یہی ضابطۂ صبح و مسا رکھتے تھے

(۱۸۹۷ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۹۶). [ع].

سُتْیُوْن (ضم س ، سک ت ، و مع) امث.
خوبصورت ، سلیقہ شعار عورت. سُتیون (سلیقہ مند عورت). (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۱۲۸). [س : سُتّیں ـ सतिन].

سَتْیَہ (فت س ، شد ت بکس ، فت ی) امذ ؛ صف.
۱. **سچا ، صادق ، اصلی ، حقیقی ، مُخلص ، بے ریا ، دیانت دار ؛ وفادار ؛ ٹھیک ، درست ، نیک ، پارسا ؛ پُورا کیا ہوا ، تصدیق کیا ہوا ؛ ایک خاص قسم کا دیوتا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ شبدساگر).
۲. **نیکی ، پرہیزگاری ، پارسائی ، خلوص.** پس جو شخص یوگی ہونا چاہتا ہے اسپر لازم ہے نیکی و کامل صداقت شعاری (ستیہ) اختیار کرے. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۳).

کلجگ سے ہوئے پیدا اَپنسا سَتّیہ
پڑھ پڑھ کے گو اشلوک جگاتے ہیں الکھ

(۱۹۲۷ ، لختِ صریر ، ۱۲۳). [س : सत्य].

ـــ جُگ (ـــ ضم ج) امذ.
چار جُگوں میں سے پہلا جُگ ، راستی اور سچائی کا دور ، سُنہرا دور. ستیہ جگ میں آدمیوں کی نکتی گیان سے ہوتی ہے (۱۹۱۶ ، بازارِ حسن ، ۳۳۳). [ستیہ + جُگ سत्य । युग].

ـــ گِرَہ (ـــ کس گ ، فت ر) امذ ؛ امث.
پُرامن مظاہرہ یا احتجاج. جس وقت مہاتما گاندھی نے اپنی مشہور تحریک ستیہ گرہ شروع کی تو ہم نے رولٹ بل کے اصلی معنی اور اوس کی ... حقیقت ان پر واضح کر دی. (۱۹۲۳ ، خطبۂ صدارت ، مولانا محمد علی ، ۵۳). اب میاں نہ عدم تعاون کی تحریک باقی تھی نہ ستیہ گرہ اور ہڑتالیں ہوتی تھیں . (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۳۵). [ستیہ + گرہ (رک)].

ـــ لوک (ـــ و مج) امذ.
عالمِ حقیقت ، دنیا کے سات طبق میں اول. وایو سورج اور ستاروں کے منڈلوں کو طے کرتے ہوئے ستیہ لوک کو چلی گئی. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۸۶). [ستیہ + لوک (رک)].

سِتھاپَن (کس س ، فت پ) امذ.
بُت کو نصب کرنا ، کھڑا کرنا ، بنا رکھنا ، مقرر کرنا ، قائم کرنا ، رکھنے گاڑنے یا نصب کرنے کا عمل . وہ برتما بڑی ہی پرانی ہے اور پانڈوں کے وقت میں اس کا ستھاپن ہوا تھا. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۶۱). سراگیوں نے پھر ان کو ستھاپن کیا . (۱۹۰۶ ، مخزن ، دسمبر ، ۳۲). [س : स्थापन].

سِتھارَہ (کس س ، فت ر) امذ.
ستھہ تارہ. ان میزوں پر طرح طرح کے آلاتِ موسیقی مثل بانسری ستھارہ فارمنکس وغیرہ رکھے ہوئے تھے. (۱۸۶۳ ، دخترِ فرعون ، ۱ : ۳۸). [رک : ستارہ].

سِتھان (کس س) امذ.
رک : **استھان** . منی بولے اچھا اس کو میرے پاس چھوڑ کر تم اپنے ستھان کو چلی جاؤ. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۷۴) . دو جوان دلوں میں رس بھاؤ دھیرے دھیرے بڑھتا ہے برسے اور ستھان کے سُہانے سنگم کے پل پر ... اور شریر کے آسن کے پل پر دھیرے دھیرے بڑھتا ہی جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، نگار خانہ ، ۸۹). [س : स्थान].

سِتھانِیَہ (کس مج س ، کس ن ، فت ی) صف.
مقامی ، اس جگہ سے متعلق. مدراس بنگال اور بمبئی اب تینوں جگہ ستھانیہ بورڈ ہیں. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۱۳۹). [ستھان + یہ ، لاحقۂ صفت].

سِتھاوَر (کس س ، فت و) امث.
اصلی جائیداد ، موروثی یا جَدّی جائیداد ، غیر منقولہ جائیداد (اردو قانونی ڈکشنری ؛ پلیٹس ؛ شبدساگر). [س : स्थावर].

سَتَّھتَّرویں (فت س ، فت تھ ، شد ت بفت ، ی مع) صف ؛ امث
ستتروں ، ۷۷ نمبر والی ، جس کا نمبر ۷۷ ہو . جب ستھترویں رات ہوئی . (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۸۲) . [ستھتر + ویں ، لاحقۂ صفت تانیث].

سِتِھتی (کس مج س ، کس تھ) امث.
کیفیت ، قیام ، حالت. وہ پرم تتو کیا ہے جو سب کا مول کارن ہے سرشٹی ستھتی اور پرے اس سمندر کے پانی کے بلبلے کی طرح پیدا ہوتے رہتے ہیں . (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۹۱). [س : स्थिति].

سِتِھر (کس مج س ، کس تھ) امذ.
۱. **پکا ، بے حرکت ، ساکن ، دائم ، ہمیشہ رہنے والا ، سخت دل ؛ سنگدل ؛ مستقل مزاج ، ثابت قدم ، خفیہ رکھا ہوا ، قابلِ اعتبار ؛ مستقل ارادہ کیا ہوا ، فیصل شدہ ، مطمئن ، دلجمع ؛ چپ ، ساکت**

(ہونا کے ساتھ) ؛ پہاڑ درخت بیل، زحل ، مکلی (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ شبد ساگر). ٢. استوار ، پائیدار ، مضبوط. یہ اٹل اٹل اور اٹھے ہوتے ہیں اور ان کی ورق سہامیر و پربت کیطرح ستھر رہتی ہے. (١٩٢٠ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ٢٠٦). [س : स्थिरः].

ستّھرا (فت س ، سک تھ) امذ.
(بول چال) چٹائی ، بستر ، گدا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات) [س : ستھر ـ ک सस्तर+क].

سُتھرا (ضم س ، سک تھ) صف ؛ امذ.
١. **جس میں پاکی ، صفائی ، نفاست یا لطافت پائی جائے ، صاف ، پاکیزہ ، اُجلا ، اچھا ، خُوب.**

وہ سچیار جو سُتھرا ہے
وہ سچیار جو جُھوٹھ نہ کہے

(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ١٥٣). اپنے مکان میں اس کو ستھرے بچھونے بٹھا دیا. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ٢٠٩). اور ہم نے آسمان سے سُتھرا اور نکھرا پانی اُتارا کہ اس سے مُردہ زمین کو زندہ کر دیں. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٧٤٩). ان کی تحریروں کا سُتھرا ، صاف اور نکھرا انداز ... مثبت انداز فکر رکھتا تھا. (١٩٨٨ ، جنگ ، کراچی ، ٢٣ ستمبر ، ١١). ٢. **فقیروں کا ایک گروہ**. بعدہ ، سُتھرا فقیر ہو کر باوا رجال شاہ کا چیلہ ہوا. (١٨٦٣ ، تحقیقات چشتی ، ٨٣٨). ٣. **سیاہ ، حلال** (فرہنگ آصفیہ) [س : سُ + ستھر + ر ـ सु+स्थ+र+क].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
صفائی ، پاکی ، باریکی. جو نزاکت اور سُتھراپن کاریگر نے اس کام میں دکھایا ہے وہ لاجواب ہے. (١٩٣٦ ، شبراتی ، مقالات ، ٢٠). [سُتھرا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ شاہی امذ.
بابا گرونانک کے ایک چیلے ستھرا کا پیرو گروہ ، یہ لوگ ڈنڈے بجاتے اور تک بندی کرتے ہوئے بھیک مانگتے پھرتے ہیں. اگلے دن دلال ستھرا شاہی فقیروں کا بھیس بدل ، کالے ڈنڈے لے ، بازار میں آ بیٹھا. (١٩٣٤ ، قصص الامثال ، ١٣٨). [سُتھرا شاہ (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُتھراپا (ضم س ، سک تھ) امذ ؛ = سُتھراپہ.
مزاج یا طبیعت کی صفائی ، نفاست ، خوش سلیقگی اُس نے بہت سُتھراپے سے پکایا. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ٤٢). [سُتھرا + پا ، لاحقۂ کیفیت].

سُتھراؤ (ضم س ، سک تھ) امذ.
١. **فرش ، بچھونا ، بکھراؤ.** جوں گُزر اوں کا قتل گہ پر ہوا ، ستھراؤ شہیدوں کی لوتھوں کا خاک و خون میں دیکھا. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢١٨). ایسی تلوار چلی کہ دونوں طرف سے لاشوں کا ستھراؤ ہوگیا. (١٨٠٣ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ١٥٩). راجپوت سورماؤں کے آگے ایک بھی پیش رفت نہ گئی، دم کے دم میں سُتھراؤ ہوگیا. (١٩٢٩ ، با کمالوں کے درشن ، ٣٢).

رہ گئی لوح آرزو سادہ
ہو گیا حرف حرف کا سُتھراؤ

(١٩٥٨ ، تارِ پیراہن ، ٣٢). ٢. **ٹوٹ پھوٹ ، شکستہ حالی ، کھنڈرپن.** جب ہم آبادی کے قریب پہنچے تو اور مُصیبت نظر آئی ، نہ آدم نہ آدمی زاد ، مکانوں کا ستھراؤ ہوا پڑا ہے. (١٩١٩ ، جوہرِ قدامت ، ٣٧). پرانی سڑک اسی سُتھراؤ میں بھولی بسری ہو گئی. (١٩٧١ ، اُردو مصدرنامہ ، ١٠٣). ٣. **مشکلات ، دشواریاں ، بے چینیاں.**

وادیٔ عشق میں نہ جاؤ وہاں
ہر قدم پر ہیں سینکڑوں سُتھراؤ

(١٨٢٤ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ١٤٦). [سُتھرانا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ پڑنا محاورہ.
بکھر جانا ، ڈھیر لگ جانا.

تلوار سج کے جب وہ نکلا ہے گھر سے باہر
کُشتوں کے ہر گلی میں سُتھراؤ پڑ گئے ہیں

(١٨٢٤ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ١٥١).

ـــ ڈالنا ف م.
بکھیر دینا ، ڈھیر لگا دینا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

ـــ کَرنا محاورہ.
١. **لاشوں کا ڈھیر لگا دینا ، فرش بچھا دینا ، مار کر ڈھیر کر دینا ، صفایا کرنا.**

ابرو ہی کی جُنبش نے یہ سُتھراؤ کئے ہیں
مارا نہیں اُن نے کوئی تلوار سے اب تک

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٦٩٨). اس نے اپنے دشمنوں کا تلوار سے ایسا ستھراؤ کیا ہے جس طرح کسان درانتی سے اناج کاٹتا ہے. (١٩١٨ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ١ : ٨٣). زنانوں کی ٹولی میں جب پہلے پہل گیا ہے تو عاشق مزاجوں کے دلوں کا ستھراؤ کر دیا. (١٩٦٧ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، ٨ : ١ ، ١٥٥). ٢. **اینٹ سے اینٹ بجا دینا ، مُنہدم کر دینا ، توڑ پھوڑ کر گرا دینا.** ابدالی آیا تو اُس نے دلی کا سُتھراؤ کر دیا. (١٩٣٣ ، مغل اور اردو ، ١٠٨). ٣. **ختم کر دینا ، برباد کر دینا.** آنکھ پھوڑ ٹڈا جو کھیتوں میں دکھائی دیتا ہے ... چند گھنٹوں میں تمام فصل کا سُتھراؤ کر دیتے ہیں. (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ١١٣).

ـــ ہونا محاورہ.
١. **کُشتوں کے پُشتے لگنا ، بہت سے آدمیوں کا قتل ہونا ، ڈھیر ہو جانا ، صفایا ہو جانا.**

ہوا سُتھراؤ ہوش خرد و کلاں کا
مُقرر لُوٹنا ہے خانمان کا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣١٥). دی ہوائی کے توپ خانے سے اس کے رسالے کا سُتھراؤ ہو گیا. (١٩٣٤ ، فرحت ، مضامین ، ٣ : ١٠٨). ٢. **بہت سی عمارتوں کا ڈھیر جانا ، اینٹ سے اینٹ بجنا ، درختوں وغیرہ کا کثرت سے گرنا ، ٹوٹ پھوٹ کر ملیامیٹ ہونا ، برباد ہو جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

سُتھرائی (ضم س ، سک تھ) امث.
۱. **صفائی ، اُجلا پن ، صفائی سُتھرائی.**

یہ سُتھرائی اور یہ صفائی کہیں
کسی صحن کی ہم نے دیکھی نہیں

(۱۷۸۳ ، مثنوی دروصفِ قصرِ جواہر (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۲۳۲)). گھر کی صفائی سُتھرائی ... اِنتظام کی خُوبی یہ چیزیں بھی داخلِ حُسن ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۰۰). اس کے کمروں کی صفائی سُتھرائی ... پسند کرتے ہیں. (۱۹۲۲ ، سیرِ دہلی کی معلومات ، ۳). پرندوں کے پروں اور اُن کی غلاظت سے صحن اور دیواروں کی صفائی سُتھرائی میں فرق آ گیا تھا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۳). ۲. (أ) **جھاڑو ، جاروب.**

لیئے مورچھل گرد سُتھرائی کے
وہ ہر لحظہ سر پر اُڑاتے ہوئے

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۹۱). خیر میں سُتھرائی دیکر باورچی خانے میں جا بیٹھی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۷ : ۵). (أأ) **نفاستِ طبع ، خوش سلیقگی ، سگھڑاپا ، سگھڑپن.** سلیقہ سُتھرائی اور اسی قِسم کے دیگر اوصاف جو ان میں دیکھے گئے ہیں ، وہ بہت ہی کم لوگوں میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۹۷). ۳. **پاکیزگی ، پاک ہونے کی حالت ، طہارت.** اپنے روزہ کی سُتھرائی اور پاکیزگی کو ایسی بدبو سے خراب نہ کرے. (۱۸۵۵ ، الدرالفریدفی مسائل الصیام ، ۵). ۴. **بہتری ، بھلائی ، فائدہ.** اگر تم کو کہا جائے کہ واپس جاؤ تو واپس چلے جاؤ اسی میں تمہارے لیے زیادہ سُتھرائی ہے. (۱۹۳۳ ، جنایات بر جایداد ، ۹). [ستھرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---پھیرْنا ف م ؛ محاورہ.
جھاڑو دینا ؛ (مجازاً) تباہ کرنا ، لُوٹ کر لے جانا ، صفایا کر دینا ، جھاڑو پھیرنا.

کیا کام ہے صبا کا سُتھرائی پھیرنے کو
رہتے ہیں تنکے چُنتے صدہا تری گلی میں

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۲۵).

---دِلْوانا محاورہ.
صفائی کروانا ، جھاڑو دلوانا. پھر مکان میں سُتھرائی دِلوائیے. (۱۸۷۳ ، تہذیب النساء ، ۴۴). اسکے ... گھر بھر میں سُتھرائی دلوا دی. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۹۲).

---دینا محاورہ.
جاروب کشی کرنا ، جھاڑو دینا ، صاف سُتھرا کرنا.

ستھرائی دی نسیم نے میرے مزار پر
باران رحمت آن کے پانی چھڑک گیا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۹).

سِتھْرنا (کس س ، فت تھ ، سک ر) ف ل.
نِتھر جانا. گیہوں کو صاف کر کے ... سِل پر پیس کر پانی میں گھول دو تھوڑی دیر میں پانی سِتھر جائے گا. (۱۹۳۶ ، کاغذ بنانا ، ۵). [سِتھر (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سَتھْرُوِیں (فت س ، تھ ، سک ر ، ی مع) امث.
ستروِیں. گنتی کا یہ طریقہ ستھرویں صدی تک ... رائج رہا. (۱۹۶۹ ، کمپیوٹر کی کہانی ، ۱۹). [رک : ستروِیں].

سُتھْری (ضم س ، سک تھ) صف ؛ امث.
صاف ، پاکیزہ ، اچھی. خانقاہیں پاکیزہ اور سُتھری تیار کریں. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۸۰). ہر چیز میں مذاق آپ کا کتنا شستہ اور پسند کتنی سُتھری ہے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۲۹). [سُتھرا (رک) کی تانیث].

---آواز امث.
صاف آواز (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سُتھری + آواز (رک)].

---زُبان (---ضم ز تیز فت) امث.
صاف زبان ، ٹھیٹھ زبان ، ٹکسالی زبان (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سُتھری + زبان (رک)].

سُتھْرِیاں (ضم س ، سک تھ ، کس د) امث.
(طباخی) **بچی ہوئی روٹی کے بکائے ہوئے میٹھے ٹکڑے ، دکن میں کھوڑے کہتے ہیں ، شادی بیاہ میں نان پاؤ کے ٹکڑے ، قند ، گھی اور ملائی ڈال کر بھی بناتے ہیں.** زیارت کے دن جوار اور گیہوں کے آٹے کی سُتھریاں لوگ پکاتے ہیں. (۱۹۰۱ ، ارمغانِ سلطانی ، ۱۷۶). [مقامی].

سَتھْڑا (فت س ، سک تھ) امذ.
(زراعت) **دھان کی ایک قِسم جس کا چھلکا زردی مائل بُھورا ، دانے موٹے کسار دار ہوتے ہیں.** کاشت کے نقطۂ نظر سے سولہ گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے ... ستھڑا. (۱۹۷۰ ، چاول دستورِ کاشت ، ۳۱). [مقامی].

سَتْھَل (فت مع س ، فت تھ) امث.
خُشک زمین ، سخت زمین ؛ جگہ ، مقام ، علاقہ ؛ سادھو کے کھڑے ہونے کی جگہ ؛ گھر ، مکان ، جائے سکونت ؛ ٹیلہ ، لبہ ، چبوترا ؛ کرسی ، خیمہ ، تنبو ؛ باب ، فصل (کتاب کی) ؛ معاملہ زیرِبحث ، مضمون ، عنوان ، موقعہ ، حال. (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : स्थल].

--- کَمال / کَمالِینی کس اضا / صف (---فت ک / ی مع). امث.
(طب) **ایک رنگ برنگی پُھول دار جھاڑی جنسِ خُبّازی یا پٹوا (ادویات میں مُستعمل). لاط : Hibiscus Motabilis** (پلیٹس). [ستھل + کمال / کمالینی (رک)].

سُتْھَن (ضم س ، فت تھ بشد) امذ.
پائجامہ ، اِزار گھونگر کے سڑاندھے چتھڑے ، سوسی کی کُرتیاں کاڑھے کے بیلے سُتھن. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۵). [رک : سُتّھن].

سُتْھنا (۱) (ضم س ، سک تھ) امذ ؛ مص سُتْھنا.
(ہندو) **پائجامہ.** شعلے کا ستھنا آج تک کسی نے نہ دیکھا چاند ہور کی اِزار ہمیشہ بالے اور کرن کی الگنی پر لٹکی رہی. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۲ : ۳). [رک : سُتنا].

سُتھنا (۲) (ضم س ، سک تھ) امذ.
گوشت کے ساتھ شکرقند پکی ہوئی (نوراللغات ؛ جامع اللغات) [مقامی].

سِتھنی (کس س ، سک تھ) امث.
سِتھانی ، امیر عورت . ہزارہا ستھنیاں جوان ، گلاب ، کیوڑہ ... مشکوں میں بھرے چھڑکاؤ کرتی ہیں . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۵۳). [ستھانی (رک) کی تخفیف].

سُتھنی (ضم س ، سک تھ) امث.
(تحقیراً)، اِزّرِیا ، پجما ، بہت چھوٹا اور معمولی سا پاجامہ (پلیٹس ؛ شبد ساگر). [س : स्थवी].

سُتھنیا (ضم خف س ، فت تھ ، سک ن) امذ.
(تحقیراً) چھوٹا اور معمولی سا پاجامہ. زیور بیچ ڈالیں ، یہ سُتھنیا بیچ ڈالیں یہ کنٹھا اپنا بیچ ڈالیں. (۱۸۸٦ ، جشن کنورسین (حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۳۰۳). [ستھنا (۱) (رک) کی تصغیر و تحقیر].

سُتھنے باز (ضم س ، سک تھ) امذ.
(طنزاً) مذہبی آدمی ، الٹا شرعی پاجامہ پہننے والا. مذہب میں قسم قسم ایک نہیں چلتی یہ تم ستھنے باز بڑے ذات شریف ہوتے ہو. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲٦٦). [ستھنے (ستھنا (۱)) + باز ، لاحقۂ فاعلی].

سَتھیا (۱) (فت س ، سک تھ) امذ.
آنکھوں کا معالج ، وہ شخص جو سُرمے وغیرہ کے ذریعے آنکھوں کا علاج کرے ، کحال ، آنکھیں بنانے والا ، معالج چشم. فصل آٹھویں کحالوں کے فن میں ... اہل ہند کے محاورہ میں انکو ستھیا کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ترجمہ ، ۸۷). [س : شَستر+اِکا
[शस्त + इक].

سَتھیا (۲) (فت س ، سک تھ) امذ.
۱. **ایک سرخ نشان جو ہندو سیندور یا صندل سے برکت کے لیے چیزوں یا آدمیوں پر لگاتے ہیں ، حساب کی کتاب کے شروع میں ، تقریب یا شادی کے موقع پر زمین پر بھی بناتے ہیں ، اوم کا نشان** (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . ۲. **(تجارت) تاجر کا اپنا مقرر کردہ مخصوص نشان جو تجارتی مال پر بطور علامت لگایا جائے**(ا ب و ، ۷ : ۳٦). [ب : सतियओ].

سَتھیا (۳) (فت س ، سک تھ) امذ.
تاروں کا مجموعہ ، ثریا (قدیم اُردو کی لغت). [مقامی].

سِتھیا (کس س ، سک تھ) امث.
وحشی اقوام جو بحر اسود اور کوہ قاف اور بحیرۂ کیسپین کے شمال میں آباد تھیں ، ان وحشیوں کے غول کے غول ہندوستان پر چڑھ آئے اور لُوٹ مار کرکے چلے جاتے تھے.

ناگہاں جہلم پہ چمکی آن کر ستھیا کی آگ
اور پھر کرتی رہی آہستہ آہستہ نمو

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۷). [مقامی].

سِتھئین / سِتھین (کس س نیز تھ ، ی مع ، کس س ، تھ ، فت ی) امث.
ستھیا قوم کے لوگ . راجپوت جن کو بعض مورخین ستھین قوم کی نسل سے بتاتے ہیں اسی رسم کو ساتھ لائے. (۱۹۱۰ ، ادیب ، ۳۵). آریا ، ہن ، ستھین ، یونانی ، تورانی ، ایرانی ، عرب اور مغربی قومیں یکے بعد دیگرے یہاں آتی رہیں. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی تاریخ ، ۱۲۷). [رک : ستھیا : ف : Scythium].

سَٹ (۱) (فت س) امث.
اتحاد ، تعلق ، میل جول ، لگاؤ ؛ سازش ، آنٹ سانٹ ، سازباز ؛ تعلقِ ناجائز ؛ تدبیر ، ڈھب (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ فیروزاللغات). [رک : سٹنا کا حاصلِ مصدر].

ـــــ لڑانا محاورہ.
آشنائی کرنا ، یارانہ گانٹھنا ، ربط پیدا کرنا ، تدبیر کرنا ، پینگ بڑھانا (فیروزاللغات ؛ جامع اللغات).

ـــــ پَٹ (ـــــ فت پ). (الف) م ف.
بے ترتیبی کے ساتھ. دروازہ بند کر کے کچھ سٹ پٹ کھانا لایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۹۳). (ب) امذ. **اول فول ، فضول ، بے ربط ، آنٹ شنٹ ، بے کار.**

مانیے گا نہ بُرا آدمی ہیں آپ شریف
عالمِ نشہ میں بک جاؤں اگر کچھ سٹ پٹ

(۱۹۲٦ ، چکبست ، صبحِ وطن ، ۲۰۳). [سٹ + پٹ (رک)].

ـــــ پَٹ کَرْنا محاورہ.
جھگڑا کرنا.

کوئی غول میں جا کے ہو نٹ پٹ
کوئی لیجے کرتے رہیں سٹ پٹ

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۵۲).

کریں کر طوائف سے سٹ پٹ میاں
کچہری میں جا کر میں بولوں رپٹ

(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی (محسن) ، ۲۸). میں تیر کے موافق ڈیوڑھی سے نکلا اور زن سے سڑک پر سٹ پٹ کرتا چلا جاتا تھا کہ ایک ٹیکسی قریب سے گزری. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۵۹).

سَٹ (۲) (فت س) م ف.
جھٹ ، فوراً ، جلدی سے ، تیزی سے.

انشا کو اور اپنی نشانی نہ دے اری
سٹ سے نکال دے نہ سہی ، لا ازاربند

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۳). پنجوں پنجوں مچھر دانی کھسکا سٹ مسہری سے نیچے کود لگیں ٹہلنے. (۱۹۵۲ ، گوری ہو گوری ، ۱۵۳) ... اور مہیب اژدہے جھومتے ہاتھی کو سٹ سے نگل جاتے ہیں. (۱۹۸٦ ، جوالا مکھ ، ۲٦۷).

ـــــ سَٹ (ـــــ فت س) م ف.
تیزی سے ، جلدی جلدی. بیگم صاحب گیلے بال بکھیرے ، پندرہ گز گھیر کی شلوار میں بھاری پینسل سے سٹ سٹ کمربند ڈال رہی ہیں. (۱۹۷۰ ، خاکم بدہن ، ۸۷۸).

ـــــ نلی سَٹ تار کَرْنا محاورہ.
جولاہوں کا کپڑا بُنتے وقت جلدی جلدی نلکے کو اُوپر نیچے کرنا ، اِدھر کی اُدھر کرنا ، لگائی بجھائی کرنا. اب بھی یہ لاگ رہتے ہیں یا سٹ نلی سٹ تار کرتے پھرتے ہیں. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خان کا دُکھڑا ، ۷).

سَٹ (فت مع س) امذ ؛ ج سیٹ.
۱. **چند چیزوں ، کتابوں ، برتن کاغذ وغیرہ کی جوڑی یا زیادہ تعداد جو کسی قاعدے کے مطابق ہو ، دو ، چھ ، بارہ یا سو دوسو ؛ دور.** شہنشاہ بیگم نے سلطان کو بہت بیش قیمت اور نفیس چائے کا سٹ ہدیہ دیا (۱۸۹۹ ، شہنشاہِ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۱۲) چائے کے چمچے وغیرہ بھی سٹ ہی کی مناسبت سے ہوں . (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معاشرت) ، ۱۱۹). سٹ (Set) جوڑی اور بازی کے مفہوم میں مُستعمل ہے ، جیسے سولہ سٹ ، ڈنرسٹ، اِسکی اِصطلاحیں مثلاً چائے کا سٹ اور ٹینس کا سٹ بھی رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۷۹). ۲. **بازی ، مقابلہ ، بعض کھیلوں مثلاً ٹینس کا ایک دور.** پنڈت پریم چند نے پھر ہنس کے کہا ، آئیے ٹینس کا ایک سٹ اور سہی . (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۷). ۳. **کوئی چیز اپنی تکمیل شُدہ حالت میں ، آلات وغیرہ سے ملکر بنی ہو جیسے ریڈیو ، ٹی وی ، ٹیلی فون وغیرہ** دوچار سو میں اچھا سا سٹ لے لیجیے دیہات میں بیٹری لگا کر سُنیے. (۱۹۳۰ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۹۸). ۴. **پیمانہ ، انداز طریقہ** . انکے پاس نئی اقدار کا کوئی ایسا سٹ نہ تھا جس سے وہ اُن اقدار کی تنقید کر سکتے جن سے وہ بیزار تھے . (۱۹۶۵ ، تنقیدی نظریات ، ۲۶۸). ۵. **کسی کھیل یا ڈرامے کے لیے خاص طور پر تیار کردہ منظر ، سین ، منظرگاہ.** ایک اداکار کھیل کے فلمائے جانے کے وقت سٹ پر ، اور اُس سے الگ اپنے معمول کے مطابق کام کر سکتا ہے . (۱۹۶۹ ، سیریز ، ۲۱ ، اکتوبر ، ۳۸). ۶. **جوڑا ، جوڑی (دو ایک ساتھ).** ایک نہایت عُمدہ خنجروں کا سٹ ملا جس کے دستے مرصّع تھے .(۱۹۰۵ ، تاریخ دربارِ تاج پوشی ، ۱۳۹). [انگ : Set].

ـــــ جیتنا ف م.
بازی میں کامیاب ہونا. سٹ جیتنا کھیل جیتنے کے مترادف ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۱).

ـــــ سکوئر (ـــــ کس مع س ، و مع ، کس ء) امذ.
(ریاضی) مثلث نما اقلیدسی آلات کی جوڑی. میکانی علم بھی بہت ترقی یافتہ نظر آتا ہے سٹ سکوئر ، لیول اور شاقول سب آلات ان آثارِقدیمہ کے ملبے سے ملے ہیں . (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۶۳). [انگ : Set Square].

سُٹ (ضم س) امذ (قدیم).
پھینکنا ، ڈال ، چھوڑ.

توں سُٹ باللہ میرا دھیان
توں اَت بوڑھا ہوں اَت جان
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۵)).

میرے دل میں بات تھی ، کچ بات تج بن لے ییا
منج اوپر سٹ مہر سوں اپ روشنی کا لک نگاہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳).

ہوتا ہے بڑا تو سُٹ بڑائی
رکھو ایک بڑے سوں آشنائی
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۹).

اے بدبخت بدکار سٹ یو خیال
مجھے کیوں کیا ہے پریشان حال
(۱۸۵۲ ، قصّۂ قاضی و چور ، ۱۰۱) [سٹنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــــ جانا محاورہ.
فرار ہو جانا ، بھاگ جانا.

قاصد تو بات کہتے ہی بس گھر کو سُٹ گیا
جب میں سُنا کہ یار کا دل مجھ سے ہٹ گیا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۸۵).

ـــــ دینا ف م.
چھوڑ دینا ، ترک کر دینا ، پھینک دینا ، گرا دینا.

بے شک سو دُسرے ضُور میں
ہر یک اوتھے سُٹ دے قہر
(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح ، ۱۲).

جلد رَو ہو عشق کی رہ میں کہ تا پہنچے نزدیک
کاہلی کوں سٹ دے اے سالک کہ منزل دور ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۹).

ـــــ مارْنا محاورہ.
پھینکنا ، دھکیل دینا.

کونے میں علی کوں او سُٹ ماریا ہے
زمانہ اے یار ہو ٹھاریا ہے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۰۳).

سَٹّا (۱) (فت س) امث.
جٹا ، بال جن کو اکٹھا کر کے ماتھے کی طرف لپیٹ لیں ، مینڈھی ؛ شیر کی ایال ؛ سور کے بال ؛ کلغی (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [رک : جٹا].

سَٹّا (۲) (فت س) صف.
چسپاں ، جُڑا ہوا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سٹنا (رک) سے حالیۂ ناتمام].

سَٹّا (فت س ، شد ٹ) امذ ؛ سٹّہ.
۱. **وہ اقرارنامہ یا معاہدہ جو دو کاشتکاروں کے مابین طے پائے کھیتی باڑی میں شراکت ؛ کھیت کا ساجھا** . کاشتکار باجملہ شرائط جیت کے مہینے میں لکھ دیتے ہیں اس کو سٹا کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۸۳). ۲. **دوستی ، دوستانہ.**

ایسی نہ چالیں چل تو بے ہے ، چاؤ بھری جو لوگ کہیں
آپس میں ہے ان کے سٹا ہے یہ دوگانا بات کڈھیں
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۹). ۳. **(۱) تجارتی اشیاء کا لین دین**

جو زبانی یا قیاسی ہو اور ایک معینہ مُدّت گُزرنے کے بعد عمل میں آئے اور نفع اور نقصان خریدنے والے کے ذمّہ ہو ۔ تو سیرے پیسے سے کسی افیون کے سٹے میں داؤ لگاتا ہوگا ۔ (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۵۸) ۔ دریائی نقل و حمل کے کاروبار سے لے کر سٹے کے بھاؤ تک بڑی گہری نظر رکھی جاتی ہے ۔ (۱۹۸۶ ، سہ حدّہ ، ۱۱) (۲) ایسا جوا جو قیاس پر کھیلا جائے ، مراد : سٹہ ، مال کا آئندہ بھاؤ ۔ ایک ایسے پیر کی ضرورت ہے جو دست غیب جانتا ہو یا گھوڑ دوڑ کا نمبر اور سٹہ بتاتا ہو ۔ (۱۹۸۱ ، چُٹکیاں اور گدگدیاں ، ۲۷) ۔ ۳. سار ، دفعہ ۔ ہر سٹے بھکو ستاتا ہے ۔ (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۱۸۱) ۔ روز دنگا فساد ہوتا رہتا ہے ، ہر سٹے خون کی ندیاں بہتی ہیں ۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۶ : ۶) ۔ [مقامی] ۔

ـــ بازی امث .
قمار بازی ، شرط لگانا ، جُوا . بعض امرا دولت فراہم کرنے کے دیگر ذرائع بھی تلاش کر لیتے تھے ، مثلاً ... سٹا بازی سے جن پر محاصل عائد کیے جاتے تھے ۔ (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۳) ۔ [سٹا + ف : بازی ، باختن ـ کھیلنا] ۔

ـــ بٹّا (ـــ فت ب ، شد ٹ) امذ .
خرید و فروخت ، لین دین ؛ سازش ، سازباز ، مکر و فریب ، داؤ پیچ (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ) [سٹا + بٹّا (رک)]

ـــ بٹّا لڑانا محاورہ .
سازش کرنا ، سازشی کارروائی کرنا . خونی جرم سرزد ہو جانے تو وکیل صاحب قانونی سٹے بٹے لڑا کے جھگڑا لائیں گے ۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۶ : ۵) ۔

ـــ بہی (ـــ فت ب) امذ .
وہ کھاتہ جس میں سٹے لکھے جاتے ہیں ، لین دین کا اقرارنامہ (جامع اللغات) . [سٹا + بہی (رک)] .

سِٹّا (کس س ، شد ٹ) امذ .
جوار کا خوشہ یا مکّا کا بُھٹا . سٹے نکلنے وقت اور اس کے بعد پودوں کو گرمی سے بچانے کے لئے پانی دینا انتہائی ضروری ہے ۔ (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، ۳) ۔ [مقامی] .

سِٹارٹَر (کس س ، سک ر ، فت ٹ) امذ ؛ رک : اِسٹارٹر .
چلانے والا ، متحرک کرنے والا . جس وقت ڈائنمو زیادہ کرنٹ پیدا کرنے کا اسے بیٹری اپنے میں جذب کر لے گی اور پھر بجلی کے سٹارٹر (Starter) کو بھی بیٹری ہی کرنٹ دیتی ہے ۔ (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۸۹) ۔ مجموعی طور پر اس سارے یونٹ کو سٹارٹر کا نام دیا جاتا ہے ۔ (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۹) ۔ [انگ : Starter] .

سَٹاسَٹ (فت س ، س) . (الف) امث .
لگاتار ، کوڑے یا قمچیاں مارنے کی آواز ، نیز رگڑ کی آواز .

گُلوں کے پہنانا وہ ہنس ہنس کے ہار
سٹا سٹ وہ پُھولوں کی چھڑیوں کی مار
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۳۰) ۔

وہ سٹاسٹ کہے اور تم کہو بس بس لیکن
بول اس جھگڑے میں دیے ہی کا ہوئے بالا
(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۷۰) . ڈومنی دلہن کے ہاتھ سے پھولوں کی چھڑیاں پکڑ کر دولہا کے سٹاسٹ لگواتی ہے ۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۰۰) ۔ (ب) م ف . **جلدی جلدی ، متواتر ، تیزی سے ، لگاتار .** ٹورسٹ بی بیاں بےکاری سے بچنے کے لیے دن بھر جو سوئٹر سٹاسٹ بُنتی رہتی ہیں ، وہ تیار ہونے سے پہلے تنگ ہو جاتے ہیں ۔ (۱۹۶۳ ، خاکم بدہن ، ۱۶۰) ۔ [سٹ ـ جھٹ + ا (حرفِ استمرار) + سٹ (رک)] .

سِٹاف (کس س) امذ .
رک : اِسٹاف . دو ہزار پانچ سو روپیہ ماہوار سے کم میں ایسا سٹاف جمع نہیں ہوسکتا ۔ (۱۸۸۷ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۹) ۔ یورپین سٹاف ناکام ہو گا ، عزت بھی بڑھے گی ۔ (۱۹۰۶ ، خطوط محمد علی ، ۱۱) ۔ مس ٹیلر ایک خود ساختہ بلیک بورڈ کے ذریعے کنبے کے جملہ سٹاف کو ، انکے اپنے ملک کی مصنوعات کے اعداد و شمار سمجھا رہی تھیں ۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۹۲) ۔ [انگ : Staff] .

سَٹا ک (فت س) امث .
چھڑی سے مارنے کی آواز ، سڑا ک (نوراللغات) . [حکایت الصّوت] .

ـــ سے م ف .
سٹاک کی آواز کے ساتھ ، جھٹ سے ، تیزی کے ساتھ .

جو نسیم صبح لپٹ گئی ، کسی گُل کے دامن پاک سے
تو شعاع مہر نے ا ک چھڑی ، جڑی اس کو آکے سٹا ک سے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۳) ۔

سِٹا ک (کس س) امذ ؛ رک : اسٹا ک .
۱. **ذخیرہ ، مجموعہ ، راس المال ، مال خانہ .** متعلقہ تصویر اخبار کے سٹاک میں پہلے سے موجود ... ہے ۔ (۱۹۶۹ ، فرادارت ، ۲۲۱) ۔
۲. **خوشبودار انگریزی پُھول کا ایک پودا جس کی پتیاں سفید ریشےدار ہوتی ہیں ؛ (حساب) ایک کاروباری سرمایہ جس سے کسی کمپنی وغیرہ کے حصص کی خرید و فروخت کا حساب ہوتا ہے** (ماخوذ : جامع اللغات) . [انگ : Stock] .

ـــ ایکسْچینج (ـــ ی لین ، سک ک ، س ، ی مج ، غنہ) امذ
وہ مقام جہاں کاروباری حصص کی خرید و فروخت ہو . لندن میں ۱۶۹۸ء میں سٹاک ایکسچینج بھی قائم ہو گیا تھا ۔ (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب ، ۳۵) ۔ [انگ : Stock Exchange] .

سِٹال (کس س) امث ؛ رک : اِسٹال .
رک : اسٹال جو زیادہ مستعمل ہے . ہر سٹال پر ایک ایک راجپوت اور ترک کا ننگی تلوار کا پہرا تھا ۔ (۱۹۳۱ ، تنہا رانا ، ۵۶) ۔ سامنے کی جگہ سٹالوں وغیرہ کے لیے مخصوص ہے ۔ (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۸۳) ۔ [انگ : Stall] .

سِٹامْپ (کس س ، سک م) امذ .
رک : اسٹامپ . شیر جھنڈوں اور سرکاری سٹایوں پر بہت ہی خوشنما

معلوم ہوتا ہے۔ (١٨٩٣ ، بست سالہ عہد حکومت ، ٢١)۔ تجھے سٹامپ پر راضی نامہ کرنا ہو گا۔ (١٩٨٦ ، جانگلوس ، ٦٠٣)۔ [انگ : Stamp]۔

سَٹانا (فت س) ف م.
١. **دو چیزوں کو جوڑنا ، لگانا ، بھڑانا**.

جمع فوج فیلاں میں اس گھیر کر
کمندان سٹاؤں میں اس کے اوپر

(١٦٨١ ، جنگ نامۂ سیوک ، ١٣٢)۔ ٢. **ملانا ، چمٹانا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [سٹ + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

سَٹائرز (فت مع س ، کس ء ، سک ر) امذ.
ہجویات ، کلام میں کسی کی تضحیک کرنا. دراصل ان بھانڈوں نے یہاں کی سوسائٹی میں عجیب عجیب کام کئے ہیں ، یہی یہاں کے نیشنل سٹائرز ہیں۔ (١٩٢٦ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ٢٩٥)۔ [انگ : Satires]۔

سِٹائل (کس س ، کس ء) امذ.
رک : **اِسٹائل**. وہ ایک البیلے سٹائل کے بانی اور خاتم ہیں۔ (١٩١٩ ، آپ بیتی ، حسن نظامی ، ٦٠)۔ زبان سے ناواقفیت کے باوجود تماشائی اداکاروں کے سٹائل ، ان کے جذبات اور حرکات و سکنات سے فلم کا مفہوم سمجھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ (١٩٦٨ ، ابلاغ عام ، ٨٨)۔ [انگ : Style]۔

سَٹاؤ (فت س) امذ.
جسیدگی ، پیوستگی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ [پ : ستاؤ सटाव : पश्चय]۔

سَٹائی (فت س) امث.
(دباغت) **چمڑے یعنی کھال پر مسالا چپکانا یا رگڑنا**. دموّی بنی کے عمل کے بعد چمڑے کی «سٹائی» مندرجہ بالا بیان کے مطابق ہو کر... کاری گر کے پاس آتا ہے۔ (١٩٣٦ ، تیاری دباغت ، ٣٦٨)۔ [سٹنا (رک) سے اسم کیفیت]۔

سِٹائی (کس س) امث.
مٹھائی ، شیرینی (ماخوذ : اصطلاحات پیشہ وراں ، ستر ، ٥٦)۔ [مٹھائی (رک) کا تابع]۔

سَٹْپٹائے پھرنا محاورہ.
حیران و پریشان پھرنا ، مارا مارا پھرنا. اسی دن کے واسطے تو میں سٹ پٹائی پھرتی تھی ، کہ جس کے یلے مجکو باندھی مجھ سے بوجھ کر باندھی۔ (١٨٩١ ، ایامیٰ ، ٣٣)۔

سَٹ پٹا کَر م ف.
گھبرا کر ، پریشان ہو کر شیرانی اچھل پڑا۔ کچھ کہتے بن نہ پڑی ، سٹ پٹا کر سنبھلا ، چور شرور تھا مگر کوتوال سے ساز باز کئے چور تھا۔ (١٩٨٩ ، حوالا مکھی ، ٢٣)۔

سَٹْپٹا کَر رَہ جانا محاورہ.
حیرت زدہ ہو جانا ، بھونچکا ہو جانا ، گھبراہٹ کا شکار ہو جانا. اتنے میں کہار ہوا سے باتیں کرتے ، دن سے نکل گئے اور یہ بیچارے سٹ پٹا کر رہ گئے۔ (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٣٠)۔ دیکھنے والوں نے لگائے قہقہے اور لونڈوں نے بجائیں تالیاں میں بیچارا رہ گیا سٹ پٹا کر۔ (١٩٢٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٩ ، ٣٧ : ٦)۔ چڑیا ... جب واپس آئی تو سٹپٹا کر رہ گئی اس نے دیکھا ، ساری کھچڑی کوا لے اڑا تھا۔ (١٩٧٣ ، پنجابی لوک داستانیں ، ٢٦٥)۔

سَٹْپٹانا ف ل ؛ سٹپٹانا.
١. **حواس باختہ ہو جانا ، گھبرا جانا ، حیران ہونا**. اور تم تلاش نہ کرو کہ ہم کیا کھائیں گے اور ہم کیا پیں گے مت سٹپٹاؤ۔ (١٨١٩ ، متی کی انجیل ، ١٨٥)۔ دیو کا بھلا اس میں کیا بس چلتا سٹ پٹا کر رہ گیا۔ (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٣٩)۔ میں سٹ پٹا گیا اور ان کا چہرہ دیکھتا رہ گیا۔ (١٩٨٤ ، حیات مستعار ، ٥٠)۔
٢. **جواب نہ بن پڑنا ، کسی بات یا سوال کے جواب میں جب کچھ سمجھ میں نہ آئے تو گھبرا جانا**. اے بوا کہاں جاتی ہو ... بیچاری اس سوال پر سٹ پٹا گئی۔ (١٩٢٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٩ ، ٣٣ : ٣)۔ اکرم دلہن سٹ پٹا گئیں مگر انہوں نے بات بناتے ہوئے کہا وہاں بیسیوں فوجی تھے۔ (١٩٦١ ، ہالہ ، ٤٢)۔
٣. **بیچین ہونا ، بے قرار ہونا** (جامع اللغات)۔ [سٹ پٹ (رک) + آنا ، لاحقۂ مصدر]۔

سِٹْراِیا (کس س ، سک ٹ ، کس ر) امذ.
(طب) **ادویات میں مستعمل ، ذائقہ میں تلخ ، بالوں کے گچھے جیسا ، گوند کی مانند ، جوش دینے کے بعد ٹھنڈا ہونے پر جم جاتا ہے ، حزازالصخر**. لاط : Alectoria Jubata. سٹراریا۔ ایک قسم پتھر پھول کی ہے...اس میں تلخ ایک جوہر ہوتا ہے جس کو سٹریے ٹین کہتے ہیں۔ (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٢٣)۔ [مقامی]۔

سِٹْران ٹِیَم (کس س ، سک ٹ ، کس ت ، فت ی) امذ.
(فلزیات) **اقسام فلز میں سے تینتیسویں قسم ، یہ برق کے لیے موصل ہے ، چٹانوں کے کدلے پرت میں ملتا ہے**. اور وو فلزات یہ ہیں۔ گولڈ یعنی سونا ، پلاٹینا یعنی طلائے سفید ... سٹران ٹیم۔ (١٨٥٦ ، فوائدالصبیان ، ١٣١)۔ [انگ : Strontium]۔

سِٹْران ٹیز (کس س ، سک ٹ ، ی مج) امث.
(ارضیات) **اقسام مٹی کی دس قسموں سے ایک قسم ، طبقۂ پرت زمین**. مٹی دس قسم پر ہے ... باری تیز ، سٹران ٹیز ... اسکی ترکیب کا بیان پشمو کتب میں لکھا ہے (١٨٥٦ ، فوائدالصبیان ، ١٣٣)۔ [انگ : Stronterra]۔

سَٹَرپَٹَر (فت س ، ٹ ، فت پ ، ٹ)۔(الف) امث.
کام کاج ، مصروفیت. غرض تمام رات اس سٹرپٹر میں تمام ہوئی۔ (١٩٢٣ ، خلیل خان فاختہ ، ١ : ٣٣)۔ (ب) صف ؛ م ف. **لشتم پشتم ، جوں توں ، کسی طرح**. ہاں کچھ سٹرپٹر پکایا ہے۔ (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ٤٣١)۔ بعض بچے سٹرپٹر سبق کو طوطے کی طرح رٹ لیتے ہیں۔ (١٩٢١ ، شمع ہدایت ، ٢٠٠)۔ لمبی چوڑی ،

لحیم شحیم ... خاتون ... سٹرپٹر چلتی آ کر دم سے بیٹھ گئی۔ (۱۹۶۷ ، جلا وطن ، ۱۲۱)۔ [حکایتُ الصّوت]۔

ـــ کرْنا ف م۔
چھوٹے موٹے کام کرنا ۔ نسترن شوخ سٹرپٹر کرتی ہوئی قریب ناہید کاکل کشا پہونچی۔ (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۵)۔ وہ نیک بخت ... جوتیوں سے سٹرپٹر کرتی آگے آئیں۔ (۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۱۸)۔ نانی نّیا دوسری طرف سے اٹھ کر سٹرپٹر کرتی اسکی طرف بڑھتی تھیں۔ (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۲۳)۔

ـــ لگانا ف مر۔
چھوٹے موٹے کام کرنا ، بکھیڑا پھیلانا (فرہنگِ آصفیہ)۔

سِٹْرَس (کس س ، سک ٹ ، فت ر) امذ۔
ترشہ ، تیزاب۔ پھل انسان کی پسندیدہ غذا بھی ہے ، سٹرس پھل جیسے نارنگی ، لیمو اور گریپ فروٹ کی دنیا بھر میں بہت قدر ہوتی ہے۔ (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۳۰)۔ [انگ : Citrus]۔

سَٹْرسَٹْر (فت س ، ٹ ، فت س ، ٹ) امث۔
رک : سٹرپٹر۔ روٹی جلتے توے پر چھوڑکے اولھیں ، ہناری سے پان لگایا ، پھر سٹرسٹر کرتی چولھے کے آگے آن بیٹھیں۔ (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۵۳)۔ [حکایتُ الصّوت]۔

سَٹْرَم پَٹْرَم (فت س ، سک ٹ ، فت ر ، پ ، سک ٹ) م ف۔
بے ترتیب ، انٹ شنٹ ، الٹے سیدھے۔ میں نے دونوں طرحوں میں سٹرم پٹرم کچھ شعر کہے۔ (۱۹۰۷ ، رقعاتِ اکبر ، ۹۹)۔

سَٹْرَم پُونِیں (فت س ، سک ٹ ، فت ر ، و مع ، ی مع) م ف۔
رک : سٹرم پٹرم۔

یہ ہے حکم کی آفس کیسی
بات یہ سٹرم پونیں کیسی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۵)۔

سِٹْرِین (کس س ، سک ٹ ، ی مع) امذ۔
لیموں کے رنگ کا ایک پتھر جسے اہلِ روم برکت کے لیے پہنتے تھے (ماخوذ : قیمتی پتھر اور آپ ، ۷۳)۔ [انگ : Citrine]۔

سَٹَک (۱) (فت س ، ٹ) امث (شاذ)۔
۱. غائب ہونا ، فرار ، دوری۔ بادشاہ نے ... فرمایا کہ گٹک یعنی کھانا تو خوب ہوا لیکن سٹک یعنی بھاگ جانا اچھا نہ ہوا۔(۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۴۴۴)۔ **۲. پھرتی ، تیزی ، خاموشی۔** سویرے سویرے سٹک سے کوٹھے پر پہونچ ، وہ ساری باتیں حرف بحرف جمال بیگم کو سنا دیں۔ (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۱۳۹)۔ [سٹکنا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

ـــ آنا محاورہ۔
چُپکے سے غائب ہو جانا ، کھسک لینا ، خاموشی سے الگ ہو جانا۔ پہروں تک نہیں گی اور دو ایک باتیں کر کے سٹک آئے۔ (۱۹۲۸ ، حسرت : مضامین ، ۲۸۲)۔

ـــ جانا محاورہ۔
خاموشی سے نکل جانا ، غائب ہو جانا ، کھسک جانا ، فرار ہو جانا۔

دیکھی فکر کو دل سنے تعمیر مری کچھ نیں جو کئے
آ کر ملو یک وقت پر یوں سٹک جانا کو لگوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۸)۔

شمشیر کھینچ جب کہ چلی بوالہوس کے اوز
تب چھوڑ آبرو کرن گلی میں سٹک گیا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۷)۔

ہو قرینہ نہ کوئی پاؤں کے ٹھہرانے کا
جل کے تو قصد کرے گھر سے سٹک جانے کا
(۱۸۸۶ ، واسوخت امانت ، ۲۷)۔ جب پہنچتی ہے انسان کو برائی تو ہم کو پکارتا ہے ... دور کر دی اس سے اس کی برائی تو سٹک جاتا ہے۔(۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیفِ احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۱۶۷)۔ وہ راتوں رات سٹک گئے۔ (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۱۱۱)۔

ـــ سَٹَک (ـــ فت س ، ٹ) م ف۔
جلدی جلدی۔

کیونکر نہ جانیں یہ دل و جاں تیرے ہجر میں
اپنے پکانے جاویں بلا میں سٹک سٹک
(۱۷۸۴ ، دیوانِ محبت ، ۱۱۰)۔

ـــ لینا محاورہ۔
چپکے سے نکل جانا ، خاموشی سے کھسک جانا۔ یہ پھندے ان بے ٹکٹ سفر کرنے والوں کے لیے ہیں ، جو ایک دم بچوں اور عورتوں کے ریلے کے ساتھ سٹک لیتے ہیں۔(۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۱)۔

سَٹَک (۲) (فت س ، ٹ) امث۔
۱. نلی جس کے اوپر پہلے کپڑا ، پھر رنگین تاگہ ، کلابتو وغیرہ لگا دیتے ہیں ، پیچواں کی نے ، حُقّے کی نلکی ؛ (کنایۃً) حُقّہ۔ دوسری کو حکم دیا تو حضور کے پینے کی سٹک بھر کر لے آ۔ (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۲۰)۔ بہت بڑا حُقّہ چاندی کا ، ... پیچواں کی سٹک فوجدار خاں اپنے کندھے پر رکھتے ۔ (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۷۳)۔ سٹک میں چاندی کی موتھ نال جس میں جابجا چاندی کی زنجیریں۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۹)۔ **۲. پتلی چھڑی جو ایک طرف موٹی دوسری طرف پتلی ہوتی ہے ، چھڑ ، بید ؛ (مجازاً) پتلی عورت ، چھریرے بدن کی عورت ، دبلی پتلی عورت** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس)۔ [سٹکنا (رک) سے حاصلِ مصدر]۔

سَٹْکَا (فت س ، سک ٹ) امذ ؛ امث۔
۱. بید ، سونٹا۔

مُستعد ہیں ترے جو مردمِ چشم
مُجھ کو ابرو کا مارنے سٹکا
(۱۷۵۳ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۱۵)۔ **۲. چھوٹی بندوق جو گلے میں لٹکاتے ہیں** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [سٹک + ا ، لاحقۂ فاعلی]۔

سٹکا دینا محاورہ.
غائب کر دینا ، اُڑا لے جانا.

لٹوں میں کبھی دل کو لٹکا دیا
کبھی ساتھ بالوں کے سٹکا دیا
(۱۷۸۴ء ، سحرالبیان ، ۱۰۸).

سٹکاری (کس س ، سک ٹ) صف.
تکلے یا سگار کا ہم شکل ، دونوں سروں پر نوک دار اور پتلا ، گاؤ دم (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس) . [سٹک + آری ، لاحقۂ مونث و فاعلی].

سٹکالا (فت س ، سک ٹ) امذ.
بالوں کی لٹ کا گُچھا (علمی اُردو لُغت ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس) . [سٹک + آلا ، لاحقۂ فاعلی].

سٹکانا (فت س ، سک ٹ) ف م.
کسی لوچ دار چیز سے مارنا (مہذب اللغات). [سٹکنا (رک) تعدیہ].

سٹکائی (فت س ، سک ٹ) امث.
نوکدار یا گاؤ دم چیز کا آخری سِرا غائب ہو جانا ، اُتار چڑھاؤ ، ترقی و تنزّل (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [سٹک + آئی ، لاحقۂ نسبت].

سٹکن (فت س ، سک ٹ ، فت ک) امث.
چھڑ ، چھڑی ، مخروطی یا گاؤ دم سٹک (ماخوذ: پلیٹس). [سٹک (رک) کی تانیث].

سٹکنا (فت س ، ٹ ، سک ک) ف م.
۱. **جُھکے سے غائب ہو جانا ، کھسک جانا ، رفو چکر ہونا.**

نکڑ کے شمشیر اب جو نکلو ، تو ہم کوں یہ عید ہو مبارک
کہ بوالہوس چھوڑ آبرو کوں ، تری گلی میں سٹک رہا ہے
(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۵۹).

ڈھولا جکے تجھے مل کر کل لونڈے سکدے کے
ہر سرگراں ہو واعظ جاتا رہا سٹک کر
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۸۸) . میر صاحب کو غافل پایا تو چُپکے سے سٹک گئے. (۱۹۶۷ء ، اُجڑا دیار ، ۳۸۰). ۲. (کاشت کاری) **مُونگ ماش اور ارہر کی پھلیوں کو چھڑ سے پیٹ کر دانے نکالنا ، جھڑنا ، پھٹکنا** (ماخوذ ; اب و ، ۶ : ۵۷). [پ : سٹک ؛ س : سٹر + کٹر सट्टक्क (इ)].

سُٹکنا (ضم س ، فت ٹ ، سک ک) ف م.
حلق سے اتار لینا ، ہضم کرنا ، نگلنا ، برداشت کر لینا. پھر وہی اژدہا ... میرے ساتھی تک پہنچ گیا ، اسے آدھا سُٹک لیا. (۱۹۳۳ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۲۳۵). صرف مغرب کے کیپسول کو سٹک لینا ہے باقی کام خودبخود ہو جائے گا. (۱۹۷۵ء ، نئی تنقید ، ۲۰۹). [سٹک (۲) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سٹکنی (فت س ، سک ٹ ، فت ک) امث.
چٹخنی ، دروازہ بند کرنیکا کھٹکا. آہستگی سے زنانے دروازے کی سٹکنی کھولی اور جُھکے سے آ کے اپنی جگہ پر بیٹھ گیا. (۱۹۱۳ء ، حُسن کا ڈاکو ، ۱ : ۳۰). دربان نے یہ سُنا ... دروازے کی سٹکنی تراق تراق کھولی. (۱۹۷۳ء ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۳۰۳). اف : بند کرنا ، چڑھانا ، کھولنا ، لگانا. [چٹخنی (رک) کی مُتبادل شکل].

سٹکی دینا محاورہ.
پھٹکنا ، چھان پھٹک کرنا ، غیر ضروری اجزا سے پاک کرنا. پھونس کوں سٹکی دیتے ہیں. (۱۷۶۳ء ، چھ سرہار ، ورق ، ۳۷).

سٹل / سٹلی (کس س نیز فت س ، فت ٹ) امث.
زٹل ، بیہودہ ، بک بک (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سٹرل (رک) کی متبادل شکل].

سٹلا (فت مع س ، فت ٹ ، شد ل) صف مذ.
بیہودہ ، کم حیثیت ، بکّی (نوراللغات ؛ جامع اللغات) . [سٹل + ا ، لاحقۂ نسبت].

سٹلمنٹ (کس مع س ، کس ٹ ، سک ل ، کس مع م ، سک ن) امذ.
نوآبادی ، آبادی ، نئی بسائی ہوئی بستی ، آبادکاری . مگر افسوس کہ بیماری اور آب و ہوا کی خرابی نے اس زمانے میں اس سٹلمنٹ کے پاؤں نہ جمنے دئے. (۱۸۸۰ء ، تواریخ عجیب ، ۳۷). [انگ : Settlement].

سٹلو (فت س ، ٹ ، شد ل ، و مع) صف مذ.
بکّی ، بیہودہ ، احمق ، بے سلیقہ.

جوہر شناس داد مری دیتے ہیں فدا
کیا قدر میری شیام سٹلو کے سامنے
(۱۸۷۳ء ، دیوان فدا ، ۳۵۶). [سٹل + و (و مع) لاحقۂ صفت].

سٹلو (فت س ، ٹ ، شد ل ، و مج) صف مث.
رک : سٹلو جس کی یہ تانیث ہے. نانا سٹلو آٹے کی چُٹکی لے کر دروازے پر گئی. (۱۹۳۳ء ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۱۶). [سٹل + و (و مج) لاحقۂ صفت تانیث].

سٹلی (کس نیز فت س ، فت ٹ ، شد ل) صف ؛ امث.
بیہودہ ، کم حیثیت ، بکّی (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات) . [سٹلا (رک) کی تانیث].

سٹنا (فت س ، سک ٹ) ف م.
۱. **سازش کرنا** (پلیٹس). ۲. **چسپاں ہونا ، چپکنا ، جڑنا ، بھڑنا ، لگنا ، متّصل.** یہ لعل جو چمکتا ہے اسی گوشت میں سٹا ہوا پایا گیا. (۱۸۹۰ء ، تذکرۃ الکرام ، ۲۱۸). وہ سٹ کر لالی کے اس قدر قریب آ گئی کہ اس کی بھری بھری چھاتیاں لالی کے بازو میں پیوست ہو گئیں. (۱۹۸۶ء ، جانگلوس ، ۷۳). ۳. **چھوڑنا ، ترک کرنا.**

رکھے روشنی سٹ اندھارے میں سوں
کرے کیا نقا چاند شب کور سوں
(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۷).

جو گئے ہیں گے سٹ سب اپنے وطن
چھوڑ گھر زائران جودہ تن
(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۰۲).

اے بدبخت بدکار سٹ ہو خیال
تجھے کیوں کیا ہے پریشان حال

(۱۸۵۲ء ، قصۂ قاضی و چور ، ۱۰۱). ۴. **ڈالنا ، پھینکنا ، گرانا.**

میرے دل میں بات نیں ، کچ بات تج بن لے بیا
منج اوپر سٹ سہر سوں اپ روشنی کا تک نگاہ

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳).

کتی بار لکھا اس کی طرف نامے کوں لیکن
ہر بار سٹا اشک نے مجھ نامے کو تر کر

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۸۷).

کہا اے حنف شاہ تیرے پاؤں پر
سٹوں جیو حارث کا قربان کر

(۱۸۶۱ء ، جنگ نامہ سیوک ، ۶۹) . ۵. **رسی وغیرہ کو جوڑ لگانا ، گانٹھنا** (علمی اُردو لُغت). [پ : سنٹھ سنٹھیٹی

سِٹنگ (کس س ، ٹ ، غنہ) امث.
نشست ، دورانیہ. کہاں وہ جبوناً ایک ہی سٹنگ میں لکھ لیتے تھے. (۱۹۸۷ء ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۵). [انگ : Sitting].

ـــ رُوم (ـــ و مع) امذ.
خانگی نشست گاہ . وہ بی جو کے سٹنگ رُوم میں سہ پہر کی چائے کی منتظر تھیں. (۱۹۳۷ء ، میرے بھی صنم خانے ، ۱۰۹). دفتر کیا تھا ایک مختصر سا پلا سٹنگ رُوم تھا. (۱۹۸۲ء ، غلام عباس ، زندگی ، نقاب ، چہرے ، ۳۱۵). [انگ : Sitting Room].

سُٹنہار (ضم س ، ٹ ، سک ن) صف ؛ سٹنہار (قدیم).
۱. **ڈالنے والا ، چھوڑنے والا.**

ہر یک ڈھال نکتے زر افشاں دے
سٹنہار سو رخ پہ افشاں دے

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۳۲۳). ۲. **چھوڑنے والا ، ترک کرنے والا.**

مئے عشق کا صاف ساقی ہے یار
سٹنہار دھو دل تے غم کا غبار

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۳۰). [سٹن ـ سٹنا (رک) سے حاصل مصدر + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

سٹّو (فت س ، شد ٹ ، و مع) صف مذ.
سازشی.

میں کیوں سامنے آؤں ایسے موے کے
کوئی سالا سٹو ہے پھسانی والا

(۱۹۳۰ء ، تذکرۂ ریختی ، ۱۱). [سٹ + ـــ وُ ، لاحقۂ صفت].

سٹوپا (سک س ، و مج) امذ ؛ سٹ اِسٹوپا.
گُنبد. انہوں نے اسراوتی میں سنگ مرمر کا سٹوپا بڑا شاندار بنایا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۱۷). اصلی حسینائیں تو صاحبوں اور سیٹھوں کے حرم میں اشوک کا سٹوپا بن جاتی ہیں. (۱۹۷۵ء ، بسلامت روی ، ۱۲۳). [رک : اِسٹوپا].

سٹوڈنٹ (کس س ، و مع ، کس مج ڈ ، سک ن) امذ.
رک : **اِسٹوڈنٹ.** ماسٹر صاحب ... کیا ٹیچر کیا سٹوڈنٹ سب کے ساتھ مذہبی چھیڑ چھاڑ کرنے لگے. (۱۸۹۰ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۰۰). یہ لکچر اسلامیہ کالج ، یا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن یا مسلم انٹر کالجیٹ برادر ہڈ کی دعوت پر دیئے جائیں. (۱۹۳۷ء ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۲۳). شام کو مجلس اُردوئے معلیٰ کے استقبالیے میں گئے وہاں سے بھاگم بھاگ سٹوڈنٹس یونین کے استقبالیہ میں. (۱۹۸۰ء ، زمین اور فلک اور ، ۵۸). [انگ : Student].

سٹور (کس سک س ، و مج) امذ.
رک : **اِسٹور.** کلرک ریلوے سٹور جھانسی ... کا شکریہ ادا کروں. (۱۹۳۲ء ، تخت طاؤس ، ۱۵). [انگ : Store].

ـــ کرنا ف م.
ذخیرہ کرنا ؛ (جنس وغیرہ کو) ضرورت کے لیے محفوظ کر لینا ، بچا کے رکھنا ، جمع کرنا. اس سلسلے میں ... کچ دھات کے سٹور خانے اور باریک سنٹر کے سٹور کرنے کی سہولت شامل ہیں. (۱۹۷۳ء ، فولاد سازی ، ۸۱).

ـــ کیپر (ـــ ی مع ، فت پ) صف.
رک : **اسٹور کیپر.** جناب فتح محمد صاحب سٹور کیپر جالندھر ؛ پانچ سو روپئے وصول ہو چکے ہیں. (۱۹۱۴ء ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۰۳). [انگ : Store Keeper].

سِٹورا (فتِ مج س ، و مج) امذ ؛ سٹورہ.
روے کا مُرغن حلوا جو گوند ، خشک میوے ، سونٹھ ، اجوائین اور مکھانے وغیرہ ملا کر بنایا جاتا ہے کبھی سٹورہ ہے کبھی انڈوں کا حلوہ ہے. (۱۹۲۳ء ، بچے کا کرتا ، ۱۳). سارے کنبے اور ملنے والوں میں سٹورا بانٹا. (۱۹۶۴ء ، رنگ محل ، ۳۳). [رک : سٹھورا].

سٹوک (کس مج س ، و لین) امذ.
رک : **اِسٹاک.** راس المال جو سٹوک کا ترجمہ ہے وہ تاجروں کی کمپنی کا سرمایہ تجارت کرنے کے واسطے ایسا ہی ہے جیسا کہ سرکار کے قرض کا روپیہ ہے. (۱۸۵۶ء ، علم حساب ، ۳۱۲). زمین کے کورڈ اور پیمائش سے آگاہ ہوں اور سٹوک اور درختوں کا علم انکو ہو. (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۲۳۸). [انگ : Stock].

سٹول (کس مج س ، و مع) امذ.
رک : **اِسٹول.** کیشو کمرے سے ایک سٹول اُٹھا لایا. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۳۲). اسے آتا دیکھ کر میں پیچھے سٹول پر بیٹھ کر کورس کی کتاب پڑھنے لگتا. (۱۹۸۶ء ، دریا کے سنگ ، ۳۲). [انگ : Stool].

سٹّہ (فت س ، ٹ بشد) امذ.
تجارتی اشیاء کا لین دین جو زبانی یا قیاسی ہو اور ایک معینہ مدّت گُزرنے کے بعد عمل میں آئے اور نفع اور نقصان خریدنے والے کے ذمّہ ہو. کام بُرا نہ ہو ... جیسے سودی کاروبار ، شراب فروشی سٹہ ، جُوا ، چور بازاری وغیرہ. (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۲۲۲). [رک : سٹا]

ـــ باز صف ؛ سٹّے باز.
پیداوار پر شرط لگانے والا ، جُوا کھیلنے والا ؛ قمار باز. تعمیر کا

کام سٹہ بازوں کے ہاتھ میں تھا. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۷۷). [سٹہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---- بازی امث.
قمار بازی ، شرط لگانا ، جُوا. ان دونوں کے درمیان سامراجی تاجر ہوتا تھا یہ سٹہ بازی اور ذخیرہ اندوزی کا ماہر ہوتا تھا. (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب ، ۱۳۸). [سٹہ + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- کھیلنا محاورہ.
سٹہ بازی کرنا، سٹے کا کام کرنا، بازار میں حال کی اُترتی چڑھتی قیمتوں پر شرط بدنا. میں گھر بیچ کر سٹہ کھیلتا ہوں. (۱۹۲۸ ، تُرکی حور ، ۳۵). مان کی تنخواہ کے بہانے وہ دراصل چندراوتی پر سٹہ کھیل رہا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۲۸).

سِٹّہ (کسر س ، شد ٹ بفت) امذ.
جوار کا خوشہ یا مکّا کا بھٹا. سٹہ کئی شاخوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور ہر شاخ پر بہت سے چھوٹے مگر مکمل پھول ہوتے ہیں. (۱۹۷۰ ، چاول دستورِ کاشت ، ۲۵). [رک : سِٹّا].

سُٹھُّہی (ضم س ، فت ٹ ، سک ہ) امث.
بازار ، آدمیوں کا مجمع ، سوٹھی (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [مقامی].

سَٹی (فت س) امث.
نرتسی ، جدوار کرکم ، عقد ہندی ، ایک قسم کی خوشبودار ادرک نُما نیز ہلدی کی سی چیز جو مشرقی ہندوستان کے ایک پودے کی جڑوں سے نکلی جاتی ہے اور دواؤں ، عطریات اور رنگوں کے بنانے میں استعمال ہوتی ہے اس کی بہت سی اقسام ہیں ، لاط : Curcuma Zerumbet (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

سِٹی (کسر س) امذ.
شہر ، قصبہ.

لعنۂ قومی کا مطرب آجکل ہے ہر سِٹی
تالی ہے ذکرِ ترقی سَم ہے یونیورسٹی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۳۲). یہ رسالہ ... پٹنہ سٹی کے کتب خانے سے ملا تھا. (۱۹۷۲ ، صوبائی بہار اور اردو ، ۳۳). [انگ : City].

---- کورٹ (---- و مج ، سک ر) امذ.
ضلع کچہری ، شہر کی بڑی کچہری یا عدالت. آج سٹی کورٹ کے احاطے سے زیر سماعت مقدمے کا ایک مُلزم ... فرار ہو گیا. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ / اگست ، ۸). [انگ : City Court].

---- مجسٹریٹ (---- فت م ، کسر ج ، سک س ، کسر ٹ ، ی مج) امذ.
شہر کے شعبۂ عدل و انصاف اور انتظام کا نگراں ، ایک دستہ سٹی مجسٹریٹ کی معیت میں ... آ کر رُکا. (۱۹۸۳ ، مقاصد مسائل پاکستان ، ۸۷). [انگ : City Magistrate].

سَٹّی (فت س ، شد ٹ) امث.
بازار ، منڈی ، گھوڑوں کی منڈی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سَٹّا (رک) کی تانیث].

سِٹّی (۱) (کسر س ، شد ٹ) امث.
ہوش و حواس ، اوسان (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [پ : सिट्टी].

---- بَندْھنا محاورہ.
رک : سٹی بھولنا. مالی کی تو سٹی بندھ گئی ... حالت تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۰۲).

---- بُھلانا محاورہ.
حواس باختہ کر دینا ، ہوش گم کر دینا. چھوٹی عدالت ... کے وکیل بڑے بڑے قانون دانوں کی سٹی بُھلا دیتے ہیں. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۱۸). جب ایک شیطان چابک سوار نے آپکی سٹی بُھلانی تھی اکاڑی پچھاڑی لگائی تھی (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندہ ، ۸۹).

---- بُھولنا محاورہ.
حواس باختہ ہونا ، اوسان جاتے رہنا ، سہما جانا.

سن آئے خوش الحانیاں کس غنچہ دہن کی
سٹی ہے جو بُھولی ہوئی مرغانِ چمن کی

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۳). اس قطع کلام پر ہماری سٹی بُھولی. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۲ : ۶). جنگ شروع ہوئی مغل لشکر کی سٹی بُھول گئی. (۱۹۵۸ ، تاریخ پشتون ، ۲۷۹).

---- پِٹّی / پِٹّی بُھولنا محاورہ.
رک : سٹی بھولنا ، اوسان خطا ہونا. ملے اور پھر ملے اور بیچ کھیت ملے ، کیونکہ میاں کی سٹی پٹی بھولی ہوئی ہے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۵۲).

جب تکے روپے کا سُود گیا تب سٹی پٹی بُھول گئے
اک مول نہ اترا سر پر سے ان سودوں میں سو مول گئے

(۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۳۵۰).

---- گُم کَر بَیٹھنا محاورہ.
ہوش و حواس کھو بیٹھنا ، بدحواس ہو جانا. اخلاق رُعب کی وجہ سے آپ کے بدترین دشمن بھی آپ کے مقابلے میں آکر سٹی گم کر بیٹھتے تھے. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۲ : ۵۰۷).

---- گُم کَرْنا محاورہ.
بدحواس کر دینا. ایسی سٹی گم کر دی تھی کہ وہ اپنی مدافعت بھی نہ کر سکی تھی. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی ، نقاب ، چہرے ، ۲۸۲).

---- گُم ہونا محاورہ.
سٹی بُھولنا ، حواس باختہ ہونا ، گھبرا جانا.

ابرِ نیساں کی ہو اک پل میں ابھی سِٹّی گُم
گوہر افشاں ہو اگر دیدۂ گریاں اپنا

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۷۳).

دربان کی سٹی گُم ہے سُن کر سوال میرے
کب سے تھی خبر حاضر کب سے مکاں پر ہیں

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۱۶۶). پس ذرا گھور کر دیکھا اور

بچے کی سِٹّی گُم ہو گئی۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۰۹)۔ اس نے پوچھا کون ہیں یہ؟ لوگوں نے کہا ، امیرالمومنین ہیں یہ ، اب تو اس کی سِٹّی گُم ہو گئی۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۹۷)۔

سَٹیا (فت س ، کس ٹ) امث۔
پتلی لچکدار چھڑی۔ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [سٹی (رک) کی تصغیر]۔

سِٹیا (کس س ، ٹ) امث۔
بیٹی۔ سٹیا ، تحقیر یا غُصّے کی حالت میں بیٹی کو کہتے ہیں۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۱۰۲)۔ [بیٹا (رک) کا تابع]۔

سِٹیا سِٹیا م ف۔
کم کم ، تھوڑا تھوڑا۔ مُرغیوں کو بُخار ہو جاتا ہے ... بیٹ پانی ملا ہو اور سٹیا سٹیا کرتی ہیں۔ (۱۹۲۵ ، عجب النواشی ، ۳۶)۔

سَٹّیانا (فت س ، سک ٹ) ف ل۔
رک : **سٹھیانا**۔ میں تو سٹیا گئی ہوں، عقل مندوں کی دور بلا (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر ، ۴۷)۔ [سٹھیانا (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

سٹیٹ (کس مج س ، ی مج) امث۔
رک : **اِسٹیٹ**۔ تُرکوں نے جو چرچ اور سٹیٹ میں امتیاز کر کے ان کو الگ کر دیا ہے اس کے نتائج نہایت دُوررس ہیں۔ (۱۹۲۵ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۹)۔ [انگ : State]۔

سٹیج (کس س ، ی مج) امذ۔
رک : **اِسٹیج جو زیادہ مستعمل ہے**۔ بڑے آدمی سٹیج کے اُوپر ایکٹر ہیں اور گنوار اس کا تماشا دیکھ رہے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۳۵)۔ بہت سی عورتیں ایسی تعلیم کی سٹیج پر آ گئی ہیں۔ (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۵)۔ جامعہ ملیہ میں شامیانہ تنا تھا افسانے کا سٹیج سجا تھا۔ (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۴۶)۔ [انگ : Stage]۔

ـــ سَیکرِٹری (ـــ ی لین، سک ک ، کس ر ، سک ٹ) امذ۔
جلسے کی کارروائی کو چلانے والا ، آگے بڑھانے والا۔ شعراء کو مدعو کرنے والے اور حضرات تھے ، خاکسار نے تو صرف سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے تھے۔ (۱۹۶۶ ، دلیلِ سحر ، ۳۹)۔ [انگ : Stage Secretary]۔

ـــ کَرْنا محاورہ۔
اداکاری کے ساتھ کوئی واقعہ، قِصّہ منظرِعام پر لانا، ڈرامے کے انداز میں دکھانا ، فلمانا۔ اس کا پہلا غنائیہ استاخیز ، جو ایران میں سٹیج کیا گیا اِس سِلسلے کی ایک کڑی ہے۔ (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۹۹)۔

سٹیڈیَم (کس س ، ی مج ، کس ڈ ، فت ی) امذ۔
رک : **اِسٹیڈیم جو زیادہ مستعمل ہے**۔ آٹھ بجے صبح لاہور سٹیڈیم میں پاک فوج کے چاق و چوبند دستوں نے مصنوعی جنگ کا مظاہرہ کیا۔ (۱۹۶۹ ، فنِ ادارت ، ۷۹)۔ [انگ : Stadium]۔

سٹیئرِنگ (کس س ، ی مج ، کس ر ، غنہ) امذ۔
رک : **اِسٹیرنگ جو زیادہ مقبول ہے**۔ سٹیرنگ موٹرکار کے ایک بہت ضروری کنٹرول میں سے ہے۔ (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۳۱)۔ وہ تو صرف میری موت کی صورت میں ہی ممکن ہے اس نے اپنی گاڑی کے سٹیرنگ پر ہاتھ جمائے ہوئے کہا۔ (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۹۳)۔ [انگ : Steering]۔

ـــ وِیل / وِھیل (ـــ ی مع) امذ۔
گاڑی کا وہ پہیا جو ڈرائیور کی نشست کے سامنے لگا ہوتا ہے اور اُسے گُھما کر گاڑی کا رُخ موڑتے ہیں۔ سٹیرنگ وِیل کا ذکر ہم پچھلے باب کے شروع میں کر چکے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۳۱)۔ میں ... سٹیرنگ وھیل پر سر مار مار کر ... اِتنا زور زور سے رو رہا ہوں۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۵۰)۔ [انگ : Steering Wheel]۔

سٹیشَن (کس س ، ی مج ، فت ش) امذ۔
رک : **اِسٹیشن**۔ جرجہ ... بالائی مصر ریلوے کا اسوقت آخری سٹیشن ہے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۸۹)۔ الٹے سیدھے کپڑے پہن کر سٹیشن پر پہنچے (۱۹۲۹ ، تحفۂ شیطانی ، ۱۳)۔ کیا جانے کی خرابی تھی وہ سٹیشن ہی نہ بلتا تھا۔ (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۳۸)۔ [انگ : Station]۔

سٹیشنری (کس مج س ، ی مج ، سک ش ، فت ن) امث۔
رک : **اِسٹیشنری جو زیادہ مُستعمل ہے**۔ خط و کتابت کے لیے وہ نہایت عُمدہ سٹیشنری مہیا کرتی تھیں۔ (۱۹۷۱ ، تحدیثِ نعمت ، ۹۳)۔ [انگ : Stationary]۔

سُٹّے لَگانا محاورہ۔
سگریٹ یا بِیڑی کے کش لگانا۔ وہ اپنے گھر کی کچی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا بیڑی کے سُٹّے پر سٹے لگاتا رہا۔ (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۱۱۰)۔

سٹیم (فت مج س ، ی مج) امث نیز اسٹیم۔
۱. رک : **اِسٹیم جو زیادہ مستعمل ہے ، بھاپ گیس**۔ سائنس کی ترقی نے اور سٹیم کی قوت نے آمد و رفت کو ایسا سہل کر دیا ہے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۶)۔ ۲. (کنایۃً) **جوش و جذبہ**۔ بیدار مغزی اور اِستقلال کی سٹیم نظر آتی ہے۔ (۱۹۰۵ ، عصرِ جدید ، ۱۰)۔ [انگ : Steam]۔

ـــ اَنجَن (ـــ فت ا ، سک ن ، فت ج) امذ۔
دُخانی انجن، بھاپ کی طاقت سے چلنے والا انجن، اسٹیم انجن۔ اس کا حال بعینہ سٹیم انجن کا سا ہے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۵۲)۔ [انگ : Steam Engine]۔

ـــ پریس (ـــ کس مج پ ، ی مج) امذ۔
بھاپ کی طاقت سے چلنے والا پریس۔ کوئی کارخانہ پانی پت میں کھولنے کا ارادہ ہے ، سٹیم پریس یا آٹا پیسنے کی چکی۔ (۱۹۰۶ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۸۰)۔ [انگ : Steam Press]۔

سٹیمَر (کس مج س ، ی مج ، فت م) امذ نیز اِسٹیمر۔
پانی میں چلنے والا چھوٹا جہاز جو بھاپ کی قوت سے چلتا ہے ،

اگن بوٹ. اور جن علوم کے ذریعے سے انہوں نے ریل اور تار برق اور سٹیمر اور ہزارہا قسم کی بکارآمد کلیں بنا ڈالی ہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۹۳). اپنے جہاز کے ایک افسر سے جو دوربین لیے دوسرے سٹیمر کو دیکھ رہا تھا جا کر پوچھا. (۱۹۰۳ ، مخزن ، اگست ، ۳) آسمان تو قریب سے گزرتے سٹیمر کے دھوئیں نے مزید پُراسرار بنا دیا. (۱۹۸۹ ، سیہ حاشیہ ، ...) [انگ : Steamer]

سٹینڈ (کس سک س ، ی لین ، غنہ) امذ.
رک : **اسٹینڈ جو زیادہ مستعمل ہے.** اگر بے جان اور غیر متحرک اشیاء کی فوٹو ہی لینا ہوں تب بھی کیمرہ ہمیشہ سٹینڈ یا کسی سہارے پر رکھنا ہو گا. (۱۹۷۱ ، فوٹوگرافی ، ۸). [انگ : Stand].

سٹینڈرڈ (کس س ، ی لین ، سک ن ، فت ڈ ، سک ر) امذ.
رک : **اسٹینڈرڈ.** اگر لیاقت سے مراد تعلیم کا سٹینڈرڈ (درجہ) ہے جس کا امتحان پاس کرنے سے ڈپلوما یا ڈگری حاصل ہوتی ہے تو بیشک اس خصوص میں ہندوؤں کو مسلمانوں پر ترجیح ہے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۳). حسن کا سٹینڈرڈ یا معیار کیا ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، اگست ، ۲۵). [انگ : Standard].

سٹینسل (کس مج س ، ی لین ، سک ن ، کس س) امذ.
رک : **اسٹینسل جو زیادہ مستعمل ہے.** نقش و نگار کے چند اور طریقے ہیں ... ان میں سے ایک سٹینسل کا استعمال ہے. (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۱۳). [انگ : Stencil].

سٹھ (فت س) صف.
ساٹھ کا مخفف ، جاہل ، احمق ، **بیوقوف** (ماخوذ : ہندی اردو لغت ؛ رہنگو آصفیہ). [س : شٹ शठ].

ـــ جانا محاورہ.
کہن سالی کے باعث عقل میں فتور پیدا ہو جانا ، **بیوقوف ہو جانا** ، ساٹھ سال کا ہو جانا ، سٹھیا جانا.

مرا سِن تو ہے ساٹھ سے کم سوا
سٹھے یہ نہ سمجھے کہ میں سٹھ گیا

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۹۳). کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا ہے (۱۹۲۱ ، احمد رضا بریلوی ، القرآن الحکیم (ترجمہ) ، ۳۹۳).

سٹھا (فت س ، شد ٹھ) امذ.
جوا ، سٹا. کوڑوں کے خوف سے ایسا ٹھٹھرا کہ ن ـ م ـ راشد کی طرح اپنی غلامی کا بدلہ بھی نہ لے سکا اور سٹھے سب کچھ ہار گیا. (۱۹۸۹ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۳۵). [سٹا (رک) کا ایک املا].

سٹھانی (کس س) امث.
سٹھانی ، سیٹھ کی بیوی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سیٹھ = سیٹھ (رک) کی تانیث].

سٹھائی (کس س) امث.
سٹھاپن ، بے مزگی ، پھیکاپن ، کمزوری (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سٹھا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سٹھنا (فت س ، سک ٹھ) امذ.
(ٹھگی) مسلمان (مصطلحات ٹھگی). [مقامی].

سٹھنی (۱) (کس س ، سک ٹھ) امث.
وہ گالیاں جو شادی کے موقع پر سُریلی آواز میں سمدھنیں ایک دوسرے کو دیتی ہیں ، وہ فحش گیت جو ڈومنیاں اور میراثنیں سمدھنوں کی طرف سے ایک دوسرے کو سناتی ہیں. ڈومنیوں کا سٹھنیاں گانا ، دولہا دلہن کا شرمانا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۹۰).

ہے سیاپا اِدھر تو اُدھر سٹھنیاں ہیں
مراسم یہ شادی و غم کے یہاں ہیں

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، کیفی ، ۵۷). ہند کو ادب ... میں لوک گیت کی شکل میں حرفی ، ٹپہ ، ماہیا ، سٹھنی ... گیتوں کی افراط ہے. (۱۹۷۸ ، چاربیتہ ، ۱۳). [مقامی].

سٹھنی (۲) (کس س ، سک ٹھ) امث.
رک : سٹھانی (پلیٹس). [سیٹھ (سیٹھ (رک) کی تخفیف) + نی ، لاحقۂ تانیث].

سٹھورا (فت مج س ، و مج) امذ ؛ سٹورا.
وہ میٹھا جو زچہ کے واسطے سونٹھ اور میوہ وغیرہ ڈال کر بنایا جاتا ہے. جچا کو سٹھورا اچھواتی کہاں سے پلاؤں گی (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۱). ماماجی ہمارے بغیر سٹھورا پنجیری تمھیں ہضم نہ ہو گی. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳۸ : ۳). اور سپنیوں میں سٹھورا ساتھ کیا ، تاکہ میکے میں رشتہ داروں کو بانٹا جائے. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۳۶). [سونٹھ + اورا ـ ب : [illegible]].

سٹھی (فت س ، شد ٹھ) امذ.
ایک قسم کا موٹا چاول جو ساٹھ دن میں تیار ہوتا ہے. ساگ کی بھجیا اور سٹھی کے چاولوں کا خشکہ آتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۴۴۴). لال چانولوں کے افعال و خواص علیحدہ لکھے ہیں اور انکو سٹھی سے جداگانہ ذکر کیا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۹). [ساٹھی (رک) کی تخفیف].

سٹھیاپن (فت س ، سک ٹھ ، فت پ) امذ.
رک : سٹھیانا. اب تو بچے بزرگوں کو بُزاَخفش سمجھتے ہیں اور ان کے سٹھیاپن میں بھی سی آئی اے کی مہربانی سمجھتے ہیں. (۱۹۷۱ ، توازن ، ۸۷). [سٹھ (ساٹھ (رک) کی تخفیف) + یا ، لاحقۂ نسبت + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سٹھیا جانا محاورہ.
بڑھاپے کے سبب قوائے ذہنی کا کمزور ہو جانا ، احمق ہونا ، کم عقل ہو جانا ، بہکی باتیں کرنا. جوانی تو جوانی پیری تک چاہتا ہے کہ میں بچہ ہی بنا رہوں ورنہ سٹھیا جانے اور سٹرے بہترے ہونے کے کیا معنی. (۱۸۹۹ ، صادقہ ، ۳۰). ہند میں ساٹھ برس کی عمر میں اکثر لوگ سٹھیا جاتے ہیں. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۵۰).

سٹھیانا (فت س ، سک ٹھ) ف ل.
۱. کہن سالی کے باعث حواس باختہ ہو جانا ، سٹھیا جانا.

ہم اس عمر کے آدمی کو کہا کرتے ہیں کہ سٹھیا گیا ہے۔ (۱۸۹۵ء، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۲)۔ یہ تو سٹھیا گیا ہے خُدا جانے کیا واہی تباہی بک رہا ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۸۲)۔ کچھ کانگریسی رہنما تو کھسر پھسر کر رہے تھے کہ وہ بُڑھاپے میں سٹھیا گئے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۳۹)۔ ۲. (ٹھگی) تلوار سے مار ڈالنا (مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۰۸)۔ [سٹھ (ساٹھ (رک) کی تخفیف) + یا ، لاحقۂ امر + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

سُنگھیرا (ضم س ، ی لین) امذ.
(سلائی بنائی) سن کے پودے کا چھال اُترا ہوا ڈنٹھل، سینٹھا، اس کو بعض مقامات پر سنورا کہتے ہیں (اب و ، ۲ : ۲۵)۔ [مقامی]۔

سَج (فت س) امث.
۱. **سجاوٹ ، سنگھار ، انداز ، وضع.**

بل گیا تھا باغ میں معشوق اک نُکدار سا
رنگ و رُو میں پھول کے مانند سج میں خار سا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۹)۔ ماہ کی صورت ، چکور کی سیرت ، لیلیٰ کی سج مجنوں کی دھج۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱۰ : ۲۹)۔ ۲. **زیب و زینت ، خُوب صورتی ، سجاوٹ.** جس تدبیر میں رچ ٹیں واں عزت سوں کچھ سج ٹیں۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۹)۔

انکھیاں کی سج ہوتی ہے بڑکاں بھواں سیں دوتی
لگتے ہیں پے سپاہی ترکش کماں سیں کیا خوب

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۲)۔

ابرو سے اور رُوئے کتابی کی سج ہوئی
مدّنگاہ رُخ تھا سو یہ سطر کج ہوئی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۲ : ۹۶)۔ ۳. **زیبا.**

سب سج ہے اگر تُجھے جو بھج ہے (کذا)
اس بھج نے ہر ایک کام سج ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۵)۔ [س : سَجّا सज्जा]۔

ـــــ بَنانا محاورہ.
۱. **بناؤ سنگار کرنا.**

خاکساری کر کہ آخر خاک ہونا ہے تُجھے
یہ اکڑ چلنا ترا ، یہ سج بنانی پھر کہاں

(۱۷۳۵ ، دیوانِ زادہ حاتم ، ۷۶)۔

کیسکے گھر میں بر جاوی گا یہ نسمجھے تم
گئے یوں سج بنا کر واہ شادی کے بہانے سے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۸۷)۔ ۲. **رُوپ دھارنا.** مال و دولت گنوا فقیروں کی سج بنا آ پہنچا۔ (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲۲)۔

سج بنائی عابدوں کی ہوبہو
صومعہ میں اس کے بیٹھا روبرو

(۱۸۹۹ ، مثنوی نال و نمک ، ۲۳)۔

ـــــ دار صف مذ ؛ ہ سجدار.
طرحدار ، چھبیلا ، بانکا.

خوبرویوں میں تُجھے کِس نے بنایا سجدار
ورنہ خُوباں میں نہ کرتا تھا کوئی تجھکو شمار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵)۔

وہ میرا مہاراج پربھو گُسائیں
سلونا ہے سجدار ہے سانولا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۸)۔ [سج + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا]۔

ـــــ دِکھانا محاورہ.
شان دِکھانا ، رُوپ دِکھانا.

صبح کے وقت جو امرا قلعے میں آتے ہیں
بنی ہے جن کی وے کیا کیا سجیں دِکھاتے ہیں

(۱۷۸۲ ، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲۷))۔

کمر باندھے کسے راہی اُٹھائے آتشیں کھینچے
دِکھاتا ہے بھبھے سج اپنی خونخواری کی وہ بانکا

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۳۰)۔

ـــــ دینا محاورہ.
آراستہ کرنا ، سجانا.

سج دیا حیرتِ عُشّاق نے اس بُت کا مکاں
قدِآدم ہیں لگے آئنے دیواروں میں

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۹۶)۔ سرائے عالم کو ایسا سج دیا کہ اب یہاں سے جانے کو جی نہیں چاہتا۔ (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفےٰ ، ۲۰)۔

ـــــ دَھج (ـــــ فت دھ) امث.
۱. (اَ) **وہ دلکشی جو بناؤ سنگار سے پیدا ہوتی ہے، آراستگی و زیبائی ، بناؤ سنگار ، سجاوٹ.**

سج دھج کبھی کبھی خط و رُخسار دیکھنا
اک دن میں آئنہ اُسے سو بار دیکھنا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۴۸)۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معشوق جب بن ٹھن کر طیّار ہوتے ہیں تو مزے میں آکر خود اپنی سج دھج کو دیکھنے لگتے ہیں۔ (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۴ : ۲۲۴)۔ لالی نے اس کی یہ سج دھج دیکھی تو مُسکرا کر بولا ... تُو تو ایک دم سوہنی مٹیار بن گئی۔ (۱۹۸۹ ، جانگلوس ، ۲۸۶)۔ (اا) **شان و شوکت ، زیب و زینت.** پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا جو بڑی سج دھج سے آ موجود ہوں گے۔ (۱۸۹۵ ، قرآن مجید (ترجمہ) ، نذیراحمد ، ۱۰۳)۔ مومن خاں عجیب سج دھج سے رہتے تھے۔ (۱۹۰۳ ، مرزا حیرت ، چراغ دہلی ، ۳۲)۔ پاپ میوزک کی دھنیں بڑی سج دھج سے بجتی تھیں۔ (۱۹۸۶ ، سہ جہتہ ، ۱۲۹)۔ ۲. **وضع ، ہیئت ، رُوپ.**

نشے میں آپ اس سج دھج سے جاتے ہیں کہاں ہر شب
کھلے ہیں بند اک پیچا ہے سر سے اٹپٹا لپٹا

(۱۷۹۲ ، دیوانِ محب (ق) ، ۶۹)۔

بتاؤ یہ بہروپ کانٹھا ہے کیا
میاں تُم نے سج دھج بنائی ہے کیوں

(۱۸۷۲ ، عبیر ہندی ، ۲۹)۔ اپنی شکل و شباہت تن و توش اور جسامت کے موافق نرالی سج دھج نکال کر اپنے بدن پر لباس کو موزوں کر لیتا تھا۔ (۱۹۱۴ ، مرقعِ زبان و بیانِ دہلی ، ۹۳)۔ غالب سے جن دھاروں کے شروع ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے ... غزل کم و بیش اپنی روایتی وضع قطع اور سج دھج سے آگے بڑھتی ہے۔ (۱۹۷۶ء، اقبال شخصیت اور شاعری ، ۱۳۶)۔ ۳. **روش ، انداز ، چھب.**

یہ تنک یہ چھب یہ سج دھج یہ ادا کو دیکھ تیری
بتلاطمِ تحیّر ہوئے غرق ہو شناداں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۰). نیا جلوہ ہے نرالی سج دھج ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۵ : ۳). ذوقِ جمال خالد کے یہاں ایک مخصوص سج دھج رکھتا ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیمِ اقبال ، ۲۵۶). [سج + دھج (رک)].

---رچنا محاورہ.
آراستہ کرنا ، سجانا.

اوک یا کے میداں صفحیاں کے صاف
صفاں در صفاں سج رچیا ہے خلاف

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۲).

---سجا (کر) م ف.
زیب و زینت ، سج بن کر. سورج کے ڈوبتے ہی سج سجا کر ... اس کے گھر پہونچا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۱۳).

جب کہ وہ سج سجا نکلتا ہے
تب ادھر کو بھی آ نکلتا ہے

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۱۵۳).

---لانا محاورہ.
نکھار یا بہار لانا ، زینت دینا.

عجب سج لایا ہیرے کا کرن پھول
گئی کانوں میں گویا یاسمن پھول

(۱۷۹۶ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۰۸).

---نکالنا محاورہ.
بناؤ سنگھار یا زیب و زینت یا دلکشی کے باعث رونق پکڑنا.

پھرے ہے مست اکڑتا لاابالی
ہوا بانکا سج اب اوری (اور ہی) نکالی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۰).

سجّ (فت س ، شد ج) صف.
ڈھنا ہوا ، ملبوس ، سجا ہوا ، تیار ، مسلّح (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[س : सज्ज].

سجا (فت س) صف مث.
سجنا (رک) سے ماخوذ ؛ (تراکیب میں مستعمل) ، آراستہ ، سجاوٹ کرنا ، زیب دینا.

سجا ہے قامتِ موزوں پہ خلعتِ اخلاق
خدا نے اپنی عنایت سے اس کو توقیرا

(۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۳). مثل حجلہ دلہن ہر قسم کا اسباب نفیس سے سجا ، سنجاب و قاقم کا فرش بچھا . (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۳۹).

---سجایا (---فت س) صف مذ.
آراستہ پیراستہ (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سجنا سجانا (رک) کا حالیہ تمام].

سَجّا (۱) (فت س ، شد ج) امث.
پوشاک ؛ آراستگی ، زینت ؛ ساز ؛ زین ؛ مسلّح عورت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सज्जा].

سَجّا (۲) (فت س ، شد ج) امذ.
دکن کا ایک کھیل. کھیلوں کے جو نام یاد آتے گا دیتا ہوں ... پتھر باتنا ، جہاز بندر ، سجّا ، جھب جھب جالی ... وغیرہ. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۷). [مقامی].

سَجّا (۳) (فت س ، شد ج) صف.
داہاں ، سیدھا ، راست (بازو ، ہاتھ) (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[س : सज्ज+क].

سُجات (ضم س) صف.
۱. اچھی اصل و نسل کا ، اچھی قسم کا ، بہتر.

نِپَہ تخم ہے لعل اس کا سُجات
دھریے شاخ مرجان پہ نیلم کے پات

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۰). ۲. شریف النفس ، اچھے خاندان کا.

کہیا سب ولے ، اُن کہیا نیں ہو بات
کہ عاشق ہے تیرا سگھڑ شہ سُجات

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۳). [س : س + جات [सु+जातिः]].

سُجاتی (ضم س) صف.
۱. اچھی ، نیک ، صاف. جب ہم ایسا نشچے کر کے اور سجاتی بھاونا دھر کر بیٹھینگے تب ہم کو برہماجی کا پتہ ملے گا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۳). ۲. دل رُبا.

کیتا او سجن جو ہے سجاتی
محبوب سوں آپے نباتی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱). [س : س + جاتی सु+जाति].

سَجّاد (فت س ، شد ج) صف ؛ امذ.
۱. بہت زیادہ سجدے کرنے والا.

طاقِ ہلالِ عید میں سجّاد ہیں نجوم
تشبیہ وہ لکھوں کہ ہو فرحت علی العموم

(۱۸۹۳ ، ریاضِ شمیم ، ۱ : ۲۲). ۲. حضرت امام زین العابدین ابن الحسین (جن کو سیّدِ سجّاد بھی کہا جاتا ہے) کا اسم وصفی.

سن پیام یتیمی اے سجّاد
ظلم کی اوستوار اُوٹھی بُنیاد

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۳).

قمر و قاسم و سجّاد و رضا تھے اس میں
کیسے کیسے نہیں عُشّاقِ خدا تھے اس میں

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۳۵).

پنہانی جا رہی ہیں عالمانِ دیں کو زنجیریں
یہ زیورِ سیّد «سجّاد» عالی کی وراثت ہے

(۱۹۱۲ ، کلیاتِ شبلی ، ۸۳). ۳. (رک) : سجادہ. جو کوئی سجّاد پر بیٹھا ہے پرہیزگاری تو اسے یوں نور بچتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ق) ، ۵۵). [ع : (س ج د)].

سَجّادگی (فت س ، شد ج ، فت د) امث.
سجادہ نشینی ، کسی بزرگ کی جگہ خلافت پانا ، سجادہ نشین کا کام. تاآنکہ نوبت سجّادگی حضرت حاجی الحرمین سید میرک شاہ ... جدِ بزرگوار کاتبُ الحروف کو پہنچی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹). حضرت محبوبِ الٰہیؒ کی سجّادگی کا حق اولادِ حضرت خواجہ سید محمد امام کا ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۱۳). [سجّادہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سَجّادَہ (فت س ، شد ج ، فت د) امذ.
۱. جانماز ، مُصَلّیٰ.

تمام رات حیدر نے کیتے نماز
سجّادہ بچھا کر کئے سجدہ باز

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۹۶). کبھی تو زوایائے زمین پر سجّادۂ عبادت بچھاتا تھا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۳).

مائل خالق مجھے کرتی ہے یاں رفتارِ خلق
چشمِ بینا کے لئے ہر نقشِ پا سجّادہ ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۲۱). ان میں آپؐ کا خرقۂ شریف ایک سجّادہ (نماز پڑھنے کا مُصَلّیٰ) ، ایک عَلَم ، ایک کمان ، ایک عصا اور ایک جوڑا کھوڑے کی نعل کا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۳۳). **۲. پیشانی پر سجدے کا نشان** (ماخوذ: نوراللغات). **۳. روحانی یا دینی بُزرگوں کی مسند ، درویش یا پیروں کی گدی.** اپنے بھائی کے سجّادے پر عُمر بسر کر دی. (۱۹۳۱ ، مقدماتِ عبدالحق ، ۲ : ۷). **۴. گدیلا ، غالیچہ.** خلیفہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا ... جس کے اُوپر زرد ریشم کا سجّادہ بچھا ہوا تھا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۱۸۰). [سجاد (رک) + ہ ، لاحقۂ اسمیت و تانیث].

ـــــ آرائی امث.
جائے نماز بچھانا ؛ (کنایۃً) بہار کا موسم.

عروسانِ چمن آنچل سروں پر ڈال کر بیٹھی
دعا کا وقت آیا سب نے کی سجّادہ آرائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳). [سجّادہ + ف: آرا ، آراستن ـ سجانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بافی امث.
(کنایۃً) مُصَلّیٰ بُنے کا کام یا پیشہ.

تیری گردِ راہ ہے سجّادہ بافی عرش کی
تیرے نقشِ پا سے رُتبہ عالمِ ایجاد کا

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۸۹). [سجّادہ + ف : باف ، بافتن ـ بننا + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــــ جمانا محاورہ.
معرفت اور صوفیت کی خانقاہ قائم کرنا ، پیری مُریدی کرنا. سید میرک شاہ کاشانی نے شالیمار میں اپنا سجّادہ جمایا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۱۵).

ـــــ فروش (ـــــ فت ف ، و مج) صف.
جانماز ، مُصَلّیٰ بیچنے والا. ریاسازی کی عادت کو طاعت بازی بنا رکھا ہے سجّادے کو کندھے پر سجّادہ فروشوں کی طرح ڈال رکھا ہے. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۱۸۷). [سجّادہ + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا].

ـــــ محرابی کس صف (ـــــ کس م ، سک ح) امذ.
ایک طرح کا قالین جس کی شکل مسجد کی محراب کی طرح کی ہوتی ہے ، جائے نماز.

کل میر نے کیا کیا کی ، مے کے لیے بے تابی
آخر کو گرو رکھا سجّادۂ محرابی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۱). [سجّادہ + محراب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ معرفت کس اضا (ـــــ فت م ، سک ع ، کس ر ، فت ف) امذ.
ظاہری تقویٰ و پرہیزگاری ، پیری مریدی. انھوں نے اپنی شخصیت اور اپنی آن کو ختم کر کے یا دریوزہ گری شروع کر دی یا سجادۂ معرفت بچھا کر بیٹھ گئے ، ہر صورت میں فائدہ ہے. (۱۹۳۶ ، دید و شنید ، ۳۹). [سجّادہ + معرفت (رک)].

ـــــ نشیں (ـــــ فت ن ، ی مع) صف.
۱. کسی دینی بُزرگ ، پیر یا درویش کی گدی پر بیٹھنے والا ، کسی بزرگ کا خلیفہ یا جانشین. جب یہ فوت ہوئے تو شیخ عبداللہ خادم نامی ان کے سجّادہ نشین ہوئے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۹۷). جس کے موجودہ سجّادہ نشین شاہ کرار حسین صاحب ہیں. (۱۹۳۰ ، غدر کا نتیجہ ، ۷۲). سجّادہ نشین اپنے ہاتھ سے ہر ایک کو ٹوپی پہناتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اک عشرِ خیال ، ۱۰۶). **۲. مُصَلّے یا جانماز پر بیٹھا رہنے والا.**

کبھی تعظیم کو رِندوں کی جو اُٹھتا ہی نہیں
کیا مگر زاہد سجّادہ نشیں پتھر ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۰۵). [سجّادہ + ف : نشیں ، نشستن ـ بیٹھنا].

ـــــ نشینی (ـــــ فت ن ، ی مع) امث.
کسی دینی بزرگ ، پیر یا درویش کی گدی پر بیٹھنا ، کسی بزرگ کا خلیفہ یا جانشین ہونا.

آج سجّادہ نشینی کا ہو اعزاز ہمیں
کیجیے تاجِ کرامت سے سرافراز ہمیں

(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۸۳). [سجّادہ + نشین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَجّادے چڑھانا محاورہ.
نذر و نیاز میں صرف کرنا. جائیداد کو بیچ باچ اُڑا پُڑا کر سجّادے چڑھا دیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۸۳).

سِجاف (کس س) امث.
جوڑی گوٹ ، حاشیہ ، پردے کا کنارہ.

تیغہ پٹی کا برق افگنِ دل
تھا وہ تہِ سجافِ دامنِ دل

(۱۸۵۷ ، بحر الفت ، ۲۹). [سنجاف (رک) کی تحریف].

ـــ دار صف.
حشریات جسم میں عصبیات کا جال جو چوڑی پٹی کی طرح عضویات میں موجود ہے. وسطانی عقبی (Medial Calcaneal) شاخ سِجاف دار رباط کو چھیدتی ہے. (۱۹۳۷ ، عصبیات ، ۳۰۳).
[سِجاف + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

سِجال (کس س) امذ ؛ ج.
سجل کی جمع ، پانی کی بالٹیاں.
آبِ زلال !
سچ ہے اَلحربُ سِجال !
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۱۹). [سجل (رک) کی جمع].

سُجان (ضم س) صف.
عالم ، گیانی ، دانشمند ، دانا. اس جسم میں عشق کا جان ہے ، اس جان میں سُجان ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵).
دُنیا سے کیا پُوچھ رہا ہے سن انجان نہ ایک سُجان
دُنیا کو پُوچھ اُس کی نظر سے دُنیا کو دُنیا کیا جانے؟
(۱۹۴۰ ، شبستان ، ۱۳۸). [س : سُ + گیان **सु+ज्ञान**].

سَجانا (فت س) ف م.
۱. **مناسب ترتیب سے لگانا** (ہندوستانی اُردو ڈکشنری ، فیلن ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نورُاللغات) . ۲. **آراستہ کرنا ، بنانا ، سنوارنا.** حضرت یوسف علیہ السلام نے حضرت یعقوب سے اجازت مانگی تو حضرت یعقوب نے کمر باندھی اور عمامہ سجا اور عصا ہاتھ میں لیا. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۳۱۲). درختوں نے سرسبزی کے نئے جوڑے پہنے ، بہشت و جنت کے ایوان نئے سر و سامان سے سجائے گئے. (۱۹۰۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۴۲).
ہزاروں رنگ کی مخلوقِ تُجھ میں
ہزاروں رنگ کی دُنیا سجائے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۸). ۳. (طباخی و خانہ داری) **خوانچے ، میز یا دسترخوان پر رکابیاں وغیرہ چننا ، خوان میں لگانا .** کوئی دسترخوان سجا رہا تھا کوئی دوسرے انتظامات میں لگا تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۳) . ۴. چرم سازی) **سُوکھے ہوئے چمڑے میں اس قدر نمی دینا کہ پھونکی مشین میں نہایت آسانی کے ساتھ بال پھیل اور بیٹھ سکیں.** پھلائی کرنے کے قبل اچھی سجائو کہ بال کا کوئی حصّہ سُوکھا نہ رہ جائے (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۸۰). [سجنا (رک) کا تعدیہ].

ـــ بنانا محاورہ.
بناؤسنگھار کرنا ، آراستہ کرنا ، سنوارنا ، خوبصورتی میں اضافہ کرنا. جوان ہوتے ہی لڑکیاں اپنے تئیں سجانے بنانے لگتی ہیں. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۸۰).

سُجانا (۱) (ضم س) امث.
رک : سجان جس کا یہ مونث ہے.
ہماری وہ چنچل سُجانا کہاں
لگی چیٹی نھیر (تیر) ہانا کہاں
(۱۶۷۸ ، غواصی ، کہ ، ۱۳۵). [سُجان + ا ، لاحقۂ تانیث].

سُجانا (۲) (ضم س) ف م.
متورم کر دینا ، آماس کر دینا ، پھلا دینا ، ورم پیدا کر دینا.
میں نے ہی کی ہیں رو رو آنکھیں لال
پونچھ آنسو سُجائے میں نے ہی گال
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۳۱).
مروی یہ ہے کہ منہ کیے بیٹھا کسی کا تو
تا یہ کہ منھ پر ایک کا مُکّے سے دے سُجا
(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۱۳).
اب وہ فرماتے ہیں کب میں نے دکھائیں آنکھیں
آپ نے مُفت میں رو رو کے سُجائیں آنکھیں
(۱۹۳۹ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۷۵). [سُوجنا (رک) کا تعدیہ].

سُجانی (ضم س) (قدیم). (الف) امذ.
رک : سُجان.
سکھ پانی اے سُجانی تک ست معانی اگ پر
نہ پیالا موہلا سو آنند پائے طالب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۶) . (ب) امث . **(کنایۃً) اچھی ، خُوبصورت.**
صلابت آج تیری ہے سُجانی
کیا ہے دُشمناں کے لہو کوں پانی
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۰). [سُجان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَجاوَٹ (فت س ، و) امث.
آرایش ، آراستگی ، سج دھج ، بناؤسنگھار.
ہمارے شیخ جی بھی آپ کو کتنا تراشے ہیں
سجاوٹ اوپر اس داڑھی کے اور پگڑی کی اس کھک پر
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۳).
بناؤ ختم ہے تُم پر تمہارے سر کی قسم
دلہن کو بھی یہ سلیقہ نہیں سجاوٹ کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷). بارہ دری کے اندر آیا دیکھا عجیب سجاوٹ ہے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۵). بارہ دری کی سجاوٹ کیا بیان کروں ، قلعے کے دربار بھی دیکھے ہیں مگر اس جیسا سماں آج تک نظر سے نہیں گُزرا. (۱۹۳۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۱۳). [سجانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــ کَرنا محاورہ.
آراستہ و مُزیّن کرنا ، بناؤسنگھار کرنا.
ہوتی ہے تری صورت میں سراسر بیگم
گھورتے ہیں تمہیں کر کر کے سجاوٹ عاشق
(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۵۹).

سَجاؤ (فت س ، و مج) امذ.
خُوبصورتی ، بناؤسنگھار ، رکھ رکھاؤ. کیا مجال کہ جو باتیں دلّی والوں کو سجتی ہیں اُن کے سجاؤ میں کراچی میں ذرا فرق آیا ہو. (۱۹۶۸ ، یادِ شاہد ، ۱۷). [سجانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سُجَّد (ضم س ، شد ج بفت) امذ ؛ ج.
سجدہ کرنے والے ، عبادت گزار.

سفینہ نوح کا اللہ نے تجھ کو بنایا ہے
تو ہی بیڑا کرے گا پار سب فسّاق و سُجّد کا
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲). [ساجد (رک) کی جمع].

سِجْدات (کس س ، سک ج) امذ ؛ ج.
سجدے. بادشاہ اور وزیر کے تئیں حد سے زیادہ خوش خرمی حاصل ہوئی اور سجداتِ شکر جنابِ الٰہی میں بجا لائے.(۱۷۹۲ ، عجائب القصص (ترجمہ)، شاہ عالم ثانی ، ۳۴) [سجدہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

سَجْدار (فت س ، سک ج) صف مذ.
چھیل چھبیلا ، طرح دار ، بانکا. ایک بولی کہ ہُوا وہ مردوا بھی ایسا سجدار نکیلا حسین مہ جبین ہے کہ ملکہ پر کیا موقوف میرا بھی اپنے دیدوں کی قسم عجب حال ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۲). [سج + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

سَجْدَتَین (فت نیز کس س ، سک ج ، فت د ، ی لین) امذ ؛ ج.
دو سجدے. دوسری اور چوتھی رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی قرار دے کر تمام کرے. (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام کامل جدید ، ۱۳۴). [سجدہ (بحذف ہ) (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

سَجْدَہ (فت نیز کس س ، سک ج ، فت د) امذ.
۱. تعظیم یا عقیدت میں زمین پر پیشانی رکھنا؛ عجز اور اطاعت کا اظہار.
کیا تج نیہہ کا یارا سنجے چوندھر سو سب حیران
ہمیں سجدہ کریں دایم ہمارے من کے سرور کوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵).
محراب بیچ سجدۂ ربانی ہے زاہدو
ان ابروؤں کوں دیکھ کہ قامت کوں خم کرو
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۳).
سجدہ کرنے میں سر کشیں ہیں جہاں
سو ترا آستان ہے پیارے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۸) . حضرتِ یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے اُترے اور اُن کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں ، ان سب نے آپکو سجدہ کیا ... سجدہ کرنے سے تواضع کرنا اور مطیع ہونا مراد ہے . (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۳۷۷).
خود فریبی روانہ ہو جائے
کوئی سجدہ ادا نہ ہو جائے
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۷۵). **۲. نماز کا ایک رکن ، اس میں پیشانی ناک ہاتھ ، گھٹنے اور پانو کی انگلیاں زمین سے مَس ہوتی ہیں ، خُدا کے سامنے سر جُھکانا.** وضو کر کر چہار سجدے کرنے تے کیا حاصل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۹).
ایسا مقبل کہ سب ملائکِ نور
اوس کے سجدے لیے ہوئے ماسور
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱).
تھے قبلہ رُو جُھکے ہوئے سجدے میں شادویں
لب ہلتے دیکھے شاہ کے آیا وہ جب قریں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲). صبح و شام خدا کا نام لیا کر اور رات کے وقت دیر تک اسکو سجدہ کیا کر. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۰۹). وہ رکوع پورا کرتا ہے نہ سجدہ. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۹). **۳. قرآن شریف کی ایک سورہ کا نام** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [ع : (س ج د)].

ـــ اَدا کَرْنا ف م.
فرض کی بجا آوری کے طور پر سر جُھکانا ، ماتھا ٹیکنا.
کہ شجر و حجر بھی سارے جناور
کئے خیرالبشر سجدہ ادا کر
(۱۸۳۷ ، گلبنِ عصمت ، ۱۰).

ـــ اِنْقِیاد کس اضا (ـــ کس ا ، سک ن ، کس ق) امذ.
اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسری چیز کا سجدہ جو اس کے تابع ہونے یا رام ہونے کے لیے کیا جائے . سجدہ دو طرح پر ہے ایک سجدۂ طاعت و عبادت ... دوسرا سجدۂ انقیاد و خضوع جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ. (۱۹۱۱ ، تفسیر ، القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۴۳۵). [سجدہ + اِنقیاد (رک)].

ـــ تَحِیَّت کس اضا (ـــ فت ت ، کس ح ، شد ی بفت) امذ.
تعظیمی سجدہ ، ازراہِ تعظیم کسی شخص کے آگے جُھکنا ، شاہی سلام ، تسلیمات. یہاں سجدۂ عبادت نہ تھا سجدۂ تحیت تھا اور خاص حضرت آدم کے لیے تھا . (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۱۲). [سجدہ + تحیت (رک)].

ـــ تَعْظِیمی کس صف (ـــ فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ.
وہ سجدہ جو ازراہِ تعظیم کسی مرشد یا ولی کو کیا جائے ، تعظیم کے لیے سر کو جُھکانے یا زمین پر پیشانی ٹیکنے کا عمل. سجدۂ تعظیمی جو تمام دوسرے مذاہب میں خُدا کے سوا اوروں کے لیے بھی جائز تھا اسلام نے اس کو بھی حرام کر دیا. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۶۲). سجدۂ تعظیمی پچھلی شریعتوں میں جائز تھا. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۳۰). [سجدہ + تعظیم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ تِلاوَت کس اضا (ـــ فت ت ، و) امذ.
مختلف سورتوں میں قرآن حکیم کی چودہ آیات پر سجدہ لکھا ہے جن کی تلاوت کے بعد سجدہ ضروری ہے نہ کرے گا تو گنہگار ہوگا.
یہی سجدہ کوئی سہو کا اے عزیز
تلاوت کا سجدہ ہی واجب ہے نیز
(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۱۲۳). اگر نماز جنازے میں کوئی بالغ یا لڑکا قہقہہ کرے تو وضو نہیں ٹوٹتا اسی طرح سجدۂ تلاوت میں . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳۰). جس آیت پر سجدہ کا نشان ہو جب وہ آیت ختم ہو جائے تو فوراً سجدہ کر لے ، اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں. (۱۹۱۹ ، معلّمہ ، ۴۴). [سجدہ + تلاوت (رک)].

ـــ دَرْشَن کس اضا (ـــ فت د ، سک ر ، فت ش) امذ.
(کنایۃً) بادشاہوں امراء و رؤسا کی ملاقات کے لیے حاضری اور تعظیم ، تسلیمات.

کرتے ہیں عطاءِ زر سے تالیفِ قلوب
جو سجدۂ درشن نہ کرے وہ معتوب
(۱۹۶۷ ، لحنِ صریر ، ۲۵۳). [سجدہ + درشن (رک)].

---ریز (---ی مج) صف.
سجدہ کرنے والا ، بار بار سجدہ کرنے والا.

پیہم ہے سجدہ ریز یہاں فرق و فرقداں
کیا کیا ہوا بلند ترا آستانہ آج
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۱۲).

کہاتے ہیے قریب بہت خانقاہ میں
اب سجدہ ریز ہوں گے تری بارگہ میں
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۸۳).تم موتیوں اور چاندی کے سرسراتے پردوں اور حسن کی دیویوں کے لچکیلے جسموں سے سجے تخت سے نیچے اُتر آؤ گے تو میرے تمام موسم ، تمام رنگ اور تمام آبادیاں سجدہ ریز ہو جائیں گی . (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۶۸). [سجدہ + ف : ریز ، ریختن ـ بکھیرنا].

---ریزی (---ی مج) امث.
سجدہ میں جُھکنا.

ہم توہم کے آستانے پر
سجدہ ریزی کو دین سمجھتے ہیے
(۱۹۵۳ ، تشنگی کا سفر ، ۱۰۰). [سجدہ + ریز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَہْو کس اضا(---فت مج س ، سک ہ) امذ.
۱. **نماز میں بعض واجب ارکان کے سہواً چھوٹ جانے سے نماز کی آخری رکعت میں دو سجدے کئے جاتے ہیں جن سے لغزش کی تلافی ہو جاتی ہے.** اگر کوئی شخص ایک سجدۂ سہو کی تمام جزئیات کو ازبر کرنا چاہے ... تو نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے . (۱۸۷۸ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۶۳). وشبہ:سجدۂ سہو کا کیا طریقہ ہے. (۱۹۱۶ ، نُعلقہ ، ۴۴). اسی طرح احتیاطاً ہر واجب کی کمی کے لیے سجدۂ سہو بجا لائے .(۱۹۶۲ ، تحفۃالعوام کامل جدید ، ۱۳۸). ۲ .**کسی شخصیت کے آگے پیشانی جُھکا دینا، اسکی اطاعت قبول کرلینا ، بُھول چُوک کی معافی تلافی.** مولوی یوسف شاہ ... نے مہاراجہ کشمیر ... کی اطاعت کا مشورہ دیا ، یہ دیوبند کے اس فارغ التحصیل کا سجدہ سہو تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳). [سجدہ + سہو (رک)].

---شُکْر/شُکْرانَہ کس اضا(---ضم ش ، سک ک / فت ن) امذ.
شکرانے کا سجدہ ، دوگانہ نفل جو اللہ کا شکر گُزار ہونے کے لیے ادا کیا جائے ، شکر گُزاری.

کیا سجدہ اس وقت شکرانے کا
سو پایا جو تھا مُدّعا پانے کا
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۰۲).

وہ صنم آیا مرے گھر بے بُلائے آپ سے
رکعتیں دو پڑھ کے کیجے سجدۂ شکرانہ آج
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۰). جب فتح و ظفر کی خبر آئی تو سجدۂ شکرانہ بجا لائے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۱۹). میرا جی چاہا کہ اس پاکیزہ منظر پر سجدۂ شکر کروں. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۸). [سجدہ + شکر / + انہ ، لاحقۂ تمیز].

---شُکر بَجا لانا محاورہ.
شکر کا سجدہ ادا کرنا ، اللہ کے لیے شکر گُزاری کا اظہار کرنا. ہر نماز کے بعد تعقیبات سے فارغ ہو کر سجدۂ شکر بجا لانا سنتِ موکدہ ہے. (۱۹۶۲ ، تحفۃالعوام کامل جدید ، ۱۳۹).

---طاعَت کس اضا(---فت ع) امذ.
اطاعت و فرمانبرداری کا سجدہ ، حقیقی سجدہ ، وہ سجدہ جو اللہ تعالیٰ کو کیا جائے. سجدہ دو طرح پر ہے ایک سجدہ طاعت و عبادت جیسا کہ مسلمانوں کا سجدہ اللہ کے لیے . (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۳۳۵) [سجدہ + طاعت (رک)] .

---عِبادَت کس اضا(---کس ع ، فت د) امذ.
وہ سجدہ جو نماز میں ارکانِ نماز کے طور پر ادا کیا جاتا ہے . دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدۂ عبادت نہ تھا سجدۂ تحیّت اور خاص حضرت آدم علیہ السلام کے لیے تھا. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۱۲) [سجدہ + عبادت (رک)

---عَقِیدَت کس اضا(---فت ع ، ی مع ، فت د) امذ.
(کنایۃً) **قبولیت ، تسلیم ، قائل ہو جانا ، پسندیدگی .** میرزا کا فن کارانہ مزاج ہر حسین اور خوبصورت شے سے اثر پذیر ہوتا ہے اور اس کے حضور سجدۂ عقیدت بھی پیش کرتا ہے .(۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۲۵). [سجدہ + عقیدت (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
خاکساری و فروتنی سے جُھکنا ، سر کو زمین پر رکھنا.

وہی نور ہوا جب پر آدم نمود
فرشتے کیے اوس کے تئیں تب سجود
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵).

سُونے کعبہ تیرے عاشق سجدہ کرتے ہیں کوئی
تیرے ابرو کی طرف قبلہ عمول ہو گیا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۷). ان کی بشارت اور نصرت سے معمور ہیں ... حضرت آدم کی بارگہ میں انہوں نے سجدہ کیا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۹).

کہ ایمان لا رہا ہوں روزِ اوّل
میں پہلی بار سجدہ کر رہا ہوں
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۷۳).

---کے گَھٹّے امذ ؛ ج.
وہ نشان جو نماز پڑھنے سے پیشانی پر پڑ جاتے ہیں ، گٹا.

جبیں پر بھی سجدوں کے گھٹّے پڑے
وظیفوں میں نت ہونٹھ ہلنے لگے
(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، مرزا جان طپش ، ۹۳).

---گاہ امث ؛ مخ سجدہ گہ.
۱. **سجدہ کرنے کی جگہ ، پیشانی ٹیکنے کا مقام.**

که معشوق کا سکھ ، ہے قبلہ گہ
سب ہیں عاشقاں کا ہوا سجدہ گہ
(۱۶۱۲ ، بھوگ بل ، ۳).
صبا گلی میں صنم کی نہ جا خبر نہیں ہے
کہ وہاں کا نقشِ قدم سجدہ گہ کسی کا ہے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۸۳).
راہ میں اسکی جو ثابت قدمی ہو تجھ سے
سجدہ گہ جانے ملک نقشِ کفِ پا تیرا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲).
یہ ہے شانِ آستانہ کہ ہے سجدہ گہِ عالم
یہ فضائے دل کی وسعت کہ وہ آستاں یہیں ہے
(۱۹۲۹ ، نقوشِ مانی ، ۱۳۸). ۲. **خاکِ کربلا یا لکڑی کی گول ٹکیہ جس پر شیعہ نماز کے وقت سجدہ کرتے ہیں.** وہ تخت بچھا ہے جانماز تسبیح کنٹھا ، سجدہ گہ موجود ہے. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۱۳۸) سجدہ بجا لانے سے قاصر ہو تو... سجدہ گاہ کو پیشانی سے قریب کر کے اس پر سجدہ کرے . (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام کامل جدید ، ۱۲۵). [سجدہ + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گری (---فت گ) امث.
سجدہ گزاری ، سجدہ ریزی ، سجدہ کرنا.
میرے تصورات کی سجدہ گری نہ پوچھ
اکثر جبینِ حُسن پہ سر دیکھتا ہوں میں
(۱۹۵۱ ، لوحِ محفوظ ، ۱۶۸). [سجدہ ، ف : گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُزار (---ضم گ) صف.
سجدہ کرنے والا ؛ (کنایۃً) معتقد. مغرب کے آستانے پر اس خیال کے لوگ روز سجدہ گزار ہیں وہ مشرق ہی کا ادنیٰ شاگرد ہے. (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۲۷).
لیل و نہار ، بت جھڑ بہار ، سجدہ گزار تیرے
یہ رنگ روپ ، یہ تیز دھوپ ، یہ چاند رات تیری
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۲۷). [سجدہ + ف : گزار ، گزاردن - ادا کرنا].

---گُزاری (---ضم گ) امث.
سجدہ کرنے کا عمل ، کسی کے آگے جُھک جانے کا عمل.
جیسوں کے ہمراہ باد پیمانیاں
کسی حور قافلہ کے حضور سجدہ گزاریاں
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۲۲).[سجدہ + گُزار + ی ، لاحقۂ کیفیت]

سَجْدے (کس نیز فت س ، سک ج) امذ ؛ ج.
سجدہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).

---پر سَجْدے ہونا محاورہ.
عاجزی اور انکساری دکھانا ، کسی کے آگے جُھک جُھک جانا.
اسطرف سے ہیں سجدے پر سجدے
اوسطرف سے کبھی سلام نہیں
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۳۸).

---کرنا ف م.
شکرانہ ادا کرنا. حفیظ نے تو سجدے کرنے شروع کر دئے اور میری بلائیں لینے لگے(۱۹۸۳ ، سوانح عمری و سفرنامہ حیدر، ۲۰۵).

---کی آیت امث.
قرآن پاک میں چودہ مقام پر ایسی آیات آئی ہیں جن کو پڑھ کر یا سن کر سجدہ کرنا لازم ہو جاتا ہے.
جہاں گردن جُھکائی فکر میں تشبیہ ابرو کے
مضامین رُوبرو سجدے کی آیت بنکے آتے ہیں
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۵۶).

---لُٹانا محاورہ.
بہت زیادہ سجدے کرنا ، نہایت شکر ادا کرنا.
آنکھوں نے ذرّے ذرّے پر سجدے لُٹائے ہیں
کیا جانے جا چُھپا مرا پردہ نشین کہاں
(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۸۱). پاکستان کی مٹی سے اس قدر پیار ہے کہ وہ اس سے تیمّم کرتا ہوا قدم قدم پہ سجدے لٹاتا ... ہے (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۸).

---مچلنا محاورہ.
سجدے کی ادائگی کے لئے بےتاب و بےقرار ہونا ، سجدے کا مضطرب ہونا.
بُتخانۂ جبیں میں سجدے مچل رہے ہیں
کافر ادا صنم ہے کافر بنا رہی ہے
(۱۹۳۹ ، نغمۂ حرم ، ۳۲).

---میں گِر پڑنا/گرنا محاورہ.
فوراً سجدے کے لیے زمین پر سر رکھ دینا.
محتسب نے آ کے محفل کو نمازی کر دیا
جُھک گئے خُم گر پڑا سجدے میں ہر پیمانہ آج
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۳). ساحرانِ فرعون نے موسیٰ کے معجزہ کو دیکھا تو خدائے موسیٰ و ہارون کے آگے سجدے میں گر پڑے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵).
جب گرا ہوتا ہوں سجدے میں تو سر سے اپنے
قافلہ سا تیری رحمت کا گُزرتے دیکھوں
(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۱۵).

سَجْرا (فت س ، سک ج) امذ.
صاف سُتھرا ، شفاف. اور کنہیں یہ سجراپانی ارے یہ ہراپانی. (۱۹۱۰ ، جانورستان ، ۵۷). یہ سجرا سجیلا بھرپور بدن جس پر کوئی داغ دھبّہ نہ پڑا تھا. (۱۹۰۲ ، پاکستان کا بہترین ادب ، ۱۹۳). [سجل (رک) کی تحریف].

سَجْڑَبا (کس س ، فت ج ، سک ر) امث.
سیج ، چھوٹی سیج.
جلائیں گے پھولوں کے انگار اک دن
چتا بن کے پھونکے گی سونی ، سیجڑبا
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۹۹). [سیج (رک) کی تصغیر].

سَجْع (فت س ، سک ج) امذ.
۱. **کبوتر یا قمری کی آواز یا خوش الحان پرندوں کی چہچہاہٹ.** قمری اگر ان سے فیض نہ لیتی سجع خواں نہ ہوتی. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۱۳۱). سجع کے لغوی معنی ہیں بُلبل اور قمری جیسے خوش لہجہ پرندوں کی آواز. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۹). ۲. **وہ عبارت جس کے فقروں کے کلمات ہم وزن یا باہم مقفی ہوں.**

کہا تب ان سے نیک تا پاک باطن
کہ قرآن کو کہیں ہم سجع کاہن

(۱۷۷۴ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۹۰). اس مرد کا کلام ہرگز کاہنوں کے سجع و زمزمہ سے مناسبت نہیں رکھتا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۰). تاریخ گوئی چیستان اور سجع کہنے میں ان کو بدرجۂ کمال مہارت تھی. (۱۹۸۰ ، جنگ نامۂ آصف الدولہ (مقدمہ) ، ۱۸). ۳. **نظم یا نثر کا وہ فقرہ جس میں کسی شخص کا نام بھی ہو اور اس کے علاوہ اس کے ظاہری معنی بھی درست ہوں ، نام کو اس طرح سے سجانا کہ وہ شعر کا جُزوِ مطلب ہو جائے.** جمن خان بدھو خان کے ناموں کے سجعے کوئی کہے تو کیا کہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۹۳). آپ کا سجع ہوالغفورالرحیم ہے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۲۰۳). سراج کے اجداد کا ذکر کرتے ہوئے پروانہ نے ایک سجع کا ذکر کیا ہے. (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی ، شخصیت اور فکر و فن ، ۱۲). [ع].

---آفرینی (---مد ا ، سک ف ، ی مع) امث.
حُسنِ ترتیب ، موزونیت. زندگی کو حُسن و دل کشی ... سے مُزیّن کرنے کی خواہش قافیہ آرائی اور سجع آفرینی کے رُوپ میں جلوہ گر ہوتی ہے. (۱۹۶۶ ، فن اور فنکار ، ۱۱۶). [سجع + ف : آفرین ، آفریدن - پیدا کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
نثر میں ہم قافیہ فقرے لکھنا ، نثر میں قافیہ بندی. ان کی تحریر میں بھی وہ لفاظی ، سجع بندی ، پائی جاتی ہے کہ جسے سُن کر ... طبیعت اُلجھے. (۱۹۰۳ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۳۳). [سجع + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خواں (---و معد) صف.
خوش الحان ، ترنم سے پڑھنے والا. قمری اگر ان سے فیض نہ لیتی سجع خواں نہ ہوتی. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۱۳۱). [سجع + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا].

---گو (---و مج) صف.
نثر میں ہم وزن اور ہم قافیہ جملے بولنے یا لکھنے والا ، سجع کہنے والا. ایک سجع گو کے الفاظ میں ... ایسے وقت میں وہ غیرت پسند ہو جاتا. (۱۹۰۹ ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۲۲۸). [سجع + ف : گو ، گفتن - کہنا].

---مُتَوازِن کس صف (---ضم م ، فت ت ، کس ز) امذ.
دو لفظوں کے وزن اور اعداد و حروف میں موافقت مگر روی میں مخالفت ، جیسے : مراتب و مراسم. جب سجعِ متوازن (موازنہ) ... بیشتر الفاظ میں پایا جائے تو اسے مماثلہ کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۸۸). [سجع + مُتوازن (رک)].

---مُتَوازی کس صف (---ضم م ، فت ت) امذ.
دو لفظوں کے حروف روی و وزن اور عدد حروف میں موافقت ، جیسے: گُل و مُل ، وطن و چمن ، بہار و نگار ، خیر و اثر ، سفر و سقر خمار و شمار (فرہنگ آصفیہ ؛ فیروزاللغات). [سجع + متوازی (رک)].

---مُطَرَّف کس صف (---ضم م ، فت ط ، شد ر بفت) امذ.
دو لفظوں کے حرف روی میں موافقت مگر اعداد و وزن میں مخالفت ، جیسے: اطوار و وقار ، اظہار و بہار ، عنوان و جان (فرہنگ آصفیہ ؛ فیروزاللغات). [سجع + مُطَرَّف (رک)].

سَجَکْنا (فت س ، ج ، سک ک) ف ل (قدیم).
جھجکنا ، رُکنا ، ہچکچانا.

کیوں سجکتا ہے تُو اک بوسے کے دیتے اللہ
مجھ سے لینا جو ترا اس میں زیاں ہووے گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۰). [جھجکنا (رک) کا قدیم املا].

سُجَکْھا (ضم س ، فت ج ، شد کھ) صف ؛ امذ ؛ امر سُجھکا
بینا ، آنکھوں والا ، جو دیکھ سکے. یہ مُوا کہتا ہے کہ وہ بندہ اندھا ہے یہ تو خاصہ سُجکھا ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۳۹). [سُجھکا (رک) کا ایک املا].

سَجَگ (فت س ، ج) صف.
بیدار ، ہوشیار ، خبردار ، محتاط.

جو راجا اس سجگ نہ ہوتی
کاکر راج کہاں کر کوتی

(۱۶۳۹ ، ملک محمد جائسی (شبد ساگر)). [پ : सजग].

سَجَگیل (فت س ، سک ج ، ی مع) امث.
یہ ایک سفید اور چکنی مٹی ہے دکانوں کو قلعی کرنے میں استعمال کی جاتی ہے، بطول (آئینِ اکبری ترجمہ ، ۱ ، ۱ : ۳۳۷). [مقامی].

سَجَل (فت س ، ج) صف.
پانی سے بھرا ہوا ، پانی والا ، غدار ، گیلا.

کھیاں سوں کج سجل ہے کر ، نین پیالے ہو دوڑے سو
سو جل سم رنگ سراہاں ہے جوانی دھوپ جھالاں کے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۱).

میں ایک ہوگئی برہ سے بیکل
برنائی پہ چل رہی ہوں آنکھیں ہیں سجل

(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، فراق ، ۳۷۲). [س : सजल].

سِجِل (۱) (کس س ، کس ج نیز فت) امث ؛ امذ.
۱. **مہر کیا ہوا کاغذ یا سند ، دستاویز.**

ساری عدالت اُلفتِ صادق کی ہے گواہ
مہروں سے ہے لی ہوئی اپنی سجل تمام

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۹).

کتابِ شرع اُنہیں کی سوانح عمری
انہیں کا تذکرہ ذا کر کو ہے جناں کی سجل

(۱۹۰۳ ، صحیفۂ ولا ، ۱۰۸). ۲. **معاہدوں یا اقرار ناموں کا رجسٹر ، قاضی کا تحریری فیصلہ ، عدالتی یادداشت.**

جو کُچھ اون تھیں ہوتے ہیں باتاں سکل
اسی وقت لکھتا کِکر در سجل

(۱۷۳۶ ، قصّۂ فغفورِ چین ، ۳۵).

تمہارے جھوٹے دعووں کو ہمارا دل نہ مانے گا
سجل قاضی نہیں لکھتا کبھی جُھوٹی گواہی پہ

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۱۵۸). مضمون نگاروں کی فہرست بھی شاہی مقدسوں کی سجل ہو جائے گی. (۱۹۳۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ : ۷). **۳. جج کی مہر ، لکھنے والے فرشتے ، کراماً کاتبین ، کاتب ، محرّر** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع : (س ج ل)].

سِجَل (رک) (کس س ، فت نیز کس ج) صف.
۱. عُمدگی اور سلیقے سے ترتیب دیا ہوا ، آراستہ و پیراستہ.

سجل ہے جُن کے دسترخوان میں سب کو
وہ گُلرو سے بھی کہتی تھی خوش ہو

(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۳۸). دو ایک شعر ایسے صاف سجل اور گویا سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں کہ بے تکلف زبان پر چڑھ گئے ہیں. (۱۹۳۶ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۷۳). یہ شگفتہ ، سجل اور تازگی لئے ہوئے اشعار ظفر کی شاعری کا بہترین انتخاب ہیں. (۱۹۷۰ ، بُرشِ قلم ، ۵۹). **۲. صاف ، ستُھرا ، عُمدہ ؛ نفیس ، آئینہ.**

آوے نہ نظر جس میں رُخِ یار کا جلوہ
دل کا بھی سجنجل تو نہیں ہے سجل اِتنا

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۶۱). لونڈیوں کے عرض کرنے کا یہ مطلب کہ عورتوں کا کام کیسا ہی سجل کیوں نہ ہو مردوں کے کام کو نہیں پا سکتا. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۷۳). لکڑی کے تختوں پر مٹی کے اس قدر سجل ، حسین سبک اور نازک کھلونے اُوپر تلے رکھے ہوئے ہیں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۰۰). **۳. درست ، مُتناسب.**

نِکلی جو روح خانۂ تن ہو گیا خراب
ممکن نہیں مکان سجل بے مکیں رہے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷۵). ابھی ان کا ضافا بھی ٹھیک نہیں ہوا لیکن بھی سجل نہیں ہوئی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، وفا کی دیوی ، ۴) **۴. چمکیلا ، چمکایا ہوا.**

چھبیلی کیس کھب کھب دیکھ رہے نیناں خیالاں کے
کہیں کجلی سجل ہوجاں کہ پندو سیام ڈھالاں کے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۱). **۵. بڑا ، وزنی ، طاقتور.** سین خان طاقت کے اعتبار سے مجھ سے بہت سجل تھا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۱۱). **۶. (بیوپاری) کھرا مال جس میں کھوٹ نہ ہو ، کھرا سکّہ جس میں کوئی نقص نہ ہو** (اب و ، ۴ : ۸ ؛ اب و ، ۷ : ۲۰). [س : سَج + اِل सज्ज + इल].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
عُمدگی ، خوبصورتی ، آراستگی ، تراشیدگی ، سجل پن ، صف بندی ... وہ محاسن ہیں جو فنون لطیفہ کو محبوب اور انبساط آفریں بناتے ہیں. (۱۹۵۸ ، تنقیدی نظریات ، ۲۳۸). [سجل + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرْنا ف م.
عُمدگی اور سلیقے سے مرتب کرنا ، آراستہ کرنا ، چمکانا.

بسی کس روز کیا کرتے تھے ہونٹوں پہ سجل
کب شفق کرتے تھے تُم پان کی سُرخی سے خجل

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۲۱۷). بقیہ حصّے کو مکمل کرنے کا کام شکل بدلنے والوں ، آخری اصلاح کرنے والوں ، سجل کرنے اور سنوارنے والوں ... کے لیے چھوڑا جانے لگا. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲۳۶).

سَجْلات (فت س ، سک ج) امث ، ج.
سجل کی جمع جس کے معنی قبالہ و ہنڈی اور حکمنامۂ قاضی کے ہیں ، اِصطلاحاً وہ خطِ عربی جو پیچ در پیچ بقلم خفی لکھا جاتا تھا تاکہ حروف کے ردوبدل کا امکان نہ ہو (صحیفۂ خوشنویساں ، ۲۵). [سجل + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــ شَرْعِیَّہ کس صف (ـــ فت ش ، سک ر ، کس ع ، فت ی) امث.
اندرہ میں وقف کی نظامتِ عمومی کے کاغذات اور دستاویزوں کے مجموعے جو سجلاتِ شرعیہ کہلاتے ہیں. (اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۰). [سجلات + شرع (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سَجَن (فت س ، ج) صف مذ.
۱. دوست ، (مجازاً) دلبر ، پیارا ، من موہن ، معشوق ، محبوب ، ساتھی ، ہم خیال ، ہم نوا.

پرو کھینچ لے ایک دھر تار سر
سجن کھینچ لے تار سر اور دھڑ

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۷۵).

سجن کے عشق تھے اے جیو بس نہیں کرتا
دیوانگی کوں دینے سوا مس نہیں کرتا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۵).

سجن نے یک نظر دیکھا نگو مست سوں جس کُوں
خراباتِ دو عالم میں سدا ہے وہ خراب اس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰).

یہ ایسی کس نے سکھائی ہے تُم کو چترائی
سجن ہمن سے کہو اپنے دل کی بتیاں سانچ

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۲۴).

وہ بھولا سا اک گیت غلطاں فضا میں
سجن آج آئے ہمارے دوارے

(۱۹۴۴ ، عرش و فرش ، ۴۶). سبھی سجنوں نے جواہر لال کے خلاف مظاہرے کئے اور واپس جاؤ کے نعرے لگائے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۶۴). **۲. شوہر ، پتی ، خاوند.**

خلوت میں سجن کے میں موم کی بتی ہوں
یک پاؤں پر کھڑی ہوں ، جلنے پرت بتی ہوں

(۱۵۱۸ ، لطفی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۸)).

میں عورت ہوں اُس کی وہ میرا سجن
سلامت رہے مرد گلشن چمن

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۶)).

دولھا نے جانا نہ دولہن کو
دولہن نے دیکھا نہ سجن کو

(۱۸۸۴ ، بیوہ کی مناجات ، ۲۰).

آؤ سجن گھر آؤ رے اب تو ہم کو سُونی رات ڈرائے
کاری کاری بدلی رُلائے بجلی من میں آگ لگائے
(۱۹۳۹ ، طیور آوارہ ، ۸۳). [س : سَجْن सज्जन].

--- تُم جُھوٹ مَت بولو ، خُدا کو سانْچ پیارا ہے ، کَہاوَت ہے بَڑوں کی یُوں کَدھی سانْچا نہ ہارا ہے کہاوت.
پیارے جُھوٹ مت بولو ، خُدا سچ کو پسند کرتا ہے ، بڑے بوڑھوں کا کہنا ہے کہ سچا کبھی نہیں ہارتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سِجْن (کس س ، سک ج) امث.
قیدخانہ ، زِندان ، جیل . جواب دینا سِجن ہے ، محبوب کی شان سے نہیں کہ سِجن میں بند ہے بخلاف عدو کہ سجن اسکے مناسب ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۸۲).

آپ زِنداں میں مُقَیَّد تختِ شاہی پر یزید
سچ ہے دنیا جنت الکفّار ہے سِجنُ المومنین
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۷۰).

بازارِ زندگی میں حیاتِ دوام کا
سجن و صلیب و سانپ سم ہی تو ہے ثمن
(۱۹۶۶ ، ساق ، ستمبر ، ۹۳). [ع : (س ج ن)].

سَجّن (فت س ، شد ج بفت) امذ.
پہننا ، باندھنا ، تیار ہونا ، محافظ ، سنتری ، پہریدار ، گھاٹ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : سج सज्ज].

سَجْنا (۱) (فت س ، سک ج) امذ.
پریتم ، ساجن. سجنا کیسے سوت ہو ، بھور بھئی اب جاگو پیا سجنا. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۵۳). [سجن (رک) کا ایک رُوپ].

سَجْنا (۲) (فت س ، سک ج) ، (الف) ف ل.
۱. زیب دینا ، پھبنا ، موزوں ہونا.

تج کون سجے مہر بور قہر جم اتے جگ بتی
تج کون سہاوے سدا داد و بسد گیر و دار
(۱۶۰۸ ، غواصی ، ک ، ۵۹).

جسے ہیں جامۂ زیب جہاں میں سبھوں کے بیچ
سجتی ہے تیرے بر میں سراپا قبائے عہد
(۱۷۰۹ ، دیوانِ زادہ حاتم ، ۸۰). میں نے کہا کہ بخدا تمھیں مُونچھیں ایک آنکھ نہیں سجتیں (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۴۳). اگنانی ہونا برہمنوں کو نہیں سجتا (۱۹۸۵ ، حسے سے دور ، ۵۸). ۲. بننا سنورنا ، آراستہ ہونا.

آج کچھ ایسا سجا اپنی طرح یار کہ بس
جان و دل ہو ہی گیا دیکھ گرفتار کہ بس
(۱۷۹۹ ، دیوانِ جدا ، ۳۸).

ہر کلی کیسی ہے کھل کر تیرے دیوانے سے
دیکھ بکتی ہے یوں سج کے بزی خانے سے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۷).

میں بھی اس کی طرح اک دن دہر میں آباد تھی
سجتی تھی بنتی تھی ، مسرور تھی اور شاد تھی
(۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۰۱). ۳. **ترتیب اور ڈھنگ سے لگنا ، موزوں ہونا ، مرتب ہونا.** ہر چیز قرینہ سے رکھی سلسلہ سے دھری خوبصورتی سے سجی ... کاغذ کا پُرزہ تک نہیں. (۱۹۱۵ ، گرداب حیات ، ۵۰). ۴. **آراستہ کرنا ، خوبصورت بنانا ، سجانا.**

وہ دستار نواب مرحوم کی
حسن شاہ نے ان کے سر پہ سجی
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۱۰).

نہ توئی ہے نہ کناری نہ گوکھرو نس پر
سجی ہے شوخ نے انگیا بنت کے مینے میں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۴۳).

حافظے کو سچ ہماری یاد ہے
ذہن کو دنیا کی فکروں سے بچا
(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۴۳).

تیری دہلیز پر سجا آئے
پھر تری یاد پر چڑھا آئے
(۱۹۸۳ ، نسخہ ہائے وفا ، ۲۰۶). ۵. **زیبِ تن یا زیبِ سر کرنا ، ہتھیار وغیرہ لگانا.**

پکارتا ہے یہ گردوں کہ چشمِ بد ہے دور
کبھی جو سج کے نکلے ہو سر پہ چیرا سبز
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۸۳).

جب ہو گئی یہ سُن کے سکینہ جگر فگار
عباسِ دلاور نے سجے جنگ کے ہتھیار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۵۳).

گداز جسم قبا جس پہ سج کے ناز کرے
دراز قد جسے سروِ سہی نماز کرے
(۱۹۶۱ ، نقش فریادی ، ۵۸). ۶. **خوان ، دسترخوان یا میز پر کھانے چُننا** . تھوڑی دیر میں میز اس نے انواع و اقسام کے کھانوں سے سج دی . (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۷۹) . [سجا (رک) کا لازم].

--- بَنْنا محاورہ.
آراستہ ہونا ، بننا ، سنورنا. میرا سامان تیار تھا اور میں سج بن کر تُم سے رُخصت لینے کو آنے کے لیے تیار ہو چکا تھا (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱۳۱).

سُجْنا (ضم س ، سک ج) ف ل.
سُوجھنا ، سوجنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سُوجھنا (رک) کا ایک املا].

سَجْنات (فت س ، سک ج) صف.
مشہور ، معروف ، معلوم ، جو محسوس ہو (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : सज्ञानक].

سَجْنان (فت س ، سک ج) صف.
عقلمند یا دانا آدمی ، عالم و دانا ، ہوشیار ، درویش (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ شبد ساگر). [س : सज्ञान].

سَجَنجَل (ــــ فت س ، ج ، سک ن ، فت ج) امذ.
۱. آئینہ ، شیشہ.

اپس آپ دیٹھا سجنجل سنجھار
ترنج معتبر سٹیا جل سنجھار
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۸).
دعا تج ثانوں لے منگیا صفائی بخش ہر دل کوں
تو سیری طبع ہر دعوا سہا دے نت سجنجل کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۷۶).
نہ نکلے بحرِ حیرت سوں جو ہوئے اس مکھ کا ہم زانو
یہ بوجھے وو جو پہنچا ہے سجنجل کے معانی کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۱). دل میں کدورت نہیں ، ہر سینہ سجنجل ہے.
(۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۹). ۲. **گلا ہوا سونا چاندی ؛ زعفران ؛ مصفّا ، خالص ؛ شیشہ** (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات).
[ع ‍ یو].

سَجَنْوا (فت س ، ج ، سک ن) امذ.
محبوب ، معشوق ؛ دوست ؛ شوہر.
مرے چت چور سجنوا ! مرے مطلوبِ حَسیں
جادۂ راہِ وفا جُز دمِ شمشیر نہیں
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۵۳). [سَجن + وا ، لاحقۂ تصغیر].

سَجْنی (فت س ، سک ج) امث.
۱. **معشوقہ ، پیاری ؛ بیوی.**
نبی صدقے قطباں کوں سجنی ملی ہے
کنھو عاشقاں دہراے رنگی کہانی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۱). سچ ہے کہ پیتم کے بجوگ کا صدمہ سجنی کے لئے زیادہ غمنا ک ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا ، ۹۸).
جب گود ہے آنکھوں کی خالی ، تو دل میں چُبھن پھر کیسی ہے
سجنی مجھے خود معلوم نہیں یہ جادو کون جگاتا ہے
(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۹۱). ۲. **سہیلی ، بہیلی ، گوئیاں ، آلی.**
اُٹھ ری بولی ہو رہی تو کیا پڑی سووے ری
رین گئی تو جاگے دے سجنی دن مت کھووے ری
(۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۳۷). [سجن (رک) کی تانیث].

سِجْوانا (فت س ، سک ج) ف م.
آراستہ یا درست کرانا. بیشتر مکان عالیشان پائیں باغ کے متصل سجوا رکھا تھا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۷). شہریار نے ... آمد کی خبر سن کر ... بیشتر سے مکان عالیشان ... سجوا رکھا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵). [سجانا (رک) کا تعدیہ].

سَجَوٹی (۱) (فت س ، و لین) امث (قدیم).
زیب و زینت.
سنے اس بات پر دیوان انگوٹھی
اڑی شاہی سلیماں کی سجوٹی
(۱۷۰۵ ، دُرِّ مجالس (عبداللہ) ، ۵۰). [سجاوٹ (رک) کا بگاڑ].

سَجَوٹی (۲) (فت س ، و لین) امث.
سوکھا غلہ جو ماما کو تنخواہ کے علاوہ کھانے کے بدلے دیا جاتا ہے (بہارِ اُردو لغت (خدا بخش لائبریری جورنل ، پٹنہ). [مقامی].

سُجُود (ضم س ، و مع) امذ ؛ ج.
سجدہ (رک) کی جمع (تراکیب میں مستعمل).
شوق سجود کیجئے ہر جا کہ دلربا تجھ
یوں بُوجھنا نہیں ہے یا دار کا یو سک کا
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵). سہر یو بات سن ، عشق کوں سجودِ تسلیم کر ، شہر بدن کوں روانہ ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۹۵)
وہ کیا کیچڑ سے آدم کا وجود
پس کرایا وہ فرشتوں کو سجود
(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۱). کوئی قیام میں کوئی سجود میں کوئی رکوع میں مشغول ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳).
ہے ازل سے ان غریبوں کے مُقدّر میں سُجُود
ان کی فطرت کا تقاضا ہے نمازِ بے قیام
(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۱۵).
سجود میں ہے وہ اثر
کبھی نہ ہو سکے گا کم
(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۹۷). [ع : (س ج د)].

ــــ القَلب کس اضا (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، سک ل) امذ.
(تصوف) سجود القلب کہتے ہیں فانی ہونا سالک کا ، مشاہدہ حق اس طرح پر ہو کہ ہوش و حواس باقی نہ رہے (مصباح التعرف ، ۱۳۰).
[سجود + رک : ال (۱) + قلب (رک)].

ــــ صَمَدی کس صف (ـــ فت ص ، م) امذ.
خدا کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کا عمل ؛ (پہلوانی) پہلوان لوگ اپنی اصطلاح میں اس سجدہ کو کہتے ہیں جو وہ یا تو کشتی لڑنے سے پہلے کریں یا کشتی لڑنے کے بعد . وہی زور شور تھے ، قدم بڑھانا یکمستی دودستی پر آنا ... کبھی قل احمدی ، گاہ قصاب شکن ، گاہ سجودِ صمدی. (۱۸۷۹ ، بوستان خیال ، ۹ : ۳۳۱). [سجود + صمد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَجی (فت س) صف.
آراستہ ، مزیّن ، با رونق ، سجاوٹ سے بھرپور.
تُم بھی اِن کاجل سے سجی آنکھوں میں آنسو لے آؤ
تم بھی ان کومل ہونٹوں سے چاہت کے سنگیت سناؤ
(۱۹۸۶ ، کلیاتِ منیر نیازی ، ۱۲). [سجنا (رک) سے حالیۂ تام].

ــــ دَھجی (ـــ فت دھ) صف.
سجی سجائی ، آراستہ پیراستہ. سجی دھجی عورتیں تِل ، گُڑ ، بیر ، امرود اور کنڈیریاں بانٹ رہی تھیں. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۴).

ــــ سَجائی (ـــ فت س) صف.
آراستہ پیراستہ ، سجی ہوئی. صدر میں ایک بارہدری عظیم الشان ... نظر آئی جھاڑ شیشہ آلات سے سجی سجائی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۶). سجی سجائی دکانوں پر تو میں خواہ مخواہ جاتا ہوں. (۱۹۵۰ ، تیسرا آدمی ، ۲۰۵). [سجی + سجائی (سجانا (رک) سے حالیۂ تمام)].

ـــــ نہ وجی دُولھا کی مَوسی کہاوت۔
ناموری کے موافق لیاقت کا نہ ہونا (نجم الامثال)۔

سَجّی (۱) (فت س ، شد ج) امث۔
ایک قِسم کی کھار جو اس جگہ سے نکلی جاتی ہے جہاں کی مٹی پُھول جاتی ہے، یہ صابن کا جُزوِاعظم ہے، سوڈے کاربن اور آکسیجن کا ایک مرکب جو کپڑے دھونے کے کام آتا ہے ؛ بعض جڑی بُوٹیوں کو جلا کر بھی بنائی جاتی ہے اس کا مزہ شور اور نہایت تیز ہوتا ہے، اشخار، قلی۔ عس الحمار : شخار یعنی سجی۔ (۱۳۳۳ ، بحرالفضائل (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۲۳))۔

اور اک دو پیسہ بھر لے آنبہ ہلدی
سگا سجی بھی تُو اتنی ہی جلدی

(۱۷۹۵ء ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۳)۔ جب شیخ روشن شاہ صاحب ان کی خدمت میں آئے تو حضرت قناشاہ صاحب نے سجی اور صابون گھول کر ان کے سر پر ڈالا۔ (۱۸۶۳ء ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۲۳)۔ پانی میں سُہاگہ و سجی ڈال کر گلائیں (۱۹۳۰ء ، جامع الفنون (ترجمہ) ، ۲ : ۸۸)۔ پیاز کے پانی میں زردہ چونہ ، یا تیل یا مازو یا مجیٹھ یا سجی میں سے کوئی چیز ذرا سی ملا کر لکھیں حروف نامعلوم رہیں گے۔ (۱۹۶۳ء ، صحیفۂ خوشنویسان ، ۶۷)۔ [س : سرّجکا सज्जिका]۔

ـــــ کا تیل امذ۔
وہ تیل جو سجی کے نمک سے تیار کیا جاتا ہے ، سجی کے نمک کو اگر رات میں شبنم میں رکھ دیں تو خود بخود تیل ہو جاتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۲۷)۔

ـــــ کا نَمک امذ۔
سجی سے بنایا جانے والا نمک جو اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ سجی ایک پاؤ اور چونا ایک سیر دونوں کو دس سیر پانی میں بھگو دیں ، دو تین روز کے بعد مقطر کر کے پانی کو اس قدر کہ نصف رہ جائے جوش دیں پھر سرد کر کے دوسرے روز پھر اسی طرح کریں تمام پانی جل جائے گا اور نمک رہ جائے گا۔ ہر مرتبہ آگ میں تاؤ دیکر سجی کے نمک میں اور سانبھی کے چاول کی (پیچ) میں بجھا دیں یہاں تک کہ تلوار بنانے کے لائق مقدار میں رہ جائے ، (۱۸۸۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۸۹)۔ اور سجی سے ایک چیز اڑائی جاتی ہے اسے شب القلی اور شب المعصفر کہتے ہیں یعنی ... سجی کا نمک ہے۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۲۵)۔

ـــــ کے ڈھیلے امذ ، ج۔
سجی کے وہ گول ڈھیے جو نمی کے سبب از خود جم جاتے ہیں ان سے کپڑے دھونے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ کپڑے دھونے کے لیے کام میں آنے والی ازکار رفتہ سجی کے ڈھیلے بھی مل جاتے ہیں۔ (۱۹۹۲ء ، صحیفہ ، جولائی ، ستمبر ، ۵۵)۔

ـــــ کھار امذ
سجی نمک اول سجی کو جلا کر کھلا لیتے ہیں پھر کُوٹ کر پانی میں جوش دیتے ہیں ... کہ سجی کھار یعنی ملح لفظی یا نمک لفظی حاصل ہو جاتا ہے۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۲۶)۔ [سجی + کھار (رک)]۔

ـــــ گُلابی (ـــــ ضم گ) امث۔
سجی کی ایک قسم جسے لونی سجی بھی کہتے ہیں۔ پانی میں قدرے شکر و سجی گلابی و چوکیا سوہاگہ ڈال کر گلاویں۔ (۱۹۳۰ء ، جامع الفنون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳)۔ [سجی + گُلابی (رک)]۔

ـــــ مِٹّی (ـــــ کس م ، شد ٹ) امث۔
وہ کھاری مٹی جو کپڑے دھونے اور ہینے کے تمبا کو کو تیز کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے، سجی۔ انہیں سیبوں اور ترکیبوں سے ... بڑے بڑے اور کہن دار جنگل ... کو جلا کر سجی مٹی بن سکتی ہے۔ (۱۸۸۵ء ، مزید الاموال ، ۶۰)۔ کشمیریوں میں شاید اسی فائدہ کے واسطے پُھلی (جو ملک لداخ کی زمین کا کلر ہے)۔ یا سجی مٹی ملا کر چاء کو پکاتے ہیں۔ (۱۸۸۸ء ، رسالۂ غذا ، ۹۶)۔ [سجی + مٹی (رک)]۔

سَجّی (۲) (فت س ، شد ج) امث۔
قبائلی لوگوں کا مہمان نوازی کے لیے تیار کیا گیا ایک قِسم کا کھانا جو بھیڑ کے بچے کو روسٹ کر کے بنایا جاتا ہے۔ مہمان کے لئے "سجی" بنانا ضروری ہوتا ہے۔ سَجّی یہ سمجھ لیں کہ بھیڑ کے بچے کا "روسٹ"۔ (۱۹۷۶ء ، بلوچستان ، ماضی ، حال ، مستقبل ، ۱۲۱)۔ [مقامی]۔

سَجے (فت س) امذ ، ج۔
خوشنما نظر آنا ، بھلا لگنا ، خوبصورت نظر آنا ؛ سجنا (رک) کی مغیرہ حالت و جمع ؛ تراکیب میں مستعمل۔

سزاوار قدرت بزرگی تُجھے
کہ تجھ بادشاہی بعظمت سجے

(۱۷۳۶ء ، قصۂ فغفور چین ، ۱۰۶)۔ [سجنا (رک) کا مضارع]۔

ـــــ سَجائے (ـــــ فت س) صف۔
سجے ہوئے ، آراستہ ، درست ، صحیح ، مرتب۔ سیٹھ جی ان دونوں اسنام ملایک فریب اور نواب نامدار اور اپنے ایک مصاحبِ خاص لالہ ٹنھومل کو اس آراستہ اور سجے سجائے کمرے میں لے گئے۔ (۱۸۸۷ء ، جام سرشار ، ۳۸)۔ لفظوں کے صحیح استعمال ہی نے تو دھوکے دیئے ہیں۔ سجے سجائے مفہوم سے برگزیدہ جملوں نے ہی تو راہوں کو پُر آشوب بنایا ہے۔ (۱۹۸۷ء ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۲۸)۔ [سجے + سجائے (سجانا (رک) کا ماضیٔ ناتمام)]۔

سِجْیا (کس س ، سک ج) امث۔
سیج ، پلنگ ، چارپائی ، بستر ، بچھونا۔ ایک رات کے سجے سجیا پر بیٹھے ہوئے دونوں بات چیت کرتے تھے۔ (۱۸۹۰ء ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۰)۔ [سیج رک کی تخفیف و تصغیر]۔

سَجیل (فت س ، ی مع) صف۔
سجی ہوئی ، خوبصورت۔

بھگوان کرشن کی سجیل مُورت میں
جُپ جُپ سما گئی تھی میرا جیسے

(۱۹۷۸ء ، گھر آنگن ، ۳۶)۔ [رک : سجیلا]۔

سِجِّیل (کس س ، شد ج ، ی مع) امذ.
پتھر ، کنکر ، کنکری ، کھنگھڑ ، روڑا ، خُشک کچی مٹی سے بنے پتھر.

ڈالتے تھے لشکر کافر پہ سنگ
سنگ وو سجیل سے تھا بے درنگ

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۲۳۳). ابابیل ... مارتے تھے ... پتھروں سے ، وے پتھر سجیل سے بنے ہوئے یعنی زمین کی بھیگی مٹی سے کچے ، چھلے ، خُشک ہونے سخت ہے. (۱۸۷۶ ، تفسیر مرادیہ ، ۴۴۶). یعنی سجیل کی قسم کے پتھر ، یہ لفظ دراصل فارسی کے الفاظ سنگ اورگل کا معرب ہے ، اس سے مراد وہ پتھر ہے جو مٹی کے گارے سے بنا ہو اور پک کر سخت ہوگیا ہو. (۱۹۷۲ ، تفہیم القرآن ، ۶ : ۴۷۱). [ف: سنگ کا معرّب].

سَجِیلا (فت س ، ی مع) صف مذ.
۱. سجا سجایا ، آراستہ پیراستہ ، بنا ٹھنا.

وہ نوخیز افغان بچے کھنگٹے ‏ ‏ نوکیلے سجیلے رنگیلے بنے

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵۱). اور روز سجیلا جوڑا ہی پہنے دیکھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۶۷).

ناز کرتا ہوا زرکار سجیلا آنچل
مُسکراتا ہوا مدہوش رسیلا کاجل

(۱۹۴۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۱۳۱). **۲. خُوب صُورت ، چھبیلا ، خوش وضع.**

قد اس کا تھا چھبیلا اور سجیلا
ڈھونڈا سرو اس کے سائے کا وسیلہ

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۷). خوش خوش اندر گیا کہ بانکے ٹیڑھے رنگیلے سجیلے وضعدار لوگ دیکھنے میں آئیں گے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۹۶) . ان کو بتاؤ کہ وہ مسلمان ہیں اور ایک شرمیلے سجیلے سُلطان کے تابع فرمان ہیں . (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۱۵) . ان کے خیال میں شاعر کو نازک بدن سجیلا اور رومانی پیشت کا ہونا چاہیے. (۱۹۸۶ ، ن - م - راشد ایک مطالعہ ، ۳۸). [سج + یل ، لاحقۂ صفت + ا ، لاحقۂ فاعلی].

---پَن (---فت پ) امذ.
خُوشنمائی ، خُوبصورتی.

جو پہنا اچھا بُرا تُو نے اُوترا بن بن کر
ہر ایک چیز میں جانی سجیلا پن کیا خوب

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷). سجیلا پن ، تراشیدگی ، سجل پن ... یہ وہ محاسن ہیں جو فنون لطیفہ کو محبوب اور انبساط آفریں بناتے ہیں. (۱۹۵۸ ، تنقیدی نظریات ، ۲۳۸). [سجیلا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سَجِیلی (فت س ، ی مع) صف مث.
۱. سجی ہوئی ، آراستہ ، خُوبصورت.

توجہ سرو کی ہے قمریوں کا نالہ موزوں ہے
سجیلی گفتگو میری کا ہے میرا سخن باعث

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۱۱).

حیا ہو چشم فتّاں میں تمہاری
رنگیلی ہے سجیلی ہے بڑی ہے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۸۱).

ایک سجیلی بستی دانپی ، ایک البیلا رستہ باٹی
دیر سے کالے پُل پہ کھڑے ہیں لے دل آج کدھر جائیں

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۶). **۲. سجدار ، مُتناسب شکل و صورت.**

جامہ زیبوں میں سجیلی ہے میرے یار کی سج
تنگ چولی کی سج اور نِیمۂ بلدار کی سج

(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۱۳).

اب سجیلی جو ہوئی چاہیے والے ہونے اُور
ہاں میاں جو یہ سِکھاوے وہی لائق جور

(۱۸۶۸ ، شعلہ جوالا ، ۲ : ۳۸۳). بڑی بانکی دلہنیاں ، موہنیاں ، سجیلی البیلی ملے موری نار بن جاوٗں. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۳).

بھاگ کر جائیں کہاں اس دیس سے اب اے مُنیرؔ
دل بندھا ہے پریم کی سُندر ، سجیلی ڈور سے

(۱۹۸۶ ، کلیاتِ منیر نیازی ، ۸۷). [سجیلا (رک) کی تانیث].

---کَمان (---فت ک) امث:
(معماری) تاجدار محراب یا دروازہ (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۳۷).
[سجیلی + کمان (رک)].

سِجِّین (کس س ، شد ج ، ی مع) امذ ؛ امث.
۱ وہ جہنم جو زمین کے ساتویں طبقے میں واقع ہے. فرعون وضع کے لوکاں پر لعنت ہے ہور سات زمیناں کے تلے دوزخ سجین ہے . (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۵۸).

روح ہے فرعون کی سجّین میں
اور ہے منصور علیین میں

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۳۵). وہ ممسوخ صبح ہوتے ہوتے داخل شام سجّین ہوا. (۱۸۳۵ ، خوش معرکۂ زیبا ، ۳۶۲). بعد موت کافر کی روح کو آسمان کی جانب سجّین کی طرف دھکے دیے جاتے ہیں . (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۷۷۱). **۲. وہ جگہ جہاں گنہ گاروں کے نامۂ اعمال رکھے جاتے ہیں نیز وہ کتاب جس میں گناہ گاروں کے اعمال مسطور ہیں.** اور پارچہ قطران میں لپیٹ کے مقام سجّین میں پہونچاتا ہوں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹۳). بے شک اعمال نامہ گنہگاروں کا سجّین میں ہے اور تجھ کو کیا خبر ہے کیا ہے سجّین ایک دفتر ہے لکھا ہوا. (۱۹۱۷ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۱۰۱۱). پھر خداوند تعالیٰ حکم دے گا اس کے اعمال کو سجّین میں رکھو. (۱۹۵۶ ، ترجمۂ مشکوٰۃ شریف ، ۱ : ۳۴۸). [ع].

سَجِیو (فت س ، ی مع) امذ.
جاندار ، زندہ مخلوق.

ایک اپھید ، ابھید ، اکھنڈ ‏ ‏ ایک سجیو ، سیوگ سماج

(۱۹۵۹ ، گُل نغمہ ، فراق ، ۳۰۹). [س : स + जीव].

سَجِیوَن (فت س ، ی مع ، فت و) امذ.
(طب) حیات بخش جڑی بوٹی ، گیاہ حیات نیز ہندو عقیدے کے مطابق وہ بوٹی جس کے کھانے سے انسان پاک ہو جاتا ہے اس کی زندگی سنور جاتی ہے. ہمارے یہاں اس جڑی کا نام سجیون بوٹی ہے. (۱۹۳۴ ، داستانِ عجم ، ۱۰۸). [رک : سنجیون].

سَجِیّہ (فت س ، کس ج ، فت ی بشد) امث.
عادت ، خصلت. لیکن آدمیت و مروت الفت جو سجیّہ مرضیۂ پاک طینتاں عالی گہر ہے باقی تھی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۰). [ع : (س ج ی)].

سِجھانا (کس ج) ف ل.
اُبلنا ، پگھلنا ، گھلنا ، رنگت بادامی ہونا (پلیٹس ، جامع اللغات).
[سیجھنا (رک) کا لازم].

سُجھانا (ضم س) ف م.
۱. کوئی نامعلوم یا نئی بات بتانا یا ذہن میں لانا، سکھانا، بتانا، آگاہ کرنا ، اونچ نیچ سمجھانا.

سجھانا ہے جو کچھ غیروں نے صاحب
تمہارے واسطے بہتر نہیں ہے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۹).

ثابت ہوا ہے تین گنا مجھ سے تو دلیر
تو نے سُجھا دیا مُجھے میری سمجھ کا پھیر

(۱۹۸۳ ، نہر عشق (ترجمہ) ، ۳۹۷) . ۲. ظاہر کرنا ، دکھانا ، سمجھانا ، بتانا ، جتلانا.

جہاں کو انہوں نے دیا اِنتظام
بُرائی بھلائی سُجھائی تمام

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۹). صاحب موصوف نے مجھے اس بات کی ضرورت سُجھائی کہ میں اپنے سابقہ بیان پر جو جہاد کے متعلق تھا نظر ثانی کروں. (۱۸۸۳ ، تحقیق الجہاد ، ۵). خود پڑھ کر سُنانے اور دوسروں کی غلطیاں یا کمزوریاں سجھانے کو بارہا جی چاہا. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۳۲). ۳. رک : سَجانا. میرے بچے نے روتے روتے آنکھیں سُجھالیں . (۱۹۳۱ ، سیّدہ کا لال ، ۲۰۹). [سُجانا (رک) کا ایک اِملا].

سُجھانے کا جادُو امذ.
مخفی چیزوں کو سمجھنا ، چھپی ہوئی چیزوں کو ذہن میں لانا ، تخلیق کی قوت ، فسوالگنی ، کایا پلٹ کا جادو. بودلیئر اکثر ایک سجھانے کے جادو ، کا ذکر کیا کرتا تھا جسے وہ بعض الفاظ یا تراکیب کی خصوصیت سمجھتا تھا. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۳۹۸).

سُجھاؤ (ضم س) امذ.
خیال ، تجویز. ان جوشیلے کام کرنے والوں کے سامنے میں یہ سُجھاؤ رکھتا ہوں کہ اُردو بولی کا جو رُوپ بازار ، ہاٹ اور گلیوں میں چل رہا ہے اُسی کو لے کر اپنی کتابیں اور لیکھ لکھیں. (۱۹۷۲ ، اوراق ، اکتوبر ، نومبر ، ۲۹). [سُجھانا (رک) سے حاصل مصدر].

---- دینا محاورہ.
تجویز کرنا ، خیال ظاہر کرنا. میری گرفتاری سے صرف ہفتہ بھر قبل ہندو مہاسبھا کے لیڈر این - بی - کھارے نے میری برطرفی اور گرفتاری کا سُجھاؤ دیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۹۲).

سُجھائی دینا ف م ، نیز محاورہ.
۱. نظر آنا ، معلوم دینا. زمین کے اندر کا حال کیونکر آپ کو سُجھائی دے گا. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۹۹).

اقبال کے وقت میرے بھائی
دیتا نہیں کچھ اسے سجھائی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۲۳) . یہ بُزرگ بوڑھے بھی تھے اور آنکھوں سے بھی اُنھیں کچھ سُجھائی نہ دیتا تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۳). ۲. سمجھ میں آنا ، زیر غور آنا. جو چاہو کہ اُنھیں خود کو سُجھائی دے یہ ناممکن. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۲).

سَچ (فت س) امذ.
۱. حقیقت ، واقعے کے مطابق ، راست ، دُرست ، ٹھیک ، حق. خدا بولیا سو سچ ہے رسولؐ بولیا سو سچ ہے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۶). سچ ہے مردوے بھی کتنے خود غرض ہوتے ہیں. (۱۸۸۳ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۹). اس نے عرض کیا کہ آپ نے سچ فرمایا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۹). سچ پوچھا جائے تو انسانی شعور کے ارتقاء کی یہی وہ صورت ہے . (۱۹۵۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۳). ۲. سچّا ، راست گو.

اتا جیو رکھے سو بڑی بے شرم
کہ سچ عاشقاں میں نہیں ہو دھرم

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۷). [س : ستیہ सत्य].

---- اَور جُھوٹ میں چار اُنگل کا فَرق ہے کہاوت.
سچّی بات دیکھی جاتی ہے اور جُھوٹی بات سُنی جاتی ہے ، اسی لیے کہتے ہیں کیونکہ آنکھ اور کان میں چار انگل کا فرق ہے (جامع الامثال).

---- بات آدھی لڑائی ہوتی ہے کہاوت.
سچ بولنے پر عموماً لڑائی ہو جاتی ہے (جامع الامثال).

---- بات کَڑوی لَگتی ہے کہاوت.
اگر کسی کا نقص بیان کرو تو وہ ناراض ہو جاتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---- بَرابَر تَپ نَہیں جُھوٹ بَرابَر پاپ کہاوت.
جُھوٹ کا انجام بُرا ہوتا ہے. سچ برابر تپ نہیں جُھوٹ برابر پاپ. (۱۸۵۹ ، مرات الصدق ، ۶۷).

---- بول پُورا تول کہاوت.
سچ بولنا چاہیے اور پورا تولنا چاہیے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---- بولنا محاورہ.
وہ بات کہنا جو حقیقت یا واقعے کے مطابق ہو ، حق کہنا ، حقیقت بیان کرنا. سچ بولنا اور سچّوں کی باتیں بخواہش دلی اور رغبتِ خاطر سُننا یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں. (۱۸۵۹ ، مرات الصدق ، ۱۰۵).

---- بولنا اَور لَڑائی مول لینا بَرابَر ہے،/ بولنا آدھی لَڑائی مول لینا ہے کہاوت.
سچ بولنے پر عموماً لڑائی ہو جاتی ہے کیونکہ سچ لوگوں کو گراں گزرتا ہے ، سچ بات تلخ معلوم ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نجم الامثال ؛ محاوراتِ ہند).

---بولنا سُکھی رَہنا کہاوت.
سچ بولنے والے کو کوئی ذہنی اذیت یا ذہنی خلش نہیں ہوتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---پَنا (---فت پ) امذ (قدیم).
راستی ، صداقت.

ترے سچ پنے کی صفت ہوئی سو زور
پڑیا قمر دریا کی جاتن میں شور

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۵). [سچ + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---پُوچھو تو/پُوچھیے فقرہ.
واقعی بات یہ ہے ، حقیقت یہ ہے.

سچ پوچھیے تو لفظِ اناالحق تو کبر ہے
منصور ہے وہی جو سردار چُپ ہے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). سچ پوچھو تو بعینہ یہی حالت ان حکمران نوآبادیات کی بھی رہی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲).

---تو یہ ہے فقرہ.
حقیقت یہ ہے ، سچ بات یہ ہے.

سچ تو یہ ہے عشق ایک ایسا درد لُطف انگیز ہے
یے اس کے بالکل ہیچ ہے ، گر ہو حیاتِ جاودان

(۱۹۱۲ ، نقوشِ مانی ، ۳).

---ٹھہرانا ف م.
کسی امر کو صحیح اور درست قرار دینا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---سچ م ف.
ٹھیک ٹھیک ، درست. اوس نے جواب دیا کہ میں جھوٹی گواہی ہرگز نہ دونگی جو کچھ سچ سچ حقیقتِ حال ... جانتی ہوں وہی صاف صاف کہونگی. (۱۸۵۹ ، مراۃ الصدق ، ۹۷).

---سچ بولو فقرہ.
ٹھیک ٹھیک کہو، ٹھیک اور صحیح بات کہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کار صف.
سچا ، سچ بولنے والا.

میں مشتری ہو پوچھا باتاں کے نقد پر ہو
کچھ بات میں دیے ہیں سچ کار چاند صاحب

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۱). [سچ + ف : کار ، کردن - کرنا].

---کا زمانہ نہیں فقرہ.
جھوٹ کا دور دورہ ہے ، سچ کی کوئی قدر نہیں.

کہیے جو جھوٹ تو ہم ہوتے ہیں کہہ کے رسوا
سچ کہیے تو زمانہ یارو! نہیں ہے سچ کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۷۸).

---کر دِکھانا محاورہ.
کسی امر کو صحیح ثابت کر دینا (قول سے یا عمل سے)

پکارا ہم نے کہ اے ابراہیم تو نے سچ کر دکھایا خواب. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۱۸). بزجمہری نے واقعہ کے طور پر اس کو یوں سچ کر دکھایا. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، انتخاب فتنہ ، ۱۹۲).

---کَرنا محاورہ.
سچ ثابت کرنا ، سچ ہونے کا ثبوت دینا. جھوٹ بات کے سچ کرنے کے لیے بہت سی جھوٹی باتیں بنا کر بولتے ہیں. (۱۸۵۹ ، مراۃ الصدق ، ۶۷).

---کَہنا ف م.
سچ بولنا ، ٹھیک ٹھیک کہنا ، حقیقت یا واقعے کے مطابق بات کہنا یا بیان کرنا. سچ کہنا کیا جوبن ہے اوس پر واللہ قیامت ہے. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۰۲).

---کَہو/ کَہیو فقرہ.
ٹھیک ٹھیک کہو (بطور طنز بھی مستعمل ہے).

اوس سے جو دل لگایا سچ کہیو عیش تم کو
کیا اور بھی خدا نے دل دوسرا دیا ہے

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۸۱).

---کَہُوں فقرہ.
ٹھیک ٹھیک کہوں ، حقیقت بتاؤں ، راز فاش کروں. سچ کہوں میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۳۳). سچ کہوں مجھ کو تو بُرا معلوم ہوا. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۹۱).

---کَہُوں تو ماں ماری جائے اَور جُھوٹ کَہُوں تو باپ کتا کھائے کہاوت.
اُس موقع پر مُستعمل جہاں سچ اور جھوٹ دونوں کے اظہار میں مُشکل پیش آتی ہو. میری تو وہی مثل ہوئی کہ سچ کہوں تو ماں ماری جائے اور جھوٹ کہوں تو باپ کتا کھائے. (۱۹۰۸ ، سلور کنگ ، ۱۲۹).

---کَہیے / کَہیے فقرہ.
ٹھیک ٹھیک کہیے

توڑ جوڑ آپ کو ہیں یاد بہت سچ کہیے
توڑا کیا کیا ستم اس عمر میں جوڑا کیا کیا

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کَہے تو (سو) مارا جائے کہاوت.
سچ بولنے والا نقصان اٹھاتا ہے (جامع الامثال).

---کی سَتّسی بُری ہوتی ہے کہاوت.
سچی بات بہت گراں گزرتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ماننا محاورہ.
صحیح تسلیم کرنا ، درست مان لینا.

توں سچ مان میں آدمی ہوں اسے نار
علی ابنِ طالب کا ہوں میں بھی یار

(۱۶۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری ، ۹).

ـــــ مُچ (ـــــ ضم م) م ف.

۱. **فی الحقیقت ، واقعی.**

سچ مَن کوں تری وو کُج لبدا کنی کُنج کا کُج
سچ مُچ ہو عجائب کچ ہے رمز تنہائی کا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶۱).

وہاں جُھوٹ مُوٹ تم نے بناوٹ سے غش کیا
ہم سچ مُچ ایسے روئے کہ یہاں چٹ سے غش کیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵). خیرات کے قابل صرف وہ لوگ ہیں جو سچ مُچ کمانے سے بالکل معذور ہیں .(۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۷). سچ مُچ تم بے وقوف ہو. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۶۸).

ـــــ مُچ (مُچھ) کا / کی / کے صف.

حقیقی ، واقعی ، اصل میں.

ملنا تمن کا غیر سے کوئی جُھوٹ کوئی سَچ مُچھ کہے
کس کس کا سنہ موندوں سجن کوئی کُچھ کہے کوئی کچھ کہے

(۱۶۷۲ ، شاہی (شاہ قلی خاں اردوئے قدیم ، ۷۳)). وہ اپنے جوہرِ شجاعت کو دکھاتے ہیں سچ مُچ کے وہ شجاع اور دلیر سپاہی ہو جاتے ہیں. (۱۸۱۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۵۵). جُھوٹ مُوٹ کے جانور سچ مُچھ کے ہو جاتے ہیں. (۱۷۴۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲۰۵). ننھے میاں بڑبڑاتے جاتے ہیں کھوسے تال دیے ہیں ، گویا کسی سچ مُچ کے لڑکے سے باتیں ہو رہی ہیں . (۱۹۲۲ ، مضامینِ عظمت ، ۲ : ۱۱۰). سچ مُچ کی بادشاہت نہ تو جاگیرداری سے پہلے تھی نہ بعد میں باقی رہی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۵۵).

ـــــ ہے فقرہ.

۱. **درست ہے ، ٹھیک ہے ، بیشک ، ہاں.**

بیزار ہیں سب ایک بھی شفقت نہیں کرتا
سچ ہے کوئی مُردے سے محبت نہیں کرتا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۹). ۲. **سچ کہا ہے ، بزرگوں کا قول ہے.** سچ ہے کہ بھائیوں کی محبت گنجِ قاروں سے بھی بہتر ہے. (۱۸۵۸ ، وقائعِ رام چندر ، ۲۰).

ـــــ ہے حَرامزادے کی رَسّی دَراز ہے کہاوت.

بُرا آدمی کُچھ زیادہ ہی دن زندہ رہتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سُچ (ضم س) صف ؛ امذ.

صاف ، روشن ، سفید ، خالص ، پوتر ، نیک ، پارسا ، دیانت دار ؛ موسمِ گرما ، یعنی مئی جون کا زمانہ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).

[س : शुचि].

ـــــ کار امذ.

پاک یا پوتر کرنے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سچ + ف : کار ، کردن = کرنا].

ـــــ کاری صف.

پوتر پن ، صفائی ، پاکی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سچ + کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَچّا (فت س ، شد چ تیز بلا شد) صف مذ.

۱. **راست گو ، راستباز ، صادق القول ، صادق.**

سدا مست مدہوش دیدار کا
سچا توں طلب گار کرتار کا

(۱۵۶۳ ، فیروز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۱)).

امام اب ولایت کا صف کا سچا
خلف نیک شاہِ نجف کا سچا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۰). اچھے آدمی کا نشان یہ ہے کہ بے دیانت نہ ہونے اور سچا ہونے اور بڑی ہمت رکھتا ہونے . (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۶۲).

عدو جُھوٹا ہے ہم جُھوٹے ہیں یہ نیچی نظر جُھوٹی
تمہارے سامنے کوئی بھی سچّا ہو نہیں سکتا

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۲۳) . ۲. **وفادار ، مُخلص ، بے لوث .** آپ میرے سچے دوست ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۹۲). ۳. **کھوٹ سے پاک ، کھرا ، اصل سونے یا اصل چاندی وغیرہ کا** سچی بنارسی کے ڈھیلے پاجامے پر چمیلی کے جال کا ٹھپا مغلانی نے نادانی سے بالکل ٹیڑھا کر دیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۵۶). ٹکسالوں کا بند کرنا اور اس کے ساتھ سچے روپے کو جس کی قیمت سونے میں گیارہ پنس تھی ... ٹیکس دینے والوں سے لینا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۷۹). ڈوپٹے کو سچے گوٹے کا دو دو انگل چوڑا حاشیہ لگا تھا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۳۳). ۴. **درحقیقت ، واقعے کے مُطابق.**

نہیں کرتا سوائے کِذب اب سچا بیاں کوئی
مگر خُم نیل کا بگڑا ہے زیرِ آسماں کوئی

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰۷).

حشر میں دیدار کا وعدہ ہوا ، ہم مر گئے
یہی سچی بات کا تھا بس یہی سچا جواب

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۳۲). ۵. **جس میں صحت و درستی پائی جائے ، صحیح ، خالص.**

بشارت ہے جنّت کی وعدۂ خدا
تمہوں (تمہیں) سیں (سے) کیا تھا ہوا سب سچا

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۶۳). ہر شخص کا یہ ہی یقین ہے کہ میرا خیال اور سب کے خیالوں سے بالکل صحیح اور بالکل سچّا ہے. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۲). مجھے درویشوں سے جس قدر عقیدت ... ہے اسی قدر اِس گستاخ کو ان سے عداوت اور انکار ہے اور سچ یہ ہے کہ سچّا یہی ہے . (۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۹۷). ۶. **حقیقی.**

برحق ولی توں رب کا صاحب سچّا ہے سب کا
معراج کی سو شب کا جھلکار یا علی توں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳).

کیا شاہ نظیر اور کیا راجا ، کیا مفلس کیا کنگال گدا
کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سب کا سچّا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۳۷۶). اس سچے دربار میں جو ایک بادشاہ کا ہے آدمی ہو یا جانور سب یکساں ہیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲). اللہ ربّ العزت اور اس کے حبیب سے ان کا رشتہ سچّا تھا (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۹ جنوری ، II). ۷. **معدنی یا اصل جوہر.**

لعل تیرے لبوں کے سچے ہیں
کیوں نہ یاقوت کوں کہوں جُھوٹا

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۷). کوئلے چٹخے سچے کوئلے تھے اور ایک چنگاری میرے انگرکھے پر گری(۱۸۸۹ء ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲۱۳). ۸. مضبوط. ضرورت ہے صرف تھوڑے اِستقلال اور بیٹھک کے سچے ہونے کی. (۱۹۷۰ء ، غبارِ کارواں ، ۹۵). [سچ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ بیوپار (ـــ کس مج ب ، و مج) امذ.
صحیح و راست کاروبار اور ٹھیک ٹھیک معاملہ ، دیانت کا ، کھرا حساب (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[سچّا + بیوپار (رک)].

ـــ پَن امذ.
راستی ، دیانتداری ، اِیمانداری ، ثابت قدمی ، استقلال ، وفاداری (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سچّا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ جائے روتا ہوا آئے جُھوٹا جائے ہَنستا (ہوا) آئے کہاوت.
دنیا کی ستم ظریفی کے اظہار کے لیے مُستعمل (نجم الامثال).

ـــ جوڑا (ـــ و مج) امذ.
۱. **چاندی کے کام کا جُوتا ، کھرا کامدار جوتا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **چُوڑیوں کا وہ جوڑا جس میں سچے تار سِتارے اور مقیش وغیرہ لگے ہوں.**

نیلا پیلا کیسا شاہانہ دولہن کو چاہیے
سچا جوڑا چُوڑیوں کا لا دے اے منہیار سُرخ

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۳۱). [سچّا + جوڑا (رک)].

ـــ جُھوٹے کے آگے رو مَرے کہاوت.
جُھوٹا سچے کو تنگ کرتا ہے ، جھوٹ پر جلد اعتبار آ جاتا ہے. غرض اس بیچارے آقا پر وہ مثل اصل ہو گئی کہ سچا جُھوٹے کے آگے رو مرے. (۱۸۱۳ء ، نورتن ، ۸۱).

ـــ ڈورا (ـــ و مج) امذ.
(**ملاقہ بندی) وہ ڈورا جس میں سچے کلابتوں کا کام ہو** (ا پ و ، ۳ : ۷۸). [سچّا + ڈورا (رک)].

ـــ کَرْنا محاورہ.
تصدیق کرنا . تجھ پر اُتاری ہم نے کتاب تحقیق سچا کرتی سب اگلی کتابوں کو. (۱۷۹۰ء ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۱۰۵).

ـــ گانا امذ.
وہ گانا جو اصول موسیقی کے مُطابق ہو (ماخوذ : نوراللغات).
[سچّا + گانا (رک)].

ـــ مَسالا (ـــ فت م) امذ.
(**گوٹا سازی) وہ زری گوٹا جو خالص سونے یا چاندی کا ہو ، کھرا مسالہ** (ا پ و ، ۲ : ۲۰۲). [سچّا + مسالا (رک)].

ـــ موتی (ـــ و مج) امذ.
وہ قیمتی موتی جو سیپ کے اندر سے نکلا ہو ، اصلی موتی.

پیارے یہ جو کہتا ہے کہ میں ہوں آبرو کا دل
غلط نئیں بولتا سچا ہے تیرے کان کا موتی

(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۹۳).

سچے موتی کی ہیں لڑیاں سچی باتیں یار کی
مثل دُر گلے ہیں اوس کے گُفتگری دُردانہ ہے

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۲۹۶). اس بیچ میں دونوں طرف سے جتنی پتنگیں اڑائی گئیں ان سب کے ساتھ ... نوٹ ، سچے موتی کی لڑیاں اور ہلکے پھلکے جڑاؤ زیورات باندھے گئے تھے. (۱۹۸۷ء ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۱). [سچا + موتی (رک)].

ـــ نام خُدا کا کہاوت.
خُدا کے سِوا کوئی سچّا نہیں.

یہ سچ ہے کہ دُنیا کے جُھوٹے جتن ہیں
اگر سچ ہے تو بس نام سچّا خُدا کا

(۱۹۱۱ء ، نذرِ خدا ، ۱۷).

ـــ ہاتھ امذ.
لین دین اور معاملہ کا کھراپن ، دیانتداری ، ایمانداری ، سا کھ.

راکھیے سچّا ہاتھ جو سکتا ملے اُدھار
بگڑے ستی میت بھی بھاجے کو سن بچار

(؟ ، مشہور دوہا (مخزن المحاورات ، ۵۲۲). [سچّا + ہاتھ (رک)].

سُچار (ضم س) صف.
خوبصورت ، دلربا ، پاک یا پوتر کرنے والا ، نیک ، پارسا.

جان یا جاناں ملائے اے سُچار
یلکہ دے جاناں یہ اپنی جان وار

(۱۷۳۳ء ، پنچھی نامہ ، ۱۳). [س : सचार].

سَچان (فت س) امذ.
باز ، عقاب ، پیچھے لگنے والا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ شبدساگر). [س : सचान].

سَچّانا (فت س ، شد چ) ف م (شاذ).
تصدیق یا توثیق کرنا ، ان باتوں کو سچّانے کے واسطے جو حضرت فرماتے تھے یہ سورہ اللہ کی طرف سے نازل ہوا . (۱۸۷۹ء ، تفسیرِ مرادیہ ، ۳). [سچ + انا ، لاحقۂ مصدر].

سَچاوَٹ (فت س ، و) امث.
سچاپن ، سچائی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ شبدساگر).
[سچانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سَچّائی (فت س ، شد چ نیز بلا شد) امث.
راستی ، صداقت ، دیانت. اور امید ہے جو لوگ سچّائی کو دوست رکھتے ہیں وہ ... اِسلام کی سچّائی کی تحقیقات کریں گے. (۱۸۷۰ء ، خطباتِ احمدیہ ، ۱). اس بات کی سچّائی کا کافی ثبوت موجود ہے کہ ہم ... قانون شکنی سے پرہیز کرتے ہیں. (۱۹۳۱ء ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۲۹). میرے اعتقاد میں یہ

نظریہ بعض اہم نئی سجائیوں کا حامل ہے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۹۱). [سجنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سِجائی (کس س) امث ؛ نیز سینچائی.
۱. کھیت میں پانی دینا ، سینچنا ، آب پاشی. کنوا سے چار طرح پر سجائی ہوتی ہے (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۲۱). بیل ہل چلاتا ہے جس سے کھیت کی جوتائی ہوتی ہے ... کنویں پر لگاتے ہیں جس سے کھیت کی سجائی ہوتی ہے. (۱۸۹۳ ، اردو کی پانچویں کتاب ، ۲۰۳). ۲. سینچنے کی مزدوری (ماخوذ: جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سینچنا (رک) کا حاصل مصدر].

سَچِّدانَنْد (فت س ، شد چ نیز بلا شد بکس ، فت ن ، غنہ) امذ.
وجود ؛ خیال ، خوشی ؛ خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام.

کہتے ہیں تجھ کو سچدانند ۔۔۔ پھبتا ہے تجھی کو نام تیرا
(۱۹۱۰ ، کلام مہر ، ۲ : ۹). [س : سچدانند सच्चिदानन्द].

سَچَر (فت س ، چ) صف.
نیک چلن ، اچھا.

کمایا عشق کی دولت تھے میں ایسی کمائی جو
کمائی کے دھنی ہن واں سچر نیں کس کمینے کا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۶). [س : सचर].

سِچَکْنا (کس س ، فت چ ، سک ک) ف ل.
۱. حیران ہونا ، چوکنا ہونا. شہزادہ دلدادہ سچک کر نقش پا کے مانند بھینچک سا رہ گیا. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۶۳). ۲. بیقرار یا متفکر ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۳. جھجکنا ، ہچکچانا. وہ مردوں کے مقابل آتے ہوئے سچکتا ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۵). متفضّل کہنے میں فساد نظر آتا تھا سچک کر خاموش رہ جاتا تھا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۸). [پ : सचकित + نا ، لاحقۂ مصدر].

سُچَکْنا (ضم س ، کس چ ، فت ک ، سک ن) امث.
متوجہ کرنے کا عمل ، لوبھ ، دلربائی. سچکنا اس میں ایسی ہے کہ عاشق کا دل جو شعلہ پکڑتا ہے سو اسی کی چکنائی سے. (۱۷۹۲ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲). [س : स+चकित کی ایک شکل].

سَچَل (فت س ، چ) صف.
پر پیچ ، پیچ در پیچ ، ٹیڑھا ترچھا.

کوچۂ ماہ رخاں ہے یہاں گستاخ سچل
ہر قدم دھیان لگا ہوش سے آداب پہ رکھ
(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۲۱۷). [س : سچل सेचल].

سَچَّل (فت س ، شد چ بفت). (الف) صف.
بالکل درست ، واقعی ، ٹھیک ٹھیک ؛ سچ بولنے والا ، دیانتدار ، راست گو ، صادق القول. کیونکہ آپ ہمیشہ سچ بولنے والے تھے لہذا سچو یا سچّل (دیانتدار) کے نام سے مشہور ہوئے (۱۹۲۳ ، سچّل سرمست ، ۷۵). (ب) امذ. روپے کی شرط ، قمار بازی ، کیوں بازجی سچّل کھیلتے تو البتہ آج سو روپئے دینے آتے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۰). [سچ + ل ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ سُر (ـــــ ضم س) امذ.
تیور سُر ، سچا سر ، ترنم ، خوش آوازی. کچھ دن پہلے ہند آیا تھا یہ ... قوم کا سرمایہ بڑا سچّل سُر ہے اس کے گلے میں. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۲۵۲). [سچّل + سُر (رک)].

سُچَّل (ضم س ، شد چ بفت) امذ.
(سلائی بنائی) موٹا پھٹک دار اور سخت قسم کا ریشم ، معمولی قسم کا کپڑا بنانے اور دوسرے ادنیٰ کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے ہندوستان میں باہر سے آتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۲۵). [مقامی].

سَچْلا (فت س ، سک چ) صف ؛ امذ (قدیم).
سچا.

کیس مبالے پھول ، تارے چاند سورج گندے ہے
پھول کیساں تھے دوجا آسمان سچلا منج دکھانی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۰۳).

سچلے حلیم صاحب ہو جل بل حلیمی اس کی دیکھ
سو گند حلیم کے دل منے ہے تو حلیم ہے ہو حلیم
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۶). [سچ + لا ، لاحقۂ صفت].

سَچْلی (فت س ، سک چ) صف ؛ امث (قدیم).
۱. سچی.

کہ اے بختور مائی گن گیان کی
توں سمدور سچلی ہے عرفان کی
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۳). ۲. عمدہ.

کدھیں سعی کرنے پہ پھلی بلے
سو خش ہوئے نعمت جو سچلی بلے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۸). [سچلا (رک) کی تانیث].

سُچْلی (ضم س ، سک چ) صف ؛ امث.
اچھی چال والی ، خوش خرام ، سچھی عورت.

مسکتی ہنستی ہنسلی سچلی ہنس کی چال چلتی او
چمن پھل واریں اس پر مالیاں ہم عید و ہم نوروز
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۱). [سچل (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

سِچَن (کس س ، فت چ) امث.
(کاشتکاری) نمک کی کیاریاں بنی ہوئی زمین جو نمک بننے کو متواتر سینچی جاتی رہیں (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۷۵). [سچنا (رک) سے حاصل مصدر].

سِچْنا (کس س ، سک چ) ف ل.
۱. شاداب ہونا ، سیراب ہونا.

سچتی اگر نہ ہر تیرے کشتوں کے خون سے
ہوتا کبھی نہ رنگیو حنا زینہار سرخ
(۱۷۶۸ ، شرف (آغا سجو) ، د ، ۱۰۰). ۲. ہضم ہونا ، اثر کرنا.

کوئی دوا یا غذا سیجتی نہ تھی۔ (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۸)۔ [سینچنا (رک) کا ایک املا]۔

سَجَنْجَل (فت س ، ج ، سک ن ، فت ج) صف (قدیم)۔
رک : سجنجل۔

سنور نے فتح آدیکھے اچھوں واں آپنی صُورت
پڑیا ہے عکس جس رن میں کھڑک کی تیغ سجنجل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۴۴)۔ [سجنجل (رک) کا متبادل املا]۔

سَچو (فت س ، و مج) امذ۔
خوشی ، مسرت ، فرحت (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : सच]۔

سَچِو (فت س ، کس چ) امذ۔
دوست ، یار ، ہم نشین ؛ وزیرِسلطنت ؛ مشیر (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : सचिव]۔

سِچوانا (کس س ، سک چ) ف م۔
سیراب کرانا ، ہرا بھرا کرنے کے لیے پانی دلوانا۔

نئی شوخی حسینوں کی سنو خوشرنگ ہونے کو
حنا کو باغ میں سچواتے ہیں خونِ کبوتر سے

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۰۱)۔ [سیچنا (رک) کا تعدیہ]۔

سَچُوئی (فت س ، و مع) امث۔
۱. **سچائی ، راستی۔**

باور تجے لگتا کہ سچُوئی کے بول
را کھے ہوں گوا چاند کوں تاریاں سوں میلا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۷۵)۔

ہے سچُوئی تجہ میں نا تقلید ہے
تجہ ریاضت بیچ حق کی دید ہے

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۳۲)۔ بات بنائی ہوئی اور سچوئی کی کوئی چُھپتی ہے۔ (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۹)۔ ۲. **خلوص ، وفاداری دیانت داری ، ایمانداری** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [سچ + اُوٹ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

سَچّوں (فت س ، شد چ ، و مج) م ف۔
درحقیقت ، حقیقۃً ، سچ مچ . وہ بھی کبھی نہ کبھی اپنی وضعداری کے خیال سے ... جھوٹوں ہی سہی تھوڑا بہت وعدہ وفائی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ (۱۸۸۹ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۲۰)۔ شکے کے بڑے بڑے رئیس سچّوں اپنی بیٹیاں ان سے بیاہ دیتے۔ (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۲۸)۔ [سچ + وں ، لاحقۂ جمع]۔

سِچْویشَن (کس مج س ، سک چ ، ی مج ، فت ش) امث۔
صورتِ حال ، محلِ وقوع . یہ سچویشن بے انتہا کنجلک ہو گئی تھی۔ (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۰۷)۔ [انگ : Situation]۔

سَچہ (فت س) امذ (قدیم)۔
سچ ، راستی ، صدق۔

دریا میں صدف ہے لاک بھریا
ہن کیوں بھرے سچہ صدف میں دریا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱)۔ [رک : سچ]۔

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ (قدیم)۔
صداقت ، سچائی۔

ترے سچہ پنے کی صفت ہوئی سو زور
پڑیا قعرِ دریا کی جاتن میں شور

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۲۵)۔ [سچہ + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ مُنْچھ (ـــــ ضم م ، غنہ) م ف (قدیم) : سچ منچہ
درحقیقت ، سچ مُچ . خدائے تعالیٰ اینو کا دل دیکھتا تھا نہ کہ سچہ منچہ خاتم الکتاب ہے۔ (۱۷۶۵ ، چہ سرہار ، ۷۸)۔ [سچ مُچ (رک) کی قدیم صُورت]۔

سَچّی (فت س ، شد چ) صف۔
۱. **بے میل ، کھری ، خالص** . ایسی ایسی سچّی ترازوئیں ہیں کہ چانول کے سوویں حصّے کی کمی بیشی بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ (۱۸۸۹ ، گلگشتِ فرنگ ، ۱۸)۔ سچّی شاعری کی تعریف یہ ہے کہ تصویر کھینچ دے۔ (۱۹۰۷ ، مضامین پریم چند ، ۳۳)۔ ۲. **واقعی ، سچ مُچ ، حقیقتاً** . انہیں دیکھ کر سچّی ترس آنے لگتا ہے۔ (۱۹۷۶ ، تین بہنیں ، ۳۷)۔ ۳. **صاف سُتھری ، جس میں کُچھ رکھا نہ گیا ہو یا جو پہلے اِستعمال نہ کی گئی ہو ، کوری** . ایک سچّی رکابی منگائی گئی۔ (۱۹۲۶ ، خالاؤں کا مارا آغا ، ۳)۔ [سچّا (رک) کی تانیث]۔

ـــ بات سَعْدُ اللہ کَہِہ / کَہے سَب کے مَن سے اترا رَہے

کہاوت۔
بندہ تو سچ ہی بولے گا خواہ لوگوں کو گراں گزرے ، سچّی بات کہنے والے کو لوگ پسند نہیں کرتے . ایک بات میں کہتی ہوں جو تمہاری سمجھ میں آئے اور تمہیں بُری نہ لگے ، وہی کہاوت ہے سچّی بات سعد اللہ کہے سب کے من سے اُترا رہے۔ (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۹۷)۔

ـــــ تول (ـــــ و مج) امث۔
پُوری تول ، ٹھیک تولنا ، نا کم تول وزن کرنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نور اللغات)۔ [سچّی + تول (رک)]۔

ـــــ چُوڑِیاں (ـــــ و مع ، کس ڑ) امث۔
کھرے کام کی چُوڑیاں ، عمدہ قسم کی چوڑیاں . ان کشتیوں میں بھاری بھاری جوڑے تھے اور سچّی چُوڑیاں اور نتھیں۔ (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۱۱۳)۔ [سچّی + چُوڑی (رک) + اں ، لاحقۂ جمع]

ـــــ چینی (ـــــ ی مع) امث۔
چینی کے برتن بنانے والی ایک مٹی جس کے خاص اجزائے ترکیبی ہوتے ہیں . غالباً یہ لوگ سچّی چینی کے استعمال سے بھی واقف تھے۔ (۱۹۵۹ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۱۰۶)۔ [سچّی + چینی (رک)]۔

ـــــ قاب امث۔
سچّی چینی کی بڑی رکابی ، کہا جاتا ہے کہ اگر اس میں زہر آلود سالن ڈالا جائے تو ٹوٹ جاتی ہے۔

زہر شیریں نے ہے کھانے میں ملایا ، دیکھ لو
چینی خانے سے منگا کے ناجی سچّی قاب اب
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۲۳). [سچّی + قاب (رک)].

---کہنا محاورہ.
کھری اور سچّی بات کہنا ، سچ بولنا ، حقیقت کا اظہار کرنا.
سناتا ہے پیام وصل مجھکو ہر سحر جُھوٹا
نہیں کہتا ہے سچّی ایک دن بھی نامہ بر جُھوٹا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ٦٧).

---بانک بولنا محاورہ.
بے موقع مگر برجستہ سچّی بات کہہ بیٹھنا (علمی اُردو لُغت ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---ہڈّی (---فت ہ ، شد ڈ) امث.
(کنایۃً) اچھی ذات یا صحیح النسل ، شریف نسب ، نجیب. گھر کو تو کچھ دیکھنا نہیں ہے بڑی سچّی ہڈّی ہے اچھا اب یہ بولو لڑکا پڑھتا کس درجے میں ہے. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۱۰). [سچّی + ہڈّی (رک)].

سچّے (فت س ، شد چ) امذ ؛ ج.
سچّا (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع ، تراکیب میں مستعمل.
ہو گئے سب عضو تن سیدھے ترے رنجور کے
کتنے سچّے ہوتے ہیں سانچے شکاف گور کے
(۱۸٦۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۱).

---دانْت (---غنہ) امذ.
پکّے دانت جو عموماً دُوسری بار نکلتے ہیں ، وہیل مچھلی کے دانت جو صرف ایک بار نکلتے ہیں. مچھلیوں کا خون سرد ہوتا ہے اور وہیل کا گرم ... جب اُن کے سچّے دانت نکلتے ہیں تو وہ بہت کثیرالتعداد اور مخروطی الشکل ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۵۲). [سچّے + دانْت (رک)].

---رام کو چھوڑ کے پُوجیں دیبی بُھوت ، آپ بچارے مر گئے اُن سے مانگیں پوت کہاوت.
خُدا کے سوا جو دُوسروں سے دعائیں مانگیں اُن پر طنز ہے کہ وہ ان لوگوں سے مرادیں مانگتے ہیں جو خود فنا ہو گئے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سُر (---ضم س) امث.
(موسیقی) وہ سُر جو قواعد موسیقی کے مُطابق ہوں ، تیور سُر. سواروں کے غٹ ، پیدلوں کے پرے ، ... شہنا نوازوں کی شیریں آواز ، سچّے سُروں سے دِمساز. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ٦ : ۳۰۰). اس وقت تو کچھ ایسے ... سچّے سُروں میں گائیں کہ سماں بندھ گیا. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ : ۳۸). [سچّے + سُر (رک)].

---سہر (---کس س ، فت ہ) امذ ؛ ج.
سانپ اور مچھلی کی جلد پر پائے جانے والے گول گول چھلکے جو زور سے الگ ہو جاتے ہیں. مچھلیاں۔ حیواناتِ متنفس فی الماء ہوتی ہیں اور ان کی جلد پر سچّے سہر ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۹). [سچّے + سہر - سہنے].

---کی باوَڑے جُھوٹے کی ناباوَڑے کہاوت.
سچّا آدمی کامیاب ہوتا ہے اور جُھوٹا ناکام (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مُچ (---ضم م) م ف.
سچ مُچ ، درحقیقت ، دراصل ، فی الواقع. سچّے مُچ دریا کو دیکھ کر آنکھیں پھٹ گئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۰).

---مَر گئے جُھوٹوں کو تَب بھی نَہیں آئی کہاوت.
جب کوئی جھوٹ بولتا ہے اس وقت کہتے ہیں کہ اُلٹا زمانہ ہے جُھوٹے کو کوئی نُقصان نہیں پہنچتا (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

سَچّیار (فت س ، سک چ) صف مذ.
مُخلص ، سچّا.
شاہ سلیمان کا نوشہ سچیار
منتر پڑھے پوکار پوکار
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۳٦). [سچّا یار کی تخفیف].

سُچیت (ضم س ، ی مع) صف.
متوجہ ، ملتفت ، دھیانی ، واقف کار ، ماہر ، خبردار ، محتاط ، قانع (پلیٹس ؛ ہندی اردو لغت). [س : س + چیت सु+चित्त].

---کرنا محاورہ.
جگانا ، ہوشیار کرنا ، ہوش میں لانا. اگر تجھ سے اس کی دستگیری ایک پرے سے ہو سکے اور سچیت کرے تو میں تجھے سونے کا ٹکا دوں. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۴۲).

سُچیتی (ضم س ، ی مع) امث.
توجہ ، دھیان ، ہوشیاری ، احتیاط ، عقلمندی (پلیٹس). [سُچیت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُچیتے جانا محاورہ.
رفع حاجت کو جانا (مخزن المحاورات).

سَچیں (فت س ، ی مع) صف ؛ م ف (قدیم).
سچ ، اصل میں ، حقیقت میں.
ہند پرانی سونے تار سچیں ہو وانو سرہار
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ۲ : ۵۱)).
عشق گھر میں کرے اب آشیانہ
سچیں تج کو سہاتا ہے اے خانہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ک ، ۲ : ۲۰۲). [سچ + یں ، لاحقۂ صفت و تمیز]

---مُچیں (---ضم م ، ی مع) م ف (قدیم).
رک : سچ مُچ. بھلا جانتا کہ یو بھلا چہ ہے سچیں مُچیں یو فرشتا چہ ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۱). [سچیں + مچ + یں ، لاحقۂ صفت و تمیز].

سَحاب (فت س) امذ.

۱. **بادل ، گھٹا ، ابر.**

جو تلگ ہیں برج بارا جو تلگ ہے آسمان
جو تلگ جھمکائیں بجلیاں جو تلگ برسے سحاب

(۱۶۷۸ء ، غواصی ، ک ، ۳۲).

مجھ شعر کی روانی سُنیا جب سوں اے ولی
تمناک ہے تدھاں ستی دامن سحاب کا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۵).

شراب پی لبِ جُو بیٹھ کر سحاب کے دن
کہ تیری اوٹھتی جوانی ہے اور شباب کے دن

(۱۸۰۵ء ، دیوانِ بیختہ ، ۹۲).

زلزلے سے کوہ و در اُڑتے ہیں مانندِ سحاب
زلزلے سے وادیوں میں تازہ چشموں کی نمود

(۱۹۳۸ء ، ارمغانِ حجاز ، ۲۳۸).

بچھڑ کے تم سے نہیں رک سکے کبھی آنسو
تمام عمر برستے رہے سحاب سے ہم

(۱۹۸۳ء ، چاند پر بادل ، ۹۵). ۲. (طب) **وہ پتلی اور ہلکی سنہری تہہ یا جھلی جو طبقۂ قرنیہ کی بیرونی سطح پر پیدا ہو جاتی ہے ، آنکھ کی ایک بیماری.** دوسری قسم بہ نسبت پہلی قسم کے زیادہ گہری زیادہ چھوٹی اور زیادہ سفید ہوتی ہے ، اس کو سحاب کہتے ہیں. (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۶۰). ۳. (ہیئت) **ستاروں کا دھندلا گُچھا ، آسمان کے مُختلف حصوں میں نظر آنے والے چھوٹے چھوٹے چمکدار دھبّے جو الگ الگ ستاروں میں تحلیل نہیں ہو سکتے.** سحاب ... ان کو تاروں کا جُھرمٹ خیال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ الگ الگ ستاروں میں تحلیل نہیں ہو سکتے ، ان دھبّوں کو سحاب کہتے ہیں. (۱۹۳۰ء ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۲۳۳).

سحاب تھا کہ ستارہ گُریزپا ہی لگا
وہ اپنی ذات کے ہر رنگ میں ہوا ہی لگا

(۱۹۷۷ء ، خوشبو ، ۱۵۶). [ع].

ـــــِ بارِنْدَہ کس صف (ـــــ کس ر ، سک ن ، فت د) امذ.
برسنے والا بادل.

دستِ بخشش ، سحابِ بارندہ
کفِ ہمّت محیطِ بے ساحل

(۱۸۱۰ء ، میر (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ : ۹۶)). [سحاب + ف : بارندہ ، باریدن ـ برسنا].

ـــــِ پیچاں کس صف (ـــــ ی مع) امذ.
(ہیئت) **سحاب کی ایک قسم جو پیچدار شکل کے ہوتے ہیں** بہت سے سحاب پیچدار شکل کے ہیں انھیں سحابِ پیچاں کہہ سکتے ہیں. (۱۹۳۱ء ، ارتقا ، ۲۴). [سحاب + ف : پیچاں ، پیچیدن ـ لپٹنا].

ـــــِ رَحْمَت کس اضا (ـــــ فت ر ، سک ح ، فت م) امذ.
ابرِ کرم ، رحمت کا بادل ، رحمت کی گھٹا. غیب سے ندا ہوئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آمنہ سے پیدا ہونے اور سحابِ رحمت آیا. (۱۸۸۵ء ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۳). [سحاب + رحمت (رک)].

ـــــِ سُرْخ کس صف (ـــــ ضم س ، سک ر) امذ.
اُفق پر شفق پھولنے کے سبب بادل کا سُرخی مائل نظر آنا.

سحابِ سُرخ میں اس رنگ کب بجلی چمکتی ہے
جو ہے جُھمکا ترے دامانِ رنگیں پر کناری کا

(۱۷۹۵ء ، بیدار (مولانا شاہ محمدی) (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۱۸۳))

آسماں پر موجزن جُوئے شرابِ سُرخ ہے
یا محیطِ چرخ زنگاری سحابِ سُرخ ہے

(۱۹۲۷ء ، مطلعِ انوار ، ۱۳). [سحاب + سُرخ (رک)].

ـــــِ فَلَکی کس صف (ـــــ فت ف ، ل) امذ.
(ہیئت) **بٹتے وقت ستارہ پھٹتا ہے. پھٹنے سے گیس اور ذرات کی گرد پیدا ہوتی ہے اس گیس اور گرد کو کوئی بڑا ستارہ اپنی طرف کشش سے کھینچ لیتا ہے. اس کو ہیولا یا سحابِ فلکی کہتے ہیں.** اس گیس اور گرد کو کوئی قریب کا بڑا ستارہ اپنی طرف کشش سے کھینچ لیتا ہے ... اس کا نام سحابِ فلکی رکھ دیتے ہیں. (۱۹۶۹ء ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۰۴). [سحاب + فلک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــِ نَجْمی کس صف (ـــــ فت ن ، ج) امذ.
(ہیئت) **کہکشاں کے دونوں جانب ایک قسم کا درخشاں مادّہ ہے جسے سحابِ نجمی کہتے ہیں. دوربین سے یہ ستارے اور گیس کی قسم کا چمکدار سحاب معلوم ہوتا ہے**(ادیب ، نومبر ، ۲۱۲).
[سحاب + نجم + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــِ نیساں کس صف (ـــــ ی لین ، غنہ) امذ.
ایسی بارش برسانے والا بادل جس کی بُوند شاعرانہ روایت کے مطابق سیپی میں گر کر موتی بن جاتی ہے ؛ فروری مارچ کی بارش ، ابرِ نیساں.

چشمہ و دجلہ و جُو بحر و سحابِ نیساں
اے ظفر سب ہیں مرے دیدۂ تر کے محتاج

(۱۸۵۴ء ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳۰). [سحاب + نیساں (رک)].

سَحابَہ (فت س ، ب) امث.
(طب) **وہ سفیدی جو قرنیہ پر آ جاتی ہے ، آنکھ کی پھلی ؛ آنکھ کی ایک بیماری.** اگر یہ لیفی ندبی ساخت بہت خفیف ہو تو اس کو ... سحابہ کہتے ہیں. (؟ ، کتاب العین ، ۳۱۹). [سحاب + ہ ، لاحقۂ تانیث و صفت].

سَحابی (فت س) صف.
۱. **ابر کی مانند ، گھٹا کی طرح.**

عارض شہابی ، ماتھا گُلابی
آنکھیں شرابی ، گیسو سحابی

(۱۹۳۶ء ، نبضِ دوراں ، ۳۰). ۲. **سحاب کی طرح روشن گُچھوں کی شکل کا.**

خود تن گیا خیمۂ سحابی
خود بجھ گئی سیج اک گُلابی

(۱۹۸۴ء ، سمندر ، ۴۷). [سحاب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مادّہ (---شد د بفت) اسث.
دہکتی ہوئی گیس جو نظامِ شمسی میں سرد اور ٹھوس ستاروں کے شدید تصادم اور حرارت سے پیدا ہوتی ہے ، سیمابی کیفیت.
علاوہ بریں سیاہ سحابی مادّہ بھی ہے جس سے کچھ روشنی تو منعکس ہوتی ہے. (۱۹۱۰ ، ادیب ، نومبر ، ۲۱۲) . ہمارا نظامِ شمسی اِبتدا میں ایک دہکتی ہوئی گیس کا گردش کرنے والا سحابی مادّہ تھا . (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱) .
[سحابی + مادّہ (رک)].

سَحابِیَّہ (فت س ، کس ب ، فت ی) امذ.
(ہیئت) **چھوٹے چھوٹے بے شمار ستاروں کا مجموعہ ، گُچّھا.**
تیھٹرویں تعریف ثوابتِ سحابیہ کی کہ جنکو انگریزی زبان میں نیلوس کہتے ہیں . (۱۸۳۹ ، اعمال کرّہ ، ۷۰) . ہمیشہ یکساں رہنے والے ذرّوں نے جو بے ترتیبی کے ساتھ منتشر ہو کر سحابیہ بن جاتے تھے عارضی طور پر بستہ ہو کر ایک خاص صورت اختیار کر لی ہے جو ہمارا دماغ ہے. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات (ترجمہ)، ۱ : ۱۷۰). [رک : سحاب + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سَحارَہ (فت س ، ر) امذ.
(تصوف) **نفس کا ایک مرتبہ جو گورکھ دھندے کی طرح ہے اور مُرید کو گمراہ کرتا رہتا ہے یہ اہلِ حقیقت کے گرد پھرتا رہتا ہے اور ریاضت و مجاہدہ میں دیکھ کر کہتا ہے کہ اوقاتِ عزیز اپنی کیوں ضائع کرتے ہو.** نفس کے پانچ مرتبے ہیں امارہ ، مکّرہ ، سحارہ، لوّامہ ، مطمئنہ. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۳۸۶). [ع].

سَحاق (فت س) امذ ؛ ــــ سحق.
۱. **گھسنا ، رگڑنا ، پسنے کا عمل (اسٹین گاس)** ۲. **رک : چپٹی کھیلنا.** شرمگاہ کو زِنا اور لواطت اور سحاق سے بچانا اور دل و زبان سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت سا کرنا . (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷۷). [ع].

سَحایا (فت س) امذ ؛ ج.
(طب) **دماغ کے پردے ، وہ جھلیاں جو دماغ کو ملفوف کرتی ہیں.**
دماغ کی طرح لبِ شو کی بھی جو اسکے ساتھ مُسلسل ہے ، تین جھلیوں سے ڈھکا ہے جن کو سحایا کہتے ہیں. (۱۹۳۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ)، ۳ : ۹۰). عمومی تدرن کی ان اصابتوں میں جن میں سحایاماوف نہیں ہوتے یا جن میں یہ صرف آخری درجوں میں جا کر ماوف ہوتے ہیں ... مریض کمزوری ... اور دردِ سر کی شکایت کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملی طب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۱). [ع : سحا (س ح ی) کی جمع].

سَحْبان (فت س ، سک ح) امذ.
عرب کا ایک فصیح و بلیغ ادیب، خطیب اور شاعر جس کی خوش بیانی ضرب المثل ہے.

بتیا فصاحت تی حسان کوں
چھپایا بلاغت تی سحبان کوں
(۱۶۵۰ ، گلشنِ عشق ، ۲۶).

اس فصاحت آگے دے مجکوں
نطقِ سحبان عبارتِ سہمل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۴).

گو فصاحت میں تو سحبان ہے ولے بے تقدیر
حرفِ مطلب یہ زباں کو ہو تری سو لُکنت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۳).

ملا ہے قدردانِ رشکِ سحبان
جنابِ میرزا مہدی علی خان
(۱۸۵۲ ، نالۂ تسلیہ ، ۲۵۳). [عَلَم].

---زَمان کس صف (---فت ز) امذ.
(کنایۃً) ماہرِ فن ، یکتائے عصر ، بے نظیر و بے مثال.

سحبانِ زماں ہوں میں فصاحت میں فدا آج
کب مجکو پسند آتی ہے تقریر کسی کی
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۷۰). [سحبان + زمان (رک)].

سَحَج (فت س ، ح) امث.
(طب) **آنتوں کی ایک بیماری ، پیچش وغیرہ.** آخر کو اس اسہال کی نوبت مرضِ سحج کو پہنچی جو آنتوں کی خراش سے ہوتا ہے. (۱۸۹۳ ، رشحاتِ اردو (ترجمہ) ، ۲۹۱). سوا دو ماشہ ایرک بارتنگ کے ہرے پتّوں کے پانی میں پیس کر کھانے سے منہ ، رحم اور مقعد سے خُون کا آنا بند ہو جاتا ہے اور سحج کو مفید ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۸). [ع].

سَحَر (فت س ، ح) امث.
۱. **طلوعِ آفتاب سے کچھ پہلے کا وقت ، وہ وقت جب رات کا چھٹا حِصّہ باقی ہو ، تڑکا ، بھور.**

وقتِ سحَر وقتِ مناجات ہے
خیز دراں وقت کہ برکات ہے
(۱۲۶۵ ، بابا فرید گنج شکر (اردو کی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۱)).

سوتا تھا جو یک رات وقتِ سحر
جو سپنے میں دیکھا کہ ایک خوب گھر
(۱۵۶۴ ، پرت نامہ ، ۱۰۰).

روز دو چار نئے گُل نظر آتے ہیں نسیم
جاتے ہیں ہم جو کبھی جانبِ گلزار سحر
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۹). وہ لیلۃ القدر ، تو یہ عید کا روزِ روشن ... شبِ سحر دونوں کی بہار دکھاتا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹). سحر کے لفظی معنی ہیں چھپی ہوئی چیز - صبح صادق کو اس لئے سحر کہتے ہیں کہ وہ رات کے اندھیرے میں کچھ چُھپی ہوئی ہوتی ہے. (۱۹۷۵ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۳۱ دسمبر ، ۴۰). ۲. **سحری ، رمضان شریف میں روزہ کی نیت سے صبح صادق تک کھانے کا عمل.**

میں رندِ روزہ دار ہوں ہو خیر شر کے ساتھ
ساقی مُجھے صبوح بھی دینا سحر کے ساتھ
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۶۲). سحر کھانے کی فضیلت بیان کی اور یہ بھی فرمایا کہ صبح کے قریب کھائی جائے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۱۸). [ع : (س ح ر)].

ـــ آنا محاورہ.
صبح ہونا ، صبح کا نمودار ہونا.

جا شبِ ہجر وہ سحر آئی
تُو ہی جانے کی پھر اگر آئی

(۱۸۸۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۰).

ـــ پکڑْنا محاورہ.
صبح تک زندہ رہنا ، صبح کرنا.

کس طرح سے میں نے پکڑی ہے سحر
کہتے ہیں بیہوش مجھ کو دیکھ کر

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۲۹۶).

ـــ خنْد (ـــ فت خ ، سک ن) صف.
صبح کے مانند ؛ خنداں یا ہنستا ہوا ؛ خوش ؛ کھلتی کلی (ماخوذ: نوراللغات). [سحر + ف : خند ، خندیدن ـ ہنْسنا].

ـــ خَوان (ـــ و معد) صف.
صبح کے وقت نغمہ سرائی یا زمزمہ پردازی کرنے والا.

کیا جانے اوسکو مرغِ سحر خوان نے کیا کہا
آزردہ دل چمن سے جو بادِ صبا گئی

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۰۹). [سحر + ف : خوان ، خواندن ـ پڑھنا].

ـــ خیز (ـــ ی مج) صف.
صبح سویرے بیدار ہونے والا.

افسردہ اگر اُس کی نوا سے ہو گُلستاں
بہتر ہے کہ خاموش رہے مُرغِ سحر خیز

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۲۷).

مے ہی کے ، سحر خیز پرندوں کی صدا
اسرار کی کرتی ہے ترے پردہ دری

(۱۹۸۵ ، دستِ زرفشاں ، ۳۶). [سحر + ف: خیز، خاستن ـ اُٹھنا].

ـــ خیزی (ـــ ی مج) امث.
علی الصباح یا مُنْھ اندھیرے اُٹھنا.

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مُجھ سے لَندن میں بھی آدابِ سحر خیزی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۶۱). اقبال لذتِ خوابِ سحر کا نہیں سحر خیزی کا لذت جُو تھا. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، اقبال نمبر ، ۱۰۳) . [سحر + خیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خیزِیا (ـــ ی مج ، کس ز) امذ.
چور اُچکا ، اُٹھائی گیرا ، جیب کترا ، صبح ہی صبح چوری کے لیے نکلنے والا ، جو پڑی پڑائی چیزیں اُٹھا کر لے جائے (نوراللغات ؛ ہندوستانی انگلش ڈکشنری (فیلن) ؛ قاموس الفصاحت؛ فرہنگِ آصفیہ). [سحر + خیزی + ا ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ دَم (ـــ فت د) م ف.
صبح کے وقت ، صبح ہی صبح ، علی الصباح ، گجردم.

مُجھے تو آسرا تیرا ہے ہر دم
ترا میں ذکر کرتا ہوں سحر دم

(۱۸۲۷ ، دیوانِ شادان ، ۲ : ۱۰۳). سحر دم ، فضا میں شیطانی قہقہہ بلند ہوتا ہے اور تیز ہوائیں چلنے لگتی ہیں. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹۸). [سحر + دم (رک)].

ـــ فِشاں (ـــ کس ف) صف.
صبح کا اُجالا بکھیرنے والا. مفرد و مرکب الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ ایسا ہے جو بالکل نیا ہے ... گل چہرہ ، .... سحر فشاں ، (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۹۴) . [سحر + ف : فشاں ، فشاندن ـ بکھیرنا].

ـــ کا آسْمان امذ.
ایسا وقت جب آسمان پر صبح کا نُور پھیلا ہو.

نغمہ پیرا ہو کہ یہ ہنگام خاموشی نہیں
ہے سحر کا آسماں خورشید سے مینا بدوش

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۰۸).

ـــ کا بُھولا شام آیا کہاوت.
اگر کوئی شخص کسی قسم کی غلطی یا جُرم کرنے کے بعد ، جلد اس کام سے توبہ کر لے اور سُدھر جائے تو کہتے ہیں ، صبح کا بُھولا شام الخ.

گیا دورِ سرافرازاں بس اب دورِ اثام آیا
غنیمت جانیے اے دل سحر کا بُھولا شام آیا

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۱۳۶).

ـــ کاذِب کس صف(ـــ کس ذ) امذ.
مشرق میں اُفق پر علی الصباح تھوڑی دیر کے لیے روشنی نمودار ہوتی ہے پھر غائب ہو جاتی ہے اسکو صبح کاذب بھی کہتے ہیں. یہیں اب سحرِ کاذب نمودار ہوئی کہانی لامحالہ ختم کرنی پڑی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۴). [سحر + کاذِب (رک)].

ـــ کا نُور امذ.
صبح کا اُجالا.

آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائیگی

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۱۳).

سحر کا نُور اسی روشنی سے پھوٹے گا
وہ روشنی جو ہماری شبوں میں رہتی ہے

(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۳۹).

ـــ کَرْنا محاورہ.
رات کاٹنا ، شب گزارنا ، صبح کرنا.

عیش میں بھی تو نہ جاگے کبھی تُم کیا جانو
کہ شبِ غم کوئی کس طور سحر کرتا ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳۹).

ـــ کِس کا مُنْھ دیکھا فقرہ.
بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر صبح کو اُٹھ کر کسی خوش نصیب کا

منھ دیکھیے تو تمام کام سنور جاتے ہیں اور بخیل یا بدبخت کا منھ دیکھیے تو تمام کام بگڑ جاتے ہیں.

شعورِ حزیں دن جو روتے ہی گزرا
سحر کس کا منھ اٹھ کے اے یار دیکھا

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---گہ امذ.

صبح کا وقت ، صبح ، فجر کا وقت یا فجر ، علی الصباح ، پگاہ.

یکایک سحرگہ بے اختیار
دروں تے ڈیرے کے نکیا بہار

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۰۹).

درپیش ہے ہم کوں سفرِ منزلِ مقصود
بس آو سحرگہ یہ سامان ہمارا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۵).

«صبح بھی بوسہ تُو دیتا مجھے اے ماہ نہیں»
انھوں نے فوراً عرض کی :-
«نا مناسب ہے بیاں وقتِ سحرگہ نہیں»

(۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۵). [سحر + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گاہی امث.

صبح صادق کا وقت ، علی الصباح.

عطّار ہو رُومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحرگاہی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۸۳). ۲. **سحری ، وہ کھانا جو رمضان میں علی الصبح روزہ رکھنے کے لیے کھاتے ہیں.** بقسمی آج تیسرا روزہ ہے کل میں سحرگاہی میں بھی شریک نہ ہوئی. (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۱۰۷). [سحر + گاہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گہی (---فت گ) امث.

سحری ، رمضان میں صبح صادق کے وقت کا کھانا.

سحرگہی میں صبوحی ڈھلا کے ہر روزہ
صیام میں بھی نہ یہ رِند بے شراب رہا

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۵). اپنے میاں اگر روزہ نہ رکھیں تو سحرگہی بھی نہ کھائیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳ : ۲). [سحر + گہی (گاہی (رک) کی تخفیف)].

---نُما (---ضم ن) صف.

صبح کی خبر دینے والا ، صبح کی روشنی دکھانے والا ، صبح کا ثبوت فراہم کرنے والا.

کاوش نہ ہو نہ میرے دیر و حرم کا احساس
روزن ہی جھونپڑی کا مجکو سحر نما ہو

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۳۹). [سحر + ف : نما ، نمودن = دکھانا].

---ہو جانا/ہونا محاورہ.

خاتمہ ہو جانا.

مقابل اُس رُخِ روشن کے شمع گر ہو جائے
صبا وہ دھول لگائے کہ پھر سحر ہو جائے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۰). ۲. **صبح ہونا ، سویرا ہونا.**

غمِ ہستی کا اسد کس سے ہو جُز مرگ علاج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۵).

سِحْر (کس مع س ، سک ح) امذ.

۱. **جادو ، منتر ، ٹونا.**

یا زُلف یا تحریر ہے یا دامِ عالمگیر ہے
یا سحر کی زنجیر ہے جگ کی پریشانی سبب

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۵۱). دیدار ، سحر ، منتر ، ٹونا ، عاشق کوں دیدار ہونا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۰).

ہنس ہاتھ کا پکڑنا کچھ سحر تھا پیارے
پھونکا ہے تم نے منتر گویا کہ ہم کوں چھو کر

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۳۳). آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معجزات اون کو دکھائے ، کہا محمدؐ نے ماہ پر سحر کیا ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۵). یہ سحر تُو نے کہاں سے سیکھا. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۲۳). سحر بالکسر لغت میں ہر ایسے اثر کو کہتے ہیں جس کا سبب ظاہر نہ ہو. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۱۷). ۲. **اثر ، تاثیر ، کشش.**

باطل السحر دیکھ باطل ہے
تیری آنکھوں کا سحر آفت ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۳). ان کی گفتگو میں جو سحر تھا وہ میں نے آجتک کسی میں نہیں دیکھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۵). بار بار سمندر سے آواز آتی ہے اور ایک سندرناری کو اپنے سحر میں لے لیتی ہے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۹۱). [ع].

---اُلْبَیان (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ب) صف.

وہ شخص جس کی تقریر یا کلام میں بہت تاثیر پائی جائے ، شیریں مقال ، خوش گفتار ، جادو بیان.

یہ مری جادو بیانی کم نہیں اعجاز سے
ہو گا اب پیدا کہاں سحرالبیاں میری طرح

(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ۸). [سحر + رک : ال (۱) + بیان (رک)].

---اُلْبَیانی (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ب) امث.

پُرتاثیر گفتگو ، شیریں مقالی ، خوش گفتاری ، جادو بیانی.

ہوتی سحرالبیانی تیری تحریر کلو بیشک
یہ سب باتیں ہیں لیکن ہے دہن میں گفتگو بیشک

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۷۵). اسے چجا کی سحرالبیانی کا بھی اندازہ ہے. (۱۹۶۹ ، نذیر احمد اور اردو ناول نگاری ، ۱۰۲). [سحرالبیان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---انگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.

پُرکشش ، متاثر کرنے والا. میں بصرہ گیا ، وہاں میرے لئے کوئی شخصیت نئی ، سحرانگیز ، اور مرعوب کُن نہ تھی. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۱۸۳). [سحر + ف : انگیز ، انگیختن = اٹھنا].

---انگیزی (---فت ا ، غنہ ، ی مج) امث.

کشش ، اثر پذیری. مشاعرے زبان کی جاذبیت اور سحر انگیزی کے بھی مظہر ہیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ فروری ، ۱۳). [سحر + انگیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**آزمائی** (---مد ا ، سک ز) امث.
سحر کرنا ، جادو کرنا (مہذب اللغات). [سحر + ف : آزما ، آزمودن ـ آزمانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---**آفریں** (---مد ا ، سک ف ، ی مج) صف.
جادو کا اثر پیدا کرنے والا ، سحر زدگی کی تاثیر رکھنے والا.

دکھن میں توں ہے آج نصرت قریں
بلند شعر کے فن میں سحر آفریں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰).

جستجو میں سرمۂ تسخیر کی ہم کب نہ تھے
چشم فسوں ساز سے سحر آفریں تو کب نہ تھا

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱۸). اس میں ان کے سحر آفریں انداز تحریر کے تاثر کا پہلو اتنا زیادہ ہے کہ میں اسے فراموش نہیں کر سکتا. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری؛ شخصیت اور فکر و فن ، ۳۲). [سحر + ف : آفریں ، آفریدن ـ پیدا کرنا].

---**آفرینی** (---مد ا ، سک ف ، ی مج) امث.
جادو جیسی تاثیر ، جادو گری ، سحربیانی.

ہر بات میں سحر آفرینی
ہر رنگ میں شانِ نازنینی

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۶). باقی جو کچھ اقبال کے بیان سحر آفرینی اور خیالات میں ہے ... اسی راز کے سراغ ہیں (۱۹۸۸ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۱۸). [سحر + آفریں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**آگیں** (---مد ا ، ی مج) صف.
جادو سے بھرا ہوا ، سحر کر دینے والی کیفیت سے معمور.

زلفیں ہوئیں چہرے کی بلا چین
ٹونا وہ نگاہیں سحر آگیں

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۳).

نظر میں ہے ابھی شوخی نگاہِ سحر آگیں کی
ابھی آتی ہے بُو بالش سے انکی زلفِ مشکیں کی

(۱۹۱۹ ، نقوشِ مانی ، ۶۰). فضا جالندھری مرحوم سحر آگیں لحن کے حامل تھے (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۹ ستمبر ، ۳). [سحر + آگیں ، لاحقۂ صفت].

---**آمیز** (---مد ا ، ی مج) صف.
جس میں متاثر یا مسحور کر دینے والی کیفیت پائی جائے.

سحر آمیز اسکی باتیں ہیں
درد آمیز اس کی باتیں ہیں

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۳). [سحر + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملانا].

---**باز** صف.
جادو گر ، فسونگر (پلیٹس ؛ علمی اُردو لغت). [سحر + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

---**بابُل** کس اضا (---ضم ب) امذ.
مشہور شہر بابُل کا جادو (بابُل اپنے سحر و طلسم کے باعث مشہور تھا) یہ سحر بابُل ہے کہ عمداً کو بسند صحیح کہیں سے پہونچا ہے. (۱۸۳۵ ، تفریح الاذکیا ، ۲ : ۳۰). قرآن و سنت کے اصطلاحی سحر بابل کے علاوہ باقی قسمیں سحر کی ... کفروشرک کا ارتکاب کیا جائے تو وہ بھی حرام ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۲۳). [سحر + بابُل (عَلَم)].

---**باطل ہونا** عاورہ.
جادو اُترنا ، جادو کا اثر زائل ہونا. اگر تو پھنکری کی ڈلی نے انسان یا حیوان کی صورت اختیار کر لی ہو تو ... سحر باطل ہو گیا ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۸).

---**بِالْمِثْل** (---کس ب ، غم ا ، سک ل ، کس م ، سک ث
وہ جادو جو مقررہ اور مُستند طریقوں کے مطابق عمل میں لایا جائے.
وہ افسوں جو قانونِ تماثل پر مبنی ہوں سحربالمثل یا مثلی یا صوری سحر کے نام سے موسوم کیے جا سکتے ہیں. (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں ، ۱ : ۳۲). [سحر + ب (حرفِ جار) + ع : ال (۱) + مِثل (رک)].

---**بَنان** (---فت ب) امث ؛ ج.
انگلیوں کا جادو ؛ خوبصورت کتاب یا تحریر (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [سحر + بنان (رک)].

---**بَنْد** (---فت ب ، سک ن) صف.
وہ جس پر جادو کر دیا گیا ہو ، مسحور ، سحر زدہ ، جادوئی.

دوں گا اس طرح کی گزند تمہیں
دم میں کر دوں گا سحر بند تمہیں

(۱۸۵۷ ، مثنوی بحرالفت ، ۵۵). میثاق نے عرض کی حضور یہ پہلوان سحر بند ہے ، سمجھ بُوجھ کے مقابلہ کیجیے گا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۸۶). [سحر + ف : بند ، بستن ـ بند کرنا].

---**بنگالا / بنگالہ / بنگالی** کس اضا / کس صف (فت ب ، غنہ / فت ل) امذ.
بنگال کا جادو (بنگال والے جادو گری میں مشہور ہیں).

تجھ سحرگر کے سحر میں ، سُن بات لیں سب سحرگر
اس سحرگر کے سحر گن ، ہے سحر بنگالی عبث

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۷).

اس انکھاں پور زلف کا از بسکہ دیکھا ہے طلسم
شعر تیرا اے ولی ہو سحر بنگالا اسے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۳). [سحر + بنگالا/بنگالہ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---**بَیان** (---فت ب ، غنہ) صف.
پرتاثیر تقریر کرنے والا ، جسکے کلام یا بیان میں سحر کی سی تاثیر ہو.

بلا جو اذن تو کھولی زبان سحر بیان
پڑھی وہ نثر مُقفّیٰ کہ سب کے اُڑ گئے ہوش

(۱۸۴۷ ، مرآۃ الغیب ، ۲۸). تقریر کرنے والا نہایت مشہور سحر بیان بیرسٹر ہے. (۱۹۰۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۰). ان کی تعریف کرنے

ہوئے یہ جملے لکھے ہیں ، جامع الکمالات ، عملی سیاستدان، ایک نکتہ رس مقنن، ایک سحر بیان خطیب .(۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۷۶). [سحر + بیان (رک)].

---بیانی (---فت ب) مث.
خوش بیانی ، جادو بیانی.

مومن بخدا سحر بیانی کا جبھی تک
ہر ایک کو دعویٰ ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳). بجائے خود اپنی سحر بیانی سے دلوں میں تلاطم برپا کر دیتے تھے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۰۱). اپنی سحر بیانی سے اس نے سارے سامعین پر جادو سا کر دیا تھا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۳۰). [سحر + بیان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پرداز (---فت پ ، سک ر) صف.
جادو کرنے والا ، جادوگر.

سحر پرداز ہیں پیا کے نین
ہوش دشمن ہیں خوش ادا کے نین

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۰). [سحر + ف : پرداز ، پرداختن - مشغول ہونا].

---پردازی (---فت پ ، سک ر) امث.
جادوگری. تمہاری طبیعت داری ، جادو طرازی ، سحر پردازی ، خوش بیانی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۰ : ۱۰۳). [سحر + پرداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---توڑنا محاورہ.
اثر زائل کرنا ، بے عزت کرنا.

خلائق نے منع کو رسوا کیا
میرے سحر کو توڑ توں کیا کیا

(۱۷۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۳۱).

---جگانا / جلانا محاورہ.
جادو جگانا ، جادو کی مشق کرنا ، جادو کو کر کے دیکھنا کہ درست ہے یا نہیں. اکثر ساحر اپنے اپنے مقام سے سحر جگانے کے واسطے صحرا صحرا پھرتے ہیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۳). کوفے اور بصرے کے ساحر اپنا سحر جگاتے اور موکلوں پر ... عمل پڑھتے ہیں. (۱۹۲۳ ، طاہرہ ، ۱۱۶).

---چلنا محاورہ.
جادو چلنا ، نیز مقابلۃً سحر ہونا ، جادو کا اثر کرنا.

دلِ احباب پر نہیں چلتا
سحر میرا کہ رہو غیر سے دور

(۱۹۲۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۵۷).

---حلال کسر صف(---فت ح) امذ.
(لفظاً) **جائز جادو ؛** (مجازاً) **دلکش اور عمدہ کلام ؛** (مجازاً) **شعر و سخن ، فصیح و بلیغ کلام.**

دیکھاوں سو تجھ فیض تی ہے خیال
کر اس شعر کوں عین سحر حلال

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰). سچ تو یہ ہے کہ غالب بھی سحر حلال ہے ، جن لوگوں کا یہ آئین ہے ان کا خوشا حال ہے . (۱۸۰۱ ، گلشنِ ہند ، ۳). ہم ایک شعر کہے دیتے ہیں، سحر حلال اسی کا نام ہے. (۱۹۰۹ ، صلائے عام ، اپریل ، ۳۳). زبان کا جادو مشہور ہے اور اس سحر حلال کی تاثیر مسلّم. (۱۹۸۸ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۳۰). [سحر + حلال (رک)].

---خوانی (---و معد) امث.
منتر پڑھنا ؛ (مجازاً) پُرتاثیر ہونا.

آنکھیں ہیں بیاض سحر خوانی
یا ساغرِ بادۂ جوانی

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹). [سحر + ف : خوان ، خواندن - پڑھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زدہ (---فت ز ، د) صف.
جس پر جادو ہوا ہو ، جادوئی ؛ (کنایۃً) پُرہیبت ، خوفناک. جُھکی ہوئی سیاہ چٹانوں کے درمیان تنگ وادی ... سحر زدہ معلوم ہو رہی تھی. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۱۳). میں ایک سحر زدہ مکان میں رہتی ہوں جس کے بارے میں بہت سی کہانیاں مشہور تھیں (۱۹۸۳ ، برایا گھر ، ۷۵). [سحر + ف : زدہ (رک)].

---ساز صف.
طلسم تیار کرنے والا ، فسوں گر ، ساحر.

کریں گر بحث اس انکھیاں کے جادو کی سحر سازاں
نہ پہنچے کوئی باریکی میں کاجل کے معانی کوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۰). [سحر + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سازی امث.
جادوگری.

ولی تجھ زلف کی گر سحرسازی کا بیاں بولے
چلے پاتال سوں باسک سو پیچ و تاب سوں اٹھکر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۶). [سحر + ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سامری کسرِ اضا(---فت م) امذ.
۱. **سامری کا جادو (بنی اسرائیل کا ایک فرد جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا) اس نے حضرت جبرئیل کے قدم کی مٹی حاصل کر کے اپنے سونے چاندی کے گوسالے میں ڈالدی جس سے وہ بولنے لگا تھا.**

عجب سحرے کہ سحر سامری اُس تھے گیا ہے چھپ
او لب خندے کے افسوں پر سو واروں آپ لکھ بارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹).

تجھ سا نہیں زلف و خط پری کا
یہ ناز ہے سحر سامری کا

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۸).

سحر و فسوں وہ رکھتی ہے بھر فریب دل
حیراں ہو سحر سامری بھی جس کو دیکھ کر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲۹). اس آواز نے جیسے سحرِ سامری جگا دیا ہو. (۱۸۷۹ ، جگر مرادآبادی ، آثار و افکار ، ۲۶۲).
۲. (مجازاً) **گمراہ کرنے والا ، گمراہ کُن.** ہر طرف سحرِ سامری کا دور دورہ ، ہر سمت سے دجّالی تہذیب کا حملہ. (۱۹۵۳ ، اکبرنامہ ، ۹۶). [سحر + سامری (عَلَم)].

ـــطَراز (ـــفت ط) صف.
جادو کا نقش تیار کرنے والا ، جادُو کرنے والا. اس داستان حیرت آگیں کو کلک سحر طراز سے یوں تحریر فرماتے ہیں . (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۶ : ۵). جب نوجوان مدیر نے تقریر شروع کی تو حاضرین محوِ حیرت تھے کہ ایسی سحرطراز آواز تو کبھی ... سُنی نہ گئی تھی. (۱۹۵۹ ، آثارِ ابوالکلام ، ۱۸). [سحر + ف : طراز ، طرازیدن ـ بنانا].

ـــطَرازی (ـــفت ط) امث.
مسحور کرنا ، جادو کر دینا. تحریر میں کیا کیا سحر طرازیاں کرتے ہیں. (۱۸۵۲ ، خطوطِ غالب ، ۱۲۷). فوراً بیان فرماؤ کہ تمہارے قصص دلربا کا شیفتہ اور سحر طرازی کا فریفتہ ہوں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳). وہی انشائیے نیاز کی سحر طرازیاں ، وہی فکر و نظر کے نئے زاویے. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری، شخصیت اور فکر و فن ، ۳۳). [سحر + طراز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــفَن (ـــفت ف) امذ.
فنِ ساحری ، جادوگری ، سحرکاری.

زیر سوں تجھ بھانئی کوں دیتی دغا
کافری میں سحر فن کا یاحسین

(۱۶۷۲ ، علی عادل شاہ ثانی ، ک ، ۳۶).

کیوں کر رقیب بُلبُلِ دل کی خبر کوں پائے
واقف نہیں وہ گُل بدنِ سحر فن ہنوز

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۲). [سحر + فن (رک)].

ـــفَنی (ـــفت ف) امث.
جادوگری.

سوتھ جادو کی لگی مجھ کوں تغافل میں ترے
ختم ہے جُنبشِ ابرو میں تری سحر فنی

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۵). [سحر + فن + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــقَدِیم کسرِ صف(ـــفت ق ، ی مع) امذ.
پُرانا جادو، (مجازاً) پُرانے ہتھکنڈے ، طور طریق.

تازہ پھر دانشِ حاضر نے کیا سحرِ قدیم
گُزر اس عہد میں ممکن نہیں ہے چوبِ کلیم

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۸۸). [سحر + قدیم (رک)].

ـــکا ڈورا امذ.
وہ ڈورا جس پر جادُو کیا گیا ہو ، سحر زدہ دھاگا ، جادُو کا اثر رکھنے والا دھاگا.

سحر کے ڈورے جو سُنتے تھے سو اب دیکھے یقیں
دل کھنچا جاتا ہے اس زلفِ پریشاں کی طرف

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۳۳).

ـــکار صف.
سحر زدگی کی کیفیت پیدا کر دینے والا ، جادو کرنے والا ، فسوں گر. چھبیلی نار ، رنگیلی سحرکار ، دو بات سن ہوئی شہ مات. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۹).

اے شوخ سحرکار ہر یک بوالفضول کوں
تیری نگہ نے بسمل تیغ اجل کیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۹).

دیکھا نہیں نقش دل سا کوئی
چلتا ہوا سحرکار تعویذ

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۹۰). ادائے بیان پر یہ خُدا داد قُدرت کسی سحرکار نگار کے بس کی بات نہیں. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۹۷). آج بھی لوگ اس کتاب کو پڑھتے ہیں اور آزاد کے سحرکار قلم کی داد دیتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۸). [سحر + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی]

ـــکاری امث.
جادُوگری ، سحرزدگی ، مسحور کرنا. جس نے مینا عشق کر گیا ، سحرکاری قلم پر اثر اثر کر گیا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار ، اردو ، ۱۷). لیکن متنبّی کی سحرکاریوں نے اس کا رنگ پھیکا کر دیا. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۸۶). صوبہ سرحد صاحبِ سیف و قلم معاشرہ ہے اور تلوار کے جوہر کے ساتھ ساتھ قلم کی سحرکاری میں بھی ماہر و یکتا ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۱۱). [سحر + کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــگَر (ـــفت گ) صف.
جادُو کرنے والا ، جادُوگر.

کہا میں کہ تیرے نَین سحرگر
نہیں ہوں خدا سوں ہے میرا منتر

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۳۱). [سحر + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــگَری (ـــفت گ) امث.
رک : جادو گری.

کی بہت اپنی سب نے سحر گری
پر نہ شیشے میں وہ پری اُتری

(۱۸۲۹ ، شیریں فرہاد ، مسکین ، ۳۷). [سحر + گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــمُشارِک کسرِ صف(ـــضم م ، کسر ر) امذ.
وہ افسوں یا جادُو جو قانونِ تماثل پر مبنی ہو ، یعنی سحرِ بالمثل اور سحرِ متعدی ، کیونکہ ان دونوں سحر میں یہ امر مُسلّم ہے کہ چیزیں ایک چُھپے ہوئے احساسِ مشترک کی وساطت سے ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی رہتی ہیں. جدید نظریے کا یہ بُنیادی عنصر جادو کی اس قسم میں شامل ہے جسے سحرِ مُشارِک Sympathetic Magic کہا جا سکتا ہے ... توہمات کے اکثر نظاموں میں بڑا جُھنہ ہے. (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں ، ۱ : ۳۰). [سحر + مُشارِک (رک)].

ـــنا ک صف.
مسحور کن ، اثرپذیر ، سحرانگیز. اور مصنفہ نے اس سحر نا ک

ماحول میں ایک بڑی دلدوز داستان سُنائی ہے. (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۱۹۳). [سحر + نا ک ، لاحقۂ صفت].

ـــ نگار (ـــ کس ن) صف.
مسحور کر دینے والی تحریر کا خالق ، جادو جیسا اثر رکھنے والی نگارش کا خالق ، نہایت پُر اثر لکھنے والا. لیکن وہ ساتھ ہی سحر نگار ادیب بھی تھا. (۱۹۵۹ ، برق (سید حسن) ، مقالات، ۱۱۵). [سحر + ف ، نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

ـــ نگاری (ـــ کس ن) امث.
جادوئی کیفیت ، متاثر کرنے والی. مولانا نذیر احمد کے مرنے پر سحر نگاری اور بزم آرائی کا مرثیہ پڑھا. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۱۰۱). [سحر + نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف.
جادو بھرا ، سحر انگیز ، جادو کا اثر دکھانے والا. لوگ اس کے سحر نما مضامین اور اُس کے موثر فقروں کو حیرت و اِستعجاب سے یاد کرکے افسوس کر رہے تھے (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۲ : ۳۸). [سحر + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا].

سِحَرَہ (کس مع س ، سک ح ، فت ر) امذ ، ج.
جادوگر لوگ ، ساحروں کا گروہ ، ساحری کے ماہرین. نُور و ظُلمت کا مقابلہ ہوا ، لشکرِ سحرہ کی طرف سے عقربِ جادو میدان میں آیا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۲۹). اُن پر بھی ... وہ جادو یا ڈھٹ بندی ، تاثیرِ قوّتِ نفسِ سحرۂ فرعون اثر ہوا.(۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۶). [ساحر (رک) کی جمع].

سَحَری (فت س ، ح). (الف) صف.
صبح کا ، صبح کے متعلق.

جو تُم ملے تو کُچھ اپنا پتہ نہیں ملتا
فغاں نیم شبی ہے نہ گریۂ سَحَری

(۱۹۶۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۶۹). (ب) امث. **وہ کھانا جو رمضان میں رات کے آخری حصّے سے صُبحِ صادق تک روزہ رکھنے کے لیے کھایا جاتا ہے.** فرمایا حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ کیوں کہ اس میں برکت ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۰۶). افطار کا انتظام تو درکنار کوئی سحری کا بھی نام نہ لیتا تھا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۹۷). یہ کتنی کتنی دنوں کا ایک روزہ ہوتا افطار اور سحری کے موقع پر آپ کچھ نہ کھاتے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۹۰). [سَحَر + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بھی نہ کھاؤں تو کافر نہ ہو جاؤں کہاوت.
ایک ماما سحری کھا لیتی تھی روزہ نہ رکھتی تھی ، ایک دن مالک نے پوچھا تو یہ جواب دیا ، یعنی دین کی مطلب کی بات مان لی اور تکلیف کی بات چھوڑ دی (جامع الامثال ، جامع اللغات).

ـــ کے گیت امذ.
وہ گانے جو سحری میں اُٹھانے والے ، روزہ دار کو اُٹھانے کے لیے گاتے ہیں. مسلمان نوجوان کس لے اُٹھائے سحری کے گیت گائے جاتے تھے. (۱۹۸۲ ، گرد راہ ، ۴۳).

ـــ کھائے سو روزہ رکھے کہاوت.
ایک شخص کی سحری کتا کھا گیا ، اُس نے اُسے سارا دن بھوکا باندھ رکھا کہ اُس نے سحری کھائی ہے وہی روزہ رکھے گا یعنی جو فائدہ اُٹھائے وہی کام کرے (ماخوذ : جامع اللغات ، جامع الامثال).

سِحْری (کس س ، سک ح) صف.
جادو کے اثر کا ، جادو کا بنا ہوا. آپ میدان میں ایک سِحری ثعبان آتش فشان پر سوار ہو کر اس صورت ہولناک سے میدان میں آئی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۰۸). اِنسانی خُداؤں میں اِمتیاز ممکن ہے ، ان میں ایک کی نوعیت سِحری ہے اور دوسرے کی مذہبی . (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں ، ۱ : ۱۲۷) . [سِحر + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سَحْق (فت س ، سک ح) امذ.
۱. پسنے ، گھسنے یا رگڑنے کا عمل ، رگڑ گھس.

یا تمک سنگ میں ملا کر شہد
سحق کر لے اسے بجِدّ و جہد

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۶۸). سنگریزے اور گول پتھر ... گھس کر گول مول ہو گئے ہیں ، اور ریت بھی اسی سحق و صلابہ کا نتیجہ ہے . (۱۹۱۹ ، طبقات الارض ، ۴۳) . **۲. (فحش) عورتوں کا اعضائے جنسی کی رگڑ کے ذریعے جنسی حظ حاصل کرنے کا عمل ، چپٹی بازی ، طبق زنی ، مساحقت.** محبوب سحق کر کے اِنزال کرتا ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۷۱). مقصودِ اصلی ... یہ ہے کہ سوائے نکاحِ متعارف کے کسی طریقے سے شرمگاہ کو کام میں نہ لایا جائے ، اس سے جلق ... اور سحق (چپٹی بازی) سب کی حُرمت نکلی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۳۸). **۳. (تصوف) سحق ، اس سے مراد ہے حقیقت کی تجلّیٔ عظمت میں عبد کا درمیان سے اُٹھ جانا** (مصباح التعرف ، ۱۳۰). [ع]

سُحُق (ضم س ، ح) امذ.
(زراعت) درختِ خُرما کی ایک قسم جو دراز قامت ہو. زبانِ عرب میں سُحُق کے معنی درختِ خرما کی درازی کے ہیں ، عربوں نے اس درختِ خُرما کا نام سُحُق رکھا جو باسقہ سے دراز قامت ہو. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۵۷). [ع].

سُحُقَہ (ضم س ، ح ، فت ق) امذ.
دراز قد درختِ خُرما کی ایک اعلیٰ قسم ، سحق. سُحُقَہ ایک قسم ہے خرمائے مدنی کی جسکا شمار اعلیٰ اقسام میں ہے ، اس قسم کا درخت دراز قامت ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۳۴). [ع].

سُخُلْبِیَہ (ضم س ، خ ، سک ل ، کس ب ، فت ی) امذ.
نباتیات جنس آرچی ڈیشیا سے ایک پودا جو نوع کے اِعتبار سے ایک دل والے پودوں میں شمار ہوتا ہے ، تزئینِ گل میں مستعمل. سُخلبیہ (آرچی ڈیشیا) یعنی ثعلبِ مصری کے خاندان کا درخت ، اس صنف کے پُھول اپنی عجیب شکل، خوشبو اور حسن و صورت کے لحاظ سے بہت مشہور ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۹). [ع].

سَحْنَہ (فت س ، سک ح ، فت ن) امذ.
چہرہ کی ملاحت ، وضع ، ہیئت ، صورت ، رنگ و رُوپ.

کہاں لالو وار اور ہلّہ کہاں
کہاں تیغ نصری کا سحنہ عیاں

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۲۸). [ع].

سَحُور (فت س ، و مع) امذ.
سحر ہونے سے قبل کا وہ کھانا جو روزہ رکھنے کی نیّت سے کھایا جائے.

اور بخشے جاتے ہیں اُس کے گُناہ
وقتِ افطار و سحُور اے نیک خواہ

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۶ : ۹۵). استحبابِ سحور اور تعجیل افطار اور اباحت اِکل و شرب ... بعد ازاں منسوخ ہوا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۶).

سرور آشنائے سحُور و صَبُوح
ہمیشہ بالاَسحار یَستَغفِرُون

(۱۹۶۹ ، مزمُورِ میر مغنّی ، ۶). [ع].

سَخا (فت س) امث.
فیاضی ، بخشش.

کیا ختم اس پر سخائے رسولؐ
نیں ہوں نااُمید از عطائے رسولؐ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۳۱).

ہے جہاں تیری سخا واں بحر و بر کا کیا شُمار
جب برسنے تو لگے گنتی میں آوے کب سحاب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۹). اس قسم کے متعدد واقعات جُود و سخا کے عنوان میں مذکور ہیں. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۷۷).

بعدِ شکستِ قفس ، ہم جو ہوئے گل نفس
سب یہ کرم ہے ترا ، مالکِ جُود و سخا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۷). [ع : (س خ ی)].

سَخافَت (فت س ، ف) امث.
۱. **کم عقلی ، بیوقوفی ، حماقت.** ایک بڑی قباحت یہ تھی کہ اکثر انگریز مطلق پابندیٔ مذہب کو حمق اور سخافت سمجھتے تھے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۷۹). شیکسپیر کو جو ادبی چور کہتا ہے وہ خود اپنی جہالت اور سخافت کا اعلان کرتا ہے. (۱۹۶۳ ، شمسونِ مبارز (ترجمہ) ، ۳۶). ۲. **بوداپن ، کمزوری.** بلدیو کے لڑکے کو پڑھانے کا طعن کاتب کی سخافتِ عقل پر دلیل ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۷۵). اس اِستدلال کی سخافت اور کمزوری نہایت بیّن اور نمایاں ہے. (۱۹۳۰ ، کتابِ شفتالو ، ۱۶). ۳. **ہلکاپن ، چھچھوراپن ، کم ظرفی ، بیہودگی.** ہمارے نزدیک ایسی سادگی پر جو سخافت و رکاکت کے درجے کو پہنچ جائے ، سادگی کا اطلاق کرنا گویا سادگی کا نام بدنام کرنا ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۶۵). شعرا اور مصنف جب اپنے کلام کو اِبتذال رکاکت اور سخافت سے آلودہ کریں تو ... اِصلاح تجویز کی جاتی ہے. (۱۹۲۷ ، منشوراتِ کیفی ، ۱۸۹). رُباعی کا دوسرا فطری تقاضا متانت اور سنجیدگی ہے، مضامین یا اسالیب میں سخافت یا سُبکی اس کے مزاج کو راس نہیں آ سکتی. (۱۹۷۱ ، آئینۂ اعتبار ، ۹). [ع : (س خ ف)].

سُخام (ضم س) امذ.
پرندے کے بازوؤں کے نیچے کے نرم و ملائم رُوئیں. نرم رُوئیں دار غلاف جو پروں کے نیچے ہوتا ہے اور پرندوں کی جلد پر چڑھا رہتا ہے اسے سخام یا روئیں (ڈاؤن) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۶۳۰). [ع].

سَخاوَت (فت س ، و) امث.
فیاضی ، بخشش. حِکمت میں افلاطون کا شاگرد ، سخاوت میں حاتم کا کھونٹے برد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷).

مشہور سخاوت ہے تری شاہ و گدا میں
تں جود کے تئیں بخش دیا راہِ خُدا میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹۳). سخاوت سے خدا راضی ہے ، سخی کا مرتبہ بلند ہے. (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۳۲). نیم گرم پانی سے ان کے مسام کُھلے تو ان کی سخاوت کے دریا جوش میں آیا. (۱۹۸۷ ، اِک عشرِ خیال ، ۱۷۲). [ع : (س خ و)].

---بس عَیب را کیمیا ست کہاوت.
سخاوت عیب کے تانبے کے لیے کیمیا ہے یعنی جس طرح کیمیا سے تانبا ، سونا بن جاتا ہے اُسی طرح آدمی کے عیبوں کو سخاوت ہنر بنا دیتی ہے یعنی سخی کے عیب بھی ہنر معلوم ہوتے ہیں (فرہنگِ امثال ؛ مہذب اللغات).

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
سخی ، فیّاض. بھوپھی کی مُدّتِ قیام تک وہ آگے ہی کی طرح مہذّب مودب اور سخاوت مند ظاہر ہوئی. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۱۶). [سخاوت + مَند ، لاحقۂ صفت].

سَخْت (فت س ، سک خ). (الف) صف.
۱. **جس کے مادّے یا بناوٹ میں بہت صلابت اورکھاؤ پایاجائے اور جس کا دبانے سے دبنا، موڑنے سے مُڑنا اور توڑنے سے ٹوٹنا محال یا مشکل ہو ، کڑا ، ٹھوس ، کرخت.**

سو شہ دھن نے خوش حال اس وقت تھے
کہ جوبن وو الماس تھے سخت تھے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۷).

کرے کیا کہ دل بھی تو مجبور ہے
زمیں سخت ہے آسماں دور ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۶). سٹیل پر چار طریقوں سے عمل کیا جاتا ہے کبھی سٹیل کو نرم کرتے ہیں کبھی سخت تر. (۱۹۷۰ ، فولاد پر عملِ حرارت (دیباچہ) ، ۱). ۲. **مضبوط ، محکم ، پکّا.** وضو کر اور کمر باندھ ، فرمائے کمر کوں سخت باندھ واسطے مرگ کے کہ تُجھ سے ملاقات کرے گی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۳).

تیس برساں تھی کھڑی جنگل میں سخت
تین پل جانے سے مانند درخت

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۸۶). قزل ارسلان کا قلعہ پائے تخت نہایت سخت اور متین تھا. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیبِ اردو ، ۱۶).

۳. **تیز ، شدید ، زور دار.** دھوپ بھی نہایت سخت تھی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح (نوراللغات)). ۴. **مشکل ، کٹھن ، دشوار ، صعب.** نظر عاقل تھا سمجھا کہ ہو طرف وقت ہے ، کام بہوت سخت ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۹).

تھے نہایت متقی وہ نیک بخت
کرتے دایم تھے عبادت سخت سخت

(۱۸۳۳ ، داستانِ رنگین ، ۱۰).

سچ تو یہ ہے کہ منزلِ راہِ عدم ہے سخت
بھتوں کا ساتھ چھوڑ کے بہزاد وہ گیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۷). وہ بھی ڈرامہ کی زبان سمجھ نہیں سکے بہت سخت پندی ہے. (۱۹۲۳ ، روزنامچہ ، خواجہ حسن نظامی ، ۲۰۲). رفتہ رفتہ مجاہدۂ نفس کی یہ ریاضتیں سخت سے سخت ہوتی چلی گئیں. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۸). ۵. **گراں ، بھاری ، سنگین** (فرہنگِ آصفیہ). ۶. **گراں گزرنے والا ، ناگوار ، درشت.**

کہ سخت یہ بادشاہ کوں مقال
کہا اوس کون درویش نے سن مثال

(۱۶۹۷ ، آخر گشت ، ۱۰۱) آپ نے خُلق و لُطف سے جواب دیا کہ اس مردود نے پسند نہ کیا بلکہ حماقت سے سخت سوال و جواب کیا. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۶۹). صاحب بہت جھنجھلائے اور بجائے اس کے مرزا سے خوش ہوتے سخت کلمہ کہہ بیٹھے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۹۰). ۷. **بد مزاج ، تُند خُو ، اکھڑ ، سنگدل.**

ہوا کس کے آتے کہرا وقت ہے
تو جانا نہیں جیو کیا سخت ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۶). سلطان شہاب الدین غوری کو مورخوں نے بہت سخت اور تُند مزاج کہا ہے. (۱۸۷۵ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۷۰). وہ اپنی کبرسنی میں بہت زیادہ سخت ضرور ہو گیا تھا لیکن یہ سختی کسی تلون کی بنا پر نہ تھی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۰۲). ۸. **بہت ، نہایت ، از حد.**

توں نہ اجھے تو اس وقت
انکوں ہوگی غربت سخت

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۳)).

خوشی خُرّمی ہے تُجھے سخت آج
کہ یاری دیے ہیں ترے بخت آج

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۷). اب تلک بیٹا پیدا نہ ہوا... اس لیے دل سخت اُداس ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۲).

پنہاں تھا دام ، سخت قریب آشیاں کے
اُڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۶).

سب میں چرچا ہے کہ تم سندھ کو کیوں بھول گئے
سخت شکوہ ہے کہ تم سندھ کو کیوں بھول گئے

(۱۹۰۶ ، اخترستان ، ۵۰۱). کنول کماری جیسی ساری سہمان بیبیوں سے ہنس ہنس کر سخت خوش اخلاقی سے گفتگو کرنے میں مصروف تھی. (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۲۰۳). ۹. **جس میں کیفیت کے اعتبار سے زیادتی پائی جائے ، شدید.** یہ سخت غلطی ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۲۰۳). بعض لڑکیوں میں بدتمیزی سے پان کھانے کا سخت عیب ہوتا ہے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۸۵). سخت بیماریوں کی دوائیں خاص طور سے ان کے پاس ہیں. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۱۳). بہت سے اشخاص کا ایک میلان یہ بھی ہے کہ سخت سے سخت سزائیں مقرر کر دی جائیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۴۳). ۱۰. **(کسی خصوصیت میں) پکّا ، کٹّر ، بہت بڑا.**

سو فرمان سن گم رہیا رام راج
بلیا سخت بیری مجے ترک آج

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۷).

سخت کافر تھا جس نے پہلے میر
مذہبِ عشق اختیار کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹). ۱۱. **بخیل ، کنجوس** (فرہنگِ آصفیہ).
(ب) م ف. **فعل کی تاکید کے لیے مستعمل ، بشدّت ، بکثرت بزور ، درشتی سے ، بغایت.**

تھے اک طرف گنجان باہم درخت
کہ لپٹے ہوں جس طرح مشتاق سخت

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۶۰).

زمانہ سخت کم آزار ہے بجانِ اسد
وگرنہ ہم تو توقع زیادہ رکھتے ہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۲). [ف : سخت ؛ اوستا : شخت].

---اَنداز (---فت ا ، سک ن) امذ.
تیر انداز (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سخت + ف : انداز ، انداختن - ڈالنا ، پھینکنا].

---اَیّامی (---فت ا ، شد ی) امث.
گردشِ ایام ، تکلیف کے دن ، مصیبت کا زمانہ. یہ شکایت بجز شومیِ بخت و سخت ایامی کس سے کیجائے اور اس شکایت بے سُود سے کیا ہوتا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲۳۲). [سخت + ایام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بات امث.
ناگوار بات ، دل آزار بات.

مبتلا آپ ہوا جاکے تو اب سن اے دل
سخت باتیں جو تجھے اوس نے کہیں مجکو کیا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۰۸). [سخت + بات (رک)].

---بافت (---سک ف) امث.
(نباتیات) خلیوں کی دبیز چوبی دیواروں والی بافت. ان ریشوں سے جو بافت تیار ہوتی ہے اس کو سخت بافت (Sclerenchyma) کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۲۲). [سخت + بافت (رک)].

---بے اِنصافی (---کس ا ، سک ن) امث.
نہایت ظلم ، بڑا اندھیر (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سخت + بے (حرفِ نفی) + انصاف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بے اِیمانی (---ی مع) امث.
بڑی دغا ، بڑا فریب (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سخت + بے (حرفِ نفی) + ایمان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بے چین ہونا ف م.
نہایت مضطرب ہونا ، ازحد گھبرانا ، بلبلانا.

کیوں نہ لرزاں ہو سراپا تنِ لاغر میرا
سخت بے چین ہے بر میں دلِ مُضطر میرا
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۱۱).

---پانی امذ.
ایسا پانی جس میں معدنی نمکیات کی وجہ سے صابن نہیں گھلتا. سب سے پہلے اس کا استعمال طب میں کیا گیا تا کہ پینے کے پانی کی کیفیت معلوم ہو سکے کیونکہ اُس زمانے میں سخت پانی کو مضرِ صحت سمجھا جاتا تھا. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۲۹). [سخت + پانی (رک)].

---پَرا (---فت پ) امذ.
(مُرغ بازی) وہ مُرغ جس کے پر موٹے اور معمول سے زیادہ سخت ہوں (اپ و ، ۸ : ۱۱۹). [سخت + پَر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---پڑنا محاورہ.
جم جانا ، ٹھوس شکل اختیار کرنا.

یا سخت پڑی ہے چشم جویا
وہ ناف ہے نقشِ دیدہ گویا
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۳).

---پَنجَہ (---فت پ ، سک ن ، فت ج) صف.
۱. **وہ جس کی انگلیوں کی گرفت بہت مضبوط ہو ؛ مُٹھی بند رکھنے والا.** وہ صیادانِ سخت پنجہ جنھوں نے قومی آزادی اور جماعتی رائے کی چڑیا کو برسوں اپنی آہنی انگلیوں میں دبا کر مقید کر رکھا تھا. (۱۹۳۹ ، آثارِ ابوالکلام ، ۲۳۹). ۲. (مجازاً) **بخیل ، ممسک** (فرہنگِ آنند راج). [سخت + پنجہ (رک)].

---پیشانی (---ی مج) صف.
نڈر ، بہادر (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [سخت + پیشانی (رک)].

---تالُو (---و مع) امذ.
تالو کا سامنے والا حصہ ؛ تالو کا اگلا حصہ. سخت تالو (Hard Plate) ... فک اعلیٰ کے حنکی زائدوں اور عظام حنکی (Palatine Bones) کے افقی حصّوں سے بنتا ہے. (۱۹۳۰ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۹۰). تالو کا بیشتر حصہ ہڈی کا بنا ہے جسے استخوانی (Bony) یا سخت تالو (Hard Plate) کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، میمیلیا ، ۲۰). [سخت + تالو (رک)].

---جان صف.
۱. **جس کی جان مُشکل سے نکلے ؛** (مجازاً) **خراب سے خراب حالات میں زندہ رہنے والا ، حددرجہ تحمّل و برداشت کا مالک.**

جب تک کہ تُم نہ آؤگے رگڑوں گا ایڑیاں
میں بھی ہوں سخت جان جو تُم کو ترس نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۶).

سنگِ مقناطیس ہیں ہم سخت جان
کھنچ کے اے قاتل ذرا شمشیر کھینچ
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۲). وحمان کو تھوڑی بہت چوٹ بھی آئی ، مگر میں سخت جان صاف بچ گئی. (۱۹۳۷ ، حرفِ آشنا ، ۸۳). پچھلے دو تین سال میں یہ طبقہ بڑا خوار ہوا ... مگر ہے سخت جان سنبھالے پر سنبھالا لیتا ہے. (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۵۳۸) . ۲. **سختیوں اور مُشکلوں کو استقامت سے برداشت کرنے والا ، جفا کش.**

پر نہ باز آیا سخت جان تھا وہ
نہیں معلوم دل کہاں تھا وہ
(۱۸۶۱ ، کلّیاتِ اختر ، ۹۷۳).

ٹوٹے پہاڑ غم کے یہ کس سخت جان پر
بیٹھے ہیں آج دل کے شرر آسمان پر
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۷۰).

ہوا کی زد پہ بھی دو اِک چراغ روشن ہیں
بلا کے حوصلے دیکھے ہیں سخت جانوں میں
(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۷۰). [سخت + جان (رک)].

---جانی امث.
سخت جان ہونا ، صبر و تحمل ، جفا کشی ، مُصیبت کی برداشت.

سخت جانی سے نہیں اپنی خجل کیوں ، اوس کی
نوکِ مژگاں نے رگِ جاں کو بمشکل کھولا
(۱۷۸۲ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۹۳).

کاوِ کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پُوچھ
صبح کرنا شام کا ، لانا ہے جوئے شیر کا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۲).

شبِ غم میں یہ جیتے ہُرا ہو سخت جانی کا
نہ آئی موت اِس غیرت کے مارے ہم تو مرتے ہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۳).

تم اپنے دست و بازو کو سراہو
ہماری سخت جانی کا گِلا کیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۰). [سخت + جان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جَواب (---فت ج) امذ.
کڑا اور نامُلائم یا ناگوار جواب (ماخوذ: نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سخت + جواب (رک)].

---حالَت (---فت ل) امث.
مُشکل یا تکلیف دہ حالت. چوتھے یہ کہ مریض کو یہ خیال ہے کہ اس کے اِستعمال سے کوئی سخت حالت یا تکلیف نہ پیدا ہو جائے. (۱۹۱۰ ، مکاتیبِ حالی ، ۱۰۳). [سخت + حالت (رک)].

---خارا امذ.
(مُرغ بازی) وہ مُرغ جس کے کانٹے (انیاں) معمول سے زیادہ سخت اور تیز ہوں (ماخوذ : اپ و ، ۸ : ۱۲۰). [سخت + خار (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---دِل (---کس د) صف.
۱. **بے رحم ، سنگ دل ، کٹھور.** بیٹے نے کہا سبحان اللہ تجھ سا

سخت دل نہ دیکھا ہیں نے ۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۹) ۔ ہندوستان کی یہ حالت ایسی ہے کہ چاہے کیسا ہی بڑا سخت دل آدمی ہو اس کو ترس آ جانے گا۔ (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۶۹)۔ ۲۔ صاحب کردار، مزاج اور اصول میں پختہ چوکیدار بڑا سخت دل ، اصول پرست اور نمازی قسم کا انسان تھا۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۷)۔ [سخت + دل (رک)]۔

--- دلی (--- کس د) مث۔
بے رحمی ، سنگدلی۔

شیریں لباں کی سخت دلی کا نہیں علاج
فرہاد بھی پتھر سیں سر اپنا پٹک گیا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۷)۔ [سخت + دل + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- دِن (--- کس د) امذ۔
مصیبت کے دن ، مشکلات کا زمانہ۔

ایسے دن سخت کچھ آئے کہ نہ اُن پر سے ٹلے
نامراد اٹھ گئے دنیا سے نہ پھولے نہ پھلے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۲۰)، اف : آنا [سخت + دن (رک)]۔

--- دہان (--- فت د) صف۔
منھ زور ، جو آسانی سے قابو میں نہ رہے ، قابو سے باہر۔

ہوا ہے سخت دہاں اِن دنوں میں تو سن عشق
عناں صبر نہیں اختیار کے ہاتھوں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۳)۔ [سخت + دہان (رک)]۔

--- رُو (--- و مع) صف۔
تُرش رُو ، جس کے چہرے سے تندی اور غصہ ظاہر ہو (پلیٹس)۔
[سخت + رُو (رک)]۔

--- رُوئی (--- و مع) امث۔
تُرش رُوئی ، تند مزاجی ، بے رُخی۔ آنکھ نیلی سبز ہو تو نشان سخت رُوئی اور بے حیائی ... کا ہے۔ (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۷۳)۔

دیکھا جو سخت روئی اپنائے دہر کو
سمجھا میں نرم موم سے بھی کرگدن کی شاخ

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۷)۔ [سخت + رُو + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- زُبان (--- فت نیز ضم ز) صف۔
بدکلام ، بدزُبان۔ سخت زبانوں کا مضحکہ اُڑانے کی نیت سے جو خواہمخواہ حکومت کو اپنی زبان درازی سے دق کیا کرتے ہیں۔ (۱۹۰۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۵)۔ [سخت + زبان (رک)]۔

--- زُبانی (--- فت نیز ضم ز) امث۔
بدزبانی (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت)۔ [سخت + زبان + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- زمین (--- فت ز ، ی مع) امث۔
۱۔ **وہ زمین جس کی مٹی نہایت چکنی یا کنکریلی ، پتھریلی ہو ، کڑی زمین ، مضبوط اور بنجر زمین** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔
۲۔ (شاعری) **مشکل بحر ، قافیہ ، ردیف وغیرہ** (فرہنگِ آصفیہ)۔
[سخت + زمین (رک)]۔

--- سُسْت (--- ضم س ، سک س) : صر سخت و سُست۔
(الف) صف۔
نامِلائم ، درشت ، ملامت آمیز۔

جو الفاظ تھے اُن میں کُچھ سخت سُست
توجہ سے اپنے کئے سب درست

(۱۷۸۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۹۵)۔ صبح کو بڑھئی کے پاس بگڑا ہوا گیا اور سخت سُست گفتگو کر کے کہنے لگا ۔ (۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۵۳)۔ باورچی کو انتہائی سخت سُست الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲)۔ افلاطون کو تو وہ اُس کے فلسفۂ تصوریت کی بنا پر نہایت سخت و سُست الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، تخلیقات ونگارشات ، ۲۳۱)
(ب) امذ۔ **ڈانٹ ڈپٹ ، لعنت ملامت ، لعن طعن۔** وقت پڑے سخت سُست بھی سُنے گا۔ (۱۸۵۹ ، تقویٰ ، ۳۱)۔ مولانا اپنی عادت کے موافق اس پر بہت بگڑے اور جواب میں بہت سخت سُست لکھا۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۸۹)۔ [سخت + سُست (رک)]

--- سُسْت کَہنا محاورہ۔
بُرا بھلا کہنا ، لعنت ملامت کرنا ، ڈانٹنا ، سختی سے پیش آنا۔

کیوں کر نہ موم دل ہو مرا زیرِ رخت سُست
وہ سنگ دل جو کہتا ہے پردے میں سخت سُست

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۰۱)۔ آج افسر نے بُلا کر بہت سخت سُست کہا اور موقوف کر دیا ۔ (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۶۶) ۔ جسے مُجھ سے کسی بات کا بدلہ لینا ہو تو وہ لے لے ... اگر میں نے کسی کو بُرا بھلا کہا تو وہ آئے مجھے سخت سُست کہہ لے۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۶۵)۔

--- سُنْنا محاورہ۔
بُرا بھلا سُننا ، لعنت ملامت سننا۔

گالیاں کھائیں اُن کو دے کے دُعا
سخت سُن آئے سست جاتے ہیں

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۶۲)۔

--- کاری امث۔
دُشواری ، مُشکل۔

ولے بخت تھے نیں تھی یاری منجے
آتی انگے ہو سخت کاری منجے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۳۷)۔ [سخت + ف : کار ، کردن - کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- کَلامی (--- فت ک) امث۔
گستاخی ، تلخ گوئی ، بدزبانی۔ سخت کلامی کے بعد گالی گلوج تک نوبت پہنچی۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۹۰)۔ آج کل کے ریفارمروں کی طرح وہ سخت کلامیوں کے عادی نہ تھے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، مضامین ، ۲۳۰)۔ [سخت + کلام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- کوش (--- و مج) صف۔
سخت کوشش کرنے والا ، جدوجہد کرنے والا ، محنت و مشقت کرنے والا ، محنتی۔

اتھے گرد اس لشکری سخت کوش
تمام پہلوانان تھے پولاد پوش

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۱۲). اور ہر فن کے کمال کی تحصیل میں سختی کش و سخت کوش ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت، مضامین ، ۳ : ۲۰۹). یہ لوگ سخت کوش مُسلمان ہوتے ہیں . (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۶۵) . [سخت + ف : کوش ، کوشیدن - کوشش کرنا].

---کوشی (---و مج) امث.
سخت کوشش اور جدوجہد ، محنت و مشقت. زندگی کو اطاعت اور سخت کوشی سے تعبیر کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۶۵). [سخت + کوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَہنا محاورہ.
نامناسب یا ناگوار بات کہنا.

کوئی بیدرد اگر سخت بھی کہہ جاتا ہے
بس تو چلتا نہیں مُنہ دیکھ کے رہ جاتا ہے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۹۸).

---گِرَہ (--- کس گ ، فت ر) امث.
نحوست کی گھڑی ، منحوس وقت. جوتشی کہنے رہ گئے کہ مہاراج اس وقت نہ جانیے بڑی سخت گرہ ہے ٹل جانے دیجیے ورنہ خوشی اور غم کی جھوڑ میں سانے جاؤ گے . (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۶۷). [سخت + گِرہ (رک)].

---گوئی (---و مج) امث.
بدزبانی ، بدکلامی. بھونہہ جو بڑی ہوں تو نشان سخت گوئی کا ہے. (۱۸۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۱۰).

سخت گوئی سُنے کا کون اختر
نازکی کا اگر رواج ہوا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۴۳). [سخت + ف : گو ، گُفتن - کہنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---گِیر (---ی مع) صف.
۱. ذرا سی غلطی پر سخت سزا دینے والا ، معمولی بات پر سخت گرفت کرنے والا ، ظالم ، جابر. وہ معبود جابر نہیں سخت گیر نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۸). بخیل کی دل جوئی روپیہ سے کرنی چاہیے سخت گیر آدمی کی اطاعت سے جاہل کی ملایمت سے. (۱۹۰۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۲۶). یہ واقعہ اس روز ہوا تھا جب ایکے سخت گیر ماسٹر نے سبق یاد نہ کرنے پر اسکی بُری طرح پٹائی کی تھی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۹۰). **۲. جس کے رویّے میں تندی اور تشدّد پایا جائے ، تُند مزاج.** جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا ضدّی ... سخت گیر ، گھر گُھسنا زنانہ مزاج بنتا گیا . (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۰). وہ پرہیزگار تھے اور والدین کے خدمت گزار ، خودسر سخت گیر نہ تھے . (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۱۳۸) . ماں کی طرف سے پیار ملا تھا آپ طبعاً سخت گیر تھے .(۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۶۸). [سخت + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---گیرانَہ (---ی مع ، فت ن) صف.
جابرانہ ، ظالمانہ. ہالینڈ نے فان موک کے بجائے سابق وزیراعظم بیل کو گورنر جنرل مقرر کر کے اور بھی سخت گیرانہ پالیسی اختیار کرلی . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۹۱). مسلم پریس نے تحریک کی حمایت اور کشمیر کی سخت گیرانہ پالیسی کی شدید نکتہ چینی کی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۰۲). [سخت + گیر + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---گِیری (---ی مع) امث.
۱. سختی ، ظُلم ، ستم ، سخت برتاو.

نرمیٔ ظاہر سمجھ لے سخت گیری کی دلیل
پنبہ بھی پھر شرر ہمسر ہے آتش گیر کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۳). آپؐ نے فرمایا سہولت سے کام کرنا سخت گیری نہ کرنا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۹). کُفّار سے سخت گیری کے ساتھ شیریں کلامی آپؐ کا معمول تھا. (۱۹۸۳ ، بُت خانہ شکستم من ، ۱۳۳). **۲. زور سے پکڑنے کا عمل.**

سخت گیری میں تری مژگاں کا پنجا مُڑ گیا
صید میں سنگ دلاں (سنگیں دلان) کے پھر نہیں آتے ہیں باز

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۱). [سخت + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گھَڑی (---فت گھ) امث.
صعوبت یا مشکل کا وقت ، منحوس وقت.

اُس پہ جب سخت گھڑی ہو گی تو کام آویں گے
لاش کیا قبر میں مہمان کی ہم جاویں گے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۱).

دن نہ پورا ہو چکا ہم ہو گئے آخر تمام
روزِ فرقت کی خُدا کیا سخت گھڑیاں ہو گئیں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۳۱). [سخت + گھڑی (رک)].

---لَگام (---فت ل) صف.
مُنھ زور گھوڑا ، سرکش گھوڑا (نوراللغات ، علمی اُردو لُغت) . [سخت + لگام (رک)].

---مَرَض (---فت م ، ر) امذ.
شدید بیماری.

اے داغ زندگی کی توقع ہو کس طرح
قسمت خراب سخت مرض چارہ گر خلاف

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۱۵). [سخت + مرض (رک)].

---مِزاج (--- کس م) صف.
تُند مزاج ، غصیلا (فیروزاللغات ، علمی اُردو لُغت). [سخت + مزاج (رک)].

---مِزاجی (--- کس م) امث.
تُند خُوئی ، تیز مزاجی. حضرت عمرؓ باوجود تصلب اور سخت مزاجی کے ہنس پڑے . (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۳) . [سخت + مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُشکِل (---ضم م ، سک ش ، کس ک).(الف) صف.
نہایت دشوار ، بہت کٹھن.

نِکل جانا بدن سے جان کا آسان ہے مجکو
نِکلنا کُوچۂ قاتل سے لیکن سخت مشکل ہے

(۱۸۳۸ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۳۷).

فِکر ہے نور ترا ، جذبِ عمل ہے بُنیاد
سخت مشکل ہے کہ روشن ہو شبِ تارِ حیات

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۳۳). (ب) امث. **بڑی دشواری.**

سخت مشکل ہے سخت ہے بیداد
ایک میں خوں گرفتہ سو جلّاد

(۱۸۱۰ ، میر ، کت ، ۹۲۸). اف : پڑنا ، ہونا.[سخت + مُشکِل(رک)].

---مَیدان (---ی لین) امذ.
دُشوار گُزار میدان.

سفر دریپش ہر روزہ یہ عالم ناتوانی کا
کٹے کس طرح دیکھیں سخت میدان زندگانی کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۲). [سخت + میدان (رک)].

---نَظَر (---فت ن ، ظ) صف.
غور سے دیکھنے والا ، سختی سے جانچنے والا.

ہیں میرے ہو دوست سخت نظر
لائے ہیں اپنے دوست دار کدھن

(۱۹۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۱). برطانیہ اور امریکہ کے خاصے سخت نظر ادارے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۸ ، دسمبر ، ۳). [سخت + نظر (رک)].

---و سُسْت (---و مج ، ضم س ، سک س) صف امذ.
رک : **سخت سُست.** کسی کنیز کے منہ سے نِکل گیا کہ ملکۂ عالم نے قتل کیا کوئی کلمۂ سخت و سُست نہ کہنا. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۶ : ۵۵). اندلس میں جس سائل کو تندرست اور کام کے لائق دیکھتے ہیں اسکو نہایت ذلیل کرتے اور سخت و سست کہتے ہیں. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۲۹۵). [سخت + و (حرفِ عطف) + سُست (رک)].

---وَقْت (---فت و ، سک ق) امذ.
مُصیبت کا زمانہ ، مُشکل دور. عربی زبان میں بھی ادبی پرچوں پر سخت وقت آیا ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳). اف : آنا ، پڑنا. [سخت + وقت (رک)].

سخْتانا (فت س ، سک خ) ف م.
سخت کرنا ، سختی پیدا کرنا ، ٹھوس بنانا ، مضبوط کرنا. اس کے لیے اوّل ان کو «سختاتے» اور پھر حسبِ منشا آب دیتے ہیں. (۱۹۳۸ ، انسانی تعمیر (ترجمہ) ، ۲۹). علاوہ ازیں روزانہ استعمال کی بے شُمار اشیاء عام فولاد سے تیار کرکے گرم کی جاتی ہیں اور اچانک پانی یا کسی دوسری مائع میں ڈال کر سختائی جاتی ہیں. (۱۹۷۰ ، اصولِ دھات کاری ، ۱۸۵). [سخت + انا لاحقۂ مصدر].

سختاؤ (فت س ، سک خ ، ومج) امذ.
سخت بنانا ، سخت کرنا ، سختی ، ٹھوس پن. تثبیت اور سختاؤ اگرچہ میتھیلی الکحل ایک اچھا صائن ہے تاہم اس متماثل کی وجہ سے خلیے کی مایہ پاشیدگی ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۶۸). یہ تمام اِستعمالات اس فولاد میں عملِ سختاؤ کی بدولت ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۲۸). [سخت + اؤ ، لاحقۂ کیفیت].

سُخْتَگی (ضم س ، سک خ ، فت ت) امث.
سوزش ، جلن. البتہ اس صورت میں یہ کسب نا کرنا کہ شُش میں جلن اور سختگی ہو. (۱۸۶۰ ؟ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۵۶). [ف : سوختگی ـ جلن کا مخفف].

سُخْتَہ (فت نیز ضم س ، سک خ ، فت ت) صف ، امذ.
تولا ہوا ، موزوں ، سنجیدہ ، ٹکسالی ، شستہ. یہاں کی زبان نرم سُختہ و لطیف و درست و فصیح ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شروانی ، ۱۰۰). [ف : سختن ـ تولنا ، سمجھنا ، سے صفت].

سَخْتی (فت س ، سک خ) امث.
۱. **کڑا پن ، کرختگی ، صلابت ، ثقاوت ، نرمی کی ضد.** پانوؤں کے جو زخم تھے سو اچھے ہو جاتے ہیں اور پانوؤں میں سختی آتی ہے. (۱۷۸۶ ؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۵۰).

بہتے اس مینھ میں کرختی ہے
تختے تختا ہونے یہ سختی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۹).

دن جُدائی کا نہیں کاٹے سے کٹتا اے جلیل
یہ بھی سختی میں کسی معشوق کا دل ہو گیا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۳۶). نائٹروجن اور کاربن دونوں کی موجودگی فولاد میں آب داری ... کے دوران سختی پیدا کر دیتی ہے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۲۸). ۲. (أ) **دُشواری ، تکلیف ، دُکھ ، مُصیبت.** وہاں جیسی بھی سختی ہوئے آخر کچھ تو پیدا ہونے کی نرمی. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۱۴).

قاتل مری تقدیر میں سختی ہی لکھی ہے
آئی جو تری تیغ کی بھی دھار گری ہٹ

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۱۶). فوج کو آسودہ رکھ ماہ بماہ تنخواہ دے کہ حالتِ سختی میں تیرے کام آویں بھوکی اور بے سامان فوج سے کچھ نہیں ہو سکتا. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۲۰).

جیل ہے یا یہ کوئی بزمِ ادب ہے احمق
تجھ پہ کچھ بھی اثر سختیِ زنداں نہ ہوا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۹). (آ) **عُسرت ، تنگی ، افلاس.** دوست کو سختی کے وقت آزمایش کر کیونکہ دولت و ثروت میں ہر کوئی دوست بنتا ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱۷). ۳. **تُندی ، تیزی ، درشتی.**

تیری نگہ کی سختی ہے دلبری کے مانند
تیری نگاہ موزوں ہے عنبری کے مانند

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۸). ہمارے والد کے مزاج میں بڑی سختی ہے. (۱۹۰۰ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۲). ۴. **زیادتی ، ظلم ، سخت گیری.**

ہمارے شیشۂ دل پر روا نہیں اس قدر سختی
تُجھے لازم ہے آہ درد مندوں سیں حذر کرنا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۴۹)۔ ماماؤں کے ساتھ جہاں سختی گناہ ہے ، وہاں نرمی بھی غلطی سے کم نہیں۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۳۵)۔ ۵. شدت ، انتہائی تکلیف دہ ہونے کی کیفیت یا حالت۔ موسم کی سختی سے اندیشہ ہے کہ جو ڈیپوٹیشن لاہور جانے والا ہے اس میں شامل ہونے کا موقع ملتا ہے یا نہیں۔ (۱۹۱۱ ، مکاتیبِ حالی ، ۱۰۳)۔ محنت کی سختی آلات کو زیادہ مکمل اور کارآمد بنانے سے ... کم کی جا سکتی ہے۔ (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶)۔ سزا کی سختی نے عزمِ بلند پایہ کی توجہ اس طرف منعطف کی کہ چوری ہے کیا چیز؟ (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پا کستان ، ۱۳۷)۔ ۶. تاکید ، زور۔ یتیموں کی پرورش غریبوں پر رحم ، قوم کی ہمدردی انتہا درجہ کی سختی کے ساتھ واجب التعمیل کرتا ہے۔ (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۶۲)۔ اُن کی سختی کے ساتھ تربیت کی جاتی تھی۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۲۳)۔ ۷. مضبوطی ، استحکام ، پائداری ؛ بے رحمی ، سنگ دلی ؛ بدمزاجی ، اکھڑپن ؛ تنبیہ ، ڈانٹ ؛ بداقبالی ، ادبار (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [سخت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---اُٹھانا / اُوٹھانا محاورہ۔
ظُلم سہنا ، مُصیبت جھیلنا ، تکلیف برداشت کرنا۔

نہ کس طرح ہو جائے پتھر کلیجا
زمانے کی سختی اوٹھائے ہوئے ہیں
(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۱۳۵)۔

---اُٹھوانا محاورہ۔
مُصیبت میں ڈالنا ، تکلیف برداشت کرانا ، محنت و مشقت کرانا ، دُکھ جھیلوانا۔ سیکھنے والوں سے سختی اُٹھوانا ہے۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۷۵)۔

---اَیّام کس اضا(---فت ا ، شد ی) امث۔
گردشِ زمانہ ، مُصیبت کے دن ، ناسازگار حالات۔

سختیٔ ایام ہے میرے لیے سامانِ عیش
خشتِ بالیں کو سمجھتا ہوں میں زانو حُور کا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۴۲)۔

بس مرا چلتا نہیں جب سختیٔ ایام پر
فتح پاسکتا نہیں جب یورشِ آلام پر
(۱۹۸۶ ، کلیاتِ منیر نیازی ، ۱۹)۔ [سختی + اَیّام (رک)]۔

---آنا محاورہ۔
سخت مُصیبت ہونا یا آنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---پکَڑنا محاورہ۔
راسخ ہو جانا ، پائدار ہو جانا۔ غلطیاں سختی پکڑ کر تعصب بن جاتی ہیں۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۷)۔

---توڑنا محاورہ۔
تکلیف دینا یا جبر کرنا۔ رفیعہ گروہ کے فقیر بھی ہندوستان میں بے شمار ہیں وہ اپنے نفس پر بہت سختی توڑتے ہیں۔ (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۱۲۷)۔

---سے م ف۔
بمشکل ، دشواری سے ، تنگی یا تکلیف سے ؛ بدمزاجی سے بے رحمی سے ، درشتی سے (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

---سے پیش آنا محاورہ۔
درشتی سے پیش آنا ، بدمزاجی دکھانا ، بے رحمی کا برتاؤ کرنا ، سخت گیری کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---سے دِن گُزرنا محاورہ۔
تکلیف سے بسر ہونا ، عسرت و تنگدستی سے گُزر بسر ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---کَرنا محاورہ۔
ستانا ، ظُلم کرنا ، زیادتی کرنا ، جبر کرنا۔ تاہم عیسائیوں پر زیادہ سختی کرنا خلافِ مصلحت ہے۔ (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۸)۔

سختیاں کرتا ہوں دل پر ، غیر سے غافل ہوں میں
ہائے کیا اچھی کہی ظالم ہوں میں جاہل ہوں میں
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۱۱)۔

---کَش (---فت ک) صف۔
تکلیفیں برداشت کرنے والا ، مشکلات جھیلنے والا ، صابر ، باہمت۔ اور ہر فن کے کمال کی تحصیل میں سختی کش و سخت کوش ہے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰۹)۔ [سختی + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا]۔

---کَشیدَہ (---فت ک ، ی مع ، فت د) صف۔
مُصیبت زدہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [سختی + کشیدہ (رک)]۔

---کی گرَہ آنا محاورہ۔
مُصیبت کا زمانہ آنا۔

میری قسمت کی طرح رہتی ہے بل کھائی ہوئی
زُلف پر بھی کیا ہے سختی کی گرہ آئی ہوئی
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۴۳)۔

---گُزَرنا محاورہ۔
مُشکل پیش آنا ، تنگی ہونا ، عسرت ہونا۔ اسکندریہ میں جب کہ شیخ وہاں موجود تھا نہایت سخت قحط پڑا اور درویشوں پر بہت سختی گزرنے لگی۔ (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۴۴)۔

---و سُستی (---و مع ، ضم س ، سک س) امث۔
مُشکل حالت ، پریشانی ، مُصیبت۔

زمانہ کیا تو مجھ پر پیدا کیا
کیا سختی و سُستی ہمن کوں دیا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۱۰)۔ [سختی + و (حرفِ عطف) + سُستی (رک)]۔

سَخْتِیاں (فت س ، سک خ ، کس ت) امث ، ج.
سختی (رک) کی جمع (تراکیب میں مُستعمل).

---اُٹھانا محاورہ.
تکلیفیں برداشت کرنا ، مُصیبتیں جھیلنا.

آنکھیں پتھراگئیں ہیں راہ بہت دیکھ چکے
سختیاں دردِ جُدائی کی اُٹھائیں کب تک

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۷). خاتون نے بڑی بڑی سختیاں اُٹھائیں. (۱۸۹۳ ، سوانح عمری امیر تیمور و حمیدہ بیگم ، ۳۳).

---جھیلنا محاورہ.
رک : **سختیاں اُٹھانا**. آپ ... سختیوں کے جھیلنے والے تھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸) . جس طرح بنا سختیاں جھیل جھیل کے لڑکے کو مغربی علوم کی تعلیم دلوائی. (۱۹۳۳ ، جشنِ نگہ ، ۱۲۶).

---کھینچنا محاورہ.
رک : **سختیاں اُٹھانا** . لڑکپن میں گھر بار ما باپ سے جُدا ہو کر بہت سختیاں کھینچیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۹).

سختیاں کھینچنے کی ہو گئی عادت دل کو
بُت چلے آئیں نہ کھینچ کر کہیں بُتخانے سے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۱۹).

سَخْتِیانا (فت س ، سک خ ، کس مع ت) ف م.
رک : **سختانا** . لکنیشم نیوکی کی ایک پتلی عرضی تراش کا ، جو پوٹاشیم بائی کرومیٹ کے ۲ فیصدی طاقت کے محلول میں سختیائی گئی ہو ، معائنہ کرو. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۹۹). [سخت (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

سُخْرَہ (ضم س ، سک خ ، فت ر) صف.
۱. **فرماں بردار ، مطیع ، زیردست ، بیگار.**

گر اہلِ زہد و طاعت بے علم و معرفت ہے
ہے سُخرۂ شیاطیں بالا شۂ خراسی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۳).

اے پسر کر ترک راہِ فسق کو
دہر میں تُو سُخرۂ شیطاں نہو

(۱۸۵۹ ، چشمۂ فیض (ترجمہ) ، ۳۶). ۲. **جس کا مذاق اُڑایا جائے ، جس سے ٹھٹھا کیا جائے نیز مسخرہ.**

بُرے پن میں ایسا شیاطین تھا
ولے شکل میں سُخرۂ چین تھا

(۱۹۰۵ ، قصہ بے نظیر ، ۳۴).

اس کے مقدر میں روسیاہئ سرمد
سخرۂ عالم ہے نکتہ چین محمدؐ

(۱۹۰۶ ، خمطابا ، ۱۳۰). [ع : (س خ ر)].

سُخْرِیَت (ضم س ، سک خ ، کس ر ، فت ی) امث.
مذاق اُڑانا ، ہنسی ٹھٹھا ، ہنسی مذاق ، تمسخر ، استہزا .
بہت سی حدیثیں صحاح میں ایسی موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مزاح ، سخریت ، استہزا ... ان کے ہاں شدت سے رائج تھا. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۲۱۹). [ع : سخریۃ (رک) کا مُتبادل اِملا].

سُخْرِیَہ (ضم س ، سک خ ، کس ر ، فت ی) امذ.
رک : **سُخریت**. مگر قصہ خوانوں نے اپنی طرف سے لغو اور بیہودہ حکایتیں بڑھا اور بڑھا کے اصلی باتوں کو ایک سخریہ بنا دیا ہے. (۱۸۹۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۷۵). اعمالِ سُخریہ کا اِلزام لگانا لوگوں کی نظر میں آپ کے وقار کو کھو دے گا. (۱۹۱۳ ، «الہلال» کلکتہ ، ۱ اکتوبر ، ۱۸). [ع : سُخریۃ (س خ ر)].

سُخْط / سَخَط (ضم س ، سک نیز ضم خ / فت س ، خ) امذ.
غصّہ ، برہمی ، ترش روئی. حق تعالیٰ کی ذات بذاتہ متعدد صفات کو باعتبارِ مرتبۂ الوہیت اور ربوبیت کے مقتضی ہو گی جیسے ، لطف ... رضا اور سخط وغیرہ ہیں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۸).

تاقیامت ہے سُخط اس پر
لعنت و سُخط و عذاب و غضبِ ربّانی

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۱۲۰). [ع : (س خ ط)].

سُخُن / سَخُن (ضم س ، فت نیز ضم خ / فت س ، ضم خ) امذ.
۱. **نُطق ، کلام ، گُفتار.** تیرا سخن مجھے خوشی دیا ، تیری بات نے مِیں بہت حظ کیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۲).

یوں تو ہے انتخابِ عالَم میں
جیوں کہ ہے آدمی میں نُطقِ سُخن

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۲).

خلوت میں تھا تو شاہدِ معنٰی تھا بس امیر
خلوت سے انجمن میں جو آیا سُخن ہوا

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۷۳). ملکہ شہرزاد ... نے سلسلۂ سُخن یوں شروع کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۸).

دھوکا فقط ہے نفس کا اس آب و گل کی دھن
اس سلسلے میں کچھ نہیں گنجائشِ سخن

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۱ : ۴). ۲. **شعر ، کلام موزوں.**

سراج اس عالمِ ناقدرداں میں
نہیں قدرِ سُخن پیہات پیہات

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۵).

بسکہ ہے مضمونِ نازک میں تُو کامل اے نسیم
شہرۂ آفاق تیرا بھی سُخن ہو جائے گا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۷۳).

وقت ضائع نہ کرو ہرزہ سرائی میں عزیز
سوز پیدا وہ کرو جو سخنِ میر میں ہے

(۱۹۲۰ ، انجم کدہ ، ۴۲).

حُسین کون ہے یارب سُخن کہ جانِ سُخن
شکنتلا کی جوانی کہ کالی داس کا فن

(۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، ۲۳۹). ۳. **قول ، مقولہ.**

تیرے دہن کے آگے دم مارنا غلط ہے
غنچے نے گانٹھ باندھا آخر سُخن ہمارا

(۱۷۵۶ ، آرزو (گلزارِ عجائب ، ۲)).

کلی کہتے ہیں اُس کا سا دہن ہے
سُنا کریئے کہ یہ بھی اک سخن ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۶).

انساں کا سخن یہ ہے کہ بیٹی میں ہوں مجبور
ہمراہی پیار کسی کو نہیں منظور
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰). **۴. معاملہ ، بات.**

کتابت بھیجتی ہے شمعِ بزمِ دل کوں اے کاتب
پر پروانہ اوپر لکھ سُخن مجھ جاں فشانی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱). اس لڑکی نے عزیزِ مصر کو خواب میں دیکھا ہے کہ اس پر عاشق ہے. بادشاہ نے کہا اس سخن کو پوشیدہ رکھنا چاہیے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۴۳).

چھپا گیا تھا محبت کا راز میں تو مگر
وہ بھولپن میں سُخن دل کا عام کر بیٹھا
(۱۹۸۶ ، کلیاتِ منیر نیازی ، ۵۵). **۵. اعتراض ، شک.**

نصیر اس بات میں باقی سخن ہے تو جو کہتا ہے
مسی مالیدہ لب کیوں کر ہوں اسکے بے سبب اخگر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۶۳).

چشمِ گریاں کو مری دیکھ کے سب مان گئے
اب کسی کو بھی سُخن نوح کے طوفاں میں نہیں
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۱۵۰). **۶. (تصوف) اس سے اشارہ ہے عالمِ غیب کی طرف اور کلامِ الٰہی کو بھی کہتے ہیں. اس کی دو قسمیں ہیں بالعبارت اور بالاشارت** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۳۱). [ف : سُخن ؛ پہلو : شخون].

---اُڑانا / اُوڑانا محاورہ.
بات ٹالنا ، بات کو اہمیت نہ دینا.

بتا جو کُچھ کہیں گے تو کہوتگی یو تج ہوئے صاحب
سخن اُس کا اوڑاوں تا میں سب تکرار چھوڑی ہوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۷).

---اَز سُخَن می خیزَد کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مُستعمل) **بات سے بات نکلتی ہے ، سلسلۂ گفتگو میں کوئی نئی بات ظاہر ہوتی ہے** (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

-- اُنھیں بَر ڈالیے جو ہَنس ہَنس را کھیں مان کہاوت.
انھیں سے مانگنا چاہیے جو ہنسی خوشی دینا جانتے ہوں (فیروزاللغات ؛ جامع اللغات).

---اِیجاد (---ی مع) صف.
بہت اچھا شاعر، نئے مضمون اور نئی بات پیدا کرنے والا شاعر.

کیا سُخن اِیجاد اُٹھا شعر کا اُستاد اٹھا
کامل و یکتائے جہاں ہائے جلالِ ہمہ داں (کذا)
(۱۹۰۹ ، کلیاتِ رعب ، ۳۵۸). [سخن + اِیجاد (رک)].

---آرا صف.
بات کو بنا سنوار کر کہنے والا ، خوش گُفتار ، شیریں زباں ، فصیح اللساں.

وہ نیزۂ سر تیز ہے کلکِ سُخن آرا
اعدا کو کبھی طعن کا جس کی نہیں یارا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۲۱).

اے نُکتہ وران سُخن آرا و سُخن سنج
اے نغمہ گران چمنستانِ معانی
(۱۹۲۹ ، بہارستان ، ۶۵۲).

ہم سخن آرا تو ہیں آرائشِ بزمِ سُخن
بات جب کوئی عمل کی ہو عمل کوئی نہیں
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۳۵). [سُخن + ف : آرا ، آراستن - سجانا ، سنوارنا].

---آرائی امث.
بات کو بنا سنوار کر کہنا ، شیریں بیانی ، فصیح اللسانی. مبالغہ کرنے والوں ... اور سُخن آرائیوں کے طرق و طریقت سے بالکل احتراز کرے. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۹).

اہلِ معنی کو ہے لازم سُخن آرائی بھی
بزم میں اہلِ نظر بھی ہیں تماشائی بھی
(۱۹۱۳ ، حالی ، کلیاتِ نظم حالی ، ۱ : ۱۲۳). وہ ایک مُشترک کلچر کی تشکیل اور ترقی کے خواہاں ہیں مگر یہ بات علاقائی کلچروں کی بابت بہت سی سُخن آرائی کے بعد کہی گئی ہے. (۱۹۶۷ ، نکتۂ راز ، ۱۱۵). [سُخن + آرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---آشنا (---سک ش) صف.
شعر و شاعری کا ذوق رکھنے والا ، شعر کو سمجھنے والا ، سخن فہم ، تخلیقی ذہن رکھنے والا.

یو بات کوں لکھا ہوں سفینے میں عقل کے
ہے بحرِ دل میں طبعِ سُخن آشنا بلند
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۶). [سخن + آشنا (رک)].

---آفریں (---سک ف ، ی مع) صف.
فصیح اللسان ؛ (کنایۃً) شاعر ، سُخن گو ، سُخن طراز.

کہدے بنا کے بات کہ وہ مجکو دیکھ لی
محفل میں ڈھونڈتا ہوں سخن آفریں کو میں
(۱۸۹۵ ، دیوانِ زکی ، ۱۱۹). [سُخن + ف : آفریں ، آفریدن - پیدا کرنا].

---آنا محاورہ.
حرف آنا ، اِلزام لگنا.

عالم میں ترے ہوش کی تعریف کیا ہوں
ایسا تو نہ کر کام کہ مجھ پر سُخن آوے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۱).

---بالا رہنا / ہونا محاورہ.
نام یا رُتبہ بلند رہنا ، سا کھ اُونچی رہنا ، بول بالا ہونا.

شوق سوں تجھ سروقد کے سرکشی پایا ہے سرو
سب نہالاں میں سُخن اس کا سدا بالا اہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۳).

---بڑھانا محاورہ.
ذوق و شوق کے ساتھ کلام کرنا ، مزید شعر گوئی کا شوق ہونا.

جرأت ہم اس زمین میں کہتے ہیں اور شعر
ہرچند جی سُخن کے بڑھانے سے اُوٹھ گیا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۵۳).

---پَرداز (---فت پ ، سک ر) صف.
بات کہنے والا ، خوش گُفتار ؛ (مجازاً) شاعر ، مُقرِّر ، لَسّان (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لُغت). [سُخن + ف : پرداز ، پَرداختن ـ بنانا ، سنْوارنا].

---پَردازی (---فت پ ، سک ر) امث.
خوش بیانی ، فصاحت و بلاغت ؛ (مجازاً) شاعری ، ادب (پلیٹس فرہنگِ عامرہ). [سُخن + پرداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
اشتیاقِ شعر گوئی ، شوقِ کلام ، شعر گوئی کی خواہش.

ختم اس پہ ہوئی سُخن پرستی
کرتا ہے زبان کی پیش دستی

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۲). [سخن + ف : پرست ، پرستیدن ـ پُوجنا].

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
۱. عمدہ گفتگو کرنے والا ، خوش گفتار ؛ (مجازاً) شاعر ، سُخن دان ، سُخن فہم ، سُخن پرداز.

سنو اے عزیزاں بچن معتبر
سُخن پروراں کی زباں تے خبر

(۱۶۷۹ ، قصہ تمیم انصاری (ق) ، کبیرا ، ۳).

لکھ یہ تبدیلِ قوافی اے ظفر اب اک غزل
گفتگو تُو نے تو کی پر اک سخن پرور کی قطع

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۳۳).

سُخن فہم و سُخن گُستر ، سُخن دان و سُخن پرور
تُجھی سے حُسن کی رونق تُجھی سے حسن نگاری

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۶). ۲. باتیں بنانے والا ، خوشامد پیشہ ، اپنے قول پر اڑنے والا ، خوشامدی تنگ چشم ، کم حوصلہ سُخن پرور جیدیوں نے اور بُھوکے پلاؤ خوروں نے خواہ مخواہ جھگڑے پیدا کر دئے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۱۷). [سُخن + ف : پرور ، پروردن ـ پالنا].

---پَرْوَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
اپنی بات کی پچ کرنا ، ہٹ ، ضد ، ہٹ دھرمی. تحمّل و تامّل چاہیے نہ سخن پروری و جانب داری میں توغل چاہیے (۱۸۶۹ ، خطوطِ غالب ، ۳۰۶). سُخن پروری اور ہٹ دھرمی کی صحیح نہیں. (۱۹۰۱ ، عمانِ اشرف ، ۳). جناب معترض بھی اس کو مانتے ہیں لیکن سُخن پروری کی خاطر تسلیم کرنے میں تامّل ہے. (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۲۰۳). [سُخن + پرور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پوشی (---و مج) امث.
بات کو پوشیدہ رکھنا ، رازداری ، بات کو چُھپانا.

یا تو وہ رکھتے تھے سرگوشی ہمیں سے اس قدر
یا لگی ہونے سُخن پوشی ہمیں سے اس قدر

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹۳). [سُخن + ف : پوش ، پوشیدن ـ چُھپانا].

---پیرا (---ی لین) صف.
ہم کلام ، ہم سُخن ، باہم گفتگو کرنے والے.

یہ اُلفت ہاتھ میں تھے ہاتھ ، آپس میں سُخن پیرا
صدا اِک نخل نے دی ناگہاں یہ ہیں چمن آرا

(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی ، میلادِ معصومین ، ۳۰). [سُخن + ف : پیرا ، پیراستن ـ چھانٹنا ، سنْوارنا].

---پھرانا محاورہ.
بات بدلنا ، مکر جانا ، اِنکار کر جانا.

سوسِروان بولیا پھرا کر سُخن
ہے لشکر سو جزوی حنف شاہ کدن

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۱۳۷).

---پُھونکنا محاورہ.
چُپکے سے یا کان میں بات کہنا.

کیا کان میں نصرت نے سُخن پُھونک دیا تھا
ہر کافر ناری کا بدن پُھونک دیا تھا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۲۹).

---پھیکا ہونا محاورہ.
بات کا لطف سے خالی ہونا ، بے اثر ہونا ، بے کیف ہونا.

ثابت ہو حدوث کس طرح ہے جس کا
جو کہتے ہیں یہ سُخن ہے اُن کا پھیکا

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۵۹).

---تانہ پُرسَنْد لَب بَسْتَہ دار کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مُستعمل) جب تک تُجھ سے نہ پُوچھیں تو اپنی زبان بند رکھ ؛ خواہ مخواہ بکواس نہیں کرنی چاہیے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---تَراش (---فت ت) صف.
سُخن گو ، شعر گو ، موزوں طبع.

کہہ غزل اس میں ایسی ہی شُستہ و رفتہ جرأت اور
جس کا جواب یاں کسی ہو نہ سُخن تراش سے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۰۷). [سُخن + ف : تراش ، تراشیدن ـ چھیلنا ، تراشنا].

---تَراشی (---فت ت) امث.
شعر گوئی ، بات کو خوبی اور سلیقے سے کہنا ، خوش بیانی. خوش استعدادیاں امرائے عالی مقدار کی اور سُخن تراشیاں شعرائے صاحبِ وقار کی جو کہ نام آور اور صاحب دیوان تھے بیان کی گئی ہیں. (۱۸۰۱ ، گُلشنِ ہند ، لطف ، ۹). [سُخن + تراش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَکْیَہ (---فت ت ، سک ک ، فت ی) امذ.
کوئی لفظ یا جُملہ جو اس طرح زبان پر چڑھ جائے کہ اضطراری طور پر

موقع بے موقع گفتگو میں مُنھ سے نکلے ، تکیۂ کلام.

ہر سُخن کے ساتھ لب پر نالۂ جانکاہ ہے
تیری فرقت میں سُخن تکیہ ہمارا آہ ہے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۳۳).

نہ کھلنے دو غیروں پہ رازِ محبت
سُخن تکیہ ہو تو ہمارا تمہارا

(۱۸۹۵ ، راسخ دہلوی ، د ، ۳۱) . "جان لو بھیا" اس کا سُخن تکیہ تھا. (۱۹۱۰ ، مضامین پریم چند ، ۲۳). "کسی نے "وہ جو کہتے ہیں" کو سُخن تکیہ بنا رکھا ہے تو کسی نے "کیا سمجھے" کو. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۳۸). [سُخن + تکیہ (رک)].

---تَلْخ کس صف (---فت ت ، سک ل) امذ.
ناگوار باتیں ، نازیبا اور ناملائم گفتگو ، تُرش کلامی.

غیر جب لیوے تمن نام ، ہووے میرا دہن تلخ
شکر و شہد پلاویں تو نجاوے وہ سخن تلخ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۳).

اپنو سُخنِ تلخ اُٹھائے نہیں جاتے
اور تیغ کے جوہر بھی دکھائے نہیں جاتے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۹). [سُخن + تلخ (رک)].

---چَمَکْنا محاورہ.
بات کا مشہور و مقبول ہونا ، شاعری کا فروغ پانا.

جلوے ہیں یہی تیرے تو اے روشنیٔ طبع
چمکے گا ابھی میرا سُخن اور زیادہ

(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۷۰).

---چِیں (---ی مع ، غنہ) صف.
عیب جُو ، نکتہ چیں ، چُغل خور ، غیبت کرنے والا. حدیث میں آیا ہے کہ سُخن چیں بہشت میں نہ جاوے گا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۱۵). وہ بدذات سُخن چینوں کو اپنے پاس جگہ دیتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۹). [سُخن + ف : چیں ، چیدَن - چُننا].

---چِینی (---ی مع) امث.
چُغل خوری ، لگائی بُجھائی ، چُغلی ، خوردہ گیری ، عیب جُوئی.

کام جاہل کا ہے سُخن چینی
اے سراج اسکوں توں جواب نہ دے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۷).

ناطقہ بند ہے بحر اسکی سُخن چینی سے
شعر کیا بات بھی کہنا ہمیں مشکل ٹھیرا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۰).

دہلی کی یہ شیرینی ، یہ لکھنوی رنگینی
نہیں وقفِ سُخن چینی ، کیا ذکرِ دل افزائی

(۱۹۱۸ ، فردوسِ تخیّل ، ۲۲۰). [سُخن + چین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چھوڑْنا محاورہ.
چرچا کرنا ، ذکر چھیڑنا ، شوشہ چھوڑنا.

حُسن کا تیرے وہاں کس نے سُخن چھوڑ دیا
گُل کا رنگ اُوڑ گیا بُلبل نے چمن چھوڑ دیا

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۷).

---خُوب کس صف (---و مع) امذ.
اچھا کلام ؛ (تصوّف) اشارۂ واضح کو کہتے ہیں جو مادہ اور غیر مادہ میں ہو (مصباح التعرف ، ۱۳۱). [سُخن + خُوب (رک)].

---داں (---غنہ) امذ ؛ صف ، امر سُخَنْداں.
کلام کا حُسن و قبح سمجھنے والا ، آدابِ کلام و اصولِ سُخن سے واقف ، خوش بیان ؛ (مجازاً) شاعر.

تُجھ کو قائم رکھے اللہ بہت سا اے امیر
مُجتمع سائے میں ہیں جس کے سخنداں اِتنے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۴۳).

اپنے انداز کی بھی ایک غزل پڑھ مومن
آخر اس بزم میں کوئی تو سُخنداں ہو گا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹). طبیبِ مسیح الزماں ... اور سخندان طلیق اللسان. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۰).

سخن دان کامل نسیم و حسن
فنِ مثنوی میں تھے یکتائے فن

(۱۹۲۲ ، مطلع انوار ، ۱۶۷). [سُخن + ف : داں ، دانستن - جاننا].

---دانی امث.
زباندانی ، سُخن فہمی ، خوش بیانی ، شاعری.

بیاں کر شکرِ منعم ناؤں لے معشوق عاشق کا
بیاں کرنے ہو قصہ کون کروں شیریں سُخن دانی

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۴۴).

نہ تنہا حُسنِ خوباں دل رُبا ہے
ادا فہمی سُخن دانی بلا ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹۱).

سُخن کا جاننا آساں نہیں ہے ایک مُشکل ہے
ظفر مُدت میں ہم کو کُچھ سُخن دانی کا ڈھب آیا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۷). [سُخن + دان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرسُخَن (---فت د ، سک ر ، ضم س ، فت خ) م ف.
ایک بات کے بعد دوسری بات شروع کرتے ہوئے ، ایک ذکر کے بعد دوسرا ذکر چھیڑتے ہوئے.

ہونہار ہو داستانِ کہن
بولیا یونچ او بھی سُخن در سُخن

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۶). [سُخن + در (حرفِ جار) + سُخن].

---دَرمیان آنا محاورہ.
بات چیت کا اِتفاق ہونا ، گُفتگو واقع ہونا.

واہ رے سا کنانِ زیرِ زمیں
نہ کبھی درمیاں سخن آیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۹۵).

---دَرمیان لانا محاورہ.
دورانِ گفتگو کُچھ اور کہنا ، برسبیل تذکرہ بات کرنا.

شکروں کے سُخن نہ درمیاں لاؤ
کہنا مانو ہمارا باز آؤ
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۳۷).

ـــ دَرِین اَست فقرہ.
اس پر اعتراض ہے ، یہ بات ماننے میں تامُّل ہے ، اس میں کلام ہے ، اس میں شبہہ ہے؛ فارسی فقرہ اردو میں مستعمل (ماخوذ نوراللغات ؛ فیروزاللغات).

ـــ دینا محاورہ.
قول دینا ، اقرار کرنا ، وعدہ کرنا ، زبان دینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

ـــ ڈالْنا محاورہ.
کوئی بات کہنا ؛ کسی امر کی سِفارش کرنا ؛ ذِکر چھیڑنا ؛ اِنکار کرنا ، منظور نہ کرنا ؛ سوال کرنا ، پُوچھنا ، دریافت کرنا ؛ درخواست کرنا ، مانگنا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ راں (ـــ غنہ) صف.
مُقرِّر ، لسّان ، فصیح ، بلیغ ، خوش بیان (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ علمی اُردو لغت). [سُخن + ف : راں ، راندن ـ چلانا].

ـــ رانی امث.
فصاحت ، بلاغت ، خوش بیانی (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ علمی اُردو لُغت). [سُخن + راں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ رَس (ـــ فت ر) صف.
بات کو سمجھنے اور اسکی تہ کو پانے والا ، سُخن فہم ، زبان شناس ، سُخن شناس.

جُز جوہری کیا جانے کوئی قدرِ جواہر
سمجھے ہے سُخن رس ہی سُخن میری زباں کا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳).

ہے طبع خداداد سخن سنج سخن رس
رکھتا ہے ہر اک شعر میں وہ حُسنِ معانی
(۱۸۹۲ ، خانۂ خمار ، ۱۱۲). اکثر حضرات اپنے آپ کو زبان داں خواہ اہلِ زبان اور صاحبِ مذاقِ سلیم و سُخن رس جانتے ہیں. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۵۹). [سُخن + ف : رس ، رسیدن ـ پہنچنا].

ـــ رَسی (ـــ فت ر) امث.
بات کی تہہ کو پانے کی صلاحیت ؛ سُخن فہمی. سلیقۂ سُخن رسی میں اُستاد تھے اور طریقۂ مصاحبت و اختلاط کے ماہر حد سے زیادہ تھے (۱۸۰۱ ، گُلشن ہند ، لطف ، ۱۰۰). [سُخن + رس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ زَن (ـــ فت ز) صف.
۱. **شعر پڑھنے والا ، شاعر.**

تیرے شراب خوار وہ موزوں کلام ہیں
دُخترِ عنب کو سُخن زن بنائیں گے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). ۲. **قِصّہ کہانیاں سُنانے والا ، جُھوٹا ؛ ہوشیار** (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [سُخن + ف : زن ، زدن ـ مارنا ، لگانا].

ـــ ساخْتَہ کس؟ صف (ـــ سک خ ، فت ت) امذ.
گھڑی ہوئی بات ، جھوٹی بات ، فرضی بات ، بنائی ہوئی بات. شیر نے چاہا کہ دمنہ سے حال اپنا مخفی کرے اور کوئی سُخن ساختہ کہکے بہلاوا دے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۷۷). [سخن + ف : ساخت ، ساختن ـ بنانا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ساز صف ؛ امذ.
۱. **باتیں بنانے والا ، چرب زبان ، مکّار ، دروغ گو.**

دم میں اس چشمِ سُخن ساز کے آنا ہی نہ تھا
جور کم سہنے تھے یہ قصّہ بڑھانا ہی نہ تھا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۱۵). شاعر سُخن ساز اور دروغ باز کے لقب سے پکارا جاتا ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۱۹).

کِذب شیوہ نہیں میرا میں سُخن ساز نہیں
ایسے نغمے کی مرے ساز میں آواز نہیں
(۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۱۲۰). ۲. **شاعر ، سخن گو ؛ خوش تقریر ، فصیح** (فرہنگ آصفیہ). [سخن + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــ سازی امث.
۱. **چرب زبانی ، باتوں کی چالاکی ، لسّانی ، لفّاضی.**

تاچند سُخن سازیٔ نیرنگِ خرابات
باو قصدِ خرابی ہے نہ آہنگِ خرابات
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۴).

شاعروں میں تھی سُخن سازی بہت پر اے امیر
رہ گئے منہ کھول کر جب وہ دہن یاد آ گیا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵). یہی باتیں بیوفائی ، بدعہدی ، بے رحمی ، سُخن سازی ، رقیب نوازی کی صورت میں نظر آتی ہیں. (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۸۰). چشم بد دور! تو سُخن سازی میں خوب ماہر ہو. (۱۹۳۰ ، صحرا نورد کے خطوط ، ۱۳). ۲. **مکاری ، ظاہر داری ، زمانہ سازی.** سُخن سازی کے طریقے پر کہنے لگی بیٹا اگر تُجھے اِصرار ہے اگر تو کہے گی تو میں نہیں رہوں گی. (۱۸۸۸ ، ملکہ العزیز ورجنا ، ۱۳۶). ۳. **دروغ گوئی.**

الحذر اس طرح کی غمّازی
الاماں اسقدر سُخن سازی
(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۱۳).

جُھوٹ سب جُھوٹ یہ غیروں کی سُخن سازی ہے
میرا ذِمّہ ہے جو اُلفت ہو سر مو دل میں
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۷۶). ۴. **شعر گوئی ، شاعری.** ادھر پُورا جتھا (انجمن اربابِ علم) اور یہی مشغلۂ سخن سازی و مشاعرہ بازی بطور کاروبار. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، آزادی نمبر ، جولائی تا ستمبر ، ۸۲). [سخن + ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سنیز ہونا محاورہ.
گفتگو میں غلبہ پانا نیز کلام کا مؤثر و پسندیدہ ہونا.

فصاحت کیا کہوں اس خوش دہن کی
کسی کا وہاں نہیں ہوتا سخن سبز
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۹۱).

---سَخْت کس صف (---فت س ، سک خ) امذ.
ناگوار بات ، دل آزار بات.
منظور شکستِ دلِ نازک ہے گر اے شوخ
کہدے سُخنِ سخت جو پتھر نہیں بٹتا
(۱۸۵۸ء ، سحر (نواب علی خان) ، قصائدِ سحر ، ۷۱).[سُخن + سخت (رک)].

---سَرا (---فت س) صف.
کلام کرنے والا ، کلام پڑھنے والا.
بُلبل ہزار رنگ سے گو ہے سُخن سرا
پر تُجھ سے گُفتگو میں پر آیا نہ جائے گا
(۱۷۹۳ء ، بیدار ، د ، ۹).
یارب جو تُو نے دی ہے زبانِ سُخن سرا
لازم ہے تیری حمد و ثنا میرے واسطے
(۱۸۲۳ء ، دیوانِ فدا ، ۳۳۶). [سخن + ف : سرا ، سرائیدن - گانا ، گنگنانا ، الاپنا].

---سَرائی (---فت س) امث.
۱. **شعر گوئی ، شاعری.** میں نے اِبتدائے سنِ تمیز میں اُردو زبان میں سُخن سرائی کی ہے. (۱۸۵۹ء ، نادرِ خطوطِ غالب ، ۳۳).
۲. **زبانی جمع خرچ ، خالی خولی بات ، لسانی ، لفّاظی.** مگر صاحبِ دین ... قائل نہیں ہے اور اُسے یقین ہے کہ ثواب و عذاب، حشر و نشر اور حیات بعدالموت مذہب کی سُخن سرائی ہے. (۱۹۲۲ء ، مضامینِ محفوظ علی ، ۲۲۲). فرد اور قوم کے تعلق پر کوئی سُخن سرائی کیے بغیر میں ... یہ کتاب آپ اور کشمیر کی آئندہ نسلوں کو سونپ دیتا ہوں. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار (پہلی بات) ، ن). [سخن + سرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَرد کس صف (---فت س ، سک ر) امذ.
نامناسب بات ، بے مزہ ، لایعنی. سُخنان سرد بیہودہ ہوتے ہیں ویسے اپنے کیے کو روتے ہیں. (۱۸۹۰ء ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۵۵م). [سخن + سرد (رک)].

---سَرسَبز ہونا محاورہ.
رک : سخن سبز ہونا.
گر تُو چاہے اب سُخن سرسبز ہو اور دل پذیر
تو کوئی دوچار بن سبزی منگا کر اے نظیر
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۵).
خدا کے فضل سے ہوں خضرِ وادیٔ مضمون
نہ ہو حریف سُخن کا کبھی سُخن سرسبز
(۱۸۹۳ء ، شعور (نوراللغات)).

---سَنْج (---فت س ، غنہ) امذ ؛ صف.
کلام کو جاننے اور سمجھنے والا ، کلام کو پرکھنے والا ، شاعری کے نکات سے واقف ، سُخن فہم ، سخن داں.
سُخن سنجِ کامل ہنرور تُہیں   زباں آوراں کا بھی داور تُہیں
(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۲۶).
شعر کہنا گرچہ چھوڑا تُو نے ہر بیدار آج
کہہ سُخن ایسے کہ ہو بزمِ سُخن سنجاں میں دھوم
(۱۷۹۸ء ، بیدار ، د ، ۵۱).
اے سخن گوئے عیسوی اعجاز
اے سخن سنج ساحری انداز
(۱۸۸۲ء ، فریادِ داغ ، ۱۲۶). محلے میں ایک بزاز رہتا تھا ، وہ سُخن سنج اور موزوں طبع تھا. (۱۹۱۳ء ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۲) میر نے طویل عُمر پائی ، ان کی استادی کا لوہا سب نے مانا اور ان کے شاعرِ دل پذیر اور سُخن سنجِ بے نظیر ہونے کا اعتراف بھی سب نے کیا. (۱۹۸۴ء ، اسلوبیاتِ میر ، ۱۰). [سُخن + ف : سنج ، سنجیدن - تولنا].

---سَنْجی (---فت س ، غنہ) امث.
کلام کو پرکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت ، سُخن فہمی ، خوش بیانی ، شعر گوئی.
طبیعت ہے جواں ، پیری میں بھی وہ اے ظفر تیری
سُخن فہمی ، سخن سنجی ، سخن دانی نہیں جاتی
(۱۸۵۶ء ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۵۶). ان کو میں نے صرف اس لئے اِنتخاب میں شامل نہیں کیا کہ اس میں شوخی اور سُخن سنجی تو ہے مگر احساس نہیں. (۱۹۷۰ء ، برش قلم ، ۵۹). [سُخن + سنج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے پھرنا محاورہ.
کہہ کے مُکرنا ، وعدہ شکنی کرنا ، بدعہدی کرنا.
نہ اب تک سخن سے وہ اختر پھرا
طبیعت تری اوس سے کیا پھر گئی
(۱۸۶۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۷۶۸).

---شِناس (---فت نیز کس ش) صف.
بات کی تہہ کو پہنچنے والا ، بات کو پرکھنے والا ؛ (مجازاً) شعر و سخن کا قدر داں. تُم اور چودھری صاحب اور جو اور سُخن شناس اور مُنصف ہوں ، وہ اس کو دیکھیں اور پھر میری کتاب میرے پاس پہنچ جائے. (۱۸۵۹ء ، خطوطِ غالب ، ۳۸۵). بادشاہ خود سخن سنج و سخن شناس تھے. (۱۹۰۹ء ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۹). وہ سُخن ور تو نہیں تھے ، مگر ان جیسا سخن شناس کم دیکھنے میں آیا ہے. (۱۹۸۸ء ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۰). [سُخن + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

---شِناس نہ ای دِلْبَرا خَطا اِیْنجاسْت کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) پیارے ! غلطی تو یہ ہے کہ تُو بات کے نکتے کو نہیں سمجھتا ؛ جب کوئی شخص اپنی نافہمی یا غلط فہمی کی وجہ سے کسی کے کلام پر اعتراض کرتا ہے تب کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فیروز اللغات).

---شِناسی (---فت نیز کس ش) امث.
بات کی تہہ کو پہنچنے کی صلاحیت ، اچھے کلام کی قدر دانی.

اگر کسی میں سخن شناسی بھور اسرار دانی ہے تو ہو کتاب گنج العرش بحرالمعانی ہے. (١٩٣٥ ، سب رس ، ١٠). [سخن + شناس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شنو (---کس ش ، و لین) صف.
نصیحت ماننے والا ، نصیحت قبول کرنے والا.

سخن شنو ہیں مرے کان اثر پذیر ہے دل
ہزار شکر میں ہوں خود پسند نہیں

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٣٣). [سخن + ف : شنو ، شنیدن ـ سننا ، سے صفت].

---شنوی (---کس ش ، فت ن) امث.
نصیحت ماننا ، نصیحت پذیری.

نہ ارتباط نہ انصاف نے سخن شنوی
یہ کیا ستم ہے ، کہا بھی کسی کا مان عزیز

(١٧٧٢ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ١٠١). [سخن + شنو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شُنیدَن بیخ دَولَت کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) بات سننا حکومت کی جڑ ہے فریاد کو سننا شاہوں کا وطیرہ ہے ، نصیحت سننے والا فائدہ میں رہتا ہے (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---شیریں کس صف (---ی مع ، ی مع ، غنہ) امذ.
میٹھی بات ؛ (تصوف) اشارت الٰہی کو کہتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو وحی اور اولیا کو الہام کے ساتھ ہوتا ہے (ماخوذ : مصباح التعرف ، ١٤١). [سخن + شیریں (رک)].

---شیریں مُلک گیری بات ترچھی مُلک بانکا کہاوت.
+ زبان شیریں الخ.
میٹھی بات سے لوگ مطیع اور ٹیڑھی بات یا بدکلامی سے بددل ہو جاتے ہیں. لفظوں میں بھی کسی طرح کی تاثیر ہے ... ضرور اپنا اثر کرتے ہیں "سخن شیریں ملک گیری بات ترچھی ملک بانکا" (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ٣ : ١٠).

---طَراز (---فت نیز کس ط) صف.
فصیح البیان ، نکتہ ور ، سخن آرا ، شاعر (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ فیروز اللغات). [سخن + ف : طراز ، طرازیدن ـ نقش کرنا ، آراستہ کرنا].

---طَرازی (---فت نیز کس ط) امث.
نکتہ وری ، مضمون آفرینی ، شاعری. یہی مہر و ماہ یکتائے فن سخن طرازی غافل خان رازی کتیں. (١٧٩٦ ، دیباچۂ گلزار عشق (صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، ١٩٧٣ ، ١١٣)). حکیم کا فرض ہے کہ وہ جو بات کہے ، وہ دلیل و برہان سے کہے ، محض سخن طرازی نہ ہو (١٩٣٣ ، خیام ، ٨٣). ان مشاعروں میں شاعری سے دلچسپی رکھنے والے اکثر صاحب ذوق حضرات شرکت کرتے تھے اور شعرا کو داد سخن طرازی دیتے تھے. (١٩٧٧ ، اقبال کی صحبت میں ، ٩٢). [سخن + طراز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَرمانا ف م.
بات کہنا.

تشفی کے سخن فرمائے اکثر
دھرا میں نے بھی سنگ صبر دل پر

(١٨٦١ ، الف لیلہ نو منظوم ، ٢ : ٣٦٧).

---فَروش (---فت ف ، و مج) صف.
چاپلوس ، خوشامدی ؛ شاعری کی قیمت وصول کرنے والا ؛ (مجازاً) شاعری یا کلام کا سودا کرنے والا. خلاصہ یہ ہے کہ فردوسی کمینہ بے وقوف سخن فروش زر پرست تھا. (١٩١٠ ، محمد حسین آزاد ، نگارستان فارس ، ٢٢). [سخن + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا].

---فَہم (---فت مع ف ، سک ہ) صف.
١. کلام کو سمجھنے والا ، شاعری کی سوجھ بوجھ رکھنے والا ؛ سخن سنج ، نکتہ شناس.

ہر اک شعر بھی اسکا ہے دل پسند
سخن کو سخن فہم اور درد مند

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ١٢١).

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں
دیکھیں ، اس سہرے سے کہدے کوئی بڑھ کر سہرا

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٨٨). اس سے کوئی سخن فہم یہ نہ جانے کہ اس لڑکی کو تکمیل حسن کا دماغ ہے. (١٩٧٦ ، خوشبو (دیباچہ) ، ٢٠). **٢. عاقل ، دانا ؛ (مجازاً) شاعر.** خوشہ چیں سب سخن فہموں کے کھلیان کا ہے اور ریزہ خور سب سخن سنجوں کے دسترخوان کا. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٣٦). [سخن + ف : فہم ، فہمیدن ـ سمجھنا].

---فَہمی (---فت مع ف ، سک ہ) امث.
بات کی تہہ کو پہنچنا ، شعر کو سمجھنا ، شاعری کی سوجھ بوجھ.

صفا سینا کیا تیرا آپس کے راز رکھنے تیں
علمدانی سخن فہمی ازل تیں تج سکھایا ہے

(١٦٧٢ ، شاہی ، ک ، ١٠٥). سبحان اللہ کیا داد سخن فہمی دی ہے. (١٨٧٩ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٣٢١). جالبی صاحب نے اپنی داد و دہش سے میزبانی اور سخن فہمی دونوں کا پورا حق ادا کر دیا. (١٩٨٧ ، اک محشر خیال ، ٢١٠). [سخن + فہم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَہمیٔ عالَم بالا مَعلُوم شُد کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) عالم بالا کی سخن فہمی معلوم ہو گئی (جب کوئی شخص بہت قابل بنتا ہو اور کسی بات کا غلط مطلب یا مفہوم نکالے اس وقت کہتے ہیں) شعر کو سمجھنے کے لئے انہیں وہ سوال قائم کرنے پڑیں جو اوپر نقل کئے جا چکے ہیں تو سخن فہمی عالم بالا معلوم شد. (١٩٧٠ ، برش قلم ، ٧٥).

---کا پُورا صف.
بات کا پکا ، قول کا سچا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کا رَنگ امذ.
طرز کلام ، انداز گفتگو.

شرمندہ ہے لبوں سے عقیقِ یمن کا رنگ
رنگیں بیاں ہیں سب سے جدا ہے سخن کا رنگ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۸).

--- کاری امث.
فکرِ سخن ، شعر گوئی.
وہ رت جگے وہ کٹی رات تک سخن کاری
شبیں گزاری ہیں ہم نے بھی کچھ ریاضت کی
(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۱۷۲). [سخن + ف: کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کرنا ف م.
۱. **بات کرنا ، کلام کرنا.**
خسارت ہے ، یقیں ، سرکار کی ، اتنا سخن مت کر
نہ کر ان موتیوں سے جوں صدف اپنا دہن خالی
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۵۵).
کسی کا دل الٰہی جوشِ غم سے یوں نہ پرخوں ہو
سخن کرتا ہوں میں یا ہچکیاں آتی ہیں بسمل کو
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۰۱). ۲. **نصیحت کرنا** (نوراللغات).

--- کوتاہ فقرہ.
القصہ ، قصہ کوتاہ ، مختصر یہ کہ.
سخن کوتاہ دارالعلم پر ہوں قوم کے نازاں
جو آ کر اس کا ایک اک درِ مکنوں من و عن دیکھیں
(۱۸۸۹ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۷۱).

--- کوتاہ کرنا محاورہ.
بات مختصر کرنا ، بات ختم کرنا. سخن کوتاہ کر اور شمشیر لے ، کاٹ دونوں کے سر. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۹). بات کو طول ہو شیطوں سنے آزردہ و ملول ہو سخن کوتاہ کیا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۲۸).

--- کہنا محاورہ.
شعر کہنا ، شاعری کرنا. اگرچہ فکرِ سخن کہنے کی ساری عمر نہیں کی ہاں مگر خود بخود جو کوئی مضمون دماغ میں آیا اسے باندھ ڈالا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۶).

--- گر (---فت گ) صف.
باتیں بنانے والا ، چرب زبان ، شاعر.
خوبصورت سی اک ناؤ دے کر سخن گر نے
لہروں کے چکر میں الجھا دیا
(۱۹۶۷ ، قبائے ساز ، ۲۵). [سخن + گر ، لاحقۂ فاعلی].

--- گرم کس صف (---فت گ ، سک ر) امذ.
پرلطف کلام ، جوشیلا کلام.
لکھتا ہوں اسد سوزشِ دل سے سخنِ گرم
تا رکھ نہ سکے ، کوئی مرے حرف پر انگشت
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۳). [سخن + گرم (رک)].

--- گزار (---ضم گ) صف.
رک : سخن گو. بھائی کا غم جدا ، ایسا سخن گزار ، ایسا زبان آور ، ایسا عیار طرار! یوں عاجز و درماندہ و ازکار رفتہ ہو جائے. (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۹۶). [سخن + ف : گزار ، گزاردن ، گزاشتن - ادا کرنا].

--- گستر (---ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.
سخن گو ، شاعر.
سخن فہم و سخن گستر سخن دان و سخن پرور
تجھی سے حسن کو رونق تجھی سے حسنِ تتاری
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۶).
یونہی پڑھتا رہے دائم قصیدہ بزمِ عشرت میں
حضورِ شاہِ معنی فہم تسلیم سخنِ گستر
(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۱۲) [سخن + ف : گستر ، گستردن - بچھانا].

--- گستر ہونا ف م.
بات کرنا ، گفتگو کرنا.
دل میں یہ سن کر بپا ہنگامۂ محشر ہوا
میں شہیدِ جستجو تھا یوں سخن گستر ہوا
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۸۹).

--- گسترانہ (---ضم گ، سک س، فت ت، ن)، صف.
۱. **شاعرانہ ، تفنن آمیز ، شوخ ، شرارت آمیز.**
مقطع میں آ پڑی ہے سخن گسترانہ بات
مقصود اس سے قطعِ محبت نہیں مجھے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵). یہ تو سخن گسترانہ شوخی تھی الٰہ آباد سے کچھ خبر ملی (۱۹۲۰ ، مکاتیبِ مہدی ، ۲۲۷). ہمعصر اساتذہ کے باہمی سخن گسترانہ مجادلے ادب میں اضافے کا سبب بنے. (۱۹۷۸ ، چاربیتہ ، ۲۰). ۲. **معترضانہ ، اعتراض آمیز.** مقطع میں البتہ یہ سخن گسترانہ بات لانے کی ضرورت ہے کہ مولوی صاحب نے یہ خط جولائی ۵۸ء میں لکھا جب میں بخشی اور اس کے دہلوی آقاؤں کے خلاف سب سے شدید لڑائی میں مصروف تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۶۹). (ب) م ف. **شاعرانہ انداز میں ، خوش بیانی کے ساتھ.** یہ لکھیں گے اور پندردانہ اور سخن گسترانہ لکھیں گے اسی کی ضرورت ہے . (۱۹۱۳ ، افاداتِ مہدی ، ۲۰۸) [سخن + گستر + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

--- گستری (---ضم گ ، سک س ، فت ت) امث.
شعر گوئی ، شاعری ، سخن آرائی ، لسانی.
دل و نظر کی سخن گستری کو کیا کرتا
نہیں تو میں ستم دوست کا گلا کرتا
(۱۹۳۱ ، انوار ، ۱۷). یہ محض سخن گستری اور عبارت طرازی ہے. (۱۹۵۱ ، (حاشیہ) خطوطِ غالب ، ۲۸۸). [سخن + گستر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گو (---و مع) صف.
کلام کرنے والا ، شعر کہنے والا ، شاعر.

سُخن گو وہی جس کی گُفتار تھے
اُچھل کر بڑے آدمی تھار تھے
(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۱۶).

ہر اک شعر بھی اسکا ہے دل پسند
سُخن گو سُخن فہم اور دردمند
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳).

حوصلہ میرا کہاں اتنا جو نعت اس کی کہوں
پر سُخن گویوں کا یہ بھی قاعدہ دستور ہے
(۱۸۰۲ ، باغ و بہار (مقدمہ) ، ۲).

اُس نے جادو وہ کیا چشمِ سُخن گو سے سخن
مِل گئی خاک میں سب سحر بیانی میری
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۸). شعر فہمی شعر گوئی سے زیادہ مشکل ہے ، اس کی تہہ میں سُخن گو اور سُخن فہم دونوں کے لیے خود تسلی کے سامان موجود ہیں. (۱۹۵۲ ، تنقید اور عملی تنقید، ۵۹). [سُخن + ف : گو ، گُفتن - کہنا].

---گوئی (---و مج) امث.
شاعری (نوراللغات). [سُخن + گو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---گوئی مُشکِل نہیں سُخن فہمی مُشکِل ہے کہاوت.
شعر کہنا آسان ہے شعر سمجھنا مُشکل ہے (گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۳۰ ؛ نوراللغات).

---لَب پَر لانا محاورہ.
گویا ہونا ، کُچھ کہنا (نوراللغات).

---مُختصر فقرہ.
القصہ ، قصہ کوتاہ ، الغرض.

ہم زندگی تئیں وفادار ہوں
سخن مُختصر عمر لگ یار ہوں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۸).

---مَرداں جان دارد کہاوت ؛ سر قولِ مرداں الخ.
(فارسی کہاوت اردو میں مُستعمل) مردوں کا قول پکّا ہوتا ہے (نجم الامثال ، ۰۰۰ ؛ خزینۃ الامثال).

---میں آنا محاورہ.
کلام کرنا ، لب کُشا ہونا.

کب لگ اپس کے غنچۂ مُکھ کو رکھے گا بند
اے نوبہار باغِ محبت سُخن میں آ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳).

موتھ باندھ کر کلی سا نہ رہ میرے پاس تو
خنداں ہو کر کے گل کی صفت لگ سخن میں آ
(۱۸۰۳ ، ظفر دہلوی ، ۳ ، ۱۸۷).

---ناشِنو (--- کس ش ، و لین) صف.
بات نہ ماننے والا ، ضدی ، ہٹ دھرم. آپ اور آپ کا بیٹا دونوں سخن ناشنو ہیں جو انکے دل میں تھی ہوتی ہے وہی کریں گے.
(۱۸۸۶ ، مکتوباتِ سرسید ، ۲۵۲). او اسفندیار اس جوان سُخن ناشنو کو جہاں سے لایا ہے وہیں پہونچا دے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳۷۴). [سخن + ف : نا (حرفِ نفی) + شِنو ، شُنیدن - سنا].

---ناشِنَوی (--- کس ش ، فت ن) امث.
بات نہ ماننا ، ضد ، ہٹ دھرمی. ایک دن چلنے کا صرف رخصت کا لفظ زبان پر آیا ملکہ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ جب خود پسندی سُخن ناشنوی تمہارا معمول ہے تو مُجھ سے رُخصت طلب کرنا فضول ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۵۱). [سُخن + ناشنو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَوَرْدی (---فت ن ، و ، سک ر) امث.
گفتگو ، بات چیت.

ہوتی تھی جو یہ سُخن نوردی
بیٹوں کو خبر کسی نے کر دی
(۱۸۸۷ ، مثنوی نادرِ ہند ، ۳۹). [سخن + ف : نورد ، نوردیدن - لپٹنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وَر (---فت و) صف ؛ سُخنور.
سُخن گو ، خوش بیان ، شاعر. کہاں آٹ بولیا سن سخنور. (۱۶۳۵ ، چندر بدن و مہیار ، ۲۲).

زبانِ قلم کو بھی طاقت نہیں
لسانِ سخنور کو جرأت نہیں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹).

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے اندازِ بیاں اور
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۰).

جو فقط جُھوٹ کی آئینہ گری کرتے ہیں
ایسے فنکاروں میں کیا کوئی سُخن ور اُبھرے
(۱۹۸۶ ، قُبارِ سلہ ، ۸۸). [سُخن + ور ، لاحقۂ صفت].

---وَری (---فت و) امث.
خوش بیانی ، شاعری.

یوں شاعروں میں مت کئی میرے سُخن کوں گِن کر
دعویٰ نہیں فروشی مج کوں سخن وری کا
(۱۷۰۶ ، فروشی (قدیم بیاض ، ۲۸)).

ہیں لئے دبیر لڑنے میں ہے چرخ چنبری
کی ختم ذوالجلال نے تُجھ پر سخنوری
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۳۰). اک دن آئے گا جب وہی بزمِ سخنوری کے مسند نشین ہوں گے. (۱۸۶۹ ، غالب ، ۱۱۸). [سُخن + ور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہارْنا محاورہ.
قول ہارنا ، وعدہ کرنا ، زبان دینا. سُخن تُجھ سے ہار چکا ہوں جا اسے تجھے بخشا. (۱۸۰۳ ، مذہبِ عشق ، ۶۸).

بات سے اپنی پھریں قول یہ مردوں کا نہیں
ہو سو ہو ہم تو اب اس بُت سے سخن ہارے ہیں
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رِند ، ۱ : ۱۰۷).

--- ہائے گفتنی (---ضم گ ، سک ف ، فت ت) امذ ؛ ج
کہنے کے لائق باتیں ، ایسی باتیں جن کا بیان کرنا ضروری ہو.

افسوس ! بے شمار سخن ہائے گُفتنی
خوفِ فسادِ خلق سے ناگفتہ رہ گئے

(۱۹۲۹ ، معارفِ جمیل ، ۱۷۸). مظفر علی سید کے یہاں نہ جانے کتنے سخن ہائے گُفتنی ناگفتہ رہ گئے (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۳۷). [سُخن + ہا ، لاحقۂ جمع + ے (حرفِ اضافت) + گُفتنی (رک)].

---ہونا محاورہ.
شک ہونا ، شُبہہ ہونا ، گُنجائش کلام ہونا.

روبرو یار کے رہتا ہے ادب میں خاموش
آبرو کے نہیں کُچھ عجز و غریبی میں سُخن

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۹).

کیا ہے اُس نے کہنے ہیں سُخن ترک
مگر ہم کو ابھی اس میں سُخن ہے

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۲۰).

سُخُونَت (ضم س ، و مع ، فت ن) امث.
گرمی ، حرارت جوہر آب میں حرکتِ امواج سے سخونت حادث ہوتی (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۷). ان حالات میں روح جس طرف حرکت کر کے جاتی ہے ، وہاں سُخُونَت (حرارت) بڑھ جاتی ہے. (۱۹۰۶ ، افادۂ کبیر ، ۱۶۱). [ع : سخونۃ کا مُتبادل اِملا].

سَخی (فت س) صف.
داد و دہش کرنے والا ، سخاوت کرنے والا ، فیاض ، مُخیّر ، دریا دل ، کریم ، داتا.

تھی ہور سخی توں ولی ہور خلیل
دیا تج نبی ناوں ربّ الجلیل

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳).

حکم ہو کہ حاضر سخی کوں کرو
سخی آئے حاضر ہوئے روبرو

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۹۸). عدن کو زمرد سبز سے بنایا اس میں سخی و عادل و غازی و زاہد و ائمۂ مساجد رہیں گے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱).

صدمے دئے تو صبر کی دولت بھی دے گا وہ
کس چیز کی کمی ہے سخی کے خزانے میں

(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۱۱).

اور اسپہ طرّہ یہ قہرِ مانانِ دشت بندہ نواز بھی ہیں
امین ، عادل ، سخی ، رضا جو ، ادیب و دانائے راز بھی ہیں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۲۳). [ع : (س خ ی)].

---داتا صف.
بہت زیادہ سخاوت اور فیاضی کرنے والا ، بڑا فیاض.

اب جنہیں اللّٰہ نے یاں کر دیا کامل فقیر
وہ تو ہے پروا سخی داتا ہیں آپھی دل پذیر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳). کسی سخی داتا کے قِصّہ استغواہ کا اہتمام ہو کہ شکایت بخت کی کہانی کا قصہ تمام ہو. (۱۸۸۶ ، انشائے سرور ، ۱۶). ایک اور کہانی میں دو ہندیوں کا حال ہے جن میں ایک سخی داتا اور دُوسرا کنجوس تھا. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۱۶۵). [سخی + داتا (رک)].

---دِل (---کس د) صف.
دریا دل ، فراخ حوصلہ ، فیاض ، کُشادہ قلب.

مال و جان دولت و گھربار تلک بخش دیا
اس سخی دل کی سخاوت سے کہو عشق اللّٰہ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۰). [سخی + دل (رک)].

--- دیوے / دے اور شَرْمائے / شرماوے بادل بَرسے اور گرمائے / گرماوے کہاوت.
فیاض آدمی ، دے کر احسان نہیں جتاتا مگر بادل برستا ہے اور گرجتا بھی ہے ، سخی کی سخاوت احسان رکھنے کے لیے نہیں ہوتی (ماخوذ : نجم الامثال ؛ فیروز اللغات ؛ جامع اللغات).

--- سَخاوَت سے پھَلتا ہے ، عَدُو عَداوَت سے جَلتا ہے کہاوت.
سخی ہمیشہ خوش حال رہتا ہے اور دُشمن ہمیشہ جلتا رہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سُوم سال بھَر میں بَرابَر ہو جاتے ہیں کہاوت.
فیاض اور دریا دل آدمی کا بخشش و سخاوت کے ذریعے اور بخیل آدمی کا بے جا صرف کے باعث سال بھر میں حساب برابر ہو جاتا ہے ، فیاض آدمی کا مال صحیح جگہ صرف ہوتا ہے اور بخیل کا غلط جگہ (ماخوذ : لُغات النسا ؛ نوراللغات).

---سے راہ / بھیٹ ، نہیں دِلَدَّر سے کیوں توڑیے کہاوت.
اگر زیادہ فائدہ نہیں تو تھوڑا ہی سہی- بڑے سے ملاقات نہ کی چھوٹے ہی سے کر لی (محاوراتِ ہندوستان ؛ نجم الامثال).

---سے سُوم / شُوم ، بھَلا جو تُرَت / تُرَنْت / جَلدی ؛ دے جَواب کہاوت.
انتظار میں رکھنے سے انکار کر دینا بہتر ہے. مثل مشہور ہے کہ سخی سے شُوم بھلا جو ترنت دے جواب. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۳۳). سخی سے سُوم بھلا جو ترنت دیوے جواب ، بیوی ہاں پلاؤ یا ٹکا سا جواب دو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰). سخی سے سوم بھلا جو جلدی دے جواب ، کچھ تو ارشاد کیجیے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۳۰). میں نے ان کے اس رویہ پر انہیں اکثر ٹوکا ہے مگر ان کی اس ادا میں کوئی فرق نہیں آیا ، لہذا مجھے ان کی "ہاں" مُشتبہ نظر آنے لگی ، سخی سے شوم بھلا جو ترت دے جواب. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۵۵).

---کا بیڑا پار اور سُوم کی مِٹّی خَراب کہاوت.
سخی کامیاب رہتا ہے ، سوم (بخیل) لوگوں کی نظروں میں گرا رہتا ہے (جامع اللغات).

---کا بیڑا پار ہے کہاوت.
سخی کی مشکل آسان ہے. سخی کی عاقبت سُدھر جاتی ہے

عمرو نے اُٹھ کر مہ جبین کی بلائیں لیں کہا تو شاہزادی والا قدر ہے دختر افراسیاب عالی جناب تیرے قدم کی برکت سے طلسم فتح ہوگا سخی کا بیڑا پار ہے۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۲ : ۹۱۰)۔

---- کا بھلا فقرہ.
(گداگری) گداگروں کا تکیۂ کلام و صدا ، مُراد: نیک کام میں خرچ کرنے والوں کی خیر ہے (ماخوذ : ا ب و ، ۱ : ۱۵۲)۔

---- کا سَر بُلَند سُوذی کی گور تَنگ کہاوت.
سخی کی ہمیشہ عزت ہوتی ہے سُوزی ہمیشہ تکلیف میں ہوتا ہے (جامع اللغات)۔

---- کا سَر بُلَند ہے کہاوت.
سخاوت سے بڑی عزت ہے (نجم الامثال ؛ نوراللغات)۔

---- کریم بڑے اَیڑیاں رَگڑتے ہیں بَخیل مُوسلوں سے موتیوں کو چھڑتے ہیں کہاوت.
الٹا زمانہ ہے کہ بُرے آدمی مزے سے زندگی گزارتے ہیں اور اچھے آدمی تکلیف میں رہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---- کی بَلا دُور / دُور بَلا کہاوت.
فیاض یا کریم النفس آدمی آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ واہ! سخی کی دور بلا ، کنجوس کی دم میں غدا کنجوس ذھنی ہرطرف یاروں کے ڈنکے پر خرف۔ (۱۹۰۰ ، نیرنگو قاف (حباب کے ڈرامے ، ۱۸۸))۔

بلا ہو گیا لیجے ان کی بلائیں
سخی کی بلا دور کہنا کسی کا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۰)۔

---- کی کَمائی میں سَب کا ساجھا کہاوت.
سخی سب کو دیتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---- کی ناؤ پَہاڑ چَڑھے کہاوت.
سخی ہمیشہ کامیاب رہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---- کے مال پَر پَڑے اَور سُوم کی جان پَر پَڑے کہاوت.
سخی کے مال کا نقصان ہوتا ہے ور سُوم (کنجوس) کی جان کا ، سخی کی بلا مال خیرات کرنے سے ٹل جاتی ہے اور سوم کی جان پر بن جاتی ہے (نجم الامثال ، گنجینۂ اقوال و امثال)۔

سَخیف (فت س ، ی مع) صف.
۱. کمزور عقل والا ، کم عقل۔ سخیف (Imbeciles) ، یعنی وہ اشخاص جن کو پیدائشی یا ابتدائی عمر ہی سے نقصِ عقل ہوتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، طبِ قانونی اور سمومیات ، ۲۹۹) ۲. ضعیف ، کمزور.

سکوصہ چھوٹ جاتی تھی عُذرِ سخیف پر
نزلہ گرا ہی کرتا ہے عُضوِ ضعیف پر

(۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳۶۹)۔ اس سے واجب ہوتا ہے تسلسل متعاقبات میں غیر نہایت تک یہ قول سخیف ہے۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۳۶)۔ ۳. بیہودہ ، رکیک ، چھچھورا ؛ کم عقل ، احمق.

انجم نہیں ہیں کھول کے یہ دانت آسماں
ہنستا ہے خلق کی حرکاتِ سخیف پر

(۱۸۵۳ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۱۷۵)۔ ان سے اکثر ایسی ہی سخیف اور نالائق حرکتیں سر زد ہوتیں۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۱۲۹)۔ یہود کے قصّوں اور کتابوں میں اسرائیلی پیغمبروں کی طرف نہایت سخیف باتیں بے تامل منسوب کی گئی ہیں۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۸۵)۔ [ع : (س خ ف)]۔

سَدّ (۱) (فت س) امث (مرکبات میں دال مشدد)۔
۱. رُکاوٹ ، روک ، بندش.

تماشائے حقیقت دیدۂ ظاہر سیں ممکن نیں
ہماری آنکھ کے پردوں سیں گویا سد ہوا واقع

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۸۹)۔

شبِ معراج گزرے فرش سے تا عرش اک دم میں
نہ گزرا دل میں کچھ بھی وسوسہ افلاک کی سد کا

(۱۸۷۱ ، مہرِ نبوت ، ۲۵)۔

ہندوستان بھر میں نہیں ان کو روک ٹوک
باقی رہی نہ کوئی بھی رستے میں ان کی سد

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۶۲۵)۔ ۲. دیوار ، پُشتہ.

سکندر و ذوالقرن نے دیکھ سد
جن یاجوج و ماجوج کے باندیا ہے حد

(۱۵۹۳ ، حسن شوق ، د ، ۷۲)۔

یاجوج ہو رقیب جب آیا سجن کے پاس
پیدا کیا حجاب سکندر کی سد کے تئیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۵)۔ ایک رُکاوٹ پانی کا دریاء جیحون کے اُوپر مثل سد کی بنا رکھا تھا (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۳۶۳)۔

قطرہ قطرہ مِل کے ہو جاتی ہے سیل
ذرّہ ذرّہ مِل کے بن جاتی ہے سد

(۱۹۲۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۱۷)۔ جزیرہ نما کو کوہستان پیرینیز کی سدّ نے براعظم یورپ سے منقطع کر دیا ہے۔ (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۲۳)۔ [ع : (س د د)]۔

----ِ باب کسی اشا ، امذ.
دروازہ بند کرنا ؛ (مجازاً) کسی بات کی روک تھام ، انسداد.

سدِّباب اب مرا اطبا عبث کرتے ہیں
نکہتِ گُل ہوں نہیں کچھ غم درباں مجکو

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۳۲)۔ مگر ایسی قراردادوں سے جنگ و عداوت کا سدِّباب نہ ہو سکتا تھا۔ (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ روما (ترجمہ) ، ۲۰۷)۔ خواتین کی زبوں حالی پر غور کرنا ، اس کے سدِّباب کے لئے طریقۂ کار اور وسائل تلاش کرنا تھا۔ (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۲۸)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [سدّ + باب (رک)]۔

---- باندھنا محاورہ.
پُشتہ تعمیر کرنا ، دیوار کھڑی کرنا.

ہوئے تو امام کہنے کو ہیں تین چار صد
باندھیں ہے لنگ بارہ نے دینِ نبیؐ کی سد

(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ۲۷)۔

ـــ بَندی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
پُشتے یا دیوار کی تعمیر ، حصار بندی ، حد بندی. مزدوروں نے اس کا جواب ہرس کے مشرق جھنے کی سد بندی سے دیا. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۳۵۱). [سد + ف : بند ، بستن = باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَندھنا محاورہ.
پُشتہ تعمیر ہونا ، دیوار کھڑی ہونا.

تیغے جور بڑھے میں تنہیں حد بندیا
دونوں میں تُونے شمشیر کا سد بندیا
(۱۹۶۵ ، علی نامہ ، ۱).

دریا یہ دُور تک تھا یہ قدغن زیادہ تر
لوہے کی سد بندھی تھی وہ محکم کہ الحذر
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۱۳۶).

ـــِّ خَطائی کس صف (ـــ شد د ، فت خ) امث.
دیوارِ چین (ماخوذ : جامع اللغات). [سدّ + خطا = شمالی چین + ئی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِّ ذَرائع کس اضا (ـــ شد د ، فت ذ ، کس ء) امذ.
(اصولِ فقہ) ایسی جائز باتوں سے روکنا جن کے ذریعے کسی ناجائز کام کے ارتکاب کا خطرہ ہو. بعض چیزیں اپنی ذات میں ناجائز یا ممنوع نہیں ہوتیں لیکن جب یہ خطرہ ہو کہ ان چیزوں کے اختیار کرنے سے کسی حرام یا ناجائز کام میں مبتلا ہو جائے گا تو اس جائز چیز کو بھی روک دیا جاتا ہے ... اسی کا نام اصولِ فقہ کی اصطلاح میں سدِّ ذرائع ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۳۶). [سدّ + ذرائع (رک)].

ـــِّ راہ کس اضا ، امذ.
راستہ روکنے والا ، حارج ، مخل ، مزاحم.

دیکھنا آئینہ رُو کا امر مشکل نہیں ولے
سدِّ راہ سینہ صافاں طالع ناساز ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲).

سدِّ راہ اتنا ہوا ضعف کہ ہم آخر کار
آنے جانے سے بھی اس کُوچے کے معذور ہوئے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۵۰). قیصر ... کمزور نیپلس کو تو دور ہی کر چکا تھا اور سوائے اینتوف کے اور کوئی اس کا سدِّ راہ نہ تھا. (۱۸۷۳ ، تاریخ سیر المتقدمین ، ۲ : ۷۹).

پہاڑ آتے ہیں سدِّ راہ ہوتے راہِ منزل میں
یہ تیری ہمتِ خارا شکن کی آزمائش ہے
(۱۹۳۹ ، لوحِ محفوظ ، سیماب اکبر آبادی ، ۲۲۰). میں کچھ ایسی مثالیں پیش کروں گا جہاں یہ مشکل سدِّ راہ نہیں رہی اور نہایت خوبی کے ساتھ انگریزی نظم اردو میں منتقل ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۳۷).

ـــِّ راہ بَننا محاورہ.
حارج ہونا ، حائل ہونا ، مزاحم ہونا. دل نہیں چاہتا کہ اس کی آئندہ ترقی میں سدِّ راہ بنوں. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۵۹). علمی و تعلیمی ترقی کی راہ میں دوسرے موانع کے علاوہ کچھ لسانی اختلافات بھی سدِّ راہ بنے ہوئے ہیں. (۱۹۸۵ ، تحقیقات و نگارشات ، ۷۰).

ـــِّ رَمَق کس اضا (ـــ شد د ، فت ر ، م)، (الف) امذ.
۱. بقائے حیات ، زندگی کا سہارا یا بچاؤ.
قطب الاقطاب زماں معشوقِ حق غوث الاعظم دین کے سدِّ رمق (۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۲۱۰). غذا محض سدِّ رمق اور بقائے نفس کے لیے ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۵۱). بیس آدمی روٹی کھانے والے موجود ہیں ، مقامِ معلوم سے کچھ آتے جاتا ہے وہ بقدر سدِّ رمق ہے. (۱۸۶۱ ، نادر خطوطِ غالب ، ۳۹). چند مٹھی چاولوں پر جو اس کے سدِّ رمق کے لیے کافی ہیں قناعت کرتا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۱۳۸). **۲. تھوڑی سی زندگی ، آخری سانس.**

شیریں سے کوئی کہہ دے وہ دیکھنے کو آئے
سدِّ رمق ہے باقی اب تک بھی کوہکن میں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۷۳). **۳. تھوڑی سی غذا (جو بقائے حیات کے لیے کافی ہو) ، قوتِ لایموت.** تعلیم سے مقصد یہ نہ ہو کہ روٹی کے اچھے دوڑتے پائیں بلا شبہ سدِّ رمق کی ضرورت سب کو ہے. (۱۸۹۳ ، مکتوباتِ سرسید ، ۶۳۳). یہاں لکھنؤ میں ساہوکار تین چوتھائی سے زیادہ کا شریک ہے اور باقی چوتھائی حصہ «چنا بیگم» کے لیے بھی کافی نہیں ہوتا «قدرِ کفاف» اور «سدِّ رمق» کا کیا ذکر ہے؟ (۱۹۲۳ ، مذا کراتِ نیاز ، ۱۱۵) آپؐ نے چوری کے مُجرم غلاموں کو سزا سے معاف رکھا کیونکہ ان کے آقا نے انہیں بھوکا رکھ کر چوری کرنے پر مجبور کر دیا تھا اور وہ سدِّ رمق کے محتاج تھے. (۱۹۷۵ ، انجمن اسلامیہ میگزین ، کراچی ، فروری ، ۲۸). (ب) صف. **تھوڑی سی ، ذرا سی ، بہت معمولی سی.**

نزع میں آؤ تو اس کو بھی تصدق کر دیں
جان اک سدِّ رمق ہم نے بچا رکھی ہے
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۵۶).

آرزو اک زنِ محتالہ و مکّارہ ہے
جان اک سدِّ رمق میں نے بچا رکھی ہے
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۱۲). [سدّ + رمق (رک)].

ـــِّ رُوئیں کس اضا (ـــ شد د ، و مج ، ی مج) امث.
کانسی کی دیوار ، رک : سدِّ سکندر. اگر سدِّ روئیں حکومت حائل نہ ہوتی تو انگریزیہ کبھی کی بہت کچھ پھیل گئی ہوتی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۹۶). [سدّ + روئیں (رک)].

ـــِّ رَہ کس اضا (ـــ شد د ، فت ر) امذ.
رک : سدِّ راہ.

عصیاں ہوئے سدِّ رہ تو رضواں نے کہا
آنے دو اسے ہے یہ غلامِ حیدر
(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۱۱۱).

جیسے راہ میں سدِّ رہ جانیے
بنانے گرانے بڑھے جانیے
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۳۳۶). [سدّ + رہ (راہ (رک) کا مخفف)].

ـــ سَدید کس صف (ـــ شد د ، فت س ، ی مع) امث.
مضبوط و مستحکم دیوار.

آج میخانہ پہ رندوں کی چڑھائی دیکھو
توڑ ڈالی نہ کہیں میکدہ کی سدِ سدید

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۹۲). فوج اس طریقہ پر قائم ہو جانے کے بعد سدِ سدید اور قلعہ مستحکم کا حکم رکھتی ہے. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابنِ خلدون ، ۲ : ۱۷۷). [سدّ + سدید (رک)].

ـــ سکندر/سِکَندری کس اضا/صف (ـــ شد د ، کس س ، فت ک ، سک ن ، فت د) امذ.
وہ دیوار جو ذوالقرنین یا سکندر نے شمالی وحشیوں (یاجوج و ماجوج) کو روکنے کے لیے بنائی تھی؛ (مجازاً) نہایت مضبوط و مستحکم دیوار یا روک.

سدِ سکندری بھی جو چڑھ جائے دھیان تو
وو ہیں طفیل حیدرِ کرار توڑنے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۷).

گرے سینہ سپر قلبِ عدو پر برچھیاں تانے
الٹ ڈالیں صفیں ٹکرا گئے سدِ سکندر سے

(۱۹۰۵ ، مطلعِ انوار ، ۹۷). ذات پات کے تعصبات نے اس دیوار کو سدِ سکندر بنا دیا تھا. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۱۳۷). [سدّ + سکندر (علَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ مَرجان کس اضا (ـــ شد د ، فت م ، سک ر) امث.
مونگے کی چٹانوں کا سلسلہ. سدِ مرجان آسٹریلیا میں مشرق ساحل پر نیوساؤتھ ویلز سے نیوگنی تک قریب ہزار بارہ سو میل کے ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۹۸). شمالی مشرق ساحل کے نزدیک ہی مونگے کی چٹانوں کا ایک سلسلہ ۱۲ سو میل تک پھیلا ہوا ہے اور اسے سدِ مرجان کے نام سے موسوم کرتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم ، ۲ : ۱۷۷). [سدّ + مرجان (رک)].

ـــ یاجُوج کس اضا (ـــ شد د ، و مع) امث.
رک : سدِ سکندر.

ناتواں ہوں نہیں رفتار کی طاقت ہے مجھے
سدِ یاجوج عرضِ بُعدِ مسافت ہے مجھے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۲۶۹). جہاں لوگ شانہ بشانہ صف بصف ایک دوسرے سے پیوست ہو جائیں تو وہی سدِ سکندری ہے اور وہی سدِ یاجوج. (۱۹۷۲ ، آوازِ دوست ، ۱۰). [سدّ + یاجُوج (علَم)].

سَد (۲) (فت س) امث ؛ امذ.
جرواہوں کا ایک گیت ، نظم. پنجابیوں نے ان کی محبت و بے قراری کے بیان میں سینکڑوں سدیں کہی ہیں ، چنانچہ گونجے وہاں کے ان کو اکثر گاتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۱۹). کبھی سوہنی اور مہینوال والا ”سد“ شوق کے ساتھ سنانے لگا. (۱۹۶۰ ، ہماری موسیقی ، ۱۶۱). [پن].

سِد (کس س) امذ.
کامل ، ولی ، مہاتما. اگر بڑا ہو کر عالم کوں سمجھانے سکتا ہے تو یو کتاب دیکھ ، کہ سدھیں مرشد ہیں مسلماناں میں پیر و مرشد ہوئے گا ، ہندواں میں جنگم سِد ہوئے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰). [سدھ (رک) کا متبادل املا].

سُد/سُدّ (ضم س/شد د) امث ؛ امذ.
خبر ، آگاہی ، یادداشت ، عقل ، ہوش.

رہیا سُدْ لے سور کے سار کوں
کیا ڈال دے موس ہور جھار کوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۶).

تنگی بھریں سر پاؤں سب
ہور بات میں ناسُد خبر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح ، ۲۰).

کمر بیٹھ گئی خوار مردان کی
نہیں سُدْ رہی اس میں انسان کی

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۹۶).

پاؤں کی سُد نہ ہوش تھے سر کے
کھیت تھا ہاتھ مہر پرور کے

(۱۸۵۷ ، مثنوی بحر الفت ، ۹۷). [سُدھ (رک) کا متبادل املا].

ـــ اُڑْنا محاورہ.
ہوش گم ہو جانا ، حواس جاتے رہنا.

اٹھیا سر تے قل بزم میں نوش کا
ہوا مست اخل سُد اُڑیا ہوش کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۷).

ـــ بُد (ـــ ضم ب) امث ؛ (قدیم : امذ).
عقل و شعور ، تمیز ، ہوش و حواس.

عاشق جو تجھ پو ہووین سُد بُد اپس جو کھووین
مجنوں فرہاد رووین یہ ناز تے کفن میں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۲).

میرا سُدبُد سب لے کر کے ہور بتاتے ہیں جُدا
دل کے آسان ہور اساسان کا ہوا ہے لٹیے غیات

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۲).

دونوں جہان کی کچھ مجھے سُدبُد نہیں رہی
ساقی یہ نشہ ہے ترے ایک جام سے مجھے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۲۳). مگر سوکن کے جھگڑ میں اس کو کسی چیز کی سُدبُد نہ تھی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۲). [سُدھ بُدھ (رک) کا متبادل املا].

ـــ بُدوالا امذ.
عقلمند ، دانا. کسی سدبد والے نے بہت بولیا ہے. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکنی اردو کی لغت ، ۳)).

ـــ پسَر جانا/پسَرنا محاورہ.
ہوش اُڑ جانا ، ہوش و حواس جاتے رہنا.

کھڑیا تھا محل پر پڑی تھی نظر
انکھیاں تاب نالیاں گیاں سدپسر

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱۲۸)).

سُدبسر جا تمام ہوئی بے تاب
جب ترا آب و تاب دیکھی میں
(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ١٣٨).

---بُھول جانا/بُھولنا محاورہ.
رک : سدبسرنا.

فرشتا دیکھ نکھ سُد بھول جاوے
سرگ آپھر ہوئی ہے اُس دیوانے
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٥٣).

---پانا محاورہ (قدیم).
١. ہوش میں آنا.

کدھیں چکہ ہنسے ہور کدھیں چکہ روے
کدھیں سُدٌ پاوے کدھیں سُدٌ کھوے
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٢٧). ٢. خبر ملنا. ایسے میں سنگھات کے لوکاں کیں سُد پائے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٧٠).

---تے گُلنا محاورہ (قدیم).
ہوش گنوانا.

ہوا سوچہ ات بخت کا سی پرست
گلیا سد تے اپی اد کہ ہو کہ سست
(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٥٠).

---چھوڑنا محاورہ.
ہوش کھونا ، حواس باختہ ہو جانا.

دُلدُل کا جب باجا ہے تل برنھی اوپر سُن کالا سی
ہری سہایل ہے اُنھی سُد چھوڑ دے دنگ ہو کھڑے
(١٦٤٢ ، شاہی ، ک ، ١١٩).

---کھونا محاورہ.
بے ہوش ہو جانا ، ہوش و حواس کھو دینا.

کدھیں چکہ ہنسے ہور کدھیں چکہ روئے
کدھیں سدٌ پاوے کدھیں سُدٌ کھوے
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٢٧).

---گنوانا محاورہ.
ہوش کھونا ، اوسان کھو دینا ، حواس باختہ ہو جانا.

سو شہ کی صورت تک نیہا دیکھی دای
سو وو دائی بھی سُدٌ اپنی گنوای
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٧٩).

پڑیا سرنگوں تخت تے سُد گنواں
کیہا تڑک دل تڑک بد گنواں
(١٦٣٥ ، قصّۂ بے نظیر ، ٨٣).

نظر دیدار کا پیالا جو پایا
مُجھے بے دست و پا کر سُد گنوایا
(١٧٣٢ ، طالب و موہنی ، ٢٩).

---لینا محاورہ.
١. خبرگیری کرنا ، خیال رکھنا.

لیتا ہے ہر یک سبب سُد اس کا
دیتا ہے ہر یک کو لا بُد اس کا
(١٧٠٠ ، من لگن ، ٧). ٢. مدہوش کرنا ، ہوش گنوانا ، مست کر دینا.

ہوا بے دست و پا جس نے پیا ہے
مُجھے پُوچھو کہ میری سُد لیا ہے
(١٧٣٢ ، طالب و موہنی ، ٢٨).

---ہاڑنا/ہَرنا محاورہ.
ہوش و حواس کھونا.

سو اُس رس بھریاں کی گلے رس بھری
ملک کاں رس سُن ایس سُد ہری
(١٦٣٥ ، قصّۂ بے نظیر ، ٣٨).

بجھیں او سولکھن ہی ہشیار ہو
لگی پوچھنے اس سوں سدھار ہو
(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ١١٥).

سَدا (فت س) م ف.
١. ہمیشہ ، دائم ، مدام ، جکونی ... آبِ حیات پیوے کا دُسرا خضر ہوئے گا، اس جگ میں سدا جیوے گا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٣٦).

زخمی ہے جلادِ فلک تجھ غمزۂ خُوں ریز کا
ہے شور دریا میں سدا تُجھ زُلفِ عنبر بیز کا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٩).

چشمِ تر کے ولولے ہیں چار دن کے واسطے
اے ستم رہتا نہیں موسم سدا برسات کا
(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٦٠).

اب اس کو کفایت کہو یا اس کا شعور
عورت کا تو یہ گُن ہے سدا سے مشہور
(١٩٧٨ ، گھر آنگن ، ٣١). ٢. برابر ، مُسلسل.

سدا رات دن اس کوں یہی کام تھا
نہ نس نیند نا دن کوں آرام تھا
(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٢٠).

ہم نے تو سدا شمع صفت سر ہی چڑھایا
جو آہ کا شعلہ دلِ مُضطر سے نکلا
(١٨٧٩ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ٦٣).

میں انتظارِ خط کی صعوبت سے بے خبر
تُم انتظارِ خط میں سدا مبتلا سہی
(١٩٨٧ ، میں ساز ڈھونڈھتی رہی ، ٣٧). [س : सदा].

---ایک رُخ ناؤ نہیں چلتی کہاوت.
ہمیشہ ایک حال نہیں رہتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---بَرت (---فت ب ، ر نیز سکد) امذ.
کھانا جو روزانہ غریبوں ، مسافروں کو دیا جائے ، روزانہ خیرات ، لنگر.

سدا برت کا یوں بھنڈارا کروں
اندھارے گھروں میں اوجالا کروں
(١٧٥٢ ، قصّۂ کامروپ و کلاکام ، ١٠٣). راجا گوپی چند نے اپنے تمام مُلک و قلمرو میں یہ حکم مُشتہر کیا کہ ہر مقام میں لنگر اور سدا برت جاری ہو جائیں. (١٨٦٣ ، تحقیقاتِ چشتی ، ٧٧٢). غربا مسا کین

... کو سدا برت تقسیم ہوتا. (۱۹۰۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۲۳). بھائی سیتا کے نام سے سدا برت کھول دو. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۶۹) [س : سداورت सदाव्रत].

---بہار (---فت ب). (الف) صف.

۱. (اً) **ہمیشہ ہرا بھرا اور سرسبز رہنے والا درخت ، جو ہر فصل میں پھلے پھولے ، ہمیشہ پھول لانے والا پودا.** خالی گوشوں میں سرو یا دوسرے سدا بہار اور میوہ دار درخت نصب کرکے اسی مروّجہ نمونے کا ایک خوشنما باغ تیار کر دیتے جیسے کہ ممالکِ مشرق کی ایک خصوصیت ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳۵). یہ سدا بہار درخت ہیں ، یہ بہت لمبے قد کے ہوتے ہیں ، یہ اپنے پتے نہیں گراتے بلکہ سردی کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیقِ طبعی جغرافیہ ، ۲۸۵). (اا) **ہمیشہ شگفتہ رہنے والا پھول ، پھول جو ہر فصل میں پھولے.** بچوں کی شہادت کے سدا بہار پھول میری چھاتی پر ہوں گے (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۴۳). ۲. (مجازاً) **ہمیشہ جوان دکھائی دینے والا شخص ، ہمیشہ حسین و دلکش نظر آنے والا ؛ ہر وقت خوش باش اور شگفتہ مزاج رہنے والا.** پروفیسر فلانٹر کی عمر اب اسّی برس کی تھی مگر معلوم ہوتا تھا کہ جوان ہیں اور جوان بھی سدا بہار. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس (ترجمہ) ، ۵۲). اب اس نے انشورنس کمپنی والے منیجر کو چھوڑ دیا ہے ، مگر پھر بھی کیا سدا بہار عورت ہے. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۲۱۷). (ب) امث. **ایک گھاس کا نام جو ہمیشہ سبز رہتی ہے** (نوراللغات). [سدا + بہار (رک)].

---پھل (---فت پھ) صف ؛ امذ.

وہ درخت جس میں ہر سال پھل آئیں ، جس میں ہمیشہ پھل رہیں ، (ناریل ، گولر ، بیل ، کٹھل وغیرہ کو کہتے ہیں) نیز ان درختوں کے پھل کو بھی. سدا پھل و جنبھری. (۱۳۹۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، عفیف ، ۱۲۸). سدا پھل و امرت پھل ... اقسام اقسام طرح طرح کے پھل ایسے تھے کہ انہوں نے نہ دیکھے تھے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰).

انگور ، سنگترہ ، نارنگی ، نیبو سدا پھل سیتا پھل
نارنج چھیلی اور کولے کھٹے میٹھے کمرکھ کٹہل

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ۲ : ۸). سراج عفیف نے ان باغوں کے بعض پھلوں کے نام بھی لکھے ہیں مثلاً سدا پھل ، جنبھری ، نارنگ. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۶۹). [سدا + پھل (رک)].

---پھولی پھولی جنی ہے کہاوت.

ہمیشہ سے خوش قسمت ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---دُکھی اور بختاور/ بخت آور نام کہاوت.

نامبوزوں نام ، نام قسمت کے برعکس (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---دن ایک سے نہیں رہتے کہاوت.

زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے ، کبھی آرام ہے کبھی تکلیف (ماخوذ: جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---دیوالی (سادھ) سنت کے جو گھر گیہوں ہوئے کہاوت.

نیک آدمی ہمیشہ لوگوں کو کھلاتا پلاتا ہے اگر ہر وقت خرچ کے لیے اس کے پاس کچھ ہو (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---رنگ (---فت ر ، غنہ) م ف.

ہر حال میں ، ہر وقت.

کرتے تھے یاد دل میں سدا رنگ جو تمہیں
دل کی وہ یاد کھینچ کے لائی ندان آج

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۵). [سدا + رنگ (رک)].

---رہے نام اللہ کا فقرہ.

اس عالم کی سب چیزیں فانی ہیں صرف خدا کی ذات ہی دائم ہے. غرض سدا رہے نام اللہ کا یہ تو ایک دیندارانہ خیال ہے اور آدمی کی بیہودہ ہوس کی کچھ انتہا نہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۳۲). یہی وہ جگہ ہے جہاں ہندوؤں کے مشہور اوتار سری کرشن جی مدتوں رہے ہیں مگر سدا نام رہے اللہ کا ، دیکھ لو سب کچھ فنا ہو گیا. (۱۹۱۷ ، رہنمائے سیرِ دہلی ، ۳۴).

---سرسبز (---فت س ، سک ر ، فت س ، سک ب) صف.

ہمیشہ ہرا بھرا رہنے والا ، سدا بہار.

تمہارا قدرتی ہے حُسن آرائی کی کیا حاجت
نہیں محتاج یہ باغ سدا سرسبز مالی کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۲). [سدا + سرسبز (رک)].

---سہاگ (---ضم س) امذ.

۱. **فقیروں کا ایک فرقہ جس کے افراد سہاگن عورتوں کی طرح رنگین لباس اور چوڑیاں پہنتے اور مسّی لگاتے ہیں.** سدا سہاگ سہاگنوں کا لباس پہنے وہی آرائش وہ گہنے ، جب ہاتھ اونچا کر بھاؤ بتایا پیدل لوٹنے لگے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۸۰). سدا سہاگ فقراء اس تخیل کی مضحکہ انگیز تصویر ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۵۳۱). ۲. **خوش بخت جس کا سہاگ قائم ہو.**

تم سے سدا سہاگ صبحوں کی سادگی
تم سے سدا بہار ملیحوں کا بانکپن

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۳۷). ۳. **ایک قسم کا پھول** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سدا + سہاگ (رک)].

---سہاگن (---ضم س ، فت گ) امث.

۱. **ایک قسم کی خوانکی چڑیا** (لاط : **Trogon Dilectus**). سدا سہاگن (ایک قسم کی چڑیا) کا دلکش نام پژمردہ طبیعتوں کو بھی باغ باغ کر دیتا ہے. (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۹۸). سدا سہاگن کا جوڑا ... کبھی اِس شاخ پر اُڑ کر بیٹھ رہا تھا کبھی اُس شاخ پر. (۱۹۶۲ ، ادھ کھایا امرود ، ۱۵۲). ۲. (اً) **ایک پودا جس کا پھول سرخ اور خوشنما ہوتا ہے اور پتے کنگرے دار ہوتے ہیں ، سیندوری.** سدا سہاگن کے پتے مسکن اور مزلق تاثیر کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۳ : ۲۱۹). (اا) (مجازاً) گلِ عباسی (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۱). ۳. **ایسی عورت جس کا شوہر ہمیشہ اُس کے پاس رہے ، خوش بخت عورت ، شوہر کی چہیتی بیوی.** سب راج بھر کی بیٹیاں سدا سہاگنیں بنی رہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۲۷). فرماتی ہیں کہ

آپ کے پانوں کی مہندی تو نہیں گھس گئی ... کہیے سدا سہاگن نہیں ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۵). آج دشینت نے سدا سہاگن شکنتلا کو پہچانا اور سر آنکھوں پر لیا. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (ترجمہ) ، ۱۹۱). یوں محسوس ہوتا ہے کہ سدا سہاگن رہنے کی دعا دراصل باپ سے محبت کرنے کا انعام ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۳۹). ۴ رک : سدا سہاگ معنی ۱. سدا سہاگنوں (فقیر) کا شوخ معشوق ، عمل خوانوں کا تسخیر کردہ ملازم خاص. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۷ : ۴).
۵. (مجازاً) کسبی ، قحبہ ، چھنال.

معلوم نہیں کہ کہا گیٔ کتنوں کو
کہتے ہیں جسے سدا سہاگن دنیا

(۱۹۱۷ ، نشتر یاس ، ۱ : ۳۸). [سدا + سہاگن (رک)].

--- عید نہیں جو حلوا کھائیے کہاوت.
ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے کا ترجمہ ، ہر روز نعمت نہیں ملتی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- عیش دوراں دکھاتا نہیں ، گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں کہاوت.
موقع ملنے پر فائدہ اٹھانا چاہیے کیونکہ موقع نکل جائے تو پھر ہاتھ نہیں آتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کا روگی صف.
دائمی بیمار ، وہ جو ہمیشہ بیمار رہے ، دائم المرض. یہ تم سو تمھاری صحت بھی کچھ اچھی نہیں اور تمھیں جو مددگار ملے ہیں وہ بھی سدا کے روگی. (۱۹۳۳ ، خطوط عبدالحق ، ۱۹۹).

--- کال م ف.
ہمیشہ ، دائم.

کہ پڑ کر اسے سُج کریں یاد سب
سدا کال سُج نے اچھیں شاد سب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۹). رام جی پر برہم سم شانتر پرمل الت چنماتر اور سدا کال اپنے آپ میں استھت ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۱). [سدا + کال (رک)].

--- کسی کی نہیں رہی کہاوت.
ہمیشہ کسی کا زمانہ موافق نہیں رہا (نوراللغات).

--- کی بدنی اُردوں دوش کہاوت.
نقص اپنے میں اور الزام دوسروں پر (جامع اللغات ؛ جامع الامثال

--- کے اُجڑے ، نام بستی رام کہاوت.
ناموزوں نام ، نام اچھا حالات خراب (جامع اللغات ؛ جامع الامثال

--- کے دانی ، موسل کے نو نکے کہاوت.
بخیل کے متعلق طنز سے کہتے ہیں کہ معمولی چیز پر بہت خرچ کرتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کے دُکھیا ، نام چنگے خان کہاوت.
ناموزوں نام (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کے دُکھی اور بختاور نام کہاوت.
شیخی خورا ، برعکس نہند نام زنگی کافور (فرہنگ اثر).

--- گلاب (--- ضم گ) امذ.
ایک قسم کا سرخ گلاب جو بارہ مہینے پھول دیتا ہے ، کہا جاتا ہے کہ یہ گلاب پہلے پہل چین سے آیا تھا ، چینی ورد.

لطیفہ وقت اور زیب بخش مجلس ہے
سدا گلاب میں ہرگز نہیں ہے بوئے لطیف

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۹). یونانی کہتے ہیں کو خوشبو نہیں ہوتی اور سدا گلاب میں لکھا ہے کہ اس کی خوشبو بہت تیز ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۱). [سدا + گلاب (رک)].

--- میاں گھوڑے ہی تو خریدا کئے / کرتے ہیں / رکھتے تھے کہاوت.
جب کوئی شخص اپنی بساط سے باہر قدم رکھتا ہے اور تعلّی کی لیتا ہے تو ازراہِ طنز کہتے ہیں شیخی خورے پر طنز ہے (ماخوذ : فرہنگِ اثر ؛ جامع الامثال).

--- نام اللہ کا رہتا ہے فقرہ.
رک : سدا رہے نام اللہ کا. یہ مورت تو مٹ جانے والی چیز ہے سدا نام اللہ کا رہتا ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۳۲).

--- نام سائیں کا فقرہ.
رک : سدا رہے نام اللہ کا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- ناؤ کاغذ کی بہتی / چلتی نہیں کہاوت.
فریب ہمیشہ نہیں چلتا ، دھوکا ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتا.

نہ کرتا کسی سے فریب و دغا
سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں

(۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن ، ۳۱).

--- نہ پھولی / تورائی کیتکی ، سدا نہ ساون ہو ، سدا نہ جوبن تھر / پھر رہے ، سدا نہ جیوے کو کہاوت.
کوئی چیز ہمیشہ نہیں رہتی ، ہر شے فانی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- نہ کاہو کی رہی گل پیتم کے بانہہ ، ڈھلتے ڈھلتے ڈھل گئی ترور / سرووَ کی سی چھانہہ کہاوت.
کسی کی بانہیں خاوند کے گلے میں ہمیشہ نہیں رہتیں ، درخت کی چھاؤں کی طرح ہٹی جاتی ہیں ، محبت ہمیشہ ایک طرح نہیں رہتی شروع میں زیادہ ہوتی ہے پھر کم ہوتی جاتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سُدّا (ضم س ، شد د) امذ.
۱. وہ غلیظ مواد جو سخت پڑ کر آنتوں میں گرہ کی شکل کا ہوجائے ، آنت میں فضلے کی گانٹھ.

تو پھر یہ جان منہ چھوٹا ہے پٹ کا
کوئی سُدا بڑا ہے اس میں اٹکا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۳). کیفیت کا اثر تو یہ ہوتا ہے کہ بدن میں سُدّے پیدا ہو جاتے ہیں (۱۸۹۹ ، مضامین سلیم ، ۲ : ۱۸۳).

یعنی سما گئی ہے بوائز ادب کی بُو
اٹھا ہے اب دماغ میں سُدا کبھی جیسے
(۱۹۲۶ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۲۵ : ۵). [سُدھ (رک) کا متبادل املا].

سُداب (فت نیز ضم س) امذ.
ایک نبات جو دو گز تک بلند ہوتی ہے ، پتے املی کے پتوں سے مُشابہ اور بدبُودار ہوتے ہیں ، پُھول زرد رنگ ، تخم تین عدد مثلث شکل ایک غلاف میں پوشیدہ ہوتے ہیں. سداب بری اور بُستانی دو قسم کا ہوتا ہے. اسپ کو ... برگ سداب ... میں ... کافور ملا کر ... پلائیں (۱۸۷۳ء ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۰) اگر عصفور کا دماغ شہد اور «سُداب» کے ساتھ نہار مُنہ پیا جاوے تو دردِ بواسیر کو نافع ہے. (۱۹۰۶ء ، حیواۃ الحیوان ، ۱۳۷). تمام دواؤں کو آبِ سداب میں بھگوئیں اور باریک کر کے شیاف تیار کریں. (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳). [ف].

سُداب (ضم س) امث.
طاقت ، قوّت (پلیٹس). [ف].

سُداتما (ضم س ، سک ت) صف.
نیک نہاد ، نیک طبع ، شریف النفس.

بھی للن بھی یوگیشور بھی کاہن
سداتما ، اپراجیت ، انوپم و دردم

(۱۹۶۶ء ، منحمنّا ، ۳۷). [سُد = سُدھ (رک) + آتما (رک)].

سَداچار (فت س) امذ.
نیک چلنی ، اعلیٰ کردار ، پارسائی. جو برجابتی اس سمے یہاں ہیں آتا ہے وہ لیتی سداچار اور پرجا اپکار کے ساتھ پوری متربا اور سنگم دھرم کا پرمان دیتے رہیں گے. (۱۹۳۱ء ، نہتا ودانا ، ۲۲۰). سماج کا ضمیر دوسروں کی کمائی کا پھل ہڑپ کر جانا نہ رہ جائیگا اس وقت اس سداچار کا دور ہو گا. (۱۹۳۱ء ، آزاد سماج ، ۵۳). [س : सदाचार].

سَداچاری (فت س) صف.
نیک چلن ، اعلیٰ کردار والا ، پارسا. راجندر کی آپ سے بڑا دشمنی اور لاگ کدورت ہے ، مگر پھر بھی وہ سداچاری اور دھرم مورت ہے. (۱۹۱۵ء ، آرتہ سنگیت راماین ، ۹۳۰) [سَدا چار + ی ، لاحقۂ صفت].

سَداد (فت س) امث.
گفتار و کردار میں راستی و دُرستی ، ہدایت ، سلامت روی. کدبانو کارخانۂ ایجاد کی ، مرشدہ طریقۂ صلاح و سداد کی ، مخزن علم لدنی. (۱۸۳۲ء ، گربل کتھا ، ۲۹). سیماے صلاح و سداد مستر پیشانی نورانی سے بار سن شریف چالیس سے متجاوز خوش صورت خالش بشاش معلوم ہوتا ہے. (۱۸۹۰ء ، بوستان خیال ، ۹ : ۲۹۳). اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بُزرگوں کے اقوال صلاح و سداد اور رشد و ہدایت کی توفیق بخشتے ہیں. (۱۹۷۳ء ، ماہنامہ فکر و نظر ، اسلام آباد ، اگست ، ۱۰۶). [ع : (س د د)].

سِدادَت/سِدادِیَت (کس نیز فت س ، فت د / کس نیز فت س ، کس د ، شد ی بفت) امث.
(طب) شریانوں میں خُون کا جم جانا. بائیں کامن کراٹڈ شریان کی سدادت (Embolism) یا علقیت (Thrombosis) جو کہ اس رگ کی دیوار کے زخمی ہونے سے حاصل ہوتے ہیں. (۱۹۳۵ء ، عروقیات ، ۶۷). ذیل کے اسباب تومًا پیدا کر سکتے ہیں ... پھوڑا ، سدادیت (Embolism) علقیت. (۱۹۳۷ء ، طبِ قانونی اور سمومیات ، ۵۲). [ع : (س د د)].

سَدارْتھ پرْت (فت س ، سک ر ، کس ب ، سک ر) امث.
(کاشت کاری) بادشاہ کی طرف سے عطا کی ہوئی مشروط الخدمت موروثی جاگیر (اپ و ، ۶ : ۷۵). [غالباً س : सिध्यार्थवृत्त].

سِدارْنا (کس س ، سک ر) ف ل (قدیم).
جانا ، رُخصت ہونا ، روانہ ہونا ؛ (مجازاً) اِنتقال کرنا.

رضائے ملک موت آیا گھر منیں
سدارنا نبیؑ حکم اللہ سیں

(۱۶۹۳ء ، وفات نامۂ بی بی فاطمہ ، ۱۲).

کہ شہ یک روز صحرا میں سدارا
اُسے کوئی یا رُسول اللہ پُکارا

(۱۷۹۲ء ، بہشت بہشت ، ۸ : ۱۲۲). [سدھارنا رک کا متروک املا].

سَداگُرْم (فت س ، ضم گ ، سک ر) امذ.
ایک درخت جو چنے کے درخت کے برابر ہوتا ہے ، پتے باریک اور دراز ہوتے ہیں ، جب تک پتے تازہ ہوتے ہیں تو درمیانی حصّہ سفید ہوتا ہے اور خُشک ہو کر تمام پتے کا رنگ سفید ہو جاتا ہے ، پُھول سفید اور خاردار ہوتا ہے ، مزہ اس کا کڑوا ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۲). [س : सदागम].

سَدامَت (فت س ، م) صف.
(ہند) قدیم ، پُرانا ، پراچین (فرہنگ آصفیہ). [سَدا + مَت ، لاحقۂ صفت].

سَداں (فت س) م ف (قدیم).
سدا ، ہمیشہ. سداں تلوار کی چمک میں اوسے دولت کا موں دستا. (۱۶۵۷ء ، انوار سہیلی (دکنی اُردو کی لغت)). [سَدا (رک) + اں (زائد)].

سُدّاں (ضم س ، شد د) م ف.
(عو) ساتھ ، معیت ، ہمراہ. میرے اڑے لڑکے کی شادی ہے پکّا ارادہ دونوں وسی دن ہیں تم بھی معہ بال بچوں سُدّاں ضرور سے آ جانا (۱۹۲۷ء ، ترالی اُردو ، ۸۰). [پ : سَنادھا समाधा].

سَدانا (فت س) ف م.
(جانوروں کے لیے) سِکھانا ، تعلیم کرنا ، مانوس کرنا. ہدست ہاتھیوں کو سدانا اور ان کو لڑانا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۸). [سدھان (رک) کا مُتبادل اِملا].

سَدانت (فت س ، ن) امث.
کعبہ شریف یا بُتخانہ کی خدمت ؛ دربانی. دیکھو تو سہی اس لڑکے

کو جو اپنی قوم سے کٹ گیا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ ہم سے بہتر ہے حالانکہ ہم حج اور سدانت اور سقایت کے مُنتظم ہیں۔ (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۱ : ۳۳۳)۔ [ع : (س د ن)]۔

سَدَانَہ (فت س ، ن) امذ.
رک : **سدانت**. دراصل کعبۃاللہ کی کُنجی لینے کی درخواست حضرتِ عباس نے بھی اوّل پیش کی تھی تاکہ سقایہ اور سدانہ کی دونوں خدمتیں ان کے پاس جمع ہو جائیں۔ (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۳۹)۔ [ع : (س د ن)]۔

سَداوَرْتْ سُول (فت س ، و ، سک ر ، ت ، و مج) امذ.
(سالوتری) **ایک قِسم کا دردِ شکم جو گھوڑے کو ہوتا ہے**۔ سداورت سُول ... گھوڑا دونوں بازو زمین پر مارتا ہے اور سر کو پہلو پر ڈالے رہتا ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱۳۵)۔ [سداورت ـ سَدابرت + سُول (رک)]۔

سُدائی (ضم س) امث.
۱. (آئینہ سازی) **شیشے کو آئینہ بنانے کے لیے مُجلّا و مُصفّا کرنے اور کور کنارے بنانے کا عمل** (ا پ و ، ۳ : ۹۰)۔ ۲. (صیقل گری) **جِلا کے لیے کسی چیز کو صاف کرنے کا عمل** (ا پ و ، ۸ : ۱۹)۔ ۳. (عینک سازی) **عینک کے تالوں کو صحیح کرنے کا عمل** (ا پ و ، ۷ : ۹.۱)۔ [مقامی]۔

ـــ سان امث.
(نگینہ گری) **اِکتا ، آکتا ، سُل سان ، سخت یعنی قیمتی پتھر یا جواہر کے نگینوں کے ڈول بنانے کی سان جو لاک اور چینی مٹی کے مرکب سے تیار کی جاتی ہے** (ا پ و ، ۳ : ۵۹)۔ [سُدائی ـ سان (رک)]۔

ـــ کَرْنا محاورہ.
(نگینہ گری) **سان پر گھِس کر نگینے کا ڈول بنانا ، پہل اور گھاٹ تراشنا** (ا پ و ، ۳ : ۶۰)۔

سَدبھاؤ (فت س) امذ.
اچھا خیال ، اچھی نیت ، نیک طبیعت ، خلقی وجود. آتما میں جگت کا سدبھاؤ نہیں۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۸)۔ [س : सद्भाव]۔

سَدَد (فت س ، د) امث.
راستی ، درستی ، صداقت.

> سدا میرے اقوال و افعال میں کر
> عنایت تو صدق و سَدَد یا محمدؐ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۳)۔ [ع : (س د د)]۔

سُدَد (ضم س ، فت د) امذ ، ج.
سُدّہ (رک) کی جمع. سموم مشروبہ اور ادویۂ قتالہ اور تنقیۂ سم اعضائے رئیسہ اور ضعفِ جگر اور اِستسقا و تفتیح سُدَد کے لیے نہایت مفید ہے۔ (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۵۰)۔ یہ سادہ سُدَدِ جگر یرقان ورمِ طحال کو زائل کرنے کے لیے پلاتے ہیں۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۸۷)۔ [ع]۔

سَدَر (فت س ، د) امذ.
آدمی کے اُٹھتے یا حرکت کرتے وقت آنکھوں میں اندھیرا آ جانے کا مرض. سدر اور دوار وہ مرض ہے کہ جس وقت آدمی اٹھتا ہے یا حرکت کرتا ہے تو آنکھوں میں اندھیرا آتا ہے اس کو سدر کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۵)۔ جب دماغ میں تیر لگ جاتا ہے اور ہڈی کو پار کر جاتا ہے اور دماغ کے صفاق کو زخمی کر دیتا ہے تو اس سے سخت دردِ سر اور سدر و دوار پیدا ہو جاتا ہے۔ (۱۹۲۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۱۷۰)۔ [ع : (س د ر)]۔

سِدْر (کس س ، سک د) امذ.
بیری کا درخت ، بیری نیز اس کا پتا.

> دنیا سے گزر کے بھی تعلق ہے وہی
> تابوت کفن سدر جریدہ کافور

(۱۸۷۰ ، کلیاتِ واسطی ، ۱ : ۴۴۴)۔

> وہ طلعِ منضود اک طرف وہ سدرِ مخضود اک طرف
> وہ ظلِّ ممدود ایک طرف جس میں خراماں حورعین

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۶)۔ سارے پتے خشک ہوتے ہیں سوائے برگِ بھنگ ، برگِ شاہترہ ، برگِ حنا ، برگِ جھاؤ ، برگِ سدر سبز وغیرہ۔ (۱۹۵۰ ، یونانی دواسازی ، ۲۱)۔ [ع]۔

سِدْرَۃُ الْمُنْتَہیٰ (کس س ، سک د ، فت ر ، ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ن ، فت ت ، ا بشکل ی) امذ.
۱. **اسلامی روایات کے مطابق ساتویں آسمان پر بیری کے درخت کا نام جو حضرت جبریل علیہ السلام کا مقام اور ان کی پرواز کی انتہائی حد ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی اس مقام سے اوپر نہیں گیا**. اپنی غفلت کے ہاتھ سے جس وقت خلاصی پاوینگے اس وقت سدرۃ المنتہیٰ نور ہے اس نور کوں اپڑینگے۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۸۹)۔ یہ مقام سب آسمانوں سے بالا ہے ، نیچے کا سرا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱)۔ متفرق ابواب میں وحی معراج ..... سدرۃ المنتہیٰ وغیرہ سب کی تشریح اسی عالم میں کی ہے۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۶)۔ آپؐ کا بیت المقدس سے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچنا۔ (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۴۴۳)۔ ۲. (مجازاً) **ترقی کی آخری حد ، معراجِ کمال**. یہ لوگ محض حاطب اللیل تھے ، اور چند کتابوں سے رطب و یابس روایات کو کسی ترتیبِ تازہ کے ساتھ جمع کر دینا ہی ان کی قوتِ تصنیف کا سدرۃ المنتہیٰ تھا۔ (۱۹۰۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۵۶)۔ اگر اس آخرالذکر فریق کا سدرۃ المنتہیٰ یہی ہے تو اس کے نظام اخلاقیات میں ایک بہت ہی کُھلی ہوئی خامی رہ جاتی ہے۔ (۱۹۰۷ ، تاریخ اخلاق یورپ ، ۱ : ۳)۔ ۳. (تصوف) **عقل کُلی کو کہتے ہیں جہاں پر سب کی سیر اور اعمال اور علوم عقلی منتہی ہوتے ہیں اور یہی مراتب اسماء خلقیہ کی انتہا ہے** (مصباح التعرف ، ۱۴۴)۔ [سدرۃ ـ سدرہ + رک : ال (۱) + منتہیٰ (رک)]۔

سَدِرَش (فت س ، کس بج د ، فت ر) صف ، م ف.
۱. **مانند ، مثل ، مشابہ**. کوئی سدرش (بمشکل ، مانند) ہی اچھی ہیں

(۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱). ۲. **لائق ، مناسب ، موزوں** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : सदृशी].

سُدَرْشَن / سُدَرْسَن (ضم س ، فت د ، سک ر ، فت ش/س).
(الف) صف.
خوبصورت ، حسین (ماخوذ : پلیٹس). (ب) امذ. **رائے بیل کی طرح کا ایک پھول جس کے اندر زرد ریشے ہوتے ہیں نیز اسی کا پودا جو سوسن کے مانند ہوتا ہے.** سدرسن : رائے بیل کی مانند ہوتا ہے پھول کے اندر زرد ریشے ہوتے ہیں ، اسی کا پودا سوسن کے درخت کا سا ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۶۵). سنگھل دیپ کی پھلواری کا منظر بیان کرتا ہے تو کیوڑا ، چنا چنبیلی ... سدرشن ... سب کا ذکر کر جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، سہ ماہی اردو ، ۵۱ ، ۱ : ۱۸۵). [س : सुदर्शन].

سُدَرْنا (ضم س ، فت د ، سک ر) ف ل (قدیم).
ٹھیک ہونا ، صحت یاب ہونا.

جو تھے حکیماں سو کیے سب علاج
لیک نہ کچھ شاہ کا سدریا مزاج

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۲ : ۴۳). [سدھرنا (رک) کا ایک متبادل املا].

سِدْرَہ (کس س ، سک د ، فت ر) امث.
۱. **بیری کا درخت.** سدرہ عربی زبان میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں. (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالم ، ۲ : ۶۷۲). ۲. **رک : سدرۃ المنتہیٰ.**

ترے قد سدرہ و طوبیٰ تل سجلا سہاتا جو
لگے تو رس بھرے میوے رنگیلی تجکوں اودو کج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴۷).

جو شاخ سدرہ پہ بیٹھا ہو طائر مضموں
تو اڑ کے صورت شاہیں کرے یہ اس کو شکار

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۵). وہ شہید ہوتا اور فوراً جنت میں داخل ہو جاتا اور دائماً درخت سدرہ کے سایہ میں آرام کرتا. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۸۰). بہر حال وہ کوئی ایسی ہی چیز ہے جس کے لیے انسانی زبان کے الفاظ میں «سدرہ» سے زیادہ موزوں لفظ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور کوئی نہ تھا. (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالم ، ۲ : ۶۷۲). [ع : (س د ر)].

ـــ نشین (ـــ کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
سدرۃ المنتہیٰ پر بیٹھنے والا ؛ (مجازاً) نہایت بلند و اعلیٰ مقام پر رہنے والا.

جن ان کے سنگریزہ ترے جلوہ گہ سے
طائر ہیں جتنے سدرہ نشین عرش آشیاں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۶). [سدرہ + ف : نشین ، نشستن - بیٹھنا ، تشریف فرما ہونا ، قائم ہونا].

ـــ نشیناں (ـــ کس ن ، ی مع) امذ ، ج.
فرشتے ، ملائک (پلیٹس). [سدرہ نشین + اں ، لاحقۂ جمع].

سِدْرِیٰ (کس س ، سک د ، ا بشکل ی) امذ.
بیری کا درخت.

ہر ایک نخل ہے شرمائی شاخ سدریٰ کی
گلوں کے تختوں سے جنت کو انفعال ہوا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سروش ہستی ، ۸۱). [رک : سدرہ].

سُدُس (ضم س ، سک نیز ضم د) صف.
۱. **چھٹا حصہ ، ایک بٹا چھ.** انہوں نے ماں کو ثلث سے طرف سدس کے محجوب کر دیا. (۱۸۳۵ ، علم الفرائض ، ۱۵). اگر دو یا تین جدات مساوی درجے کی موجود ہوں تو ہر ایک ترکے کے ایک سدس میں مقدار مساوی ہو گی. (۱۸۹۲ ، اصول نظائر شرح محمدی ، ۹). روس میں وہ انقلاب عظیم رونما ہوا جس نے کرۂ ارض کے ایک سدس میں زندگی کا سارا نظام بدل دیا. (۱۹۵۹ ، پردیسی کے خطوط ، ۱۰۹). ۲. **زاویہ پیما ، ایک آلہ جو مساحت اور جہازرانی میں مستعمل ہے اور اشیا یا اجسام کے درمیانی زاویائی فاصلوں کو ناپنے کا کام دیتا ہے.** آلۂ سدس یہ آلہ دور کی دو چیزوں کے زاویۂ مفارقت کی پیمائش کے لیے استعمال ہوتا ہے. (۱۹۲۱ ، طبیعیات عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸). ایسی پیمائشیں جن پر جہاز کی حرکت کا اثر نہیں ہوتا پہلے کے آلہ سدس سکسٹنٹ کی مدد سے حاصل ہو سکتی ہیں. (۱۹۳۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۲۱۸). جہازرانی کے لئے مقناطیسی کمپس ، یا ستاروں کا مقام معلوم کرنے کے لئے آلۂ سدس (Sextant) یا زمین کے پیمائش کے لئے چاند یا زاویہ پیما (Protractor) (۱۹۷۳ ، العلم ، کراچی ، ۲۲ ، ۲ : ۶۷). [ع].

سَدْسَتی (فت س ، سک د ، فت س) امث.
سچی ستی (ہندوؤں میں شوہر کی لاش کے ساتھ عورت کے جل مرنے کی رسم).

یا آگ میں ہے تو سدستی ہو
پڑتا ہے پتنگ یا پتی ہو

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۲). [س : سد - سچا + ستی (رک)].

سُدُسی (ضم س ، د) صف.
سدس سے منسوب ، چھ سے نسبت رکھنے والا. بڑے برتنوں میں اعشاری تناسب ہے یہاں سدسی تناسب کا کوئی ثبوت نہیں ملتا. (۱۹۵۹ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۱۲۰). [سدس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَدْگَتی (فت س ، سک د ، فت گ) امث.
(ہند) **عقبیٰ کی نجات ، بخشش ، مغفرت.** ماں باپ کی سدگتی ہوگئی دونوں برہمہ میں لین ہوئے. (۱۹۷۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۱۶۷). [س : सद्गति].

سَدْل (فت س ، سک د) امذ.
کپڑے یا بالوں کو نیچے لٹکانا یا چھوڑنا. منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سدل سے نماز میں اور اس سے کہ آدمی ڈھانپ لیوے منہ اپنا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۰۳).

وہ عمل ، مکروہ ہے جن سے نماز
ایک ان میں سدل ہے اے پاکباز

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۶۳). منع فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے

سدل ہے اور منہ ڈھانکنے سے نماز کے اندر سدل کہتے ہیں کپڑا ... اوڑھنے کو کہ اس کے دونوں کنارے شانوں پر لٹکے ہوئے ہوں. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۶). [ع]

ـــ ثَوب کسی اضا(ـــ و لین) امذ.
کپڑے کو لٹکانا ، مثلاً سر پر چادر ڈالے اور دونوں طرف سے اس کو نہ سمیٹے ، عبا یا قبا کو اوڑھ لے اور آستینوں میں بازو نہ ڈالے. سدل ثوب کو درمختار میں مکروہ تحریمی لکھا ہے. (۱۸۵۶ ، محاسن العمل الافضل مع التتمات ، ۳۱). [سدل + ثوب (رک)].

سُنْدُرا (ضم س ، سک د ، ضم م ، سک د) صف.
۱. خوبصورت ، سُندر (فیروزاللغات). **۲. نرت میں ایک انگ یا وضع کا نام.** سُدْمُدْرا : یعنی پوری وضع اس انگ میں اونگلی پکڑ کر نرت کیا جاتا ہے خواہ سر پر ہو یا روبرو سینے کے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۵ : ۴). [سُدْ ـ سُدھ + مُدرا (رک)].

سَدْنا (فت س ، سک د) ف ل.
چُونا ، رِسنا ؛ (کشتی کا) غرق ہونا ، ڈوبنا (جامع اللغات). [پن].

سُدَنگ (ضم س ، فت د ، غنہ) صف (قدیم).
حسین ، خُوشنما.

> تیج بیج اچھے گرچہ دلبر سدنگ
> دوکن ہونے سنوارے یہ خوش رنگ برنگ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۴۴).

> کاڑی سدنگ مانگ سدھن دیکھ ہم گرے
> ہم کیوں نہ پلک باٹ کوں جانے سو سب بھرے

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۹۸). [سُدْ ـ سُدھ + اَنگ (رک)].

سَدَنَہ (فت س ، د ، ن) امذ ؛ ج.
دربان ، چوبدار (ایک سے زیادہ).

> سَدَنَہ و قویٰ بھی ان کا ہے نام
> اقسام کے جسم کے ہیں خدام

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر منتخب الجواہر ، ۵۵). [ع : سادِن ـ دربان کی جمع].

سُنْدُوس (ضم نیز فت س ، و مع) اث.
سبز چادر.

> ہجوم سبزہ نے کی بسکہ رنگ آمیزی
> زمیں پہ چادر مہتاب بن گئی ہے سُندُوس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹). [ع].

سِدَوس (کس س ، و لین) اث.
صبح ، سویرا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [غالباً س : سں + دیوَس یا دِوَس स+दिवस یا दिवस].

سِدَوسی (کس س ، و لین) م ف ؛ صف.
علی الصباح ، تڑکے تڑکے ، صبح سویرے ، سکارے ؛ پہلے ، جلدی ، پیش از وقت (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [سِدَوس + ی ، لاحقۂ تمیز و صفت].

سَدُوم (فت س ، و مع) امذ.
قوم لوط کا قاضی جس نے جواز لواطت کا فتویٰ دیا تھا.

> یا کداس ہو تو بدگو کے نہ دم میں آنا
> سنتے ہیں لُوط کے مہمان کوئی افتائے سدوم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۵). [ع].

سَدُومِیَّت (فت س ، و مع ، کس م ، شد ی بفت) امث.
لواطت ، ہم جنسیت. قیتی سدومیت کے لئے رُسوائے دہر تھے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۳۳). [سدوم (علم) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَدَہ (فت س ، د) امذ.
پارسیوں کا ایک جشن جو ماہ بہمن کی دسویں تاریخ کو منعقد ہوتا ہے ، اس جشن میں غیر معمولی طور پر آگ روشن کی جاتی ہے (کہا جاتا ہے کہ فریدوں یا جمشید کے زمانے میں اس جشن کی ابتدا ہوئی).

> تیاری اس خوشی میں جشن عظیم کی ہے
> گویا کہ ہے جہاں میں جشن سدہ دوبارا

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۹۲). [ف].

سَدَّہ (فت س ، شد د بفت) امذ.
دیوار ، پُشتہ. ندیوں کا پانی اس سدّہ کو کاٹ کر پھر بہنے لگا ہے. (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۱۵). [ع : (س د د)].

سُدَّہ (۱) (ضم س ، شد د بفت) صف.
پاک ، صاف ، خالص ؛ کھرا؛ (موسیقی) وہ راگ جو کسی اور راگ سے مرکب نہ ہو نہ دوسرے راگ سے کوئی سُر ملا ہوا ہو اور نہ دوسرے راگ سے رنگین ہو (نغمات الہند ، ۳۶). سدّہ وہ راگ ہے جو اپنی حالت پر ہمیشہ قائم رہتا ہے اور کبھی متحرک نہیں ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۷). بعض اشخاص بجائے دوسرے اور تیسرے اور چوتھے اور پانچویں ، راگ کے سدّہ بھیروں ... سُدّہ ناٹ کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۹). [س : شُدھ शुद्ध].

سُدَّہ (۲) (ضم س ، شد د بفت) امذ.
۱. گرہ یا گُٹھلی جو رگوں ، آنتوں یا جسم کے کسی حصے میں پڑ جائے. راز یانج ـ ایک گھاس مشہور ہے بری و بستانی دو طرح کا ہوتا ہے ... بری ... پُرانے سدّہ کو مفتح کرتا ہے اورنافع نزول ماء ہے (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۵). یہ درد کہ ہے اس سُدّہ سے پیدا ہوتا ہے جو طبقۂ شبکیہ کی متصلہ رگوں میں پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے خُون بند ہو جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۱ : ۹). **۲. مواد غلیظ جو سخت پڑ کر آنتوں میں گرہ کی شکل کا ہو جائے.**

> جو مسدود تھی ریح رودونکے بیچ
> ہوئی دفع کھلتے ہی سُدّوں کے بیچ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۸۳). سدّہ لید و فضلۂ ناقص کے ساتھ بمشکل نکلتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۲).

اگر معائے مُستقیم میں برازی سُدّے موجود ہیں تو ... خلاصۂ صفرا پانی میں حل کر کے بطور حقنہ دیا جا سکتا ہے۔ (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۲۲)۔ [ع : (س د د)]۔

ـــــ پڑنا ف ل۔
رگوں میں گرہ پیدا ہوجانا، آنتوں میں موادِ غلیظ کی گُھٹلی بن جانا۔ جب کسی عصب میں سُدّہ پڑ جاتا ہے تو صرف اُسی عضو کی حرکت جس میں سُدّہ پڑ جاتا ہے دور ہو جاتی ہے۔ (۱۸۳۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲)۔ آنت و معدہ میں دودھ و منی کا سُدّہ پڑ جاتا ہے۔ (۱۹۲۵ء ، عجب الحواشی ، ۱۰)۔

ـــــ ڈالنا محاورہ۔
رگ یا آنت میں گرہ پیدا کرنا۔

قید میں سونپا اُسے آزار نے
سُدّہ ڈالا شربتِ دینار نے

(۱۸۲۶ء ، معروف ، د ، ۱۹۵)۔

ـــــ کُھلنا ف ل۔
وہ گرہ جو رگ یا آنت میں پڑ گئی ہو دُور ہو جانا۔ جہاں سدہ پڑا کرتا ہے اور علاج بھی ایسا کرتے ہیں جس سے سُدّہ کُھل جاوے۔ (۱۸۶۵ء ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۵۷)۔

سِدّھانْت (کسر س ، شد د ، ہ مخ ، غنہ) امذ ، ج سِدّھانت۔
اصول و ضوابط، دلیل، کسی علم کے اُصول و ضوابط (خصوصاً علمِ ہیئت ، نجوم وغیرہ)۔ ایک اعلیٰ سِدّھانْت کی لاجواب کتاب کا فوٹو اتار کر دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ (۱۹۱۵ء ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱۱)۔ [س : सिद्धान्त]۔

سِدّی (کسر س) صف مث (قدیم)۔
ٹھیک ، درست ، آسان ، سہل ، راستی ، سیدھا پن۔

ہوویگا اگر تُج کون او رہنمائے
سِدّی بات پانے کا در دو سرائے

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۴۹۳)۔ [سیدھی (رک) کی تخفیف]۔

سُدّی (ضم س) امث۔
(ہند) چاند کی پہلی سے پندرہویں تک کا زمانہ ، اُجالا پا کھ ، ہندی مہینے کا نصف اوّل۔ ہمارے نزدیک لڑکی کا بیاہ ایسا کہ سُدّی اشٹمی کا نکلتا ہے۔ (۱۸۶۸ء ، رسوم ہند ، ۱۳۳)۔

کہ ساون سدّی تیج تھی اے جناب
لیا سنگل کا دل اور لگایا حساب

(۱۹۰۲ء ، سحرالافلاک ، ۱۸)۔ [س : शुदि]۔

ـــــ تیج (ـــــ ی مع) امث۔
ہندوؤں کا وہ تہوار جو ساون کی تیسری تاریخ کو ہوتا ہے۔ مُسلمان ، سعوں کے موسم میں سُدّی تیج کو پوڑی گلگلے وغیرہ پکا کر بطور تبھی کے آپس میں تقسیم کرتے ہیں۔ (۱۸۳۸ء ، سعادت دارین ، ۵۳)۔ [سُدّی + تیج (رک)]

سدید (فت س ، ی مع) صف۔
درست ، راست ، ٹھیک ، مضبوط ، مُحکم۔

سمجھا ہوئیں گا تو بروجہِ سدید
مجتہد اسکو کہائیں ہو سعید

(۱۷۹۲ء ، تحفۃ الاحباب (ق) ، باقر آگاہ ، ۵۳)۔

ثبوتِ وجودِ احد یا دو ذات یقیناً نہ ظناً ہے راہِ سدید

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۵۲)۔ بڑی محنت شفقت اور جانفشانی سے بعنوانِ شایستہ و سدید و اسلوبِ تازہ و جدید سے تحریر فرمائی۔ (۱۸۸۷ء ، نہرالمصائب ، ۱۰)۔

تمام کام غلط در غلط نہ غور نہ خوض
نہ عقلِ مصلحت اندیش اور نہ رائے سدید

(۱۹۱۲ء ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۶۳)۔ [ع : (س د د)]۔

سَدِیر (فت س ، ی مع) امذ۔
وہ محل جو نعمان بن منذر نے بہرام گور کے لیے بنایا تھا ؛ (مجازاً) عالیشان محل۔

چٹائی کو کہتے ہیں فرشِ ستبرق
سدیر و خورنق انہیں جھونپڑا ہے

(۱۹۶۳ء ، فارقلیط ، ۸۲)۔ [ع]۔

سُدیش (ضم س ، ی مج) امذ۔
اپنا ملک ، وطن ، دیس۔ جو سُدیش نہیں ہوتا تو دُکھ دایک ہوتا ہے جیسے انگوں میں بجر دکھ دایک ہوتا ہے۔ (۱۸۹۰ء ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹۹)۔ [س : سُودیش स्वदेश]۔

سُدیشی (ضم س ، ی مج) صف۔
اپنے ملک یا وطن کا ، دیسی۔

کامیابی کا سُدیشی پر ہر اک دربستہ ہے
چونچ طوطا رام نے کھولی مگر پربستہ ہے

(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۲۳)۔

کیا سدیشی تارپیڈو میں نہیں اتنا بھی زور
ڈوب جائیں سب یہ دشمن کے جہاز آتے ہوئے

(۱۹۳۲ء ، سنگ و خشت ، ۳۰۶)۔ [س : سُودیشی स्वदेशी]۔

ـــــ تحریک (ـــــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امث۔
ہندوستان سے برطانوی حکومت کو ختم کرنے اور جدوجہد آزادی کے ضمن میں چلائی جانے والی تحریکوں میں سے ایک تحریک جس کے ذریعے غیر ملکی مال کے بائیکاٹ اور ہندوستان کی بنی ہوئی اشیاء خصوصاً کھدر استعمال کرنے کی ترغیب دی جاتی تھی۔ سُدیشی تحریک کے اُصول پر یہ دل میں آئی کہ شروع کا کوئی ایسا ناول لکھا جائے جس میں ہندوستان کے متعلق شرر انشانی کی گئی ہو۔ (۱۹۰۵ء ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۳۴۷)۔ [سُدیشی + تحریک (رک)]۔

سَدِیم (۱) (فت س ، ی مع) امذ۔
۱. (ہیئت) رات کو آسمان پر کُہر یا بادل کی طرح نظر آنے والی روشنی کی پٹیاں یا دھبے جو ستاروں کے بہت سے مجموعوں یا گیسی مادے پر مُشتمل ہوتے ہیں (انگ : Nebula)۔ بعض سدیم تو آنکھ ہی سے نظر آ جاتے ہیں جیسے کہکشاں۔ (۱۸۹۸ء ، مضامین سلیم ، ۲ : ۱۰۴)۔ ستارے اور سیارے ،

سدیم اور کہکشاں ، ان کی بے حساب کثرت ، ان کی جسامتیں اور مسافتیں کہ وہم و گمان میں بھی نہیں آتیں . (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۶۵). ۲. کُہر ، دھند. سدیم عربی زبان میں کہر کو کہتے ہیں . (۱۸۹۸ ، مضامینِ سلیم ، ۳ : ۱۲۸). [ع].

سَدِیم (۳) (فت س ، ی مع) صف.
بہت ذکر کرنے والا.

زعیم و قرم و سدیم و سیدع و صِنْدید
پناہ گاہِ جہاں ، پیکرِ لطافت و لَم

(۱۹۶۶ ، منحمنا : ۳۳). [ع].

سَدِیمی (فت س ، ی مع) صف.
سدیم (۱) سے **متعلق یا منسوب ، سدیم کا ، کہکشانی ، گیسی.** بالعموم اس کے (دمدار تارہ) ایک سرے پر ایک چمکدار مرکزہ ہوتا ہے جس کے گرد سدیمی مادہ کی ایک لمبی دم دور تک پھیلی ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، علمِ ہیئت (ترجمہ) ، ۱۰۷). بار کلے کے ماہ القیر اور کانٹ کے سدیمی مفروضہ کو ان کے فلسفیانہ عقائد سے سروکار نہیں . (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت (ترجمہ) ، ۹۵). [سدیم + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ نَظَرِیَّہ (ـــــ فت ن ، ظ ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
(ہیئت) یہ نظریہ کہ نظامِ شمسی و نظامِ کوکبی سدیمی الاصل ہیں جیمس جنرلنٹن اور ایڈنگٹن نے لیلیس کے سدیمی نظریہ کی تردید کر کے کائنات کی ابتداء کے لئے مدی نظریہ پیش کیا. (۱۹۶۱ ، مہ و انجم (ترجمہ) ، ۳۲). [سدیمی + نظریہ (رک)].

سِدْھ (کس س ، سک نیز شد دھ) صف ، امذ.
۱. **تپسیا میں کامل ، پہنچا ہوا.** میں جانوں بڑا سدھ سادھو ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۰). ۲. **سادھو ، رشی ، مہاتما ، درویش.** بعد عرصہ بارہ سال کے گورو گورکھ ناتھ جی مع اپنے ہمراہی سدھوں کے اس چاہ کے نزدیک جو صحرائے لق و دق تھا آنکلے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۷۷۷). اور میں زبردستی سدھ بن جاؤں گا. (۱۹۳۱ ، تنہا رانا ، ۱۲۵). سدھ : سادھو ، درویش. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۳۸).
۳. **جنات کی قسم سے ایک مخلوق.**

گر رہے مانند بدل سربسر روتے تمام
کوہ و جنگل آدمی جن سدھ بشر روتے تمام

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۹). ۴. **پکا ، مضبوط.** اس کی شکست ریخت کو پھر بناؤنگا اور سدھ کرونگا. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۵۳۳). یہ برج اس قدر عمدہ اور سدھ بنا ہوا ہے کہ دنیا میں اس کا جواب نہیں . (۱۹۰۳ ، چراغِ دہلی ، ۳۸۸). ۵. **(جادو وغیرہ میں) ماہر ، مکمل یا پوتر کیا ہوا ؛ نجات یافتہ ؛ پاک ، پوتر ؛ اعجازی ، کراماتی** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : سدھ सिद्ध].

ـــــ کَرْنا ف م.
۱. **حاصل کرنا.** جسے کو ترقی پسند تحریک کہتے ہیں اور جس کی دہائی دے دے کر انہوں نے کوٹھیاں اور کاریں سب سدھ کرلی ہیں . (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۲۶۶). ۲. **پورا کرنا ، انجام تک پہنچانا ، پاک کرنا ؛ جادو وغیرہ کے زور سے قابو کرنا ؛ تیاری کرنا ، روانہ ہونا ، سدھارنا** (پلیٹس).

ـــــ کو سادھک پُوجْتا ہے کہاوت.
لائق کی لائق قدر کرتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــ وانی امث.
(گاڑی بان) گاڑی کو ، جب کہ اس سے گھوڑے یا بیل کو کھول دیا یعنی علٰحدہ کر لیا جائے ، سیدھا سنبھالے رکھنے والی آڑ یا لیکن جو اس کو سادھے یعنی اس کے وزن کو تولے رہے ، اٹھاؤنی (اب و ، ۵ : ۱۳۳). [سدھوانا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــــ ہونا ف م.
۱. **ثابت ہونا.** نہیں اس سے تو ہماری کمزوری سدھ ہو گی اگر یہ اپنا حق مانگتی ہے تو کیا برا کرتی ہے. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۵۰). ۲. **پورا ہونا ، حاصل ہونا.** پس جو لوگ ... ملازمت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو ان کا منورتھا سدھ ہو جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۹۲). اس سے بھی ہمارے دوستوں کا مطلب سدھ نہیں ہوتا . (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۱۰۱). مالک پر بھروسا بڑی چیز ہے ، سب کام سدھ ہو جائیں گے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۵۹).

سُدھ (۱) (ضم س) امث.
۱. **خبر ، آگاہی ، ہوش ، حواس ، خیال ، فکر ، دھیان.**

جوڑ تری توباری چھب سوں سہانہاری
لیدا لے گئی ہماری سدھ جیو ایک بارا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۴۲).

جل کو کہ اور مانک لوٹ ہو سدھ تج
تکھر پھرتی ہے گھر کی بیبی سوانی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۲). ایک کالی آندھی آئی ، پھر اولے برسے پھر ایک ٹڈی آئی ، کسی کو اپنی سدھ نہ رہی. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۲۳).

نہ کھانے کی سدھ ہے نہ سونے کا ہوش
پڑا رہتا ہوں مثلِ بیجان خموش

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۴۴). جوانی کے گھمنڈ میں ان کو اپنے تن بدن کی کچھ سدھ نہ رہی ہو. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۵۸).

یہ کیسی غفلت اور وہ اسی آن میں ہوتی
جب اس خراب حال کو اپنی بھی سدھ نہ تھی

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۳۵). ۲. **ہوشیاری ، چوکسی** (نوراللغات). [س : سُ + دھی सु + धी].

ـــــ اور چھوکا بَیر ہے ، چھو آوے سُدھ جا ، اُپی نر بھر پور ہے جو سدھ نہ دیت گنوا کہاوت.
عقل اور غصہ کی دشمنی ہے غصہ آئے تو عقل جاتی رہتی ہے ؛ وہی مرد کامل ہے جو عقل نہ گنوائے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــ آنا محاورہ.
ہوش آنا ، یاد آنا ، خیال آنا.

اسے کاش کہ سُدھ مُجھے نہ آتی
جو باپ بِن اب نہ پھٹتی چھاتی
(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٣٣).

پہلے تو کُچھ اسے نہ سُدھ آئی
کہ ہے تقدیر اسے کہاں لائی
(١٩٣٦ ، جگ بیتی ، ١٠). جو بیچ بویا تھا اس کے تُم کو جان ، یہ سن کر راجا کو سُدھ آتی ہے ، بڑے حیلے حوالے کرتا ہے. (١٩٣٨ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ١١).

---بُدھ (---ضم ب) امث.
ہوش ، خبر ، تمیز ، عقل و شعور ، ہوش و حواس.

گئے ہو جب سے تم یاں سے نہیں سُدھ بُدھ ہمیں پیارے
نہ جینے کی نہ مرنے کی نہ آنے کی نہ جانے کی
(١٨٠٩ ، جرات ، ک ، ١٣٩).

زبس فرقتِ شہ سے تھی بے خودی
کسی کو بھی کچھ اپنی سُدھ بُدھ نہ تھی
(١٨٥٢ ، مثنوی جلوۂ اختر ، ٢٢). اِتنا لُطف حاصل ہو رہا تھا کہ ... کھانے پینے کی سُدھ بُدھ نہ رہی. (١٩٣٦ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ٨٨). ادبی رسالوں اور کتابوں کے مطالعہ میں ایسا گُم ہوا کہ کسی اور چیز کی سُدھ بُدھ نہ رہی. (١٩٨٦ ، غبار ماہ ، ٦١) [سُدھ + بُدھ (رک)].

---بُدھ اَپنی ٹِھیک رَکھ جَب تُجھے آوے چھو ، چھو ہے بھوت بگاڑو اس کا بیت نہ ہو کہاوت.
جب تُجھے غُصّہ آوے تو اپنی عقل کو درست رکھ غصہ شیطان ہے اس سے محبت نہ رکھ (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---بُدھ بُھولنا محاورہ.
بے خود ہو جانا ، بے ہوش ہو جانا ، ہوش اُڑ جانا.

پُر تکلف بہتی تھی اُس نے دو کول
جانی تھی جس دیکھ سُدھ بُدھ تن کی بُھول
(١٧١٣ ، فائز دہلوی ، د ، ٢٠٥).

ہنسنے کے دن جب آئے ہیں سُدھ بُدھ بُھولے جاتے ہیں
بے خود ہو جاتے ہیں ہم تو دیر بخود پھر آتے ہیں
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٠٣). بس اُس وقت کوئی اس کی محویت دیکھے ، دنیا کی سُدھ بُدھ بھول جاتی ہے. (١٩٣٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٨ ، ٥ : ٣).

---بُدھ جاتی رَہنا محاورہ.
عقل جاتی رہنا ، بدحواس ہو جانا ، ہوش و حواس کھو دینا. کیا بتاؤں میری تو سُدھ بُدھ بہاں آ کر کچھ جاتی سی رہی جو بات سُنتی ہوں مجھ کو اچنبھا ہوتا ہے. (١٨٧٣ ، بنات النعش ، ١٧٩).

---بُدھ چُھوٹنا محاورہ.
رک : سُدھ بُدھ جاتی رہنا.

دنیا میں ہیں اور بیٹھے ہیں کھڑاگ محبت کا لیے کے
کیا اپنی بھی مت ماری گئی کیا ساری سُدھ بُدھ چُھوٹ گئی
(١٩٢٦ ، رمز و کنایات ، ٢٩٩).

---بُدھ رَکھنا محاورہ.
خیال رکھنا ، یاد رکھنا ، نگرانی رکھنا ، خبرگیری کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---بُدھ کھونا محاورہ.
بے ہوش ہو جانا ، بے خود ہو جانا ، ہوش و حواس جاتے رہنا.

جہاں سنسان سارا ہو رہا تھا
سب عالم اپنی سُدھ بُدھ کھو رہا تھا
(١٧٧٣ ، مثنوی تصویرِ جاناں ، ١).

یہ بات کہی جب راجہ سے تب وہ بھی اپنی سُدھ بُدھ کھو
حیران ہوئے اور چپ رہ گئے سن بیچ بہت شرمندہ ہو
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٢٥٥). سرتاج کو دیکھ کر تو وہ اپنی سُدھ بُدھ کھو بیٹھا تھا. (١٩٨٥ ، بارشِ سنگ ، ٦٣).

---بُدھ گَنوانا محاورہ.
رک : سُدھ بُدھ کھونا. ایک راجہ کے پاس سہا سُندر لونڈی تھی ایسی کہ جو کوئی اُسے دیکھتا اپنی سُدھ بُدھ گنواتا. (١٨٢٣ ، سیرِ عشرت ، ٧٠).

---بُدھ لینا محاورہ.
خبر لینا ، خیال رکھنا ، خبرگیری کرنا.

نہ لی بھیّا نے بھی سُدھ بُدھ ہماری
جہاں سے چاہ اُٹھتی جا رہی ہے
(١٩٣١ ، صبح بہار ، ٥١).

---بُدھ نا کھو اَپنی ، بات لے میری مان ، اِس دُنیا رَہنا نہیں مَت ہو انجان کہاوت.
عقل نہیں کھونی چاہیے یاد رکھنا چاہیے کہ دُنیا فانی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---بِسْرانا محاورہ.
دھیان ہٹانا.

دوڑی ہے ہر اک بات سے سُدھ بسرا کے
روتی جاتی ، توبہ یہ چھوڑ آتی ہے
(١٩٧٨ ، گھر آنگن ، ١٣).

---بِسَرْ جانا / بِسَرْنا محاورہ.
بے ہوش ہونا ، ہوش و حواس زائل ہونا ، ہوش اُڑ جانا.

فتنے کو تیرے عہد میں سوتے گزر گئی
آشوب کی خطر سے تری سُدھ بسر گئی
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٥٨).

کتنے تو اس کی سننے سے دُھن ہو گئے دھنی
کتنوں کی سُدھ بسر گئی جس دم وہ دھن سُنی
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٢١٠).

---بُھولنا محاورہ.
گھبراہٹ کا شکار ہونا ، بوکھلا جانا ، ہوش نہ رہنا.

اور اُن کے سوا کتنے بھاتے تھے جو گُل پُھول
یوں لوگ گرے پڑتے تھے سر پاؤں کی سُدھ بُھول
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٨٩).

ـــ رَکھنا محاورہ.
خیال رکھنا ، دھیان رکھنا ، خبرگیری کرنا . یہ کل کا بُتلا جو اپنے اوس کھلاڑی کی سُدھ رکھے ، تو کٹھنائی میں کیوں پڑے (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱).

یہ دل میں اُمنگ اُٹھی کہ سُدھ رکھی نہ گھر کی
جُھولوں یہ کی سکھیوں نے پل پل کے چڑھائی
(۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۷۳).

ـــ سَٹْنا محاورہ (قدیم).
بے خود ہونا ، ہوش کھونا.

سٹی ہوں سدھ میں اپنی کہاں کی بدھ ہے مجھ میں
نہ مجھ خوشبوئی خوش لگتی نہ مجھ سنگار یاد آتا
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۱).

ـــ سَنْبَھالْنا / سَنْبھالْنا محاورہ.
ہوش میں آنا ، آنکھیں کھولنا.

کیونکر ترک سے کروں کچھ آج کا ہے کش نہیں
ہم نے میخانے میں آ کر سُدھ سنبھال محتسب
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۹۰).

کچھ سُدھ سنبھالتے ہی رکھی اُن نے پگڑی پھیر
عنوں میں نہیں ہوں جواب سلام کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۲).

ـــ سُوں سُدھریں کار سَب ، سُدھ بِن ہوت بگاڑ ، ایسا سُدھ بِن ہے منکھ ، جیسے پاتھر جھاڑ
دوہا بطور کہاوت مستعمل.
عقل سے سب کام درست ہوتے ہیں اس کے بغیر خرابی پیدا ہوتی ہے) بے عقل انسان پتھر اور لکڑی کی مانند ہے (جامع اللغات)

ـــ کَرْنا محاورہ.
یاد کرنا.

کرتے ہیں سُدھ مری بھی وہ بُھولے سے یا نہیں
اے دوت بول کیا ہے اگر یہ جفا نہیں
(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، ۸۳).

ـــ کھونا محاورہ.
بے خود ہونا ، ہوش گُم کرنا.

بتنے برہ کے مارے سُدھ اپنی کھو رہے ہیں
جُھولے کی دیکھ صورت ہر آن رو رہے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۷).

ـــ گَنْوانا محاورہ.
رک : سدھ کھونا.

سو دھن نور اوپر اُس کے ہو سخت دنگ
پڑی سدھ گنوا شمع پر جُوں پتنگ
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۵).

دھناسری کو بنا کر دل سے گائی
کہ سُنتوں کی اور اپنی سُدھ گنوائی
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲).

ـــ لَگانا محاورہ.
دھیان دینا ، توجہ دینا.

تو جب دھیان سے سُدھ لگاتی ہے بل کی
مُراقب کی تعریف پھبتی ہے ساری
(۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۸۳).

ـــ لینا محاورہ.
خبر لینا ، خبرگیری کرنا ، خیال رکھنا.

آ جو گے ہوش میں تو ٹک اِک سُدھ بھی لیجیو
اب تو نشے میں جاتے ہو زخمی کیے ہوئے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۷).

ادھر کی سُدھ بھی ذرا اے پیامبر لینا
خدا کے واسطے جلدی مری خبر لینا
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۸). اب اُن کی سُدھ لینے والا کوئی نہ تھا. (۱۹۳۹ ، اور انسان مر گیا ، ۴۴).

ـــ مَنّا (ـــ فت م) صف.
سمجھدار ، ہوشیار. اتوں کے پروس میں ایک لونیا تھا خوبصورتی میں یکا ہور ایسا سدھ منا ہرتم میں بتی لیکر ڈھونڈے تو نہیں ملیگا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۷۳). ایک مُعمر سِن رسیدہ شاعرہ کو اُس کی فکر کیسی ہی پست اور محدود ہو اُس شائستہ اور سُدھ منے گھوڑے کے مانند ہے جو کبھی بے اسول قدم نہیں اٹھاتا. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۲۳۰). ایک سدھ منا گھوڑا بھی اپنی شوخی کو ضبط نہ کر سکتا تھا. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۲۶). [سُدھ + مَن (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ میں آنا محاورہ.
ہوش میں آنا.

کوئی کرتا جو اس کو آ کے آواز
نہیں وہ سُدھ میں آتی ہا کے آواز
(۱۹۷۸ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۳۷).

سُدھ (۲) (ضم س). (الف) صف.
۱. (i) **ٹھیک ، درست ، صحیح.** شرما نے نئی گگ بنوائی ہے ، پرسوں ہی وہ کارخانہ سے تیار ہو کر آئی ، صلاح یہ ہوئی کہ گھوڑی جوت کر اس کو دیکھیں کہ ٹھیک ہے اور سُدھ بنی ہے یا کہیں کوئی نقص ہے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۳۸). (ii) **سیدھا.** اس پچپن برس کی عمر میں بھی تیر کی طرح سُدھ تھے ، کیا مجال جو کمر میں ذرا بھی خم آیا ہو. (۱۹۳۶ ، عروسِ ادب ، ۲۱۴). ہم نے انہیں اسی برس کی عمر میں بھی گھوڑے پر سُدھ بیٹھے دیکھا ہے. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۷۰). ۲. **پاک ، صاف ، خالص ؛ (موسیقی) وہ راگ جو کسی اور راگ سے مرکب نہ ہو نہ دوسرے راگ سے کوئی سُر ملا ہوا ہو اور نہ دوسرے راگ سے رنگین ہو.** جتنے راگ اور راگنیاں تھیں : یمن کلیان ، سدھ کلیان... رُوپ پکڑے ہوئے سچ سچ کے جیسے گانے والے ہوتے ہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۹). گویا وہ سدھ بانی کے قاعدہ کے مطابق استھائی انترہ گاتے تھے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۳۸). (ب) امث. (پتنگ بازی) پتنگ کی ہوا میں سیدھے کھڑے رہنے

کی حالت (رہنا ، کرنا ، ہونا). مرزا باور کا سا سُدھ پتنگ کم دیکھنے میں آتا ہے. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۵۷). [س : سُدھ शुद्ध].

---کار امذ.
(کاشتکاری) زمین کا وہ محصول جو کاشت کرنے پر لیا جائے ، غیر مستقل لگان جو زمین کے استعمال پر لیا جائے (ا پ و ، ۶ : ۷۵). [سُدھ + کار ؛ س : کَر कर - محصول ، لگان].

---کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. درست کرنا ، سیدھا کرنا ، ٹھیک کرنا. میں تو دیکھتی ہوں سارا دن بھائی جان کی طرف خالی بیٹھی رہتی ہے ، میرے پاس چھوڑ دیجئے دو دن میں سُدھ کردوں گی. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۳۶). ۲. (پتنگ بازی) ڈور روک کر پتنگ کو ہوا میں سیدھا رکھنا ، ڈور تان کر پتنگ کو بلندی پر ٹھیرانا. کنکوا بری کر رہا ہے ، ذری سُدھ کر لوں تو کچھ عرض کروں. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۲۹).

سَدھا (فت س) صف.
سدھا ہوا ، مانوس کیا ہوا ، تربیت یافتہ (تراکیب میں مستعمل).

کرتا ہے چوٹ خاطر دل ہی پہ جب نہ تب
کیا اون کا شاہبازِ نظر ہے سدھا ہوا

(۱۸۷۳ ، دیوانِ بیخود ، ۹). اگر سپہ سالار ایسا باتدبیر اور سپاہی ایسے سدھے ہوئے نہ ہوتے تو اس کا انجام تباہ کن ہوتا. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ روما (ترجمہ) ، ۱۸۹). [سدھنا (رک) کا حالیۂ تمام].

---سَدھایا (---فت س) صف.
کسی عمل سے اچھی طرح مانوس کیا ہوا ، خوب تربیت یافتہ.

شبِ وصال موذّن ہو یا ہو مرغِ سحر
سدھے سدھائے ہیں یہ جانور اذاں کے لیے

(۱۸۴۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۶۳). لڑکیاں تھیں تو کوئی بھیس اتک مگر جو تھی ایسی سدھی سدھائی کہ دیکھ کر جی خوش ہوتا تھا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۰). [سدھا + سدھایا (رک)].

سُدھا (ضم س) امث.
امرت ، پھولوں کا رس ؛ شہد. یہ چاند کہ سُدھاندھ تھا سو فواروں کی بوندوں کو اپنی کرنوں کی سُدھا کے مینہ برساوتا تھا. (۱۷۸۹ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۶).

جوبن رس کی سُدھا لٹاتی پر آن
پلکوں کی اوٹ مسکراتی انکھیں

(۱۹۷۰ ، رُوپ ، ۷۰).

موہنی رُوپ کی مردنا میں
رس ، پراگ اور سُدھا ادھروں میں

(۱۹۶۲ ، برگِ حنا ، ۱۶۵). [س : सुधा].

---رَس (---فت ر) امذ.
سدھا ، امرت ، پھولوں کا رس یا شہد.

سُدھا رس پلائیں سنوہر ملوک
یہ لب یاتنے شیریں و شکرفروش

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۲۰۶). [سُدھا + رس (رک)].

---کَر (---فت ک) امذ.
امرت کا چشمہ یا مخزن ؛ مراد : چاند.

عیدی کا سُدھا کر اُدیا کر نہ کہو کوئی
او صومِ تجلّی کی کیرے گہر میں خبر ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۵). [س : सुधाकर (سُدھا + آکر - چشمہ ، مخزن)].

---نِدھ (---کس ن) امذ.
امرت کا خزانہ ، پھولوں کا رس یا شہد. یہ چاند کہ سُدھاندھ تھا سو فواروں کی بوندوں کو اپنی کرنوں کی سُدھا کے مینہ برساوتا تھا. (۱۷۸۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۶). [سُدھا + س : ندھ निधि - خزانہ ، ذخیرہ].

سُدھار (ضم س) امذ.
اصلاح ، درستی ، بہتری. اور آج بھی وہ ان کے سُدھار کے کام میں مصروف ہیں. (۱۹۳۵ ، خطباتِ قائداعظم ، ۸۹). یہ ترجیح کا وہ عیب ہو گا جس کا کوئی سُدھار نہیں ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۱۲۸). [سُدھارنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

---پَر لانا ف م.
درست کرنا ، ٹھیک کرنا ، اصلاح کرنا ، تصحیح کرنا. انہیں یقین دلایا گیا کہ حالات کو سُدھار پر لانے کے لیے ان کی جو بھی بات چیت مہاراجا کے ساتھ ہو گی اُسے عوام کے سامنے پیش کیا جائے گا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۱۶).

سُدھارَک (ضم س ، فت ر) صف ؛ امذ.
اصلاح کرنے والا ، مصلح ، ریفارمر. اس کے باوجود اب بھی بہت سے اشتراکی سُدھارک ہیں. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۸۳). محلہ ملا شکور کا سب سے بڑا سدھارک خود بھی نہ جان سکا کہ انسانی دل کتنا نازک ہوتا ہے. (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۱۳۱). [سُدھار (رک) + ک ، لاحقۂ فاعلی].

سِدھارْنا (کس س ، سک ر) ف ل.
۱. چلا جانا ، روانہ ہونا ، رخصت ہونا ، سفر کرنا (طنز ، پیار یا تعظیم کے موقع پر مستعمل).

سورج تت گرم دُھوپ بارے سدا
وہ مشرق تھے مغرب سِدھارے سدا

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۶).

ایسا ہی جاؤں جاؤں کرتے ہو تو ، سدھارو
اس دل پہ کل جو ہوئی سو آج ہی وہ ہوئے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۱۳).

پیدل شہِ دیں روضۂ احمد کو سدھارے
تربت سے صدا آئی کہ آ اے مرے پیارے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۳). ہر طرح سے لُٹ لُٹا کر ... گھر سدھار جاتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۵). جو لونیاں ذرا سکون کی جگہ پسند کرتی ہیں خوش خاص سدھارتی ہیں. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۵۸). ۲. (مجازاً) مر جانا ، کوچ کرنا ، دنیا سے رخصت ہونا.

جو ہے یونہی غم کے مارے ہم
تو بھی آج کل سدھارے ہم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۳). سلطان رقیہ بیگم جو مرزا ہندال کی بیٹی تھی وہ آگرہ میں ۸۴ برس کی عمر میں ۷ جمادی الاوّل ۱۰۳۵ھ کو اس دنیا سے سدھاری. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۹۷). آپ تو سدھار گئے میرے لئے یہ سارا جنجال چھوڑ گئے. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۴۰). چند ہفتے بھی نہ ہونے پائے تھے کہ بکاولی اس دنیا سے سدھار گیا. (۱۹۳۷ ، بادشاہ (مقدمہ) ، ۹) وہ دین اور دنیا دونوں سے سرخرو ہو کر اگلے جہاں سدھارا. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۷۴). [س : سدھ + کار सिध+कार].

سُدھارْنا (ضم س ، سک ر) ف م.
سنوارنا ، درست کرنا ، اصلاح کرنا ، ٹھیک بنانا.

یہ گیان نہ خط نہ ہو عبارت
پڑھا تا سُدھار بید بھارت

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۴).

اگر اس میں کہیں ہو سہو و نسیاں
سدھاریں لے اُسے کر مجھ پہ احساں

(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۹). کام سُدھارنا چاہتا ہوں. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۴۳۱). اُس نے اپنی غلطی کو جلدی سے سُدھارنے کی کوشش کی. (۱۹۳۹ ، اور انسان مر گیا ، ۱۳۳). [پ : سُدھارَہ ؛ س : سُدھارَیت सधारय (ति)].

سُدھارَن ہارا / سُدھارْنے ہارا (ضم س ، فت ر / ضم س ، سک ر) امذ.
بنانے والا ، آراستہ کرنے والا ، سنوارنے والا ، اصلاح کرنے والا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سُدھارَن / سُدھارنے ← سُدھارنا (رک) + ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

سُدھارُو (ضم س ، و مع) صف مذ.
رک : سدھارنے ہارا (پلیٹس). [سُدھار (رک) + و ، لاحقۂ فاعلی].

سُدھاری (ضم س) صف.
رک : سدھارن ہارا (ماخوذ : پلیٹس). [سُدھار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُدھا کھار (ضم س) امذ.
چند گھانسوں کا کھار جو بہت گرم ہوتا ہے۔ ایسے زخموں پر لگاتے ہیں تاکہ اُن کا چرک صاف ہو جائے - پھوڑے کا منہ کر کے مواد کو خارج کرتا ہے۔ اعضا کو ضعیف کرتا ہے ، نوشادر (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۴). [س : سدھا کشار सधाक्षार].

سُدّھان (ضم س ، شد دھ نیز بلا شد) م ف.
ساتھ ، ہمراہ ، معیت. میں نے کہاں سے اس سدھان چوروں کے وہاں اُترا. (۱۸۷۱ ، خورشید ، ۱ : ۱۲۹). [پ : सवेंद्द ؛ सखेंद्द ؛ س : سَمادھا समाधा].

سَدھانا (فت س) ف م.
۱. تربیت دینا ، شائستگی سکھانا ، مہذب بنانا. بچوں کو ایسا سدھا رکھا ہے کہ کبھی آپس میں لڑتے ہی نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۱۷). اس کو مفید کام کرنے اور غیر مفید کاموں سے بچنے کے لیے سدھانا ہر مذہب کی پہلی سیڑھی ہے. (۱۹۲۳ ، احیائے ملت ، ۳۷). ۲. (I) (جانور کو) کوئی کام یا کرتب سکھانا ، مانوس کرنا ، ہلانا ، کام کے لائق بنانا. آدمی قصد سدھانے حیوانات کا کرتے ہیں. (۱۸۰۵ ، مذہدالاسوال ، ۵). کبوڑے کے سدھانے اور پھیرنے میں انہیں کمال حاصل تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۲۹). مداری نے برہمن بکرے کو اس طرح سدھانے کے بعد ... تماشا دکھانا شروع کیا ، اس کے پاس ایک بندریا تھی اور ایک یہ بکرا تھا. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۰۳). [سدھنا (رک) کا تعدیہ].

سِدھانا (کس س) ف ل (قدیم).
۱. (تعظیماً) جانا ، روانہ ہونا.

محمدؐ جو معراج کو جب سدھائے
سُنا ہوں کہ اس ٹہار ہر کام آئے

(۱۶۷۸ ، مثنوی قصۂ قاضی و چور (اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۲۰۱)). ۲. (مجازاً) دُنیا سے رُخصت ہونا ، مر جانا.

سماں پائے لقمان سدھایا
حکمت کا کُچھ کام نہ آیا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۷۷). [سُدھارنا (رک) کی تخفیف].

سِدھانْت (کس س ، شد دھ ، غنہ) امذ.
اصول ، کسی علم کے اصول و ضوابط ، درس ، سبق کی تدریس. وہ بچار اس طرح ہدایت ہوتا ہے کہ بید اور بیدانت کے سدھانت کو سنکر پالن کرے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۱). ہیئت اور ریاضیات کا ایک فاضل پنڈت سنسکرت کے سدھانت لے کر بغداد پہنچا. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۱۲۵). سنسکرت کی ان کتابوں سے جو سدھانت کہلاتی ہیں پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان جدید علوم کے ظہور سے بہت پہلے علم کائنات ، ہیئت ، ریاضیات اور دیگر علوم میں حیرت انگیز ترقی کر چکا تھا. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۳۸). [س : सिद्धान्त].

سِدھاوَت / سِدھاوَٹ (کس س ، فت و) امث.
سیدھا پن ، بھولا پن ، سادگی ، سچائی ، راستی. سنتا اس کے مکر چکر سے واقف نہ تھی ، سیدھاوٹ سے بولی. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۸۳). ان میں فطرتی سِدھاوت اور سچائی اور ٹھیک اور سچ بات کا دل کو لگ جانا مخلوق کیا گیا. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۳). [سِدھ ← سیدھ (رک) + اوَت / اوَٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سِدھاؤ (کس س ، و مج) امذ.
چاند کا سورج کے ساتھ ایک ہی برج میں ہونا نیز چاند کا سورج سے چھ برجوں یعنی ۱۸۰ درجے کے فاصلے پر ہونا. اقتران یا مقابلہ کے علموں پر کہا جاتا ہے کہ چاند سِدھاؤ کی حالت میں ہے. (۱۹۳۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۶۱). [سِدھ ← سیدھ (رک) + اؤ ، لاحقۂ کیفیت].

سیدھائی (کس س) امث.
۱. راست یا خطِ مستقیم کے مطابق ہونا ، راستی ، سیدھاپن ، اُستواری ، سیدھ. چتائی میں بھنتی اور سہاول کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیے اور کونے سیدھائی میں اور گنیا بس ہونا چاہیے. (۱۹۰۳ ، انجینیرنگ بک ، ۲۸). ۲. رک : **سیدھاوٹ** (پلیٹس) ، [سیدھا - سیدھا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سَدھایا (فت س) امذ.
تربیت دیا ہوا ، سکھایا ہوا ؛ (جانور) پلا ہوا ، مانوس ، سدھانا (رک) سے ماخوذ (تراکیب میں مُستعمل).

نسیمِ وصال مؤذّن ہیں یا ہو مُرغِ سحر
سدھے سدھائے ہیں یہ جانور اذاں کے لیے

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۶۳).[سدھانا (رک) کا حالیۂ تمام].

ـــــ جانا ف م.
تربیت دینا ، سکھانا ؛ (جانور) پلانا ، لائق بنانا ، کوئی کام یا کرتب سکھانا. بگّی کے واسطے گھوڑا سدھایا جاتا ہے. (۱۸٦۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۱ : ٦۳). جب سدھایا جارہا ہو تو اس کو ایک بہت پکّا نعل لگایا جاسکتا ہے. (۱۹۰۵ ، دستورالعمل نعل بندیٔ اسپاں (ترجمہ) ، ۱۱۷).

ـــــ ہُوا صف مذ.
تربیت یافتہ ، پلا ہوا ، سیکھا ہوا ، لائق ، سمجھدار ، واقف. صنعت میں کارکردگی کی معراج یہ ہے کہ کام کو اتنا سہل بنا دیا جائے کہ اسے ایک سدھایا ہوا گوریلا بھی انجام دے سکے. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۰۰).

سِدّھتا (کس س ، شد دھ بفت) امث.
کامیابی ، کمال. جس کو جتنی سِدّھتا پراپت ہوتی ہے وہ اپنے پرشارتھ ہی سے ہوتی ہے (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵٦). [س : सिध्दता].

سُدھراؤ (ضم س ، سک دھ ، و مج) امذ.
درستی ، اصلاح ، سُدھرا (پلیٹس). [سُدھر - سُدھرنا (رک) + اؤ ، لاحقۂ کیفیت].

سُدھرائی (ضم س ، سک دھ) امث.
رک : سدھراؤ (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [سُدھر - سُدھرنا (رک) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

سُدھَرنا (ضم س ، فت دھ ، سک ر) ف ل.
۱. درست ہونا ، ٹھیک ہونا ، راستی پر آنا. وزیر اور متصدی ملک کی راست بیں اور کام بادشاہی کے ان سے سدھرتے ہیں. (۱۸۰۳ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۳). جو شخص سُدھرتا ہے تو وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے سُدھرتا ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۷۹۳). کاش تیرے منہ کی بات راست آئے اور اس کے لچھن سُدھر جائیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۸۰). زیور اور ریشما جب تک خود توبہ نہ کر لے تو کھلائیں معاشرہ سُدھر نہیں سکتا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۸۲). ۲. سنبھلنا ، قرار پانا.

دُوسرے دن ذرا اس کی حالت سُدھری. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۵۱). ۳. مرتب ہونا ، تیار ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سُدھارنا (رک) کا لازم].

سُدھَرْوانا (ضم س ، فت دھ ، سک ر) ف م.
درست کروانا ، ٹھیک کروانا ، راستے پر لانا. ابھی آن کی آن میں سُدھروائے دیتی ہوں ، میرا بھی فتح النسا نام نہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۹). [سُدھارنا (رک) کا متعدی المتعدی].

سُدَھن (ضم س ، فت دھ) امث (قدیم).
محبوب ، معشوق.

ہر وقت بُدھن کے بُود میں اچھ
ہر آن سُدَھن کے سود میں اچھ

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۸).

دیکھی تو سر دیا نہیں تجھ راہ پر سُدَھن
یہ کیا جو نیں سمور تیرے دل منجل سرا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۳۴). [سُدھ (رک) + ن ، لاحقۂ کیفیت].

سَدْھنا (فت س ، سک دھ) ف ل.
۱. تربیت پانا ، راستے پر لگنا ؛ (کسی بات سے) مانوس ہو جانا ، پلنا ، سیکھ جانا. اس بات میں گدھے اور گھوڑے کسی طرح آدمی سے کم نہیں سدھے ہوئے. (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ٦۰). اس میں معصوم کا کیا قصور ، جیسا اُٹھایا ویسی اُٹھی ، جیسا سدھایا ویسی سدھی. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۲۳). مجھے بھی یہی ڈر تھا لیکن وہ ایسے ظالم نہیں ہیں سدھے ہوئے ہیں ، اس نے بڑی سادگی سے کہا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۹۴). ۲. کام پورا ہونا ، انجام پانا ، ٹھیک طرح کیا جانا. بھلا کہیں تیلی کا کام تنبولی سے سدھتا ہے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۷ : ۵). [پ : सधना].

سُدْھنا (ضم س ، سک دھ) ف ل.
میل دُور ہونا ، صاف ہونا (سونے چاندی وغیرہ کا) (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ) [س : شُدھ शोध्य (تِ) + ا ؛ نا ، لاحقۂ مصدر].

سُدَھنگ (ضم س ، فت دھ ، غنہ) صف ؛ امذ.
اچھا ڈھنگ ؛ (موسیقی) حرکات کے لحاظ سے ترت کی دو قِسموں میں سے ایک قسم. سُدھنگ : اُس ترت کو کہیں گے جو کہ ہمواری اور آرمیدگی کے ساتھ کیا جائے. (۱۹۳٦ ، تحفۂ موسیقی ، ۵ : ۳). [سُدھ (رک) + انگ (رک)].

سَدْھوانا (فت س ، سک دھ) ف م.
۱. درست کرانا ، بنوانا ؛ جانور کو درست کرانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. نجوم وغیرہ کے حساب سے شُبھ گھڑی کا تعین کرانا. جلد پروہت کو بلا سبھ لگن سدھوا شادی کر دو. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۱۹). [سادھنا (رک) کا متعدی المتعدی].

سُدْھوانا (ضم س ، سک دھ) ف م.
(چاندی سونے وغیرہ کو) صاف کرانا ، میل دُور کرانا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سُدھنا (رک) کا متعدی المتعدی].

سِدھوٹ (کسر س ، و لین) صف.
۱. **سیدھا سادہ ، چھل فریب سے ناآشنا.** ناچار ہاتھ سے تھپ تھپ کرنے لگے وہ بھولی بھالی سدھوٹ الھڑ البیلی سمجھی کہ مرد عورت میں بھی معاملہ ہوتا ہوگا. (۱۸۸۸ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۴۷).
۲. **فطری ، جس میں تصنع کو دخل نہ ہو.**

لام ہے جوں بسم الحمد میں ، رُوپ ایسا ہے
کشش ایسی ہے سدھوٹ ایسی ہے یا کیزہ پلٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۷). [سیدھ ـ سیدھ (رک) + وٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سَدَھور (فت س ، و لین) امث.
سات طرح کے پکوان ، ترکاریاں اور میوے جو حمل کے پانچویں یا ساتویں مہینے حاملہ کی گود بھرنے کی تقریب میں دلہن کے میکے سے سُسرال بھیجے جاتے ہیں. پانچویں یا ساتویں مہینے سدھور بھیجی جاتی ہے (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۱۰۲). [مقامی].

سَدَھوڑ (فت س ، و لین) امث.
رک : سَدھور. بیم صاحب کی بھی خدمت خوب کی سب سے پہلے جھنہ بھیجا سدھوڑ میں ہیرے کی انگوٹھی دی. (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۱۵). جب ساتواں مہینا شروع ہوا میکے والے سدھوڑ لے کے آئے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہرافروز ، ۶۳). [مقامی].

سَدَھوڑا (فت س ، و لین) امذ.
رک : سدھوڑ (نوراللغات). [سدھوڑ + ا (زائد)].

سِدھی (کسر س) امث.
بھنگ. ایسی صورت میں تجھیز کو بھنگ یا سدھی (Sidhi) یا سبزی (Sabji) کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ)، ۱ : ۳۷۷). [مقامی].

سِدّھی (کسر س ، شد دھ) امث.
۱. **ثبوت ، کامیابی ، کمال ، نجات.** اس پرماتما کو جو اپنے اُچت کرموں سے پُوجتا ہے اسے سدھی ملتی ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۳۵). ۲. **مافوق الفطرت قوت، کرامت.** ویسا آنند سدھیوں کے ایشورج اور امرت کے پینے سے بھی نہیں ہوتا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۲). [س : सिध्दि].

---شکتی (---فت ش ، سک ک) امث.
رک : سِدّھی معنی ۲. جب تپ سے صرف سدھی شکتی ملتی ہے کوئی ان کی مدد سے امر تو نہیں ہو جاتا. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲ ، ۴۷). [سدھی + شکتی (رک)].

سِدّھیاں (کسر س ، شد دھ بکسر) امث.
سدھی (رک) کی جمع (تراکیب میں مستعمل).

---باندھنا محاورہ.
سفر کی تیاری کرنا ، سفر کا ارادہ کرنا (فرہنگ اثر).

---پھرنا محاورہ.
مختلف مقامات کی سیر کرنا ، تجربہ حاصل کرنا. دوبارہ جیل خانے کی سدھیاں پھرنے کا ارادہ کر بیٹھے اسوقت کیا ہو گا. (۱۹۳۱ء اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۹ : ۱۰).

سُدھیر/سُدھیلا (ضم س ، ی مع) صف ، امذ.
عقلمند ، دانا ، ہوشیار ، ودیاوان ، عالم (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : سُدھی + ا : ر/ یلا ، لاحقۂ صفت].

سِڈار (کسر س) امذ.
صنوبر یا دیودار کی قسم کا درخت. سہاگنی یعنی استوائی سرو ، سِڈار ساگوان تصویر میں آرہ کشی کے ایک کارخانے میں کام کرتے ہوئے آدمی دکھائے گئے ہیں. (۱۹۵۳ ، خطے اور انکے وسائل ، ۳۱). [انگ : Cedar].

سَڈانا (فت س) ف م.
سڑانا ، سڑنے دینا ، استعمال کے بغیر رکھ دینا ، پڑا رہنے دینا.

آوت جاوت چل گئے راگت ، پیت کون بجاوے گا
دھاتت خیانت چل گئی امانت سوبھل کون سڈاویگا

(۱۹۰۷ ، سوبھا فقیر لغاری (سندھ میں اُردو شاعری ، ۲۰۶). [رک : سڑانا].

سَڈّج (فت س ، سک نیز فت ڈ) امذ.
(موسیقی) سات سُروں میں سے پہلے سُر یعنی «سا» کا اصل نام. اس لحاظ سے ساتوں سروں میں صرف سڈج اور پنچم «یعنی سا اور پ» یہ دونوں کے کومل یا تیور نہیں ہوتے اصلی حالت پر قائم رہتے ہیں. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۷). [س : شڈج षडज].

سڈول (ضم نیز کسر س ، و لین) صف ؛ مر سُڈھال.
خوشنما اور متناسب وضع اور صورت کا ، اچھے ڈول کا ، خوش وضع ، خوبصورت. انسان کو ہم نے نہایت سڈول بنایا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۵). ہم نے تم کو (شروع) میں مٹی سے پھر نُطفے سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر پُوری بنی ہوئی (سڈول اور ادھوری بنی ہوئی بے ڈول) بوٹی سے پیدا کیا. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۸۲۴). موتی کے لیے ضرور ہے کہ سڈول اور بے عیب ہو. (۱۹۳۱ ، شمع ہدایت ، ۱۳۶). کیسی شفاف خوبصورت اور سڈول انگلیاں تھیں. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۲۷). [س : س ـ اچھا + ڈول (رک)].

---پن (---فت پ) امث.
موزونیت ، خوش وضعی ، خوبصورتی ، زیبائی. ان نقوش میں ایک سڈول پن اور ان رنگوں میں ایک شادابی کا احساس ضرور ہوتا ہے. (۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۲۴۳). ایک مخصوص مفہوم میں رفعت اور کارنامہ کی تکمیل کا سڈول پن کلاسیکی تصور ادب کے اہم اجزا مانے جاتے تھے. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری : شخصیت اور فکر و فن ، ۱۷۶). [سڈول + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دیہی (ـــ ی مج) امث.
جسم کی خوبصورتی ، خوش اندامی ، تناسبِ اعضا.

اتنی سڈول دیہی دیکھی نہ ہم بشی ہے
ترکیب اس کی گویا سانچے میں گئی ہے ڈھالی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۱). [سڈول دیہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سڈولی (ضم تیز کس س ، و لین) امث.
رک : سڈول پن. جیسی ہے خوبی اس کے بدن کی سڈولی اور(نازک) تو ویسے ہی ہے (۱۸۰۲ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۴۴). گھوڑے مصر کے واسطے حُسن و جمال اور خُوبصورتی اور سڈولی کے مشہور تھے. (۱۸۷۰ ، رسالۂ سالوتر ، ۱ : ۵۹).[سڈول (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سیڈیشن (کس س ، ی مج ، فت ش) امذ.
بغاوت پھیلانے یا حکومت کے خلاف لوگوں کو اُکسانے کا عمل ، بغاوت انگیز تقریر یا اقدام. یہ غزل ایک کھلے سیڈیشن کا حکم رکھتی ہے جو مگر غزل ہونے کی وجہ سے گرفت میں نہیں آ سکتا. (۱۹۳۶ ، مطالعۂ حافظ ، ۶۲). دفعتاً بغلت سیڈیشن داخلِ حوالات ہونا پڑا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۷). [انگ : Sedition].

سڈھال / سڈھول (ضم س / ضم س ، و لین) صف.
خُوبصورت ، موزوں ، خوش وضع.

نہیں سند تھی ڈرکاڑھوں سڈھال
نلہ تاج جڑ کر دھروں شہ کپال

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۵).

نورتن زور دھکدھکی آفت
تہ غضب پہنچیاں سڈھال پری

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۵)). بڑے بڑے موتی جھکدار نہایت گول سڈھول . (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۱۷) . ناتی پاسہ باتیں پاسہ بڑے سڈھال جھوتا جھگڑا کہے کا ہا گھر اپنا سنبھالی. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۱۲۷). [سڈول (رک) کی ایک صورت].

سَر(۱) (فت س) ،(الف) امذ.
۱. (i) **جسم کا سب سے بالائی حصہ، کھوپڑی نیز گردن سے اوپر کا پورا حصہ.**

یکن لاکا داڑی توڑ لوہو تہارا سر نہ پھوڑ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۴ : ۶۵))

صفت ہے جو ہلقیس کے سر کے بال
جو صورت میں ہوتکے بدیع الجمال

(۱۶۰۹ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۷). سر میں بھول اور دماغ میں باس بس آئی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳).

کوئی شیشے کو رکھتی لا سر پر
اور متلاق اپنا سب ہیکر

(۱۷۹۲ ، حسرت (جعفر علی) طوطی نامہ ، ۱۰۷).

میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں ، اسد
سنگ اُٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۱).

آپ کیوں مجھ کو ڈراتے ہیں ترا سر کاٹا
بندہ پرور تیغ چل سکتی نہ خنجر کاٹا

(۱۹۱۹ ، درِ شہوار ، ۳۲). خواجہ صاحب نے بڑے زور سے اپنا گول مٹول سر اثبات میں ہلایا ، اور فرمایا ، ٹھیک ہے ، ٹھیک ہے میرا بھی ایسا ہی خیال ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۲۶). (ii) **ماتھا ، پیشانی.**

جو کوئی تج یاد عشقاں سوں رکھے سر سجدہ یک جت سوں
اسے دونوں جگت مانے سراہے افتخاراں خوش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰).

جھکاؤں کیوں نہ سر اس نقش پا پر اس میں اک سر ہے
کہ آنکھوں کو مری وہ خاکِ پا کحل الجواہر ہے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۸۹). (iii) **دماغ ، ذہن.**

غرض وہ میرے پاس ہیں اگرچہ دور گھر میں ہیں
جمال بن کے آنکھوں میں خیال بن کے سر میں ہیں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۷۲). (iv) **کھوپڑی کے بال.**

کیسا عود گُم سر بکھیرے میر ہے بازار میں
ایسا اب پیدا نہیں ہنگامہ آرا دل فروش

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۸۰). (v) **کسی شے یا کام کا سب سے اہم حصہ.** پھر فرمایا حضرتؐ نے کیا نہ بتلاؤں میں تجکو دین کے کام کا سر اور دین کے گھر کا ستون. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۳۱). جانو تم سب اے یارو کہ ایمان سر ہے، سب نیکیوں کا. (۱۸۷۳ ، کرامت علی ، مفتاح الجنۃ ، ۱۱). (vi) **ذات ، ہستی ، شخص ، جسم و جان کا مجموعہ.**

کس کس کے سر پہ دیکھیں آتی ہے اب قیامت
نکلا ہے پاؤں باہر اس فتنۂ زماں کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۰). پردیس میں اکیلی پڑی تھی سر کا وارث چل بسا تھا. (۱۹۱۹ ، میلاد نامہ ، ۱۷).
۲. (i) **ابتدا ، مبدا ، عنوان ، آغاز.**

بہر صورت خدا کو دیکھنا عنوان ہے میرا
یہی توحید میں مصرع سرِ دیوان ہے میرا

(۱۷۵۱ ، کلامِ فضل علی دانا (نکات الشعرا ، ۱۲۹)). جو عورت سر مشتانے معیشت اس طائفے میں تھی ... وہ تو بھاگ گئی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲۹). جس کے سر صفحہ پر یہ عبارت ہے ، میرا منہ سچ بولتا ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۵۷). (ii) **خاتمہ ، اختتام ، آخری حد.** انہوں نے اپنے سر انجام کار اور مقصد اور مطلب براری کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے کو اختیار کیا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲).

قدم بڑھائے ہوئے آتش چڑھائے ہوئے
چلے چلو سرِ منزل سے لو لگائے ہوئے

(۱۹۳۳ ، ذوالنورین ، ۲۹). (iii) **سرا ، کنارہ ، نوک.**

گھسے سب ناخنِ تدبیر اور ٹوٹے سرِ سوزن
مگر تھا دل میں جو کانٹا نہ وہ ہرگز کبھو نکلا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۳). لام کے ساتھ پیوند کرنے میں کاف کا سر باریک لکھا جاتا ہے جیسے کل. (۱۸۹۸ ، نظم پروین ، ۱۰). (iv) **کسی چیز کا بالائی حصہ ، چوٹی.**

ابر کے ہاتھوں میں رہوارِ ہوا کے واسطے
تازیانہ دے دیا برقِ سرِ کہسار نے
(۱۹۰۱ ، بانگِ درا ، ۴). ۲. **مالک ، آقا ، سردار.**

اپنے دیا سوں ہاتھ پکڑ خسرواں میں آج
جو شاہ عبداللہ کوں سر سروراں کیا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۴۳).

رسولِ خدا و سرِ انبیا
نبیِ حشمت و جاہ ، صلِّ علیٰ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۰). یہ دوسرا جرگا تھا جو ان کو سرِ خاندان ہوتے ہوئے اپنے ہی خاندان والوں سے پہنچا تھا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۳۷۸). ۳. (i) **خیال ، دھیان ، ذہن ، سودا.**

زاہد کو سرِ زُلفِ سیہ فام نہیں ہے
مومن کی توجہ طرفِ شام نہیں ہے
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۸۶).

ترقیوں پر ہے ضعفِ پیری بنا نہ دل سے سرِ جوانی
وہی ہے اپنک سیاہکاری شباب ہم لیکے کیا کرینگے
(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۲۵۸).

نہ رکھتا سرِ رنج و راحت فقیر
تو پاؤں تلے اُس کے ہوتا فلک
(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۶۴). (ii) **قصد ، ارادہ.**

اُٹھے شیریں سرِ تعظیم کوں اس کی ادب سیتی
اگر کتی کوہ کن بولے سخن تجھ عزّو تمکیں کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶).

غربت سے جو اب سرِ وطن ہے
کٹک دو زباں یہ حرفِ زن ہے
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۳).

تقویٰ اُٹھا کے آج سے بالائے طاق رکھ
توبہ سے باز آ جو سرِ ناؤ نوش ہے
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۰). (iii) **خواہش ، طلب.**

تا کہ ساماں تھا نہ رکھتے تھے سرِ ساماں ہم
جب ہوا سر تو یہ تحفہ ہے کہ ساماں نہ ہوا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۵).

کہوں کیا میں صفدرِ خستہ جاں سرِ نفع ہے نہ غمِ زیاں
نہ طلب ہے مجھ کو بہشت کی نہ خطر ہے مجھ کو جحیم سے
(۱۸۷۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۲۵۷).

الٰہی عقلِ خجستہ پے کو ذراسی دیوانگی سکھا دے
اسے ہے سودائے بخیہ کاری ، مجھے سرِ پیرہن نہیں ہے
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۳۴).

یہ تو نہیں کہ مجھکو سَر مے کشی نہیں
لیکن ابھی نہیں ، مرے ساقی ، ابھی نہیں
(۱۹۵۴ ، آتشِ گل ، ۱۰۸). ۵. **ضرورت کی چیز ، اسباب ، سامان.**

شوق ہر رنگ ، رقیبِ سر و ساماں نکلا
قیس ، تصویر کے پردے میں بھی عُریاں نکلا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۴). ۶. **(بانک ، بنوٹ ، تیغ زنی) وہ وار جو سر پر لگایا جائے** اور منشا یہ ہے کہ حریف کے سر پر چوٹ ماریں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۴).

نعرے یہ دم بدم تھے کہ ہاں دیکھ بےخبر
یہ سر یہ ہتھ کتی یہ طمانچہ ہے یہ کمر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۱۱) ؛ یہ شرط کہ نکالوں میان سے تلوار ، طمانچہ پاپرا پھنڈارا ، سر ، کمر ، پالٹ ، جاگی بول ، ان کا تماشہ دکھا دوں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲ : ۳). ۷. (i) **تاش یا گنجفے کا وہ پتا جو کھلاڑی اس لیے چلتا ہے کہ دوسرے کھلاڑی (نمبر وار) اپنا اپنا پتا کھیل سکیں.**

گنجفے میں عشق کے مجھ سا نہیں کوئی جلدباز
اس نے واں شمشیر کھینچی ، میں نے کہا سر لیجیے
(۱۸۳۴ ، نیاز (فرہنگِ آصفیہ)). (ii) **مرتبے میں بڑھ کا پتا جیسے اکا ، بادشاہ ، بیبا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۸. **زور ، قوت ، طاقت** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۹. **(پارچہ بافی) تانی کے کھونٹے جن پر تانی تنی جاتی ہے** (اپ و ، ۲ : ۷۶). ۱۰. **(سوز خوانی) صاحب بستہ ، وہ شخص جو سوز خوانوں کا سردار ہو** (نوراللغات). ۱۱. (i) **فی کس.**

ہر شخص کو خلق میں سر اسم
اک روح ملی ہے ، اور اک جسم
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۳۶). (ii) **گھوڑے کی تعداد کے ساتھ بمعنی عدد** ، ہر ایک قسم کی شے کے رقم کے ساتھ الفاظِ تمیز کا لانا ضرور ہوتا ہے اس واسطے ان الفاظ تمیز کا ذکر کیا جاتا ہے. الفاظ تمیز : سر ا اسمائے ممیّز : اسپ. (۱۸۶۸ ، اُصول السیاق ، ۳۴). ۱۲. **(ریاضی) کسی الجبرائی اظہار کے سامنے تحریر کیا ہوا کوئی عدد یا دوسرا معلوم عامل.** موج کی رفتار ... کے سر (Coefficient) کے جذر سے معلوم ہو سکتی ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۱۲۰). ۱۳. **(شاعری) چاربیتہ کا مطلع** چاربیتہ کا مطلع سَر یا بند چار مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے اور پھر چار چار مصرعوں کی کئی ، کلیاں ، ہوتی ہیں. (۱۹۶۸ ، چاربیتہ ، ۹) (ب) حرفِ جار ؛ م ف ؛ **ظرف زمان و مکان کے لیے ؛ مترادف : میں ، اندر ، پر ، منظر عام میں ، موقع پر.**

کیا ہی رُسوا سَر ہر کوچہ و بازار ہوا
جو ترے وصل کا اے شوخ طلب‌گار ہوا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۲۶).

جب مہر سرِ سپہر نکلا گردوں سے وہ مثلِ مہر نکلا
(۱۸۷۷ ، ترانۂ شوق ، ۵).

خدا کے سامنے آنے میں ناحق دیر کرتے ہیں
سرِ روزِ جزا بھی کیا اُنھیں بنا سنورنا ہے
(۱۹۳۲ ، اعجازِ نوح ، ۳۲۳).

سرِ انجمن غنیمت ہے بُتوں کی کم نگاہی
کہ سکونِ دل یہ آتی ہے نظر سے بھی تباہی
(۱۹۵۷ ، لبِ بی دوراں ، ۲۸۹). ۲. **سرے پر ، کنارے پر.**

سرِ راہِ عدم گورِ غریباں طرفہ بستی ہے
کہیں غربت پرستی ہے کہیں حسرت پرستی ہے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۰).

میخوار ایک رات میں پہنچے سَرِ ابد
خُم کیا کھلا کہ راہِ گزارِ بقا کھلی
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۷۵). ۳. **اوپر ، پر.**

رکھ مُرغِ دل اے دلبرِ طنّاز سرِدست
شاہانِ جہاں رکھتے ہیں شہباز سرِدست
(۱۸۷۵ ، شہید دہلوی ، د ، ۳۵).
اور اس کے بعد جو دیکھا تو شام کے ہنگام
پڑی ہوئی تھی سرِ خاک ناوکِ غم کھائے
(۱۹۳۱ ، فکر و نشاط ، ۲۱).
کوئی بیٹھا تھا سرِ شاخِ گلاب
تتلیاں اڑاتی رہیں رُخسار پر
(۱۹۷۶ ، جزیرہ ، ۳۷). ۴. **کسی کے ذمّے ، کسی پر عائد.**
کہ یو بات توں منج ترے پر کسوں
اے بھی زیاستی سوں مرے سر کسوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۸).
ہمارا خُون کیونکر تیرے سر قاتل نہ ٹھیرے گا
یہ شفقہ لالِ صنقل کا خطِ باطل نہ ٹھیرے گا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۲). تاہم یہ خیال دل سے نہ نکل سکا کہ اس معاملہ کی ساری ذمہ داری نلراج کے سر ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۷). ۵. (تحقیراً) **خاک ، پتھر ، کچھ بھی نہیں.**
مجھے تم دیکھ کر کیوں پوچھتے ہو حال کیسا ہے
جب اتنا بھی نہ دیکھا تم نے تو کیا میرا سر دیکھا
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، ۱۸). (ج) **انتہا ، ختم ، خاتمہ.**
لطف تو پڑی بیوفائی تری
کہ سر آج نے آشنائی تری
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۰). (د) سابقہ. **برتری ، تفوق ، آغاز ، سبقت.** یہاں چند فارسی سابقے لکھے جاتے ہیں جو عام طور پر مُستعمل ہیں ... سر ، سرخوش ، سربلند ، سرتاج ، سرِشتہ سرجد ، سرکشی وغیرہ. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۱۹۰). [ف : سَر ؛ قب : سِر].

--- اِجْلاس کس اضا (--- کس ا ، سک ج) مذ.
بھری عدالت یا دربار میں ، حاکم کے رُوبرو. کلکٹر اُن کو سر اجلاس سخت سُست کہا کرتا. (۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۹). [سر + اجلاس (رک)].

--- اِسْم کس اضا (--- کس ا ، سک س) مذ.
نام وار ، نام کے ساتھ ، نام بنام.
آگے یہ طور نہ تھا اب جو غضب ہوتا ہے
کنٹر ایک ایک سرِاسم طلب ہوتا ہے
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۱۵۰).
ہر شخص کو خلق میں سرِاسم
اک روح ملی ہے ، اور اک جسم
(۱۹۱۰ ، تنظیم الحیات ، ۲۳). [سر + اسم (رک)].

--- اَفْراز (--- فت ا ، سک ف) صف.
۱. **سربلند ، عالی مرتبہ ، معزز.**
سرافراز نِت کوں کرنہار توں
کہ دھرتانیا بیور دھرنہار توں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷). گروہ بلا رسیدگانِ میدانِ محنت اور محنت کشیدگانِ معرکۂ مشقت کوں اس خطابِ دل نواز سے معزز اور سرافراز کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰).
دیکھیے کس کو شہادت سے سرافراز کریں
لاگ تو سب کو ہے اُس شوخ کی تلوار کے ساتھ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۹).
جیتے جی حاصل ہوئی دُنیا کے جھگڑوں سے نجات
ہے سرافرازِ جہاں جو تیرا سودائی ہوا
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۲).
کھٹکتی ہے نظر میں خیرخواہی رہ نشینوں کی
گوارا ہے زمانے کو سرافرازوں کا دُوں ہونا
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۰۲). ۲. **متکبّر ، مغرور.**
شاعر جو تیرے قد سے نہ تشبیہ دیں اسے
ہوے نہ سروِ باغ سرافراز اس قدر
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۳۱). اف : کرنا ، ہونا [سر + ف : افراز ، افراختن - اُونچا کرنا ، بلند کرنا].

--- اَفْرازی (--- فت ا ، سک ف) امث.
۱. **سربلندی ، عزت و توقیر ، مرتبے میں ترقی ، بہتری ، برتری.** اگر اپنے دل میں کُچھ منگے تو بہتر ہے کہ او پیر کے دل کوں معلوم ہوتا ہے ... منگنا بہتر ہے بہوت سرافرازی اور سلامتی ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۷).
منگے گر توں سرافرازی تو راضی ہو بجان بازی
کہ غیر از یوں مہم سازی تج اے عاشق سہا سے نا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۱).
میں جس وقت حاضر ہوں جا در حضور
سرافرازیاں ہونگی مجھ پر ضرور
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۱).
خیمہ سے باہر آیا وہ غازی
کی ستاروں میں سرافرازی
(۱۸۵۷ ، مثنوی بحر الفت ، ۳۷). ۲. **تکبّر** (ماخوذ : نوراللغات). [سر + افراز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اَفْشان (--- فت ا ، سک ف) صف.
سروں کو پھیلانے یا جُدا کرنے والا ، (غرور یا ناز سے) سر کو ہلانے والا (ماخوذ : جامع اللغات). [سر + ف : افشان ، افشاندن - چھڑکنا ، جھاڑنا].

--- اَفْشانی (--- فت ا ، سک ف) امث.
سر کاٹنا ، سر تن سے جُدا کرنا ، گردن زدگی ، قتل. مُستعد سرافشانی ہو کے لوہا برسانے لگی. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۵۹). کئی جگہ لڑائی ہوئی اور سرافشانی اور جاں ستانی نے آرائش پائی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۷). [سرافشان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اَفْگَنْدگی (--- فت ا ، سک ف ، فت گ ، سک ن ، فت د) امث.
گردن جُھکا لینا ، عاجزی ، انکساری ، فروتنی ، اطاعت.

جنم سب سرافگندگی کرتا میں
اسی شاہ کی بندگی کرتا میں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۲).

لکھا جو ہم نے اپنی سرافگندگی کا حال
گردن قلم نے بھی دم تحریر ڈال دی
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۲۳). نہایت صفت کے بعد اُسکی بندگی اور اسکی سرافگندگی کرنے والوں کو صاف طور سے اطلاع دی جاتی ہے. (۱۸۹۶ ، تورتج نامہ ، ۶۱۲).

کہا پہاڑ کی ندی نے سنگ ریزے سے
فتادگی و سرافگندگی تری معراج
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۸۲). [سرافگندہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَفگَندَہ (---فت ا ، سک ف ، فت گ ، سک ن ، فت د) صف.
خجل ، شرمندہ ، پشیمان.

کدھیں باڑتا ہے اُس بند کوں اچاتا کدھیں او سرافگندہ کوں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۸۱).

گنہ بخش میرے کہ میں بندہ ہوں
ہر ستندہ ہوں اور سرافگندہ ہوں
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۳). بہادر خاں برادرِ زماں خاں جس نے زمین داور میں فتنہ و فساد اوٹھایا تھا ، شرمندہ و سرافگندہ زمین داور سے آن کر بادشاہ کا زمین بوس ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰). ۲. **سر جُھکائے ہوئے ، مُطیع.** وہ خود ہمہ وقت اللہ کی حاکمیت کے آگے سرافگندہ رہتا ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۸). [سر + ف : افگندہ ، افگندن ـ ڈالنا ، جُھکانا].

---اَقدَس کس صف (---فت ا ، سک ق ، فت د) امذ.
(تعظیماً) پاک سر.

علم میں حلم میں جود و کرم و ہمت میں
ہے وہ یکتائے زمانہ سرِاقدس کی قسم
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳). [سر + اقدس (رک)].

---اَنجام (---فت ا ، سک ن) امذ.
۱. **اختتام ، پایانِ کار ، تکمیل.** تقلیدی کام سرانجام کوں اپڑنا مشکل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸). ابو طالب کو تجارت کے سبب سے شام کا سفر پیش آیا اور اس کے سرانجام کے بعد پھر مکہ کو واپس آئے. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۹۷). ۲. **نتیجہ ، حاصل.**

بلا سو سنا کُچ سہل کام نئیں
فنا ہن اوسے کچھ سرانجام نئیں
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۹). مجکو اپنی صورت تو نظر نہیں آتی لیکن سرانجام جو آنکھ کے سامنے ہے وہ نظر آتا ہے. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۵ : ۱۹). ۳. **سامان ، اسباب.** چھری تو اس واسطے کہ اگر کچھ ہتھیار نہ ہوئے تو یہ بھی ایک ہتھیار ہے اور اکیلی مسافرت کے بیچ میں پُورا سرانجام ہے. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۶۷).

گرد و غُبار و وحشت و عریانیِ بدن
اپنے ہی پاس جمع سرانجام ہو گیا
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۱۶).

میں ایک فقیر بے سرانجام
تم لوگ ہو سب امیر عُظّام
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۲۷). ۴. **انتظام ، بندوبست ، اہتمام.**

سرانجام اس کام کا یوں کئے
سو آخر کوں اس بات پر تہ دئے
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۲).

جام و مینا و مے و ساقی و مطرب ہمراہ
اس سرانجام سے بیدار کہاں جاتا ہے
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۰۱). اگر تم میں سے جو قوموں کے سردار اپنے لڑکے کالج بھیج دیں تو ہماری سرکار سے ہر شے کا سرانجام ہو سکتا ہے. (۱۸۷۱ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۸). کئی ہزار روپے نقد جودھپور کے کوچ کے لیے پُوری تیاری کے ساتھ سارا انتظام و سرانجام کر کے ہمارے حضور میں بھجوائے. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ الظفری ، ۳۰). [سر + انجام (رک)].

---اَنجام پانا محاورہ.
تکمیل کو پہنچنا ، مکمل ہونا ، پُورا ہونا. بعض ضروری ملکی انتظامات سرانجام پائے تھے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۸۳). یہ کام اگر سرانجام پا گیا تو عظیم الشان کامیابی ہو گی. (۱۹۳۶ ، خُطبات عبدالحق ، ۴۷).

---اَنجام دِہی (---فت آ ، سک ن ، کس مع د) امث.
پورا کرنا ، مکمل کرنا ، تکمیل کو پہنچانا ، انجام دینا. اُنہوں نے دولتِ عثمانیہ میں ان مہماتِ جلیلہ کی سرانجام دہی کا بیڑا اٹھایا. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲۶۷). [سرانجام + ف : دہ ، دادن ـ دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَنجام دینا محاورہ.
عمل میں لانا ، تکمیل کو پہنچانا ، مکمل کرنا ، پُورا کرنا. انہوں نے مولوی چراغ علی کو اسی کام کے سرانجام دینے کے لیے مُنتخب کیا. (۱۸۹۵ ، چند ہمعصر ، ۱۰). جو کچھ کرنا تھا اُس کے سرانجام دینے میں باپ کے حقوقِ ابوّت ذرا بھی مانع نہ ہوسکے. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۲). انگریزی کے اُستاد کو اس میدان میں خصوصی خدمات سرانجام دینا ہوں گی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۴۹).

---اَنجام شُدَہ (---فت ا ، سک ن ، ضم ش ، فت د) صف.
تکمیل شدہ ، مکمل ، تکمیل یافتہ. ایک قوت F فاصلے x تک عمل کرے تو سرانجام شدہ کام یہا ذیل کی مساوات سے دریافت کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، ۱۶۳). [سرانجام + ف : شُدہ ، شُدن ـ ہونا].

---اَنجام کَرنا ف م.
۱. **انتظام کرنا ، بندوبست کرنا.** جو احتیاج و مطلب ہوئے ، سو لکھیو کہ یہاں سے سرانجام کر بھیجوں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۵).

اے مصحفی کل قافلہ یاروں کا ہے راہی
کچھ تونے بھی چلنے کا سرانجام کیا ہے
(١٧٩٤ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ٢٩٢). ٢. **بجا لانا ، عمل میں لانا ، تکمیل کو پہنچانا ، پورا کرنا.**
غرض دیو فرمایش بادشاہ
سرانجام کرتے تھے شام و پگاہ
(١٨١٠ ، شمشیر خانی ، ١٤٤). جو چراغ اوروں نے روشن کیا ہے اسکی روشنی میں بغیر محنت و رنج کے وہ اپنی مہمات کا سرانجام کرتا ہے اور حیرت و سختی کے جنگل میں مارا مارا نہیں پھرتا. (١٨٨٠ ، تاریخ ہندوستان ، ١ : ١١). اسکے فرائض بڑے بڑے تجربہ کار آدمیوں کی طرح سرانجام کیے . (١٩٣٨ ، حالاتِ سرسیّد ، ٧٩).

---انجام ہونا ف م.
١. **انتظام ہونا ، بندوبست ہونا ، تیاری ہونا.**
اپنی کہو اے ہمسفرانِ رہِ عدم
میرا تو ہر طرح سے سرانجام ہو گیا
(١٧٧٤ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ٨١). ٢. **عمل میں آنا ، تکمیل کو پہنچنا ، پورا ہونا ، مکمل ہونا.** آخر یہ کام کیوں ہونے گا ، اس کام کا سرانجام کیوں کر ہونے گا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٣٣).
تم نے کی دل کی طلب ، ہم بھی کہا دیں گے و لیک
یوں بہ فرمائشیں ہوتی ہیں سرانجام کہیں
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٨٩). وہ ایسی مذہبی حمیت کے کاموں کی شہادات ہیں جو تازہ صدیوں کے زمانہ میں سرانجام ہوئے. (١٨٩٧ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ٢).

---انجامی (---فت ا ، سک ن) امث.
اختتام ، تکمیل ، تکملہ.
برادرِ شکر ہو تازہ حکایت
سرانجامی کیرا پایا سعادت
(١٦٦٥ ، پھول بن ، ١٥). [سر + انجام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---انداز (---فت ا ، سک ن) (الف) صف.
١. **جس کا سر جھکا ہوا ہو ، بیخود ، سرشار ، سرمست.**
ہے پیر اک مست سرانداز کا انداز جُدا
پھر جب ہیچنے ہے کافر تو ستم کٹ بھی ہے
(١٨٣٢ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٢٨٣). ٢. **ناز و نخوت سے چلنے والا (جو ادھر اُدھر سر اُٹھا کر دیکھتا چلے) ، مغرور ، متکبّر ، بے باک.**
سلاح تن پر اپنے کیا راس او
چلیا جھگڑے کوں او سرانداز ہو
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٢٣).
نہیں یوں کی پھراز وہ شمشیر شرر ریز
رودار و سرانداز و نمودار و دل آویز
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٩١). ٣. **سر قلم کرنے والا ، خوں ریز.**
نہیں غلط میں لشکر بہ جُھکے شاہِ سرافراز
چلنے کو ہو آمادہ ہوئی تیغ سرانداز
(١٩٤١ ، نفیس ، براہینِ غم ، ٩١). ٤. **سربلند ، بزرگ و برتر**

ہے قابلِ حمد وہ سرانداز
جو سب میں ہوا ہے جلوہ پرداز
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٩٩١). (ب) امث ؛ امذ (قدیم). **عورتوں کا سر پر ڈالنے کا رومال ، اوڑھنی ؛ گھونگھٹ.**
سیٹا ہے فلک کیری اونچائی پر
سرانداز زر کا اجت کے اُپر
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٢). [سر + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا].

---اندازی (---فت ا ، سک ن) امث.
ناز اور غرور سے چلنا (نوراللغات). [سرانداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِنصاف کس اضا (---کس ا ، سک ن) م ف.
برسرِ انصاف ، انصاف پر.
بٹ ہو چکی بس اب سرِ انصاف آئیے
انکار پھر یہ ہے کہ مری جاں تمام رات
(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ١٢٣). [سر + انصاف (رک)].

---انگشت کس اضا نیز بلا اضا (---فت ا ، غنہ ، ضم گ ، سک ش) امذ.
اُنگلی کے اُوپر کا حصّہ ، اُنگلی کا سِرا. جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر مقدار سرانگشت نزدیک ہوں میں سوختہ ہوں میں. (١٨٥١ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ٩٩٤).
قتل ہو کر ہاتھ آئے کچھ تو جانبازی کا لُطف
خون سے میرے سرانگشت اے خود کام رنگ
(١٩٠٠ ، نظمِ دل افروز ، ١٩٢). [سر + انگشت (رک)].

---انگشتی (---فت ا ، غنہ ، ضم گ ، سک ش) امث.
ایک کھانا جس میں گوشت دال اور مصالحہ وغیرہ ڈال کر پکاتے ہیں ، رنگ جس سے انگلیوں کے سروں کو رنگتے ہیں (جامع اللغات).
[سر + انگشت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---انگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
سرکش ، باغی.
جتنا خلق واں کا سرانگیز تھا
او جاگا بھی ویسا جہ خوں ریز تھا
(١٦٣٥ ، قصۂ بے نظیر ، ٢٧). [سر + ف : انگیز ، انگیختن ـ اُٹھانا].

---آدمی کس اضا (---سک د) م ف.
فی کس (نوراللغات). [سر + آدمی (رک)].

---آغاز امذ.
عنوان ، پیشانی (جو جلی لکھی جائے) ؛ تمہید.
سچ ہے تم سونچتے کیا عشق کا انجام جلال
تھی جوانی بھی جوانی کا سرآغاز بھی تھا
(١٩٠٣ ، نظم نگاریں ، ٣٣). انیسویں صدی عیسوی کا نصف آخر ہندوستان کے دورِ جدید کا سرآغاز ہوا ہے ... سیاسی و مذہبی حیثیت سے ایک بالکل نئی روح داخل ہو رہی ہے . (١٩٢٠ ، رسائلِ عماد الملک (تذکرۂ مصنف) ، ١). [سر + آغاز (رک)].

---آغاز کرنا ف م.
شروع کرنا.

اک گیت ، محبت کا نیا سرآغاز کیا ہے
برگد کی طرف آؤ ، ذرا ہاتھ بڑھاؤ

(۱۹۶۹ ، لا ۔ انسان ، ۱۵۹).

---آغوش (---و ج) امذ.
ٹوپی کی طرح کا ایک کساوہ جو عموماً عورتیں اپنے بالوں کو گرد وغیرہ سے بچانے کے لیے سر پر اوڑھتی ہیں.

سرآغوش اوس کے سر پر موتیوں کا
شب یلدا میں جوں عقدِ ثریا

(۱۸۵۷ ، مینا بازارِ اُردو ، ۳۰). [سر + آغوش (رک)].

---آمد (---فت م) صف.
۱. سردار ، حاکم.

عجب کچھ بُوجھ رکھتے ہیں سرآمد بزمِ معنی کے
تواضع نئی ہے جس میں اس کوں انساں کر نئیں گنتے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۳). ایک گروہ کا نام جوگی ہے ... بالذات اس گروہ کا سرآمد ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۳۳).

عالم میں انبیا کے سرآمد ہمی تو ہیں
محمود کے حبیب ، محمدؐ ہمی تو ہیں

(۱۹۱۲ ، شمیمِ بِرق ، ۶). **۲. ممتاز ، برگزیدہ ، برتر ، افضل.**

سُرخ رویاں منیں سرآمد ہے
تجھ قدم کے اثر سوں رنگِ حنا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۸). ترجمہ اس کا ابوالحسن عبداللہ بن مقنع سے کہ سرآمد فضلائے عصر تھا لکھوایا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۶). جو پیشہ ور اپنے کام میں سرآمد ہوتا ہے اس کے ساتھ فیضِ ایزدی ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۶۹). آج ان کا نام سرآمدِ عارفاں و سرتاجِ عاشقاں کی حیثیت سے زندہ و روشن ہے. (۱۹۲۳ ، تصوفِ اسلام ، ۱۳۱). اپنے زمانے کے سرآمدِ خطاطاں تھے ، ثلث و نسخ میں وحیدِ عصر تھے ، سولھویں صدی عیسوی کے آخر میں انتقال ہوا. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۹۸). [سر + ف : آمد ، آمدن ۔ آنا].

---آوُردَہ (---فت نیز ضمو ، سکر ، فت د) صف امر سرورده.
سردار ، حاکم ، ممتاز ، معزز. ہزارہا خلقت تباہ ہوئی تو ایک رسول سرآوردۂ روزگار ہوا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۶۱). [سر + ف : آورده ، آوردن ۔ لانا].

---آہَنگ (---فت ہ ، غنہ) امذ.
فوج کا افسر ، سپاہی ، فوجی.

تعلق جب سوا ہوتا ہے جمعیت نہیں رہتی
یہ سرآہنگ میرے قافلہ کو لُوٹ جاتا ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۵۳). [سر + آہنگ (رک)].

---باخْتَہ (---سک خ ، فت ت) صف.
جان کی بازی لگانے پر آمادہ جان سے بےپروا. آج کے درویش ۱۸۸۵ء کے درویشوں کی طرح محض مذہبی دیوانے اور جوشیلے سرباختہ اشخاص نہیں ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۹۳). [سر + ف : باختہ ، باختن ۔ کھیلنا ، ہارنا].

---بار امذ.
۱. وہ رقم جو قابلِ محصول چیزوں کا حساب پیش نہ کرنے پر بطور جرمانہ وصول کی جائے ؛ جرمانہ (فیروزاللغات). **۲. گٹھری جو بوجھ کے اوپر رکھی جائے** (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات) **۳. (معماری) جس (دیوار) سے اوپر کی طرف مٹی کا ڈھال ہو.** اگر مٹی کا ڈھال دیوار سے اوپر کی طرف ہو تو دیوار کو سربار کہا جاتا ہے. (۱۹۹۰ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۵۸۲). [سر + بار (رک) ، اضافتِ مقلوب].

---باری امث.
گٹھری ، بوجھ کی پوٹلی جو سر کے اوپر رکھی جائے ، پوٹلی. بہت سے عربی ، فارسی کے لفظ کثرتِ استعمال سے اس طرح جگہ پکڑ بیٹھے ہیں ... مثلاً ... تنخواہ ، سلاح ، تازہ ، غلط ، صحیح ، رسد ، سرباری ، کاریگر ، ترازو. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۰). [سربار + ی (زائد)].

---باز صف.
جان پر کھیلنے والا ، بہادر ، جیالا ، جاں نثار.

آؤ میداں میں تم بھی سربازو
اوس نے پھر تیغ اور سپر لی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۰۵).

چاؤش یہ دیتے تھے صدا دم بدم آگے
سربازو بڑھے جاؤ قدم با قدم آگے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۸).

سرباز بھی مل جائیں گے دُنیا میں ہزاروں
باندھے تو کوئی قتل پہ تلوار کمر سے

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، ۴۴).

لقب مہتاب کا جس کو دیا ہے اہلِ دُنیا نے
فلک پر روشنی یہ ہم سے سربازوں نے رکھی تھی

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۴۴). [سر + ف : باز ، باختن ۔ کھیلنا ، ہارنا].

---بازار کس اضا ؛ م ف.
بیچ بازار (میں) ، شارعِ عام پر ، سب کے سامنے ، علی الاعلان. ایک شاعر دوسرے شاعر کا سوانگ بنا کر سربازار نکلتا تھا. (۱۸۷۶ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۵۰).

زندانِ مصیبت سے کوئی نکلے تو کیونکر
رسوا سربازار ہوا بھی نہیں جاتا

(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۱۳۶).

پندارِ یوسفی سہی ، پندار ہی تو ہے
بازار کی یہ شے سربازار ہی تو ہے

(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۱۱). [سر + بازار ، اضافتِ مقلوب].

---بازار بیچ لینا محاورہ.
بیوقوف بنانے میں شاطر ہونا ، کسی فرد کے شاطر ہونے پر کنایہ ہے یعنی جو چاہے سلوک کر لینا.

حُسن کے بندے ہوئے ہیں آزما لو اے بتو
بیچ لو چاہے ہمیں چل کر سرِ بازارِ عشق
(۱۸۷۳ء ، کلیاتِ قدر ، ۲۲۰).

---بازی امث.
جان پر کھیلنا ، بہادری ، شجاعت.

ہر یک سربازیاں کرتے تھے ہرہا
تماشائی کا دیکھے ہوش اوڑ جا
(۱۷۵۹ء ، راگ مالا ، ۵۴).

سربازیاں شباب کی پیری میں ہو چکیں
تھا جو کبھی ہتیلی پہ وہ سر بغل میں ہے
(۱۸۹۵ء ، دیوانِ راسخ ، ۲۶۶). [سرباز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بالیں کس اضا(---ی مع) م ف.
سرہانے.

مجھے چھوڑیں خدا ہر دوست میرے
یہ پگانہ سربالیں کہاں تک
(۱۸۷۸ء ، گلزارِ داغ ، ۱۱۸).

رونق ہے بیکسی سرِبالیں کھڑی ہوئی
تربت پہ کس مُتَرسی کا عالم ہے نوحہ خواں
(۱۹۲۱ء ، مطلعِ انوار ، ۸۱). [سر + بالیں (رک)].

---بام کس اضا ، م ف.
بالاخانے پر ، کوٹھے پر ، لبِ بام.

بانے دیوار سے پھر میری طرح وہ نہ اُٹھا
جن نے دیکھا تجھے یکبار سرِبام کہیں
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۹۰).

جو حجابوں میں بھی مشکل سے نظر آتا تھا
اب وہ نظارہ سرِبام ہوا کرتا ہے
(۱۹۳۹ء ، لوحِ محفوظ ، ۲۳۱).

یہ لڑکی جو اس وقت سرِبام کھڑی ہے
اُڑتا ہوا بادل ہے کہ پھولوں کی لڑی ہے
(۱۹۸۹ء ، کلیاتِ منیر نیازی (تیز ہوا اور تنہا پھول) ، ۳۷). [سر + بام (رک)].

---بپا (---فت ب) م ف.
سر سے پانو تک ، سربسر ، سراسر.

دیکھو ہماری لاغری مضموں کُھلا ہے سربپا
خط کی نہیں حاجت ذرا تحریر ہے سارا بدن
(۱۸۹۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۵۸۰). [سر + ب (حرفِ جار) + پا (رک)].

---بجیب (---فت ب ، ی لین) صف ؛ م ف.
سوچ میں گم ، گہری سوچ یا فکر میں سر جھکائے ہوئے ، غور و فکر میں کھوئے ہوئے ، سربگریباں.

تو تو جل بہار پر اس کی بھی کچھ خبر
جو سربجیب غنچۂ شگفتہ ساں ہے
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۰۲).

ہوں سربجیب جو بادِ عذارِ رنگیں سے
قبائے گل کی طرح ہو گیا گریباں سرخ
(۱۸۵۳ء ، دفترِ فصاحت ، ۷۱).

صُحبتِ پیرِ رُوم سے مجھ پہ ہوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سربجیب ، ایک کلیم سربکف!
(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۶۰). [سر + ب (حرفِ جار) جَیب (رک)]

---بجیبی (---فت ب ، ی لین) امث.
تامل ، غور و فکر.

تماشائے گل و گلشن ہے ، مفتِ سربجیبی ہا
بہ از جا کو گریباں ، گلستاں کا در نہیں ہوتا
(۱۸۶۹ء ، غالب (اردو نامہ ، کراچی ، ۳۶ : ۵۴)). [سربجیب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بدام (---فت ب) صف.
جال میں پھنسا ہوا ، دام میں گرفتار. وہ ماہی بے آب بھی سربدام یہودان خانہ خراب ہوئی. (۱۸۵۵ء ، غزواتِ حیدری ، ۲۱۰). [سر + ب (حرفِ جار) + دام (رک)].

---بدست (---فت ب ، د ، سک س) صف.
ہتیلی پر سر رکھے ہوئے ، مرنے پر آمادہ.

لیتا ہے جان میری تو میں سربدست ہوں
اے یار میں تو کشتۂ روزِ الست ہوں
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۱ : ۴۴).

ساقی کی نذر کے لیے میں سربدست ہوں
دنیا سے بےخبر ہوں کہ مستِ الست ہوں
(۱۹۳۹ء ، رموزِ غیب ، ۳۳). [سر + ب (حرفِ جار) + دست (رک)].

---براہ (---فت ب) امذ.
۱. **راستے پر لگانے والا ، راہنما ، مراد : منتظم ، مہتمم ؛ کارگزار.** مختلف کارخانوں کے لیے ایک ایک ربّ النوع فرض کیا جائے جو اپنے اپنے کارخانے کا سربراہ ہو. (۱۸۸۰ء ، نیرنگِ خیال ، آزاد ، ۲۰). ہم واسطے کار سرکار کے آئے تم سربراہ بھجوا دو اور خود آؤ. (۱۹۱۱ء ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۲۰۹). ۲. **السراعلیٰ ؛ سب سے بڑا عہدہ دار (کسی شعبے یا مملکت وغیرہ کا).** وہ بڑا جوانمرد تھا اور سربراہ ہونے کی قابلیت تھی. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۴۳۷). کسی مملکت کا سربراہ مر جاتا ہے تو فوراً دوسرے کا اعلان کر دیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ء ، طوبیٰ ، ۵۸). [سر + ب (حرفِ جار) + راہ (رک)].

---براہانہ (---فت ب ، ن) صف.
سربراہ جیسا ، سربراہ کے انداز کا. ابھی یہ دربان دروازے کا دہن تو خیر فرینک ٹرومین نے اپنے کھردرے سربراہانہ ہاتھوں سے وا کر دیا. (۱۹۷۵ء ، بسلامت روی ، ۱۸۲). [سربراہ + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---براہ کار (---فت ب) امذ.
انتظام کرنے والا شخص ، منتظم ، مہتمم ، قیّم. شہریوں نے داروغہ

کے حوالے کئے ، اُنھوں نے مزدوروں کے سربراہ کار کے سُپرد کئے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۲۹)۔ دلی کالج اور بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کے سربراہ کار بھی تھے ۔ (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی (دیباچہ) ، ۲۳)۔ [سَربراہ + کار (رک)]۔

---بَراہ کاری (---فت ب) امث۔

۱. **کسی کام کا انتظام ، اہتمام ، انصرام**۔ سربراہ کاری آمدہ پلٹن انگریزی و تُرکی سواران ... منتظم الملک مقام میں دائرہ کار اونکی کے تعلق تھانہ دار اوسی پرگنہ کے ہیں۔ (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۳۹)۔ کوئی تعلقہ حال ہی میں کورٹ ہوا تھا وہاں سربراہ کاری کے لئے مُراد علی بھی اُمیدوار تھا۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۸۷)۔ ۲. **قیادت ، رہبری ، رہنمائی**۔ اس کی راہنمائی اور سربراہ کاری کی وجہ سے مسلمانوں میں بے باکی بڑھتی جا رہی ہے۔ (۱۹۷۳ ، جماعت اسلامی عوامی عدالت میں ، ۷۳)۔ [سربراہ کار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بَراہ کَرنا محاورہ۔

۱. **انجام دینا ، پورا کرنا (کام کا)**۔

عشق کا کاروبار ، سر دے کر
کر چکا سربراہ دل میرا

(۱۷۹۲ ، مُحِب دہلوی ، د ، ۲۶)۔ ۲. **فراہم کرنا**۔ زید نے بموجب اس حکم کے تانبا سربراہ کر دیا۔ (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدہ ہند نمبر ۹ ، ۱۸۷۲ء ، (ترجمہ) ، ۸۷)۔

---بَراہ ہونا محاورہ۔

۱. **انجام پانا ، پورا ہونا**۔ جب وہ کام کرے گا تب اُس سے اچھی طرح کام سربراہ ہو گا۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۶۵)۔ ۲. **فراہمی ہونا ، بندوبست ہونا ، بن پڑنا**۔ جو کچھ اس سرگشتہ بادیہ ناکامی سے سربراہ ہو سکے نوش جان فرماویں۔ (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصّع ، ۱۸۳)۔

---بَراہی (---فت ب)۔ (الف) امث۔

انتظام ، بندوبست ، اہتمام ۔ آدمی ہر روز تیرے آب و دانے کی سربراہی کرتے ہیں۔ (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۱۱۰)۔ ۲. **انجام دہی ، تکمیل**۔ جاتے ہی ہر ایک کام کی سربراہی میں لگا۔ (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۲۰)۔ کھانا ، پینا ، کپڑا ، مکان ، ایندھن ، باربرداری ، سواری غرض اُن کی اکثر ضرورتوں کی سربراہی اونٹ سے ہوتی تھی۔ (۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۲)۔ ۳. **فراہمی**۔ بہت سے شہروں میں پانی کے کارخانوں سے پانی کی سربراہی ہوتی ہے۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۲۲)۔ بہت سے شہروں میں پانی کے کارخانوں سے پانی کی سربراہی سب سے زیادہ ضروری ہے۔ (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چناتی ، ۱۷)۔ ۴. **رہنمائی ، قیادت**۔ اگر فوج کھانیوں کی راہ کابل بھیجی جائے اور ہم اوس کی سربراہی کر سکیں تو البتہ ہم کابل فتح کر کے شاہ شجاع کو تخت پر بٹھا سکتے ہیں۔ (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۳۳)۔ محمد علی صاحب نے جلسہ میں نہایت جوش پیدا کیا اور احرار کی سربراہی کی۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۵۳۵)۔

صوبائی وزراء اعلیٰ کی سربراہی میں قائم ہونے والی حکومتیں پیرا گراف میں درج تاریخ پر کام کرنا بند کر دیں گی۔ (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۵۳)۔ ۵. **دیکھ بھال ، سرپرستی ، کفالت**۔ میرے نانا شیخ بٹھانا بڑے چلتے ہوئے آدمی تھے اس گھر کی سربراہی وہی کرتے تھے۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۹)۔ (ب) صف۔ **سربراہ (رک) سے متعلق یا منسوب**۔ مفتی محمود نے مسودہ رکھ لیا اور بتایا کہ وہ پی این اے کے سربراہی اجلاس میں اس پر غور کر کے کل ہمیں جواب دیں گے۔ (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۵۲)۔ [سربراہ + ی ، لاحقۂ کیفیت نیز نسبت]۔

---بَرائی (---فت ب) امث۔

رک : سربراہی۔ عورتوں کو بھی ... گھر کے کام دھام کی سربرائی دینے سے ثواب ملتا ہے۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۱۵)۔

عالم کی ہو سربرائی ان سے
نظم و نسخ (نسق) و صفائی ان سے

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۱۸۰)۔ [سربراہی (رک) کی ایک شکل]۔

---بَر آنا محاورہ۔

ہمسر ہونا ، غالب آنا یا رہنا ، دلائل سے اپنی بات ثابت کرنا۔ طریقہ جاہلوں کا ہے جب دلیل سے تھک جاتے ہیں لڑنے لگتے ہیں ، جیسے آذر بُت تراش اپنے بیٹے سے سربر نہ آیا ، لڑنے لگا۔ (۱۸۳۳ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ۱۲۵)۔ اپنی ذو معنی (معنیین) باتوں ... اور لطیفہ سنجی سے مذاق میں سب سے سربر رہتا تھا۔ (۱۹۱۲ ، شباب ، لکھنؤ ، ۹۲)۔

---بَرآ ہونا محاورہ۔

عہدہ برآ ہونا ، کامیاب طور پر انجام پانا

سربرآ اس مُنہ سے ہو سکتی ہے کب نعتِ رسولؐ
یا ابوبکرؓ و عمرؓ عثمان و حیدرؓ کی ثنا

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۱)۔

---بَرآوَرْد (---فت ب ، سک ر ، فت نیز ضم و ، سک ر) صف۔

رک : سربرآوردہ۔ ہندوستان کی ایک قوم جو تھوڑے زمانہ پیشتر دولت اور علم دونوں میں سربرآورد تھی۔ (۱۸۸۷ ، مکاتیب سرسید احمد خان ، ۱۸۶)۔ اپنی افتتاحی تقریر میں زیادہ سربرآورد اور اچھا کام کرنے والے اداروں کا نام لے کر دلّی والوں کو شوق دلایا ہے۔ (۱۹۳۹ ، احوال غالب ، ۱۸۰)۔ [سر + ف : برآورد ، برآوردَن - باہر لانا ، اٹھانا]۔

---بَرآوَرْدَہ (---فت ب ، سک ر ، فت نیز ضم و ، سک ر ، فت د) صف ؛ سہ سرآوردہ۔

۱. **سردار ، افسر ، ممتاز ، معزز**۔

محترم یوں ذاتِ عالی ہے بجمہورِ انام
حلقۂ تسبیح میں جوں سربرآوردہ امام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۵)۔ اس پراونس کے اور سرحد کے سربرآوردہ آدمیوں کا یہ بڑا مہتم بالشان کام ہے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۳۶)۔ سربرآوردہ مسلمان اکابرین کو اکٹھا کر کے اس بارے میں ... متفقہ فیصلہ لیا جائے۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۶۰)۔

۲. مشہور ، خاص. اگلی روک ٹوک سقفوں کے جو سربرآوردہ طریقے ہیں. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۶۹۱). [سر + ف : برآوردہ ، برآوَردَن ـ باہر لانا ، اٹھانا].

---بزَمیں (---فت ب ، سک ر ، فت ز ، ی مع) صف ؛ م ف ؛ نیز سربزمیں
سر کو زمین سے لگائے ہوئے ، سر بہ سجود ، سجدہ ریز.

تماز ہے رہا مثلِ سراج ، اب دل میں کرتا ہوں
صنم کی یاد میں رہتا ہوں میں سربزمیں اکثر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۵۵) [سر + بَر(حرفِ جار) + زمین(رک)].

---بَر کَرْنا محاورہ (قدیم).
برابری کرنا ، ہم سری کرنا.

نہ سربر کریں یک کرن ، سرج تھار
(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ (دکھنی اردو کی لغت)).

---بَرَہ کار (---فت ب ، ر ، سک ہ) امذ.
منتظم ، کارندہ ، گماشتہ.

«لا نہایت» سربرہ کاروں کے «مدہ»
اور ان کے بعد ہمواری کی زد

(۱۹۶۷ ، الذغیر نگری ، ۹۸). [سربراہ (رک) کی تخفیف + کار(رک)].

---بِرِہْنَہ (---فت ب ، فت مج ر ، سک ہ ، فت ن) صف.
ننگے سر ، کھلے سر.

کوئی پتی ، نہ کونپل ، نہ کوئی کلی
آج جو شاخ تھی سربرہنہ ملی

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۰۷). [سر + برہنہ (رک)].

---بَر ہونا محاورہ.
۱. **منہ مقابل ہونا ، ہمسر ہونا ، غالب آنا ، جیتنا.**

انبر ہوا منور ، دریں تمن ہوا دھر
ہوے سورچند کے سربر تارا ہر اک سما کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴۶).

خجل ہو کر رہا ہے سرنوا کے باغ میں غنچا
کرے کیا تجھ دہن سیتی نہ ہو سکتا تھا وہ سربر

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۸).

سربر کبھی نہ ہم سے ہوئی فوج جو لڑی
زد پر ہماری آئے زرہ پوش جس گھڑی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۱۰). آج تک کسی کی غزل قبر کی غزل پر سربر نہ ہوئی. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۲۹۱).

سربر ہو کون ان سے ؟ کہتے ہیں دیو مالا
عہدِ طفولیت کے قصے کہانیاں ہیں

(۱۹۳۴ ، کنکر موج ، ۲۲۰). ۲. مقابلہ برآ ہونا ، نپٹنا.

ہوتا ہے بدل گردشِ ایام سوں
ہوئے کا کیوں سربر اپنا اس کام سوں

(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۱).

سربر ہوتی نہ وقتِ صبر آزما سے عمر
فرصت کہاں کہ تیری تمنا کرے کوئی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۵).

اک نکتہ کے بیان سے سربر نہ ہو گے حالی
چلتا نہیں کسی کا یاں لافِ نکتہ دانی

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۰۹).

---بُرِیدَہ کس صف نیز بلا اضا(---ضم ب ، ی مع ، فت د) صف
۱. (باضافت) **جسم سے الگ کیا ہوا سر، وہ سر جو بدن سے کاٹ لیا گیا ہو.**

وہ مست تھا کہ بہرِ مرگ میرے قاتل نے
سربریدہ کو قندیل وار پست کیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۴). ۲. (اُ) (بلا اضافت) **سر کٹا ہوا (جسم) جس کا سر کٹ گیا ہو یا کاٹ دیا گیا ہو.**

اک سربریدہ لاش کے منہ سے بوقتِ ذبح
پیغام خالصہ کو یہ پہنچا گرنتھ کا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۶۵).

حُسینؑ ! اے میرے سربُریدہ
بدن دریدہ
سدا تیرا نام برگزیدہ

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۸۶). (اُا) **ایسی چیز جس کا سرا کٹا ہوا ہو ، مقطوع.** راسی خلیہ ایک چار جانبی سربریدہ ہرم (Truncated Pyramid) کی شکل کا ہوتا ہے. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۱۶۳). [سر + بُرِیدہ (رک)].

---بَزانُو (---فت ب ، و مع) صف ؛ م ف.
گھٹنے پر سر رکھے ہوئے ؛ سوچ میں ڈوبا ہوا ، متفکر ، حیران ، پریشان ، فکرمند.

بن گیا ہوں غم کی میں تصویر اوس کے ہجر میں
مجھکو وہ جو سربزانو ، دیکھتا روتا ضرور

(۱۸۳۶ ، دیوانِ گویا ، ۳۸).

جتنے عاشق ہیں تری دُھن میں تری فکر میں ہیں
سربزانو ہے کوئی ، سربگریباں کوئی

(۱۸۹۷ ، دیوانِ ڈاکٹر مائل ، ۲۲۹).

فی الجملہ ہمت سب ہار بیٹھے
ہیں سربزانو ناچار بیٹھے

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۶). [سر + ب (حرفِ جار) + زانو (رک)].

---بُزُرْگ (---ضم ب ، ز ، سک ر) صف.
سردار ، عالی مرتبہ ، سربرآوردہ.

نمایاں ہوا کوہ سے ایک گرگ
کہ تھا قوم میں اپنی وہ سربزرگ

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۵۸). [سر + بُزرگ (رک)].

---بُزُرْگی (---ضم ب ، ز ، سک ر) امث.
اعلیٰ رتبہ ، بڑائی ، **سرداری** (جامع اللغات). [سر بزرگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَزَمیں (---فت ب ، ز ، ی مع ، غنہ) صف ؛ م ف.
رک : سربز زمیں.

عارض نے کیا سربزمین سارے گلوں کو
قامت نے ہر اِک شاخ کو محراب بنایا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۰). [سر + ب (حرفِ جار) + زمین (رک)].

ـــــ بَزیری (ـــــ فت ب ، ی مع) امث.
عاجزی ، خاکساری.

خصومت تھی سلطانی و راہبی میں
کہ وہ سربلندی ہے یہ سربزیری
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۹۰). [سر + ب (حرفِ جار) + زیر ـ نیچے + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَستَہ (ـــــ فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
۱. بند ، نا کشادہ ، جو کھلا نہ ہو.

کدھر جاتا ہے اے دل رات کو ظلمات کے اندر
کہاں ہے راہ اس کی زلف کا کوچہ ہے سربستہ
(۱۷۵۳ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۲۲). سیپ بالکل سربستہ ہوتے ہیں. (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۹۷). آپ کی امانت ہے تو بالکل سربستہ اور سرِمُہر ، کوئی نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے ؟ . (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۳). سربستہ نالی زرد خلیوں سے بھری ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۳۳). **۲. چھپا ہوا ، مخفی ، پوشیدہ.**

عنایت کی کیلی سوں دربستہ گنج
کھول سنج ہوا کھول سربستہ گنج
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹۳).

کیا ہوا داغِ محبت سے ہوا دل سرِمُہر
یہ نہیں ممکن کہ میرا رازِ دل سربستہ ہو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۹). علوم جو انہوں نے اختیار کر رکھے ہیں کچھ راز سربستہ نہیں ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۴۴). وہ نیاز کی شخصیت و فکر کے بہت سے سربستہ راز کھول سکتے ہیں. (۱۹۶۳ ، نیاز فتح پوری ، شخصیت اور فن ، ۳۷). **۳. جس کا مطلب یا غرض یا غور و فکر سمجھ میں نہ آئے ؛ مغلق ، دشوار (مضمون یا نکتہ وغیرہ).**

عشق کے نامحرموں کوں زورِ عقلِ خام سیں
نکتۂ سربستۂ اسرار پانہاں کیا سکت
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۳).

خاموش ہوتا سینہ نہ معدنِ گوہر
یہ نکتۂ سربستہ صدف سے مجھے پہنچا
(۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۳). یہ تمام چیزیں ہمارے لیے ایک مضمون سربستہ کے مانند ہیں. (۱۹۳۵ ، اصول تعلیم ، ۳۷). [سر + ف : بستہ ، بستن ـ باندھنا].

ـــــ بَسَجدَہ (ـــــ فت ب ، کس نیز فت س ، سک ج ، فت د) صف ؛ م ف.
سجدے میں جھکا ہوا سر ، سجدے میں سر جھکانے والا ؛ سجدے میں سر جھکائے.

جو میں سربسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں
(۱۹۰۴ ، بانگ درا ، ۳۲۱).

بصد عجز کہتا ہوں میں سربسجدہ
جب آتی ہے بادِ سحر سنسناتی
(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۴۷). [سر + ب (حرفِ جار) + سجدہ (رک)].

ـــــ بَسُجُود (ـــــ فت ب ، ضم س ، و مع) صف ؛ م ف.
رک : سربسجدہ.

جس وقت کہ ابتدائے شب تھالی ماہ کی لیکر پوجا کرنے آیا اور تُرکِ خاور مثلِ شہزادۂ مغرب کے سربسجود مغرب ہوا ... لشکروں میں طبلِ آسائش بجا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۹۰۲).

کون ہے جو نہیں ہے سربسجود
جلوہ ریزی ، جبیں طرازی ہے
(۱۹۳۰ ، نقوشِ مانی ، ۱۵۳). جب میرا دل آپ ہی آپ خدائے عز و جل کے حضور سربسجود ہو جانے کے لئے مچلنے لگتا تھا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۱۰). [سر + ب (حرفِ جار) + سجود (رک)].

ـــــ بَسَر (ـــــ فت ب ، س) م ف.
۱. اِس سرے سے اُس سرے تک ، اوّل سے آخر تک ، بالکل ، تمام ، پورے طور پر.

ایں بھی چلیا کوچ کر ریس بھر
سو یکتاد باجا ہوا سربسر
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۲).

نبیٔ مصطفیٰ کا جو مولود آیا
جہاں صافہ ہو سربسر جگمگایا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۷).

کنور کی بہن سب کہا سربسر
کہا یہ اودھ پور کا ہے کنور
(۱۷۵۶ ، قصہ کام روپ و کلاکام ، ۹۲). شاہ نے اُس کا احوال پوچھا اُس نے سربسر اپنی سرگزشت کہہ سنائی. (۱۸۰۳ ، سیرِ عشرت ، ۱۳۳).

زرّیں ہیں سقف و بام و در چمکے ہیں سب شجر حجر
جس طرف اُٹھ گئی نظر ، رنگِ طلا ہے سربسر
(۱۹۲۲ ، مطلع انوار ، ۳۵). ہو ہی ہے کسی نے کہا یہ کس سے سنا سربسر غلط. (۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۹۷). **۲. مسلسل ، لگاتار.**

گر مرے مانند بادل سربسر روتے تمام
کوہ جنگل ، آدمی ، جن بیدھ بشر روتے تمام
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۶۹).

لہریں مانندِ برق چمکتی ہیں سربسر
باقی یہ مچھلیوں کی تھرتی نہیں نظر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱). [سر + ب (حرفِ جار) + سر (رک)].

ـــــ بَصَحرا (ـــــ فت ب ، فت مع ص ، سک ح) صف ؛ م ف.
جنگل کی طرف رخ کیے ہوئے ؛ دیوانہ وار.

بس اب سربصحرا نکلتی ہوں میں
اسے ڈھونڈھ لانے کو چلتی ہوں میں

(۱۸۴۷ء ، سحرالبیان ، ۹۷). آخر مرنا اوّل مرنا پھر مرنے سے کیا ڈرنا ، پرچم یادا باد سربصحرا نکل کھڑے ہو. (۱۹۳۱ء ، رسوا ، خورشید بہو ، ۱۰۳). [سر + بہ (حرفِ جار) + صحرا (رک)].

---بفلک (---فت ب ، ف ، ل) صف.

بہت اونچا ، غیر معمولی بلند ، آسمان سے باتیں کرنے والا ، فلک بوس. ہمارا جلالی علم اُن اُونچے ٹیلوں اور ان سربفلک برجوں اور کلسوں پر اڑ رہا ہو گا (۱۹۰۵ء ، شوقین ملکہ ، ۴۷). عقل شعور کی سربفلک عمارت کے نیچے کی منزلوں میں سارا جیتا جاگتا ماضی آباد ہے. (۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۶). [سر + بہ (حرفِ جار) + فلک (رک)].

---بفلک کشیدہ (---فت ب ، ف ، ل ، سک ک ، فت ک ، ی مع ، فت د) صف.

آسمان کی بلندی کی طرف مائل ، حد سے زیادہ بلند ، غیر معمولی اونچا ، فلک بوس. رستم نامدار نے دیکھا ایک قلعہ پتھر کا نہایت مستحکم بنا ہے گرد خندق میں آگ روشن ہے ، شعلے آتش کے سربفلک کشیدہ ہیں. (۱۸۹۶ء ، لعل نامہ ، ۱ : ۵۷). اب جو چلے تو ایک سیدھے سربفلک کشیدہ پہاڑ کو طے کرنا پڑا. (۱۹۳۳ء ، سوانح عمری و سفرنامہ ، حیدر ، ۱۹۵). [سربفلک + ف : کشیدہ ، کشیدن - کھینچنا ، اونچا کرنا].

---بکف (---فت ب ، ک) صف ؛ م ف.

۱. **ہتھیلی پر سر رکھے ہوئے ، جان دینے پر آمادہ ، مرنے پر تیار.**

دیوانہ و فریفتہ و مست و سربکف
کہتے ہو اختلاط سے کیا کیا عتاب میں

(۱۸۵۲ء ، دیوانِ برق ، ۲۸۱). ایک فوج کے مقابل سربکف جانے کے لئے تیار ہو سکتا ہے. (۱۹۲۲ء ، باپ کا گناہ ، ۹۱). وہ بائیس سال تک جس مقصد کے لئے سربکف رہیں وہ پورا ہو گیا تھا. (۱۹۸۲ء ، آتشِ چنار ، ۹۰۳). ۲. **جانبازانہ ، دلیرانہ.** عالمِ اسلامیہ کی حریت طلبی اور آزادی کے لیے سربکف کوششوں کے آثار صاف نظر آ رہے ہیں. (۱۹۲۰ء ، پرید فرنگ ، ۱۱۵) [سر + بہ (حرفِ جار) + کف (رک)].

---بگریباں (---فت ب ، گ ، ی مع) صف ؛ م ف.

۱. **گردن جھکائے ہوئے ، پریشانی یا حیرانی میں مُبتلا ، فکرمند.**

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھیے
ناطقہ سربگریباں کہ اسے کیا کہیے

(۱۸۹۹ء ، غالب ، د ، ۱۲۲).

کیوں اہلِ شوق سربگریباں ہیں دوستو
کیوں خوں بہ دل ہے عہدِ جوانی کوئی لکھو

(۱۹۶۹ء ، جاناں جاناں ، ۱۱۵). ۲. **نادم ، شرمندہ.**

کیا سبب دیکھ رہا آئینہ اے شوخ تجھے
کیوں پشیماں نہ ہوا سربگریباں نہ ہوا

(۱۸۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۳).

رات کو یار کے چھپرے سے جو ہٹتا دامن
اپنے ہالے میں قمر سربگریباں ہوتا

(۱۸۳۹ء ، ریاض البحر ، ۳۴).

آرزو تھی کہ وہ کرتے گلۂ جامہ دری
اور میں وحشتو دل سربگریباں ہوتا

(۱۹۰۳ء ، نظم نگارین ، ۱۹). [سر + بہ (حرفِ جار) + گریباں].

---بلند (---فت نیز ضم ب ، فت ل ، سک ن) صف.

۱. **بلند قامت ، اونچے سر والا ، دراز قامت.**

تجھے شمع کے برابر سو کہہ سکوں کیوں میں
کہ نخلِ موم جدا سروِ سر بلند جدا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۱). قد بچۂ شتر کے برابر بہت خوش ترکیب و قوی شکل غزال جسم ، کوہ کفل نازک جلد سخت سم ، سربلند. (۱۸۹۰ء ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۹۵). ۲. **معزز ، ممتاز ، عالی مرتبہ.**

خاک سیتی سجن اٹھا کے کیا
عشق تیرے نے سربلند مجھے

(۱۷۱۳ء ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۸). بادشاہ کی قدم بوسی کی آرزو میں دور سے آیا ہے اس توقع پر کہ وزیر اس کو اپنی غلامی میں سربلند کرے. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۱۸۵). یہ مناسب اور زیبا ہے کہ آپ کو اعزاز «نائٹ کمانڈر طبقۂ اعلائے ستارۂ ہند» سے ممتاز و سر بلند کیا جائے. (۱۸۹۹ء ، حیاتِ جاوید ، ۲۸۳).

ملے جو خاک میں آنسو تو اس کا رونا کیا
کر اس کا شکر کہ نالوں کو سربلند کیا

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۵۹).

وہ اپنے سارے رفیقوں میں سربلند ہوا
شکستہ دل تھا مگر آج ارجمند ہوا

(۱۹۷۷ء ، خوشبو ، ۹۷). اف : کرنا ، ہونا. [سر + بلند (رک)].

---بلندی (---فت نیز ضم ب ، فت ل ، سک ن) امث.

عزّت ، افتخار ، مرتبہ ، سرافرازی.

اسی تھے شہاں میں ہوا سربلندی
نبیؐ کے غلاماں سوں ہے قطب منسوب

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۶۱).

نہیں قائم اگر ثمرہ خجالت سربلندی کا
تو پھل کس واسطے ہر نخل سے (ہے) سرنگوں ٹپکا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۳). بادشاہ احمد آباد سے محمود آباد میں آیا ... شیر خاں کو منصب پنج ہزاری و صوبہ داری احمد آباد سے سربلندی ہوئی. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۳۱).

جنھیں چاہیے عشق میں سربلندی
وہ طور چھوڑیں سوئے دار آئیں

(۱۹۳۲ء ، سنگ و خشت ، ۱۹۳).

گرجتا ہے پیامِ سربلندی
تری خاک آشنا آفاقیت میں

(۱۹۵۸ء ، سمندر ، ۳۰). [سربلند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بمہر (---فت ب ، ضم مع م ، سک ہ) صف.

بند کر کے مہر لگایا ہوا ، سربستہ ، بند. کوزہ پانی کا کہ حضرت کے سرہانے سربمہر دھرا تھا. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۰۰). ایک ناؤ دیکھی کہ اوس میں تیس شخص سربمہر دھری ہیں. (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۱۸۳). جو کچھ آپ کو فرمانا ہے ایک کاغذ پر لکھیے و لفافہ میں رکھ کر سربمہر فرمائیے. (۱۸۷۳ء ، فسانۂ معقول ، ۱۵۹).

قاصد کو سَربمُہر لفافہ کیا سُپرد
تاکیدِ التماسِ زبانی بھی کی ہزار

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۸۷) وہ غیر حاضر ہونے سے پہلے میرے لئے ایک سربمہر بنڈل چھوڑ گیا تھا (۱۹۶۹ ، دیوار کے پیچھے ، ۵۰). [سر + ب (حرف جار) + مہر (رک)].

---بمُہر پیش نہاد / پیش کَش (---فت ب ، ضم مع م ، سک ہ ، ی مع ، کس ن/ ی مع ، فت ک) امث.
ٹھیکیدار کا تخمینہ جو مہر شدہ لفافے میں ہو (علمی اُردو لغت). [سربمہر + پیش نہاد / پیش کش (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن). (الف) صف.
۱. **مُنھ بند کیا ہوا ، مُنھ ڈھکا ہوا ، بند.** مٹی کے برتن میں رکھیں اور سربند کر کے دفن کر دیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷۳). ایک سربند لفافہ مرزا صاحب کے ہاتھ میں دیا. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۹). شاہی محل کے چور دروازے سے باسفورس کے پانی میں ایک سربند تھیلا جو خون آلود بھی تھا پھینکا گیا. (۱۹۳۳ ، تین پیسے کی چھوکری ، ۲۲). ۲. **جس کا راستہ مسدود ہو.** شاہ... ملک کو ویران اور قلعہ کو سربند کر کے تسخیر کرے گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۶۹۳). پولیس افسر کوچوں کی فراخی میں کوشش کرتا اور ان کو سربند کرتا اور آلائش سے پاک صاف رکھتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۶). ایک بابو جی کو بھی محلے والوں نے پکڑا کہ سربند گلی میں کیسے آئے. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۱). (ب) امذ. **پٹی جو عورتیں سر پر باندھتی ہیں ، سر پر لپیٹنے کا کپڑا ، پگڑی.**

کمربند و سربند کا جھکجھکٹ قبا لال چادر کپڑا لکلکٹ

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۹).

ہے تن پُر داغ جاڑوں میں قبا کم خواب کی
موئے سر کو عشق نے سر بند شالی کر دیا

(۱۸۳۶ ، دیوان مہر (آغا علی مہر) ، ۴۷). وہ اپنے شوہروں کے لئے... سیپی کے کانٹوں کا کنگن اور سربند تیار کرتی تھیں. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۷۹). سر پر دو سینگ ہیں جن کے درمیان ایک لمبا سربند ہے. (۱۹۵۹ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۱۶۹). ۳. **ڈاٹ ، کاگ ، ڈھکن وغیرہ جس سے کسی چیز کا مُنھ بند کیا جائے.** جب کسانوں کو تشنگی ہوئی تو وہ بخیال اس کے کہ اس میں پانی ہے اوس پر ٹوٹ پڑے اور اس کا سربند توڑ کر ایک چھوٹا پیالہ ڈبو کر پانی لینا چاہا. (۱۸۹۰ ، ماہنامہ حسن ، ا کتوبر ، ۵۸). ۴. **نٹھا ؛ بڑی رگ.** ایک رگ کا سربند زانو باز میں ہے اس پر سوزن چُوبا کر قدرے خون نکالیں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۳۷). ۵. (نَباتی) **ہر قسم کے کپڑے کی سرکیوں کے بغیر بُنے چھوڑے ہوئے تانے کے تار ، جیسے تولیوں ، چادروں ، کمبلوں اور دریوں وغیرہ کے ہوتے ہیں.** (ا ب و ، ۲ : ۵۹). [سر + بند (رک)].

---بہ جَیب (---فت ب ، ی لین) صف ؛ م ف.
رک : سربجیب.

ہوں سربہ جیب جو یادِ عذارِ رنگیں میں
قبائے گُل کی طرح ہو گیا گریباں سرخ

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۷۱).

مقامِ فکر ہے نیرنگیٔ ریاضِ جہاں
وہ کون غنچۂ گُل ہے جو سربہ جیب نہیں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۲۹). [سر + بہ (حرفِ جار) + جَیب (رک)].

---بہ زانُو (---فت ب ، و مع) صف ؛ م ف.
رک : سربزانو.

سربہ زانو ہوں درد سے اے جاں
شب سے رہتا ہوں تا سحر گریاں

(۱۸۵۸ ، تاریخ غرائب ، ۹). [سر + بہ (حرفِ جار) + زانُو (رک)].

---بہ سَر (---فت ب ، س) م ف.
رک : سربسر. یہاں تک کہ آخر کار اس کو سربہ سر ترک کر دینا... آسان ہو جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۶۲). لیکن افکار کی کاشت اور گوہر فکر کی روئیدگی سربہ سر امید ہی کے اندر سفر ہے. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۳۸). [سر + بہ (حرفِ جار) + سر (رک)].

---بہ فَلَک (فت ب ، ف ، ل) صف.
رک : سربفلک. فنون لطیفہ کی حیاتِ نو کا... مظہر ان سر بہ فلک عمارتوں کو سمجھا جاتا ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۳۴۴). [سر + بہ (حرفِ جار) + فلک (رک)].

---بہ گَرِیباں (---فت ب ، گ ، ی مع) صف ؛ م ف.
رک : سربگریباں. میں اور میرا مالک اپنی مصیبت اور آفت پر خون کے آنسو بہا رہے تھے اور افسردہ خاطری سے سربہ گریباں تھے. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۳). [سر + بہ (حرفِ جار) + گریباں (رک)].

---بہ مُہر (---فت ب ، ضم مع م ، سک ہ) صف.
رک : سربمہر. اگر فرماؤ تو ایک رقعہ سربہ مہر اپنے مطلب کا لکھ کر دوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۰). اب جدید علم کلام کے مرتب کرنے والے کا یہ کام ہے کہ ان بزرگوں نے جن خزانوں کو سربہ مہر رکھا تھا ان کو وقف عام کر دے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۹). [سر + بہ (حرفِ جار) + مہر (رک)].

---بَیت (---ی لین) امذ.
غزل اور قصیدے کا مطلع یا شاہ بیت.

سرِ دفترِ عالمِ معانی ہے عشق
سربیتِ قصیدۂ جوانی ہے عشق

(۱۹۲۷ ، مے خانۂ خیام ، ۲۹). [سر + بیت (رک)].

---بھارا امذ.
ایک وضع کا تھیلا جس کے سرے الگا کر پیٹھ پر لاد لیتے ہیں.

کیا بدھیا ، بھینسا ، بیل شتر ، کیا گوئی ، پلّا ، سربھارا
کیا گیہوں ، چاول ، موٹھ ، مٹر ، کیا آگ ، دھواں ، کیا انگارا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۹). [سر + ا : بھار - بوجھ + ا ، لاحقۂ نسبت].

---پَرَسْت (ـــفت پ ، ر ، سک س) امذ.
پرورش اور دیکھ بھال کرنے والا ، حامی و مددگار ، خبر گیری کرنے والا ، نگہبان ؛ خاندان کا بزرگ. جو کوئی اُس کا ولی اور سرپرست ہو اس کی نظر میں بچے کی تندرستی اور زندگی کا بیمہ لینے والی (مس) ٹھیری. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۱۴) . ابن عسا کر جیسے ضعیف روایتوں کے سرپرست بھی اس روایت کو غریب کہنے کی جُرات کرتے ہیں . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۸۰). ایسا دولت مند اور ترقی یافتہ سرپرست مل جائے جو اُن کی حاجت روائی کر سکے.(۱۹۸۲ ، روداد چمن ، ۲۶). [سر + ف : پَرَست ، پَرَسْتِیدَن ـ پوجنا].

---پَرَسْتانَہ (ـــفت پ ، ر ، سک س ، فت ن) صف ؛ م ف
سرپرست کی مانند ، مربیانہ ، بزرگانہ. کمرے کو جاتے ہوئے بوڑھا سے سرپرستانہ گفتگو کی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۰۷). اُردو کے تمام نقادوں کے سرپرستانہ انداز اور بعض شاعروں کے قلمی پشے کے باوجود پاکستان میں ہمیشہ دو ایک ایسے شاعر کیوں موجود رہے ہیں. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۱۷). [سرپرست + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---پَرَسْتی (ـــفت پ ، ر ، سک س) امث.
دیکھ بھال ، نگہبانی ؛ حمایت ، امداد.

> کچھ زلف نے کی نہ سرپرستی
> قد کی نہ چلی دراز دستی

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۰). انہوں نے کشمیر کے متعلق تحریک کی اعانت اور سرپرستی فرمانا شروع کر دی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۳). اف : کرنا ، ہونا. [سرپرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پِسْتان کس اضا(ـــکس پ ، سک س ، غنہ) امذ.
چھاتی کی گھنڈی ، پستان کا مُنھ ، بھٹنی (فرہنگ آصفیہ). [سر + پستان (رک)].

---پُل کس اضا(ـــضم پ) امذ.
پل کا سرا ؛ مراد : پل صراط کا سرا.

> نزع میں گور میں میزاں پہ سرپل پہ کہیں
> نہ چھٹے ہاتھ سے دامان معلٰی تیرا

(۱۹۰۷ ، حدائق بخشش ، ۱ : ۶). [سر + پل (رک)].

---پَنْجَہ (فت پ ، سک ن ، فت ج) امذ.
ہاتھ کا پنجہ ، مضبوط پنجہ.

> او بازو کی قوت سوں جنگجو بلی
> قوی کیتے سرپنجہ اپنا علی

(۱۶۷۹ ، خاورنامہ ، ۶۷۹).

> اُسے بھی کیا ایک دم میں زبوں
> کیا اس کے سرپنجے کو غرق خوں

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۱۶۵).

> پنجہ تھا کہ سرپنجۂ ضرغام عدو گیر
> عل تھا کہ ہے زیر جگر گوشۂ شبیر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۷). [سر + پنجہ (رک)].

---پَنْچ (ـــفت پ ، غنہ) امذ.
پنچوں کا سردار ، چودھری ، میرمجلس ، پردھان ، صدر.

> جرأت کا تیرا بڑ دلا کہکشاں
> ثوابت کے سرپنچ میں ہے نشاں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۳). اس مجلس نے بادشاہ کو امور دینیہ میں سرپنچ مقرر کیا. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۱۳۵).

> بحث مضموں میں وہ اگر پنچ
> یہ حلّو نکتے میں ہے سرپنچ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۸۱). اس کی مجلس منتظمہ میں ایک سرپنچ اور تین سو پنچ تھے. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۸). [سر + پنچ (رک)].

---پَنْچی (ـــفت پ ، سک ن) امث.
سرپنچ کا کام یا منصب ، سرداری ، صدارت. آپ کی سرپنچی میں علمائے شہر نے پیرزادہ اعظم الدین خان ... کے خاندانی نزاع کا فیصلہ کیا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۳۰۰). [سرپنچ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پوش (ـــو مج) امذ.
۱. ڈھکن خصوصاً رکابی اور پیالے وغیرہ کا ، ڈھکن ، ڈھکنا ، چپنی ؛ خوان پر ڈالنے کا کپڑا. خلاصے کا سرپوش اڑا کر محمد رسول اللہ کے نزدیک بھیجے. (۱۵۰۰ ، معراج العاشقین ، ۲۳).

> خجالت طبق ہے دھرت پان کا
> کہ ڈھانکے ہے سرپوش اسمان کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۲).

> کُھل جائے میرے خون کا سربستہ راز ابھی
> سرپوش گر اٹھائے کوئی اس کے طشت کا

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۸۱). رکابی جوان کہیں بھیجا کرو اس پر سرپوش ضرور ڈھک دیا کرو. (۱۸۷۸ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۳). خادم گوشت کو طبق میں رکھ کر اس پر سرپوش ڈھانک کر حضرت کی خدمت میں لائے. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۳۹). بہت سے طبق بہت سی کشتیاں رکھی ہیں ، اُن پر زربفت کے سرپوش پڑے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۸۲). ۲. (طنزاً) ٹوپی ، ہیٹ. انگریز کھانے کے کمرے میں داخل ہوتے وقت اپنا سرپوش اُتار دیا کرتے ہیں اب میں پگڑی کیسے اتارتا. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۳۱۲). ۳. (چھپائی) داب کا ڈھکن جو چھپائی کے وقت چھپنے والے کاغذ کے اوپر حفاظت کے لئے رکھ دیا جاتا ہے ، فرما ، فریم (ا ب و ، ۳ : ۲۲۵). [سر + ف : پوش ، پوشیدن ـ چھپانا].

---پوش خَلِیَّہ (ـــو مج ، فت خ ، کس ل ، شد ی بفت) امذ
(نباتیات) ڈھکنے کی طرح کا خلیہ. دو حلقہ نما خلیے اور ایک سرپوش خلیہ (Lid-Cell) متفرق و ممتاز ہوتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۵۹۳). [سر پوش + خلیہ (رک)].

---پوش کُھل گیا فقرہ.
راز پوشیدہ ظاہر ہو گیا.

لے کاوش خیال مزہ جوش کھل گیا
ٹوٹا جو دل کا آبلہ سرپوش کھل گیا
(۱۸۳۹ ، نکہت (نوراللغات)).

---پیچ (---ی مج) امذ.
بادشاہوں ، نوابوں اور امرا کی پگڑی کے اوپر باندھنے کا موتی یا جواہرات کی لڑی کی شکل کا زیور ، جیغہ نیز پگڑی . بادشاہزادہ بہت جلد طرح دار روپہرے بادلہ کا جامہ پہنتا ہے ... چیرا و سرپیچ باندھتا ہے. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۵).
ترے آویزۂ سرپیچ کا اے قبلۂ خلق
صاف قندیل درِ مسجدِ اقصا گوہر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۶). اُمرا جیغہ ، سرپیچ اور شہزادے کلغیاں بھی لگاتے تھے. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۰). تمہیں خلعت اور سرپیچ کہاں سے دوں، خیر یہ تسبیح دیتا ہوں فقیر کا تبرک سمجھ کر قبول کرو. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویسان ، ۹۳).
[سر + ف : پیچ ، پیچیدن ـ لپیٹنا].

---تاب صف.
منھ موڑ لینے والا (حکم وغیرہ سے) ، منحرف ، نافرمان ، سرکش
کس کا مقدور کہ سرتاب ترے حکم سے ہو
جو ترا امر ہے الحق جو کہے تو صدق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۱). اڈیسہ کے سرتابوں نے فرمان پذیری اختیار کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۸).
اس کی گیرائی سے تھا سرتاب کل تک قندھار
منحرف آج اس کی دارائی سے قطعن ہو گیا
(۱۹۳۰ ، بہارستان ، ۵۳۱). [سر + ف : تاب ، تافتن ـ موڑنا

---تا پا (---فت ب) م ف ؛ صف.
سر سے پانو تک ، اول سے آخر تک ، بالکل ، تمام تر.
کہ میں غرقِ گنہ سرتاپا ہوں
اسیرِ نفسِ کافر ماجرا ہوں
(۱۷۰۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۹). حسد و کینہ کا سرتاپا نقشہ شقی ازلی و ابدی ناک بھوں تیوری چڑھی سامنے شاہ کے آ کر گردن بپے تسلیم اس نے خم کی. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۵۱). ہم سرتاپا بڑے آدمیوں کی طرح دراز ہو گئے. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۱۲۱). [سر + تا (حرفِ جار) + ب (حرفِ جار) + پا (رک)].

---تا بہ قدم (---فت ب ، ق ، د) م ف.
رک : سرتاپا.
ہر ناز میں کرتا ستم ایجاد غضب ہے
سرتابقدم وہ بُتِ بیداد غضب ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۳).
سرتابقدم ہے وہ بتِ رشکِ چمن سرخ
لب سُرخ ہیں رخ سُرخ دہن سُرخ بدن سرخ
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۲۵). [سر + تا (حرفِ جار) + ب (حرفِ جار) + قدم (رک)].

---تابی امث.
سرکشی ، نافرمانی ، حکم عدولی ، بغاوت.
کرم کیا ہوتے ہو موجود ہیں مرجانے کو
ڈر پتنگوں کو نہیں شمع کی سرتابی سے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۲). رعیت کی سرتابی سے لشکرِ شاہی میں آذوقہ کم پہنچتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۶). تو نے اس کے لئے فرمانِ شاہی سے سرتابی کی بھی پروا نہ کی. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۳۷). اُن کے حکم سے کسی کو سرتابی کی مجال نہ تھی (۱۹۸۸ ، قومی زبان، کراچی ، جولائی ، ۲۷). [سرتاب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تابی کرنا ف م.
منھ موڑ لینا ، انحراف کرنا ، نافرمانی کرنا ، سرکشی کرنا. اس وقت ہیولا کی اقسام یحد قبول کرنے سے عقل سرتابی نہ کرے گی. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۱۸). فیصلہ ناقابلِ تغیر ہے کون اس سے سرتابی کرسکتا ہے. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۸۳۹).

---تاپا م ف ؛ صف.
رک : سرتاپا.
گرچہ معشوق کے رتبے کوں کیا حاصل سراج
بزمِ غم میں شمع ہو جلتا ہے سرتاپا ہنوز
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۷). خدا کی راہ میں سرتاپا حاضر ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۲). طبرانی اور بیہقی وغیرہ نے جو روایتیں نقل کی ہیں ... سرتاپا خُرافات اور لغو ہیں . (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۵). آپؐ کا سرتاپا وجود ... معجزہ تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳). [سر + تا (حرفِ جار) + پا (رک)].

---تا پا چُپ بُت کاٹھ مارا کہاوت.
بالکل خاموش اور بے حس و حرکت. مختصر یہ کہ حواس خمسہ میں خلل پڑا دماغ کھو کھل ہوا دھوس کا فانوس خیال اور میں سرتاپا چپ بُت کاٹھ مارا ہو گیا. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۱۰).

---تاج (الف) امذ.
۱. آقا ، سردار ، مالک.
نبیؐ صدقے قطب جم کاج کرتا ہے کہ پنجتن کے
سکل شاہاں کا سو سرتاج ہو مشہور دستا ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۰).
یہ رتبہ حبیبِ خدا کا ہوا
کہ سرتاج سب انبیا کا ہوا
(۱۸۳۷ ، صیدیہ ، ۱۲۷). کالیداس شعرائے سنسکرت کا سرتاج ہے. (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۳۹). شعرکا سرتاج غالب پرانے زمانے کا آدمی تھا (۱۹۳۶ ، ریاض، نثر ریاض خیرآبادی ۹۳). **۲. شوہر نیز شوہر سے خطاب کا کلمہ.**
وہ کہتی تھی کیونکر میں اٹھوں اے مرے سرتاج
والی انہیں قدموں کی بدولت ہے مرا راج
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵). اس کا فرض اپنے سرتاج کی محبت اور اس کی دولت و اولاد کا انتظام کرنا ہے (۱۹۰۹ ، فلسفۂ ازدواج ، ۳۸). عورت کی قسمت وہی ہے جو اس کے سرتاج کی.

(۱۹۶۱ء، سراج الدولہ (ترجمہ)، ۸۹). (ب) صف. ممتاز، اعلیٰ، بہترین (شخص یا چیز)، موجبِ افتخار.

کہ تاریاں میں وو تار سرتاج ہے
کہ جس میں شرم ہور کچ لاج ہے

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۶۳). واقعی تمہاری بی بی بہو بیٹیوں کی سرتاج ہے. (۱۸۹۲ء، خدائی فوجدار، ۱ : ۲۳۹). ادب میں اور بہت سی تصنیفات ہیں لیکن سب کی سرتاج کتاب العمدہ ہے. (۱۹۱۴ء، شبلی، مقالات، ۲ : ۳۰). [سر + تاج (رک)].

---تاج بنانا محاورہ.
سردار بنانا، فخر خاندان یا باعثِ عزت تصور کرنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---تا سر (---فت س) م ف ؛ صف.
اوّل سے آخر تک، بالکل تمام تر، سب، سب کا سب.

تو نے عزت دی مجھکو سرتاسر
ہوئی تیرے سبب سے نام آور

(۱۸۲۸ء، سراپا سوز، ۵۱).

گردنِ پاک ہے ایک شمعِ شبستانِ صفا
سورۂ نور کی تفسیر ہے یا سرتاسر

(۱۸۵۸ء، سحر (نواب علی خان)، قصائد، ۶). علم و فن کی صحبتوں کا سرتاسر خاتمہ ہو گیا. (۱۹۴۰ء، کاروانِ خیال، ۹۲). میرا ماحول سرتاسر ادبی اور صحافتی تھا. (۱۹۸۲ء، میری زندگی فسانہ، ۲۷۵). [سر + تا (حرفِ جار) + سر (رک)].

---تا قدم (---فت ق، د) م ف ؛ صف.
رک : سرتاپا.

ڈوبے نورتن مانند سرتا قدم
سو کنکم و کیسر سو سر کھند کدم

(۱۵۶۴ء، حسن شوقی، د، ۱۰۵).

جوانیچہ کرتی ہے دل پر ستم
کرے جونکہ معشوق سرتا قدم

(۱۶۳۸ء، چندر بدن و مہیار، ۹۰).

بدن مخمل ستی اوسکا صاف و نرم و رنگیں ہے
گویا سرتا قدم بناتو سقلاتی ہے وہ لونڈا

(۱۷۱۸ء، دیوانِ آبرو، ۸).

سرتاقدم ہیں شوق ترے طالبِ جمال
مشتاق روزہ دار کھڑے ہیں ہلال کے

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۳۰۰). [سر + تا (حرفِ جار) + قدم (رک)].

---تراش (---فت ت) امذ.
بال تراشنے کا کام کرنے والا شخص، حجام، نائی. حجاموں کے فن میں سرتراش جسکو فارسی میں موتراش ... کہتے ہیں. اہلِ ہند غلطی سے اس کو حجام کہتے ہیں. (۱۸۳۵ء، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۶۶). [سر + ف : تراش، تراشیدن = کاٹنا، چھیلنا].

---تراشی (---فت ت) امث.
۱. **نائی کا کام یا پیشہ، حجامت، بال مونڈنا.**

سر تراشی کے مخترع ہم ہیں
کب اب اونچی دکان رکھتی ہے شمع

(۱۷۹۵ء، قائم، د، ۷۲). نخلبند اجل سر بلندوں کے شجرِ قامت کی سرتراشی کرنے لگا. (۱۸۸۲ء، طلسم ہوشربا، ۱ : ۳۳۸). گلو حجام ہے مولانا محمد فخرالدین کی سرتراشی کرتا ہے. (۱۹۳۹ء، شیرانی، مقالات، ۲۹۸). [سرتراش + ی، لاحقۂ کیفیت].

---تسلیم جھکانا / خم کرنا محاورہ.
حکم ماننا، اطاعت کرنا، عجز کا اظہار کرنا.

جھکاتے ہے سرِتسلیم ماہِ نو ہر وہ
غرورِ حسن سے کس کا سلام لیتے ہیں

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۱۲۷). ہلاکت کے آگے سرِتسلیم خم نہ کرو، اور اپنی عنانِ اختیار اس کے ہاتھ میں نہ دو. (۱۹۱۳ء، مضامین ابوالکلام آزاد، ۳۵).

ہے عجب رنگِ حکومت کا دمِ سیرِ چمن
شاخِ گل بھی سرِتسلیم جھکا دیتی ہے

(۱۹۲۸ء، سرتاج سخن، ۷۸).

---تسلیم خم ہونا محاورہ.
۱. **راضی برضا ہونا، تابع فرمان ہونا.**

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا
سرِتسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

(۱۸۳۶ء، آتش (نوراللغات)).

خم ہے سرِتسلیم مرا آپ کے آگے
پیری ہے تواضع کے سبب میری جوانی

(۱۹۲۳ء، بانگِ درا، ۵۲). ۲. **عاجز ہونا.**

عجز ہے میلاد کی تعریف سے
خم قلم کا یاں سرِتسلیم ہے

(۱۸۸۷ء، خیابانِ آفرینش، ۳۷).

---تیز (---ی مج) صف.
نکیلا، نوکدار، تیز نوک والا.

مژۂ چشمِ فتنہ گر سرتیز
ذبح کرنے کو خنجرِ خونریز

(۱۸۲۸ء، سراپا سوز، ۲۵).

دنیا میں کوئی صاحبِ جوہر نہیں مجھ سا
سرتیز کوئی دشنہ و خنجر نہیں مجھ سا

(۱۸۷۴ء، انیس، مراثی، ۲ : ۳۳۵).

سوسن کو ملی ہیں دس زبانیں
سرتیز انی ہوئی سنانیں

(۱۹۲۸ء، تنظیم الحیات، ۲). [سر + تیز (رک)].

---جوش (---و مج) (الف) صف.
وہ عرق جو جوش کھا کر اوپر آ جائے، دُرد کی ضد ؛ (مجازاً) صاف، عمدہ، منتخب، خالص (شوربہ یا شراب وغیرہ).

نہ تو پہچانتے ہیں دُرد نہ سرجوش یہ لوگ
اپنے عالم میں ہیں سب مست خبر کچھ بھی نہیں

(۱۸۳۶ء، ریاض البحر، ۱۳۱).

ہمیں دُرد سرجوش اغیار کو
دورنگی یہ پیر مغاں کچھ نہیں

(۱۹۱۱ ، تسلیم ، د ، ۱۶۲)۔ عراق نے غزل کی شراب کو زیادہ تیز اور سرجوش کر دیا۔ (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۲۰)۔ ۲. **اُبلتا، چھلکتا ہوا۔**

ہے کون سا دَم کہ تازہ نوحہ
سرجوش لب و دہاں نہیں ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷۰)۔

دودِ جگر نے دل پہ جو سرجوش سا ڈھکا
سینے میں دل ہے ساغرِ سرجوش سا ڈھکا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۳)۔ (ب) امذ. ۱. **اُبال ، جھاگ ، کف ؛ (مجازاً) نچوڑ ، ماحاصل ، خلاصہ۔**

میخانۂ جگ کا جس نے سرجوش کیا
اس ہاتھ سوں عالم نے قدح نوش کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۷)۔

شرابِ حسن کا سرجوش ہو تم
کہ نکلے جب بہت چھانا جہاں کو

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۱۹۱)۔ ۲. **تیز شراب۔**

نشا سرجوش جوانی کا ہے جب تک مجھکو
نہ سنونگا میں کلام و نہ پیام واعظ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۹)۔ انگریزی لٹریچر کا سرجوش آزادی پی پی کر مست ہو گئے۔ (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۵۲)۔

جھکا دے تشنہ کاموں کو جما دے رنگ عقل میں
پلا دے ساقیا سرجوشِ ریحانی و حمرائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفہ ولا ، ۲۶)۔ (ج) م ف. **مستی یا سرشاری کے ساتھ۔**

اس میکدے میں مثلِ خم بادہ مصحفی
دو دن ہمارے دل کے بھی سرجوش ہوئے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور)، ۲۸۶)۔ [سر + جوش (رک)]۔

---جوشی (---و مج) امث.
جوش ، طغیانی ، مستی۔

کھولا مِری خامشی کا پردہ
سرجوشیٔ عرضِ مدّعا نے

(۱۹۱۷ ، رعب ، ک ، ۱۹۵)۔

سرجوشیٔ نشاط کا ساماں ہے آج کل
رنگینیوں کا نام گلستاں ہے آج کل

(۱۹۳۱ ، عروسِ فطرت ، ۱۷)۔ [سرجوش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---چَشْمَہ (---فت چ ، سک ش ، فت م) امذ.
۱. **وہ جگہ جہاں سے کوئی چشمہ یا دریا برآمد ہوتا ہے ؛ منبع۔**

ہماری چشمِ تر سے متصل آنسو نکلتے ہیں
یہ سرچشمے برابر جاگتے سوتے اُبلتے ہیں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۲۱۷)۔ ۲. **(مجازاً) کسی بھی چیز کے نکلنے کی جگہ ، منبع ، مبدا۔** ظلماتِ کفر سے سرچشمۂ حیات کوں پہنچایا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳)۔ یونانی عیسائیوں کی قومی زندگی کا سرچشمہ خیال کئے جاتے تھے۔ (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۲۰۷)۔ اکثر بیہودہ روایتوں کا سرچشمہ انہی کی تصانیف ہیں۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۲)۔ دُکھ کا سرچشمہ خواہ ناانصافی ہو خواہ کمزوری ، لیکن دُکھ اپنی جگہ ایک حقیقت ہے۔ (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۲۳)۔ [سر + چشمہ (رک)]۔

---چنگ (---فت چ ، غنہ) امث ؛ (قدیم : امذ).
ہاتھ کی ضرب جو قوت کے ساتھ کسی کے سر پر ماری جائے ، دھول ، چپت ، چوٹ ، صدمہ۔

مشابہ یار کے توسن سے اب کس کو بتاؤں میں
طرح بجلی کے میں دیکھا نہیں سرچنگ آتش کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳)۔

سرچنگِ روزگار سے غافل ہیں وہ ہنوز
پھرتے کلاہ کج ہیں جو سر پر دھرے ہوئے

(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۹۷)۔ [سر + چنگ (رک)]۔

---چنگ اُٹھانا محاورہ.
مصیبت میں مبتلا ہونا ، رَک اُٹھانا ، چپت کھانا۔ جس نے کہ ایسے موقع پر متابعت نفس کی کی ہے مقرر سرچنگ اُٹھائی۔ (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۵۵)۔

سرچنگ جو یہ ظالمِ خودسر نے اٹھائی
تلوار غضب ہو کے ستمگر نے اٹھائی

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۹۸)۔

---چنگ پڑنا محاورہ.
طمانچہ یا ضرب لگنا ، صدمہ پہنچنا۔

پڑی ہے ساتھ ہی سرچنگ اِک موجِ حوادث کی
حبابوں نے جب اس بحرِ جہاں میں سر ابھارا ہے

(۱۸۶۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۶۱)۔

---چنگ جڑنا محاورہ.
چپت مارنا ، دھول لگانا ، صدمہ پہنچانا۔

سلطنت کی نہ طمع چرخ زبردست سے رکھ
کوئی سرچنگ نہ جڑ دے کہیں افسر کے عوض

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۷۳)۔

---چنگ دینا محاورہ.
ضرب لگانا ، چوٹ مارنا ، صدمہ پہنچانا۔ بولے کبر کہ اس خودسر کے سر میں سمائی ہے سرچنگ معقول دینے ملازمانِ شاہی سے نکل جانے کی۔ (۱۸۸۰ ، طلسمِ فصاحت ، ۱۶۳)۔ یہ فوج کیا مال ہے جو وہ سرچنگ معقول دوں کا کہ بھاگتے راہ نہ ملے۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۹ : ۹)۔

---چنگ کھانا محاورہ.
صدمہ اُٹھانا ، چوٹ پڑنا ، طمانچہ یا ضرب لگنا۔

سو سر کا جو ہو آئے تو مقبول نہیں یاں
کھائی نہیں جس رند نے سرچنگِ خرابات

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۳)۔ جن نے تکبر و نخوت و رعونت کی اندک

زمانے میں ایسی سرچنگ کھائی کہ خاک میں مل گیا۔ (۱۸۰۵ء ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۱۱)۔

---چنگ لگنا محاورہ۔
صدمہ پہنچنا ، چوٹ پڑنا۔

لگے گی دم میں سرچنگ زمانہ سر اٹھانے پر
نہ اِتنا منعمو فوارہ سان اُچھلو خزانے پر

(۱۸۳۸ء ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۶۶)۔

---چنگ مِلنا محاورہ۔
سزا پانا ، صدمہ اُٹھانا۔ سرہنگ کو سرچنگ معقول ملی ہے کہ یہ پیوندِ خاک ہو گیا ہے۔ (۱۹۰۲ء ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۳۲۳)۔

---چنگی (---فت ج ، غنہ) صف۔
سرچنگ (رک) سے متعلق یا منسوب ، ڈھول ڈھمّے کا / کی۔ جس زبان کی پیشینگوئی کی ہے اس کا نام سرچنگی اردو ہے یہ اردو بڑی قیامت خیز ، فتنہ انگیز ہو گی۔ (۱۹۱۵ء ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۱۲)۔ [سرچنگ + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---حَد (---فت ح) امث ؛ (امذ ، شاذ)۔
۱. کسی کی انتہائی حد ، انتہا ، وہ علامت جو ایک مُلک یا علاقے کو دوسرے علاقے یا ملک سے الگ کرے (کسی علاقے کا) ، نیز آخری حصّہ (کسی جگہ کا)۔

اپنی کی ولایت کی سرحد میں آئے
ہیں اُس میں تو چلتے بھی اب عدو چھپائے

(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۱۲۸)۔

ہوا معلوم یوں مجکوں کہ نقدِ ہوش کھو دے گا
سراج اب بےخودی کے ملک کا سرحد ہوا واقع

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۴۹۸)۔ بعد ان کے وہ پہاڑ اور گھاٹیاں جو سرحد مشرق پر واقع ہیں۔ (۱۸۳۵ء ، مزید الاموال ، ۱۳۶)۔ مدینے سے کوسوں دور شام کی سرحد پر یہ خونی منظر درپیش تھے۔ (۱۹۰۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۱۹)۔ بسوں نے ان سب کو لے جا کر ایک سنسان سرحد پر چھوڑ دیا۔ (۱۹۸۱ء ، قطب نما ، ۳۰)۔ **۲. کسی چیز کا کنارہ۔** ہر انگور کے کنارے پر گہرا رنگ بھرنا چاہیے اور درمیان میں ہلکا رہنا چاہئے تا کہ انگور کی سرحد نمایاں رہے (۱۹۳۵ء ، کپڑے کی چھپائی ، ۲۱)۔ **۳. (مجازاً) حدِ فاصل ، فرق ، امتیاز** نباتات اور حیوانات میں تم نے جو سرحد قائم کی تھی وہ ٹوٹ جاتی ہے (۱۹۰۳ء ، شبلی ، مقالات ، ۷ : ۵۳)۔ طبیعیات ہی کے انکشافات سے طبعیات و مابعدالطبیعات کی سرحدیں مٹتی سی نظر آتی ہیں۔ (۱۹۴۷ء ، افکار و اذکار ، ۷۱)۔ [سر + حد (رک)]۔

---حَدّا (---فت ح ، شد د) امذ۔
(کاشتکاری) **وہ جگہ جہاں کئی کھیتوں کی حد ملتی ہو** (ا ب و ، ۵ : ۹۷)۔ [سرحد (د مشدد) + ا ، لاحقۂ تکبیر]۔

---حَدات (---فت ح) امث۔
سرحد (رک) کی جمع ، سرحدیں۔ حیدرآباد کی سرحدات سے ملحق ... برطانوی ہند کے ہندو رضاکاروں کو حیدرآباد میں داخل نہ ہونے دینے کی استدعا صاف اور واضح الفاظ میں مسترد نہیں کر دی تھی؟ (۱۹۷۰ء ، بُرشِ قلم ، ۳۵۳)۔ [سَرحد + ات ، لاحقۂ جمع]۔

---حَداتی (---فت ح) صف۔
سرحدوں سے متعلق ، سرحدوں کا ، سرحدی۔ تمام چھوٹی اقوام کے لیے علاقائی تحفظ اور سرحداتی سالمیت کی ضرورت ہے۔ (۱۹۶۹ء ، جنگ ، کراچی ، ۲ جون ، ۳)۔ [سرحدات + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---حَدْدار (---فت ح ، سک د) امذ۔
مالک کی سرحد کے محافظوں کا افسر۔ ہر ایک سرحد دار پچیس ہزار سوار و پیادہ کا مالک تھا۔ (۱۸۹۰ء ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۲)۔ [سرحد + ف : دار ، داشتن = رکھنا]۔

---حَدداری (---فت ح) امث۔
ملک سرحد کی دیکھ بھال اور حفاظت کا کام۔ چوکیداری بھی کریں اور سرحد داری کی خدمت بھی انجام دیں۔ (۱۹۲۶ء ، غلبۂ روم ، ۲۶)۔ [سرحد دار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---حَدَّن (---فت ح ، شد د بفت) امث۔
پاکستان کے صوبہ سرحد کی رہنے والی عورت۔ ایک پنجابن ، ایک سرحدّن ، ایک بلوچن اور ایک سندھن گویا گھر کیا ہو گا ، ون یونٹ (One Unit) ہو گا۔ (۱۹۵۷ء ، خالہ ابوا کے نام خطوط ، ۳۶)۔ [سرحدّ + ن ، لاحقۂ صفت و مونث]۔

---حَدی (---فت ح) صف۔
۱. سرحد سے متعلق یا منسوب ، سرحد کا / کی ، کنارے کا / کی۔ آرمر (Armour) کے سرحدی منطقہ (Boundary Zone) کے نام سے موسوم کیا ہے۔ (۱۹۳۳ء ، اسنانیات ، ۳۳۵)۔ **۲. کسی ملک کی سرحد کے علاقے میں رہنے والا ، سرحد کا باشندہ۔** مصری فوج میں ایک سو گیارہ امیر تھے ... علاوہ عرب سرحدیوں کے۔ (۱۹۶۸ء ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۴۵۵)۔ [سَرحَد + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

---حَرْف کس اضا (---فت ح ، سک ر) امذ۔
بات کا سرا ، آغازِ بیان ، ابتدائے کلام۔

ذکرِ خوباں ہی سے ہوتا ہے سرحرف آغاز
آ پہنچتا ہے جو غفلت میں بیانِ دل تک

(۱۹۵۸ء ، تارِ پیراہن ، ۱۲۰)۔ [سر + حرف (رک)]۔

---حَرْفی (---فت ح ، سک ر) صف۔
لفظ کے پہلے حرف سے تعلق رکھنے والا۔ شعر میں سرحرفی قافیہ ہونا لازمی تھا۔ (۱۹۴۳ء ، آج کل دہلی ، ۵ جولائی ، ۲۲)۔ [سر + حرف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

---حساب رَہنا محاورہ۔
آمدنی کے مطابق خرچ کرنا۔ اگر یہ مال کسی معتبر پاس ہوتا تو اتنی کفایت اور جز رسی نہ کرتا ، سرحساب رہتا۔ (۱۸۰۳ء ، اخلاقِ ہندی ، ۴۳)۔ حضرت خلدمکاں نے سب کے سات سات سے روپے مقرر فرمائے مگر وہ قوت و حکومت خود جو جنت مکاں کے عہد و دولت میں تھی نہ رہی خصوصاً عہدِ سلطنت خلد منزل میں سرحساب رہیں۔ (۱۸۹۶ء ، سوانحاتِ سلاطینِ اودھ ، ۱ : ۵)۔

ـــــ حِساب ہونا محاورہ.
محاسبہ کرنے پر آمادہ ہونا یا کرنا ، درپے ہونا ، پیچھے پڑنا.

دکھاتے ہیں رقم خال و مدابرو کو
سرِ حساب ہی ان سے سیاق داں ہوتا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۱۱۲). معزالدین نامدار کی وہ ضرب دست مشاہدہ کی سرحساب ہوئے ہاتے ثبات قائم نہ رہا بھاگے . (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۳۶).

ـــــ حَلْقَہ (ـــــ فت ح ، سک ل ، فت ق) امذ.
جماعت کا رئیس یا سردار ، پیر ؛ صدر.

میں ہوں وہ قدح کش کہ جیسے پیرِ مغاں نے
سر حلقۂ رندان سے آشام کیا ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۲۶۳).

لوحش اللہ تجھے لا کھوں میں یگانہ پایا
بارکِ اللہ تجھے سرحلقۂ شاہاں دیکھا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۲).

چاہے تو گدائے درِمیخانہ کو ساقی
اک جام میں سر حلقۂ میخانہ بنا دے

(۱۹۳۱ ، انوار ، ۷۱). [سر + حلقہ (رک)].

ـــــ حَلَمَہ (ـــــ فت ح ، ل ، م) امذ.
لعاب دار جھلی کی بالائی سطح ، بشرہ مخاطیہ . سرحَلَمَہ (Epithelium) وہ ساخت ہے جو بتمامہ خلیوں سے بنتی ہے. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۷۱). [سر + حلمہ (رک)].

ـــــ حَلَمی (ـــــ فت ح ، ل) صف.
سرحلمہ (رک) سے منسوب یا متعلق ، سرحلمہ کا. سرحلمی خلیوں کی بناوٹ اور وہ تغیرات جو ان خلیوں کے اقسام میں واقع ہوتے ہیں (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۷۱). ایک رال نالی پتلی دیوار والے خلیوں کی ایک پرت یعنی سرحلمی پرت (Epithelial Layer) سے گھری ہوئی ہوتی ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات (سید معین الدین)، ۲ : ۶۲۰). [سرحلمہ + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.
انتہا ، آخری حد ، کمال.

پیری میں وہ کیا کرے گا طاعت حق کی
پہنچی ہے اب اس کی عمر سرخانہ کو

(۱۸۳۳ ، نذرِ خیام ، ۱۱۳). [سر + خانہ (رک)].

ـــــ خُشْ (ـــــ ضم خ) صف (قدیم).
رک : سرخوش.

کوئی گاتی ، کوئی آلاپتی ، کوئی ہنستی ، کوئی ناچتی
کوئی پیتی ، کوئی پلاتی ، کوئی سرخش ، کوئی مستان ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۲). [سرخوش (رک) کا مخفف].

ـــــ خَط (ـــــ فت خ) امذ.
۱. بیع نامہ ، فروخت کی دستاویز.

نہ قبالہ رکھے ہے نا سرخط
دل پہ قبضہ کرے ہے کیونکر خط

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۰۱). کبھی کہ بیعنامہ اور سرخط کہاں ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳۸). **۲. مکان کا کرایہ نامہ.**

اس کے کوچے میں نہ ہاتھ آیا کرایے کو مکاں
گرچہ میں سو سو طرح سے لکھ کے سرخط لیگیا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۳). کرایہ داروں کو بسا کر ان کے سرخط بھی آدھے کرایے کے مبتلا کے نام ... لکھوا دیے . (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۶۵). کرایہ داروں سے باقاعدہ سرخط لکھوائے. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۱۸). **۳. رقم کی وصولی کی رسید.** پٹواری اس سرخط کو پہلے قسط کے دن جب آسامی روپیہ لاوے لکھ کر سپرد اسکے کر دیگا.. (۱۸۴۵ ، پٹواری کی کتاب، ۲۸). ساہوکار کے در پر ناک رگڑی جاتی ، وہ انھیں دس دے کر بیس کا سرخط لکھواتا. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۲۹) . **۴. قبالہ ، ملکیت کی سند ؛ دستاویز.**

سہانا تھا اوسے یوں مکھ اُپر خط
مگر کیا حسن کوں دیتے ہیں سرخط

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۶).

اٹھا ریحاں اگرچہ خواجۂ بستان سرا لیکن
دیا تجھ خط کوں اے یاقوت لب سرخط غلامی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰).

یہ ہاتھ میں نہ ہو گا تو پوچھے گا ہم کو کون
ہے سرخط نجات وثیقہ گناہ کا

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۷) **۵. وہ کاغذ جس پر نوکری کی تاریخ کی یادداشت لکھتے ہیں** (نوراللغات). **۶. (کاشتکاری) مالک زمین اور کاشتکار کے درمیان قول و قرار کی تحریر** (اب و ، ۶ : ۷۶). [سر + خط (رک)].

ـــــ خَنگ (ـــــ کس نیز فت خ ، غنہ) امذ.
سبک رفتار ، تیز رفتار.

لڑے اس طرح سے محمد نعیم
وہ سرخنگ گھوڑا چوبادِ نسیم

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۶۵).

ساقیا بنگ میں افیون ملا اس میں شراب
تا کہ نشے کا مرے نیلۂ سرخنگ اوڑے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۲). [سر + خنگ (رک)].

ـــــ خود (ـــــ و معد) صف.
خودسر ، خودمختار. ہر کوئی سرخود ، کوئی نہیں سنتا کسی کی بد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۹). ارکان دولت یہ سمجھے کہ بادشاہ بیخبر ہے ، ہر ایک سرخود ہو بیٹھا. (۱۸۰۳ ، حسن اختلاط ، ۵ ب). چنگیز خان کو خاطر میں نہ لاتے تھے اور ہمیشہ سے سرخود بنے تھے. (۱۸۸۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۱۲۲). [سر + خود (رک)].

ـــــ خودی (ـــــ و معد) امث.
خودسری ، خودمختاری. غرناطہ میں حبوس نے سرخودی اختیار کی. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳). [سرخود + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خوش (---و معد) صف.
۱. شراب سے مست ، بیخود ، مگن ، مسرور.

دونو سرخوش ہو کر ہوئے بےخبر
الوکی خبر اس وضا سوں کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۷).

ہر ہر نگہہ سوں اپنی بےخود کرے ولی کوں
وہ چشمِ مست سرخوش جب نیم خواب ہووے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۷). دونوں پینے لگے ، جب سرخوش ہوئے تب خواجہ نے کھانا مانگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۵).

جان سرخوشِ جامِ کم نگاہی
دل مستِ شرابِ عذر خواہی

(۱۸۹۳ ، دل و جان ، ۹۰).

اے تجھ سے نسیمِ صبحگاہی سرخوش
تو کس گلشن کا ہے نہالِ رعنا؟

(۱۹۳۷ ، لالہ و گل ، ۷۹).

شراب آئے تو سرخوشانِ بہار
بریدہ ہوا میں کلاہیں کریں

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۴۳). **۲. (تصوف) وہ صاحب وجد جس کی مستی جوش کے ساتھ ہو اور اس کا افاضہ دوسروں پر بھی ہو سکے** (مصباح التعرف ، ۱۴۳). [سر + خوش (رک)].

---خوشی (---و معد) امث.
نشہ ، سرور ، کیف ، مستی.

کیا سرخوشی جگ میں مشہور تو تجھ
خرابات ۔ عالم کیا پور تو تجھ

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۵).

بزمِ معنی میں سرخوشی ہے اُسے
جس کوں ہے نشۂ شرابِ سخن

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۳). اگر رات کو سرخوشی کے عالم میں تمکو زیادہ پینے کا خیال پیدا ہو تو میرا کہنا نہ ماننا. (۱۸۶۱ ، نادر خطوط غالب ، ۵۸).

چھایا ہوا ہے سب پر خود رفتگی کا عالم
احساس تازگی سے ہے سرخوشی کا عالم

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۷۷). شعر و سخن کی محفلیں برپا ہوئیں سرخوشی کے نغمے بکھیرے گئے قومی ترانے اور ملی نغمے لکھے گئے. (۱۹۸۷ ، پاکستانی معاشرہ اور اردو ادب ، ۴۷).
[سرخوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خیز (---ی مع) صف.
سر اُٹھا کر چلنے والا.

سرخیز زیادہ شرر انگیز زیادہ
اس گھوڑے سے گھوڑا بھی سبک خیز زیادہ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۳). [سر + ف : خیز ، خاستن ۔ اُٹھنا ، بلند ہونا].

---خیل (---ی لین) امذ.
۱. کسی جماعت یا گروہ کا سردار ، سرگروہ ، پیشرو ، لیڈر ، قائد.

ہو سب آفرینش ہے تیرا طفیل
توں سرخیل ہو سب ہیں تیراج خیل

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۳).

میں وہ ہوں دیوانہ سرخیل اربابِ جنون
ہاتھ میں پتھر لیے ہر طفل میرے سنگ ہے

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۸۸).

سرخیل وہاں کے ہوں سرافیل
ہر امر کی جن سے ہووے تکمیل

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر منتخب الجواہر ، ۲۹). پہلے غالباً جس نے اس موضوع پر قلم اٹھایا وہ حکمائے اسلام کا سرخیل یعقوب کندی تھا. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۲۱). تعلیم یافتہ دانشوروں کا طبقہ جس کے سرخیل غلام مصطفیٰ شاہ اور اسی قسم کے دیگر لوگ ہیں. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳). **۲. (قدیم) (فوج) جو دس سواروں کا سردار ہو** (ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۱). [سر + خیل (رک)].

---خَیلی (---ی لین) صف.
سرخیل (رک) سے منسوب یا متعلق ، سردارانہ. پہلے کے چار قرن یہ ہیں دورِ وحشت ، جنگلی ، سرخیلی ، بربریّت. (۱۹۷۶ ، موسیٰ سے مارکس تک ، ۲۰). [سرخیل + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دار امذ.
کسی جماعت کا قائد ، سرگروہ ، سرغنہ ، افسر ، حاکم ، امیر.

کوئی زمیندار کوئی جمعدار فوج دار
کوئی سردار ، کوئی بیگ ، کوئی خان ہے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۳).

جیوں چترِ داغِ عشق کوں رکھ سر پر اپنے اوّلاً
تب فوجِ اہلِ درد کا سردار ہو سردار ہو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۱).

یہ شرف کس میں جمع ہوتے ہیں
اشرف و حُر و سیّد و سردار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۷). کسی امیر نے کوئی شفا خانہ جاری کر دیا کسی سردار نے پُل بندھوا دیا. (۱۹۱۳ ، حالی ، مقالات ، ۲ : ۳۷). ایک سمجھ دار مدبر سردار کی طرح انہوں نے بات جہان کی تہان دبا دی. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۰۹). [سر + دار ، داشتن ۔ رکھنا].

---دارِ اَنبیا (---کس ر ، فت ا ، سک م بشکل ن ، کس ب) امذ.
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام نبیوں اور رسولوں سے برتر ہیں.

اکثر کے سر علیِ ولی نے جدا کیے
سردارِ انبیا کے قدم پر فدا کیے

(۱۹۱۲ ، شمیم ، رق ، ۱۲). [سردار + انبیا (رک)].

---دارِ اَولیا (---کس ر ، و لین ، کس ل) امذ.
حضرت علی کرم اللہ وجہہ جن پر اولیا اللہ اور صوفیائے کرام کا سلسلہ منتہی ہوتا ہے.

پیروں کے پیر اس شہ ہرنا و پیر ہیں
سردارِ اولیا ہیں جنابِ امیر ہیں
(١٨٩٣ ، سجاد رائے پوری، درّ (ق)، ٢). [سردار + اولیا (رک)].

ـــ دارجی امذ.
(کنایۃً) **سکھ قوم کا فرد ، سیکھ**. یہ کہہ کر سردارجی نے ... رخ اوپر جانے کے لئے بدل دیا. (١٩٣٧ ، دنیائے تبسم ، ٣٣). [سردار (رک) + جی (رک)].

ـــ دار مَرْدی (ـــ فت م ، سک ر) امث.
(عو) **زبردستی ، دھینگا دھینگی ، زورآوری** (فرہنگِ آصفیہ) . [سردار + مرد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دارَن (ـــ فت ر) امث.
سردار کی عورت ؛ گھر کے مالک کی عورت ؛ خانساماں کی عورت (نوراللغات). [سردار + ن ، لاحقۂ تانیث].

ـــ دارْنی (ـــ سک ر) امث.
(کنایۃً) **سردار کی بیوی ؛ سِکھ عورت ، سِکھنی**. سردارنی کے لئے یہ ایثار کوئی معمولی بات نہ تھی. (١٩٣٧ ، دنیائے تبسم ، ٣٣). [سردار (رک) نی لاحقۂ تانیث].

ـــ داری (الف) امث.
١. **امیری ، بزرگی ، حکومت ، افسری**.
اچھوندھاں تلک اس شاہ کا بلند اقبال
جدھاں تلک کرے تاریاں میں چاند سرداری
(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ٩٧). جدوجہد سے تو سرداری کی بنتی ہے. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ٣٩).
ہم وہ ہیں کہ اللہ نے کوثر ہمیں بخشا
سرداریٔ فردوس کا افسر ہمیں بخشا
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ١٨). ٢. **ایک مرصّع کار صدری جو سردار اور امیر کرتے کے اوپر پہنتے تھے**. محمد علی ، سرداری بھی بے مثل سینا تھا . (١٩٣٦ ، ہنرمندانِ اودھ ، ١٦٢) .
(ب) صف. **حاکمانہ ، سردار سے متعلق یا منسوب**. فوج اور ادنیٰ ملازمتوں کے لئے افرادی قوت کا استحصال کیا لیکن ایسا کرتے ہوئے انہوں نے یہاں کے سرداری اور جاگیرداری نظام کو نہ چھوا. (١٩٧٣ ، پاکستان کا المیہ ، ٩). [سردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

ـــ داری کا ڈَنْڈا اَٹکا ہے کہاوت.
اپنے کو بڑا جانتے ہیں ، بڑے عہدے پر رہنے کے بعد چھوٹا عہدہ قبول نہ کرنے والے پر طنز (نجم الامثال ، فیروزاللغات).

ـــ دَرَخْتی (ـــ فت د ، ر ، سک خ) امث.
١. **افتادہ بنجر زمین میں لگائے ہوئے درخت ؛ سڑکوں کے کنارے یا کھیتوں کے اردگرد لگائے ہوئے درخت**. انگور و بادام سے بھی کچھ نقد بطریق تحفہ ، لیکن سردرختی کا حاصل معاف . (١٨٠٥ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ٢٣٧). اس بڑے شاہراہ کا اب کوئی نشان ... باقی نہیں اور اس سرسبز سردرختی کو ... تین بڑے بادشاہوں کی دولت اور قدرت بھی اس قابل نہ ہوئی کہ اس کو دائمی یادگار بنا سکتی. (١٨٨٠ ، تاریخ ہندوستان ، ١ : ٣٨). سڑکوں پر ... دو طرفہ سردرختیاں تھیں. (١٩٣٠ ، تیمور ، ١٣٩). ٢. **درختوں کے حاصلات ، پھل ، میوہ وغیرہ**. باغبان نے کہا کہ ہمارا بادشاہ سردرختی کا محصول نہیں (لیتا) ، زراعت ہی کا محصول لیتا ہے. (١٧٣٦ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ٢٧٥). باغ اور سردرختی والے اپنے میوے ، زمیندار اپنے غلے بلکہ ان کا بھس تک لے آتے ہیں. (١٨٨٧ ، سخندانِ فارس ، ٢ : ١٥٥). سردرختی سے درختوں کی حاصلات مراد ہیں. (١٩٣٠ ، احکام متعلق عطیات ، ٨). ٣. **ایک ٹیکس جو درختوں پر لگایا جاتا ہے** (ماخوذ : نوراللغات). ٤. (کاشتکاری) **باغ میں لگائے ہوئے درخت یا درختوں کے تختے**. آم کی سردرختی لگائے پانچ برس ہوئے ابھی تک پھل نہیں آیا. (١٩٤٣ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ٦ : ١٣٩). [سر + درخت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دَرَخْتی کرنا محاورہ.
افتادہ اور خالی زمین میں درخت لگانا ، شجرکاری کرنا. بنجر میں ، شاملات میں ، گنواڑ میں ، سڑکوں کے کناروں پر کھیتوں کے اردگرد ، غرض ہر جگہ سردرختی کی جائے (١٩٢٨ ، دیہاتی اصلاح ، ٩٦).

ـــ دَرْد (ـــ فت د ، سک ر) ؛ سردردسر (الف) امذ.
بپتا ، مصیبت ، احوالِ غم.
دردسر تھا یہ کسے جو مرا سنتا سردرد
کوئی مونس نظر آتا تھا نہ کوئی ہمدرد
(١٨٣٣ ، دیوان رند ، ١ : ٢٣١). (ب) صف. **تکلیف اور زحمت کا باعث یا موجب ، بارِ خاطر**.
ادب ہے جس میں تواضع ہے جس میں وہ مرد ہے
وو کچھ ہو جس میں نہیں ہے وو مرد سردرد ہے
(١٦٣٥ ، سب رس ، ٤٣). [سر + درد (رک)].

ـــ دَرْدی (ـــ فت د ، سک ر) امث.
١. **زحمت ، بے جا تکلیف ، جھنجھٹ ، بکھیڑا**.
کنھو کون انسان سردردی کر پشیمانی لیوے اپس کے اوپر
(١٧٣٦ ، قصۂ فغفور چین ، ٢٨).
اے مصوّر اتنی سردردی نکر
کب کھچے اوس شوخ کی تصویرِ زلف
(١٨٦١ ، سراپاسخن ، ٣٦). عملی صورتوں میں امر سے نصف سردردی بھی روا نہیں رکھی جاتی. (١٩٠٨ ، اساس الاخلاق ، ٩٣١). سرحدی علاقہ خالی کرا کے اضافی سر دردی کیوں مول لی جائے ؟ (١٩٧٧ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ١١٠) . [سردرد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دَرْکَنار (ـــ فت د ، سک ر ، فت ک) صف.
خاموش ، چُپ (پلیٹس). [سَر + دَر (حرف جار) + کنار (رک)].

ـــ دَرگَریباں (ـــ فت د ، سک ر ، فت گ ، ی مع ، غنہ) صف ؛ م ف .
رک : **سربگریباں**. اپنی حرکتِ بیجا سے منفعل سردرگریباں ہوئے. (١٨٣٦ ، سرور سلطانی ، ٥٠).

میں محبت آشنا دل سے پشیمان ہو گیا
وہ پشیمانی ہوئی ، سردرگریبان ہو گیا
(١٩٢٠ء ، روحِ ادب ، ٢٠) [سر + دَر (حرفِ جار) + گریبان (رک)].

---دَسْت کس صف (---فت د ، سک س) م ف.
١. **فی الحال ، فی الوقت ، اس وقت ، اب ، ابھی ، بالفعل.**
خستگی کا ہو بھلا جس کے سبب سے سردست
نسبت اک گونہ مرے دل کو ترے ہات سے ہے
(١٨٦٩ء ، غالب ، د ، ١٢٨). آپ کبھی لاہور تشریف لائے تو انشاءاللہ زبانی گفتگو ہو گی ، سردست میں دو چار باتیں عرض کرتا ہوں. (١٩٣٧ء ، مکاتیبِ اقبال ، ٢ : ٣١٣). آپ کو بڑے بابو بیٹھنے کی جگہ بتائیں گے ، سردست ہم نے آپ کو ورک میتوں کے گریڈ میں رکھا ہے. (١٩٨١ء ، قطب نما ، ٧٥). ٢. **فی الفور ، ہاتھ کے ہاتھ** ، فوراً ابروؤں نے ایک بار تیغ آبدار پلالی دو دستی سے سردست گھایل کر دیا. (١٨١٣ء ، نورتن ، ٣٦).
کافروں نے جو نبوت کی گواہی چاہی
سنگریزوں نے سردست سنائی آواز
(١٨٧٢ء ، محامد خاتم النبیینؐ ، ١٩).
جان سے دونوں سردست اٹھا بیٹھیں ہاتھ
برہمن دیکھے تجھے خواہ مسلماں دیکھے
(١٩٠٥ء ، دیوانِ انجم ، ١٣٥). ٣. **حاضر ، موجود.**
مضموں ہیں سردست یہ بالیوں کی ثنا کے
ناخن میں ہے دونوں کے ہنر عقدہ کشا کے
(١٨٧٤ء ، انیس ، مراثی ، ١٠٨). [سر + دست (رک)].

---دَفْتَر (---فت د ، سک ف ، فت ت) امذ.
١. **سردار ، پیشرو ، پیشوا.**
بھائی پیغمبر کا ہے زوجِ بتول
صاحب و سردفترِ اہلِ قبول
(١٧١٣ء ، فائز دہلوی ، د ، ٢٠٠).
محمدؐ وہ سردفترِ انبیا
کہ قرآں ہے جس کو نازل ہوا
(١٨٠٢ء ، بہارِ دانش ، طپش ، ٢).
خاندانِ سہروردی کے یہ ہیں چشم و چراغ
اہلِ بیت جتنے ہیں ان کے یہ سردفتر ہوئے
(١٩٥٠ء ، ترانۂ وحشت ، ١٦٠). ٢. **دفتر کا افسر ، میرمنشی ، ہیڈ کلرک ، سررشتہ دار ، ناظم.** منشی رجب علی جو انگریزی کیمپ میں مخبری کے دفتر کے سردفتر تھے. (١٩٢٦ء ، دہلی کی جاں کنی ، ٣٩). الطاف علی بریلوی آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس (علی گڑھ) میں سردفتر تھے. (١٩٧٥ء ، العلم ، کراچی ، جنوری تا مارچ ، ٣). [سر + دفتر (رک)].

---دَل (---فت د) امث نیز امذ.
جو کھٹ کے اوپر کا تختہ یا سل وغیرہ. کوئی لڑکا بھی یہ خیال نہ کرے گا کہ پتھر خودبخود ترشے ہوئے سردل بن گئے. (١٨٣٣ء ، مفتاح الافلاک ، ٩٥). سپاٹ یا سیدھی کمانیں ... بجائے لکڑی یا پتھر کی سردلوں کے استعمال کی جاتی ہیں. (١٩٣٨ء ، رسالہ رڑکی چنائی ، ٨٢). یہ ایک دروازے کا سردل ہے جو الحضر کے ایک قلعہ نما محل سے حاصل ہوا ہے. (١٩٦٣ء ، مسلمانوں کے فنون ، ٣٠). [سر + دَل (رک)].

---دُوال (---ضم د) امث.
وہ چمڑے کی چیز جو گھوڑے کے منھ پر اس غرض سے چڑھاتے ہیں کہ لگام اٹکی رہے (نوراللغات). [سر + دوال (رک)].

---دُوالی (---و مج) امث.
(زین سازی) **گھوڑے کے چہرے کا ساز جس میں دہانہ ، ٹیکا ، کباڑی ، کن سرا ، گل تھنی اور نکوا شامل ہیں ، پٹا** (ماخوذ : اپ و ، ٥ : ٣٥). [سر + دوال (رک) + ی ، لاحقۂ اسنیت].

---راہ کس اضا ، م ف.
راستے کے سرے پر ؛ راستے میں ، سڑک پر ، آتے جاتے.
یہ اُس کے عدل سے اضداد کو ہے آمیزش
کہ دشت و کوہ کے اطراف میں ، بہر سرِراہ
(١٨٦٩ء ، غالب ، د ، ٢٧٧) کبھی پولیس اور محکمہ مال کے اہلکار انہیں سرِراہ پکڑ کر کئی کئی دن کئی کئی ہفتے مُفت کی بیگار میں لگائے رکھتے تھے. (١٩٨٧ء ، شہاب نامہ ، ٣٧). [سر + راہ (رک)].

---رِشْتَہ (---کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
١. **رسّی ، ڈور ، دھاگا ، ڈور وغیرہ کا سرا** ؛ (مجازاً) **سلسلہ ، تسلسل.** بہوت بلاغت سوں بات کا سررشتہ کاڑ کر ایک تازے آبِ حیات کا قصہ پڑیا. (١٦٣٥ء ، سب رس ، ٣٥).
گم ہوا سررشتہ اپنا کام کا اپنے کہ آہ
پھر نہ سُلجھا جس قدر ہم اس کو سلجھاتے رہے
(١٧٩٥ء ، قائم ، د ، ١٥٨). اس کے کلام میں خوابی نخواہی بناوٹ اور تکلّف پیدا ہو جاتا ہے اور سررشتہ حُسن معنی ہاتھ سے جاتا رہتا ہے. (١٨٨٦ء ، حیاتِ سعدی ، ١٣٥). ارتقا کا سررشتہ مضبوط تھام لینا چاہیئے. (١٩١٣ء ، فلسفۂ جذبات ، ١٠٣). ان میں سے کونسی چیز ہے جس کا سررشتہ اس مرکز سے وابستہ نہیں. (١٩٣٣ء ، حیاتِ شبلی ، ٢٩٩). ٢. **شعبہ ، صیغہ ، محکمہ.** اقساط و سود بقایا تقاوی مستوجب سواری سررشتہ امین. (١٨٣٩ء ، کتاب الآغاز ، ١٥٧). کل مراسلات پڑھتی ہیں اور ہر سررشتہ و صیغہ کی ضروری و کارآمد باتیں اپنی نظر کے روبرو لاتی ہیں. (١٩٠٣ء ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ١٣٠). میں تو ترجمے کو اصل علمی خدمت سمجھتا ہوں ، بلکہ ان شاءاللہ اس کا ایک باضابطہ سررشتہ قائم کروں گا. (١٩٨٧ء ، اردو ، کراچی ، جنوری ، مارچ ، ١٠٨). ٣. **دستور ، رواج ، معمول ، اصول ، ضابطہ ، طریقہ.** اس گئے گزرے پن پر بھی سررشتہ علم کا کچھ نہ کچھ چلا جاتا ہے. (١٨٠٥ء ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ١٠٨). غلط کاغذ سررشتہ یا نوشتہ مرتب کرے. (١٨٨٢ء ، ایکٹ نمبر ١٠ ، ٣٥٣). ٤. **چارۂ کار ، تدبیر** ؛ (مجازاً) **نظم و نسق ، بندوبست.**
زمانے کا سررشتہ سانڈیا نہیں
ٹوٹے چرخ کا ٹھاٹ باندیا نہیں
(١٦٥٧ء ، گلشنِ عشق ، ٢٥).

سررشتہ ہے عزت کا فقط ہاتھ خدا کے
افزائش قدر اپنی میں چلتی نہیں تدبیر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۵۷). موش نے کہا مجھے سررشتہ ہاتھ آیا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۳۷). اب ہماری حفاظت کا سررشتہ حکومتِ بمبئی کے ہاتھ سے نکل کر فوجی انتظام کے ہاتھ آگیا. (۱۹۳۲ ، غبارِ خاطر ، ۵۲). **۵. تعلق ، ربط ، واسطہ.**

دم غنیمت ہے جو تجھ سے مجھے سررشتہ ہے
صبح کو میں ہوں نہ تو یاد رہے رات کی بات
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۷). زلف نے عابد ہزار سالہ کی دانہ تسبیح میں رشتہ پیدا کیا گبرو ترسا کو کلمہ پڑھوا کے لیا سررشتہ پیدا کیا. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۵۲). **۹. مدعا ، مقصد ، مطلب ، معاملہ** (فرہنگِ آصفیہ). [سر + رشتہ (رک)].

---رِشتَہ پڑنا محاورہ.
آغاز ہونا ، بنیاد ڈالی جانا. اُمید ہے کہ آئندہ بہت سی کتابیں ترجمہ ہونے کا سررشتہ پڑے گا. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت ، ۳).

---رِشتَہ توڑنا محاورہ.
سلسلہ بند کرنا ، تسلسل ختم کرنا.

آہ موزوں تجھے گلشن میں نہ کرنی تھی اسیر
مفت سررشتۂ آوازِ عنادل توڑا
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر (ریاض مصنف) ، ۲ : ۳۱).

---رِشتَہ دار (--- کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
سررشتی ہیڈکلرک دیسی زبان کے دفتر کا سپرنٹنڈنٹ مسل خواں. اگر لکھنؤ جاؤ تو رقعہ سفارشی محمد حسین سررشتہ دار کے نام مجھ سے لکھا لے جاؤ. (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۳۵). ہر حاکم کے ہاتھ کے تلے سررشتہ دار یا اہلکار پیش ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۲).

سسر ہیں کچہری میں سررشتہ دار
تو ہیں سالے صاحب عرائض نویس
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۶۷). [سررشتہ + ف: دار ، داشتن رکھنا].

---رِشتَہ داری امث.
سررشتہ دار کا عہدہ یا کام. اگر کوئی عہدہ سررشتہ داری خواہ روبکار نویسی کا خالی ہو تو مضائقہ نہیں ہے. (۱۸۶۳ ، الشائے بہار بے خزاں ، ۴۲). سررشتہ داری بڑی اہمیت رکھتی تھی. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۴۷). [سررشتہ دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رِشتَۂ گیرائی (--- کس ر ، سک ش ، فت ت ، کس ہ ، ی مع) امذ.
(قانون) **نہکی کا محکمہ** (اردو قانونی ڈکشنری). [سررشتہ + گیرائی (رک)].

---رِشتَۂ مال (--- کس ر ، سک ش ، فت ت ، کس ہ) امذ.
زمین کا محصول وصول کرنے والا محکمہ. گورنمنٹی میں چار سو پچاسی آدمیوں سے جو جوڈیشل اور سررشتہ مال میں معزز عہدوں پر ممتاز ہیں اُن میں صرف اُنیس مسلمان ہیں. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۸۹). [سررشتہ + مال (رک)].

---رُو کس امذ (--- و مع) امث.
(جرّاحی) **ایک رگ کا نام جس کی فصد لینے سے سر اور چہرے کا خون نکلتا ہے.**

خود مرض کرتا رہا اس بے سروپا کا علاج
آپ سودا رگ زن فصدِ سررو ہو گیا
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). [سر + رُو (رک) (ف : سرارونسہ)].

---زَدَنی (--- فت ز ، د) صف.
جان سے مار ڈالنے کے لائق (نوراللغات). [سر + ف : زد ، زدن ، مارنا + ی ، لاحقۂ قابلیت].

---زَدَہ (--- فت ز ، د) صف.
۱. واقع شدہ ، ظہور میں آیا ہوا. تقصیر اُن کی بخشیے اور خطائے سرزدہ سے درگزریے. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۴۷۲). **۲. جو بلا ارادہ یا بے خبری کی حالت میں واقع یا صادر ہوا ہو.**

دانستہ تو ہوا نہیں کچھ تجھ سے یہ قصور
افعال سرزدہ کی شکایت ہے کیا ضرور
(۱۸۹۳ ، سجاد رائے بوری (ق) ، ۹). [سر + زَدَہ ، زَدَن ، مارنا].

---زَد ہونا ف م.
واقع ہونا ، صادر ہونا ، ظاہر ہونا ، عمل پذیر ہونا.

تبھی لڑاپ ایس کتک تپٹ سرزد ادک پٹ کی
چُھرا لے ناگ بیچ لٹ کے سینارے دیک کر جُھلتے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۹).

مجھ پر بھی زباں تیری کھلی ہے نہیں تجھ سے
سرزد کبھی اک حرف بھی بے جا نہ ہوا تھا
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۲۲). کوئی خطا سرزد ہو تو اطلاع اوسکی بھی تھانہ یا چوکی میں کرو. (۱۸۵۹ ، ہدایت نامہ نمبرداران ، ۳). ظلم و ستم کا ایک عالمگیر پہلو یہ تھا کہ اگر خاندان میں کسی ایک شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوتا تو اس خاندان کا ہر شخص اس جرم کا قانونی مجرم سمجھا جاتا تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۶۲). کوئی عمل سرزد ہوا ہو اس کی تفصیل بتائی جائے گی. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۱۶۰).

---زَمِین (--- فت ز ، ی مع) امث.
سطحِ گیتی ، زمین ، مُلک ، علاقہ ، خطہ.

رفعت کبھی کسی کی گوارا یہاں نہیں
جس سرزمین کے ہم ہیں وہاں آسماں نہیں
(۱۸۱۹ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۴۷). فن زبان دانی ہر زمانے میں ہر سرزمین میں ہر دلعزیز رہا ہے. (۱۹۰۹ ، مجموعہ نظم بے نظیر (دیباچہ) ، ۱). یہ دشتِ ہجرت کے اُن مسافروں کی جسّیت اور تجربے کا سچّا اور مُنفرد اظہار ہے جو نئی سر زمین پر زندگی کی توانائی اور حوصلہ مندی کا استعارہ ہے. (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۲). [سر + زمین (رک)].

---زَن (--- فت ز) صف.
سرکش ، حکم نہ ماننے والا ، نافرمان.

اسی بن میں ہاتھی وہیں کرگدن
وہیں فوج سرزن اسی میں ہرن
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۲). [سر + ف : زَن ، زدَن ـ مارنا].

---**زَنش** (ـــفت ز ، کس ن) امث.
۱. **بُرا بھلا کہنا ، تنبیہ ، ملامت ، ڈانٹ ڈپٹ.**
کہیا ان کوں صلصال اے پُرمنش
ایسے وقت پر تُوں نہ کر سرزنش
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۹۳) . علما کے نزدیک آکر اپنا مطلب کہتا ہے تو او سرزنش کرتے ہیں . (۱۷۷۲ ، شاہ میر حسین ، انتباہ الطالبین ، ۵۰).
ناصح نہ کر یہ سرزنشیں بس معاف رکھ
کب اختیار ہے دل بے اختیار پر
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۵).
رات مجھ ملزمِ پابوس کو از راہِ کرم
سرزنش کچھ بھی نہ کی خود وہ لجائیں آنکھیں
(۱۹۳۹ ، کلیاتِ حسرت ، ۲۷۵). عجز سے جوڑ جوڑ ، ڈرا ڈرا سہما سہما جیسے ستائش کی نہیں بلکہ سرزنش کی محفل ہو.(۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۳۷). ف : کرنا ، ہونا. ۲. **چبھن ، کھٹک.**
شب خیالِ مژۂ یار نے سونے نہ دیا
ایک پل سرزنشِ خار نے سونے نہ دیا
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۳۱).
جب تلک مجکو خیالِ مژۂ یار رہا
دل مرا مُوردِ سرزنشِ خار رہا
(۱۸۴۹ ، دیوانِ عیش ، ۷). ۳. **سر کا زخم ، سر پر زخم پڑنا .**
جھک کر اٹھا لے خود جو ہے سرزنش کا غم
سر جنگ ہو چلی نہ اٹھانا بس اب قدم
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۸۴).[سر + ف: زنش ، زدَن،مارنا].

---**زَنش آمُود** (ـــفت ز ، کس ن ، سک ش ، وسع)صف
ڈانٹ ڈپٹ سے پُر ، ملامت آمیز . اب عنبر نے سیاہ کو نوشتہ سرزنش آمود بھیجا تو اس کا سارا لشکر بادشاہی لشکر سے لڑنے کے لیے روبرو آیا.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۲۷۴). [سرزنش + ف : آمود ، آمودن ـ بھرنا].

---**زَنی** (ـــفت ز) امث
۱. **(غصہ یا جنون کی حالت میں) ہاتھوں کو اپنے سر پر مارنا ، سر پیٹنا.** سوائے کفِ افسوس ملنے اور سرزنی اور سینہ کوبی کرنے کے اور کچھ تیرے ہاتھ نہ آئے گا. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۲۹). ۲. **سر کاٹنا ، کشت و خون.** وہ انسان کے واسطے ایک بیانجی صلح کی کرانے والا ہے کہ جو قومیں شمشیر بدست ایک دوسرے کی سرزنی کرتی ہیں. (۱۸۸۹ ، رسالۂ حسن ، جون ، ۵). ۳. **مغز زنی ، کوشش ، سعی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سرزن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**زور** (ـــو مج) صف
۱. **نافرمان ، سرکش ، باغی ، نٹ کھٹ ، ڈھیٹ ، منھ زور.**

کیا چلبلی سو دھن ہے توں ہر فن منے پُر فن ہے توں
ہور فتنۂ دکھن ہے توں ، سرزور پر تک باب میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۱) . مجھ کو تو اس چور سرزور کی تلاش ہے. (۱۸۹۳ ، گلرو زرینہ (متفرق مصنفین کے ڈرامے ، ۱ : ۱۰۵)).
آنکھیں چرائے وقتِ وفا چور اس قدر
مانے نہ حکم باپ کا سرزور اس قدر
(۱۹۱۲ ، مراثیِ شمیم ، ۱۸۰). ۲. **طاقت ور ، زبردست.**
اسے آج سنبھال رکسی نہ کوی
ہو سرزور ہے لڑنے سکتی نہ کوی
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸). ولے یہی بادشاہ سو بادشاہ سرزور ، مفلوک سو مفلوک حرام خور. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۳). [سر + زور (رک)].

---**زوری** (ـــو مج) امث.
سرکشی ، بغاوت ، ڈھٹائی ، سینہ زوری ، دھینگا دھینگی ، منھ زوری
بھل جانے تمن وو بات اس گوری سوں کہہ
سمجھا کہہ توں تکو سرزوری سوں کہہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۹).
گھونگھٹوں میں ہیں کر رہی چوری
چوری کیسی کہ صاف سرزوری
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۸).
وہ مثل ہے کہ ایک تو چوری
اور پھر اس کے ساتھ سرزوری
(۱۸۸۷ ، موعظۂ حسنہ ، ۲۲). اصلی وجہ اس دور کے بجٹ سازوں کی .... سرزوری تھی. (۱۹۸۲ ، روداد چمن ، ۱۷۳). [سرزور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**سَبَد** کس اضا نیز بلا اضا (ـــفت س ، ب) صف
(پھول) جو ٹوکری میں سب سے اوپر رکھا ہو ؛ (مجازاً) منتخب چیدہ ، چنیدہ ، بہترین.
رشکِ چمن ہیں سب یہ گُلِ سرسبد یہ ہے
آفاق میں نظیر بزرِ احد یہ ہے
(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۱ : ۳۳۳)). ہشام بن عبدالملک جو ۵۰۱ھ میں تخت نشین ہوا اور جو سلاطین بنی امیہ کا گُلِ سرسبد تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۱۸).
بہارِ گلشنِ ایجاد و حُسنِ ہفت رواق
گُلِ سرسبدِ دودۂ بنی آدم
(۱۹۶۶ ، منحمنّا ، ۱۵). [سر + سَبَد (رک)].

---**سَبْز** (ـــفت س ، سک ب) صف.
۱. **ہرا بھرا ، تر و تازہ ، شاداب.**
آب سوں دریا کے ہرگز کام نئیں عشاق کوں
گریۂ حسرت سوں ہے سرسبز باغِ عاشقی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۷).
سرسبز سبزہ ہو جو ترا پائمال ہو
ٹھہرے تو جس شجر کے تلے وہ نہال ہو
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۳). ایک سرسبز شاداب قطعہ

پر ... جا بیٹھا۔ (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۳۰)۔ اب مقابلتاً کراچی ایک سرسبز شہر ہے۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۳۵)۔ **۲. بارآور ، کامیاب ، مقبول ، مشہور۔**

مانوں گا شاعری کو میں قائم تبھی تری
سرسبز یہ غزل ہو جو نواب کے حضور

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۹)۔

سرسبز ایک بھی نہ ہو عشق میں ہوا
اس معرکے میں کھیت بہت پہلوان ہے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۶۱)۔ بے بنیاد غلط بیانیاں کبھی سرسبز نہیں ہوسکتیں (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۷ : ۳)۔ **۳. خوش و خرم ، خوشحال ، فارغ البال۔**

رکھا سرسبز جوں طوطی چمن میں
مجھے دی جا گلستانِ سخن میں

(۱۷۷۸ ، گلزارِ ارم ، ۳۴)۔ انشاءاللہ تعالیٰ دنیا میں سرسبز ہو گے۔ (۱۸۹۵ ، صندلی نامہ ، ۲۲)۔

میں کس زبان سے شکرِ شہادت ادا کروں
سرسبز تم رہو کہ کیا سرخرو مجھے

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۹۸)۔ **۴. بھرا پُرا ، آباد ، ترقی پذیر۔**

لیکن بخلاف اسکے ہے عورت کا جہاں راج
واں ملک ہے سرسبز اور آباد رعیت

(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۳۵)۔ کالج کے سرسبز ہونے کی تمنا ظاہر ہوئی۔ (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۳۹)۔ **۵. فتحمند ، غالب (عموماً مقابلے میں)۔**

گل کترے نہ بلبل مری فریاد کے آگے
سرسبز ہو شاگرد کب اُستاد کے آگے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۲۹۶)۔

اس قد کے آگے ہو گا نہ سرسبز وہ کبھی
کیا بڑھ گئی ہے باغ میں سرو و سمن کی حرص

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۲۰)۔ [سر + سبز (رک)]۔

---سبزی (---فت س ، سک ب) امث۔

۱. تازگی ، طراوت ، شادابی ، ہریالی۔ سرسبزی کا نمو جوشِ بہار گلزارِ فردوس کا یادگار شہر پناہ جائے امن مرغوب۔ (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۹۷)۔ درختوں نے سرسبزی کے نئے جوڑے پہنے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۷۲)۔ **۲. کامیابی ، بارآوری۔** میں بھی دو کے قریب معاملے کی سرسبزی کا مژدہ لے کر پہونچوں گا۔ (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۳۲)۔ ۲۵ مارچ ۱۰۰۱ء کے دن شہنشاہ کی مہم کی سرسبزی کے لئے رومہ میں قربانیاں کی گئیں۔ (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ روما ، ۶۴۲)۔ **۳. (i) فارغ البالی ، خوشحالی۔**

سرسبزیٔ مُلک تھی خداداد
اور پایۂ تخت نزہت آباد

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۳)۔ اس نے ملک کی امن و امان آبادی اور سرسبزی کے لئے جو کام کئے ہندوستان کا تیموری خاندان بھی نہ کر سکا۔ (۱۹۱۰ ، شعرالعجم ، ۳ : ۶)۔ یہ وہ مسئلہ ہے جس پر ہندوستان کی سرسبزی کا مدار ہے۔ (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۰۹)۔ **(ii) فلاح ، بہبود۔** اس امر کو اس طرح سمجھ لیں کہ ہماری دینی و دنیاوی سرسبزی اس امر پر منحصر ہے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۳۸)۔ بندوبست اراضی ملک کی خوشحالی و فارغ البالی کا ایک عمدہ ذریعہ اور مناسب تدبیر ہے۔ (۱۹۲۹ ، فرہنگِ عثمانیہ ، ۱۳۷)۔ **(iii) نشو و نُما ، ترقی۔** جس طرح آزادی جسمانی نشو و نما کے حق میں اکسیر تاثیر ہے ، ٹھیک اسی طرح دماغی اور روحانی سرسبزی کے حق میں بھی سمجھنا چاہیئے (۱۸۸۷ ، خیالاتِ آزاد ، ۵ / ع)۔ [سرسبز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سَواری (---فت س) م ف۔

آکر ، بغیر پڑاؤ کیے یا ٹھہرے ہوئے ، آتے ہی ، سراسری ، رواروی ، کھڑے کھڑے۔ مظلوموں نے نوشیرواں سے سرسواری ملاقات کی۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۵۲)۔ بادشاہی لشکر نے سرسواری حصار شہر کو مفتوح کیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۳۳)۔ [سر + سواری (رک)]۔

---شار (---فت س) صف۔

۱. کناروں سے چھلکتا ہوا ، لبریز ، لبالب ، بھرا ہوا۔

ہر اک لبریز ہے خم تجھ محبت کے اثر سیتی
ہر اک ساغر تری نیناں سوں ہے سرشار ہر جانب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۸)۔

بالیں حسنؑ پانی کا تھا کوزۂ سرشار
اوس کوزے میں سب زہر ملا آتی یہ مکّار

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۱۷)۔

ساقی نے جو یُوں ساغرِ سرشار دیا
دل میں نے ہجومِ شوق سے وار دیا

(۱۹۷۷ ، لالہ و گل ، ۹۱)۔ **۲. نشے میں چُور ، مست ، بیخود۔**

ہے نشۂ شراب ہوں سرشارِ انبساط
تجھ نین کا خیال مجھے جام جم ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲)۔

کھیرا ہے عجب حیرتِ سرشار مجھے
دل ہو گیا مانند شبو تار مجھے

(۱۸۰۵ ، باقرآگاہ (قدیم اُردو ، ۱ : ۵۳۳))۔ دیوار پر بیٹھ کر لیسب کی بہار دیکھیں ... شباب کی مستیوں میں سرشار پتنگا انگڑائی لے کر کہنے لگا۔ (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۵۴)۔

کوئی بھرپور جوانی کے نشے میں سرشار
رُخِ ایام کو آئینہ دکھاتی آئی

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۴۲)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [سر + ف : شار - گرنا ، چھلکنا]۔

---شاری امث۔

مستی ، بے خودی۔

دیکھ دل کے شوق کی سرشاریاں
مست ہو کلیاں چمن کی جھومیاں

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۱)۔

آئے لیٹے ہوئے ہوں عالمِ سرشاری میں
نالۂ زیر کے ہمراہ ہو جوں نالۂ بم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۸). ہندوستانی عورت خاموشی پسند ہے وہ سرشاری چاہتی ہے ، لیکن سکوت و سکون کے ساتھ . (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۹۵). ان کے طرز بیان میں کہیں صرف سستی جذبات اور ہیجان ہے اور کہیں واقعی گم گشتگی اور سرشاری ہے . (۱۹۵۱ ، نیم رخ ، ۳۵). [سرشار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شام کس اسا ، م ف.
غروب آفتاب کے فوراً بعد ، سورج چھپنے وقت ، دن کا خاتمہ اور رات کی ابتدا.

ہو روم روم مرا کیوں نہ خوش کہ وہ بُت چیں
یہ کہہ گیا ہے کہ آؤں گا آج میں سرشام

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱ : ۱۱۵). محمودہ ــ سوتی آپ کے وقت ہیں؟ حسن آرا ــ سرشام. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۵۵) تارے سرشام سے روز چمکیں گے اور صبح کو جھلملا جھلملا کے غائب ہو جائینگے. (۱۸۸۹ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۱۷).

تھا آج کا تو عہد اسی خاکسار سے
جاتے ہیں یہ حضور سرشام ادھر کہاں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۷۰).

شب ہجر صبح وصال ہے ترا عکس جب بھی جگا لیا
تری یاد دل کا چراغ ہے ، سرشام ہی سے جلا لیا

(۱۹۶۶ ، لہو پکارتا ہے ، ۱۰۷). [سر + شام (رک)].

---شب کس اسا (---فت ش) م ف.
غروب آفتاب کے بعد تاریکی شروع ہونے کا وقت ، رات کا ابتدائی حصہ ، رات کے شروع میں.

تھی کسی کی آرزو کہ سرشب سے تا سحر
دیکھا کیے ہیں صاحب محفل کا اضطراب

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۶). [سر + شب (رک)].

---شخ (---فت ش) امذ ، صف.
سرکش ، نافرمان ، خودسر. سوائے اس کے بہ قوت تدبیر و بہ زور شمشیر اکثر ملک لیے ، اور بہتیرے سرشخ زیر کیے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۵۰).

تھے جیسے جوانی کے چڑھے زور میں سرشخ
ویسے ہی بڑھاپے کی پڑی آن کے اب بخ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۹). [سر + ف : شخ ــ سخت].

---شکن (---کس ش ، فت ک) صف.
۱. **حصۂ رسد ، اوسط ، تناسب.** لہٰذا سرشکنی حصہ ہو کہ اس کا جوہر ایک گرین ہلکے معدن کی بہ نسبت سونے کے پانی میں ڈبونے سے گھٹی ہے. (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ ، ۳ : ۱۵۶). اگر ہم سلطنت مغلیہ کے مداخل پر سرشکن لگاویں تو شاید ایسی پست حالت نظر آوے گی جس کی نظیر دنیا میں ذرا مشکل سے مل سکے گی. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۳ ، ۳ : ۸۰). ۲. (**بنوٹ**) **ایک داؤ جس کی چوٹ کھوپڑی پر پڑتی ہے** بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی اسم سامی ... پھالنک کا ہاتھ سرشکنی ... غرضکہ سو ہاتھ منتخب یہ ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۴۸). ۳. **سر توڑنے والا ، سر پر ضرب لگانے والا.**

یہ عشق سرشکن فرہاد پر لایا جو کچھ لایا
وگرنہ کون ایسی فتح خسرو کو دلا سکتا

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳) [سر + ف : شکن ، شکستن ــ توڑنا].

---شُماری (---ضم ش) امث.
۱. **ٹیکس جو فی کس کے حساب سے مقرر ہو.** حاصلات محصول وغیرہ سرشماری ... سوائے قوم اسلام کے اور لوگوں سے لیا جاتا ہے. (۱۸۶۹ ، عہدنامجات ، ۷ : ۱۳). ۲. **مردم شماری.** ۱۵۲۲ء کی سرشماری کی تفصیلات کے مطابق سولھویں صدی کے ربع اوّل کے آخر میں انقرہ شہر میں دوہزار سے زائد مسلمان ایک سو بیس کے قریب عیسائی اور تقریباً تیس یہودی گھر تھے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۲). [سر + ف : شمار ، شُمردن ــ گننا ، ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شور (---و مع) امذ (الف).
۱. **فتنہ ، آسیب.** ٹونے کے سرشور سوں ، سحر ہور مکر کے زور سوں ، عقل ہور دل کوں کیں کا کیں لیا ہاڑے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۰). ۲. **تلاطم ، زور شور.**

ہل انجوان کے طوفاں میں سرشور سوں
اسا ساں کا بارا چھوٹیا زور سوں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۴۹). (ب) صف. ۳. (ا) **سرکش ، نافرمان ، باغی.** مسجد کے مصالح پر ایک سرشور اور مالدار برہمن نے قبضہ کرکے شوالہ بنالیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۰۱). (ا ا) **منھ زور (گھوڑا).** ولایتی گھوڑے سرشور ، سینکڑوں بائیھیاں جلنے لگیں سوار گر گر پڑے ، گھوڑے چھٹ چھٹ گئے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۵۴). [سر + شور (رک)].

---شوری (---و مع) امث.
۱. **سرکشی ، خودسری.** لڑکے نے باپ کے اطوار و خصائل میں سے خودسری اور سرشوری کے سوا کچھ نہ لیا تھا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۵۸). نواب سرشوری کے ساتھ دن گزارتے ، فتنے اٹھاتے ، ہنگامے برپا کرتے ہیں. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ (مقدمہ) ، ۲۳). ۲. **شور و غل ، ہنگامہ خیزی.** اپنا سر دیوار پر مارتا اور سارا کمرہ اس کی سرشوری سے گونجنے لگتا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۹۹). [سرشور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شوریدہ کس صف (---و مع ، ی مع ، فت د) امذ.
سر جس میں آشفتگی اور دیوانگی ہو ؛ (مجازاً) عاشق کا سر.

تیرے سودائی کا یہ عالم ہے جاتا ہے جدھر
تا سرشوریدہ روز آتے ہیں پتھر سیکڑوں

(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۲۰۰). [سر + شوریدہ (رک)].

---شونی (---و مع) امث.
سر دھونے کی اجرت ؛ (کنایۃً) وفاداری یا خیر خواہی کا انعام جو امرا و سلاطین کے دربار سے بہی خواہوں کو دیا جاتا تھا. نذر دینے والے کو اس کے درجے کے موافق اس کی سرشونی

کے نام سے کچھ مقرر ہو جاتا ہے. (١٩١٩ء، واقعات دارالحکومت دہلی، ١ : ١٣٨). [سر + ف : شو، شُستَن - دھونا + ئی، لاحقۂ کیفیت].

---صَدْقَہ (---فت ص، سک د، فت ق) امذ.
سر کا اُتارا، صدقۂ سر. یہ سب دولت اور انعام ہرمز کا سرصدقہ قیصر نے بھیجا ہے. (١٨٠٠ء، قصہ گل و ہرمز، ١١٠). [سر + صَدقَہ (رک)].

---صَدْقے فقرہ.
بلا سے، کچھ پروا نہیں (خوشامد یا اظہارِ شفقت کے لیے).

جو گم ہوا ہے مرا تم سے دل تو سرصدقے
نہ کیجے ذکر سے آپ اس کے بار بار خفیف

(١٨٢٦ء، معروف (نوراللغات)). ہارا تو سرصدقے مگر اخباروں میں نام نکلا. (١٩٥٧ء، اپنی موج میں، ١٠٣). گلدان ٹوٹ گیا چلیئے، آپ کے سرصدقے، یہی سمجھ لیجیے قضا تھی اور بلا تھی کہ ٹل گئی. (١٩٨٨ء، قومی زبان، کراچی، فروری، ٩٣).

---طاق امذ.
اوپر کا کمرہ جو سامنے سے کُھلا ہو، چوبارا (جامع اللغات).
[سر + طاق (رک)].

---طُور کس اضا (---و مع) م ف.
کوہ طور پر تلمیح ہے اس واقعہ کی طرف کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر تجلی باری تعالیٰ نظر آئی.

وہ بہت خفیف سی اک جھلک سرطور برقِ جمال کی
وہ غشی کلیم کی اور جل کے وہ سرمہ ہونا پہاڑ کا

(١٩١٧ء، نقوشِ مانی، ٣٢).

میرے غم خانہ میں آؤ تو دکھا دوں تم کو
تھی وہ کیا چیز سرطور، تمھیں کیا معلوم

(١٩٨٣ء، حصارِ انا، ١١٧). [سر + طُور (عَلَم)].

---عام کس اضا، م ف.
منظرِ عام پر، سب کے سامنے، بیچ بازار میں، کھلم کھلا.

بین شب کی لڑائی تو چھپائی تھی سبھوں سے
قصّہ وہی پھر تو نے سرعام نکالا

(١٨٩٢ء، سرور کاکوروی، د (انتخاب)، ٢).

یوں سرعام، کُھلے سر میں کہاں تک بیٹھوں
کسی جانب سے تو اب میری ردا آئی ہو

(١٩٧٧ء، خوشبو، ١٠٣). [سر + عام (رک)].

---عَدالَت کس اضا (---فت ع، ل) م ف.
عدالت میں، عدالت کے سامنے، جج یا مجسٹریٹ کے سامنے جب وہ عدالت کی کرسی پر ہو.

سرِ عدالتِ محشر جواب کیا دو گے
جو داد خواہوں نے تم پر کوئی سوال دیا

(١٨٨٥ء، گلزارِ داغ، ١٠٣).

---عَسْکَر (---فت ع، سک س، فت ک) امذ.
فوج کا سردار، کمانڈر، جنرل. اس میں ایک خاص جگہ نقیب الاشراف اور والی بادشاہ بغداد و سرعسکر بغداد کے لیے مقرر ہے. (١٩١٢ء، سفر نامہ بغداد، ٦٩). پولیس کا نظام قائم رکھنا اور اسے وسعت دینا سرعسکر کے اہم فرائض میں شامل ہو گیا. (١٩٦٨ء، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ٣ : ٧٩٣). [سر + عَسکَر (رک)].

---غَزَل (---فت غ، ز) امذ.
غزل کا مطلع، دیوان کی بہترین غزل (نوراللغات؛ فیروزاللغات).
[سر + غزل (رک)].

---غِلاف (--- کس غ) امث.
خنجر، پیش قبض. اپنے جی سے ہاتھ دھو کر اور جان کھو کر سرغلاف مبارک کی کمر سے کھینچ کر ملک صادق کی توند میں ماری. (١٨٠٢ء، باغ و بہار، ٢٣٨). [سر + غِلاف (رک)].

---غَنائی (---فت غ) امث.
سرداری، سرکردگی. قبائل کے شیوخ کی سرغنائی قائم ہوگئی. (١٩١٩ء، مضامین شرر، ١، ٣ : ٩٠). اکثر کارکنان کانگریس نے ان فرقہ وار جھگڑوں میں سرغنائی کی. (١٩٢٣ء، خطبۂ صدارت، مولانا محمد علی، ١٠٣). [سرغنہ (رک) + ائی، لاحقۂ کیفیت].

---غَنَہ (---فت غ، ن). (الف) امذ.
١. **کسی گروہ یا جتھے کا سردار، پیشوا، سرگروہ.** اس بات پر عہد ہوا کہ ظالم کا ظلم دفع کریں، زبیر بن عبدالمطلب اس میں سرغنہ ہوئے. (١٨٣٥ء، احوال الانبیا، ٢ : ٢٣). یہ مذہب اسلام کے دینی سرغنہ ہیں. (١٨٩٣ء، بست سالہ عہد حکومت، ١٥٢). وہ ... مقتدائی کے بعد سرگروہ و سرغنہ بن گیا. (١٩٢٦ء، شرر، مضامین شرر، ٣ : ١٣٩). ٢. **مفسدوں یا باغیوں کا سردار، فساد یا بغاوت کا بانی، سرکردہ.** وہ جانتا تھا کہ اس ملک کی بغاوت کا سرغنہ وہی ہے. (١٨٩٧ء، تاریخ ہندوستان، ٣ : ٧٣٠). اپنی آن بان سے وہ ان (ڈاکوؤں) کا سرغنہ لگتا تھا. (١٩٨٦ء، جانگلوس، ١٣٠). (ب) صف. **بڑا، سرکردہ.** قوم کے سرغنہ اشخاص ... فضول رسمیں ترک کر کے سادہ طریقہ اختیار کریں. (١٩٢٠ء، بیوی کی تربیت، ٦٦). [سر + غنہ (رک)].

---فَراز (---فت ف) صف؛ --- سرافراز.
١. **سربُلند، ممتاز، معزز، عالی مرتبہ.** مخدوم سید مُحمّد حُسینی گیسُودراز، عاشق شہباز سرفراز. (١٥٩٩ء، کتاب نورس، ٧٩). تن کے مُلک کا بادشاہ کیا، سرفراز کیا. (١٦٣٥ء، سب رس، ٢٦).

کوتہ نہ سفر دراز کیتا
تو آپ سے سرافراز کیتا

(١٧٠٠ء، من لگن، ٣١). بادشاہ نے دیکھ کر مجھے بہت سرفراز کیا. (١٨٠٢ء، باغ و بہار، ٢٣٧). اپنی گرم بازاری کے لیے کیسے کیسے سرفرازوں کو اکھیڑ کر پھینک دیا. (١٨٨٣ء، دربارا کبری، ٢٢٣). خدا سے محبت ہی انسان کو سرفراز اور مفتخر کر سکتی ہے. (١٩٨٨ء، صحیفہ، اقبال نمبر!، اکتوبر، دسمبر، ٣٨). ٢. **اونچا،**

اونچے قد کا ، بلند.

خیالِ سروِ قدِ یار میں یہ رویا میں

جو نخل باغ میں تھا سرفراز ، ڈوب گیا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۹۶). ۳. (کنایۃً) **جس کا ازالہ بکر ہو چکا ہو ، وصل سے شادکام.** داروغہ صاحب آپ ہم سے باتیں کیجیے یہ بہت کم سخن ہیں ابھی سرفراز نہیں ہوئیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۹۲). اتنی شاہزادیاں خدمت میں رہتی ہیں اور سب سرفراز ہوتی ہیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۷۸) اف ؛ کرنا ، ہونا. [سر + ف : فراز ، فرازیدن ـ اونچا کرنا].

ـــفَراز کَرنا/فَرمانا محاورہ.

۱. **عزت بخشنا ، قدر افزائی کرنا ، قدم رنجہ فرمانا ، تشریف لانا.**

ولی ایس کے قدم بوس کے شرف سوں مجھے

ہزار شکر کہ دلبر نے سرفراز کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۲). میں بہت ممنون احسان ہوں گی اگر دوبارہ سرفراز فرمائیے گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۰). ۲. **دینا ، بخشنا ، عطا کرنا ، نوازنا.** خدا کہا ، جو میں منگوں گا تو تیرے مانند بد لاؤں گا یعنی تجھے سرفراز کروں گا. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۱۱).

ترے کرم کا سزاوار تو نہیں حسرت

اب آگے تیری خوشی ہے جو سرفراز کرے

(۱۹۱۲ ، کلیات حسرت موہانی ، ۱ : ۳۰). آپ نے عرصہ سے ہمکو کوئی مضمون سرفراز نہیں فرمایا ، لوگ بیحد مشتاق ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۲۰). عرشی صاحب کو قدرت نے جہاں بہت سے اوصاف حسنہ سے سرفراز کیا تھا وہاں ہر قسم کی دنیوی دولت سے بھی نوازا تھا. (۱۹۸۷ ، "فاران" ، کراچی ، اپریل ، ۳۳). ۳. (مجازاً) **وصل سے محظوظ کرنا.** پہلے اپنے خدمتگار کے ساتھ میرا نکاح کرانا چاہتے تھے اب خود سرفراز کرنا چاہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، میدان عمل ، ۲۸۹).

ـــفَرازْنا (ـــفت ف ، سک ز) ف م.

عزت دینا ، رونق بخشنا ، تشریف آوری سے مشرف کرنا.

کریں گے دفعتاً تصویر خانہ اپنی رحمت کا

وہ جس دم سرفرازیں گے گنہگاروں کی محفل کو

(۱۸۶۸ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۰۰).

یہ دل میں آئی کیا جو سرفرازا آپ نے ہم کو

نہیں ہم بھی ہمارے حال پر کیا مہربانی ہے

(۱۸۷۹ ، دیوان بزیر ، ۱۱۵). [سرفراز + نا ، لاحقۂ مصدر].

ـــفَرازْنامَہ (ـــفت ف ، سک ز ، فت م) امذ.

(تعظیماً) خط (مہذب اللغات). [سرفراز + نامہ (رک)].

ـــفَرازی (ـــفت ف) امث ؛ ام سرافرازی.

سربلندی ، عزت ، بزرگی ، مرتبے میں ترقی.

ہے سرفرازی بس ہے دو جگ تے معانی

منج سیس پر لکھیا ہے اسم محمدؐ اللہ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷۱).

بشر کوں تیں نے بخشی سرفرازی

سجن پر کرنے لاگا ترک تازی

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۸). موافق قدر و منزلت کے ہر ایک کو سرفرازی ہوئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵). بجائے قدر دانی و سرفرازی کے ... ایک افسر فوج ... قاہرہ میں آیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۱۴۷). یہ تو وہ مقام ہے ... جہاں سجدہ ریز ہو کر سرفرازی حاصل ہوتی ہے. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۵۲). [سرفراز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــفِرو (ـــفت نیز کس ف ، و مج) صف.

سر جُھکا ہوا ، شرمندہ ، عاجز.

سرفرو کیا ہے ترے چشم کے آگے نرگس

پنجۂ گل بھی دہن دیکھ کے تنگ آ ہی گیا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۳۷). [سر + فرو (رک)].

ـــفِرو رَکھنا / کَرنا محاورہ.

سر جُھکا رکھنا ، سر جُھکانا ، عاجزی کا اظہار کرنا.

جز عجز ہو نہ اہلِ کرم کو غرورِ مال

رکھتی ہے سرفرو یہ زمیں باردار شاخ

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۳۳).

کیا سب تپاک ختم ہوا ، دیکھو بیبو!

یہ ہیں وہی جو کرتے تھے سو بار سرفرو

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۲۹۵).

ـــفَروش (ـــفت ف ، و مج) صف ؛ امذ.

جان کی پروا نہ کرنے والا ، جانباز ، بہادر ، دلیر ، شجاع.

سرفروشوں میں ہوں شیوہ مرا جانبازی ہے

تپ چڑھے دیکھیے اگر شیر نیستاں مُجکو

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱۲). عیدو اور وفاق دونوں بلا کے سرفروش تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۵۰). لیکن تحریک آزادیٔ فلسطین کے سرفروش وہ شہید ہیں جو افسانوی پرندے فینکس کی طرح اپنی ہی آگ سے جی اٹھتے ہیں. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۰۳). [سر + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا].

ـــفَروشانَہ (ـــفت ف ، و مج ، فت نا) صف ؛ م ف.

جانبازانہ ، دلیرانہ ، بہادرانہ. ہم میں کثرت سے ایسے لوگ مل جائیں گے جو اُن کی اس سرفروشانہ سعی و کاوش کی داد دینے کے لئے آمادہ ہوں گے. (۱۹۷۷ ، اقبال : شخصیت اور شاعری ، ۳۸). سیاسی شعور کہیں خفیہ کہیں علانیہ طور پر سرفروشانہ انداز سے آگے بڑھ رہا تھا. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری : شخصیت اور فکر و فن ، ۱۸۵). [سرفروش + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

ـــفَروشی (ـــفت ف ، و مج) امث.

جانبازی ، دلیری ، بہادری. غلام حتی الامکان سرفروشی و جانبازی میں ... سرمو تامل نہ کرے گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰۹). مجدد یا ریفارمر کے لئے تین شرطیں ضروری ہیں ... جسمانی مصیبتیں اٹھائی ہوں ، جان پر کھیلا ہو ، سرفروشی کی ہو. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۹۵). غیر فانی پیغام کے نقوش تلاش کیے

جا سکتے ہیں جو آگے چل کر عالمِ انسانیت کو اُخوت و مساوات حریت سرفروشی اور خودی و خودشناسی کی دولت سے مالامال کرتا ہے (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۲). [سرفروش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فِگَنْدَہ (---کس ف ، فت گ ، سک ن ، فت د) صف؛ م ف.
سر جُھکائے ہوئے ، سرنگوں ؛ عاجز.

بسب انسان ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اُسی طرح یوں میں بھی اک اس کا بندہ

(۱۸۷۹ ، مُسدسِ حالی ، ۱۸).

حق سرفگندہ تھا مگر اب سربلند ہے
باطل جو تھا بلند نظر آ رہا ہے پست

(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۳۵۱).[سر + ف : فگندہ ، فگَنْدَن ـ ڈالنا].

---فوج (---و لین) امذ.
فوج کا قائد ، سپہ سالار. امیر خان کو ملتمش کا سرفوج بنایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۷). میمنہ اور میسرہ کے نگہبان علی الترتیب سرفوج میمنہ اور سرفوج میسرہ کہلاتے تھے .(۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۱) [سر + فوج (رک

---فِہْرِست کس اضا(---کس نیز ف سک ، کس ر)صف ؛ م ف.
فہرست کے شروع میں مندرج ؛ (مجازاً) سب سے مقدم ، سب سے اہم . ان علامات میں زیر جلد اور برون العضلاتی نزف الدم (Hemorrhage) کی شکایت سرفہرست ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۱۳۲). اس جدوجہد میں میرا نام مجرموں کی طرح سرفہرست تھا. (۱۹۸۱ ، قائداعظم اور آزادی کی تحریک، ۳۱). [سر + فہرست (رک)].

---قُفْلی (---ضم ق ، سک ف) امث.
وہ رقم جو مکان یا دکان وغیرہ کرایے پر دیتے وقت کرایہ دار سے کرایے کے علاوہ لی جائے ، پگڑی . ایک مکان بھی خالی تھا ایک روپیہ ماہوار کرایہ پر اس کو ٹھیرالیا ، بلکہ سرقفلی دے کر سرخط لکھ دیا. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۸۳). [سر + قفل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَلِیان (---فت ق ، کس ل) امث.
چلم اکول ٹھیکری جو چلم میں تما کو کے اُوپر آگ کے نیچے رکھتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سر + قلیان (رک)].

---کار امث.
رک : سرکار ، مع تحتی الفاظ . سرکار یا بڑے بڑے شہروں میں انتظامی اختیارات فوج دار کے سپرد ہوتے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاک و بھارت ، ۱ : ۳۳۸). [ف].

---کاری صف.
رک : سرکاری ، مع تحتی الفاظ . سرکاری ملازمت کے امتحانات کے سوال پر پارلیمانی کمیٹی نے کہا کہ تربیتی اداروں میں ہندی شروع کرنے کے لیے مناسب اقدامات کیے جائیں. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۱۱۵). [سرکار + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کَج (---فت ک). (الف) صف.
آنکڑے کی طرح جھکا ہوا ، مڑا ہوا. ایک چوبک سر کج تھی بقامت ایک ذراع اور نیم عصا کے .(۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۸۱). (ب) امذ. **آنکڑا** (مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۱). [سر + کج (رک)].

---کَرْدَگی (---فت ک ، سک ر ، فت د) امث.
سرداری ، قیادت دس ہزار سوار جرار بہ سر کردگی ابوالورد ... کے اوس جانب روانہ کیے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۵۸). وزیر ہند کی سر کردگی میں ہماری جماعت ... چلی. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۳۸). ہند سرکار نے ہندی کی تدریس پر ایک جائزہ (ریویو) کمیٹی راما پرسنّا نائیک کی زیر سرکردگی مقرر کی. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۱۲۵).[سر کردہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرْدَہ (---فت ک ، سک ر ، فت د) امذ ؛ صف.
۱. **سردار ، قائد ، افسر.** کسو طرح اس گروہ کے سر کردوں کو میرے پاس لاتو . (۱۸۰۲ ، گنج خوبی ، ۲۱۳).

سر کردہ ہائے اُمّتِ خیرالانام کا
سِکّہ بٹھا گئے جو محمدؐ کے نام کا

(۱۸۸۸ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۶۸). سرکاری سواری کے ... آگے پیچھے پولیس کے کئی سرکردہ ، فوجی وردی میں گھوڑے مارے چلے آتے تھے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر، خمارستان ، ۲۰۵). ۲. **منتخب ، ممتاز ، نمایاں حیثیت رکھنے والا.** یوسف کامران اپنے عہد کے سرکردہ ادیبوں اور فن کاروں سے ذاتی دوستیاں استوار کرتا ہے. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۳). [سر + ف : کردہ ، کردن ـ کرنا].

--- کَرْنا محاورہ.
۱. **انجام کو پہنچانا ، طے کرنا (راستہ مہم وغیرہ)؛ فتح کرنا ، قابو میں لانا ، مغلوب کرنا ، جیتنا**

نہ تھا جو دل چلا تو پانو کیوں کر بڑ سکے سنگکو
مہم ایسی بغیر از شوق کر سکتا ہے سر کوئی

(۱۷۱۸ ، دیوان ابرو ، ۹۳).

خوب سا نظارہ قاتل پہ خنجر کیا
سر دیا لیکن مہم عاشقی کو سر کیا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۸).

کرتا ہے سر یہ مدحتِ ابرو کا معرکہ
ہاں اے قلم قدم ترا میداں سے ہٹ نہ جائے

(۱۸۹۳ ، زینا ، مرقع زیبا ، ۱۰۰). جنار گڑھ پر حملہ کیا جس کے سر کرنے میں چھ مہینے لگ گئے. (۱۹۱۸ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۳۷). وہ قلعہ ایسا مضبوط بنایا جائے کہ ہمارا بڑے سے بڑا حریف بھی اسے سر نہ کر سکے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳). ۲. **شروع کرنا ، بیان کرنا ، آغاز کرنا.**

ہے قِصّۂ دراز کے سُننے کی آرزو
اس زُلفِ تابدار کی تعریف سر کرو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۲).

حال بسر کرنے کو چاہا تھا میں اس کے آگے
لیک فرصت نہ دیا دم جو ہو جلاد سے ربط
(۱۷۹۸ ، دیوانِ جلدا ، ۳۲).

آزردہ خاطروں سے کیا فائدہ سخن کا
تم حرف سر کرو گے ہم گریہ سر کرینگے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۳).

جب کہ میں کرتا ہوں اپنا شکوۂ ضعفِ دماغ
سر کرے ہے وہ حدیثِ زلفِ عنبر بارِ دوست
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۳). ۳. **شکار پر چھوڑنا (باز یا کتے وغیرہ کو).** عقابِ تنا ہوائے آرزو میں سر کیا. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۳۳). ایسی جگہ میں سر کرنا میرِ شکار کا کام ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۸۸). ۴. **داغنا ، چلانا ، فیر کرنا ، پھینکنا (آتشیں یا آہنی اسلحہ وغیرہ).** توپ کا گولہ بعد سر کرنے کے ایک ثانیے میں ۸۰۰ فٹ گیا. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۳۲). ایک سو ایک توپ کی سلامی سے ہلچل پڑ گئی جو نئی کانسٹی ٹیوشن کی یادگار میں سر کی گئی تھیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۳).

رات یوں تاریک تھی جس طرح مجرم کا ضمیر
سر کیا شیطان نے عورت کی جانب ایک تیر
(۱۹۳۲ ، فکر و نشاط ، ۲۰۹). ۵. **بال گوندھنا ، مانگ چوٹی کرنا** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). ۶. **تاش کے کھلاڑیوں میں سے ایک کا پتا ڈالنا (جس پر دوسرا ، پھر تیسرا ، پھر چوتھا پتا ڈالتا ہے).**

پا گیا ہیں قتل کا اپنا پتہ بے پیر کا
سر کیا جو گنجفہ میں بازیٔ شمشیر کا
(۱۸۸۹ ، نکہت (نوراللغات)). ۷. **سلگا دینا ، کش لگانا (چلم کے لیے مستعمل).** تھوڑی سی چلم میں جما کر آگ پھونک کر رکھی اور ان کو دی کہ لو بھائی سر کرو. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۵۸). ۸. **ادا کرنا ، عرض کرنا.** بیگم صاحبہ کو بغیر دیکھے کئی گز لمبا چوڑا سلام سر کیا. (۱۹۳۰ ، اخوان الشیاطین ، ۳۱۳). ۹. **کھولنا ، وا کرنا** (مہذب اللغات).

--- کَش (--- فت ک) صف.
۱. (ا) **باغی ، نافرمان ، حکم عدولی کرنے والا ، مغرور.**

توں ورکتی ہے پر ایک سرکش اُبر
کہ غالب ہے جیوں آب آتش اُپر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۵).

زبس تیغ نگہ شوخ سرکش کی ہے خوں ریزی
نگہ چشم قربانی نمط حیراں ہوئے عاشق
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۱).

سرکش نہ ہو زیرِ چرخ ، اُن نے
پامال کیے ہیں کیسے کیسے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۹).

جو نگہِ خسروِ عالی مکاں سے گر پڑتے
لاکھ سرکش ہو زمیں پر آسماں سے گر پڑتے
(۱۹۰۹ ، مجاہدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۴۰). یہ لوگ روز بروز مغرور اور سرکش ہوتے گئے. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۹۶). کہنے لگے ، لڑکا بڑا ضدی اور سرکش ہے ، پڑھنے لکھنے کا نام نہیں لیتا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۲۵). (اا) **منہ زور.** صحافت کے سرکش گھوڑے کو قابو میں رکھنے کے لیے دہری عنان کی ضرورت ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۱۱). ۲. **(مجازاً) اونچا ، بلند.**

عمارت تھی مصفّا ایک سرکش
زرِ کرسی پہ بیٹھی تھی پری وش
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۱۸).

کشتی کو اچھالے کئے سرکش دھارے
ساحل پہ نگاہ کی نہ ہمت ہارے
(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۲۳۱). [سر + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

--- کُش (--- ضم ک) صف (قدیم).
سر کچلا ہوا ، مقتول ، مردہ.

یکایک ہکے باں ہے سب جھڑے
جتے سرکشاں سرکشاں ہو پڑے
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۲). [سر + ف : کش ، کُشتن = مار ڈالنا ، مارا جانا].

--- کُشادہ (--- ضم ک ، فت د) صف.
کھلا ہوا ، وسیع ، جس کی چھت نہ ہو. ایک مکان سر کشادہ ... میں چوکھنڈی پختہ حضرت دوری شاہ کی مع قبر ہمراہ شاہ صاحب مرحوم (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۳۰). [سر + کشادہ (رک)].

--- کَشی (--- فت ک) امث.
۱. **نافرمانی ، بغاوت.**

اپنا باگ ہور یوں کیا دل خوشی
جو دھرتا تھا او سر منیں سرکشی
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۲). رغبت لیتاں کی حاکم سے سرکشی نہیں کرتی. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۳۳).

میں اور سرکشی تری طاعت میں الاماں
میں جانتا ہوں سجدے کے قابل جبیں ہے
(۱۸۸۳ ، بیخود موہانی ، ک ، ۹۹). مزاج میں سرکشی اور نک چڑھا پن ہمیشہ سے تھا. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۱۱). ۲. **غرور ، گھمنڈ.**

اس قد کے آگے سرو کی ہے سرکشی فضول
باعث فقط یہ ہے کہ ذرا بڑھ گیا ہے طول
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۲۳). اف : کرنا ، ہونا. [سر + کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَشیدہ (--- فت ک ، ی مع ، فت د) صف.
اونچا ، بلند ، (کنایۃً) مغرور ، مفتخر.

مانندِ شمع عشق میں گردن بریدہ ہوں
پر بل بے سرکشی کہ وہی سرکشیدہ ہوں
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۸۹).

ہوا جو بگڑی تو ٹھنڈا ہی کر کے چھوڑے گی
ہزار شعلۂ بیباک سرکشیدہ سہی
(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۸۵). [سر + ف : کشیدہ ، کشیدن = کھینچنا].

--- کَفْچَہ کَرْنا عاورہ.

سر کو ہتھیلی بنا لینا ، ہتھیلی کی طرح سر پھیلا لینا. جب قدم ہمایوں تو چاہ پر قائم ہوئے دیکھا ایک نقب تہ چاہ میں ہے اور ایک افعی زہر آلود سر کفچہ کیے دہنہ نقب میں بیٹھا ہے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳۳).

--- کوب (---و مع).(الف) صف.

۱. **سر کچلنے والا ، تادیب کرنے والا ، سزا دینے والا. شکست دینے والا.**

تلواریں کھنچیں زیر میں سر ڈوب یکایک
لشکر سے بڑھے فوج کے سرکوب یکایک

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۴۰۰). ایک قلعہ ایسے مناسب مقام پر تعمیر کراؤں گا کہ وہ مظلوموں کے لئے پناہ اور متمردوں کے واسطے سرکوب ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۳۲).

شرک پھیلا ہو جہاں لازم ہے اک سرکوب بھی
مدتوں سے ہے یہی از جملہ معمولاتِ ہند

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۷). ۲. **نگران ، سردار.**

ہے مری خانہ نشینی سے یہ گھر گھر مذکور
خیلِ عشاق کا سرکوب کہیں بیٹھ رہا

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۹). ۳. **اونچا ، بہت بلند.**

عمارت ایک سرکوب فلک تھی
در و دیوار میں مہ کی جھلک تھی

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۹).

ہے جو سرکوب اک بڑی دیوار
واں سے جھانکو تو ہے اندھیرا غار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۳). ۴. **(معماری) جنی کی کلاہ نما چھت.** اوپر ایک بہت بلند آویزہ دار سرکوب (Hood) بنا دیا جاتا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۸۰). (ب) امذ.

پشتہ (جو قلعے کے مقابل اس سے اونچا بناتے ہیں) ، دمدمہ. ایک درّہ میں ... ان ٹیلوں کو ڈال کر بڑا سرکوب بنایا اور اہلِ قلعہ کو ستایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۵۰). [سر + ف : کوب ، کوبیدن ـ کوٹنا].

--- کوبَہ (---و مع ، فت ب) امذ.

گرز ، سر کو ضرب لگانے والا آلہ ، موسل.

یہ سُن کے تُرش‌رُو (تُرش رُو) ہوا وہ ظالم و خودسر
سرکوبۂ آہن کو لیا ڈانڈ پٹک کر

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲۱۳). [سر + ف : کوبہ ـ موگری].

--- کوبی (---و مع) امث.

سرکچلنا ، سزا دینا ، گوشمالی ، تادیب. میری زاری اور چرب زبانی پر نہ خیال کرتا بلکہ اور سرکوبی کرتا (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۲۰۳). وزیر سرکوبی کی تدبیریں انتظام کی فکریں کرتا رہا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳۷). راجہ بھیم چندر کی سرکوبی کے لئے بہت ہی مختصر سا دستۂ فوج بھیجا تھا. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۱۷). سفدر جنگ مرالھوں اور جاٹوں کو ساتھ لیکر بنگشوں کی سرکوبی کو چڑھ دوڑا. (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۵۳). [سر + کوب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کُوچَہ (---و مع ، فت چ) امذ.

گلی کا سرا ، نکڑ. سرکوچہ بلاقی بیگم سے آگے بجانب غرب دریبہ کے خونی دروازہ تک دو سو چالیس درعہ فاصلہ ہے. (۱۹۷۱ ، اردو مصدر نامہ ، ۱۰). [سر + کوچہ (رک)].

--- کُونْڈا (---و مع ، غ) امذ.

(نجاری) دروازے کے پٹوں کو اندر سے بند رکھنے والی آڑ جو ایک چوکور یا گول مضبوط لکڑی ہوتی ہے ، دروازے کے بازو میں اس کا گھر بنا ہوتا ہے جس میں یہ لکڑی پڑی رہتی ہے ، بروقتِ ضرورت اس کو اندر سے کھینچ کر کواڑوں کے بیچھے اڑا دیتے ہیں تا کہ دروازہ باہر سے نہ کھل سکے ، آڑ ڈنڈا (اب و ، ۱ : ۳۰). [سر + کونڈا ـ ڈنڈا].

--- کوہ کسی اضا(---و مع) امذ.

پہاڑ کی چوٹی ، قلۂ کوہ (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات). [سر + کوہ(رک)].

--- گِراں (--- کس نیز فت گ) صف.

۱. **خفا ، ناراض ، رنجیدہ ، کشیدہ خاطر ، برہم.**

میرے اللہ کوئی حد بھی ہے اس بے دماغی کی
کہ دل ہے سرگراں مجھ سے تو دل سے سرگراں ہوں میں

(۱۸۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۳۷).

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں
سبک‌سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۹).

ہمیں سے اس قدر رغبت ہمیں سے سرگراں ایسے
کبھی تم مہرباں ایسے کبھی نامہرباں ایسے

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۵۵). ۲. **مست ، مخمور ، خمار آلود.**

شمامہ بولی بونیج یا مہتراں
شرابِ سوں نکو تم کرو سرگراں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۰۷).

دم نہ مارا جل بُجھے گو سرگراں سوزِ عشق
ساتھ اپنے لے گئے رازِ نہاں سوزِ عشق

(۱۹۱۲ ، مطلع انوار ، ۹۲). ۳. **سر بھاری محسوس کرنے والا.**

ہوئی اس کوں واں آرزو نان و آب
ہوا سرگراں او بھی از بہرِ خواب

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۱۸). ۴. **متکبر ، مغرور** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سر + گراں (رک)].

--- گِراں کَرْنا عاورہ (قدیم).

ناراضگی یا خفگی کا اظہار کرنا.

بولیا بونیج فتاح اپے مہتراں
نکو تم کرو مجھ اپر سرگراں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۲۳).

--- گِرانی (--- کس نیز فت گ) امث.

۱. **خفگی ، ناراضی ، کشیدگی ، رنجیدگی ، برہمی.**

چیں بہ ابرو ہوئی سماجت سے
سرگرانی بڑھی لجاجت سے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۷۳).

کر سکتا ہے تیر زندگانی
ہے تنگ دلی و سرگرانی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ٦٦). عزتِ نفس کا درجہ اتنا بلند ہے کہ ایک سر ہی کے سرگرانی کی وجہ پُوچھنا بھی پسند نہیں کرتے. (۱۹٦۹ ، نئی تنقید ، ۲۳۱) ۲. **سرکا بھاری ہونا ، سردرد ، خمار ، اِضمحلال.**

وہاں خواب تھے سرگرانی کیا
تن اس رنج تھے ناتوانی کیا

(۱٦۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۰).

پاؤں پر اُن کے گرایا سرگرانی نے مُجھے
پھر دِکھایا زور اپنا ناتوانی نے مُجھے

(۱۸۸٦ ، دیوانِ سخن ، ۲۲۳). یہ کیا چیز ہے ، میری سرگرانی کیوں کم ہوتی جا رہی ہے. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۱۰). [سر + گران + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گرداں (---فت گ ، سک ر) صف.
۱. **حیران ، پریشان ، مُضطرب ، سراسیمہ.** رقیبو گمراہ ، روسیاہ ، حیران ، پریشان ، سرگرداں ... ہو کر اپنے شہر اِدھر اُدھر پھریا. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۹٤).

کیا ہے جس کی زلفاں نے ہمارے دل کوں سرگرداں
نہیں کئی اس پہیلے کوں ہماری بات سمجھاوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۳). جو کوئی اس ظلمات میں جانے کا جنانم نکلے گا وہیں بُھوکا پیاسا سرگرداں رہے گا. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۱۸۳). کل دہلی میں سارا دن سرگرداں پھرا ... شام کو اتنا تھک گیا جس کی حد نہیں. (۱۹۱٦ ، خطوطِ خواجہ حسن نظامی ، ۱۳). کئی کئی روز ویرانوں میں سرگرداں رہتے. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۸). ۲. **گھومنے یا چکر لگانے والا.**

مئے سرگشتگی سوں جام دل پُر ہیں کہ رکھتے ہیں
یہ رنگِ ساغرِ گرداب سرگرداں ہوئے عاشق

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۱). ایک تختِ سرگرداں پر جو چکّی کی طرح جلد جلد چکر لگا رہا ہے ، بادشاہ بیٹھا ہے. (۱۸۷۷ ، طلسمِ گوہر بار ، ۲۱). ۳. **قرباں ، صدقے** (ماخوذ : نوراللغات). ف : پھرنا ، رہنا ، کرنا ، ہونا. [سر + ف : گرداں ، گردیدن = پھرنا کا حالیہ ناتمام].

--- گردانگی (---فت گ ، سک ر ، فت نیز سک ن) امث (قدیم).
رک : سرگردانی. لٹ کوں اس کی پریشانگی پر ، اس کی حیرانگی پر ، اس کی سرگردانگی پر مہر آئی ، اسے گلے لائی. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۸۵). [سرگرداں + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---گردانی (---فت گ ، سک ر) امث.
حیرانی ، پریشانی ، اِدھر اُدھر پھرنا ، تشویش ، فکر ، مخمصہ. ہو واصل ہور سرگردانی ، ہو بہت بڑی حیرانی. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۰۹). اگرچہ مشہور ہے سرگردانیٔ موسیٰ کلیم لیکن سرگردانیٔ حسین اس سے ہے عظیم کہ جیوتا کربلا میں سرگرداں رہا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۰).

جو سرگردانی اپنی اُن سے کہتا ہوں تو کہتے ہیں
خُدا کے واسطے چُپکے رہو ہے میرا سر پھرتا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۵).

یہ سرگردانیاں کب تک طوافِ دربدر کب تک
ترے شوریدہ سر آخر رہیں شوریدہ سر کب تک

(۱۹۳٦ ، مشعل ، ۹٦). [سرگرداں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گرم (---فت گ ، سک ر) صف.
۱. **گرمجوشی سے کام کرنے والا ، مستعد ، پُرجوش ، محنتی ، فعّال ، لگن اور جوش کے ساتھ کام میں مشغول.**

ہر سو تری تحقیق میں تھے ہم سرگرم
تھا گہ یقین کعبے یہ گہ دیرپہ بھرم

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۰). وزیراعظم ... رات دن امورِ نیابت میں مستعد و سرگرم رہتا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳). معبودِ حقیقی ، اپنی محبت دے کہ تیری فرمانبرداری میں سرگرم رہے. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۵). اس شہر میں مُسلمان خواتین کچھ زیادہ ہی سرگرم نظر آتی ہیں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۰٦). ف : رہنا ، ہونا. ۲. **چالاک** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سر + گرم (رک)].

---گرم کرنا محاورہ.
زور و شور سے برپا کرنا ، تحریک دینا. واقعہ جُو اور فرصت طلب مقابل سے مل گئے اور ہنگامہ براندیشی سرگرم کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ۵ : ۳۱۷).

---گرمی (---فت گ ، سک ر) امث.
تیزی ، گرم جوشی ، مستعدی ، جوش ، کوششِ بلیغ.

جانے کب میری یہ سرگرمی کسی کی سعی سے
کب حسد کی باد سے بُجھتا ہے دولت کا چراغ

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۳).

ہیں جو سرگرمیٔ شادی سے فتیلے روشن
تاب کیا خانۂ گیتی میں رہے سایۂ غم

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۲۹۱). مشہور ہو جانے کے ڈر سے اس کے علاج میں بھی زیادہ سرگرمی نہیں دکھائی گئی. (۱۸۹٦ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۹۳). مکّے کا قریشی خاندان زندگی کی منزلیں سرگرمی سے طے کر رہا تھا. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۲۳). کمیٹی کی رائے تھی کہ کُل وقتی مراکز سرگرمی اور باقاعدگی سے کام نہیں کر رہے ہیں. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۳٦). ف : دکھانا. [سر + گرم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گروہ (---کس نیز ضم گ ، و مج) امذ.
کسی جماعت قوم یا گروہ کا سردار یا سربراہ ، چودھری. اُن کے بعد پنداجی سکھوں کے سرگروہ بنے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۱ : ۱۸۷). پولیس افسر پیشہ وروں کے ہر گروہ میں ایک شخص کو سرگروہ یعنی چودھری مقرر کرتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷٦). وقت آ چکا تھا کہ حکومت اس تحریک کے سرگروہ کی طرف زیادہ توجہ کرتی. (۱۹٦۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۹۷). [سر + گروہ (رک)].

---گُزار (---ضم گ) صف.
۱. **سر کو توڑ کر گزر جانے والا ، بہت تیز اور زبردست.**

رکھ کر کماں میں تیر یہ چِلّایا نابکار
پتّھر کو توڑتا ہے مرا تیر سرگُزار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۳۷). ۲. **سر دینے والا ، جاں نثار ، جانباز ، بہادر.**

ادھر سے بان و ریکلہ و توپ متّصل
بڑتی تھی ، پر وہ بڑھتے ہی آتے تھے سرگُزار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۸۸).

حق بین و حق پسند و حق آگہ و حق شعار
جانباز و جاں نثار و سرانداز و سرگُزار

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ب (ق) ، ۱). [سر + ف : گُزار ، گُزارشتن - گزارنا ، چھوڑنا ، ہارنا].

---گُزاری (---ضم گ) امث.
جاں نثاری ، جانبازی.

ثنائے حُسن میں اس کو خدا رواں رکھے
قلم نے پاؤں نکالے ہیں سرگُزاری کے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۳). [سر + گُزار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُزشت (---ضم گ ، فت ز ، سک ش) امث.
آپ بیتی ، سر پہ گزرا ہوا ، بیتا ہوا واقعہ ، حالاتِ زندگی ، واردات ، حال احوال ، سوانح عمری.

تو پوچھیا کہ کاں کاں کیے ہے کہ گشت
لگیا بولنے ہو اپس سر گُزشت

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۰). بادشاہ زادہ خوش ہو کے سرگُزشت اپنی کہتا ہے. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۸۲). اپنی اپنی سرگُزشت جو اس دنیا میں جس پر بیتی ہو بیان کرے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸). فہمیدہ نے نعیمہ کی اور اپنی تمام سرگُزشت بیان کی. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۱۰۹). اب بتاؤ اور اپنی سرگُزشت کہہ سناؤ. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۵). انجیل کا صحیفہ حضرتِ مسیح کی سرگُزشت اور تعلیماتِ اخلاق کا مجموعہ ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النّبیؐ ، ۳ : ۷۷۹). فرائڈ نے جس طرح اعصابی توازن کے اصول اعصابی خلل کی علامات سے اخذ کیے اسی طرح اس نے ادب کا نظریہ اپنے مریضوں کی نفسی سرگزشتوں سے حاصل کیا. (۱۹۸۶ ، نفسیاتی تنقید ، ۵۷). [سر + ف : گُزشت ، گُزشتن - گُزرنا].

---گُزَشتَہ (---ضم گ ، فت ز ، سک ش ، فت ت) امذ.
اپنی جان کی پروا نہ کرنے والا ، نڈر ، جانباز.

وہ سرگزشتہ ہم ہیں کہ کرتے ہیں بعد قتل
سر کو کٹا کے سجدہ ترے آستاں پر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۱). [سر + ف : گُزشتہ ، گُزشتن - گُزرنا سے حالیۂ تمام].

---گشتگاں (---فت گ ، سک ش ، فت ت) صف ؛ ج.
سرگشتہ (رک) کی جمع ؛ حیران و پریشان لوگ. امیر کو چاہیے ... جانفشاں غربا کو علی الخصوص ذاتِ ستودہ صفات کہ امید گاہ سرگشتگاں کونَین ناکامی اور تام نامی ہر شخص کا مددگار و حامی ہے. (۱۸۵۶ ، انشائے سرور ، ۱۰). [سرگشتہ (ہ مبدل بہ گ) + ان ، لاحقۂ جمع].

---گَشتگی (---فت گ ، سک ش ، فت ت) امث.
۱. **حیرانی ، پریشانی ، آوارگی ، سرگردانی.**

منے سرگشتگی سوں جامِ دل پُر بس کہ رکھتے ہیں
بہ رنگِ ساغرِ گرداب سرگراں ہوئے عاشق

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۱).

سرگشتگیٔ طالعِ عشّاق کو ہم نے
اے یار ترے گردشِ داماں میں دیکھا

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۵).

سرگشتگی وہ ہے کہ جو ہوں دفن بعدِ مرگ
گردش میں آسماں کے برابر زمیں رہے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷۵).

لے جذبِ المدد کہ ہے سرگشتگی فزوں
میں ناتواں ہوں سنگودر اس بُت کا دور ہے

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۱۶۳). ۲. **آفت ، بلا ، مصیبت ، نحوست** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سرگشتہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---گَشتَہ (---فت گ ، سک ش ، فت ت) صف.
حیران ، پریشان ، سرگرداں. بیابان تامّل اور تدبّر میں سرگشتہ ہوا لیکن راہ کعبۂ مقصود کی نہ پائی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۸).

ہو گئے بخت اپنے برگشتہ پھر کیا آسماں نے سرگشتہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۸).

تیشے بغیر مر نہ سکا کوہکن اسد
سرگشتۂ خمارِ رسوم و قیود تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۳).

عجب نہیں کوئی سرگشتۂ محبت ہو
بگولا ایک پسِ گردِ کارواں دیکھا

(۱۹۳۲ ، دیوانِ صفی ، ۳۱). [سر + ف : گشتہ ، گشتن - پھرنا ، گشت کرنا].

---گوشی (---و مج) امث.
۱. **سر کو کان کے پاس لے جا کر کچھ کہنا ، چپکے چپکے باتیں کرنا ، کان میں آہستہ آہستہ باتیں کہنا ، کانا پھوسی ، کانا باتی کُھسر پُھسر.**

سر چڑھا جاتی ہے اے زُلف کسو کی تو مگر
اوس پری رُو سے تُجھے آج جو سرگوشی ہے

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۱۱۳). جس وقت ہوا بند ہو تو آواز سرگوشی کی ندی کے پار سے سُنی جائے گی. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۶۳). تقریر پر پہلے تو حقارت آمیز تبسم کیا ، پھر سرگوشیاں ہونے لگیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۴ : ۳۷۷). پہلے تو حیران رہ گئے ، پھر آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۵۱). ۲. **پیٹھ پیچھے بُرا کہنا ، بدگوئی ، غیبت ، چغلی**

عاشق سے بے دماغی اوس گل کا ہے وتیرہ
سرگوشیٔ صبا پھر ہونے لگی پذیرا

(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ٢٦). اُن کے بارے میں خاص سرگوشیاں ہوتی ہیں. (١٩٢٨ ، خونی راز ، ١٢). اف : کرنا ، ہونا. [سر + گوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ گوشی میں م ف.
دھیمے لہجے میں، چپکے سے ایک دوسرے سے سرگوشی میں پوچھتے تھے کہ کیا واقعی انگریز چلا جائے گا؟ (١٩٨١ ، قائداعظم اور آزادی کی تحریک ، ١٠٨). نرمی کے ساتھ جو ان کا شیوہ نہ تھا سرگوشی میں کہا. (١٩٨٦ ، جوالامکھ ، ١٦٧).

ـــــ لَشْکَر (ـــــ فت ل ، سک ش ، فت ک) امذ.
فوج کا سردار یا قائد ، سالارِ فوج. پورس صبر کہ عقل کا سرلشکر تھا ، بہت دلاور تھا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٥٩).

دتا پٹیل اودھر تھا جو سرلشکر دکن
نکلا سوار سج کے بڑا لھانٹھ کا تمن

(١٧٦١ ، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم) ، ٥). خواجہ نے ... آٹھ سرلشکر ... مقرر کئے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٥٠٣).

تم ہو سرلشکر ، سپاہی ، برق پیما ، سخت کوش
تم ہو صفدر ، سُورما ، ساونت ، سرکش ، سرفروش

(١٩٣٢ ، سیف و سبو ، ٣٢). عارض جو کبھی عرض ممالک یا دیوان عرض یا سرلشکر ملک کہلاتا تھا. (١٩٦٠ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ٦). [سر + لشکر (رک)].

ـــــ لَشْکَری (ـــــ فت ل ، سک ش ، فت ک) امث.
سرلشکر کا کام یا عہدہ ، فوج کی افسری.

تو اس نام داراں تھے کر سپہری
سزاوار دیکھ تے توں سرلشکری

(١٦٠٩ ، خاورنامہ ، ١٢٩). ترک ان یافث سے تازمان تومنہ خاں عموماً جہانگیری و سرلشکری رہی. (١٨٥٩ ، مرآت گیتی نما ، ٢). [سر + لشکر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ لَوح کس اضا نیز بلا اضا (ـــــ و لین) امذ.
١. **نقش و نگار جو کتاب کے پہلے صفحے پر بسم اللہ کی جگہ بنائے جاتے ہیں.**

رکانکا جدول اوس اپرال کیتا
سر اوپر عقل کا سرلوح دیتا

(١٦٦٥ ، پھول بن ، ٨). ٢. **(پایہ وغیرہ کا) اوپر کا حصہ.** پائے اس کے بہت جوڑے تھے اس کے تھیہر اتارے اوپر پایوں کے سرلوح سے اور نیچے سے پایوں کے دانس توڑ لے. (١٩٠١ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ١٥٩). [سر + لوح (رک)].

ـــــ مَحْفِل کس اضا (ـــــ فت مج م ، سک ح ، کس ف) م ف.
محفل کے رُوبرُو ، سب کے سامنے.

کر شکر خدا اے دل ، اٹھے وہ بہ غافل
اٹھتے تو سرمحفل محشر ہی بپا کرتے

(١٩٣٢ ، اصغر الکلام ، ١٦٠).

پھر سے بُجھ جائیں گی شمعیں جو ہوا تیز چلی
لا کے رکھیو سرِمحفل کوئی خورشید اب کے

(١٩٥٥ ، زنداں نامہ ، ١٣٣). [سر + محفل (رک)].

ـــــ مَسْت (ـــــ فت م ، سک س) صف.
متوالا ، سرشار ، مخمور ، بدمست ، نشے میں چُور ، مدہوش ، کیف و وجد کے عالم میں.

حریفاں جو اس کی رتی باس پائیں
ہو سرمست جگ جگ جنم سر گنوائیں

(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ١٣٣). تین شخص رنگیں لباس بادۂ شوق سے سرمست ہیں. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٥٣).

لالۂ افسردہ کو آتش قبا کرتی ہے یہ
بے زباں طائر کو سرمستِ نوا کرتی ہے یہ

(١٩٢٣ ، بانگِ درا ، ٢٦٣). سوار سرمست و غزل خواں گھوڑا اڑائے جا رہا تھا اپنی منزل کے قریب پہنچا. (١٩٨٥ ، طوبیٰ ، ٢١). [سر + مست (رک)].

ـــــ مَسْتی (ـــــ فت م ، سک س) امث.
نشے میں چُور ہونا ، سرشاری ، مدہوشی ، کیف و وجد کا عالم.

ابھی سرمستیوں میں رات دن سونے کی عادت ہے
مجھے تو کچھ انہی پیمار کلیوں سے محبت ہے

(١٩٣١ ، صبح بہار ، ٢٠).

جسم کی ساری آسائشیں بے صفت
بزم کی ساری سرمستیاں بدوضع

(١٩٨١ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ٩٥). [سر + مست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ مَشْق (ـــــ فت م ، سک ش) امذ ؛ امث.
(خطاطی) کتابت یا لکھائی کا وہ نمونہ جو ماہر خطاط مشق کے لیے شاگردوں کے لیے لکھے ؛ (مجازاً) معیاری نمونہ ، تقلید کے قابل نمونہ ، دستور کار.

تب سے بیماری اُس کی ہے سرمشق دوستی
چہرہ پہ خط جب اوس کے نمودار کچھ نہ تھا

(١٨٣٨ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ٢٩). مجھ کو نسبتاً اس کام میں سہولت حاصل تھی، ایک سرمشق میرے سامنے موجود تھی. (١٩٠٨ ، تفسیر اتقان (ترجمہ) ، ١ : ٣). جہاں کہیں ان کی دسترس ہو کسی غریب کے خرمن کو سرمشق واسوختگی بنا دیں. (١٩٢٦ ، مسئلۂ حجاز ، ٢٣١). [سر + مشق (رک)].

ـــــ مَعْرَکَہ کس اضا (ـــــ فت م ، سک ع ، فت ر ، ک) م ف.
عین لڑائی میں ، لڑائی کے وقت. توپ چلتی ہے سرمعرکہ کشتر خالی (١٨٩٢ ، شعور (نوراللغات)). [سر + معرکہ (رک)].

ـــــ مَغْزَن (ـــــ فت م ، سک غ ، فت ز) امث ؛ امذ.
١. **بے فائدہ بک بک ، فضول باتیں ، بکواس ، بحث و تکرار.** ان کے ساتھ دوگھنٹہ تک سرمغزن کرنے کی کسے فرصت ہے. (١٩١٠ ، ادیب ، ستمبر ، ١٢٩). اتنا بہت ہے کون خواہ مخواہ سر مغزن کرے. (١٩٢٢ ، گوشۂ عافیت ، ١ : ١٩٣). ٢. **سر کھپانا ، فکر ،**

تردد. غرضکہ اس راہِ عشق میں ہر وقت سرمغزی اور جان کھپی ہے عجیب طرح کی بے بسی ہے. (۱۸۸۳ ، طلسم فصاحت ، ۳۳).
[سر + مغز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَغْزِنی (---فت م ، سک غ ، فت ز) امث.
۱. **بک بک ، بکواس ، بحث و تکرار.** پورے ایک گھنٹے کی سرمغزنی دماغ سوزی کے بعد بگڑے ہوئے دیوتا کو رام کیا . (۱۹۳۳ ، جنت نگاہ ، ۵۱). ۲. **محنت ، مشقت ، تکلیف.**

سرمغزنی یوں مگر کرے کون
محنت کی طرف قدم دھرے کون

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۵۸). طالبِ علم صاحب دیر تک سرمغزنی کرانے کے بعد بھی سمجھ نہ سکے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۸ : ۶). [سر + مغزن + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَغْزی (---فت م ، سک غ) امث.
رک : سرمغزنی. اس کو حیطۂ تحریر میں لانا میرے لئے محال ہوتا اگر انور معظم اس تمثیل کی ایک ایک سطر پر گھنٹوں مجھ سے سرمغزی نہ کرتے. (۱۹۶۸ ، غالب ، نذیر محمد خان ، ۳۸). [سر + مغز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَنْزِل کس اضا (---فت م ، سک ن ، کس ز) م ف.
منزل پر ، سفر کے اختتام پر.

وہ کھائے ہیں سرمنزل فریبِ آرزو میں نے
کہ گردِ رہگزر بھی کارواں معلوم ہوتی ہے

(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۲۸۳). [سر + منزل (رک)].

---مَنْزِل (---فت م ، سک ن ، کس ز) امث.
اُترنے کی جگہ ، ٹھہرنے کا مقام ، منزل مقصود.

پیشرو سب کا ہو مرا پیرو
خضر سرمنزل حقیقت ہوں

(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۱۷۳). دنیا کی ہر قوم نے سرمنزل عقل و ادراک میں قدم رکھتے وقت مظاہر فطرت کے متعلق بھی تصورات قائم کیے ہیں. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۲۱۳). [سر + منزل (رک)].

---مُو کس اضا (---و مع). (الف) م ف.
بال کی نوک کے برابر ، ذراسا ، رتی بھر ، ذرہ بھر ، ذرّہ برابر.

پھڑکنے کی میرے دل کوں سرمو دستِ قدرت نہیں
کہ انجھواں سے نین کے تجھ گلی میں ہانپے دو گل ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۳). ان سے پوچھیے کہ میں اس میں سرمو تفاوت کہتا ہوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۵) . آسائش کے دینے میں کوئی دقیقہ سرمو نہیں اٹھا رکھا. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ مارچ ، ۲). جسم اس کے اس اور ارادہ کے ماتحت اس کے حکم اس طرح بجالاتا ہے کہ یہ اس کی اطاعت سے سرمو انحراف نہیں کر سکتا . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۶) . نظریات سے سرمو بھی مختلف ہو تو وہ اسے بے بصر کہنے یا اس کی دیانت پر شک کرنے سے ذرا بھی نہ ہچکچائیں گے. (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۲۳). (ب) امذ. **رونگٹا ، رُواں ، روم.**

اگر ہر سرمو ہوتی ہر زباں
سرمو نہ ہو وصف اس کا بیاں

(۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۳).

وہ اس ادا سے ہوئے محو پُرسشِ پنہاں
کہ تن پہ ہر سرمو وقفِ عرضِ حال ہوا

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۲۱). [سر + مُو (رک)].

---مَیدان کس اضا (---ی لین) م ف.
لڑائی میں ، مقابلے میں ، کُھلم کُھلا. ان کی وردیاں تمام دیسی فوج کے سامنے سرمیدان اتاری گئیں (۱۹۲۲ ، دلی کی جان کنی ، ۱۸).

پیاس سے باہر نکل پڑتی ہے جب میری زباں
بہنے لگتی ہیں سرمیداں لہو کی ندیاں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۲). [سر + میدان (رک)].

---نام . (الف) صف.
مشہور ، نامی ، ممتاز.

جو لوگ تھے صحابہ میں سرنام و مفتخر
ہر اک کو ماہوار دیا ان میں جس قدر

(۱۹۲۲ ، شانِ فاروق ، ۳۱). شاہی محل میں مصاحبوں میں نوکر تھیں ، لطیفہ گوئی میں سرنام تھیں. (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۲۶). (ب) امذ. **وہ نام جس سے کوئی مشہور ہو ، مشہور نام ، عرفیت ، تخلص یا کنیت وغیرہ.**

بھی سرنامے پہ لکھ حضرت کا سرنام
کیا ہے بندہ با تعظیم و اکرام

(۱۸۳۳ ، مصباح المجالس ، ۳۰۱). [سر + نام (رک)].

---نام کَرْنا محاورہ.
مشتہر کرنا ، منادی کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

---نامَہ کس اضا (---فت م). (الف) م ف.
کاغذ کی پیشانی پر ، تحریر کے آغاز میں.

دیرا جو طغرائے شاہی لکھیا
سرنامہ نام الہیٰ لکھیا

(۱۵۶۸ ، حسن شوق ، د ، ۹۷). (ب) امذ. رک : **سرِنامہ ، لفافہ.**

سرنامہ کوں نامور کھولیا
بہت یاد مالک کوں کر بولیا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۰۸). [سر + نامہ (رک)].

---نامَہ (---فت م) امذ.
۱. **مکتوب الیہ کا پتہ اور نشان جو لفافے پر یا خط کے شروع میں لکھا جائے.** ٹکٹ لگا کر سرنامہ لکھ ، کلیان کے حوالے کر ، میں گھر چلا گیا. (۱۸۵۹ ، خطوطِ غالب ، ۲۸۰).

غیر کو نامہ ہے سرنامہ مرے نام کا ہے
مہرباں زور یہ تم نے ستم ایجاد کیا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۰).

اے عاشقِ تفتہ جگر لیلیٰ کا ہوں میں نامہ بر
یہ مُہر یہ سرنامہ ہے آنکھیں تو کھول اے بےخبر

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۷۰). ۲. **لفافہ.** خط کا سرنامہ کھولا ،

بہت ڈرتا ہوا کہ نہ جانو اس میں کیا لکھا ہوگا. (۱۸۰۰ء ، قصۂ گل و ہرمز ، ۹۲). اپنا خط ناظر محل سے لیا اور سرنامہ چاک کر کے خط نکالا. (۱۸۹۱ء ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۷۵). ۳. **خط یا مضمون وغیرہ کا عنوان ، سرخی.**

تیرے سب علوم اچ علّامہ تونچہ
کتابِ فضیلت کا سرنامہ تونچہ

(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۲۶).

تا کہ قاتل کوں دل صدچاک کی ہووے خبر
کر گُلِ صدبرگ ہوے سرنامہ مکتوب ، خوب

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۲۱۰). جس طرح اور اوامر و نواہی سے یہ لفظیں بطورِ سرنامہ فرمان و خطوط ہیں. (۱۸۳۵ء ، تفریح الاذکیاء فی احوال الانبیا ، ۲ : ۳۲). مصنّف مرحوم کتاب کا سرنامہ لکھنے نہ پائے تھے ، اُن کے مسودات میں اتفاقاً یہ تحریر قلمزدہ مِل گئی اُسی کو غنیمت سمجھ کر تبرکاً داخلِ کتاب کیا جاتا ہے. (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبیؐ (دیباچہ) ، ۱ : ۳). سرکاری مراسلات سرنامے اور بھیجنے والے کے پتے کے بغیر بھی لکھے جاتے ہیں. (۱۹۸۳ء ، دفتری مراسلت ، ۵). ۴. **کاغذ کی پیشانی.** کاغذ ہاتھ میں لیا ، دیکھا سرنامے پر مُہرِ شاہنشاہِ افراسیاب جادو کی ہے. (۱۸۹۲ء ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۶ : ۷۰). دل وحشی اس شعر کا لطف اٹھا رہا تھا جو ... سید حسن امام صاحب نے سرنامہ پر اس طرح لکھا. (۱۹۱۲ء ، بزمِ رفتگاں ، ۳۲). ۵. **نام کا پہلا حرف.** بعضے کہتے ہیں کہ وے اسماء الٰہی کے سرنامے ہیں ، الف لفظ اللّٰہ کا سرنامہ ہے اور لام لطیف کا ، میم مجید کا. (۱۸۶۰ء ، فیض الکریم ، ۲۳۵). [سر + نامۂ (رک)].

---نشیں (---کسرِ نیز فت ن ، ی مع) صف.

۱. **سب سے اُوپر بیٹھنے والا ، صدر نشیں.**

سرنشیں رہ میخانہ ہوں میں کیا جانوں
رسمِ مسجد کے تئیں شیخ کے آیا نہ گیا

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۳).

جب ہوا سر نشینِ بزمِ مجاز
شوخی آنکھوں میں تھی ہنسی لب پر

(۱۹۲۶ء ، عروسِ فطرت ، ۱۰۲). ۲. **سواری کے اُوپر بیٹھنے والا ، پیٹھ پر سوار.** باقی ہم لوگ سرنشیں اُونٹوں پر دو دو کرکے بیٹھے. (۱۹۳۳ء ، سوانحِ عمری و سفرنامہ حیدر ، ۲۱۲). [سر + ف : نشیں ، نشستن - بیٹھنا].

---نشینی (---کسرِ نیز فت ن ، ی مع) امث.

پیٹھ پر سوار ہونا. میں اس قدر تھک کر بے حال ہو گیا کہ جب سواری کا وقت آیا تو میں نے قاطر کی سرنشینی کو کجاوہ کی نشست سے بدلا. (۱۹۳۳ء ، سوانحِ عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۵۳). [سر + نشیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نگوں (---کسرِ ن ، و مع) صف.

اوندھا ، سر کے بل ، خجل ، شرمندہ ، شکست خوردہ.

چراغا مالک شرب تھے اپے بال
ہوا سرنگوں او سرِ بسند سکال

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۵۸۵).

تجھ قد و قامت اگے سرو ہوا سرنگوں
تجھ سے رواں سرو اگے سرو کو مثل ہونا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۸).

قتل سے میرے ہے کس درجہ پشیماں قاتل
سرنگوں قوس ہے شمشیر کی گردن خم ہے

(۱۸۵۸ء ، امانت ، د ، ۹۵).

وہ آج غرقِ خُوں ہیں جو کل محوِ ناز تھے
وہ آج سرنگوں ہیں جو کل سرفراز تھے

(۱۹۲۱ء ، مطلعِ انوار ، ۸۲). ہندو تہذیب مسلمانوں کی ترقی پسندانہ تہذیب کے سامنے سرنگوں ہو گئی (۱۹۸۶ء ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۷). [سر + نگوں (رک)].

---نگونی (---کسرِ ن ، و مع) امث.

اوندھا ہونا ، شرمندگی ، خجالت.

بیداد گری و سرنگونی
کیا فتنہ ہے چرخِ چنبری بھی

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۲۴۹). [سر + نگوں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَو کسرِ صف (---و لین) م ف.

نئے سرے سے ، دوبارہ ، ازسرنو ، آغاز سے ، پھر سے.

پھر سرنو سے بیاں کر اس کو تو اے قصہ خواں
بُوے درد آتی ہے مُجھ کو تیرے افسانے میں آج

(۱۷۹۳ء ، بیدار ، د ، ۳۲). یُونانی طِب قریب المرگ ہو جاتی پر مشیتِ ایزدی نے چاہا اسے سرنو زندہ کرے. (۱۸۸۸ء ، تفسیرِ ابرِ کرم ، ۱۶). [ازسرنو (رک) کا مخفف].

---نَوِشت (---فت ن ، کسرِ و ، سک ش) امث.

۱. **تقدیر کا لکھا ، خطِ پیشانی ، قسمت ، نصیب ، مقدر.**

جواہر اجل سیس جھر سرنوشت
جو چل گُزرے جس سرتے ہو سرگزشت

(۱۶۰۹ء ، قُطب مشتری ، ۳۳).

خط ترا سرنوشتِ عاشق میں
حرفِ تقدیر کا رقم دستا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۵).

سرنوشت اپنی نہ پلٹی اور خطِ معکوس کے
حرف جو الٹے ہوئے تحریر سیدھی ہو گئی

(۱۸۴۵ء ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۹). انہوں نے یہاں آ کر اقتدار کے حصول کے بعد اپنی سرنوشت ہمیشہ کے لئے اسی آب و خاک سے وابستہ کرلی تھی. (۱۹۸۸ء ، اردو ، کراچی ، ۶۳ ، ۱ : ۱۳۵). ۲. **عنوان ، سرورق کا مضمون.** مگر یہ مثالیہ کہانی کون لکھے گا؟ بہرحال یہ ہے وہ سرنوشت (۱۹۸۶ء ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۸۹). [سر + ف : نوشت ، نوشتن - لکھنا].

---نَوِشت میں لکھا ہونا محاورہ.

نوشتۂ تقدیر ہونا ، مقدر ہونا ، نصیب میں ہونا ، قسمت میں لکھا ہونا.

کہتے ہو کیا لکھا ہے تری سرنوشت میں
گویا جبیں پہ سجدۂ بت کا نشاں نہیں

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۸۸).

ـــــ نوشتی (ـــــ فت ن ، کس و ، سک ش) صف.
سرنوشت (رک) سے متعلق یا منسوب.

بحر ہے عارفوں کی کشتی کا
قطر ہے حرفِ سرنوشتی کا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۱). [سر + نوشت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ نے (ـــــ ی لین) امذ.
سُہنال (نوراللغات). [سر + نے (رک)].

ـــــ و برگ (ـــــ و مج ، فت ب ، سک ر) امذ.
۱. **ساز و سامان ، سر و سامان ، اسباب ، ذرائع ، لوازمات.**

سرو برگِ خوشی اے گلبدن تجھ بن کہاں مجھ کو
گلستان دل آیا فوج غم کی پائمالی میں

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۵۸).

اے بے سر و برگ گلشن آرا!
بے لعلِ نہانِ سنگِ خارا!

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۲۰).

یونہی انساں کو بے سر و برگ
رکھتی ہے حرص تادمِ مرگ

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۳۰). ۲. **خیال ، پروا.**

کہتا ہے یہ سکوتِ لبِ لالۂ ہائے طُور
سوزِ جگر کہاں سر و برگِ سخن کہاں!

(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۹۱). [سر + و (حرفِ عطف) + برگ (رک)].

ـــــ و بُن (ـــــ و مج ، ضم ب) امذ.
ابتدا و انتہا ، اصل حقیقت ، ماہیت و کیفیت. اہلِ پارس و قدم عالم کے قائل ہیں وہ مثلِ ہنود کے آفرینشِ عالم کا آغاز و انجام و سر و بن نہیں بتاتے. (۱۸۶۱ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۳۱).

ظاہر ہیں یوں تو سب پر ترے گُن
لیکن نہ پایا تیرا سر و بُن

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۶). [سر + و (حرفِ عطف) + بن (رک)].

ـــــ و پا (ـــــ و مج) امذ.
۱. **سر سے پانو تک پُورا جسم ، تن بدن ، پُورا وجود.**

مجھے اس کی شکل کو دیکھکر سر و پا کی کچھ نہ رہی خبر
وہی شکل آنکھوں میں ہے مگر مری زیست مجھ کو وبال ہے

(۱۸۸۰ ، رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۲).

دھوپ میں اِک گدائے راہ نشیں
کچھ سر و پا کا جس کو ہوش نہیں

(۱۹۲۹ ، فکر و نشاط ، ۳۷). ۲. **خلعت.** مُراد علی کو بھی کچھ سر و پا وغیرہ ملنا چاہئیے. (۱۸۹۸ ، یادگارِ مُراد علی ، ۳۲۸).
[سر + و (حرفِ عطف) + پا (رک)].

ـــــ و پا سے بے خَبَر رہنا محاورہ.
تن بدن کا ہوش نہ رہنا ، غافل رہنا. میں یہاں بالکل تنہا ہوں اور یہاں کوئی مُجھ سے ملنے نہیں آتا ، اس لئے سر و پا سے بے خبر رہتی ہوں دو دو روز کنگھی تک کا ہوش نہیں رہتا. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۵۷).

ـــــ و تَن (ـــــ و مج ، فت ت) امذ.
ایک تہوار جو ماہِ صفر کی بیس تاریخ کو منایا جاتا ہے (پلیٹس).
[سر + و (حرفِ عطف) + تن (رک)].

ـــــ و چَشْم پَر/سے م ف.
سر آنکھوں پر ، بڑی خوشی سے ، کمالِ تابعداری سے.

سر و چشم سے میں بجا لاؤں صاحب
جو خدمت کوئی ہونے بندے کے لائق

(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۵۹). اس دریا دل نے سر و چشم کہہ کر قبول کیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۲۰).

ـــــ و چَشْم پَر قَدَم رَکْھنا محاورہ (قدیم).
نہایت محبت اور عزت سے کسی کی پذیرائی یا خیرمقدم کرنے کے لیے کہتے ہیں.

کرو تم بھی گر اوس طرف کو کرم
رکھو گے سر و چشم پر پر قدم

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۳).

ـــــ وَرَق کسی اضا نیز بلا اضا (ـــــ فت و ، ر) امذ.
کتاب کا پہلا ورق ، ٹائٹل پیج.

تم اپنی رائے کو دو دخل تم کو حق کیا ہے
پڑھو قرآن کی آیت سرورق کیا ہے

(۱۹۰۵ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۵۸). ہندوستانی اہلِ مطالعہ نے سرورق کی عبارت کو حذف کر کے صرف کتاب کے نام پر قناعت کر لی ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۸). میں نے دونوں ایڈیشنوں کے سرورق اور ترقیمے کی عبارتوں کا موازنہ کیا تو ایک حیرت انگیز اور دلچسپ اِنکشاف ہوا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۱۰). [سر + ورق (رک)].

ـــــ و سامان (ـــــ و مج) امذ.
مال و اسباب ، اشیائے ضروری ، لوازمات ، ساز و سامان.

ترکِ سر و سامان ہے آرائشِ باطن
ظاہر کی بھلا عیب ہے دنیا کے بری کو

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۹۰).

سر و سامان نہیں اور دستِ جنوں تیرے لئے
چاہیے اِیک نیا روز گریباں مجکو

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۶۹). میں اپنی دارالریاست میں ہوتا تو اور ہی سر و سامان ہوتا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۰).

لٹ گیا عشق کا سر و سامان
شہرِ امید ہو گیا ویران

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۵۳). [سر + و (حرفِ عطف) + سامان (رک)].

ـــــ و سامان کَرْنا محاورہ.
اِنتظام کرنا ، بندوبست کرنا. اِن مکاتیب کی اشاعت کا سر و سامان کر رہا ہوں. (۱۹۳۶ ، غبارِ خاطر ، ۱۰). تاج الدین یلدوز نے غزنہ میں اپنی فرمان روائی کا سر و سامان کر لیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۳).

---و سامانی (ـــو مج) امث.
رک: سر و سامان. دنیا کی نمائش گاہ میں گمشدہ جواہرات سے اس طرح سجا دی گئی ہے گویا پچھلا زمانہ اُسی سروسامانی سے دوبارہ سامنے آ گیا ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۵۰). [سر + و (حرفِ عطف) + سامان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وکار (ـــو مج) امذ.
۱. **واسطہ ، تعلق ، غرض.**

بدنام تُو عبث مجھے کرتا ہے ناصحا
مُدّت ہوئی تُوں سے سروکار اوٹھ گیا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷). دنیا کے بھلے بُرے سے کُچھ سروکار نہ تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۷).

ختم کرتا ہوں اب دعا پہ کلام
شاعری سے نہیں مُجھے سروکار

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۷).اس کو نظم و نسق سے زیادہ سروکار نفع سمیٹنے سے تھا. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱). ان لوگوں کو اس کے بچ نکلنے سے غرض نہ تھی بلکہ اس کی قربانی سے بھی کوئی سروکار نہ تھا. (۱۹۸۶ ، حصار ، ۸۰). ۲. **کاروبار ، معاملہ ، کام.**
سال سروکار ہستی وہ ہے بہار چمن زارِ ہستی وہ ہے (۱۸۳۷ ، صدیہ ، ۱۲۷). کس غرض سے آئے ہو کیا سروکار ہے (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۱). [سر + و (حرفِ عطف) + کار (رک)].

---وکار آ پَڑنا / پَڑنا عاورہ.
تعلق ، واسطہ یا معاملہ ہونا.

ناداں سے ایک عُمر رہا مجکو ربطِ عشق
دانا سے اب پڑا ہے سروکار دیکھنا

(۱۷۹۸ ، دیوانِ چندا ، ۱۹).

آ پڑا ہے جو خوشامد سے سروکار اُسے
ڈھونڈتے پھرتے ہیں اُلفت کے خریدار اُسے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۰). اس کو ان ہی لا کھوں انسانوں کے دل اچھی طرح جانتے ہیں جن کو کہ ان کاموں سے سروکار پڑا ہے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۳۰).

---وکار رَکھنا عاورہ.
واسطہ رکھنا ، تعلق رکھنا. میں نے اپنا دستور یہ رکھا کہ جو فرمایا تعمیل سے سروکار رکھا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۷۰). ایک ہی کھیت میں دونو زراعت کرتے ہیں دونو اس کی فصل سے سروکار رکھتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۵۹). بیشتر مضامین جائزوں ، تبصروں اور اختلافِ آراء سے سروکار رکھتے ہیں. (۱۹۸۵ ، تفہیمِ اقبال ، ۵).

---وکار رہنا عاورہ.
واسطہ رہنا ، تعلق رہنا ، کام رہنا.

کہتے ہیں تری تیغ کو ہے قاتلِ عالم
اے کاش رہے اس کو سروکار مجھی سے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۱۷۷).

بسمل ناز رہا کُشتۂ رفتار رہا
زندگی بھر مجھے مرنے سے سروکار رہا

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۵).

جس کو آرام سے ہر وقت سروکار رہے
فکرِ آرام میں جو کام سے بیزار رہے

(۱۹۱۰ ، کلامِ محروم ، ۱ : ۱۲۵).

---ہَنگ (ـــفت ہ ، غنہ) امذ.
۱. **فوج کا سردار ؛ سپاہی.**

اُسی جاگے ہر چند سرہنگ تھے
کمر باندہ مسند پر جنگ تھے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۱۲).

حکم دے بیٹھا کئی سرہنگ جائیں
مشتری کے دریہ وہ چوکی بٹھائیں

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۳۳). سلطنت کے سب عیار و سرہنگ کا فرداً فرداً جائزہ کیا (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۶۰).

سرہنگوں میں تھے اس کے امیر اور تاجدار
یوں دیتا ملک جیسے کوئی صدقہ دے اُتار

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۳۳۳). ۲. **دل چلا ، من چلا ؛ پہلوان.** تم چاروں شخص مرد اوباش بردہ فروش اور بدمعاش بڑے سرہنگ دبنگ ہو. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۷۱). معلوم ہو جائیگی ، ذری چلیے تو سہی ، ہو نہہ ، بڑے سرہنگ.(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۷۵). ۳. **تھانہ‌دار ، کوتوال.** آخر ایک رہنما کو لیکر اور سودا گر کو ساتھ لے کر سرہنگ یعنی تھانہ‌دار کے یہاں شکایت کو چلے. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۱۲۸). ۴. **کشتی کے مُلازمین یا ملّاحوں کا جمعدار.** سرہنگ ... وہ پانی میں کشتی کو ڈالتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۲۱۹). سرہنگ ، جہاز کو لنگرانداز کرنا اور اس کا لنگر اُٹھا کر ساحل سے روانہ کرنا اسی شخص کے فرائضِ منصبی میں داخل ہے.(۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۲۱). [سرآہنگ (رک) کا مخفف].

---ہَنگ زادَہ (ـــفت ہ ، غنہ ، سک گ ، فت د) امذ.
سپاہی زادہ ، زوَنہ. سودا سلف لانے والا چھوکرا ، وہ لڑکا جو محل میں چوبداری کا کام دے ، سرہنگ زادہ. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیانِ دہلی ، ۲۱). اس سپاہی کے گھر اس سرہنگ زادے نے جنم لیا. (۱۹۸۳ ، سفرِ مینا ، ۳۶). [سرہنگ + زادہ (رک)].

---ہَنگی (ـــفت ہ ، غنہ) امث.
۱. **سپاہی کا کام یا پیشہ ، سپہ گری.** چونکہ یہ مادر بخطا از سرہنگی و تیزگامی میں کابل تھا پیادہ‌پا کوہ بکوہ سرگرداں ہوتا ہوا ایسا بھاگا جاتا تھا کہ گردپا معلوم نہ ہوتی تھی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۶۱). ۲. **بزور ، زبردستی ، طاقت کے بل بُوتے پر ؛ جبر ، زیادتی ، مار دھاڑ.**

چوری اور سرہنگی ہم آنکھیں نہیں پہچانتے
مت خفا کر مجکو جا پھر تجکو کیا کس نے لیا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۷۷).

جو کوئی دیوے نہ محصول کو خوشی بخوشی
تو اس سے لیویں بزورآوری و سرہنگی
(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۵۷). اور کبھی سرہنگی کی لیتی ہو کہ معلوم ہو بڑی کراری ہو. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۱۵۶). کنکوں نے شہر میں آ کے لوٹ مار شروع کر دی ، ہر طرف بدد لی پھیل گئی جا بجا سرہنگی ہونے لگی. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ ، ۱۰۵). [سرہنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔ہو جانا / ہونا محاورہ.
۱. سر کرنا (رک) کا لازم ، **کامیابی کے ساتھ انجام پر پہنچنا ، فتح ہونا ، جیت لیا جانا ، عبور ہونا**. میں نے عہد کیا ہے کہ جب تک وہ سر نہ ہو دنیا کی تمام لذتوں کو حرام سمجھوں. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۲۲). میں اس گھوڑے پر سے نہیں اترنے کا جب تک قلعہ سر نہ ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۶۲۲).

بے پھر ابرہہ کی کوشش کہ بنائے کعبہ ڈھا دے
مگر اس میں ہمکو شک ہے کہ مہم یہ سر بھی ہو گی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۲۹). ۲. **آغاز کیا جانا ، شروع ہونا ، چل پڑنا**.

گر دل بیتاب سے نالہ کوئی سر ہو گیا
دیکھ لیں گے سب کہ وہ کس طرح مضطر ہو گیا

(۱۸۷۹ ، دیوان آغا جان عیش دہلوی ، ۶۹).

ہوا گر ایک بھی سر نالۂ آہن گداز اپنا
تو پھر ہر دیدۂ زنجیر سے آنسو رواں ہو گا

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۵۸) ۳. **کھلنا ، بل کھل جانا ، سلجھایا جانا (زلف کے لیے)**.

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۷۹). سر ہونے کے معنی جہاں تک میں نے سمجھے ہیں کھلنے کے ہیں. (۱۸۸۰ ، مکاتیب حالی ، ۱۷). ۴. **بندوق وغیرہ کی گولی یا تیر وغیرہ کا چلنا یا چلایا جانا**. ایک تیر ادھر سے اور ایک تیر ادھر سے سر ہوا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۵۸). طرفین سے ولایتی بندوقیں ، چقماقیں ... رقل سر ہونے لگے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۲). اس لیٹے دینے میں ہاتھ بندوق کے گھوڑے پر پڑ گیا اور بندوق سر ہوگئی. (۱۹۰۳ ، حیات شبلی ، ۶۱). ۵. **کنجفے یا تاش کے پتے کا اور پتوں کو جیت لینا** (نوراللغات). ۶. (اً) **پیچھے پڑنا ، درپے ہونا (کسی بات یا کام کے) ، اڑ جانا ، ضد کرنا ، ہٹ کرنا**.

بلا کا ذہن ہے سر ہو گیا میں اونکے پیچو نیر
گرہ میں اپنے جوڑے کے مرے دلکو چھپاتے ہیں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۵۵). کنیزیں تو پیشتر ہی سے اس بات کی سر ہو چکی تھیں. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۵۱). بیٹا میں نے اپنی مرضی سے نہیں کہا تھا بلکہ جہاں آراء کئی روز سے میرے سر تھی کہ دادی اماں مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلئے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۶۵). بس ماں باپ کے سر ہو گیا کہ شادی کروں گا تو اس سے ورنہ جان دے دوں گا. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۵). (اًا) **گلے پڑنا ، چمٹنا ، لڑنا ، جھگڑنا ، الجھنا**. میرے لڑکوں کے تو کوئی بھی سر نہیں ہوتا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۹۲). اس کی گواہی پر مجمع بلدھر کے سر ہو گیا. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۲۰). ۷. **مُصر ہونا ، حُجت و تکرار کرنا**. جب اغیار سر ہوئے اور باز مصر ہوئے پھر کچھ نہیں بنتی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۸۵). اب چند دوستوں کے سر ہو جانے سے رطب و یابس جیسا کچھ خیال میں آیا لکھنا پڑا. (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۷). ذرا غور کیجیے ایک اچھا بھلا آدمی آپ کے سر ہو جائے. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۹). ۸. **ذمہ داری یا کفالت کے لیے گلے پڑنا ، تھپنا ، ذمے لگنا ، عائد ہونا**.

بھول جاؤ گے نہ کیوں وعدہ جلاؤں تمھیں یاد
اس کا الزام بھی پھر میرے ہی سر ہو کہ نہ ہو

(۱۸۷۲ ، کلیات نظم ، ۲۳۸). اپنے مذہب پر قائم رہ کر ہماری سیاسی حکومت قبول کر لو ، اس حالت میں تمہاری حفاظت کی ہر قسم کی ذمہ داری ہمارے سر ہو گی اگر وہ ان دو میں سے کوئی بات قبول کرلیں تو ان سے لڑنا جائز نہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۶۳). ۹. **نہایت مصروف ہونا**. بھانڈ آتے رہے ، گھنٹوں سر ہوتے تھے اور بغیر لیے لد ٹلتے تھے. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۳۵). ۱۰. **خرچ ہونا ، ختم ہونا ، ضائع ہونا**. اس طرح رات کے چند گھنٹہ کے کام میں چار چھ پیسے روز کے سر ہو جاتے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۰۲). ۱۱. (کسی پر) **موقوف ہونا ، دار و مدار ہونا**. پست کے سر ہے تمام ارجمندی. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۵۰).

سَر (۲) (فت س) امذ.
۱. **تاج برطانیہ کی طرف سے نائٹ یا بیرون کا خطاب پانے والا شخص ، نائٹ یا بیرون کا لقب**. سر ایزک نیوٹن نے بعد اس کے ثابت کیا. (۱۸۳۰ ، علم ہیئت اردو (ترجمہ) ، ۲۵۳).

دیسیوں کو بھی کمشنر اور کلکٹر کر دیا
ایک کو سی. آئی ای اور ایک کو سر کر دیا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۲۰۳). ایک ہفتے پہلے برطانیہ کے ہائی کمشنر نے میری رضامندی چاہی تھی ، لیکن میں نے سر کا خطاب لینے سے صاف انکار کر دیا. (۱۹۷۶ ، ورگزشت ، ۳۰۶). ۲. **حضور ، جناب (خطاب کا اعزازی کلمہ)**. اور سر یہ نئے نئے ہسپتال اور یتیم خانے جو جگہ جگہ سر نے قائم کئے ہیں ایسے تو کسی ضلع میں نہیں. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۳۱۸). میرا نام آفتاب بٹ ہے سر ، میں اس کالج کا ہی اولڈ سٹوڈنٹ ہوں آپ مجھے خوب جانتے ہیں سر. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۷). [انگ : Sir].

سَر (۳) (فت س) امذ.
پانی کا بڑا ذخیرہ ، جھیل ، تالاب ، پانی کا چشمہ ، جوہڑ ، حوض ، ذرائع آب رسانی. علی العموم کل سروں کا پانی صرف چند ماہ میں خشک ہو جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، محمد علی ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۳۲۶). [پ : سرو؛س : سَرَس सरस].

سَر (۴) (فت س) امذ.
۱. (۱) **نرکل یا سرکنڈے کی ایک قسم ، ایک قسم کی لکڑی (جس سے تیر بنائے جاتے ہیں)**.

میرے آہِ جگر سے کیوں نہ ہوئے اب اثر پیدا
وہیں تو تیر رہتا ہے جہاں ہوتا ہے سر پیدا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۸) ۔ (iii) سرکنڈا. اصل میں ماروا‌ڑی لفظ شین نقطہ دار سے شرکنڈا ہے ہندی میں کانڈ اور گجراتی میں تیر کانڈا اور مرہٹی میں ترکانڈے اور پنجابی میں سر کہتے ہیں ۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۳)۔ ۲. وہ خود رُو لمبی لمبی جھڑیاں جن کی سرکیاں بنائی جاتی ہیں (فرہنگِ آصفیہ). ۳. تیر ؛ خدنگ ، ناوک (فرہنگِ آصفیہ)۔ [پ: سَرو ؛ س : شَرَ शर].

سَر (کس نیز فت س). (الف) امذ.
۱. جسم کا سب سے بالائی حصّہ ، کھوپڑی نیز گردن سے اوپر کا پُورا حصّہ.

سورج مرجان میں جیوں دستا نظر ووں کاپتی تھرتھر
جو لٹ پنجاں بھری سر تھے او رُخ اوپر ڈھلی ہے آ
(۱۵۲۸ ، مشتاق بہمنی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۷)) ۔ بے مغز خالی سر ، بھولبنجہ پر بڑتا پھرتا بھربھر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۱). ایک شخص پڑا ہے کہ جس کا سر جُدا ہے ، دھڑ جُدا ہے. (۱۷۳۶ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۶۷).

بالائے زیں تیغ سے کٹ کٹ کے گرے سر
اک چشمِ زدن میں صفِ اول ہوئی آخر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۳۲). بلیک بورڈ پر ایک بڑا سا سر بڑی بڑی مونچھیں چھوٹے دھڑ اور بڑے بڑے بوٹوں والا ایک کانِک بکر بنایا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۷). ۲. چوٹی ، قلہ ، پھننگ ، نوک ؛ شروع ، ابتدا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۳. مالک ، آقا ، سردار. بھواہ تجھے سر بنائے گا نہ دم اور تو فقط بلند ہی ہو گا اور پست نہ ہو گا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۷۹۳). (ب) م ف. کسی کے ذمے ، کسی پر عائد.

یہ اگلی پچھلی باتیں مت دلاؤ یاد جانے دو
جو ہو انصاف تو الزام کس کے سر نکلتے ہیں
(۱۸۷۲ ، نظام ، ک ، ۱۸۷). تو تم دونوں کے دونوں سادھو ہو جاؤ گے اور چچا صاحب کے سر گھر کا سارا بار ڈال دو گے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۲۶). [پ : سیَرم ؛ س : شِرَ शिर].

---اُبھارنا محاورہ.
نمودار ، نمایاں یا ظاہر ہونا ، نمود پانا ، تکبّر کرنا.

بڑی ہے ساتھ ہی سرجنگ اک موجِ حوادث کی
حبابوں نے جب اس بحرِ جہاں میں سر اُبھارا ہے
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۷۱).

جب سے ترقی روشنی نے سر اُبھارا ملک میں
ہو گئے عرفِ سخاوت اور گئے اب دب چراغ
(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۷ : ۳). تب میرے دل میں ایک نئے ارادے نے سر ابھارا. (۱۹۷۶ ، ستارہ ڈائجسٹ ، لاہور ، اپریل ، ۱۱۵).

---اُتار لینا / اُتارنا محاورہ.
سر کاٹنا ، قتل کر دینا. جب تک تو مجھے مارے میں ہی تیرا سر اتاروں گا. (۱۸۰۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۶).

خُدا ہی جانے کہ کس کس کا سر اُوتارے گا
دودستی یار چڑھاتا ہے آستیوں کو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۹). اُسنے ایک ترکمان کا عین راہ میں سر اُتار لیا تھا. (۱۸۹۱ ، حاجی بابا اصفہانی ، ۸). اس فلانے کرنیل نے بڈھے بادشاہ کی ڈاڑھی پکڑ لی ... اس ارذیل نے ظفر کے بیٹے پوتوں کے سر اُتار لیے. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۶۰).

---اُتَر جانا / اُتَرنا محاورہ.
سر کٹنا ، مارا جانا ، قتل ہونا.

کبھی تو بوجھ سے ملتی مجھے سبک دوشی
تمھارے صدقے میں سر ایک دن اُوتر جاتا
(۱۸۵۲ ، کلیاتِ منیر ، ۲ : ۳۷۲).

گلا کٹوا کے بھی پایا نہ آرام سُبکدوشی
سر اُترا بار لیکن بڑھ گیا قاتل کے احسان کا
(۱۹۲۳ ، دیوانِ صفی ، ۳۶).

---اُتَروانا محاورہ.
سر کٹوانا ، قتل کرا دینا.

بام پر چڑھ کے نہ پر اک سے لڑاؤ آنکھ ابھی
تن سے کیا منظور ہے اب سر اُوتروانے کئی
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۵۱۵).

---اُٹھا کَر چَلا اَور ٹھوکَر کھا کَر گِرا کہاوت.
تکبّر سے ذلت اور رُسوائی ہوتی ہے (جامع اللغات).

---اُٹھا کَر (کے) چَلْنا محاورہ.
۱. غرور کرنا ، اِترانا ، تفاخُر سے چلنا ، مغرورانہ رفتار سے چلنا ، متکبرانہ قدم رکھنا.

سر اُٹھا کر جو چلا اس دشتِ وحشت خیز میں
پاؤں تلوؤں سے وہیں خارِ مُغیلاں ہو گیا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷).

جُھک کے چل ماہر یہ اک سے رہگزارِ عشق میں
کھائی ہے ٹھوکر انہوں نے جو اٹھا کے سر چلے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۸۷). بھگوان کو بھی ہمارا سر اُٹھا کے چلنا اچھا نہیں لگتا. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۱۳). ۲. عزتِ نفس کے ساتھ بسر کرنا ، عزت و وقار کے ساتھ جینا.

نثار میں تری گلیوں پہ اے وطن کے جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے
(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۸۲).

دعا یہ ہے کہ تجھے پر خوشی میسّر ہو
اسی طرح سے کبھی تو بھی سر اٹھا کے چلے
(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۹۷).

---اُٹھانا محاورہ.
۱. جھکا ہوا سر اُوپر کرنا ، سر اُونچا کرنا ، سر اُبھارنا . جو غولہ یار کے سر اُٹھا کے دیکھتا ہے تو شیشے ہی کی زمین ہے. (۱۷۳۶ ؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۶۵).

ناتوانی سر اُوٹھانے دیتی ہے سجدے سے کب
سنگِ در تیرا نگیں حلقۂ خاتم ہوا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷) . یہ تو وہ مقام ہے جہاں سر اُٹھانے کو نہیں جُھکانے کو جی چاہتا ہے(۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج، ۵۲). **۲. سر اُبھار کر دیکھنا یا توجہ دینا.** اِتفاقاً بادشاہ کا اس پر گُزر ہوا ، درویش نے نہ سر اُٹھایا نہ آداب بجا لایا . (۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۶۱). **۳. سر کو ہٹانا ، گردن سرکانا ؛ (مجازاً) جاگنا ، بیدار ہونا ، اُٹھنا.**

خوابِ غفلت سے سر اُٹھا مُنعم
صرۂ زر اوپر نہ کر تکیا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۲). **۴. چھوڑ دینا ، الگ ہونا.**

لگا لے سینے سے یا قتل کر مجھے ظالم
ترے قدم سے میں اب سر اُٹھا نہیں سکتا

(۱۸۸۵ ، کلیاتِ اکبر ، ۱ : ۵۲).

حسرت پھر اور جا کے کریں کس کی بندگی
اچھا جو سر اُٹھائیں بھی اس آستاں سے ہم

(۱۹۱۷ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۱۰۸). **۵. بلند ہونا ، اُونچا اُٹھنا**

سر اُٹھایا نہ ہوائی نے ہے آخر کہ ہوا
شعلہ اس کا علمِ کاہکشاں کا پرچم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۱).

جو ادنیٰ ہے خزانے سے وہ اعلیٰ ہو نہیں سکتا
اُٹھانے لاکھ سر فوّارہ دریا ہو نہیں سکتا

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۱۰). **۶. کام چھوڑ کر لمحہ بھر کے لیے دوسری طرف توجہ کرنا ،کام کرتے کرتے دم لینا ؛ (کسی شغل میں) جُھکی ہوئی گردن کو اُوپر کرنا ، دورانِ کار میں دم بھر کے لیے سستانا.** وہ حضرت کی حضورِ مجالست سے پروا نہ رکھے ، سر نہ اُٹھاویں کہ پیغامِ بہشت و حور و غلمان سونیں.(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۵۱).

غمِ دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اُٹھانے کی
فلک کا دیکھنا ، تقریب تیرے یاد آنے کی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۲). اس کا بوجھ اس کی گردن پر اِتنا رہتا تھا کہ سر اُٹھانے کی فُرصت نہیں ہوتی تھی.(۱۹۰۷ ، کرزن نامہ، ۳۰۷). اگر کبھی نے بلابھیجا بھی کہلوا دیا کہ ہوا کیسے آؤں بھی. تو سر اُٹھانے کی بھی فرصت نہیں. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۷۶). **۷. زور و شور دکھانا ، شِدّت اِختیار کرنا ، زور پکڑنا.**

سر اُوٹھایا بہت آشفتہ سری میں ہم نے
بیڑی پہنی کہ فنِ عشق میں پانا باندھا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۸). جو شوق مجھے یہاں تک کھینچ لایا ہے اُسی نے بہت سر اُٹھایا ہے. (۱۸۹۷ ، چندراولی ، ۲۲). کم بخت کیا مرض ہے جس نے اس قدر سراُٹھایا ہے. (۱۹۱۵ ، اتالیقِ خطوط نویسی ، ۶۸). **۸. شور و غل یا دنگا فساد مچانا ، شرارت کرنا ، نٹ کھٹی کرنا.** تمہارے لڑکے نے بڑا سراُٹھا رکھا ہے. (۱۸۷۴ ، افسانے ہادی النسا ، ۹۰). سر اُٹھانے ہی دھب کھایا. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۴۴). **۹ سرکشی کرنا ، حکم عدولی کرنا ، بغاوت کرنا ، مخالفت کرنا ، انحراف کرنا ، فتنہ برپا کرنا ، فساد اُٹھانا.**

پاؤں جنگل میں دھرنے دیتے نہیں
کیا پھپولوں نے سر اُٹھایا ہے

(۱۷۶۱ ، چمنستانِ شعرا (سجاد) ، ۳۸۹). چاروں طرف غنیموں اور مفسدوں نے سر اُٹھایا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰).

پھر آج سراُٹھانے لگے بات بات پر
پھر دیکھیے سوال یہ میرے «نہیں» ہوا

(۱۸۹۲ ، دفترِ حُسن ، ۲۲). فرض کرلو کہ ایسا ہی ہوا تو حکومت اور اطاعت کے سامنے کون سر اُٹھا سکتا ہے . (۱۹۰۹ ، خُوبصورت بلا ، ۱۷). اگر طلیطلہ کے لوگ پھر سراُٹھائیں تو حا کمِ قلعہ ... ان کی گوشمالی کرتے رہیں . (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس (ترجمہ)، ۵۰۵). **۱۰. فخر سے گردن بلند کرنا ، نازاں ہونا ، غرور کرنا.**

بڑاں کرسی اُٹھائی سر فخر کا
ہے سوں کر سبب آدم بشر کا

(۱۷۰۵ ، درمجالس ، ۴). عابدوں اور متقیوں نے سراُٹھانے کہ بہشتِ لایزال .. ہمکو ملے گی.(۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۰۶).

غرورِ منبر و محراب اکڑ کے سر نہ اُٹھائے
حُضورِ خیمۂ رنگینِ حافظ و خیّام

(۱۹۵۰ ، سموم و صبا ، ۲۲۰). **۱۱. (أ) نمودار ہونا ، ظاہر ہونا.**

کبھی جو مارتیں پیروں سے ٹھوکر
اُوٹھاتی تھی قیامت ہر طرف سر

(۱۸۸۱ ، مثنوی نل دمن ، ۳۹). وہ ان جھگڑوں کو سر نہیں اُٹھانے دے گا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۴۹) اسی زمانے میں ایک اور گروہ نے سر اُٹھایا. (۱۹۷۳ ، حلقۂ اربابِ ذوق ، ۳۸). **(أأ) اُگنا ، پیدا ہونا .** مقامی لوگ ہمیشہ اُن کی تلاش میں رہتے ہیں ، انہیں بخوبی علم ہوتا ہے کہ کون سی بوٹی کس جگہ سراُٹھاتی ہے . (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۲۲۷). **۱۲. ہٹنا ، سنبھلنا ، سنبھالا لینا.**

سر اُٹھانے بھی نہ پایا تھا کہ پامال ہوا
حیف ہوتے نہ دیا چرخ نے برپا مجکو

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۹). میں اپنی خام کاری سے ایسا دبا کہ پھر سراُٹھانے کی ہمّت ہی نہ ہوئی.(۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت، ۱ : ۱۹۸). جیٹھی قدسیہ بانو کو دبا کر رکھتی ہے سر اُٹھانے نہیں دیتی ، زبان کھولنے نہیں دیتی. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۲۳). **۱۳. آنکھیں کھولنا ، مُنھ دکھانا (بیشتر نفی میں مستعمل).**

شرم سے سر نہ اُوٹھایا ترے رُخ کے آگے
باغ میں گُل کو صبا نے بھی جھنجھوڑا کیا کیا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۵). قلم تحریر مارے شرم کے سر نہیں اُٹھاتا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۵۴). **۱۴. مقابل ہونا ، مقابلے پر آنا ، برابری کرنا یا دوبدو ہونا** . زبردست کے مقابلے میں کمزور کے سر اُٹھانے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے. (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، ۹۳). ہر اُس امکان کو ختم کر دیا جائے جس میں مسلمانوں کے دوبارہ سراُٹھانے کا ذرا سا شائبہ بھی موجود ہو.(۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۶۱). **۱۵. سامنے آنا ، درپیش ہونا (کسی بات کا).** حجّام کا مسئلہ پیش آیا ، ابھی وہ حل نہیں ہوا تھا کہ دھوبی کے سوال نے سر اُٹھایا. (۱۹۳۲ ، غبارِ خاطر ، ۸۳).

---اُٹھانے م ف.

۱. سیدھا ، بے روک ٹوک ، بے تکلّف ، بغیر کسی تامّل کے ، بلا عُذر.

کچھ روک ٹوک تو نہ تھی جو ماتھا ٹھٹک جاتا اور رک رہتا ، سر اُٹھائے ہانپتا ہوا چلا آیا۔ (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۸)۔ ۲. سر اونچا کیے ہوئے ، بلند و بالا حالت میں۔ یہ ٹوٹا ہوا مینار ابھی تک سر اُٹھائے کھڑا ہے۔ (۱۹۰۷ ، تقشِ فرنگ ، ۱۲۶)۔

ـــ اُٹھنا ف ل ، محاورہ۔
سر اٹھانا (رک) کا لازم۔

اِدھر تو شرم سے ہے پُشتِ پا پر چشمِ قاتل کی
ادھر خجلت سے سر اس کے مقابل اُٹھ نہیں سکتا
(۱۸۵۱ ، پروانہ (جسونت سنگھ) ، ک ، ۱۳۰)۔

دشت میں تیرے خیالات سے سر کیا اُٹھے
آنکھیں یاد آتی ہیں آہو پہ نظر کیا اُٹھے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۰)۔

بھاری طوفاں سے جیسے گِر کر
اٹھتا نہیں پھر درخت کا سر
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۶۰)۔

ـــ اُچا (ـــ ضم ۱) صف (قدیم)۔
مغرور ، متکبر ، خود پسند۔

چکوی سراُچا مست اس نہانوں ہے
اس آغر تلیں سر اُپر بانوں ہے
(۱۶۳۹ ، غواصی ، ک ، ۱۹۷)۔ [سر + اُچا (اُچانا (رک) سے)]۔

ـــ اُچانا ف م ، محاورہ (قدیم)۔
رک: سر اُٹھانا۔ طمع کا آدمی سر تیں اُچاتا(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷)۔

قدم دوچار رکھ سر کو اُچایا
مُرصّع تخت پر گوہر کو پایا
(۱۷۹۲ ، عاجز (عارف الدین) ، قصہ لال و گوہر ، ۲۱)۔

ـــ اُڑا دینا / اُڑانا محاورہ۔
گردن سے سر جدا کر دینا ، جان سے مار دینا ، قتل کر دینا۔
جو میرا نعمت پروردہ نہ ہوتا تو میں تیرا سر اُڑاتا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۳۸)۔ اسی وقت تلوار میان سے کھینچ کر جھپٹا اور بادشاہ کا سر اڑا دیا۔ (۱۹۰۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۳۹)۔

ـــ اُڑاؤ (ـــ ضم ۱ ، و مع) امذ۔
سر کاٹنے والا ، جلاد۔ بادشاہ غضب میں آ سر اُڑاؤ کو بُلایا اور اسے مار ڈال کر کو بولیا۔ (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۳۸۶)۔ [سر + اُڑا (اُڑانا (رک) سے) + و ، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــ اُڑجانا / اُڑنا محاورہ۔
سر کا جسم سے جدا ہو جانا ، سر کٹنا ، مارا جانا ، قتل ہو جانا۔

اوڑتے ہیں اوساں کہ دیکھیں سر کتنوں کے اوڑتے ہیں
سان پر اوس نے آج ظفر تلوار لگائی اور طرح
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۳۵)۔ برق چمک چمک کر گرنے لگی ، کتنی ہزار کے سر اُڑ گئے۔ (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۳۶۵)۔

اس کا سر اُڑ گیا اُڑ گئے کل فوج کے ہوش
سنجلے ہو گئے دہشت سے اجل کی رُوپوش
(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروجِ سخن ، ۶۰)۔

ـــ اُکسانا محاورہ۔
سر اُٹھانا ، سر ہلانا ، سرکشی کرنا۔ زمانہ جس کی حکومت سے کوئی سر نہیں اُکسا سکتا ، اس کا قانون بالکل اس کے برخلاف ہے۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات (نوراللغات))۔

ـــ اُلانا ف م ، محاورہ۔
سر اونچا کرنا ، سر اُٹھانا۔ اپنے سر اولائے بھاگے چلے جاتے ہیں۔ (۱۸۹۵ ، قرآن مجید (ترجمہ) ، نذیر احمد ، ۱ : ۳۵۹)۔

ـــ اُلٹے اُسترے سے مُونڈنا محاورہ۔
بُری طرح ٹھگنا یا لوٹنا۔ ہربیتا پر کیا موقوف ہے اچھوں اچھوں کے سر الٹے اُسترے سے مُونڈ لینا اس کے بائیں ہاتھ کا کام تھا۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۰)۔

ـــ اَلگ کَر دینا محاورہ۔
سر کو جسم سے جُدا کر دینا ، جان سے مار دینا ، قتل کر دینا۔ گھر میں گُھس تلوار میان سے نکال چاہتا تھا کہ بیٹے کا سر الگ کر دے۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۳۲)۔

ـــ اُنڈیل (ـــ ضم ۱ ، نغ ، ی مج) امذ۔
(تعمیرات) مٹّی کے کام میں استعمال ہونے والی گاڑی جو مٹّی کا بار انڈیلنے کے کام آتی ہے۔ بعض کو سر اُنڈیل کہتے ہیں جو اپنی مٹی آگے یا پیچھے گراتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام ، ۳۶)۔ [سر + اُنڈیل (اُنڈیلنا (رک) سے)]۔

ـــ اُوبھارنا محاورہ۔
رک : سر اُبھارنا۔ ہر ایک شخص کے لیے لازمی ہو رہا ہے کہ وہ ممتاز نہ بنے ، اور کبھی متوسط الحال کی سطح یعنی درمیانی جماعت کے طبقہ سے اُوپر سر نہ اُوبھارے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۰۳)۔

ـــ اُوپَر (ـــ و مع ، فت پ) م ف (قدیم)۔
سر آنکھوں پر ، بسر و چشم ، ہر طرح منظور۔

کتوال سے جا کر کہا جلدی بلاتے ہیں تمیں
شہ کا حکم ہے سر اوپر آتے ہیں اب لیکر ہمیں
(۱۸۳۷ ، ہشت قصہ (قصہ روشن میاں سوداگر و شمسو دادا ، ۴۷)۔ [سر + اُوپر (رک)]۔

ـــ اُوتَرنا محاورہ۔
رک : سر اُترنا۔

تن سے سر یار کے کُوچے میں ہمارا اُوترا
دوش سے بار جو منزل پہ میں پہونچا اوترا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۵۹)۔

ـــ اُوٹھانا محاورہ۔
رک : سر اٹھانا

آدمی سر اُوٹھا نہیں سکتا
ضرب کھں سے زمانہ ہے زد کی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۱)۔ شاہجہاں کشمیر کی سیر کو گیا اور

دارالخلافہ سے دُور ہوا تو اُنھوں نے پھر سر اُوٹھایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۸).

ـــ اُوچانا محاورہ.

رک : سر اُچانا ، سر اُٹھانا (قدیم اُردو کی لغت).

ـــ اور آنکھوں پَر لینا محاورہ.

خوشی سے قبول کرنا ، احترام و توقیر کی نظر سے دیکھنا ، تعظیم و تکریم کرنا ، خاطر مدارات کرنا ، خوش آمدید کہنا. لیکن جب کوئی مہمان یا عزیز آ گیا تو اسے سر اور آنکھوں پر لیتے تھے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۷).

ـــ اوڑھنا محاورہ.

اپنے ذمے لینا ، ذمّہ داری قبول کر لینا. جو کچھ رُسوائی ہو چکی ہے وہ تھوڑی نہیں ہے جو اب اس رُسوائی کو خود اپنے سر اوڑھ لوں. (۱۹۲۹ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۹).

ـــ اُونچا کَرْنا ف م ؛ محاورہ.

۱. بے باک ہو کر سامنے آنا ، رُوبرو ہونا ، سامنا کرنا.

مجھ کو تو بس ہر کی ہے چاہت ـ لیکن میں شرماؤں
کس منہ سے سر اونچا کر کے ـ ماروں آگے جاؤں

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۸۷). **۲. عزّت دینا ، سربلند و ممتاز کرنا ، سرخرو کرنا.**

نوا حیا سیں گدا کے کیا نہ پھر اُونچا
خدا سخی کا کرے دو جہاں میں سر اُونچا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱).

ـــ اُونچا گُونْدھنا محاورہ.

اونچی چوٹی گُوندھنا ، بناؤ سنگھار کرنا.

کہ بُلبُل نے سر اُونچا گُوندھا ہے آج
فلک پر ہے ہر گلستاں کا مزاج

(؟ ، اختر (مہذب اللغات)).

ـــ اُونچا ہونا محاورہ.

سرافراز ہونا ، معزز ہونا ، سرخرو ہونا.

نہ صاحبِ تاج و افسر اور نہ کوئی اہلِ زر اُونچا
جو سر دے راہِ خالق میں اسی کا بس ہے سر اُونچا

(۱۸۹۳ ، سجاد رائے پوری ، د (ق) ، ۳).

ـــ اَوندھا کَرْ پڑْنا / اَوندھانا محاورہ.

نہایت رنج و غم یا فکر و تردد کے باعث سر نہ اُٹھانا ، کمال غمگینی کے سبب منّہ لپیٹ کر پڑ رہنا ، منْھ چُھپانا ، سامنا نہ کرسکنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

ـــ آپَٹْنا محاورہ.

الزام عائد ہونا ، مُصیبت یا آفت آنا.

جو عزّت کے سر آپٹے تو کہو
ابھی ، یا اسے مارو یا مر رہو

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرا ، ۱۷).

ـــ آپَڑْنا محاورہ.

یکایک ذمے آجانا ، ناگہاں اورناوقت کی ذمّہ داری کا آن پڑنا.

کہ جس سہرہ کی اگی آپڑی
بنی ہے کہ مُشکل اسے سر کھڑی

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۷). بیٹی کا ادھر منہ موڑنا تھا کہ گھر کے کام دھندے سب ماں ہی کے سر آپڑے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۰). دوسرا کوئی ہے نہیں ... سنْبھال لے ، دونوں کام میرے ہی سر آپڑے ہیں. (۱۹۴۳ ، خطوط عبدالحق ، ۹۹).

ـــ آسمان تک پہنْچنا محاورہ.

فخر سے سر اُونچا ہونا.

پہنچا سرِنیاز مرا آسمان تک
میرے غریب خانہ پہ آئے جو یہ قدم

(۱۹۳۰ ، اُردو گلستاں ، ۱۱۶).

ـــ آنا محاورہ.

۱. رک : سر آپڑنا.

بگڑے کوئی اوروں سے بنی جان پر اپنی
عاشق ہی کے سر آتی ہے آفت ہو کسی کی

(۱۸۸۸ ، مضمونہائے دلکش ، ۹۷).

آ ہی چکی مرے سر ، آنی تھی جو مُصیبت
دلجوئیوں کی آخر ، اب اُن کو کیا ضرورت

(۱۹۱۸ ، نقوش مانی ، ۵۳). **۲. کسی پر جن یا بُھوت پریت وغیرہ کا مُسلّط ہونا.**

لیڈر ہے نام ، نکبت و افلاس کا ہوں جن
مُدّت سے اپنی قوم کے سر آرہا ہوں میں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۸۸).

ـــ آنا پانْو جانا محاورہ.

آمدنی کا خرچ سے زیادہ ہونا ، فارغ البالی سے گُزر بسر ہونا ، فراغت سے بسر ہونا. سوا سو روپے ہمارےگھر میں آئیں گے دو میاں بیوی ہم ہیں اور دو بچے ، سر آئیں گے پاؤں جائیں گے. (۱۸۹۹ ، شاہد رعنا ، ۱۸۳). سو روپیہ ماہوار کی آمدنی اور دو میاں بیوی ، سر آئے پاؤں جائے. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۲). صبح سے شام تک پاؤں دھلی کمائے تھے ، سر آتی تھی ، پاؤں جاتی تھی،اچھے سے اچھا کھانا اور بہتر سے بہتر پہننا. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، تربیت نسواں ، ۳۳).

ـــ آنکھوں پَر/پَہ م ف.

بسر و چشم ، دل و جان سے ، بخوشی ، برغبت و رضا. تمھارا فرمانا سرآنکھوں پر، میں حاضر ہوں.(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۱). آپ میری بڑی ہیں ، میری بزرگ ہیں ، آپ کا کہنا میرے سرآنکھوں پر. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۲ : ۴۴).

وہ تعزیر دیں یوں ہی صورت دکھا کر
سر آنکھوں پر اپنے سزائیں کسی کی

(۱۹۳۲ ، بے تقلیر ، کلام بے تقلیر ، ۱۷۱). آپ کا مشورہ سر آنکھوں پر. (۱۹۸۸ ، تنقید و تفہیم ، ۲۱).

---آنکھوں پَر اُٹھانا محاورہ.
بسر و چشم تسلیم کرنا ، جان و دل سے قبول کرنا. اپنے داتا کی مرضی سر آنکھوں پر اُٹھائی .(۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۱۸).

---آنکھوں پَر بِٹھانا محاورہ.
والہانہ استقبال کرنا ، عزّت و احترام سے پیش آنا ، بڑی قدر دانی کرنا ، بہت خاطر تواضع اور آؤ بھگت سے پیش آنا.

کوئی نہ سر پہ بٹھاتا ہے اب نہ آنکھوں پر
ہمارے اُوٹھ گئے دنیا سے قدرداں کیا کیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۶). بڑے بڑے ان کو سرآنکھوں پر بٹھاتے تھے. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۹۳). جب وزیراعظم افسروں کے جھرمٹ سے باہر آئے تو کارکنوں نے انہیں سرآنکھوں پر بٹھایا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۰).

---آنکھوں پَر بَیٹھیں فقرہ.
عین راحت ہے (کمالِ محبت سے کسی کے متعلق کہتے ہیں).

میرے سر آنکھوں پہ بیٹھیں حضرتِ ناصح جو آئیں
پر جو میں سمجھوں نہ وہ پھر مجکو سمجھائیں گے کیا

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۳).

---آنکھوں پَر رَکھنا محاورہ.
۱. نہایت عزّت کرنا ، بڑا احترام کرنا ، بڑی قدر کرنا. اپنے پرائے سب اسے سر آنکھوں پر رکھتے تھے .(۱۹۳۲ ، چند ہمعصر ، ۵۳). مادھو نے ... بہو بولہ ہی ایک جوڑے میں خالی چھاج چھلنی کے ساتھ سرآنکھوں پر رکھ کر بیاہ لانے کا اقرار کیا. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۳۶). ۲. بسر و چشم قبول و منظور کرنا. آپ کے حکم کو سرآنکھوں پر رکھتا ہوں. (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۲۰۶). لیکن ہمارے اپنے طریقے تو سرآنکھوں پر رکھنے کے قابل ہیں. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۸).

---آنکھوں پَر رَہنا محاورہ.
بسر و چشم تسلیم کیا جانا ، بہت مقبول ہونا. جو کچھ اُنہوں نے ارشاد کیا وہ اس وقت اور اس کے بعد بھی خوش مذاقوں اور زبان دانوں کے سرآنکھوں پر رہا. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۱۰۶).

---آنکھوں پَر لینا محاورہ.
عزّت و احترام سے پذیرائی کرنا ، خوشی سے قبول و منظور کرنا.

ساقی مجھی کو دے میں سر آنکھوں پہ لوں اُسے
ایسی اگر ہے تاک کی دختر و بالِ دوش

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۸). آج دشینت نے سدا سہاگن شکنتلا کو پہچانا اور سر آنکھوں پر لیا . (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری)، ۹۱) حاکمِ اعلیٰ بےچارہ اس نوعیت کا تھا کہ سفارش نہیں بلکہ حکم سمجھ کر سر آنکھوں پر لیتا . (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۰۰).

---آنکھوں سے م ف.
۱. بسر و چشم ، بڑی خوشی سے ، برضا و رغبت ، تہ دل سے ، نہایت شوق اور قدر دانی کے ساتھ.

البتہ سر آنکھوں سے کرونگا اسے منظور
جو عشق کا ہادی مُجھے اِرشاد کرے گا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۲).

خیر اب بھی رفع ہے شر جو چاہو
سر آنکھوں سے چل کے جیبھ سا ہو

(۱۸۳۸ ، مثنوی گلزارِ نسیم ، ۱۷). بیوی جتنی خدمت چاہے تھی سر آنکھوں سے کر رہی تھیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۱۸). وہ اس کا ایما دریافت کرتے ہی سر آنکھوں سے شادی کرنے پر رضامند ہو جاتے لیکن چند رکاوٹیں اس تقریب کے رستے میں حائل ہو کر ہمیشہ روکتی رہتی تھیں. (۱۹۴۳ ، جنتِ نگاہ ، ۳۳).

---باندھنا محاورہ.
۱. (اُ) گھوڑے کی باگ اس طرح پکڑنا کہ چلنے میں اس کی گردن سیدھی رہے اور اِدھر اُدھر نہ ہو سکے.

کم سِن ہیں پہ مرنے پہ کمر باندھے ہوئے ہیں
کس حُسن سے رہواروں کے سرباندھے ہوئے ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲۸). (اُا) گھوڑے کا گردن اُٹھا کر تانے رہنا اور اِدھر اُدھر سر نہ ہلانا.

گرہ کُشا بھی ہے عُقدہ کوئی اگر باندھے
تنہاں سوارِ ہے رہوار یوں ہے سرباندھے

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۳ : ۳۸) . ۲. (قدیم) کسی کام کی تکمیل تک سر تک نہ ہلانا ، ہمہ تن مصروف ہونا ، پُختہ اِرادہ کرنا.

سجے قام کر شاہ توں تام سوں
کہ باندیا ہوں سر میں ترے کام سوں

(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری ، ۶۹). ۳. چادر وغیرہ میں مُنھ لپٹنا.

بانکے رفتار اگر ہوتے تو چلتا پھرتا
رندِ مُردہ سا پڑا رہتا نہ یوں سرباندھے

(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۸۹). ۴. (کسی کے) ذمے مڑھ دینا ، ذمہ دار یا کفیل بنانا. مُجھے خوب مارا اور پھر اس بلا کو میرے سرباندھا. (۱۹۲۵ ، حکایاتِ لطیفہ ، ۱ : ۱۰۸). ۵. (عور) بالوں میں موباف ڈالنا ، چوٹی کرنا ، سر گُوندھنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۶. (پٹے بازی) سر کا نشانہ باندھنا ، سر پر چوٹ چلنا ، سر کا وار کرنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۷. (خیمہ و چھتری سازی) چھتری کی تانوں کے سروں کو آہنی حلقے یعنی مٹھے میں کسنا (ا ب و ، ۱ : ۸).

---بَتّی (---فت ب ، شد ت) امث.
(خیاطی) پگڑی ، سیتھی پگڑی ، پٹی ، چیرا (ا ب و ، ۲ : ۱۳۶).
[سر + بتّی (رک)].

---بَتّیاں (---فت ب ، شد ت بکس) امث ، ج.
گاڑیوں کے سامنے لگی ہوئی بتیاں جو بہت تیز روشنی دیتی ہیں (Head Light) (اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۱۲۸). [سر + بتیاں (بتّی (رک) کی جمع)].

---بَجانے یا کَرنا محاورہ.
سر کے بل چلنا ، نہایت عاجزی و انکساری اختیار کرنا.

وو وصف کے گُلزار میں بُلبل یہ میری طبع کا
پہنچا نہایت کوں وو تب جب سر بجانے پا کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمۂ اوّل) ، ۳)۔

---بَجی (---فت ب) امث.
جانوروں کے اوپر ڈالنے کا ایک قسم کا کپڑا ، بالاپوش. رخت ، جانوران خاصہ ... قطارچہ ، سربجی (ایک قسم کا بالاپوش) تنگ ... یہ چادریں یہ بانات بافتۂ رنگین و سوم جامے کی تیار کی جاتی ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۷۳)۔ [سر + بجی (غالباً بَجنا (رک) سے)]۔

---بَدلے کا سَر صف.
نہایت عزیز ، جان سے پیارا. ہستی کا لڑکا شریف دو برس کا تھا اور طرّہ یہ پھوٹی آنکھ کا دیدہ ، سر بدلے کا سر ، ہستی کی زندگی کا سہارا. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۵۶)۔ماجانے بیرن! میں سمجھتی تھی عزیز سر بدلے کا سر اور باپ بدلے کا بھائی ہے مگر تم ایسے فرنٹ ہوئے کہ دکھیاری بہن کو آخر وقت شکل تک نہ دکھائی. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، مسلی ہوئی پتیاں ، ۳۶)۔

---بَڑا سَردار کا پَیر بَڑا گنوار کا کہاوت.
قیافے کے طور پر مشہور ہے کہ سر بڑا ہونا عقلمندی یا مرتبے کی علامت ہے اور پاؤں بڑا ہونا جہالت اور گنوار پن کی نشانی ہے. کہتے ہیں « کہ سَر بڑا سردار کا پیر بڑا گنوار کا » یہ سب باتیں علمِ قیافہ کی ہیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۶۶)۔

---بِکھیرنا محاورہ.
بال بکھرانا ، آشفتہ مو ہونا ، پریشان حال ہونا.
کیسا خود گُم سربکھیرے میرؔ ہے بازار میں
ایسا اب پیدا نہیں ہنگامہ آرا دل فروش
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۰)۔

---بَلا لینا محاورہ.
آفت مول لینا.
جو طلبگار ہیں دُنیا کے بڑے اون کے دماغ
اپنے سر سارے زمانے کی بلا لیتے ہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۱)۔

---بوجھ (---و مج) امذ.
بوجھ جو سر پر اُٹھایا جائے. خُشک چوبینہ اور بانس کے لئے جو ہنڈیوں یا سر بوجھ کے ذریعہ برآمد کی جاتی ہو ایسا عمل غیر موزوں ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۳۹)۔ [سر + بوجھ (رک)]۔

---بوجھی (---و مج) امذ.
سر پر بوجھ اُٹھاکر لے جانے والا مزدور، حمّال (ماخوذ پلیٹس). [سر + بوجھ (رک) + ی ، لاحقۂ فاعلی]۔

---بوجِھیا (---و مج ، کسرِ تیز سک جھ) امذ.
رک : **سربوجھی.** ہمارے باپ کوئی سر بوجھیے یا مزدورے تو تھے نہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۰۷)۔ [سر + بوجھ (رک) + یا ، لاحقۂ فاعلی]۔

---بیچنا محاورہ.
جان کو جوکھوں میں ڈالنا ، جان پر کھیل جانا ، جان کی بازی لگانا ، جان خطرے میں ڈالنا.
ہے نام اوس کا بزمِ حریفاں میں آبرو
جو سر کوں بیچ عشق کی بھٹی سوں ہی اٹھا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۶)۔
سربیچتے تھے جنسِ شہادت کے طلبگار
بڑھ بڑھ کے خریدار پہ گرتا تھا خریدار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۷)۔
خریدی جاتی ہے کیونکر وطن کی جنسِ آزادی
یہ اک ایسا معما تھا جسے سربیچ کر جانا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۱)۔

---بیگار ہونا محاورہ.
ناپسندیدہ کام ذمّے ہونا.
یہ کہہ کر جسم کا پشتارہ پھینکا رُوح نے آخر
مرے سر مُفت کی آنھوں پہر بیگار کیسی ہے
(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۲۲۸)۔

---بھارا / بھارَہ (--- / فت ر) امذ.
سر پر اُٹھانے کا بوجھ ، اِتنا وزن جو سر پر اُٹھایا جا سکے.
کیا بدھیا ، بھینسا ، بیل ، شتر کیا گونی پلّا سر بھارا
کیا گیہوں چانول موٹھ مٹر کیا آگ دھواں کیا انگارا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۹)۔ ہزار سربھارہ (سربار) غلہ مع دو تین ہزار پیادہ برقنداز و تیر انداز شب تار میں سیاہ لباس پہنے ہوئے شیر حاجی (برج کا نام) کے پاس پہنچے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۵۸)۔ [سر + بھارا / بھارہ (رک)]۔

---بھاری ہونا محاورہ.
(بے خوابی ، تھکن یا علالت کے باعث) سر بوجھل محسوس ہونا. سردی دماغ سے سربھاری ہو کے اعضا شکنی و دھڑکا پیدا ہو کے بیمار ہوا. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۳۵)۔ جا میرا بچھونا بچھا دے تا کہ میں ذرا سو جاؤں کیونکہ میرا سربھاری ہو رہا ہے. (۱۹۳۹ ، حکایاتِ رومی ، ۱ : ۱۲۹)۔

---بھنّا جانا محاورہ ، سر بھنّا.
(غصّے اور خفگی کے سبب) دوران سر ہو جانا ، چکر آنا.
ناصحا خاموش بس بک بک نہ کر　　سر مرا چکرا گیا بھنّا گیا
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۲)۔

---پانو / پانوں / پاؤں (---و مج / غنہ) امذ.
اِبتدا و اِنتہا ، آغاز و انجام ، اوّل و آخر ، اتا پتا ، ٹھور ٹھکانا ، معنی و مفہوم.
کُچھ بھی ہے سر پانوں تری بات کا
چُپ ، نہ ہنسیں سُن کے کہیں خاص و عام
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۷)۔
قصۂ بے سرو پانی کو مرے سُن کے کہا
بات وہ کہیے کہ جس بات کا کچھ ہو سرپانوں
(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی ، د ، ۱۳۲)۔ [سر + پانو / پاؤں / پانوں]۔

---پانْو پَر دَھرْنا / رَکْھنا محاورہ.
پانو پر گرنا ، عاجزی کرنا ، مِنّت کرنا.

رکھیا ہوں میرا سر تیرے پانْوں پر
تیری آستاں میں میرا نانْوں کر
(١٦٧٩ ، قصہ ابو شحمہ (عکسی) ، ٥).

وصل میں دستِ رس نہ پایا کُچھ
سر کو میں پانْو پر بھی دھر دیکھا
(١٨٠٩ ، جرأت ، د ، ٢٢).

---پانْو سے لَگانا محاورہ.
رک : سر پاؤں پر دھرنا.

یوں رُوٹھ کر بیٹھا تھا یہ جب وہ نہ سکا دل
سر پاؤں سے پھر اوس کے میں ناچار لگایا
(١٨٠٩ ، جرأت ، د ، ١٠٠).

---پانْو کا ہوش / کی خَبَر / سُدھ نَہ رَہْنا / ہونا محاورہ.
بالکل بے ہوش اور غافل ہو جانا ، ہوش و حواس بجا نہ رہنا. بے اختیار ہو کر ایسی دوڑی کہ سر پاؤں کی سُدھ نہ رہی. (١٨٠٢ ، نثر بے نظیر ، ١٢١).

ساقی شرابِ اُلفتِ خیرالبشر پلا
سر پاؤں کا نہ ہوش رہے اس قدر پلا
(١٩١٠ ، شمیم ، ب (ق) ، ٣). وزیر فرش پر پڑا ہوا ہے اور اسے سر پانو کی خبر نہیں. (١٩٣٥ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ٣٧٠).

---پانْو کَر چَلْنا محاورہ (قدیم).
سر کے بل چلنا ، بڑے شوق سے چلنا.

مرد وو جو مرداں منے نانوں کر
چلے عشق کی باٹ سر پانو کر
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٥١).

---پانْو کَرْنا محاورہ (قدیم).
بے توجہی برتنا (قدیم اردو کی لغت).

---پانْو کو جا لَگْنا محاورہ.
(کمزوری سے) کمر بالکل جُھک جانا ، سر جُھک کر پاؤں تک آجانا.

پاؤں کو سر جا لگا ہے یہ ضعیف و زار ہوں
چین پیشانی ہوئی گویا خطِ تقدیر پا
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٤).

---پانْو لَگ (سم ، ف ل) م ف (قدیم).
سر سے پانو تک ، سر تاپا.

فراق آج جوش گرم جیوں برق ہے
کہ سر پانو لگ نور میں غرق ہے
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٠).

---پانْو نَہ ہونا محاورہ.
آغاز و انجام کا پتا نہ لگنا ، ٹھور ٹھکانا نہ ہونا ، ناقابلِ اعتبار ہونا ، بے سروپا ہونا ، بے بُنیاد ہونا.

ہو کیسی بلا تس نہ سر پاؤں ہے
خلاصی کا اس تی نہ کہیں ٹھاؤں ہے
(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ٩٤).

گرچہ آنے کا کیا اوس نے ہے وعدہ لیکن
اے نصیر اوس کی نہیں بات کا ہرگز سر پاؤں
(١٨٣٨ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ١٣٣). وہ اپنی دوستی کو بیچتے تھے ، جس نے زیادہ قیمت دی اُس کے یار و مددگار ہو گئے ان کی دوستی کا کُچھ سر پاؤں نہ تھا. (١٨٩٠ ، رسالہ حسن ، جنوری ، ٢٠).

---پَٹَک پَٹَک / پَٹَخ پَٹَخ کَر / کے جان دینا / مَر جانا محاورہ.
سر ٹکرا ٹکرا کر مر جانا ، کوشش کرتے کرتے تھک جانا ، نہایت سعی و کوشش کرتے کرتے مر جانا. تمام یونان اور روم کے حکیم سر پٹک پٹک کے مر جائیں ، لیکن یہ ممکن نہیں تھوہڑ سے شہد یا شکر بنائیں. (١٨٨٣ ، بوستانِ تہذیب اردو ، ٥١). میں بھی اس ترنگ میں تھا کہ یا تو اپنی قوم کو کھویا ہوا وقار واپس دلانے میں کامیاب ہو جاؤں یا اسی جدوجہد میں اپنا سر پٹخ پٹخ کر جان دے دوں. (١٩٨٢ ، آتشِ چنار ، ٦٣).

---پَٹَکْتے پِھرْنا محاورہ.
بے سود آوارہ گردی کرنا ، کوئی مقصد حاصل نہ ہونا ، بلاوجہ مارا مارا پھرنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---پَٹَکْتے رَہ جانا محاورہ.
بے نتیجہ کوشش کر کے بیٹھ رہنا ، تھک جانا ، ہار جانا ، ہمت جواب دے جانا (ماخوذ : جامع اللغات).

---پَٹَک / پَٹَخ کَر مَر جانا محاورہ.
رک : سر پٹک پٹک کر جان دینا / مر جانا. عمر کے ان مسرت بخش ایام کا ہاتھ سے نکل جانا کوئی آسان معاملہ تھا؟ اتنا بڑا ملال اور صدمہ تھا کہ اُن کی یاد میں سر پٹک کر مر جاتے. (١٩٢٣ ، مضامینِ شرر ، ٢ ، ٢ : ٧٦٥).

---پَٹَکْنا (پَٹخْنا) محاورہ.
١. (أ) (تکلیف ، بے چینی یا اضطراب سے) سر کو دے دے مارنا ، بلبلانا ، تڑپنا.

روتا ہے پانگ مار گگن یا علی ولی
پھرتی ہے سر پٹکتی یوں یا علی ولی
(١٦٣٩ ، رفیع (قدیم اردو مراثی ، ٥٨)).

میں اپنے سر کو جو پٹکا تھا ہجر میں تیرے
لہو پر اک در و دیوار سے تھا جاری رات
(١٧٨٢ ، دیوانِ محبت ، ٣٣).

عمر بھر دشتِ بلا میں افعیٔ زخمی کی طرح
گیسوئے خمدار کے سودے میں سر پٹکا کیا
(١٨٧٢ ، مظہرِ عشق ، ٣). اس کی ماں بھی آ رہی تھی کبھی سر پٹکتی کبھی کراہتی. (١٩٨٥ ، طوبیٰ ، ٦٩٩). (أأ) سر دُھننا (وجد یا کیفیت وغیرہ میں).

گُلوں سے مستی چھلک رہی ہے سر اپنا بُلبل پٹک رہی ہے
جگر کسی گوشۂ چمن میں غزل کوئی اپنی گا رہے ہیں
(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۳۰). ۲. نہایت کوشش کرنا ، بےحد سعی کرنا.
لشکرِ فغفور سر پٹکے نہ پہونچے گرد کوں
جو وغا میں کام تیری چین پیشانی کرے
(۱۷۳۹ ، شاکرناجی ، د ، ۳۰۵). ہر چند سلیمان کرانی نے اس پر تسلط پانے کے لیے سر پٹکا مگر کچھ نہ کر سکا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۰۱).
رات دن شوقِ رہائی میں کوئی سر پٹکے
کوئی زنجیر کی جھنکار سے دیوانہ بنے
(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۷۶). ۳. تلاش کرنا ، جستجو کرنا. بہتیرا سر پٹخا ، بکس ہو تو ملے ، کونہ کونہ دیکھ ڈالا مگر بکس نہ ملنا تھا اور نہ ملا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۱۷). لڈن خان نے ... بتایا کہ ہم اس نواح میں دو ڈھائی سال سے سر پٹخ رہے ہیں. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۱۸۷). ۴. اُلٹا پھیرنا ، واپس کرنا ؛ غُصّے میں یا ناراضی میں پھینک دینا (کسی شے کو)
قاصد تلاش کر کے گھر اوس کا جو تھک گیا
آخر وہ میرے خط کو میرے سر پٹک گیا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۶۰). ۵. خوشامد درآمد کرنا ، مِنّت سماجت کرنا ، عجز و انکسار کرنا. میں نے بہتیرا سر پٹکا ، متوجہ نہ ہوئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۱).
چارہ گر کعبے میں اس کے آستاں سے لے گئے
ایک بھی میری نہ مانی لاکھ سر پٹکا کیا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۹). ہر چند سب نے سر پٹکا ... مگر اس مُصیبت زدہ نے بچی کو گود سے نہ اُتارا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳۹). میں نے خوب غُل مچایا ... سر پٹکتا رہا کہ میم صاحب خدا کے واسطے اس آیا کی باتوں میں نہ آئیے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۱). ۶. سمجھانا بُجھانا ، فہمائش کرنا ، کہہ کہہ کر تھک جانا.
اب کون حال دل کہے اس مستِ ناز سے
اک آہ تھی سو وہ بھی سر اپنا پٹک گئی
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۱۰۰).
ہے ضدّن کیا یہ ہے ضدّن کی اماں
نہ ٹھہری وہ بہت سر پٹخا میں نے
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۶۳). بڑھیا بیچاری نے لاکھ سر پٹکا تھا کہ نہ چلی. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۳۲). سکرٹری نے لاکھ سر پٹخا کہ کم از کم آٹھ نمائندے ... کُھلنا اور سندربن چلے جائیں. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد (جام نو ، مارچ ، ۳۰)). ۷. (قابو یا بس نہ چلنے کی وجہ سے) پیچ و تاب کھانا ، جھنجھلانا ، افسوس کرنا ، ہاتھ ملنا.
تو کیا اور ہم تری صورت کو تکتے رہ گئے
غمزدے روتے تڑپھتے سر پٹکتے رہ گئے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۷۵).
قفس میں جسم کے مُرغِ دل اپنا سر پٹکتا ہے
کسی بازیب کے دانے کہیں فریاد کرتے ہیں
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۱).

کون ہے کس غریقِ بحر ہوا
سر پٹکتی ہیں موجیں ساحل پر
(۱۹۴۶ ، جلیل ، روحِ سخن ، ۱۹).

---پَٹّی (---فت پ ، شد ٹ) امث.
سرپٹی یعنی جس کے گھر لڑکا یا لڑکی پیدا ہو تو اُس سے نذرانہ بعنوان سرپٹی لیا جاتا تھا (ماخوذ : فرہنگِ عثمانیہ ، ۱۰).
[سر + پٹّی (رک)].

---پچھاڑنا محاورہ (قدیم).
زمین پر لوٹنا ، پچھاڑیں کھانا.
تُم سوں مسجد منے پچھاڑیں سر
ہوں تسلّی سنے بچن تیرا
(۱۵۸۲ ، احمد (قدیم اردو مراثی ، ۳)).
ارض و سما توں جو دے تو ہر خدا نہ پاوے
کہ سر پچھاڑ رووے نت چک میں دھر برن توں
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۰).

---پَر م ف.
۱. کھوپڑی پر ؛ (مجازاً) نزدیک ، قریب تر ، پاس ، بالکل قریب. منجھلے بھائی صاحب کنوئیں کے سر پر آن کھڑے ہوئے. (۱۷۷۵ ، نوطرزِ مرصّع ، تحسین ، ۲۶۳).
دیکھا پھن کھولے ہوئے ناگ ہے کالا سر پر
اُڑ گئے ہوش وہیں تختِ سلیمان بن کر
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۳). سندھیا اپنی رعایا کے آدمی لیکر گوالیار کی باغی فوج کے سر پر آموجود ہوا. (۱۹۳۵ ، خطباتِ گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۲۲۷). ۲. جان پر ، ذات پر.
اس فتنہ خُو کے در سے اب اُٹھتے نہیں اسد
اس میں ہمارے سر پہ قیامت ہی کیوں نہ ہو
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۳).
نہ پوچھ دہر کی کس کس جفا کو سر پہ سہا
نہ پُوچھ دہر کی کس کس بلا کو پیار کیا
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۲۹). ۳. قبضے.
خون لاکھوں بیگناہوں کے ترے سَر پر ہوئے
اے بتِ سفّاک تُو کچھ کم نہیں مردود سے
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۱).
نہ خلوت نہ جلوت ، نہ بولے نہ چالے
بھلی سر پہ تہمت رکھی واہ وا جی
(۱۸۱۸ ، انشا ، د ، ۵۹). ۴. نگرانی ، سرپرستی یا خبرگیری کے لیے. خدا سر پر دھرتا ، فکر کی کرتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۹).
غمخوار ہے تُو اور خدا حافظِ جاں ہے
نہ باپ ہے سر پر مرے بچّی کے نہ ماں ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۶).
میں دوسروں سے کیوں کہوں جب ان کے سر پر آپ ہیں
ہے دوسرا پھر دوسرا ، اور آپ اُن کے باپ ہیں
(۱۹۱۶ ، انشائے بشیر ، ۱۱۲).

---پَر اُتارْنا محاورہ۔
(کوئی قیمتی چیز) سر کے گرد پھرا کر بطور صدقۂ جان خیرات کر دینا.
وہ حربہ جس سے بلهوس جادو کو مارا تھا ... اُس بہادر دوراں شجاع زماں کے سر پر اُتارا. (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٦ : ٣٢٩).

---پَر اُٹھا (کے) لے جانا محاورہ۔
مر کر اپنے ساتھ لے جانا.

اس عمارت کو نہ تُو سر پر اوٹھالے جائے گا
دیکھ اے غافل ذرا تیرا ہے مسکن زیرپا
(١٨١٦ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ٢٦).

مرتے ہیں دن رات تزئینِ مکاں پر اہلِ زر
کیا یہ تعمیر کو لے جائیں گے سر پر اوٹھا
(١٨٧١ ، نظمِ ارجمند ، ٥٨).

کیا سر پہ مکاں اُٹھا کے لے جائے گا
جس روز ہوا کُوچ کا یاں سے ساماں
(١٩٠٠ ، کلامِ مہر ، ١٩٥).

---پَر اُٹھا لینا / اُٹھانا محاورہ۔
١. بہت شور و غل مچانا ، شور و شغب سے عاجز کر دینا ، اودھم مچانا ، (ان معنوں میں ، "اٹھانا" کے ساتھ کوئی جگہ بطور مفعول آنا چاہیے).

فصلِ گل آئی چمن میں کہ قیامت آئی
عندلیبوں نے اُٹھایا ہے گُلستاں سر پر
(١٨٥٨ ، امانت ، د ، ٤٣). ایک چیخم چاخ مچا دی ، سارا محل سر پر اُٹھا لیا . (١٨٨٥ ، بزمِ آخر ، ٢٨) . یہ کیا معاملہ ہے ساری کوٹھی سر پر اُٹھا رکھی ہے ان نوکروں نے. (١٩١٣ ، راج دلاری ، ٤٧).

اسیروں کی یہ خاموشی کسی دن گُل کھلائے گی
قفس سے چھوٹ کر سر پر اُٹھالیں گے گُلستاں کو
(١٩٤٦ ، آیاتِ وجدانی ، ٢٠٩). **٢. فتنہ انگیزی سے برباد کر دینا، تہ و بالا کرنا.**

کیا میر تُو روتا ہے پامالیٔ دل ہی کو
ان لونڈوں نے تو دلّی سب سر پر اُٹھالی ہے
(١٨١٠ ، میر ، کـ ، ٣٣٣).

اُٹھالوں گا اُسے اک روز سر پر طیش میں آ کر
سمجھ کر ناتواں مجکو فلک پر دم دباتا ہے
(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ١٨٠). **٣. جھیلنا ، ذمے لینا ، سر لینا ، برداشت کرنا ، سہنا.**

تیری بھی مُصیبتیں کیا کیا سر پر اپنے اُٹھائیاں ہم نے
(١٨٣٦ ، حسرت ، کـ ، ٩).

---پَر اَجَل کھیلْنا محاورہ ؛ سر پر قضا (موت) کھیلنا۔
موت سر پر سوار ہونا ، موت کا وقت قریب آ جانا ، شامت آنا ، کمبختی آنا

گئے جب اُس کے گھر تو چاہیے کیا قتل ہونے کو
اجل یاں کھیلتی ہے سر پہ واں تیغ آزمائی ہے
(١٨٠٩ ، جرأت (نوراللغات)).

معصومِ محبت کے لیے مرگ ہے شادی
کھیلے مرے سر پر جو اجل میں نے کیا رقص
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٠٩).

---پَر اَجَل (مَوت) ہَنْسْنا محاورہ۔
موت کے آثار نمایاں ہونا.

وجہ رونے کی نہ ہم سے پوچھو
سر پہ ہنستی ہے اجل کیا کہیے
(١٨٩٢ ، شعور (نوراللغات)).

---پَر اِحْسان دَھر جانا محاورہ۔
کسی کو احسان مند بنانا ، کسی پر احسان کرنا.

شبِ وعدہ آ جاؤ ورنہ قضا
مرے سر پہ احسان دھر جائے گی
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ١٩٦).

---پَر اِحْسان رَہ جانا / رَہْنا محاورہ۔
احسان کا بدلہ نہ ہو سکنا.

قتل کر کے مجھے کہتا ہے ادا سے وہ شوخ
تیرے سر پر یہ رہا حشر تک احساں میرا
(١٨٧٧ ، درۃ الانتخاب ، ١٣).

داغ سودا کا ، جنوں کا ، تیغ کا ، سفّاک کا
ہائے کس کس کا نہ احساں ایک سر پر رہ گیا
(١٩٠٧ ، دفترِ خیال ، ١٣).

---پَر اِحْسان کَرْنا محاورہ۔
کسی کو احسان مند بنانا ، مرہونِ منّت کرنا.

رُوٹھا ہوا بیٹھا تھا کب مُجھ سے وہ ملتا تھا
احساں کیا سر پر بجلی کے چمکنے نے
(؟ ، نثار (نوراللغات)).

---پَر اِحْسان لینا محاورہ۔
احسان اٹھانا ، مرہونِ منّت ہونا ، کسی کا احسان مند ہونا.

اپنے سر پر کاہکو احسان لوں فصّاد (فصّاد) کا
خارِ صحرا پر رگِ پا کو مری نشتر ہوا
(١٨٧٠ ، الماسِ درخشاں ، ٥٣).

خضر کو بھی خارِ پا سرسے لگائے دیں نہ ہاتھ
کب یہ لیتے ہیں کسی کا سر پر احساں پاؤں میں
(١٩٠٣ ، نظمِ نگاریں ، ٩٥).

تیغ تیری ہے تو ہو تُو تو ہے اپنا قاتل
سر پہ کیا میں نے کسی غیر کا احسان لیا
(١٩٢٧ ، شادؔ عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٢٩).

---پَر اِحْسان ہونا محاورہ۔
نیکیوں کی ارزانی ہونا، لطف و کرم کا فراواں ہونا، بکثرت احسان ہونا.

صیّاد کے جگر میں کرے تھا سناں کا کام
مرغِ قفس کے سر پہ یہ احسان نالہ تھا
(١٨٣٨ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ٢٣).

یہ سر کے ساتھ جائیں گے یہ دم کے ساتھ جائینگے
ہمارے سر پہ آصف جاہ کے احسان ایسے ہیں
(۱۹۰۵ ، داغ ، محاوراتِ داغ ، ۲۵۳)۔

۔۔۔ پر اُسترا چلوانا ف م ، محاورہ۔
سر منڈوانا ، بال منڈوانا۔ اُن کا بس چلتا تو سر پر اُسترا چلوا کر چین میں بھی ہمارے چہروں پر ڈاڑھیاں بندھوادیتے۔ (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۶۵)۔

۔۔۔ پر اَللّٰہ کا کَلام لینا محاورہ۔
قرآن کی قسم کھانا۔

بات تُم نے نہیں کی خبر سے کل
سر پہ اللّٰہ کا کلام تو لو
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۲۱)۔

۔۔۔ پر آنکَس ہونا محاورہ۔
سختی کے ساتھ نگرانی کرنا ، ڈانٹ ڈپٹ کے لیے کسی کا ہونا ، قابو میں رکھنے کا انتظام ہونا ۔ ماما بچاری کا کیا قصور ، سر پر آنکس ہی نہیں تو کیا کرے۔ (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۳۰)۔

۔۔۔ پر آبَننا محاورہ۔
مُصیبت نازل ہونا (جامع اللغات)۔

۔۔۔ پر آپَڑنا محاورہ۔
ذمّے آجانا ، ذمّے ڈال دیا جانا ، نازل یا وارد ہونا (ذمہ داری یا مُصیبت وغیرہ)۔

ولے او جو تقدیر گھڑنی سکے
لکھی کھات آ سر پہ پڑنی سکے
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۶) ۔ جو کام ایک بارگی سر پر آپڑتا ہے وہ بہت دوبھر معلوم ہوا کرتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۷۷)۔اپنی ضرورت کے وقت کچھ نہ معلوم ہوا ، جب سر پر آپڑی تو آنکھیں کُھلی کی کُھلی رہ گئیں۔ (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۵۶)۔

۔۔۔ پر آپہنچنا محاورہ۔
نہایت قریب آ جانا ، نزدیک آ جانا۔ آنکھ بند کر کے بکلے اور بات کرتے گزرے ، عید سر پر آ پہنچی۔ (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۶۰)۔ معلوم ہوتا ہے کہ میری سزا کا وقت سر پر آ پہنچا ہے۔ (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۲۸۷)۔

۔۔۔ پر آچَڑھنا محاورہ۔
مقابلے یا جھگڑے کے لیے سامنے یا قریب آجانا ، پیچھے پڑ جانا ، سر ہو جانا۔

شامت ہے کس کی منہ جو ترے ناصحا چڑھے
جو شخص یوں بلا کی طرح سر پہ آ چڑھے
(۱۸۵۱ ، عارف (نوراللغات))۔

۔۔۔ پر آرا چَلانا / رَکھنا محاورہ۔
آرے سے چیرنا ، سخت اذیت یا تکلیف پہنچانا ، ہلاک کرنا۔

جی کرنا اچھے گر تیرا راج ہے
جو آرا رکھے سر ہو مع تاج ہے
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۴۳)۔ لال ٹین اس روشنی کا نام ہے جو بتی کے سر پر رات بھر آرا چلایا کرتی ہے۔(۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۹۱)۔

۔۔۔ پر آرا / آرے چَلنا محاورہ۔
ذہنی و روحانی اذیت ہونا ، غیر معمولی تکلیف پہنچنا۔

کس روز تہمتیں نہ تراشا کیے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳)۔

رات بھر وہ کنگھی چوٹی میں نہے
صبح تک آرے مرے سر پر چلے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۹۵)۔

۔۔۔ پر آری چَل گئی / آرے چَل گئے / تو بھی مَدار ہی مَدار کہاوت۔
سخت تکلیف اُٹھائی پھر بھی اپنی ہٹ پر قائم رہا (ماخوذ : خزینۃ الامثال ، ۱۱۳ ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔

۔۔۔ پر آسْمان توڑنا محاورہ۔
کسی بڑی مُصیبت یا تکلیف میں مُبتلا کرنا ، ستم ڈھانا۔

شباب آتے ہی سر پر حسرتوں نے آسمان توڑا
زمیں قدموں کے نیچے سے دلِ مُضطر نے سرکائی
(۱۹۱۶ ، نظمِ طباطبائی ، ۵)۔

۔۔۔ پر آسْمان ٹُوٹنا / گِرنا محاورہ۔
ناگہاں شدید مُصیبت نازل ہونا ، اچانک کسی بڑی تکلیف یا آفت میں مُبتلا ہو جانا یا گھر جانا۔

چھوڑیں نہ یہ زمیں جو گرے سر پہ آسماں
بڑھ کر ہٹا نہیں کبھی اس فوج کا نشاں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۷۴)۔ جوانی میں سر پر آسمان ٹُوٹا ، رانڈ ہو گئیں۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۴۳)۔

۔۔۔ پر آسْمان ہونا محاورہ۔
سخت تکلیف یا مُصیبت میں مُبتلا ہونا۔

ملتے ہی اُن کے بُھول گئیں کُلفتیں تمام
گویا ہمارے سر پہ کبھی آسمان نہ تھا
(۱۸۹۰ ، دیوانِ حالی ، ۶۴)۔

۔۔۔ پر آسیب آنا / چڑھنا / سَوار ہونا / کھیلْنا محاورہ۔
جن بُھوت کا کسی میں حلول کرنا (جامع اللغات)۔

۔۔۔ پر آفت آنا / پڑنا / ہونا محاورہ۔
سخت مُصیبت ہونا (جامع اللغات)۔

۔۔۔ پر آفت لانا محاورہ۔
مُصیبت میں گرفتار کرنا ، الجھن میں پھنسنا ، پریشانی کا شکار ہونا۔ ابو طالب نے کہا کہ اپنے اوپر اور اپنے خاندان کے سر پر آفت نہ لاویں۔ (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۰۶)۔

۔۔۔ پر آفت لینا محاورہ۔
مُصیبت مول لینا۔

میں اس دل کا ساتھی نہیں عاشقی میں
بلا میری لے سر پر آفت کسی کی
(۱۸۳۹ء، ریاض البحر، ۱۸۹).

---پر آگ رکھنا محاورہ.
ایک خاص طریقے سے قسم لینا، سر پر آگ رکھ کر قسم کھانا.
بدگمانی جو ہوئی شمع سے پروانے کو
شمع نے آگ رکھی سر پہ قسم کھانے کو
(۱۸۷۸ء، سخن بے مثال، ۸۳).

---پر آ موجود ہونا محاورہ.
بہت قریب آ پہنچنا، نزدیک آ جانا، سر پر آ پہنچنا. جب فاتح عجم سر پر آ موجود ہوا تو شراب و عیش کے متوالوں نے ایک انگڑائی لی. (۱۹۲۶ء، شرر، مضامین شرر، ۳ : ۱۷۰).

---پر آنا محاورہ.
۱. بہت قریب آنا، نزدیک آ جانا.
برسات سر پہ آئی جو کرتا ہے شمع بھی
تو لیجیے جلد کنگرۂ دستار کا علاج
(۱۷۹۵ء، قائم، د، ۳۹).
کہتی ہے شمع پروانے سے محفل میں یہ رو رو کر
چلا آتا ہے اے دل سوز سر پر وقت رخصت کا
(۱۸۳۸ء، شاہ نصیر، چمنستان سخن، ۴). یہاں شادی سر پر آ گئی. (۱۸۷۳ء، انشائے بشر، ۱۶۷). ۲. **جن بھوت وغیرہ کا کسی پر مسلط ہو کر اسے دیوانہ بنا دینا.** مرنے کے بعد برہم راکس ہونگا تمہارے سب کے سروں پر آ کر کھیلوں گا. (۱۸۹۱ء، طلسم ہوشربا، ۵ : ۲۳۰). ۳. **ذمہ داری یا کفالت میں ہو جانا یا پڑ جانا.** اب کہ وہ جاتے ہیں اور تمہارے سر پر آتے ہیں تو میں بھی اس قدر لکھنا مناسب جانتا ہوں کہ درحقیقت وہ نہایت تنگی میں ہیں. (۱۸۸۹ء، خطوط سرسید، ۱۲۷). ۴. **نازل ہونا (مصیبت، بلا وغیرہ)**، بیتنا.
اڑاتی ہے وہ خاک وحشت میں یارب
مرے سر پہ آتی زمیں اچھل کر
(۱۸۹۵ء، دیوان راسخ دہلوی، ۱۰۳). جو کچھ سر پر آئے گی ان کی خاطر سے میں اکیلے بھگت لوں گی. (۱۹۰۲ء، ہم خرما و ہم ثواب، ۱۰۲). ہندوستان کے سر پر آئی ہوئی بلا ٹل گئی تھی. (۱۹۸۲ء، آتش چنار، ۷۰).

---پر آن پڑنا محاورہ.
رک : سر پر آ پڑنا. جب سر پر آن پڑی تھی تو دل کڑا کر کے نصیحت کر دیتے تھے. (۱۹۲۹ء، بہار عیش، ۲۵).

---پر آن پہنچنا محاورہ.
رک : سر پر آ پہنچنا. اب وقت بہت تنگ ہے غنیم سر پر آن پہونچا. (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد، ۲ : ۳۵۸).

---پر آنکھیں نہ ہونا محاورہ.
بصارت سے عاری ہونا؛ بے عقل ہونا (ماخوذ : نوراللغات).

---پر بارِ احسان لینا محاورہ.
ممنون احسان ہونا، احسان مند ہونا، مرہون منت ہونا.
کٹ جائے مشکل مری تیغ تقاضائے وصال
میں نہ لوں گا اپنے سر پر بارِ احسان فراق
(۱۹۱۳ء، نقوش مانی، ۱۵).

---پر بال ہونا محاورہ.
مجال ہونا، تعزیر سہنے کی طاقت ہونا. کس کے سر پر اتنے بال تھے کہ الف سے بے کرتا. (۱۹۰۸ء، صبح زندگی، ۲۴).

---پر بٹھانا / بٹھلانا محاورہ.
نہایت عزت و احترام سے پیش آنا، بہت آؤ بھگت کرنا، بے حد قدر و منزلت کرنا.
کوئی قوم کی جن سے خدمت بن آئے
بٹھائیں انہیں سر پہ اپنے پرائے
(۱۸۷۹ء، مسدس حالی، ۱۲۰).
ہم اسے سر پہ بٹھاتے، اسے دل میں رکھتے
ہم سا ملتا جو کوئی چاہنے والا ہم کو
(۱۹۱۳ء، طوفان نوح، ۹۷). جہاں ہم جاتے ہیں وہاں سب ہم کو سر پر بٹھاتے ہیں. (۱۹۳۷ء، فرحت، مضامین، ۴ : ۱۳۹). کیا ہم صرف زندگی سے زیادہ حسین شہ پاروں کو ان کے حزن اور ملال کی وجہ سے کسی فارمولا کے تحت اپنے سروں پر بٹھاتے رہیں گے. (۱۹۷۳ء، توازن، ۱۶۷).

---پر بلا آنا محاورہ.
مصیبت آنا.
یاد گیسو میں تڑپتا ہے تمہارا عاشق
رات کیا آئی ہے اک سر پہ بلا آئی ہے
(۱۸۸۶ء، دیوان سخن، ۲۰۵).

---پر بلا لانا محاورہ.
مصیبت میں ڈالنا، پریشانی میں مبتلا کرنا.
کسی کی زلف کی جانب جو کھنچ رہا ہے دل
بلائے تازہ مرے سر پہ لائے گا پھر کیا
(۱۸۵۳ء، اندوشیہا، ۲۲۳).
کیا شب ہجر مرے سر پہ بلا لاتی ہے
اپنے ہمراہ اجل کو بھی لگا لاتی ہے
(۱۸۷۸ء، گلزار داغ، ۲۲۹).

---پر بلا لینا محاورہ.
مصیبت مول لینا، الجھن یا پریشانی میں پڑنا.
سر شوریدہ کو زلفوں کا ہوا ہے سودا
کیا بلا سر پہ یہ لی راہ میں آتے جاتے
(۱۸۶۱ء، کلیات اختر، ۸۲۴).
جب بلا اپنے سر پہ لیتے ہو یاں یہ زنجیر کر کے مجھ کو
اب نکل جاؤنگا کہیں میں کہ تنگ ملک خدا نہیں ہے
(۱۹۲۰ء، نقوش مانی، ۹۰).

---پر بلا نازل ہونا محاورہ.
مُصیبت آنا.

بولا فلک یہ سہر جو زُلف اُس کی وا ہوئی
نازل ہمارے سر پہ یہ کالی بلا ہوئی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۶).

---پر بن جانا / بننا محاورہ.
سخت مُصیبت میں پھنسنا ، جان جوکھوں میں پڑ جانا.

جاناں خطِ پُشتِ لبِ شیریں کو ترے دیکھ
کیا بن گئی طوطیٔ شکر خوار کے سر پر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۷۲).

---پر بوجھ اُٹھانا / دھرنا / لینا محاورہ.
اپنے ذمے لے لینا ، ذِمّہ داری یا کفالت قبول کر لینا ، فرض سمجھ کر نبھانا.

کون دُنیا میں بٹاتا ہے کسی کا درد دُکھ
کون سر پر بوجھ لیتا ہے کسی مزدور کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹).

مزدور اگر نہیں ہیں تو کیا ہیں یہ بادشاہ
سارے جہاں کا بوجھ ہیں سر پر دھرے ہوئے
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۳۷). سسرال میں قدم دھرتے ہی سارے کام کا بوجھ اپنے سر پر اُٹھا لیتی ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۲).

---پر بوجھ پڑنا محاورہ.
کسی کا ممنون ہونا ، فکرمند ہونا ؛ ذِمّہ داری پڑنا ، بار پڑنا (نوراللغات).

---پر بیٹھنا محاورہ.
عزت و احترام کا برتاؤ ہونا.

آپ محفل میں قدم رنجہ تو فرمائے کبھی
دیکھیں کون آنکھیں بچھاتا کس کے سر پر بیٹھتے
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۶۶).

---پر بُھوت سوار ہونا محاورہ.
۱. برہم ہونا ، طیش میں ہونا ، آپے سے باہر ہونا ، غُصّے سے پاگل ہونا.

نہ لینا نہ دینا ، فقط جل بُکار
سڑی ہے کہ ہے بُھوت سر پر سوار
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۰). کیا سر پر بُھوت سوار ہے ، اپنا کام کیوں نہیں دیکھتے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۰۶). سیاسیات کے بکھیڑے میں الجھنے سے باز رہتے ، لیکن سہرہ کے سر پر بُھوت سوار تھا ، بھلا نرم باتوں سے کیا اترتا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۲۷). ۲. جن یا کسی بدروح کا کسی پر مُسلّط ہونا ، آسیب زدہ ہونا. ڈر ہے کہ حضرت کے سر پر کوئی بُھوت سوار نہ ہو گیا ہو. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۵۰). ۳. بلا نازل ہونا. عزیزو تم پاگل ہو گئے ہو ، تمھارے سر پر بدنصیبی اور ادبار کا بُھوت سوار ہے. (۱۹۰۷ ، محسن الملک ، مکاتیب ، ۱ : ۶۵).

---پر پانا محاورہ.
کسی چیز کو اپنے سے بہت نزدیک پانا (مہذب اللغات).

---پر پانو رکھ کر اُڑنا / بھاگنا / دوڑنا محاورہ ; نیز سر پر پیر الخ.
بہت تیزی کے ساتھ فرار ہو جانا ، ڈر کر یا سراسیمہ ہو کر تیزی کے ساتھ بھاگنا.

وصل کی صبح جو مُنہ چاند سا اپنا دکھلائے
پانوں رکھ کر ابھی بھاگے شبِ ہجراں سر پر
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۲). دیکھنا ، کیا سر پر پاؤں رکھ کے دوڑیں جیسے ٹڈی دل امنڈ کر آتا ہے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۴۸). گاؤں کے بدمعاشوں نے تاڑ لیا ... جُھکے سے میرے پیچھے ہو لئے ... میں سر پر پاؤں رکھ کر بھاگی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۲). ساری کی ساری کیبنٹ سر پر پاؤں رکھ کر وہاں سے بھاگ گئی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۵۸).

---پر پانو رکھ کر پہنچنا محاورہ.
بہت جلد بھاگ جانا ، بہت تیزی سے دوڑنا. بریتا سر پر پانوں رکھ کے بانپتی خورشید بہو کے پاس جا پہونچی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳۲).

---پر پانو کا جُوتا ٹُوٹنا محاورہ.
بہت زیادہ مار پڑنا ، بُری طرح پٹنا جانا جوتوں سے اتنا پٹنا کہ جُوتے ٹوٹ جائیں.

کھا گئی بُوٹا چرا کر تو یہاں تک مایا
سر پہ باندی کے مرے پاؤں کا جُوتا ٹوٹا
(۱۸۷۹ ، جانِ صاحب ، د ، ۱۰۷).

---پر پتّھر ڈھونا ف م.
سخت محنت و مشقت کرنا ، بڑی تکلیف سے زندگی بسر کرنا.

سر کی بگڑی کو سنبھتے تھے جو ناز سنگیں
ہم نے دیکھا انہیں ڈھوتے ہوئے سر پر پتّھر
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۸).

---پر پٹکنا محاورہ.
ناپسندیدگی اور برہمی سے لانے والے کی طرف پھینک دینا ؛ شدید ناپسندیدگی کا اظہار کرنا. وہ زندگی میں اپنے کلام کے ایسے معنی سُنتا تو معنی بتانے والے کے سر پر پٹکتا. (۱۸۸۶ ، آیاتِ بینات ، ۱ ، ۲ : ۲۱).

---پر پڑنا محاورہ.
۱. ذمّے ہونا ، ذِمّہ داری یا کفالت میں آنا. والد کے مرنے کے بعد گھر کے انتظام کا کُل بار اُن کے سر پر پڑا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰).
۲. مُصیبت آنا ، بلا نازل ہونا ، بیتنا.

پڑے سر پہ جتنی بپت پر بپت
اُٹھو شاد ہرگز دھرو غم کوں مت
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۱۲).

یاد میں اُس زُلف کی جاتے ہیں اب تو ہم چلے
شام جب سر پر پڑے گی تب کہیں رہ جائیں گے
(۱۷۸۹ ، میر حسن ، د ، ۱۱۳).

عشقِ زُلفِ سیہ کا منہ کالا
میرے سر پر پڑی بلائے فراق
(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۱۲۷). ہاں صاحب جی بالی کیا ہے ! سر پر پڑ گئی ہے ، جمی جولاہے کو لگان کے لئے پانچ روپیہ کی ضرورت تھی. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۱۰۸).

---پر پگڑی نہیں ، گُلال ڈالنے آیا کہاوت.
جو اپنی حیثیت سے بڑھ کر کام کرے اس کے متعلق کہتے ہیں (جامع الامثال).

---پر پہاڑ آنا محاورہ.
سخت مصیبت نازل ہونا.

سر پر جو پہاڑ آئے تو اس کو ابھی ٹالیں
ہر جور نشاں بازو سنگیں ہے کچھ اس سے بھی
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۹۶).

---پر پہاڑ گرانا محاورہ.
سخت مُصیبت یا تکلیف میں مُبتلا کرنا ، دفعۃً مُصیبت ڈالنا.

سر پر پہاڑ اُن کے نہ لے آسماں گرا
جو برگِ گل کو سمجھیں کہ سنگِ گراں گرا
(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات)).

سر پر میرے پہاڑ گراتی ہے لاغری
ٹھہروں کہیں جو سایۂ دیوار دیکھ کر
(۱۸۷۸ ، آغا (حسین اکبرآبادی) ، د ، ۵۱).

---پر پہاڑ گرنا محاورہ.
سخت مُصیبت یا تکلیف میں مُبتلا ہو جانا ، دفعۃً مُصیبت نازل ہونا.

اس سے مفر کہاں ہے جو نازل خدا کرے
سر پر گرے پہاڑ تو انسان کیا کرے
(۱۹۰۲ ، شمیم ، ب (ق) ، ۱۰۳).

---پر پہنچنا محاورہ.
بہت قریب آ جانا ، نزد یک پہنچنا. جب میں اُس کے سر پر پہونچا تو پانی نیچے کو اُتر گیا. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۵۶۶).

---پر پیر رکھ کر بھاگنا محاورہ.
بہت تیزی سے بھاگنا. خوف کے مارے اُن کے ہاتھ پیر پھول گئے اور گھوڑے اور اسباب وہیں چھوڑ کر سر پر پیر رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے. (۱۹۰۱ ، انقلاب ، لکھنؤ ، ۱ : ۳۱). لالہ صاحب کے ہوش اُڑ گئے تیزی سے کمرہ کے باہر نکلے اور سر پر پیر رکھ کر بے تحاشا بھاگے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۸۵).

---پر تلوار لٹکنا محاورہ.
ہر وقت خطرے کا سامنا ہونا جب سے ... سُنا کہ پریم شنکر گھر آ رہے ہیں اس کی حالت اس مُجرم کی سی ہو رہی تھی جس کے سر پر تلوار لٹک رہی ہو. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۰۵). اس کے سر پر خطرے کی تلوار لٹکی رہے. (۱۹۷۶ ، جواب الجواب ، ۱۳).

---پر توا باندھنا محاورہ.
سر کی حفاظت کر کے مقابلے کو تیار ہونا ؛ اپنے کو مستحکم کرنا ؛ مضبوط بنانا. ہم سر پر توا باندھ کر جائیں اس نیت سے کہ بڑی حسین گوری چٹی سُرخ سفید چاند کے ٹکڑے کو دیکھیں گے اور وہاں ہمیں معمولی لڑکی دیکھنے کو ملے. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۹۰).

---پر تُہمت رکھنا محاورہ.
اِلزام عائد کرنا.

نہ خلوت ، نہ جلوت ، نہ بولے نہ چالے
بھلی سر پہ تہمت رکھی واہ وا جی
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۹).

---پر تھالی پھرنا محاورہ.
اِتنا جمِ غفیر ہونا کہ تھالی پھینک دیں تو گرنے بغیر اِدھر سے اُدھر تک چلی جائے (بطور مبالغہ) ، بڑا مجمع ہونا ، بہت زیادہ ہجوم ہونا.

ذرا دیکھو تو مُشتاقوں کا مجمع روزنِ در سے
ہوئی ہے بھیڑ بھاڑ ایسی کہ پھرتی سر پہ تھالی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۰۰).

---پر تھوپنا محاورہ.
کسی کے ذمے لگانا ، کسی کے اُوپر ذمہ داری منڈھنا. مقرب خان کی کارروائیوں سے انتظام قابلِ قدر نہ ہوا یہ صوبہ کا اِنتظام یا تو خانِ اعظم یا خانخاناں ہی خوب کرتے رہے بادشاہ نے مجبور ہو کر شاہزادہ (خرم) ملقب شاہجہاں کے سر پر تھوپا. (۱۹۰۶ ، مرآتِ احمدی ، ۱۱۵).

---پر ٹوٹنا محاورہ.
۱. سر پر مار کر توڑا جانا.

جام ٹوٹے ترے سر پر تو بلا سے واعظ
میکدے سے تری توبہ تو سلامت آئی
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۷۵). ۲. (مُصیبت ، بلا وغیرہ) وارد ہونا ، نازل ہونا ، بیتنا.

تری لائی ہوئی تھی جو بلا ٹوٹی ترے سر پر
عبث چھیڑا ہے یہ ذکرِ جفائے آسماں تُو نے
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۹۹).

---پر ٹیکا ہونا محاورہ.
ناموری ہونا ، عزت ہونا.

لیلیٰ کے سر پہ آج ٹیکا ہے
اس کے آگے کنول پھیکا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۹).

---پر جا پڑنا محاورہ.
ذمے ہو جانا. ان کا خیال یہ ہے کہ جب تمہارے سر پر جا پڑیں گے تو ... کچھ کرنا پڑے گا. (۱۸۸۹ ، خطوطِ سرسید ، ۱۲۷).

---پر جا پہنچنا محاورہ.
بہت قریب پہنچ جانا ، نزدیک پہنچ جانا. ایک کی تلوار چھین باقیوں کو قتل کرتا سر دربار علی بیگ کے سر پر جا پہنچا. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۷۷).

---پر جانا محاورہ.
حملہ آور ہونا ، چڑھائی کرنا. تردی بیگ دہلی میں حاکم تھا وہ حاجی خاں کے سر پر گیا ، نارنول کو اس کے ہاتھ سے چھینا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۵).

---پر جن چڑھنا/سوار ہونا محاورہ.
رک : سر پر بھوت سوار ہونا.

عشق بازی کا ترے جن جو چڑھا تھا سر پر
جس جگہ بیٹھ گیا کاٹ دیے آٹھ پہر

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۳۳). مبتلا کے سر پر ان دنوں ایسا جن سوار تھا کہ اسکے عقل ہی ٹھکانے نہ تھی . (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۸۲).

---پر جن کھیلنا محاورہ.
آسیب کا مسلط ہونا اور اس کے اثر سے آسیب زدہ کا جھومنا.

ہوتا ہے اس پری کو گمان شہید ناز
جن کھیلتا ہے سر پر اگر حاضرات میں

(۱۸۹۲ ، شمیم (نوراللغات)).

---پر جنون چڑھنا/سوار ہونا محاورہ.
دھن بندھنا ، لگن میں شدت پیدا ہو جانا. رعایا کی حالت کا مطالعہ کون کرتا ہے ، سیر و شکار کا جنون سر پر سوار ہو جاتا ہے . (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹۰).

---پر جن ہونا محاورہ.
آسیب کا مسلط ہونا.

وہ جن ہے سر پہ ہمارے کہ جس کی دہشت سے
چھپاتے پھرتے ہیں عامل ادھر اودھر تعویذ

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳۱).

---پر جوتی اور منھ میں روٹی کہاوت.
اس موقع پر مستعمل ہے جب کوئی کھلانے پلانے میں کمی نہ کرے مگر ڈانٹ ڈپٹ اور مار پیٹ میں بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھے. وہ مثل ہے کہ سر پر جوتی اور منہ میں روٹی ، اس دن تو ذلیل کر دیا اور آج نارنگیاں دینے بیٹھے ہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰۲)

---پر جوتی ، ہاتھ میں روٹی کہاوت.
کھانے کو مل جائے خواہ بے عزتی ہی کیوں نہ ہو ، بے غیرت کو بے عزتی کی پروا نہیں ہوتی، وہ فائدہ سے کام رکھتا ہے (ماخوذ جامع الامثال ؛ فیروزاللغات).

---پر جہان بھر کا بکھیڑا اٹھا لینا محاورہ.
بڑا جھگڑا مول لینا.

خالی بھی جس نے پیار کیا تیری زلف کو
سر پر جہان بھر کا بکھیڑا اٹھا لیا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---پر جھگڑا لانا محاورہ.
جھنجھٹ میں ڈالنا ، مصیبت میں مبتلا کرنا.

غیروں کے ساتھ قہر یہ کیوں ہے کیا کرم
جھگڑا یہ لائے ہو مرے سر پر کہاں سے آج

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۸).

---پر چار انگلیاں نہ رکھنا محاورہ.
سلام تک نہ کرنا ، سلام کے لیے ہاتھ بھی نہ اٹھانا.

سر پر بھی نہ چار انگلیاں جو رکھیں
وہ بات کریں کسی سے؟ یہ باتیں ہیں

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۹۱).

---پر چراغ جلانا محاورہ.
(کسی کام میں) بہت آگے بڑھ جانا ، بے خوف و خطر جو چاہنا کر گزرنا ، حد سے بڑھنا. جو آیا ان کا استاد بن بیٹھا ، غرب آئے کچھ عادتیں انھوں نے بگاڑیں ، پٹھان آئے کچھ عادتیں انھوں نے بگاڑیں مغل آئے تو انھوں نے سر پر چراغ جلایا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲ : ۶).

---پر چڑھا آنا محاورہ.
مسلسل نزدیک ہوتے جانا ، دن بدن قریب آنا. وہ لڑکے کے لئے سر پر چڑھا آتا ہے. (۱۹۰۳ ، عادات عظیم ، ۴۳). شادی کی تاریخ سر پر چڑھی آ رہی تھی. (۱۹۳۰ ، محمد علی ، ۲ : ۱۳۳).

---پر چڑھا رہنا محاورہ.
مسلط رہنا ، غالب رہنا.

ہر معرکہ میں دین کے آگے بڑھی ہے
مرکب کی طرح کفر کے سر پر چڑھی ہے

(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات)).

---پر چڑھانا محاورہ.
۱. ادب و احترام سے سر پر رکھنا ، کمال عزت کرنا ، نہایت قدردانی کرنا ، آؤ بھگت اور تعظیم و تکریم سے پیش آنا.

اوپر کے دل میں کیوں ہوں سر پر چڑھاوتے ہو
کیا پیچ ہے کہ ہمکوں دیتے ہو ہمکوں بالے (کذا)

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۹). وہ خط ... بھٹ جی نے سر پر چڑھا کر ... پڑھا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال (ترجمہ) ، ۴۴۳).

مانند زلف کیوں نہ پریشاں رہا کروں
سر پر چڑھا کے تو نے گرایا ہزار حیف

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۱۸).

جتا کبھی ہے یاد آتی ہے جب پیری جوانوں کی
کبھی سر پر چڑھائینگے ابھی پیروں سے ملتے ہیں

(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (فخر) ، ۲ : ۱۰۰). ۲. بے ادب اور گستاخ بنا لینا ، منھ لگانا.

ہنستا دل صد چاک یہ کیوں دستۂ گل آہ
اتنا جو وہ گرو نہ اُسے سر پہ چڑھاتا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳)۔

کسبے کو سر پر چڑھایا ہے تُم نے
اُوتر جائے گی ساری عزّت تمھاری
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۳۷)۔ انارکلی نے سر پر چڑھا رکھا ہے ، اِدھر آپ نے مُنہ لگا رکھا ہے۔ (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۳۰)۔ تُو نے اپنی عورت کو سر پر چڑھا رکھا ہے ، یہ احمقوں کا سا کام ہے۔ (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۰)۔ ۲۔ **سر پر اوڑھنا**۔ امیر زادی نے یہ خطاب پُرعتاب سُن کے ... سر جُھکا لیا اور اوڑھنی کو سر پر چڑھا لیا۔ (۱۸۷۳ ، تہذیب النسا ، ۴)۔

---پر چڑھ کر / کے م ف۔

۱۔ **(جن بُھوت پریت وغیرہ کا) کسی پر مُسلّط ہونا**۔ اور شیطان کا وسواس اور یہ جو کبھی سر پر چڑھ کر بولتا ہے اور کبھی کوئی کرشمہ دکھا دیتا ہے ، سو وہ شیطان ہے۔ (۱۸۳۰ ، تقویۃالایمان ، ۵۳)۔ ۲۔ **علی الاعلان ، ڈنکے کی چوٹ ، کُھلّم کُھلا**۔ اے توبہ خُون کی طرح سر پر چڑھ کے بولے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۷)۔

سر پر چڑھ کر بول رہے ہیں بودے جیسے لوگ
پیڑ بنے خاموش کھڑے ہیں کیسے کیسے لوگ
(۱۹۶۳ ، ماجرا ، ۳۷)۔

---پر چڑھ کر بیٹھنا محاورہ۔

۱۔ **مُسلّط ہو جانا ، غالب ہو جانا ، سوار ہو جانا**۔

سودا چڑھ کر جو سر پہ بیٹھا
دل گھر سے اُوٹھا سفر پہ بیٹھا
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲۷)۔ ۲۔ **بدتمیزی سے پیش آنا ، بے ادبی کا برتاؤ کرنا**۔ تمامی مخلوقات کی زندگی مُجھ سے وابستہ ہے اور اس پر تیری یہ گُستاخی کہ میرے سر پر چڑھ کر بیٹھا ہے۔ (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۸۹)۔

---پر چڑھنا محاورہ۔

۱۔ **منھ لگنا ، بے تکلف اور گُستاخ ہو جانا ، بے ادب ہو جانا**۔

بل لیا کرتی ہے عشاق سے جاناں سر پر
چڑھ گئی ہے بہت اب زلفِ پریشاں سر پر
(۱۸۵۴ ، امانت ، د ، ۴۳)۔ تمھیں منھ کیا لگایا کہ تم سر ہی پر چڑھ گئیں (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۹۳)۔ ۲۔ **مُسلّط ہونا ، غالب ہونا ، غلبہ کرنا**۔

ہم خُون گرفتگاں کے ہے سر پر چڑھی قضا
تیغ اپنی تُم بھی سان چڑھاؤ کسی طرح
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۱۸۱)۔

فاقہ مستی چڑھی رہتی ہے ہمارے سر پر
خالی یاں سے بھرا رہتا ہے ساغر اپنا
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۹۴)۔ شاہزادہ نہیں مانتا وطن چھوڑنے پر مستعد و تیّار ہے معلوم ہوا عشق کا بڑھا جن سر پر چڑھا ہے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۹)۔ ۳۔ **گھمنڈ کرنا ، اِترانا**۔

سر پہ چڑھنا تجھے پھبتا ہے پر اے طرفِ کلاہ
مجھ کو ڈر ہے کہ نہ چھینے ترا لمبر ، سہرا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۷)۔ ۴۔ **قریب ہونا ، نزدیک ہونا**۔ اب ان میاں بیوی کو میٹھی میٹھی باتیں کرنے دیجئے آئیے ہم آپ چلیں یہاں سے ، رات سر پر چڑھی چلی آرہی ہے۔ (۱۹۶۵ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۰)۔

---پر چکیاں چلنا محاورہ۔

سرہانے یا قریب ہی بہت شور و غُل ہونا۔

تاصبح نیند آئی نہ دم بھر تمام رات
تو چکّیاں چلیں مرے سر پر تمام رات
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۶۵)۔

---پر چلا آنا محاورہ۔

گُستاخ بننا ، نہایت بے ادب ہونا۔ تیری ہستی ہی کیا ہے جو میں تیری دشمن ہوں کی جہاں تک نہ بولو مردار سر پر چلی آتی ہے۔ (۱۹۱۴ ، حُسن کا ڈاکو ، ۱۰ : ۸)۔

---پر چلّانا محاورہ۔

پاس آ کر شور کرنا۔

سر پہ باندی جو مرے آ کے تُو چلّاتی ہے
میں نے جانا اری چندیا تری کھجلاتی ہے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۸۵)۔

---پر چھپّر رکھنا محاورہ۔

۱۔ **بارِ گراں کسی کے ذمے ڈالنا ، بوجھ تلے دبانا**۔

عکس مژگاں کا پڑا میری تو وہ نازک بدن
ہنس کے بولا آپ نے تو سر پہ چھپّر رکھ دیا
(۱۸۲۶ ، معروف (نوراللغات))۔ ۲۔ **احسان ، الزام یا کسی قسم کی ذمہ داری کسی پر ڈالنا**۔

دم نہ مارا تیروں کی بوچھار میں میں نے مگر
میرے سر پر اوس نے بے صبری کا چھپّر رکھ دیا
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۰۲)۔ ۳۔ **کسی کے ذمے بہت سا قرضہ ڈالنا** (فرہنگِ آصفیہ)۔

---پر چھت اُٹھالینا محاورہ۔

بہت شور و غُل کرنا۔

چھت اُٹھالی سر پہ نعرے مار کے
مردنے ہیں قہقہے دیوار کے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۶۶)۔

---پر خاک فقرہ۔

(ایک قسم کا کوسنا) لعنت ہو۔

شر اس قدر زمیں پہ تمھارے سروں پہ خاک
مٹی ہوئے لکھے تھے عریضوں میں جو لیا کہ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۸)۔

---پر خاک اُڑانا محاورہ۔

سوگ اور غمگینی ظاہر کرنا ، ماتم کرنا ، نوحہ کرنا۔

دشت میں خاک اُڑاتے ہیں بگولے سر پر
غم مجنوں میں کوئی خاک بسر ہو کہ نہ ہو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۸).

کوئی چپ کے آنسو بہانے لگی
کوئی خاک سر پر اُڑانے لگی
(۱۸۳۹ ، لذتِ عشق ، ۵۸). سب بھائی ... روتے پیٹتے ، سر پر خاک اُڑاتے چیختے چلاتے باپ کے سامنے پہنچے. (۱۹۳۲ ، قرآنی قصے ، ۶۲).

ـــ پر خاک چھاننا محاورہ.
تباہ و برباد ہونا.

جو ان میں کچھ تفاوت جانتا ہے
وہ اپنے خاک سر پر چھانتا ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۲۲).

ـــ پر خاک ڈالنا محاورہ.
۱. رک : سر پر خاک اُڑانا.

گُل چمن میں ہجر سے ہے سینہ چاک
ڈالتا ہے بُلبل اپنے سر پہ خاک
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۸).

کوئی سر پر اِس غم سے ڈالے ہے خاک
کِسی نے کیا ہے گریباں کو چاک
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۹). اس کی ویرانی اور سرگردانی کا تصور کر کے سر پر خاک ڈالی. (۱۸۵۹ ، سرورِ سخن ، ۱۰۲). **۲. ترک کر دینا ، نظر انداز کرنا (نفرت یا تحقیر کے ساتھ).**

وہ صفت سوں پر ذبیحہ کے ہو پاک
نفسِ امّارہ کے سر پر ڈال خاک
(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۳۸).

ـــ پر خُون چڑھنا/سوار ہونا محاورہ.
آمادۂ قتل ہونا ، جان لینے پر کمربستہ ہونا.

خُونِ عشاق چڑھا ہے ترے سر پر ظالم
کیوں نہ دستار پہ چہرے پہ ترے لال کھلے
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۰۱). وہ غضبنا ک شخص جس کے سر پر خُون سوار تھا اُس نے کسی دشمن کے قتل کے لیے عمدہ موقع پایا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۲۸۸).

ـــ پر خُون لینا محاورہ.
قتل کا گناہ یا الزام اپنے ذمے لینا ، خون بہانا ، ہتّیا کرنا.

مُفت میں بدنام ہو گا دیکھ اے قاتل مجھے
بے گنہ مت قتل کر سر پر نہ اپنے خُون لے
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۲).

ـــ پر خُون ہونا محاورہ.
قتل کا گناہ یا اِلزام ذمے پڑنا.

خون لاکھوں بے گناہوں کے ترے سر پر ہوئے
اے بُتِ سفّاک تُو کچھ کم نہیں مزدور سے
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۱).

نہ کسی کے عشق میں مرتے ہم نہ کسی کے سر پر خون ہوتا
نہ کسی پر اپنا دل آتا نہ بہار آتی نہ جنوں ہوتا
(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۳۷).

ـــ دھرنا محاورہ.
۱. ذمے ڈالنا ، تھوپنا ، عائد کرنا.

حاسدوں نے ظفر میرے سر پر
پُوچھو بہتان دھر کے کیا پایا
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۶). **۲. (کسی بار کو) برداشت کرنا ، سہنا.**

کوہِ غم تیرے مریضِ ہجر نے سر پر دھرا
ناتواں تیرا یہاں تک تو توانا ہو گیا
(۱۸۷۹ ، عیش (آغا جان) ، د ، ۸۳).

ـــ پر دھمّال ہونا محاورہ.
سر پر شور و غُل ہونا ، شور و شغب کے باعث دماغ کا پراگندہ اور پریشان ہونا ، کسی پر بہت بوجھ پڑنا.

جگر جل کے ہوا ہے کوئلا بیتاب تَو بھی ہوں
طپش سے دل کی میرے سر پہ ہے دھمّال مت پُوچھو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۲۰).

انقلابِ دہر سے از بسکہ جاں پامال ہے
گردشِ گردوں سے سر پر روز و شب دھمال ہے
(۱۸۷۹ ، نکہت دہلوی (فرہنگِ آصفیہ)).

ـــ پر دُھول اُڑانا محاورہ.
رک : سر پر خاک اُڑانا.

اُکڑنا کئے سرو سب اپنا پھول
اُڑانے لگیں قمریاں سر پہ دُھول
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۵۲).

ـــ پر ڈالنا محاورہ.
ذمے دار ٹھہرانا ، کسی کے ذمے لگا دینا. زمیندار پر جو ابواب کا بار پڑتا ہے ان کو وہ کاشتکاروں کے سر پر ڈالتا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۸).

ـــ پر ڈھول بجانا محاورہ.
قریب آ کر شور و غُل کرنا. اب نصوح کے سر پر ڈھول بجاؤ کچھ خبر نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۱). اس کا بیانِ تصوف ایسا ہے جیسے کوئی سر پر ڈھول بجائے حالانکہ ڈھول کی آواز دور ہی سے اچھی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۷).

ـــ پر رَستہ کَرنا محاورہ.
حد سے بڑھ جانا ، من مانی کرنا ، بہت زیادتی کرنا. یہ ڈانٹ کسی اور کو بتانا ، آپ نے بہت سر پر رستہ کر لیا ہے ، اگر کل سے آپ ڈپٹی صاحب کے مکان پر گئے تو میں اپنی جان کھودوں گی. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۲۱۱).

ـــ پر رَکھنا محاورہ.
۱. سر پر اُٹھانا ، سر پر بوجھ لینا (فرہنگِ آصفیہ). **۲. ادب سے کوئی چیز اٹھا کر سر پر رکھ لینا ، نہایت تعظیم و تکریم کرنا.**

ہاتھ جرأت کے جو سنگیں رو دلدار لگا
کبھی چھاتی سے لگایا کبھی سر پر رکھا
(١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ١ : ٢٣٣). تمام کالج کے ہوا خواہوں کو اسے سر پر رکھنا چاہئے تھا. (١٨٩٩ ، حیاتِ جاوید ، ٢٩٠). وہ اس کے مقابلہ میں دنیا کی ہر چیز کو فراموش کر چکے تھے ، لپٹتے تھے چمٹتے تھے ، چومتے تھے ... اور اس گوشت کے لوتھڑے کو سر پر رکھتے تھے. (١٩٢٩ ، تمغۂ شیطانی ، ١٥).

---پر روزِ سیاہ (سیَہ) لانا محاورہ.
کمبختی لانا ، شامت بلانا ، آفت لانا.

شب بچھونا جو میں بچھاتا ہوں
سر پہ روز سیاہ لاتا ہوں
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠١٩).

دل کو پھر کاکل میں اُلجھاتے ہیں ہم
سر پہ پھر روز سیہ لاتے ہیں ہم
(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ٨٦).

---پر رَہنا محاورہ.
ہر وقت پاس رہنا ، بہت قریب رہنا ، نگراں رہنا.

ہے سر پر ہجومِ مہ جبیناں
ستوں پر دم تقاضائے حسیناں
(١٨٦٢ ، شامِ غریباں ، ٢٨٣).

---پر زمین اُٹھا لینا محاورہ.
بہت شور و غل کرنا ، بہت ہنگامہ مچانا.

چشموں سے خلق ڈوبی جب آنسوں اُوٹھائی
نالوں نے میرے سر پر ساری زمیں اُوٹھائی
(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ٢٣٧).

---پر ساری خُدائی اُٹھانا محاورہ.
نہایت مغرور ہونا ، ازحد متکبر ہونا.

غرض تھا ایک چھوٹا اوس کا بھائی
اُوٹھائے سر پر تھا ساری خدائی
(١٨٩١ ، الف لیلہ نو منظوم ، ٣ : ٨٣٣).

---پر سایہ رکھنا محاورہ.
سرپرست یا بزرگ کو صحیح سلامت رکھنا.

عباس پکارے شہ کونین میں آیا
اللہ مرے سر پہ رکھے آپ کا سایا
(١٨٧٤ ، انیس (نوراللغات)).

---پر سایہ رَہنا / ہونا محاورہ.
سرپرست یا بزرگ کا زندہ ہونا.

بھائی بڑا ہے سر پہ تو سایہ ہے باپ کا
عہدہ جواں بیٹے نے پایا ہے باپ کا
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٣٥).

---پر سفیدی آ جانا / آنا محاورہ.
بڑھاپے سے بالوں کا سفید ہو جانا.

جب سفیدی آئی سر پر کیا بھروسا زیست کا
بحر ہم اب آفتابِ برسرِ دیوار ہیں
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٢٥).

---پر سنیچر سوار ہونا محاورہ.
نحوست پڑنا ، شامت آنا ، کمبختی آنا. اگر سال بھر کارروائی مقررہ اوسط سے گری ہوئی رہی سر پر سنیچر سوار ہو گیا. (١٩٢٣ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ٥٢).

---پر سوار رَہنا محاورہ.
مسلط رہنا ، ہر وقت موجود رہنا ، ساتھ نہ چھوڑنا.

سودائے زلف میں ہے جو کچھ حال کیا کہوں
رہتا ہے رات دن مرے سر پر سوار سانپ
(١٨٤٦ ، آتش ، ک ، ٢٢٨). یا تو ہر وقت ایک نہ ایک سر پر سوار رہتا تھا یا اب کوئی باورچی خانہ میں آ کر جھانکتا بھی نہ تھا. (١٨٩٥ ، حیاتِ صالحہ ، ٨٣). جب دیکھو ایک نہ ایک آدمی شیطان کی طرح سر پر سوار رہتا ہے. (١٩٢٢ ، گوشۂ عافیت ، ١ : ١٨١).

---پر سوار کرنا محاورہ.
مسلط کر دینا.

زبانِ خار سے نکلی صدائے بسم اللہ
جنوں کو جب سر شوریدہ پر سوار کیا
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٢٧).

---پر سوار ہونا محاورہ.
١. کسی کے پاس ڈٹ کر بیٹھ جانا ، پیچھا نہ چھوڑنا ، پیچھے پڑ جانا ، دل و دماغ پر مسلط ہونا ، کسی بات کی دھن ہونا.

کودکی سے میرے سر پر عشق گیسو ہے سوار
چوب کے بدلے بناتا تھا میں گھوڑا سانپ کا
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٥٧). بغیر بلائے سر پر سوار ہونا اور گھس بیٹھنا بڑی بیہودہ بات ہے. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٣٦). جگہ جگہ سے سر پر سوار ہو کر روپیہ سمیٹ سمیٹ کر لاتے تھے. (١٩٣٥ ، چند ہمعصر ، ١٩٧). آپ اسے کسی بات کو راز میں رکھنے کی تاکید کر دیں وہ بات اس کے سر پر سوار ہو جائے گی. (١٩٨٣ ، اوکھے لوگ ، ٢٨٠). **٢. کسی آسیب کا سایہ ہونا ، جنون کا غلبہ ہونا** (نوراللغات).

---پر سودا چڑھنا محاورہ.
دھن ہونا ، خبط ہونا ، جنون ہونا.

دیوانی ہو گئی پری خانم ہے آج کل
سر پر چڑھا ہے رنڈی کے سودا شراب کا
(١٨٧٩ ، جان صاحب ، د ، ١٣).

---پر سوں ڈھل جانا محاورہ (قدیم).
سایہ یا سہارا جاتا رہنا. افسوس کہ ایسی دوست میرے سر پر سوں ڈھل گئی. (١٥٦٥ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---پر سہرا باندھنا محاورہ.
(کسی اچھی بات کے) حصول کی عزت یا فخر دینا یا حاصل کرنا

میرے دل نے گوارا نہیں کیا کہ کریم الدین مرحوم کی کامیابی کا سہرا اپنے سر پر باندھوں. (١٩٢٨ ، مضامین فرحت ، ١ : ١٣٦). جن لوگوں کو شہرت کا سہرا سر پر باندھنا منظور تھا ان کی شہرت اچھی طرح ہو گئی. (١٩٣٢ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٧ ، ١ : ٩).

---پَر سِہْرا بَنْدْھنا محاورہ.
(کسی اچھی بات کے) حصول کی عزت یا فخر پانا.

بی بیو میرے جواںمرگ کا چہرا دیکھو
سر پہ دولہا کے بندھا فتح کا سہرا دیکھو
(١٨٩٣ ، سجاد رائے پوری ، د (ق) ، ١١).

---پَر سَہنا محاورہ.
برداشت کرنا (نوراللغات).

---پَر سے صَدقے اُتارْنا / کَرْنا محاورہ.
کسی چیز کا کسی کے سر کے گرد پھرا کر تصدق کرنا ، کسی کے لیے قربان کرنا ، نچھاور کرنا.

کرو صدقہ غیروں کو سر پر سے اپنے
بڑے لینے والے بلائیں تمہاری
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٢٠٣).

---پَر سے نِکَلْنا محاورہ.
سرہانے کی قریب سے گزرنا ، بہت قریب سے گزرنا.

محفل میں بٹھایا پھر انہیں کھینچ کے دامن
وہ جُھب کے چلے تھے مرے سر پر سے نکل کر
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٧٥).

---پَر سِینگ اُگ آنا محاورہ.
رک : سر پر سینگ ہونا. تو مجھے دیکھ دیکھ کر کیوں ہنستا ہے ! یہاں کوئی مداری کا تماشہ ہو رہا ہے یا میرے سر پر سینگ اگ آئے ہیں. (١٩٨٣ ، برایا گھر ، ١٣).

---پَر سِینگ ہونا محاورہ.
کوئی عجیب نشان ہونا ، انوکھی علامت ہونا (کیا کے ساتھ بطور استفہام انکاری). پھر جناب! فقیر ایسے ہوتے ہیں ، اون کے کیا سر پر سینگ ہوتے ہیں. (١٨٩٩ ، ہیرے کی کنی ، ٣٠). اس نے کہا کہ کیا مسلمان کے سر پر سینگ ہوتے ہیں. (١٩٠٢ ، آفتاب شجاعت ، ١ : ١١٢١). ہمارے ابدی جہنمی کہنے سے کیوں برا مانتے ہو ، کیا ابدی جہنمی کے سر پر سینگ ہوتے ہیں. (١٩٢٨ ، حیرت ، مضامین ، ٣٣).

---پَر سے وارْنا محاورہ.
رک : سر پر سے صدقے اتارنا (نوراللغات).

---پَر شَیطان چَڑْھنا / سَوار ہونا محاورہ.
١. غصہ ہونا ، ضد ہونا ، ہٹ ہونا. یہ خط دیکھ کر مرزا کے سر پر اور بھی شیطان چڑھا. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٦).

جو ٹلتا نہیں وہ تو کیا اختیار
کہ شیطان ہے اس کے سر پر سوار
(١٩١٠ ، قاسم اور زہرہ ، ١٩). **٢. برے کام پر آمادہ ہونا ، بدی کی طرف رغبت ہونا ، شرارت پر کمر بستہ ہونا.**

نشہ دولت کا بداطوار کو جس آن چڑھا
سر پہ شیطان کے یاں اور بھی شیطان چڑھا
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٧٠). کم بخت اگر ایسا ہی تیرے سر پر شیطان سوار ہے تو تیری شادی کر دینا مجھے کیا دشوار ہے. (١٩٠٠ ، قتل نظیر ، ١٨).

---پَر عَذاب آنا محاورہ.
مُصیبت آنا.

نہ کبھی صبح ہی ہوتی ہے نہ خواب آتا ہے
رات کیا آتی ہے اک مجھ پہ عذاب آتا ہے
(١٨٢٤ ، مصحفی ، ک ، ٣٣٣).

---پَر عَذاب لینا محاورہ.
ایسا کام اپنے ذمے لینا جس کا انجام خراب ہو ، گناہ کا کام کرنا.

پروانوں کو جلانے کا انجام ہے برا
لیتی ہے اپنے سر پہ عبث یہ عذاب شمع
(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ١٠٢).

---پَر غُل مَچانا محاورہ.
پاس کھڑے ہو کر چلانا ، نزدیک آ کر شور کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---پَر قَدَم لینا محاورہ.
کمال تعظیم کرنا.

یہ جب بیٹھ کر پاؤں دھونے لگے
قدم سر پہ آب رواں نے لیے
(١٨٣٧ ، مثنوی صیدیہ ، ١٣٦).

اس گل کے کوچے صاف میں ہم خار ہو گئے
لیتا ہے آب سر پہ ہمارے قدم گلاب
(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٢٥٦).

---پَر قُرآن اُٹھانا محاورہ.
قرآن پاک کی قسم کھانا.

مُصحف رُخ کا جو بوسہ لے کے میں منکر ہوا
مجھ سے کہتا ہے کہ اب قرآن تو سر پر اٹھا
(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٢٢).

---پَر قُرآن رَکْھنا محاورہ.
قرآن پاک کی قسم دینا ، قرآن مجید کی قسم لینا.

بوسہ نہیں سوتے میں ترے رخ کا لیا ہے
قرآن نہ رکھ عاشق دیندار کے سر پر
(١٨٣٨ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ٧٢).

---پَر قَضا چَڑْھنا / کھیلْنا محاورہ.
موت قریب ہونا ، شامت آنا ، کم بختی آنا.

ہم خوں گرفتگاں کے ہے سر پر چڑھی قضا
تب اپنی تم بھی سان چڑھاؤ کسی طرح
(١٨٠٩ ، جرأت ، د ، ١٨١). اوس کے سر پر قضا کھیلتی ہے کچھ ذہن میں نہ آیا. (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ١٢). باآواز بلند

کہا کہ اے آدم زاد اُٹھ تیرے سر پر قضا کھیلتی ہے میں تُجھے کھا جاؤنگا. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٥٥).

ہیں تپاں برق بہ از خود کہ ہوا کھیلتی ہے
سر پر آتی ہوئی مردوں کے قضا کھیلتی ہے
(١٩٣٣ ، عروج (سیّد خورشید حسن) ، عروجِ سخن ، ٣٢٨).

ـــ پَر قِیامَت آنا محاورہ.
آفت میں گرفتار ہونا ، سخت مصیبت آنا.

کس کس کے سر پہ دیکھیں آتی ہے اب قیامت
نکلا ہے باؤں باہر اس فتنۂ زماں کا
(١٨٢٤ ، مصحفی ، ک ، ١ : ٦٦).

جو اُس سرو قد سے جُدائی ہوئی ہے
قیامت مرے سر پہ آئی ہوئی ہے
(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ١ : ٩٥).

ـــ پَر قِیامَت بَرْپا کَرْنا محاورہ.
آفت ڈھانا ، ہنگامہ برپا کرنا.

پھر چلا مقتلِ عُشّاق کو قاتل اے ذوق
سر پہ برپا کہیں کُشتوں کے قیامت نہ کرے
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢١٣).

ـــ پَر قِیامَت ٹُوٹْنا محاورہ.
رک : سر پر قیامت آنا.

بیٹھے پُھلائے ہوئی الفت قامت کیسی
سر پہ ٹوٹی مرے اللہ قیامت کیسی
(١٨٧٣ ، کُلیاتِ قدر ، ٣١٦). بی بی زینب ... اُن کے سر پر قیامت ٹوٹی تھی. (١٩٠٣ ، سیّدہ کی بیٹی ، ١٨٧).

ـــ پَر/ پہ قِیامَت گُزَرْنا محاورہ.
مُصیبت کا سامنا ہونا ، سخت صدمہ پہنچنا.

جس دن شہید گنج کی مسجد ہوئی شہید
اِسلامیوں کے سر پہ قیامت گزر گئی
(١٩٣٦ ، چمنستان ، ١٨٠).

ـــ پَر/ پہ قِیامَت ہونا محاورہ.
ہنگامہ ہونا ، نہایت ظلم ہونا ، حشر برپا ہونا.

اُس فتنہ خُو کے در سے اب اُٹھتے نہیں ، اسد
اس میں ہمارے سر پہ قیامت ہی کیوں نہ ہو
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٩٠).

ـــ پَر کالی ہانْڈی رَکْھنا محاورہ.
بدنامی یا رُسوائی اختیار کرنا ، شرمندگی اُٹھانا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ پَر کُچْھ ہونا محاورہ.
کسی پر جن یا پری وغیرہ کا سایہ ہونا. لوگ ... خیال کرنے لگے کہ اس کے سر پر کُچھ ہے. (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ٨).

ـــ پَر کَفَن بانْدھنا محاورہ.
مرنے پر تیار ، جان دینے پر کمربستہ ہونا.

مُشتاقِ مرگ کون ہے مجھ سا جہان میں
باندھے ہوئے میں سر پہ ہمیشہ کفن رہا
(١٨١٠ ، میر (نوراللغات)).

کوُچے قاتل کا جو ہو شوقِ شہادت رہنما
کس خوشی سے باندھ کر سر پر کفن جاتا ہوں میں
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ١٠١).

کانپتے تھے اُس کی ہیبت سے زمین و آسمان
جب مسلماں گھر سے نکلا باندھ کر سر پر کفن
(١٩٣٨ ، چمنستان ، ٢١٠).

ـــ پَر کوئی نَہ ہونا محاورہ.
کوئی پُرسانِ حال نہ ہونا ، کسی بزرگ یا سرپرست کا زندہ نہ ہونا.

ان میں سے ہر اک گلشنِ جنّت کا مکیں ہے
مظلوم ہوں اب سر پہ مرے کوئی نہیں ہے
(١٨٧٤ ، انیس ، (نوراللغات)).

ـــ پَر کھَڑا ہونا محاورہ.
١. سامنے موجود ہونا ، نزدیک یا قریب ہونا ، بالکل پاس آ جانا. سر پہ قحط کھڑا تھا ، سپاہ کے لئے سامان اسلحہ اور حرب ناقص تھا. (١٩٠٧ ، کرزن نامہ ، ٨٢). مردانگی کا وقت سر پر کھڑا ہے اور قضا کے فرشتے کی طرح سب لوگوں کا ساتھ چھوڑنے کی تاکید کر رہا ہے. (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین ، ١ : ١٩٧). ٢. مُسلّط ہونا. نماز تو آتے دن پانچ وقت سر پر کھڑی ہے. (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ١٣٠).

جس سے کسی طرح نہیں ذی روح کو مفر
ساعت وہی ہے سر پہ کھڑی دو گھڑی کے بعد
(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ١٧٩).

ـــ پَر کھَڑْنا محاورہ (قدیم).
رک : سر پہ کھڑا ہونا.

سو اس کام میں سنج نہ تھا فام کچھ
یکایک سر پر کھڑیا کام کچھ
(١٦٧٩ ، قصۂ ابو شحمہ ، ٥٦).

ـــ پَر کھیلْنا محاورہ.
١. قریب آ جانا ، نزدیک پہنچ جانا ، سر پر منڈلانا ، بالکل قریب آ جانا (موت ، بلا اور مترادفات کے لیے مُستعمل).

کیونکر بساطِ عشق میں جی ہار بیٹھیے
سر پر ہمارے کھیل رہی ہے بلائے رنج
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٨٠).

غُل تھا سیہ شام گڑی جھیل رہی ہے
اب مُوذیوں کے سر پہ اجل کھیل رہی ہے
(١٩١٢ ، شمیم ، ریاضِ شمیم ، ٢ : ١٢١). ٢. جان کی بازی لگانا ، جان دینے پر آمادہ ہو جانا ، جان جوکھم کا کام کرنا.

اُمید تھی مال و زر پہ کھیلے
سامان ہارے تو سر پہ کھیلے
(١٨٣٨ ، گلزارِ نسیم ، ٣).

محبت میں اے دل نہ ڈر سر پہ کھیل
وہ بازی نہیں یہ کہ ہر جائیے گی
(۱۸۶۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۹۶) . ۳. جن ، بھوت ، پریت یا آسیب وغیرہ کا مُسلّط ہو کر دیوانگی پیدا کر دینا ، جس کی وجہ سے آدمی جھومنے اور زور زور سے سر ہلانے لگتا ہے.
شیخ جی گردن ہلا کر تُم جو اب کرتے ہو بات
شیخ سدّو ہیں تمہارے اب یہ سر پر کھیلتے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۵) . عصمت اور پردہ کا بھوت اس شدت سے سروں پر کھیل رہا ہے کہ مجنون ہو گئے. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۲۱ : ۱۰).

--- پر گٹھری / گٹھڑی رکھنا محاورہ.
۱. سر پر بوجھ رکھنا ؛ سر کو جھکائے رکھنا.
سر پر نہ رکھیے شرم کی گٹھری کو رات بھر
رشتہ حیا اوتاریے گردن اوٹھائیے
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۹۰). ۲. ذمہ داری ڈالنا (جامع اللغات).

--- پر گناہ / گناہوں ، کا بار / بوجھ لے جانا محاورہ.
مرنے کے وقت سر پر بہت گناہ ہونا (جامع اللغات).

--- پر گھر اُٹھانا محاورہ.
بہت زیادہ شور غُل کرنا ، اودھم مچانا.
تم کو اے فیض ہو گیا کیا
سر پر گھر کو اُٹھا رہے ہو
(۱۸۹۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۵۲). دو ایک دن صاف گُزار بھی دیے ، مگر ان بچوں کی جانے جوتی ، گھر سر پر اُٹھا لیا. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، تربیتِ نسواں ، ۳۶).

--- پر لاد کر لے جانا محاورہ.
مرتے وقت گناہوں کا بوجھ سر پر لے جانا. لاکھوں مظلمے ہیں جن کو بندگانِ خدا مرتے وقت اپنے سروں پر لاد کر لے جاتے ہیں . (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۸۲).

--- پر لادنا محاورہ.
۱. سر پر رکھنا.
کل سفر درپیش ہے زاد اپنا اپنے ساتھ لو
سائلوں کو دو یہ بھونچا دینگے سر پر لاد کے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۳). ۲. کسی کے ذمے ڈالنا. وہ چاہتے ہیں کہ دین کا ٹوکرا زبردستی ہم لوگوں کے سر پر لادیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۴۶).

--- پر لانا محاورہ.
بلا نازل کرنا ، کسی مُصیبت یا ناخوشگوار بات کا سامان پیدا کرنا.
شبِ فراق ستم سر پہ لائے گا پھر کیا
یہ روزِ بد مجھے گردوں دکھائے گا پھر کیا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۵).

--- پر لٹکتی ہوئی تلوار امذ.
ایسا خطرہ جس کا ہر وقت سامنا رہے. اپنے سر پر لٹکتی ہوئی تلوار کو سیا کن ہوتے دیکھ کر جواہر لال نے چین کی سانس لی . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۲۱).

--- پر لگانا محاورہ.
دھول مارنا ، کوئی چیز سر پر مارنا.
واعظ کے سر پر ایک لگائی تڑاق سے
پھر ہاتھ مل رہے ہیں کہ اچھی پڑی نہیں
(۱۹۲۱ ، اکبر (نوراللغات)).

--- پر لیے پھرنا محاورہ.
سر پر رکھ کر اِدھر اُدھر لے جانا.
ہم تبرّک ہیں بس اب کر لے زیارت مجنوں
سر پہ پھرتا ہے لئے آبلۂ پا ہم کو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۲).

--- پر لے جا کر کھڑا کر دینا محاورہ.
رُوبرو کھڑا کر دینا ، سامنے لے جا کر دکھا دینا . جان نثار نے سب کو لوبل صاحب کے سر پر لے جا کر کھڑا کر دیا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۸).

--- پر لے جانا محاورہ.
کوئی بوجھ اپنے ساتھ لے جانا.
سر پہ لے جانا نہیں ہم کو اُٹھا کر زیر خاک
جمع کر کے مال کو کیا مثلِ قارون کیجئے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۹).

--- پر لینا محاورہ.
۱. اپنے ذمے لینا.
کہنا تیرے دل پر ہو گیا ہے جبال
نہ لے سر پر ستمی ہو امر محال
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۵).
کیا سنا قصۂ فرہاد نہ تھا اے کمبخت
ایسی آفت بھی کوئی سر پہ بشر لیتا ہے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۰۹). ۲. جھیلنا ، برداشت کرنا. جور جو کچھ ہوا ، لیا سر پر جان سے گُزرا ہے تیرے در پر (۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۸). سخت جاڑا ، برف باراں سب سر پر لیتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۱۹).

--- پر مٹّی ڈالنا محاورہ.
ماتم کرنا ، نوحہ کرنا ، غم اور سوگ کا اظہار کرنا.
یہ رنگ بن ترے ہولی کا ہے کہ جائے گلال
سروں پہ ڈالتے ہیں اہلِ انجمن مٹّی
(۱۸۲۶ ، معروف (فرہنگِ آصفیہ)).

--- پر محشر بپا رہنا محاورہ.
سخت تکلیف یا مُصیبت میں رہنا ؛ پاس ہی شور و غُل ہوتا رہنا.
سونے دیا نہ قاصدِ جاناں کی یاد نے
محشر بپا رہا مرے سر پر تمام رات
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۵).

---- پر منڈلانا محاورہ۔
قریب ہی فضا میں چکر لگانا ۔ یہ طیور جو ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں ، تیرنے ہی کل کے گھوڑے پر سوار ہیں ۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۳۸۷)۔ ہر طرف گرد و غبار کے بادل سر پر منڈلا رہے تھے ۔ (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۱۷۲)۔

---- پر منڈھنا محاورہ۔
کسی بات کا الزام یا ذمّہ داری ڈالنا ، لازم قرار دینا ، ماننے پر پابند یا مجبور کرنا ۔ کوئی شخص بہ حکم دھوکے سے ہمارے سر پر ... نہیں منڈھ سکتا۔(۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۳۰)۔

---- پر موت آنا / سوار ہونا محاورہ۔
مرنے کا وقت قریب آنا ، شامت آنا۔

جھنجھلا کے بوسۂ لبِ جاں بخش پر کہا
کچھ موت تو نہیں ترے سر پر سوار آج
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۱۰)۔

کیا سر پر موت آئی ہے بس سامنے سے جاؤ
فوجوں کا ذکر کر کے کسی اور کو ڈراؤ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۷۴)۔

---- پر موت کھیلنا محاورہ۔
رک : سر پر قضا کھیلنا۔

سخت جانی کی حقیقت کیا تہِ تیغِ رواں
کھیلتی گر موت سر پر پھر تو کیا تھا کچھ نہ تھا
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۸)۔

---- پر موجود ہونا محاورہ۔
کسی بزرگ یا مربی کا زندہ ہونا ۔ غنیمت سمجھو وہ وقت جب تک یہ سر پر موجود ہیں ۔ (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۸)۔

---- پر مونگ دلنا محاورہ۔
رشک دلانا ، جلانا ، سزا دینا ، تکلیف پہنچانا۔

موٹھ کولے کے منہ میں جلتی ہیں
مانں کے سر پہ مونگ دلتی ہیں
(۱۷۸۶ ، مثنوی ہجو حویلی (مثنویات حسن ، ۱ : ۱۶۶))۔

---- پر نقارہ بجنا محاورہ۔
کسی کے قریب بہت شور غل ہونا ، ہنگامہ برپا ہونا۔

کچھ نہیں اُس کو خبر گر سر پہ نقارے بجیں
بوجھ مت اب جو کہ نوبت ہے ترے بیمار کی
(۱۸۲۶ ، معروف (فرہنگ آصفیہ))۔

سر پہ نقارہ بجے گو فتنۂ محشر اُٹھے
تکیۂ زانوے دلبر سے نہ اپنا سر اُٹھے
(۱۸۷۹ ، نکہت (نوراللغات))۔

---- پر / سے وارنا محاورہ۔
نچھاور کرنا ، نثار کرنا (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات)۔

---- پر وبال آنا محاورہ۔
مصیبت نازل ہونا۔

جب کہ سر پر وبال آتا ہے
بیچ میں بال بال آتا ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۶)۔

---- پر وبال لینا محاورہ۔
اپنے ذمّے عذاب لینا (نوراللغات)۔

---- پر ہاتھ پھیرنا محاورہ۔
۱. سر سہلانا ، شفقت سے پیش آنا ، پیار کرنا ، دلاسا دینا ۔ ساعت بساعت اوس کے مونہہ کو دیکھنے اور ہاتھ اوس کے سر پر پھیرتے ۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳)۔

مجنوں کے نہ کیوں چاٹتا تلوے سگِ لیلیٰ
پھیرے تھا سدا ہاتھ وہ چُمکار کے سر پر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (نوراللغات))۔ بیٹی کے پاس آ کھڑا ہوا سر پر ہاتھ پھیرا اور رات کے غُصّہ کی تلافی کرنے لگا ۔ (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۸)۔ اس کے سر پر ہاتھ پھیر ، اس کا دل ہاتھ میں لے ۔ (۱۹۱۰ ، گردابِ حیات ، ۳۶)۔ اس کو اپنے گھر سے دور رکھ کر اپنی بیٹی کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنے اور رُخصتی کے دو بول کہنے کی مسرت سے بھی محروم رکھا گیا ہو ۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۰۲)۔ **۲. صفایا کرنا ، خوب مال پتھیانا ، لوٹنا ۔** اس ظالم نے اس کے سر پر خُوب ہی ہاتھ پھیرا ۔ (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۳۹)۔

---- پر ہاتھ دھر / رکھ کر / کے رونا محاورہ۔
سر پیٹ کر رونا ، نہایت پچھتانا ، کمال رنج و افسوس کرنا ۔ جان کے واسطے آدمی سر پر ہاتھ رکھ کر روتا ہے ۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۸۲)۔

بچاتے ہم اگر اُس کی نظر سے
نہ روتے دل کو سر پر ہاتھ دھر کر
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۲۳)۔

---- پر ہاتھ دھرنا / رکھنا محاورہ۔
۱. سلام کرنا ، وجیہی بھوگنی کی پھریا ، تسلیم کر کر سر پر ہات دھریا ۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸)۔

اپنے نفس سر پہ ہاتھ جو نہ رکھے
اس کے سر پہ اللہ نارکھے پاپوش
(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۲۱۱)۔ **۲. اظہار شفقت کرنا ، محبت سے پیش آنا۔**

جن ہوئے تھے جو خم پئے تسلیم و احترام
رکھتے تھے سر پہ ہاتھ امام فلک مقام
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶۷)۔ **۳. مُربّی یا سرپرست بننا ، اپنی حمایت میں لینا ، دلجوئی کرنا۔**

اپنی جان کر رکھیا کرے   سر پر ہاتھ کرم کا دھرے
(۱۶۵۸ ، گنج شریف ، ۷۶)۔

درماندہ ہوں خستہ حال ہوں بیکس ہوں
سر پر مرے ہاتھ رکھ مجھے اپنا کر
(۱۸۵۷ ، کلیاتِ محسن ، ۱۹۳)۔ **مزاج کے مزاج میں رحم ہونا ،**

بچوں کے سر پر ہاتھ رکھتی اور اپنا بچہ سمجھتی ۔ (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۳۸)۔ چاہتی یہ ہوں کہ تم اس بچی کے سر پر ہاتھ رکھو۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۵)۔ اُردو کی ترقی کسی سرپرستی کی رہینِ منت نہیں رہی ، نہ مذہب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا نہ کسی حکومت نے قیام بخشا۔ (۱۹۸۸ ، اردونامہ ، لاہور، دسمبر، ۱۳)۔ ۴. **سر کی قسم کھانا۔**

نام اس کا ہے نزاکت کہ قسم کھانے کو
ہاتھ سر پر جو رکھا پاؤں نہ اونکا اوٹھا

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۶۶)۔ بات کا اقرار صادق کرتا ہوں تمہارے سر پر ہاتھ دھرتا ہوں اس پر بھی اگر یقین نہ ہو اسٹامپ پر اقرار نامہ لکھوا لو۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۵۱)۔

---پر ہاتھ مارنا محاورہ۔
سر پیٹنا ، نہایت رنج و افسوس کرنا۔

شوق کے ہاتھ شب و روز سروں پر مارے
چھاتیاں کوٹتے ہی کوٹتے آخر ہارے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۳)۔

پُوچھا یہ کس کے داغ نے شہ کی کمر جُھکائی
سر پر وہ ہاتھ مار کے بولے کہ ہائے بھائی

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ب (ق) ، ۱۹)۔

---پر ہاتھ ہونا محاورہ۔
سرپرستی یا حمایت حاصل ہونا۔

خوفِ تموزِ مہرِ قیامت نہ کر نصیر
ہووے گا پنجتن کا دو عالم کے سر پہ ہاتھ

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۷۳)۔

کیا فکر ہے مُجھے جو یتیموں کا ساتھ ہے
سر پر مرے جنابِ یداللہ کا ہاتھ ہے

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ب (ق) ، ۷)۔

---پر ہونا محاورہ۔
۱. **ذمے پڑنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۲. **حامی ، مُربی یا سرپرست کا زندہ ہونا۔**

غمخوار ہے تو اور خدا حافظِ جاں ہے
نہ باپ ہے سر پر مرے بچے کے نہ ماں ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶)۔ ۳. **قریب ہونا ، سامنے موجود ہونا ، نگرانی کرنا۔** جب تک سر پر نہ رہو کیا مقدور جو راج مزدور کام کریں۔ (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۳۹)۔

---پڑنا محاورہ۔
۱. **لاحق ہونا ، مُصر ہونا۔**

کہ مجھ آج سودھن یہ ئیں ہے طلب
پڑیا ہے مرے سر ولے یک سبب

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۳)۔

یہ سودا سر پڑا ہے اور میں ہوں
تری زُلفِ رسا ہے اور میں ہوں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۱۳)۔

ہو کے بلا میں ان کے سر آج پڑوں ضرور ہی
جی میں پشیما کروں مگر منہ سے لڑوں ضرور ہی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۳۵)۔ ۲. **ذمے آ پڑنا ، ناحق حوالے کر دیا جانا ، سر منڈھ دیا جانا۔**

پرائے جھگڑے میں کیا مُفت جانِ زار چلی
پڑا ہمارے سر آ کر مواخذہ دل کا

(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۳۷)۔

تھا پالنا اولاد کا مردوں کے ہوتے سے سوا
آخر یہ اے دُکھیا ولو خدمت تمہارے سر پڑی

(۱۹۰۵ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۱۳۸)۔ اُن کے علاج دوا کی ساری پریشانیاں سر پڑ گئیں۔ (۱۹۵۴ ، زیرلب ، ۲۳۷)۔ ۳. **وارد ہونا ، نازل ہونا۔**

تا کہ واقف ہوں یہ حالِ کھوپڑی
اوّل و آخر جو اس کے سر پڑی

(۱۸۵۲ ، قصّۂ شاہ جمجمہ (اردو کی قدیم داستانیں ، ۱ : ۳۳۳)۔ ایسے جس بات کا خوف تھا وہ سر پڑ ہی گئی۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند، خاک پروانہ ، ۱۸۸)۔

---پڑے کا سَودا امذ۔
بلا وجہ کی پریشانی ، کوئی مُشکل جو زبردستی جھیلنی پڑ جائے ، ناحق مُصیبت۔

کیوں ترے بالوں میں اُلجھا ہوں سبب میں کیا کہوں
ہے یہ سودا سر پڑے کا اور اب میں کیا کہوں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۱۱)۔

---پکڑ (کَر/کے) م ف۔
پشیمانی یا افسوس کے ساتھ ، پچھتا کر۔

ہوا غُصے سلصال ہور ہوں کہیا
سپہ سر پکڑ ییسو اِتا رہیا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۲۷)۔

---پکڑ کر بیٹھنا محاورہ۔
بے حس اور خاموش رہنا ، غم یا حسرت کا شکار ہو جانا۔

بیٹھے رہیں خُمار میں سر پکڑے کب تلک
ساقی ہمارے ہاتھ میں دستِ سبو نہیں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸۶)۔ اس آہنی حصار میں سر ٹکراتے ٹکراتے اپنا سر توڑ لے اور ناکامی کے انداز سے سر پکڑ کے بیٹھ جائے اور کچھ نہ کرسکا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ ، ۱ : ۱۳۳)۔ یہ سوالات سُن کر نوان شخص سر پکڑ کر بیٹھ گیا کافی دیر تک کچھ سوچتا رہا۔ (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۱۶)۔

---پکڑ کَر/کے رونا ف مر ؛ محاورہ۔
نہایت پشیمانی اور افسوس کے ساتھ رونا ، پچھتانا۔ مرنے کے بعد بیجا افسوس ہوا ، سر پکڑ کے روئی۔ (۱۸۹۱ ، فسانۂ عبرت، ۱۷)۔ بچوں کی شادیاں چھوٹی عُمر میں کر دی جاتی ہیں اور پھر عموماً ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا اور بچوں کے والدین سر پکڑکے روتے ہیں۔ (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۴)۔

---پکڑ کر رہ جانا/ رہنا محاورہ.
نہایت افسوس کرنا ، بہت پشیمان ہونا ، پچھتانا.

اگر گنج و لشکر چھوڑوں گا بجائے
رہوں سر پکڑ کر یہ پردہ سرائے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۹۳). دوسری صبح کو یہ ہوتا کہ خبر مقامی اخباروں میں تھی۔ بس جو پڑھتا تھا سر پکڑ کر رہ جاتا تھا . (۱۹۳۰ ، غبارستان ، ۱۳۵).

---پکڑ لینا/ پکڑنا ف م ، محاورہ.
۱. درد ، چکر ، شور و غل یا دھماکے کے برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے اپنے ہاتھوں سے سر کو تھامنا یا پکڑنا.

ہو گیا پیری میں مجھ کو یاں تلک ضعفِ دماغ
سر پکڑ لیتا ہوں میں بچہ جہاں چلّاتے ہے

(۱۸۳٦ ، معروف ، د ، ۱۳۹).

ہلے کیوں اے داغ اتنی ہی گئے فرمائیے
سر پکڑ کر اب جو ہے فریاد میرا سر گرا

(۱۸۸۸ ، گلزار داغ ، ۲۹). ۲. افسوس یا رنج و ملال کرنا ، فکر و پریشانی یا پچھتاوے میں مبتلا ہونا.

چلیا باٹ او قہر ماں کی مکر
اور خاور تھے نکلیا آپ سر پکڑ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳٦۹). بادشاہ نے یہ پیغام سُن کر سر پکڑ لیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳٦). ۳. (کسی ناگوار شے یا اس کی بُو یا درد وغیرہ کا) سر کو جکڑ لینا ، بوجھل کر دینا.

اٹھنا جو پڑے کمر پکڑے
کاکل جو ہے تو سر پکڑے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۷۹).

---پیٹ پیٹ کر رونا محاورہ.
بہت زیادہ رونا ، غم میں سر پر ہاتھ مار مار کر رونا ، ماتم کرنا . پولیس کو دیکھ کر گھر میں پھر کہرام مچ گیا۔ بچے سر پیٹ پیٹ کر رونے لگے (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۸۳).

---پیٹ کر رہ جانا محاورہ.
تلملا جانا ، غم و غصہ کرنا ، بہت ناراض ہونا. مصنف اپنی غلطی پر اتنا نہیں کڑھتا کیونکہ اس کا ذمے دار وہ خود ہوتا ہے لیکن دوسروں کے اس رویے پر سر پیٹ کر رہ جاتا ہے . (۱۹۸٦ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۸۹).

---پیٹ لینا/ پیٹنا محاورہ.
۱. سر پر ضرب لگانا ، غصے کے مارے سر میں چوٹیں لگانا ، دونوں ہاتھوں سے سر کو متواتر زد و کوب کرنا.

نہ او داتی ہے نا جواہر نہ مال
لگے پیٹنے سر اوپر خاک ڈال

(۱۷۰۰ ، عباس^ا موم کا بچہ (اردو شہ پارے ، ۲۹۳)).

دلّال ایک سمت کو منہ سے ملیں ہیں ہاتھ
سر پیٹتے پھریں ہیں خریدار یک طرف

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۱).

ہونہ کُھلے بالوں مرے سامنے آیا نہ کرو
ورنہ سر پیٹ کے میں گھر سے نکل جاؤں گا

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۷). گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ کئی کنستر تیل کے بھی غائب تھے۔ سر پیٹ لیا. پچھاڑیں کھانے لگے. (۱۹۳٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۴۳). انہوں نے معاوضہ نہ لیا۔ گھر والوں نے سنا تو سر پیٹ لیا۔ کسی نے کُچھ کہا کسی نے کچھ . (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۲۳) . ۲. نوحہ و ماتم کرنا یا مُضطرب ہو ہو کر گریہ و زاری کرنا ، سر کا ماتم کرنا.

تمام اہلِ حرم پیٹتے تھے سر بیباک
گویا بتول کا لاشہ زمیں میں جاتا ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۳) . پتوار جہاز کی ٹوٹ گئی ، معلم ، ناخدا سر پیٹنے لگے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۰). بنی طا (طے) کے لوگ رونے اور سر پیٹتے اس مقام پر پہنچے. (۱۹۲٦ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۱). ۳. (مجازاً) افسوس کرنا ، تلملانا ، غم و غصہ کرنا. یارو سر پیٹنے کی جگہ ہے جو جادوگر جس کا رفیق ہوا اور اسے اپنا مطیع کیا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ۳۵۷).

---پیچھے م ف.
فی کس، ہر فرد کے لیے. افغانستان کو سر پیچھے ایک شاہ رخی روانہ کی. (۱۸۹۰ ، محسن ، اگست ، ۱۰).

---پیر (---ی لین) م ف.
رک : سر پانو ، معنی یا مفہوم ، آغاز و انجام. ویدو میں تو صرف اسی قدر ذکر ہے اور وہ بھی ایسی طرز سے کہ کچھ سر پیر سمجھ میں نہیں آتا. (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۳۵). ان پہاڑی راستوں کا کوئی سر پیر تو ہوتا نہیں. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۲۱٦). [سر + پیر (رک)].

---پیر کا ہوش نہ رہنا محاورہ.
ہر بات سے بے خبر ہونا ، انتہائی لاپروا ہونا. سہنا بھر سے ایڈیٹنگ کے چکر میں سر پیر کا ہوش نہیں رہا. (۱۹٦۲ ، معصومہ ، ۲۰۰). اماں کہتی تھیں کہ میری صُورت پر ٹھیکرے برسنے لگے ہیں ، سر پیر کا ہوش نہیں رہا ہے. (۱۹۸۳ ، پرایا گھر ، ٦٦).

---پیر نہ ہونا محاورہ.
مہمل ہونا ، فضول ہونا ، بے معنی ہونا.

کیوں دعویٰ رقیب سراپا نہ ہو غلط
جب اوسکی بات کا کوئی سر ہو نہ پیر ہو

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۸٦). شوہر بہکی بہکی باتیں کرنے لگا جس کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۵).

---پیر ہونا محاورہ.
کوئی تُک ہونا ، آغاز و انجام ہونا ، معنی و مفہوم رکھنا. یہ صاحب گو صاحبِ علم ہوتے ہیں جو کچھ فرماتے ہیں ان کا کچھ سر پیر بھی ہوتا ہے. (۱۸۷٦ ، تہذیب الاخلاق ، ۷ : ۲۵۵).

---پھاڑ لینا ف م.
اپنا سر زخمی کر لینا ، سر پر زخم لگا لینا.

پیراہن سنبوتی سو چاک کیتی
چھتیلی ریوتی سر پھاڑ لیتی
(۱۵۹۲ ، ولایت نامہ ، ۳۰۵)۔

--- پھٹنا پڑنا/جانا محاورہ۔
۱. **کسی ضرب کی وجہ سے سر کا زخمی ہو کے خون جاری ہو جانا** (ماخوذ : مہذب اللغات) ۔ ۲. **شدید درد سر محسوس ہونا۔** ہم تو آج سویرے سے اُٹھے ہی نہیں مارے درد کے سر پھٹا پڑتا ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۹۸)۔ میرا سر پھٹا جا رہا ہے۔ (۱۹۳۸ ، سرگزشتِ عروس ، ۱۸۰)۔

--- پُھٹَوَّل (--- ضم پھ ، فت ٹ ، شد و فت) امث۔
۱. **سخت مار پیٹ ، لٹھ بازی ، ایسی لڑائی جس میں سر پھٹنے تک کی نوبت آ جائے ؛ (مجازاً) شدید نزاع۔** سوا آپ کی سر پھٹول کے کچھ بھی وقوع میں نہیں آیا۔ (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۸۸)۔ ان تینوں کے مکالمے اور سر پھٹول سے خلیفہ اور پادری صاحب کو بڑا لطف آیا۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۹)۔ جب جہالت اور علم سے سر پھٹول ہوتی ہے تو جہالت ہی ظفریاب ہوتی ہے۔ (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۳ : ۹)۔ مویشی چرائے گئے سر پھٹول ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا گاؤں فساد اور بدامنی کے ایک مستقل چکر میں بُری طرح پھنس گیا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۷۳)۔ ۲. **صاحب سلامت** (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ اف : ہونا۔ [سر + پھٹ = پھٹنا + ول ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- پھرا (--- کس پھ) صف (مث : سر پھری)۔
۱. **سرکش ، نافرمان ، ضدی ، ہٹیلا۔**
امن کے ڈاکو کنارے تک وطن کے آ گئے
سر پھرے صیاد ڈالئے تک چمن کے آ گئے
(۱۹۳۷ ، شعلۂ انقلاب ، ۱۳)۔ یہ بڑا سر پھرا لونڈا ہے ہر وقت مارنے مرنے کو تیار۔ (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۱۶۰)۔ ۲. **دیوانہ ، باؤلا آدمی۔**
کچھ اور بات ہوتی تو کرتا بھی میں خیال
میناس جانتا ہوں میں اس سر پھرے کا حال
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۲۶)۔ اس قدردانی میں کچھ سرکاری اشارہ بھی ہو گا ورنہ کوئی سر پھرا دکاندار اپنی دوکان کے ماتھے پر دو چار وضعدار قمقموں کی بجائے برق و رنگ کا ایک باؤلا رقص برپا کر سکتا تھا۔ (۱۹۷۵ ، سلامت روی ، ۸۵)۔ ۳. **(مجازاً) ثابت قدم ، دُھن کا پکا ، مُستقل مزاج۔**
دُھن کے پکّے آگ کا دریا پڑے تو جھیل جائیں
آپ کو ہم سر پھروں پر ناز ہونا چاہیے
(۱۹۳۸ ، نونہالان ، ۱۱۲)۔ اپنی پڑھائی میں لگے رہو بیٹا تمہارا باپ تو سرپھرا ہے اس کو تو کسی بھی بات کی دُھن لگ جاتی ہے۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۵۶)۔ [سر + پھرا (پھرنا (رک) سے حاصل مصدر)]۔

--- پھرا پن (--- کس پھ ، فت پ) امذ۔
۱. **اکھڑپن ، ضد ، ہٹیلا پن ، ترش روئی ، تنگ مزاجی۔** اس کی بد مزاجی بد زبانی اور سر پھرے پن سے سب لوگ نالاں بھی تھے۔ (۱۹۶۷ ، ترجمان القرآن ، لاہور ، اکتوبر ، ۴۳)۔ [سر + پھرا (پھرنا (رک) سے) + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- پھرا دینا/پھرانا محاورہ۔
۱. **(اپنے یا مخاطب کے) دماغ پراگندہ کر دینا ، دماغ میں درد پیدا کر دینا (بیکار یا کارآمد گفتگو سے) ؛ بہت بکواس یا گفتگو کرنا ، دماغ خراب کر دینا ، بہت زیادہ پریشان کرنا۔**
گھبرا گیا ہوں آہ کدھر جاؤں کیا کروں
بک بک کے ناصحوں نے مرا سر پھرا دیا
(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۶۱)۔ تمہاری کائیں کائیں نے میرا سر پھرا دیا۔ (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۳۱۷)۔ ۲. (أ) **دورانِ سر پیدا کرنا (بہت غور و فکر ، جستجو ، محویت وغیرہ یا کسی نشہ آور چیز کے استعمال سے)۔**
مُجوں خُم سے کیا تھا سر پھرانا
نہ بھاتا تھا کسی کا منہ لگانا
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ ارم (مثنویاتِ میر حسن ، ۱ : ۱۳۸))۔
کانوں میں آ رہی ہے کیا ، دور کے ڈھول کی صدا
خوابِ نظر فریب نے سر تو نہیں پھرا دیا
(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۱)۔ (ب) **سمجھانے کی ناکام کوشش کرنا ، انتہائی کوشش کرنا۔** ہم نے بہتیرا سر پھرایا ... وہ کسی طرح نہیں سمجھتی۔ (۱۸۰۳ ، مذہبِ عشق ، ۴۹)۔ ہرچند اس نے سمجھایا سر پھرایا۔ (۱۸۶۴ ، شبستانِ سرور ، ۱۷۵)۔
ناحق پھر پھر کے سر پھرایا میں نے
اپنی کوشش سے کچھ نہ پایا میں نے
(۱۹۰۸ ، رباعیاتِ امجد ، ۱ : ۱۰)۔ ۳. **منھ موڑنا ، اطاعت سے انحراف کرنا ، سرکشی کرنا۔**
لیے کفراں کے اُپر دیو در
تو یک دم اسی تھے پھراویں نہ سر
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۰)۔ کہا یہ خواجہ سرا پیام لائے گا ، بجا لانا سر نہ پھرانا۔ (۱۸۶۴ ، شبستانِ سرور ، ۱۳۱)۔
۴. **دماغ میں فتور لانا ، دیوانہ یا پاگل کر دینا۔**
ہے بار سر پھرانے کی گلگشتِ بوستاں
ہو گی نہ سازگار ہوائے چمن تجھے
(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۷۵)۔

--- پھرا ہے فقرہ۔
کیا دماغ خراب ہے کیا پاگل ہے ، کیا شامت آئی ہے۔
کون سی بات ہے جس بات پہ جانے کا کوئی
سر پھرا ہے کہ ترے پاس پھر آئے کا کوئی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۸۹)۔

--- پھر جانا/پھرنا محاورہ۔
۱. **سر گھومنے لگنا ؛ نہایت پریشان ہونا۔**
سر پھرے میرا بُرا حال ہو چکر آئیں
میں نہ ہوں بزم میں گردش میں جو پیمانہ ہو
(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۶۸)۔ جب ان طلسمات کو دیکھتے

دیکھتے میرا سر پھر گیا تو گھبرا کر وہاں سے نکلا۔ (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱۵۰)۔

اس قدر تکلیف بھی بند بیجا کیا ضرور
سنتے سنتے ناصحابی پک گیا سر پھر گیا

(۱۹۰۷ ، دیوانِ تسلیم ، ۷۰)۔ ۲. سر میں درد ہو جانا ، سر چکرا جانا۔ وہ پانی لانے کے واسطے اٹھا کہ سر پھرنے لگا ... نہ معلوم حلوے میں کیا ملا تھا (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۰۶۷)۔ ۳. جنون ہونا ، خبط ہونا ، دیوانہ ہونا ، بے خبر ہونا۔

مُنجے بُھول کی باس بے سدھ کرے
پھر یا سر پڑوں کی ککر میں ڈری

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۲)۔

ہم سیں کیوں لڑتے ہیں ناحق بے گناہ
سر پھرا ہے کیا مگر افلاک کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳)۔

ستاتا ہے بے دست و پاؤں کو ناحق
ترا سر پھرا ہے کہو آسماں کو

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۳۲)۔

پھر پھنساؤں میں اس کی زُلف میں دل
دوستو کیا پھرا ہے سر میرا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۵)۔

سُنا کرتے ہیں چھیڑ کر گالیاں ہم
وگرنہ کوئی سر پھرا ہے کسی کا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۵)۔ میری حالت اس سوالے کی سی ہے ... جس کا سر پھر گیا ہو۔ (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۷۵)۔

---پُھوٹنا ف ل ؛ محاورہ۔

۱. **کسی چیز کی ضرب سے سر کا زخمی ہو جانا۔**

خون زانی کا بجا قید بلاسں چُھوٹا
عشب کیسا ہے کتوال کا جب سر پُھوٹا

(۱۷۳۰ ، شا کرناجی ، د ، ۹۲)۔

سر پُھوٹیں تیری راہ میں یا ٹُوٹیں ہاتھ پانو
رکھتے نہیں خیال سرو پاو دست ، مست

(۱۸۶۷ ، رشک ، د (ق) ، ۳۷)۔ ۲. **مار کٹائی ہونا ، مار پیٹ ہونا۔** حالتِ مستی میں ... گر پڑا اس کا بربط ٹوٹا ، اس کا سر پُھوٹا۔ (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۳۶)۔ اگر آموں کی بجائے بیل لاتے تو اس وقت کتنی کے سر پُھوٹ جاتے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲)۔ ۳. **سخت دردِ سر ہونا** (مہذب اللغات)۔

---پھوڑ (---و مج) صف۔

سر کو زخمی کر دینے والا ؛ (مجازاً) بہادر ، جفا کش۔ اس کے جس طرف دیکھو ایسے سر پھوڑ اور سینہ توڑ ہیں کہ کسی مخلوق کے پاؤں نہیں جمنے دیتے۔ (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱۰۰)۔ [سر + پھوڑ (پھوڑنا (رک) سے حاصلِ مصدر)]۔

---پھوڑ کر م ف۔

بہت جان لڑا کر ، بہت کوشش کر کے ، سخت محنت و مشقت یا بے جگری سے

وزیر الممالک سے بگڑے اگر
لڑیں ہم ترے آگے سر پھوڑ کر

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۱۶)۔

---پھوڑ کَر لینا محاورہ۔

زبردستی وصول کرنا ، جبراً وصول کرنا (پلیٹس)۔

---پھوڑ کَر مَر جانا/مَرنا محاورہ۔

۱. **اپنے ہاتھوں جان دینا ، رشک و حسد یا غیرت کے مارے اپنی جان کے درپے ہونا۔**

وہ پتھر کے ٹکڑے جو دیکھے کبھی
تو مر جائے سر پھوڑ کر جوہری

(۱۸۳۷ ، صیدیہ ، ۱۰۶)۔ آخر سر پھوڑ کر مر گیا جب جان گئی تو یہ سعادت مندی حاصل ہوئی۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۲۸)۔ ۲. **بے فائدہ کوشش کرنا ، کوشش کے بعد بے بس ہو جانا ، ہتھیار ڈال دینا۔** قلعہ ایسا مضبوط بنایا جائے کہ ... دشمن کی ہزاروں لاکھوں کی فوج آئے تو اس کی فصیلوں سے سر پھوڑ کر مر جائے اور ہمارا بال بیکا نہ ہو۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳)۔

---پھوڑنا ف م ؛ محاورہ۔

۱. (اَ) **کھوپڑی کو زخمی کرنا یا کسی چیز پر دے مارنا۔**

دیکھنا شیریں کا اس کوں سخت لاگا سنگ سیں
بے سبب فرہاد نیں پتھر سیں سر پھوڑا نہیں

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۱)۔

کس کو مارا کس کا سر پھوڑا بتاؤ تو سہی
تُم نے لوہو میں یہ کیونکر چوبِ دستی ہے بھری

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۲۹)۔

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۰)۔ تقریر کو سُن کر جی چاہتا تھا کہ میں اپنا سر پھوڑ لوں۔ (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۵۹)۔ (آ) (غم و حسرت وغیرہ سے) **سر کو کسی چیز سے ٹکرانا ، کھوپڑی یا سر کو دے دے مارنا۔** جیسے جتنا دوڑے سرگرداں ہو کر سبب سر پھوڑے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۹)۔

اک جام نہ ہاتھ آیا گئی فصلِ بہاری
سر پھوڑیے اپنا درِ خمار کے اوپر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۶)۔ صالحہ مُردہ پڑی تھی کاظم سر پھوڑ رہا تھا ... محلہ والیاں زار و قطار رو رہی تھیں۔ (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۶۶)۔ درختوں سے سر پھوڑنا خاک کو آنکھوں سے لگانا۔ (۱۹۰۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۷۱)۔ ۲. **ناکامی کے باعث اپنے کو ذلت یا ہلاکت میں مُبتلا کرنا ، خودکشی کرنا۔**

غیر تُجھ پر پھوڑتے ہیں سر عبث فرہاد ساں
تُو اگر شیریں ہے تو ناسخ ترا پرویز ہے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۱۸)۔

اب بھی گر پیدا نہ ہو تاثیر کیا سر پھوڑ لیں
بن گیا پیوند گردوں دامنِ فریاد میں

(۱۸۹۰ ، دیوانِ ڈاکٹر سائل ، ۱۳۹)۔ ۳. **لڑنا ، جھگڑنا۔**

دن بُرے جب آئے اور باہم لگے سر پھوڑنے
صفحۂ ہستی سے اُن کا مٹ گیا نام و نشان
(۱۹۰۳ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۱۱۳).
ہوتے نہ اس گھڑی اگر اُن کے حریف ہم
سامان ہو چکا تھا کہ سر پھوڑتے بہم
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۲۷). ۴. **عاجزی ، خوشامد ، دھونس اور طرح طرح سے ہاتھ پانْو مارنا ، فریاد کرنا ، غُل مچانا وغیرہ.**
کس کے آگے جا کے سر پھوڑیں کہ کر دیتا ہے آہ
خاطروں کے شیشہ خانے وہ دلِ سنگیں خراب
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۹).
وہ تو سُنتا ہی نہیں ہے داد خواہی کیا کروں
کس کے آگے جا کے سر پھوڑوں الٰہی کیا کروں
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۷۵). لاکھ سر پھوڑیں مگر ان کی یہ توقع کہ ہم ان کی طرح اس کو بے گناہ سمجھیں درست نہیں. (۱۹۲۱ ، گردابِ حیات ، ۴).
بیداد کروں کی بستی ہے یاں داد کہاں خیرات کہاں ،
سر پھوڑتی پھرتی ہے ناداں فریاد جو در در جاتی ہے
(۱۹۵۳ ، زنداں نامہ ، ۸۰). ۵ (أ) **بہت جدوجہد کرنا ، کوشش میں سخت مشقت جھیلنا ، اپنی سی کرنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھنا.**
کیا کرے بخت مدعی تھے بلند
کوہکن نے تو سر بہت پھوڑا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۶۲).
پہلواں قتل ہونے رہ گئے اکثر تھوڑے
یہ نہیں تھمنے کے تو لاکھ سر اپنا پھوڑے
(۱۹۳۱ ، محب (محمد علی خان) ، مراثی ، ۱۳۹). (أأ) **فضول کام کرنا ، بے فائدہ کوشش یا محنت کرنا.** وہ ایک بے رحم اور اندھی طاقت کی مضبوط چٹان سے اپنا سر پھوڑ رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۲۳).

---پھوڑی (---و سج) امث (قدیم).
۱. **دردِ سر.** انھوں کے باتاں کرتے رہنا سر پھوڑی ہور ہوس پکایا ہے. (۱۶۶۵ ، انوارِ سہیل (دکھنی اردو کی لغت)). ۲. **دماغ کو جھنجھوڑنے یا تکلیف دینے والا کام ، بے فائدہ کام** (پلیٹس).
[سر + پھوڑ ، پھوڑنا (رک) سے + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پھوڑی کَرْنا محاورہ (قدیم).
سر مارنا ، سر کھپانا. اُن سوں سر پھوڑی مت کر. (۱۶۶۵ ، انوارِ سہیل (دکھنی اردو کی لغت)).

---پھوڑے ڈالْنا محاورہ.
سر پھوڑنے میں عُجلت اور مُستعدی کرنا.
آپ میں دیوانہ پھوڑے ڈالتا ہوں اپنا سر
دستِ نازک سے نہ بھی پر اے صنم پتھر اُٹھا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۲).

---پھیرْنا محاورہ.
نافرمانی کرنا ، اطاعت سے مُنھ موڑنا ، منحرف ہونا ، کہنا نہ ماننا.
اگر سر میرے کوں کاٹے نہ سر تجھ حکم سے پھیروں
مُجھے عید اوس گھڑی ہووے کہ قرباں رہ پہ تیری ہوں
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۵). کسی قوم نے اس کی عدول حکمی کی اور سر پھیرا. (۱۸۳۳ ، سعادتِ دارین ، ۸). عقاید سے ہرگز نکو پھیر سر. (۱۸۹۸ ، سراج العقاید ، ۴). اُسے راجہ کے حکم سے سر پھیرنے کی مجال نہ تھی. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۳۶).

---تا پانْو م ف (قدیم) : سر پاونہ.
سر تا پا ، سر سے پانْو تک.
سر تا پاونہ اُٹھی آگ کہا ہو کیا جیوں لاگ
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۶۱).

---تَراشْنا محاورہ.
سر کاٹنا ، قتل کر دینا ، جان سے مار دینا.
کسی پہ خُون کے چھینٹیں پڑیں نہ اے قاتل
سرِ ذبیح نہ تُو بے خبر تراش کے پھینک
(۱۸۹۲ ، شعور (نور اللغات)).

---تُڑْوانا ف م.
سر پر چوٹ لگا لینا ، سر پر چوٹ کھانا.
پہلے ہی اپنا زور دکھا دیتے ہم اگر
میداں سے بھاگ پڑتے وہ تُڑوا کے اپنا سر
(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۳۵۳).

---تک بازی لَڑانا محاورہ.
جان کی بازی لگانا ، انتہائی کوشش کرنا.
بازی قمارِ عیش میں سر تک لڑاؤں گا
آنے دو میرے ہاتھ ذرا میر کا ورق
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۹۳).

---تلے ٹانگیں اُوپَر م ف : فقرہ.
کوئی کام بدسلیقگی سے کرنا : سر نیچے ٹانگیں اُوپر (رک).
سر تلے ٹانگیں اوپر اُفتاں و خیزاں بڑی دیر کے بعد پایہ زمیں آشنا ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۲۳).

---تلے کَرْنا محاورہ (قدیم).
شرمندہ ہونا ، سر نیچے کرنا ، سر جھکانا ، کھسیا جانا.
فرہاد تب سوں تیشہ ثمن سر کیا تلے
بانٹے ہیں جب سوں جیو کوں شیریں بچن میں ہم
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۷). حضرت سر تلے کر ، آنسو بھر لائے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۷).

---تَن سے اُتارْنا محاورہ.
سر کاٹنا ، قتل کر دینا ، جان سے مار دینا.
چھوڑو نہ اب اک ایک کا سر تن سے اُتارو
(۱۸۷۴ ، انیس (نور اللغات)).

---تَن سے جُدا کَرْنا محاورہ.
سر یا گردن کاٹنا ، جان سے مارنا.

سر کو تن سے مرے جُدا کیجے
یہ بھی جھگڑا ہے فیصلا کیجے
(۱۸۹۹ ، دیوانِ مجروح ، ۱۹۱).

---تن سے جُدا ہونا محاورہ.
سر کٹنا ؛ مرجانا.
دل مرا یارب نہ ہو زُلفِ معنبر سے جُدا
سر جُدا ہو تن سے یہ سودا نہ ہو سر سے جُدا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۴).
یہ نہیں ممکن وفا میں فرق ہو
ہو جُدا تن سے ہمارا سر ہزار
(۱۸۸۶ ، سخن دہلوی ، ۱۰۸).

---تو پا/پائے (---و مع) م ف (قدیم).
سر تا پا ، مکمل ، شروع سے آخر تک.
کام ادھارا سر تو پا
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت)).
امرت کھولے سر تو پائے
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت)).

---توڑ (---و مع). (الف) م ف.
شدّت کے ساتھ ، پوری قوّت کے ساتھ ، تیزی و مستعدی کے ساتھ. یہ فوجیں اس طرح سر توڑ پہنچیں کہ دوارکا بے جنگ ہاتھ آ گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۴۴). (ب) صف. ۱. انتہائی ، شدید ، زوردار. درویش مصری پیشقدمی کو روکنے کی سر توڑ تیاریاں کر رہے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۸۱). ۲. سرپٹ ، بہت تیز. بعض اوقات یہ مکھیاں ... ایسا سر توڑ بھگاتی ہیں کہ پناہ ملنی مشکل ہوتی ہے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، مئی ، ۲۰).
[سر + توڑ (توڑنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

---توڑ کر/کے لینا محاورہ.
زبردستی وصول کر لینا ، جبراً وصول کرنا ، بہرصورت حاصل کرنا.
حسینہ کا میں توڑ کے سر لوں گی دیکھنا
غالب جہاں تھا یہ مرا جام ہو گیا
(۱۸۶۹ ، جانِ صاحب ، د ، ۱۱۱).

---توڑ کوشش (---و مع ، سک ڑ ، و مع ، کس ش) امث.
انتہائی کوشش ، بہت زیادہ محنت. ان سر توڑ کوششوں کے درمیان انکو ایسے مواقع پیش آئے تھے جو انکو آگے بڑھنے سے روکتے تھے. (۱۹۰۳ ، المدینہ والاسلام ، ۲۰).

---توڑ کوشش کرنا محاورہ.
انتہائی کوشش کرنا ، بہت زیادہ محنت سے کام لینا. آپ کے اور سرکے اس تعلق کو توڑنے کی سر توڑ کوشش کی گئی. (۱۹۸۰ ، آتش چنار ، ۸۶۲).

---توڑنا ف م ؛ محاورہ.
سر پر ضرب لگانا ، سر کو زخمی کر ڈالنا ، سر کچلنا ؛ مطیع بنانا ، زور توڑنا ، تسخیر کر لینا.

لیکن تو دیکھیو کہ خدا وہ گھڑی کرے
کتنوں کا سر میں توڑوں گا پتھر ہی مار مار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۰۹).
دیکھ کر چوٹی کو ایڑی تک جو بل کھانے لگا
سنگ ہائے یار سے سر میں نے توڑا سانپ کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۰). میں نے قصاص کے حکم کے موافق اس کا سر توڑ دیا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۵۵).

---تول ہونا محاورہ (قدیم).
ہمسر ہونا ، برابری کرنا. اس سوں سر تول ہونا. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---تو نہیں پھرا فقرہ.
(طنزاً) شامت تو نہیں آئی ، عقل میں فتور تو نہیں پڑا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---تو نہیں کُجھاتا فقرہ.
(طنزاً) شامت آئی ہے ، مار کھانے کو جی چاہتا ہے (فرہنگ اثر).

---تے م ف (قدیم).
۱. پھر سے ، نئے سرے سے.
اٹھیا سر تے غُل بزم میں نوش کا
ہوا مست اخل شُد اُڑیا ہوش کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۷).
فراق برہ کا ہو نکلیا او نے
برہ کے صدر سرتے جھکیا او نے
(۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۷). ۲. یکسر ، بالکل.
جو اس دعات سوں بولی اٹھیا او وزیر
پشیمان سرتے ہوا وو فقیر
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴۹). [سر + تے = سے].

---تے اُٹھنا محاورہ (قدیم).
خیال ترک کرنا ، ارادہ ترک کرنا.
طمع داری کے سرتے جو اُٹھے ہیں
وہیں ایسے بلایاں سوں چھٹے ہیں
(۱۶۳۵ ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت)).

---تے پانو لگ م ف (قدیم).
رک : سر تا پا ، سر سے پانو تک
اپے سر تے پانوں تک بشمشیر تیز
کرو بارگہ میں تمام ریز ریز
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۵).

---تھام کے بیٹھ جانا ف م ؛ محاورہ.
مغموم ہونا (جامع اللغات).

---تھام لینا/تھامنا ف م.
بُری خبر سُن کر یا اضطراب کی حالت میں ہاتھوں سے سر پکڑنا ، (کنایۃً) افسوس کرنا ، پشیمان ہونا ، پچھتانا

کبھی دل کبھی تو جگر تھام لے
کبھی دونوں ہاتھوں سے سر تھام لے
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۷). زور سے سانس لی اور پھر سر تھام کر میز کی چکنی اور چمکدار سطح کو گھورنے لگا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۶۰).

---تھپ جانا / تھپنا محاورہ.
ناحق ذمے لگ جانا ، سر پڑنا. غضب کا سانحہ ہے ... وہ ساری بلا بندے کے سر تھپی. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۱۶۱).

---تھکانا محاورہ.
سر کھپانا ، فضول یا بے فائدہ کاموں میں وقت ضائع کرنا ، سر مارنا ، بہت دماغی محنت کرنا ؛ بہت سمجھانا (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---تھکنا محاورہ.
سر تھکانا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---تھوپ دینا / تھوپنا محاورہ.
ناحق ذمے لگانا ، سر پر ڈالنا ، سر منڈھنا. پر بداخلاق کو ان کے سر تھوپ دینے کی ... کوششیں کی گئیں. (۱۸۸۷ ، جان عالم ، ۱۱). اگر کوئی غلطی واقع ہو تو وہ ماتحتوں کے سر تھوپی جاتی ہے. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۸۱۲). ان تن آسانیوں کا الزام ہمارے قبلہ گاہی کے سر تھوپے جاتے ہیں. (۱۹۸۴ ، قلمرو ، ۲۷۱).

---تھے / تھیں م ف (قدیم).
۱. سر سے ، سر کے اوپر سے.
سر تھیں گیا چھتر ڈھل
اب کیوں جیوں کس کے بل
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۶۵). ۲. ابتدا سے ، پھر سے.
سر تھیں سینے غم دیتا
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت)).
حضرت نبیؐ مولود بھی سر تھے نوی لیایا اللہ
تو اس مبارک دیس تھے ترلوک سب پایا اللہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۸).
ہوا سر تھے سنگین دوک اس پہ یوں
رکھے باڑ کوں لا کے کاڑی پہ جیوں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۱). [سر + تھے = سے].

---تھے پگ لگوں م ف (قدیم).
سر تا پا ، سر سے پانو تک.
جو سر تھے پگ لگوں موتیاں ہیں دپ بھور جو ہریاں تاریاں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ (دکھنی اردو کی لغت)).

---ٹکانا محاورہ.
سر رکھنا ، سر جھکانا. تو اعضائے جسمانی سے پاک ہے تو اپنے خیال و تصور سے تیرے مثالی پاؤں بناؤں ان کو چوموں ان پر سر ٹکاؤں آنکھیں ملوں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۹).

---ٹکراتے پھرنا محاورہ.
در بدر ٹھوکریں کھانا ، خاک اڑانا ، تلاش یا کوشش میں مارے مارے پھرنا. اگر میری تقدیر میں یہی لکھا ہے کہ ... جنگل پہاڑ میں سر ٹکراتا پھروں تو لاچار ہوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۱). جنگلوں کی خاک چھانتے اور پہاڑوں میں سر ٹکراتے پھرتے تھے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲ ، ۲ : ۳۵۹).

---ٹکرا (ٹکرا) کے جان دینا / مر جانا ف مر ؛ محاورہ.
حسرت میں مر جانا ، مایوس ہو کر جان دے دینا.
نوبت سنی نہ صبح شب وصل یار کی
ٹکرا کے سر میں مر گیا پہلی ٹکور پر
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۵). صرف گیارہ لاکھ آدمی مرے گا سر ٹکرا ٹکرا کے جان دے گا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۳۳).

---ٹکرانا محاورہ.
۱. سر کو دے دے مارنا ، سر پٹکنا (افسوس ، ناکامی یا ماتم کے سبب). جوش کھا کر دیکھنے آتا ہے مگر دیوار سے سر ٹکرا کر پھر جاتا ہے. (۱۸۹۳ ، انشاء بہار بے خزاں ، ۱۷). ۲. تسخیر یا قابو کرنے کے لیے سخت جستجو کرنا ، بہت کوشش کرنا ، سر توڑ کوشش کرنا.
راحت نصیب ہم کو ہو بے زحمت اے کریم
ٹکرا کے سر بہشت میں داخل ہوئے تو کیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۶). بے قرار موج ساحل سے اپنا سر ٹکراتی ہے اور ناکام و نامراد واپس چلی جاتی ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اگست ، ۱۱).

---ٹنگریوں (ٹنگڑیوں) میں ہونا محاورہ.
سر بہ زانو ہونا ، سر جھکا کر بیٹھنا ، غم و فکر کی حالت میں ہونا.
پوچھتا ہے ہر ایک سے سچ کہہ
سر میرا ٹنگریوں میں ہے کہ نہیں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۲).

---ٹوٹنا محاورہ.
۱. سر پھوٹنا ، زخمی ہونا ، مضروب ہونا.
آرزو ہے یہی آتش کی خدا سے اے دوست
تیری پاپوش سے اک دن سر دشمن ٹوٹے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۱). ۲. لڑائی جھگڑا ہونا ، جوتی بیزار ہونا (فرہنگ آصفیہ).

---ٹیک (ـــی مج) صف.
سر ٹیکنے والا ، عبادت گزار ، سجدہ کرنے والا ، پرستار.
الٰہی کر مری اولاد کو ٹیک
رہیں دل سے ترے مداح سر ٹیک
(۱۸۷۳ ، قصہ شاہ جمجمہ ، ۲). [سر + ٹیک (ٹیکنا (رک) کا حاصل مصدر)].

---ٹیکا ہونا محاورہ.
کام کا کسی پر منحصر ہونا (مہذب اللغات).

---ٹیک کَر / کے م ف.
سر جھکا کر ، مان کر ، مُطیع ہو کر.

اُدھر یہ ناز ہو تم کو کہ خوش کُجے یہ بشر
جو ہو سکا وہ کیا نذر ان کی ٹیک کے سر

(۱۹۱۱ ، صبح وطن ، ۸۶).

---ٹیکنا محاورہ.
ہار مان لینا ، اِطاعت قبول کر لینا.

فتنہ پردازی اگر دیکھیے نگہِ ناز کی
پیر گردوں ٹیک دے سر آستانِ یار پر

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خان) ، بیاضِ سحر ، ۷۳).

---ٹھوکروں سے بَچْنا محاورہ.
آبرو محفوظ رہنا ، بے عزّتی نہ ہونا ، وقار باقی رہنا. اگر وہ اس وقت ٹھوکریں کھا لیتے تو ان کے جوان بیٹوں کے سر ٹھوکروں سے بچ جاتے. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۸۲).

---جانا محاورہ.
۱. **ہلاک ہو جانا ، گردن کٹنا ، جان کا جانا.**

قدم تو کس کا ترے کُو میں پھر گیا ہو گا
گیا بھی ہو گا کسی کا تو سر گیا ہو گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۳۵). کوتوال نے اگر سُنا تو تیرا مُفت میں سر گیا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۳).

دل گیا قوم فروشی کی تمنّا نہ گئی
سر گیا عہدہ و اعزاز کا سودا نہ گیا

(۱۹۰۲ ، سنگ و خشت ، ۳۵).

ہمیں نے روک لیا سر پہ تیشۂ اِلزام
وگرنہ شہر میں کس کس کے سر گئے ہوتے

(۱۹۷۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۱). ۲. **نوبت پڑنا ، سر تُھپنا ، سر پڑنا.**

احوال کوہکن جو سُنا دل کھٹک گیا
خسرو کے سر گئی مرا ماتھا ٹھنک گیا

(۱۸۴۸ ، سخنِ بیمثال ، ۱۸).

یہ مانا کہ سب میرے سر جائے گی
محبت مگر نام کر جائے گی

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۷۰).

مری پر بلا تیرے سر گئی
تری زلفِ ناز بکھر گئی

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۸۱). ۳. **ختم ہونا ، لُٹ جانا ، خرچ ہو جانا.**

مع نیند نیندن آتی نہیں
بوزن کٹھن سر جاتی نہیں

(۱۹۶۲ ، شاہی ، ک ، ۱۹۰).

غلّہ سارا تھی کہاں سر گیا تھا
کہ یک دو وقت کا جزوی رہا تھا

(۱۷۰۵ ، در مجالس ، ۱۰۸). بعضے کہتے ہیں مسافر جو حج یا جہاد کے واسطے نکلا ہے راہ میں اس کے پاس کا خرچ سر گیا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۰۰).

--- جائے (مگر) بات رَہ جائے / نَہ جائے کہاوت.
چاہے آدمی کی جان چلی جائے مگر جو کہہ چکا ہے اس کا پابند رہنا چاہیے.

یہ لُطف ہے کہ یہ سر جائے بات رہ جائے
کہ یہ بھی کام جو ہو ہووے وہ ہتر کی طرح

(۱۷۸۰ ، عشق اورنگ آبادی ، د ، ۳۳۵). راجپوتوں میں جو خیال چلا آتا ہے کہ سر جائے بات نہ جائے اس کی مورت دیکھنی چاہو تو انہیں دیکھو لو. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۵۷).

لوگ ایسے جو کہیں ہوں تو کوئی ہم کو دکھائے
آن بان ایسی کہ سر جائے مگر بات نہ جائے

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۸).

---جُدا کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
سر تن سے اُتارنا ، سر کاٹنا ، جان سے مارنا ، قتل کر دینا.

کیا غرض یہ مرد ہے بے حیا
اگر حکم بانویں کریں سر جُدا

(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۲).

---جُدا ہونا ف م ؛ محاورہ.
سر کا جسم سے الگ ہونا ، سر کٹنا ، جان سے جانا.

غلطاں تھے تن زمیں پہ جُدا اور سر جُدا
زخمی ادھر پڑے تھے جدا اور ادھر جُدا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۶۶).

---جوڑ (---و مج) صف.
مل کر بیٹھنے والا ، میل جول رکھنے والا ، صلاح مشورہ کرنے والا. بہت سے ایرانی النسل اور عربی النسل الفاظ و اسماء نے ہندی بیچاروں سے ... ایسا میل جوڑ بڑھا لیا کہ دونوں کا ایک دوسرے سے جُدا ہونا محال ہو گیا جیسے پلدار ، بچکار ، سمجھدار ، سر جوڑ ، منہ زور وغیرہ. (۱۹۳۰ ، مقالاتِ ماجد ، ۲۶۹).
[سَر + جوڑ (جوڑنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

---جوڑ کے بَیٹْھنا / جوڑْنا محاورہ.
۱. **آپس میں مل کر بیٹھنا ، باہم مشورہ کرنا ، ایکا یا اتفاق کرنا ، باہم ملنا ، میل جول کرنا.**

کھڑے اڑے ہوتے ہیں سر جوڑ جوڑ
کہ ہی کون دیتا ہے یہ بد کے ہوڑ

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۲۷).

رقیبوں سے سر جوڑ بیٹھو ہو کیونکر
ہمیں تو نہیں دیتے تک پاؤں چھونے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۱۵). لڑکیاں لڑکیاں آپس میں سر جوڑے ہوئے صلاحیں کیا کرتی تھیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۰۹). مشورہ کرنا ہمیشہ اچھا ہوتا ہے چنانچہ کُچھ لوگ سر جوڑ کر بیٹھے اور مسئلے کا حل سوچنے لگے. (۱۹۸۷ ، روشنی ، ۸۳). ۲. **جمع ہونا ، اکٹھا ہونا ، کسی کے خلاف سازش کرنا.** سر جوڑ کر بیٹھ گئیں ... بُرائی کرنی شروع کی. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۵۲). ہم نے ایسے قوانین کے ہوتے ہوئے جن کی رُو سے چار کا

سر جوڑ کر بیٹھنا ممنوع ہے ، علی برادران سے سردار پیدا کیے (١٩٣٠ ، ہم اور وہ ، ٦٥).

---جوڑے م ف.
آپس میں ، ایک دوسرے سے مل کر ، باہم مل کر. دونوں میاں بیوی سر جوڑے منجھلی کی بے ترتیبی پر افسوس کر رہے تھے. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٢٦).

---جھاڑ جھاڑ م ف.
سر جھٹکتے ہوئے ، سر ہلا ہلا کر.

وہیں اڑڑا درد سات سر جھاڑ جھاڑ
نہ ہل سک کھڑا ہو رہا جیوں پہاڑ

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٢٣).

---جھاڑ منّھ پہاڑ م ف.
بال بکھرائے ، بغیر کنگھی کیے ، بغیر سنورے ، اُجڑی ہوئی حالت میں. دیکھا کہ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے سر جھاڑ منہ پہاڑ بنائے بیٹھی ہے. (١٨٠٣ ، گل بکاؤلی ، ٨٦) کیسی سر جھاڑ منہ پہاڑ بیٹھی ہے. (١٨٩٦ ، شاہد رعنا ، ٣٢).

بتھراؤ داؤں پیچ اچھل کود دھر پچھاڑ
دیکھو تو اپنی صورتیں سر جھاڑ منہ پہاڑ

(١٩٣٥ ، سنبل و سلاسل ، ٢٩). سر جھاڑ منہ پہاڑ. کھیلا جان پیلا. (١٩٨٧ ، گردش رنگ چمن ، ١٣١).

---جھاڑنا ف م ؛ محاورہ.
١. گردن ہلا کر بالوں کو جھٹکنا ، سر کی دھول وغیرہ صاف کرنا.

جھڑ پھٹ ڈیے سب کدھر کا کدھر
کہ دو چار غوطے کھا جھاڑیا جو سر

(١٦٠٩ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ٢٠). **٢. کنگھی کرنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). **٣. سر جھٹکنا ، تکلیف یا غم کے احساس کو کم کرنا ، تاسف سے سر ہلانا.** ضرب کے صدمے سے گھوڑے نے سر جھاڑا. (١٨٣٦ ، سرور سلطانی ، ١٢٣). اس نے زور سے سر جھٹک کر اس خیال کو دور بھگانے کی کوشش کی. (١٩٨٣ ، اور انسان مر گیا ، ٨٢).

---جُھکانا محاورہ.
١. عاجزی ، انکساری سے گردن نیچی کرنا ، تعظیم و تکریم کرنا.

وہ ختم رسل سرور نامور
فلک جس کے آگے جُھکاتا ہے سر

(١٨١٠ ، شمشیر خانی (ترجمہ) ، ٣).

پوچھو جناب داغ کی ہم سے شرارتیں
کیا سر جُھکائے بیٹھے ہیں حضرت غریب سے

(١٨٨٣ ، آفتاب داغ ، ٨٦). اپنی تیزی اور تندی ختم کر کے سر جُھکا کر چلتا ہے. (١٩٨٣ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ١٤٨).
٢. سجدہ کرنا ، پرستش کرنا ، معبود ماننا.

سر جُھکاتا ہی نہیں ناسخ ہمارے نام کو
ہے یہی اسکی سزا سجدے کرے اصنام کو

(١٨٣١ ، دیوان ناسخ ، ٢ : ١٠٨) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بُتوں کے آگے سر نہیں جُھکایا. (١٩١١ ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ١٨٥). **٣. شرمندگی کا احساس ہونا ، رشک سے سر نیچا کرنا ، شرم سے گردن جُھکا لینا.**

پریوں کی جان جاتی تھی بال اس کی دیکھ کر
طاؤس سر جُھکائے تھے چال اس کی دیکھ کر

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ١٣٥).

یاد آ جاتی ہیں کچھ وصل کی باتیں شاید
جب مجھے دیکھتے ہیں سر کو جُھکا لیتے ہیں

(١٩٠٧ ، دفتر خیال ، ٩١). **٤. مان لینا ، تسلیم کر لینا.** اس کے ہر لفظ اور ہر محاورے کے آگے سب کو سر جُھکانا پڑتا ہے. (١٨٩٣ ، مقدمۂ حالی ، ١٨١). اس کی صداقت کے آگے سر جُھکا دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے. (١٩٢٦ ، غلبۂ روم ، ٣). **٥. دب جانا ، اظہار اطاعت کرنا ، حکم ماننا ، انکساری سے سر خم کرنا ، ہار ماننا.** بڑے بڑے جبّار اور جبروت بادشاہوں کو بھی اس کے سامنے سر جُھکانا پڑتا تھا. (١٩٣٣ ، اردو کی ابتدائی نشو نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ٤). **٦. ماننے پر مجبور کرنا ، عاجز کر دینا ، گردن جُھکوانا.**

کُل زخمیوں کو پیاس میں پانی پلا دیا
اک دم میں سرکشوں کے سروں کو جُھکا دیا

(١٩١٢ ، بیاض شمیم ، ١٣).

میری اک جُنبش سے ہوتا ہے جہاں زیر و زبر
میری سرتابی ثریا کا جُھکا دیتی ہے سر

(١٩٣٣ ، سیف و سبو ، ٣١). **٧. غور و فکر کرنا ، تردّد میں پڑنا.**

جوان مہ جبیں کی لاش پیری میں نہیں اٹھتی
زمیں پر سر جھکائے سید ابرار بیٹھے ہیں

(؟ ، برجیس ، ب (ق) ، ١).

---جُھکنا محاورہ.
سر جُھکانا (رک) کا لازم ، سر نیچا ہونا.

عاشق کی سعادت ہے جو سر اس کا جُھکا ہے
قاتل تری تلوار نہیں بال ہما ہے

(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ١٠٥).

سر جُھک گیا فلک کا یہ اوج زمیں ہوا
خورشید محو حُسن حُسینِ حسیں ہوا

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٩). جب تک میرا دل نہ دُکھے ، مرا سر بھی نہ جُھکے گا. (١٩٣٥ ، دودھ کی قیمت ، ١٦٥).

---چپیک دینا/چپیکنا محاورہ.
ذمے ڈالنا ، سر تھوپ دینا. جس کے سر چاہا چپیک دیا جہاں جی چاہا پٹخ دیا. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٣١). پیر صاحب نے دعا سے اپنی بلا میرے سر چپیکی. (١٩٢٠ ، گرداب حیات ، ٢٤).

---چرا (--- کس ج) صف.
جس کا سر پھٹا ہوا ہو ، زخمی کھوپڑی والا ، زخمی سر والا.

یقیں تقلید میں سر مت پٹک پتھر پہ ، آ بس کر
یہ ممکن ہی نہیں ہر سر چرا فرہاد کو پہنچے

(١٧٥٥ ، یقین ، د ، ٢٤٧)[سر + چرا (چرنا) سے].

۔۔۔چُرانا محاورہ۔
سر کو حریف کی زد سے بچانا ، ایسا پینترا چلنا کہ سر دُشمن کی ضرب سے بچ جائے ، جھکائی دینا ، ڈبکنا ، وار بچا جانا. جہاں پہلوان نے گرز لگایا اُس نے بھی سر چُرایا اور بھاگا. (۱۸۳۷ ، سرورِ سلطانی ، ۸۲)۔

۔۔۔چِر جانا / چِرنا ف مر.
رک : سر پھٹنا ، مراد : عاجز و مجبور ہو جانا.

کیا کوئی زیرِ فلک اُونچا کرے فرقِ غرور
ایک پتھر حادثے کا آ لگا سر چر گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۷)۔

۔۔۔چڑنا محاورہ (قدیم)۔
سر چڑھنا ؛ طاری ہونا ، حاوی ہونا ، ذہن میں سمانا. ہر ایک بات سر چڑتی ، بچیس عادت وہی پڑتی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۰)۔

۔۔۔چڑھا (۔۔۔فت چ) صف (مث : سر چڑھی ا چڑی)۔
مُنھ لگا ، گستاخ ، مغرور ، مُنھ زور. بہت سر چڑی ہے دھگڑ کون لئے پڑی ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۸)۔

ملی تھی خُلد میں عزلت سے کوہ کن کی روح
کہا میں اس کو ارے سر چڑھے یہ کیا تھی ہوس

(۱۷۹۱ ، چمنستانِ شعرا (عزلت) ، ۳۵۲)۔

جب سر چڑھے ہوں ایسے تب عشق کریں سو بھی
جوں توں یہ بلا سر سے فرہاد نے ٹالی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۳)۔

آسماں کے سر چڑھوں کو کون سمجھائے یہ بات
اک زمیں کی بھی ضرورت ہے برائے آسماں

(۱۹۴۹ ، فکرِ جمیل ، ۱۲۳)۔ [سر + چڑھا (چڑھانا (رک) کا حالیۂ تمام)]۔

۔۔۔چڑھا رَکھا ہے فقرہ۔
کچھ روک ٹوک تعلیم و تربیت نہیں ، بیباک کر رکھا ہے (ماخوذ : محاورات ہند ، ۱۰۲)۔

۔۔۔چڑھا کَر / کے پٹک دینا / پٹکنا محاورہ۔
عزت دینے کے بعد ذلیل کرنا ، پہلے توقیر و تکریم کرنا پھر رُسوا کرنا.

خدا کرے کہ ہمیشہ یہ رُوسیاہ رہیں
چڑھا کے سر ہمیں زُلفوں نے خاک پر پٹکا

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۷)۔

سر چڑھا کر دے پٹکنے ہو رسائی کیا کرے
پاؤں میں زنجیر گیسو ہو سرِ اخلاق ہو

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۱۱)۔

۔۔۔چڑھا کَر / کے نظر / نگاہوں سے گرا دینا محاورہ۔
رک : سر چڑھا کے پٹکنا ، عزت دے کر ذلیل کرنا.

ایسے معشوق سے کیا رسم بڑھائے کوئی
سر چڑھا کر جو نگاہوں سے گرا دیتا ہے

(۱۹۰۵ ، جانِ سخن ، ۱۶۰)۔

تجھ سے ہی اُن کے لُطف و غضب کا نہیں شکار
کتنوں کو سر چڑھا کے نظر سے گرا دیا

(۱۹۰۵ ، جانِ سخن ، ۳۳)۔

۔۔۔چڑھا لینا / چڑھانا محاورہ۔
۱. مان کرنا ، چاؤ کرنا ، عزّت افزائی کرنا.

زرد پھیٹا سچ کے تُم نے خُوب جھلکائی بسنت
سر چڑھا کیونکر نہ لی جب اس طرح آئے بسنت

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۵)۔

محمد علی خاں نے تعظیم کر
لیا سر چڑھا تیں تسلیم کر

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۱۳)۔

سر چڑھایا گُل نے شبنم کو تو کیا
رات بھر کی آبرو اچھی نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۲)۔ مرآۃ العروس کو تو لوگوں نے ایسا سر چڑھایا ہے کہ انگریزی ... کشمیری زبانوں میں ... ترجمے کیے ہیں. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۳۵)۔

قربان تیری اٹکھیلیوں کے
خود سر چڑھائے خود مار اُتارے

(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۸۶)۔ ۲. مُنھ لگانا ، بے تکلفی برتنا ؛ گستاخ بنا دینا ، بے ادب بنانا.

یہاں لگ سر چڑھانا ناز کو ظالم جو کُچھ نس تیں
گرہ ابرو سیتی اپنی اُٹھا رکھتا ہے کاکُل پر

(۱۷۸۰ ، گلِ عجائب ، ۱۳۸)۔

کہیں معشوق بھی عاشق کو اپنے سر چڑھاتے ہیں
نہیں دیکھا کہ افشاں مہر کے ماتھے پر اشک ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۵)۔ بچے کو نہ بہت تنبیہ کرنی اچھی نہ بہت سر چڑھانا اچھا. (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ۲ : ۳۳)۔

جو غیروں کو وہ سر چڑھاتے نہ اتنا
تو برہم کبھی اُن کی صحبت نہ ہوتی

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۳۰)۔ مہرہ صاحب کو بخشی غلام محمد نے خوب سر چڑھا رکھا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۲۷)۔ ۳. سر پر رکھنا یا منڈھنا. چاہتا ہوں کہ وفات سے پہلے ... یہ تاج کسی حقدار کے سر چڑھایا جائے. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۱۳)۔ ۴. ذمے عائد کرنا ، سر تھوپنا ، پابند کرنا.

فرشتاں کا نہ تھا پھیرانداں تھا نور سو تیرا
ترے احکام محشر لگ جگت کے سر چڑھایا ہے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۶)۔ ۵. سر قربان کرنا ، سر نذر کرنا.

نذرِ گرو سر چڑھایا کیوں نہ ہوں نازک مزاج
سرگرانی نے کیا ہے پھر سبکدوش ان دنوں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۰۳)۔

طوفِ مشہد کو میں جو آؤں گا
تیغِ قاتل کو سر چڑھاؤں گا

(۱۹۰۰ ، امیر (نور اللغات))۔

۔۔۔چڑھا ہوا ہے فقرہ۔
بڑا اقتدار ، اعتبار ، عزت وغیرہ رکھتا ہے (محاورات ہند ، ۱۰۳)۔

---چڑھ کر/کے بولنا محاورہ۔
۱. **ظاہر کرنے پر مجبور ہونا ، برملا بول پڑنا یا کہہ ڈالنا ؛ بے خوف ہو کر بولنا۔**

قیامت کے دن رنگ لائے وہی
یہ سر چڑھ کے بولے وہاں تو سہی

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۶۳)۔

تلووں سے تو لا کھ ملے یہ خون ہے بولے سر چڑھ کر
آج تلے پڑ جائے لیکن رنگ کسی دن لائے گا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۳۶)۔ یہ مت بھولو کہ آج جو تم اس طرح سر چڑھ کر بول رہی ہو یہ اعتماد تم میں میری وجہ سے ہی پیدا ہوا۔ (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۷)۔ ۲. **بھوت پریت یا جن کا کسی پر مسلط ہو کر ہنکارنا** (فرہنگ آصفیہ)۔

---چڑھ کے مرنا محاورہ۔
کسی کو اپنے خون کا ذمہ دار بنا کے جان دینا ، اپنا خون کسی کے سر تھوپنا یا عائد کرنا۔

سرخ اپنے لہو سے تری دستار کرینگے
آخر کو ہم اس دن ترے سر چڑھ کے مریں گے

(۱۸۰۰ ، طپش (مرزا جان) (فرہنگ آصفیہ))۔

کہا پتنگ نے یہ دار شمع پر چڑھ کر
عجب مزا ہے مرے جو کسی کے سر چڑھ کر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۷)۔

---چڑھ گیا فقرہ۔
بیباک ہو گیا ، ڈرتا نہیں (محاورات ہند ، ۱۲۳)۔

---چڑھنا محاورہ۔
۱. **سر چڑھانا (رک) کا لازم ، بے تکلف ہونا ، بے باک ہونا ، گستاخ ہونا۔**

کہ مت سر چڑے بات ہو سوں کر
ہوا کام بھی سرتے ہوی تل اپر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۳)۔ اب تو بہت سر چڑھا جیا اپنا کام کر (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۶)۔

ڈر نہیں مجکو کسی قاتل کسی خونخوار کا
سر چڑھے مجھ سخت جاں کے منہ پہ ہے تلوار کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۳۳)۔ ۲. (أ) **نزلے ہونا ، سر پڑنا** اگر وہ ہوتا تو یہ بلا اسی کے گلے پڑتی اور اسی کے سر چڑھتی۔ (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۱۵) (أأ) **نمایاں ہونا ، لاگو ہونا ؛ مسلط ہونا ؛ گستاخ ہونا۔**

جو وہ ہوئے سونے وہ بولتا ہے
رقیب اب بھوت ہو کر سر چڑھا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۵)۔

سر چڑھ رہا ہے کال ہویں عاشقوں کے بال
نیچے سے تم یہ بال نمودار مت کرو

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۲)۔ اس نے دیکھا کہ یہ تو کسی طرح باز ہی نہیں آتی جہانگیر کے سر چڑھتے چڑھتے میرے سر چڑھنے لگی۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۶۷)۔ ۳. **مسلط ہونا ، دماغ پر اثرانداز ہونا ، حاوی ہونا۔** شجاعت کا شراب سر چڑیا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۷)۔

سر ہی چڑھا نہیں ہے ہر اک بادہ خوار کے
ہے شیخ شہر یا کوئی جن ہے بڑھا ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۷) اب آگے آگے یہ شخص اور پیچھے پیچھے وہ مرد شہر میں دونوں داخل ہوئے گویا پڑھا جن سر چڑھا تھا۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۷)۔ ۴. **خواہ مخواہ چھیڑ خانی کرنا ، خود سے حملہ کرنا ، بھڑنا ، مقابلہ کرنا۔**

کبھو قاضی سے بہت سر نہ چڑھے رندوں کے
ابھی دستار ہے اے قبلۂ حاجات تئی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۶)۔ جو ذرا بھی سر چڑھے گا منہ کی کھائے گا۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۵)۔ ۵. **لائق احترام ہونا ، معزز ہونا ، قابل عزت ہونا ؛ اترانا ، گھمنڈ کرنا۔** جیسی تو آجکل سر چڑھی ہے ویسی ہی نظروں سے گرے تب میرے دل کی مراد بر آئے۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۹۷)۔ ۶. **سر کے اوپر رکھا جانا ؛ قرضے کا زیادہ ہو جانا ؛ ضد کرنا ، ہٹ کرنا ؛ سوار ہونا ، اوپر چڑھنا** (نوراللغات)۔ ۷. **سر قربان ہونا ، سر قلم ہونا ، سر بھینٹ چڑھنا۔**

سر دیر میں چڑھا نہ شہیدی مآل کار
کہتے تھے ہم نہ چاہ ، بتِ تیغ زن کو تو

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۶۰)۔

---چکٹانا ف م۔
سر کے بالوں کو تیل وغیرہ سے چکنا کرنا ، چپکانا۔

مجھے سودا ہے کیا جو تیل مل کر سر کو چکٹاؤں
تہائی ہوں ابھی تو کیلے بالوں کو نچوڑا ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۸۵)۔

---چکٹنا ف ل۔
سر کے بالوں کا تیل وغیرہ سے چکنا ہو جانا۔ بیوی کیا بتاؤں اگلے جمعہ کو صبح کی نماز خاصی اچھی طرح پڑھی سر چکٹ رہا تھا ، کہنے لگی نہا لوں۔ (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۲۹)۔

---چکرانا محاورہ۔
سر گھومنا ، چکر آنا ، نیم غشی اور ڈگمگاہٹ کی کیفیت جبکہ آس پاس کی چیزیں گھومتی ہوئی محسوس ہوں۔

ناصحا خاموش بس بک بک نہ کر
سر مرا چکرا گیا بہنا گیا

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۰)۔ افراد کی طرح قوموں کے سر چکرانے لگے ہیں اور کوئی ہٹلر ہمیں آ دبوچتا ہے۔ (۱۹۷۵ ، توازن ، ۳۸)۔

---چلا جانا محاورہ۔
درد یا پریشانی وغیرہ کے مارے دماغ کا بوجھل ہونا ، چکرانا ، قابو میں نہ رہنا (فرہنگ آصفیہ)۔

---چمیٹنا محاورہ۔
سر چپکنا ، حوالے کرنا ، سرمنڈھنا۔ اپنی بہن کو خود لوگوں کے سر چمیٹتا ہے۔ (۱۹۲۰ ، اسلامی معاشرت اندلس میں ، ۱۳۲)۔

---چوٹ (---و مج)، (الف) صف.
۱. نہایت بارِ خاطر ، بے حد نا گوار.

ساری پیکل مرے سر چوٹ ہے اب جی میں یہ ہے
کہ بس اک ڈال نگینوں کی ہو ساری پیکل

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۳۸)). ۲. **چوٹ ، لاگ.**

رگِ جاں رہتی ہے مشتاق اسی نشتر کی
شیشۂ دل کو ہے سر چوٹ اسی پتھر کی

(۱۸۶۵ ، ناظم (نوراللغات)). ۳. **خلافِ مرضی ؛ باعثِ نفرت ؛ زہر لگنا ، بُرا لگنا ، موجبِ غضب اور غصّہ ؛ باعثِ نفرت** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). (ب) م ف. **فوراً ، اسی وقت** (ماخوذ : پلیٹس).
[سر + چوٹ (رک)].

---چیرنا ف س ؛ محاورہ.
۱. **سر پھاڑنا ، لڑنا جھگڑنا ، جُوتی پیزار کرنا** (فرہنگِ آصفیہ).
۲. **ہاتھ دھو کر پیچھے پڑنا ، سر ہونا ، زبردستی کرنا.**

فرہاد مر گیا یونہی سر چیر سنگ پر
شیریں کی کندہ کرتی تھی تصویر سنگ پر

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹۵).

کوہکن سر چیرنے سے کام بننے کا نہیں
دیکھ تو جن جینی موج جوئے شیر کو

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۰۰). ۳. **اڑنا ، ضد یا ہٹ کرنا** (فرہنگِ آصفیہ).

---چیرہ ہونا محاورہ (قدیم).
سر پر پگڑی یا دستار ہونا ؛ اعزاز حاصل کرنا ، عزّت ملنا.

اس کے سر چیرۂ مقیشی کا
کیا جھلک اور عجب جھمکارا ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۳). چک بندی میں اسکے سر چیرہ ہے ... ہم قلموں سے چیرہ ہے. (۱۸۳۵ ، ہالی گلاٹ ، ۱۲۹).

---چھپانا محاورہ.
۱. **پناہ لینا ، چھپنا.** جرمنی کے علاقے سے بھاگ کر دوسرے ملکوں میں سر چھپانے کے لیے چلے گئے. (۱۹۵۲ ، امن کے منصوبے ، ۲۴). ۲. **رہنا ، بسنا ، آباد ہونا.** سکون سے محروم ، سر چھپانے کا ٹھکانا نہیں مگر اُن کی زبان پر کبھی حرفِ شکایت نہ آیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۶۸). ۳. **آنچل وغیرہ سے سر ڈھکنا ، سر پر آنچل اوڑھنا.**

سر چھپائیں تو بدن کھلتا ہے
زیست مفلس کی ردا ہو جیسے

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۹۳).

---حاضر ہے فقرہ.
جان دینے میں عذر نہیں ہے (نوراللغات).

---خالی کرنا محاورہ.
۱. **دماغ چاٹ جانا ، غیر ضروری باتوں سے ذہن کو تھکا ڈالنا.**

سر مرا خالی کیا ہے بلبلو چہکار کے
ہمسرِ بادِ بہاری ہے مرا دوش ان دنوں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۰۳). ۲. **سر کھپانا ، سر مغزی کرنا ، بہت زیادہ بولنا.** بہت کچھ سمجھایا اور آدھی رات تک اپنا سر خالی کیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۳۴).

---دبا ڈالنا محاورہ.
ذلیل کرنا (دربائے لطافت ، ۹۲).

---دبانا ف م.
درد یا پریشانی کی حالت میں یا بطورِ خدمت کسی کا سر سہلانا. جب میرے حواس درست ہوئے اور یہ حالت دیکھی گھبرا گیا کبھی سر دباتا کبھی تلوے سہلاتا تھا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۲).

---دکھانا محاورہ.
جُوئیں نکلوانا ، جُوئیں دکھانا (نوراللغات).

---دُکھانا محاورہ.
پریشان کر دینا ، دردِ سر پیدا کر دینا ، اُلجھن میں ڈالنا. بہتر یہ ہے کہ ناحق کیوں سر دکھایا جائے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۲۹).

---دُکھنا ف م.
سر میں درد ہونا ، دماغ ، پیشانی یا کنپٹی میں درد ہونا.

رات دارو پیجیے غیروں میں بے لیت و لعل
یاں سحر سر دکھنے کا ہم سے بہانہ کیجیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۹). میری آواز بیٹھی ہوئی ہے میرا سر دکھتا ہے. (۱۸۹۸ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۲۲).

---دے پٹکنا ف م ؛ محاورہ.
سر کو کسی سخت چیز پر پٹکنا ، تلملانا ، افسوس کرنا.

بدمستی کی تہمت اور ہم رندوں پر
دے پٹکیے اپنے آگے اب کس کا سر

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۳).

---دے دے مارنا ف م ؛ محاورہ.
بے چینی یا درد کی حالت میں بار بار پیشانی کو پٹکنا ، تلملانا ، بہت بے چین ہونا. اس کا عجب حال ہے کہ تیرے اشتیاق میں سر اپنا دے دے مارتا ہے. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۳۴).

---دیکھنا محاورہ.
سر میں سے جوئیں نکالنا وہ ثریا کا سر دیکھ دیا کرتی تھی جس میں بار سال لیکھیں پڑ گئی تھیں. (۱۹۳۲ ، گرہن ، ۹۰).

---دے مارنا محاورہ.
۱. **سر کو کسی سخت چیز پر پٹکنا ، تلملانا ، بہت بے چین ہونا.**

دل کے اوپر بہار میں احوال سخت ہے
دے مارتی ہے باغ میں سر کوں کلی اٹھا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۹).

ساقی کو میرے حال سے گر ہے یہ تغافل
دے ماروں گا اک روز سر اپنا میں سبو سے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۳۳۲). ۲. **کوئی چیز کسی کو غصّہ یا حقارت سے لوٹا دینا.**

خبطِ مذہب ہو خواہ تحفۂ کفر
جس سے پایا اوسی کے سر دے مار
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۳۴).

---- دینا محاورہ.
۱. جان پر کھیل جانا ، جان دے دینا ، سر کٹوا دینا ، قُربان ہو جانا.
پروا کفن کی نئیں مُجھے اے شمعِ بزمِ عاشقاں
تُجھ عشق میں جو سر دیا اس کوں کفن سوں کیا غرض
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۱).
جانباز تو لاکھوں ہی سر دینے کو حاضر ہیں
آلودہ وہی خُوں سے شمشیر نہیں کرتا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۳).
کُوے اُلفت میں قدم رکھ کے یہ سمجھا فرہاد
قلب یہ قلعہ ہے بے سر دیے سر کیا ہو گا
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۳۹).
مجھ سے وہ کہتے ہیں تُو اپنے کو برباد نہ کر
سر نہ دے رنج نہ لے دل نہ لگا یاد نہ کر
(۱۹۲۶ ، طُوفانِ نوح ، ۳۸).
دشتِ بے محبت میں تشنہ لب یہ کہتے ہیں
سارے شہسواروں میں کون اب کے سر دے گا
(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۶۳). **۲. سر جُھکانا ، خوشامد کرنا ، اظہارِ اطاعت کرنا.**
قلم حکم میں اس کے سر دیتا ہے
قدم کی جاگے پر او سر کیتا ہے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۰). **۳. داخل ، شامل یا شریک ہونا.** اپنو سب یک مقصود پاے ، کُتّا ہی اس کام میں سر دیا ہور اس مراتب کوں اپڑیا.(۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۰۹). **۴. سر اندر رکھنا ، سر داخل کرنا ، تاش یا گنجفہ کے ہر داؤ میں پہلا پتا چلنا** (نوراللغات).

---- دیواروں سے ٹکرانا ف س ؛ محاورہ.
دیواروں پر سر دے مارنا ، نہایت بے چین ہونا ، بہت گھبرانا.
جب تری فرقت میں گھبراتے ہیں ہم
سر کو دیواروں سے ٹکراتے ہیں ہم
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۸۶).
گیتوں سے جب بھر جاتا ہوں گانے لگتا ہوں
دیواروں سے اپنا سر ٹکرانے لگتا ہوں
(۱۹۸۷ ، آدھے سیارے پر ، ۱۲۳).

---- دَھرا (---فت دھ) امذ (امث : سر دھری).
کسی کُنبے ، کانو ، جماعت یا قوم کا بڑا بُوڑھا ، مُرَبّی ، سربراہ ، رہنما ، سرپرست ، نگراں. مصر کی حالت اضطراب میں تھی کوئی سردھرا نہ تھا. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۷). بچوں پر مُصیبت وہاں آتی ہے جہاں کوئی سر دھرا نہیں ہوتا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۹۱). یہ گروہ اس آواز پر اس طرح دوڑا جیسے کسی بن سری فوج کو کوئی سردھرا ہو جائے گا.(۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۶۳). ان ہی کے ظلموں سے تو میں اب نکاح کر رہی ہوں کہ میرا کوئی سر دھرا پیدا ہو جائے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۳۴). محلے والے ان کو اپنا سردھرا سمجھتے تھے.(۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۲۳۹).[سر + دھرا (دھرنا (رک) کا حالیۂ تمام)].

---- دھرنا ف س ؛ محاورہ.
۱. پیشانی کو زمین یا کسی چیز پر ٹکانا یا رکھنا ، اظہارِ اطاعت کے طور پر عاجزی کرنا.
دیں آ کو خفِ شاہ کوں کورنش کیا
ادب سات پت جوڑ سر بھی دھریا
(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۱۲۰).
آدم کے انگے نہ سردھرے او
اس گیان کوں سب سرن کرے او
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵).
منہ دیکھ لے ترا رُخِ روشن گر آفتاب
سر اپنا تیرے پاؤں پر دیوے دھر آفتاب
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیشی (آغا جان دہلوی) ، ۳۹). **۲. اقدام کرنا ، بڑھنا ، عزم کرنا ، ہمّت کرنا.**
سچے عشق کا پنتھ مشکل بہت
دھرے سیر بلا پر تو کامل بہت
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۹). **۳. (کوئی بات) ذمے لگانا یا لینا ، عائد کرنا یا قبول کرنا.** وہ اس کا خُون بہا جو اس کے سر دھرا جاوے پُورا دیدے.(۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۲۹۴). سرسیّد نے کالج کے عشق میں اتنے کام اپنے سر دھر لیے تھے کہ ایک آدمی کا ان سے عہدہ برآ ہونا سخت دشوار ہے. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲۹۵).

---- دَھرُو (---فت دھ ، مج نیز مع) امذ.
رک : **سر دھرا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [سر + دھر (دھرنا سے امر) + و ، لاحقۂ فاعلی].

---- دھڑ سے جُدا ہونا ف س.
رک : سر تن سے جُدا ہونا ، سر کٹنا.
دل میں ہے کہ میخانے میں یہ حال ہو اپنا
سر دھڑ سے جدا ہو تری بھٹی پہ تڑپتا
(۱۸۹۷ ، خانۂ خُمار ، ۳۰).

---- دھڑ کی بازی لگانا محاورہ.
۱. جان پر کھیل جانا ، خود کو قُربان کر دینا. ہم علمِ بغاوت بلند کریں گے اور سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکماء (ترجمہ) ، ۱۴۴). کیتنا بے جگرا تھا سر دھڑ کی بازی لگانے پہ تیار رہتا تھا. (۱۹۸۶ ، خیمے سے دور ، ۲۰). **۲. سخت محنت کرنا ، جان توڑ کوشش کرنا.** علم حاصل کر جس طرح اُس وحشی گیانی نے سر دھڑ کی بازی لگا کر علم حاصل کیا اور اسے عام کیا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۵).

---- دُھن کے رہ جانا محاورہ.
سخت افسوس کرنا ، تلملانا ، اضطراری کیفیت میں سر جھٹکنا.

بیٹنے کو تیرے غیر سے ہم سُن کے رہ گیے
دیکھا جو اپنی آنکھوں تو سر دُھن کے رہ گیے
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٣١).

مُشتاقِ دید جو تھے وہ سر دُھن کے رہ گئے
سُن سُن کی اک صدا تھی جسے سُن کے رہ گئے
(١٩٣٣ ، عروج (دولھا صاحب) ، عروجِ سخن ، ٢٣٧).

۔۔۔ دُھننا محاورہ.
١. **بہت افسوس کرنا ، رنج کرنا ، تلملانا ، پچھتانا ، ماتم کرنا.**

بازاں ام سلیمہ سن
ایکم ہو رہی سر دھن
(١٥٠٣ ، نوسرہار ، ٣٠).

لویو سونپہ سے ہلوکتا بکراس
آیا دھونتا سر اپنا خیمہ پاس
(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢١٣). اُس نے سُنتے ہی انگلی دانتوں سے کاٹی ، اور سر دھن کر بولا کہ شاید تیری اجل تجھ کو لے آئی ہے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٢٠٢). کسی کا کیا مطلب کہ ... ان کے حال غمناک پر سر دھنے. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٣)

گر اپنی بُرائیاں سنے گا
ہو کر آزردہ سر دھنے گا
(١٩٢٨ ، تنظیم الحیات ، ٦٢). ٢. **مزے میں آ کر جھومنا ، لُطف میں سر ہلانا ، وجد کرنا ، سرشار ہونا.** بہُت لے ، پر معرفت لے ، سر دھن کر کہا کہ عقل کا منع پر حق بہت ہے (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٥٩).

باتیں ہماری یاد رہیں پھر باتیں ایسی نہ سنیے گا
پڑھتے کسو کو سنیے گا تو دیر تلک سر دھنیے گا
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٣٧).

نالۂ دل کی جرس ایک نشانی سمجھو
سر دھنا کرتا ہے اکثر وہ مری تانوں پر
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٣٨٥). سید مہدی علی خاں کی تحریروں پر بھی لوگ سر دھنتے (١٩٠١ ، حیاتِ جاوید ، ١٢٧). حکیم صاحب ... خوش گفتاری کا مظاہرہ کرتے اور میں سر دھنتا رہتا. (١٩٧٩ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ٣٥٨). ٣. **بہت کوشش کرنا ، مغز زنی کرنا ، سر کھپانا.**

جتا باپ کہہ کہہ سنجے سر دُھنیا
سو اس باپ کی بات میں نیں سُنیا
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٥٦).

ہوا پینار باپ اس کا قفارا
حکیموں نے دھنا سر ہاتھ مارا
(١٧٩١ ، الف لیلہ ، نومنظوم ، ٣ : ٧١٣) ٤. **قہر و غضب یا حسرت و افسوس میں سر ہلانا یا جھٹکنا ، جھلانا.** عشق بادشاہ ... یو واقعہ سنیا غصے تے سر دھنیا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٢٦). جس دھیان میں تھے اوسی میں گوتھے رہتا اور گھڑی گھڑی کچھ کچھ سوچ سوچ سر دھنتا. (١٨٠٣ ، رانی کیتکی ، ١٣). لوگ ... دیوانہ کی طرح سر دھنتے اور بکے جتے ہیں اور میں ذرا بھی مخاطب نہیں ہوتی. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ١ : ٦٩). ٥. **کمال فکر کرنا.**

شامِ غربت کسے اس زُلف نے دکھائی ہے
اپنا سر دھنتے ہیں یاوانِ وطن کیا باعث
(١٨٧٣ ، کلیات قدر ، ١٦٩).

۔۔۔ دَھنوانا محاورہ.
رنج میں مُبتلا کرنا ، ماتم کرنے پر آمادہ یا مجبور کرنا.

او چراغِ حُسن سوزِ غم ترا فُرقت کی شب
شمع ساں بزمِ جہاں میں سر مجھے دُھنوائے گا
(١٨٩٥ ، خزینۂ خیال ، ٢٩).

۔۔۔ دُھنی کَرنا محاورہ (قدیم).
رک : سر دھننا ، بہت کوشش کرنا.

دنی لئیں کو سکلا نے ادب یلغار کر دوڑیا اپس
اچھنے اپس سا سر دھنی کرنا نہ کر او بے سری
(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ١٠٣).

۔۔۔ دُھوپ میں سَفید کَرنا محاورہ.
معمر ہونے کی باوجود ناتجربہ کار ہونا.

کیا کیا ہے دھوپ میں بالدی نے سر اپنا سفید
آج تک آیا نہ شیریں کو پکانا کھیر کا
(١٨٧٩ ، جان صاحب ، د ، ١٢٦).

۔۔۔ دھونا ف م.
بالوں کو صابن سے صاف کرنا ، نکھارنا.

پوشاک نہ بدلوں گی نہ سر دھوؤں گی بابا
جلنے میں بھی چہلم کی طرح روؤں گی بابا
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ١٠).

۔۔۔ ڈال دینا/ڈالنا محاورہ.
١. **ذمے کرنا ، ذمہ دار بنا دینا ، سونپنا.** اے خدائے تعالیٰ میں زندگی راحت میں بسر کرنے والا یہ کیسا غم میرے سر ڈالا. (١٨٩٧ ، چندراولی ، ١٨). سب اسی طرف ازخود ٹوٹ پڑتے ہیں نہ کہ واویلا کر کے کسی چیز کو کسی کے سر ڈالنا. (١٩١٠ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ٣٨). انہوں نے سارا الزام محکمۂ آثارِ قدیمہ کے سر ڈال دیا. (١٩٨٣ ، زمیں اور فلک اور ، ١٠٦). ٢. **سر کو جُھکا لینا (عاجزی خوف یا غم کی وجہ سے) ؛ ہار ماننا.**

تھے زمزمہ خواں جو کود کے چند
سر ڈالے ہوئے زبیمِ الخوند
(١٨١٣ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ٩).

بالیں ہمہ جان و لشکر و زر
سر ڈال دیے ہیں تم نے یکسر
(١٨٨٢ ، مادرِ ہند ، ٢١).

غُصّہ نہ چلا رہبو خُدا ساز کے آگے
سر ڈال دیا کفر نے اعجاز کے آگے
(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ٢ : ١١٢). ایوب استاد کی بات کو سمجھ گئے تو سر ڈال کر خاموش ہو گئے. (١٩٨٥ ، روشنی ، ٣٦). ٣. **سر رکھنا.** سسکتے ہوئے اماں ہی کی گود میں اپنا سر ڈال دیا. (١٩٨٧ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ٥٩).

---ڈوب (---و مع) (الف) صف.
۱. **مکمل بھیگا ہوا ، شرابور ، سر سے پانو تک غرق ، غرقاب.**

تلوار کس کے خُون میں سر ڈوب ہے تری
یہ کس اجل رسیدہ کے گھر پر ستم ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰).

تلواریں کھنچیں زِیر میں سر ڈوب یکایک
لشکر سے بڑھے فوج کے سر کوب یکایک

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۰). ۲. (کنایۃً) **پیوست ، چبھا ہوا**

جب آنکھ اٹھا دیکھا اس چشم ستمگر کو
سب تیر مژہ دل میں سر ڈوب نظر آئے

(۱۸۷۶ ، میر حسن ، د ، ۱۳۰). ۳. **ڈوبنے کے لیے کافی پانی** (پلیٹس). (ب) امذ. **سر سے اونچا پانی ؛ وہ جو کسی کیفیت میں محو ہو ؛ وہ جو کسی رنگ میں ڈوبی ہو (چیز وغیرہ)** (پلیٹس ، جامع اللغات). [سر + ڈوب (ڈوبنا (رک) کا حالیۂ نا تمام)].

---ڈولی پانو/ پاوں کہار آئیں بیوی نو بہار کہاوت.
ذراسی دیر کے لیے آ کر فوراً چلے جانے کے موقع پر مستعمل.
دیکھنا سر ڈولی پاوں کہار آئیں بیوی نوبہار. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر، ۸۵).

---ڈھانپنا ف م.
سر پر کپڑا ڈالنا ، سر کو ڈھک لینا. سکارف اتار کر اس سے سر ڈھانپ لیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۷۱).

---ڈھانکنا محاورہ.
۱. **ازالۂ بکارت کرنا ، جماع کرنا (دوشیزہ کے ساتھ) ، زنا بالجبر کرنا ، کنوارپن ختم کرنا.**

جُھاوَں واعظو کیا ہے پڑی ہے میری کُھٹی میں
وہ میخوار ازل ہوں دخت رز کا جس نے سر ڈھانکا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱). دیہات کی ایک کمسن طوائف کا سر ڈھانکا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۳). ۲. **سر پر دوپٹہ ڈالنا یا لینا.** بیٹی سر ڈھکو دونوں وقت مل رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۳۷). ۳. **دستگیری کرنا ، مدد کرنا ، اعانت کرنا.**

تیرے الطاف نے دنیا کا کُھلا سر ڈھانکا
فرق عالم کا لیے دامن اخلاق ہے تو

(۱۹۰۱ ، نذرِ خدا ، ۱۰۲).

---ڈھکا (---فت ڈھ) صف.
زانی.

میم صاحب کہے پڑی اے جان
سر ڈھکا کیوں یہ ٹھہرے کونسل میں

(۱۹۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۶۳). [سر + ڈھکا (ڈھکنا (رک) کا فعل ماضی)].

---ڈھکا جانا محاورہ.
ازالۂ بکارت ہونا ، جماع ہونا ، زنا بالجبر ہونا (پلیٹس).

---ڈھکائی (---فت ڈھ) امث.
ازالۂ بکارت ، عصمت دری ، زنا. اب تو زہرہ کی سر ڈھکائی کے تین ہزار ملتے ہیں تُم راضی کیوں نہیں ہوتیں. (۱۹۳۶ ، بیسوا ، ۶۴).
[سر ڈھکا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---ڈھکنا محاورہ.
رک : سر ڈھانکنا ، جماع کرنا (پلیٹس).

---ڈھکوانا محاورہ.
جماع کروانا ، زنا کروانا. کُھلی ہوئی بات ہے اوروں سے سر ڈھکوا لیا ، نام میرا کیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۵۲).

---ڈھکی (---فت ڈھ) امث.
نکاح ، شب زفاف.

بن سر ڈھکی ہوئے تجھے کیا چاہیے بھلا
ہوئے ہے لُد یہ اس اٹھتے آنچل کی اوڑھنی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۲). سر ڈھکی ... اس کے معنی لکھے ہیں شبِ زفاف. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۲۱۶). [سر + ڈھکی (ڈھکنا (رک) کا حالیۂ تمام)].

---ڈھلکانا ف م.
گردن ڈال دینا ، سر جھکا لینا. بچے غنودگی کے عالم میں سر ڈھلکائے لٹک رہے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۱۹).

---رَکھنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **سر ٹیکنا (کسی چیز یا جگہ پر).**
زوجِ زہرا کے یہ سُخن سُن کر رکھ لیا سر حیا سے زانو پر
(۱۸۳۳ ، مظہر العجائب ، ۱۶۲).

سر رکھ کے ہم بھی رات کے پتھر پہ سو گئے
ہم کو بھی راس آیا نہ تیشہ وفاؤں کا

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۹). ۲. **تہمت ڈالنا ، عائد کرنا.** آپ نے تو سارا الزام عورتوں ہی کے سر رکھ دیا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۳۲). ۳. **اطاعت کے جذبے سے جھکنا ، اطاعت کرنا ، ماننا.** جبکوئی میری بات میں سر رکھے ہیں میں انوکا ہوں. (۱۹۲۸ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۲۱). ۴. **پناہ لینا ، ٹھکانا کرنا ، سر چھپانا.** ایک غریب مسافر کے لیے کہیں سر رکھنے کی جگہ نہیں. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۲۳۹).

---رَگڑنا محاورہ.
بہت سجدے کرنا ، اطاعت میں سر جُھکانا.

بسکہ سر رگڑا کیا میں آستانِ یار پر
ماہِ نو کی طرح صرف سجدہ پیشانی ہوئی

(۱۸۳۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۶۷). اس بیت الحرام کی شان و شوکت دیکھی ہے جہاں روم کے قیصر اور چین کے خاقان خاک پر سر رگڑتے اور زمین پر بیٹھتے تھے. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۲۲). زاہد شب بیدار مسجد کے حُجرے میں تہجد ادا کرکے مُصلّے کے اوپر سجدے میں پڑا ہے ماتھے پر گھٹا پڑ گیا مگر سر رگڑے جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۳).

---رَنگنا محاورہ.
۱. **کھوپڑی پھاڑنا ، سر لہو لہان کر دینا.** جہاں ، کوہ سلطانوں کے

سر رنگے اور ان سے جیل خانے بھرے جا رہے ہیں. (١٩٢٥، اسلامی ا کھاڑا ، ١٠١). ٢. سر پر مہندی یا وسمہ لگانا (ماخوذ : جامع اللغات).

---رَہنا ف ل ؛ محاورہ.

١. ذمے ہونا ، ذات سے مخصوص ہونا ، سر تھپنا. جس طرح اس سے پہلے ان کا بار ہمارے سر رہا ہے اس سے بعد بھی رہے گا. (١٩١٩ ، جوہانے حق ، ٢ : ٢٠٢). کھانا ملک بہادر خاں صاحب کے سر رہا (١٩٣٣ ، سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر ، ١٩٤). ٢. **جان سلامت رہنا ، زندہ رہنا.** ہم تم دونوں مل کے کسی اور دیس کو نکل چلیں جو ہو نی سو ہو سر رہتا رہے جاتا جائے. (١٨٠٣ ، رانی کیتکی ، ١٠٩). ٣. **کسی کام کے پیچھے پڑے رہنا، کسی کام سے لگا رہنا ، چمٹا رہنا ؛ نہایت کوشش کرنا ، رات دن** کوشش میں رہنا (فرہنگ آصفیہ).

---زانُو پَہ دَھرا ہونا محاورہ.

نہایت رنج و فکر ہونا ، پریشانی ہونا.

ہوا جب غم سے یوں بے حس ، تو غم کیا سر کے کٹنے کا
نہ ہوتا گر جُدا تن سے ، تو زانُو پر دھرا ہوتا
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٦٠).

---زِبُوں ہونا محاورہ (قدیم).

ہار جانا ، شکست کھانا ، ہار مان لینا.

جس سے یہ شخص سر زِبُوں ہو گا
اس سے حیدر بھی سر نگوں ہو گا
(١٨٣٣ ، مظہرالعجائب ، ١١٤).

---سَجدوں میں مَن بَدیوں میں کہاوت.

بظاہر نیک بباطن بد ، اس موقع پر مستعمل جب کہ بظاہر کوئی بڑا نیک بنے مگر دل میں خباثت بھری ہو. للچائی ہوئی نگاہیں سب پر جمی ہوئی ہیں میہینے برابر بٹ رہے ہیں تمہاری تو وہی مثل ہوئی سر سجدوں میں من بدیوں میں. (١٩٢٦ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ١١ ، ١٠ : ١٩).

---سَفید ہونا ف ل.

سر کے بالوں کا پک جانا یا سفید ہو جانا ، بڑھاپا آ جانا ، بوڑھا ہو جانا.

لحد میں گرے جب ہوا سر سفید
پڑی دھوپ ایسی کہ تیورا گئے
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٩١). پیش ازیں کہ اس کو علم میں اس قدر سرمایہ حاصل ہو جائے جس سے وہ مزہ لینے لگے اس کا سر سفید ہو جاتا ہے. (١٨٧٢ ، عقل و شعور ، ٢٣).

---سُکھانا محاورہ.

سر کے بالوں کی نمی دُور کرنے کے لیے سر جھٹکنا یا تولیے وغیرہ سے رگڑنا.

وہ بال جاں ہوا ہمارے ٹھہرنا پھر تو کوٹھے پر
مجھے جب بھی تنہا کر سر سکھانا تیرا یاد آیا
(١٨٠٥ ، دیوان بیختہ ، ٣٠).

یہ تیغ شاہ کے جوہر سے آب میں ہے عیاں
کہ سر سکھاتی ہے کوئی پری نہائے ہوئے
(١٩١٢ ، شمیم ، مجموعۂ سلام ، ٢٣).

---سَلامَت تو پَگڑی پَچاس کہاوت.

جیتے رہو تو بہت کچھ مل رہے گا زندگی چاہیے ساز و سامان بھی مل جائے گا ایسے موقع پر کہتے ہیں جب کسی کو جان بچانے کے لیے آن کنوا لی پڑے (جامع الامثال).

---سَلامَت ہونا محاورہ.

جیتا رہنا ، زندہ موجود ہونا ، زندگی باقی ہونا.

گیا مال اسباب تو کیا ہوا
جو سر ہے سلامت تو پھر آوے گا
(١٩٣٩ ، خاورنامہ ، ١٠٦).

حباب آسا ہوائے عشق جانے کی نہیں سر سے
جنوں عشق باقی ہے جو اپنا سر سلامت ہے
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٣٣).

---سَہرا باندْھنا محاورہ.

کسی کام یا بات کو کسی سے مخصوص کرنا یا جواز بنانا ، سبب ٹھہرانا. جو لوگ اسلام پر الزام رکھتے ہیں کہ اس میں عورتوں کی حمایت نہیں اور عورتوں کی عزت کا سہرا خواہ مخواہ دوسروں کے سر باندھ دیتے ہیں. وہ اسلام کا غور سے مطالعہ کریں. (١٩٠٩ ، زیور اسلام ، ٤٠). اہل یورپ نے یہ سمجھ کر کہ کم از کم مسلمان ایک میدان میں تو پیچھے ہٹے ... چارلس مارٹل کے سر سہرا باندھ دیا. (١٩٦٤ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٣٣٩).

---سَہرا بَندْھنا محاورہ.

سر سہرا باندھنا (رک) کا لازم. اس میں شک نہیں کہ صلح کا سہرا ١٩١٨ء کے سر بندھ گیا. (١٩٢٩ ، شرر ، مضامین ، ١ ، ٢ : ١٥٦). غلام بن کر نکا تو قلب ہند میں ایک عظیم الشان اسلامی سلطنت کے استحکام و استواری کا اس کے سر سہرا بندھ گیا (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٤٣).

---سَہرا رَہنا/ہونا محاورہ.

١. **(دارو مدار یا انحصار ہونا کسی پر کسی بات کا) ؛ درستی یا سر انجام موقوف ہونا (کسی کام کا).** لہرے کے سر سہرا ، تی عزت تیرا ، جیکچھ دلاے سو دلا ، دلاور لوگ ملا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٣٤).

بڑا میرا کیا ہے سب ہے اللّٰہ کیرا
سارے بندے اوسکے نبی کے سر سہرا
(١٧١٢ ، جنگ نامہ ، امین الدین ثانی ، ٧٠).

بنا کس دن نہ مجنوں میں یہ رشتہ رگ جاں کا
جنوں تیرے ہی سر سہرا رہا تار گریباں کا
(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ١٦).

عروس نظم کو بخت زلیخا میں نے بخشا ہے
مرے سر کیوں نہ اے شائق سخن گوئی کا سہرا ہو
(١٩١٠ ، کلیات شائق ، ٢٠٩). وہ فضیلت جو موجد کے حصے

کی بات ہوتی ہے اس کا سہرا صفی کے سر ہے۔ (۱۹۵۳ء ، دیوانِ صفی (مقدمہ) ، ۲۵)۔ ۲. کامیابی حاصل ہونا ، سرداری ہونا ، عزت ، افتخار.

خوش ہو اے بخت کہ ہے آج ترے سر سہرا
باندھ شہزادے جواں بخت کے سر پر سہرا

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۳۲۵)۔ گل چیں نکال دیا ، اوّلیت میں قبولیت کے ساتھ صرف گلکدۂ ریاض کے سر سہرا رہا.(۱۹۳۶ء ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۶۳)۔

---سہلا کر / کے بھیجا کھانا محاورہ.
رک : سر سہلانا بھیجا کھانا۔ انگریز سر سہلا کر بھیجا کھانے والے ہیں.(۱۸۹۳ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۳۲)۔ بری چگ فانوجی بندۂ غرض سر سہلا کر بھیجا کھانا جن کا دستور۔ (۱۹۲۶ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۱ : ۹)۔

---سہلانا محاورہ.
۱. چندیا پر ہاتھ پھیر کر خوشامد یا تسلّی کی باتیں کرنا ، للّو پتّو کرنا ، بے جا تعریف کرنا ، چمکارنا ، پُچکارنا.

مُقابل بیٹھ کر میرے مجھے باتوں ہی میں بہلا
مرا دل لے گیا ححّام کا سر کے تئیں سہلا

(۱۷۵۴ء ، مخزن نکات (دانا ، فضل علی) ، ۳۰).ادھر یہ دوست بن کر سر سہلاتے ہو کہ جانے دیجیے ... ان کو مارنے دیجیے . (۱۹۲۰ء ، برید فرنگ ، ۱۲۲)۔ ۲.شرمندہ ہونا ، پشیمان ہونا ، نادم ہونا. اخباروں نے وہ گوشمالی کی کہ سرکار دولت مدار کے افسر سر سہلاتے رہ گئے۔ (۱۹۶۶ء ، سرگزشت ، ۱۷)۔ ۳. سر پر چوٹ یا چپت لگانا. فوجدار نے جھلا کر ایک لکڑی سے ان کا سر سہلا دیا. (۱۸۹۲ء ، خُدائی فوجدار ، ۲ : ۶۳)۔ ۴. رنج و تکلیف اٹھانا ، دُکھ برداشت کرنا. بعض قومیں سر سہلاتی ہوئی آئیں اور ... اپنے تئیں آباد کیا ۔ (۱۹۷۰ء ، تاریخ ہندوستان ، ۴: ۳۱۳)۔

---سہلانا بھیجا کھانا محاورہ.
دوست بن کر نقصان پہنچانا ، دوستی کے پردے میں دُشمنی کرنا .

راحت پہنچی تک تم سے تو رنج اٹھایا برسوں تک
سر سہلاتے ہو جو کبھی تو بھیجا بھی کھا جاتے ہو

(۱۸۱۰ء ، میر ک ، ۲۵۳)۔ یہ ہیں میٹھی چھری زہر کی بجھی سر سہلائیں بھیجا کھائیں . (۱۸۸۸ء ، ابن الوقت ، ۱۳۹)۔ ساماٹیں نمک حرام اپنے مطلب کی غلام خوب سر سہلایا بھیجا کھایا. (۱۹۰۸ء ، عبیر ہندی ، ۳۰)۔

---سہلاؤں بھیجا کھاؤں کہاوت.
دوست بن کر نقصان پہنچانے والے کی نسبت کہتے ہیں.

سوکن کی تو حالت یہ ہے
سر سہلاؤں بھیجا کھاؤں

(۱۸۷۱ء ، عبیر ہندی ، ۳۰)۔ موئی نِپٹی عورت بس روٹیاں توڑنے کی ہوتی ہے جو جٹوریں میں سر سہلاؤں بھیجا کھاؤں کی مصداق ہے۔ (۱۹۱۱ء ، نشاطِ عمر ، ۲۰۵)۔ وہ سر سہلاؤں بھیجا کھاؤں کے اصول پر کاربند تھیں۔ (۱۹۷۶ء ، آس ، ۲۰۹۰)۔

---سہلاویں ادھلائیں بھیجا کھائیں کہاوت.
دوستی کے پردے میں دُشمنی کرتا ہے (جامع الامثال).

---سہلائے بھیجا کھائے کہاوت.
دوستی کے پردے میں نقصان پہنچانے والے کی نسبت کہتے ہیں.

منہ پر تو اُلفت کی باتیں دل میں ظُلم کی ٹھت ہے
سر سہلائے بھیجا کھائے ظالم کی یہ عادت ہے

(۱۹۲۵ء ، شوق قدوائی ، د ، ۱۴۰)۔

---سے م ف.
۱. کمالِ تعظیم ، اعترافِ عظمت یا ادب کے ساتھ.

ہوں وہ دیوانہ اگر گھر سے نہ باہر نکلوں
خود قدم لینے کو سر سے چلی آئے غربت

(۱۸۷۰ء ، چمنستانِ جوش ، ۳۳)۔ ۲. رضا و رغبت سے ، بڑی خوشی کے ساتھ ، بسر و چشم . کیوں نہ آؤں گا ، سر سے آؤں گا ، آنکھوں سے آؤں گا. (۱۸۸۳ء ، دربارِ اکبری ، ۶۳۸)۔

---سے اُتارنا محاورہ.
۱. وارنا ، قُربان کرنا ، سر کے چاروں طرف پھیر کر صدقے کر دینا.

تکتا ہے پھاڑ پھاڑ کے آنکھیں وہ رات کو
چاندی کا اپنے سر سے مری جاں اُتار چاند

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۸۵)۔ سکھ پال سے اُترتے ہی جڑچڑ بلائیں لیں ، سر سے اُتارا. (۱۸۹۰ء ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۶۸)۔

اپنے ہی پہ قُربان کیا آپ نے اس کو
دشمن کا اُتارا نہ اُتارا مرے سر سے

(۱۹۰۵ء ، یادگارِ داغ ، ۱۳۳)۔ ۲. خوف ، وحشت یا آسیب وغیرہ دور کرنا.

ہم اپنے سر سے یہ وحشت کا جن اُتاریں گے
کسی کے سر کا اگر ہاتھ آ گیا تعویذ

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۸۸)۔ ۳. نجات دِلانا ، مُصیبت دُور کرنا. یہ تمہارا ہی بندہ ہے اب تم ہی اسے ہمارے سر سے اُتارو. (۱۹۸۵ء ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۰۱)۔

---سے اُترنا محاورہ.
آسیب یا وحشت کا اثر زائل ہونا ، خوف و وہم دُور ہونا.

پریاں بھی میں نے سر سے اُتروائیں بارہا
اُترا نہ سر سے زُلف کا سایہ کسی طرح

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۸۲)۔

نہ کم ہوتا تھا سودا زلفِ مُشکیں پری رُو کا
بہت افسوں گری کی جب یہ جن اُترا مرے سر سے

(۱۸۷۰ء ، چمنستانِ جوش ، ۱۶۳)۔

---سے اُتروانا محاورہ.
کسی سے بُھوت یا آسیب کا سایہ دُور کروانا.

پریاں بھی میں نے سر سے اُتروائیں بارہا
اُترا نہ سر سے زُلف کا سایہ کسی طرح

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۸۲)۔

---سے اُترے بال ، گُو میں جاؤ یا مُوت میں کہاوت.
جس بات کو چھوڑ دیا پھر اُس سے کیا تعلق وہ بُرا ہے یا اچھا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سے اُٹھنا ف ل.
بلند ہونا ، اونچا ہونا ، زور و شور سے اُٹھنا.

یا یوسیٔ ساحل کے سِوا اور بلا کیا
اُٹھنے کو تو دریا میں بہت سر سے اُٹھی موج

(۱۸۹۲ ، وحید الٰہ آبادی ، انتخابِ وحید ، ۳۷).

---سے آسیب اُتارنا محاورہ.
بھوت پریت کا کلام کے زور سے اُتارنا ؛ خوف و وہم دُور کرنا ؛ غصّہ دور کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---سے آفت ٹالنا محاورہ.
مُصیبت دور کرنا ، مُشکل سے نجات حاصل کرنا.

زُلفوں کے پھندوں سے نکلے
ٹالی سر سے آفت کیسی

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۹).

---سے باہر ہونا محاورہ.
بے قابو ہونا ، ظاہر ہونا.

سینہ شیشہ ہو گیا اور قلب ساغر ہو گیا
نشّۂ اُلفت ہمارے سر سے باہر ہو گیا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۱۱).

---سے بَلا ٹالنا محاورہ.
مُشکل سے نجات حاصل کرنا ، کوئی کام بے دلی سے کرنا.

وہ اُلجھن نہیں اب وہ سودا نہیں
بَلا زُلف کی سر سے ٹالی ہوئی ہے

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۳۰). کام کو اپنا کام سمجھ کے کرو اُوپری دل سے نہ کرو نہ اس طرح کرو کہ معلوم ہو کہ سر سے بلا ٹال دی. (۱۹۰۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۳).

---سے بَلا ٹلنا محاورہ.
مُصیبت دور ہونا ، آفت ٹلنا ، پریشانی سے نجات ملنا.

ٹلی نہ ہجر کی شب کی بلا مرے سر سے
اُٹھی لائی کہاں سے یہ پائیداری رات

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۸۰).

ہوئی دوا بھی لکھے عالموں نے بھی تعویذ
ٹلی نہ سر سے ہمارے بلائے دردِ جگر

(۱۸۸۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۳۳).

---سے بوجھ اُتارنا محاورہ.
فرض یا ذمہ داری سے سبکدوشی حاصل کرنا یا کرانا ، ذمے داریاں ہٹا لینا ، دفع الوقتی کرنا.

لایا رنگیں کو نہ ساتھ اپنے کہ آیا پیغام
سر سے اک بوجھ سا یہ تو نے اُتارا نکا

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۲۳)).

احسان زمانے کے بہت تھے مرے سر پر
قاتل نے بڑا بوجھ اُتارا مرے سر سے

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۷۹).

---سے بوجھ اُترنا / ہلکا ہونا محاورہ.
سر سے بوجھ اُتارنا (رک) کا لازم ، فرض سے سبکدوشی حاصل ہونا ، نجات ملنا. روز کے تقاضوں سے کسی طرح نجات ملے اور سر سے بوجھ بھی ہلکا ہو. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیرہ ۲۳۳). ہنسنے کی کیا بات ہے اچھا اب میں نہانے جا رہا ہوں بڑا بوجھ سر سے اُتر گیا. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۳۰).

---سے بوجھ باندھنا محاورہ.
بے ضرورت یا ناحق ذمہ داری اپنے سر لینا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---سے پَیر اور دُم سے ناتا کہاوت.
ایک ہی کنبے یا گروہ وغیرہ کے ایک یا چند افراد سے تعلق باقی سے بے تعلقی پر بطور طنز و تعجب.

پیر ہے فعل یہ تُجھ کو بھاتا
سر سے بیر اور دم سے ناتا

(۱۸۲۹ ، مثنوی داستانِ رنگین ، ۱۷۵).

---سے بیگار ٹالنا محاورہ.
ناپسندیدہ کام کرنے سے بچنا ، بے دلی سے کام کرنا ؛ پاپ کاٹنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---سے بیگار ٹلنا محاورہ.
سر سے بیگار ٹالنا (رک) کا لازم ، کسی کام سے سبکدوشی حاصل ہونا ؛ مُصیبت دور ہونا. لاچار ہو کر حکم درگا کا قبول کیا اور درگا کے سر سے بیگار ٹلی. (۱۸۵۵ ، بھگت مال اردو ، ۲۹۵).

---سے پا / پانو تک / تلک م ف.
شروع سے آخر تک ، کلیۃً ، بالکل ، تمام ، مکمل. ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور سر سے پاؤں تلک رعشہ ہو گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۳). یہ شاعر سر سے پاؤں تک ضلع جگت اور رعایت لفظی میں ڈوبے ہوئے ہیں. (۱۸۹۸؟ ، مضامین سلیم ، ۱ : ۱۹). اس نے سیاسی مخاصمت کے باوجود گروپ کو سر سے پا تک سلامت رہنے دیا. (۱۹۷۱ ، توازن ، ۱۱۳).

---سے پانو تک آگ لگنا محاورہ.
بہت پُر غضب ہونا ، سراپا غصّے میں بھر جانا ، ازحد برافروختہ ہونا. میرے سر سے پاؤں تک آگ لگ گئی اور انگاروں پر لوٹنے لگی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۶). تب تو بھاوج کو سر سے پاؤں تک آگ لگ گئی. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۱۸).

---سے پانو تک لگنا محاورہ.
رک : سر سے پانو تک آگ لگنا (فرہنگِ آصفیہ).

---سے پانی اُونچا ہونا محاورہ.
کسی امر کا انتہا کو پہنچ جانا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---سے پانی گُزَر جانا / گُزَرْنا محاورہ.
رک : سر سے پانی اونچا ہونا.

بجا ہے دہشتِ جان جوشِ اشکِ دیدۂ تر سے
ڈبو دیتا ہے وہ پانی گزر جاتا ہے جو سر سے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۶۲). اب سر سے پانی گزر گیا تھا اور حشمت اپنے مستقبل کے متعلق اس وقت نہایت سختی سے غور کر رہی تھی. (۱۹۳۰ ، نوحۂ زندگی ، ۵۱).

---سے پہاڑ ٹالنا محاورہ.
مُصیبت رفع کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---سے پہاڑ ٹَلنا محاورہ.
سر سے پہاڑ ٹالنا (رک) کا لازم ، مُصیبت دُور ہونا.
جب تیس پہاڑ اس سر سے ٹلے عید آئی تب آئی جان میں جان تا دیر عجب عالم میں رہے ہونٹوں کو ملائے جام سے ہم (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۸۳).

---سے پَیر تک م ف.
رک : سر سے پانو تک. جو درخت اور مکان سر سے پیر تک دکھائی دیتے ہیں اگر اُن سے چار پانچ میل کے فاصلے پر چلے جاؤ تو وہ سب نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں. (۱۸۷۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۱). اس کا مخاطب رُک گیا اور سر سے پیر تک سوال کرنے والے کا جائزہ لیا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۰۷).

---سے پَیر جانا محاورہ.
نہایت خوشامد اور عجز و اِنکسار کرنا. حسن زیب سر سے پیر گئی مگر میر صاحب نے اس کی نذر نہ قبول کی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۷۸).

---سے تِنکا اُتارْنا محاورہ.
تھوڑا سا احسان کرنا ، برائے نام سلوک کرنا.

بارِ احسان سے سبک دوش ہوئے ہونگے نہ ہم
سر سے تنکا بھی کسی نے جو اُتارا ہو گا

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)).

---سے تَوا باندْھنا محاورہ.
سخت ضرب یا جسمانی صدمہ اُٹھانے کے لیے تیار ہونا ، مار سے بچنے کا انتظام کرنا. آج تیری خیر نہیں سر سے توا باندھ کر جائیو. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۶۸).

---سے توڑْنا محاورہ.
سر پر مار کے توڑنا.

لانے اگر فراق میں اُس آفتاب کے
ساقی کے سر سے توڑتے شیشے شراب کے

(۱۸۵۳ ، صبا (نوراللغات)).

---سے ٹالْنا محاورہ.
ذمہ داری یا مُصیبت سے کسی نہ کسی طرح جان چُھڑانا ؛ دُور ، دفع کرنا ؛ پاپ کاٹنا.

طبعِ مثال کی سر بسر عیب ہے
خیالاتِ گنجِ جہاں سر سوں ٹال

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۸).

گرچہ تھے جان لڑاتے ہوئے لڑنے والے
آفتِ مرگ کو سر سے کوئی کیونکر ٹالے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۰).

---سے ٹَلْنا محاورہ.
سر سے ٹالنا (رک) کا لازم ؛ مُصیبت دُور ہونا. گئی گھر سے بلا ، پاپ سر سے ٹلا. (۱۹۰۹ ، خُو بصورت بلا ، ۸۹).

---سے جانا محاورہ.
۱. سر کے بل جانا ، کمال تعظیم و اِشتیاق سے جانا.

یارب وہ دن دکھا کہ یہ چرچا ہو شہر میں
سر سے منیر روضۂ شبیر تک گیا

(۱۸۸۱ ، منیر شکوہ آبادی (نوراللغات)). ۲. سر سے ختم ہونا ، دماغ سے نکل جانا.

دیوانگی کا کیا دم پیری کروں علاج
جاتا رہے گا شورِ جنوں میرے سر سے اب

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۲۸).

---سے جِن اُتارْنا محاورہ.
وحشت دور کرنا ، جنون دور کرنا ، کسی چیز کی دُھن ختم کرنا ؛ غُصّہ دھیما کرنا.

ہم اپنے سر سے یہ وحشت کا جن اُتاریں گے
کسی کے سر کا اگر ہاتھ آ گیا تعویذ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۸).

---سے جِن اُتَرْنا محاورہ.
بُھوت پریت کا کلام کے زور سے نکل جانا.

نہ کم ہوتا تھا سودا زلفِ مُشکیں پری رُو کا
بہت افسوں گری کی جب یہ جن اُترا میرے سر سے

(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۱۶۳).

---سے چَلْنا محاورہ.
کمال تعظیم ، اشتیاق ، ادب یا عزم جان نثاری سے راستہ طے کرنا یا کسی کام کا آغاز کرنا.

کہ میں سر سوں چل واں تلک جاؤں گی
ابی میں یہاں شاہ کوں لیاؤں گی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۲).

نقشِ پائے یار پر رکھیے بھلا کیوں کر قدم
سر سے کوئے یار میں چلنے کی ہے عادت ہمیں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۰۷).

خمیدہ ضعفِ فرقت سے نہیں ہے جسمِ زار اپنا
ارادہ کوچۂ دلدار کا ہے سر سے چلتے ہیں

(۱۸۸۳ ، مرزا انس ، د (ق) ، ۳۵).

شمع بے حس اور یہ آدابِ قطعِ راہِ عمر
سر سے چلنا کشتۂ راہِ خُدا بتلا گئے

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۲۰).

--- سے چُھوانا ف م ؛ محاورہ.
۱. صدقہ اُتارنے کے لیے سر سے لگانا کسی نے سر سے اس کے روٹی چُھوائی. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۲۸). ۲. ایک رسم کے مطابق سہاگ کا دوپٹہ دوشیزاؤں کے سر سے لگانا. اپنا پاس پڑا اس کا بنارسی سُرخ کرن لگا گھونگھٹ اُٹھا کر اپنے اور سب لڑکیوں کے سر سے چُھوانے لگی. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۷).

--- سے حاضر ہونا محاورہ.
خوشی سے یا مؤدب حاضر ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

--- سے دَستار اُتارْنا محاورہ.
دی ہوئی عزت یا احترام واپس لے لینا. اُس زمانے میں یہ جُملہ عام طور پر رائج تھا یہاں تک کہ کم سِن لڑکے طفلانہ بازی میں بھی اپنے حریف سے یہی کہتے تھے کہ میں تیرے سر سے دستار اتار لونگا. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، فدا علی طالب ، ۲۸۷).

--- سے سایَہ اُٹھانا محاورہ.
اعانت و امداد سے محروم کرنا ، سرپرستی سے ہاتھ کھینچ لینا ، مددگار نہ رہنا.

سایہ اپنا سر سے کالج کے اُٹھانیکو ہیں وہ
جس کے سر پہ تھے ہما کی طرح وہ سایہ فگن
(۱۹۰۵ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۱ : ۵۱).

--- سے سایَہ اُٹھنا / جانا محاورہ.
کسی والی وارث کا مر جانا ، لاوارث ہو جانا.

جیتے جی کوچۂ دلدار سے جایا نہ گیا
اس کی دیوار کا سر سے مرے سایا نہ گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱).

کالج میں کسی نے کل یہ نغمہ گایا
قومی غفلت کا سر سے اُٹھا سایا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۶۵).

--- سے سَر اُتارْنا محاورہ.
صدقہ اُتارنا ، بلائیں لینا.

پھر بلائیں تمھاری یار لیں ہم
آ کہ پھر سر سے سر اتار لیں ہم
(۱۸۶۵ ، زہرِ عشق ، ۱۵۶). بہار نے سر سینے سے لگا دیا ، اس نے بلائیں لیں اور سر سے سر اُتارا پھر رونے لگی. (۱۸۹۹ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۰۰).

--- سے سَر ٹکرانا محاورہ.
زیادہ بھیڑ ہونا. میونسپل والے تمام برقع اوڑھ کر باہر نکلیں تو دن بھر عالم سڑکوں پر کیسی بے پردگی اور کس کا لحاظ کھوے سے کھوا بھڑتا اور سر سے سر ٹکراتا. (۱۹۰۷ ، طوفانِ حیات ، ۱۰۹).

--- سے سَر جوڑ کے بَیٹھنا / جوڑنا محاورہ.
۱. ہمکلام یا ہمراز ہونا ، ایک جگہ بیٹھ کر باہم صلاح ، مشورہ یا گفتگو کرنا. کُند ہم جنس با ہم جنس پرواز ، ایک معمر عورت میڈم نووبگاف کے سر سے سر جوڑ کر اپنا دکھڑا رونے پر آمادہ ہو گئیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۳۹). ۲. ایک دوسرے کے قریب یا مُتّصِل ہونا. آغا صاحب پارسی لڑکی کے سر سے سر جوڑ کر بیٹھ گئے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۱).

--- سے سَرواپا (ہے) کہاوت.
سر کے ساتھ پگڑی ہے ، سردار کے ساتھ فوج ہے (ذمہ داری کے اظہار کے موقع پر مستعمل). مثل مشہور ہے کہ سر سے سرواپا ، تُم نے تو ہزاروں کوس کا سفر اختیار کیا دیکھیئے کب آنا ہو. (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ٦).

--- سے سَودا جانا محاورہ.
خیال جاتا رہنا ، جنون ختم ہونا ، دیوانگی یا شوق نہ رہنا.

سر جاتا ہے سر سے ترا سودا نہیں جاتا
دِل جاتا ہے دِل سے تری اُلفت نہیں جاتی
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۱۳).

بہت رہے دیر میں جبیں سا حرم میں بھی لا کھ سر کو پٹکا
ہمارے سر سے گیا نہ سودا صنم ترے سنگِ آستاں کا
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۳۱).

--- سے صَدقَہ اُتارْنا محاورہ.
صدقہ اُتارنا ، سر پر سے وارنا.

بعدِ کُشتن نعش راسخ کی اگر پامال ہو
سر سے صدقہ اے بُتِ سفاک اُتارے ہاتھ پانو
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۰٦).

--- سے قَدَم تک بَلائیں لینا ف م ؛ محاورہ.
تمام بدن کی بلائیں لینا.

رو رو کے جو ہم پاؤں پہ سر اُن کے جُھکائیں
کیا پیار سے لیں سر سے قدم تک وہ بلائیں
(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات)).

--- سے قَدَم رَکھنا محاورہ.
رک : سر سے چلنا.

پہنچیں ہیں منزلِ مقصود کو جوں شمع وہی
عشق کی راہ میں جو سر سے قدم رکھتے ہیں
(۱۷۸۰ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۰۹).

--- سے کَفَن باندھنا / لپیٹنا محاورہ.
مرنے پر آمادہ اور مستعد ہونا ؛ بے خوف موت کے خطرے کی طرف بڑھنا ؛ جان پر کھیلنا.

واللہ کہ صادق ہے وہ عُشّاق کی صف میں
جو صبح تُمن سر سوں لپیٹا ہے کفن کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۲).

کیا خضر و کیا مسیح ہے تیری گلی وہ جائے
جو واں گیا سو باندھ کے سر سے کفن گیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۳۰).

سر سے باندھا ہے کفن عشق میں تیرے یعنی
جمع ہم نے بھی کیا ہے سر و سامان یکجا
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٣). بلٹ کے جانباز سرفروش تو ہمیشہ کی طرح سر سے کفن باندھ کر دادِ شجاعت دینے نکلے۔ (١٩٨٥ ، طوبیٰ ، ٥٨٣).

---سے کنارہ کرنا محاورہ.
جان دینا ، مر جانا.
عشقِ ابرو میں کیا سر سے کنارا ہم نے
تیغ کے گھاٹ اُتارا نہ ہوا تھا سو ہوا
(١٨٧٨ ، سخنِ بےمثال ، ٢٢).

---سے کنواں کھودنا محاورہ.
نہایت مشقت سے کام کرنا ، سخت مشکل کام کرنا ؛ بہت محنت کرنا. چاہے سر سے کنواں کھودوں جیجی جان کے بھاویں ہی نہیں. (١٩١٠ ، لڑکیوں کی انشا ، ١٩). ملازمت کے لیے اس نے سر سے کنویں کھود کے رکھ دیے تھے. (١٩٤٣ ، جنت نگاہ ، ١٧٨).

---سے کھیلنا محاورہ.
١. **(i) مرنے پر کمر بستہ ہونا ، جان کی بازی لگانا.**
عاشقِ سبطِ نبی شیفتۂ شاہِ حجاز
سر سے کھیلے ہیں یہ اطفال بڑے ہیں جانباز
(١٨٩٣ ، سجاد والے بوری؟ د(ق) ، ٣). **(ii) کسی کی زندگی کے درپے ہونا ، کسی کو جان سے مار دینا.**
کہ میں کھیلتا ہوں مرے سر سے کھیل
کرنہار سوں یاں رکت چیل پیل
(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٣٢٢). ٢. **سر ہلانا ، آسیب کے اثر سے جھومنا ، کسی آسیب کے اثر سے سر کا جنبش کرنا ، بھوت یا پریت کا سایہ ہو جانا** (مخزن المحاورات).

---سے گزرنا محاورہ.
١. **زندگی سے دست بردار ہونا ، جان کی بازی لگانا ، جان دینا.**
تری بانکی گلی میں ہم گزر کے سر سے بیٹھے ہیں
خدا وہ دن کرے قاتل کہ تو اس راہ پر آوے
(١٧٦٣ ، عاجز (چمنستانِ شعرا ، ٣٧٧)).
خنجر کے تلے خلق کو دھرنا ہے سعادت
سر سے رہِ خالق میں گزرنا ہے سعادت
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٧١).
حباب آسا محیطِ عشق سے جو پار اترتے ہیں
گزر جاتے ہیں پہلے سر سے پیچھے پاؤں دھرتے ہیں
(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ١٥٣).
کامیابِ عیش بحد ہے دلِ عشرت نصیب
آرزو کے سر سے گزرا جاتا ہے آبِ نشاط
(١٩٥١ ، حسرت موہانی ، ک ، ١٩). ٢. **قامت سے اونچا ہو جانا ، بہت بلند ہو جانا ، قابو سے باہر ہو جانا.**
جوشِ گریہ سے مری ہووے جو طوفاں برپا
آب ہو پیرِ فلک کے ابھی سر سے گزرے
(١٨٣٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٢٥٤).

حشر میں سر سے گزر جائے گا طوفاں جس کا
وہ ہماری ہی خجالت کا پسینا ہو گا
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٣١).
ڈوب کر ایک بچے گا نہ بھری مجلس کا
حشر میں سر سے گزر جائے گا طوفاں جس کا
(١٩١١ ، بہارستانِ خیال ، ١٣١).
یہ موجِ خوں تو سر سے گزر ہی تھی مگر
آئندگاں کی سوچ کا چہرہ نکھر گیا
(١٩٦٣ ، دریا آخر دریا ہے ، ٢٦). ٣. **کسی معاملے کا انتہا پر پہنچ جانا** (نوراللغات).

---سے لگانا/لگا ہونا محاورہ.
تعظیم ، محبت ، شفقت سے پیش آنا ، پیار کرنا.
کیا یہ مروت ہے بھلا منھ تو کر ادھر
یہ قافلہ بھی سر سے ہے تیرے لگا ہوا
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٤٤٤). میں نے ٹوکا تو چاہیے کہ بی خالہ سب کاموں کو چھوڑ چھاڑ سر سے لگائیں آنکھوں پر رکھیں. (١٩٠٨ ، صبحِ زندگی ، ١١٦).

---سے لگ کر تلووں سے نکلنا محاورہ.
آگ بگولہ ہو جانا ، شدید غصہ آنا ، کمال برافروختگی ہونا ، بہت ناگوار ہونا. میرے سر سے جو لگی تو تلووں سے نکل گئی بدن بیری کی طرح تھرتھر کانپنے لگا. (١٩٣٢ ، میلہ میں میلہ ، ٣٦).

---سے لگنا/لگی ہونا محاورہ.
بےحد ناگوار گزرنا ، بہت برافروختہ ہونا ، غصہ آنا.
سر سے ایسی لگی ہے اب کہ جلے جاتے ہیں
منفعل شمع سے روتے ہیں گلے جاتے ہیں
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٦٧).

---سے لگنا پانو میں بجھنا محاورہ.
بکلی جل بجھنا ، راکھ ہو جانا ، شروع سے آخر تک ایک کیفیت میں مبتلا رہنا.
جوں شمع کیوں نہ آتشِ ہجراں سے جل بجھوں
سر سے لگی تو جا کے بجھے یار پاؤں میں
(١٨٦١ ، سراپا سخن ، ٣٦٧).

---سے مارنا محاورہ.
١. **غم و غصہ کا اظہار کرنا ، واپس کر دینا یا پھینک دینا.**
بی بی مغلانی جوسی لائیں تھیں آئی نہ پسند
بیگما جی نے وہ سر ان کے سے ماری انگیا
(١٨١٨ ، انشا (دیوانِ رنگین و انشا ، ١٠٥)). جس چیز میں کچھ فرق دیکھا وہی لانے والے کے سر سے مارا (کذا). (١٨٤٣ ، مجالس النسا ، ١ : ٨١). ٢. **سر پہ پٹکنا یا دے مارنا ، اٹھا کر پھینک دینا.**
میں گنجفہ ماروں گا بھی غیر کے سر سے
پھر نرد ادھر پھینکی اگر آنکھ بچا کر
(١٨٢٦ ، معروف ، د ، ٥٣). ٣. **ناحق ذمے ڈالنا.**

پریشاں تھا جو رکھتا بیچ سے منظور دُنیا میں
تری زُلفوں کو صانع نے ہمارے سر سے مارا ہے
(١٨٥٨ ، امانت ، د ، ٨٩) . ٣. سر سے ٹکرانا ، سر پیٹنا ، افسوس کرنا.

کہاں تک اے سر سے مارا کروں میں
نہ پہونچا مرا ہاتھ اس کی کمر تک
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٦٦).

---میں تا پَا م ف (قدیم).
رک : سر تا پا ، تمام جسم.

جو عضو ہے سو صفا تیرے مکھڑے میں
بدن ہر جان ترا سر میں تا پا عارض
(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٢٣).

---سینگ ہونا محاورہ.
کوئی ظاہری نشان ہونا ، کوئی علامت ظاہر ہونا ، کوئی خاص بات ہونا. گلی کے سر سینگ ہوتے ہیں ؟ آپ نے ، چھوٹی کہا نامراد کہنا. (١٨٧٣ ، بنات النعش ، ٩٢).

---سینے سے لگانا محاورہ.
بہت شفقت سے پیش آنا ، بہت پیار کرنا (جامع اللغات).

---سے وارث اُٹھ جانا محاورہ.
کسی وارث یا سرپرست کا فوت ہو جانا ، بے سہارا ہونا. میرے سر سے وارث اُٹھ گیا میری جائداد برباد ہوئی میری کمائی لٹ گئی. (١٩١٧ ، طوفانِ حیات ، ٢٢).

---سے وارنا محاورہ.
نثار کرنا ، صدقے کرنا (جامع اللغات).

---سے وَبال اُترنا محاورہ.
کسی الجھن یا جھگڑے سے سبکدوشی پانا ، کسی مصیبت سے نجات پانا ، کسی کام کا جوں توں انجام پانا.

کرم سے سبیل ایسی کوئی نکال
کہ مثلِ سحر سے اُترے وبال
(١٩٠٠ ، امیر (نور اللغات)).

---سے ہوش جانا محاورہ.
ہوش و حواس کھو جانا ، بے سُدھ ہونا.

ہوئی شُہرت سے رشک سے بچے ناسخ
کہ سر سے ہوش گئے عقل میں فتور آیا
(١٩٤٧ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ٢٦).

---صدقے ف.
(عو) بلا سے ، کچھ پروا نہیں ، کوئی چیز کھو گئی ہو یا نقصان ہونے کے موقع پر مستعمل (جامع اللغات).

---عذاب لینا محاورہ.
کسی مشکل کام کو اپنے ذمے لینا ، کوئی گناہ کا کام کرنا (ماخوذ جامع اللغات).

---فِدا کَرنا محاورہ.
کسی کی حمایت میں سر کٹا دینا ، سر قربان کرنا ، جان دینا (مہذب اللغات).

---قَدَم پَر رکھنا محاورہ.
کمال عاجزی کرنا ، منت کرنا ، تسلیم کرنا ، ہار مان لینا. برق کو زمین پر رکھ دیا اور سر اس کے قدم پر رکھا اور کہا کہ آپ کو کس نے میری معشوقہ کی کیفیت سُنائی ہے. (١٨٩٠ ، طلسم ہوش رُبا ، ٢ : ٥٦).

---قَدَم کَرنا محاورہ.
بہت تیزی کے ساتھ دوڑنا.

گیا میں سر قدم کر کے جو اس پاس
مرے دل کا گیا سب رنج و وسواس
(١٨١٢ ، دیوانِ جہاں ، ٣).

---قَلَم کَر ڈالنا / کَرنا محاورہ.
گردن کو دھڑ سے جدا کرنا (کسی تیز دھار آلہ سے) ، مار ڈالنا ، سر کاٹنا.

دوستوں کے سر کیے چُن چُن کے مقتل میں قلم
چشم بینا ہے ہر اک جوہر تری شمشیر کا
(١٨١٦ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ٢٣).

قلم کر ڈالیے مقتل میں سر تا دردِ سر جائے
ابھی سے سر بکف ہیں ہم ہمارے سر پہ منت ہے
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٦٣٧) تُجھے اپنے قول کی تصدیق کرنی ہو گی ورنہ تیرا سر قلم کر دوں گا. (١٩٣٥ ، عبرت نامۂ اندلس (ترجمہ) ، ٣٢٧). شہاب الدین خود اپنے ہاتھ سے اُن کا سر قلم کر دیتا. (١٩٨٧ ، شہاب نامہ ، ٥٨).

---قَلَم ہونا محاورہ.
سر قلم کرنا (رک) کا لازم ، سر کٹنا.

سر جس جگہ قلم ہوں اور جسم کے ہوں پُرزے
خط لے چلا ہے اس جا قاصد بڑا جری ہے
(١٨٣١ ، دیوانِ ناسخ ، ٢ : ١٣٦).

سر بکف آئے ہیں پہلے ہی سے مقتل میں ہم
سر قلم ہو جو ہلے ترکیبِ ستمگار کے لب
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٣٩٠). ہم نے ایک خُدا کا نام لیا اور سر قلم ہوا. (١٨٩١ ، ایامیٰ ، ٩٦).

بادِ بے جہت اب کے سارے گھر اُجاڑے گی
کن کے سر قلم ہوں گے کون نقد سر دے گا
(١٩٨١ ، سلاطوں کے درمیان ، ٦٣).

---کا بال گُھر کی کھیتی ہے محاورہ.
جب چاہا بڑھا لیا جب چاہا کاٹ دیا (جامع الامثال).

---کا بوجھ امذ.
ذمہ داری ، فرض ، کام. تین صوبوں کی قیادتوں سے مکالمہ توڑ کر وہ پاکستان میں روز بروز تنہا ہوتے چلے جائیں گے ان کا قافیہ سکڑ جائے گا ان کے سر کا بوجھ بڑھ جائے گا. (١٩٨٥ ، پنجاب کا مقدمہ ، ٣٧).

---کا بوجھ اُتارْنا محاورہ.
بے پروائی سے کام انجام دینا ، سبکدوشی حاصل کرنا.

اظہار بھلا نہیں اگرچہ سر کا
ہر بوجھ اتاروں ہوں میں اپنے سر کا

(۱۸۳۳ ، امین ، خواجہ امین الدین ، د ، ۲۴۶).

---کا بوجھ اُتَرْنا محاورہ.
ذِمّہ داری سے عہدہ برآ ہونا ، فرض سے سبکدوشی ہونا.

ہم تو حاضر ہوے لیکن نہ کیا تو نے ہی قتل
تن سے اترا جو نہ سر ، بوجھ تو سر کا اترا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۲).

بارِ احساں سے نہیں اب مجھے قاتل کے نجات
سر دیا میں نے مگر بوجھ نہ سر کا اترا

(۱۸۵۳ ، دیوانِ برق ، ۶۸).

---کا بوجھ پانْو پَر آتا / پَڑْتا ہے کہاوت.
ہر چیز اپنی اصل کی طرف پلٹتی ہے ، اپنوں کا فکر اپنوں ہی کو ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---کا بوجھ ٹالْنا / ڈالْنا محاورہ.
رک : سر کا بوجھ اتارنا ، بے دلی سے کوئی کام کرنا.

شیخ کی تو نماز ہر مت جا
بوجھ سر کا سا ڈال آتا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۵). ایسی پری زاد کو تعریف کرنے پر دے ڈالا/ سر کا بوجھ سا ٹالا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲ : ۲۱۵).

---کا بوجھ ہَلْکا ہونا محاورہ.
ذِمّہ داری ختم ہونا ، فرض سے سبکدوشی حاصل ہونا. روپے دینے سے اس کے سر کا بوجھ ہلکا ہو گیا اور دل سے بھی بوجھ اتر گیا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۸۷).

---کا پَسِینَہ ایڑی سے بَہانا محاورہ.
نہایت محنت و جانفشانی سے کوئی کام کرنا ، خون پسینہ ایک کر کے فرض انجام دینا. ہم نے جو اپنی تہذیب پھیلانے میں سر کا پسینہ ایڑی سے بہایا تو ہم کوئی چیز نہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳ : ۵).

---کا پَسِینَہ پانْو / پاؤں پَر / کو آنا محاورہ.
بہت محنت مشقت برداشت کرنا ، انتہائی محنت مشقت کا کوئی کام کرنا.

وہ مُجرم ہوں جو مثلِ شمع شرم آتی ہے رہ رہ کر
مرے سر کا پسینہ پاؤں پر آتا ہے بہ بہ کر

(۱۸۷۸ ، سخنِ بےمثال ، ۳۹).

بنے جو شمع بھی وہ مُنفعل ہیں
کہ پاؤں کو پسینہ سر کا آیا

(۱۸۷۸ ، سخنِ بےمثال ، ۷).

---کا پَسِینَہ پانْو / پاؤں تَک بَہانا محاورہ.
رک : سر کا پسینہ ایڑی سے بہانا. انسان کو اُس مال سے زیادہ اُلفت ہوتی ہے جس کو بزورِ قوتِ بازو پیدا کیا ہو ، سر کا پسینہ پاؤں تک بہا کر ... حاصل کیا ہو. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۷۳).

---کا پَسِینَہ پانْو / پاؤں سے بَہْنا محاورہ.
نہایت محنت مشقت سے کسی کام کی تکمیل کرنا یا ہونا. ہم تو اہلِ فرنگ کے دلال ہیں زراعت ہماری نہیں اس لیے کہ سر کا پسینا پاؤں سے بہتا ہے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، ۱۰ ، ۴۹ : ۵).

---کا پَسِینَہ تَلْوُوں کو آ جانا محاورہ.
رک : سر کا پسینہ ایڑی سے بہانا. لُغت کی راہ ایسی کٹھن ہے کہ سر کا پسینہ تلووں کو آ جانے تب بھی اکیلے آدمی سے شاید طے نہ ہو سکے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۳۷).

---کا تاج امذ.
مالک ، آقا ، وارث ؛ (کنایۃً) شوہر.

سلامت رہے وہ مرے سر کا تاج
جسے نام روشن ہے سید سراج

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۷).

---کاٹْنا ف م.
گردن کو دھڑ سے جدا کرنا ، قتل کرنا ، جان سے مار دینا.

لینا قاسم کا سر کاٹ
تاریخ اُن دن چاند و آٹ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۵۷)).

بجلی سی جدھر گر گئی سر کاٹ کے اُٹھی
آنکھوں سے لڑی سرخ نظر کاٹ کے اُٹھی

(۱۹۱۲ ، شمیم ، بیاض ، ۱۳).

---کاٹُو (---و مع) صف.
سر کاٹنے والا ، جلاد. جس جگہ چمار سر کاٹو بجر کے کلیجے والا تیز چھری فقیر کے ہاتھ پر رکھ کر کاٹنے منگتا تھا. (۱۷۶۵ ، دکنی انوارِ سہیلی ، ۱۰۸). [سر + کاٹ (کاٹنا (رک) سے) + وُ ، لاحقۂ فاعلی].

---کا چُھدّا اُتارْنا محاورہ.
ذِمّہ داری سے بادلِ ناخواستہ عہدہ برآ ہونا. کون ایسا تیسا ملاقات کے ارادے سے گیا تھا ... صرف ماتھا پھُٹول وہ بھی اپنے سر کا چھدا اتارنے کے لیے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۸۰).

---کاڑْھنا محاورہ.
ظاہر ہونا ، نمایاں ہو جانا (پلیٹس).

---کا نَہایا پاک کہاوت.
مکمل نہایا ہوا انسان پاک ہوتا ہے (جامع الامثال).

---کا نَہ پانْو کا صف.
بے سروپا ، سر نہ پیر ، اوّل نہ آخر (فرہنگِ آصفیہ).

---کا وَبال صف ؛ امذ.
(کنایۃً) دُوبھر ، عذاب ، مصیبت.

کیا جانتا تھا قارون زر بخل کی بدولت
سر کا و بال ہو گا جی کا عذاب ہو گا
(١٨٦٧ ، رشک (مہذب اللغات)).

---کا ہاتھ امذ.
(بانک بنوٹ) تلوار یا لکڑی کا وہ وار جو اصول سپہ گری کے مطابق صرف سر کو مجروح کرنے یا کاٹنے کے لیے چلایا جائے.
مبارز اسلام نے کمر جھکائی ، سر کا ہاتھ دیا. (١٨٧٩ ، بوستان خیال ، ٦ : ١٢٥).

---کٹا (---فت ک) صف ، امذ (امث : سر کٹی).
جس کی گردن نہ ہو ، بغیر سر ، بغیر گردن اور سر کا بھوت.
کہیں تو سر کٹے ہی ہنستے تھے
کہیں بن سر کے لوگ بستے تھے
(١٩٤٧ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ١٠٢). جنوں کے علاوہ پلید روحیں بھی ہوتی ہیں ، مثلاً چڑیل ، ... سر کٹا ، بچھل پیری. (١٩٦٢ ، گنجینۂ گوہر ، ٥٣). [سر + کٹنا ، کٹنا (رک) کا حالیۂ تمام].

---کٹانا محاورہ.
گردن کٹانا ، قربانی کے لیے سر پیش کرنا ، جان دینا.
خنجر عشق سوں کٹا سر کوں
مرغ بسمل ہو تلملی ہے شمع
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٠٦).
عشق کے میدان میں ، ہم نے دیا سر کٹا
جو قدم آگے بڑھا پھر نہ وہ پیچھے ہٹا
(١٨٣٤ ، کلیات ظفر ، ٢ : ٣). بس آدرشوں کی خاطر سر کٹانے کا درس دیا جاتا ہے. (١٩٨٧ ، آوارگی ، ٨).

---کٹنا محاورہ.
١. سر قلم ہونا ، سر تن سے جدا ہونا ، مر جانا ، قتل ہو جانا.
رنگ تو کیا کٹ گئے ہیں دیکھنے والوں کے سر
تیغ سی ہے چال اس محبوب چوسر باز کی
(١٨٣١ ، دیوان ناسخ ، ٢ : ٨١). حضور ہی کے رو برو سر کٹیںگے. (١٨٩٢ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ٣٥). دونوں قبیلوں میں بڑے زور کا رن پڑا اور ہزاروں سر کٹ گئے. (١٩٠٨ ، مقالات شبلی ، ٢ : ٥٢).
٢. (بال مونڈتے وقت) سر میں استرا لگ جانا ، سر میں زخم آ جانا (فرہنگ آصفیہ).

---کٹوانا محاورہ.
گلا کٹوانا ، قربانی کے لیے سر پیش کرنا. عام رعایا سر کٹوانے پر تلی ہوئی ہے. (١٩٣٢ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٧ ، ١ : ٩).

---کٹول (---فت ک ، ٹ ، شد و بفت) امث.
دھار دار اسلحہ سے لڑائی ، تلوار وغیرہ سے گردنیں کاٹی جانے کا عمل ، وہ جنگ جس میں بھاری جانی نقصان ہوتا ہو. اکثر جنگ و جدل بلکہ سر کٹول کا سامنا ہوتا ہے. (١٨٣٨ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ٢ : ٣٩). [سر + کٹ (← کٹنا (رک) سے) + ول ، لاحقۂ کیفیت].

---کچل دینا / کچلنا محاورہ.
سرکوبی کرنا ، تباہ کر دینا ، شکست دینا ، مار ڈالنا ، اصلی قوت زائل کر دینا. یہ تقاضائے سیاست باغیوں کا خوب ہی سر کچلا اور ... امن عام کی منادی پھیر دی. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٣٦٧).
دم زدن میں سر بدخواہ کچل دیتی ہے
آن میں نقشۂ پیکار بدل دیتی ہے
(١٩١٨ ، مطلع انوار ، ٥٣). اس طرح انسان طاغوتی قوتوں کا سر کچل کر اپنے کردار کی تعمیر کر سکتا ہے. (١٩٨٨ ، صحیفہ ، اکتوبر ، دسمبر ، ٩٣).

---کچلوانا محاورہ.
ہلاکت میں ڈلوانا ، مروا ڈالنا.
ترک لذت شرط ہے آرام ہستی کے لیے
سر کچلواتی ہے حرص قند ہر زنبور کا
(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٥٠).

---کو آنا محاورہ.
پیچھے پڑنا ، لڑنے کو آمادہ ہونا ، کاٹنے کو دوڑنا (فرہنگ آصفیہ).

---کو بتانا محاورہ.
(بانک بنوٹ) سر کی طرف اشارہ کرنا ، تلوار وغیرہ اس طرح اٹھانا جس سے دیکھنے والوں کو ایسا محسوس ہو کہ سر پر پڑے گی.
پُرکار صفت رخش کو کاوے پہ لگا کر
اک وار سر شانہ کیا سر کو بتا کر
(١٩١٢ ، اوج (مہذب اللغات)).

---کو بکھیرنا محاورہ.
سر کے بالوں کو منتشر کرنا ، دیوانگی اور وحشت ظاہر کرنا.
عشق نے خوار و ذلیل کیا ہم سر کو بکھیرے پھرتے ہیں
سوز و درد و داغ و الم سب جی کو گھیرے پھرتے ہیں
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٥٩٨).

---کو پانو بنانا محاورہ.
سخت محنت کرنا ، انتہائی جدوجہد کرنا. میں نے تمام عالم کی گردش کی انتہا کی کوشش کی سر کو پاؤں بنایا دنیا سے تابہ پردہ قاف پہونچا. (١٨٩٢ ، طلسم ہوش ربا ، ٦ : ٨١٠).

---کوٹنا محاورہ.
بہت افسوس اور حسرت کرنا ، ماتم کرنا. عقل کو رہتا عقل آتی بوجھانے لگیا سر کوٹ لیا ، منہ میں ماتی بھانے لگیا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٨٨).
جن نے پاؤں کو میرے ہاتھ لگایا یک بار
تا جیے گا وہ مری طرح سے سر کوٹے گا
(١٧٩٣ ، قائم ، د ، ٢٧).
لنگری اس کی بھی گئی اک دم میں ٹوٹ
اس کے مالک نے لیا سر اپنا کوٹ
(١٨١٣ ، مثنوی ایجاد رنگین ، ٣).

---کو پکڑ کر بیٹھ جانا محاورہ.
سر پکڑ کر بیٹھنا ، عاجز آ جانا ، تنگ ہو جانا ، مایوس ہو جانا.
کوئی اپنے سر کو پکڑ کر بیٹھ گیا اور کہا عقل کچھ کام نہیں دیتی .
(۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۹۳).

---کو پیٹنا محاورہ.
سر پیٹنا ، بہت افسوس کرنا ، پچھتانا.
دمڑی کے سودے کو جو واں جاوے
پگڑی کھو سر کو پیٹتا آوے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۸).

---کو دُھننا محاورہ.
رک : سر دُھننا.
دُھنیے بھی ہاتھ ملتے ہیں اور سر کو دُھنتے ہیں
روتے ہیں وہ جو سشروع و دارائی بُنتے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۰).
صحرا صحرا گلشن گلشن گیت ہمارے بُنیے گا
یاد بہت جب آئیں گے ہم بیٹھے سر کو دُھنیے گا
(۱۹۷۷ ، سر کشیدہ ، ۲۷۷).

---کورے اُسْتَرے سے مُنْڈوانا محاورہ.
سر کورے استرے سے مُونڈنا (رک) کا متعدی المتعدی (ماخوذ: نوراللغات ، علمی اُردو لُغت).

---کورے اُسْتَرے سے مُونْڈنا محاورہ.
تمام مال و متاع لُوٹ لینا ؛ بال بغیر پانی سوکھے اُسترے سے مونڈنا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لُغت).

---کو ہَتھیلی پَر رَکْھنا/لیے رَہْنا محاورہ.
جان خطرے میں ڈالنا ، جوکھم میں پڑنا. جو خدا کی راہ میں مصروف رہتے ہیں وہ اپنے سر کو ہتھیلی پر لیے رہتے ہیں . (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۸۷).
جاتے تو ہیں کوچہ میں تیرے جو ہیں ترے سر باز وفا
لیکن رکھ کے ہتھیلی پر وہ اپنے سر کو جاتے ہیں
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۷۸).

---کہاں پھوڑُوں فقرہ.
کس جگہ تلاش کروں ، کس سے فریاد کروں.
خاکِ رہا اس کی بہ از صندل ہے پر ملتی نہیں
سر کہاں پھوڑوں دوائے دردِ سر ملتی نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۰).

---کی آفَت ٹَلْنا محاورہ.
آئی ہوئی مُصیبت دُور ہونا ، تکلیف سے نجات ملنا ؛ فرض سے سبکدوشی حاصل ہونا.
ٹل گئی غیر کے سر پر مرے سر کی آفت
میرے آڑے بخدا میری وفائیں آئیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۰).

---کی بازی لَگانا محاورہ.
جان نثار کرنا ، جان دے دینا ، قُربان ہوجانا. جو شخص اپنی غیرت و ناموس کے لیے سر کی بازی لگاتا ہے، اس کا نام قیامت تک باقی رہ جاتا ہے . (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۳۱۳).

---کی بَلا ٹالْنا محاورہ.
خود کو بچا کر دوسرے کو عذاب میں ڈالنا ، مُصیبت میں گرفتار کرنا ، اپنی مُصیبت دوسروں کے سر منڈھنا.
سر چڑھاتا نہ دلا اس کو برہنہ کعبہ
ٹالتی سر کی ہے وہ اپنے بلا اور طرف
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۳۰).
نظارہ رُوئے صاف کا منظور ہے ہمیں
دکھلا کے زُلف کو نہ بلا سر کی ٹالیے
(۱۸۵۳ ، اندرسبھا ، ۱۱۹).

---کی سُدھ نَہ پانْو کی بُدھ فقرہ.
کُچھ ہوش نہیں ، لاپروا آدمی ہے ، حالت خراب ہے (جامع اللغات).

---کی سَوں/قَسَم امث.
ایک قسم کی قسم ، جان کی قسم ، جان نچھاور کرنے کی قسم.
ہر چند جانیں جاتی ہیں ہر تیغ جور سے
تم کو ہمارے سر کی سوں تم ہاتھ مت اُٹھاؤ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۲۳).
یہ شکوۂ فُرقت یہ کہا یار سے اُس نے
مجھکو بھی بہت رنج ترے سر کی قسم تھا
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۵۶). قول قسم سر کی قسم. عذر معذرت مُشکلات کل مرحلے طے ہو گئے . (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۶).

---کی قَسَم دِلانا/دینا محاورہ.
سر کا واسطہ دینا ، جان کا واسطہ دینا.
یہ بھی کچھ بات ہے ہر بات پہ ناحق ناحق
نہ قسم سر کی دلا تُجھ کو میرے سر کی قسم
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۷۷).
سادگی ہے کہ شرارت ہے جو ہر بات پہ ہو
میرے دشمن کو مرے سر کی قسم دیتے ہیں
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۳۵).

---کی قَسَم کھانا محاورہ.
رک : سر کی قسم دینا.
تمہارے سر کی قسم کھا کے درد دل کا کہوں
جو میرے کہنے کا ہوں تم کو اعتبار نہو
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش (حکیم آغا جان) ، ۱۵۰).
ترا ہر بات پر اے حیلہ پرور
مرے سر کی قسم کھانا بُرا ہے
(۱۹۳۹ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۷۷).

---کی کھانا محاورہ.
سر کی مار کھانا ، سر پر ضرب یا چوٹ کھانا ، سامنے کی چوٹ کھانا ؛ ہار ، شکست کھانا.

غم نہیں خسرو کی صورت جان پر کھیلے ہیں ہم
کوہکن نے لی جو تیشے کی تو سر کی کھائیگا
(۱۸۲۸ ، سخن بیمثال ، ۱۴).

---کے اَندَر مَغز رَکھنا محاورہ.
عقلمند ہونا ، دانا ہونا ، آگاہ ہونا. جو سر رکھتے ہیں اور سر کے اندر مغز رکھتے ہیں وہ آج مشکل میں ہیں.(۱۹۷۸ ، بستی ، ۲۲۳).

---کے بال اُتَر جانا محاورہ.
گنجا ہو جانا ، سر کے بالوں کا جھڑ جانا. سر کے بال تو اُتر گئے اور اب مُونڈن کی ساعت پوچھتے ہو.(۱۹۵۵ ، مدارا کھیتس ، ۱۳۱).

---کے بال سَفید ہونا محاورہ.
بوڑھا ہو جانا ، سِن رسیدہ ہو جانا.
اے بی بی کہ را کیھو سیاہ کی امید
ہوئے سر کے بال اب تمہارے سفید
(۱۷۸۱ ؟ ، مجموعۂ ہندی ، ۶۸).

---کے بال کھولنا محاورہ.
بال بکھرانا ، سوگ یا ماتم کے موقع پر (مہذب اللغات).

---کے بَدلے سَر گیا ، داڑھی گئی الیٹ کہاوت.
ایک نقصان اٹھا چکے اب ایک اور ہوا (جامع الامثال).

---کے بَل / بَھل م ف.
۱. سر نیچے اور سارا دھڑ اوپر ، سر کے سہارے ، اوندھے مُنھ ، سر کی طرف سے سجدہ کرنا ، ڈنڈوت کرنا.
فرط دل تنگی سے ہو کر دل گرا
ایک افشانی میں سر کے بل گرا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۱).
جھک کر گیرے زمین پہ سو بار سر کے بھل
ایک دن جو ساتھ لے کے پھرے آسمان مجھی
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹۲). دیوتاؤں کے آگے سر کے بل گرے. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۸). **۲. ذوق و شوق سے ، ادب و تعظیم ، تابعداری اور مجبوری کے ساتھ.** سودا گر اون قالینوں کی تجلّی پر لٹے رہتے بانوں بڑ کے سر کے بھل لے جاتے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹). کوئی سر کے بل راہ طے کرتا کوئی بانے والے کے نعرے مارتا. (۱۹۱۵ ، ہماری دنیا (ترجمہ) ، ۵).
وفا شعاری سرشت میری نہ ستم ہی کی بات کیا ہے
جہاں بھی حاضر ہوا جہاں بھی گیا ہوں میں سر کے بل گیا ہوں
(۱۹۸۳ ، جاند پر بادل ، ۹۹). **۳. فوراً ، اسی وقت ، جلدی سے.**
سر کے بل جاتے ہیں گھر سے سُوئے صحرا کیسے
کیوں جنوں ہم بھی ہیں آمادۂ سودا کیسے
(۱۹۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۵۰).
جسے قتل ہونے کی ہو گی ہوس
وہاں دوڑ کر سر کے بل جائے گا
(۱۹۰۲ ، انجام نوح ، ۵۸). **۴. خوف و خطر کی وجہ سے ، ڈر کر.** اب میرا بھائی وہاں سے سر کے بل بھاگا اور ایک بڑے شہر میں پہنچا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۴۳). **۵. زور سے ، شدّت کے ساتھ** (پلیٹس). اف : آنا ، بھاگنا ، جانا ، گرنا وغیرہ.

---کے بَل چَلنا محاورہ.
بڑے اشتیاق ، تابعداری ، مجبوری ادب یا تعظیم کے ساتھ چلنا ؛ ذوق و شوق سے چلنا ، حد درجہ عزّت و احترام کا اظہار کرنا.
چلنا پڑے گا یار کی خدمت میں سر کے بل
سمجھے ہو کیا جو تجھ سے ہے آتش کمر کھلے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۷). گلیوں میں دو ٹانگوں کی بجائے سر کے بل چلتے تھے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۵۸).

---کے بَل / بَھل حاضِر ہونا محاورہ.
ذوق و شوق سے حاضری دینا ، نہایت خوشی سے حاضر ہونا. جب کہیے تب سر کے بھل آنکھوں کے بھل حاضر ہوں.(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۰۹).

---کے زور م ف.
اوندھے مُنھ ، سر کی طرف سے ، سر کے سہارے ، جلد بازی سے ، شِدّت کے ساتھ ، تیزی سے (پلیٹس).

---کے ساتھ ہے فقرہ.
دم سے وابستہ ہے ، تادمِ زیست ساتھ لگا ہوا ہے.
عشق کو کوہ گراں ہے سرکیں کیا جوں کوہکن
ہم ہیں جرأت بہ ارادہ اپنے سر کے ساتھ ہے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۱۰).
کہ جنگ چرخ سے کبھی اختر کے ساتھ ہے
اے نالہ سرکشی یہ تری سر کے ساتھ ہے
(۱۸۳۹ ، نکہت دہلوی (فرہنگ آصفیہ)).

--- کھانا محاورہ.
۱. (بیکار بک بک سے) دماغ پراگندہ کرنا ، بے معنی باتیں کرنا ، شور و غُل یا بکواس سے ستانا ، بلاوجہ پریشان کرنا ، فضول غُل مچانا ، تنگ کرنا ، بکواس کرنا.
اوّل پٹ میں سرپنچ سوں کہے سو ہوں رنجیدہ کیے
اتا سر کھیا ایس کا میں بڑی گفتار چھوڑی ہوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۸).
اگر گھوڑا کسی کا ہو تھنی کا
تو کہتے ہیں کہ سر کھاوے دھنی کا
(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۲). تو مُجھے نہایت تنگ کرتی ہے... اور میرا ہی سر کھائے جاتی ہے. (۱۸۲۳ ، حیدر بخش حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۸۹). کیوں سر کھائے جاتے ہو ، کاہے کو اس قدر چلّاتے ہو. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۶۵). تُم بس صبر ہی کرو اس وقت اس کا سر کھانے بیٹھ جاؤ گی اب اس کو نیند کی گولی دے کر سُلا دوں گا. (۱۹۸۱ ، جلتا مسافر ، ۱۹۵). **۲. جان خطرے میں ڈالنا ، مُصیبت مول لینا ، خود کو نقصان پہنچانا.**
زباں موج سے یوں بحر کہتا تھا حباب سے
کہ اپنا سر ہی کھاتا ہے جہاں میں جس نے سر کھینچا
(۱۷۶۱ ، چمنستانِ شعراء (کلیم) ، ۲۳۰).

سر اپنا کھائے گا جو بگڑتا ہے مُجھ سے رند
اپنا ضرر کرے گی عداوت حسود کی

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ١٣٣). تمھاری تقدیر کو اس سے کیا سروکار وہ اپنا سر کھائیں گی. (١٩٢٣ ، اختری بیگم ، ٥٣).

--- کھاؤ / کھائے / کھائیں فقرہ.
دفان ہو ، ایسی تیسی میں جا ، پرے سرکو ، جہنم میں جاؤ . اگر کوئی صاحب نہ مانیں ... تو میں معذور و مجبور ہوں اپنا سر کھائیں ، جس چیز کے مُستحق ہوں خدا سے پائیں . (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ١٢). حضرتِ ناصح بڑبڑاتے ہوئے چل دیے جاؤ اپنا سر کھاؤ ہم کو کیا. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، کائنات ، ٦٣).

--- کھپ (---فت کھ). (الف) صف.
محنت مشقت میں جان لڑا دینے والا ، جانباز ، سرفروش ، بہادر.

ہے ہم سے بھی ہو سکتا جو کچھ نہ کیا ہو گا
مجنوں سے جفا کش نے فرہاد سے سرکھپ نے

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٨٣).

سرکھپ ہے تمھیں فیض کو جی دینے سے کُچھ خوف
تلوار سے ابرو کی ڈرایا نہ کرو تم

(١٨٦٦ ، فیض حیدرآبادی ، ١٦٦). (ب) امذ. **وہ جو ہر کام کو سخت مشغولیت سے کرے ؛ بے خوف آدمی ؛ اپنی جان خطرے میں ڈالنے والا شخص** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سر + کھپ (کھپانا (رک) کا حالیۂ نا تمام)].

--- کھپانا محاورہ.
١. بہت سمجھانا ، فہمائش یا گفتگو میں اپنے دماغ کو تھکانا یا بوجھل کر لینا.

یارب اب غوثی کا پھر مسرتوں چھپا
سر کھپاں ہے ، سر دے بس سر مت کھپا

(١٧٥٣ ، ریاض غوثیہ ، ٣٧). اِتنی دیر سے تمھارے پیچھے سر کھپا رہی ہوں اس میں کچھ میرا نفع یا تمھارے باپ کا فائدہ ہے. (١٨٧٧ ، توبۃالنصوح ، ١٨٠).

ہرچند کہ سر تُجھ سے بہت میں نے کھپایا
پر تیری سمجھ میں مری کُچھ بات نہ آئی

(١٩٠٧ ، مخزن ، مارچ ، ٩٧). میں نے بہت زور دیا بہت سر کھپایا کہ عورتیں گھر کی شان ہوتی ہیں کوئی اس طرح شوہروں کا دم چھلا بنی نہیں پھرتی. (١٩٨٩ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ٦٩). **٢. (أ) نہایت فکر اور تندہی سے کام کرنا ، سخت کوشش اور تدبیر سے اپنے آپ کو مصروف کرنا ؛ کسی چیز کے متعلق خُوب سوچنا . غور و فکر کرنا.**

سر بہت میں نے جب کھپایا ہے
اس کو تصویر تب بنایا ہے

(١٨١٣ ، گلدستۂ رنگین ، ٢٩٧).

فکر دنیا میں سر کھپاتا ہوں
میں کہاں اور یہ وبال کہاں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٨٣). آسمان کے پیچھے کیا سر کھپائیں (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ١٩٧) . علمی تحقیق و کاوش میں سر کھپانے اس کے بعد خود اپنے ہاتھ سے مسودہ صاف کیجیے. (١٩٥٣ ، اکبرنامہ ، ٢٨). وہ اپنے آپ کو جدیدیت کا امام تصور کربیٹھے تو پھر اُسے معاشرے اور اس کے مسائل میں سر کھپانے کی نہ فرصت ہو گی اور نہ حاجت .(١٩٨٧ ، حصار ، ١١). **(آ) ناحق کسی کام میں وقت ضائع کرنا یا خود کو بلاوجہ تھکا لینا.** ایسی بیہودہ باتوں میں سر کھپایا اور بے فائدہ چراغ کا دھواں کھایا. (١٩٣٠ ، اُردو گلستان (ترجمہ) ، ٢٢٢).

--- کھپی (---فت کھ) امث.
١.سر توڑ کوشش ، سخت محنت. کئی مہینے تک نواب مارٹمر اور ان کی بیگم سر کھپی کرتی رہی. (١٩٢٥ ، دھوکا ، ٩٣). **٢. جرأت ، دلیری ، جاں فروشی ، بہادری.** ایک شخص ... جی پر کھیل گیا ، کیا کیا بلائیں جھیل گیا ، سر کھپی اور جان جوکھوں کی جب تم نے ہنکو دیکھا. (١٨٢٣ ، فسانۂ عجائب ، ٨٣).

جُھنا غم سے سر پھوڑ کر کوہکن
بڑی سر کھپی سے کڑی سہہ گیا

(١٨٤٨ ، سُخنِ بے مثال ، ٢). **٣. محنت طلب کام ، مُشکل کام ، کارعظیم ، مہم.**

زُلفوں کو آج دھوئیے سُلجھائیے حضور
بالوں میں کنگھی کیجیے کچھ سر کھپی نہیں

(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٥٦٠). [سر کھپ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کھٹ (---فت کھ) امث.
چھت ، سایبان.

قدآدم ہیں گروڑوں ہی لگے آئینے
طرفہ گستردہ جواہر کی چھپرکھٹ سر کھٹ

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٢٣). [سر + کھٹ کھاٹ (رک) کا مخفف].

--- کُھجانا ف س ، محاورہ.
١. سر کو اُنگلیوں کے سِروں یا ناخنوں سے مَلنا ، تال مٹول کرنا. وہ اپنا سر کُھجانے لگا اور وہ سر اسی وقت کُھجاتا تھا جب اس سے کُچھ کہتے نہ بن پڑتا. (١٩٥٢ ، تیسرا آدمی ، ٢٩). **٢. شامت آنا ، مار کھانے کو جی چاہنا ، کسی ایسی بات کی وجہ پیدا ہونا جس کا نتیجہ بُرا ہو.**

القصہ جس کسی کا سر عافیت کُھجائے
آئے ہے روز رزم وہی تیرے رُو برو

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣١٨) . ہمسری کے لیے سر کُھجانے لگا. (١٨٩٧ ، بادشاہ نامہ ، ٢٨).

نظر جب اُن کو آ جاتے ہیں کانٹے دشتِ وحشت میں
ہمارے پاؤں کے چھالوں کا کیا کیا سر کُھجاتا ہے

(١٩٣٦ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ٢٢٢). **٣. فکرمند ہونا ، تردد میں پڑ جانا.** نامرد منہ نوچ کے سر کُھجانے لگے . (١٨٣٦ ، سرورِ سلطانی ، ٥٧). سر کُھجا کر پُوچھا ... سو گئیں. (١٩١٧ ، طُوفانِ حیات ، ٨).

---کُھجانے کی فُرصَت / مُہلَت نہ مِلنا / ہونا محاورہ.
عدیم الفرصت ہونا ، بہت مصروف ہونا.

رنگیں ان دو بلا میں ہوں میں پابند
فرصت بھی اب تو سر کُھجانے کی نہیں
(۱۸۰۰ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۲۷۳).

گیسوؤں کے ساتھ جب سے ہو گئی اُلفت ہمیں
سر کُھجانے کی کبھی ملتی نہیں فرصت ہمیں
(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۱۸). اب تو بقول شخصے سر کُھجانے کی مہلت نہیں. (۱۹۴۳ ، اہل محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ۱۱).

--- کُھجانے نہ دینا محاورہ.
نہایت مصروف رکھنا ، ذرا بھی فرصت یا مہلت نہ ملنا.

زندگانی سے تھا زیس وہ تنگ
سر کُھجانے نہ دیتی تھی سرچنگ
(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۸۵).

--- کُھجلانا محاورہ.
رک : سر کُھجانا ، شامت آنا. کیوں بچہ تم اپنی شرارت سے باز نہیں آتے ابھی ایک کشتی نکال چکا ہوں اب آج پھر سر کھجلایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۳۳).

--- کُھلا (---ضم کھ) صف مذ (مث : سر کُھلی).
۱. جس کے سر پر دوپٹا وغیرہ نہ ہو ، برہنہ سر.

جدھر دیکھیے سر کُھلوں کے جتھے ہیں
جدھر دیکھیے کُرسیوں پر ڈٹے ہیں
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۲۹). **۲. جسکے سر کے بال بکھرے ہوں ، بال بکھیرے ہوئے.**

صبح آیا ، جانبِ مشرق ، نظر
اک نگارِ آتشیں رُخ ، سر کُھلا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۹). [سر + کُھلا (کُھلنا (رک) کا حالیۂ تمام)].

--- کھلاؤں فقرہ.
اس موقع پر مستعمل جب کھانے کے لیے کچھ موجود نہ ہو. ہوئے! بچوں کو کیا تیرا سر کھلاؤں. (۱۸۹۰ ، گل بہ صنوبر چہ کرد (آرام کے ڈرامے ، ۳ : ۲۱۰)).

--- کُھلنا محاورہ.
سر سے دوپٹہ یا چادر اُتر جانا یا گر جانا.

بنتی ہوئیں محتاج ، شہ عُقدہ کُشا کی
سر کُھل گیا زینب کا دہائی ہے خُدا کی
(۱۸۹۳ ، سجاد والے بحور ، د (ق) ، ۱۸۰).

--- کُھلے م ف.
سر کُھلا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، برہنہ سر ، ننگے سر.

ہیں فلک کے ہاتھ سے شاید کہ یہ بھی داد خواہ
جو ننگے سر کُھلے ہیں مہر و مہ شام و پگاہ
(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، ۴).

جی لُٹتے ہے مرا کہ کوٹھے پر
شام کو ہیں وہ سر کُھلے بیٹھے
(۱۸۵۹ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۲۳۷).

--- کھنڈلنا محاورہ (قدیم).
سر کُچلنا ، پامال کرنا ، اُجاڑ دینا ، برباد کر دینا.

غرض ہت سے چلتا تھا او اس طرح
زمیں کا سر کھنڈلتا تھا او اس طرح
(۱۷۶۳ ، عاجز ، قصۂ لال و گوہر ، ۱۶).

--- کھول کے دُعا مانگنا ف س.
منت کے طور پر سر کے بال پھیلا کے دعا مانگنا.

گرمیوں میں جو پریشاں ہوئے ہم بادہ پرست
مانگی سر کھول کے ساقی نے دعا ساون کی
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۵).

--- کھولنا ف س ؛ محاورہ.
۱. سر سے ٹوپی ، دوپٹا یا چادر وغیرہ اُتار دینا ، سر ننگا کرنا. ایک مرتبہ سر کھول کر حجّام کے رُو برو بیٹھ گیا تھا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۳۳). **۲. بال بکھیرنا ، چوٹی کی بندش کھولنا ، سر کے بال پھیلانا.**

بیٹھی صفِ ماتم پہ اِدھر شاہ کی خواہر
سیدانیوں نے اُلٹ کے اُدھر کھول دیے سر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶۶). **۳. کھوپڑی پھاڑ دینا ، کوئی سخت چیز مار کے سر توڑنا** (فرہنگِ آصفیہ).

--- کھولے م ف.
بال بکھرائے ہوئے ، کنگھا کیے بغیر ، اُجڑی ہوئی حالت میں. واہ لڑکی سر کھولے بیٹھی ہے تم کو ایسی کیا جلدی ہے ابھی تو دھوپ بھی چبوترے سے نہیں اُتری. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۱۷).

کسی کو ان سے زائل ہو رہا ہے نور آنکھوں کا
وہ سر کھولے قریبِ بسترِ بیمار بیٹھے ہیں
(۱۹۰۹ ، گلکدۂ عزیز ، ۵۷).

وہ سر کھولے ہماری لاش پر دیوانہ وار آئے
اسی کو موت کہتے ہیں تو یارب بار بار آئے
(۱۹۶۸ ، قمر جلالوی ، رشکِ قمر ، ۳۲).

--- کھیلنا محاورہ.
۱. جان کی بازی لگا دینا.

سر بھی کھیلیں گے اب تو بازی پر
جانتا ہے وہ بدقماش ہمیں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۱۲). **۲. رک : سر پر کھیلنا.**

زاہد کے سر اب دخترِ رز کھیل رہی ہے
لگا کوئی دیکھے نگم ہوش رُبا کا
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۷). **۳. تاش میں پہلے کھلاڑی کا پتا چلنا (جس کے بعد دوسرا تیسرا اور چوتھا کھلاڑی چلتا ہے) ؛ ایسا پتا چلنا جو دوسری بازی کو جیت جائے.** یہ تیپ لی اور دیکھو! تبے جنگ کے سر کھیلوں گا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۲۸).

--- کھینچ لینا محاورہ.
گردن دھڑ سے الگ کر دینا. ظُلمات لڑکھڑا کر گری ... ملکۂ بلقیس نے سر ظُلمات کا کھینچ لیا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۵۵۹).

۔۔۔ کھینْچنا محاورہ.
١. بڑھنا ، طُول پکڑنا.

محنت نے تمہارے دل میں بھی اِتنا تو سر کھینچا
قسم کھانے لگے تب ہاتھ میرے سر پہ دھر بیٹھے
(١٧٨٣ : درد ، د ، ٨٩).

شور نے نام خدا ان کے بلا سر کھینچا
سرو سا ہے کوئی عالم میں عَلَم کاہے کو
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٦٢٠). اس قصے نے یہاں تک سر کھینچا کہ اس جا پر اکثر لوگ آ کر کھڑے ہو گئے. (١٨٠٣ ، نو رتن ، ١٦٣). **٢. سر اُٹھانا ، سر اُبھارنا ، تن جانا ، اونچا ہونا ، بلند ہونا ، اُبھرنا ؛ (کنایۃً) سر کشی کرنا.**

سر کھینچے اگر عرش تلک تو بھی بجا ہے
شرمندہ نہیں آہ مری رونے اثر سے
(١٧٩٣ ، قائم ، د ، ١٣٦).

دل نے سر کھینچا دیارِ عشق میں اے بوالہوس
وہ سراپا آرزو آخر جواں مارا گیا
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٦).

کھینچے ہوئے سر کو تُو کہاں پھرتا ہے
پیری میں بشکلِ نوجواں پھرتا ہے
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٢٠٧). تلاطمِ امواج نے اس قدر سر کھینچا یا تی بھی جاہتا ہے آفتاب کو گھیروں. (١٩٠١ ، قمر (احمد حسین) ، طلسمِ ہوشربا ، ٧ : ٥). **٣. سمٹنا ، پیچھے کو ہٹنا ، سر ایک طرف کو لینا ؛ (کنایۃً) اِنکار کرنا.**

دل کو کشش سے روک سرِ پُر غرور کھینچ
پاوں بڑھایا ہاتھ کو اپنے ضرور کھینچ
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٣٢٥).

ایک نے حکم سے نہ سر کھینچا
سب کو جُن جُن کے دار پر کھینچا
(١٨٨٧ ، ساقی نامۂ شفشقیہ ، ٢٣).

۔۔۔ گاڑی پانو/ پاوں پَیا م ف.
سخت محنت مشقت کرتے ہوئے ، تندہی سے کام کرتے ہوئے ، جفا کشی کے ساتھ. د تمہارا محسِت کا مارا سر گاڑی پاوں پیا چلا جا رہا ہے. (١٩٠٧ ، مخزن ، مئی ، ٢٢).

۔۔۔ گاڑْنا محاورہ.
١. گردن جُھکانا ، سر کو نیچے کی طرف دبانا.

گردن کشی کیا حاصل مانند بگولے کے
اس دشت میں سر گاڑے جوں سیل چلا جاتا
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٥٥).

وحشت میں جس طرف کی مجھے لہر آ گئی
سر گاڑے مثلِ سیل اودھر ہے دھڑک گیا
(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ٢٠). **٢. عزم و اِستقلال کے ساتھ کوئی کام کرنا** (مہذب اللغات).

۔۔۔ گاڑی پانو/ پاوں/ پَیر ، پَہیا/ پَہیَہ کَرْنا محاورہ.
نہایت محنت مشقت اور تندہی سے کوئی کام کرنا ، دوڑ دھوپ کرنا.

آپ میری مصروفیتوں کو بھول گئے ہوں کہ کس طرح دن رات سر گاڑی پاوں پہیا کرتا ہوں. (١٩١٢ ، خطوطِ محمد علی ، ٢٦٥). جس وقت سے میں گئی ہوں اماں نے سر گاڑی پیر پہیا کر دیے ہیں. (١٩٥٣ ، محل سرا ، ٣١). آخر انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر میٹرک پاس کیا اور پھر سر گاڑی پیر پہیہ کیا تو نوکری بھی مل گئی. (١٩٨٧ ، روز کا قصہ ، ١٠٧).

۔۔۔ گاڑی پانو/ پاوں ، پَہیا ہونا محاورہ.
سر گاڑی پانو پہیا کرنا (رک) **کا لازم ؛ سخت محنت مشقت ہونا.**

آس کی ماری تھی جو منّا
سر گاڑی تھا پاتوں پہیّا
(١٩٣٦ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ٢٤٨).

۔۔۔ کالا مُنْھ بالا/ بھالا کہاوت.
سر کے بال سفید ہوگئے ہیں مگر مُنْھ پر یا افعال میں جوانی کی شان ہے ، بوڑھا ہو کر بھی بدکاری سے باز نہیں آتا ؛ حرص کی باتیں کرتا ہے. سر کالا منہ بالا سینگ کٹا بچھڑوں میں ملیں منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت. (١٨٧٥ ، انشائے ہادی النساء ، ٦٢).

۔۔۔ گِرانا ف م ؛ محاورہ.
سر کاٹنا ، سر تن سے جُدا کرنا.

چمک کے تابوں سے راہِ عدم دکھاتی تھی
اُٹھا کے قہر کا طوفان سر گراتی تھی
(١٩١٢ ، اوج (مہذب اللغات)).

۔۔۔ گِرْنا محاورہ.
سر کا زمین کی طرف جُھکنا ، سر چکرانا.

پہلے کیوں اے داغ اتنی پی گئے فرمائیے
سر پکڑ کر اب جو ہے فریاد میرا سر گرا
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٣٠).

۔۔۔ گِری (۔۔۔ کسر گ) امث.
مرغ کی کلغی ، پرند کی کلغی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[سَر + س : گری गिरि].

۔۔۔ گَریبان میں ڈالْنا/ رَکْھنا محاورہ.
١. گردن کو جُھکا لینا (شرم ، فکر یا تردد سے).

خجلت ستی ہر غُنچہ گریباں میں رکھے سر
گر باغ میں مذکور ہو اس تنگ دہن کا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٥٥).

کیا نظر گہ ہے کہ شرم سے گُل
سر گریباں میں ڈال لیتے ہیں
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٩٠٩). **٢. فکر کرنا ، سوچنا** (مخزن المحاورات).

۔۔۔ گَریبان میں ہونا محاورہ.
سر گریبان میں ڈالنا (رک) **کا لازم ، فکر ہونا.**

فکر سے میں نہیں خالی غمِ جاناں میں کبھی
کبھی زانو پہ مرا سر ہے گریباں میں کبھی
(١٨١٦ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ١٠٣).

---گنجا کرنا ف م ؛ محاورہ.
سر کے بال اُتارنا ؛ مارتے مارتے سر کے بال اُڑا دینا ؛ بہت مارنا ؛ دونوں ہاتھوں سے لوٹنا ، مُفلس یا کنگال بنا دینا (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات ، ۵۰۹).

---گنجا ہونا محاورہ.
بہت پِٹنا ؛ مُفلس ہونا (علمی اُردو لغت).

---گُندھانا محاورہ.
کنگھی چوٹی کروانا ، کسی سے بال سنوارنا. اگلے زمانے کے لوگ اس کو فرض سمجھتے تھے کہ لڑکی سر گندھا کر اور چوڑیاں پہن کر ضرور سلام کرے. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۷۰).

---گُندھنا محاورہ.
عورتوں کے سر کے بالوں میں کنگھی کی جانا ، چوٹی باندھی جانا.

> پی چکیں زُلفیں بھی سر بھی گُندھ چکا
> آئنہ آگے سے اب سرکائیے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۹۰). سر میں زری کا موباف پڑا اُونچا سر گندھا پیشانی ہموار و بلند (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۱۰).

---گُندھوانا محاورہ.
سر گندھنا (رک) کا متعدی المتعدی ، کنگھی چوٹی کروانا.

> ہم سے کس روز نہ ٹیڑھی ہوئی سر گُندھوا کر
> مانگ سیدھی نہ کبھی غیرتِ لیلیٰ نکلی

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۲۲).

> رات کو تُم سر جو گُندھواؤ تواتنا پیچ کھائے
> اے پری مُوباف چوٹی کے لیے بنجائے شب

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۰۲). جس روز تنہا رو رہا تھا اور اماں جان سر گُندھوا رہی تھیں. اس روز کا ذکر ہے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، تربیتِ نسواں ، ۲۸).

---گوڈوں یا گھٹنوں میں دینا محاورہ.
شرمندہ یا آزردہ خاطر ہونا (مخزن المحاورات ، ۵۰۹).

---گُونْدھنا محاورہ.
کنگھی چوٹی کرنا ، عورتوں کے سر کے بالوں میں کنگھی کر کے چوٹی باندھنا. وصل کی تیاری کے وقت معشوقہ کی زُلفیں سر گُوندھنے کے لیے کُھلتی ہیں ، دیکھیے وہ وقت کب آتا ہے. (۱۸۸۰ ، مکاتیبِ حالی ، ۱۷). یہ ستم اور غضب ہے کہ رانڈ ہو کر بھی سر گوندھنے کا مزا نہ گیا. (۱۹۰۰ ، نوحۂ زندگی ، ۴۴).

---گُونْدھی (---و مع ، مج) امث.
(ہندو) شادی کی ایک رسم جس کے تحت پہلی بار دلہن کے بال گُوندھے جاتے ہیں (پلٹس) [سر + گُوندھ (گُوندھنا (رک) سے) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گُھٹانا / گُھٹوانا محاورہ.
سر اور گُدّی کے بال اُسترے سے مُنڈوا دینا. بھائی کے مرتے ہی ان کا (سرسید) دل رنگین صحبتوں سے بالکل اچاٹ ہو گیا ... سر گُھٹوا لیا ، داڑھی چھوڑ دی ، پائنچے متشرع کر لیے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۳۶).

> کج کُلاہی سے سروری کرنا
> سر گُھٹا کر قلندری کرنا

(۱۹۳۵ ، نبضِ دوراں ، ۱۳۳). اپل مارکیساس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنا سر گُھٹواتے رہتے ہیں. (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں ، ۱ : ۳۶۵).

---گھڑنا محاورہ.
توڑ ڈالنا ، سر تھوپنا.

> ترے سر گھڑیا کیا سوکہ کھول دکھ
> کہ ہوسے گا خُدائی ترے دُکھ کا سکھ

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۳۳).

---گھڑی کا کَھٹکا بنا ہوا ہے فقرہ.
بوڑھی عورتوں کے سر ہلنے کی پھبتی (فرہنگِ اثر).

---گُھسانا ف م ؛ محاورہ.
سر داخل کرنا ، پناہ لینا. کوئی پناہ کی جگہ یا غار یا سر گُھسانے کی جگہ تو اُلٹے بھاگیں اسی طرف رسیاں تڑاتے. (۱۹۱۷ ، ترجمۂ قرآن حکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۳۳۸).

---گھوڑا بیر گاڑی کرنا محاورہ.
سر گاڑی پانو پہیا کرنا ، دوڑ دھوپ کرنا ، بہت محنت مشقت کرنا. اس نگوڑی نمبری میں کیا دھرا ہے جو تم رات دن اس کے پیچھے سر گھوڑا بیر گاڑی کر رہے ہو. (۱۹۵۸ ، پیر نابالغ ، ۷۳).

---گُھومنا محاورہ.
سر چکرانا ، دماغ کا چکر کھانا ، ایسا محسوس ہونا جیسے ہر چیز چکر کھا رہی ہے.

> کھوئی کیا مُقدّر کی برگشتگی
> جو گُھومے نہ سر کھائے چکر دماغ

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۴۸). بیٹے بیٹے ہوش کھوتی ہے ... آدمی جلو میں الو ہوتا ہے ، سر گُھوما کرتا ہے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۸۷). بلندی پر آ جانے کی وجہ سے اسکا سر گُھوم رہا تھا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۷۹).

---گُھونْٹ مُنْڈانا محاورہ.
سر پر اُسترا پھروانا ، گنجا ہونا.

> منہ باندھ کے نکلو تو وہیں ہو گئے تیار
> سر گُھونٹ مُنڈاؤ تو کیا پھر وہی بستار

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۱).

---لانا محاورہ.
ذمے لینا ، عائد کرنا.

> وہ دُنیا کے جھگڑے میں آتے نہیں
> وہ بدنامی سر اپنے لاتے نہیں

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۹۱).

۔۔۔لپیٹنا محاورہ.
سر ڈھکنا یا مُنھ کے گرد چادر یا دوپٹہ لپیٹ لینا.

آ کے منھ ، سر لپیٹ کر وہ پڑی
بارے مُدّت کے بعد آنکھ لگی

(١٧٩١ ، حسرت (جعفرعلی) ، طوطی نامہ ، ٨٢).

۔۔۔لڑنا محاورہ.
سر سے سر ٹکرا جانا (مہذب اللغات).

۔۔۔لگانا محاورہ ؛ ف م.
١. کسی کے ذمے ڈالنا ، تھوپنا ؛ اِلزام یا تہمت لگانا ، سر کی شرط لگانا.

لب پہ شکایت آئے کیوں جان کسی پہ جائے کیوں
اپنے پہ اپنا بس نہیں اور کے سر لگائے کیوں

(١٨٩٩ ، دیوان ظہیر ، ١ : ١١٨). ٢. سر قریب لے جانا؛ سر مس کرنا (مہذب اللغات).

۔۔۔لگنا محاورہ.
١. ذمے پڑنا ، تُھپنا (بات وغیرہ).

میں آشنا نہیں بُتو ناآشنا سے داغ
تہمت یہ مُفت کی ہے مرے سر لگی ہوئی

(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٢١٢). ٢. پیچھے پڑ جانا (کسی کام کے) درپے ہونا. کیا اچھا ہو کہ وہ تعلیم کے سر لگ جائے. (١٩٢١ ، لقمان اشرف ، ٢٢). ٣. تہمت لگنا ، اِلزام دھرا جانا (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ٥٢٩).

۔۔۔لوٹتے پھرنا محاورہ.
سر کاٹنا ، قتلِ عام کرنا.

کیا ابنِ سعد شوم کی فوج اور کیا حشم
سر لوٹتے پھریں گے بڑھایا اگر قدم

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٦).

۔۔۔لینا محاورہ.
١. ذمّہ لے لینا (عموماً «اپنے» کے ساتھ مُستعمل). جیو بہ پوڑ کھیلیا ، میں یو کام اپنے سر لیا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٢٣).

اپنے سر کوئی بھی لیتا ہے پرائی آفت
طُور آگاہ نہ تھا اس سے کہ جل جاؤں گا

(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٣٧). بڑی بڑی ذمّہ داریاں اپنے سر لے لینا آسان ہیں مگر اس کا نِباہ مُشکل ہو جاتا ہے. (١٩٠٠ ، شریف زادہ ، ٦٧). اب ہم دونوں اپنی مصروفیتیں اور سر لی ہوئی ذمّہ داریوں کے تحت اس مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ ہماری زندگی قوم کا اجتماعی طور پر سرمایہ ہے. (١٩٨٦ ، انصاف ، ٢٠٢). ٢. سر کاٹنا ، مار ڈالنا (عموماً «اپنا» کے ساتھ مُستعمل).

جو صف تھی بوریے کی طرح سے سمٹ گئی
سر لے کے داغ دے کے لہو ہی کے ہٹ گئی

(١٩١٢ ، شمیم ، ریاض (ق) ، ١٠١).

۔۔۔ماتھا اسم.
ہاں کو سر ہلانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سر + ماتھا (رک)].

۔۔۔ماتھے پر م ف (شاذ) ؛ سر آنکھوں پر.
بسر و چشم ، دل و جان سے ، رضامندی یا اِتّفاقِ رائے ظاہر کرنے کے موقع پر مُستعمل. مہاراج کا حکم سر ماتھے پر ابھی جاتا ہوں اور مُنی جی کو آپ کا سندیسہ سُناتا ہوں. (١٩١٥ ، آریہ سنگیت راماین ، ٦٥).

۔۔۔مارنا محاورہ.
١. بہت سمجھانا یا کہنا ، سمجھانے کی کوشش کرنا ، مغز مارنا.

ساتھ اس شامت کے مارے کے سر اپنا تو نہ مار
اے ظفر دل تو اسیرِ زُلف و کاکل ہو گیا

(١٨٣٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ٢٣). کتنا تم نے اس کے ساتھ سر مارا ... لیکن اس کا اثر یہ ہوا کہ (غالباً) بھلی چل دیں. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٢٣١). میں اس سے بہلا بہت کچھ سر مارا مگر وہ اپنی ضد پر اڑا رہا. (١٩٣٢ ، مکتوبات عبدالحق ، ٢٣٧). اللہ کا شکر ہے کہ میری آپا تو اُردو اسپیکنگ ہے ، ورنہ کون سر مارتا امار تمار سے. (١٩٨١ ، چلتا مسافر ، ١٥١). ٢. چیخ چیخ کر اور گڑگڑا کر اِلتجا کرنا ، ناکامی سے پریشان اور دق ہو کر خوشامد اور عاجزی سے مطلب بیان کرنا.

وا نہیں ہوتا کسی کے منہ پر ہرگز در ترا
یاں جو آئے ہیں چلے جاتے ہیں وہ سر مار کے

(١٨٢٤ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ٢٣٠). ٣. سر کو دے دے پٹکنا ، سر کو کسی چیز سے ٹکرانا.

سینا کوٹ سر مارتی تڑپڑی
اُلہی روح افزا کے پاؤں پڑی

(١٦٨٢ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ٤٢).

عجب نئیں اُٹھ کے بے تابی سوں سر مارے کنارے پر
سُنے گر ماجرا دریا ہمارے اشکِ جاری کا

(١٧٠٧ ، ولی ، کہ ، ٢٥).

ہائے کیا سر ماروں اے یارو! کہ اس سر کے تئیں
ساری ساری رات اب تو دردِ سر رہنے لگا

(١٨٢٤ ، مصحفی ، ک ، ١ : ١٥).

کیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٦٦).

نادان ہے رات بھر اکڑتے
سر مارتے ایڑیاں رگڑتے

(١٩١١ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ٤٥). میں نے زور زور سے کواڑوں پر اپنا سر مارنا شروع کر دیا تو دروازہ کُھل گیا. (١٩٨٤ ، پرایا گھر ، ١٨). ٤. کوئی چیز نفرت ، کراہت یا خفگی کے ساتھ لوٹانا ، واپس کرنا.

کوئے قاتل میں اگر جاتا نہیں
پھیر دے قاصد مرے سرمار خط

(١٨٤٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ١٤٩).

دلربا تیری نظر میں ہے اگر بیکار دل
لا مجھی کو پھیر دے پھر میرے ہی سر مار دل

(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ١١٥). ٥. کوشش یا جُستجو میں بہت جان لڑانا ، سرگردان اور حیران و پریشان پھرنا ، بہت تلاش کرنا.

تُو کس تلاش میں سر مارتا پھرے ہے کہ عمر
برنگ رشتۂ سوزن ہے پر قدم کوتاہ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۹).
نہ دیکھا وہ کہیں جلوہ جو دیکھا خانۂ دل میں
بہت مسجد میں سر مارا بہت سا ڈھونڈا بتخانہ
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۰۲).
ہاتھ آئے نہیں تم لاکھ کوئی سر مارے
دور رہتے ہو ترستہ رگ گردن ہو کر
(۱۸۶۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۹۷).
فوجِ اسلام نے چن چن کے دلاور مارے
سرکشی کرنے کو لوگوں نے بہت سر مارے
(۱۹۰۵ ، بستان ، ۹۰). ۶. **کسی کے ذمے ڈالنا یا چھوڑنا ، پلے باندھنا ، زبردستی حوالے کرنا.**
جب تلک کھانے بک جکیں سارے
ان ہی کو لا کے مرے سر مارے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۳).
قیس و فرہاد سے جب ہو نہ سکا نظم و نسق
افسری ملکِ جنوں کی مرے سر مار چلے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۸).
اے محبت دلِ آشفتہ کا سودا دیکھا
اس کی زلفوں نے لیا اور مرے سر مارا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۵۶).
الجھے ہے دل اسے شوخِ پریشاں کیے ہے
زلفوں ہی کے سر میں اسے مار آؤں تو اچھا
(۱۹۰۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۱۱). ۷. **غور و فکر کرنا ، سمجھنے کی کوشش کرنا.** عقل نکتہ داں اگر ہزاروں برس سر مارے کیا مقدور ہے کہ اس کے ایک نکتے کو دریافت کرسکے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۱). ساری عمر سر مارا کرو اور سمجھ میں نہ آئے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۷۷). اطبا نے سر مارا مگر کسی کی سمجھ میں نہ آیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۰۹).
ہر چند حواس نے بہت سر مارا
محسوس ہوا کہ غیر محسوس ہوں میں
(۱۹۳۷ ، رباعیات امجد ، ۲ : ۵۸). ۸. **مصروفیت میں دل و دماغ کھپانا ، ایسا یا اتنا کام کرنا جو دردِ سر ہو ، (عموماً «سے» کے ساتھ).** وہ دفتر میں بیٹھے کاغذوں سے سر مارتے. (۱۹۳۲ ، دولت کی قسمت ، ۹۶).

---مٹکانا محاورہ.
طعن و طنز سے سر ہلانا ، چڑانا ، طنز کرنا. اس پر وہ لوگ تمہارے آگے سر مٹکانے لگیں گے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۴۵۷). پھر اب منافقین کے تری طرف اپنے سر اور کہیں گے کب ہو گا یہ (۱۹۰۱ ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، شبیر عثمانی ، ۳۹۶).

---مڑھنا محاورہ.
زبردستی کسی کے ذمے لگا دینا یا حوالے کر دینا ، تھوپ دینا. شاہ صاحب جوگی ہوئیں اور ملک صاحب نے ان کو کسی نہ کسی کے سر مڑھا (۱۹۰۱ ، ایامی ، ۱۰۲). ہارا ہاتھ والا شعر زبردستی تانا شاہ کے سر مڑھ دیا گیا ہے. (۱۹۵۵ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۳۵۹). آدمی کے ان سارے کارناموں کا سہرا شیطان کے سر مڑھتے ہیں. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۳۰).

---مغزنی کرنا محاورہ.
بکواس کرنا ، فکر اور تردد کرنا (نور اللغات ؛ جامع اللغات).

---مکھ سنانا محاورہ.
رُو برو بُرا بھلا کہنا ، برملا کہنا.
کہیں آئے کُٹنے کتوں کو جن کالیوں سے جی
سر مکھ سُنائیں سوت وہ بن کر ہمارے پاس
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۳۸).

---مکھ ہونا محاورہ.
مقابل ہونا ، سامنے ہونا ، روکش ہونا ، رُو برو ہونا.
اس کی ابرو سے جو سر مکھ ہو ہلال
پھینک دے تلوار لوہا مان کر
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۹).

---مُنڈا (---ضم م ، سغ) صف مذ.
جس کے سر کے بال اُسترے سے صاف کیے گئے ہوں ، گنجا آدمی ، قلندر. کچھ کاربن بھکشوؤں (فقیروں) جوگیوں اور تپسیوں (عابد و زاہد) کے رُوپ میں کام کریں جن میں کچھ سر منڈے (قلندر) ہوں. (۱۹۷۳ ، رام راج ، ۱۶۵). سڑک کے کنارے میں نے چند نسل پرست سفید فام سر منڈوں کو دیکھا. (۱۹۸۹ ، سہ حلقہ ، ۱۸).

---منڈاتے ہی اولے پڑے / پڑ گئے کہاوت.
آغاز ہوتے ہی نقصان پہنچا ، شروع میں ہی کام بگڑ گیا. وہی رانی کا کپڑا اپنے لوگوں کو دے کر وہاں بھجوا دیتے ہیں جہاں سر منڈاتے ہی اولے پڑے تھے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۵). مجھ بے حیاؤں پر سر منڈاتے ہی اولے پڑے ٹھنڈے ٹھنڈے جہنم میں پہنچے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۳۷). اصحاب میں اختلاف تھا بھی تو ان میں ... جوتیوں میں دال نہیں بٹی ... ورنہ اسلام پر سر منڈاتے ہی اولے پڑ گئے ہوتے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۶۵). سر منڈاتے ہی اولے پڑے اور قلم دانِ وزارت کے سنبھالتے ہی میدانِ جنگ درپیش ہوگیا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۸۱).

---منڈا کے کیا گھٹنا منڈواؤ گے فقرہ.
کیا سب کچھ کھو بیٹھنے کا ارادہ ہے یہ بھی نہ رہا تو پھر کیا کرو گے ، فضول خرچ سے کہتے ہیں (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

---منڈانا / منڈوانا محاورہ ، ف م.
۱. **سر کے بال اُسترے سے صاف کرانا ، سر گنجا کروانا.** جو ہو پھرنا ، پور الگے پیچھے دوڑنا پور سر منڈانا. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۵۹).
سر منڈا کر کے بیٹھے ہوا جوگی تو میں
اور میں آسن لوائے ہو نہ کیا ترکیب ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۴). اس نے اس نائی کو بلا کر اپنا سر منڈوایا. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۱۲۹).

نا ک کٹوا کے میں مُنڈواؤں گی ہی سوت کا سر
دُشمنوں کا مرے ٹیڑھا اگر ایک بال ہوا
(۱۸۷۹ ، جانِ صاحب ، د ، ۱۱۸)۔ میں نے سر مُنڈانے کے لیے نائی بُلوایا (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۰۷)۔ یہ وبا سر مُنڈوانے کی تھی جس کی اِبتدا یوں ہوئی کہ بہارتی حجام نے آنا بند کر دیا۔ (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۱۳)۔ ۲. **نقصان اُٹھانا یا لُٹ جانا ، سزا پانا ، سزا دینا۔**

یہ ہولی شب و روز کی کھائے کون
یہاں آ کے سر اپنا مُنڈوائے کون
(۱۸۳۱ ، لذت عشق ، ۱۷)۔ روکیں تو بیوی سے جُھونٹے گھسٹوائیں نہ روکیں تو آپ سے سر مُنڈوائیں۔ (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۵)۔ ۳. **جوگی بننا ، فقیر بننا ، جوگ لینا۔**

نہیں ممکن رہائی قید سے اُس زُلفِ مُشکیں کی
قلندر ہو کے بھی میں اُس کے پیچھے سر مُنڈاتا ہوں
(۱۸۱۱ ، طپش (نوراللغات))۔

۔۔۔مُنڈنا ف ل۔
سر مُونڈنا (رک) کا لازم ، سر کے بالوں کا اُتر جانا ، گنجا ہو جانا ، سر تمہارا مُنڈ چکا ہے کہ اسے تم پہچانکر جہاں ملے .... گرفتار کر لاؤ۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۶۲)۔

۔۔۔مُنڈھا ہونا محاورہ۔
سر کا گنجا ہونا۔ اُس کا سر مُنڈھا ہوا تھا ٹخنوں سے اُونچا پاجامہ تھا۔ (۱۹۱۹ ، گردابِ حیات ، ۳۷)۔

۔۔۔مَنڈھ دینا / مَنڈھنا محاورہ۔
کسی کے سر کرنا ، حوالے کرنا ، زبردستی کسی کے ذمّے ڈالنا یا تھوپنا ، کسی کو مُلوّث کرنا۔ ناقابل لڑکیاں قابل لڑکوں کے سر منڈھ دی جاتی ہیں۔ (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۹)۔ اَنا جان زبردستی ایک لڑکی میرے سر منڈھ رہے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، پرانا گھر ، ۸۷)۔

۔۔۔مَنی (۔۔۔فت م) امذ۔
ایک ہیرا یا زیور جو سر یا چوٹی میں لگاتے ہیں (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [سر + منی (رک)]۔

۔۔۔مُونڈا (۔۔۔ضم م ، غم و ، مغ) صف مذ۔
نکوڑا ، وہ شخص جس کے سر کے بال مُنڈے ہوئے ہوں (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [سر + مُونڈ (مُونڈنا (رک) سے) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

۔۔۔مُونڈا جانا ف مر ؛ محاورہ۔
سزا کے طور پر سر کے بال اُتار دینا۔

کُوئے جاناں میں نہ پہونچے کیوں نہ مُونڈا جائے سر
حاجیوں تم پر طوافِ کعبہ کی تقصیر ہے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات))۔

۔۔۔مُونڈ ڈالنا / مُونڈنا / مُونڈھنا محاورہ۔
۱. **کھوپڑی کے بال اُسترے سے صاف کرنا ، سر کے بال اُتارنا۔**

بانکا ہو نہ ہو یہ مُونڈے سر
پہنوا مت کہ ان کو نائی ہیں
(۱۸۳۵ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۶۶)۔

ہیں مکر نے کی یہ بھی تعزیر
مُونڈ کر اُس کا سر ، کرو تشہیر
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۱۰۱)۔ بڑی بھا بی جان! آپ نے اور بھی سُنا وہ بی پیرا نی جی جن کی سکینہ مُرید ہوئی تھی کوہنے اُسترے سے سر مُونڈھ گئیں۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۰)۔ ۲. **لُوٹ لینا ، نقصان پہنچانا ، ٹھگنا (مال و دولت عزت و آبرو وغیرہ)۔** اس درجے بے تمیز جب ماں کا یہ ہڈرا کر رکھا ہے تو ہمارا تو سر مُونڈ کر بھی بس نہیں کرے گا۔ (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۵)۔ ایک بیٹی نے کوہنے اُسترے سے باپ دادا ہی کا نہیں کنبہ بھر کا سر مُونڈ ڈالا۔ (۱۹۲۰ ، بنت الوقت ، ۲)۔

۔۔۔مُونڈی (۔۔۔ضم م ، غم و ، مغ) صف مث۔
نکوڑی ، وہ جس کے سر کے بال منڈے ہوئے ہوں۔ مجھ سر مونڈی کے تو کچھ بھی ہاتھ نہ آیا۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۹۷)۔ [سر مُونڈا (رک) کی تانیث]۔

۔۔۔مَیلا (۔۔۔ی لین) امذ۔
حیض۔ حیض کو لال پانی یا ناپاکی یا سر میلا بھی کہتے ہیں۔ (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۴۷)۔ [سر + میلا (رک)]۔

۔۔۔مَیلا ہونا محاورہ۔
حیض سے ہونا۔

نہ پاؤں مردوے اس بات پر بہت پھیلا
مرا خُدا کی قسم ان دنوں ہے سر میلا
(؟ ، نازنیں (فرہنگ آصفیہ))۔ مختلف حصّوں میں عورتیں مختلف محاورات سے اس حالت (ماہواری) کا اظہار کیا کرتی ہیں مثلاً کپڑوں سے ہونا ، سر میلا ہونا (۱۹۰۳ ، عصائے پیری ، ۱۳۰)۔

۔۔۔میں آگ لگی تلوؤں میں بُجھی کہاوت۔
نہایت غُصّے کی ترجمانی کے موقع پر مُستعمل ، کمال طیش میں آنا

سر میں آگ ایسے لگی جا کے بُجھی تلوؤں میں
جسم و جاں شمع صفت تا بہ سحر کچھ بھی نہیں
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۳۹)۔

۔۔۔میں آنا محاورہ۔
دماغ میں آنا ، سمجھ میں آنا۔

سر میں آتی ہے بات ٹیڑھی ہو کر
فطرت میں اگر کجی ہے اور ذہن میں خم
(۱۹۴۷ ، سنبل و سلاسل ، ۱۶۸)۔

۔۔۔میں بال نہیں بھال سے لڑائی کہاوت۔
کمزور ہو کر زبردست سے مُقابلہ کرتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

۔۔۔میں بال ہونا محاورہ۔
مار کھانے ، نقصان اُٹھانے یا بہت خرچ برداشت کرنے کی

طاقت ہونا (عموماً نفی یا استفہام انکاری میں مُستعمل). (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---میں پھوڑا نہیں ہے فقرہ.
ناحق کی تکلیف کیوں اٹھاؤں (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---میں تکبُّر (بَھرا) ہونا محاورہ.
غرور کرنا ، مغرور ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---میں تیل پَڑنا محاورہ.
سنگار کے لیے سر میں تیل لگانا.

شبِ وعدہ گُزر چکی آدھی
اب سُنا ہے کہ سر میں تیل پڑا

(١٩٠٥ ، داغ (نوراللغات)).

---میں تیل ڈالنا/لَگانا ف م.
بالوں کو تیل لگانا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---میں جُنُوں سَمانا محاورہ.
خبط ہونا ، بہت زیادہ شوق پیدا ہونا ، شدید خواہش ہونا.

سمایا مرے سر میں بھی ہے جُنُوں
ہو میدانِ پیکار میں کشت و خُوں

(١٨٩٣ ، صدق البیان ، ١٣٣).

---میں خاک ڈالنا محاورہ.
ماتم کرنا ، رونا پیٹنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---میں خَنّاس سَمانا محاورہ.
بہت غرور ہونا ، خود کو دُوسروں سے برتر سمجھنا. بعض ایسے بھی تھے جن کے سر میں خنّاس سمایا ہوا تھا. (١٩٣٥ ، چند ہمعصر ، ١٢٦).

---میں دَرْد اُٹھنا/ہونا ف م ؛ محاورہ.
درد سر ہونا ، یکایک سر میں درد شروع ہونا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---میں دَھمک ہونا محاورہ ؛ ف م.
سر میں چوٹ سی لگنا یا درد سا ہونا (کسی سخت یا ناگوار آواز سے) ، سر میں بھاری پن محسوس ہونا.

اس ادا سے یہ سُنے کیا وہ ہماری فریاد
شیشہ جنکے تو انھیں سر میں دھمک ہوتی ہے

(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ٢٢٧).

اُف یہ تاثیرِ محبت کہ جو میں روتا ہوں
وہ یہ کہتے ہیں مرے سر میں دھمک ہوتی ہے

(١٩٠٠ ، کلیاتِ شائق ، ٢٨٥).

---میں ڈالنا ف م ؛ محاورہ.
سر میں تیل وغیرہ ڈالنا ، سر کو لگانا (جامع اللغات).

---میں ڈالے گا فقرہ.
کس کام آئے گا ، کیا کرے گا (جامع اللغات).

---میں سفَیدی آ جانا/آنا محاورہ.
بال سفید ہو جانا ؛ بُوڑھا ہو جانا.

صبحِ صادق کے ہے گر سر میں سفیدی آ گئی
لیکن اس پیری میں بھی صادق ہے اپنی اشتہا

(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ٣٠٨).

---میں سَمانا محاورہ.
دل و دماغ پر چھا جانا ، ذہن میں بیٹھ جانا ، دھیان میں آنا.

کونسا نازک بدن سر میں سمایا اے پری
مُجھ کو اپنے جسم پر بھاری ہوئے دوش ان دنوں

(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٥٠٣).

---میں سَودا سَمانا/ہونا محاورہ.
خیال دماغ میں بیٹھ جانا ، خبط ہونا ، کسی بات کی دُھن بندھنا ، لگن ہونا (عموماً غلط یا خراب بات دماغ میں بیٹھنا).

ہے خانہ داری جنونِ کامل ، جہاں کا رنگ دیکھ اے دل
چمن میں تنکے چُنیں عنادل ، جو سر میں سودا ہو آشیاں کا

(١٨٧٣ ، کلیاتِ قدر ، ١٣١). ان کے سروں میں قوم پرستی کا سودا سمایا ہوا تھا. (١٩١٧ ، گوکھلے کی تقریریں (دیباچہ) ، ٧).

حق امرت ہو ساغر میں بھی
سودا ہو تیرا سر میں بھی

(١٩٨٣ ، الحمد ، ٢٣).

---میں سینگ/لگے ہونا محاورہ.
١. کوئی خاص علامت ہونا جس سے پہچان سکیں (طنز و تعریض کے موقع پر مُستعمل). کیا خلل دماغ کے سر میں سینگ لگے ہیں. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ١٣٥). کیا معجزے کے سر میں سینگ ہوتے ہیں. (١٩٠٧ ، اجتہاد ، ٩١). ٢. بے وجہ یا بے سبب کسی کو تکلیف یا ایذا دینا یا جھگڑنا (جامع اللغات).

---میں کھانا محاورہ.
چوٹ اپنے سر لینا ؛ بد کرداری یا ظُلم کی سزا پانا ؛ مار کھانا ، پٹنا ، پاداش بھگتنا.

قدمبوسی فلک مُختار ہیں غیر
زیادہ لگ چلیں تو سر میں کھائیں

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٢٩).

جوں فلک جو کہ سر اُٹھائے گا
آخر کار سر میں کھائے گا

(١٨٣٩ ، نکہت (فرہنگِ آصفیہ)).

---میں ہَوا بھرنا محاورہ.
سودا سمانا ، دھن سوار ہو جانا ، شوق کا حد سے بڑھ جانا.

دفعۃً سر میں بھری سارے زمانے کی ہوا
دشتِ وحشت میں ہوئی خاک اُڑانے کی ہوا

(١٨٦٧ ، شعلۂ جوالہ (واسوخت امیر) ، ١ : ١٠٠).

ہوس ہے بسلسلہ جُنبانِ سعیٔ لاحاصل
بھری ہے سر میں ہوا قسمت آزمانے کی

(١٩٥٧ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ٧٩).

۔۔۔ نَقد نوکری اُدھار کہاوت۔
پہلے کام کرو پھر اُجرت ملے گی (محاورات ہند ، ۱۲۸ ؛ جامع اللغات)۔

۔۔۔ نِکالنا محاورہ۔
نمودار ہونا ، ظاہر ہونا ؛ سر اُٹھانا ، بغاوت کرنا۔

کُونپے بُتاں میں میری چاروں طرف نظر ہے
شاید کوئی پریرو غُرفے سے سر نکالے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۵۵)۔ غنیم کا راستہ روکے ہوئے تھے کہ سر نکالنے نہ پائے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۹)۔ اب وہ ملک کے ہر گوشے سے سر نکالتے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۱)۔

۔۔۔ ننگا کَرنا ف م ؛ محاورہ۔
سر برہنہ کرنا ؛ **عزّت اُتارنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

۔۔۔ ننگے م ف۔
برہنہ سر ؛ کُھلے سر ؛ بال بکھرائے۔

سر ننگے ہے سبب نہیں دشتِ جُنوں میں ہم
باندھی ہے بھاڑ بھاڑ کے دستار پاؤں میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۸)۔

۔۔۔ نِوانا محاورہ (قدیم)۔
رک : سر جُھکانا ، عاجزی کرنا۔

نکو رکھ کنیشاں کے انکار میں
نہ مُنج سر نوا دام کے بھار میں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹)۔

پوچھیو مت شاخِ گُل کو بوجھ سے غُنچے کے خم
میرے اس خوش قد کے آگے سر نوائے ہے بہار

(۱۷۸۰ ، عشق اورنگ آبادی ، د ، ۳)۔

۔۔۔ نَہانا / نہاوْنا ف م ؛ محاورہ (قدیم)۔
سر سے نہانا ، پُورا غُسل کرنا ، غُسلِ جنابت کرنا ، نہانا۔

یاں آج دو تیں آئے سو ہلکا کئی ہوں ہاشمی
میں کئی کئی کو نکو دو سر نہا لی ہے صبح

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۵۷)۔

۔۔۔ نہ پانو (پاؤں) / پَیر م ف۔
آغاز نہ انجام ، انا نہ پتا ، دلیل نہ ثبوت ، بے اصل ، بے بُنیاد۔ دُنیا جیوں دوپہر کی چھانو ، اس دُنیا کوں سر ہے نہ پانو۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۵)۔ جس کا سر نہ پاؤں اس بات کے لیے زبان ہلاؤں۔ (۱۹۲۱ ، بنی پرتاب ، ۱۰۸)۔ تم بھی کیسی باتیں کرتی ہو جس کا سر نہ پیر۔ (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۱۱۲)۔

۔۔۔ نہوڑانا / نیہوڑانا ف م ؛ محاورہ۔
رک : سر نِوانا ، سر نیچا کر لینا ، سر جُھکانا۔

ہر شخص اُسے دیکھ کے نہوڑائے سر اپنا
یہ چال انوکھی ہے مرے پیلہ نُما کی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۷)۔

رُخصت ہوا وہ سروِ مُسافر بصد فُغاں
نہوڑائے سر کو گھر میں گئے شاہِ دو جہاں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶)۔

نہوڑائے ہوئے سر اپنا ہے کون
پُر گُل جیسے درختِ خوش لون

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۶۰)۔ مُسکراہٹ کے بجائے سنجیدہ چہرے سے ان کا سواگت کیا سر نیہوڑائے کھڑے کھڑے چند باتوں میں انھیں ٹرخا دیا۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳۴)۔

۔۔۔ نہیں یا سَروہی نہیں کہاوت۔
ہرگز اپنا حق ضائع نہیں ہونے دیں گے ، تخت یا تختہ ، جان کی بازی لگانا۔ اب افراسیاب کے گھر میں آپ تشریف لائے ہیں وہ بھی بلائے بے دُنیا زمان ہے مثل مشہور ہے یا سر نہیں یا سروہی نہیں یا تو اُس نے تمھیں ہلاک کیا یا تُمنے اسے۔ (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۳۹۲)۔

۔۔۔ نیچا / نیچے کَرنا محاورہ۔
۱. **عاجز کر دینا ، شرمندہ کرنا ، شکست دینا ، غرور توڑنا۔**

مثلِ فوّارہ چرخ نے آخر
کر دیے سرکشوں کے سر نیچے

(۱۸۵۶ ، کُلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۳۷)۔ جس کے حُسن نے اچھی صُورت والوں کا سر نیچا کیا۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۸۱)۔ ۲. سر **جُھکانا (بھولے پن ، ندامت یا حجاب سے)۔**

یہ جو سر نیچے کیے بیٹھے ہیں
جان کتنوں کی لیے بیٹھے ہیں

(۱۹۱۰ ، تاجِ سُخن ، ۹۷)۔

۔۔۔ نیچا ہونا محاورہ۔
رک : سر جُھکنا ، شرمندہ ہونا ، ندامت ہونا ، مغلوب ہونا۔ سر اس شرمندگی سے نیچا ہو رہا ہے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۹۳)۔ ایک تو بیٹی والوں کا سر یونہی نیچا ہوتا ہے اس پر ذاتی جہیز۔ (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۲۶۸)۔ سنا ہے جو کوئی اُن سے ملتا ہے وہ اُن کا گرویدہ ہو جاتا ہے میرا سر اور بھی نیچا ہو گیا۔ (۱۹۳۲ ، کرلیں ، ۱۶۰)۔

۔۔۔ نیچے ٹانگیں اُوپَر م ف ؛ فقرہ۔
کوئی کام بدسلیقگی سے کرنا (فرہنگ اثر)۔

۔۔۔ نیوانا محاورہ (قدیم)۔
رک : سر نِوانا۔

اُوتر کشتی میں سوں او حجرے آ
قدم پیر کے پر رکھیے سر نیوا

(۱۶۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری (ق) ، ۲۸)۔

۔۔۔ نیوڑانا / نیوہڑانا محاورہ۔
رک : سر نہوڑانا۔ عام لوگوں کے ساتھ بیٹھے سر نیوڑائے مناقب سُن رہے تھے۔ (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۲۳)۔ چُپ چاپ سر نیوہڑائے بیٹھا ہے۔ (۱۹۸۷ ، سخن در سخن ، ۳۰)۔

---- **تیوڑھانا** محاورہ.
رک : سر تیوڑانا. ٹہلنے نکلا تھا سر تیوڑھائے ... چوک سے گزرتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں سج سج کرتی ایک ڈولی چلی آ رہی ہے. (١٩٥٣ ، اپنی موج میں ، ٦٣).

---- **ہاتھ پَر رَکھنا** محاورہ.
رک : سر ہتھیلی پر رکھنا جو زیادہ مستعمل ہے. میں نگوڑی اپنا سر ہاتھ پر رکھ کر آئی ہوں. (١٨٧٧ ، طلسم گوہر بار ، ٦٢).

---- **ہتھیلی / ہتیلی / پَر / پَہ دَھرنا / رَکھ لینا / رَکھنا** محاورہ.
جان دینے پر آمادہ ہونا ، مرنے کے لیے تیار ہونا ، قتل ہونے پر آمادہ ہونا.

سر ہتیلی پہ دھرے پھرتے ہیں اُس دم عاشق
لے بکف تیغ جو وہ کہتا کے جنوں نکلے ہے

(١٨٣٥ ، کلیات ظفر ، ١ : ٢٣٧). ہم سب آپ کے ساتھ جان دیں گے سر ہتھیلی پر رکھ کر جا پڑیں گے. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٢٢٠). ایک دوسرے سے بازی لے جانے کے لیے سر ہتیلی پر دھرے ہوئے تھا. (١٩٠٢ ، انتخاب لاجواب ، ٩ مارچ ، ١٦).

---- **ہتھیلی پَر / پَہ لینا / لیے بیٹھنا / پھرنا** محاورہ.
جان دینے پر آمادہ ہونا ، جان خطرے میں ڈالنا.

میں تو سر اپنا ہتھیلی پہ لیے پھرتا ہوں
ہاتھ کیا قبضے پہ رکھ رکھ کے ڈراتا ہے مجھے

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٥٩). اُس جانباز نے اسکی ذرا پروا نہ کی سر ہتھیلی پر لے کر نواب اور مسلہ آور کے بیچ میں جا پڑا. (١٨٩٩ ، ہیرے کی کنی ، ٦٣).

اس توقع پہ کہ لیں وہ تلوار
سر ہتھیلی پہ لیے بیٹھے ہیں

(١٩١٠ ، تاج سخن ، ٩٧).

---- **ہتھیلی پَہ ہونا** محاورہ.
جان دینے پر آمادہ ہونا.

سر زینت ہے ہم کو آج کہاں
سر ہتھیلی پہ ہو تو تاج کہاں

(١٨٥٩ ، فسانۂ عشق ، ٢٢).

---- **ہِلانا** محاورہ.
سر کو جنبش دینا (انکار ، قبول ، افسوس یا وجد اور تعریف وغیرہ کی بنا پر).

ہر کنا روز میں گستاخ ہو کتنا رمز یوں بول کر
لیا جیو سج سولی ریا اب سر ہلاتا ہے سنو کیا

(١٦٠٩ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ١٠٠).

زخم شمشیر ستم میر تڑپا کیا
سر بھی تسلیم محبت میں ہلایا نہ گیا

(١٨١٠ ، میر ، کلیات ، ٣٣٠).

تکلیف علم جانے کی جب کرتی ہے پوری
کس عجز سے کرتا ہوں نہیں سر کو ہلا کے

(١٨٩٥ ، خزینۂ خیال ، ٢٠٩).

جو تو لہکے تو سبزہ لہلہائے
چمن کا بیل بوٹا سر ہلائے

(١٩١١ ، کلیات اسمعیل ، ٥٠). وہ اس انداز سے سر ہلاتے ہیں جیسے وہ بات کو سمجھ چکے ہیں. (١٩٨٣ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ١٣٨).

---- **ہَلکا ہو جانا** محاورہ.
سر کا درد کم یا ختم ہو جانا ، سر درد کی تکلیف رفع ہونا. میں اپنی خطا کو پہنچ گیا. دماغ جوتیوں سے درد کرنے لگا ... یکھو ہی علاج دردِ سر ہو گیا سر ہلکا ہو گیا اب زیادہ علاج کی ضرورت نہیں ہے. (١٩١٧ ، گلستانِ باختر ، ٣ : ٣٢٨).

---- **ہِلنا** محاورہ.
١. سر کا جنبش کرنا (ضعف یا کمزوری کی وجہ سے یا انکار ، تعریف ، اقرار وغیرہ کے موقع پر).

دوسری بھی غزل ایسی ہی لکھوائے رنگین
جسکو سنتے ہی سرِ صاحبِ ادراک ہلے

(١٨٠٥ ، دیوانِ ریختہ ، ١٢٨). جب سر ہلنے لگے گا تب بال بچوں کی قدر معلوم ہو گی. (١٨٨٧ ، جامِ سرشار ، ٢٢). کلام ایسا پاکیزہ ہے کہ بڑے بڑے اُستادوں کے سر ہل جاتے ہیں. (١٩٢٨ ، آخری شمع ، ٥٣). ٢. سر چکرانا ، ہوش اُڑ جانا.

کُل اصفہانِ قوم کے سر ہل کے رہ گئے
اربابِ کفر و شر کے جگر ہل کے رہ گئے

(١٩١٢ ، شمیم ، ریاض (ق) ، ١٩٠).

---- **ہو پڑنا** محاورہ.
پیچھے پڑ جانا ، درپے ہونا.

اگر تو نے چھیڑا تو میں رو پڑی
بلا بن گئی تیرے سر ہو پڑی

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی (مہذب اللغات)).

سِرّ (کسر س ، شد ر نیز بلا شد) (الف) امذ.
١. بھید ، راز. قبول پڑیا سو منصور کا سر ، اُس سر میں تھا کچھ سِر. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١١٥). عربی میں پوشیدہ بات کو سِر کہتے ہیں اور سروری اُسی سے مشتق ہے. (١٨٠٣ ، عقل و شعور ، ٣٣). گردن کے درد کا آپ حال پوچھتے ہیں ، اس کا سِر کھلتا نہیں. (١٨٦٨ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ٢٠). علمِ بیان کے اسرار میں سے کوئی سِر اُس سے چھپا نہ رہا. (١٩٦٤ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٩١٣). ٢. (فقہ) نماز میں خفی آواز سے قرأت کا عمل.

تیرھویں تعدیلِ ارکان اے ثقہ
چودھویں جہر اور سر اپنی جگہ

(١٨٩١ ، کنز الآخرۃ ، ٥٣). ٣. (تصوف) اوس لطیفہ کو کہتے ہیں کہ جو قلب میں امانت رکھا گیا ہے. جیسے روح بدن میں اور یہی محل مشاہدہ ہے اور یہی ایک شے ہے جو عاشق کی کی ہے. حق سے وقت توجہ ایجادی کے جیسے امواج متعین ہوتے ہیں دریا سے وقت موج کے اور وہ عین ثابتہ ہے (مصباح التعرف).
(ب) صف. جو چھپا ہوا ہو ، مخفی ، خفیہ.

اس محنت کا پیدا اور سر
ہے خدمت میں تیرے ظاہر
(۱۸۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۹). [ع].

ـــــ اَزَل کس اضا(ـــــ شد ر ، فت ا ، ز) امذ.
ابتدائے آفرینش کے راز ، قُدرتِ کاملہ کے بھید ، حقیقتِ اُولیٰ.

کس نے کھولے زمانے پہ سرِّ ازل
اور کون گیا ہے حد سے باہر کو نکل
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۲۲).

رموزِ سرِّ ازل ہم سے آ کے کر دریافت
کہ ہم بھی خدمتِ رنداں میں گاہ گاہ رہے
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۹۱). [سرِّ + ازل (رک)].

ـــــ اللّٰہ (ـــــ شد ر بضم ، غم ا ، شد ل بعد ا) امذ.
حقیقتِ باری تعالیٰ.

ہو رسول اللّٰہ ہمارا مدعا
کر وہ محرم حال سرِّ اللّٰہ کا
(۱۸۷۲ ، دیوانِ قاسم ، ۲). [سِرّ + اللّٰہ (رک)].

ـــــ التَّجَلِّیات (ـــــ شد ر بضم ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، فت ج ، شد ل بکس) امذ.
(تصوف) اس سے مراد ہے مشاہدہ کرنا دل کا ہر شئے کو ہر شئے میں انکشافِ تجلیٔ اوّل کے ساتھ ، یعنی مشاہدہ کرنا احدیتِ جمیعہ کو تمامی اسماء میں بسبب ہر اسم کے مُتّصِف ہونے کے کل اسماء کے ساتھ کیونکہ اسماء ذاتاً احدیتِ ذات سے متحد ہیں (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۳۲). [سِر + رک : ال (۱) + تجلیات (رک)].

ـــــ الحال (ـــــ شد ر بضم ، غم ا ، سک ل) امذ.
(تصوف) اُس چیز کو کہتے ہیں کہ جس کے سبب سے اُسی حال میں مراد حق تعالیٰ کی پہچانی جائے یعنی جو کچھ وارد ہوا ہے اُس کی حقیقت و ماہیت کیا ہے اور منشاء اس حال کا کیا ہے (مصباح التعرف ، ۱۳۲). [سر + رک : ال (۱) + حال (رک)].

ـــــ الحَقِیقَت (ـــــ شد ر بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ی مع ، فت ق) امذ.
(تصوف) اُس چیز کو کہتے ہیں کہ جو ظاہر نہو مخفی رہے اور ہر شے میں ہو اور یہی حقیقت باری تعالیٰ کی ہے (مصباح التعرف ، ۱۳۲). [سِر + رک : ال (۱) + حقیقت (رک)].

ـــــ الرُّبُوبِیَّة (ـــــ شد ر بضم ، غم ال ، شد ر بضم ، و مع ، کس ب ، فت ی) امذ.
(تصوف) عبارت ہے موقوف رہنے سے ربوبیۃ کے مربوب پر ، اسلئے کہ ربوبیت ایک نسبت ہے پس اوسکے واسطے دو منتسب کا ہونا ضرور ہے اور اُن دو میں سے ایک منتسب مربوب ہے اور وہ اعیان ثابتہ ہیں کہ معدوم ہیں اور جو چیز کہ موقوف رہتی ہے معدوم کے اوپر وہ معدوم ہے پس ربوبیت بھی معدوم ہے بسبب معدوم ہونے مربوب کے (مصباح التعرف ، ۱۳۲). [سِر + رک : ال (۱) + ربوبیۃ (رک)].

ـــــ السِّرّ (ـــــ شد ر بضم ، غم ا ل ، شد س بکس) امذ.
(تصوف) علمِ تفصیل حقائق اور اعمال اور احدیت الجمع کو کہتے ہیں اور بعض ہویتِ ذات مراد لیتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۳۲).
[سِر + رک : ال (۱) + سر (رک)].

ـــــ العِلْم (ـــــ شد ر بضم ، غم ا ، سک ل ، کس ع ، سک ل) امذ.
(تصوف) اس سے مراد سِر علمِ باری تعالیٰ کا ہے جو حقیقت باری تعالیٰ کی ہے ، کیونکہ حقیقتاً علم عین حق ہے اور غیر بحسب اعتبار (مصباح التعرف ، ۱۳۲). [سِر + رک : ال (۱) + علم (رک)].

ـــــ القَدَر (ـــــ شد ر بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، د).
(تصوف) اوس چیز کو کہتے ہیں کہ جس کو حق نے ہر ہر عین ثابتہ سے ازل میں جانا ، یعنی حق تعالیٰ نے ہر عین ثابتہ کو معہ ان حالات کے جو اُس عین ثابت کے وجودِ خارجی سے ظاہر ہونے کے جانا ، لہذا وہ کسی چیز کا حکم ایسا نہیں کرتا جو اُس عین ثابت کے حالات سے ظاہر نہو (مصباح التعرف ، ۱۳۳). [سِر + رک : ال (۱) + قدر (رک)].

ـــــ آدَم کس اضا(ـــــ شد ر ، فت د) امذ.
حضرت آدم علیہ السّلام کی پیدائش و بعثت کے راز.

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سِرِّ آدم ہے ضمیرِ کُن فکاں ہے زندگی !
(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۹۳). سِرِّ آدم خدا جانے صوفیاً ، علماً ، فلسفیوں اور سائنس دانوں کے لئے کیا ہو. (۱۹۷۰ ، بُرشِ قلم ، ۱۵۰). [سِر + آدم (رک)].

ـــــ خَفِی کس صف (ـــــ شد ر ، کس ف ، فت خ) امذ.
کائنات کے پوشیدہ راز ، قضا و قدر سے متعلق معاملات.

سِرِّ خفی جہاں کے ہیں سب آپ پر جلی
جاتا ہے سرکشوں میں یہ کونین کا ولی
(۱۸۷۳ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۲ : ۱۸۷). [سِر + خفی (رک)].

ـــــ دِلبَرَاں کس اضا(ـــــ شد ر ، کس د ، سک ل ، فت ب) امذ.
دوستوں کے راز یا باتیں ، احباب کے راز ، یگانوں کی راز داریاں ، محبوبوں اور معشوقوں کے راز.

مسند زریں پہ «سِرِّ دلبراں» کے زمزمے
تھے بہ اندازِ «حدیثِ دیگراں» کل رات کو
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۵۳). [سِر + دلبر (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

ـــــ مَکنُون کس صف(ـــــ شد ر ، فت م ، سک ک ، و مع) امذ.
چُھپے ہوئے بھید ، پوشیدہ راز ، مصلحتِ خداوندی ، اللّٰہ تعالیٰ کی مصالح.

ہر مرکز کاشفِ سِرِّ مکنون ہر دائرہ ہے خُمِ فلاطون
(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۷۶). [سِر + مکنون (رک)].

ـــــ نِہاں کس صف(ـــــ شد ر ، کس ن) امذ.
پوشیدہ راز ، چھپے ہوئے بھید.

خودی کا سِرِّ نہاں لَآ اِلٰہ اِلّا اللّٰہ
خودی ہے تیغ ، فَساں لَآ اِلٰہ اِلّا اللّٰہ
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۷).

کب ہوتی آنکھوں کو بینائی عطا
منکشف سِرِّ نہاں کیسے ہوتے
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۸۰). [سِرّ + نہاں (رک)].

ـــ و عَلَن / عَیاں (ـــ شد ر ، و مج ، فت ع ، ل / فت ع) امذ.
باطن و ظاہر ، پوشیدہ اور کھلا ہوا.

خواہش ہے دو جہاں کی اگر تو زباں سے
بِن مدحِ شاہ سِرّ و عَلَن مت سخن نکال
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۲).

وہ مرہمِ دلخستگاں ، وہ چارۂ دردِ نہاں
وہ مصدرِ فیضِ عیاں ، وہ مظہرِ سِرّ و علن
(۱۸۷۶ ، شہید (غلام امام) ، گلدستۂ شہید ، ۲۰).

دین کا معنی ہے یہ ہر کام دین کا کریں
حسبِ فرمانِ خُدا و مصطفیٰ سِرّ و عیاں
(۱۹۰۹ ، گلزارِ بادشاہ ، ۸۰). [سِرّ (رک) + و (حرفِ عطف) + عَلَن / عیاں (رک)].

ـــ یَزدانی کسی صف (ـــ شد ر ، فت ی ، سک ن) امذ.
اللہ تعالیٰ کے راز ، قضا و قدر کے مسائل. فرشتوں کو سِرِّ یزدانی سے آگاہی ہوتی ہے. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۴). [سِرّ + یزدان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُر (۱) (ضم س) امذ.
۱. (موسیقی) **منہ یا ساز کی اُونچی نیچی آواز کے سات درجوں میں سے ہر ایک (جس سے رُوح کو حرکت ہوتی ہے) وہ سات درجے یہ ہیں : (i) مور کے مانند آواز جو ناف سے نکلتی ہے. (ii) بیہے کی مانند آواز جو شکم سے نکلتی ہے. (iii) بھیڑ کی مانند آواز جو سینے سے نکلتی ہے. (iv) مُرغ کی مانند آواز جو معدے سے نکلتی ہے. (v) کوئل کی مانند آواز جو قلب سے نکلتی ہے . (vi) مینڈک کی مانند آواز جو گلے سے نکلتی ہے (vii) ہاتھی کے مانند آواز جو دماغ سے نکلتی ہے. ان میں پانچ ہزار فی سیکنڈ ہوا کے تموّج سے اونچا سر اور دو ہزار پانسو فی سیکنڈ تموّج سے نیچا سر پیدا ہوتا ہے ، آہنگ ، درجہ ، آواز کی بلندی و پستی.**

سر و پھند جوسکھ جو ہر سنگ کی جھند
کتاں سات تو تھلا جو کوجت کی سندھ
(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۱۰۹).

سُر تال نال بول عناصر ہوئے ہیں چار
اندری رچا ہے راگ کی سنگت کا آک جہاں
(۱۷۰۷ ، دیوانِ آبرو ، ۳۳). آواز کی پستی بلندی کا نام ہندی میں سُر ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۹۸). کوئی آواز سر سے خالی نہیں ہوتی. (۱۹۲۲ ، فکرِ بلیغ ، ۳۰). یہ تھا میرا پنجاب جس کی ہواؤں میں ڈھولے ، ٹپے اور ماہیا کے اشتیاق انگیز بول اور سُر سموئے ہوئے تھے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۸).

۲. **ناک سے سانس نکلنے کی آواز ، ناک کے دونوں شگاف.** بائیں یا دائیں طرف کا سُر چلتا ہے جاؤں (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۰۳). نزلہ بگڑ گیا ، دونوں سُر بند ہو گئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۶ : ۳). ۳. **ایک علم جو ناک سے سانس لینے کے مُختلف ذریعے سے حوادثاتِ زمانہ سے مُطلع کرتا ہے** (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۱). ۴.(i) **(مجازاً) کہنے کا ڈھنگ یا اسلوب ، گفتگو کا لہجہ اور انداز.** وہ قبولیت کا سُر ہم کو بھی بتا دو. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۸۸). گو سب کچھ ہے مگر سُر وہی ہے اور لَے میں فرق نہیں آیا ہے. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل (مقدمہ) ، ۲ : ۹۳). (ii) **نغمہ ، گانا ، گیت.** سُر یعنی نغمہ کی دو بڑی قسمیں ہیں ، ایک کومل ، جس کا ذکر اوپر گزرا ، عربی میں اس کو حاد کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، ہندوستانی موسیقی ، ۵۷). (iii) **رگڑ کی آواز.** پنسل تراش کا مدھم سُر سب سے الگ ہے. (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۷). ۵. (گنجفہ) **بازی آغاز کرنے کا عمل ؛ حرفِ علّت جو سنسکرت یا ہندی میں آتے ہیں ؛ بڑی نر مکھی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [س : سور स्वर].

ـــ اُترنا محاورہ.
موسیقی) نغمے یا ساز کی آواز کا مدھم ہو جانا ، بم میں زیر پیدا ہونا. جب وہ کسی پیالے کو بجا کر اس میں سے پانی کم کرتا ہے تو سُر چڑھ جاتا ہے اور جب پانی ڈال دیتا ہے تو سُر اتر جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خُمارستان ، ۱۲۴).

ـــ اُٹھانا محاورہ.
(موسیقی) گلوکار کا اپنی آواز یا ساز کو گانے یا بجانے کے دوران استھائی یا اَنترہ ، کے کسی مرکزی مقام پر آواز کو ٹھہرانا اور اسی سُر کو اُجاگر کرنا جو عام طور پر ٹیپ کا سُر ہوتا ہے. دو تین یا چار شیر بڑے قاعدے کے ساتھ اس طرح گرجتے ہیں کہ جیسے انسان مِل کر کسی راگ کے سُروں کو اٹھاتے ہوں. (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۳۴).

ـــ اور لَے سے گانا محاورہ.
موسیقی کے اصولوں کے مُطابق گانا.

غزل اور ٹھمری بھی اور دادرا
سر اور لَے سے گاتی نہیں با صَدادا
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵۶).

ـــ باندھنا محاورہ.
(موسیقی) کسی ساز کا اپنے کسی پردے پر ، سا ، کا مقام متعین کرنا ، جیسے ساز میں ملے ہوئے ، اسکیل کی رکھب (رے) یا گندھار (گا) یا مدھم (ما) وغیرہ کو عارضی طور پر بنیادی اور ابتدائی سُر کا درجہ دینا یعنی اس کو پہلا سُر فرض کرنا.

ایسا باندھا تھا اُس نے سُر اُونچا
داد دیتی تھی چرخ پر زہراء
(۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۱۳۷).

ـــ پدّیا (ـــ کسر پ ، شد د بکسر) امث.
علمِ موسیقی ، علمِ آواز (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سُر + پدّیا].

---بِگڑنا محاورہ۔
(موسیقی) ساز کے پردے کی آواز خراب یا غلط ہونا (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۵۹)۔

---بَہار (---فت ب) امذ۔
(موسیقی) عام مُروجہ ستاروں سے زیادہ طربوں والا خوشنما ستار اس میں باریک فولادی تاروں کا ایک مجموعہ پانچ کے تاروں کے نیچے ہوتا ہے جو گمت (سرگم) کی آوازوں کے ساتھ گونجتے ہیں۔ ان تاروں کی کُھونٹیاں ڈانڈ کی بغل میں ہوتی ہیں ، سُر بہار پر راگ کا الاپ کیا جاتا ہے اور جوڑ بجایا جاتا ہے۔ سُر بہار۔ یہ بھی ستار ہی ہوتا ہے مگر اس کا تونبہ بھی بڑا ہوتا ہے اور ڈانڈ بھی زیادہ چوڑی ہوتی ہے۔ (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۰)۔ [سُر + بہار (رک)]۔

---بِین (---ی مع) امذ۔
ستار سے ملتا جُلتا ایک ساز جسے دہلی کے شہزادے مرزا کالے صاحب نے ۱۲۸۸ھ میں ایجاد کیا تھا۔ اس ساز کا نام سُر بین ہے ... کالے صاحب شہزادۂ دہلی نے اختراع کیا ہے۔ (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۸۳)۔ [سُر + بین (رک)]۔

---بیوَرہ (---کس مع ب ، و مع ، فت ر) امذ۔
(موسیقی) ایسے سُر جو اپنی راگ و راگنی وغیرہ میں بلحاظ مناسبت و عمدگی کے اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر ہر راگ اپنی راگنی کے مقررہ قاعدہ پر گایا جائے تو اُن کا اصلی رنگ و رُوپ قائم رہتا ہے۔ ہر راگ کا سُر بیورہ زبانی یاد کرایا تھا۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۹۳)۔ [سُر + بیورہ ۔ بیورا]۔

---بیورا بِٹھانا محاورہ۔
(موسیقی) سُر قائم کرنا ، کسی کام میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اُس کی اُونچ نیچ سمجھ لینا (فرہنگِ اثر)۔

---بَھرنا محاورہ۔
(موسیقی) گوّیے کا اپنے گلے کی تربیت یا ریاض کے طور پر ایک ہی سُر پر قائم رہنا ، آواز کو گانے کے لیے گرمانا (ریاض کرنے کے لیے گانے سے پہلے یا صبح کو)، کھرج بھرنا۔ شہنا نواز للت بھیروین بھیاس کے شہناؤں میں سُر بھر رہے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۱۰۹)۔

---پُرزَہ (---ضم پ ، سک ر ، فت ز) امذ۔
امیر خسرو کا ایجاد کردہ ایک راگ۔ امیر خسرو کی ایجاد کردہ راگنیں ... فرغنہ ، سُر پُرزہ ... کلیان۔ (۱۹۱۳ ، ہندوستانی موسیقی ، ۸۸)۔ [سُر + پُرزہ (رک)]۔

---پُروا (---ضم پ ، سک ر) امذ۔
(موسیقی) بلاول ٹھاٹھ کی ایک ذیلی راگنی ، پُروِیا۔ بلاول ٹھاٹھ اس کے سب سُر شدھ ہیں ، اس میں یہ راگ راگنیاں ہیں ... سُر پُروا الہیا بلاول گُن کلی ... پٹ منجری۔ (۱۹۶۷ ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶)۔ [سُر + پُروا (رک)]۔

---تال سے م ف۔
موسیقی کے اصول کے مُطابق ، لَے کے ساتھ۔

> نغمہ سنجی میں بھی دولہا کو ید طُولیٰ ہے
> کہہ دو مُطرب سے کہ سُر تال سے گانا سہرا
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۰۶)۔

---جگانا محاورہ۔
نغمہ سرائی کرنا ، خوش اِلحانی کرنا ، میٹھے بول بولنا۔ مگر مسئلہ وہی ہے کہ جس موسم میں پرندے نرم کومل سُر جگاتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۷)۔

---جمانا محاورہ۔
(موسیقی) آواز یا ساز کا پُوری نغماتی طاقت مُرتکز کر دینا یہاں تک کہ اس سُر کی لو بندھ جائے۔ شہنا نوازان سحر نے الہیا و بھیروین کے سُر جمائے۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ ، ۲۰۳)۔

---چڑھنا محاورہ۔
(موسیقی) سُر کا اُونچا ہونا ، سُر کا بلند آہنگ ہونا ، پُر تاثیر ہونا ، الحان کا گہرا اثر رکھنا۔ اوّل تو حُسن خود بلائے جان ہے ، اس پر سے راگ ، پس عشق کا سُر جہاں تک نہ چڑھ جائے وہی تعجب ہے۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۱۰۹)۔ جب وہ کسی پیالے کو بجا کر اس میں پانی کم کرتا ہے تو سُر چڑھ جاتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خُمارستان ، ۱۲۳)۔

---دینا محاورہ۔
(موسیقی) پُھونک سے بجنے والے ساز میں مزید ہوا بھرنا۔ شہنا نواز نے شہنا بجائی دم لانے والے نے سُر دیا۔ (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲۸)۔

---ساگر (---فت گ) امذ۔
(موسیقی) سُر کا سمندر ؛ (کنایۃً) ماہر موسیقی۔

> اے راگی میں سُر ساگر ہوں اور کوئی انمول
> اے سُر ساگر مجھا کوئی بس اپنے بھید نہ کھول
(۱۹۵۸ ، لاحاصل ، ۲۱۰)۔ [سُر + ساگر (رک)]۔

---سرَنگ (---کس س ، فت ر ، غنہ) امذ۔
(موسیقی) طاؤس کی قسم کا بغیر طربوں کا ستار جو سیتا رام داس پشتاپوری (بنگال) کی ایجاد کہا جاتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۱۶۰)۔ [سُر + س : شرنگ स्वरङ्ग]۔

---سرَنگا (---فت س ، ر ، غنہ) امذ۔
(موسیقی) پیارے خان نامی کا ایجاد کیا ہوا ستار کی قسم کا باجا جو سہاوتی کوچھپی رُدرابین کا ملخص ہے ، اس میں چھ تار اور اُوپر سرے پر ایک تونبا بھی ہوتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۱۶۰)۔ [سُر سرنگ + ا (زائد)]۔

---سینگار/ سینگار (---کس س ، مغ /ی مع ، مغ) امذ۔
(موسیقی) ستار سے ملتا جُلتا ایک چوبی ساز ، ڈانڈ مثل رباب گو دم ، اس کو بھی جوتی سے بجاتے ہیں۔ رباب اور سُر سینگار

اوتھیں کا ساز کہلاتا ہے۔ (١٨٧٥ ، سرمایۂ عشرت ، ٢٨٣)۔ بعد بہادر حسین خاں صاحب کے مرحوم سے بہتر سُر سِنگار کسی نے نہیں بجایا۔ (١٩٢٧ ، نغمات الہند ، ١ : ٣)۔ ضیاء الدولہ عرف بہادر سین سُر سِنگار بجا رہے تھے۔ (١٩٦١ ، ہماری موسیقی ، ٣٢)۔ [سُر + ب : سِنگارو सिंगारु]۔

ـــــ سنگیت (ـــــ فت س ، غنہ ، ی مع) امذ۔
(موسیقی) گانا بجانا جو موسیقی کی تعلیم کے مُطابق ہو۔ چار طرف پھیلا ہے من میں سُر سنگیت کا جادو ، رُوح بھٹی ہے قابو۔ (١٩٦٥ ، چاند نی کی پتیاں ، ٣٠)۔ [سُر + سنگیت (رک)]۔

ـــــ سِنگھار (ـــــ کس س ، مع) امذ۔
رک : سُر سنگار۔

سُر آئینہ کس جا کہاں سُر سِنگھار
کہاں ہیں منجیرے کہاں ہے کتار

(١٨٥٩ ، حزنِ اختر ، ٣٠١)۔ طرح طرح کے باجے الغوزے ، بربط ، بین ... سُر سِنگھار ، طاؤس ، ستار ... نسترن بج رہے ہیں۔ (١٩٣٣ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ٥٠)۔ نواب کلب علی خان کی فرمائش پر سُر سِنگھار بنایا گیا۔ (١٩٦١ ، ہماری موسیقی ، ١٠١)۔ [سُر سِنگار (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

ـــــ سے سُر مِلانا محاورہ۔
جیسا دوسرا کہے ویسا ہی کہنے لگنا ، بغیر سمجھے بات کی تائید کرنا ؛ ہاں میں ہاں مِلانا۔ ان کا کام تو یہ ہے کہ اپنے آقاؤں کے سُر سے سُر ملائیں۔ (١٩٣٦ ، خُطباتِ قائدِ اعظم ، ٣٦٨)۔

ـــــ کا پکّا امذ۔
(موسیقی) علمِ موسیقی کے اُصولوں سے واقف ، فنِ موسیقی کا ماہر ، گانے کا ماہر۔ وہ سُر کے پکّے تھے لیکن آواز ساتھ نہیں دیتی تھی۔ (١٩٨٣ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ١٠٢)۔

ـــــ کا دوشاخَہ امذ۔
(طب و سائنس) آواز کو کان کے اندر پہنچانے کا آلہ جس سے آواز حلزونہ تک پہنچ جاتی ہے۔ ایک سُر کے دو شاخے کو مرتعش کرو ، اور اُسے اِس طرح پکڑے رکھو کہ اُس کا قاعدہ کھوپڑی کی جوف سے ، دانتوں سے یا زائدۂ حلمیہ سے لگا ہوا ہو۔ (١٩٣١ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ٢٨٣)۔

ـــــ کرنا محاورہ۔
کسی آواز یا ساز کو دُوسری سے ہم آہنگ کرنا ، اس طرح سے کہ دونوں کے سُر ایک دوسرے میں ضم ہو کر ایک آواز معلوم ہونے لگیں۔ ادب سے بیٹھ کر ساز مِلانے لگے ، پہلے تانپورہ سُر کیا جاتا۔ (١٩٦٢ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ٥٥)۔

ـــــ کھونٹا (ـــــ و مع) امذ
(موسیقی) بین کی ایک قسم کو بجانے کی مخروطی شکل کی چھ انچ لمبی چوب جو اس کے لیے مضراب کا کام دیتی ہے ، بعض سازندے مورک یا مُہورک کہتے ہیں (ماخوذ : اب و ، ٦١)۔ [سُر + کھونٹا (رک)]۔

ـــــ لگانا محاورہ۔
(موسیقی) گلے سے کسی سُر کے ادا کرنے یا نکالنے کے بعد سا پر آنا ؛ فریاد کرنا۔

سُر لگاتی تھی جب وہ ملو سیر
دل پہ لگتا تھا آ کے تیر پہ تیر

(١٨٥٧ ، بحر اُلفت ، ١٣)۔ ایک سوز خواں نے سلام پڑھا ، تو سُر اِتنے روشن لگائے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ سارے کمرے میں جگ جوند ہو گئی ہے۔ (١٩٦١ ، ہماری موسیقی ، ٧٧)۔

ـــــ لگنا محاورہ۔
ساز سے آواز کا ہم آہنگ ہونا۔ ہمارے فنِ موسیقی میں کتنے راگ کتنی راگنیاں اور کتنی دھنیں ہیں اُن میں کون کون سُر کس شان سے لگتے ہیں۔ (١٩١٦ ، ہندوستان کی موسیقی ، ٢٨)۔

ـــــ مکھا (ـــــ ضم م) امذ۔
(موسیقی) سری راگ کی ذیلی تقسیم کی ایک شق ، بھارجا (کہا جاتا ہے کہ یہ راگ سہادیو کے مُنْھ سے نکلا ہے ، بعض کا قول ہے کہ نافِ زمین سے نکلا ہے)۔ سرمکھا ، سرستی ، اور سوہنی بھارجائیں اور ... اکسیر اس کے پتر ہیں۔ (١٩٠٥ ، ترانۂ موسیقار ، ٣١)۔ [سُر + مکھ (رک) + ا : لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ مِلانا محاورہ۔
١. (موسیقی) کسی آواز یا ساز کو دُوسری سے ہم آہنگ کرنا۔ اس شکل میں کہ دونوں کے سُر ایک دُوسرے میں ضم ہو کر ایک آواز معلوم ہونے لگیں ؛ آرکسٹرا کے مُختلف سازوں کا کسی ایک ہی نغماتی سطح پر یعنی ایک ہی سُر پر اپنے اپنے پردوں اور تاروں کو مِلا لینا ؛ معاون گلوکار یعنی آس دینے والے کا اپنی "آ آ آ" کی آواز کو اصل گویے کے سُر کے مُطابق نکالنا ، آواز ملانا ، ساز کا سُر کے موافق کرنا۔

ملائے سُر مئیں سُر جو شمشاد سرو
خوشی آواز تھے ہو دیے میں تدرو

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٨٨)۔ گلمدار نے بین کو درست کر کے اور سُر ملا ، اسی پر یہ گانا شروع کیا۔ (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ٢ : ١٥٠)۔ کوئی قدرتی فرشتہ ان نغمہ سنج طیور کے ساتھ سُر مِلا رہا ہے۔ (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین ، ١ : ١٠٨)۔ ٢. ہم خیال ہونا ، ہم نوائی کرنا ، ساتھ دینا۔ اسی جاں فزا نغمے میں مسٹر ول ڈورانٹ بھی سُر مِلا کر کہتے ہیں۔ (١٩٣٣ ، آدمی اور مشین ، ٣٢)۔

ـــــ مِلنا محاورہ۔
آواز ملنا ، تال ملنا ، تال میل ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

ـــــ مَنڈَل (ـــــ فت م ، سک ن ، فت ڈ) امذ۔
(موسیقی) ایک قسم کا ساز جس میں لکڑی کے دوہرے فریم پر تیس یا زیادہ تار چڑھے ہوئے ہیں۔ یہ تار اپنی دبازت کے اعتبار سے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پتلے اور لمبائی میں چھوٹے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان تاروں کے سرے کھونٹیوں اور لوہے کی چابیوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ اسکا دوسرا نام قانون بھی ہے۔

تمبورہ ہور کمانچہ عود و بردنگ
انھا بھی سر منڈل قانون ہور چنگ

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۲۳)). موجودہ شکل میں قانون اور سُرمنڈل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۲). [سُر + منڈل (رک)].

--- میں اَللہ بَسے (ہے) کہاوت.
گانے میں خدا رہتا ہے ، گانا بہت عجیب چیز ہے اچھے گانے سے دل حق کی طرف مائل ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- نِکالْنا محاورہ.
ساز بجا کر آواز سے ہم آہنگ کرنا. طبلہ بجانا ، ستار ہارمونیا ، پیانو کی کمک اور سُر نکالنا آ گیا . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۲۶).

--- نِکَلْنا محاورہ.
ساز سے آواز پیدا ہونا یا آنا. اون میں سے زیر و بم یعنی ساتوں سر معروفہ کے نکلتے. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۸).

--- نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث.
(موسیقی) سُروں کو قلمبند کرنے کا ایک طریقہ جس میں سُروں اور دھنوں کے اجزا اور راگوں کی چالوں کو خطوں ، دائروں ، مثلثوں ، قوسوں اور نقطوں کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے . ہمارے یہاں موسیقی کی معقول سُرنویسی کے فقدان نے دوسری قوموں کے لئے اس کو سمجھنا بالکل ناممکن بنا دیا ہے . (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۲۰۸) . [سُر + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُر (۲) (ضم س) امذ.
۱. **دیوتا ، فرشتہ.** سُر کا کام تو مار ڈالنا ہے ، سو مُجھے کیوں نہیں مارتے. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۰۵).

ایسے ہزیانات بیجا سے یہ بہتر ہے کہ ہم
مان لیں سُر اور اَسر کی داستاں بے بیش و کم

(۱۸۷۸ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۸). ۲. **سورج.**

پھر کاش پُھول بیٹھے پر ایک اوس چمن کی شاخ
پُھوٹے حمل کے سُر سے طلائی کرن کی شاخ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵). [س : सुर].

--- لوک (---و مج) امذ.
دیوتاؤں کی زمین ، فرشتوں کی آماجگاہ.

سو سُر لوک ترلوک کی باجتیاں
نہ طاؤس ناچے سو یوں ناچتیاں

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۳). [سُر (۲) لوک (رک)].

سَرا (۱) (فت س) امث ؛ نیز سرائے.
۱. **مسافروں کے ٹھہرنے کا مکان (جس کی جگہ اب عموماً ہوٹل ہوتے ہیں) ، مسافرخانہ ، دھرم شالہ.**

اتال شہر زرین کی ہاٹ توڑیا ہوں
سرا تین اس ہاٹ میں چھوڑیا ہوں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۰۷). مسافر کا گھر سرا ہے ، انھیں وہاں چھوڑ کر میں آپ کے پاس آیا ہوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۳). چُنگی گھر کے قریب ایک سرا میں آ کر ٹھہرے. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامہ حیدر ، ۱۵۲).

کسی کی یاد اس طرح سے آئی ہے آج میرے اندھیرے دل میں
کہ جیسے اجڑی سرا میں آ کر دیا مسافر جلا رہا ہو

(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۷۷). ۲. **(مجازاً) دنیا ، جہان.**

الہیٰ ہووے جہاں میں ظہور اب اس کا
کہ ہے وہ شافع محشر امام ہر دوسرا

(۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۳). [ف : سرائے ؛ اوستا : سرادہ ؛ قدیم ف : سراد].

--- بان امذ.
سرائے کا ملک ، مُسافر خانے کا رکھوالا. اُس نے دو دینار نکال کے سرابان کو دیئے. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۱۷۸) . [سرا + بان ، لاحقۂ فاعلی].

--- بُسْتان / بوسْتان (---ضم ب ، سک س / و مج ، سک س) امذ.
خانۂ باغ ، ہائیں باغ ، باغ.

رقیب پھر نہ سکے دو قدم بھی ساتھ اپنے
کہ دشت عشق سرا بوستان یار نہیں

(۱۸۷۹ ، سالک(مرزا قربان علی بیگ)، ک ، ۱۱۶). میں خشک سالی میں سرابستان آفرینش کو اپنی آبیاری سے طراوت دیتی ہوں . (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۰۷) . قلعہ کے گرد باغات و سرابستان بہت لگے ہیں . (۱۹۶۳ ، تاج محل ، ۶۱). [سرا + بُستان/بوستان (رک)].

--- پَرْدَگی (---فت پ ، سک ر ، فت د) امذ.
خیمۂ شاہی کا دربان ، خیمے ڈیرے کا چپراسی. کُل شاگرد پیشہ کا ماہانہ دس سے بارہ مقرر کیا اور باپ کے سرا پردگیوں کی تنخواہوں میں ... اضافہ کیا گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۵). [سرا + پردہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پَرْدَہ (---فت پ ، سک ر ، فت د) امذ.
۱. **گھر کا پردہ ؛ وہ پردہ جو خیمے یا محل کے دروازے کے آگے بطور دیوار لگا دیتے ہیں.**

بگرد سرا پردۂ شہر یار
علمہائے زریں ہزاراں ہزار

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۱).

سرا پردہ واں پہلواں کھینچیا
تمام دامن کوہ لشکر کیا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۱) گھوڑے سے اتر قدم سرا پردہ میں رکھے ، تمام اہل بیت خدمت میں حاضر ہوئے . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۲). شہر کے باہر تنبو اور قنات اور بیچوبے اور سرا پردے اور کندلے کھڑے کروا کر ان میں داخل ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۹). اُمراء دربار نہایت ... تعظیم کے ساتھ ان کا استقبال کرتے اور سراپردہ جو خلیفہ کے آگے لٹکا رہتا تھا اُن کے داخل ہونے کے لیے اُٹھاتے تھے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، (ضمیمہ نمبر ۱) ۶۰).

آفتابوں کی طرح جاگی ہے انسان کی جوت
جگمگاتا ہے سراپردۂ اسرار کا رنگ

(۱۹۷۱ ، لہو پکارتا ہے ، ۸۰). ۲. خیمہ ، شاہی خیمہ. بادشاہ کے استقلال میں اصلاً فرق نہ آیا ... سراپردہ سے نکل کر عمداً ہاتھی پر سوار نہ ہوا. (۱۸۹۷ ، بادشاہ نامہ ، ۵۹). [سرا + پردہ (رک)].

---پَرْدَۂ شاہی (---فت پ ، سک ر ، فت د ، کس اضا) امذ.
(کنایۃً) دربار شاہ ، بارگاہ شاہی. اتنے میں جعفر بن ابی طالب مُسلمانوں کو ساتھ لیے سراپردۂ شاہی پر آ موجود ہوئے. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۰۲). [سرا + پردہ (رک) + شاہی (رک)].

---پَرْدَۂ عِزَّت (---فت پ ، سک ر ، فت د ، کس اضا ، کس ع ، شد ز بفت) امذ.
(کنایۃً) مقدس مقام ، بارگاہِ خداوندی. جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے اور سراپردۂ عزّت تک پہونچے کہ وہ محل خاص کبریائے حق کا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۶۳). [سرا + پردہ (رک) + عزّت (رک)].

---چَہ (---فت چ) امذ.
۱. **چھوٹا خیمہ ، چھوٹا محل سرا.** آخر جاتے جاتے بادشاہی سراچوں کے نزدیک گئے اور بارگاہ میں داخل ہوئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۳). فرمایا کہ اس وقت سراچہ بارگاہ کے اُٹھا دو. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۲۳). ۲. **چھوٹا حِصّہ ، گھر کے اندر مخصوص چھوٹا حصّہ ، بیٹھک وغیرہ.** اس گھر کے سراچہ (مردانہ حِصّہ) میں قبلہ مولانا صاحب مرحوم اور عزیز احمد رہتے تھے. (۱۹۶۸ ، آپ بیتی ، ۱ : ۲۲۵). [سرا + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

---دار صف مذ.
سرائے کا مالک ، سرائے کا رکھوالا ، مسافر خانہ کا نگراں یا مہتمم ؛ مکان دار ، مالک مکان ؛ زمیندار ، جاگیردار (پلیٹس). [سرا + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---کا کُتّا امذ.
(کنایۃً) لالچی ، بے غیرت ، حریص.

لے بھاگیں لقمہ دستِ امیر و غریب سے
یہ بے ادب حریص بھی کُتّے سرا کے ہیں

(۱۸۹۰ ، شعور (نوراللغات)).

---کَرْنا محاورہ (قدیم).
رُکنا ، ٹھہرنا.

کہ یک کوٹھ کے بھانج پر کر سرا
مدام ایک رہتا اچھے باندرا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۳).

سَرا (۲) (فت س) اث.
تحت الثریٰ ، زمین کے سب سے نیچے کا طبقہ ، پاتال.

سرا سے تابہ ثُرَیّا تمام روشن ہوئے
چِس آرسی پہ پھرے اس کی یا دکا صیقل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۵). [عربی ثریٰ (رک) کا بگاڑ].

سَرا (۳) (فت س) امذ.
لمبا اور سیدھا بانس ڈنڈا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شر + کہ : शर+क].

سَرا (۴) (فت س) امذ.
ایک درخت جس کی لکڑی کی کمانیں بنتی ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : سرو].

سَرا (۵) (فت س) امذ ؛ صف.
آبشار ، ندی ؛ بہنے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سر - نا کی + ا ، لاحقۂ تذکیر].

• • • سَرا (۱) (فت س) امذ.
گھر ، خانہ بطور لاحقہ تراکیب میں مُستعمل؛ جیسے, مہمان سرا ، محل سرا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [رک : سرا (۱)].

• • • سَرا (۲) (فت س) صف.
مرکبات میں جُزوِ دوم کے طور پر مُستعمل ؛ جیسے, نغمہ سرا ، زمزمہ سرا. معشوقہ دہان اور لب شیریں ، اگر نغمہ سرا ہو یا نہ ہو دلربا ہے. (۱۸۵۵ ، گلستان (منشی نظام الدین) ، ۲۵۹). نغمہ سرا ، نغمہ سرائی ، مدح سرا ، مدح سرائی. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۹۹).

وہ نغمہ سرا ہو تو فضا رقص کرے
وہ رقص کرے تو زندگی جُھوم اُٹھے

(۱۹۷۱ ، آئینۂ اعتبار ، ۳۰۹). [ف : سرائیدن کا امر].

سِرا (۱) (کس س) امذ.
۱. **کسی چیز کے شروع یا آخر کا کنارہ.**

شمشیر لے توں کینچ کر اپنی جو انگا عار کر
سیطاں کوں سب مار کر پکڑو سِرا اس دین کا

(۱۶۹۷ ، بیاض قدیم ، احمد ، ۲۸).

روشنی اس طرح سے ہوتی ہے کَد
اک سِرا جس کا ازل اور اک ابد

(۱۷۶۹ ، مثنویاتِ میر حسن ، ۱ : ۳۳). وہ سِرا جو میں نے خالی چھوڑ دیا ہے. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۱۹۵).

فلسفی کو بحث کے اندر خُدا ملتا نہیں
ڈور کو سُلجھا رہا ہے اور سِرا ملتا نہیں

(۱۹۲۰ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۳۷). یہ تو وہ بُھول بُھلیّاں ہیں جہاں ڈوری کا سِرا لے کر چلو تو جبھی بھٹکنے سے بچ سکتے ہیں. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۰۸). ۲. **آغاز ، ابتدا.**

سفر مدینے سے گویا کہ تھا بلا کا سِرا
قدم جو راہ میں رکھا تو ہائے پھر نہ پھرا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۵).

چاہ اک لمبی سڑک ہے کیا سِرا اور کیا دھرا
اس جگہ جو پاؤں اُٹھے اس کو پہلا جانئے

(۱۹۳۸ ، سنبلی بانسری ، ۱۶۰). اُردو تنقید میں اس قسم کی بحثیں ، تاریک گلی ، بن کر رہ گئی ہیں جس کا روشنی کی طرف سرا مضمون کے اختتام پر بھی نہیں نکلتا. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۲۳). ۳. **قُربت ، نزدیکی ، آمد.** عید کا جو سرا ہے تو کوئی درزی بھی ہاتھ نہیں دھرتا. (۱۸۷۵ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۱۲). ۴. **اوپر کا حصّہ ، چھت.** ہوا نے سرا اس مکان کا اُٹھا کے دریا میں ڈال دیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۰۹). ۵. **حصّہ ، جگہ.** اس کا خیال رکھنا بھی مناسب ہو گا کہ اس سرے کا گو بر دھو دیا جائے. (۱۹۳۷ ، انگور ، ۴۳). ۶. **درجہ ، طبقۂ انتہا.** پرلے سرے کی بیوقوف ہے اولاد کو اپنے کردارناسزا کی بُری مثالیں دکھانا اور ان سے یہ توقع رکھنا کہ یہ لوگ بڑے ہو کر زبانی پند یا کتابی نصیحت پر کاربند ہو کر صالح اور نیک وضع ہوں گے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳). [سِرا (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

--- پھُوٹنا محاورہ.
نکلنا ، برآمد ہونا. وہی کوٹھری ہے جس میں اس سُرنگ کا سرا پھوٹتا ہے. (۱۹۱۹ ، سُراغرساں عاشق ، ۱۲۱).

--- نکلنا محاورہ.
آغاز ہونا ، شروعات ہونا.

بس اب جانے دو جو گزری سو گزری بحث سے حاصل
جو دیراوں سرے سے پھر لڑائی کا سرا نکلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۱).

سِرا (۲) (کس س) امث.
(کاشتکاری) کھیت میں پانی پہنچانے کی نلیا (ا پ و ، ۶ : ۱۶۱).
[س : شیر + کہ शिर+क].

سُرا (۱) (ضم س) امث (قدیم).
۱. **شراب.**

سُرا پیو قران لے جالیا
جڑا خُون دوزخ اپس کھالیا

(۱۵۶۳ ، پرت نامہ (اردو ادب ، ۲ ، ۲جون ، ۱۹۵۷ : ۹۹)).

سبز سارے نورتن کسوت کیے ہیں رنگ رنگ
سر و مینا میں سو شبنم کا سُرا پایا بسنت

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۹).

میں پیاسی ہوں مُجھ کو پلا مدھ پیالہ
لعابِ دہن میں سُرا کا نشہ ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۶). سُرا ، شراب. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد (حصۂ صرف) ، ۳۸). ۲. **پینے کا برتن ، گلاس ، پیالہ ، سانپ ، ناگ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सुरा].

--- پان امذ.
شراب پینا ، شراب ، تاڑی (پلیٹس). [سُرا + پان (رک)].

--- پی امذ.
شراب پینے والا ، شرابی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سُرا + پی (پینا (رک) سے لاحقۂ فاعلی)].

سُرا (۲) (ضم س) امث.
سراگائے. ایک چوپایہ جانور ہے جو ہمالیہ پہاڑ میں اور خطا و تبت کی طرف ہوتا ہے گائے کو سُرا اور بیل کو یاک کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۵). [سراگائے کی تخفیف].

سُرا (۳) (ضم س) امذ.
(طب) گرم ملکوں میں گھوڑوں اور مویشیوں کا ایک مرض جس میں خُون بالکل کم ہو جاتا ہے. سُرا گرمی مرض ہے اور بالعموم موسم برسات میں ظاہر ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، راہِ عمل ، ۱۳۹). گھوڑوں میں سُرا اور بدکناز جیسے امراض میں آنکھ کی جھلی میں خُون کے چھوٹے چھوٹے دھبّے پائے جاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۲). [انگ : Surra].

صُرّا (ضم س ، شد ر) امث ؛ امذ.
سر بجھلی ؛ بٹوا جس میں اشرفیاں اور روپے ہوں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع : صُرّہ (رک) کا بگاڑ].

سِرّاً (کس س ، شد ر ، تن ا فت) م ف.
پوشیدہ طور پر ، خاموشی کے ساتھ ، چپکے سے ، رازدارانہ (عموماً جہراً کے ساتھ مستعمل). احوال بندوں کے سِرّاً و جہراً سب اس پر آشکار ہووہیں. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری (ترجمہ) ، ۶۱۰). جو کُچھ معاملہ تم سِرّاً یا علانیہ کرو گے وہ ہر جگہ اور ہر وقت میں دیکھ رہا اور سُن رہا ہوں. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۹۱).

پکارو اُسی کو بہ سِرّاً و ضرّاً
وہ ہر شے کا نعم البدل بخشتا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۳۸). [سِر + اً ، لاحقۂ تمیز].

سَراب (۱) (فت س) امذ.
۱. **وہ ریت یا تارکول جس پر دُھوپ میں دُور سے پانی کا دھوکا ہوتا ہے.**

رکھیا کیں نہ تھا روئے گیتی پہ آب
مگر نھی ندیاں سے ہوا پر سراب

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۰).

چشم طمع کون جلوۂ موہوم ہے مراد
پیاسے کون ہے سراب میں عین الیقین آب

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۱۲).

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۱). پچھلا زمانہ ... نمائش سراب کا حکم رکھتا ہے. (۱۹۰۰ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۷۶). چولستان کے یہ ڈھیر یا ہموار میدان دور سے سراب کا منظر پیش کرتے ہیں. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۵۳). ۲. **(مجازاً) معدوم ، نیستی ، فریب ، دھوکا ہی دھوکا.**

او کنول مکھ میں تیر ہے سنپور
اس کے انگے تنک سراب کہاں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۷۳).

یہ جہاں نقش آب ہے صاحب
دم ہستی سراب ہے صاحب

(۱۸۷۳ء، دیوان قاسم، ۵۳). اُن کو اپنے دل میں معلوم ہوتا ہے کہ کچھ ان میں نہ تھا وہ خالی سراب تھا.(۱۸۹۳ء، تعلیم الاخلاق، ۴۸). آزاد ارادہ محض ایک سراب ہے اور اس کا دعوئ محض ایک خوش فہمی.(۱۹۸۵ء، کشافِ تنقیدی اصطلاحات، ۳۱). [ع].

ــــ آلود (ـــــ و مع) امذ.
دھوکے کا ، پُر فریب.

مجھے کہہ میں زندہ رہنے دو ، کہ میں نیکی کا نام لے کر
سراب آلود زندگی بسر کرنے سے بیزار ہوں

(۱۹۸۱ء، ملامتوں کے درمیان، ۱۲۱). [سراب + ف : آلود ، آلودن ـ ملانا].

ــــ گہ امذ.
(کنایۃً) **دُنیا ، دھوکے کی جگہ.** دنیائے فانی ناپائدار ہے ، آخر زندگی کا کیا اعتبار ہے حبابِ لبِ جو تصوّر کرنا بجا ہے ، کس نے اس سراب گہ پر بھروسا کیا ہے.(۱۸۹۲ء، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۵۱). [سراب + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

سَراب (۲) (فت س) امث.
رک : شراب (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [شراب (رک) کا غلط اِملا].

سَرابہ (فت س) امث.
شراب . سرابہ . (۱۵۹۷ء، آئینِ اکبری ، ۲ : ۲۵۷). [شراب (رک) کا غلط اِملا].

سَرابی (فت س) صف.
سراب جیسا ، پُر فریب.

بھٹکے ہوئے راستے شہابی
نکھرے ہوئے سلسلے سرابی

(۱۹۸۳ء، سمندر، ۲۱). [سراب + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَراپ (فت س) امذ ؛ امث.
بددعا ، کوسنا.

مت بول کسے بُرا جوں بھانڈاں
مت کسی کو سراپ دے جوں رانڈاں

(۱۷۰۰ء، من لگن، ۳۷). مہادیو سے سراپ لے کے بھسم ہوا. (۱۸۳۶ء؟، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۱۹۸). پتا نے غُصّے میں آ کر مجھے سراپ دیا.(۱۸۰۳ء، بیتال پچیسی ، ۳۵). تُو بھولپن سے بُرا مانے گی اور اسے سراپ جانے گی. (۱۹۲۸ء، پس پردہ ، ۹۲). اب اروسی کے سراپ کے دن بھی پورے ہو رہے تھے. (۱۹۸۵ء، خیمے سے دور، ۱۸۹). [پ : شاپ ؛ س : **सराप** : **शाप**].

سَراپا (فت س). (الف) امذ.
۱. **قد و قامت.**

آواز ایک آئی تو بالائے میل
بھی جُنبش میں آیا سراپائے میل

(۱۶۳۹ء، خاور نامہ، ۵۰۵).

نہ للچانے کی جاگہ کونسی ہے تجھ سراپا میں
یہ میرا ایک دل حیران ہوں کیا کیا کرے لالچ

(۱۷۹۸ء، سوز، د، ۱۰۱).

تصویرِ غم بنے ہیں سراپا میں درد ہے
صدمے سے رنگ چہرۂ انور کا زرد ہے

(۱۸۷۳ء، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۳۷). حقہ میاں نبی بخش کے قبضۂ تصرف میں ہے ، یہ مہری کے سراپا میں محو ہیں. (۱۹۰۰ء، ذاتِ شریف ، ۱۲). اور سراپے میں بجلی سی لہرا لہرا جاتی ہے. (۱۹۸۶ء، جوالا مُکھ ، ۶۹). ۲. **وہ اشعار جن میں کسی کے اعضائے بدن کی تعریف سر سے پانو تک کی جائے.** تمام شاعروں نے معشوقوں کے سراپا لکھے ہیں. (۱۸۸۵ء، فسانۂ مبتلا، ۱۳۷). آپ نے ماہ لقا بائی کے حُسن و جمال کی تعریف میں ایک سراپا تصنیف فرمایا تھا.(۱۹۰۶ء، حیاتِ ماہ لقاء ، ۲۳). سراپا: اشعار کے ایسے مجموعہ کو سراپا کہتے ہیں جس میں شاعر معشوق کے حُسن کا تفصیلی اور مکمل جزئیات کے ساتھ بیان کرتا ہے. (۱۹۸۳ء، اصنافِ سُخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۹۵). ۳. **خلعت ، لباسِ فاخرہ.** بادشاہ زادہ سراپا پہن کے ... آوتا ہے.(۱۸۳۶ء، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۱۵۷). ہر روز حضور میں آتی سراپا اور دلاسا پاتی. (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۲۸). (ب) صف. **سر سے لیکر پانو تک ، ابتدا سے انتہا تک، ازل سے آخر تک؛ کلیۃً ، بالکل ، مُجَسّم ، مکمل.**

ولے کیا کروں توں ہو قصہ سُنیا
ملک کی خبر سب سراپا سُنیا

(۱۶۸۲ء، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۵۷).

قد ترا رشکِ سروِ رعنا ہے
معنیِ ناز کی سراپا ہے

(۱۷۰۷ء، ولی ، ک ، ۲۱۷).

سراپا آرزو ہونے نے بندہ کر دیا ہمکو
وگرنہ ہم خُدا ہوتے جو دل بے مدعا ہوتا

(۱۸۱۰ء، میر، ک ، ۲۹۵). فارسی نے بھی سراپا اسی کی تقلید کی ہے. (۱۹۱۳ء، شعرالعجم ، ۵ : ۱). ہر آدمی سراپا عقیدت بن کر درگہ کی طرف دوڑا جاتا تھا. (۱۹۸۳ء، زمین اور فلک اور ، ۳۲). [سر + ا ، تا (رک) کی تخفیف + پا (رک)].

ــــ تقصیر (ـــــ فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ.
مجسم گناہ. فقیر سراپا تقصیر امیدوار رحمتِ ربِّ قدیر ... عرض کرتا ہے. (۱۸۸۷ء، خیابانِ آفرینش ، ۲). [سراپا + تقصیر (رک)].

ــــ حَرف (ـــــ فت ح ، سک ر) امذ.
(عروض) **ابجد کے ہر حرف کی مجموعی شکل یا وضع قطع** (ا ب و ، ۳ : ۲۱۷). [سراپا + حرف (رک)].

ــــ حَیات (ـــــ فت ح) امذ.
مُجَسّم زندگی ، جانداری ، جوشیلا پن. فانی نے دل کے لیے بیک وقت سراپا حیات اور سراپا مرگ کے استعارے استعمال کر کے یہ سمجھنا آسان کر دیا ہے.(۱۹۸۳ء، بت خانہ شکستم من ، ۷۹). [سراپا + حیات (رک)].

---رَم (---فت ر) امذ.
فرار پر آمادہ ، بھاگنے والا ؛ (کنایۃً) ہرجائی ، معشوق.

خدا شاہد کیا لا کھوں سی تدبیر
کیا تب اوس سراپا رم کو تسخیر

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۶۸). [سراپا + ف : رم ، رمیدن - بھاگنا].

---سِپاس (---کس س) امذ.
مُجَسّم شکر گزار ، بہت زیادہ ممنون. آپ کا خط مل گیا ہے جس کے لیے سراپا سپاس ہوں. (۱۹۳۰ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۷۰). اس کے لیے ہم سب سراپا سپاس ہیں. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۱۰) [سراپا + سپاس (رک)].

---غَرْق ہونا محاورہ.
مُجَسّم مُبتلا ہونا ، پوری طرح متاثر ہونا. ملکہ خواب ناز میں ہے ایک پائنچا رانوں تک چڑھا ہے ، دُسرا پلنگ کے نیچے لٹک رہا ہے ، سراپا غرق دریائے جواہر ہے (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۷).

---قُدْس (---ضم ق ، سک د) صف.
پا ک ؛ (کنایۃً) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ؛ مُجَسّم نیک پارسا ، بہت زیادہ نیک. اس سراپا قدس کی سیرت پا ک بیان ہو. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۷). [سراپا + قدس (رک)].

---ناز صف.
مُجَسّم ناز انداز ، نازک مزاج.

سراپا ناز ہے تو اے پری رُو
مُجھے تیرے سراپا کی قسم ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸۰).

تجاہل پیشگی سے مدعا کیا
کہاں تک اے سراپا ناز کیا کیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲). برسات کی چاندنی جو کسی سراپا نازکی طرح چُھپ چُھپ کر اور ترسا ترسا کر جلوہ دکھاتی ہے ... کلبۂ احزاں کی روشنی کر دیتی ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۳). [سراپا + ناز (رک)].

---نِگاری (---کس ن) امث.
سر سے پانو تک بدن کی تعریف کرنا ، بدن کے ہر عضو کی تعریف میں شعر کہنا. مرقع آرائی اور سراپا نگاری میں آزاد کا قلم بہت رواں نظر آتا ہے. (۱۹۳۶ ، دیدوشنید ، ۱۸). رس نچوڑنے کا انداز سراپا نگاری اور جمال پسندی اور زمین کے ساتھ وابستگی کے زاویے قدر مشترک کے طور پر نظر آتے ہیں. (۱۹۸۵ ، اُردو اِدب کی تحریکیں ، ۱۸۷). [سراپا + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نُور (---و مع) صف.
مُجَسّم روشنی والا ، نُور سے بھرا ہوا ، روشن ؛ (کنایۃً) حضور صلی اللہ علیہ وسلم. نبوت کے سراپا نور ہاتھ کا سینے پر پھیرنا تھا کہ دل روشن ہو گیا. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۳۱۰). [سراپا + نُور (رک)].

سَراپِت (فت س ، کس پ) صف.
لعین ، شقی ، قابل نفرت ، ملعون ؛ حلقیہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : شراپت : शापित].

سَراپْنا (فت س ، سک پ) ف م.
بددعا دینا ، کسی کو کوسنا ، بُرا بھلا کہنا ، گنہگار ٹھہرانا ، اِلزام دینا.

خلعت بھر کسی کے کیوں سج پر دھراں
عاشق نے ہاتھ اُٹھا کر تُجھے سراپا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۱). دُرباسا منی نے غفلت سے شکنتلا کو سراپا تھا ، کہ راجا کو تیری طرف سے ایسی غفلت ہووے گی کہ تُجھے بُھول جاوے گا. (۱۸۰۱ ، شکنتلا ، کاظم علی جوان ، ۱۰). ہم نے بھی خُوب کان اینٹھے اور قمچیاں لگائیں یہ کُچھ اِنسان کی فطرت سی ہو گئی ہے کہ گُزشتہ کو سراپتا ہے اور حال کو سراہتا ہے. (۱۹۳۶ ، خطباتِ عبدالحق ، ۶۲).

حاضر کو سراہنے سے بنتا نہیں کام
کوئی حل ڈھونڈو ، کوئی تدبیر کرو

(۱۹۷۴ ، لحنِ صریر ، ۱۸۳). [سراپ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سِرات (کس نیز فت س) صف.
سرد ، خنک ، سرد ہونے والا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شیتل शीतल].

سَرّانا (فت س ، شد ر) امذ.
۱. (أ) **کسی چیز کی زور دار آواز ، شور.** تاجدار نے ہوائی داغی سراٹا بلند ہوا. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۵۳۲). (اا) **تیزی کے ساتھ سرسر یا سرسراہٹ کی آواز تیز ہوائی آواز.**

دہل جاتے ہیں دل سُن سُن کے ہنگامے صداؤں کے
چلے آتے ہیں ہیبت ناک سرّاٹے ہواؤں کے

(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۱۳). ۲. (أ) **پا نی کی تیز دھار جس سے سرسر کی آواز نکلے ، دھار آبشار.** دریا کا شور ہوا کا زور پا نی کے سراٹے بڑا چلا جاتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۳۷). (اا) **خُون کے تیزی سے بہنے کی آواز.** سر دو پھانک ہوا اور سراٹا لہو کا بہا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۰). کہنیوں سے سراٹے خون کے جاری یہ اکیلا ساری فوج پر بھاری. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۷۲). (ااا) **رس ، عرق یا کسی مائع کا درخت سے برآمد ہونے کا عمل.** انگوروں کے خوشے جب درخت سے کاٹتے ہیں تو دانے پُھوٹ پُھوٹ کر رس کے سراٹے بہتے ہیں. (۱۸۸۷ ، سُخندانِ فارس ، ۱۹۹). ۳. **پرند کے بازو کے وہ بڑے پَر جن سے وہ اُڑتا ہے.** خاص پَر وہ ہیں جو سراٹے یعنی بازو کے پَر ہوتے ہیں جن سے پرندے پرواز کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۶۶). [سرسر (حکایت الصوت) + اٹا ، لاحقۂ تذکیر].

---بھَرْنا محاورہ.
تیزی کے ساتھ اُڑا چلا جانا.

بھرتا ہوا سراٹے چلا تیر اُدھر سے
واں روح ستمگر کی ہوا ہو گئی ڈر سے

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ب (ق) ، ۲۳).

ـــــ مارنا محاورہ۔
پانی وغیرہ سے اس طرح تیزی اور زور کے ساتھ ٹکرانا کہ سرسراہٹ کا شور بلند ہو۔ ایک چمگادڑ نے پانی کی سطح پر سراٹا مارا۔ (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۳۰)۔

سَراج (فت س) امذ۔
۱. **عمدہ قسم کا اونی ، ریشمی یا سوتی کپڑا جس کی بُنائی میں آڑی دھاری بہت باریک ہوتی ہے۔** بعض عمدہ کپڑوں کے نام یہ تھے : بیرا میز ، سلامیہ ، شیریں ، کتان ، رومی ، سراج ، قباب۔ (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۹۰)۔ ۲. **خوبصورت جلد والے کبوتروں کی ایک قسم جن کے پروں کی ساخت سرج کے مانند ہوتی ہے۔** اور بہت سے سراج لکّہ اور دیسی قسم کے کبوتر گھوں گھوں کرتے ہوئے اپنی گردنوں کو پُھلا رہے تھے۔ (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۳۳)۔ [انگ : Serge]۔

سِراج (کس س) امذ۔
۱. **چراغ ، روشنی ، نور۔**

پروانہ ہو کے کیوں نہ کرے چاند چرخ سوں
فانوس دل میں شوق ترا ہے سراج آج

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹)۔

ظلمتِ غم میں کوئی خلوت نشیں
کوئی روشن بزم میں مثلِ سراج

(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۲۶)۔

الدغیرا تُجھ چھپا کر کیوں نہ بھاگے خوف کے مارے
سراجِ بزمِ میثاقِ ازل نور مُبیں آئے

(۱۹۳۰ ، صدرنگ ، ۳۲)۔ ۲. (کنایۃً) **آفتاب۔**

چُھپ گئے سب ستارگاں کمال
کہ عرب سے ہوا طلوع سراج

(۱۹۰۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۶۶)۔ [ع]۔

ـــــ الاُمّہ (ـــــ ضم ج ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، شد م بفت) امذ۔
اُمت کا چراغ ؛ (کنایۃً) رہنمائے دینِ محمدی۔

ہیں وہ ! سرتاجِ اُمّہ وہ سراجِ الاُمّہ
تیرگی پر وہ ضیا بار امامِ اعظم

(۱۹۰۹ ، بیاضِ نعت ، ۹۰) [سراج + رک : (ا) + اُمّہ (رک)]۔

ـــــ القُطرُب (ـــــ ضم ج ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، سک ط ، ضم ر) امذ۔
(طب) ایک رُوئیدگی ہے یہ دو لفظوں سے مرکب ہے سراج یعنی چراغ اور قُطرب ایک کیڑا جو اندھیری رات میں آگ کے شعلے کی طرح چمکتا ہے۔ سراج القطرب پہاڑی خیری کا نام ہے جس کا پھول آسمانی ، اور سرخ گلاب کی طرح بھی ہوتا ہے۔ جڑ گول اخروٹ کی طرح ہوتی ہے قابض ہے ، آنتوں کا خون بند کرتا ہے۔ اس کا کچا پھل روغن گل میں گھونٹ کر عورت کے شکم پر ملیں تو بچے کی حفاظت ہو گی۔ مرگی کے لیے عود قاوانیا سے بڑھکر ہے لاط : (Mandragora officl-Marun)۔ لونگ کا خاندان (کاریو فائی لیسیا) ہے معمولی لونگ اس خاندان کی بہترین نظیر ہے ... میں حسب ذیل پودے ہیں۔ لہسن۔ پیاز۔ حسنِ یوسف (سوئیٹ ولیم) مُخمَلَہ (قرنفل کی ایک قسم ہے) اور سراج القطرب (کیچ فلائی) وغیرہ۔ (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۶۳)۔ [سراج + رک : ال (ا) + قطرب (رک)]۔

ـــــ مُنیر کس صف (ـــــ ضم م ، ی مع) امذ۔
روشن چراغ ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطاب۔ طلیعہ طباشیر ، صباحِ قدرت ، سراجِ منیر شامِ صفت و حکمت۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳)۔ اپنی اُمت کے حق میں نورِ تام و سراجِ منیر فرمایا (۱۸۵۱ ، عجائب القصص ، ۲ : ۱۳۷)۔ وہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ جہاں اس کو رسول کہا گیا سراجِ منیر (روشن کرنے والا چراغ) ... بھی تو کہا گیا ہے۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۹۳)۔ اے شاہد ، اے مبشر ، اے داعی اے سراج مُنیر سات ناموں سے اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ کو یاد کیا۔ (۱۹۷۵ ، اندازِ بیان ، ۱۲۱)۔ [سراج + مُنیر (رک)]۔

سَرّاج (فت س ، شد ر) امذ۔
زین ساز۔

اولوالفضل یاں اُٹھے سرّاج کتنے
ابوالوقت یاں گزرے حلّاج کتنے

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۱۰۸)۔ ہمارے علے کے متّصل ہی سراجوں کا محلہ ہے جو ہر قسم کے زینوں ، لگاموں اور کاٹھیوں کے علاوہ کسوتیں اور تھیلے وغیرہ بنانے میں مشہور ہیں۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۶)۔ [ع]۔

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ۔
زین ساز کی دُکان (جامع اللغات)۔ [سراج + خانہ (رک)]۔

سِراجہ (۱) (کس س ، فت ج) امذ۔
(پارچہ باقی) ریشمین دھاری دار ململ ، کسی زمانے میں ڈھاکے میں نہایت عُمدہ تیار ہوتی اور اجیجی کے نام سے موسوم کی جاتی تھی ، مالدہ میں اس کی مُختلف وضع ایجاد ہوئیں اور مچھلی کانٹا ، سبز کنار ، بُلبل چشم ، لال قدم ، پھولی اور سادہ قدم وغیرہ کہلائیں (اب و ، ۲ : ۷۶)۔ [مقامی]۔

سِراجَہ (۲) (کس س ، فت ج) امذ۔
(طب) گھوڑوں اور خچروں کی ایک متعدی بیماری جس میں جبڑوں کے نیچے کا حصہ سُوج جاتا ہے اور ناک سے رطوبت خارج ہوتی ہے ، کنار ، یہی بیماری انسان کو لگ جاتی ہے۔ اور دوسری مثالوں میں مثلاً آتشک اور سراجہ میں زخموں کی پیپ یہ کام انجام دیتی ہے (۱۹۳۸ ، عمل طب ، ۲۰۹)۔ [مقامی]۔

سَراجات (فت س) امذ ؛ ج۔
(کنایۃً) گھروں کی عصمت مآب خواتین۔ محل کی مستورات اور سراجاتِ عصمت میں ایک تہلکۂ عظیم برپا ہو گیا مگر حضرت نہ نفسِ نفیس سب کو کلماتِ صبر و تسکین فرما کے تشفّی دیتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۲۷)۔ [سراجہ (بحذفِ ہ) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

سَراچَہ (۱) (فت س ، چ) امذ ؛ نیز سراںچہ ، سرانچہ.
چھوٹا خیمہ ، چھولداری.

کہا ہو چور تس ہے مرد سانچا
کہ ہو شاہی کا دستا ہے سراچا

(۱۸۰۵ ، درمجالس ، ۱۳۸).

قریۂ عاشقی ، سراچۂ دل
گھر ہمارے بھی تھے کبھو لوگو

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۷۶). [سرا + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ــــۂ آفتاب کس اضا (ـــــ سک ف) امذ.
سراچۂ آفتاب ؛ شمس کاذب یعنی سُورج کی وہ شکل جو طلوع سے قبل اور غروب کے بعد روشن ہونے سے قبل صبح و شام افق پر نظر آتی ہے.(پلیٹس). [سراچہ + آفتاب (رک)].

ــــۂ شَمْسی کس اضا (ـــ فت ش ، سک م) امذ.
رک : سراچۂ آفتاب. [سراچہ + شمسی (رک)].

سَراچہ (۲) (فت س ، چ) امذ.
لمبا موٹا اور مضبوط ریشے دار بانس جو عموماً خیموں میں لگایا جاتا ہے.(پلیٹس). [سرا (۲) (رک) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

سَراچھا (فت س) امذ.
معماری) سخت پتھر پر مُختلف اوزاروں سے خوبصورتی اور عُمدگی سے متوازی خطوط میں بنائے جانے والے نشانات. اگر یہ نشانات عُمدگی سے متوازی خطوط میں بنائے جائیں تو اس کو سراچھا کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۲۶).
[س : لاحقۂ صفت + راچھا (رک)].

سَراد (فت س) امذ.
(قصائی) سراد : شانے کا گوشت (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۶۰). [مقامی].

سُرادِق (ضم س ، کس د) امذ.
خیمے کی قنات ، خیمے کے چاروں طرف کا پردہ ، شامیانہ.

یک ذات کے ظہور تیں شہنیر ایک
برقع علحدہ ہے سرادق علحدہ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۲ ، ۲۹۲).

حجابِ ہیبت و عظمت حجابِ منت و رحمت
سرادق تھے یہ میری بزم کے میں نقشِ قدرت تھا

(۱۹۱۸ ، صحیفۂ ولا ، ۲۵۸). [ع].

سُرادِقات (ضم س ، کس د) امذ ؛ ج.
سرادق (رک) کی جمع. اس وقت سرادقات جلال سے آواز ہوگی لِمَنِ الْمُلکُ الْیَوم اللہ الواحدُ القہار. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۱۸). [سرادق + ات ، لاحقۂ جمع].

سَرادْھ (فت س ، سک د) امذ ؛ نیز امث.
ہندوؤں کی ایک رسم جب ان میں سے کسی کا ماں باپ مر جاتا ہے تو وہ ہر مہینے میں اُن کے نام پر ایک پنڈ دان کرتا ہے ، یعنی چاول ، گھی ، شہد ، دودھ اور اسی قسم کی چیزوں کا ایک لڈُو بنا کر اپنے آگے رکھتا ہے اور منتر کے زور سے اپنے مرے ہوئے بڑوں کو بُلا کر ان سے اس نزر کے قبول کرنے کی درخواست کرتا ہے. پھر برہمنوں کو بھوجن کراتا ہے. تاریخ مرنے جھنگڑ شاہ کی پہلی اسوج مشہور ہے ، چنانچہ اسی دن اس کا سرادھ کرتے ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۸۳۹). اصلی غرض یہ تھی کہ سالانہ سرادھ سے مُورثوں کی ارواح کو خوش کیا جائے. ۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود (ترجمہ) ۱ : ۱۶۸). [س : شرادھ श्राद्ध].

سَرار (فت س) امذ ؛ امث.
پیشانی یا ہتھیلی کی لکیریں ، اعضا کے شکن.

قلم کے سینے میں لگا دوں اگن
جلے تیس سرار یاں تی راندن

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱۵). [شرار / شرارہ (رک) کا بگاڑ].

سَرارُو (فت س ، و مع) امث ؛ نیز سرارو ، سررو.
طب ایک رگ کا نام جس کی فصد امراضِ چشم کے لیے مُفید ہے.

خود مرض کرتا رہا اس بے سروپا کا علاج
آپ سودا رگِ زن فصدِ سرارُو ہو گیا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

نشترِ رگزن کو اپنی دل لگی سے کام ہے
وہ یہ کیا جانے سرارُو ہے کہ ہفت اندام ہے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۰۲). [سر + ا ، لاحقۂ فاعلی + رُو (رک)].

سَراری (فت س) امث ؛ ج.
لونڈیاں ، کنیزیں. ازواج اور سراری یعنی بیبیاں اور لونڈیاں یہ دونوں اس قید اربع میں محدود ہیں. (۱۸۹۵ ، اسلام کی دنیوی برکتیں ، ۳۰)
[ع : سریہ کی جمع].

سَرارِیر (فت س ، ی مع) امذ.
لکیریں (ہتیلی یا ماتھے کی) ، خطوط پیشانی.

ہتیلی بیچ اس کے یوں سراریر
کہ ہر یک خط رگ گل کی ہے تصویر

(۱۷۷۸ ، تصویر جاناں ، ۳۰). [ع].

سَراڑا (فت س) امذ.
(بُنائی) چوبی قینچی یا قینچیاں جن پر تانا پھیلا کر صاف کیا جاتا ہے ، اڈا ، پائی ، ٹکٹی (اب و ، ۲ : ۷۶). [مقامی].

سَرازیر (فت س ، ی مج) صف.
ڈھلوان. (سر) اور (زیر) سے سرازیر ؛ (جھاڑ) اور (پھونک) سے جھاڑ پھونک. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۹). [ف]

سَراس (فت س) م ف (قدیم).
جوش و جذبے کے ساتھ ، سختی سے.

کبھی ، مرد جاتا ہے سوکن کے پاس
پکڑ پاوں جا اس کے محکم سراس

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۷)). [مقامی].

سَراشْپَنَہ (فت س ، سک ش ، ی مج ، فت ن) امذ.
(دلال) سراشپنہ :- دس روپیہ (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۵۲ ، ۵۳). مقامی ؛ پشتو].

--- کو لانْگ (---و مج ، غنہ) امذ.
(دلال) سراشپنہ کو لانگ :- نوے روپیہ (اصطلاحات پیشہ وراں ، ۵ ، ۵۲). [مقامی ؛ پشتو].

سَراسَر (فت س ، س) م ف.
اِس سِرے سے اُس سِرے تک ، کُلیۃً ، بالکل ، تمام کا تمام.

لباس خسروانی کر چھندوں نے سیم بر نِکلے
سراسر ناز کا لشکر برابر بہار کر نکلے

(۱۵۶۳ ، حسن ، شوقی ، د ، ۱۶۷).

جو شاطر شہ کا دیا ہوں نُبیر
عطارد سراسر سنیا کان دھر

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۹۲).

ولی شعر میرا سراسر ہے درد
خط و خال کی بات ہے خال خال

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۸).

سکوں یاں کا دیکھا سراسر شتاب
چلے جاتے ہیں کوہ جیسے سحاب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۶).

تیرے رو رو کے دمکتے ہوئے چہرے کی قسم
شجر طُور تجلی ہے سراسر سہرا

(۱۸۳۰ ، بیخود (موہانی) ، ک ، ۱۵۲). سکول کے بچوں کو صبح سویرے بندے ماترم کا گیت گانے پر مجبور کیا جاتا جو اسلامی طرزفکر کے سراسر منافی تھا. (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۲۳). [ف].

سُراسُر (ضم س ، س) امذ.
(ہندو) دیوتا ، بھوت پریت. سری سیتا پت اودھ بہاری ... کی اپار مہما کوشیش شاردا ... بہت سراسر بیان نہیں کر سکتے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲).

اصول اُن کو تھے جنگ کے یاد اور گر
برابر تھے میدان میں انکو سراسر

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۲۱). [س : سُر + اسُر सुर+असुर].

سَراسَری (۱) (فت س ، س) امث.
۱. سونے یا چاندی کے پھول یا سِکّے جو بطور جھالر ، دامن یا پلو کے کور پر ٹانکے جاتے ہیں ، زری جھالر. ساڑے پر بجائے گوٹے کے سراسری لگائی تھی. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۳۶). پھولوں اور منقش کے جوہر ہیں ، کلیوں اور بادلے کی سراسری ہیں. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، ۶۵ : ۵ ، ۲۹). ۲. **مانگ کے** دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی پٹیوں کے کنارے کنارے لگانے کا سادہ یا جڑاؤ بنا ہوا زیور جو زنجیر کی لڑی یا پٹری کی شکل کا ہوتا ہے. بعض موتی کی لڑیوں کا بھی ہوتا ہے. مانگ کے دونوں طرف کنپٹیوں تک جھالر کی طرح اس کے بیچ میں ایک ٹیکا بھی ہوتا ہے ، **سیس سہارا ، مانگ پٹی ، ٹیکا ، جھومر ، سراسری** سر سے پاؤں تک سونے میں لدی ہوئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱). [مقامی].

سَراسَری (۲) (فت س ، س) م ف.
۱. **اِس پار سے اس پار ، تمام و کمال از اِبتدا تا انتہا ، پُوری طرح.**

پڑے وہ پیچ نہ مُجھ پر کہ اک بلا میں پھنسوں
تمھاری زلف کا سودا سراسری ہو جائے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۲۰). کپڑے کی ایک چٹ سراسری اُتار لو. (۱۹۶۱ ، فرہنگِ اثر ، ۲ : ۳۱۳). ۲. **سرسری ، معمولی سی.** بادشاہ نے کہا کہ یہ بات سراسری نہیں ہے کہ بے سمجھے جواب دیا جائے. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۲۳۰). مُجھ سے فقط سراسری جان پہچان تھی. (۱۹۲۱ ، خُونی شہزادہ ، ۲۸). [سراسر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

---میں م ف.
جلدی میں ، رواروی میں. بلا سوچے سمجھے جلدی اور سراسری میں لکھدیا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۶۲).

سَراسَری (۳) (فت س ، س) امث.
(کاشتکاری) وہ کھیتی جو بلا تعیّن لگان کی جائے اور پیداوار پر لگان مقرر ہو (اب و ، ۶ : ۷۵). [مقامی].

سَراسِیمَگی (فت س ، ی مع ، فت م) امث.
اِنتشار ، دیوانگی کی کیفیت ، پریشانی ، شوریدہ سری.

نہ زنہار لا کچھ سراسیمگی
نہ آنے دے بیتابی و بیخودی

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۳۶). والدہ نے تو اس سراسیمگی میں گھر میں سے ایک چھلا تک نہ لیا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۱۵۶). دونوں سراسیمگی کے عالم میں کچھ دیر دم سادھے کھڑے رہے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۵). [سراسیمہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سَراسِیمَہ (فت س ، ی مع ، فت م). (الف) صف.
پریشان ، حیران ، مُضطرب ، متفکر ، دیوانہ ، شوریدہ سر.

نہ جھگڑے کا ہوں میں نہ جنگی سوار
یکے ہور ہوں میں سراسیمہ کار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۶).

سراسیمہ حسرت نہ ہو اس قدر
اگر زندگی ہے تو کیا ہے مرض

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۱۵). بےنظیر نے سراسیمہ ہو کر کہا. (۱۸۰۲ ، نثر بےنظیر ، ۷۰).

سن کر یہ خبر سب تھے سراسیمہ و مُضطر
اتنے میں خبر آئی کہ مارے گئے اکبر

(۱۹۲۷ ، شادعظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۷۷). لیکن سچ پُوچھیے تو میں اس سے زیادہ سراسیمہ تھا. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۱۹۵).
(ب) م ف. **پریشانی یا اِضطراب کی حالت میں ، گھبرا کر.** بوم پریشان روزگار سراسیمہ اور شرمسار گوشۂ ادبار کی طرف روانہ ہوا.

(۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۲۷۸). زن و مرد سراسیمہ و پُر اضطراب اس کی لاش لائے چلے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۸۳). وہ چل جا رہی تھی اسکے دائیں بائیں ... حیران و سراسیمہ لوگ قدم اٹھا رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۵۰). [ف].

سُراغ (ضم س) امذ.

۱. **پتا ، نشان ، کھوج ، علامت.**

معانی شکر خدا کر نہ کر توں غم ہرگز
نبی کے نانووں تھے آتا توجھے خوشی کا سُراغ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۰).

درد منداں باغ میں ہرگز نہ جاویں اے ولی
گر نہ دیوے نالۂ بُلبل سُراغ عاشقی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۷). جو کوئی سُراغ ملکہ کا لاوے گا ہزار اشرفی اور خلعت انعام پاوے گا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۱).

کُچھ اپنا پتہ اُس نے بتایا تو نہیں
اب تک اس کا سُراغ پایا تو نہیں

(۱۹۰۸ ، رباعیاتِ امجد ، ۱ : ۹). انگریزی زبان سے اُردو میں ترجمے کا سُراغ بھی اٹھارویں صدی عیسوی سے ملتا ہے. (۱۹۸۵ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۶). ۲. **نقش قدم ، آثار.**

نقش قدم کے جا کے سر کا نشان ڈھونڈو
یہ راہِ دل ہے اس کا ہیوے سُراغ اور ہی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۰).

وہ لیتا ہوا پھر سُراغ اسپ کا
پیادہ پہونچے ستنگاں گیا

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۱۷۹).

کدھر گئے ہیں یہاں لا کے چھوڑنے والے
بُجھی بُجھی سی ہیں راتیں سُراغ جلتے ہیں

(۱۹۶۹ ، لاحاصل ، ۸۳). ۳. (اَ) **دریافت ، جستجو.**

رہتا ہے دل پیا کے تفحص میں رات دن
ہے کارِ عندلیب ہمیشہ سراغ گُل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۱).

سیر کر میر اس چمن کی شتاب
ہے خزاں بھی سُراغ میں گُل کے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۱). (اَا) **سِرا ، اِبتدا ، آغاز.** لکھنؤ کی اِبتدائی اسلامی آبادی کا سُراغ بھی اسی اثر کا پتا دیتا ہے. (۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۱۳). جعفر کے اثرات کا سُراغ لگایا جائے تو وہ نظیر اکبرآبادی کے ہاں بھی نظر آتے ہیں. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادبِ اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۱۵). [ف].

ـــــ بَرآری (ـــــ فت ب ، سک ر ، مد ا) امث.

سُراغ تک رسائی ، تفتیش کرنا ، تحقیق کرنا ، کھوج لگانا. اور جہاں سراغ براری کے لیے جاؤ اپنے جائے قیام سے بھی کسی کو آگاہ نہ کرو. (۱۹۰۸ ، عیاروں کا عیار ، ۲). شاید ہی کوئی (ناول) بچا ہو جو میں نے نہ دیکھا ہو ، اور طریقہ سُراغ براری کے متعلق خود نوٹ مرتب کر کے شرلکو کتاب نہ کیے ہوں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۱۷). [سُراغ + برآری (رک)].

ـــــ پانا محاورہ.

جُستجو کر کے پتا چلانا ، اصل حقیقت یا ٹھکانا دریافت کر لینا.

گیا نہیں ہوں میں یاں اس طریق سے قائم
کہ جُستجو سے کوئی پاسکے سُراغ مرا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۲). مطلب کا بھی سُراغ پایا ، خُدا نے تمہیں بھی مہربان کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۳).

نہ پاسکا کوئی اب تک سراغِ منزلِ دوست
ہزار خضر زمانے کے کارواں سے اُٹھے

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۸۹).

ـــــ جُو (ـــــ و مع) امذ.

سُراغ رساں ، جاسوس. بمقابلہ پولیس کے کیڈ ڈ بہتر سُراغ جُو نکلے ، کیونکہ انہوں نے .. اِنکشاف کیا. (۱۸۹۲ ، اُصول سُراغ رسانی ، ۱۳۰). [سُراغ + ف : جُو : جُستن ـ ڈھونڈنا ، تلاش کرنا].

ـــــ جُوئی (ـــــ و مع) امث.

سُراغ رسانی. خلقت ایسی ہوشیار ہے کہ ... لڑنے جھگڑنے کو طیار ہے تا کہ پولیس سراغ جُوئی میں کوشش کرے. (۱۹۲۳ ، آئینہ سُراغ رسانی ، ۹). [سراغ + جُو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ چَلانا محاورہ.

سُراغ لگانا. یورپ کے اِرتقاء اخلاق کا اگر صحیح سُراغ چلانا ہے تو اس کا بہترین ، بلکہ ناگزیر مقدمہ یہ ہے کہ پہلے خود اخلاق کی ماہیت و اساس پر ایک سرسری نظر ڈال لی جائے. (۱۹۱۷ ، تاریخ اخلاقِ یورپ (ترجمہ) ، ۱ : ۱).

ـــــ چَلْنا محاورہ.

پتا لگنا ، کھوج ملنا. بہت کچھ تحقیقات کی مگر کچھ سُراغ نہ چلا. (۱۸۹۶ ، پولیس ڈرامہ ، ۳۳). لڑکی کو ڈھونڈھنا شروع کیا لیکن کہیں سُراغ نہ چلا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۹۰).

ـــــ دینا محاورہ.

پتا بتانا ، علامت ظاہر کرنا.

سُراغ دیتا ہے لہجہ ، شکستہ پانی کا
فراخیٔ لبِ احساس ہے زباں کے عوض

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۹۶).

ـــــ ڈھُونڈْنا محاورہ.

کھوج لگانا ، تلاش کرنا.

نہیں جن کا نشان جز نام عنقا دار عالم میں
سُراغ اون کا کوئی ڈھونڈھے کہاں معلوم کیا ہو گا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳). اپنی گُمشُدہ صحت کا سُراغ ڈھونڈھ رہا ہوں. (۱۹۳۵ ، کاروانِ خیال ، ۱۲۸).

ـــــ رَساں (ـــــ فت ر) صف.

جستجو کر کے پتا لگانے والا ، نشان قدم یا آثار سے حقیقت دریافت کر لینے والا ، کھوجیا. صاحب شعور سُراغ رساں بہت ہی کم ہیں. (۱۸۹۲ ، اُصول سُراغ رسانی ، ۱۳۲). اس لیے یہ طے ہوا کہ ایک ایمبولنس کی گاڑی کے ساتھ ایک سراغ رساں

بھی ہو. (۱۹۸۷ء ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۸۷). [سُراغ + ف : رساں ، رسیدن - پانا].

---رَسانی (---فت ر) امث.
آثار ، قبالے یا نشانات کی مدد سے واقعہ کی حقیقت دریافت کرنا ، تحقیقات کرنا ، اصلیت کا پتا لگانا. تحقیقات اور سُراغ رسانی دزدی مویشی ... کر کے مقدمہ کو حسب ضابطہ چالان کرو. (۱۸۶۹ء ، انشائے خرد افروز ، ۱۷). تمہارے ماموں صاحب ابھی تک بدستور سُراغ رسانی کی فکر میں ہیں. (۱۹۰۳ء ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۳۳). حزب اختلاف کے خلاف ... سُراغ رسانی کے سر کو کھولے. (۱۹۸۷ء ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۲). [سُراغ + رساں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَسی (---فت ر) امث.
سُراغ رسانی. درصورت عدم سُراغ رسی کے زمیندار اور چوکیدار کو بیس روز بعد جوابدہی کے واسطے چالان عدالت کرو. (۱۸۶۹ء ، انشائے خرد افروز ، ۱۷). عالم لسانیات ... سُراغ رسی کرتے کرتے اس کے ماخذ کی کھوج لگاتا ہے. (۱۹۶۳ء ، زبان کا مطالعہ ، ۱۰). [سُراغ + ف : رس ، رسیدن - پہنچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کرنا محاورہ.
سُراغ لگانا ، پتا لگانا.

از بسکہ زندگی میں ہوں محو ہوں ولی میں
مشکل ہوا اجل کوں کرنا سراغ میرا
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۰).

وہ کہاں ملیں جنھوں کو تری جستجو نے کھویا
کبھو گمشدوں کا اپنے نہ ہیں سُراغ کرنا
(۱۸۲۲ء ، راسخ (غلام علی) ، ک ، ۳۵).

---لگانا محاورہ.
تحقیقات سے کسی بات یا شخص کا پتا چلا لینا ، آثار یا نشان وغیرہ سے حقیقت واقعہ کا پتا دریافت کر لینا ، تحقیقات یا جُستجو کرنا.

تجسس تھا سُراغ ان کا لگایا
دشوں کو اپنے قابو میں وہ لایا
(۱۷۹۰ء ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۳۵). ہر قصّہ یا واقعہ کا جو قرآن میں مذکور ہوا ہے ، اوّل بائبل میں سُراغ لگایا ہے. (۱۹۳۸ء ، حالات سرسید ، ۱۰۰). مگر کھودنے کے علاوہ سُراغ لگانے کا سہرا بھی انہیں لوگوں کے سر تھا. (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۱۷۳).

---لگنا محاورہ.
پتا دریافت ہونا ، کھوج لگنا ، نشان پانا.

دیار یار کا شاید سُراغ لگ جاتا
جُدا جو جادۂ مقصود سے سفر ہوتا
(۱۹۷۸ء ، قلق میرٹھی ، ک ، ۳۷). انہوں نے سارے باغ چھان مارے کوئی سُراغ نہ لگا. (۱۹۳۲ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۱۳۸).

---لینا محاورہ.
ڈھونڈنا ، پتا لگانا ، تلاش کرنا.

کیا خاک کوئے یار میں لیویں سُراغ دل
ایسا ہی گم ہوا ہے کہ پایا نہ جائے گا
(۱۷۷۲ء ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۳).

سُراغ عمر گزشتہ کا لیجیے گر ذوق
تمام عُمر گُزر جائے جُستجو کرتے
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۹۷). ۲. **منشا دریافت کرنا ، پتا دریافت کرنا.** (فرہنگِ آصفیہ).

---مِلنا محاورہ.
پا لینا ، ڈھونڈ نکالنا ، پتا ملنا ، کھوج لگنا. پانچ برس تک سودائی سا ویرانے میں خاک چھانتا پھرا ، سُراغ نہ ملا. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۱۱۲).

مل گیا دولت گم گشتہ کا سنگم میں سُراغ
ہم گدایان حرم خاتم جم لے کے چلے
(۱۹۳۲ء ، بہارستان ، ۶۶۹). دو چار دن میں اس کا سُراغ نہ ملا تو میں خود اس گاؤں میں چلا جاؤں گا. (۱۹۸۳ء ، زندگی نقاب چہرے ، ۶۸).

---میں پِھرنا محاورہ.
جُستجو میں رہنا ، تلاش میں رہنا.

گئی بہارِ چمن ، آگئی خزاں بیدار
کہ عندلیب پھرے ہے سُراغ میں گل کے
(۱۷۹۳ء ، بیدار ، د ، ۱۱۰).

---میں لَگنا محاورہ.
تلاش اور جُستجو میں ہونا ، ٹوہ میں رہنا. اکثر پنجاب و بنگالہ و دکن کا چکر لگایا کرتے ہیں ، کتب خانہ اور قلمی کتابوں کے سُراغ میں لگے رہتے ہیں. (۱۸۹۳ء ، تہذیب الاخلاق ، ۷۷).

---نِکالنا محاورہ.
پتا چلانا ، معلوم کر دینا. مُخبروں نے سُراغ نکال دیا. (۱۹۱۴ء ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۱۵۰).

---نِکلنا محاورہ.
سُراغ چلنا ، پتا لگنا. ہزاروں برس کا مٹا ہوا سُراغ صاف نکل آیا. (۱۸۸۷ء ، سخندان فارس ، ۱ : ۴).

سُراغی (ضم س) صف.
سُراغ رساں ، جاسوس ، مُخبر ، کھوجی.

جو ہوا ہے غُبار کوچہ آہ
خلوت عشق کا سُراغی ہے
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۴۹۰). ناگاہ سُراغی نے آن کر کہا. (۱۸۵۵ء ، غزوات حیدری ، ۶۵).

ملے کسی سے نہ تجھ بن تبغ و سکین
ترے سُراغی ہیں شوریدگان دشت وفا
(۱۹۷۵ء ، خروش خم ، ۱۳۳). [سُراغ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خیمَہ زَنی (---ی مج ، فت م ، ز) امث.
(اسکوٹنگ) ایک مقام پر پڑاؤ کرنے کے بعد اسکاؤٹ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے الگ الگ کیمپوں میں رکھا جاتا ہے، یہ مختلف

سمتوں میں جاتے ہیں اور ایک دُوسرے کا سُراغ لگاتے ہیں. یہ عمل اسکاؤٹنگ کی تربیت کا ایک حصہ ہے. اس قسم کے کیمپ کو ٹریکنگ کیمپ کہتے ہیں اور اردو میں اسکا نام سُراغی خیمہ زنی ہے. (۱۹۳۶ ، طلیعہ ، ۲۳). [سُراغی + خیمہ زن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ رَونْد (ــــو لین ، غنہ) امث.
(اسلحہ جات) گولہ بارود ، میگزین کے بجھے دُھنویں کا دُنبالہ سا بن جاتا ہے ، سُراغی گولہ (انگریزی اردو فوجی فرہنگ ، ۹۲).
[سُراغ + رَوند (روندنا (رک) سے حاصلِ مصدر)].

سَرافِیل (فت س ، ی مع) امذ ؛ سہ اسرافیل.
وہ فرشتہ جو قیامت کے دن صور پھونکنے پر مقرر ہے.

سرافیل کا ہے رہن بات صور
او جاتا ہے اجرام ہو بہ سوچور

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۹).

صور سے کہہ دے تو وہ بھول بُھلیاں بن جائے
کہ بھٹکتا ہی پھرے اس میں سرافیل کا دم

(۱۸۸۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷).

حشر زا اُف وہ صور کی آواز
وہ سرافیل و صور کی صُورت

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۱۰۳). [اسرافیل (رک) کی تخفیف].

سَرافِین (فت س ، ی مع) امذ.
فرشتوں کی ایک قسم جو خُدا کی حمد کرتے ہیں (Seraphim).
(اسٹین گس ؛ جامع اللغات). [ع].

سَرّاق (فت س ، شد ر) صف.
بہت چوری کرنے والا ، بڑا چور ، ماہر چور.

پاسبانی کرو تُم میرے متاعِ دیں کی
نہیں ایسا نہ ہو لے جُھکے سے سراق آتش

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۲).

سُراقَبہ (ــــضم س ، فت ق ، ب) امذ.
(حشریات) جب قوقعہ کی نلی قوقعہ کے راس کی طرف کھوپی جاتی ہے تو قطر میں جلد گھٹ جاتی ہے اسکا بند سراقبہ کہلاتا ہے
(پریکٹیکل اناٹمی ، ۳ : ۳۷۰). [ع].

سُراگا/گؤ/گائے (ضم س) امث ؛ سہ سرہ گائے.
گائے کی ایک قسم ؛ سُرہ گائے ، پہاڑی علاقے کی خوبصورت ملائم بالوں کی گائے جس کی دم کی چونریاں اور مورچھل بنائے ہیں. یہ بیشتر تبت ، تاتار اور کوہ ہمالیہ کے پہاڑی علاقوں میں ہوتی ہے. گاؤدشتی ، سہا ، اوجنا ، بن کی گائے کے ناموں سے مشہور ہے. سرہ گائے مُشک کے ہرن ریشم کے کیڑے پہاڑی ٹانگن اکثر وہیں ہوتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۹۷). سراگؤ خاص تبت کا جانور ہے. (۱۹۳۲ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۵). سراگائے کا سوا سیر دودھ لے لے اور اسے پکیہ میں رکھ دے. (۱۹۶۲ ، چکاپتو پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۱).
[س : سُرَبھ + گؤ सुरभि+गौ].

سُراگی (فت س) امذ.
سرادگی ، سیھین مت کا پیرو. کبھی محلے میں اہلِ اسلام و ہنود و سراگیوں سے بہ جہت ایک دہرہ جدید فساد ہوا. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۱). سراگیوں نے ان کو پھر ستھا بن کیا. (۱۹۰۶ ، مخزن ، دسمبر ، ۳۲). [سرادگی (رک) کی تخفیف].

سَراں (فت س) امذ (قدیم).
۱. سر (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

اتارے مار تلواراں سوں پاراں ات حمائل کے
اچھالے طرہ کے تن تے سراں کے گیند مخمل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۶۲). **۲. (مجازاً) سپہ سالار ، جرنیل.** بعد فتح افراسیاب ، ملک بے حساب قبضے میں آیا ، سراں سپاہ پہلواناں رزم خواہ کو خلعت ہائے گراں مایہ عطا فرمائے. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی (ترجمہ) ، ۶۸).

پہنچے اِس شان و تجمّل سے جو مقتل میں امام
ہو گئے دنگ سراں سپہ کوفہ و شام

(۱۹۳۱ ، محب (سید محمود علی) ، مراثی ، ۱۰۷) [سر + اں ، لاحقۂ جمع].

ـــــ تے گُزْرْنا محاورہ.
جان سے گُزرنا ، مر جانا ، سَر سے گُزرنا. سراں تے گُزرتے جیواں پر اُٹھ تے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳).

سَرانا (فت س) ف م ؛ سہ سراونا (قدیم).
سراہنا ، تعریف کرنا. سرانا نوازنا خدا کوں بہت کہ او پالنہار ہے عالم کا. (۱۴۹۶ ، شاہ میراں جی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۵)).

نہیں کُوچہ میری سرانی سوں کام
ہے عارف سو نکتے میں پاوے تمام

(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ ، عاجز ، ۱).

کرے زندگانی وو اس دھات سوں
سرا نا سکے کوئی اسے بات سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵).

سب یہ اس کے پاس جاتے تھے بہت
ہور مدام اس کو سراتے تھے بہت

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۷) [س : شَرِو + انا ، لاحقۂ مصدر].

سِرانا (۱) (کس س) ف م.
دریا وغیرہ میں بہانا (قرآن شریف ، ضریح ، تعزیہ یا دوسری متبرک چیزوں کے واسطے مُستعمل)، سرد کرنا ، خنک یا ٹھنڈا کرنا
(ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سرہ س : شیتل शीतल ـ ٹھنڈا + انا ، لاحقۂ مصدر].

سِرانا (۲) (کس س) امذ.
سیج ، چارپائی ، پلنگ یا تخت وغیرہ کا وہ حصہ یا بازو جدھر سر رکھ کر لیٹتے یا سوتے ہیں.

شہنشہ سو دھن سیج پر آتی تھی
سِرانا جو تھا سو ہوا پائنتی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۷).

جب سِرانے ان کے دیکھی تجھا
ایک ذرّہ حال بھی باقی نہ تھا
(۱۷۷۳ ، رموزالعارفین ، ۴۰).
سِرانے ان کے جور و با ملامت
قیامت کی لگی بیٹھی ہے حالت
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۵۳۳).
اے طبیب تو میرے سِرانے سے اوٹھ جا
مریض عشق کا اب درد لاعلاج ہوا
(۱۹۱۱ ، میرزا عباس علی بیگ ، سندھ میں اُردو شاعری ، ۲۱۵).
[سرہانا (رک) کی تخفیف].

سرّانا (فت س ، شد ر) ف ل.
ہلکی ہلکی ہوا آنا ، ہلکی ہلکی سانس آنا ، ہوا کی وجہ سے درخت کے پتوں کا رگڑ کھا کے آواز دینا ، چیونٹی یا جُوں وغیرہ کا بدن پر آہستہ آہستہ چلتے معلوم ہونا ، ہوا کا سائیں سائیں کرنا ، ہوا کا لہرانا ؛ کسی رقیق چیز کے جوش ہوتے وقت پانی کا آواز دینا ، سرسرانا. کبھی کبھی تشدید ایک آواز کی جگہ پورے پورے لٹک کے دہرانے کو بھی آ جاتی ہے جیسے پھرّانا - پھڑپھڑانا ... چرّانا - چرچرانا سرّانا - سرسرانا. (۱۹۷۱ ، اردو کا رُوپ ، ۲۳۳). [سرسرانا (رک) کی تخفیف].

سرانچہ (فت س ، غنہ ، فت چ) امذ.
چھوٹا خیمہ ، چھولداری. سرانچے کے پیچھے سازندوں نے ساز ملائے. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۲۹). [سراچہ (رک) کا متبادل املا].

---کا بانس امذ.
سرانچے کا بانس. میاں محمود ٹھنگنے تھے اس لیے انہوں نے اس اعتراض کو اپنے اوپر لے کر کہا ، نہ اتنا اُونچا کہ سرانچے کا بانس معلوم ہو. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۳۸). ایسی عورت کو بیوی بناؤ جو پدمنی ہو ... نہ تو پستہ قد ہو ، نہ سرانچے کا بانس. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۳۰۰).

سَراو / سَراوا (فت س ، و مج) امذ.
کوئی اتھلا پیالہ یا رکابی جو ڈھکنے کی جگہ استعمال ہو ، مٹی کا ڈھکنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شراو+ک: शराव+क].

سَراوَک / سَراوَگ (فت س ، و) امذ.
جین مذہب کے ماننے والے جو اپنے دیوتاؤں کی مُورتوں کو ننگا رکھتے ہیں ، کوّا ، کاگ ، زاغ ، کلاغ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ رسوم ہند ، ۲۰). [س : شراوک + اکا : श्रावक+इक].

سراوگی (فت س ، و) امذ.
سراوگ قبیلے کا فرد ، سراوگ قبیلے سے متعلق. اس کا دیوان ایک سراوگی اچھی چند نام کا تھا. (۱۸۰۲ ، بیتال پچیسی ، ۴۴). احمدی نجری وہاں سراوگی سراوگی .... ان میں سے ہر ایک معنی رکھتا ہے. (۱۹۴۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۱۵۴). [سراوگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَراوَل (فت س ، و) امذ.
(کاشتکاری) گانو والوں کی مُشترکہ ضروریات کا انتظام کرنے والا شخص ، سر براہ نیز گانو میں سرکاری عہدے داروں کے قیام و طعام کے سامان کی فراہمی کا مُنتظم. بادشاہ نے ... حیدر محمد اختر بیگ ... کو سراول بنا کر بھیجا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۳۶۸). [ف : سر + اوَل (رک) کا مورد].

سَراوَن (۱) (فت س ، و) امذ.
۱. **(کاشت کاری) لکڑی کا تختہ جس سے جوتی ہوئی زمین ہموار کی جاتی ہے ، پٹیلا نیز پٹیلا پھیرنے کا عمل.** سراون سے مٹی برابر ہو کر کھیت چورس ہو جاتا ہے. (۱۸۹۳ ، اُردو کی چوتھی کتاب ، ۱۸۸). کھیتی کا کُل کام ... جوتائی - سراون - نکائی غرضکہ کوئی کام ایسا نہ تھا جس میں مرزا نوکروں اور مزدوروں سے زیادہ کام نہ کرتے ہوں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۹۳). کہیں سے ایک سراون چرا لاتی ہیں اور اسے لے کر کھیتوں میں سے ہوتی ہوئی کسی نالے پر جا پہنچتی ہیں. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۷). ۲. **(کاشتکاری) زمین کے اُوپر یا اندر اناج کا ذخیرہ رکھنے کی بند اور محفوظ جگہ ، کوٹھی ، کُھتّی ؛ درخت یا پودے کی نئی شاخ یا کونپل کے پُھٹاؤ کا اُبھار جو پُرانی شاخ میں نکلے** (اپ و ، ۶ : ۷۶ ، ۹۲ ، ۱۳۹). ف : پُھوٹنا ، نکلنا. [س : شِلا + وَن शिला+वन شلا - پتھر + ون - جنگل].

سَراوَن (۲) (فت س ، و) امذ (قدیم).
ساون کا مہینہ ، ساون.
جس جا گہ چُرا کر دیکھیں دل ماہ پرستاں
یکجا نہیں پاتے کہ سراوَن جوتا اچھے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۵). [رک : ساون].

سَراونا (فت س ، و مج) ف م (قدیم).
مدح سرائی ، تعریف ، توصیف.
پری رُخ رکھیا پیار سوں مج کو ناؤں
مرے باپ کو کیس زباں سے سراوُں
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۰). [رک : سراہنا].

سراوِیل (فت س ، ی مع) امث.
پاجامہ، اِزار ، تُبان ، شلوار. البدا میں لکھا ہے کہ خرید کرنا سراویل کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شاید پہنچی ہو ، مگر یہ روایت ضعیف ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۷). وہ سراویل (شلوارین) پہنانا اپنے مسلک میں داخل ہونے کے لیے ایسا ہی ضروری سمجھتے ہیں جیسے صوفیہ مُرید کو پھٹی ہوئی گدڑی پہنانا. (۱۹۶۹ ، المعارف ، ۲ : ۴۴). [ع].

سَرّاہٹا (فت س ، شد ر ، فت ہ) امذ.
سرسراہٹ کی آواز. ہوائے تند نے ساتھ زور اور شور تمام کے کہ جس کے سراہٹے کے جھکور کے بیان سے باد پائے سخن کا لنگ ہو جاوے چلنا شروع کیا. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، ۷۹). [سرسراہٹ ، ا ، لاحقۂ تکبیر].

سَراپا بَھَریا ڈوم گَھر جائے کہاوت.
جس بہو کی تعریف کرو وہ ڈوم کے ساتھ نکل جاتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سَراہْنا (فت س ، سک ہ) ف م.
تعریف ، توصیف یا قدردانی کرنا ، شاباش کہنا ، داد دینا.

تری کمر کوں سراہے ہیں باؤ تھے نازک
او باو کانٹھ کے عقل تھے کدہیں نکشاد

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹۰).

اک داغ ہو بلا ہے تو اس کا کروں علاج
کیا کیا ستم سہے مری چھاتی سراہیے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۲). میں ... اس شعور و لیاقت کو سراہ کر دعائیں دینے لگا .(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۶). گھریلو بیوی ... والدین بیاہتے ہیں جسے فریقین نباہتے ہیں اور ملک و ملت سراہتے ہیں .(۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۹۹). ہم اس کی شخصیت کو سراہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۸۶). [سراہ ؛ س : شلاگھ श्लाघ + نا ، لاحقۂ مصدر].

--- کَرنا محاورہ.
تعریف کرنا ، توصیف بیان کرنا. میں نے ان کی سراہنا کی اور اس غارت گری کے عالم میں مجھے امید کی صرف یہی کرن دکھائی دی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۳۹).

سِراہی (کس س) امث.
(کاشتکاری) سوور کی کاشت میں زمیندار کا حق (ماخوذ : ا ب و ، ۶ : ۷۹). [مقامی].

سَرائِت (فت س ، کس ء) امذ ؛ سرایت.
۱. جذب ہونے کا عمل ، منتقل ہونا دوائے جسم میں بخوبی... جیسا کہ منظور مدّنظر تھا ، سرائت کی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۲). کلچر... ایک معاشرے سے دوسرے معاشرے میں سرائت کرتا ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۸۳). **۲. (طبیعیات) نفوذ ، سیالات کا مسام دار سطح سے گزر جانے کا عمل.** محلول کی سطح کے بلند ہونے سے جو ہاسکوئی دباؤ جھری کاغذ پر پڑتا ہے وہ اس کاغذ میں سے پانی کی مزید سرائت کو روک دیتا ہے. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۳۴۸). [رک : سرایت].

سَرائِتی (فت س ، کس ء) صف ؛ سرایتی.
(طب) جذب یا حل ہو جانے والا. نتیجہ یہ ہوگا کہ وزن گھٹ جائے گا اور ہیضہ جیسے سرائتی امراض کے لاحق ہو جانے کا امکان زیادہ ہو جائے گا. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۳۸). [سرائت + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کارِنْدَہ (--- کس ر ، سک ن ، فت د) امذ.
(طب و سائنس) (کنایۃً) متعدی جراثیم ، وائرس وغیرہ جس سے چھوت لگتی ہے. بیماریوں کا سرائتی کارندوں کے ذریعے پھیلنے کا خیال پرانا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خُرد حیاتیات ، ۱۵). [سرائتی + کارندہ (رک)].

سَرانچَہ (فت س ، کس ء ، فت چ) امذ.
موٹا اور مضبوط ریشے دار بانس جو عموماً خیموں میں لگایا جاتا ہے ، سراچہ ، لمبا. سرانچے بارگاہ کے جس قدر زمین کُھد تی ہے اسی قدر نیچے ہو جاتے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۰). [رک : سراچہ نمبر (۲)].

---چاک کَرنا محاورہ.
پردہ ہٹانا. جب تک یہ دونوں قریب جائیں برق سرانچہ چاک کر کے باہر نکلا. (۱۸۹۷ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۷۸).

---قَنات کس اضا (--- فت ق) امذ.
خیمے کا بانس. بارگاہ افراسیاب میں سرانچے سے سرانچۂ قنات سے ملا کر استادگی اسی طرف پھاٹک رکھا اسی طرف نکلنے کا دروازہ. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۱۷). [سرانچہ + قنات (رک)].

سَرائِر (فت س ، کس ء) امذ ؛ ج.
۱. بھید جس کو پوشیدہ رکھا جائے ، راز.

یہ قول ہے حضرت حسن کا مشہور
بس تم کو حفاظتِ سرائر ہے ضرور

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۲). **۲. طبائع ، فطرتیں.**

طرازِ اولیا نورِ سرائر
محی الدین سیّد عبدالقادر

(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۹۹).

ایسی تنویر کہ ابصارِ بصائر بھی ہوں گم
مست و مدہوش ہوں اسرارِ سرائر ہر آن

(۱۹۳۸ ، بستانِ تجلیات ، ۳۵).

اِصلاح سرائر و ضمائر مرا کام
ذوقِ معرفتِ نفس کو ہی عقل کا نام

(۱۹۷۳ ، لحن صریر ، ۲۸). **۳. (تصوف) محو ہونا ، سالک کا حق میں بوقتِ وصول اور اسی طرف اشارہ ہے رسول اللہ صلعم کے قول سے ... کہ اولیا میرے دامن کے نیچے ہیں ، جن کو سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا نیز ان اسماء الٰہیہ کو کہتے ہیں جو اکوان خارجیہ کے باطن ہیں** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۳۳). [ع].

سَرائی (۱) (فت س) امث.
مٹی کا چھوٹا ڈھکنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شَراوُ + کا शराव+हुका].

سَرائی (۲) (فت س) امث.
(بُنائی) تانے کے تاروں میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دی ہوئی بانس کی کھچی یا کھچیاں جو تانے کے اوپر نیچے کے تاروں کو علیحدہ رکھتی ہیں اور آپس میں اُلجھنے نہیں دیتی ، جوا ، جھڑ جی (ا ب و ، ۲ : ۶۷). [مقامی].

• • • سَرائی (فت س) امث.
گانا ، بطور لاحقۂ تراکیب میں مستعمل جیسے: مدح سرائی ، نغمہ سرائی (وضع اصطلاحات ، ۹۹). [ف : سرا ، سرائیدن - گانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سُرائی (ضم س) امث ؛ ج : سُرایاں.
جانبازی ، بہادری ، دلیری ، شجاعت.

نہ آویں کیوں نہ گردش میں فلک پر آفتاب و مہ
اگرچہ پھیر کر باندھے وہ اک پیچہ سُرایاں کا

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۹). [س : شُرنا **शरना** سرائی (رک)].

سَرائے (فت س) امث.
مُسافر خانہ.

اے یک نظر دیک تیری سرائے
سگا تیج میں بھیج دیونگا بھرائے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۲۲).

گُزر غیر کا نیں تنہائی میں آؤ
دل و دیدہ خالی ہیں دونوں سرائیں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۱). میری خالہ میاں صابر بخش کی سرائے میں رہتی ہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۳۵). دن بھر یہ لوگ چلتے اور رات کسی سرائے میں ٹھہرتے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۴۲). [رک : سرا (۱)].

---بقا (---فت ب) امث.
(کنایۃً) اگلا جہاں (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات).
[سرائے + بقا (رک)].

---تزویر (---فت ت ، سک ز ، ی مع) امث.
دھوکے کی جگہ ؛ (کنایۃً) دُنیا (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات).
[سرائے + تزویر (رک)].

---جاوداں (--- کس و) امث.
ہمیشہ رہنے والا گھر ، اگلا جہاں.

آبیاریِ گلشنِ راحت ہوئے آبِ بروج
اور خاکی بانیٔ دولت سرائے جاوداں

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ۳۰).[سرائے + جاوداں (رک)].

---دار امذ.
سرائے کا مالک. لیجیے اب میں سرائے دار کا حساب بیباق کرتا ہوں. (۱۸۹۸ ، دربارِ پیرس کے اسرار ، ۱ : ۱۳۳). [سرائے + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---سپنج (--- کس س ، فت پ ، غنہ) امث.
تین یا پانچ دن کی بقا رکھنے والا مکان ؛ (کنایۃً) چند روزہ دُنیا.

جو ڈرتا ہوں اس کام دیکھنے کا رنج
بیتم لیا کہ انکے سرائے سپنج

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۰۳). سحر سازانِ سخن سنج درین سرائے سپنج رونے راحت ندیدہ ، گوش سالہ سخن کو دہرِ خراب آباد میں یوں گویا کرتے ہیں. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۴۶). [سرائے + سپنج = سہ (رک) + پنج (رک)].

---فانی امث.
فنا ہو جانے والا گھر ؛ (کنایۃً) دُنیا.

روح ہونے کی حشر میں صاحب
اک نشانی سرائے فانی کی

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۸۱). [سرائے + فانی (رک)].

---کا کُتّا ہَر مُسافِر کا یار کہاوت.
غرض مند اور مطلب پرست ہر ایک سے گھل جاتے ہیں ، بے بنیاد لوگ ہمیشہ نئے طریقے بدلتے رہتے ہیں یعنی اپنے کو بڑا جانتے ہیں (نجم الامثال ، ۲۳۵ ؛ محاوراتِ ہند).

---کُہَن (---ضم ک ، فت ہ) امث.
(کنایۃً) دنیا.

اے دل اس سرائے کُہن تھے گُزر
برے ہور بھلے بھی سُخن تھے گزر

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۷). [سرائے + کہن (رک)].

---کی بَھٹیاری امث.
(مجازاً) لڑاکا ، بے باک ، گلی باز عورت (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ؛ علمی اُردو لُغت).

---گور (---و مع) امث.
قبر کی منزل.

سرائے گور میں دم لیکے ہم پہونچینگے یاروں تک
کہ ہستی و عدم میں فاصلہ ہے ایک منزل کا

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۹). [سرائے + گور (رک)].

---والی/والے امذ ؛ امث.
کبوتر کی ایک نسل جو بہت کم ہودے اور بھکنے والے ہوتے ہیں. سات سات روز گھر کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں بعض حالات میں کنکریاں کھاتے کھاتے کسی چھت پر مر کر رہ جاتے ہیں ، مگر پکڑے نہیں جاتے. ان سے کراس ہو کر ایک نسل سرائے والی کہلاتی ہے جس پر یقین کیا جاتا ہے کہ وہ خطا نہیں کرے گی. (۱۹۶۷ ، اندھیر نگری ، ۱۰۱). میرے پاس کے کبوتر چندا خانی ، اودے ، گجرے اور سرائے والے آج بھی میرے شاگرد صابر عارف کے پاس موجود ہیں. (۱۹۶۷ ، اندھیر نگری ، ۱۰۱).
[سرائے + والی/والے (رک)].

---ہَفْت پَرْدَہ (---فت ہ ، سک ف ، ت ، فت پ ، سک ر ، فت د) امث.
(کنایۃً) آسمان (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت).
[سرائے + ف : ہفت (رک) + پردہ (رک)].

---ہُمایُوں (---ضم ہ ، و مع) امث.
(کنایۃً) شاہی محل ، قصرِ شاہی (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات؛ علمی اُردو لُغت). [سرائے + ہمایوں (رک)].

سَراپا (۱) (فت س) امذ ؛ ج.
۱. فوجی دستے جو کسی ملک یا قومی مقصد کی نگرانی کے لیے بھیجے جائیں ، چھوٹا سا لشکر ، پانچ آدمیوں سے تین سو چار سو تک کا (اسٹین گاس). **۲. وہ اسلامی جنگ یا مہم جس کی**

قیادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہ کی ہو بلکہ صحابی نے کی ہو۔ احد کی لڑائی کے بعد چند غزوات اور سرایا ظہور میں ... آئے گئے مگر وہ مشہور نہیں ہیں . (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۳۵۱) . چھوٹے چھوٹے غزوات و سرایا کے امیرالجیش اگرچہ اکابر صحابہ ہوتے تھے لیکن جو بڑے بڑے معرکے پیش آتے تھے ان کی قیادت خود آپ بنفس نفیس فرماتے تھے . (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۸)۔ [ع].

سَرَایا (۲) (فت س) امث.
لونڈی ، کنیز ، باندی. آنحضرت کی گیارہ ازواج طاہرات اور ایک یا دو سرایا تھیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۳۲)۔ [ع].

سَرَایان (فت س) امذ.
(نباتیات) آبی بُخارات کی شکل میں پودوں کا پانی خارج کیے جانے کا عمل. خُشک موسم میں فضا خُشک ہوتی ہے اس لیے سرایان کی شرح تیز ہو جاتی ہے . (۱۹۶۲ ، مبادیٔ نباتیات ، مہاجر ، ۳۳۸)، [رک : سریان].

سَرَایَت (فت س ، ی) امث.
۱. **ایک چیز کے دوسری شے میں گُھل مل جانے ، جذب ہونے ، اثر انداز ہونے ، سما جانے کا عمل ، تاثیر ، نفوذ ، راسخ یا پیوست ہو جانا.**

کیا غم نے سرایت ہے نہایت
کروں کس سیں شکایت ہے نہایت

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۲۱۷)۔

مغرور بہت تھے ہم آنسو کی سرایت پر
سو صبح کے ہونے کو تاثیر نظر آئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۷۲)، وہ ان اثرات سے ڈرتے تھے جو اس زبان کے ساتھ نادانستہ طور پر عربی کے طالبعلموں میں سرایت کریں گے . (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۰۳)، یہ تبدیلیاں ہماری فوجی زندگی میں پوری طرح سرایت کر چکی ہیں . (۱۹۸۷ ، اورلائن کٹ گئی ، ۳۵)۔
۲. **(طب) ایک انسان سے دوسرے انسان میں بیماری کا پہنچنا.** میرے پاس بیٹھنے سے بھی یہ مرض دوسرے میں سرایت کر جائے گا. (۱۹۳۶ ، سوتیلی ، ۲۰)۔ یہی زہر ان کے ذریعے سے دوسری زندگیوں میں بھی سرایت کر جاتا ہے . (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۵۳)۔ ۳. **جاتے رہنے اور دور ہو جانے کی کیفیت ، زوال.**

اس غم کو نئیں سرایت ہو غم ہے بے نہایت
بانے ہیں شہ شہادت تابوت لے چلے ہیں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی (قدیم اردو مراثی ، ۲۹۳))، [ع].

ـــ زَدَہ (ـــ فت ز ، د) صف.
پُر تاثیر ، سرایت کیا ہوا ، دوا وغیرہ سے متاثر کیا ہوا. خرگوش یا بھیڑوں کو داء الکلب کے ثبت شدہ تشنج سے سرایت زدہ کرکے ان کے دماغ سے ایک خاص جدرین (ٹیکہ کی دوا) تیار کی جاتی ہے. (۱۹۴۳ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۲۰)۔ [سرایت + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

سَرَایَتی (فت س ، ی) صف.
سرایت (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ تراکیب میں مستعمل .
[سرایت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دَباؤ (ـــ فت د) امذ.
(سائنس) زور ، اثر ، نفوذ پذیری. سرایتی دباؤ کے کُلّیہ کو چارلس کے دریافت کردہ گیسوں کے کُلّیہ کے عین مُطابق پاتے ہیں . (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۷۸۶)۔ [سرایتی + دباؤ (رک)].

ـــ یَرَقان (ـــ فت ی ، سک ر) امذ.
(طب) ایک متعدی بیماری جس میں یرقان کے ساتھ مریض کو بُخار بھی ہو جاتا ہے اور اس کے جسم میں درد ہوتا ہے جگر و طحال بڑھ جاتے ہیں، مرض ویل Veil. جراثیم سرائیتی یرقان (Infection) یا ویل Veil کا مرض پیدا کرتے ہیں . (۱۹۶۷ ، بُنیادی خرد حیاتیات ، ۳۰۲)۔ [سرایتی + یرقان (رک)].

سَرَایَنْدَہ (فت س ، ی ، سک ن ، فت د) امذ.
(موسیقی) گانے والا ، نغمہ سرا (پلیٹس ، فرہنگِ عامرہ)۔ [ف : سرائیدن سے اسم فاعل].

سَرَب (فت س ، سک ر نیز فت) صف ؛ م ف.
تمام ، کل ، پورا ، سب.

بکٹ بن میں واں تی کیا سو گون
سرب بول آخر کیا یو بچن

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۰۷)۔

یا روح جو حق کون ہے خلیفہ
اب جس میں رکھیا سرب لطیفہ

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸۹)۔ ستوگھ سے ... پرم پاون نرمل سم انت اور سرب ... ملے گا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۸)۔

یہ سَرب بھومی کا راجہ مہابلی سمراٹ
آپار ، اتھاہ انت ، ایک ایک و شوانم

(۱۹۶۶ ، مُنحنّنا ، ۳۷)۔ [س : سَرو सर्व].

ـــ آتَک (ـــ فت ت) امذ.
کمال معرفت ، معرفتِ خاص ، عرفان. تم شدھ گیان اور سرب آتک یعنی معرفتِ خاص اور کیفیتِ ذاتی کو نہیں پہونچے ہو . (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۱۳۱)۔ [سرب + آتک ـ آتمک].

ـــ بِیاپَک (ـــ کس ب ، فت پ) امذ.
(ہندو) ذاتِ باری تعالیٰ جو مُحیطِ کُل ہے. وہ سرب بیاپک نفی کرنے سے نفی نہیں ہوتا. (۱۸۸۲ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳۳)۔ [سرب + ویاپک (رک)].

ـــ بَیاپی (ـــ فت مج ب) امذ.
مُحیطِ کُل ؛ مراد : خداوند تعالیٰ.

وہی ہے سرب بیاپی دیکھ گھٹ گھٹ کو کہ ہرگھٹ ہے
نہ ہو جو آنکھ تو کیا کیجیے ہے سور تو ہرگھٹ

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۲۰)۔ [سرب + بیاپی ـ ویاپی].

ـــــسکھ (ـــــضم س) امذ.
مکمل سکون ، سب آرام ، پورا چین.

اند روپ کے مندر بڑا
جہاں سرب سکھ کا جھنڈا کھڑا

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۲۳). [سرب + سکھ (رک)].

ـــــشکتی مان (ـــــفت ش ، سک ک ، ی مع) امذ.
ہر بات پر قدرت رکھنے والا ، قادر مطلق نیز اس عقیدے کا پیرو.

اس نے گویا سرب شکتی مان کا دیکھا سروپ
جس نے اٹھ کر منہ اندھیرے کر لیا درشن ترا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۰۷). سرب شکتی مان برہمن انہیں دیوتاؤں کے غضب سے ڈراتے تھے. (۱۹۵۳ ، ثقافت پاکستان ، ۲۰۶).
[سرب ـ سرو + شکتی مان (رک)].

ـــــگاتی امذ.
پورا لباس جس سے تمام بدن چھپایا جا سکے. بادشاہ نے پوشکوں کے نام بدل ڈالے ہیں جامہ کا نام سرب گاتی یعنی تمام بدن ڈھانکنے والا رکھا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۰۶). سرب گاتی : جس سے تمام بدن چھپ سکے یعنی جامہ. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۰). [سرب + گاتی ـ گتی].

ـــــگرہن/گہن (ـــــکس گ ، سک ر ، فت ہ/فت گ ، ہ) امذ.
پورا چاند گہن یا سورج گہن. وہ بالکل کاپیدہ نظر آتا ہے جس کو ہندی میں سرب گرہن کہتے ہیں. (۱۸۷۱ ، علم طبیعیات ، ۴ : ۲۹).

دل ظلمتو ما و من سے نکلے
وہ چاند سروپ گہن سے نکلے

(۱۸۹۹ ، شاد (محمد جان) ، مثنوی عید بشتب ، ۳). [سرب + گرہن / گہن (رک)].

سُرْب (ضم س ، سک ر) امذ.
سیسا.

اگر ہور چندن ہور صندل کے جہا!
سرب آنک کھینچے تھے جوگرد باؤ

(۱۶۸۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۰۰). دیگ میں رکھا اور اسے گو گرد اور سُرب سے معمور کیا اور اس کے نیچے آنچ کر دی. (۱۸۸۸ ، تفسیر ابو کرم ، ۹۷). سُرب کو کوزے لھکرے میں ڈال کر ... اس کے نیچے آنچ کریں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۷۰). [ف].

سَرْبانی (فت س ، سک ر) امث (قدیم).
اونٹ رکھنے یا اونٹ کے ذریعہ روزی کمانے کا پیشہ ، ساربانی.

گرناقۂ لیلیٰ کی ہے سربانی کی خواہش
مجنوں تجھے لازم ہے لباس شتری رنگ

(۱۸۲۷ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۰۲). [ساربانی (رک) کی تحریف].

سِرْپَتی (کس س ، سک ر ، فت پ) امث.
(لباس) سیٹھی یا مارواڑی پگڑی ، چیرا.

پڑے سرپتی تو جوہاناں کی آگ
اٹھا اندر خوش نیند میں تھا اس جاگ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۳). [س : شیر + پتر शिर + पत्र].

سُرْبَتْھ (ضم س ، سک ر ، فت ب ، سک تھ) امذ.
(موسیقی) طاؤس سے ملتا جلتا دکھن والوں کا ایک ساز ، ایک کھوکھلی ڈانڈ کی شکل کا جس کے سرے پر کسی پرند کی شکل بنی ہوتی ہے اس میں تانت کی تانیں اور چار تار ہوتے ہیں ، مرز بن (ا ب و ، ۳ : ۱۵۹). [سُر + بتھ (رک)].

سَرْبَس (فت س ، سک ر ، فت ب) امذ.
کُل جائداد ، ہر چیز (جامع اللغات) [س : سروستر सर्वस्व].

سَرْبَسْتی (فت س ، سک ر ، فت ب ، سک س) امث.
ہر جگہ موجود ؛ مراد : خدا تعالیٰ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : سربستی सर्व+अस्तिक].

سَرْبَش (فت س ، سک ر ، فت ب) امذ.
گھوڑے کی خرید و فروخت کی اصطلاح میں نو روپے . سربش ـ نو روپیہ. (۱۹۲۹ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸ : ۵۰). [مقامی].

ـــــلانگ (ـــــغنہ) امذ.
گھوڑے کی خرید و فروخت کی اصطلاح میں نو روپے. سربش لانگ : نو روپیہ. (۱۹۲۹ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸ : ۵۵). [مقامی].

سَرْبَکھی (فت س ، سک ر ، فت ب) امذ.
چوسر شطرنج سے مماثل ایک کھیل جو بساط بچھا کر فرش پر کھیلا جاتا ہے مہرے پانسے وغیرہ شطرنج جیسے استعمال ہوتے ہیں. چوسر اور سربکھی کے قسم کے کھیل یہاں کھیلے جاتے ہونگے. (۱۹۵۹ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۱۵۰). [مقامی].

سَرْبَنگ (فت س ، سک ر ، فت ب ، غنہ) امذ.
رک : سربھنگ.

نوشہ دیکھا جگت موں جو ڈھونڈے سو پائے
بیرنگ سربنگ کوں سو ڈھونڈے جو پائے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۸۰). [سربھنگ (رک) کا متبادل املا].

سَرْبَھنگ/بَھنگی (فت س ، سک ر ، فت بھ ، غنہ) (الف) امذ.
اگھوری ہندو فقیروں کا وہ فرقہ جو مردار اور نجاست وغیرہ تک کھا لینے سے پرہیز نہیں کرتا بلکہ اسی وسیلے سے مانگتا ہے. جو دکاندار نہیں دیتا اسی کی دکان کے سامنے موت بیٹھ اور نجاست کھانے لگتا ہے جس سے وہ گھن کھا کر کچھ دیتا ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (ب) صف. ۲. عوام کے نچلے طبقے کا ، سماج کے غیر مہذب گروہ سے منسوب (رسم و رواج یا زبان وغیرہ). دسویں نمبر پر سربھنگی اردو ہے. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۴۳). [سرب + انگ انگی یعنی ہر شخص کی چیز یا کچھ کھا لینے والا].

سَرْپ (فت س ، سک ر) امذ.
۱. سانپ ، ناگ.

کھایا یوں تجھے جوں سورنس کوں
تڑپا کر سینہ سرپ کے ہس کوں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲۲). برہمنوں نے اس کو یہ سراپ دیا کہ وہ

سرپ بنجانے (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۸۵)۔ ۲۔ (کنایۃً) کپٹی ، کینہ ور ، سانپ کی طرح پھسلنا (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ [س : سرپ सर्प]۔

---پھنج (---فت پھ ، سک ن) امذ۔
سانپ کے پھن کا ، سانپ سے منسوب پتھر نیز راج پھوڑا ؛ ایک جواہر جو کہا جاتا ہے کہ سانپ کے سر میں پایا جاتا ہے اور گھنگچی ، لالڑی ، رتی، چشم؛ لاط :- Arrus Precatorius سے مشابہ ہوتا ہے اور تریاق یعنی فادزہر کا اثر رکھتا ہے (پلیٹس)۔ [سرپ + پھنج = پھن]۔

---چتّر (---فت چ ، سک ت) امذ۔
سانپ کی چھتری ، کھمبی ، فطر یعنی مشروم جو ادویات اور کھانے میں استعمال ہوتا ہے ، ایک دوسری قسم جو زہریلی ہوتی ہے ، صرف خارجی طور پر دواؤں میں کام آتا ہے (پلیٹس)۔ [سرپ + چتّر = چھتر]۔

---چشم (---فت چ ، سک ش) امذ۔
سانپ کی سی آنکھوں والا ؛ باز۔ قسم پشم باز ... سرخ رنگ ، اوسط دم ، کوتاہ قامت چغد سر ، سرپ چشم۔ (۱۸۸۳ ، صیدگاہِ شوکتی ، ۲۰)۔ [سرپ + چشم (رک)]۔

---راج امذ۔
سانپوں کی نسل کا بادشاہ سانپ جو ہندوؤں کے دیوتا وسوکی میں نمایاں ہوتا ہے ، اس نسل کے سانپ مشرق پنجاب کی ریاست پٹیالہ میں پالے جاتے ہیں (پلیٹس)۔ [سرپ + راج (رک)]۔

---گندھا (---فت گ ، مغ) امث۔
ایک پودا جو تریاق مسموم سے متعلق ہے لاط: **Ophioxylon** (پلیٹس)۔ [سرپ + گندھ (رک) + ا ، لاحقۂ فاعلی]۔

---نگری (---فت ن ، سک گ) امث۔
کیڑے مکوڑوں اور سانپوں کے رہنے کی جگہ ، (دیو مالائی قصوں میں) زمین پر ، اور جہنم کے مختلف مقامات ؛ (کنایۃً) بری جگہ (پلیٹس)۔ [سرپ + نگری (رک)]۔

---پان امذ ؛ امث۔
سانپ کو مارنے والا ، جنس نمس ، موش فرعون ، نیولا ، نئوس ، لاط :- **Icnlomon** (پلیٹس)۔ [سرپ + پان (رک)]۔

سُرپال (ضم س ، سک ر) امذ (قدیم)۔
سری پال ، اندر دیوتا۔

جس شیر کی دہشت انگے شرزے ہے ویران میں
سُرپال سب تس ناؤں سن پاتال میانے جاوڑتے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۷۱)۔ [سُرپت (رک) کی تحریف]۔

سَرْپَت (فت س ، سک ر ، فت پ) امذ ؛ امث۔
۱۔ سرکنڈے ، بید یا بانس کے طرہ اور پتے جو طرے کے نیچے ہوتے ہیں جہاں طرہ پھوٹتا ہے ، بناور ، سبز بناور کا پتا جس کے چھبنے یا رگڑنے سے جسم کی کھال کو گزند پہنچتا ہے ، لاط : **Saccharum Procekum** ۔ سرپت اردگرد ہوئی ہوئی ایسی گھنی کہ چڑیا تک کا گزر نہ ہو سکے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰)۔ اکثر قسم کے سرپت بادامی یا سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۹)۔ ۲۔ **(کاشتکاری)** انکھ کے اوپر کے پتے جو چوٹی پر ہوتے ہیں نیز گیہوں ، مکئی اور جوار کے اوپر کے پتے جن میں بھٹا یا بال نکلتی ہے (ا پ و ، ۶ : ۷۶)۔ [س : شر + پتر + ک शर+पत्र+क:]۔

سُرپَت (ضم س ، سک ر ، فت پ) امذ۔
۱۔(أ) (ہندو دیومالا) **دیوتاؤں کا راجہ اندر**۔ تیھم سُرپت دیوتاؤں کا بادشاہ جس کو اندر کہتے ہیں اس کی تصویر تخت پر بناتے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۳۵)۔ (أأ) **چھوٹے دیوتاؤں میں سے کوئی دیوتا**۔ دم سرپت ... اور باقی بتوں پر دیوتاؤں کی تصویر بناتے ہیں ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۳۵)۔ ۲۔ **(مجازاً) اللہ تعالیٰ**۔

سجدہ کروں شاہن کے شاہا
پت شاہن کے سرپت شاہا

(۱۶۵۸ ، گنج شریف ، ۱۹۵)۔ [س : سر + پت सरपति]۔

سَرْپَتا (فت س ، سک ر ، فت پ) امذ۔
۱۔ سرپت معنی ۱۔

کہیں سرپتا سرپرتھا جیسے تیغ
رُوندوں کے پانوں پہ آیا دریغ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳)۔ ۲۔ رک : **سرپت معنی ۲**۔ گنے کا اصل بیج تو سرپتہ کی طرح گنے کے تنہ کے اوپر ایک چوری کی شکل پولوں کی ڈال میں پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، گنے کی کہانی ، ۷)۔ [رک : سرپت]۔

سَرْپَٹ (۱) (فت س ، سک ر ، فت پ)۔ (الف) امث۔
(سواری) **گھوڑے کی ایک تیز رفتار چال جس میں وہ سر اوپر اٹھا کر پیر ایک ساتھ اٹھا کر دوڑتا ہے ، چوکڑی ، چہار تک ، (مجازاً) تیز رفتاری**۔

عرصہ ترے گھوڑے کے جو سرپٹ کا ہے اس میں
ہانپے فرس باد سحر کرنے لگے لنگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۸۲)۔

گہ سرپٹ کہ اڑان اور گہ میٹھا پوئیہ
گہ دلکی اپیہ اور گہ جاتے شاہ گام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۷)۔ پہلے گام ، پھر دلکی ، پھر سرپٹ اور اب تو اکسپرس ہیں۔ (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱)۔

پوئی ہو یا کہ جست ہو سرپٹ کہ شاہ گام
روز ازل سے ہے اسی مرکب کے ہاتھ نام

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۱۳۴)۔

ہوتا ہے وہ اعلیٰ گھوڑا　　سرپٹ چلنے والا گھوڑا

(۱۹۵۰ ، دھنیہ ، ۲۰)۔(ب) م ف۔ ۱۔ **بہت تیز رفتاری کے ساتھ ، نہایت جلدی اور تیز دوڑتا ہوا**۔ گھوڑا جو ذرا سرپٹ چلا تو مع زین چاروں شانے چت زمین پر۔ (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۲۱)۔

تمھیں لینے کے لیے سرپٹ چلا آرہا ہوں۔ (۱۹۰۵ء ، فسانۂ لندن، ۱ : ۱۰۵)۔ برخورداری کنوتیاں ہلاتے سرپٹ دوڑتی چلی آتی رہی۔ (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۲۲۸)۔ ۲. **سپاٹ ، ہموار ؛ تیز بولنا ؛ تیز پڑھنا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

ـــ اُٹھانا / اُڑانا محاورہ۔
گھوڑے کو پوری چال سے دوڑانا؛ بہت تیز چلانا، حوصلہ بلند رکھنا۔ گھوڑے پر سوار ہو کر سرپٹ اُٹھا دیا۔ (۱۹۱۱ء ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۰)۔

اُڑاتے ہیں جو رخشِ ہمت کو سرپٹ
وہ منزل کو زیرِ قدم دیکھتے ہیں
(۱۹۱۱ء ، کلّیاتِ اسمٰعیل ، ۲۹۳)۔

ـــ پھینکنا محاورہ۔
گھوڑے کو نہایت تیز رفتاری سے چلانا۔ گھوڑے کو سرپٹ پھینک کر جا کم کے گھر گیا۔ (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۱۵۳)۔

ـــ جانا محاورہ۔
۱. **بہت تیز جانا ، تیز رفتاری سے چلنا۔**

ہوا دماغ میں بادِ بہار کے یہ بھری
کہ گھوڑیاں عربی جائیں جس طرح سرپٹ
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۲۹۰)۔

کچھ ایسا سرپٹ یہ جا رہا ہے
کہ جس طرح آندھیوں کا راکٹ
(۱۹۷۱ء ، شیشے کے پیرہن ، ۱۵۵)۔ ۲. **(قلم وغیرہ کا) روانی سے چلنا ، تیزی سے لکھا جانا ، لکھنے کے لیے ہاتھ تیز چلنا۔** داہنے ہاتھ میں قلم ہے جو فلسکیپ کے تختوں پر سرپٹ جا رہا ہے۔ (۱۹۲۳ء ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۲۵)۔

ـــ دَوڑ (ـــ و لین) امث۔
(ورزشی کھیل) سر سامنے کر کے یا اوپر کا دھڑ سامنے کو جھکا کر تیز دوڑنے کی مشق (ا ب و ، ۸ : ۱۰۰)۔ [سرپٹ + دوڑ (دوڑنا (رک) سے حاصل مصدر)]۔

ـــ دوڑانا محاورہ۔
گھوڑے کو چوکڑی کی چال دوڑانا ، نہایت تیز رفتاری سے چلانا ؛ کوئی کام نہایت عجلت سے انجام دینا۔ گورنمنٹ اور مشنری رفارمر جتنے تعلیم کے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑا رہے ہیں ... مُسلمان مِل کر بھی چاہیں تو سب لکھ پڑھ نہیں سکتے۔ (۱۸۹۷ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۸۶)۔ اپنے خیموں کی طرف گھوڑا سرپٹ دوڑایا۔ (۱۹۳۳ء ، سیف کی بیٹی ، ۴۰)۔

ـــ دوڑنا محاورہ۔
تیز رفتاری سے جانا۔ وہ سرپٹ دوڑتی رہی کبھی کبھی دوڑتے دوڑتے جب وہ کسی لاش پر سے چھلانگ مار کر گزرتی تو گر پڑتی (۱۹۸۷ء ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۱)۔

ـــ ڈالنا محاورہ۔
رک : سرپٹ پھینکنا۔ شہزادے نے پر سمت اس کو (اسپ) سرپٹ ڈال کر دیکھا۔ (۱۸۸۰ء ، طلسم فصاحت ، ۲۳۳)۔ کبھی کبھی عورتوں کو گھوڑے کی دم سے باندھ کر گھوڑے کو سرپٹ ڈال دیتے تھے۔ (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۹۲)۔

ـــ کَرنا محاورہ۔
بہت تیزی کے ساتھ چلا جانا۔ حضور اور مرزا قلی سرپٹ کر جاتیں ، ہوں شاید جان بچ جائے۔ (۱۸۹۰ء ، حسن ، جولائی ، ۷)۔

سَرپَٹ (۲) (فت س ، سک ر ، فت پ) امذ ؛ امث۔
سرہت (۱)۔ سرپٹ یا خسرہ یا کسی دوسری قسم کی موٹی گھاس کی ہو۔ (۱۹۱۷ء ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۱۱۶)۔ [سرہت (رک) کا متبادل املا]۔

سَرپَٹا (فت س ، ر ، سک پ) امذ۔
ایک دفعہ کی سرپٹ دوڑ ، سپاٹا ، ہلّہ۔ ساتھ اسی کوس ان کے گھوڑے ایک سرپٹے میں نکل جاتے۔ (۱۸۴۸ء ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۸)۔ [سرپٹ + ا ، لاحقۂ تکبیر]۔

سَرپَردَہ (فت س ، سک ر ، فت پ ، سک ر ، فت د) امذ۔
(موسیقی) راگ اور ساز کے قواعد کا ایک جُزو جو روایتاً حضرت امیر خسرو دہلوی سے منسوب ہے (پلیٹس)۔ [رک : سراپردہ]۔

سَرپَن (فت س ، سک ر ، فت پ) امث (قدیم)۔
سانپ ، (کنایۃً) رینگ ، جسک ، بیجینی۔

ایک تن بیچ ہو سکل سنسار
ایک من میں ہزار سرپن کوں
(۱۷۱۷ء ، بحری ، ک ، ۱۸۲)۔ [س : سرپن सर्प+न]۔

سُرپُن (ضم س ، سک ر ، ضم پ) امذ۔
(نباتیات) مہندی کے پودے کی طرح کا ایک پودا جس کی پتیاں برگِ بید سے اور پھول سیسم کے پھول سے مشابہ ہوتا ہے ، سلطانی چمپا (لاط : **Colophyllum Inophyllum**)۔

سوچانی و جوہی و سوسن سوہانی
سو چنپا چنبیلی و سُرپُن سوہانی
(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳)۔

دُودل دھن بیتے کا تان میں کہ سُرپُن پھول بانان میں
سورج چاند آسمانان میں بچارے لاج تے کانپتے
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳۹)۔ سرپن : اس کا پھول گُلِ کنجد (سیسم کا پھول) کی مانند ہوتا ہے جس کے درمیان میں زرد تولیدی ریشے ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۸ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳)۔ [س : سُرپُن सुर पन]۔

سَرپَن ٹیری رُوٹ (فت س ، سک ر ، فت پ ، ی مج ، و مع) امث۔
(طب) ارسٹولوکیا ، سرپن لیری ایک بوٹی ہے ، یہ اسی درخت کی جڑ ہے ، ادویات میں مستعمل ، کافور کی سی بُو ، ذائقہ خوشگوار اور کسی قدر تلخ ، اس کو زراوند امریکی کی جڑ بتاتے ہیں ، شاخیں مل کھائی ہوئی ہوتی ہیں ، ماریہ ، یکے از قسم میں کھیڑا ، ناگ بیل (لاط : **Aristolochia**)۔ سرپن لیری روٹ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۲۵)۔ [انگ : **Serpentaria Root**]۔

سرپھند (فت س ، سک ر ، ضم پھ ، غنہ) امث.
(نباتی) وہ ڈیوڑھی گانٹھ جو سربندھ یا پُھلوں کو ہٹ کر ان کے سروں پر لگا دی جائے (ا پ و ، ۲ : ۶۰). [سر + پھند ، پھندنا (رک) کی تخفیف].

سرپھوکا (فت س ، سک ر ، ومع) امذ ؛ نیز سرپھوکہ.
ایک مُصفی خون گھاس. پوستِ بیخ سرپھوکا پیس کر دو سہ قطرے پانی کے اس میں ملائیں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۷۰). تا کہ بے بہت بدبو آ رہی ہو تو پہلے شاہترہ ، چرائتہ ، سرپھوکہ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۸). [سر + پھوکا (رک)].

سرپھوند (کسی نیز فت س ، سک ر ، و مع ، غنہ) امث.
(نباتی) گانٹھ ، سرپھند (ا پ و ، ۲ : ۶۰). [رک : سرپھند].

سرت (فت س ، ر) امذ.
چھ موسموں میں سے چوتھا موسم ، اسوج اور کاتک کے مہینے ، خزاں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شرت शरत].

سُرَت (۱) (ضم س ، فت نیز سک ر) امث.
۱. سدھ ، دھیان ؛ خبر ؛ ہوش ، عقل ، شعور ، سوجھ بوجھ.

جب نوشہ صفت حق کی کہی
مست ہوا اور سُرت نہ رہی

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۰۲). اندھے کی سُرت۔ آکھ آکھ تسو. (۱۷۳۲ ، نسخۂ مفرح الضحک ، حاتم ، ۳).

کچھ خبر اپنے نہیں افعال کی
سُرت ہے تم کو نہ اس احوال کی

(۱۸۱۳ ، مثنوی ایجادِ رنگیں ، ۲۸). جوں جوں اس کی لے بڑھتی جاتی تھی اپنے دل و دماغ کی سُرت گھٹتی جاتی تھی. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۳۷). یہاں کسی کو اتنی سُرت تھی کہ کوئی انہیں جواب دیتا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۵۷). ۲. توجہ ، سلیقہ ، تمیز.

سب باتیں ٹھیک ٹھاک ہیں اس کی پہ مت نہیں
سر پہ رکھے دوپٹے کو اتنی سُرت نہیں

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۳۰). اسے بچا پکڑنے کی سُرت ہی نہ تھی تو یہاں کیوں آن مرا. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۱۱). [س : سرت सरित].

--- اُٹھانا محاورہ.
رک : سرت لگانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

--- آنا محاورہ.
۱. ہوش آنا ، غشی سے نجات پانا. ذرا سُرت آئی تو میں اپنے تئیں مُردہ خیال کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۶). ۲. خیال ہونا ، خبر ہونا ، کسی بات کا سمجھ میں آنا.

جی میں کہتی جب سفیدی جانے کی
سُرت اسے اس بات کی تب آنے کی

(۱۸۱۳ ، مثنوی ایجادِ رنگین ، ۸۵).

--- باندھنا محاورہ.
لگاتار تصور یا دھیان میں لانا ، (کسی کی طرف) خیال لگانا.

نہ گھر میں رہ سکا وہ ہاتھ باندھے جھٹ چلا آیا
تراب اک دن جو میں نے شوقِ دل سے سُرت ادھر باندھی

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۸۵).

--- بسارنا محاورہ.
حواس باختہ ہونا ، ، ہوش گنوانا ، ہوش کھونا ، دل سے بھلانا (فرہنگِ آصفیہ).

--- بسرنا محاورہ.
سُدھ بُدھ نہ رہنا ، کچھ ہوش نہ رہنا. کیوں تجھ پر ایسا دُکھ پڑا ہے تجھے دیکھ کر میری سُرت بسرتی ہے. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۰۱).

--- بیٹھنا محاورہ (قدیم).
کسی بات کا سمجھ میں آنا ، عقل میں بیٹھنا.

چتر بات کا مغز پاوے ترت
مورکھ کی سو مطلق نہ بیٹھے سرت

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۵۸).

--- بُھلا دینا / بُھلانا محاورہ.
رک : سرت بسارنا. میں نے جُدائی کے درد سے سُرت اپنی بُھلا دی ہے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۴۴). وید اس کی حیرانی بڑھاتی ہے اور سیر سرت بھلاتی ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش عقل ، افسوس ، ۱۵۰).

--- پُھرت (--- ضم پھ ، فت ر) امث.
چالاکی ، تیزی ، جلدی ، پُھرتی. اللہ رے سُرت پُھرت ، اللہ رے ہاتھ کی صفائی ، کتنوں کو زخمی کیا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۵۱). [سُرت + پُھرت ۔ پُھرتی].

--- جانا محاورہ.
حواس باختہ ہو جانا ، ہوش و حواس نہ رہنا ، بدحواسی سے کچھ سمجھ میں نہ آنا. اس وقت کی حالت کیا کہوں کہ سُرت جاتی رہی ، دیوانہ باولا ہو گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۶۳).

--- دھرنا محاورہ.
رک : سرت لگانا (پلیٹس).

--- سنبھالنا محاورہ.
سن تمیز کو پہنچنا ، عقل آنا.

ہے تن تو گل کے رنگ بنا اور منھ پر ہر دم لالی ہے
جز عیش و طرب کچھ اور نہیں جس دن سے سرعت سنبھالی ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۲).

--- سے م ف.
چوکسی یا احتیاط کے ساتھ ، ہوش و حواس سے (فرہنگِ آصفیہ).

--- کرنا محاورہ.
یاد کرنا ، دھیان میں لانا ، تصور باندھنا.

زور چترا ہے مرے دل کا کبوتر حاتم
سرت کرتا ہے جب اُڑتا ہے اسی کے کوکا
(۱۸۲۷ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۸).

ـــــ لگانا محاورہ.
سرت لگنا (رک) کا متعدی (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ـــــ لگنا محاورہ.
ہمہ وقت کسی بات کا ذکر یا خیال رہنا ، دُھن ہونا ، دھیان بندھنا ، دل لگنا. اس کا چچیرا بھائی جس کا بیان اسی کے گھر میں ہوا اُس کی سرت مجھے لگی رہتی. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۰). وہ ذرا ست سنگ کریں اور سرت شبدیوگ کے سہل ابھیاس میں تو لگیں ، پھر دیکھیں کہ یہ سنسار نرک ہے یا ویکنٹھ ہے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۹).

ـــــ میں آنا محاورہ.
۱. **ہوش میں آنا ، بیہوشی غفلت یا بدحواسی دُور ہونا.** عمرو کانپنے لگا اور بے ہوش ہو گیا بعد ایک دم کے سرت میں آیا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵۳). ۲. **دماغ یا سمجھ میں آ جانا** (پلیٹس).

ـــــ نہ رہنا محاورہ.
بدحواسی یا غفلت وغیرہ سے ہوش و حواس یا خیال نہ رہنا. حاتم کی نگاہ اُن پر پڑی سہم کر کانپنے لگا اور ایسا گھبرایا کہ سرت جانے کی نہ رہی. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۷۷).

سُرت (۲) (ضم س ، فت ر) امث.
(موسیقی) سُروں کی چھوٹی چھوٹی مرتعش لہریں جو ساز اور آواز دونوں کے بارہ معیّن سُروں کے درمیان ہوتی ہیں. بارہ سُروں کے درمیان کل بائیس سُرت یا سرتیاں ہوتی ہیں سرگم کے ہر بول کا الگ الگ وقفہ ، **اتار چڑھاؤ کے لحاظ سے موسیقی میں آواز کی مختلف حیثیتیں.**

سُرت کے تار ابجد ایک سُر ہو مل کے سب بولے
کہ جیوں کر گیان ہو اس جان کو ہر تان سے گیتا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹).

سُرت ہوویں بائیس سولہ کلا
دکھا لحن داوُد کا معجزا
(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۰۵). [رک : سُرتی (۳)].

سُرت (۳) (ضم س ، فت ر) امث.
صُورت. سُرتیاں جا کی سُوارِی ، پتلی کمریا ، عمریا باری. (۱۹۳۷ ، لوک گیت (الہ آباد) ، ۶۰). [صُورت (رک) کا عوامی املا].

سُرتا (۱) (ضم س ، سک ر). (الف) صف مذ.
ہوشیار ، چوکنا ، ذہین ، عقلمند.

کھٹنوں کھٹنوں آئے سُرتا
اے سکھی ساجن؟ نا سکھی کرتا
(۱۳۲۵ ، امیر خسرو (تذکرِ خسرو ، ۳۹)). ابوالفضل بڑے سُرتے اور سیانے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ ... ایک بھی ان کا خیرخواہ نہیں ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۸۰).

جیسے دیوانہ کہتے ہیں ابی یہ ہے بڑا سُرتا
اسی فیشن میں یہ رہتا جو بل جاتا اسے سُرتا
(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۱ : ۳). ماسٹر ایک سُرتا ، خوب خوب نمک مرچ چھڑکا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۹۲).
(ب) امذ. **وہ گول پتھر جس پر ہندو صندل گھِس کر لگاتے ہیں ، چکلہ** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [پ : स्वरत+अश्रो].

ـــــ پن (ـــــ فت پ) امذ.
ہوشیاری ، عقلمندی ، دانائی ؛ سُرتائی. یہ تبسّم جس سے سُرتا پن اور چٹخارے کا انداز ٹپکتا ہے ہونٹوں کو ایک بڑی کمان کی صورت دکھا دیتا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۲۲۷). [سُرتا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سُرتا (۲) (ضم س ، سک ر) امذ.
(گاڑی بان) بغیر پُھلی کی بجتی وہ موٹی کیل جس میں دونوں طرف نکیلے سرے ہوں ، وہ کیل جس کا ایک سرا گاڑی کی پھڑ میں ٹھکا ہوتا ہے اور باہر نکلا ہوا دوسرا سرا منڈ یعنی بغیر پُھلی کا ہوتا ہے جس میں تمبے کی روک کے ڈنڈے کا کنڈا پھنسا دیا جاتا ہے (ا پ و ، ۵ : ۱۳۳). [رک : سرسا].

سَرتا بَرتا (فت س ، سک ر ، فت ب ، سک ر) امذ ؛ سرتا بھرتا.
۱. **کسی کام کو سرانجام دینے یا ٹھکانے لگا دینے کا عمل ، انصرام ، اہتمام و انتظام.**

سرتے برتے کون سکت
جان بنا تیرے کیا بھگت
(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۱)). پہلے تو اس کی لاش کا سرتا بھرتا کرنا چاہیے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۵۹). نواب کسی بات کا ذمّہ دار نہیں ہوتا ، اب تو ہم کو ہی کچھ نہ کچھ سرتا برتا کرنا ہو گا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۹۱). ۲. (ا) **بیجا بے جا صرف میں لا کر نبیڑ دینے یا ضائع کرنے کا عمل ، خرچ ، (دھڑاکے سے) تیاپانچا.** تنخواہ کا سرتا برتا یوں ہوا ، پھر جو چاہیے سوا تو تمسک ہوا. (۱۹۱۱ ، قصّۂ مہر افروز ، ۸). چھ ہرج پیالیاں میاں لائے تھے ، دو بی بی کے ہاتھوں چکنا چُور ہوئیں ، چار کا میں نے جان بوجھ کے سرتا برتا کیا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۷ : ۶). (آ) **حصّہ بخرہ ، بانٹ چونٹ.** جانوروں کی کھالیں اُتارنے اور گوشت کا سرتا برتا کرنے میں لگ گئے. (۱۹۴۳ ، بن باسی دیوی ، ۱۳۰). [سرتا و برتنا (رک) سے].

سُرتائی (ضم س ، سک ر) امث.
لحاظ ، پاس ، خیال ، احتیاط ، خبرداری ، عقل دانائی ، دید (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سُرتا (۱) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سُرتی (۱) (ضم س ، سک ر) صف ؛ امث.
۱. **لحاظ ، پاس ، خیال ، احتیاط ، خبرداری** (جامع اللغات). ۲. **ذہین ، ہوشیار ، چوکنی.** ہر ایک اپنے کام کی سُرتی ہر کسی میں شوخی شرارت اور پُھرتی. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۴۰). مگر یہ ایسی سُرتی اور ہوشیار تھی کہ اس چکّر سے بھی صاف نکل گئی

اور مُجھ کو قطعاً مایوس ہونا پڑا. (۱۹۲۹ ، تحفۂ شیطانی ، ۱۰).
۳. **خوشی ، مسرت ، شادمانی ؛ (کنایۃً) چھٹکارا ، مخلصی .** سپھنک اور سپنی کی دھڑی جمائے بغیر کیا اُن کی سُرتی نہ تھی. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸۶). میں نے کہا ایسی بھی کیا پڑی تھی کہ شادی کیے بغیر سُرتی ہی نہ تھی. (۱۹۲۷ ، نرالی اردو ، ۸۱). [سُرنا (۱) کی تانیث].

سُرتی (۲) (ضم س ، سک ر) م ف.
(عو) جلدی ، تیزی یا سُرعت ، پُھرتی.

آہستہ چلے ہے کوئی سُرتی
چلنے میں کرے ہے کوئی پُھرتی

(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، ۱۱). [مقامی].

سُرتی (۳) (ضم س ، سک ر) (الف) امث.
(ہند) وید کا اشلوک جس میں حکمِ قطعی ہو ، آسمانی کتاب کا حکم ، مترادف : ، آیت حدیث ،. اگر کسی نے تفنّنِ طبع کے طور پر کبھی کچھ لکھ دیا تو اسے الہام اور سُرتی سمجھ کر پلّے نہیں باندھ رکھنا چاہیے (۱۹۳۴ ، منشورات کیفی ، ۳۱۱) (ب) امث
۱. **کشفی یا وہبی طور پر پایا ہوا الہامی عطیۂ ایزدی.** ممکن ہے میرے کسی دوست کی آواز کی کوئی زائد سُرتی خصوصیت ہو. (۱۹۳۷ ، اصولِ نفسیات (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۳). وہ احساس سُرتی ہے جو اپنی ذاتی ماہیت کے اعتبار سے راحت کے عین مُخالف ہے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۷۹) . ۲. **(بن باسی) کائنات میں فکر کرنے والا ، صفات الہیٰ کا شاہد** (ا ب و ، ۷ : ۱۵۸). [رک : س : شرتی शरती].

سُرتی (۴) (ضم س ، سک ر) امث.
(موسیقی) بارہ بنیادی سُروں کے علاوہ درمیانی چھوٹے چھوٹے سُر ، چھوٹا سُر ، بہت مُختصر وقفے کا سُر. سُرتیاں الگ الگ کر کے بتاؤ. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۶۷). جب ہم ستار کی آواز سنتے ہیں اور غور کرنے کے بعد اساسی سُرتیوں کی مضاعف سُرتیاں معلوم کرتے ہیں. (۱۹۲۷ ، نفسیاتِ عضوی ، (ترجمہ) ، ۵۵). درباری کی گندھار اور دھیوت اپنے مقرر مقام سے ہٹ کر لگتی ہے تو وہ کسی سُرتی کا مقام ہے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۲). [سُر (رک) کی تانیث و تصغیر].

سُرتی (۵) (ضم س ، سک ر) امث.
۱. **کھانے کا خُشک تمبا کو ، تمبا کو کے خُشک پتے.** دالان میں چارپائی پر بیٹھے سُرتی مل رہے تھے. (۱۹۳۰ ، انتخابِ لاجواب ، ۱۳ اگست ، ۱۱). ۲. **(طب) دافعِ سمّیات دوا جو تمبا کو کے آمیزہ سے تیار کی جاتی ہے .** سرتی بنانے کا عُمدہ اور فائدہ مند نسخہ. (۱۹۲۹ ، دافعِ سمیات ، ۵۷). [پ : سُرتی सरती].

سُرتیا (ضم س ، سک ر ، کس ت) امذ.
سُر لگانے والا. اول نفیری والہ کہ وہ اُنس میں گت بجاتا جاتا ہے اور ایک ہمراہ اسکے سُرتیا ہوتا ہے کہ وہ صرف اُنس میں سُر لگاتا جاتا ہے. (۱۸۴۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۹۱) [سُرتی (۴) + ا ، لاحقۂ فاعل].

سَرتیپ (فت س ، سک ر ، ی مج) امذ ؛ نیز سرتیپ.
کرنل ، جنرل ، فوج کا ایک اعلیٰ عہدہ. جن کے بڑے بڑے خطاب ہیں کوئی سرتیپ ہے کوئی سالار ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۳ : ۹). [ف].

سُرتیلا (ضم س ، سک ر ، ی مج) صف.
ذہین ، تیز فہم ، چالاک. سیواجی ایسا سُرتیلا تھا کہ اب تک شاہ دہلی کی خدمت میں کوئی گستاخی نہیں کی تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۳۱). [سُرت + یلا ، لاحقۂ صفت].

ـــ سو پُھرتیلا کہاوت.
عقلمند آدمی چست و چالاک ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سُرتھائی (ضم س) امث (قدیم).
لحاظ ، پاس ، خیال ، احتیاط ؛ خبرداری ؛ عقل ، دانائی ؛ دید.

سہلیاں ہی چل کو سُرتھائی وہاں
کیتک جنس میوہ منگا کھائی وہاں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۲). [سُرتائی (رک) کا متبادل اِملا].

سُرتھی (ضم س ، سک ر) امث.
رک : سرتی (۴). راگ فرغانہ ، یہ راگ دیس کار ، دیو سا کھ ، گوجری گونڈ ، سرتھی ، سندھو ، سندھوی ، وٹ ، ساونٹ ، تروق ، بھوپالی ، اشٹ منگل ، بھیروں ، مارِوا اور بنگال وغیرہ اقسام کے راگوں سے زیادہ مُشابہ ہے. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۲۲۲) . [سُرتی (رک) کا مُتبادل املا].

سَرٹ/سَرٹی (فت س ، ر/فت س ، سک ر) امذ.
ہوا ؛ آندھی ؛ بادل ؛ گرگٹ ، چھپکلی (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : सरट/सरटि].

سَرٹا (فت س ، ر) امذ.
گرگٹ ، چھپکلی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شرٹ + کہ - शरट+क].

سَرٹیفکٹ (فت س ، سک ر ، ی مج ، کس ف ، ک) امذ ؛ نیز سرٹیفکیٹ.
کسی امر کی توثیق یا تصدیق پر مُشتمل تحریر ، صداقت نامہ ، سند. کوئی لڑکا اپر پرائمری کا اِمتحان پاس کرے اور سرٹیفکٹ پاس کرنے کا پا جائے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۵). حج کو جانا ایک کمیٹی جہاز کے دستخطوں سے حج کی اہلیت کا سرٹیفکٹ لینے کے بعد جائز ہو. (۱۹۲۳ ، احیائے ملت ، ۱۰). ابو مریم ... کے معالج نے خدا جانے کیونکر کہہ دیا کہ اب اس کے ذہنی مسائل حل ہو گئے ہیں ... اس سرٹیفکیٹ کے بعد وہ چین چلا گیا تھا. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۵۹). [انگ : Certificate].

سَرٹیک (فت س ، سک ر ، ی مج) صف.
مُطیع ، فرمانبردار.

الٰہیٰ کر مری اولاد کو نیک
رہیں دل سے ترے مدّاح سرنیک
(۱۸۷۳ ، قصّۂ جنجمہ شاہ ، ۲). [سر + نیک (نیکنا (رک) سے حاصلِ مصدر)].

سَرج (۱) (فت س ، سک ر) امث ؛ امذ.
باریک بٹے ہوئے رُوئی کے سوت کی ٹھکی ہوئی بناوٹ کا ایک کپڑا جس کا رُواں کشمیرے کی طرح اُبھرا ہوا نہیں ہوتا ، عموماً اس کی شیروانیاں ، کوٹ اور پتلون وغیرہ بنائے ہیں. دیکھتا کیا ہوں کہ فقیر صاحب ... سرج کی اچکن نہیں بلکہ شیروانی دربر اور ایک نفیس شالی رومال بر دوش ڈٹے ہوئے ہیں. (۱۹۰۵ ، عصرجدید ، جون ، ۲۳۲).
اُڑان کے بعد اسی کا رونا کہ بال و پر میں تو کچھ نہیں ہے
یہ سرج کے سُوٹ اور یہ سوچنا کہ گھر میں تو کچھ نہیں ہے
(۱۹۵۸ ، شہرِ آذر ، ۵۵). [انگ : Serge].

سَرج (۲) (فت س ، سک ر) امذ.
(موسیقی) **ہندی موسیقی کا سب سے پہلا سُر جو سب سے پست ہے ، اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی ، اس لئے اچل یا قائم سُر کہلاتا ہے ، کھرج ،** سا اوّل سرج کہ جسکو کھرج کہتے ہیں دوم رکھب سوم گندھار. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۶۸). سرج اور اس کو مور کی آواز سے لیا گیا ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۶). [پ : खरज ؛ س : षड्+जा].

سَرج (۳) (فت س ، سک ر) امذ.
کاٹھی ، زین ، سرّاج (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [ع].

سَرج (۴) (فت س ، سک ر) امث.
ایک دیسی درخت کا نام ہے جسے ساج بھی کہتے ہیں - اس کے استعمال سے پھوڑے پھنسیاں ختم ہو جاتی ہیں نیز بلغم و صفرا کا فساد بتاتا ہے ، بدن کا میل اور پسینے کو بھی صاف کرتا ہے ، پیٹ کے کیڑے مارتا ہے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۸). [رک : ساج].

سَرج (۵) (فت س ، سک ر) امذ ؛ سنج.
جوگ لینے یا نفس کشی اورنیک اعمال کے ذریعہ اپنے آپ کو نیک بنانے کا ایک طریقہ یا ایک قسم جس سے من پاک ہو جاتا ہے ، تزکیۂ نفس. سرج ... اپنا ظاہر و باطن پاک رکھنا انسانوں سے میل جول نہ رکھنا اور اپنے آپ کو بھول جانا. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۶). [مقامی].

سُرج (ضم س ، فت ر) امذ (قدیم).
رک : سورج.
چندر ہور سُرج حال یہ دیکھ کر   گلاوے جلاوے گگن کے اُوپر
(۱۶۳۵ ، قصّۂ بے نظیر ، ۵۹).
جگ میں جو اعتبار نہ پایا ترے نزیک
ہو کر خجل سُرج نے لیا ہے گگن میں جا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷). [سورج (رک) کی تخفیف].

ـــــ السّماء (ـــــ ضم ج ، غم ا ، ل ، شد س بفت) امذ.
آسمان کی سفیدی ، روشنی ؛ (کنایۃً) سورج. دیکھو مجرہ کو کہ وہ ایک سفیدی ہے اس کو سُرج السماء کہتے ہیں اور وہ اس فلک پر ہے کہ وہ پھرتا ہے نسبت ہماری مثل چکی کے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳). [رک : سرج + رکنا : ال (۱) + سما (رک)].

ـــــ رُوپ (ـــــ و مع) صف مذ.
سورج کے مانند ، سُورج کے جیسا ، خوبصورت ، نورانی.
سرج رُوپ و تنا جو یوسف کے بنار
لیا چاو مغرب میں انھیں اُتار
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۳). [سرج + رُوپ (رک)].

ـــــ سارا امذ.
سُورج کے مانند.
محمد قطب تج ستک لکھے ہیں داہیر پیغمبر
تو شاہاں کے ستاریاں میں تمن نور ہے سرج سارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۸). [سرج + سار ـ جیسا].

سَرجا (فت س ، سک ر) امذ.
ساج یا سرج کا درخت. ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ... سرجا ، ارجن نیب اور کیتکی کے درختوں کو جُھلاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ؛ ۲ : ۳۰۳). [رک : ساج].

سِرْ جانا (کس س ، سک ر) ف م.
پیدا کرنا ، تخلیق کرنا ، بنانا.
تُہیں جگ کا ساںیا یا حفیظ
تُہیں جگ کوں سرجائیا یا حفیظ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵). [مقامی].

سَرْجَری (فت س ، سک ر ، فت ج) امث.
۱. جسم کی چیر پھاڑ کا عمل ، جرّاحی.
فقط کیس کا جمع زر کرنے والے
ارے سرجری ڈاکٹر کرنے والے
(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۲ : ۱۶۸). سرجری میں اپنے کمالات دکھا کر رائل سوسائٹی آف سرجنز کا فیلو بن جائے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۸۰). ۲. (مجازاً) **کسی مسئلہ کا حل ؛ کسی بات کی تحقیق ؛ کوشش.** جب فساد زخم تمام جسد ہندوستان میں پھیل گیا تو پولیٹکل سرجری کے قاعدے سے قطع عضو فاسد لازم آیا. (۱۸۸۸ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۰۳). مسئلہ ویت نام کے طے ہونے میں کتنے گھنٹے لگیں گے ... میں یہ نہیں کہتا کہ یہ سرجری صرف صدر امریکہ تک محدود رہنی چاہیے. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۶ جولائی ، ۳). ۳. **دارالجراحی ، سرجن کا مطب یا شفاخانہ ، ماہر جرّاحی کا مطب ؛ عام شفاخانہ.** نیلے گنبد کے پاس اُن کی سرجری ہے ساٹھ روپیہ ماہوار انہیں کرایہ دینا پڑتا ہے. (۱۹۳۱ ، ہابی ، ۱۲۶). [انگ : Surgery].

سَرْجَن (۱) (فت س ، سک ر ، فت ج) امذ.
عملِ جرّاحی جاننے والا ، ڈاکٹر.

سرجنوں کے دیکھ دیکھ آلات و اعمال و حِیَل
آ گیا تھا رائے میں زُود اعتقادوں کی خلل
(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۱۸۷). اُن کا سا حاذق طبیب اور بے نظیر سرجن نہ مِل جاتا تو بہ اسبابِ ظاہری اُس کے جانبر ہونے کی کوئی امید نہ تھی . (۱۹۱۲ ، مضامینِ شرر ، ۳ ، ۳ : ۱۰۱) . سائنس دان، بینکر، قانون دان، سرجن وغیرہ اپنے اپنے پیشے کے تقاضوں کی بنا پر اپنی زندگیوں میں منافقت اور اخفا سے کام لینے پر مجبور ہیں (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۳۰). [انگ : Surgeon].

سَرجَن (فت مج س ، کس مج ر ، فت ج) امذ.
خالق ، بنانے والا شخص.
چاہیئے کر بُت کو پُوجو دل کو بُتخانہ کرو
رام ہے سَرجَن تمہارا گھٹ میں پہچانا کرو
(۱۷۷۸ ، تذکرۂ شعراءِ اُردو (اُلفت) ، ۳۳). [س: सृर+जन].

--- ہار/ہارا امذ.
بنانے والا ، پیدا کرنے والا ، خالق ، خُدا.
یہ شاہد یاں جس میں ہار
یہ سبھوں سرجن ہار
(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۰).
خالق باری سرجن ہار
واحد ایک بِدا کرتار
(۱۶۲۱ ، خالقِ باری ، ۶۷).
کیا میں سرا اوس کُوں سکوں جو جگ کا سرجن ہار ہے
ہر دل یہ ہر دم ہر گھڑی اوس کی نظر سو بار ہے
(۱۷۰۸ ، داستانِ فتح جنگ ، ۱۲۵).
دنیا کا ہے سرجن ہار وہی معبود وہی مُختار وہی
یہ کعبہ ، کلیسا ، بُت خانہ سب ڈول اسی نے ڈالے ہیں
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۳۶). [رک : سرجن + ہار / ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

سُرجَن (ضم س ، سک ر ، فت ج) امذ.
۱. **سجن ، محبوب.**
غافل ہے مُجھ سے سُرجن میرا سلام کب لے
شاید دیل بچا کے کوئی سناوے تب لے
(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۴۲). ۲. **عزّت دار آدمی ، بھلا مانس ، شریف** (فرہنگِ آصفیہ). [س : سُر + جن : सृर+जन].

سِرجنا (کس س ، فت ر ، سک ج). (الف) ف م (قدیم).
پیدا کرنا ، عدم سے وجود میں لانا ، خلق کرنا.
اللہ واحد حق سبحان
جن یہ سرجیا بھوئیں اسمان
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۹۳)).
سرجیا ازل کے دیس جیوں آہنگر آرسی
جھلکیا سوریج ہو عکس ترا جاوَر آرسی
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۸).

جھاجتی ہے اسی صاحب کو یکھان
جس نے سرجا ہے بقدرت کل جہان
(۱۸۷۳ ، قصّۂ شاہ جنجمہ ، ۱۳۹). (ب) ف ل (قدیم). **پیدا ہونا.**
آب ہور آتش ما ک پور باؤ
سرجانور تیں کے چاؤ ا
(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۲)). [مقامی].

سَرجَنٹ (فت س ، سک ر ، فت ج ، غنہ) امذ
سارجنٹ. میں قاعدے کے مطابق آپ کو اپنے سرجنٹ کے رُوبرو لے جانے کے لیئے مجبور ہوں. (۱۹۳۶ ، پریم‌چند ، پریم‌چالیسی ، ۱ : ۸۵). وہ تو واخت ماسٹر نکلا ، یعنی خُفیہ پولیس کا سرجنٹ. (۱۹۶۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۵۴۴). [سارجنٹ (رک) کی تخفیف].

سَرجَنگ کھانا محاورہ.
ہزیمت اُٹھانا ، مُصیبت میں پڑنا ، سرچنگ کھانا ، رُسوا ہونا. جن نے تکبّر و نخوت و رعونت کی اندک زمانے میں ایسی سرجنگ کھائی کہ خاک میں مِل گیا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۱۱).

سَرجَنہار (فت س ، سک ر ، فت ج ، سک ن) امذ.
خالق مُطلق ، پیدا کرنے والا . ماں نہ باپ ، آپس آپ پروردگار ، سنسار کا سرجنہار . (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱). مِیں نے ان پر اور ان کے بتوں پر لعنت بھیجی اور اس ان دیکھی ذات کو آوازیں دیں جو سارے سنسار کی سرجنہار اور مالک ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۳۵). [سرجن + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

سَرجوت (فت س ، سک ر ، و مج) امث.
(کنایۃً) **حسد ، رشک ، نفرت ، چڑ** (دریائے لطافت ، ۷۸). [سر (۱) + جوت (۳)].

سَرجَہ (فت س ، سک ر ، فت ج) امذ (شاذ).
چراغ دان.
دیکھی چمن چمن تری قُدرت کی روشنی
سرجہ ہر ایک شاخ ہے ہر گُل چراغ ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۳). [ع].

سُرجی (ضم س ، سک ر) صف.
روشن ، مُنوّر ، تاباں. اس سے دل کی سُرجی سوتیں نہیں کُملتیں ، نہیں ، بلکہ بالکل بند ہو جاتی ہیں . (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸۷). [سُرج = سُورج (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

سَرجیکل (فت س ، سک ر ، ی مع ، فت ک) صف.
جرّاحی کا ، جرّاح یا جرّاحی کے متعلق. سرجیکل آلات اور ابرک ... برآمد کی جاتی ہے. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲ جولائی : ۱). [انگ : Surgical].

سَرجیوَن (فت س ، سک ر ، ی مع ، فت و) صف.
۱. **سرسبز و شاداب ، جس میں پھلنے پُھولنے کی صلاحیت ہو نیز زرخیز ، ہرا بھرا.** رفتہ رفتہ دربار کے تعلق اور خوشامد نے وہ سرجیون سب بند کرا دیں. (۱۸۹۳ ، مقدمہ حالی ، ۳۱).

سبز پودوں کے ہیں جھنڈ اور صاف چشموں کی قطار
تیرے سرجیون پہاڑوں نے دیا دل سے اُتار
(۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، افکارِ سلیم ، ۲۸). ۲. مستحکم ، مضبوط ، پائدار ، لازوال.

چشمہ سرجیون ہے جو بہتا رہے گا یہاں وہی
سب اُتر جائیں کی چڑھ چڑھ ندیاں برسات کی
(۱۸۸۰ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۳۶). یہی دو علامتیں ایک زبان کے سرجیون ہونے کی ہیں .(۱۹۳۱ ، منشوراتِ کیفی ، ۸). ۳. تر ، گیلا ، جو خشک نہ ہو. وہ سرجیون چشمے ہیں جن سے تمام ملک سیراب ہو سکتا ہے. (۱۸۷۶ ، مقالاتِ حالی ، ۵ : ۲۷). خود کشی تب کرنا جب قدرتی طاقتوں کے سرجیون سوت ، جو تمہارے اندر ہیں بند ہو جائیں. (۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، مضامین ، ۳ : ۱۷). ۴. فرحت بخش ، رُوح افزا.

کھنچی تھی سامنے زنجیر سرجیون پہاڑوں کی
فلک تھا بوسہ افشاں جن کی برفیلی قطاروں میں
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۶۹). ۵. (کنایۃً) زندگی بڑھانے والی بوٹی ، زندگی بخش. میں نے کئی بار ڈاکٹر صاحب سے دریافت کیا کہ اس سرجیون کا نام اور عمل تو بتائیں مگر ڈاکٹر صاحب اُڑان گھائی کر کے رہ گئے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۸۵). [س : سرو + جیون सर्व + जीवन = سدا زندگی].

سَرجِیوَنی (فت س ، سک ر ، ی مع ، فت و) امث.
۱. زندگی دینے والی ، زندگی کو بڑھانے والی.

سرجیونی نے معجزہ اپنا دکھا دیا
قالبوں محو خوابِ عدم کو جگا دیا
(۱۹۱۵ ، مطلعِ انوار ، ۱۰۵). ۲. (نباتیات) کئی سال تک بہار دینے والی ، زندگی دینے والی. سرجیونی (Perennation) کا یہ طریقہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مانا جا سکتا ہے. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۳۱۳). [سرجیون + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرچ لائٹ (فت س ، سک ر ، کس ء) امث.
۱. بجلی یا بیٹری سے پیدا کی ہوئی وہ تیز رہنما روشنی جو دُور کی چیز کو دیکھنے کے لیے دوربین شیشے کے ذریعے پھینکی جاتی ہے. یہ تو مجھے معلوم ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ سرچ لائٹ سے اس جہاز نے کچھ دیکھا بھی تھا. (۱۹۳۳ ، تیغ کنال ، ۶۷). ایک اور کشتی نے سرچ لائٹ ڈال کر بچا لیا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۶ جولائی : ۶). ۲. (کنایۃً) حوالہ ، رہنمائی. تاریخ کی سرچ لائٹ نہایت تیز اور بے رحم ہوتی ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۹). [انگ : Search Light].

سَرچَنا (فت س ، ر ، سک چ) ف م (قدیم).
پیدا کرنا ، سرجنا ، بنانا.

حق تجھ عذار دیکھ کے سرجا ہے رنگِ گل
پیدا ترے لباں ستی شہد و شکر کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۰). [سرجنا (رک) کا بگاڑ].

سَرْح (فت س ، سک ر) امذ.
۱. آزادی سے آمد و رفت ، آسانی. نعمان کو بہت کچھ عطاء و صلہ دیا اور اس کی تشریف و سرح کو مضاعف و دوچند کیا اور بہرام کو اپنے پاس رکھ لیا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۳۸). ۲. چرنے والے جانور ، چوپایے (اسٹین گاس ؛ فرہنگِ عامرہ). [ع].

سِرْحان (کس س ، سک ر) امذ.
بھیڑیا. عرب بولتے ہیں سقط العشاء بہ علی سرحان یعنی شام کا کھانا اس کو بھیڑیے کے قریب لے گیا. (۱۹۰۶ ، حیوٰۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۲۲). [ع].

سُرْخ (ضم س ، سک ر) (الف) صف.
۱. جس کا رنگ شفق کی طرح ہو ، لال رنگ کا ، بھبوکا ، چہچہا. ایک بالشت بھر سرہانے کی طرف سبز ہے اور ایک اسی دستور سُرخ. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۹).

وہ پھولنا شفق کا وہ مینائے لاجورد
مخمل سی وہ گیاہ وہ گُل سبز و سُرخ و زرد
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۹).

صاف کھل جاتا ہے ہر اک رنگ کا تجھ پر لباس
سرخ ، اودا ، زعفرانی ، ارغوانی ، نیلگوں
(۱۹۱۵ ، مطلعِ انوار ، ۱۳۴). تراب کے مُختلف رنگ ہو سکتے ہیں جیسے کہ سفید ، سیاہ ، زرد ، سُرخ اور براؤن وغیرہ. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۹۱). ۲. مہنگا ، تیز ، گراں. آج کل بھاؤ سُرخ ہے. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۶۵). (ب) امث ؛ امذ. (وزن) ماشے کا آٹھواں حصہ ، رتی ، گھنگچی. سُرخ : گھنگچی کو کہتے ہیں کہ تین جو بھر ہوتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۵). خوراک ایک ایک سرخ صبح و شام شہد خالص میں استعمال کریں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۲۷). (ج) امث. (گنجفہ) چھوٹی بازیوں میں سے ایک بازی کا نام جس کے پتوں کا رنگ سرخ اور نقطے کی شکل سفید رنگ کا چھاپا ہوتا ہے.

جو کھیل میں لب و دندان دکھائے گنجفے کے
سفید سُرخ کی بازی کو بھی غلام کرے
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)). (د) امذ. ۱. ایک چھوٹی سی چڑیا کا نام جس کے پَر لال ہوتے ہیں ، لال.

بالیاں میں بُلبل ہوے پیش دست
دیس سُرخ کے تین لال سوں مست
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۳۸). ۲. (کنایۃً) کمیونسٹ نظریات کا حامل ، اِشترا کیت کا پیرو. حفیظ احمد خاں جو خیالات کے لحاظ سے بڑا پکّا سُرخ بنتا تھا اور طالب علمی کے زمانے میں کرسٹابل سے شادی کرنے سے پہلے روس تک ہو آیا تھا. (۱۹۸۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۳۴). [ف : سُرخ ؛ اوستا : سنجر].

ـــــ آکسائیڈ (ـــــ فت ا ، سک ک ، ی مع) امذ.
سیندور. اِبتدائی تہ میں سُرخ آکسائیڈ (سیندور) کا زیادہ حصہ ہوتا ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیرِ عمارت (ترجمہ) ، ۱۰۰). [سُرخ + انگ : آکسائڈ Oxide].

ـــ اُودی (ـــ و مج) امذ.
یاقوت ، آتشی گُلابی رنگ ، سُرخ رنگ میں اُودے کی آمیزش .
«سُرخ اُودی» جو کہ گلابی رنگ کا ہوتا ہے.(۱۹۸۲ء ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۰۲)۔ [سُرخ + اودی (رک)].

ـــ آسیب (ـــ ی مج) امذ.
(کنایۃً) کمیونسٹ نظریات یا اِشتراکی ممالک کا غلبہ، خوف. سینیٹر میکارتھی کے سر پر سُرخ آسیب سوار تھا. (۱۹۸٦ء، فیضان فیض ، ۳۹)۔ [سُرخ + آسیب (رک)].

ـــ آمیزہ (ـــ ی مج ، فت ز) امذ.
(طب) ادویات میں ایک مُستند مسہل ، جُلّاب Red Mixture
سُرخ آمیزہ ڈاکٹر گُلابو ... ایک چائے کا چمچہ بھر ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹہ یہانتک کہ پاخانے آنے لگیں.(۱۹۳۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۰)۔ [سرخ + ف : آمیزہ (رک)].

ـــ آندھی (ـــ مغ) امث.
ریگستانی تیز ہواؤں کا طوفان جس میں سُرخ مٹی ہوا کے ساتھ شِدّت سے اُڑتی ہے. ہمارے بچپن میں جب سُرخ آندھی چلتی تھی تو لوگ کہتے تھے کہیں قتل ہو گیا. (۱۹٦٦ء ، جنگ ، کراچی ، ۳۰/اکتوبر : ۳)۔ [سرخ + آندھی (رک)].

ـــ باجْری (ـــ سک ج) امذ ؛ امث.
(مُرغ بازی) سُرخ پروں کی بُھوری یا سفید باریک چتی دار مُرغی یا مرغا (ا پ و ، ۸ : ۱۰۸)۔ [سُرخ + باجری (رک)].

ـــ باد / بادہ (ـــ /فت د) امذ.
(طب) وہ لال لال چکتّے جو خُون کی خرابی سے کھال پر ہو جاتے ہیں اور اُن میں کھجلی اور جلن ہوتی ہے خصوصاً کانوں کے قریب خُون کے جوش سے پیدا ہونے والا ورم ، صفراوی ورم.
اس سے امراض صفراوی مثل یرقان اور پھنسیوں اور سُرخ بادہ کے پیدا ہوتے ہیں. (۱۸٦۵ء ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۵۲)۔ اس وقت ان کے جسم کا رنگ ایسا تھا جیسے کسی کو سُرخ بادہ ہو جائے. (۱۹۱۰ء ، انقلاب ، ۱ : ۳۳)۔ سرخ باد یا کسی دوسرے خاص مرض میں مبتلا ہو. (۱۹۳۰ء ، شفتالو ، ۲۵) . بقراط پر متعدد شرحیں لکھیں اور سُرخ باد کا علاج دریافت کیا . (۱۹۵۷ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۲٦)۔ [سُرخ + باد / بادہ (رک)].

ـــ بتّی (ـــ فت ب ، شد ت) امث.
۱. **لال رنگ کی باریک دستار.**

سنبل آرائش چراغِ حُسن کو دے کا فروغ
سرخ بتی باندھے گا وہ دل ستاں بالائے سر

(۱۸۳٦ء ، آتش ، ک ، ۸۲)۔ ۲. **سڑک پر نصب لال رنگ کا ٹریفک سگنل کا نشان جس کا مطلب یہ ہے کہ سواریوں کی آمد و رفت رُکی ہوئی ہے .** محکمہ کے ترجمان کا کہنا ہے کہ یہ کیمرے ان مقامات پر نصب کئے جائیں جہاں زیادہ تر حادثات رُونما ہوتے ہیں اور سُرخ بتی کی خلاف ورزی کرنے کے واقعات کے خدشات ہیں . (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی ، ۳ / جون ، ۱۰)۔ [سُرخ + بتی (رک)].

ـــ بُخار (ـــ ضم ب) امذ.
(طب) ایک قسم کا بُخار جس میں ٹانسِل اور حلق کی لعابدار جھلی سُوج جاتی ہے ، اکثر گردےبھی سوزش میں مُبتلا ہو جاتے ہیں. یہ بڑا چھُوتدار مرض ہے ... اس کو لاطینی میں اسکارلیٹنا اور ہندوستانی میں سُرخ بُخار کہتے ہیں. (۱۸۸۲ء ، کلیاتِ علمِ طب ، ۳۰۱)۔ یہ مہلک جراثیم سیپٹِک خون ، سرخ بُخار اور ڈِپھتھیریا کے بُخار کا باعث ہوتے ہیں. (۱۹٦۹ء ، جدید سائنس کی کامرانیاں ، ۳۰)۔ [سُرخ + بُخار (رک)].

ـــ بَکْرا (ـــ فت ب ، سک ک) امذ.
(حیوانیات) سندھی بکرا ، صحرائی گوسفند. سنگھوپیر کی پہاڑیوں میں سُرخ بکرا (Ibex) مارنے جاتا ہوں. (۱۹۷٦ء ، زرگزشت ، ۱۱۳)۔ [سُرخ + بکرا (رک)].

ـــ بَنارْسی (ـــ فت ب ، ن) امث.
(کنایۃً) بنارسی زرکار چادر. پھر اسے مسند پر بٹھا کر سُرخ بنارسی اس کے سر پر ڈالی جاتی ہے. (۱۹۸۲ء ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۸٦)۔ [سُرخ + بنارسی (رک)].

ـــ بید (ـــ ی مج) امذ.
(طب، نباتیات) ایک درخت کا نام جسے بید مجنوں بھی کہتے ہیں اسکے اجزا ادویات میں مستعمل ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [سُرخ + بید (رک)].

ـــ بھٹْ تیتَر (ـــ فت بھ ، سک ٹ ، ی مج ، فت ت) امذ.
(شکاریات) تیتر کی مُختلف اقسام میں سے ایک قسم جس کا رنگ سیاہی مائل سُرخ اور جو سندھ میں عام طور پر شِکار کے لئے دستیاب ہے؛ لاط: Pterocles Orientalis اُس کی ذیلی قِسم. سُرخ بھٹ تیتر اور سیاہ کو ذبح کر کے کھاتے ہیں. (۱۹۲٦ء ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۰٦)۔ [سرخ + بھٹ تیتر (رک)].

ـــ بھِڑ (ـــ کس بھ) امث.
(حشریات) ڈنک مار کر کاٹنے والے پردار حشریات کی ایک قسم جو بھونرے کی شکل لیکن رنگ میں سیاہی مائل سُرخ کمر پر پیلی دھاری ہوتی ہے. ایک سُرخ بھڑ نے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں اس زور سے کاٹا کہ سارے بدن میں درد اور تکلیف کی بجلی دوڑنے لگی. (۱۹۲۰ء ، خطوطِ اکبر ، ۱٦۳)۔ [سُرخ + بھڑ (رک)].

ـــ پا / پائے امذ.
(نباتیات) رک : جنگلی ساگ ، حماض ، ترشک (اسٹینگس ؛ جامع اللغات)۔ [سُرخ + پا/پائے (رک)].

ـــ پَنْجَہ (ـــ فت پ ، سک ن ، فت ج) امذ.
بصری دیومالا کی روایت کے مطابق ہاتھ کے پنجے کا نشان جو (غالباً بھینٹ کئے جانے والے) جانور کے خُون سے گھر کے دروازے ، دیوار یا موٹر اور سواری پر لگاتے ہیں. یہ سُرخ پنجہ اسی دور کی یادگار دکھائی دیتا تھا. (۱۹۸۳ء ، خانہ بدوش ، ۲۰۲)۔ [سُرخ + پنجہ (رک)].

ـــــ پوسْت (ـــــو مج ، سک س) امث.
(طب و نباتیات) پوست کی ایک قسم ، کوکنار ، جس کے دانے، سرخی مائل ہوتے ہیں ، خشخاش سُرخ. سُرخ پوست. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۹۳). [سُرخ + پوست (رک)].

ـــــ پوش (ـــــو مج). (الف) امذ.
۱. وہ سپاہی جو سُرخ وردی میں ہو ، سُرخ لباس والا شخص.

تیجے سو ہزار آئے تھے سُرخ پوش
دوشنبہ کے خدمت کوں با ناز و نوش

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۷۳). تس کے پچھوں پانچ ہزار سُرخ پوش ہیں. تس کے پچھوں دو ہزار سوار گرزدار ہیں. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۶). چالیس ہزار سُرخ پوشوں سے فوج کفّار پر حملہ کیا. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۱۲۳). ۲. برصغیر ہند و پاک کی جنگ آزادی میں مُسلمانوں کی ایک سیاسی پارٹی جو رُوسی اشتراکی نظریات کی حامل رہی اور جس کے لیڈر خان عبدالغفار خان تھے. بھابڑا میں سُرخ پوشوں کے جلسہ پر خان قیوم خان نے گولیاں برسائیں. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۵ جنوری ، ۳).
(ب) صف. سُرخ لباس پہنے ہوئے.

جانو شفق کی داوی بیٹھا ہے سورج اوڑ کر
سورج مکھی یوں شوق سوں بیٹھی ہے ہو کر سُرخ پوش

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۳).

خُون کا تن میں جوش ہے آہ کا بھی خروش ہے
دل مرا سرخ پوش ہے اور وداع ہوش ہے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۰۲). [سُرخ + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا].

ـــــ تاب صف.
آتشیں ، گہری سرخی لیے ہوئے ، آگ کے شعلہ جیسا، شعلے کی چمک اور لپک رکھنے والا. ایک کُرہ آہنی جسکا قطر ، قطر زمین کے موافق ہو بعد سُرخ تاب ہونے کے شاید ۵۰ ہزار سال میں بھی سرد نہ ہوگا. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۱۳۸). [سُرخ + ف : تاب ، تافتن - چمکنا].

ـــــ تیرہ (ـــــی مج ، فت ر) امذ.
(سالوتری) کمیت یا سُرخ رنگ کا گھوڑا ، گردن پر ایک سُرخ پٹی ہوتا (جامع اللغات). [سُرخ + تیرہ (رک)].

ـــــ جُسیمَہ (ـــــفت ج ، ی مع ، فت م) امذ.
(طب) انسانی جسم میں خون کے سُرخ ذرات ، جاندار کے جسم کی اکائی ، لال سیل. خون کے سُرخ جسیمے بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۸). [سُرخ + جسیمہ (رک)].

ـــــ جوڑا پَہَننا محاورہ.
لال جوڑا پہننا ، عُنّابی جوڑا پہننا ، مراد : شادی کا لباس پہننا.

پہن تو سُرخ جوڑا تُو بھی اے بہو
کہ ہو جاوے زمین و آسمان سرخ

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۶۲).

سیانے میں بھی دھن رہتی ہے رنگ اُون کو جمانے کی
پہن کر سُرخ جوڑا گت بجاتے ہیں شہانے کی

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۳۰).

گھر ماں باپ کے ریشمی سُرخ جوڑے
گھر سسرال کے سخت بےحال ہوں گی

(۱۹۷۷ ، من کے تار (ترجمہ) ، ۵۷).

ـــــ جُوں (ـــــو مع) امذ ؛ امث.
(زراعت) کرمک ، لیک ، جُوں سے مُشابہ ایک کیڑا جو فصلوں کو لگتا ہے. کپاس کے کیڑے سکیل اور سُرخ جُوں (Mite). (۱۹۶۳ ، راہِ عمل ، ۱۱۸). [سُرخ + جُوں (رک)].

ـــــ حَرارَت (ـــــفت ح ، ر) امث.
(طبیعیات) فولاد سازی میں لوہا پگھلانے کی آگ کی تپش. اس کے بعد سلاخوں کو سُرخ حرارت پہنچاؤ. (۱۹۲۲ ، طبیعیاتِ عملی ، ۷۰). [سُرخ + حرارت (رک)].

ـــــ حَمَری (ـــــفت ح ، م) امذ.
یاقوت کی ایک قِسم جو چار درجات میں سے ایک ہے ، اس رنگ کا انحصار پتھر میں کرومیم کی آمیزش پر ہے ، لعلِ سُرخ. سُرخ حمری جو کہ گہرا لال رنگ کا ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۰). [سُرخ + حمری - احمری].

ـــــ خال امذ.
شکار پرند کے چار اقسام میں سے ایک جس پر لال چتیاں ہوتی ہیں اس کی پہچان یہ ہے کہ یہ پرند برف پر بیٹھ سکتا ہے. اوسکی چار قسم ہیں ایک تو گُل بادام دُوسری قسم سیہ خام تیسرا سرخ خال چوتھی قسم سیاہ یکرنگ. (۱۸۸۳ ، صید گہِ شوکتی ، ۳۵). [سُرخ + خال (رک)].

ـــــ خَلْیَہ (ـــــفت خ ، سک ل ، فت ی) امذ.
(خلیات) خون میں پائے جانے والے سُرخ ذرات. سُرخ خلیوں کی شکل کی تبدیلی (توڑ مڑوڑ) کو نوٹ کرو. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۲۰۳). [سُرخ + خلیہ (رک)].

ـــــ ڈورے پَڑنا محاورہ.
خوبصورت نظر آنا. سیاہی مائل آنکھیں ناظر کے دل کو جلا بُھنا کر کباب کر رہی تھیں جن میں سُرخ سُرخ ڈورے جو سرمہ سے پڑ گئے تھے. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۳۱).

ـــــ رُو (ـــــو مع) صف.
فتح مند ، کامیاب ، کامران. سُرخ رُو ہو آئے بہت شاباشی پائے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۳).

راہ اوس کا شہید ہے سُرخ رُو وہ جگ منے منے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۳). میں نے تُجھے اپنے خدائے کریم کو سونپا میدان نبرد میں سُرخ رُو کرے تجھے اللہ تعالیٰ. (۱۸۱۳ ، گُلِ مغفرت ، ۴۷). گورنمنٹ افسروں سے گورنمنٹ ہی کا پہلو ظاہر کرتے ہیں اور سُرخ رُو بنتے ہیں. (۱۹۱۳ ، مکاتیبِ شبلی ، ۱ : ۲۳۵). کسی چٹان کے گرنے کا الزام دوسروں کے کمزور کاندھوں پر بے حیائی اور بے رحمی کے ساتھ رکھ دیتا ہے اور سُرخ رُو ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۷۷). [سُرخ + رُو (رک)].

ـــــ رُونی (ـــــ و مع) اِمث.
کامیابی ، فتح مندی.

شجاعت پر اس کی ہو بہرام رام
سدا سُرخ رُونی سنگیے اس تے وام

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۳۶).

سُرخ رُونی ہے عاشقاں کی مدام
کر رقیباں کا رُوسیاہ کرو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۰). شہدائے کشمیر کی سُرخ رُونی کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ ... سارے شہیدوں کے زخم ان کے سینوں پر تھے پُشت پر نہیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۹). [سُرخ + رُو (رک) + نی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ زَنْبُور/زَنْبُوراں (ـــــ فت ز ، ن بشکل م ، و مع) اِمذ ؛ ج.
تتیا ، کالی بھڑ ؛ (کنایۃً) اُنگلیوں کے حنائی سِرے (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [سُرخ + زنبور (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

ـــــ سار/سَر/سَرَک (ـــــ /فت س /فت ر) اِمذ ؛ اِمث.
لال رنگ کی ابابیل ، لال عصفور ؛ (کنایۃً) اسی نام سے ابراق کو مشہور کہا جاتا ہے (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [سُرخ + سار / سر / سرک (رک)].

ـــــ سَڑَن (ـــــ فت س ، ڑ) اِمث.
(جنگلات) درخت کے ریشوں کی ایک طرح کی شکستگی جو پھپوند چھال کے زخم وغیرہ کے سبب پیدا ہوتی ہے. سڑن کے عام معروف نام ان کے رنگوں کے لحاظ سے سُرخ سڑن اور سفید سڑن ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۹۳). [سُرخ + سڑن (رک)].

ـــــ سَفَید (ـــــ فت س ، ی مع) صف.
گورا چٹا ، گول مٹول ، تندرست ، موٹا تازہ (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [سُرخ + سفید (رک)].

ـــــ سَفَیدی (ـــــ فت س ، ی مع) اِمث.
(طب) زخم کی وہ حالت جب جائے ماؤف سفید پڑ جاتی ہے اور اُس سے خُون نکلتا ہے. گھوڑے کے مونھ کو سُرخ سفیدی سے بجائے یعنی مونھہ سے خُون نہ نکلے. (۱۸۷۷ ، رائڈنگ اسکول ، ۳). [سرخ + سفید + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ عَیار (ـــــ فت ع) اِمذ
پرکھ ، امتحان ، ثبوت ، جانچ (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ اسٹین گاس). [سُرخ + عیار (رک)].

ـــــ فاخْتَہ (ـــــ سک خ ، فت ت) اِمث.
یہ سات قسم کی ہوتی ہے ... (۱) فاختۂ دیسی جسکو پنجابی میں گھوگی کہتے ہیں (۲) ٹولرو (۳) گرڑی سُرخ فاختہ (۴) فاختۂ کوکلاں دیسی (۵) پریل (۶) فری دیسی (۷) جترول چتکبری دیسی (۸) گلونیں یا کھنوان (سیرِ پرند ، ۲۰۳). [سُرخ + فاختہ (رک)].

ـــــ فَوج (ـــــ و لین) اِمث.
اشتراکی ممالک بالخصوص چین و روس کی فوج. بڑا بیٹا جو اب سُرخ فوج میں افسر تھا اُسی زمانے میں پیدا ہوا تھا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۵). [سُرخ + فوج (رک)].

ـــــ فِیتَہ (ـــــ ی مع ، فت ت) اِمذ.
انتظام کا مُختار و مجاز شخص ، حاکم ، دفترِ حکومت کا مُنتظم ؛ (کنایۃً) سرکاری دفتروں میں ضابطہ کی کارروائی میں تاخیر ، قرطاس بازی ، احکامات جاری کرنے میں غیر ضروری التواء ، ضابطوں کا چکر ڈالنا. یہ فیاضانہ اسکیم اگر سُرخ فیتے یعنی جن کے ہاتھوں میں اِنتظام ہے خوش سلیقگی سے چلا سکے تو ... ایک مقامی تحریک ہوگی. (۱۹۱۸ ، افاداتِ مہدی ، ۲۸۹). میں بیورو کریسی سے گھبراتا ہوں ، اس لفظ سے میرے ذہن میں سُرخ فیتہ ناچنے لگتا ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۶۱). [سُرخ + فیتہ (رک)].

ـــــ کَرْنا ف م.
۱. **جسم میں خون پیدا کر کے لال چقندر بنا دینا ، لالوں لال بنا دینا ، کھال میں سُرخی پیدا کر دینا ، خوش خوراکی کے باعث سرخی آجانا** (فرہنگِ آصفیہ). ۲. **بہت غُصّہ دلانا ، غُصے میں مُنھ پر تمتماہٹ یا سُرخی پیدا کر دینا.**

تیرے آگے وصفِ گُل کرنے سے آ جاتا ہے خشم
سُرخ کر دیتا ہے ہم کو سبز باغ عندلیب

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۰۷). ۳. **خُوب بریاں کرنا ، پوری طرح سینکنا ، کسی چیز کو اس طرح سینکنا یا گرم کرنا کہ اُس پر سُرخی نمودار ہو جائے.** ہلکی آنچ پر توس تل کر سُرخ کر لیں. (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۲۲).

ـــــ کِرْیات (ـــــ کس ک ، سک ر) اِمذ ، ج.
(طب) سُرخ ذرّات ، لال جرثومہ ، سیل. خُون کے سُرخ کریات (سُرخ ذرات) کی زندگی تین یا چار ملہ سے زیادہ نہیں ہوتی. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۷). [سُرخ + کریات (رک)].

ـــــ گَرْم (ـــــ فت گ ، سک ر) اِمذ.
(فولاد سازی) لوہے کے گرم ہو جانے کی ایک مقررہ حالت ، جب کہ لوہا تپ کر لال ہو جاتا ہے. فولاد میں یہ خوبی بھی ہے کہ وہ اپنی سختی اور مضبوطی کو سُرخ گرم (ریڈ ہاٹ Red Hot) حالت پر بھی قائم رکھتا ہے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲۹۹). [سُرخ + گرم (رک)].

ـــــ لَون (ـــــ و لین) اِمذ.
(طب و سائنس) جاندار کے جسم میں سُرخ ذرات کا ایک مقررہ توازن. خُون کے سُرخ لون (Haemoglobin) میں اس کے لیے بہت الف ہوتی ہے. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس (ترجمہ) ، ۱۸۲). [سُرخ + لون (رک)].

ـــــ لیجیہ (ـــــ ی مع ، کس ج ، فت ی) اِمذ.
(ارضیات) سلسلۂ کوہ نمک کے کمبری احجار میں قرمزی رنگ سنگ

رتیلا ڈالومی اور شوخ رنگ کے اقسام شیل کا مجموعہ، سُرخ لیچیا، کانی دار. وہ رکاز سرخ لیچیہ جنس سے متعلق ہوتے ہیں جو ... کمبری نظام سے مختص ہے. (١٩٣١ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ٣٠٠) [سرخ + لیچیہ ـ انگ : Lichia].

ـــــلیمُونی (ـــــی مع ، و مع) امذ.
یاقوت کی تقسیم ، بلحاظ درجات ، اقسام کے اعتبار سے ایک رنگ کا یاقوت ، زردی مائل لال رنگ. سرخ لیمونی جو کہ پختہ لیمو سے مشابہت رکھتا ہے یعنی زردی مائل سرخ. (١٩٨٢ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ٣٠). [سُرخ + لیمو (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــمِٹّی (ـــــفت نیز کس م ، شد ٹ) امث.
(ارضیات) سُرخ ذرات کی آمیزش والی ریت یا مٹی، پہاڑوں سے اڑ کر آنے والی لال رنگ کی دھول نیز سیندور ، قرمزی سنگ ریزہ. چُونا پُختہ و خام ، مُلتانی مٹی اور سُرخ مٹی کا شمار کانوں میں نہیں ہے. (١٩٤٧ ، توضیح المسائل ، ١٧٣). [سُرخ + مٹی (رک)].

ـــــمَرْز (ـــــفت م ، سک ر) امذ.
(طب) مُختلف ادویات میں مُستعمل ایک بُوٹی جس کے پُھول سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں ؛ لاط : Salvia Horminum or Masoran. سرخ قسم کا نام لال ساگ ہے ... فارسی میں سُرخ مرز بولتے ہیں. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٩٦). [سرخ + مرز (رک)].

ـــــو سَپِید (ـــــو مج ، فت س ، ی مج) صف.
رک : سرخ و سفید. سڑکوں اور عام شاہراہوں پر دیکھو تو ایک سے ایک زیادہ خوبصورت ، سُرخ و سپید کڑیل جوان و کھائی دیتا تھا ، اب بھی برلن ایک خوبصورت شہر ہے. (١٩٥٩ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ٢٥٦). [سُرخ + سپید ـ سفید].

ـــــو سَفید (ـــــو مج ، ضم س ، ی مج) (الف) امذ.
(کنایۃً) سونا چاندی.

لوٹ ہو دیکھ کر نہ سُرخ و سفید
اپنے بچوں کا یہ کھرونا ہے

(١٨٤٣ ، کلیات قدر ، ٩٠). (ب) صف. **ایسے گورے رنگ کا جس میں خُون کی سُرخی جھلکتی ہو ، پُر شباب ، رنگ و رُوپ یا رنگ و روغن والا ؛ تندرست ؛ جوانِ رعنا.**

سرخ و سفید رنگ سے ہوتا ہے آشکار
وہ جسمِ نازنیں ہے عبیر و گلال کا

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٣٥). اکثر لوگ بلند و بالا ، تنو مند ، سُرخ و سفید اور قوی الجثہ ہوتے ہیں. (١٩٠٩ ، مقالات شبلی ، ٨ : ١٩٣). [سُرخ + و (حرفِ عطف) + سفید (رک)].

ـــــو سِیاہ / سِیَہ (ـــــو مج ، کس س ، فت ی) امذ.
اچھا بُرا ؛ (کنایۃً) سونا چاندی.

تب حُسن کے بازار میں سُرخ و سیاہ یک بھاؤ ہے (کذا)
سلطان مسکین رازاں یک رنگ یکساں دیکھیا

(١٦٤٩ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ١). [سُرخ + و (حرفِ عطف) + سیاہ / سیہ (رک)].

ـــــوَن (ـــــفت و) امذ.
وہ ایک خاص قسم کی کھجور کا نام ہے جو نہایت پُر مغز ہوتی ہے اور اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے اہلِ فارس نے اس کا نام سُرخ ون رکھ دیا ، الحبۃ الخضراء. سرخ ون ... یہ چھوٹا ہوا سرخ پھل ہے ون ایک میوۂ خاص کا نام ہے. (١٩٠٧ ، فلاحۃ النخل ، ٣٩). [سُرخ + ون (رک)].

ـــــہِنْدی (ـــــکس ہ ، غ) امذ.
ریڈ انڈین نسل کے باشندے جو جنوبی امریکہ میں کثرت سے ہیں. ایک ایسی جانچ جس میں ایک سفید امریکی بچہ ... نشانات حاصل کرلیتا ہے ایک سرخ ہندی یا نیگرو بچے کے لیے مناسب نہ ہو گی کہ وہ ایک مختلف ثقافتی ماحول کی پیداوار ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ٣٠٩). [سرخ + ہندی (رک)].

ـــــہونا ف ل.
١. لال ہو جانا.

ہو گئے مارے حسد کے سیکڑوں دُشمن سفید
گو لہو سے ہو گیا میرا تن افکار سُرخ

(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٣٦). **٢. غُصے میں لال ہو جانا ، جوش میں بھر جانا.** بیبے نے جو عزت اترواے کا نام لیا سرخ ہو گیا اور گھر میں گھس تلوار میان سے نکال لی. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ١٣٢).

یہ سُن کے سُرخ ہو گئے عباس نامدار
تھرا کے سامنے سے ہٹا وہ ستم شعار

(١٩٣٢ ، خمسۂ متحیرہ ، ٣ : ٣٧). **٣. (طباخی) گھی یا تیل میں پکا کر لال کرنا.** گھی کے اندر بریان کریں حتیٰ کہ کبوتر سُرخ ہو جائے. (١٩٣٧ ، سلک الدرر ، ٢٦). **٤. میوے کا پک جانا** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). **٥. شرم آنا ، جھجھک یا ہچکچاہٹ پیدا ہونا ، حجاب آنا ، چہرے پر حیا کی سُرخی دوڑ جانا.** لیکن جُھوٹی شرم کی بنا پر جنس کے نام سے ہی کانوں کی لوئیں سُرخ ہو جاتی ہیں. (١٩٨٣ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ١٧٧).

سُرْخا (ضم س ، سک ر) امذ ؛ سرسرخہ.
١. وہ گھوڑا جس کی کھال سفید ، مائل بہ سرخی یا زعفرانی ہو نیز اس گھوڑے کا رنگ.

سرخا ہے ایک رنگ عمودہ
جس طرح زعفران ناسودہ

(١٨٣١ ، زینت الخیل ، ١٢). **٢. سُرخ پروں کا کبوتر یا مُرغ.**

سو سُرخا دیویں کھینچ سُرخوش کا
کریں کوک کو کے ، دلاں مُبتلا

(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ٥٥). ہندوی نے ہزاروں ہی مرغ پال ڈالے اور کیا کیا نہیں پالے ، الار سرخے. (١٩٥٣ ، اپنی موج میں ، ٢٧). **٣. (بٹیر بازی) ایسا بٹیر جس کے ہونٹے کے پروں میں سُرخ رنگ کی جھلک ہو ، یہ لڑاؤ سمجھا جاتا ہے** (ا ب و ، ٨ : ١٢٠). **٤. ایک قسم کا آم جس کا چھلکا سرخ ہوتا ہے** (نوراللغات). **٥. (مجازاً) اشترا کیت پسند ، اشتراکی ، سوشلزم کا پیرو ، کمیونسٹ، کیونکہ یہ خُونی انقلاب کے قائل ہیں لباس کے معاملے

میں لاپرواہی بالوں کی طوالت اور بے ترتیبی ، پاٹپ نوشی ... کی عادت کو دیکھ کر کالج کے اندر اور باہر بعض لوگ مجھے سُرخا کہتے تھے۔ (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۵)۔ [رک : سرخ + ا ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ سُرخ (ـــ ضم س ، سک ر) صف۔
بہت گہرے رنگ کا ، گہرا لال۔ آفت ہوش ، ستم کوش ، سُرخا سُرخ ساری پہنے آئیں۔ (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۳۰۲)۔ [سرخا + سرخ (رک)]۔

ـــ وُرخا (ـــ ضم و ، سک ر) امذ۔
رک : سرخا معنی ۵۔ میں نے ابتدا میں وضاحت کرنے کی کوشش کی کہ میں سُرخا وُرخا نہیں ہوں۔ (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۵)۔ [سُرخا + وُرخا (تابع مہمل)]۔

سُرْخاب (ضم س ، سک ر) (الف) امذ۔
سرخ رنگ کا ایک آبی پرندہ جس کے نر اور مادہ رات بھر جُدا رہتے اور ایک دوسرے کو پکارتے اور اس کی آواز کے پیچھے جاتے مگر ملاقات سے محروم اور مُضطرب رہتے ہیں ان کی باہمی محبت مشہور ہے۔ اگر ایک آگ میں ہو تو دوسرا بھی وہیں جا پڑتا ہے جب وہ دونوں بچھڑ جاتے ہیں یا ایک مر جاتا ہے تو پھر جوڑا نہیں لگتا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی مادہ کو ماہواری بھی ہوتی ہے ، چکوا چکوی ؛ سخاء ، خرچال ، لاط :- **Anas Casarca**

ہو سُرخاب جوڑا لیے بیٹھ تہاں
وسیں رُوپ جوبن ہو دونوں نشان

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۵۰)۔

کرے شکر بہ لب کی ہو کے بے تاب
چہ شکر خورے دو بط ایک سرخاب

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۴۷)۔ طاؤس نے کہا : ہدہد ... سرخاب ... شترمرغ وغیرہ سب حاضر ہیں۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۵۹)۔ سُرخاب کے نر اور مادہ دن بھر ساتھ رہتے ہیں اور رات آنے پر علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۶۱۲)۔ ۲. **(مجازاً) جاہ و جلال ، شان و شوکت ، اتراہٹ**۔ حالت تو اس قدر خستہ و خراب اور اس پر آزادی کا سُرخاب۔ (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۱۱)۔
(ب) صف۔ **سُرخ رنگ میں ڈوبا ہوا، لالوں لال ، لال بھبوکا ، ادھر سے اُدھر تک سرخ**۔

نہ قشقل نہ سِلّی نہ سُرخاب ہے
تمام ان کے لہو سے سُرخ آب ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۳)۔ [ف]۔

ـــ کا پَر لَگانا محاورہ۔
عزت بڑھانا ، قابلِ تعظیم کر دینا۔ عقل کسی شاہی گھرانے سے رشتہ داری سُرخاب کے پر لگا دیتی ہے آدمی میں؟۔ (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۲۶۰)۔

ـــ کا پَر لَگنا محاورہ۔
کوئی نادر یا انوکھی بات ہونا ، کوئی خاص جوہر یا قابلِ ترجیح وصف ہونا (عموماً طنز کے موقع پر مستعمل)۔ تم میں کیا سرخاب کا پر لگا جو اِتنی دیر میں گھبرا گئی۔ (۱۸۷۷ ، عجائباتِ فرہنگ ، ۱۰۵)۔

لگا ہے کون سا سرخاب کا پَر کیپ والوں میں
قبائے سلطنت وہ ہیں تو ہے تاجِ جہاں تُو بھی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۷۰)۔ استاد شہدی میں کیا سُرخاب کا پَر لگا ہے کہ قیس بھی تگڑی دیتے ہو اور دھڑا دھڑ گالیاں بھی کھاتے ہو۔ (۱۹۸۸ ، کیمیاگر ، ۱۸)۔

ـــ کا پَر ہونا محاورہ۔
رک : سرخاب کا پر لگنا۔ تصویروں میں ایسا کون سا سُرخاب کا پَر ہے کہ فروخت بھی ہوا کریں اور تبادلہ بھی ہوتا ہے۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۸)۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ۱۵ کٹروں میں کیا ایسا سرخاب کا پر ہے کہ ان کو نہ چھیڑا جائے۔ (۱۹۲۳ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۲۸۶)۔

ـــ کا جوڑا امذ۔
چکوا اور چکوی ، سُرخاب نر اور مادہ کا جوڑ (ہجر کی علامت کے طور پر مستعمل)۔

لذّتِ ہجر و وصال یار سِکھلانیں گے پھر
گھر میں اک سرخاب کے جوڑے کو پالا چاہیے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۹۸)۔ کہیں کنڑاڑے کے نیچے سُرخاب کا جوڑا بول رہا ہے۔ (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۱۱)

سُرْخابی (ضم س ، سک ر) امث۔
سرخ رنگ کا ، سرخاب۔

چکوراں ہور راوس ہنس سو رنگ سُرخابی بھل دیکھت
چندر مکھ لب شکرے سر سو خوبی ... ندوانی چنچل کے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۸)۔ [سُرخاب + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سِرْخانَہ (کس س ، سک ر ، فت ن) امذ۔
حد ، اِنتہا۔

پیری میں وہ کیا کرے کا طاعت حق کی
پہنچی ہے اب اس کی عُمر سِرخانہ کو

(۱۸۳۳ ، نذرِ خیام ، ۱۱۳)۔ [رک : سِر + خانہ (رک)]۔

سَرْخَبْط (فت س ، سک ر ، فت خ ، سک ب) صف۔
مشغول ، مصروف ، دیوانگی یا جنون کی حد تک۔ لکھنے لکھانے کی بھی لگن تھی لیکن پڑھنے میں اِتنے سرخبط رہتے تھے کہ معیاری لکھنے والے نہ بن سکے۔ (۱۹۷۱ ، اردو ، کراچی ، ۴۷ ، ۳ ، ۳ : ۵۲)۔ [سر + خبط (رک)]۔

سُرْخْرُو (ضم س ، سک ر ، خ ، و مع) صف۔
۱. **عزت و آبرو والا ، بامراد ، کامیاب**۔

تیری بھنوں کی تیغ کے جو رُوبرو ہوا
سب عاشقوں کی صف میں وہی سرخرو ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۱)۔ یے جو کہوں سرخرو ہو کر نکلے گا اور جس میں کچھ کھوٹ ہو گی وہ اس آتش جنگ میں پورا نہ اترے گا۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۵)۔

سُرخرو کر گئی دونوں کو شہادت میری
نام تو آپ کا نِکلا مِرا ارماں نِکلا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۳). بالآخر آندھرا پردیش کی حکومت یہ مقدمہ ہاری اور مظہر مرحوم سُرخرو ہوئے۔ (۱۹۸۸ ، فاران۔ کراچی ، ستمبر ، ۵۵). ۲. خوش و خُرّم.

کہے شہ نہ کر غم توں خوش حال اچ
سدا سُرخرو جیوں توں گُلال اچ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱).

محتسب سیاہ دل زرد ہے بہار میں
رِندوں سے سُرخرو رہیں مُغبچگاں سبزہ رنگ

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۷۸). ۳. محترم و معزز. اللہ تعالیٰ تم کو جُملہ مکروہاتِ روزگار سے محفوظ رکھ کر مراتبِ اعلیٰ تک پہنچائے اور دین و دنیا میں سُرخرو رکھے. (۱۸۹۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۶). ۴. (وعدے یا ذِمّہ داری سے) عزت کے ساتھ فرض سے سبکدوش یا بری الذمہ.

تُجھے مہر کر مہر اے مہرباں
جو ہوؤں سرخرو تج تے دونوں جہاں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳).

راضی رضائے حق پہ بصد آرزو رہو
حیدر سے ہم بتول سے تُم سُرخرو رہو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۳). خدا کا لاکھ لاکھ شُکر و احسان ہے کہ اُس نے مُجھے سُرخرو کیا۔ (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۵۸). ۵. جس کا چہرہ خاص کر ہونٹ کسی سبب سے لال ہوں.

سُرخرو کر دے شراب آئی بہار
ہے خزاں سے زرد اے خمّار رنگ

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۷۷). اندر سے گلوری آئی اور یاروں کو دِکھا کر ہم سُرخرو ہوئے . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۷). اف : کرنا ، ہونا. [سرخ + رُو (رک)].

---چونڈا اِیمان بھونڈا کہاوت.
اچھے ظاہر اور بُرے باطن والے شخص کے لیے مُستعمل. اب یہ سرخرو چونڈا اِیمان بھونڈا سب میں بیٹھ کر شیخیاں بگھاریں گی. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸۹).

---نِکلنا محاورہ.
کامیاب ہونا. ایک ووٹر کو پولنگ بُوتھ تک لانا اور دُوسرے اِنتخابی فضا پیدا کر کے اس میں سے سُرخرو نِکلنا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۲۶).

سُرْخْرُوئی (ضم س ، سک ر ، خ ، و مع) امث.
کامیابی ، عزت ، آبرو ، حُرمت.

سُرخروئی ترے حاسد کو جگر خواری ہے
شیر کے بال سے ہے تیز تر اس کی رگِ جاں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۳).

بس منہ کہیں چھپائے رنگِ سفید کاری
اظہارِ سُرخروئی ہے وجہ رُوسیاہی

(۱۹۱۷ ، کلیاتِ رعب ، ۳۳۸). جامعہ کراچی کے شعبۂ اردو نے یہ فریضہ انجام دے کر سُرخروئی حاصل کی . (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ اپریل ، ۱۳). [سُرخ + رُو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ.
عزت و آبرو دینا ، کامیابی دینا.

بھلا عُشّاق میں تو سرخروئی دی ہمیں حق نے
لہو اپنے محاسن پر ملا تو اس سے کیا بہتر

(۱۸۰۹ ، جرأت ، مراثی ، ۷۶).

---لینا محاورہ.
شاباش وصول کرنا. مری کو اپنی کامیابی پر خوشی مولوی صاحب اور شیخ صاحب سے سُرخروئی لینے کی جلدی . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۹۱).

سُرْخْرُوِیَّت (ضم س ، سک ر ، خ ، و مع ، فت ی) امث.
رک : سرخروئی. کانپور ہی سے سب کچھ لائے اور وہیں سے دھارا کی بلا بھی ، خود ہی بچپن کی شیخی اور طفلانہ سُرخرویت میں سر باندھ لائے. (۱۹۸۹ ، انصاف ، ۱۷). [سُرخرو + یّت لاحقۂ کیفیت].

سُرْخْڑا (ضم س ، سک ر ، خ) امذ.
بگلے کی ایک قسم فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ جب یہ جوڑا ہوتا ہے تو اس کا رنگ بگلے کا سا سفید ہوتا ہے اور جب تری نا ک ہو جاتا ہے تو پیٹھ اور سر زرد اور سُرخ ہو جاتا ہے. یہ سُرخڑا بھی سفید ہوتا ہے لیکن گردن گلابی، یہ بھی اسی موسم یعنی برسات میں یہاں آتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۳۰۵). [مقامی].

سَرْخَس (فت س ، ر ، سک خ) امث.
(نباتیات) ایک بُوٹی کی جڑ جو سیاہ رنگ مائل بہ سُرخی ہوتی ہے ، کیل دارو، لاط : Nephrodium Pillxmai اُن بے پھول کے پودوں کی پہلی جماعت جسکے ذکر سے ہم اِبتدا کرتے ہیں سرخس کی جنس ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۸۵). [ع].

سُرْخَک (ضم س ، سک ر ، فت خ) امث.
۱. ایک سُرخ ہندوستانی پرندہ جس پر سُرخ اور سفید دھبے ہوتے ہیں.

یاد وہیں سُرخک نیں او سو کا سو دھاکا باند کر
چارا اپس کا مُوں میں لے بیٹھے ہیں یا دو جانور

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۵۶).

ترے ہونٹاں کے کُنج میں تِل دِستا منج
مگر سُرخک نے پکڑی مو میں رالا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۵). ۲. (طب) سُرخ رنگ کا کرمی دانہ، کھسرا یا خسرہ. میزلس کو دکن میں گوبری اور ہندوستان کے بعض مقامات میں کھسرہ یا خسرہ کہتے ہیں اسی کا فارسی نام سرخک ہے. (۱۹۳۴ ، اِحشائیات (ترجمہ) ، ۳۷). [ف].

سُرْخُوں (ضم س ، سک ر ، و مع) صف.
سُرخ ، لال رنگ کا.

بنی اوس میں ستر حویلی بڑی
بنائے ہیں یاقوت سُرخوں سیتے
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۸۱). [سُرخ (رک) + ـوں ، لاحقۂ صفت].

سُرْخَہ (ضم س ، سک ر ، فت خ) امذ.
۱. سُرخا ، وہ گھوڑا جس کی کھال سفید مائل بسرخی یا زعفرانی ہو نیز اس گھوڑے کا رنگ. مگر عوام النّاس میں جو گھوڑا کہ سفید ہو اور بال اور دم خواہ جسم کے بال سُرخی یا سیاہی مائل ہوں اس کو سُرخہ کہتے ہیں. (۱۸۲۱ ، زینت الخیل ، ۱۳).
ایسا رقیبِ تیرہ دروں ہے کہ وقتِ سیر
سُرخہ سوار ہوتے ہی شیرنگ ہو گیا
(۱۸۶۰ ، کلیاتِ واسطی ، ۱ : ۳۷). **۲. باز کی چار مشہور اقسام میں سے ایک جس کا رنگ گہرا لال ہوتا ہے یہ جانورانِ پنجہ گیر کا بادشاہ ہے.** اس کی قسمیں باعتبارِ رنگ کے چار ہیں. سفید ، سُرخہ ، زردہ اور سیاہ. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۸۳). [سُرخا (رک) کا مُتبادل املا].

سُرْخی (ضم س ، سک ر) امث.
۱. سُرخ رنگت ، لال رنگت.
تجہ زُلف ہور رُخسار کی سُرخی سیاہی چمک دیکھیا
منجہ صبح کے پروا نہیں ہور شام سیتی کام کیا
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵).
جوزَنیخ جیوں چاند منّا سو سور
سفید اب تارے ہیں ، سرخی سو نور
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۳).
ایسا تیری جُدائی نے دیا درد
جتی سُرخی سرے مکھ کی ہوا زرد
(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا ، امین ، ۱۷۱).
سُرخیٔ اشک کبھی اور کبھی زردیٔ رو
تُو نے اے عشق عجب رنگ دکھایا مجکو
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۱۳۵).
رُخسارۂ گلچیں کا ہے سُرخی سے یہ عالم
جُوں وقتِ غضب چہرۂ ترکانِ ختائی
(۱۸۵۴ ، ذوق ، ۳۰۵).
تُم دیکھتے بیٹھے تو ہو بسمل کا تڑپنا
سُرخی کہیں رہ جائے نہ دامانِ نظر میں
(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۱۳۹). **۲. (اُ) آوے میں پکی ہوئی اینٹوں کا کُٹا ہوا چُورا ، بجری.**
رَوِش جو چمن کی تھی وہ صاف تھی
تھی خوش رنگ سرخی پر اک پر بچھی
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۰۸). سحر کانت بولے : ہاں اینٹیں ، چُونا ، سرخی تو جمع کی گئی تھی. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۳۹۱).
(آ) (سیمنٹ سازی) استرکاری کے اُوپر پتلی اور چکنی تہ چڑھانے کو سفیدی میں ملا کر نہایت باریک پسا ہوا چُونا اس سے منبت کاری کا کام بھی بنایا جاتا ہے. چُونا اور ریت یا عُمدہ جلی ہوئی سرخی کی آمیزش سے استرکاری تیار کی جاتی ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیرِ عمارت (ترجمہ) ، ۳۳). **۳. (مجازاً) آنکھوں کے لال ڈورے جو خُوبصورتی میں سیاہ تحریر پر سُرخ مد کے مُشابہ معلوم ہوتے ہیں.**
نقطے عیاں ہیں سورۂ وَالشّمس پر کہ خال
سُرخی کے مد کہ آنکھوں کے ڈورے ہیں لال لال
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۷۴). **۴. مضمون ، باب یا فصل وغیرہ کا عنوان ، سرنامہ.**
ہے تاتو احد نشان احمد سُرخی سو احد ہے پان احمد
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱). تُم ایک بسیط مضمون البشیر میں دیکھو گے ، سُرخی میں چنداں گُنجائش نہیں تھی. (۱۹۲۱ ، مکاتیبِ مہدی ، ۲۶۶). ، سکہ ایک درباری ، کہو کیسی سُرخی بنے گی. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۹۹). **۵. (کتب خانہ) لفظ ، مجموعۂ الفاظ یا محاورہ جو کیٹلاگ کے اندراج کی ابتدا میں لکھے جاتے ہیں جن سے کیٹلاگ میں اس اندراج کی جگہ متعین کی جاتی ہے.** موضوع کارڈ کی ترتیب کے وقت اس کارڈ کی سُرخی کا بغور مطالعہ کیا جائے. (۱۹۷۰ ، نظامِ کتب خانہ ، ۲۳۲). **۶. (تصوف) عاشق کا جوشِ عشق ، قوتِ سلوک ، معشوق کی شوخیٔ جمال نیز روحانیت** (مصباح التعرف). **۷. چہرے ہونٹوں یا ناخنوں کو لگانے کا سرخ رنگ ؛ خون ، لہو ؛ سُرخ بادہ کا مرض** (علمی اُردو لغت ؛ پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سُرخ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بھرنا محاورہ.
آراستہ کرنا ، رنگ بھرنا ، مزّین کرنا ، سجانا.
ہونے خود رفتہ نقشہ کھینچ کر اوس یار جانی کا
بھری سُرخی تو رنگ اوڑ گیا بہزاد و مانی کا
(۱۸۷۰ ، شرف آغا حجو ، د ، ۱۹).

---پوڈر (---و لین ، فت ڈ) امذ.
سنگھار کا جُملہ سامان ، ہونٹوں پر لگائی جانے والی لالی نیز چہرہ کا پوڈر غازہ. ایک ہی رٹ زبان پر ہوتی ہے. آمدنی کم ہے ، گزارہ کیسے ہو گا؟ فلاں بیگم کو دیکھو سُرخی پوڈر پر اِتنا خرچ کرتی ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۶۸). [سرخی + پوڈر (رک)].

---چَشْم کس اضا (---فت چ ، سک ش) امث.
(طب) کسی بیماری کے سبب آنکھ میں لالی آ جانا ، آنکھیں لال ہو جانا ، آنکھ کی لالی ، سرخی. نزول ماء ، خارشِ چشم ، رمد ، ضعفِ بصارت ، آشوبِ چشم وغیرہ کے لیے اکسیر ثابت ہوا ہے (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۷). [سرخی + چشم (رک)].

---چھانا محاورہ.
رونق آ جانا ، تازگی آ جانا. زن و مرد کے چہرے پر بشاشت سے سُرخی چھائی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۸).

---مائل (---کس ء) صف.
لالی لیے ہوئے ، تیز بُھورا ، جس میں کُچھ سُرخ رنگت شامل ہو. آنکھوں پر سُرخی مائل غلیظ سا پردہ آ گیا تھا. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۵). اس بیماری کی علامت بُخار ، سینے میں درد ، سانس لینے میں تکلیف ، کھانسی اور سُرخی مائل بلغم کا آنا ہوتی ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۵۵). [سرخی + مائل (رک)].

سَرْد (فت س ، سک ر) صف.
۱. **ٹھنڈا ، خنک (گرم کی ضد).**

کدھیں کے کہ سردی تے تن سرد ہے
کدھیں لیوے بھاتا کہ سر درد ہے

(۱۶۰۹ ، قطبِ مشتری ، ۱۰۷). آدھی رات کے بعد اس کے مکان کے نیچے کوئی شخص پکارا ، ہے کوئی ایسا خدا کا بندہ جو ہم کو سرد پانی پلا دے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۷۵).

یہ سرد سرد ہوا موسمِ زمستاں کی
یہ عہدِ گُل ، یہ فضا گلشن و بیاباں کی

(۱۹۲۲ ، مطلع انوار ، ۲۶). ۲. **جس میں شعلۂ نور یا جدّت نہ ہو.**

پیکرِ احساس میں خوابیدہ روحِ درد تھی
شعلہ ریزیٔ نواہائے اخوت سرد تھی

(۱۹۱۳ ، شکریہ یورپ ، ۵). وہ سرد ، بے پرواہ ، خود پسند ، مغرور دیارِ غیر سہی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۵۸۳). ۳. (اَ) **بے جوش و خروش ، ولولے سے خالی.** مرد اپنے ناتوں پر بہوت گرم اچھنا نہ سرد ، فارسی میں بھی کہتے ہیں کہ نامِ مرد بہ از مرد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۷).

او ہے سرد اس گرم کر لیا نوگی
لہوے کوں یوں نرم کر لیا نوگی

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۱۷).

میری اون کی صلح از بس خلق کو ہے ناگوار
وہ تو ہیں کچھ سرد لیکن اون کو گرماتے ہیں لوگ

(۱۸۰۵ ، دیوانِ یختہ ، ۶۵).

منجمد برف زدہ ، سرد بدن ملتے ہیں
نکہت و رنگ سے محرومِ چمن ملتے ہیں

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۶). (اا) **افسردہ ، غمگین.**

اگرچہ سرد ہے دل لیک پُر ہے آتش سوں
کیا ہے منہ پہ ابس کے اگن نے پردۂ سنگ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۱).

تُم نے جَلا کے کر دیا دل مرا زندگی سے سرد
ایک نہ آنا لاکھ ظلم ، ایک جُدائی لاکھ درد

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۱۹). (ااا) **نامرد ، ڈھیلا ، سست** (فرہنگِ آصفیہ). ۴. **مندا ، دھیما ، بے رونق.**

اپنے شیریں سُخن کو دے کے رواج
سرد بازارِ قند کرتے ہیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۱).

دودِ خط گھیرے گا اک دن شعلۂ رخ کو ترے
سرد ہو جائے گی ساری گرمیٔ بازار آپ

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۱۳۱).

گرمیٔ مہر و لُطف کا آیا ہے وقت کب
جب سرد قہر و جور کا بازار ہو چکا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵). ۵. **مرا ہوا ، مُردہ ، بے جان.**

کیوں اسقدر ہے صاحبِ عمل کو اضطراب
شاید کوئی ہوا ہے عمل تڑپ کے سرد

(۱۸۹۲ ، وحید ، انتخابِ وحید ، ۵۱). ۶. (کلام کے لیے) **پھیکا ، بے لطف ، بے مزہ.**

غزل کا ہر شعر گرم تر ہے ، کلام رشکِ آتش و شرر ہے
یہ صحبتِ مہر کا اثر ہے کہ سرد اس کا سُخن نہ دیکھا

(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)). [ف].

ـــــ اُساس (ـــــ ضم ا) صف.
بے حِس ، سرد بنیاد.

ابس میں اپے بھانیا سرد اساس
کیا آپ نے من میں غم بے قیاس

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۰). [سرد + اُساس (رک)].

ـــــ اَلماری (ـــــ فت ا ، سک ل) امث.
مخروہ برق اصولوں پر بنی ہوئی الماری جس میں ہوا داخل نہیں ہو سکتی اور اس میں جو چیز رکھی رہے وہ برف کی طرح ٹھنڈی ہو جاتی ہے ، ریفریجریٹر. آج کل شاید ہی کسی شخص کی سرد الماری میں چمکتی ہوئی مچھلی نظر آئے. (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے (ترجمہ)، ۱۳۱). [سرد + الماری (رک)].

ـــــ آب / آبَہ (ـــــ / فت ب) امذ.
۱. **سرد خانہ ، تہ خانہ ، زمین کے نیچے بنایا جانے والا کمرہ.** اوسی روز تین سرد آبہ سلاطین کے مکانات کے جو مدت سے بند تھے کھولے گئے. (۱۸۹۵ ، عجیب التواریخ ، ۲۶۰). لوگوں نے ڈر کر ، تہ خانے اور سرد آب طیار کرائے. (۱۹۰۷ ، شعر العجم ، ۱ : ۲۶۶). ۲. **اپنی زندگی ہی میں اپنی قبر یا مقبرے کے لیے جگہ محفوظ کر لینا یا نمونہ تیار کرا دینا.** بیگم صاحبہ مغفورہ کے مزار کے پاس ہی نواب صاحب نے اپنا سردآبہ تیار کیا ہے. (۱۹۳۳ ، سیاحتِ ہند ، ۹۶). [سرد + آب (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ آبی امث.
ٹھنڈک ، خنکی ؛ (مجازاً) بے وفائی.

کب دل کی آگ دبا پائی رسمی عہدوں کی سرد آبی
تیشوں کی دہکتی گرم روی ، سانسوں کی سُلگتی بے تابی

(۱۹۳۶ ، جُوئے شیر ، ۳۰۶). [سرد + آب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ آلَہ (ـــــ فت ل) امذ.
ٹھنڈا کرنے والا ، ریفریجریٹر. کلازیس (Clausius) کے بیان کی وضاحت سرد آلہ (Refrigerator) کی کارکردگی سے کی جا سکتی ہے. (۱۹۶۹ ، حرحرکیات ، ۱۴۳). [سرد + آلہ (رک)].

ـــــ آہ امث.
آہِ سرد ، ٹھنڈی سانس.

کوئی یہ سرد آہیں چھوٹتی ہیں ہم سے فرقت میں
وصالِ یار کا جب تک کہ نقشہ جم نہیں لیتا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۶). ایک سرد آہ کھینچ کر مولانا پھر اہلِ دیوان کی طرف مُڑ جاتے ہیں. (۱۹۴۹ ، اک محشرِ خیال ، ۴۳). [سرد + آہ (رک)].

ـــــ آہیں کُوٹنا محاورہ.
بے فائدہ کام کرنا ، وقت ضائع کرنا.

اثر جس میں نصیحت کا نہ ہو عنت بھی ضائع ہے
دباغت سخت دلکی کُوٹنا ہے سرد آہن کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۱).

ـــــبازاری امث.
کسی چیز کی مانگ یا پُرسِش نہ ہونے کی صورتِ حال ، مندی ، عدم مقبولیت ، کساد بازاری ، بے طلبی. عرب میں جب سے شعر و انشا کی سرد بازاری ہوئی ... کلاسیکل عربی ... دنیا سے رُخصت ہو گئی. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۰۱). سرد بازاری کے اثرات جتنی شدّت سے منگنیز کے کاروبار میں محسوس کئے گئے ... معدنی صنعتوں میں سے کسی میں بھی محسوس نہیں کئے گئے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۴۲). [سرد + بازار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــبَیان (ـــــفت ب) صف.
جس کی گفتگو پھیکی ہو ؛ مُنْھ پھٹ ؛ صاف گو ، بیوقوف (ماخوذ : جامع اللغات). [سرد + بیان (رک)].

ـــــبَہرَم سُول (ـــــفت بہ ، ر ، و مع) امذ.
(طب) **گھوڑے کا ایک عارضہ جس میں اس کو پیٹ میں درد ہوتا ہے.** سرد بہرم سُول۔ اسپ کو اشتہا کم ہوتی ہے اور دائما رنجور رہتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۳). [سرد + بہرم (رک) + سول ـ شول शूल].

ـــــپاشوبَہ (ـــــو مع ، فت ی) امذ.
(طب) **ٹھنڈے پانی سے پیروں کو دھونا ، ٹھنڈا پانی کسی برتن میں ڈال کر اس میں پانْو ڈبو کر بیٹھنا.** بارد غسل پایا سرد پاشویہ (Cold Foot-Bath) نظام کو تنبیہ کرتا اور پاؤں کو طاقت دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). [سرد + پا (رک) + ف : شویہ ، شُستن ـ دھونا].

ـــــپَڑنا محاورہ.
بے رونق ہو جانا ، جوش یا سرگرمیٔ عمل باقی نہ رہنا ، جوش و اثر کا کم ہو جانا ، کم وقعت اور بے اثر ہو جانا.
تکو سرد پڑ لاج تے گرم ہو
کہ ہے پُھول تے نرم توں نرم ہو
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲۳). عکاظ وغیرہ کے میلے ... سرد پڑ گئے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۴۳).
ہماری آو گرم ایسی پڑی سرد اس کے کوچے میں
کہ اب تو ضد سے ہم بجلی کو بھی بجلی نہیں کہتے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۸). پردہ سے عورتوں کا شوق سرد پڑ جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۹۸). جب اکبر شاہ ثانی شجاع کا زمانہ آیا تو شعر و سُخن کی یہ محفلیں کچھ سرد پڑ گئیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۱۳).

ـــــپَسینَہ آنا محاورہ.
خوف یا گھبراہٹ سے سرد پڑ جانا ، کپکپی طاری ہو جانا. پانچ منٹ بعد ایک مرد کی سیڑیوں پر چڑھنے کی صدائے پا آئی جس سے زہرا کے چہرہ پر سرد پسینہ آ گیا. (۱۹۳۱ ، زہرا ، ۸۸).

ـــــپُوتو (ـــــو مع ، و لین) امث.
اسوج کے مہینے کی آخیر تاریخ جس سے موسم سرما کا آغاز خیال کیا جاتا ہے. سرد پوتو (اسوج کی اخیر تاریخ جس سے موسم سرما شروع ہوتا ہے) (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۷). [سرد + پوتو (رک)].

ـــــ(و) تَر (ـــــفت ت) صف.
زیادہ سرد ، کسی چیز کے مقابلے میں سرد ، وہ دوا یا چیز جو مزاجاً بارد نیز مرطوب ہو.
کوئی حارو یابس کوئی سرد و تر
مُلطّف مُفرّح قویّ الاثر
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۸). [سرد + و (حرفِ عطف) + تر (رک)].

ـــــتَرِین (ـــــفت ت ، ی مع) امث.
بہت زیادہ ٹھنڈا ، ٹھنڈا یخ ، سب سے زیادہ ٹھنڈا. جنوری کا مہینہ سرد ترین ہوجاتا ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۶۵). [سرد + ف : ترین ، لاحقۂ تفضیل کُل].

ـــــجِسْم (ـــــکس ج ، سکن س) امذ.
وہ ہوا جو کوسوں تک زمین کے چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے ، کوئلوں کی بھٹی کے مقابلے میں اس کرۂ ہوائی کا ٹمپریچر بہت کم ہوتا ہے. جب ہم بھٹی کو گرم جسم (Hot Body) قرار دیتے ہیں تو اس کے مقابلے میں کرۂ ہوائی کو سرد جسم (Cold Body) کہہ سکتے ہیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۶۳۶). [سرد + جسم (رک)].

ـــــجَنگ (ـــــفت ج ، غنہ) امث.
۱. **ذہنی یا دماغی لڑائی ، نظریاتی جنگ.** اس میں باقاعدہ جنگ تو کوئی نہیں ہوتی بلکہ ہم اسے «اعصابی جنگ یا سرد جنگ» کا آئینہ دار کہیں تو بجا ہو گا. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۴۲۰). ۲. **سیاسی جنگ ، زبانی جنگ ، وہ لڑائی جو بغیر اسلحہ کے لڑی جائے ، ایک دُوسرے کے خلاف پروپیگنڈہ.** ریڈیو ، معلومات اور خبریں مہیا کرنے کے علاوہ پروپیگنڈے کا بھی اہم ذریعہ ہے ، یہی وجہ ہے کہ سرد جنگ میں سب سے زیادہ اہم کردار ریڈیو ادا کرتا ہے. (۱۹۶۸ ، ابلاغِ عام ، ۸۰). [سرد + جنگ (رک)].

ـــــچِینی (ـــــی مع) امث.
(طب) **ایک قسم کی دوا جو سیاہ مرچ سے مشابہ ہوتی ہے ، مزاجاً گرم و خشک ؛ اگرچہ ہندوستان میں جزیرۂ جاوا سے لاتے ہیں مگر چین کی عُمدہ ہوتی ہے ، حَبُّ العروس ، سنبل چینی ؛ لاط : (Myrtus Pimenta)** (فرہنگِ آصفیہ). [سرد + چینی (رک)].

ـــــخانَہ (ـــــفت ن) امذ.
۱. **ٹھنڈا تہ خانہ ، مصنوعی طریقہ سے ٹھنڈا کیا ہوا کمرہ.**
جنھوں کے ہیں سکھی اس رت پیا گھر
اُنھوں کو سرد خانہ ہیں بیستر
(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۷). اس سرد خانہ کے مشرق و جنوب کی طرف دو روشن دان ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۳۳). سطح آب پر شفّاف بلورین فرش تھا جو گرم موسم

میں بھی محل کو سرد خانہ بنائے رکھتا تھا . (۱۹۰۸ ، مخزن ، جنوری ، ۵۳) . ۲. ایسا ٹھنڈا کمرہ جہاں سامان خورد و نوش ذخیرہ کیا جا سکے تا کہ موسمی اثرات سے محفوظ رہے ، کولڈاسٹوریج . سامان کو سرد خانوں میں رکھنے کے انتظام بھی کوششوں سے اور تیز کرتے ہونگے تا کہ ... ضرورت پڑنے پر تقسیم کیا جا سکے . (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۲۳۰) . ۳. مُردہ خانہ .

سرد خانے میں پڑی لاش کو پہچانے کون
اجنبی سب ہیں مجھے کوئی تو اپنا دیکھے

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۵۱) . [سرد + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت] .

---خانَہ میں ڈالْنا / رَکْھنا محاورہ .
کسی کام کو عارضی طور پر روک دینا ، مُلتوی کرنا ، کام میں دیر یا تاخیر کرنا ، اِلتوا میں ڈال دینا . اقوام مُتحدہ میں کشمیر کے مسئلے کو سرد خانے میں رکھنے کی اِبتدا یہیں سے ہو گئی . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۶۲) .

---خُون حَیوانات (---و مع ، ی لین) امذ .
(حیوانیات) سرد خُون والے ، مچھلی اور رینگنے والے کیڑے جن کے جسم کی حرارت اِردگرد کے حالات کے لحاظ سے گھٹتی بڑھتی رہتی ہے . مثلاً جب یہ پانی میں رہتے ہیں تو ان کے جسم کی حرارت پانی کی حرارت کے مُطابق ہوتی ہے اور جب یہ زمین پر آتے ہیں تو حرارت زمین کی مانند ہو جاتی ہے . سرد خون حیوانات مثلاً غوک ، مینڈک ، کچھوے وغیرہ اس سے غیر متاثر رہتے ہیں . (۱۹۳۳ ، مخزنِ عُلوم و فنون ، ۹۱) . [سرد + خون (رک) + حیوانات (رک)] .

---رُت (---ضم ر) امث .
وہ سردی کا موسم جو ۱۵ اگست سے ۱۵ اکتوبر یا اسوج اور کاتک میں رہتا ہے ، موسم خزاں ، گُلابی جاڑا .

بس آتی ہے جو کنوار کاتک میں فصل
ہوا سرد رُت نام ہندی سے نقل

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۹) . [سرد + رُت (رک)] .

---رَہْنا محاورہ .
بیکار رہنا .

صاحب بینا رہا سرد اس گُلستاں میں مُدام
ایک دو دن منہ لگ کر گل نے ساغر رکھ دیا

(۱۸۲۳ ، کُلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۲۰) .

---سَیر (--- کس س ، فت ی) صف .
مرطوب ، نرم و خنک ، ایسی زمین جس میں طبعاً نرمی و خُنکی موجود ہو ، ٹھنڈا علاقہ . ممکن ہے کہ کسی سرد سیر زمین میں گیہوں کے خوشے میں بھی سو دانے ہوں . (۱۸۶۰ ، فیضِ الکریم ، ۲۰۵) . جغرافیہ نویس ، فارس اور کرمان میں علیحدہ علیحدہ ایک جنوبی گرم منطقہ (جُروم ، گرم سیر) اور ایک شمالی سرد منطقہ (سُرُور ، سرد سیر) بتاتے ہیں . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۰) . [سرد + سیر (رک)] .

---شاوَرباتھ (---فت و) امذ .
(طب) علاج کے طور پر ٹھنڈے پانی کے فوارے سے نہلانے کا طریقہ اگر مریض متحمل ہوسکے تو سرد شاورباتھ اکثر مفید ہوتا ہے . (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۳۵۳) [سرد + Shower Bath] .

---کار مَشِین (---فت م ، ی مع) امذ .
مصنوعی ٹھنڈک پیدا کرنے کی مشین ، ریفریجریٹر . گھروں میں خورا ک وغیرہ کی اشیا کو محفوظ رکھنے کے لیے جو سردکار مشین مُستعمل ہے ریفریجریٹر کہلاتی ہے . (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۵۳۷) . [سرد + کار (رک) + مشین (رک)] .

---کاری امث .
سردکار مشین سے مصنوعی ٹھنڈک پیدا کرنا . مصنوعی ٹھنڈک پیدا کرنے کو سردکاری کہتے ہیں . (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۵۳۷) . [سرد + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

---کامی امث .
(طب و نفسیات) جنسی کمزوری ، جذبۂ شہوانی کی کمی . جس طرح سردکاری ہمیشہ ہارمونوں کی کمی کے باعث نہیں ہوتی اسی طرح عورتوں میں معیار سے بڑھ کر جنسی خواہش ... ہارمونوں کے بہت زیادہ افراز کا نتیجہ نہیں ہوتی . (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۳۱) . [سرد + کام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

---کَرْنا محاورہ .
۱. غُصّہ فرو کرنا (فرہنگِ آصفیہ) . ۲. خوف زدہ یا دم بخود کر دینا .

باتیں ہیں تری برق جہندہ سے زیادہ
تو جس پہ ہوا گرم سخن ، اس کو کیا سرد

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۱۴۳) . ۳. رونق یا مقبولیت وغیرہ کو کم کر دینا (عموماً بازار کے ساتھ مُستعمل) .

بازار سرد سارا حسینوں کا کر دیا
تیرے حضور سنگو صنم میں شرر نہیں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۰۷) . ۴. مار ڈالنا . ابو جعفر کو سرد کر کے اپنے موزے میں سے ایک ریشم کی ڈوری نکالی . (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۳۲) . ۵. بُجھا دینا (آگ یا چراغ وغیرہ کے لیے مُستعمل) .

شبنم سے بھر گیا جو ہر اک پُھول کا دماغ
ٹھنڈی ہوا نے سرد کیے تاروں کے چراغ

(۱۹۰۰ ، باقر لکھنوی ، د ، ۳) . ۶. سیراب کرنا ، پانی پلانا . بہترین تصدقات سرد کرنا ہے اس جگر کا جو بسبب شدتِ تشنگی کے گرم ہوا ہو . (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۳۱) .

---کُنْ آلَہ (---ضم ک ، سک ن ، مد ا ، فت ل) امذ .
ایک برقی مشین جو کمرے وغیرہ کو ٹھنڈا یا گرم رکھنے کے لیے ہوا کے دَرجۂ حرارت اور نمی کو حسبِ خواہش کم یا زیادہ کر دیتی ہے ، ایرکنڈیشنر ، ہوا سدھار آلہ . سرد کن آلے میں جو کمرے کی کسی بیرونی دیوار میں نصب ہوتا ہے ایک پنکھا بیرونی ہوا کو اندر کھینچتا ہے . (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۳۰۱) . [سرد + ف : کن ، کردن = کرنا + آلہ (رک)] .

---کُن لَچّھا (---ضم کُ ، سک ن ، فت ل ، شد چھ) امذ.
(برقیات) ایرکنڈیشنر میں لگا ہوا ایک لچّھا جو اپنی ٹھنڈک ریفریجریٹر مشین سے حاصل کرتا ہے اور اسے کمرے کی ہوا کو پہنچاتا ہے اس سے موسمِ گرما میں کام لیا جاتا ہے۔ جب کمرے کی ہوا کے ٹمپریچر کو نیچا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ، کمپریسر ، سرد کن لچّھا اپنی ٹھنڈک ایک ریفریجریٹر مشین ... سے حاصل کرتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۳۰۱)۔ [سرد کُن + لچّھا (رک)]۔

---گو (---و مع) امذ.
(مجازاً) بیوقوف ، کم گفتار. آج یہ سرد گو بہت گرم جوشی کرتی ہے یہ حالِ کیف و کم کیونکر دریافت ہو نشۂ بادۂ محبت سے سرمست پاتا ہوں۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۹ : ۳۱۲)۔ [سرد + ف : گو ، گفتن - کہنا]۔

---مِزاج (--- کس م) صف.
۱. ٹھنڈے مزاج والا ، حد درجہ نرم خو ، بارد سرشت جس سے جوش اور اشتعال نہ پیدا ہو۔

یجا (بیجا) تجھ سا بھی دیکھا نہ کوئی سرد مزاج
تیغ قبضے میں ہے اور قوم کی آتی نہیں لاج
(۱۸۹۳ ، سجاد رائے پوری ، د (ق) ، ۱۱)۔

اس قدر سرد مزاج اور پھر اس پر تبرید
خوف یہ ہے کہ پہونچ جائے نہ فالج کا اثر
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۲۷)۔ **۲. مردہ دل ، افسردہ خاطر ، سست ؛ نیز بے مروت** (فرہنگِ آصفیہ)۔ [سرد + مزاج (رک)]۔

---مِزاجی (--- کس م) امث.
بے حسی ، لاتعلقی ، مُردہ دلی ، افسردگی۔ افسوس ہے کہ تمہاری سرد مزاجی کسی کو پاس نہیں پھٹکنے دیتی۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۵۹۳)۔ عربوں پر کچھ گزر جائے یا کالے افریقیوں پر یا پیلے ایشیائیوں پر اس وقت انگریز اپنی سرد مزاجی اور وضعداری کا کنٹوپ پہنے رہتا ہے۔ (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۳۳۴)۔ [سرد + مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---مِہر (--- کس مع م ، سک ہ) صف.
بے مروت ، بے وفا ، بے رحم ، ظالم۔

دیکھ بُلبل کوں خموش اور باغباں کو سرد مہر
گُل نے اپنا حیف سیں آخر کیا جامہ قبائے
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۶)۔

صبح اس سرد مہر کے آگے
قرصِ خورشید ہو گیا کافور
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۵)۔ غور کر کے دیکھیے تو سرد مہر زمانہ کتنوں کو بنا کے بیٹھا ہے۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۳۲)۔ وہ ہمیشہ سے کچھ عجیب سا کچھ سرد مہر سا ، کچھ خود غرض سا ہے۔ (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۳۲)۔ [سرد + مہر (رک)]۔

---مِہری (--- کس مع م ، سک ہ) امث.
بے رُخی ، بے مروتی ، سنگدلی۔

ڈرتا ہوں جب سوں تیری دیکھی ہے سرد مہری
نالے کوں میرے دل کے جو بیٹھ ٹھہری ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۱)۔

عالم کی سرد مہری اس میں سما گئی ہے
ہے ان دنوں یہ سینہ اک برف کا ڈھیرا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۷)۔ اگر حضور سرد مہری سے پیش آئیں گے تو اس کی جانِ ناتواں پر بڑا ستم ڈھائیں گے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳۴)۔ لیکن وہ اس قدر سرد مہری سے پیش آیا کہ میں حیران رہ گیا۔ (۱۹۸۷ ، مدّوجزر ، ۱۵۶)۔ [سرد + مہر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---نُطُول (---فت ن ، و مع) امذ.
(طب) سرد پانی پچکاری میں ڈال کر بدن کے کسی حصہ پر زور سے ڈالنا جس سے مریض کو سکون ملتا ہے، سرد پانی سے دھارنے کا علاج۔ سرد نطول (Cold Douche) اس میں پانی کی ایک واحد دھار بدن کے کسی حصہ پر زور سے ڈالی جاتی ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳)۔ [سرد + نطول (رک)]۔

---نُور (---و مع) امذ.
(سائنس) فاسفوریت ، ایسی روشنی یا شعاع جو پتھر اور دوسری اشیا میں اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اس پر شعاع ریزی کی جاتی ہے۔ دھاتوں اور پتھروں سے نکلتا ہوا سرد نور جیسے فاسفوریت کہتے ہیں ہماری روزمرّہ زندگی کا اہم جز ہے۔ (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے ، ۱۲۱)۔ [سرد + نور (رک)]۔

---و تَر چادَر کا لَف امذ.
(طب) مریض کا بُخار اور ہذیان کم کرنے کا ایک علاج جس میں دو کمبل بچھا دیے جاتے ہیں اور تکیہ کو ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ ایک چادر کو تر کر کے اُن کے اُوپر بچھا دیا جاتا ہے۔ مریض کے کپڑے اُتار کر چادر پر چت لٹا دیا جاتا ہے۔ اس کو چادر اور کمبلوں میں مضبوطی سے لپیٹ دیا جاتا ہے۔ مُنھ کُھلا رکھا جاتا ہے تھوڑی دیر سردی محسوس ہو کر مریض کو ایک خوشگوار گرمی محسوس ہونے لگتی ہے جس کے بعد افراط سے پسینہ آتا ہے اس سے تپش ، ہذیان اور چڑچڑاپن کم ہو جاتا ہے (ماخوذ : علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳)۔

---و گَرْم (---و مع ، فت گ ، سک ر) امذ.
راحت اور تکلیف ، نشیب و فراز ، نرم و گرم ، اُونچ نیچ۔ سرد و گرم زمانہ سے دل اور گوش اور چشم کو آشنا بنائیں۔ (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۳)۔ زمانے کے سرد و گرم سے متاثر ہونا اک قدرتی امر ہے۔ (۱۹۳۳ ، ترانۂ یاس ، ۲)۔ نیاز صاحب کا ادب گزشتہ نصف صدی سے خانہ نشین ہونے کی جگہ زندگی کے ہر سرد و گرم میں حصّہ لیتا رہا ہے۔ (۱۹۶۳ ، نیم رُخ ، ۶۱)۔ [سرد + و (حرفِ عطف) + گرم (رک)]۔

---و گَرْمِ جَہاں (---و مع ، فت گ ، سک ر ، کس م ، فت ج) امذ.
زمانے کی اُونچ نیچ ، نشیب و فراز ، انقلابِ زمانہ۔

فلک نے ہم کو دِکھایا یہ سرد و گرم جہاں
کہ آئے قطرے کی صورت گئے شرر کی طرح
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۱)۔ [سرد و گرم + جہاں]۔

ـــــو گَرم چَشیدَہ (ـــــو مج ، فت گ ، سک ر ، فت چ ، ی مع ، فت د) صف۔
جہاں دیدہ ، تجربہ کار ، دُنیا کے نشیب و فراز سے واقف ، حالات و واقعات کے تغیر و تبدل سے آگاہ۔ قواعد داں و سرد و گرم چشیدہ انگریزی افواج سے دشمنوں کے مقابلہ کا کام لیا جاوے (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۹۷)۔ میر کو خدائے سُخن اسی لیے کہا جا سکتا ہے کہ وہ عشق اور اس کے حوالے سے زمانہ کے سب سرد و گرم چشیدہ ہیں۔ (۱۹۷۳ ، اثبات و نفی ، ۱۳۶)۔ [سرد و گرم + ف : چشیدہ ، چشیدَن ـ چکھنا]۔

ـــــہو جانا / ہونا محاورہ۔
۱. ٹھنڈا ہو جانا ، گرمی باقی نہ رہنا۔
پتّا تھا تو زرد ہو گیا تھا
پانی تھا تو سرد ہو گیا تھا
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۳)۔ **۲. افسردہ ہونا ، غمگین ہونا۔**
ہم جانتے تھے خُوباں گرمی کریں گے ہم سے
دل سرد ہو گیا ہے جب سے پڑا ہے پالا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷)۔ اس جواب کو سُن کر نہایت سرد ہوا ... پھر کیف صبر کر کے اپنے حال کو خدا کی مرضی پر چھوڑا۔ (۱۸۸۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱۱۰)۔ **۳. (اُ) سہم جانا ، ڈر جانا۔** نصوح یوں ہی دل کا کَچّا تھا ، جب اس نے اوّل اوّل بیٹے کی گرم بازاری سُنی ، سرد ہو گیا۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۲)۔ مُجھے بہت زور سے لعن طعن کی تو میں سرد ہو گیا۔ (۱۹۵۵ ، منٹو ، سر کنڈوں کے پیچھے ، ۱۵)۔ **(اُا) دم بخود ، ہکّا بکّا یا بے حس و حرکت ہو جانا۔** محمد کامل کی ماں یہ سُن کر سرد ہو گئی۔ (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۳۱)۔ اخیر میں میری غزل پڑھی گئی سب سرد ہو گئے۔ (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۲۹۱)۔ **۴. مر جانا ، جان باقی نہ رہنا۔** اے دادا یہ تو سرد ہو گیا دادا نے جو ہاتھ پکڑ کے دیکھے تو واقعی مر گیا۔ (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۱۱۵۲)۔ «میں توبہ کرتا ہوں» یہ کلمے کہے اور سرد ہو گیا۔ (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۵۱)۔ **۵. بے رونق ہو جانا ؛ مدھم ہو جانا ، ماند پڑ جانا** (فرہنگِ آصفیہ)۔

سَرْدا (فت س ، سک ر) امذ۔
خربوزے کی طرح کا اور اُس سے کُچھ بڑا اور کُھردرے چھلکے کا ایک پھل جس کا گُودا خربوزے سے قدرے سخت ہوتا ہے۔
سردا ہوا میوے کا سب کیں سب جتیاں میں سنگرے کیوں
ساقی بغیر میوے کا سب ہونیگا تو سروا کیا کروں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۱)۔ ککڑیا تربوز ساون میں بویا جاتا ... تربوز کو سردا و کبیلہ کہتے ہیں۔ (۱۸۳۸ ، کھیت کرم ، ۱۱)۔ سردا اس میں غذائیت بہت کم ہوتی ہے ، ویسے دل کو قوت دیتا ہے ، قبض کشا ہے۔ (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۶۶)۔ [سردہ (رک) کا مُتبادل املا]۔

سَرْداب (فت س ، سک ر) امذ۔
۱. وہ جگہ جہاں ٹھنڈا پانی یا برف رکھی جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ **۲. گرمی میں زیرِ زمین ٹھنڈک کے لیے بیٹھنے اُٹھنے کی جگہ ، تہ خانہ ؛ غُورِ بصورت غار یا کھوہ۔**
مخمور چشموں کی تبرید کرنے کوں شبنم ہے سرداب شوروں کی مانند روپے کے تھالے سفیدی ہے نرگس کی زردی کے کٹوروں کی مانند (۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۲)۔ اس پہاڑ میں اکثر غار اور گڑھے اور سرداب ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۳۰)۔ سرداب گرمی سے بچنے کے لیے اچھی جگہ ہے۔ (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۸۷)۔ [سرد + آب (رک)]۔

ـــــخانَہ (ـــــفت ن) امذ۔
رک : سردابہ۔ سرداب خانے میں بخت نصر کے وقت توریت کو جو دفن کیا تھا ، عزیز کے سوا کسی کو معلوم نہ تھا۔ (۱۸۶۰ ، فیضِ الکریم ، ۲۰۳)۔ [سرداب + خانہ (رک)]۔

سَرْدابَہ (ـــــفت س ، سک ر ، فت ب) امذ۔
۱. قبر جو پہلے سے کھود کر پاٹ دیتے ہیں۔ جب راجا اس دیار کا مرتا ہے ... لباس و طعام بھی اس کے ساتھ سردابے میں دفن کر دیتے ہیں۔ (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۵۹)۔ اس سردابے میں جو اپنے آپ بنایا تھا مدفون ہوئے۔ (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۵۷۳)۔ میرے حافظ نے کہا یہاں یقین کا ایک سردابہ ہے چلو وہاں دھو ڈالو۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۱۳)۔ دو بہت بڑی فنّی خصوصیات یعنی زیرِ زمین اصل قبر کا سردابہ اور بلب نما دوہرا گُنبدان میں یکساں نظر آئیں گی۔ (۱۹۶۳ ، تاج محل ، ۲۳)۔ **۲. حضوری کھوہ یا غار جو سبب سے آراستہ ہو ؛ بھونرا ؛ دوست** (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [سرد + آب + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

سَرْدان (فت س ، سک ر) امذ۔
دہلی کے مُسلمانوں کی ایک رسم ، اس کے متعلق عورتوں کا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے دانت نکلتے وقت بچے کو سلیہ دست نہیں آتے۔ پھر اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پلنگ خواہ چارپائی کی ادوان نکال دیتے ہیں ، پھر ایک ماں اور ایک بیٹی دو عورتوں میں سے ایک پلنگ کے اوپر کی طرف اور دوسری پائنتی کے نیچے آ جاتی ہے۔ اوپر والی عورت بچے کو ادوان کی جگہ سے نکال کر نیچے والی عورت کو دیتی ہے ، سات مرتبہ یہی عمل کرتی ہے۔ سردان کہو خواہ شہر دان عورتوں نے دستوں کے اس مرض کا نام رکھ چھوڑا ہے۔ (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سیّد احمد ، ۲۷)۔ سردان کی رسم بچہ کو دست لگ جائیں تو بغیر ادوان کی چارپائی کے نیچے سے اسے سات بار نکالا جاتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ اپریل ، ۳)۔ [مقامی]۔

سَرْدانا (فت س ، سک ر) ف ل۔
۱. ٹھنڈا پڑنا ، سرد ہو جانا۔ «سرد» سے «سردانا» ہے اور «سردی» سے «سردیانا»۔ (۱۹۲۶ ، اُردو نامہ ، کراچی ، شمارہ ۴۴ : ۲۲)۔ **۲. نامرد ہونا ؛ سست ہو جانا ، ضعف الباہ ہو جانا** (فرہنگِ آصفیہ)۔ [سرد + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

سَرْداوا (فت س ، سک ر) امذ ؛ مہ سرداوہ.
سردابہ ، پہلے سے قبر کھود کر پاٹ دینا . بعض بندگانِ خُدا ایسے بھی ہیں کہ پچاس روپیہ جُرمانہ دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اپنے مُردے کے لیے میونسپل کمیٹی سے اپنی مرضی کے مطابق سرداوہ خریدا کسی گور فروش سے نہیں خریدا . (۱۹۰۷ ، مخزن ، مئی ، ۳۳). ایک افواہ یہ بھی ہے کہ قدم شریف میں سرداوا لیتی تھیں. (۱۹۲۳ ، سرابِ عیش ، ۳۹). [سردابہ (رک) کا عرف].

سَرْدائی (فت س ، سک ر) امث.
(طب) وہ دوا جو گرمی کے اثر کو دُور کرنے کے لیے پی جائے ؛ تبرید. جیٹھ ، ہاڑ اور ساون تین مہینے سردائی ، ٹھنڈائی وغیرہ رگڑ کر پلاتی تھی.(۱۹۳۳ ، دانہ و دام ، ۱۷۲). مالش میں اپنی گرمی اس تک مُنتقل کرنے کے سِلسلے میں اسے ٹھنڈائی سردائی وغیرہ پلاتی رہتی تھی. (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۷۵). [سرد + آئی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرْدَہ (فت س ، سک ر ، فت د) امذ.
۱. **رک : سردا.** پہاڑوں کی وادیوں میں طرح طرح کے میوے جیسے سردہ ، شفتالو ، انار وغیرہ کی کاشت ہوتی ہے.(۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۵). ۲. **شراب کا پیالہ ؛ شرابیوں کا صدر ؛ کوئی پھل جو جلدی پکے** (علمی اردو لغت). [ف].

سَرْدَئی (فت س ، سک ر ، فت د) صف.
۱. **سبزی مائل زرد رنگ کا.**

سبزہ زارِ حُسن کی کیونکر نہ ہو دُگنی بہار
جب دوشالہ سردہ (سردئی) اوڑھے وہ یارِ سبز رنگ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۹). یہ سردئی چادرہ پٹاخے کی گوٹ کا ، اور لال روسی مخمل کی کمری کا خاصہ جوڑ ہے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۵۳). الماری کا ایک اور خانہ کھولا تو سردئی رنگ کا ایک ریشمی دوپٹا نظر پڑا. (۱۹۵۸ ، پطرس ، مضامین ، ۶۳). ۲. **ٹھنڈا مشروب ، سردائی.** رس ، شربت اور سردئی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۰). [سردا (بحذف ا) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

سَرْدَہی (فت س ، سک ر ، فت د) امذ.
(کاشتکاری) کانّو کے مکھیا یا زمیں دار کا حق جو فصل پر مقررہ جنس یا رقم کی صورت میں نذرانہ کے طور پر دیا جائے (ا پ و ، ۱ : ۷۶). [سر + دہ ، دیہہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبتی].

سَرْدی (فت س ، سک ر) امث.
۱. **ٹھنڈک ، خُنکی ، برودت.**

پی کچھ اتھی ہو دو آگی کی آنچ
کہ تکیا اتھا یخ کی سردی سوں بانچ

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۱).

گرم دم سیں دنیا میں گرمی کی رُت
دمِ سرد سیں ہوئے سردی جوات

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۲۸).

دھوتا تھا دل کے داغ چمن لالہ زار کا
سردی جگر کو دیتا تھا سبزہ کچھار کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۶). ۲. **جاڑے کا موسم ، ٹھنڈک کی فصل.** سردی ہور گرمی ہور مینہ ہور آسمان ہور پتی سوں بھی محبت رکھنا. (۱۶۰۳ ، تمہیداتِ ہمدانی ، ۲۰۷).

لباسِ شال و زربفت اہلِ دولت کو مبارک ہو
غریبوں کی بھی کٹ جائے گی سردی ایک چادر سے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۷۹). سردیوں میں گرمیوں میں صبح کی ٹھنڈی ہوا میں ... ہمارے بدن کی حرارت ، صحت کی حالت میں تقریباً یکساں رہتی ہے. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اُصول علاج ، ۱۵). شام ہی سے سردی تھی. (۱۹۷۸ ، کلیاں ، ۲۵). ۳. **زکام ، نزلہ ، ہوا لگ جانے کی کیفیت.**

اگر قدرے بتانے میں ہو زردی
تو یہ جانے یہ بادی سے ہے سردی

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۰). ۴. **لرزہ اور کپکپی (جو بُخار کے ساتھ ہوتا ہے).**

کانپا جو کئی بار وہ مولا کا فدائی
ثابت ہوا بیٹے پہ کہ سردی سے تپ آئی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱). بعض بخاروں میں سردی اور لرزہ تکلیف دہ طور پر شدید اور دیرپا ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اُصول علاج ، ۱۳۷). ۵. **کُھلے اور صاف دل سے نہ ملنا ، نرم برتاؤ ، بے حسی یا بے مہری کی کیفیت.**

وو گرمی کرے توں سوں سردی سوں ٹال
وو سردی کرے توں تو گرمی سو چال

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۱).

سردی جو کم کرو گی بڑھے گا سوا عتاب
محشر تلک نہ جائے گا خورشید کا عتاب

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۵۰). ۶. **(تصوف) راحت طلبی** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۳۳). [سرد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اُتَرْنا محاورہ.
جسم میں لرزہ کی کیفیت ہونا ، بدن میں سردی کا اُترنا ، سردی کا بدن پر اثر ہونا. میرے رگ و پے میں سردی سی اُترتی چلی گئی. (۱۹۳۴ ، سرگزشتِ عروس ، ۱۳۷).

---بَیٹھ جانا محاورہ.
خوشی سے کپکپی چھوٹ جانا. ان کی مسرت سے بدن میں ایک سردی سی بیٹھ گئی. (۱۹۳۴ ، سرگزشتِ عروس ، ۹۷).

---چَڑْھنا محاورہ.
لرزے کے ساتھ بخار آنا. راستے بھر کبھی والیا کو سردی چڑھتی اور کبھی گرم گرم پسینے چھوٹنے لگتے . (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۶۲۸).

---چَمَکْنا محاورہ.
ٹھنڈک بڑھ جانا. شب کو کسی قدر بارش ہوتی تھی اس سبب سے سردی اور بھی چمک گئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۴).

---سَتائے گی تو گُدڑی یاد آئے گی کہاوت.
تکلیف میں ایسی چیز کی قدر ہونا جو پہلے بے فائدہ معلوم دیتی ہو. لہذا یہ امید بھی بےکار ہے کہ سردی ستائے گی تو گدڑی یاد آئے گی. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۱ ، ۳۹ : ۶).

---قَرارْبَرْتَن (---فت ق ، سک ر ، فت ب ، سک ر ، فت ت) امذ.
(سائنس) وہ برتن جس کے اندر حرارت ایک خاص نیچے درجے پر برقرار رہے ، Cayostat ، تبرید نما ، برف برقرار. جس کے اندر ٹمپریچر ایک خاص نیچے درجے پر برقرار رہے اس برتن کو سردی قرار برتن یا کرائی اوسٹیٹ کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۵۳۳).
[سردی + قرار (رک) + برتن (رک)].

---کا مارا بَنْیے/بَنْہْتا ہے آنّ کا مارا نہ بَنْہے نہیں بَنْہْتا کہاوت.
چاہے کپڑا نہ ہو مگر پیٹ کو روٹی ضرور چاہیے ، سردی کا مارا بچ جاتا ہے فاقوں کا مارا نہیں بچتا (نجم الامثال ؛ علمی اردو لغت).

---کا مَوْسَم امذ.
جاڑے کی رُت. اسی طرح نصف کُرّۂ شمالی میں جب سردی کا موسم ہوتا ہے تو نصف کُرّۂ جنوبی میں گرمی ہوتی ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۳).

---کھانا محاورہ.
جاڑے کی کیفیت برداشت کرنا ، جاڑے یا ٹھنڈک سے جسم کا متاثر ہونا ، سردی کا احساس ہونا. شاموں شام سر دھویا ، سردی کھائی ، زکام ہوا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳). خود سردی کھاتے ہیں مگر ان کے اوڑھنے بچھانے کا انتظام ضرور کرتے ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۷۳).

---گَرْمی (---فت گ ، سک ر) امث.
ہر قسم کے تلخ و شیریں تجربات ، رنج و خوشی ، نشیب و فراز.

لگ جاتی ہے جس دل کو کسی کام کی دُھن
ہر قسم کی جھیلتا ہے سردی گرمی

(۱۸۹۳ ، سجاد رائے پوری (ق) ، ۱). [سردی + گرمی (رک)].

---گَرْمی سے بَچانا محاورہ.
گرم و سرد موسم یا ہوا یا سکڑ سے محفوظ رکھنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---مارْنا محاورہ.
ٹھنڈک ختم کر دینا. ان تمام صورتوں میں ٹھنڈا پانی پلانا مُضر ہوگا اور بجائے اسکے ٹھنڈے پانی کی سردی مار کر پلانا سود مند ثابت ہوگا. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۱۰۰).

---مان جانا محاورہ.
سردی سے متاثر ہونا ، سردی کا احساس کرنا (مہذب اللغات).

---مَرْنا محاورہ.
جاڑا کھانا ، جاڑے کی تکلیف میں بسر کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---ہونا محاورہ.
زُکام ہونا ، ہوا لگ جانا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

سَرْدِیانا (فت س ، سک ر ، کس د) ف ل.
۱. ٹھنڈک یا رطوبت سے متاثر ہونا ؛ (مجازاً) مُضمحل ہو جانا ، سست پڑ جانا. سرد سے سردانا اور سردی سے سردیانا یعنی سردی کہا جانا جیسے بازی سردیاگئی. (۱۹۲۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۲۳). [سردی + انا ، لاحقۂ مصدر].

سَرْدیس پانْڈِیَہ (فت س ، سک ر ، ی مج ، غنہ ، کس ڈ ، فت ی) امذ.
(کاشتکاری) دیہات میں زمیندار کا ایک عہدہ. زمینداروں کی اصطلاح دیس مکھ ، دیس پانڈیہ ، سردیس مکھ ، سردیس پانڈیہ کے لیے مخصوص ہے. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۴۱). [سر ؛ سری (رک) کا مخفف) + دیس (رک) + پانڈیہ (پانڈے (رک) سے)].

سَرْدیس مُکھ (فت س ، سک ر ، ی مج ، ضم م ، سک کھ) امذ.
(کاشتکاری) سردیش مکھی کا عہدہ راجہ تا کیشور سردیس مکھ اور سرکار مصطفیٰ نگر وغیرہ نے حاضر ہو کر کچھ ... نذر گزرانی. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۲۱). [سردیش مکھ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرْدیشْمُکھی (فت س ، سک ر ، ی مج ، سک ش ، ضم م) امث.
(کاشتکاری) گانو کے سرگروہ کا حق وصول مالگزاری یا حق اجارہ داری وصولی لگان (ا پ و ، ۶ : ۷۶). [س : شردھا (رک) + دیش = آقا ، مکھ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِرْدھا (کس فت ، شد دھ بفت) امذ ؛ سردا.
عبادت ، پوجا ، پرستش ؛ احترام ؛ بھروسہ ، اعتبار ، یقین ؛ کسی چیز کی طرف رجحان یا میلان ، شوق ، آرزو ، مقدور. جو کچھ سردھا ہو وہ میرے حوالے کرو ، میں اس کی جیب کر دوں گا مگر جب کا خرچ الگ پڑے گا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۶۴). [پ : श्रद्धा ؛ س : सरधा].

سَرَس (۱) (فت س ، ر) امذ.
پانی ، جل ، آب ، پانی کا تالاب ، جھیل ، پانی جس میں کنول اُگے ہوں ؛ گفتگو ، بات چیت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सरस].

سَرَس (۲) (فت س ، ر) صف (قدیم).
۱. جو تعداد یا مقدار میں کثیر ہو ، زیادہ ، بہت. خدا تحقیق ہے ، اتنا جاننا تو بہوت سرس. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸).

میری بی عمرات سرس ہے
دو چار کم ایک سو برس ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۳).

سبھوں میں جو تھے قاز و سارس سرس
ہوئے صید یوں جن پہ آیا ترس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۱). افیون اتنی سرس نہیں دینا کہ بچا سُن ہو جائے. (۱۸۸۶ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۸۳). ۲. بہتر ، بہترین ، اعلیٰ ، بڑھ کر.

کوئی باغ نہیں دنیا منے تجھ موں کے گلشن سوں سرس
کوئی پھل دسا نیں باغ میں تیرے یہ جوبن سوں سرس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۰).

بک بک دل میں مرے آیا ہوس
کہ شہنشاہی سوں جنت ہے سرس
(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۶۷). ۲. نفیس ، سلیس ، نیا ، تازہ.
کہا ہے توں ہو شعر اپنا سرس
کہ پڑنے کوں عالم کرے سب ہوس
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۷). جولاہا بولا کہ چودھری جُوتی تمہاری سرس ، اور تیاں بھی جیسا تم چاہتے ہو موجود . (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۳۶). [س : श्रेयसे].

سَرَس (۳) (فت س ، ر) صف.
۱. **رسیلا ، رسدار ، رس والا ، شیریں ، مطبوع و مرغوب ، اچّھا.**
سیج ہر کنکر کا کیا ترت مول
سرس ہوز ترس رنگ لہو رُوپ کپھول
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۳۹). پھوڑے کو کھوڑے سے سرس تم جانو. (۱۸۹۲) ، نگو غفلت ، ۶۵). ۲. **طالب ، عاشق ، خواہشمند.**
کرے قوت بُھوک پیاس کا ہو سرس
اپس چک کوں معشوق کا رنگ رس
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۵۶). ۳. **تر ، بھیگا ہوا.**
ایک ہر ایک گھٹا دل سے سرس آتی ہے
ہر برس جا کے ترے گھر میں برس آتی ہے
(۱۷۳۰ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۵۶). [س : سرس = س + رس सरस].

سَرِس (فت س ، کس ر) صف (قدیم).
برابر ، ایک سا ، مُشابہ ، مانند ، ملتا جُلتا.
کتے سنگار سولہ سو شیشے سو لاکھ ہوئیں تو
سرس ہے سیے سوں سیتا سو سولا سال والی کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰).
اگر توں سوال اس کرے روز دس
جواباں تجے دیویگا سب سرس
(۱۷۳۶ ، قِصّۂ فغفور چین ، ۵۱). [س : سَدرِش सदृश].

سِرَس (کس س ، فت ر) امذ.
سر ، کھوپڑی (ہلبش). [پ : سرسی श्रेयसे].

سِرَس (کس س ، ر نیز فت) امذ.
(نباتیات) ایک بڑے سبز رُوئیں کے زردی مائل اور خوشبودار پُھول اور لمبی تیز چپٹی پھلیوں کا درخت جنس کیکر ، نیز اس کا پُھول ؛ اقاقیا ، لاط : Acaciaormimosa. پھلیوں میں پانی بھر کر اور سرس کی پتی رکھ کر دُور دُور لے جاتے ہیں. (۱۸۳۶ ، آثارالصنادید ، ۳۲). برما کے سدابہار جنگلات ... میں سب سے بڑے درخت جو بالعموم خزاں پذیر ہوتے ہیں ... جنس سرس کو مشتمل ہیں . (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۱۰). اس کے کنارے پر فراش اور سرس کے گھنے درخت تھے جو بلندی پر دور تک پھیلے ہوئے تھے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۰). [پ : سرِس सिरहिं].

سُرَس (۱) (ضم س ، فت ر) صف.
مزیدار ، میٹھا ، اچھی آمیزش والا ، رس دار (پلیٹس). [س : सरस].

سُرَس (۲) (ضم س ، فت ر) امذ.
نیچہ کی نے اور نلی کو اندر سے صاف کرنے کا آردار گز یا کانٹے دار سلاخ جس سے نے کے اندر کی میل وغیرہ کُھرچی جا سکے یا سوراخ کیا جا سکے ، سرکا ، سوجا (ا پ و ، ۲ : ۱۰۰). [رک : سرسا].

سِرْسا (کس س ، سک ر) امذ.
درختِ سِرِس ، لاط : Acacia Sirsa.
پلک آنکھوں سے سِرسا رو کتی ہے
پکارے مور کوئیل کُوکتی ہے
(۱۷۶۱ ، چمنستانِ شعرا (ساقی) ، ۲۱۸). [رک : سِرِس].

سُرْسا (ضم س ، سک ر) امذ.
(گاڑی بان) بغیر بُہلی کی یعنی وہ موٹی کیل جس میں دونوں طرف نکیلے سرے ہوں ، گاڑی کی وہ کیل جس کا ایک سِرا گاڑی کی بِھڑ میں ٹھکا ہوتا ہے اور باہر نکلا ہو دُوسرا سِرا سنڈ یعنی بغیر بُہلی کا ہوتا ہے جس میں پہیے کی روک کے ڈنڈے کا کُندا پھنسا دیا جاتا ہے (ا پ و ، ۵ : ۱۳۳). [س : شُول + سا (رک)].

سَرْسام (فت س ، سک ر) امذ.
(طب) ورم دماغ کا مرض جس میں شدت کا بُخار ہوتا ہے اور مریض واہی تباہی بکنے لگتا ہے ، اس مرض میں دماغ کے ایک یا دونوں پردوں یا صرف جوہر دماغ میں ورم ہو جاتا ہے. بُخار ، سودبہر ، ہیضہ ، سرسام ... غرض اقسام اقسام کی بیماریاں ان کو عارض ہوتی ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱۱۵). سرسام کی خطرناک حالت میں ... یہ نسخہ زود اثر ثابت ہو گا. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۰). فریادی نے مُجھ سے کہا کہ اس کے بیٹے پر سرسام کی بیماری کا حملہ ہوا ہے اور وہ اس کو صدر ہسپتال میں داخلے کے لیے لے گیا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۸۹). [سر + سام = ورم].

ـــــ ہو کر رہ جانا محاورہ.
دماغی طور پر معطّل ہو جانا ، ذہنی طور پر مفلوج ہو جانا. تعلیمی مشاغل سے فارغ ہو کر گھر کی چاردیواری میں سرسام ہو کر رہ جاتی ہے. (۱۹۸۲ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۲۰۹).

سَرْسامی (فت س ، سک ر) صف.
۱. **سرسام سے تعلق رکھنے والا ، جو سرسام میں مُبتلا ہو.** سرسامی اثر دور کرنے کے واسطے میں ابلیا نے مرغ سر سے بندھوایا تھا. (۱۹۱۱ ، مقالات شروانی ، ۱۳۸). وہ سرسامی کیفیت کی وجہ سے بول نہیں سکتی تھی. (۱۹۲۱ ، اودھ ، ۱۷). ۲. **(کنایۃً) ذہنی کشمکش کا ، اتار چڑھاؤ والا ، جنونی.** دوسرے ملکوں میں بھی ادب کچھ ایسی ہی سرسامی منزل سے گزر رہا ہے. (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۲۲۲). [سرسام + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَرْسانا (فت س ، سک ر) ف ل.
رونق آنا ، جان پڑنا ، کھیتی وغیرہ میں تازگی آنا (فرہنگ آصفیہ). [سرس = رس والا + انا ، لاحقۂ مصدر].

سَرسانگ (فت س ، سک ر ، غنہ) امذ.
(جرسی) ڈیڑھ آنہ (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ششم ، ۵۲)۔ [مقامی]۔

سَرسائی (فت س ، سک ر) امث.
۱. **افراط ، کثرت ، بہتات.**

نہ بڑھتے ہی ہوئی پھر تو جنوں کی اور سرسائی
عجب دیوانہ پن کی آ کے موج آنکھوں سے لہرائی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۴۷)۔

یہ اک میدان تھا سنسان وحشت جس پہ تھی چھائی
نہ سایہ تھا درختوں کا نہ یہ پانی کی سرسائی

(۱۹۰۱ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۱ : ۳۰۹)۔ ۲. (کنایۃً) **خوبی ، صفائی ، برتری ، فوقیت ، غلبہ.**

بوالہوس آ کے سب سجود ہوئے
دیکھ عاشق کے غم کی سرسائی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۸)۔

کہہ غزل ایک اور اے رنگیں اسی انداز کی
تا کسی شاعر کی تیرے آگے سرسائی نہ ہو

(۱۸۰۵ ، دیوانِ پختہ ، ۱۰۳)۔ ۳. **تری ، نمی ، سیل ، رطوبت ؛ (پیمائش) ساڑھے چار فٹ مربع مقدار** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔
[سرس + ائی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---- کَرنا محاورہ.
غالب آنا ، غلبہ پانا. استجواز کے معنی استیلا اور غلبہ ، یعنی ... غالب ہونا ، سرسائی کرنا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷۵۰)۔

سَرسُتی (فت س ، سک ر ، فت نیز ضم س) امث.
۱. **زبان ، بولی ، بولنے کی طاقت ، نطق** (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔
۲. **علم و ہنر ، حکمت و دانش ، علم اور موسیقی کی دیوی.**

عیاں تجھ نظر میں چھپی باس ہے
ترے فہم کی سرستی داس ہے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۷)۔

جلے اس واسطے اس میں بتی ہے
کہ ان کے بیچ تیلو سرستی ہے

(۱۷۳۳ ، دیوانِ زادہ حاتم ، ۲۲۶)۔ تیرے لیے سرستی معین و مددگار ہے۔ (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۲۳)۔

سرستی کو بطفِ شوق بنانا چاہا
کام کے زیرِ اثر کام میں لانا چاہا

(۱۹۳۵ ، کیلاس سیمبو ، ۸۳)۔ ۳. (موسیقی) **مالکوس کی چوتھی راگنی کا نام.**

سرستی راگنی ہے درد آمیز
بہوت صاحب دلوں کو ہے جنوں خیز

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۰)۔ چہارم ہنڈول راگ اسکی رام کلی ، ..... دیوسا کھ ، للت ، بلاولی ، پٹ ، منجیری ، یہ پانچ راگنیاں ہیں ... دیوگری ، سرستی ، ٹوڑی ، ماروی ، پوربی ... بھارجائیں ہیں۔ (۱۹۰۷ ، ترانۂ موسیقار ، ۹۳)۔ [رک : سرسوتی]۔

سَرسَٹھ (فت س ، سک ر ، فت س) امذ.
ساٹھ اور سات کا عدد ، ستر سے تین کم ، (عددوں میں) ۶۷.
سرسٹھ ممبر پارلیمنٹ ... سب اپنی اپنی جگہ پر خاموش بیٹھے تھے. (۱۹۱۳ ، فغانِ ایران ، ۲۳۳)۔ اپنی سرسٹھ برس کی پُر آشوب ... زندگی میں ... قلبی سکون مُجھے صرف کلامِ الٰہی کے مطالعے سے حاصل ہوا. (۱۹۷۳ ، قطراتِ شبنم ، ۱۲۱)۔
[سڑسٹھ (رک) کا متبادل املا]۔

سَرسَر (فت س ، سک ر ، فت س ، سک ر)، (الف) امث.
۱. **سانپ سانپ کی آواز.**

ہے لہروں میں ہر وقت اک بیقراری
صدا ان سے سرسر کی رہتی ہے جاری

(۱۹۵۵ ، مدرا را کھشس (ترجمہ) ، ۱۸۷)۔ ۲. **تیز چلتی ہوئی چیز کی آواز ؛ کسی رینگتے ہوئے جانور کی آواز** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ (ب) م ف. **نہایت تیزی اور تیز رفتاری کے ساتھ.**
دیکھتی کیا ہوں کہ سرسر زمیں پانوں کے تلے نکلی چلی جاتی ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۳۰)۔ گھوڑا فرفر آگے دھرتی سرسر پیچھے. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۳۳)۔ [حکایت الصّوت]۔

سَرسَرا (فت س ، سک ر ، فت س) امث.
تیز ہوا جو جسم کے جوڑوں تک چیرتی ہوئی پہنچتی ہے ، بہت تیز ہوا ، سرا (پلیٹس)۔ [سرسر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

سَرسَراٹ (فت س ، سک ر ، فت س) امث.
رک : سرسراہٹ (پلیٹس)۔ [سرسراہٹ (رک) کی تخفیف]۔

سَرسَرانا (فت س ، سک ر ، فت س) ف ل.
۱. **سانپ نیز اسی قسم کے دوسرے کیڑوں کا رینگنا یا پیٹ کے بل چلنا.**

جُوں اگر کوئی سرسراوے ہے
چیونٹی پر (ہی) خیال جاوے ہے

(۱۷۷۵ ، مثنوی ہجو حویلی (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۶۷))۔ خوف ختم ہو گیا یا یہ ہوتے کے برابر رہ گیا ، ایک دوست کو عالمِ خیال میں رات کو ہر طرف سانپ سرسراتے رینگتے پھنکارتے نظر آتے تھے. (۱۹۷۳ ، ہپناٹزم ، ۷۳)۔ ۲. (أ) **ہوا کا سانس سانس کرنا ؛ ہوا کے ہلکے ہلکے چلنے کی آواز.**

سرسراتی رہتی ہے ہمدم ہوائے آہِ سرد
خانۂ تاریک میں جلتا ہے کس ڈھب چراغ

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۳۲)۔ اس نوجوان نے درختوں کی شاخوں سے ہوا کے سرسرانے کی آواز سنی. (۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، مضامین ، ۳ : ۵۵)۔ آسمان پر بُھوری بُھوری بدلیاں جُھوم رہی تھیں درختوں میں ہوا سرسرا رہی ہے. (۱۹۸۱ ، جلتا مسافر ، ۱۳۱)۔ (ا ا) **کسی چیز کے ہلنے کی آواز.** دیکھو یہ پُھول سرسرا نہیں رہے ، اپنے خُدا کی درگاہ میں سر جُھکا رہے ہیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۹)۔ جس وقت ہوا ان پھولوں کو سرسراتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام پہاڑ ہنس رہا ہے. (۱۹۳۲ ، بیلہ میں میلہ ، ۶۳)۔ کھڑکیوں سے سرسراتے سفید پردے دکھائی دیتے ہیں. (۱۹۸۶ ، سہ جہت ، ۱۰۱)۔
۳. کسی کیفیت یا کسی بات سے خُون میں جوش پیدا ہونا ،

انسانی جسم میں کسی بات یا کسی کیفیت سے **تحریک پیدا ہونا، جھنجھنانا ، سنسنانا** ۔ بچّے کے لہو میں خودمختاری کی گرمی سرسرانے لگی تھی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۱۵). اس غیر مرئی لمس کی جھنجھناہٹ بہت دیر تک میرے رگ وپے میں سرسراتی رہی (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۴۴). ۴. **پانی کا دھیمے دھیمے نشیب کی طرف بہنا.** نہروں کی نالیوں میں چُپکے چُپکے پانی سرسرانے لگا (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۸۰). ۵. **پودوں اور درختوں یا کھیتی میں رونق آنا ، جان پڑنا ، پنپنا.** پودے سرسرا کر ہوا سے اٹھکیلیاں کرتا. (۱۹۲۹ ، وداعِ خاتون ، ۴). ۶. **رقیق شے کے جوش کھانے یا پکنے وقت کی آواز ، جلتی ہوئی چیز کا آواز دینا؛ سردی سے کانپنا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۷. **چھیڑ چھاڑ ، اُنگلی یا کسی نوک دار چیز سے چُھونا.**

لپٹ لینا کبھی تم بھی بڑی ہے کیا جانے کی
ذرا سے لے یہ سینہ چھیڑ اوس کے سرسرانیکی

(۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۳۹). ۸. **بندوق یا آتش بازی کے گولے سے بارود نکلنے کی آواز ؛ سردی سے کانپنا** (نوراللغات). ۹. **کلف دار یا ریشمی لباس کے رگڑ کھانے کی آواز.** اب حالات بھی اس کپڑے کی طرح سرسراتے ہوئے میرے قابو میں آجائیں گے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۶) [سرسر (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

سُڑسُڑانا (ضم س ، سک ڑ ، ضم س) ف ل ، ضم سُڑسُڑانا.
ناک کی ریزش بہنے کے سبب سُڑکنا. ایک بابو نمودار ہوا سوکھا سڑا چہرہ ... سونگھتے ، سرسراتے نتھنے اور تیز باریک دانت. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۷). [سُڑسُڑ= سُڑسُڑ (حکایت الصوت + انا ، لاحقۂ مصدر].

سَرسَراہَٹ (فت س ، سک ر ، فت س ، ہ) امث.
۱. (ا) **کسی کیڑے کے رینگنے کا احساس.** گردن اور کنپٹی کے پاس کچھ سرسراہٹ بھی معلوم ہوئی. (۱۹۳۷ ، بھولے بسر کو چلے ، ساقی ، جنوری ، ۷۰). (ii) **کھجلی ، خارش ، کُھجل.** ان کے رینگنے اور کاٹنے سے سرسراہٹ ہو کر سخت پھنسیاں نکل آتی ہیں. (۱۹۱۲ ، کلّیاتِ علمِ طب ، ۲ : ۱۰۳۸). (iii) **سانپ کے رینگنے کی آواز.** بڑے بڑے سانپوں کے اِدھر اُدھر چلنے کی سرسراہٹ سنائی دے رہی تھی. (۱۹۳۲ ، انور ، ۱۶۳). ۲. (ا) **ہوا کے زور سے رگڑ کی آواز** . علم بڑھ کر ... ایسی ہوشیاری آجائے کہ ... ذرا سی سرسراہٹ ہوئی اور ہوا کا رُخ معلوم کرلیا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۰۱). ہوا کی سرسراہٹ میں کلیوں کی چنک اور چڑیوں کی چہک میں ... موسیقی بکھری پڑی ہے. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۱۰۷). (ii) **طوفان یا آندھی کا شور.** وہ سرسراہٹ اور کڑکڑاہٹ تھی کہ الامان! (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۶۵). ۳. (ا) **جُنبش ، خیزش.** ابن جالب کی طبیعت میں بھی کُچھ سرسراہٹ پیدا ہوئی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۴). ترقی پسند صفوں میں ایک سرسراہٹ سی ہوئی ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۷). (ii) **تحریک ، ہلچل ، اُمنگ ، تیزی.** جب سب پربت پھوڑ چکا اور اس کے ہاتھوں کی سرسراہٹ کُھجلاہٹ نہ گئی. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۵۳). اب دن ہی کتنے رہ گئے ہیں؟ دلّی والوں میں سرسراہٹ شروع ہو گئی. (۱۹۶۷ ، انجام ، کراچی ، ۲ مارچ ، ۳). ۴. **پانی گرنے یا بہنے کی آواز.** ندی کی لہروں پر پانی کے چھینٹوں کی دھیمی دھیمی سرسراہٹ سنائی دی. (۱۹۸۶ ، تیسرا آدمی ، ۲۰). ۵. **ریشمی کپڑوں یا کورے کاغذ کی آواز جو ایک دوسرے سے مس ہونے سے پیدا ہوتی ہے.** اس کے لباس کی سرسراہٹ اس نے سنی. (۱۹۶۰ ، سیب کا درخت ، ۷۸). رنگین کاغذوں کی سرسراہٹ ، دبے قدموں اُترتے اندھیرے کی خوبصورتی نے مُجھے مسحور کر دیا تھا. (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۲۹). ۶. **وہ رطوبت جو گوشت یا کھوپڑی پکنے میں مقدار سے زیادہ رہ جائے** (نوراللغات). [سر سر (رک) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سَرسَری (فت س ، سک ر ، فت س) (الف) امث.
۱. **عدالتِ خفیفہ ، وہ عدالت جس میں چھوٹے چھوٹے مقدمات کیے جائیں.** اور جو ایسا نہ کروں گا تو نمبردار مذکور سرسری میں نالش کرکے لے لے. (۱۸۶۳ ، انشائے اُردو ، ۵۱). املاک چھوڑ دی جائے یا مُجھکو اجازت مرحمت ہو کہ سرسری میں رجوع کر کے صاحب کے تصرف کو روکوں (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۹۳). ۲. **وہ گفتگو جس میں عورتیں ہر لفظ کے شروع میں "س" بڑھا دیتی ہیں تا کہ دوسرا نہ سمجھ سکے.** ان کے علاوہ فرفری، سرسری چھبر ، کھیربل وغیرہ کی بولیاں بھی رائج تھیں. (۱۹۰۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۹). ان دنوں لکھنؤ کی عورتوں میں طرح طرح کی کھیربلوُ خُفیہ زبانیں رائج تھیں، سرسری ، فرفری ... اور جانے کیا کیا . (۱۹۵۳ ، علسرا ، ۱۹۱). (ب) م ف ؛ صف. **اجمالی طور پر یا مُختصر طور پر ، مُختصراً یا مجملاً ، معمولی طور پر.**

تُجے زیبا ہے جو کرے داوری
علی کا نہ لے نانو بول سرسری

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۸).

وفاداری بہارِ گلشن خوبی ہے اے گل رُو
نہ بُوجھو سرسری ، ہر گز سُخن میرا کنایی ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۴۳).

گُزار کاروان اپنا پڑا تھا
نگہ اُن نے اُدھر اک سرسری کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۹). طبع موزوں ہے ، لیکن سب کلام سرسری ہیں. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۳۷۵). اس مقدمہ کی مسل کا سرسری جائزہ لیا تو بعض موٹی موٹی خامیاں دیکھ کر جزبز ہوا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۲۳). [رک : سراسری].

ـــــ اِختیارات (ـــــ کس ا ، سک خ ، کس ت) امذ ، ج.
(قانون) **حکم نافذ کرنے کے بغیر کامل تحقیقات سے پہلے عام یا مجمل اختیارات ؛ خفیف یا مُختصر اختیارات** (ماخوذ : نوراللغات؛ اُردو قانونی ڈکشنری). [سرسری + اختیار (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــــ تَرتِیب (ـــــ فت ت ، سک ر ، ی مع) امث.
(نباتیات) **خردبین کا ایک حصّہ جو جسم نلی کو حرکت دینے کے کام آتا ہے.** سرسری ترتیب Coarse Adjustment یا دانت پھڑکی جو جسم نلی کو ... اوپر یا نیچے حرکت دینے کے لیے ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۶۵). [سرسری + ترتیب (رک)].

---سماعت (---فت س ، ع) امث.
(قانون) پہلی پیشی ، ابتدائی پیشی ، معمولی سماعت . ایسے فصیح جرائی کے آگے جمعہ دلیلیں باطل اور... گویا ناول کی اپیل سرسری سماعت پر ہی نا منظور ہو گئی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۸). [سرسری + سماعت (رک)].

---طور پر (---و لین ، فت پ) م ف.
آسان طریقہ سے ، رواروی میں ، بغیر سوچے سمجھے ، یونہی. یہ اختلافات یوں سرسری طور پر نہیں ٹرخائے جاسکتے. (۱۸۹۹ء ، رویائے صادقہ ، ۱۳۶). یہ بہت اہم معاملہ ہے اس کو سرسری طور پر جلدی میں طے نہیں کرنا چاہیے. (۱۹۲۵ء ، وقارحیات ، ۹۳۵).

---گزرنا محاورہ.
بن دیکھے بھالے چلا جانا ، رواروی میں ، جلدی میں
غافل نہ سرسری گزر اس رہ گزار سے
سن گوش دل سے کس کی صدا ہے جرس میں بیٹھ
(۱۸۰۲ء ، دیوان جوشش ، ۱۳۸).
تماشاگہِ عالم ہے نہ گزرو سرسری احسن
چشم غور رنگ دہر فانی دیکھتے جاؤ
(۱۹۳۸ء ، احسن الکلام ، ۳۴). شاعروں کے لئے سب سے بڑی کتاب خود زندگی ہے ، اس سے منہ موڑ کر یا سرسری گزر کر اچھی اور اہم شاعری نہیں کی جاسکتی. (۱۹۸۶ء ، عبارماہ ، ۱۹).

---نالِش (---کس ل) امث.
(قانون) وہ نالش جو عدالت خفیفہ میں ہو ، چھوٹی نالش. ان کے پاس سرسری نالش کی توفیق نہیں. (۱۸۶۳ء ، تحقیقات چشتی ، ۹۸۲). [سرسری + نالش (رک)].

---نظر (---فت ن ، ظ) امث.
کسی چیز کو محض دیکھنا ، رواروی کی نظر. جز جنوں پر عقل سبک سیر جلدی گزر گئی ہو ، یا سرسری نظر کر گئی ہو ، اسکا دوبارہ دل میں اشتیاق پیدا ہو جاتا ہے. (۱۸۸۰ء ، نیرنگ خیال ، ۲ : ۱۳۷). پس پھر اپنی تحریک پر سرسری نظر ڈالنا ہوگی. (۱۹۳۹ء ، آتش چنار ، ۴۴۴). اف : ڈالنا ، کرنا. [سرسری + نظر (رک)].

---والا صف (قدیم).
سطحی سوچ رکھنے والا ، نچلے درجے کا.
اے سراج اس زمیں مشکل میں
کیا کہے فکر سرسری والا
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۱۷۶).

سُرسُری (ضم س ، سکن ر ، ضم س) امث.
۱. معمولی خیزش ، جنبش. مجھ میں بھی ایک سرسری سی پیدا ہو چکی ہے مگر کہاں یہ خفیف سی جنبش اور کہاں وہ قیامت کی حرکت. (۱۹۰۵ء ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۸۳). ۲. (ا) خون کی طرح کا مگر اس سے کسی قدر موٹا سرخ کیڑا جو برسات کے موسم میں اناج میں لگ جاتا ہے ، سوڑی سُنڈی. برسات کے دن ہیں جہاں ذرا دیر ہوئی آٹے میں سرسریاں پیدا ہو جاتی ہیں. (۱۸۷۳ء ، بنات النعش ، ۵۵). (ب) ایک کیڑا جس کے کاٹنے سے جلن پیدا ہوتی ہے. اب وہ تھا اور اس کے اردگرد پھر کاٹتے رہے ، بچھو پیربال... کھیرا ، سرسری. (۱۹۶۲ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۵). ۳. بدن کی سنسناہٹ ، آتش بازی کی چھچھوندر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سُرسُر (حکایت الصوت) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چھوڑنا محاورہ.
ایسی بات کہنا یا اقدام کرنا جس سے فتنہ یا بات کی تحریک ہو جائے. علاءالدین نے... سرسری چھوڑ دی ہو سرودیہ سستان یا ویرانیدن تھا. (۱۹۱۹ء ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۲۵).

سُرس کا (ضم س ، کس ر) امذ.
موسیقی) لمبی ہونگی ، سرسنگا (ا پ و ، ۴ : ۶۰). [رک : سرسنگا].

سَرَسلا (فت س ، سکن ر ، فت س) امذ.
(جراحی) تیر کا پھل اور پتھری نکالنے کا زنبور کی شکل کا جراحی کا آلہ ، جنتر (ا پ و ، ۷ : ۱۲۸). [مقامی].

سَرَسلک جوڑ (فت س ، سکن ر ، کس س ، سکن ل ، و مع) امث.
(گاڑی بانی) گاڑی میں ایک کے پیچھے ایک جتے ہوئے گھوڑے یا بیل کی جوڑی (ا پ و ، ۵ : ۱۳۵). [مقامی].

سَرسو (فت س ، سکن ر ، و مع) امث.
سرسوں (پلیٹس). [پ : सरसो].

سَرَسوَتی (فت س ، سکن ر ، فت س ، و مع نیز مع) امث.
۱. ہندوؤں کے مطابق یہ علم اور گفتگو کی دیوی تصور کی جاتی ہے! (روایۃً) سنسکرت اور دیوناگری رسم الخط کی موجد ہے. جو کچھ جمع جتھا تھی ، وہ سرسوتی... کی بھینٹ کر دی. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۳۷).
وہ لکشمی جی کے مالک ہوں یا سرسوتی کے مالک ہوں
بانٹے ہیں جمیل اس دنیا میں میدان یہ کس نے جیتا ہے
(۱۹۸۰ء ، فکر جمیل ، ۱۵). ۲. بولنے کی طاقت ، نطق ، علم ، عقل ، آسمانی آواز ؛ نہایت اچھی عورت (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सरस्वती].

---کی پُوجا / پُوجَن امث.
(ہندو) ایک تیوہار جو پانچ ماگھ کو ہوتا ہے اسے بسنت پنچمی بھی کہتے ہیں (جامع اللغات). [سرسوتی + پوجا / پوجن (رک)].

سَرسوں (فت س ، سکن ر ، و مع) امث.
زرد نیز سرخ رنگ کا ایک بہت چھوٹا سا بیج جس سے کھانے کا تیل نکلتا ہے اور جس کے پودے میں زرد رنگ کے پھول لگتے ہیں نیز اس کا پودا اور ساگ. لاط Sinapis Dichotoma. سرسوں دانۂ سپید... کہ روغن تلخ ازاں برآید. (۱۷۵۱ء ، نوادر الالفاظ ، ۲۸۱). ساحر آسمان... ستاروں کو بطور اُردو بھونے ، رائی ، سرسوں مٹر کے دانوں کے پھیلائے تھے. (۱۸۴۵ء ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۳).

بخور کوکل، لوبان، رائی، سرسوں کالے دانے وغیرہ کا ہو رہا تھا۔ (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۱۹۵)۔

گنّا ، سرسوں ، توری گیہنا
محنت والا پیا پیا

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۹۰)۔ [س : सारसों]۔

---پُھولنا محاورہ۔
۱. **سرسوں کے پودے پر زرد رنگ کے پُھول آنا، زرد ہی زرد نظر آنا**

نہ پُھولی تھی سرسوں نہ کچھ تھی بہار
نہ ظاہر میں اس کے کہیں لالہ زار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۳)۔ رستے میں لالہ و گُل کے چمن کھلے ہوئے تھے ، کھیتوں میں سرسوں پُھول رہی تھی۔ (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۸۷)۔

کھیت اسی کا بویا جانو جس کی سرسوں پُھولے
بندہ اکثر خوابِ خیال میں ریشم پینگیں جُھولے

(۱۹۷۷ ، من کے تار (ترجمہ) ، ۱۳۷)۔ ۲. **کسی کیفیت کا نظر میں سمانا ، خوشی سے پُھولے نہ سمانا ، سرخوشی کے عالم میں ہونا۔**

پُھولے گُل اپنے ہوش پُھول گئی
سامنے اوس کے سرسوں پُھول گئی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۵)۔

---پُھولے پھاگ میں اور سانجھی پُھولے سانجھ کو ہی نہ پھولے نہ پھلے جو تریا ہو بانجھ کہاوت۔
سرسوں پھاگ میں پُھولتی ہے، شام کو شفق ظاہر ہوتی ہے مگر بانجھ عورت کبھی نہیں پُھولتی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---جَمْنا ف ل۔
سرسوں کا اُگنا (جامع اللغات)۔

---کا تیل امذ۔
(طب) سرسوں کے بیج سے نکالا جانے والا تیل جو بہت گرم ہوتا ہے ، کڑوا تیل ، بعض علاقوں میں اسے میٹھا تیل یعنی کھانے میں استعمال ہونے والا تیل بھی کہتے ہیں۔ سرسوں کے تیل میں کاجل پاڑ کر لگانے سے رگوں کا زخم اچھا ہو جاتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۴۳)۔

---کا ساگ امذ۔
سرسوں کے پودے کے پتے اور ڈالیاں جو پکا کر کھائی جاتی ہیں ، رنگ سبز اور مزہ تیز اور قدرے تلخ ہوتا ہے۔ سرسوں کا ساگ ... سرسوں کے پودے کے پتے اور ڈالیاں ہیں کہ پکا کر کھاتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۴۴)۔ وہ سرسوں کا ساگ اور مکھن کے پیڑے ... سب ایک طرف رہ گئے۔ (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۰)۔

---کا لیپ امذ۔
(طب) **زرد رنگ کا پلاسٹر** (پلستر)۔

سَرِشْت (فت س ، کس ر ، سک ش) امث۔
۱. **فطرت ، طینت ، جبلّت ، خِلقت ، پیدائش** ۔ دعوا بڑا عقل نفس ، سرشتچہ انو کی بول ہی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۹)۔

آیا ہوں میں سرشت میں لیکر گرانگی
ہوویں گے استخواں یہ گُلوئے ہما گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۱)۔

حیات شعلہ مزاج و غیور و شور انگیز
سرشت اس کی ہے مُشکل کشی جفا طلبی

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۳۹)۔ دل آزاری فیض کی سرشت سے کوسوں دور تھی۔ (۱۹۸۶ ، نیشانِ فیض ، ۱۳۹)۔ ۲. **خُو ، عادت ، خواص ، خاصہ ، انداز ، ترکیب ، بُنیاد۔**

نہ ہے حُور سے مناسبت نہ مُناسبت پری سے
نظر آئی سب سے باہر تری تو سرشت مُجھ کو

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۱۳۶)۔

رہے دھیان میں کچھ نہ دوزخ بہشت
تری دُھن بن جائے میری سرشت

(۱۹۱۱ ، کُلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۶)۔ مولوی یوسف شاہ ذاتی سرشت کے لحاظ سے ایک سادہ لوح اور بھولے بھالے آدمی تھے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۶۰)۔ [ف]۔

سَرِشْتَہ (فت س ، کس ر ، سک ش ، فت ت) (الف) امذ۔
۱. **رواج ، طریقہ ، دستور۔**

جوں چاہیے چاہ کا سرشتہ
جیتے ہیں تو کر دکھائیں گے ہم

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۵)۔

اس سرشتے سے تو کب آگہ ہے
کب تجھے اس گفتگو میں راہ ہے

(۱۸۱۳ ، حکایاتِ رنگین ، ۱۳)۔ ۲. (i) **دفتر ، محکمہ** ۔ اگر مفید مطلب کا حکم اوس سرشتہ میں نہ ہو ، نقل حکم کی لے کر اپیل سرشتۂ کلاں میں کرے۔ (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۹۵)۔ جس سرشتہ میں جاتے ہیں وہاں کوئی جگہ نہیں ہے انکا خیر مقدم کرتی ہے۔ (۱۹۳۳ ، بےقدرت ، ۲۲)۔ اس طرح سے فوڈ کنٹرول کے سرشتے کی داغ بیل پڑی۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۷)۔ (ii) **کچہری ، عدالت۔** قوانین سے تو صرف سرشتہ معلوم ہوتا ہے اور فیصلہ جات ، صدر سے رائے اور تجویز نسبت تنازعات ۔ (۱۸۳۹ ، مکتوباتِ سرسید ، ۴)۔ حاضرین رخصت ، اور مقدمہ داخل سرشتہ۔ (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۶۵)۔ (iii) **سِرا ، کنارہ ، اصل۔** صنائع بدائع پر کلام کی بُنیاد رکھنے سے اکثر معنی کا سرشتہ ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۵۷)۔ (ب) صف۔ **مربوط ، ہم رشتہ ، منسلک۔**

تن اس کا ہے کا نیکی سے سرشتہ
وہ ہے کا پاک صُورت جُوں فرشتہ

(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۴۳)۔ غنچۂ دل کو باغ جنّت سے لانے اور آبِ حیاتِ ابدی سے سرشتہ کیا اور تابِ آفتاب جہاں تاب سے پرورش دے کر منظورِ نظرِ عنایتِ خداوندی فرمایا۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱)۔ [سررشتہ (رک) کی تخفیف]۔

ـــــدار امذ.
سررشتہ دار ، پیش کار ، سردفتر ، میر منشی. لکھنؤ جاؤ تو رُقعۂ سفارش محمد حسین سررشتہ دار کے نام مجھ سے لکھا لے جاؤ۔(۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائیٔ عدالت ، ۳۵). ایک شخص کلکٹری کے سرشتہ دار تھے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹). ابا میاں ہردوی میں سرشتہ دار ، حافظِ دفتر اور منصرم ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۵) . [سرشتہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــــداری امث.
سررشتہ داری ، سررشتہ دار کا عہدہ.

ہو رہا ہے جہاں میں اندھیر
زلف کی پھر سرشتہ داری ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۳).

یہ نے گزشتہ سے پیوستہ کب سے جاری ہے
حرم میں زلفِ بتاں کی سرشتہ داری ہے
(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۸۷). [سرشتہ + دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرِشْتی (فت س ، کس ر ، سک ش) (الف) صف.
۱. سرشت (رک) سے منسوب. فلاں شخص ایک سرشتی شریف یا خاندانی ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۶۹۳).

قلب کی پاکیزہ سرشتی دیکھی
بالِ طاؤس کی زشتی دیکھی
(۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۱۶۳) [سرشت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِرِشْٹ (کس س ، ر ، سک ش) امث.
خلقت ، ہستی ، عالم ، موجودات ، کائنات. ہر ایک جیو کی اپنی اپنی سرشٹ ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۱) . [س : سرشٹ सृष्टि].

سِرِشْٹی (کس س ، ر ، سک ش) امث.
۱. پیدائش ؛ تعمیر ؛ کائنات.

موہے گئے برہما جو سرشٹی کے ہیں سرتاج
موہے گئے شو ، موہے گئے ، وشنو مہاراج
(۱۹۱۰ ، کلامِ مہر (سورج نرائن) ، ۲ : ۲۶۱).

کوئی کہتا ہے پرکرتی کا یہ سب کھیل ہوتا ہے
سرشٹی کی ہے رچنا جب پُرش کا میل ہوتا ہے
(۱۹۳۶ ، حرفِ ناتمام ، ۷). تم مہا گیانی ہو سرشٹی کے کتنے بھید تم نے جانے. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۵۶). [س : سرشٹی सृष्टि].

سَرْشَف (فت س ، سک ر ، فت ش) امث.
۱. سرسوں. کئی چراغ نوآب ندیدہ روغنِ کنجد یا سرشف یا خشخاش ... کپڑے کے روشن کر کے ایسے مقام میں رکھیں کہ صدمۂ باد نہ پہونچے. (۱۸۷۳ ، اورنگ چین ، ۱۸) . سرشف اہلِ ہند سرسوں کو کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۶۱۰). پرانی صنعتوں میں روغنِ سرشف (سرسوں) ... زود کھی کی جلی تھی. (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۲۶ اگست ، ۲).
۲. (گھوڑ بانی) گھوڑے کے دانتوں کی سیاہی یا زرد نقطے. صبح کے وقت اگر روغنِ سرشف بقدر ضرورت کے کھلائیں تو بہت ہی مفید ہو گا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶). [ف].

سِرِشْک (فت نیز کس س ، کس ر ، سک ش) امذ.
آنسو ، قطرہ ، اشک.

آنکھوں کی راہ دیکھ کے نکلے جو دل کا حال
تڑپے سرشک خاک اوپر گرے ہوئے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۲).

سیلِ سرشکِ چشم نے تیرے خیال میں
حرفِ دوئی کو دل کے سفینے سے دھو دیا
(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۶). باپ نے بیٹے کو گلے لگایا اور یواقیتِ سرشک سے اسکا دامن ترکر دیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۳۷). اس حسینہ نے میرا دامن پکڑا اور یواقیتِ سرشک دامن پر گرا کر رونے رونے کہا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۹۷).

بنی عباس پر ہے دجلہ نالاں
سرشکِ خوں بنا دریا کا پانی
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۵۰). [ف].

ـــــآتِشی کس اضا (ـــــ کس ت) امث.
وہ نمی جو گیلی لکڑی کو آگ پر رکھنے سے نکلتی ہے (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [سرشک + آتش (رک)].

ـــــباراں کس اضا ، امذ.
(کنایۃً) بارش کے قطرے ، مینہ کی بوندیں (ماخوذ : فیروز اللغات ؛ جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [سرشک + باراں (رک)].

ـــــقَدَح کس اضا (ـــــ فت ق ، د) امذ.
شراب کے قطرے (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات). [سرشک + قدح (رک)].

ـــــہَوا کس اضا (ـــــ فت ہ) امث.
(کنایۃً) شبنم (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [سرشک + ہوا (رک)].

سَرَطان (فت س ، سک ر) امذ.
۱.(ا) جسمِ انسانی کی ایک بیماری جس میں خلیوں میں بگاڑ پیدا ہو کر خون کے سرخ سفید ذرات کا توازن بگڑ جاتا ہے ، اس کی متعدد قسمیں ہیں خون کا سرطان ، ہڈی کا سرطان وغیرہ اس مرض کے حتمی علاج اور سبب دریافت کرنے کے لیے دنیائے طب و سائنس سرگرداں ہے. مرضِ سرطان میں مقامِ ماؤف کو شعاعوں سے جلا دینے کا طریقہ آج بھی آخری علاج سمجھا جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۳). تابکار شعاعوں کی مدد سے خون اور جلد کی کئی بیماریوں اور کئی قسم کے سرطان کا علاج کیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۱۵). (آ) انسانی جسم میں پیدا ہونے والا پھوڑا جس کا سبب اکثر مرض ذیابیطس ہوتا ہے ، اس میں کیکڑے کے ہاتھ پانو کی طرح رگ و ریشے پھیلتے چلے جاتے ہیں ، راج پھوڑا ، اَدِیٹھ Carbuncle.

وہ پھوڑا پشت کے بیچ میں ہوتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ مثل سرطان کے ہوتا ہے. (۱۸۳۳ ، مفیدالاجسام ، ۲۶). ادھیڑ عمر میں رحم میں مختلف قسم کی رسولیاں اور سرطان بھی ہو جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۷۷). ۲. کیکڑا ، ایک آبی کیڑا جو عام مینڈک سے چھوٹا مکڑی یا بچھو سے مشابہ ہوتا ہے ، خرچنگ، پنج پایہ ، پشت پا. سرطان ، فارسی میں خرچنگ اور ہندی میں کینکڑا کہتے ہیں مذہب امامیہ اور حنفی اور مالکی میں حرام ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۲۸۸). سرطان ، سانپ ، بچھو اور کتے کے کاٹنے کے لیے شرباً و ضماداً مفید ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۲۳). ۳. چوتھے برج فلکی کا نام جو بہت سے ستارے ملنے سے کیکڑے کی شکل کا بن جاتا ہے.

چلی کہکشاں کی ندی یوں ابل
لگے جدی و سرطان و حوت اس کے تل

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۹۰). اون بروج کے نام یہ ہیں حمل ، ثور ، جوزا ، سرطان. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۷۳). خدا نے بارہ برج بنائے ، حمل ، ثور ، جوزا ، سرطان ... دلو اور حوت . (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۷). ۴. (کنایۃً) پریشان کن ، جان لیوا ، مصیبت میں ڈالنے والا. ایسا جوش فتح تو امن و امان اور دولت کی جان کے لئے سرطان ہے. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۷۲) لیکن اتنے شیر انسان نہیں بھیڑیا ہے ... ایک سرطان ہے جس نے میرے بورے خاندان کو برباد کر دیا ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۳۰). [ع].

ـــــ اللِّسان (ـــــ ضم ن ، غم ا ، سک ل ، کس ل) امذ.
(طب) زبان کا ایک مرض جس میں پشت زبان پر دانے پیدا ہو جاتے ہیں. سرطان اللسان : یہ خبیث پیدائیش عموماً پشت زبان پر کنارے سے شروع ہوتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۸۷۵). [سرطان + رک : ال (۱) + لِسان (رک)].

ـــــ چَرْخ کس اضا (ـــــ فت چ ، سک ر) امذ.
(معماری) عمارت کی تعمیر میں پتھر اٹھانے کی ایک مشین جس کو بہت بلندی تک دور سے پتھر ڈھونے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے. شہتیروں کے اوپر لوہے کی پٹریاں بچھا دی جاتی ہیں اور ان پٹریوں پر ایک وزنتہ سرطان چرخ رکھ دیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۵۱). [سرطان + چرخ (رک)].

سَرْطانی (فت س ، سک ر) صف.
مرض سرطان سے تعلق رکھنے والا. یہ بعض اوقات ٹیوبر کیولر اور سرطانی امراض میں نظر آتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۶۳). عورتوں میں سرطانی ورم ستر فی صد حنجرہ کے نیچے سری کے بالائی حصے میں ظاہر ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۸۸۷). [سرطان + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ رَسَولی (ـــــ فت ر ، و لین) امث.
(طب) وہ پھوڑا جو متورم ہو کر گل جائے اور اسکا غلیظ مادّہ نکالا جا سکے ، آکلہ. سرطانی رسولی ، ابن سینا نے اس کی کیفیت یوں بیان کی ہے ... عضو میں فساد رونما ہونے سے ... جسم متورم ہو جاتا ہے تو اس کا انجام ہے گل جانا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۸). [سرطانی + رسولی (رک)]

سُرْعَت (ضم س ، سک ر ، فت ع) امث.
۱. جلدی ، تیزی ، پھرتی ، کم وقت میں سرانجامی ، تعجیل ، شتابی.

تجھ عشق سوں کیا ہے ولی دل کوں بیت غم
سرعت ستی اے معنیٔ بیگانہ من میں آ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳). کانج کی عظمت کا خیال سرعت کے ساتھ ملک میں پھیل گیا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۵۲). ڈاکٹر صاحب بڑی سرعت سے نسخہ لکھ کر اس کے حوالے کر دیتے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۹۵). ۲. تیزی سے حرکت ، تیز رفتاری.

اے صبا جلدی سیں اس گل کا مجھے پیغام دے
دیکھ تو سینۂ عاشق کی سرعت کی قسم

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۱). اس اصول کو جس سے اس کی سرعت بڑھتی جاتی ... دریافت کر سکتے ہیں. (۱۸۳۱ ، مقاصد علوم ، ۳۳). ان کی رفتار میں وہ صفت پائی جاتی تھی جسے سرعت کہتے ہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۲۸). [ع].

ـــــ اِنْتِقال کس اضا (ـــــ کس ا ، سک ن ، کس ت) امث.
تیزی اور جلدی سے منتقل ہونے کی کیفیت ، تیزی کے ساتھ ذہن میں کسی بات کا آنا. جیسی مرزا کی طبیعت میں دراکی اور ذہن میں جودت اور سرعت انتقال تھی اسی طرح ان کا حافظہ بھی نہایت قوی تھا. (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۹۳). اس زمانے کے فضلا ابن تیمیہ کی ذہانت اور جودت اور قوت حافظہ اور سرعت انتقال دیکھ کر حیران تھے. (۱۹۱۳ ، حالی ، مقالات ، ۱ : ۲۹۸). [سرعت + انتقال (رک)].

ـــــ اِنْزال کس اضا (ـــــ کس ا ، سک ن) امذ.
(طب) نر کی ایک جنسی بیماری جس میں انزال بہت جلد ہو جاتا ہے. سرعت انزال میں انسان ... کمزور ہوتا جاتا ہے. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۸۸). سرعت انزال ... کے لئے یہ شرطیہ اور مستقل علاج ہے. (۱۹۲۷ ، سلک الدرر ، ۳۴). [سرعت + انزال (رک)].

ـــــ کاری امث.
تیز چلنے کی کیفیت ، تیز رفتاری. الکٹریسٹی کی سرعت کاری ، الکیمیا ، سیمیا ، ریمیا کے کرتب ، بیالوجی سیکالوجی کے سب کرشمے مات تھے. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۹). [سرعت + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ گَر (ـــــ فت گ) صف.
(سائنس) زائد حرکت پیدا کرنے والا ، تیز حرکت دینے والا. بہتر طریقہ یہ تھا کہ ان متعدد مختلف آلات میں سے جو جو سرعت گر کہلاتے ہیں کوئی ایک استعمال کیا جائے. ۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں ، ۱۵۳). [سرعت + گر ، لاحقۂ فاعلی].

سَرَف (۱) (فت س ، سک ر) امذ.
حد سے آگے بڑھنا مراد غیر ضروری خرچ ، بیہودہ خرچ ، فضول اور زائد خرچ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [ع].

سَرَف (۲) (فت س ، سک ر) امذ.
نادان ، غلام ، جاگیردار کی زمین پر بلامعاوضہ کام کرنے والا .

صرف دو طبقے تھے ، ایک وہ جو زمین پر محنت کرتا تھا یہ سرف یا نیم غلام کہلاتا تھا اور دوسرا وہ جو محنت کشوں کی محنت کا پھل کھاتا تھا. (۱۹۷۵ ، شاہراہ انقلاب ، ۱۵). [انگ : Serf].

سَرَقَہ (فت س ، سک ر ، فت ق) امذ.
خرچ کرنے میں تامّل ، بخل. وقت پڑے پر مال کا سرقہ نہ کرے مثال بادل کے پیسا برساوے. (۱۸۴۳ ، سیر عشرت ، ۶۲). [ع].

سُرْقَہ (۱) (ضم س ، سک ر ، فت ق) امذ ؛ امث.
کھانسی.

سرقۂ خشک بھی تھی اک حیلہ
کرنی زاہد کو تھی شراب شروع

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۲). ظہیرالدین کی دادی کا بعارضہ سرفہ و سعال رنجور ہونا ، کدار ناتھ کا مجھ سے خفا ہونا... ہمیشہ ان امراض میں مُبتلا ہو جاتی ہے. (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۳۸۱). [ف].

ـــــ مُزْمِن / مُزْمِنَہ کس صف (ـــــ ضم م ، سک ز ، کس م / فت ن) امث.
پرانی کھانسی. بادشاہ کئی مہینے سے مُبتلائے تپ دق و سرفۂ مزمنہ ہو رہے تھے. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۳۸). اور کسی کو سُرفۂ مُزمن ، (پرانی کھانسی) ذات الجنب مزمن ، ضعف بصارت اور شب کوری ، رتوند جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، حُمیات اجامیہ ، ۱۷). [سُرفہ + مُزمن (رک)].

سُرْقَہ (۲) (ضم س ، سک ر ، فت ق) امذ.
۱. (حشریات) سُرخ جسم اور سیاہ سر کا ایک کیڑا جو اپنا گھر مربع پتلی لکڑیوں سے بناتا ہے اور پھر اپنے لُعاب سے اس میں داخل ہوتا ہے اور مر جاتا ہے. ایک درخت ہے کہ اس کے پتے نہیں گرتے اور نہ اس کو ٹڈی نے کھایا ہے اور نہ اس کو سُرفہ نے نقصان پہونچایا ہے. (۱۹۰۶ ، حیات الحیوان ، ۲ : ۲۳). جھینگا مچھلی کے یا بال دار سُرفہ کے بال اصلی بال نہیں ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (محمد سعیدالدین) ، ۳۸۱). ۲. تتلی یا پتنگے کا پہلا رُوپ تتلیاں سُرفوں سے پیدا ہوتی ہیں اور سُرفے جو سبز درخت کی پتیوں خصوصاً گوبھی میں جنم لیتے ہیں براسکیریڈ میں پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۲ : ۵۲۷). ۳. جہازی کیڑا جو جہاز کے پیندے کو کھوکھلا کر دیتا ہے ، دیمک (اسٹین گس ؛ حیات الحیوان ، ۲ : ۲۳). [ع].

سَرْفِیَت (فت س ، سک ر ، کس ف ، فت ی) امث.
فضول خرچی نئی دستورساز اسمبلی نے بذریعہ قانون جاگیرداری نظام سرفیت کی لعنت اور امراء کی مراعات کو ختم کر دیا. (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب ، ۵۲). [سرف + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَرِقَت (فت س ، سک ر ، فت ق) امث.
چوری ، قزّاقی ، رہزنی. عاداتِ ناپسندیدہ مثل خیانت و رشوت و سرقت و خصومت و رعایت بےجا و طرف داری نازیبا سے بر مقدمۂ دین و دنیا میں خوب ڈرایا اور وعدۂ ذلتِ دنیا و عذابِ آخرت فرمایا. (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۳۰). [ع].

سَرِقَہ (فت س ، سک ر ، فت ق) امذ.
۱. کسی کے مال پر بلا اجازت قبضہ یا تصرف اس طور پر کہ اُسے پتا نہ چلے ، چُرانے کا کام ، چوری ، قزاقی. یہ غلام معیوب بعیب سرقہ ہے اگر چوری کرے گا تو ہم واپس نہ لیویں گے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۱). رفتہ رفتہ ٹھگی ، رہزنی اور سرقہ تمام ملک میں پھیل گیا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳۹). ۲. (علم معانی) دوسرے کے کلام یا مضمون کو (بغیر ماخذ بتائے ہوئے) اپنے کلام میں شامل کر لینا.

شکرِ خدا کہ سرقے کی حد سے بعید ہوں
ہر مرثیہ میں مُوجدِ طرزِ جدید ہوں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۸۲). اگر لوگوں نے کہا سہل یا سرقہ ہے تو کہہ دوں گا کہ اسی کو ریسرچ کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۱۰۶). جو شاعر کہ اوریجنل نہیں ہوتا اور صرف سرقے پر زندہ رہنا چاہتا ہے وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۲۸). [ع].

ـــــ بِالْجَبْر (ـــــ کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، سک ب) امذ.
۱. زبردستی مال چھین لینے کا عمل ، سامنے چوری کرنا ، ڈاکا ، رہزنی. بحث اس امر کی ہے کہ عمرو نے بکر کا سرقۂ بالجبر کیا یا نہیں (۱۸۷۶ ، شرح قانونِ شہادت (سیّد محمود) ، ۳۱). سرقۂ بالجبر کا اقدام کیا گیا. (۱۹۷۵ ، قرآن مجید کے فوجداری قوانین ، ۴۲). حافظ الٰہی خاں سرقۂ بالجبر کے کام میں منجھے ہوئے تھے اس میں بہادری اور سختی پھرتی سے زیادہ خاموشی عیاری اور شاطرپن سے کام کیا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۱۰). ۲. کسی کے کلام کو جبراً چُرا لینا اور اپنے نام سے شائع کرا دینا. اس کے برعکس ہمارا دانشور طبقہ ملکی تخلیقات کے تراجم کی بجائے سرقۂ بالجبر سے کام لیتا رہا ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۳۱). [سرقہ / سرقۃ + ب (حرف جار) + رک : ال (۱) + جبر (رک)].

سِرْقِین (فت نیز کس س ، سک ر ، ی مع) امذ.
گوبر ، کھاد سرگین ، نجاست ، پاخانہ ، گُو. نہیں مشابقہ ہے ساتھ بیچنے اور نفع اُٹھانے سرقین یعنی نجاست جانور کے. (۱۸۳۲ ، کتاب معدن الجواہر ، ۳۹). [سرگین (رک) کا معرب].

سَرَک (۱) (فت س ، ر) امث (قدیم).
پھندا ، کمند ، حلقہ ، پیچ ، گرہ ، شکن.

لکھ لکھ الک سرک سٹ ، دیکھلاتے ہیں سوں تل تل
تو سنبڑے خیال پنکھی دیکھ خال موہنیاں کے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۹).

شکاری ہو پھاندے میں تیرے پڑیا
سرک میں تیرے عشق کا سنپڑیا

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۷). [پ : सरक].

ـــــ پَڑْنا ف ل.
پھندا پڑنا ، گرہ لگنا. ایک دانۂ محبوب نین چنے تلک اسکی گردن میں سرک پڑ گئی ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۳).

۔۔۔ پھانْسی (۔۔۔مغ) امث.
پھندہ ، گرہ ، پھسل کر نکل جانے والی گرہ (ماخوذ : پلیٹس).
[سرک + پھانسی (رک)].

۔۔۔ پَھنْدا (۔۔۔فت پھ ، مغ) امذ.
گرہ ، گانٹھ ، پیچ.

حُسن کی بدری کی ڈوری کے سرک پھندے کو کھول
آ رہی ہے دیکھ اپنے میں کُچھ آسانی پہ مُہر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵٦). [سرک + پھندا (رک)].

۔۔۔ رَسّی (۔۔۔فت ر ، شد س) امث.
(شکاریات) **پرندے کو پکڑنے کے لیے پھندے اور کانٹے کی ڈور.** بٹیر کو شوق جال میں پکڑتے ہیں بذریعہ سرک رسّی کے ... بلانے کے ذریعے سے بھی پکڑا کرتے ہیں . (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۸۰). [سرک + رسّی (رک)].

سَرَک (۲) (فت س ، ر) امث.
۱. (بنوٹ) **وہ چال جس میں آدمی اگلا پیر اُٹھاتا اور پچھلا پیر گھسیٹتا ہوا آگے کو بڑھے** (رسالہ بانک بنوٹ). بنوٹ میں سرک کی تعلیم پیتروں کے ذریعہ دی جاتی ہے. (۱۸۹۲ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ۳٦). ۲. **ہٹو ، سرکو ، بچو (تراکیب میں مستعمل).**

مُفت جل جائیگا ہرے بھی سرک
اپنے میں آگ اور تو ہے خس

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ٦۵).

کہہ دوں کہ سرک یاں سے تو دریا ابھی ہٹ جائے
دوں حکم ہوا کو تو ابھی خاک سے اٹ جائے

(۱۹۱۵ ، ذکر الشہادتین ، ۱۱۸). [سرکنا (رک) سے فعل امر].

۔۔۔ آنا محاورہ.
(نفسیات) **ذہن میں آ جانا ، کسی خیال کا بازیاب ہونا.**

اے شمعِ مُجلّیٰ مری محفل میں سرک آ
اے نقطۂ محبوب مرے دل میں سرک آ

(۱۹۲۵ ، نیستان ، ۴۷). بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بُھولی یاد ذہن میں سرک آتی ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ٦۹).

۔۔۔ نہ چُنکی ڈال کے بُھس میں کہاوت.
رک : بُھس میں چُنکی ڈال الخ.

فرق ہے کچھ اسی میں اسی میں
سرک نہ چُنکی ڈال کے بُھس میں

(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۱۸۰).

سَرَک (۳) (فت س ، ر) امذ.
پُھول ، پُھولوں کا گُچھا ، ہار.

جتر ، چنچل ، سرک ، کنتل ستھائی
نہ اوسکوں کوئی تھا صورت میں ثانی

(۱۵٦۵ ، پُھول بن ، ۳۸).

یہ گیان نہیں جو یہ جانئے
لکھتے ہیں سرک سورج ستائے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۳). سُورج مکھی میں زیرگی حشرات کے ذریعے انجام پاتی ہے ... سرک پھولداری میں بے شمار گُلچے مجتمع ہو کر ایک خوشنما پُھول جیسی ساخت تیار کرتے ہیں (۱۹۸۰ ، مبادئ نباتیات ، ۲ : ٦۴۳). [س : سرج सरज].

سُرَک (۱) (ضم س ، فت ر) امث : سرگ (قدیم).
سُلگ.

جِننے تے اس بہتر مرگ تت اُٹھ سہول غم کی کھوگ
مجھ آہ نے جلتا سُرک بندے خدا بلکے خدا

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳). [سُلگ (سُلگنا (رک) کا قدیم املا].

سُرَک (۲) (ضم س ، فت ر) امث.
جلدی ، پُھرتی.

بجے جب دھنا دم ترنگی تل
سرک لوگ دیکھے جو تو کیا ہے تَحمُّل

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۸۱). [سُرعت (رک) کا بگاڑ].

۔۔۔ دینی / سے (۔۔۔ی مج) م ف.
جلدی سے ، ترت ، فوراً.

اوں چتوں سے وہیں سرک دینی
پُھوٹ نکلیں گی کونپلیں باہر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۳). آیا وہ مُجھے بُلا رہے ہیں ، لیٹی ہوئی سرک سے باہر. (۱۹٦۷ ، غبار کارواں ، ۸۵).

۔۔۔ سُرَک (۔۔۔ضم س ، فت ر) م ف.
جلدی جلدی ، لپاک جھپاک ، پُھرتی سے ، سانپ کی سی چال.

تج نین لشکری ہونگے جوڑے ستم
تیاں نظر کی تیر مرے پر سرک سرک

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۹۹ ب). دونوں وقت ملتے ہیں جُھٹپٹا ہورہا ہے سرک سرک الگنانی میں نکل بھاگیں (۱۹۰۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۱۵). [سرک + سرک (رک)].

سِرکا (کس س ، سک ر) امذ.
سِرکہ ، گُڑ ، گنے یا انگور کا شیرہ جسے سڑا کر خمیر اُٹھاتے ہیں.

بلیتو و لیو و سرکا مُسیر ❋ سو جعفران و نعنا و پُدنا پنیر

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳).

عرق نعنع کی بُو اور ان کا سرکا
زباں ہی بہہ جائے جس کے سرکا

(۱۷۸۳ ، مثنوی درخوان نعمت (مثنویات حسن ، ۱ : ۲۷۴)). ایک مرتبہ پُرانہ سرکا درکار تھا تعجب کی بات ہے کہ سارے محلے میں کسی کے یہاں نہ نکلا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۰۸). جاپانی کھانوں میں اس خاص قسم کے سرکے اور پنیر کو بڑی اہمیت حاصل ہے . (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۵۷) . یہ مقدار آٹھ اشخاص کے لیے کافی ہے. چاہیے - ½ سیر ... سرکا ایک بڑا چمچ . (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۳۲). [ف].

صِرف دو طبقے تھے ، ایک وہ جو زمین پر محنت کرتا تھا یہ سرف یا نیم غلام کہلاتا تھا اور دوسرا وہ جو محنت کشوں کی محنت کا پھل کھاتا تھا. (۱۹۷۵ ، شاہراہ انقلاب ، ۱۵). [انگ : Serf].

سَرَقَہ (فت س ، سک ر ، فت ق) امذ.
خرچ کرنے میں تامّل ، بخل. وقت پڑے پر مال کا سرقہ نہ کرے شال بادل کے پیسا برساوے.(۱۸۲۸ ، سیر عشرت ، ۶۲). [ع]

سُرْقَہ (۱) (ضم س ، سک ر ، فت ق) امذ ؛ امث.
کھانسی.

سرقۂ مُشک بھی تھی اک حیلہ
کرنی زاہد کو تھی شراب شروع

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۶). ظہیرالدین کی دادی کا بعارضہ سرفہ و سعال رنجور ہونا ، کدار ناتھ کا مجھ سے خفا ہونا... ہمیشہ ان امراض میں مُبتلا ہو جاتی ہے.(۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۳۸۱).[ف]

---- مُزْمِن /مُزْمِنَہ کس صف(--- ضم م ، سک ز ، کس م / فت ن) امث.
پرانی کھانسی. بادشاہ کئی مہینے سے مُبتلائے تپ دق و سرفۂ مزمنہ ہو رہے تھے. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۳۸). اور کسی کو سُرفۂ مُزمن ، (پرانی کھانسی) ذات الجنب مزمن ، ضعف بصارت اور شب کوری ، رتوند جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، حُمّیات ابجاسیہ ، ۱۷). [سُرفہ + مُزمن (رک)].

سُرْقَہ (۲) (ضم س ، سک ر ، فت ق) امذ.
۱. (حشریات) سُرخ جسم اور سیاہ سر کا ایک کیڑا جو اپنا گھر مربع پتلی لکڑیوں سے بناتا ہے اور پھر اپنے لعاب سے اس میں داخل ہوتا ہے اور مر جاتا ہے. ایک درخت ہے کہ اس کے پتے نہیں گرتے اور نہ اس کو ٹڈی نے کھایا ہے اور نہ اس کو سُرفہ نے نقصان پہونچایا ہے. (۱۹۰۶ ، حیات الحیوان ، ۲ : ۲۳). جھینگا مچھلی کے یا بال دار سُرفہ کے بال اصلی بال نہیں ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (محمد سعیدالدین) ، ۳۳۱). ۲. تتلی یا پتنگے کا پہلا رُوپ تتلیاں سرفوں سے پیدا ہوتی ہیں اور سرفے جو سبز درخت کی پتیوں خصوصاً گوبھی میں جنم لیتے ہیں براسکیریڈ میں پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۲ : ۵۲۷). ۳. جہازی کیڑا جو جہاز کے پیندے کو کھوکھلا کر دیتا ہے ، دیمک (اسٹین گاس ؛ حیات الحیوان ، ۲ : ۲۳). [ع]

سَرْفِیَت (فت س ، سک ر ، کس ف ، فت ی) امث.
فضول خرچی نئی دستور ساز اسمبلی نے بذریعہ قانون جاگیرداری نظام سرفیت کی لعنت اور امراء کی مراعات کو ختم کر دیا. (۱۹۷۵ ، شاہراہ انقلاب ، ۵۲). [سرف + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَرِقَت (فت س ، سک ر ، فت ق) امث.
چوری ، قزّاقی ، رہزنی. عاداتِ ناپسندیدہ مثل خیانت و رشوت و سرقت و خصومت و رعایت بےجا و طرف داری نازیبا سے ہر مقدمۂ دین و دنیا میں خوب ڈرایا اور وعدۂ ذلت دنیا و عذابِ آخرت فرمایا. (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۳۰). [ع].

سَرِقَہ (فت س ، سک ر ، فت ق) امذ.
۱. کسی کے مال پر بلا اجازت قبضہ یا تصرف اس طور پر کہ اُسے پتا نہ چلے ، چُرانے کا کام ، چوری ، قزّاقی. یہ غلام معیوب بعیب سرقہ ہے اگر چوری کرے گا تو ہم واپس نہ لیویں گے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۱). رفتہ رفتہ ٹھگی ، رہزنی اور سرقہ تمام ملک میں پھیل گیا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳۹). ۲. (علم معانی) دوسرے کے کلام یا مضمون کو (بغیر ماخذ بتائے ہوئے) اپنے کلام میں شامل کر لینا.

شُکرِ خدا کہ سرقے کی حد سے بعید ہوں
ہر مرثیہ میں مُوجدِ طرزِ جدید ہوں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۸۲). اگر لوگوں نے کہا سہل یا سرقہ ہے تو کہہ دوں گا کہ اسی کو ریسرچ کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۱۰۶). جو شاعر کہ اوریجنل نہیں ہوتا اور صرف سرقے پر زندہ رہنا چاہتا ہے وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۲۸). [ع].

---- بِالْجَبْر (--- کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، سک ب) امذ.
۱. زبردستی مال چھین لینے کا عمل ، سامنے چوری کرنا ، ڈاکا ، رہزنی. بحث اس امر کی ہے کہ عمرو نے بکر کا سرقۂ بالجبر کیا یا نہیں. (۱۸۷۶ ، شرح قانونِ شہادت (سیّد محمود) ، ۳۱). سرقۂ بالجبر کا اقدام کیا گیا. (۱۹۲۵ ، قرآن مجید کے فوجداری قوانین ، ۲۰۲). حافظ الٰہی خاں سرقۂ بالجبر کے کام میں منجھے ہوئے تھے اس میں بہادری اور سختی پھرتی سے زیادہ خاموشی عیّاری اور شاطرپن سے کام کیا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۱۱). ۲. کسی کے کلام کو جبراً چُرا لینا اور اپنے نام سے شائع کرا دینا. اس کے برعکس ہمارا دانشور طبقہ ملکی تخلیقات کے تراجم کی بجائے سرقۂ بالجبر سے کام لیتا رہا ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۳۱). [سرقہ / سرقۃ + ب (حرف جار) + رک : ال (ا) + جبر (رک)].

سِرْقِین (فت نیز کس س ، سک ر ، ی مع) امذ.
گوبر ، کھاد سرگین ، نجاست ، پاخانہ ، گو. نہیں مضایقہ ہے ساتھ بیچنے اور نفع اُوٹھانے سرقین یعنی نجاست جانور کے. (۱۸۶۲ ، کتاب معدن الجواہر ، ۳۹). [سرگین (رک) کا معرب].

سَرَک (۱) (فت س ، ر) امث (قدیم).
پھندا ، کمند ، حلقہ ، پیچ ، گرہ ، شکن.

لکھ لکھ الک سرک ست ، دیکھلائے فن سوں تل تل
تو سپڑے خیال پنکھی دیکھ خال موہناں کے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۹).

شکاری جو پھاندے میں تیرے پڑیا
سرک میں تیرے عشق کا سنپڑیا

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۷). [سرک : ۷].

---- پڑنا ف ل.
پھندا پڑنا ، گرہ لگنا. ایک دانۂ محبوب نین جیے تلک اسکی گردن میں سرک پڑ گئی ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۳).

ـــ پھانسی (ـــ مغ) امث.
پھندہ ، گرہ ، پھسل کر نکل جانے والی گرہ (ماخوذ : پلیٹس).
[سرک + پھانسی (رک)].

ـــ پَھنْدا (ـــ فت پھ ، مغ) امذ.
گرہ ، گانٹھ ، پیچ.

حُسن کی بدری کی ڈوری کے سرک پھندے کو کھول
آ رہی ہے دیکھ اپنے میں کچھ آسانی پہ نُہر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۶). [سرک + پھندا (رک)].

ـــ رَسّی (ـــ فت ر ، شد س) امث.
(شکاریات) پرندے کو پکڑنے کے لیے پھندے اور کانٹے کی ڈور. شیر کو شوق جال میں پکڑتے ہیں بذریعہ سرک رسّی کے ... بلانے کے ذریعے سے بھی پکڑا کرتے ہیں . (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۸۰). [سرک + رسّی (رک)].

سَرَک (۲) (فت س ، ر) امث.
۱. **(بنوٹ) وہ چال جس میں آدمی اگلا پیر اُٹھاتا اور پچھلا پیر گھسیٹتا ہوا آگے کو بڑھے** (رسالہ بانک بنوٹ). بنوٹ میں سرک کی تعلیم پیتروں کے ذریعہ دی جاتی ہے. (۱۸۹۲ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ۹۸). ۲. **پتو ، سرکو ، بچو (تراکیب میں مستعمل).**

مُفت جل جائیگا پرے بھی سرک
ارے میں آگ اور تو ہے خس

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۵).

کہہ دوں کہ سرک یاں سے تو دریا ابھی ہٹ جائے
دوں حکم ہوا کو تو ابھی خاک سے اٹھ جائے

(۱۹۱۵ ، ذکرالشہادتین ، ۱۱۸). [سرکنا (رک) سے فعل امر].

ـــ آنا محاورہ.
(نفسیات) ذہن میں آ جانا ، کسی خیال کا بازیاب ہونا.

اے شمعِ مُجلیٰ مری محفل میں سرک آ
اے خطۂ محبوب مرے دل میں سرک آ

(۱۹۲۵ ، نیستان ، ۳۷). بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بُھولی یاد ذہن میں سرک آتی ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۶۹).

ـــ نہ چُٹکی ڈال کے بُھس میں کہاوت.
رک : بُھس میں چُٹکی ڈال الخ.

فرق ہے کچھ اس میں اس میں
سرک نہ چٹکی ڈال کے بُھس میں

(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۱۸۰).

سَرَک (۳) (فت س ، ر) امذ.
پُھول ، پُھولوں کا گُندھا ، ہار.

چتر ، چنبل ، سرک ، کنٹل سنہاتی
نہ اوسکوں کوئی تھا صورت میں ثانی

(۱۶۶۵ ، پُھول بن ، ۳۳).

یہ گیان نہیں جو یہ چنارے
لکھتے ہیں سرک سورج ستارے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۵). سُورج مکھی میں زیرگی حشرات کے ذریعے انجام پاتی ہے ... سرک پھولداری میں بے شمار گُلچے مجتمع ہو کر ایک خوشنما پُھول جیسی ساخت تیار کرتے ہیں (۱۹۸۰ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۶۴۳). [س : سرج स्रज].

سُڑَک (۱) (ضم س ، فت ڑ) امث ؛ سرگ (قدیم).
سڑک.

جینے تے اس بہتر مرگ تت اُلھ سہوں غم کی کیڑک
مجہ آہ نے جلنا سرک بندے خدا بلکے خدا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۳). [سڑک (سلگنا (رک) کا قدیم املا].

سُرَک (۲) (ضم س ، فت ر) امث.
جلدی ، پُھرتی.

بجے جب دھما دم ترنگاں تل
سُرک لوگ دیکھے جو تُو کیا ہے غُل

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۴۱). [سُرعت (رک) کا بگاڑ].

ـــ دینی / سے (ـــ ی مج) م ف.
جلدی سے ، ترت ، فوراً.

اوں جنوں سے وہیں سرک دبتی
پُھوٹ نکلیں گی کونپلیں باہر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۳). آیا وہ مُجھے بُلا رہے ہیں ، لپٹی ہوئی سرک سے باہر. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۸۵).

ـــ سُرَک (ـــ ضم س ، فت ر) م ف.
جلدی جلدی ، لپا ک جھپا ک ، پُھرتی سے ، سانپ کی سی چال.

تج نین لشکری ہونگے جوڑنے ستم
ثیان نظر کی تیر مرے ہو سرک سرک

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۹۶ ب). دونوں وقت ملتے ہیں جُھٹپُٹا ہورہا ہے سرک سرک انگنائی میں نکل بھاگیں (۱۹۰۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۵۱). [سرک + سرک (رک)].

سِرکا (کس س ، سک ر) امذ.
سِرکہ ، گُڑ ، گنّے یا انگور کا شیرہ جسے سڑا کر خمیر اُٹھاتے ہیں.

پلیتو و لیو و سرکا مُشیر ‌ ‌ ‌ سو جغرات و نعنا و پُدنا پنیر

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۴).

عرق نعنع کی بُو اور ان کا سِرکہ
زباں ہی بہہ جائے جس کے سرکہ

(۱۸۴۷ ، مثنوی درخوان نعمت (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۲۷۴)). ایک مرتبہ پُرانہ سِرکا درکار تھا تعجب کی بات ہے کہ سارے محلے میں کسی کے یہاں نہ نکلا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۲۰۸). جاپانی کھانوں میں اس خاص قسم کے سرکے اور پنیر کو بڑی اہمیت حاصل ہے . (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۵۷) . یہ مقدار آٹھ اشخاص کے لیے کافی ہے. چائے - $\frac{1}{4}$ سیر ... سِرکا ایک بڑا چمچ. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۶۲). [ف].

سَرکاپا (فت س ، سک ر) امذ.
(دلال) (گھوڑے کی خرید و فروخت بزبانِ پشتو) چودہ روپے (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، مشیر ، ۵۳). [مقامی ا پشتو].

سَرکاتِب (فت س ، سک ر ، کس ت) امذ.
سکتر ، مددگار. ٹیلی فون کرنے والے غالباً منشی محمد فاضل سرکاتب ، یعنی سیکریٹری تھے . (۱۹۵۷ ، ناقابلِ فراموش ، ۱۵۳). [سر + کاتب (رک)].

سَرکار (فت س ، سک ر). (الف) امث.
۱. **خدمت ، دربار ، بارگاہ ، حضور ، سجی سجائی محفل وغیرہ (امرا و سلاطین وغیرہ کی).**

دھرے او سو سررشتہ سرکار میں
جو بھاتا جدائی ہو یک بار میں
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹۷).

عطارد ہے منشی جہاندار کا
سپاہی ہے مریخ سرکار کا
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۷). تمھاری سرکار وہ سرکار ہے جہاں ایک غریب عاشق کی مٹی خراب ہے. (۱۹۳۰ ، ساغرِ محبت ، ۷).
۲. (اَ) **عدالت ، کچہری.** جب سرکار کا پیادہ آئے گا تب میاں کی آنکھیں کھل جائیں گی . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۲) ،
(اَا) **بادشاہی عدالت ، بادشاہی کچہری.** (غالب) ... کو بہادر شاہ ظفر کی سرکار سے صرف ۵۰ روپیہ ماہوار ملتا تھا. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۵). ۳. **ریاست ، حکومت ، سلطنت ، راج ، مملکت ، گورنمنٹ (کُل یا جُزو).**

بھرکار اوپر میر و سرکار کے
محل دار کیتے و سردار کے
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳).

جتے کارخانے او سرکار تھے
بھرے او جو شاہی کوں درکار تھے
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹۳). جس قدر چاہتا تھا سرکار میں دیتا تھا اور جتنا من مانتا سائر کا روپیہ چُراتا تھا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۸۹). یا تو سرکار کی طرف سے آپ اس کو چھپوا دیں یا بعض اشخاص جو اس کے چھاپنے پر آمادہ ہیں ان کو اجازت دے دیں. (۱۹۰۶ ، مکاتیبِ حالی ، ۳۰). ۴. **مُلک کا چھوٹے سے چھوٹا اور پرگنہ و کلاں سے بڑا حصّہ ، کئی پرگنوں کا ضلع ، (ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت سے پہلے کی اصطلاح) .** صوبۂ شاہجہاں آباد میں آٹھ سرکاریں اور دو سو پچاسی پرگنہ ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۰). ممالکِ محروسہ میں ایک سو پانچ سرکار تھیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۷۵۸). عدل گستری کے متعلق حکومت کی ذمہ داری پرگنوں (قصبات) سرکاروں (اضلاع) اور صوبوں کے صدرمقامات تک محدود رہی . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۹) ،
۵. **(تعظیماً) سر بلند یا دولتمند شخص ، رئیس.** حلوائی نے کہا مُجھ سے تو تم ... اسی سرکار کے نام سے لائی ہو. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۶۲). ۶. **(کنایۃً) معشوق ، محبوب ، منظورِ نظر.**

میں نے تو دل کی اپنے بیاں کی تھیں شوخیاں
الزام کون رکھتا ہے سرکار کی طرف
(۱۸۹۳ ، دفترِ حسن ، ۶۰).

بخشئے اس دلِ بیچارہ میں اب تاب نہیں
میری سرکار بہت پیار سے جی ڈرتا ہے
(۱۹۳۶ ، دونیم ، ۶۷). (ب) امذ. ۱. **حضرت ، آقا ، مالک وغیرہ (نوابین ، رُؤسا اور علما وغیرہ کے لیے مُستعمل).**

ناحق اس سنگ دل سیں مُجھے دیتے ہیں شکست
میں تو آئینۂ سرکار ہوں ، کن کا ، اُن کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۵).

اور کبھی ان کا خدا نا کردہ کیا دل ان دنو
اب طبیعت کچھ پھری سرکار کی پاتا ہوں میں
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۸۰). آج سرکار بھی گھر ہی میں ہیں . (۱۹۱۰ ، گردابِ حیات ، ۵۹). ۲. **عزت کا خطاب ، حضور ، جناب والا.** اس توپ پر یہ جُملہ تحریر ہے «سرکار آصف الدولہ بہادر». (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۶). ۳. رکّ : **سربراہ کار ، افسر.**

خادمانِ درِ میخانہ کے اللہ رے دماغ
اپنی اپنی جگہ سرکار بنے بیٹھے ہیں
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۱۳). ۴. **دارالسلطنت ، راج دھانی.** سرکار یا بڑے بڑے شہروں میں انتظامی اختیارات فوج دار کے سپرد ہوتے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۳۸). ۵. **(کنایۃً) رسول پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.**

اے حشر مدینے میں نہ کر شور
چُپ چُپ سرکار سو رہے ہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۲۱).

سرکار ہم کمینوں کے اطوار پہ نہ جائیں
آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں
(۱۹۰۷ ، حدائقِ بخشش ، ۱ : ۲۶). ہمارے سرکار سیدالمرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام ، دراصل ملتِ ابراہیمی کے مجدد ہیں. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۶۷). ۶. **(کنایۃً) اولاد ، خاندان ، عزت ، مرتبہ.**

لُٹ گئی آن کے اس بَن میں علی کی سرکار
اپنو محتاج ہوں چادر کو بھی میں سینہ فگار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۱۴). ۷. **(مجازاً) حضورِ رحمتِ خداوندی ، پیشِ مشیتِ ایزدی.**

واہ کیا فیض ہے سرکارِ شہِ عالم میں
ذرۂ خاک کو خورشید کیا اک دم میں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۷). اپنی سرکار سے بھی ہم کو رحمت کا خلعت عطا فرما. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیراحمد ، ۷۸).

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے
(۱۹۱۱ ، بانگِ درا ، ۱۸۰). [ف].

--- دَربار (--- فت د ، سک ر) امذ.
حاکم یا بادشاہ کی کچہری. یہ سرکار دربار کی بات بھی عجیب ہے

کچھ تو وہاں جانے کے لئے جان دیتے ہیں۔ (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۳۵)۔ [سرکار + دربار (رک)]۔

---دَرْبار چڑھانا محاورہ۔
(قانون) نالش کرنا ، کچہری تک نوبت پہونچانا ، عدالت میں لے جانا (اُردو قانونی ڈکشنری)۔

---دَرْبار چَڑْھنا محاورہ۔
کچہری یا سرکاری دفاتر میں جانے کی ضرورت پڑنا ، عدالت میں دعویٰ کرنا ، نالش کرنا ، جواب دہی یا گواہی میں طلب ہونا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔

---دِکھانا محاورہ۔
عدالت دکھانا ؛ (کنایۃً) نالش دائر کرنا۔

کس دن کے لیے رکھی ہوس دل کی نکالو
جھگڑے یہ چڑھاؤ مجھے سرکار دکھاؤ

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۱۷۳)۔

---دوجَہاں کس اضا(---و مج ، فت ج) امذ۔
دونوں جہانوں کا سردار ؛ (کنایۃً) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ارمانوں کے لاتعداد ڈھیر لے کر سرکار دوجہاں کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (۱۹۲۹ء ، آمنہ کا لال ، ۸۰)۔ [سرکار + دو (رک) + جہان (رک)]۔

---دو عالَم کس اضا(---و مج ، فت ل) امذ۔
دونوں جہانوں کا سردار ؛ (کنایۃً) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۔ سرکارِ دو عالم عمر کی اکیس بائیس منزلیں طے فرما چکے تھے۔ (۱۹۲۹ء ، آمنہ کا لال ، ۷۰)۔

عشقِ سرکارِ دوعالم ہے اگر کُفر تو پھر
خود کو کچھ اور نہ کافر کے علاوہ لکھوں

(۱۹۸۳ء ، میرے آقا ، ۳۲)۔ [سرکار + دو (رک) عالم (رک)]۔

---دَولَت مَدار (---و لین ، فت ل ، م) امذ۔
سلطنت ، جس کی دولت ہمیشہ رہے ، عزت کا خطاب گورنمنٹ کے لیے۔ الغرض جب سرکار دولت مدار کا تسلط کماینبغی ہو گیا رعیت کو امان دی آباد ہونے کا حکم ہوا۔ (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۱۲)۔ ہماری سرکار دولت مدار نے ان فرنگیوں کے مقبوضات چھین لئے (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، ۱۰۸)۔ [سرکار + دولت (رک) + مدار (رک)]۔

---رِسالَت کس اضا(--- کس ر ، فت ل) امث۔
رسولوں کے سردار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کا مرکز ، مراد : لطف و کرم۔

انبیائے کرام اس کے خوانِ نبوت کے وظیفہ خوار،
اصفیائے سراپا احترام اس کی سرکار رسالت کے روزینہ دار۔

(۱۸۶۶ء ، جادۂ تسخیر ، ۶)۔ [سرکار + رسالت (رک)]۔

---سَرکار کَرْنا محاورہ۔
بہت زیادہ خوشامد کرنا ، ہاں جی ہاں جی کرنا ، پیچھے پیچھے پھرنا (ماخوذ : جامع اللغات)۔

---عالی کس صفۃ امث ؛ امذ۔
۱. **گورنمنٹ ، حکومت۔** اس قرار داد کے موافق عمل ہو گا جو مابین سرکارِ عالی اور سرکار عظمت مدار ہوئی ہے۔ (۱۹۳۲ء ، مجموعہ ضابطۂ فوجداری سرکارِ عالی ، ۹۱)۔ بڑے بھائی سرکارِ عالی میں ایک ممتاز عہدے پر مامور تھے۔ (۱۹۷۸ء ، عزیز احمد ، رقصِ ناتمام ، ۱۹۲)۔ ۲. **بڑا دربار ، بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔**

یہ وہ سرکارِ عالی ہے کہ جس سے فیض پاتے ہیں
بدخشانی و طہرانی و شیرازی و بلغاری

(۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۳)۔ [سرکار + عالی (رک)]۔

---کَمْپَنی (---فت ک ، سک م ، فت پ) امث۔
(کنایۃً) ایسٹ انڈیا کمپنی ۔ ان کا نام کنور وزیر علی خان تھا یہ دان پور ضلع بلندشہر کے رہنے والے تھے اور سرکارِ کمپنی کے کے معتمد تھے۔ (۱۹۳۳ء ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۳۳)۔ [سرکار + کمپنی (رک)]۔

---مَدِینَہ کس اضا(---فت م ، ی مع ، فت ن) امذ۔
مدینہ کا سردار ؛ (کنایۃً) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم۔

تقسیم محمدؐ ہے عطا ربِّ علا کی
ہے رحمتِ حق رحمتِ سرکارِ مدینہ

(۱۹۷۳ء ، صد رنگ ، ۲۵)۔ سرکارِ مدینہ نے فرمایا یہ تو مبارک خواب ہے ، میری لختِ جگر فاطمہ کے یہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ (۱۹۸۹ء ، نوائے وقت ، ۳ ، اگست ، ۳)۔ [سرکار + مدینہ (عَلَم)]۔

---میں ہونا محاورہ۔
نوکر ہونا ، مُلازمت میں ہونا۔ کسی سرکار میں ہو ... تم نے چشم بددور خوب رنگ و روغن نکالا ، کہاں نوکر ہو۔ (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۹)۔

---نَوازی (---فت ن) امث۔
بڑے لوگوں کی خوشامد ، امیر لوگوں کی خوشنودی۔ بڑی بڑی زمینیں اور جاگیریں پنڈتوں نے اپنی مصاحبت اور سرکار نوازی کے عوض حاصل کر لی تھیں۔ (۱۹۸۲ء ، آتشِ چنار ، ۹۰۰)۔ [سرکار + ف : نواز ، نواختن ـ نوازنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سَرْکاری (---فت س ، سک ر)، (الف) صف۔
حکومت کا ، سرکار سے منسوب ، حکومت سے متعلق۔ اب میں نے آپ کے ارشاد کے بموجب سرکاری مکتب میں پڑھنا شروع کر دیا۔ (۱۸۶۹ء ، انشائے خردِ افروز ، ۸)۔ سرکاری اشیا یا اشیائے عامّہ وہ معاشی اشیا ہیں جو افراد کو مُفت فراہم کی جاتی ہیں ۔ (۱۹۳۷ء ، اُصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۶۱) ۔ کسی سیاسی جماعت میں سرکاری اور جماعتی عہدے بیک وقت اگر ایک شخص کے پاس رہیں تو اس سے بڑی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ مئی ، ۲)۔ (ب) امث۔ **بندوبست ، اِنتظام ، سربراہی ، مختاری** (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [سرکار + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---بولی (---و مج) امث۔
وہ قیمت جو حکومت کی طرف سے کسی نیلام کرنے والی چیز کی مقرر کی گئی ہو ، یہ قیمت کم سے کم ہوتی ہے پھر خواہش مند اس میں

اضافہ کرتے ہیں. نیلام گھر کی جانب سے جو پہلی قیمت بتائی جاتی ، اسے سرکاری بولی کہتے تھے. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۲۸۳). [سرکاری + بولی (رک)].

---بینچ (---ی مج ، غنہ) امث.
وہ نشست گاہ یا اسمبلی ہال کا وہ حصہ جہاں اجلاس کے وقت حکومت کرنے والی پارٹی کے مُنتخب ارکان بیٹھتے ہیں. سرکاری بنچوں سے سابق صوبائی وزیر اعلیٰ ارباب محمد جہانگیر نے سرحد اسمبلی کے اجلاس سے احتجاجاً واک آؤٹ کیا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ مئی ، ۱). [سرکاری + بینچ (رک)].

---تَرجُمان (---فت ت ، سک ر ، ضم ج) امذ.
حکومت وقت کی طرف سے کسی واقعے یا مسئلے کی وضاحت کرنے والا فرد ، ذمہ دار افسر ، ادارہ. اسلام آباد میں ایک سرکاری ترجمان نے اے پی این ایس کے اس اِلزام کی تردید کی ہے کہ ... ایڈیٹنگ یک طرفہ کی گئی ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ مئی ، ۱). [سرکاری + ترجمان (رک)].

---دَرباری (---فت د ، سک ر) امذ.
حکومت کی ہاں میں ہاں ملانے والا، حکومت سے متعلق و منسلک (جامع اللغات). [سرکاری + درباری (رک)].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) امث.
وہ رائج الوقت تحریری زبان جس میں حکومت کے کام کیے جائیں. مسلمانوں کے اس ثقافتی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی گئی جو فارسی کے سبب قائم تھا ... یہ کام اُردو کو سرکاری زبان بنانے کے ساتھ ساتھ شروع کر دیا گیا تھا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۶۱). [سرکاری + زبان (رک)].

---سانڈ (---غنہ) امذ.
نر گھوڑا ، بیل وغیرہ جو سرکار کی طرف سے اچھی نسل کے لیے سرکاری اصطبلوں میں رکھا جاتا ہے ؛ بدچلن آدمی (جامع اللغات). [سرکاری + سانڈ (رک)].

---عَمَلداری (---فت ع ، م ، سک ل) امث.
حکومت وقت کے تحت (نوراللغات). [سرکاری + عملداری (رک)].

---کاغذ (---فت غ) امذ.
(قانون) **اسٹامپ کا کاغذ ، پراسری نوٹ ، وہ کاغذ جس کی سرکار مالک ہو اور دوسرا نجی کام میں نہ لا سکے.** سرکاری کاغذوں میں بھی مسطور ہے. (۱۸۷۵ ، ارمغان شعرائے دہلی ، ۱۶). کوئی شخص ایسے امور کی نسبت شہادت دینے کا مجاز نہ ہو گا جس کا علم اس کو سرکاری کاغذات ... سے ہوا ہو. (۱۹۲۶ ، قانون شہادت ممالک محروسہ ، ۲۹). [سرکاری + کاغذ (رک)].

---گواہ (---فت گ) امذ.
(قانون) **عدالت کی کارروائی میں وہ شخص جو اپنے ساتھی مدعا علیہ کے بجائے حکومت کی طرف سے صفائی پیش کرنے کے لیے سامنے آتا ہے اور حکومت اس کا جُرم معاف کر دیتی ہے.** پانچواں قاتل اقبال جرم کر کے سرکاری گواہ بن گیا. (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۱۶۱). [سرکاری + گواہ (رک)].

---مال امذ.
سلطنت کے متعلق روپیہ پیسہ ، شاہی مال ، سرکاری خزانہ ، حکومت کا مال و دولت (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [سرکاری + مال (رک)].

---مُراسِلَہ (---ضم م ، کس س ، فت ل) امذ.
وہ خط جو حکومت کے احکام و آرا اور رسمی منظوریوں کی اِطّلاع ، متعلقہ اِداروں یا افراد کو دینے کے لیے لکھا جائے. یہ مُراسلہ بھی سرکاری مُراسلے کی طرح لکھا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۵). [سرکاری + مُراسلہ (رک)].

---مِمْبَر (---فت نیز خف م ، سک م ، فت ب) امذ.
کسی اِدارے ، مجلس یا اسمبلی کے لیے حکومت کا نامزد کردہ یا منتخب رکن. مسٹر غزنوی (بنگال کے ممبر) نے بنگال کونسل میں اس کے متعلق گورنمنٹ سے سوال کیا ، سرکاری ممبر نے اس کا جواب تشفی بخش دیا. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۳۸). [سرکاری + انگ : Member].

---مِہمان (---کس نیز م ، سک ہ) امذ.
حکومت کا مہمان ؛ (کنایۃً) **قیدی.** انہوں نے مہاراجا کی دعوت پر سرکاری مہمان بننا قبول کر لیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۸۱). [سرکاری + مہمان (رک)].

---وَظِیفَہ (---فت و ، ی مج ، فت ف) امذ.
وہ مقرر کردہ رقم جو حکومت وقت کی طرف سے مُسلسل ماہوار یا سالانہ کسی کو بطور امداد دی جائے میں ولایت جانے کے لیے سرکاری وظیفہ حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوا لیکن میرے سینے میں اب ایک جوالا روشن ہو چکی تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۶). [سرکاری + وظیفہ (رک)].

---وَکیل (---فت و ، ی مج) امذ.
(قانون) **حکومت کے معاملہ میں دفاعی اہل کار ، وہ قانون داں اور وکیل جو حکومت کی طرف سے کسی مقدمے میں دفاعی کردار ادا کرتا ہے.** وکیل صفائی اور سرکاری وکیل میں نوک جھونک ہوتی رہی. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۷). [سرکاری + وکیل (رک)].

سَرکانا (فت س ، سک ر) ف م.
۱. **کھسکانا ، ایک طرف کرنا.** ایک مرتبہ کپڑا منہ سے سرکا کر مجھ کو دیکھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۵). ایک دن پلنگ سرکایا تو ایک پائے تلے سے پُتلا برآمد ہوا. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۲۹۵). ۲. (i) **چپکے سے غائب کر دینا ، چُھپا دینا ، چُرا لینا** بادشاہ نے کروٹ بدلی تو وہ پچھلی سر کے تلے سے آہستہ سرکا لی. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۲۷). (ii) **بھگا دینا ، غائب رکھنا** (منصب سے). وہ ہمیشہ اس تاک میں رہتے تھے کہ

جس پر ولیعہد کی زیادہ نظرِ عنایت ہو اسے کسی طرح سامنے سے سرکاتے رہیں۔ (۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۸)۔ ۳. چپکے سے دے دینا ، دوسرے کے فائدے کے لیے اپنی چیز دے دینا۔ اور ایک صاحب کو میں سنتا ہوں کہ بتدریج اپنی کتابیں سرکاتے جاتے ہیں۔ (۱۸۶۷ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۱ : ۲)۔ ۴. کسی کام کی تاریخ بدلنا ، ملتوی کرنا ، اور دن پر موقوف رکھنا ؛ رشوت میں دینا ؛ کھسکانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [سرکنا (رک) کا تعدیہ]۔

سِرْکَانْگَبِیں (کسر س ، سک ر ، غنہ ، سک گ ، ی مع) امث ؛ = سرکنگبین۔
سرکے اور شہد سے بنایا ہوا شربت یا سکنجبین۔

میری دوا تو شربتِ دیدار یار ہے
نسخہ میں کیوں طبیب نے سرکانگبیں لکھی

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۱۲)۔ [سرکہ (رک) + انگبین (رک)]۔

سَرْکاؤ (فت س ، سک ر) امذ۔
(طب) سرکانے یا سرکائے جانے کا عمل؛ بچے کی پیدائش کے وقت زچہ کے پیٹ کو اسطرح سونتنا کہ بچہ نیچے آ جائے اور پیدائش آسان ہو۔ اب جچگی کے معاملے کی اس منزل پر اور ایک سرکاؤ ہونا لازم ہے۔ (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۴۳)۔ [سرک + اؤ ، لاحقۂ حاصلِ مصدر]۔

سَرْکِٹ (فت س ، سک ر ، کس مج ک) امذ۔
۱. علاقہ ، دائرۂ عمل ، علاقۂ دورہ۔ مسٹر ہنری ... سرکٹ کے ایک جج تھے سوالات کے جواب میں صورتِ حال کا ایک افسوس ناک مرقع کھینچا ہے۔ (۱۹۳۱ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۴۲)۔ ۲. ججوں کا کسی جگہ مقدمات سننے کے لیے جانا (جامع اللغات)۔ ۳. کسی مقام کے چند برقی تنصیبات کا دائرۂ کار جن میں ایک مین سوئچ یا جوائنٹ میں سوئچ کے تاروں سے برق رو پہنچے نیز وہ پرزہ جس سے یہ سب تار متصل ہوں۔ جس قسم کے حکم بولے جائیں گے ... ان کے مطابق یا تو بجلی کا سرکٹ ٹوٹ جایا کرے گا یا لیور حرکت کرنے لگیں گے۔ (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۳۹)۔ شکل نمبر ۱۶ کو دیکھنے سے معلوم ہو گا کہ دیا ہوا سرکٹ ایک رنگین ٹیلی ویژن ٹرانسسٹر کا ہے۔ (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۳۸)۔ [انگ : Circuit]۔

---بریکر (--- کس مج ب ، ی مج ، فت ک) امذ۔
(برقیات) برقی لہر کی کمی بیشی کو نقصان پہنچنے سے پہلے ختم کر دینے کا آلہ ، برقی رو روکنے کا آلہ۔ برقی آلات سے حفاظت کے لئے دنیا کا مقبول ترین ہوش سرکٹ بریکر۔ (۱۹۸۹ ، نوائے وقت ، کراچی ، ۱۸ مئی ، ۲)۔ [سرکٹ + انگ Braker = توڑنے والا]۔

---بنچ (--- کس مج نیز ، غنہ) امذ ؛ امث ؛ بینچ۔
(قانون و عدالت) ججوں پر مشتمل عارضی عدالت۔ انہوں نے کہا کہ سرکٹ بنچ قائم کرنے کے بارے میں بھی غور کیا جائے گا۔ (۱۹۷۵ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ جنوری ، ۸)۔ [سرکٹ + بنچ (رک)]۔

---بلانا محاورہ۔
جب کوئی سرکاری ملازم کسی دوسرے مقام کے سرکاری ملازم سے تبادلہ کرنا چاہتا ہے تو اول کو دوسرے کی رضا مندی حاصل کرنا پڑتی ہے اس کو سرکٹ بلانا کہتے ہیں (فرہنگِ اثر)۔

---ہاؤس (---و مع) امذ۔
سرکاری ڈاک بنگلہ یا مہمان خانہ۔ گورنمنٹ مجرد افسروں کو رہائشی جگہ دینے کے حق میں نہیں ہے اس لیے میں اب تک سرکٹ ہاوس میں مقیم ہوں۔ (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۳۵) [انگ Circuit House]

سَرْکَس (فت س ، سک ر ، فت ک) امذ۔
تربیت یافتہ آدمی (مرد و زن) اور سدھے ہوئے جانوروں کے حیرت انگیز اور سنسنی خیز جسمانی کرتبوں کا تماشا۔ تھیٹر ، سرکس ، گھوڑدوڑ کے جلسوں میں اکثر اتفاق ہوتا ہے۔ (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۶۵)۔ اور اگر لڑکی سرکس گئی تو لڑکا ضرور وہیں ہوگا۔ (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۱۰)۔ [انگ : Circus]۔

---کا جوکر بننا محاورہ۔
دوسروں کے تمسخر اور تضحیک کا محور بننا۔ وہ محض باغی بھی نہیں اور اُسے سرکس کا جوکر بننے سے تسکین بھی نہیں ہوتی۔ (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۶۸)۔

---میک اَپ (---ی مج ، فت ا) امذ۔
(فنِ ادارت) اخبار کے ہر حصے اور گوشے پر اس طرح کی خبر یا سرخی شائع کرنا جو قاری کی توجہ جذب کرنے میں دوسرے اجزا پر سبقت لے جائے جس طرح سرکس میں ہر کردار مرکزِ توجہ بنا ہوتا ہے ، اخبار کو مختلف طریقوں سے دلچسپ بنانا۔ سرکس میک اپ ، اس قسم کے میک اپ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اخبار کے ہر حصے اور ہر گوشے کو پُرکشش اور جاذبِ نظر بنایا جائے۔ (۱۹۶۹ ، فنِ ادارت ، ۲۰۱)۔ [سرکس + انگ : Make Up]۔

سَرْکِیل (فت س ، سک ر ، کس ک) امذ ؛ امث۔
۱. حلقہ ، دائرہ۔

کر رہا ہے قوم کے سرکیل کو یہ جمع وسیع
جزر سے افزوں ہے مد جس کا وہ رفعت ہے یہی

(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۱۸۱)۔

میں گویا بیل اک تیلی کا ہوں دُنیا کی منزل میں
ہمیشہ دوڑتا ہوں اور ہوں سرکیل کا سرکیل میں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۱۰)۔ ناچتا ناچتا دھندلکے میں پہنچا اور دوسری سرکیل سے نکل بھاگا۔ (۱۹۸۶ ، حصار ، ۳۹)۔ ۲. (ا) میدانِ عمل ، دائرۂ کار۔ ہماری کمیونٹی اور ہمارے سرکیل کی اصلاح سے متعلق ہے۔ (۱۸۹۵ ، خطوطِ سرسید ، ۲۲۱)۔

اپنی تہذیب کا سرکیل ہے نہایت محدود
پہنچے ہوٹل میں جو نکلے کبھی میخانے سے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۵۵)۔ (اا) انتظامی علاقہ (بیشتر مرکبات میں)۔ بالفعل عہدۂ سرکیل افسری ضلع پٹنہ میں ممتاز ہے۔ (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۴)۔ مرتضیٰ پور سے آگے بڑھ کر مسٹر حسام الدین کا کوروی سرکیل انسپکٹر کے ہاں ایک روز قیام ہوا۔ (۱۹۳۳ ، سیاحتِ ہند ، ۳۰)۔ [انگ : Circular]۔

سَرکُلَر (فت س ، سک ر ، ضم ک ، فت ل) امذ.
گشتی حکم نامہ ، مراسلہ جو متعلقہ دفاتر یا افراد کو جاری کیا جائے. رجسٹرار کا پورا نام اور لقب صحیح طور پر سرکلروں سے جو بابت امتحان کے ہر سال جاری ہوتے ہیں معلوم ہو سکتا ہے. (۱۸۸۷ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۹۷). یوپی کانگریس حکومت نے ایک سرکُلر شائع کیا ہے. (۱۹۳۸ ، خطبات عبدالحق ، ۱۳۳). سرکُلر میں کہا گیا ہے بعض دفاتر میں اُردو کا کافی وسیع استعمال کیا جارہا ہے (۱۹۸۸ ، اُردونامہ ، جون ، ۲۵) [انگ : Circular].

ـــــ اِسکُول (ـــــ کس ا ، سک س ، و مع) امذ.
(تعلیم) گشتی اسکول ، ایسا اسکول جس میں ہفتہ وار سبق دینے کی غرض سے ایک ہوشیار ماسٹر دیہاتی مدارس میں دورہ کرتا تھا ، وہ اسکول جس کے اساتذہ دیہاتی مدارس کا ہفتہ وار دورہ کر کے طلبہ کو نئے طرزِ تعلیم سے روشناس کراتے تھے. اونھیں کی تجویز سے ۱۸۵۵ء میں سرکُلر اسکولوں کی رسم جاری ہوئی. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۳ ، ۱ (جنوری) ، ۵۲). [سرکلر + اِسکول (رک)].

سَرکَن (فت س ، سک ر ، فت ک) امث.
(کاشتکاری) دلدلی زمین یا ایسی ریتلی یا نرم زمین جو اوپر کے دباؤ سے نیچے سرک جائے، بھاس ، دھنس (ا پ و ، ۶:۶۷). [سرکنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

سَرَکنا (فت س ، ر ، سک ک) ف ل.
۱. ہٹنا ، جُھکے سے کھسک جانا ، ٹل جانا.

سورج تو بھریا جہان سوں سرکا
لے دن کول بی جوں غلام گھر کا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۸). کوئی لکڑی کوئی پتھر سے مارتا لیکن یہ اپنی جگہ سے نہ سرکتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۵).

عکسِ افگن تھی ضیائے رُخ دلِ پُر داغ میں
رات بھر صحنِ گلستاں سے نہ سرکی چاندنی

(۱۹۱۰ ، خوبیٔ سخن ، ۳۰). لڑکی کی اماں اور بھائی اندر جھونپڑی میں چلے گئے تھے دوسری عورتیں بھی سرک لی تھیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۶۲). **۲. بھاگ جانا ، رُخصت ہونا ، چلتا بنتا.** ایک نے اس بوڑھے پر آواز کی کہ سرک اور اس چھیند سے نت جھانک. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۸).

بولے وہ بگڑ کے مار بیٹھو   سرکو چلو غُل کرو نہ سر پر

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۳۰). اگر ان کو یقین ہو کہ اس چیز کی قیمت ملنے والی ہے تو اگر کوئی ان کو ٹالنا بھی چاہے تو وہ ہرگز نہ سرکیں گے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۱۱۷). **۳. سامان وغیرہ کا نقصان ہو جانا ، اُٹھ جانا ، چلا جانا.**

بس سوز کے پہلو سے سرک بیٹھو طبیبو
عاشق کی نہیں مرگ سوا اور دوا ہیچ

(۱۷۹۸ ، میرسوز ، د ، ۱۰۲).

دھڑکا ہے نہ کہیں نہ سرک جائے مال و زر
خیمے میں شاہ کا ابھی جیتا ہے اک پسر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۵۶). **۴. راستے سے الگ ہونا ، راستہ چھوڑنا ، ہٹنا.**

کٹنے ہو اہتمام ناز جب سیں
ہٹے گُل بلکہ اکثر سرو سرکے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۵۰).

خالی نہ کوئی وار گیا تیغ دوسر کا
ہاتھ اُڑ گئے گر پاؤں بچا کر کوئی سرکا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۹).

لوٹتے ہیں آبلہ پائے سے سر خار اتنے
کہ سرکنے لگے اب خار مغیلاں ہم سے

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۸۳).

یہ کیا تُو سرکتی سمٹتی ہے کیوں
یہ بڑھنے کا موسم ہے گھٹتی ہے کیوں

(۱۹۱۰ ، قاسم و زہرہ ، ۵۶) **۵. تاریخ ملتوی ہونا.** تاریخ عربی قمری کے حساب سے رجال الغیب آٹھ سمت سرکتا ہے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۸۱). **۶. (i) کھسکنا ، سرکنا.**

یہ شوخی تھی شرارت تھی کہ اسکو وہم تھا کیا تھا
بٹھا کر مجھکو پہلو میں وہ دشمن کی طرف سرکا

(۱۹۰۵ ، گُفتارِ بیخود ، ۳۳). دونوں ہاتھ سوٹ کیس اور کتابوں سے ہٹ کر آہستہ آہستہ سرک رہے تھے. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۹۳). **(ii) کپڑے وغیرہ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا ، چڑھ جانا.** انگیا مسکی ہوئی ، کُرتی سرکی ہوئی ، پاجامہ چڑھا ہوا ازاربند لٹکا ہوا نازبے ہاتھ ماتھے پر رکھے ہوئے جوانی کی نیند میں بے خبر سوتی ہے. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۲۳). کمبل سرک گیا تھا اس نے بکل مار کر اپنے جسم کو پھر کمبل میں اچھی طرح لپیٹ لیا. (۱۹۳۹ ، زندگی ، نقاب ، چہرے ، ۱۲۸). **۷. چلنا ، آگے بڑھنا ، رفتار پکڑنا (کسی آلے وغیرہ کا).** جو جبڑے ... کے ساتھ فولادی پیمانے پر سرکتا ہے. (۱۹۶۵ ، طبیعات ، باب ، ۱ : ۴۰). [پ : سرک सरकना].

سَرکَن / بَرکَن (فت س ، سک ر ، فت ک ، ب ، سک ر ، فت ک) م ف.
سراسیمہ ، حیران ، پریشان.

ایک الگ طرز سی ایسی ہے بنائی ، جس کو
کبھی دیکھے تو فلاطوں بہے سرکن برکن

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۸). [سر + ف : کن ، کندن - کھودنا ، ف : بر - جسم + ف : کن ، کندن - کھودنا].

سَرکَنڈا (فت س ، سک ر ، فت ک ، سک ن) امذ.
۱. ایک قسم کی لمبی اور پتلی پتی والی گھاس کے پھول کا ڈنٹھل جو دس بارہ فٹ لمبا اور ہاتھ کی اُنگلی کے برابر موٹا ہوتا ہے. عموماً چھپر اور بعض دیگر چیزیں بنانے میں کام آتا ہے. اس کی چھال کو مونجھ کہتے ہیں پیڑ جھنڈ کہلاتے ہیں ، ینڈ ، سینٹھا ، نرکل ، لاط : Saccharam Aruninaceum

دیا سلائی جو بیچے تھا یا کہ سرکنڈا
ہوا وہ صاحبِ لشکر بنا کے ایک جھنڈا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۰۲). چار سرکنڈے جھولی سے نکال کر زمین پر نصب کیے. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۳۷۴). ہاتھ میں سرکنڈے کی مشعل جلائے بیلوں کو ہانکتا ہوا کنارے کنارے

چل رہا تھا۔ (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۵۵)۔ ۲. (تعلیم) **نرکل کی ایک قسم جس سے قلم بنائے جاتے ہیں۔** اس نے کمر سے قلمدان نکال یاتھرس کے زنگ آلود چاقو سے سرکنڈے کا قلم بنا اپنا کام شروع کر دیا۔ (۱۸۹۳ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۹۳)۔ ۳. (طب) **بلغم و صفرا اور نشے کو دور کرتا ہے اس کی جڑ کا لیپ امراض میں مُفید ہے اس سے سُرمہ، زخم پر لگانے کا سلوف اور دیگر ادویات تیار ہوتی ہیں۔** وید کہتے ہیں کہ سرکنڈا میٹھا کڑوا ، کچھ گرم مقوی اور باد اور منی کا بڑھانے والا ہے ... جوڑوں کا درد دفع ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۴۵)۔ [س : شر + کانڈر + کہ : शर+कराड+क:]۔

سَرَکْوانا (فت س ، ر ، سک ک) ف م۔ م۔
ہٹوانا ، کسی کی مدد سے دور کرانا؛ بُلوانا ، بھجوانا (ماخوذ : پلیٹس)۔ [سرکنا (رک) کا متعدی المتعدی]۔

سَرکُولَر (فت س ، سک ر ، و مع ، فت ل) امذ ۔ سرکلر۔
۱. **گشتی مُراسلہ ، اِطلاع نامہ۔** لارڈ سالسبری کے سرکُولر گشتی مورخہ یکم اپریل ۱۸۷۸ء میں ذیل کا فقرہ تھا۔ (۱۸۸۹ء ، رسالہ حسن جنوری ، ۶۳)۔ ایک مرتبہ پھر میرے نوٹس میں یہ لایا گیا ہے کہ اس آفس کے سرکُولر آرڈر ... پر بالکل عمل نہیں ہوتا۔ (۱۹۷۰ء ، جائزۂ زبان اردو ، ۱ : ۳۱۳)۔ ۲. **گول ، دائرہ نما۔** ایک سلنڈریکل یا سرکُولر انچ مُصَفّا پانی کا وزن ... ہوتا ہے۔ (۱۹۰۶ء ، راہنمائے انجینیری ، ۲ : ۲۲)۔ [انگ :]۔

سَرکُولیشَن (فت س ، سک ر ، و مع ، ی مج ، فت ش) امذ۔
۱. **اشاعت ، اِشتہار۔** نام اور تصویر کی سرکولیشن کو ادب کے لئے سب سے بڑا اعزاز مُتصور کیا گیا۔ (۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۴)۔ ۲. (انجینیری) **تسلسل ، رسد (تیل ، پانی وغیرہ کی)** ۔ تیل کے پمپ کا یہ کام ہے کہ وہ رُمپ میں سے تیل کھینچنے اور انجن میں ... پہنچانے تیل کا سرکُولیشن قائم رکھے۔ (۱۹۴۳ء ، آئینۂ موٹر ، ۷۰)۔ [انگ : Circulation]۔

سِرکَہ (کس س ، سک ر ، فت ک) امذ۔
سِرکا۔

جو تیزی تی ات تُرش رُوئی یہ آئے
اوسے خوش وو سرکہ تمن دل کو بھائے

(۱۶۵۷ء ، گُلشنِ عشق ، ۱۹۵)۔ انہوں نے پُوچھا کہ اس کا سرکہ بناوں حضرت نے فرمایا نہیں۔ (۱۸۳۰ء ، تنبیہ الغافلین ، ۲۲۹)۔ [سرکا (رک) کا مُتبادل املا]۔

---اُترنا محاورہ۔
(اچار سازی) **سرکے کا بد ذائقہ ہو جانا** (ا پ و ، ۳ : ۱۸۳)۔

---اُٹھنا محاورہ۔
(اچار سازی) **سرکے کا خمیر ہو کر تیاری کے لیے کھٹاس پر آ جانا** (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۸۳)۔

---اَنگُوری کس صف (---فت ا ، غنہ ، و مع) امذ۔
(طب) **انگور سے تیار کیا ہوا سرکہ جو ادویات میں مُستعمل ہے۔**

با شوق سرکہ رُوئیِ ہندی صنم ہے خاک
صفرا شکن ہو سرکۂ انگوریٔ حجاز

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۵۵۷) [سرکہ + انگور + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---بَرجَبیں (---فت ب ، سک ر ، فت ج ، ی مع) امث۔
رک : **سرکہ جبیں۔** مسٹر کپل پرستر دوسرے صبح کو کسی قدر سرکہ برجبیں الٰہی۔ (۱۹۳۳ء ، محفوظ علی بدایونی ، مضامین ، ۳۴)۔ [سرکہ + بر (رک) + جبیں (رک)]۔

---پیشانی (---ی مج) صف۔
تیوری چڑھائے ہوئے ، بددماغ ، تُرش رُو ، چیں بر جبیں۔

ہووے غیرت سوں سرکہ پیشانی
گر سُنے اُس لباں کی بات عسل

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۰۹)۔ ایسے سرکہ پیشانی ... مولویوں کے ساتھ اگر فردوس ملے ، تو بھی بقول غالب دوزخ میں ڈال دینے کے قابل ہے۔ (۱۹۳۶ء ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۵۵)۔ [سرکہ + پیشانی (رک)]۔

---جَبیں (---کس فت ج ، ی مع) امث۔
رک : **سرکہ پیشانی ۔** مینڈا صاحب نہایت تُرش اور سرکہ جبیں آدمی تھے۔ (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵۴)۔ چڑنے اور سرکہ جبیں ہونے کا محل نہیں۔ (۱۹۳۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۱ : ۳)۔ اُردو میں مغربی افکار و تصوّرات کی آمیزش پر سرکہ جبیں ہونے کے بجائے ... وسیع الخیال بنانے کا مترادف سمجھتے تھے (۱۹۸۶ء ، فاران، کراچی، جولائی، ۱۵)۔ [سرکہ + جبیں (رک)]۔

---جَبِینی (---فت ج ، ی مع) امث۔
تُرش رُوئی ، بددماغی ، ناک بھوں چڑھانا ، تیوری پر بل ڈالنا۔

اس کی جبلت میں غم گیتی
شیرۂ مادر سرکہ جبینی

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۳۴۹)۔ ڈرتے ڈرتے جھک کے اون کو سلام کیا اور اسم مبارک پُوچھا تو منہ بنا کے بے انتہا سرکہ جبینی سے ارشاد ہوا۔ (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، کائنات ، ۸)۔[سرکہ + جبیں + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ڈالنا ف م۔
(اچارسازی) **گنے ، جامن یا انگور وغیرہ کے رس کو کھٹیانے کے لیے خام کرنا** (ا پ و ، ۳ : ۱۸۴)۔

---رُوئی (---و مع) امث۔
رک : **سرکہ پیشانی۔**

مُنّہ کا مزا یہ تلخ کہ شیریں ہے اس سے تو
ئے وجہ سرکہ روئیِ زہادِ حیلہ ساز

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۵۵۷)۔ [سرکہ + رُو + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---مُفت اَزعَسَل شیریں تَر اَست/ بِہ اَزعَسَل کہاوت۔
مُفت کا سرکہ شہد سے زیادہ اچھا ہے ، مُفت کی چیز مول کی چیز سے بہتر معلوم ہوتی ہے (جامع اللغات)۔

سِرکَتی تُرْشَہ (کسر س ، سک ر ، فت نیز خف ک ، ضم ت ، سک ر ، فت ش) امذ.
(طب) سرکے کا خمیر اُٹھا کر یعنی سڑا کر تیار کردہ تُرشہ جو ادویات وغیرہ میں مُستعمل ہے. تخمیری طریقے سے ... الکحل اور کاربن ڈائی آکسائیڈ بناتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بُنیادی خُرد حیاتیات ، ۱۸۰). [سرکہ (بحذف ہ) + تی ، لاحقۂ صفت + تُرشہ (رک)].

سِرْکی (کسر س ، سک ر) امث.
(چھپّر سازی) ینڈ کا گز سوا گز لمبا بغیر گانٹھ کا بالائی حصہ جس کے سرے پر پُھول کا ایک گُچھا ہوتا ہے اور وہ آسانی سے تنے سے جُدا کیا جا سکتا ہے. اس سے چھپّر کی تہ چھولداری کی وضع کا سائبان ، ٹٹی ، چک اور بارش سے بچاؤ کی پوشش وغیرہ بناتے ہیں ، ینڈ کی چھولداری یا پوشش وغیرہ.

مُنھ پہ جھلنے کو ایک نے رویا
ایک نے سرکی کا کیا کھویا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۶). بےسوں چھکڑا کھڑا ہوا جس پر پُرانی سرکیاں اور پھٹے ہوئے ڈولڑے پڑے ہیں. (۱۹۰۸ ، مخزن ، ستمبر ، ۳۹) سردیوں کے موسم میں ... شمال کی جانب سرکیاں یا صفیں لگا لیں. (۱۹۷۴ ، راہِ عمل ، ۳۷). [پ : सिरकी].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف مذ.
سرکی کا سامان بنانے والا ، چھپّر باندھنے والا. یہ تکیہ نرہ بخش سرکی بند نے بنایا. (۱۸۹۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۷۱۲).
[سرکی + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---پوش (---و مج) امذ.
جس پر سرکی کا چھپّر پڑا ہو ، چھپّر سے ڈھکا ہوا. چار دیواری کے شمال رویہ رو بروئے دروازہ ایک اور کوٹھا پختہ مسقفہ مرتبہ سرکی پوش اب اس میں ... فقیرِ ... رہتی ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۸۰). [سرکی + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا].

---قَلَم (---فت ق ، ل) امذ.
بانس کی پتلی تیلی کا قلم. سرکی قلم کی لے بمنی سیتھے سے پتلی ، خوش رنگ اور زیادہ صاف ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۶). [سرکی + قلم (رک)].

سُرْکی (ضم س ، سک ر) امث.
رک : سڑکی. برق نے کہا اُستاد میں نے کئی تولہ بے ہوشی اس ملعون کو پلائی مگر کچھ تاثیر نہ ہوئی میں حباب بے ہوشی مارتا تھا وہ سُرکی لیکر کہتا تھا کہ لُطف آتا ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۶ : ۱۲۰). پیالہ منہ سے لگا کر اُونچی اُونچی سُرکیوں میں الائچی والی تنگ دار سبز چائے پی رہے تھے. (۱۹۸۲ ، باگھ ، ۲۵۱). [سُڑکی (رک) کا مُتبادل اِملا].

سَرکیولر (فت س ، سک ر ، کسر مج ک ، و مع ، فت ل) امذ ؛ سرکولر.
رک : سرکلر. ضلع کے تحصیل داروں کے پاس لیجے لکھے ہوئے سرکیولر بھیجے گئے. (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم دیسی ، ۷). جہانگیر بادشاہ نے تخت پر بیٹھتے ہی بارہ قلمی سرکیولر تمام ممالکِ محروسہ میں جاری کیا. (۱۹۰۶ ، مراتِ احمدی ، ۱ : ۱۰۱).
[انگ : Circular].

سُرْکَھا (ضم س ، سک ر) امذ.
لمبا تناور درخت یا پودا جس میں پتوں کی مناسبت نہو (پلیٹس).
[س : شُلکہ : शुल्क].

سَرْکَھنْڈ/سَرْکَھنْڈ (فت س ، سک ر ، فت کھ ، غنہ) امذ.
زردی مائل سفید رنگ کا ایک پُھول (ماخوذ : بحرالفضائل ، بلخی (مقالاتِ شیرانی ، ۲ : ۱۱۴ ، ۱۰۹)). [مقامی].

سُرْگ (ضم س ، فت نیز سک ر) امث ؛ بمد سرگ.
۱. دیوتاؤں کے رہنے کی جگہ ، جنّت ، بہشت ، بیکنٹھ. اے دنیا کے سرگ کی اپچھری اے کنوتی کن بھری ٹوں دل لاتی ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۸). لڑکی ہوتی وہ بھی ہاتھ سے چھوٹ سرگ کو گئی. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۶). ۲. آسمان.

سرگ تھے تکیا چندر لعل لہو کے بھتر
سور چھپایا خنجر ، چندر دکھایا سکھن

(۱۵۱۸ ، لُطفی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۹۰)).

یعنی کہ ہلال بدر ہووے
اس سبت سرگ کوں صدر ہووے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳). سُرگ لفظ ہندی ہے معنی اس کے آسمان. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۵۹). لوگ تمہارے لئے سرگ کے تارے توڑ لائیں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۶۹).

بارا جھونتا جب سکھیوں نے جھونٹا لگ سرگ میں جائے
پُروا ہوا چلے ساون کی ساری بناسپتی لہرائے

(۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۳۰). [رک : سورگ].

---بَن (---فت ب) امذ (قدیم).
باغِ بہشت ، جنت.

سکل غلمان ہور حوراں ملک اس عید سوں خوش ہو
پھرائے آج دن مجلس خوشیاں کی سرگ بن سائے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۸). [سرگ + بن (رک)].

---بیل (---ی مج) امث.
رک : آکاس بیل ، امر بیل. سرگ بیل کا ایک بالشت بھر ٹکڑا بڑے سے بڑے سرسبز و شاداب درخت پر چند ہی روز میں پھیل کر اس کو زرد و خشک کر ڈالتا ہے. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۱۰۶۲).
[سرگ + بیل (رک)].

---پَتالی (---فت پ) امث.
بھینگا شخص جس کی ایک آنکھ آسمان کی طرف اور دوسری زمین کی طرف ہوتی ہے ؛ سانڈ جس کا ایک سینگ اُوپر کی طرف مُڑا ہوا اور دُوسرا زمین کی طرف ہو (پلیٹس). [سرگ + پتال (پاتال) (رک) کی تخفیف + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سے اُترا بُبول میں اَٹکا کہاوت.
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا (جامع اللغات).

ـــــلوک (ـــو مج) امذ.
سورگ ، بہشت (بلیشں). [سرگ + لوک (رک)].

سُرگا (ضم س ، سک ر) امذ.
۱. (گلّہ بانی) چارے کے لیے جنگلی جھاڑیاں کاٹنے کو گھسیاروں کا ایک قسم کا گنداسا (ا پ و ، ۵ : ۸۶). ۲. (آب کاری) کے صاف کرنے کا خاردار آہنی گز ، سوجا (ا پ و ، ۷ : ۱۰۱) .
[س : شرکرا शरकरा].

سِرگاہ (فت نیز کس س ، سک ر) امث.
۱. (بُنائی) تھان کے شروع اور آخر کا ہر سرا (جو) بُنائی شروع اور ختم ہونے کی حد کو ظاہر کرتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۶۳). ۲. ساری کا ایک سرا. دونو سرے پیچھے ہی لٹکے ہوئے تھے کان کے پاس کُچھ سرگاہ کے آنچل کی جھوک تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۲۲). ۳. سرہانا. تقریباً بیس منٹ میں میں نے کیٹمل دان کو سرگاہ کی طرف سے اِتنا کاٹ دیا کہ میرا جسم اندر چلا گیا. (۱۹۳۷ ، ہم اور تم ، ۳۶). [ف : سر + گاہ (رک)].

سُرگباش (ضم س ، فت نیز سک ر ، سک گ) امذ.
(ہندو) موت ، اِنتقال ، رحلت. سیٹھ جی کا سُرگباش ہو گیا بچّہ ان سے پہلے ہی چل بسا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۲ : ۸۷). [رک : سورگباش].

ـــــہونا ف ل.
دُنیا سے کُوچ کرنا ، مر جانا ، اِنتقال ہو جانا ، عدم کی راہ لینا. یہاں راجہ ٹوڈرمل سرگباش ہوئے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۸۱).

سُرگباشی (ضم س ، فت نیز سک ر ، سک گ) صف.
(ہندو) جس کا اِنتقال ہو گیا ہو ، آں جہانی. جناب معزز خطاب مہاراجا سرگباشی والیٔ پٹیالہ ... نیک نام رہے . (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۸۶). جنرل راجہ سر امر سنگھ بہادر سرگباشی کی طرف اِشارہ ہے. (۱۹۳۷ ، لغتۂ فردوس ، ۲ : ۱۲). ف : ہونا. [سورگباش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَرگم (فت س ، سک ر ، فت گ) امث.
۱. (موسیقی) ساز کے پردوں کی سات مُختلف آوازیں جن کے اُلٹ پھیر اور ترتیب سے راگنی پیدا ہوتی ہے ، سات سُروں کا مجموعہ ، سا رے گا ما پا دھا نی کا مُخفف. ان ساتوں سروں کو سپتک کہتے ہیں اور سرگم بھی کہتے ہیں.(۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۶۸). سا ، رے ، گا ، ما ، پا ، دھا ، نی (مجموعی طور پر) ان ساتوں سُروں کو اِصطلاحِ موسیقی میں سرگم کہتے ہیں. (۱۹۲۷ ، نغماتِ الہند ، ۱۱). غزل کی مثال سرگم کی سی ہے جس کے ہر سُر سے ہزار گُونج اُٹھتا ہے. (۱۹۷۰ ، بُرشِ قلم ، ۱۶۵). ۲. (مجازاً) کسی سلسلے کی اِبتدائی منزل یا الف ب ت. مولوی صاحب تو سرگم ہی میں اٹکے رہے اور سید امیر جان صاحب نے درسِ نظامیہ بلکہ طب تک پڑھ ڈالی. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۸۳).
[س : सरगम].

سَرگُن (فت س ، سک ر ، ضم گ) امذ ؛ صف.
صفاتِ ذاتِ باری تعالیٰ ، اوصافِ الٰہیٰ ، حمدِ باری تعالیٰ (نرگُن کی ضد).

یہ تن ٹہلیا روح کی ٹہلیا کاجل روح
توہیہ یہ جگ ہی کہتا سرگن نرگن کہوہ

(۱۶۵۳ ، گنجِ شریف ، ۱۶۹).

ظ ، ظاہر اور باطن پیارا
نرگن سرگن ادا نکارا

(۱۷۶۳ ، غلام قادر بادشاہ ، رمزالعشق ، ۵۲).

کسی کو سرگن کسی کو نرگن جانیے
بولنے کے ہیں یہ سب گن جانیے

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۲۸). یہ سب اسی کے نام اسی کے کام ہیں نرگن کہو یا سرگن ذات کہو. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۴۴).
[س : سدگن सद्गुण].

سَرگُنی (فت س ، سک ر ، ضم گ) امذ.
اہلِ صفات (ا پ و ، ۷ : ۱۵۸). [سرگن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرگَہی (فت س ، سک ر ، فت گ) امث ؛ مسر سرگئی.
وہ کھانا جو روزہ رکھنے کی نیت سے صبحِ صادق سے پہلے کھایا جائے ، سحری ، سحر گہی (نوراللغات). [سحرگہی / سحری (رک) کا بگاڑ].

سُرگی (ضم س ، سک ر) صف.
نیک ، بہشتی ، بیکنٹھ باسی. وہاں کے راجا کو سُرگی کہتے ہیں سرگ لفظ ہندی ہے معنی اس کے آسمان.(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل (افسوس) ، ۱۵۹). گرو نے یوں تعلیم شروع کی نہ پانی نہ ہی نہ سُرگی نہ نرگی نہ برہمی نہ بشنی . (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۶۹) .
[سُرگ (سورگ (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَرگین (فت س ، سک ر ، ی مع) امذ.
(گائے بھینس وغیرہ کا) گوبر.

دوانا ہوں میں اربابِ جہاں کی حسِ شامہ کا
کہ جیسا عنبر ان کے رُوبرو ویسا ہی سرگیں ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۹۰). اُن کی کھالیں اور ان کا گوشت اور سرگیں آگ میں جلا دیویں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۵۲). کیڑیاں سرگیں گاؤ کی دھونی سے بھاگتی ہیں اور سب مر جاتی ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۵). [ف].

سَرگھوٹا (فت س ، سک ر ، و مج) امذ.
(موسیقی) بین (بینا) کی ایک قسم کو بجانے کی مخروطی شکل کی چھے انچ لمبی چوب جو اس کے لیے مضراب کا کام دیتی ہے. سووک ، مہرک (ا پ و ، ۳ : ۱۶۱). [سُر (رک) + گھوٹا (مقامی)].

سَرَل (فت س ، ر) صف.
۱. (ہند) سیدھا ، سچّا ، اِیماندار ، بھولا ، بے کپٹ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۲. سہل ، آسان. اتنا ذہن سرل ہندی سے پلک جھپکنے میں خاص فارسی کے دوسرے کنارے پر پہنچ

جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۲۰۳). ۳. ایک قسم کا چیڑ کا درخت ، ایک خوشبودار لکڑی یا درخت جو پائن کی قسم سے ہے لاط : Pinus Longifolia (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۴. (مجازاً) سرو جیسا ، موزوں ، مناسب. چھریرے سے سرل بدن والی حُور. (۱۹٦۵ ، ادھ کھایا امرود ، ٦). ۵. درخت سرو (ہندی اردو لغت). [ب : सरल].

سَرْلا (فت س ، سک ر) صف (قدیم).
سیدھا ، لمبا (سرو کی طرح).

اُس کے سرلے قد پہ تھی قربان طُوبیٰ کی ہے ڈھال
اس کے خال و خط پہ تھی بلہار تاتل مشک ناب

(۱٦۴۸ ، غواصی ، ک ، ۳۹). [سرل (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

سَرْما (فت س ، سک ر) امذ.
سردی کا موسم ، جاڑا ، سردی.

نیمہ ڈونگر ایرال ہے جو فراز
واں سرما لیے یخ ہوتا نیں درگداز

(۱٦۳٦ ، خاورنامہ ، ۳۹۹).

باغ میں سرما تھا اور تھی بادِ دلدار دو رنگ
بحہ کوں ہر برگِ گُلِ رعنا دوشالا ہو گیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۱). جو اللہ تعالیٰ ... عطا فرمائے ... ایسا کہ گرما اور سرما کو کفایت کرے اس پر قناعت کر. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۲۲). یہ طے پا چکا تھا کہ اوائلِ سرما میں ندوۃ العلماء کا وفد (ڈیپوٹیشن) مستقل سرمایہ کے جمع کرنے کے لیے اطرافِ ملک روانہ ہو گا. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۰٦). سرما میں یونیورسٹی کے لیے ایک کاپی منگوانے کی کوشش کروں گا. (۱۹۰۳ ، مکاتیبِ اقبال ، ۱ : ۱۳٦). [ف].

ـــ زَدَگی (ـــ فت ز ، د) امث.
سردی کی مار ، سردی سے صدمہ یا آزار پہنچنے یا ٹھنڈ لگ جانے کی صُورتِ حال ، یخ زدگی. علت سرما زدگی کہ طعمہ جلد ہضم نہ ہووے اور نہ جانور کی بخوبی صاف و خالی نہ ہووے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہِ شوکتی ، ۱۳۸). [سرما + ف : زد ، زدن = مارنا + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ زَدَہ (ـــ فت ز ، د) صف.
جسے سردی سے صدمہ یا آزار پہنچا ہو ؛ ٹھنڈ کا مارا ہوا ، پالا مارا ہوا / پالے سے مارا ہوا.

تنِ سرما زدہ میں گرمیٔ آتش کا وصول
جسمِ گرما زدہ میں یا الی بادِ سحرا

(۱۹۰۹ ، شاہ کمال ، ۵ ، ۳۰۱).

سرد مہروں سے فلک ڈال نہ پالا کہ ہیں آگ
نخلِ سرما زدہ کی طرح سے جل جاؤنگا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۸). یہ زمرد شاہی بھیگا ہوا اور سرما زدہ بے حس و بے آرام کوٹ لیٹر میں پہنچا. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۹۹۹). [سرما + ف : زد ، زدن = مارنا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

پِسرما (کس س) امذ.
(ٹھگ) سر ، کھوپڑی (اب و ، ۸ : ۱۹۳). [مقامی].

سُرْما (ضم س ، سک ر) امذ.
رک : سرمہ.

کپور پیشانی اپر لکا
آنکھوں دونوں سرما بھرا

(۱۵۰۳ ، لازم المبتدی ، ٦).

شرافت میں گرد اوس کے نعلین کا
ہے سرما چندر سور کے نین کا

(۱٦۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٦).

خدا میں ڈراتا بھی مت نہ دے سُرما تغافل کا
سیہ چشمی میں ہو جاتا ہے ظالم کال عاشق کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۳). [سرمہ (رک) کا متبادل املا].

سَرْماراجو (فت س ، سک ر ، و مج) امذ.
گندم کی ایک قسم جو میکسیکو سے لائی گئی. سرماراجو قد چھوٹا ، دانے سرخ ، روٹی پکانے میں کمتر درجہ ، عام کاشت کے لیے سخت جان گندم ہے. (۱۹٦۸ ، گندم ، ۲۰٦). [مقامی].

سَرْمانک (فت س ، سک ر ، فت م) امذ.
بچوں کا ایک کھیل ، آنکھ مچولی. سرمانک ... لڑکوں کا کھیل ہے اس کو چشم بندک بھی کہتے ہیں اور اہلِ ہند آنکھ مچولی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹٦). [ف].

سُرْمان (ضم س ، سک ر) امذ (قدیم).
رک : سرمہ.

کتر برت ہو بھاری پیسے
سرماں ہو کر نینوں بسے

(۱۵٦۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۱۹۰). [سُرمہ (رک) کا متروک املا].

سَرْمانی (فت س ، سک ر) امذ.
گیارہ روپے (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵۳). [مقامی].

سَرْماوی (فت س ، سک ر) صف ؛ امر سرمائی.
جاڑے کا یا اس سے متعلق ، سردی کے موسم کا. سرماوی منڈی کو بھی ترقی دی جائے گی. (۱۹٦۰ ، دوسرا پنجسالہ منصوبہ ، ۹۵). [سرما + وی ، لاحقۂ نسبت].

سَرْمائی (فت س ، سک ر) (الف) صف.
رک : سرماوی. ہوائے سرمائی بھی نہایت معتدل ہے اگرچہ برف باری بہت کثرت سے ہوتی ہے. (۱۸۳٦ ، تاریخ کشمیر (ماہنامہ کتاب اپریل ۱۹۷٦ء ، ۳)). چاول سرمائی فصل ہے جو زیادہ تر دسمبر اور جنوری میں کٹتی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲٦۳). سرمائی حالات ، ناگزیر ژالہ باری کی کیفیات گرما درجۂ حرارت ، ذرائع نقل و حمل اور اندرونی خطۂ کاشت کے اخراجات وغیرہ معلوم کرنا ضروری ہوگا. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۲۲). (ب) امث. **موسم سرما کا لباس ، جڑاول.**

فلک سرمائی مخمل کے ، ملک درزیاں سوتاواں لے
شفق کی گوٹ لالہ سے ، منقب نوری ... ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۹). مجھ کو معلوم ہوا تو میں نے کچھ روپے بھیجدیے جس سے اس کی سرمائی بنی. (۱۸۸۹ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۸۵). تمہاری بھابی آج کل کئی دن سے بچوں کی سرمائی کے واسطے کہ رہی ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۷). [سرما + ئی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ خواب (ـــ و معد) امث.
(حیاتیات) بعض حیوانات کا جاڑے کے موسم میں بے حس و حرکت پڑے رہنا. اس کا ایک دلچسپ حل ... سرمائی سکتہ ہے یہ لفظ سرمائی خواب سے بہتر ہے. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس (ترجمہ) ، ۱۹۰). [سرمائی + خواب (رک)].

سُرْمائی (ضم س ، سک ر) صف.
سُرمے کے رنگ کی. سُرمائی سیسہ سے استوریع پیتریاں بنائی جاتی ہیں. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۸۹). [سُرما + ئی ، لاحقۂ نسبت].

سَرْمایَہ (فت س ، سک ر ، فت ی) امذ.
۱. (اَ) دھن دولت ، روپیہ پیسا اور سامان وغیرہ ، نقد اور املاک ، ذخیرہ.

اچھے عقل سوں بخت کوں یاوری
اچھے عقل سرمایۂ داوری

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۲). اے جوانو تمہارا سرمایہ آخر ہو چکا اب بساط بازی لپیٹو اور اپنے گھر کی راہ لو. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۹). حضرت خدیجہ کے پاس ان کے پہلے شوہر کا بڑا سرمایہ تھا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۷۹). اگر یہ تعمیم نہ ہوتی تو ان کو اپنی تصنیفات کے لیے کچھ سرمایہ ہاتھ نہ آتا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۹۳). کالج کا سرمایہ اور کرایہ ایسے گھاٹے میں پڑ جاتے کہ حکومت کو بھی خبر نہیں ہونے پاتی کہ کیا حساب تھا اور اس کا کیا نتیجہ نکلا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۸۸). **(آ) کمائی.** نسخے آزمودہ مجرب جو سرمایہ تمام عمر کے سوا ان نسخوں کے تھے ... جمع کر کے یہ رسالہ درست کیا. (۱۸۳۷ ، مفیدالاجسام ، ۶۳). بالکل ممکن تھا کہ آج کا سرمایہ کل کے مصارف کے لیے اٹھا رکھا جاتا. (۱۹۱۶ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۷۶). انہوں نے ادب کا جو سرمایہ چھوڑا ہے اس کی قدر و قیمت ہمیشہ وہی رہے گی جو اعلیٰ درجے کے ادب کی ہوا کرتی ہے. (۱۹۸۷ ، مقالات عبدالقادر (پیش لفظ) ، ۷). **۲. زر اصل ، راس المال ، پُونجی.**

ادریس کا گہوارہ ہے جو پیرایہ ہے ترا
قرآن و آلِ خلق میں سرمایہ ہے ترا

(۱۸۷۴ ، عاشق خاتم النبیینؐ ، ۱۶۲). سرمائے کے اجرا پر بلا واسطہ نگرانی کے سبب سے بھی یہ طلب گھٹ گئی تھی. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۲۲۳). **۳. باعث ، سبب.**

سرمایۂ صد آفت دیدار کی خواہش ہے
دل کی تو سمجھ لیجے کر چشم کہا مانے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۳). اے آل ابی بکر تم لوگوں کے لیے سرمایۂ برکت ہو. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۰۸).

جو تخم تھا جہاں کا سرمایۂ تجارت
وہ آج نخل بن کر دیتا ہے سب کو سایا

(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتش خنداں ، ۲۷۰). [ف].

ـــ اِفْتِخار (کس صف ـــ کس ا ، سک ف ، فت ت) امذ.
وہ چیز جس پر فخر کیا جائے. اس میں کسب ذاتی کا دخل کم ہوتا ہے اس لیے وجہ ناز اور سرمایہ افتخار نہیں ہوسکتی. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جون ، ۵). [سرمایہ + افتخار (رک)].

ـــ پَرَسْت (ـــ فت پ ، ر ، سک س) صف.
دولت مند ، امیر ، دولت کا پجاری. سُود خوار ، سرمایہ پرست ، چور بازار میں بیچنے والے سب اس گروہ میں شامل ہیں. (۱۹۶۱ ، نئی اور پرانی قدریں ، ۱۸۷). [سرمایہ + پرست (رک)].

ـــ پَرَسْتی (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امث.
خالق اور معبود کی طرح مال و دولت کی قدر و منزلت کرنا.

کب ڈوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ؟
دُنیا ہے تری منتظر روزِ مکافات!

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۳۷). [سرمایہ پرست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ ءِ حَیات (کس ء ـــ فت ح) امذ.
زندگی کی کمائی ، تمام عُمر کی کاوش کا حاصل. منٹو کے یہ تصورات اس کا سرمایۂ حیات تھے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۵۲). [سرمایہ + حیات (رک)].

ـــ دار صف.
۱. مال و دولت رکھنے والا ، دولت مند ، امیر ، اہل ثروت.

کرتی کفتار الغیاث مجالس الامان
یہ بھی اک سرمایہ داروں کی ہے جنگ زرگری

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۹۶). یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس شہر میں یا تو بھوک اُگتی ہے جو غریبوں کو کھائے جا رہی ہے یا بہیاں ناتواں کے نوالے سرمایہ دار عقاب جھپٹ کر لے جاتے ہیں (۱۹۷۵ ، بسہ باراں دوزخ ، ۸۹). **۲. مالا مال (کسی چیز سے) ، کوئی شے وافر مقدار میں رکھنے والا ، مالدار.**

عقل ہستی تری بربط سے ہے سرمایہ دار
جس طرح ندی کے نغموں سے سکوت کوہسار

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۹). ہندی کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کرنے کے لیے ... آئین کے بنائے ہوئے طریقے سے اس کو سرمایہ دار بناتا ہے. (۱۹۶۰ ، اردو زبان اور اس کا رسم الخط (ضمیمہ) ، ۸۹). **۳. حامل (کسی خوبی یا نعمت کا) ، استطاعت رکھنے والا ، قابلیت رکھنے والا.** ایک زبان کو علمی حیثیت سے سرمایہ دار بنانے کے لیے جس قدر علمی ذخیرہ کی ضرورت ہے اردو کا دامن اس سے خالی تھا. (۱۹۸۶ ، حیات سلیمان ، ۱۸۷). **۴. کارخانے یا فیکٹری کا مالک یا بڑا سوداگر جس کی اندنی کثیر ہو**

امیر کبیر (مزدور کی ضد). ان باتوں کو یورپ کا سرمایہ دار نہیں جانتا. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۱۳۱).

نچوڑتا ہے لہو غریبوں کا ، دستِ سرمایہ دار اب بھی
(۱۹۵۳ ، آتشِ گل ، ۲۰۶). [سرمایہ + دار (لاحقۂ فاعلی)].

---دارانَہ (---فت ن) صف.
سرمایہ دار سے منسوب یا متعلق ، سرمایہ داری کا. یونان کے عوام ... سرمایہ دارانہ نظریہ کے حامل ہیں. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۷۳). [سرمایہ + دار (رک) + انہ ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

---دارانَہ تَنْظِیم/نِظام (---فت ن ، ت ، سک ن ، ی مع / کسر ن) امذ.
معاشی نظام جس میں پیداوار اور تقسیم پیداوار کے ذرائع حکومت کے بجائے چند افراد کے قبضہ و اختیار میں ہوں. موجودہ سماجی اور تمدنی زندگی کی ساری خرابیاں براہِ راست یا بالواسطہ ، سماج کی سرمایہ دارانہ تنظیم ... کا نتیجہ ہیں. (۱۹۴۱ ، افادی ادب ، ۸۹). [سرمایہ + دارانہ + تنظیم / نظام (رک)].

---داری امث.
۱. **دولت مندی ، تموّل ، امارت ، ثروت.** سرمایہ داری کے خلاف پھر ایک جہادِ عظیم ہو رہا ہے. (۱۹۳۷ ، مکاتیبِ اقبال ، ۱ : ۱۸۱). کوئلہ کی کانوں کی تلاش اور کھدائی شروع ہوئی اسی دوران کوئٹہ میں صنعتی سرمایہ داری کی بُنیاد پڑی. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۱۵۲). [سرمایہ + دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
سرمایہ کا مارا ہوا ؛ (مجازاً) غریب ، مُفلس. ایک سرمایہ زدہ اور ملوک زدہ دنیا سے یہ کہتا ہے کہ خدا کے نزدیک ... کسی کو کسی پر فضیلت نہیں. (۱۹۵۷ ، سالک (عبدالمجید) ، کانوں سنی ، ۲۰۳). [سرمایہ + ف : زد ، زدن - مارنا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---سوز (---و مع) صف.
دولت خرچ کرنے والے ، سرمایہ ضائع کرنا والے ایام عرب وغیرہ سے گزرتے ہوئے دورِ حاضرہ کے سرمایہ سوز روس تک پہنچ جاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مضامینِ عبدالماجد ، ۹۵). [سرمایہ + ف : سوز ، سوختن - جلانا]

---کار صف.
(بینکاری) **کاروبار میں پُونجی لگا کر دولت کمانے والا ، سرمایہ لگانے والی اسامی.** اگر سُود کی شرح کُھلی مارکیٹ کی شرح سے کم ہو تو سرمایہ کاروں کو اس بات کی ترغیب ہو گی کہ نسبتاً کم محنت اور زیادہ سرمایہ استعمال کریں. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۸۱). [سرمایہ + کار (رک)].

---کاری امث.
صنعت و حرفت یا تجارت کے کاروبار میں روپیہ لگانے کا عمل ، روپیہ لگانا ، سرمایہ لگانا. سرمایہ کاری اور سرمائے کے اجرا پر بلاواسطہ نگرانی کے سبب سے بھی یہ طلب گھٹ گئی تھی. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۱۳۳). بھارت سے ہجرت کرنے والے تقریباً تمام مسلمان سرمایہ دار مغربی پاکستان میں آباد ہوئے اور انھوں نے مُلک کے مشرق حصے میں سرمایہ کاری سے گریز کیا. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۲۶). [سرمایہ + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَگانا ف م ، محاورہ.
کاروبار میں روپیہ پیسا خرچ کرنا. معمولی طور پر سرمایہ لگانے کی شروعات ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۳). سُود کی شرح میں اضافے سے نہ صرف بچت کا رجحان پیدا ہو گا بلکہ کافی سوچ بچار کے بعد سرمایہ لگانے کی عادت پیدا ہو گی. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سال منصوبہ ، ۱۳۵).

---مَحْفُوظ کس صف (---فت مع م ، سک ح ، و مع) امذ.
وہ رقم جو بینک وغیرہ میں خاص ضرورت کے لیے جمع ہو اور اسے خرچ نہ کیا جائے ، محفوظ سرمایہ. قومی بینکوں کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ امانتوں کے مقابلے میں ایک مقررہ سرمایۂ محفوظ قائم کریں. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰۷). [سرمایہ + محفوظ (رک)].

سُرْمَچُو (ضم س ، سک ر ، فت م ، و مع) امث.
آنکھ میں سرمہ ڈالنے کی سلائی. صندل کی لکڑی کے دانوں والی تسبیح ، سُرمے کی ننھی سی بوتل اور سُرمچو ... کل یہ چیزیں تھیں. (۱۹۸۲ ، باگھ ، ۹۳). [سُرم ، سرمہ (رک) کی تخفیف + چو ، چوانا - ٹپکانا (رک) سے امر].

سَرْمَد (فت س ، سک ر ، فت م) (الف) صف.
۱. **ہمیشہ قائم رہنے والا ، جس کو بقا اور پائداری ہو ، مستحکم.**

ہے دین دنیا میں سرمد ہے تُوں
توں محمود وہاں یہاں محمد ہے تُوں
(۱۹۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱).

نظر بھر جب میں دیکھا ہوں جھلک اس حسنِ روشن کی
مرا دل رُوشناسِ دولتِ سرمد ہوا واقع
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۸۹).

اوّل کام دو دولتِ سرمد بن جائے
دست گیری کو جو بازوئے محمدؐ بن جائے
(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۳۸۶).

غم دل کو جس نے کیا عیشِ سرمد
وہی کاوشِ دل کشا چاہتا ہوں
(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۲۶۴). ۲. **مست ، مجذوب** (فرہنگِ آصفیہ).
(ب) امذ. **قادرِ مُطلق ، خُدائے تعالیٰ.**

کیا شبہہ سمجھ میں آیۂ حبل الورید آیا
رگِ گردن مقامِ خاص ہے محبوب سرمد کا
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۵). [ع].

سَرْمَدی (فت س ، سک ر ، فت م) صف.
رک : **سرمد جس سے یہ منسوب ہے ، دائمی ، دوامی.**

ترا نُور جس کوں کرے سرمدی
کرے دین و دنیاں میں او سروری
(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۱).

رکھ ہر کے سر کو اپنے عشق کی تروار پر
جو تو چاہے ہو تیرے قبضے میں مُلکِ سرمدی
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۹۵). اغلب ہے کہ فضلِ ایزدی و لُطفِ سرمدی سے پُورا ہو جائے . (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۶۲).

پنجہ اِدھر علم کا رُخ پُر ضیا اُدھر
وہ نُور سرمدی تہ و بالا تھے جلوہ گر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۹). فرشتوں کے ساتھ مل کر حمدِ الٰہیٰ کا سرودِ سرمدی گائیں گے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۵۱). قرآن کی لازوال اور سرمدی آیات میرے حافظے پر نقش ہو گئیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۹). [سرمد + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَرْمَدِیَّت (فت س ، سک ر ، فت م ، کس د ، شد ی بفت) امث.
ہمیشہ قائم رہنے کا وصف یا کام ، ہمیشگی ، دوام. عبدالکریم جیلی کا عقیدہ تھا .. انسان ذاتِ باری کی شانِ سرمدیت میں شریک نہیں ہو سکتا. (۱۹۳۲ ، روح اقبال ، ۱۸۴). اس کی نظر میں مُطلق کے مزید تعینات ہیں... مثال کے طور پر ایسی خودیاں جو حقیقی قلبی وارِدہ ہوتی ہیں جو مطلق کی بُنیادی سرمدیت میں شریک ہوتی ہیں . (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر ، دسمبر ، ۱۸). [سرمد + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَرْمَق (فت س ، سک ر ، فت م) امذ.
بتھوے کا ساگ.

قطرہ افشاں ہو اگر تیرا سحابِ ہمت
ہوئی اکسیر کی پیدا ہو بجائے سرمق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۲). [ع].

سَرْمُکھ (فت س ، سک ر ، ضم م) م ف.
آمنے سامنے ، رُوبرو ، مُقابل. آپ سرمکھ ہو کر ... کافر سے آمادۂ پیکار ہوتے. (۱۸۱۳ ، ام الائمہ ، ۵۱). اگر سرمکھ مقابلہ ہو تو وہ ہم پر وار کریں ہم ان پر جس کا چل جائے. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۱۵۹). حضوروالا کو ساری عُمر میں آج ہی نے سرمکھ ہو کر دیکھا تھا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۹). اف : لڑنا ، ہونا. [پ : सरमुख].

ـــ سُنانا محاورہ.
رُوبرُو برا بھلا کہنا.

کُھن آئے کُٹّے کووں کو جن گالیوں سے جی
سرمکھ سُنائیں سوت وہ بن کر ہمارے پاس
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۳۸).

سَرْمَنگ (فت س ، سک ر ، فت م) امذ.
رک : سرمق. سرمنگ : ہندی میں اس کو بتھوا کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [سرمق (رک) کا متبادل اِملا].

سُرْمَگِیں (ضم س ، سک ر ، فت م ، ی مع) صف.
۱. جس میں سُرمہ لگا ہو (آنکھ کے لیے مُستعمل).

دیکھ کر ابر تنک یاد آ گئی
اوس کی چشمِ سُرمگیں برسات میں
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۶۳) . چہرہ خوبصورت آنکھیں سُرمگیں ، بال کالے کالے. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۵۳). چند لاحقے ایسے ہیں کہ وہ جن الفاظ کے ساتھ آتے ہیں ان کا جز بن کے رہ گئے ہیں اور اب ایسے مرکبات مفرد لفظ معلوم ہوتے ہیں ان لاحقوں سے مرکب الفاظ کو ملا کر ہی لکھا جائے گا ... بازیچہ ، باغیچہ ... سُرمگیں ، شرمگیں ... راہوار وغیرہ. (۱۹۷۴ ، اُردو اِملا ، ۲۷۴). **۲. سُرمے کے رنگ کا ، سیاہ.**

جم گیا ہے جابجا دودِ جگر پروانے کا
سرمگیں رکھتی ہے ہر ہر دیدۂ ناسور شمع
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۶).

شعلوں کے بار بار وہ اندازِ دلنشیں
دم بھر میں زرنگار ، تو دم بھر ہی سُرمگیں
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۷). [سُرمہ بحذفہ + گیں ، لاحقۂ صفت].

ـــ آنکھ (ـــ فتہ) امذ.
(مُغلانی گری) وہ آنکھ جس میں قُدرتی طور پر پپوٹے کی کوریں سیاہ ہوں (اب و ، ۴ : ۱۲۶). [سُرمگیں + آنکھ (رک)].

سَرْمَن (فت س ، سک ر ، فت م) امذ.
وعظ ، درس ، خُطبہ. خُطبہ کی مثال بعینہ ایسی ہے جیسے عیسائیوں میں سرمن. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۰۰). [انگ : Sermon].

سَرْمَنْڈَل / سَرْمَنْڈَلَ / سَرْمَنْڈَلی (فت س ، سک ر ، فت م ، سک ن ، فت ڈ / فت ل) امذ.
۱. (موسیقی) معمول سے بہت بڑا نانْد یا گملے کی شکل کا کھال سے منڈھا ہوا باجا جس کی آواز گرج دار اور بہت بڑی ہوتی ہے فوج میں یا دور دور آواز پہنچانے کے لیے کسی زمانے میں استعمال کیا جاتا تھا اور کہیں کہیں اب بھی استعمال ہوتا ہے ، دمامہ ، دھاک ، دھونسا ، ڈنکا ، طبل ، کوس ، نقارہ (اب و ، ۴ : ۱۰۴). **۲. قانون کے مانند ایک ساز جس میں ۲۱ تار ہوتے ہیں بعض لوہے کے اور بعض پیتل کے اور بعض تانت کے ہوتے ہیں.**

ہوے قرباں تیری تان پر تھے
طنبورا سرمنڈل جنتر دو تارا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶).

اُنگلیوں پر تجھے اس طرح نچاوے گی دلہن
جس طرح ناچے ہے سرمنڈلی اوپر مور بنے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۰۷). انہوں نے ... سرمنڈل کی ، تنتی تال ... کرتال ... کو موافق دستور کے باندھا. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۳۱). ادھر ان نازنینوں نے بربط ، بین ، سرمنڈلہ بجایا. (۱۸۹۵ ، صندلی نامہ ، ۱۳۳). [پ : سرمنڈل स्वरमण्डल].

سَرْمَنْشا / سَرْمَنْشَہ (فت س ، سک ر ، فت م ، سک ن / فت ش) امذ.
جس سے کوئی تحریک یا بات نکلے ، سرچشمہ ؛ (مجازاً) کسی

تحریک کا قائد. بیکار رہنا اس ناکارے کا جو شعار نہیں ... چند اوقات سرنشتہ شعرا مرزا رفیع سودا کے کلیات کی صحت میں کاٹے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳). ترقی تعلیم اہل اسلام ... کے سرمنشا اور مہتمم سید صاحب ممدوح ہیں. (۱۸۷۱ ، مقالات حالی ، ۱ : ۷). [ف : سر + منشا (رک)].

سَرمُوجھی (فت س ، سک ر ، و مع) امث.
(خیمہ و چھتری سازی) لمبی ڈوری اور موٹے دل کا چھپر میں لگانے کا بانس ، کنڈیلوا (ا پ و ، ۲ : ۱۰). [مقامی].

سَرموری (فت س ، سک ر ، و مع) امث.
مغربی پہاڑی کی ایک بولی جو سرمور (پنجاب) انبالہ کے علاقے میں بولی جاتی ہے. پہاڑی بولیاں جیسے ... گڑھوالی ، کمایونی ، سرموری اور دوسری. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۳۲). [سرمور (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُرْمَہ (ضم س ، سک ر ، فت م) امسرسُرما. (الف) امذ.
۱. ایک سیاہ چمک‌دار پتھر نیز اس کا میدے کا سا پسا ہوا سفوف جو تقویتِ چشم یا آرائش کے لیے آنکھوں میں لگاتے ہیں.

آنکھ میں اخلاص کے دشمنی کا سُرمہ ہے
زُلفِ سخاوت منے بُخل کا ہے پیچ و خم

(۱۵۱۱ ، مشتاق (اردو ، ۱ کتوبر ، ۱۹۵۰ : ۳۸)).

جو او ضرب پاتا تو کوہ طور فرد
تو ہو سُرمہ اُڑتی فلک لگ او گرد

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲۶).

خاک تیرے قدمِ پاک کی اے نورِ نگہ
سُرمۂ دیدۂ جاں تھا مُجھے معلوم نہ تھا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۰). اس کاغذ میں سُرمہ ہے اور مُجھ کو ضعفِ بصارت مُدّت سے لاحق ہے اگر کہو تو لگا لوں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۷۷). تمام دواؤں کو کھرل میں ڈال کر مثل سُرمہ پیس لیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸). سُرمہ ایک سفید دھات ہے جو زیادہ تر کیمیائی صنعتوں میں کام آتی ہے. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ ، ۱۳۲) . ۲. سیسے یا سیاہ پتھر کی باریک سلائی جسے مشینوں سے گول ہموار لکڑی میں رکھ کر پنسل بناتے ہیں ، پنسل کے اندر کی سلائی جو عموماً کوئلے اور سُرمے وغیرہ سے بنائی جاتی ہے.

کوئلہ یعنی کاربن ہے وہ
پنسل میں جو ہوتا ہے سُرما

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۵۶). (ب) صف. نہایت باریک سفوف ، میدا سا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [ف].

---اِصْفَہانی کس صف(--- کس ا ، سک ص ، فت ف) صف.
لوہے کی کچ دھات. مرمکی ۲۰ مثقال ، افیون ، سُرمہ اِصفہانی ہر ایک ۲ مثقال . (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸) . [سُرمہ + اِصفہان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آلُود (--- و مع) صف.
سُرمہ لگی ہوئی ، وہ آنکھ جس میں سُرمہ لگا ہو.

نہ تھے وہ اشکِ خُونیں سُرمہ آلُود
کہ اس کی آنکھوں میں ہوئے تھے موجود

(۱۷۷۳ ، تصویرِ جاناں ، ۵۸). کوئی ساٹھ سال کی عمر ہو گی چھوٹا سا قد، لمبا چہرہ ، سُرخ و سفید رنگت، نیچی سفید داڑھی بڑی بڑی سُرمہ آلُود آنکھیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۵). [سُرمہ + آلود (رک)].

---آواز کس اضا ، صف.
(استعارۃ) آواز بند کر دینے والا سرمہ (سرمہ کھانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے).

کیوں دل مجروح سُوں نکلے صدا
مونے جیں سُرمۂ آواز ہے

(۱۷۳۹ ، دیوان اشرف ، ۸).

بوسے لب کے جو لیے بات نہ منہ سے نکلی
قند عاشق کے لیے سُرمۂ آواز ہوا

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۹۶).

ہوتی ہے سُرمۂ آواز کو لذّت خموشی کی
نگہ بن بن کے آنکھوں سے نکلتی ہے فغاں میری

(۱۹۰۳ ، باقیاتِ اقبال ، ۳۱۹). [سرمہ + آواز (رک)].

---باز صف.
سُرمہ آلُود. سہ پہر کو سُرمہ باز منشی جی نے آ کر اطلاع دی کہ سرکار نے یاد فرمایا ہے میں نے اس اثنا میں خط صاف کر لیا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۰۵). [سُرمہ + باز(رک)].

---بَصِیرَت کس اضا(--- فت ب ، ی مع ، فت ر) امذ.
روشنی یا بینائی کے لیے مُفید سُرمہ ، مراد: رُشد و ہدایت ، رہبری و رہنمائی ، روشنی. دیوان میں متصوفانہ اشعار کا جو انداز ہے وہ ہمیشہ سے ہی اہلِ دل کے لیے سُرمۂ بصیرت کا کام کرتا رہا ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ، لاہور ، جنوری، مارچ ، ۲۷). [سُرمہ + بصیرت (رک)].

---بَنا دینا/بَنانا ف م ؛ محاورہ.
۱. پیس کر بالکل میدا سا کر دینا ؛ ختم کر دینا ، برباد کر دینا.

فلک نے پیس کر سُرمہ بنایا
نظر میں اس کی میں تو بھی نہ آیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۳). ۲. محترم بنا دینا ، باوقار کر دینا.

جلوہ دکھا کے طُور کو سُرمہ بنا دیا
منظور تھا کہ عشق ہو چشمِ کحیل کا

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۳۸) ۳. پیس کر سُرمہ بنانا ، سُرمہ جیسا باریک کر لینا. تھوڑا سا مُشک ملا کر سُرمہ بنا کر لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۸).

---بَنْنا محاورہ.
سُرمہ پس کر تیار ہونا ، بہت باریک ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---بھَری (--- فت بھ) صف.
سُرمہ آلُود ، سرمہ لگی ہوئی.

وہ سُرمہ بھری آنکھیں فتنہ ہیں کہ جادو ہیں
کِتنوں کو لگا رکھا کِتنوں کو سُلا رکھا
(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٣٠٣). [سُرمہ + بھری ، بھرنا (رک) سے حالیہ ناتمام].

---پاشی اسث.
سُرمہ چھِڑکنا ، زخم میں سُرمہ بھرنا (پُرانے زمانے میں زخم کا خُون بند کرنے کے لئے سُرمہ بھر دیتے تھے).
کُمانِ تغلق سے کُشتوں پہ حکم سُرمہ پاشی ہے
دہانِ زخمِ چسپیدہ لبِ باہم سمجھتے ہیں
(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ١٨٥). [سُرمہ + ف: پاش ، پاشیدن - بکھیرنا ، چھِڑکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پھیلنا ف ل.
لگائے ہوئے سُرمے کا کسی وجہ سے اپنی حدود سے بڑھ جانا ، بدنمائی ہونا.
مضمون ہے نیا تری زُلفوں کا اے پری
پھیلا ہوا ہے گالوں پہ سُرمہ شباب کا
(١٨٩٥ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ٦٠).

---تَسخِیر کس اضا(---فت ت ، سک س ، ی مع) صف.
وہ سُرمہ جس میں منتر یا دعا سے یہ تاثیر آ جائے کہ جو آنکھ میں لگائے دیکھنے والے اس کے مسخر ہو جائیں ، وہ سُرمہ جس کا ڈالنے والا دوسروں کو رام کرے یا قابو میں کر لے.
کسی کی نرگسِ جادو نے مار ڈالا ہے
ہماری خاک ہے ہم چشم سُرمۂ تسخیر
(١٨٢٦ ، دیوانِ گویا ، ١١).
جیسے سا ہوں میں تصوّر میں کسی کے بانوں پر
سُرمۂ تسخیر کرتا ہوں کھرل فرقت کی رات
(١٨٩٥ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، د ، ٧٥). [سُرمہ + تسخیر (رک)].

---چُرانا محاورہ.
بہت صفائی اور اُستادی کے ساتھ چوری کرنا یا دھوکا دینا ، چوری میں مہارت رکھنا. شوقین آتے ہیں لے جاتے ہیں. دلّال غضب ڈھاتے ہیں. ہنوز آنکھ ملی نہیں سُرمہ چُراتے ہیں. (؟ ، موج سلطانی (مہذب اللغات)).

---چَشم بَنانا / بَنْنا محاورہ.
قدر و منزلت یا محبت کی بنا پر آنکھوں سے لگانا ، محبوب رکھنا ، پسندیدہ ہونا.
سُرمۂ چشم عزیزاں نہ بنا میں اے چرخ
کیا بنا خاک کو غُبارِ دلِ احباب بنا
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٥٢). اچھی اچھی کتابوں کو سُرمۂ چشم بنا رکھا ہے. (١٩٢٠ ، لختِ جگر ، ١ : ٨٢) . وہ حکومت کی نظر میں سُرمۂ چشم بن کر سما گئے. (١٩٤٦ ، مقالاتِ کاظمی ، ١٥).

---چھِڑکنا محاورہ.
چیچک کے دانوں کا اثر آنکھ ، کان اور ناک وغیرہ پر کم کرنے کے لیے سُرمہ بُرکنا. ساس نے ... پپوٹوں ، ناک کے نتھنوں پر کان میں سینہ پر سُرمہ چھِڑک دیا. (١٨٩٨ ، منازل السائرہ ، ١٧٠).

---دار صف.
سُرمہ آلود.
کُچھ اپنی ان دنوں میں نہیں سُرمہ دار چشم
غم میں سیاہ چشموں کے ہے سوگوار چشم
(١٨٣٩ ، اسیر اکبر آبادی ، د ، ٩٧) . [سُرمہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دان امذ.
سُرمہ رکھنے کا چھوٹا سا ظرف ، کحل دان.
رکزماں ہونی جب عرش طُول سوں
انکھیاں سرمہ دان ہوئیں تھیں ڈھول سوں
(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ٨٦).
سُرمہ دان کب چشم تیری کے برابر ہے سیاہ
فرق ہے ہر مُو منیں بیزگی کے اوس میں میل میل
(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ١٣٠). سفر میں اسبابِ ضروری مثل ... آئینہ و شانہ و عصا و شمشیر و مسواک و سُرمہ دان وغیرہ ہمراہ رکھے. (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ٦٢٢). [سُرمہ + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---دانی اسث.
رک : سُرمہ دان.
مخیاں ہوں ستے جھوڑ انکھیاں میں کھیل
کہ جیوں سرمہ دانی میں رکھتے ہیں میل
(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٣١٣). خریطہ انھوں نے لے کر جو کھولا تو ... کنگھی ، سُرمہ دانی ... وغیرہ اس میں سے نکلا. (١٨٢٣ ، سیر عشرت ، ٣٨). • وعلیکم السلام نوراں بہن! کیا حال چال ہے، میاں صاحب نے کنگھی میز پر رکھ کر سُرمہ دانی اُٹھائی اور ... سوال کیا. (١٩٨٣ ، ساتواں چراغ ، ٥٣). [سُرمہ + دان (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---دَرگُلُو (---فت د ، سک ر ، ضم گ ، و مع) صف.
(کنایۃً) خاموش ، چُپ (سرمہ کھا جانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے) ؛ بولنے سے معذور.
جوں آئینہ سُخن سے وہ سُرمہ درگُلُو ہے
ہے چشمِ مردماں میں جو رازدار تیرا
(١٧٩٢ ، محب ، د ، ٢٧).
ہے سُرمہ درگُلُو ترے کاجل کو دیکھ کر
کرتا نہیں غرور سے کچھ گفتگو چراغ
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١١٢). نواب اترے چکارے کی طرح سُرمہ درگُلُو ہے. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ٧٨). چنانچہ سُرمہ درگُلُو نواب بیگم ظفر کے اشعار گُنگناتی رہیں. (١٩٨٤ ، گردشِ رنگِ چمن ، ٢٥١). [سُرمہ + در (رک) + گلو (رک)].

---دَرگُلُوئی (---فت د ، سک ر ، ضم گ ، و مع) اسث.
خاموشی ، بولنے سے معذوری. جلد نوبت واقعی سُرمہ درگُلُوئی کی

آ جائے گی۔ دُوسری بات یہ کہ صرف بولنے والے سے کیوں چاہتے ہو کہ بولنے کی قیمت دے۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ / اپریل ، ۳)۔ [سرمہ + در (رک) + گلو (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ دِلوانا محاورہ۔
آنکھ میں سُرمہ لگوانا ، تعلق اُستوار کرنا ، دوستی کرنا۔

سرمہ آنکھوں میں رقیبوں سے وہ دلوانے لگے
پیس ڈال اے گردشِ لیل و نہار اب کے برس

(۱۸۵۴ ، غُنچۂ آرزو ، ۶۸)۔

ـــٔ دُنبالہ دار کس صف(ـــ ضم د ، سک ن بشکل ن ، فت ل) امذ۔
آنکھ میں لگا ہوا سُرمہ جس کا خط آنکھ کے کونے سے کان کی طرف بڑھا ہوا ہو۔

آنکھوں میں دے کے سُرمۂ دُنبالہ دار کو
کر تازیانہ ابلقِ لیل و نہار کو

(۱۸۴۹ ، دیوانِ گویا ، ۶۶)۔ سرمۂ دنبالہ دار آنکھوں میں ، دلہن بنے ہوئے۔ (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۲۶۹)۔

چشمِ جاناں میں نہ کیوں ہو سُرمۂ دنبالہ دار
ناتواں ہے چاہیے رکھنا عصا بیمار کو

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۳)۔

اس چشمِ نیم خواب سے کس کو یہ تھی امید
جادو جگائے سُرمۂ دنبالہ دار کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۱)۔ [سُرمہ + دنبالہ (رک) + دار (رک)]۔

ـــ دینا ف س ؛ محاورہ۔
۱۔ **سُرمہ لگانا۔** عورات بنی ہاشم مُدّت لگ سُرمہ نہ دینے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۷)۔

سیکڑوں خوش چشم ہیں لیکن تری کیا بات ہے
سُرمہ سب دیتے ہیں پر چتوں ہی چتوں بھات ہے

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بیمثال ، ۱۵۰)۔

چشمِ سیہ میں سرمہ دے ، زلفِ رسا میں شانہ کر
قتلِ جہاں کے واسطے تازہ پھر اک بہانہ کر

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۶۰)۔ ۲۔ **سُرمہ کھلانا (تا کہ آواز بیٹھ جائے)۔**

کیا کہوں خُوبیٔ خط دیکھ ہوئی بند آواز
سُرمہ گویا کہ دیا اُن نے مُجھے پان کے بیچ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۱۴)۔

ـــ ڈالنا محاورہ۔
سُرمہ لگانا (نوراللغات)۔

ـــ ڈھلکنا محاورہ۔
سُرمے کا آنکھ کی تری سے اِدھر اُدھر جانا ، سُرمہ بہنا۔ (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

ـــ رَنگ (ـــ فت ر ، غنہ)۔ صف۔
سُرمہ جیسا ، سُرمئی ، سُرمے کے رنگ کا۔

نعل گھوڑیاں کے تھے جو او سُرمہ رنگ
ہوئے اس ستی توتیاواں کے سنگ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۶)۔ [سُرمہ + رنگ (رک)]۔

ـــ سا صف۔
۱۔ **سُرمے کی طرح باریک پسا ہوا، سُرمہ کے مانند۔** چینی سُرمہ سا کر کے ... آنکھ میں پھُونکنا۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۲)۔ دوا باریک سرما سا پسوا کر اس میں بھروائی۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ، سرشار ، ۵۱)۔ کونڈی سونٹا ... دوا توڑ کے باریک کر کے اور گھونٹ کے سُرمہ سا کر لی جا سکتی ہے۔ (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۱۱۷)۔ ۲۔ **ناقابلِ برداشت بوجھ تلے دبنا یا پسنا ، دُکھوں اور اذیتوں میں ٹوٹ پھوٹ جانا۔** کمبخت دہقان اون ٹیکسوں کے بوجھ کے نیچے سُرمہ سا ہو رہے تھے۔ (۱۸۹۹ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۰۰)۔ ۳۔ **جس آنکھ میں سُرمہ لگا ہوا ہو۔**

دیکھیے خاک میں ملاتی ہے
نگہِ چشمِ سرمہ سا کب تک

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۱)۔

شکنِ زُلفِ عنبریں کیوں ہے
نگہِ چشمِ سُرمہ سا کیا ہے؟

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸)۔

دیکھا جو اُس نے نزع میں مجکو اُٹھا کے آنکھ
آنسو نکل پڑے نگہِ سُرمہ سا کے ساتھ

(۱۹۱۹ ، درِ شہوار بیخود ، ۸۵)۔ [سرمہ + ف : سا ، سائیدن ۔ پیسنا ، پیس کر لگانا]۔

ـــ سَب لَگاتے ہیں پر چِتوَن بھانَت بھانَت کہاوت۔
سُرمہ بہت لوگ لگاتے ہیں مگر زیب کسی کسی کو دیتا ہے ، بناؤ سنگھار سبھی کرتے ہیں مگر پھبتا کسی کسی کو ہے (ماخوذ : جامع الامثال ، ۲۶۰)۔

ـــٔ سُلَیمانی کس صف(ـــ ضم س ، ی لین) امذ۔
وہ جادو یا کرامت کا سُرمہ جس کے لگانے سے بعض بیان کے مطابق جن ، بھوت اور دفینے نظر آنے لگتے ہیں۔

ہو جاتی ہیں کور کی بھی آنکھیں روشن
وہ خاک بھی سُرمۂ سلیمانی ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۱۱۹)۔ یہ ہدیۂ سلیمانی نہیں ، سرمۂ سلیمانی ہے۔ (۱۹۲۰ ، مکاتیبِ اقبال ، ۱ : ۱۰۲)۔ [سُرمہ + سلیمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ طِراز (ـــ فت ط) صف۔
سُرمہ آلود۔

وہ حیاتِ عشق کی اک گھڑی کہ شبِ وصال کہیں جسے
سرِشام ہی سے گراں ہے وہ کسی چشمِ سُرمہ طراز پر

(۱۹۴۰ ، فکرِ جمیل ، ۳۳)۔ [سرمہ + طراز (رک)]۔

ـــٔ طُور کس اضا(ـــ و مع) امذ۔
جب اللہ تعالیٰ نے اپنا جلوہ دکھایا ، خدا کی تجلّی سے کوہِ طور جل کر خاک ہو گیا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر

کر بڑے تھے۔ یہ خاکِ سیاہ سرمۂ طور سے تعبیر کی جاتی ہے، خاکِ طور.

آیا کوئی لے کے نسخۂ نُور
لایا کوئی جا کے سرمۂ طُور

(۱۸۳۸، گلزارِ نسیم، ۳۱)۔ [سرمہ + طُور (رک)]۔

---- کَر دینا/ کَرْنا محاورہ۔
۱. پیس ڈالنا، پیس کر میدے کی طرح باریک کر دینا، نام و نشان تک نہ چھوڑنا، سرمے کی طرح پیس ڈالنا.

ہے اس کی فتح ساتھ ہوں میں جس رئیس کے
سرمہ کیا ہے دیو کو چُٹکی میں پیس کے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۱۰۰)۔

قہر بن کر میں جوابِ فتنۂ ابلیس دوں
دفن کر دوں، سرمہ کر ڈالوں، رگڑ دوں، پیس دوں

(۱۹۳۳، فکر و نشاط، ۱۱۲)۔ ۲. **آنکھوں میں لگانا.** اُس کے کوچے کی ماٹی انکھیاں میں سُرمہ کروں. (۱۶۰۳، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ)، ۱۲۴)۔

جن مرد ماں کو آنکھیں دیا ہے خدا نے وے
سرمہ کریں ہیں رہ کی تری خاک دھول کا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۵۴)۔

گر سُرمہ کرے خاکِ خرابات کو صوفی
سُوجھیں اسے پھر لوح و قلم اور زیادہ

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۶۹)۔

---- کَش (---فتِ ک) صف.
سُرمہ لگانے والا ؛ سرمہ آلود کرنے والا. آپ کا محبت نامہ ... مژدۂ صحت پہنچ کر سُرمہ کشِ دیدۂ انتظار اور تسلی بخشِ دلِ بیقرار ہوا. (۱۸۹۷، مکاتیبِ امیر مینائی، ۲۲۹)۔

لیکن اس بھونچال کے آنے کی یہ بھی شرط تھی
سُرمہ کش ہو اس سے خود ملہم کی چشمِ انتظار

(۱۹۱۷، بہارستان، ۵۵۱)۔ [سُرمہ + ف : کش، کشیدن - کھینچنا - لگانا]۔

---- کَشی (---فتِ ک) امث.
سُرمہ لگانا.

دمِ سُرمہ کشی جو اشک نکلا چشمِ ساقی سے
ہر اک آنسو بنا سرمایۂ تعمیرِ میخانہ

(۱۹۱۲، گلکدۂ عزیز، ۸۳)۔ [سُرمہ + کش + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---- کَشیدَہ (---فتِ ک، ی مع، فت د) صف.
سُرمہ آلود، سُرمگیں (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [سُرمہ + کشیدہ (رک)]۔

---- کھانا محاورہ۔
چُپ سادھنا، خاموش رہنا، گُونگا بن جانا.

دیکھ کر آنکھوں کو اس کی مصحفی
ان دنوں سرمہ سا کھا بیٹھے ہیں ہم

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخابِ رامپور)، ۱۲۱)۔

سیاہیٔ دلِ دشمن کا سُرمہ کیا کھایا
زبانِ حال سے اے خنجرِ اجل کچھ بول

(۱۸۷۳، کلیاتِ منیر، ۳ : ۱۲۱)۔

---- کِھلانا محاورہ۔
خاموش کر دینا، آواز کو دبا دینا.

گو سُرمہ خموشی نے کھلایا
تحریر کو آنکھوں سے لگایا

(۱۸۳۸، گلزارِ نسیم، ۲۰)۔ بلبل کی بھی آواز نہیں آتی، نیند نے سُرمہ کھلا دیا ہے۔ (۱۸۹۱، فغانِ بے خبر، ۲۰۹)۔ اُن کا بس چلے تو شہر شہر منادی کرا دیں کہ ... اگر کوئی ... بھٹائی اور اقبال کا کلام گائے گا تو اس کو سُرمہ کھلایا جائے گا۔ (۱۹۶۶، سرگزشت، بخاری، ۱۵۳)۔

---- کھینچْنا محاورہ۔
سُرمہ لگانا.

چشمِ بینا کا جو ہے شوق تو مانندِ سراج
سُرمۂ اصلی گردِ رہِ دُلدُل کھینچو

(۱۷۳۹، کلیاتِ سراج، ۳۹۲)۔

جو سُرمہ نرگسی آنکھوں میں کھینچا
ہوئی شام دمِ شمشیر پیدا

(۱۸۶۱، الف لیلہ نو منظوم، ۲ : ۵۲۹)۔

کسی کی آنکھوں میں سُرمہ کھینچا
کسی کی آنکھوں میں دھول جھونکی

(۱۹۶۶، فکرِ جمیل، ۱۵۲)۔

---- گُوں (---و مع) صف.
وہ آنکھ جس میں سُرمہ لگا ہو، سُرمئی، سُرمے جیسا.

ڈر ہے چشمِ سُرمہ گُوں ہے خوبرو یوں کی کہ زہر
بے طرح ہے اوس میں خاک آلودہ جو زنبور ہے

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۸۷)۔ آسمان سُرمہ گُوں ہو رہا ہے، زمین کل دوپہری کے پھولوں سے لہلہا رہی ہے اور جھیلیں خوبصورت کنول کے پھولوں سے بھری ہوئی ہیں۔ (۱۹۲۶، شرر، مضامین، ۲ : ۲۰۵)۔ [سُرمہ + گُوں، لاحقۂ صفت]۔

---- گِیں (---ی مع) صف.
رک : **سرمگیں.** کیا یہ محبتِ حنا ہے جو میرے بالوں کو سُرخ کر دے گی یا کحل ہے کہ میری آنکھوں کو سرمہ گیں کر دے گا. (۱۹۰۳، خالد، ۳۶)۔ [سرمہ + گیں، لاحقۂ صفت]۔

---- گھالنا محاورہ۔
آنکھوں میں سُرمہ لگانا (فرہنگِ آصفیہ)۔

---- گُھلانا محاورہ۔
سُرمہ لگانا.

سُرمہ گُھلا کے آنکھوں میں نکلا نہ کیجیے
ایسا نہ ہو کہ آپ پر کچھ ٹوٹکا بندھے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۵۸)۔

وہ سُرمہ کُھلایا کریں آنکھ میں
ہر اک چشم خود چشمۂ نیل ہے
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٨٣٢).

ـــــ لگانا ف م.
سُرمہ ڈالنا.

سُرمہ رو رو کے تو آنکھوں میں لگایا میں نے
مسّی ملوا کے اسے پان کھلایا میں نے
(١٨٥٨ ، امانت ، د ، ١٦٠). میں نے تیرے لیے آنکھوں میں سُرمہ لگایا تھا تم نہ آئے تو میں نے خون کے آنسوؤں سے آنکھیں دھو ڈالیں. (١٩٨٢ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ١٢٠).

ـــــ ہونا محاورہ.
سُرمہ کرنا (رک) کا لازم ، سُرمہ بننا ، سُرمے کی طرح باریک پسنا.

جو او ضرب پاتا تو کوہِ طور فرد
تو ہو سُرمہ اُڑتی فلک لگ او گرد
(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ١٢٦).

کتنے جوان سموں کے تلے آ کے مر گئے
پس پس کے سُرمہ ہو گئے ٹکرا کے مر گئے
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ١٥٨). خدا کا شکر ہے کہ وہ مجھ پر نہیں گرا ورنہ میری ہڈی پسلی سُرما ہو جاتی. (١٩٦٧ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، اکتوبر ، ١٦٨).

سُرمئی (ضم س ، سک ر ، فت م) صف.
١. **سُرمے کے رنگ کا ، سُرمہ گیں ، سُرمہ گوں.**

سُرمئی آنکھوں کوں کیا سُرمے سے کام
ناحق ان پر توتیا کرتے ہو تم
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣١٩). سُرمئی پشوازیں دامن در دامن موتی ٹکے ٹکائے. (١٨٦٣ ، انشاء بہارِ بے خزاں ، ٥٢). اکبر پیدا ہوا تو اس کی بغل میں بھی ویسا ہی سُرمئی نشان تھا (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٥).

اس کی قبائے سُرمئی گوشۂ دامنِ حیات
رشتۂ جاں ہے تار تار اس تمدی کلاہ کا
(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٣٤). ذرا ہی دیر بعد سُرمئی دھندلکے میں انجن کی تیز روشنی ابھری (١٩٨٦ ، جانگلوس ، ٦٥). ٢. **ایک کبوتر جس کا رنگ سرمئی ہوتا ہے.**

سبزے او کھاگرے تنبولیے پان لال
کچھ اگرئی اور سُرمئی اور عنبری اور خال
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٨٦). سیاہ اور زرد کے میل سے سُرمئی پیدا ہوا. (١٨٩١ ، رسالہ کبوتربازی ، ٦). ٣. **مچھلی کی ایک قسم** سُرمئی اور اس قسم کی مچھلیاں عموماً نیشیوبی جال سے پکڑی جاتی ہیں. (١٩٧٥ ، سمکیات ، ١٢). [سُرمہ (بحذف ہ) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ پرکار (ـــــ فت پ ، سک ر) امث.
(مصوّری) سُرمے کی قلم کی پرکار (ا پ و ، ٣ : ١٧٣). [سُرمئی + پرکار (رک)].

ـــــ تحریر (ـــــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
(مغلائی گری) سُرمے کی دھاریاں جو آنکھ کے پپوٹے کی کوروں پر سلائی سے بنائی جاتی ہیں (ا پ و ، ٣ : ١٢٦). [سُرمئی + تحریر (رک)].

ـــــ رنگ (ـــــ فت ر ، غنہ) امذ.
(رنگائی) **سُرمہ کی رنگت سے مشابہ سفیدی جھلکتا ہوا سیاہ رنگ** (ا پ و ، ٢ : ٣٣). [سُرمئی + رنگ (رک)].

ـــــ قلم (ـــــ فت ق ، ل) امذ.
پنسل ، **سُرمے کی سلائی پر بنا ہوا قلم.** سُرمئی قلم کی لکڑی سیدھے ریشے والی اور یکساں ساخت کی ہونی چاہیئے. (١٩٠٧ ، صرفِ جنگلات ، ١٥٢). [سُرمئی + قلم (رک)].

سُرمی (ضم س ، سک ر) امث.
معمولی سُرمہ ، **کم تر درجے کا سُرمہ.** جس میں چمک نہ ہو اور سیاہ ہو اسے سرمی کہتے ہیں یاد رکھو کہ سُرمی ادنیٰ قسم کا سیاہ سُرمہ ہے جس میں گندک جست کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٥٠). [سُرما (رک) کی تصغیر و تانیث].

سُرمے (ضم س ، سک ر) امذ.
سرمہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).

اس ناز بھری آنک کی سنگار بدل
سُرمے کی تمن جیو کوں میں پیس رکھیا
(١٦٧٨ ، غواصی (قدیم اردو ، ١ : ٥٢٣)). ایران میں معدن کثرت سے ہیں لوہے ، تانبے ، سیسے ، سُرمے کی کانیں بہت ہیں (١٨٧٣ ، اخبارِ مفیدِ عام ، جولائی ، ٥).

کیا دین کے سُرمے سے کُھلے چشمِ بصیرت
دُنیا ہی کی تحصیل پہ جب ہو نظرِ قوم
(١٩٢١ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ٥).

ـــــ کا ڈورا صف.
رک : **سُرمے کی تحریر.**

خدا کے واسطے بیمار ہوں میری طرف دیکھو
تمہارے سُرمے کا ڈورا مجھے کنڈا ہے افسوں کا
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٣).

ـــــ کا / کی قلم امذ و امث.
پنسل ، **وہ قلم جس کے اندر سُرمے کی سلاخ رکھی ہوتی ہے.** سعدجانے کی لڑکیاں سرمے کا قلم اور کاغذ لیے بیٹھی ہیں. (١٨٧٣ ، انشائے ہادی النسا ، ١١٦). بادشاہ عرضیوں پر سُرمے کی قلم سے دستخط کرتے ہیں. (١٨٨٥ ، بزمِ آخر ، ٢١).

ـــــ کی تحریر صف.
سُرمے کی وہ لکیر جو سلائی سے آنکھ میں کھینچتے ہیں ، خطِ سرمہ.

سُرمے کی اپنی چشم میں تحریر کھینچ لو
میرے تو قتل کو بھی شمشیر کھینچ لو
(١٨٣٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ٨٩).

ساق تری آنکھوں میں ہے کیا سُرمے کی تحریر
بال ہے خطِ ساغر خطِ باطل کے برابر
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۵). آنکھوں میں پلکی سی سُرمے کی تحریر لگا دی گئی اس کے بعد زیور کی باری تھی. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۹۲). اف : کھینچنا ، لگانا.

سُرمیلی (ضم س ، سک ر ، ی مع) صف.
سُرمگیں ، سُرمہ آلود. اُس نے کہا : تیری آنکھیں تو یوں سُرمے سُرمیلی ہیں. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۱). [سُرمہ (بحذف ہ) + یلی ، لاحقۂ صفت تانیث].

سَرَن (۱) (فت س ، ر) امث.
۱. **بچاؤ کی جگہ ، ملجا و ماویٰ ، پناہ ؛ بھروسا ، تکیہ ، آسرا ؛ ہوا کا جھونکا.**

ایا چکوئی خبر کوں یہاں وو خبر سنیا
کھولیا لہوا کمرنے سرن آس پر ستیا
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰).

کنور پھر کے ساتا میں بولا بچن
مجے تب رہی یہ تمھاری سرن
(۱۷۵۶ ، قصۂ کام روپ و کلاکام ، ۹۲).

ان کی سرن میں آیا تو پھر دُکھ نہ ہو کبھی
رکھ لیں گے اپنی مہر سے وہ تیری آبرو
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۰). ایلا بولی کے ہے دیبی تیری ہے ہو ، میں اناتھ تیری سرن ہوں میری رچھا کر. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۷).

کبھی ہے سرن میں نے چرنن کی تیرے
ترا نام جپنا منتر کا بنا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۳). ۲. **بندگانہ سلام ، قدم بوسی.**
سل ہے منجے جو دانت کی ہور زلف کی پری
اس سجن کو سرن ہے ہور اس لام کوں سلام
(۱۷۰۷ ، بحری ، ک ، ۱۶۵). [शरण : ب].

ـــ دیکھ /دیک' آنا محاورہ (قدیم).
قدم بوس ہونا.

سو کر لیج اس بزم برق کون
او درویش کوں دیک آیا سرن
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵٦).

ـــ سے م ف.
بھروسہ کر کے ، اعتماد کے ساتھ. کوئی چلا کر سُناتی کہ پی پیو مُجھے چین کہاں آئے تو آئے نہیں تو .... سرن سے بندی خود ہی دربار میں چلی گئی. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۳۸).

ـــ کرنا محاورہ.
۱. **قدم چومنا.**

تھی محبوب عالم کی وو گل بدن
کہ چندر جسے دیکھ کرتا سرن
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۵). ۲. **سجدہ کرنا ، سر تسلیم خم کرنا.**

آدم کے اگے نہ سر دھرے او
اس گیان کوں سب سرن کرے او
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۰).

ـــ لینا محاورہ.
آسرے میں لینا.

ہر سرن کوں برن آپ دیوے
ہر بدن سوں سرن آپ لیوے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ٦).

ـــ ہونا محاورہ (قدیم).
پناہ میں ہونا (کسی کی).

عجب قدرت برن ہیں تج جگت خوباں سرن ہیں تج
للات ان کا چرن ہیں تج دیکھت اپ دل میں غم بکڑے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۰).

سَرَن (۲) (فت س ، ر) امذ.
مویشی ، گھوڑے وغیرہ کا ایک مرض جس میں وہ اپنا پانو جھٹکے سے زمین پر رکھتا اور اُٹھاتا ہے ، سرن باد. سرن میں مویشی چلتے ہوئے اپنا پچھلا پاؤں جھٹکے سے زمین پر رکھتا ہے اور چلتے وقت دوبارہ جھٹکے سے اُٹھاتا ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲٦). [مقامی].

ـــ باد امذ.
گھوڑے کی ایک بیماری.

بڑھ کے اک پانوں جو فرس رکھے
وہ سرن باد کا مزہ چکھے
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۲۱). سرن باد. اسپ ایک پانو جھٹک کر آگے بڑھا کر رکھتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۳۷). [سرن + باد (رک)].

سِرَن (۱) (کس س ، فت ر) امث.
(بنائی) **سربند ، جھالر ، پھلوا** (اب و ، ۲ : ۷٦). [مقامی].

سِرَن (۲) (کس س ، فت ر) امث (قدیم).
رُوح.

ہر سرن کوں برن آپ دیوے
ہر بدن سوں سرن آپ لیوے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ٦). [مقامی].

سَرْنا (۱) (فت س ، سک ر) ف ل.
۱. (اَ) **ختم ہونا ، انجام پانا ، تمام ہونا ، آخر ہونا.**

سرے گا یو جب مال منج پاس آؤ
لیجا اور بھی مال نے ذوق پاؤ
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۸۹). بھوتنھوں او کالک الدھاری رات سری ، ہور دن چڑیا. (۱۷۹۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱). ایک شخص نے ابن عباس کو سلام کیا ابن عباس کہے و برکاتہ ، پاس سلام سر گیا. (۱۸٦۰ ، فیض الکریم تفسیر قرآن العظیم ، ٦۲۸).
(اا) **عمر بسر ہونا ، کٹنا ، گزر ہونا.**

یہ لال کپڑے تو خیر حضور کا حکم ہے ، مگر یہ کمبخت مہندی اور مسی کی دھڑی جمانے کیا ان کو سرتی نہ تھی؟ (۱۸۷۳ ، انشا ہادی النسا ، ۱٦۲).

اور سب سے بڑا یہ عیب ہے اُس میں کہ آہ
سرتی نہیں یہاں کسی طرح اُس کے بغیر

(۱۹۱۳ ، حالی ، کلیاتِ نظم حالی ، ۱ : ۱٦۷). **۲. زیب دینا ، مناسب ہونا ، سزاوار ہونا.**

تہیں ایک سا چاگسائیں اس
سرے دوے نیں جگ توڑ آد کر

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ٦۹).

جو کچھ توں کرے سو سرے جم تُجھے
سدا سوہے بل سات عالم تُجھے

(۱٦۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲).

زمیں کا کرہ جس کوں بالا سرے
فلک سنگ تولا ترالا کرے

(۱٦۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۸). **۳. نکلنا ، خارج ہونا** (فرہنگِ آصفیہ). **۴. کاف ہونا ، بس ہونا** (فرہنگِ آصفیہ). [پ : सरना].

سَرْنا (۲) (فت س ، سک ر) امث.
ایک بڑی سی ہوا بھری ہوئی مشک جس پر بیٹھ کر دریا کے پار اترتے ہیں. بڑی سی مشک لے کر اسی میں ہوا بھر لیتے ہیں اور اس پر بیٹھ کر دریا کے پار اتر جاتے ہیں اس کو سرنا کہتے ہیں. (۱۹۲۱ ، لختِ جگر ، ۲ : ۲۵۰). [مقامی].

سُرْنا (ضم س ، سک ر) امذ.
وہ نفیری جو "روشن چوکی" کے ساتھ بیاہ ، شادی ، جشن اور خوشی کے موقعے پر بجائی جاتی ہے اور محرم کے سہمے میں ڈھول کے ساتھ بجائی جاتی ہے.

کھول سر سُرنا نے ٹھنڈی سانس لی
جل کے جلنے سے جلی جب بانسلی

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۱۳). اس کے علاوہ بق ، نے ، سُرنا بھی ساتھ لائے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۵۵). جلوس کے ساتھ باجہ ، بینڈ ، ڈھول ، سُرنا بھی ہوتے ہیں. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۸۷). [ف].

ـــــ نَواز (ـــــ فت ن) صف.
سُرنا بجانے والے ، سُرناچی ، نفیری بجانے والا. چار سُرنا نواز بھی تھے جو آدھی رات ہوتی تو سُرنا بجاتے. (۱۹۳۹ ، تاریخ شاہی (ترجمہ) ، ۹۳). [سُرنا + ف : نواز ، نواختن ـ بجانا].

سُرْناچی (ضم س ، سک ر) امذ.
سرنا بجانے والا ، نفیری بجانے والا (پلیٹس). [ف].

سَرْنام (فت س ، سک ر) صف.
مشہور ، نامور ، ممتاز ، خاندانی نام. اسی وقت نام کے دو ٹکڑے ہو چکے تھے جن میں سے اخیر ٹکڑا یعنی تا اللہ تنّا ہو کر سرنام بن گیا تھا. (۱۹۳۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۳۸). انگریزی ناموں کے درج کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ خاندانی یا سرنام جو آخری جزو ہوتا ہے پہلے درج کیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۱۹٦). [انگ : Surname].

سُرنائی / سُرْنائے (ضم س ، سک ر) امذ. سُرناچی.
نفیری بجانے والا ، نفیریا. اس کے نوبت خانہ میں چار سُرنائی (شہنائی) بجانے والے تھے اس کو چار راگ حسینی ، کانڑا ، کدار ، مالی گودا اور کلیان خاص طور پر پسند تھے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳٦۱). (ب) امث. **نفیری ، سُرنا ، سرنائے.**

نفیریاں و بھیراں و کرنائے کے
سو شہنائی باجے و سُرنائے کے

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۸).

آپ نقارہ آپ ہو ڈنکہ　　　آپ ہو راگ ، آپ سُرنائی

(۱٤٦۸ ، برہتی ، ۵۸). اور جو باجے کہ نَے کی قسم کے ہوتے ہیں جیسے بانسلی اور الغوزہ اور شہنائی اور سُرنائی ... اور تریٔ وغیرہ سب کو دفع کروں. (۱۸۲۸ ، تذکیر الاخوان ، ۱۵۸). بازگشت کا نقارہ بجتا ہے ، سرنائی کی آواز آتی ہے. (۱۹۰۳ ، تلاطم ایران ، ۲۰۱). فارابی نے جن سازوں کا نام لیا ہے وہ خود بتاتے ہیں کہ ہمارا تعلق ایران سے کتنا گہرا ہے مثلاً ... عود ، دونائی اور سرنائی. (۱۹٦۱ ، ہماری موسیقی ، ۷۰). [ف].

سِرِنْج (فت س ، کس ر ، غنہ) امث.
وہ آلہ جس سے ٹیکہ لگاتے ہیں ، پچکاری. ایک تجربہ کار آدمی کی ضرورت ہے جو سرنج کو دوائی سے بھرے اور سوئی کو گرم کرکے اسے جراثیم سے پاک کر دے. (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۲۰۳). صاحب نے اپنی زنگ آلود سرنج میں کوئی رنگ دار شے بھری. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۱۳). [انگ : Syringe].

سَرَنْجام (فت س ، ر ، سک ن) صف (قدیم).
رک : سرانجام.

کیوں ہوئے کھڑک سوں کارہ کے کام
سوزن ستی سانگ کے سرنجام

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷). [ف : سر + انجام (رک)].

سَرُنْجی (فت س ، ضم ر ، سک ن) امذ.
ایک طرح کی رُوئیدگی ، اس کا بُوٹا ایک بالشت کے برابر ہوتا ہے ، شاخیں پتلی ہوتی ہیں اس کے پتے سرو کے پتے سے مُشابہت رکھتے ہیں. اس کے پتے اور اس کی جڑ دوا کے طور پر مستعمل ہوتے ہیں (خزائن الادویہ ، ٤ : ۳۵۳). [پ : सरुन्जी].

سَرَنْدَہ (فت س ، ر ، سک ن ، فت د) امذ.
ایک ساز جس میں تین تار ہوتے ہیں. شیر خان کے اکثر امرأ افغان اور بیٹے ناچتے گاتے اور سرندہ و شش تارہ بجانے لگے. (۱۹٦۹ ، تاریخ شاہی (ترجمہ) ، ۲۰۲). [پ : सरन्दा].

سَرِنْڈَر (فت س ، کس مع ر ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
سپردگی ، دست برداری ، قبولِ اطاعت. کہیں مفتی محمود اور ان کے ہمراہی قائل ہو گئے کہیں مسٹر بھٹو کو سرنڈر کرنا پڑا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۸۲). [انگ : Surrender].

سَرْنَشِین (فت س ، سک ر ، فت ن ، ی مع) صف.
اونٹ یا خچر وغیرہ پر لدے ہوئے سامان کے اوپر بیٹھنے والا.

جب ہوا سرنشین بزم مجاز
شوخی آنکھوں میں تھی ہنسی لب پر

(۱۹۲۶ ، عروس فطرت ، ۱۲۰). [ف : سر + نشیں (رک)].

سَرْنَشِینی (فت س ، سک ر ، فت ن ، ی مع) امث.
سرنشین کا کام ، اونٹ یا خچر وغیرہ پر لدے ہوئے سامان کے اوپر بیٹھنا. جب سواری کا وقت آیا تو میں نے قاطر کی سرنشینی کو کجاوے کی نشست سے بدلا. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۳۵۰). [سرنشین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرَنْگ (فت س ، ر ، غنہ) امذ.
افسر سپاہ ، عہدہ دار سفینہ ، ملّاح.

شاد ہو سارنگ گاتے تھے سرنگ
لہروی سارنگی کے لہرے کو رنگ

(۱۷۹۳ ، مثنوی بہاریہ ، ۴۸). [سرہنگ (رک) کی تخفیف].

سُرَنْگ (ضم س ، فت ر ، غنہ) (الف). امذ ؛ امث.
۱. **زیر زمین یا پہاڑ کے اندر کھود کر بنایا ہوا راستہ ؛ (مجازاً) سوراخ جو کسی شے کے اندر بنایا جائے ، نقب.**

ناز تیغ دونی مست انکھیاں کا
کر سینے میں سُرنگ جاتا ہے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۷).

کہا کس جا رہا تھا ، اس نے کہا
شاہزادہ سُرنگ تک پہونچا

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۸۹). مگر یہ طرح ہے کہ ایک سرنگ اس کی حویلی سے کھدوا کر محل میں ملا دو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۱).

وہ آئے کسی طرح ، وہ گئے کس طریق سے
کیا میرے دل میں بھی کوئی خفیہ سُرنگ ہے

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۷۳). دنیا کی سب سے بڑی سُرنگ سوئٹزرلینڈ اور اٹلی کے درمیان واقع ہے. (۱۹۷۵ ، سرنگ ، ۵).
۲. **زیر زمین نالی جس میں دشمن کی فوج کو اڑانے کے لیے بارود بھر دیا جاتا ہے.**

رگ رگ میں اپنے خُون سیہ کا یہ حال ہے
باروت جس طرح سے بھری ہو سُرنگ میں

(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۲۶۸). میری خاک تک بارود کی سُرنگوں سے اڑائیں. (۱۹۳۹ ، پنجاب میل ، ۵۳). ۳. **بارود بھرا ظرف جسے پانی کے اندر چھوڑ دیا جائے یا خشکی کے راستے میں زمین کے اندر دبا دیا جائے تا کہ دشمن کے سمندری جہاز یا زمین پر چلنے والی گاڑیاں اس سے ٹکڑا کر تباہ ہوجائیں. دریائی یا زمینی سُرنگ.** لڑائی کی خبروں میں بحری سُرنگوں کا ذکر آیا کرتا ہے. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۲۰). ۴. **(مجازاً) سُراغ ، پتا ، کھوج ، ٹھانگ.** تب ٹٹولکر سُرنگ لگاتے ہوئے یہاں تک پہنچے. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۷۳). ۵. **(موسیقی) سری راگ کا تیسرا پتر.**

جوان نے دیکھ بزم اور سب سمایا
سرنگ اپنے اکت سے جوڑ گایا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵۲). (ب) صف. ۱. **شعلہ رنگ گھوڑا جس کی رنگت میں گل انار یا زعفران کے رنگ کی سی جھلک ہو ، وہ سرخ رنگ گھوڑا جس کی ایال اور دُم کے بال بھی سُرخ ہوں.**

بال بستہ رکاب میں ہیں سرنگ
جن کے دیکھے کمیت چرخ ہے دنگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵۲). مرکب سواری کے ساز و یراق سُرخ رکھتے تھے اور کمیت و سرنگ تھے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش رُبا ، ۳ : ۷۳). حنظلہ اپنے عربی سُرنگ گھوڑے پر سوار ہو کے عربوں کے لشکر سے نکلا. (۱۹۰۰ ، ایام عرب ، ۲ : ۲۷۳). ۲. **(مجازاً) گھوڑا.**

عمر کا بھی سُرنگ جاتا ہے
ابلق روزگار کے سے رنگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۱).

مضموں جو سوچنے لگے اُڑنے لگا قلم
میدان پا کے اور ہوا یہ سُرنگ شوخ

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۷). ۳.(۱) سرخ ، **لال جسم والا.**

سو تیلک سو اطلس موطا سے سُرنگ
سو دیبائے رومی و چینی دو رنگ

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳).

تم لعل ادھر تھے پائے ہیں یاقوت رنگ سُرنگ
سو رنگ بھرے کون نہیں اپے پاناں کا احتیاج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ک ، ۲ : ۷۲).

سُرنگ اسمان گیریاں تھی شفق سی
اتھے گلدار جیوں گھنگے طبق سی

(۱۷۳۱ ، نیہہ درپن (اردو شہ پارے ، ۲۸۶)). (اا) **اچھے رنگ کا ، خوشرنگ.**

بلا دو منجے کوئی مہرے شاہ سوں
سورج سر و قد و سرنگ ماہ کوں

(۱۹۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۵). یو رنگ رنگ کے پھول ، سُرنگ ، مقبول ، سب کے بھاتے یو پھول. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹). [پ : سور ـ سرخ + انگ ـ جسم].

ـــــ اُڑانا محاورہ.
بارود بھری ہوئی چٹان کی سُرنگ کو آگ لگانا. یہ آگ یکایک نہیں بھڑکی بلکہ پیشتر ہی سے تیار شدہ سُرنگ اُڑانے کے لیے رکھی ہوئی تھی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۰۷). لو ظالم سرنگیں اُڑانے کی تیاری کر رہے ہیں سپہ سالار نے حکم دیدیا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۲۲۶).

ـــــ اُڑنا ف ل.
سُرنگ میں موجود بارود کا پھٹ جانا.

سواروں کی دعوے یہ پا کیں مٹیں
ادھر جابجا کی سُرنگیں اُڑیں

(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین لاہور، مارچ ۱۹۷۳ ، ۸۳)).

ـــ اَندازی (ـــفت ا ، سک ن) امث.
رک : **سُرنگ بچھانا**. ان آبدوزوں سے سُرنگ اندازی کا کام بھی لیا جاتا ہے - یہ کشتیاں چھوٹے فاصلوں پر نشانہ بھی لگاتی ہیں اور دور دراز فاصلوں پر سُرنگ بچھانے کے کام آتی ہیں . (۱۹۴۳ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۲۷). گوریلوں کے عمل کا دائرہ بالعموم سبوتاج ، جرمنوں کی سپلائی لینوں کا تاراج ، ریلوے لائنوں اور سڑکوں پر سُرنگ اندازی اور کبھی کبھار جرمنوں کے چھوٹے فوجی دستوں پر حملے پر مشتمل تھا . (۱۹۶۵ ، گوریلا جنگ ، ۱۳۸) . [سُرنگ + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــ بازی امث.
(استعارۃً) **خُفیہ کارروائی جس کی دُوسروں کی خبر نہ ہو.** رُوس بجائے ظاہری حملے کے سُرنگ بازی اورنقب زنی کی پالیسی یعنی خُفیہ کارروائیوں کو پسند کرتا ہے . (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۱۷) . [سُرنگ + بازی (رک)] .

ـــ بچھانا ف م.
زمین کے اندر نالی بنا کر اس میں بارود بھرنا ، بحری راستوں میں مسالے وغیرہ کی بارود سے بھری ہوئی نالی پھیلانا.

قدم رکھتے ہی اُڑ جائیں گے اہلِ جبر چُھو ہو کر
سُرنگیں صبر نے ان کے بچھا دی ہیں وہ رستوں میں
(۱۹۲۳ ، افکارِ سلیم ، ۲۰۰) .

سلطان : سُرنگیں بچھاؤ ، سُرنگیں نکالو
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۳) .

ـــ بنانا ف م.
(سنگ تراشی) **بارود کے زور سے چٹان توڑنے کے لیے بارود بھرنے کو چٹان میں سوراخ بنانا ، برما لگانا** (ا پ و ، ۱ : ۵۱) .

ـــ تَر (ـــفت ت) صف.
سُرخ تر ، خوشنما تر ، زیادہ خُوش رنگ.

نہ ڈونگر سُرنگ تر کیا تھا بہار
فلک بلکہ برسیا اتھا لعل انگار
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۰۰) . [سُرنگ + تر (رک)] .

ـــ تیلیا (ـــی مع ، سک ل) صف.
(سالوتری) **وہ سُرنگ گھوڑا جس کی دُم و بال سیاہی مائل ہوں.** سرنگ تیلیا وہ اسپ ہے جسکے موئے جسم مع دم و ایال سرخ کسی قدر سیاہی مائل ہوں . (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۳۶) . [سُرنگ + تیل (رک) + یا ، لاحقۂ نسبتی] .

ـــ دوڑانا محاورہ.
رک : **سُرنگ بنانا**.

شاید جناب قبر سے دوڑائیں گے سُرنگ
کیا بے نشان کر کے دفینے گُزر گئے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۸۶) .

ـــ دینا محاورہ.
رک : **سُرنگ بچھانا**. اے ملکہ یہ خواب نہیں بیداری ہے - جن کی تم نے دعوت کی تھی وہ سُرنگ دے کر اُڑا دیے گئے . (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۱۵۱) .

ـــ زَردَہ (ـــفت ز ، سکِ ر ، فت د) صف.
(سالوتر) **وہ گھوڑا جس کی دُم و ایال کے بال ایسے سُرخ ہوں کہ ان سے طلائی رنگ جھلکتا ہو.** سُرنگ زردہ وہ اسپ ہے جس کے موئیہائے جسم و دُم و ایال سُرخ ہوں مگر طلائی رنگ اس سُرخی میں ظاہر ہووے وہی سُرنگ زردہ بولا جاتا ہے . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۳۶) [سُرنگ + زرد (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت] .

ـــ سے اُڑانا محاورہ.
سُرنگ میں بارود بھر کر آگ لگا دینا جس سے وہ پھٹے اور تباہی مچائے. پہاڑ کی کھوہوں میں جو اسی کام کے لئے کھودی اور سُرنگوں سے اُڑائی گئی تھیں ، رکھ کر ایک نکیلے لوہے کے گز سے ان کو پیٹ کے پاس سے آرپار کونچا . (۱۹۰۳ ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۹۰) .

ـــ صاف کَرنا ف م.
خُشک یا پانی میں بچھائی گئی بارودی سُرنگوں کو ہٹانا. اس نے دستی بم اور آتش گیر بوتلیں پھینکنے اور خندقیں کھودنے کا فن سیکھ لیا تھا اور سُرنگ بچھانا یا سُرنگ صاف کرنا بھی آ گیا تھا . (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۸) .

ـــ کَرنا محاورہ.
سُرنگ نکالنا ، نقب زنی کرنا ، راستہ بنانا.

عجب نہیں ہے اگر لیوے قلعۂ دل کوں
ترے خیال نے سینے میں آ کیا ہے سُرنگ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۴) .

ـــ کِشْمِش کس صف (ـــ کس ک ، سک ش ، کس م) صف.
(سالوتری) **وہ سُرنگ گھوڑا جس کا جسم مع دُم و ایال سُرخ کشمشی ہو** (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۴۶) . [سُرنگ + کشمش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

ـــ کھودْنا ف م.
زمین دوز راستہ بنانا ، سُرنگ بنانا. اس وقت یہاں سے بکاؤلی کے باغ تک سرنگ کھود کر اس شہزادہ کو کہ میری حیات کا سرمایہ ہے اپنی گردن پر سوار کر کے اس باغ میں پہنچا . (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۲۳) .

ـــ لا کھوری (ـــو مع) امذ.
(سالوتری) **وہ سُرنگ گھوڑا جس کا جسم مع دُم و ایال خالص لاکھ کا ہمرنگ ہو** (ماخوذ : رسالہ سالوتر ، ۲ : ۴۴) . [سُرنگ + لا کھوری (رک)] .

ـــ لَگانا ف م.
۱. **سُرنگ کھود کر راستہ بنانا ؛ چُھپکے سے کسی کام کی راہ نکالنا ، نقب زنی کرنا.** ہنس کر کہنے لگی واہ واری کھسلی کہاں جا کر سُرنگ لگائی . (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۸۶) .

کرتے ہیں میٹھی باتوں سے پتھر دلوں کو موم
کافر کے گھر لگاتے ہیں جا کے سُرنگ بھی
(۱۹۳۳ ، نگارستان ، ۱۷۰). ۲. رک : سُرنگ بچھانا. جہاں وہ کھڑا ہے وہاں غنیم نے نیچے سُرنگ لگائی ہے اور اب تھوڑی دیر میں وہ اڑا ہی جاتا ہے. (۱۸۹۲ ، عدالتی فوجدار ، ۱ : ۲۵۲). سُرنگ لگانے کے لیے بارود بھی استعمال میں لائی جاتی تھی. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۰۲). ۳. رخنہ اندازی کرنا ، مداخلت کر کے کام میں روڑا اٹکا دینا. خواہ مخواہ کسی کے میل ملاپ میں سُرنگ لگانا وہ لوگ باجی بنا سمجھتے ہیں. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۳۳). ۴. جڑ کھودنا ، بنیاد کھوکھلی کرنا ، بیخ کنی کرنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- لَگنا ف ل.
سُرنگ لگانا (رک) کا لازم. سلطان روم کے گھر میں سُرنگ لگی تھی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۰۹).

--- مِرگا (--- کس م ، سک ر) امذ.
(سالوتری) وہ سُرنگ گھوڑا جو ہرن کا ہمرنگ ہو (رسالہ سالوتر، ۲ : ۴۶). [سُرنگ + مرگ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

--- نُما (--- ضم ن) صف.
سُرنگ کی طرح ، سُرنگ جیسی. ایک غلام گردش ہے جو سُرنگ نُما ڈاٹ کی چھت سے بنی ہوئی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۸۲). [سُرنگ + نُما (رک)].

سُرِنگ (ضم س ، کس ر ، غنہ) امذ.
(موسیقی) بانسری کی قسم کا شو دیوتا کا مقبول باجا (ا ب و ، ۴ : ۱۶۱). [مقامی].

سُرَنگ لال گھوڑی (ضم س ، فت ر ، غنہ ، ومج) امث.
(کھیل) ایک کھیل کا نام جس میں دو کھلاڑیوں کی جوڑی بنا کر ایک حلقے میں کھڑے ہوتے ہیں. ہر جوڑی کا ایک کھلاڑی سوار اور دوسرا گھوڑا بنتا ہے ان میں سے سوار اپنے گھوڑے سے اتر کر یہ کلمہ "سُرنگ لال گھوڑی تو ہم سے کیوں نہ بولی ، سُرنگ لال بنکے تم ہم سے کیوں نہ جنکے" منہ سے کہتا ہوا حلقے کے گرد دوڑتا ہوا چکر لگاتا اور اپنے گھوڑے کے پاس آ جاتا ہے اس دوڑ میں اگر اس کا دم ٹوٹ جائے تو تمام سوار کھلاڑی گھوڑے بن جاتے ہیں ، یہ سلسلہ جب تک کھلاڑی چاہیں جاری رہتا ہے ، چلڈی چلڈول. جو چھوٹے چھوٹے بچے آنکھ مچولی ، پہاڑوا جیل چلو ، سُرنگ لال گھوڑی ، گیند بلا ... کھیلتے تھے اس کھنکار سے اپنے اپنے گھروں میں جا چھپے. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوس ، ۶). لڑکے کوڑی ذرن مل اور سُرنگ لال گھوڑی کھیل رہے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۷۸). [مقامی].

سَرَنگی (فت س ، ر ، غنہ) امث.
رک : سارنگی. روما میں آگ لگی ہوئی تھی اور وہ مزے سے سرنگی بجا رہا تھا. (۱۹۰۳ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۳۹۱).

تناؤ مد بھرے سینے کا یہ کمر کا کٹاؤ
خطوطِ جسم سرنگی کے ہیں کھنچے ہوئے تار
(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، فراق ، ۳۰۵). [سارنگی (رک) کی تخفیف].

سُرَنگی (ضم س ، فت ر ، غنہ) امذ ؛ صف.
۱. **نقب لگانے والا ، سُرنگ کھودنے والا ؛ (کنایۃً) سُراغ لگانے والا.**
دھن دل مرا لیے او سُرنگی ترے ادھر
کی چپ لگیا ہے آنکھ میں ہور زلف میں اپے
(۱۷۱۸ ، بحری ، ک ، ۱۹۸). ۲. **سُرنگ (رک) سے متعلق یا منسوب.** سولھویں صدی عیسوی میں جب کہ غلام مزدوروں کا کافی تعداد میں دستیاب ہونا مشکل ہو گیا تھا گہری سرنگی کان کنی کا آغاز ہوا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۳). [سرنگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُرَنگِینا (فت س ، ر ، غنہ ، ی مع) امذ.
سارنگی بجانے والا ، سارنگیا. حکیم فیثاغورث فضا عالم کا بین کار ، آسمانوں کا سرنگینا فن موسیقی کی بے قدری کا شاکی ہے کہ کبھی اثر نغمۂ افلاک سے یہ حکیم متاثر نہ ہوا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، لاہور ، دسمبر ، ۳۳). [سرنگی + نا ، لاحقۂ نسبت].

سَرِنَو م ف.
پھر سے ، نئے سرے سے.
سرنو یار نے پھر غیر کی آنکھوں میں کیا
منظرِ چشم ہمارا یہ پرانا ٹھہرا
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات). [ف : از سرنو (رک) کی تخفیف].

سُرْنَو (ضم س ، سک ر ، و لین) امذ ؛ مص شرنو.
(موسیقی) پاکستان کے شمال مغربی سرحدی صوبے والوں کا مشک کا قدیم باجا (ا ب و ، ۴ : ۱۶۱). [سرنا (شہنائی) کا معرب].

سَرْو (فت س ، سک ر) امذ.
۱. **ایک سیدھا لمبا خوشنما سوئی کی طرح نکیلی پتیوں والا مخروطی شکل کا درخت جس کی ہر شاخ کے سرے پر باریک چھوٹی چھوٹی سی پتیوں کا ایک مخروطی جھرمٹ ہوتا ہے یہ سب شاخیں آپس میں ملی ہوئی نیچے سے اوپر تک ایک ایسے مینار یا ستون کی سی شکل بناتی ہیں جو کہیں نیچے اور کہیں درمیان میں پھیلا ہوا اور اوپر کی طرف مخروطی شکل میں نوکدار سا ہوتا ہے. شعرا اس سے قامتِ محبوب کو تشبیہ دیتے ہیں.**
نہ آوے سرو کوں ہرگز کدھیں او ناز کا ڈلنا
سہاتے ہیں انوں کوں ناز ہور چالے و چالاں کج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۹).
ہوا ہے حلقہ بگوش اس کا طوق قمری میں
کیا ہے سرو نے دعویٰ غلام ہونے کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۳).
سرو کو دیکھ کر غش کیا ہم نے
تھا چمن میں وہ یار کے مانند
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۱۲).

بُوٹا کہو نہ قامتِ دلبر کو شاعرو
اب سرو سے بھی وہ قدِ بالا نکل گیا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۹). بارہ دری میں سے باغ کے جو سرو دکھائی دیتے ہیں اُن کی سبزی سیاہ پڑ چکی ہے. (۱۹۲۲، انارکلی ، ۲۳). ماحول ... کے حُسن میں سرو ، شیشم اور سیمول کے سرسبز و شاداب درختوں کی قطاریں مزید اضافہ کر رہی ہیں. (۱۹۸۸ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۱۳۶). ۲. (استعارۃً) معشوق نیز قدِ معشوق.

لا گیا ہو دل اس الک کے لک کوں
اس سرو کے ڈول ہور ڈھلک کوں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۱).

نامہ بر کا رنگ ہو ہے ڈر سیں تیرے فاختا
تُجھ کوں دیکھ اے سرو ہو جاتے کبوتر فاختا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۰).

نازکی میں شاخِ گُل ہے سروِ بالا یار کا
جھونکے لیتا ہے جو آہستہ بھی چلتی ہے ہوا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۱). ۳. (تصوف) عالم کون (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۳۵). [ف].

---اَنْدام (---فت ا ، سک ن) صف.
خوش قامت ، سرو قد ، سرو کی طرح کا سیدھا اور لمبا.

ہوں گی بہی قمریاں خود کام
طعنہ زن تُجھ پہ سرو اندام

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات (ترجمہ) ، ۱۸۰). [سرو + اندام (رک)].

---آزاد کس صف ، امذ.
سرو کا درخت ، بے برگ و ثمر ہونے کی بنا پر آزاد کہلاتا ہے.

اتھے قدِ دلبر سے شمشاد کتی
الف سار کے سرو آزاد کتی

(۱۶۶۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۰۳).

سروِ آزاد سے ہیں شرمندہ
سرنگوں ہیں جو باردار درخت

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۳). [سرو + آزاد (رک)].

---بالا کس صف نیز بلا کس صف ؛ امذ ؛ صف.
بلند قامت ، سرو کی طرح سیدھا قد رکھنے والا ؛ (بالعموم محبوب کی صفت) ، معشوق دراز قد.

دیکھیا یک تول سروِ بالا سو لیٹ
کیتاں کوں کر اس چھاؤں لاتا ہے پیٹ

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۷).

ترا کت میں دستی یوں سروِ بالا
سرو قد پر ہے موں جیوں سرخ لالا

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۲۳)).

سروِ بالا کو ترے تو دیکھ کر
ہو گئی دنیا تہ و بالا میاں

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۰). [سرو + بالا (رک)].

---چَراغاں کس اضا (---فت چ) امذ.
لکڑی ، دھات یا شیشے سے بنا ہوا سرو کے درخت سے مُشابہ جھاڑ جس کی شاخوں پر شمع یا چراغ جلانے کے لیے فانوس وغیرہ نصب ہوتے ہیں ، جھاڑ فانوس ، نیز چراغوں سے سجایا ہوا جھاڑ یا درخت.

کیا ہے داغِ بُتاں نے یہاں تلک مجھ کو
برنگِ سروِ چراغاں جلوں ہوں سرتاپا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۹). جابجا قمقمے ، سروِ چراغاں ، کنول ... اور فانوسیں روشن تھیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۷). راستوں میں فانوس اور قندیلیں اور سروِ چراغاں وغیرہ کی روشنی کا سامان کیا گیا تھا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۶۰۸).

دکھلا رہا ہے سوزِ غمِ ہجر کیا بہار
داغوں سے دل کو سروِ چراغاں کیے ہوئے

(۱۹۰۹ ، دیوانِ صفی ، ۱۳۰). اُن کی بے احتیاطی سے یہ بڑھ کر پھوڑا بن گئی ... اور آخر میں تو جسم کا یہ حال ہو گیا جیسے سروِ چراغاں ہو. (۱۹۷۴ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۴۴). [سرو + چراغاں (رک)].

---چَماں کس صف (---فت چ) امذ.
(استعارۃً) وہ سرو قد محبوب جو ناز و تبختر سے کمر لچکا کے چلے ، معشوقِ خوش قامت.

سروِ چماں کو سیر کیا تھا کبکِ خراماں دیکھ لیا
اس کا سا انداز نہ پایا اس کی سی یہ چال نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۷).

اِبتدا و اِنتہائے نثر ہے خامے کے ہاتھ
جیسے سبزے کے کنارے پر اُگے سروِ چماں

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۹۳). [سرو + چماں (رک)].

---چَمَن کس اضا (---فت چ ، م) امذ.
سرو کا وہ درخت جو خود رو نہ ہو ، سرو ، سرو کا درخت ؛ (استعارۃً) سجیلا محبوب.

قمری کہاں درخت کہاں قدِ دلربا
سروِ چمن الگ ہے وہ سروِ چماں جُدا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۸۶). [سرو + چمن (رک)].

---خِراماں کس صف (---فت نیز کس خ) امذ.
۱. چلتا پھرتا سرو ؛ استعارۃً) قامتِ محبوب ، خوش قامت معشوق.

اے صبا جاوے چمن میں تو تو کہیو یار سے
باغ میں جا کر تو اے سروِ خراماں رہ گیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۲). ۲. (تصوف) **نورِ محمدی ہے جس نے باغِ عالم کی سیر اپنے مشاہدۂ قدِ بالا کے لیے اختیار فرمائی** (مصباح التعرف ، ۱۳۵). [سرو + خراماں (رک)].

---رَواں کس صف (---فت ر) امذ.
لچکدار سرو ، متحرک سرو ؛ (استعارۃً) قامتِ معشوق ، معشوق کا قد و قامت.

کہتی ہوں تسوں راست میں سروِ رواں
سچ مانی کہ تج سا نہ سرو واں ہے نہ یاں
(۱٦٧٨ ، غواصی (قدیم اردو ، ۱ : ٥٢٣)).

گلستانِ دیں کا سروِ رواں
اور رسالت کے باغ کا ریحاں
(۱٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٥).

وہ جو ہے گلشنِ سرسبز حقیقت اس میں
قدِ موزوں ہے ترا سروِ رواں فخرالدین
(۱٨٢٦ ، معروف ، د ، ۹۳).

گڑے جاتے ہیں شمشاد و صنوبر فرطِ غیرت سے
الٰہی کون سا سروِ رواں گلزار میں آیا
(۱٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۳).

دیکھ لیں سروِ رواں بھی عشق کی مستانہ چال
سرکشوں سے آج ان کے قامتوں کو چھین لو
(۱۹٣٢ ، روحِ کائنات ، ۱۰۹). [سرو + رواں (رک)].

---سَہی کس صف (---فت نیز کس س) امذ.
وہ سرو جو سیدھا کھڑا ہوتا ہے، وہ سرو جس کی شاخیں سیدھی اوپر کو چلی گئی ہوں ؛ (کنایۃً) معشوق.

قامت ایہے تیرا یا ، یا نخل یا سروِ سہی
یا نیشکر یا ہے الف یا ہے عصا پردھار کا
(۱٥٦٣ ، حسن شوقی ، د ، ۱٣٨).

لطافت پیش ہے دن دن سو اس سروِ سہی قد سوں
پیالا آس کا میرا سو بھر سندور کر ساق
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹٣). گلستانِ رسالت کے ریحان زکی اور بوستانِ امامت کے سروِ سہی. (۱٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٣۲). خیال قامتِ قیامت زا میں دار کے سروِ سہی کو دار سمجھی. (۱٨٨۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ٦٦٣).

فردوس بنائے مرے ساون کے مہینے
اک گلِ رُخ و نسریں بدن و سروِ سہی نے
(۱۹٣٣ ، سیف و سبو ، ٨٥). [سرو + سہی (رک)].

---قامَت (---فت م) امذ.
رک : سرو قد.

گزر اس سرو قامت کا ہوا ہے جب سوں مسجد میں
موذن کی زباں اوپر ہمیشہ لفظِ قامت ہے
(۱٧٠٧ ، ولی ، ک ، ۲۲٠) سرو قامت سہی بالا ہے ، بحرِ حُسن و جمال کا گوہر یکتا ہے ، ابرو ہلالِ فلک ہیں ، بدر سیما ہے. (۱٨٨۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۹۹).

پیام آیا ہے پھر ایک سرو قامت کا
مرے وجود کو کھینچے ہے دار کا موسم
(۱۹٧٧ ، خوشبو ، ۱۱٣). [سرو + قامت (رک)].

---قَد (---فت ق) صف.
پورے قامت کے ساتھ استادہ (عموماً تعظیم کے لیے کھڑے ہونے کے موقع پر مستعمل). نیز (رک) سرو اندام ، سرو بالا.

سو نرگس کوں شہ دیکھ شہ مات تھی
کہ نین اس سروقد کے اس دھات تھے
(۱٦٠۹ ، قطب مشتری ، ٦٧). تعظیم کی خاطر سروقد اٹھا لیکن حواس باختہ. (۱٨٠۲ ، باغ و بہار ، ۱۲٣). ہم ان کی خدمت میں پہنچے تو سروقد تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے. (۱٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۲). سوداگر نے وفورِ طرب سے سروقد تعظیم کی. (۱۹٠۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٣٠). وہ مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا اور سروقد کھڑا ہو گیا. (۱۹٣۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۲٦٠). فرمانروائے بہاول پور کا دورہ طے پایا، فرمانروا جس کوٹھری کے سامنے سے گزرتے تمام اسیران سروقد کھڑے ہو جاتے. (۱۹٨٣ ، چولستان ، ٣٠٣). [سرو + قد (رک)].

---کوہی کس صف (---و مج) امذ.
ایک درخت جس کے پھل باقلا کے دانے کے برابر ہوتے ہیں ، دواؤں میں مستعمل. عرعر - یہ بھی سرو کے مانند ہوتا ہے اس کو سروِ کوہی کہتے ہیں. اس کی دھوئی سے زہردار جانور بھاگتے ہیں. (۱٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٢۹). سروِ کوہی ... بعض اسے ابہل خیال کرتے ہیں لیکن محققین نے دونوں میں فرق بیان کیا ہے. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٥٥). [سرو + ف : کوہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ناز کس اضا ، امذ.
وہ سرو جس کی شاخیں آپس میں ایک دوسری کی طرف مائل اور اوپر کو اٹھی ہوئی ہوں ؛ (استعارۃً) خوش قامت محبوب (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سرو + ناز (رک)].

سَرُو (فت س ، و مع) امذ ؛ امث.
۱. **(نگینہ گری) مخروطی شکل سے ملتا جلتا بنا ہوا نگینہ** ، دراب (ا پ و ، ٣ : ٦٠). ۲. **(معماری) مٹی یا چینی کے صراحی دار نلوؤں کی بنی ہوئی منڈیر.** دو منزلے پر چینی کی خوبصورت سرو بنی ہوئی ہے. (۱۹٣٣ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۱ : ۱٣٨). [مقامی].

سَرْوا (فت س ، سک ر) امذ.
۱. **(ہند) پیالہ** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **(عم) سالا ، برادرِ نسبتی** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ٣. **(عو) طرف داری** (نوراللغات). [सरवा : پ].

--- کَرْنا محاورہ.
طرفداری کرنا (نوراللغات).

سِرْوا (۱) (کس س ، سک ر) امذ.
پلنگ یا چارپائی کے عرض میں سرہانے اور پائنتی لگی ہوئی پٹیوں کو کہتے ہیں. پلنگ کی پٹیاں نیلم کی اور پکھراج کا سروا ہے اور ہیرے کے پائے ہیں. (؟ ، طلسم ہوش ربا (مہذب اللغات)). [سیروا (رک) کی تخفیف].

سِرْوا (۲) (کس س ، سک ر) امذ.
بنیا ، بقال (مصطلحاتِ ٹھگی ، ۲٠٨). [مقامی].

سرُوا (ضم س ، سک ر) امذ.
پُوجا کے لیے آگ میں گھی ڈالنے کا چمچا (ماخوذ : نوراللغات) [ب : स्रुवा].

سَرْوال (فت س ، سک ر) امث.
(عو) **شلوار.** پاجامہ کو سروال کہتے ہیں ، جو شلوار کی بگڑی ہوئی صورت ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۱۲). علی سویرے سے اٹھ کر صرف ایک سروال پہنے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر سویٹ مکہ کو بھاگ گیا. (۱۹۳۹ ، بیان حج ، ۱۳۷). [ع].

سُرْوال (ضم س ، سک ر) امث.
(زین سازی) **کاٹھی کے سامنے کا اُبھرا ہوا حصہ** (ماخوذ : اب و ، ۵ : ۳۵). [مقامی].

سَرْوالا (فت س ، سک ر) امذ (قدیم).
سانپ ، مراد : پھن رکھنے والا.

اینٹھتا ہے رقیب ہم سوں ولی
موت میں پیچ کھائے سروالا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۷). [مقامی].

سُرْوالا / سُروالہ (ضم س ، سک ر / فت ل) امذ.
ایک گھاس کا نہایت چمکدار چکنا اور سیاہ بیج جو اکثر دوا کے کام آتا ہے اور زمین پر پڑے ہوں تو پانو پھسل جاتا ہے اس کے کانٹے کپڑوں کو چمٹ جاتے ہیں.

لگی تھی جتنی بُوری نہ تھی کچ نند منج املا
کہ روما روم سُر والے ہو میرے تن میں سلتے تھے
(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۱۶۵).

کیوں نہ کھٹکے دل میں عاشق کے سوا
درد کا کانٹا ہے سر والا نہیں
(۱۷۳۳ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۹۹). پاؤ سیر چانول کا خُشکہ شبنم کے پانی سے پکا کر اوس میں تھوڑی تھوڑی جھاڑو کی گھانس اور چرچٹے کی گھانس سروالہ کی گھانس اور دوسہ کی گھانس کے تُخم ڈالتے ہیں. (۱۸۹۰ ، حسن ، اکتوبر ، ۲۷). سروالہ ایک بُوٹی ہے. (۱۹۰۹ ، اکسیرالا کسیر ، ۹۸). ایک بڑا چیتل مارا غالباً یہ وہی بزرگ تھے کیونکہ ان کے سینگوں اور کانوں کے بیچ میں گھانس کے تنکے اور سر والے لگے ہوئے تھے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۲۰۹). [ف].

سَرْ والی (ضم س ، سک ر) امث.
ایک درخت ہے ، برسات کے موسم میں پیدا ہوتا ہے شاخیں پتلی اور کمزور ہوتی ہیں پتے چھوٹے اور کھردرے ہوتے ہیں ، ایک قسم کے نہایت سیاہ چکنے چمک دار تُخم ، **دواؤں میں مستعمل.** سُروال بعض کے نزدیک سرد و خشک ہے اور بعض کے نزدیک گرم (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۵۷). [ب : सरवाली].

سَرْوانگ آسن (فت س ، سک ر ، فت ا ، غنہ ، فت س) امذ.
ایک آسن جس کی یہ صورت ہوتی ہے کہ پہلے زمین پر پیٹھ کے بل لیٹ جانے بعد میں پانو کو آہستہ آہستہ اٹھا کر سر کے پیچھے لے جانے اور پیروں کی انگلیوں کو زمین پر لگانے (آسن پرکاش ، ۳۶). [س : سرو + انگ (رک) + آسن (رک)].

سَرْواہ (فت س ، سک ر) امذ.
۱. **بگڑی.** جب سردار مارے گئے لشکر تتّر بتّر ہو گیا وہ کہاوت ہے : سر سے سرواہ ، جب نیل پھوٹی رائی رائی ہو گئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۳). ۲. درد سر (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

سَرْواہا (فت نیز کس س ، سک ر) امذ.
۱. **سرو سامان** ، **وارث** (نوراللغات). ۲. (عو) **سر** ، عورتیں غُصّے میں سر کی جگہ سرواہا کہہ دیتی ہیں (فرہنگ اثر). [ب : सरवाहा].

سَرُوپ (فت س ، و مع) امذ.
۱. **رُوپ ، شکل و شباہت ، حُسن.**

اب کہوں میں تُجھ سے ان تینوں کا رُوپ
کیسا ہے ہنکار سالک کا سروپ
(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۳۲).

کیا اپنے سیوک پہ رُوپ اپنا ظاہر
کیا واں پہ جو تھا سروپ اپنا ظاہر
(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۱۰۰). ۲. **عکس ، پرتو ، نمونہ ، نظیر ، مانند.** مُنہ جو اس کا کمل سروپ ہے ، تس کے اُوپر بیٹھے ہیں. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۹). میں ایسی بیٹی چھوڑ کر جاتا ہوں جو سرسوتی اور لکشمی کا سروپ ہے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۶۵). ۳. (ہندو) **بھگوان کا رُوپ ، صفات.** ویدوں میں بھگوان کے کئی سروپوں مثلاً شکت (شکتی) یعنی قدرت اور چیزوں کا بھی بیان ہے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۸). [س : सरूप].

سُرُوپ (ضم س ، و مع) صف.
حسین ، خُوبصورت ، سڈول.

جبش تے جو برگٹ ہوا چند رُوپ
حبشی جنی ترک جنی سُرُوپ
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۶).

گوری سروپ ناری بھو چند سوں اپ سنواری
تو سائیں کے سوس میں ہوئی ہے دوناری پیاری
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۲۹).

دل فریبی کی ادا اس کی انوپ
رُوپ میں تھی رادھکا سوں بھی سروپ
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۵). [ب : सरूप].

سَرُوتا (فت س ، و لین نیز مج) امذ ، اصہ سروتہ.
چھالیا ، گنڈیریاں وغیرہ کترنے کا دوہرے دستے کا دھاردار آہنی اوزار. ہاتھ میں سروتا ہے ، گنڈیریاں کاٹ رہا ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۳ : ۵۸). دن بھر ہاتھ پر ہاتھ دھرے خالی بیٹھی سروتا کھٹکھٹاتی ، بکری کی طرح پان چباتی اور جگالی کرتی رہیں گی. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۸). چوڑی والی نے تلی کے تیل کی لیپا نکلی ، سروتا نکالا ، بیگم کے ہاتھ کا

اندازہ کر کے چوڑی کاٹ اور دو چار سوت کم کر کے ڈیا جلائی اور کٹے ہوئے سروں کو لو میں پگھلا کر چوڑی کو سینکا۔ (۱۹۶۲ ، ساق ، کراچی ، جولائی ، ۳۶)۔ [ب : सरौता]۔

سَروتا (فت س ، و مج) امذ ، سروتا (مث : سروتی ، سڑوتی)۔
پوتے کا پوتا ، پڑپوتے کا بیٹا ، پرپوتے کا بیٹا۔ تان توڑ خاں کا بیٹا ، ساز خاں کا پوتا ، تان سین کا سروتا۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۶۳)۔ اس میں پوتا پڑوتا سڑوتا اور پوتی پڑپوتی سڑوتی وغیرہ سب شامل ہیں۔ (۱۹۲۹ ، قانونِ وراثت ، ۱۸)۔ [مقامی]۔

سَروتر (فت س ، و مج ، فت ت) امذ۔
ویدوں کا پنڈت یا عالم ، جانکیہ۔ پتا میں ٹھہرا سروتر ، میری تحریر خواہ کتنی ہی عمدہ کیوں نہ ہو دوسروں کے پڑھنے میں نہیں آسکتی۔ (۱۹۵۵ ، مُدرا راکھشس (ترجمہ) ، ۷۳)۔ [س : سروتنتر स्वतंत्र]۔

سَروتہ (فت س ، و مج نیز لین ، فت ت) امذ۔
رک : سروتا۔ اسی قسم کے بیرم میں منسوب ہیں آلۂ گرد چوب شکن یعنی «سروتہ» اور کفچۂ ناؤ۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۸۹)۔ سلیقہ اس کا نام ہے ، پناری صاف ستھری لگتی اُجلی ، طباق رکھے ہوئے۔ تھالی ڈھلی ہوئی ، چمچیاں ، سروتہ سب ٹھیک۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۳)۔ ماں نے سروتہ چلاتے ہوئے تیزی سے کہا تھا میں کیا جانوں تمہارا نام کٹ جانے یا بہے۔ (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۲۳۵)۔ [سروتا (رک) کا متبادل املا]۔

سَروتی (فت س ، و مج نیز لین) امث۔
سروتا (رک) کی تصغیر۔ ایک بڑا خاصدان ... پاس رکھا ہے ، خاصدان کے قریب چھوٹی سی سروتی۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۹ : ۸)۔ [ب : सरौती]۔

سَروج (فت نیز ضم س ، و مج) امذ ، امث۔
۱. کنول کا پھول۔

وہ رس جو چھلک کے کم نہ ہونے پائے
ایسے رس سے بھرے ہیں آنکھوں کے سروج
(۱۹۳۶ ، روپ ، ۱۳۱)۔

باغ میں بیربہوٹی پھرے مدھ بن میں مور
لاتا جن میں ہو اوشا کی وہ آنکھوں کے سروج
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۶۵)۔ **۲. وہ خوشبودار مرکب جو شادی میں ریت رسم کے وقت دولھا کے ایک ہاتھ سے پسوا کر دلہن کی مانگ میں بھرواتے ہیں۔** بعض رسمیں دلہن کے گھر ہوتی ہیں جیسے دولھا سے سروج گھسوانا اور دولھا دلہن کو بہت سے پان کھلانا۔ (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۸)۔ سروج پیسنے کو سہاگ پڑے سے ڈومنی نے مضائقہ نکال کر دیا۔ (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۶۳)۔ [س : सरोज]۔

سُرُود (ضم نیز فت س ، و مج نیز مع) امذ۔
(موسیقی) بغیر پردوں کا ستار ، مضراب سے بجایا جانے والا باجا ، بعض میں سات سے گیارہ تک تین بغلی تار بھی ہوتے ہیں ایک قسم کا باجا ، بربط ، (کنایۃً) نغمہ۔

عارف کی نظر ہو تین ہے ایک
ہو بھالت سرود ، بین ہے ایک
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷۱)۔

سرودی بھی لے لے کے اپنے سرود
رواں انگلیاں کرتے تھے مثلِ رود
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵۳)۔ یہ باجا جو تم بجاتے ہو اس کو ... سرود کہتے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، زندگی ، نقاب ، چہرے ، ۳۵)۔ [ف]۔

---چھیڑنا ف س۔
(موسیقی) سرود باجے کو مضراب سے بجانا۔

کہاں تارِ آہن کہاں تارِ رود
سرودی سے کہہ ، آ کے چھیڑے سرود
(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۰۳)۔

سُرُود (ضم س ، و مع) امذ۔
۱. گیت ، نغمہ ، راگ نیز گانا بجانا ، چند افراد کا ایک ساتھ جوش و مستی میں طرب انگیز نغمے الاپنا۔

سروداں سو مرغاں کے نالے تھے واں
صراحیاں کلیاں پھول پیالے تھے واں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹)۔

سرودِ عیش گاویں ہم اگر وہ عشوہ ساز آوے
بجاویں طبلِ شادی کے اگر وہ دلنواز آوے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۹)۔

تب مزہ ہے کہ ہو اُدھر سے سرود
اور اِدھر سے بھی شعر خوانی ہو
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۵۳)۔

چھیڑنا ان کو سرودوں کا بھی ناساز ہوا
وُعب قرنیِ نبی سرمۂ آواز ہوا
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۷۶)۔ دیر تک محفلِ رقص و سرود آراستہ رہی۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۷)۔

سرودِ عیش تلخیٔ حیات نے بُھلا دیا
دلِ حزیں ہے بے کسی کو حرزِ جاں کیے ہوئے
(۱۹۳۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۸۶)۔

جہانِ لہو و سرود سوز و سرور و مستی
سریرِ ابرِ بہار و سرمایۂ تکرّف و نشاطِ ہستی
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۵۳)۔ [ف]۔

---آفریں (--- سک ف ، ی مع) صف۔
نغمے کی سی آواز پیدا کرنے والا ، نغمہ ساز ، نغمہ ریز ، خوش آہنگ۔

جوئے سرود آفریں ، آتی ہے کوہسار سے
پی کے شرابِ لالہ گُوں میکدۂ بہار سے
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۳۵)۔ [سرود + آفریں (رک)]۔

---بہ مستاں یاد دہانیدن کہاوت۔
کسی کے سامنے دانستہ یا نادانستہ ایسی چیز کا ذکر کرنا جو کبھی اس کا پسندیدہ مشغلہ رہا ہو اور جسے سُن کر وہ بےچین ہو جائے۔ ہم حقوق و فرائض کو جمع کرنے بیٹھے اور جہاد کا باب تک

قائم نہیں کیا کہ کہیں عوام کالانعام کے حق میں سرود بہ مستاں یاد دہانیدن نہ ہو جائے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۰۷).
حالاتِ حاضرہ نے حُبِّ وطن کا جو جذبہ پیدا کر دیا ہے اس کی وجہ سے یہ نظم سرود بہ مستاں یاد دہانیدن کا کام دے گئی.
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱).

---خانَہ (---فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں ناچ گانے کا اہتمام ہو ، ناچ گھر ، سیر و تفریح کا کلب.
ہم کو کیا علاقہ اگر اسلام کی ارضِ مقدس میں کتنے ہی سرود خانے اور میخانے کھل جائیں. (۱۹۲۳ ، خطبۂ صدارت ، ۸۱). [سرود + خانہ (رک)].

---خانۂ ہَمسایہ حُسنِ رَہگُزری کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) **پڑوسی کے گھر کا گانا اور راہگیر کا حسن ان دونوں چیزوں سے لذت اُٹھانا جائز ہے** (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ امثال).

---خُسرَوانی کس اضا(---ضم خ ، سک س ، فت ر) امذ.
سرود کی ایک قسم جو نثر مسجع میں ہوتا ہے جیسے باربد خسرو پرویز کی بزم میں گاتا تھا. باربد نے سرودِ خسروانی بھی نثر میں ترتیب دئیے. (۱۹۲۶ ، مراۃ الشعر ، ۲۹). [سرود + خسرو (عَلَم) + انی ، لاحقۂ نسبت].

---خَموش کس صف(---فت خ ، و مج) امذ.
نغمۂ بے صدا ، خاموش راگ ، نغمۂ بے آواز ، مراد : نغمہ ساز ، نغمہ آفریں.

مقام کیا ہے سرودِ خموش ہے گویا
شجر یہ انجمنِ بے خروش ہے گویا

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۹۶). [سرود + خموش (رک)].

---دوش کس اضا(---و مج) امذ.
گزرے کل کی خوشیاں ، ماضی کی مسرتیں ، نغماتِ عہدِ رفتہ ، گزرے وقت کی مسرتیں.

صورتِ آئینہ سب کچھ دیکھ اور خاموش رہ
شورشِ امروز میں محوِ سرودِ دوش رہ

(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۰۱). [سرود + دوش (رک)].

---رَبّانی کس صف(---فت ر ، شد ب) امذ.
نغمۂ توحید.

سُنایا ہند میں آ کر سرودِ ربّانی
پسند کی کبھی یوناں کی سرزمیں میں نے

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۸۰). [سرود + ربّانی (رک)].

---رَفتَہ کس اضا(---فت ر ، سک ف ، فت ت) امذ.
ماضی کا گیت ، عہدِ گزشتہ کی راگنی ، ماضی کی دل خوش کُن یاد.

گوش آوازِ سرودِ رفتہ کا جویا ترا
اور دل ہنگامۂ حاضر سے بے پروا ترا

(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۱۶). [سرود + رفتہ (رک)].

---سازی امث.
گانے بجانے کا کام ، گانا بجانا ، نغمہ طرازی. علامہ آپ کی سرود سازی سے بہت متاثر ہوئے. (۱۹۶۵ ، علامہ اقبال کی داستانِ دکن ، ۱۱). [سرود + ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَرائی (---فت س) امث.
گانا بجانا ، نغمے الاپنا ، گیت گانا. بنگال کے خانہ بدوش ، کنجر، نٹ اور ڈوم ایسی قومیں ہیں جو معالجہ مصراں نیز نجات اور سرود سرائی میں یدطولیٰ رکھتی ہیں. (۱۹۱۷ ، صلائے عام ، دہلی ، اگست ، ۲۹). [سرود + ف : سرا ، سرائیدن - گانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گاہ امذ.
رک : سرود خانہ. لارڈ ٹریژرر (خزانہ کا افسرِ اعلیٰ) سرودگہ و گیلری کے لیے چاندی کے میڈل لٹا رہے تھے. (۱۹۰۴ ، سوانحِ عُمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۱۲۷). [سرود + گاہ (رک)].

---نَوازی (---فت ن) امث.
سرود نواز کا کام، سرود بجانا، نغمہ سرائی، گانا بجانا. فیروزشاہ ویسے تو پابندِ شریعت تھا لیکن شراب نوشی اور سرود نوازی ترک نہ کر سکا. (۱۹۶۸ ، دو ادبی اسکول ، ۲۶۹). [سرود + نواز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہَمسایَہ کس اضا(---فت ہ ، سک م ، فت ی)امذ.
پڑوس کا گانا ؛ (مجازاً) پڑوسی کی آواز جسے چار و ناچار سننا پڑے. طہران کی مجلس سازی کے چند آہنگ سن لیتا ہوں کہ کامل معنوں میں سرودِ ہمسایہ کے کلمہ میں داخل ہیں. (۱۹۳۰ ، کاروانِ خیال ، ۱۷). میں چلتے چلتے دو ایک آیتوں کی قرات کا لُطف لیتا سرودِ ہمسایہ کے انداز میں سُنتا چلا آتا. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۱۸). [سرود + ہمسایہ (رک)].

سُروداً/سُرودھا (ضم س ، و مج) امذ.
وہ علم جس میں ناک کے سُروں کو دیکھ کر نیک و بد شگون لیتے ہیں، قیافہ کی ایک قسم. سرودھا علم نہایت سریع التاثیر و مجرب ہے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۲۵). انہوں نے سرودے کے قاعدے سے ناک کے سُر دیکھ کر کہا کہ بیاہ میں تو ابھی بڑی دیر معلوم ہوتی ہے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۳۸). اس میں بہت سے ہندی فنون کو جمع کیا ہے ، جہاں جوتش ، سرودھا ، سامدرک ، کوک ناٹکہ بھید ، اندرجال وغیرہ مختلف فنون پر بحث کی ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، گزشتہ لکھنؤ ، ۲۷۷). [پ : सरोधा].

سُرودْنی (ضم س ، و مج ، سک د) امث.
سرودی (رک) کی تانیث. ان کے بالمقابل ڈومنیاں ڈھارنیں ، سرودنیاں اور میراثنیں نقلیں کر رہی ہیں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۱۰). [سرود + نی ، لاحقۂ تانیث].

سُرودی (فت نیز ضم س ، و مج) صف ؛ امذ ؛ امذ ؛ سرودیا.
۱. **سرود بجانے والا ؛ مُغنّی ، مطرب.**

سرودی بجاتے تھے ہر سو سرود
رو بیلے بڑیں ہر طرف کود کود
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵۲).

سرودی بھی لے لے کے اپنے سرود
رواں انگلیاں کرتے تھے مثلِ رود
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵۳). ۲. ایک علم.

کبھی میں علمِ سرودی میں تھا ایسا مشغول
کہ نہ تھی ایک نفس ضبطِ نفس سے فرصت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، ک ، ۲۰). [سرود ـ سرودھا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُرودْیا (فت نیز ضم س ، و مج ، کس د) صف.
رک : سرودی.

بوادیا سرودیا سو ہے چاڑی خور
اوچکا جھوٹا ہے دغلباز چور
(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۱۳۳) طائفہ رنڈیوں کا سوائے بھانڈ ... ہجڑے زنانے کشمیری قوال بین‌کار ربابیے سرودیے کے حاضر تھا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۹). استاد عنایت خاں سرودیے بھی الہ اباد میں بڑے با کمال لوگوں میں تھے. (۱۹۵۸ ، عمرِ رفتہ ، ۱۷۸). [سرود + یا ، لاحقۂ صفت].

سَرْوَر(۱) (فت س ، سک ر ، فت و) امذ.
سردار ، بادشاہ ، امیر و حاکم ، قائد ، پیشوا.

پوچھنے لاگیا اے سرور مجھ دھر کہہ سب حال خیر
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۲).

کہ جب چار مہ کا تو سرور ہوا
سو تب ساتھ کوں پیر حیدر ہوا
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۸).

داد بیداد زدستِ فلکِ دوں پرور
سر انھوں کے جو کہاتے ہیں دو جگ کے سرور
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۷۱).

نہ دولت سرا وہ نہ اسباب واں
نہ ساماں نہ سر ہے نہ سرور ہے کل
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۱۹). تمام خطائے و ختن و چین و ماچین و دشتِ قبچاق و سقین و بلغار و آس و روس و آلان وغیرہ پر وہ سرور ہو گیا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲۳۰).
فتنہ خو ، آفتِ جاں ، سنگ دل ، آشوبِ جہاں دشمنِ امن و اماں سرورِ کج کلہاں ، خسروِ اقلیمِ جفا بانئِ مکر و دغا (۱۹۲۷ ، شاد عظیم‌آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۱). سرورِ کشورِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ام‌المومنین حضرت عائشہؓ کے حجرے میں دفن ہوئے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۱۶۳). [ف].

ــــِ اَصْفیا کس اضا (ـــ فت ا ، سک ص ، کس ف) امذ.
رک : سرورِ عالمؐ.

رسولے کہ باشد حبیبِ خداؐ
حبیبِ خدا سرورِ اصفیا
(۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۷۲). [سرور + اصفیا (رک)].

ــــِ اَنْبِیا کس اضا (ـــ فت ا ، سک ن بشکل ن ، کس ب) امذ.
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام نبیوں سے افضل ہیں ، نبیوں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم.

سرورِ انبیا رسولِ کریم
سرورِ اولیا علی ولی
(۱۹۱۲ ، شمیم ، بیاض ، ۱). [سرور + انبیا (رک)].

ــــِ سَرْوَراں کس اضا (ـــ فت س ، سک ر ، فت و) امذ.
رک : سرورِ انبیاؐ.

کہاوو کے واں پیکو پیغمبراں
انکے جا توں اے سرورِ سروراں
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۰). [سرور + سرور (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

ــــِ عالَم کس اضا (ـــ فت ل) امذ.
مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

یو نعتِ سرورِ عالم محمد مصطفیٰؐ کا ہے
کھلایا گلشنِ ہستی اول جس نور کا پانی
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱). سرورِ عالم سیدنا محمد رسول اللہ ... بن عبداللہ بن عبدالمطلب ان کا نام شیبۃ الحمد ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۷). شبِ مبارک آئی ... دیوانِ قضا میں سرورِ عالم کی سیرِ ملکوت کے لیے مقرر تھی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۶۶). ہم مسلمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سرورِ عالم کہتے ہیں. (۱۹۰۱ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۱۵۷). [سرور + عالم (رک)].

ــــِ کائِنات کس اضا (ـــ کس مج ء) امذ.
رک : سرورِ عالمؐ. سرورِ کائنات والسلام کے معجزوں میں تیمناً و تبرکاً اختصار سے اس قدر بیان ہوتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۱). سرورِ کائنات کا اصلی کام تمام عالم میں دعوتِ اسلام کا اعلان کرنا تھا. (۱۹۰۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۱). سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگہ میں شاعر کا نذرانۂ عقیدت نعت کہلاتا ہے... ان اشعار کو کہتے ہیں جن میں نبی عربیؐ کی مدح و ستائش اور ان کے اوصاف و شمائل کا تذکرہ ہو. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۰۰). [سرور + کائنات (رک)].

ــــِ کِشْوَرِ رِسالَت کس اضا (ـــ کس ک ، سک ش ، فت و ، کس ر ، ر ، فت ل) امذ.
رک : سرورِ انبیاؐ. کراہنے کی آواز مسلسل آ رہی تھی ، سرورِ کشورِ رسالت اپنی جگہ اٹھ بیٹھے ، نیند آنکھوں سے غائب ہو گئی دل بے چین ہو گیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۳۰). [سرور + کشور (رک) + رسالت (رک)].

ــــِ کَوْنَین کس اضا (ـــ و لین ، ی لین) امذ.
رک : سرورِ عالمؐ. دونوں بزرگ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تفصیل سن کر آپؐ نے ان کی تشفی فرما دی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۳۸). [سرور + کونین (رک)].

ـــــ لَولاک کس اضا (ـــــو لین) امذ.
حدیث قدسی « لولاک لَمَا خَلَقْتُ الافلاک » کی طرف تلمیح ہے ، مراد : وجہ تخلیقِ عالم ، سرورِ عالمؐ.

محبت میں تسنیمِ دہلوی کو
غلامِ سرورِ لولاک پایا

(۱۸٦۵ ، تسنیم دہلوی ، د ، ۹۳). [سرور + لولاک (رک)].

سَرْوَر (۲) (فت س ، سک ر ، فت و) امذ (قدیم).
تالاب ، جوہیل ، چشمہ.

کہ ہے آج منگانہ موتیدے تلاؤ
بھی بال سَر بنائیے سرور بھاؤ

(۱۴۳۵ ، بکدم راؤ کدم راؤ ، ۸۳).

زمیں تی فلک لگ سب یک دھات سوں
ہوئے سرور آنس کی برسات سوں

(۱٦۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹). [پ : سرور सरिवर].

سَرْوَر (۳) (فت س ، سک ر ، فت و) امذ.
(ٹینس ، بیڈ منٹن اور اسکواش وغیرہ میں) گیند کو بلے سے مار کر کھیل کا آغاز کرنے والا کھلاڑی. جو کھلاڑی پہلے گیند کو مارے گا سرور کہلائے گا اور دوسرا رسیور یعنی لینے والا کہلائے گا. (۱۹٦۰ ، ہمارے کھیل ، ۲۳۱). [انگ : Server].

سُرُور (ضم س ، و مع) امذ.
۱. دل و دماغ کی شگفتگی یا سکون بخش کیفیت ، خوشی ، فرحت ، انبساط ، کیف ، سرشاری. ایک جماعت کو فقط فقرا ہی کی جماعت سے سُرُور ، ایک گروہ دوستوں آشناؤں کی مُلاقات سے مسرور. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۰۳).

جہاں جہاں ہے خوشی عیش انبساط سُرُور
زباں زباں سے ادا نغمۂ مبارکباد

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۵۳). قلب میں سُرُور پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۹۲). ۲. نشے کا چڑھاؤ ، ہلکا سا نشہ جو پُر کیف ہو. شامپین کی پُوری پُوری بوتلیں پی کر ان دونوں گلبدنوں کو ایسا سُرُور ہو گیا کہ تر دماغ ہو گئیں. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۳۸). نواب نے آج پہلے پہل پی تھی اب جو انھیں سُرُور ہوا تو سب سے پہلے اس دکان سے جو چیز خرید کی وہ اسی شراب کی کئی درجن بوتلیں تھیں. (۱۹۱۰ ، انقلابِ لکھنؤ ، ۱ : ۲٦) ؛ اس احساس میں ایسا سُرُور اور نشہ اور اس قدر طمانیت ہوتی ہے جس کے بعد نہ بھوک ستاتی ہے نہ پیاس کی شدت تڑپاتی ہے. (۱۹۷٦ ، مرحبا الحاج ، ۲۰). [ع : (س ر ر)].

ـــــ اَفْزا (ـــــ فت ا ، سک ف) صف.
راحت افزا ، خُوشی بڑھانے والا ، نشاط آور. عرصہ ہوا ایک کارڈ آپ کا آ کر سُرُور افزا ہوا تھا. (۱۸۹۸ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۲۳۱). رانیہ پری چندر کو آج گرمیٔ محبت ، خلوصِ جذب اور تسلیم کامل کا ایک نیا ولولہ انگیز اور سُرُور افزا تجربہ ہوا. (۱۹۳٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۸۰). [سُرُور + افزا (رک)].

ـــــ آفْرِیں (ـــــ سک ف ، ی مع) صف.
نشہ آور ، نشاط انگیز ؛ (کنایۃً) شراب. کمبخت سُرُور آفریں کا نام زبان پر آتے ہی معلوم ہوا کہ حلق سے اُتر کر رگ رگ میں سرایت کر گئی ، پھر بہکے اور بُرے بہکے. (۱۹۳٦ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۷۵). [سُرُور + آفریں (رک)].

ـــــ آگِیں (ـــــ ی مع) صف.
رک : سرور افزا. ایسی تخلیقات کو ایک خاص قسم کی پُر کیف اور سُرُور آگیں فضا بھی احاطہ کیے ہوئے ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۱). [سُرُور + آگیں (رک)].

ـــــ آنا محاورہ.
نشہ ہونا ، کیف طاری ہونا.

عُدُو کو دیکھ کر آنکھوں میں اپنی خُون اُترا
وہ سمجھے بادۂ گلرنگ کا سُرُور آیا

(۱۹۰۵ ، داغ ، انتخابِ داغ ، ۱۳). پڑھتے پڑھتے یہ فقرہ آجائے تو واللہ سُرُور آجاتا ہے. (۱۹۸۰ ، پرواز ، ۲۰۳).

ـــــ جَمْنا محاورہ.
نشے سے آنکھوں میں سُرخی جھلکنا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــــ چَڑْھنا محاورہ.
نشہ طاری ہونا ، خوشی و مسرّت کی لہر دوڑ جانا. ساعت بھر کے لئے گیان دھیان بُھول گیا ایک سانس ذرا اطمینان کی لی مگر پھر شوقِ خود شناسی کا سُرُور چڑھا. (۱۹۸٦ ، جوالا مکھ ، ۱۰۱).

ـــــ چھانا محاورہ.
رک : سُرُور جمنا.

یکلخت کُچھ اس کو دھیان آیا
آنکھوں پہ عجب سُرُور چھایا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۰).

ـــــ کَرْنا محاورہ (قدیم).
۱. خوش کر دینا.

باد سحر کیا کرے بیہدہ یہ دوا دوی
یک دو خیر خوشی کی لیا سو دل و جان سرور کر

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۹). ۲. شراب و سرود و نغمہ سے دل بہلانا. بیٹھے سُرُور کر رہے تھے گلاس اور شراب کا شیشہ آگے رکھا تھا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۲۹).

ـــــ گَٹھنا محاورہ.
نشہ چڑھنا ، سرخوشی پیدا ہونا ، سُرُور جمنا. دو تین جام پیے ، اعضائے رئیسہ کو قوت پہونچی آنکھوں میں لال لال ڈورے آئے ، سرور گٹھا ، رنگ جما. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۲).

ـــــ لانا محاورہ.
نشہ چڑھانا ، مست کرنا.

میخانۂ یورپ کے دستور نرالے ہیں
لاتے ہیں سُرُور اوّل دیتے ہیں شراب آخر

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۷۷).

ـــــ نَفْس کس اضا (ـــــ فت ن ، سک ف) امذ.
(تصوّف) فراغت اور فرحت دل (مصباح التعرف ، ۱۳۵). [سُرُور + نفس (رک)].

سَرْوْراج (فت س ، سک ر ، و) امذ.
سوراج ، سب کی حکومت. سُوراج کے معنی سروراج یا سب کی حکومت کے ہیں. (۱۹۲۳ ، خُطبۂ صدارت ، ۱۱۱). [سرو ـ سب + راج (رک)].

سَرْوَرِی (فت س ، سک ر ، فت و) امث.
سرداری ، قیادت ، حکومت ، بادشاہت ، پیشوائی.

محمدؐ نبی کوں دیا سروری
ختم ہوئی جن پر سو پیغمبری

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۷).

اچھا ہے ترے سُکھ تھے جے شاہی
او شاہی تھے سدا تج سروری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۲).

اے شہ توں ہم نام علی شاہاں ہو تیری سروری
دلدل فلک کا راج تج کرتا زمانہ قنبری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۱).

ہر ایک سرپہ بل متواضع ہو، سروری یہ ہے
سنبھال کشتیٔ دل کوں قلندری یہ ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸۳).

دنیا و دیں کی یا خدا برحق تجھی کو ہے روا
فرماں روائی ، حاکمی ، شاہی ، خدائی ، سروری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹).

سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی باقی بُتانِ آذری

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۹۶). اِسلام کی تعلیم سروری و جہانبانی کی تعلیم ہے. (۱۹۶۶ ، اِنسانی دُنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۲۷). [سرور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرْوِس (فت س ، سک ر ، کس و) امث.
۱. مُلازمت ، نوکری. انکا گورنمنٹ سروس میں اِتنا ہی حصّہ نہیں جتنا کہ آٹے میں نمک. (۱۸۹۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۹۷).

بی اے کی کمال کامیابی ہے یہی
سروس کے لگاؤ سے معزز بننا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۷۷). صدر اپنے فرائض جبھی ادا کر سکتا ہے کہ سروسیں براہِ راست اس کے ماتحت ہوں. (۱۹۶۷ ، جسِ زرق سے آتی ہو الخ ، ۳۱۵). ۲. خدمت (رضاکارانہ ہو یا بہ اُجرت) نیز اس خدمت کا عہدہ. بُنیادی سَروسوں (ملازمتوں) کی کسی خاص کے باعث پیداوار اور آمدنی میں اضافے کے مقررہ مقاصد کے حصول میں کوئی دِقّت پیش نہ آئے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۳۹). ۳. خدمت عوام کا سرکاری یا پبلک محکمہ نیز اس کا کام، جیسے، سول سروس، ہوائی سروس یا ایرسروس، بری اور بحری سروس. کل سے بنکنگ ، رجسٹری ، منی آرڈر وغیرہ کی سروس بھی معطل رہے گی. (۱۹۶۹ ، جنگ ، ۵ مارچ ، ۱).

اُردو سروس کے نگرانِ اعلیٰ کرنل صاحب پوچھنے لگے کہ اُردو سروس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۳۲). ۴. کسی چیز ، مشین وغیرہ کو ازسرِنو بنانا ، مرمت کرنا ، دُرُست کرنا. موٹر کی سروس مکمل ہو گئی. دولہا بھائی دعائیں لے کر دعائیں دیتے ہوئے چلے گئے. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۲۸). ۵. کھیل کے آغاز کرنے کا عمل (مثلاً ٹینس ، بیڈمنٹن ، اسکواش وغیرہ). کھیل شروع کرنے کے لئے دائیں جانب کے گوشہ سے سروس کی جاتی ہے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری ، معاشرت ، ۱۶۰). شاہ صاحب کھیل دیکھنے آیا کرتے تھے اور کبھی کبھی خود بھی شامل ہو کر سروس کیا کرتے تھے. (۱۹۷۵ ، اندازِ بیاں ، ۸۱). ۶. نیکی. نیکی کرنا جس کو اسکوٹ اپنی اِصطلاح میں سروس اور گُڈٹرن کہتے ہیں ہر ایک انسان کا فرض ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۷۵). [انگ : Service].

ـــــ بُک (ـــــ ضم ب) امث.
محکمے کے دفتر کی وہ کتاب جس میں مُلازم کی ملازمت ، چال چلن ، کارکردگی ، چُھٹیوں کی تفصیل اور ترقی وغیرہ کے متعلق باتیں درج ہوتی ہیں. (۵) خاص صیغہ جات جن کی نسبت یادداشت معائنہ صاحب کمشنر کو سالانہ لکھنی چاہیے حسبِ ذیل ہیں سروس بک ، فہرست تقسیم کام ... اپرنٹس بائی. (۱۸۹۳ ، ایکٹ ۹ ، ۱۸۷۳ : ۹). مسٹر ایلن ہیوم نے ان کی سروس بک میں نہایت تعریفی نوٹ لکھا. (۱۹۳۳ ، حیاتِ محسن ، ۹). ان دستاویزات کی موجودگی میں سروس بک میں عمر درج کر لی جاتی ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ۲۰). [انگ : Service Book].

ـــــ چَلْنا عاورہ.
ذرائع حمل و نقل (جہاز وغیرہ) یا ارسال و ترسیل کا ایک مقرر وقت پر ایک مقام سے دوسرے مقام یا مقامات پر سامان یا مسافر کا لانا لے جانا. بڑے شہروں کے لیے ہوئنگ طیاروں کی سروس چلے گی. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ جولائی ، ۱۰).

ـــــ رِیکارْڈ (ـــــ ی مج ، سک ر) امث.
مُلازمت کا ریکارڈ ، نوکری سے متعلق تمام کوائف. عمر کے ثبوت میں جو دستاویزات قابلِ قبول ہوتی ہیں انکی صراحت ہر کمپنی کے پیش نامہ میں کی جاتی ہے اور یہ بالعموم صداقت نامہ پیدائش ، میٹرک یا ترک مدرسہ کا صداقت نامہ ، سروس ریکارڈ ، زائچہ پیدائش ، فیملی ریکارڈ ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، بیمۂ حیات ، ۱۹۳). [انگ : Service Record].

ـــــ کَمِیشَن (ـــــ فت ک ، ی مع ، فت ش) امث.
پبلک سروس کمیشن کی تخفیف. حسبِ ہدایت ، سروس کمیشن کے سیکریٹریٹ کے کام کے لئے مندرجہ ذیل عارضی اسامیوں کو سورخہ ... کی مُدت تک کے لیے وضع کرنے کی صدر کی منظوری ارسال کی جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، دفتری مراسلت ، ۲۹). [انگ : Service Commission].

سَرُوش (فت س ، و مج) امذ.
۱. وحی لانے والا فرشتہ ، جبرئیل علیہ السلام ، فرشتہ ، غیبی آواز ، آسمانی آواز.

وہ ماہِ ہلال ابرو کر سہر کرے بجھ پر
کہنے کوں مبارکباد اوپر سیں سروش آسے
(١٧٣١ء، شاکر ناجی، د، ٢٩٠).

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب صریرِ خامہ نوائے سروش ہے
(١٨٦٩ء، غالب، د، ٢٣٠).

یہ نغمہ عرش سے گاتا ہوا سروش آیا
کہ مے کشوں کے لیے عہدِ ناؤنوش آیا
(١٩٣١ء، بہارستان، ٢٠٢). اندیشہ ہوا کہ اپنے دل کی دھڑکنوں پر تو نوائے سروش کا گمان نہیں ہو رہا. (١٩٨٧ء، اک محشرِ خیال، ٧٦). ٢. (مجازاً) مژدہ، خوشخبری. میں تجھے سروشِ راحت فروش دیتا ہوں کہ ذاتِ ایزد کائنات قاضی الحاجات اور مجیب الدعوات ہے... کیا عجب ہے کہ دریائے رحمت اوس کا جوش میں آئے. (١٨٣٥ء، حکایتِ سخن سنج، ٣٣) ملکہ گوہر ملک نے یہ سروشِ شاہزادہ بدیع الزماں کی تشریف آوری کا جو سنا تو گویا قلبِ مردہ میں جان تازہ آ گئی. (١٨٨٣ء، کوچکِ باختر، ٣٢١).

میں حرفِ سروش ہوں خدا کی آواز
لکھتا ہوں سلام احمدِ مختار کے نام
(١٩٦٧ء، لحنِ صریر، ٣٠٠). ٣. **ستریوں تاریخ کو سروش کہتے ہیں اور سروش اس فرشتہ کا نام ہے جو شب کا رقیب ہے** (عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ١٢٧). ٤. **کشف و الہام.**

صاحبِ ساز کو لازم ہے کہ غافل نہ رہے
گاہے گاہے غلط آہنگ بھی ہوتا ہے سروش
(١٩٣٥ء، بالِ جبریل، ١٠٨). [ف].

---غیب کس اضا (---ی لین) امذ.
غیب کا فرشتہ، آسمانی آواز. ایک شاہزادۂ امن نمودار ہوا اور واقعاتِ عالم کے بالکل خلاف سروشِ غیب کے نغمۂ قدس میں گویا ہوا. (١٩٢٣ء، سیرۃ النبیؐ، ٣ : ٥١٦).

یہ نقشہ دیکھ کر بزمِ شہی کا
سروشِ غیب یہ فرما رہا تھا
(١٩٣٧ء، نغمۂ فردوس، ١ : ٢٣٠). [سروش + غیب (رک)].

---غیبی کس صف (---ی لین) امث.
غیبی خوش خبری. ہر مادہ سروشِ غیبی کی زبان ہے ہر لفظ موزوں سیکڑوں دیوان کی جان ہے. (١٨٩٥ء، چمن تاریخ، ٥٥). اگلوں پچھلوں نے وہ بھید چھوڑ دیے تھے جو میری زبان پر خدا کی مرضی سے ظاہر ہوئے اور سروشِ غیبی نے میرے دل پر القا کیے. (١٩٢٥ء، حکمۃ الاشراق (ترجمہ)، ٥٢). شاعر اگلے وقتوں میں اپنے کلام کو خارجی قوتوں کا عطیہ کہا کرتے تھے مثلاً فنون کی دیویاں، سروشِ غیبی، روح القدس، فیضانِ الٰہی. (١٩٦٨ء، مغربی شعریات (ترجمہ)، ٣٥٤). [سروش + غیب + ی، لاحقۂ نسبت].

سرَوَل (فت س، سک ر، فت و) امذ.
چوکھٹ کا بالائی حصّہ، چوکھٹ کے اوپر کی لکڑی جس میں کواڑ کی بالائی چُول رہتی ہے. اپنے دروازے کی چوکھٹ یا سرول کو بدل ڈالو کہ تمہارے لائق نہیں ہے. (١٨٣٥ء، احوال الانبیا، ١ : ٢٢٣). [سر (رک) + والا (رک) کا بگاڑ].

سرَولا (فت س، و لین) امذ.
میدے، تل، چھوہارے اور گھی سے بنی ہوئی ایک مٹھائی جس کے اجزا چینی کے قوام میں گوندھ کر انگلی کی شکل میں کاٹتے اور دودھ میں پکا لیتے ہیں (پلیٹس). [ب : सरोला].

سرَولی (فت س، و لین) امذ.
ایک قسم کا قلمی آم جس کی قلم دہلی کے نواح میں قصبہ سرولی سے شروع ہوئی. دلی سے روپے دو روپے کے سرولی کے آم ضرور لیتے آنا. (١٨٨٧ء، مکتوباتِ حالی، ٢ : ١٠٧). قسم قسم کے بڑھیا آم ہیں. الفانسو، طوطا پری، سرولی. (١٩٣٨ء، پرواز، ٣٢). [مقامی].

سرَوَن (فت س، سک ر، فت و) امذ (قدیم).
١. کان.

اے نار میرے نین کوں دے آپنا دیدارِ عیش
سرون بھی تیتے ہیں مرے ان کوں بھی دے گفتارِ عیش
(١٦١١ء، قلی قطب شاہ، ک، ١ : ٣٠٣). ٢. (نجوم) **ایک نچھتر کا نام.** نام ان نچھتروں کے یہ ہیں... سرون... دیوتی.... (١٨٣٨ء، توصیفِ زراعات، ١٦). [ب : سرون सरवन].

سرَون (فت س، و لین) امذ.
ایک صحرائی درخت، اس سے تیار کردہ دوا دستوں کو بند کرتی ہے اور بخار کو دفع کرتی ہے، شالی و پورنا (خزائن الادویہ، ٣ : ٣٥٨). [ب : سرون सरेन].

سرُوں (ضم س، و مع) امذ.
سینگ، شاخ، سرو.

بنا ہے شاخ سرُوں گوزن دستۂ چنار
ہیں برگ و بار سے خمدار شاخہائے غزال
(١٨٥٨ء، سحر (نواب علی)، قصائدِ سحر، ١٣). [ف].

سرَوِنٹ (فت س، سک ر، کس و، غنہ) امذ.
مُلازم، خدمت گار. اجنبی نے جُھک کر لمبا سلام کیا اور کہا حضور سُنا ہے آپ کے ہاں سرونٹ کی جگہ خالی ہے. (١٩٧٨ء، کارِ جہاں دراز ہے، ١ : ٣٣٩). [انگ : Servant].

---کوارٹر (---و مع، فت ا، سک ر، فت ٹ) امذ.
مُلازم کے رہنے کا کمرہ یا جگہ. مُجھے اس وقت حمیدہ کے اوپر بڑا ترس آیا خبر نہیں دونوں ماں بیٹیاں کسی سرونٹ کوارٹر ہی میں رہتی ہیں یا کسی جُھگی میں پڑی ہیں. (١٩٦١ء، ہالہ، ٣٣٥). بیچاری بیوہ کو سرونٹ کوارٹر میں مُنتقل ہونے پر مجبور کر دیا. (١٩٨٧ء، جنگ، کراچی، ١٢ اکتوبر، ٣ ب). [انگ : Servant Quarter].

سرَونج (فت س، و مع، غنہ) امذ.
رک : سروج.

کسی نے پسائی سرونج آن کر
کوئی گالیاں دے گئی جان کر

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۳) کوئی سرونج دولہا سے پسوانے لگی ... کوئی شوخی سے دلہن کی جوتی کو سر سے چھوانے. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۱۳۵). [سروج (رک) کا ایک اِملا].

سُرْوَہ (ضم س ، سک ر ، فت و) امذ.
کیڑے ، جرثومے. مادہ دودے کے رحم میں بارور شدہ انڈوں سے چھوٹے چھوٹے سروے تیار ہوتے ہیں اور جب پھوڑا پھٹ کر اس سے مادہ خارج ہوتا ہے تو یہ سروے تیزی سے پانی میں داخل ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۱۳). اس کے بعد سروہ میں قلبِ ماہیت ہوتی ہے اور وہ بالغ بن جاتا ہے. (۱۹۷۱ ، عابلہ اے کانیوڈریٹا ، ۲۸). [ف].

سَروہی (۱) (فت س ، و مج) است.
دودھاری تلوار ، اصیل تلوار ، تیغ ہندی (جو بھارت میں مارواڑ کے قصبہ سروہی کی بنی ہوئی اور نہایت عُمدہ ہوتی ہے).

تیغ ابرو سے میں شہید ہوا
اس سروہی کی کیا بلا ہے کاٹ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۶).

رکھی ہے آج اسنے سروہی جو سان پر
یا رب یہ برق دیکھیں گرے کس کی جان پر

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۸۹).

ٹھہرا ہوا ہے خُونِ گلوئے قتیلِ ناز
قاتل کا دل رُکا کہ سروہی رواں نہیں

(۱۸۹۶ ، تجلّیاتِ عشق ، ۱۷۸). کمر سے ایک طرف سروہی لٹک رہی تھی اور دوسری طرف پٹکے میں بوندی کی کٹاری لگی تھی. (۱۹۳۳ ، افسانچے ، ۲۰۵).

ہے ہمیشہ حسیں عورتوں کے جُھرمٹ میں
سرا سجن ، سرا بانکا ، سروہیوں والا

(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۸۹). [پ : सरोही].

---- باندھے تو دو کہاوت.
جو چیز کسی کے لیے اِتنی ضروری ہو جتنی کہ سپاہی کے لیے میدانِ جنگ میں تلوار تو اسے وہ چیز بوقتِ ضرورت کام آنے کے لیے ایک کی جگہ دو رکھنا چاہیے (چونکہ سروہی اپنے لوہے کی خوبی کے سبب ... جھٹکے سے ٹوٹ جاتی ہے اس لیے یہ کہاوت بنی (فرہنگِ آصفیہ).

سَروہی (۲) (فت س ، و مج) است.
(موسیقی) راگ کی ایک قسم. سروہی میں کیونکہ ترکیبیں ایسی اچھوتی اور نرالی رکھی گئی ہیں کہ ہر بار نئی معلوم ہوتی ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۳۸). [مقامی].

سَرْوے (فت س ، سک ر) امذ.
۱. (اَ) (زمین کی) پیمائش کا کام ، مساحت (جغرافیائی یا طبقاتی مقاصد کے لیے). سروے ڈپارٹمنٹ کی اِصلاح اور انڈیا کا ٹیاٹوپوگریفی کا سروے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۶). اس پہاڑ کا مکمل سروے کیا گیا. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۳۰۹). **(اَاَ) مساحت کا شعبہ نیز عملہ.** کُل اضلاع میں بذریعۂ سروے پیمائش کا کام نہایت صحت کے ساتھ شروع کرایا گیا. (۱۹۳۳ ، حیاتِ محسن ، ۸). **۲. کسی چیز ، کام یا شعبے وغیرہ کا جائزہ ، جانچ پڑتال تحقیقات یا اعداد و شمار کی فراہمی (اندازہ لگانے کے لیے).** ۱۸۶۰ میں شمالی ہند میں آرکی اول اوجی کل سروے شروع کرایا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۷۷). سروے رپورٹوں کے مطابق یہاں پر صرف سیاحت ہی فروغ پا سکتی ہے. (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۱۸). [انگ : Survey].

سَرْوِیَر (فت س ، سک ر ، کس مج و ، فت ی) امذ.
۱. سروے کرنے والا. اس کا قانون داں محاسب ، سرویر ، منشی سرکاری کاغذات کی تحریر کے لیے ہونا ضروری ہے. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۸۳). یہ کام سرویر کے چلیپا یا زاویہ گیر سے کیا جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، مثی کا کام (ترجمہ) ، ۲۷). **۲. سرکاری عمارت، پُل یا ریلوے لائن وغیرہ کے لیے موقع پر زمین کی پیمائش کرنے ، تخمینہ لگانے اور نگرانی کرنے والا افسر یا انجنیر.** چیف انجنیر اور سرویر جنرل کی رایوں میں اختلافِ رائے ہوا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۰۹). [انگ : Surveyer].

سَرْوِیَری (فت س ، سک ر ، کس خف و ، فت ی) است.
سروے سے متعلق ، سرویر کا اسم کیفیت ، سرویر کا کام. سرویری نقشہ جات کی کتابیں اور اسباب لوٹنے کے قابل تھا لوٹ لیا. (۱۸۵۸ ، سرکشیٔ ضلع بجنور ، ۱۹). کہاں کسی کو چین ہے ... دیوانی میں امینِ عدالت کو ، سرویری میں انسپکٹران سرویری کو. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، انتخاب فتنہ ، ۵۰). [انگ : سرویر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرْوِیس (فت س ، سک ر ، ی مج) است.
رک : سروس. سرویس ملازمت ، خدمت یا نوکری کے معنوں میں رائج ہے. موٹر کو صاف کرنے ، آئیل اور گریس ڈالنے کے عمل کو بھی «سرویس» کہتے ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۱). [انگ : Service].

سَرَہ (فت س ، ر) صف.
خالص ، بے عیب ، نفیس.

قربی زری سرہ کوں مول ہے ناچیز ناسرہ
انفاس معدن میٹے ہو توں زری خلاص

(۱۷۳۲ ، دیوان قربی ، ۲۳).

جیتا رہتا اگر مرا استاد   سرہ و ناسرہ کا وہ استاد

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۱۰۶). شعر جو حسبِ طبع ہو وہ جان سرہ ہوتا ہے. (۱۸۹۱ ، مکارمِ اخلاق ، ۲۳۲).

پینائے رقومات ہنر کوں جہاں میں؟
فرقِ سرہ و قلب نہیں دام ہیں یکساں

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۱۰). [ع].

سَرْہانا (کس نیز فت س ، سک ر) امذ.
سر کی طرف کا حصّہ جدھر تکیہ ہوتا ہے ، بالیں (پائینتی کا نقیض).

شبِ فرقت میں یہ حالت رہی بیتابیٔ دل سے
سرہانہ پائنتی تھی ، پائینتی میرا سرہانا تھا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۹).
موئے جب ہم تو قسمت نے سراہا ہم کو زینت دی
لحد پر پائنتی سے چادرِ گل ہے سرہانے تک
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۹۵). شام کو عورتوں کا ٹھٹھ مریض کے سرہانے موجود تھا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۱۷). [پ : سرہانا सिहना].

سِرْہانَہ (کس س ، سک ر ، فت ن) امذ.
رک : سرہانا.
مصحفی کا نہ نشاں پوچھ کہ مدّت گزری
پائنی گھس گئی تربت کا سرہانہ نہ رہا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۳۱). اس نے فالتو وردیاں اور کپڑے سرکاری تولیے میں سی کر سرہانہ بنا لیا تھا. (۱۹۷۳ ، بنہ باراں دوزخ ، ۱۲۵). [سرہانا (رک) کا متبادل املا].

ـــ بَنانا محاورہ.
تکیہ کی جگہ استعمال کرنا. مزمل نے دونوں ہاتھ پیچھے کو ٹیک کر سرہانہ بنایا اور بڑے آرام سے سر ٹکا لیا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۴۷).

سَرْہَج (فت س ، سک ر ، فت ہ) امث اصغر سلہج.
برادر نسبتی کی بیوی ، سالے کی جورو. گھسیٹے بولا ، غریب کی جورو سب کی سرہج. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۶۹). [پ : سرہج सरहज].

سُرہ گلے (ضم س ، فت ر) امث.
رک : سراگائے . سرہ گائے مشک کے ہرن ریشم کے کپڑے پہاڑے ٹانگن اکثر وہیں ہوتے ہیں . (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل (افسوس) ، ۷۹). [سراگائے (رک) کا ایک املا].

سَرُہَنْچی (فت س ، ضم ر ، سک ہ ، مغ) امث.
ایک ہندوستانی روئیدگی اس کے پتے سکھپڑے کے پتوں کی طرح اور پھول اس کے پھول سے چھوٹے اور سفید ہوتے ہیں ، یہ زمین سے زیادہ اونچی نہیں ہوتی نتھنوں کے سرے نکالنے کو نافع ہے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے جڑنے کے لیے مجرب ہے (ماخوذ خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۵۹). [پ : سرہنچی सरहनची].

سَرْہَنْگ (۱) (فت س ، سک ر ، فت ہ ، غنہ) امذ.
۱. (أ) سردار فوج ، کپتان ، ہراول ، سپہ سالار.
اتھے جبرئیل انگھیں جوں کہ سرہنگ
چلے تھے حور سب خوش ناز خوش رنگ
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد ، ۴۳).
پہلے دارا کا نکل آیا ہے نام
اس کے سرہنگوں کا جب دفتر کھلا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۹).
سرہنگوں میں تھے اسکے امیر اور تاجدار
یوں دیتا ملک جیسے کوئی صدقہ دے اتار
(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۳۴۳) (اا) ہندوستان میں مغل شاہی عہد کا ایک فوجی عہدہ دار جو صاحب کا مالک ہوتا تھا اور صاحب صاحب «سپہ سالار» کے ماتحت ہوتا تھا (ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۱). ۲. (أ) سپاہی.
اسی جاگے پر چند سرہنگ تھے
کمر باند مستید پرجنگ تھے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۱۲).
کیوں نہ لٹ جائے متاعِ عقل سالکو عشق میں
ترکِ چشمِ شوخ واں قزاق ہیں سرہنگو راہ
(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۳۴۴).
حکم دے بٹھا گئی سرہنگ جانی
مشتری کے در پہ وہ چوکی بٹھانی
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۴۴). سرہنگ جو ساتھ تھے بڑی درشتی اور بے رحمی سے کہتے تھے کہ جلدی کیوں نہیں چلتا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۷۸۴). کمربستہ سرہنگ داخل ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ ، پرکوہ خزاں ، ۱۸۶). (اا) تھانیدار. ہمارے ساتھی سوداگر کو ساتھ لے کر سرہنگ یعنی تھانیدار کے یہاں شکایت کو چلے. (۱۹۱۲ ، روزنامچہ سیاحت ، ۱ : ۱۲۸). (ااا) پہلوان، بہادر ، جیوٹ ، سرکش ، باغی. سب جیوٹ ، آپ ایسے ہی تو سرہنگ ہیں. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۰). (۱۷) دل جلا ، اکھڑ ، شوریدہ پشت شخص . جو کہ جاہل و دبنگ اور بے عقل و سرہنگ ہوتے وہ ضد اور مخالفت سے پیش آتے . (۱۸۳۹ ، رسالۂ المسلمین ، ۴۵) . کون ایسا سرہنگ تھا کہ ہماری سلطنت میں یہ گستاخی کر گیا. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۱۸۶). ۳. (کشتی بانی) کشتی کے ملازمین یا ملاحوں کا جمعدار. سرہنگ؛ یہ پانی میں کشتی کو ڈالتا ہے اور پانی سے نکالتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۱۹). سرہنگ ؛ جہاز کو لنگرانداز کرنا اور اس کا لنگر اٹھا کر جہازوں کو ساحل سے روانہ کرنا ، اسی شخص کے فرائض منصبی میں داخل ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری ، ۱ : ۲۲۱). [ف].

ـــ زادَہ (ـــ فت د) امذ.
سودا سلف لانے والا چھوکرا ، وہ لڑکا جو محل میں چوبداری کا کام دے. میں نے شاہ اغلمش کے درِدولت پر ایک سرہنگ زادے کو کہ نہایت دانا ... فہم و فراست میں زایدالوصف تھا دیکھا. (۱۸۵۵ ، گلستان (ترجمہ) ، ۱۰۱). اس سپاہی کے گھر اس سرہنگ زادے نے جنم لیا. (۱۹۸۴ ، سفرِ مینا ، ۳۶). [سرہنگ + ف : زادہ ، زادن ـ پیدا کرنا ، جننا].

سَرَہَنگ (۲) (فت س ، سک ر ، فت ہ ، مغ) امذ.
ایک پہاڑی درخت. ان کی جغرافیائی صداقت بدیہی ہے. "سرہنگ اور بھروق، پہاڑی درخت ہیں. (۱۹۲۱ ، پریم ترنگنی (دیباچہ) ، ۹). [مقامی].

سَرْہَنگی (فت س ، سک ر ، فت ہ ، مغ) امث.
سرداری ، افسری ، قیادت ، سپہ گری ، سرہنگ سے منسوب یا متعلق. بکراں شاہ خارجی ساق تک پہانک چڑھائے پالا بہ کرنگ

کوبن سرہنگی سے پیراستہ آیا ، دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ٦ : ۳۳۳). اپنی سرہنگی کو یاد کرکے کیسے کیسے جادوگر بے بس کر کے مارے ہیں۔ (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۰). ۲. زبردستی ، تشدد ، لوٹ مار ، غنڈا گردی ، سینہ زوری.

چوری اور سرہنگی ہم آنکھیں نہیں پہچانے
مت شفا کر مجکو جا پھر تجکو کیا کس نے لیا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۵٦).

جو کوئی دیوے نہ محصول کو خوشی بخوشی
تو اس سے لیویں بزور آوری و سرہنگی

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، افسوس ، ۲۵۷). کنگلوں نے شہر میں آ کے لوٹ مار شروع کر دی ہر طرف بد دلی پھیل گئی جا بجا سرہنگی ہونے لگی۔ (۱۹۱۲ ، شباب لکھنو ، ۱۰۵). [سرہنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کی لینا محاورہ.
پہلوانی اور زور آوری کا دم بھرنا یا تیور دکھانا. کبھی نزاکت کی لیتی ہو... کبھی سرہنگی کی لیتی ہو کہ معلوم ہو بڑی کراری ہو ، بڑی پہلوان ہو. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۱۵٦).

سَری (۱) (فت س) امث.
۱. تیر کا گز ، خدنگ ، تیر کی سلاخ جو پیکان تیر کے آہنی خول میں دستے کی طرح پیوست ہوتی ہے.

پھانی یہ ہے سو فار تو ہے پشت ابر بھال
ان دونوں کے مابین میں ہاں دھڑ میں سری ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۷۹).

او کماندار میرے سینے سے سب تیر نکال
دل میں جو ڈوب گئی ہو وہ سری رہنے دے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۵).

جانگزا ہیں تری مژگاں کے تصور ہر دم
دل میں بے ڈھب ہی چبھے ہیں یہ سری کے ٹکڑے

(۱۸۸۹ ، رونق سخن ، ۲٦). ۲. نوک.

بال و پر فرشتۂ موت ہیں یا پر خدنگ
دشنہ ہے دشنۂ قضا ، یا ترے تیر کی سری

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲ : ۹۰). ۳. زرہ کی مانند آہنی پوشاک جو حفاظت یا زینت کے لیے گھوڑے ، ہاتھی وغیرہ کو پہناتے ہیں ، پاکھر ، مالا ، پاو.

سری یا کھر سوں بروایت ترنگ پر تیز بازی میں
جھک آنکس شرزہ تو ڈر ہو سرنگ رنگ و زلازل کا

(۱٦٦۵ ، علی نامہ ، ۱۵۷). فیل مع ہودج نقرہ سادہ کار ملمع طلائی جل و سری و پنکھہ زردوزی ... نواب صاحب نے یہ سب سامان خلعت ریاست میں دے کر مبالغ قیمت اس کے ریاست سے لے لیے. (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۳۵). [پ : سری सरी].

سَری (۲) (فت س) امث.
۱. سرداری ، بزرگی. عقل کوں اپنی کاں ہے زیادہ سری جو عشق سوں کرنے برابری. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۱۷٦).

اے یار قدسیاں کے اپر جو ہے تج سری
ہرگز توں اس سری کوں نکو جان سرسری

(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۰). اہل عالم پر سری و سروری کرے گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۲). ۲. مانند ، مزاج ، انداز ، طبیعت (ماخوذ : نوراللغات). [ف].

--- کا م ف (مث : سری کی).
جیسا ، مانند ، ڈھب ، وضع ، طرح ، مزاج یا طبیعت کا.

کہ ہے افسوں تجھے جادوگری کا
نہیں دنیا میں ساحر تم سری کا

(۱۷۹۹ ، اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۳۱۲). مجکو ایسی ایسی مشکلیں پیش آئیں کہ دوسری سری کی ہوتی تو اتنی پیروی نہ کرتی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۸۵). اور کوئی سری کا ہوتا تو دشمن کو اس طرح اپنے قبضے میں پا کر کبھی کا قصہ پاک کر دیتا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۵٦). کل بھی تم سری کے ایک مراسی آئے تھے. (۱۹٦۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۹). [سا ر ـ جیسا کی متبادل شکل].

سِری (۱) (کس س) امث.
بھیڑ بکری وغیرہ کا سر یا کلّہ جو ذبح کر کے جسم سے جدا کر لیا جائے ، مُنڈی ، کلا ، نیز اس کا ڈھانچا ، سری کے اندر کا مغز یا بھیجا. گوسفند کی سری نکال کر تین ہفتے تک کھلائیں. (۱۸۷۲ ، رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۷۱). ایک ہڈی دکھائی دی جسے میں بکرے کی سری سمجھا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۷۳). ۲. دولت و اقبال کی دیوی لچھمی ، اقبال مندی (فرہنگ آصفیہ). ۳. (ہندو) (جناب اور حضور وغیرہ کی طرح) بزرگوں کے نام سے پہلے لکھنے کا ایک اعزازی کلمہ۔ جیسے: سری بھگوان ، سری رام چندر ، شری بُت کا مخفف. وہ ... مہادیو اور سری کرشن کا دیس ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۷۲). سری رام چندر جی ... و مہاتما بدھ کے ذریعے کلام حق بھیجا تھا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱۷٦).

حقیقت شناسی کی گر جستجو ہے
سبق تم کو دینگے سری رام چندر

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۴۳۱). ۴. رک : سری راگ ، جوسنہ پہر کا راگ گنا جاتا ہے.

مغنیان محبت کا راگ رنگ ہے اور
نہ مالکوس نہ ہنڈول نے سری نہ بھاگ

(۱۸٦۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۵۷). ۵. خوبصورت (قدیم).

رہیا گرچہ متجہ دھن تھوی کر پچھاں
سری دھن کی ہن اس میں پایا نشاں

(۱٦۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۲). ٦. نور ، روشنی (قدیم).

سورج سوں دیا سری سسی کوں
جوں آنک سوں قدر آرسی کوں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹). [پ : سری सिरी].

--- پائے امذ.
۱. ذبح کیے جانور کا سر ، کلّہ اور پائے نیز اس کا سالن.

گوشت الگ ، سری پائے الگ ، کھال علیحدہ کلیجی پھیپھڑے علیحدہ... الگ بیچ کر بہت سا نفع اٹھاوں. (١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٣٣). سری پائے وغیرہ جیسی لیسدار غذاؤں کے کھانے کے بعد جو پیاس لگتی ہے. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٣٢٢). سری پائے صاف کر کے ٹکڑے کر لیں. (١٩٨٥ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ١٣٢). [سری + پائے (رک)].

ـــــ پَھل / فَل (ـــــ فت پھ / فت ف) امذ.
ناریل.

میا کر کے درویش اوس بات میں
سری فل جنگل کا لیا ہاتھ میں

(١٧٥٦ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ١٣). شمالی ہند میں ناریل کا شمار مقدس ترین پھلوں میں ہوتا ہے اور وہ سری پھل یا لکشمی دیوی کا میوہ کہلاتا ہے. (١٩٦٥ ، شاخ زریں (ترجمہ) ، ١ : ٢٣٣). [سری + پھل / فل (رک)].

ـــــ ٹیک (ـــــ ی مع) امث.
١. (تعظیماً) سر جھکانے یا زمین پر رکھ دینے کا عمل ، عاجزی. کشتی میں یہ طاق ہوا کہ بڑے بڑے پہلوانوں نے اس کے آگے سری ٹیک کی. (١٨٠٢ ، نثر بے نظیر ، ٢٥). بڑے بڑے آبرو اور عزت دار قدموں کے نیچے سری ٹیک کرتے تھے. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ١٩٩). زمین بوس یا سری ٹیک کی بدعت اور درشن کی رسم متروک ہوئی. (١٩٥٣ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ١ : ٥٤٩). **٢. کشتی کا ایک داؤ جس میں زمین پر سر رکھ کر الٹے کھڑے ہو جاتے ہیں** (نوراللغات : فرہنگ آصفیہ). [سری + ٹیک (رک)].

ـــــ راگ امذ.
(موسیقی) چھ راگوں میں سے پانچویں راگ کا نام جو عموماً اگن پوس مطابق نومبر دسمبر (آغاز سرما) میں گایا جاتا ہے.

سروقد ساق جو بنیاد کرے * ناچن کی
پریاں حوراں سیتی مال کر سری راگاں سیتی گاوے

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ١٣١).

سری راگ اور دیپک اور ہنڈول
سرود مالکوس ان میں ہے انمول

(١٧٥٩ ، راگ مالا ، ٢). سری راگ سے کسی کو سر پاؤں کی خبر نہ رہی. (١٨٥١ ، بہار دانش ، ولایت علی ، ١٢٧). اول بھیروں اور دوسرے مالکوس تیسرے ہنڈول چوتھے سری راگ. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٩٣). سری راگ کلاسیکی موسیقی کا خاص راگ ہے یہ پوری تھاٹھ سے متعلق اور سمپورن ہے. (١٩٧٣ ، عکس لطیف ، ١٠٣). [سری + راگ (رک)].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
١. (ہندو) کسی دیوتا یا لچھمی کا نام لے کر شروع کرنا ، آغاز کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). **٢. بسم اللہ کرنا ، آغاز کرنا ، ابتدا کرنا ، شروع کرنا ، قسم کھا کر گواہی دینا ، دستخط کرنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

ـــــ نِیم (ـــــ ی مع) صف.
(دلالی) تیس کا آدھا ، پندرہ (فرہنگ آصفیہ). [سری ـ قب : سی ـ ٣٠ + نیم (رک)].

سِری (٢) (کس س) صف.
سڑی ، پاگل ، دیوانہ.

عشق سانڈی ہے عشق ہے سری بچ
کدھیں کچھ ہے کدھیں سو کچھ کا کچ

(١٦٣٥ ، سب رس ، ٣). کوئی کہتا ہے سری ہو گیا ہے ، غرض کچھ بھید اس کا نہیں کھلتا. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٧٧). [سڑی (رک) کا ایک املا].

سِرّی (١) (کس س ، شد ر) صف.
جو راز میں ہو ، پوشیدہ بات یا شے ، نہاں.

کریں ذکر روحی وہ ات شوق سوں
وہ رہتے ہیں سرّی منے ذوق سوں

(١٦٨٥ ، معظم بیجا پوری (قدیم اردو ، ١ : ٢٦١)).

پردۂ سرّی کھلا ہے جس اوپر
عالم ظاہر کا وہ غافل ہوا

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ١٥٢). عضو مظاہر کو نرالی صفتوں کی توجیہ وہ کسی سرّی قوتِ حیات سے نہیں کرتا. (١٩٣٣ ، تاریخ فلسفۂ جدید ، ٢ : ٥٨٠). [ع : سرّ ـ راز + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِرّی (٢) (کس س ، شد ر) صف.
(فقہ) رک : سر (٢) جس سے یہ منسوب ہے ، وہ نماز جس میں امام خاموشی سے قرآت کرتا ہے (جہری کے بالمقابل). سنت یہ ہے کہ تکبیر کہے ہر نماز میں خواہ جہری ہو خواہ سرّی. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٧٣). ہر نماز میں خواہ سرّی ہو یا جہری ہو ہمارا دعویٰ ہے کہ مقتدی کو کسی نماز میں قرأتِ فاتحہ کرنا مستحب بھی نہیں. (١٩٤٣ ، حیات شبلی ، ١٠٣). حدیثوں کی رو سے ... سرّی نماز کا ثواب ٢٥ گنا ملے گا. (١٩٨٣ ، بہشت بہشت ، ١٧). [ع : سرّ (س ر ر) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُرّی (ضم س ، شد ر) امذ.
(آتشبازی) آتش بازی کی ایک قسم جو آگ لگنے کے بعد سر کی آواز کے ساتھ اوپر اٹھتی ہے. ان کی پھولجھڑی ، سرّیاں ، انار... وغیرہ بن سکتے ہیں. (١٩٠٣ ، آتشبازی ، ٣٠). [مقامی].

ـــــ چھوڑْنا محاورہ.
اشغلہ چھوڑنا ، بے بنیاد افواہیں پھیلانا ، ہوائی اڑانا. اس بے مروت خدا آزار خود مطلب نے یہ سرّی چھوڑی کہ ہمسایہ میں ایک فتنہ کار بدروزگار رہتا ہے. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٣٣٠).

سِری صاف (کس س) امث.
ایک نوع کا تن زیب ، نہایت باریک ململ. جو کپڑے اس گزری میں بکتے اب ان کے نام بھی سننے میں نہیں آتے جیسے چاند تارا ، بلبل چشم ، طاؤس گردن ، تن سکھ ، سری صاف ، تافتہ بافتہ. (١٩٠٦ ، مخزن لاہور ، اکتوبر ، ٥٢). سری صاف ، دو روپئے سے پانچ مُہر تک. (١٩٣٨ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ١ : ١٧٩). [مقامی].

سِری کا امذ.
(زرگری) **نو یا دس بڑے موتیوں کا گلوبند** (ا پ و ، ۴ : ۳۶) . [مقامی].

سَری کَھنڈی (فت س ، کھ ، غنہ) امذ.
ایک خوش رنگ پھول ، چنبیلی کے پھول سے چھوٹا ہوتا ہے ، درخت دو سال میں پھولتا ہے (آئینِ اکبری ، ۱ : ۱۶۴). [مقامی].

سِرے (کس نیز فت س). (الف) امذ.
سرا ، ابتدا ، شروع ، سرا (رک) کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. ان کے نام کے سامنے سب خانے جو سرے پر لکھے ہیں بھر دیے جاویں گے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۱). نالی کے سرے پر پھولا ہوا ابھار پایا جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱۹۲). (ب) م ف. ۱. فی (کس یا فرد) ، **(شخص یا چیز) پیچھے.** آدمی سرے اور روپیے دو ، آدمی سرے کیا پڑا. (۱۸۹۶ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۷۵). ۲. **سب سے پہلے ، پہلے ہی ، اول ہی** (فرہنگِ آصفیہ).

---چڑھانا ف م.
مکمل کرنا ، پورا کرنا. اگر ان میں اتنا دم نہیں کہ وہ بذاتِ خود اس مہم کو سرے چڑھا سکیں تو پھر ان سے پوچھا جا سکتا ہے کہ کس برتے پر تتا پانی. (؟ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۳).

---سے م ف.
۱. **ابتدا سے ، آغاز ہی سے ، پھر سے.** اٹھ کے اک بیس لگانے اور بھول جانے تو پھر سرے سے گئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۸۰).

سری باتوں میں کیا معلوم کب سوئے وہ کب جاگے
سرے سے اس لیے کہنی پڑی پھر داستاں مجھکو

(۱۹۳۳ ، سوزِ تغزل ، ۱۶۸). سرے سے انتخابات میں یقین ہی نہیں رکھتا تھا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۷). ۲. **بالکل ، کلیۃً ، مطلق.** یہ ہی مناسب ہے کہ سرے سے نکاح نہ کرے. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۳۱۶). جو چیز اخبار کی جان ہے یعنی آزادی اس کا سرے سے وجود نہیں. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۷۵). ایسی کتابوں کا اوسط بھی کم نہیں ہے جو سرے سے پڑھنے کے لائق نہیں ہیں. (۱۹۰۲ ، افاداتِ مہدی ، ۷۵). اگر مبالغہ نہ ہو تو عرض کروں وہ سرے سے محنت کرنا ہی نہیں چاہتا. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷).

---ہی کی بھیڑ کانی کہاوت.
ابتداء ہی غلط ، پہلی ہی چیز ناقص ، پہلی ہی بات توقع کے خلاف (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

سَرِیا (۱) (فت س ، کس ر) امذ.
تیر کا وہ حصہ جو سوفار اور پیکان کے درمیان ہوتا ہے ، تیر کا سرا ، تیر کا پھل ، پیکان ؛ فوجی دستہ.

بالائے بدن پل رہی تھیں تیروں کی سریاں
ہر زخم میں رہ رہ کے چمک جاتے تھے پیکاں

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہینِ غم ، ۳۰). یہ کہہ کر جو تیر مارا دونوں سریاں آنکھوں پر اس بت کی پڑیں. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ' ۵ : ۹۳۸). [مقامی].

سَرِْیا (۲) (فت س ، کس نیز سک ر) امذ ؛ امث.
۱. **لوہے یا کسی اور دھات کی سلاخ یا لمبی چھڑی.** ادھر ادھر تلاش کرنے کے بعد موٹے لوہے کا سریا نظر آیا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۴۴). ۲. **سرکنڈہ جو گوٹا بنانے میں استعمال ہوتا ہے. سرکنڈے کا ٹکڑا ، بانس کا پتلا ٹکڑا ؛ سونے کا تار ؛ چاندی سونے کی تار کی بٹی ہوئی زنجیر ، سونے کا ڈلہ ؛ (دلالی) ایک پیسہ سرکنڈے کا وہ ٹکڑا جس پر گوٹے کے تار یا بادلہ لپیٹتے ہیں** (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [س : سر + اکا
[सर + इका].

سَرِیا (۳) (فت س ، کس ر) امذ.
(کاشت کاری) **ایک قسم کا موٹا دھان جس کا چاول لال ہوتا ہے یہ کنوار کے مہینے میں تیار ہو جاتا ہے** (شبد ساگر). [مقامی].

سَرِیا (۴) (فت س ، کس ر) امث.
ساڑی (رک) کی تصغیر (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [ساری کا عوامی تلفظ].

سَرِّیا (فت س ، شد ر بکس) امذ.
(قصاب) **قصابوں کا ایک فرقہ جو برہمن کے بھیس میں مویشی خریدتا ہے** (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ششم ؛ جامع اللغات) [مقامی].

سُرْیاپان (ضم س ، سک ر) امذ (قدیم).
چھتری ، چترشاہی ، سورج کی شکل کا ایک نشان شاہی.

سُریا پان ماھے زُہال ہور چھتر
تخت تاج سب ساج مستعد کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۴).

اے سورج تھا ترا جو سریاپان
کے جھلم ان جھلم لگتا ہے

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۵). [س : شر + آپن
[शिर + श्रापन].

سِرْیا پوتی (کس س ، سک ر ، و مج) امث.
ٹھگوں کے ایک قبیلے کا نام (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳). [مقامی].

سَرِیّات (فت س ، ر ، شد ی) امذ ؛ ج.
سریہ (رک) کی جمع. غزوات و سریات کا سلسلہ مدینے ہی سے شروع ہوا ہے. (۱۸۱۳ ، ام الائمہ ، ۵۲). [ع].

سُرْیا گائے (ضم س ، سک ر) امذ.
رک : سراگائے جو زیادہ مستعمل ہے. سنٹرل پراونسیز میں بھینسے ارنے اور سُریاگائے بکثرت پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۱۲۳). [سراگائے (رک) کی تحریف].

سُرْیالہ گھاس (ضم س ، سک ر ، فت ل) امث.
ایک قسم کی گھاس ، سُروالا ، روڈز گھاس ... پلوان گھاس ، سریالہ گھاس. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۵۷). [مقامی].

سَرَیان (فت س ، ی) امذ.
۱. **اثر ، تعدیہ ، سرایت کرنے کا عمل ، اثر و نفوذ.** سریان کے لیے یہ کچھ ضروری نہیں ہے کہ بہت سے افراد ایک جگہ اکٹھا ہوں بلکہ اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک ایسا واقعہ جس کا تعلق مختلف ممالک کے باشندوں سے ہوتا ہے، اس کے اثر سے ان مختلف ممالک کے باشندے ایک ہی وقت میں یکساں متاثر ہوتے ہیں. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۱۸۶). دل و دماغ اعضائے رئیسہ میں روح کا سریان اس شدت سے ہوتا ہے کہ ان کو منبعِ روح کہنا چاہیے. (۱۹۶۳ ، کسالین ، ۲ : ۶۶). ۲. (نباتیات) **پودے کی ضروریات سے زائد پانی کو پتوں اور دیگر ہوائی حصوں سے بخارات کی شکل میں خارج کرنے کا عمل.** تیسرا فعل زائد پانی کا بھاپ کی شکل میں خارج کرنا ہے جسے اصطلاح میں سریان کہتے ہیں. (۱۹۶۱ ، پودے اور ان کی زندگی ، ۲۱). ۳. (تصوف) **یہ عقیدہ کہ خدائے تعالٰی کائنات میں سرائت کیے ہوئے ہے ، محیط کُل ہونا.** اگر موجودات صوری میں حق تعالٰی کا سریان نہ ہوتا تو عالم کو وجود ہی نہ ہوتا. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۳۰ : ۱۰). فنا فی اللہ ، فصل و جذب ، تجلی ، سیریان وغیرہ کے تو اشراق افکار سب سے پہلے اخوان الصفا نے مرتب کئے تھے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۰۳). [ع].

سُرْیان (ضم س ، سک ر) صف.
سیریا کا باشندہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع].

سَرْیانا (فت س ، سک ر) ف م.
سنبھالنا ، ترتیب سے رکھنا ، سنگوانا ، مرتب کرنا ، ٹھیک کرنا ، درست کرنا ، چُننا ، ٹھکانے سے لگانا (فرہنگِ آصفیہ).

سَرَیانی (فت س ، ی) صف.
(تصوف) **جاری رہنے والا ، سرایت کرنے والا ، جاری و ساری.** وہ لطیف صاف ضمیر جس کا حکم سب پر جاری ، حلول سریانی کی طرح اجسام نباتات میں ساری. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۵). اس حلول کی نوعیت سریانی نہیں بلکہ طریانی ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۲). [سریان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُرْیانی (ضم س ، سک ر). (الف) امث.
ایک قدیم زبان ، یہود و نصاریٰ کی مذہبی زبان ، سامی نسل کی ایک قدیم شامی زبان ، یہ شام سے فلسطین تک رائج تھی ، حضرت عیسیٰ کی زبان تھی.

کہے قرطبی جب قبر میں اوٹھاں
سبھی لوک بولیں گے سریانیاں

(۱۶۷۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۹۱). جب مومنین قبروں سے اوٹھیں گے تو حساب کتاب تک سب کی زبان سریانی ہو گی. (۱۸۳۸ ، بہشت نامہ ، ۱۰). منصور نے ... پہلوی ، سریانی ، یونانی ، ہندی زبانوں سے حکمت و فلسفہ کی کتابیں ترجمہ کرائیں. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۳). ورقہ بن نوفل بھی سریانی اور عبرانی میں ماہر تھے. (۱۹۶۱ ، خط و خطاطی ، ۳۱). (ب) امذ. (قدیم). **شام کا باشندہ ، سریانی زبان بولنے والے عیسائیوں کا فرقہ جو روم کے گرجے سے الگ ہو گئے تھے نیز اس فرقے کا فرد.** یہ شخص سُریانی حضرت عیسیٰ کی اُمت سے ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۰۰). [سریان + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَرے پاؤ (فت نیز کس س) امذ.
خلعت ، سروپا (سر سے لیکر پاؤں تک لباس). ہیں نے ایک سرے پاؤ ، ہماری اور ایک گھوڑا جڑاؤ ساز سے تواضع کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳). [سر (رک) + پاؤ ـ پانو (رک)].

سُرِیتہ (ضم س ، ی لین) امث.
مدخولہ لونڈی ، داشتہ ، رکھیل یا رکھنی. سُریت ـ کنیز کہ آں را وطی کردہ باشند. (۱۷۵۱ ، نوادر الالفاظ ، ۲۸۰). ترکی کنیزیں کہ سخفہ میں خرید کر کے اپنی سریت بنائی تھیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۱۱). زر خرید لونڈیاں سریتیں کہلاتی تھیں ، سریہ عربی میں لونڈی کو کہتے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۳). [ع].

سُرِیت (ضم س ، ی مع) امث.
اچھا طریقہ یا برتاؤ ؛ اچھی رسم یا ریت (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : سُریت सुरीत].

سِرِّیت (کس س ، شد ر بکس ، شد ی بفت) امث.
رازداری ، پُر اسرار ، خفیہ رسوم کی ادائیگی ، تصوف ، باطنیت ، علمِ باطن. قدیم زمانے میں تصوف کو سِرِّیت (Mysticism) یا باطنیت (Esoterism) کے نام دیئے گئے تھے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۰۳). [سِرّی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَسَنْد (ـــ فت پ ، س ، غنہ) امذ.
(تصوف) **صوفی ، اہل باطن ، جو قلب کو کشف و شہود اور وحی و الہام کا مرکز سمجھتے ہیں.** یونان کا مشہور فلسفی افلاطون جہاں عقلیّت پرستوں ... کا امام سمجھا جاتا ہے وہاں سِرِّیت پسندوں اور اہلِ باطن کا مُرشد بھی مانا گیا ہے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۰۸). [سریت + پسند (رک)].

ـــ جوئی (ـــ و مع) امث.
بھیدوں اور رازوں کو جاننے کی جستجو ، حقیقت کی تلاش. وہ عجم کو عجمی تصوف کی رہبانیت ، دنیا بیزاری اور سریت جوئی کی وجہ سے ہدف تنقید بناتے ہیں. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۱۷). [سِرّیت + ف : جو ، جُستن ـ تلاش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُرِیتنا (ضم س ، ی مع ، سک ت) امث.
(پسنہاری) **اناج کے دانوں کو چھاج میں جھکول (ہلا جُلا) کر اچھے دانوں کو بُرے دانوں اور کوڑے سے جدا کرنا** (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۰۸). [مقامی].

سُرِیتھا (ضم س ، ی مع) امذ (نیز سریتا).
(کاشت کاری) **موٹے اور لمبے گنوں کی قسم میں دوسرے درجے کا گنا اس میں کھانڈ کے ذرات کم ہوتے ہیں ، اس لئے زیادہ تر چُوسنے یعنی چبا کر رس پینے کے کام آتا ہے ، سرکنڈا ، پونڈا ، تھون** (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۹۷). اور بارش کے پانی سے لمبی لمبی گھاس اور سریتا تمام قبرستان پر اُگ آیا ہے. (۱۸۸۸ ، سوانحِ عمری امیر علی ٹھگ ، ۳۶۵). [مقامی].

سَرِیجَن (فت س ، ی مع ، فت ج) امذ ۔۔۔۔ سری جن.
محبوب ، حبیب ، اوتار ، دوست.

سریجن کے بچھڑنے میں لگی نِرْبَل سو کھنے میں
ہوا معلوم جب دیکھا سو دَرپن میں بدن اپنا
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۱).

اے ولی ہونا سری جن پر نثار
مدعا ہے چشمِ گوہر بار کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸).

شہر دلّی میں ثانی اب ناہیں
فائز اس دلربا سریجن کا
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۰). [س : سریجن सरीजन].

سَرِیجَہ (فت س ، ی مع ، فت ج) امث.
ابلق چڑیا ، ممولا.

صعوہ سریجہ ممولا جان   کوّا زاغ کلاغ پہچان
(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۶۸). اس کو عربی میں صعوہ اور فارسی میں سریجہ کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۹۵). [ف].

سَرِیخولی (فت س ، ی مع ، و مج) امث.
چینی ترکستان میں بولی جانے والی زبان. ان زبانوں میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں ... (ج) سریخولی : چینی ترکستان کی سرحد میں. (۱۹۳۲ ، آریائی زبانیں ، ۸۳). [مقامی].

سَرِیر(۱) (فت س ، ی مع) امذ.
۱. **تخت شاہی ، شاہی گدّی یا مسند وغیرہ ، سنگھاسن (مجازاً) بادشاہ یا حکومت.**

بچھیں وو حکومت پناہ سریر
کیا جا کے شہ کوں یو روشن ضمیر
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۵).

وہ لٹا اپنا غم سے تاج و سریر
چاہتا تھا کہ بیٹھے بن کے فقیر
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۱۰).

ہے علی وہ بلند قدر امیر
دے دے ڈالے ہیں جس نے تاج و سریر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۸). شاہ چاہتے ہیں تم کو مالک سریر سلطنت کریں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۳۸).

اس حال میں یزید ہوا مالکِ سریر
مروان بن حکم سا بشر بن گیا مشیر
(۱۹۲۷ ، شاد ، مراثی ، ۲ : ۸). ۲. **پلنگ ، (سونے اور اٹھنے بیٹھنے کا) تخت ، چارپائی.** عرب کی زبان میں تخت کو اور چارپائی وغیرہ کو سریر کہتے ہیں. (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۹۳). [ع].

۔۔۔آرا صف.
تخت کو زینت و رونق بخشنے والا ، تخت یا مسندِ شاہی پر بیٹھنے والا ، تخت نشین، بادشاہ. وہاںسے سریر آرائے اریکۂ معدلت رونق بخش معرکۂ انصاف ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۸۰). یہاں کا سریر آرا اس بلا کا جانچنے والا ، ... کہ ایک ہی توجہ میں بتا دیتا ہے کہ کہاں حُسن کی چادر کے نیچے عیب ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲/۱ : ۹۰۳). شاہ عالم سریر آرائے سلطنت ہوئے ، لیکن انتشارِ سلطنت ، بدنظمی اور بغاوتوں کے فتنوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا. (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی ، ۶). [سریر + ف : آرا ، آراستن = سجانا].

۔۔۔بَناتُ النَّعْش کس اضا (۔۔۔فت ب ، ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ع) امذ.
(ہیئت) وہ سات ستارے جو کہ دُبِّ اکبر (چھوٹا ریچھ) کی گردن ، سینہ اور دونوں زانوؤں پر ہیں اور جو کور حوض ، تخت یا پلنگ کے مانند قطب شمالی کے گرد پھرتے معلوم ہوتے ہیں. اور سات ستارے کہ اسکی گردن اور سینہ اور دونوں زانو پر ہیں نصف دائرہ کے مانند معلوم ہوتے ہیں ان کا نام سریر بنات النعش ہے بعض ان کو حوض بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۴). [سریر + بنات النعش (رک)].

سَرِیر(۲) (فت س ، ی مع) امذ.
جسم ، بدن.

بکیلا ننگے پاؤں ننگے سریر
تھے خارِ مغیلاں اسے جیوں حریر
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۷). کل کائنات کو ایک ایسے سریر (جسم) سے تشبیہ دی گئی جس کی روح کامل آدمی ہے. (۱۹۲۸ ، حیرت ، حیاتِ طیبہ ، ۱۱۱). [س : شریر शरीर].

۔۔۔بَنْدَھک (۔۔۔فت ب ، غنہ ، فت د) امذ.
(ہندو) اپنے بیٹے یا کسی عزیز کو کسی کی کفالت میں دینا ، جس نے اپنا بدن فروخت کر دیا ہو ، مراد : غلام (فرہنگِ آصفیہ). [سریر + بندھ ، باندھنا (رک) + ک ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔دھارَن کَرنا محاورہ.
(ہندو) آواگون کا عمل ہونا ، روح کا کسی نئے قالب میں ڈھل جانا ؛ مُردے کی روح وغیرہ کا کسی دوسرے کے قالب میں آنا ؛ زخم بھرنا ؛ انگور بندھنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

۔۔۔ڈَنڈ (۔۔۔فت ڈ ، غنہ) امذ.
سزائے جسمانی (فرہنگِ آصفیہ). [سریر + ڈنڈ (رک)].

۔۔۔سَمْبَنْدھ (۔۔۔فت س ، سک م ، فت ب ، غنہ) امذ.
(ہندو) قریبی رشتہ ، گوشت پوست اور استخواں ایک ہونے کا رشتہ ، خون کا رشتہ (فرہنگِ آصفیہ). [سریر + سمبندھ (رک)].

سَرِیرَت (فت س ، ی مع ، فت ر) امث.
معاملہ ، نیت. اگرچہ زی دنیا داروں کی ہے لیکن سیرت اور سریرت میں درویشانہ. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۹۸).

ظاہر خراب اُس سے زبوں تر سریرتیں
انسان ہو کے ان میں بہائم کی سیرتیں
(۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۹).

کریں آشنائی تو کر گوشمالی
ہیں ابنائے دُنیا ثعالب سریرت
(۱۹۷۳ ، حدیثِ خوابہ ، ۱۹۳). [ع].

سَرِیری (فت س ، ی مع) صف.
مادی ، جسمانی (پلیٹس). [سَرِیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُرِیری (۱) (ضم س ، ی لین) امث.
سُرسُری (پلیٹس ، جامع اللغات). [رک : سُرسُری].

سُرِیری (۲) (ضم س ، ی لین) امث.
سفیدی ؛ سفیدی کرنا ، پلستر کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات) .
[س : سُرِیری शाला+लेप+हुका].

ـــ پوتْنا محاورہ.
لیپنا، ڈھکنا، چھپانا، مٹانا، دبانا، سلیابیٹ کرنا (جامع اللغات).

ـــ پھیرْنا محاورہ.
سفیدی کرنا ، مٹانا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).

سَرِیس (فت س ، ی مج) امذ.
سریش . بلغم کثیر مثل سریس موئبہ میں چسپاں ہو جاتا ہے .
(۱۸۸۳ ، حیدکہ شوکتی ، ۱۳۰). اگر کسی جگہ لکڑی میں جوڑ
لگانے کی ضرورت ہو تو سریس گرم کر کے بقدرِ ضرورت .. استعمال
کرو. (۱۹۰۳ ، انجینرنگ بک ، ۱۲). [رک : سریش].

سَرِیسے کا ٹٹّو بَنا پِھرتا ہے فقرہ.
اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھتا ہے (جامع اللغات).

سَرِیش (فت س ، ی مج) امذ.
اونٹ گائے بھینس وغیرہ کی ہڈیوں ، کچی کھال یا مچھلی کے
پٹھوں سے بنا ہوا مسالا (مچھی سریش) جو لکڑی وغیرہ کو
چپکانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے نیز تالیفی مسالہ .
تحقیق آنست کہ سریش خود لفظ فارسی است مخفف سریشم.
(۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۸۲). سریش ، سینگہ اور پوست کے
ریزوں کو جوش دینے اور پگلانے سے تیار ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ،
مزید الاموال ، ۴). فرنٹ ورک کے سب حصّے کٹ کر تیار ہوجائیں
تو معمولی سریش سے چپکائے جا سکتے ہیں . (۱۹۳۵ ،
لکڑی کا باریک کام ، ۳۲). حاجی صاحب ٹھہرے ہیں تسمہ پا ،
ایسے چمٹے ہیں جیسے کسی نے سریش لگا کر چپکا دیا ہو.
(۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۳۳). [ف].

ـــ کا سانْچہ امذ.
سریش سے تیار کیا ہوا سانچہ جو لچکدار ہوتا ہے اور نمونوں
کے ابھار جھکاؤ اور اندرونی حصّہ میں اچھی طرح جم جاتا ہے ،
اس سانچے کی خصوصیت یہ ہے کہ نمونے کو اس سے حسب
ضرورت علاحدہ کرسکتے ہیں. لکڑی یا پلاسٹر کے سانچوں کو کئی
دفعہ استعمال کرسکتے ہیں ، برخلاف اس کے سریش کا سانچہ
تقریباً چھ دفعہ کام دے سکتا ہے. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۱۸۸).

ـــ ماہی کس اضا ، امث.
ایک رطوبت جو بدمزہ اور بدبودار ہوتی ہے ، سوس مچھلی کے پیٹ
سے نکلتی ہے ، پانی میں حل ہو جاتی ہے ، جب تک خشک ہے
ریشم کے سے تار ہوتے ہیں مگر ان میں ذرا سختی ہوتی ہے ،
حل ہونے کے بعد اس میں چیپ اور لعاب پیدا ہو جاتا ہے ، کسی
کا رنگ سفید ہوتا ہے کسی کا سیاہ بھی ہوتا ہے. سریش ماہی
اور کئی ایک چیز کی جو مچھلیوں سے بنائے جاتے ہیں تجارت
کرتے ہیں. (۱۸۵۴ ، مراۃ الاقالیم ، ۸). ڈیڑھ سیر دودھ کو کچھ
سریش ماہی اور پاؤ بھر چینی کے ساتھ اس قدر ابالو کہ آدھا
رہ جائے. (۱۹۰۸ ، خوانِ ہندی (ترجمہ) ، ۲۳۵). اشراس ... یہ
جڑ معدے کو ڈھیلا کرتی ہے اور سُدہ پیدا کرتی ہے مُصلح : معدے
کے لئے گلقند مصلح ہے اور سُدہ کی اصلاح شکنجبین کرتی
ہے ، بدل اکثر افعال میں سریش ماہی ، مقدار خوراک : جڑ ایک تولہ
ساڑھے پانچ ماشہ تک اور جلی ہوئی ساڑھے چار ماشہ تک
اور بیج سات ماشہ تک. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۹۳).
[سریش + ماہی (رک)].

سَرِیشْٹ / سَرِیشْٹھ (فت س ، ی مع ، سک ش) صف.
بہترین ، افضل ، فائق. اسی کارن تم سریشٹھ (بہت اچھے)
ہو جو کوئی انشٹ دکھ پہونچتا ہے اس سے برکت ہی اچھا ہے.
(۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۲). اس کی رانی ... سورج
کی طرح سندر اور دھرم کرم میں سب سے سریشٹ. (۱۹۲۰ ،
یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۷۲). [س : شریشٹھ श्रेष्ठ].

سَرِیشَم (فت س ، ی مج ، فت ش) امذ.
سریش. دانت کے بُرادہ کو دو رات دن گائے کے دودھ میں تر رکھیں
اور پھر باہر نکال کر سریشم بھی ملائیں. (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون
(ترجمہ) ، ۱۹۳). [رک : سریش + م ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ماہی کس اضا ، امث.
ایک رطوبت جو بدمزہ اور بدبودار ہوتی ہے ، سوس مچھلی کے پیٹ
سے نکلتی ہے ، پانی میں حل ہو جاتی ہے ، جب تک خشک ہے
ریشم کے سے تار ہوتے ہیں مگر ان میں ذرا سختی ہوتی ہے ،
رک : سریش ماہی . سریشم ماہی کو سرد پانی میں تر کریں.
(۱۹۰۵ ، رسالہ روشنائی ، ۸۷) . سریشم ماہی جیسی کے
مشابہ منجمد رطوبت ہے ، جو کہ ایک قسم کی مچھلی کے شکم
سے نکلی جاتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۲۹).
[سریشم + ماہی (رک)].

سَرِیشی (فت س ، ی مع) امث.
(طب) خرما کی ایک قسم جو ازحد شیریں ، رس لب بند اور گودا
کافی چپچپا ہوتا ہے ، ادویات میں مستعمل. غالباً اس کی زیادتی
کی وجہ سے اس قسم کا نام سریشی رکھا گیا ہو، مولف کہتا ہے
کہ نہیں اس قسم میں چکناوا زیادہ ہوگا. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النحل ،
۹۳). [سریش + ی ، لاحقۂ صفت].

سَرِیع (فت س ، ی مع) ، (الف) صف.
۱. (لفظاً) ہر کام میں جلد بازی کرنے والا ، سرعت والا ، جلد باز ،
عجلت پسند ، تاؤلا ، سیماب طبع.

ہوئے بھوک غالب اونھوں پر سریع
نباتات کوں کھاونگے تیوبر شریع

(۱۶۹۷ ، آخر گشت ، ۱۳۲). بلند ہوا میری طرف زبانۂ آتش عظیم سے

سریع و شتاب تر برق ہے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۰)۔ رفتار ان کی کسی قدر سریع ہے۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۳۳)۔ اس کا احساس ہمیں اندرونی سطح پر ایک شدید اور سریع ردعمل کے طور پر اپنی نفسی زندگی میں ہوتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۶۲)۔ (ب) امث : (عروض) **ایک بحر کا نام جس میں اسباب خفیفہ اوتاد سے مقدم آنے کے سبب وزن اور ترنم میں سرعت آ جاتی ہے ، اس لیے بحر کا یہ نام رکھا گیا۔ جس کا وزن یہ ہے : مستفعلن ، مستفعلن ، مفعولات کے بعض زحافات عموماً حسب ذیل وزن مستعمل ہے : مفتعلن ، مفتعلن ، فاعلن یا فاعلان۔** اگر جزوِ اوّل سے شروع کرو تو ایک بار مستفعلن مستفعلن مفعولات بتحریک آخر ہو گا یہی بحر سریع ہے۔ (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۷۹)۔ سرعت کے لغوی معنی جلدی کرنا اور اس بحر کو اس لئے سریع کہتے ہیں کہ اس بحر میں اسباب اوتار سے زیادہ ہیں۔ (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۱۱۲)۔ ۳. (طب) **تیز نبض جو اپنی مقررہ حرکت کو تھوڑے وقت میں پورا کر لیتی ہے ، جلد جلد چلنے والی۔** انسان کے عروق کے نظام کا ہر وقت متغیر ہونا مثل سریع اور بطی اور ممتلی اور خالی اور قوی ضعیف ہونے نبض کے ایسی بدیہی بات ہے۔ (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۱۲)۔ [ع]۔

ـــ الاَثَر (ـــ ضم ع ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، ث) صف۔
بہت جلد اثر کرنے والا ، زود اثر ، تیز و تند۔ دوا سریع الاثر ہونے کے ساتھ خوش مزہ بھی تھی۔ (۱۸۹۲ ، سفرنامہ روم و مصر و شام ، ۱۳۵)۔ رنج خوشی سے زیادہ سریع الاثر ہوتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، مشیر حسین قدوائی ، جذبۂ دل ، ۱۳)۔ [سریع + رک : ال (۱) + اثر (رک)]۔

ـــ الاَثَری (ـــ ضم ع ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، ث)۔
جلدی اثر کرنے کا عمل ، کیفیت یا خاصیت۔ تمام امراض گوش میں یہ روغن اپنی حیرت انگیز سریع الاثری کا ثبوت دیتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۳)۔ [سریع الاثر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ الاِجابَت (ـــ ضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، فت ب) صف
بہت جلد مقبول ہونے والا (ورد ، وظیفہ ، منتر یا دعا وغیرہ)۔ آفتاب کے روشن کرنے ... کے عزیمت حروف طالب اور مطلوب کی پڑھی جاوے تو سریع الاجابت ہے۔ (۱۸۷۳ ، محبوب الرمل ، ۲۲۲)۔ [سریع + رک : ال (۱) + اجابت (رک)]۔

ـــ الاِسْتِحالَہ (ـــ ضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک س ، کس مع ت ، فت ل) صف۔
جس کا مزاج بہت جلد بدل جائے ، تھالی کا بیگن۔ تم جانتے ہو عورتیں بہت سریع الاستحالہ ہوتی ہیں ... اگر اڑتے اڑتے یہ خبر صادق کی ماں تک پہونچی تو ... شکست ہو جاویگی۔ (۱۹۳۷ ، مشیر حسین قدوائی ، جذبۂ دل ، ۳۱)۔ کج طینت ... سریع الاستحالہ اسکول ، لونڈے سرگرم۔ (؟ ، مقدمہ سوانح مولانا آزاد ، عبدالغفور شہباز ، ۶)۔ [سریع + رک : ال (۱) + استحالہ (رک)]۔

ـــ الاِشْتِعال (ـــ ضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ش ، کس مع ت) صف۔
بہت جلد بھڑک جانے والا ، بہت جلد طیش میں آ جانے والا۔ شاعر کے جذبات اور احساسات فطرتاً نہایت نازک ، لطیف اور سریع الاشتعال ہوتے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۳)۔ ہرچند اس وقت میں جوان اور سریع الاشتعال جوان تھا ، لیکن نیاز صاحب کے کسی مضمون کا بھی میں نے جواب نہیں دیا۔ (۱۹۸۶ ، نیاز فتحپوری شخصیت اور فکر و فن ، ۲۲)۔ [سریع + رک : ال (۱) + اشتعال (رک)]۔

ـــ الاِعْتِقاد (ـــ ضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس مع ا ، سک ع ، کس مع ت) صف۔
بہت جلد یقین کرنے والا ، صداقت یا حقانیت پر بہت جلد ایمان لے آنے والا۔ جوشیلا اور سریع الاعتقاد طبقہ زر کی تخفیف کے خلاف آواز بلند کرے گا۔ (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات ، ۱ : ۵۹۵)۔ [سریع + رک : ال (۱) + اعتقاد (رک)]۔

ـــ الاِعْتِقادی (ـــ ضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس مع ا ، سک ع ، کس مع ت) امث۔
بہت جلد اعتقاد لانے کی عادت ، جلد مان لینے کی عادت۔ معتقدین کی قابل افسوس سریع الاعتقادی کے لحاظ سے یہ ایک نہایت خراب زمانہ تھا۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۴۱۴)۔ حاجی صاحب کو اور عشق ... معدود چند سریع الاعتقادی سے سچ سمجھنے لگے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴۴)۔ [سریع الاعتقاد + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ الاِلْتِہاب (ـــ ضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ل ، کس مع ت) صف۔
جلد آگ پکڑ لینے والا۔ دیوا سلائی بیش ہریں نیست کہ ایک سریع الالتہاب چیز ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۱)۔ [سریع + رک : ال (۱) + التہاب (رک)]۔

ـــ الاِنْتِقال (ـــ ضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن ، کس مع ت) صف۔
جو با آسانی ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچ سکے ، بہت جلد ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والا ، جلدی ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ جانے والا۔ محنت نہ تو مانند زمین قطعہ غیر منقولہ ہے اور نہ اصل کی مانند سریع الانتقال۔ (۱۹۰۴ ، علم المعیشت ، ۹۷)۔ [سریع + رک : ال (۱) + انتقال (رک)]

ـــ الاِنْتِقال اِلَی الذِّہْن (ـــ ضم ع ، غم ا ، سک ل کس ا ، سک ن ، کس مع ت ، کس ا ، فت ل ، غم ا ، شد ذ بفت ، فت ہ) صف۔
ذہن یا حواس کی طرف بہت جلد منتقل ہو جانے والا ، بہت جلد سمجھ میں آ جانے والا۔ اس کی تشبیہات کا سریع الانتقال الی الذہن ہونا بالکل ضروری ہے۔ (۱۹۸۷ ، غالب فن و شخصیت ، ۲۷)۔ [سریع الانتقال + الی (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + ذہن (رک)]۔

ـــ الاِنْحِدار (ـــ ضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن ، کس مع ح) صف۔
بہت جلد اترنے یا نیچے کی طرف ڈھلنے والا۔ پانی رقیق اور

سریع الانحدار چیز ہے ، کھٹے ہو کر پیٹ سے فوراً غیر منہضم اثنا عشری میں اتر جاتا ہے جس سے ہضم غذا میں فتور واقع ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۰۳). [سریع + رک : ال (ا) + انحدار (رک)].

ـــُ الْاِنْفِعال (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن ، کس مع ف) صف.
بہت جلد اثر لینے والا ، جلد متاثر ہونے والا . شاعر کی اصلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ نہایت سریع الانفعال ... ہوتا ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۲۶). [سریع + رک: ال (ا) + انفعال (رک)].

ـــُ التَّاثُّر (ـــضم ع ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، فت ا ، شد ث بضم) صف.
رک : سریع الانفعال.

بگر کیا کیا جائے آخر تو دل ہے
سریع التاثر نہ لوہا نہ پتھر

(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۹). سخت دل یہ سمجھتے ہیں کہ نرم دل مغلوب الجذبات اور سریع التاثر ہیں. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت ، ۷). [سریع + رک : ال (ا) + تاثر (رک)].

ـــُ التَّاثِیر (ـــضم ع ، غم ا ، ل ، شد ت ، ی مع) صف.
جلد اثر کرنے والا ، رک: سریع الاثر. اس کی مالش واسطے لنگڑے اور فالج زدہ ... کے ساتھ نہایت مفید اور سریع التاثیر ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷۶). اس سے شعر کے حسن میں اضافہ ہو گیا اور وہ سریع التاثیر بن گیا. (۱۹۵۰ ، مقالات عبدالقادر ، ۳۰۸). [سریع + رک : ال (ا) + تاثیر (رک)].

ـــُ الْحَرَکَت (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ر ، ک) صف.
جس کی رفتار تیز ہو. علم نفسیات جس نے زمانہ سابق میں کافی ترقی کی ہے ... ہنوز سریع الحرکت تجربی حالت میں ہے. (۱۹۳۸ ، مدرسہ میں پس افتادگی (ترجمہ) ، ۸). [سریع + رک : ال (ا) + حرکت (رک)].

ـــُ الْحِس (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ح) صف.
جلد محسوس کرنے والا ، بہت حساس ، ذکی الحس . پاؤں کے سریع الحس حصوں میں آبلے ڈال دے تو بڑی درد اور لنگڑا پن پیدا ہو جاتا ہے . (۱۹۰۵ ، دستور العمل تعلیمندی ، ۱۸۳) . لیاقت علی خان اپوزیشن کے معاملے میں بڑے سریع الحس تھے. (۱۹۸۶ ، پاکستان مسلم لیگ کا دور حکومت ، ۱۷۵). [سریع + رک : ال (ا) + حس (رک)].

ـــُ الْحِساب (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ح) صفت.
بہت جلد حساب لینے والا یا حساب کرنے والا ، مراد: اللہ تعالیٰ. خدا اس کا پورا پورا حساب چکانے کا کیونکہ خدا سریع الحساب ہے. (۱۹۷۶ ، روح اسلام ، ۱۰۳). [سریع + رک : ال (ا) + حساب (رک)].

ـــُ الزَّوال (ـــضم ع ، غم ال ، شد ز بفت) صف.
جلد مٹ جانے یا گھٹ جانے والا ، چند روزہ ؛ (مجازاً) عارضی. حال اس سریع الزوال کا یہ ہے. (۱۸۳۵ ، بستان حکمت ، ۲۲۱). جو خیالات و افکار موروثی عقائد کے خلاف اور ان کے برعکس ہوتے ہیں ، وہی سریع الزوال بھی ہوتے ہیں. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۲۱۲). ۲. (i) جلد ٹوٹ پھوٹ جانے والے ، ناپائیدار. چاندی کے سکے کھوٹ کے بغیر ڈھالے جائیں تو وہ بہت نرم اور سریع الزوال ہوں گے. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات ، ۱ : ۳۰۳). (ii) بہت جلد سوکھ جانے والا ، مراد: موسمی و وقتی. بعض یکسالہ پودوں ... کو سریع الزوال کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۸۹). [سریع + رک : ال (ا) + زوال (رک)].

ـــُ السَّیر (ـــضم ع ، غم ا ، ل ، شد س بفت ، ی لین) صف.
۱. بہت تیزی سے آگے بڑھنے والا ، تیز رفتار ، تیز پرواز. فلک سفلہ پرور ... شبانہ روز گرم اور سریع السیر رہتا ہے. (۱۸۳۵ ، بستان حکمت ، ۳۰). مسیحی تعلیم کی سریع السیر اشاعت کے لیے رستہ صاف تھا. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ) ، ۵۱). سیر و سفر میں سریع السیر وسائل سے کام لینا درست ہے. (۱۹۵۵ ، جدید غزل ، ۱۹). [سریع + رک : ال (ا) + سیر (رک)].

ـــُ الْعِقاب (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ع) صف.
جلد عذاب دینے والا ، خدائے تعالیٰ جو (اکثر) گنہگاروں کو جلد عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے.

تم کُل حقوق شوق سے جھینو نہیں ، الم
کیا عدل کو ہے زیبا سریع العقاب ، کم

(۱۹۲۲ ، ز ع ش ، فردوس تخیل ، ۱۱۳). قوم کے سب بڑے اور چھوٹے .... سریع العقاب کے فیصلے کی زد میں ہوں گے. (۱۹۷۳ ، آسان اسلامی آئین ، ۷۱). [سریع + رک : ال (ا) عقاب (رک)].

ـــُ الْفَہْم (ـــضم ا ، ل ، سک ل ، فت ف ، سک ہ) صف.
۱. جلدی سمجھ میں آنے والا ، آسان ، سہل ، واضح. قاعدے آداب کے بہت ہیں لیکن جو کہ سریع الفہم ہوں اور مبتدیوں کے کام آویں ، وہ دس قسم پر ہیں. (۱۸۰۲ ، ہفت گلشن ، ۵۸). فلسفہ کے اور اقسام کی بہ نسبت فلسفہ اخلاق آسان اور سریع الفہم ہے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲ : ۶۷). علم اور زبان کا ذخیرہ بڑھتا رہتا ہے ، مشکل اور پیچیدہ تصورات سریع الفہم ہوتے چلے جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۴۸). ۲. جلدی سمجھ لینے والا ، تیز فہم (فرہنگ آصفیہ). [سریع + رک : ال (ا) + فہم (رک)].

ـــُ اللَّون (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، و لین) صف.
رنگوں کو جلدی اختیار کرنے یا قبول کرنے کی استداد رکھنے والا ، جو آسانی سے رنگ پکڑے. سوتی ریشوں یا لِن کو غیر ملونہ مادہ بھی کہا جا سکتا ہے ، لیکن ان ریشوں کے ساتھ لگے ہوئے نہایت باریک ذروں کو جن کے اندر رنگوں کو قبول کرنے کی استعداد ہوتی ہے ، سریع اللون اجسام کہا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۷۸). [سریع + رک : ال (ا) + لون (رک)].

ـــــ النُّزُول (ـــــ ضم ع ، ضم ا ، ل ، شدن بضم ، و مع) صف.
جلد گرنے والا ، فوراً نیچے آنے والا. موسم گرما میں بارش کے بڑے موٹے موٹے قطرے مگر تعداد میں تھوڑے اور سریع النزول کیوں ہوتے ہیں. (۱۹۰۹ء ، امام ابوعبداللہ ، جامع العلوم و حدائق الانوار ، ۱۳۶). [سریع + رک : ال (۱) نزول (رک)].

ـــــ النُّطْق (ـــــ ضم ع ، ضم ا ، سک ل ، ضم ن ، سک ط) صف.
(تحریر) جو جلد اور بہ آسانی بولا جا سکے ، آسانی سے بولے جانے والا. سریع النطق ... جن کی ادائی بہت سہولت سے ہو جاتی ہے. (۱۹۶۷ء ، علم تجوید ، ۱۰۱). [سریع + رک : ال (۱) + نطق (رک)].

ـــــ النُّفُوذ (ـــــ ضم ع ، ضم ا ، ل ، شدن بضم ، و مع) صف.
بہت آسانی سے اور جلد جذب ہونے والا اور فوری سرایت کرنے والا. ایک دریا ہے کوثر ، سبحان اللہ ایسا میٹھا پانی کہ پینے والا گمان کرے کہ یہ پھیکا شربت ہے ، صاف ، سبک ، گوارا ، سریع النفوذ. (۱۸۶۰ء ، خطوط غالب ، ۲۰۶). زمین کے نرم ہو جانے کے باعث منافذ ہوا کے لئے سریع النفوذ ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۰ء ، شفتالو ، ۵۰). [سریع + رک : ال (۱) + نفوذ (رک)].

ـــــ الْوُقُوع (ـــــ ضم ع ، ضم ا ، سک ل ، ضم و ، و مع) صف.
بہت جلد واقع ہونے یا وجود میں آنے والا. یہ اثر جیسا سریع الوقوع ہے ، ویسا ہی سریع الزوال بھی ہے. (۱۹۰۰ء ، ذات شریف ، ۳۱). [سریع + رک : ال (۱) + وقوع (رک)].

ـــــ الْہَضْم (ـــــ ضم ع ، ضم ا ، سک ل ، فت ہ ، سک ض) صف.
زود ہضم ، جلد ہضم یا جزو بدن ہو جانے والا. غذا ہمیشہ ہلکی اور سریع الہضم کھایا کرو. (۱۸۹۷ء ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۹۸). جتنی سادی اور سریع الہضم غذا ہو گی اتنی ہی بہتر اور ضامن صحت ہے. (۱۹۰۳ء ، عصائے پیری ، ۱۳۱). [سریع + رک : ال (۱) + ہضم (رک)].

سَرِیکا (۱) (فت س ، ی مع) امذ.
نو یا دس بڑے موتیوں کا گوپند (ا ب و ، ۲ : ۳۶). [مقامی].

سَرِیکا (۲) (فت س ، ی مع) صف.
مانند ، مشابہ ، طرح کا ، مثل.

سورج کا رنگ چاند سریکا ہوا سفید
جس صبح کوں سوار وو خورشید رو ہوا

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۱۷۱). زبان سے توبہ کرنا اور گناہ میں پھنسے رہنا کھیلنے سریکا ہے. (۱۸۶۰ء ، فیض الکریم ، ۳۵۸). [رک : سریکھا].

سَرِیکھا (فت س ، ی مع) امذ.
مشابہت ، مانند ، مثل ، ملتا جلتا ، ہم شکل (ماخوذ : پلیٹس) [ب : سریکھا सरेखा].

سَرِیکھا (فت س ، ی مع) صف.
دغا باز ، دھوکے باز ، مکار (ماخوذ : پلیٹس ، جامع اللغات). [س : سریکھا सरोखा].

سُرِیلا (ضم س ، ی مع) صف (مث : سریلی).
دلکش آواز والا ، خوش گلو ، مترنم.

سبع دمع نرالی وضع انوکھی ادا نئی
آواز ، جیسے گت سریلا ملقب غضب

(۱۹۳۲ء ، نوبہاراں ، ۳۸). ان مسجدوں میں جہاں کوئی سریلا مؤذن ہو ، جیسے مولا حضرت بلال ہیں. (۱۹۸۱ء ، سفر در سفر ، ۳۲). [سُر + یلا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
نغمگی ، خوش الحانی ، ترنم. ملائم آوازوں سے مخمور کر کے اس میں شیرینی اور سریلا پن پیدا کر دیتی ہے. (۱۹۸۲ء ، کشمیری اور اردو زبان کا تقابل ، ۳۰۰). [سریلا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سُرِیلی (ضم س ، ی مع) صف مث.
سر اور نغمگی رکھنے والی ، دلکش آواز والی.

وہ میری پیاری رسیلی بشری
وہ میری میٹھی سریلی بشری

(۱۹۳۷ء ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۹۰). [سریلا (رک) کی تانیث].

ـــــ آواز امث.
وہ آواز جس میں سب سُر ٹھیک ٹھیک پورے پورے ادا ہوتے ہوں اور قابو میں ہو کہیں بہکے نہیں ، میٹھی آواز. اس نے نہایت سریلی آواز سے اونچی رکھب پر بھیروی ... شروع کی. (۱۹۲۳ء ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۳۴). پردہ نشین خواتین کی گیری سے ایک سریلی آواز بلند ہوتی ہے. (۱۹۸۷ء ، اک محشر خیال ، ۱۷۷). [سریلی + آواز (رک)].

سَرِین (فت س ، ی مع) امذ.
رک : سرینا. چارے کے درخت ۔ شیشم ۔ ببول ۔ کیکر ۔ بیر ۔ سرین ... وغیرہ متعدد ہوتے اپنے اصل مقاصد پورے کرنے کے علاوہ مویشی کے لئے سبز چارہ کی فراہمی کا بھی ایک اہم ذریعہ ہیں. (۱۹۶۶ء ، چارے ، ۱۰۷). [مقامی].

سُرِین (ضم س ، ی مع) امذ.
پٹھا ، چوتڑ ، عجز ، کوت ، سروں ، کونسہ.

اس شکر پارہ کے تھے ایسے سُرین
کوزے مصری کے جس طرح شیریں

(۱۷۹۱ء ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۲۰۹).

یاں دل پہ تھے داغ واں سُرین پر
یاں نام پہ حرف واں نگین پر

(۱۸۳۸ء ، گلزار نسیم ، ۱۸). یہ بھی ایک طرح کی بیٹھک ہے کہ آدمی دونوں سرین پر بیٹھتا اور رانوں کو پیٹ سے جیتا لیتا. (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۷۵). اس کی گردن چھوٹی تھی اور کندھے چوڑے ، کمر تنگ تھی اور سُرین بڑے. (۱۹۸۳ء ، سفر مینا ، ۱۵). [ف].

سَرِینا (فت س ، ی مع) امذ.
غلہ جو کھیتی تیار ہونے پر کاشتکار اپنے زمیندار کو اس کے حصے کے علاوہ بطور نذرانہ دیتا ہے (ا ب و ، ۲ : ۷۹). [مقامی].

سُڑینام (ضم س ، ی مع) امذ.
غوک ، مینڈک جس کی مادہ کی موٹی سخت پیٹھ کی جلد میں گڑھے سے ہوتے ہیں انڈے انہیں گڑھوں کے اندر رہتے ہیں اور اسی میں بچے نکلتے ہیں. ایک دوسرے غوک (یعنی بھدے مینڈک) میں جس کو سرینام کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۲۸). [انگ : Surinam].

سُرینی حَمّام (ضم س ، ی مع ، فت ح ، شد م) امذ.
(طب) گرم پانی میں افیون کا عرق ملا کر پچکاری سے مقعد کو دھونا. ایک روز میں دوبار سرینی حمام کرانا ، ... مقعد کی راہ سے پچکاری مارنا، ... اور ان کے ساتھ ہی متلانے کی دوائیں دینے سے بھی کبھی کبھی فائدہ ہوئے گا. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت، ۴۳). [سُرین + ی ، لاحقۂ نسبت + حمام (رک)].

سَرِیَّہ (فت س ، ر ، شد ی بفت) امذ.
۱. دشمن کی نقل و حرکت کا جائزہ لینے کے لیئے متعین فوج کا دستہ جس میں تین سے لے کر پانچ سو تک سپاہی ہوں. آنحضرت صلعم نے دومۃالجندل پر جو سریّہ بھیجا تھا ، اسی کے انسداد کی غرض سے بھیجا تھا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۳۹). ۲. (حدیث) وہ جہاد یا دفاعی اسلامی جنگ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود شریک نہ ہوں اور کسی صحابی کو سالار بنا کر بھیج دیا ہو. مقام واقعات کو جن پر مورخین نے سریہ یا غزوے کا اطلاق کیا ہے بالاستیعاب اسی مقام پر ذکر کیا ہے. (۱۸۸۰ ، تصانیفِ احمدیہ (تفسیر القرآن) ، ۳ : ۹۹). مسلمانوں کو مدینۂ منورہ آ کر سب سے پہلے سریّۂ نخلہ میں مال غنیمت ہاتھ آیا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۲۸). [ع].

سُرِّیَّہ (ضم س ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
وہ کنیز یا لونڈی جسے بیوی بنالیا گیا ہو. امام مالک نے ابن نسائیھم سے دلیل پکڑی ہے کہ سریہ سے بھی ظہار ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ، تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا ، ۲ : ۲۳۶). آپؐ کی گیارہ بیبیاں اور پانچ سریہ تھیں. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۶۴). [ع].

سَڑ (فت س) امث.
تیزی کے ساتھ کسی سرسراتی ہوئی چیز کے گزر جانے یا قمچی وغیرہ کے زور سے پڑنے کی آواز ، تراکیب میں مُستعمل (رک : سڑاسڑ ، سڑ سے). [حکایتُ الصّوت].

---سَڑْ (---فت س ، سک ڑ) م ف.
لگاتار کوڑنے یا قمچی کے برابر مارنے کی آواز ، کسی لچکدار چیز کے مارنے کی آواز ایک پیڈکانسٹیبل بیرک سے نکلا اور نوجوانوں پر سڑسڑ لنٹھے برسانے لگا. (۱۹۷۲ ، بوئے گل نالۂ دل ، ۲۹). [سڑ (حکایتُ الصّوت) + سڑ (رک)].

---سے م ف.
بہت تیزی سے ، پُھرتی کے ساتھ ، جھٹ سے ، سُرعت سے. یہ سونچ کھٹے لنگ میں نے ایک مچھلی پر ہاتھ مارا ، وہ تڑپ سڑ سے ہاتھ سے نکل گئی دوسری کی طرف لپکا ، وہ بھی ہاتھ میں سے پھسل گئی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۵۸).

سِڑ (کس س) امث ؛ امذ.
جنون ، دیوانگی ، مالیخولیا ، خفقان ، خبط (سڑی سے ماخوذ ، تراکیب میں مستعمل). [پ: सिड़ ؛ سڑی (رک) کی تخفیف].

---بِلّا / بَلّلا (--- کس ب ، شد ل / کس ب ، فت ل ، شد ل) صف مذ.
احمق ، اول جلول ، پاگل جیسا. اس کا بیٹا کچھ سڑبلا سا ہے. (۱۸۹۸ ، طلسم ہفت پیکر ، ۳ : ۸۶۸). بے ڈھنگے ، سڑبلے ، بللے پن کا پتر بھی عیب ہو جاتا ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۳۶). [سِڑ + بلا / بللا (رک)].

---بِلّی / بَلّلی (--- کس ب ، شد ل / کس ب ، فت ل ، شد ل) امث.
بے وقوف ، بے تکی. اپنے گھر والی کو بلاؤ اس سڑبللی کو نکالیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۸). [سڑبلا / بللا (رک) کی تانیث].

---بَھنگ (---فت بھ ، غنہ) صف.
بھنگ کے نشے میں مست ؛ مراد : مجذوب. محمد جان دیوانہ سڑ بھنگ فقیر تھے. (۱۹۴۵ ، سفرنامۂ مخلص (دیباچہ) ، ۱۷). [سِڑ + بھنگ (رک)].

---پَن (---فت پ) امذ.
سڑی پن ، آپے میں نہ ہونا.
آج سڑپن تمہیں زیادہ ہے دیکھو دیکھو یہ کیا ارادہ ہے
(۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۱۲۰). [سِڑ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---چُھوٹنا / لَگْنا محاورہ.
سودا کا زور ہونا ؛ پاگل پن ، جنون ، سودائی پن کا زور ہونا یا بڑھنا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کَوّا (---فت ک ، شد و) صف مذ.
وہ دیوانہ جو چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لے. یہاں پھر اپنی طبیعت کے خلاف سڑکووں کی سبھا جمی دیکھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۴۳). [سِڑ + کوّا (رک)].

سَڑا (فت س) صف.
۱. سڑا ہوا ، جس میں سڑاند آ گئی ہو.

سڑا بہت مردار آتش میں گرم
خدا پاک رکھے توں گرم میں بھرم

(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳۷).

اپنے ہی سڑے ٹکڑوں پہ کی ہم نے قناعت
چکھا نہ متنجن کسی نواب کے خوان کا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۵). ۲. گلا ہوا ، بوسیدہ ، خراب ، پرانا دھرانا. دیکھا کہ ایک سڑے ٹوٹے پرانے مکان کی کوٹھری میں بیٹھا ہے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۸).

دھوتی باندھے مرزئی پہنے تنا بیٹھا ہوا
اک سڑا مٹی کا حقا ہی رہا تھا کج ادا

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۷ ، ۱ : ۴). ایک مٹی کا سڑا سا حقہ تھا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۶۶).

۳. گندا ، جسے دیکھ کر کراہت ہو ؛ پست ، ہیچ ، بے حقیقت ، گھٹیا ، ادنیٰ. بے اختیار اپنے دیہات کے سڑے بُسے حجام یاد آ گئے. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۳۳). آج تو سڑا چمار اینڈتا پھرتا ہے. (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۱۳۰). [رک : سڑنا (رک) کا حالیۂ تمام].

ـــــ بُسا (ـــــ ضم ب) صف.
۱. باسی جس میں بُو پیدا ہو گئی ہو. ناک نے کہا میں سڑا بُسا کیوں سونگھوں. (۱۸۹۶ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۷۵). یہ ذلیل کالے کلوٹے سڑے بُسے گارے کا بنا ہوا انسان اور میں سر سے پاؤں تک نور کا پُتلا ، اس کو سجدہ کروں. (۱۹۳۷ ، قرآنی قصے ، ۴). بازار سے سڑے بُسے آلو خرید کر کھانے سے تو یہ بہتر ہے کہ آدمی چنے بھسکتا پھرے. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۷۹). ۲. پُرانا ، فرسودہ. یہ سڑے بُسے خیالات ، کٹ مُلّاؤں کے دل سے دور کرو. (۱۸۸۸ ، تفسیر ابی کرم ، ۱۱۸). [سڑا + بُسا (بُسنا (رک) سے حالیہ)].

ـــــ سانْپ (ـــــ غنہ) امذ.
(کنایۃً) نہایت ضعیف ، بُوڑھا مرد ، بطور دشنام (جامع اللغات). [سڑا + سانْپ (رک)].

ـــــ کَلا (ـــــ فت ک) صف.
بوسیدہ ، خستہ حال ، پُرانا. اِتنا احسان کرو کہ کہیں سے باوا آدم کے وقت کا پُرانا دھرانا سڑا گلا کفن لا رکھو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۵). [سڑا + گلا (رک)].

ـــــ مُنْہ سونْدھا کَرْنا محاورہ.
عیبوں کو ہنر بنا کر پیش کرنے کی کوشش کرنا. کیوں سڑا مونہہ سوندھا کرتے ہو تین برس سے انھوں نے تمہاری بات نہیں پُوچھی. (۱۹۵۱ ، گویا دبستاں کھل گیا ، ۷۸).

سِڑّا (کس س) امذ.
خبطی ، سِڑی ، سودائی ، پاگل ، دیوانہ ، جنونی.

آشفتہ سر حواس پریشاں خراب حال
دیکھو مُجھے تو خبطی دوانہ سِڑّا کہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۲). جیسا میں سِڑا ہوں ایسا ہی وہ سِڑا ہے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۸۵). [سِڑ (رک) + ا ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ سَڑاپ (ـــــ فت س) امث.
(پیتے وقت) ہونٹوں سے نکلنے والی آواز. اُس نے چار چھ زبان کے سڑاپوں سے کچھ باقی پیا. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۲۹). [حکایت الصوت].

ـــــ سَڑاپ (ـــــ فت س) امث.
سڑاسڑ ، چابک ، بید یا کسی لچکدار چیز کے زور سے مُسلسل مارے جانے کی آواز. سیکا نے سڑاپ سڑاپ لاٹھیاں مار کے سب کو بھگا دیا. (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۱۶۵). [سڑاپ (حکایت الصوت) + سڑاپ (رک)].

ـــــ سے م ف.
قمچی کی آواز ، چابک کھانے سے جو آواز نکلے ، تیزی کے ساتھ ، جلدی سے. انگریز خُونخوار ہو گیا ، کوچبین کے حواس غائب ہو گئے ایک چابک جو سڑاپ سے دیتا ہے تو گھوڑیاں ہوا ہو گئیں. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۲۲).

سَڑاسَڑ (فت س ، س) امث ؛ م ف.
قمچی ، چابک اور بید وغیرہ کی ضرب پیہم سے ہونے والی آواز. درختوں سے قمچیاں توڑیں اور ... سڑاسڑ چکھائی شروع کیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۰ : ۹). ایک سرے سے دوسرے سرے تک سڑا سڑ چابکیں برساتے چلے جاتے. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۱۶). [سڑ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ تسلسل + سڑ (رک)].

سَڑاق سَڑاق (فت س ، س) امث ؛ م ف.
سڑاک سڑاک ، سڑاسڑ ، لگاتار. انھوں نے سڑاق سڑاق اس کے جسم پر پُوری طاقت سے بید برسائے وہ بےہوش ہو گیا. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مُستعار ، ۸۹). [حکایت الصوت].

سَڑّاک (فت س) امث.
قمچی یا چابک کی آواز (فرہنگ آصفیہ). [حکایت الصوت].

ـــــ سَڑّاک (ـــــ فت س) م ف.
رک : سڑاسڑ. اس نے کوڑا اُٹھا کر سڑاک سڑاک دو ہی ہاتھ مارے تھے کہ اتا بلبلا گئی. (۱۹۶۳ ، ساڑھے تین یار ، ۲۵). کچھ کہتی ہے تو اُسے ہنٹر سے سڑاک سڑاک مارتا ہے. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۹۳).

ـــــ دیسی / دینی م ف.
پُھرتی سے ، جلدی سے ، سڑاک سے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

ـــــ سے م ف.
جلدی سے ، ضرب کی آواز کے ساتھ. سڑاک سے قمچی ماری. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۷۶).

سَڑاکا (فت س) امذ.
۱. سڑاک. اس اژدرِ سیاہ نے عفریت پر جا کر پیچ دے کر دم ماری ، سڑاکے کی آواز ہوئی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۰۹۷). ۲. متواتر یا پے در پے مار (کسی لچکیلی چیز کی). بیلوں کے پاؤں ٹوٹے جاتے ہیں سڑاکا رسیوں کا پڑ رہا ہے. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۱۰۷۶). ۳. دوڑنے میں تیزی کرنے کی جگہ مُستعمل (نوراللغات). [سڑاک (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ دینا محاورہ.
کسی لچکدار چیز سے زور سے مارنا. دوبارہ جو گُھما کر سڑاکا تو میری عینک لگام کے ساتھ اڑ چلی. (۱۹۳۲ ، رُوحِ ظرافت ، ۵۱).

ـــــ مارْنا محاورہ.
کسی لچکدار چیز کو کسی شے پر زور سے مارنا یا فضا میں

اس طرح جھٹکتا کہ سڑاکے کی آواز نکلے. قمر عذار نے ... موتیوں کا ہار گلے سے اُتارا کچھ اسم سحر کا پڑھ کے ایک سڑاکا مارا کہ برق چمکی. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۵۱۵).

سَڑان (فت س) امذ.
سڑنا ، سڑنے کا عمل. اس بیماری کے باریک ریشے کیکر کی اندرونی لکڑی میں پہنچ جاتے ہیں ، جو کہ ایک قسم کی سڑان پیدا کر دیتے ہیں. (؟ ، پنجاب فارسٹ ریکارڈ ، ۱ ، ۱ : ۱۵). [سڑنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سِڑان (کس س) امذ.
دیوانہ ، جنونی ، سڑی. ایک سڑان ... یہاں آیا ہے کہ مار پیٹ کر کے کہ باتوں سے روٹی چھین کے کھاتے اور مارا مارا پھرے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۰۶۳). [سڑی (رک) کی تکبیر].

سَڑانا (فت س) ف م.
۱. سڑنا (رک) کا متعدی ، گلانا ، بدبودار کرنا. اگر چھیلی کی کھاد دی جاوے تو چھیلی کو خوب سڑاؤ. (۱۸۸۵ ، دولت ہند ، ۱۲۲). تازہ لید میں ایک قسم کی تیزی یا آگ ہوتی ہے جو بدون گلانے یا سڑانے دور نہیں ہوتی. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۱۷). ۲. **کسی کو اِتنی مُدّت جیل یا قیدوبند میں ڈالے رکھنا کہ اس کی حالت غیر ہو جائے ، ناقابل مدت تک قید میں رکھنا.** میرے مہر کا پہلے اِنتظام کر دو ، نہیں تو یاد رکھنا پندرہ روپے مہینہ دونگی مگر تم کو دیوانی کی جیل میں سڑاؤں گی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۰۰). ۳. **(أ) کسی اِختلاف یا بات کو اِتنے دنوں چھپائے رکھنا کہ اس کے مُضر اثرات پُورے ماحول کو پراگندہ کر دیں.** رنجشوں کا دِلوں میں سڑانا بُرا روگ ہے. (۱۹۷۵ ، اسلامی گلو رکھشا ، ۳). **(أأ) ڈال رکھنا ، رکھ چھوڑنا** (فرہنگ آصفیہ). [سڑنا (رک) کا تعدیہ].

سَڑانْد / سَڑانْدھ (فت س / غنہ) امث.
۱. سڑی ہوئی چیز کی بدبو یا تعفن. میراثات ... کا دم نکل جاتا ہے تو اپنے جسم مُردہ کی سڑاند ، بساند بھوند سے اسکو نکال کر ہوا میں پھیلاتے ہیں. (۱۹۰۸ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۲۰). یہ سڑاند اس قدر تیز تھی کہ پاس بیٹھنے والے ناک نہیں دے سکتے تھے. (۱۹۱۹ ، تاریخ اخلاق یورپ (ترجمہ) ، ۲ : ۶۷). سڑاندھ والا گوشت کھانے سے ... اس کی صحت کو کوئی نقصان پہنچتا ہے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۵۹). گلے بکھے جلی ہوئی لاشوں کی سڑاند نسیم سحر میں مل جاتی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۰۳). ۲. (ا) **تخم ریزی کا بیج** (ناخوذ فرہنگ آصفیہ). (اا) (نباتیات) **ایک تخمیری عمل جو جراثیم کی بعض انواع سے پروٹینی مادوں میں پیدا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ناخوشگوار یا بدبودار گیسیں بھی نکلتی ہیں ، گندگی.** سیب اور ناشپاتی کے داغ ، آلو کا حلقی مرض گوبھی کی سیاہ سڑاند وغیرہ. (۱۹۸۰ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۵۳۶). ۳. **بُرائی ، خرابی ، نجاست ، غلاظت.** مغربی معاشرہ کی وہ سڑاند جو دنیا بھر کے جنسی جرائم میں سب سے نمایاں حیثیت رکھتی ہے ، کیا اسی پاکیزگی کی مظہر ہے. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۲۰۹). [س : सड़ांध + सड़ांघ سڑاند / سڑاندھ].

سُـــ اُٹھنا ف ل.
بدبو آنا ، تعفن پیدا ہونا ، سڑ جانا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ آنا ف ل.
بدبو آنا. بھرے سگریٹ کے دُھوئیں سے جلتے ہوئے گوشت کی سڑاند آنے لگی. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۳۵۴).

سَڑانْدا (فت س ، مغ) صف ، مذ ؛ سڑیندا.
۱. بدبودار ، سڑا ہوا ، متعفن (فرہنگ آصفیہ). ۲. بگڑا ، خراب ، بکھا.

اے صبا کہدے عروسانِ چمن کے روبرو
ہے سڑاندا غنچۂ گل اس دہن کے رُوبرو

(۱۸۳۹ ، نکہت (فرہنگ آصفیہ)). [سڑاند + ا ، لاحقۂ نسبت].

سَڑانْدی (فت س ، مغ) امث.
سڑی ہوئی ، گلی ہوئی ، بوسیدہ ، خراب ، بدبودار. عین اس کے سر پر سوکھے میں ابالی ہوئی سانبھانہ سنلی کی الگنی پر لٹکی سڑاندی بھاپ دے رہی تھی. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۸۵). [سڑاند + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَڑاوَٹ (فت س ، و) امث.
گل یا سڑ جانے کی کیفیت ، سڑنا. تیرہ آدمیوں کی لاشیں نکلیں جو سڑاوٹ کی مُختلف حالت میں تھیں. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ (تمہید) ، ۱۱). دو حصے تیزاب گندک کو اٹھانوے حصے پانی میں حل کر کے آلوؤں کو بارہ گھنٹہ تک اوس میں رہنے دیں تو سڑاوٹ کا خطرہ دور ہو جاتا ہے. (۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۱۱). پیشاب مثانے میں باقی نہیں رہتا ، تاہم چونکہ وہ تلچھٹ ہوتا ہے ... جو تہ میں بیٹھ جاتا ہے اور اس میں سڑاوٹ شروع ہو جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، خصائلِ بحری ، ۹۱). [سڑنا (رک) + وٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سَڑاہِن (فت س ، ہ) امث.
بدبو ، تعفن. مُردوں کی بدبو اور سڑاہن چاروں طرف سے اس مرتبے میں میرے دماغ میں پونہچی. (۱۸۸۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱۱۱). [رک : سڑاند].

سَڑاہِنْد (فت س ، کس ہ ، غنہ) امث.
سڑاند ، بدبو ، تعفن. چمڑے کی تجارت نے عفونت کا عادی بنا دیا ہے سڑاہند کی پروا نہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۶ : ۱۰). اب بیدی صاحب کے لیے دنیا ایسی سڑی ہوئی چیز تھی جس میں سے سڑاہند اور بساہند کے بھبکے پھوٹ رہے تھے. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۳۹). [سڑاند (رک) کا ایک اِملا].

سُڑْپ (فت نیز ضم س ، فت ڑ) امث.
کسی رقیق چیز کے پینے یا جلد کھانے کی آواز ؛ تراکیب میں مستعمل (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [حکایت الصوت].

ـــــسڑپ (ـــــفت نیز ضم س ، فت ڑ) م ف.
کسی رقیق چیز کے جلد جلد پینے یا کھانے کی آواز ، تیزی سے پینا. اندو نے کوئی جواب نہیں دیا ، سڑپ سڑپ چائے پیتا رہا. (۱۹۳۹ ، آگ ، ۱۱۵). [سڑپ + سڑپ (رک)].

ـــــلینا ف س.
جلدی سے پی جانا ، سڑپنا ، چڑھا جانا. بعض کفایت شعار پیالیاں خریدتے ہی نہیں ، سیدھا طشتریوں سے چائے سڑپ لیتے ہیں. (۱۹۶۱ ، سنات مسندو پار ، ۲۸).

سڑپا (فت نیز ضم س ، فت ڑ ، شد پ) امذ.
ایک ہی دفعہ میں پی جانے کی آواز. مسلمان باہم کھانا کھانے بیٹھتے ہیں؛ تو ... چاروں انگلیوں سے فرنی کے سڑپے بھرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۱۲). رات دن اینٹتے اور شہد کے سڑپے لگاتے رہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۲۰). سب نے چائے پرچوں میں انڈیل انڈیل سڑپے بھرنے شروع کر دئے. (۱۹۷۶ ، بوئے گل ، ۲۰). اف : بھرنا ، لگانا ، مارنا. [سڑپ + ا ، لاحقۂ تکبیر].

سڑپنا (فت نیز ضم س ، فت ڑ ، سک پ) ف م.
جلدی سے پی جانا ، کش کھینچنا . وہ مصادر جن کے آخر میں مصدری علامت کا ر نا ہے جو کرنا کا اتباع ہے ، مصادر کی مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں سڑپنا یا سڑپنا وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۰۹). [سڑپ + نا ، لاحقۂ مصدر].

سڑستھ (فت س ، سک ڑ ، فت س ، سک ت) امذ.
ساٹھ اور سات کا مجموعہ ، تین کم ستر ، ۶۷. سڑستھ ممبر پارلیمنٹ ... اپنی اپنی جگہ پر خاموش بیٹھے تھے. (۱۹۱۳ ، انقلاب ایران ، ۲۳۰). سڑسٹھ سال کی عمر میں جارج دوئم کا انتقال .. ہو گیا. (۱۹۷۰ ، رومانی سائنس (ترجمہ) ، ۲۰۷). [سات + ساٹھ (رک)].

سڑسڑ (ضم س ، سک ڑ ، ضم س) امث.
۱. رقیق شے کو کھینچ کر پینے کی آواز. بہرام بخار میں پھیلا رہا ہے ، اور وہ سڑ سڑ دودھ کی چسکیاں لگا رہی ہے. (۱۹۲۳ ، ناز عشو ، ۳۸). سندری کچھوے کا شوربہ سڑ سڑ پینے کے بعد مرزا مسلم کیکڑے ... پر ٹوٹ پڑے. (۱۹۷۰ ، خدا کم بدہن ، ۶۳). ۲. حقہ پینے کی آواز (نوراللغات). [حکایت الصوت].

سڑسڑر (ضم س ، فت ڑ) امث ہمسر سڑسڑ.
حقہ پینے کی آواز (نوراللغات). [حکایت الصوت].

سڑسڑانا (فت س ، سک ڑ ، فت س) ف م.
سڑاسڑ کوڑے وغیرہ لگانا. موسنین و مسلمین یہاں ٹٹوا دبائینگے فرشتگان مرین وہاں سڑسڑائیں گے. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۲۱ ، ۱۹ : ۳). [سڑسڑ + انا ، لاحقۂ مصدر].

سڑسڑی (ضم س ، سک ڑ ، ضم س) امث ہمسر گڑگڑی.
ایک چھوٹا سا مٹی کا حقہ جس سے پیتے وقت سڑسڑ کی آواز نکلتی ہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [سڑسڑ + ی ، لاحقۂ تانیث].

سڑسی (فت س ، سک ڑ) امث.
کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑنے کا آلہ ، زنبور. جب کہ دونوں دانتوں میں جنبش آ جاوے فوراً سڑسی سے دانت پکڑ کر اکھیڑ لیں؛ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۳۳). [رک : سنسی].

سڑک (فت س ، ڑ) امث.
۱. لوگوں کے پیدل یا سواری میں چلنے کا باقاعدہ بنا ہوا راستہ ، شارع ، گزرگاہ ، روڈ.

سڑک تھے باغ کوں دیکھت کھلے سنج باغ کے غنچے
سو اس غنچے کے باسان تھے لگیا جگ سک مکن سارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۳).

اس غیرت مسیح کی بگھی کے واسطے
طیار ہے فلک پہ سڑک کہکشاں نہیں

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۲۹). بجنور سے دارا نگر تک ایک سڑک بنوا دی. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۶). آپ وہاں کی سڑکوں اور گلی کوچوں میں پھرنے لگیں گے تو بھیڑ تسلی ہو جائے گی کہ چلو ، میرا باپ تو وہاں چل پھر رہا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۰). ۲. (مجازاً) روش ، ڈھنگ ، اسلوب. جس راہ پر اول مصنف چلا تھا وہی سڑک آج تک جاری ہے. (۱۸۹۲ ، خطر تقدیر ، ۳۸). ۳. وہ ڈوریاں جو زین کے دونوں طرف لگاتے ہیں.

ہوش کے جب ایاس نمارا یہ شہسوار
سڑکوں سے زین اسپ کو لندن بنائینگے

(۱۸۶۷ ، رشک (مطالبِ غرا ، ۳۸)). [س : سڑک ، سڑکنا سے حاصل مصدر].

ـــــاَعْظَم کسی نیز بلا صف (ـــــفت ا ، سک ع ، فت ظ) امث.
بڑی طویل سڑک جو کئی علاقوں سے گزرتی ہو ، مراد : وہ سڑک جو شیر شاہ سوری نے تعمیر کروائی تھی جو پشاور سے کلکتے تک جاتی ہے ، جی ٹی روڈ. سڑک اعظم :- مغربی پاکستان کی سڑکوں میں سب سے اہم سڑک اعظم ہے. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۲۸۳). [سڑک + اعظم (رک)].

ـــــآہَنی کسی صفت نیز بلا کسی (ـــــفت ہ) امث.
۱. لوہے کی سڑک ، ریل کی پٹڑی ، سکۃ الحدید (نوراللغات). ۲. سخت اصول ، سخت قانون. کسی مقدمہ میں ایک راستہ سڑک آہنی مقرر کر دینے کا ارادہ کرنا جس پر ہمیشہ ماتحت عدالت اپیل کو مجبوراً چلنا پڑے. (۱۹۰۸ ، ایکٹ نمبر ۹ ، ۵۳). [سڑک + آہن (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــبَنْدھنا محاورہ.
راستہ بن جانا ، سڑک تعمیر ہو جانا.

تازگی رخصت گلگشت اسے دیدے شاید
برگ گل سے جو سڑک باغ میں ہموار بندھے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

--- پر پڑ لینا محاورہ.
شارع عام سے راستہ طے کرنا ، راستے پر چل پڑنا ، راستہ پکڑ لینا۔ محافظوں نے سلامی دی اور جلوس سلطان جی کی سڑک پر پڑ لیا۔ (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۹)۔

--- پھانسی (--- مع) امث.
پھندا ، پھانسا ، سرک پھانسی (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔
[رک : سرک پھانسی]۔

--- چھڑکنا محاورہ.
سڑک پر گرد بٹھانے کے لیے پانی ڈالنا ، فرش بھگانا.

امتحان اہلِ وفا کا نہ سواری میں لو
کیا سڑک چھڑکیں گے کچے گھڑے بھرنے والے
(۱۸۳۷ء ، کلیاتِ منیر ، ۳۵۶)۔

--- سیفن (--- ی لین ، کس ف) امث.
سڑک کی ایسی تعمیر جس میں سڑک کے نیچے سے نالے کو سیفن بنا کر نکال دیا جائے. اگر سڑک کے نیچے سے نالے کو سیفن بنا کر نکال دیا جائے ایسی تعمیر کو «سڑک سیفن» کہتے ہیں. (۱۹۳۹ء ، آبپاشی ، ۵۶۶)۔ [سڑک + انگ : Syphon]

--- کاٹنا محاورہ.
نئی سڑک یا راستہ نکالنا ، مشقت جھیلنا. الٰہی وہ دن کب آئے گا ، کہ میں قید سے نجات پاؤں؟ ، کب تک سڑک کاٹوں ، کب تک رنج اٹھاؤں. (۱۸۶۹ء ، خطوطِ غالب ، ۳۳۳)۔

--- کھلنا محاورہ.
شارع عام پر آمد و رفت شروع ہونا. کوہاٹ کے درہ کی سڑک کھل گئی ہے اور ہمیشہ کام میں آتی ہے. (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۴۴)۔

--- ناپنا محاورہ.
فضول اور بے مقصد ادھر اُدھر چلنا پھرنا. بیکار سڑک ناپنے سے تو ہمارا جی اُکتا گیا. (۱۹۱۵ء ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۱۱۱)۔

سُڑک (ضم س ، سک ڑ) صف.
۱. محو ، مگن.

ہے مست ہو کر ہاشمی اُن کیچ سے سوں ہے سڑک
توں مست ہے مد پی کے چپ ہوتی ہے متوالی عبث
(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۳۷)۔

اسکے ہوٹاں کے میٹھے شربت سوں
شراب نا اچھے کر سڑک ہو گیا
(۱۷۶۵ء ، دکنی انوار سہیلی ، ۳۳۸)۔ ۲. جلدی ، شتابی ، پھرتی ، فوراً ، تُرت ، جھٹ سے.

وہ تو سڑک تھی ہاتھ پکڑ لینے پر دھڑک
میرا تو ڈر نہ تھا یہ تمہارا تھا ڈر مجھے
(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۱۸۶)۔ سڑک سے آ کر چلے گئے (۱۹۰۸ء ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۷۶)۔ ۳. (قدیم) اسلحے (مثلاً خنجر ، تلوار وغیرہ) کی سرسراہٹ.

عشاق پہ تجھ چشمِ ستمگر کا پھرنا
تروار کی اوجھڑ ہے یا کنیے کی سڑک ہے
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۳۶) [سڑکنا (رک) سے حاصل مصدر]۔

--- جانا محاورہ.
نکل جانا ، پی جانا.

ذرا گھوڑے کے منہ کو تو اٹھا کر
سڑک جا نال سے اس کو پلا کر
(۱۷۹۵ء ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۳)۔

سڑکا (فت س ، ڑ ، شد ک) امذ.
مینہ کی بھوہار (پلیٹس)۔ [سڑک + ا ، لاحقۂ فاعلی]۔

سُڑکا لگانا محاورہ.
جلق کرنا (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۹ ؛ جامع اللغات)۔

سڑکانہ (فت س ، ڑ ، فت ن) امث.
سڑک کا محصول ، اس طرح کا محصول پہلی ہی ہونی سڑکوں کی مرمت کے واسطے زمین داروں سے ان کے لگان کے موافق مقرر ہوتا ہے (اردو قانونی ڈکشنری)۔ [سڑک + انہ لاحقۂ اسمیت بمعنی معاوضہ ، اجرت]۔

سڑکانی (فت س ، ڑ) امث.
مستی ، محویت. اوکبختاں جوانی کی سڑکانی میں بڑے۔ (۱۷۶۵ء ، دکنی انوار سہیلی ، ۴۷)۔ [سڑک + انی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سُڑک بیل (ضم س ، فت ڑ ، ی مج) امث.
رک : آکاس بیل. اسل کے اضافہ کا کیا کہنا نہ سڑک بیل اس قدر پھیلے نہ مچھلی کی نسل اس قدر بڑھے. (۱۹۱۷ء ، علم المعیشت ، ۲۵۳)۔ [سڑک + بیل (رک)]۔

سڑکنا (فت س ، ڑ ، سک ک) ف ل.
سکنا ، سرکنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [سرکنا (رک) کا بگاڑ]۔

سُڑکنا (ضم س ، فت ڑ ، سک ک) ف م.
۱. سڑسڑ کر کے حلق میں اُتار لینا ، پی جانا. ایک ہی سانس میں دودھ سُڑک گیا. (۱۹۰۰ء ، ایامِ عرب ، ۱ : ۲۲)۔ بعض طالبِ علم تو سر شام ہی سے چائے کی تھرمس بھر کر رکھ لیتے ہیں اور ساری رات پڑھنے کے بہانے سے چائے سُڑکتے رہتے ہیں. (۱۹۶۶ء ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ / اپریل ، ۸)۔ ۲. تلوار میان سے نکلنا؛ ناک میں دوائی چڑھانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [سڑک (حکایت الصوت) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

سُڑکوانا ف م.
(طب) ناک کے بالائی حصے تک کوئی چیز پہنچانا ، ناک کے ذریعے آہستہ آہستہ پلوانا. برف کا ٹھنڈا پانی ناک میں سُڑکوایا جائے. (۱۹۳۳ء ، بخاروں کا اصول علاج ، ۱۳۶)۔ [سُڑکنا (رک) کا متعدی المتعدی]۔

سڑکی (کس س ، سک ڑ) امث.
سڑی سودائی ہونا ، پاگل پن.

سڑی سودائی نہیں سڑکی جو مجھ پر بھب جائے
پھبتی سب لوگ کہیں سڑکی تو سڑکی ہی سہی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۰) [پ : سڑ सिडइ + کی ، لاحقۂ کیفیت].

سُڑکی (ضم س ، سک ڑ) امث.
۱. ناک سے کسی چیز کو سُڑکنا (پلیٹس). ۲. **کنکوے کی ڈور کو دفعتہً ڈھیل دینا ، جھٹکا دینا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). اف : بھرنا ، دینا ، لینا. [سُڑک (حکایت الصوت) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَڑَم (فت س ، ڑ) امث.
سن یا سنئی کا موٹا سا جھونٹا یا ریشہ ، لاط : Crotalaria Juncea (پلیٹس). [پ : सड्म].

سَڑَن (فت س ، ڑ) امث.
۱. **گلنے سڑنے یا بسنے کی کیفیت، سڑنا بسنا.** جوار پر چار قسم کی بیماریاں حملہ آور ہوتی ہیں ... چہارم وہ جو جڑ یا تنے میں سڑن پیدا کر دیتی ہیں. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۱۳۸). ۲. **لکڑی میں پھپوند کی شکل میں لگ کر لکڑی کے اندر خانوں کی دیوار کو شکستہ اور ریشوں کو جُدا کرکے لکڑی کو کھانا.** سڑن:- یہ ایک قسم کی پھپوند کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو اپنے دانوں میں جن کو اسپورس کہتے ہیں ، دخل پاتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۶۰). [سڑنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

سِڑَن (کس س ، فت ڑ) امث.
دیوانی ، پاگل عورت.

چلے سواریٔ یوسف وہ راہ اور ہی ہے
سڑن ہوئی ہے زلیخا کہاں بھٹکتی ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۲). اے کچھ سڑن ہوئی ہو. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۲۸). وہ بچہ نہ تھی ، سودائی نہ تھی ، سڑن نہ تھی. (۱۹۱۷ ، شامِ زندگی ، ۹). وہ ایک کم عقل سڑن عورت ہے اور بولنے کا بھی اسے حد سے زیادہ شوق ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۲). [سڑی (رک) کی تانیث].

---- پن / پَنا امذ.
خبط الحواسی ، پاگل پن ، عورت کا پاگل پن. کیا تیری عقل ماری گئی ہے ، جو مرشد سے سڑن پنے کی باتیں کرتی ہے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۰۶). [سڑن + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

سَڑنا (فت س ، سک ڑ) ف ل.
۱. (أ) **زیادہ عرصہ رکھا رہنے یا زیادہ گرمی کی وجہ سے اکثر کسی چیز کا گلنا ، داغدار ہونا یا رنگ اور مزا بدل جانے کے سبب ناقابلِ استعمال ہو جانا ، بوسیدہ اور بیکار ہو جانا ، گل جانا ، بیکار اور نکمّا ہو جانا.** اگر انسان میں ای تحفہ (دل) نہ ہوتا تو ای تن سڑ جاتا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۱۳).

شرک کفر کی جب اوٹھے اون سے بو
نہ ایسا سڑا ہوئے مردار کوئی
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۲). اب دیکھ اپنا کھانا اور پینا کہ سڑ نہیں گیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۶۹). جب گھر کی کوئی لکڑی سڑ جاتی ہے تو وہ اس کی جگہ باہر کی طرف نئی لکڑی لگا دیتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۵۳۳). مزمل کے منہ سے کرب کے عالم میں نکلا ... ہاجرہ کی لاش نہیں سڑے گی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۳۱). (ب) **بدبُو پھیلنا ، فضا کا آلودہ ہونا ، عفونت.** اس کے آتے ہی ایسی تعفن پھیلی کہ معلوم ہوا سارا دربار سڑ گیا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲ ، ۱ : ۳۹۷). ۲. (أ) (طب) **کسی عضو کا گل جانا ، ناکارہ ہو جانا ، جراثیم آلودہ ہو جانا ، صحت مند نہ رہنا.** پھکنے میں لہو کا جوش ہو گا اور اس وقت وہ سڑ یا پھٹ جائیگا یا چمٹ جائیگا. (۱۸۳۸ ، اصولِ فن قبالت (ترجمہ) ، ۵۶). (ب) **مُرجھا جانا ، پکس جانا.**

کلیاں پھبھک رہی تھیں کہ اک ہاتھ پڑ گیا
غُنچہ اُبھر کے کھلنے نہ پایا کہ سڑ گیا
(۱۹۳۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۲ : ۳). ۳. **بڑے بڑے خراب و خستہ ہو جانا ، ایک ہی جگہ پڑا رہنا ، سخت اذیت برداشت کرنا ، کربناک زندگی بسر کرنا.** جیسا کیا ہے ویسی سزا پاؤ گے اور قید ہی میں پڑے پڑے سڑو گے. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۷۲). اِتنا ہی کر دے کہ اپنے آقا سے کہہ دے ، کہ ایک بے گناہ یہاں اور بھی پڑا سڑ رہا ہے. (۱۹۱۹ ، خطوطِ محمد علی ، ۶۳). ہم جیل میں آئے ہیں اور کیا معلوم ہمیں کب تک سڑنا پڑے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۷۳). ۴. **(مجازاً) جلنا ، حسد کرنا.** سڑنا = جلنا (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، (حصۂ صرف) ، ۴۸). ۵. **(چوسر) جانبین میں سے کسی کا بازی نہ جیتنا** (نوراللغات). [پ : सडणओ].

سَڑْوانا محاورہ.
قید کرانا ، حبس میں رکھنا. انہوں نے ... ہڑتال کرنے والے مُلازموں کو جیلوں میں سڑوا دیا. (۱۹۶۳ ، جگنو اور ستارے ، ۱۰۹). [سڑنا (رک) کا متعدی المتعدی].

سَڑُوپ جانا محاورہ.
سڑپنا ، جلدی سے پی جانا. گردن جُھکائے ہی جُھکائے کٹورا لے لیتا اور ایک دم سڑوپ جاتا جیسے چرچرا ذرا ذرا سا. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۶۱).

سَڑُوتا (فت س ، و لین) امذ.
سکڑ پوتا ، پردادا کے بیٹے کا بیٹا ، تیسری پیڑھی. اسی میں پوتا ، پڑوتا ، سڑوتا اور پوتی پڑپوتی ، سڑوتی وغیرہ سب شامل ہیں. (۱۹۲۲ ، قانونِ وراثت ، محمد اسمعیل ، ۱۸). [سکڑ پوتا (رک) کی تخفیف].

سَڑی (فت س) صف.
بوسیدہ ، خراب ، گلی ہوئی ، بدبودار.

سڑی ہوئی بغلاں میں تے بوں جھڑے
جنے پاس اس کی سنگے سو مرے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۰).

یہاں سے گُزرا تھا کوئی کبر بڑا سا شاید
ورنہ کیوں باس بھلا مجھ کو سڑی سینہ کی لگے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۹). بچے ہیں وہ چشمِ بددور فقیروں کے بھی اچھے ہوں گے سڑی سنی لنگوٹیاں باندھے پھٹی سی ٹوپیاں اوڑھے پھٹی جوتیاں ٹوٹے گنے گنے کے چھلکے

کھڑے چُوس رہے ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۳۰). میرے نزدیک تو اس کی قیمت کھجور کی دو سڑی گٹھلیاں ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۷). [سڑا (رک) کی تانیث].

ـــ پساندی باتیں (ـــ کس پ ، غنہ ، ی مج) امث.
طنزیہ ، بیہودہ باتیں ، پُرفریب گفتگو ، جلی کٹی باتیں ، ناگوار باتیں. آپا جان کیا کہہ رہی ہو اب میں وہ بصیرہ نہیں جو تمھاری سڑی پساندی باتیں سنوں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۴). [سڑی + پساند (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + باتیں (رک)].

ـــ (سی) صاحبی اُس پَر چبُوتَرہ گَچ کا کہاوت.
برائے نام امیری.

غلام میں تو ہوں اون صاحبوں کی کھڑپچ کا
سڑی تو صاحبی اوس پر چبوترہ گچ کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۴۰). مسلمانوں کی عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں وہ بالکل آنکھوں پر پٹی باندھ کے باؤلی میں کودنا چاہتے ہیں ... سڑی سی صاحبی اس پر چبوترا گچ کا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۵ : ۵).

ـــ گرمی (ـــ فت گ ، سک ر) امث.
سخت گرمی. دلّی میں سب سے بُرا موسم اگست اور ستمبر کا ہوتا ہے سڑی گرمی اور ملیریا کا زور. (۱۹۳۵ ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۶۸). [سڑی + گرمی (رک)].

سِڑی (۱) (کس س) صف.
پاگل ، دیوانہ ، مجنوں ، مخبوط الحواس ؛ (مجازاً) بے وقوف.

میر کی بات پہ ہر وقت یہ جھنجھلایا نہ کر
سڑی ہے خبطی ہے ، وہ شیفتہ ہے مجنوں ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۸). بیوی۔ ہم کیوں سڑن ہونے لگے ، سڑی تم ، سڑی تمھاری بیگم صاحب. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۳۲). میں سڑی مشہور ہوں ذرا بھی کام میری مرضی کے خلاف ہو تو مجھے بڑا قلق ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۶۵). [پ : सिड़ी].

ـــ پَن (ـــ فت پ) صف.
دیوانگی ، خبط. سڑی پن میں جو کمی ہے وہ بھی پُوری ہو جائے گی. (۱۹۳۸ ، بحر تبسّم ، ۱۹۱). [سڑی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سُلطان (ـــ ضم س ، سک ل) صف.
پاگلوں کا سردار ، مراد : حد درجے کا دیوانہ ، مجنوں ، پاگل:

زرد جوڑا تم جو پہنو گے ہنسے گی زعفران
دم کریے کی ناک میں رنڈی سڑی سلطان روز

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۳۷). کوئی دریا میں پھاند کے ڈبکیاں کھائے یا سڑی سُلطان ہو کے جنگل کو نکل جائے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۰۴). [سڑی + سُلطان (رک)].

ـــ سَودائی (ـــ و لین) صف.
پاگل ، دیوانہ. قرآن باہر رہ گیا ، مگر ایک عیاری سوچ کر صورت اپنی سڑی سودائی کی ایسی بنائی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۶۶). حضور کے ہمراہ ایک خدمتگار بھی تھا وہ بھی سڑی سودائی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳). مادھو تو غم کے مارے سڑی سودائی کی سی باتیں کرنے لگا. (۱۹۲۹ ، نالک کتھا ، ۳۹). [سڑی + سودائی (رک)].

ـــ ہے تو کیا بات ٹھکانے کی کَہتا ہے کہاوت.
ہے تو بیوقوف مگر بات ٹھکانے کی کہتا ہے (جامع اللغات).

سِڑی (۲) (کس س) امث (قدیم).
سیڑھی.

جون ان شہر زریں کے دامن کوں آئے
سڑی ایک مرمر کی واں خوب پائے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۴۷). پھر مُجھے ایک تہ خانے میں لے چلا پھر ہم زمین کے نیچے تین سو سیڑی سے زیادہ اترا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم تفسیر قرآن العظیم ، ۶۲). [سیڑھی (رک) کی تخفیف].

سَڑْیا (فت س ، سک ڑ) صف.
پُرانا ، بوسیدہ.

لنگوٹی کھٹی ہور سڑیا گودڑا
بچھانے کوں کی بکہ پھٹیا بوریا

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۸)). [سڑ (رک) کا متبادل اِملا].

سَڑْیا جانا محاورہ.
خبطی بن جانا. بڑھے تو بڑھے بعض وقت اچھے بھلے نوجوان لوگ سڑیا جاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، خبطی ، ۱۵۴).

سَڑیَل (فت س ، سک ڑ ، فت ی) صف.
۱. **بے ڈھنگا ، خراب ، خستہ ، ادنٰی درجے کا ، بہت معمولی ، خراب و خستہ ، ردّی.** اس صحن دلکشا میں سڑیل سڑیل مکان بن گئے ہیں. (۱۸۳۶ ، آثار الصنادید ، ۳۵). کیا دلہن والے ایک ڈنر بھی نہیں دیں گے؟ اور دیں گے تو ایسی سڑیل فلیٹ سی نا؟ (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۵). ۲. **فرسودہ ، پُرانا ، دقیانوسی.** جن کو آپ ورک آف کلا اور ورڈ آف کلا کہتے ہیں بلکہ خود کلا خیالی ڈھکوسلے اور اولڈ فیشن والوں کے سڑیل خیالات ہیں. (۱۸۹۲ ، تحریر فی اصول التفسیر ، ۱۵).

وہی قدیم زمانے کا فلسفہ سڑیل
ہو جیسے کہنہ کھنڈر کی ڈھئی ہوئی دیوار

(۱۹۰۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۶۹). ۳. **بُوڑھا ، کمزور ، ازکار رفتہ ، لاغر.** ایک بڈھا سڑیل ، کھوڑا چند پرانے (پُرانے) بوسیدہ فارم اور کچھ تو پیں یا تمنچے دے کر یہ کہتے ہیں کہ ہم تم ایک دوسرے کے دوست بن کر رہیں گے. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری (ترجمہ) ، ۲۶۹). بیمار اور بُوڑھی گائیں بھینسیں لاتے ہیں قصائیوں کے ہاتھ بیچ کر ان کا سڑیل گوشت لوگوں کو کھلاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۱۳). ۴. **(مجازاً) بدکار ، آوارہ.** نہیں بولی جا شتل ، موئی چماری سڑیل سن لیا جو کر گئی وہ بھی مرد پر مر گئی چل چپ کر. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۱۳۱). [سڑ + یل ، لاحقۂ نسبت].

سڑپنا (فت س ، ی مج) امذ.
(سلانی بٹائی) ریشم ، سڑپنا ، شہرہا (ا ب و ، ۲ : ۲۵).
[مقامی].

سَزا (فت س).(الف) امث.
۱ **ایذا جو بُرائی کے عوض میں دی جائے ، پاداش ، بُرائی کا بدلہ.**

که یارب دے منج اس شَبّر کا جزا
جو ہے دین کوں میں جو دیتا سزا

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۰). اگر اپنو خُدا ہوتے تو اپنو کوں بو جزا ہور سزا کیوں ہوتا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۹۱)

جو جو عذاب میں سنے تیں سو اُس پہ ہوتے ہیں
تیرے معاند بدگو کی ہے سزا اور ہی

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۰).

حد چاہیے سزا میں عقوبت کے واسطے
آخر گناہگار ہوں ، کافر نہیں ہوں میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰). مغرب میں بعض ممالک ایسے ہیں جنہوں نے موت کی سزا کو منسوخ کر دیا ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۳۵). ۲. **(مجازاً) قید.** آخر کبھی آؤ گے بھی ؟ یا کالے پانی کی سزا بُھگتتے رہو گے ؟ (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۱۰۹). جیب تراشی کے جُرم میں اُسے اڑھائی سال کی سزا ہو گئی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۲۶). ف : بُھگتنا ، پانا ، دینا ، کرنا ، ہونا. (ب) صف. **زیب دینے والا ، زیبا ، لائق.** شعری اگر شعر کہیے تو بجا ہے ، نثری اگر نثر آبدار لکھیے تو سزا ہے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار ، اُردو ، ۱۲).

جو سزا دو سزا ہے عاشق ہیں
ہم کسی وقت بے قصور نہیں

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۶۹).

ہر اک وجود سزا ناسزا کو پیار کیا
بتوں کو دہر کو خود کو خدا کو پیار کیا

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۹). [ف : سزا ، سزیدن - لائق ہونا].

---اُٹھانا محاورہ.
سزا جھیلنا ، تکلیف برداشت کرنا ، کسی جُرم کی پاداش برداشت کرنا. میں نے ایک جُرم کیا تھا اس کی سزا اُٹھائے جاتی ہوں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۰۳).

---بولنا محاورہ.
سزا کا حکم دینا. مُجھے چاروں طرف سے بیکسی گھیرے ہوئے تھی اور خود کو ایک ایسا قیدی محسوس کر رہا تھا جیسے حاکم نے "تا برخاستِ عدالت" کی سزا بول دی ہو. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۴۰).

---بُھگتنا محاورہ.
کیے کا نتیجہ پانا ، بُرے اعمال کا نتیجہ برداشت کرنا. انسان اپنے اعمال و افعال کی سزا اسی دُنیا میں بُھگت لیتا ہے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۳۷). سٹی مجسٹریٹ نے چھے چھے ماہ قید اور پچیس پچیس روپے جُرمانہ کی سزائیں بُھگتنے کا حکم صادر کیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۵۸).

---پانا محاورہ.
۱. **بدی کا عوض پانا ، کیے کا بدلہ پانا.** کسی کا کہنا نہ مانا خود پسندی کی سزا پائی. (۱۹۱۳ ، فسانۂ دلفریب ، ۴۹). شر ذلیل و خوار ہوتا ہے اور سزا پاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۷). ۲. **جُرمانہ یا قید بُھگتنا** (فرہنگِ آصفیہ).

---ئے تازیانہ کس اضا (---سک ز ، فت ن) امث.
کوڑے کی سزا. کوئی مجسٹریٹ درجۂ دویم حکم سزائے تازیانہ صادر نہیں کر سکتا ہے. (۱۸۹۵ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۸۸۲ء ، ۱۸). س : سزائے تازیانہ کی انتہائی تعداد کیا ہے؟ ج : ضرب بید سے زیادہ نہ ہو گی. (۱۹۳۸ ، مجموعہ تعزیراتِ ممالکِ محروسہ سرکارِ عالی ، ۱۳). [سزا + ے (حرفِ اضافت) + تازیانہ (رک)].

---ئے جائز کس صف (--- کس ء) امث.
قانون یا شریعت کے موافق سزا ، وہ سزا جسکا دینا بجا اور درست ہو (فرہنگِ آصفیہ). [سزا + ے (حرفِ اضافت) + جائز (رک)].

---ئے جُرمانہ کس اضا (---ضم ج ، سک ر ، فت ن) امث.
جُرم کے بدلے میں جُرمانہ ہونا (جامع اللغات). [سزا + ے (حرفِ اضافت) + جُرمانہ (رک)].

---دہی (--- کس مج د) امث.
عتاب میں مُبتلا کرنا ، جُرم کے بدلے میں اذیّت پہنچانا. اسی سبب سے بنگالہ کے سرکشوں کی سزا دہی کا کام کھٹائی میں پڑا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۷۵). سلطنتِ روم کی طرف سے ان کی سزا دہی کے لیے قوانین مقرر ہوئے. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۶۱). [سزا + ف دہ دادن - دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا ف م.
مارنا پیٹنا ، گوشمالی کرنا ، قید یا جُرمانہ کرنا.

پُھٹو دود سرا تربے بالے بال
سزا دیوے اس کا تُجے ذوالجلال

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۳)). پھر آخر کوں نصیحت کرنے سے سزا دے. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۹۰). بید ، فاقہ ، مشقتِ شاقہ ، کال کوٹھری بھی سزائیں ہیں جو شوخ قیدیوں کو دی جاتی ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایاپلٹ ، ۳۸).

کسی طرح سے تغافل کا پاس شک تو کُھلے
نہیں میں پیار کے قابل تو کُچھ سزا ہی دو

(۱۹۷۳ ، ساتواں در ، ۸۱). طاقت کے ... استعمال کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ یا تو بُرے اعمال کو زبردستی روکا جا رہا ہے یا ان کی سزا دی جا رہی ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۳۷).

---ئے قید کس اضا (---ی لین) امث.
جُرم کے بدلے جیل خانے میں بند کیا جانا. ایک مولوی صاحب نے ناظم فوجداری کو ایک چٹھی لکھی کہ اگر وہ اون کے فرزند کو سزائے قید دیں گے تو وہ طاعون سے ہلاک ہو جائیں گے. (۱۹۳۸ ، مجموعۂ تعزیراتِ ممالکِ محروسۂ سرکارِ عالی ، ۱۰۶). [سزا + ے (حرفِ اضافت) + قید (رک)].

---کاٹنا محاورہ.
قید کے دن پورے کرنا ، سزا کی مُدّت گزارنا. انہیں تین سال قید کی سزا ہو گئی تھی اور وہ اپنی سزا کاٹ رہے تھے . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۵۳).

--- کَرْنا محاورہ.
سزا دینا ، خطا ، قصور یا چوری وغیرہ کی پاداش دینا. یہاں سے چلے جاؤ نہیں تو سزا کرونگا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۰). خسرو خان نے جن لوگوں کو روپے دیئے تھے ان سے واپس لیکر خزانہ میں داخل کیا اور روپے لینے والوں کی سخت سزا کی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطی کی ایک جھلک ، ۱۹۹).

--- کو پَہُنْچْنا محاورہ.
کیے کی پاداش بھگتنا ، برائی کا پھل ملنا.

خوب دیکھا تمہیں خوب اپنی سزا کو پہونچے
اب تو کافر ہو تُمو تم سے جو ملت رکھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۹) . اج اپنی سزا کو پہنچے گا . (۱۸۹۱ ، یوسف و تجمہ ، ۲۹).

---گاہ امذ.
وہ جگہ جہاں مجرموں کو سزا دی جائے . اس وقت تک یہی مقام متصل کوتوالی سزا گاہ تھی. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۸۲۹). [سزا + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

----ے مَعْنَوی کسرِ اضا(---فت م ، سک ع ، ن)امث.
تادیب ، تنبیہ ، باز پرس. جو اشخاص کہ ملازم شاہی ہیں اور انہوں نے خزانۂ شاہی سے مال حاصل کیا ہے تو ان کو صرف سزائے معنوی دی جائے نہ کہ سزائے خسروانی. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی (فدا علی) ، ۱۶۲). [سزا + ے (حرفِ اضافت) + معنوی (رک)].

----ے مَوت کسرِ اضا(---و لین) امث.
پھانسی کی سزا ، وہ سزا جس میں جان لی جائے. قائداعظم کا موقف یہ تھا کہ ... سزائے موت انگلش قانون کے مطابق نہیں ہو سکتی ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵/دسمبر). [سزا + ے (حرفِ اضافت) + موت (رک)].

---وار صف.
۱. **مستحق ، لائق ، اہل ، قابل ، مستوجب ، مناسب.**

لایق پرتوِ فقر ہیں آئینہ دلاں
تیرہ دل کب ہے سزاوار نمو ہوشی کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۸).

یا علی ہے گا میر پیر فقیر
اب سزاوارِ لُطفِ شاہا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۷).

اس منصبِ بُزرگ کا مُختار ہے یہی
جعفر کے مرتبہ کا سزاوار ہے یہی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۵۵). لا کھوں تحسین کا سزاوار ہے جو اس کو دوسروں کے لیے قابل حصول بنا دے . (۱۹۴۳ ، میزانِ سخن ، ۱۱).

ترے کرم کا سزاوار تو نہیں حسرت
اب آگے تیری خوشی ہے جو سرفراز کرے

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۳۰). ۲. **زیبا ، مناسب ، موزوں.**

کہ ہمیں سب کنہ گار ہے
جکچ توں کرے سو سزاوار ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵). حمد و ثنا کا گلستان ہمیشہ بہار باغبان حقیقی کو سزاوار ہے . (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۲). حق تعالیٰ کو سزاوار ہے کہ اس کے گناہ بخش دے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۷).

اس کو تم اور تمہیں غیر سزاوار بھی ہے
کہ دغا باز بھی خود کام بھی عیار بھی ہے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳). ان کا شعر اِتنا پختہ ہے کہ ان کو حافظِ سندھ کہنا ان کی شان کے سزاوار ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲/اپریل). ۳. **موافق ، مسعود ، مبارک ، راس.** یہ مکان ہم کو سزاوار ہے اسی جگہ ہم رہیں گے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۹۳). جو میرے دادا صاحب نے ان سے کہ دیا ، وہی انہوں نے کیا کسی کی نہ سنی اور خدا کی عنایت سے وہ بات سزاوار بھی ہوئی. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۹۰).

احباب کو تری نگہِ لطف سزاوار
دشمن کو ترا خنجرِ خونخوار مبارک

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۳). الف : ہونا. [سزا + ف : وار ، لاحقۂ نسبت و تشبیہ].

---وار ٹَھہرانا محاورہ.
قابلِ سزا قرار دینا ، سزا پانے کے لائق ٹھہرانا. منٹو پہ مقدمے چلائے ، انہیں سزاوار ٹھہرایا . (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں ، منٹو نوری نہ ناری ، ۱۵۹).

---وار ہونا محاورہ.
(عو) **کامیاب ہونا ، مراد کو پہنچنا** (فرہنگِ آصفیہ).

---واری امث.
لیاقت ، خوبی ، اچھائی ، عمدگی ، مناسبت ، موزونیت ، اطلاقیت (پلیٹس). [سزاوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---یاب صف.
سزا پانے والا ، جو سزا کا مستحق ہو ، جس کو سزا دی جائے. تمام دن عدل و داد کا شغل رہا کوئی مجرم سزایاب کوئی مشتبہ رہا ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۳ : ۲۸). سزا کا اثر اس سے نہیں ہوتا کہ وہ کتنی سخت اور ایذا رساں ہے ، بلکہ اس سے ہوتا ہے کہ جو شخص بھی اس کی صحیح گرفت میں آئے وہ سزایاب ہو جائے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۴۴). [سزا + ف : یاب ، یافتن - پانا].

---یابی امث.
مستحق عقوبت ، سزا پانے کی حالت. حکم رہائی کے بعد اوسی

جُرم کی بابت کارروائی تازہ کی جاسکتی ہے ... اور ملزم کی نسبت حکمِ سزایابی صادر ہو سکتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، مجموعہ ضابطۂ فوجداری ، ۸۸)۔ [سزایاب + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔ یافتہ (۔۔۔ سکِ ف ، فتِ ت) صف۔
جو پہلے سزا پا چکا ہو ، جس نے سزا پائی ہو۔ یہاں کا قید خانہ کلاں نمونۂ جہنم ہے حتیٰ کہ وہاں کا سزا یافتہ وہ مشقت کرتا ہے کہ زندہ نہیں نکلتا۔ (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۰۷)۔ [سزا + ف : یافتہ ، یافتن ـ پانا]۔

سَزاوُل (فتِ س ، ضمِ و) امذ۔
۱. **سرکاری روپیہ وصول کرنے والا ، محصلِ مطالبۂ سرکاری۔** اس سزاول کو ترس آیا اور اس کو خاوند کے روبرو لایا۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۹۶)۔ جہاں زر سرکار ہو وہاں واقف کار سزاول مقرر کر کے ارباب طلب کو شش ماہہ تنخواہ دیدیں ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۵۸)۔ زمینداروں (یعنی موروثی منتظمان اراضی) پر بار عائد کیا گیا تھا کہ کاشتکاروں ، سزاولوں اور امینوں کا تقرر کیا جا سکے ۔ (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری (ترجمہ) ، ۱۰۹)۔ ۲.(i) **داروغہ ، نگرانی کرنے والا ، سپاہی جو سرکاری حکم سے متعین ہو۔**

کیا ہے تقرر جاں لینے کو مامور اوس نے غمزوں کو
سزاول روز رہتا ہے تغافل خاص پلٹن کا

(۱۸۵۳ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۳۶)۔ جب وہ شخص جس سے وہ ڈرتے ہیں ان پر سزاول بنا رہے اور ان کو سزا کی دھمکی دیتا رہے تب تو وہ اطاعت کرتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، معلم السیاست ، ۳۲)۔ (ii) **(مجازاً) مُسلّط۔**

ہجر کی شب نہ بُلانے میں تامل کرتے
موت اگر آپ نہ آتے تو سزاول کرتے

(۱۸۵۳ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۴۴۹)۔ دماغ پُرشباب نے پریوں کا دڑبا کھول دیا پرے کا پرا جان پر سزاول ہو گیا ۔ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۲ : ۳)۔ [ت]۔

سَزاوُلی (فتِ س ، ضمِ و) امث۔
سرکاری روپے کی وصولی کا کام ، سزاول کا عہدہ۔ خرچ سزاولی بذمہ اوس کے ہو گا۔ (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۷۵)۔ بلال خان کو اس حادثہ کے وقوع سے پہلے اس لشکری سزاولی کے لیے بھیجا تھا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۳۶)۔ [سزاول + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سُزْنی (ضمِ س ، سکِ ز) امث (قدیم)۔
سوزنی۔

زری سُزنیاں بچھا تکئے دھرے خوب
شمع ہر نہار پر روشن کرے خوب

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۸ ، ۲۲))۔ [سوزنی (رک) کا ایک اِملا]۔

سَس (فتِ س) امذ۔
ماتھا ، پیشانی ؛ (کنایۃً) سر۔

مورکھ بولی پر لڑے چاتر سمجھے بات
سس اور چند ایک ہیں نس اور رات

(۱۸۹۰ ، پوتھی لا الہ الا اللہ ، ۶۳)۔

کیا کروں سوزشِ پنہاں کا بیاں
جیسے سورج کا کنول ، سس کا کمد دیوانہ

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۳۶)۔ [سیس (رک) کی تخفیف]۔

۔۔۔ پُھول (۔۔۔ و مع) امذ۔
ایک زیور جو گلِ صد برگ کی طرح ہوتا ہے اور یہ سر پر پہنا جاتا ہے۔

مالا ہے کہیں ، کہیں ہے سس پُھول
اداریج ہے کہیں ، کہیں کرن پُھول

(۱۶۵۹ ، میراں جی حق نُما ، نورنین ، ۶۳)۔ [سس + پُھول (رک)]۔

سُسْ (ضمِ س) امذ۔
سست ، کاہل۔

وو گدڑا سو اس تھی مشقت ہو سُس
کہ دھرتا اٹھا بیل پر بھوت اُس

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۲)۔ [سُست (رک) کی تخفیف]۔

سَسّا (فتِ س ، شدِ س) امذ۔
۱. **خرگوش** (پلیٹس ؛ دکنی اردو کی لغت)۔ ۲. **ایک قسم کا مرد جس میں خرگوش کی خصوصیات ہوتی ہیں۔** مرد بھی چار قسم کے ہوتے ہیں ، پہلی (قسم) سسا کہ خرگوش سے منسوب ہے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۱)۔ [ससआे : ب]۔

۔۔۔ گادڑ لومڑی ڈرپوک تو ان کو جان ، مانُس کو کر دیکھ کر تجنے لگیں پران کہاوت۔
خرگوش گیدڑ اور لومڑی بُزدل ہوتے ہیں۔ انسان اور کُتّے کو دیکھ کر ان کی جان نکلتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

سُسْت (ضمِ س ، سکِ س) صف۔
۱. **ناتواں ، کمزور۔**

سُست ہیں لیکن نہیں ہے ظاہرا کوئی مرض
تیری آنکھوں کی طرح برسوں سے ہیں بیمار ہم

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۳۰)۔ ۲. **ناپائیدار ، ڈھیلا۔**

ہوا ان منیں عہد و پیماں درست
کئے شرط جو عہد نا ہوئے سُست

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۵۶)۔ ۳. **بے معنی ، بے محل۔**

اللہ اللہ رے تری شوخ بیانی اے داغ
سست اک شعر نہ دیکھا ترے دیوان میں کبھی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۷۸)۔ دقیقی کی یہ نظم دیکھی تو تمام اشعار مجکو سُست اور غلط نظر آئے۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۸)۔ ۴. **کام میں لیت و لعل کرنے والا ، کاہل ، احدی ، بے عمل۔**

توں سست ہور باتاں بی تیریاں ہے سست
درست لیں تو کہنا ہے سونا درست

(۱۶۰۹ ، قطبِ مُشتری ، ۳۱)۔ وہ سمجھا یہ تھا کہ میراں حسین کے سر کو دیکھ کر اس کے ہواخواہ پست و سُست ہو جائیں گے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۷۸)۔ ۵.(i) **اداس ، آزردہ ،**

ملول ، دلگیر. دیکھن ہارا سُست ہوئے ہور ملول ہوئے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۹۰).

توہم کا بیٹھا جو نقش درست
لگی ہونے وسواس سے جان سست
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۵). (اا) **ماندہ ، نڈھال ، مضمحل (کسی مرض یا تکان وغیرہ کی بنا پر)**.

نہ ہرگز رہی مجھکو اب تابِ جنگ
کہ یکسر ہوئے سُست بازو و چنگ
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۳۶۹). بی بی کیوں مزاج آج کیسا ہے، کُچھ سُست سی معلوم ہوتی ہو. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۶۸).
۶. جس کی حرکت بہت دھیمی ہو ، بطی الحرکت.

زمیں سُست ہوی یوں جو ہلتی نہیں
ہوئے پانو ماندے جو چلتی نہیں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲). وزیر خاں سے لڑنے کے لئے مظفر حسین خاں نے قدم سُست اٹھائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۱۵). ۱۰۳۸ سے بعد اس کا کام سُست پڑ گیا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۹۴). **۷. مندا ، معمول سے کم**. انہیں ایّام میں چندہ کی آمد بھی سُست پڑ گئی. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱۷۹). ریاضی کی ترقی اور تشکیل بہت تدریجی اور سُست رہی ہے. (۱۹۳۵ ، داستانِ ریاضی ، ۲۳). **۸. جس کا ذہن یا عقل وغیرہ کمزور ہو ، کم سمجھنے والا**.

انسان کی رُوح اور اسد میں آوے
ہے عقل میں محض عاقلو سخت بہہ سُست
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۰).

او سُست خِرد چرب زبانی نہیں اچھی
جرّاروں سے یہ تیز زبانی نہیں اچھی
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۳۵). **۹. کم شہوت ، ضعیف الباہ** (فرہنگِ آصفیہ). **۱۰. نامِلائم ، نامناسب ، نازیبا (بات وغیرہ)**

جو روباہ اوسنے سنیا بات سُست
کہا دم ہلا پھر کھڑا ہو درست
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۲). ان کو سر اجلاس سخت و سُست کہا کرتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹). [ف : سُست ؛ قب : س - آستھ (ا + وسوستھ - ناتندرست].

---اِعتِقاد (---کس مع ا ، سک ع ، کس مج ت) صف.
ضعیف الاعتقاد. ماما اصیلیں کم بخت سُست اعتقاد ہوتی ہیں. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۳ : ۷۷).

ثابت قدم جو تھے وہ رہے کربلا میں ساتھ
سُست اعتقاد سستیِ ایماں سے پھر گئے
(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکرِ حبیب ، ۳۳). [سُست + اعتقاد (رک)].

---اِعتِقادی (---کس مع ا ، سک ع ، کس مج ت) امث.
ضعیف الاعتقاد ہونا ، عقیدے کی کمزوری ، مسلک میں کمزوری ہونا. سست اعتقادی بھی تو کیسی ، بھلا آج تک کسی نے یہ بھی سُنا ہے کہ مُردہ قبر توڑ کے نکل آئے (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۸). [سست اعتقاد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---الوُجُود (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت و ، و مع) امذ ؛ صف.
کاہل ، مضمحل اور نڈھال طبیعت رکھنے والا. آغا سست الوجود ہیں ، شام کو ذراسی بیل جائے تو سُستی آ جاتی ہے. (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۸۵). [سُست + رک : ال (ا) + وجود (رک)].

---بُنیاد (---ضم بہ ، سک ن) صف.
ناپائیدار ، کمزور بُنیاد کا ، غیر مستحکم.

وفا کوں ترک مت کر ہرگز اے دل
محبّت ہے وفا بِن سُست بُنیاد
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۷). آدم سُست بُنیاد کو کہاں طاقت کہ اس کی توحید کی راہ میں قدم دھر سکے. (۱۸۱۱ ، چار گُلشن ، ۵۹).

اساسِ عشق یارب بے خلل ہو
بنائے دلبری ہے سُست بُنیاد
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۳۵). [سُست + بُنیاد (رک)].

---بُنیادی (---ضم ب ، سک ن) امث.
کمزوری ، خامی.

غریبوں کو حقارت سے نہ دیکھ اے منعمِ ناداں
کہ اب ان پر عیاں ہے مرتبوں کی سُست بُنیادی
(۱۹۳۳ ، خوں بہا ، ۵۹). [سُست بُنیاد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیمان (---ی لین) صف.
وعدے کا کچّا ، عہد شکن ، بد عہد.

آنا جانا ہو چکا اوس آفتِ جاں کی طرف
بوالہوس جانے لگے جب سُست پیماں کی طرف
(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۸۶). [سُست + پیمان (رک)].

---پیمانی (---ی لین) امث.
کچّا وعدہ ، بد عہدی.

مدعا ہی کیا ہے ایسے نامراد عشق کا
جس کی تسکیں اک فریبِ سُست پیمانی کرے
(۱۹۳۷ ، سُہا ، کلام (ق) ، ۷۱). [سُست پیمان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَقْویٰ (---فت ت ، سک ق ، ا بشکل ی) صف.
ناپائیدار پرہیز گاری.

نہ بک اے شیخ تیرے کلمۂ نے سُست تقویٰ کو
ابھی چاہے تو دم میں پھُونک دیوے اخگرِ عاشق
(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۹۳). [سُست + تقویٰ (رک)].

---رائی امث.
حماقت ، بیوقوفی.

جو سخن میں میں سُست رائی کروں
تو ہو دعوی الحق ربانی کروں
(۱۶۷۹ ، خاورنامہ ، ۵۲۰). [سُست + رائی (رک)].

---رائے صف.
بے عقل ، نادان ، بے وقوف (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات) [سُست + رائے (رک)].

ـــــ رَفْتار (ـــــ فت ر ، سک ف) صف.
دھیمی رفتار والا ، آہستہ چلنے والا. ابو طلحہ صحابی کا ایک گھوڑا جو نہایت سُست رفتار اور مٹھا تھا ایک دفعہ مدینے میں شور و غل ہوا ، آپؐ نے اسی گھوڑے پر سوار ہو کر مدینے کا چکر لگایا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۶۵). میرا سست رفتار قلم کسی قدر تیزی سے رواں ہو گیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۹۰).
[سُست + رفتار (رک)].

ـــــ رَفْتاری (ـــــ فت ر ، سک ف) امث.
آہستگی ، دھیما پن. اب یہ زمانہ ہے کہ پبلک ریلوں کی سُست رفتاری کی شکایت کرتی ہے. (۱۹۳۵ ، اُردو ، اپریل ، ۲۳۳).
[سُست رفتار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ رَو (ـــــ و لین) امذ ؛ صف.
آہستہ چلنے والا ، سُست گام ، سُست چلنے والا ، دھیمی یا کم رفتار والا. ہندوستانی مزاج کی لہر نسبتاً سست رو اور ایرانی مزاج کی لہر تیز رو تھی. (۱۹۸۳ ، اُردو ادب کی تحریکیں ، ۲۰۲).
[سُست + رو (رک)].

ـــــ رَوی (ـــــ فت ر) امث.
آہستگی ، دھیما پن. مقامی باشندے گنا پیلا کرتے ، زندگی بڑی سُست روی مگر سکون سے بیا کرتی. (۱۹۸۶ ، سہ حقہ ، ۱۷).
[سُست رو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ زَمِین (ـــــ فت ز ، ی مع) امث.
(عروض) ردیف قافیہ اور وزن کی ناموزونیت (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). [سُست + زمین (رک)].

ـــــ قَدَم (ـــــ فت ق ، د) امذ ؛ صف.
دھیما چلنے والا (تیز رو کا نقیض).

آپ عابد ہے وہ کرتا ہے نصیحت سب کو
غافلو راہِ عبادت میں نہ ہو سُست قدم

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۷). [سُست + قدم (رک)].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
۱. **ڈھیلا کرنا.**

کمربند تک سُست اپنا کیا
سپر کے اپر تک او تکیہ دیا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۶). ۲. **چھوڑ دینا ، عمل نہ کرنا.** پس جو کوئی کہ ان بہت چھوٹے حکموں میں سے ایک کو سُست کرے ، اور ویسا ہی آدمیوں کو سکھاوے ، آسمان کی بادشاہت میں کمترین کہلائے گا. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۱۰).

ـــــ گام امذ ؛ صف.
دھیما ، سُست رفتار ، آہستہ چلنے والا. اچانک ہونے والے حادثات سے زیادہ اہم وہ نظر نہ آنے والی سست گام تبدیلیاں ہیں جن کا باعث آب و ہوا کا تغیر و تبدل ہے مثلاً دو ریخ کی پیدا کردہ تبدیلی. (۱۹۰۹ ، جدید سائنس ، ۲).

میرے قدم میں برقِ تجسس ، وہ سُست گام
پیچھے نہ چھوڑ جاؤں کہیں راہبر کو میں

(۱۹۵۰ ، لوح محفوظ ، ۵۰). [سُست + گام (رک)].

ـــــ گامی امث.
دھیما پن ، آہستگی ، آہستہ خرامی.

زباں زباں یہ ہیں پھر سُست گامیاں میری
پھر ایک بار قدم چُوم لے شکست مجھے

(۱۹۸۱ ، بادِسبک‌دست ، ۱۹۰) [سُست گام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ مُنْھ / مُونْکھ کا کوئی نہ لاگو پُھرتیلے کے سَب لے بھاگو کہاوت.
سست آدمی کو کوئی پسند نہیں کرتا اور پُھرتیلے کو سب پسند کرتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سَسْتا (فت س ، سک س) صف مذ.
۱. **کم قیمت ، ارزاں ، کم داموں کا.**

ایک آنکھ پر دل کو وو لیتے نہیں ہیں اے فلک
تو نے اس جنسِ گراں کا بھاؤ کیا سستا کیا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۰). حروف کی چھپائی ٹائپ میں زیادہ صاف ہوتی ہے اور یہ سستا بھی پڑتا ہے. (۱۹۳۱ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۳۰۵). ہند کی پیڑیاں ، ہند کی الائچیاں ، ہند کا کتھہ ، ہند کے پاپڑ ، ہند کے کھدّر ، ہند کے سب سستے اور اچھے. (۱۹۸۱ ، ہند یاترا ، ۳۵۸). ۲. **کم قدر ، کم رتبہ ، غیر معیاری.** بڑے بڑے علما اور ریفارمر جو اپنے اپنے دور میں بہت سستے نہیں تھے ، آج وہ صف بستہ آپ کے سامنے ہیں. (۱۹۰۲ ، افاداتِ مہدی ، ۴۷). ٹیڑھی لکیر کے بعد ایم اسلم کا سیدھی لکیر بھی اخلاق توڑ تھا مگر بہت سستا اور ناقابلِ تعریف. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۶۶). [س : سوستھ + ک : + स्वस्थ + क ، بہتر ، اچھا].

ـــــ اُونْٹ مَہَنْگا پَٹّا کہاوت.
اصل چیز سستی لوازم مہنگے (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــــ چُکْنا محاورہ.
کم قیمت پر طے ہونا. ماشاءاللہ قسمت تمہاری بڑی زبردست ہے ، کرایہ بالکل سستا چُک گیا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۲۳).

ـــــ چُھٹْنا محاورہ.
کم نقصان اُٹھانا ، آسانی سے جان بچنا ، بڑی سزا کے بدلے معمولی سرزنش.

نکلے جو اس کے ہاتھ تو پڑتے عذاب میں
سستے چُھٹے جو مُفت بھی وہ پُوچھتا نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۳).

بہت سستے چُھٹے ہم جان دے کر بیل گیا ساغر
یہ سودا وہ ہے جس میں کیا کہیں کیا کیا جھمیلا تھا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۷).

---چھوٹنا محاورہ.
رک : **سستا چھٹنا.**

حشر کے روز خدا نے نہ لیا ان سے حساب
سستے وحشی ترے اے فتنۂ محشر چھوٹے

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۳۶۹). ناصر عباس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا ، چمار کو عرش پر بھی بیگار ، تحصیلدار صاحب خُوب سستے چھوٹے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۳۰۲).

---چھوڑ دینا محاورہ.
کم نُقصان دینا ، کم تکلیف دینا. یہ تو مالک کا احسان ہے کہ مجھ گنہگار کو سستا چھوڑ دیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۷۴).

---رونے بار بار ، مَہنگا رونے ایک بار کہاوت.
انسان کو مہنگی چیز خریدنے پر ایک ہی وقت افسوس ہوتا ہے مگر سستی خریدنے پر بار بار افسوس کرتا ہے کیونکہ سستی چیز جلد خراب ہو جاتی ہے اور تکلیف دیتی ہے (ماخوذ: جامع الامثال؛ فرہنگ آصفیہ).

---سَما / سَمان (---فت س) امذ.
ارزانی کے دن. خدا کا فضل ہے سستا سماں ہے. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس (دیباچہ) ، ۲ : ۷۸) . دو میاں بیوی ، ایک لڑکی ، سستا سماں برکت کے دن. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۴). تھوڑا کھاتے تھے اور سکھی رہتے تھے ، سستا سماں تھا. (۱۹۷۰ ، تاثرات ، ۲۹۶). [سستا + سما ـ سماں (رک)]

---سَودا (---و لین) امذ.
(دکان داری) کم قیمت یا کم داموں کا مال (ا پ و ، ۷ : ۳۶) . [سستا + سودا (رک)].

---گیہوں گھر گھر پُوجا کہاوت.
سستے سمے میں لوگ خوش ہوتے ہیں (ماخوذ: جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---لگانا محاورہ.
کم قیمت میں لینا ، کم قیمت پر بیچنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---ہَنساوے مَہنگا رُلاوے کہاوت.
سستے زمانے میں لوگ خوش ہوتے ہیں اور مہنگے میں پریشان (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سَستانا (فت س ، سک س) ف ل.
۱. **دم لینا ، آرام کر کے تازہ دم ہونا.** تو ایک ہفتہ اور سستا اور خدا کے فضل کی امیدوار رہ کہ خدا سب کُچھ کر سکتا ہے. (۱۷۶۳ ، ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۱).

آتے ہی پوچھے ہے کیا دل کی حقیقت پیارے
ہوش تک میرے بجا آنے دے سستا تو سہی

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۲۲). مراقبے کو ختم کر کے روحانی ریاضت کی مشقت سے ذرا سستایا. (۱۹۱۹ ، جوہانی حق ، ۲ : ۶۷). سائے میں چُھپ کر بیٹھ رہو اب سستانے اور دم لینے کا وقت ہے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۶۸). ۲. **ٹھہرنا ، قیام کرنا.** بھائی اب مہینہ دو مہینہ تو سستانے دو. (۱۹۰۹ ، حیاتِ شبلی ، ۳۵۱). ۳. **تکیہ کرنا ، سہارا لینا** (جامع اللغات). ۴. (نباتیات) **پودے کی وہ ابتدائی حالت جب وہ بیج کے اندر نہایت ہی تخفیف شدہ حالت میں ضروری غذائی مادوں کے ساتھ بیرونی سخت غلاف کے اندر محفوظ ہوتا ہے.** ہر بیج میں ایک پودا نہایت تخفیف شدہ حالت میں ضروری غذائی مادوں کے ساتھ بیرونی سخت غلاف کے اندر محفوظ ہوتا ہے اس لیے بیج کو ایک سستاتا پودا تصور کیا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱۰). [स्वस्थ+ओ : ۷].

سَستْ مولا (فت س ، سک س ، و مج) صف مذ.
گھٹیا ، کم قدر ، کم قیمت ، سستے داموں کا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سستا + مول (رک) + ا ، لاحقۂ وصفی].

سَستْ مولی (فت س ، سک س ، و مج) صف مث.
کم قیمت ، گھٹیا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سست مولا (رک) کی تانیث].

سَستی (فت س ، سک س) صف مث.
۱. **ارزاں ، کم قیمت.**

دل کا زُلفوں میں مرے سہل ہوا یوں سودا
جیسے سستی کوئی بک جائے ہے نیلام کی چیز

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۳۲). یہاں پر چیزیں کتنی قدر سستی ہیں. (۱۹۸۱ ، بند یاترا ، ۳۳۸). ۲. **گھٹیا ، غیر معیاری ، نقصان دہ.** سستی تسکین کے یہ طریقے ذہنِ انسانی کو ادنیٰ ترین سطح پر آسودہ کرتے ہیں. (۱۹۶۳ ، پاکستانی کلچر ، ۹۵). [سستا (رک) کی تانیث].

---بھیڑ کی ٹانگ/دُم اُٹھا اُٹھا کر دیکھتے ہیں کہاوت.
انسانی فطرت ہے کہ مہنگا مال ایک دم خرید لیتا ہے اور سستی چیز میں بہت چھان بین کرتا ہے. سستی بھیڑ کی دم اٹھا اٹھا کر دیکھتے ہیں (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۷۸). سستی بھیڑ کی ٹانگ اٹھا اٹھا کر دیکھتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جامع الامثال ، ۲۰۶).

---شُہرت (---ضم ش ، سک ہ ، فت ر) امث.
گھٹیا شہرت. کئی گُم نام شاعر اُستادوں کا کلام چُرا کر سستی شہرت حاصل کر چکے ہیں. (۱۹۴۳ ، مقالاتِ گارساں دتاسی ، ۲۲۸). سب نے یہی سمجھا کہ محض سستی شہرت کی غرض سے جینی نے لوگوں کی مدد کی تھی. (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۵۲). [سستی + شہرت (رک)].

سُستی (ضم س ، سک س) امث.
۱. **ناراستی ، کاہلی ، ڈھیلا پن.**

وہاں سعد بھی دوڑ چستی کیا
اسے طالع سعد سُستی کیا

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۴). شتابی نہیں کرنے کے یہ معنی نہیں کہ کاموں میں سُستی کرے. (۱۷۶۳ ، ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۵).

اے ظفر کیونکہ عقیدہ میں ہو اپنے سُستی
جب کہ کر دے مدد مرشدِ کامل مضبوط
(۱۸۳۹ء ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۳۹). سامنے والی سواری بچنے میں ذرا سُستی دکھلائی تو ٹلّی کی ڈپٹتی ہوئی آواز گونجتی ہے ، دے ریو ، بچ ریو. (۱۹۸۶ء ، انصاف ، م ، ۱۰). ۲. **کمزوری ، بھول ، ابہام.** انگریزی پڑھنے سے اور علومِ جدیدہ کے سیکھنے سے عقایدِ اسلام میں سُستی آ جاتی ہے. (۱۸۸۳ء ، سفرنامۂ پنجاب ، ۲۵۰). اس شعر میں سلمان کی بندش کی سُستی صاف ظاہر ہے (۱۹۱۳ء ، شبلی نعمانی ، حیاتِ حافظ ، ۵۲). ۳. **نامردی ، کم شہوتی ؛ ماند ہونا ، مندا پن** (بازار یا منڈی کا) (جامع اللغات).
[سُست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بُری رے بالکے یا کوجی سے تاؤ ، رتی پوچھا سُست کو لانے بوجھ پہاڑ کہاوت.
سُستی کو چھوڑو سست آدمی کو ذرا بوجھ بھی پہاڑ معلوم ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- توڑنا محاورہ.
چاق چوبند ہو جانا ، پُرجوش ہونا ، باعمل ہو جانا (پلیٹس).

--- چھا جانا محاورہ.
تکان یا کاہلی وغیرہ سے پڑ رہنا یا اُونگھنے لگنا. یہ بہت بھوکا تھا خوب کھانے کے بعد سُستی چھا گئی. (۱۹۳۰ء ، اردو گلستان ، ۱۲۹).

--- ڈالنا محاورہ.
تکان اُتارنا ، کاہلی دور کرنا ، تازہ دم ہونا.
نہیں بھولے گا اے بالیں پرستِ خوابِ تنہائی
وہ سُستی ڈالنا تجھ پر مرا انگڑائیاں لے کر
(۱۹۳۵ء ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳۸).

سَستے (فت س ، سک س) صف.
سستا (رک) کی مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل) ، **ارزاں ، کم داموں کا ، کم رتبہ ، غیر معیاری.**

--- چھوٹنا محاورہ.
مُصیبت سے بہ آسانی نجات پانا ، معمولی مواخذے کے بعد رہائی پانا ؛ کم خرچے پر کام ہو جانا.
چاہتے ہیں کہ مرا دل لُوٹے
سرگراں ہیں چلو سستے چھوٹے
(۱۸۵۷ء ، سحر (امان علی) (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۶۳۷)). چلو سستے چھوٹے ایک پتھر دو کاج پر عمل ہو گیا. (۱۹۳۲ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۱ : ۳).

--- کو دیکھ بھال کے لینا چاہیے کہاوت.
سستے مال میں ضرور کوئی نقص ہوتا ہے اس لیے اس کے خریدنے وقت احتیاط کرنی چاہیے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- میں فقرہ.
ارزاں کے زمانے میں.

یاد آئے عشرِ وصل سے اِبتدائی روز ہجر
سستے میں بھولتا ہے گرانی کا سال کب
(؟ ، (نوراللغات)).

سِسٹر (کس س ، سک س ، فت ٹ) امث.
۱. **ہمشیرہ ، بہن ، خواہر** (فیروزاللغات). ۲. **ہسپتال کی بڑی نرس جس کے تحت دوسری نرسیں ہوتی ہیں ، نرس ، تیماردار.** سسٹر اردو میں نن ، راہبہ یا ہسپتال کی بڑی نرس کے مفہوم میں مستعمل ہے. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۹۲). لوگ کہتے تو سسٹر ہیں لیکن اس لفظ کے تقدس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے. (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی ، جمعہ ایڈیشن ، ۱۷ / فروری). ۳. **نن ، راہبہ.** سسٹر اردو میں نن ، راہبہ یا ہسپتال کی بڑی نرس کے مفہوم میں مستعمل ہے. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۹۲).
[انگ : Sister].

سِسٹم (کس س ، سک س ، فت ٹ) امذ.
طریقہ ، اصول ، نظام ، قاعدہ ، ضابطہ. جو سسٹم کہ آپ نے والنٹیرز کی جاری کی ہے اسی کو قائم اور جاری رکھیے. (۱۸۹۳ء ، خطوطِ سرسید ، ۲۹۹). آخرکار گارنٹی سسٹم یعنی سُود کی ضمانت کا نظام موقوف کیا گیا. (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۱۲۲). بھرتی کا ایک ایسا سسٹم وجود میں لایا جانا چاہیے جہاں ہر طبقے کو اس کا حق حاصل ہو. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۱۲۰). [انگ : System].

سُسُر (فت نیز ضم س ، ضم نیز فت س) امذ.
۱. **شوہر یا بیوی کا باپ ، خسر.** سسر نے بہو کو بلایا اور کہا کہ تم اپنے کنگن ذرا لاؤ. (۱۸۴۳ء ، فسانۂ معقول ، ۹۸). اپنے سسر سماع اور قوالی پر ہمیشہ جھگڑا کرتے تھے. (۱۹۲۹ء ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۱۹۹). معاشرے میں ساس سسر ، نند بھاوج ، دیور جیٹھ ، دیورانی جٹھانی کے چاؤ چونچلے ، رسمیں دوانیاں ... موجود ہیں. (۱۹۸۶ء ، اردو گیت ، ۳۵). ۲. **گالی.** تھانہ دار صاحب آپ نہ بولیں ، آؤ سسر ادھر ہم سے لڑ. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۱۷). [س : شواشر ؛ پ : ससरो].

سِسِر (کس س ، س) صف.
ٹھنڈا ، سرد ، سردی ، ٹھنڈ ، ماگھ اور پھاگن کا سردی کا موسم ، کُہر یا پالا پڑنے کا زمانہ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس).
[س : سسر शिशिर].

سُسرا (۱) (ضم س ، سک س) امذ.
۱. **شوہر یا بیوی کا باپ.**
کھلے پھول امید پور آس کے
بڑی بانو بہو سُسرے پور ساس کے
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۱۰۳). موسیٰ اپنے سُسرے یترو (جو مدین کا کاہن تھا) کے گلّے کی نگہبانی کرتا تھا. (۱۸۲۲ء ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۱۵).
سسرا وہ کہ جس شیر کے قبضے میں خُدائی
کی جس نے رسولوں کی سدا عقدہ کشائی
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۶۰). ۲. **کلمۂ تحقیر ، گالی.**

تو بس کر نہ کہہ بات اے نازنیں
ترے باپ سُسرے سے ڈرتا نہیں

(۱۸۵۲ ، قصۂ نازنین و پٹھان (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۱۷۳)). اُس ملازم رانی سندر سنگار کی جانب منہ پھیر کے کہا لے سُسرے اب اس مکان میں اپنی زن و دختر کو بٹھا . (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۹۰). ایسے تیل کون سُسرا کہتا ہے پانچ جوتیاں مارو اگر ہوڈر ثابت نہ کردوں. (۱۹۸۸ ، قلمرو ، ۳۲). [رک : سُسر].

سُسْرا (۲) (ضم س ، سک س) امذ.
گھن ، کیڑا جو اناج کو لگ جاتا ہے (پلیٹس). [سُسری (۲) (رک) کا مذکر].

سُسْوار (ضم س ، سک س) امث.
سسرال (پلیٹس). [سُسرال (رک) کا ایک اِملا].

---سُکھ کی سار ، جو رہے دِنا دو چار کہاوت.
سُسرال میں بہت آرام اور مزہ ہوتا ہے اگر دو چار دن رہیں یعنی تھوڑے دنوں کے مہمان کی خاطر تواضع بہت ہوتی ہے اس لیے مہمان کو زیادہ دن نہیں رہنا چاہیے (جامع الامثال).

سُسْرال (ضم س ، سک س) امث.
۱. بیوی یا شوہر کا کُنبہ ، گھر یا خاندان. اوس کی سُسرال میں سب بیاہ کے ٹھاٹھ ہو رہے ہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۴۴). والد کے اِنتقال کے بعد آپ اپنی سُسرال میں کہود چلے آئے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۸۷). خواتین اپنی تنقیدی صلاحیتیں اپنی سُسرال کے لیے محفوظ رکھتی ہیں. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۰۱). ۲. (کنایۃً) نا معلوم جگہ ؛ قید خانہ ، جیل (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : श्वशुर + आलय].

---کا کُتّا امذ.
وہ داماد جو سُسر کی روٹیوں پر پڑا رہے ، گھر داماد.

برق خانم بھونک کر خالی نہ کر اپنا دماغ
ہے ادیب لڑکا تھا کُتا بن گیا سسرال کا

(۱۹۷۸ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۴).

--- کو جانا محاورہ.
مفرور ہو جانا ؛ بھاگ جانا ، غائب ہو جانا ؛ جیل میں جانا (جامع اللغات).

--- کو گیا فقرہ.
بچ کر بھاگ نکلا ، ڈھونڈے نہ ملا (پلیٹس).

---والے امذ ؛ ج.
سُسرالی رشتےدار. میں اپنے سُسرال والوں کی کوٹھی ... میں قیام پذیر تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۳۵).

سُسْرالیا (ضم س ، سک س ، کس ل) صفت.
سُسرال کا (مرد ہو یا عورت) کوئی فرد (پلیٹس ؛ نوراللغات). [سُسرال + یا ، لاحقۂ صفت].

سِسْمُڑنا (کس نیز فت س ، فت س ، سک ڑ) ف ل ؛ سِسڑنا.
سردی کے موسم میں گرم کپڑے سے محروم رہنا ، جاڑے میں گرم لباس نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف اُٹھانا ، ٹھٹھرنا ، سسیانا ، پلنا ، سوکنا (پلیٹس). [سِسَر (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سُسْری (۱) (ضم س ، سک س) امث.
۱. ساس (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. کلمۂ تحقیر. لُلی بجا کر للکارنے لگے او سُسری الگ ہٹ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۶۳). ایک بوڑھا اپنی ماں سے کہہ رہا ہے لا سسری پیسہ دے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نا اہل پڑوس ، ۲۸). [سُسر + ی ، لاحقۂ تانیث].

سُسْری (۲) (ضم س ، سک س) امث.
ایک قسم کا چھوٹا کیڑا جو اناج میں پیدا ہو جاتا ہے ، سرسری. گودام کے کیڑے سونڈ والی سنڈی ، آٹے دار پھونڈی ، کھپرا ، سسری ، آٹے کی سسری دھان کے چاول کا پتنگا ، دھان کے دانے کا پتنگ. (۱۹۷۰ ، چاول دستور کاشت ، ۱۱۲). [رک : سرسری ، سونڈی ، سنڈی].

سِسْڑنا (فت نیز کس س ، سک ڑ) ف ل ؛ سِسڑنا.
سردی سے سکڑنا ، سمٹنا ، ٹھٹھرنا ؛ سسیانا.

پہنتا ہے پشمینہ یک لخت کوئی
سُسڑتا ہے جاڑے میں کمبخت کوئی

(۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۴۴). [سسرنا (رک) کا متبادل اِملا].

سِسَک (کس س ، فت س) امث.
ہچکی ، سسکی ؛ کُتے کو جھپٹانے کی آواز. (فیروزاللغات ؛ پلیٹس). [سِسکنا (رک) سے حاصل مصدر].

---پڑنا محاورہ.
ہچکی سے رونا ، سسکیاں بھرنا. اس نے دھیرے سے اس کا شانہ ہلایا تو وہ سسک پڑی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۱۱).

---سِسَک کر م ف.
بدقّت تمام ، بہت مشکل سے ، تکلیف کے ساتھ. اور سسک سسک کر جان میری نکلے گی. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۸۱). کاش اس بوڑھے کی طرح جو آنسوؤں بھری آواز میں سسک سسک کر اپنے بیٹے کو کچھ سُنا رہا تھا میرے سرہانے بھی ہوتا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۶۶).

---سِسَک کر دَم توڑنا محاورہ.
ہزار خرابی کے ساتھ ختم ہونا ، بہت خراب حالت میں رہ کر فنا ہونا. ہمارا نظامِ خیال جان کنی کی حالت میں سسک سسک کر دم توڑ رہا ہے. (۱۹۸۶ ، نئی تنقید ، ۸).

---سِسَک کر مَر جانا / مَرنا محاورہ.
سخت مشکل سے دم نکلنا ، ہزار خرابی کے ساتھ ختم ہونا ، نہایت جانکنی سے دم نکلنا.

جیناں تڑپ تڑپ کر مرناں سِسک سِسک کر
فرہاد ایک جی ہے کیا کیا خرابیوں میں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۳). جنھاں کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں کم بخت ماں کے بغیر سِسک سِسک کر مر جائیں گے. (۱۹۸۳ ، پرایا گھر ، ۵۶).

سِسکار (کسر س ک، سک س) امذ.
(جمالدی ٹھگوں کی اصطلاح) مراد : دھوبی (اب و ، ۸ : ۱۹۳). [مقامی].

سِسکارا (کسر س ، سک س) امذ.
اشارہ ، زبان سے آواز پیدا کرنا. س اکثر ط ہو جاتا ہے ؛ سِسکارے والی آواز (Sibilant) کا تلفظ مفرد ہو تو ز اور مشدد ہو تو نوج ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۵). [سِسکار + ا ، لاحقۂ فاعلی].

سِسکارنا (کسر س ، سک س ، ر) ف م.
۱. **سُبک بھرنا ، ہچکیاں لینا.**
وہ سر ہلاتے ہیں سِسکارتے ہیں بار الٰہ!
ہے زخم ان کا سمندر سا کون دے گا شفا
(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۸۲). ۲. **اذیت اُٹھانا.**
گرفتارِ درد و مُصیبت ہے زچّہ
کہ یا اہلِ دل کوئی سِسکارتا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۵۸). [سس (س : شش) + کار + نا ، لاحقۂ مصدر].

سُسکارنا (ضم س ، سک س ، ر) ف م.
۱. **بچے کو پیشاب کراتے وقت منہ سے «سو سو» کی آواز نکالنا.** آخر بچہ تو ہے ہی مردانہ میں بیٹھے بیٹھے مُوت دیا ، یہ ان کی بہن ساتھ ہیں ، ان کو مناسب تھا کہ پاؤں پر بٹھا کر سُسکار لیتیں. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۹۱). ۲. **کُتے کو کسی پر حملہ کرنے کے لیے اُکسانا ، دوڑانا ، لپکانا ؛ سانپ کی طرح پھنکارنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [رک : شُشکارنا].

سِسکاری (کسر س ، سک س) امث.
سِسک ، کُتے کو جھپٹانے یا لپکانے کی آواز (فرہنگِ آصفیہ). [سِسکارنا (رک) سے اسمِ کیفیت].

ـــ بھرنا محاورہ.
آہ سرد کھینچنا ، درد یا تکلیف سے مُنھ سے سس کی آواز نکالنا (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ).

سُسکاری (ضم س ، سک س) امث.
کُتے کو بُلانا ، مُنھ کا دائرہ گول کر کے آواز نکالنا. ساتویں مجموعے کے الفاظ وہ ہیں جن کے ادا کرنے میں سُسکاری کی آواز پیدا ہوتی ہے. (۱۹۶۲ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۳۲۳). [سُسکارنا (رک) سے اسمِ کیفیت].

سِسکا سِسکا کر مار ڈالنا محاورہ.
اذیتیں پہنچا پہنچا کر جان سے مارنا ، تکلیفیں دے دے کر مارنا. طرح طرح کے عذاب دے دے کر اور عجیب و غریب شکنجوں میں کس کس کو سِسکا سِسکا کر مار ڈالے. (۱۹۰۷ ، امہات الائمہ ، ۲). صفیہ تو اس کے خون کی پیاسی ہے سِسکا سِسکا کر مارے گی. (۱۹۲۹ ، طوفانِ اشک ، ۱۰۸).

سِسکا کرنا محاورہ.
بُخل یا کنجوسی کرنا. وہ ایک ایک پیسہ کے لیے سِسکا کرتا ہے. (۱۹۲۴ ، نوراللغات ، ۳ : ۲۶۳).

سِسکانا (کسر س ، سک س) ف م.
کسی چیز کے دینے میں بُخل سے کام لینا ، کنجوسی کرنا ، تھوڑی تھوڑی دینا ، ترسانا ، پریشان کرنا ، اذیت دینا ، تکلیف پہنچانا ، دُکھ پہنچانا (نوراللغات). [سِسکنا (رک) کا تعدیہ].

سِسکانے مارنا محاورہ.
(عو) دِق کرنا ، ستانا. اس نے کیا کیا ہے جو تم بے فائدہ سِسکانے مارتے ہو. (۱۹۲۴ ، نوراللغات ، ۳ : ۲۶۴).

سِسکتا (کسر س ، فت س ، سک ک) صف مذ.
خاتمہ کے قریب ، اذیت میں ، تڑپتا ہوا.
خبر لے جلد اے بیداد گر اپنے شہیدوں کی
بہت ہیں نیم بسمل اور بہت مُجھ سے سِسکتے ہیں
(۱۷۸۱ ، شاہ کرناجی ، د ، ۱۷۲).
سِسکتا ہوں ابھی مسیحا ہیں آپ
نہ مارا نہ تُم نے جِلایا مُجھے
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۲۶).
حیف اس صید زبوں پر جو سِسکتا رہ گیا
رحم اس نخچیر پر جو بستۂ فتراک تھا
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۲۷).
جانے کبھو بکٹ تل آئے پیا
سِسکتا جیو دھسکتا ہیا
(۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۱۲۰). [سِسکنا (رک) کا حالیۂ تمام].

سِسکتی (کسر س ، فت س ، سک ک) صف مث ؛ سِسکتے
دم توڑتی ہوئی ، ذرا ذرا سانس لیتی ہوئی ، مرنے کے قریب ہونا (تراکیب میں مُستعمل). ہماری قوم کی حالت ابھی ایسی نہیں ہوئی سِسکتی ہے پر کچھ جان باقی ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۷۵). سکندر نے دارا کی سِسکتی لاش کو اپنے زانو پر رکھ لیا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۰۳).
بوجھل گرم سِسکتی دھوپ میں بیٹھا
بے نور نظر سے نیلی چادر کو میں چاٹ رہا تھا
(۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۹). [سِسکتا (رک) کی تانیث].

ـــ بِلکتی (ـــ کسر ب ، فت ل ، سک ک) صف امث.
قریب الختم ، اذیت میں ، ناگفتہ بہ حالت میں ، دم توڑتی. تعمیری مقصد کے لئے سِسکتی بلکتی انسانیت کو امن اور سلامتی کی راہ پر لانے کے لیے کتنا کامیاب دکھتا کہ تھا وہ بھی جس میں آگ کی بجائے پھول برسے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۲۷). [سِسکتی + بلکتی (رک)].

---- پھنکتی (---- کس پھ ، فت ن ، سک ک) صف مث.
۱. کنجوس ، مکھی چُوس (فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).
۲. بہت کم چیز ، قلیل مقدار ، ذرا سی ، حقیر سی. سِسکتی پھنکتی چیز دی ہے. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۷۸). [سِسکتی + پھنکتی (رک)].

---- کُنی بلکتی آئی کہاوت.
جس کی ابتدا اور انتہا دونوں خراب ہوں ، بے دلی کے کام کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا ، جس کام کی اِبتدا خراب ہو اس کی انتہا بھی خراب ہوتی ہے ، ہر طرف سے مایوسی ہونا (ماخوذ : جامع الامثال ؛ محاوراتِ ہند ، ۲۰۸).

---- سسکتے نے دیا پکایا ، بلکتی / بلکتے نے کھایا (نہ) جیبھ جلی نہ سواد آیا / پایا
کسی کی برائے نام حاجت روائی ہونے کے موقع پر مستعمل. کہاوت.

سِسکتی نے پکایا بلکتی نے کھایا
جیب جلی نہ سواد آیا

(۱۸۸۱ ، عبیر ہندی ، ۱۰۷). جو اُٹّس سرکاری ملا ہے وہ نہ امیروں کا اُگال ہے نہ غریبوں کے پیٹ کا ادھار وہی مثل ہے سسکتے نے دیا بلکتے نے کھایا نہ جیبھ جلی نہ سواد پایا (۱۹۶۱ ، فرہنگِ اثر ، ۲ : ۳۱۵).

سِسکنا (کس س ، فت س ، سک ک) ف ل.
۱. (أ) (تکلیف میں) ہچکیوں کے ساتھ ذرا ذرا سا سانس لینا ، رُک رُک کر سانس لینا ، سخت اذیت سے گُزرنا ، مُسلسل دکھ درد اُٹھانا.

جا کے کبھو یک تل آئے پیا
سسکتا جیو دھسکتا پیا

(؟ ، شاہ ہاشم حسینی ، (اردو کی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۶۷).

کتنی تڑپتے ہیں عاشق کتنی سِسکتے ہیں
اس آرزو میں کہ وہ سنگدل نگاہ کرے

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۰۰).

چُھوٹا نہ تری قید سے جیتا کوئی ظالم
لاکھوں کو سِسکتا ترے زنداں میں دیکھا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور ، ۹۰)).

حضرت کو سنبھالے ہوئے دریا پہ جو لائے
عباس علمدار سسکتے نظر آئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۲۳). حبشی کی حالت یہ تھی نہ سسکتا تھا ، مرتا تھا نہ جیتا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۰). طبقات کے ظلم و ستم کے نظام میں سِسک رہے ہیں. (۱۹۸۱ ، روایۂ نظر ، ۸۳). (أأ) جانکنی کی سی تکلیف میں مُبتلا ہونا ، نزع کی کیفیت میں ہونا.

خبر لے جلد اے بیدار کر اپنے شہیدوں کی
بہت ہیں نیم بسمل اور بہت بجھ میں سسکتے ہیں

(۱۷۹۴ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۶۷).

سِسک رہی ہوں پڑی اب تو ہر گھڑی ہر پل
بھلا کروں میں نصیحت پہ تیری خاک عمل

(۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۶۶). جو شخص (جُرم کُفر کا) مُجرم ہو کر اپنے پروردگار کے رُوبرو حاضر ہوگا اس کے لئے دوزخ ہے جس میں نہ تو وہ مرے ہی گا اور نہ زندہ ہی رہے گا (یعنی پڑا سِسکے گا). (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ۴۴۹). سکندر نے دارا کی سِسکتی لاش کو اپنے زانو پر رکھ لیا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۱۳). ۲. کنجوسی کرنا ، کوڑی کوڑی پر مرنا تم تو بڑے سِسکتے ہو. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۷۸). [پ : سک ر (؟) اس : شیش + کر सिसकार (ह्न) ؛ शीशी+कर].

سِسکی (کس س ، سک س) امث.
۱. (أ) وہ آواز جو تکلیف میں مُنہ بھینچ کر نکالی جائے ، سانس کو رُوک رُوک کر رونے کی آواز ، ہچکی ، سسکاری. رانی کیتکی جھٹ سے دھیمی سی سِسکی لچکے کے ساتھ لے اوٹھی. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۷).

دلوں کا نوحۂ غم سِسکیوں میں ڈھلتا ہے
وہ درد ہے کہ کوئی کھل کے رو نہیں سکتا

(۱۹۸۳ ، لہو پکارتا ہے ، ۱۹). (أأ) پُر لذت خلش ، ناز و انداز.

وہ تیوری چڑھا کے سِسکی بھرنا
بے چین وہ ہو کے غمزے کرنا

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۱۱). وہ پستان پر ہاتھ ڈال کر زور سے دباتا ہے وہ سِسکی لے کر رہ جاتی ہے. (۱۹۰۱ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۱۳). اور کبھی نخرہ ، ڈھول ، سسکی ، جماہی ہے ، جس کی یہ صورت بنتی ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۱۱). ۲. نزع کی ہچکی ، موت کی ہچکی. اجل آئی تو دوائیں رکھی ہی رہیں دینے اور بلانے کی نوبت بھی نہ پہنچی کہ بڑے میاں سِسکیاں لینے لگے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۳). شاید ماں کی گود میں ایک ہلکی سی سِسکی لے کر ختم ہو گیا. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۶۶). ۳. جاڑے کے باعث سُوسُو کی آواز ؛ عورت کا جماع کراتے وقت زیرِ لب آہ آہ کرنا.

موسمِ سرما میں لگ جلنا پھر اُس سے صبح دم
ساتھ سِسکی کے عجب بنتی ہے چنوں لے صبا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۸).

پیار کرے اور سِسکی بھرے بھر سِسکی بھر کر پیار
کیا جانے کیا اک اک کر کے بھاگ گئے سب یار

(۱۹۶۷ ، لاحاصل ، ۴۴). ۴. (بانک بنوٹ) بنوٹ کا وار پوشیدہ نہ رہے کہ جب خالی دیکھ کر داہنے یا بائیں طرف آئے تو کشتی کے پیچ مثل پولیاں یا پٹ لینا ، سِسکی ، باہر ، لاد ، کولا ، دھوبی پاٹ اور قلا جنگ وغیرہ ہو سکتے ہیں. (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۳۰). [پ : سسکی सिसक + इया].

---- بندھنا محاورہ.
سخت تکلیف میں ہونا ، عالمِ نزع ہونا. آنکھ سے آنسوؤں کی دھار جاری تھی ، عقل عاری تھی سِسکی بندھی ، ہچکی لگی تھی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۰۹).

ـــــ بھرنا محاورہ.
پیہم سانس لے کر رونا ، آہ سرد بھرنا.

دیکھو چنگل تھی مری ایسی کیا بس کی بھری
جس پہ کوٹھیاں نے جیا اتنی بڑی سسکی بھری

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۶۲)).

ـــــ لینا محاورہ.
جذبات کا اظہار کرنا.

فتنۂ خفتہ جاگ اٹھتا ہے
لے ہے ایسی ادا سے کچھ سسکی

(۱۸۰۹ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۸۹).

یہ مرے سینے میں لے شب سسکیاں لیتا ہے کون
یہ اندھیرے میں مجھے پیغام سا دیتا ہے کون

(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۳۴). فریادیں سنگ مرمر کی جالیوں میں سسکیاں لیتی ہوئی شہر لاہور کی فضاؤں میں تحلیل ہو رہی ہیں. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۰).

سسکیوں سے رونا محاورہ.
روتے روتے ہچکی بندھ جانا. نورالنہار نے سسکیوں سے رونا شروع کر دیا. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۷۸).

سُسَل (ضم س ، فت س) امذ.
(ٹھگی) مسافر کو رام کرنے کا طریقہ ، ہلسناری کرنا (ماخوذ : اے ب د ، ۸ : ۱۰۹۳). [مقامی].

سُسُم (ضم س ، س) صف.
نیم گرم ، سہتا سہتا ؛ (گرم) (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [سُسُم].

سیسموگرافی (کسر س ، سک ی ، و مج ، کسر مج گ) امث.
(ارضیات و سائنس) زلزلہ پیمائی ، زلزلوں کی پیشگوئی و تحقیقات کا علم. تانگ شن میں اچانک زلزلہ سے جو نقصانات ہوئے ہیں اس نے سیسموگرافی کے ماہرین کو ہر طرح چوکنا کر دیا ہے. (۱۹۷۶ ، مشرق ، کراچی ، ۹ ستمبر ، ۳). [انگ : Seismography].

سُسُوں جاؤں یا گوسوں کہاوت.
اس موقع پر مستعمل جہاں یہ کہنا ہو کہ دونوں میں سے ایک کام ہو سکے گا ، بے وقوف کو اتفاق سے کوئی فائدہ ہو جائے تو وہ اسے مستقل سمجھنے لگتا ہے. اس کی ساس نے سمجھا کہ ہر روز اسے خرگوش مل جایا کرے گا تو اس نے یہ ہی جواب دیا سسوں جاؤں یا گوسوں. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۸۳).

سَسّی (فت س ، شد س نیز بلا شد) امث.
لیلیٰ و شیریں ، یوسف و زلیخا کی طرح سندھ کی داستانوں کی ہیروئن جو لار نامی دھوبی کے ساتھ رہتی تھی اس نے اپنی بیٹی بنا کر اس کا نام سسّی یعنی چاند رکھ لیا ، پنجاب میں بھی یہ داستان مشہور ہے.

سسّی اور پنوں ، گوپی اور کنہیا
زلیخا اور یوسف ہیر و رانجھا

(۱۹۷۷ ، عزلت (چمنستان شعراء ، ۲۷۷). [علم].

سَسی (فت س) امذ (قدیم).
چاند.

نبیؐ صدقے قطبا کے من میں　　جیوں سسی تا دسکی جب رہنا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸).

سورج سوں دیا سری سسی کوں
جیوں آنک سوں قدر آرسی کوں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹). [مقامی].

سَسی کی تین ٹانگ کہاوت.
ضدی آدمی کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ حقیقت کو تسلیم نہیں کرتا (جامع الامثال).

سُسی (ضم س) امث.
سوسی. سندھ کی سُسی ، پنجاب کا لاچا اور بلوچستان اور سوات کی ایمبرائڈری کے رنگوں اور ڈیزائنوں کو سمویا گیا ہے. (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ / فروری ، ۹). [رک : سوسی].

سُسیانا ف ل.
جاڑے یا خوف سے سُو سُو کرنا.

اغیار ہیں تنتے اور اکڑتے
سُسیاتے ہیں اپنے اور سکڑتے

(۱۹۰۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۴۰ ، ۱ : ۳). جب مخدوم سردی میں سُسیاتا ہوا سٹیشن پہنچا ، گاڑی آئی ! کا ڈ کی ٹوک اترے (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۲۲۹).

سیشٹ (کسر س ، سک ش) امث.
سرشتی.
وہ نیک مہورت ہے جس دم اس سیشٹ میں جنمے جاتے ہیں جو لیلا رچی ہوتی ہے وہ روپ یہ جا دکھلاتے ہیں. (۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۴). [س : सिष्ट].

سیشن (کسر مج س ، فت ش) امث.
۱. **کسی ادارے یا شعبے وغیرہ کے مقرر کام کی وہ مدت جہاں ایک دور ختم ہو کر دوسرا دور شروع ہو ، مدت کار ، میقات ، اجلاس ، تقریب اجلاس (سالانہ ، ششماہی یا سہ ماہی وغیرہ) ؛ تعلیمی سال.** امید ہے کہ از کم دو لڑکیاں نئے سیشن میں تربیت گاہ میں داخل ہوں گی. (۱۹۳۳ ، سیاحت ہند ، ۲۰). ۲. **اعلیٰ عدالت فوجداری جو ضلع کی سب سے بڑی عدالت ہوتی ہے ، کچہری ، کورٹ.** سیشن سے اوسکی نسبت حکم سزائے موت اس تبیج پر صادر ہوا کہ اوس کو پھانسی دی جائے. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام یکم جون).

بہتر ہے مال زادی کو گھر سے نکال دو
دعویٰ کروں گی سہر کا ورنہ سیشن میں آج

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۳۱). [انگ : Session].

ـــــ جج (ـــــ فت ج) امذ.
جج جو سنگین مقدمات میں فوجداری مقدمات کا فیصلہ جیوری کے مشورے سے کرتا ہے. ریٹائرڈ سیشن جج اور ہائی کالج ... راجس کالج میں بورڈر طالبعلموں کے ساتھ رہتے تھے. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱۲۸). [سیشن + جج (رک)].

ـــــ ججی (ـــــ فت ج) امث.
سیشن جج کا عہدہ یا کام. راعس کے بیٹے نے پڑھ لکھ کر سیشن ججی تک ترقی کی. (١٩٥٦ ، میرے زمانے کی دلی ، ١٠٧).
[سیشن جج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سپُرد کرنا محاورہ.
ماتحت یا زیریں عدالت کا کوئی مقدمہ اپنے سے برتر یعنی سیشن کی عدالت کے سپرد کرنا. خانہ تلاشی ہوئی تو چند جعلی مہریں اور مہروں کے بنانے کے آلات برآمد ہوئے ، مقدمہ سیشن سپرد کر دیا گیا. (١٨٣٦ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ٥٣). حاکم پرگنہ نے دونوں مقدمات سیشن سپرد کر دیئے. (١٩١٦ ، بازارِ حسن ، ١٥).

سُشیل (ضم س ، ی مع) صف.
خوبصورت ، بانکا ، خوب رُو ، خوب سیرت ، طرح دار ؛ مہربان ؛ مودب ؛ سخی (پلیٹس). [س : सुशील].

سُشیلتا (ضم س ، ی مع ، سک ل) امث.
خوبصورتی ، نرمی ، بانکپن ؛ سخاوت ، مہربانی ، خُوب سیرتی ، طرح داری (پلیٹس). [س : सुशीलता].

سَطاخِیُنس (فت مع س ، ی مع ، ضم ن) امذ.
(طب) سطاخینس ایک پودا ہے اس کے پتے چھوٹے اور سفید ہوتے ہیں ان پر تھوڑا سا رُواں ہوتا ہے ، یہ رُوئیدگی پہاڑوں اور سخت زمینوں کی پیداوار ہے ، خفقان کو نافع ہے ، دیوانے کُتّے کے کاٹنے کا علاج اگر پانی سے ڈرنے سے قبل اس کا جوشاندہ پلاویں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٦٥). [یو].

سَطارْیون (فت مع س ، سک ر ، و مج) امذ.
(طب) سطاریون یا گُلِ عقرب ایک پودا ہے. اس کی ساق یعنی ڈنڈی کا رنگ سبز سیاہی مائل ہوتا ہے ، پتے بنفشے کے پتوں کی طرح ، گرم و سرد اورام کے لئے مفید ، پتے پیس کر لگائیں تو پھوڑ ، بچھو اور رتیلا وغیرہ کے زہر کو اُتارتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٦٠). [غ ے یو].

سِطَبْر (کس مع س ، فت ط ، سک ب) صف.
١. موٹا ، ضخیم ، تنومند.

اتھی گردن ہوی ران اس کی سطبر
پتی کا دھیے روز پنجہ پزیر
(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٢٢٧).

تھے بازو شہنشاہ کے ایسے جواں
سطبر و قوی اور صاف رچھاں
(١٧٧٤ ، پشت بہشت ، ٥ : ٩٨). ٢. (خوشنویسی) حرف کی کشش اور دور کی چوڑائی. دار و سطبر کرنے کاغذ کی تہ مثل کاغذ بغدادی کے نستعلیق ہو. (١٨٧٣ ، ارژنگ چین ، ١). [ف].

سِطَبْری (کس مع س ، فت ط ، سک ب) امث.
موٹائی ، دبازت ، ضخامت ، تناوری. اگر محور سطبری میں کم کریں یا دستہ طول میں بڑھا دیں تو بھی یہی فائدہ ملے گا. (١٨٣٤ ، جرثقیل ، ٩٦:١٠). جلیو صحیح ایک ایسے درخت کے مشابہ ہے جو کسی نہر کے کنارے اپنی تناوری و سطبری و سرسبزی کی بہار دکھا رہا ہو. (١٩٠٥ ، صبح امید ، ابوالکلام ، ١٠٨).
[سطبر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَطْح (فت س ، سک ط) امث ؛ امذ ، سطحہ.
١. ہر چیز کا بالائی رُخ ، اُوپری رُخ ، میدان ، نیز چھت ، فرش.

گریے کو سے دیکھو تک اک شہر کے باہر
اک سطح ہے پانی کا جہاں تک کہ نظر جائے
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٢). یہ کیمیکل پلیٹ کی سخت سطح پر اثرانداز نہیں ہوتا. (١٩٦٩ ، فن ادارت ، ٢٦٧). ٢. (مجازاً) ظاہری مقام ، مرتبہ. میں خیال کرتا ہوں کہ یورپ نے آپ کو ہم لوگوں کی سطح سے بہت بالا کر دیا ہے. (١٩٠٨ ، خطوطِ شبلی ، ٥٣). اس طرح ہمیں واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ کن مباحث و موضوعات پر کس سطح کی کتنی کتابیں موجود ہیں. (١٩٦٣ ، ادب و لسانیات ، ١٠٧). ٣. درجہ ، حیثیت. چھوٹے تمغے لگانے کی اجازت صرف تمغۂ پاکستان یا اس سے نیچے کی سطح کے اعزازات کے لیے ہوگی. (١٩٨٣ ، دفتری مراسلات ، ١٠). ٤. (ہندسہ) جس میں عرض و طول ہو عمق نہو. شکل متوازی الاضلاع قائم الزاویہ کو اصطلاح اہل ہندسہ میں سطح بھی کہتے ہیں. (١٨٤٦ ، تحریر اقلیدس ، ٨). جو آدمی نقطہ ، خط یا سطح وغیرہ مبادیٔ اقلیدس ہی کا قائل نہیں اس کو تم اقلیدس کی کوئی شکل کیسے سمجھا سکتے ہو. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ١٧٣). [ع].

ـــــ آب کس اضا ، امث.
پانی کا بالائی حصّہ ، پانی کی چادر ؛ ایک آبی پرندہ. جس مقام پر سطح آب تھا وہاں ایک نیلی چادر پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے. (١٩٠٨ ، آفتاب شجاعت ، ١ ، ٥ : ٩٣٠). تیتامو ، گریب اور لون سب پانی کے پرندے ہیں قاذوس ، سطح آب اور پطریل ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں لیکن سب کی چونچ نلکی کی طرح ہوتی ہے. (١٩٧٥ ، حرف و معنی ، ١٧). [سطح + آب (رک)].

ـــــ بَسِیط کس صف (ـــــ فت ب ، ی مع) امث.
فراخی ، وسعت ، پھیلاو ، رقبہ.

دائرہ ایک بنا ایسا کہ بڑھتا ہے محیط
گھیر لی جس نے کہ تالاب کی کل سطح بسیط
(١٨٩٣ ، اردو زبان کی پانچویں کتاب ، اسمٰعیل ، ٣٣). [سطح + بسیط (رک)].

ـــــ بَنْدی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
(معماری) بالائی حصّے کو ہموار کرنے کا عمل ، پچ بنانا. سطح بندی جس بھی تخصیص کی گئی ہو کنکر کے کُندے ، پتھر یا کنکریٹ کی ہو گی. (١٩٤٨ ، چُنائی ، ٢١٦). [سطح (رک) + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بہ سَطْح (ـــــ فت ب ، س ، سک ط) م ف.
درجہ بدرجہ. زنانہ ہی کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ وہ معتقدات جماعت کو سطح بہ سطح رکھتا ہے. (١٩١٨ ، رُوح الاجتماع ، ١٣٧). [سطح + بہ (حرفِ جار) + سطح (رک)].

ـــــ بِین (ـــــ ی مع) امف.
سرسری نظر ڈالنے والا ، گہری نظر سے نہ دیکھنے والا.

انساں کی نظر ہی سطح بیں ہے ورنہ
ہر شے میں ہیں اسرارِ نہانی کیا کیا؟

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۹۳). سہل پسند اور سطح بین ناقد ایسے تلمیحاتی اور معلوماتی اشعار کی مدد سے جہد و تحقیق کے بغیر ہی شاعر کی زندگی اور اس کی شخصیت کا ایک خاکہ مرتب کرتا ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۷). [سطح + ف : بین ، دیدن ـ دیکھنا].

ـــــ بِینی (ـــــ ی مع) امث.
سرسری نظر سے دیکھنا . اون کی سطح بینی ، غلط واقعات پر پُر از کذب روایات اور مدلّسانہ قصص کے متعلق کوئی بسیط اور معنی خیز نوٹ لکھا جائے. (۱۸۵۸ ، تاریخ غزالہ ، ۲). [سطح + بین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پَیما (ـــــ ی لین) امذ.
بالائی حصّے کو ناپنے کا پیمانہ ، آلہ. بعض قسم کے سطح پیما میں شُمار کنندہ والے بازو کے اُوپر دو نقطے ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، طبعیات عملی ، ۵۶). [سطح + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا].

ـــــ تَظْلِیل کس صف (ـــــ فت ت ، سک ظ ، ی مع) امث.
(ہندسہ) ثابت سطح کو سطح تظلیل کہتے ہیں (ہندسۂ مخروطات ، ۳۱). [سطح + تظلیل (رک)].

ـــــ جامِد کس صف (ـــــ کس م) امث.
(کنایۃً) حرکت یا تموج سے عاری ، ٹھہری ہوئی حالت ، بے خروشی جمود. اس رسالہ نے شاید سیکڑوں برس کے بعد علما کی سطح جامد میں حرکت پیدا کی تھی. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۳۰). [سطح + جامد (رک)].

ـــــ جَسْت کس اضا (ـــــ فت ج ، سک س) امث.
(معماری) محراب کی کمان کے جوڑوں کو سنبھالنے والے پایے وغیرہ کا بالائی حصّہ. حقیقی کمان سطح جست کے بہت اُوپر سے شروع ہوتی ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۳۳). ارتفاع اس انتہائی بلندی کو کہتے ہیں جو کمان کی سطح جست سے شکم کے بلند ترین نقطہ تک ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ۱۰۰). [سطح + جست (رک)].

ـــــ جَوہَری کس صف (ـــــ و لین ، فت ہ) امث.
(سائنس) رک : سطح معنی نمبر ۲. اگر صرف ایک جہت میں انقسام ہو سکے تو خط جوہری ہو جائے گا اور اگر صرف دو جہتوں میں انقسام ہو سکے تو سطح جوہری ہو جائے گی. (۱۹۰۰ ، علوم طبعیۂ شرق کی ابجد ، ۲۹). [سطح + جوہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ حَرف کس اضا (ـــــ فت ح ، سک ر) امث.
(خطّاطی) کسی حرف کا لکیر یعنی سیدھے خط کی شکل کا بنا ہوا حصّہ ، کشش حرف (۱ پ و ، ۳ : ۲۱۷). [سطح + حرف (رک)].

ـــــ زَمِین کس اضا (ـــــ فت ز ، ی مع) امث.
رُوئے زمین ، دُنیا. سوال کل سطح زمین کی ۱۳۸۵۲۲۰۰۰ میل ہے اور ۱۰۰۰۹۲۰۰۰ میل میں تری ہے تو بتاؤ کتنی میل میں خشکی ہے. (۱۸۵۳ ، تحفۃ الحساب ، ۵). یہ دھواں اسقدر چھایا کہ کل سطح زمین پر محیط ہو گیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۳). جب سے نسل انسانی سطح زمین پر وجود میں آئی ہے اُسی وقت سے یہ مبارک رسم بھی قائم ہوئی ہے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۵). [سطح + زمین (رک)].

ـــــ عاکِس کس صف (ـــــ کس ک) امث.
(ریاضی) مثل شکل اول کے ا ، ب ، ایک تختہ ہے جس کو سطح عاکس کہتے ہیں (فوائد الصبیان ، ۱۱۱). [سطح + عاکس (رک)].

ـــــ غَبْغَب کس اضا (ـــــ فت غ ، سک ب ، فت غ) امث.
ٹھوڑی کا بالائی اُبھار یا جلد ، چاہِ زنخداں.

بہا ہے نور کا دریا ترے چاہِ زنخداں سے
بلندی حُسن نے پائی نشیبِ سطحِ غبغب میں

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۰). [سطح + غبغب (رک)].

ـــــ کا بَہاؤ امذ.
پانی کا وہ بہاؤ جو ہوا کے رُخ پر ہو (زیریں یا اندرونی رو کی ضد). بعض رونیں جدھر کو ہوا ہمیشہ چلتی رہتی ہے تقریباً اسی سمت میں بہتی رہتی ہیں اور یہ گہری بھی زیادہ نہیں ہوتیں ان کو سطح کا بہاؤ کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱۰۳).

ـــــ مائِل کس صف (ـــــ کس ء) امث.
ڈھلانی دار سطح ، ترچھا فرش یا راستہ ، پھسلواں فرش یا تعمیر. برسوں سے روم مثل دیوانہ پن کی اُس سطح مائل پر برابر پھسل رہا تھا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۵۶). ایک آسان سطح مائل بنا کر پتھر اور دیگر سامان اُوپر لے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ۲۰۶). [سطح + مائل (رک)].

ـــــ مائِلَہ کس صف (ـــــ کس ء ، فت ل) امث.
رک : سطح مائل اصول آلات جرثقیل کے چھے ہیں کہ جن سے قوت جر ثقیل ظاہر ہوتی ہے اول بیرم ... چہارم سطح مائلہ. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۵۳). [سطح + مائل + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

ـــــ مَدار کس اضا (ـــــ فت م) امث.
فضا کا وہ حصّہ جس میں ایک سیارہ دوسرے کے گرد دورہ کرتا ہے. وہ سطح جس میں زمین آفتاب کے گرد دورہ کرتی ہے سطح مدار ارضی کہلاتی ہے. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۲۶). [سطح + مدار (رک)].

ـــــ مُرْتَفَع کس صف (ـــــ ضم م ، سک ر ، فت ت ، ف) امث.
پہاڑی علاقہ ، اونچی اٹھی ہوئی بلند سطح ، وہ زمین جو اپنے گرد و پیش کی زمین سے بہت اونچی واقع ہوئی ہو. جزیرہ نمائے

ہند کے وسط میں ایک وسیع سطحِ مُرتفع ہے جسے دکن کہتے ہیں ۔ (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۶)۔ مرہٹے جو اس سے پہلے سطحِ مُرتفع دکن تک محدود تھے اب شمالی ہند کے میدانوں کو بھی روندنے لگے۔ (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر ، ۳۱)۔ [سطح + مُرتفع (رک)]۔

۔۔۔مُسْتَدِیر کس صف(۔۔۔ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع) امث.
(ریاضی) کُرے میں ہر طرف کا بالائی حصّہ جو گولائی لیے ہو ، کروی ، گول ، بیضوی سطح. کرہ اس جسم کو کہتے ہیں کہ اس کو ایک سطحِ مُستدیر ایسی احاطہ کریں کہ اگر مرکز سے محیط تک خطوط غیر متناہی کھینچیں وہ باہم برابر ہوں۔ (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۳۰)۔ [سطح + مُستدیر (رک)]۔

۔۔۔مُسْتَوِی کس صف(۔۔۔ضم م ، سک س ، فت ت) امث.
(اقلیدس) سطحِ مُستوی وہ ہے کہ اگر اس پر دو نقطے مقرر کر کے ان میں خطِ مستقیم ملائیں تو کوئی جز اس خط کا باہر سطح سے واقع نہ ہو ، خطِ مستوی ، سیدھی ، ہموار ، سپاٹ سطح جس میں کوئی اُبھار یا اُونچ نیچ نہ ہو. سطح دو قسم پر ہے سطحِ مُستوی اور سطحِ غیر مُستوی . (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۲۲)۔ زمین وہ کُرۂ عظیم ہے کہ اس پر بڑے سے بڑے اُونچے سے اُونچے پہاڑ ایسے ہیں جیسے کہ سطحِ مُستوی پر رائی کے دانے . (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۳)۔ [سطح + مُستوی (رک)]۔

سَطْحات (فت س ، سک ط) امث ؛ ج.
سطح کی جمع. کسی مشین کی دو سطحات جو مشینی دباؤ کے ماتحت ایک دوسرے کے شانہ بشانہ حرکت کرتی ہیں . (۱۹۳۹ ، موٹر انجینیر ، ۲۰۱)۔ یہ سطحات بڑے بڑے دائروں (**Scallops**) کے گرد اگرد ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۵)۔ [سطح + ات ، لاحقۂ جمع]۔

سَطْحَہ (فت س ، سک ط ، فت ح) امث ؛ امذ.
سطح ، اُوپری منظر ، اُوپری فضا.

سطحہ جو نور شہ سے ہے انور زمیں کا
ہے مُجرئِ دماغ فلک پر زمیں کا

(۱۸۴۷ ، عروس الاذکار ، ۴۷)۔

سطحۂ حیوانیت سے ہو بلند
منتظر ہے خلد کی آب و ہوا

(۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۳۳)۔ [سطح (رک) کا غلط املا]۔

۔۔۔غَبْرا کس اضا (۔۔۔فت غ ، سک ب) امذ.
فرشِ زمین ، جہانڈا ، فرشِ خاک. اور ماہ و ستاروں کی روشنی سطحۂ غبرا پر ہوئی. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱۶۱)۔ [سطح + غبرا (رک)]۔

سَطْحِی (فت س ، سک ط) صف.
۱. اوپری ، روا روی ، سرسری. ان کو یہ خیال ہے کہ انگریزی میں علوم و فنون نہیں ، صرف سطحی اور عامیانہ باتیں ہیں . (۱۹۰۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۳۶)۔ اس کتاب کے ریویو سے جو کُچھ معلوم ہوا وہ یہ کہ مغربی افکار پر ان کی نظر نہایت سطحی ہے. (۱۹۲۳ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۳۸)۔ یہ نفسیاتی مطالعے سرسری اور سطحی نہیں. (۱۹۸۶ ، نفسیاتی تنقید ، ۳۶۲)۔ **۲. سطح سے منسوب ، سطح سے تعلق رکھنے والا ، سطح کا ، فرشی ، زمینی.** انجینیر کے فرائض یہ ہیں کہ سطحی نقشہ کے مُطابق کام کا نشان ڈالے. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۲)۔ [سطح + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔تَکْثِیف (۔۔۔فت ت ، سک ک ، ی مع) امث.
(برقیات) سطح پر جم جانے والی کثافت یا چکٹ. بھاپ استوانوں میں سطحی تکثیف مُلاحظہ ہو . (۱۹۳۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ (ترجمہ) ، ۲۱۵)۔ [سطحی + تکثیف (رک)]۔

۔۔۔رَو (۔۔۔و لین) امث.
(جغرافیہ) جب سمندری پانی سمندر کی سطح کے ساتھ ساتھ حرکت کرتا ہے تو اُسے سطحی رو کہتے ہیں (رفیقِ طبعی جغرافیہ ، ۳۰۹)۔ [سطحی + رو (رک)]۔

۔۔۔مُحَدَّبی (۔۔۔ضم م ، فت ح ، شد د بفت) امذ.
(ریاضی) سطح کی حد برقرار رکھتے ہوئے ابھار کے ساتھ ، اُبھری ہوئی یا اُبھرواں سطح. انظاری آئینے شعاعوں کے جمع کرنے اور پھیلنے کے واسطے بنائے ہیں اور وہ پانچ قسم پر ہیں ، اول آئینہ سطحی مُحدبی ہے. (۱۸۵۶ ، فوایدالصبیان ، ۱۱۵)۔ [سطحی + مُحدّب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔مُقَعَّرِی (۔۔۔ضم م ، فت ق ، شد ع بفت) امذ.
(ریاضی) گہرائی لیے ہوئے سطح ، دھنسی ہوئی سطح ، گڑھے دار سطح. اور دوسرا آئینہ سطحی مقعری ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۱۵)[سطح + مقعر(رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔مَوَاد (۔۔۔فت م) امذ.
(جغرافیہ) وہ مواد جو گلیشیر کی سطح پر چلتا ہے اسے سطحی مواد (Glacial Debris) کہتے ہیں (رفیقِ طبعی جغرافیہ ، ۲۷۲)۔ [سطحی + مواد (رک)]۔

۔۔۔نَقْشَہ (۔۔۔فت ن ، سک ق ، فت ش) امذ.
(مُصوری) کسی تعمیر کا زمینی خا کہ ، جو صرف خطوں کے ذریعے دکھایا جائے (ا ب و ، ۳ : ۱۷۳)۔ [سطحی + نقشہ (رک)]۔

سَطْحِیَّت (فت س ، سک ط ، کس ح ، شد ی بفت) امث.
کسی چیز کی سرسری یا اُوپری شکل ، سرسری پن ، اُوپری پن. وہ منقول کو اس نظر سے دیکھتے تھے کہ اس سے ذہن میں سطحیت پیدا ہوتی تھی۔ (۱۹۱۷ ، مقالاتِ شروانی ، ۲۰۹)۔ کسی نظم یا نثری عبارت میں فکری گہرائی کا فقدان سطحیت کہلاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۰)۔ [سطح + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سَطَر (فت س ، سک ط) امث (قدیم : سَطْر)۔
۱. (أ) ایک سیدھ میں لکھی ہوئی عبارت ، حرفوں یا لفظوں کی قطار ، لکیر ، خط.

بہر سطر میں لفظ زیبا فریب
بہر لفظ معنی شکیبا شکیب

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۳). یہ عجب نظم ہور نثر ہے ، جانو بہشت میں کا قصر ہے. سطر سطر پر برستا ہے نور ، ہر یک بول ہے ایک حور. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳).

اگن دکھ کی نہ لگ سکھ سوں جلے گا آہ سوں کاغذ
سطر ہوئے کونسا جل کر انگارا سا قلم ہونے کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳). اکمل الاخبار میں کبھی کبھار چند سطریں لکھ ماریں. (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۲۳). کسی کتاب کے پڑھتے وقت آدمی کی نگہ سے ایک سطر گزر جاتی ہے اور اس سے پورے مضمون کا خاکہ قائم ہو جاتا ہے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۶۳۳). یہ انسان دوستی آپ کو ناول کے ہر باب ، ہر صفحے ، ہر سطر میں نظر آئے گی. (۱۹۸۳ ، اور انسان مر گیا ، ۱۳). **(اا)** (خوش نویسی) **سیدھی لکیر جو زیر مشق ہر حروف اور الفاظ کی کشش و دور کی نشست صحیح رکھنے کو بنا لی جائے** (ا پ و ، ۳:۲۱۷). **(ااا)** (کنایۃً) **نماز کی صف.**

سطریں تھیں یا صفیں عقبِ شاہِ سرفراز
کرتی تھی خود نماز بھی ان کی ادا پہ ناز

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۹). **(۴)** (مجازاً) **شعر کا ایک مصرعہ ، جزو.** قدیم زمانے میں سطر کو بیت کہتے تھے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۱۳۸). **۲. نوشتہ ، تحریر ، لکھنا ، سلسلہ ، قطار ، خالی جگہ جہاں کچھ تحریر کیا جائے.**

یا سطر بعد از بھوں کے تجھ سرکیاں کی دسری سطر ہے
یا خط ہے سر خط کی پچھیں خطاط کا ہے رسم کر

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۵).

لوح دل میں یہ سطر غم کی مٹانے نہیں دیتے

(۱۷۵۵ ، دیوان ہاشم علی (اردو شہ پارے ، ۱۵۵)).

جو سطر ہے جوہر کی وہ موتی کی لڑی ہے
قامت میں تو چھوٹی سی ہے قیمت میں بڑی ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵:۶۱). مراسلے کی نقول اگر بہت سے اشخاص / دفاتر کو جا رہی ہوں تو ہر نیا نام نئی سطر میں لکھا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۷). [ع].

---**اِشْتِیاق** کس اضا(--- کس ا ، سک ش ، کس ت) امث.
(کنایۃً) **محبت نامہ ، خط.**

اس نازنیں کو لکھیں گے جب سطرِ اشتیاق
دل کی رگوں سے ہم خطِ مسطر بنائیں گے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۷۳). [سطر + اِشتیاق (رک)].

---**بَنْد** (---فت ب ، سک ن) صف.
اس طرح لکھا ہوا ہو کہ اگر اوپر نیچے خط کھینچیں تو کوئی دائرہ یا مرکز نہ کٹے ، ایک قطار میں قائم ، ایک سلسلے میں منسلک ، ایک لڑی میں ہمواری اور دیدہ زیبی کے ساتھ مرقوم.

تڑپنا ، بیقراری ، آہ و زاری
ہوئیں یہ حالتیں کیونکر سطر بند

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۳).

یوں تھیں صفوفِ لشکرِ سلطانی ارجمند
آیاتِ پاک جیسے ہوں قرآں میں سطربند

(۱۸۹۳ ، سجاد رائے پوری ، د (ق) ، ۳). [سطر + ف : بند ، بستن ـ بند کرنا].

---**بَنْدی** (---فت ب ، سک ن) امث.
(خطاطی) **سطروں کو ہموار اور سیدھا رکھنا ، لکیریں کھنچی ہونا ، لکیر کھینچنا.**

سندریں ہے کلی گوری کنڈل پر یک چھوٹی سو لٹ
بدھی پڑ تب زری کاغذ سطر بندی کیا جدول

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۸).

کیا برابر ہے مصرعِ ابرو
سطربندی کتاب کی سی ہے

(۱۸۲۶ ، دیوان گویا ، ۷۶). خوش نویسی اسی کا نام ہے کہ سطربندی اور رخ اور کرسی درست ہو. (۱۸۹۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۳۹). [سطربند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**صَحاح** کس صف(---فت ص) امث.
(ریاضی) **پہلی سطر جس میں صحیح عدد لکھا جاتا ہے.** پہلی سطر کو سطر صحاح کہتے ہیں کیونکہ اس سطر میں صحیح عدد لکھا جاتا ہے ، اور دوسری کو سطر کسور کہتے ہیں. (۱۲۰۹ ، امام ابو عبداللہ ، جامع العلوم ، ۲۳۹). [سطر + صحاح (رک)].

---**وار** م ف.
سطر بہ سطر ، سطروں کے مطابق. والٹر پیٹر (Walter Peter) ... غور و فکر کے دوران میں ... کوئی معمولی سی بات بھی ... کاغذ کے پرزوں پر لکھتا جاتا ... اور انہیں ترتیب وار علیحدہ کرنے کے بعد صاف سطروار کاغذ لے کر بیٹھتا اور ... کاغذ پر منتقل کرتا. (۱۹۶۶ ، فن اور فن کار ، ۱۷). [سطر + وار ، لاحقۂ صفت].

سُطُرْلاب (ضم س ، ط ، سک ر) امذ.
اُسطُرلاب.

ہر یک نیک و بد در سطرلابِ راز
پچھانتا تھا اس تھے نشیب و فراز

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۸۳). [اسطرلاب (رک) کی تخفیف].

سَطْروں کو کاٹنا محاورہ.
قلمزد کرنا ، سطروں کو مٹا دینا.

ہر صف کا یہ احوال تھا اس تیغِ دو دم سے
جس طرح کوئی کاٹ دے سطروں کو قلم سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۰۲).

سَطْرونیُون (فت س ، سک ط ، و مع ، کس ن ، و مع) امذ - اسطورنیون.
(طب) **ایک پودا ہے جو گھاس اور پیڑ کے درمیان ہے ، ساق پتلی ، اس میں گانٹھیں ہوتی ہیں ، پتے دور دور لگتے ہیں ، بعض کے نزدیک وضع کرم کلے کی طرح ، بو تیز ، پھل آملوں اور حبابوں کی طرح صنوبری شکل کے ، سفید گھنڈیاں ، زردی مائل پھول افریقہ میں اون دھونے اور صاف کرنے کے کام آتا ہے اس لیے ابراق ، کلیم شو یا قصب شو کہتے ہیں ، گرم و خشک ، دافع درد ،**

جڑ کا لیپ کیا جاتا ہے ، سطرونیوں آذر بویہ ، (عرطینشا) چوبک اشنان ، عدد العطاس ، بہت سے امراض کو نافع ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۶۳)۔ [ع > یو].

ـــــ کے راست آید چوں کجی در مسطر است کہاوت۔
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) سطریں سیدھی کیسے ہوں جب مسطر ہی ٹیڑھا ہو ، جب اصول ہی غلط ہوں تو صحیح نتیجہ پر کیسے پہنچ سکتے ہیں (جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال)۔

سَطْل (فت س ، سک ط) امث۔
پیتل کی کڑھائی یا کیتلی ، تانبے کا تلنے کا برتن جس کے دونوں جانب دستے لگے ہوں ؛ دستہ والی بڑی بالٹی ؛ تھال ، تشت (پلیٹس ؛ فرہنگ عامرہ)۔ [ع].

سَطْوات (فت س ، سک ط) امذ ؛ ج۔
قہر ، عذاب ، حملہ ، یُورش۔ کسی چیز نے تیری نعمتوں کے چشموں کو گہرا کر دیا اور تیرے انتقام کے سطوات کو قطع کر ڈالا۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۷۹)۔ اسکے جلال کے سطوات میں فانی اور جمال کے لمحات و انوار سے باقی ہوتے ہیں۔ (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسولِ نما ، ۲۵۷)۔ [سطوت (رک) کی جمع].

سَطْوَت (فت س ، سک ط ، فت و) امث۔
۱۔ **رعب و دبدبہ ، قہر ، شان ، حکومت کا وقار** رگو سطوت شاہی اون کی بے اعتنائی سے حرکت میں آئی۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۲)۔ یہ سطوت و حشمت و شوکت کبھی کسی اور کی صورت میں نہیں دیکھی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۴)۔ ہمارا ہیرو محمد منیر بھی تھا جو اس عدالت کی حالت اور سطوت دیکھ کے نہایت ہی متحیر اور مرعوب تھا۔ (۱۹۰۳ ، حسن کا ڈاکو ، ۲ : ۹۵)۔ ان کی عظمت و سطوت کے نشانات اگر منہدم ہونے کے بعد نئی عظمتوں کی بنیاد نہ بنے تو کھنڈر بنے۔(۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۱۰۳)۔ ۲۔ **غلبہ ، برتری ، تسلط**۔ تمہارا غلبہ و سطوت ہوگا۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۳)۔ اس سطوت و جبروت کی آرزومند تھی جو دین کی حیثیت سے ہم مذہبوں پر حاصل ہو سکتی ہے۔(۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۳۷)۔ ایک معمولی آدمی سردربار خلفائے بنوامیہ کو ٹوک دیتا تھا اور وہ باوجود سطوت و جباری کے گردن جھکا دیتے تھے۔ (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲۲)۔ مریض اس احساس پر فتحیاب ہو کر سطوت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۱۲۲)۔ [سطوہ = سطوت (رک) کی جمع].

ـــــ ذاتی کس صف ، امث۔
(نفسیات) **فرد کا وقار ، خودداری ، انفرادیت**۔ ان کو مسحور و مسخر کرنے کا راز تین چیزوں میں شامل ہے سطوتِ ذاتی ، بلند آواز ، موثر لہجہ۔ (۱۹۲۰ ، فلسفۂ جذبات ، ۱۷)۔ [سطوت + ذات + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ شکن (ـــــ کس ش ، فت ک) امذ۔
زوال پذیر ، حکومت کو ختم کرنے والا۔ انہیں سطوت شکن اسباب میں سے دفعۃً کوئی ایسا سبب پیش آ گیا جس نے یکایک ان کو مسندِ قیادت سے گرا دیا۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳۰)۔ [سطوت + ف : شکن ، شکستن = توڑنا].

ـــــ فزائی (ـــــ فت ف) امث۔
رعب و دبدبہ کا زیادہ ہونا ، وقار افزائی۔ سن رسیدگی بھی سطوت فزائی کا ایک ذریعہ ہے۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۲۳)۔ [سطوت + ف : فزا ، افزودن = بڑھنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سُطُوح (ضم س ، و مع) امث ؛ ج۔
سطحیں ، کسی چیز کے اوپر کی ہموار جگہیں ، اوپر کے بالائی حصے۔ اس سے خطوط و دوائر و سُطُوح و اجسامِ مُختلفہ کی تقسیم آسانی سے ہو جاتی ہے۔ (۱۸۳۸ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۲۲)۔ جواہرات کو ... مختلف شکلوں میں اس خوبصورتی سے کاٹا جائے کہ سُطُوح ، زوایا اور خطوط مناسب ہندسی شکل اختیار کر لیں۔ (۱۹۲۹ ، تختِ طاؤس (مقدمہ) ، ۵)۔ نظام سے مراد کسی شے یا اشیا کی مقدار (یا مقداروں) کا ایک معینہ مجموعہ جو سُطُوح سے گھرا ہوا ہو۔(۱۹۶۹ ، حرحرکیات ، ۲۳)۔ [سطح (رک) کی جمع].

ـــــ مُتَشَابِہَ کس صف (ـــــ ضم م ، فت ت ، ش ، کس ب ، فت ہ) امث۔
(ریاضی) **سطوح متشابہ اس کو کہتے ہیں کہ زوایا کے ایک سطح کے دوسرے کے ساتھ مُساوی ہوں** (فوائد الصبیان ، ۳۸)۔ [سُطُوح + مُتشابہ (رک)].

سُطُور (ضم س ، و مع) امث ؛ امذ ؛ ج۔
سطریں ، لکیریں۔ چند اعدادِ مُختلفہ فرض کیئے اور ونکے سُطُور بطریق مذکور لکھے۔ (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۲)۔ چند سُطُور لکھنے کے بعد اس کے دل میں ایک نیا خیال پیدا ہوا۔ (۱۹۳۷ ، آخری چٹان ، ۳۱۹)۔ ان معاشی عناصر کے متعلق مختصر بیان مندرجہ ذیل سُطُور میں پیش کیا جاتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۸)۔ [سطر (رک) کی جمع].

سَطْوی (فت س ، سک ط) امث۔
(طب) **ایک روئیدگی ہے جس میں پھل آلے بیر بنے ہوتے ہیں امراض کان کو نافع ، زخموں پر لیپ باندھا جاتا ہے** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۶۳)۔ [ع].

سَطِیح (فت س ، ی مع) صف۔
۱۔ **سطح پر رہنے والا**۔ اپنی قوتِ مطالعہ و خوض سے اس کی تہ پر پہنچو ، یہ نہیں کہ سطح ہی پر رہ کر سطیح بن جاؤ۔ (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۹)۔ ۲۔ **بیماری کے باعث سستی سے اٹھنے والا**۔

بسانِ بید مرے بند بند جکڑے ہیں
وفورِ درد یہاں تک کہ ہوں بشکلِ سطیح

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۳)۔ [ع].

سَطِیحَہ (فت س ، ی مع ، فت ح) امذ۔
توشہ دان ، ناشتہ دان۔ سامنے آئی اون کے ایک عورت کہ دو برادہ یا دو سطیحہ رکھی تھی۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۰)۔ [ع].

سَعادَت (فت س ، د) است.
۱. **نیک فالی ، نیک اور اچھے اثرات ہونا (نحوست کی ضد).**

ساتو ستارے دعا لا ک سعادت سوں کر
شکر کی شکر بٹائے چرخ کے اُپر انبار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۸). تعویذ یا گنڈے پر اور تاریخوں یا دنوں کی سعادت و نحوست پر ان کو مطلق اعتقاد نہ تھا. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۲۹). نحوست و سعادت کوا کب بطریقِ عالمِ اسباب بطرزِ افسانہ بیان کیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۷۷).
۲. **خوش قسمتی ، اقبال مندی ، خوش نصیبی.**

خیالاں کے سو پھانسیاں سوں دیکھیا ہوں رمل میں ٹیپہ کا
سعادت کا سو خال اس مکھ اوپر دیسے سو تاواں سوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۸).

ہے مُسلم کے دو بیٹوں کی شہادت
تمہیں رونا ہے اس دُکھ (دوکھ) میں سعادت

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۹). جتنے چھوٹے بڑے ... ہیں اس کے کہنے کو اپنی سعادت جانتے ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۰).

جلوہ تیرا جو کسی رات ہوا کوٹھے پر
مہر اس گھ کو اِک دم کو سعادت سمجھا

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر (آغا علی) ، ۱۵).

دن آج وہ ہے جس پہ سعادت کو ناز ہے
جشن آج وہ ہے جس پر مسرت کو ناز ہے

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۱۱۱). ۳. **نیک ہونا ، سعید ہونا، نیکی ، بھلائی (شقاوت کی ضد).**

پیشانی سعادت پیشانی اچھو
جبیں پر سعادت نشانی اچھو

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۸).

دلا حق کی طرف ہو کہ حق آرام دویگا
سعادت کی ترے ہات سرانجام دویگا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱). خدمت بزرگوں کی اختیار کر اگر سعادت چاہتا ہے تو. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۶۱). افراد کی سعادت و شقاوت کے جو اصول ہیں وہی جماعتوں اور قوموں کی صلاح و فساد اور سعادت و شقاوت پر بھی حاوی ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۲۳). دین و دنیا کی سعادت تمہیں حاصل ہوگی. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۹۱). ۴. **(تصوف) طلبِ ازلی یعنی جس میں ابتدا ہی سے حق کی طلب رکھی گئی ہو** (مصباح التعرف ، ۱۳۵). ۵. **(فلسفہ) خوشی ، لذت ، تسکین،** حقیقی لذت جس کو فلسفہ کی اصطلاح میں سعادت کہتے صرف غیر مادی عالم میں مل سکتی ہے. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۹۲). [ع].

ـــــ اَبَدی کس صف(ـــــ فت ا ، ب) امث.
ہمیشہ کی بھلائی. جن کی قسمت میں سعادتِ ابدی تھی. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۶۳). سعادتِ ابدی ، مسرتِ ابدی. (۱۹۷۶ ، انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچن ٹرمنالجی ، ۱۳). [سعادت + ابد + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ اُخرَوی کس صف(ـــــ ضم ا ، سک خ ، فت ر) امث.
ان نیک کاموں کی توفیق جس کا بدلہ دوسرے جہان میں ملے. یہ سعادتِ اخروی ازل ہی سے .... نواب سلطان جہاں بیگم تاج الہند فرمان فرمائے بھوپال ....کے لئے مقدر تھی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، (دیباچہ) ، ۱ : ۲). [سعادت + اُخروی (رک)].

ـــــ اَزَلی / اَزَلیہ کس صف(ـــــ فت ا ، ز / کس ل ، فت ی) امث
نیک سرشت یا خوش قسمتی. برنگِ گلِ احمر سرخ و تر و تازہ بلبلِ سعادتِ ازلیہ کو جس کے مشاہدے سے ... کہتے ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۲ : ۳۴۳). ایمان لانا سعادتِ ازلی پر موقوف ہے. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم مرادآبادی ، ۳۵۲). [سعادت + ازل (رک) + ی / یہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ دارَین کس اضا(ـــــ ی لین) امث.
دونوں عالم کی سعادتیں ، دین و دنیا دونوں کی نیکیاں. یقین غالب ہے کہ سعادتِ دارین سے محروم نہ رہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۵). والدین سے مل کر سعادتِ دارین حاصل کی. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۱۲۰). [سعادت + دارین (رک)].

ـــــ مَنْد (ـــــ فت م ، سک ن) صف.
نیک بخت ، مُطیع ، وفادار ، خدمت گُزار (اولاد ، خورد ، یا خادم وغیرہ)، فرمانبردار ، خوش کردار. تون سعادت مند ، تون ہمت پت بلند ، جہاں تی ہمت باری پہچیں وہاں تمام خواری. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۷).

تولد بچۂ افعی ہو بد فرزند کے بدلے
اٹھالے باپ کو یارب سعادت مند کے بدلے

(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۱). ایک شخص نے کہا تو ہم اپنی تقدیر پر توکل کر کے عمل کیوں نہ چھوڑ دیں جو شخص سعادتمند ہوگا وہ خود بخود سعادت مندوں میں داخل ہو جائے گا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۱). وہ سعادت مند نہایت عقیدت کے ساتھ آگے بڑھ کر ملتا ہے. (۱۹۸۶ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۱۰). [سعادت + مند ، لاحقۂ صفت].

ـــــ مَنْدانَہ (ـــــ فت م ، سک ن ، فت ن) صف.
سعادت مندی کا ، نیکی کے ساتھ. میرے منجھلے بیٹے اعظم اختر کی سعادت مندانہ خدمات کا بھی بہت حصّہ ہے. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۴). [سعادت مند + انہ ، لاحقۂ تمیز].

ـــــ مَنْدی (ـــــ فت م ، سک ن) امث.
فرمانبرداری ، نیک بختی. حضرت موسیٰؑ کی سعادت مندی اور سچائی نے دونوں باپ بیٹوں شعیب اور راحیلہ کا دل فتح کرلیا تھا (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۱۵). لالی سر جھکائے سعادت مندی سے کھڑا رہا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۰۸). [سعادت مند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَعادَتی (فت س ، د) امث ؛ صف (قدیم).
سعادت والا. اگر ممات ہے تو اُدھر کی سعادتی کا وگر حیات ہے تو اُدھر کی سلامتی کا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰). [سعادت + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُعال (ضم س) امذ.
سرفہ ، کھانسی. ظہیرالدین کی دادی کا بعارضۂ سُرفہ و سُعال

رنجور ہونا. (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۳۸۱). تنفس میں دُشواری و سُعال عارض ہو جاتا ہے جو بہت آسانی سے محسوس کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۲۰۳). [ع].

--- دیکی کس صف(---ی مع) امث.
(طب) ایک مرض کا نام، انگ: **Whooan Cough**. التہاب شعبتی (Bronchitis) اور سُعال دیکی میں مُفید ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۸). [سُعال + ع : دیکی (رک)].

--- مُزْمِن کس صف(---ضم م ، سک ز ، کس م) امث.
پُرانی کھانسی.

سُعال مُزمِن قلقل بھلا ہو دفع کس ڈھب سے
سپستاں ہے نہ زوفا ہے نہ اصل السوس شیشہ میں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۳). [سُعال + مُزمِن (رک)].

سِعایَت (کس س ، فت ی) امث.
۱. **چُغل خوری ، لگائی بُجھائی ، مُخبری (کسی کے افعال بد کی).**

پیشِ سعایت کیا جائیے ہے حق ہے میری طرف سو ہے
میں تو چپ بیٹھا ہوں یکسو کر کوئی تقریر کرو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۷). میندھو لال کانستھ غماز کی عرضی تھی بنام مہاراجہ بیکنٹھ باشی ، سعایتِ بابو صاحب پر مُشتمل. (۱۸۵۳ ، خطوطِ غالب ، ۱۳۱). مروان نے بطور سعایت کے کہا اے امیرالمومنین! تُم نے اس کا کلام بھی سُنا ہے. (۱۹۰۱ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۲۵۰). داراشکوہ نے اس حکایت کو اپنی سعایت و غمازی کا دستِ مایہ بنایا. (۱۹۳۳ ، غبارِ خاطر ، ۲۶۶). ۲. **خراج یا صدقات وغیرہ نیز ان کی وصولی.** امام زفر کے نزدیک بالفعل آزاد ہو جاوے گی ، اور سعایت کی رقم اوس پر دین ہو جاوے گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۰۲). [ع].

سِعایَہ (کس س ، فت ی) امث.
رک : **سعایت ، چُغل خوری ، اِدھر کی باتیں اُدھر پہنچانا.** اِدھر کی اُدھر لگانے کے لئے چغل خوروں کو دوڑ دھوپ بھی کرنی پڑتی ہے اسی مناسبت سے چغل خوری کو "سعایہ" بھی کہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، سید سلیمان ندوی ، ۱۹۶). [ع].

سَعَت (فت س ، ع) امث.
۱. **فراخی ، گُنجائش ، وسعت** (انگلش اُردو ڈکشنری گلاسری ، ۲). ۲. **(نفسیات) سلسلہ ، پھیلاؤ.** نفس عصبانیتیں کوئی جُداگانہ وجود یا امراض نہیں ہوتیں بلکہ سو مطابقتوں کے سُلسلے میں شدت کی ایک مخصوص سعت کی نمائندگی کرتی ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۹۱). [ع].

سَعْتَر (۱) (فت س ، سک ع ، فت ت) امث.
(طب و نباتیات) شفاوبا (پسہانا) یا خاندان نعناع سے ایک پودا، ادویات میں مستعمل ، مروا ، مرزنگوش صعتر بری ، نازبو ، مرزہ، لاط: Majorama Hortensis مرطوب المزاجوں کے واسطے اس کی اصلاح سراب اور سعتر اور کراویہ سے کی جاتی چاہئے. (۱۲۰۹ ، امام عبداللہ رازی ، جامع العلوم ، ۱۶۰). اس صنف میں حسب ذیل پودے ہیں پودینہ ، سالبیا ، سعتر، نازبو یا مرزنجوش ، پلسان. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۴۳). [ع ؛ صعتر کا بگاڑ].

سَعْتَر (۲) (فت س ، سک ع ، فت ت) امذ.
(جنسیات) عورتوں کی ہم جنسی ؛ ہم جنسی سے متعلق مصنوعی آلۂ تسکین نفس و شہوت (پلیشس ، اسٹین کلس). [ع].

سَعَتَہ (فت س ، سک ع ، فت ت) امث.
(سائنس) سعت ، فراخی ، گُنجائش. اس طرح سے کلیۂ ہدا کی تصدیق دباؤ کے تجربات کی ایک زیادہ بڑی سعتہ تک ہو جاتی ہے. (۱۹۲۱ ، طبعیاتی عمل ، ۲۸۷). [ع].

--- القَلْب (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، سک ل) امث
(تصوف) انسان کامل کی حقیقت برزخیہ کے ساتھ متعلق ہونا جو وجوب اور امکان دونوں کا جامع ہے کیونکہ قلب کامل ہی برزخ ہے. اسی واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے(ترجمہ) نہیں سمائی میری ہے آسمان میں اور نہ زمین میں لیکن سمائی میری قلب بندۂ مومن میں ہے (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۳۵). [سعۃ + رک : ال (ا) + قلب (رک)].

--- رَجا کس اضا(---فت ر) امث.
اُمید کی وسعت ؛ (مجازاً) فراخی التفات. میں نے حضورؐ کو دیکھا کہ اس جملے پر اتنا تبسم ہوا کہ نواجز عُلیا ظاہر ہوگئے یہ روایتیں سعتۂ رجا کی صریح دلیل ہیں. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردہ شریف (ترجمہ) ، ۳۹۳). [سعۃ + رجاء (رک)].

سَعْد (فت س ، سک ع) صف.
۱. **نیک ، مبارک.**

بروزِ ہمایوں سَعْدْ وقت پر
بیٹھے آ مظفر گھڑی تخت پر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۵).

ابدر نے شہنشہ اودھر تے وو نار
دونوں سعد وقت آ ملے ایک ٹھار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری، ۹۳). یہ برس سارا نحس ہے ، کسی چاند میں کوئی تاریخ سعد نہیں ٹھہرتی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۰).

نوروز میں بھی اون سے ملے ہم نہ وائے بخت
کیا سعد ہیں اثر شرفِ آفتاب کے

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۲۱). چاند سے اچھے یا بُرے شگون لینا ، بعض تاریخوں کو سعد اور بعض کو نحس سمجھنا. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۱۸۷). ۲. **گوسفند ، بکری یا بکرا.**

صدا توپ کی رعد کی طرح تھی
زمیں کانپتی سعد کی طرح تھی

(۱۸۳۳ ، مثنوی ایورپ گلشن کنور ، ۳۴). [ع].

--- اَصْغَر کس صف(---فت ا ، سک ص ، فت غ) صف.
(نجوم) روایتاً وہ ستارہ جو سعادت میں دوسرے ستاروں کے بالمقابل کم ہے ، زہرہ ، ناہید (جس سے مشتری زیادہ سعد ہے).

اہلِ منجم زہرہ کو سعد اصغر کہتے ہیں کیونکہ سعادت میں مشتری سے کم ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳)۔ [سعد + اصغر (رک)]۔

ـــِـ اَکْبَر کسی صف(ـــ فت ا ، سک ک ، فت ب) صف ؛ امذ۔
۱۔ **(نجوم) روایتاً وہ ستارہ جو سعادت میں دوسرے ستاروں سے بیش ہے ، مشتری (زہرہ سے زیادہ سعد ہے)۔**

سعدِ اکبر کہ جسے کہتے ہیں قاضیٔ فلک
حسن کو عشق سے دیتا تھا بہم ربطِ وفاق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۸)۔

بخت جاگا ہوا تھا سبزۂ خوابیدہ کا
سیر کے واسطے نکلا تھا جو سعدِ اکبر

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۳۰۲)۔ ۲۔ **(کنایۃً) رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔**

پیدا ہوئے حضرتِ پیغمبر صبحِ قدرت کے سعدِ اکبر

(۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۰)۔ [سعد + اکبر (رک)]۔

ـــُـ الْاَخْبِیَہ (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، کس خ ، شد ب بفت) امذ۔
(نجوم) تین ستارے قدر بوم کے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی پر ہیں جن کو سعدالاخبیہ کہتے ہیں (سیرالافلاک ، ۹۶) [سعد + رک : ال (۱) + اخبیہ (رک)]۔

ـــُـ الْاَخْبِیَہ (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک خ ، کس ب ، فت ی) امذ۔
(ہیئت) چاند کی ستائیس یا اٹھائیس منزلوں سے چوبیسویں منزل ، اور وہ ایک ستارہ ہے جو دلو کے بازو پر واضح ہے مع ان تین ستاروں کے جو اس کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ہیں۔ اس نے کہا چاند کی منزلیں بتا ، کنیز نے کہا چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ، سرطان بطین ... سعدالاخبیہ ان کی تعداد ابجد ہوز کے حروف کی تعداد ہے ، اور اس میں بڑا بھید ہے ، جو سوا خدا اور ماہرین کے کسی کو معلوم نہیں۔ (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ (ترجمہ) ، ۳ : ۵۳۳)۔ [سعد + رک : ال (۱) + ع : خباء کی جمع]۔

ـــُـ الْبارِع (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس مج ر) امذ۔
(ہیئت) فرس اعظم کے بیس ستاروں میں سے دو ستارے جو اس کے سینے پر واقع ہیں۔ ان دو ستاروں کو جو اسکے سینہ پر ہیں ان کو سعدالبارع کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳)۔ [سعد + رک : ال (۱) + بارع (رک)]۔

ـــُـ الذّابِح (ـــ ضم د ، غم ا ، ل ، شد ذ ، کس مج ب) امذ۔
چاند کی ستائیس یا اٹھائیس منزلوں میں سے بائیسویں منزل اور وہ دو ستارے ہیں جن میں ایک جدی کے سر پر ہے اور دوسرا دم پر اور ان میں سے ایک کے قریب ایک چھوٹا ستارہ اس صورت سے ہے جیسے وہ اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ کنیز نے کہا چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں... نعائم ، بلدہ ، سعدالذابح ... اور اس میں بڑا بھید ہے۔ (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۴)۔ [سعد + رک : ال (۱) + ذابح (رک)]۔

ـــُـ الْمُلْک (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ل) امذ ؛ نیز سعد ملک۔
(نجوم) وہ دو ستارے جو دلو کے دوش پر واقع ہیں اور بہت روشن ہیں۔ عرب اسکے دوشِ راست والے ستاروں کو سعدالملک ... کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۰)۔ [سعد + رک : ال (۱) + مُلک (رک)]۔

ـــُـ النّہام (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل) امذ۔
فرس اعظم کے سر پر واقع دو ستارے۔ دو کوکب کہ سر صورت پر ہیں انکو سعدالنہام کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳)۔ [سعد + رک : ال (۱)

ـــِـ ذابِح کس صف(ـــ کس م ب) امذ۔
رک : سعد الذابح۔ دو ستاروں کو کہ ایک سر پر اور ایک دُم پر ہے سعدِ ذابح کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۰)۔

طشتِ پُر خُوں لیے خورشید سر کوہ آیا
سعدِ ذابح ہے نہاں زیرِ غبارِ مقتل

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۳۲)۔ [سعد + ذابح (رک)]۔

ـــ ساعَت (ـــ فت ع) امث۔
شبھ گھڑی ، مبارک وقت۔

سُلکھن سعد ساعت سوں سُرج چند اختراں خوشیاں
قطب مندر میں کیتے مل دیکھ امرت مہتراں خوشیاں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۲۱)۔ [سعد + ساعت (رک)]۔

سُعْد (ضم س ، سک ع) امذ۔
(طب) بیخ تنبول ، خولنجان ، پان کی جڑ ، ناگرموتھا ؛ کسیرو ؛ لاط : **perus Longus** (قاموس الاصطلاحات ؛ اسٹین گاس)۔ [ع]

ـــ کُوفی کس صف(ـــ و مع) امذ۔
(طب) بھدرموتھا کی دو قسموں میں سے ایک۔ سُعدِ کُوفی ... کمال نافع ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۲)۔ سینہ پر گرم و خوشبودار ضماد لگائیں تا کہ انکا نفع جلد اور مکمل ہو جیسے سنبل سعد کوفی دار چینی ، قرنفل ... آب باور نجبویہ کے ہمراہ۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۳)۔ [سعد + کوفہ (بحذف ہ) (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــِـ ہِنْدی کس اضا(ـــ کس ہ ، سک ن) امذ۔
(طب) بھدرموتھا کی ایک قسم ؛ ادویات میں مستعمل۔ بھدرموتھا کی دو قسمیں ہیں ، چھوٹی قسم سُعدِ ہندی کہلاتی ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۳۹)۔ [سُعد + ہند (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سَعَدا / سُعَداء (فت س ، ع) امذ ؛ ج۔
نیک ، مبارک۔ انبیاء ، شہدا ، سعداء سب کی تخلیق ہمارے نور سے کی گئی۔ (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردۃ ، ۱۳۰)۔ ارواح سعداء کے سوا ہر روح نے ٹھوکر کھائی (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۲۹)۔ [سعید (رک) کی جمع]۔

سَعدالله بَنے اَور مَن سے اُترا رہے کہاوت۔
اچھا بھی بنے اور قدر نہو ، کھری بات خیراللہ کہیں الخ۔ کس کی

شامت آئی ہے جو سعداللہ بنے اور من سے اترا ہے۔ (؟ ، آغا حیدر حسن (نظام ادب شمارہ ، ۳ : ۳۵))۔

سَعْدان (فت س ، سک ع) امذ۔
(طب) سعدان:۔ ایک خاردار گھاس ہے اس کا رنگ سفید ہوتا ہے پتے نرم اور میٹھے ہوتے ہیں پھل الٹی جوتی کی طرح گول ہوتا ہے اس کا پھل اور جڑ دستوں کو روکنے اور پیشاب زیادہ لانے کے لیئے مفید ہے اونٹ اس کو کھاتا ہے تو فربہ ہو جاتا ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۶۶)۔ [ع]۔

سَعْدی (فت س ، سک ع) امذ۔
ایران کے مشہور شاعر مصلح الدین سعدی شیرازی کا لقب۔

چاہتے ہو داب لو اسکو بغل میں اے امیر
بوستاں ، سعدی کی ٹھہرا بوستاں کوئے دوست

(۱۸۴۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰۸)۔

رخت جاں بتکدۂ چیں سے اٹھالیں اپنا
سب کو محو رخ سعدی و سلیمیٰ کر دیں

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۳۰)۔ [سعدی (عَلَم)]۔

سَعْدِیَت (فت س ، سک ع ، کس د ، فت ی) امث۔
مبارک و مسعود ، نیک ہونا۔

یو نیک جیوں سعادت کا دن آیا
نشانیاں سعدیت کی سات لیایا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۰۸)۔ [سعد + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سَعْدَیک فقرہ۔
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) خدا تجھے نیک بخت کرے (عموماً لبیک میں تیری خدمت کے لیے حاضر ہوں کے ساتھ نیز اس کے جواب میں مستعمل)۔

لبیک کی پکار ہے سعدیک کی ندا
کوئی طواف میں ہے کوئی رہرو منا

(۱۸۳۳ ، میلاد معصومین ، ۱۳۷)۔ (جن) میں نے کہا کیا پڑھتے ہو؟ کہنے لگا کافیہ میں مفعول مطلق کی بحث کا وہ حصہ پڑھ رہا ہوں ، جہاں سے مصنف لبیک و سعدیک سے بحث کرتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۱۲۱)۔

سَعْدَین (فت س ، سک ع ، ی لین) امذ۔
(نجوم) دو مبارک سیارے ، زہرہ و مشتری۔

کروں رہ تمالی ہو آیا اھے
ہو سعدین خوش مکھ دیکھایا اچے

(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفور چین ، سنعتی ، ۳۰)۔

راجہ نے ستارہ داں بلایا
سعدین کا زائچہ ملایا

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳۱)۔

اک خُرد ستارہ تھا تو اک نجم کلاں تھا
سعدین کا آغوش پیمبر میں قِراں تھا

(۱۸۷۵ ، دبیر، دفتر ماتم ، ۴ : ۱۳۲)۔ [سعد + ین ، لاحقۂ تثنیہ]۔

۔۔ِ۔اَکْبَر کس صف (۔۔۔فت ا ، سک ک ، فت ب) امذ۔
(نجوم) دو انتہائی سعد مبارک ستاروں کا مجموعہ۔

مثل زہرہ یہ خوشی ہے وہ خوشی ہے مشتری
ہر منجم بول اٹھے سعدینِ اکبر ہے یہی

(۱۹۲۹ ، گلزار بادشاہ ، ۱۴۲)۔ [سعدین + اکبر (رک)]۔

سَعْدِیہ (فت س ، سک ع ، کس د ، فت ی) امث ، امذ۔
۱۔ سعد (رک) کی تانیث ، سعد سے منسوب ، نام دایۂ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ ثُویبہ کے بعد حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا۔ (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۳)۔ قبیلہ ہوازن کی ... عورت سعدیہ کہاں سے کہاں پہنچتی ہے۔ (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۳۵)۔ **۲۔ توشہ خانہ مبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زرۂ مبارک۔** توشہ خانہ مبارک میں ... سات زرہیں تھیں ذات الفضول ذات الوشاح ... سعدیہ ... وغیرہ۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۰)۔ **۳۔ شیخ سعدی کا مزار** (ماخوذ : فرہنگِ عامرہ)۔ [سعد + یہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

سَعْفَص (فت س ، سک ع ، فت ف) امذ۔
(جُمل) کلماتِ ابجد میں سے پانچواں کلمہ۔ عرب والوں نے اپنی الف بے آٹھ کلموں میں جمع کر دی ہے ، ابجد .... سعفص ... ۔ (۱۹۱۷ ، اسمٰعیل میرٹھی ، قواعد اُردو ، ۲ : ۳)۔ [ع]۔

سَعْفَہ (فت س ، سک ع ، فت ف) امث۔
(طب) گنج ، ایک قسم کے قروح (زخم) جو بالعموم سر اور منہ پر اور کبھی تمام بدن میں بالوں کے مسامات پر پیدا ہوتے ہیں ابتدا میں متفرق سخت پھنسیاں ہوتی ہیں ، یہی پھنسیاں جب زخموں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں تو ان کو سعفہ کہتے ہیں۔ ترشۂ سرکہ سعفہ کو تلف کر دیتا ہے اور داد کے لیے ایک کارگر لاسعہ ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۱۹)۔ [ع]۔

۔ـُ۔اَجْفان کس اضا (۔۔۔فت ا ، سک ج) امذ۔
پپوٹوں کا زخم۔ جب اسے اویکہ وار پپوٹوں پر یا سعفہ اجفان (Tinea Tarri) میں آنکھ کے پپوٹوں کے کناروں پر لگایا جائے تو یہ کمتر درد پیدا کرتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۶۱)۔ [سعفہ + اجفان (رک)]۔

سِعْلاۃ (کس س ، سک ع) امذ۔
شیطنہ کی ایک قسم جو کہ غول کے خلاف ہے ، دن کو نظر آتا ہے۔ اکثر سعلاۃ جنگلوں میں پایا جاتا ہے اور جب اس کو کوئی انسان مل جاتا تو اس سے کھیلتا ہے اور کبھی اس کو رات میں بھیڑیا پکڑ لیتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۲۷)۔ [ع]۔

سُعُود (ضم مع س ، و مع) امذ ؛ ج۔
مبارک ، سعد کی جمع ، خصوصاً دس ستارے جن کا اثر قدیم علم نجوم میں نیک بتایا گیا ہے۔

ہے موجد ذالِ اسم وہ ہی
سعد و سعود کا مُربّی

(۱۸۷۳ ، جامع النظائر ، محمد عبداللہ ، ۱۹)۔

سن کے میں نے کہا افرنگ کے اے دست نگر
تیری آزادیِ افکار نہیں فالِ سعود
(۱۹۳۳ ، تذکرۂ شاعراتِ اردو ، ۵۵۷).
نہ ہوں صید و نخچیر نحس و سعود
جو ہوں با خدا لا یَتَطیَّرُون
(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۱۳۷). [ع].

سَعُوط (فت نیز ضم س ، و مع) امذ (واحد نیز جمع).
۱. (طب) **ناک میں ٹپکانے کی سیال دوا.** سعوط ، آب دوا ... ناک میں ٹپکانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۲). سعوط بھی اس وقت تک نہ استعمال کیے جائیں جب تک کہ سر سے مواد صاف نہ ہو جائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷).
۲. (نباتات) **بے قشر ، بقل العطاس.** لاط : **Achilleaptarmica** . اس (بلول) کی جڑ پانی میں گھس کر سعوط کرنا ... ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۹۸). [ع].

--- کَرنا محاورہ.
ناک میں دوا چڑھانا. روغنِ بنفشہ اور روغنِ نیلوفر کا سعوط کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷).

سُعُوطاً (ضم س ، و مع ، تن بفت) م ف.
سانس کھینچنے کے ساتھ ناک سے سڑکنے کے طور پر.
مشک و کندش پیس کر باہم سعوطاً دیجیے
کیونکہ ہے بہرِ زُعاف دائمی نافع عطاس
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۰۳). [سعوط + اً ، لاحقۂ تمیز].

سُعُوطات (ضم س ، و مع) امذ ؛ ج.
سعوط کی جمع. رطوبت بیضہ کے کم ہو جانے کا علاج کریں اور... سعوطات اور قطورات استعمال کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۹۱). [سعوط + ات ، لاحقۂ جمع].

سَعْی (فت س ، سک ع) امث.
۱. **دوڑ ، دوڑنا.**
اس کے کعبۂ مقصد کوں بے سعی سفر پہنچوں
خیال اس کا اگر کشتی میں دل کی ناخدا ہووے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۵).
عین دریا میں بھی گردش سے نہیں دم بھر قرار
سعی کرنا ختم ہے اے سالکو گرداب پر
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۶۳). ۲. **محنت ، دوڑ دھوپ ، کوشش ، جدوجہد.** بادشاہاں کو سعی کرنا واجب ہے ، عدل و انصاف پر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶).
در آئی سخن داں تو کر سعی
سخن کوں آب لباس تازہ پہنا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۱). اپنی سرگزشت سے بندے کو مطلع فرمائیے تو بہ مقدور اپنے پہلے تمہارے واسطے سعی کروں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۰). اگر ایسا ہو تو آپ کے لیے سعی کی جائے. (۱۹۰۶ ، مکاتیبِ اقبال ، ۱ : ۷۵). ایک ایسے دور میں جب سائنس روشنی کی رفتار کے ہم قدم ہونے کی سعی میں ہے. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۱۵). ۳. **سفارش ، تائید.**
ایک نے آ کے مری سعی نہ کی قاتل سے
کیا کوئی دوست مرا گبر و مسلماں میں نہ تھا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۸). ۴. (فقہ) **حج اور عمرہ میں صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان چلنا اور کچھ حصے میں دوڑنا.** روایتِ طحاوی ہے کہ سعی ، صفا مروہ تک ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۱۹). طواف و سعی سے فارغ ہو کر آپ نے ... احرام اتارنے کا حکم دیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۵۱). اسی واقعے کی یادگار صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کی سعی ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۵۲). [ع].

--- اُٹھوانا محاورہ.
(کسی سے) **سفارش کرانا.** خورشید گوہر پوش بولا میں بڑے بڑوں سے سعی اٹھواؤں گا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۹۰).

--- الزَّعِیم (--- ضم ی ، غم ا ، ل ، شد ز بفت ، ی مع) امث.
سعی مشکور ، کامیاب کوشش.
سعی الزعیم اگر نہیں جہد المقل تو ہے
اس مدرسے کے حق میں خدا سے دعا کروں
(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۸۰). [سعی + رک : ال (۱) + زعیم (رک)].

--- بِالْمَرَّہ (--- کس ب ، غم ا ، سک ل ، کس م ، شد ر بفت) امث.
پوری قوت سے کوشش کرنا ، بتہ پانی کرنا. ہمیں ہمتِ مردانہ ... اور سعی بالمرہ کی ضرورت ہے. (۱۹۳۷ ، مضامین عابد ، ۲۸۸). [سعی + ب (حرف جار) + رک : ال (۱) + ع : مَرَّہ - ہَتَّا].

---ئے بَلِیغ کس صف (--- فت ب ، ی مع) امث.
بہت زیادہ یا انتھک کوشش. اصحاب نبیؐ نے ... دعوتِ اسلام میں سعی بلیغ فرمائی. (۱۷۸۰ ، آیاتِ بینات ، ۱ : ۵). مسٹر پیل نے ان الفاظ کو کس طرح عملی جامہ پہنانے کی سعی بلیغ کی ہے. (۱۹۳۳ ، مقالاتِ گارساں دتاسی ، ۱ : ۹۶). شبلی کو سرسید نے بلند مرتبہ پر فائز کرنے کی سعی بلیغ بھی کی ہے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۸۲). [سعی + بلیغ (رک)].

---ئے رائگاں کس صف (--- کس ء) امث.
ناکام کوشش ، لاحاصل دوڑ دھوپ.
کسی کا شکوہ بن کر بھی نہ نکلا رنجِ ناکامی
مقدر ہو کے رہ جاتی ہے سعیِ رائگاں کیسی
(۱۹۳۱ ، نقوشِ مانی ، ۱۷۳). شہزادہ کو عشق سے بچایا جا سکتا ہے ، ورنہ یہ کوشش سعی رائگاں ہو گی. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۷۵).

--- سَہارا (--- فت س) امذ.
سعی سفارش ، کسی کے ذریعے سے کوشش (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [سعی + سہارا (رک)].

---ئے لاحاصِل کس صف (--- کس ص) امث.
کوشش ناکام ، بے نتیجہ کوشش.

وہی اک لذّتِ بیتابیٔ شوق
وگرنہ سعی لاحاصل میں کیا تھا

(۱۹۰۰ ، دیوانِ صفی ، ۲۰). جب اتالیق اور نوکر وہاں پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ شہزادہ روشنی کو پکڑنے کی سعیِ لاحاصل کر رہا ہے. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۰). [سعی + ع : لا (کلمۂ نفی) + حاصل (رک)].

ـــــ مَجْہُول کس صف (ـــــ فت م ، سک ج ، و مع) امث.
بے دلی سے کوشش کرنا. اس کتاب کو قدیم تہذیبوں کے مطالعہ پر مبنی کارنامہ قرار دینے کی سعی مجہول کی گئی ہے. (۱۹۷۰ ، روشِ قلم ، ۳۶۸). [سعی + مجہول (رک)].

ـــــ مُسَلْسَل کس صف (ـــــ ضم م ، فت س ، سک س ، فت س) امث.
کوشش پیہم ، لگاتار محنت ، انتھک کوشش. زبان و بیان کی لطافتوں نزاکتوں اور پیچدگیوں کو سمجھنے اور ان کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے فنکار کی سعیٔ مسلسل. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۷۵). [سعی + مسلسل (رک)].

ـــــ مَشْکُور کس صف (ـــــ فت م ، سک ش ، و مع) امث.
نتیجہ خیز کوشش ، جدوجہد کی کامیابی ، جس کا پھل مل سکے.

سعی ان کا کچھ ہوا مشکور ہیں
چرخ میں سوں ہوئی دو کشتی دور ہیں

(۱۷۵۲ ، ریاض غوثیہ ، ۳۵). آزاد نے سعی مشکور کی کہ اہلِ جہاز ڈوبنے سے بچ جائیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۲).

سعی مشکور ہو شوق میں ہوں ختم ہوئی
تم کو پہچان لیا غیر کا گھر دیکھ لیا

(۱۹۳۹ ، احسن الکلام ، ۸۵). [سعی + مشکور (رک)].

ـــــ و خَطا (ـــــ و مج ، فت خ) امث.
کوشش و ناکامی ، غلط و صحیح طریقۂ عمل. یہ زائد حرکات مفید بھی ہوتی ہیں کیونکہ یہ سعی و خطا کے طریقے کو ممکن بناتی ہیں. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۱۳۶). تھارن ڈائک نے بلیوں کو معمہ پنجروں میں بند کر کے آموزش بہ طریق سعی و خطا کا اصول دریافت کیا تھا. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۳). [سعی + و (حرف عطف) + خطا (رک)].

ـــــ و سِفارِش (ـــــ و مج ، کس س ، ر) امث.
جدوجہد اور حمایت میں کسی ذی اثر شخص کا کہنا سننا. سلاطین کے دربار میں کامیابی کا مدار زیادہ تر سعی و سفارش پر ہوتا تھا. (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۴ : ۱۶۸). [سعی + و (حرف عطف) + سفارش (رک)].

سَعِید (فت س ، ی مع) صف.
۱. نیک بخت ، خوش قسمت.

تہی بخت ور آج ہے اور سعید
کہ تجھ پت قضا کے ہے در کی کلید

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰).

جس تیرہ بخت پر ہو ترا لطف مشتری
طالع شفیع کے ہوں تری مہر سین سعید

(۱۷۸۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۰). جس کے دوست دنیا میں زیادہ ہیں وہی زیادہ سعید. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۶۷). حضرت عمرؓ ان چند سعید (عشرۂ مبشرہ) لوگوں میں ہیں جن کو اسی دنیا میں جنت کی بشارت دی جا چکی تھی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۴۰). ۲. نیک ، خوش کردار ، اطاعت گزار ، لائق.

سناں میں کہ تھا بادشاہ ات سعید
کہیں نام اوس کا جو ہارون رشید

(۱۷۶۹ ، آخر گشت رمضان ، ۱۰۰).

جو شخص ازل سے ہو شقی وائے براں
اور جو کہ سعید ہو وہ رہوے شاداں

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۲). ان میں بعض سعید ہیں اور بعض شریر. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوّبی ، ۳۲). [ع].

ـــــ الْفِطْرَت (ـــــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، سک ط ، فت ر) صف.
جو طبعاً نیک ہو ، نیک طینت ، فطرۃً نیک ، سعادت مند. سعید الفطرت اور سلیم الطبع پنجابی دوشیزہ کی زبان فیض ترجمان سے ادا ہوتے ہوئے سنا ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۲۲۳). [سعید + رک : ال (۱) + فطرت (رک)].

سَعِیدی (فت س ، ی مع) امذ.
پورٹ سعید (مصر) سے متعلق ؛ (جواہرات) زمرد کی ایک قسم. سعیدی ، یہ مصر میں پورٹ سعید کے پاس پایا جاتا ہے اس لئے سعیدی مشہور ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۶). [سعید (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَعِیر (فت س ، ی مع) امذ.
دوزخ کا بھڑکتا ہوا طبقہ ، بھڑکی ہوئی آگ ، شعلہ.

جنے منکراں دیک کر او سعیر
کہیں اِنَّ ہٰذا اَلیَوم عسیر

(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۶۳).

جو اس در میں جھانکے کوئی جائے بیر
خدا کا غضب ہے ملے اس سعیر

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، رمضان ، ۱۳۱). جحیم ، سقر ، سعیر ، ... یہ سب تمہارے واسطے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۵۳). چوتھا طبقہ سعیر کہلاتا ہے ، وہ ابلیس کی اولاد کے لیے ہے. (۱۹۴۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۴ : ۸۲).

ٹھہرو ٹھہرو مجھے دم لینے دو
رحم ، رحم ! اے تپش نارِ سعیر

(۱۹۷۳ ، برگِ خزاں ، ۱۲۲). [ع].

سَفّاح (فت س ، شد ف) صف.
خون بہانے والا ، آزادی دینے والا ، فیاض ، سخی ؛ فصیح ، خوش تقریر ؛ خلیفہ عباسی کا لقب (ماخوذ : المنجد ؛ بیان اللسان جامع اللغات). [ع].

سِفاح (کس س) امذ.
زنا ، بدکاری. سفاح یعنی زنا جیسا کہ عہدِ جاہلیت میں عادت تھی۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۶).

ایمان و محبت کو چھپانے والو
پوشیدہ نکاح در حقیقت ہے سفاح

(۱۹۸۳ ، لحنِ صریر ، ۱۱۰)۔ [ع].

سِفارَت (کس نیز فت س ، فت ر) امث.
۱. **کسی ملک یا بادشاہ کی طرف سے نمائندگی نیز اس کا عہدہ ، ایلچی گری ، پیغام رسانی.** سرسید نے نہ کسی ملکی معاملے میں کوئی سفارت کی خدمت انجام دی تھی نہ کوئی ملک فتح کیا تھا۔ (۱۸۹۹ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۵۰)۔ وزارتیں اور سفارتیں حاصل کرنے والے لوگوں میں ... ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۴۴). ۲. **کسی ملک کا نمائندہ یا نمائندوں کی جماعت جو صلح یا دوستانہ تعلق کے لئے یک سلطنت کی طرف سے دوسری کے پاس جائے** میں نے مشن یعنی ... سفارت کے ساتھ چلنے کا سامان کرنا شروع کیا۔ (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا ، حیرت ، ۵۵۲)۔ میں پہلے ہی جانتا تھا کہ یہ سفارت ناکام واپس آئے گی۔ (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۳۴۲)۔ انہوں نے ایک سفارت قریش کی طرف بھیجی۔ (۱۹۶۸ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۱۸). ۳. **سفیر کا دفتر.** معلوم ہوا کہ محمد علی مرزا سفارتِ روس میں پناہ گزین ہو گئے۔ (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۲۲۹)۔ ۴. **ترجمانی ، پیغام پہنچانے کا کام.** جب اس مذاق کے لوگ ان کے اشعار کو سُنتے ہیں تو ان کو نظر آتا ہے کہ کوئی شخص ان ہی کے خیالات کی سفارت کر رہا ہے۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۷۷)۔ [ع].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
سفیر کی اقامت گاہ ، سفیر کا دفتر یا سفارت کار کا آفس. سفارت خانے کے ذریعے سے حکم پہنچا کہ فوراً دارالسلطنت روس میں حاضر ہوں۔ (۱۹۲۳ ، خونی بھید ، ۱۱۱)۔ انہوں نے اس رپورٹ کی نقلیں بنا کر اسے بیرونی ملکوں میں اپنے سفارت خانوں کو بھیج دیا۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۵۱۷)۔ [سفارت + خانہ (رک)].

---کار امذ.
سفیر ، سفارت خانہ کا افسرِ اعلیٰ. اس زمانے میں پاکستان کے سب سے سینئر سفارت کار حکیم محمد احسن صاحب کراچی میونسپل کارپوریشن کے مشیر تھے۔ (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۳۱)۔ [سفارت + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
سفارتی معاملات، سفارتی حکمت عملی. جس طور انہوں نے اپنے اس سفر کے دوران بہترین سفارت کاری کے جوہر دکھائے کیا ہوبہو یہی انداز سیاسی جماعتوں کے ساتھ نہیں برتا جا سکتا۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸/جولائی ، ۳)۔ [سفارت کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِفارَتی (کس س ، فت ر) امث.
سفارت سے منسوب و متعلق. اورنگ زیب عالمگیر کے دورِ حکومت میں ہند و ایران کے سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے تھے۔ (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۲۱)۔ [سفارت + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِفارِش (کس نیز ضم س ، کس ر) امث.
۱. **کسی کی بھلائی یا مطلب برآری کے لیے دوسرے سے کلمات خیر کہنا ، شفاعت ، سعی ، کوشش.** تیری سفارش خاطر ایک کتابت لکھ دیتا ہوں۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۸)۔ اے جگر گوشو ، نہیں جانتا کہ تم سے کیا بولوں اور سفارش تمہاری کس سے کروں۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۲).

درپیش لڑائی نہیں کر فوجِ شقی سے
کیوں آپ سفارش مری کرتے تھے پھوپھی سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۰)۔ حضرت اسامہ بن زید ... سے کہا کہ آپ سفارش کیجئے، انہوں نے آنحضرتؐ سے معافی کی درخواست کی۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۰۳)۔ سفارشوں اور طرفداریوں کے دروازے قطعی بند کر دیئے جائیں۔ (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۸۳)۔ ۲. (i) **اچھا یا ضروری سمجھتے ہوئے کسی بات کی تجویز ، وضاحت ، تصدیق.** مدرس کی سفارش ڈپٹی انسپکٹر کی اجازت اور طالب علم مذکور کی حاضری اور شوق کے تیقن پر منحصر ہے۔ (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۳۱)۔ جی چاہتا ہے کہ گورنمنٹ سے سفارش کر دی جائے کہ تعطیلیں موقوف ہو جائیں۔ (۱۹۳۶ ، انتخاب فتنہ ، ۱۵۲) کمیشن نے اس سوال پر کوئی سفارش کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۶۳)۔ (ii) **مداخلت.**

لندن کے کمیشن کی سفارش سے پریشان
سب شیخ فلسطینی ہیں شاب فلسطین

(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۲۹)۔ ۳. **مدد ، سہارا.**

کریں مصلحت اب چلیں کس کے پاس
خدا سے سفارش کی رکھ دل میں آس

(۱۹۶۹ ، آخر گشت ، ۷۱)۔ [ف : سفارش (سپردن = سونپنا)].

---اُٹھانا محاورہ.
کسی کی بھلائی اور مطلب برآری کے لیے کسی سے کلمات خیر کہنا ، سعی سہارا کرنا. اس گونگی لڑکی کی سفارش اٹھا کر راضی کرنا۔ (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، منیر ، ۸۰).

---اُٹھوانا محاورہ.
دوسرے سے تائید کرانا.

سفارش نہ ملکہ سے اُٹھواؤ تم
چلو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاؤ تم

(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی ، بہارِ عشق ، ۱۵)۔ خطا معاف کرائیں گے سفارش اٹھوائینگے۔ (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۶۰۹)۔ کسی جرم یا بغاوت کے انتقام میں سخت خونریزی کا احتمال ہوتا تو ... سفارشیں اُٹھواتے۔ (۱۹۱۹ ، تاریخ اخلاقِ یورپ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹)۔ اپنے باپ سے اور غیروں کی سفارش اٹھوا کے روپیہ لینا ، غیرت اڑ گئی ہے۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۸۲).

---گَر (---فت گ) صف.
سفارش کرنے والا ، سفارشی. سفارش گر کو بھی کم و بیش وہی

سزا دی گئی جو تجاوز کنندہ لے لیے تجویز تھی۔ (۱۹۰۲ء ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۸)۔ [سفارش + گر ، لاحقۂ فاعلی و صفت]۔

ـــ لانا محاورہ۔
کسی سے سفارش کرانا (جامع اللغات)۔

ـــ ماننا محاورہ۔
کسی کے کہنے کے بموجب کرنا ، شفاعت قبول کرنا (جامع اللغات)۔

ـــ نامَہ (ـــ فت م) امذ۔
وہ چٹھی یا مراسلہ جو مدد کے لیے خاص طور پر لکھا جائے ، سفارشی خط۔ بھیجے جانے سے قبل اپنی سفارش نامے کا مسودہ مسٹر گرانٹ آپ لوگوں کے معائنے کے لیے بھیجدینگے۔ (۱۹۸۶ء ، جھانسی کی رانی ، ۹۷)۔ [سفارش + نامہ (رک)]۔

سِفارِشی (کس س ، سک ر) صف۔
۱. جس کی سفارش کی جائے۔ اوّل تو جوان تر عمر ، دوسرے شریف ، تیسرے رئیس کا سفارشی۔ (۱۸۶۸ء ، مراۃ العروس ، ۲۳۷)۔ عمل کا چوکیدار خوف ہے ، اور نکوئی کا سفارشی امید ہے۔ (۱۹۲۳ء ، تذکرۃ الاولیا ، مرزا جان ، ۱۵۶)۔ ۲. سفارش کرنے والا۔ انہوں نے اس کے عوض اس کو سفارشی کیا۔ (۱۸۶۶ء ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۳۲)۔ ایک عام اور معمولی رعایا کی رسائی ... سفارشیوں اور مقربوں کے بغیر ممکن نہیں۔ (۱۹۳۲ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳۹)۔ کیا ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کو اپنا سفارشی مقرر کر لیا ہے۔ (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۳۰۳)۔ [سفارش + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ ٹَٹّو (ـــ فت ٹ ، شد ٹ ، و مع) امذ۔
وہ شخص جو لیاقت نہ رکھتا ہو مگر اسے سفارش سے کوئی کام مل جائے ، نالائق اور بے ہنر کارکن (نوراللغات ، جامع اللغات)۔ [سفارشی + ٹٹو (رک)]۔

ـــ ٹٹو عِراقی کے لات مارے کہاوت۔
سفارشی شخص بڑا منھ زور ہوتا ہے وہ دوسروں کو خاطر میں نہیں لاتا (جامع الامثال)۔

ـــ چِٹّھی (کس چ ، شد ٹھ) امث۔
وہ خط جو کسی شخص کی سفارش کے لیے لکھا جائے۔ اپنے دوست نواب حاجی محمد اسمٰعیل خاں صاحب سے مدد لیجیے سفارشی چٹھی لیجیے۔ (۱۹۱۶ء ، خطوطِ اکبر ، ۲۹)۔ [سفارشی + چٹھی (رک)]۔

ـــ خَط (ـــ فت خ) امذ۔
رک : سفارش نامہ۔ مُلاقاتی نے اس سے سفارشی خط لکھوانا چاہا۔ (۱۹۳۸ء ، پرواز ، ۱۱۸)۔ [سفارشی + خط (رک)]۔

سَفّاری (ضم نیز فت س) امذ۔
مسافر، سفر کرنے والا، سیّاح۔ اس سفر کا انتظام سرکاری ہے اور نام ہوائی سفاری ہے۔ (۱۹۸۰ء ، سفر نصیب ، ۱۳)۔ [ع]۔

سَفّاک (فت س ، شد ف) صف۔
۱. خونریز ، قاتل ، بے رحم ، ظالم۔

خنجر بکف جب سے سفّاک ہو گیا ہے
ملک ان ستم زدوں کا سب پاک ہو گیا ہے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۳۳)۔

مقتل میں وہ سفّاک جو مصروفِ ستم تھا
آگے صفِ عشّاق سے اپنا ہی قدم تھا
(۱۸۹۲ء ، مہتابِ داغ ، ۵۶)۔ یہ کس سفّاک بے رحم نے اس نازک اندام گلفام کو داغا ہے۔ (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۳)۔ یہ ظالم جو اس دور کا سب سے سفّاک انسان یا درندہ قرار دیا گیا ، کوئی اور نہیں اسٹالن تھا۔ (۱۹۸۵ء ، طوبیٰ ، ۳۳۹)۔ ۲. (کنایۃً) محبوب ، معشوق ، دل ربا ، دلدار ، دل پسند۔ ظالم ، بیدرد ، بیوفا ، بیرحم ، تیغ روا ، ناآشنا قتال ، سفّاک محبوب کے خطاب ہیں۔ (۱۸۸۵ء ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۳۷)۔ جب شاعر سفّاک کہے تو اس کی مراد چنگیز خان سے نہیں اپنے محبوب سے ہے۔ (۱۹۵۰ء ، مقالاتِ عبدالقادر ، ۳۳۲)۔ [ع]۔

سَفّاکانَہ (فت س ، شد ف ، فت ن) صف۔
بے دردانہ ، بے رحمانہ۔ انہوں نے سائیکلوں کے مسئلے پر حکومت کے سفّاکانہ رویے پر شدید احتجاج کیا۔ (۱۹۸۷ء ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۱۰۲)۔ [سفّاک + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

سَفّاکی (فت س ، شد ف) امث۔
بے رحمی ، خونریزی ، ظلم۔ نوبدار اس کے بیشتر سفاکی و خونریزی میں مشغول رہتے تھے۔ (۱۸۰۵ء ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۰۳)۔ بنوامیہ کے زمانے میں ... سفاکی کا بازار گرم رہتا تھا۔ (۱۹۰۳ء ، علم الکلام ، ۱ : ۱۷)۔ ہمارے دانشور ان مسائل سے عام طور پر بے خبر ہیں اور اسی لئے مغرب کے جبر اور سفاکی کا شکار ہیں۔ (۱۹۸۹ء ، نئی تنقید ، ۱۸)۔ [سفّاک + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سَفّاکِیَّت (فت س ، شد ف ، کس ک ، شد ی بفت) امث۔
خونریزی ظلم و جبر ، قتل و غارتگری کا عمل۔ یہ کہاں کا تعلیمی نظام ہے جو بدترین استحصالی دور کی سفاکیت کے حقائق سے اس طرح چشم پوشی کرے ؛ جیسے وہ شجر ممنوعہ ہو۔ (۱۹۷۱ء ، توازن ، ۸۷)۔ [سفاکی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سِفال (کس س) امذ۔
۱. مٹی کا برتن۔

رنگ خاکستری اور آنکھیں لال
تھاپے سرخ رنگ و جامِ سفال
(۱۷۹۱ء ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۱۰۹)۔

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا
جامِ جم سے یہ مرا جامِ سفال اچھا ہے
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۹۳)۔

ذرات سفال ہو گئے جب باہم
اور جام بنا تو پھر نہیں توڑتے ہم
(۱۹۳۸ء ، الخیام ، ۹)۔ یہ کہنے کے لائق ہے ہیں ، سفال آفریدی ایاغ آفریدم فطرت کا ایک حصہ تھے۔ (۱۹۸۵ء ، نقدِ حرف ، ۱۰۲)۔

۲. (i) خول ، غلاف ، تہ ، چھلکا جس پر بیل بوٹے بنے ہوں.

عالمِ قدس سے ہے باغِ نبوت کی بہار
عرشِ اعظم ہے سفالِ گلِ ریحانِ رسولؐ

(۱۸۷۳ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۷۵). چھت ... سنگ مرمر کی شفاف تختیوں سے بنائی گئی تھی اور اس کے اوپر چاندی اور سونے کے سفال تھے۔ (۱۹۱۲ ، خیالاتِ عزیز (دیا نرائن) ، ۲۲۷).
(ii) (کنایۃً) بوٹے ، بیل ، بوٹے.

ہوا ہے بس کہ طراوت سوں یہ مکان سرسبز
ہر اک سفال پہ دستا ہے رنگِ ریحانی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۹). ۳. مٹی ، مٹی کا ٹکڑا ، ٹھیکری ، ریت کا ذرہ ، خزف ریزہ.

چاہے تو سفال کوں کرے سور
سورج کوں سفال بھانت بے نور

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷).

جلوۂ رخ اس پہ تیرا ہو نہ گر پرتو فگن
اک سفالِ راہ سے ہو جائے بدتر آفتاب

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، میکش ، ۳۵). [ف: سفال ے آوستا: شبار].

ـــ پوش (ـــ و مج) صف.
جس پر مٹی تھوپی ہوئی ہو. یہ ایک چھوٹا سا سفال پوش مکان ہے۔ (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیرعلی ٹھگ ، ۱۰۹). [سفال + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا].

ـــ پوشی (ـــ و مج) است.
(معماری) مٹی کی تہ چڑھانا ، مٹی تھوپنا ، مٹی تھپائی. اکہری سفال پوشی میں پہلی تہ بچھائی جاتی ہے۔ (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۷۹). [سفال پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گر (ـــ فت گ) امذ.
کمہار ، مٹی کے برتن بنانے والا.

صحاف ، جلد ساز ، ملمچی ، کمان گر
زین دوز ، گل فروش ، بساطی ، سفال گر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۳۱). [سفال + گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ گردانی (ـــ فت گ ، سک ر) است.
مٹی سے لپائی یا تھپائی کرنے کا کام ، کہگل کرنا. معمولی کام ... رنگ اندازی یا سفال گردانی ... کے متعلق ... روپیہ سے زائد صرفہ نہ ہو.(۱۹۲۳ ، اصول تنقیح حسابات ، ۱۹۱).[سفال + ف : گردانی ، گردانیدن - پھیرنا].

سُفالا (ضم س) امذ.
نچلا حصہ ، پیندا ، تہ نشیں. چار تیر تھے ، تین ٹوٹے ، یکس کوں سفالا نہ تھا. (۱۳۲۱ ، خواجہ بندہ نواز (شکارنامہ ، شہباز ، فروری ، ۶۲)). [رک : سِفالہ].

سَفالَت (فت س ، ل) است.
سفلہ پن ، کمینگی ، خُبث ، خباثت . رذالوں اور سفلوں ... کے معاملات کی سفالت میں اور اخلاق کی رذالت میں کام آتا ہے .

(۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۹). حمدی نے پہلی مرتبہ رشید آفندی کے میلے ہاتھوں کو چوما جو اس سفالتِ حیات کے تاریک نمونے تھے۔ (۱۹۳۱ ، زہرا ، ۱۹). [ع].

سِفالَہ (کس س ، فت ل) امذ.
مٹی کا برتن یا اینٹ. آب تازہ سفالہ آبِ نارسیدہ گرم کر کے پانی میں بجھائے۔ (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۱۳۶). [ع].

ـــ پوش (ـــ و مج) امذ.
سفال پوش. مشغلہ سفالہ پوش مکانوں کی مرمت ہے لیکن کام کی نوعیت کچھ ہی کیوں نہ ہو. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۱۲۰). [سفالہ + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا].

سِفالی / سِفالِیں (کس س ، ی مج). (الف) صف.
مٹی کا بنا ہوا (ظرف). ایک ہانڈی سفالی کی چانولوں سے بھر کر ... منھ بند کرے۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۲۳). تمام تصنیفات کو اخبارالعلوم سے وہی نسبت ہے جو قطرہ کو گوہر سے ... کاسۂ سفالیں کو جام جم سے ہے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲ : ۶۶). کراچی کی دونوں فیکٹریاں شروع ہی سفالی ظروف کی پیداوار کی جانب مائل تھیں. (۱۹۶۹ ، کارگر، کراچی ، ۷ ، ۹۱ : ۱۷). (ب) امث . مٹی کی روغنی رکابی . سونے روپے کی تھالی میں ... رکھیں سفالی میں .(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰). رکابی سفالیں کو آگ پر رکھ دیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۸۳). [سفال + ف : یں ، لاحقۂ صفت].

سَفّان (فت س ، شد ف) امذ.
جہاز کا کپتان ، جہاز بنانے والا (جامع اللغات). [ع].

سِفانَہ (کس س ، فت ن) امث.
جہاز سازی اور جہاز رانی سے متعلق پیشہ اور کام (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع].

سَفاہَت (فت س ، ہ) امث.
۱. بے وقوفی ، حماقت.

حق اپنے کی غلبہ سے اب اے کانو سفاہت
کہنے کی جو اب اُن کے جو کی توُ نے یہ تدبیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵۱). درمیانِ کلام لوگوں کے دخل نہ کر کہ یہ ایک دلیل سفاہت ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاؑ ، ۱ : ۶۱۹).

ہے طولِ عمل تیرۂ خطی کا پلانا
کرتی ہے کمانِ تیرِ سفاہت کا نشانا

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۷). سفاہت اور بلاہت کہ جس میں مادۂ عقل نہیں ہے اوس سے کوئی امید صلاحیت نہیں ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۳۵). اُن کی سخاوت اور سفاہت پر اگر کوئی اور ہوتا تو کھل کھلا کر ہنس دیتا مگر مرزا بہت ہی مہذب اور متین آدمی تھے اس پر بھی متبسم ہو گئے. (۱۹۰۰ ، شریف‌زادہ ، ۱۲۸). قاری اس کی باقاعدگی سے مرعوب ہو کر اسکے مندرجات کی سفاہت اور ذہنی افلاس سے واقف نہ ہو سکے. (۱۹۸۰ ، نُزہتِ قلم ، ۳۲۷). ۲. گھٹیا پن ، کمینہ پن.

کیا زور تیرا اور تیری ضرب او ذلیل
تعریف اپنی خود یہ سفاہت کی ہے دلیل
۱۸۷ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۰). اگر ... یہ شیوہ اختیار کیا گیا
تو یقیناً یہ انتہا درجہ کی سفاہت اور کمینہ پن بلکہ اس سے
زیادہ کوئی چیز ہے. (۱۹۲۷ ، تبرکاتِ آزاد ، ۵۱).

یہ طیش و سفاہت یہ کِذب و غِنا
فَہمُ فی الرِّبا سِتہ مَتّا فسون

۱۹۶ ، مزمورِ میر مُغنّی ، ۵۱). [ع].

فائِن/سفایِن (فت س ، کس ء/ی) امذ ، ج.
سمندری جہاز ، جہازی بیڑے ، کشتیاں. موسم تجارت میں جب غیر
وں نے سفائن و جہاز کی آمد ہوئی تب کچھ ٹھکانا نہیں .
۱۸۳ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۶۵). فرانسیسی جنگی
از ... جیسے بڑے بڑے سفائن حرب شامل تھے. (۱۹۶۳ ،
بیتی ، ظفر حسن ، ۱ : ۳۷). ۲. (مجازاً) کتابیں ، علوم کی
بریں ، رسالے وغیرہ. نقودِ علم و ہنر کے سِکّہ زن آشنائے
سفاین جناب پنڈت شیو نرائن. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۲).
انی نشانات جن سے عہدِعتیق کے سفائن معمور ہیں محض
کھڑت قصے کہانیاں ہی تو نہیں . (۱۹۱۰ ، تاریخ نثرِ اُردو ،
: ۳۱۸). [سفینہ (رک) کی جمع].

فت (فت س ، سک ف) امذ.
زیادہ یا بے تحاشا (پانی) پینے کا عمل جس سے پیاس
بجھ سکے (پلیٹس ؛ بیان اللسان ؛ اِسٹین گاس). [ع].

فت (ضم س ، سک ف) صف.
موٹا ، گاڑھا ، دبیز ، گف (کپڑا). ٹوپیاں پارچہ ہائے سُفت
پہنے ہوئے. (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۸۲۸). سُفت
ڑے کی انگیا کارسٹ کا کام دیتی ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ،
۳). ۲. مضبوط ، محکم (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ف : سُفت ،
تن ـ بیندھنا ، گوندھنا].

ـــ بھی ہو مُفت بھی ہو بُڑے بَنے کا بھی ہو کہاوت.
مُفت کی نسبت بولتے ہیں (نوراللغات ؛ نجم الامثال).

ـــ کپڑا (ـــ فت ک ، سک پ) امذ.
(پارچہ بافی) ٹھکی ہوئی بنائی کا مضبوط اور پرکار قسم کا کپڑا
میں سے پار کی چیز نہ دکھائی دے (ا پ و ، ۲ : ۷۹) .
سُفت + کپڑا (رک)].

فتجہ (ضم س ، سک ف ، فت ت ، ج) امث.
ک ، ہنڈی ، وہ قرض جو خطرِ راہ سے محفوظ رہنے کے لیے دیا
ے ، وہ رقعہ جو ساہوکار ایک جگہ سے دوسری جگہ روپیہ
ول کرنے کے لیے دیتے ہیں. سفتجہ بضم سین و فتح تامعنی
س کے یہ ہیں کہ اپنا مال دیوے ایک تاجر کو بطریق قرض کے تا
اوسکے دوست کو دیدیوے دوسرے شہر میں غائت اس کی یہ
کہ خطرِ راہ ساقط ہو جاوے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۶۱). [ع].

سَفَتَہ (فت س ، سک ف ، فت ت) امث.
چیک ، ہنڈوی ، سوغات (فرہنگِ عامرہ ؛ لُغاتِ پیرا). [ف].

ـــ باز امذ.
مہاجن ، ساہوکار. بینک کے یا کسی دوسرے شخص کے ہاتھ
اپنے قرضے سے کم میں جسے سفتہ بازوں کی اصطلاح میں
بھاؤ گرنا کہتے ہیں بیچ کر باقی رقم نقد لے سکتا ہے. (۱۹۷۲ ،
توضیح المسائل (ترجمہ) ، ۲۳۰). [سفتہ + باز ، لاحقۂ فاعلی].

سُفتَہ (ضم س ، سک ف ، فت ت) صف.
سوراخ دار ، پرویا ہوا (موتی یا دانہ وغیرہ) ، بیندھا ہوا.

بس نخل گرچہ چُھپا بدنہاد
ہوا سُفتہ لیکن درخت و شغاد

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۵۲۵).

عاشقِ سوزنِ مژگاں جو کوئی ہوتا ہے
سُفتہ آتے ہیں دُرِ اشک اگر روتا ہے

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۱۵۲)). [ف : سُفتہ ،
سُفتن ـ بیندھنا ، پرونا].

سُفتی / سُفْتی (ضم س ، سک ف) امث.
(ملاحی) کشتی کے پیندے کے تختوں کی درز کے درمیان پھنسائی
ہوئی چوبی پٹی جس کو دو تختوں کی کوروں میں کھانچہ دے کر
پھنسایا جاتا ہے جس کی وجہ سے تختوں کی سطح برابر رہتی
ہے اور ان میں جھری نہیں پڑتی (ا پ و ، ۵ : ۱۷۶). [مقامی].

سُفتھ (ضم س ، سک ف) امذ.
رک : سُفت. کبھی ململ کو سفتھ کہہ دیا کبھی لٹھے میں کلب بتلا
دیا کبھی چھینٹ کی پھول پتی میں شاخیں نکال دیں. (۱۹۷۳ ،
کاشف الاسرار ، ۷۳). [سفت (رک) کا ایک اِملا].

سَفَر (فت س ، ف) امذ.
۱. باہر جانا ، مسافرت ، سیاحت ، ایک شہر سے دُوسرے شہر
یا ایک ملک سے دُوسرے ملک جانا ، ایک جگہ سے دوسری جگہ
کُوچ کرنا ، روانگی ؛ (مجازاً) مسلسل جدوجہد ، مطلوب کی طلب کا
مسلسل شوق.

کہ فرزند سفر کرنے جاتا اہے
خدا جانے بھی پھر کو آتا اہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۷).

تجھ زُلف میں جو دل کہ گیا اس کوں خلاصی
نئیں صبحِ قیامت تلک اس شب کے سفر سُوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۰). اگر حضر میں اچھی گزرے کی سفر تو
ہرگز اختیار نہ کرے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۲).

یہ وہ منزل ہے جہاں قافلہ اُترا بھی نہیں
کان میں آنے لگی کوسِ سفر کی آواز

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۷۳). سیر سے واپس آئے تو ...
سفر کی تھکن اور نئی سب کے چہروں پر. (۱۹۸۰ ، سفر نصیب ،
۲۸). ۲. (مجازاً) موت.

یہ کہہ کے رکھ دیا قدمِ شاہِ دیں پہ سر
حضرت سمجھ گئے کہ اب ان کا یہی ہے سفر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۸). سفر کی تیاریاں ہو چکیں جانے کی دیر ہے چند سانس اور لینے ہیں۔ (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۲۶).
(تصوف) سالک کا مقاماتِ قُربِ حق اور مراتبِ ذات کے ادنیٰ مقام سے اعلیٰ مقام کی طرف ترقی کرنا (مصباح التعرف). [ع].

---اَنْدَرْ وَطَن (---فت ا ، سک ن ، فت د ، سک ر ، فت و ، ط) امذ.
(تصوف) اس حالت کو کہتے ہیں جب کوئی شخص صفاتِ خدا میں محو ہو کر صفاتِ بشری سے علیحدہ ہو جاتا ہے.
کر چلی ہے آپ سے باہر مُجھے اس کی تلاش
یہ سفر اپنا سفر اندر وطن ہو جانے کا
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۴۸). [سفر + اندر (رک) + وطن (رک)].

---اَور سَقَر/ بَرابَر ہیں ایک نُقْطے کا فَرق ہے کہاوت.
اس موقع پر مُستعمل ہے جہاں یہ کہنا ہو کہ سفر میں بڑی تکلیف ہوتی ہے ، سفر دوزخ کا نمونہ ہے (جامع الامثال ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---آخِرَت کس اضا(--- کسِ مج خ ، فت ر) امذ.
عُقبیٰ کی طرف روانگی ، دُنیا سے کُوچ ، موت ، اِنتقال. عمرو نے ایک ایک کو چھاتی سے لگایا کہا ملکہ حقیقت میں یہ سفرِ آخرت ہے شریک حال اس کی عنایت ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۰۶) ۱۹۱۴ء میں نواب سعادت علی خان نے سفرِ آخرت کیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۱۱۰). ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سفرِ آخرت کا وقت آ پہنچا ہے . (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ۶۳۲). [سفر + آخرت (رک)].

---آمادَہ (---فت د) صف.
کُوچ کے لیے تیار ، سفر کے لئے مستعد.
سفر آمادہ نہیں مُنتظرِ بانگِ رحیل
ہے کہاں قافلۂ موج کو پروائے جرس
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۷۳). [سفر + آمادہ (رک)].

---بَخَیر فقرہ.
(کلمۂ دعائیہ) کسی کو سفر پر جاتے وقت خدا حافظ کہنا یا یہ کہنا کہ اس کی دعا ہے کہ سفر بخیر و خُوبی گُزرے. سفر بخیر کا مرپلہ پھکوڑتے اس نے بڑی بے پروائی اور نزاکت سے اپنا ننھا سا ہاتھ ہلا کر سارجنٹ کو خدا حافظ کہا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸).

---چی امذ.
سفر اور اس کے متعلقات کا مہتمم (بادشاہ یا امیر وغیرہ کا) ، اہتمام سفر کرنے والا مُلازم یا سکرٹری وغیرہ. خان عالم چلمہ بیگ پسر ہمدم کوکہ یہ مرزا کامران کا کوکلتاش تھا ہمایوں کا سفرچی تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۹۱۹). [سفر + ت : چی ، لاحقۂ صفت و فاعلی].

---حَضَر میں رَہْنا محاورہ.
مسافرت اور گھر میں ساتھ رہنا ، ہر وقت ساتھ رہنا ، اکٹھا رہنا ، مل جُل کر رہنا. میں بیس برس تک حکیم صاحب کے ہمراہ سفر حضر میں رہا ہوں. (۱۹۲۸ ، میر باقر علی ، کانا باتی ، ۳۰).

---خَرْچ (---فت خ ، سک ر) امذ.
۱. زادِ راہ ، ایک راہ سے دوسری جگہ جانے کا خرچ ، خرچِ راہ ، مسافرت کا خرچ (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ اسٹین گاس).
۲. بھتّا ، الاؤنس ، مہیّا کردہ خرچ. سیّد صاحب موصوف اس حقیر رقم کو جو سفر خرچ کی صورت میں ان کی خدمت میں پیش کی جائے قبول نہ کریں گے. (۱۹۳۸ ، مکاتیبِ اقبال ، ۱ : ۴۰۰). سفر خرچ کے لیے ہم تین نفوس کو فی کس ایک ایک سو روپے دیدیئے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۸۱). [سفر + خرچ (رک)].

---دَرْ وَطَن (---فت د ، سک ر ، فت و ، ط) امذ.
(تصوف) کہتے ہیں کہ سالک طبیعتِ بشری سے سفر کرے یعنی صفاتِ بشری سے صفاتِ مَلَکی پر قائم ہو اور صفاتِ ذمیمہ سے صفاتِ حمیدہ کی طرف اِنتقال کرے. سفر در وطن فنِ تصوف کا ایک مشہور مسئلہ ہے. (۱۸۸۳ ، مقالاتِ شروانی ، ۳۰). [سفر + در (حرفِ جار) + وطن (رک)].

---رُویا کس اضا(---و مع) امذ.
خواب یا نیند کی حالت میں سفر کرنا ازمیر ... کو انگریزی میں سمرنا کہتے ہیں ایشیا کے کوچک کا صدر مقام ہے ... سات مقدس گرجے جنکا ذکر انجیل کے سفر رُویا میں ہے ان میں سے ایک اسی شہر میں تھا. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۲۵). [سفر + رُویا (رک)].

---سَر پَر سَوار ہونا محاورہ.
مسافرت کا ذوق و شوق ہونا ، گھر سے باہر جانے کی دُھن ہونا ، سفر کرنے کا شوق ہونا. پھر سفر سر پر سوار ہوا اور آٹھ لاکھ روپے کاندو کے نالے میں گنوا کے سب لوگ پھر گھر آئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۳).

---شَوق کس اضا(---و لین) امذ.
(کنایۃً) جُستجو ، تلاش یا سیاحت کے لیے گھر سے باہر جانا. ہر دو سال بعد اسی سفرِ شوق پر نکلنا پڑتا ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳). [سفر + شوق (رک)].

---طَے ہونا محاورہ.
مسافرت کی منزل تمام ہونا.
زندگی ، اور بغیر گل و مُل
کس طرح اب یہ سفر طے ہو گا
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۵۷).

---ظَفَرْ اَثَر (---فت ظ ، ف ، سک ر ، فت ا ، ث) امذ.
وہ لڑائی جس میں فتح حاصل ہو یا وہ سفر جس میں منفعت ہو (ماخوذ : جامع اللغات). [سفر + ظفر (رک) + اثر (رک)].

---کٹنا محاورہ.
مسافرت تمام ہونا.

کٹنا ہے حج کعبہ کا سفر بھی
سرورِ کیف کے ساغر لنڈھائے

(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۳۰).

---کَرْدَہ (---فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
۱. سفر کرنے والا ، مسافر ، سیّاح.

صورتِ اشک سفر کردہ ہوں آوارہ مزاج
نہ پھر آنے کی ہوس ہے نہ وطن کی خواہش

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۰). **۲. سیّاح ، سفر کا تجربہ رکھنے والا ، گھاٹ گھاٹ کا پانی پیے ہوئے** (فرہنگِ آصفیہ). [سفر + ف : کردہ ، کردن - کرنا].

---کَرْدَہ بِسیار گوید دُروغ کہاوت.
اکثر سیّاح مبالغہ آمیز حکایتیں بیان کرتے ہیں ، سیّاح بہت جھوٹ بولتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کَرْنا محاورہ.
۱. ختم ہو جانا ، رُخصت ہو جانا ، باقی نہ رہنا.

توانائی ایسے سفر کر گئی
کہ تیغوں کو تحریک منزل ہوئی

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۷۷) زباں بھی مر گئی ، فصاحت و بلاغت سفر کر گئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۲). **۲. مر جانا.**

دجب تے سفر ہی نے کیا تب تے غریب آوارہ ہوں،
ہی ییگ آنا کریں یا مجکو لیں بلوانے کرم!!!

(۱۶۳۷ ، امیر حسن سنجری (رسالہ اردو ، اکتوبر ۱۹۵۰ ، ۲۳).

وزیرالممالک کو پہونچی خبر
کہ فیض اللہ خان کر گیا ہے سفر

(۱۷۹۸ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۱۲).

لبو شیریں کی محبت میں سفر کر ہی گیا
زہر میٹھا تھا مگر مجکو اثر کر ہی گیا

(۱۸۷۰ ، کلیاتِ واسطی ، ۱ : ۲۱). **۳. ذہن اور دماغ کو دوڑانا ، خیالوں میں سیر و سیاحت کرنا ، غور و فکر کرنا ، تجربہ حاصل کرنا.** اس دل میں تمہیں سیر کرو ... خدا نے رضا ہے سفر کرو اس میں. (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۹).

پھر طریقِ وفا سے بہکانا
کوئی دم اور کر سفر واعظ

(۱۸۹۲ ، وحید ، انتخابِ توحید ، ۹۳).

---نامَہ (---فت م) امذ.
روزنامچہ یا ڈائری اور بیاض جس میں بالعموم سفر کے مشاہدات و حالات تاریخ وار درج کیے جائیں ، سفر کے حالات و واقعات و مشاہدات پر مشتمل کتاب. ہم کو موقع کے لحاظ سے ترکی کے سفرناموں کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہیے ... سفر نامہ ... ایک دلچسپ حصہ ہے. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۶). ۲۵ برس تک ہندوستان اور اس کے گرد و نواح میں زندگی بسر کی اور اپنا سفرنامہ لکھا. (۱۹۳۷ ، ادبی تبصرے ، ۵۵). قدیم سفرناموں میں مارکوپولو ، ابن جبیر ، ناصر خسرو اور ابن بطوطہ کے سفرنامے خاصی اہمیت رکھتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشافِ تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۰). [سفر + نامہ (رک)].

---نِگار (---کس ن) صف.
سفر کے حالات لکھنے والا ، سفرنامہ لکھنے والا. جمیل زبیری افسانہ نگار بھی ہیں اور سفر نگار بھی. (۱۹۸۳ ، موسموں کا عکس ، ۱۰). [سفر + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا].

---و حَضَر (---و مج ، فت ح ، ض) امذ.
ہر جگہ ، ہر وقت ، دیس پردیس ، ہمہ وقت. میں تو ایسی احتیاط کرتا تھا سفر و حضر میں تجھ کو ساتھ رکھا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۶). سفر و حضر میں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۲۵). یہ کام جو غالباً ۴۳ ، ۴۴ء کے درمیان شروع ہوا اور اس کا سلسلہ سفر و حضر میں ریل پر ... نقل و حرکت اور انتشار کی حالت میں بھی جاری رہا. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۲۱۶). [سفر + و (حرفِ عطف) + حضر (رک)].

---وَسِیلَۃُ الظَّفَر / وَسِیلۂ ظَفَر کہاوت.
سفر میں بہت فائدے ہوتے ہیں ، سفر کامیابی کا ذریعہ ہے. بعض کراماتِ عجیب اور وقوعاتِ غریب کہ ہنگام اوس سفر وسیلۃ الظفر کے مشاہدہ اور معاینہ کرتا تھا. (۱۸۵۴ ، صوفیائے بہار اور اردو ، ۱۶۵). چنانچہ اس سفر وسیلۂ ظفر کے دوران مجھے چند اصلی باتوں سے ملنے کا اتفاق ہوا جو اکتسابی علم نہ رکھتے تھے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۱).

سُفْر (ضم س ، سک ف) امذ.
پیمائش کا نشان ، نشانِ راہ. دریا کے دوسرے کنارے پر ... سفر قائم کرو اور اس کنارے پر جہاں تم کھڑے ہو سفر کی سدھائی میں تمیر ، قائم کرو. (۱۹۱۳ ، انجینرنگ بک ، ۵۲). [ع].

سُفْرا (ضم س ، سک ف) امذ ؛ امر سفرہ.
۱. دسترخوان.

ہوا بار سُفرا شہریار کا
بلیا لوگ سب آرکا بھارکا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۴).

صاف تر سُفرا بچھائے سامنے
خوانچے سب طرح کے اس پر رچے

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۹۳). **۲. مقعد ، دبر.**

دسترس پاؤں تلک بھی نہیں سُفرا کیسا
پہلوئے یار سے ہوتے نہیں اغیار جدا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۴). [سُفرہ (رک) کا متبادل املا].

سُفَراء (ضم س ، فت ف) امذ ؛ ج.
سفارت کار ، سفارتی نمائندے. وہاں کے سُفراء یہاں آ رہے ہیں اور یہاں کے سُفراء وہاں جا رہے ہیں. (۱۹۵۱ ، نقوشِ سلیمانی (مقدمہ) ، ح). [ع : سفیر (رک) کی جمع].

سَفَرْجَل (فت س ، ف ، سک ر ، فت ج) امذ.
بہی کا پھل نیز اس کا درخت ، لاط :- Pyrus Eydonia .

روزے نہ دیکھیں جائے ان شاہیوں کا کھرجل
ہاتھوں سیں خونِ معصوم جن کے رہا سفرجل

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۱۳). دیکھا اس صحرا میں کئی فرسخ تک صرف درختان سفرجل روئیدہ ہیں. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۷۳). سفرجل کے تازہ پتے ، ید سادہ کے پتے برگِ تنبول ، برگ بیری پانی میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۷).

اتھنز کی ہر دلہن سفرجل کھائے
کہتی ہے کتاب قانونِ سولن

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۷۵). [ع].

سَفَرْدا (فت س ، ف ، سک ر) امذ.
ناچنے والی کے ساتھی جو طبلے وغیرہ بجاتے ہیں ، سازندے ، ڈوم ؛ بھڑوے. اپنے سفردا یعنی ڈرباب ،سینک سینگڑے، کو ہم بستر نہیں کر سکتی اگر ایسا ہو تو برادری سے خارج کی جائے گی. (۱۹۰۶ ، اِنتخابِ فتنہ ، ۱۶۸). مُجرے میں ایک طائفہ ہوتا ہے جس میں مُغنّیہ گاتی ناچتی اور نت بھاؤ دکھاتی ہے اس کے ساتھ اس کے سفردا ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ ، شاہداحمددہلوی (ہندوستانی موسیقی ، ۱۰۵)). [رک : سپردائی].

سَفَرْدائی (فت س ، ف ، سک ر) امذ.
ناچنے والی کے ساتھی جو طبلہ وغیرہ بجاتے ہیں ، سازندے ، ڈوم ، سپردائی (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سپردائی (رک) کا متبادل اِملا].

سَفَرْلوک (فت س ، ف ، سک ر ، و مج) امذ.
سورگ ، آسمان ، عالمِ بالا ، آکاش. ترلوک کی تقسیم یوں بتائی جاتی ہے سورگ لوک (آکاش ، سفر لوک ، عالم الاعلیٰ ، ملکوت). (۱۹۵۹ ، سرودِ رفتہ ، ۲۷). [سفر + لوک (رک)].

سَفَرمَینا (فت س ، ف ، سک ر ، ی لین) امث ؛ نیز سفرمینہ.
زمین کھودنے ، سڑکیں ، پُل بنانے اور سُرنگ لگانے کا کام کرنے والی پلٹن. چنانچہ سفرمینا پلٹن پہونچ گئی ہے اور کُھدائی جاری ہے. (۱۸۷۳ ، اخبارِ مفیدِ عام ، یکم جون ، ۱۰). سفرمینہ والے قلعہ کی دیواروں کے نیچے سُرنگ لگانے کے کام میں لگا دیے گئے. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار تک ، ۹۷). سفرمینا ، جو اپنے زیرِ نگرانی مزدوروں کی بڑی بڑی جماعتوں کی مدد سے خندقیں مٹی کے پُشتے توپوں کے چبوترے اور زمین دوز سُرنگیں تیار کرتے تھے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اِسلامیہ ، ۳ : ۸۹۲). [انگ : Sappers and Miners کی تارید].

سُفْرَہ (ضم س ، سک ف ، فت ر) امذ ؛ نیز سفرا.
۱. وہ کپڑا جس پر کھانا چُنا جائے ، دسترخوان.

بچھایا ہوں میں سُفرہ امید کا
بھرو صحنکاں نعمتاں محترم

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۶۹).

ہر کوئی ان کے تئیں بلاویں
سُفرہ پر اپس کے بیسلاویں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷۲).

زلہ خوار اس کا عجب کیا ہے جو ہوے عالم
ہے فلک سفرہ وبہ سپرویہ اس کی صحنک

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۵۶). کہا جاتا ہے اُوپر سُفرہ کے کہ وہ چرم یا برگِ خرما سے تھا اور مواہب میں کتابِ یلبنیٰ سے نقل کیا ہے. (۱۸۵۶ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۹).

سُفرۂ گردوں پہ ہے جب تک کہ نانِ آفتاب
خوان پر ہوں خان صاحب کے فزوں تر روٹیاں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۳۵).

مائلِ طفیل ، آرزو مندِ اُلش
حاضرِ باشِ سُفرہ ، شریکِ کشکش

(۱۹۶۷ ، لحنِ صریر ، ۱۷۸). ۲. **خوان ، تشت.** اللہ صاحب نے ایک سُفرۂ سرخ مابین دو ٹکڑوں ابر کے بروزِ یکشنبہ نازل فرمایا ... سرپوش اتارا تو ایک مچھلی بلا پوست و خار تلی ہوئی نکلی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۰۷). ۳. **فقرا کا تھیلا ، لنگر ، چیزیں جو امیر لوگ غریبوں یا مسافروں کے لیے پکا کر بانٹتے ہیں ؛ زمین ؛ آسمان** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۴. **ڈبر ، مقعد.** حکم دیا کہ ملک علی کے سُفرہ میں میخ ٹھوکیں اور اس سے اس کو ماریں. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۳۸۵). [ع].

ـــــ آرد کسر اضا (ـــــ فت ر) امذ.
وہ کپڑا جس پر آٹا چکی سے نکل کر گرتا ہے (جامع اللغات). [سُفرہ + آرد (رک)].

ـــــ بَنْدی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
(عو) ایک رسم جس میں چالیسویں کی تقریب میں جمعہ یا شنبے کے دن دو تھیلیاں ایک بکری یا بکرے کے ساتھ بھیجی جاتی ہیں. جس میں سے ایک میں نقل اور دوسرے میں میوہ ہوتا ہے. (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سُفرہ + ف : بند ، بستن - بند کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ چِیں (ـــــ ی مع) امذ.
دسترخوان بچھانے اور بڑھانے والا. زمانے کے سُفرہ چیں نے اپنے کانوں سے اس تیاری کا دسترخوان نہ سُنا تھا. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۲۳).

سیر میں شب گُزری جس دم نیم پاس
سُفرہ چیں آ کر کیا تب اِلتماس

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۵). [سُفرہ + ف : چیں ، چیدن - چُننا].

ـــــ دَوری کسر صف (ـــــ و لین) امذ.
ایک قسم کا دسترخوان جو گول ہو ؛ وہ دعوت جو سب دوست باری باری دیں (جامع اللغات). [سُفرہ + دور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ شَطْرَنْج کسر اضا (ـــــ فت ش ، سک ط ، فت ر ، غنہ) امذ.
شطرنج کی بساط (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [سُفرہ + شطرنج (رک)].

---فصاحت کس اضا (---فت ف ، ح) امذ.
خوش کلام ، زبان شیریں ، شیریں بیان (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اشین گس). [سُفرہ + فصاحت (رک)].

---گُسْتَری (---ضم گ ، سک س ، فت ت) امذ.
دسترخوان بچھانا. بعد ترتیب سُفرہ گستری ظلمات مع رفقا کے کھانا کھانے لگا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۸۸). [سُفرہ + ف : گستری ، گُستردن - بچھانا].

---نشین (---فت ن ، ی مع) امذ.
مہمان (جامع اللغات) [سُفرہ + ف : نشین ، نشستن - بیٹھنا].

---نعمت کس اضا (---کس ن ، سک ع ، فت م) امذ.
مختلف اقسام کے کھانوں سے آراستہ دسترخوان یا کھانے کی میز. پروردگار ... یہی جواب دیگا کہ ساری زمین میری سُفرۂ نعمت تھی تم نے اپنی جگہ سے حرکت کی ہوتی . (۱۹۶۷ ، الحجت ، پشاور ، اپریل ، ۱۰). [سُفرہ + نعمت (رک)].

سَفَرَہ (ضم س ، فت ف ، ر) امذ ؛ ج.
سفیر ، سفراء. تمام مُفسّروں کے نزدیک مُسَلّم ہے کہ سفرہ کے معنی کاتب یا سفیر کے ہیں. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۶). [سفیر (رک) کی جمع].

سَفَری (فت س ، ف نیز سک) صف.
۱. سفر سے منسوب ، سفر سے متعلق ، سفر کی . پوشاک سفری بھی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳۸).

کچھ ترک و غنا لے لے کچھ فقر و فنا لے لے
یاں راہِ محبّت میں سامان ہوں سب سفری

(۱۹۳۲ ، غزلستان ، ۱۰۴). اس کے وزن سے معلوم ہوتا تھا کہ اندر کپڑے اور دوسرا سفری سامان بھرا تھا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۶۶). **۲. سفر میں ساتھ رہنے والا ، مسافرت میں کام آنے والا ، عارضی.** کپڑے کی سفری مسجد کھڑی ہے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۸۵). **۳. مسافر ، کُوچ کرنے والا ، سفر کرنے والا.**

پکار بولیا اسی کوں کہ اے نابکار
کیا مردی ہے سفری پر کرنا شکار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۲۹).

آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت
اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷).

خنداں ہوئے جوں گُل سفری راہِ خدا کے
فردوس کی بُو آ گئی جھوکوں سے ہوا کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۶۳).

کہتے ہیں وہ سُن کر خبرِ رحلتِ عُشاق
جلدی گیا کہنا تھا ہمیں کچھ سفری سے

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۳۰۹). [سفر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---الاؤنس (---فت ا ، و مع ، غنہ) امذ.
سفر کا بھتّا ، سفر خرچ ، وہ رقم جو دفتری اصول کے مطابق کسی ملازم کو تعطیلات گُزارنے کے لیے سفر وغیرہ کے لیے سال میں ایک بار دیا جاتا ہے. مشرقی پاکستان میں سفری الاؤنس کی رعایت بھی حاصل ہو گی. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلات ، ۱۳۰). [سفری + الاؤنس (رک)].

---ایجنٹ (---ی مج ، کس مج ج ، سک ن) امذ.
دورانِ سفر ساتھ رہنے والا نمائندہ ، گماشتہ یا وکیل ، ہم سفر. ہم لوگ مولوی صاحب کے سفری ایجنٹ تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند پریم چالیسی ، ۱ : ۱۹۵). [سفری + ایجنٹ (رک)].

---آم امذ.
امرود. سفری آم کہ جسے ہندوستان میں امرود اور بنگالے میں سفری آم اور انجیر اور جام بھی کہتے ہیں بہت قسم کا ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ، دولتِ ہند ، ۱۱۱). [سفری + آم (رک)].

---پَلَنگ (---فت پ ، ل ، غنہ) امذ.
ایک قسم کی تہہ ہوجانے والی چارپائی جو نواڑ یا پلاسٹک سے بنی ہوتی ہے ، پائے المونیم لوہے یا سخت قسم کے پلاسٹک کے بھی ہوتے ہیں. ان دنوں اناتولی اپنے سفری پلنگ بچھا کر باغ ہی میں سویا کرتے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۶۱۳). [سفری + پلنگ (رک)].

---تختِ خواب (---فت ت ، سک خ ، کس ت ، و معد) امذ.
رک : **سفری پلنگ.** اولمپک شروع ہونے سے پہلے مسافر نے پروگرام کے جہازی نقشہ کو سفری تختِ خواب پر بچھایا. (۱۹۸۱ ، سفر نصیب ، ۲۳۳). [سفری + تخت (رک) + خواب (رک)].

---چیک (---ی لین) امذ.
ایسا چیک جسے سفر میں کسی بنک سے بُھنایا جا سکے. جس لڑکے کے ساتھ اس نے ... چرس کے سوٹے لگائے تھے وہی اس کے پرس سے پانچ سو ڈالروں کے سفری چیک اُڑا کر غائب ہو گیا تھا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۳۰۲). [سفری + چیک (رک)].

---رِعایَت (---کس ر ، فت ی). امث.
رک : **سفری الاؤنس.** مذکور اہل کار نے سفری رعایت کی رُخصت کی جگہ اس الاؤنس کو اختیار کیا ہے. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۳۰). [سفری + رعایت (رک)].

---ہونا ف ل.
مسافر ہونا ، سفر میں ہونا ، سفر پر آمادہ ہونا ؛ (مجازاً) عارضی ہونا.

رونے دے شبِ وصل میں دل کھول کے مجکو
یہ قافلۂ اشک سحر تک سفری ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۱).

جوں شمع دمِ صبح میں یاں سے سفری ہوں
تک منتظرِ جنبشِ بادِ سحری ہوں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۱). حکیم صاحب نے فرمایا ، اس وقت

ساعت سعید ہے ، بسم اللہ کرو بس اسی وقت تمام لشکر سفری ہوا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۶۳۲).

سَفَری (۱) (فت س ، سک ف) امث.
ایک قسم کی مچھلی. سفری مچھلی تیز چرپری میٹھی منی کو خراب کرنے والی چکنی بھوک بڑھانے والی ، ہلکی بلغم اور باد اور منہ کے امراض اور گلے کے امراض دفع کرنے والی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۳۹). [مقامی].

سَفَری (۲) (فت س ، سک ف) امث ؛ امذ.
امرود ، بہی ، جام ٔلاط : **Pisidillm Pyriferum** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ اسٹین گاس). [ف].

سُفْرِیجِٹ (ضم س ، سک ف ، ی مج ، کس ج) امث.
حق رائے کی خواستگار عورت ، شدت سے حقوق طلب کرنے والی. زمانۂ حال کی سُفریجٹ عورتوں نے اس پر بہت کچھ لکھا ہے. (۱۹۱۷ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۵۴). [انگ : **Suffaragetee**].

ـــ تحرِیک (ـــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
عورتوں کے حقوق طلب کرنے کی باضابطہ کوشش. سفریجٹ تحریک بیسویں صدی کے دوسرے قرن کے اوایل میں شروع ہوئی تھی. (۱۹۳۵ ، اُردو ، اپریل ، ۲۷۰). [سُفریجٹ + تحریک (رک)].

سَفْسِطَہ (فت س ، سک ف ، کس س ، فت ط) امذ.
باطل استدلال ، وہ استدلال جس کی بنیاد مغالطے پر ہو ، مغالطہ ، بے بنیاد. فنون فلسفۂ سفسطہ سے نہایت وحشت ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۳). جس چیز کا کبھی وقوع ثابت نہ ہوا ہو تو اس پر امکان کا اطلاق غلط اور محض ایک سفسطہ ہے. (۱۸۹۲ ، مکتوبات سرسید ، ۱۵۰). شعر اور سفسطہ نہ تو اس قابل ہیں کہ اقسام حُجّت میں جگہ پائیں نہ اہل علم و حکمت ان سے کام لیتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۶). جس دلیل یا عقیدے یا سفسطہ سے راستیٔ فکر کی جراحت ہو ، اصطلاح میں اسے فکری مغالطہ (**Fallacy**) کہتے ہیں. (۱۹۷۵ ، عام فکری مغالطے (گردپوش). [ع].

سَفْسِطیانَہ (فت س ، سک ف ، کس س ، سک ط ، فت ن) صف.
جو مغالطے پر مبنی ہو ، غلط اور بے بنیاد ، سفسطہ آمیز. روایات کی حمایت میں اہل مذہب کے سفسطیانہ دلائل کو انسان برداشت کرنے لگے گا. (۱۹۳۴ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳۵). [سفسطہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت + انہ ، لاحقۂ صفت].

سَفْطِی (فت س ، سک ف ، کس ط) امذ.
استدلال کرنے والا. اگر کوئی سفطی یہ موشگافی کرے ماں کے پیٹ میں اسے استرا کہاں ملتا ہوگا تو اس کا الزامی جواب یہ ہے کہ مرغابی اور بطخ کے بچے کو تیرنا سیکھنے کے لیے انڈوں کے اندر دریا اور سونگھ ہاتھ کہاں سے ملتے ہیں. (۱۹۲۲ ، مضامین محفوظ علی ، ۲۲۰). [ع : سفسطی (رک) کی تخفیف].

سَفْک (فت س ، سک ف) امذ.
گرنا ، بہنا ، نکلنا خون کا. جب کہ پے در پے ہدم وردم قتل و سفک کی خبریں آتی تھیں بعض جرائد اُنہیں جھنجلا رہے تھے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲۱ : ۳). [ع].

ـــ دَم کس اضا (ـــ فت د) امذ.
قتل ، مار ڈالنا.

> میں چوٹ تو ہے درمیاں شمشیر ہے
> سفکِ دم میں میرے اب کیا دیر ہے
> (۱۹۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۸).

ان کی تاریخ بنی آدم میں سوائے تفرقہ اندازی سفک دم اور عداوت پیدا کرنے کے کچھ نہیں رہی ہے. (۱۹۳۳ ، نوادرات ، ۱۱۶). [سفک + دم (رک)].

ـــ دِماء (ـــ فت د) امذ.
سفک دم ، قتل ، مار ڈالنا. حضن دماء بہتر ہے سفک دماء سے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۱۲). اس آب و ہوا میں استثنائے خالص کا جان فرسا امراض ، سفک دماء کا کام دیتے ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۴). [سفک + دماء (رک)].

سُفْل (ضم س نیز کس ، سک نیز ضم ف) امذ.
۱. **فضلہ ، پھوک ، تلچھٹ.** اسی وقت تمام عرق کو چھان لیتے اور سُفل پھینک دیتے ہیں. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). جوہر کو جزو بدن بناتے ہیں اور سفل کو نکال کر باہر پھینک دیتے ہیں. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۴). اس کے سُفل میں گرم پانی دے کر مثل مذکورہ بالا رکھ دیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۹۱). گنڈیری وغیرہ کا رس نکل جانے کے بعد جو سُفل بچتا ہے اس کو پھوک کہتے ہیں. (۱۹۷۴ ، اُردو اِملا ، ۲۰۵). ۲. **نشیب ، پستی.** قدمائے نفس کی حرکت کے ان ہی دونوں رُخ کا نام علو اور سفل رکھا ہے. (۱۹۵۴ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۲۴۳). ۳. **جھوٹ ، غلط ، خراب.**

> رکھ دیا علو و سفل عالم غمگیں
> ناشے ہیں یہ دو صفت سے حق کے یہ یقیں
> (۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۶). [ع].

ـــ دان امذ ؛ بعد سفلدان.
ظرف جو دسترخوان پر ہڈیاں وغیرہ ڈالنے کے لیے رکھتے ہیں. ملکۂ روشن جمال کے اسباب جہیز میں ہزارہا دیگ طلائی و نقرہ ... سفلدان و پاندان. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۴ : ۹۹). دسترخوان پر ایک ظرف تانبے کا ایسا رکھا جاتا تھا جو آجکل کے جگ سے مُشابہ ہوتا تھا ... اس کو سفل دان کہتے تھے. (۱۹۳۶ ، پنر مندان اودھ ، ۱۸۹). [سفل + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت].

سِفْلا (کس س ، سک ف) امذ.
ناتجربہ کار (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۸۳). [سِفلہ (رک) کا ایک متبادل اِملا].

سِفْلانَہ (کس س ، سک ف ، فت ن) صف.
کمینہ پن ، کم ظرفی ، چھچھورا پن . بخشی صاحب نے کشمیریوں کے سِفلانہ جذبات کو ابھار کر اپنا اُلو سیدھا کرنے کی کوشش کی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۳۱). [سِفل + انہ ، لاحقۂ صفت].

سفلس (کس س ، سک ف ، کس ل) امث.
(طب) **ایک مردانہ جنسی و متعدی مرض، آتشک کی بیماری.** مقامی خراش ایک مقدم سبب ہے ، گہے سفلس کے باعث ہوتا ہے. (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علمِ طب ، ۲ : ۶۱۶).

شفاخانوں کے وارڈ میں اِدھر آئے اُدھر جائے
کبھی یہ شہر سفلس کے مرض کی زد میں آ جائے

(۱۹۸۷ ، قومی زبان (احمد سعدی) ، کراچی ، ستمبر ، ۷۷). [انگ : Syphilis].

سفلگانہ (کس س ، سک ف ، فت ل ، فت ن) صف.
بے وقوف کا کام ، بچکانی حرکت.

عمل سفلگانہ ، سفیہانہ قول
فَبِلّاٰجِرۃِ وَ لاٰ تَعْقِلُوْنَ

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۲۳۵). [سفل (رک) + ف : گانہ ، لاحقۂ صفت].

سفلگی (کس س ، سک ف ، فت ل) امث.
کمینہ پن ، ہاجی پن کم‌ظرفی ، **کم حوصلگی.** دنیا اسے کہتے ہیں کہ بے عزتی اور خواری سوں حاصل ہوئے سفلگی ہور شرمساری سوں حاصل ہوئے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳). لئیم و بد گہر سر جھکائے چلے جاتے ہیں اور جہاں کہ ظرف اُن کا بھر چکا سفلگی اور بے حاصلی کی طرف ... رجوع کرتے ہیں. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۱۰۵). یہ کیا حرکتِ سفلگی ہے کہ زخمی کے زخم سر پر دوسری ضربِ تیغ بے دریغ لگانا چاہتا ہے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۳۶). وہ بہت جلد بے تکلف ہو جاتے تھے لیکن سفلگی اور بے تمیزی کے کبھی روادار نہ ہوئے. (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۲۰۶). اس شخصیت کی طبیعت میں سفلگی منافقت اور ہلکا پن و گھٹیا پن نہ تھا. (۱۹۸۲ ، رُودادِ چمن ، ۲۱۰). [سفلہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سفلہ (کس س ، سک ف ، فت ل) صف.
۱. **کمینہ ، رذیل ، ہاجی ، چھچھورا ، کم ظرف ، کم حوصلہ.**

سفلے کو دیے پند تو گمبھیر نہ ہوئے
مے صاف کیے چولہ تو بھی کھیر نہ ہوئے

(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۹۷).

سفلے کون ہے خود نُمائی بے شرف
آدمی زادے نہیں ہوتے ہدف

(۱۷۱۳ ، فائزِ دہلوی ، د ، ۲۰۷).

ہر روز نعمتوں سے کرے سفلہ کو غنی
محتاج نانِ شب ہو سدا صاحبِ کمال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۱).

ہے عزم جزم ترک و تجرُّد کا گر بہے
کیا اس جہانِ سفلہ سے دل کو لگائیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۲۵).

جو کھوں میں نہ یوں ڈالتا مخلوق کو اپنی
اک سفلۂ نا کس کی بنا اس کو رعایا

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۳). جاہل ہوتے تو مضائقہ نہ تھا۔ سفلے بھی ہیں. (۱۹۳۲ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۲۰۷). اِس صدی میں ہمیں سورما اور بہادر نظر نہیں آتے بلکہ ان کی جگہ سازشی سفلے ... ملتے ہیں. (۱۹۸۲ ، تاریخِ ادبِ اُردو ، ۲ ، ۱ : ۱۵).
۲. **بستی یا کم‌ظرفی کا ، بھونڈپن یا کمینگی کا ، گھٹیا.** تمام کمینہ خصلتیں اور سفلہ عادتیں خاص و عام میں خواہ مخواہ پیدا ہو جاتی ہیں. (۱۸۷۰ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۱۷). ان بد ترین ہتھکنڈوں سے بھی دریغ نہیں کرتے جو صرف سفلوں کا شیوہ ہے. (۱۹۷۰ ، بُرشِ قلم ، ۲۳۲). ۳. **بے لیاقت ، ناتجربہ کار ، بیوقوف.** تُو ایک سفلہ لونڈا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۲ : ۳۵۶). [ع].

ـــ پَرَسْت (ـــ فت پ ، ر ، سک س) صف.
رک : سفلہ پرور. دل بھی دیا تو کس ناآشنا کو کبھی جان نہ پہچان ایک مُستغنی المزاج اس پر طُرّہ یہ کہ سفلہ پرست. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲۱). [سفلہ + ف : پرست ، پرستیدن ـ پُوجنا].

ـــ پَرَسْتی (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امث.
کمینہ پن ، کمینگی ، سفلوں کی سرپرستی ، حمایت اور امداد.

تف تُجھ پہ ہے اے دہرِ ستمگار و جفاکار
بیدل تری اس سفلہ پرستی سے ہیں دیندار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۱). [سفلہ + پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَرْوَر (ـــ فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
کمینوں کو مُنھ لگانے والا ، نالائقوں کو نوازنے والا.

کبھی راحت نہ پائی دورِ چرخِ سفلہ پرور میں
نکل کر شیر کے منہ سے گرا میں کامِ اژدر میں

(۱۸۵۴ ، ریاضِ مصنف ، ۲۹۰).

سفلہ پرور بتا کے گردوں کو
شہ کو گردوں رکاب کہتے ہیں

(۱۹۲۲ ، ز خ ش ، فردوسِ تخیل ، ۹۰). [سفلہ + ف : پرور ، پروردن ـ پالنا].

ـــ پَرْوَری (ـــ فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
سفلوں پر مہربانی کرنا.

کرتا ہے خوار تر اُنہیں جن کو ہے برتری
اس کے مذاق میں ہے یہ کیا سفلہ پروری

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۸۲). فلک کی سفلہ پروری یا قسمت کی یاوری سے ہوائے مراد کے بیلون (Baloon) میں بیٹھے ہیں. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۷۲). ہم کو ہر اس جگہ جھپٹنا ہے جہاں بے ایمانی ، جُھوٹ چوری ، سفلہ پروری ... خوشامد ، دربار داری اور پاکستان دشمنی نظر آتی ہے. (۱۹۷۰ ، بُرشِ قلم ، ۲۵۵). [سفلہ + پرور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
کمینگی، رذالت. خط لکھنے سے ذلیل کیا جو ایسے خوشامدانہ اور سفلہ پن کے لفظوں میں تھا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۲۳). اُن کا سفلہ پن تو ہمیشہ سے معلوم ہے. (۱۹۱۳ ، مکاتیبِ شبلی ، ۲ : ۱۵۹). ان لوگوں کے شدید سفلہ پن میں

بھی کسی قسم کی کشش موجود تھی۔ (۱۹۸۳ ، تلاش ، ۱۱۳)۔ [سفلہ + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---خُو (---و مع) صف۔
کمینی طبیعت کا ، رذیل ، چھچھورا ، اوچھا (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [سفلہ + خُو (رک)]۔

---دُون (---و مع) صف۔
۱. کمینہ ، رذیل۔

تب کہا زینب بیکس نے بہا چشم سے خون
میرے رُتبہ کو سمجھتا نہیں اے سفلہ دُون

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۲۶۳)۔ **۲. (کنایۃً) آسمان۔**

تا کجا کیجے بیاں اُس سفلہ دُوں کا مزاج
ایک وتیرے پر نہیں گہے چیں گہ چناں

(۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۴ : ۱۷)۔ [سفلہ + دُون (رک)]۔

---زاد صف۔
نیچ ، بدسرشت۔

آغوش جس کی میری تمنا مری مراد
اپنی نژاد پر رہی آخر وہ سفلہ زاد

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۳۷۷)۔ [سفلہ + ف : زاد ، زادن - جننا]۔

---طَور (---و لین) صف۔
بداطوار ، جس کے اطوار سفلوں اور اوباشوں کے سے ہوں۔

سفلہ طوروں کے تو پھرے ہے ساتھ
کچھ بھی آتا ہے تجھ کو ان سے عار

(۱۸۱۲ ، دیوانِ جہاں (امید علی امید) ، ۴۳)۔ [سفلہ + طور ، لاحقۂ صفت]۔

---طِینَت (---ی مع ، فت ن) صف۔
جس کے مزاج یا خمیر میں سفلگی ہو۔

سفلہ طینت لذتِ دنیا پہ مرتے ہیں اسیر
موز و مار آسا ہے ان کو شیر و شکر کی طمع

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۸۵)۔ [سفلہ + طینت (رک)]۔

---کی مَوت ماگھ کہاوت۔
غریب کو سردیوں میں بہت تکلیف ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---مِزاج (--- کس م) صف۔
سفلہ طینت۔

اسفلوں سے ہے محبت تجھے او سفلہ مزاج
حاکِ پا اس کا ہوں میں ہے جو سرِ عرش کا تاج

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۰)۔ کوئی راہ پر نہ آیا بلکہ غلاموں اور سفلہ مزاجوں نے ان کے اغوا سے آپ کو بہت ستایا۔ (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳۹)۔ [سفلہ + مزاج (رک)]۔

---مِزاجی (--- کس م) امث۔
بدسرشت ہونا۔ امرا کی سفلہ مزاجی سے اہلِ کمال کو مسخری اختیار کرنا پڑی ہے۔ (۱۸۸۱ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۳۹)۔ [سفلہ ، مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---نَفَس (---فت ن ، ف) صف۔
جس کے مزاج یا خمیر میں سفلگی ہو ، کمینی عادتیں رکھنے والا۔ سب خوشامدی سفلہ نفس رکھتے ہیں اور کمینہ پن جن لوگوں کے نفس میں ہے وہ خوشامدی ہیں۔ (۱۹۳۱ ، اخلاقِ نقوماجس (ترجمہ)، ۱۲۸)۔ [سفلہ + نفس (رک)]۔

---نَوازی (---فت ن) امث۔
سفلہ پروری ، کمینے پر مہربانی کرنا۔

جو نہ تھے توقیر کے قابل انہی کو اے ظفر
چرخ کی سفلہ نوازی سے ہیں توقیریں ہوئیں

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۸۶)۔ [سفلہ + ف: نواز ، نواختن - نوازنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سِفْلی (کس س ، سک ف)۔ (الف) صف۔
۱. پستی سے منسوب ، نیچے کا ، زمین کا ، ارضی۔ علوی کون میثاق بولتے ہیں ، سفلی کون محشر بولتے ہیں۔ (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۵)۔

یقیں جان ہر تن کوں ہے جابجا
جو یک روح علوی و سفلی دوجا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹)۔ جن موجوداتِ علوی و سفلی کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے ان کے حقائق کی تشریح ارسطو اور بطلیموس اور دیگر فلاسفۂ یونان کے موافق کی گئی ہے۔ (۱۸۷۰ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۷۲)۔ سفلی موجودات میں سے ہر ایک اپنے سے عالی اور بلندتر ہستی کے آگے جھکا ہوا ہے۔ (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲:۸۹۵)۔ **۲. کم درجے کا ، پست ، نیچ ، گھٹیا۔** چہروں پر تبسّم لاتے تھے جذباتِ سفلی کے بھڑکانے کی کوشش نہیں کرتے تھے۔ (۱۹۵۳ ، اکبرنامہ ، ۱۰۳)۔ یہ خواہشات بنیادی طور پر سفلی اورنابالغ نوعیت کی ہوتی ہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۶)۔ (ب) امذ۔ **منتر یا جادو جس میں شیطان، دیوی ، دیوتاؤں یا بدروحوں سے استعانت کی جائے ، گنڈوں کا عمل ، جادو ٹونا۔** یہ سفلہ عمل سفلی میں غضب ہے۔ (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۲۳)۔ بقول جاہلوں کے سفلی برحق ہے مگر کرنے والا کافر ہے۔ (۱۹۳۴ ، عزمی ، انجامِ عیش ، ۴۳)۔ [سفل + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---اَجْسام (---فت ا ، سک ج) امذ ؛ ج۔
ارضی ، زمینی چیزیں ؛ مراد : کمتر درجے کی اشیا ، معمولی درجے کی چیزیں۔ علوی اجرام اور سفلی اجسام میں جس قسم کے تعلقات ہیں ... عقل اس کا انکار نہیں کر سکتی۔ (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۳۱)۔ [سفلی + اجسام (رک)]۔

---بُھوک (---و مع) امذ۔
جنسی کج روی ، غیرفطری خواہش کی شدت۔ بُرخور آدمی بُرخوری کر کے اپنی کسی اور سفلی بھوک کی خانہ پری کرتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۳۴۴)۔ [سفلی + بھوک (رک)]۔

ـــــ تَن (ـــــ فت ت) امذ.
جسم انسانی.

جون کے سونے کیرے نھار
سِفلی تن تھے ہوتا بار

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۱۵)). [سِفلی + تن (رک)].

ـــــ جذبات (ـــــ فت ج ، سک ذ) امث.
کمینگی کے جذبات ، خیالات. بخشی صاحب نے عوام کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے ہر حربہ آزمایا اور اُن کے سِفلی جذبات کو اُبھار کر سیاسی فائدہ اُٹھانا چاہا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۸). [سِفلی + جذبات (رک)].

ـــــ رُوح (ـــــ و مع) امذ.
(تصوف) رُوح جو ہمیشہ تاریکی اور پستی میں رہتی ہے اسے خودی کا عرفان حاصل نہیں ہوتا ، روح کا ایک مرتبہ. سِفلی رُوح یعنی نور کی چھاوں ہے اوس کے بولنے تے تاثیر سکے باج مرشد کے کہیے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۳۶).

سِفلی رُوح کوں ہے سیر
علوی کوں نئیں پھیرا پھیر

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۱۴)). [سِفلی + رُوح (رک)].

ـــــ سَیّارَہ (ـــــ فت س ، شد ی ، فت ر) امذ.
(فلکیات) وہ سیارہ جس کا مدار سورج اور زمین کے درمیان واقع ہوتا ہے. صرف سِفلی سیّارہ ہی ادنیٰ اقتران میں ہوسکتا ہے. (۱۸۹۴ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۸۳). [سِفلی + سیّارہ (رک)].

ـــــ عِلم (ـــــ کس ع ، سک ل) امذ.
جادو ٹونے اور گنڈوں کا علم ، جھاڑ پُھونک. کوئی سِفلی عِلم کا ماہر آسیب سے کوئی راز اُگلوا رہا ہو. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۳). [سِفلی + عِلم (رک)].

ـــــ عَمَل (ـــــ فت ع ، م) امذ.
ایسا منتر یا عمل جس میں ناجائز طریقے اور جھاڑ پُھونک سے مدد لی جائے.

کوکُل چلا کے سیکڑوں سِفلی عمل پڑھے
اس تک نہ دسترس کسی تدبیر سے ہوا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳). اسی زمانے میں مجھکو تسخیر ہمزاد اور مسمریزم اور سِفلی عملیات کا شوق پیدا ہوا. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۵۶). [سِفلی + عمل (رک)].

ـــــ وَظِیفَہ (ـــــ فت و ، ی مع ، فت ف) امذ.
رک : سِفلی عمل. سائنس اور ٹیکنالوجی مادیّت پسند مغرب کا ایک سِفلی وظیفہ بن کر رہ گئی ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۱۳). [سِفلی + وظیفہ (رک)].

سِفْلِیات (کس س ، سک ف ، کس ل) امث.
۱. سِفلی عمل ، جادو ٹونا. اس پر جادو اور سِفلیات کی تہمت لگائی گئی. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۸۵). ۲. **ارضیات سے متعلق ، زمین کا ایک مرتبہ واسطے بہم پہنچانے مادۂ سفلیات کے اور دوسری مرتبہ واسطے القاصور بسیطہ کے.** (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۹). [سِفلی + یات ، لاحقۂ جمع].

سِفْلِیَّت (کس س ، سک ف ، ی مع بشد) امث.
کمینگی ، نیچ پن ، گھٹیاانداز. سفلیت اس درجہ موجود ہے کہ ان کا شدید جمالیاتی شعور بھی اس کی پستی کو کم نہیں کر پاتا. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۶۱). [سِفلی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سِفْلِین (کس س ، سک ف ، ی مع) امذ.
(ہیئت) زہرہ ، عطارد اور قمر تین سیارے جو آفتاب سے نیچے ہیں. مُشتری زحل کا فلک میں مقام شمس سے اوپر ہے اس لیے ان کو علوین کہتے ہیں زہرہ قمر عطارد آفتاب سے نیچے ہیں اس لیے ان کو سِفلین کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۳۸). [سِفل + ین ، لاحقۂ جمع].

سِفْنا / سِفْنَہ (کس س ، سک ف / فت ن) امذ.
مچھلی یا مگرمچھ کے اُوپر کا کھپرا ، فلس. جانوروں کی عمریں معلوم کرنے کے بہت طریقے ہیں ، مچھلیوں کے سفنے کچھووں کی ڈھال. (۱۹۳۱ ، حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۴۷). [ع].

سُفُوف (ضم س ، و مع) امذ.
پسی ، کُٹی ہوئی چیز ، بُرادہ ، پھنکی ، چُورن ، چُٹکی. برہمن نے منہ سے سُفُوف بیہوشی پُھونکا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۶). انڈے کا ایک طرف کا سر توڑ کر نمک اور کالی مرچ کا سُفُوف ملا کر کھانا چاہیے. (۱۹۳۳ ، ناشتا ، ۳۴). باریک کپڑے سے چھان کر سُفُوف بنالو. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۳۷۵). [ع].

ـــــ خُرْما کس اضا (ـــــ ضم خ ، سک ر) امذ.
وہ پوڈر جو خُرمانے نر کے پُھول میں ہوتا ہے ، زیرۂ گُلِ خُرما (معیارِ فصاحت ، ۱۷۶). [سُفُوف + خُرما (رک)].

ـــــ طِلا کس اضا (ـــــ کس ط) امذ.
شیشے کی طرح شفّاف ایک چمکیلی معدنی شے ، ابرک کا چُورا جو ابرک کو مسلنے یا ملنے سے بنتا ہے. سمندر کی موجیں اس کثرت سے ابرک کنارے پر لا کر جمع کر دیتی ہیں کہ لوگ اسے سمیٹ کر سفوفِ طلا کے نام سے جاذب کاغذ ... سے پہلے روشنائی سُکھانے کے لیے بیچا کرتے تھے. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۲۲۴). [سُفُوف + طلا (رک)].

ـــــ مُلَیِّن کس صف (ـــــ ضم م ، فت ل ، شد ی بفت) امذ.
قبض کُشا سُفُوف ، پیٹ کی الائش کو نرم کرنے والا سفوف ، ہاضم غذا. چارپائی ہندوستانیوں کی گُھٹی میں ملی ہوئی ہے وہ اسی پر سفوفِ مُلیِّن پھانکتا ہے ، ابوبِ کبیر استعمال کرتا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۶۲). [سُفُوف + مُلیِّن (رک)].

سَفُون (فت س ، و مع) امث.
خاک اُڑانے والی ہوا.

برابر ہیں اہلِ تنگ و تاز کو
نسیم و صبا و سموم و سفون
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۲۳)۔ [ع]۔

سَقَہ (فت س ، ف) امث۔
کم عقلی ، نادانی ، بیوقوفی۔

فلسفہ میں خود سفہ موجود ہے ، اے فلسفی
طالبِ دانش نہ مانیں گے تجھے ہم زینہار
(۱۹۰۳ ، اعجازِ عشق ، ۵)۔

سُفَہا (ضم س ، فت ف) امذ ؛ ج۔
کم عقل ، بے وقوف ، نادان لوگ۔ جن کو آپ نے سُفَہا سے تعبیر کیا ہے ، درحقیقت میں ان کو دل سے پیار کرتا ہوں۔ (۱۸۸۸ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۳۸۸)۔ بہت سے سُفَہا اراذل اس کے ساتھ ہو لیے۔ (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳)۔ حتیٰ کہ اس نے انہیں مکّہ سے نکل جانے پر مجبور کر دیا اور قریش کے سُفَہاء کو ان کے پیچھے لگا دیا۔ (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۲ : ۷۲)۔ [سفیہ (رک) کی جمع]۔

سُفَید (فت نیز ضم س ، ی مع نیز لین) صف۔
۱. دودھیا ہے رنگ کا جس پر عموماً ہر رنگ چڑھ جائے۔

سفید دھرتا باز و چنگال او
اسی وضع ہے سر تھے دنبال او
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۰)۔

منارہ ہے شرق سفید اس کا رنگ
کنارہ ہے مسجد جمعہ کی تنگ
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۵۰)۔

شُبسر مہ نیر خورشید
کالا اُجلا سیہ سفید

(۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۱۰۸)۔ طرح طرح کے پتنگ بنے گول ، دوپٹا ، ماہی جال ، مانگدار ، بھیڑیا ، طوقیہ ، خربوزیہ ، لنگوٹیہ ، چپ ، تکل ، کنکیا ، سفید ، للّٹا ، کلپٹا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۳۱)۔ تُراب کے مختلف رنگ ہو سکتے ہیں جیسے کہ سفید ، سیاہ ، زرد ، سرخ ، براؤن وغیرہ۔ (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۹۱)۔ **۲. بے نور (آنکھ کے لیے مُستعمل)۔**

یار آیا تو ہوئے دیدۂ ناکام سفید
جیسے ہوں آمدِ سلطاں میں درو بام سفید
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۷)۔

مئے گلرنگ سے لبریز ہوئے جام سفید
چشمِ بد بیں کو کرے گردشِ ایّام سفید
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۳۷)۔ **۳. خائف ، خوف زدہ ، ترساں۔**

رستم بہ زال کا ہے گماں سب جہان کو
ایسا ہے تیرے رعب سے اے جنگ جُو سفید
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۲۸)۔ **۴. سادہ ، بغیر لکھا ، صاف۔** اس نے حاکم کے رُوبرو استغاثہ کیا اور بہی حساب کی لے گیا وقت معاینہ وہ بہی سفید پائی۔ (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۶۹)۔ **۵. گنجفے کی آٹھ بازیوں میں سے ایک بازی کا نام۔**

جو کھیل میں لب و دنداں دکھائے گنجفہ کے
سفید و سُرخ کی بازی کو بھی غلام کرے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات))۔ [ف : سپید (رک) کا محرف]۔

ـــ اِتْوار (ـــ کس ا ، سک ت) امذ۔
مئی کے مہینے میں وہ پہلی اتوار یعنی ہفتہ کے بعد اور پیر سے پہلے کا دن جس میں فرانس اور جرمنی کے دیہات میں ایک رسم کے مُطابق لڑکیوں کی ٹولیاں ایک قصیدۂ بہاریہ گاتی گھر گھر جاتی ہیں جس میں اس رُت کا ذکر ہوتا ہے جو مئی کے مہینے میں میسر آتا ہے۔ اگر ان لڑکیوں کو پیسے مل جاتے ہیں تو وہ ایک ہری شاخ گھر کے دروازے سے باندھ جاتی ہیں ؛ ایسٹر کے بعد کا ساتواں اتوار جس میں اصطباغ کی رسم ادا ہوتی تھی اور سفید کپڑے پہنے جاتے تھے۔ اس جمعرات کو جو سفید اتوار سے پہلے پڑتی ہے روس کے دیہاتی بنوں میں پہنچ کر گیت الاپتے ہیں۔ (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں ، ۱ : ۲۴۹)۔ [سفید + اِتوار (رک)]۔

ـــ اَقْوام (ـــ فت ا ، سک ق) امذ ؛ ج۔
مغربی قومیں ، یورپ کے لوگ ، انگریز۔ ہٹلر کے نسلی امتیازات کے نظریے کی رُو سے سفید اقوام دنیا کی تمام اقوام سے اور آریائی اقوام دوسری سفید اقوام سے اور نارڈک نسل دوسری سفید نسلوں سے اور جرمن دوسری نارڈک نسلوں سے زیادہ خالص ہونے کی وجہ سے سفید نسلوں سے ممتاز ہیں۔ (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۹۹)۔ [سفید + اقوام (رک)]۔

ـــ اِنْقِلاب (ـــ کس ا ، سک ن ، کس مع ق) امذ۔
(کنایۃً) **حکومت کی طرف سے رعایا کی خوشحالی کا منشور ، فوری تبدیلی کے اقدامات جو پُرسکون طریقے سے انجام پائیں۔** ایران کے سفید انقلاب کا منشور جو اعلیٰ حضرت شہنشاہِ ایران کے حکم سے جاری ہوا ہے اس کا بیّن ثبوت فراہم کرتا ہے۔ (۱۹۷۵ ، اندازِ بیاں ، ۲۲۳)۔ [سفید + اِنقلاب (رک)]۔

ـــ ایچَہ (ـــ ی مع ، فت چ) امث۔
ایک قسم کی شال جو سیاہ یا سفید اُون سے بُنی جاتی ہے ، طرحدار۔ سفید ایچہ جس کو طرحدار بھی کہتے ہیں اس کے اون کا رنگ سفید یا سیاہ ہوتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۳)۔ [سفید + ایچہ ــ چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

ـــ آدْمی (ـــ سک د) امذ۔
مغربی قوم کا فرد ، انگریز ، گورا۔ متمدن سفید آدمی کو اپنے اس فرض کا احساس تھا کہ وہ غیر متمدن ایشیائی اور افریقی دیسی باشندوں کو جو بقول کپلنگ ، نیم طفل اور نیم شیطان ہیں تربیت دے اور انہیں تمدّن سکھائے۔ (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۹۸)۔ [سفید + آدمی (رک)]۔

ـــ آکْسائیڈ (ـــ سک ک ، کس ء) امذ۔
سفیدہ۔ نئی لکڑی پر عموماً روغن کی چار تہیں درکار ہوتی ہیں ابتدائی تہ میں سُرخ آکسائیڈ (سیندور) کا زیادہ حصہ ہوتا ہے جو سفید آکسائیڈ (سفیدہ) کے ساتھ مل کر لکڑی کے مسامات کو

بند کر دیتا ہے۔ (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۱۰۰)۔
[سفید + انگ : Oxide]۔

--- آہو (---و مع) امذ.
(کنایۃً) معشوقہ (جامع اللغات)۔ [سفید + آہو (رک)]۔

--- بازار امذ.
(بزازی) کپڑے کا بازار (خصوصاً) ململ کے تھانوں کے فروخت کی منڈی، بنگال کی خاص قدیم اصطلاح ہے۔ بمبئی ، کلکتہ میں سب اسی نام کے بازار ہیں لیکن ان کا اصل قدیم مفہوم باقی نہیں رہا (ا ب و ، ۲ : ۷۷)۔ [سفید + بازار (رک)]۔

--- بال امذ.
بالوں کا عمر کے سبب سفید ہو جانا ؛ (کنایۃً) ، ضعیف العمری ، بڑھاپا۔ داڑھی گھنی اور بڑی تھی آخر زمانہ میں اِکا دُکا سفید بال آ گیا تھا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰۸)۔ محی الدین قرہ صاحب بھی برسوں کے خواب خرگوش سے ہڑبڑا کر جاگ اٹھے اور لیلائے اقتدار سے ہمکنار ہونے کے لیے اپنے سفید بالوں میں جتنا مازکہ خضاب کرنے لگے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۷۱)۔ [سفید + بال (رک)]۔

--- بال جوانی کا زوال کہاوت.
سفید بال بڑھاپے کی آمد کی نشانی ہوتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

--- بُراق (---فت ب ، شد ر) صف.
بے حد سفید ، چمکدار سفید ؛ حددرجہ اُجلا۔ کوئی سفید بُراق ، کوئی بھوری کوئی کالی بھٹ کوئی کیسی کوئی کیسی۔ (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۹۸)۔ ایک بزرگ سامنے کھڑے ہیں سفید بُراق لباس چہرے کے گرد نور کا ہالہ۔ (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۰۵)۔ [سفید + بُراق (رک)]۔

--- بُوزہ (---و مع ، فت ز) امذ.
(حیاتیات) سفید رنگ کا بگلے سے مُشابہ لیکن قد میں مُرغ کے برابر ایک پرند جس کی چونچ لمبی خمدار یا چمچہ نما ہوتی ہے ، جس سے وہ مچھلی مینڈک کیڑے اور چوہے پکڑ کر کھاتا ہے لاط : (Threskiornis) تھیس کی اورنس میلیو نو سفیلس (سفید بوزہ)۔ (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیواتی جغرافیہ ، ۷۵)۔
(Melanocephala Lathum) [سفید + بوزہ (رک)]۔

--- بَیگن (---ی لین ، فت گ) امذ.
بیگن کی ایک قسم جو ہندوستان میں پایا جاتا ہے یہ چھوٹا ہوتا ہے اور چھلکا اس کا باریک ہوتا ہے لاط : (Egg Plant) ۔ وید کہتے ہیں سفید بیگن میں سیاہ سے فوائد کم ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۵۰۲)۔ [سفید + بیگن (رک)]۔

--- بھک (---فت بھ) صف.
بالکل سفید۔ مکانوں کی اُونچی اُونچی الاریوں پر پھیلی ہوئی دُھوپ کفن کی طرح سفید بھک ہوگئی تھی۔ (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۰)۔ [سفید + بھک (رک)]۔

--- پارچات والے امذ ؛ ج.
(کنایۃً) خفیہ پولیس کے آدمی۔ پولیس کے جو لوگ ایوان کے اندر حفاظتی فرائض سرانجام دیتے ہیں... انہیں سفید پارچات والے کہا جاتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۹ فروری ، ۳)۔

--- پَری (---فت پ) امث.
(کنایۃً) کوکین ، بے حس کر دینے والی دوا۔ ان زمانہ سازوں ، خانہ برانداز وں نے مے و معشوق کی حد سے گزر کر اب نئے نواب کو سفید پری کی پلکت پر لگایا تھا۔ (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۲۹)۔ [سفید + پری (رک)]۔

--- پڑنا محاورہ.
رک : سفید ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

--- پلکا (---فت پ ، سک ل) امذ.
وہ کبوتر جس کا رنگ سفید ، پوٹا کالا ، دُم اور بازو کُچھ کالے اور کُچھ سفید ہوں (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [سفید + پلکا (رک)]۔

--- پلّو (---فت پ ، شد ل ، و مع) امذ.
(طب) عورت کی پانی آنے کی بیماری ؛ سیلان الرحم ، سفیدی آنا ، (کنایۃً) کپڑا ، پارچہ ، لتّا۔ لہو کے بہنے یا آنسو بہنے سفید پلّو بیماری وارد ہونے میں کچھ تعجب نہیں۔ (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۱۲۶)۔ [سفید + پلو (رک)]۔

--- پوست/پوستین (---و مج ، سکِ س/و مج ، سک س ، ی مع) صف.
وہ جس کا رنگ گورا ہو ، گورے رنگ والا۔ عورت خوبصورت سفید پوست ... اپنے یار کا انتظار کر رہی ہے۔ (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۳۸)۔ [سفید + پوست / پوستین (رک)]۔

--- پوش (---و مج) صف.
۱. اُجلے کپڑے پہننے والا ، بھلا مانس ، شریف ، متوسط طبقے کا ، معزز شخص۔ جہاں کے سفید پوش کسی کے محتاج ہیں۔ (۱۸۳۵ ، پالی گلاٹ ، ۸۱)۔ یہ تو ایک معمولی سی بات ہے کہ کسی سفید پوش مرد آدمی کو پیچھے سے جا کر ایک گھونسا کھم سے رسید کیا۔ (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۲۲۰)۔ سفید پوش اور کرسی نشین اپنی موٹر گاڑیاں ان کی خدمت میں پیش کرنے میں بڑا فخر محسوس کرتے۔ (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۲۰۵)۔ ۲. (کنایۃً) بزرگ ، اللہ والا ، صوفی منش۔ اس کے یہاں ایک لڑکا عنایت شاہ ... پیدا ہوا جو اب تک لاہور میں سفید پوش ہے۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۹۸۸)۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص سفید پوش نظر آئے۔ (۱۹۷۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۱۰)۔ [سفید + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا]۔

--- پوشانہ (---و مج ، فت ن) صف.
رکھ رکھاؤ والا ، باوقار سفید پوشانہ خودداری نے زبان بند کر دی۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۵۳)۔ [سفید + پوش + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

--- پوشی (---و مج) امث.
عزّت داری کا بھرم ، رکھ رکھاؤ ، وضعداری۔ ظاہری سفید پوشی

سے اچھے اچھے لوگوں سے ملنے کا اتّفاق ہوتا رہتا تھا۔ (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۷)۔ [سفید + پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---تُلسی (---ضم ت ، سک ل) امث۔
(طب و نباتات) **تُکا تُلسی ، نیاز بونے سفید White Basil** (پلیٹس)۔ [سفید + تُلسی (رک)]۔

---تُوتا (---و مع) امذ ؛ سم تُھوتا۔
(طب) **سفید توتیا ، ہیرا کَسیس ، سفید جست** (پلیٹس) ۔ [سفید + تُوتا ـ تُوتیا (تُھوتا)]۔

---ٹھیکَری (---ی مع ، سک ک) امث۔
(طب) **ایک قسم کی رُوئیدگی جو زمین پر بچھی ہوتی ہے ۔ اسکا پُھول سُرخ رنگ کا اور چھوٹا ہوتا ہے اور اسکے گُچھے ہوتے ہیں۔ اسکی جڑ سفید ہوتی ہے** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۲۳)۔ [سفید + ٹھیکری (رک)]۔

---جُسیمَہ (---فت ج ، ی مع ، فت م) امذ۔
(طب) **خُون میں شامل سفید ذرّہ**. بعض جسیمے بے رنگ یا سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور ان کی کوئی مقررہ شکل نہیں ہوتی، یہ اپنی شکل ہر وقت تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ ان کو سفید جسیمے (White Blood) کہتے ہیں ۔ (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۶۸) ۔ [سفید + جسیمہ (رک)]۔

---جھاگ امذ۔
رک : **سفید بُھک ، نہایت سفید**. سرکار بیگم چکن کی سفید جھاگ سی ساری باندھے تختوں کے چوکے پر پیتل کا تھال سامنے رکھے بالک کے بَنے چُن رہی تھیں۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۰)۔ [سفید + جھاگ (رک)]۔

---جھَنڈا/جھَنڈی (---فت جھ ، مع) امذ۔
چِٹے پھریرے کا نشان جس کو جنگ کے موقع پر بلند کیا جاتا ہے امان اور صلح طلب کرنے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے دباونیوں (قاصدوں) کو سفید جھنڈی دے کر بھیجا ۔ (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبیدار تک ، ۴۲) ۔ انگریزی بیڑہ برابر گولہ باری کرتا ہے تو بغاوات صلح جاری کرانے کے لیے سفید جھنڈا بلند کر دیا جائے ۔ (۱۹۱۸ ، مسئلہ شرقیہ (ترجمہ) ، ۱۳۳) ۔ [سفید + جھنڈا/جھنڈی (رک)]۔

---جُھوٹ (---وسع) امذ۔
نرا جُھوٹ ، بالکل جُھوٹ ، بکسر جُھوٹ ، قطعاً جُھوٹ. پارلیامنٹ کے باؤسوں اور پبلک جگہوں میں سفید جُھوٹ بولنے سے مطلق دریغ نہیں ہوتا۔ (۱۹۰۷ ، مخزن ، مارچ ، ۴۹)۔ یہ تو صریحاً سفید جھوٹ تھا۔(۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۹۵)۔[سفید + جُھوٹ (رک)]۔

---چُڑیل (---ضم ج ، ی لین) امث۔
(طنزاً) **انگریز عورت**.

کیا کام ان سفید چڑیلوں کا ہند میں
کیوں ایسی شادیوں کی ہے بھرمار آجکل

(۱۹۲۳ ، دیوانِ پروین ، ۶۸)۔ [سفید + چُڑیل (رک)]۔

---چِہرَہ کَرنا محاورہ۔
فتحیاب ہونا ، کامیابی حاصل کرنا. میں اس کے پاس جاتا ہوں اور انشاءاللہ وہاں سے سفید چہرہ کئے بغیر واپس نہ آؤں گا۔ (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۶۵)۔

---خُون (---و مع) امذ۔
بے مروت ، طوطا چشم ؛ (مجازاً) منی ، نطفہ ، مادۂ تولید. بیٹی اور باپ سے دغا بازی ، اولاد اور ایسا سفید خُون(۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۴۲)۔ [سفید + خُون (رک)]۔

---داغ امذ۔
وہ سفید دھبّا جو بدن انسان پر خُون کی خرابی سے پڑ جاتا ہے.

اُس کی نظر میں ہے گُلِ نرگس سفید داغ
جو مُبتلا ہے شوخ سمن بُو کی چشم کا

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۴۳)۔ اور ورم اور چھلکے اور سفید داغ کے لیے یہ حکم ہے(۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۶۶)۔ تمہاری ٹھوڑی پر سفید داغ ہے۔ (۱۹۳۰ ، جاہ و جلال ، ۱)۔ [سفید + داغ (رک)]۔

---دوسْت (---و مج ، سک س) امذ۔
(کنایۃً) **گوری قوم کا فرد ؛ (استعارۃً) امریکہ**. مغرب سے نوید آتی تھی کہ شمال کی جانب سے ہمارے زرد دوست اور جنوب کی سمت سے سفید دوست ہمارے لیے بڑے پیمانے پر مداخلت کرنے والے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۰) ۔ [سفید + دوست (رک)]۔

---دیو (---کس مع ، د ، و مج) امذ۔
(روایتاً) **ایک لڑاکا قوم کا فرد جس کا ذکر داستانِ امیر حمزہ میں آتا ہے اس کو رستم نے قتل کیا تھا** . ہرچند افسون و عزیمت سے آسیب ان سفید دیووں کا دارالسلطنت سے کچھ دور ہوا لیکن تسخیر ان کی ہنوز قرار واقعی عمل میں نہیں آئی۔ (۱۸۰۷ ، حملاتِ حیدری ، ۲۷۲)۔ سفید دیو لشکر لے کے آیا اور سارے عجمی لشکر کو تباہ کر دیا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۸۳)۔ [سفید + دیو (رک)]۔

---دھاری امث۔
صبح صادق کی روشنی کی پہلی کرن ، سفید خط. کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری رات کی سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ (۱۹۸۴ ، ترجمۂ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۳۰)۔ [سفید + دھاری (رک)]۔

---ڈاڑھی میں سیاہی لگوانا کہاوت۔
بڑھاپے میں بدنامی مول لینا (جامع اللغات)۔

---ڈامَر (---فت م) امث۔
ایک قیمتی رال جو مغربی جزیرہ نمائے ہند کے ایک بڑے درخت سے نکلتی اور وارنش بنانے میں کام آتی ہے۔ سفید ڈامر یا رال اور آرٹوکارپس (بہنس) کے بیجوں میں بیج پتوں کے تغیرات کو دیکھو۔ (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۷۵)۔ [سفید + ڈامَر (رک)]۔

---ڈھلواں لوہا (---فت ڈھ ، سک ل ، و مع) امذ.
(فلزیات) لوہے کی ایک قسم اس کی شکستہ سطح چاندی جیسی سفید ہوتی ہے یہ سخت اور بھونک اور بجز معمولی ڈھلائی کے عام طور پر ڈھلائی کے بہت کم کام آتا ہے۔ زیادہ تر یہ پٹواں لوہا بنانے میں خرچ ہوتا ہے۔ ڈھلے لوہے کی کئی قسمیں ہیں لیکن عام طور پر تین صدر عنوانوں کے تحت ان کی تقسیم کی گئی ہے۔ رماوی ڈھلواں سفید لوہا ڈھلواں لوہا اور چتی دار ڈھلواں لوہا۔ (۱۹۳۸ ، اشیائی تعمیر (ترجمہ) ، ۱۱۳)۔ [سفید + ڈھلواں (رک) + لوہا (رک)]۔

---رابِطَہ (---کس ب ، فت ط) امذ.
(طب) سفید رنگ کی وہ نسیں اور ریشے جو ریڑھ کی ہڈی کے دونوں حصوں کو ملاتی ہیں۔ یہ پُشتی رُخ سفید مادے کے اس رابطہ یعنی اگلے سفید رابطہ (White Commissure) تک گہرائی میں اتر جاتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۱۰۷)۔ [سفید + رابطہ (رک)]۔

---رُخْسار بُلْبُل (---ضم ر ، سک خ ، ضم ب ، سک ل ، ضم ب) امث.
(حیوانیات) پاکستان میں پائی جانے والی بُلبل کی ایک قسم۔ بلوچستان کے معروف حیوانات کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے ... مولپاسٹس لیو کو جینس (Molpastes Leucogenys) (سفید رُخسار بُلبل White-Cheeked Bulbul ۔ (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیواتی جغرافیہ ، ۴۷)۔ [سفید + رُخسار (رک) + بُلبل (رک)]۔

---رَسُوب (---فت ر ، و مع) امذ.
(طب و نباتیات) بیریم کاربونیٹ کے مرکب کی تلچھٹ۔ اگر ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ موجود ہوتی تو وہ آب براٹا سے تعامل کر کے بیریم کاربونیٹ کا سفید رسوب بناتی۔ (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۷۳)۔ [سفید + رسوب (رک)]۔

---رُو (---و مع) (الف) صف.
روشن چہرے والا ، جس کا عمل داغ دھبے سے پاک ہو ؛ معزز.

فرمایا سفید رُو سیہ کاروں کو
کاغذ کو سیاہ رُو ، وہ کیونکر کرتے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، رباعیات ، ۵)۔ (ب) امذ. کانسی ، ایک قسم کی دھات جو تانبے اور رانگ کی آمیزش سے تیار ہوتی ہے۔ سفید رُو ، جس کو اہل ہند کانسی کہتے ہیں چار سیر تانبا اور ایک سیر رانگے کی باہمی آمیزش سے بنتا ہے ۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۶۵)۔ [سفید + رو (رک)]۔

---رُواں / رُوئیں (---و مع ، غنہ) امذ.
(نباتیات) گنّے کا ایک مرض جس کی وجہ سے اس کے اندر سفید روئیں نمودار ہو جاتے ہیں یہ مرض گنّے کے تنے اور پتوں پر ہوتا ہے اور لمبائی کے رُخ پر اس میں جُھریاں پڑ جاتی ہیں۔ گنّے کا باطن بے قاعدہ قطعوں میں سُرخی ظاہر کرتا ہے جو کہ بعد میں مرض کی شدت کے ساتھ ساتھ سارے گودے میں پھیل جاتی ہے اور کہیں کہیں اس پر عموداً سفید روئیں نمودار ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۱۳۴)۔ [سفید + رُواں (رک)]۔

---رِیش (---ی مع) صف.
سفید ڈاڑھی والا ؛ (کنایۃً) بُوڑھا۔ ایک سفید ریش بُزرگ آگے بڑھے اور کلمۂ طیبہ پڑھا کر مشرف با اسلام کیا۔ (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۹) ۔ ایک سفید ریش بُزرگ سردار جی جھانسی سے رات بھر کا تکلیف دہ سفر کر کے آئے تھے۔ (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۵۶)۔ [سفید + ریش (رک)]۔

---سَر (---فت س) صف.
جس کے بال سفید ہو گئے ہوں ؛ (کنایۃً) عمر رسیدہ ، بوڑھا ، ضعیف ۔ اس بڈھے اور سفید سر آدمی نے انسانیت سے گرے ہوئے اور غیر مانوس جنگیوں کے وحشیانہ فعلوں میں کس طرح ساتھ دیا۔ (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۸۰)۔ [سفید+سر(رک)]۔

---سِرا (---کس س) امذ.
سرخاب (دریائے لطافت ، ۲۷)۔ [سفید + سرا (رک)]۔

---سِرَس (---کس س ، فت ر) امذ.
(نباتیات) سرس کی ایک قسم جس کا تنہ سفید اور درخت بہت بڑا ہوتا ہے۔ سفید سرس:- چین کے ملکوں میں یہ پودا بکثرت پایا جاتا ہے بلندی اور موٹائی اور عمر اس پودے کی پنک سرس جیسی ہوتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ پتے اس پودے کے سبز سفیدی مائل اور تخم سفید ہوتا ہے۔ (۱۹۰۳ ، باغبان ، مارچ ، ۱۵)۔ [سفید + سرس (رک)]۔

---سَڑَن (---فت س ، ڑ) امث.
(جنگلات) درختوں کا ایک مرض جس سے پرانے درختوں میں پھپوند کے حملہ سے بوسیدگی اور سڑاند پیدا ہو جاتی ہے۔ جس میں پھپوند کے باریک جڑوں جیسے تار لکڑی کے اندر داخل ہو کر ریشوں کو توڑ ڈالتے اور سڑا دیتے ہیں **White Mycalium** ایسی سڑن کے عام معروف نام ان کے رنگوں کے لحاظ سے سرخ سڑن اور سفید سڑن ہیں۔ (۱۹۰۷ ، مخزنِ جنگلات ، ۹۳)۔ [سفید + سڑن (رک)]۔

---سُنْبُل (---ضم س ، سک م بشکل ن ، ضم ب) امث.
(طب ، نباتیات) تُوتیا کا سفیدہ (پلیٹس)۔ [سفید + سنبل (رک)]۔

---سَنگچُور (---فت س ، غنہ ، سک گ ، و مع) امذ.
ایک قسم کا سانپ جس کا رنگ آسمانی و بادامی اور حلقے سفید ہوتے ہیں (تریاقِ مسموم ، ۴۴)۔ [سفید + سنگچُور (رک)]۔

---سیمَل (---ی لین ، فت م) امث.
(نباتیات) ایک سیدھے تنے کا اُونچا درخت ، سفید پھول ، بیج سے تیل نکلتا ہے ، ادویات میں مُستعمل ۔ اس کے پھل کی روئی زیادہ چکنی اور لیدی ہوتی ہے اس لیے مریض کے تکیوں اور دواؤں کے کام آتی ہے۔ لاط : **White Bombaz Hepla Phyllum** سفید سیمل ... سیدھے تنے کا اُونچا درخت ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۳۳)۔ [سفید + سیمل (رک)]۔

---شراب (---فت ش) امث.
سنہرے رنگ کی شراب ، ہلکی شراب جو ہاضم ہوتی ہے ، وائن
روزانہ کھانے کے بعد خوشبودار سفید شراب پلائیں۔ (۱۹۳۶ ،
شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۷)۔ [سفید + شراب (رک)]۔

شِکَم مَنْجْھرالا (---کس ش،ضم ک،فت م،سک جھ) امذ.
(حیوانات) سفید سینے والی ماہی خور ، رام چڑیا جو پاکستان
میں بھی پائی جاتی ہے ، چلق ، ابوالرقش، بلوچستان کے معروف
حیوانات کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے ... ۳۵ - پلس
اون سمتر نیتس (White Breasted King Fisher) سفید شکم
بھرالا (Halcyon Smyrnensis)۔(۱۹۶۹ ، پاکستان کا
حیوانی جغرافیہ ، ۳۷)۔ [سفید + شکم(رک) + بھرالا (رک)]۔

---عَلَم (---فت ع ، ل) امذ.
رک : سفید جھنڈا. راجا کا بیٹا سفید علم ہاتھ میں لیے نمودار ہوا
(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۱۶)۔ [سفید + علم (رک)]۔

---کاری امث.
چُونے کی سفیدی ، قلعی ، چُونا کرانا. ایک گز سفید کاری کرنے میں
دس سیر قلعی کا خرچ ہوتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ،
۱ ، ۱ : ۳۳۹)[سفید + ف : کار ، کردن - کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---کاغَذ (---فت غ) امذ.
وہ کاغذ جس پر کُچھ لکھا نہ ہو (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات)
[سفید + کاغذ (رک)]۔

---کَدُو (---فت ک ، شد د ، و مع) امذ.
(نباتیات) کدوکی قسم کی ایک بُوٹی جو اپنے بیل ڈوروں کی مدد کے
سہارے چڑھتی ہے یہ بیل ڈورے پتے کے مقابل سے نکلتے
ہیں. سفید کدو (Cucurbitaperl) بود و باش : عام طور
سے گرم ممالک میں زیادہ ہے۔ (۱۹۶۲ ، مبادیِ نباتیات ، ۲۲۷)۔
[سفید + کدو (رک)]

---کَرْنا محاورہ.
۱. شرمسار کرنا ، لاجواب کر دینا.

اس سبز خط کے غم میں ہوا ہوں تمام زرد
کرتا ہوں اشکِ سرخ میں رو رو نین سفید

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۵)۔

منہ سے اک بات خجالت سے نہ نکلے ہرگز
آئنہ رویوں کو کر دے تری تقریر سفید

(۱۸۵۹ ، دفتر بیشال ، ۶۳)۔ ۲. (کیمیا) تانبے کو سنکھیا کی
مدد سے جوڑا بنانے کے واسطے چاندی کی رنگت میں لانا
(نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔

---کِلْکا (---کس ک ، سک ل) امذ.
(حیوانات) ایک قسم کا پرند جو زیادہ تر سبز رنگ کا ہوتا ہے
مگر اس کی ایک دیسی قسم سفید بھی ہوتی ہے۔ دریاؤں اور
بڑی بڑی جھیلوں پر رہتا ہے۔ مچھلی کا شکار کرتے وقت پچاس
سائھ فٹ ، کر اُونچا اُڑ کر منڈلاتا رہتا ہے۔ چونچ اس کے جسم
پر بڑی اور پاؤں چھوٹے ہوتے ہیں۔ پنجاب میں رہتا ہے۔جب زمین
پر کرم وغیرہ اپنی کوئی من بھاتی خوراک دیکھتی ہے تو سیدھی
اس پر گرتی ہے اور پکڑ کر کھا جاتی ہے جیسے غوطے مار
سفید کلکا.(۱۸۹۷ ، میر پرند ، ۱۰۷)۔[سفید + کلکا (رک)]۔

---کَمَل (---فت ک ، م) امذ.
رک : سفید کنول. کمل سفید ہے اور نیلوتپل سیاہ ہے جہاں
سفید کمل ہے وہاں نیلوتپل نہیں ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ
(ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۳)۔ [سفید + کمل - کنول]۔

---کَنْوَل (---فت ک ، مغ ، فت و) امذ.
(طب و نباتیات) کنول کی ایک قِسم جس کا پُھول سفید ہوتا ہے۔
ادویات میں مُستعمل۔ یو کرین میں بہت سے امراض کی تنہا دوا کے
طور پر سفید کنول سر فہرست ہے۔ (۱۹۶۲ ، جڑی بُوٹیوں سے
علاج ، ۵۷)۔ [سفید + کنول (رک)]۔

---کِیکَر (---ی مع ، فت ک) امذ.
(طب و نباتیات) کیکر کی ایک قِسم جس کی چھال سفیدی مائل
ہوتی ہے۔ درخت بڑا پتا چھوٹا . پھلیاں لگتی ہیں جن کو سانگر
یا سانگری کہتے ہیں ادویات کے علاوہ ترکاری کے طور پر بھی
استعمال ہوتا ہے۔ ہند و پاک میں کثرت سے ملتا ہے۔ کھیجڑی ،
اس کو ہندوستان میں سفید کیکر کہتے ہیں۔(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ،
۵ : ۵۶۹)۔ [سفید + کیکر (رک)]۔

---کیوڑَہ (---کس ک ، و مع ، فت ڑ) امذ.
(طب و نباتیات) کیوڑے کا پیڑ کھجور کے پیڑ سے مُشابہ ، چار
برس میں پُھول دیتا ہے اس کی کئی اقسام ہیں . بیس برس تک
کارآمد ہوتا ہے ، رنگ پھیکا میلا سفید ، وضع مکا کے بھٹے
جیسی ہوتی ہے ، جن میں تہ بہ تہ پتے ہوتے ہیں. بُھٹے کے
سب سے اوپر کے پتے بڑے اور بہت لمبے ہوتے ہیں ان کے
اندر کے پتے سفید نکلتے ہیں سرپتے اس کو سفید کیوڑہ اور
کیتکی کو جس کا پھول پیلا ہوتا ہے پیلا کیوڑہ بولتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ،
خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۰۱)۔ [سفید + کیوڑہ (رک)]۔

---گَرْم (---فت گ ، ر نیز سک ر) امذ.
(طبیعیات) حرارت سے سفید ، بہت زیادہ گرمی سے سفید کیا
گیا۔پلاٹینم کے ایک تار کو اگر ۱۲۰۰ ۵ع تک سفید گرم White Hot
کیا جائے۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۹۳۱)۔ [سفید + گرم (رک)]۔

---لِباسی (---کس ل) صف.
خُفیہ پولیس کے وہ آدمی جو سفید سادہ یونیفارم میں ہوتے ہیں۔
ایک سفید لباسی افسر ایوان سے باہر آیا اور یوسف کے
پاس آ کر رک گیا۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۹ / فروری ، ۳)۔
[سفید + لباس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---لَقا (---فت ل) امذ.
لقا کبوتر کی سفید قسم، یہ کبوتر اکثر اپنی گردن دُم کے ساتھ لگائے
رکھتا ہے۔ ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے

تھے جو نسل آپ چاہیں مول تول کر کے لے سکتے تھے ان میں سے چند کے نام ... سفید لقا ، سیاہ لقا ، سبز لقا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۱). [سفید + لقا (رک)].

---لکڑی (---فت ل ، سک ک) امث.
(جنگلات) لکڑی کی ایک اچھی قِسم جو نرم ہوتی ہے اور وزن میں کیہر کی لکڑی سے ہلکی ہوتی ہے اس مخصوص درخت کی لکڑی جس کا تنا سفید ہوتا ہے. لاط : Populus Ciliata . جہاں کیہر کی لکڑی نُمایاں موجود ہو وہاں وہ سفید لکڑی سے وزن دار ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، مخزنِ جنگلات ، ۲۹). [سفید + لکڑی (رک)].

---مَرْز (---فت م ، سک ر) امذ.
(طب و نباتیات) مشہور ساگ چولائی کی اقسام میں سے ایک جو ہند و پاک میں سفید چولائی کے نام سے مشہور ہے ادویات کے علاوہ ترکاری کے طور پر بھی اِستعمال کیا جاتا ہے. دوسری قِسمیں عربی میں بقلۂ یمانیہ اور فارسی میں سفید مرز کہلاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۹۹). [سفید + مرز (رک)].

---مَکّھی (---فت م ، شد کھ) امث.
(حشریات) گنّے کی فصل کو نقصان پہنچانے والی سُنڈی. اس سُنڈی کا رنگ چمک دار دودھیا ہوتا ہے. پیٹھ کے درمیان لمبے رُخ پر ایک دھاری ہوتی ہے. سفید مکھیاں اور کالے بگ بھی گنّے کے خلیوں کا رس چوس کر فصل کو نقصان پہنچاتے ہیں. (۱۹۷۶ ، گنّے کی کاشت ، ۳۷). [سفید + مکھی (رک)].

---موتیا (---و مج ، کس ت) امذ.
(طب) آنکھ میں پُھلا ہونے کی بیماری جس میں پُتلی پر سفیدی پُھول آتی ہے. ستاروں کی آنکھوں ہیں دیکھتے دیکھتے سفید موتیا اُتر آیا اور میرے بدن میں تشنج آ گیا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۰۱). [سفید + موتیا (رک)].

---مُہْرَہ (---ضم مج م ، سک ہ ، فت ر) امذ.
(طب) بڑی کوڑی یا سیپ ، ایک دوا جو آنکھوں کے امراض میں مستعمل ہے ، یہ صدفی ہڈی جس سے کیڑا نکل جانے تو تیار کی جاتی ہے ، سنکھ. چالاک نے پیالا لاکی اسرار کو لیا برابر افراسیاب کے تو تخت پہونچ ہی چکا تھا آواز عمرو کے سفید مُہرے کی سُن رہا تھا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۳۶). [سفید + مُہرہ (رک)].

---وَبا (---فت و) امث.
(طب) (عوام) کوڑھ کی بیماری. یہ پلیگ نہیں کوڑھ ہے اسے سفید وبا کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، جاہ و جلال ، ۱). [سفید + وبا (رک)]

---وسُرْخ (---و مج ، ضم س ، سک ر) امذ.
گنجفے کی آٹھ بازیوں میں سے ایک کا نام.

جو کھیل میں لب و دنداں دکھائے گنجفے کا
سفید و سُرخ کی بازی کو بھی غلام کیا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۲۹). [سفید + و (حرفِ عطف) + سُرخ (رک)].

---وسِیاہ (---و مج ، کس س) امذ ؛ مع سیاہ و سفید.
۱. کُل اِختیارات ، تمام ، کُل معاملات.

یاں کے سپید و سیہ میں ہم کو دخل جو ہے سو اِتنا ہے
رات کو رو رو صبح کیا اور دن کو جُوں تُوں شام کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶). سفید و سیاہ کا تمہیں اِختیار ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۱۸). **۲. بُرائی ، بھلائی ، نیکی بدی ؛ دنیا کے نشیب و فراز.**

کیا کیا دکھائے سیر سفید و سیاہ دہر
کس کس طرف کو ابلقِ ایّام لے گیا

(۱۸۳۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۶۶).

آنکھوں سے دیکھتا ہوں سفید و سیاہِ دہر
کیونکر کہوں دو رنگیٔ صبح و مسا غلط

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۶۴). کرشن چندر نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے اور ہمارے افسانے میں جوش ، ولولہ اور کردار نگاری کی سفید و سیاہ لکیریں بہت کچھ ان کی مرہونِ منت ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، سالنامہ ، ۳۳). **۳. اچھا بُرا ہر قسم کا شخص یا سامان.**

اتھا بہوت بھی واں سفید و سیاہ
نہیں پانو رکھنے کون تھا جایگاہ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۶۶).

ہر روز روزِ ہجر ہے ہر شب شبِ فراق
نفرت ہوئی یہاں کے سفید و سیاہ سے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۲۵).

جو کچھ کہ تھے سفید و سیہ آشکار تھے
جاری سب اپنی اپنی جگہ کاروبار تھے

(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۳۲). [سفید + و (حرفِ عطف) + سیاہ (رک)].

---وسِیاہِ دَہر / عالَم (---و مج ، کس س ، ۰/فت د ، ل) امذ.
(کنایۃً) دُنیا کی بُرائی بھلائی ، زمانے کا نشیب و فراز.

کہاں نجات سفید و سیاہِ عالم سے
نہ چین دیکھی یہ شام و پگاہ کی گردش

(۱۸۳۶ ، ریاضِ البحر ، ۱۰۵). [سفید + و (حرفِ عطف) + سیاہ (رک) + دہر / عالم (رک)].

---وسِیاہ کا اِختیار ہونا محاورہ.
ہر قسم کا اِختیار ہونا ؛ مُختارِ کُل ہونا.

لیتا ہوں بوسے اُس رُخ و گیسو کے رات دن
ہے اِختیار مجھ کو سفید و سیاہ کا

(۱۹۰۰ ، بیخود (ہادی علی) ، د ، ۱۰).

---وسِیاہ کا مالِک ہونا محاورہ.
مُختارِ کامل ہونا. وہ صرف وزیر نہ تھا بلکہ سفید و سیاہ کا مالک تھا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۳ : ۳۰). نیاز علی کو سارے سفید و سیاہ کا مالک بنا دیا ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۰).

---ہاتھی امذ.
(کنایۃً) وہ شخص یا چیز جس کے اِخراجات ناقابلِ برداشت حد تک زیادہ ہوں یا قابلِ اعتراض ہوں ، جس پر غیر ضروری خرچ کیا جا رہا ہو. پراسیسنگ پلانٹ کی خریداری میں مضر نقصانات سے

انہیں پوری طرح آگاہ کر دیا تھا ، اور بتلایا کہ ۳۰۰ ملین ڈالر کا سفید ہاتھی کم از کم بھی اپنی مکمل تنصیبات کے لیے بیس سال کا عرصہ لے گا۔ (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۸۲) ۔ [سفید + ہاتھی (رک)]۔

---- ہو جانا/ہونا محاورہ.

۱. منّھ فق ہو جانا ؛ (شرم ، خوف ، جلن یا حیرت وغیرہ سے)، چہرے کا رنگ اڑ جانا ، خون خشک ہو جانا ، ہوائیاں اُڑنے لگنا.

یے نُو ہوا ہے بس کہ وو زلفوں کی شرم سیں
ہونے کیوں نہ رنگِ اصلِ مُشکِ ختن سفید

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۳).

ہو گئے مارے حسد کے سیکڑوں دشمن سفید
گر لہو سے ہو گیا مرا تیرِ افکار سُرخ

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۶).

دیکھنا کب مری اُلفت نے دکھائی تاثیر
سُن کے مرنے کی خبر ہو گیا دلدار سفید

(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۹۰).

خجل ہیں سامنے اس روئے بے نقاب کے پھول
سفید ہو گئے ہیں باغ میں گلاب کے پھول

(۱۹۰۳ ، نظمِ نگارین ، ۶۹). **۲. بڑھاپا آ جانا ، بالوں کا سفید ہونا.**

دو روز کے فراق میں اتنا ہوا سفید
گویا مثالِ صبح کبھی میں جوان نہ تھا

(۱۸۸۴ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۳۶).

سَفیدا (فت س ، ی لین) امذ ؛ نیز سفیدہ.

۱. (نباتیات) ایک درخت جو جند ، چیل اور دیودار وغیرہ کی طرح سیدھا ، تنا موٹا ، چھال سفید ، اندر کی لکڑی بھی سفید ، پتے چنار سے مُشابہ ، اُوپر سبز اور نیچے سفید ہوتے ہیں . صوبۂ سرحد اور افغانستان میں عام ہے. لکڑی چھتوں کے کام آتی ہے ، لاط : Poplas . سفیدہ وہاں پیدا ہوتا ہے جہاں کی خاک میں کچھ نمی ہو۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰۶) . مخصوص درخت جنسِ ببول ، جنسِ جمّی ، جنسِ بیلو ، جنسِ جھاؤ ، جنسِ سفیدہ ہیں۔ (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۱۷). چوڑی پتی والے درختوں میں تن (Funs) شرول (Alders) سفیدا Poplars ... اور مخروطی پتوں کے درختوں میں چیر یا چیل ... خاص درخت ہیں . (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۲۲). **۲. (طب و تجارت) جلے ہوئے جست کا پھول یعنی اس کا کُشتہ جو بہت ہلکا اور سفید ہوتا ہے اور جس کو چھان کر آشوبِ چشم میں لگاتے ہیں اور اسکا مرہم بھی بناتے ہیں نیز دوسرے کام بھی آتا ہے.** سفیدہ کو زیادہ تر امراضِ چشم مثلاً گرم آشوب چشم ، بثورِ قرنیہ ، قروحِ چشم ... کے لیے شیافات میں داخل کرکے یا تنہا اِستعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۲۷). یہ رنگ و روغن بنانے کی صنعت میں بھی عام اِستعمال ہوتا ہے جہاں اس سے سفیدہ تیار کیا جاتا ہے . (۱۹۷۰ ، دھات کاری ، ۵۲). **۳. غازہ کے طور پر قدیم بادشاہ بھی استعمال کرتے تھے.**

تری غلامی کی دولت سے خاک کو پائے بلال
سفیدۂ رُخِ فغفورِ چین و خسروِ روس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۶). **۴. (طب) بارہ سینگھے کے سینگ کو پھونک کر بنایا ہوا سفوف جسے عورتیں چھاچھ میں ملا کر جھائیوں کے داغ منّھ پر دھبّوں کے ہٹانے کے لیے ملتی ہیں، صرف ایران میں ، پاک و ہند میں سفیدۂ کاشغری مستعمل ہے** (فرہنگِ آصفیہ). **۵. ایک قسم کا خربوزہ نیز آم جس کا چھلکا بیشتر سفید اور ہلکے زرد رنگ کا ہوتا ہے (بعض بڑے چھلکے کے پھل بھی سفید چھلکے والے پھل کے سے ذائقہ کی بنا پر اسی نام سے موسوم ہیں)**. مُختلف مقامات کے آم اپنی اپنی جگہ زیادہ مقبول ہیں. مثلاً لکھنؤ کا دسہری ملیح آباد کا سفیدہ۔ (۱۹۳۶ ، خطباتِ عبدالحق ، ۱ : ۳۵۸). **۶. ایک چھوٹی چڑیا جو پاک و ہند میں پائی جاتی ہے.** ہمارے بعض خادم پرندے مثلاً کنجن چڑیاں اور سفیدے ان کے بیج کھا کھا کر ان کی ترقی اور پھیلاؤ کو روکتے ہیں.(۱۹۶۹ ، پرندے، ۳۳). **۷. آسمان کی روشنی جو صبحِ صادق کے وقت پھیلتی ہے**

سفیدہ زہامِ افق یوں دِھیا
واں خدمت میں عمر اُپنے گیا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۱۰).

وصل کا حظ رات اٹھا کر ہو چلا جب میں سفید
بولے ہوتا ہے سفیدا آشکارا صبح کا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۱). سفیدۂ صبح نمودار ہوتے ہی اول وقت فجر کی نماز پڑھی۔ (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۴۴).

کہتا ہے فلک سے یہ سفیدا
پامال ہوا جو سر اٹھایا

(۱۹۳۲ ، عروسِ فطرت، ۲۷). **۸. خاص طریقے سے پکائے ہوئے میٹھے چاول جن میں رنگ نہیں پڑتا.** قابی اور پلیٹیں سفیدے اور پلاؤ اور متنجن کی گرما گرم اس جیب سے برابر نکلنے لگیں . (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۲ : ۲۳۳). **۹. کبوتر کی ایک اعلیٰ قسم جس کا رنگ براق سفید ہوتا ہے.** ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ... ان میں سے چند کے نام جو یاد رہ گئے درج کیے جاتے ہیں لال بند ، جنگلا ، سفیدا وغیرہ۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، جولائی ، ۳۱). **۱۰. چاک ، کھریا مٹی.**

کھینچوں اک نقشہ علی کے روضۂ پر نُور کا
ہاتھ اگر آئے سفیدہ خُلد کے کافور کا

(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۹). **۱۱. رال اور کافور وغیرہ سے بنایا ہوا حنوط جس کے ملے جانے کے بعد مُردہ جسم سڑنے گلنے سے محفوظ رہتا ہے.** عرض کیا آپ کو کفن کیا دیویں ، آپ نے فرمایا ، کہ میرے یہی کپڑے اور حُلّۂ یمانی اور مصر کا سفیدا . (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۶۰۷). **۱۲.(أ) ایک قسم کا چُونا جو پان میں استعمال ہوتا ہے ، لاط : Quicklime** . گوریوں میں سفیدہ زیادہ لگا دیا ، منہ اولیا کال قیمہ. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۰/۱۱ : ۹). **(أأ) اشیائے تعمیر سے متعلق سخت چونا لاط : Slaked Lime Orcalacium Sulphate**

اس صورت میں ذراسا سفیدہ بھی اس کے ساتھ ملا دیتے ہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳۳) . **۱۳. کیمیاوی اجزا سے بنایا ہوا سفید رنگ کا سفوف یا بُرادہ جو کیڑوں کو مارنے کے کام آتا ہے.** سفیدہ بھی کتابوں کو کیڑوں کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے۔ (۱۹۶۱ ، انتظامِ کتب خانہ ، ۲۵). **۱۴. سفید رنگ کا.**

اور اس کے بیل ہیں رتھ کے سفیدہ
کھلاتا ہے انھیجہ کھی اور سیدہ

۱۸٦۰ ، لوائحِ غیب ، ۱۳). [سفیدہ (رک) کا متبادل اِملا].

ـــ آم امذ.
ں کی ایک قِسم جو لکھنؤ اور اس کے قُرب و جوار ملیح آباد وغیرہ
یں کثرت سے ہوتا ہے. ایک دفعہ جاڑے میں اصلی سفیدہ آم
نگے ، یہ ناممکن بات تھی مگر صبح کو وہ بھی رکھے ملے .
۱۹٦۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۰۹). [سفیدہ + آم (رک)].

سفیداب (فت س ، ی لین) امذ.
ونکے ہوئے جست کا پُھول ، سفیدہ ، پانی کی طرح بے رنگ.
ام سرب سفید خاک ہو جائے گا ... صبح کو سفیداب کو اس
س سے نکال لیں نہایت صاف ہو گا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون
ترجمہ) ، ۱۹۵). [سفید + آب ، لاحقۂ نِسبت].

سفیدار (فت س ، ی لین) امذ.
ک : سفیدا ، نیز پوکلپٹس.

ملائے تھے سر ، واں سفیدار و سرو
خوش آواز قمری تھے کبک و تدرو

۱۹٦۹ ، خاورنامہ ، ۳۱۰). وسیع و سیدھے روشوں کے دونو
رف درخت چنار اور سرو و سفیدار کے لگائے جاتے ہیں.(۱۸۳۵ ،
زبدۃالاحوال ، ۲۸). سفیدار کشمیر کا شمشاد ہے جو سیدھا
ط مستقیم میں سو ڈیڑھ سو فٹ تک بلند چلا جاتا ہے اور اپنی
عنائی کے لحاظ سے حددرجہ حسین درخت ہے. (۱۹۲۳ ، نگار
راچی ، ۱ اکتوبر ، ۲۷). [ف : سفیدار (سفید + دار)].

سفیدائی (فت س ، ی لین) صف.
طب) وراثت میں ہونے والے امراض میں سے ایک مرض جس
کے مُختلف اسباب ہیں ، توریثی امراضِ انسانی سے متعلق .
جسم پر سا کن مغلوب جین کی موجودگی کے سبب سفیدائی Albinism
کیشو نوریا یعنی سیاہ بول ... اور جھینگا پنجہ کا سبب غالب
ین ہے .(۱۹٦۵ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۹۳).
سفیدا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

سفیدوس / سفیدوسک (فت س ، ی لین ، و مج / ضم س) امذ.
طب) ہند و پاک میں پایا جانے والا جنگلی درخت جو ادویات میں
کام آتا ہے، ذائقہ کڑوا ہوتا ہے. سفیدوس یا سفیدوسک ... کے
یڑ ہندوستان میں جنگلوں میں بہت ہوتے ہیں.(۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ
، ۳ : ۳٦۸). [سفید + س ; وسک ، ڈکہ ، وسہ वत्सक].

سفیدہ (فت س ، ی لین ، فت د) صف.
ک : سفیدا مع امثلہ.

کاشغر کا نہ سکائیں یہ سفیدہ جزّام
زخمِ زُلف کو اب مُشکِ ختن یاد آیا

۱۸۸٤ ، اختر (واجد علی شاہ) (مہذب اللغات)). [ف].

ـــ آہو کس اضا(ـــ و مج) امذ.
رن کی ایک قسم جن کی آنکھیں سفید چمک دار ہوتی ہیں. تیز رَو ،
کوتاہ دم ہوتا ہے لیکن نہایت خوش فعل اور اوس کو سفیدۂ آہو
بھی کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۰۱). [سفیدہ +
آہو (رک)].

ـــ رُوی (ـــ و مج) امث.
سفیدۂ کاشغری. سفیدہ روی اس سے عبارت ہے ، عوام اس کو
کاشغری سفیدہ بھی کہتے ہیں. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳٦۹).
[سفیدہ + رُو (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــٔ سَحَر کس اضا (ـــ فت س ، ح) امث.
صُبحِ صادق ، سُورج نکلنے سے پہلے کی سفیدی.

معشوق جس سے وصل کی شب ہم سُخن نہ ہو
کیونکر سفیدۂ سحر اوس کا کفن نہ ہو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۹۱). جب سفیدۂ سحر
نمودار ہوتا دل سے ٹھنڈی آہیں نکلنے لگتیں. (۱۹۸۳ ، تخلیق
اور لاشعوری محرکات ، ۲۷). [سفیدہ + سحر (رک)].

ـــٔ صُبح کس اضا (ـــ ضم ص ، سک ب) امذ.
صُبحِ صادق. سرنامہ دیکھ کر سفیدۂ صبح مراد سمجھا. (۱۸٦۷ ،
خطوطِ غالب ، ۵٦۷). سفیدۂ صبح فلک پر نمودار ہوا. (۱۹۲۰ ،
انتخابِ لاجواب ، ۲۲ ، مارچ ، ۱۵). [سفیدہ + صُبح (رک)].

ـــٔ کاشغری کس صف (ـــ سک ش ، فت غ) امذ.
رک: سفیدا معنی نمبر۱. یہ قلعی کی خاکستر ہے اور اسی کو سفیدۂ
کاشغری بھی کہتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ،
۲۸۲). سفیدۂ کاشغری (زنک آکسائیڈ) آج تک زندہ یادگار ہے.
(۱۹٦۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ٦۹۲). [سفیدہ +
کاشغر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــٔ یَزْدی کس صف (ـــ فت ی ، سک ز) امذ.
(طب ، حجریات) ایک چمک دار پتھر ، پرت والا پتھر جو یزد اور
اصفہان کے پاس گچ کی کانوں سے نکلتا ہے خارجی ادویات و
تجارت میں مُستعمل ، زہریلا. سفیدۂ یزدی ... ایک پتھر ہے چمکدار
اور پرت دار یزد اور اصفہان کے علاقوں میں گچ وغیرہ کی کانوں
سے نکلتا ہے. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۷۰). [سفیدہ
+ یزد (اسمِ علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سفیدی (فت س ، ی لین).(الف) امث.
۱. چِٹّا پن ، گورا پن ، بیاض ، صباحت.

نین پتلی لکھن پارے سیاہی کاجل انکھیاں لے
اُچھر تج حُسن کے اس کون سفیدی سو نین کاغذ

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۰۳).

عجب چاندنی میں گلوں کی بہار
ہر اک گُل سفیدی سے مہتاب زار

(۱۷۸٤ ، سحرالبیان ، ۳۹). یہ تھا میرا پنجاب جس کے گبھروؤں
اور مٹیاروں کے رنگ میں دہکتے لہو کی سُرخی اور کچے دودھ کی
سفیدی گندم گُوں ہو گئی تھی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۸۱).
۲. وہ شفاف مگر گاڑھا سیال مادہ جو انڈے میں زردی کے چاروں

طرف ہوتا ہے۔ آنکھ کے اُوپر انڈے کی سفیدی میں تر کی ہوئی رُوئی رکھو۔ (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۵۶)۔ **۳. قلعی ، دیواروں اور چھتوں کی اندرونی سطح پر پھیرنے کا چُونا۔**

کہیں چھت چاندنی پھٹی تھی پڑی
سب عمارت کی تھی سفیدی جھڑی

(۱۷۹۱ ، طوطی نامہ ، حسرت لکھنوی ، ۷۹)۔ مکان میں برس بھر ہوا سفیدی نہیں ہوئی۔ (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۱۳۱)۔ قبر قلعے کے اندر ہے اور اس پر بھی سفیدی اور چادر وغیرہ کا انتظام ہے (۱۹۰۸ ، مخزن ، فروری ، ۱۹)۔ **۴. صبح کی روشنی۔**

سفیدی ہی کھینچے تھی مکھ پر نقاب
پرند سیہ پیتا تھا آفتاب

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۱)۔

زر افشانِ انجم کا ابرک لگا
سفیدی سے دی مہرومہ کی چِلا

(۱۷۸۳ ، مثنوی در وصفِ قصرِ جواہر (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۲۳۰))۔ **۵. کھریا مٹی ، چاک۔**

بندھ گئے مضمون صفائے عارضِ جاناں کے آج
اب سیاہی کیا سفیدی چاہیے تحریر کو

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۸۸)۔ **۶. (ٹھگ) چاندی ، نُقرہ ، سکّہ ، رومال سوتی** (مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۰۹)۔ **۷. عورت کو پانی آنے کا مرض ، سیلان الرحم کی بیماری ، لیکوریا۔** دولھا کو پٹی پڑھائی کہ میاں کہاں پھاند پڑے دلہن کو سفیدی کا عارضہ ہے۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۰ : ۴)۔ (ب) صف۔ **۱. سفید چیز (جیسے دودھ دہی ، بالائی اور کھیر وغیرہ)۔**

ماں نے سو بار اس کو منع کیا
بیٹی انگنائی میں سفیدی نہ کھا

(۱۹۱۰ ، عروج (باقر علی) ، شاہد نامہ ، ۳۱)۔ **۲. پوڈر، مُنھ پر ملنے کا خوشبودار سفید سُفوف جس سے چہرہ سفید ہو جاتا ہے۔** اس بستی کے تمام "ہندوستانی سفیدی پھرے ہوئے چہرے" اور ٹائی مفلر بندھے ہوئے گلے سے سرفراز ہیں۔ (۱۹۳۰ ، اُدبستان ، ۲۰۲)۔ **۳. (کنایۃً) رحمت ، مہربانی ، عنایت ، بخشش کی بارش۔** بحرِ کرم کے ایک قطرہ نے سارے دفتروں کی سیاہیاں دم بھر میں سفیدی سے بدل دیں۔ (۱۹۳۰ ، سفرِ حجاز ، ۱۳)۔ **۴. قلعیٔ یا چُونا کی ہوئی دیوار۔** خوشحالی کے زمانے میں ایک دیہاتی آرٹسٹ نے سفیدی پر پہاڑیوں اور بانس کے پیڑوں کے نظارے اُتارے تھے۔ (۱۹۳۱ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۲۳)۔ **۵. سفید رنگ کا ، وضاحت کے طور پر۔** سورۂ ناس کے بعد جو عبارت سفیدی سے درج ہے وہ نام کی ہے۔ (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۳۱)۔ [سفید + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت]۔

ـــــ آنا محاورہ۔
بالوں کا پک جانا ، بُڑھاپا آنا۔

چھوڑو اس وضع کو اے مہر سفیدی آئی
کیوں سیہ نامۂ اعمال کئے جاتے ہو

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۷۳)۔

امیر آئی سفیدی عمر کیوں غفلت میں کھوتا ہے
کہ اُٹھ صبح قیامت ہو گئی کس نیند سوتا ہے

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی (فرہنگِ آصفیہ))۔

ـــــ باف صف۔
کپڑا بُننے والا۔

سفیدی باف ہے بہرہ ہمارے
کیا ہے اس نے غصہ اُسپہ بارے

(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۱۰۳)۔ [سفیدی + ف : باف ، بافیدن - بُنائی کرنا ، بناوٹ]۔

ـــــ پر سیاہی چڑھانا محاورہ۔
کورے کاغذ پر لکھنا ، کسی بات کو سادے اور صاف کاغذ پہ لکھنا ؛ برائی لکھنا۔ میں تو یہ سمجھتی تھی کہ جب سفیدی پر سیاہی چڑھائی جائے گی تو کوئی بُری بات کیا لکھی گا (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۲۹)۔

ـــــ پھرانا محاورہ۔
قلعی کرانا۔

سفیدی پھرا کر گھروں پر تمام
بناتے ہیں گُل بُوٹے کا اون پہ کام

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۶۹)۔

ـــــ پھرنا محاورہ۔
۱. قلعی ہونا ، چُونا پھرنا۔

آمد آمد ہے آج کس کی داغ
یہ سفیدی جو گھر میں پھرتی ہے

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۱۶)۔ **۲. رونق آ جانا**

چار دیوارِ عناصر پر سفیدی پھر گئی
آنکھیں روشن ہو گئیں تیری صباحت دیکھ کر

(۱۸۳۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۲۵)۔

ـــــ پھیر دینا محاورہ۔
نظر انداز کر دینا ، کسی غلطی کو چُھپا دینا ، بُرائی پر پردہ ڈال دینا جتنی غلطیاں اور ناکامیابیاں ہوئی تھیں ان پر سفیدی پھیر دینا مُشکل نہ تھا۔ (۱۹۳۲ ، یدِ قدرت ، ۱۰۹)۔

ـــــ چڑنا / چڑھنا محاورہ۔
بُڑھاپے کے سبب بالوں کا سفید ہو جانا۔

لائے تھے ہم تو عمر شُبابی لکھا ولے
جب سیاہی پر سفیدی چڑی تب خبر پڑی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۹۰)۔

ـــــ کرانا محاورہ۔
قلعی کرانا ، چُونا پھِرانا۔ اب صاحب زادے گھر تشریف لائے اور ماں سے کہا گھر کے سب کپڑے جلا دو، مکان میں سفیدی کراؤ۔ (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۳۳)۔

ـــــ کرنا محاورہ۔
بُڑھاپا آ جانا ، ضعیف ہو جانا۔

ایک دم تھی نمود بود اپنی
یا سفیدی کی یا اخیر ہوئے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۸)۔

---مائل (---کس ء) صف.
سفید فام ، سفید رنگ لیے ہوئے ، سفید رنگ کا. جب یہ ذرّات کم ہوتے ہیں اور آب و ہوا مرطوب ہوتی ہے تو تُرابی رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۹۲)۔ [سفیدی + مائل (رک)]۔

---و سیاہی (---و مع ، کس س) امث.
(کنایۃً) کُل کائنات ؛ جُملہ نظم و نسق.
فرمایا خدا ایک ہے دیتا ہوں گواہی
اور بندہ ہے مُختار سفیدی و سیاہی
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۲۲۲)۔ [سفیدی + و (حرفِ عطف) + سیاہی (رک)]۔

سَفِیر (فت س ، ی مع) امذ.
۱. **ایلچی ، قاصد ، پیغامبر.**
تقریر اِدھر یہ تھی کہ تیر آئے اُدھر سے
پیغام وفا لے کے سفیر آئے اُدھر سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۱)۔ ابھی کل تک ہی تو وہ امن کا فرشتہ اور ہندو مسلم اِتّحاد کا سفیر تھا۔ (۱۹۴۶ ، ہمارا قائد ، ۹)۔
جہاں میر ، سفیر ، وزیر بھی ہے
اس بھیڑ میں ایک فقیر بھی ہے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۶۸)۔ ۲. **کسی ملک کا نمائندہ جو دوسرے ملک میں اپنے ملک کے مفادات کی نگرانی اور اس ملک سے تعلقات کی اُستواری کے لیے مقرر کیا گیا ہو.**
تھا رفیقوں میں ایک خوش تقریر
کیا اُس نے مقرر اس کو سفیر
(۱۸۹۸ ، سراپا سوز ، ۳۰)۔ اُس زمانے میں نواب مہدی علی خان حشمت جنگ سرکار انگریزی کی طرف سے جو شہر میں سفیر تھے (۱۸۹۶ ، سیرتِ فریدیہ ، ۱۳)۔ انجمن نے ان کو نہایت امین اور معتمد دیکھ کر اپنا سفیر مقرر کیا۔ (۱۹۰۹ ، مکاتیبِ حالی ، ۹۸)۔ وہ پولینڈ کی طرف سے قسطنطنیہ میں سفیر مقرر ہوئے۔ (۱۹۲۰ ، فریدِ فرنگ ، ۱۰۰)۔ قدرتِ خدا ، دو سال بعد میں خود سفیر بن کر چین گیا۔ (۱۹۸۶ ، رُودادِ چمن ، ۱۱۵)۔ [ع]۔

---الٰہی کس اضا (---کس ا ، مد ل) امذ.
اللہ تعالیٰ کا ایلچی ؛ (کنایۃً) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم. جو شخص حامل وحی اور سفیر الٰہیٰ تھا اس کے حالات ، اخلاق اور عادات کیا تھے؟ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۵)۔ [سفیر + الٰہیٰ (رک)]۔

---خاص کس صف ، امذ.
خصوصی ایلچی ، قاصد. جب یہ سفارت مجلس میں پہنچی تو مغلوں کے سفیر خاص نے سرِ مجلس عیسائی مذہب قبول کیا۔ (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۰۵۰)۔ [سفیر + خاص (رک)]۔

---خاک کس اضا ، امذ.
خاک کا پُتلا ، مراد : اِنسان.
بکھرے ہیں جہاں خلا کے شہپر
اُترا ہوں سفیر خاک بن کر
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۴۴)۔ [سفیر + خاک (رک)]۔

---سُلطانی کس صف (---ضم س ، سک ل) امذ.
بادشاہ کا ایلچی ، شاہی قاصد. رستم پاشا سفیر سلطانی جو اس وقت لندن میں تھے انہوں نے رسالہ مذکور کی رسید میں نہایت شکریہ کے بعد مصنف کو لکھا۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۱۹۷)۔ [سفیر + سُلطانی (رک)]۔

---عَرشِ عُلیٰ کس اضا (---فت ع ، سک ر ، کس ش ، ضم ع ، الف بشکل ی) امذ.
رک : سفیرِ الٰہی.
خُدا کے ہمدمِ دیرینہ جبرئیل کے یار
سفیرِ عرشِ عُلیٰ ایلچیٔ خُلدِ عدن
(۱۹۵۲ ، نبضِ دوراں ، ۲۳۲)۔ [سفیر + عرش (رک) + عُلیٰ (رک)]۔

---کَبِیر کس صف (---فت ک ، ی مع) امذ.
سفارت خانہ کا افسر اعلیٰ ؛ مراد : سفیر. پاکستانی سفارت خانے میں حاضر ہو کر سفیر کبیر اور اُن کے افسران سے نیاز حاصل کیا۔ (۱۹۷۱ ، تحدیثِ نعمت ، ۶۹۳)۔ [سفیر + کبیر (رک)]۔

---مَحْض کس صف (---فت م ، سک ح) امذ.
(فقہ) گواہ ، حاضر مدعی کا وکیل ، عارضی شاہد. مدعا علیہ نے سو روپیہ دیکر حلف سے اپنے تئیں چھوڑایا تو وکیل سفیر محض ہے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۰۲)۔ [سفیر + محض (رک)]۔

---مُخْتار کس صف (---ضم م ، سک خ) امذ.
(قانون) مُختارِ کُل (تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲)۔ [سفیر + مُختار (رک)]۔

سَفِیط (فت س ، ی مع) صف.
کریم النفس ، سخی ، معزز و محترم.
غم گیں جس وقت کُل شے ہو محیط
مت غیر سمجھ کسی کو کر تو ہے سفیط
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۷)۔ [ع]۔

سَفِینَہ (۱) (فت س ، ی مع ، فت ن) امذ.
۱. (اَ) **کشتی ، کشتیاں.** سفینہ دریا کی شناس کے واسطے ہے۔ (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۲۵)۔
ہزار سہر میں مخفی فلک کے کینے میں
کرے ہے رخنہ عبث جعفر کب سفینے میں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۱)۔
قلزم دہر میں رکھتا ہے تجرّد محفوظ
غرق کم ہوتا ہے دریا میں سفینہ خالی
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۵۱)۔

پانی میں جہاز ان کے اشاروں سے رواں ہیں
گویا یہ سفینوں کے لئے سنگِ نشاں ہیں
(۱۹۲۵ ، مطلع انوار ، ۳۲).
میں تو میں ایسے بپھرے ہوئے دریا میں کبھی
کوئی مضبوط سفینہ بھی نہیں جا سکتا
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۳). (iii) **کشتیِ عُمرِ رواں ؛ (کنایۃً) انسان کی زندگی.**
سفینہ جب کہ کنارے پہ آ لگا غالب
خدا سے کیا ستم و جورِ ناخدا کہیئے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸).
ناخدا کو کب ترس آیا ہمارے حال پر
نذرِ طوفانِ حوادث جب سفینا ہو چکا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۴). ۲. **اشعار یا یادداشتوں کی بیاض ، کتاب ، نوٹ بک ، سادہ اوراق کی بیاض.**
بجن میری زباں کے آج تارے ہو نہ کیوں جھمکیں
کہ ہے یہ چرخِ زنگاری ورق میرے سفینے کا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۶).
ہو بات کوں لکھنا ہے سفینے میں عقل کے
ہے بحرِ دل میں طبعِ سخن آشنا بلند
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۶).
نہ لکھنا سفینہ میں سینہ میں رکھنا
تصوف کو فرمائے جس وقت مرشد
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۷۵).
فقط چند نُسخوں کا ہے وہ سفینہ
چلے آئے ہیں جو کہ سینہ بہ سینہ
(۱۸۷۹ ، مسدّسِ حالی ، ۱۷). ان کو (عرب) اوراق اور سفینوں پر بھروسا کرنے کی بجائے خود اپنے دل و دماغ پر بھروسا کرنے کی عادت تھی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۶). ۳. (ہیئت) **کوکبۃ السفینہ اس کے داخلی ستارے پینتالیس ہیں ، یہ کشتی کی صورت کا ہے اس میں سہیل ستارہ شامل ہے ، فلک کے نصف حصّۂ جنوبی کی شکلِ ہفتم.** اسمائے صورِ جنوبی ، نام صورتہا ، سفینہ تعداد کوکب ۴۶ ، قدر ۱. (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۶۶).
خال تہ ابرو جو نظر آیا شوق
روشن یہ ہوا کہ سفینے میں سہیل
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۲۴). ۴. (کنایۃً) **آسمان پر ابر چھانے کی کیفیت جس میں بادل گھوڑے ، کشتی وغیرہ کی شکل کے نظر آتے ہیں.**
ماتھے پہ اِدھر کاکلِ ژولیدہ کی لہریں
گردوں پہ اُدھر ابرِ خراساں کے سفینے
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۸۵). [ع].

ــــ گیری (ــــ ی مع) امث.
(جہاز رانی) سمندری جہاز کا ساحل پر لنگر انداز ہونا. سندھ ساحل ... یہ ساحل بہت سی قدرتی کھاڑیوں پر مشتمل ہے جو ریتلے تودوں سے بھرے ہونے کے باعث سفینہ گیری کے لئے بہتر نہیں. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۳۹). [سفینہ + ف : گیر ، گرفتن ــ پکڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ نُوح کس اضا (ــــ و مع) امذ.
کشتیٔ نوح ، سفینۂ نوح کا ڈونگا.
ابھی تو غرق تھی عصیاں میں کائنات کی روح
یہ کیا کہ ڈوب گیا آپ ہی سفینۂ نوح
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۵۵). [سفینہ + نوح (اسم علم)].

ــــ ہَستی کس اضا (ــــ فت ہ ، سک س) امث.
(کنایۃً) زندگی ، عُمرِ رواں.
خود اپنی رو میں رواں ہے سفینۂ ہستی
ہوا سے کام نہیں ، ناخدا سے کام نہیں
(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۱۸۳). [سفینہ + ہستی (رک)].

سَفِینَہ (۲) (فت س ، ی مع ، فت ن) امذ.
حکم طلبی جو عدالت سے آئے ، عدالت کی حاضری کا اِطّلاع نامہ ، سمّن. بھئی تمھارے پاس سمن نہ سفینہ پھر کس کی رو سے دروازہ کھلواتے ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۶۹). [انگ : Sub-Poena ــ حکم طلبی].

سَفِیہ (فت س ، ی مع) صف.
کم عقل ، بے وقوف ، جاہل ، احمق ، نادان.
نادان و سفیہ اپنے تئیں سمجھیں گے دانا
اور لائیں گے داناؤں کی کہہ ہجو بہ تحریر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵۸). جو لوگ عقل و دانائی میں کامل ہیں ان سے مصلحت پوچھے اور سفیہ و کم عقلوں سے اپنا بھید چھپائے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۱۷). نہ سفیہ ہوں کہ ہجو میں سُخن سرائی کروں ، نہ فقیہ ہوں کہ بحث میں زور آزمائی کروں. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۶۳۳).
ہوگا لیکن سفیہ ضدی
بدلے گا کبھی نہ رائے اپنی
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۹۶). کفیل کا مکلّف اور عاقل ہونا اور سفیہ اور دیوالیا نہ ہونا ضروری ہے نیز ... اسے کفیل بننے پر مجبور نہ کیا ہو. (۱۹۷۲ ، رسالہ توضیح المسائل ، ۲۳۳). [ع].

سَفِیہان (فت س ، ی مع) امذ ؛ ج.
بیوقوف ، کم عقل ، جُہلا. ہم مراد اپنی حاصل کریں ، لیکن قُدرتِ خدا سے ان سفیہانِ پُرجفا کو غفلت تھی. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۵۶۶). [سفیہ + ان ، لاحقۂ جمع].

سَفِیہانَہ (فت س ، ی مع ، فت ن) صف.
احمقوں کی طرح ، بیوقوفی کے ساتھ ، حماقت پر مبنی. یہ شبہ یہ خط نہایت بیہودہ ، سفیہانہ ، بلکہ مجنونانہ ہے. (۱۹۱۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۲۲۹). دونوں چیزیں ... مالیت رکھتی ہوں اس لیے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی ایسی ہے جس کی کوئی مالیت نہیں ، تو معاملہ فضول (سفیہانہ) اور باطل ہے. (۱۹۷۲ ، رسالہ توضیح المسائل ، ۲۹۹). [سفیہ + انہ ، لاحقۂ صفت].

سَقّا (فت س ، شد ق) امذ ؛ رک سقہ.
بہشتی ، پانی بھر کر لانے کا کام کرنے والا ، پانی بھرنے والوں کی گوت کا ، ماشکی ، پنہارا.

نقی سیتی بقا ہونا اہی اب کا بقا ہونا
ہرت ہے کا سقا ہونا نپٹ سلطان ہے مشکل
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۹۳).
یہ تو سقّا ہے بے چارا اک غریب
ہم کریں اس کی اطاعت ہے عجیب
(۱۷۷۴ ، رموزالعارفین ، ۳۵). سیکڑوں سقے ، بادلے کی لنگیاں تماہی کے لنگوٹ باندھے. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۷). سقا مشک سے نالی دھلانے گیا جمال. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۴ : ۵). « تماشا » کو « تماشہ » لکھنا یا « سقا » کو « سقہ » لکھنا قطعاً غلط ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۱۷۳). [ع].

--- گری (--- فت گ) امث.
بہشتی کا پیشہ یعنی پانی پلانا. اتنے میں ایک سوداگر زادہ وہاں آیا جو زمانے کا مارا ہوا تھا اور جس کے لیے سوائے سقا گری کے اور کوئی پیشہ باقی نہ رہا تھا. (۱۹۴۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۳۰۸) [سقا = سقہ + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِقال (کس س) امث.
داڑھی ، داڑھی والا ، جس کی داڑھی بہت بڑی ہو. « ملّا علی بود بانسوی » اور « ملائے آق سقال » کے فرضی ناموں سے حضرت قبلہ کے مضامین « نقیب » میں نکلتے رہے. (۱۹۷۳ ، محفوظ علی ، طنزیات و مقالات ، ۳۰). [ع].

سِقامَہ (کس س ، شد ق ، فت م) امث.
خرابی ، بیماری ، برائی ، عیب ، نقص. بلالحاظ کمی پیداوار و سقامۂ فصل و نامساعدتِ موسم ، فی الوقت وصول کرلیتی ہے. (۱۸۸۷ ، موعظۂ حسنہ ، ۱۳۸). [ع].

سَقاوا / سَقاوَہ (فت س / فت و) امذ ، سقایہ.
پانی کا چھوٹا سا حوض جو اکثر غسل خانوں میں بنا دیتے ہیں ، خزانۂ آب ، پانی کا ٹب ، حوض.
پونچہ اک دن حلب میں دونول
جا سقاوے میں قضا حاجت بدل
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۲۹۷).
اس سقاوے میں گیا تھا اک حریف
اس کی فی الجملہ طبیعت تھی ظریف
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۰). مدرسوں کی قطع یہ ہے کہ چھوٹا سا صحن اور اس کے تین طرف چھوٹے چھوٹے حجرے ہوتے ہیں اور صحن میں سقاوہ ہوتا ہے جہاں بیٹھ کر وضو کرتے ہیں. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و شام و مصر ، ۷۰). مسجد میں نمازیوں کے لیے سقاووں کے اندر پانی گرم کیا جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۴۴). مسجد کے سقاوے میں ٹھنڈے پانی سے نہانے کے بعد وہ سیدھا شکیلہ بیگم کے گھر پہنچا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۲۸). [ع].

سَقّائی (فت س ، شد ق) امث.
سقے کا کام ، پانی بھر کر لانا یا پلانا.
کیا خس خانہ چشم خانے کا
کی یہ سقائی چشم نم اچھی
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۵).
پایا علَم فقط بہ عنایاتِ شاہ تھی
سقائی کے تو عہدے کی خود ہمکو چاہ تھی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۰۷).
یہ سعادت حورِ صحرائی تری قسمت میں تھی
غازیانِ دیں کی سقائی تری قسمت میں تھی
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۳۹). آبپاشی میں سہولت پیدا کرنے کے لیے مشینی طریقے معلوم کیے گئے جیسا کہ شعدوف اور سقائی وغیرہ سے ظاہر ہے. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۷۳). [سقا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سَقایات (فت س) امذ ، ج.
پانی کی سبیل. بازار میں جانا ، دوکانوں میں بیٹھنا راستہ یا مسجد میں کوئی چیز لینا سقایات یا سقاؤں کے ہاتھ سے پانی پی لینا ان باتوں سے نہایت احتراز ہے. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۱۰۰). [سقایۃ (رک) کی جمع].

سَقایَت / سَقایَہ (فت س ، ی). (الف) امث.
۱. پانی بھر کر لانے اور پلانے کا کام (خاص کر حاجیوں کو). سقایتِ زمزم اور حجابت کعبہ اور رفادہ اختراعات ان کے سے ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۴۲). قصی نے بڑے بڑے نمایاں کام کیے ، مثلاً سقایہ اور رفادۃ جو خدّامِ حرم کا سب سے بڑا منصب تھا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۵۳). دیکھو تو سہی اس لڑکے کو جو اپنی قوم سے کٹ گیا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ ہم سے بہتر ہے حالانکہ ہم حج اور سدانت اور سقایت کے منتظم ہیں. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرور عالم ، ۲ ، ۱ : ۳۳۴). **۲. پانی پلانے کی جگہ ، سبیل ، پیاؤ.** ایک اندھیاری رات کو میں جامع مسجد کے گوشۂ سقایہ میں بیٹھا تھا. (۱۸۹۳ ، ترجمۂ رشحاتِ اردو ، ۱۵۳). (ب) امذ. **سقایہ ، سقاوہ.** اگر کسی نے وقف کیا کسی چیز کو فقیروں پر یا سقایہ مثل حوض وغیرہ ... تو ملک وقف کرنے والے کی اس سے نہ جائے گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۵۰) اجمیر میں خواجہ غریب نواز کے مزار میں وضو کے لیے سقایہ بنوائے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۵۵۱). [ع].

سِقایَم (کس س ، فت ی) امث ، ج.
برائیاں ، غلطیاں ، مضمون کی کمزوری ، کجی.
واللہ کبھی زعم یہاں تھا نہ ابھی ہے
یعنی جو لکھوں ضعف و سقایم سے بری ہے
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲). [ع].

سَقَر (فت س ، ق) امذ.
جھلسا دینے والی سورج کی گرمی ، آگ کی لپٹ ، دوزخ ، جہنم.
سوم سقر چہارم ہے سقرآ عظیم
سن پانچواں ہور چھٹا سو جہیم
(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ (ق) ، ۱۲).

جنّت ہور دوزخ ہور اعراف کچ نیں ہے مرے لیکھے
جدھر توں واں مرا جنّت جدھر نیں واں سقر منج کوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۴۶).

بچھڑنا بہت تجھ ستی ہے کٹھن
اگن برہ کی ہے سقر کی اگن
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۱).

زن بد ہو جو مرد نیک کے گھر
ہوئے اُس کو یہیں نصیب سقر
(۱۸۰۱ ، باغ اُردو ، ۱۰۲).

کڑی ہوتی ہیں ایذائیں سقر کی
مُشابہ اس سے ہے صورت سقر کی
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۵).

نہ کُچھ فکر جناں رکھی نہ کُچھ خوفِ سقر رکھا
خیال یار نے دل کو یہاں تک بے خبر رکھا
(۱۹۱۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۵۱).

ہاویہ زاویہ ہے اور مقر قعر سقر
حشر کے روز سوا نیزے پہ سورج ہوگا
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۹۱). [ع].

سُقراط (ضم س ، سک ق) امذ.
یونان کا ایک فلسفی اور منطق کا موجد جو حضرتِ مسیح سے (۴۶۹ سال) قبل یونان میں پیدا ہوا. افلاطون اُس کا شاگرد تھا رسمی عقائد سے اختلاف کی بنا پر اُسے زہر کا پیالا پینا پڑا ؛ (مجازاً) عقل مند ، دانا.

اس سے تو اس صدی میں نہیں ہم کو کچھ غرض
سُقراط بولے کیا اور ارسطو نے کیا کہا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۱۳). [عَلَم].

سُقراطی (ضم س ، سک ق) صف.
سُقراط (رک) سے منسوب. طنز کو نظرانداز کرتے ہوئے ذرا سقراطی لہجے میں بولا. (۱۹۸۰ ، بزم آرائیاں ، ۲۱۷). [سُقراط + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُقراطِیَت (ضم س ، سک ق ، کس ط ، فت ی) امث.
چالاکی ، تیزی ، ذہانت ، علمیت. ہم نے تو سوچا تھا کہ قولِ بقراط کا تجزیہ کرتے ہوئے خود سقراطیت کے پُورے سسٹم پر غور کریں گے. (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۹ ، جنوری ، ۹). [سُقراط + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَقَرْلات (فت س ، ق ، سک ر) امذ ؛ نیز سقرلاد (قدیم).
ایک قسم کا اُونی کپڑا جو انگلستان میں بُنا جاتا ہے ، بانات ، اُونی فلالین سے مُشابہ.

خوب دیکھو تو فرش سے تا عرش
ہے سقرلاتِ سُرخ ہی کا فرش
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۸). کشمیری پشمینے ، بانات ، سقرلات اطلس فرنگی ، دیبائے رومی ، کاشانی مخمل ، ایرانی قالین ... سے نگارخانۂ چین کر دیا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۸).

ہر طرف خیمے ، سراپردے ، قناتیں ، خرگہ
ہر دو زربفت و سقرلات و حریر خزکی
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۸۱). [سقرلاط (رک) کا بگاڑ].

سَقَرْلاتی (فت س ، ق ، سک ر) صف.
سقرلات (رک) سے منسوب ، سقرلات کا یا سقرلات سے بنا ہوا. دیکھتا کیا ہے کہ ایک دروازہ اور ہے اور پردہ زرد سقرلاتی پڑا ہوا ہے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۱۱۳). خاصیوں کے غلاف ، باناتی ، سقرلاتی باغ و بہار. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۶). سب صحرا کوسوں تک خیام زربفتی ، سقرلاتی ، فروش مخملی و باناتی سے رشک ارژنگ مانی نظر آتا تھا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۳۴). مرزا عبداللہ شاہزادہ کی حسبِ درخواست بارش سے محفوظ رہنے کے لئے ایک سقرلاتی برساتی بادشاہ سلامت نے مرحمت فرمائی. (۱۹۳۳ ، بہادرشاہ کا روزنامچہ ، ۲۶). [سقرلات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَقَرْلاد (فت س ، ق ، سک ر) امذ.
رک : سقرلات.

لہو نے وہی دشت سب کھایا جوش
کیا سب زمیں کوں سقرلاد پوش
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۹۹). [سقرلات (رک) کا مُتبادل اِملا].

سَقَرْلاط (فت س ، ق ، سک ر) امذ.
رک : سقرلات. ایک سراپردہ وسیع و رفیع جس کے باہر سقرلاط پرتگالی لگی ہوئی تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۴۷۳). اطلسِ فرنگ ، مخملِ کاشانی ، شال کاشمیری ، سقرلاط رومی ، زربفتِ بنارسی سے سجایا گیا تھا. (۱۹۰۶ ، مخزن ، لاہور ، اکتوبر ، ۱۹). [ت].

سَقَرْلاطی (فت س ، ق ، سک ر) صف.
سقرلاط (رک) سے منسوب. پردے زربفت کے پڑے ہوئے ہیں اور سائبان سقرلاطی کھنچے ہیں. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۱۱۸). سونے روپے کے تیروں اور عصاؤں پر باناتی اور سقرلاطی غلاف. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۴۲). [سقرلاط + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَقَری (فت س ، ق) صف.
سقر سے منسوب ، دوزخی ، جہنمی.

چُھوٹا نہ جہنم کا کنارہ سقری سے
دوزخ میں یہ خشکی سے گیا اور وہ تری سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۱۸). [سقر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَقِط (فت س ، ق نیز کس ق) صف.
۱. **نامُلائم ، ناشائستہ ، نازیبا ، بیہودہ.** خدائی فوجدار کے مصنف کے خلاف کلماتِ نامُلائم و سقط و سخت و درشت سنیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱). زبان پر کلماتِ سقط و سخت ، آنکھوں سے خون برس رہا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۹۹).
۲. (i) **گرا پڑا ، ناکارہ ، خراب و خستہ ؛ جھڑا پڑا میوہ.**

ترے درنشیتوں کی ٹھوکر میں ہے
جہاں ایک جنسِ سقط کی طرح

(۱۹۶۸ ، غزل و غزال ، ۹۵). (اا) **خوردہ ، ریزہ ، پرچون ، پھٹکر** (فرہنگِ آموزگار). ۳. **مُردہ ، ناکارہ**. میں نے اوس کی جُست و جُو میں یہاں تلک دوڑ دھوپ کی کہ میرا گھوڑا سقط ہوگیا اور میں بھی قریب ہلا کت کے پہنچا. (۱۸۱۲ ، گُلِ مغفرت ، ۵۸).

کچھ رہ گئے کچھ سقط ہوئے راہ میں رہوار
پیاسوں میں تلاطم ہے عجب یا شہِ ابرار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۹). اگر اسپ سقط ہو جائے تو بارگیر کی تنخواہ بند نہ ہوگی. (۱۹۰۱ ، ارکانِ اربعہ ، ۲ : ۸۰). [ع].

---فَروش (---فت ف ، و مج) امذ.
پنساری ، خردہ فروش (فرہنگِ عامرہ ؛ لُغاتِ ہیرا). [سقط + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---فَروشی (---فت ف ، و مج) امث.
پرچُون فروشی ، آٹا دال وغیرہ بیچنا. حضرت سرّی سقطی اولیاء اللہ سے ہیں حضرت معروف کرخی کے مُرید ہیں اور محدثین سے تھے ان کا لقب نقیب الاولیا ہے یہ سقط فروشی کرتے تھے. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۳۱۸). [سقط + فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نامَہ (---فت م) امذ.
گھوڑوں اور دیگر جانوروں کی موت کا تصدیق نامہ ، فہرست ، رجسٹر. گھوڑے کے مرنے کے بعد وہ متعلقہ عہدیدار کی سند پیش کرتا ہے جسے اصطلاح میں سقط نامہ کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۳). [سقط + نامہ (رک)].

سَقطَہ (فت س ، سک ق ، فت ط) امذ.
چوٹ جو کسی سخت چیز پر پڑنے کی وجہ سے جسم پر آ جائے. قرحہ اور سقطہ کے سبب سے جسم پر ورم آ جاتا ہے پس اس مقام پر سینگیاں لگا کر کھینچتے ہیں کہ تمام مواد ... ایک جگہ جمع ہو جائے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۷). آتبۂ ہلدی زیادہ تر قرحہ و سقطہ و پھوڑے پھنسیوں کے لئے بطور ضماد و مالش وغیرہ مستعمل ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۵). [ع].

سَقَطی (فت س ، ق) صف.
۱. (تصوف) صوفیا کا ایک سلسلہ ، **خواجہ سری کے پیروکار**.

تابع ہیں سقطیاں بے شگون یاد (کذا)
اور خواجہ سری سمجھ لے ان کا استاد

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۴). حضرت سری سقطی اولیا اللہ سے ہیں حضرت معروف کرخی کے مُرید ہیں اور محدثین سے تھے. ان کا لقب نقیب الاولیا ہے یہ سقط فروشی کرتے تھے. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۳۱۸). ۲. **پرچُون فروش ، پنساری ، خردہ فروش** (فرہنگِ عامرہ). [سقط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَقف (فت س ، سک ق) امث.
۱. **چھت ، پٹاؤ یا اسکی اندرونی سطح**.

ترت جا نزیک جوں کہ گُنبد دسے
جیسے آرسی سقفِ دیوان اسے

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری (تشبیہ) ، ۱۶).

سقفِ حمام جس طرح ٹپکے
قطرہ زن چشم اختراں ہووے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۱).

گھونسلے سقف میں لاکھوں ہیں ابابیلوں کے
مسکنِ فاختہ ہے قصر کا پر نقش و نگار

(۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۱۱۵).

نہ کوئی سقفِ مُطلّا نہ کوئی بام بلند
نہ سنگِ در نہ کوئی مرمریں در و دیوار

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۹۶). ۲. **سائبان ، چھپر**. پوستین اُن کا لباس ہے اور برگ و شاخ و درخت سقف و جدار جب چاہیں چھوڑ کر الگ ہو جائیں. (۱۸۹۸ ، اصولِ سیاستِ مدن ، ۳۱). یہ سائبانِ نگاریں یہ سقفِ رنگیں جو نور کے قمقموں سے مُزّین ہے محض اک اجتماعِ ابخراتِ وہائی معلوم ہوتا ہے. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۳۵). ۳. **منڈپ ، شامیانہ** اور تیاری سقفِ قدم رسول مع مجلس خانہ ، قدوی کے تخمینے میں سات سو روپے میں ہو جائے گی. (۱۸۸۱ ، انشائے داغ ، ۱۹). ۴. **(مجازاً) آسمان (قدیم)**.

اوتر سقف پر تے آنگن میں پریاں
کھڑیاں آیکس یک تی یک چھند بھریاں

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۶۹). [ع].

---شِگاف (--- کس ش) صف.
چھت کو پھاڑ دینے والا ، (کنایۃً) دل دہلا دینے والا ، درد ناک. گلیشی نے سقف شگاف چیخ ماری اور لڑکھڑا کر فرش پر گر پڑی. (۱۹۷۰ ، بادوں کی برات ، ۶۹۶). [سقف + شگاف (رک)].

--- کَج مَدار کس صف (---فت ک ، م) امذ.
(کنایۃً) آسمان.

اس سقفِ کج مدار کا کیا اعتبار ہے
یارب نکل کے جائیں کہاں آسماں سے ہم

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۸۳). [سقف + کج (رک) + مدار (رک)].

--- کُہَن کس صف (---ضم مج ک ، فت ہ) امث.
آسمان.

مہ میں کہاں جو تاب رُخِ سیم تن میں ہے
پردہ سا عنکبوت کا سقفِ کہن میں ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۹).

یہ سقفِ کہن ہے ابھی تک نئی
اسے دیکھتی یونہی دُنیا گئی

(۱۹۱۱ ، کلّیاتِ اسمٰعیل ، ۲). [سقف + کہن (رک)].

---گِیر (---ی مع) صف.
بلند اور بہت کُشادہ ، لمبا چوڑا ، وسیع. شخصیّہ نگاری چاول پر قل ہواللہ لکھنے کا فن نہ سہی لیکن لمبے چوڑے سقف گیر کینوس کے بجائے مغل مینا تور کا فن ضرور ہے. (۱۹۸۷ ، دید و شنید (دیباچہ) ، ۲۰). [سقف + گیر (رک)].

---لاجوَرْد کس صف(---سک ج ، فت و ، سک ر) امث.
آسمان (نوراللغات). [سقف + لاجورد (رک)].

---ِمَرْفُوع کس صف(---فت م ، سک ر ، و مع) امث.
بلند یا اونچی چھت ؛ مراد: آسمان. اُس نیلی چیز کو جسے خُدا نے سقفِ محفوظ یا سقفِ مرفوع کہا ہے یونانی بھی تو وہ آسمان نہیں مانتے جس کے وہ قابل ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۰۰). آسمان کی قسم جو زمین کے اوپر ایک چھت کی طرح ہے اور یا سقفِ مرفوع ، عرش عظیم کو کہا جو تمام آسمانوں کے اوپر ہے. (۱۹۳۲ ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۸۹۵). [سقف + مرفوع (رک)].

---ِمِینا کس صف(---ی مع) امث.
شیشے کی چھت ؛ مراد: آسمان.

کھڑی ایک اس سقفِ مینا میں جائیں
جیوں عیسیٰ درین دہر خضرا میں جائیں

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۰). [سقف + مینا (رک)].

---و بام (---و مج) امث.
چھت اور کوٹھا.

تکتا ہوں میں کبھی جو ترے سقف و بام کو
گہہ کرتا ہوں نظر در و دیوار کی طرف

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۱۷۲). وہ اپنے گرد و پیش ... در و دیوار اور سقف و بام کو بھی رقصاں دیکھتے ہیں. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۱۵۹). [سقف + و (حرف عطف) + بام (رک)].

سَقْفِی (فت س ، سک ق) صف.
چھت سے متعلق یا منسوب. مصنفہ نے ... تصویر اپنی کتاب میں دی ہے جس میں اُس عہد کے سقفی باغ کا عکس کھینچا ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، لکھنؤ ، نومبر ، ۳۶۲). [سقف + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پنکھا (---فت پ ، مغ) اند.
وہ پنکھا جو چھت سے لٹکا ہوتا ہے. چرخیوں کے اُوپر فراشی دستی سقفی پنکھے کھینچ رہے ہیں. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۱۸). گرمیوں میں حسب معمول دوپہر کو سقفی پنکھا بھی کھنچتا ہے مگر خس خانے کا انتظام نہیں. (۱۹۱۲ ، حیات النذیر ، ۱۰۵). سقفی پنکھا فراٹے بھرتا اس پُرسکون اور ٹھنڈی فضا میں اپا اپنے کام میں کھو جاتے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۸۸). [سقفی + پنکھا (رک)].

سُقْم (ضم س ، سک ق) اند.
۱. **بیماری**. دہر میں واقع ہوتے ہیں منافع و مضار و صحت و سُقم. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۲). ۲. **نقص ، عیب ، خرابی ، غلطی**. نہ اس کی طبیعت و عادات و اطوار کا حال کُھلتا ہے نہ اس کے کلام کی خُوبی اور صحت و سُقم کی کیفیت کُھلتی ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۴). آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس کے سُقموں سے آپ کو آگاہ کروں میں آپ کے حُسنِ ظن کا ممنون ہوں. (۱۹۰۵ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۰۱). یہ کوئی عیب نہیں ، سرقہ نہیں ، سُقم نہیں تسلسل ہے سند ہے ورثہ ہے ... خلا میں کچھ اگا. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۸). [ع].

---نِکالْنا محاورہ.
نقص نکالنا ، عیب نکالنا ، خامی ظاہر کرنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اُردو لُغت).

---نِکَل جانا محاورہ.
عیب دور ہو جانا ، خرابی نکل جانا. تنک مزاجی کا سُقم نکل جاتا تو حامد حسین بیدل حامد بارجنگ ہو کر مرتے. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۲۹۰).

سَقْمُونِیا (فت س ، سک ق ، و مع ، کس ن) امث ؛ امذ.
ایک خاص قسم کا گوند ، ایک گھاس کا دودھ جو پتھریلی زمین میں اُگتی ہے اِس کا مزہ خراب اور صفرا کے اِخراج کے لیے بطور مُسہل اِستعمال ہوتا ہے.

شکر سے لب کے گر پرہیز کرتا
نہ کھاتا سقم کی سقمونیا دل

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۶۰). سقمونیا بیرونی طور پر جالی اور محلل ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۲۴). اندرائن کے پھل کی احتیاج صرف آدھی ہے اور ایلوے کی اس سے دوگنی اور سقمونیا کی اس سے تگنی. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۳۰). [ع : (سریانی و یونانی)].

سَقَن (فت س ، ق) امذ.
خُرما (کھجور) کا شیرہ (اسٹین گس ، لغت کبیر). [ف].

سَقَّن (فت س ، شد ق بفت) امث.
پانی بھرنے والی عورت ، پنہاری. دھوبن ، سقّن ، دلہن اور راتی سب ایک ہی صف میں برابر کھڑی ہوتی ہیں. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۵۲۵). [سقا (بحذف ا) + ن ، لاحقۂ تانیث].

سَقَنْقُور (فت س ، ق ، سک ن ، و مع) امذ.
ایک قسم کا رینگنے والا جانور جو گوہ یا سوسمار سے مُشابہ ہوتا ہے اور عموماً دریا کے کنارے پایا جاتا ہے بعض اطبا قوتِ باہ کے لیے مُفید خیال کرتے ہیں.

سقنقور کے جیسّل بے حساب
مغرق جلد لاکے ہندوی کتاب

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۲).

دو ساق اس کے ہیں دو ماہی سقنقور
صفائی بیچ جیسے شمع کافور

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۳۵).

ہاتھ اپنے سے جب پُھٹ گئی اس ڈنڈ کی مچھلی
تب اس کے تڑپنے پہ سقنقور کی سُوجھی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۶).

سقنقور کی جستجو ہو اگر
اسی بحر میں وہ ملے بیشتر

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۵).

یہاں تک ضعیفی سے مجبور ہیں ہم
کہ محتاجِ خُبزِ سقنقور ہیں ہم
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۳۳).
دم بدم لحظہ بلحظہ ہے زیادہ خواہش
ہاں سقنقور ہے کیا؟ ساقِ زنِ بیگانہ
(۱۹۶۵ ، دشتِ شام ، ۱۳۶). [ع : >].

سقّی (فت س ، ق) امث.
رک : سقن. گلاب یہ مشک سقیاں مشکوں میں بھر کے چار طرف چھڑک رہی ہیں. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۱۹۰). سقنی ، حلال خوری ، کنجڑن ، پستہاری ، مالن ، دائی اور باہر کی پھرنے والیاں جوگھر میں آتی جاتی ہیں ان کو ہر ایک چیز کا بھاؤتاؤ خوب معلوم ہوتا ہے. (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ۱ : ۸۰). سقنیاں مشک کندھے پر رکھے ہوئے چھڑکاؤ لگا رہی ہیں. (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۱۴). میاں مصحفی کی سقنی یا ان کی زنِ مدخولہ اور میر سوز کے طفلِ پری رُو صرف ان کی شاعری کے رنگین اور وقتی موضوع تھے یا کچھ حقیقت. (۱۹۵۶ ، زبانِ داغ ، ۱۶). [سقا/سقہ (بحذف ا/ہ) + نی ، لاحقۂ تانیث و تحقیر].

سُقُوط (ضم س ، و مع) امذ.
۱. **زوال ، معزولی ، ہاتھ سے نکل جانا ، عدمِ تسلُّط.** مدینۂ منوّرہ کا سُقُوط ابتدائے دسمبر ۱۹۲۵ء سے پہلے نہ ہو سکا. (۱۹۲۶ ، مسئلۂ حجاز ، ۹۶). ہمارے سادہ دماغ اور کوتاہ نظر سیاستدانوں نے آج ہمیں پھر اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے جہاں ہم سُقُوطِ ڈھا کہ سے پہلے کھڑے تھے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۳۷). ۲. **اوپر سے نیچے آنا ، گر پڑنا ، خط کا گرنا.** تمام فاصلہ مبدء سُقُوط سے سطحِ زمین تک اگر اس میں کوئی جسم ۳ ثانیے میں گرے تو معلوم کرنا کہ وہ مسافت ۹ چند ۱۶ کی یعنی ۱۴۴ فیٹ ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۵۰). ۳. **(شاعری) کسی حرف کا وزن یا بحر سے اِخراج ، حذف ، گرانا.** "ایسے مقام پر سوائے الف وصل کے عین کا گرانا ہرگز جائز نہیں اسی کا نام سقوطِ عین ہے. (۱۸۷۴ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۲). کلامِ آسی کمزوریوں اور فروگزاشتوں سے پاک نہیں ہے ، حُرُوفِ علت کا سُقُوط وہ عام طور پر جائز رکھتے ہیں. (۱۹۲۳ ، نگار ، لکھنؤ ، جنوری ، ۳۸). اس طرح کے سُقُوطِ حُرُوفِ علت سے اردو کے کسی شاعر کا کلام خالی نہیں ہے. (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، اپریل ، ۵۴). ۴. **کم ہونا خُون کے دباؤ کا.** اشیاء غریبہ کا خون میں براہِ راست اشراب کرنے سے لسوتتوں کا توازن مبدّل ہو جاتا ہے جس سے فشارِ خون کا سقوط پیدا ہو کر بجائے خود خطرناک علامات پیدا ہو سکتی ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳). ۵. **(ہیئت) کسی ستارے کا برج سے نکل جانا ، زوال ہونا.** اس کا طلوع ماہ نیساں کی سولھویں کو ہوتا ہے اور سُقُوط تشرینِ اول کی اٹھارویں کو. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹۹). ۶. **کسی امرِ واجب کا نہ رہنا.** بعضے مشائخوں نے کہا ہے کہ لازم ہے اور واقع ہے فرض ثانی سے اور یہ تقاضا کرتا ہے عدمِ سُقُوط کو ساتھ اوّل کے اور یہ لازم رکن ہے نہ واجب ہے انتہی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲). ۷. **زائل ہونا ، باقی نہ رہنا.**

اثباتِ نسبتیں ہے توحید میں ضرور
حاصل اگر بدونِ سقُوطِ نسب نہیں
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۱۱). سببِ ظاہری ، علالتِ مزاج ، ضعفِ قوت ، سقُوطِ اشتہا ، عارضۂ شبابِ جوانی تھا. (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطینِ اودھ ، ۱ : ۳۳۵).
بہت قابض ہے خوانِ نعمتِ مغرب کا حلوا بھی
عجب کیا مشقِ ہضم اس کی سقوطِ اشتہا کر دے
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۰۰). ۸. **(طب) حرکت بند ہو جانا ، مفلوج ہونا.** ٹانگوں کی شدید اینٹھنیں نمودار ہو کر اس کے بعد پیش بازو کے باسطات کا شلل واقع ہو جاتا ہے ، جس سے سقوطِ الید Wrist Drop پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۲). [ع : (س ق ط)].

ـــِ الْاِعْتِبارات (ـــِ ضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ع ، سک مع ت) امذ.
(تصوف) **احدیت الذات ... جس میں تمامی اعتبارات ساقط ہیں** (مصباح التعرف). [سُقُوط + رک : ال (۱) + اِعتبارات (رک)]

ـــِ قَلْب کس اضا (ـــِ فت ق ، سک ل) امذ.
حرکتِ قلب بند ہو کر موت واقع ہو جانا. سُقُوطِ قلب/Heart Failure کی جو وارداتیں ہو رہی ہیں کون جانتا ہے کہ ان میں کتنی قلب کی شریانوں میں تھکن پیدا ہو جانے (Blood Colt) کے باعث ہو رہی ہیں. (۱۹۶۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰/دسمبر ، ۳). [سقُوط + قلب (رک)].

سَقُوطَری (فت س ، و مع ، فت ط) امذ.
ایلوا جو نہایت تلخ دوا ہے.
لذتِ مدح جاں فزا تلخیٔ ہجو تاب کاہ
شہد ہے یاں تو شہدِ ناب صبر ہے تو سقوطری
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۱). زنگار قبرسی ، سیندھا نمک ، صبر سقوطری سب کو آبِ سیخ کے ساتھ جس میں گوند سے پانی دہ چند ہو ہاون میں گوندھ کر بقول بعض پانچ دن اور بقول بعض دوپہر تک خوب کوٹیں. (۱۸۷۳ ، ارژنگِ چین ، ۱۳). دم الاخوین کی اصلیت کی شناخت یہ ہے کہ جلد ٹوٹ جاتا ہے اور کوئی مزہ اس میں نہیں ہوتا اور پسا ہوا بہت سرخ ہوتا ہے نقل اس کے خلاف ہوتا ہے منہاج الدکان میں لکھا کہ یہ سقوطری اور غیر سقوطری ہوتا ہے اور سقوطری سخت ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۱۷). [سقوطر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سقّہ (فت س ، شد ق بفت) امذ.
رک : سقا.
سقّے بادیئے بھر لے پھل نیر سوں
چھڑکنے لگے جو کدھن دھیر سوں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۹). سقّے ، خا کروب بھی گرفتار کر کے ہمایوں شاہ پاس احمدآباد بیدر میں بھیج دیئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۹۰). سقّہ ، حلال خوری ، نائن ، دھوبن اسی دن کی خیر مناتے ہیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۵).

وہ ایک سقّہ تھا. لوگوں کو پانی پلاتا پھرتا اس لیے لوگ اس کو بہشتی کہتے تھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۹۲). [ع].

ــــ شاہی کس صف ، امث.
چند روزہ دولت ، چند دنوں کی حکومت . اور صرف یہی نہیں بلکہ ایم ، ایل ، سی ہو کر گویا ہم کو عارضی طور پر سقّۂ شاہی مل گئی. (۱۹۳۳ ، نیرنگِ خیال ، لاہور ، اپریل ، ۳۷). [سقّہ + شاہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سقّے (فت س ، شد ق) امذ ؛ ج.
سقّہ (رک) کی جمع نیز مُغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).

ــــ کا راج امذ.
رک : سقے کی بادشاہی . ان دس دنوں میں ملک پر بلا شرکتِ غیرے نظام سقے کا راج تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۰۲۶).

ــــ کی بادشاہی (ــــ سک د) امث.
۱. **نظام سقے نے ہمایوں بادشاہ کو ڈوبتے دیکھ کر نکالا اور صلہ میں ڈھائی دن کی بادشاہی پا کر چمڑے کا سکّہ جاری کیا تھا** (نوراللغات). ۲. (کنایۃً) **تھوڑے دن کی حکومت ، چند روزہ دولت** (دریائے لطافت ، ۸۷).

سقّایا (فت س ، کس ق) امث.
پانی پلانے کا کام. ہاشم کو سقایا و رفادہ کا عہدہ ملا. (۱۸۷۰ ، خُطبات احمدیہ ، ۵۳۳). [ع].

سَقِیفَہ (فت س ، ی مع ، فت ف) امذ.
۱. **سائبان ، چوپال ، چبوترہ ، تخت جس پر دروازوں کے آگے یا ڈیوڑھی میں بیٹھتے ہیں.**

کرنا کوئی تو کُوفۂ حیاتہ کا سفر
کوئی مرا سقیفۂ دلدار دیکھنا

(۱۹۷۰ ، کوہ ندا ، ۸۹). ۲. **کھپاچ جو ٹوٹے ہوئے عضو پر باندھیں ، ٹوٹی ہوئی ہڈی کو باندھنے کی لکڑیاں** (مخزن الجواہر). [ع].

ــــ بندی (ــــ فت ب ، سک ن) امث.
بیہودہ تہمت ، بہتان ، سازش.

سقیفہ بندیٔ اعدا سے کیا شکست تمہیں
دلیلِ فتح نہیں اجتماعِ غمٔ غفیر

(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۱۳). [سقیفہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ بنی ساعِدَہ کس اضا (ــــ فت ب ، کس ع ، فت د) امذ.
مدینۂ منورہ کی وہ چوپال جہاں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قریش عرب مشورہ کیا کرتے تھے ، دارالشوریٰ ، دارالمشاورت. لوگ سقیفۂ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے مہاجرین اور انصار میں بحث ہونے لگی. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۹۳).

سَقِیم (فت س ، ی مع) صف.
۱. **بیمار ، مریض.**

فضل ہو کر اس روش ، وصال لہے خود بخود
لذّتِ فرحت چکن ہووے کبھیں او سقیم

(۱۶۷۹ ؟ ، دیوان شاہ سلطان ثانی (ق) ، ۷۱).

ہے علاج اس کوں شربتِ دیدار
جو ترے ہجر کا سقیم ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۸).

دیکھیں ہیں اس کے اور جو ہوتے ہیں ہم سقیم
یاں کا وہی ہے شافی و کافی وہی حکیم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۵).

تمہیں دادگر ہو یتیم کے تمہیں چارہ گر ہو سقیم کے
ہمہ تن ہوں درد میں ناتواں نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۹۱). رفتہ رفتہ عقلِ سقیم (بیمار سوجھ بوجھ) کے بجائے عقلِ سلیم (سیدھے راستے پر چلانے والی اور چلنے والی سمجھ) پیدا ہو جاتی ہے (۱۹۷۵ ، مظاہرِ نفس ، ۳۷). ۲. **خراب ، بُرا.**

اگرچہ گناہوں سے ہوں میں سقیم
ولے ہوں میں بندا خدا رب کریم

(۱۷۶۶ ، آخر گشت ، رمضان ، ۳۲).

صبح کو جو آ نکلتی ہے نسیم
اس سے بھی ہے درمیاں حال سقیم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹). مجھ کو صدمۂ عظیم ہوا ، حال بہت سقیم ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۵۵). مسلمان بسوہ داروں ... سے میری مراد انصاری ، مخدوم زادے ، راجپوت اور پٹھان ہیں جن کا حال روز بروز نہایت سقیم ہوتا جاتا ہے. (۱۹۰۳ ، حالی ، مقالات ، ۲ : ۳۳). جھبّو کی مالی حالت کس قدر سقیم ہے ، یہ بھی میں جانتی ہوں. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۶). ۳. **بیمار ، کمزور ، ضعیف ، غیر معتبر (روایت ، کلام وغیرہ).** صحیح کو سقیم سے قوی کو ضعیف سے معروف کو منکر سے اور ثابت کو موضوع سے جُدا کیا جائے. (۱۸۷۵ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۳۰). عروض ایسا علم ہے کہ اس سے شعر کا صحیح اور سقیم دریافت ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۲۶). [ع : (س ق م)].

ــــ الحال (ــــ ضم م ، غم ا ، سک ل) صف.
تباہ حال ، ناتواں ، کمزور ، مریض. میری بے خبری نے نہ صرف مجھ کو ضعیف الاختیار بنایا بلکہ رعیّت کو بھی ایسا سقیم الحال کر دیا کہ اب ان کے بچنے کی امید نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۸۲). [سقیم + رک : ال (۱) + حال (رک)].

سَقِیمی (فت س ، ی مع) امث.
نحیف ، سقیم ، بیمار.

ہوں عجب غم میں مرا حالِ سقیمی دیکھو
دیکھو اصغر کو اور ایّامِ یتیمی دیکھو

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۲ : ۱۳۰). [سقیم + ی ، لاحقۂ مصدری].

سَقِین (فت س ، ی مع) امذ.
بیمار. سقین ہوں یعنی بیمار ہوں اور یہ ... لفظ حضرت ابراہیم سے سیکھا تھا. (؟ ، افکارِ پریشاں ، ۷). [سقیم (رک) کا محرف].

سِک (کس س) صف.
بیمار. سِک انفرادی حیثیت سے اُردو میں سوائے فوجی لوگوں کی زبان کے غیر مستعمل ہے البتہ اس کے مرکبات بول چال میں رائج ہیں۔ (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۰)۔ [انگ: Sick]۔

ـــ رِپورٹ (ـــ کس ر ، و مج ، کس ر) امث.
بیماروں یا مریضوں کی رپورٹ ، بیماروں سے متعلق اطّلاع. آج کی سِک رپورٹ میں ڈیڑھ سو آدمی تھے. (۱۹۴۷ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۷۲)۔ [انگ: Sick Report]۔

ـــ لیو (ـــ ی مع) امذ.
وہ رُخصت جو بیمار پڑنے پر لی جاتی ہے، طبّی رخصت. اگر میڈیکل سرٹیفکٹ مل گیا تو سِک لیو لوں گا. (۱۸۸۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۱۰۹)۔ [انگ: Sick Leave]۔

سُک (۱) (ضم س) امذ.
راسک کی ایک قسم - تازہ آملوں کا رس نکال کر آگ پر پکا کر گاڑھا کر کے ٹکیاں وغیرہ بنا کر سکھا لیتے ہیں ، خوشبو کا ایک مرکب (خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۷۷)۔ [ع]۔

سُک (۲) (ضم س) صف (قدیم).
خُشک ، سُوکھا (قدیم اُردو کی لغت)۔ [پ : सूक]

ـــ کینٹا (ـــ ی لین ، مغ) صف.
دُبلا پتلا آدمی (اُردو کا رُوپ ، ۱۲۸)۔ [مقامی]۔

سُک (۳) (ضم س) امذ (قدیم).
سُکھ.

نہ غم غمگیں سکے گا کر اگر جوتوں رکھے شوق
نہ سُک ہنسنا ہنسا سکسی جو تیرا دُکھ رلاوے مُجھ
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۵)۔

وو سوئے نغز کھا کے پانی پیا
سُک آرام پا کر ہوا خوش جیا
(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری (ضمیمہ) ، ۸)۔

کدھیں سُک میں برہے جلی ہوتی نہ میں
پنچنچ کبی اندھلی ہوتی نہ میں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۳)۔ [سُکھ کا متروک اِملا]۔

ـــ کَرَن (ـــ فت ک ، ر) صف.
سُکھ کرانے والا ، مراد: سُکھ دینے والا ، سکون بخشنے والا.

از بس فراقِ جاناں کر تو ہو خوں نِشاناں
اے دل دیا ہوں کوئی وے سُک کرن کہاں ہے
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۷۱)۔ [سُکھ + کرن (کرنا (رک) سے لاحقۂ فاعلی)]۔

ـــ نِشانی (ـــ کس ن) امث.
سکون و آرام کی علامت ، چین اور سُکھ کا وسیلہ ؛ مراد: خوشی ، عیش و آرام.

کویک کویل بسنت کے راگ گاتی
کہ پانی ہے اے رت میں سُک نشانی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۸)۔ [سُک + نِشانی (رک)]۔

سِکّا (۱) (کس س ، شد ک) امذ ؛ امث سِکّہ ، سکّا (قدیم)۔
۱. مُہر ، انگوٹھی.

کاگت سیت نرمل نین سندرا اکھر کھت کیر کاجر
بیچ سکا تار کا پلکھاں لکھوتی لیٹے تاپر
(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۷۳)۔

سکی دی سکا آپ نے ہات کا
کہ تاثیر تھا اس میں لی دھات کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۱)۔

دیا ہاتھ فرخ کے نامہ لکھیا
نشانی دیا کاڑ اپنا سکا
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۱۳)۔ ۲. منقوش ، تراشیدہ.

سکا صورت خوب ازحد
سبز رنگ ہوا موزوں قد
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۱ : ۷۸))۔ [سِکّہ (رک) کا متروک اِملا]۔

سِکّا (۲) (کس س ، شد ک) امذ.
(کشتی بانی) کشتی کے نیچے کی چوب ، کشتی کے پیندے کا سرا ، کشتی کا رُخ پھیرنے یا کشتی کو موڑنے کا بنا جو کشتی کے سرے پر لگا ہوتا ہے (اب و ، ۵ : ۱۷۶)۔ [رک : سکان]۔

سِکّا (۳) (کس س ، شد ک) امذ.
(ٹھگی) پھانسی کا پھندا یا پھانسی دینے کا رومال جس میں سکّہ بندھا ہوا ہوتا تھا (اب و ، ۸ : ۱۹۳)۔ [مقامی]۔

سِکّا (۴) (کس س ، شد ک) امذ (قدیم).
رک : سِکّہ.

سہر سہر کی چاند کا روپیا
ترے ناوں سوں گھر گھر سکّا کیا
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۲۰)۔ [سِکّہ (رک) کا قدیم اِملا]۔

ـــ پڑنا محاورہ.
۱. سِکّہ پر نام کھودا جانا (نوراللغات)۔ ۲. رعب قائم ہونا.

چلن کھوٹے کھرے کا اب کھلے گا
پڑا دورِ قمر میں اپنا سِکّا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۵۱)۔

سِکّا (۵) (کس س ، شد ک) امذ (قدیم).
رک : چھینکا. وہ ایک دن کھجور کی روٹی پکاتی ہے ... میٹھا دہی سکّا میں ڈال لٹکا دیتی ہے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۸۰)۔ [مقامی]۔

سُکّا (ضم س ، شد ک) صف (قدیم).
رک : سوکھا.

دیکھیے تو او بن سکّا ہے بالکل
او شمع ہوا ہے پاؤکھا کی
(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۶۸). ایک جھاڑ سکّا کھوڑ ہور بڑا ہو گیا ہے. (۱۷۶۵ء ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [سُوکھا (رک) کا قدیم اِملا].

---اُڑانا محاورہ.
سُوکھا ٹالنا. کنہیاں مراد وتی کو سکّے تئیں اُڑاتے ہیں. (۱۷۶۵ء، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

--- کَھڑَک (---فت کھ ، ڑ) صف.
بالکل خُشک. اوتلاؤ سکا کھڑک ہو جا کو اس میں کا پانی جنگل بیابان سب ریل چھیل ہو جائے گا. (۱۷۶۵ء ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [سکّا ـ سوکھا + کھڑک (رک)].

سُکات (ضم س) امث.
خاموشی ؛ خاموش (پلیٹس ؛ فرہنگِ عامرہ). [ع].

سکاچ (کس چ) امذ.
اسکاٹ لینڈ کا باشندہ ، اسکاچ. ابھی بیٹھے ہی تھے کہ ایک نوجوان سکاچ لڑکی ... مسکراتی مسکراتی کمرے میں داخل ہوئی. (۱۹۰۵ء، بسلامت روی، ۲۳۷). [انگ : Scotch].

سکار (۱) (فت س) امذ ؛ مر سکارے.
(ہندو) صبح ، تڑکا ، پو پھٹنے کا وقت (نوراللغات ؛ پلیٹس). [ب : सकार].

سکار (۲) (فت س) امث.
ہل کا وصول ہونا (نوراللغات). [سکارا (رک)].

سکّار (فت س ، شد ک) امذ.
کلال ، شراب فروش (فرہنگِ عامرہ ؛ بیان اللسان). [ع].

سکارا (۱) (فت س) امذ.
(مہاجنی) **وہ فیس جو ہنڈی کی بابت دی جائے ، ہنڈی قبول کرنے کی کٹوتی یعنی وہ ہنڈی جو قبل از میعاد وصول کی جائے اس کی پیشگی رقم دینے کا منافع** (ماخوذ : ا پ و ، ۷ : ۲۷ ؛ نوراللغات). [س : سویکار स्वीकार].

سکارا (۲) (فت س) امذ.
رک : سکار (۱).
بیٹھے بجن کچھ بولو مکھ سے
جا کو سانجھ سکارا بن میں
(۱۷۹۵ء، مزاق (سوفیائے بہار اور اردو، ۹۲)).[ب : سکارے].

سکارا / سکّاری (ضم نیز فت س/ی بشکل ا) صف ؛ ج.
نشے میں چُور ، بدمست.
کلام وہ کہ وہ ہو موسمِ گل احرار
کلام وہ کہ سکارا کو ہو وہ کاسِ مدام
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۲۲۶). [ع].

سکارف (کس س ، سک ر) امذ.
رک : اسکارف. غیر ملکیوں نے اپنی اپنی ٹوپیاں اور سکارف آتے ہی خادموں کے حوالے کر دیے تھے. (۱۹۶۳ء ، اداس نسلیں ، ۲۲). اپنے گلے کا ریشمی سکارف اتار کر اس سے سر ڈھانپ لیا. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۵۷۱). [انگ : Scare].

سکارنا (فت س ، سک ر) ف م.
(مہاجنی) **ہنڈی کا روپیہ ادا کرنا ؛ رقم ادا کرنے کے لیے ہنڈی قبول کرنا.** آڑھتیے نے ہنڈی نہ سکاری اور سوکھی سنائی. (۱۸۷۳ء ، فسانۂ معقول، ۹۵). جب کبھی وزیرِ ہند کی ہنڈی سکارنے کے لیے گورنمنٹ ہند کے پاس روپیہ نہ ہوتا تو وزیرِ ہند کے اسی خزانے کی ضمانت پر گورنمنٹ ہند نوٹ چھاپ کر جاری کر دیتی تھی. (۱۹۳۲ء ، سکّہ اور شرح تبادلہ ، ۳۱). جب تو مہینے تک ہنڈی نہیں سکاری گئی تو مال کی ڈھنڈیا پڑی. (۱۹۷۶ء ، زرگزشت ، ۱۷۷). [سکار (رک) + نا ، علامتِ مصدر].

سکاری (فت س) امذ.
(موسیقی) **سب سے نیچا سر سُر اور کومل سُر کے تین درجے ہوتے ہیں اول** ... دوئم ات کومل نیچے اتر جائے ، سوم سکاری نیچے جائے. (۱۹۲۷ء ، نغمات الہند ، ۱۱). [ب : स्कारी].

سکارے (فت س) م ف ؛ امذ.
صبح ، تڑکے ، طلوعِ صبح کے وقت.
بدیسی کنور سب فکر میں بہے
سکارے کنور سب ہی راتی بھرے
(۱۷۵۲ء ، قصۂ کام روپ و کلاکام ، ۵۶).
سجن سکارے جائیں گے اور نین مریں گے روئے
بدھنا ایسی کیجیو کہ بھور کبھو نا ہوئے
(۱۸۷۲ء ، محامد خاتم النبیین ، ۱۹۳). آج سکارے سے جا کہیں تائیں اتنی گھاس کاٹی کہ ڈیر لاگو ہے. (۱۹۰۱ء ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۲۰). کل سکارے (سویرے) کو تکڑ دیکھیں. (۱۹۸۶ء، جوالا مکھ ، ۷۹). [ب : सकारे].

سیکاسن (فت نیز کس س ، کس س) امذ (قدیم). سنگھاسن.
تام جھام کی قسم کی ایک تخت نما سواری.
گذر گئی تھی برجھن کلیجے نے پار
سو کر زین خالی سکاسن بچھار
(۱۶۹۵ء ، دیپک پتنگ (ق) ، ۱۰۵).
ہو سال ہو ملک بست باسن   ہو پالکی نالکی سکاسن
(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۳۶). [سنگھاسن (رک) کا قدیم املا].

سکّاف (فت س ، شد ک) امذ.
موچی ، کفش دوز ، کفشگر (جامع اللغات ؛ فرہنگِ عامرہ). [ف].

سکّاک (فت س ، شد ک) امذ.
۱. **چاقو چھریاں بنانے والا لوہار** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آنند راج ؛ فرہنگ عامرہ). ۲. **سکّے پر ٹھپا لگانے ڈالنے والا** (فرہنگ آنند راج ؛ پلیٹس). [ف].

سَکّاکی (فت س ، شد ک) امث.
چاقو چھری بنانے کا پیشہ ، آہنگری (جامع اللغات ؛ فرہنگ عامرہ).
[سکاک + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُکال (ضم س) امذ.
۱. **اچھا وقت ؛ اچھا موسم جس میں پیداوار زیادہ ہو اور ارزانی ہو، اچھا زمانہ.** لاعلاج کو سکال دوکال ہوتا ہے ، تو مردار بھی حلال ہوتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۶). جس دیس نگر گھر میں یہ جاوے گا تہاں در در کال بھی نہ آئے گا سدان سکال رہے گا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۲۳). نیکی ، بدی ، سکال ... فتح ، قتل ، طاعت معاصی سب اللہ کی طرف سے ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۱۵). ۲. **گھوڑے کی ایک قسم جسے مبارک سمجھا جاتا ہے.** جس کا داہنا ہاتھ پاؤں سفید ہوے سکال بولا جاتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۸). [س : **सकाल**].

سِکالَر (سک نیز کسی س ، فت ل) امذ.
رک : **اسکالر.** ان میں اور ایک غریب اورنٹیل سکالر میں صرف اتنا ہی فرق ہوتا ہے کہ انہوں نے زمانے کی ضرورت کے مطابق باقاعدہ غلامی کا پیشہ سیکھا ہے. (۱۸۹۳ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۷۷). نئی دہلی میں ۱۲ فروری سے دو روزہ عالمی اردو کانفرنس ہو گی اس میں معروف ادیب ، شاعر اور سکالر حصہ لیں گے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۱۲). [انگ : Scholar].

ـــ شِپ (ـــ کس ش) امذ.
تعلیمی وظیفہ ؛ تعلیم کے سلسلے میں مالی امداد. دھڑا دھڑ ایف اے اور بی اے کی ڈگریاں لی ہیں ، سکالرشپ پاتی ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۵). [انگ : Scholarship].

سُکاں (ضم س) امذ.
چین ، آرام ، سکون.

سومن جو صالح ہے اگر پاوے سکاں شام و سحر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۲). [سکون (رک) جس کا یہ بگاڑ ہے].

سُکّان (۱) (ضم س ، شد ک) امذ ؛ ج.
۱. **رہنے والے ، موجود ، ساکن کی جمع.**

گئی یہ خبر جس بیاباں میں
رہی کچھ نہ سدھ واں کے سکّاں میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۹). جملہ سکّان عالم ارواح سے باتیں کرتے ہیں. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۹۸).

غافل آداب سے سکّان زمیں کیسے ہیں
شوخ و گستاخ یہ پستی کے مکیں کیسے ہیں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۰۱). وہ دستاویز ہے جس میں اس معاہدے کا ذکر ہے جس میں مومن کا اور سکّان مدینہ اور یہود کے معاہدے کا ذکر ہے. (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۹۳). ۲. **کشتی کا دنبال ، پتوار.**

یا جہاز کوں بجہ نیں کے سوکا مگر سکاں ہے
تئیں تئیں غلط بولیا ہوں میں کشتی نیں سوکا لنگر

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۵). ہاتھ سے سکان کشتی کو پکڑا اور ایک کونے میں آ کر بیٹھ گیا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۳۳). کپتان نے سکّان جہاز کو پھروایا اور پھر صحیح سمت پر پھیرلیا. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۸۶۰). اگر سکّان (کشتی موڑنے کا آلہ) کو مضبوط باندھ دیا جائے اور بادبان اتار لئے جائیں تو صبح کو ہم کشتی کو قریب قریب اسی جگہ پائیں گے جہاں رات اسے چھوڑا تھا. (۱۹۳۱ ، جزیرۂ سخنوران ، ۲۰). [ساکن (رک) کی جمع].

ـــ سمٰوات کس اضا (ـــ فت س ، مد م) امذ.
آسمان پر رہنے والے ؛ مراد : فرشتے.

سکّان سموات ہیں کیا عرش ہلایا
اللہ بہت دور ہے فریاد ہماری

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۱۹). [سکّان + سموات (رک)].

ـــ گیر (ـــ ی مع) امذ.
(کشتی رانی) **پتوار چلانے والے ، ناؤ کھینے والے.** سکّان گیر معلم کی ہدایت کے مطابق جہازوں کی سمت بدلتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۲۱). معائنے پر پتہ چلا سکّان گیر ٹھیک کہتا ہے بغیر پتوار کے سفر ناممکن تھا. (۱۹۷۲ ، اردو ڈائجسٹ ، اکتوبر ، ۸۳). [سکّان + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

سِکانا (کس س) ف م (قدیم).
رک : **سِکھانا.**

ادھر کے رنگ لال سوں سیکی بعقوت کوں بالی
شکرنا بات کو بکائی ہے شیریں زبانی میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۷). [سکھانا (رک) کا قدیم املا].

سُکانا (سُکا لینا) (ضم س) ف م (قدیم).
رک : **سُکھانا.**

قلم گیان سوں تیں لکھیا پھنگ جگ
سکایا قلم بھاگ لکھ جرم لگ

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۵). جامہ پا کیزہ کر کر سکا لینا نہ کی بھی میلا کرنا و دھو دھو خستہ کرنا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۹۳).

مصطفٰے کے باغ کے پھولاں کوں بن پانی سکائے
مصطفٰے ہور مرتضٰی ہور فاطمہ کا دل دکھائے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶).

سُکّانی (ضم س ، شد ک) امذ.
(کشتی رانی) **پتوار کی سنبھال کرنے والا ملّاح** (ا پ و ، ۵ : ۱۲۶ ؛ پلیٹس). [سکّان + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِکاوٹ (سک نیز کس س ، و مع) امذ.
رک : **اسکاوٹ.** ہمارے اسکول کے سکاوٹ لڑکے ایک روز کے لئے باہر جا رہے تھے. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۲۸). [انگ : Scout].

سَکْب (فت س ، سک ک) امذ.
۱. **بہنے والا ؛ تانبا ، رانگ** (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ بیان اللسان).
۲. **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کا نام** جو سب سے

پہلے آپؐ کی ملک میں آیا ، گھوڑا تیز رفتار و سبک رفتار، کشادہ قدم رسول اللہ صلعم نے اس کا نام سکب رکھا اور وہ سکب الماء سے ہے گویا کہ وہ سیلِ آب ہے وہ پہلا گھوڑا ہے کہ اس پر رسول اللہ نے غزا کیا ہے.(۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۲۳۶).[ع].

سِکْبا/سِکْباج (فت نیز کس س ، سک ک) امذ.
وہ گوشت جسے سرکہ سبزیاں اور مصالحہ ڈال کر پکایا گیا ہو. بھونے ہوئے طلع کو سکباج کے ساتھ پکانے سے نہایت خوشبودار اور بُر ذائقہ ہو جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۲۲۹). اس نے غلام سے کہا کہ سکباج لا جو موٹی بٹیروں کا بنا ہوا ہے. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۵۹).

سَکْبِینَج (فت نیز کس س ، سک ک ، ی مع ، فت ن) امذ.
ایک درخت کا روغن جو ایران کی پہاڑیوں میں پایا جاتا ہے. یہ رال عموماً بھورے رنگ کا ہوتا ہے ، بو خوشگوار ، ذائقہ خراب اور قدرےمسہل ہوتا ہے. گل سرخ ، سقونیا ، پینگ ، سکبینج ہر ایک ... کوتدہ کر گولیاں بنائیں. (۱۹۳۳ ، حیات اجامیہ ، ۱۰۹). [ع].

سَکَت (فت س ، ک) امث نیز امذ.
۱. **قدرت ، طاقت ، قوت ، ہمت ، توانائی ، دم.**

سکت ہے تجے توں جگت کا دھنی
کیا جانے تج کوں دھنی ہور غنی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳). جیسا خدا کا سکت ہے ایسا سکت بندے کو نہیں . (۱۷۶۳ ، چھ سرہار (ق) ، ۶۸).

سکت یوں دیا حق نے مجھ ہاتھ میں
لکھا جیوں قبض میں کروں بات میں

(۱۸۰۱ ، وفات نامۂ حضرت فاطمہ ، ۱۳۸). کہنے کو زندہ پر مردے سے بدتر ، دل میں ہمت نہ ہاتھ پانوں میں سکت . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۰). لشکر اسلام کے تمام گھوڑے چھلنی ہوئے اور ایک میں سکت نہ رہا. (۱۹۳۱ ، سیلہ کا لال ، ۲۰۱). ہندوؤں کی پراچین تہذیب اس تہذیب کی حریف یا مدِ مقابل بننے کی سکت نہ رکھتی تھی. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۱). ۲. **مجال ، مقدور ، بساط ، حوصلہ.** خدا ہوں کر بولنے بندے کوں کاں ہے سکت . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱).

کیا ملک کیا جن و انس یہ جگ میں کس کوں ہے سکت
خط بتا تجھ مکھ کے جو تفسیر قرآں کرے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۱).

ہم ہاتھ مارتے ہیں سدا بحرِ عشق میں
مجنوں کو کیا سکت جو سدا پاؤں دھر سکے

(۱۷۸۴ ، حاتم ، دیوان زادہ ، ۱۰۰). عوام میں سے کسی میں یہ سکت نہیں ہے کہ ایسا بڑا خرچ بیدھڑک اٹھا سکے.(۱۸۶۶ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۳۳).

تصور تری ذات کا ہے محال
کسے یہ سکت اور کہاں یہ مجال

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱). امید اپنے تجربات کو خود بھی سہارتا ہے اور دوسروں میں بھی انہیں سہارنے کی سکت پیدا کرتا ہے.(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۲). [پ: شکتی शक्ति].

---پَنا (---فت پ) امذ.
قدرت . اس کا سکت پنا ہمارے سکت سرپکا نہیں. (۱۶۹۹ ، فرائض اسلام (دکھنی اردو کی لغت)).[سکت + پنا (رک)].

---جاتا/جاتی رَہْنا ف مر.
طاقت نہ رہ جانا ، قوت ختم ہو جانا.

شوق نے اتنا رہِ الفت میں دوڑایا مجھے
تھک گیا سایہ ، سکت جاتی رہی ہمزاد کی

(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۷۶). ایسی جوان موت ہوئی کہ وہیں کا رہا سہا سکت بھی جاتا رہا. (۱۹۱۰ ، گردابِ حیات ، ۵۸).

---چَلْنا محاورہ.
زور چلنا ، داؤں کامیاب ہونا.

بافے جب توں دوستوں سے قربت
دشمنوں کی تا چلے تجھ پر سکت

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۱۱۵).

---دار صف (قدیم).
طاقت ور ، بااختیار.

عجب جگ کا خالق سکت دار ہے
جہاں پروری جس سزاوار ہے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۳).

ترا حکم سب پر جو قائم اہے
توں صاحب سکت دار دائم اہے

(۱۶۸۰ ، قصہ ابوشحمہ ، ۳). [سکت + ف : دار ، لاحقۂ صفت].

---رَہ جانا محاورہ (قدیم).
قوت ٹوٹ جانا ، طاقت باقی نہ رہنا.

اسی وضع سوں ایک دن ہیں چلے
سکت رہی گھوڑے کی ٹکر تلنلے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۸).

---ہارْنا محاورہ.
ہمت یا حوصلے کا جواب دے جانا.

تا بمنزل نہ پہنچنے کی ہے کیا وجہ اے خضر
پاؤں شل ہو گیے اپنے ، نہ سکت ہارے ہیں

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۰۷).

سَکْتا (۱) (فت س ، سک ک) صف (قدیم).
قدرت والا ، قادر. خدا قادر ، خدا حاضر ، خدا ناظر ، خدا سکتا جیسے جیوں سکتا اسے ووں رکھتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲). [سکت + ا ، لاحقۂ فاعلی].

سَکْتا (۲) (فت س ، سک ک) امذ.
رک : سکتہ معنی نمبر ۳.

جھک گئے مجھ سے وہ شرما کے یہ مضموں ہے کیا
مصرعۂ قامتِ موزوں میں ہے سکتا کیسا

(۱۸۹۱ ، راشدعلی ضیا بدایونی (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۲ : ۳۳)).

ازل سے بڑ رہی ہیں گرچہ استادوں کی اصلاحیں
مگر دیکھیں تو پھر بھی مصرعۂ ہستی میں سکتا ہے
(۱۹۵۸ ، غزلستان ، ۱۳۳).

سَکَتات (فت س ، سک ک) امذ ، ج.
رک : «سکتہ» جس کی یہ جمع ہے. اذان میں سکتات اور وقفات ہوتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳۳). [سکتہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

سَکتاو (فت س ، سک ک) امذ ؛ سکتاؤ.
آرام ، سکون ، نیم بےہوشی کی کیفیت ، سرور.

زخم کے واسطے تسکین ہے مرہم میں تو ہی
چوٹ کے واسطے آرام ہے سکتاؤ میں تو
(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۱۲۷). [سکت + آو ، لاحقۂ حاصل مصدر].

سِکَتّر (کس س ، فت ک ، شد ت بفت) امذ ؛ سکتر.
معتمد ، میر منشی ، پیشکار. میں اپنے سکتروں سے لکھوا کر دستخط کر دیا کروں گا کہہ دونگا کہ میرے ہاتھوں میں رعشہ ہے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۳۶).

جانتا ہوں کہ کیا ملے گا جواب
مجھ کو سرکار کے سکتر سے
(۱۹۳۳ ، نگارستان ، ۲۱۱).

جیتا ہے اگر اس بستی میں اے دوست قصیدہ خواں ہو جا
اخبار میں لکھ ایسی باتیں صاحب کا سکتر جھوم اٹھے
(۱۹۸۷ ، حرفِ سردار ، ۲۰۷). [سکریٹری (رک) کا بگاڑ].

سِکْتَر (کس س ، سک ک ، فت ت) امذ.
پرکار. ایک آلہ اسی شکل سے موضوع ہوا ہے جس کو فارسی میں پرکار متناسب اور انگریزی میں سکٹر (Sector) کہتے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۳۷). [انگ : Sector].

سِکَتّری (کس س ، فت ک ، شد ت بفت) امذ.
رک : سِکَتّر. یہ لفظ صوتی تغیر کے ساتھ سکتر اور سکتری کی شکل میں بھی رائج ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۷۷). [رک : سکریٹری].

سَکْتَہ (فت س ، سک ک ، فت ت) امذ.
۱. **(طب) ایک دماغی بیماری جس میں بیہوشی طاری ہو جاتی ہے اور مردے کی طرح حس و حرکت نہیں رہتی.**

کس کا سکتہ کام یہاں آخر ہوا اے ہمدمو!
اب اوٹھاؤ اور دکھلاؤ نہ رنج و آئینہ
(۱۸۰۹ ، جرات ، د (عکسی) ، ۳۷۸). لوگوں نے جانا غش ہے، بہت دیر ہوئی تو کسی نے سمجھا سکتہ۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳۰). غشی میں سکتے کی طرح قوت دماغیہ بالکل باطل نہیں ہوتی۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۳). اس کے بغیر حیوانی عضویے غیر فعال ہو جاتے ہیں اور اس کا امکان ہوتا ہے کہ سکتے میں جا کر مر جائیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۲۶).
۲. **دم بخود رہنے کی کیفیت ، حیرت ، تعجب.**

واں سکتہ میں تھا وہ قاشی زیں پر
افسوس سے ہاتھ یاں جبیں پر
(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۳۱).

آئینۂ جمال سے سکتہ ہوا مجھے
تصویرِ یار دیکھ کے تصویر ہو گیا
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۷۶).

لب پر کچھ ایسی لگ گئی مہرِ سکوت
بےچارے کو گویا ہو گیا تھا سکتہ
(۱۹۲۵ ، ریاض امجد ، ۳۶). بندگی کی پست و عمیق وادیوں میں سکتہ اور جمود کی تدریجی کیفیتیں طے ہو رہی تھیں۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۷۱). ۳. (i) **عروض کی اصطلاح میں شعر کے وزن میں فرق آنا ، کسی حرف یا لفظ کا بحر سے گر جانا ، شعر کی ناموزونیت ، شاعری کا ایک عیب.**

جب لکھا حالِ کمر سکتہ نہ نکلا شعر سے
جب کیا وصفِ دہن عقدہ سخن میں رہ گیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۴). ولی کے یہاں اگر ترتیب میں چستی نہ ہو مصرعوں میں سکتے ہوں ... تو وہ سب قابلِ قبول ہیں (۱۹۳۰ ، علمی نقوش ، ۳). (ii) **وہ ہائے ہوز جو ساکن پڑھی جائے اور کسی لفظ کے آخر میں واقع ہو مثلاً آمدہ ، خردہ وغیرہ** (نوراللغات). (iii) **(تجوید) قرأت میں آواز کا بند اور سانس کا جاری رہنا ، بغیر سانس توڑے ایک آن کے لیے آواز بند کرنا.** سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے وقفہ میں زیادہ۔ (۱۹۱۷ ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، محمود الحسن ، ۱۰۳۶). روایت حفص کی رو سے قرآن پاک میں چار جگہ سکتہ ہے۔ (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۵۳). (iv) **(قواعد) اسما یا ضمائر وغیرہ کے بیچ میں چھوٹا وقفہ ، الٹا واو (،).** جب سکتے سے زیادہ ٹھہراؤ کی ضرورت پڑے تو وقفہ استعمال کرتے ہیں۔ (۱۹۱۴ ، اردو قواعد (مولوی عبدالحق) ، ۳۴۳). [ع : (س ک ت)].

ـــــ پَڑْنا محاورہ.
۱. **کمی ہونا ، تنگی ہونا ، ناموزونیت.** سکٹ کے معنی ہیں تنگی ، کمی ، یوں اردو میں سکتہ پڑنا کا مطلب ہے تنگی یا کمی پڑنا۔ (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۳۵۴) ۲ **شعر کے وزن میں فرق آنا ، شعر کی روانی میں خلل پڑنا.** اس کلام میں جگہ جگہ سکتہ بھی پڑتا ہے (۱۹۸۵ ، کتب لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ ، ۲ : ۳).

ـــــ ڈالْنا محاورہ.
شعر کے وزن میں فرق ہونا ، کسی لفظ کا بحر سے جدا کرنا ، شعر کو ناموزوں کر دینا.

چڑھا کے تیوری سکتہ نہ ڈالئے صاحب
کہ لاجواب ہے مطلع تمہارے ابرو کا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۷).

ـــــ ہو جانا / ہونا محاورہ.
۱. **حیرت ہونا ، متحیر ہونا.** ساری محفل زار زار مثل ابر بہار روتی تھی۔ عقل و ہوش کھوتی تھی۔ شاہ طلسم کو سکتہ تھا۔

(۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۹۳). حشمت کو ایک دم سکتہ ہو جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۲۳). ۲. **ایسی بےہوشی طاری ہو جانا جس پر موت کا یقین ہو جائے** (مہذب اللغات).

سکَّتہ (ضم س ، سک ک ، فت ت) امذ.
ایک خاص قسم کی خوشبو یا عطر. سکتہ ... ہمیشہ آپ کے استعمال میں رہتا تھا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۰۵). [ع].

سکتی (۱) (فت س ، سک ک) امث.
دو دھاری سیدھی تلوار ، سیتی (ا پ و ، ۸ : ۵۷). [مقامی].

سکتی (۲) (فت س ، سک ک) امث.
طاقت ، قوت ، شکتی (رک).

نہ سکتی تھی ہو کوتہلی سرفراز
نہ تک ہو سکے ییل کاہت دراز

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۳). [پ : شکتی शक्तीय].

سکتے (فت س ، سک ک) امذ.
سکتہ (رک) کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---کا عالَم امذ.
حیرت ، حیرت کا مقام ، خاموشی کا عالم. نقش دیوار کی طرح سکتے کے عالم میں گویا سو گئی.(۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۲۰). حسن آرا انگلی دانت کے تلے دبائے ہوئے سکتے کے عالم میں کہ یااللہ میں یہ کیا دیکھ رہی ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۴۷). ایک ایسا چہرہ جو اس طرح نظر آ رہا تھا جیسے اس پر سکتے کا عالم طاری ہو. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۳۹).

---میں آ جانا / آنا محاورہ.
متعجب ہونا ، حیران ہونا. میں سکتے میں آ گیا میرے منہ سے بےاختیار نکل گیا لاحول ولاقوۃ. (۱۹۳۲ ، دودھ کی قیمت ، ۳۹). کوئے کی یہ حیران کن داستان سن کے سب سکتے میں آ گئے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۸۳).

---میں رَہْنا محاورہ.
(انتہائی رنج و غم اور فکر کے عمل پر) خاموش رہنا ، چپ لگ جانا.

آگے بڑھا کوئی تو کوئی ڈر کے رہ گیا
سکتے میں کوئی منہ پہ نظر کر کے رہ گیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۳). قاضی صاحب سکتے میں رہ گئے اور ایسے سہم گئے کہ منہ سے بات کرنی مشکل ہو گئی. (۱۹۲۵ ، لطائف عجیبہ ، ۳ : ۱۳).

سُکَّا (ضم س ، سک نیز شد ک بفت) صف ، امذ ھ سُکھنا.
خشک ، سکڑا ہوا ، دُبلا پتلا ، سوکھا. کچھ ایسے بول لکھتا ہوں جو آگرہ اور اس کے آس پاس کی بول چال میں آج بھی بولے جا رہے ہیں مثلاً ... سکا (دبلا آدمی). (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۱۲۸). [پ : سکا सकटा].

سُکّی (ضم س ، سک ک) صف مث ؛ سکھی.
سوکھی ، دبلی پتلی ، کمزور. سوکھی ، دبلی پتلی ، لاغر ، مردار یا سکی گوکھا اور بھینس ، سن کے نرخ سے فروخت ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، نباتی دباغت ، ۱۲۵). [سکا (رک) کی تانیث].

سَکُچ (سکُچھ) (فت س ، ضم ک) امث (قدیم).
۱. **شرم ، حیا ، ہچکچاہٹ ، ڈر.**

میں یوں کہا کچھ عیب نہیں سٹ دے سکچ دکھلا توں کچ
کی کیا رہی باقی سو ہچ عورت کے کچ دکھلائے ہو

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۲). ۲. **اینٹھن ، سکڑاؤ ، سختی** (پلیٹس). [رک : سنکوچ].

سَکُچانا (فت نیز ضم س ، ضم ک) ف م نیز ف ل (قدیم).
۱. **شرمانا ، لجانا ، ہچکچانا.**

میں یوں کہا جو کچھ ہیں کے سولکن دیتیج نیں
کی کیا لکن دیگی سو کو عورت جنس سکچائے ہو

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۳).

چاؤ جو دل میں بھرے ہیں پیارے
تجھ سے کہتا ہوا سکچاتا ہوں

(۱۸۳۷ ، دیوان زادہ حاتم ، ۹۰). ہنسی اور کھیل و راگ و نرت و باہمدگر دیکھنا اور مسکانا و سکچانا ... دیکھ کر ایسے محو تدروپ ہو گئے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۹۹).

نکتہ چینو کیوں نہیں لکھتے مسدس کا جواب
دیکھ کر سورج کو سکچاتی ہیں کرکابیلیاں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۲۰۳). ۲. **خوفزدہ کرنا ، خفیف کرنا ، ڈرانا** (ماخوذ : ہندی اردو لغت ؛ پلیٹس). [پ : سکچانا सकचाना].

سَکُچْنا (فت نیز ضم س ، ضم ک ، کس چ) ف ل.
شرمندہ ہونا ، ڈرنا ، شرم کرنا.

خواہشیں دل کی سکچ کر وہیں رہ جاتی ہیں یار
سامنے ہوتا ہے جب اس کے تحمل کا خیال

(۱۸۶۱ ، یار (چمنستان شعرا ، ۲۲۸)). [پ: سکچنا सकचना].

سِکَّچی (کس س ، سک ک) امذ.
دھات کے سکوں پر ضرب لگا کر نقش بنانے والا. مذکورہ مزدوری میں سے سکچی ۱/۶ رقم اپنے مددگار کو ... ادا کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ، ۱ ، ۱ : ۳۶). [سکہ (بحذف ہ) + ت : چی ، لاحقۂ صفت].

سَکَّر (فت س ، شد ک بفت) امذ (قدیم).
شکر ، کھانڈ ، شیرینی ، مٹھاس ، نبات.

سٹیں گے لال مد میانے پرت کے خونے کا گلاب
یوں خوش باس ہوئے تیوں سٹیں سکر کو بھر میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۷). [شکر (رک) کا عوامی تلفظ].

---سُڑوا بولْنا محاورہ.
غلط تلفظ کرنا ، شین قاف درست نہ ہونا (مخزن المحاورات ، ۵۳۰).

سُکْر (ضم س ، سک ک) امذ.
۱. **نشہ ، مستی ، مدہوشی ، بے خودی کی کیفیت.**

اے کاش ہم کو سکر کی حالت رہے مدام
تا حال کی خرابی سے ہم بے خبر رہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۳).

خیال نرگسِ مخمورِ یار سے ہوں مست
نہ سکرِ بادہ ہے مجھ کو نہ شوقِ جام میں ہوں

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۰۳). شب کی تاریکی و خاموشی میں ایک طرح کا نم آلود سکر پیدا ہوا جس نے رفتہ رفتہ دماغ ، اعضا اور عضلات میں سرایت کرنا شروع کیا. (۱۹۳۰ ، مضامینِ رشید ، ۱۷۹). دوا دارو کی مدد سے ہم نے خود کو سکر کی حالت میں ڈال رکھا ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن : فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۳۷). ۲. (تصوف) جب سالک جمالِ محبوب کا مشاہدہ کرتا ہے تو اس کی عقل عشق سے مغلوب ہو جاتی ہے. ادراک اور ہوش باقی نہیں رہتا ہے اور سالک پر سکر اور محویت اور فنا کی کیفیت طاری ہوتی ہے ، عالمِ حیرت. مرتبہ تفکر میں اکثر طالب کو استغراق و سکر حاصل ہوتا ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۵۵). «سکر» کی حالت عمل کی دشوار گزار منزل کو طے کر لینے کے بعد ہو تو مفید ہے. (۱۹۱۹ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۰۰). حضرت مخدوم صاحب پر سکر غالب تھا. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۳۴). [ع : (س ک ر ۔ نشے میں ہونا)].

سُکْر (ضم س ، شد ک بفت) امذ.

۱. **(ہندو) ایک نہایت چمکدار ستارہ ، زہرہ.** سکر ترکون گھر میں پڑے تو بڑا عقلمند اور صاحبِ عفت اور راحت مند ہو. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۹). سکر (زہرہ) دیوتا سے التجا کی کہ وہ اس کو عورت کے چولے میں تبدیل کر دے. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۰۳). ۲. **جمعہ کا دن ، شُکروار.** سنہ میں چاند ، پانوں میں سنیچر کف پا میں سورج و منگل و سکر. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۸۳). [س : شکر शुक्र].

سَکَرات (فت س ، ک) امث ؛ ج.

موت کی سختی ، جانکنی کی تکلیف ، عالمِ نزع.

جو سکرات کا وقت مشکل بہوت
ملک موت جو آئے بیٹھے ترت

(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق) ، ۱۳).

سراج ازبسکہ ہے بیتاب دیدار
اسے ہے زندگی سکرات تم بن

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۷). حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ «میں نے سکرات کی ایسی تکلیف کبھی نہیں دیکھی». (۱۹۳۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۵۳). وقت ٹھہر گیا، جیسے یہ سکرات کی گھڑیاں ہوں. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۹۸). [ع].

۔۔۔ کا عالَم امذ.

نزع کی کشمکش ، جان نکلنے کی تکلیف. چھ سات گھنٹے تک وہ اسی سکرات کے عالم میں رہی. (۱۸۹۵ ، صالحات ، ۹۸). اس سکرات کے عالم میں تمام مقدس ادعیۂ ماثورات اور کلمات طیبات میں سے ایک «مرد آزاد» کا ... شعر زبان پر تھا. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۱۳۷).

۔۔۔ موت کس اضا (۔۔۔ و لین) امث.

عالمِ نزع ، جانکنی کا عالم ، موت کی تکلیف. اب سکرات موت اور تلخی جانکنی میرے اوپر آسان ہوئی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰). میں کبھی وہ سکرات موت نہیں بھولوں گی جو اس وقت میرے دل کو حاصل ہوا تھا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) ، ۳۲۲). ایک پیالے میں پانی بھر کے رکھوا لیا تھا. بار بار اس میں ہاتھ ڈالتے پھر اس کو منہ پر ملتے اور فرماتے بارالٰہا سکرات موت کے برداشت کرنے میں میری مدد کرو. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۸۹). [سکرات + موت (رک)].

سُکْران (ضم س ، سک ک) امذ.

نشے میں مدہوش ، مست ، نشے میں چور. بسا اوقات شراب کا متوالا (سکران) مرضِ سکتہ سے ہلاک ہوجاتا ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۲۳۶). [ع].

سَکْرانا (فت س ، سک ک) ف م.

(ساہوکاری) **ہنڈی کا روپیہ ادا کرنا.** اور اس صحیح کو ساہوکاری کی اصطلاح میں سکرانا کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۳۸). [پ : سکرانا सकराना].

سَکْرائی (فت س ، سک ک) امث.

(ساہوکاری) **فیس جو ہنڈی ادا کرنے کے لیے لی جائے ، کلوتی** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : سکرائی सकराई].

سَکَرْبُوت (سک س ، فت ک ، سک ر ، و مع) امذ ؛ اسکربوط.

(طب) **مسوڑھے نرم اور پلپلے ہو کر خون بہنے کی بیماری.** مرض سکربوت (گوشت خورہ) دموی مزاج ، کثرتِ مجامعت وغیرہ حیض کثرت سے آتا ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۷۶). [یو : Scorbutus].

سکْرِپْٹ (سک خفس ، سک ک ، کس ر ، سک پ) امذ ؛ سم اسکرپٹ.

مسودہ ، متن ، اصل مضمون. حیرت کی بات ہے کہ دونوں کے سکرپٹوں سے مشقت کے پسینے کی بو نہیں آتی. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۹۰). [انگ : Script].

۔۔۔ رائیٹنگ (۔۔۔ ی مع ، کس ٹ ، غنہ) صف.

مسودہ نگاری. آج تک اپنے ایک فن سے ، صرف ایک فن سے مالی فائدہ حاصل کیا ہے اور وہ ہے سکرپٹ رائیٹنگ. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۹۰). [انگ : Script Writing].

سِکَرْٹَر/سِکَرْٹَر (کس س ، فت ک ، سک ر ، فت ٹ / فت ٹ) امذ.

رک : «سکتر». اغلب ہے کہ ولیم میور صاحب بہادر ان کی جگہ چیف سکرٹر بن جائیں. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۲۲۰). میں انڈیا آفس میں صاحب سکرتر وزیر ہند کے پاس گیا تھا. (۱۸۶۹ ، مکتوباتِ سرسید ، ۳۷). [رک : سیکرٹری].

سکَرْٹ (سک خف س ، فت ک ، سک ر) امذ ؛ سم اسکرٹ.

سایہ ، لہنگا. مگر لباس ٹھیٹھ یورپین پہنتی ہیں ، سکرٹ ، کٹے ہوئے بال. (۱۹۵۵ ، منٹو (سعادت حسن ، سرکنڈوں کے پیچھے، ۱۱). لیکن کئی ایک سکرٹ پہننے کے باوجود اوپر کالی چادر میں ملفوف. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۰۵). [انگ : Skirt].

سِکْرِٹری (کس س ، سک ک ، کس ر ، فت ٹ) امذ.
معتمد ، منشی ، ناظر. لاٹ صاحب کو اس کی ایک ذری سی بھی خبر مل جائے تو ابھی سکرٹری لوگ دوڑے آئیں . (١٨٧٨ ، نوابی دربار ، ٢٣). سکرٹری اور انڈر سکرٹری یہ جانتے ہیں کہ ہم پر ان کے ہاتھوں سے نہایت خیرخواہانہ معاونت ہوتی ہے . (١٩٠٦ ، کرزن نامہ ، ٦١). [انگ : Secretary].

سَکَنْجَبِہ (فت نیز ضم س ، شد ک بفتح ، سک ر ، فت ج) امذ.
(طب) ادویہ کا ایک وزن جو دس تولے پانچ ماشے کے برابر ہوتا ہے. مطلق سکرجہ سے چھ استار مراد ہے. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ٨٥) . سکرجہ۔ مطلق سکرجہ سے سوا چھ استار مراد ہے اور سکرجہ کبیرہ تو اوقیہ ... اور سکرجہ صغیرہ تین اوقیہ کا ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ١ : ٣٣٩). [ع].

سِکَرَّر (کس س ، فت ک ، شد ر بفت) م ف.
تیسری بار ، تیسری دفعہ ، تیارا ، بار بار.

یزیدوں کو بے حد دیاں تو شکست
مکرر ، سِکَرَّر سلامٌ علیک

(١٦٩٠ ، ومزی (قدیم اردو مراثی ، ٦٢)). لازم ہے کہ بات مکرر سِکَرَّر نہ بولے ، اور اگر جانتا بھی ہو تو جب تک اس کی بات تمام نہ ہو ، نہ کہے کہ میں جانتا ہوں.(د ١٨٠٥ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ٣٣٣). سادہ سادہ باتوں کو مکرر سِکَرَّر دہرا کے سننے والے کو تنگ کر دیتا ہے. (١٨٩٥ ، فرہنالوجی ، ١٢٣). [ف : سہ ۔ تین + کرر (مکرر کے قیاس پر) موزد].

سْکُرُو (سک س ، ک ، و مع) امذ ؛ــہ اِسکرو.
پیچ دار کیل یا میخ. ان کے لہریہ دار پیچ کو بعض مُصنّفین نے کارک کے سکرو سے مُشابہت دی ہے.(١٩٦٧ ، بُنیادی خُرد حیاتیات، ٥٥). [انگ : Screw].

سِکْری (١) (کس س ، سک ک) امث.
خشک ، بُھوسی ؛ جسم پر سفید بُھوسی جم جانے کی بیماری. پھر صابن اور پانی سے دھوکر خُشک کر لیا جائے تا کہ سِکری وغیرہ سے نجات مِل جائے. (١٩٨٠ ، جانوروں کے متعدی امراض، ١٣٣). [مقامی].

سِکْری (٢) (کس س ، سک ک) امث.
قلابہ ، کنڈا ، زنجیر (سعیدی ڈکشنری ، ٦٥٩ ؛ انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ٣٥). [پ : सिकरी].

سْکْرَیپ (سک نیز کس مع س ، سک ک ، ی لین) امث ؛ــہ اسکریپ.
بے کار یا بچی کھچی چیزیں ، ردّی اشیاء نیز لوہے وغیرہ کا وہ سامان جو کارآمد نہ ہو. ان بھٹیوں میں سکریپ کے استعمال کو بھی واضح کر دیا گیا (١٩٧٣ ، فولاد سازی، ل). [انگ: Scrap].

سِکْرِیٹْری (کس مع س ، سک ک ، ی مع ، سک ٹ) امذ.
سکرٹری ، معتمد ، سکتر. الراقم ... سکریٹری گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی. (١٨٥٠ ، کوائف تعلیم دیسی ، ١٣). اب تو ہماری عورتیں وزیر ہیں ، سکریٹری ہیں.(١٩٨٣ ، مقاصد و مسائل پاکستان، ١٥٦). [انگ : Secretary].

ـــ شِپ (ـــ کس ش) امث.
معتمدی ، سکریٹری کا عہدہ. سُنا ہوں نواب محمد احمد اسحاق خاں صاحب نے سکریٹری شپ سے استعفا دے دیا.(١٩١٥ ، خطوط اکبر ، ٩٣). اسٹیل مل کے سکریٹری شپ کے عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد لکھنے پڑھنے کی طرف مائل ہوئے ہیں . (١٩٨٨ ، قومی زبان، کراچی، جولائی، ٥٥). [انگ: Secretary Ship].

سَکْرِیٹْرِیَٹ (فت مع س ، سک ک ، ی مع ، فت مع ٹ ، کس ر ، فت ی) امذ ؛ــہ سکریٹریٹ.
حکومت کے دفاتر اعلٰی کا مجموعی نام جو مختلف سکرٹریوں کے تحت ہوتے ہیں ، سکرٹری کا دفتر ، محکمۂ معتمدی ، نظامتِ اعلٰی. فنانشیل سکرٹریٹ سے سالانہ بجٹ (تخمینہ جمع و خرچ) کے نقشے لے کر دیکھو.(١٨٨٨ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٦٥). یہاں ایک سکرٹریٹ قسں کے متعلق اتنے سامان اور طرح طرح کے عملے ہیں کہ صدہا گھر آباد ہیں (١٩٣٥ ، پر پرواز ، ٤٧) ایسے اقدامات عمل میں لائے جائیں کہ سیکرٹریٹ کے دفاتر کے ملازمین اُردو کو زبان دفتری کے طور پر اختیار کرنے کے لئے تیار ہو سکیں . (١٩٨٥ ، مجلس زبان دفتری پنجاب ، ٦). [Secretariat].

سِکْرِین (کس مع نیز سک س ، سک ک ، ی مع) امث ؛ــہ اِسکرین.
سینما یا ٹی وی کے پردے یا شیشے کے لیے مُستعمل جس پر منظر منعکس ہوتا ہے ، پردہ ، خصوصاً ایکس رے. جسم کے باقی حِصّوں سے آنے والی شعاعوں کو سکرینوں کے ذریعے اس آلے تک پہنچنے سے روک دیا جاتا ہے.(١٩٦٦ ، حرارت، ٨٨٢). [انگ : Screen].

سَکَڑ (فت س ، ک) صف.
ایک کلمہ ہے جو لفظ پر کی طرح رشتے کی دُوری ظاہر کرنے کے واسطے آتا ہے ، دُور کا رشتہ ظاہر کرنے والا (فرہنگ آصفیہ؛ علمی اُردو لغت). [پ : सकड़].

ـــ دادا صف ؛ امذ.
دادا کا دادا ، پردادا کا باپ. تیسرا پردادا اور سکڑ دادا دونوں مُسلمان ہوئے. (١٩٠٣ ، آفتاب شجاعت ، ٣ : ٣٨١). اس کے لکڑ دادا کے لکڑ دادا کے سکڑ دادا کے زمانے میں سُنا جاتا تھا. (١٩٣٢ ، ٹیڑھی لکیر ، ٢٢٠). [سکڑ + دادا (رک)].

ـــ نانا امذ.
پرنانا کا باپ (علمی اُردو لغت). [سکڑ + نانا (رک)].

سُکْڑا (ضم س ، سک ک) صف مذ (مث : سُکڑی).
١. **سمٹا ہوا ، بھنچا ہوا ، اینٹھا ہوا ، ٹھٹھرا ہوا.** لوگ گھروں میں سُکڑے بیٹھے تھے بکل کبھڑے ہوئے . (١٨٨٧ ، سخندان فارس ، ٢ : ١٨١). ٢. **جو کُشادہ نہ ہو ، تنگ.** مسافروں کو اسی سُکڑے راستے سے نکال لے جاتا ہے.(١٨٨٠ ، نیرنگ خیال، ٩٠). اس کے پیچھے ایک سکڑا کمرہ تھا جس میں میرصاحب کی

ـــــہری اور کتابوں اور نوادر کی الماریاں تھیں. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۳۴). [پ : सकड़ा].

ـــــسُکڑایا (ـــــضم س ، سک ک) صف مذ.
سمٹا سمٹایا ، دبکا دبکایا ، شرمایا ہوا. لالی گردن جُھکا کر سُکڑایا سُکڑایا ڈپٹی کمشنر کے پیچھے چلنے لگا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۵ : ۳۰). [سُکڑا + سُکڑایا (رک)].

سُکڑانا (ضم س ، سک ک) ف م.
سُکڑنا (رک) کا متعدی سکیڑنا ، سمیٹنا. یبوست یعنی خُشکی کا کام جمانا اور سُکڑانا ہر چیز کا ہے. (۱۸۴۲ ، رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۹۰). [سُکڑ (سُکڑنا) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

سُکڑاؤ (ضم س ، سک ک ، و مج) امذ.
سمٹاؤ ، بھنچاؤ (پھیلاؤ کی ضد). ہوا کے اس سُکڑاؤ کو روکنے کے لیے ظرف کی بالائی سطح سے ایک نلی پیوستہ ہوتی ہے جو ظرف کی ہوا کو باہر کی ہوا کے ساتھ وصل کرتی ہے. (۱۹۲۱ ، سکون سیالات (ترجمہ) ، ۲۳۶). تجاذب سے بادل سُکڑے گا اور اس سُکڑاؤ کی وجہ سے اس کا اندرونی درجۂ حرارت اور دباؤ بڑھنے لگا. (۱۹۶۱ ، کائنات اور ڈاکٹر آئن اسٹائن (ترجمہ) ، ۱۳۸). [سُکڑ ـ سُکڑنا + اؤ ، لاحقۂ حاصل مصدر].

سُکڑ سُکڑ کرنا محاورہ.
خرچ کرنے میں بخل کرنا ، ممسک ہونا (مخزن المحاورات).

سُکڑن (ضم س ، سک ک ، فت ڑ) امث.
رک : سُکڑاؤ. کہیں شکن یا سُکڑن وغیرہ باقی نہیں رہتی. (۱۹۳۰ ، معدنی دباغت ، ۱۱۵). تکرار سے ایک طرح کا باسی پن ظاہر ہوتا ہے اور زندگی میں سُکڑن پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۳۸). [سُکڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

سُکڑنا (ضم س ، فت ک ، سک ڑ) ف ل.
۱. بھچنا ، سمٹنا ، حجم کا کم ہونا (پھیلنا کی ضد). وہ موافق روشنی کے سُکڑتا اور پھیلتا ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۰). پارہ اور پانی وغیرہ حرارت سے پھیلتے اور برودت سے سُکڑتے ہیں. (۱۹۳۳ ، بُخاروں کا اصول علاج ، ۳۸). ہم نے فرار کے راستے ، اپنی سُکڑی ہوئی پیشانی پر سانپ کی طرح چلتی ہوئی زمانے کی لکیروں میں تلاش کیے تھے. (۱۹۷۹ ، زرد آسمان ، ۹۵). ۲. تنگ ہونا (کشادہ ہونا کی ضد).

سُکڑ جائے دوزخ کرے نامہ عذاب
کرے مالکہ اس کے اوپر جب عتاب

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳۳). مسامات جاڑوں میں سُکڑتے اور گرمیوں میں پھیلتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۱۵). ۳. سردی کے مارے سُن یا بے حس و حرکت ہونا ، ٹھٹھرنا ، اکڑنا ، سمٹنا.

پڑا سُکڑے ہے نہ کنار نہ بوس
زانو آغوش میں ہیں جائے عروس

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۸).

جاڑے میں ہم اکیلے کیا ہی سُکڑ رہے تھے
پر دیکھی اس پری کی جوں ہی جھلک پسیجے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۲).

گرمی کے دن تو خیر کسی ڈھب گزر گئے
جاڑا سو آیا رات کو سُکڑے ٹھٹھر رہے

(۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۸۱). ۴. شرم ، خوف یا سردی کے مارے بدن کو سمیٹنا. مینا سُکڑی ، بلّی بلائی ، کبوتر چکرائے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۴۳). اس کڑکڑاتے جاڑے کی پہاڑ سی راتوں کو سکڑ سکڑ کر صبح کرتے ہیں. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۱۰). ۵. شکن پڑنا ، جھٹے پڑنا ، تشنج ہونا ، کنجوسی کرنا ، بھنچنا ، کنارہ کرنا (مہذب اللغات ، فرہنگ آصفیہ). [پ : सकड़ना].

سُکڑی (ضم س ، سک ک) امث.
سُکڑا (رک) کی تانیث (تراکیب میں مستعمل).

ـــــسُکڑائی (ـــــضم س ، سک ک) صف مث.
سمٹی سمٹائی ، دبکی دبکائی ، شرمائی ہوئی. دیکھو دیکھو یہ دبکی دبکائی ، سمٹی سمٹائی ، سکڑی سکڑائی کیا پھڑ پھڑ بول رہی ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، لاہور ، جون ، ۳۲). وہ سکڑی سکڑائی بالکل دروازے کے قریب بیٹھی تھی. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۲۷). [سکڑی + سُکڑائی (رک)].

ـــــسِمٹی (ـــــ کس س ، سک م) صف.
شرمائی ہوئی ، سمٹی سمٹائی ، دبکی دبکائی ، کوئی عورت سکڑی سہمی منہ لپیٹے بیٹھی اونگ رہی ہے ، کوئی بٹاری پر سر رکھے سکڑی سمٹی پڑی ہے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۳۳). [سُکڑی + سمٹی ، سمٹنا (رک) سے].

ـــــسَہمی (ـــــفت مج س ، سک ہ) صف.
ڈری ہوئی ، دبکی ہوئی. کوئی عورت سُکڑی سہمی ، منہ لپیٹے بیٹھی اونگ رہی تھی. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۲). [سُکڑی + سہمی (رک)].

ـــــگھاٹی امث.
دو پہاڑوں کے بیچ کا نہایت تنگ راستہ ، راہِ دُشوار گُزار (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [سُکڑی + گھاٹی (رک)].

سُکساوَن (ضم س ، سک ک ، فت و) امث.
ایک قسم کی قدیم سواری جس میں گدھے جُتے ہوتے تھے.

کھڑ کھڑی ، بہلیں تھیں سُکساون بہت
آئے سُکھ چین اور من بھاون بہت

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۳). [مقامی].

سُک سَکانا (فت نیز ضم س ، سک ک ، فت س) ف ل (قدیم).
بہت ڈرنا ، ڈر کے مارے کانپنا.

کتے کے تن مارسوں سک سکائی
ہوئی بہوت عاجز بہت کچ کچائی

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۳۱). [پ: सकसकाना].

سُکُسکی (ضم س ، سک ک ، ضم س) صف.
وہ بھونری جو گھوڑے کی پُشت پر سیدھی طرف ہوتی ہے. جس اسپ پر سکُسکی بھونری ہو ، صاحب اس کا روز بروز تونگر ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۵). [مقامی].

سکَسنا (فت س ، سک ک ، فت س) ف ل (قدیم).
رک : سکنا ، کر سکنا.

جہاں سے اپے ہوڑ سر اپنا جیے
چُھپا رکھ لے سکسے نہ سیجے سے
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۲۱). [مقامی].

سِکسی (کس مج س ، سک ک) صف.
حد سے زیادہ یا غیرمعتدل جنسی احساس رکھنے والا یا والی، جنسی معاملات میں زیادہ حساس. آپ سمجھتے ہیں کہ عورت بڑی سکسی ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۳۹). [انگ: Sexy].

سِکشا (کس س ، سک ک) امث ؛ نیز شِکشا.
تعلیم ، نصیحت ، تربیت ؛ سیکھانا ، پڑھانا ؛ وعظ.

توحید کی سُنا کر دلکش کہانیوں کو
دیتا کہاں ہے سکشا تو اپنے گیانیوں کو
(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۸) آدین نے جبی ٹل سکشا سن کر کہا ، اچھا منتری جی ، آپ کی صلاح نہیں تو نہ سہی. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۶۷). اف: دینا [س: سکشا शिक्षा].

سُکشَمی (ضم س ، سک ک ، فت ش) صف (قدیم).
بہت چھوٹا ؛ مختصر ؛ نحیف.

اے دوست اوتن جو سکشمی ہے
کچھ بول جو جیو منیں جمی ہے
(۱۵۰۰ ، من لگن ، ۶۳). [س : سکشم सूक्ष्म - خورد + ی ، لاحقۂ صفت].

سِکشَن (کس مج س ، سک ک ، فت ش) امذ.
۱. کسی چیز کا ٹکڑا ، قطعہ یا حصّہ ؛ (کتاب کا) باب یا حِصّہ ؛ دفعہ (کسی ضابطے کی). مرقومہ ذیل کے ابواب اور سیکشنوں کو اچھی طرح یاد کریں. (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۱۰۸). دستور یہ تھا کہ برخاست کرتے وقت ریڈر صاحب سیکشنوں کو گن لیا کرتے تھے. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۴۳۲). ہر سکشن کو اعشاریے کی مدد سے لاتعدود حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۱ ، اِنتظام کتب خانہ ، ۳۰). **۲. فوج کی کمپنی کا حِصّہ ، ٹولی ، دستہ.** دشمن سیکشنوں میں پُل پر سے گُزرنے لگے اور بہت سی پلٹنیں پار اُتریں. (۱۹۰۱ ، سپاہی سے صوبہ دار تک (ترجمہ) ، ۱۸۶). [انگ : Section].

سِکّک (۱) (کس س ، فت ک) امذ ؛ ج.
سِکّہ (رک) کی جمع ، سِکّے.

تھیں اشرفی ، پیسے ، روپے بھی
گویا کہ سِکک کی تھی نمائش
(۱۹۳۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۸۳). [ع].

سِکّک (۲) (کس س ، فت ک) امث ؛ ج.
ڈاک چوکی. اس میں کوئی ہرج نہیں کہ ان سِکک (ڈاک چوکیوں) کا ذکر کریں جن میں خرائط (ڈاک کے تھیلے) لے جانے والے مامور ہیں. (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج و صنعۃ الکتابت (ترجمہ) ، ۴۷). [ع].

سکَل (فت س ، ک) صف (قدیم).
سارا ، سب ، کُل ، تمام.

سکل تخت پر میرا یوں تخت کر
انگوٹی پہ جوں ہے نگیں یا سمیع
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶).

علی کو بی بی نے کہا تھا اول
نصیحت وہی یاد آتی سکل
(۱۶۹۳ ، وفات نامۂ بی بی فاطمہ (ق) ، ۲۲).

محمدؐ گر مدد ہوگا ہمارا
سکل دکھ درد رد ہوگا ہمارا
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۲۷). [پ : सकल].

سکُل (۱) (فت س ، ضم ک) امث.
ایک قسم کی مچھلی (پلیٹس ؛ فیلن). [پ : सकुल].

سکُل (۲) (فت س ، ضم ک) صف.
خاندانی ، ایک ہی خاندان کا ؛ (دھرم شاستر) چوتھی پُشت بالائی سے اوپر کے ، رشتہ دارانِ بعیدہ (اُردو قانونی ڈکشنری ، ۳۶۳). [س : सकुल (س ۔ ساتھ والا + کل ۔ خاندان].

سکّل (فت س ، شد ک بفت) امث.
زنجیر. طبیلے میں ایک گدھا ہے ... اسے کوئی چرا لیجائیگا کر کر اس کے گلے میں بڑی گھٹ سکل ڈالیا ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۲۹۷). [پ : सङ्कल].

سِکلامبَر (کس س ، سک ک ، م ، فت ب) امذ.
سفید لباس والا یعنی برہمن.

بڑھے یہ راہ میں سکلامبر دھرم پستک
کہ ہندو دھرمبر ایک واں جُھکائے گردن جائے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۹). [سکل ۔ سفید + امبر ۔ کپڑا].

سکِلانا (فت س ، کس ک) ف م.
اکٹھا کرنا ، جمع کرنا ؛ دھکیلنا (پلیٹس). [پ : सकिलाना].

سِکلانا (کس س ، سک ک) ف م (قدیم).
سکھانا ، بتانا. سکلاتی بدبہلیز تلک ، گھرگھٹ کی دوڑ باڑی لگن (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸).

اچھے تاوں انسان کوں عقل سات
جناور ہی کرتا ہے سکلانے بات
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۲). [سکھلانا (رک) کا قدیم اِملا].

سِکلاوَرت سُول (کس س ، سک ک ، فت و ، سک ر ، و مع) امذ.
(حیوانیات) گھوڑے کے پیٹ کا درد جس میں گھوڑے کے مُنھ سے پانی جاری رہتا ہے اور اس کے جسم کے بال کھڑے رہتے ہیں (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۸). [مقامی].

سکلہوم (فت س ، ک ، سک ل ، و مج) امذ.
ہون کی ایک قسم. سکلہوم کا دھواں سپہردوار تک پیچیدہ ہو کر گیتا تھا ، لونگ کا بخور ہو رہا تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۷۰۸). [سکل + ہوم = ہون].

سَکُلْیَہ (فت س ، ضم ک ، سک ل ، فت ی) صف (قدیم).
رشتہ دار ، ایک ہی خاندان کے دُور کے رشتہ دار.

جن کا تن دھوند کا جیوں
بھوق کافر سکلیہ تیوں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۱۱۰). [س : सकुल्य].

سُکْمار (ضم س ، ک) صف مذ.
نازک مرد. سچکنتا اس میں ایسی ہے کہ عاشق کا دل جو شعلہ پکڑتا ہے سو اسی کی چکنائی سے اور سکُمارتا اس میں ایسی ہے کہ اور جو عالم میں سکُمار بستے ہیں سو گویا اس کا عکس ہے . (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲).

یہ چھب یہ رُوپ ، یہ سکُمار یہ سکومل گت
فلک پہ بکھے ہوئے چاند اور ستاروں کی

(۱۹۳۳ ، روح کائنات ، ۲۲۷).

کبھی خیمہ زن ہو دل کے اُجڑے دیار میں
کوئی لاجونتی نار ، سکمار پھکشنی!

(۱۹۶۳ ، ککو موج ، ۱۶۲). [س : सुकुमार].

سکُمارتا (ضم س ، ک ، سک ر) امث.
نزاکت ، نرمی. سکُمارتا اس میں ایسی ہے کہ اور جو عالم میں سکُمار بستے ہیں سو گویا اس کا عکس ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲).

جھڑیں پھول ان سے گریں ہیرے موتی
یہ چتیے سے دانتوں کی سکمارتا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۷). [س : सुकुमारता].

سِکْمی (کس س ، سک ک) صف.
درمیانی مزارع ، مزارع جو بالواسطہ اپنا لگان ادا کرے. سِکمی اسامیوں کو یک قلم بے دخل کر دیا اور ان کی آراضیوں پر لگان بڑھا کر دوسری آسامیوں کے ساتھ بندوبست کیا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۷۹). [سِکمی = شِکمی].

سکُن (ضم س ، ک) صف.
آرام ، ٹھہراؤ ، سکون.

جان ، تشکیت ، جمع خبن و سکُن
اور مسحور ، صلعم و حذف سے رکن

(۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۶۱). [ع].

سکنا (فت س ، سک ک) ف ل (قدیم).
فعل معاون کے طور پر مُستعمل بمعنی قابلیت ہونا ، قوت ہونا ، ممکن ہونا ، کرسکنا.

وہ جس لوڑے نس رکھے
کس اندازہ بول سکے

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ : ۷۶)).

سکے کون تیرا شکر سارے
ہے قدرت کسے یاں جو دم مارنے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳).

کیوں کر سکے نکلنا ولی پھاندے عشق سوں
دل جن کا دام زُلف سوں جا کر پھنسا ہے بس

(۱۷۰۷ ، ولی (اردو ، کراچی ، جنوری ، ۱۹۶۷ء ، ۶۳)).

آتی ہے صدائے جرسِ ناقۂ لیلےٰ
پر حیف کہ مجنوں کا قدم اٹھ نہیں سکتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۱). کر سکنے کو کرنا اور ہو سکنے کو ہونا لازم نہیں ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۲۵۱). [س : शक्य].

سِکْنا (۱) (کس س ، سک ک) ف م (قدیم).
سیکھنا.

ہنر دیک سِکنا ہے اُستاد کا
فہم جوڑ ہے آدمی زاد کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۶).

اگر خضر علم لدُنّی کچھ آج
جو موسیٰ ثمن آئے سکنے کے کاج

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۸). [سیکھنا (رک) کا قدیم اِملا].

سِکْنا (۲) (کس س ، سک ک) ف ل.
آگ پر سینکا جانا ، بھونا جانا ، تپنا. اور زعفران کا رنگ بھی جب بالکل سِک جائے اور اوپر کا حصّہ سُرخ ہو جائے تو سیخ کو الگ کر کے ڈور کھول کر کام میں لائیں مرغ کباب تیار ہے. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۸۵). جب کوئی کباب خریدنے بڑھتا تو کبابی بڑی مشاق سے قیمہ کو سیخوں پر چڑھا کر کچے دھاگے سے لپٹ کر سُلگتے ہوئے کوئلوں پر رکھ دیتا اور پلٹتا رہتا. جب وہ سِک جاتے تو ... دونا گاہک کی طرف بڑھا دیتا. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام (ترجمہ) ، ۲۱۵). [سینکنا (رک) کا لازم].

سُکْنا (۱) (ضم س ، سک ک) ف ل (قدیم).
سُوکھنا ، خشک ہو جانا.

ہوا آب اس کا گندا اور کھارا
بھی سُکنے کون لگا مانند پارا

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۰۲). [سُوکھنا (رک) کی تخفیف اور قدیم اِملا].

سُکْنا (۲) (ضم س ، سک ک) امذ ؛ ج.
باشندے ، بسنے والے ، رہنے والے. طہماسپ بادشاہ فارس نے جب سُنا کہ ہمایوں سکنائے ہند نے بہت مُصیبتیں اٹھائی ہیں تو ایک نامہ اس مضمون سے لکھا. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۸۶). اِس کا اِطلاق تمام ملک ہائے یورپ کے سکنا پر یکساں طور سے ہوتا ہے . (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۰۱). [ساکن (رک) کی جمع].

سکَنات (فت س ، ک) امذ ؛ ج.
۱. سکتہ (رک) کی جمع ، سکون ، سکون کے حالات و کوائف ، اُردو میں بیشتر حرکات کے ساتھ ترکیب عطفی میں استعمال ہوتا ہے

(حرکات و سکنات). یہ نکتہ قرار رکھو کہ جیتا رمز ہوتا و اِشارات و فعل و حرکات ، سکنات تیرے وجود میں جیتے فعل ہر اس کا محاسبہ کر لیں۔ (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۳).

سختی کبھی ، راحت کبھی ، گردش کبھی سکنات
شادی کبھی ، ماتم کبھی ، نور اور کبھی ظُلمات

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۷). سرزمین کی تاثیر اور آب و ہوا کے اثر سے ہر ملک کے آدمیوں کے ڈیل ڈول صورت شکل ، حرکات و سکنات الگ الگ ہیں۔ (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، آزاد ، ۲). ان کے تمام افعال و حرکات و سکنات میں چند خاص خصلتیں نُمایاں تھیں. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۱۲۳). کیمرہ جب تک چلتا رہتا ہے چھوٹی بڑی تمام حرکات و سکنات پردے پر آ جاتی ہیں۔ (۱۹۸۵ ، طُوبیٰ ، ۱۶۰). ۲. (تصوّف) وحدت الوجود کا تصوّر. خدا کی ذات میں مِل جانے کو جمع کہتے ہیں اور اس سے جدا ہونے کی فرق ، اس کے ساتھ رہنے کو سکنات بولتے ہیں۔ (۱۸۸۱ ، کشّاف اسرار المشائخ (ترجمہ) ، ۵). [ع : سکنہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

سکْنائی (فت س ، سک ک) صف.
رہائش کے قابل ، قابلِ سکونت. ان میں سکنائی عمارات میں تو اسی غربی طرز کا غلبہ ہے.(۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۲۵۲). [ع : سکنہ (رک) سے موزّد].

سِکنْجَبِین (کس س ، فت ک ، سک ن ، فت ج ، ی مع) امث.
(طب) سرکے اور شہد کا پکا ہوا شربت ، لیموں کے رس کا مشروب (دواۃً مستعمل). بادشاہ مقام ملاطفت میں ہے اور جانتا ہے کہ سکنجبین عذر سے میرے صفراوی وحشت کو تسکین دے۔ (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۳۵۲).

یہ ہونٹھ دونوں تھے قند و شکر میں صاف کہہ دوں تمھارے منہ پر
دیا ہے بوسہ ترش جو ہو کر تو ذائقہ ہے سکنجبیں کا

(۱۸۷۳ ، کلّیاتِ قدر ، ۱۴۳). پہلے لوگ پیٹ کے خلل کے علاج کے لئے جُورِن و کالا نمک و سکنجبین گھروں میں رکھتے تھے۔ (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۳). سہ پہر چائے ، شربت ، سکنجبین یا لسی مع موئے آٹے کے بسکٹ ، میوہ دار کیک یا سبزی کی سینڈوچ۔ (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۱۰۲).[سرکہ + انگبیں (شہد) = سرکنگبیں = سکنجبین].

سِکنْدَر (کس س ، فت ک ، سک ن ، فت د)(الف) امذ ؛ نیز اسکندر.
۱. مشہور یونانی فاتح جس نے ہندوستان ، ایران اور چین کا کچھ حصہ بھی فتح کیا تھا. حضرت عیسیٰ سے تقریباً سوا تین سو سال قبل فوت ہوا. کہا جاتا ہے کہ آئینہ اسی کی ایجاد ہے. تاریخ میں عموماً سکندر اعظم کے لقب سے یاد کیا گیا ہے.

حاجب کہیں جس کوں لوگ اکثر
نوشابہ صفت ولے سکندر

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۳).جب سکندر فیلقوس نے دارا پر چڑھائی کی اور بعد معارک سخت و درشت کی دارا کو پسپا کیا۔ (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۶۳).

پریشاں ہوں میں مشتِ خاک ، لیکن کُچھ نہیں کُھلتا
سِکندر ہوں کہ آئینہ ہوں یا گردِ کدورت ہوں

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۶۴).

زمانہ بھر کو آئینہ بنایا نازنیں ہو کر
نصیبے میں سکندر بن گئے یہ بُت حسیں ہو کر

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۶۲). ۲. ذوالقرنین جن کا ذکر قران شریف میں آیا ہے اور سدِّ سکندری برائے یاجوج ماجوج کے بانی تھے.

ہمچوں سکندر ذوالقرنین
شہداء کربلا شاہ حسین

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۹ ، ۲ : ۵۰)).

سِکندر و ذوالقرن نے دیکہ سدّ
جن یاجوج و ماجوج کے باندیا ہے حد

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۲).

ہندو راج میں جوں کہ اندر اہے
مُسلماں میں جوں سِکندر اہے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۹). ایسا جاہ و جلال سِکندر ذوالقرنین کو نصیب نہ ہوا ہو گا.(۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۸۳۹). (ب) صف. (کنایۃً) خوش نصیب ، خوش بخت.

شوقِ خود بینی ہوا تجھ کو جو اے سُلطانِ حسن
آئینہ تمثال سے تیرے سِکندر ہو گیا

(۱۸۳۹ ، آتش ، ک ، ۵۸). [عَلَم].

---صَولَت (---و لین ، فت ل) صف.
سِکندر جیسی شان و شوکت اور دبدبہ والا،خوش قسمت. بادشاہ فیروز بخت سِکندر صولت نے تنظیم و تنسیق سلطنت سے فراغت پا کر محل سرا میں قدم رنجہ فرمایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۰). [سِکندر + صولت (رک)].

---طالِع (---کس مع ل) صف.
قسمت والا ، خوش بخت ، طالع ور ، خوش نصیب. ملک دکھن میں دعویدار اور مخالف اس سِکندر طالع کے تھے۔ (۱۸۳۷ ، حملاتِ حیدری ، ۵). [سِکندر + طالع (رک)].

---طالِعی (---کس مع ل) امث.
خوش قسمت ہونا ، خوش نصیبی ، خوش بختی ، طالع وری.

سِکندر طالعی اس کی ہے عنواں اس کی دولت کا
وہ وقت آنے کو ہے دارا ہو جب دربانِ گوہر خاں

(۱۹۳۱ ، چمنستان ، ۱۳۵). [سِکندر + طالع (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِژاد (---کس ن) صف.
سکندر کی نسل کا ، سِکندر جیسا ؛ مراد : بہادر.

کوئی دیو تھا واں سِکندر نژاد
کنویں میں اُتر کر بحسبِ مُراد

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۱۳). [سِکندر + نِژاد (رک)].

---نَصِیب (---فت ن ، ی مع) صف.
خوش قِسمت ، بختاور ، خوش نصیب.

وصل اوس حسن کا ہے سکندر نصیب ہوں
آئینہ تھا وہاں یہاں آئینہ رُو تو ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۲) [سکندر + نصیب (رک)].

ـــ نَصیبی (ـــ فت ن ، ی مع) امث.
خوش نصیب ہونا ، خوش قِسمتی ، خوش بختی ، طالع وری. سلطان اس مہم کی کامیابی اور اپنی سکندر نصیبی کا یقین دل میں لیے ہوئے ... گھوڑا اڑائے چلا جا رہا تھا. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، نومبر ، ۱۰).[سکندر + نصیب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِکَنْدَری (کس س ، فت ک ، سک ن ، فت د). (الف) امث.
۱. (اصطلاحاً) **گھوڑے کا ٹھوکر کھا کر گر پڑنا.** کار آزمودہ چابک سوار کی طرح فوراً مرزا کی باگ کھینچی. سکندری سے بچا کر دوسری طرف رخ پھیر دیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۳۶) .
۲. **سکندر جیسی شان ؛ (مجازاً) حکومت ، سلطنت.**

انوں تھے دین قایم ہے ہزاراں شکر کر توں
کہ ہے بارہ اماماں تانوں سدا سکندری کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۲).

پایا ہے جو کوئی دولتِ فقر
مشتاق نہیں سکندری کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸).

نہیں ہے وابستہ زیرِ گردوں کمالِ شانِ سکندری سے
تمام ساماں ہے تیرے سینے میں تو بھی آئینہ ساز ہو جا
(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۳۸).

کبھی غرور تھا اپنی سکندری پہ جنہیں
بہت گراں ہے یہ نانِ جویں بھی آج انہیں
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۶۵). (ب) صف. **سکندر سے منسوب (جیسے وکرم سے منسوب وکرمی).** اصحاب کہف پانسو چالیس سنہ سکندری میں تھے (۱۸۶۹ ، قصہ اصحاب الکہف والرقیم ، ۹). تیسری تاریخ ماہ رومی سنہ ہفتم سکندری کو زاہدہ خاتون نے حکم دیا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۵۳۷). [سکندر + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

ـــ کھانا محاورہ.
گھوڑے کا ٹھوکر کھانا ، ضربہ کھانا ، نقصان اُٹھانا.

طاقت یہ کس میں ہے کہ لکھے زورِ حیدری
دوڑے کمیتِ خامہ تو کھائے سکندری
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۴۸). مرکب نے سکندری کھائی اور تیغہ سہمان کا سر تقاب دار پر بیٹھا (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ : ۳۹۲) سلطان ... گھوڑا اڑائے چلا جا رہا تھا کہ ... سکندری کھائی اور اس کی فوج ... طوفان برق و باد کے چکر میں آئی. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، نومبر ، ۱۰).

سِکَنْدھ (کس س ، فت ک ، سک ن) امذ.
۱. کتاب کا حصّہ ، باب ، فصل. سری مد بھاگوت کے سکندھ (ھ) بارہ کے پہلے دوسرے اور نویں ادھیائے میں اس اوتار کی کیفیت ہے. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۱۹۵). ۲. مرکب. دو سالمے مل کر ایک مرکب (سکندھ) ترتیب دیتے ہیں . (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۶). [س : سکندھ [illegible]].

سِکَنْڈ / سَیکِنْڈ (کس س ، فت ک ، غنہ / ی لین ، کس ک ، غنہ) (الف) امذ.
۱. **منٹ کا ساٹھواں حصّہ ، ثانیہ.** کوئی اس دروغ گو سے پوچھے کہ جناب عالی کے سکنڈ جاگے تھے جو ساری رات جاگتے رہنے کا شکوہ ہو رہا ہے. (۱۹۱۰ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۶). اب تم ذرا دوسری طرف دیکھو، بس ایک سکنڈ کا کام ہے. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۶۷). مصافحہ کے بہانے سے ایک گزارش کان میں کی... اسی سکنڈ منظور بھی ہو گئی. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۲۳). گندہ پانی ایک سکنڈ میں باہر نکل گیا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۳۵). (ب) صف. **دوسرا ، دوسرے درجے کا.** یہ بیت المقدس کے حج کا زمانہ تھا ، اس لیے فرسٹ اور سکنڈ دونوں درجے عیسائی حاجیوں سے بھرے ہوئے تھے . (۱۸۹۲ ، سفرنامہ روم و مصر و شام ، ۱۹). ریل کے عموماً تین درجے ہوتے ہیں ، فرسٹ کلاس (اول درجہ) ، سکنڈ کلاس (دوسرا درجہ) ، تھرڈ کلاس (تیسرا درجہ). (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۴۰). تم تو سکنڈ کلاس ایم اے ہو. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۲). [انگ : Second].

ـــ لَنْگْوِیج (ـــ فت ل ، غنہ ، سک گ ، ی مج) امذ.
مادری زبان کے علاوہ ، ثانوی زبان ، دوسرے درجے کی زبان. گورنمنٹ ... انگریزی کو صرف بطور سکنڈ لنگویج کے تعلیم میں رکھنا چاہتی تھی. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۳۱). [انگ : Second Language].

ـــ ماسْٹَر (ـــ سک س ، فت ٹ) امذ.
صدر مدرّس سے نیچے درجے کا مدرس ، نائب صدر مدرس. اس کے بعد سکنڈ ماسٹر صاحب آئے ، ان کو بھی جواب دے دیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۳۴). [انگ : Second Master].

ـــ ہَینڈ (ـــ ی لین ، غنہ) صف.
استعمال شُدہ ، مستعملہ ، برتا ہوا ، پُرانا. تقریباً ڈیڑھ سو روپے مرمت پر خرچ ہوئے ، سکنڈ ہینڈ گاڑی جو تھی. (۱۹۷۳ ، قطرات شبنم ، ۸۵). [انگ : Second Hand].

سِکَنْڈَری / سَیکِنْڈَری (کس س ، فت ک ، غنہ ، فت ڈ / ی لین ، کس ک) صف.
پہلے درجے سے نیچے کا ، ضمنی ، ثانوی. یہ معانی حقیقت میں درجہ دوم کے معنی ہیں جن کو انگریزی میں سکنڈری معنی کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۹۵). چھلے کے ایک طرف پرائمری کوائل اور دوسری طرف سیکنڈری کوائل کو لپیٹ دیا جاتا ہے اور پرائمری کوائل میں الٹرنیٹنگ کرنٹ یعنی متبادل برق رو گزرای جاتی ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۱۰۰). [انگ : Secondary].

سَکَنْڈَل (سک س ، فت ک ، سک ن ، فت ڈ) امذ ؛ امث اسکنڈل.
رُسوائی ، ذلت ، بدنامی ، شرمناک واقعہ. انگریز ناقابل فہم جانور ہے ... اخباروں میں بڑے ملذذ سکنڈل گھڑتا ہے لیکن ان کے قرب پر ناز بھی کرتا ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۱۹). [Scandal].

سَکَنَہ (فت س ، ک ، ن) امذ ؛ ج.
ساکن کی جمع. کلمۂ چند بیان اوصاف احسان نعمت اس ابرِ رحمت سپہرِ مکرمت میں لکھنے چاہییں کہ جس کے قلزم عطایائے محیط چاردانگ ہندوستان ہوکر قطعہ‌وار سکنہ قلمرو کو دائرۂ امن و آسائش میں لیا ہے. (۱۸۶۳ ، نتائج المعانی ، ۲۷). [سکنا (رک) جس کا ایک املا ہے].

سُکنی (فت س ، کن) صف.
۱. موروثی ، باپ دادا سے ملے ہوئے ، پشتینی. ایک نوع کا اجارہ ہم جنس نوع سے چنانچہ اجارہ سکنی ... سے اور کورب کا کورب سے فاسد ہے. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۳ : ۱۲). اوکھلے کی جاگیر کی آمدنی تھی تو دوسری طرف سکنی جائداد کا کرایہ. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ٦ : ۱٦۲). **۲. سکونت کے لائق ، رہنے کے قابل ، رہائش کے قابل (مکان وغیرہ).** تمدن عرب کی اور بہت سی اشیائے سکنی مکانات ہتھیار ، آلات ، صنعت وغیرہ قاہرہ میں نظر آتی ہیں. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۲۲٦). نئے انقرہ میں سب سے مقدم مجلس ملی کی عالی شان عمارت ، اس کے علاوہ سرکاری دفاتر کا ایک محلہ ، باغیچوں والے سکنی مکان اور ایک ایسا ثقافتی محلہ تھا جس کے اندر زیادہ‌تر اعلیٰ تعلیمی ادارے آجاتیں. (۱۹٦۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳٦۸). [ع].

سَکّو (فت س ، شد ک ، و مع) امذ.
رسّی یا تار کا بنایا ہوا جھولے نما لٹکن جس میں بوقت ضرورت کھانے کی چیزیں رکھ دی جاتی ہیں تا کہ بلی اور چوہے وغیرہ سے محفوظ رہیں ، چھینکا (اب و ، ۳ : ۱۵۷). [مقامی].

سِکُو (کس س ، و مع) امذ.
پنجشاخہ ، پنشاخہ ، لکڑی کا بنا ہوا لمبے دستے والا ایک آلہ پنجے کی صورت کا ہوتا ہے. کاٹنے کے بعد کسان اس سے غلے کو ہوا میں اڑا اڑا کر بھوسے سے علحدہ کرتے ہیں (ماخوذ: لغاتِ ہیرا). [ف].

سِکّو/سِکّھو (کس س، شد ک ، و مع) امذ.
(قصابی) چھری بند بھائی ، قصائی (ماخوذ : گلزار معنی ؛ فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

سکواڈرن (سک س ، ضم مج ک ، سک ڈ ، فت ر) امذ ؛ ج اسکواڈرن.
بری ، بحری یا فضائی فوج کا دستہ ، جنگی جہازوں کے بیڑے کا ایک حصّہ. لڑاکا طیاروں کے چھے سکواڈرن ہیں. (۱۹٦۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ٦٦). [انگ : Squadron].

سکواش (سک س ، ضم مج ک) امذ ؛ ج اسکواش ، اسکویش.
(کھیل) ایک کھیل جو مقرر طریقے پر ریکٹ اور نرم گیند سے نسبۃً چھوٹی محصور جگہ میں کھیلا جاتا ہے. سرفراز ... سکواش کھیلنے کا شوقین تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۷۷۹). [انگ : Squash].

سِکْوانا (کس س ، سک ک) ف م.
دوسرے کے ہاتھوں سیکنے کا عمل کروانا. ترزیل ... جسم کو اپنے سکوانے لگا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۸۰٦). [سیکنا (رک) کا تعدیہ].

سُکُوب (ضم س ، و مع) امذ.
(طب) پانی ٹپکانے کا عمل ، دوا کا پانی نیم گرم بتدریج بدن پر گرانا. سکوب ـ دوا کا بدن پر گرانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۳). سکوب سیال دوا کا (ذرا کم) فاصلے سے رہ رہ کے بدن پر گرانا. (۱۹۱۸ ، میزان الطب ، ۷). [ع].

سکُوپ (سک س ، و مع) امذ.
(صحافت) خاص خبر جو صرف ایک اخبار میں شائع ہوئی ہو. یہ تو معجزہ ہے ، اخبار نویسوں نے مجھے اس (Scoop) پر مبارک باد دی اور ... میں نے خدا کا شکر ادا کیا. (۱۹۵۵ ، سرگزشت ، عبدالمجیدسالک ، ۱۲۹). مجھے توقع تھی کہ صحافی برادری جو بڑے بڑے سکوپ لے اڑنے میں مہارت رکھتی ہے ، ان میں کوئی صاحب دل میرے سر تھوپے ہوئے الزامات کی تحقیق اور تفتیش کرنے کی زحمت بھی اٹھائے گا. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۱۷). [انگ : Scoop].

سُکُوت (ضم س ، و مع) امذ.
چپ ، خاموشی ؛ سناٹا.

لب تربت پر کہ روح کا پر قوت
کاتبِ ناز نے لکھا ہے سکوت
(۱۹۰۷ ، ولی ، ک ، ٦۱).

سکوت اہلِ سخن کا بھی نہیں خالی افادے سے
قلم کی طرح خاموشی میں یہ رکھتا ہے گویائی
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۹۳).

کیا کہیے غیر از سکوت ، داورِ محشر ، اگر
چاہیں ترا انتقام تجھ پہ درود و سلام
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۹).

نرم شاخوں کی لچک ، سرشار ساحل کا سکوت
دشت کی خوشبو ، فضا کی تازگی ٹھنڈی ہوا
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۰۳). کچھ دیر حاضرین پر ایک سکوت سا طاری رہتا ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۲۱). **۲. (عروض) سقوط ، دبنا ، گرنا ؛ بحر میں کسی حرف کا ساقط ہونا.** گو کہ میں سکوت عین کو ناجائز نہیں سمجھتا اس لیے کہ اردو میں عین کا تلفظ الف کی طرح ہے اور الف حرف علت ہے جس کا گرنا جائز ہے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۷۲). [ع].

---افزا (---فت ا ، سک ف) صف.
سناٹا بڑھانے والا.

شب سکوت افزا ، ہوا آسودہ ، دریا نرم سیر
تھی نظر حیراں کہ یہ دریا ہے یا تصویرِ آب
(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۲۸۸). [سکوت + افزا (رک)].

---آموز (---و مج) صف.
خاموشی کا سبق دینے والا.

سکوت آموز طولِ داستانِ درد ہے ورنہ
زباں بھی ہے ہمارے منہ میں اور تابِ سخن بھی ہے
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۷۳). [سکوت + ف : آموز ، آموختن - سکھانا ، تعلیم دینا].

---پکڑنا محاورہ.
خاموشی چھا جانا ، سکوت طاری ہونا ؛ خاموشی اختیار کرنا. اب پورا شہر تصرف میں آ گیا ، یہاں سکوت پکڑا اور عجلت سے کام نہ لیا. (۱۹۸۵ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، فروری ، ۲۵۱).

---توڑنا محاورہ.
خاموشی کو زائل کرنا ، خاموشی کو دُور کرنا. دور کسی نے مجمع کے سکوت کو توڑا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۹).

---طاری ہونا محاورہ.
خاموشی چھا جانا. اجلاس میں قائداعظم پہنچے تو شور و شغب برپا تھا لیکن جب قائداعظم تقریر کرنے اٹھے تو ان کے ہاتھ کے ایک ہی اشارے سے جلسہ گاہ پر مکمل سکوت طاری ہو گیا. (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۱۳۵).

---کرنا محاورہ.
خاموش ہو جانا ، چپ رہنا. امیر عبدالرحمٰن میں ہزار رحم دلی ہو مگر یہ بھی نہیں کہ اتنے بڑے واقعہ میں وہ مسیحیوں کی طرف داری یا کم سے کم سکوت کریں. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۰). اصلی معنی بیان کرنے سے علماء نے سکوت کیا. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید (ضمیمہ) ، ۵ : ۴۸). آپؐ نے پھر دیر تک سکوت کیا ، اور فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں بے شک ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۶۱).

سُکُوتی (ضم س ، و مع) صف.
سکوت (رک) سے متعلق یا منسوب ، بے حرکت ، ٹھہرا ہوا ، جامد. ماضی کی روایات کا احترام ... زندگی اور ادب کو جامد اور سکوتی شے تصور نہیں کرتا. (۱۹۵۸ ، تنقیدی نظریات ، ۱۵۱). [سکوت + ی ، لاحقۂ نسبت].

سْکُوٹر (سک س ، و مع ، فت ٹ) امذ نیز امث ؛ ← اسکوٹر.
پٹرول سے چلنے والی سائیکل نما گاڑی جس کے پہیے موٹر سائیکل کے پہیوں سے چھوٹے ہوتے ہیں. اگر وہ جہیز میں موٹر کی بجائے سکوٹر لاتی ہے تو میں سکوٹر پر ہی قناعت کر لوں گا. (۱۹۶۴ ، دلیلِ سحر ، ۲۵). واپس ہو رہا تھا تو احساس ہوا کہ کوئی سکوٹر پر ہمارا تعاقب کر رہا ہے. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۵۸). [انگ : Scooter].

سَکوچی (فت س ، و مع) صف.
ڈرپوک ، بزدل ، شرمیلا ، وہمی. میں نے کہا کہ نہیں رہتا ، میں آتی ہوں ، تب تک نہ جانے کہاں کھسک گیا ، بڑا سکوچی آدمی ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۵۱). [س : سنکوچ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سکوچیلی (فت س ، و مج ، ی مع) صف.
شرمیلی.

سکوچیلی ، سرسیلی ، سرمیلی آنکھیں
یہ رس روپ ، یہ رنگ ایشور کی دیا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۸). [سکوچی + لی ، لاحقۂ صفت تانیث].

سْکور (سک س ، و مج) امذ ؛ ← اسکور.
(کھیل) وہ نمبر جو کھلاڑی کسی کھیل میں حاصل کرے. ہم دونوں نے مل کر سکور ساٹھ سے سو تک پہنچا دیا. (۱۹۶۲ ، کرنیں ، ۶۸). وہ شاندار ہٹیں لگاتی ہیں کہ بس منٹوں میں ساٹھ سکور کر گیا. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۲۱۵). [انگ : Score].

سَکورا (فت س ، و مج) امذ.
۱. مٹی کا پیالہ یا گہری رکابی.

بلا سے جام نہ ہووے نہ ہو کہ یاں ہم لوگ
چڑھا گئے ہیں گھڑوں کے گھڑے سکورے سے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۴۳).

نہیں جام کورے سکورے میں دے
کھنگالے ہوئے آب خورے میں دے
(۱۸۹۳ ، کلیاتِ نعتِ محسن ، ۱۸۸). دور ہی سے اسے مٹی کے ایک سکورے میں کھانا ڈال دیا جاتا تھا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۸). فجر کی اذان کے ساتھ حلیم تیار ہو جاتا اور پہلے سے خریدے ہوئے اور پانی میں ٹھنڈے کئے ہوئے سکوروں (مٹی کے پیالوں) میں جما دیا جاتا. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۲۳). [کورا (رک) کا بگاڑ].

سَکوری (فت س ، و مج) امث.
مٹی کا چھوٹا پیالہ ، چھوٹا برتن.

اب غم کی رات سیرِ چراغاں ہے اے سراج
یہ اشک گرم تیل ہے ، آنکھیں سکوریاں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۷). نشہ باز لوگ اٹھتے ہی کالجہ ملنے لگے ... رات کے بچے ہوئے کابلی مٹر دو سامنے مٹی کی سکوریاں بھر کے رکھے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۰۰). نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کبھی خوان پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ سکوری میں رکھ کر. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۰۳). [سکورا (رک) کی تصغیر].

سِکوڑ (کس س ، و مج) امث.
۱. سمٹ کر یکجا ہونا (جسم کی کھال یا کپڑے وغیرہ کا) ، سکڑن ، سلوٹ. وہ اپنے معدے کے بعض مخصوص سکوڑوں کا ادراک کرتا ہے اور انہیں بھوک کہتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۲۸۳). **۲. (کنایۃً) علیٰحدگی** (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ نوراللغات). [سکوڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

سِکوڑنا (کس نیز ضم س ، و مج ، سک ڑ) ف م ؛ ← سکیڑنا.
سمیٹ لینا ، سکیڑنا ؛ (مجازاً) کنجوسی کرنا ، بخل کرنا ، کسنا ، کھینچنا. دل تنگ تو تھا ہی اور ہاتھ سکوڑا ، بیوی پر بہت خفا ہوا کہ تم نے مجھے لٹا دیا. (۱۸۶۹ ، زینت العروس ، ۹۲).

اخلاص کی شمیم میں نفرت کی بو رہی
بیٹھا کبھی وہ پاس تو دامن سکوڑ کے
(۱۹۰۸ ، مخزن ، اپریل ، ۷۰)۔ یہ لوگ اپنے اوپر کے پرندوں پر نظر نہیں کرتے کہ وہ کس طرح پر پھیلائے رہتے ہیں اور پھر کس طرح انھیں سکوڑ بھی لیتے ہیں۔ (۱۹۵۳ ، حیوالات قرآنی ، ۱۶۵)۔ اس نے چیتے کی طرح چھلانگ لگانے سے پہلے اپنے جسم کو سکوڑا اور ایک ہی جست میں دروازے تک پہنچ گیا .. عام حالات میں شاید وہ ایسا نہ کر پاتا۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۵۳)۔ [پ : سکوڑنا सिकोड़ना]۔

سکُول (سک س ، و مع) امذ ؛ نیز اسکول۔
مدرسہ ، درس گاہ ، مکتب۔ مشن سکول کے ملازموں میں سے اہل اسلام پابند تقویٰ آپ ہی ہیں۔(۱۸۸۸ ، تفسیر ابو کرم ، ۲۸)۔ ازسرنو قائم شدہ فارم ... اسی زراعتی سکول کی جڑ ہے۔ (۱۹۰۰ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۸۳)۔ مسزش جیسے سکول کے بھاگے ہوئے بچوں کی طرح پکڑی گئی ہوں ناچار اٹھ کھڑی ہوئیں۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۷۸)۔ [انگ : School]۔

سکُون (ضم س ، و مع) امذ۔
۱. **آرام ، اطمینان ، قرار ، چین۔**
شعلے میں کو سکون آئے برق سے اضطراب جائے
ہر دل زار کو قرار ہو سکے یہ نہ ہو سکے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۹)۔ ہر نبض مرکب انبساط اور سکون سے ہے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۲)۔
جو رضا تری تُو اس کا ہے تو سکون و صبر ہیں اس کے کل
ہے عجب چیز نہال غم ، نہ ہمیں کو پائے مگر پھلا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۷)۔
کیا خبر تھی اضطرابِ دل ہی وجہِ زیست ہے
مر گیا میں جب سکونِ دل میسر ہو گیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۰)۔ مجھے سکون ہو گیا ہے ، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حفاظت میں رکھے گا۔ (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۰۷)۔ ۲. **ٹھہراؤ ، قیام ، جمود۔** سر برہنہ روبہ قبلہ کھڑے ہو کر کمال خشوع و خضوع سے درگاہ قاضی الحاجات میں سکون بارش کی دعا کی۔ (۱۸۹۶ ، قیصر التواریخ ، ۲ : ۲۶)۔ حرکت اور سکون کا اطلاق جب عام معنی پر کیا جاتا ہے تو اس وقت ان کا شمار ان عوارض اور صفات میں ہوتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۱۰۸۲)۔ ۳. **حرف ساکن کی مفروضہ علامت یا حالت ، جزم۔** (۸)۔ جب حرف کی آواز کو کوئی حرکت نہیں ہوتی تو اس حالت کو سکون اور حرف کو ساکن کہتے ہیں۔ (۱۹۱۷ ، مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی ، قواعد اردو ، ۲ : ۵)۔ اردو بول چال میں ہر لفظ حرکت سے شروع اور سکون پر ختم ہوتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۱۱)۔ ۴. **دنیا و مافیہا سے خیال کے بالکل ہٹ کر یادِ الٰہی میں محو ہو جانے کی کیفیت۔**
آتی تھی کوہ سے صدا رازِ حیات ہے سکوں
کہتا تھا مورِ ناتواں لطفِ خرام اور ہے
(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۱۹)۔ [ع]۔

---آثار صف۔
سکون بخش ، آرام دینے والا۔
دلوں کو جگمگاتا ہے نظارہ ذرّے ذرّے کا
ہر اک منظر سکون آثار ہے مکّے مدینے میں
(۱۹۶۵ ، صد رنگ ، ۲۳)۔ [سکون + آثار (رک)]۔

---بَخش (---فت ب ، سک خ) صف۔
آرام دینے والا ، باعث سکون۔ جدید ٹکنالوجی کو بھی عقل اور صرف تباہی کا ذریعہ سمجھ کر رومانیت کے سکون بخش ہتھیار کو انسان کا عصائے موسیٰ باور کرایا جاتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، حصار ، ۱۲)۔ [سکون + بخش (رک)]۔

---پَذِیر (---کس نیز فت پ ، ی مع) صف۔
اطمینان بخش ، پرسکون ، سنبھلی ہوئی۔ ظہر کی نماز کے وقت آپ کی طبیعت کچھ سکون پذیر ہوئی۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۷۵)۔ سرور ... اردو میں ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس سے دماغ متاثر ہو کے سکون پذیر ہو جاتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۳)۔ [سکون + پذیر (رک)]۔

---پَذِیری (---کس نیز فت پ ، ی مع) امث۔
قرار پانا ، جمود ، ٹھہراؤ۔ ایک تو اسراع جو کسی شے کی حرکت پذیری کی نمائش کرتی ہے اور دوسری ... سکون پذیری یعنی جمود کی نمائش کرتی ہے۔ (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ)، ۱ : ۳۸۸)۔ [سکون + پذیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف۔
سکون بخش ، آرام دہ ، راحت پہنچانے والا۔ حیات انسانی بدنصیبی سے محض "غم جاناں" کا سکون پرور ساحل ہی نہیں ، بلکہ اس ناپیدا کنار سمندر کے سینے میں "غم دوراں" کے کڑے اور جرأت آزما تلاطم بھی چھپے ہوتے ہیں۔ (۱۹۵۹ ، نبض دوراں ، ۱۰)۔ [سکون + پرور (رک)]۔

---رُبا (---ضم ر) صف۔
اطمینان کو غارت کرنے والا ، بے چینی پیدا کرنے والا۔
جورِ سکون ربا نہیں خیر وہ امتحان سہی
تیرے نثار سوچ تو دل ہے کہ سنگ و خشت ہے
(۱۹۱۹ ، انوار ، ۶۵)۔ [سکون + ف : ربا ، رُبودن - اُچک لے جانا]۔

---ریز (---ی مج) صف۔
شفقت آمیز ، قرار دینے والا ، آرام بخشنے والا۔ ماں اس کے سر پر شفقت مادری کا سکون ریز ہاتھ پھیر رہی ہے۔ (۱۹۳۲ ، انارکلی ، ۱۹۱)۔ [سکون + ف : ریز ، ریختن - بکھیرنا ، گرانا]۔

---زار امذ۔
وہ جگہ جہاں اطمینان اور قرار ہو ، چین کی جگہ۔
تھا ایک کا چہرہ تو سکون زار
تھی دوسری سوچ میں گرفتار
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۵۳)۔ [سکون + ف : زار ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---قلب کس اضا(---فت ق ، سک ل) امذ.
دل کا اطمینان ، طمانیت ، آسودگی.

مرے سینے پر ان کا ہاتھ ہونا بھی ہے پالیسی
نتیجا جانتے ہیں وہ سکون قلب مضطر کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۵) سکون قلب کا ذریعہ یہ ہے کہ اس جذبہ کے ساتھ رضائے الٰہی کی تمنا بھی دل میں پوشیدہ ہو. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ / جون ، ۱۰). [سکون + قلب (رک)].

---کا سانس لینا محاورہ.
رک : سکھ کا سانس لینا ، چین کا سانس لینا ، اطمینان ہونا. اس کی روانگی کے بعد میرے باورچیوں اور دیگر ملازمین نے سکون کا سانس لیا. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۲۶).

---ناآشنا (---سک ش) صف.
ہر وقت مضطرب رہنے والا ، بے چین.

آرزو ہر کیفیت میں اک نئے جلوے کی ہے
مضطرب ہوں دل سکون ناآشنا رکھتا ہوں میں

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۲۹). [سکون + نا (علامت نفی) + آشنا (رک)].

---پلٹنا محاورہ.
اضطراب پیدا ہونا، اطمینان کا ختم ہونا، بےچینی یا گھبراہٹ ہونا. میں نے محسوس کیا کہ طبیعت کا سکون پلٹ گیا ہے. (۱۹۴۳ ، غبار خاطر ، ۲۳۱).

سکُونَت (ضم س ، و مع ، فت ن) امث.
۱. بود و باش ، پڑاؤ ، قیام ، اقامت.

سنِ بر ہور ہمایوں شاہزادہ
سکونت جب کیے اس ملک میں آ

(۱۷۶۵ ، تتمہ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۸ : ۱۳)).

مسافر اسی گھر میں اٹھ جا رہا
سکونت کو اپنے جہاں تھا کہا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۵۰). آپ نے فرمایا میری اونٹنی کو چھوڑ دو ، جہاں یہ بیٹھ جائے گی میں وہیں سکونت اختیار کروں گا (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۵۸) اپ نے دولت آباد میں آکر سکونت اختیار کی. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۳ : ۱۲). انہوں نے عظیم آباد میں مستقل سکونت اختیار کی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۴۹). **۲. سکون ، اطمینان ، چین.**

کچھ نہ پوچھو اثر کی بےچینی
نہ سکونت ہے نے ثبات ہے اب

(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، ۱۱۵). حکیم نے کہا ہے ان کی قید میں صبر و سکونت کریں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳۳). الٰہی ہم کو اور سب مسلمانوں کو ایسے برے کاموں سے جو خلاف شرع ہیں دور رکھیو اور مصیبت کے وقت صبر و سکونت عطا فرمائیو. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۳۳۳). [سکون (رک) سے مورد].

---پذیر ہونا ف ل.
بود و باش اختیار کرنا ، رہ پڑنا. بعض بزرگ تو پنجاب کو تشریف لے گئے اور بعض وہیں سکونت پذیر رہے (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۸). ایران سے ہندوستان تشریف لاکر بدایوں میں سکونت پذیر ہوئے تھے. (۱۹۷۸ ، صدرنگ (دیباچہ) ، ۵).

---گاہ صف.
پڑاؤ ، جائے قیام ، اقامت گاہ.

حراست خان امیر اک نامور تھا
سکونت گہ اسکوں سات گڑھ تھا

(۱۷۰۷ ، ولی دکھنی ، قصہ رتن پدم (اردوئے قدیم ، ۱۰۰)). چراگاہوں اور نخلستانوں میں سرگراں پھرتے اور مختلف سرسبز وادیوں اور شاداب صحراؤں کو سکونت گاہیں بناتے. (۱۹۷۶ ، اردونامہ ، کراچی ، جون ، ۵۲) [سکونت + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت

---مُسْتَقِل کس صف(---ضم م ، سک س ، فت ت ، کس ق) امث.
(قانون) کسی مقام یا کسی ملک میں بحیثیت شہری مستقل طور پر قیام. سکونت مستقل زوجہ کی وہی ہے جو اس کے شوہر کو حاصل ہو بشرطیکہ وہ مستقل سکونت زوجہ کو پہلے حاصل نہ تھی. (؟ ، اردوقانونی ڈکشنری ، ۳۶۲). [سکونت + مستقل (رک)].

سکُونَتی (ضم س ، و مع ، فت ن) صف.
سکونت سے منسوب ، رہائش کے لیے ، سکونت کا ، سکونت کے لیے. ندوہ کے قبضے میں ایک آدھ کرایہ کا سکونتی مکان تھا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۹۳). قلعے کا بیرونی حصہ قدیم شہر کی آبادی کا سکونتی رقبہ تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۷). [سکونت + ی ، لاحقۂ نسبت].

سکُونی (ضم س ، و مع) صف.
ٹھہرنے والا ، ٹھہرا ہوا ، بےحرکت. ایک تو سکونی قوت کے نام سے موسوم ہے اور دوسری حرکی زکاز کی قوت کے نام سے. (۱۹۳۱ ، طبیعیات عملی ، ۱۳۱). میری رزمیہ کہانیوں کے واقعات اور پلاٹ کی خصوصیات نسبتاً سکونی اور ٹھہراؤ کے حامل ہیں (۱۹۸۲ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۱۳). [سکون + ی ، لاحقہ صفت].

سکُونیات (ضم س ، و مع ، کس ن) امذ.
(طبیعیات) وہ علم جس میں اجسام کی حالت سکون سے متعلق بحث کی جاتی ہے. تعادل کی سکونیات سے ظاہر ہے کہ اس صورت میں تعادل صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ قوتوں کا ایک اور نظام ہو جو اس جفت کے مساوی اور مخالف جفت کے معادل ہو. (۱۹۳۷ ، مضبوطیٔ اشیا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰). [سکون + یات ، لاحقۂ صفت].

سکُوَیر (سک س ، ضم مع ک ، ی لین) صف ، مذ اسکوائر.
وہ مقدار جو طول و عرض کو باہم ضرب دے کر حاصل ہو ، مربع ، چوکور. لفافے دو قسم کے ہوتے ہیں آبلانگ مستطیل (لمبوترے) ، سکویر (چوڑے ، چوکون ، مربع) (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۰). [انگ : Square].

سِکّہ (کس س ، شد ک بفت) امذ؛مرسکا.
۱. دھات وغیرہ پر نقش بٹھانے یا ڈھالنے والی کل ، مُہر.

تج سکھ مستی کا سکہ ہے عاشقاں کے دل منے
نا تج رقیباں جھوٹے کوں دیکھیں کتب تقلید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۱).

زر خالص اوپر کر سکّۂ نور
جزا میں پاوے اس محنت کا لہنا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۱). تاریخ و دستخط عہد نامۂ ہذا سے سکہ نہیں ٹھونکا کریں گے. (۱۸۶۹ ، عہد نامجات ، ۷ : ۶۶).
۲. مقررہ وزن کا، دھات کا بنا ہوا سرکاری نشان زدہ چپٹا گول ، چورس یا پہلودار ٹکڑا جو بطور زر نقد کسی ملک میں رائج ہو ، روپیہ ، پیسا ، اشرفی وغیرہ.

اتاراں میں سبھی ڈالے سو جیوں یاقوت پتلیاں میں
ہر اک پھل اس اتاراں پر سبھی سکے ثمن سارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵). حاکم نے فوراً اپنی حکومت میں سکّہ و خطبہ صاحبقران اعظم کے نام پر جاری کیا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۸۸).

سکّہ ہے کھرا مرے سخن کا
سب نے اس کو پرکھ لیا ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۵۲). ریاست سہارنا میں پانچویں صدی قبل مسیح تک لوہے کا سکّہ چلتا رہا.(۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۹۱). **۳. مہر شاہی ، انگوٹھی** (قدیم).

ایس ہت کا سکہ نشانی کو دے
رکھیں گل میں میرا کٹ مال لے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۷). **۴. حاکمیت ، تسلط.** جن ولی نے ولایت کی تشریف پایا اس کی تشریف پر شاہ ولایت کا سکہ آیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۴).

ہمارے داغ کا سکّہ ہے ہفت کشور میں
گڑا ہے عرش پہ جھنڈا ہمارے نالوں کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳).

شاد بھلا یہ کیا مجال حکم سے برخلاف ہو
سکہ ہے چاردانگ میں عشق جہاں پناہ کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۷۵). **۵. مسافر کو پھانسی دینے کا رومال جس میں سکّہ بندھا ہوتا ہے** (ماخوذ : مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۰۹). **۶.** (طباعت) **دھات سے بنے ہوئے ٹائپ کے حروف ، ٹھپّہ.** یورپ میں پتھر کا ٹائپ بنانے لگے ، اب تک سکے کا بنتا تھا. (۱۸۸۸ ، اخبار عام ، ۱۵ نومبر ، ۱۸).
۷. سیسہ ، سرب ، رانگ ، رانگا. اسی طرح سکّہ (Lead) کے بیرونی رنگ میں بھی چار الیکٹرون ہوتے ہیں (۱۹۸۰ ، ٹرانسسٹرز ، ۲۳). **۸. بندوق کی گولی ، چھرّہ.** اس نے گھوڑا چڑھا کر لبلبی دبا دی ، سکے کے جھٹکے سے مردہ سپاہی نیچے گر پڑا اور خون سے چمچماتی ہوئی سرخ سنگین ہوا میں کھڑی رہ گئی. (۱۹۶۳ ، اداس نسلیں ، ۱۵۳). **۹. وہ سرمہ جو لکڑی کی پنسل میں لکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے.** انہوں نے سکّے کی عام پنسل لے کر لکیر کے دائیں جانب منصوبے کا مسودہ لکھنا شروع کیا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۷۱). [ع].

---اَصْلی کس صف(---فت ا ، سک ص) امذ.
وہ سکّہ جو کھرا ہو ، ملاوٹ اور ملمع کاری سے پاک(ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری). [سکّہ + اصلی (رک)].

---بِٹھانا محاورہ.
متاثر کرنا ، اثر قائم کرنا ، دھاک بٹھانا ، زیر اثر لے لینا.

سکّہ بٹھایا اپنی محبت کا یار نے
کندہ ہے مثلِ نقش نگیں دل پہ نام دوست

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۴۳). اتنے ہی قلیل عرصے میں تمام روئے زمیں پر اسلام کا سکّہ بٹھا دیا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۶).

اسلام کا زمانے میں سکّہ بٹھا دیا
اپنی مثال آپ ہیں یارانِ مصطفےٰ

(۱۹۳۱ ، چمنستان ، ۱۷۸).

---بَنانا محاورہ.
رائج الوقت سکّہ ناجائز طور پر تیار کرنا ، جعلی سکّہ تیار کرنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
مسلمہ ، مانا ہوا ، معیاری ، سربمہر. جو چیز خریدو اچھی طرح تسلی کرکے خریدو یا ہمیشہ سکّہ بند مال خریدو.(۱۹۳۳ ، صنعت وحرفت ، ۲۲). **۲. روایتی ، لگے بندھے ، متداول.** یہ مضامین ترجمہ نگاری کے اصول و آئین سکہ بند نظریات اور علامہ اقبال کے خیالات و افکار کا تجزیہ اور تشریح سے متعلق ہیں. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۶). [سکہ + بند (رک)].

---بَنْد کِرْدار (---فت ب ، سک ن ، کس ک ، سک ر) امذ.
وہ کردار جو کہانی کی بعض اصناف کے ساتھ اس طرح وابستہ ہو گئے ہوں کہ قاری ان اصناف میں ویسے کرداروں کی توقع کرنے لگتا ہے اور بالعموم اس کی یہ توقع پوری بھی ہو جاتی ہے ، روایتی چالو ، رائج. عہدالزبتھ کے انگریزی ڈراموں میں بھی ان سکّہ بند کرداروں نے اپنا وجود برقرار رکھا اور آج تک یہ کردار ڈرامے میں موجود ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۲). [سکّہ + بند (رک) + کردار (رک)].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
سکّہ بند (رک) کا اسم کیفیت ، روایت پسندی ، روایت. سکہ بندی کسی شخص یا چیز کی صورت، سیرت یا عادی کردار کا ایک روایتی تعقل ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۶۲۷). [سکہ + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَیٹْھنا محاورہ.
سکّہ بٹھانا (رک) کا لازم ، رعب قائم ہونا ، دھاک بیٹھنا.

بتان سیم تن طالب ہیں زر کے دوستو اس پر
کسی کا زور سے سکہ وہ بیٹھا ہے نہ بیٹھے گا

(۱۸۴۶ ، معروف ، د ، ۳۷).

زمانے میں چلن ہے آجکل بادہ پرستی کا
ہر اک کے قلب پر ہیں سکّۂ پیر مغاں بیٹھے

(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۲۱۸). یہی وجہ ہے کہ پبلک میں ان کا سکہ

نہ بیٹھا۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۳)۔ شہر کے ایک مشہور آرٹس اسکول والوں نے کئی مرتبہ اس کی تصویروں کی نمائش بھی منعقد کی تھی جس سے ملک میں اس کے فن کا سکّہ بیٹھ گیا تھا۔ (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۶۰)۔

---پڑنا محاورہ۔

رعب قائم ہونا ، سکّے پر حروف و مختلف نشانات کا ٹھپّا لگنا۔

پڑا سکہ ترے کلمے کا دل پر اہلِ عالم کے
بجا ڈنکا زمانے میں ترے دینِ مجدّد کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳)۔ نقاشوں کے نقش کے سکّے پڑے تھے، عاملوں کے جھنڈے گڑے تھے۔ (۱۸۶۶ ، جادہ تسخیر ، ۲۳)۔

---ٹھونکنا محاورہ۔

سکّہ بنانا ، سکّہ ڈھالنا۔ تاریخ دستخط عہدنامہ ہذا سے سکّہ نہیں ٹھونکا کریں گے۔ (۱۸۶۹ ، عہدنامجات ، ۷ : ۶۶)۔

---جاری کرنا محاورہ۔

کسی والیِ ملک یا حکمراں کا نام و نشان سکّے پر چھاپ کر مملکت میں چلانا۔

ایران کو تہ تیغ کیا ہند میں پہنچے
جاری کیے ہر ایک جگہ سکّے برابر

(۱۸۸۹ ، میلادِ معصومین ، ۳۳)۔

---جاری ہونا محاورہ۔

۱. کسی حکمراں کے نام کا سکّہ ڈھال کر رائج کیا جانا۔

دل جگر داغوں سے دونوں ہیں دکاں صرّاف کی
کشورِ تن میں ہے جاری سکّۂ سلطانِ عشق

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۱)۔ قلعۂ آہن حصار و قلعۂ ہوشنگ پر ناظم مقرر کیے گر و سکہ بنام سعد بن قباد جاری ہوا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۵۸)۔

انہیں کا سکّہ ہے جاری یہاں سے لندن تک
انہیں کے زیرِ نگیں ہے ہر اک سفید و سیاہ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۰۹)۔ **۲. رعب و داب بیٹھنا۔**

بھوؤں کو نہ تانو کہ کم سن ہو تم
نہ ہو سکّۂ تیغ جاری ابھی

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۵۵)۔

---جمانا محاورہ۔

سکّہ بٹھانا ، اثر قائم کرنا ، رعب بٹھانا۔ اس قلیل مدت میں ناول نویس نے وہ سکّہ جمایا جس کا خیال کرنے سے حیرت ہوتی ہے۔ (۱۸۹۸ ، معارف ، ستمبر ، اکتوبر ، ۱۰۱)۔ دوسروں کے دکھانے کو یا مریدوں کے دلوں پر سکّہ جمانے کو کچھ اللہ رسول کی باتیں بھی کیں۔ (۱۹۰۹ ، تحفۂ شیطانی ، ۲۶)۔ شاہ چراغ نے احمد نگر میں اپنی درویشی کا سکّہ جما لیا۔ (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی (شخصیت اور فکر و فن ، ۳۳))۔

---جمنا محاورہ۔

برتری اور کمال کا اثر قائم ہونا ، مرعوب ہونا۔ جب واپس آئے تو تمام ملک میں ان کے فضل و کمال ... کا سکّہ جم چکا تھا۔ (۱۹۰۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۶۸)۔

مہر کر دی سنگِ خارا پر تو سکّہ جم گیا
کی جو سطحی بھی نظر دل ہل گیا فولاد کا

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفہ ولا ، ۲۸۸)۔

---چلانا محاورہ۔

۱. سکّہ جاری کرنا ، سکّہ رائج کرنا (نوراللغات)۔ **۲. سکّہ جمانا، سکّہ بٹھانا۔** ویدانت نے اپنی برتری و خوبی کا سکہ یورپ و امریکہ میں بھی چلانا شروع کردیا ہے۔ (۱۹۱۰ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۵۸)۔

---چلنا محاورہ۔

۱. حکم چلنا، رعب و داب قائم ہونا، سند مانا جانا، حکمرانی ہونا۔ جب تک آسمان پر چاند اور سورج کا چاندی سونا ہے تمہارا سکّہ روئے زمین پر چلتا ہے۔ (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، آزاد ، ۸۹)۔ جنس اور ناجنس کی عشق کی سرکار میں پرسش نہیں یہاں خلوص اور صدق کا سکّہ چلتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۳۷)۔ نفسیاتی تنقید میں صرف فرائیڈ کا سکّہ چلتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۰۰)۔ **۲. سکّہ رائج الوقت ہونا ، زر نقد مانا جانا ، بطور زرِ چلن ہونا۔** انڈیا میں روپیہ کا سکہ چلتا ہے اور وہ چاندی کا ہوتا ہے ، اس پر گورنمنٹ کا سکّہ لگا ہوتا ہے (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۹۳)۔ پانچویں صدی قبل مسیح تک لوہے کا سکّہ چلتا رہا۔ (۱۹۷۵ ، عام فکری مغالطے ، ۹۰)۔

---چہرَہ شاہی کس اضا (--- کس مج ج ، سک ، ، فت ر) امذ۔

وہ سکّہ یا روپیہ پیسہ وغیرہ جس پر بادشاہ کے چہرے کی چھاپ ہو۔ کمپنی کے سکہ چہرہ شاہی پر فی صدی ایک روپیہ صرافہ (بٹہ) لیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۹)۔ [سکّہ + چہرہ (رک) + شاہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---حالی کس صف ؛ امذ۔

۱. موجودہ سکّہ ، سکّہ رائج الوقت ، زمانۂ حال کا سکّہ۔

ہے میرے نقدِ دل پر زخمِ غم کا سکّۂ حالی
کمی کیا اشرفی کی ہے محبت کے خزانے میں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۰)۔

وہ نہیں قسمت ہوں میں نقشِ رنگیں کی طرح سے
سکّۂ حالی مری پیشی میں خالی ہو گیا

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات))۔ **۲. ریاست نظام حیدرآباد کا سکّہ جسے سکّہ حالی کہتے ہیں ، سکّۂ عثمانیہ۔**

سکّۂ حالی سے ہے لطفِ دکن گر نہیں حالی تو خوش حالی نہیں

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۳۸)۔ [سکّہ + حال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---خانَہ (--- فت ن) امذ۔

وہ جگہ جہاں سکّے رکھے یا بنائے جاتے ہیں ، ٹکسال ، خزانہ۔ ظاہر ہے کہ سکّہ خانے کی آبادی سے خزانہ معمور ہوتا ہے ، اور اس محکمے کی سرسبزی سے ہر کام رونق پاتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵)۔ [سکّہ + خانہ (رک)]۔

---ڈھالنا ف م.
سکہ بنانا.

ڈھالا نہ تھا ابھی تک دنیائے دوں کا سکہ
معدوم تھی حقیقت اس نقدِ ناروا کی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۰۹)؛ افغان صوبیدار عطا محمد خان نے ... شیخ نورالدین ریشی کے نام کا سکہ ڈھالا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۹۳).

---رائج الوقت کس اضا (---کس مج ء ، ضم ج ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ق) امذ.

۱. وہ سکہ جو کسی خاص زمانے میں کسی ملک میں چلتا ہو. سکہ رائج الوقت ہمیں دو اور جو چیز جی چاہے مول لو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۳). اچھا صاحب آپ کو اپنے تین روپیہ سکہ رائج الوقت بچانا ہی ہیں تو سوکھی روٹیاں ... نوش جان فرمائیے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۷۶). پی ، سی ، ایس ، آئی ، آر نے خواہ مخواہ رہنما اصول تیار کرنے کی زحمت کی اس میں عملے کا کچھ وقت اور سکۂ رائج الوقت صرف ہوا ہو گا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جولائی ، ۳). **۲. رواج زمانہ ، زمانے کا چلن ، زمانے کا دستور یا معمول ، زمانے میں رائج مستند چیز یا بات.** ہمارے یہاں اب تک کچھ ادیب ایسے ہیں جو تجرباتی ادب کو اس طرح سینے سے لگائے ہوئے ہیں جیسے یہ رجحان سکہ رائج الوقت ہو. (۱۹۷۰ ، توازن ، ۷۸). ملکی سیاست کے بازار میں علاقائیت کو سکۂ رائج الوقت کی حیثیت حاصل ہو چکی تھی. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۱۰۶). [سکہ + رائج (رک) + رک : ال (۱) + وقت (رک)].

---رائج کرنا محاورہ.
سکہ جاری کرنا.

سکہ اشعار اپنے سب ہوئے رائج نہ شاد
جو ہوا ٹکسال باہر وہ چلن میں رہ گیا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۶).

---رائج ہونا محاورہ.
سکہ جاری ہونا.

سکہ رائج جب سے دینِ مصطفےٰ کا ہو گیا
غلغلہ ساری خدائی میں خدا کا ہو گیا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳).

---رواں ہونا محاورہ.
سکہ چلنا یا جاری ہونا ؛ اثر قائم ہونا ، دھاک جمنا.

سر پہ تیرے ہی وہاں تاجِ شفاعت ہو گا
سکہ تیرا ہی رواں روزِ قیامت ہو گا

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۴۳).

دلی نے جو لی راہ باغِ جناں   ہوا میر و سودا کا سکہ رواں

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۶۷).

وہ جن کا آستانہ دفترِ فیض و کرامت ہے
رواں سکہ ہے جن کے نام کا شاہِ ولایت ہیں

(۱۹۷۲ ، صد رنگ ، ۵۱).

---زدی (---فت ز) امث.
سکہ زنی ، سکے کی ڈھلائی. بلحاظ عہدنامہ ہذا کے امرا حقوق سکہ زدی کو چھوڑ کر اقرار کرتے ہیں کہ تاریخ دستخط عہدنامہ ہذا سے سکہ نہیں ٹھونکا کریں گے. (۱۸۶۹ ، عہد نامجات ، ۷ : ۷۶). [سکہ + ف : زد ، زدن - مارنا ، ٹھونکنا + ی ، لاحقۂ نسبت].

---زر کس اضا (---فت ز) امذ.
سونے کا سکہ ، اصل سکہ.

کھوٹا نہ کہہ جو اہلِ نظر بولتے نہیں
پرکھے بغیر سکۂ زر بولتے نہیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۹۳) [سکہ + زر (رک)].

---زن (---فت ز) صف.
سکہ ڈھالنے والا شخص یا آلہ ، ٹکسالیا. نقود علم و ہنر کے سکہ زن ، آشنائے رموز سفاین ، جناب پنڈت شیونرائن. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲).

قیصرِ کشورِ سخن ہوں میں
ملکِ معنی میں سکہ زن ہوں میں

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۳).

لسانِ صدق امیرِ نحل ، امینِ بیضۃ البلد
ہر اک نام سکہ زن ہے شرع کے دیار میں

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۳۸). [سکہ + زن ، زدن - مارنا ، ٹھونکنا].

---زنی (---فت ز) امث.
سکے کی ڈھلائی ، سکہ ڈھالنا ، سکہ بنانا. سرالورڈلا نے کرنسی کی اصلاح کی تکمیل کی کہ سونے کے ایک رزرو فنڈ بنانے کے لیے سکہ زنی کے نفعوں کو بالائے طاق رکھا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۸۳). [سکہ + زن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ساز صف.
رک : **سکہ زن.** مسٹر طامس محمد تغلق کو سکہ سازوں کا بادشاہ کہتا ہے. (۱۹۵۹ ، برق ، مقالات ، ۲۳۱). [سکہ + ف : ساز ، ساختن - بنانا ، ڈھالنا].

---سازی امث.
سکہ زنی ، سکہ بنانے یا ڈھالنے کا کام.

یاں قناعت سے عارفانِ خدا
کام لیتے ہیں سکہ سازی کا

(۱۹۲۷ ، فکر و نشاط ، ۹۶). مصر کی ٹکسالوں میں اس کے عملی طریقے عام طور پر سکہ سازی کے لیے جاری تھے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱). [سکہ + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سٹنا محاورہ (قدیم).
رعب داب جاتا رہنا. اس فکر نے گھیٹا ، بادشاہ کا سکہ سٹیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۶).

---سند (---فت س ، ن) امذ.
(قانون) دستاویز جس پر بادشاہی سند یا مہر ہو ؛ تحریر جس پر

حا کمِ وقت کی مہر ہو جیسے اسٹامپ یا پرامیسری نوٹ وغیرہ (اردو قانونی ڈکشنری). [سکّہ + سند (رک)].

ـــۂ عُثمان / عُثمانِیَہ کس اضا(ـــضم ع ، سک ث / کس ن ، فت ی) امذ.
نظامِ حیدرآباد دکن نواب میر عثمان علی خان آصف جاہ سادس کے دور حکومت کا چاندی کا روپیہ جس کی ایک طرف چار مینار اور دوسری طرف عبارت کا نقش ہوتا تھا ، سکّۂ حالی.

ایک عالم ہی نہیں زیرِ نگینِ شاہی
کشورِ دل میں بھی ہے سکّۂ عثمان جاری

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۱۰۸). [سکّہ + عثمان (عَلَم) / + یہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــۂ قَلْب کس صف(ـــفت ق ، سک ل) امذ.
کھوٹا سکّہ ، مصنوعی سکّہ ، جعلی سکّہ (ماخوذ : نوراللغات). [سکّہ + قلب (رک)].

ـــۂ کاسِد کس صف(ـــ کس س) امذ.
کھوٹا سکّہ ، جعلی سکّہ.

عجیب سکّۂ کاسد ہے شیخ کا اخلاق
کہیں زمانے کے بازار میں جو چل نہ سکے

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۳۵۸). [سکّہ + کاسد (رک)].

ـــ کَرْنا محاورہ (قدیم).
۱. **ٹھپا لگانا ، نقش کرنا.**

جب تا ک میں سکرا سہاگن ہین آئی جلوہ میں
وہ قفل دے منجہ گیان پر سکّہ کرے شب تاب سوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷۴).

این شعر مجھ جگہ پہ نت نقش ہو
سورج کے نگینے پہ سکّہ کرو

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۹). ۲. **رعب جمانا ، اثر قائم کرنا.**

توں جب سکّہ کر نہار تھا سہد کا
کیا سکّہ جگ پر ولی عہد کا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۲).

ـــ کَلْدار کس اضا(ـــفت ک ، سک ل) امذ.
کل کے ذریعے سے بنا ہوا سکّہ ، چہرہ شاہی ، زرِ نقد. جو مبلغ ایک ہزار روپیہ سکّہ کلدار کہ ادھے اوسکے پانسو روپے ہوتے ہیں ... قرض لے کر تحت اور تصرف اپنے میں لایا . (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۹۰). اگر کبھی سکّۂ کلدار جمع کیا جائے تو ارسال نامہ میں صاف طور سے لفظ 'کلدار' درج کر دینا چاہئے. (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۸). [سکّہ + کلدار (رک)].

ـــ کَہْنا محاورہ.
وہ مصرع یا شعر جس میں بادشاہ کا نام آتا ہو سکّۂ رائج الوقت پر نقش کرنے کے لیے کہا جائے.

سکّہ خطبۂ فقر کا کہیے فقیر تو شاہ
لا اِلٰہ اِلاّ اللہ محمد رَّسُولُ اللہ

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۳۸). فلانی تاریخ اسد اللہ خان غالب نے یہ سکّہ کہہ کر گزرانا . (۱۸۵۹ ، خطوطِ غالب ، ۳۸۸). شعراً نئے فرمانروا کی تخت نشینی کے موقع پر سکّہ کہتے تھے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۱).

ـــ لَگانا محاورہ.
مہر لگانا ، ٹھپا لگانا. حکم دیا کہ جس وقت کسی فرمان پر اہل دیوان کا سکّہ لگایا جائے تو وہ بیجاپور سے چندر کوٹی میں بھیجا جائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۶۳). ۲. **بازاری جوتے یا چپت مارنا جیسے اس کے سر پر موچی کا سکّہ لگا دیا یعنی جوتے مار دیے** (فرہنگ آصفیہ).

ـــ لَگْنا محاورہ.
سکّہ لگانا کا لازم ؛ مہر یا ٹھپا لگنا.

ہے کمالِ عشق ہو دل پر نہ نقش روئے دوست
سکّہ لگنا غیر ممکن ہے طلائے خام کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲). انڈیا میں روپیہ کا سکّہ چلتا ہے ، وہ چاندی کا ہوتا ہے اس پر گورنمنٹ کا سکّہ لگا ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۶۳).

ـــ لَگْوانا محاورہ.
سکّہ لگنا کا متعدی المتعدی ، مہر یا ٹھپا لگوانا. میں نے نیک ساعت میں سونے پر سکّہ لگوایا ، مختلف الوزن سونے چاندی کے سکّے مسکوک کیے اور ہر ایک کا جداگانہ نام رکھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۸).

ـــ لَمْبَر (ـــفت ل ، سک م ، فت ب) امذ.
وظیفہ خوار ، روزینہ دار. جو کچھ مجھے آپ کی سرکار سے ملتا ہے عوضِ خدمات سابقہ میں شمار کیجیے تو میں سکّہ لمبر سہی ورنہ خیرات خوار سہی. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۳۰۰). [سکّہ + لمبر (انگ : نمبر (رک) کی تارید)].

ـــۂ مُقْلُوب کس صف(ـــفت م ، سک ق ، و مع) امذ.
سکّۂ قلب ، جعلی یا کھوٹا سکّہ.

محیط سکّۂ مقلوب کے تلاطم میں
سفینۂ زرِ کامل عیار ہیں ہم لوگ

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۶۱). [سکّہ + مقلوب (رک)].

ـــ مُلْتَبِس (ـــضم م ، سک ل ، فت ت ، ب) امذ.
جعلی یا بناوٹی سکّہ ، کھوٹا سکّہ (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [سکّہ + ملتبس (رک)].

سَکی (فت س) امث (قدیم).
سکھی ، دوست ، سہیلی ، ہمجولی.

سکی کا سکھ مکا ہور کیس کسوت جوں بنائے ہیں
دیسے یوں مانگ موتیاں کی کہ حاجی حج کو آئے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۲).

دیکھیا یک سکی کے کرن کی کنول
رکھے کئی بھنور جگ کے لبدا نول

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۷). [سکھی (رک)].

سُکی(۱) (ضم س) صف ، مث (قدیم).
رک : **سوکھی**.

کرامت تھے تیرے کنکر پہاڑ ہوئیں
سکی ڈالیاں سب ہرے جھاڑ ہوئیں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶). [سوکھی (رک) کا قدیم املا].

سُکی(۲) (ضم س) صف (قدیم).
رک : **سکھی ، سکھ**.

ہو جم جم سکی جگ تج راج تیں
سوالک برس راج کر آج تیں

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۶).

کبھی توں سنی نگیں اچھے کی بیاں
سکی آپنا جیو تو سارا جہاں

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۵)). [سکھی (رک) کا قدیم املا].

سِکّے (کس س ، شد ک) امذ ، ج.
سکہ (رک) کی جمع اور مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. کچھ سکّے تیرے آدمی کی جھولی میں ڈال دیتے تھے جس سے اس کی باچھیں کھل جاتی تھیں. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۸۶).

--- بیٹھنا محاورہ.
گھات میں بیٹھنا.

کوئی بیٹھا ہے اس طرح سکّے
پھاندنے کو ہے کوئی کوٹھے سے

(۱۹۳۳ ، عروج (فرہنگ اثر)).

--- بڑے ہونا محاورہ.
۱. **رعب ہونا ، حکومت ہونا**.

سکّے بڑے تھے اکبرِ غازی کی حرب کے
لوہا بھی دب گیا تھا یہ معنی ہیں ضرب کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵۵). ۲. **داغ ، دھبے پڑے ہونا ، مانند پڑنا**.

بازار سرد ہے مہِ کنعاں کا ان دنوں
سکّے بڑے ہوئے ہیں مہے آفتاب کے

(۱۸۵۳ ، غنچہ آرزو ، ۱۷۲).

--- کا چلن امذ.
سکہ جاری ہونا ، نام چلنا (مہذب اللغات).

سِکیا (کس س ، سک ک) امث.
پتلا گوٹا. ہوپے دوپٹے پر گوکھرو اور سکیا کا کام کیا ہوا تھا. (۱۹۶۷ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۱۲ / جولائی ، ۱۰). [مقامی].

سُکیا (ضم س ، سک ک) امث (قدیم).
جو سکھ اور آرام سے ہو ، آسودہ اور خوش ہو.

سکیا کے کنے جاکے دکھ بولے جو
اپس پر ہنسا لینے منگتا ہے وو

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۷). [سکھیا (رک) کا ایک املا].

سِکّیات (کس س ، شد ک بکس) امذ ، ج.
ایک قسم کا سفید چکنا پتھر جو پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے. رانی کوٹ کی بالا ترین تہوں میں قدیم ترین سکیات بکثرت پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند ، ۶۱). [مقامی]

سکیت (فت س ، ی مج) امث.
مشکل ، تکلیف ، تنگی ، سکڑا ہوا ، تنگ ، چست.

پیر بن درد پیر کھوئے کون
پیر کو یاد کر پڑے جو سکیت

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۳۷). شکر ہے کہ پنجاب کا مشہور و مقتدر پرچہ «زمیندار» پھر نکل آیا. زمیندار پر بہت سی سکیتیں پڑیں اور دنیا شاہد عادل ہے کہ جس پامردی سے زمیندار نے ان سکیتوں کا مقابلہ کیا وہ عدیم المثال ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۸ ، ۱۹ : ۵). [پ : سکیت सकेत (- تکلیف)].

سُکَیت (ضم س ، ی لین) امذ.
پھپھر کی ایک قسم جس کے اڑنے میں کسی قسم کی آواز نہیں ہوتی. اس پھپھر کو سکیت (انالیلس) کہتے ہیں کیونکہ اس کے اڑتے وقت بھنبھناہٹ کی آواز پیدا نہیں ہوتی ہے. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۵). [مقامی].

سکیٹَرَر (سک نیز کس س ، ی لین ، فت ٹ ، ر) امذ/صف؛ ماسکیٹرر.
پھیلانے والا ، انتشار پیدا کرنے والا. ذرے پراگندگی پیدا کرنے والے مادے یعنی سکیٹرر ... میں سے گزرنے کے بعد باہر نکلنے پر اپنے پہلے راستے سے ایک طرف کو پھر جاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۶). [انگ : Scatterer].

سِکّیر (کس س ، شد ک ، ی مع) صف.
زیادہ نشہ کیا ہوا ، بدمست ، صاحبِ سکر.

ہوا عہدِ جدید سے بھی ثبوت
نہیں سکیر وارثِ ملکوت

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شقشقیہ ، ۲۷).

مُدا ہیں ہیں سکّیر و مُرتاب ہیں
وفی شَیہم ہم یتعثرون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۳۱). [ع : (س ک ر)].

سُکیڑ (ضم س ، ی مج) امث ؛ نیز سکوڑ.
۱. **سکڑن ، تنگی ، انقباض ، سکڑنا ، سمٹنا**. اس قسم کی سکیڑ سے ذرات میں حرارت پیدا ہوتی ہے (۱۹۳۸ ، کتاب العلم ، ۳۲) یہ سکیڑ پر دل خوف کی کچھ مقدار شریانوں میں جاری کر دیتا تھا. (۱۹۶۸ ، فتوحاتِ سائنس ، ۲۱). ۲. (کنایۃً) **کنجوسی ، تنگ دلی ، بخیلی** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ف : کرنا ، ہونا. [سکیڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

سُکیڑنا (ضم س ، ی مج ، سک ڑ) ف م ؛ نیز سکوڑنا.
تنگ کرنا ، سمیٹنا ، بھینچنا.

یہ تنگ نائے دہر نہیں منزلِ فراغ
غافل ، نہ پاؤں حرص کے پھیلا ، سکیڑ تو

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۱۵۳)۔ اپنے ہاتھ کو سکیڑ کر اپنی بغل میں رکھ لو۔ (۱۸۹۵ ، ترجمہ القرآن ، نذیر احمد ، ۵۰۰)۔

بچا لوگے ہندوستاں کو اگر
ذرا پاؤں اپنے سکیڑوگے تم

(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۱۴۷)۔ ہم اپنے کندھوں کو سکیڑتے وقت کسی واقعہ پر یوں تبصرہ کریں «بہرحال یہ زندگی ہے»۔ (۱۹۷۱ ، ہمارے عہد کا ادب اور ادیب ، ۲۹)۔ [سکڑنا (رک) کا تعدیہ]۔

سکیل (فت س ، ی مج) امذ۔
کیڑا جو کپاس کے پودوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ گوزاتھیان (زہر) (۲۰ فیصد) (۸ تا ۱۲ اونس) کیڑے جن کے خلاف سفارش کی جاتی ہے ، کپاس کے کیڑے سکیل اور سرخ جوں۔ (۱۹۶۳ ، راہ عمل ، ۱۱۸)۔ [مقامی]۔

سکیل (سک س ، ی مج) امذ ؛ نیز اسکیل۔
پیمانہ ، سطح۔ اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسلمین کے لئے بالخصوص ضروری ہے کہ وہ ایک بڑے سکیل پر دیگر سلطنتوں سے سفارتی تعلقات قائم کریں۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۳۱)۔ ٹیلی مائکرو سکوپ کے دید کے میدان میں جو تاریں اوپر نیچے لگی ہوتی ہیں ان کے درمیان فاصلہ سکیل پر پڑھ لیا جاتا ہے۔ (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۶۵)۔ [انگ : Scale]۔

سکیلا (۱) (فت س ، ی مج) امذ۔
۱۔ **تلوار ، لوہے کا اسلحہ ، ایک قسم کا فولاد۔**

جتنے نامرد تھے دنیا کے انہوں سے تلوار
نہ سکیلے کی چلے بن نہی نے فولادی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۲۳)۔ تم چوڑیاں پہن کر گھر میں بیٹھو سکیلا لے کر جاتی ہوں اور اسے مار کر ہار اتارتی ہوں۔ (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۲۰۳)۔ [پ : سکیلا सकेला]۔

سکیلا (۲) (فت س ، ی مج) امذ۔
نقش و نقاشا ک (اصطلاحات پیشہ وراں ، نیر ، ۶۲)۔ [مقامی]۔

سکیم (سک س ، ی مع) امث ؛ نیز اسکیم۔
منصوبہ ، تدبیر ، سوچا ہوا طریقہ کار۔ اصلاح حکومت کے لیے ایک سکیم تیار کی تھی۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۳)۔ اب ہمارے ملک کے بڑے بڑے آدمیوں نے مل کر ایک سکیم بنائی ہے۔ (۱۹۵۱ ، شکست کے بعد ، ۳۷)۔ [انگ : Scheme]۔

سکین (۱) (فت س ، ی مع) صف (قدیم)۔
ساکن ، بے حرکت۔

سکیں ہوتی زمیں جوں کہ کشتی بر آب
دسی اس کوں بھی ریشمانی طناب

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۴)۔ [ع]۔

سکین (۲) (فت س ، ی مع) امذ۔
جنگلی بھیڑ کی ایک قسم جس کے سینگ اتنے بھاری ہوتے ہیں کہ ایک آدمی تن تنہا نہیں اٹھا سکتا (ماخوذ : جام جہاں نما ، ۱ : ۴۳)۔ [مقامی]۔

سکّین (کس س ، شد ک ، ی مع) امث۔
چھری ، جراحی کی چھری یا چاقو۔ اونٹ کی ہڈی کے دستے اور سکین ہر عرب کے پاس رہتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، دسمبر ، ۱۱)۔ بے شمار آلات جراحت مثلاً منقاس ، مسلط ... سکین ، ابرغفا ، کلوب ، منضحہ ... وغیرہ کی نہایت خوبصورت تصویریں درج ہیں۔ (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۳۵۱)۔

دل فریبی کے وہ دعوے نہ وہ لاف تمکیں
دستِ نازک میں ہے سکین بجائے سکیں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۱۷)۔ [ع]۔

سکینت (فت س ، ی مع ، فت ن) امث۔
قرار ، آرام ، سکون۔ امن و سکون کے تلاش کرنے والوں میں اگر واقعی خلوص ہے تو ... سکینت اب بھی مل سکتی ہے۔(۱۹۱۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۶۸)۔ اب کی مرتبہ پہلی جیسی حالت نہیں ہوئی وہ اضطراب کا عالم تھا اب سکینت کی منزل تھی۔ (۱۹۶۲ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۲۱)۔ مسجد میں ... اکثر اہل ادراک اس میں عجیب سکینت اور نورانیت محسوس کرتے تھے۔ (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۳۱۹)۔ [ع]۔

سکینہ (فت س ، ی مع ، فت ن) امث ؛ نیز سکینت۔
(تصوف) نور جو سالک کے دل پر وارد ہو کر اسے مطمئن کر دیتا ہے اورجس سے اسے عین الیقین کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے ، دلی سکون۔ اس سے مقصود صرف ... طمانیت و سکینہ کا پیدا کرنا ہوتا ہے۔ (۱۸۸۰ ، تفسیرالقرآن (تصانیف احمدیہ) ، ۳ : ۳)۔

جنابِ واعظ آئے ہیں بہت لیے دیے ہوئے
نہ آئے تا کہ فرق کچھ سکینہ و وقار میں

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۳۸)۔ [ع]۔

سِکھ (کس س) امذ۔
بابا گرونانک کا پیرو شخص یا فرقہ ، نانک پنتھی ، گرونانک کا معتقد۔

کوئی کہے تھا ملکہ زمانی ہے اور بسنت
کوئی کہے تھا سکھوں کا آتا ہے اک مہنت

(۱۷۶۱ ، جنگ نامہ پانی پت ، ۳)۔

پڑی آفت خطر تھا سکھوں کا
کیونکہ وہ ملک گھر تھا سکھوں کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۷)۔ ہمیشہ یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ آدمی فقط ایک بنگالی یا ایک مرہٹہ ایک سکھ ہی نہیں ہے بلکہ وہ انڈیا کی قوم کا ایک ممبر ہے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۷۲)۔ آزادی کے وقت جو ہندو اور سکھ بھارت چلے گئے تھے وہ صوبہ پنجاب میں .. صنعتی ادارے چھوڑ گئے تھے۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۱۷)
۲۔ **سیکھنے والا ، شاگرد ، نوآموز ، مرید ، معتقد ، چیلا۔**

مرشد کے دیکھے سب دیکھا
اور نہ جانے سکھ کیا سیکھا

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۰۱)۔

لیا ناجی کا دل نالی بجا کر
وہ سکھ لیتا پھرے ہے کس گرو سیں

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۷۱)۔ ۳۔ **تعلیم ، نصیحت** (ماخوذ : شبد ساگر)۔ [پ : سکھ सिख]۔

ـــ شاہی اث.
رک : **سکھا شاہی**. انہیں (ریاستی باشندوں کو) ۱۸۱۹ یعنی کشمیر میں سکھ شاہی کے آغاز سے خال خال ہی کسی اہم اسامی پر تعینات کیا جاتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۴۹۹).

ـــ مَت (ـــ فت م) امذ.
باباگرونانک کا رائج کردہ مذہب جو چار جاتیوں کی تقسیم کو رد کرتا ہے مگر ہندومت کی بعض روایات مثلاً: مُبت کو پھونکنا اور جانوروں کا جھٹکا اس میں موجود ہیں. لاہور میں چھپے سکھ مت کی اردو کتابیں خود سکھوں کی لکھی ہوئی کافی تعداد میں ملیں. (۱۹۵۵ ، اسلام کے علاوہ مذاہب کی ترویج میں اردو کا حصہ ، ۱۰). [سکھ + مت (رک)].

سُکھ (ضم س) امذ.
چین ، آرام ، سکون ، اطمینان ، آسودگی ، راحت ، قرار. او بازار چوبیس جتسان کا تھا ... چودواں سکھ. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز (شکار نامہ ، شہباز ، فروری ، ۶۲ ع)).

انند عیش سکھ گھر میں دھرتا اتھا
جکیچ جیو سکتا سو کرتا اتھا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۵).

دل کوں میرے بہت دکھایا ہے
ہجر میں تیرے سکھ نہ پایا ہے

(۱۷۱۳ ، دیوان فائز ، ۱۹۳). رنج اس کا راحت سے بدلا جاوے اور سکھ پاوے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۵). جن کے بیاہ ہوگئے ہیں ان کو بھی ایسا کہاں کا سکھ ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۶۱). چار ساڑھے چار برس سے یہاں کام کر رہی تھی کل کا دن یا سکھ کی رات تو ایک گزرا نہ گزری. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۴۰). اس نے ہمیں دکھ بھی دیے اور سکھ بھی پہنچایا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی جولائی ، ۷). اف : پانا ، دینا ، پہنچانا ، پہنچنا. [س : سکھ सुख].

ـــ باسی امذ.
(کاشت کاری) گانو کا تین پشتی وطنی کاشتکار جس کے قبضے میں کوئی اراضی مستقلاً زیر کاشت رہی ہو ، موروثی کاشت کار (اب و ، ۶ : ۷۷). [سکھ + باسی (رک)].

ـــ بَخْش (ـــ فت ب ، سک خ) صف.
آرام بخش ، آرام دینے والا.

کہیں کر پڑے آ نیٹ غم کی شام
کریں بزم سکھ بخشں روشن تمام

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۵). [سکھ + بخش (رک)].

ـــ بَدَن (ـــ فت ب ، د) امذ.
۱. (پارچہ بافی) **موٹے تاروں کی چکنی اور صاف قسم کی کلف دار ململ ، تن زیب ، نین سکھ سے ملتا جلتا کپڑا** (اب و ، ۲ : ۷۷).
۲. **تندرست و توانا اور سڈول جسم.**

عجب سرخ چہرہ تھا گیسو سیاہ
کہ تھی سکھ بدن والیوں میں وہ ماہ

(۱۸۸۷ ، اختر (مہذب اللغات)). [سکھ (سکھا ـ سکھی + ع : بدن (رک)].

ـــ بڑھے ، مُٹاپا چڑھے کہاوت.
جب انسان آسودہ حال ہو تو موٹا ہو جاتا ہے (جامع الامثال)

ـــ پلاس (ـــ کس پ) امذ.
خوشی : تفریح ، راحت ، سکون. ہائے کچھ اس کھیل سکھ پلاس اپنی پت کے ساتھ نہ کرنے پائے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۴۳). [سکھ + پلاس (رک)].

ـــ بھوگنا محاورہ.
سکھ اٹھانا ، راحت پانا ، آرام پانا.

سب سکھ بھوگیا دیکھیا راج

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت)). میں آپ ... کے ساتھ رہ کر کونسا سکھ بھوگ رہا ہوں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۷).

ـــ پال امذ ؛ امث ؛ نیز سکھپال.
ایک کھلی پالکی جس پر چھت ہوتی تھی اور گدے دار نشست یا کرسی. وہ اپنی سکھ پال میں بیٹھ کر واپس چلی جاتی ہیں تو میں انہیں دور تک اور دیر تک دیکھتا رہتا ہوں. (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۲۲۷). [سکھ + پال ، پالکی (رک) کی تخفیف].

ـــ تَلا (ـــ فت ت) امذ.
چمڑے کا وہ ٹکڑا جو جُفت ساز جوتے کے اندر رکھتے ہیں (تا کہ پیر کے تلوے کو تلے کی سلائی کی رگڑ سے محفوظ رکھے اور پیر کو آرام ملے) (اب و ، ۲ : ۲۲۲). [سکھ + تلا (رک)].

ـــ چَین (ـــ ی لین) امذ.
۱. **آرام ، سکون.**

وصالت سے وطن میانے لہے سکھ چین اٹ ہن توں
ہو کو سلطان سوں باغی نہ کر کے تج وطن ضائع

(۱۶۷۹ ، دیوان سلطان شاہ ثانی ، ۵۳). اب مری عمر کا بقیہ حصہ سکھ چین سے گزر جائے گا. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۵۸). اس کے دیس میں ہر طرح سے سکھ چین تھا ، ہن برستا تھا. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۶۱). ۲. **ایک درخت ، کرنجا.** چار دیواری کے اندر تمام اشجار... نیم و کریر و برنا و سکھ چین و شریہنہ وغیرہ کھڑے ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۹۵). آنگن میں سکھ چین کے درخت پر چڑیاں بیٹھی چہکار رہی تھیں. (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۴۰). [سکھ + چین (رک)].

ـــ دائی امذ.
آرام پہنچانے والا ، راحت رساں ، آرام دینے والا (گلزار معنی). [سکھ + دائی (رک)].

ـــ دَرْسَن / دَرْشَن (ـــ فت د ، سک ر ، فت س / ش) امث ؛ نیز سدرشن.
ایک پودا جس کے پتوں کا پانی کان کے درد کے لیے مفید بتایا جاتا ہے ، اس کے پتے لمبے گھیکوار کے مشابہ ، لیکن پتلے

اور زردی مائل ہوتے ہیں (لاط: Crinum)۔ وہ پھول جو خصوصیت اس سرزمین سے رکھتے ہیں ہزاروں ہیں لیکن مشہور و معروف ... سیوتی ، سکھ درسن ... ہیں۔(١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس، ٢٢)۔ پھولوں کے اقسام میں سے گلاب و یاسمین ، سنبل ہندی و یاسمین ، سنبل ہندی و نرگس و سکھ درشن ... ہیں۔ (١٨٣٥ ، مزید الاموال ، ٣١)۔

ہو سیوتی کی اور ہودنے کی ، آتی تھی پہاڑ کے دامن سے
اس پار کنارۂ دریا بھی ، آراستہ تھا سکھ درسن سے

(١٩٢٥ ، افکار سلیم ، ٢١٠)۔ [س : سدرشنا सुदर्शना]۔

--- دُکھ میں جو رہے سُہانی سَجَن وا وا بولیں بھائی کہاوت۔
دوست وہی ہے جو دکھ درد میں کام آئے ؛ دوست وہی ہے جو ہر حالت میں کام آئے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

--- دیکھنا محاورہ۔
آرام پانا ، سکھ اٹھانا ، راحت حاصل کرنا ؛ شاد آباد رہنا۔

او دکھ جا کو کوئی دن کو سکھ دیکھنے
کہ او ایک کا ایک سکھ دیکھنے

(١٦٨٢ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ٢٠٣)۔ بولی میاں صاحب زادے تمہاری بڑی عمر ہو جوانی کا سکھ دیکھو۔ (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ٩٩)۔ انہی دو بچوں پر جوانی تیرکی ، رنڈاپا کاٹا کہ ان کے سکھ دیکھے۔ (١٩٢٨ ، پس پردہ ، ٩٢)۔

--- زاد صف (قدیم)۔
(بطور سابقہ) آرام میں پلا ہوا ، آسودہ۔

پیا کی یاد سوں پیتا ہوں میں مئے
ہمارا حال کیا جانیں گے سکھ زاد

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٨٧)۔ [سکھ + زاد (رک)]۔

--- سَمپت اور اودسا ، سب کا ہو کر ہو ، گیانی کاٹے گیان سے مورکھ کاٹے رو کہاوت۔
تکلیف ہر کسی کو ہوتی ہے عقلمند ان کو عقل سے برداشت کرتا ہے اور بیوقوف رو کر ؛ عقلمند ہر صورت میں عقل اور سمجھ سے کام لیتا ہے (جامع الامثال)۔

--- سَمپت / سَنپت کا ہر کوئی ساتھی کہاوت۔
آرام اور دولت کے زمانے میں سب دوست بن جاتے ہیں۔

سچ یہ کسی ساتھی کی صدا تھی
سکھ سمپت کا ہر کوئی ساتھی

(١٨٨٣ ، مناجات بیوہ ، ١٠)۔

--- سوئے شیخ ، جس کا لَتّو نہ میخ کہاوت۔
غریب آدمی سکھ کی نیند سوتا ہے کیونکہ اس کو کسی چیز کی فکر نہیں ہوتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

--- سوئے کُمھار جا کی چور نہ لیوے وا کی مٹیا کہاوت۔
کمہار سکھ کی نیند سوتا ہے کیونکہ چور اس کے برتن نہیں چراتا، قیمتی مال و متاع کو چوری کا خطرہ ہوتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال؛ خزینۃ الامثال)۔

--- سوویں شیخ اور چور نہ بھانڈے لے کہاوت۔
آدمی غفلت کرے تو نقصان اٹھاتا ہے،شیخ آرام کی نیند سوتا ہے ، کیونکہ اس کی مفلسی کے باعث اس کے یہاں چوری نہیں ہوتی (جامع الامثال)۔

--- سوئے پورو جس کے گائے نہ گورو کہاوت۔
جس کے پاس (گائے یا سینگ دار بیل) کچھ نہیں ہوتا وہ چین کی نیند سوتا ہے (ماخوذ : خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال)۔

--- سیج (--- ی مج) امث۔
(دہلی) چھپر کھٹ ، آرام دہ بستر ۔ شہر زاد کو بلایا ، سکھ سیج پر آرام فرمایا ۔ (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ٣ : ٣٢)۔ کھری چارپائی پر بھی اس مزے سے سوتی ہوں کہ اس کے سکھ سیج پر نہ سوتی تھی ۔ (١٩١٠ ، راحت زمانی ، ١٦٠)۔ اب شہزادی نے گہنے کا صندوقچہ جو سکھ سیج کی پٹی کے نیچے دھرا تھا ، اٹھا سوار کے پاس آئی۔(١٩٣٢ ، پری کا دل ١٠٦)۔ [سکھ + سیج (رک)]۔

--- سے دُکھ بھلا جو تھوڑے دن کا ہو کہاوت۔
تکلیف اگر تھوڑے دن کی ہو تو بہتر ہے کیونکہ اس سے انسان کو آرام کی قدر ہوتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

--- شانت / شانتی (--- سک ن) امذ۔
چین ، سکون۔

سنسار کے تپتے ہوئے ویرانے میں
سکھ شانت کی گویا تو ہری کھیتی ہے

(١٩٣٧ ، روپ ، ١٥٨)۔ ہم دونوں ہی شادی شدہ ہیں اور اپنے اپنے گھر کی سکھ شانتی کے لیے پوری طرح ذمہ دار ہیں ۔ (١٩٨٣ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ٩٣)۔ [سکھ + شانت/شانتی (رک)]۔

--- کا سانس لینا محاورہ۔
مطمئن ہو جانا ، فکر سے نجات پانا۔ غیر بنگالی آبادی نے فوج کی آمد پر سکھ کا سانس لیا۔ (١٩٨٧ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ٤٧)۔

--- کا سب کوئی ساتھی کہاوت۔
خوش حالی کے زمانے میں ہر کوئی دوست بن جاتا ہے (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع الامثال)۔

--- کرنا / فرمانا محاورہ۔
(دہلی) آرام کرنا ، سونا۔ بادشاہ نے خاصہ نوش فرما کر سکھ کیا۔ (١٨٨٥ ، بزم آخر ، ٣٣)۔ دیکھو بادشاہ محل میں سکھ فرماتے ہیں ، چپی والیاں چپی کر رہی ہیں۔ (١٨٨٥ ، بزم آخر، ٩)۔ حضور والا اور خاص بیگمیں دوپہر کا کھانا کھا کر سکھ کرنے لگیں۔ (١٩٣٣ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ٨)۔

--- کرنہار (--- فت ک ، ر ، سک ن) صف (قدیم)۔
آرام کرنے والا ، عیش کرنے والا۔

توں جب سکھ کرن ہار تھا مہر کا
کیا سکھ جگ پر ولی عہد کا

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٣٠٢)۔ [سکھ + کرنہار (رک)]۔

--- کو کیا سینھہ پڑا دُکھ دونا کہاوت.
آرام طلب آدمی کو تکلیف زیادہ معلوم ہوتی ہے (نجم الامثال).

--- کی نیند سونا محاورہ.
آرام کی نیند یا بے فکری کے ساتھ سونا ، نچنت ؛ مطمئن ہونا ؛ سبکدوش ہونا. تم جاؤ آج سُکھ کی نیند سوؤں گا. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۳۶).

--- کے بڑے جودھا (--- سہایی) رَکھوالی ہیں کہاوت.
آرام بڑی مشکل سے حاصل ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کے چَنے اَچّھے دُکھ کا پلاؤ نَہیں اَچّھا کہاوت.
آرام کے ساتھ سُوکھی روٹی میسّر آنا مُصیبت کے پلاؤ سے بہتر ہے. ہمارے یہاں چلی آؤ ہم بارہ روپے دیں گے ، بی بی سکھ کے چنے اچھے دُکھ کا پلاؤ نہیں اچھا. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۳۱).

--- لَہر (--- فت مج ل ، سک ہ) امث ؛ صف.
خوشی کی موج ، ترنگ ، وجد ، کیفیت.

من ساگر جب لہروں آیا
تو سکھ لہر موں مُرشد پایا

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۳). [سکھ + لہر (رک)].

--- مانو تو سکھ ہے دُکھ مانو تو دُکھ ہے، سچّا سکھیا وہ ہے جو سکھ مانے نہ دُکھ کہاوت.
اگر سمجھو تو خوشی ہے اگر تکلیف سمجھو تو تکلیف خوشی ہوتی ہے. اصل میں خوشی وہ ہے جو آرام اور تکلیف کی پروا نہ کرے کیونکہ آرام اور خوشی اعتباری کیفیات ہیں (جامع الامثال).

--- مَنْدِر (--- فت م ، سک ن ، کس د) امذ.
امن کا گھر ؛ فارغ البالی.

اندروپ سکھ مندر پدھ
مُرشد ملے تو پائی سدھ

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۴۷). [سکھ + مندر (رک)].

--- مَنْڈَل (--- فت م ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
عشرت کدہ ، امن و راحت کا مقام.

سُکھ منڈل میں یہ دُھوم مچی اور باہر نکی جوگی بھی
کُچھ ناچیں بھانڈ بھگتیے بھی ، کچھ پنجڑے باویں بیل بڑی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۲). [سکھ + منڈل (رک)].

--- مَئے (--- فت م ، ی مج) صف (قدیم).
سکھ والا ، سکھی. اس سکھ سنوہ کے سمدر میں جیو ایسا ڈوب جائے کہ سکھ مئے ہو جائے. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۴). [سکھ + مئے (مث)].

--- میں آئے کرم چند لگے منڈواں/منڈانے گنج/موچھ کہاوت.
اس امیر آدمی کے متعلق کہتے ہیں جو اپنی بے وقوفی سے کوئی تکلیف اٹھائے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- میں پڑنا ف م.
عیش میں پڑنا ، عیش و آرام کی زندگی اختیار کرنا. سُکھ میں پڑ کر دولت چھوڑ دینا یا محنت میں پڑنا لے کو دولت کرتے اچھا. (۱۶۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

--- میں رَب کو یاد کرے تو دُکھ کاہے ہو کہاوت.
اگر آرام کے زمانے میں خدا کو یاد کریں تو کبھی تکلیف نہ ہو (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- میں جوہَر کو بھجے تو دُکھ کاہیکو ہو کہاوت.
اگر آرام کے زمانے میں خُدا کو یاد کریں تو کبھی تکلیف نہ ہو (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

سکھا (فت س) امذ.
دوست ، رفیق ، ساتھی ، رشتہ دار. ایک دن دو بد جوسکر یوگا منتری سینہ کپ کا بھائی بھوما سرکا سکھا تھا کہنے لگا کہ ایک شول میرے من میں ہے سو جب تب کھٹکتا ہے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۷۹). جرشن نے کہا مجھے چاہو ، مجھ سے محبت کرو میں تمہارا سکھا ہوں. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۷۶). [س : सखा].

سکھار (فت س) امذ.
قحط ، خشک سالی ؛ سُوکھا (جامع اللغات). [پ : सखवार].

--- دَکھار آسمانی فَرمان ہیں کہاوت.
قحط اور طغیانی خُدا کے حکم سے ہوتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سُکھارا (ضم س) امذ.
(طباخی) ایسی غذا جو تل کر نہ پکائی جائے ، کچی رسوئی. چوکے کے باہر نہیں کھائی جا سکتی اور نہ اس تک کوئی اچھوت جا سکتا ہے. اس کے برعکس پکی روٹی یعنی تلی ہوئی غذا کھانے کے لیے چوکے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ہر جگہ کھائی جاسکتی ہے ؛ چوکا (ا پ و ، ۳ : ۱۵۷). [سکھ (سُوکھا) + آرا (رک)].

سکھارْنا (فت س ، سک ر) ف م.
رک : سکارنا. وہ ہنڈیاں اس وقت بھی میرے پاس موجود ہیں معزز لوگوں نے سکھار بھی دی ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکہ ، ۱۶۶). [سکارنا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سُکھارْنا (ضم س ، سک ر) ف م.
خوش کرنا ، خوشی میں زیادتی کرنا (جامع اللغات) . [سکارنا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سُکھاری (ضم س) صف مث.
سُکھی ، آرام (ہندی اردو لغت). [س : सुखारी].

--- کو دیکھ سُکھاری جَلْتے ہیں کہاوت.
ایک چیز کے دو امیدوار باہم کینہ رکھتے ہیں ، ہم چشموں میں حسد ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سِکھاڑا (کسر س) امذ؛ = سِکھارا.
حُجرہ ، آرام کا کمرہ. جنوب مغربی گوشے پر ایک چھوٹا سا دیول تھا جس کا سِکھاڑا منہدم کر دیا گیا (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۳۶). بعض مندروں میں چھت پر سِکھارا بننے لگا اور اس سے فن معماری میں ایک نئے طرز کا اِضافہ ہوا جس کی تقلید بعد میں سارے ملک کے مندروں میں ہونے لگی. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۲۵). [سکھ + آلیہ (رک) سے].

سُکھاسن (ضم س ، فت س) امث.
پالکی ، سُکھپال.
بھوراں سُکھاسن ہوں کرو پلکھاں اُوپر پنجرے دھرو
دن رات شہ کوں لے پھروں دو تین پتلیاں بھوئے کر
(۱۶۰۶ ، شہباز (اردو ، اکتوبر ۱۹۵۰ ، ۴۸)). خشکی کی مسافت سُکھاسن سواری کے ذریعے طے کر لیتے ہیں جس کی شکل ہلالی ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۷۶۳). [سکھ + آسن - نشست].

سِکھا شاہی (کسر س ، شد کھ) امث.
۱. **سِکھوں کی عمل داری جو بے انصافی اور ظلم و غارت گری کے لیے مشہور ہے** (نوراللغات). ۲. (کنایۃً) **بے انصافی کا زمانہ، افراتفری ، بدنظمی.** سِکھا شاہی حکومت کی کیا خصوصیت ہے سارے ہندوستان میں بدانتظامی کی آگ لگی ہوئی تھی. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۳۲). پنجاب میں سِکھا شاہی کے جور و جفا سے خلقت جاں بلب ہو رہی ہے (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ (مقدمہ) ، ۲۳). پنجاب کی سِکھا شاہی کے زمانے میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے گلاب سنگھ کو جموں کا راجہ بنایا. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۱۲). مجھے معلوم ہے خالصہ سِکھا شاہی کے زور سے فارسی سیکھتا ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۳۰۳). [سِکھ + ا : ا ، لاحقۂ نسبتی + شاہی - حکومت].

سِکھا گردی (کسر س ، شد ک ، فت گ ، سک ر) امث.
سِکھوں کی لوٹ مار ، بدنظمی. ۱۹۴۷ کی ہندو اور سِکھا گردی میں اس مکان کو بھی لوٹ لیا گیا. (۱۹۶۱ ، عظمتِ رفتہ ، ۴۹۳). [سِکھا + گردی (رک)].

سُکھالا (ضم س) صف مذ.
آرام سے ، چین سے ، مطمئن.
اندر باہر جس حق سمھالا
نت نت وہ ہی رہے سُکھالا
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۸۹). [سکھ + آلہ (رک)].

سُکھان (ضم س) امذ.
سکّان (رک) ، کشتی یا دنبالہ. کشتی پُرانی ہو چکی ہے ... ساگر کی موجوں سے مقابلہ کرانا چاہتا ہے تو اس کا سُکھان تبدیل کرو دے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲ اپریل ، ۱۱). [مقامی].

سِکھانا (کسر س) ف م ؛ = سِکھاونا ، سِکھلانا.
۱. **تعلیم دینا ، پڑھانا ، تربیت دینا.**
عقل لے بات آیا ہے علم جگ کوں سِکھایا ہے
کیا سو روز لیانے تیں سورج کوں پھر منگایا ہے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۷).
اپنے بیٹے کو سِکھایا یہ شعور
اور کیا اس کے سِکھانے میں قصور
(۱۸۱۴ ، عجائبِ رنگین (ق) ، ۲۷). آپ کو سورۂ فاتحہ سِکھائی اور طریقہ وضو اور نماز کا بتایا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲۲).
سِکھاؤ ذوقِ جنوں کو بہار کے آداب
نہ جیب چاک نہ سینہ فگار لے کے چلو
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۹۲). ۲. **ازبر کرانا ، یاد کرانا سبق وغیرہ.** ایک غزل نئی لکھ کر بھیجی ہے ، خدا کرے پسند آئے اور مطرب کو سِکھائی جائے. (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۳۹). ۳. **ورغلانا ، بہکانا ، اُکسانا ، ترغیب دینا.**
دشمن کے تو سِکھانے سے کیوں بھاگتا ہے دُور
چھوڑا عجب ہی نے ترے قرب و جوار کو
(۱۷۹۴ ، محب دہلوی ، د ، ۲۳۰).
جو سِکھایا اپنی قسمت نے وگرنہ اس کو غیر
کیا سِکھانے کا سِکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۳). ۴. **ہدایت کرنا ، سمجھانا ، سجھانا.**
اچھا سکینہ جس میں خوشی تم ہمیں رُلاؤ
یہ کیا سِکھا کے لائی ہو بی بی ادھر تو آؤ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۷). ۵. **ڈھب پر لگا دینا، سدھانا** (نوراللغات). [سیکھنا (رک) کا تعدیہ].

--- پڑھانا محاورہ.
۱. **تعلیم و تربیت دینا** (فرہنگِ آصفیہ). ۲. **بہکانا ، ورغلانا ، کان بھر دینا ، کسی کو اپنے مطلب کی بات کرنے کے لیے تیار کرنا ، پٹی پڑھانا.**
بھیجا جو اسے سِکھا پڑھا کے
پیار اس نے کیا گلے لگا کے
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۱۵۶). اسے ہشام المؤید کے زندہ ہونے کا علم تھا لیکن علی بن حمود نے اسے پہلے سے سِکھا پڑھا دیا تھا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس (ترجمہ) ، ۴۰۹). ایسے میں نصیبا موقع پاتے ہی اُن کو سِکھانے پڑھانے بیٹھ جاتی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۵). ۳. **ذہن نشین کرانا ، سمجھانا.** جب ملکہ نے مُجھے یہ سب سِکھا پڑھا دیا میں رُخصت ہو اسی نابدان کی راہ سے نکلا اور وہ جالی آپنی پھر لگا دی. (۱۹۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۱).

سُکھانا (ضم س) ف م ؛ = سُکھاونا.
۱. **تری یا نمی دور کرنا ، خُشک کرنا.**
پتیاں کوں پت دیکھایا جب سنیاں کو سُت سِکھایا تب
بُتاں توڑیا پتیاں جیسے ندیاں بہتیاں سُکھایا ہے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۷).
قابل اس لُطف کے کیا ہم نہیں اغیار ہی ہیں
عطر مل مل کے نہ ہاتھوں کو سُکھایا کیجے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۳۸). انھیں یقین تھا کہ

یہ تحریک ایک ہوا ہے جب تک بہتی ہے، اس میں اپنے بھیگے کپڑے سکھا لیں۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۸۶)۔ ان کا پتہ و نشان کسی طرح کی تحریروں سے نہیں بلکہ ان کے خوبصورت برتنوں اور دھوپ میں سکھائی ہوئی اینٹوں اور سرکنڈوں سے بنی ہوئی جھونپڑیوں پر مشتمل دیہات کے آثار سے ملتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۰۷)۔ **۲. دُبلا کر دینا ، کمزور کر دینا ، لاغر کر دینا.**

کانٹا سُکھا کے ہجر نے ہر چند کر دیا
وہ گلبدن ملے تو نہ پُھولا سماوں میں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۳)۔ **۳. (کنایۃً) کسی کو انتظار میں دیر تک بٹھائے رکھنا** (نوراللغات)۔ [سُوکھنا (رک) کا تعدیہ]۔

سُکھاوَن (ضم س ، فت و) امث ؛ امذ.
سُکھائی ہوئی چیز. ایک دن بنانے سہوے کا سُکھاوں ڈالا . (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۸۸) . [سُکھاوَنا (رک) سے حاصلِ مصدر]۔

سِکھائے پُوت دَرْبار/دَکَن نَہِیں جاتے کہاوت.
صرف دوسروں کے کہنے سے ہمت یا حوصلہ پیدا نہیں ہوتا . ان کے بزرگوں نے ... اخلاق اور معاشرت وغیرہ کا سبق نہ پڑھایا ہو، وہ مرکز زبان کے طفلِ مکتب کی برابری بھی نہیں کر سکتے بلکہ ان پر یہ مثل صادق آتی ہے کہ سکھائے پُوت دربار نہیں جاتے۔ (۱۹۱۱ ، عکمۂ مرکز اردو ، ۳)۔

سِکھانے میں آنا محاورہ.
کِسی کے کہنے یا اُکسانے کو مان کر اس پر عمل کرنا ، بہکانے میں آنا (نوراللغات)۔

سِکھایا پَڑھایا (کس س ، فت پ) صف مذ (مث : سکھائی پڑھائی)۔
۱. تعلیم اور تربیت دیا ہوا.

ملائکہ میں کہاں مادّہ تھا پُرسِش کا
یہ سب سِکھائی پڑھائی ہے گفتگو تیری

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۲۸)۔ **۲. بہکایا ہوا ، ورغلایا ہوا ، اُکسایا ہوا.**

مرے خط کے پُرزے اُڑائے انہوں نے
کسی کے سکھائے پڑھائے ہوئے ہیں

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، گلزار تعشق ، ۱۵)۔ خادمہ نے کہ اپنی بی بی کی سِکھائی پڑھائی تھی جب دیکھا کہ فوجدار کا ہاتھ دراز اور آنکھیں بند ہیں تو فوراً ہولے ہولے سُوئی چبھو دی . (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۷۷)۔

توجہ ہے غیروں پہ اور مجھ سے نفرت
غضب کے سکھائے پڑھائے ہوئے ہیں

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۶۲)۔ بالدی پہلے سِکھائی پڑھائی تھی ، اسی نے پرواسنک کو چندر گپت سمجھا اور موقع پاتے ہی زہر دے کر ہلاک کر ڈالا۔ (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۹۵)۔ [سِکھایا + پڑھایا (رک)]۔

سُکْھپال (ضم س ، سک کھ) امذ.
آرام دہ کٹہرے دار کُھلی پالکی جس میں پانو پھیلا کر لیٹ سکتے تھے نیز رک : "سُکھ" کے تحت . پھر دلھن کو گود میں بٹھا کر سُکھپال میں سوار ہو کر بڑی دُھوم دھام سے شادیانہ بجواتا ، دولت خانے میں داخل ہوا۔ (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۹۰)۔ سجدۂ شکر کو طُول دیا پھر چند بار سُکھپال کے گرد پھرا۔ (۱۸۳۶ ، قصۂ اگرگل ، ۱۱۳)۔ لے لو وہ بیگم صاحب کی سُکھپال بھی آگئی۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۸۶)۔ [پ : सुखपाल]۔

سُکْھنا (ضم س ، سک کھ) صف مذ.
سُوکھا ہوا ، خُشک ؛ (مجازاً) سنجیدہ ، بے کیف ، پھیکا . ممتاز حسین نے جو صرف سُکھنا منہ بنا کر ... ناواقف حضرات پر اپنی دانشوری کا سِکّہ جماتے ہیں اور کوئی سِفلی حرکت نہیں جس پر شرماتے ہوں۔ (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۶۸)۔ [سُکھ ~ سُوکھ + نا ، لاحقۂ نسبت]۔

سُکْھنی (ضم س ، سکہ کھ) صف مث.
سُوکھی ہوئی ، خُشک. اس خوبی کو حاصل کرنے کے لئے خواہ سُکھنی یا تکی یا دُھوپ کی سکھلائی ہوئی کیوں نہ ہو پانی میں بھگونا ضروری ہے۔ (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۲۰)۔ [سُکھنا (رک) کی تانیث]۔

ـــــ مَچْھلی (ـــــ فت م ، سک چھ) امث.
وہ مچھلی جس کے پیٹ کی آلائش نکال کر اور نمک ملا کر دُھوپ میں سکھاتے ہیں پھر اسے محفوظ کر لیتے ہیں. باسی گوشت اور سُکھنی مچھلی وغیرہ کے بھرتے بنائے جاتے ہیں . (۱۹۰۸ ، خوان یغما ، ۸۶)۔ [سُکھنی + مچھلی (رک)]۔

سُکْھ داس/سُکْھ داسی (ضم س ، سک کھ) امذ.
چاول کی ایک اعلیٰ قسم.

اوترے مرے گلے سے نہ سُکھ داس کی کنی
اوس بن وہ میرے حق میں ہے الماس کی کنی

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۷۵)۔

دور سے منگوائے ہیں سُکھ داسی برنج
جمع آئے سب وہاں راسی برنج

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۵)۔ سکھ داس چاول براتج سے دیوزیرہ چاول گوالیار سے اور چنجن راجواری سے اور نیملہ و روغن زرد حصار فیروزہ سے قاز ، مُرغابی ... ترکاریاں کشمیر سے منگائی جاتی ہیں۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۰)۔ [مقامی]۔

سَکّھر (فت س ، شد کھ بفت) امذ.
(موسیقی) وہ باجا جسے پھونک سے بجایا جاتا ہے. سکّھر یعنی پھونک کا باجا مثلاً شہنائی ، بین ، بانسری ، الغوزہ اور نس ترنگ وغیرہ۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۲۲)۔ [مقامی]۔

سِکَّھر (کس س ، فت کھ) امذ.
چھینکا ، لٹکن جو کھانا وغیرہ رکھنے کے واسطے چھت میں لٹکا دیتے ہیں (نوراللغات ؛ پلیٹس)۔ [پ : सिखर]۔

سُکھرام (ضم س ، سک کھ) امث.
(سالوتری) **گھوڑوں کی ایک بیماری جس میں گھوڑے کی ناک سے پیپ بہتی یا ٹپکتی ہے۔** سکھرام قرحۃالانف ناک ... اس عارضے میں اکثر ناک سے ریم گرتی ہے۔ (١٨٤٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ١٠٧)۔ [سکھ + رام ـ ختم ہونا ، جاتا رہنا]۔

سِکھرَن (کس س ، سک کھ ، فت ر) امذ.
میٹھا کیا ہوا یا میٹھا ملا ہوا دہی۔ بسنت رتو میں دہی ، دودھ ، روغن زرد ، سکھرن کے ساتھ طعام خوشگوار نوش کیے۔ (١٨٨٦ ، لال چندر کا (ترجمہ) ، ٨٧)۔ [پ : सिखरन]۔

سِکھرَنی (کس س ، سک کھ ، فت ر) امذ.
رک : سکھرن۔

کوئی پونچھے مُکھ اور بانہن کو
کوئی سِکھرنی پھینکے اور مٹھڑی

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢٠٢)۔ [س : شِکھرنی शिखरिणी]۔

سِکھشا (کس س ، سک کھ) امث.
تعلیم ، تبلیغ۔

غرض اس طرح کی پاکے سِکھشا نظر آئی زیست ایک میلا
ہی جہاں جوئے کی سب دکانیں وہی ہار جیت کا جھمیلا

(١٩٢٧ ، سریلے بول ، ٦١)۔ پنڈتوں کو سیاست سے نکال کر پوجا پاٹ اور سِکھشا کے پرانے دھندوں میں اور کایستھوں کو ، ان کے اپنے کاموں پر لگا دینگے۔ (١٩٨٦ ، حیاتِ سلیمان ، ٥٦٣)۔ [س : شِکشا शिक्षा]۔

سِکھلانا (کس س ، سک کھ) ف م ؛ سِکلانا (قدیم)۔
رک : سِکھانا۔

جنھوں منجھے سِکھلایا دیں ‏ جن تھیں منجھ دل ہوا یقیں

(١٥٤٨ ، خوب ترنگ ، خوب محمد چشتی (پنجاب میں اردو ، ١٦٩))۔ یہ پریت ایسی ہے کہ یہ اپنی ریت آپ سِکھلانے لیتی ہے۔ (١٧٣٦ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ١٢٧)۔

ہم پہلے ہی جا بیٹھے ہیں محفل میں بُتوں کی
تا آکے کوئی کچھ انہیں سِکھلانے نہ پائے

(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ٢١١)۔

خنجر کو نہ آتی تھی کھچاوٹ نہ رُکاوٹ
قاتل یہ چلن سب ترے سکھلائے ہوئے ہیں

(١٨٤٨ ، کلیات صفدر ، ١٣٩)۔ [سِکھانا (رک) کا قدیم املا]۔

سُکھلانا (ضم س ، سک کھ) ف م.
رک : سکھانا۔ حویلی میں ایک غریب اشراف زادی اپنی انگنائی میں کھڑی بال سُکھلاتی تھی۔ (١٨٠٣ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ٥٢)۔

آتشِ خورشید سے اُٹھتا نہیں دیکھا دھُنواں
آ کھڑے ہو بام پر تُم بال سُکھلاتے ہوئے

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٣٩)۔ پانی کو سُکھلانے سے مواد محلولہ جوامد کی صورت میں ساکت ہوتے ہیں ... غاروں کی چھت سے ٹپکتا ہے۔ (١٩١٦ ، طبقات الارض ، ٩٣)۔ [سُکھانا (رک) کا قدیم املا]۔

سِکھلائی (کس س ، سک کھ) امث.
سِکھانا ، تعلیم ، تربیت ، تدریس۔ بہرحال یہ بات غلط ہی دکھائی دیتی ہے سِکھلائی اسی وقت ممکن ہے جب جبلت تحریکی زور مہیا کرے۔ (١٩٦٣ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ٥٦)۔ [سِکھلانا (رک) سے حاصلِ مصدر]۔

سُکَھم (ضم س ، فت کھ) امث.
خوشی ، قناعت ، فارغ البالی ، خوش حالی (ہندی اُردو لُغت)۔ [پ : سکھ سے : सुखदमय کا محرّف]۔

سُکھمَنی (ضم س ، سک کھ ، م) امذ.
(موسیقی) **راگ کی ایک قِسم۔** اس میں بہت سے ایسے راگ ہیں جو بالکل بُھلا دئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں آسا ، منجھ ، سکھمنی ... کوسم اور چمپک وغیرہ۔ (١٩٥٨ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ٣٦٠)۔ [سکھ + من + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سُکَھن (ضم س ، فت کھ) امذ.
(بیل بانی) **بہت ہلکے بُھورے رنگ کا بیل** (اپ و ، ٥ : ٥٨)۔ [مقامی]۔

سِکھنا (کس س ، سک کھ) ف م (قدیم)۔
رک : سیکھنا۔

سنیاسی سو لوگاں بہت فیض پائے
کینک کیمیا سکھ کو سونا بنائے

(١٦٨٢ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ٩٣)۔

کُل اہلِ قلم کا پڑھنا لِکھنا
اور اور علوم کا بھی سِکھنا

(١٨٤٨ ، جامع المظاہر ، ٢٧)۔ [سیکھنا (رک) کا متبادل اِملا]۔

سُکھنا (ضم س ، سک کھ) ف ل (قدیم)۔
رک : سُوکھنا۔

چمن امید کا گرمی سوں غم کی جو سُکھیا
ابرِ رحمت نے کیا فیض سوں سیراب مجھے

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٠٨)۔ [سُوکھنا (رک) کا متبادل اِملا]۔

سُکَھنڈی (ضم س ، فت کھ ، سک ن) صف
١. **سُوکھا ہوا ، چمرخ ، بہت دُبلا پتلا۔** وہ دُبلا پتلا ، سُکھنڈی سا آدمی تھا۔ (١٩٣٣ ، چتو ، ٣٣٣)۔ ٢. **بچّوں کی ایک بیماری ، ایک بیماری جس میں جسم سُوکھ کر کانٹا ہو جاتا ہے** (شبد ساگر)۔ [س : सुखंडी]۔

سَکھنی (فت س ، سک کھ) صف ، مث ؛ شنکھنی۔
(قدیم ہندی کام شاستر کی رُو سے) **عورتوں کی چار قسموں (پدمنی ، چترنی ، سنکھنی ، ہستنی) میں سے ایک قسم جو تیسرے درجے پر شمار کی جاتی ہے۔** سنکھنی ایک عورت ہوتی ہے دراز قد اور ہاتھ پاؤں بھی لمبے اور لاغر بدن یعنی کم گوشت۔ (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ١٦١)۔ [پ : سنکھنی सखिनी]۔

سِکھنی (کس س ، سک کھ) امث.
سِکھ عورت ، سِکھ کی بیوی. تین سِکھ اور دو سِکھنیاں ... زیادہ تر وایات سورتیں. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقصِ ناتمام ، ۲۹۵).
[سِکھ (رک) کی تانیث].

سَکھی (۱) (فت س) امث ؛ ← سکھیا.
۱. سہیلی ، ہمجولی.

سنوں سکھیاں بکٹ میری کہانی
بھئی ہوں عشق کی ماری دیوانی

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱). سب سکھیاں اور سب پاترا چاندی کے گہنے و چاندی کے کپڑے پہن آوتیں ہیں. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۴). ایک روز سکھی سے کہنے لگی کہ اے بہن میرا جوبن یونہی جاتا ہے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۲۱). سکھی تم بھی کہاں کا ذکر لے کر بیٹھیں. (۱۹۰۲ ، ہم خرما و ہم ثواب ، ۹۸). رانی کی سکھیوں میں سے ایک نے دل کی شکل کا بڑا سا کنول کا پتا توڑا تھا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۱). ۲. سہندی پنگل کی ایک قسم.

چار سکھیاں کہہ کے شاعر ہو گیا
اس فنِ مُشکل کا ماہر ہو گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۴). ۳. مجذوبوں کا ایک گروہ جو زنانہ لباس پہنتا ہے یہ لوگ "سدا سہاگن" بھی کہلاتے ہیں (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۴. زنخہ ، ہیجڑا ، زنانہ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).
[س : سَہ ــ ساتھ + کھیل (بحذف ل)].

---ہو ہم ہوں راج کُمار کہاوت.
جب کوئی شیخی مارے تو اسے بطورِ تنبیہ کہتے ہیں (جامع الامثال).

سَکھی (۲) (فت س) امذ.
(کُشتی) ایک داؤ جس میں لنگوٹ پر آگے ہاتھ ڈال کر دونوں ٹانگوں کے وسط میں اپنی ٹانگ ڈال کر ایک پہلوان دوسرے کو اُٹھا لیتا ہے. طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور ایک دستی ... دو دستی ، سکھی ، حمائل ... ہوتے ہوتے شہزادے نے رخشاں کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال کر ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸)
اف : لگانا. [مقامی].

سِکھی (کس س) صف.
سِکھ مت ، سِکھ مذہب ، سِکھوں سے متعلق یا منسوب کوئی شے. اگر کوئی اس وقت مجھے سِکھی کی قسم دے کر کہتا کہ یہ بات کسی کو نہ کہنا تو میں اسے کسی سے نہ کہتا. (۱۹۷۲ ، اِفادات و ملفوظات ، ۱۳۳). [پ : सिक्खी].

سُکھی (ضم س) صف.
جو آرام سے ہو ، نچنت ، خوش ، آسودہ حال.

فرح بخش منج دل کی زاری کے تئیں
سکھی کر دکھا منج دوکھیاری کے تئیں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳). پناہ بڑائی و چوڑائی میر جعفر زٹلی بڑے بھائی ہر روز از یار حق سکھی باشند از سیّد الل بعداد پک چہار بسیار. (۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک ، ۳).

صدائیں یہ ہر سمت سے آ رہی ہیں
کہ راجا سے پرجا تلک سب سکھی ہیں

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۸۰). صاحب کو پرماتما سدا سُکھی رکھے ، انہوں نے بچّے کی جان رکھ لی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۲ : ۸). [سُکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رہے گا وہ سدا جن چھوہ دینا مار ، جگ میں بھلا کہات ہے چھوہ کا مارَن ہار کہاوت.
جس نے غصہ کو ضبط کر لیا وہ ہمیشہ آرام میں رہتا ہے اور غصہ ضبط کرنے والے کو دنیا میں اچھا کہا جاتا ہے (جامع الامثال).

سِکھیا (کس س ک ، سک کھ) امث.
تعلیم ، نصیحت ، سیکھ.

ست گر کی ہے یہ سکھیا سب سے بلاپ رکھنا
پاپی وہی بڑا ہے آپے میں جو نہ آئے

(۱۹۰۸ ، مخزن ، لاہور ، مارچ ، ۶۱). [سِکھ (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

سُکھیا (ضم س ، سک کھ) صف.
جو سکھ چین اور آرام سے ہو ، آسودہ ، مرفہ الحال.

آپے دُکھ آپ ہی دُکھیا
آپے سکھ آپ ہی سُکھیا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۲۲).

کہے وہ کوئی مجھ سا دُکھیا نہیں
کہیں دوزخی ایسا سُکھیا نہیں

(۱۷۶۹ ، آخرِ گشت ، ۱۵۰). [سُکھ + یا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

سَکھیاپا (فت س ، سک کھ) امذ.
دوستی ، وہ رشتہ جو عورتیں آپس میں دوسرے کو سکھی بنا کر قائم کر لیتی ہیں. میرا اس کا بہناپا تو جنم سے ہی ختم تھا ، آج سکھیاپا بھی ختم ہو گیا. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۷).
[سکھیا (سکھی) + پا ، لاحقۂ کیفیت].

سُکھیاری کا پان نہ دُکھیاری کی تِہنڈی ، رہے گا پان نہ رہے گی تِہنڈی کہاوت.
بد اقبالی میں ساری تدبیریں اُلٹی ہو جاتی ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

سَکھیری (فت س ، ی مع) امث.
سہیلی ، ہمجولی.

اپنی سکھیریوں سے وہ مُسکرا کے بول
کہتی ہوں بات سچّی سمجھو نہ تم ٹھٹھول

(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، ۸۰). [س : سَہ ــ ساتھ + کھیل (ل مبدّل ر) + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَگ (۱) (فت س) امذ.
کُتا ؛ (مجازاً) رذیل آدمی ، بدکردار و بداطوار.

بھی عمر اُنہٰ کہیا یوں بدو
کہ اے سگ توں مجھ تھے خلاصی مجو
(۱٦۳۹ ، خاور نامہ ، ۲٦۰).
ولی تجھ کوں رکھیں گے شیرِ مرداں اپنی مجلس میں
بہے گر سگ ہو کر دائم نبیؐ کے آستانے کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱).
یوں آدمی کہلاوے یوں ہر گربہ و سگ لیکن
جس سے کہ عبارت ہے انسان وہ عنقا ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷۸).
بے صید ذبح کردہ وہ کھاتا نہیں ہے گوشت
لپکا ہے اس کے سگ کو بھی رزقِ حلال کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۴۳۱).
منھ کھولے ہوئے شیر جو حملے کو سگ آیا
ہر دب کے الگ زد سے گیا اور الگ آیا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۸).
مبروص کے داغوں سے عفونت میں سوا ہے
ذلّت کا یہ لقمہ ہے سگوں کی یہ غذا ہے
(۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۵۰). [ف : سگ ، اوستا : شپا].

ـــــاَصحابِ کَہْف کس اضا (ـــــفت ا ، سک ص ، کسر ب ، فت مج ک ، سک ہ) امذ.
وہ کُتّا جو اصحابِ کہف کے ساتھ غار میں تھا اور ایک مُدّت تک آدمیوں کی صحبت میں رہنے کے سبب اس میں آدمی کے آثار و اوصاف پیدا ہو گئے تھے.
سگِ اصحابِ کہف ، انسان کے زُمرے میں داخل ہے
بُرا بھی ہے تو اچھا ہے اگر اچھوں میں شامل ہے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۸۸). [سگ + اصحاب (صاحب (رک) کی جمع الجمع) + کہف (رک)].

ـــــاَصحابِ کَہْف روزے چَنْد پئے نیکاں گِرِفْت و مَرْدُم شُد کہاوت.
(سعدی کے گلستان کا مشہور فارسی شعر اُردو میں بصورتِ قول زدِ مُستعمل) **اصحابِ کہف کا کتّا چند دن نیکوں کے پیچھے چلا اور وہ آدمی ہو گیا. نیکوں کی صحبت میں برا آدمی بھی نیک ہو جاتا ہے** (جامع الامثال ، جامع اللغات).

ـــــآب کس اضا (ـــــمد الف) امذ.
سنجاب ، اُودبلاؤ ، سگِ آبی (ماخوذ : اسٹین گاس). [سگ + آب (رک)].

ـــــآبی کس صف (ـــــمد الف) امذ.
پانی کا ایک جانور ، اُودبلاؤ جس کا جسم لمبا ، ٹانگیں چھوٹی چھوٹی ، لمبی چپٹی سی دم اور تیرنے کے لیے جھلی دار پیر ہوتے ہیں. فلسیتہ الریہ ... سگِ آبی اور ریچھ وغیرہ کا بھی شمار اسی میں ہے . (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۰) . بھیڑیا ، لومڑی ، سور ، خرگوش ، سگِ آبی ، چوہا اور جنگلی جانوروں میں سے چند ایک اور (؟ ، ہند آریائی اور ہندی (ترجمہ) ، ۱۷). [سگ + آب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــآسْتاں کس اضا (ـــــمدا ، سکِ س) امذ.
در کا کُتّا ؛ (مجازاً) غلام یا عاشق.
ہوتا شفیع رفیع کوں قیامت میں یا امام
اس کا لقب جہاں میں سگِ آستاں پڑیا
(؟ ، بیاضِ مراثی (رفیع) ، ۴۴). [سگ + آستاں (رک)].

ـــــبازاری کس صف ، امذ.
عام کُتّا ، لینڈی کُتّا (فرہنگِ آصفیہ). [سگ + بازار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــباش بَرادَرِ خُرْد / خورد مَباش فقرہ.
(فارسی فقرہ اردو میں مُستعمل) **چھوٹے بھائی کو بڑے کی اطاعت و فرمانبرداری کرنی پڑتی ہے . جو موجبِ زحمت ہے . بڑے بھائی کے مقابلے میں چھوٹے بھائی کی توقیر نہیں ہوتی.** لوگوں سے سنا تھا کہ سگ باش برادرِ خرد مباش ، سو مجھ کو ہر روز اس کی تصدیق ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۰). میرا دل تو نہ چاہتا تھا مگر بقول شخصے سگ باش برادر خورد مباش بہت اچھا کہہ کر راضی ہو گیا. (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۴۷۴). لوگ سگ باش برادر خورد مباش کے مقولے پر عمل پیرا ہیں. (۱۹۸۴ ، شمع اور دریچہ ، ۱۰۸).

ـــــبان امذ.
کُتّوں کی رکھوالی کرنے والا (پلیٹس ؛ نوراللغات). [سگ + ف : بان ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــبانی امث.
کُتّے کی رکھوالی (ماخوذ : جامع اللغات). [سگ + بان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــبَچّہ (ـــــفت ب ، شد ج بفت) امذ.
پِلّا ، کُتّے کا بچّہ تیز آدمی کے لیے بطور دشنام مُستعمل. جی ہاں سگ بچّہ کی گستاخیاں تو دیکھیے. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ٦۱). [سگ + بچّہ (رک)].

ـــــبَدَزْبانے بِهَفْتگانَہ بِشوئے چونکہ تَرشُد پَلید تَرباشَد کہاوت.
(گلستان سعدی کا مشہور شعر اُردو میں بطور کہاوت مستعمل) **کُتّے کو سات سمندروں میں دھو ڈالو جب وہ بھیگے گا تو پہلے سے بھی زیادہ نجس ہو گا. برے آدمی پر کسی اچھی بات کا اثر نہیں ہوتا ، بدبخت کی برائی کسی طرح بھی نہیں جاتی** (ماخوذ : خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

ـــــپا امذ.
(تعمیرات) **چوبی زینے کی ایک قسم.** زینوں کی مختلف اقسام مثلاً سیدھے ، سگ پا ہندسی وغیرہ ہیں. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیرِ عمارت (ترجمہ) ، ۴۴). [سگ + پا (رک)].

ـــــپَرْوَری (ـــــفت پ ، سک ر ، فت و) امث.
کُتّا پالنے کا عمل ، کُتّے پالنا. ان کی شوقین مزاجی کا ثبوت ان کی

سگ پروری میں پلتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۱۳) ۔
[سگ + ف : پرور ، پروردن ـ پالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت] ۔

---پِستاں (--- کس پ ، سک س) امذ۔
کُتیا کی چوچیوں سے مشابہ ایک پھل ، سپستان (دواءً مستعمل)۔
برہان کی انتہائی غلطی یہ ہے کہ اس نے سگ پستان کی جگہ سگِ پستان بھی لکھا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۵)۔
[سگ + پستان (رک)] ۔

---تازی کس صف امذ۔
شکاری کُتا جو عربی نسل سے ہو ، اصیل کُتا (نوراللغات) ۔
[سگ + تازی (رک)] ۔

---جان صف۔
(کنایۃً) سخت جان ، بے حیا۔ دس بنسیری کی لکڑی گلے میں اوسکے ڈال دی جاتی ہے ... اگر ایسا سگ جان ہو کہ سب بلا کو نھیل اور مُصیبت جھیل کر جیا ... تو گرم لوہے سے داغ دیتے ہیں۔ (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۳)۔ [سگ + جان (رک)] ۔

---حُضُور بِہ اَز بَرادرِ دُور کہاوت۔
ایک ادنیٰ آدمی جو ہمارے قریب یا ہمارا ساتھی ہو زیادہ کارآمد ہوتا ہے بمقابلہ اس ہم مرتبت بھائی کے جو دور یا الگ تھلگ رہے۔
اس نے کہا کہ نہیں سُنا تم نے ؟ سگ حُضُور بہ از برادر دور ۔ (۱۸۲۳ ، حیدری ، مُختصر کہانیاں ، ۲۱۰)۔

---حُضُوری کس صف(--- ضم ح ، و مع) امذ۔
(کنایۃً) وہ آدمی جو ہر وقت خدمت میں حاضر رہتا ہو،مقرّب،سوریھل والا اگرچہ سگ حُضُوری سے کم نہیں ہوتا مگر سارا دن سرِدربار کھڑے رہنا جان کا خُون کر دینا ہے۔ (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۱۲)۔ [سگ + حُضُور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] ۔

---حق شِناس بِہ از مَرْدُمِ ناسِپاس کہاوت۔
حق شناسی اور شکرگزاری بہت اچھی صفات ہیں،حق پہچاننے والا کُتا ناشکرے آدمی سے بہتر ہے (جامع الامثال)۔

---خانَہ (--- فت ن) امذ۔
کُتا گھر ، کُتے کے رہنے کی جگہ (انگلش اُردو ملٹری گلاسری ، ۶۷)۔ [سگ + خانہ (رک)] ۔

---خُوئی (--- و مع) امث۔
۱. **کُتے کی خصلت ؛ (کنایۃً) لالچ ، حِرص ؛ اپنی پسند پر ناز کرنا۔** شیطان کا نظریہ سگ خُوئی پر مبنی ہے مگر اس میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور ہے۔ (۱۹۶۷ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۷) ۔ ۲. **نک چڑھا پن ، کلبیت۔** سگ خُوئی فوری اثر ضرور کرتی ہے مگر یہ اثر قائم نہیں رہتا۔ (۱۹۷۸ ، احسن فاروقی ، نیا دور ، کراچی ، ۵۳ ، ۵۴ : ۳۰۶)۔ [سگ + خُو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت] ۔

---دَر کس اضا(--- فت د) امذ۔
رک : سگِ آستاں۔

دربان اُن کے ہیں سگِ در سے بڑھے ہوئے
اس طرح دیکھتے ہیں کہ بس کھائے جاتے ہیں
(۱۹۳۸ ، ریاض رضوان ، ۱۹۲)۔ [سگ + در (رک)] ۔

---دُنیا کس اضا(--- ضم د ، سک ن) صف ؛ امذ۔
دُنیا کا کُتا ؛ (کنایۃً) طالب دنیا ، لالچی ، حریص ، دنیا دار آدمی۔

جس انسان کو سگِ دنیا نہ پایا
فرشتہ اُس کا ہم پایہ نہ پایا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۳)۔

یا علی شیرِ خدا یہ سگِ دُنیا کیا ہیں
چاہیے دونوں جہاں میں تری امداد مجھے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۰)۔ [سگ + دُنیا (رک)] ۔

---دِیوانَہ کس صف(--- ی مع ، فت ن) صف ؛ امذ۔
۱. **باولا کتا ، پاگل کتا۔**

اے ہما منہ نہ لگانا تو مری ہڈیوں کو
سگِ دیوانہ مجھے کاٹ کے مر جاتا ہے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۶)۔ سگِ دیوانہ کی آواز سن کر تو عرق بھی ڈرا ہو گا اور رزق سے زیادہ اسے جان کا خطرہ ہوا ہو گا۔ (۱۹۷۹ ، شیخ ایاز ، شخص و شاعر ، ۵۷)۔ ۲. **(کنایۃً) بد مزاج آدمی** (نوراللغات)۔ [سگ + دیوانہ (رک)] ۔

---را دَرِ مَسْجِد چہ کار کہاوت۔
کُتے کا مسجد میں کیا کام ، نیکوں کی صحبت میں بُروں کا کیا کام (جامع الامثال)۔

---زادَہ (--- فت د) امذ۔
کُتے کا بچہ ؛ ایک گالی (جامع اللغات)۔ [سگ + ف : زادہ ، زائیدن ـ جننا] ۔

---زَبان (--- فت ز) صف ؛ امذ۔
کُتے کی طرح زبان نکالے رکھنے والا ؛ وہ گھوڑا جس کی زبان مثل کُتے کے باہر نکلی رہتی ہو یا جو چلتے وقت مثل کتے کے زبان باہر نکالتا ہو ایسا گھوڑا معیوب سمجھا جاتا ہے۔

سگ زباں ہو قریں کہ مار زباں
ایک حالت ہے دونوں کی اے جاں
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۳۶)۔ سگ زبان ، جو اسپ مانند سگ زبان باہر نکالے ہوئے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۳)۔
[سگ + زبان (رک)] ۔

---زَبُوں کس صف(--- فت ز ، و مع) امث۔
منحوس یا نجس کُتا ؛ (کنایۃً) عاجز یا ضعیف آدمی۔

محتاج آب ہم ہیں نہ چرخ دراز گوں
تو نے نکال دی ہے زبان او سگِ زبوں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۹)۔ [سگ + زبون (رک)] ۔

---زَرْد کس صف (--- فت ز ، سک ر) امذ۔
پیلے رنگ کا کُتا ، بازاری کُتا (جامع اللغات)۔ [سگ + زرد (رک)]۔

ـــ زرد برادر شغال کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) زرد کتا گیدڑ کا بھائی ہے ، بُرے آدمی سب ایک ہی جیسے ہوتے ہیں. ہم کبھی تیرے خداوند سگِ زرد برادر شغال کو سوائے لعنت کرنے کے کلمۂ خیر سے یاد نہ کریں گے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۹۰۹). ہر لال منہ کی ڈائن ہی نظر آتی ہے سگِ زرد برادر شغال معلوم ہوتا ہے . (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۰۸). اینٹی کمیونسٹ ہو یا فینٹی کمیونسٹ سگِ زرد برادر شغال. (۱۹۷۵ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ فروری ، ۵).

ـــ زمانہ کس اضا (ـــ فت ز ، ن) امذ.
آوارہ کتا ؛ (کنایۃً) دربدر پھرنے والا ، آوارہ گرد ، دنیا دار آدمی.
شکم کی آگ لیے پھر رہی ہے شہر بہ شہر
سگِ زمانہ ہیں ہم کیا ہماری ہجرت کیا
(۱۹۸۳ ، سہرِ دونیم ، ۶۴). [سگ + زمانہ (رک)].

ـــ سار امذ ؛ = سگسار.
۱. کتے کے سر والا ، کتے کی مانند (پلیٹس). ۲. (کنایۃً) لالچی ، دنیا دار آدمی نیز کنجوس آدمی.
اپنے دل کوں جو کچھ بھایا سو کری
بھی شہر سگسار کے ادھر قدم دھری
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۴). [سگ + سار (رک)].

ـــ سرشت (ـــ کس س ، ر ، سک ش) صف.
کتے کی خصلت کا ؛ (کنایۃً) بد فطرت ، بد خصلت ، ذراسی بات پر چیخ پکار کرنے والا ، ہنگامہ مچانے والا.
پہونچا جو انکے گھر میں نہ ٹھہرا کوئی رقیب
سب سگ سرشت دُم کو دبائے چلے گئے
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۶۷). [سگ + سرشت (رک)].

ـــ شکاری کس صف (ـــ کس ش) صف.
شکار مارنے والا کتا ، سگِ صیدی (فرہنگِ آصفیہ) [سگ + شکاری (رک)].

ـــ شکن (ـــ کس ش ، فت ک) صف ؛ امذ.
ایک بوٹے کا وصفی نام ، بیروج الصنم ، مہر گیاہ. بیز جنی یعنی اولاد پیدا کنندہ ... مہر گیاہ و سگ شکن. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۶۴). [سگ + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا].

ـــ طینت (ـــ ی مع ، فت ن) صف.
رک : سگ سرشت. دنیا کے سگ طینت لوگ اس بات پر جس قدر ان کا جی چاہے بھونکیں لیکن بوسوں سے سرسید کو جانتا ہوں. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۳۱۲). [سگ + طینت (رک)].

ـــ طینتی (ـــ ی مع ، فت ن) امث.
(کنایۃً) بدفطرتی ، ظلم و ستم ، ہنگامہ خیزی کی عادت. بیس برس تک سینہ زوری اور سگ طینتی سے اس حریفانہ شور و شغب کو قائم رہنے دیا. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۲۳). [سگ طینت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کُن (ـــ ضم ک) صف ؛ امذ.
رک : سگ شکن. چند روز کے بعد کتا مر جاتا ہے. اسی لیے سگ کن بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۶۴). [سگ + ف : کن ، کردن ـ کرنا].

ـــ گزیدگی (ـــ فت گ ، ی مع ، فت د) امث.
کتے کا کاٹ لینا ، باؤلے کتے کا کاٹ لینا ، ہڑک. سگ گزیدگی کا سبب جو قدرتی طور پر متاثرہ کتے یا جانور کے دماغ میں پایا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، امراضِ خرد حیاتیات ، ۵۲۷). [سگ + ف : گزیدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گزیدہ (ـــ فت گ ، ی مع ، فت د) صف.
وہ جسے کتے نے کاٹ لیا ہو ، کتے کا زخم خوردہ آدمی.
پانی سے سگ گزیدہ ڈرے جس طرح اسدؔ
ڈرتا ہوں آئنے سے کہ مردم گزیدہ ہوں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳۰). مولانا کو کسوٹی کے مرکز سگ گزیدگاں میں داخل ہونے کی اجازت ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۱۱۸). [سگ + ف : گزیدہ ، گزیدن ـ ڈسنا].

ـــ گیاہ (ـــ کس گ) امث.
ایک گھاس جس کے پیڑ کھڑے ہوتے ہیں اور پتے باجرے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ، بندربا. بنداریا ... فارسی میں اس کو سگ گیاہ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۲۳). [سگ + گیاہ (رک)].

ـــ لگی (ـــ فت ل) امث.
خوشامد ، چاپلوسی (پلیٹس). [سگ + لگی (رک)].

ـــ لیلیٰ کس اضا (ـــ ی لین ، ا بشکل ی) امذ.
لیلیٰ کا کتا ؛ (کنایۃً) وہ جسے محبوبہ سے کوئی نسبت ہو ، عزیز ، پیارا.
شیر بھی دشتِ جنوں میں سگِ لیلیٰ ہے مجھے
قیس شوریدہ مری شکل سے مجنوں ہو جائے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۱۷). [سگ + لیلیٰ (رک)].

ـــ ماہی کس صف امث.
چھوٹی شارک مچھلیوں کی ایک قسم جو برطانوی سمندروں میں پائی جاتی ہیں. یہ مچھلیاں گروہ میں نکلتی ہیں اور بُو کی مدد سے شکار کرتی ہیں عموماً وہ سمندر کی تہہ میں رہتی ہیں. خشکی پر چلنے کے لیے پاؤں کا رخ آگے کی طرف کیا جا سکتا ہے ، فوسیلڈی ، سگ ماہی سے یہ ناممکن ہے (۱۹۸۲ ، سیمیلیا ، ۱۰۵). [سگ + ماہی (رک)].

ـــ سست (ـــ فت م ، سک س) صف ؛ امذ (قدیم).
کتے کی طرح سوتے رہنے کا عادی ؛ (کنایۃً) لاپروا ، بے فکر آدمی. سلمون کھانا زہرمار کر بیہوش ہو سگ سست سویا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۳). [سگ + سست (رک)].

ـــ مگسی (ـــ فت م ، سک نیز فت گ) امث.
(کنایۃً) آوارہ گردی ، بھٹکنے کا عمل خدا جانے اس دربدری اور

سک سکسی میں کیا مصلحت ہے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۶۶)۔ [سک + سکس + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔ نَشِینَد بجائے گپائے کہاوت۔
پلاؤ بجنے والے کی بجائے کُتا بیٹھتا ہے ، کمینہ ترقی کر جائے تو کہتے ہیں اچھے چلے گئے بُرے آ گئے ، زمانے کا انقلاب ہے۔ آج گردش فلک نے اوسی کچہری کی یہ نوبت پہنچائی سک نشیند بجائے گپائے۔ (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۰)۔

سک (۲) امذ۔
ساگ (رک) کا مُخفّف (تراکیب میں مستعمل) (نوراللغات)۔

۔۔۔ بِھتّا (۔۔۔فت بھ ، شد ت) امذ نیز سکبھتا۔
ساگ کے ساتھ پکی ہوئی دال۔ عرض ہوئی خاصہ حاضر ہے افراسیاب نے کہا لاؤ ساحر ہستی نے سامنے افراسیاب کے چھوٹی جوارکی موٹی موٹی روٹیاں پیالے میں سکبھتا (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۶ : ۴۲۸)۔ [سک + بھتّا (۱)]۔

۔۔۔ پَتِّیا (۔۔۔فت پ ، سک ت) امذ۔
(طباخی) دال اور ساگ ملا کر پکایا ہوا سالن (ا پ و ، ۳ : ۱۵۷)۔ [سک + پت (پات (رک) کا مُخفّف) + یا ، لاحقۂ نسبت]۔

سَگا (فت س) صف مذ (مث : سگی)۔
۱۔ حقیقی ، جو سوتیلا نہ ہو۔

> خندہ رُو باہر دولیا
> دیکھت بھولیا باپ سگا

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۳۲)۔ ہو دنیا ہے سگے بھائی کون یاں پتیایا نہ جائے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۰)۔

> جس کو باندھا عبید زاکانی
> لگتی تھی اس کی وہ سگی نانی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۷)۔ ہم نے دو سگی بہنوں میں بھی اس طرح کا ملاپ نہ دیکھا نہ سُنا۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۷)۔ اختر حسین کی والدہ بلقیس کی سگی پھوپھی تھیں۔ (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۵)۔ وہ حکیم عبدالولی کے بیٹے اور میرے والد کے واحد سگے چچازاد بھائی تھے۔ (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۲۱)۔ ۲۔ **(مجاز) قریبی رشتہ دار ، قرابت دار۔**

> ہو کان کا سگا ہور وو کان کی سگی
> کدھر نے کدھر دوستی آ لگی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۵)۔

> یہاں تلک اُس کے اتھے خویش و سگے
> غُصّے سے اس کو بھجنے کو لگے

(۱۷۷۲ ، پشت بہشت ، ۳ : ۳۸)۔ یہ وہی حبشی نمک حرام غلام ہے جو اس کے سگوں میں داخل تھا۔ (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۵۳)۔ سکھی بولی چل دور بڑا عاشق مزاج کا سگا بکلا ہے۔ (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۳)۔ بھائی منہ موڑ سکتے ہیں تو پھر سیٹھ کون سا ان کا سگا ہے۔ (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۵۹)۔ [پ : سنگھ ، س : سگربھ सगर्भ = شریکِ رحم]۔

۔۔۔ بھائی امذ۔
حقیقی بھائی۔ راگ شراب کا سگا بھائی اور خادم اور قائم مقام اورنائب ہے۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۸۳)۔ آج بھائی اپنے سگے بھائی کا دشمن اور بیٹا اپنے باپ کے خلاف علم بغاوت بلند کر چکا ہے۔ (۱۹۸۹ ، صحیفۂ لاہور ، جنوری ، ۵۶)۔ [سگا + بھائی (رک)]۔

۔۔۔ پَن (۔۔۔فت پ) امذ۔
قرابت داری ، اپنایت ، پیار اور محبت۔ جو منہا پُرش ہیں ان کا سندر سُبھر دبہا (سگا پن = پیار) بڑھتا جاتا ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۸)۔ [سگا + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔ سالا امذ۔
(طنزاً) رشتہ دار ، قرابت دار ، تعلق رکھنے والا۔ روپے لیتے دیکھت تو لوگ سگے سالے بن جاتے ہیں۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۷۵)۔ [سگا + سالا (رک)]۔

۔۔۔ سوڈرا / سوڈڑا / سوڈھرا و مج ، فت نیز سک د / دھ) امذ (مث : سگی سودڑی)۔
ایک ہی خاندان کا فرد ، قریبی رشتہ دار۔

> سگے سودھرے جس سیں توڑیں ا کٹر
> وہی جوڑ ناتے رہی کر صبر

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۷۹)۔ اپنے بہن بھائی سگے سودروں کو چاہنا ، ان کے ساتھ پیار محبت کرنا۔ (۱۸۶۰ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۱۳)۔ دلہن نے بھبک کر کہا کہ شغل تو ہے کون میری سگی سودڑی۔ (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اورنااہل پڑوسی ، ۱۹)۔ [سگا + سودرا / سودڑا / سودھرا (رک)]۔

سُگّا (ضم س ، شد نیز بلا شد گ) امذ۔
طوطا (پلیشں)۔ [س : شک + ک शुक+क]۔

سَگابی (فت س) امذ۔
اُودبلاؤ ، سگِ آبی (انشین کاس)۔ [سگِ آبی (رک) کی تخفیف]۔

سَگات (فت س) امذ ، ج۔
کُتّے ؛ (کنایۃً) رذیل اور کمینے لوگ ، رقابت رکھنے والے۔

> بھونکا کریں رقیب پڑے کُونے بار میں
> کس کے تئیں دماغ عقف ہے سگات کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۶۰)۔ [ف : سگ (۱) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

سِگار (کس س) امذ۔
تمبا کو کے خشک پتوں کی لمبی اور موٹی وضع کی بتی جسے سلگا کر کش لگاتے ہیں ، چرٹ۔ توتن (ایک قسم کا باریک تمبا کو ہے) جو سگار میں پیا جاتا ہے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۵۷)۔ بھیر سنگھ نے سگار کا گہرا نیلگوں پف اُڑا کر کہا۔ (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۱۷)۔ [انگ : Cigar]۔

سَگارَت (فت س ، ر) امث۔
قرابت ، رشتہ داری ؛ خوشی (اُردو قانونی ڈکشنری)۔ [سگا + رت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سَکارے (فت س) م ف.
صبح کو ، علی الصبح (جامع اللغات).

سِکاسَن (کس س ، فت س) امذ (قدیم).
رک : سنگھاسن ، تخت.

اتھا سخت پھترا ہوا موم سا
سکاسن سے ہو چلیا کوم سا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۳).

یوں ہر سکاسن میں اس ہو سوار
تماشے دیکھیا میں ہزاراں ہزار

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۱۰). [سنگھاسن (رک) کا بگاڑ].

• • • **سِگال** (کس س) صف.
چاہنے والا؛ خیال، اندیشہ ، فکر ، مرکبات میں بطور لاحقہ مستعمل.

ناگہاں ایک پیر دیرین سال
ان بچاروں کا ہو کے چارہ سگال

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۵). خیر سگال ، خیر سگالی وغیرہ. (۱۹۳۱ ، وضع اصطلاحات ، ۹۹).

کان النبیّ اذا عرج عفن طرفہ
دیکھا نہ ہم نے ایسا کریم سخا سگال

(۱۹۷۶ ، حنطایا ، ۳۲). ۲. **دشمنی ، نفرت ، بہتان ، لفظ ، کہاوت ، گفتگو** (جامع اللغات). [ف : سگال (سگالیدن ـ سوچنا)].

سِگالِش (کس س ، ل) امث.
مشورہ، رائے، خیال. اس سگالش کے سبب سے اعتماد خان اور میر ابو تراب لشکر سے ایک اپنے آشنا کے گھر چلے گئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۲۱). [سگال + ش ، علامت حاصل مصدر].

• • • **سِگالی** (کس س) امث.
چاہنا ، تراکیب میں بطور لاحقہ مستعمل. میری یہ خواہش تمہاری خیر سگالی کی بنا پر نہیں ہے. (۱۹۷۳ ، شمشون مبارز ، ۱۰۰). [سگال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَگاں (فت س) امذ ؛ ج.
سگ (رک) کی جمع ، کتے (تراکیب میں مستعمل).

دیں ہم پانیں خوک سگاں
لیکن تنا ہرگز تاں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۷)). [سگ + اں ، لاحقۂ جمع].

ـــ بازاری کس صف ؛ امذ.
آوارہ کتے ؛ (کنایۃً) آوارہ گرد لوگ. سب حسب خواہ کام کرتے ہیں نہ کہ وہاں کے سگان بازاری کے ساتھ عو عو میں مُبتلا ہونا. (۱۹۱۳ ، حیات سلیمان ، ۷۶). [سگاں + بازاری (رک)].

سُگانا (ضم س) ف م.
لینا ، قبضہ میں کرنا ، نظر رکھنا (جامع اللغات).

سِگانَہ (کس س ، فت ن) صف.
سہ گانہ (رک) ، **تین گنا، تین قسم کا** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس).
[سہ گانہ (رک) کا ایک اِملا].

سَگاوَت (فت س ، و) امث.
رشتہ داری ، قرابت ، عزیز داری. سدا او دونوں اپنے میں اپے سگاوت جاتے ہور دوستی گاتے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۰۳). اس سے صلۂ رحم یعنی سگاوت جوڑنی مراد ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۳۵). [سگا (رک) + وت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ جگانا محاورہ (قدیم).
رشتہ قائم کرنا (دکھنی اردو کی لغت).

سَگاوَٹ (فت س ، و) امث.
رشتہ داری ، قرابت ، منگنی ؛ رذیل قوم کی عورت کی شادی (ماخوذ : جامع اللغات). [سگاوت (رک) کا ایک اِملا].

سَگائی (فت س) امث.
۱. **رشتہ داری ، قرابت ، محبت.**

تیری ایہاں سدھا تو شو لچھن چاہے امرت دکھائی
موچکھ چکور پرچت اپنی آدہ سگائی

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۶۵). دوزن سوں بھلائی کرنا ، دشمن سوں سگائی کرنا نادانگی سراسر ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۸).

جوں ان میں چلی بہان ہن کی سگائی
سو تیوں یہ بھی رکھتے تھے ہو بہان بھائی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰۲).

نہ کچھ ہے سگائی نہ ہے دوستی
ہنسی نات میلے میں دو بات کی

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۳۳). ۲. **منگنی ، نسبت.**

دوجے کام میں ہونی سگائی مری
چلے تب سو لے کر برات مری

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۱۰۷). تم کہیں اچھا سا گھر دیکھ کر بلرام جی کی سگائی کر آؤ (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۰۱). رانی جی کیا کہتے ہو بات بائی اس لائق نائے جو تمہارے من بسی اپنی ہم کریں سگائی. (۱۸۸۳ ، سانگ تولنگ ، ۲۳). بہاری ... ہم تو تیری سگائی کر ہی چکے ہیں. (۱۹۱۷ ، ہماری دادا ، ۵۱). نسبت ٹھہر گئی سگائی ہو گئی ... کس کے ساتھ اسے بتادو. (۱۹۸۳ ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۱۸). ۳. **بیاہ ، شادی.** بھولا مہتوں نے پہلی عورت کے مر جانے کے بعد دوسری سگائی کی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۸۱). اف : کرنا ، ہونا. [سگا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ لانا محاورہ.
نسبت ٹھہرانے یا منہ میٹھا کرنے کے لیے تحفہ تحائف یا مٹھائی لے کر آنا. گاؤں میں ایک آدمی سگائی لایا ہے ، اس جشن میں ناچ گانا دعوت ہو رہی ہے. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۱۹۳).

ـــ لینا محاورہ.
نسبت ٹھہرانا ، منگنی کرانا ، رشتہ جوڑنا.

کرو مہرباقی نہ لو تم سکائی
نہیں اس میں میرے لیے کچھ بھلائی
(۱۹۰۹ ، مظہرالعجائب ، ۱۷).

سَکَت (فت س ، ک) امث (قدیم).
قُدرت ، طاقت ، قابلیت.
سب کُچھ تیری سکت سوں ہوئے
بن تیرے کچھو کرے نہ کوئے
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۹). [سکت (رک) کا ایک اِملا].

سُگَت (ضم س ، فت گ) صف.
وہ جسے نروان حاصل ہو ، نیک یا اعلیٰ مقام پر پہنچنے والا ، بدھ.
سُرگن مانبھ بھگت اور سگت
نرگُن مانبھ نہ ہوا جگت
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۸۱). [سُ سु - اچھا + گت गत].

سَکْتا (فت س ، سک ک) صف (قدیم).
قادر ، قُدرت رکھنے والا.
نِت نِت بلتی جو کرے اُترہں نِت اوتار
نوشہ سکتا جو کرے سو کرے آپ کرتار
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۶۸). [سکت (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

سُگْتوان (ضم س ، فت گ ، سک ت) صف ؛ امذ.
خُرّم ، خوشحال.
بن آوے بن جاوے نربل آئے نہ جائے
نوشہ کا رج جگت کے سُگتوان کرائے
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۱۰). [سُگت(رک) + وان ، لاحقۂ صفت].

سَکَٹ (فت س ، ک) صف ؛ م ف (قدیم).
کُل ، سب کا سب ، سب ملا کر ، مجموعی طور پر ، تمام.
تُوں پھل چا ک دیکھ ہور لذّت کوں نام
نہ کر بول سب کا سکٹ نیں دام
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۶).
مُجھے ہُستاں زری کپڑے سکھیاں کہتیاں ہیں پہنو کر
اسی ہٹ سوں انوں کے میں سکٹ سنجار چھوڑی ہوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۸) . سکٹ اس دنیا کے دھندیاں کو ایک ایک چیز کی کھنک ضرور ہے.(۱۹۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۵۱).
[سکل (رک) کا مُعَرّب].

سُکَڈے مارْنا محاورہ.
مٹکنا ، چھلیں کرنا ، اُچھلنا ، کُودنا. وہ باغ میں کُدکڑے لگاتی پھرتی ہیں ، سُکڈے مارتی پھرتی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸۶).

سَکَر(۱) (فت س ، ک) صف.
کُل ، تمام ، ہر ایک ، سارا ، سب.
نہیں رکھتا ہوں دستاویز اپنے خونِ ناحق کی
سکر قطرہ لہو کا دامنِ جلاد کوں پہنچے
(۱۷۶۱ ، چمنستانِ شعراء (وقار ، میر عبدالحی) ، ۱۱۶).

گرجے دامن لرجے کامن برسے ساون تھم تھم تھم
سکر نگر میں اور گھر گھر میں گائیں ترانے اور سرگم
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۰۲). [پ : سکم सकल].

سَگَر(۲) (فت س ، گ) صف.
زہر بھرا ، زہریلا (پلیٹس). [س : सगर].

سَکْرا (فت س ، سک نیز فت ک) صف.
سکر ، سارا ، سب ، کُل ، ہر ایک.
سکھی او دھو کو سکرا دُکھ سُنایا
لپٹ سمجھائے کے جھگڑا خپایا
(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۴۱).
ساگر بھاہے بوند مانبھ تو بوند ہی ساگر جان
سکرا ساگر ڈھونڈنے پل پل ہوئے عیاں
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۷۱).
اِس دُنیا کے جتنے دھندے سکرے گورکھ دھندے ہیں
ان کے پھندے جا نہ پڑو تم ان میں نہ من اُلجھاؤ جی
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۸۷). سکرے بکیجے میں سکھیں مل کے کرتی ہیں اب رنگ رلیاں. (۱۸۸۱ ، وقائع دلگیر ، ۱۶).
حاکم کے درہم آ لگے فریاد ہے فریاد ہے
سکرے نگر اُجڑے بھئے فریاد ہے فریاد ہے
(۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۱۲) . سکرا ـ تمام ، کُل . سکری ـ تمام ، کل. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ابواللیث صدیقی ، ۳۸)
[سکر (رک) + ا (زائد)].

سَکْرانْت (فت س ، سک ک ، غنہ) امث.
میل ، ملاپ ، تحویل آفتاب کا دن جس میں آفتاب ایک بُرج فلک سے دوسرے بُرج فلک میں گُزرتا ہے اور اس روز ہنود تہوار مناتے ہیں نیز اس تہوار کا نام . ستو کل سکرانت ہے ... مگر سکرانت تمہارے بھو بیٹے کا پہلا تیوہار ہو گا. (۱۹۳۳ ، دانہ و دام ، ۳۰). [سنکرانت کا بگاڑ].

سِگْرِٹ (کس س ، سک گ ، کس مج ر) امذ ؛ امث ؛ ــ سگریٹ.
کاغذ میں لپیٹ کر کترے ہوئے تما کو کی بنائی ہوئی بتی جسے ایک سرے سے سُلگا کر کش لگاتے ہیں. گویرے نے جیب میں ہاتھ ڈال کر سگرٹ نکالا . (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۱۰).
اس سے زیادہ اور برتے نہیں وہ خُلق
شک پنڈ کر لیا کبھی سگرٹ پلا دیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۸). میں نے سگریٹ سُلگائی اور لمبے لمبے کش لینے لگا. (۱۹۸۷ ، افکار، کراچی ، اگست، ۹۱).
ف : پلانا ، پینا ، سلگانا وغیرہ. [انگ : Cigarette].

ـــ پَر سِگرِیٹ پھونکْنا ف مر ؛ محاورہ.
کثرت سے سگریٹ پینا ، بے تحاشا سگریٹ پینا. سیٹ پر بیٹھا ہوا سگریٹ پر سگریٹ پُھونک رہا تھا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۶۰).

ـــ رَوشَن کَرْنا محاورہ.
سگریٹ جلانا ، سگریٹ سُلگانا. اُس نے سگریٹ روشن کیا ہے

اندھیرے میں سارا آسمان دہکنے لگا ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۹۰).

---کیس (---ی مج) امذ.
کسی دھات یا لکڑی وغیرہ کی جیبی بٹوہ نُما ڈبیا لیزیز پر رکھنے کے لیے بڑا ڈبّہ یا بکس جس میں سگریٹ رکھے جاتے ہیں. مکان سے جب چلنے لگا تو ٹیبل پر سگریٹ کیس دھرا تھا. (۱۹۴۲ ، غُبارِ خاطر ، ۳۲). چپراسی نے چائے لا کر رکھ دی ، ویلفیئر افسر نے سگریٹ کیس سے پھر سگریٹ نکالی اور جلانے لگے. (۱۹۸۶ ، قطبِ نُما ، ۷۹). [انگ: Cigarette Case].

---لائٹر (---کس مج ، فت ٹ) امذ.
سگریٹ جلانے کا گیس یا پٹرول کا آلہ. جیسے دیکھتے وہ سگرٹ لائٹر بنا رہا ہے ماچس کا رواج اُٹھ گیا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵۷). [انگ : Cigarette Lighter].

---ہولڈر (---و مج ، سک ل ، فت ڈ) مذ.
ایک طرح کی سہنال جس کے ایک سرے پر سگریٹ پھنسا کر کش لگاتے ہیں. تصویر میں سگریٹ ہولڈر اور راکھ تو دیئے گئے ہیں ، مگر سگریٹ نہیں تب بھی ہم سگریٹ کا ادراک کرتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۰۸۹). [انگ : Cigarette Holder].

سگرو (فت س ، سک گ ، و مج) صف.
ک : سگرا ، سب ، سارا.

با با ، اودھو پر دوار کا کو سدھارو
کا ہو کہا دوس سگرو دوس ہمارو

(۱۸۱۸ ، انشا ، سلک گوہر ، ۲۶). [سگرا (رک) کا ایک مقامی تلفظ].

سگروا (فت س ، گ ، سک ر) م ف.
سب کو ، ہر ایک کو.

متوالی توری نیناں کرے سگروا ہے چینا ... متوالی
پروا گروا تو ہے لگانے را کھوں گی

(۱۸۷۲ ، بے نظیر بدر منیر (آرام کے ڈرامے ، ۳۰ : ۸)).

سگری (فت س ، سک گ) امث.
سگرا (رک) کی تانیث ، ساری ، تمام ، کُل ، ہر ایک.

رَتن اطوار کی کاری تم سگری پیر بھوڑو مت
کبھو سہرے سوں جا ہوری بھیکا ہے بھینٹ یشم کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۹).
اے سگری عمریا سے جانت ہوں یہ عمدؔ ہے پہچانت ہوں یہ سچ دھج پیاری صلِّ علیٰ خود خالق کے من بھاوت ہے. (۱۹۳۳ ، انشائے بشیر ، ۳۶۶). سگری ، تمام ، کُل. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ابوالخیث صدیقی ، ۲۰۸). [سگرا + ی ، لاحقۂ تانیث].

---رَین بَن بَن پھری بھور بھئے کوئیں سے ڈری کہاوت.
جس عورت پر بیتتی جو کام سے ناحق جی جُرائے (جامع الامثال).

---عُمر میں پاپ کمائے جتن نہ کیتا پُن ، لیوں ہار گیا جو تن من ہو گیا سن کہاوت.
تمام عمر گناہ کیے اور کوئی نیک کام نہ کیا جب آخری وقت آیا تو فوت ہو گیا ، بناوٹی بھگتوں کے لیے مُستعمل (جامع الامثال).

سگرے (فت س ، سک گ) امذ.
سب ، تمام ، کُل ، سگرا (رک) کی جمع یا حالتِ مغیرہ (تراکیب میں مستعمل).

یا کھاں سگرے پگ لائے ون جر جُوتب دُھنی سنی رجھ
آئے دمائے

(۱۵۹۹ ، کتابِ نورس ، ۱۰۵).

یہ بات سُنی جب کس نے وان ، تب سُنکر اس کے ہوش اُڑے
بھومن کے بھیتر آن بھرا اور بول کربھ سگرے بیرے

(۱۸۳۰ ، نظیر اکبر آبادی ، ک ، ۲ : ۱۹۸).

---گھر میں رِینگ کے سُتھری سَر پَنگ کے مَر جا کہاوت.
شرم دلانے کے لیے کہتے ہیں (جامع الامثال).

سگڑ (فت س ، گ) صف.
دور کا ، ایک ہی خاندان کا ، بطور سابقہ (تراکیب میں مُستعمل) (شبیہ ساگی). [س : سگوتر सगोत्र].

---دادا امذ.
دادا کا دادا ، پردادا کا باپ. اس کے سگڑ دادا کو عالمگیر نے کسی کارِ نمایاں کے عوض میں خلعت دیا تھا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۷۷). میں ضرور آپ کے باپ دادا سگڑ دادا نکڑ دادا ماں نانی پرنانی سگڑ نانی نکڑ نانی کے نام سے آگاہ ہوتا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲۰ ، ۹:۷). [سگڑ + دادا (رک)].

---دادی امث.
دادی کی دادی. ہماری جن سگڑ دادی کی شادی اس سپاہی سے ہوئی تھی ان کی دادی ماں نے اس سپاہی کے جانے کے بعد بیٹی کے نکاح نامے کو بہت سنبھال کر رکھا تھا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۷۷). [سگڑ + دادی (رک)].

سُگڑ (ضم س ، فت گ) صف.
سگھڑ ، سلیقہ شعار ، ہنرمند.

رنگیل سائیں تھیے توں رنگ بھری ہے
سگڑ سُندر سہیلی گُن بھری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷۱).

سگڑ چاتر اوسے حق نے بنایا
جو کچھ خوبی کے لازم سوں دلایا

(۱۶۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۰). دیکھ تو لو اور جو وہ تم سے بھی بڑھ کے سگڑ ہو. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۳۳). [سگھڑ (رک) کا ایک اِملا].

---مَن (---فت م) صف.
صاف دل (قدیم اردو کی لغت). [سگھڑ + من (رک)].

سَگَّڑ (فت س ، گ تیز شد گ بفت) امذ.
ایک قسم کی گاڑی ، چھکڑا (نوراللغات ؛ پلیٹس). [پ : سگڑ सग्गड़].

سَکَڑی (فت س، سک نیز فت ک) امث.
چھوٹا چھکڑا (جامع اللغات). [سکڑ (رک) + ی، لاحقۂ تصغیر].

سُکھس (ضم س، سک نیز فت کھ) امذ (قدیم).
آرام، راحت. جو شخص سُکھس میں پڑیگا سو وہ سداں خوار خراب اچھیگا. (۱۷۶۵ء، دکھنی انوارِ سہیلی، ۶۱). [مقامی].

سُکھسی (ضم س، سک نیز فت کھ) (قدیم). (الف) صف.
کاہل، آرام طلب، سُست.

سُکھسیوں کو عشق سوں ہرگز نہیں درکار ہے
عنتی مردوں نے ایسی راہ میں بھاتے ہیں پاؤں

(۱۸۲۴ء، دکھنی انوارِ سہیلی، ۶۱). (ب) امث. **کاہلی، سُستی** (علمی اُردو لغت). [سکھس (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

سَکَل (۱) (فت س، ک) صف (قدیم).
سب، تمام، کل.

سکل مست ہاتی سوں ہاتی بھڑے
سنیا سوکھج دنت نکل جھڑ پڑے

(۱۵۶۴ء، حسن شوق، د، ۱۰۷).

کہے یو خدا کا ہے حکمت سکل
کہ اس سیں میں یوں بھرے کوئی نکل

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری (ضمیمہ)، ۱۹).

ناسور نہ او سسی ستارا
جوں سور سکل پر آشکارا

(۱۷۰۰ء، من لگن، ۸).

الف آپ ہی ڈھنگ دکھاتا سیدھا ٹیڑھا ہو کر تھاتا
گور کی باتیں جس نے جانا سکل جگت کا بھیا سیانا

(۱۷۷۲ء، غلام قادر شاہ، مثنوی رموزالعشق مع چرخی نامہ، ۵۴).

سو حضرت نے کہے یوں جا مسافر
سکل مقصد کو پا کر آوے گا پھر

(۱۸۰۰ء، زین المجالس، ۲۱۵). اکثر صحابہ اور ائمۂ اربعہ اور سکل فقہا کا یہی مذہب ہے. (۱۸۶۰ء، فیض الکریم، ۳۸۶).
[رک : سکر (۱)].

سَکَل (۲) (فت س، ک) امذ.
رک : **شغل** (پلیٹس). [شغل (رک) کا بگاڑ].

سَکَل (۳) (فت س، ک) امث.
رک : **شکل** (پلیٹس). [شکل (رک) کا بگاڑ].

سَکلا (فت س، سک ک) صف (قدیم).
رک : **سکل (۱)**، سب، تمام. تقصیر تو سکلا ہوا، ولے عشق اتال اول تی ہی اگلا ہوا. (۱۶۳۵ء، سب رس، ۲۵۱).

زمانے کے تیرے سکلے ہے چنگے
بغیر از سوئی نہیں نیں بھی کوئی ننگے

(۱۶۶۵ء، پھول بن، ۱۱). [رک : سکل (۱) + ا، (زائد)].

سَکلابی (فت س، سک ک) امث.
سک آبی، چھوٹی ذات کا آبی جانور، ایک گوشت خور دریائی جانور جسکا سر اور منہ کتے سے مشابہ ہوتا ہے. لومڑی سکابی، بلیاں، سفید اور زرد رنگ کی اور پر دال جو کسی قدر اُڑتی بھی ہیں اور اسی قسم کے بہت سے جانور ہیں. (۱۹۳۹ء، آئینِ اکبری (ترجمہ)، ۲ : ۹۹). [سگ آبی (رک) کا غلط تلفظ].

سَکَلی (فت س، سک ک) امث.
تمام، سب، ساری.

نپاوے توں جس جسم سکلی اگن
سورج تس انگے کیا ہے بکلی اگن

(۱۶۵۷ء، گلشنِ عشق، ۳۵). [سکل (رک) + ی، لاحقۂ تانیث].

سِکَلی (کس س، سک ک) امث
رک : **صیقل** (پلیٹس). [مقامی].

ـــــ گَر (ــــ فت گ) امذ.
رک : **صیقل گر** (پلیٹس). [سکلی (رک) + ف : گر، لاحقۂ فاعلی].

سُگَم (ضم س، فت گ) صف.
جو آسانی سے جانا یا پایا جا سکے، آسان، اچھا، عُمدہ، صاف، قابلِ فہم. بھگون ان دونوں میں سگم کون ہے. (۱۸۹۰ء، جوگ بششٹھ (ترجمہ)، ۲ : ۲۱). [س : सुगम].

سَگُن (فت س، ضم گ) امذ.
نیک خُو، خوبیوں والا، (ہندو) بھگوان کا وہ رُوپ جو ستو، رج، تم تینوں گنوں پر مشتمل ہے، واجب الوجود. ذکر سری کی سوجی سگن کے شکر، نرگن کے پانی میں پکا کر کھانا. (۱۴۲۱ء، بندہ نواز، معراج العاشقین، ۱۳).

جاں لگ جو سگن ہے سب اسی میں
سب دارو اسیچ تو بسی میں

(۱۷۰۰ء، من لگن، ۳۸). برہم کے دو سروپ ہیں ایک سگن دوم نرگن سو یہ نام دونوں سے بڑا ہے. (۱۸۵۵ء، بھگت مال، ۲). تو سگن اور نرگن دونوں طرح کے آدمیوں کو کھائے گی. (۱۹۲۰ء، یوگ واشسٹ (ترجمہ)، ۸۹). [س : सत्+गुण].

ـــــ رُوپ (ـــــ و مع) صف.
خوب شکل، شکل و صورت میں خوبیاں رکھنے والا (پلیٹس). [سگن + رُوپ (رک)].

سَگُن (فت نیز ضم س، ضم نیز فت گ) امذ.
شگون، نیک فال، مبارک و مسعود ساعت. بلی کا کاڑا کر کو پیلاتا، سگن کا کاڑا اوپتا نرگن ہوا تو شفا پاوے گا. (۱۴۲۱ء، بندہ نواز، معراج العاشقین، ۱۹).

صبح کے وقت دیا منج کوں سگن خوب کوا
آج احوال مرا پیو کوں بھیجوں گی کوا

(۱۶۷۲ء، عبداللہ قطب شاہ، د، ۳۸).

پردیسی پی کب آئیں گے ہتا سگن بچار
افشاں ہیں کپڑے، رنگ کی ہے پڑ رہی پھوار

(۱۸۶۷ء، سندس بے نظیر، ۱۲). پتھروں کے ثبات و استحکام سے بادشاہ کے انتخاب کی مستقل کا سگن دیا جائے. (۱۹۶۵ء، شاخِ زریں، ۱ : ۴۷). [س : شکن शकुन].

سُگَنْد / سُگَنْدھ (ضم س ، فت گ ، سک ن) (الف) امث.
خوشبو ، مہک ، اچھی بُو.

اوّل ایک خوشبوئی نام اس سگند
سو سنبھوگ دسرا کہیں بھوگ بند

(۱۵۳۳ ، پھگ بل (ق) ، ۱۶). جوں جوں چندن کو گھستے ہیں توں توں دوی سُگندھ دیتا ہے۔ (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۶). پھول میں سُگندھ ہوتی ہے پلوں میں تیل ہوتا ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). بازاری گھی گھر کے گھی کو کہاں پہنچتا ہے ، نہ یہ سگند نہ یہ سواد. (۱۹۱۶ ، بازارِ حسن ، ۳۰۸). یوں تو سگندھ ہر امرود میں ہوتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۱۶۱). (ب) صف. ۱. **خوشبودار (قدیم).**

جنت حوراں ہو یاں یک دل ، نبی مندھیر چوندھر مل
سگند بالاں سوں اپنے کھل کہ جھاڑ انگن نکاتے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۷). ۲. **(مجازاً) کھرا ، اصلی ، عُمدہ.**

پتر خواب اس پر جو بخت ہے بلند
ہو دونوں بی ہوویں سنا ہور سگند

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۵).

کہتی ہے یوں نسیم کہ سونا ہے اور سگندھ
چمپے کے رنگ و بُو میں زباں وصف کی ہے لال

(۱۸۵۱ ، پروانہ ، ک ، ۳۷).

رنگت کی آب و تاب میں خوشبو عجیب ہے
دیکھو طلائی رنگ کا سونا سگند ہے

(۱۸۷۲ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۲۳۰). رومنے کارٹ کا سونا سگند ہو رہا تھا۔ (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۰۸). [س ، सु - اچھا + گند / گندھ ، गन्ध/गन्द - بُو].

--- رائے امث.
ایک قسم کے خوشبودار پھول کا نام ، رائے بیل. چمنوں میں داؤدی اور نرگس ... سگند رائے ، گل چاندنی ... لگے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۰). [سگند + رائے (رک)].

--- رونس (---و مج ، غنہ) امذ.
ایک گھاس جو قدِ آدم تک اونچی ہو جاتی ہے اور نوکدار ہوتی ہے سرے پر اس کے گُل و شگوفہ ہوتا ہے جس کے اندر باریک اور کثرت سے بیج ہوتے ہیں ان سے خوشبو آتی ہے عطر ساز ان سے عطر تیار کرتے ہیں اور تیل بھی نکالتے ہیں جس میں سے لیموں کی سی خوشبو آتی ہے ، روسا (رک). دوسری قسم کو ... گجراتی میں سگندھ رونس ... کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۱۷). [سگند + رونس - روہس (رک) کا ایک اِملا].

--- روہس / روہِش (---و مج ، کس ہ) امذ.
رک : سگندھ رونس . ویدوں نے ایک گھاس گند روہش کے نام سے لکھی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۲). [سگند + روہس / روہش - رونس (رک) کا بگاڑ].

--- کوکلا (---و مج ، سک ک) امذ.
ایک پودا جس کے پھول خوشبویات کی تیاری میں استعمال ہوتے ہیں. سگندھ کوکلا یہ ایک پودا ہے جو ہندوستان میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اور خوشبویات میں کام میں لایا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۵۹). [سگند + کوکلا (رک)].

--- گھر (---فت گھ) امذ.
خوشبو میں بسی ہوئی جگہ ، خوشبو سے معمور اور معطر مقام.

جو ڈھوراں تے ہاں سٹیں او جوان
سگند گھر ہوئے عطار کا ہر دکان

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی (ق) ، ۱۵۲). [سگند + گھر (رک)].

--- لگاؤں تو اُبھ سَروں ، اُبھ سَروں بِہنے تَن ساڑی بار چنبیلی کا بھاری لگت ، تُم جانت ہو تَن کی سکھواری کہاوت.
اس عورت پر طنز ہے جو اپنے کو نازک ظاہر کرے اور لباس اور زیور کو بھی بھاری بتائے (جامع الامثال ، ۲۹۳).

سُگَنْدگی (ضم س ، فت گ ، سک ن) امث.
خوشبو. ایک دفعہ کونکن کا تربوز اس کے سامنے رکھا تو اس نے کہا شیرینی شادابی و سگندگی اور بیجرمی اور گلابی میں اس سے بہتر تربوز میں نے نہیں دیکھا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۹۳). [سُگند + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سُگَنْدھِت (ضم س ، فت گ ، سک ن ، کس دھ) صف.
خوشبودار ، معطر.

ایک طرف ویدبانی سے گونجے گگن
ایک طرف ہو ہون سے سُگندھت پون

(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۳۷). [سُگندھ + ت ، لاحقۂ صفت].

سُگَنْدھرا (ضم س ، فت گ ، سک ن ، دھ) امذ.
ایک قسم کا خوشبودار پھول. نرگس ، سُگندھرا ، سوسن ... وغیرہ کثرت سے ہوتے ہیں . (۱۸۵۹ ، جام جہاں نما ، ۱ : ۵۶). [غالباً ، سگندھ رائے (رک) کا مخفف].

سَگُنْڑ (فت س ، ضم گ ، غنہ) صف ، امث.
خوبیوں والا ، عُمدہ ، اچھا ؛ ہندی نظم کی ایک قسم. سگنڑ لکھنے والے وہ شعرا تھے جو خدا کو مادی شکل میں پوجا کرتے تھے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۷۹). [س : س सु - خوب ، اچھا + ب : گن गुण].

سِگْنَل (کس س ، سک گ ، فت ن) امذ ، امث.
۱. **اشارہ ، نشان.** آنکھوں کی سرخ لالی دہشت کا سگنل دکھاتی ہے۔ (۱۹۲۰ ، خوابِ ہستی ، ۱۰۱). سگنل پاتے ہی ... تمام چھاپہ مار گھاٹی کے دامن میں اس پرانے درخت کے قریب سمٹ آئیں گے۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۵۶۹). دونوں سگنلز موڈولیٹ ہو جانے کے بعد ویکٹر کے اعتبار سے جمع ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۲۳). ۲. **وہ نشان جس سے رستہ بند ہونے اور کھلنے کا پتہ چلتا ہے۔** ریل گاڑی کا سگنل عام طور پر لوہے کے ستون میں نکلا ہوا پٹا ہوتا جو

اسٹیشنوں کے قریب لگا ہوتا ہے۔ اس بتّے کا گرا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ریل کو آگے بڑھنے کی اجازت ہے جب گرا نہ ہو یا سبز کی جگہ سُرخ روشنی ہو تو ریل کو رک جانا چاہیے۔ سڑکوں کا سگنل عام طور پر چوراہوں پر ہوتا ہے جس میں لال پیلی اور ہری روشنی کے تین لیمپ ہوتے ہیں جو رستہ کُھلنے اور بند ہونے کا اشارہ کرتے ہیں۔ بجلی کی محرک سگنل بھی کسی قدر استعمال میں لائی جاتی ہے۔ (١٨٩١ ، حسن ، ١ اکتوبر ، ٢٣)۔ راستے میں ہر موڑ پر سگنل کی روشنیاں ملتی ہیں جو خود بخود جلتی بجھتی ہیں۔ (١٩٣٣ ، آدمی اور مشین ، ٣)۔ ریلوے کے ایک ترجمان کے مطابق راستہ کے سگنل بھی ٹوٹے ہوئے تھے۔ (١٩٦٩ ، جنگ ، کراچی ، ٣ ، جولائی ، ١)۔ ٣. پیغام (جو عموماً ، روشنی یا آواز کے ذریعہ بھیجا جاتا ہے)۔ ایک زمینی خلائی اسٹیشن نے ایسے سگنل ریکارڈ کیے ہیں جو ایک ... ستارے یا سیارے سے آئے ہیں۔(١٩٨٨ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ٣٢)۔ [Signal].

---بھیجنا محاورہ.
پیغام بھیجنا ، خبر دینا ، اطلاع کرنا۔ انہوں نے فوراً رپٹ کر دی کہ ہم لوگ آپس میں سگنل بھیجتے تھے۔(١٩٨٢ ، آتش چنار، ١٥٥) .

---توڑنا محاورہ.
سگنل کی خلاف ورزی کرنا ، سُرخ بتی کے روشن ہوتے ہوئے گاڑی گزار لے جانا۔

تُو نے سگنل توڑا ہے
ہنستا ہے لائسنس نکال

(١٩٧٥ ، نظمانے ، ٦١)۔

---دینا ف م ؛ محاورہ.
اشارہ دینا ، آگاہ کرنا ، اعلان کرنا ، پیغام دینا۔ سیٹی کی آواز ... دور دُور تک پھیلتی جا رہی ہے اور خطرے کا سگنل دے رہی ہے۔ (١٩٦٣ ، کرشن چندر کے بہترین افسانے ، ١٢٣)۔

---ڈاؤن ہونا ف م ؛ محاورہ.
(عو) ریل کے کھمبے کا بتا گرا ہونا ، (استعارۃً) نامرد ہو جانا ، شہوت ختم ہو جانا (ماخوذ : جامع اللغات)۔

---گرنا محاورہ.
ستون میں لگے ہوئے بتّے کا گرنا یا سُرخ کی جگہ سبز بتی کا روشن ہونا جو اس بات کی علامت ہے کہ ریل کو آگے بڑھنے کی اجازت ہے۔ اتّفاق سے ریل کا سگنل گر چکا تھا۔ (١٩١٥ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ٦)۔

---لائٹ (ـــــ کس ء) امث.
اشارے کی بتی جو عموماً چوراہوں پر لگی ہوتی ہے۔ ہیلیم Helium ... سگنل لائٹ ... میں استعمال ہوتی ہے۔ (١٩٨٥ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ١٨٩)۔ [انگ : Signal Light]۔

---مین (ـــــ ی لین) امذ.
سگنل والا ، وہ آدمی جو گاڑیوں کو روکنے یا گزارنے کے لیے سگنل اُٹھاتا یا گراتا ہے (جامع اللغات)۔ [انگ : Signal Man].

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
ریل کو گزرنے کا اشارہ ملنا ، سگنل گرنا (رک)۔

بس اب چلنے ہی کو ہے پادری صاحب کا اسپیشل
وہ دیکھو ہو چکا سگنل یہ دیکھو ہو گئی گھنٹی

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٣٦٨)۔

سِگنَلنگ (کس س ، سک گ ، فت ن ، کس ل ، غنہ) امث.
اشارے سے اطلاع دینے کا عمل ، پیغام بھیجنے کا ایک نظام۔ اس کے بعد سگنلنگ کی تعلیم شروع کی جاوے گی۔ (١٩٣٢ ، افسر جنگ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ٣٠١)۔ [Signalling].

سِگنَلَر (کس س ، سک گ ، فت ن ، ل) صف ؛ امذ.
تار بابو جو تار بھیجتا ہے ، ٹیلیگراف کلرک (ماخوذ: جامع اللغات)۔ [انگ : Signaller]۔

سَگوتر (فت س ، و مج ، سک ت) صف ؛ امذ.
سگا ، رشتہ دار ، ایک ہی خاندان کا ، قریبی یا دُور کا رشتہ دار (پلیٹس ؛ نوراللغات)۔ [س : सगोत्र]۔

سَگوترا (فت س ، و مج ، سک ت) صف ؛ امذ.
رک : سگوتر (پلیٹس)۔ [پ : सगोत्रा]۔

سَگوتری (فت س ، و مج ، سک ت) صف.
رک : سگوتر (پلیٹس)۔ [سگوتر (رک) + ی ، زائد]۔

سَگی (فت س) صف ؛ مث.
١. حقیقی ، جو سوتیلی نہ ہو۔

حسین کیری سگی ماں
خاتون جنّت شمع جہاں

(١٥٠٣ ، نوسرہار (ق) ، ١٢٠)۔

ہو کاں کا سگا ہور وو کاں کی سگی
کدھر تے کدھر دوستی آ لگی

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٦٥)۔

اسباب سب تیّار کر شمسو ددا کہنے لگی
روشن میاں اب تم چلو ہے جس جگہ تیری سگی

(١٨٣٧ ، مجموعہ ہشت بہشت ، ٦٥)۔ میری سگی خالہ میرے ساتھ ہیں ، یہ ان کا مال ہے۔ (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ٨٤)۔ میں اپنی چھوٹی بیٹی کی شادی تجھ سے کر دوں کیوں کہ وہ دونوں کی سگی بہن نہیں ہے سوتیلی ہے۔ (١٩٣٠ ، الف لیلہ و لیلہ ، ١ : ٣٠٢)۔ وہ بیک وقت سگی اور سوتیلی ماں لگتی ہے۔ (١٩٨٣ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ٤٣)۔ ٢. (طنزاً) قریبی عزیز ، چہیتی۔ حضرتِ خضر کی عمر سے لگی، دقیانوس کی سگی، منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔(١٩٠١ ، راقم ، عقد ثریا، ٦٧) [سگا(رک) کی تانیث]۔

سَگے (فت س) امذ ؛ ج.
سگا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل)۔

عبداللّٰہ الکعب طالب زبیر
سگے چچا حضرت کے جان

(١٧٨١ ، چار کرسی ، ٧)۔

---سمبندھی (---فت س ، سک م ، فت ب ، سک ن) امذ ؛ ج.
رشتہ دار ، قرابت دار ، عزیز (پلیٹس). [سگے + سمبندھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سودرے (---و مج ، سک د) امذ ؛ ج.
حقیقی بھائی ، ایک ہی خاندان کے ، قریبی رشتے دار ، عزیز۔ توازندہ بولیا اے سگتی اپنے سگے سودرے یاراں آشنایاں کی سنگت سیر تماشا دنیا کا ہور باغاں کا خوش لگتا ہے۔ (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۹). [رک : سگا سودرا].

سُگھا (ضم نیز فت س) امذ.
تودۂ اناج ، غلے کا انبار (اردو قانونی ڈکشنری). [مقامی].

سُگھر (ضم س ، فت گھ) صف.
رک : سگھڑ.

بر یک تار اس تہار اوتار ہے
سُگھر ور چھتور چوسار ہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۳). لڑکی پھوہڑ ہو یا سُگھر ، ماں باپ کے ہاں تو سب بیہ جاتی ہے.(۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۷۸). شیانا بچھیا ہے ، کھاتے بنے سُگھر کاٹے بنے کی.(۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۰۵). [سُگھڑ (رک) کا غلط اِملا].

سُگھرائی (ضم س ، سک گھ) امث.
رک : سگھرئی.

کیا جب جوش سُگھرائی کے گن نے
نکالا بنکا پرباول نے اُن نے
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۳). گرائیؔ قبلہ عالم اس کو سُگھرائی (بہ ضم سین و سکون کاف فارسی و ہائے خفی دراو الف وکسرہ ہمزہ و سکون یا) فرماتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۰). [سُگھرئی (رک) کا ایک تلفظ].

سُگھرئی (ضم س ، سک گھ ، فت ر) امث.
(موسیقی) ایک راگنی کا نام جو دوپہر میں گائی جاتی ہے۔ رام کلی و کھٹ و کنکلی و بھٹیار و سگھرئی و سوہار و گوجری۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۷۶). راگ راگنیاں یہ ہیں ... یہاں کی سارنگ سگھرئی شدھ سارنگ۔ (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۷). [مقامی].

سَگھڑ (فت س ، گھ) امذ.
رک : سگڑ ، ایک چھکڑا۔ پھر انھیں اور سگھڑ وغیرہ جن میں برق دم کچھی گھوڑے جتے ہوئے تھے۔ (۱۹۳۱ ، تہنا رانا ، ۶۱). [سگڑ (رک) کا ایک اِملا].

سُگھڑ (ضم س ، فت گھ) صف ؛ امر سوگھڑ.
۱. (۱) خوش سلیقہ ، ہنرمند ، ذی شعور ، اعلیٰ طبع.

الاپیا گا تان کر تان خان
رنگیلا سگھڑ تھا خوش آواز خان
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۲).

سورو محل تھا اس سُگھڑ نار کا
تماشا دے واں تے سنسار کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۰).

سندر سُگھڑ ہر یک لچھن دیکھا سو کے ہو ہاشمی
گن گیان دھن تیری روشن ہے چال تھن ہن سوں سرس
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۰).

وہ سوگھڑ ہے کہ ہرجائی ہوا ہے
جو کوئی خانہ نشیں ہے وہ سُگھڑ ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۷).

لکوروں میں نوبت کی شہنا کی دُھن
سُگھڑ سُننے والوں کو کہتی تھی سُن
(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۵).

تھی عجب کوئی سُگھڑ جس نے یہ کاڑھے بوٹے
وا چھڑے بن گئی اک پھولوں کی کیاری انگیا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۹). اس نے ... ایک نہایت خُوبصورت اور لایق سُگھڑ لڑکی سے شادی کی (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۱ : ۱). سُگھڑ بیبیاں تو اسی طرح کرتی ہیں، کچھ نہ کچھ ضرور جوڑ کے رکھتی ہیں۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۶۸). (۲) تراشیدہ ، سڈول ؛ خُوبصورت عورت.

ڈلتی سوں ڈالی تن آلی سجن نیہہ باؤ تھے
او چال دیکھ ہنس سوہیا چنچل سگھڑ بالی اہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۶۰).

حُسنِ ازل کی گویا تو اک سگھڑ ہے مورت
صانع نے تیری صورت کیا موہنی بنائی
(۱۹۱۰ ، سرور جہان آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۳۲). ۲. چتر ، چالاک ، ہوشیار ، تجربہ کار.

کھیا سب ولے ان کھیا نیں ہو بات
کہ عاشق ہے تیرا سگھڑ شہ سجات
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۳).

اے ترتتی بھوگی سگھڑ تج بھوگ دنیا استری
بل بل سنوارے تج اگیں ہر دم دکھاتے دلبری
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱۰). تم کو چاہیے کہ برخوردار غلام السبطین کی موجودگی میں کہ وہ بہت سگھڑ آدمی ہیں پانی کے فلٹر کرنے کا ضرور ضرور انتظام کرو۔ (۱۸۹۹ ، مکتوبات حالی ، ۱ : ۱۶۵). ۳. کاریگر ، دستکار ؛ نیک ، پارسا ؛ خوش بیان ؛ قابلِ تعریف (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : س + گھٹت सु+घटित خوش وضع].

---بلیاں سرائے بیل مانگ بہو کو دے کہاوت.
اگر بہو چالاک ہو تو سُسر اپنے بیل اُدھار لے کر بھی دے دیتا ہے چالاک عورتیں اپنے سُسر کو قابو میں رکھتی ہیں (جامع الامثال).

---بھلائی (---فت بھ) امث.
۱. خیرخواہی ، دلسوزی۔ جوزیفائن نے کبھی اپنی طرف سے فضول سُگھڑ بھلائی اور تن دہی کا اظہار نہیں کیا۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۹۲). ۲. خوشامد ، چاپلوسی۔ بیگم صاحب نے بی مغلانی کے آتے آتے ڈکوٹ کی یہ کارستانیاں اور بی سوہنی کی سگھڑ بھلائیاں دیکھ لیں۔ (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۴۸).

معذرت معذرت ، سُگھڑ بھلائی کا میدان بہت وسیع ہے۔ (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۳۰)۔ ۳. (طنزاً) مفت کی بھلائی۔ چھو چھو سُگھڑ بھلائی جتا کر بولیں کہ بیگم اماں جان کا کہنا کچھ جھوٹ تھوڑا ہی ہے۔ (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۳۰)۔ [سُگھڑ + بھلائی (رک)]۔

---پَری (---فت پ) امث.
باشعور ، سلیقہ مند لڑکی ، چھپتی۔ رحمن انوری کو میری سگھڑ پری کو رت جگے کی سنائیو۔ (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۷۷)۔ [سُگھڑ + پری (رک)]۔

---پَن (---فت پ) امذ.
دانائی ، ہشیاری ، سلیقہ مندی۔ غزل سے ردیف و قافیہ کا التزام لے کر ان میں ایک سگھڑ پن پیدا کیا ہے۔ (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۲۰۸)۔ [سُگھڑ + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سُگھڑ ہنس کئیں ، پھوہڑوں کو آیا ہانسا کہاوت.
جو عقلمند ہیں وہ تو بات کو سمجھ کر مسکرا دیتی ہیں مگر بے وقوف عورت دیر سے سمجھتی ہے ، عقل مند جلدی بات کو سمجھ لیتا ہے بے وقوف دیر سے سمجھتا ہے ، دانشمندوں کی باتوں کی بے وقوفوں کے آگے کچھ قدر نہیں ہوتی ، بے وقوفی کی حرکت کو کہتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

---کی جھاڑُو پُھوہَڑ کا بَچّہ کہاوت.
رک : سُگھڑ کی جھاڑو پھوہڑ کا لیپا جو اصل کہاوت ہے۔ سگھڑ کی جھاڑو پھوہڑ کا بچہ قریب قریب سب ہی لڑکیوں نے بڑی بوڑھیوں کی زبان سے سنا ہوگا۔ (۱۹۱۱ ، گدڑی میں لعل ، ۳۲)۔

---کی جھاڑُو پُھوہَڑ کا لیپا کہاوت.
سلیقہ مند کی صفائی اور بدسلیقہ کی لپائی چُھپی نہیں رہتی ، سگھڑ کا سگھڑپن اور پھوہڑ کا پھوہڑپن ظاہر ہو جاتا ہے ، سُگھڑ کی جھاڑو پُھوہڑ کا لیپا بہن جھاڑو جھاڑو میں فرق ہے۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۶۲)۔

سُگْھڑا (ضم س ، سک گھ) صف.
خوش سلیقہ آدمی کو کہتے ہیں مرد ہو خواہ عورت (سرمایۂ زبان اُردو ، ۲۰۶)۔ [سُگھڑ + ا (زائد)]۔

سُگْھڑاپا / پَن (ضم س ، سک گھ / فت پ) امذ.
ہنرمندی ، سلیقہ شعاری ، سُگھڑپن۔

سُگھڑا پن اس پہ گرچہ ، ہے ختم لیک مجھ کو
سنتی ہے کیا ہی انگیا تصویر میری باجی

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشاء ، ۵۵)۔ سید انشا نے بھی ان سے کچھ زیادہ ہی سُگھڑاپا دکھایا ہے۔ (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۳۳)۔ ہر چیز ... تھوڑی بگڑنے سے مزیدار ہوتی ہے اور سُگھڑاپے کی دلیل ہے۔ (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۳)۔ یہی گھر تھا خالد کی بے حد قلیل آمدنی میں کاشی بیگم کے سگھڑاپے سے کیا رونق تھی۔ (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۳۳۲)۔ [سُگھڑا + پا / پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

سُگْھڑائی (ضم س ، سک گھ) امث.
۱. سُگھڑاپا ، سلیقہ شعاری ، تمیزداری ، صفائی ؛ خوبصورتی۔ ایسی بنی تھی کہ احوال اس کی سُگھڑائی کا بیان نہیں کیا جاتا۔ (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۹۳)۔ ۲. **ہوشیاری ، دانائی ، عقلمندی۔**

جمالت سیں قیامت دخل سُگھڑائی میں کرتا ہے
یہ کوڑا اپنی غربت میں ہر طنبور ہے گویا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶)۔ [سُگھڑا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سُگْھڑوِل (ضم س ، سک گھ ، و مج) صف.
رک : سگھڑ ، سلیقہ مند (ماخوذ : جامع القواعد ؛ علمی اُردو لغت)۔ [سُگھڑ + ول (زائد)]۔

سُگْھڑائی (۱) (ضم س ، سک گھ ، فت ڑ) امث.
رک : سگھڑائی (پلیٹس)۔ [سُگھڑائی (رک) کا مُخفّف]۔

سُگْھڑائی (۲) (ضم س ، سک گھ ، فت ڑ) امث.
رک : سگرئی ، ایک راگنی۔

لگے لینے اوبجیں خوشی سے نئی
اڑانا لگا بجنے اور سُگھڑئی

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۵)۔ [سگرئی (رک) کا ایک اِملا]۔

سَگَھن (فت س ، گھ) صف.
گنجان ، بھرا ہوا ، گھنا ، سایہ دار ، موٹا ، کثیف ، ٹھوس ، گھرا۔ نہریں جاری تھیں اور ہر ایک اقسام اقسام درخت بہت سگھن تھے۔ (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۵)۔ [س : س स ساتھ ، کے ساتھ) + گھن ، घन (بھرا ہوا ، ٹھوس)]۔

---تُشار (---ضم ت) امذ.
برف (پلیٹس)۔ [سگھن + س : تُشار तुशार]۔

سَل (۱) (فت س) امذ.
باہر کھینچنے کا عمل (خصوصاً تلوار کو نیام سے باہر کھینچنا)، ایک چیز میں سے دوسری چیز کا آہستہ آہستہ نکلنا ، سونتنا۔ رکھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں قبلے کی طرف سے اور نہیں کھینچے گئے ... یعنی سل نہیں کیے گئے ۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۷۱)۔ [ع]۔

سَل (۲) (فت س) امث.
۱. کھونٹا ، کھمبا ، لکڑی ، پتھر وغیرہ کی چھپٹی ، نوک دار میخ ، چوب ، کیل ؛ کانٹا (درخت کا) (پلیٹس)۔ ۲. (کنایۃً) **بوجھ ، کرب ، بے چینی ، چُبھن ، کھٹک ، پھانس ، الجھن ، پریشانی ، رکاوٹ۔** تو سل بیٹھے سینے کا۔ (۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اُردو کی لغت)۔

سل ہے منجے جو دانت کی ہور زلف کی تری
اس سین کو سرن ہے ہور اس لام کوں سلام

(۱۶۱۷ ، بحری ، کت ، ۱۶۵)۔ [پ : سَلّم सल्लम]۔

---رَچْنا محاورہ.
مُصیبت میں مُبتلا کرنا یا ہونا وغیرہ ، گھر وغیرہ کے مُشکل معاملات سے نمٹنا ؛ چتا تیار کرنا ؛ ستی ہونا (پلیٹس)۔

---سے بیٹھنا محاورہ.
مطمئن ہونا ، آرام سے بیٹھنا ، رنج و مصیبت سے چھٹکارا پانا ، سلطنت سے بیٹھنا (پلیٹس ؛ مخزن المحاورات).

سیل (کس مع س) امذ ؛ ج سیل.
(طبیعیات) برق خانہ ، خانہ. یہ لفظ اُردو میں زیادہ تر دوسرے الفاظ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے ٹارچ کا سل بیاٹری کا سل وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۵۹). [انگ: Cell].

سِل (۱) (کس س) امث.
ایک مُتعدی اور مہلک بیماری جس میں عموماً پھیپھڑوں کی کھانسی کے ساتھ بدن کو گُھلا ڈالنے والا بُخار ہو جاتا ہے ، دق.

تشنت ہوا تپ کا دل کے تئیں
کھنچی رفتہ رفتہ دق و سل کے تئیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۸). خدانخواستہ ایسا تو پُرانا بُخار بھی نہیں کہ سل ہونے کا اندیشہ ہو. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۱). دنیا کا کوئی ایسا حصّہ یا ملک نہیں کہ جہاں مرض سل موجود نہ ہو (۱۹۳۸ ، مخزن حکمت ، ۱ : ۷۹۷). یہ وہ سل ہے جس نے اس قوم کے پھیپھڑوں کو چھلنی کر دیا ... جس کی طرف کوئی توجہ نہیں. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۹۵). [ع].

---رِیوی کس اضا(--- کس ر ، فت ی) امث.
سل ، پھیپھڑے کی سل جو دیگر تمام اقسام سل کی نسبت بکثرت واقع ہوتی ہے. سل کے جراثیم ... سل ریوی ، خنازیر ، غدد کا مزمن تعظم وغیرہ مختلف امراض پیدا کر دیتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۲۶). [سل + ع : راوی - ریہی ، ریہہ (پھیپھڑا) کی صفت].

---عامّہ کس صف(--- شد م بفت) امث.
(طب) **بعض اوقات سل کے جراثیم تمام بدن کے اندر پھوٹ پڑتے ہیں اور وہ ایسے قوی اور موذی ہوتے ہیں کہ جسم میں ان کا انتشار کسی صورت میں رک نہیں سکتا** (ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۳۳ ؛ مخزن الجواہر ، ۳۳۸). [سل + عامّہ (رک)].

---عامّہ حاد کس صف(--- شد م بفت) امث.
(طب) **ایک بیماری جو سل کے جراثیم کے خون میں شامل ہونے سے پیدا ہوتی ہے جس سے پھیپھڑوں کے علاوہ دوسرے اعضاء بھی متاثر ہوتے ہیں.** سل عامّہ حاد ، دراصل یہ بیماری پھیپھڑوں کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تدرن عمومی حاد کا ایک حصہ ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۸۳۸). [سل عامّہ + حاد (رک)].

---کاذب کس صف(--- کس ذ) امث.
(طب) **ایک بیماری جو گائے اور بھینسوں سے مخصوص ہے اور کبھی کبھی انسانوں کو بھی یہ چُھوت لگ جاتی ہے.** یہ بیماری رتے لنکس یا شعاعی پھپھوندی گروہ سے متعلقہ سرایتی وسیلوں سے پیدا ہوتی ہے اس میں بدن اگرچہ روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے لیکن اس میں مادۂ سل جسم میں موجود نہیں ہوتا. صرف ڈیول و ہزال کے لحاظ سے اس پر سل کا اطلاق ہوتا ہے. مخزن الجواہر ، ۳۳۸ ؛ ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۵۵). [سل + کاذب (رک)].

---لِیفی کس صف(--- ی مع) امث.
ریشہ دار سل جس میں تنفسی اجزاء کے باہر کی طرف پُرانے ورم کے سبب سختی پیدا ہو جاتی ہے اور ہوائی کیسوں پر اس کا دباؤ پڑنے سے پھیپھڑا دب کر چھوٹا ہو جاتا ہے اور اس کی رنگت بُھوری ہو جاتی ہے لیکن ہوا کی نالیاں کُشادہ ہو جاتی ہیں جن میں ہوا اور کم و بیش بلغم پایا جاتا ہے اس قسم کی حالت کے لیے سل لیفی کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے. (۱۸۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۸۳۲). [سل + ع : لیف (کھجور کی باریک چھال) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---و دِق (--- و مع ، کس د) امذ.
رک : سل (پلیٹس). [سل + و (حرفِ عطف) + دق (رک)].

سِل (۲) (کس س) امث.
۱. پتھر ، برف یا کسی دھات وغیرہ کا چپٹا دَل دار قطعہ ، نیز چٹان ، تودہ وغیرہ.

سختیٔ بارِ جُدائی کی نہیں تاب مُجھے
سنگ دل نے مرے سینے پہ رکھا ہجر کی سل

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۹).

کنویں کا ہے منہ بند اس سے اڑی
کئی لاکھ من کی ہے اک سل پڑی

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۵).

جو نعرہ کھینچوں تو اوراق آب دیدہ نمط
بھم پہاڑ کی ہر ایک سل سے سل لپٹے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۱). اچھا تو کہیں سے لوہے کی سلیں ہم کو لا دو. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۳۸۵). برف کی ساری سل گُھل گُھلا کر آخرِ کار پانی ہو جاتی ہے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۲۹). جھیل کے دوسرے کنارے پر جو گاؤں سے متصل تھا بہت سی پتھر کی سلیں رکھی ہوئی تھیں. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۹۰). **۲. مُسطّح ، کُھردرا ، رہایا ہوا مستطیل پتھر جس پر بٹے سے مسالا پیسا جاتا ہے.**

اور اک پیاری نہایت شوخ و خوشتر
گھسے تھی صحن میں صندل کو سل پر

(۱۷۵۹ ، راگ مالا (ق) ، ۳). مرچ سُرخ ، لہسن ، نمک ، اس کو سل پر پیس کر ایک روغنی روٹی پکا کر اس کا ملیدہ کر کے ... کبوتروں میں رکھ دے وہ برغبت تمام کھا لیں گے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۲۲). گوشت میں پیاز و ادرک و سفیدی انڈے کی اور میوہ اور بقیہ مسالحہ ڈال کر سل پر پیس ڈالیں (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۵۱). **۳. دہلیز** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). **۴. رک : بٹا ، وزن کا پیمانہ.**

ایک شیشہ کو گر وزن کے سل سے کوئی تولے
تو وزن سے شیشہ کے وہ پتھر ہے برابر

(۱۸۲۷ ، کلیاتِ پروانہ ، ۲۰۳). [س : شِلا शिला].

---بَٹّا / بَٹّہ (--- فت ب ، شد ٹ / فت ب ، شد ٹ بفت) امذ.
مسالا پیسنے کا مسطح پتھر اور اس کے اوپر کا چھوٹا پتھر.

اس نے مکان ہی کے پتھروں کو گھس گھسا کر ان کی صفائی کو خاک میں ملا دیا اور مصالح کا سِل بٹّا بنایا.(۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۵۵). خیال رہے کہ سِل بٹہ سرج یا ہلدی والا نہ ہو. (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۳۱). [سِل + بٹّا / بٹہ (رک)].

---بٹّا ہونا محاورہ.
اُوپر تلے ہونا (بطور پھبتی) ؛ مجامعت کی حالت میں ہونا ، ہمبستر ہونا. باورچی خانے کی تلاشی لی ، دیکھتی کیا ہوں کہ میاں باورچن کے ساتھ سِل بٹّا ہیں.(۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۸ : ۱۰).

---پَٹ (---فت پ) صف.
ہموار(اردو کا روپ ، ۱۲۸). [سِل + پَٹ (رک)].

---رَہا (---فت ر) امذ.
(سنگ تراشی) **سِل بٹے اور چکّی کے پاٹ ٹاکنے یا ٹانچنے والا ، مزدور ، ٹکیا ، ٹاچیا ، ٹانچیا** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۶۵).
[سِل + رہا ، لاحقۂ فاعلی].

---رَہائی (---فت ر) امث.
(سنگ تراشی) **سِل کی صاف ، ہموار اور چکنی سطح کو کھردرا کرنا نیز اس کام کی اُجرت** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۶۵). [سِل رہا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---لوڑھا (---و مج) امذ.
رک : سِل بٹا ، پتھر کا ایک چھوٹا پتھر جو مسالے پیسنے کے کام آتا ہے. مصالح پیسنے کے لئے سِل لوڑھا ایک ضروری چیز ہے. (۱۹۰۸ ، خوان ہندی (ترجمہ) ، ۱۵). [سِل + پشتو: لوڑھا ـ چھوٹا].

---لوہڑا (---و مج ، سک ہ) امذ.
رک : سِل لوڑھا (جامع اللغات) [سِل + لوہڑا ـ لوڑھا (رک) کا ایک اِملا].

---ہارا امذ.
سِل رہا ، ٹکیا (ا پ و ، ۱ : ۶۵). [سِل + ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

سیل (۳) (کس س) امث.
سیل ، تری ، رطوبت ، نمی. بارش کے وقت پانی فوراً بہہ کر مرغی خانہ سے باہر نکل جائے اور سیل نہ ہو. (۱۹۵۹ ، طبیب مرغی خانہ ، ۲۶). [سیل (رک) کا بگاڑ].

سُل (ضم س) امذ (قدیم).
(پیٹ کا) درد. ایسیاں باتاں سن سن ، گھر گھر ہوئی کھن بن ، چاروں طرف ہوتا غُل ، لوگاں کوں اوٹھے پیٹ میں سُل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۷). [سُول (رک) کا قدیم اِملا].

سِلا (۱) (کس س) امذ.
رک : سِل (۲) ، پتھر ، چٹان. گدا اور چکّر اور سیخ اور شحنا اور سِلا دونوں طرف سے ایسے چلتے ہیں کہ گویا بجلی اور مینہہ برستا ہے.(۱۸۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۹۹). [س شِلا शिला].

---جِت / جیت (---کس ج / ی مع) امذ ، سـِـلاجیت.
ایک سیاہ بُودار مادہ جو پتھروں میں سے نکلتا ہے اور دواؤں میں استعمال ہوتا ہے. بدن کے جوڑوں اور تقویتِ باہ کے لیے مفید ہوتا ہے. ایک طرح کا خوشبودار روغن جو ایک گوند سے نکلتا ہے نیز اس کا درخت ، سُرخ کھربا مٹی ، رال ، جاوانی لوبانی ، معدنی کوئلہ ، کھربا مٹی جو بلوری بٹے کی طرح خُوبصورت اور چمکدار ہوتی ہے (پلیٹس). [س : شِلاجتو शिलाजतु].

---رَس (---فت ر) امذ.
رک : سلاجیت ، لوبان ، الائچی کا خوشبودار تیل(ماخوذ: پلیٹس).
[سِلا + رس (رک)].

سِلا (۲) (کس س) امذ.
(صرّاف) اصطلاحاً دس کا عدد (آپس میں بولتے ہیں جن کو خریدار نہیں سمجھ سکتے) ؛ مقدار کا ایک پیمانہ. چند اِصطلاحات ان کے مُتبدیوں کی آگاہی کے لئے ذیل میں لکھتا ہوں ... پینٹ آنہ نالی کوں آنہ ، سلا آنے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳). ایک مہینے کے عوض صرف نصف سِلا یعنی ایک گیلن کا تقریباً پانچواں حصّہ تیل یا نصف سِلا ، اناج یا نصف منا اون ملتی تھی. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۶۳۸).

---اوبَن (---و مج ، فت ب) امذ.
(دلّال) دس روپے (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳)). [سِلا + اوبن (مقامی)].

---آنَہ / آنَے (---مد ا ، فت ن) امذ.
(دلال) دس آنے (مجمع الفنون ، ۲۳۳ ؛ ا پ و ، منیر ، ۵۲).
[سِلا + آنہ / آنے (رک)].

---آنے اِکْلا (---مد ا ، کس ا ، سک ک) امذ.
(دلال) ایک روپیہ دس آنہ (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳)).
[سِلا آنے (رک) + اکلا (رک)].

سِلا (۳) (کس س) امذ.
(پارچہ باقی) دم کی دوڑ کو محدود رکھنے والی بانس کی کھپچی جو بنائی کے عمل سے تھوڑے فاصلے پر تانے کے دونوں بحنی نیچے کے جفتے کے بیچ میں ڈلی رہتی ہے ، دانگی ، دم توڑ (ا پ و ، ۲ : ۷۷). [مقامی].

سِلا (۴) (کس س) امذ (قدیم).
رک : سلح.

> سِلے خوب ہے جس کوں اس دھات کا
> اسے ڈر نہیں کچھ کسی بات کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۳). [سلح (رک) کا بگاڑ].

سِلا (۵) (کس س) امذ.
وہ اناج کی بالیاں جو از خود گر پڑتی ہیں یا کھیت کٹ جانے کے بعد پڑی رہ جاتی ہیں ، فصل کا بچا ہوا اناج جنھیں غریب عورتیں چُن کر لے جاتی ہیں. جب تُو اپنا کھیت کاٹے تو کھیت کو چار طرف سے

سب کا سب مت کاٹ لے اور نہ اپنے کھیت کا سِلا بین لے . (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۶۱). اف : اُٹھانا ، بینا ، جمع کرنا ، چُگنا . [پ : سِل सिलच्छ].

--- ہار امذ.
سلا چننے والا ، خوشہ چیں (ماخوذ : پلیٹس). [سلا + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

سِلّا (کس س ، شد ل) امث ؛ امذ.
ایک قسم کی چڑیا یا چڑا جس کا رنگ خاکی اور قد چنڈول کے برابر ہوتا ہے ، گلا گھٹنی. یہ سترہ قسم کی ہوتی ہے (۱) کنجشک خانگی (۲) کنجشک وطنی ... (۱۶) سہوڑی کبیر (۱۷) سِلّا یا گلا گھٹنی. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۵۳). [مقامی].

سُلّا (ضم س ، شد ل) امذ.
کھجور کے درخت کا کانٹا. سُلّا ... خارِ خرما کو کہتے ہیں. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النحل ، ۵۰). [ع].

سَلاب (فت س) امذ.
(تصوف) سالک کا اِختیارِ کُل، احوال ظاہری اور باطنی سے سلب ہو جانا (مصباح التعرف ، ۱۳۷). [ع : (س ل ب)].

سِلابچی (کس س ، سک ب) امث.
رک : سلفچی ، سلپچی ، چلمچی. اس عرصے میں دسترخوان بچھا شاہ صاحب نے سِلابچی پر ہاتھ بڑھائے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۹). اُگالدان سِلابچی ... دن رات میں کئی دفعہ صاف کرنا چاہئے. (۱۹۱۸ ، تندرستی ، ۳۹)[سِلابچی (رک) کا مخفف].

سِلابہ (کس س ، فت ب) امث.
سِل پر پیسنے کا عمل ، پیسنا. باریک پیس کر گرم تنور میں چار یا ۵ روز تک رکھیں پھر نکال کر سلابہ کرکے بطریقِ مسطورہ بالا درست کر لیں. (۱۹۰۵ ، رسالۂ روشنائی ، ۷۰). [رک : سِل (۲) + ابہ ، لاحقۂ کیفیت].

سَلات (فت س) امذ.
رک: سلاد. سلاد کا بگڑا ہوا رُوپ سلات ہے اور مرکب "فروشِ سلاد". (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۲۳).[سلاد (رک) کا بگاڑ].

سَلاتھ (فت س) امذ.
(حوانیات) ایک دودھ پلانے والا جانور جس کے پیر پنجوں کی طرح ہوتے ہیں ، یہ چوپایہ بہت سُست ہے اور درختوں پر رہتا ہے الٹا لٹکتا ہے اور پتے کھاتا ہے. غیر دندانی پستانیے (دودھ پلانے والے جانور) ان پستانیوں کے منہ میں دانت نہیں ہوتے مثلاً سلاتھ. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۳۸). [انگ : Sloth].

سِلاجِت (کس س ، ج) امذ.
رک : سلاجیت (پلیٹس). [س : شِلاجِت शिलाजीत].

سِلاجیت (کس نیز فت ج ، ی مع) امذ.
سلارس ، سیاہ یا سیاہی مائل کتھئی رنگ کا نُودار گاڑھا مادہ جو پتھر سے خود بخود رستا ہے اور دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے سلاجیت بدن کے جوڑوں اور تقویتِ باہ کے لیے مُفید ہوتا ہے. یہاں شہد اور سلاجیت اور جڑی بُوٹی بکتی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۳۷). سلاجیت تقویتِ باہ و تولید و تغلیظِ منی اور سوزاک و قرحہ کے لیے تنہا یا دیگر ادویہ کے ساتھ گولیاں یا سفوف بنا کر بکثرت استعمال کی جاتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۲۹). امانوس (امانہ ، اسطرک ، سیحت ، بخورمریم ، سلاجیت کے لیے مشہور تھا. (۱۹۶۰ ، غزل الغزلات ، ۲۱). [س : شِلاجیت शिलाजित]

سِلاجی نِلّا (کس س ، ن ، شد ل) امذ.
(نباتیات) مختلف انواع کا ایک بذری پودا جس کے نازک تنہ میں پتوں کی عموماً چار قطاریں ہوتی ہیں. بالائی سطح پر چھوٹے ظہری پتوں کی دو قطاریں اور دو قطاریں بڑے بطنی پتوں کے تنہ کے اطراف ہوتی ہیں پتوں کی ترتیب متقابل اور تصلیبی ہوتی ہے (مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۰۷). [انگ : Selaginella].

--- اِسپینوزا (--- کس ا ، سک س ، ی مع ، و مج) امذ.
سلاجی نلا (رک) کی ایک قسم جس میں تمام پتے ایک ہی جسامت کے ہوتے ہیں اور ان کی پیچدار ترتیب فی الفور ظاہر ہوتی ہے. تمام انواع میں پتے کی بالائی سطح پر اور اس کے پیندے میں ایک چھوٹی جھلی نما زبانک ہوتی ہے (مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۰۷). [انگ : Selaginella Spinosa].

سِلاح (کس س) امذ.
ہتھیار ، آلاتِ جنگ.

ابوالمعجن گرد ہور او دو مرد
بنے پر بکس نے سلاح نبرد

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۸۹).

سلاح دو کہ اب اپنی کروں میں تیاری
مُجھے نظر نہیں آتا بغیر اس کے گریز

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۰۲). زرہ بکتر پہن ، سلاح باندھ ، اونچی بن ، اپنے مرکب پر چڑھ بیٹھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۳). پوشاک تبدیل کر کے سلاح جسم پر آراستہ کیے طرف دربارِ حمزۂ ثانی کے روانہ ہوا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۹). دو فریق سلاحِ مہلک سے مُسلّح ہو کر بلوہ کے مرتکب ہوئے. (۱۹۲۱ ، مجموعۂ تعزیراتِ ممالکِ محروسہ ، ۴۰). وہ ایک حاکمِ عادل تھا جس کا دل حصارِ آہنی و سِلاحِ آسمانی کا حکم رکھتا تھا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۱). [ع : (س ل ح)].

--- بَردار (--- فت ب ، سک ر) امذ.
ہتھیار اُٹھانے والا، وہ جو ہتھیار لیکر ساتھ چلے؛ اسلحہ خانہ کا داروغہ (پلیٹس). [سلاح + بردار (رک)].

--- بَند (--- فت ب ، سک ن) صف.
ہتھیار بند ، مُسلّح (سپاہی وغیرہ). مُسلمانوں کے ساتھ اگر افغانستان ... اور ترکی کے سلاح بند ، ٹڈی دل جنگجو بھی شامل ہو جائیں تو مقابلہ ناممکن ہو جائے گا. (۱۹۳۰ ، ہندوستان کا آئندہ کانسٹی ٹیوشن کیا ہونا چاہیے ، ۱۹). حضور اکرم ؐ اور

حضرت ابوبکر کو سلاح بند مجمع نے گھیر رکھا تھا۔ (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۲ : ۴۳۳)۔[سِلاح + ف : بند ، بستن ۔ باندھنا]۔

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
ہتھیار بندی ، مُسَلَّح ہونا۔ سلاح بندی میں کوئی دوسرا ڈینوسار اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ (۱۹۷۲ ، جدید معلومات سائنس ، ۱ : ۳۶۲)۔ [سِلاح + بند + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ پوش (ـــ و مج) صف ؛ امذ.
سلاح بند ، مُسَلَّح ، ہتھیار بند آدمی (پلیٹس)۔ [سِلاح + ف : پوش ، پوشیدن ۔ پہننا]۔

ـــ پوشی (ـــ و مج) امث.
ہتھیار بندی ، مُسَلَّح ہونا (ماخوذ : پلیٹس)۔ [سِلح + پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ پوشِیدَہ (ـــ و مج ، ی مع ، فت د) صف.
رک : سلاح پوش ، مُسَلَّح۔ ہم سب سلح پوشیدہ ہیں اور مراسم لڑائی کے جانتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۵۰۲)۔ [سِلح + ف : پوشیدہ + (پوشیدن ، پہننا سے حالیۂ تمام)]۔

ـــ جَنْگ کس اضا (ـــ فت ج ، غنہ) امذ.
جنگی ہتھیار ، فوجی ساز و سامان۔ صاحبقران زمان غسل کر کے سلاحِ جنگ سے آراستہ ہوئے۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۸۱۱)۔ ہم لڑنا بُھول گئے تھے۔ سلاح جنگ کی صورت دیکھ کر لرز جاتے تھے۔ (۱۹۱۲ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۱۳۵)۔ [سِلاح + جنگ (رک)]۔

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
وہ مکان یا کمرہ جہاں ہتھیار رکھے جاتے ہیں ، میگزین ، اسلحہ خانہ۔ مال خانہ، رسد اور سلاح خانہ وغیرہ سب اس کے محکمے کے تابع ہیں۔ (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۱)۔

تیغیں سلاح خانے سے نکلی ہیں بے شُمار
ہے جابجا درستیٔ اسبابِ کارزار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱)۔ ایک تلوار ... سلاح خانۂ الور سے تعلق رکھتی ہے۔ (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۹)۔ بندرگاہ میں ایک سلاح خانہ بھی تھا۔ (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۶۳)۔ [سِلاح + خانہ (رک)]۔

ـــ دار صف ؛ امذ = سلاحدار.
۱. **سلاح بند ، مُسَلَّح**۔ بہاءالملک بن الف خان نے ایک سلاح دار کو مار ڈالا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۰۹)۔ حاجب اس کے پہلو میں کھڑا ہوا اور تمام سلاح دار اُس کے پیچھے۔ (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۰۹)۔ ۲. **ملوکوں کی سلطنت میں ایک عہدہ دار جس کے سپرد بادشاہ کے اسلحہ ہوتے تھے ، اسلحہ خانہ کا داروغہ**۔ عبداللّٰہ اپنے سلاح دار و خواص کے ساتھ لڑنے کھڑا ہوا۔ (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۸۲)۔ بعض فوجی عہدہ داروں کے نام یہ ہیں شحنہ پئیل ، سلاحدار، جاندار ... یہ لوگ اوّل درجے کے عہدہ دار سمجھے جاتے ہیں۔ (۱۹۵۹ ، برق (سید حسن)، مقالات ، ۲۲۸)۔ [سِلاح + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا]۔

ـــ ساز صف.
جنگی ساز و سامان نیز ہتھیار بنانے والا (ماخوذ : پلیٹس)۔ [سِلاح + ف : ساز ، ساختن ۔ بنانا]۔

ـــ سازی امث.
ہتھیار بنانا۔ مجھکو شیفلڈ میں مسرس براون کی سلاح سازی کے کارخانے کو دیکھ کر اور بھی حیرت ہوئی۔ (۱۸۸۹ ، گلگشت فرنگ ، ۲۰)۔ [سِلاح + ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ سَجْنا محاورہ.
ہتھیار لگانا ، آلاتِ جنگ سے آراستہ ہونا۔

سپاہ کیں میں اُدھر طبلِ جنگ بجنے لگے
حسین گھر میں گئے یہ سلاح سجنے لگے

(؟ ، نفیس (مہذب اللغات))۔

لیکن سلاح سجنے سے پہلے ضرور ہے
کر لیں ادا وہ قرض ہوا ہے ابھی جو طے

(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۱۲۱)۔

ـــ سَنْجوگ (ـــ فت س ، غنہ ، و مع) امذ.
جنگی ہتھیار ، فوجی ساز و سامان ، آلاتِ حرب۔

بھئی چاروں کو کر چار گھوڑے سوار
سلاح اور سنجوگ سب کر تیار

(۱۷۶۳ ، عاجز ، قصہ لال و گوہر ، ۹)۔ تین دن کے بعد شہریار سلاح سنجوگ لگا کر آمادہ ہوئے۔ (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۳۱)۔ [سِلاح + سنجوگ (رک)]۔

ـــ شور (ـــ و مج) صف ؛ امذ.
۱. **سلاح دار ، بہادر سپاہی ، ہتھیار بند ، میگزین کا داروغہ**۔

تھیں گزرے ہیں اہلِ زور ایسے
شہسوار و سلاح شور ایسے

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۳۲)۔

پھر ایک سلاح شور بڑھا مائل پیکار
بدکیش و جفاکار و ستم پیشہ و مکّار

(۱۹۱۲ ، اوج (مہذب اللغات))۔ ۲. **گھوڑے سدھانے والا ؛ شمشیر زنی میں ماہر** (پلیٹس)۔ [سِلاح + شور (رک)]۔

ـــ فَروش (ـــ فت ف ، و مج) صف ؛ امذ.
ہتھیار بیچنے والا۔

مُرشد جو دھامرد ہے کراماتی سلاح فروش
نوشہ یہ سمجھے وہی جا کو طلب کا ہوش

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۹)۔ [سِلاح + ف : فروش (رک)]۔

ـــ کامِل کس صف (ـــ کس م) امذ.
(سیاسیات) **مکمل سامان حفاظت ، کامل بچاؤ ، مکمل اسلحہ بندی** (اصطلاحات سیاسیات ، ۲۸۸)۔

ـــ کھولْنا ف م.
ہتھیار جنگ جسم سے علاحدہ کرنا (مہذب اللغات)۔

ــــو کجیم (ـــو مع ، فت ک ، ی مع) امذ.
ہتھیار اور زرہ بکتر. اُس پاس دس ہزار سوار مکمل اور چالیس ہزار پیادے جنگی اور ۱۲۵ ہاتھی جو سلاح و کجیم سے آراستہ ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۷۳) [سلاح + و (حرفِ عطف) + کجیم (رک)].

سلاخ (فت س) امث.
۱. کسی دھات وغیرہ کا پتلا اور لمبا ٹکڑا ، سیخ ، سلائی.

اتی ہور گھوڑے اُتم ذات کے
سلا خان و ہتیار خوش دھات کے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹۳).

جب سُوکھتا ہے اس کی سلاخوں کا گر خمیر
چاکوں اپر کمھار بناتے ہیں لیس و تیر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۲). سیسے کی ایک ایسی چوکور سلاخ بنائی جائے جس کا ہر پہلو ایک اِنچ ہو. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۳۵). وہ ٹھوس حقیقت سلاخ کی طرح اس کے جگر میں چُبھ گئی. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۷). خلیات مجموعوں کی شکل میں جمع ہو کر سلاخ کی صورت اِختیار کر لیتے ہیں (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱ : ۲۲۰). ۲. (سونے یا چاندی کا) ڈلہ ؛ کُھونٹا ؛ چوب ، سیدھی لکیر ؛ دھاری (ماخوذ : پلیٹس). اف : پڑنا ، ڈالنا. [س : شلاکا **शलाका**]

ــــدار صف ، امذ.
سلاخ رکھنے والا ، جس میں سلاخیں لگی ہوں (کھڑکی وغیرہ). چھت کے قریب ایک سلاخ دار روزن ہے.(۱۹۲۳ ، انارکلی ، ۱۳۲). سڑک کی سمت ایک سلاخوں دار کھڑکی ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، نئی ، ۶۲). [سلاخ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ــــلگنا محاورہ.
سینے میں جلن ہونا ، سینے میں سوزش ہونا ، سینے میں آگ سی روشن ہونا (مہذب اللغات).

سِلاخ (کس س) امذ.
جس درختِ خرما کے سبز پھل جھڑ گئے ہوں اور ننگا رہ گیا ہو اُس کا نام عربوں نے سِلاخ رکھا ہے (فلاحۃ النخل ، ۵۷).
[ع : (س ل خ)].

سَلّاخ (فت س ، شد ل) صف.
بہت کھال کھینچنے والا (پلیٹس). [ع : (س ل خ)].

سلاخی پنڈولم (فت س ، کس مع ب ، سک ن ، و مع ، فت ل) امذ.
(طبیعیات) یہ پنڈولم دھات یا لکڑی کی ایک پختہ سلاخ یا چھتی کی صورت میں ہوتا ہے جس کے مرکز ثقل کے دونوں جانب برابر برابر فاصلے پر سوراخ نکالے ہوتے ہیں. چنانچہ سلاخ کے کسی بھی سوراخ کو کاڑی ہوئی پن یا میخ پر چڑھا کر جو سلاخ کے لیے محور کا کام دیتا ہے ، اسے جھولایا جاسکتا ہے مادے کے خواص ، ۲۷۲). [سلاخ + ی ، لاحقۂ صفت + انگ Pendulum].

سَلاد (فت س) امذ.
کوبھی کے پتوں سے مُشابہ سبزی جو بغیر پکائے دیگر کچی یا اُبلی ہوئی ترکاریوں کے ساتھ کھائی جاتی ہے ، ترکاریاں یا ساگ جو کچا کھایا جائے ، ساگ کا کچومر ، کاہو. اس کو مثل سلاد کے سِرکہ کے ساتھ اور نیز اُبال کر اِستعمال کرتے ہیں. (۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۱۴). پھلوں کا رس اور سلاد وغیرہ کھانے کے ساتھ اِستعمال کرنا چاہیے. (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۲۰). [پر : Salada ، لاط : Sal ـ نمک].

سَلار (فت س) امذ.
ابابیل سے مشابہہ ایک پرندہ. وسط ایشیا کے ملکوں میں اس کے مختلف نام ہیں بعض پرستوک یا فرستوک ، پنجاب میں اکثر اس کو سلار بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۵۴). پرندوں میں ... سلار ، چیل ، کوّا ، فاختہ ... وغیرہ کا ذکر ہے. (۱۹۷۵ ، اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۱۸۵). [مقامی].

سِلارَس (کس س ، فت ر) امث.
۱. گوند کی ایک قسم نیز اس کا درخت جو بہی کے درخت سے مشابہ ہوتا ہے ، سلاجیت.

صندل اور بالا سِلارس اگر
چھلیرہ و آتی بلہ ہور عنبر

(۱۵۳۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۷۷).

تو خوشبوئی لاگ تکلے پر معطر تو ہوا عالم
گلابی عطر کا جوڑا ٹوٹا جوہر سلارس کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲). سلارس بدن کو طاقت دیتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۰). ۲. الائچی کا تیل (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [س : شِلا **शिला** + رس (رک)].

سَلاسَت (فت س ، س) امث.
روانی ، سادگی ، ہمواری ، صفائی.

سلاست نہیں جس کیرے بات میں
پڑیا جائے کیوں جز لے کر ہات میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۴).

میں یوں کہا مجھ بات میں ہوئی ہے سلاست تجھ تے دھن
کئی تجھ سخن ہوئیگا اجھوں مجھ بات کے بات تے سلس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۶) سلاست کی رعایت بہت رہی اور ہر دم خیال رہا کہ ہر شخص سمجھ جائے. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۳). بات میں ایک سلاست و ملائمت ہونا چاہیے(۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۳۶)

سلاست معنویت کی دکاں ہے
کہ ہر پہلو میں اک پہلو نہاں ہے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۵۳). صفائی اور سلاست تہذیب و شائستگی اور گھلاوٹ آج عام تحریروں میں دیکھی جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۳۳). [ع].

ـــــخیالی کس صف (ـــ فت ع) امث.
مضمون یا خیال کو روانی سے ادا کرنا ، مشکل خیال کو آسان لفظوں میں باندھنا. ترکیب «سلاستِ خیالی» پر مجھے یاد آیا

کہ مشکل خیال سلیس زبان میں ادا کرنا کوئی سہل بات نہیں تھی. (۱۹۸۱ ، قرض دوستاں ، ۹۳). [سلاست + خیال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زبان کس اضا(---فت ز) امث.
نرم کلامی ، شیریں گفتاری (نوراللغات). [سلاست + زبان (رک)].

سلاسِل (۱) (فت س ، کس س) امث ؛ ج.(الف) بطورجمع **سلسلے ، زنجیریں.** ان بارہ سلاسل میں دو آخری سلسلوں کو غیر معتبر خیال کیا گیا ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۸). اگر تمام سلاسلِ طریقت کے بزرگوں کے مرکزوں کی آبادی اور ان کی طرف لوگوں کے رجوع کی تفصیل کی جائے ... تو اس کے یہ اوراق متحمل نہیں . (۱۹۶۶ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۳۰۳) . پاک و ہند میں صوفیۂ کرام کے جو سلاسل مُرَوَّج ہیں ان میں سے ایک سلسلۂ نوشاہی بھی ہے. (۱۹۷۵ ، گنج شریف (تقدیم) ، ۱۵). (ب) بطور واحد. **زنجیر ، بیڑی.**

نہ پاوے وہ جہاں میں لذتِ دیوانگی ہرگز
جو تجھ زُلفاں کے حلقے کوں سلاسل کر نہیں گنتے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۳).

دو تین جھٹکے دوں جو میں وحشت کے زور میں
زنداں میں ٹکڑے ہوویں سلاسل کے چار پانچ
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۸۰).

رات بھر آتی ترے گھر سے صدا زنجیر کی
کیا کوئی دیوانہ پابندِ سلاسل گھر میں ہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۶۶).

زنجیر سے ہونے کا نہیں دل بھاری
ہوں پاؤں میں کتنی ہی سلاسل بھاری
(۱۹۵۷ ، مرزا یگانہ ، گنجینہ ، ۹۹) . آپ میرے جسم کو پابندِ سلاسل کر سکتے ہیں لیکن میری روح آپ کے قبضے میں نہیں آسکتی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۲۲). [سلسلہ (رک) کی جمع].

---کَرْنا محاورہ (قدیم).
(کنایۃً) **باندھنا ، زنجیر کرنا.** امواج اجل کی زنجیروں سے پائے زیست کو سلاسل کیجیے. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۰).

سلاسِل (۲) (فت س ، کس س) امذ.
(پارچہ باقی) زربفت کی قسم کا کپڑا جو سخی بادلے سے بُنا جاتا ہے (ماخوذ : اپ و ، ۲ : ۷۷). [مقامی].

سلاطِنَہ (فت س ، کس ط ، فت ن) امذ ؛ ج.
رک : **سلاطین ، بادشاہ.** سلاطنہ کے دور میں غزنیں خوردہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا. (۱۹۷۵ ، اندازِ بیاں ، ۲۷۸). [سلاطین (رک) کا مخفف].

سلاطِین (فت س ، ی مع) امذ ؛ ج.
۱. **بادشاہ ، سلطان.**

تو سُلطاں سلاطیں رعیت تجے
تو جا کم کہ جگ پر حکومت تجے
(۱۵۶۴ ، پرت نامہ ، فیروز بیدری (اردو ادب ، جون ، ۱۹۵۷ ، ۹۹))

میں بدبخت ملکِ دمشق کے سلطان کی بیٹی ہوں اور وہ سلاطینوں سے بڑا بادشاہ ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۷). رعایا نے اس سبب سے کہ اس کو اپنے سلاطین پیشین کا فرزند جانتے تھے اس سے وفاداری کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۲۸).

عیاں ہیں جن پہ تہی دستیاں سلاطیں کی
لباسِ فقر میں وہ شہریار ہیں ہم لوگ
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۶۰). تمام صوبائی اور مرکزی سلاطین اور شہنشاہوں نے اس تہذیب کو پیدا کیا تھا جو مسلمانوں کی تہذیب کہلاتی ہے.(۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۹۷). ۲. **شہزادے ، پہلے بادشاہوں کی اولاد ، شاہی خاندان کے لوگ.**

چھایا ترکنی کشمیرن نے اب غوغا
ہیں بچارے سلاطین ان کا حال سنو کیا
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۶۱). بادشاہ ... مسند پر بیٹھے. سب بھائی بند سلاطین اور شاہزادے سامنے ہو بیٹھے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۶). اخراجاتِ شاہی کے لیے موازی پچیس ہزار روپے ماہوار ... مقرر کیا ... دوسرے سلاطین کے لیے اضافے کی ضرورت نہیں ہے. (۱۹۳۴ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۸). شاہی خاندان کے سب لوگ سلاطین کہلاتے تھے. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۵۹). [سلطان (رک) کی جمع].

---باتَمکِین کس صف(---فت ت ، سک م ، ی مع) امذ.
زبردست بادشاہ ، رعب داب یا دبدبے والے بادشاہ (ماخوذ : جامع اللغات). [سلاطین + با (حرفِ جار) + تمکین (رک)].

---زادَہ (---فت د) امذ.
شاہی خاندان سے نسبت رکھنے والا ، شہزادہ نیز بادشاہ یا اس کے بھائی بند کا بیٹا. جن خورشید جمال کا ہم نے نام لیا ہے یہ شہزادے نہیں بلکہ سلاطین زادے تھے. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۷۹). [سلاطین + ف : زادہ ، زادن = جننا].

---زادی امث.
بادشاہ کے کسی رشتہ دار کی بیٹی ، شہزادی. سلاطین زادیاں لپک لپک کر گا رہی ہیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۶۸). [سلاطین زادہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

سُلاف (ضم س) امث.
شراب ، انگور کا رس.

ذات کی بھول بھلیاں میں بھٹکنے والا
جامِ زیراب کو سمجھا ہے سُلاف و صہبا
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۳۹). [ع].

سَلافی (فت س) (الف) امث.
چیکوسلاوا کیہ میں آباد سلاف قوم کی زبان. Physiologos کا ترجمہ یونانی سے ... رومانی ، سلافی بلکہ کئی ایک زبانوں میں بھی کیا گیا. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۲۳). (ب) صف. **سلاف قوم سے نسبت یا تعلق رکھنے والا یا اس قوم کا فرد.** یورپ کے جنوبی سلافیوں کے ہاں کوئی شخص سرِبازار چوری کی ٹھان لے تو اس کے لیے اسے زیادہ کھکھیڑ نہیں

اُنھاتی پڑتی. (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں ، ۱ : ۲۷). [سلاف (اسمِ عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُلاق (ضم س) امث.

۱. آنکھ کی پلکوں کی ایک بیماری جس میں پپوٹا سُرخ ہو جاتا ہے اور پلکیں جھڑنے لگتی ہیں پپوٹوں کے کنارے زخمی ہوجاتے ہیں اور آنکھوں میں نقص پیدا ہو جاتا ہے. سُلاق میں جُملہ پلک گر پڑتی ہیں اور کنارے چشم کے سُرخی مائل رہتے ہیں. (۱۸۴۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۷). انار کے دانوں کے پانی کو کسی تانبے کے برتن میں اِتنا جوش دیں کہ گاڑھا ہو جائے پھر آنکھ میں لگائیں تو خارش اور سُلاق کو نفع پہونچائے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۶۳). ۲. ایک پھُنسی یا دانہ جو زبان کی جڑ میں ظاہر ہوتا ہے ؛ مسوڑھوں کا نرم اور پلپلا ہو جانا ، دانتوں کی جڑوں سے پیڑ اُکھڑنا (مخزن الجواہر ، ۵۰۷). [ع].

سَلاک (فت س) امث (قدیم).

سُرمہ لگانے کی گول پتلی سلاخ ، سلائی.

دل کی انکھیاں میں لائے تیں سُرما
اس کی پلکاں کی منج سلاک ہوتا

(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۰). [سلاخ (رک) کا قدیم املا].

سَلا کْنا (فت س ، سک ک) ف م.

لکیریں کھینچنا ، سطریں کھینچنا (جامع اللغات). [رک : سلاک + نا ، علامتِ مصدر].

سَلا کْھنا (فت س ، سک کھ) ف م.

(نیاری) آگ میں تپا کر سونے چاندی کا کھرا کھوٹا پرکھنا اس طرح کہ اس چیز پر ایک گہری لکیر بنادی جاتی ہے - پھر آگ میں گرم کرکے اس کا رنگ دیکھا جاتا ہے اور رنگ کے تغیّر سے کھرا کھوٹا معلوم کرتے ہیں (ا پ و ، ۳ : ۸). [سلا کنا (رک) کا متبادل

سَلا کْھی (فت س) امث.

(صرّاف) سکّہ پرکھنے کا سُوا جو باریک نوک کا آہنی اوزار ہوتا ہے جس سے صرّاف سکّے پر نقطہ کا نشان بنا کر آگ میں گرم کرتے ہیں اور نقطے کی رنگت سے سکّے کا کھوٹا کھرا پرکھتے ہیں (ا پ و ، ۷ : ۲۰). [سلا کھ ـ سلاک + ی ، لاحقۂ تانیث].

سُلالہ (ضم س ، فت ل) امذ.

۱ نطفہ ، اولاد ، سلسلۂ نسب سُلالۂ عظام زبدۂ کرام آن حضرت بابرکت کے مقامات اور خوارق اور کرامات لاتعد و لاتحصیٰ ہیں . (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۴۳). ہماری سرکار متکفل و معین سُلالہ خاندان سرکار زمان نواب شجاع الدولہ سے رہی ہے . (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطینِ اودھ ، ۱ : ۲۵۳). "میری امیدوں اور تمناؤں کے ودیعت گہ محترم سُلالہ خاندانِ نبوت". (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۲۸۷). ۲. کسی شے سے نکالی ہوئی صاف اور خالص چیز ، خُلاصہ ، ست.

نقد بیترب سُلالۂ بطحیٰ
اُمّی لوحِ خوانِ ما اوحیٰ

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۱۵). خلاصۂ موجودات ، سُلالۂ کائنات. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۲). سُلالہ اُس کو کہتے ہیں جو کسی چیز کے صاف اور خالص کرنے سے اس میں سے نکالتے ہیں (۱۹۰۰ ، فتح محمد جالندھری ، قرآن مجید ، ترجمہ (فوائد) ، ۲۰).

سَلام (فت س) امذ.

۱. تسلیم ، بندگی ، آداب ، کورنش.

قاسم کیرا تجھ پیغام
لیایا یا تشریف سلام

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۶).

عطارد گیا مُشتری کوں سلام
کہ شہ میں ہوں تیرا کمینہ غلام

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۲).

جو فرو جاہ سوں تو گھر منے تجے نکلے بھار
تو سورج گھن اتر آ تجے سلام کرے

(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۸۷).

یارو سلام میرا اس یار سیں کہو جا
مُجھ ہجر کے یو دیکھ کون دلدار سیں کہو جا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸).

کہیے گر اُوسنے السلام علیک
ہے جوابِ سلام کُچھ کا کُچھ

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۵۲). جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کے باپ ہیں سلام کیجیے (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳۹ کیسا جلتا جُلتا کہاں کا سلام آداب سانس منہ تکتی رہیں اور وہ میکے چلتی ہوئی . (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۳۹). آپ جہاں جا رہے ہیں انکو ہمارا سلام کہیے گا (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۵۵۳). اف : کرنا ، کہنا. ۲. رُخصت ، خدا حافظ کی جگہ.

اے عشق رخصت اے ہوس و آرزو سلام
اپنا مقام آج سے دارالبقا ہوا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳).

سرابِ دہر کو میرا سلام اے ابرار
جہانِ بے سر و ساماں میں جی نہیں لگتا

(۱۹۵۱ ، صد رنگ ، ۵۸). ۳. معاف رکھیے اور باز آیا کی جگہ ، نااُمیدی اور مایوسی کے موقع پر بھی مستعمل.

دربار ہو یا نہ ہو غرض کیا
اپنا تو سلام ہو چکا اب

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۶۹).

بظاہر مہربانی ہے تو دل میں بدگمانی ہے
سلام ایسی عنایت کو عنایت اپنی رہنے دو

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۳۸).

بس سلام آپ کو ہم آج سے اے بندہ نواز
خوب پہچان گئے جان گئے مان گئے

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۵۳). ۴. نماز کا سلام جو نماز ختم کرنے کے لئے تشہد اور درود وغیرہ کے بعد پڑھا جاتا ہے ، نماز ختم کرتے وقت پہلے دائیں پھر بائیں طرف مُنھ پھیرتے ہیں اور ہر بار السلامُ علیکم و رحمۃ اللہ کہتے ہیں.

ہے اُسی بُت کے طاقِ ابرو کو
جو سجود و سلام ہے میرا

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ٦٥).

منہ موڑنا بُتاں حسیں سے حرام ہے
موقوف یہ نماز نہیں ہے سلام پر

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۵۹). دوسری حدیث میں یہ دعا بعد فراغتِ سلام آئی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۵). وہ ظہر کی نماز پڑھ رہی تھیں کچھ دیر تک کھڑا بڑبڑاتا رہا جب وہ سلام پھیر چکیں تو دل کھول کر بھڑاس نکالی (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۳۹). **۵. مسلمانوں کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں یا آپ کے روضۂ مبارک کی طرف رخ کرکے السلام علیک الخ پڑھنا ، درودِ محمدی.**

اُوجھے جنہیں رسول تمام
تب ہووج پورا سلام

(۱۵۷۸ ، خوب ترنگ (ادب و لسانیات ، ۲۹)).

قبر کی کہی جو سُنی تھی تمام
محمد نبی پر درود اور سلام

(۱۷٦۹ ، آخر گشت ، ۳۲).

بھیجتا ہے جو سلام آپ اس کو دیتے ہیں جواب
اور جو پڑھتا ہے درود اس کو تو بے حد ہے ثواب

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۵۷).

اُس کے کرم نے کھینچ لیا جالیوں کے پاس
ڈرتا تھا میں سلام پڑھا میں نے دور سے

(۱۹۱۹ ، دُرِشہوار ، بیخود ، ۸۷). **٦. خُدا کی طرف سے سلامتی کا نزول.**

کہیا تُج خدا نے کیا ہے سلام
بُلایا تجے آج اپنے مقام

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰).

تعریف نبی کی رحمٰن تی ہوا
سلام ہور شرف حق کرن تی ہوا

(۱٦۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱٦). **۷. سلامتی ، امن و امان.**

دنیائے حوادث میں سلام اور سکوں کیا
اک حال پہ رہتی نہیں قائم کبھی دنیا

(۱۹۳۷ ، شعرِ انقلاب ، ۱۵٦).

ہیں آنسو شفائے دلِ مُبتلا
رسولِ سلام و سفیرِ سکوں

(۱۹٦۹ ، مزمور میر مغنی ، ٦). **۸. خدائے تعالیٰ کا وصفی نام.**

قوی و متین و بدیع و کریم
سلام و عزیز و صبور و حلیم

(۱۵٦۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۵).

تمہیں ہے ملک ہور تو تمہیں سلام
تمہیں ہے مہیمن تو تمہیں نیک نام

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۱).

یا قوی یا سلام یا قدُّوس
یا ولی یا قدیر یا حافظ

(۱۸۹٦ ، گلدستۂ امانت ، ۵۳).

تو سلام و خالق و متعال و عدل و کریم
تو عزیز و باری و غفار و فتاح و علیم

(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۸۳). **۹. ایک قسم کی رثائیہ اور مدحیہ نظم جو غزل کی ہیئت میں ہوتی ہے اور جسمیں عموماً معرکۂ کربلا کا ذکر ہوتا ہے.**

جس کو دیکھا تو ایک کام میں ہے
کوئی مُجرے کوئی سلام میں ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۰۲). توحہ سلام کہنے کا ورد تھا ، دلگیر کا شاگرد تھا. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۸۲). اگر یہ قصیدے کے طور پر ہوتا ہے تو اس کو مُجرا اور سلام کہتے ہیں (۱۸٦۳ ، انشائے بہارِ بے خزاں ، ۱۷).

مدح علی میں ہے یہ بلندی کلام کی
عرشِ بریں زمیں ہے ہمارے سلام کی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱۸ : ۲٦). حسبِ فرمائش دو چار سلام موزوں کیے تھے وہ یاد نہیں. (۱۸۸۸ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۵۷). **۱۰. (أ) مرحبا ، آفریں ، کلمۂ تحسین.**

سلام خانۂ زہرا ترے چراغوں پر
بُجھے ہیں شمع رسالت کی روشنی کے لیے

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۰۳). **(ا ا) دعا** (نوراللغات). **۱۱. (تصوف) راضی برضائے الٰہی ہونے کو کہتے ہیں** (ماخوذ: مصباح التعرف ، ۱۳۷). **۱۲. بے گزند ، بےضرر ، بےآزار.** منجملہ امور غریبہ کے معجزے پیغمبروں کے ہیں جیسے شق ہوجانا قمر کا ... سرد اور سلام ہو جانا آگ کا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳). **۱۳. قائل کرنے یا داد طلب کرنے کے موقع پر مُستعمل ، مراد ہماری بات یا دعویٰ سچ نکلا.**

بندگی کام آ رہی آخر
میں نہ کہتا تھا کیوں سلام مرا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۵). **۱۴. (کُشتی) اکھاڑوں میں کُشتی بنے یا تلوار وغیرہ کے کرتب دکھانے سے قبل اُستاد کی عظمت اور اجازت لینے کے لیے شاگرد کا سلام.**

سلام لیتا ہے اس ٹھاٹ سے وہ قاتلِ خلق
بنے کا بانک کا جب جب سلام ہوتا ہے

(۱۸٦۷ ، رشک (نوراللغات). **۱۵. (ہیئت) سال کی ایک زکائی ، ہزار سال کا عرصہ** . وہ ہزار سال کو سلام اور سو سلام کو اشمار ... کہتے ہیں . (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ٦۹۱) . [ع : (س ل م)].

ـــ بَرْدار (ـــ فت ب ، سک ر) امذ.

وہ جو کسی کی سواری کے آگے آواز لگاتا ہے ، منادی کرنے والا ، نقیب. سلام بردار کی خدمت اس قوم کی عورتوں کے سپرد ہوتی تھی. (۱۹۱۲ ، خیالاتِ عزیز ، ۱۹۱). [سلام + بردار (رک)].

ـــ بسار بیاں جی کیوں رُسائے کہاوت.

۱. ادنیٰ بات کے لیے کسی کو آزردہ نہیں کرنا چاہیے (نجم الامثال).

ـــ بولنا عاورہ.

۱. کسی کی جانب سے کسی کو سلام پہنچانا ، انگریز اور ان کی

تقلید میں بعض انگریزی وضع کے لوگ جب کسی کو مُلاقات کے لیے بُلاتے ہیں یا بلنا چاہتے ہیں تو کہلواتے ہیں کہ سلام بولو.

جا کے بنگلے پہ ابھی بول دو صاحب سے سلام
بلنا ہم چاہتا ہے آئے گا ہم ہوتے ہی شام

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دل‌فریب ، ۱۰) . ۲. کسی چیز کے ملنے یا پہنچنے کا شکریہ ادا کروانا.

قاصد ملا جب ان سے وہ کہلتے تھے بولو
خط رکھ لیا یہ کہہ کر اچھا سلام بولو

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۰۲ : ۲۷۳).

---بھوڑانا محاورہ (قدیم).
رک : سلام پھیرنا. نماز میں تی جب امام سلام بھوڑایا. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اُردو کی لغت)).

---پانا محاورہ.
امن و سلامتی حاصل ہونا. اس رنج و الم پانے کے بعد آپ نے اوسکو اپنے حق میں اک صورت اتنی لوں کے ساتھ ... سلام پانا اور وہ لوگوں کے نظروں میں بھی الگ ہی تھے . (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۹۱).

---پُہنچانا محاورہ.
سلام کا پیغام پہنچانا (جامع اللغات).

---پہنچنا / پہونچنا محاورہ.
سلام پہنچانا (رک) کا لازم ، سلام کا پیغام پہنچنا.

دیا رقیبوں کو تُم نے پیام نام بنام
مری طرف سے بھی پہونچے سلام نام بنام

(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات)).

---پَیام / پیغام (---فت پ / ی لین) امذ.
گُفت و شنید ، بات چیت ؛ منگنی کی بات چیت ، نسبت کا ذکر اذکار (نوراللغات). [سلام + پیام / پیغام (رک)].

---پھرانا محاورہ (قدیم).
نماز ختم کرنا ، اور مُقتدیوں کو نماز ختم کروانا . سلام پھراتے وقت اللہ طرف سوں یوں حکم آیا محمد میری طرف سوں یو یک رکعت کرو. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۲).

---پھیرْنا ف م.
نماز ختم کرنے کے لیے تشہد، درود و دُعا کے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہتے ہوئے مُنّھ پہلے دائیں پھر بائیں جانب پھیرنا. حضرت سجدے کو طول دئیے . جب تک کہ امام حسن اُترے تب اُٹھے اور سلام پھیرے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۳). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے بعد سلام پھیرتے تھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۶). کھڑے ہوئے رکوع میں گئے ، سجدہ کیا ، تشہد پڑھا ، سلام پھیرا نماز ہو گئی . (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۶۵) سلام پھیرنے کے بعد سجدے میں گرتے اور دعا مانگنا شروع کرتے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۰).

---جُھکانا محاورہ (شاذ).
جُھک کر سلام کرنا ، ادب سے سلام کرنا. ہاں تو میاں شبو سلام جُھکاتے اور سلام لیتے میاں والیکم سلام میاں جیتے رہئے. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۱۳۷).

---جُھک کَر کَرْنا ف س ؛ محاورہ.
ادب سے سلام کرنا ؛ (طنزاً) سلام کرنا ، شرارت میں اُستاد ماننا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---دُعا ہونا محاورہ.
علیک سلیک ہونا ، معمولی ملاقات ہونا ، راستے میں اِتّفاق سے مل جانا ، خیر و عافیت معلوم ہونا . ایک مرتبہ دلچسپ واقعہ پیش آیا میں اپنا مضمون لے کر ان کے پاس گیا . سلام دُعا ہوئی ہاتھ سے بیٹھنے کا انھوں نے اِشارہ کیا. (۱۹۸۷ ، جنگ ، جمعہ ایڈیشن ، ۲۳ اکتوبر).

---دو فقرہ.
کبھی کسی چیز کے پہونچ جانے کا شکریہ ادا کرنے کے موقع پر مُستعمل (نوراللغات).

---دینا محاورہ.
۱. سلام پہنچانا. جواب آیا کہ ہمارا سلام دو اور کہو فرصت نہیں ہے. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۳۹۳). ۲. رُخصت کرنا ، دُور کرنا.

ہے روزِ عید رنجشِ خاطر کو دو سلام
آؤ گلے لگو مرے کینہ نہیں نہیں

(۱۸۶۸ ، آزردہ (نوراللغات). ۳. ملاقات کے لیے بُلانا ، صاحب لوگوں کا کسی کو اندر بلانے کی اجازت دینا. ان کو میرا سلام دینا اور کہنا کہ یہیں برآمدے میں ٹھہریں. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۳۳). فلاں کو ہمارا سلام دو. اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہماری مُلاقات کے لیے بُلا لو. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱۹۶). آدمی کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ صاحب کو ہمارا سلام دو. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۱۰).

---ِ روستائی کس اضا(---و مج ، سک س) امذ.
غرض مندی کی مُلاقات ، صرف وقت پڑنے پر بہ مقتضائے ادب یا تہذیب سلام کرنا ؛ حُصولِ مطلب کا سلام ، خاص غرض سے سلام. سلامِ روستائی کے جواب میں بہترین الفاظ سے کام نہیں چلتا . (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۹). تُم سے تو تمہارا لائق فخر «منی ایچر» اچھا جو یاد کر لیتا ہے اور شاید تمہاری طرح سلامِ روستائی کی حیثیت سے نہیں. (۱۹۱۹ ، مکاتیب مہدی ، ۲۱۳). [سلام + روستائی (رک)].

---ِ روستائی بے غَرَض نیست کہاوت.
دہقان کا سلام بلا غرض نہیں ہوتا ، غرض کے لیے خوشامد کرنی پڑتی ہے ، خوشامد کے موقع پر مُستعمل ، غرضمندانہ سلام. سلامِ روستائی بے غرض نیست وہ غرض جس کے لیے سلامِ روستائی کیا گیا ہے آپ کو معلوم ہے. (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۶). عالیہ بیگم۔ «جیتے رہو کس طرح آئے» جعفر «سلامِ روستائی بے غرض نیست». (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۱۳۰).

۔۔۔شَوق کس اضا(۔۔۔و لین) امذ.
محبت بھرا سلام ، والہانہ سلام ، محبت بھری نیازمندی.

خرامِ ناز کو اس کی صبا بہ عجز و نیاز
سلامِ شوق مرے انتظار کا پہنچا

(۱۷۸۶ ، میر حسن (تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۸۳۷)۔[سلام + شوق (رک)].

۔۔۔طَلَب (۔۔۔فت ط ، ل) امذ.
سلام کا خواہاں ، سلام کی تمنا رکھنے والا (فرہنگِ آصفیہ). [سلام + طلب (رک)].

۔۔۔(و) عَلَیک (۔۔۔فت ع ، ی لین) امث ؛ امذ ؛ فقرہ.
۱. **(بطور دُعا) تُو سلامت رہے ، تُم پر سلام ہو.** کنکر پتھر درخت و جانور آپ سے سلام علیک کرتے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۱۰). دسواں ختم ہوتے ہی بیسویں نے سلام و علیک کی صدا دی. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۳۵). ۲. **بندگی ، تسلیم ، آداب ، کورنش.** جس کی نظر ، نظر پر کھڑی ، سلام علیک ، علیک السلام . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۹). مُشتری آئی اور باہم سلام علیک کر کے بیٹھی. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۱۷۲).

کر سلام و علیک پُوچھا حال
اور کیا مرحبا تعال تعال

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گُلزار ، ۷۳). مُسلمانو اپنے گھروں کے سوا دُوسرے گھروں میں گھر والوں سے پُوچھے اور ان سے سلام علیک کیے بدون نہ جایا کرو. (۱۸۹۵ ، قرآن مجید (ترجمہ) ، نذیر احمد ، ۵۶۳).

قریب جا کے کسی نے کہا سلام علیک
کوئی بڑھا لیے اک جام تا کہ ہوں بہ خجل

(۱۹۱۳ ، صحیفۂ ولا ، ۱۱۵). بعض دوستوں نے دُور ہی سے سلام علیک کھینچ ماری. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۳۱). ۳. **صاحب سلامت ، مُلاقات ، شناسائی ، علیک سلیک.** وہ علی میرے مکان میں آیا ، میں تعظیم بجا لایا ، باہم سلام علیک ہوئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۹). [اَلسّلام عَلَیکُم (رک) کا مخفف].

۔۔۔عَلَیکُم (۔۔۔فت ع ، ی لین ، ضم ک) امذ ؛ فقرہ.
رک : سلام علیک ؛ تُم پر سلامتی ہو.

جکوئی جان بارے سو دھرتا ہے راہ
سلامٌ عَلیکم خدا کی پناہ

(۱۶۹۵ ، علی نامہ ، ۳۲۲).

مگر پھر بھی ہے مجھ میں تابِ تکلّم
سَلامٌ عَلیکم سَلامٌ عَلیکم

(۱۹۳۳ ، ذوالنورین ، ۶). کُچھ دیر بعد ایک بُوڑھا آدمی پانی کی بالٹی اُٹھائے آیا ٭بھئیے سَلامٌ علیکم٭. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۶۳۶). [السّلامُ عَلَیکم (رک) کا مُخفّف].

۔۔۔عَلَیکی (۔۔۔فت ع ، ی لین) امث (قدیم).
۱. **سلام علیک کرنا ، علیک سلیک ہونا.**

عاشق میں گو کہ عیب سمجھتے ہیں دوستی
پر مل گئے سلام علیکی تو ہے ضرور

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۰). ۲. **(بطور دُعا) تُو سلامت رہے ، تُجھ پر سلام ہو.**

سلام علیکی کی معنوں کوں سن
ہمیشہ سلامت رہو موت بن

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۲۱۲). [سلامٌ علیک (رک) + ی (زائد)].

۔۔۔غائبانَہ کس سف(۔۔۔کس ء ، فت ن) امذ.
وہ سلام جو کسی کی غیر موجودگی میں بھیجا یا کیا جائے. غنیمت ہے کہ چار دوستوں سے مل لئے جن سے نہ مل پائے انہیں سلام غائبانہ. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۳۶). [سلام + غائبانہ (رک)].

۔۔۔قَبُول ہونا محاورہ.
سلام منظور ہونا ، حاضری کی اِجازت ہونا.

مزاج پُوچھا جو کرتے تھے صبح و شام ہمارا
قبول ہوتا نہیں اب وہاں سلام ہمارا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۲۳).

۔۔۔کَرائی (۔۔۔فت ک) امث.
وہ نقدی یا زیور جو دولھا کو دلہن کے رشتے دار دلہن کی رُخصتی کے وقت دیتے ہیں ، سلامی نوشاہ نے سب کو سلام کیا ، سب نے سلام کرائی دی. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۶۱۳). رُخصت کرتے وقت انہیں جوڑا ، سلام کرائی اور زیور بقدر ہمت و اِستطاعت دیئے جاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۳۱۲). [سلام + کر ـ کرنا + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔کَرْنا محاورہ.
۱. **بندگی عرض کرنا ، آداب کرنا ، کورنش بجا لانا.**

عطارد کیا مُشتری کوں سلام
کہ شہ میں ہوں تیرا کمینا غُلام

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۷). جب مسلم کوں ابن زیاد لعین پاس لے گئے مسلم سلام نہ کیے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۵).

ان انکھڑیوں میں اگر نشۂ شراب آیا
سلام جُھک کے کروں گا جو پھر حجاب آیا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۳۳). جب مرزا بیچ میں نہ رہا تو نوکر نمک خوار ہیں سب حاضر ہو کر سلام کریں گے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷). سلام کرنا سُنّت ہے اور جواب دینا فرض. (۱۹۱۱ ، قرآن الحکیم تفسیر محمد نعیم الدین ، ۱۳۶).

پُوچھتے ہیں وہ جاں نثاروں کو
تم بھی حسرت اُٹھو سلام کرو

(۱۹۲۳ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۱۷۵). ۲. **ترک کرنا ، چھوڑنا ، دستبردار ہونا.**

تھی نہ تابِ ستم تو حضرتِ دل
عاشقی کو سلام کرنا تھا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰). بہادرشاہ جو کئی پُشت سے سلطنت کو سلام کیے بیٹھے تھے اور بڑھاپے میں رہاسہا خطاب بھی کھو چکے تھے بےسروسامان قلعہ کی چہاردیواری میں محصور پڑے تھے. (۱۹۰۵ ، یادگارِ دہلی ، ۲۲). دقیانوسی جھگڑوں اور

قدیمی بیہودگیوں کو سلام کر اطمینان سے زندگی کا لُطف اٹھا. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۳). ۳. خیرباد کہنا ، رُخصت ہونا.

ان مُغبچوں کے کوچے ہی سے میں کِیا سلام
کیا مجھ کو طوفِ کعبہ سے میں رندِ دُرد نوش
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۳).

صبر ٹھہرائے کب ٹھہرتا ہے
سب سے پہلے سلام کرتا ہے
(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۰۸).

تمام عمر میں ہم نے یہ ایک کام کیا
کہ زندگی کو ترے عشق میں سلام کیا
(۱۹۳۲ ، اعجازِ نوح ، ۵۹). ۴. چالاکی یا ہنرمندی کا قائل ہو جانا، استادی ، بڑائی.

پردہ اُلٹ کے جب وہ دیدارِ عام کرتے
ایوب صبر کرتے تو ہم سلام کرتے
(۱۸۸۸ ، جوہرِ انتخاب ، ۳۵۳). ۵. (طنزاً) قائل کرنا ، کسی دعوے یا سچ کو ثابت کرنا.

خُدا کرے کہیں دیدار کو وہ عام کریں
کہ جا کے طُور پہ موسیٰ کو ہم سلام کریں
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۱۵).

پیام اُن کا جو آیا کہ ہم نہیں آتے
تو اٹھ کے دردِ جگر نے مجھے سلام کیا
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۹).

--- کَرنے والا صف.
امیدوار ، حاضر رہنے والا ، خدمتی ، حاضر باش.

ہم کرچے نے سلام کرنے والے
کرتے ہیں درنگ کام کرنے والے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۳).

--- کَلام (---فت ک) امذ.
ملاقات ، گفت و شنید ، صاحب سلامت ، علیک سلیک. وس رات حرمز کی طرف مطلق تاکی نہیں اور سلام کلام کُچھ نہیں کی. (۱۸۰۰ ، قِصّۂ گل و ہرمز ، ۸۸). حج کے زمانے میں پاکستان سے آئے ہوئے دوستوں سے بھی ہمارا سلام کلام رہا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۹۸). [سلام + کلام (رک)].

--- کَہنا ف م.
۱. کسی کے توسط سے بندگی عرض کرنا ؛ (طنزاً) یاد دِلانا ، یاددہانی کرانا.

تُجھ سے تو کُچھ کلام نہیں لیکن اے ندیم
میرا سلام کہیو اگر نامہ بر ملے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۶). ۲. خیرباد کہنا ، رُخصت ہونا. پنڈت زندہ رام نے اودھ کی سرکار کو سلام کہا اور اندور کی راہ لی. (۱۹۰۵ ، مضامینِ چکبست ، ۲۱۱).

--- گاہ / گَہ (---/فت گ) امذ ؛ سلامگہ.
سلام کرنے کی جگہ ، بارگاہ، دربار میں وہ مقررہ جگہ جہاں تک پہنچ کر سلام کرنا آدابِ دربار میں شامل اور ضروری ہے. بال سنگھ بن مقدم سنگھ دربار میں داخل ہوا اور سلامگاہ سے سلام و مُجرا لایا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۷ : ۳۵۳). پہلے لال پردے کے آگے آ کر سلام گہہ پر آ کر استادہ ہوتا تھا ، آداب و تسلیمات بجا لاتا تھا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۳۷). [سلام + گاہ / گہہ ، لاحقۂ ظرفیت].

--- گُزارنا محاورہ.
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا. روضۂ مبارک کے اطراف کی جالی کو ہاتھ لگانے نہیں دیا جاتا تھا. نماز کے بعد سلام گُزارا جاتا تھا. (۱۹۷۲ ، ہماری زندگی ، ۹۰).

--- گو (---و مع) امذ.
سلام لکھنے والا ، شاعر. سلام میں بھی تعداد اشعار زیادہ تر دس بارہ ہی ہوتی ہے ایجاز و اختصار اور نکتہ سنجی کو سلام گو شعرا بھی ملحوظ رکھتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۲). [سلام + ف : گو ، گفتن - کہنا].

--- لینا ف م.
۱. (زبان یا اشارے سے) سلام کا جواب دینا ، سلام قبول کرنا.

ہزار جان اگر ہوں تو کیجیے تسلیم
بدآں ادا کہ تو پیارے مرا سلام لیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۲۶).

وہ کج روش نہ ملا راستے میں مجھ سے کبھی
نہ سیدھی طرح سے ان نے میرا سلام لیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳). مجھکو دیکھ کر منھ کو پھیر لیا سلام بھی نہ لیا. (۱۸۶۲ ، خطِ تقدیر ، ۸۰).

وہ چھیڑچھاڑ کی مجھ سے مدام لیتے ہیں
کہ دونوں ہاتھوں سے میرا سلام لیتے ہیں
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۵۵).

نہ لیتے تھے جو کل سلام آج اُن کا
کوئی نام تک لینے والا نہیں
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۲۳). ۲. (کنایۃً) رُخصت کی اجازت دینا.

وہ غیر سے ملیں تو ہمارا سلام لیں
اپنوں پہ ہوں نثار اب ایسے بھی ہم نہیں
(۱۸۷۸ ، بحر (نورُاللغات)).

--- مُحبّت کس اضا (---فت م ، ح ، شد ب بفت) امذ.
پیار بھرا سلام ، وہ سلام جس سے محبت ظاہر ہو. باقی رہی مس ہارس ، تو اسے تمہاری معرفت بعد ازسلام محبت واضح ہو کہ ہم فی الحال ایک دو روز لندن ہی میں قیام کریں گے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۰۶). [سلام + محبّت (رک)].

--- نیاز کس اضا (--- کس ن) امذ.
خیر و عافیت کا سلام ، خیریت کا پیغام. دریائے لندہ سے بھی میرا سلام نیاز کہنے کے بعد کہنا کہ خدا کرے کہ مجھے پھر سے تمہارے پانی سے لبریز جام پینا نصیب ہو (؟ ، مشاہیر سرحد ، عبدالقیوم ، ۷۲).

ــــو پیام (ـــو مع ، فت پ) امذ.
رک : سلام پیام.

بام سے بھلے اُن کو نیچے لاؤ
پھر سلام و پیام کی چھیڑو

(۱۹۵۵ ، دو نیم ، ۹۳). [سلام + و (حرفِ عطف) + پیام (رک)].

ـــــ ہو جانا / ہونا محاورہ.
حاضری ہونا ، باریابی ہونا ، رسائی ہونا.

وہ بزم خاص جو دربار عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے

(۱۹۰۰ ، امیر (مہذب اللغات)).

اگرچہ بار ہے میرے سلام ہونے کا
کہاں ہے تاب مجھے ہم کلام ہونے کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۳).

زاہد گناہگاروں کا بھی ہو گیا سلام
محشر تھا یا حضور کا دربار عام تھا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۱).

ـــــ ہے فقرہ.
۱. معاف ہی رکھیے ، باز آئیے.

ان دونو فریق کے سخن کو ہے سلام
آداب بھی شرط ہے ذرا کر تو خیال

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۸).

بولے وہ دستِ شوق بڑھا جب شبِ وصال
کچھ اور قصد ہے تو ہمارا سلام ہے

(۱۸۹۹ ، کلیاتِ رعب ، ۱۳۹). ۲. **خدا محفوظ رکھے ، خدا کرے کام نہ پڑے ، خدا بچائے.** اگر کوڑاں کا یو فام ہے تو کوڑاں کو ہمارا سلام ہے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱).

ایسی حوروں کو یہیں سے ہے سلام
جن کا واعظ بھی تمنائی ہے

(۱۸۷۷ ، دستنبوئے غالب ، ۱۶۳).

ہے سلام اس عشق کے انجام کو
دل لگی ہے نام کس دشوار کا

(۱۹۰۱ ، راقم ، ک ، ۱۷). ۳. **خدا حافظ ، الوداع کہنا.**

کہا یہ روح نے تن سے وداع ہوتے وقت
مرا سلام ہے اب میں تری نہ تو میرا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۶).

سَلامَت (فت س ، م). (الف) امث.
۱. **آفات ارضی و سماوی اور صدمات سے حفاظت ، سلامتی ، بچاؤ ، امن ، سالمیت.**

او کرتا یکسوں سلامت بتے
بھی لایا یکسوں سلامت اُتے

(۱۶۸۰ ، قصہ ابوشحمہ (عکسی) ، ۱۸).

سلامت روا ہے سلامت کی جا
جو وہ جا چکی ہے سلامت خطا

(۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۲).

مان اس کو جو کچھ میں تجھے کرتا ہوں نصیحت
بہتر ہے دمِ جنگ ندامت سے سلامت

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۵). ۲. **تندرستی ، صحت.** انسان کو رات کو جلد سونا اور صبح کو جلد اُٹھنا باعث تندرستی و سلامت ... ہے. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸). ۳. **نیکی ، پاکیزگی ، بُردباری.** اس زمانہ میں طبیعتوں کے اندر سلامت تھی. (۱۹۵۸ ، ملفوظاتِ مولانا اشرف علی تھانوی ، ۵ : ۱۹۵). (ب) صف. **محفوظ ، ثابت و سالم ، زندہ ، قائم ، برقرار.**

چل اے شہ بھریں اب ہم اس گھاٹ تے
سلامت گیا نیں کوئی اس باٹ تے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۱).

آویں اوطان میں سلامت سب
یہ طفیلِ شہِ عجم و عرب

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱).

بہت مضطرب جھکیوں میں پھرے
سلامت نہ آخر گئے پر سرے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۸).

سر کٹنے کی اعدا کے علامت نظر آئی
لوہے کی سپر بھی نہ سلامت نظر آئی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶۱). جونپور میں کئی عالیشان مسجدیں شہر کی زینت کا موجب ہوئیں جن میں سے تین اب تک خاصی طرح پوری کی پوری سلامت ہیں. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۵۰).

یہ کس کی چشمِ فسوں ساز کا کرشمہ ہے
کہ ٹوٹ کر بھی سلامت ہیں دل کے بتخانے

(۱۹۸۹ ، دامنِ دل ، ۹۱). (ج) م ف. **بخیر و عافیت ، تندرستی کے ساتھ** (جامع اللغات) . (د) فقرہ. ۱. (دعائیہ) **خدا سلامت رکھے ، آفات سے محفوظ رہے ، تندرستی کے ساتھ زندہ رکھے.**

سلامت خسروِ عالم ہمیشہ
رہیں سایے میں اس کے ہم ہمیشہ

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۹۷).

لبوں پر آ کے ہجر یار میں دم ضبط سے بولا
سلامت بیقراری ، ہم کہیں گھٹ گھٹ کے مرتے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۰).

شوقِ آزادی میں تڑپوں اس پہ راضی دل نہ تھا
ورنہ بے تابی سلامت ، چھوٹنا مشکل نہ تھا

(۱۹۳۷ ، تجلّائے شہابِ ثاقب ، ۱۷). ۲. (کلمۂ تہنیت) **مبارک ، بابرکت ، منزّہ ، با کرامت.**

علی الرغم دُشمن شہید وفا ہوں
مبارک مبارک سلامت سلامت

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳۷). [ع].

ـــــ با کَرامَت (ـــــ فت ک ، م) صف ؛ م ف.
بخیر و عافیت ، زندہ سلامت. اللہ پاک ان مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جو بُزرگ حیات ہیں ان کو سلامت با کرامت رکھے. (؟ ، علمی نقوش ، ۶). [سلامت + با (حرفِ جار) + کرامت (رک)].

---باشَد (---فت ش) فقرہ.
تم سلامت رہو ، تم کو خدا محفوظ رکھے ، امن و امان میں رہو . شرفائے قوم! بندۂ آزاد خیر مقدم کہتا ہے ... اور سلامت باشد کہتا ہے. (۱۸۸۶ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۲ : ۶۹). [سلامت + ف : باشد ، بودن - ہونا سے فعلِ امر].

---پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) صف ؛ امذ.
امن پسند ، سلامتی چاہنے والا. میں بھی سلامت پسند آدمی ہوں. (۱۹۳۲ ، دودھ کی قیمت ، ۳۰). [سلامت + پسند (رک)].

---چُھوٹْنا محاورہ (قدیم).
بخیر و عافیت رہائی پانا ، زندہ بچنا.

ہوا غیب پاتال میں جاو و جن
سلامت چُھوٹیا اس کے ہاتاں تے ان
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۰).

---رَو (---و لین) صف.
صحیح راستے پر چلنے والا ، پاکیزہ خصلت ، کفایت شعار ، اچھا مُنتظم. والدین کا سایہ سر سے اُٹھ جانے کے بعد وہی وارفتہ مزاج ، ننگِ خاندان ، سلامت رَو کتنا محتاط ہو جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۳۶). [سلامت + ف : رَو ، رفتن - چلنا].

---رَوی (---فت ر) امث.
۱. امن پسندی ، صلح جُوئی ، سلامتی کی راہ پر چلنا ، پاکیزگی. وہ طریقۂ سلامت روی اور نیک طینتی اِختیار کیا ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۱۱). اگر ترکیب کی چُستی یا کلام کی گرمی میں فرق آجائے مگر اصول ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اور یہ سلامت روی قرینِ مصلحت ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۵۴). کہیں لڑوں لڑوں کا طبعی رجحان مصالحت و سلامت روی کی جگہ نہ لے لے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲ : ۹). بظاہر نہایت سلامت روی اور سبک رفتاری کے ساتھ بہتا ہوا وقت کا دھارا بڑا تُند بھی ہوتا ہے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۰). ۲. عافیت کوشی ، سلامتی. سلامت روی اس میں ہے کہ تُخم ریزی کی کٹائی ہلکی کی جائے یعنی چند ہی درخت نکالے جائیں. (۱۹۰۳ ، تربیتِ جنگلات ، ۱۱۵) [سلامت + رو (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَوی اِختیار کَرْنا ف م ؛ ف س.
اعتدال سے کام لینا ، معتدل راہ اختیار کرنا ، کفایت سے بسر کرنا ، میانہ چال چلنا ، میانہ روی اختیار کرنا. بے فائدہ شغلوں سے احتراز کرو اور سلامت روی اِختیار کر کے ایسی بات حاصل کرو کہ لوگ تمھیں اچھا کہیں. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۱۰).

---رَہْنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. صحیح سالم رہنا ، زندہ رہنا.

میں عورت ہوں اس کی وو میرا سجن
سلامت رہے مرد گلشن چمن
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۶)). اے بابی جو تو نکل جاتا تو میں اپنا نہ جانتی کیوں کہ نکل جانے میں بھی سلامت رہے ہے. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۷). اللہ تم کو خوش رکھے جم جم سلامت رہو. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۱۰). حضرت براء فرماتے ہیں ارشادِ نبویؐ ہوا کہ . سلام کو رائج کرو سلامت رہو گے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۲۵). ۲. کمی یا نقصان سے بچنا ، محفوظ رہنا ، برقرار رہنا ، باقی رہنا.

ناصح وہ فکر کر کہ سلامت رہے یہ جیب
اور پھٹ چکا تو پھر یہ سِلایا نہ جائے گا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲).

سلامت رہا اپنا اسباب سب
رہے لوگ لشکر کے کرتے عجب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۶).

اب کے موسم میں یہ معیارِ جنوں ٹھہرا ہے
سر سلامت رہیں دستار نہ رہنے پائے
(۱۹۸۰ ، ماجرا ، ۵۶).

---رَہے بَہُو جس کا بَڑا بھروسا کہاوت.
ہندوؤں میں بیٹے اور پوتے کا ہونا (کریا کرم کے لیے) بہت ضروری سمجھا جاتا ہے ، اس لیے ہر ساس اپنی بہو کی سلامتی چاہتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

---فِکْر کس صف(--- کس ف ، سک ک) امذ ؛ امث.
صحیح سوچ ، پاکیزہ خیالی. مصنف کتاب پر ان کی سلامتِ فکر دقتِ نظر ... کا اچھا اثر تھا. (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۲۰). [سلامت + فکر (رک)].

---کُوچَہ (و مع ، فت چ) امذ.
ایک رستہ مثل خندق کے بہت کج اور ٹیڑھا بناتے ہیں تا کہ فوج کے سپاہی اس رستے کی کجیوں کی آڑ میں بچتے ہوئے نزدیک قلعۂ غنیم کے پہنچ جائیں. کوچہ مورچوں میں آنے کی راہ کو بھی کہتے ہیں اور وہی سلامت کوچہ کہلاتا ہے. (۱۸۴۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۸۵). مورچے بنائے گئے سلامت کوچے کھودے گئے . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵۱). [سلامت + کوچہ (رک)].

---گُزَرْنا محاورہ.
محفوظ رہنا ، نُقصان سے بچ جانا.

وہ میں تھا مہ وشوں سے سلامت گُزر گیا
یہ تجربہ کرو نہ کسی پاک باز پر
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۲۸).

سَلامَتی (فت س ، سک نیز فت م). (الف) امث.
۱. حفاظت ، بچاؤ ، سلامت رہنے کی کیفیت ، خیر و عافیت. ہزار اعتقاد سوں بدل و جان ہماری سلامتی کو فاتحہ پڑیگا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۶). جو اِسلام و فرمانبرداری کے سیدھے راستہ پر چلے گا وہی سلامتی کے گھر پہنچے گا. (۱۹۳۲ ، القرآن ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۲۵۲). ۲. صحت ، تندرستی. جسم کی سلامتی اور اس کی مضبوطی کے واسطے گوشت کا کھانا ضروریات سے ہے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۲۳). ۳. خدا کی

طرف سے رحمت. خدا کہا سلام اور سلامتی تجھ پر. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۷۳). رحمت ہو جو اللہ کی اوپر ان کے اور اُوپر آل ان کی کے اور سلامتی. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۱۷). اس پر سلامتی ہو جو سیدھے رستے پر چلا. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۳۴). ۴. **زندگی ، حیات ؛ موجودگی ؛ قیام ، برقراری ؛ ایک قسم کا موٹا کپڑا** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ) . ۵. (تصوف) **تجرید کونین اور تفرید دارین کو کہتے ہیں** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۰۷). (ب) صف (قدیم) . **سلامت (رک) سے منسوب.** اوّل عشق سلامتی ، دوم عشق بلا کتی سوم عشق ملامتی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۵). [سلامت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پڑھنا محاورہ.
یہ دعا پڑھنا جس میں خدا کے ازل سے ابد تک ہونے کا اقرار ہو. ان کنگنوں اور رحم پر اللہ میاں ہی کی سلامتی پڑھی جاتی یعنی نیاز دلوائی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی سید احمد ، ۲۸).

ـــــ چاہنا ف م.
صحیح و سالم یا زندہ رہنے کی خواہش کرنا خواہ اپنی یا کسی کی ہو. تمھارا دعاگو ہوں اور تمھاری سلامتی چاہتا ہوں. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۴۸).

ـــــ سے م ف.
۱. **خدا کے فضل سے ، خیر سے ، ماشاءاللہ (عموماً بطور طنز مستعمل).**

عادت افیون کی ابھی سے ہے
پھر مدک بھی سلامتی سے ہے
(۱۸۳۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۵۶۷).

وقفہ مبارکی میں کیا ، کیا یہ طور ہیں
اب تو سلامتی سے ارادے ہی اور ہیں
(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۲۴۴). ابھی سلامتی سے شام دُور پڑی ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۸). ۲. **بخیر و عافیت ، بحفاظت ، خیر و خوبی کے ساتھ.**

ہمارے دورِ جوانی میں آہوانِ بہار
سلامتی سے سرِ گلستاں نہیں گُزرے
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۹۴).

ـــــ کا صف.
صحت و عافیت کی دعا کے لیے مخصوص (جام وغیرہ).

میکش یہ کہہ کے پیتے ہیں دورِ اخیر میں
ساقی سلامتی کا یہ تیری گلاس ہے
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۵۹).

ـــــ کا جام پینا محاورہ.
جامِ صحت پینا ، سلامتی کی دعا کے ساتھ جام پینا. سب مہمان سلامتی کا جام پیو بہم تمام ، ہو شادی کے رنگ سے شادمان کامران میزبان کا قیام. (۱۸۹۲ ، نگاہِ غفلت ، ۲۲).

ـــــ کونسل (ـــــ و مع ، سک ن ، کس س) امث.
اقوام متحدہ کے تحت ایک ذیلی ادارہ جو جُملہ ممالک کی سلامتی اور جُغرافیائی حدود میں کسی بیرونی حملے سے بچاؤ کا ذمہ دار ہے. سلامتی کونسل نے جنگ بند کرنے کی اپیل کی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۹۰). [سلامتی + انگ : Council].

ـــــ مَنانا محاورہ.
صحت و تندرستی کے لیے دعا کرنا. حکیم صاحب کھڑپال کا کیا اعتبار وہ تو شہزاد صاحب کی سلامتی مناتا ہے. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۱۳۸).

ـــــ میں فقرہ ؛ م ف.
(عو) سلامت رہتے ہوئے زندگی میں ، عہد میں. اماں باوا کی سلامتی میں بھوبیں آئیں داماد آئیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۱).

سِلامْلِق (کس مع س ، سک م ، کس ل) (الف) امذ.
دیوان خانہ ، مَردوں کے بیٹھنے کا کمرا ، بڑی عمارتوں میں مَردوں کی ملاقات کی الگ جگہ. ایک قصرِ شاہی ہے جو ... حرم کی رہائش گاہوں اور ایک سلاملق پر مُشتمل تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۲۲). (ب) امث. **عثمانی سلاطین کے لیے خاص قسم کی (فوجی و غیر فوجی) سلامی جب وہ نماز کے لیے نکلتے تھے .** اس دن سلاملق نہ تھی اسی وجہ سے فوج کی تعداد کم تھی. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۲۰۹). [ت].

سَلامی (فت س). (الف) امث.
۱. **رقم ، نقدی ، جاگیر وغیرہ جو دولھا کو بیاہ کے موقع پر بطور تحفہ دی جاتی ہے ، سلام کرائی (رک).**

نہ تو پیڑھی نہ چارپائی لی
نہ سلامی نہ رُونمائی لی
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۷۰). انھوں نے اپنا مُلکِ ختن داماد کو سلامی میں دیا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۶۲۱). قاعدہ یہ تھا کہ جب دلہن رُخصت ہوتی تھی تو دولھا خسر کی خدمت میں سلام کو جاتا تھا اور سلامی لے کر رخصت ہوتا تھا. (۱۹۳۴ ، بزمِ رفتگاں ، ۴۳). چیتہ کارچوبی (بڑا سا تھیلا) جس میں سونے کی چھپیاں لٹک رہی تھیں تا کہ سلامی ملے تو دولھا اس میں رکھ سکے. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۸۳). ۲. (أ) **فوج کا کسی حاکم یا معزز مہمان کو سلام کرنا ، تعظیم و تکریم.**

تب ہی پل پل کے بجاویں گے فرنگی طنبور
لالہ لاوے گا سلامی کو بنا کر پلٹن
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۳).

تلواریں کھینچے بڑھ کے جبے دو طرف سوار
غُل ہو گیا سلامی کے باجوں کا ایک بار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۰). سا کنانِ سمٰوات میں اس کی سلامی کے ڈنکے کا ڈھول بج رہا تھا. (۱۹۲۵ ، اسلامی اکھاڑا ، ۴). (أأ) **بادشاہوں یا امراء کی تعظیم کے لیے چند بار توپوں یا بندوقوں کا فیر کرنا.** توپیں سلامی کی سر کیں ... اراکون سے سمندر لرز گیا. (۱۸۷۳ ، اخبار مُفید عام ، یکم اگست ، ۱۳). انگریزی جہازوں نے جو فرانسیسی جہازوں کے منتظر کھڑے تھے سلامیاں داغیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۳۳۹).

کہیں کھڑی ہیں سلامی کے واسطے توپیں
کہیں کھڑی ہیں شُترنال اور کہیں کھڑنال

(۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین، ۲ : ۲۰۳). (iii) رقاص جب اسٹیج پر داخل ہوتا ہے تب وہ ناظرین کو بڑے ادب سے رقص کے انداز میں سلام کرتا ہے۔ اس کو سلامی کہتے ہیں اس کے بول بھی تکارکے بولوں پر منحصر ہوتے ہیں (جریدہ، پشاور، ۳۲۳ ، ۱۹۸۵). **۳. نذرانہ ، وہ نقدی یا جنس جو رعایا پہلی ملاقات کے وقت کسی بادشاہ یا حاکم کو پیش کرے۔**

ملاقت نہ تھی جو جھکوں جوابِ سلام کی
لے نقدِ دل کوں ہات سلامی دیا تجھے

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۴۹۳). نذریں اور سلامیاں جو معمولاً پہلی ملاقات کے وقت اِطاعت و ادب کے اظہار کے طور پر دی جایا کرتی تھیں۔ (۱۹۳۳ء ، بنگال کی اِبتدائی تاریخ مال گزاری ، ۱۰۵). **۴. وہ نذرانہ جو ٹھیکہ لینے کے لیے مالکوں کو دیا جاتا ہے ، نذر یا پیشکش جو ٹھیکہ یا مال گزاری فیصل ہونے پر ادا ہو۔** راجپوت .. ایام فصل میں جاگیرداروں کو بطریقِ سلامی کچھ دیا کرتے تھے۔ (۱۹۰۶ء ، مرآتِ احمدی ، ۱۰۳). علاقہ انگریزی سے ملک کاٹ کر شاملِ ریاست کیا ، سلامی بڑھی خلعت ملا . (۱۹۳۹ء ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۴۹۱). **۵. ڈھال ، ڈھلوان سطح یا تعمیر ، عمارت کی چنائی کے چہرے یا پشت کی ڈھال۔** اسکاٹ لینڈ پہاڑی ملک ہے پہاڑ اس کے خوشنما سطح بطور سلامی کے ہیں۔ (۱۸۸۱ء ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۶۳). تپائیوں سے جن کو مونڈھے یا گھوڑیاں کہتے ہیں ٹیکا دے کر یا اُونچا کر کے مطلوبہ بلندی اور سلامی پیدا کر دی جائے۔ (۱۹۴۴ء ، مٹی کا کام ، ۴۴). **۶. سلام، تعظیم ، خدمت۔**

یہ وہ درگہِ والا جاہ ہے جس کی سلامی میں
حجازی و عراقی رومی و چینی و تاتاری

(۱۸۷۸ء ، گلزارِ داغ ، ۳۰۶). ٹھا کر ڈیڑھ سنک اُنکے سرغنہ تھے وہ دن میں دس پانچ مرتبہ خان صاحب کی سلامی کو حاضر ہوتے۔ (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۸۰). (ب) صف. **۱. سلام کرنے والا ، حاضری دینے والا۔**

اُونکے کوچے کے فقیروں کا بھی عالی ہے دماغ
بادشاہوں کے سلامی ہیں نہ شہزادوں کے

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۲۸۱).

شمس و قمر ہیں تاباں ہے عکسِ جام میرا
رنگِ شفق سلامی ہر صبح و شام میرا

(۱۹۳۲ء ، بے نظیر شاہ وارثی ، کلامِ بے نظیر ، ۱). **۲. وہ شاعر جو شہدائے کربلا کی شان اور توصیف و ثنا میں غزل نما نظم یعنی سلام لکھے ، مجرئی۔**

اے ظفر جو ہیں سلامی حضرتِ شبیر کے
دو جہاں میں ہے بڑھاتا اون کی عزت کو سلام

(۱۸۵۶ء ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۷۰).

لائے سلامی رن میں آئے ہیں حسین
ہاشمی جوہر دکھاتے ہیں حسین

(۱۹۲۰ء ، اعجازِ نوح ، ۸). اف : دینا ، لینا ، ہونا۔ [سلام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

--- اُتارنا محاورہ.

۱. کسی بادشاہ یا رئیس یا حاکمِ اعلیٰ کے لیے توپیں یا بندوقیں وغیرہ سر کر کے یا دوسرے معینہ طریقوں سے اظہارِ تعظیم کرنا۔

ڈیوڑی پہ لگیں آن کے اسواریاں ساری
لشکر کے نقیبوں نے سلامی بھی اُتاری

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۵۹). سب فوج سلامی اُتارتی اور شادیانے بجنے لگتے۔ (۱۹۱۵ء ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۷۰). **۲. سلام کرنا ، تعظیم کرنا ، آداب بجالانا۔** اکثر خود اصلی چچا میاں کو بھی اپنے بھتیجے کی سلامی اُتارنا پڑتی تھی۔ (۱۹۵۹ء ، بحرِ تبسم ، ۱۱۳).

--- اُترنا محاورہ.

سلامی اُتارنا (رک) کا لازم ، سلامی دی جانا۔

اُتری نہیں یار کی سلامی
وردی کہیں شام کی بجی ہو

(۱۸۶۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۵۸۶). ملکۂ معظمہ کا جہاز بیڑے کے درمیان پھرتا تھا اور ہر جہاز سے سلامی اُترتی تھی۔ (۱۹۰۳ء ، سوانحِ عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۵۴۸). فیل بان نے ہاتھی بٹھایا ، سب جلوس ٹھیرا ، سلامی اُتری۔ (۱۹۴۳ء ، دِلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۷).

--- ادا کرنا محاورہ.

(تعظیماً) سلام کرنا ، سلوٹ کرنا۔ سپاہیوں کا بھی غالباً یہ خیال تھا کہ اگر ہم ظاہر میں سلامی ادا کرتے اور تابعداری کی صورت بنائے رہیں گے تو فوجی احکام نہ ماننے میں زیادہ جُرم نہ ہو گا۔ (۱۹۰۳ء ، چراغِ دہلی ، ۳۱۱).

--- اُڑانا محاورہ.

رک : سلامی اُتارنا ، بادشاہ یا حاکم کی آمد پر فوج کا تعظیماً توپیں داغنا ، بندوقیں سر کرنا جرمنی جنگی جہاز بھی سلامی اُڑانے لگے۔ (۱۸۹۹ء ، شہنشاہِ جرمنی کا سفرِ قسطنطنیہ ، ۵).

--- اُڑنا محاورہ.

سلامی اُڑانا (رک) کا لازم ، سلامی دی جانا۔ خُوب پیار کیا اور وزیر سے زر و جواہر منگوا کر سر پر سے فرزند کے نثار کیا توپخانے میں سلامی اُڑی۔ (۱۸۸۰ء ، طلسمِ فصاحت ، ۲۷۳).

--- پڑنا محاورہ.

سلامی کی رسم میں نقدی یا تحائف کی صورت میں اشیاء کا اکٹھا ہونا ، سلامی میں روپیہ یا اشیاء کا ملنا۔ یہاں سے بھی سات سو روپیہ کے قریب سلامی پڑی۔ (۱۸۷۴ء ، انشائے ہادی النساء ، ۵۰).

--- پیچ (--- ی مج) امذ.

(کُشتی) کُشتی کا ایک داؤ جس میں ایک پہلوان جب سلامی کو داہنا ہاتھ بڑھاتا ہے تو مدِّ مقابل اپنے داہنے ہاتھ سے سلامی کے طور پر اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کے کھینچتا ہے اور بائیں بازو سے اس کا داہنا بازو لپیٹ کر فوراً قدم بڑھا کر اپنی بائیں ٹانگ اس کی بائیں ٹانگ میں باہر سے مار کر چت گرا دیتا ہے (رموزِ فنِ کشتی ، ۹). [سلامی + پیچ (رک)].

---خانہ باری (فت ن) امث.
وہ لازمی نذرانہ جو زمیندار کاشتکار سے نئی جھونپڑی ڈالنے کے تاوان میں جبراً وصول کرتا ہے (ماخوذ : پلیٹس). [سلامی + خانہ باری (رک)].

---دار صف.
ڈھلوان ، ایسی سطح جو ایک طرف سے اٹھی ہوئی ہو ، ریتواں. ہندوستان خاص کے عریض و سرسبز میدانوں سے کھڑے ہو کر دیکھیے ان پہاڑوں کا سلامی دار پہلو ہزاروں فیٹ بلند آپ کے سامنے ہو گا. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۲). یہ جبل ایک الگ تھلگ آتش فشاں مخروطی اور سلامی دار پہاڑی کے دامن میں واقع ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳). [سلامی + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دار نعل (---فت ن ، سک ع) امذ.
(نعل بندی) وہ نعل جس کی چوڑان اندر کے رُخ پتلی اور باہر کی طرف موٹی ہو. اس قسم کا نعل ٹھوکر کھانے والے گھوڑے کے لگایا جاتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۶۵). [سلامی + دار (رک) + نعل (رک)].

---داغنا محاورہ.
کسی سربراہ سلطنت کی تعظیم و تکریم کے لیے توپوں یا بندوقوں کا داغنا یا چلانا. اس آخری سفر میں جنگی باجا اور سامان ہونا چاہیے نہایت احترام سے لاشوں کو اٹھائیے یہ بھی رزم گہ ہی کے قابل تھے مگر ان سے خطا و قصور وابستہ ہے فوج سے کہو کہ سلامی داغے. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۱۰۳).

ساحل دور سے توپوں کی دھمک آتی ہے
کون ہے کس نے سمندر میں سلامی داغی
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۹۵).

---دَغنا محاورہ.
سلامی داغنا (رک) کا لازم ، توپوں کی سلامی دی جانا.

کہیں مزدور دنیا کی سلامی جیسے دغتی ہو
مبارک انقلاب آواز تو کانوں میں آتی ہے
(۱۹۳۳ ، روح کائنات ، ۱۵۳).

---سَر ہونا محاورہ.
سلامی دی جانا ، تعظیماً توپیں یا بندوقیں چلنا. جس عثمانی یا جرمنی جہاز کے پاس سے شاہی کشتی گزری سلامی سر ہوتی تھی. (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۲۹).

---کرنا محاورہ.
جھکنا ، سرنگوں کرنا.

ہاتھوں پہ بیاں تھیں پھریرا لیے ہوئے
لائے علم کو در سے سلامی کیے ہوئے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۲۳).

---موزہ (---و لین ، فت ز) امذ.
(کشتی) کشتی کا ایک داؤ جس میں ایک پہلوان اپنے سامنے کھڑے ہوئے دوسرے پہلوان کے داہنے ہاتھ سے اپنا داہنا ہاتھ ملاتے وقت کسی قدر کھینچ کر فوراً جُھک جاتا ہے اور اس کا داہنا موزہ اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑتا ہوا پیچھے چلا جاتا ہے. سلامی موزہ. جب حریف سامنے کھڑا ہو تو ظفر کو چاہیے کہ اپنے داہنے ہاتھ سے ... پکڑتا ہوا پیچھے چلا جائے. (۱۹۰۷ ، رموز فن کُشتی ، ۳۲). [سلامی + موزہ (رک)].

---میں لینا محاورہ.
اطاعت کے صلے میں حاصل کرنا ، بطور نذرانہ لینا.

ہر زخم تیغ جسم پہ رنگیں ہو پھول سے
باغ ارم سلامی میں لیجیے بتول سے
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۸۷).

---نُما (---ضم ن) صف.
ڈھال دار ، ڈھلوان.

سلامی نُما متّصل برجوں کے
تھی ویش بلند اور پھنا بنے
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۸۵). فلانی وہیل میں ایک سلامی نُما کھانچا ہوتا ہے جس میں کون فٹ آتا ہوا ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، آئینہ موٹر ، ۱۰۰). [سلامی + ف : نُما ، نمودن - ظاہر ہونا].

---ہونا محاورہ.
سلامی کرنا (رک) کا لازم ، جُھکنا ، سرنگوں ہونا. اس حکم پر جنگ سے ہاتھ الگ کرو اور کندھے سے ذرا سلامی ہو. (۱۸۷۷ ، رائیڈنگ اسکول ، ۱۰).

سُلامیٰ (ضم س ، ا بشکل ی) امذ.
ن چھوٹی ہڈیوں میں سے کوئی ہڈی جو انگلیوں اور ٹخنوں کی درمیانی حصّے میں ہوتی ہے ، ہر کھوکھلی ہڈی. انگلیوں کی تعداد پانچ ہے جن میں تین تین سُلامیٰ ہڈیاں ہیں سوا انگوٹھے کے جس میں فقط دو ہیں. (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۶). [ع].

سُلامیات (ضم س ، کس م) امذ.
چھوٹی ہڈیاں جو انگلیوں اور ٹخنوں کے درمیانی حصے میں ہوتی ہیں ، کھوکھلی ہڈیاں. حق تعالیٰ نے انگلیوں کو چند استخوان سے بنایا جنکا نام سُلامیات ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۸). ہتھیلی اور انگلیوں کی سامنے کی ... سُلامیات کی ظہری جانب پر بال اور دہنی غدد قطعاً موجود نہیں ہوتے. (۱۹۳۶ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۳). [سُلامیٰ (رک) کی جمع].

سَلامِیَّہ (فت س ، کس م ، فت ی بشد) امذ.
(پارچہ باف) ایک قسم کا عُمدہ مضبوط کپڑا. بعض عُمدہ کپڑوں کے نام یہ تھے ، بیرامیہ ، سلامیہ ، شیریں ، کتان رومی. (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۹۰). [سلام (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سُلامِیَہ (ضم س ، کس م ، فت ی) امذ.
رک : سُلامیٰ. جب اصابع کو خمیدہ کیا جاتا ہے تو ہر پہلے سلامیہ

کے بعدی سرے پر ایک خفیف تقعار شناخت کیا جا سکتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۰۲) [ع]۔

سَلانا (فت س) ف م (قدیم)۔
سَلْنا (رک) کا متعدی ، چُبھونا ، چھیدنا۔

ہر اس سوزنے سن مجھ ہوا ہے ایت جیوں پیلا
بھی تس پر خار پے مہری چوبھا ستی سلانا کیا

(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی (ق) ، ۱۰)۔ [رک : سَلْنا]۔

سِلانا (۱) (کس س) ف م۔
رفو کروانا ، سلوانا۔

دل لگا یار سوں پھر اس کا چھڑانا مشکل
عشق کا زخم لگا اس کا سِلانا مشکل

(۱۷۰۷ ، ولی (اردو ، کراچی ، جنوری ، ۵۸))۔

کیا چاک کو دل سِلانے ہر وقت جس کا آہ
اک دم نہ ٹھیرے دوخت پر اک پل رفو چلے

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۵۸)۔

ایسا خفا ہوا ہے نالوں سے اے جنوں
ظالم نے جانے چاک کو گریباں سِلانے ہونٹ

(۱۸۳۸ ، ناسخ (معیارِ فصاحت ، ۹۸))۔

مثلِ گل دستِ جنوں چاک کرے گا اے دل
موسمِ گل میں نہیں جیب سِلانا اچھا

(۱۸۷۵ ، شہید دہلوی ، د ، ۳۶)۔ ناسخ کا اِستعمال سِلانا کی سند ہے ہمارا ذوق دونوں کے اِستعمال کو پسند کرتا ہے۔ (۱۹۱۹ ، معیارِ فصاحت ، ۹۸)۔ [سِل (سِلنا) + انا ، لاحقۂ تعدیہ]۔

سِلانا (۲) (کس س) ف م۔
ٹھنڈا کرنا ، سرد کرنا ، تعزیہ کو دفن کرنا ؛ پوجا کے پانی کو گھر کے دروازہ کے دونوں کونوں پر ڈالنا (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ) ۔ [سیلنا (رک) کا متعدی]۔

سُلانا (ضم س) ف م۔
۱. نیند میں محو کرنا ، کسی صورت نیند مسلّط کرنا (عموماً بچوں کو)

اندھیارا کرے اور اُجالا تہیں
او جاوے سُلاوے تعالیٰ تہیں

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۵)۔

جھاتی لگا کر اب کسے لوری میں دوں ہر دم بلا
کیونکر تھپک گودی بھیتر سوں سلاؤں اب کسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۰)۔

سُلاتی تھی ان کو کبھی پالنے میں
جُھلاتی تھی ان کو کبھی پالنے میں

(۱۹۰۹ ، مظہر المعرفت ، ۵)۔

ماہ و انجم کی لوریاں دے کر
بحر و بر کو سُلا رہی ہے رات

(۱۹۵۷ ، لیلیٰ دوراں ، ۸۳)۔ **۲.** (کنایۃً) **مار ڈالنا ، زہر کھلا کر مارنا ، گلا گھونٹ دینا۔**

ہشیار ہے تو مت سُن افسانہ عاشقی کا
اے وائے اکثروں کو ان نے سُلا دیا ہے

(۱۸۲۲ ، راسخ (شیخ غلام علی)، ک ، ۱۱۷)۔ زہر دے کے سُلا دوں یا خود زہر کھا کر سوجاؤں۔ (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین، ۲۵۵)۔

میں ہوں وہ سمِّ قاتل جس نے لا کھوں کو سُلا رکھا
حیاتِ خضر جس پر توڑ دے دم وہ زمیں میں ہوں

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۶۹)۔ **۳. دفن کرنا ، گاڑنا ، دبانا۔** ہم اس کو ہمیشہ کے لیے سُلا دینا چاہتے ہیں۔ (۱۹۲۲ ، دہلی کی جاں کنی ، ۱۰)۔ [سونا (رک) کا تعدیہ]۔

سِلانِیط (کس مج س ، ی مج) امذ۔
بلوریں شکل اور بھالے کی انی سے مشابہہ جھسم کے پتھر کی ایک قسم ، حجرالقمر۔ جپس بکثرت حالتِ اصلی میں پایا جاتا ہے اس کے خوبصورت بھلا بلور ہوتے ہیں جنھیں سلانیط کہتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۷)۔ [انگ : Selenite]۔

سَلاوانی (فت س) امث۔
آریہ نسل کی یوگوسلاویہ میں آباد قوم کی ایک قدیم زبان۔ سلاوانی بولیاں جو مشرقی یُورپ میں بولی جاتی تھیں ہند یورپی زبانوں کے ذیلی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۵۹)۔ [سلاو (عَلَم) + انی ، لاحقۂ نسبت]۔

سَلاوَرْت (فت س ، و ، ر) امث۔
(سالوتری) گھوڑے کی بھونری جو پُشت کے اوپر زین کے نیچے ہوتی ہے یہ منحوس خیال کی جاتی ہے کیونکہ ایسے گھوڑے کا مالک غم میں مبتلا رہتا ہے (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۹)۔ [مقامی]۔

سَلاوی (فت س) امث۔
رک : سلاوانی۔ تالیفی زبانوں کے زمرے میں ... ان بکی زبانوں کو چھوڑ کر قریب قریب باقی تمام زبانیں شامل ہیں خاص کر سلاوی ، یورالی ، التائی۔ (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۲۰۱)۔ [سلاو (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سِلاہتی / سِلاہَتی (کس س ، فت ہ) امذ (قدیم)۔
ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ سلاہتی فی گز دو دام سے چار دام تک۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۸۰)۔ [مقامی]۔

--- کَمِینَہ (--- فت ک ، ی مج ، فت ن) امذ۔
ایک ریشمی کپڑا جو نسبتاً سستا ہوتا تھا۔ سلاہتی کمینہ ... دو تنکہ۔ (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، معین الحق ، ۳۵۵)۔ [سلاہتی + کمینہ (رک)]۔

--- مَہِین (--- فت م ، ی مع) امذ۔
ریشمی کپڑے کی ایک قسم جو نرم ، پتلا اور قیمتی ہوتا تھا۔ سلاہتی مہین ... چھ تنکہ۔ (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، معین الحق ، ۳۵۵)۔ [سلاہتی + مہین (رک)]۔

--- مِیانَہ (--- کس م ، فت ن) امذ۔
ریشمی کپڑے کی ایک قسم جو درمیانی درجے کا ہوتا تھا۔ سلاہتی میانہ ... چار تنکہ۔ (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (معین الحق)، ۳۵۵)۔ [سلاہتی + میانہ (رک)]۔

سِلائِڈ (کس مج س ، ع) امث ؛ بـ سلائیڈ.
شیشے یا سلولائڈ کی چھوٹی تختی جو خُوردبین ، سیر بین وغیرہ میں استعمال ہوتی ہے. ایک سلائڈ بھیجنی ہو تو سلائڈ تیار کر کے ہوا میں خُشک کر کے صاف کاغذ میں لپیٹ کر بھیجی جائے. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۷۷). [انگ : Slide].

سَلائِس (فت س ، کس ء) امذ ؛ امث ؛ بـ سلائیس.
ٹکڑا ، پھانک ، قاش. پیاز لے کر لمبائی سے ان کی پتلی پتلی سلائیس تراشو. (۱۹۰۸ ، خوان ہندی (ترجمہ) ، ۵). ڈبل روٹی کے ایک دو سلائیس یا ایک دو بسکٹ یا ایک گلاس دودھ پینے سے اچھی نیند آتی ہے. (۱۹۸۱ ، متوازی غذا ، ۲۱). [انگ : Slice].

سَلائی (فت س) امث.
۱. **کسی دھات کی گول پتلی سلاخ جو زیادہ لمبی نہ ہو.**

زین کے ابیر پر نمایاں دسے
سونے کی سلایاں ہوایاں دسے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۷).

آنکھ سے کونی سلائی مارے تھی
منہ سے اُگلے کوئی انگارے تھی

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۰۸). اگر تم اُس رشتے کو جس سے وہ سلائی اور دونوں گولے نقطۂ (مت) پر لٹکتے ہیں بل دے کر چھوڑ دو تو اسی بل کے کُھلنے سے دونوں گولے گھومنے لگیں گے (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلا ک ، ۳۸). سلائیاں یا قلمیں ٹھوس استوانی آلات ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۵) ۲. **آنکھوں میں سُرمہ یا کاجل لگانے کی گول پتلی سلاخ**

پھر دن ابھرن آپ ستواروں ایپرا سیج سوں سائیں
سرمہ سلائی نینوں کرسوں نیہ سائیں کے تائیں

(۱۵۳۳ ، دیوان محمود دریائی (ق) ، ۱۲).

تجھ رُوپ کے بازار میں دونین بازی گر اہیں
سو کا سلائی سحر کی بھاتی ہیں اپنی انگ دھر

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۵۸).

پاس سُرمے کی سلائی بھی رہا کرتی ہے
آنکھ رعنائی پہ اپنی ہی پڑا کرتی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۸).

سیہ بختی نے پہنچایا ہے مجھ کو اہلِ بینش تک
گزر آنکھوں میں سُرمے کی بدولت ہے سلائی کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۸). شام کو بختیار کی پیشانی عود کر آتی فیتون کہتا ہے کہ اس روز میں نے دس ہزار سلائیاں بختیار کی آنکھوں میں کھنچی تھیں. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۳۵۹). ۳. **جراحی کا آلہ.** زخم کے اندر سلائی ڈالنے سے رطوبت بہت نکلتی ہے اور درد کم ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۳). اور بیمار جماع کرنے پر کم قادر ہو تو گردہ پر دو سلائیوں کے برابر کیّ کرنا چاہیے. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۲۵). ۴. **گولا ، ٹوکری یا اُونی کپڑے بُننے کا سُوا.** ا ک اوزار ایسا ہے جو تمام ممالک و اقوام میں مُشترک ہے اور وہ سلائی یا سُتالی ہے جو ہر قسم کی ٹوکری بنانے میں مستعمل ہے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۵۷).

دل کی باتیں کہیں کانوں سے سُنی جاتی ہیں
یہ کسی اور سلائی سے بُنی جاتی ہیں

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۳۲). ۵. **(نقاشی) (قدیم) لکیر سے موٹی دھار کھینچنا ، بچی کاری کا عمل.**

لکھے تھے کیں گرہ بندی خطائی
کہیں تحریر کھینچے کیں سلائی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۹۶). ۶. **(نجاری) لکڑی میں چھید کرنے کا عمل ، سالنے کا کام.** سلنا بہ معنی جُول بٹھانا. یہ بڑھئی کے کام سے متعلق ہے. فرنیچر میں سلائی کا کام ہوتا ہے. (۱۹۶۱ ، اُردو زبان اور اسالیب ، ۲۲۸). ۷. **(نباتیات) پُھول کے سر کا لمبا ریشہ ، پُھول کے زرِ گُل کی جگہ نکلا ہوا ریشہ ، وہ ریشے جو زرِ گُل کے بجائے بانٹے جاتے ہیں.** پُھولوں کے بیچوں بیچ بہت سی چھوٹی چھوٹی اشیاء کانٹوں کی طرح دکھائی دیتی ہیں ہر ا ک میں ایک چھوٹی سی زرد گولی ہوتی ہے ان کانٹوں کو سلائیاں (اسٹیمن) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۶). پُھول کے گرد چار یا پانچ سبز پتّیاں اسی قدر پنکھڑیاں اور بے شُمار سلائیاں ہوتی ہیں اسی پر دو موسلیاں ہوتی ہیں ... ایک دوسرے سے جڑی ہوتی ہیں. (۱۹۶۲ ، پیڑ ، ۴۰). ۸. **(بچی کاری) کوفت کار کی تہ نشان بنانے کی فولادی قلم** (ا ب و ، ۳ : ۳۵). ۹. **دیا سلائی ، ماچس ؛ وہ آلہ جس سے مشاطہ زُلف بناتی ہے** (نوراللغات). [س : شلاکا शलाका].

ـــ پھیرنا ف م.
سلائی پھیرنا (رک) کا لازم ، اندھا کیا جانا.

شہاں کہ کحلِ جواہر تھی خاکِ پا جن کی
اُنھیں کی آنکھوں میں پھرتی سلائیاں دیکھیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۳).

ـــ پھیرنا محاورہ.
۱. **آنکھ میں سُرمہ یا زخم میں دوا وغیرہ لگانے کے لیے سلائی کو گُھمانا ، سرمہ لگانا ، دوا لگانا.** اس میں استعاروں کے ذریعے تصّور کی آنکھ میں کاجل کی سلائی پھیری ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ : ۸۰۷). ۲. **پہلے دستور تھا جب کسی مجرم کو اندھا کرنا منظور ہوتا تو سونے کی سلائی تمدے پر خُوب رگڑتے جب گرم ہو کر جلنے لگتی فوراً آنکھوں میں پھیر دیتے جس سے بصارت زائل ہو جاتی تھی ، گرم سلائی کے ذریعے اندھا کرنا ، نابینا کرنا.**

کیا نظر اس نے دمِ چشم نُمائی پھیری
شاخ نے دیدۂ نرگس میں سلائی پھیری

(۱۸۳۹ ، نکہت دہلوی (نوراللغات)).

سلائی نیل کی اب پھیرتے ہیں
اڑے داغ اور پلکوں سے لڑا آنکھ

(۱۸۷۴ ، تذکرہ عروس الاذکار (داغ ، محمد ہدایت اللہ خان) ، ۹۸).

کہ بدسلوکی کی درازی نے
میری آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں تھیں

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۱۱۶).

--- کَرْنا ف م.
(طب) سوراخ کرنا ، چھیدنا ، برمانا ، عمل جراحی کرنا ، سوراخ کر کے سلائی سے پیشاب نکالنا. مثانے کے حال پر بھی نگاہ رکھنا اور حاجت ہو تو سلائی کر کے پیشاب نکالنا. (۱۸۶۰ء، نسخۂ عمل طب ، ۳۲۹).

--- نُما (---ضم ن) صف.
سلائی کی طرح کا ، سلائی سے مشابہہ. حشراتی ریطانہ ... میں سات عدد ریطانی یا شبکی خلیہ ایک دوسرے کے ساتھ ایک سلائی نما جو کھٹے میں مل کر نصب ہوتے معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۵۹). [سلائی + ف : نما ، نمودن - ظاہر ہونا].

سِلائی (کس س) امث.
۱. کپڑوں کو سُوئی دھاگے سے جوڑنے کا عمل ، ٹانکا ، سُوئی کا کام ، درزی کا کام یا پیشہ. حور بانو سے سلائی اور پکانے کا کام لیا کرو. (۱۹۱۷ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۴۰). والکو کے کپڑے ڈھول میں آئے ہوئے تھے ... ایک پائینچہ گھٹنے کے اوپر سے پھٹ رہا تھا اور دوسرے کی سلائی ادھڑ گئی تھی. (۱۹۰۷ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۶۴۳). ۲. کپڑے سینے کی اُجرت، سینا پرونا. ان کو اس لیے بتایا کہ درزی مغلانی کو سلائی دینی نہ پڑے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۰). یوں تو چسٹر کی سلائی آٹھ روپے بھی ہوتی ہے مگر دیکھیے تو سہی کہ ظالم نے گویا تصویر کھینچ دی ہے. (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۱۹). ۳. کپڑے کی ایک قِسم جو اکثر اِیکھ ، مکئی اور جوار کو خراب کر دیتا ہے (نوراللغات). اف : کرنا ، ہونا. [سِلا + سلانا (رک). + ئی ، لاحقۂ حاصل مصدر].

--- بَٹائی (---فت ب) امث.
(ریشم اور سن) ریشمی تاگا اور تانا تیار کرنے کی صنعت ، سلائی سے مراد کچّے ریشم کے تاروں کا جوڑنا اور بِلانا اور بٹائی سے اس کا تاگا بنانا اور حسب ضرورت تار تار کرنا سمجھا جاتا ہے یہ دونوں کام عام طور سے ایک ہی کارخانہ میں ہوتے ہیں اور اصطلاحاً سلائی بٹائی کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں (اب و ، ۲ : ۲۵). [سلائی + بٹائی (رک)]

--- پِرونی (--- کس پ ، و مج) امث.
سینا پرونا ، سلائی اور پرونے کا کام ، اُجرت پر سینا پرونا. بچاری ماں نے گھر پر سلائی پرونی شروع کر دی. (۱۹۷۱ ، فہمیدہ ، ۲۶). [سلائی + پرو (پرونا (رک) سے) + نی ، لاحقۂ حاصل مصدر].

سلائیڈ (کس مج س ، ی مج) امث.
شیشے یا سلولائیڈ کی چھوٹی تختی جو خوردبین ، سیربین وغیرہ میں لگی ہوتی ہے. تصویر لینے کے واسطے آئینہ کا ڈارک سلائیڈ میں رکھنا ضروری ہوتا ہے اس کے رکھنے کے دو طریقے ہیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، ۳ : ۴۴). جب خردنامیوں کو نوری خردبین کے ذریعے دیکھنا مقصود ہو تو پہلے سلائیڈ پر ان کا لیپ لگاتے ہیں (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۸) [انگ : Slide]

سَلَب (فت س ، ل) امذ.
مال غنیمت، لوٹ کا مال ، جنگ میں مقتول کا ذاتی سامان (اسلحہ).

تو لے کون چاہتا سلاح و سلب
بڑا ہی کیا تھا یہ تو نے غضب

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی (ترجمہ) ، ۳۸). امام شافعی کے نزدیک سلب کا مستحق ہمیشہ قاتل ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۳۹). ۲. جنگی ساز و سامان.

نہ ساز و سلب ہے نہ تعداد سے
یاٰیّھا نبیّ انّھم منکرون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۵۶). [ع].

سَلْب (فت س ، سک نیز فت ل) امذ.
۱. (اَ) معدوم ہونا ، نابود ہونا ، اِختتام ، عدم ، باقی نہ رہنے یا دُور ہونے کی حالت. پانی کی حرارت اندرونی یا داخلی حرکت کے زوال و سلب سے منجمد ہو جاتی ہے. (۱۹۱۰ ، ادیب ، نومبر ، ۲۰۷). عقیدہ ہے کہ سلبِ نور کا نام ظلمت ہے جس کا مستقل وجود ثابت نہیں ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۰). (اا) دُور کرنے کی کیفیت، جذب کرنا، لے جانے یا ہٹانے کا عمل جذب و سلب اشیاء بواسطہ محبت و نفرت ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۹). نمک میں خدا نے سلب عفونت کا خاصہ رکھا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۲۶). ۲. (اَ) چھین لینا یا معدوم کر دینا ، لُوٹ لینا ، زبردستی چھین لینا. عرب کا ذریعۂ معاش عموماً قافلوں پر حملہ آوری اور سلب اموال اور رہزنی تھا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۳۹). (اا) دُور کرنا ، ہٹا دینا ، چھین لے جانا.

اب کے جوان بھی نہیں دانش سے بہرمند
بُوڑھوں کو کیا شکایتِ سلبِ حواس ہے

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۵۹). باوجود سلبِ اختیارات اور افلاس کے شہزادوں کا ... رکھ رکھاؤ دیدنی ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۲ : ۴). ۳. نفی کی علامت (-) (ماخوذ : پلیٹس). ۴. (اَ) (منطق) نفی ، تردید ، اِنکار، منفی قول یا نظریہ ، منفی دعویٰ.

جو ہے ایجاب و سلب کا جامع ... کہ یہ عبد و بحق حق واسع

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۱ : ۲۳۴). ایجاب اثبات کو اور سلب نفی کو کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۸). حکم ... سے منطقی معنی میں کسی کو بری کرنا یا سزا دینا مراد نہیں ہے بلکہ ایک محمول کا ایجاب یا سلب ایک موضوع سے مقصود ہے. (۱۹۲۲ ، مفتاح المنطق ، ۱۶). منہیات کے سلب و نفی سے اس کی ترکیب و تقویم ہوتی ہے. (۱۹۵۸ ، انتخاب الہلال ، ۱۸۵). (اا) (منطق) انتزاع نسبت ، نِسبت سے دُوری. سلب انتزاع نِسبت کا نام ہے تو محتاج ہونے کی نسبت خدا سے انتزاع یعنی دور کر دے. (۱۹۲۳ ، المنطق ، ۳). [ع].

--- جُزْئی کس صف (---ضم ج ، فت ز) امذ.
کسی نظریے یا عقیدے کے کسی ایک حصّے سے انکار، خاص نفی یا انکار (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سلب + جُزئی (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
چھین لینا ، زائل کر دینا ، ختم کر دینا.

حکم شرعی سے کرے سلب وہ سب جذبۂ شوق
مردِ مجذوب سے گر ترک ہو سترِ عورت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۶). نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اُسے خوشنما کر دیتی ہے اور جس چیز میں سے سلب کرلی جاتی ہے اسے بھونڈی بناتی ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۳۹). ۱۹۴۰ء کے موسم گرما میں جرمنی نے انگلستان پر شدید ہوائی حملے کئے اور خیال تھا کہ وہ اپنی فوجیں وہاں اُتار کر انگلستان کی آزادی کو سلب کرے گا. (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہدِ آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۱۳۹).

ـــــ کُلّی کسرِ صف (ـــــ ضم ک ، شد ل) امذ.
تمام سے انکار ، عام انکار (پلیٹس). [سلب + کُلّی (رک)].

ـــــ مَرَض کسرِ اضا (ـــــ فت م ، ر) امذ.
(طب) **شفا ، صحت ، تندرستی.**

پھر سلبِ مرض کی آرزو دل میں کر
تا جسم پہ تیرے آئے اوسکا سب بار

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۱). دہلی میں ایک ہندو فقیر تھا سلبِ مرض میں بڑا کمال رکھتا تھا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۲۳). وہ یا ایہاالمزمل کے عامل مشہور ہیں اور سلبِ مرض کرنے میں یدطولیٰ رکھتے ہیں . (۱۹۰۷ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۹۳). [سلب + مرض (رک)].

ـــــ ہو جانا / ہونا محاورہ.
۱. **چھن جانا ، معدوم ہونا ، ختم ہونا.**

قائم اپنا تو کر توکل پر قلب
ایمان ترا کہیں نہ عمگیں ہو سلب

(۱۸۳۸ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۸). روز بروز ایسا زمانہ آتا جاتا ہے کہ ہم سے اس کے برداشت کی قوت سلب ہوتی جاتی ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۳). جب مہاراجہ کے اختیارات سلب ہو گئے تو کوئی قدردان نہ رہا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۰۱). کسی بیماری کے باعث اس کی آواز سلب ہو جائے تو اس سے بڑا سانحہ اور کیا ہو گا. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۲۸). ۲. **گم ہو جانا ؛ خالی ہونا** (جامع اللغات).

سَلْبی (فت س ، سک ل) صف.
منفی ، تردیدی ، انکاری . صفات یا ایجابی ہوں گے یا سلبی ہوں گے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۸). کائنات میں ایجابی قوتوں کے ساتھ سلبی عناصر بھی وقف کار رہتے ہیں . (۱۹۲۰ ، مکاتیبِ مہدی ، ۱۳۷). کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو ایجابی اسلام کے بجائے صرف سلبی اسلام کو مسلمانوں کی ہر ترقی کا ذریعہ جانتے ہیں (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۳۷۳). [ع].

ـــــ اِخْتِلاف (ـــــ کس ا ، سک خ ، کس ت) امذ.
(نفسیات) **منفی مخالفت یا مزاحمت یا اُس کا رجحان.** ایک کٹے ہوئے عصب میں وہ چیز جس کو سلبی اختلاف کہا جاتا ہے ... منفرد اور یکساں کیفیت کا واقعہ ہوتی ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۱۳۷). [سلبی + اختلاف (رک)].

ـــــ دَعْویٰ (ـــــ فت د ، سک ع ، ا بشکل ی) امذ.
منفی دعویٰ ، منفی قول یا نظریہ. یہ شعور بجائے خود یا اپنی مکمل صورت میں کیا ہے اس کے متعلق ہم صرف سلبی دعویٰ کرسکتے ہیں. (۱۹۳۷ ، مقدمۂ اخلاقیات (ترجمہ) ، ۳۰۷) [سلبی + دعویٰ (رک)].

ـــــ رَدِّعَمَل (ـــــ فت ر ، شد د بکس ، فت ع ، م) امذ.
(نفسیات) **منفی ردعمل.** تہیج کی وجہ سے کردار میں جو مختلف تغیرات پیدا ہوتے ہیں وہ تین بڑی بڑی قسموں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں. ان کو ہم ایجابی ردعمل ، سلبی ردعمل اور خوراکی ردِ عمل کہہ سکتے ہیں . (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۸۲) . [سلبی + ردعمل (رک)].

ـــــ شاعِری (ـــــ کس ع) امث.
(تنقید) **منفی نظریات کی حامل شاعری.** اپنے افکار کے موثر ہونے کا یقین ہو تو وہ ایجابی شاعری ہوتی ہے جب اس بارے میں اسے شک یا ناامیدی ہو تو وہ سلبی شاعری بن جاتی ہے . (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۳۸). [سلبی + شاعری (رک)].

ـــــ کَیفِیَّت (ـــــ ی لین ، کس ف ، شد ی بفت) امث.
دور رہنے کی حالت یا کیفیت ، بچنے کا عمل. غالب کے یہاں کبھی کبھی مایوسی ... اور سلبی کیفیت کا اظہار عام طور پر ملتا ہے . (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، اکتوبر ، دسمبر ، ۱۰۱). [سلبی + کیفیت (رک)].

سَلْبِیّات (فت س ، سک ل ، کس ب ، شد ی) امذ ؛ ج.
سلبی یا منفی رویئے ، قول یا نظریے یا ردِعمل. اگر کوئی حد ازروئے صورت سلبی ہو تو کچھ ضرور نہیں کہ اس کی تعریف سلبیات سے کی جائے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۱۳۸). [سلبی + یات ، لاحقۂ جمع].

سَلْبِیَّت (فت س ، سک ل ، کس ب ، شد ی بفت) امث.
نفی ، تردید یا انکار. الفاظ کے معنی خود اس بات کی دلیل ہیں کہ وہ دوسری اشیا کی سلبیت ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۱). [سلبی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَلْبِیَّہ (فت س ، سک ل ، کس ب ، شد ی بفت) صف.
سلبی (رک) سے منسوب ، منفی. جب وجودِ خالق و صفاتِ ثبوتیہ و سلبیہ و نبوت انبیا و معاد کو آدمی جان لے اور ان سب کا اس کو یقین ہو ، اس وقت علمِ شرعی پر یقین کر سکتا ہے . (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ ، ۹ : ۱۰۵). وہ کسی کا محتاج نہیں ہے اور ذات و صفاتِ حقیقہ اور اضافیہ اور سلبیہ سب مجموعہ کے اعتبار سے اس کا اسم اللہ ہے (۱۹۵۹ ، تفسیرِ ابوبی ، ۱ : ۱۸). [سلبی + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث].

سُلْبھ (ضم س ، فت ل) صف.
حاصل کرنے میں آسان ، جس تک رسائی آسان ہو ، معلوم یا محسوس کرنے میں سہل ، آسان ، ممکن ، عمل پذیر. یہ سب سے سُلبھ ہے اور اپنے آپ سے جانا جاتا ہے اور باندھو کی طرح پراپت ہوتا ہے . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۲). [س : सलभ].

سیلپ (کس س ، ل) امث.
۱. **پتلا لمبا ٹکڑا (عموماً کاغذ کا) ، پرچی ؛ (مجازاً) مطبع کے پروف.** بحالت نہ ہونے عُمدہ امپریشن کی دوسری سیلپ تیار کی جاویگی. (۱۸۹۹ ، شناختِ ابہام ، ۱۵). ایک جملے کی سیلپ اٹھائیے اور تختۂ سیاہ اور چارٹ پر سے مقابلہ کر کے پڑھ کے سنائیے. (۱۹۳۵ ، رہنمائے مدرسین ، ۲۵). قائد اردو ڈاکٹر سید عبداللہ مرحوم نے اپنی فالج زدگی سے چند ماہ پہلے اہل پاکستان کے نام التماس کی ایک سیلپ شائع کی تھی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۸۵). ۲. **(کھیل) کرکٹ فیلڈ میں وہ جگہ جو وکٹ کے پیچھے "آف" کی سمت ہوتی ہے.** اپنی زندگی میں انھوں نے دو کیچ بھی کیے تھے پہلا اس طرح کہ ایک میچ میں شیطان اور میں سیلپ میں کھڑے باتیں کر رہے تھے. (۱۹۸۰ ، پرواز ، ۱۰۲). ۳. **غلطی ، سہو** (جامع اللغات). [انگ : Slip].

--- رِنگ (--- کس ر ، غنہ) امذ.
(برقیات) مقناطیس میں استعمال ہونے والا ایک گھومنے والا حلقہ دار آلہ جو بجلی پہنچانے کا کام انجام دیتا ہے. کرنٹ سیلپ رنگ سے کاربن برش کے ذریعہ ڈسٹریبوٹر میں سے ہوتا ہوا جس پلگ کی باری ہوتی ہے اس کے پائنٹوں کو عبور کرتے وقت بجلی کے شعلہ میں تبدیل ہو جاتا ہے. (۱۹۴۳ ، آئینۂ موٹر ، ۵۲). ان پہلوؤں کو سیلپ رنگس یا کاربن برش یا گھومنے والے ٹرانسفارمر کے ذریعے آر ، ایف سگنل دیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلیویژن ، ۱۵۰). [انگ : SlipRing].

--- کاپی امث.
لمبی کاپی جس میں بچوں کے لکھنے کے لیے حروف اور فقرے خوش خط درج ہوں. میں نے مصر سے براہ راست عربی خط ثلث پختہ کرنیکے لئے بچوں کی سیلپ کاپیاں منگائی تھیں. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۲۵). [انگ : Slip Copy].

--- کَرْنا محاورہ.
پھسلنا ؛ ڈھیلا ہو جانا (کسی آلے وغیرہ کا). یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ کلچ پھسل رہا ہے یا سیلپ کر رہا ہے. (۱۹۴۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۱۷).

--- وے امذ.
ڈاک (گودی) کا وہ سلامی دار راستہ جس پر سے جہاز پھسل کر سمندر میں جاتے ہیں. ایک چھوٹا سیلپ وے زیر تعمیر ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۳۳۲). [انگ : Slip Way].

سِلْپ (کس س ، سک ل) امذ.
(رقص) سیلپ اس انگ کا نام ہے جو ملائمت اور نزاکت سے نرت کیا جاوے اور سبک روی ، عام فہم اور عام پسند ہو (تحفۂ موسیقی ، ۵ : ۳). [س : شِلْپ शिल्प].

سِلْپَٹ (۱) (کس س ، سک ل ، فت پ) صف.
۱. **چکنا ، ہموار ، چورس ، پھسلنے والا.** یہ والا قدر شہزادے طالبعلمی کے لباس کو اور جو کوتاہ سپلٹ ٹوپی کو ... زیادہ معزز سمجھتے تھے. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۱۳۳).

لیکن زمین ایسی تھی سپلٹ کہ واہ واہ
سنبھلی اگر ردیف تو مضمون پھسل گیا
(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۸ : ۳). ۲. **جو گھس گھس کر چکنا اور ہموار ہو گیا ہو ، جس کے نقوش مٹ گئے ہوں ، بے نقش ، عموماً سکے کے لیے مُستعمل.**

دو قصیدے جو سُنے مصحفی و انشا کے
واقعی سکۂ رائج ہیں و لیکن سلپٹ
(۱۸۶۲ ، مرآۃ الغیب ، ۸). جُوتیاں چلتے چلتے سلپٹ پیسے کی طرح گھس چکی تھیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴۷). اکنی میں یہ صفت ہے کہ جلدی گھس پس کے سلپٹ ہو جاتی ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۹۱ : ۳). ۳. **سپاٹ ، تاثر سے پاک ، جذبات سے عاری (چہرہ وغیرہ).**

ترے منہ اگر دیکھ پائے قمر
یہ سلپٹ بنے چہرہ شاہی ابھی
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۵۹) [رک : سل (۱) + پٹ (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
گھس گھس کر نقش مٹانا (سکّہ وغیرہ کے).

اگر داغ دل سے مری حسرت اُبھرے
کرو ایسے سکّہ کو سلپٹ مسل کر
(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ۹۳).

سِلِپَٹ (۲) (کس س ، سک ل ، فت پ) امث.
بن ایڑی کی جوتی ، پھٹی جوتی. سلیپر ایک خاص قسم کی بے ایڑی کی جُوتی کے مفہوم میں عام طور پر مستعمل ہے . اس کا بگڑا ہوا رُوپ سلپٹ بھی رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۹۲). [انگ : Slipper کا بگاڑ].

سِلِپَٹ (۳) (کس س ، سک ل ، فت پ) امذ.
وہ تختہ جو ریل کی پٹری کے نیچے بچھایا جاتا ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [انگ : Sleeper (رک) کا بگاڑ].

سِلْپْچی (کس س ، فت ل ، سک پ) امث.
رک : چلمچی. جڑاؤ سلپچی ، آفتابوں سے ہاتھ دُھلانے جاتے ہیں. (۱۷۶۹؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۳). ساتھ غلام زیر انداز اور سلپچی آفتابہ لے کر حاضر ہوئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۰). سنی سلپچی ، خاصدان ، اُگلدان سب چیزیں منجوائیں (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۹۷). سلپچی یہ لفظ سے اغلباً سیلاب چی تھا کیونکہ استعمال کرتے وقت اس میں پانی کا چھوٹا سا سیلاب ہی تو آ جاتا ہے. (۱۹۷۲ ، طنزیات و مقالات ، ۳۹۰). [سیلابچی (رک) کا بگاڑ].

سِلْپَہ (کس س ، سک ل ، فت پ) امذ.
ایک قسم کا پتھر ، سماق. ایک پتھر تائیس (سلپہ) ہے جو تغیر پا کر سنگ سماق کی صورت اختیار کر لیتا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰). [مقامی].

سُلْت (ضم س ، سک ل) امذ.
ایک قسم کا جَو ہے. اس کا پودا جَو کے پودے کی طرح ہوتا ہے

مگر اس پر جَو کا سا پوست نہیں ہوتا. سُلت جو کی قسم سے ہے اس پر چھلکا نہیں ہوتا. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۹۶). سلت جو گیہوں کی طرح ایک نرم اناج ہے اور جو کی خصوصیات رکھتا ہے. (۱۹۷۲ ، توضیح المسائل ، ۱۷۹). [ع].

سُلَٹْ لینا / سُلَٹْنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. سیدھا کرنا ، نبٹنا ، باہم طے کرنا ، قضیہ چکانا ، بدلہ چکانا ، درست کرنا ، اصل حالت پر لانا.

پھر تو یتاپِ فرقت سے سُلَٹ لوں گا میں
دو گھڑی کو بھی اگر میری طبیعت ٹھیری

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۲۳۷). اگر وہ راستہ روکیں تو ان سے بھی سُلَٹ لے. (۱۹۴۳ ، بن باسی دیوی ، ۱۸۳). **۲. نپٹنا ، باہم سلوک ہونا.** خدا معلوم ان دونوں کی وہاں کیسی سُلَٹ رہی ہو گی. (۱۹۳۴ ، بزم رفتگاں ، ۷۵).

سَلَج (۱) (فت س ، ل) امث.
سالے کی بیوی.

سلج کا تو مرے بُوٹا سا قد ہے
ہے گردن اس کی خاصی مور کی سی

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۳۵). ان کی بیوی کی سلج کی جو سگی بھوپی کی سالی کی جو بہن تھیں ان کی دادی کی گیلڑ بیٹی میری بہن ہیں. (۱۹۳۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۳۱). [سرہج (رک) کا بگاڑ].

سَلَج (۲) (فت س ، ل) صف.
شرمیلا ، حیا کرنے والا.

براجمان ہوئے آکاش پر مکٹ دھاری
سلج سہاس سے چھلکائے پریم رس ، پیتم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۷). [س : سلج [illegible]].

سَلَج (۳) (فت س ، ل) امث.
گاڑھی چکنی کیچڑ. معدنی مادے سکیل بنانے والے اوّل تو بائیلر میں بشکل سفوف تہہ نشین ہوتے ہیں یا بشکل سلج ہوتے ہیں. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینیرز ، ۲ : ۳۲۵). [انگ : Sludge].

سِلَج (کس س ، ل) امذ.
ہتھوڑا. سلج کے لئے سمت اُفقی تھی اور ہیرم اور مرکب چرخی کے لئے عمودی. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۳۷۳). [انگ : Slege].

سُلَّج (ضم س ، فت ل بشد) امذ.
سلج :- منتخب اللغات میں لکھا ہے کہ ایک گھاس ہے جس کو اونٹ کھاتا ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۸۸). [ع].

سُلْجھا سُلْجھایا (ضم س ، سک ل) صف مذ.
سلیم الطبع ، مہذب ، نبٹا ہوا ، تجربہ کار ، جہاں دیدہ (ماخوذ : مخزن المحاورات).

سُلْجھانا (ضم س ، سک ل) ف م.
۱. اُلجھے دھاگوں یا بالوں وغیرہ کے بل کھولنا (اُلجھانا کا نقیض).

سیدھی سری باتوں سے عبث ہوتے ہو ٹیڑھے
سُلجھانے میں زُلفوں کے تو اُلجھا نہ کرو تم

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۸۵). خورشید زمانی منہ ہاتھ دھو کے بیٹھی سر گندھوا رہی تھی ، بالوں کے سِرے سُلجھا چکی تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۱). **۲. ابہام ، اشکال دور کرنا ، پیچیدہ معاملے کا فیصلہ کرنا ؛ وضاحت کرنا ، سمجھانا ، حل کرنا.** حدیث میں ایک جگہ اُلجھے ہوئے تھے سید کاظم نے اس خوبصورتی سے سُلجھایا کہ مان گئے. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۱۱). نظم و نسق کی راہ میں گتھے بکھیے جو بیچ پڑیں گے ان کے سُلجھانے میں ڈاکٹر منظور احمد کی کوششیں بارآوار ثابت ہوں گی. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۶). [سُلجھنا (رک) کا تعدیہ].

سُلْجھاؤ / سُلْجھاوا (ضم س ، سک ل ، و مج) امذ.
۱. عُقدہ کُشائی ، فیصلہ ، حل (اُلجھا کا نقیض). تحصیل کے وقت اوس کی بڑی قدر ہے گویا نایب منایب محکمہ عالیہ صدر ہے کشاد رزوں کا جماو ہے ، کسی کو تنبیہ کسی کا سُلجھاؤ ہے. (۱۸۳۵ ، بالی گاٹ ، ۱۲۹). اس پر یہ اعتراض وارد رہتا ہے کہ دوسری کوشش سے پہلے کوئی سُلجھاؤ کی صورت پیدا نہیں ہوئی چاہئے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۵۵). اپنوں کو اپنا نہ سکا اور بیگانوں سے اُلجھ پڑا دیوانوں سے سلجھاؤ میں فرزانوں سے اُلجھ پڑا. (۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۴۵). **۲. وضاحت ، صفائی.** بوستاں میں نہایت سادگی ، الفاظ کی نرمی اور گھلاوٹ ، ترکیبوں کا سُلجھاؤ ... اور باوجود ساختگی کے کمال بے ساختہ پن پایا جاتا ہے. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۱۱). [سلجھنا (رکہ) کا حاصلِ مصدر].

سُلْجھاوَٹ (ضم س ، سک ل ، فت و) امث.
رک : سُلجھاؤ معنی ۱.

سدام عُقدہ کُشا رکھ اسے زمانے میں
اوسی کے ہاتھ ہے میرے دل کی سُلجھاوٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۳). [سُلجھاؤ (رک) + ٹ ، لاحقۂ تانیث].

سُلْجَھن (ضم س ، سک ل ، فت جھ) امث.
سُلجھنے کی کیفیت ، حل (اُلجھن کا نقیض). عقدے کا حل نہ تھا اُلجھن کی سُلجھن نہ تھی. (۱۹۱۸ ، آفتابِ دمشق ، ۳۹). کیسی لگی من میں کہ اُلجھ گئی (گیا) سُلجھن میں - براہِ خدا کہیں یہ نہ سمجھ لیجئے گا کہ میں کسی کی زُلفِ گرہ گیر وغیرہ. (۱۹۵۶ ، خالہ اپوا کے نام خطوط ، ۵۶). [سُلجھنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سُلَجْھنا (ضم س ، فت ل ، سک جھ) ف ل.
۱. سُلجھانا (رک) کا لازم ، اُلجھے ہوئے دھاگوں یا بالوں کا کُھل جانا ؛ فیصلہ ہونا ، حل ہونا ؛ صلح ہونا.

بات کُچھ دل کی ہمارے تو نہ سُلجھی ہم سے
آپ ہی خوش ہوئے ہے آپ ہی گھبراتا ہے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۳).

اُلجھاؤ پڑ گیا سو سُلجھی نہ اپنی اس کی
جھگڑے رہے بہت سے گزرے بہت قضایا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۲).

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے تھے
سُلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۳). اپنے تجربے سے واقعات سُنکر رائے دیں کہ جو گُتھی پڑ گئی وہ کس طرح سُلجھے. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۶۸). مجھے ان کی سُلجھی ہوئی عالمانہ باتیں سُننے کا کئی بار موقع ملا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۰). ۲. صاف ہونا ، نکھرنا ، پیچیدگی رفع ہونا. اس عہد میں زبان سُلجھ چکی تھی. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۹۷). [سُ - اچھا + اُلجھنا (رک)].

سُلجھوانا (ضم س ، فت ل ، سک جھ) ف م.
دوسرے کے ہاتھوں سُلجھانا ، ٹھیک کروانا ، درست کروانا ؛ کنگھی کروانا.

ہوتی جو غرض چھاتی سے لپٹانے کو آتے
زُلفیں جو الجھتیں تو سُلجھوانے کو آتے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰). [سُلجھنا رک کا متعدی المتعدی].

سُلجھے سُلجھے (ضم س ، سک ل) صف.
سُلجھے ہوئے ، سنورے ہوئے ، بنائے ہوئے ، کنگھی کیے ہوئے بال.

کس پری کے سُلجھے سُلجھے بال یاد آئے مُجھے
دم میں سو سو مرتبہ الجھے مرے تارِ نفس
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۶۶). [سُلجھنا (رک) حالیہ ناتمام].

سُلجّھن (ضم س ، فت ل ، شد جھ بفت) صف مث (قدیم).
نیک چلن ، پارسا عورت.

کیوں پا سکے اُسے سگھڑ سُلجّھن
تجھ تان کوں گیان کا کَنی جن
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳). [س - اچھا + لچّھن (رک)].

سِلَح (کس س ، فت ل) امذ ؛ ج سلحہ.
سلاح ، اسلحہ ، ہتھیار ، آلاتِ حرب.

سو جیوں ابر دو دھرتے فوجاں چلیاں
جھمکنے لگے سلح جیوں بجلیاں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۷).

ہیں لشکری نیناں تری سنجور سلح کلا کرے
کوئی رہس تس کی کیوں کرے سوندل کرے اسباب میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۹).

شاہاں میں قطب آفاق کا توں شاہ عبداللہ ہے کر
تج تن سلح سنجوت جم ساجے سراسر فتح کا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۵).

اوّل باپ کوں بیچ گھوڑا لیا
دے ماں کو سلح اور کپڑا لیا
(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۴۷).

تھے کھولے ہوئے سب سلح اور ساز
کوئی درد پڑھتا تھا کوئی نماز
(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۲۳). [ع : (س ل ح)].

---بازی امث.
باہم ہتھیار چلنا ، ہتھیاروں کے ساتھ لڑنا. کسی طرح سے ضلع میں نوبت سلح بازی کی نہیں پہنچے گی. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۲۲۴). [سلح (رک) + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف ؛ ج سلحہ بند.
ہتھیار بند ، مسلّح. اس طرح وہ سلحہ بند ہو کر (را ک) کثل معدنیات کے مفاصل میں گُزرتا ہے اور کبھی ان کو چھیلتا ہے اور کبھی ان کو چھیدتا ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۵۳). [سلح + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
ہتھیار سجانا ، سلح پوشی.

تھی سلح بندی کبھی ترتیلِ قرآن مجید
شام سے سامانِ صبح قتل کرتے تھے شہید
(۱۸۷۱ ، مہر نبوت ، ۲۶). [سلح + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پوش (---و مج) امذ (قدیم).
اسلحہ پہنے ہوئے ، سپاہی ، فوجی ، ہتھیاربند ، مُسلّح.

سلحدار سردار جیتے وزیر
سلح پوش راوت و برناؤ پیر
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۶).

سلح پوش تھیاں اور شمشیر زن
دلاور اتھیاں ہور تھیاں صف شکن
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۸).

اپنگ دھار کاریاں میں تھا پیش دست
سلح پوش تس فوج یک مست پست
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۰۶). [سلح + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا].

---پوشان (---و مج) امذ ؛ ج.
سلح پوش (رک) کی جمع ، ہتھیاربند سپاہی.

سلح پوشاں میں دو دھر کے لگے دھکانے آ ایسے
فلک کی پیت کی طالع سبدس ات کھلا کھیل کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۷۰). [سلح + پوش (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

---پوشی (---و مج) امث.
ہتھیار بندی ، مسلح ہونا ، ہتھیار سے لیس ہونا ، سپاہی کا سامان (ہتھیار اور لباس کو چھوڑ کر تھیلا وغیرہ) (اسٹین گاس) [سلح + پوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
رک : سلاح خانہ ، ہتھیار رکھنے کی جگہ ، فوجی مال خانہ.

چلا سب سلح خانۂ رستمیں
جوتا توپ خانہ تو پیہ زمیں
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ آصف الدولہ و نواب رام پور ، ۳۱). کبھی فیل خانہ و اصطبل کی سیر ہے اور کبھی سلح خانہ اور توشک خانہ کی. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۲۳).

ہوئی نظم کی گفتگو ختم جب
لیا جائزہ سلح خانے کا تب

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۲۳)۔ عربوں کے بارہ گروہ تھے ہر گروہ کا سردار، عَلَم اور سلح خانہ جُدا تھا۔ (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس (ترجمہ) ، ۵۶۰)۔ [سلح + خانہ (رک)]۔

ـــــ دار صف ؛ سلحدار۔
سپاہی ، ہتھیار بند ، میگزین کا داروغہ۔

سلحدار سردار جیتے وزیر
نہ گھر میں رہیا کوئی برنا و پیر

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۸)۔

جو بارہ اماماں ہیں ان پر سلام
سو بارہ سلحدار تیرے مدام

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱)۔

کہ تھا بجھ پدر سو شجاعت مآب
قدیم یک سلحدار جبع رکاب

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۰)۔ سلح داروں کو سکھا دیا کہ جب میں اس سے باتیں کر کے چُپکا ہو رہوں اور تم کو دیکھوں تو تُم تلوار کھینچ کر اس کا سر تن سے اُتار لینا۔ (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۳۷۱)۔ اولیا نے قرآن مجید کو خاص خوش الحانی سے پڑھنے میں شہرت حاصل کی اور یہی مبارک واقعہ سلطان مراد رابع کے سلحدار ملک احمد آغا سے ان کی ملاقات کا سبب بنا۔ (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۶۰)۔ [سلح + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــــ ساز صف۔
ہتھیار بنانے والا۔

طعنہ دیتے تھے سلح ساز کہ اے قوم دغل
ہے یہ البتہ کہ ہو نصب سرِ نیزہ یہ پھل

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۷۸)۔ [سلح + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا]۔

ـــــ سنجوگ (ـــــ فت س ، مغ ، و مج) امذ۔
فوج کا ساز و سامان اور اِتحاد و یگانگت۔ دو لاکھ سواران جرار سلح سنجوگ سے آراستہ و پیراستہ گزرنے لگے۔ (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۹۸)۔ [سلح + سنجوگ (رک)]۔

ـــــ شور (ـــــ و مج) صف ؛ سلحشور۔
ہتھیار بند ، مسلح (سپاہی)؛ بہادر ، جرأت مند۔

بسکہ فعال ما یرید ہے آج
ہر سلحشور انگلستان کا

(۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۵۳)۔

ماتھا بھی تنگ ، ہاتھ بھی کوتاہ ، دل بھی تنگ
قتال بد مزاج سلحشور خانہ جنگ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۸)۔

لشکر کے سلحشور بہادر جو بڑے ہیں
کاندھے پہ دھرے گرز غضبنا ک کھڑے ہیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثیِ شاد ، ۲ : ۸۶)۔ لوگوں کے ہتھیار بہت ضبط ہونے ہی میں سے پہلے تو ہرشخص سلحشور ہوتا تھا۔ (۱۹۶۳ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۱۰۷)۔ ۲۔ **وہ شخص جو ورزش اور ہتھیاروں کا استعمال بہت کرے** (مہذب اللغات)۔ [سلح + شور ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ شوری (ـــــ و مج) امث ؛ سلحشوری۔
ہتھیار چلانا ، شمشیر زنی ، سپہگری ، بہادری ، دلیری ، مشّاق۔ بادشاہ نے کہا ... کیوں کر عزم رزم اور ارادۂ سلحشوری کروں گا۔ (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۲۲۳)۔ جب اس کے کان میں آواز پڑی، جوشِ تہمتنی سے گھوڑا بڑھا کر سلحشوری کرنا شروع کی۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵۵)۔

گھوڑے قابو میں جو تھے ران کی شہزوری سے
زلزلہ آ گیا شیروں کی سلح شوری سے

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیّرہ ، ۱ : ۹۳)۔ [سلح + شور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ قبا (ـــــ فت ق) امث۔
زرہ بکتر ، سپاہی کا لباس۔ سلح قبا ، ڈیڑھ روپے سے ایک مُہر تک (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۲)۔ [سلح + قبا (رک)]۔

سُلَحْفات (ضم س ، فت ل ، سک ح) امذ۔
کچھوا ، سنگ پُشت۔ سلحفات ... یہ جانور خُشکی اور تری میں دونوں جگہ رہتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰۶)۔ سلحفات صحبت کرنے میں بہت دیر تک ٹھہرتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۲۹)۔ [ع]۔

سُلَحْفِیَہ (ضم س ، فت ل ، سک ح ، کس ف ، فت ی) امذ۔
رک : **سلحفات ، کچھوا۔** صنفِ اوّل میں کچھوے اور سنگ پشت (سلحفیہ) ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۸۲)۔ [ع]۔

سَلْخ (فت س ، سک ل) امث۔
۱۔ قمری مہینے کا آخری دن جس کی شام کو نیا چاند نظر آئے ، چاند رات۔

کیاں وہ بے جان ہے جس میں بوج نیں
جیوں سلخ یہ نور ہے واں دوج نیں

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۵۷)۔

اگر بالفرض ہو وہ عید کی سلخ
شبِ ماتم سے بھی گُزری نپٹ تلخ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۹۳)۔ جب وہ بھی مہینہ تمام ہوا اور سلخ کا دن آیا ، صبح کو اسی صورت سے سارے عالم کا وہاں ازدہام ہوا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۷)۔ وہ سلخ شعبان کو چنبل کے کنارے پر پہنچے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۱۵)۔

اس کے حق میں ہیں چشمۂ تلخ
ہر غرۂ نظر میں صورتِ سلخ

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۰۶)۔ ۲۔ **جانور کی کھال کھینچنا ، پوست کشی ، پوست اُتارنا۔** سلخ کہتے ہیں جانور کی کھال اُتارنے کو جس سے نیچے کا گوشت ظاہر ہو جائے۔ (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۷۵۹)۔ ۳۔ **(عروض) بہ زحافِ اواخر**

مضارع کے واسطے خاص ہے جب رکنِ آخر کے آخر میں دو سبب خفیف و تد مفرق کے بعد واقع ہوں تو ان دونوں کو نکال کر وتد کے حرفِ آخر کو ساکن کرتا بدیں حساب فاع لاتن سے فاع بسکون آخر رہے گا اس کے مزاحف کو مسلوخ کہتے ہیں مگر اصل میں یہ جب اور وقف کا اجتماع ہے۔

فاعلاتن میں ہو جو سلخ وقوع
کریں اوس کے سبب ، ہے مجموع

(۱۸۷۸ ، بحر لکھنوی (قواعد العروض ، ۶۰))۔ ۳. بکری کا چمڑا ؛ سانپ کی کینچلی (جامع اللغات)۔ [ع]۔

ـــــ خانہ (ـــــ فت ن) امذ.
قصاب خانہ ، مذبح ، کمیلا۔ جہاں سلخ خانہ اور شکار گہ کی تعمیر میں یہ جذبہ پنہاں تھا ، کوئی دور نہیں کہ ہندی دوستی بھی وہیں سے آئی ہو۔ (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبانِ اردو ، ۱ : ۱۲۳)۔
[سلخ + خانہ (رک)]۔

سَلْخُون (فت س ، سک ل ، و مع) امذ.
(شکار) ٹڈی جو بلبل پالنے والے بلبل کے بچوں کو غذا کے طور پر اُن کے پانو توڑ کر کھلاتے تھے۔ اس سے جلد پرورش پاتے ہیں اور بیمار نہیں ہوتے اور سلخون وغیرہ کے دینے سے گرم رہتے ہیں۔ (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۲۵۳)۔ [مقامی]۔

سَلْخَہ (فت س ، سک ل ، فت خ) امذ.
(حیوانات) برچھی ، بھالا ؛ (کنایۃً) ڈنک (کیڑے وغیرہ کا) ؛ بشرے کی نوک جو ترچھی کٹی ہوتی ہے۔ سلخہ چونکہ کھوکھلا ہوتا ہے لہٰذا اس کے سوراخ کے ذریعے طفیلی میزبان کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۷۵)۔ [سلخ ـ سلاخ + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ نُما (ـــــ ضم ن) صف.
(حیوانات) سلاخ نما ، ڈنک جیسا ، نوکیلا۔ بشرے کی نوک بڑھ کر سلخے نما نلی بناتی ہے جس کا سرا ترچھا کٹا ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۷۵)۔ [سلخہ + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا]۔

سَلْخِین (فت س ، سک ل ، ی مع) امذ.
(شکار) رک : سلخون۔ پالنے والوں کی اصطلاح میں ٹڈوں کو سلخین کہتے ہیں۔ (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۲۵۳)۔ [مقامی]۔

سَلْدانْیُون (فت س ، سک ل ، کس ن ، و مع) امذ.
ایک قسم کا درخت جو تین گز لمبا ہوتا ہے اور سرد مقام میں پیدا ہوتا ہے۔ پتے اس کے غرب کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ بیج اس کا دھنیے کے بیج کے برابر اور پھول لال ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۸۸)۔ [لاطی]۔

سَلْرِیا (فت س ، سک ل ، کس ر) صف.
(شہدوں کی اصطلاح) کم حقیقت (ماخوذ : اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۸ : ۵۸)۔ [مقامی]۔

سَلَس (فت س ، ل) امذ.
نرمی ، آسانی (جامع اللغات)۔ [ع]۔

ـــــُ الْبِراز (ـــــ ضم س ، غم ا ، سک ل ، کس ب) امذ.
(طب) ایک بیماری جس میں بار بار پاخانہ آتا ہے۔ عاصرۃ البرز کے ڈھیلے ہو جانے کے باعث برازات بے قابو ہو کر نکل جاتے ہیں (سلس البراز) گھٹے ہوئے احشائی احساسات سے پیشاب کا احتباس اور مثانہ کا خطرناک تمدد پیدا ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، عملِ طب ، ۴۸)۔ [سلس + رک : ال (۱) + براز (رک)]۔

ـــــُ الْبَول (ـــــ ضم س ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ.
(طب) پیشاب کی بیماری، مثانے کا ایک عارضہ جس میں پیشاب بار بار آتا ہے اور مرض بڑھنے کی حالت میں پیشاب قطرہ قطرہ نکلتا رہتا ہے (نور اللغات)۔ [سلس + رک : ال (۱) + بول (رک)]۔

ـــــُ الْحَرَکَت مُفْصِل (ـــــ ضم س ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ر ، ک ، م ، سک ف ، کس ص) امذ.
(تشریح) ہڈی کا وہ جوڑ جس میں ایک ہڈی کی حرکت دوسری ہڈی کے بغیر آسان ہو۔ ایک اِتحاد غضروفی اور کبھی ایک سلس الحرکت مفصل موجود ہوتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۱۰)۔
[سلس + رک : ال (۱) + حرکت + مفصل (رک)]۔

سَلِس (فت س ، کس ل) (الف) صف.
۱. رک : سلیس ، واضح ، غیر مبہم ، آسان۔

میں یوں کہا تازہ ہو سُن ہر بول چنچل نے سلس
کی تو لگیاں توں بولنے لٹی آج اور کل نے سلس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۶)۔ ۲. نرم ، ملائم ، ہموار ، مطیع ؛ وہ جسے سلس البول کی بیماری ہو ؛ فرماں بردار (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔
(ب) امذ. ہڈی کا وہ جوڑ جس میں ایک ہڈی کی حرکت دوسری ہڈی کے بغیر آسان ہو (مخزن الجواہر ، ۳۵۱)۔ [ع]۔

سَلْس (فت س ، سک ل) امذ.
دھاگا جس میں موتی پروئے جائیں (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات)۔ [ع]۔

سَلْسَبِیل (فت س ، سک ل ، فت س ، ی مع) امث ؛ امذ.
۱. بہشت کی ایک نہر۔

تم اسر کی دے لُطف کا سلسبیل
سکھی اس کے ہے شہد کا جبرئیل

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳)۔

عشق کی شمشیر کے جو مرد ہوتے ہیں قتیل
ان کو شہد جنت اور جریانِ خوں ہے سلسبیل

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۳۰)۔

طوبیٰ کی سلسبیل کی کوثر کے جام کی
حور و قصور ، جنت و غلمان کی قسم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۵)۔

سلسبیل آگے اگر خلد سے ہوا آبِ سبیل
کسے نوش کہ بُجھتی ہے کوئی اس سے پیاس

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۸)۔

جلوۂ حق سے بے خبر زاہد
محو تسنیم و سلسبیل ہیں سب

(۱۹۱۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۹۳)۔ اہل دریا کی موج (یعنی

بالائی سطح) سلسبیل (بہشت کے ایک چشمہ کا نام) ہے اور اس کی گہرائی آک. (۱۹۸۷ء ، نکر ، کراچی ، (سالنامہ) ، ۲۸).
۲. خالص اور میٹھا پانی ؛ بہتا ہوا شفاف پانی (پلیٹس). [ع].

ـــ قَمَر کس اضا (ـــ فت ق ، م) امث.
(کنایۃً) چاندنی. ادھر سلسبیلِ قمر اس کے بدن پر پڑ رہی تھی. (۱۹۰۸ء ، خیالستان ، ۱۵). [سلسبیل + قمر (رک)].

سَلْسَلا (فت س ، سک ل ، فت س) صف.
رطوبت والا ، پسینہ آیا ہوا ، پسیجا (نوراللغات). [مقامی].

سِلْسِلا (کس س ، سک ل ، کس س) امذ.
رک : سلسلہ ، زنجیر ؛ تعلق.

اسیر زُلف ترا ہے یہ قید سے مانوس
کہ چین ہی نہیں بے طوق و سِلسلا پڑتا

(۱۸۵۳ء ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۹).

گھبرا نہ چھیڑ چھاڑ سے اس زُلف کی دلا
چلنے دے جس طریق سے یہ سِلسلا چلے

(۱۸۸۲ء ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۱۲). [سِلسلہ (رک) کا ایک اِملا].

سَلْسَلاٹ (فت س ، سک ل ، فت س) امث (قدیم).
۱. رک : سلسلاہٹ ، کھٹک (دکھنی اردو کی لغت). ۲. **سرسراہٹ ، رینگنے یا چلنے کی آواز یا عمل.** باغ والے کی چھاتی میں بُلبل کے کدھن سوں سلسلاٹ پیدا ہو کر کھتولنا بنا کر ... اسے پکڑ لیا. (۱۷۶۵ء ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۱۷). [سلسلاہٹ (رک) کا قدیم اِملا].

سَلْسَلُ البَوْل (فت س ، سک ل ، فت س ، ضم ل ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ.
رک : سلس البول.

مریضِ سلسلُ البول اک جہاں ہے تیری دہشت سے
یقیں ہے دل کو قارورے کا شیشہ آسماں ہو گا

(۱۸۳۲ء ، چرکین ، د ، ۷). سلسل البول اور طرق موتیابند غدہ زیر بالا ... کی کمزوری سے ہوتا ہے. (۱۹۳۳ء ، درون افرازیات ، ۵). [ع : سلسل + رک : ال (۱) + بول (رک)].

سَلْسَلانا (فت س ، سک ل ، فت س). (الف) ف ل.
۱. (أ) **خفیف کُھجلی یا خارش ہونا جیسے ہتھیلی یا پھوڑے کا سلسلانا** (نوراللغات). (أأ) **کھٹکنا ، چُبھنا ، گھسنا.**

لگیا کانٹے تمن او سلسلانے
ہونی ہے بند سکی دھن تلملانے

(۱۶۳۵ء ، جنت سنگار ، ملک خوشنود ، ۵۳). ۲. **کیڑوں کا پیٹ کے بل چلنا ، رینگنا ، کُلبلانا.**

سل سلایا جو پانتی کے اور
وہیں مسلا کر ایڑیوں کا زور

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۱۲). مصادر کی مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں ... سلسلانا (کیڑوں کا رینگنا) وغیرہ. (۱۹۲۱ء ، وضع اصطلاحات ، ۱۳۸). ۳. **پکتی ہوئی چیز میں رطوبت نمایاں ہونا ؛ خفیف پسینہ آنا** (نوراللغات). ۴. **گوشت ، تیل وغیرہ پکنے یا کھولنے سے ہلکی کی آواز نکلنا ، سنسنانا.**

ادک گرم ہو سلسلاتا ہے تیل
پڈھا ٹیک بیٹھا ہے پلکاں نہ میل

(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۵۱).

جو ہاریے کے طاقوں سوں کھلبلانے
سو پا تیل میں تیوں سلسلانے

(۱۶۹۵ء ، دیپک پتنگ (ق) ، ۶۸). ۵. **شک ہونا ؛ پریشان ہونا ؛ کھڑکھڑاہٹ ہونا سانپ وغیرہ کے چلنے سے** (جامع اللغات). (ب) ف م. **گرم کرنا ، ابالنا ؛ نم کرنا ؛ چوسنا ، چاٹنا** (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). [سلسلا (رک) + نا ، علامتِ مصدر].

سَلْسَلاہَٹ (فت س ، سک ل ، فت س ، ہ) امث.
۱. (أ) **خارش ، کُھجلی.** عضوِمخصوص کو صاف نہ رکھنے سے ایک قسم کی سلسلاہٹ یا کُھجلی معلوم ہونے لگتی ہے. (۱۹۰۹ء ، حرزِ طفلاں ، ۵۹). زخم کی میٹھی میٹھی سلسلاہٹ کا ہنوز یہ عالم تھا کہ جہاں معلوم ہوتی تھی وہیں معلوم ہوتی ہے. (۱۹۲۷ء ، زرگزشت ، ۱۳۰). (أأ) **گُدگُدی** (مہذب اللغات). ۲. **کیڑے کا رینگنا ، سرسراہٹ.** کئی چیٹیاں محل کی چھت سے حاکم شہر کی چھاتی پر گر کر رینگنے لگیں اور ان کے چلنے کی سلسلاہٹ چھاتی پر معلوم ہوئی. (۱۸۰۲ء ، خرد افروز ، ۲۱۷). ۳. **خلش ، سنسناہٹ.** دانت نکلنے میں مسوڑھوں میں سلسلاہٹ ہوتی ہے. (۱۹۱۷ء ، شامِ زندگی ، ۳۰). احمد بھائی کو جیسے چُل ہو رہی تھی ، کبھی کبھی کُدی کُھجاتے کبھی مونچھیں ٹٹولتے ، کبھی رانوں میں سلسلاہٹ ہونے لگتی . (۱۹۶۲ء ، معصومہ ، ۳۲). ۴. **پکے ہوئے گوشت یا ترکاری وغیرہ کی رطوبت ، رطوبت.** گرم پیک کے بھنے کی جو سلسلاہٹ ہوتی ہے تو آپ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے پونچھ لیتے ہیں. (۱۹۲۳ء ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۲) ۵. **زخم کی رطوبت ؛ تھوڑا سا پسینہ ؛ کھٹک ؛ شک و شبہ** (ماخوذ : جامع اللغات). ۶. **لوچ ، لچک ، کھنچاؤ.**

تھی سلسلاہٹ اس کی یہ کچھ نرم گت میں
جب واں نگہ کا دھیان پڑا جھٹ رپٹ گئی

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۳۵). [سلسلا (رک) + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سِلْسِلاہَٹ (کس س ، سک ل ، کس س ، فت ہ) امث.
سلسلہ بندی ، تسلسل ؛ لڑی (جامع اللغات) . [سِلْسِلا (رک) + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سِلْسِلِ بَوْل (کس س ، سک ل ، کس س ، کس اضا نیز بلا کس اضا ل ، و لین) امذ.
رک : سلسِ البول.

یہ مُشکل ہے جو ہوئی جمع تپ اور فالج و سرسام
فسادِ خون و سِلسلِ بول و جدری اور فتق ساتوں

(۱۸۶۳ء ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۶۷). چند روز بعد سلطان کو سِلسلِ بول کا مرض ہوا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۰۶). ایک ہنڈیا میں کچلہ دس تولہ کو بیس تولہ زردہ (تمبا کو) کے درمیان رکھ کر اور تین سیر پانی ڈال کر درمیانی آگ پر پکاتے رہیں ... سِلسلِ بول یا

بول فی الفراش کے لیے تمام قیمتی دواؤں سے زیادہ مفید ہے.
(۱۹۳۷ ، سِلک الدرر ، ۱۹۳). [ع : سِلسِل + بول (رک)].

سِلْسِلَةُ الذَّہَب (کس س ، سک ل ، کس س ، فت ل ، ضم ت ، غم ال ، فت ذ بشد ، فت ہ) امذ.

سونے کی زنجیر ؛ (استعارۃً) نامور علما و فضلاء کا حلقۂ بیعت ، سلسلۂ تلامذہ ؛ نقش قدم پر چلنے والوں اور مُریدین کا شجرہ.
سِلکِ لعلِ سُرخروئی شہادت ، سِلسلۃُ الذّہب یا کیٔ طینت گلستان رسالت کے ریحانِ زکی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۲).

اول ہے قادری زعبدالقادر
یہ سِلسلۃُ الذّہب ہے سب میں ماہر

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۰).

بارہ کڑیوں کی ایک زنجیر
یہ سِلسلۃُ الذّہب کی تفسیر

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۰). نقش بندیہ سلسلۂ علمی وفود کا سلسلہ ہے ... ڈاکٹر صاحب بھی اسی سِلسلۃُ الذّہب کے رُکنِ رکین ہیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۲۵). [ع : سِلسلۃ + رک : ال (۱) + ذہب (رک)].

سِلْسِیل کَرْنا ف م (قدیم).

بہانا ، جاری کرنا چشمہ وغیرہ.

کہ چشمے بہشت کے جو سِلسِیل کیا
کہ شیریں ستے اونکوں فاضل کیا

(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۳).

سِلْسِلَہ (کس س ، سک ل ، کس س ، فت ل) امذ.

۱. زنجیر ، بیڑی.

جس کی آواز سے ہوں رونگٹے سوہاں کے کھڑے
وہ محبّت نے دیا سلسلۂ پا ہم کو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۱).

باندھ دو سِلسلۂ گیسو سے
خیر اچھا مجھے وحشت ہی سہی

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۰۲). ۲. **قطار ، لڑی ، یکے بعد دیگرے آنے والی باہم مماثل چیزوں کا تسلسل.** دو منزلہ ، سہ منزلہ مکانوں کا سِلسلہ چلا جاتا ہے. (۱۸۸۷ ، سخن دانِ فارس ، ۲ : ۱۸). سمندر کے وسط میں دفعتاً پہاڑیوں کا سِلسلہ کُھل گیا. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۷). ۳. **نسل ، خاندان ، شجرۂ نسب.** جو دوغلا ہو گا اس کا سلسلہ الگ ہو جائے گا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۸). ۴. (أ) **ترتیب ، تنظیم ، مربوط سلسلہ.** مسلمانوں میں ترقیٔ علوم کی، ایک عجیب سِلسلے سے ہوئی ہے. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۸۳). شام کو وہی صبح کا عمل پھر کرنا پڑتا ہے مگر اس کا سِلسلہ اُلٹ جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۵). (أأ) (کُتب خانہ) **فہرست کامل عموماً ترتیبِ حروفِ تہجّی ، کتاب الفہرس ، سلسلہ بندی ، ربط ، کڑیاں ملانا** (پبلشنس ؛ انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۶۰). ۵. **تعلق ، واسطہ ، ربط ضبط.** درمیان ہمارے اور تمہارے سِلسلہ دوستی اور یگانگت کا اور رشتہ داری کا روز بروز زیادہ مستحکم ہو گا. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۶۸).

مِنّت ہوتی کہ تجھ سے ہمیں سِلسلہ نہیں
پھندے سے تیرے گیسوئے پیچاں نکل گئے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۷).

کہ تُم ہو کون اور آئے کہاں سے
تمھیں ہے سِلسلہ کس خاندان سے

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایان ، ۲ : ۵۲۱). دو بیٹوں کی مُلازمت کا سلسلہ بھی یہیں ہو گیا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۰۳).

ایک چہرہ سفر میں بعض اوقات
دور تک سِلسلہ بناتا ہے

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۷۷). ۶. **پیرانِ طریقت کی بیعت کے بعد یکے بعد دیگرے آنے والے جانشینوں کا تسلسل.**

کرتا ہے اس کی زُلف کی تعریف اے ولی
جو ہے مرید سلسلۂ مستقیم کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶).

چودہ یہ خانوادہ ہیں چار پیر تن میں
چشتیہ سب سے اچھے یہ زورِ سِلسلہ ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۲). خواجہ زادوں کا خاندان تھا جس میں مسندِ فقر بھی قائم تھی اور سِلسلہ پیری مُریدی کا بھی تھا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۸۷). شاہ صاحب کو اپنے سِلسلہ سے محبت معلوم ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، سفر نامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۱۳). اس سِلسلہ میں قدم رکھنے کے لیے کونسا دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۱۱۳). ۷. **لگاتار جاری رہنا ، تسلسل.**

قطع کر سِلسلۂ نظم امیر اب خاموش
سامعوں نے یہ درِ نظم کیے گوہرِ گوش

(۱۸۶۷ ، واسوختِ امیر مینائی (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۹۳)). یہ سلسلۂ مضامین اسی غرض سے قائم کیا گیا ہے کہ جن لوگوں کو ... اسلاف کے کارناموں سے اطلاع نہیں وہ رفتہ رفتہ ان واقعات سے واقف ہو جائیں. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۲). بیسویں صدی کے اوائل میں مذکورہ بالا تنظیموں کے علاوہ انفرادی طور پر بھی اُردو تراجم کا سلسلہ جاری رہا. (۱۹۸۵ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۵). ۸. **وسیلہ ، ذریعہ.**

عاصیوں کی مغفرت کا سِلسلہ پیدا ہوا
میم کوثر شافعِ روزِ جزا پیدا ہوا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۵).

بے وسیلہ تو خدا تک بھی رسائی ہے محال
سِلسلہ ہے مُجھے گیسوئے معنبر ان کا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۹). واقعہ یہ ہے کہ ابو مصعب کے علاوہ دوسرے سِلسلوں سے بھی یہ مروی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۰۳). ۹. **ضمن ، ذیل ، معاملہ.**

پیتھا دنگل منیں کرتی ہے انکھیوں سیں قبول
سِلسلے میں تاک کے دختر بڑی قابل ہوئی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۱).

زُلفِ بُتاں سے کہتا ہے وقتِ دست گیری
اس سِلسلے میں کی ہے دل نے کسو سے بیعت

(۱۸۷۳ ، درد ، ۳۹). لکھنے پر اصرار کر رہے ہیں تو اختیار ہے

سلسلہ میں کچھ اشعار بھی آجائیں گے۔ (۱۹۰۷ ، رقعاتِ اکبر، ۱۰۳)۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کیا ضروری ہے کہ انہوں نے بھی بارِ انتخاب کے سِلسلے میں دی ہو۔ (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۷۹)۔ ۱۰۔ (ادب) حلقۂ ادب ، دبستانِ شعری ، مکتبۂ فکر۔ میرے دوست حسرت موہانی نے میرے سلسلے کو یوں چھاپا ہے۔ (۱۹۲۳ ، مکتوباتِ شاد عظیم آبادی ، ۱۳۷)۔ مشاق کے زور میں کہ سلسلۂ مصحفی کا خاصہ ہے دو غزلے سہ غزلے کہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۷)۔ ۱۱۔ (تصوف) اعتصامِ خلائق کو کہتے ہیں یعنی اس سے فیض بالواسطہ مراد ہے خواہ آفاق میں ہو یا انفس میں خواہ انفس مع آفاق میں (ماخوذ: مصباح التعرف ، ۱۳۷)۔ ۱۲۔ ڈھنگ ، طور ، طریقہ ، انداز ، روش۔

اینڈتا تھا تیرے مستوں کی طرح سے باغ میں
صاحبِ کیفیت اپنے سلسلہ میں تاک تھا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۱۹)۔ زنجیرِ آہن جس کے ہاتھ میں ہتکڑیاں ہوں کس سِلسلہ سے توڑی۔ (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۸۳۵)۔ ۱۳۔ (رسالے کتاب وغیرہ کی) جلد جو ایک صنف ، مضامین یا یکساں تقطیع وغیرہ پر شائع ہو ، سِلسلۂ مجلدات یا مطبوعات۔ چھ چھ نسخے اردو کی کتابوں کے کہ ایک ہی سِلسلہ میں دیہاتی مکتبوں کے لیے بنی ہیں بھیجتا ہوں۔ (۱۸۵۰ ، کوائفِ تعلیم ، ۲۲)۔ جو طریقہ آپ بتائیں گے اسی طرح سے یہ سِلسلہ منگوا لیا جائے گا۔ (۱۹۱۳ ، حالی ، مکاتیب ، ۱۶۳)۔ ۱۴۔ (برقیات) برقی مورچوں یا لڑیوں کا سِلسلہ جو ایک دوسرے سے برقی اِتّصال رکھتے ہوں۔ اوہم کی مزاحمت کا ایک معیاری کوائل ایک سِلسلے میں جوڑ دیا جاتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۲۱۰)۔ [ع]۔

--- باندھنا محاورہ۔
تعلق پیدا کرنا ، رِشتہ جوڑنا ، کڑیاں ملانا۔

کام ایک کا ہے ایک پہ یاں منحصر ایسا
اور ان میں بہم سِلسلہ باندھا ہے پھر ایسا

(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۹۱)۔

--- برپا کرنا محاورہ۔
کوئی کام شروع کرنا۔

سِلسلہ تو نے اِمامت کا کیا پھر برپا
انھیں باتوں سے کٹا تھا ترے بابا کا گلا

(۱۸۷۵ ، دبیر (مہذب اللغات))۔

--- بڑھانا محاورہ۔
راہ و رسم بڑھانا ، تعلقات بڑھانا (مہذب اللغات)۔

--- بگڑنا محاورہ۔
تسلسل ٹوٹنا ، کسی کام میں رخنہ پڑنا۔

سِلسلہ بات کا بگڑتا ہے
نامہ بر بات جی سے گھڑتا ہے

(۱۹۰۵ ، داغ (مہذب اللغات))۔

--- بند (۔۔۔فت ب ، سک ن)۔ (الف) صف۔
آپس میں جوڑا ہوا ، مربوط ، لگاتار ، مُسلسل ، غیر منقطع ، دھاگے کی طرح ، ڈورا سا (پلیٹس)۔ (ب) م ف۔ تسلسل سے ، لگاتار، تواتر کے ساتھ۔

سِلسلہ بند لکھے حال مری وحشت کا
نوکرِ اخبار نویسی یہ جو حدّاد بیچ

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۱۷)۔ سِلسلہ بند دکانوں کے قائم ہونے کے بعد امید کی گئی تھی کہ ان لاگتوں کو کم کیا جا سکے گا۔ (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۷۱)۔ [سِلسلہ + ف : بند ، بستن - باندھنا]۔

--- بندی (۔۔۔فت ب ، سک ن) امث۔
تعلق اُستوار کرنا ، ایک دوسرے سے مل جانا ، صف بندی ، قطار بندی ، ترتیب ، جنس داری ، ذیل بندی (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس)۔ [سِلسلہ + بند (رک) ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- بندی کی تقریر امث۔
وہ تقریر جو مُسلسل ہو ، اُستواریٔ تعلق کا اقرار کرا لینا۔

آئی ہے سِلسلہ بندی کی یہ تقریر کسے
نہ کیا تم نے بُتو بستۂ زنجیر کسے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات))۔

--- بندھنا محاورہ۔
سِلسلہ باندھنا (رک) کا لازم ، مُسلسل ہونا ، کسی کام کا جاری رہنا (مہذب اللغات))۔

--- بہ سِلسِلہ (۔۔۔فت ب ، کسِ س ، سک ل ، کسِ س ، فت ل) م ف۔
سِلسلہ وار ، یکے بعد دیگرے ، تسلسل سے۔ صرف گنتی کے چند خاندانوں کی سِلسلہ بہ سِلسلہ نسب شماری کی گئی ہے۔ (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۳۰۹)۔ [سِلسلہ + بہ (حرفِ جار) + سِلسلہ (رک)]۔

--- توڑ دینا / توڑنا محاورہ۔
ترکِ تعلق کر لینا ، لاتعلق ہو جانا۔

فروکش تھا جہاں وہ گھر بھی چھوڑا
وہاں کا سِلسلہ یک لخت توڑا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۴۳۳)۔

ہم عزیزوں کو چھوڑ دیں کیونکر
سِلسلہ ان سے توڑ دیں کیونکر

(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات ، ۳ : ۲۷۸))۔

--- ٹوٹ جانا محاورہ۔
کام میں فرق پڑنا ، تعلق یا ربط ختم ہو جانا ، خلل واقع ہونا۔

اڑ چکے پُرزے جو اُڑنے تھے گریباں کے مِرے
بس نہ اب سِلسلۂ جُنبشِ دامن توڑے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۱)۔

تاب باقی نہ رہی دیکھ کے وہ زُلفِ دراز
سِلسلہ ٹوٹ گیا صبر و شکیبائی کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۸)۔ وہ قانون ہے جو بدلنے والا نہیں اور وہ سِلسلہ ہے جو کبھی نہ ٹوٹے گا۔ (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۲۳)۔

گفتگو کسی سے ہو ، دھیان تیرا رہتا ہے
ٹوٹ ٹوٹ جاتا ہے سلسلہ تکلم کا
(۱۹۷۷ ، فرید جاوید ، سلسلہ تکلم کا ، ۱۹).

---جات امذ.
(کُتب خانہ) **وہ مطبوعات جن کے اجزا مُقرّرہ اوقات پر سِلسلہ وار شائع ہوتے ہیں** (نظام کتب خانہ ، ۳۱۹). [سِلسلہ + ف : جات ، لاحقۂ جمع].

---جاری رَہْنا محاورہ.
کسی کام کا مُسلسل ہونا یا ہوتے رہنا. عصبی رو جب ایکزن کی شاخوں تک پہنچتی ہے تو جست لگا کر برق شرارے کی طرح دوسرے عصبیے کے ڈینڈرائیٹ کی شاخوں میں پہنچ جاتی ہے اور اس طرح یہ زنجیری سِلسلہ جاری رہتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۴۷).

---جاری کَرْنا محاورہ.
کوئی کام چھیڑنا ، کسی کام کو شروع کرنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---جارِیَہ کس صف (--- کس ر ، فت ی) امث.
مُستقل جاری رہنے والا سِلسلہ. اقبال فہمی کے سلسلۂ جاریہ میں کچھ اسے بھی شمولیت کی سعادت حاصل ہو. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۵). [سِلسلہ + جاریہ (رک)].

---جاری ہونا محاورہ.
سِلسلہ جاری کرنا (رک) کا لازم ، تسلسل قایم ہونا ، کسی کام کا لگاتار یا مُسلسل ہونا یا ہوتے رہنا.
نہ کیونکہ اشکِ مُسلسل ہو رہنما دل کا
طریقِ عشق میں جاری ہے سِلسلہ دل کا
(۱۸۸۰ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۵).

---جُنْباں (--- ضم ج ، سک م بشکل ن) صف.
زنجیر کھڑکانے والا ؛ (مجازاً) تحریک کرنے والا ، محرک ، کوشاں.
مجھ کو زنداں میں نہ لے جاؤ کہ نالہ میرا
اور زندانیوں کا سلسلہ جُنباں ہو گا
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۳۷).
دل عشق خوش قداں میں جو خواہانِ نالہ تھا
دیوانہ وار سِلسلہ جُنباں نالہ تھا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۳). میں اپنی ملازمت کے لیے آج کل مختلف جگہوں پر سِلسلہ جُنباں ہو رہا ہوں. (۱۸۹۷ ، زبانِ داغ ، ۳۶).
از سمتِ عدم سِلسلہ جُنبانِ گُلستاں
جانِ دگر قالب ہے جانِ گُستاں
(۱۹۳۱ ، روح کائنات ، ۶۶). اف : ہونا. [سِلسلہ + ف : جُنباں جُنبیدن ـ ہلنا].

---جُنْبانی (--- ضم ج ، سک م بشکل ن) امث.
۱. **زنجیر ہلا کر غفلت سے جگانا ، کسی بات یا کام کا آغاز ، اِبتدا ، شروع.** گھر والی کے ساتھ گفتگو کی سِلسلہ جُنبانی کرنے کو یہ کوئی مطلب نہیں پاتا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۳). اگر بی این اے والے راضی ہوں تو آپ لوگ سِلسلہ جُنبانی کر سکتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۲۲). ۲. **تحریک ، دوڑ دھوپ ، کوشش.** سرسید کی سِلسلہ جُنبانی سے اضلاع شمال مغرب میں تعلیمی کمیٹیاں مقرر کی گئیں. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۸۷). قائی اکیڈمی کے قیام کے لیے جمعیتِ فکر کے ساتھ سِلسلہ جُنبانی شروع کر دیں. (۱۹۸۳ ، بُت خانہ شکستم من ، ۸۰). [سِلسلہ + جُنباں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چلْنا محاورہ.
کسی بات کا مسلسل ہوتے رہنا ، تسلسل برقرار رہنا ، تواتر قائم رہنا. یہ سِلسلہ اسی طرح چل رہا ہے اور چلتا رہے گا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲۳) یہی مسئلہ ... پیش آئے گا اور یہ سلسلہ یوں ہی چلتا چلا جائے گا. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۹).

---چِھڑْنا محاورہ.
کسی بات یا کام کا آغاز ہونا ، اِبتدا ہونا.
سِلسلہ چھڑ گیا جب یاس کے افسانے کا
شمع گُل ہو گئی دل بجھ گیا پروانے کا
(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۱۹).

---چھیڑْنا محاورہ.
سِلسلہ چھڑنا (رک) کا متعدی ، کسی بات یا کام کا آغاز کرنا ، اِبتدا کرنا ، شروع کرنا. جہانگیر نے نہایت مہربانی کے ساتھ سلسلۂ گفتگو چھیڑا مگر طالب تب سامنے کھڑا رہا. (۱۹۱۰ ، آزاد محمد حسین ، نگارستانِ فارس ، ۱۳۷).

---حِسابِیَّہ کس صف (--- کس ح ، کس ب ، شد ی بفت) امذ.
(ریاضی) **اعداد کا ایک سِلسلہ جس میں مقررہ مقدار سے کمی بیشی ہوتی ہے جیسے ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۴ ، وغیرہ اور ۹ ، ۷ ، ۵ ، ۳ وغیرہ.** کسی فرقِ مُشترک سے گھٹنے یا بڑھنے والے سِلسلے مقادیر کو سلسلۂ حسابیہ کہتے ہیں. (۱۹۱۹ ، جبر و مقابلہ ، ۱ : ۴۳). ہم صرف دو سِلسلے بیان کریں گے یعنی سلسلۂ حسابیّہ ... اور سلسلۂ ہندسیہ. (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، ۱۱). [سِلسلہ + حساب (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

---دار صف ؛ امذ.
جو شخص کسی سے مُلازمت وغیرہ کا تعلق رکھتا ہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سِلسلہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دَرْہَم بَرْہَم ہونا محاورہ.
سِلسلہ بے ترتیب ہونا ، سِلسلہ کا متفرق صُورت اِختیار کر لینا ، تعلق ٹوٹ جانا (مہذب اللغات).

---ڈالْنا محاورہ.
کسی کام کا آغاز کرنا ، کسی بات کی اِبتدا کرنا ، شروعات کرنا. جنوری ۱۹۰۷ء سے ناول قیس و لبنیٰ کی اشاعت کا سلسلہ ڈالا گیا. (۱۹۰۸ ، مضامینِ شرر ، ۵).

---ذَہَب کس اضا(---فت ذ ، ہ) امذ.
رک : سلسلۃ الذہب ، سونے کی زنجیر. یہ فرد فرید ہماری تاریخ میں اسی سلسلۂ ذہب کی آخری کڑی ہے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۱۰). [سلسلہ + ذہب (رک)].

---رَکھنا عاورہ.
نسبت رکھنا ، مناسبت رکھنا ، تعلق رکھنا.

مری وحشت بھی زلفِ یار سے ہے سلسلہ رکھتی
دھنواں زنجیر ہے میرے چراغ داغ سودا کا
(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۳۵).

اک سلسلہ رکھتے ہیں یہ زلفوں سے تمہاری
اوقات بسر کرتے ہیں زندانی بھی اچھے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۹).

---زُلف کس اضا(---ضم ز ، سکِ ل) صف.
جس کے بال گھونگریالے ہوں (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس).
[سلسلہ + زُلف (رک)].

---سُخُن کس اضا(---ضم نیز فت س ، ضم نیز فت خ) امذ.
بات یا بیان کا تعلق یا سلسلہ (ماخوذ : جامع اللغات).
[سلسلہ + سُخن (رک)].

---کَلامِیہ کس صف (---فت ک ، کس م) امذ.
علم کلام کی تصنیفات اور مصنفین کا سلسلہ ، وہ علم جس سے مذہبی عقائد کو عقلی دلیلوں سے ثابت کرتے ہیں. اس اثنا میں ، میں سررشتۂ علوم و فنون حیدرآباد کے تعلق سے سلسلۂ کلامیہ کی طرف متوجہ ہوا اور چند کتابیں لکھیں جو چھپ کر شائع ہوئیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳). [سلسلہ + کلام + لاحقۂ صفت].

---مادَری کس صف(---فت د) امذ.
(تاریخ) وہ دستور جس کی رُو سے مرد کے بجائے عورت سے نسل چلے. روم اور غالباً لاطیم میں تخت و تاج کی وراثت کا تعین ان خاص ضوابط کی بنا پر ہوتا ہو گا ... جنھیں تاریخ کی اصطلاح میں ازدواجی خارجی ، ازدواجی ہجری یا سلسلۂ مادری کہا جاتا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۳۱۰). [سلسلہ + مادری (رک)].

---مُتَصاعِدَہ کس صف(---ضم م ، فت ت ، کس ع ، فت د) صف.
(قانون) اوپر کو چڑھتا ہوا سلسلہ (اُردو قانونی ڈکشنری ، ۳۶۵)
[سلسلہ + مُتصاعدہ (رک)].

---مَطبُوعات کس اضا(---فت م ، سکِ ط ، و مع) امذ.
(کتب خانہ) مجلدات یا مطبوعات کا سلسلہ جو کسی ایک نام یا ادارات سے مرتب کیا جائے. سلسلۂ مطبوعات کا اندراج کیفیت درج کرنے کے بعد اگر جگہ ہو تو چار وقفے چھوڑ کر اور اگر جگہ نہ ہو تو پہلی عمودی لکیر سے کیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۱۸۷). [سلسلہ + مطبوع + ات ، لاحقۂ جمع].

---مِلانا عاورہ.
واسطہ یا خاندانی تعلق جوڑنا ، بیعت کے شجرے کا اظہار کرنا.

شو میکری شروع جو کی اک عزیز نے
جو سلسلہ ملاتے تھے بہرام گور سے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ۱ : ۳۲۵).

---مِلنا عاورہ.
واسطہ یا تعلق ظاہر ہونا ، خاندانی تعلق ہونا ، جوڑ ملنا.

دل تری زلفِ مسلسل کا گرفتار ہوا
سلسلہ مل گیا زنجیر سے سودائی کا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۳).

توڑ کر تلواریں بنواتے ہیں وہ زنجیر و طوق
سلسلہ ملتا ہے یعنی موج کا گرداب سے
(۱۸۹۲ ، شمیم (نوراللغات)).

---مُتَنَزِّلَہ کس صف(---فت م ، سکِ ن ، کس ز ، فت ل) صف.
(قانون) نیچے کو اُترتا ہوا سلسلہ (اُردو قانونی ڈکشنری)
[سلسلہ + متزل + ہ ، لاحقۂ صفت].

---مُنقَطِع ہونا عاورہ.
سلسلہ ٹوٹنا ، سلسلہ ختم ہونا ، سلسلہ تمام ہونا (مہذب اللغات).

---مُو (---و مع) صف.
وہ جس کے بال زنجیر نما گھنگھریالے ہوں (ماخوذ : پلیٹس).
[سلسلہ + مُو (رک)].

---مُوسِیقِیَّہ کس صف(---و مع ، ی مع ، کس ق ، شد ی بفت). امذ.
(ریاضی) اگر پہلی مقدار کو تیسری مقدار سے وہی نسبت ہو جو پہلی اور دوسری کے حاصل تفریق کو دوسری اور تیسری کے حاصل تفریق سے ہے تو یہ سلسلہ مقادیر سلسلۂ موسیقیہ کہلاتا ہے. سلسلۂ موسیقیہ سلسلۂ حسابیہ کی رقموں کو اُلٹے سے حاصل ہوتا ہے. (۱۹۱۹ ، جبر و مقابلہ ، ۱ : ۲۷). ثابت کرو کہ مثلث کے زاویے سلسلۂ موسیقیہ میں ہیں. (۱۹۳۹ ، علم مثلث مستوی ، ۱۷). [سلسلہ + موسیقی + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---نَسَب کس اضا (---فت ن ، س) امذ.
خاندانی سلسلہ ، نسل کا تسلسل یا تعلق. جواہر مشبہ میں سلسلۂ نسب اسی طرح بیان کیا ہے. (۱۹۰۶ ، سوانح مولانا روم ، ۱۱). یہ بحث علمی ، تاریخی ، ثقافتی اور تحقیقی حلقوں میں موضوع بنی ہوئی ہے کہ پشتون قبائل کا سلسلۂ نسب کہاں جا کر منتہی ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۵). [سلسلہ + نسب (رک)].

---نِکالنا عاورہ.
۱. کسی سے تعلق یا واسطہ پیدا کرنا.

لٹکایا ہے زلفوں کو انھوں نے تری طرح
پریوں نے بھی ہے سلسلہ انساں سے نکالا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۵). **۲. کوئی ذریعہ ، وسیلہ یا سبب پیدا کرنا** (جامع اللغات).

---نِکلنا محاورہ۔
سِلسلہ نکالنا (رک) کا لازم ، آغاز ہونا ، ذریعہ پیدا ہونا۔

ابھی ہم کھڑکھڑاتے بیڑیاں گھر سے نکلتے ہیں
ذرا سودائیوں کے شور و غل کا سلسلہ نکلے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۱)۔

کر سِلسلۂ نامہ و پیغام نِکلتا تو اے دلِ ناکام بڑا کام نکلتا
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۲۸)۔

---نَمبَر (---فت ن ، سک م ، فت ب) امذ۔
(کُتب خانہ) جب کسی کتاب کا کُتب خانہ میں اضافہ ہوتا ہے تو اسے داخلہ رجسٹر میں درج کیا جاتا ہے ، اس کی ترتیب کا نمبر سلسلہ نمبر کہلاتا ہے جو کتاب کے سرورق کی پُشت پر کتابی کارڈ ، تاریخ نامہ ، خانہ دار فہرست کے کارڈ اور کتاب کے خفیہ صفحہ پر لکھا جاتا ہے ، داخلہ نمبر، تاریخ کارڈ کے ساتھ طلب نمبر یا سِلسلہ نمبرکے حساب سے مرتب کر لیے جاتے ہیں۔ (۱۹۷۰ ، نظامِ کتب خانہ ، ۲۳۳)۔ [سِلسلہ + انگ : Number].

---وار (الف) صف۔
مُسلسل ، لگاتار ، منسلک ، مرتب۔ نرگس مصروف بہ نظر بازی ہے گلوں کی بہار میں رونق تازی ہے در و بست کا سلسلہ وار بندوبست ہے۔(۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۵۳)۔ امامیہ فرقوں میں سب سے زیادہ شہرت اثناعشری فرقے کی ہے جو بارہ اماموں کی سِلسلہ وار امامت مانتا ہے۔(۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۲۲۷)۔ (ب) م ف۔ درجہ بہ درجہ ، ترتیب سے ، متواتر ، ایک قطار یا تسلسل میں۔ بکھرے ہوئے خیالات کو سلسلہ وار اور ایک خاص ترتیب سے یکجا کر دیا گیا۔ (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۲۱)۔ [سِلسلہ + ف : وار ، لاحقۂ صفت]۔

---وار تَرتیب (---فت ت ، سک ر ، ی مع) امث۔
(کتب خانہ) ترتیب کا قاعدہ جس کے مطابق کتابوں کو سلسلہ وار الماریوں میں رکھا جاتا ہے (ماخوذ : نظامِ کتب خانہ ، ۲۸۸) ۔ [سِلسلہ وار + ترتیب (رک)]۔

---ہِندَسِیَہ کس صف(---کس ہ ، سک ن ، فت نیز کس د ، کس س ، فت ی) امذ۔
(ریاضی) جب کسی سلسلۂ مقادیر کی ہر ایک رقم اپنی ماقبل اور کسی مستقل جزوِ ضربی کے حاصلِ ضرب کے برابر ہو تو اُسے سِلسلۂ ہندسیہ کہتے ہیں۔ پس یہ وہ سِلسلہ ہے جو اصطلاح ریاضی میں سِلسلۂ ہندسیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ (۱۹۰۱ ، علم الاقتصاد ، ۲۰۲)۔ ہم صرف دو سِلسلے بیان کریں گے یعنی سِلسلۂ حسابیہ اور سِلسلۂ ہندسیہ۔ (۱۹۶۵ ، طبیعیات، ۱۰)۔ [سِلسلہ + ہندس + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

سِلسِلے (کس س ، سک ل ، کس س) امذ ؛ ج۔
سِلسلہ (رک) کی جمع یا مُغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل)۔

ملے جو اُس سے تو دھڑکا لگا بچھڑنے کا
نہ مل سکے تھے تو ملنے کے سلسلے تھے بہت
(۱۹۷۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۵۶)۔

---بڑھانا محاورہ۔
تعلقات قائم کرنا ، آغاز کرنا۔

یہ نہیں ٹوٹتے ہیں مر کر بھی
پیار کے دیکھ سلسلے نہ بڑھا
(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی (قیصر نجفی)۲۵، مارچ ، ۱۸)۔

---سے م ف۔
ترتیب سے ، تسلسل کے ساتھ۔

انہیں پھر قدر ہو گی ایسے حُسنِ روز افزوں کی
اگر وہ سلسلے سے میری ہر تصویر دیکھیں گے
(۱۹۲۳ ، انجم کدہ ، ۹۳)۔

سُلطان (ضم س ، سک ل) امذ۔
۱۔ کسی سلطنت ، ملک یا ریاست کا والی ، بادشاہ ، حاکم۔

مُسخّر کیا کرب تھی مرزِ بوم
کیا آفریں (گرچہ) سلطانِ روم
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۹)۔

خلاصا دونو بن کا ہو خاص پھول
بنیا کاچہ سُلطان محمد رسولؐ
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۳)۔

تیرا خط خضر رنگ اے شوخ
سُلطان ہے خُشکی و تری کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷)۔ جس وقت سُلطان سیارگاں شہاتخانۂ مغرب کا عزم کرے پھر لوائے شوکت و اقبال متوجہ منزل مقصود ہو۔ (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۱۳)۔

دیارِ شرع ہے آباد بندوبست سے تیرے
تجھے عہدہ ہے سُلطانِ رسولاں کی وزارت کا
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۳)۔

دربارِ پُر جلال میں سُلطانِ عشق کے
جز تیرے اور کس کو ہے اے چشمِ تر رسوخ
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۳۷)۔ بادشاہ یا سلطان کی دربار میں آمد پرنقیب پکارتے تھے باادب ، باملاحظہ ہوشیار۔ (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۳۸) ۔ ۲۔ **غلبہ ، قدرت**۔ اس نے جب کہ دیکھا کہ موسیٰ بہ سبب اس سلطان اور غلبے کے جو کہ اس کے عصا میں ہے متمنع ہو گیا ہے۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۳)۔ عہد صحابہ میں اسلام کی رُوح علم و عمل پژمردہ نہیں ہوئی تھی اور اس کا سُلطان و نفوذ دلوں پر حاوی تھا۔ (۱۹۳۸ ، تبرکاتِ آزاد ، ۳۲۰)۔ ۳۔ **نشانی ، دلیل ، معجزہ**۔ سُلطان کے لغوی معنی نشانی کے ہیں۔ (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۳۷)۔ معجزات کو قرآن میں حُجّت ، برہان اور سُلطان کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۶۰)۔ ۴۔ **حکومت ، بادشاہی**۔ سلطان عمل کا قایم ہونا جس کا قیام اعمال پر ہمیشہ ہو سلطان کے لغوی معنی نشان کے ہیں اور بادشاہی اور بادشاہ کو بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۳۷)۔ ۵۔ **(تصوف) جس کا قیام اعمال پر ہمیشہ ہو ، اصطلاح میں مبتدی کے لیے استقامت بالعمل ہے اور متوسط کے لیے حضرت جبروت کا مشاہدہ اور منتہی کے لیے بقا بعدالفنا** (مصباح التعرف ، ۱۳۷)۔

۹. پُھول اور درختِ پناگ. سنسکرت میں پناگہ ... اور ہندوستان میں سلطان بولتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۴۳). [ع].

---الاذکار (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ذ) امذ.
خدا تعالیٰ کا ذکر (زبان و دل سے سبحان اللّٰہ الحمد اللّٰہ ، اللّٰہ اکبر لاالٰہ اللّٰہ یا دوسرے الفاظ کہنا) ، تمام ذکروں سے بہتر.
اِس سُلطان الاذکار میں کوئی صدا یا ندا نہیں. (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۱۰۳). چار بجے بیدار ہوا ، سردی بہت تھی . سُلطان الاذکار شروع کیا. (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۹۰) [سُلطان + رک : ال (ا) + اذکار (رک)].

---الاشجار (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ش) امذ.
سرس ، ایک درخت جس کی اُونچائی ۳۰ سے ۶۰ فٹ کی ہوتی ہے تنہ چھوٹا ، چھال آدھ انچ موٹی پتے چوڑے اور پُھول سفید خوشبودار ہوتا ہے. سرس ... سُلطان الاشجار اور درخت زکریا اسی کے نام بتاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۹). [سلطان + رک : ال (ا) + اشجار (رک)].

---البدن (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، د) امذ.
(طب) ایک رگ جو کہنی کے اُوپر بازو کے اندر کی جانب واقع ہے ، باسلیق (رک). اطباء سلف نے عروقِ انسان کے نام جُداگانہ بیان فرماتے ہیں مثلاً قیفال ، جبل الزراع ، اکحل ، ابطی باسلیق کہ اس کو سلطان البدن بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۶). [سُلطان + رک : ال (ا) + بدن (رک)].

---الرُّسُل (---ضم ن ، غم ا ، ل ، شد ر بضم ، ضم س) امذ.
رسولوں کے سردار ، حضرت محمد مصطفیٰؐ.

عندلیبِ بوستانِ نعتِ سلطان الرُّسل
خاص مدّاحِ حبیبِ کبریا صلِّ علیٰ

(۱۸۹۸ ، کلیاتِ رعب ، ۳۳۸). [سلطان + رک : ال (ا) + رُسُل (رک)].

---الرّیاحین (---ضم ن ، غم ا ، ل ، شد ر بکس ، ی مع) امذ.
ریحان کا درخت ، نازبو ، شاہ سفرم. ریحان کے بیج ہیں اس کے درخت کو نازبو اور شاہ سفرم اور ریحان الملک اور سُلطان الرّیاحین کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۶۱). [سُلطان + رک : ال (ا) + ریاحین (ریحان (رک) کی جمع)].

---المعظّم (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ع ، شد ظ بفت) امذ.
بادشاہ سلامت. شاہنشاہِ جاپان اور سُلطان المعظم اگر باہم اتّفاق کرلیں تو عجیب گُل کھلیں گے. (۱۹۰۳ ، اپریل فول ، ۳۸). [سلطان + رک : ال (ا) + معظم (رک)].

---بند (---فت ب ، سک ن) امذ.
تاج نُما زرّیں ٹوپی جو ڈرامے میں اکثر پہنتے ہیں.

تھی فرقِ اقدس پہ سُلطان بند
نیا ہالۂ ماہ ہے دل پسند

(۱۸۵۲ ، مثنوی جلوۂ اختر ، ۲۱). یکایک حضرت جوگی کے بھیس میں نمودار ہوئے ... سر پر سُلطان بند ، کانوں میں ہیرے کی بجلیاں بدن پر شنجرف جوڑا. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۷۷). [سُلطان + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---بھنگڑ (---فت بھ ، غنہ ، فت گ) صف.
بہت زیادہ بھنگ کا نشہ کرنے والا.

جُوں ہے سُلطان بھنگڑ ہے تو پوچھے کا بچا
وہ یہی تجھکو کہے کا خوب شور و غُل مچا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۵). [سُلطان + بھنگ (رک) + ڑ ، لاحقۂ فاعلی].

---پسند (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
۱. **وہ جو بادشاہ کو پسند ہو ، بادشاہ جیسا.** آپ لوگوں کے لیے سُلطان پسند چیزیں ہونی چاہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۵۸).
۲. **(بانک) کھائی کی ایک قسم.** سولہویں کھائی اس کو سلطان پسند کہتے ہیں. (۱۸۹۸ ، قوانینِ حرب و ضرب ، ۸۳). [سلطان + ف : پسند ، پسندیدن - پسند کرنا].

---جی امذ.
مراد : سطان الاولیا حضرت نظام الدین. تمہارے عمِّ نامدار آج دن کو بارہ بجے سُلطان جی گئے ہیں ، میں نہ جاسکا ، تجہیز و تکفین اُن کی طرف سے عمل میں آئے گی. (۱۸۶۳ ، خطوطِ غالب ، ۹۰). سُلطان جی کی درگاہ کے مجاوروں میں سے تھے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۹۳). [سُلطان + جی (عَلم)].

---چنّپا (---فت چ ، سک م بشکل ن) امذ.
بہت خوشبو والا ایک پُھول نیز اس کا درخت ، پناگ (رک). سنسکرت میں پناگہ کہتے ہیں اور مارواڑی میں سُلطان چنّپا. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۴۳). [سُلطان + چنّپا (رک)].

---خانہ (---فت ن) امذ.
بادشاہ کے رہنے کا مکان ، محل ، قصرِ شاہی ، دولت کدہ. وہاں تو گرمی کے دنوں میں اگر کوئی سُلطان خانے میں جائے تو کانپ جائے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۳۰۲). قاصد ... پُوچھتا ہوا سلطان خانہ فیض کاشانہ کی سمت چلا . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳). [سلطان + خانہ (رک)].

---عرَب کس اضا (---فت ع ، ر) امذ.
لفظاً عرب کے سلطان ، مراد : حضرت محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم نیز حضرت امام حسین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ.

تمہارے ہاتھوں سے جگر کہتے تھے سُلطان عرب
میرا سینہ ہے یہ اس سینہ کا لازم ہے ادب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۰۲). [سلطان + عرب (رک)]

---عرَب و شرَق کس اضا (---فت ع ، سک ر ، و مج ، فت ش ، سک ر) امذ.
(کنایۃً) سورج.

گردوں پہ رنگِ چہرۂ مہتاب فق ہوا
سُلطان عرب و شرق کا تقلّم و نسق ہوا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۴) . [سُلطان + غرب + و (حرفِ عطف) + شرق (رک)].

---کَربَلا کس اضا (---فت ک ، سک ر ، فت ب) امذ.
حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

اے حُر تو ہے ہراول سُلطانِ کربلا
کیونکر تجھے گلے سے لگائیں نہ مصطفا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱ : ۳۹). [سلطان + کربلا (رک)].

---مُبِین کس صف (---ضم م ، ی مع) امذ.
روشن دلیل ، واضح نشانی ، مراد : تائیدِ ربّانی ، پیغمبروں کے معجزات. احکام سے معجزات مراد لیے جائیں یا سلطان مبین اس قوّتِ قدسیہ اور مخصوص تائیدِ ربّانی کا نام ہو جس کے آثار پیغمبروں میں ہر دیکھنے والے کو نمایاں طور پر نظر آیا کرتے ہیں. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۸۰۵). [سُلطان + مُبین (رک)].

---مَدِینَہ کس اضا (---فت م ، ی مع ، فت ن) امذ.
مدینہ کا بادشاہ ؛ (مجازاً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

کچھ اور نہیں کام جگر مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اک نسبتِ سُلطانِ مدینہ

(۱۹۶۰ ، جگر مرادآبادی (ارمغانِ نعت ، ۱۸۵)). [سُلطان + مدینہ (عَلَم)].

---مُہْرَہ (---ضم م ، سک ہ ، فت ر) امذ.
ایک قسم کا کالے رنگ کا چمکدار پتھر جس کی سطح چکنی ہوتی ہے ، اس پتھر کو زیورات میں استعمال کرتے ہیں ، صندلِ حدیدی. اس کے نام سلطان مُہرہ اور صندلِ حدیدی اور حدید صینی بھی ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۸۵). سنگِ حدید (Schorl) ، اس پتھر کو انگریزی میں اسکورل (Schorl) فارسی میں خماہان عربی میں سلطان مہرہ یا صندلِ حدیدی کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۱۸). [سُلطان + مُہرہ (رک)].

---ہُدا کس اضا (---ضم ہ) امذ ؛ ہدیٰ.
رہنماوں کا رہنما ؛ (مجازاً) خدا ، رسول ، صحابہ کرام اور ائمہ کے لیے بھی مستعمل.

قبضے میں اب اسی کے ہوں جو سُلطانِ ہدا ہے
تمغے کی جگہ نقشِ قدا مجھ پہ کُھدا ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۶). [سُلطان + ہدیٰ (رک)].

سُلْطانَہ (ضم س ، سک ل ، فت ن) امث.
سلطان (رک) کی تانیث ، ملکہ ، شہزادی ، بادشاہ کی ماں ، بہن ، بیٹی یا بیوی. سعودی عرب کے فرماں روا (بادشاہ) کو جلالۃ الملک کہا جاتا ہے اُردو اور فارسی میں حسبِ ذیل القابات مُستعمل تھے ... حکمران خاتون ، سلطانہ. (۱۹۸۶ ، سندھ کامقدمہ ، ۱۳۷). [سُلطان + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---چَمْپا / چَمْپَہ (---فت چ ، سک م / فت پ) امذ.
ایک پھول نیز اس کا درخت اس کی لکڑی بہت کارآمد سمجھی جاتی ہے (لاط : Calophyllum Inophyllum). مستول ... حسبِ ذیل مخصوص لکڑیاں استعمال ہوتی ہیں ... سلطانہ چمپہ ، کے لیے سندری (بنگالہ). (۱۹۰۷ ، معرفِ جنگلات ، ۱۲۷). زیتونیہ (سُلطانہ چمپا) اس میں گرد ثمرہ بیرونی جانب ماسی ہوتا ہے اور اندرونی جانب سخت اور پتھریلا. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۴۷). [سُلطانہ + چمپا / چمپہ (رک)].

سُلْطانی (ضم س ، سک ل). (الف) صف.
سُلطان کا ، شاہ کا ، شاہی ، سرکاری.

سبز ہر تاج سر پہ ریحانی
باہمہ جاہ و فرِ سلطانی

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۳۸) . آباواجداد یا تو خدماتِ سُلطانی پر مامور تھے یا معافیات و جاگیرات کے بھروسے پر ان کو کسی قسم کے آزاد پیشے کی ضرورت نہیں ہوتی. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ حالی ، ۸۹۲). بادشاہِ سخن فردوسی اپنی لاجواب مثنوی (شاہ نامہ) لکھ کر دربارِ غزنی میں لایا اور سُلطانی سرپرستی میں اس پر نظرثانی اور بعض داستانوں کا اضافہ کیا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاک و بھارت ، ۱ : ۱۳۸). (ب) امث. ۱. **حکومت ، بادشاہت ، حکمرانی.**

محبت کی سُلطانی ہے سب جگت پر
کہ اس سم نہیں کوئی گیانی دوانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۴).

ہے مُسَلّم اس کو سلطانی سدا
اس میں کس کو زہرۂ چوں و چرا

(۱۸۵۹ ، چشمۂ فیض ، ۲).

سلطانیٔ جمہور کا آتا ہے زمانہ
جو نقشِ کہن تُم کو نظر آئے مٹا دو

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۴۹). اپنے تاثر پر یہ ناقابلِ شکست اعتماد تاثر کی مطلق العنان سلطانی کے آئین سے ملتا جُلتا اعتماد ہے. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری : شخصیت اور فکروفن ، ۲۲۲). ۲. (أ) (بانک) **خنجر نما چھوٹی چُھری.** جس وقت حریف پلٹا کرے تو یہ اسی کی سلطانی اپنی چھری پر روک کے ... دائیں پاؤں کا پنجہ اس کے دہنے پیر پر رکھ کر کھڑا ہو جائے اور چُھری مارے. (۱۹۲۵ ، فنِ تیغ زنی ، ۹۰). (آآ) (بانک) **ایک داؤ کا نام ، اپنی چُھری حریف کے ہاتھ پر سے اُتار کے اس کے بائیں ہاتھ کی کلائی کے نیچے رکھ کے اپنی چُھری کی باڑھ سے اس کے بائیں ہاتھ کو اوپر اُچھال دینا تا کہ اپنا ہاتھ چھوٹ جائے اور جلدی سے اپنا سیدھا پانو آگے بڑھا کے حریف کے پیٹ میں بھونک دے.** اگر پلٹا کرے تو اپنے سیدھے گُھٹنے کے بل کھڑا ہوکے اپنی چھری حریف کے ہاتھ پر سے اُتار کے سُلطانی کے طریقہ پر حریف کے بائیں ہاتھ کی کلائی پر مارے. (۱۹۲۵ ، فنِ تیغ زنی ، ۴۷). ۳. (سلائی بنائی) **موٹا پھنگ دار اور سخت قسم کا ریشم جو معمولی قسم کا کپڑا بنانے اور دوسرے ادنیٰ کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے ، سجّل ، سگل** (ماخوذ : اپ و ، ۲ : ۲۵). ۴. (تصوف) **جریانِ اعمال اور احوال کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۴۷). [سُلطان + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اُتارْنا محاورہ.
(بانک) اپنی چُھری حریف کے ہاتھ پر سے اُتار کے اس کے بائیں ہاتھ کی کلائی کے نیچے رکھ کے اپنی چُھری کی باڑھ سے اس کے بائیں ہاتھ کو اوپر اُچھال دینا. اپنے بائیں ہاتھ سے تھپکی مار کے اوس کے داہنے ہاتھ پر سُلطانی اوتار کے گلے پر چُھری مارے. (۱۸۹۸ ، قوانینِ حرب و ضرب ، ۱۷۳). جب حریف پھانسی کرے اور سُلطانی اُتارے تو یہ فی الفور پلٹا کر کے اس کو گرا دے اور چُھری مارے. (۱۹۲۵ ، فنِ تیغ زنی ، ۸۳).

---بانات اث.
ایک قِسم کی رومی، عُمدہ دبیز بانات. پچھے پیچھے خواصوں کے عاقے رتھیں جن پر کارچوبی سُلطانی بانات کے پردے پڑے ہوئے (۱۸۰۳ ، گُلِ بکاؤلی ، ۳۳). سر انتونی نے دو گز سُلطانی بانات بازار سے منگوانے کا کمشنر کو حکم دیا. (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثرِ ریاض ، ۵۹). متفرق اشیا میں کارچوبی مسند ، سلطانی بانات کا تنبو چوبوں کا بہت بڑا نمگیرہ ... اور ایک قلعہ جس کی فصیلوں پر توپیں چڑھی ہوئی تھیں. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۱۶۲). [سُلطانی + بانات (رک)].

---بُلْبُل (---ضم ب ، سک ل ، ضم ب) اث.
ایک خاص رنگ کی بُلبل جس کی چونچ سیاہ اور پر سُرخی مائل ہوتے ہیں (نوراللغات). [سُلطانی + بُلبل (رک)].

---پَنْچ (---فت پ ، سک ن) امذ.
(کاشت کاری) گانو کی پنچایت کا سرکاری نمائندہ (ا پ و ، ۶ : ۷۷). [سُلطانی + پنچ (رک)].

---گَواہ (---فت گ) امذ.
(قانون) **ایسا مُلزم جس کو پولیس سرکاری گواہ بنا کر عدالت سے سزا معاف کرا دیتی ہے ، وعدہ معاف گواہ.** پولیس نے اس گروہ میں سے دو ایک ذہین آدمیوں کو رہائی اور معاش کا سبز باغ دکھلا کر سُلطانی گواہ بنایا. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۱۶). [سُلطانی + گواہ (رک)].

---مُعافی (---ضم م) امث.
معافی جو حکومتِ وقت کی طرف سے خاص خاص موقعوں پر دی جائے (عموماً قیدیوں کو). اگر اس میں سے ایک مہینہ سُلطانی معافی کا اور جو چارماہ اب تک گزر چکے ہیں اسی طرح پانچ ماہ اور کم کردو تو دو سال اور تین ماہ بنتے ہیں. (۱۹۵۳ ، صلیبیں مرے دریچے میں ، ۱۴۱). [سُلطانی + معافی (رک)].

سَلْطَنَت (فت س ، سک ل ، فت ط ، ن) امث ؛ امذ (قدیم).
۱. **حکومت ، بادشاہت ، عملداری.**

اگر سلطنت ہاتھ آوے تو کیا
وگر کیمیا کئی بناوے تو کیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲). نہیں کوئی شریک اس کا ، اسی کے لیے سلطنت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۳). کون خیال کر سکتا تھا کہ انگریز کالے کوسوں ... ہندوستان میں آ کر سلطنت کریں گے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۵۰). آج انگلستان کی وہ سلطنت تو گئی جس پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا. (۱۹۸۶ ، قومی یکجہتی میں ادب کا کردار ، ۱۰۸). ۲. **علاقہ جو کسی خاص پارٹی یا فرد کے زیر نگیں ہو ، مملکت ، ریاست.** برّاعظم ایک وسیع قطعہ ہے جسمیں بہت سے ملک اور سلطنتیں ، علحدہ علحدہ حکومت کی اور سرحدوں میں منقسم ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۳۵). جب کسی بڑی سلطنت کو زوال ہوتا ہے تو سارے کا سارا ملک تہ و بالا ہو جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۳). بادشاہ کی تمام سلطنت میں اتنا چاول پیدا نہیں ہوتا تھا. (۱۹۸۸ ، اُردونامہ ، مارچ ، ۷). ۳. **جاہ و جلال ، غلبہ ، قدرت.**

آپس کی سلطنت سب لے کے سنگات
عجم کوں تب چلیا شہزادہ خوشی دھات

(۱۶۶۵ ، پھول بن (تتمہ) (رسالہ اردو اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۱۸)).

کون یہ سلطنت مآب آتا
چشمِ خوبی کا جس رکاب آتا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۵). محمد علیہ السلام کی نبوت پر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم قاضی عین القضات ہوں کہے کہ اپنا سلطنت تاپلاں پر دکھلاتا ہے. (۱۷۶۵ ، چہ سرہار (ق) ، ۵۱). اف : دکھلانا ، کرنا ، ہونا. [ع].

---بِٹھانا محاورہ.
عملداری قائم کرنا ، تسلّط قائم کرنا. انہوں نے ہم کو تلوار کے زور سے مُطیع کیا ہے جیسے کبھی ہمارے بزرگوں نے ہندوؤں پر اپنی سلطنت بٹھائی تھی. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۶۲).

---بیٹھنا محاورہ.
سلطنت بٹھانا (رک) کا لازم ، عملداری ہونا ، تسلُّط یا حکومت قائم ہونا. تم لوگ اپنی جانیں لے کر نکل جاؤ، جب سلطنت بیٹھے گی دیکھا جائے گا. (۱۸۷۲ ، بنات النعش ، ۱۳۰).

---جَمْہُوری کس صف (---فت ج ، سک م ، و مع) صف.
عوامی حکومت ، ایسی حکومت جو رائے عامّہ کے ذریعے قائم ہوئی ہو ، ریاست یا مملکت جس پر عوام کے منتخب نمائندوں کی حکمرانی ہو (ماخوذ : مہذب اللغات). [سلطنت + جمہوری (رک)].

---راں صف ؛ امذ.
حکمراں ، بادشاہ ، شہنشاہ (جامع اللغات). [سلطنت + راں ، لاحقۂ صفت].

---رانی امث.
حکومت چلانا ، حکمرانی.

جلبِ زر کیا ہے عافیت سوزی
مسکنت کیا ہے سلطنت رانی

(۱۹۲۲ ، فردوسِ تخیّل ، ۱۷۰). [سلطنت + راں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَلْطَه (فت س ، سک ل ، فت ط) امذ.
ایک سبزی ، سلاد ، ساگ جو کچّا کھایا جاتا ہے. سلاڈ یا سلطه

یہ موسم سرما میں ہوتا ہے اور جاڑوں بھر کام دیتا ہے۔ (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۲۴۶)۔ [ع]۔

سِلَع (کس س ، فت نیز سک ل) امذ.
مسّا جو انسان کے جسم پر نکل آتا ہے۔ جو لوگ ہمیشہ خرما کا استعمال رکھتے ہیں انکو جذام اور سرطان اور سلع کا عارضہ نہیں ہوتا۔ (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۲۳۴)۔ [ع]۔

سِلْعات (کس س ، سک ل) امذ.
سلع (رک) کی جمع ، مسّے۔ یہ چھوٹے سفید اُبھے ہوئے سلعات ہوتے ہیں۔ (؟ ، کتاب العین ، ۳۵۴)۔ [سلع (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

سِلْعَہ (کس س ، سک ل ، فت ع) امذ.
رَگ : سِلع ، مسّا یہ سلعہ کی طرح صفاقات کے اندر ہو جاتے ہیں (۱۹۳۵ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۸۱)۔ [ع]۔

---ٔ شِرْیانِیَہ کس صف (--- کس ش ، سک ر ، کس ن ، فت ی) امذ.
(طب) ایک مرض جس میں شریان پھیل جاتی ہے ، ام الدم ، اینورسما ، ام الدم یا سلعۂ شریانیہ ایک ایسی تجویف یا جوف ہوتا ہے جس کا کسی شریان کے ساتھ رابطہ ہو۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۰۰)۔ [سلعہ + شریان (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

سَلَف (فت س ، ل) (الف) صف.
۱. گذشتہ یا گزرا ہوا (زمانہ) ، اگلا ، پہلے کا ، قدیم. جو ثوابت جس برج میں اہلِ سلف نے لکھے ہیں اب وے اس بُرج میں نہیں ہیں۔ (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۱۸۹)۔ سرسید نے بعض مسائل میں علمائے سلف سے اختلاف کیا ہے۔ (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۱۰۵)۔ پنجم ایہام کہ شاعرانِ سلف میں اس کا رواج تھا اب اس صنعت کی طرف توجہ کم ہے۔ (۱۹۸۴ ، اسلوبیاتِ میر ، ۱۳)۔
۲. اگلے زمانے کے بزرگ اور قابلِ احترام شخصیتیں ، بزرگ ، آباؤاجداد.

سُخن سے سلف کی بھلائی ہے
زبانِ قلم سے بڑائی ہے

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۲۳)۔ مجالس مولود شریف کی بدعات اور امورِ ممنوعہ محرمہ سے خالی و پاک ہوں تا موجب حرمان طریقہ اتباع سلف سے نہ ہو۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۷۷)۔ اس وقت ہمارے سلف کے کارنامے ہم کو براہِ راست اس کے سوا کوئی سبق نہیں دے سکتے کہ بزرگوں کی بڑائی پر فخر کرو۔ (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲)۔ مشاہیر سلف کے محاسن و مناقب کا تذکرہ اربابِ علم و فن کے فرائضِ منصبی ہیں۔ (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۲۹)۔ (ب) امذ. ۱. **(موسیقی) لَے کا تیسرا درجہ جس کو درت کہتے ہیں ، یہ پہلے دونوں درجوں (لَیا اور مدہ) سے بڑھا ہوا ہوتا ہے اور اس قدر تیز بڑھتا ہے کہ تال دینے والا تال بھی قائم نہیں رکھ سکتا۔** سوم درجہ جس کو درت کہتے ہیں یہ پہلے دونوں درجوں سے بڑھا ہوا ہے علم موسیقی کی اصطلاح میں اسی کو سلف کہتے ہیں۔ (۱۹۲۷ ، لغات الہند ، ۱ : ۸۳)۔
۲. ایک قسم کی بیع جس میں قیمت پہلے دیدی جائے ، قرض جو بغیر سُود کے ہو ، روپیہ جو سوداگری کا مال خریدنے کے لیے دیا جائے۔ جو شخص سلف کرے تم میں سے کسی میوے میں تو چاہیے کہ سلف کرے ایک ناپ معین اور ایک تول معین ایک مدتِ معین تک۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۹)۔ پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ جو شخص سلف کا معاملہ کرے تو معلوم پیمانے کے ساتھ ... اور ساتھ ہی مُدّت کا ٹھہراؤ بھی واضح کر دیا جائے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۱۱)۔ [ع]۔

---پَرْوَری (--- فت پ ، سک ر ، فت و) است.
آباؤاجداد کے رسم و رواج پر قائم رہنا، دقیانوسیت ، رجعت پرستی. لیکن اس سلف پروری سے کیا حاصل آج تو مغرب دنیا کا مشعل ہدایت ہے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۶۴)۔ [سلف + ف : پرور ، پروردن = پالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سے م ف.
اِبتدا سے ، اوّل زمانے سے ، اگلوں سے ، بزرگوں کے زمانے سے. جو کچھ کے چیز قرآن شریف سے یا حدیث شریف یا جمہور کے قول سے یا سلف خلف سے حرام ہے صادر ہوا تو کبیرہ گناہ گار۔ (۱۵۶۴ ، رسالہ فقۂ دکنی ، ۱۰۵)۔ مصری لوگ اپنے بُتوں پر رنگ لگاتے ... میں انھیں قدیمی طریقوں کے پیرو ہیں جو وہاں سلف سے چلے آتے ہیں۔ (۱۸۶۷ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۴۳)۔ ساداتِ عظّام پر بنی عباس نے جیسے جیسے مظالم کئے ہیں سلف سے آج تک اس کی مثال نہیں ملتی۔ (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۵)۔

---سے خَلَف تک فقرہ.
اِبتدا سے تا حال (فرہنگ آصفیہ).

---سے ہوتی آئی ہے فقرہ.
پُرانی رسم ہے (جامع اللغات).

---صالِح / صالِحِین کس صف (--- کس ح ل / ی مع) امذ.
گزرے ہوئے نیک آباؤاجداد ، برگزیدہ لوگ؛ (مجازاً) صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہ. خُدا سلفِ صالحین کی پیروی کی توفیق عطا کرے۔ (۱۸۹۱ ، فسانۂ بے خبر ، ۲۳۶)۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ سلفِ صالح کے حالات ہماری قوم کے لیے بالکل فائدہ مند نہیں۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۲۱۳)۔

تو نام مت مٹا سلفِ صالحین کا
تیرا بھی نام نیک رہے تا کہ پائدار

(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۲۱)۔ عالیہ صفات کے اعتبار سے سلفِ صالحین کا نمونہ تھے۔ (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۳۱)۔ ہمارے علماء کو ... سلفِ صالحین کا نمونہ بننا چاہیے۔ (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۳۵۹)۔ [سلف + صالح / صالحین (رک)]۔

سِلْف (کس س ، سک ل نیز فت س ، کس ل) امذ.
سالی کا خاوند ، ہم زُلف ، ساڑھو (جامع اللغات). [ع]۔

سِلف (کس مج س ، سک ل) امذ.
۱. ذات خودی نیز بطور سابقہ آپنے آپ اپنے تئیں. سِلف انگریزی سابقہ کے طور پر خود یا ذات یا تئیں کے معنوں میں دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی آتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۶۳). ۲. (میکانیات) موٹر کا ایک پُرزہ جس کے دبانے سے موٹر کا انجن کام کرنے لگتا ہے ، سلف اِسٹارٹر ، چال پُرزہ ، چال بٹن. سلف ... اس پُرزہ کو کہتے ہیں جس کے دبانے سے موٹر کا اِنجن کام کرنے لگتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۲). [انگ : Self].

---اِسٹارٹَر (--- کس ا ، سک س ، ر ، فت ٹ) امذ.
(میکانیات) موٹر کا ایک پُرزہ جو بجلی یا بیٹری کی قوت سے موٹر کو چلا دیتا ہے ، چال پُرزہ ، چال بٹن. سلف ... اس کا مرکب سلف اِسٹارٹر بھی آتا ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۲).
[انگ : Self Starter].

---رِسپیکٹ (--- کس ر ، سک س ، کس مج پ ، سک ک) امذ.
خود داری ، احساس ذات. ہم میں نہ غیرت باقی رہے گی نہ حمیّت نہ سلف رِسپکٹ. (۱۸۹۴ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۷۴).

سلف رِسپکٹ کا پھر یاد رہے گا نہ سبق
پھر نہیں ہونے کی یہ بحث تو ومن پیدا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۷۷). [انگ : Self Respect].

---گَورْنمنٹ (--- فت گ ، و ، سک ر ، ن ، کس م ، سک ن) امث.
حکومت خود اختیاری ، خود انتظامی ، مقامی یا اندرونی آزادی.

اچھی ہے سلف گورنمنٹ کی خواہش لیکن
ہونے پائے متزلزل نہ وفاداریٔ ہند

(۱۸۶۲ ، ظفر (بہادر شاہ) (اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۳). سلف گورنمنٹ کے رزولیشن کے بانیوں میں بھی مولانا کا نام وقیع جگہ رکھتا ہے. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۶۶۳).
[انگ : Self Government].

---ہِلپ / ہیلپ (--- کس مج ہ ، سک ل/ی مج ، سک ل) امث.
اپنی مدد آپ کے اصولوں پر عمل کرنا ، خود اعتمادی. اسی نے سب سے پہلے ہندوستانیوں کو سلف ہیلپ کا سبق پڑھایا. (۱۸۹۹ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۵۴). سلف ہلپ کا اصول اس کے دل میں شروع ہی سے راسخ ہو جاتا ہے. (۱۹۰۴ ، مخزن ، مارچ ، ۳۸). سہاروں کا ہاتھ سے چھوٹ جانا انسان کے لئے ایک نعمت ہے اس سے اس کے اندر خوداعتمادی اور سلف ہیلپ اور خودشناسی پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، خواجہ حسن نظامی ، ۱۰۰). [انگ : Self Help].

---مارْنا محاورہ.
۱. (میکانیات) موٹر کا انجن چلانے کے لیے سلف کا بٹن دبانا. موٹر نکلی سلف مارتے ہی پھر سے اسٹاٹ وہ چلی جا رہی ہے. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۳۵).

سُلْف (ضم س ، فت ل) امذ.
سودا ، اسباب ، سُلُف (نوراللغات). [سودا (رک) کا تابع مہمل].

سَلْفا (فت س ، سک ل) صف.
(کیمیا) گندھک کا ، کبریتی. نئی سلفا دواؤں کے استعمال سے بیماروں کی بڑی تعداد شفا پا سکتی ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنجسالہ منصوبہ ، ۵۶۱). [انگ : Sulpha/Sulfa].

---نِل اَمائِڈ / نِیلامائِڈ (--- کس ن ، سک ل ، فت ا ، ی مع / ی مع ، کس ڈ) امذ.
(کیمیا) جراثیم کش دواؤں میں اِستعمال کیا جانے والا ایک جُز نیز ان دواؤں کا مُشترکہ نام جو راست جراثیم پر مہلک اثرات رکھتی ہیں. سلفا نل امائیڈ کے سالمے کی تھوڑی سی تبدیلی سے پندرہ سال کے اندر تقریباً ساڑھے پانچ ہزار مرکبات حاصل کیے جس کو بیماریوں کے جراثیم کے خلاف جانوروں میں امتحان کیا گیا. (۱۹۶۷ ، بنیادی خردحیاتیات ، ۳۵۹). دوا کا ایک جُز نسبتاً آسان مرکب ہے جس کا نام سلفا نیلامائڈ ہے. (۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں (ترجمہ) ، ۶۷). [انگ : Sulfa Nilamide].

---نیمائِڈ (--- ی لین ، ی مع) امذ.
رک : سلفا نیلامائڈ. اس دریافت کے بعد اس سے ملتی جُلتی کئی ادویات دریافت ہوئیں جن کو بطور مجموعی سلفا نیمائیڈ کا نام دیا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ۳۵۹). [Sulfa Namide].

سُلْفا (ضم س ، سک ل) امذ.
۱. (اُ) سادہ تمبا کو جس کو بھُربھُرا کرکے چلم میں رکھتے ہیں اور اس پر آگ رکھ کر پیتے ہیں. جس سادہ تمبا کو میں مصالح وغیرہ نہ پڑے اس کو سُلفا کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۳۰). بی خورشید جان کے حُجرے کے سامانِ سفر میں شام و سحر کے خمیرے دو رپے کا جلا ہوا سُلفا نئے سر سے شامل کر لیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۶ : ۶). جن کے آخر میں الف آنا چاہیے ان میں سے اکثر لفظ غلط نویسی کا نشانہ بنتے ہیں ... سرکنڈا ، سفیدا ، سُلفا ، سلونا. (۱۹۷۴ ، اُردو اِملا ، ۹۵). (اُا) بغیر توے کے تمبا کو پینے کے ایک طریقے کا نام.

گر حکم ہو تو ساتی سُلفا کا دم لگا کر
پھنکاروں اور بھی میں سبزے کو ایک کوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶).

امیدوار ہیں ہم اُٹھ گئے وہ دم دے کر
نہ کڑ کڑی ہے نہ سُلفا نہ پیچوان حُقّہ

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)). ہندوستانیوں نے حقّہ کی طلب مٹانے کو بغیر توے کے تمبا کو پینے کا نام سُلفا رکھا پھر سلفا کر دینا ، سلفا اُڑانا محاورے بن گئے. (۱۹۷۰ ، غُبارِ کارواں ، ۱۶۹). ۲. چرس (نوراللغات). [مقامی].

---اُڑانا محاورہ.
۱. سُلفا بھر کے پینا ، دم لگانا ، کش لگانا ، چرس کا دم لگانا ، چرس پینا (نوراللغات). ۲. خاک سیاہ کر دینا ، ختم کر دینا ، بالکل خرچ کر ڈالنا (دولت وغیرہ) الٹے تلّلے اُڑا دینا. جو دولت جلد صرف کر دی جائے اسے سُلفا اُڑا دینا یا سُلفا کر دینا بولنے لگے. (۱۹۷۰ ، غُبار کارواں ، ۱۶۹).

---پینا ف م.
۱. چلم یا حقّے میں سادی سُوکھی تمبا کو بھر کر پینا. دو ایک بیٹھے تمبا کو چلموں میں بھر کے ناریلوں میں رکھ رکھ کر ہاتھوں میں لیے سُلفا ہی پیتے ہیں. (۱۸۸۳ ، کوچکو باختر (ق) ، ۶۶).

پیا کرتے ہیں ہم سُلفا ہمیشہ دے کے اک گُلّا
اُوڑایا کرتے ہیں بچے ایے باوا ایے باوا

(۱۹۲۸ ، مرقعٔ لیلیٰ مجنوں ، ۹۷). ۲. چرس پینا (جامع اللغات).

---جمانا محاورہ.
تمبا کو چلم میں بھرنا. اپنی چلم پر سُلفا جما کر کہا یعنی ذراسی آگ ہو تو اس پر رکھ دینا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۹۷).

--- کر ڈالنا/ کرنا محاورہ.
۱. جلا کر راکھ کر دینا ، خاک سیاہ کر دینا. چڑیوں کا دودھ پیچیدہ چشم ناظر میں گھسا جاتا ہے اور دل کی چلم کو سُلفا کیے دیتا ہے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۳ : ۹). ۲. خرچ کر دینا ، تلف کر دینا. جو دولت جلد صرف کر دی جائے اسے سلفا اڑا دیا یا سلفا کر دیا بولنے لگے. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۶۹).

---ہونا محاورہ.
مارے غصے کے جل کر راکھ ہو جانا. آپ کو دل لگی سُوجھتی ہے یہاں دل جل کر سُلفا ہو رہا ہے (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۶). ۲. جل کر راکھ ہونا (تمبا کو یا چرس کا) ؛ بری طرح تباہ و برباد ہونا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

سَلَفاً و خَلَفاً (فت س ، ل ، تن ف بفت ، و مع ، فت خ ل ، تن ف بفت) صف ، م ف.
گزشتہ لوگ ، آباو اجداد ، متقدمین سے لے کر متاخرین تک. اِلی الآن سلفاً و خلفاً علماء و حکما سے کسی نے اس باب میں ایک جز بھی نہیں لکھا. (۱۸۶۳ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۲). [رک : سلف + اً ، لاحقۂ صفت و تمیز + و (حرف عطف) + خَلَف (رک) + اً ، لاحقۂ صفت و تمیز].

سَلْفائِڈ (فت س ، سک ل ، کس ء) امذ.
(کیمیا) گندھک اور کسی عنصر یا جُزوِ مُستقل کا مرکب. رنگین آتش بازی میں یہ نمک استعمال کیے جاتے ہیں ... نیلے رنگ کے لیے تانبے کا کاربونیٹ ، سلفائڈ یا آرسینائیٹ بشمول کیلومل. (۱۹۳۳ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۳۶). [انگ : Sulphide].

سِلَفْچی (کس س ، فت ل ، سک ف) امث ؛ مـ سلپچی.
رک : چلمچی ، ہاتھ منھ دھونے کا برتن جس کے سرپوش میں چھید ہوتے ہیں. لوٹا اور شمع دان اور سِلفچی آفتابہ اور پاندان اور خاصدان اور طشت وغیرہ تانبے کے اور برنج اور جسد وغیرہ سے بناتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۳) دُوسری لونڈی کو سِلفچی ، آفتابہ ، اُجلا دسترخوان دے کر اس کو ساتھ کیا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۹۷). مُلازم سِلفچی لا کر ہاتھ دُھلا رہا تھا. (۱۹۵۸ ، عمرِ رفتہ ، ۲۸۰). نرس نے سِلفچی میں تولیہ بھگویا اور اس کا جسم صاف کرنے لگی. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۹۷). [چلمچی (رک) کا عوامی تلفظ].

سَلْفَر (فت س ، سک ل ، فت ف) امذ.
گندھک ، کبریت سلفر یعنی گندک. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۳۸). کاربن ہائیڈروجن آکسیجن اور نائٹروجن اور سلفر کے ملنے سے بنتا ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینیرز ، ۲ : ۸۳). اِبتدائی عناصر نائٹروجن ، فاسفورس ، پوٹاشیم ، کیلشیم ، میگنیشیم اور سلفر ہیں. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۸۸). [انگ : Sulphur].

---ڈائی آکسائڈ/آکسایڈ
(کیمیا) ایک بھاری بے رنگ دم گھونٹنے والی گیس جو بہ آسانی مائع میں تبدیل کی جاسکتی ہے سلفیورک ایسڈ ، سلفیورک ایسڈ گیس ، سلفر ڈائی آکسایڈ وغیرہ بھی مروج ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶). سلفر ڈائی آکسائیڈ کی سلفر ٹرائی آکسائیڈ میں تبدیلی کا عمل دو طرفہ اور حرارت زا ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۱۱۲). [انگ : Sulphur Dioxide].

سُلْفَہ (۱) (ضم س ، سک ل ، فت ف) امذ.
رک : سلفا.

پیانو کے نیچے دب گئے ، نغمے ہزار کے
سُلفہ ہے پیچوان بھی آگے سگار کے

(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۷ : ۳). [سلفا (رک) کا متبادل اِملا].

---اُڑانا محاورہ.
سُلفا اُڑانا. بروز رویت ہلال عید تمام چرس خوار لوگ جمع ہو کر سوا روپے کی چلم چرس ہلال کو دیکھتے ہی بطور سُلفہ اُڑاتے ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۱۵). جب دیکھیے ہاتھوں کو چونگا بنائے سلفہ اُڑا رہے ہیں. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۱۷).

---پینا ف م.
چلم یا حقّے میں تمبا کو یا چرس بھر کر پینا. میں اتنا کہتی ہوں کہ یہ سُلفہ پینے سے سوائے میرے ہلکان کرنے کے تمہارا اور کیا مطلب ہے. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۵).

---کا دَم کھینچنا ف م ؛ محاورہ.
حقّے کا پُورا کش لینا.

جلد پھنکاریے سبزی کے نشہ کو کوڑا
کھینچیے اور کوئی سُلفہ کا دم یا معبود

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷).

--- کرنا محاورہ.
سُلفا کرنا ، جلا کر راکھ کر دینا ، پُھونک ڈالنا. حقّے کی چلمیں کی چلمیں سُلفہ کر گئے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۹۵).

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
رک : سلفا ہونا ، جل کر خاک ہو جانا ، تباہ و برباد ہو جانا.

واہ صاحب واہ اچھے تھے یہ چکمے وصل کے
آپ کی تھی دل لگی سُلفہ یہاں گھر ہو گیا

(۱۹۳۲ ، سنگ وخشت ، ۱۳).

سُلفہ (۲) (ضم س ، سک ل ، فت ف) امذ.
ناشتہ کا کھانا ، وہ کھانا جو کسی آنے والے کے لیے فوراً تیار کیا جائے. ناشتے کے طور پر جلدی جلدی جو کھانا تیار کر کے مہمان کے سامنے رکھ دیا جائے عربی میں سُلفہ کہتے ہیں . (١٩٧٠ ، غُبار کارواں ، ١٦٩). [ع].

سَلَفی (فت س ، ل) صف ؛ امذ.
١. **سلف کا ، قدیم ، پُرانا ، آغاز کا.** اب وہ بُھورے اور یافیاتی اور سیاہ طبعی ہیں جو دوسری جماعتوں کے مقابلہ میں نہایت کثیر تعداد اور ٥ تا ١ ، تناسب سے ہیں یہ دراصل دونوں ابتدائی سلفی نمونے ہیں . (١٩٣٧ ، میندلیت (ترجمہ) ، ١٣١). ٢. **اہلِ حدیث حضرات جو اپنے آپ کو سلفِ صالحین کا پیرو گردانتے ہیں.** کبھی اہلِ الحدیث (اصحاب الحدیث) ، اہل السنۃ ، اہل الاثر ، سلفی اور اثری کا ہم معنی ہو کر ... استعمال ہوتا ہے . (١٩٦٧ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٢ : ٥٨٠).

سُلفے (ضم س ، سک ل) امذ ؛ ج.
سُلفا (رک) کی جمع یا مُغیّرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل) . اسے پھر وہی سُلفے کی بُو آئی . (١٩١٦ ، اتالیق بی بی ، ٦)

ـــ کا دَم کھینْچْنا / لَگانا ف مر ؛ محاورہ.
حُقّے کا پُورا کش لینا.

آنکھوں کا وہیں اس کے دوبالا ہوا عالم
اک سُلفے کا دم اس نے جوں ہی ینگ پہ کھینْچا

(١٨٠٠ ، دیوانِ بیختہ ، ٢٥). کوئی کنکڑ والے کو بُلا کر سُلفے کا دم لگاتا ہے . (١٨٦١ ، فسانۂ عبرت ، ٣٣).

سَلْفیٹ (فت س ، سک ل ، ی مج) امذ ؛ ج : سلفیٹز/سلفیٹس.
(کیمیا) **گندھک کے تیزاب کا نمک.** رنگین آتش بازی میں یہ نمک استعمال کیے جاتے ہیں : سُرخ رنگ کے لیے اسٹرانشیم کا نائٹریٹ ، کاربونیٹ یا سلفیٹ . (١٩٣٣ ، مخزنِ علوم و فنون ، ٣٦). کیلشیم اور قلوی مٹیوں کی دُوسری دھاتوں کو سلفیٹز فاسفیٹز اور قلیات مرتسب کر دیتے ہیں . (١٩٣٨ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ١ : ١١٥). ماحول کے کاربونیٹس کے ساتھ تعامل کر کے سلفیٹس تیار کرتا ہے . (١٩٨٠ ، مبادی نباتیات ، ٢ : ٥٣٨). [انگ : Sulphate].

سَلْفیورِک (فت س ، سک ل ، کس ف ، ی مخ ، و مج ، کس ر) امذ.
(کیمیا) **جس میں گندھک آکسیجن وغیرہ کی زیادہ مقدار ہو .** ترشے ـ ایسڈ ایسٹک ٹرائی کلور ایسٹک ، سٹرک ، ٹارٹارک ، ہائڈرو کلورک ، نائٹرک ، سلفیورک ، فاسفورک . (١٩٣٨ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ١ : ٢١٨). [انگ : Sulphuric].

ـــ اَیسڈ (ـــ ی مج نیز لین ، کس س) امذ.
(کیمیا) **گندھک کا تیزاب ، کبریتی تیزاب.** دوسرا شخص سلفیورک ایسڈ یعنی گندھک کا تیزاب (ساتھ حصہ) اس میں ڈال دیتا ہے . (١٩٢٠ ، رسائلِ عمادالملک ، ١٨٨). کھٹایا تیزاب کو ایسڈ کہتے ہیں اس کے کئی مرکبات مثلاً ہیڈرو کلورک ایسڈ سلفیورک ایسڈ وغیرہ اُردو میں رائج ہیں . (١٩٥٥ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٣٩). تجربہ گاہ میں ہائیڈروجن گیس جست پر ہلکے ہائیڈروکلورک ایسڈ یا سلفیورک ایسڈ کے تعامل سے تیار کی جاتی ہے . (١٩٨٥ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ٥). [انگ : Sulphuric Acid].

ـــ اَیسڈ گَیس (ـــ ی مج نیز لین ، کس س ، ی لین) امث.
(کیمیا) **وہ گیس جو گندھک ، تیزاب اور آکسیجن کی زیادہ مقدار کے ساتھ مرکب ہو.** سلفر سوپ ، سلفیورک ایسڈ ، سلفیورک ایسڈ گیس سلفر ڈائی آکسائیڈ وغیرہ بھی مروج ہیں . (١٩٥٥ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٩٠). [انگ : Sulphuric Acid Gas].

ـــ تُرْشَہ (ـــ ضم ت ، سک ر ، فت ش) امذ.
رک : **سلفیورک ایسڈ.** نیلا تھوتھا تانبے کا سلفیٹ ہے یا تانبے اور سلفیورک تُرشہ کا مرکب ہوتا ہے . (١٩١٧ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ١٠١). گندھک کی مزید تکسید سے سلفیورک تُرشہ حاصل ہوتا ہے . (١٩٨٠ ، مبادی نباتیات ، ٢ : ٥٣٨). [سلفیورک + تُرشہ (رک)].

سَلَق (فت س ، ل) امث.
سخت آواز ، ناگوار بات ، طنز. سلق آواز سخت کو کہیں . (١٨٥١ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ٥٣٢). [ع].

سِلِق (کس س ، ل) امذ.
چُقندر. سلق ـ اس کو فارسی میں چُقندر کہتے ہیں . (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٨٦). [ع].

سِلْقی (کس س ، سک ل) امذ ؛ صف.
سِلق (رک) سے منسوب یا متعلق ، سیاہی مائل سبز ، چُقندر کے پتے کے مُشابہ رنگت کا. زمرد کی کئی قسمیں ہیں ایک سلقی ہے کہ سبزی اس کی مثل ساقِ چُقندر کے ہوتی ہے . (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٣٨). [سلق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ زُمُرُّد (ـــ ضم نیز فت ز ، م ، فت نیز ضم ر بشد) امذ.
(نگینہ گری) **سیاہی مائل سبز چُقندر ، زنگاری زمرد** (ا پ و ، ٣ : ٦٠). [سلقی + زمرد (رک)].

سَلَک (فت س ، ل) امذ (قدیم).
١. **تعلق ، علاقہ ، رشتہ ، سلسلہ.**

بہوت دلیاں سنے تُجھ مُجھ سلک تھا
تیرے سائے منے مِس آج لگ تھا

(١٦٦٥ ، پُھول بن ، ٢).

مرد زن میں نہی ہے برہ کا سلک
برہ کا سمد ہے سو گر گیان تلک

(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ١٣).

سُلطان وہی ہے ہر طرف میں
ہے سلک اسے اولیا کے صف میں

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٦٧). ٢. **رسائی ، میلاپ ، اتصال.**

توں ڈر وزیراں شاہ تے
انکی سلک قاتل زہر

(١٦٣٥ ، تحفۃ المومنین ، ٦٨).

دُکھ شاہِ دین کا سو ہو تیر خدنگ ہو
کیتا ہے سب دلاں میں سلک ہائے ہائے ہائے
(۱۶۵۰ ، مرثیہ، بیاضِ مراثی ، ۱۶۰).
ور تیں تو کھنڈ ہے لگ ہے
اس لگ پہ الگ کوں واں سلک ہے
(۱۸۰۰ ، من لگن ، ۴۳). [ع].

ـــــ دینا محاورہ.
مُنھ لگانا ، سر چڑھانا ، قریب رکھنا. کوتیاں کو سلک دیے تو موں چاٹنے آئے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۵).
میں طفولیت ہوں اپنے اب للک
جھوٹ کیوں ہرگز دیا کب نیں سلک
(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۱۵۲).

سِلْک (۱) (کس س ، سک ل) امث.
۱. (ا) **ڈوری ، دھاگا ، تار ، رشتہ** . وھب کے ایک کریمہ ہے حجلۂ عزت میں ، چاہتا ہے کہ اس مجموعۂ نقاب عفت کو ساتھ سلک ازدواج عبداللہ فرزند تمہارے کے منسلک کرے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۸). لفظ سِلک اور منسلکات علاحدہ الفاظ ہیں ان سے مثل اور امثلہ کو کوئی تعلق نہیں ہے. (۱۹۱۵ ، خطوطِ نظام الدین حسن (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۵۶۸)).
بحر و اوزان و تقطیع کی سلک میں
میں نے الہام کے در پرو کر دیے
(۱۹۸۰ ، خوشحال خان خٹک (ترجمہ) ، ۱۲۱). (آ) **لڑی ، ہار**
کیا شاہ وو سب ایس سلک سے
تو ساریاں تھے فاضل ہوئے ملک تے
(۱۶۰۹ ، قطبِ مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰).
کس حُسن کے جلوہ کی جھلک اوس پہ پڑی ہے
ہر سِلک میرے اشک کی موتی کی لڑی ہے
(۱۸۰۵ ، باقر آگہ ، د ، ۷۰).
جوہری کی نہیں دُوکاں پہ دیواں ہے مرا
سخن تازہ ہے سِلکِ دُرِ شاداب نہیں
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۱۹). شمس العلماء کی کتاب ، تمدن عرب، جس کی شہرت عالمگیر ہو چکی ہے اس سلک کا بیش بہا گوہر ہے. (۱۹۲۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۹۲). ۲. (مجازاً) **سلسلہ ، قطار.**
جب آوے گا نیعت کی توں سِلک میں
رہیگا یکا اوس کی ہر ملک میں
(۱۶۳۸ ، مرات الحشر ، ۲۲۶). سِلکِ لعل سرخروئی شہادت ، سلسلۃ الذہب ہاکی طینت. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۲). جو شخص پسند پڑے گا تو سلکِ ملازمانِ خاص میں داخل ہو گا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مُختصر کہانیاں ، ۱۵۲). علامہ آزاد بلگرامی کا شاگرد اور عالی جاہ بہادر کے سلکِ ملازمین میں داخل تھا. (۱۹۳۵ ، ہندوؤں کی تعلیم مسلمانوں کے عہد میں ، ۶۹). کالج کی سلک ملازمت میں داخل ہو کر ہنی نارائن نے دو کتابیں تالیف کی ہیں. (۱۹۶۷ ، چار گلشن (مقدمہ) ، ۹) ۳. **نظم ؛ ایک چیز کو دوسرے کے ساتھ پرونا** (جامع اللغات) . ۴.(ا) (کاشتکاری) آمدنی و خرچ کا حساب ، لگان کے حساب جمع و خرچ کی باقی ، **فرد حساب جو رقم** خرچ کی صندوق میں رہتی ہے اس کے سلک کی سرسری پڑتال بھی ہر روز شام کے وقت کی جاتی ہے. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، ۱۱ گست ، ۶۷) (آ) (محاسبی) **وہ رقم جو تجارتی مال کی خرید و فروخت کا حساب بند کرنے پر جمع و خرچ کی میزان کے بعد باقی رہے ، باقی تحویل** . یہ رقم عام نقدی سلک میں شریک ہوگی. (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۱). اس میں نقدی نویس کے روزنامچہ کی سلک و باقی لکھیں. (۱۹۰۱ ، ارکانِ اربعہ ، ۳ : ۳۳). ۵. **وہ استری دھن جو اپنی محنت سے حاصل ہو** (اردو قانونی ڈکشنری). ۶. **روش ، رفتار ؛ راستہ ، سڑک** (پلیٹس). [ع].

ـــــ اِتّحاد کس اضا(ـــــ کس ا ، شد ت بکس) امث.
سِلسلۂ یکجہتی ، دوستی کا رشتہ ، میل ملاپ کا وسیلہ. وہ ہماری اپنی صفوں میں میر جعفر و صادق تلاش کر کے ہماری سِلکِ اتحاد کو اتنا کمزور کر دینا چاہتے ہیں جو ذرا سے جھٹکے کو برداشت کرنے کی سکت بھی نہ رکھتی ہو. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ ستمبر ، ۳). [سِلک + اِتّحاد (رک)].

ـــــ بَنْدی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
مال گُزاری کی روزانہ آمدنی کا حساب یا رسید جو مہینے کے آخیر میں مرتب ہوتا ہے جب کہ تمام مال اکٹھا ہو جاتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [سِلک + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پَٹّی (ـــــ فت پ ، شد ٹ) امث.
(محاسبی) **دورقمی حساب میں آزمائشی بقایا ، میزان Trail Balance کا ترجمہ.** ہر ماہ یا کم از کم ہر سہ ماہی پر دفتر صدر محاسبی سے ایک سِلک پٹی طلب کرو. (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۱۰۶)
[سِلک + پٹی (رک)].

ـــــ تَقْرِیر کس اضا(ـــــ فت ت ، سک ق ، ی مع) امث.
گفتگو کا سلسلہ (جامع اللغات). [سِلک + تقریر (رک)].

ـــــ گَوہَر / گُہَر کس اضا(ـــــ و لین ، فت ہ/ضم گ ، فت ہ) امث.
موتیوں کی لڑی ؛ محبوب کے دانت ؛ نظم ، اشعار کا سلسلہ وغیرہ.
اشعار آبرو کے سلکِ گہر کہو تم
پڑھتے ہیں نظم اوس کا موتی سے صاف لڑکے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۵).
عِشقِ دنداں نے پھرایا جوہری بازار میں
آبدار ایسی کوئی سلکِ گہر ملتی نہیں
(۱۸۳۲ ، رِند ، د ، ۲ : ۲۶۶).
فکرِ سخن دِکھاؤں میں کیا ناشناس کو
ہو جوہری اگر تو یہ سلکِ گہر کُھلے
(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ۲۰).
عجیب رنگ سے اشکوں میں پارۂ دل ہے
کہ جیسے لعل کا ٹکڑا ہو سلکِ گوہر میں
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۹۲). اس کی ایک مثال سِلکِ گوہر ہے. (۱۹۷۷ ، ہندی اُردو تنازع ، ۵۱). [سِلک + گوہر/گہر (رک)].

---لآلی کس اضا (---فت نیز ضم ل ، مد ا) امث.
مرِوارید کی لڑی ؛ (کنایۃً) ، محبوب کے دانت.

در دانداں ہوئے تھے موج زن کس بحر خوبی کے
کہ موتی شرم سے پانی ہوئے سِلکِ لآلی میں

(۱۷۹۴ء ، بیدار ، د ، ۵۹).

پادِ دنداں میں جو رونے کٹ گیا تارِ نظر
جو اشکوں میں ہے آب سلکِ لآلی میں نہیں

(۱۸۶۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۵۱۶). [سلک + لآلی (لؤلؤ (رک) کی جمع)].

---مرِوارِید کس اضا (---فت م ، سک ر ، ی مج) امث.
مرِوارید کی لڑی ؛ (کنایۃً) محبوب کے دانت.

لبِ دریا میں گلگوں سِلکِ مرِوارید ہووے گی
ترا کت میں اگر وو لعل میرا پان کھاوے گا

(۱۷۰۶ء ، خروشی ، قدیم بیاض ، ۲۸).

زیبِ گردن وہ سلکِ مرِوارید
نالۂ کہکشاں ، غمِ ناپید

(۱۹۵۷ء ، نبضِ دوراں ، ۸۲). [سِلک + مرِوارید (رک)].

---نِکالْنا محاورہ.
سلک بندی ، جمع و خرچ کا حساب کرنا. مہینہ میں ایک مرتبہ ڈپو کے رجسٹروں کی سِلک نِکالی جائے .(۱۹۰۷ء ، مصرفِ جنگلات ، ۲۳۹).

سِلْک (۲) (کس س ، سک ل) امذ.
ریشم ، ریشمی کپڑا. انگریزی زبان میں ریشم کو سِلک کہتے ہیں . (۱۹۰۶ء ، مخزن ، ستمبر ، ۳۵). سِلک کی بھروان کام دار ساڑھی میں لپٹی سانس اندر آئی .(۱۹۸۷ء ، ساتواں پھیرا ، ۷). [انگ: Silk].

سِلْکانا (فت س ، سک ل) ف م (قدیم).
چھوڑنا ، آہستہ آہستہ ترک کرنا ، الگ کرنا.

پانچوں داراں میں پلکاؤ
اپنے میں ہیں• کوں سلکاؤ

(۱۶۳۰ء ، داول ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۷). [سلک ـ سرک + انا ، علامتِ مصدر].

سَلَک آوے محاورہ (قدیم).
سرک کر آوے ، رینگ کر آوے (قدیم اُردو کی لغت).

سِلِکْٹ کَمیٹی (کس مج س ، ل ، سک ک ، فت ک ، ی لین) امث.
مزسلیکٹ کمیٹی.
مُختصر پارلیمانی کمیٹی جو کسی خاص معاملے میں تحقیقات کے لیے مقرر کی جائے . اُردو اخباروں میں جو کچھ چھپتا ہے ... سلکٹ کمیٹی کے پیراس پر غور کرتے ہیں. (۱۸۸۷ء ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۳۸). [انگ : Select Committee].

سِلِکْشن (کس س ، کس مج ل ، سک ک ، فت ش) امث.
انتخاب ، چُناؤ.

عاشقوں کا جانے ہیں وہ سِلکشن آجکل
خیر ہو میری کہ ہوتا ہے ریڈکشن آجکل

(۱۹۲۷ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۱۹ : ۳).[انگ: Selection].

سَلَکْنا (فت س ، ل ، سک ک) ف ل (قدیم).
اُبلنا ، چھلکنا ، ظاہر ہونا.

سلکی ہے ہر اک نین میں زاری
ہلکی ہے بدن میں بیقراری

(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۱۰۳). ۲. **پھسلنا ، نکل جانا ، ڈھلکنا.**

نیاز ڈھلک تیغ آنک تیر پلک لے سلک
مج ہو پلک آنے لنک تیری نین کر سپاہ

(۱۶۷۲ء ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۹). ۳. **سرکنا ، کھسکنا ، الگ ہو جانا.**

ڈپکیتاں رقص میں آ کر سلک جاتیں
گناں سیماب کے چھندو سوں دکھلاتیں

(۱۷۳۱ء ؟ ، لیہ دربن ، ۳).

مرے جگر کو ترے موئے عنبریں کی الک
شتاب مارسیہ سی گئی ہے ڈس کے سلک

(۱۷۸۰ء ؟ ، گُلِ عجائب (کاظم ، صوفی شاہ) ، ۱۳۲). [سَلک = سرک + نا ، علامتِ مصدر].

سِلَکْنا (کس س ، فت ل ، سک ک) ف ل.
مدہا (مادہ بٹیر) یا چنگ بٹیر کا مست ہو کر بولنا ، ایک قسم کی مہین آواز نکالنا' بٹیر کا ایک خاص قسم کی آواز نکالنا جس سے وحشت ٹپکتی ہے (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ اثر). [مقامی].

سِلِکونی (کس س ، ل ، و مج) امذ ؛ سے سلیکونی.
سلیکن سے منسوب ، سلیکن کا (جو ایک غیر فلزاتی عنصر ہے اور صرف مرکب شکل میں پایا جاتا ہے). جسم کے یہ سب حصے ایک بہت باریک جھلی کے اندر ہوتے ہیں جس کے اوپر سلکونی مادہ کی تہہ چڑھ جاتی ہے. (۱۹۶۵ء ، کاروانِ سائنس ، ۲ ، ۳ : ۶۱). [انگ : Silicony].

سِلْک ہونا محاورہ.
(شکار) بٹیر کے شکار میں جب پھندیوں کی آواز سُن کر بٹیر گرنا شروع ہوتے ہیں تو کہتے ہیں سلک ہو رہی ہے (فرہنگِ اثر).

سَلَکی (فت س ، ل) صف ؛ امذ.
صاحبِ عزّت ، مجلسی ، درباری (قدیم اردو کی لغت). [سَلَک (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

سِلْکی (کس س ، سک ل).(الف) صف.
(مواصلات) برقی تار کا. پاکستان اور بھارت کے درمیان سلکی مواصلات کے سلسلے میں دونوں ملکوں کے ماہرین کے درمیان فنی سطح پر دو روزہ بات چیت شروع ہو گئی. (۱۹۶۷ء ، حریت ، کراچی ، ۱۰ / ۱ اکتوبر ، ۱). (ب) امث (قدیم). رک : سلک (۱) **لڑی** (قدیم اردو کی لغت). [رک : سِلک (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُلَکّھن (ضم س ، فت ل ، شد کھ بفت).(الف) صف.
۱. **مبارک ، خوش اقبال ، نیک بخت ، خوش اطوار.**

کہ جم جاہ سلطان آفاق گیر
سُلکّھن تول شاہِ گردوں سریر

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۱۷).

رکھے نانو کرتار ، کن سنگ پناہ
سُلکھن محمد قلی قطب شاہ
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۱).
اتھی اوس بادشاہ کوں ایک بیٹی
سُلکھن بھاگونتی نیک بیٹی
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۴). ۲. **عُمدہ ، اچھا.** کشمیر کے اورس چورس میں ایک کھیڑا بھوت سُلکھن ہور اسکا جنگل ایسا تھا کہ اسکے سریکا کنہیں نا ہونگا.(۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۱۱).
۳. **خُوبصورت عورت.**
نرم جام کیاں ہور کٹھن ماس کیاں
سلونیاں سُلکھن سگند باس کیاں
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳).
سُنی او سُلکھن جو ایسے بچن
لگے تیوں ہوا آگ سب اس کے تن
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۹)). (ب) امذ.
نیک اور محمود علامت ، نیک شگون ، خوبصورتی ، عُمدگی ، حُسن.
محبت کی جو ہے عارس سُلکھن
اسے ہے روشنا یو تیہ درپن
(۱۷۳۱ ، تیہ درپن ، ۳۷). [س : سُلکشَنڑ सलक्षण].

سُلکھیا (ضم س ، فت ل ، سک کھ) امث.
جلد جلد چلنے والی عورت ، وہ عورت جو گھڑی اِدھر گھڑی اُدھر دکھائی دے ، چالاک ترتریا ، پُھرتیلی ، وہ لڑکی جو سارے میں دوڑی دوڑی پھرے (فرہنگ آصفیہ). [سلکھیا (رک) جو سُلکھا کا مونث ہے].

سَلگ (۱) (فت س ، ل) صف.
۱. **لگاتار ، برابر ، اس سِرے سے اُس سرے تک ، پورا ، سالم، کامل** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. **گہری دوستی ، یاری ، گہرا تعلق ، بے تکلفی ، صحبت.** اُنس یعنی یاری ہور سلگ. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا ، میراں یعقوب (دکھنی اردو کی لغت). ۳. **آپس میں جڑا ہوا ، اکٹھا ، قریب (الگ کا متضاد).**
اتھا سب میں بابا سوں بےحد سلگ
نہ دیکھے تو روتی تھی بےحد تلگ
(۱۵۹۹؟ ، بیاضِ مراثی (مرزا) ، ۲۰۹). [س : سُلگنن सलग्न].

--- پکڑنا / کرنا محاورہ (قدیم).
دوستی کرنا ، تعلق رکھنا . سلگ پکڑنا خلق سوں مفلسی کی نشانی ہے. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا ، میراں یعقوب (دکھنی اردو کی لغت). جے کوئی خدا سوں سلگ کرے سو خلق تھے بچکے. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا ، میراں یعقوب (دکھنی اردو کی لغت)).

سَلگ (۲) (فت س ، ل) امث (قدیم).
رسائی ، پہنچ ، ملاپ.
سانس کوں عروج یاں تلک جاں
اگلی نہیں یاں تلک سلگ جاں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۵). [رک : سلگ].

--- دینا محاورہ (قدیم).
رسائی کا موقع دینا ، قریب آنے دینا ، مُنھ لگانا.
پتیانا نہ اس ذات کی بات کوں
نہ دینا سلگ ہرگز اس ذات کوں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۵).

سُلگ (ضم س ، فت ل) امذ (قدیم).
اشتیاق ، خواہش.
نظر سوں محبت کرے آج لگ
ہمن دو کو دیوار کا تھا سُلگ
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۵۳). [مقامی].

--- کرنا ف م (قدیم).
حرکت دینا ، جوش میں لانا.
مرا ہاتھ کرتا سُلگ جوبناں سوں
کہ جوں جوبناں کا کسن ہے متابع
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۲).

سُلگا (فت س ، سک ل) صف (قدیم).
پلا ہوا ، مربوط. سلگے ہیں ولے سلگے ایسے دس نہیں آتے نظراں تلے دستے نہیں یوں جہالاں جاتے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۱). [رک : سلگ (۱) + ا ، لاحقۂ صفت].

سُلگاپا (ضم س ، سک ل) امث.
جلن ، حسد ، آہستہ آہستہ جلنا ، مُسلسل حسد. دُنیا کے اور جلاپے ہیں اور سوکن کا جلاپا سُلگاپا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۱۳). [سُلگ ـ سُلگنا (رک) کا حاصلِ مصدر + اپا ، لاحقۂ کیفیت].

سُلگانا (ضم س ، سک ل) ف م.
۱. **آگ روشن کرنا ، آگ جلانا ، جلانا.**
تیل شراب رگاں بتیاں دھرے ٹولا من
ابراہیم سُلگائے سدا جنم نیں سر ہوں
(۱۵۹۹ ، نورس ، ۸۲). ان عورتوں اور مردوں کو دیر میں لاؤ اور تم اس کے گرد آگ سُلگا کے جاگتے ، خبردار رہو . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۷).
ہر دم سر کہسار ہوا لہلہا سارا اور مور وہ کوکا
سو کوس اوگا اور کھلا لالۂ حمرا اس آگ کو سُلگا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۳۲). انگیٹھیاں اگر عود قماری اور مُشکِ تاتاری اور عنبر سارا کی سُلگائی ہوگی. (۱۸۶۳ ، انشائے بہارِ بے خزاں ، ۴۳). ایک عورت بیٹھی چولہا سلگا رہی تھی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۶۸). گویا وہ ایک کوکب دری (چمکتا ہوا تارا) ہیں اور چراغ (یعنی عرش والی تجلی) سُلگایا ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۲۳). ۲. (أ) (کنایۃً) **رنج دینا ، (جُدائی کے) غم میں مبتلا کرنا ، دل میں سوزش پیدا کرنا.**
ہر دم آوے پیارے تیرے عشق کی باو بج
وہی سُلگائے جیو کو نہیں تو جاوے بج
(۱۵۹۹ ، نورس ، ۹۱).

سوکس برہ کی آگ سُلگا شتاب
کروں میں فراق میں دلاں کو کباب
(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۲۳).

دل جلا ہوں مری تسکین ہو کیوں کر دل میں
آتش عشق نے سُلگائی ہے بھبر دل میں
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۶۸). **(اا) دل جلانا ، حسد میں مُبتلا کرنا.** اس پر بتہ صرف بھانپڑ کو مانتی تھی کسی کو سُلگانا اس کے شایان شان نہ تھا. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۹۳). **۳. فساد کی بُنیاد ڈالنا ؛ سگریٹ ، حقہ وغیرہ کو آگ دِکھا کر پینے کے قابل کرنا** (ماخوذ : نوراللغات).

سَلَگ تار (فت س ، ل) امذ.
(زوبالی) جنتری میں کھنچا ہوا مُسلسل اور باریک سا تار جو کہیں سے ٹوٹا نہ ہو ، نہ ٹوٹنے والا تار (ا پ و ، ۲ : ۱۷۹). [مقامی].

سُلَگْنا (ضم س ، فت ل ، سک گ) ف ل.
۱. آگ پکڑنا ، آہستہ آہستہ جلنا ، دُھواں دیتے ہوئے جلنا. دل میں عشق سُلگیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۷).

او اوس کی محبت میں بلکی ہے سچ
ہو دل میں ترے آگ سُلگی ہے سچ
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۶۷).

کہتے ہیں سیر باغ میں دل اب تو لگ گیا
اِن گرمیوں سے جان کلیجہ سُلگ گیا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۶۱). اگر ہر وقت روشن ہے خوشبو دانہ سُلگ رہا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۰). یہ الفاظ جیسے رضیہ کی پیشانی پر چسپاں ہو کر رہ گئے تھے اور مُسلسل سُلگ رہے تھے. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۲۶). **۲. غم یا غُصہ میں اندر ہی اندر کُڑھنا.** تین برس میں نے جس طرح کاٹے. میرے اللہ ہی پر روشن ہے. جلتی رہی پھکتی رہی سُلگتی رہی. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۲۶). وہ صرف سُلگنا جانتا ہے. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۹۳). **۳. حُقہ ، سگریٹ وغیرہ کا جلنا یا پینے کے قابل ہونا.** مالزادی ، پیچوان کیسا بھرا ہے کہ سُلگتا نہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۰۷). تم اتنے پان وان کھاؤ... اپلوں میں آگ لگ جائے حقہ جوگی سُلگ جائے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۳۷). **۴. (ا) رشک یا حسد کرنا ، کسی سے جلنا.** یہ رو رہی ہے وہ ہنس رہا ہے یہ سُلگ رہی ہے وہ قہقہے لگا رہا ہے. (۱۹۲۳ ، بچہ کا کرتہ ، ۱۲).

خورشید وہاں ہم نے سُلگتے ہوئے دیکھے
کرنوں کا جس آشوب میں بیوپار چلے ہے
(۱۹۶۷ ، شہر درد ، ۲۰). **(اا) بہت بےچین ہونا ، مُضطرب رہنا ، تڑپنا.** محبت آگ ہے و عشق بھڑکا محبت میں سُلگنا و عشق میں جلنا. (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۱۰۳). اُن لوگوں سے بھی بھلا ہوں جو محبت کی آگ میں سُلگتے رہتے ہیں. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۷). **۵. (کنایۃً) روشن ہونا ، نِکھرنا.** سانچے موتی جڑے سُرخ سُرخ بلاؤز میں اُس کا سراپا سُلگ اُٹھا. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۷). [سُلگ ۔ سرگ + نا ، لاحقۂ مصدر].

سَلَگی (فت س ، سک ل) امذ (قدیم).
دوست (دکنی اُردو کی لغت). [رک : سلگ (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ ہونا محاورہ (قدیم).
مانوس ہونا (دکنی اُردو کی لغت).

سُلْگھانا (ضم س ، سک ل) ف ل.
رک : سُلگانا. بعض لوگ کہنے لگے شب کو ابرق کی اولاد چولہا سلگھائی تھی شاید تمہارے یہاں کے آنے کو کھانے کے واسطے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۹۳). [سلگانا (رک) کا قدیم إملا].

سَلَم (فت س ، ل). (الف) امذ ؛ امث.
۱. سلف ، کسی چیز کی پہلے سے قیمت دے دینا (زیادہ تر بیع سلم یا بیع و سلم مستعمل ہے). کہا ابن عباس نے شہادت دیتا ہوں میں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ نے حلال کیا سلم کو ایک میعاد معین تک. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۹). سلم کہتے ہیں کسی چیز کے قرض بیچنے کو اور یہی معنی ہیں سلف کے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۱۰). **۲. درستی ، سلامتی ، امن.**

سلام بھیجتے ہیں جس کو قدسی و قدیس
ہے جس کی ذات مقدس پناہ صلاح و سَلَم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۳). **۳. اطاعت ، اطاعت کرنا.** سلم بفتحین اسم ہے تسلیم کا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۱۰). **۴. سلام کرنا ؛ سلام ؛ امن کا خواہاں یا کوشاں ہونا ؛ دوستی** (پلیٹس). **۵. ایک قسم کا درخت ، جس کی چھال اور پتے سے کپڑا اور چمڑا رنگتے ہیں** (جامع اللغات). **۶. (ا) (کیمیا) ذرّہ ، ریزہ ، سالمہ مادہ.** مقررہ ارتکاز کے کسی محلول کے لئے سلم کی تعداد ... فی اکائی حجم ایک مقرر قیمت ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۸۰۷). **(اا) (کیمیا) وزن اور مقدار کی ایک اکائی.** ایک سلم مثالی گیس کو مستقل دباؤ پر ... گرم کرنے سے حاصل ہونے والے کام کی مقدار حسب ذیل طریقہ پر محسوب کی جا سکتی ہے (۱۹۶۹ ، حر حرکیات ، ۴۸). (ب) صف. **درست ، صحیح ، بے داغ ، بے عیب** (پلیٹس). [ع].

ــــ مُخَلَّعَہ کس صف (ــــ ضم م ، فت خ ، شد ل بکس ، فت ع) امذ.
(منطق) سلم مخلعہ سے مراد ہے جب کہ نفس بدن سے جدا ہو کے مبادی عقلیہ کا مشاہدہ کرے (حکمۃ الاشراق ، ۱۳). [سَلَم (رک) + ع : مُخَلَّعَہ].

سِلْم (۱) (کس س ، سک ل) امذ.
تختی جس پر بچے لکھنا سیکھتے ہیں ، لوح (جامع اللغات) [ف

سِلْم (۲) (کس س ، سک ل). (الف) امذ.
صلح ، سلام ، سلامتی کی دعا.

مواثیق عہد و موازین عدل
ہیں سلم و سلام ایہا المسلمون
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۳۹). (ب) صف. **صلح کرنے والا ،**

مذہب اسلام. سلم بمعنی اسلام کا حال ہو پہلی صورت میں ترجمہ
ہ ہو گا کہ تم پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ. (۱۹۶۹ ،
معارف القرآن ، ۱ : ۳۳۳). [ع].

سُلَّم (ضم س ، شد ل بفت) امث ؛ امذ.
.. زینہ ، سیڑھی.

عشقِ مجاز بہرِ حقیقت ضرور ہے
بہرِ عروجِ بام ہے سلم کی احتیاج

۱۸۵۳ ، ریاض مصنف ، ۱۱۲).

تپ غم کیا فراقِ یار میں چڑھتی اترتی ہے
تنِ لاغر کی اس کو استخواں زینے ہیں سلم کے

۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۹۳).

کسی کے ذہن میں گر ہے بلند پروازی
تو علمِ فلسفہ سلم ہے ارتقا کے لیے

۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۳۰).

خلاصۂ دو جہاں جس کی ذاتِ والا شان
گیا جو عرش پہ بے نردباں و بے سلم

۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۵). ۲. وسیلہ ، ذریعہ ، سبب.

بام توحید سے دل میں نہ اترتے معنی
نہ اگر ذہنِ سلیم آپ کا ہوتا سلم

۱۸۸۱ ، سیر ، مجمع البحرین ، ۲ : ۷۸). [ع].

ـــــ دِہْلِیزی (ـــــ فت د ، سک ہ ، ی مع) امذ.
سماعت کے ایک اہم عضو صدفِ گوش کی ایک بالائی نالی. سلم
دہلیزی اور سلم طبلی میں گردلفب ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی
بنیادیں ، ۳۷۲) [سلم (رک) + دہلیز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ طَبْلی (ـــــ فت ط ، سک ب) امذ.
سماعت کے ایک اہم عضو صدفِ گوش کی ایک زیریں نالی. وہ
فاصل ... جزواً سلم دہلیزی اور سلم طبلی کے درمیان ... واقع
ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۷۲). [سلم (رک) +
طبل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَلْما (۱) (فت س ، سک ل) امذ ؛ نیز سلمہ.
چاندی سونے کے تار جن کو بٹ کر اور بل دے کر پوشاک اور
پاپوش وغیرہ میں کارچوب کے کام میں لگاتے ہیں.

تھا ستارہ ترا گردش میں بہت ماہ لقا
چمکے سلمے کا کبھی پاؤں پہ جوتا سونا

(۱۸۳۶ ، امانت (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۲۰۸)). دہلی کی سلیم
شاہی جوتی سلمہ کی لانا (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، گرداب حیات ،
۶۸). [سلمہ (رک) کا ایک املا].

ـــــ ساز امذ.
(زرباف) سلما بنانے والا کاری گر (ماخوذ : اپ و ، ۲ : ۱۹۹).
[سلما + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

ـــــ سازی امث.
(زرباف) سلما بنانے کی صنعت (ماخوذ : اپ و ، ۲ : ۱۹۹).
[سلما ساز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ سِتارے کا کام امذ.
چاندی کے گول چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جن پر سونا چڑھا
ہوا ہوتا ہے اور بیچ میں سوراخ ہوتا ہے، سلمے کے ساتھ ان
کو بھی کپڑوں وغیرہ پر لگایا جاتا ہے. اس سارے کام کو سلمے
ستارے کا کام کہتے ہیں ، کار چوبی کام ، زردوزی. میزوں پر قرینے
سے پیچوان دھرے تھے ... زیر انداز بہت نفیس جن پر سلمے
اور ستارے کا کام زربفت کی دستیاں. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ،
۲۸). ہاتھی پر بانات کی جھول کارچوبی ، سلمے ستارے کے
کام کی ... پڑی ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۵). اس کے پاؤں تلے
سبزہ مخمل کی طرح بچھا ہوا تھا جس پر طرح طرح کے پھولوں نے
سلمہ ستارے کا کام کر رکھا تھا. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۲۹).

سَلْما (۲) (فت س ، سک ل) امذ ؛ امث ؛ نیز سلمہ.
نازک اندام خوبصورت عورت ؛ (مجازاً) محبوبہ.

اگر یہ سچ ہے کہ سلمائے سُبحہ و زُنّار
زمین ہند پہ جنتی ہے اب بھی کژدم و مار

(۱۹۳۸ ، نبضِ دوراں ، ۲۰). گجرات میں تو خیر سلماؤں کا ہجوم تھا
پھر ایک ایسی بھی وادی تھی جہاں ریحانہ رہتی تھی. (۱۹۸۳ ،
گیا قافلہ جاتا ہے ، ۹۱). [سلمیٰ (رک) کا ایک املا].

سَلَمْبا (فت س ، ل ، سک م) امذ.
کھاری پانی سے نمک شور نکلتا ہے جسکو سلمبا اور کھاری
نمک کہتے ہیں (علم طبیعیات ، ۲ : ۸). [مقامی].

سَلْمَک (فت س ، سک ل ، فت م) امذ.
(موسیقی) چھ سروں میں سے ایک سُر کا نام. راگوں کی تعداد
زیادہ ہونی چاہیے مگر انہوں نے چند ہی بتائے ہیں ... اور وہ
حسبِ ذیل ہیں سلمک ، گزدانیہ ، نو روز. (۱۹۲۶ ، ہندوستان کی
موسیقی ، شرر ، ۱۶). [ف].

سَلَّمَکُ اللہ (فت س ، شد ل بفت ، فت م ، ضم ک ، غم ا ، ل ،
ش ل بمد) فقرہ.
خدا تمہیں سلامت رکھے.

تم سا نہیں صفدر کوئی واللہ برادر
کیا خوب لڑے سلمک اللہ برادر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۲). [سلم (رک) + ع : کُ -
تم + اللہ (رک)].

ـــــ تَعالیٰ (ـــــ ضم ہ ، فت ت ، ا بشکل ی) فقرہ.
(دعائیہ) اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت رکھے.

ہے کون غریبوں کا یہاں پوچھنے والا
ہاں پیرِ مغاں سلمک اللہ تعالیٰ

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۵). مکرمی و عزیزی
غلام ربانی سلمک اللہ تعالیٰ ، تمہارا خط پہنچا مجھے اس سے
خوشی ہوئی کہ تم یہاں آنے کا ارادہ رکھتے ہو. (۱۹۶۱ ، خطوط
عبدالحق ، ۲۳۷). [سلمک اللہ (رک) + تعالیٰ (رک)].

سِلْمَلی (فت نیز کسر س ، سک ل ، فت م) امذ.
ایک خود رو پودے کا نام. تاہم بہت سے خاص خاص پودے

عام طور سے بلاضرورت پیدا ہو جاتے ہیں اس نام سے مشہور ہیں ، ہرن کُھری ، سلمل ، جھربیری ... وغیرہ. (۱۹۱۶ ، علم زراعت ، ۱۲۵). [مقامی].

سَلَّمْنا (فت س ، شد ل بفت ، سک م) فقرہ.
ہم نے مانا ، ہم نے تسلیم کیا.

کلام اس کا جو ہے معروف سلّمنا و صدّقنا
پلٹ کرکہہ سکے مقدور کس کا ہوں نہیں یوں ہے

(۱۸۲۶ معروف د ۱۳۷). سلمنا یو سچ مگر یہ غلط ہے. (۱۸۸۶ ، سیر کہسار ، ۱ : ۹۰). [ع : سَلّم ـ تسلیم کیا + نا ـ ہم].

سَلَمَہ (فت س ، ل ، م) امذ.
ایک بوٹی جسے کپڑا رنگنے میں استعمال کرتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات). [سَلَم (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سَلْمَہ (فت س ، سک ل ، فت م) امذ.
رک : سَلما (۱).

خال و خط کا تیرے اے خورشید رو لکھا جو وصف
حرف سلمہ بن گئے نقطہ ستارا ہو گیا

(۱۸۵۳ ، گلستان سخن ، ۶). کسی قسم کا کلابتوں یا سلمہ نہیں لگایا گیا ہے . (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، مضامین ، ۱۸). [ف].

ـــ سِتارَہ (ـــ کس س ، فت ر) امذ.
رک : سلما ستارہ.

کہیں پر تھا سلمہ ستارہ لگا
کہیں جال تھا گوکھرو کا بندھا

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۷۳). لباس میں انگیا رہی نہ پائجامہ ... سلمہ ستارہ بانکڑی ہے نہ وہ باتھی جھول ہانچے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۳). غرض کہ یہ آوازیں ان ساری نظموں میں گونٹے یا سلمہ ستاروں کی طرح الگ سے ٹکی ہوئی (ہیں). (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ ، اگست ، ۱۱). [سلمہ (رک) + ستارہ (رک)].

سَلَّمَہٗ (فت س ، شد ل بفت ، فت م ، ضم معکوس ہ) فقرہ ؛ امذ.
(**سلامتی کی دعا ، ہر زندہ شخص (مرد) کے لیے) (کنایۃً) ، اللہ اس کو سلامت رکھے ؛ صاحب زادہ ، بیٹے.** نصیر نے بندر کی طرح منہ بنا کر کہا ، خوں خوں ہونہی سہی سلمہ. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۸۱). جو شاعر تحریر کے وقت زندہ تھے ان کے نام کے ساتھ سلمہ یا سلمہ اللہ جیسے الفاظ لکھے گئے ہیں. (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی ، شخصیت فکر و فن ، ۹۶). [ع : سَلّم ـ بچائے خدا + ہٗ ـ اس کو].

ـــ اللہ (ـــ ضم ہ ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) فقرہ.
اللہ اسے محفوظ رکھے ، سلامتی کی دعا.

خضر رہبر ہے تو کیا خوف ہے گمراہی کا
ہم تو ہیں ہمرہاں سلمہ اللہ کے ساتھ

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۲۷). جو شاعر تحریر کے وقت زندہ تھے ان کے نام کے ساتھ سلمہ یا سلمہ اللہ جیسے الفاظ لکھے گئے ہیں. (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی ، شخصیت فکر و فن ، ۹۶). [سَلَّمَہٗ (رک) + اللہ (رک)].

ـــ اللہ الاَکْبَر (ـــ ضم ہ ، غم ا ، ل ، شد ل بمد ، غم ہ ، ا ، سک ل ، فت ا ، سک ک ، فت ب) فقرہ.
خدائے برتر اسے بچائے ، سلامتی کی دعا. بدھو نفر سلمہ اللہ الا کبر سے پوچھا کہ انکو خدانخواستہ کون بیماری ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۹۷). [سلمہ اللہ (رک) + رک : ال (ا) + اکبر (رک)].

ـــ اللہ تَعالیٰ (ـــ ضم ہ ، غم ا ، ل ، شد ل بمد ، غم ہ ، فت ت ، ا بشکل ی) فقرہ.
رک : سلمک اللہ تعالیٰ.

غنچے نے جو سر شاخ سے گلشن میں نکالا
بلبل نے کہا سلمہ اللہ تعالیٰ

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۴۵). حافظ عباس علی خاں مرحوم ساکن امروہہ سے ابتداء میں بیعت کی پھر اور بزرگوں سے بھی فیض پایا سلمہ اللہ تعالیٰ. (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رامپور ، ۲۱۲). [سلمہ اللہ (رک) + تعالیٰ (رک)].

ـــ رَبُّہٗ (ـــ فت ر ، شد ب بفت ، ضم معکوس ہ) فقرہ.
اس کا رب اس کو محفوظ رکھے. عزیز گرامی عبدالمجید حمید ، سلمہ ربہ نے بچپن ہی سے میدان ادب میں گامزنی شروع کر دی تھی. (۱۹۳۳ ، میزان سخن ، ۱۱). [سلمہ (رک) + ربّ (رک) + ع : ہٗ ـ اس کو].

سَلَّمَہا (فت س ، شد ل بفت ، فت م) فقرہ.
خدا سلامت رکھے (زندہ شخص (عورت) کے لیے سلامتی کی دعا). جب ہاشمی صاحب کی میراث تقسیم ہوئی تو ان کا ہر وقت کا رفیق حُقّہ میرے حصے میں آیا جسے ان کی صاحب زادی عاتکہ بیگم سلمہا نے مجھ تک پہنچایا. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۶۳). [سَلَّمَہ (رک) + ا ، لاحقۂ تانیث].

سَلَّمَہُمُ اللہ (فت س ، شد ل بفت ، فت م ، ضم ہ ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) فقرہ.
(دعائیہ) **اللہ اُن کو سلامت رکھے.** جناب حکیم محمد واصل خاں صاحب سلّمہم اللہ کی طرف سے نہایت تشویش ہے ان کے مزاج کی کیفیت سے ضرور مطلع فرمائیے گا. (۱۹۰۳ ، مکتوبات حالی ، ۲۰۶). [سَلَّم (رک) + ع : ہم ، لاحقۂ جمع + اللہ (رک)].

سَلْمی (فت س ، ل) صف.
(کیمیا) **متعلق کمیت مادہ ، بڑی کمیت (مادّے) پر یا اس کے ذریعے سے عمل کرنے والا محلول.** مرکبات کے محلول بنانے کا مسئلہ آیا تو سلمی یعنی مولر محلول بنانا مجھے سرے سے آتا ہی نہیں تھا. (۱۹۶۸ ، کاروان سائنس ، ۵ : ۱۰۲). [سَلْم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ اِرْتِکاز (ـــ کس ا ، سک ر ، کس مج ت) امذ.
کمیت مادہ کا اکٹھا ہونا کہ اس کی قوت بڑھ جائے (سائنس سب کے لیے ، ۲ : ۱۰۹۳). [سلمی (رک) + ارتکاز (رک)].

سُلَّمی (ضم س ، شد ل بفت) امث.
(منطق) **مثلث کی دو ساقوں کو غیر متناہی فرض کر کے اُن دونوں کے بیچ میں جو مسافت واقع ہو اُس میں خطوط کھینچے جاتے ہیں پھر جس قدر ان ساقوں کو طول دیا جائے اُسی قدر درمیانی مسافت پیدا ہوتی ہے اور اُس میں خطوط بڑھتے ہیں مگر سب خطوط دو حدوں میں جو دونوں ساقوں سے قائم ہوتی ہیں گھرے ہوں گے ؛ برہان سلّمی.**

تسلسل سلّمی سے اور تطبیقی سے باطل ہے
تو کس برہان سے تسلیم کر لینے کے قابل ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، مثنوی حسن ، ۳۳). حکما نے مقدار کی لامتناہی کے ابطال میں برہان سلمی بیان کی ہے . (۱۹۷۳ ، مقالات ابوبی ، ۳۸). [سلّم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَلْمیٰ (۱) (فت س ، سک ل ، ا بشکل ی) امث.
نازک اندام خوبصورت عورت ؛ (کنایۃً) محبوبہ.

آہ وہ محمل سلمیٰ وہ درا وہ صحرا
کہ سدا حوصلہ اس مرحلہ کا گرد رہا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۲۳). اے سلمیٰ ہم تجھے سلام کہتے ہیں تو بھی ہمیں سلام کہہ. (۱۹٦۷ ، بلوغ الادب ، ۲۵۸). [ع].

سَلْمیٰ (۲) (فت س ، سک ل ، ا بشکل ی) امذ.
رک : سلما جو اس کا صحیح املا ہے.
یہ راہ روش پہ جواہر ہے چھنکا ہوا تو درختوں پہ سلمےٰ لگا ہے مکانوں محلوں دکانوں کو دیکھو تو ایسا گماں ہو کہ سونا منڈھا ہے (۱۹٦۲ ، ہفت کشور ، ۲۲۲). [سلمہ (رک) کا ایک إملا].

ـــ سِتارَہ (ـــ کس س ، فت ر) امذ.
رک : سلما ستارہ. عید کے موقع پر ... آپ کوئی بنارسی یا سلمیٰ ستارے کا سوٹ خریدنا چاہیں تو ضرور خریدیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اپریل). [سلمیٰ (رک) + ستارہ (رک)].

ـــ سِتارے کا کام امذ.
رک : سلما ستارے کا کام. نانبائی کی بیوی کو کاڑھے ہوئے سلمے ستارے کے کام کی پشواز پہنا دی جاتی تو وہ کسی راج کی مہارانی معلوم ہوتی. (۱۹۳٦ ، آگ ، ۳۱).

سَلْمِیَہ (فت س ، فت نیز سک ل ، کس م ، فت ی) امذ.
(نفسیات) **لازم و ملزوم یا یکساں قسم کی اشیاء یا اشخاص کا مجموعہ ، سیٹ.** الفاظ کو استعمال کرنے کی عادت کے بعض سلمیے ہیں. (۱۹٦۳ ، تجزیۂ نفس ، ۴۷). [سلمی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

سَلْنا (فت س ، سک ل) ف ل.
۱. **چھدنا ، سوراخ ہونا ، داخل ہونا ، گھسنا** (جامع اللغات).
۲. **خلش ہونا ، کھٹکنا ، چبھنا.**

نبیؐ صدقے ہوا قطبا ترا جیت
دلدیاں سینے میں سلنا دکھ کا بھالا

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۷).

نہ آسی نیند مج آج اس رین میں
کہ سلتی برہ کی کنکری نین میں

(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۹).

اے گل گلشن جان ، کر مجھے اک بار نہال
خار حسرت کا کلیجے میں سلا جائے سلا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۳).

کیا ہوا مرہم لگانے سے فغاں
زخم دل سینے میں سلتا ہی رہا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۷۵). ولے یہ بات دل میں اس کے سلتی ہور کھپ کھپاتی تھی. (۱۷٦۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۵۱). ۳. **چول بٹھانا.** سلنا بہ معنی چول بٹھانا. یہ بڑھئی کے کام سے متعلق ہے فرنیچر میں سلائی کا کام ہوتا ہے. (۱۹٦۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۲۸). ۴. **دریا** (جامع اللغات). [مقامی].

سِلْنا (کس س ، سک ل) ف ل.
سیا جانا ، رفو کرنا ، ٹانکے لگنا. ڈاکٹراحمد کے لئے حیدرآبادی شیروانیاں ... قطع ہوئیں اور سلیں. (۱۹۱۷ ، شوکت آرا بیگم ، ۲ : ۱۹۰). غرارہ کا سلنا بہت مشکل ہے. آپ تو ایک سرخ ساڑھی منگوا لیجئے. (۱۹٦۱ ، ہالہ ، ۴۷۹).

سِلَنْد / سِلَنْدا (کس س ، فت ل ، سک ن) امث.
(ماہی گیری) **بہت چھوٹی نسل کی انگشتیا مچھلی نیز مچھلیوں کے چھوٹے بچے جو پانی کے کنارے پر باہم مل کر تیرتے ہیں** (ا پ و ، ۳ : ۵۸). [مقامی].

سِلَنْدَر (کس س ، فت ل ، سک ن ، فت د) امذ.
رک : سلنڈر. بیلر کے اوپروار سے ایک نل نکل کر ایک ڈول سے آہنی ظرف مسمی سلندر کے نیچے کی طرف جا کھلا ہے. (۱۸٦۷ ، پحرحکمت ، ۱۸). [سلنڈر (Cylinder) کا مورد].

سِلَنْدھا (کس س ، فت ل ، سک ن) امث.
رک : سلندا ، چھوٹی نسل کی انگشتیا مچھلی. سلندھا مچھلی بلغم کو بڑھانے والی ہے طاقت دیتی ہے. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ۲۳۸). [سلندا (رک) کا ایک إملا].

سِلَنْڈَر (کس س ، فت ل ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
اُسطوانہ ، کسی دھات وغیرہ کا استوانی بیلن جو مشینوں میں استعمال ہوتا ہے. ان میں بائلر نہیں ہوتا ، سلنڈر ہی میں آگ پیدا کی جاتی ہے. (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۴۹). سلنڈر کی گیس سونگھتے ہی اس کی بیوی اور بیٹا ہوش میں آ جاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، ماس اور مٹی ، ۱۰۰). [انگ : Cylinder].

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف.
سلنڈر جیسا ، اسطوانی ، بیلن سا ، سلنڈری. سلنڈر نما ٹیوب میں بہت سی تہیں ہیں. (۱۹٦۷ ، آواز ، ۱۰۱). [سلنڈر + ف : نما ، نمودن = ظاہر ہونا].

سِلِنْڈری (کس س ، ل ، سک ن ، فت ڈ) صف.
رک : سلنڈر نما. پلیاتیسی اینا میں یہ سلنڈری شکل کی ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۱۲۹). [رک : سلنڈر + ی ، لاحقۂ نسبت].

سلنڈریکل (کس س ، ل ، سک ن ، فت ڈ ، ی مع ، فت ک) صف.
رک : سلنڈری. سلنڈریکل شیل کی طاقت بغیر جوڑوں کے اس قاعدہ سے دریافت کی جاتی ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینرز ، ۲۲۲). سلنڈریکل شکل کے دھات کے ایک مضبوط بکس کو ایک درجہ دار گول پلیٹ فارم کے ساتھ لگایا گیا تھا. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۲۳). [انگ : Cylindrical].

سَلَنگ (۱) (فت س ل ، غنہ) امث.
دریائی مچھلی کی ایک قسم.

سترو یا سنگاڑ اور سنگن سلنگ
یہ دریا میں ماریں اچھل کر شلنگ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۵۳). [مقامی].

سَلَنگ (۲) (فت س ، ل ، غنہ) امث.
(بنوٹ) سانپ کی چال کی وضع کا پینترہ جس میں قدم اُٹھانے کی بجائے کھسکائے جاتے ہیں اور جسم کو ایک حالت میں رکھ کر پر رگڑتے ہوئے پھرت کی جاتی ہے (اب و ، ۸ : ۵۷). [مقامی].

سَلَنگ (۳) (فت س ، ل) امذ.
(بُنائی) پٹ پشمینہ ، عمدہ قسم کا موٹا اور خودرنگ اونی کپڑا جو کوٹ وغیرہ کے لیے تیار کیا جاتا ہے پنجاب سرحد اور کابل کے علاقے میں اس کا بہت چلن ہے پٹو (رک) کی ایک قسم جو کسی قدر سخت اور کم قیمت ہوتا ہے (اب و ، ۲ : ۹۷). [مقامی].

سَلّو (۱) (فت س ، شد ل ، و مع) امذ.
چمڑے کا تسمہ جو ڈور کی جگہ جوتی اور موزوں کی سلائی میں استعمال ہوتا ہے (پلیٹس). [س : شلی + ــے ک : शल्य + उक].

--- کی سِلائی امث.
چمڑے کے تسمے سے سلائی ، چمڑے کی سلائی. قلم کی سنائی کاغذ کے تلے پر سلو کی سلائی کرنے لگی. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۴۳ : ۹).

--- کی گُتھائی امث.
رک : سلو کی سلائی (جامع اللغات).

سَلّو (۲) (فت س ، شد ل ، و مع) امذ.
ایک پہاڑی جانور ہے جس کی پشت پر سلفے بہت سخت اور مقدار میں پتلی کے برابر ہوتے ہیں ، دم اس کی لمبی اورپتلی اور ٹانگیں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں. آہٹ پا کر کنڈلی مار لیتا ہے اور سر اندر چھپا لیتا ہے اس کی پشت پر مشکل سے کوئی اوزار اثر کرتا ہے کیونکہ سلفے ڈھال کی طرح بہت سخت ہوتے ہیں ، سال ، پینگولن. یہ عجیب و غریب جانور ... شمالی ہند میں سلو اور بنگال میں کاٹھ بہو کے نام سے مشہور ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۳۰۶). [مقامی].

--- سانپ (--- غنہ) امذ.
رک : سلو (۲). سلو ... اس کو سلو سانپ بھی کہتے ہیں اس کا ایک نام کھولا مانجر بھی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۸۸). [رک : سلو (۲) + سانپ (رک)].

سَلّو (فت س ، شد ل ، مج) صف ، مث.
بے سلیقہ ، بے ڈھنگی اور پھوہڑ عورت (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سَلّو (رک) کا مخفف].

سِلو (کس س ، و مج) صف.
معمول کی رفتار سے کم چلنے والا ، سست ، آہستہ رو. بالکمانی کے اوپر جو کیل نکلی ہے جس کو رگولیٹر کہتے ہیں اس کے ہٹانے سے ... فاسٹ اور بائیں طرف ہٹانے سے سلو ہوتی ہے. (؟ ، رسالہ معین گھڑی سازی ، ۳). [انگ : Slow].

--- ٹرین (--- سک ٹ ، ی مج) امث.
وہ ریلوے گاڑی جو آہستہ چلے اور ہر اسٹیشن پر ٹھہرتی جائے (جامع اللغات). [انگ : Slow Train].

--- کرنا ف م.
(کسی چلنے والی چیز کی) رفتار کم کرنا ، آہستہ کرنا (ماخوذ : جامع اللغات).

--- ہونا ف ل.
سست ہونا ، معمولی رفتار سے آہستہ چلنا جیسے گھڑی ، موٹر کار ، ریل گاڑی وغیرہ کا (ماخوذ : جامع اللغات).

سَلواتیں (فت س ، سک ل ، ی مج) امث ؛ ج.
بُری باتیں ، لعنت ملامت ، گالیاں. سلواتیں ... اس کی اصل ہے سلواتیں. (۱۹۷۱ ، اُردو کا روپ ، ۳۳۰). [سل ـ سڑ (گندھی) + واتیں ـ باتیں].

سُلوان (ضم س ، سک ل) امذ.
ایک قسم کا دانہ جس کو نظر بد سے بچنے کے لیے استعمال کرتے ہیں. سلوان جمع ہے سلوانہ ، سلوانہ ایک دانہ ہے. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۳). [ع].

سَلوانا (فت س ، سک ل) ف م.
چھدوانا (جامع اللغات). [سل (سَلنا) + وانا ، لاحقۂ تعدیہ].

سِلوانا (کس س ، سک ل) ف م.
سلائی کروانا ، ٹانکے لگوانا ، سلائی کا کام لینا.

زخم نہیں منظور ہیں سلوانے دل کے چاک کرو
بیٹھے سونی کو لے کر تم ہو کیوں بے حاصل چکی میں

(۱۸۵۹ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۷۱). حلف اٹھانے کی تقریب کے لیے شیروانیاں تک سلوا دی تھیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۶۶). [سل (سلنا) + وانا ، لاحقۂ تعدیہ].

سُلوانا (ضم س ، سک ل) ف م.
دوسرے کے ذریعے سُلانا یا کسی پر نیند طاری کرانا ، دوسری جگہ سُلوانا سُلانا گنجائش کی کمی کی وجہ سے دوسرے مکان میں مہمان کو سُلانا.

ڈھونڈھتا ہے شب ہجراں میں جو آرام کوئی
نیند لیجا کے اسے گور میں سُلواتی ہے

(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۲۲۵). [سُلانا (رک) کا متعدی المتعدی].

سِلْوانِک (کسر س ، سک نیز فت ل ، کسر ن) امث۔
ایک انڈو یورپین زبان ، شمالی ہنگری کی قوم سلاک کی زبان ۔ سنسکرت، جرمنی ، سلوانک وغیرہ ایک ایسی زبان سے مشتق ہوتی ہیں جو بالکل مفقود ہو گئی ہے۔ (۱۹۸۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۱ : ۳۵)۔ [ہنگری : Slovanik]۔

سُلْوانَہ/سُلْوانَۃ (ضم س ، سک ل ، فت ن) امذ۔
رک : سلوان. سلوان جمع ہے سلوانہ کی ، سلوانہ ایک دانہ ہے۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۳۰۲)۔ [ع]۔

سِلْوائی (فت س ، سک ل) امث۔
(نجاری) لکڑی وغیرہ میں چھید یا سوراخ کرانے کی مزدوری (نوراللغات)۔ [سل (سِلْنا) + وائی ، لاحقۂ حاصل مصدر]۔

سِلْوائی (کسر س ، سک ل) امث۔
سلوانے کی اُجرت یا کام. بھائی اس سب کی سلوائی کیا ہوئی. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۸۸)۔ [سِل (سِلنا) + وائی ، لاحقۂ حاصل مصدر]۔

سُلُوب (ضم س ، و مع) امذ۔
(علم الکلام) صفات سلبیہ باری تعالیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء لاتناہی ہو سکتے ہیں جس میں امکان کی کوئی شرط نہ ہو. یہ اسما نفس سلوب کے ہیں کہ وہ عدم محض ہے نہ کہ سلوب اضافی. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۰۵)، معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ سلوب لاستناہی ہیں ان کے لئے جامع لفظ قدوس اور سلام کا ہے۔ (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۱۱۸)۔ [ع : سَلْب کی جمع]۔

ـــ اِضافی کسر صف(ـــ کسر ا) امذ۔
(علم الکلام) صفات و اسماء سلبیہ باری تعالیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء لاتناہی ہو سکتے ہیں لیکن ان میں شرط امکان کی ہے۔ سلوب اضافی کہ وہ اعدام ملکت کے نام ہیں کہ ان میں شرط امکان کی ہے۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۰۵)۔ [سلوب (رک) + اضافی (رک)]۔

سِلوپ (کسر خف س ، و مج) امذ۔
۱. ڈھلان ، ڈھال ، ڈھلوان. سلوپ کی ۱۰۰ عدد اینٹیں ۲ معمار بنا سکتے ہیں. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۲۹)۔ اس خط مستقیم کا سلوپ (Slope) Ro کو ظاہر کرتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، تکیاتی توانائی ، ۳۸)۔ ۲. (سپہ گری) سپاہی کا وہ انداز جس میں بندوق کندھے پر جھکی ہوئی رکھی ہوتی ہے. بھالہ سلوپ اور جسم دہنے طرف کو پھرا ہوا ہے۔ (۱۸۹۲ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ۹۰)۔ [انگ : Slope]۔

ـــ آرم (ـــ سک ر) امذ۔
(سپہ گری) کندھے پر بندوق ترچھی رکھنا ، فوجی قواعد کا ایک حکم جس پر بندوقیں کندھے پر (ترچھی) رکھ لیتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [انگ : Slope Arm]۔

سَلْوَت (فت س ، سک ل ، فت و) امث۔
صبر ، قناعت ، برداشت ، آرام ، خوشی ، امن ، چین ، قناعت کرنا (پلیٹس)۔ [ف]۔

سَلُوتَر (۱) (فت س ، و مع ، فت ت) امذ۔
سالوتر ، جانوروں اور مویشیوں کا علاج نیز اس کا علم. ہندوستانی سلوتری صاحبوں نے علم سلوتر کے چھپانے میں حد سے بڑھ کر اہتمام کیا اور اس کے اسرار کو زبان قلم پر لانا تو کیا معنی. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۲)۔ [رک : سالوتر کا مخفف]۔

سَلُوتَر (۲) (فت س ، و مع ، فت ت) صف۔
سالم ، پورے کا پورا. بہ صحیح سالم چاق چوبند خوش خرم سلغ سلوتر بہزار مضبوط ہے۔(۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۲ : ۵)۔ [س : سَرْوَتْر सर्वत्र]۔

سَلُوتْری (فت س ، و مع ، سک ت) امذ۔
۱. سالوتری ، گھوڑوں کا علاج کرنے والا ، جانوروں کا ڈاکٹر یا معالج. ایک نالائق کی آنکھ دکھی ، سلوتری کے پاس گیا ، ... اس نے جو دوا گھوڑے کی آنکھ میں ڈالتا تھا اس کی آنکھ میں ڈال دی. (۱۸۳۳ ، ترجمہ گلستان (حسن علی خان) ، ۱۱۸)۔ رسالدار صاحب ، گھوڑے کے پیٹ میں کرکری ہو گئی ہے دوا پوچھنے سلوتری کے مکان پر جاؤں گا۔(۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۵۸۹)۔ شاہی اصطبل کے سائیس ، سلوتری اور ملازم دوڑے دوڑے آئے۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۷)۔ ۲. گھوڑوں کا سدھانے والا (مہذب اللغات)۔ [سالوتری (رک) کا مخفف]۔

سِلُوتھ (کسر خف س ، و مج) امذ۔
ایک قسم کا دودھ پلانے والا جانور جس کے ہر پنجوں کے طرح ہوتے ہیں. یہ زیادہ تر درختوں میں رہتا ہے اور شاخوں کے نیچے لٹک کر آگے بڑھتا ہے. سلوتھ ... یہ جانور قریب قریب ہمیشہ درختوں پر لٹکا رہتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم ، ۲ : ۲۸۳)۔ ہاپی عقاب ... اس کی پسندیدہ غذا سیکو ، بندر اور سلوتھ ہیں۔ (۱۹۷۵ ، جنوبی امریکہ کے پرندے ، ۳۵)۔ [انگ : Sloth]۔

سِلَوٹ (کسر س ، و لین) امث۔
مسالا پیسنے کے کام آنے والا دندانے دار پتھر ، سِل (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [پ : सिलौट]۔

سِلْوَٹ (کسر نیز فت س ، سک ل ، فت و) امث۔
۱. (أ) شکن ، جھری ، چُنٹ ، کپڑے وغیرہ کی سطح کی ہمواری کے بگاڑ کے نشان. ایک ایک پیٹ میں سلوٹ ایسی پڑی ہے کہ تن میں کنے لوٹتے ہیں۔ (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۲)۔

اف نہ نکلے کبھو ہو جائے اگر چاک جگر
شدت درد میں سلوٹ نہ ہو پیشانی پر

(۱۸۵۱ ، نوحۂ بسمل ، ۹)۔ سفید چاندنی اس خوش سلیقگی کے ساتھ تنی ہوئی کہ کہیں دھبے یا سلوٹ کا نام نہیں۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۳۷)۔

بنایا ہے کیا دست قدرت نے گول
جرس ہے نہ جُھری ہے نہ سلوٹ نہ جھول

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمعیل ، ۳)۔ ہلکی سی سلوٹ بھی پڑ جانے

لباس اتار کر کئی بار استری کرنا انھیں چنداں دشوار نہ محسوس ہوتا. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۴۳). (آ) تہ کی لکیر یا خط. دونوں کونوں کو ملانے والی سلوٹ چنداں گہری نہیں ہوتی. (۱۹۶۸ ، گندم ، ۳۰). اف : پڑنا ، ہونا. [سل (سلانا) + وٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سَلُوٹ (فت س ، و مع) امث.
سلامی (فوجی یا بحری). یہ لیجیے ، کرنل شافٹ (سلوٹ) کرتا ہے). (۱۹۵۱ ، شکست کے بعد ، ۶۷). ایک فوجی سلوٹ اور غیر فوجی مسکراہٹ کے ساتھ پیچھے مڑا اور غائب ہو گیا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۶۳) اف کرنا ، ہونا [انگ : Salute].

سِلَوٹی (کس س ، و لین) امث.
سلوٹ (رک) کی تصغیر ، مسالا پیسنے کا دندانے دار چھوٹا پتھر یا سل. گھنٹیاں رکھی ہیں سلوٹیاں موجود ہیں ، اور دوسرے طرف یک بہت بڑا دالان ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۰). [سلوٹ (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

سَلْوَٹیں (کس نیز فت س ، سک ل ، فت و ، ی لین) امث (ج).
سلوٹ (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل. اس کے سوٹ میں بے شمار سلوٹیں ہیں. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۳۱) [سلوٹ (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

--- نکالنا محاورہ.
کپڑے کی شکنیں درست یا ہموار کرنا. رہ رہ کر ٹائی درست کرتے اور کوٹ کی سلوٹیں نکالتے. (۱۹۷۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۹۳).

سُلوچَن (ضم س ، و مع ، فت چ) امث.
خوبصورت آنکھیں.

سکھ سروپ سلوچن ، جگر مگر سکمار
لب و نگاہ میں رمز و رضائے بوس و کنار

(۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۲۸). [س : سُ - اچھا + لوچن=آنکھ].

سُلوچنا (ضم س ، و مج ، سک چ) صف ؛ امث.
خوش نما آنکھ والی عورت ، حسین عورت (قدیم اردو کی لغت). [سلوچن (رک) + ا ، لاحقۂ تانیث].

سَلودھا باگھ (فت س ، و مج) امذ.
سیاہ دھاری دار شیر ، ببر شیر. اہل ہند اسے سیلایا سلودھا باگھ کہتے ہیں اس کے جسم پر لانبی لانبی سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱۰۵). [مقامی].

سِلْوَر (کس س ، سک ل ، فت و) امث.
۱. **چاندی ، روپا ، نقرہ ، سیم.** گولڈ یعنی سونا ... طلائے سفید سلور یعنی چاندی مرکوری یعنی سیماب. (۱۸۵۶ ، فوایدالصبیان ، ۱۳۰). سلور چاندی کے معنی میں اردو میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۲). کاپر کو نکل میں اور چاندی یعنی سلور کو کیلسیم میں تبدیل کیا جا چکا ہے. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۳۵). ۲. **الومنیم ، جرمن سلور** (ماخوذ : اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۱)). [انگ : Silver].

--- پرنٹ (--- کس پ ، ر ، سک ن) امذ.
(تصویر کشی) کاغذ پر مثبت فوٹو جو چاندی کے کھار سے بنایا گیا ہو. سلور ... اس کے مرکبات مثلاً جرمن سلور ... سلور پرنٹ وغیرہ اردو زبان میں مستعمل ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۱). [انگ : Silver Print].

--- پلیٹ (--- کس پ ، ی مج) امث.
چاندی کے برتن ، چمچے وغیرہ. سلور ... اس کے مرکبات مثلاً جرمن سلور ... سلور پلیٹ ، سلور پرنٹ وغیرہ اردو زبان میں مستعمل ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۱) [انگ Silver Plate].

--- جُوبلی (--- ضم و نیز مع ، سک ب) امث.
کسی شخص یا ادارے وغیرہ کے پچیس سالہ کامیاب دور یا زندگی کا جشن.

دنیا میں سلور جوبلی لائی پیام زندگی
یہ عہد ، امن و عیش کی تمہید ہو ، بنیاد ہو

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۱۷).
میں اور بڑھیا زندگی کی پچیس بہاریں ساتھ دیکھ چکے تھے ہماری شادی کی سلور جوبلی سمجھ لو. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۲۷۲). نیلی وژن کی سلور جوبلی کی تقریب ۲۶ نومبر کو اسلام آباد میں منعقد ہو رہی ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲ نومبر ، د). [انگ : Silver Jubilee].

سِلْورڈَنْڈا (کس س ، شد ل ، و مع ، فت ڈ ، سک ن) امذ.
ایک کھیل کا نام جس میں کم سے کم چار لڑکے کھیلتے ہیں اس کھیل میں صرف ایک چھوٹے ڈنڈے کی ضرورت پڑتی ہے. سب لڑکے اکٹھے ہو کر پہلے ایک لڑکے کو چور بنا لیتے ہیں اور ڈنڈا رکھنے کی جگہ مقرر کر لیتے ہیں پھر سب لڑکوں میں سے کوئی لڑکا مقررہ جگہ پر کھڑا ہو ، ڈنڈا ہاتھ میں لے ، ٹانگ کے نیچے سے گھما کر دور پھینک دیتا ہے. چور اس ڈنڈے کو اٹھانے جاتا ہے. اسی وقت سب لڑکے بھاگ کر درختوں پر چڑھ جاتے ہیں چور وہ ڈنڈا مقررہ جگہ پر رکھ کر دوسرے لڑکوں کو چھونے کی کوشش کرتا ہے ، لڑکے چھو جانے سے پہلے کسی طرح ڈنڈے کو چھو لیتے ہیں. اگر چور نے کسی لڑکے کو اس کے ڈنڈا چھونے سے پہلے ہی چھو لیا تو اس نئے لڑکے پر بار آ جاتی ہے اور وہ چور بن جاتا ہے. جو لڑکا سات بار ڈنڈا پھینکے جانے پر بھی کسی کو چھو نہ سکے تو وہ پکا چور کہلاتا ہے اور اس کی لنگڑی لنگری باندھی جاتی ہے اسی طرح یہ کھیل پانی میں بھی کھیلا جاتا ہے. لڑکے پانی میں تیرتے ہیں اور چور انہیں پانی میں چھونے کی کوشش کرتا ہے اسے کان پتا بھی کہتے ہیں (ماخوذ : کھیل بتیسی ، ۵۵). [غالباً ف : سلور (ایک مچھلی) + ڈنڈا (رک)].

سِلْوَری (کس س ، سک ل ، فت و) صف.
نقرئی ، چاندی کی طرح سفید ، چاندی کا سا ، چمکدار ؛ دودھیا. جسم کا رنگ سلوری بھورا سر کے اوپر رنگ زیادہ سلوری ہوتا ہے (۱۹۶۹ ، مغربی پاکستان کے ممیل ، ۱ : ۵۷). [انگ : Silvery].

سلُوشَن (ضم س ، و مع ، فت ش) امذ.
۱. **محلول.** کاربالک ایسڈ کے سلوشن سے زخموں کو دھو کر پٹی باندھ دی. (۱۸۹۸ ، شکار نامۂ نظام ، ۱۳۷) مندرجہ بالا کیمیکل کا سلوشن بنا کر اور باہم ملا کر یا ڈھول میں ڈال کر یا تختہ پر پھیلا کر اس سے رنگ دیتے ہیں. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۱۳۳). پنچر لگانے والا سلوشن لگانے سے سانپ کے کاٹے کا عمدہ علاج سمجھا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۱۳۱). ۲. **حل ، تحلیل کی کیفیت** (ماخوذ : علمی اردو لغت).

سلوطْری (فت س ، و مع ، سک ط) صف ؛ امذ.
رک : **سالوتری ، سلوتری.** آقا رئیس آدمی تھے اور گھوڑا پالتے پالتے خاصے مبصر اور سلوطری ہو گئے تھے. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۲۶ : ۳). [سلوتری (رک) کا بگاڑ].

سلُوک (ضم س ، و مع) امذ.
۱. **برتاؤ ، عمل ، رویّہ.**

دیکھیا جگ میں تو را کھیا بھل سلوک
کہاوے اپس کوں نظام السلوک

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۸). جکوئی ہیں ملوک ، جیسا سوں ویسا کرتے سلوک. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۵).

کرتا ہے دم ترا غمگیں پر وہی سلوک
غنچے اوپر جو کچھ کہ نسیم سحر کرے

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۳۰۲).

رفتار و طور و طرز و روش کا یہ ڈھب ہے کیا
پہلے سلوک ایسے ہی تیرے تھے اب ہے کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۷). دنیا نے ان کے ساتھ یہ سلوک کیا. (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ۱ : ۹). تو ہی بتا ہم تیرے ساتھ کیا سلوک کریں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۱۳). انہوں نے آب حیات میں غالب... کے ساتھ وہ سلوک کیا جو کئی اور شعرا کے ساتھ کر چکے تھے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۵۲). ۲. (**تصوف**) **طلب قرب حق ، فنائے بشریت اور بقائے الوہیت ، حق تعالیٰ کا قرب چاہنا.** پیر مرید کون سلوک کی بات کا معنا ہور آشنائی دیکھلانے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ق) ، ۶۵).

سب سیں جدا ہے عالمِ دیوانگی کی راہ
لیکن طریقِ عارفِ سالک سلوک ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹۵) وہ لوگ جان لیے کہ ہم نے سلوک سے کل مقامات کو طے کرلیا (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۲۶). حضورؐ نے مرید کر لیا ، اس کے بعد سلوک و عرفان و عشق و محبت کی باتیں بیان فرمائیں. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۸۲). جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات میں نصف شب کے بعد سلوک سے جذب میں چلے جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۲۱). ۳. **خیر خواہی ، بھلائی ، نیکی ، احسان.**

کھیت حجر ہو تو کیا اوپجے اکارت تھا سلوک
روبرو اور پیٹھ پیچھے ہم نیں تیرے جو کیا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵).

بات سے بھی نہ تم نے کیا آج تک سلوک
قطرہ تمہارے ہاتھ کا ہے ہم کو خونِ خوک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۳۷).

کر سلوک اب تو گریباں سے اے دست جنوں
چاک اک جھٹکے میں تا دامنِ محشر پہنچے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۳۲). کوئی ہمارے ساتھ سلوک کرے تو ہم اس کے ساتھ سلوک کریں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۲۶). شروع سے ان کے سلوک اور احسان یاد کرو پھر دیکھو یہ کس برتاؤ کے حقدار ہیں. (۱۹۳۶ ، نالۂ زار ، ۸). ۴. **میل ملاپ ، دوستی ، محبت ، اتحاد.**

چار دن کا ہے جھملہ یہ سب
سب سے رکھیے سلوک ہی ناچار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۱).

سنتے ہیں داغ کل وہ آئے تھے
ہارے اب تو سلوک باہم ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۸۵). تیری بیٹی اور داماد میں لڑائی رہتی تھی یا سلوک تھا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۵۶). ۵. **رستہ ، طریقہ.**

آل عبا کی راہ روش ہور سلوک کوں
ارزاں اس کوں خالقِ کون و مکاں کیا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۴).

باقی نہ رہا علم کا جب کوئی سلوک
تب جا کے مقامِ جہل پایا ہم نے

(۱۹۳۷ ، جنون و حکمت ، ۱۶). ۶. **راہ چلنا ، روانہ ہونا ، چلنا.**

سلوکِ عشق کوئی پر کسی سے ہوئے کہ یاں
ہر ایک گام ہے مرنا ہر اک قدم جینا

(۱۷۹۳ ، قائم ، د ، ۳۳). جب سختی حد سے زیادہ ہوئی تو ناچار لشکر نوانگر بنگاہ جام کی طرف سلوک ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۹). لغت میں سلوک کے معنی راہ چلنے کے ہیں. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۳۷). ۷. **داد و دہش ، بخشش و عطا ، مالی مدد.**

شہرہ ہے اپنی جود و سخا کا ملوک میں
حاتم سے بھی سخی ہیں سوا ہم سلوک میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱۵۶). [ع].

ـــ باٹ لینا محاورہ (قدیم).
سلوک کی راہ اختیار کرنا (دکھنی اردو کی لغت).

ـــ پَر سلُوک کَرْنا محاورہ.
بہت زیادہ نیکی سے پیش آنا ، مسلسل احسان کرنا ، حددرجہ اخلاص کا برتاؤ کرنا. روز بروز بہبودی اور ترقی تیری ہو گی اور گھڑی گھڑی سلوک پر سلوک کرونگا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۱۲).

ـــ سے م ف.
۱. **طرح سے ، انداز سے ، برتاؤ سے.**

گزرا میں اس سلوک سے دیکھا نہ کر مجھے
برچھی سی لاگ جائے جگر میں تری نگاہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۷). ۲. **بغیر کسی غرض کے ، فی سبیل اللہ ، خلوص سے.**

کرم کا ہاتھ رعیت کے سر سے دور نہ کر
جو ان کا کام ہے دل دے کے تو سلوک سے کر

(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۴۳)۔ ۳. محبت سے ، مِل جُل کر. پرانی جانی اسی دن کو لائی جاتی ہے کہ میاں بیوی سلوک سے رہیں۔ (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۳۲)۔

ـــــ سے پیش آنا ف م۔

مل کر رہنا ، ملاپ رکھنا (نوراللغات)۔

ـــــ طے کَرْنا محاورہ۔

(تصوّف) اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے چلہ کشی کرنا۔ یہ تمام سلوک نقشبندیہ شاہ صاحب قبلہ سے طے کیا۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۹)۔

ـــــ طے ہونا محاورہ۔

(تصوف) سلوک طے کرنا (رک) کا لازم۔

رد کرتی ہے ذات جبکہ اوسکو غمگین
ہوتا ہے سلوک طے اوسے تاتشبیہ

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۷)۔ سلوک طے ہو گیا تو مولوی صاحب نے خلافت عطا فرمائی۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۱)۔

ـــــ کَرانا ف م۔

میل ملاپ کرانا ، صلح کرانا (نوراللغات)۔

ـــــ کَرْنا ف م۔

۱. بخشش کرنا ، کسی کو تحفۃً کوئی چیز دینا ، احسان اور نیک کرنا ، مالی مدد کرنا۔ نہ بہن سے کچھ سلوک کیا نہ خالی خط لکھا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲)۔ مجھ سے کھول کر کہو کہ مجھ سے کیا سلوک کرو گے اور اس کی خرچی کیا دو گے۔ (۱۸۳۵ ، حکایاتِ سخن سنج ، ۸۱)۔ مولوی صاحب مرحوم اپنے دوستوں اور عزیز و اقربا سے بھی بہت سلوک کرتے تھے۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۴۲)۔ پھر یہ تو دیکھنا ہی ہوتا ہے کہ کس نے کتنی رقم کا سلوک کیا تھا۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۴)۔ ۲. میل ملاپ کرنا ، صلح کرنا (نوراللغات)۔ ۳. عمل کرنا ، پیش آنا ، برتاؤ کرنا۔

اسی طرح سے ، کر سبھی جانور
کریں گے سلوک اس جگہ آن کر

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۴)۔ غرض اوکسیجن کو لوہے کی طرح جلدی اور تیزی سے تو ہڈیوں پر زنگ نہیں لگاتی مگر توقف کے ساتھ یہ سلوک کرتی ہے۔ (۱۹۷۵ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۵۸)۔

سَلُوکا (فت س ، و مع) امذ۔

کُرتا جو کمر تک ہوتا ہے اور جس کی آستین کہنی تک ہوتی ہے ، یہ قمیص کے اندر پہنا جاتا ہے ، نیم آستین۔ وہ کھیس ، سلوکے ، لوٹیاں اور دھسے سب ایک طرف رہ گئے۔ (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۰)۔ [شلوکا (رک) کا ایک املا]۔

سُلُوکی (ضم س ، و مع) صف۔

(سیاسیات) متوازن طرزِ عمل رکھنے والا (ماخوذ : اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۳۱)۔ [سلوک (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

سُلُوکِیَّت (ضم ، و مع ، کس ک ، شد ی بفت) امث۔

(سیاسیات) مناسب اور متوازن طرزِ عمل کا نظریہ (ماخوذ : اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۳۱)۔ [سلوک + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سِلوگَن (کس س ، و مج ، فت گ) امذ۔

نعرہ ، آوازہ ، فقرہ ، کلمہ۔ اس لئے انہوں نے ... ایسا سلوگن انتخاب کیا جو سکہ رائج الوقت کے مطابق ہو ، اسلامی ادب کا نعرہ ایک سرکاری اور سیاسی نعرہ ہے۔ (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۶۰)۔ [انگ : Slogan]۔

سَلُول (فت س ، و مع) صف (قدیم)۔

حسین ، خوبصورت ، خوشنما ، ہموار ، خوش ادا۔

نظر میں رکھ اس کا سلول ات گنا
سٹیے کوزہ ابلوح کا جل ملا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۸۹)۔

سجیں پگ ہو انگیاں ملائیم سلول
ہیں ہوں پگ کے تلوے دوسترے امول

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۳۰)۔ [سڈول (رک) کا ایک متبادل]۔

سِلَّول (کس س ، شد ل ، و مع) امث۔

سانپ سے مشابہ ایک مچھلی جو دریائے نیل میں کثرت سے پائی جاتی ہے اس کا قد طویل اور گردن لمبی ہوتی ہے ، چربی اس میں بہت ہوتی ہے سفنے اس پر نہیں ہوتے کانٹے کم ہوتے ہیں منھ ہاتھی کی سونڈ کی طرح اور سر بطوط کی طرح ، خوب موٹی ہوتی ہے ، چونکہ اس پر لعابی رطوبت ہوتی ہے اس لیے ہاتھوں سے پھسل جاتی ہے ، گوشت نرم اور بساندھ بہت تیز ہوتی ہے ، اسبلی ، جری ، شلور (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۶۱)۔ [یو : سِلُوس کا معرب]۔

سِلولائڈ / سِلولائیڈ (کس مج ، س ، و مج ، کس ء / ی مع) امذ۔

پلاسٹک کی ابتدائی قسم جو گن کاٹن ، کافور اور اسپرٹ کی مناسب آمیزش سے بنتی ہے۔ مثلاً جو مثل ہاتھی دانت کے ہوتا ہے اور سیلولوس سے بنتا ہے۔ ٹیبل ٹینس کھیلنے کے گیند اور تیز سلولائیڈ کے کھلونے اور دیگر اشیاء کی مرمت کی جا سکتی ہے۔ (۱۹۳۴ ، صنعت و حرفت ، ۹۱)۔ ایک کھڑی کلائی پر بندھی ہوئی اس کے سنہرے رنگ کی حفاظت کے لیے اس پر سفید سلولائڈ کا خول چڑھا ہوا۔ (۱۹۳۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۸۳)۔ [انگ : Cellul-oid]۔

سِلولوز (کس مج ، س ، و مج) امذ۔

(کاغذ سازی) کاغذ کی تیاری میں کام آنے والا ایک خاص قسم کا ریشہ جو اکثر درخت ، پودوں یا اناج کے چھلکوں میں پایا جاتا ہے ، سیلولوس ، خلوی مادہ۔ کاغذ بنانے میں ، ایک خاص قسم کا ریشہ ہونا ضروری ہے جو سلولوز کے نام سے جانا جاتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، کاغذ بنانا ، ۳)۔ [انگ : Cellulose]۔

سَلُون (۱) (فت س ، و مع) امذ ؛ نیز سیلون۔

(ہوائی جہاز یا ریل وغیرہ میں) بڑا مشترک کمرا یا اول درجہ کے مسافروں کا کمرا ، ہال۔ ڈینگ سلون یعنی میز خانہ کی گاڑی جس کے درمیان میں بڑا میز بچھا ہوا۔ (۱۸۹۳ ، شکار نامہ نظام ، ۱۴۳)۔ [انگ : Saloon]۔

سَلُون (۲) (فت س ، و مع) امث.
(پارچہ بافی) اعلیٰ قسم کی پھول دار ململ پھول ہم رنگ اور بناوٹ میں ڈالا جاتا ہے جامدانی ، چکن ، کبھی چکن جو ایک زمانے میں یورپ سے آتی تھی (ا ب و ، ۲ : ۷۷). [مقامی].

سَلون (فت س ، و مج) صف.
۱. **نمکین ، چٹ پٹا ، مزیدار.**

تھے سنگھاڑے خوش مزا اچھے سلون
ہر لگنے ذائقے کو یا کے لون

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۷). ۲. **(کنایۃً) شوخ ، چنچل.**

ہندو کا بھی غمزہ ہے ات سلون
دلاں میں سنے خار انکھیاں میں کون

(۱۹۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۲۶). [ب : سَلَوْنڑ ، س : سُ + لاونّی सु+लावण्य - اچھا نمکین].

---پَن (---فت پ) امذ.
رک : **سلونا پن ، چٹ پٹا پن ، نمکین یا مزے دار ہونا.** ان میں کچھ ایسا سلون پن پایا جاتا تھا کہ کھانے والا ہونٹ چاٹتا رہ جاتا تھا. (۱۹٦۷ ، اجڑا دیار ، ۲۳). [سلون (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سَلونا (فت س ، و مج) صف ، امذ.
۱. **نمکین ، نمکین چیز ، مزے دار ، دلکش.**

زینب اہے اس کا نام
نین سلونے جوں بادام

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ۲ : ۷۷)). معشوق شیریں عاشق سلونا ، معشوق کا کام ہنسنا ، عاشق کا کام رونا . (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۰٦):

قاتل مرا سراپا رکھتا ہے وہ ملاحت
زخمی کا اس کے قائم رہتا ہے سلونا

(۱۷۹۲ ، محب د (ق) ، ٦۱). سب قسم کے کھانے سلونے اور میٹھے اس ذائقے کے تیار ہوتے کہ اگر باہمن کی بیٹی کھاتی تو کلمہ پڑھتی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۸). مصری میٹھی ، نمک سلونا کبھی کسی شے کا مزا نہ بدلے گا. (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۱۷۹). لقمہ حلق سے نیچے اترا اور میٹھا اور کھٹا اور کڑوا اور پھیکا اور سلونا سب ایک. (۱۹۰٦ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۰۰). دکان پر لے کر پہنچ گئے ، مٹھائی اور سلونا کھیلا لائے. (۱۹٦۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۳۲). ۲. **گندمی رنگ ، ملاحت ، گندمی رنگ کا ، سانولا ، ملیح ، محبوبہ یا محبوب.**

لکھوں پتیاں اپنے اے کاگ لے جا
سلونے سانورے پیتم کنے جا

(۱٦۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ٦).

دلاں کو اپے چھپا لیوں نیں تو کال کی دغا
کیہ دل چرانے کی عادت ہے اس سلونے میں

(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۳).

سلونے سانورے پیتم تری موتی کی جھلکاں نے
کیا عقد ثریا کوں خراب آہستہ آہستہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (تتمہ اوّل) ، ۱۷).

دیکھ کر سانولی صورت تری یوسف بھی کہے
چٹ پٹا حسن نمکدار سلونا کیا ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۵۵).

جمگھٹ ہے افق پہ بادلوں کا
یہ سرخ وہ سانولا سلونا

(۱۹۲٦ ، عروس فطرت ، ٦۳). بھانت بھانت کے انسان پائے جاتے ہیں مثلاً کالے ، گورے ، لال ، پیلے ، گندمی ، سلونے ، با نمک ، بے نمک. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۲۵۰). ۳. **خوشگوار ، دلکش ، مرغوب ، من بھاونا.** اس کے ہنسنے قہقہے لگانے کے لیے ہی آج موسم اتنا سلونا ہو رہا تھا ہوائیں گنگنا رہی تھیں. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۱۵). ۴. **(أ) حسین ، خوبصورت.** ان کے سلونے چہرے پر ایک کرب سا ہو جاتا ہے. (۱۹٦۵ ، نیم رخ ، ۱۷۷). **(اا) ایسا چہرہ جس سے ہر خیال ظاہر ہو** (ماخوذ : جامع اللغات). [سلون (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---بَرَس (---فت ب ، ر) امذ.
لڑکی کے بالغ ہونے کا سال جس میں پہلی دفعہ اسے ماہواری آتی ہے. اونچے گھرانے کی لونڈیا ہے ، سلونا برس لگا ہے کسی نے آج تک اس کا آنچل بھی نہیں دیکھا. (۱۹٦۲ ، معصومہ ، ۲۲). [سلونا (رک) + برس (رک)].

---پَن (---فت پ) امذ.
۱. **(أ) نمکین ہونا ، مزے دار ہونے کی کیفیت ، خوش ذائقہ ہونا.** بریانی خوب خوش ذائقہ پکی ہے اس میں سلونا پن ہے ۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۱۷) **(اا) تیکھا پن ، خوبصورتی ، دلکشی.** ان گیتوں میں مٹی کی نرمی ، ہندی کا سلونا پن جذبات کی سادگی اور ہواؤں کی نغمگی ملی ہے. (۱۹۸٦ ، نیم رخ ، ۱۰۳). ۲. **رنگت ، گندمی ، ملاحت.**

آ جاتا ہے حسن میں سلونا پن اور
چنچل پن بال پن البیلا پن اور

(۱۹۳۵ ، مشعل ، ۱۳٦).

کیا بات ہے اس مکھڑے پر کچھ زردی ہے کچھ سرخی ہے
تم کہہ لو سلونا پن اس کو سچ یہ ہے کہ صحت اندھی ہے

(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۱۴۱). [سلونا (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا م ف.
نمکین کرنا. تو اپنی ہر ایک نذر کی قربانی کو نمک سے سلونا کیجیو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت ، ۳۸٦).

سَلونو (فت س ، و مج ، نیز و مع ، و مج) ام ث ، امذ سلونوں.
(ہندو) ایک تہوار جو ساون کے مہینے میں چودھویں کے چاند کے دن پڑتا ہے جس میں راکھی باندھتے ہیں ، رکھشا بندھن ، راکھی بندھن.

بجی ہے ہر طرف کیا کیا سلونوں کی بہار اب تو
ہر اک گرو پھرے ہے راکھی باندھے ہاتھ میں خوش ہو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ٦۹). چند روز گزرے تھے کہ سلونوں کا میلا آ پہونچا. (۱۸۷۲ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ ستمبر ، ۹۰).

وا کھیاں لے کے سلونوں کے برہمن نکلیں
تار بارش کا تو ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل

(۱۹۰۵ ، محسن ، کلیات نعت ، ۹۷). انھی کی خاطر سے ہندوؤں کی ایک خاص رسم سلونو کی شاہی محل میں پہل ہوئی. (۱۹۳۳ ، مغل اور اُردو ، ۱۰۵). [مقامی].

سَلونی (فت س ، و مع) امث.
۱. ملیح ، دلکش ، خوبصورت ، گندمی رنگت والی.

دلبر سلونی تن پر کھینچے ہے سو کا خوبتر
خطاط جیون ماریا رقم چھندوں نٹ کے صاد پر

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۶). سلونی بہت شہری نار ہیں. (۱۶۷۲ ؟ ، بدیع الجمال ، شاہی ، ۳۵).

سلونی سنولیا پری زاد حور
مرے عشق کا کچھ نہیں ہے قصور

(۱۸۵۸ ، تاریخ غزالہ ، ۹). لفظ گویا ایک سانولی سلونی ... دوشیزہ کے خیالات کا آئینہ تھے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱۸). ماہ رخوں کی ناشکری اور سلونیوں کی نمک حرامی ہو گی. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۷۹). ۲. **خوشگوار ، دل لبھانے والی ، دلچسپ (عموماً شام٬ موسم وغیرہ).**

کیا اسوج کاتک ماس آیا
سلونی شام کون پردیسی بھایا

(۱۹۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۷). میں نے پھر ایک بار ان سلونی شاموں کو آواز دی. (۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۵). ۳. **نمکین ، مزیدار ، چٹ پٹی.**

سلونی اور تلی مچھلی مزیدار
کہ دریائی کباب ان کے نمک خوار

(۱۷۸۶ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۱ : ۹۱)). کوئی چیز سلونی نمکین ملے تو مزہ زبان کا بدلے اور میٹھے کھاتے کھاتے جی گھبرا گیا ہے. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۵۳).

ہم بھی دے سکتے تھے میٹھی اور سلونی گالیاں
پاس اگر ہم کو نہ ہوتا اپنے نام و ننگ کا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۰۵).

کیا غوطہ زن نے آب کے بُھرتی دکھائی تھی
جب اک سلونی مچھلی چھدی پک میں آئی تھی

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۱۳۳). [سلون (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــ عید (ی مع) امث.
بقرعید ، عیدالاضحیٰ (میٹھی عید کے بالمقابل). میٹھی عید کے بعد ہی سے انہیں سلونی عید کا فکر لگ جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۸۲). [سلونی (رک) + عید (رک)].

سِلونی (کس س ، و مع) امث.
(نیارا گری) چاندی نکھارنے کا کچی اینٹ اور شورے کو ملا کر بنایا ہوا مسالا، خاک خلاص. فارسی میں اس مٹی کو خاک خلاص کہتے ہیں اور ہندی میں اسے سلونی کے نام سے موسوم کرتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳). [مقامی].

سَلْویٰ (فت س ، سک ل ، ا بشکل ی) امذ.
۱. بٹیر جس کے پانو چھوٹے اور بازو بڑے ہوتے ہیں ، چڑیا سے تھوڑا بڑا ہوتا ہے اس کے پروں پر بڑے بڑے خال ہوتے ہیں.

شاخ گل بن جائے اک سیخ کباب
دم میں سلویٰ بھن کے ہو ہر جانور

(۱۸۸۳ ، کلیات قدر ، ۳۳). سلویٰ ایک پرندہ ہے جسکو بٹیر کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۱۳). ۲. **شہد (بلیشی).** [ع].

سِلْوی کَلْچَر (کس س ، سک ل ، فت ک ، سک ل ، فت چ) امذ.
علم الصحرا ، درختوں اور پودوں کا علم. علم الصحرا یعنی سلوی کلچر وہ علم ہے جس میں جنگل کے درختوں کے پیدا کرنے اور ان کو قطع و برید کے قابل بنانے کے ذرائع پیدا کرنے سے بحث کی جاتی ہے. (۱۹۰۲ ، علم الصحرا ، ۱). [انگ : Sylvi Culture].

سَلّہ (فت س ، شد ل بفت) امذ.
رک : **سلو (۲) ؛ ایک قسم کا مور خور جانور جس کے جسم پر مچھلی کے سے کھپرے ہوتے ہیں.** پاکستان سمیت جنوبی ایشیا میں پایا جاتا ہے اس کو عام زبان میں سلہ یا بجرا کٹ کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، میمیلیا ، ۹۰). [رک: سلو (۲) کا ایک املا].

سِلْہار (کس س ، سک ل) امذ.
گرے ہوئے خوشے چگنے والا. بال کھیت میں ٹوٹا گرا رہ جائے جو کوئی چاہے وہ چگ نہیں یعنی بین لے جائے کوئی منع نہیں کرتا. اس کا نام سلا اور چگنے والے کا لقب سلہار شہوار ہے. (۱۸۳۹ ، کھیت کرم ، ۳۶). [سلاہار (رک) کا مخفف].

سِلْہارَس (کس س ، سک ل ، فت ر) امذ.
رک : **سلارس، ایک درخت کا نام.** سلہارس ہائے اضافی سے لام کے بعد بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۸۵). [سلارس (رک) کا بگاڑ].

سِلْہَٹ (کس س ، سک ل ، فت ہ) امذ.
سرمئی رنگ کا پتھر.

کھڑے ہوئے حبشی وہ غلام یا شمشیر
کہ جن کی ڈھال کی رنگت سے ہو خجل سلہٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۱).

خال سیاہ رنگ حنا سے نہیں ہے لال
سلہٹ کی ہو گئی کف قاتل میں ڈھال سرخ

(۱۹۱۳ ، اچھے صاحب عیش لکھنوی ، بیاض (ق) ، ۲). [سلیٹ (رک) کا بگاڑ].

ـــ ڈھال امث.
(سیف بازی) گینڈے کی کھال یا کچھوے کی پشت کی ڈھال (اب و ، ۸ : ۵۷). [سلہٹ (رک) + ڈھال (رک)].

سَلْہَج (فت س ، سک ل ، فت ہ) امث ؛ ج ، سرہج.
برادر نسبتی کی بیوی ، سالے کی بیوی. میں ایک سلہج ملنے کی آرزو میں سالے کو برباد کرنا پسند نہیں کرتا. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۵۷). [(غالباً)س : شیال + جایا **श्याल+जाया**].

سِلَہْدار (کس س ، فت ل ، سک ہ) صف.
مسلح (سپاہی). سلہدار بہ معنی اسلحہ دار یعنی سپاہی . (۱۹۷۷ ، ہندوستانی گرامر (ترجمہ) ، ۱۹۳). [سلحدار (رک) کا بگاڑ].

سِلْہُوٹ (کس س ، سک ل ، و مع) امذ.
ہیولیٰ ، عکس ، یک رخی خاکہ . روشنی کے پس منظر میں مجھے ان کا صرف سلہوٹ نظر آیا . (۱۹۶۵ ، کپاس کا پھول ، ۱۹۱). [انگ : Silhouette].

سَلَئی (فت س ، ل ، کس ء) امذ.
ایک درخت جس کی اونچائی تیس فٹ اور تنے کی گولائی پانچ چھ فٹ کی ہوتی ہے ، سالر ، سالئی . اہل پنجاب بغیر الف کے سلئی ... بولتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰۲). [سالئی (رک) کا مقامی تلفظ].

سِلی (۱) (کس س) امث.
بھس ملا ہوا اناج ، ناج بھوسے سے صاف ہو ... اس کو راس بولتے ہیں اور ناج اور بھوسے ملا ہونے کو سلی کہتے ہیں . (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۲۰). [س : شل + اکا शिल + इका].

سِلی (۲) (کس س) امذ.
سادہ لوح ، بے وقوف ، احمق (جامع اللغات). [انگ : Silly].

سُلی (ضم س) امث (قدیم).
رک : سولی.
سُلی پر دیا سعد و سیاف کوں او لشکر کے اگے کیا سرنگوں
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۰۰). [سُولی (رک) کا مخفف].

سِلّی (۱) (کس س ، شد ل) امث.
۱. سل (رک) کی تصغیر ، چھوٹی سل. ایک مدت تک وہ سلی اوس میدان میں پڑی رہی . (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۱). ٹبول میں برف کی سلیاں رکھی ہیں . (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، ۵۶ ، ۱ : ۲۵) . ۲. ایک خاص قسم کے پتھر کا مستطیل ٹکڑا جس پر اُسترہ ، چاقو وغیرہ تیز کرتے ہیں ، پتھری ، سان لگانے کا پتھر ، سنگ فساں. کسی پتھر کی سلی پر ہتھیار کو اس قدر تیزی نہیں ہوتی ہے . (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۸۵). ایک قسم کا کاغذ بکتا ہے جس پر استرا پونچھتے ہیں جس سے دھار بنی رہتی ہے؛ سلی کے عوض استعمال کرو. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۵۲). استرے دو دو ہیں ، سلی ، چھوٹا سب کچھ تو ہے پھر کیا ڈھال تلوار چاہیے . (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۲۳) . سلی ، چاقو وغیرہ تیز کرنے کو . (۱۹۶۳ ، صحیفہ خوش نویساں ، ۲۰۸). ۳. (درخت کا) تنا. درخت کی پیڑی جس کو سلی بھی کہتے ہیں دور سے آدمی معلوم ہوا . (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۴۴). ۴. کسوٹی ؛ چھوٹا تندور ؛ تختہ ، تختی ، پٹرا ، پٹری (پلیٹس). [سل + ی ، لاحقۂ تصغیر].

--- پر چڑھانا محاورہ.
اُسترہ وغیرہ سلی پر رگڑ کر یا گھِس کر تیز کرنا. اس نے استرا لے کر سلی پر چڑھایا اور اتنی دیر چڑھاتا رہا کہ میرے حواس جاتے رہے . (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۱۳).

--- چٹانا محاورہ.
رک : سلی پر چڑھانا.
ابھی جوہر تمہارے خنجر ابرو کے کھل جائیں
جو مقتل میں اجازت دو ذرا سلی چٹانے کی
(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۸۸).

--- دینا محاورہ.
رک : سلی پر چڑھانا. سلی دیتے وقت چاقو کو چپٹا رکھنا چاہیے. (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۳۴). اب اس نے پھر استرا اٹھایا اور اسے سلی دی . (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۱۳).

سِلّی (۲) (کس س ، شد ل نیز بلا شد) امث.
ایک قسم کی چھوٹی بطخ.
نہ تشقل نہ سلی نہ سرخاب ہے
تمام ان کے لہو سے سرخ آب ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۳) [س : شیتل + اکا शीतल + इका]

سِلْیا (کس س ، سک ل) صف امذ.
سل کا نہایت چھوٹا ٹکڑا یا کنکر ، کنکر کی ایک قسم. سلیا کنکر جو چار پانچ فٹ کی بلندی سے گر کر پاش پاش ہو جائے ... وہ خراب ہے . (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۹). [سل (رک) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

سِلْیادار (کس س ، سک ل) صف ، امذ.
(نباتیات) روئیں دار ، پتوں کی جھالر نما (نر کا مادۂ تولید). سپرم سلیادار ہوتے ہیں ... کیلیڑا ... میں اپنی ابتدائی ترقی مکمل کرتا ہے . (۱۹۷۱ ، ٹریڈوفائیٹا ، ۳). [انگ : Silia + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

سَلِیبَس (فت س ، ی لین ، فت ب) امذ.
نصاب تعلیم جو طلبا کو پڑھایا جاتا ہے ، نصاب. بی . اے آنرز عربی کا سلیبس جو کہ اورینٹل فیکلٹی نے بورڈ کو واپس کر دیا تھا (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، جون ، ۲۷). [انگ : Syllabus].

سَلِیبَل (فت س ، ی لین ، فت ب) امذ.
لفظ کا وہ ٹکڑا جو ایک بار میں ادا ہو سکے ، رکن تہجی ، (مجازاً) ایک حرف یا لفظ. لفظ ٹکڑے جیسے انگریزی میں سلیبل کہتے ہیں اور ایکسنٹ جیسے ایک لفظ کے کسی جز کی صوت کا توڑ کہیے . (۱۹۳۳ ، مشورات ، کیفی ، ۵۵). اس طرح منہ کے کھلنے اور بند ہونے سے رکن یا سلیبل ادا ہوتے ہیں . (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۵۲). [انگ Syllable].

سِلے دار (کس س) امث.
(پارچہ بافی) ریشمی حاشیے اور پلو کی ساڑھی جو ساڑھی کے اصل رنگ سے مختلف رنگ کے ہوتے ہیں. متبرک ریشمی کپڑا ، ہر قسم کا ریشم (اب و ، ۲ : ۷۷). [سلے ـ سلا (رک) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

سلیپر(۱) (کسر خف س ، ی مع ، فت پ) امذ.
بے اڑی کی جوتی ، چپّل کی وضع کا جوتا. یہ معلوم ہوتا تھا ایک کپ بورڈ پر پلیٹ اور کارچوبی سلیپروں کی نمائش ہے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۳۷). چمڑا ولایتی بادامی رنگ کا ہو اور پنجے میں لاسٹک نہ ہو جیسے کہ عمدہ سلیپر ہوتے ہیں.(۱۹۰۲ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۶۲). اس کی کانپی کانپی سن کے اپنے سلیپر گھسیٹتی ہوئی باہر آئیں .(۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۸۰). [انگ : Slipper].

سلیپر(۲) (کسر خف س ، ی مع ، فت پ) امث.
۱. لکڑی کا وہ کندا جس پر ریل کی پٹڑیاں رکھی ہوتی ہیں. جس جگہ چند میل تک ریل کی سڑک بنی تھی وہاں اب نہ کہیں سلیپر کا پتہ تھا نہ ریل کی سڑک کا. (۱۸۹۹ ، عمارات مصر و سوڈان ، ۹۳) . اونچائی کو یا سطح کو قائم رکھنے کے لیے ریل کے سلیپروں کے نیچے مٹی یا پتھر کو بھرنا پڑتا ہے. (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۳۸). دونوں ریلوں میں پٹری بیشتر لکڑی کے سلیپروں پر ڈالی گئی ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۳۳۹) . ۲. ریل گاڑی کا وہ ڈبا جو دور کا سفر کرنے والے مسافروں کے سونے کے لیے مخصوص ہوتا ہے (مہذب اللغات). [انگ : Sleeper].

سلیپنگ (کسر س ، ی مع ، کسر پ ، غنہ) صف.
سونے کا ، انگریزی لفظ اردو ترا کیب میں مستعمل.[انگ:Sleeping].

۔۔۔بیگ (۔۔۔ی لین) امذ.
وہ تھیلا جس کو پہن کر زیرِ آسمان سوتے ہیں. میں نے کپڑے تبدیل کئے ، سلیپنگ بیگ لپیٹ کر رک سیک پر باندھا اور کمرے سے باہر آ گیا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۶۱). [انگ:Sleeping Bag].

۔۔۔سُوٹ (۔۔۔و مع) امذ.
شب خوابی کے کپڑے،سونے وقت پہنتے کے کپڑے. کپڑے بھی نہ بدلے تھے اور اسی سلیپنگ سوٹ پر ایک اوور کوٹ پہن لیا تھا (۱۹۳۸ ، حرمان نصیب ، ۶۸). کھونٹی پر انجینئر کا دھاری دار سلیپنگ سوٹ لٹکا تھا.(۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۵۶) [SleepingSuit].

سَلِیتَہ (۱) (فت س ، ی مع ، فت ت) امذ.
ٹاٹ کا بڑا تھیلا جس میں سامان وغیرہ باندھ کر جانور کی پیٹھ پر رکھتے ہیں.

تالا دیا صندوق کو داخل سلیتے میں کیا
روشن میاں کل سیر من دونوں نے خواب و خوش کیا

(۱۸۳۷ ، قصہ روشن میاں مجموعہ پشت قصہ ، ۷۵). [رک: شلیتا].

سَلِیتَہ (۲) (فت س ، ی مع ، فت ت) امث.
زبان دراز یا بد زبان عورت. اندر سے کئی عورتیں نکلیاں ، درمیان اون کے ایک عورت سلیتہ جمیلہ فطانہ نام. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۱). [سلیطہ (رک) کا قدیم املا].

سلیٹ (کسر س ، ی مج) امث.
۱. سرمئی ، ہلکے نیلے رنگ کے پتھر کی تختی جس پر چاک (کھریا کی بتی) سے لکھتے ہیں اور مٹا دیتے ہیں. کسی کی کتاب کو پھاڑ پھوڑ کر پھینک دیا کسی کی سلیٹ کو توڑ ڈالا ، کسی کے قلم کو ہاتھ سے کچل ڈالا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۷). درجۂ اوّل سے درجۂ چہارم تک زیادہ سے زیادہ تین کتابیں ایک قلم دوات اور ایک سلیٹ ہوتی تھی. (۱۹۸۸ ، اُردونامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۱۷). ۲. ایک طرح کی سرمئی رنگ کی چٹان جس کی بہت سی پرتیں ہوتی ہیں. سلیٹ۔ یہ متغیرہ چٹان ہے جو شیل کے اپنی اصلی حالت بدل لینے سے بنی ہے. (۱۹۸۲ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۹۵). [انگ : Slate].

۔۔۔پنسل (۔۔۔کسر مج پ ، سک ن ، کسر س) امث.
سلیٹ اور مختلف مٹیوں کے مرکب سے بنی ہوئی بتی جس سے سلیٹ پر لکھا جاتا ہے. کبھی کبھی حساب کے سوالات بھی ان سے کرنے چاہئیں اور دونوں کے پاس سلیٹ پنسل ہونی چاہیے. (۱۸۹۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۵۰). لاؤ یہ سلیٹ پنسل اِدھر لاؤ میں بتاتی جاؤں تم لکھتی جاؤ پھر جوڑ لینا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۹۲). [انگ : Slate Pencil].

سلیٹی (کسر س ، ی مج) صف.
۱. سلیٹ کے رنگ کا ، سرمئی ، خاکستری ، سیاہی مائل سفید.

سلیٹی کوئی ، توتیائی ہے کوئی
کوئی سُرخ ہے فاختائی ہے کوئی

(۱۹۸۷ ، ضمیریات ، ۱۷). ۲. ایک درخت جس کی لکڑی قدرتی طور پر سیاہی مائل ہوتی ہے. جنگل مختلف اقسام کے ہوتے ہیں کوئی ڈھاک کا ، کوئی سلیٹی کا کوئی کانسی کا کوئی جھربیری کا کوئی سا کھو کا وغیرہ وغیرہ. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۶۶). [سلیٹ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔رَنگ (۔۔۔فت ر ، غنہ) امذ.
سرمئی رنگ ، سیاہی مائل سفید رنگ ، خاکستری رنگ. شیر باز اپنی سلیٹی رنگ کی چادر سے چیلیاں جھاڑتا ہوا ہماری طرف آ رہا تھا (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۲). [سلیٹی + رنگ (رک)].

سلیج (کسر س ، ی مج) امذ.
بغیر پہیوں کی گاڑی جس پر سوار ہو کر برف پر سفر کرتے ہیں اُسے عموماً کتے یا گھوڑے کھینچتے ہیں. قریبی معائنے کے لئے وہ طریقہ برت رہے ہیں جو پیری نے اختیار کیا تھا یعنی پاپیادہ یا سلیجوں کے ذریعے سے سفر. (۱۹۵۸ ، قطبی برفستان ، ی). وکٹوریہ گاڑی ایک سلیج بن جاتی ہے جسے گھوڑا بڑی آسانی سے کھینچ لیتا ہے. (۱۹۷۱ ، تحدیثِ نعمت ، ۸۳). [انگ : Sledge].

سَلِیح (فت س ، ی مع) امذ.
ہتھیار ، آلاتِ جنگ ، شمشیر ، نیزہ وغیرہ.

سلیح و سلب تیرے شیدائیوں کا
عزیمت ہے جہد جہید و عنا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۹۹). [ع : سلاح (رک) کا امالہ].

سَلِیخَہ (فت س ، ی مع ، فت خ) امث.
۱. ایک چھوٹے سے درخت کی خوشبودار چھال جس کا تنہ موٹا اور چھوٹا ہوتا ہے وضع اس کی سوسن کی سی ہوتی ہے .

سَلِیخہ ایک چھوٹے سے درخت کی چھال ہے تنہ اس کا موٹا اور چھوٹا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۹۰)۔ [ع]۔

سِلیڈ (کسر س ، ی مع) امذ.
رک : سلیج ، برف گاڑی. ان میں سے ایک کو بنا سنوار کر بادشاہ بنایا جاتا ہے اور سلیڈ میں گاؤں کے سبزہ زار پر لے جایا جاتا ہے۔ (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۲۶۵)۔ [انگ : **Sled**]۔

سَلِیر (فت س ، ی مع) امذ.
نیزہ ، زوبین ؛ سیل. زوبین ... دوسرے نُسخے میں سلیر اور شل ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۱۰۶)۔ [مقامی]۔

سَلِیز (فت س ، ی مع) امذ.
رک : سلیر. نیزہ ، ہندوی سلیز و عرب آنرا شل خوانند. (۱۳۱۹ ، ادات الفضلا (اردو ؛ کراچی) جولائی ۱۹۶۷ ، ۱۰۶)۔ [سلیر (رک) کا ایک اِملا]۔

سِلِیس (فت س ، ی مع) صف.
۱. **آسان ، سہل ، عام فہم**.

جو بے ربط بولے تو بیتاں بچیس
بھلا ہے جو یک بیت بولے سلیس

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۷)۔ چودہ باب کو کہ وہ وصایا تھے ہوشنگ پیش داد انہیں عبارتِ روشن و سلیس میں لکھا۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۸)۔ سلیس اُردو میں کسی خدا پرست اور پارسا آدمی کے حالات تھے۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۷۲)۔

جسے آپ کہتے ہیں ہندی زبان
حقیقت میں وہ ریختہ ہے سلیس

(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۶۶۸)۔ میر امنؔ کی کتاب باغ و بہار جو بہت سلیس اور دلچسپ ہے۔ (۱۹۸۸ ، اُردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۷)۔
۲. **نرم مزاج ، شائستہ ، مہذب ، آسانی سے بات مان لینے والا**. ایسے جاہل اجہل تھے کہ وہ بات بات پر ہوا سے لڑتے تھے ، اب چند ایسے سلیس ہو گئے ہیں۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۱۳۳)۔ نقاب دار بڑا سلیس ہے ، رُتبہ شناسی اس پر ختم ہے۔ (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۶۷)۔ [ع]۔

ـــــ نَوِیس (ـــــ فت ن ، ی مع) صف.
سادہ خط لکھنے والا (جامع اللغات). [سلیس + ف : نویس ، نوشتن = لکھنا]۔

سِلِیس (کسر س ، ی مع) امذ ؛ ج سلائس.
سلائس : قاش ، ٹکڑا ؛ (عموماً) ڈبل روٹی کا خاص انداز سے کاٹا ہوا ٹکڑا. روٹی کو کُچھ سکھا کر اس کے سلیس کاٹ لینا چاہیے۔ (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۲۲)۔ [انگ : **Slice**]۔

سِلیش (کسر س ، ی مع) صف ؛ امذ.
ذومعنین ، مبہم ، چیستان. سلیش اور ابہام میں بُنیادی فرق یہی ہے کہ سلیش میں ایک شعر کے تین تین چار چار معنی ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، تاریخ ادبِ اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۹۱)۔ [س : شلیش **श्लेष**]۔

سَلِیقَہ (فت س ، ی مع ، فت ق) امذ.
۱. **صلاحیت ، انداز ، قرینہ ، خوش اسلوبی**.

میں اس سلیقے سے دل کا مزہ تمام کیا
کہ موٹے موٹے بدن سے سیاں کا کام کیا

(۱۶۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸)۔

مرے سلیقے سے میری نبھی محبّت میں
تمام عمر میں ناکامیوں سے کام لیا

(۱۸۱۰ ، میر ، کد ، ۱۱۳)۔ یہ بیوی نور کا سلیقہ تھا کہ اس روپے میں انہوں نے گھر کا خرچ بھی چلایا۔ (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۰۲)۔

سجا سجایا یہ گھر سلیقے کی ساری چیزیں
تمام کمروں میں کس قرینے سے سج رہی ہیں

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۷۳)۔ ۲. **شعور ، ذوق ، تمیز**.

شروعِ عشق میں گستاخ تھے اب ہیں خوشامدگو
سلیقہ بات کرنے کا نہ جب آیا نہ اب آیا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳)۔

آزادیٔ کامل نہ کبھی ہو گی میسر
گر ہم کو سلیقہ نہیں دریُوزہ گری کا

(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۰۱)۔ سودا اس بگڑتے ہوئے ماحول میں بھی خوش اسلوبی سے زندگی بسر کرنے کا پُورا سلیقہ رکھتے تھے۔ (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۶۵۸)۔ [ع]۔

ـــــ آجانا / آنا محاورہ.
ڈھنگ آنا ، شعور پیدا ہونا ، طریقہ معلوم ہونا.

جھاڑ دی گرد جو دامن کی کبھی ہم نے اسیر
ہنس کے فرمایا کہ تم کو بھی سلیقہ آیا

(۱۸۵۳ ، ریاضِ مصنف ، ۷۳)۔

بات کرنے کا سلیقہ اُسے آجاتا تھا
اُنکی صحبت سے بشر آدمی کہلاتا تھا

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۸)۔

ضبطِ گریہ ہے خندۂ لب بھی
یہ سلیقہ یونہی نہیں آیا

(۱۹۷۱ ، ماجرا ، ۱۰۰)۔

ـــــ بَتانا ف م.
تمیز سکھانا ، شعور پیدا کرنا.

سلیقہ ہم نے بتایا ستمگری کا تمہیں
تمیز ہم نے سکھائی شعور ہم سے ہوا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۳)۔

ـــــ دار صف.
باتمیز ، با شعور ، سمجھ رکھنے والا ، سُگھڑ. آج اس کو کیا ہو گیا کہ بچھوؤں سے نہ بچا ، بے موت مارا گیا ، ساحر زبردست تھا سلیقہ دار سحر میں کامل۔ (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۶۲۰)۔ پلیٹ پر کپڑا بچھا کر یا کاغذ کی ڈالی لیز بنا کر جو ایک سلیقہ دار خاتون گھر میں بنا سکتی ہے یا دوکانات سے مل سکتی ہیں ان کو رکھا جائے۔ (۱۹۱۶ ، معاشرت ، سلطان جہاں بیگم ، ۱۰۹)۔ [سلیقہ + ف : دار ، داشتن = رکھنا]۔

ـــــ شِعار (ـــــ کس ش) صف.
تمیز دار ، سلیقہ مند ، سگھڑ . خدا کی عظمت ، رسول کی محبت اس کے دل میں اس طرح جاگزیں ہے کہ وہ سلیقہ شعار عورت فرمابردار بیوی ، اطاعت گزار بہو اور سمجھدار ماں بن گئی . (۱۹۲۰ ، بنت الوقت ، ۴۷). [سلیقہ + شعار (رک)].

ـــــ شِعاری (ـــــ کس ش) امث.
تمیز داری ، سلیقہ مندی ، سگھڑ پن. اس صلح و صلاح کا عقد جس کا نواب نامدار بہادر اندیشہ رکھتا تھا درمیان دونوں فریق اعدا کے بسبب کاروائی اور سلیقہ شعاری مسٹر اندرسن کے محکم بندھا . (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۴۸). بی بی زینب کی ذہانت و ذکاوت ... اور سلیقہ شعاری کا چرچا ان کے ہوشیار ہونے سے پہلے ہی ہو رہا تھا . (۱۹۴۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۶۸). [سلیقہ + شعار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ مَجْلِس کس اضا (ـــــ فت م ، سک ج ، کس ل) امذ.
نشست و برخاست کا طریقہ ، آدابِ مجلس ، لوگوں کے ساتھ برتاؤ کا اچھا طریقہ (جامع اللغات). [سلیقہ + مجلس (رک)].

ـــــ مَنْد (ـــــ فت م ، سک ن) صف.
تمیز دار ، شائستہ ، نیک سرشت ، سگھڑ. مغل بادشاہ اور امرا نہایت زندہ دل ، خوش مذاق اور سلیقہ مند حاکم تھے . (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۷۴). اُن سے مُلاقات ہوئی تو معلوم ہوا خاموش طبع ، سلیقہ مند اور اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہیں . (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۸). [سلیقہ + مند ، لاحقۂ صفت].

ـــــ مَنْدی (ـــــ فت م ، سک ن) امث.
تمیزداری ، سگھڑپن ، شائستگی. یہ گلدستہ اماں نے تو نہیں بنایا اس میں یہ سلیقہ مندی کہاں یہ یقیناً اس خاتون کا کام ہے . (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۸۱). [سلیقہ + مند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ وَنْد (ـــــ فت و ، سک ن) صف.
رک : سلیقہ مند. اچھا میں نے گھر خاک کر دیا تو کوئی سلیقہ وند لائے ہوئے . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۸۵) . [سلیقہ + وند ، لاحقۂ صفت].

سِلیکا (کس س ، ی مع) امذ ؛ سے سلی کا.
ایک قسم کی سخت ، سفید بے رنگ معدنی شے جو اکثر قیمتی پتھروں اور معمولی پتھر میں پائی جاتی ہے ، چتائی قلم. خالص پتھری جسکو سِلی کا کہتے ہیں اس میں ہوتی ہے . (۱۹۰۰ ، غربی طبیعیات کی ابجد ، ۴۷) سلیکا کی قلموں کی وجہ سے گھاس کے پتوں کے حاشیے سخت اور تیز ہوتے ہیں . (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۹۲۷). [انگ : Silica].

ـــــ ریت / ریگ (ـــــ ی مع) امذ.
سلیکا اور ریت سے مرکب ایک عنصر جو کیمیائی اشیاء شیشہ اور رنگ و روغن بنانے میں کام آتا ہے . سلیکا ریگ کانچ ، شیشہ رنگ روغن اور بہت سی کیمیائی اشیاء بناتے ہیں . (۱۹۶۶ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، نورالامیر جیلانی ، ۱۳۸). یہ سلیکاریت یا کوارٹزائیٹ کی صورت میں ڈالا جاتا ہے جو چونے سے مل کر سلیگ بنا لیتا ہے . (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۵۵). [سلیکا (رک) + ریت / ریگ (رک)].

ـــــ سَینْڈ (ـــــ ی لین ، سک ن) امذ.
رک : سلیکا ریت. (Silica Sand) سلیکا سینڈ (ریگ) کانچ ، شیشہ ، رنگ روغن اور بہت سی کیمیائی اشیاء بنانے میں کام آتا ہے . (۱۹۶۶ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، نورالامیر جیلانی ، ۱۳۸). [انگ : Silica Sand].

سِلیکات (کس س ، ی مع) مث.
سلیکا ملا ہوا ، سلیکا کا مرکب نمک. جھلملاتے ہوئے تہ دار بلور کے ٹکڑے ابرک (میکا) ہیں جو سلیکٹ فلزات ... اور پٹا سیوم سے مرکب ہیں . (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۰۳). [انگ : Silicate].

ـــــ اَلومینا (ـــــ فت ا ، و مع ، ی مع) امذ.
ایک دھات جس میں سلیکا شامل ہوتا ہے یہ برتن وغیرہ بنانے کے کام آتی ہے. چکنی مٹی کی ترکیب میں جس دھات کو سب سے زیادہ دخل ہے اسے اُلومینا کہتے ہیں صلصال میں سب سے زیادہ سلیکٹ الومینا ہوتا ہے . (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۲۰). [انگ : Silicate Alumina].

سِلیکان (کس س ، ی مع) امذ.
ایک غیر فلزاتی عنصر جو مرکب شکل میں پایا جاتا ہے ، سلیکن.

ہے سلیکان بھی عجب عنصر
لوگ جس سے بناتے ہیں شیشا

(۱۹۱۶ ، سائنس اور فلسفہ ، ۵۶). اس میں سلیکان کی ایسی بیٹریاں لگی ہوئی ہیں جو آفتاب کی شعاعوں کو برق رو میں تبدیل کرتی ہیں . (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۲۳). [انگ : Silicon].

سِلیکانی (کس س ، ی مع) صف.
سلیکا (رک) سے منسوب ، وہ چیز جس میں سلیکا ہو. اینج ایک ایسا ڈھانچہ ہے جو بعض وقت تو صوانی یا سلیکانی ہوتا ہے . (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۱). ایک پودا جو ایک خطّہ میں کھریا دار یا سلیکانی مٹی میں محدود رہتا ہے . (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۸۶). [سلیکا (رک) + نی ، لاحقۂ نسبت].

سِلیکْٹ (کس س ، ی مج ، سک ک) صف ؛ ف م.
منتخب ؛ منتخب کرنا ، انگریزی لفظ (اردو تراکیب میں مُستعمل) . [انگ : Select].

ـــــ کَرْنا ف م.
چُن لینا ، مُنتخب کرنا ، اِنتخاب کر لینا. اگر جیت بھی گیا تو تعصب کی وجہ سے اسے سلیکٹ نہیں کیا جائے گا . (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۹۹۴). میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا آج آپ ہی سلیکٹ کر دیجئے . (۱۹۸۶ ، تیسرا آدمی ، ۱۵۵).

ـــ کَمیٹی (ـــ فت ک ، ی مج لین) اث.
مُختصر پارلیمانی کمیٹی جو کسی خاص معاملہ میں تحقیقات کے لیے مقرر کی جائے. میں بھی اس سلیکٹ کمیٹی کا ایک ممبر تھا. (۱۸۸۷ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۶۸). چند فقرے اس سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے نقل کیے جاتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۳۰). ۷ مئی کو اس سلیکٹ کمیٹی کا اجلاس ہوا جو میری سربراہی میں قومی اسمبلی میں قائم ہوئی تھی. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۲۱). [انگ : Select Committee].

سِلیکٹِڈ (کس س ، ی مج ، سک ک ، کس ٹ) صف ؛ سے سلیکٹِڈ.
چُنا ہوا ، مُنتخب کیا ہوا ؛ چُنندہ ، معیاری. نمائش میں ایک پینٹنگ خریدنا محال ہے لیکن وہاں پینٹنگ کا ذوق سلیکٹڈ ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، یکم اپریل ، ۱۳). [انگ : Selected].

سِلیکٹَر (کس س ، ی مج ، سک ک ، فت ٹ) صف.
اِنتخاب کرنے والا ، چُننے والا ، اِنتخاب کُنندہ. پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کے سکریٹری سلیکٹر مسٹر شجاع الدین ... کے علاوہ کرکٹ کے شائقین کی ایک کثیر تعداد نے اس کا شاندار اِستقبال کیا. (۱۹٦۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳/فروری ، ۷). [انگ : Selector].

سِلیکْس (کس س ، ی مج ، سک ک) امذ ؛ ج.
ڈھیلی پتلون یا ڈھیلا پاجامہ. ایک سیاہ سیدھے بالوں والی لڑکی گہرے سبز رنگ کے کوڈرائے کے سلیکس پہنے اور شانوں پر اوورکوٹ ڈالے بڑی جُھلاتی اس بے فکری سے ان کے آگے آگے چل رہی تھی. (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۱۵). سلیکس میں عورتیں مردوں جیسی معلوم ہوتی ہیں (۱۹۷۸ ، عزیزاحمد، رقص نا تمام ، ۲۷۹). [انگ : Slacks].

سِلیکْشَن (کس س ، ی مج ، سک ک ، فت ش) امذ.
چناؤ ، اِنتخاب ، پسند. سلیکشن اور گریڈنگ کے بعد ہی پیمائش کا لٹ اور مہر یعنی ٹریڈ مارک چمڑے پر لگا دیا جاتا ہے. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۱۹۱). [انگ : Selection].

ـــ بورْڈ (ـــ و مج ، سک ر) امذ.
مجلس جو کسی معاملے کی تحقیقات یا چناؤ کا اختیار رکھتی ہو. ہم نے بھی پی آئی اے کے سلیکشن بورڈ کے خلاف احتجاج کے طور پر کھانے پینے کی ہڑتال کر دی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۳۳). [انگ : Selection Board].

ـــ کَرْنا ف م.
بہترین چیز کا اِنتخاب کرنا ، مناسب ترین چیز کا چھانٹنا ، چُننا. چھانٹوں اور خرابیوں کے تحت چمڑے کا سلیکشن کر کے کم و بیش قیمت بتدریج گریڈ فروخت کیا یا خرید کیا جاتا ہے. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۱۹۱).

سِلیکَن (کس س ، ی مع ، فت ک) امذ.
رک : سیلیکان. ٹرانزسٹر چند خاص قسم کی دھاتوں سے بنائے جاتے ہیں عموماً جرمینیم یا سیلیکن اِستعمال ہوتا ہے. (۱۹٦۷ ، برقیات ، ۲۰۹). [انگ : Silicon].

سِلیکون (کس س ، ی مع ، و مج) امذ ؛ سے سِلی کون.
رک : سلیکان. آکسیجن ، سلی کون ، اور ایلومینیم کچا اور خالص لوہا بھورا ہوتا ہے. (۱۹٦۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۳۸). [Silicon].

سِلیکونز (کس س ، ی مع ، و مج ، سک ن) امذ ؛ ج.
سِلی کون (رک) کی جمع ؛ غیر فلزاتی عناصر. سلیکونز یہ سلیکان کے پولی میرک مرکبات ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۸۳). [انگ : Silicons].

سِلیکیٹ (کس س ، ی مع ، ی مج) امذ ؛ سے سِلی کیٹ.
سیلیکا کا مرکب ، نمک. پوٹاشیم چٹانوں کی سلی کیٹ میں پایا جاتا ہے. (۱۹٦۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۱۳۸). خام لوہے میں کاربونائٹ سلیکیٹ اور آکسائڈ لوہا شامل ہیں. (۱۹٦٦ ، کارگر ، جولائی ، ۱ : ۱۳). انگ : Silicate].

سِلیگ (کس س ، ی مج) امذ.
دھات کا میل جو کچی دھات کو صاف کرنے میں نکلتا ہے. پگھلی ہوئی راکھ یعنی سلیگ کی کثیر مقدار نکالنے اور صاف کرنے سے نجات مل جاتی ہے. (۱۹۷۰ ، فولاد پر عمل حرارت ، ۳۱). [انگ: Slag].

ـــ ناچ امذ.
جن رستوں سے لوہے اور کچی دھات کے میل کو نکالا جائے انھیں سلیگ ناچ کہتے ہیں (فولاد سازی ، ٦۲). [انگ: Slagnotch].

سَلیل (فت س ، ی مع) امذ.
فرزند ، بیٹا.

جس دل پہ کشف تیرے ہے نور و روح کا سر
بیشک ابوالبشر کو تیرا سلیل بولا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۱). [ع].

سِلیلوز (کس س ، ی مج ، و مج) اث.
(نباتیات) وہ شے جس سے پودوں کے ٹھوس حصے بنتے ہیں ، کیسلین. اندرونی تہ جو دروں پرتی کہلاتی ہے پتلی ہوتی ہے اور سلیلوز کی ہوتی ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، محمد سعیدالدین ، ۲ : ۵۸۷). [انگ : Cellulose].

سَلیم (فت س ، ی مع) صف.
۱. **پاکیزہ ، بے عیب ، ٹھیک ، درست ، صحیح ؛ صحت مند.**

کہاں ہونے کو دن نے شعر سلیم
کرے کاٹ کان اور برگ نسیم

(۱٦۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۱۷).

غمگین جب جانے عقل تیری ہے سلیم
اور اوسکو سمجھتا ہے تو قہار و رحیم

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۲). اس کے ساتھ جوش مذہبی امنڈ آتا ہے اور عقل کو سلیم نہیں رکھتا ہے. (۱۸۷٦ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۲). ڈاکٹر صاحب کا ذوق بہت سلیم اور پاکیزہ تھا اور یہ ذوق ... زندگی کی ہر چھوٹی بڑی چیز میں نظر آتا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۵۵). ۲. **بُرد بار ، حلیم.**

اُن روپ میاں کہیں ہیں حکیم
کہ صحبت کرے وقت سن لے سلیم
(۱۵۰۳ ، بھوگ بل ، ۱۶).
جو خُشک میں تھا نیم دریا میں نیم
کہا یک گھڑی اچھ توں یاں لے سلیم
(۱۶۳۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۷۷) . ۳. سانپ کا ڈسا ہوا ، شخص جو ہلاک ہونے کے قریب ہو. سانپ کا ڈسا ہوا سلیم اور اندھا بصیر کہلاتے ہیں . (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۹۹) . ۴. آفت و مُصیبت سے محفوظ ، مصئون. یہ نہر نہایت سلیم ہے جو کوئی جانور یا انسان اس میں گرتا ہے ، صحیح سلامت نکل آتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۵۳). حمائے ربع مرضِ مہلک نہیں ہے بلکہ مرضِ سلیم ہے.(۱۹۳۳ ، حیاتِ ابامیہ، ۳۷). ۵. (عروض) ایک بحر کا نام جس کا وزن مستفعلن ، مفعولات مفعولات ہے. اگر جزوِ ہشتم سے اِستخراج میں لگا لگاؤ تو لاتن سفا ، عیلن فاع ، لاتن فاع ایک بار برابر مستفعلن مفعولات مفعولات کے ہو گا اور یہ بحر سلیم ہے.(۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۳۸). [ع].

---الحِس / الخَواس (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ح / فت خ) صف.
جس کے حواس درست ہوں ، ہوشیار ، ذی شعور. اگر جسم کثیف ہو گا تو جو شخص کہ سلیم الحس ہے اس کو نظر آئے گا.(۱۹۵۹ء، تفسیر ایوبی ، ۳۶). اقرار کرنے والا بالغ و سلیم الحواس ہو اور بغیر کسی دباؤ کے قاضی کے سامنے اقرار کرے . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۲۰). [سلیم + رک : ال (۱) + حِس / حَواس (رک)].

---الطَّبع (---ضم م ، غم ا ، ل ، شد ط بفت ، سک ب
سُلجھا ہوا ، نیک طبیعت ، باذوق ، شائستہ ، سنجیدہ.
کجئی ذہن اس وادی میں گمرہی کی ہے باعث
سلیم الطبع کو تو پاؤں کا ہر نقش ہادی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۸). اس کے بعد نبو ماہامیلیس قوم سیاین کا بادشاہ ہوا یہ شخص سلیم الطبع اور حلیم المزاج تھا. (۱۸۷۳ء، تاریخ سیرالمتقدمین ، ۲ : ۶). صاحب زادی آپ کی خوانده اور نہایت ہی سلیم الطبع ہے . (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۵۶). اُن سلیم الطبع انسانوں کو پا سکتے ہیں جو سلامتیٔ طبع کے ساتھ ساتھ بلند حوصلہ بھی ہوں. (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات ، ۸۷) . [سلیم + رک : ال (۱) + طبع (رک)].

---الطَّبعی (---ضم م، غم ا، ل، شد ط بفت، سک ب)امث.
سلیم الطبع ہونا ، بُردباری ، صاف دلی ، دانشمندی ، شائستگی. سلیم الطبعی اور تہذیب کے علاوہ اپنے طور پر طریقوں اور برتاؤ سے خاندانی عورت معلوم ہوتی ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۹). یہ شاہجہاں سلیم الطبعی تھی کہ بجائے خونریزی ور توسیع سلطنت کے اس نے اندرونی انتظامات اور ملکی ترقی کو مدِّنظر رکھا . (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۶۷). [سلیم الطبع + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---العَقل (---ضم م، غم ا، سک ل، فت ع ، سک ق)صف.
دانشمند ، عقلمند ، صائب رائے ، بُردبار. ایسے سلیم العقل اور سنجیدہ لوگوں کے کسی ایسے گروہ کے لیے جن کے اپنے بندھے ٹکے عقائد ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۱۱۷). [سلیم + رک : ال (۱) + عقل (رک)].

---الفِطرَت (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، سک ط ، فت ر) صف ؛ نیز سلیم الفطرة.
نیک طینت ، شائستہ ، مہذّب ایک صحیح العقل سلیم الفطرت آدمی اِشتباہ و اعتراض کا نام بھی نہیں لے سکتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۸). کوئی سلیم الفطرة انسان اس سے انکار نہیں کر سکتا. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۸۵). [سلیم + رک : ال (۱) + فِطرت (رک)].

---الفِکر (---ضم م، غم ا، سک ل، کس ف، سک ک)صف.
صحیح سوچ رکھنے والا ، صائب رائے . مقدمہ لکھنے کے لیے مقدمہ نگار کا سلیم الفکر ، دقیق النظر اور وسیع المطالعہ ہونا کافی نہیں (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۲۰). [سلیم + رک : ال (۱) + فِکر (رک)].

---القَلب (---ضم م، غم ا، سک ل، فت ق، سک ل)صف.
سلیم دل ، نیک دل ، مُخلص (ماخوذ : جامع اللغات). [سلیم + رک : ال (۱) + قلب (رک)].

---بُری (---فت ب) امذ.
(پارچہ بافی) لمبے بنانے کا موٹی قِسم کا کپڑا جو نواحِ بمبئی میں مقامی طور پر دنگری یا ڈنگری شمالی ہند میں گاڑھا اور دکن میں کھادی کہلاتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۷۷). [سلیم (عَلَم) + رک : بر (۲) + ی ، لاحقۂ صفت].

---دِل (--- کس د) صف ؛ امذ.
نیک دل ، مُخلص ، بھلا آدمی. روباہ نے کہا اے سلیم دل کیا خیال کیا تُو نے کہ بمجرد دیکھنے طلسم کے بھاگ آیا. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۳۰۸). [سلیم + دل (رک)].

---شاہی امث.
نازک اور خوشنما انی دار جوتیاں جو دلّی میں بنائی جاتی تھیں (بعض اسے شاہ سلیم جہانگیر اور بعض حضرت شیخ سلیم چشتی سے موسوم کرتے ہیں). زیرپائی ، کف پائی ، سلیم شاہی پاؤں میں چھم چھم کرتی ملکۂ دوراں کے پاس حاضر ہوئیں . (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱). دلّی کی سلیم شاہی پندرہ بیس دن پہنی اور سیدھا پاؤں الگ اور اُلٹا الگ. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۳۸). ایک دن سہ پہر کو میں اور مرزا پرجیس قدر انارکلی میں اس کی شان دار موٹر میں بیٹھے ایک مشہور جوتے والے کی دکان سے سلیم شاہی جوتا خرید رہے تھے. (۱۹۸۳ ، زندگی نقاب چہرے، ۳۳۵). [سلیم (عَلَم) + شاہی (رک)].

سُلَیمان (ضم س ، ی لین) امذ.
بنی اسرائیل کے ایک جلیل القدر مشہور پیغمبر جو حضرت داؤد علیہ السلام کے فرزند تھے ، اللہ تعالیٰ نے ان کی ذات میں نبوت اور بادشاہت دونوں جمع کر دیں اور وہ ملک عطا فرمایا جو اُن سے

قبل یا بعد کسی کو نہ ملا ، جن ، ہوا ، حیوانات اور پرندوں کو ان کے لیے مسخر فرما دیا ، اُردو میں بطور تلمیح بمعنی بادشاہ مُستعمل.

سلیماں کوں آصف نے مہماں کیا
عجائب غرائب بہت کچھ دیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۱).

ترے مُکھ کی لٹائیں ہیں کہ دو ناگ
سلیماں کی انگوٹھی کے ہیں رکھوال

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۵).

جُھکا جو خاک کی جانب کو کیس بے جاں کا
زمیں پہ تاج گرا ہُدہُد سلیماں کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۹).

نہیں مارا ہے کیس دل پر سیاہ عشق نے چھاپا
سنا ہُدہُد سے قِصّہ ہم نے بلقیس و سلیماں کا

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۱).

کہاں کی سیر نہ کی توسنِ تخیّل پر
ہمیں تو یہ بھی سلیماں کے تخت ایسا تھا

(۱۹۶۶ ، شکیب جلالی ، روشنی اے روشنی ، ۱۳). [عَلَم].

ـــــ باہمہ حَشمَت نظر می داشت باموریے کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مُستعمل) حضرت سلیمان اپنی تمام شان و شوکت کے ہوتے ہوئے ایک چیونٹی کا بھی خیال رکھتے تھے جب کوئی معمولی حیثیت کا آدمی کسی بڑے درجے والے آدمی کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہو تو یہ مصرعہ بول دیتے ہیں (مہذب اللغات).

ـــــ بِساط (ـــــ کس ب) صف.

حضرت سلیمانؑ کی وسیع سلطنت ، وسیع خوانِ کرم رکھنے والا.

مولا ضعیف دوست ہیں بااحتیاط ہیں
چیونٹی کا پاس ہے وہ سلیماں بساط ہیں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۰). [سُلیمان + بساط (رک)].

ـــــ تَخت (ـــــ فت ت ، سک خ) صف.

حضرت سلیمان کے جیسا تخت رکھنے والا ، حضرت سلیمان جیسا عظیم المرتبت بادشاہ.

مرا صاحب سلیماں تخت سیارہ حشم جگ میں
غروری اپنی شاہی کی بِھن موراں سوں کرتے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۳). [سلیمان + تخت (رک)].

ـــــ جاہ صف.

حضرت سلیمانؑ کی طرح شان و شوکت رکھنے والا ، عظیم المرتبت ، بادشاہوں کا ایک لقب. فاسق مسلمانوں کو عرضیاں لکھا کرتے ہیں ... فلک رتبہ اور سُلیمان جاہ اور سکندر طالع اور سردار لکھا کرتے ہیں . (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ، ۲۵۹). [سلیمان + جاہ (رک)].

ـــــ شکوہ (ـــــ کس ش ، و مج) صف.

رک: سلیمانؑ جاہ. بیں نے فلک قدر اور کیواں جاہ اور سلیمان شکوہ اور اسی قسم کے دوسرے خطابات سنے . (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۴۸). [سلیمان + شکوہ (رک)].

ـــــ فَر (ـــــ فت ف) صف.

رک : سلیمان جاہ.

تج میں دیکھیا ہوں سلیماں فر عجائب سن کا
سرو خم کھاتے ہیں تیرے پاؤں پڑنے کوں شتاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۹).

اسے بلقیس کر بنایا تھا
میں بھی زیبندہ تھا سلیماں فر

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۹۱). [سلیمان + فر (رک)].

ـــــ قَدر (ـــــ فت ق ، سک د) صف.

رک : سلیمان جاہ. دست بدعا ہوا کہ اے خالق ارض و سما اس فرمان فرمائے ملک بارگہ سلیمان قدر ... کو پُشت پناہ خاص و عام رکھ. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳). [سلیمان + قدر (رک)].

ـــــ کَر دینا / کَرنا محاورہ.

بادشاہ بنا دینا ، عزّت و احترام عطا کرنا ، حقیر سے اعلیٰ بنا دینا.

خود کہتا ہوں میں نہیں کوئی چیز مگر
وہ چاہے تو چیونٹی کو سلیماں کر دے

(۱۹۳۳ ، عروج (دولھا صاحب) ، عروج سُخن ، ۱۷۴).

ـــــ وَقار (ـــــ فت و) صف.

رک : سلیمان جاہ. دونوں شہریار سلیمان وقار تختِ شاہی پر سوار ایوانِ شاہی میں تشریف لائے . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۹). [سلیمان + وقار (رک)].

سُلَیمانی (ضم س ، ی لین) ، (الف) صف.

حضرت سلیمان سے منسوب یا متعلق ، سلیمان کا.

شہنشاہِ جہاں پرور سو توں ہے آج اے سرور
ہو سارے خسرواں پرور حکومت کر سُلیمانی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۵).

لبِ گلرو پہ عیاں ہے خطِ ریحانی آج
مور کو ہات لگا مُلکِ سلیمانی آج

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۲). (ب) امث . ۱ . (کنایۃً) **بادشاہت ، حکومت ، عزّت و احترام.**

قناعت تاجِ دولت کیوں نہ ہووے تارکوں کے تئیں
کہ ہے دنیائے دوں سیں پھیرنا من کا سُلیمانی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۳).

سلیمانی ہے زیبا اس پری کو مُلکِ خوبی میں
تبسّم نقشِ خاتم ہے دہن حلقہ ہے خاتم کا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۳).

گردوں کی فضاؤں میں یہ آزادیٔ پرواز
یہ عجز کی دنیا میں سلیمانیٔ افکار

(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۱۳۶).

بے بال و پری میں بھی پرواز کے شیدائی
آنکھوں میں سُلیمانی ، سانسوں میں مسیحائی

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۵۱). ۲ . **زنارِ سلیمان ، تسبیح جس میں سلیمانی پتھر کے دانے ہوتے ہیں.**

جوں سُلیمانی یہ کس کا اب خیالِ زُلف و رُخ
ساتھ پھرتا ہے مجھے شام و سحر باندھے ہوئے
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۳۰). ۳. ایک قسم کی توپ. توپ و ضرب زن کہ رومیوں نے جوناگڑھ میں چھوڑے تھے اور ان کو سُلیمانی کہتے تھے منگا کر قلعۂ سورت پر جابجا لگائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۷۶). (ج) امذ. ۱. (أ) ایک دو رنگا (سیاہ و سفید) قیمتی پتھر.

تورانی اس دنیا کی کھان کی جُوتی نگینیاں ہیں
سلیمانی نگینا ان سلیماں اس نگیں کا میں
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۰).

ہوا جب کُفر ثابت ، ہے وہ تمغائے مُسلمانی
نہ ٹوٹی شیخ سے زنّار تسبیحِ سلیمانی
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۲۲). نگینے سلیمانی الود کے لیے اور نگینے جو صدرہ میں جڑے جائیں گے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدّس ، ۳۰۷). شہر میں ہر بازار اور ہر مکان سلیمانی پتھر کا بنا ہے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۳۰۱). اب رہیں سُلیمانی منکوں ، یقران اور عقیق کی کانیں تو یہ تمام کی تمام مشرقی یمن کے صوبے مغربی میں پائی جاتی ہیں. (۱۹۶۶ ، بلوغ الادب ، ۳۳۷). (اا) سبزی مائل سفید رنگ کا قیمتی پتھر. ابواسحٰقی سب سے بہتر اور اعلیٰ ہوتا ہے اور بعض لوگ ازہری کو ابواسحٰقی سے اصلؔ تصور کرتے ہیں بعد اس کے سبز فام ہے کہ اس کو سلیمانی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۹). سُلیمانی اور بعد اوس کے ازہری ہے اور یہ تینوں فیروزے اوروں سے قیمت میں زیادہ ہوتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۸). ۲. گھوڑے کی آنکھ کا سفید رنگ ؛ گھوڑے کا ایک عیب.

کنجی ایک اک سلیمانی
نیلے پیلے سے اک زر افشانی
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۲۹۰). ۳. مہلک زہر جو نو حصّہ پارہ اور سات حصّہ سنکھیا کا مرکب ہوتا ہے ، رنگ اس کا سفید چمکدار سنگین ہوتا ہے ، دال چکنہ. دال چکنہ ... فارسی میں سُلیمانی و سلمانی و داراشکنہ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۰۲). [سُلیمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

ـــــ ٹوپی (ـــــ و مج) امث.
طلسم ہوش رُبا کے ایک کردار عمر و عیار کی ایسی ٹوپی جسے سر پر اوڑھنے سے وہ دوسروں کی نظر سے چھپ جاتا تھا مگر دوسرے اسے دکھائی دیتے تھے ؛ (کنایۃً) طلسمی ٹوپی. بعض اوقات روپوشی کے لئے سُلیمانی ٹوپی اڑنے کے لئے کھڑاؤں قالین یا کھٹولے ، دفینے دیکھنے کے لئے سرمہ یا پھر زنبیل کی صورت میں ایسی اشیا دی جاتی ہیں. (۱۹۶۸ ، نکہ اور نقطے ، ۱۸۷). [سُلیمانی + ٹوپی (رک)].

ـــــ چشم (ـــــ فت چ ، سک ش) امذ.
(سالوتری) طاق گھوڑے کی ایک قسم جس کی ایک آنکھ سیاہ اور دوسری سفید ہوتی ہے. طاق کئی طرح کا ہوتا ہے جیسے مردم چشم و سُلیمانی و نیلی و خوک چشم. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۹). [سُلیمانی + چشم (رک)].

ـــــ سُرمہ (ـــــ ضم س ، سک ر ، فت م) امذ.
ایک قسم کا سُرمہ جو آنکھ میں ڈالنے سے جنات نظر آتے ہیں (جامع اللغات). [سُلیمانی + سرمہ (رک)].

ـــــ کَرنا محاورہ.
حکومت کرنا ، بادشاہت کرنا ؛ (مجازاً) داد عیش دینا.

وہ پری تسخیر ہو میں بھی سلیمانی کروں
خاتم اُلفت کو ہے نقشِ اثر کی احتیاج
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۰).

فرشِ گُل بچھوائیں رنگ و بُو کی ارزانی کریں
آؤ بلقیسانِ دوراں سے سلیمانی کریں
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۷۷).

ـــــ گِرَہ (ـــــ کس گ ، فت ر) امث.
(حرفت) گرہ لگانے کا ایک طریقہ جس کے تحت ایک ریشہ کو ایک مستطیل دفتی سے باندھ دیا جاتا ہے پھر اس مستطیل دفتی پر ریشے کی دو لڑیں باندھ کر لڑوں کے دونوں سِروں کو اس طرح ملاتا کہ درمیان میں ایک حلقہ کی شکل پیدا ہو جائے. ان سِروں کو مُسلسل طور پر سُلیمانی گرہ دے دی گئی ہے. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۷۶). [سُلیمانی + گرہ (رک)].

ـــــ مارْخور (ـــــ سک ر ، و مع) امذ.
باز سے مُشابہ ایک پرندہ (لاط: Capra Faalconeri Jerdoni).
بلوچستان کے معروف حیوانات کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے ... کیپرا فلکو نیری جرڈونائی (سلیمانی مارخور) ، کیپرا ہرکس ای کیگرس (گوسفند). (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۷۰). [سُلیمانی + مارخور (رک)].

ـــــ نَمَک (ـــــ فت ن ، م) امذ.
(طب) ایک قسم کا خوردنی نمک جو ہاضمے کے لیے بہت مفید سمجھا جاتا ہے.

پریزادوں کی ہنسی مُسکرا کر تو نے پھیکی کی
سلیمانی نمک سمجھا ترے شورِ تبسُّم کو
(۱۸۳۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۸۳). [سُلیمانی + نمک (رک)].

سَلیمو (فت س ، ی مع ، و مع) امث.
۱. بندریا کا فرضی نام ؛ (ظرافۃً) بدسلیقہ ، پھوہڑ ، کھلو باؤلی عورت نیز ایسی عورت جو بھڑک دار کپڑے پہن کر پھرے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [ع : سلیقہ کا مخرب].

ـــــ بِن عید کَیسی کہاوت.
تیوہار خوش ہوتا کہ عورتوں کے بغیر اچھا معلوم نہیں ہوتا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سَلِیمَہ (فت س ، ی مع ، فت م) صف مث.
سلیم کی تانیث ، درست ، ٹھیک ، صحیح.

نہ جائے صرف افہامِ سلیمہ
نہ برعکس عقولِ مستقیمہ
(۱۸۵۵ ، ریاض السلمین ، ۲۶). [سلیم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

سَلِیمی (فت س ، ی مع) (قدیم). (الف) امث.
سلیم (رک) سے منسوب ، درستی ، ٹھیک ہونا ، سلیم الطبعی.

محبّت مروّت ، وفا ہور حلم
حلیمی سلیمی عمل ہور علم

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸). (ب) امذ. ۱. دورِ اکبری کا سونے کا ایک سِکّہ جو ایک دوسرے سِکّے «عدل گتکہ» کا نصف ہوتا تھا جس کا وزن گیارہ ماشے اور اس کی قیمت نو روپے تھی. سلیمی ، عدل گتکہ سے نصف زرِ آفتابی سے چوتھائی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۶۲۳) سلیمی ، یہ عدل گتکے کا نصف ہے . (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۹) .
۲. ایک قسم کا ریشمی کپڑا.

سمور و سندس و ترمل خطائی
سلیمی صاحبی ہور کربلائی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۳۲). [سلیم (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَلَینگ (فت نیز کس س ، ی مع ، غنہ) امذ.
وہ لفظ یا محاورہ جو کسی خاص پیشے یا طبقے میں رائج ہو ، عامیانہ ، سوقیانہ ، غیر ثقہ ، مبتذل. فی الحال یہ سلینگ ہیں لیکن نہیں معلوم رفتہ رفتہ ان کی کیا حیثیت ہو جائے گی. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۳۹). [انگ : Slang].

سِیلِینِیَم (کس س ، ی مع ، کس ن ، فت ی) امذ.
اک غیر دھاتی عنصر جو پانی سے ۴۳ء۵ گنا بھاری ہے(ماخوذ: جامع اللغات). [انگ : Selenium].

سِیلْیُوٹ (کس س ، سک ل ، ی مخ ، و مع) امذ.
فوج اور پولیس وغیرہ کے سپاہیوں کا سلام جو مقررہ طریقے سے ہاتھ اُٹھا کر کیا جاتا ہے. وہ جھٹ سے اٹنشن ہو گئے ، کڑک کے سلیوٹ کیا. (۱۹۵۸ ، خونِ جگر ہونے تک ، ۳۳۱). دروازہ پر پہنچے تو سامنے کھڑا ہوا تعینات پولیس انسپکٹر قاعدہ کے مطابق کھٹ سے سلیوٹ دیتا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۳). اف : دینا ، کرنا. [انگ : Salute].

سیلیولوز (کس س ، ل ، ی مخ ، و مع) امث.
رک : سلیلوز ، کیسلین. سلیولوز کی موجودگی سے خلوی دیوار میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات، عبدالرشید مہاجر ۲۶۳). [انگ : Cellulose].

سلہاری کو دیکھ سلہاری جلتی ہے کہاوت.
ایک جگہ کے دو امیدوار آپس میں کینہ کیا کرتے ہیں (محاورات ہند ؛ جامع الامثال).

سُلْہَڑ (ضم س ، شد لھ بفت) امذ.
(کشتی) ایک داؤ کا نام. طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور اک دستی ، دو دستی ... سُلہڑ ، ہوکا ... قفلی ہوتے ہوتے شہزادے نے رخشاں کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا اور نعرہ مارا. (۱۹۳۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). [مقامی].

سَم (۱) (فت س). (الف) امذ.
۱. (موسیقی) آواز ، تال ، سُر جو آخری ضرب کے ساتھ وزن میں برابر ہو ، مقررہ تال.

یہ گیان گُنی نہ گاونا ہے
نہ سم نہ بسم بجاونا ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۳).

لگا قانوں سے بجنے اس طرح بین
کہ سب مورکھ نے تال و سم لیا چھین

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۷۵).

تیری آواز سنا کرتا ہوں
تال سُنتا ہوں نہ سم سُنتا ہوں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۵۹).

نالہ و فریاد کا ٹوٹا کہیں جا کر نہ سم
کوئی یاں رنگیں ترانہ چھیڑنے پائے نہ ہم

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۴۱). فن موسیقی کا جاننے والا تال سم لے کے منضبط اصول پر مغرور رہتا ہے. (۱۹۳۷ ، رباعیات امجد (دیباچہ) ، ۲ : ۲). دہلی کے ایوانوں کی غلام گردشوں میں ایسے افراد کی کمی نہ تھی جن کے دل اسی سم اور تال پر دھڑکتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۰۱). ۲. (ہیئت) درمیانی ہم قدر قطع دائرہ ؛ ہموار میدان (جامع اللغات). ۳. مانند ، مثل ، مُشابہ.

عالم ہوا ہے خرّم فردوس باغ کی سم
من جیو سدا ہے بے غم اب شاہ ہور گدا کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۶). (ب) صف (قدیم).
۱. مُقابل ، سامنے ، نقیض ، چوٹ پر ، مقابلے کا.

جیسے تُوں دیا زور شمشیر کا
نہ سر پہنچہ ہوے تن کے سم شیر کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱). ۲. ہموار ، یکساں ، مسطّح ؛ پورا ، تمام، سارا ، کُل ، مکمل (پلیٹس). ۳. (مجازاً) سچا ، بے گناہ. برہم نردوش اور سم ہے . (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۷۱) .
۴. (کشتی/ بانک) ایک داؤ کا نام ، ایک گھاتی. ایک سو بیس توڑ دریافت کیے تمام گھاتیاں اکھری ، دہری ، قرولی ، سم ... معلوم کیں. (۱۸۰۳ ، گلزار چین ، ۳۰). (ج) م ف (قدیم). اچھی طرح سے ، خوبصورتی سے (قدیم اردو کی لغت). [س : सम].

---- اَلَپَٹ (---- فت ا ، سک ل ، فت پ) امذ.
(موسیقی) سم الپٹ وہ ہے جو راگ کا روپ بھی ہو اور تان کا بھی اور تہائی روپ بھی ہو (ماخوذ : نغمات الہند ، ۳۲). [سم + الپٹ (الٹا + پٹ)].

---- آنا محاورہ (قدیم).
سامنے آنا ؛ برابر ہونا ، مقابلہ کرنا ، ہمسری کرنا.

تس دن دعا تھے مو نظر پڑیا ہلالی بھوں اُوپر
اس روشنی کے سم نہ آئے روشنی خورشید کا

(۱۶۱۱ ؛ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۰).

کاج ہرگز پاچ نا ہوتے جتا جھمکانے تی
مُشتری کی سم نہ آئے ہوئے جتا روشن شہاب

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۱).

ـــــ بادی امذ.
ایک سُر ، وادی سُر کا معاون سُر (حیات امیر خسرو ، ۱۴۷) . [سم وادی (رک) کا مُتبادل].

ـــــ بُدھ (ـــــ ضم ب ، سک دھ) امث.
(ہندو) وہ عقل جو سُکھ ، دُکھ ، فائدہ اور نقصان سب میں ایک سی رکھتی ہو. جو پُرش شتر متر سہورہ میں سم بُدھ رکھتا ہے اور بکھتا کو کبھی نہیں پراپت ہوتا وہ پرش مہا بھوکتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۴۳). [سم + رک : بُدھ (۳)].

ـــــ پر آنا ف مر ، محاورہ.
۱. **سُر اور تال کا آپس میں مل جانا.** گھنگرو کی جھنکار دلوں کو مل جاتی ہے. یہاں تک کہ زاہدوں کے بھی منہ سے سم پر آتی آواز نکل جاتی ہے. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۹۰). نگاہوں کی رکھائی ، پشواز کا چکر ، دامن کی ٹھوکر ... تال پر جانا ، سم پر آنا قیامت برپا کر رہا تھا. (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، انتخاب فتنہ ، ۶۰). ۲. **سیدھے راستے پر آنا ، مان جانا ، ہار تسلیم کرنا.** آ گئیں نہ سم پر ابھا لکھواؤ کیا کیا سنگوا رہی ہو. (۱۹۳۷ ، خان صاحب ، ۷۴).

ـــــ تا امث.
(ہنت) برابری ، مشابہت ، ہم شکل ہونا. لگن کی سوا میں اور سورج سے سم تا ہو تو مدھ آپو جانا چاہیے . (۱۹۰۳ ، سیر الافلاک ، ۱۲۹). [سم + تا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ تال امث.
سُر تال ، زیر و بم ، آہنگ.

کہیں بھانڈ بھی باندھ کر اپنا غول
بجاتے تھے سم تال سے خوب ڈھول

(۱۸۹۲ ، صدق البیان ، ۱۵۵). وہ چودہ برس کی عمر میں جوانی کی سرحد کو پہنچ گیا تھا اس کی نبضیں جوانی کے سم تال سے چلتی تھیں. (۱۹۱۲ ، یاسمین ، مرزا سعید ، ۳۱). [سم + تال (رک)].

ـــــ تول (ـــــ و مج نیز لین) صف.
(موسیقی) نوبت کے ساتھ جانجھ بجانے والا. ایک سم تول کہ جیسے جانجھ بجانے والا بھی کہتے ہیں . (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۹۷). [سم + تول (رک)].

ـــــ دَرشی (ـــــ فت د ، سک ر) صف.
سب کو ایک نظر سے دیکھنے والا ، عارف. سم درشیوں یعنی عارفوں کا دیوتا سب جگہ موجود ہے. (۱۸۸۹ ، لال چندرکا ، ۱۳).

ویاپک بکرس سہج اداسی
سم درشی انتر اوباسی

(۱۹۲۰ ، جوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۱). [سم + س : درش दर्शी + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ کرنا محاورہ.
۱. **خاموش کر دینا ، سناٹا طاری کر دینا.**

یہ سُخن اے آرزو ، عشق کا مارا ہے تو
کون سی تھی گفتگو بزم کو سم کر دیا

(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۵۳). ۲. **آمنے سامنے کرنا ، مقابل لانا ، ایک جیسا خیال کرنا.**

کہا ہو کتا کام سہج فہم نہ کر
بھی اس حکیماں کے تیوں سم نہ کر

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۸).

اپس کوں تو اس نور کے سم نہ کر
سہا ہو کہ چُپ سور سوں ہم نہ کر

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۲۳).

ـــــ وادی امذ.
(موسیقی) وہ سُر جو وادی سُر کے ساتھ ہی لگایا جائے . اس کے جوڑ سے راگنی وغیرہ کی خُوبی و خندگی پیدا ہوتی ہے. سموادی - وہ سُر ہے جو وادی سُر کے ساتھ ہی لگایا جائے (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۴). نہ تال نہ بیٹھے نہ سر وادی نہ سم وادی ... نہ میڈ نہ کنک! سنگیت کے جتنے گُر یاد تھے سب ہی پرکھ دیکھے ، کسی پر بھی پُورا نہیں اُترتا ، آخر یہ ہے کیا بلا. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۳۸). [سم + س : وادی वादी].

ـــــ ہو کے رہ جانا/ہونا محاورہ.
کُچھ نہ بولنا ، گُم صُم ہو جانا ، زبان بند ہو جانا.

لاکے ہے یار مُجھے بزمِ طرب میں دیکھا
سم ہوئی سُنتے ہی آوازِ ترنم مجھ کو

(۱۸۶۲ ، مظہر عشق ، ۱۳۶).

نکلی پیامبر کی زبان سے نہ کوئی بات
کمبخت اس کے سامنے سم ہو کے رہ گیا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۶۳).

سم (۴) (فت س) امذ.
سینٹی میٹر کا مخفف ، میٹر کا $\frac{1}{100}$. پس کسی بھی خول کے ایک مربع سم رقبے پر پڑنے والی توانائی خول کے نصف قطر کے مربع سے معکوس نسبت رکھتی ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۱۰۳). [انگ : Centimeter کا مخفف].

سَمّ (فت س ، سک نیز شد م) امذ.
۱. **زہر.**

ہے ولی کی زبان میں شیرینی
اثر شعر سم ہے سم کی قسم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۵) . غرض اس ساعت یانی یہاں کے دریا کا پینے والے کے حق میں سم بلکہ تیغ دو دم . (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۵).

بھنگ پلوائی ہے اوس کو غیر نے
کھائیے سم اب تو جو کچھ ہو سو ہو

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۴۳).

مُسلماں بھولے بھالے اور ہندو سیدھے سادے ہیں
نہیں احمق مگر ایسے کہ سمجھیں انگبیں سم کو

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۴۲۹).

خنجر میں ، سم میں ، سانپ میں موجود ہے اگر
تاثیر ، دھار ، ڈنک تو محفوظ ہوں ادھر
(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۹ . ۳). ۲. سوراخ ، مسام (مخزن الجواہر ؛ علمی اردو لغت). [ع].

ـــ الفار (ـــ شد م بفتم ، غم ا ، سک ل) امذ ؛ امث.
(طب) ایک معدنی عنصر جو سفید رنگ کی چمکدار ڈلیوں کی شکل میں ہوتا ہے . یہ معدن سے لوہے اور گندھک کے ساتھ ملا ہوا پایا جاتا ہے . بعد ازاں اسکو بہ ترکیبِ خاص علیحدہ کر لیا جاتا ہے ، بطور دوا مقوی ، باہ و دافعِ وجع المفاصل ہے ، سنکھیا ، مرگ موش.

یہ باغ دیکھ کے پیلا ہو منہ مخالف کا
نصیب اس کو قضا سے ہو زرد سمّ الفار
(۱۸۳۷ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۶).

نہ بیٹھے تا سحر وہ غیر کی پوشک دوانی سے
سفیدہ صبح کا بن جائے سمّ الفار کی صورت
(۱۸۴۷ ، عاشق (مرزا والا جاہ) ، فیض نشان ، ۶۷).

ملا ہے اس میں سُمّ الفار ہم تجھ سے نہ کہتے تھے
پیالہ ہی کے فارانی کا ہو گی اک پشیمانی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۴۷). دیگر معدنیات میں پارہ ، سمّ الفار ، باکسائٹ ، کرومائیٹ ، کوئلہ ، کوبالٹ ، تانبا ، سیسہ ، میگنیشم ، قلعی ، جست وغیرہ کا نام لیا جا سکتا ہے . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۱). [سمّ + رک : ال (۱) + ع : فار (رک)].

ـــ اَنْدَرُونی کس صف(ـــ فت ا ، سک ن ، فت د ، و مع) امذ.
(طب) ایسے زہریلے مادّے جو جراثیمی خلیہ کے اندر پیدا ہوں اور خلیہ کی موت کے بعد باہر آ جائیں ، یہ ٹائیفائڈ ، پیضہ اور پیچش وغیرہ کے جراثیم میں پیدا ہوتے ہیں (جراثیمیات ، ۴۲). [سم + اندرونی (رک)].

ـــ آب (ـــ مدا) امذ.
(طب) زہریلا مادہ ، وہ زہر جو کسی جرثومے کے ذریعے جسم میں پہنچ کر کسی خاص مرض کا باعث ہو . خامرے مری ہوئی بافتوں کو حل کر دیتے ہیں اور بطور غذا استعمال کرلیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ان کے جسم سے زہریلے مادوں کا افراز ہوتا ہے ان زہریلے مادوں کو سم آب (Toxin) کہتے ہیں . (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، سہاجر ، ۳۸۱). [سم + آب (رک)].

ـــ آلُود (ـــ مدا ، و مع) صف.
زہریلا ، زہر بھرا . دردانہ ایک امیر خاندان کی لڑکی تھی جس کو اس کے والدین نے ایک خواب کی ہدایت کے مطابق خانقاہ زہرہ کے لیے وقف کر دیا تھا اور جس کی کمسنی بھی کی سم آلود فضا میں ریحانِ شباب تک پہنچی تھی . (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۳۵). [سم + ف : آلود ، آلودن ـ لتھڑنا].

ـــ بیرونی کس صف(ـــ ی مج ، و مع) امذ.
(طب) وہ زہریلے مادّے جو مرض یا جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں یہ مادّے قابلِ حل نامیاتی مرکب کے گروہ سے ہوتے ہیں اور جرثومہ کے جسم سے نفوذ کر کے باہر آ جاتے ہیں اور زہر کے حملہ سے مریض کو متاثر کرتے ہیں یہ عموماً خناق ، تشنج کی بعض اقسام اور قرمزی بخار میں پیدا ہوتے ہیں (جراثیمیات ، ۹۲). [سم + بیرونی (رک)].

ـــ خُورْدَہ (ـــ و معد ، سک ر ، فت د) صف.
زہر کھایا ہوا ، جسے زہر دیا گیا ہو ، جن کو زہر کھلایا گیا ہو.

نیلگوں جسموں سے ظاہر ہے کہ سم خوردہ ہیں
تیغیں سب کو عکسِ جنگ یہ کس لیتی ہیں
(۱۹۳۳ ، عروج (دولھا صاحب) ، عروجِ سخن ، ۲۷۳). [سم + ف : خورد ، خوردن ـ کھانا + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ دار صف.
زہریلا ، زہر بھرا . مسہلات بھی دینا کہ جائے گمان ہو کہ سم دار مادہ اخراج نہیں پاتا ہے . (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۱۰۹). [سم + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ زُبائی (ـــ ضم ز) امث.
زہر سے پاک کرنا ، زہر ختم کرنا یا زہر کا اثر زائل کرنا . چند زہریلے مادوں کے ساتھ ... ان کا اخراج ہوتا ہے تا کہ سم زُبائی ہو سکے . (۱۹۶۹ ، تغزیہ و غذایاتِ حیوانات ، ۸۳). [سم + ف : زبا ، زُبودن ـ اُچک لے جانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ زُبُودَہ (ـــ ضم ز ، و مع ، فت د) صف.
زہر سے پاک . اگر ہم اسے بار بار کافی طویل عرصہ تک دیتا جاری رکھیں یعنی اس سرعت سے کہ یہ پوریسہ طور پر خارج نہ ہو سکے یا یاقتی اسے سم زُبودہ نہ کر سکیں . (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۱). اف : کرنا . [سم + ف : زُبود ، زُبودن ـ اُچک لے جانا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ قاتِل کس صف (ـــ کس ت) امذ.
۱. زہر قاتل ، زہر جس سے جانبری نہ ہو ، مہلک زہر . پانی پیتے ہی گھبرا کر اٹھا کہا بھائی اس پانی میں کیا شریک تھا عمرو نے کہا سمِّ قاتل تھا . (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۵ : ۷۵۰). زہر تمام جسم میں ساری ہوا علاج سے عاری ہوا سمِّ قاتل نے اپنا اثر دکھایا . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۷). چھاچھ کو جو اوس سے حاصل ہوتی ہے زمین میں دفن کر دیں کیوں کہ وہ سمِّ قاتل ہو گئی ہے . (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۱۴۳). ۲. (مجازاً) بہت ضرر رساں ، نہایت نقصان دہ ، جان کا دشمن . اگر شیر کو ... رنج پہونچے تو تیرے حق میں سمِّ قاتل ہو جائے . (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۰۱). جن باتوں کی بھنک کان میں پڑنا نوجوانوں کے حق میں سمِّ قاتل ہے سبقاً سبقاً ازبر کرائی جاتی ہے . (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۵). عورتوں کا ان پڑھ رہنا ان کی اولاد کے حق میں سمِّ قاتل ہے . (۱۹۲۳ ، دور فلک ، ۴۲). وہ اس پلاٹ کو پاکستان کی اقتصادیات کے لئے سمِّ قاتل تصور کرتے تھے . (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۸۸). [سم + قاتل (رک)].

ـــــ ما کیاں (ـــــ کس ک) امذ.
(لفظاً) مرغیوں کا زہر؛ (طب) ایک زہریلا پودا جس کے پتے چھچے اور روئیں دار ہوتے ہیں اس کے بدنما پھولوں میں اودی اودی سی دھاریاں ہوتی ہیں اور ان میں سے ناگوار بو آتی ہے. بابل کی مٹی کی تختیوں پر بہت سے زہریلے پودوں کا ذکر ہے جن میں سے ایک سم ما کیاں ہے. (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۷۳). [سم + ف : ما کیاں (رک)].

ـــــ ہو جانا / ہونا محاورہ.
زہر ہو جانا ، کسی چیز میں زہر کی خاصیت پیدا ہو جانا ، مہلک ہونا ، قاتل ہو جانا ، نقصان کا باعث ہونا.

پھر میں کیفیتِ گلزار مجھ کو سم ہوئی
جام پر لالے کا افیون کی پیالی ہو گیا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۳).

جاں سے جائیں گے ہم عشق لبِ جاں بخش میں
اے خضر آبِ بقا بھی ہم کو سم ہو جائے گا

(۱۸۸۱ ، دیوانِ ماہ ، ۱۰).

بے ہودہ ہنسی مذاق سم ہے
روک اپنی زباں تجھے قسم ہے

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۶۳).

زندگی ہم سے ہوئی گُریزاں ہے
ہم کسی کے لئے ہوئے سم جیسے

((۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۶۵).

سُم (۱) (ضم س) امذ.
گدھے اور خچر کا پانْو جو سخت ہوتا ہے اور بیچ میں سے چرا یا پھٹا ہوا نہیں ہوتا (جو بیچ میں سے چرا ہوا ہوتا ہے اسے کُھر کہتے ہیں جیسے گائے ، بھینس اور بھیڑ بکری وغیرہ کا).

ترنگ راؤ جس آہنی سُم اہے
جسے دم سو نصرت کی پرچم آہے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۵).

سورج جیوں جھمکتا اتھا سُم اہے
کہ کرناں سے بالاں کے تھی دم اہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۱).

گڑا جاں پڑیا سُم تے چشمہ ہوا
بہشتی دسے واں کی آب و ہوا

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۶). مسلم نمازِ صبح پڑھ تکیہ دیوار کوں دئے بیٹھے تھے کہ آواز گھوڑوں کے سموں کی کان میں پہنچی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۲). حضرت جبرئیل ایک اسپ مادہ پر سوار... تھے اور جس جگہ نقشِ سُم پڑتا تھا وہ زمین سبز ہو جاتی تھی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۱۳).

سینہ چوڑا ہے تلی چوڑی ہے سُم چوڑے ہیں
جتنی چھوٹی ہے کمر اتنی بڑی ہے گردن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۱). خنجر نے جواب دیا کہ مجھے تو معلوم نہیں مگر والد مرحوم فرماتے تھے کہ میری تاریخ ولادت میرے پچھلے سُموں پر لکھی ہوئی ہے. (۱۹۲۵ ، حکایاتِ لطیفہ ، ۱ : ۷۳). بہت سی معصوم جانیں گھوڑوں کے سموں کے نیچے کچل ڈالی گئیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۱۳). [ف : سُم ؛ پہلوی : شُب ؛ آوستا : شپھاس ؛ شپھ शफ].

ـــــ پھٹا (ـــــ فت پھ) امذ.
۱. (سالوتری) مویشیوں کی سُم کی بیماری جس میں سم پھٹ جاتے ہیں اور جانور چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتا ہے (اب و ، ۵ : ۹۹). ۲. سموں کی بیماری والا مویشی (اب و ، ۵ : ۹۹). [سم + پھٹ (ـ پھٹنا) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ تاپ امذ.
(سالوتری) گھوڑے کے پانْو کا لنگ دور کرنے کا علاج جس میں چار اینٹیں گرم کر کے چاروں پانْو کے نیچے رکھتے ہیں اور اوپر سے تھوڑا تھوڑا مٹھا ڈالتے ہیں یہاں تک کہ اینٹیں ٹھنڈی ہو جائیں. اس علاج کا نام ترسکھ تاؤ ہے الّا بعض بعض سالوتری اس علاج کو سم تاپ بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۱۰). [سُم + تاپ (رک)].

ـــــ تراش (ـــــ فت ت) امذ.
(نعل بندی) گھوڑے بیل وغیرہ کے سُم یا کُھر کی بڑھی ہوئی کور تراشنے کا درانتی جیسا تیز دھار کا اوزار. جاننا چاہیے کہ پتوڑا اور زنبور اور پوز مال اور سُم تراش اور سوہن اور سندان اور نعل اور لوہے کی کیلیں نعلبندوں کے ہتھیار ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۱). [سُم + ف : تراش ، تراشیدن ـ کاٹنا ، چھیلنا

ـــــ خارا / خارہ (ـــــ / فت ر) امذ.
(سالوتری) ایک بیماری جس میں گھوڑے کے تلوے میں آبلے پڑ جاتے ہیں.

جس کو کہتے ہیں لوگ سم خارا
اس کا اندازہ ہے یہی سارا

(۱۸۸۱ ، زینت الخیل ، ۱۰۲). سُم خارہ و آبلہ : پتلیوں میں آبلے پڑ جاتے ہیں جس سے اسپ کو پانْوں رکھنا اور اٹھانا دشوار ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۳۵). [سُم + خارا / خارہ (رک)].

ـــــ دار صف.
سُم رکھنے والا. ایک عورت ہاتھ میں کمان پر تیر چڑھائے ہوئے کمر سے سُم دار چوپائے کی صورت پر اس کی شکل ہے. (۱۸۷۳ ، عقلِ مجموعہ ، ۱ : ۱۰۱). حیوانات میں کئی سُم دار جانور ... ہرن ، چیتے ، گینڈا اور خرگوش شامل ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۷۵). [سُم + ف: دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ ساز صف.
مویشی کے نعل بنانے یا لگانے والا. سُم ساز مُسکرایا اور کہا جوان ہو . (۱۹۶۸ ، عشق جہانگیر ، ۱۶۲) . [سُم + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــــ سکڑا (ـــــ ضم س ، سک ک) (الف) امذ.
(سالوتری) مویشی کی ایک بیماری جس میں سُم بھنچ جاتے ہیں اور ان کو سُوکھا لگنے لگتا ہے اور ایک قسم کی خشکی پیدا

ہو جاتی ہے (ا پ و ، ۵ : ۹۹). (ب) صف. (سالوتری) وہ مویشی جن کے سموں میں سُوکھا لگ جائے (ا پ و ، ۵ : ۱۰۰). [سُم + سکڑا (سکھڑا = سوکھا)].

ـــــ لینا محاورہ.
گھوڑے کا ٹھوکر کھانا.

وہ اوکھٹ راہ ہے اے مصحفی دشتِ محبّت کی
کہ سُم لیتا ہے مرکبِ جس زمیں پر یکہ تازوں کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۵۲).

سُم (۲) (ضم س) امذ.
ایک قسم کا پھول. بودھ ، سامیہ ، سُم یہ تین پھول ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹). [س : स्वम].

سُم (۳) (ضم س) امذ.
ایک درخت جس پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں. جنگلات لگانے کے لیے موزوں درخت کھڑک ، سم ، چنار ، روبینا ، ملیچہ کیل ، چلغوزہ وغیرہ. (۱۹٦۷ ، راو عمل ، ۱۳۹). [مقامی].

سَما (۱) (فت س) امذ.
۱. **آسمان ، فلک ، چرخ.**

اس ہوا صفا کا بیچ — سما پر جوں سورج
(۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۴٦).

سما سات سدسٹے پریشان ہو
تجے دو هلٹے پھرتے حیران ہو
(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۲).

رسا توں سما ہور سمدور کوں
کیا پل میں ظاہر توں اپ نور کوں
(۱٦۸۰ ، قصہ ابوشحمہ (مکسی) ، ۲).

میں عاشقاں کی فوج کا سردار ہوں ولی
مجھ آہ کا ہوا ہے علم تا سما بلند
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷٦).

ہر دم شرار و برق سے کیا ارض کیا سما
ہر ایک تیرے منہ پہ تبسّم فروش تھا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹).

تارے موقوف کچھ سما پہ نہیں
توپیں چھوٹیں مگر ہوا پہ نہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵۸). نوبت و نقارے مابین ارض و سما بجتے ہوئے سنائی دیے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۱۲۳). ایک بے سلی چادر اوڑھنا لپیٹنا ، جنگلوں میں رہنا ، زیر سما سوتا وغیرہ قومی شعار پایا. (۱۹۳۹ ، خطبات عبدالحق ، ۱۰۵).

تو ہی سرِ بحر و بَر ، تو ہی سرِ خشک و تر
تو ہی بُطونِ سمک ، تو ہی دُرونِ سما
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱٦). ۲. (کنایۃً) شامیانہ ، منڈپ ، چھتری ، بلندی ، اُونچائی (پلیٹس). ۳. کسی چیز کا انتہائی بلند حصّہ ، ابھری ہوئی چیز. سما کا اطلاق شے مرتفع پر بھی آتا ہے. (۱۸۷٦ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲٦۰). [ع].

ـــــ سے / تا بَہ سَمَک م ف.
اُوپر کے طبقے سے نیچے کے طبقے تک ، آسمان سے پاتال تک ، سرتاپا ، تمامتر ، کلیۃً.

یعنی وہ حیدرِ کرار خدا کا مظہر
فیض سے جس کے ہے معمور سما تا بہ سمک
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۵۰).

رو رو کے میں نے دل نہیں خالی کیا ہنوز
باقی ابھی سما سے کہاں تک سمک بھرا
(۱۸۳٦ ، آتش ، ک ، ۲۱۹).

سَما (۲) (فت س) امذ [سماں].
۱. (أ) **وقت ، زمانہ ، دور.** بھائی کسی کا ایک سا سما نہیں رہا. (۱۸٦۸ ، رسوم ہند ، ۳۸). قریب سو روپیہ مہینہ کی آمدنی میں حالانکہ سستا سما تھا گھر کا خرچ اور ایک روپیہ ڈیڑھ روپیہ روز کی شراب کیوں کر نبھ سکتی تھی. (۱۹۳۰ ، مس عنبرین ، ۳۲). (أأ) **مناسبِ وقت ، موقع** (پلیٹس). ۲. **فصل ، کھیتی.** بارش وغیرہ کی صورت میں دوبارہ اندھی گوڈی کرنی چاہیے بشرطیکہ اُگتے ہوئے سموں کو ابھی نقصان کا ڈر نہ ہو. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جنوری ، ۸). ۳. **کیفیت ، عالم ، حالت.** کبھی راگ رس خان الاپتے تھے جس میں صرف آواز ہی آواز ہوتی تھی ویسا ہی سما معلوم ہوتا تھا. (۱۸۷٦ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۸٦).

اعمالِ زشت اپنے آخر یہ رنگ لائے
بگڑے ہوئے سمے ہیں طاعون و زلزلے ہیں
(۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۱۳۸). ۴. **نظارہ ، منظر ، تماشا.** عکس چہرے اور زیورات کا ایسا ایک سما اور بہار ہے کہ موجودین خودی سے محو ہیں. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲). فردنی کے خصوصیات میں ہے کہ جب کسی چیز کی تعریف یا کسی واقعہ کی حالت اور کیفیت بیان کرتا ہے تو اس کا اصلی سما آنکھوں کے سامنے کھینچ دیتا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۸۱). دھرتی کے یہی سمے جو دلوں کو سواشکتی دیتے ہیں میرے گیان کا حصہ ہیں. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۷۱). ۵. **ہم آہنگی ، میل جول ، اختلاط ، مطابقت ، استواری.**

سات چیزیں یار کی دیوانہ کرتی ہیں مجھے
کیفیت ، جوبن ، سما ، غمزہ ادا ، ناز و بہار
(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۱). ٦. (موسیقی) **وہ لے جو اوّل و آخر و درمیان برابر رہے اور کمی بیشی نہ ہو.** سما وہ ہے جس کے اوّل و آخر میں لے برابر ہو چاہے بلمپت لیے ہو مدھ یا درت لیے ہو. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۹۰).

ـــــ باندْھنا محاورہ.
سماں باندھنا ، منظر پیش کرنا. ذرا سی بات یاد آئی اور تمام قصہ نے ہنگامۂ گزشتہ کا سما باندھ دیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٦).

ـــــ بَنْدھنا محاورہ.
کیفیت طاری ہونا ، منظر پیش ہونا. راگ کا سما بندھا تھا ، غم کا نام و نشان نہ تھا. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۲۲). خط کے پہنچتے ہی سب کے سب پژمردہ خاطر نہال ہو گئے اور خوشی کا ایک

سما بندھ گیا. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۱۷). شہسوار گھوڑوں پر سے کود پڑے ، زور کشمکش کے ہونے لگے ، سما کشتی کا بندھا. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۲۱۳).

---چھانا محاورہ.
سما بندھنا ، محفل جمنا ، کیفیت طاری ہونا ، محفل کا مزہ بڑھنا. پھولوں کا مہچہانا ، میٹھی میٹھی خوشبوؤں کا آنا ... اس کا بیان اس طرح نہیں کرتے جس کے پڑھنے سے آنکھوں میں سما چھا جائے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۶۳).

سماں چھا گیا راگ کا اس قدر
ہر اک راگ آیا ہے سب کو نظر

(۱۸۹۳ ، قصۂ ماہ و اختر ، پری پیکر ، ۲۹).

--- کُرے نَہ کیا کُرے سمیں سمیں کی بات ، کسی سَمے کے دِن بڑے کسی سَمے کی رات کہاوت.
ہر موسم اپنا مناسب کام کرتا ہے انسان کچھ نہیں کر سکتا کبھی دن بڑا ہوتا ہے کبھی رات یعنی حالات کے آگے انسان بے بس ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سَماپَت (فت س ، سک نیز کس پ) صف.
تکملہ ، خاتمہ. یہ جو تُم نے شریرام کے سیھاوا کا برتن کرنا شروع کیا ہے اس کو چھوڑ نہ دینا بلکہ اسی کو انت تک سماپت کرنا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۷). میں نے شنکر سے کہا ، لڈو بھینکو «سماپت ہوئے» اس نے اطمینان سے منھ چلاتے ہوئے کہا. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۰۳). اف : کرنا ، ہونا. [س : समापित].

سَماپَتی (فت س ، سک پ) امث.
۱. خاتمہ ، ختم ہونا ، انجام ، نتیجہ. رن بیوی میں کشتری کے سنبکھ خواہ اپنا ہو یا بیگانہ یدھ کی سماپتی تک ہر ہرکار کی رشتہ داری کا دروازہ بند رہتا ہے. (۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۱۶۸). **۲. جھگڑا چکانا ، فیصلہ کرنا** (جامع اللغات). [س : سماپت समाप्त + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِمات (کس س) امذ ؛ ج.
ظاہری صورت ، علامات ، آثار ، نشانات (مرکبات میں مستعمل). اب یہ عہدہ آپ کی ذاتِ برکت سِمات سے مشرف و مُفتخر ہے. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۹۹). اپنے دیدارِ فرحت آثار و ملاقاتِ سعادت سمات سے ہم کو محروم رکھنا چاہا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳۱). آں جناب کے ارشاداتِ فیض سمات سے تفصیل کے ساتھ میں نے فیض حاصل کیا. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۵۰). [ع : سمہ/سِمَت (وس م) (= نشان ، چھاپ ، اثر) کی جمع].

سَماٹْنا (فت س ، سک ٹ) ف م.
سمیٹنا ، جمع کرنا ، اکٹھا کرنا. یہ سمیٹ وہ سماٹ ، رات دن تول جوکھ سے کام ہے. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۹۷). [سمیٹنا (رک) کا تابع].

سَماج (فت س) امث ؛ امذ.
۱. انجمن ، سبھا. یہ سماجیں اپنے مذہب کی اِشاعت و حفاظت میں نہایت سرگرمی اور مستعدی سے مشغول ہیں. (۱۹۱۲ ، مضامینِ سلیم ، ۱ : ۱۳۵). «برہمو سماج» مدارس کی «وید سماج» اور اسی طرح کی دوسری انجمنیں اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر قائم ہوتی ہیں. (۱۹۳۵ ، خطباتِ گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۳۸۸). **۲. گروہ ، جماعت ، معاشرہ ، سوسائٹی.** میں نے چند روز گزرے ایک پبلک جلسے میں «سماج کے اِرتقا میں مذہب کے عنصر کا مفہوم» کے عنوان پر ایک تقریر کی تھی. (۱۹۰۹ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۱۹). لطیف اثر کا سماج پر گہرا مطالعہ معلوم ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، حصارِ انا (پیش لفظ) ، ۱۰). **۳. ساز و سامان.**

کنایت کیتیں بانچہ کے کامراج
جتر کا چتر من کو دے کر سماج

(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۶).

ساج سماج سُنوں راج کرو گجراج اور باج سجائے ہزارک
عید نوید مفید تمہیں ، شاہِ عالم ، ہو بکرید مبارک

(۱۷۹۷ ، نادراتِ شاہی ، ۹۰). **۴. محفلِ عیش و عشرت ، بزمِ طرب.** سب راگ راگنی اور ساتوں سُر اور تینوں گرام اور اکیس مورچھت حاضر ہوئے اور ایسا سماج ہوا کہ کسی نے نہ دیکھا تھا نہ سُنا تھا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۳۳).

رہے نصف شب تک سماج ایک قائم
رکھیں یہ طریقہ وتیرہ وہ دائم

(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۳۵). **۵. دیوتاؤں کے اعزاز میں منایا جانے والا ایک قدیم تیوہار** (ماخوذ : ہمارا قدیم سماج ، ۱۹۱). [س : समाज].

---دُشْمَن (---ضم د ، سک ش ، فت م) صف.
معاشرے میں بگاڑ لانے والا ، ملک و قوم کو نقصان پہنچانے والا. گرفتار یا نظربند کئے جانے والے افراد رہا کر دئے گئے ہیں ... سوائے غنڈوں اور سماج دشمن عناصر کے جن پر نہایت سنگین جرائم بشمول قتل ، لوٹ مار ... کے الزامات عائد کئے گئے ہیں. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۵۳). [سماج + دُشْمَن (رک)].

---ساز صف.
معاشرے کی تعمیر کرنے والا. جدلیاتی مادیت کے فلسفے نے ان نقائص کو دور کرنے کے لئے علم و عمل کے درمیان مطابقت پر زور دیکر ... مثبت اور سماج ساز فلسفہ سے روشناس کرایا ہے. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۹). [سماج + ف : ساز ، ساختن = بنانا].

---سازی امث.
معاشرے کی تعمیر ، سماجی بہبود. عجمی تصوّف کا منفی رُخ چور دروازے سے سماج سازی اور دنیاداری کی خواہش پر نقب لگانے کے لئے آن دھمکا. (۱۹۷۳ ، توازن ، ۴۱). [سماج + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُدھار (---ضم س) امذ.
معاشرے کی اصلاح ، عوام کی بہبود. میں نے تحریر و تقریر کی آزادی

انجمن سازی کی آزادی اور ریاست کے پریس ایکٹ کو برطانوی ہند کے ایکٹ سے ہم آہنگ کرنے کا بھی مطالبہ کیا اور تعلیم نسواں ، سماج سُدھار ، صنعت و حرفت وغیرہ کو فروغ دینے کی اپیل بھی کی۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۵۹)۔ معیارِ اخلاق بہتر ہو گا تو معاشی خوش حالی بھی ہوگی اور سَماج سُدھار بھی۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۹)۔ [سماج + سُدھار (رک)]۔

ـــــواد امذ.
سوشلزم ، اِشترا کیت ۔ ہم ان بڑے بڑے اعتراضات کی پڑتال کرینگے ، جو سماج واد کے خلاف اُٹھائے جاتے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۸۱)۔ [س : **समाजवाद**]۔

ـــــوادی صف ، امذ.
سوشلسٹ ، اِشتراکی۔ سماج وادیوں نے اس بات کو کہا اور مُسلسل کہا آج وہ اسی طرح بکار بکار کر کہہ رہے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۹)۔ [س : **समाजवादी**]۔

سَماجانا ف م.
رک : **سمانا**.

گیا اپنے گُھٹ میں شتابی سما
وہ آہو کا آہو ہی بس رہ گیا
(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۸۸)۔

سارے جہاں کا رنج مرے دل میں آ گیا
کیا کُوزہ تھا کہ جس میں یہ دریا سما گیا
(۱۸۴۲ ، مرأۃ الغیب ، ۹۰)۔ اے میرے پیارے تو میرے دل میں سما گیا ہے ، اور میں تیری محبت میں گرفتار ہو چکی ہوں۔ (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۷۰)۔

شاخیں پھیلی ہیں بازوؤں کی طرح
کس کے آغوش میں سما جاؤں
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۷)۔

سَماجَت (فت س ، ج) امث.
۱. **منت ، گڑگڑانا ، خوشامد (عموماً مِنّت کے ساتھ مُستعمل)**.

مری عصمت کے اُوپر تُو نظر کر
سماجت مجھ ستی مت اس قدر کر
(۱۷۹۸ ، یوسف زلیخا ، ۳۵)۔

حصولِ کام کا دل خواہ یاں ہوا بھی ہے
سماجت اِتنی بھی سب سے کوئی خُدا بھی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۰۵)۔ وہ شکست کھا کر اس نوبت کو پہنچا کہ بسماجت تمام مُلتجی عفو ہوا۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۸۹)۔ امید نہیں ہے شاید منّت سماجت کرنے پر دو ہزار اور مل جائیں۔ (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۸۰)۔ بڑی خوشامدوں اور سماجتوں کے بعد ان کی چال ٹھیک کی (۱۹۸۳ ، اُجلے پھول ، ۱۱)۔ اف ؛ کرنا.
۲. **زشتی ، عیب دار ہونا** (نوراللغات). [ع : سماجۃ (س م ج)]۔

سَماجِک (فت س ، کس ج) صف.
سماج کے متعلق ، سماج کا ، سماجی ، معاشرتی ، اجتماعی. گو آپ کے خیالات سماجک ہیں مگر ہم سناتن دھرمیوں کو اس کے پڑھنے اور نالک کرنے میں کوئی ہرج واقع نہیں ہوتا۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۱۱)۔ [س : **समाजिक**]۔

سَماجی (فت س). (الف) صف.
سماج سے متعلق ، سماج کا ، معاشرتی ، اجتماعی ، سوشل ۔ اسی سلسلے میں بعض ایسے الفاظ بھی مستعمل ہونے لگے ہیں ، جن کا استعمال اب سے پہلے نہ تھا صرف اسی زمانے کے اہلِ قلم نے شروع کیا ہے مثلاً مندوب ، مستعمرات ، موثر ، شانتی ، سماجی ، آرٹ۔ (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اُردو ، ۱ : ۳۵۹)۔ یہ لوگ ایک خاص ... سماجی نظام کے قیام کے لئے مُسلسل جدوجہد کر رہے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، اک محشرِ خیال ، ۳۴)۔ سماجی ، اقتصادی اور سیاسی مسائل نے سماجی تحفظ کے قانون کی بُنیاد ڈالی۔ (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات (مقدمہ) ، ۳۰)۔ (ب) امذ. **ڈھاڑی، ناچنے والوں کے ساتھ کے گویّے اور سازندے**. (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [سماج + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

ـــــبِہبُود (ـــــ کس مع ب ، سک ہ ، و مع) امث.
معاشرے کی بھلائی ، اجتماعی فلاح . لوگ سماجی بہبود کے ایسے بہت کام کرتے ہیں جن میں ان کا بڑا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، بینۂ حیات ، ۵۷)۔ یہ تنظیمیں اپنی سرگرمیوں کو تعلیمی اور سماجی بہبود تک محدود رکھتی نہیں ۔ (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۸)۔ [سماجی + بہبود (رک)]۔

ـــــتَنْقِید (ـــــ فت ت ، سک ن ، ی مع) امث.
(ادب) **وہ تنقید جو ادیبوں اور ادب پاروں کو ان کے معاشرتی پس منظر میں جانچتی ہے**. جمالیات کو علم کی الگ شاخ بنا کر اس کا تعلق مختلف فنون سے پیدا کر دیا ، جیسے سماجی تنقید کے لیے ادب سماج کے اظہار کا نام ہے۔ (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۳۳) [سماجی + تنقید (رک)]۔

ـــــحَشَرات (ـــــ فت ح ، ش) امذ.
مشترکہ سوراخوں اور چھتوں وغیرہ میں مل کر رہنے والے کیڑے مکوڑے. چیونٹیاں ، شہد کی مکھیاں اور دیمک سماجی حشرات (کیڑے) ہیں اور یہ فطری سوسائٹی کی اعلیٰ ترین جماعتوں کے نمائندے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۹۲)۔ [سماجی + حشرات (رک)]۔

ـــــحَیثِیَّت (ـــــ ی لین ، کس ث ، شد ی بفت نیز خف ی) امث.
معاشرے میں کسی کا مقام و مرتبہ. یہ نہیں سمجھا کہ الو ہونے کے باوجود تمہاری سماجی حیثیت کیا ہے۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۳۵)۔ [سماجی + حیثیت (رک)]۔

ـــــدَرْجَہ بَنْدی (ـــــ فت د ، سک ر ، فت ج ، ب ، سک ن) امث.
معاشرے میں کسی کی حیثیت کا تعین. طبی سماجی کارکن کی یہ بُنیادی ذمہ داری ہوتی ہے کہ ... مریض کی سماجی درجہ بندی کی وجہ سے نہ اس سے نفرت کرے اور نہ اسے کوئی خاص مراعات دے۔ (۱۹۶۹ ، طبی سماجی بہبود ، ۱۰۰)۔ [سماجی + درجہ (رک) + ف : بند ، بستَن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---رِشْتَہ (--- کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
معاشرتی تعلق. زمین کے مالک اور کاشتکار کے درمیان سیاسی و سماجی رشتہ کیسا اور کس حیثیت کا واقع ہوا ہے۔ (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۷۱)۔ [سماجی + رشتہ (رک)].

---سائِنْس (--- کس ء ، سک ن) امث ؛ امذ ، سائنسیں.
انسانی معاشرہ اور معاشرتی تعلقات کا سائنسی مطالعہ نیز اس علم کی شاخیں مثلاً ، سیاسیات ، معاشیات. علم کی جو شاخیں قدرت کی طرف چلتی ہیں وہ قدرتی سائنسیں کہلاتی ہیں اور جو شاخیں انسان کی طرف جاتی ہیں وہ سماجی سائنس پکاری جاتی ہیں۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعیٔ جغرافیہ ، ۳۹)۔ [سماجی + سائنس (رک)].

---سُدھار (--- ضم س) امذ.
معاشرتی اصلاح ، اصلاح معاشرہ. جدید شاعر اپنے فن کو قوم کے اخلاق اور سماجی سُدھار کے لیے استعمال کرنا چاہتے تھے۔ (۱۹۶۷ ، افکارِ عروم ، ۱۲)۔ [سماجی + سُدھار (رک)].

---شُعُور (--- ضم ش ، و مع) امذ.
معاشرتی حالات و مسائل وغیرہ کی آگاہی . چند اچھی فلمیں بنانے والوں کا سماجی شعُور بھی صرف اِصلاح پسندی تک محدود تھا۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۱۸)۔ [سماجی + شعور (رک)].

---قُیُود (--- ضم ق ، و مع) امذ ؛ امث ؛ ج.
معاشرتی پابندیاں. معاشرتی اور سماجی قُیود اس کی آسودگی میں مزاحم ہوں تو اس کا رُخ تعمیری مقاصد کی طرف مُڑ جاتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۹۲)۔ [سماجی + قُیود (رک)].

---کارکُن (--- سک ر ، ضم ک) امذ.
معاشرے اور افراد کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والا شخص. معاشرتی بحالی اور سماجی مُطابقت کا کام طبّی سماجی کارکن کے سپرد ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، طبی سماجی بہبود ، ۵)۔ [سماجی + کارکُن (رک)].

---مَرْتَبَہ (--- فت م ، سک ر ، فت ت ، ب) امذ.
رک : سماجی حیثیت.

> شکل و صورت ، عادت و اطوار
> نسل و خون ، سماجی مرتبہ
> (۱۹۷۵ ، نظماتے ، ۱۳)۔ [سماجی + مرتبہ (رک)].

سَماجِیات (فت س ، کس ج) امث.
عمرانیات انسانی معاشرے (خصوصاً متمدن معاشرے) کے ارتقا ، فطرت اور قوانین کا علم نیز معاشرتی مسائل کا مطالعہ . زندگی کا ایک اور پہلو بھی ہے ، وہ ہے سماجیات ، معاشیات ، انسانیات ، حیات و ممات ... یہ سب علوم انسان کے لئے لازمی ہیں۔ (۱۹۶۹ ، عہد اسلامی میں سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۸)۔ [سماج + یات ، لاحقۂ جمع و نسبت].

سَماجْیانا (فت س ، سک ج) ف م.
معاشرے کا جُزو بنانا ، معاشرے کے رنگ میں رنگ لینا ، سماج کے مُطابق ڈھالنا. فرد کو سماجیانے کا عمل ابتداءً اس کے گھر سے شروع ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۹۳)۔ [سماج + یانا ، لاحقۂ تعدیہ].

سَماجِیَت (فت س ، کس ج ، فت ی) امث.
سماجی ہونے کی کیفیت یا حالت. اگر آپ جمالیاتی قدر کی سماجیت کو تسلیم کرتے ہیں تو لامحالہ آپ کو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ... اس قدر کے مقصود کو دوسرے ہم سماجی مقاصد سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ (۱۹۶۰ ، میزان ، ۳۵)۔ کیونکہ انسان ایک سماجی اور روحانی وجود ہے اس کی سماجیت اور روحانیت اس کے اعمال کی سمتیں متعین کرتی ہیں۔ (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۹)۔ [سماج + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَماچار (فت س) امث ؛ امذ.
۱. **خبر ، اطلاع ، پیغام.**

> وہ آیا سو قاصد سماچار لے
> رنجیدی اور پھر پھر کر آزار لے
> (۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک (ق) ، ۳۹)۔
> سابی کہے یو اکھت سماچار
> کہنا تو نہیں ولیک ناچار
> (۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۶)۔
> لچھمن نے شفا پائی ہوئے جنگ کو تیار
> ٹھہرا گیا راون نے جو یہ پائے سماچار
> (۱۹۲۱ ، سیتا رام ، ۹۳)۔

۲. **واقعات ، روایات.**

> جاتا ہے حرم میں کوئی قرآں بغل مار
> کہتا ہے کوئی دیر میں پوتھی کے سماچار
> (۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۷)۔

۳. **(ساہوکار) روپیہ ادا کرنے کے واسطے ساہوکار جس روز ہنڈی لکھتا ہے اسی دن ایک خانگی خط اس ساہوکار کے پاس جس کے نام ہنڈی لکھی تھی رقم ادا کرنے کے واسطے روانہ کرتا ہے ، اس خط کو سماچار** کہتے ہیں (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۵)۔ [س : **समाचार**].

---پَتْر (--- فت پ ، سک ت) امذ.
خبرنامہ ، اخبار (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [سماچار + پتر (رک)].

سَماح (فت س) امث.
رک : سماحت.

> بہ سعی و صبر و سماح و یقین
> فکاک الرکاب فہم یطلُبون
> (۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۶۷)۔ [ع : (س م ح)].

سَماحَت (فت س ، ح) امث.
حوصلہ مندی ، جوانمردی ، فیاضی. پوچھا میں نے کیا چیز ہے ایمان ، فرمایا صبر اور سماحت۔ (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۳۰)۔ محمد بن قاسم بن محمد شجاعت و سماحت رکھتا تھا۔ (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲۳۵)۔ آج تک تو قرض حسنہ کو ہم بھی

سمجھتے تھے کہ یہ مسلمانوں کے واسطے ایک نعمت ہے اور ان کی سماحتِ مذہبی کی ایک عُمدہ دلیل۔ (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۳ : ۹)۔

ہے صبر و سماحت ہی ایمان باللہ
وہ مومن نہیں جو تنگ حوصلہ ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۵۸)۔ [ع : (س م ح)]۔

سِماخ (کس س) امذ.
کان کا سوراخ۔ باقی تلخ ان دونوں کانوں کے سوراخ میں رکھا تا کہ محفوظ رہیں کان جانوروں سوذی سے اور اس اب تلخ کو واسطے جمع کرنے آوازوں کے کان صدف سے محیط فرمایا کہ سب آوازوں کو لے کر سماخ گوش یعنی کان کے سوراخ تک پہونچاوے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۸)۔ [ع]۔

سَماد (۱) (فت س) امث.
گوبر اور مٹی ملی ہوئی کھاد۔ پودوں کو ان کی بالیدگی کے زمانے میں ایک مرتبہ مصنوعی کھاد دی جائے ، گلے کی سـ۔ اس کام کے لیے بہترین ہے۔ (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۹۸)۔ [ع]۔

سَماد (۲) (فت س) امث (قدیم).
رک : سمادھ.

جگا جوت جو کے جو لینا سماد
کیا ہیم لے ناگ دیتا رماد

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، ۵ ، ۷۶)۔ [سمادھ (رک) کا ایک اِملا]

سَمادِیر (فت س ، ی مع) امذ ؛ ج.
نظر کی کمزوری ضعف بصر نیز اس کی وجہ سے ہونے والی غشی یا دوران سر وغیرہ؛ ترمرے۔ سمادیر (ترمرے) Muscae Volitantes کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔ (۱۹۳۱ ، تجربی قعلیات (ترجمہ) ، ۲۷۰)۔ [سمدور (رک) کی جمع]۔

سَمادھ (فت س) امث ؛ نیز سَمادھی.
۱. **(ہندو) سنیاسی جوگیوں کے زندہ دفن ہونے یا کسی مذہبی پیشوا یا راجہ کی جلی ہوئی ہڈیوں کی راکھ دفن کرنے کی جگہ اور اس پر اٹھائی ہوئی تعمیر**۔ دروازے کے شرق رویہ دو سمادھیں ہیں جن میں سے ایک کا گنبد تو ذرا بڑا اور ایک چھوٹا اور نقیہ بنات بھی پختہ۔ (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۷۳۲)۔ باقی کی لُغبالی قبر اور سمادھ دونوں کو بہا لے گئی۔ (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۱۸۰)۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ اس (کالیداس) کی سمادھ جزیرۂ سیلون کے حصۂ جنوب میں کرندی ندی کے کنارے موجود ہے۔ (۱۹۱۳ ، اکسیر سخن (مقدمہ) ، ۸)۔ کابل و ترکستان اور چین و جزائر ہند تک بودھ کی مورتوں سمادھوں اور اس کی جلی ہوئی ہڈیوں کی راکھ کی پوجا ہو رہی تھی۔ (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۲۳)۔ تلک نے ایک اور تحریک شروع کی اور وہ یہ تھی کہ انھوں نے شیواجی کو ہندوؤں کا ہیرو قرار دیا اس کے سمادھ کی مرمت کرائی۔ (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۰۳)۔ ۲. **یوگ کا ایک عمل ، مراقبہ ، یکسوئی اور محویت کی حالت ، ایک ریاضت کا نام جس کی مدد سے جوگی رُوح کو عرصۂ معیّنہ تک جسم سے الگ کرتے ہیں ، حبسِ دم**۔ سمادھ (یوگ کا آٹھواں عمل) اس چیز میں محو ہو جانا جس کی طرف متوجہ ہوا ہے اور سمادھ کی دو قسم ہے ، ایک سنکلپ سمادھ یعنی اناالحق دوم نربکلپ سمادھ جہاں شغل اور شاغل کی گنجائش نہیں۔ (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۲۶۲)۔ وہ ایک بات پر جم کر استوار ہو جائیگی اس کے بعد تجھ میں گہری سمادھ کی یوگتا ہو گی۔ (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۹۱)۔ [समाधि]۔

ـــــ لگانا / لینا محاورہ.
(ہندو) مراقبہ کرنا ، حبسِ دم کرنا ؛ جوگیوں اور سنیاسیوں کا دم سادھ کر کچھ مُدّت کے لیے زمین میں گڑ جانا۔ سُکّان ارض پینا سمادھ لے کر اُسی زمین میں دفن ہے۔ (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۵۱۳)۔

سَمادھان (فت س) امذ.
۱. **تشفّی ، ازالہ ، حل ، تصفیہ**۔ وہ شاستر گیان نہ پڑھے سے پُوچھنے والے کی شنکاؤں کا سمادھان نہ کرسکے گا۔ (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۵۱)۔ ۲. **مراقبہ ، دھیان** (پلیٹس ؛ فیروزاللغات) [س : समाधान]۔

سَمادھی (فت س) امث.
۱. **رک : سمادھ معنی نمبر ۱**۔ غدر کے بعد سکھوں کو یہ جگہ مل گئی کیونکہ یہاں گرو صاحب کی سمادھی تھی۔ (۱۹۲۲ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۲۰)۔ رئیسوں کی سمادھیوں اور مقدّس شہروں میں جاتریوں کی آمدورفت برابر جاری رہی۔ (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۲۶)۔ اچھی شاعری کائنات کا وہ زندہ احساس رکھتی ہے جو بودھ کی سمادھی اور مسیح کی صلیب سے لے کر بینکوں کی تجوریوں اور چمنی کے دھوئیں تک میں آدمی کے مقدر کو بنتے اور بگڑتے دیکھتی ہے۔ (۱۹۷۵ ، نیم رُخ ، ۲۰۰)۔
۲. **رک : سمادھ معنی نمبر ۲**.

ایک کہیں وہ سون سمادھی
پت روپ ہے نہیں اپادھی

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۳۰)۔ جب پرماتما کے گیان یعنی معرفت سے کیرتقس جاتا رہتا ہے تب دل کی ہر ایک حرکت گویا سمادھی یعنی استغراق و مراقبہ ہی ہے۔ (۱۸۸٦ ، لال چندر کا ، ۳۳)۔ تمہارے خیال سے میری سادھنا ، سمادھی قائم رہ سکتی ہے ، میں ایسا مضبوط نہیں۔ (۱۹۱۳ ، راج دُلاری ، ۹۷)۔ وجدان کو تقویّت دینے اور اسے بروئے کار لانے کے لئے ویدانتی تاؤمت کے پیرو ، صوفیہ وغیرہ تجرّد گزینی ، استغراق ، سمادھی ، دھیان ، چلّہ کشی اور مُراقبے سے کام لیتے رہے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۷۹)۔ [س : समाधि]۔

ـــــ لگانا / لینا محاورہ.
رک : سمادھ لگانا/لینا.

چلے یاں سے ہم اور اک گھر میں آئے
کوئی شخص یاں تھا سمادھی لگائے

(۱۹۱۰ ، کلامِ مہر ، ۲۳۹)۔ گھنے برگد تلے ایک بُوڑھا سمادھی لگائے بیٹھا ہے۔ (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۵۹)۔

سِمار (کس س) اث.
(کاشتکاری) پانی ماری ہوئی کھیتی جو بارش یا دوسرے پانی کی کثرت سے خراب ہو گئی ہو ، پن مار (ا پ و ، ۶ : ۷۷). [سیم (رک) + مار (مارنا (رک) سے)].

سُمّار (ضم س ، شد م) امذ ، ج.
قصہ کہانی سنانے والے ، داستان گو. یزد جرد نے اپنے فرزند کو اور ندماء و سُمّار و مُطربین کو اذن دیا کہ اپنی اپنی مجلس پر آ جاویں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۶۳). [ع : سامر (داستان گو) کی جمع].

سِمارْٹ (کس مع س ، سک ر) صف ، اِسمارٹ.
طرحدار ، خوش لباس ، چُست وچالاک. میں نے اس سے کم شکل لڑکیاں اس سے زیادہ سمارٹ نظر آتی دیکھی ہیں. (۱۹۶۳ ، آبلہ پا ، ۵۲۷). [انگ : Smart].

سَمارْنا (فت س ، سک ر) ف م.
سَنْوارنا (ماخوذ : قدیم اُردو کی لغت ؛ پلیٹس). [سَنْوارنا (رک) کی ایک شکل].

سَمارُوغ (فت س ، و مع) امذ.
برسات کے موسم میں گھورے یا ویران جگہ پر اُگ آنے والے چھوٹے چھوٹے خود رَو پودے جو چھتری نما اور یہ سیکڑوں قسم کے سیاہی مائل سفید رنگ کے ہوتے ہیں ، کُھمبی ، سانپ کی چھتری ، ککرمتا ، پھپھوندی. سمارُوغ و غرہار وکلاہ باران کلاہ زمین و چتر مار و کلاہ مار. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۶۳). میں نباتات کی بہت بڑی سلطنت ... سے تعلق رکھتی ہوں جس کو فنگس یا سماروغ کہتے ہیں ، سماروغ خاندان میں طرح طرح کے پودے ہوتے ہیں جن میں کھمبی ، پھپھوند ، خمیر اور جراثیم شامل ہیں. (۱۹۷۵ ، کھمبی کی کہانی ، ۲). [ف].

سَمارِیس (فت س ، ی مع) اث.
ایک بہت چھوٹی مچھلی ، سارڈین. سماریس ، یہ ایک قسم کی مشہور مچھلی ہے شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ اس کا سر سوزندہ ہوتا ہے اور اس کے گوشت سے ریشہ بکثرت پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰۷). سماریس ایک قسم کی مچھلی ہے معروف و مشہور شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ اگر گوشت بڑھ گیا ہو اوس کو بھی دفع کرے گا. (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۳۰۷). [ف].

سِماط (کس س) امذ.
دسترخوان.

کر نشاطِ عشق سوں حاصل نِشاط
نظم کے مجھ فیض کے کھینچیا سماط
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۶۳).

جورِ فلک نے زار کیا جی سے رحم کر
مہماں تری سماط پہ ہے خلق ہر سحر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۶۰).

با ظروف و سماط سے مجھے تھا
دعوئے قیصری و خاقانی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱۹). [ع].

سَماع (فت س) امذ (قدیم : اث).
۱. کان لگانا ، سننا ، شُنید.

اُٹھ گیا ہے دل سوں اُس کے شوق پڑھنے کا پیا
جن کیا ہے جگ منیں تجھ مکھ کے مصحف کی سماع
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمہ) ، ۱۰). طائر اپنی نغمہ سرائی بھول کر ہمہ تن معروفِ سماع ہوئے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳۰۷). سب سے پہلے انہوں نے حدیث ہی کی طرف توجہ کی اور سالہا سال حدیث کے سماع میں بسر کئے. (۱۹۱۳ ، حالی ، مقالات ، ۱ : ۲۹۷). وہاں ایک کلاس میں حافظ محمد جمال صاحب مسلم الثبوت پڑھا رہے تھے آپ بھی سماع کی خاطر ایک طرف بیٹھ گئے. (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۱۱). **۲. راگ ، قوالی (اس مفہوم میں بعض نے بکسر سین لکھا ہے).**

عاشقاں منگتے ہیں سماع کرن جندگاں نے کہاں رباب کہاں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۳).

جس شعر پر سماع تھا کل خانقاہ میں
وہ آج میں سُنا تو ہے میرا کہا ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۸). دوسری اور چوبیسویں تاریخ کو ہر مہینے میں ایک مجلس سماع مکان پر ہوتی. (۱۹۲۳ ، مقالات شروانی ، ۳۳۱). صوفیا جو سماع کے شائق تھے ان کے لیے اسی سبب سے رباعی موزوں تھی. (۱۹۸۷ ، سید سلیمان ندوی ، ۸۷). **۳. حال جو راگ یا قوالی سن کر آ جائے ، وجد.**

بشعرِ معانی پر سُدا کرتے ہیں واعظ سب سماع
اُس یاد سوں یک دو قدح ساقی پلا خاقان کوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۷).

چوٹ دل کی ہے جسے کب ہے اسے وجد و سماع
ہے اثر درد کے کم ہونے کا حالوں کے بیچ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۳).

ہر تارِ چنگ ہے رگِ جاں سماع و وجد
اے مطرب اپنی کر نظر انگشت کے تلے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۳). ف : کرنا ، ہونا. [ع : (س م ع)].

---آنا محاورہ.
راگ سُن کر وجد آنا ، حال آنا.

پھولوں کو سماع آ گئی ہنگامِ سماعت
ہر نہر کو سکتا ہوا آئینے کی صُورت
(۱۸۹۳ ، ریاضِ شمیم ، ۳۱۳).

---بولنا محاورہ (قدیم).
گانا. اگر قوال اپنے کسب ہور ہنر کی قوت سوں سماع بولتا ہے. (۱۶۶۷ ، شمایل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)).

---پکڑنا محاورہ (قدیم).
وجد میں آنا. ہور یکس کوں سماع پکڑیا یعنی ذوق لذت ہوا. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)).

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.
وہ مکان یا کمرہ جس میں محفلِ سماع منعقد ہوتی ہو۔ یہ سماع خانہ سر آسمان جاہ مرحوم کا بنوایا ہوا ہے۔ (۱۹۱۳ ، سیر پنجاب ، ۱۸)۔ [سماع + خانہ (رک)]۔

ـــــ مَوتیٰ کسر اضا (ـــــ و لین ، ا بشکل ی) امذ.
یہ خیال یا عقیدہ کہ مُردے زندوں کی بات سُن سکتے ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ سماعِ مَوتیٰ کے قائل تھے بعض صحابہ اس کے سخت مخالف تھے۔ (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۹)۔ عقاید و اعمال کے متعلق لوگوں کے درمیان اختلاف ابتدا ہی میں پیدا ہو گیا تھا ... سماعِ مَوتیٰ کے متعلق عبداللہ بن عمر اور دوسرے صحابہ میں اتفاق نہ ہوتا۔ (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۳۴۳)۔ [سماع + مَوتیٰ (رک)]۔

سَمّاع (فت س ، شد م) صف.
کانوں کا تیز جس کی سماعت بہت تیز ہو، یہاں آیت میں سمّاع ہونا یہود کا دو لحاظ سے ذکر کیا گیا ہے۔ (۱۹۶۳ ، کمالین ، پارہ ، ۶ : ۷)۔ [ع : (س م ع)]۔

سَماعَت (فت س ، ع) امث.
۱. سُننا ، شنوائی۔ یہ کمترین یادداشت کے لیے فوراً تحریر کر لیتا تھا ، بجز اس کے کہ کوئی حرف و حکایت یا نقل و روایت سوائے سماعت کے سوادِ قلم نہیں کی گئی۔ (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵)۔

غرض یہ میری ہیں عُذر ہے اے اہلِ عزا
گوشِ دل سے ہو سماعت کہ ہے غم کا قصا

(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب)، گلزارِ رشید ، ۱۲)۔ انہوں نے جو خدمات انجام دیں اس کی تفصیل آپ ابھی سماعت فرمائیں گے۔ (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۱۲)۔ ۲. سُننے کی حس ، قوّتِ سامعہ ، قوّتِ سماعت۔ کان سماعت کی جگہ ہے۔ (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۳۰۹)۔

کیا فرق سماعت نہ ہو جب کانوں میں
دانائی کی باتوں میں اور افسانوں میں

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۳۸)۔ بہروں کو سماعت ، اندھوں کو بصارت مل جانا ، اور بیماریوں کا اچھا ہو جانا اس مقدس درگاہ کی معمولی کرامتیں تھیں۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۳۵)۔ کور چشم میں لمس اور سماعت کی حس غیر معمولی طور پر تیز ہو جاتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۳۹)۔ ۳. حاکم کا کسی مقدمے کی کارروائی سُننا ، مقدمہ زیرِ سماعت ہونا۔

میرے جھگڑے کی سماعت شرع میں جائز نہیں
سال گزرا قاضیِ قصبہ وہ بازینا ہوا

(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵)۔ اُن کی سماعت و تحقیقات کے لئے ایک اسپشل کمیشن بیٹھا۔ (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۱۹)۔ وہ ... ایسے احکام جاری کرنے سے پہلے وہ ایسے شخص کو سماعت کا موقع دے گا۔ (۱۹۸۳ ، کسٹم ایکٹ ۱۹۶۹ ، ۹۱)۔ ـــــہ ; کرنا ، ہونا۔ [ع : (س م ع)]۔

ـــــ پَیما (ـــــ ی لین) امذ.
قوّتِ سامعہ کو ناپنے کا آلہ۔ سماعت پیما گراموفون جیسا کہ خود اس کے نام سے ظاہر ہے کم و بیش گراموفون کی طرح ایک ڈبہ ہوتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، مدرسہ میں پس افتادگی ، ۱۷)۔ یہ ایک مستقل ہے جس کا انحصار دو شاخے پر ہوتا ہے اور جسے ایک سماعت پیما (Audio Meter) کی مدد سے ناپا جا سکتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، آواز ، ۳۰۷)۔ [سماعت + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا]۔

ـــــ فَرمانا ف م ; محاورہ.
(تعظیماً) سماعت کرنا ، سننا ؛ توجّہ کرنا ، التفات کرنا۔ جو کچھ میں بیان کر رہا ہوں اگر آپ اس کا احوال برسوں سماعت فرمائیں اور آپ اس فن کی کتابیں پڑھیں لیکن جب تک عملی طور سے آپ چند ماہ تک محنت نہ کریں گے اس وقت تک آپ کو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۱۰۱)۔ حضور اُمیدوار ہوں کہ چند ضروری باتیں اس خادم کی سماعت فرمائی جائیں۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۱۵)۔ ڈاکٹر صدیقی صاحب اور ان کے نگراں و استاد ملک زادہ صاحب کے بیانات سماعت فرمائیں۔ (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جنوری ، ۲۲)۔

ـــــ کَرنا ف م ; محاورہ.
سُننا ، توجہ کرنا ، التفات کرنا۔ صرصر پر چند کہتی رہی ، اس کے چیخنے کی کسی نے سماعت نہیں کی۔ (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۲۰۴)۔ میں نے تمہاری ہی طرف سے اطمینان دلایا ، مگر وہ سماعت ہی نہیں کرتا۔ (۱۹۲۳ ، طاہرہ ، ۳۴)۔

ـــــ کے قابِل صف.
سُننے کے قابل ؛ (قانون) وہ مقدمہ جو قانوناً سُنے جانے کے لائق ہو، پیشی کے قابل ، ایسا مقدمہ جو حاکم کے اختیارِ سماعت میں ہو (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

ـــــ گاہ امث.
کُشادہ اور وسیع کمرہ جس میں جلسے وغیرہ منعقد ہوتے ہیں ، وہ حِصّۂ عمارت جہاں سامعین بیٹھیں ؛ (یونیورسٹی وغیرہ میں) وہ عمارت جس میں درس ہوتے ہیں ، آڈیٹوریم۔ جونہی سماعت گاہ میں داخل ہوئے ہمیں شادیٔ مرگ ہوتے ہوتے رہ گئی۔ (۱۹۶۶ ، انجام ، کراچی ، ۲۵ اپریل ، ۳)۔ فیض صاحب مائک پر تشریف لائے اور «آئیے ہاتھ اٹھائیں ہم بھی» کی آواز کے ساتھ پوری سماعت گاہ ہمہ تن گوش نظر آنے لگی۔ (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، دسمبر ، ۱۲)۔ [سماعت + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

ـــــ میں فَرق آنا/ہونا محاورہ.
کم سُنائی دینا۔

بیکار نالے صورتِ بُلبُل کیے تو کیا
کس سے کہیں کسی کی سماعت میں فرق ہے

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۱۰۳)۔

ـــــ میں گُزرنا محاورہ.
سُننے میں آنا۔

شبہہ کی تو مُصیبت ہے جمادات میں ساری
گزری ہے عجب نقل سماعت میں ہماری

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۶۹)۔

۔۔۔ہونا ف ل ؛ محاورہ.
سُنا جانا ، شنوائی ہونا.

> میری فریاد ہے خود دادرسی کا سامان
> اُڑ گئی نیند تری اب تو سماعت ہو گی

(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۶۰). اس بات کی سماعت نہ ہونے پر کوشش کرتے ہیں.(۱۸۹۸ ، سرسیّد ، مضامینِ سرسیّد ، ۱۳۰). قسمیں کھاتے ہیں ، قرآن اُٹھاتے ہیں ، وہاں سماعت ہی نہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۳۶).

۔۔۔یک طَرَفَہ کس صف(۔۔۔فت ی ، سک ک ، فت ط ، سک ر ، فت ف) امث.
(قانون) صرف ایک فریق کے حاضر عدالت ہونے پر مقدمے کی سماعت ، یک طرفہ فیصلہ (ماخوذ : نوراللغات ؛ فیروزاللغات). [سماعت + یک طرفہ (رک)].

سَماعَتی (فت س ، ع) امذ.
سماعت (رک) سے متعلق یا منسوب. اِن خصوصیات میں زیر و بم یا صوتی سطح ، سماعتی رنگ آرائی ، صوتی کیفیت ، زور اور امتداد ہیں ، جو لہجے کے اجزائے ترکیبی کہلا سکتے ہیں. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۳۶). [سماعت + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔آلَہ (۔۔۔فت ل) امذ.
آلہ جو بہرے یا اُونچا سُننے والے لوگ استعمال کرتے ہیں ، آلۂ سماعت. سماعتی آلہ (Hearing Aid) ... عینک میں نصب کر دیا جاتا ہے اور دیکھنے والے کو پتا نہیں چلتا کہ جس آدمی سے وہ مخاطب ہے وہ بہرا ہے یا اُونچا سنتا ہے. (۱۹۷۰ ، ٹرانسسٹر کے کرشمے ، ۹۹). [سماعتی + آلہ (رک)].

سَماعی (فت س) صف.
۱. سُنا ہوا ، شنیدہ ، رِوایتی. اس میں ہر ایک خانوادے کا حال کماحقہ عندالتحقیقات کتابی و سماعی جو زبانی اشخاص کے دریافت ہوا درج کیا گیا ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۸). انہوں نے کچھ چشم دید حال تو لکھا نہیں بلکہ سماعی طور پر لکھا ہے. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۸). **۲. (قواعد) (قیاسی کی ضد) وہ لفظ جو قاعدۂ صرف کے مُطابق نہ بنا ہو مگر اہلِ زبان اس کو بولتے ہوں اور اُن سے سُنا گیا ہو.** بوس و کنار ، پرہیز ، پسند ، پرواز شکن ، خرام ، درد ، پندار ، دم ، رم ، شگاف یہ سب سماعی ہیں قیاسی نہیں. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۹۳). ہندوستان میں ابھی یہ حالت نہیں ہے یہاں زبان اور قلم کے بہت سے دربان موجود ہیں جو کہتے ہیں جو الفاظ پہلے زبان میں بن چکے ہیں وہ سب سماعی ہیں. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحید الدین) ، افاداتِ سلیم ، ۱۸). اُردو کی لِسانی خصوصیات میں سب سے زیادہ نمایاں اس کی غیر معقول اور محض سماعی تذکیر و تانیث ہے. (۱۹۶۰ ، نکتۂ راز ، ۳۰). [سماع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔حِسّی اَعْضا (۔۔۔کس ح ، شد س ، فت ا ، سک ع) امذ ؛ ج. **(حشریات) وہ اعضا جن میں سُننے کی حس ہوتی ہے** حسّاتی اعضا کا کام یہ ہے کہ وہ بیرونی ہیجانوں (Stimuli) کو قبول کریں ... یہ قبول کارہ پانچ قسم کے عام فہم محسوسات کے لحاظ و بُنیاد پر ذیل میں درج کیے جاتے ہیں ... ۲. سماعی حسّی اعضا (Auditory Sense Organs) یہ آواز کی لہر سے اثر حاصل کرتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۵۳). [سماعی + حسّی (رک) + اعضا (رک)].

۔۔۔شَہادَت (۔۔۔فت ش ، د) امث.
(قانون) ایسی گواہی جو چشم دید نہ ہو بلکہ دُوسروں کی زبانی معلوم ہوئی ہو (جامع اللغات). [سماعی + شہادت (رک)].

سَماعِیّات (فت س ، کس ع ، شد ی نیز بغ ی) امث.
سنی ہوئی باتیں ، اہلِ زبان سے سُنے ہوئے الفاظ جو قواعد کے مطابق نہ ہوں. زبان فارسی میں جہاں ایسے اجنبی یا غیر معمولی الفاظ بل گئے ہیں اور قواعدِ منضبط کے تحت میں نہیں آ سکتے ان کو سماعیات میں یا تو داخل کر دیتے ہیں یا پدا عجمی یا شاذ کہہ کر کھپت کرلیتے ہیں. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکرِ بلیغ ، ۶۰). [سماعی + ات ، لاحقۂ جمع].

سَماعِیل (فت س ، ی مع) امذ.
(شاعری) اِسمٰعیل.

> ابراہیم اور سماعیل سے عہد ہم نے مانگا
> مِل جُل کے دونوں رکھیں گے پاک گھر ہمارا

(۱۹۱۷ ، منظوم ترجمۂ قرآن مجید ، ۵۰).

> ہم عترتِ شبیر ہیں ہم آلِ سماعیل
> دیتی ہے ہمیں موت پیامِ ابدیت

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۵۶). [اِسمٰعیل (رک) کا مخفف].

سَماق (فت س) امذ.
آتش فشانی چٹان ؛ ایک قسم کا سفید سُرخی مائل پتھر.

> درکو امراض کریں جب کہ اناملِ تیرے
> نبض آسا متحرک ہو رگِ سنگِ سماق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۹). جملہ ادویہ کو کوفتہ بیختہ کرکے سماق کے کھرل میں عرق ادرک ڈال ڈال کر اتنا حل کریں کہ ادویہ سُرمہ ہو جائے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۰۶). جب زمین کا بالائی پرت ٹھنڈا ہو کر ٹھوس ہوا تو پہلے پہل اعجارِ ناری بنے تھے ان میں سنگِ سماق نہایت عام پتھر ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰). تمام ستون سنگِ مرمر ، سنگِ سماق اور زبرجد کے تھے. (۱۹۸۳ ، ہشت بہشت ، یوسف بخاری ، ۳۱). [ع].

سُمّاق (ضم س ، شد م) امذ.
ایک تُرش پھل جو مسور کے دانے کی طرح ہوتا ہے ، پہاڑی مازو (دواً مستعمل). اگر سُمّاق کو پانی میں تر کرکے آبِ زلال اس کا ہاتھی کی آنکھ میں ٹپکائیں تو ناخنہ کو دُور کر دیگا. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۲). سُمّاق کو پانی میں جوش دے کر کاڑھا کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۶۷). [ع].

سُمّاقِیَّہ (ضم س ، شد م ، کس ق ، شد ی بفت نیز مع ی) امذ.
وہ غذا جس میں سماق ڈالا گیا ہو . سُمّاقیہ (وہ غذا جس میں سماق ڈالا گیا ہو) اوجھڑی (جگری) کے ساتھ بلا کر دیں . (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۸). [سُمّاق (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سِما ک (کس س) امذ.
(ہیئت) قمر کی چودھویں منزل کا نام ، سما ک ، دو ستارے ہیں ، ایک سما کِ اعزل اور دُوسرا سِما کِ رامح اور یہ دونوں برج اسد کے دو پاؤں مانے جاتے ہیں.

وہ گھر کہ جو رہا حرمِ کبریا کے رشک
دی شامیوں نے آگ ، گئے شعلے تا سما ک
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۱).

اک برق سی چمکتی تھی بالائے سطحِ خا ک
گہ سوئے سمک تو کبھی جانبِ سما ک
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲۰).

آ نہیں سکتی نظیر ان کی زمانے میں نظر
مِل نہیں سکتی مثال ان کی سمک سے تا سِما ک
(۱۹۱۷ ، فردوسِ تخیّل ، ۳۳۱). [ع].

---اَعْزَل کس صف(---فت ا ، سک ع ، فت ز) امذ.
(ہیئت) دو ستاروں (سما ک) میں سے وہ ستارہ جس کے قریب کوئی دوسرا ستارہ نہیں ہے اور اسی سبب سے اسے اعزل (مرد بے سلاح) کہتے ہیں بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ ستارہ بُرج سنبلہ کی ہتلی پر واقع ہے.

ڈال دے ہاتھ سے نیزے کو سما کِ رامح
تجھ کو ہائے جو طرفدار سما کِ اعزل
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۸).

ہیلے گرتا ہوا قطرہ تھا سما کِ رامح
گر کے ٹھیرا وہ سرِ برگ سما کِ اعزل
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۳۰) [سِما ک + ع : اعزل بغیر مُسلّح].

---رامِح (--- کس مع م) امذ.
(ہیئت) دو ستاروں (سما ک) میں سے وہ ستارہ جس کے نزدیک ایک اور ستارا ہے جسے نیزۂ سما ک کہتے ہیں.

بندیا بانک مریخ ہو خشما ک
لے نیزہ کھڑیا انت رامح سما ک
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۳). ایک مقام پر جس کا عرض بلد ۳۲ ہے ستارہ سما کِ رامح کسی خاص تاریخ کو ۸ بجے شام کے وقت طلوع کرتا ہے . (۱۹۳۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۲۵۰).

سُونے زمیں نگراں ہیں ازل سے ، تیرے لیے
سِما کِ رامح و جبّار و اَعزل و مِرزم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۶۹). [سِما ک + ع : رامح ـ نیزہ دار].

سما کھا (فت س) امذ.
ثابت آنکھوں والا ، سُجھا کھا ، بینا ، صاحبِ بصارت (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ) [س : سَم + اَکش + ک सम + अक्षि + क]

سَما گم (فت س ، گ) امذ.
آمد و رفت ، ملنا جُلنا ، صحبت ، ہم نشینی . جب شم ، بچار ، ستوکھ اور سنت سما گم سے گیان کو پراپت ہو تب پرم پد کو پاتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۷). جب تک ایشور کی کرپا نہیں ہوتی ، تب تک سنتوں کا سما گم نہیں ہوتا. (۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۲۳۳). [س : समागम].

سَمالْنا (فت س ، سک ل) ف م.
رک : سنْبھالنا.

توں ہے شاہزادی سو میں ہوں گوال
اِتا تو حرص کوں توں اپنے سمال
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اُردو ، ۱ : ۱۲۶)).

دم بند نہ کر کہ تا ہو ہستی سے نجات
جوگی تیرے حق میں قید تیرا ہے سمال
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۰). [سنْبھالنا (رک) کا ایک تلفظی املا].

سَمان (فت س). (الف) حرفِ تشبیہ.
مثل ، مانند ، برابر ، سا.

اچھے تُج سمد بیچ سینپیاں سمان
دھرت سات بلونڈ نو آسمان
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲).

میہر ونت گور چاہیے سب سے ایک سمان
گورو کرودھی جو ہوئے تسے نہ گور کرمان
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۱). وہ سُکھیہ پشُ کے سَمان ہے جیسے پشُ دن کو جنگل میں جا کر چرتے اور چلتے پھرتے ہیں . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰). چھوٹوں کی بُھول چوک بڑے معاف کرتے ہیں آپ پتا سمان ہیں ، پُتری کو سراب کی آگ میں نہ جلائیے. (۱۹۲۹ ، نانک کتھا ، ۱۸).

کام دیو کی دھنش سے نکلے موہن تیکھے بان
سُکھ ساگر کی لہریں آئیں چڑھتے چندر سمان
(۱۹۸۶ ، کلیاتِ منیر ، ۵۶). (ب) صف. **ایک جیسا ، یکساں.** پرجاؤں کو پالن کرنے والے راجا کو اگر بسمان بل والے یا ادھک بل والے یا کم طاقت والے لڑنے کو للکاریں تو اُسے اپنے چھتری دھرم کو یاد رکھ کر لڑائی سے مُنھ نہ موڑنا چاہیے . (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اُردو ، ۹۸). [س : समान].

---رُوپ سے م ف.
برابر طور پر ، ایک ہی طرح (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---کا صف.
ایک ہی درجہ کا ، برابر کا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---کَرْنا ف م.
برابر کرنا ، ایک جیسا کرنا ، سڈول بنانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

سَمّان (فت س ، شد م) امذ.
عزّت ، حرمت ، ادب ، تعظیم ، توقیر (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : सम्मान, समान].

سَماں (فت س) امذ ؛ ← سَما.

۱. **وقت، زمانہ، دور.** یہ اس گناہ ہی کے سبب سے تو مہنگا سماں ہے جب دیکھو کال آتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۳). اب وہ سماں نہ رہا مگر اس کے دیکھنے والے موجود ہیں . (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۵۳) . اوسط طبقہ اور نچلا طبقہ نسبتاً بہت مطمئن تھا ، تھوڑا کھاتے تھے اور سکھی رہتے تھے سستا سماں تھا. (۱۹۷۰ ، تاثرات ، ۲۹۶). ۲. **رُت ، موسم.**

وہی جوشِ دلِ اسلامیاں ہے

وہی رُت ہے وہی اب تک سماں ہے

(۱۹۰۷ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۳۰۸). اگر برسات کا سماں ہو تو اینٹوں کے میدان میں بانس کے سُنگ فریم تیار ہیں. (۱۹۰۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۳۶). ۳. **عالم ، کیفیت ، حالت.**

اے چرخ مت حریفِ اندوہِ بے کساں ہو

کیا جانے مُنہ سے نکلے نالے کے کیا سماں ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۹).

تھم تھم کے بھی چلنے میں سب انداز ہوا کا

لڑنے میں سماں برق کا اُڑنے میں ہُما کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۶).

جاڑا گرمی بہار برسات

ہر رُت میں نیا سماں نئی بات

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسماعیل ، ۶). یہ موت کے بعد کا سماں ہو گا ، جس کو برزخ کا عالم کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۶۵۵). ۴. **نظارہ، منظر.** یہ سماں اور یہ تیاری کرّوفر کی دیکھ کر عقل ٹھکانے نہیں رہی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۷). لباسوں کی رنگ آمیزیاں بالکل کہکشاں کا سماں دکھاتی ہیں. (۱۸۹۷ ، تمدّنِ عرب ، ۱۶۳).

دیدنی تھا میری محفل کا سماں کل رات کو

مہرباں تھا وہ بُتِ نامہرباں کل رات کو

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۵۳). مُجھے ان کی روانگی کا منظر دیکھ کر ان کی آمد کا سماں یاد آ گیا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۱۶) ۵. **اچھی فصل ، ارزانی ، فراوانی کا زمانہ (کال کی ضد).**

دو بیل کی جا کر جو کہیں کیجیے کھیتی

اور مینہ بھی موافق ہی پڑے تو تو سماں ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۵). جب مینہ برسے تو سماں ہو اور جب مینہ نہ برسے تو کال پڑے. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۹۳). حضرت یوسفؑ نے اس کے خواب کی صحیح تعبیر بتائی اور کہا کہ سات برس تک ملک میں سماں رہے گا . (۱۹۲۸ ، سلیم (وحید الدین) ، افاداتِ سلیم ، ۱۱۷). ۶. **رونق ، بہار ، چہل پہل.**

پُوچھا جو اس سماں کا سبب بول اُٹھے مَلَک

پیدائش آج حضرتِ مُشکل کُشا کی ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۷۳).

شمع اس فکر سے محفل میں گُھلی جاتی ہے

رات بھر کا ہے سماں وقتِ سحر کچھ بھی نہیں

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۸۹). اسٹیشن بڑا با رونق تھا اور جب سواری گاڑیوں کی آمد و رفت ہوتی تو اور بھی پُر لطف سماں ہوتا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۷۲). ۷. **راگ رنگ کا مزہ.**

راگ اُس کا یہ کُچھ سماں لایا

چشمِ گردوں میں اشک بھر آیا

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۰۳). ۸. **موقع ، محل.**

جاتے ہی زمیں سے آسماں پر

پہنچی اس بزم میں سماں پر

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۶). چناںچہ کریم بیگ جی۔ ابھی اس تعریف کا سماں نہیں. (۱۹۴۳ ، پنجاب میل ، ۵۷). ۹. **ہم آہنگی ، تال میل ، موافقت ، اتفاق ؛ سال ، برس ، سمبت** (فرہنگِ آصفیہ).

[س : سَمے समय].

ـــــ باندھنا محاورہ.

۱. **رنگ جمانا ، لُطف پیدا کرنا ، کیفیت پیدا کرنا.** بھانڈوں نے ایسا سماں باندھا کہ کسی کے ہاں نہ بندھا ہو.(۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۸۰). الفاظ کی نشست ، زبان کی خوبی ، مضمون کی آمد اور سب سے زیادہ پڑھنے والے کے گلے نے ایک سماں باندھ دیا. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۴۵).

دیر تھی اذنِ سخن کی محسن

پھر سماں ہم نے بھی اپنا باندھا

(۱۹۷۹ ، ماجرا ، ۲۰). ۲. **پُورا پُورا نقشہ کھینچ دینا ، ہوبہو تصویر کھینچ دینا.** مگھا کی رزمیہ نظم جس میں ایک روح نے بادل کے ہاتھ اپنے دوست کو پیغام بھیجا ہے اور جس میں برکھا کا سماں باندھا ہے . (۱۸۶۷ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۴۰) . جب کسی واقعہ کو لکھتے تھے تو اوّل اس واقعہ کا تصوّر میں سماں باندھتے تھے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۰).

ـــــ بَدَل جانا / بَدَلْنا محاورہ.

کیفیت بدل جانا ، تبدیلی آنا ، حالت تبدیل ہو جانا.

کیا عجب ہے سماں بدل جائے

تجھ سے میں مجھ سے تو بھل جائے

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۳۱۳).

پڑ گیا سست رات کا جادُو

دیکھتے دیکھتے سماں بدلا

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۵۲).

ـــــ بَندھنا محاورہ.

۱. **رنگ جمنا ، کیفیت طاری ہونا ؛ (رقص و سرود وغیرہ کے باعث) محویت کا عالم ہونا.**

بندھا اس طرح کا جو اس جا سماں

صبا بھی لگی رقص کرنے وہاں

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۰۲). ایسا سماں بندھا اگر تان سین اس گھڑی ہوتا تو اپنی تان بُھول جاتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۲).

سماں ناچ گانے کا ایسا بندھا

کہ گلشن تلک وجد میں آ گیا

(۱۸۵۲ ، مثنوی جلوۂ اختر ، ۲۳). یہ قصیدہ جب جلسے میں پڑھا گیا تو ایک سماں بندھ گیا . (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۱۸۴) . ایک تو برجستہ کلام تھا کشمیریوں کی صحیح ترجمانی . دوسرے اُن کا طرزِ ادا ، ایک سماں بندھ گیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۹۶).

۲. پُورا نقشہ کھنچ جانا ، کیفیت پیدا ہونا ، کسی کیفیت میں زور پیدا ہونا. دونوں میاں بیوی اتنا روئے کہ ساون بھادوں کا سماں بندھ گیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵٦).

---چھانا محاورہ.
کسی کیفیت کا طاری ہونا. ان کی غزل سُن کر دنیا کی بے ثباتی اور بے اعتباری کا سماں دل پر چھا جاتا ہے . (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۰۲).

ہا بظاہر چھا رہا تھا بے خودی کا جو سماں
دب گئے تھے شاید اس سے نغمہ ہائے سوز و ساز
(۱۹۱٦ ، نقوشِ مانی ، ۳۲).

---دِکھانا / دِکھلانا محاورہ.
کیفیت یا عالم دِکھانا ، منظر دِکھانا. جوں جوں وہ جوانی پر آتی تھی ، توں توں خوبصورتی اور سماں دِکھاتی تھی . (۱۸۰۱ ، شکنتلا (کاظم علی جواں) ، ۳۳).

دونوں آنکھوں نے سماں برسات کا دِکھلا دیا
روتے روتے ایک بھادوں ایک ساون ہو گئی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۸).

ہے قیامت تری مژگاں پہ ستاروں کی نمود
کیسے دیکھوں یہ سماں تو جو دِکھاتا ہے مُجھے
(۱۹۸۰ ، دامنِ یوسف ، ۹۷).

---دیکھنا محاورہ.
۱. کیفیت یا عالم نظر آنا ، منظر دِکھائی دینا. ایسا سماں دیکھتے ہی اُنکے من میں آیا کہ ہم نے گوپیوں کو یہ بچن دیا ہے کہ سردرت میں تمہارے ساتھ راس کرینگے ، سو پورا کیا چاہیے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۴۸).

اُس سے پُوچھوں جو ہو بڑا سیّاح
کہیں دیکھا ہے یہ سماں کہیے
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۸۱). ایک مجمعِ اکابر نے یہ سماں دیکھا کہ وقار الملک کی ترکی ٹوپی ان کے ہاتھ میں ہے . (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات (مقدمہ) ، ۲٦). ۲. کیفیت یا عالم کا نظارہ کرنا ، منظر پر نگاہ ڈالنا ، تماشا دیکھنا. ابھی بیٹھے رہو ، جوگن کا سماں بھی دیکھ لو. (۱۸۵۳ ، اندرسبھا ، ۹۹). تپائی پر بیٹھ گیا اور اس کارخانۂ طلسمات کا سماں دیکھنے لگا کہ اتنے میں ایک جانب سے کراہنے کی صدا آئی کہ کوئی بیچارہ مصیبت کا مارا مبتلائے درد ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۰).

ہو گی جب اپنی آنکھ بند ، آئے گا وہ بھلا کہیں
دیکھ سکا نہ جو سماں ، دیدۂ نیم باز کا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۸).

---طاری ہونا محاورہ.
کیفیت چھانا ، عالم ہونا.

دن ڈوب گیا رات کی اندھیاری ہے
ہر سمت خموشی کا سماں طاری ہے
(۱۹۳۵ ، رُوحِ کائنات ، ۵۵).

---کھنچ جانا محاورہ.
کیفیت یا عالم نظر آ جانا ، نقشہ کھنچ جانا.

آنکھوں میں انتخاب کا ایک سماں سا کھنچ گیا
کھنچی ہے وہ نگاہ بھی گردشِ چرخ کیا دِکھائے
(۱۹۳۲ ، رُوحِ کائنات ، ۱۹۳).

---کھینچنا محاورہ.
پُوری کیفیت بیان کرنا ، منظر کشی کرنا.

ان کو دے آ مژدۂ عیش و سرورِ جاوداں
کھینچ دے اس بے کسی کی موت کا جا کر سماں
(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۲). وہ اس سال اعلیٰ تعلیم کے لئے اقبال کی یورپ روانگی کے وقت کا سماں کھینچتے ہیں جب اقبال کے استقبال کے لئے دہلی اسٹیشن پر خواجہ حسن نظامی تشریف لائے تھے. (۱۹۷۳ ، توازن ، ۱۵۸).

سَمانا (مت س) ف ل.
۱. پُورا پُورا کسی جگہ یا ظرف میں آ جانا ، گُنجائش پانا ، کھپنا. نہ سمایا زمین میں نہ سمایا آسمان میں مگر سمایا ہوں مومنان کے دل میں. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۱).

جو سات انبران میں سما نا سکے
کسی کے حسابان میں آ نا سکے
(۱٦۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۸).

سما گر توں نہ سُرمہ داں میں ماکا
صندوق میں سور کیوں سماکا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱).

کس مصیبت میں پڑا ہوں میں دمِ تحریرِ شوق
وہ سما سکتا نہیں خط میں جو مضمون دل میں ہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۷). عمارت میں سب لوگ نہ سما سکتے تھے تاہم یہاں کے غریب پیشہ ور اور کاروباری لوگ برابر آٹھوں عشروں میں متواتر آتے رہے . (۱۹۱۷ ، خطوطِ محمد علی ، ٦). ان ایٹموں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ان کے ویلنسی شیل میں سما سکنے والے الیکٹران کی تعداد پوری ہو جائے (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۷). ۲. بسنا ، گھر کرنا ، جا گزیں ہونا.

تج دور میں نیند سب کوں خوش آئے ولے
منج نین منے نیند سو یک پل نہ سمائے
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۷۹).

دے گا وہ حرص و ہوس کو نہ کبھی دل میں جگہ
دل میں جس شخص کے تو آپ سمایا ہو گا
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ٦). دولت کی زیادتی سے آپ میں غرور سما گیا ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۷۳).

وہ سما بھی گیا دل و جاں میں
ڈھونڈتی رہ گئی ہے بینائی
(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۱۳). ۳. گھسنا ، داخل ہونا ، اندر پیٹھنا. کہتا ہے کہ جو جان بدن سے نکلتی ہے اُسی وقت پھر دوسرے جسم میں سماتی ہے. (۱۸۲۲ ، دقائق الایمان ، ۱۳). دل میں کہتا تھا کہ زمین پھٹ جاتی تو میں سما جاتا. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۲۷). ۴. پُختہ ارادہ ہونا ، مدِّنظر ہونا.

سمائی ہے یہی اب تو دلِ ناکام و مضطر میں
عدو کی شکل بن کر جائیں اک دن یار کے گھر میں
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۵۳). ۵. (آنکھ ، نظر ، نگاہ کے ساتھ) **جچنا ، بھلا لگنا ، پسند آنا.**

سمائے کو نہ ہم اوسکی نظر میں ایک دن لیکن
غُبار اپنا پس از مردن ہے سرمہ چشمِ دشمن کو
(۱۸۱٦ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۹)، یہی عظمتیں خاص و عام کی آنکھوں میں سمائی تھیں اور محبتیں دلوں پر چھائی تھیں.(۱۸۸۷، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۱۳).

چاند کے ٹکڑے بھی نظروں میں سما سکتے نہ تھے
کیا بتائیں ہم ترے در کے گدا کیوں ہو گئے
(۱۹۳٦ ، طیورِ آوارہ ، ۱۳۳). ۹. **رچنا ، بسنا.**

سما گئی ہے گُلوں میں بدھی ہے غُنچوں میں
چمن میں یار کی بس بس گئی ہے بُو کیا کیا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغاحجو)، د ، ۵م). [پ : سماوا ، س **समाप्यत**].

سَمانَت (فت س ، ن) امث.
موٹا پن ، فربہی. اس کے لئے غدۂ نخامیہ میں اسباب نامعلوم کے باعث ... سمانت اور فربہی کے آثار کا مظاہرہ شروع ہو گا. (۱۹۳۴ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۱۰۰۰). [ع : (س م ن)].

سَمانْتا (فت س ، فت مج نیز سک ن) امث.
مُشابہت ؛ برابری ، مساوات. ہے ارجُن یوگ میں دوڑھ چت ہو کر تو اپنے کرموں کے پھلوں کی محبت تیاگ کر سپھلتا اسپھلتا کو سمان جان کر کام کر سپھلتا یا اسپھلتا کی سمانتا ہی یوگ ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۸۵). [س : **समाक्ता**].

سَمانودَک (فت س ، و مج ، فت د) امذ.
وہ رشتہ دار جن کے آباؤ اجداد گیارھویں پُشت سے چودھویں پُشت تک ایک ہوں. اصول قرابت صرف سپنڈوں ہی سے تعلق نہیں رکھتا ہے بلکہ سمانودکوں سے بھی متعلق ہوتا ہے. (۱۸۹۹ ، مجموعہ دھرم شاستر ، ۹۰۳). [س : **समानोदक**].

سَمانَہ (فت س ، ن) امذ.
بٹیر ، سلویٰ. سمانیٰ ... کو فارسی میں سمانہ کہتے ہیں ... حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے واسطے عطا فرمایا تھا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳۷). [ف].

سُمانیٰ (ضم س ، ا بشکل ی) امذ.
بٹیر ، سلویٰ. سُمانیٰ ، اس کو فارسی میں سمانہ کہتے ہیں ، یہ وہ مرغ ہے جس کو حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے واسطے عطا فرمایا تھا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳۷). شبہہ سے دُرّاج سماقی کو سمجھ لیا ہے اور یہ صحیح نہیں سمانیٰ بٹیر ہے. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۰۹). [ع].

سَمّانِیَہ (فت س ، شد م ، سک ن ، فت ی) صف.
معزز ، باعزت ، جس کی عزت کی جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [رک : سمان + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سَماؤ (فت س ، سک و) امذ (قدیم) ؛ =سماؤ.
سمائی ، گنجائش. اصل حال وہ کہ جس وقت تیرا تج میں سماؤ. (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۴۰). [سمانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سَماوات (فت س) امذ ؛ ج ؛ = سمٰوات.
آسمان ، افلاک.

ہے مستی اُنھو کی ہر ایک بات میں
کریں حفظ ملک سن سمٰوات میں
(۱٦۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۰).

طرف آسماں توں اونہیں لے چلیں
سماوات والے دعا یوں کریں
(۱۷٦۹ ، آخر گشت ، ۱۲).

ارض میں اور سمٰوات میں سب تیرا مال
جس کا گھر چاہے تو کر دیوے اُسے مالا مال
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹۱).

تحسین کا سمٰوات سے غُل تابسمک ہو
ہر گوش بنے کانِ ملاحت وہ نمک ہو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱). عالمِ روح اور کائناتِ ملکوت میں پہلے کو دخل نہیں تو دوسرے میں سراپا ہشیاری ، بیداری ، حقیقت بینی ، ہمسفری ناموس ، سیرِ سماوات ، لقائے ارواح ، رویتِ حق سب کچھ ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۹۳). اَرض و سماوات میں جو کچھ ہے ، اُسے خدا نے اپنی طرف سے تمہارے لیے تابع کر دیا ہے. (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں (منٹو نوری نہ ناری ، ۱۳۲)). [ع : سَماء (رک) کی جمع].

سَماوار (فت س) امذ ؛ = سماوَر.
دھات کا استوانی شکل کا ظرف جس کے بیچ میں ایک بھُکنی ہوتی ہے اور بھُکنی کے چاروں طرف گول حلقے میں پانی بھرا رہتا ہے ، نیچے کی طرف آگ رکھنے کی ایک تھالی ہوتی ہے ، اس میں پانی گرم کرتے ہیں ، چائے دم کرنے یا پانی گرم کرنے کا انگیٹھی دار ظرف.

اذیت اسی طرح کر پاؤں گا
سماوار اب لے کے میں جاؤں گا
(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۳ : ۲۷۲). اندر ایک طرف بڑے بڑے سماوار تھے ... زمین پر قطاروں میں چائیدان جمے ہوئے تھے. (۱۹٦۳ ، آبلہ پا ، ۳۱۷). [روسی : سامو = خود + وارِق = جوش دینا].

---چی امذ.
سماوار میں چائے بنانے کا کام کرنے والا ، چائے پلانے والا. ساقی نہیں سماوارچی ہے کہ سماوار کو ہر وقت گرم رکھتا ہے. (۱۹۸٦ ، اردو گیت ، ۹۸). [سماوار + چی ، لاحقۂ فاعلی].

سَماوَٹ (فت س ، و) امث.
گنجائش ، سمائی.

ہے معدنِ انوارِ الٰہی دلِ عاشق سوچو تو عزیزو
اس چھوٹی سی جاگہ میں یہ وسعت یہ سماوٹ اللہ رِی جھمکہٹ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳٦). [سمانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سَماوَر (فت س ، و) امذ.
رک : سماوار. افیون کی پیالیاں الگ میلی پڑی ہوئی ہیں سماور جُدا بے قاعدہ دھرا ہے. (۱۸۷۸ ، توابی دربار ، ۹). مولانا کو چائے کا بہت شوق ہے ... ایک ٹین کا سماور برسوں سے زیرِ عمل و استعمال تھا جس نے کبھی نظافت کی صورت نہیں دیکھی. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۶). مادیا اندرئی وناّ نے بہرحال سماور گرم کر لیا تھا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۹). [سماوار (رک) کی تخفیف].

سَماوی (فت س) صف.
۱. **آسمانی ، فلکی.**

شِکوۂ آفتِ ارضی و سماوی نہ کیا
رنجِ دوراں کو میں ما باپ کی شفقت سمجھا

(۱۸۳۶ ، دیوانِ سہو، آغا علی ، ۱۰). بعض آدمی ایسے ہیں کہ وہ کتبِ سماوی کو نہیں مانتے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۷۳). آنحضرت صلعم کے صاحبزادے حضرت قاسم نے جس روز انتقال کیا اتفاق سے اس روز سورج گرہن لگا لوگوں کے خیال میں ایک پیغمبر کی ظاہری عظمت کا فرضی تخیل یہ تھا کہ اس کے درد و صدمہ سے کم از کم اجرامِ سماوی میں انقلاب پیدا ہو جائے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۳۷). رگ ویدی نظموں میں فطری سماوی مناظر کا بیان ہے. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۱۰۳). ۲. **علوی ، ملکوتی ، روحانی ، نہایت لطیف و پاکیزہ.** اس کو آرٹ کی سماوی بلندیوں سے گھسیٹ کر اپنی پست دنیاوی ضروریات کی کیچڑ میں نہ دھکیلو. (۱۹۳۱ ، افادی ادب ، ۱۳). آوازِ جرس کی صدائے بازگشت کو یادِ رفتگاں کہنا بڑا سماوی (Etherial) تخیل ہے. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری:شخصیت اور فکر و فن ، ۳۲۶) [سماء (ء مبدل بہ و) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ اَجْرام (ـــــ فت ا ، سک ج) امذ ؛ ج.
چاند سورج اور ستارے وغیرہ ، اجرام فلکی. جس قدرتِ کاملہ نے دنیا کا نظام قائم کیا اور بڑے بڑے سماوی اجرام حتیٰ کہ عناصر اور ہیولا کو بھی مقررہ قوانین کا مطیع فرمان بنایا. (۱۹۳۶ ، پریم چند، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۲۷). [سماوی + اجرام (رک)].

ـــــ طُولِ بَلَد (ـــــ و مع ، کس ل ، فت ب ، ل) امذ.
(ہیئت) **کسی جرم فلکی کا طول بلد یعنی طریق شمسی کی وہ قوس جو حمل کے پہلے نقطہ اور اس قوس کے پائیں کے درمیان ہو جو جسم مذکورہ میں سے طریق شمسی پر عموداً کھینچی گئی ہو.** ان پیمائشوں کو ارضی طول بلد اور عرض بلد سے تمیز کرنے کے لیے ... سماوی عرض بلد اور طول بلد سے موسوم کیا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۵). [سماوی + طول بلد (رک)].

ـــــ عَرْضِ بَلَد (ـــــ فت ع ، سک ر ، کس ض ، فت ب ، ل) امذ.
(ہیئت) **کسی جرم فلکی کا عرض بلد یعنی وہ فاصلہ جو طریق شمسی سے اس قوس پر ناپا جائے جو جرم مذکور میں سے طریق شمسی پر عموداً کھینچی گئی ہو.** ان پیمائشوں کو ارضی طول بلد اور عرض بلد سے تمیز کرنے کے لیے ... سماوی عرض بلد اور طول بلد سے موسوم کیا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۵). [سماوی + عرض بلد (رک)].

ـــــ گولا / گولَہ (ـــــ و مج / فت ل) امذ.
وہ گول نقشہ جس پر ستاروں کے ظاہری مقامات اور کُرۂ فلکی کے مختلف دائروں کے مقامات مندرج ہوتے ہیں. تم سماوی گولہ کس طرح استعمال کرو گے. (۱۹۳۰ ، علمِ ہیئت (ترجمہ) ، امتحانی پرچے ، ۸). [سماوی + گولا/گولہ (رک)].

سَماوِیّات (فت س ، کس و ، شد ی) امث.
آسمان سے متعلق چیزیں یا باتیں ؛ علم ہیئت ، فلکیات. سماویات فلکیات اور ہیئت دونوں سے بہتر ہے. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۱۲۵). [سماوی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

سَماوِیَّہ (فت س ، کس و ، شد ی بفت) صف.
رک : **سماوی.** ذکر شریف حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کُتبِ سالفۂ سماویہ میں مذکور و مسطور ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۱). تو اوس حادثہ کو سماویہ و آسمانی چھوڑ دے کہ قدر پر جاری ہو تو اوسکو اپنی اوندھی رائے سے مت بگاڑ. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۸). "انہوں" کو لکھنے پڑھنے سے ناواقفیت کی بنا پر نہیں بلکہ احکام الٰہیہ اور کتبِ سماویہ سے روگردانی کی بنا پر ملامت کی گئی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۱). [سماوی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سَماء (فت س) امذ.
سما ، آسمان. سماء کا اطلاق شے مرتفع پر بھی آتا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۶۰). [ع].

سَماؤ (فت س ، و مج) امذ.
گنجائش ، سمائی. اصل حال وہ کہ جس وقت تیرا تجھ میں سماؤ ہو سماؤ ہو گنبھیری انوپ کوں سہاوے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۳). یہ نرخ بجائے مکعب سماؤ کے پشتہ کی سطحی ناپ کے لحاظ سے قرار پاتا ہے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۸۹). [سمانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سَمائی (۱) (فت س) امث.
۱. **گنجائش ، کھپت.**

نہیں گھر میں فلک کے دِل کُشائی
کہاں ہوتی ہے یاں میری سمائی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۷).

کیا علم سمائے ترا سینے میں فلک کے
دریا کی کہاں ہو سکے کاسہ میں سمائی

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۵). ایک شعر تو کیا ایک قطعہ میں بھی ان کی سمائی مشکل ہے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۵۰). اردو میں ان سب زبانوں کے الفاظ کی سمائی قیاس اور اندازے سے کہیں بڑھ کر ہے. (۱۹۸۵ ، کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۲ : ۱). ۲. **وسعت ، پھیلاؤ.**

بُتوں نے وُسعتِ دل دیکھ کر کہی یہ بات
نہیں مکانِ خدائی میں اس سمائی کا

(۱۸٦٦ ، فیضِ حیدرآبادی ، د ، ۷). تمہاری تھیلی کتّے کو میدانِ حشر یا کسی یاوہ‌گو کا دماغ ہے جس کی سمائی کی انتہا نہیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٦ ، ۷ : ۱۰). ذرّہ آسا اور قطرہ تمثالِ ہستی میں صحرا کی وسعت اور دریا کی سی سمائی پیدا کر دیتا ہے. (۱۹۸۷ ، غالب فن اور شخصیت ، ۱۳۱). ۳.(اُ) **حوصلہ ، طاقت ، ظرف**. جب کسی جسم کو اس کی سمائی کے موافق جھٹکا ملا ہو تو دوسرے جھٹکے دار جسم سے کیوں دفع ہوتا ہے. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ٦ : ١٦٣).

کیا غیر چھپانے گا ترا رازِ محبت
اوچھے کو خدا اتنی سمائی نہیں دیتا

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۵). اُن کے نفس میں ایسی قوّت ہے کہ وہ دونوں عالموں سے مستفید ہونے کی سمائی رکھتے ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۲۳٦). ہر شخص کی وسعت یا سمائی اس کے فکر و یقین کے لحاظ سے ہوتی ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۲۳). (اا) **تحمّل ، برداشت**.

لگا ہے حوصلہ بھی کرنے تنگی
غموں کی اب سمائی ہو چکی بس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۸۳). میں تنکا سا جواب دیتی ہوں کیا کروں دل میں سمائی نہ رہی. (۱۸۷۱ ، عبیرِ ہندی ، ۸۰). پہلے جو بات ناگوارِ خاطر ہوتی تھی اب اس کی سمائی ہونے لگی. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۷۵). [سمانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سَمائی (۲) (فت س) صف.
آسمانی ، فلکی ، سماوی. اوسی کو آفتِ سمائی کہتے ہیں. (۱٦۸۱ ، کنزالمومنین ، عابد شاہ (دکھنی اردو کی لغت)). [سماء (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَمّائِیَت (فت س ، شد م ، کس ء ، شد ی بفت نیز خف ی) امث.
زہریلا پن ، سمّیت. ماہرینِ تحقیقات کی ایک جماعت نے اس طرح حاصل ہونے والی شے کی سمائیت (Virulence) کی جانچ کر لی ہے. (۱۹٦۸ ، کاروانِ سائنس ، ۵ ، ۱ : ١٢٦). [سم (رک) + ائی ، لاحقۂ نسبت + ت ، لاحقۂ کیفیت].

سَمایا (فت س) امذ.
سماں ، حالت ، کیفیت.

کہ ہر بیت میں ہے سمایا جُدا ہر یک بات میانے ہے مایا جُدا

(۱٦۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱).

ہوا وہ یہ سمایا دیکھ حیراں
نہیں لایا جلد اس سرور پہ ایماں

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۰٦). [س : سمے समय].

ـــــ پَڑْنا محاورہ (قدیم).
بُرا وقت آنا.

پڑیا کچ سمایا ، ہوی دور تیں
بہت یاد آتی تھی اسے حُور تیں

(۱٦۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱۳۳)).

ـــــ کَھُڑا ہونا محاورہ (قدیم).
مُصیبت آ پڑنا.

کہی بات مینا اسے سربسر
سمایا کھڑا ہے ہمن سر اُپر

(۱٦۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱۳۳)).

سَمّایَہ (فت س ، شد م ، فت ی) امذ.
زہریلا مادہ ، متعدی امراض کا زہر (انگ : Virus). اس نے قلمی ساخت یا تطفیلی سمایوں (وائرس) میں حقیقی دلچسپی لی. (۱۹۷۰ ، زمانے سائنس (ترجمہ) ، ۲۵۳). [سمّ (رک) + مایہ (رک)].

سَمْبا (فت س ، سک م) امذ.
برازیل کا دیسی رقص ، بال روم ڈانس جو اس رقص کی نقل ہے نیز اس ڈانس کے ساتھ بجنے والی موسیقی. شبنم پھولا ہوا لال اِسکرٹ اور سفید کُھلے گلے کا بلاؤز پہنے ہیرو کے ساتھ سمبا ناچ رہی تھی (۱۹٦٦ ، دو ہاتھ ، ۲۸۳). مغربی دھنیں مثلاً ربیا اور سمبا نے مقبولیت حاصل کرنی شروع کر دی ہے. (۱۹٦۷ ، شاہد احمد دہلوی (ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۵)). [انگ : Samba].

سُمْبا (ضم س ، سک م) امذ ؛ ج سُمبھا.
۱. **توپ کی نالی صاف کرنے کا گز**. خود توپ کا سُمبا ہاتھوں میں لیا. (۱۸۹۸ ، یادگارِ مراد علی ، ۲۸٦). ہر دروازے پر دو دو توپیں ، توپچی ان کے قریب ، سیٹھی سُمبے لئے ٹہل رہے ہیں. (۱۹۵٦ ، میرے زمانے کی دلی ، ۲۰۵) ۲. **لوہے میں سوراخ کرنے کا آہنی اوزار**. سُمبے سخت قسم کے ٹول سٹیل سے تیار کیے جاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، اصولِ دھات کاری ، ۷۵). ۳. **ایک بھاری اوزار جس سے پتھر توڑتے ہیں** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [शकल + अ + कः].

ـــــ ٹھوکْنا ف م.
توپ کے پیالے کا مُنْہ کیل ٹھونک کر بند کر دینا ، رنجک کے سُوراخ میں کیل ٹھونک دینا (پلیٹس).

سَمْباد (فت س ، سک م) امذ.
۱. **گفتگو ، بات چیت**. میرے اور کاک بھشنڈ جی کے اس سمباد کو گیارہ جوجگی یتی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۷۵۵). ۲. **تاریخ ، قصّہ ، اِطّلاع ، خبر ، خبر رسانی** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : سنواد संवाद].

سَمْبادی (فت س ، سک م) امذ.
(موسیقی) وہ سُر جو بادی سُر کے ساتھ سب سُروں کے ساتھ ملتا اور معاون ہوتا ہے. سمبادی سُر سے راگ میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اور معاون ہے بادی سُر کا. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۱ : ۱۳). [س : سنواد + اکا संवाद + इका].

سِیمْبالِزْم (کس س ، سک م ، کس ل ، سک ز) امذ ؛ = سمبولزم.
اِشاریت ، مصوّری اور شاعری کی وہ طرز جس میں اشیا اور خیالات کو اصلی رنگ میں پیش کرنے کے بجائے اِشارات اور علامات سے کام لیا جاتا ہے. اگرچہ انگریزی اور فرانسیسی شاعری

میں سمبولزم کی اقدار موجود ہیں مشرق نے یہ تمول تمامتر مغربی ادب کے حوالے نہیں کر دیا. (۱۹۱۷ ، بھکی باتیں ، ۱۹). ایڈگر ایلن پو ، جسے ماڈرن سمبالزم اور ماڈرن بے معنی شاعری کا پیش رو یا رہنما تصوّر کیا گیا ہے. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۳۰). [انگ : Symbolism].

سِمْبالِسْٹ (کس س ، سک م ، کس ل ، سک س) صف.
اِشاریت پسند. علامتی طرز کی مصوّری یا شاعری اگر ترقی پسندوں کی دلچسپی کارل مارکس کے فلسفے میں تھی تو ان کی دلچسپی فرائڈ کے فلسفے اور فرانس کی سمبالسٹ تحریک سے تھی. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۳۵) [انگ: Symbolist].

سِمْبالِک (کس س ، سک م ، کس ل) صف.
علامتی ، اِشارتی. پہلے درویش کے روحانی تجربے کی سمبالک صورت ملاحظہ کریں پہلا درویش کہتا ہے : «غرض آدمی کا شیطان آدمی ہے». (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۲۷۸). [انگ : Symbolic].

سَمْبَت (فت س ، سک م ، فت ب) امذ.
۱. **سال ، سِنہ.** شہر رومہ کے سمبت کے حساب سے سات سو ستائیس سال کی ۱۶ جنوری کو یعنی سیزر کے اپنے غیر معمولی اختیارات سے مستعفی ہونے کے تین دن بعد سلطنتِ رومہ کا باقاعدہ افتتاح ہو گیا. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ رومہ (ترجمہ) ، ۱۰۸). ۲. **ہندی سال یا سنہ جسے راجہ بکرماجیت نے ۵۷ قبل مسیح میں جاری کیا تھا ، یہ سال چیت کے مہینے سے شروع ہو کر پھاگن میں ختم ہوتا ہے.**

یہ لکھیے سمبت نکل جس دن گئے ان کے پران
سیٹھ سیتارام دنیا سے گئے بیکنٹھ میں

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۵۸). ہندو سمبت قدیم نوآبادیات میں بھی چلتا تھا اور آج بھی چلتا ہے. (۱۹۴۳ ، آج کل ، اگست ، ۳۱). [س : سنوت संवत].

سِمْبَل (کس س ، سک م ، فت ب) امذ.
علامت ، اشارہ ، وہ چیز جو کسی دوسری چیز کو ظاہر کرتی ہو یا اس کی طرف ذہن کو منتقل کرتی ہو. فرسٹریشن ـ یہ لفظ یہاں کی ساری ذہنی زندگی کا سمبل ہے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۶۹). یہ تخیلی قوت ہی ہے جو شاعری میں علامت ، رمز و کنایات اور سمبلز کی صورت میں ظہور پذیر ہوتی ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، سالنامہ ، ۹۶). [انگ : Symbol].

سَمْبَنْد (فت س ، سک م ، فت ب ، سک ن) امذ.
رک : سمبندھ. اس طرح وہ سمبند جو ایرانی یونانی اور ہندی سنگیت میں سکندر اعظم کے ساتھ شروع ہوا ، رفتہ رفتہ مضبوط ہوتا گیا. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۶۲). [سمبندھ (رک) کی تخفیف].

سَمْبَنْدھ (فت س ، سک م ، فت ب ، سک ن) امذ.
رِشتہ ، راہ و رسم. یہ چھورا اچھے گھر کا ہے اسے لانے دے کیا جانے کس سے سمبندھ ہو جائے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۵۶). ان دونوں کا سمبندھ کچھ ایسا گہرا تھا کہ کسی بات کا ان پر اثر نہیں ہوتا تھا. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۹۸).

کیا جانے یہ مبادئ تعلیم و فلسفہ
سمبندھ کیا ہے راگوں کا اور کیا الاپ ہے

(۱۹۳۲ ، رنگ بست ، ۳۵). تمہارا سمبندھ نہ تمہارے باپ کے دریا سے رہا اور نہ تمہارے دادا کے دریا سے. (۱۹۸۶ ، جمسار ، ۶۸). ف : کرنا ، ہونا. [س : सम्बन्ध, सबंन्ध].

ـــــ تیاگْنا محاورہ.
طلاق دینا ، جورو سے قطع تعلق کرنا ، مجازاً جورو کو چھوڑنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

ـــــ رَکْھنا ف س.
تعلق پیدا کرنا ، رشتہ یا ناتہ کرنا ، میل جول رکھنا (جامع اللغات).

ـــــ کَرْنا ف س.
نسبت کرنا ، رشتہ ناتہ کرنا ، سگائی کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

سَمْبَنْدھک (فت س ، سک م ، فت ب ، سک ن ، فت دھ) صف.
تعلقات کو استوار رکھنے والا ، تعلق پیدا کر لینے والا ، رشتہ قائم کرنے والا.

کوئی چھل والا ، کوئی بل والا ، کوئی کپٹ کرپان
کوئی سمبندھک ، کوئی سن یوجک ، کوئی سبھا پڑھان

(۱۹۵۹ ، لاحاصل ، ۳۶). [س : सम्बन्धक].

سَمْبَنْدھن باْنْدھنا محاورہ.
تعلق قائم کرنا ، رشتہ استوار کرنا ، ناتا جوڑنا.

باندھ کے اک شاعر سے پریت کے سمبندھن
گوری ، تو اب کس کو پچھتاتی ہے

(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۳۳).

سَمْبَنْدھی (فت س ، سک م ، فت ب ، سک ن) صف ؛ امذ.
رشتہ دار ، قرابت دار ، متعلق ، عزیز و اقارب. اس میں سار دیہہ ہے کیونکہ سب دیہہ کے سمبندھی ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۶) شدیریوں کے شریر سے جیو کو الگ کرنے ہو تو سمبندھیوں کا انشٹ ہو جاتا ہے (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۳۶)

جیسے مرتے مریض کے سمبندھی
سوچیں کہ عجب کیا یہ کہیں بچ ہی جائے

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۶۲). [س : सम्बन्धी ' सबन्धी].

ـــــ پَتْر (ـــــ فت پ ، سک ت) امذ.
شجرۂ نسب ، نسب نامہ ، آباؤ اجداد کا سلسلہ (فرہنگِ آصفیہ).
[سمبندھی + پتر (رک)].

سُمْبِیٹی (ضم س ، سک م ، ی مج) امذ.
(عسکری) فوج کا وہ شخص جس کے ذمے توپوں کی نالیاں سمبے سے صاف کرنے کا کام ہو. ہر دروازے پر دو دو توپیں ، توپچی ان کے قریب سمبیٹی سمبے لیے ٹہل رہے ہیں. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۲۰۵). [سمبا + یٹ ، لاحقۂ نسبت + ی ، لاحقۂ صفت].

سُنْبھا (ضم س ، سک م) امذ.
رک : سنبا . نپولین کے قریب ایک دن ایک گولنداز مارا گیا اور سنبھا جو اس کے ہاتھ میں تھا سرخ سے تر ہو گیا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۱ : ۵۸). [سُنبا (رک) کا متبادل املا].

سَنْبھالْنا (فت س ، سک م ، ل) ف م.
رک : سنبھالنا. یہ بات ہے تو سنبھال وار. (۱۹۲۳ ، پنجاب میل ، ۶۶). [سُنبھالنا (رک) کا تلفظی املا].

سَنْبھالُو (فت س ، سک م ، و مج) امذ.
ایک قسم کا درخت ، سیوری (جامع اللغات). [مقامی].

سَنْبھَلْنا (فت س ، سک م ، فت بھ ، سک ل) ف ل.
رک : سنبھلنا.

لغزش پا نے سنبھلنے نہ دیا اے ساقی
ہو کے بےہوش گرا پی کے شراب ایک پر ایک

(۱۸۸۸ ، دیوان شور ، ۴۷). [سنبھلنا (رک) کا تلفظی املا].

سَمْبَھو (فت س ، سک م ، و لین) صف.
ممکن ، اغلب ، لائق ، قابل ، مناسب (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[س : सम्भव].

سَمْبھوگ (فت س ، سک م ، و مج) امذ.
لطف اندوزی ، عیاشی ، جماع.

کٹنکن کناری کو سمبھوگ اچھا
تن اُجلا سفید اور مَن کوئلہ ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۱). [س : सम्भोग].

سَمْبھوگی (فت س ، سک م ، و مج) صف ، امذ.
لطف اٹھانے والا ؛ عیاش ، تماش بین ، جماع کرنے والا (ماخوذ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : सम्भोगी].

سُمْبھی (ضم س ، سک م) امث.
سوراخ کرنے کا ایک اوزار ، کیل جیسی نوک رکھنے والا اوزار. اگر کسی لیور کی پن ٹوٹ جائے تو اس طرح سے بنانا چاہیے کہ اس کے سوراخ پر باریک سمبھی رکھ کر ٹھونک دو. (؟ ، رسالہ معین گھڑی سازی ، ۲۲). جب وہ مقصد کے موافق بن جاتی ہے تو ایک سمبھی مار کر ڈنڈی میں سوراخ کردیتے ہیں. (۱۹۲۰ ، کارخانۂ عالم ، ۶۸). [سمبھا (رک) کی تصغیر].

سَمْپاش (فت س ، سک م) امذ.
کیڑوں کو مارنے کے لیے زہریلی دوا کا چھڑکاؤ. سمپاشی کی وجہ سے سمپاش شدہ علاقوں کے ملحقہ علاقوں کی ماحولیات میں بھی زبردست تبدیلی واقع ہوجاتی ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، لاہور ، جون ، ۳۵). [سم (رک) + ف : پاش ، پاشیدن - چھڑکنا].

سَمْپاشی (فت س ، سک م) امث.
کیڑوں کو مارنے کے لیے زہریلی دوا چھڑکنا ، کیڑے مار دوا کا چھڑکاؤ. سمپاشی کی وجہ سے سمپاش شدہ علاقوں کے ملحقہ علاقوں کی ماحولیات میں بھی زبردست تبدیلی واقع ہو جاتی ہے جن سے کیڑوں کی سرگرمی بڑھ سکتی ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، لاہور ، جون ، ۳۵). [سمپاش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَمْپان (فت س ، سک م) امث.
چینی ناؤ ، چینی وضع کی کشتی. ایگر کی کھال کا پرس ، آرائشی کشتی اور سمپان، رس گلے اور چم چم. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۹۰). [انگ : Sampan ؛ چینی : سَن پَن (سَن - تین ، پَن - تختے)].

سَمْپَت (فت س ، سک م ، فت پ) امث.
کامیابی ، خوش حالی ، ترقی ، دولت ، برکت ، امارت ، تکمیل. راچندرجی ، جس پُرش نے پرشارتھ کیا ہے اُس کو سب سمپت ملتی ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵).

تجھ میں ہے جو کچھ بھی سمپت چاہیے
لینے والے کی بھی قسمت چاہیے

(۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۶).

جو چاہے دے مجھ کو سنکٹ
دے خدمت کو سکھ اور سمپت

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۳). [س : सम्पत].

---سے بھیٹا نہیں ، دلدّر سے نُوتَن کہاوت.
کامیاب شخص سے تعلق نہیں اور غریب سے بھی واسطہ نہیں ، بہت بیوقوف ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی جورُو ، بپت کا یار کہاوت.
کامیابی میں بیوی اور مصیبت میں دوست ساتھ دیتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سَمْپَتّی (فت س ، سک م ، فت پ ، شد ت) امث.
رک : سَمپت . ادھر بھرت بچارے کی قسمت پھوٹ گئی ، اور ساری سُکھ سمپتی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۲ : ۱۵۳). [س : سَمپَتّی सम्पत्ति].

سَمْپُٹ (فت س ، سک م ، ضم پ ، شد ت) امذ ؛ امث.
ایک ظرف جس میں منہوس دوائیں ڈال کر دھیمی آنچ پر رکھتے ہیں.

وہ منہوس ہوں جو نکلے روح بھی سنجھوں بہی
میری سمپٹ سے کوئی پارے کا جوہر اوڑ گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۰). البتہ کشتے کا علم ذرا مشکل ہے ، بہت ہی سوچ سمجھ کر سمپٹ اور آگ وغیرہ کا خیال کرنا چاہیئے (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۲۰۸). [س : سَمپُٹ सम्पुट].

سَمْپُٹی (فت س ، سک م ، فت پ) امث.
رک : سمپٹ ، پوجا کا چندن رکھنے کی تانبے کی کٹوری (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [سمپٹ (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

سَمْپَدا (فت س ، سک م ، فت پ) امث.
رک : سمپت. اس کو جواب دیتے ہیں کہ جس کو تم سمپدا مانتے ہو وہ آپدا ہے اور جس کو آپدا جانتے ہو وہ آپدا نہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳). [س : سمپد सम्पद].

سَمپَرْدان (فت س ، سک م ، فت خف پ ، فت ن) امذ.
دان دینا ، نذر پیش کرنا. سادھو ، کرتا ، کرم ، کرن ، سمپردان ، اپادان ادھ کرن یہ چھ کارک برہم روپ ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۲۸). [س : सम्प्रदान].

سِمْپُل (کس س ، سک م ، ضم خف پ) صف.
سادہ ، معمولی. اس میں جو بچت ہوتی وہ سمپل نن کنڈنسنگ انجن پر ۳۰ فیصدی کے قریب تھی. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینئرز ہینڈبک ، ۲ : ۵۳۱). سادہ گانٹھ ، سمپل ناٹ (Simple Knot) یہ گانٹھ عام طور پر پتلی رسیوں کے سروں پر لگائی جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، مللیمہ ، ۱۶). [انگ : Simple].

سَمپَنّ (فت س ، سک م ، فت پ ، شد ن بفت نیز سک ن) صف.
بھرپور ، بھراپرا ، مکمل ، کامیاب. پرانے سروگن سمپن دھرم سے اپنا گن ہین دھرم ہی اچھا ہے . (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۲۳). [س : सम्पन्न].

سَمْپُورَن (فت س ، سک م ، و مع ، فت ر) صف.
۱. پوری طرح بھرا ہوا ، بھرپور ، پورا ، مکمل ، کُل تمام. گرہ تو اچھے بڑے ہیں ، سارے سکھ سمپورن ہونے چاہئیں . (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۳۰). ۲. (موسیقی) وہ راگ جس میں ساتوں سُر بولیں خواہ وہ سر تیور ہوں یا کومل. سمپورن راگ میں سے ایک یا دوسرے کم کر دینے سے دوسرا راگ بن جاتا ہے. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۱ : ۳۱). ماروا یہ راگ سمپورن ہے. (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۷۲). [س : سمپورن सम्पूर्ण].

ـــ رُوپ سے م ف.
پورے طور سے ، بالکل (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ـــ کَرْنا ف م.
بھر دینا ، پورا کرنا (پلیٹس).

ـــ ہونا ف ل.
پورا ہونا ، تمام ہونا ، نمٹنا (فرہنگ آصفیہ).

سِمپوزِیَم (کس س ، سک م ، و مج ، کس ز ، فت ی) امذ.
فلسفیانہ مذاکرہ ، کسی قسم کا مذاکرہ یا مباحثہ (مختلف لوگوں کے) ان مضامین یا مقالات کا مجموعہ جو ایک ہی موضوع پر ہوں. وہ اور سب کے ساتھ ہندوستانی طالبعلموں کی کانفرنس میں گئی جو ایسیکس کے سبزہ زاروں میں منعقد کی گئی تھی یہاں ... سمپوزیم اور مشاعرے منعقد کرتے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۶۲). دراصل یہ ماہنامے ایک طرح کے فورم یا سمپوزیم تھے جو بہت وسیع پیمانے پر ہندوستان کے مختلف گوشوں میں باقاعدگی سے منعقد ہوتے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۱۳). [Symposium].

سَمْت (فت نیز کس س ، سک م) اث.
جانب ، رُخ ، طرف.

جدہر دیکھیں سب اوجڑ   چلے سکئی سمت پکڑ
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۳۸).

سدا صبح طرب تھی یکسوں کی شام غربت میں
دل اون کا سمت سے تیری جو اے حب الوطن پھٹا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۹).

کیا نوجواں ہے شہ کے برادر کو دیکھیو
سب ایک سمت تم علی اکبر کو دیکھیو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۱۶).

جس سمت میں چاہے صفتِ سیل رواں چل
وادی یہ ہماری ہے وہ صحرا بھی ہمارا
(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۹). مگر وہ تو سمت کا تعین بھی نہ کر سکا. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۳۲). [ع].

ـــُ الْاَقْدام (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ق) امذ.
(ہیئت) فلک کا وہ نقطہ جو مشاہدہ کرنے والے کے پانو کی سیدھ میں ہو ، پانو کے نیچے کی سمت (سمت الراس کی ضد). امریکہ کا ملک ہمارے ملک سے سمت الاقدام پر یعنی ٹھیک دوسری طرف ہے. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۲۸). لیکن دونوں کے پاوں مرکز زمین کی طرف رہتے ہیں ایسے مقام ایک دوسرے کے اینٹی پوڈیز یا سمت الاقدام کہلاتے ہیں. (۱۹۰۶ ، جغرافیہ طبعی ، ۱۵). [سمت + رک : ال (۱) + اقدام (رک)].

ـــُ الرّاس (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ر) امذ.
۱. (أ) (ہیئت) آسمان میں وہ نقطہ جو دیکھنے والے کے ٹھیک سر کے اوپر ہو ؛ مراد ؛ وسط آسمان. نقطہ ، ذ ، جو اس پر عمود ہے ، سمت الراس کہا جاتا ہے. (۱۸۳۲ ، رسالہ علم ہیئت اردو ، ۱۵) . دوپہر کا وقت ہوا آفتاب سمت الراس پر آیا . (۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۷۰). اس وقت دوپہر کا وقت ہے ، آفتاب سمت الراس پر ہے. (۱۹۱۷ ، جویائے حق ، ۱ : ۹). چاند اور سورج اکثر افق کے قریب بڑے معلوم ہوتے ہیں اور سمت الراس پر (سر کے اوپر) چھوٹے.(۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۲۰۶). (اا) آسمان تک کا سیدھا خط ، عمودی خط . اگر جسم مذکور کو ڈور سے یا تار میں نہ باندھیں بلکہ بے تکلف ایک مقام خاص سے چھوڑ دیں تو وہ اوسی خط میں سیدھا زمین پر گرے گا اور یہ خط سطح پر عمود ہو گا ، اس خط کو سمت الراس کہتے ہیں. (۱۸۶۸ ، مقالاتِ محمد حسن آزاد ، ۳۵۴). ۲. (مجازاً) اوج کمال ، نقطۂ عروج. کبھی صبح دم جب عالم ہوش محو خواب ہوتا ہے ، جب نصف شب عالم ہوش سمت الراس پر ہوتا ہے. (۱۹۷۹ ، زرد آسمان ، ۲۲۰). ۳. (مجازاً) سردار ، حاکم ، مرجع خلائق ، مرکز شریعت. مسلمان پھر بھی اس فرضی بادشاہ کو اپنے دین کا پیشوا اور سمت الراس خیال کرتے تھے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۷۱). [سمت + رک : ال (۱) + راس (رک)].

ـــُ الْقَدَم (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، د) امذ.
رک : سمت الاقدام. وہ نقطہ جو اس کے مقابل ہے سمت القدم کہا جاتا ہے. (۱۸۴۲ ، رسالہ علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۵). ہال نے آسمان پر سمت الراس سے سمت القدم تک اور مغرب سے مشرق تک نگاہ دوڑائی. (۱۹۴۳ ، ٹائیس (ترجمہ) ، ۳۰۵). [سمت + رک : ال (۱) + قدم (رک)].

ـــُ النَّظِیر (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، ی مع) امذ.
رک : سمت الاقدام . ہمارے یہاں دوپہر ہوتی ہے تو ان ملکوں میں

جو ہمارے سمت النظیر میں یعنی ہمارے پانوں کے نیچے ہیں آدھی رات ہوتی ہے. (۱۹۱۵ ، رموزِ فطرت ، ۱۵۸). [سمت + رک : ال (۱) + نظیر (رک)].

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
عمل وقوع اور سمت کے تعین کی فطری صلاحیت ، صحیح سمت کا واضح تعین. ایک شخص کی سمت بندی جتنی زیادہ بہتر ہو گی اس کے ذہنی نقشے کی مماثلت جغرافیائی نقشے سے اتنی ہی زیادہ ہونے کا امکان ہو گا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۲۶). [سمت + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---راس کس اضا ، امذ.
رک : سمت الراس. آفتاب کے انحطاط اور زوال کی تین منزلیں ہیں ، ایک وہ جب سمتِ راس (سر) سے وہ ڈھلتا ہے ، یہ ظہر کا وقت ہے.(۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۴۳). وہ تہذیب جو عام طور سے ہند مسلم تہذیب کہلاتی ہے ... نقطۂ عروج یا سمت راس پر تھی. (۱۹۷۳ ، غالب شخص اور شاعر ، ۲۲). [سمت + راس (رک)].

--- کھوٹی کرنا محاورہ.
راستے میں روکنا ، کام میں رکاوٹ ڈالنا ، خلل انداز ہونا. میں کسی اور کی ہو چکی ہوں میری سمت کھوٹی نہ کریں پلیز . (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۴۷).

---نما (---ضم ن) امذ.
سمت دکھانے والا ، ایک قسم کا آلہ جس سے راکٹ یا خلائی جہاز کا رُخ بدلنے کا کام لیا جاتا ہے. اگر دو سمت نما ایک دوسرے سے زاویہ قائمہ پر لگا دئے جائیں تو خلائی جہاز کو کسی بھی طرف موڑا جا سکتا ہے. (۱۹۷۳ ، خلا میں پرواز ، ۶). [سمت + ف : نما ، نمودن - دکھانا].

---نمائی (---ضم ن) امث.
سمت دکھانے کا عمل. ہماری جارحانہ اور معاندانہ کوششیں بارآور نہ ہو سکیں اور ہم سے سمت نمائی چھن گئی.(۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۶۰). [سمت نما + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سِمَت (کس س ، فت م) امث.
داغ دینا ، نشان ، داغ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع : (و س م)].

سَمَّت (فت س ، شد م بفت) امذ.
رک : سمبت . علاوہ اس کے بعض سنہ ایسے ہیں کہ وہ نہایت مشہور ہیں اور ان میں غلطی کا احتمال نہیں ، جیسے سمت بکرما جیت یا سا کھا.(۱۸۵۲ ، مقالات سرسید ، ۶ : ۱۲۸).

گزر جائیں جب سال سمت کے سائٹھ
تو ہووےگا پیدا نیا ایک ٹھاٹھ

(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۱۷). اجمیر ایک پرانا تاریخی شہر ہے. سمت بکرمی میں راجہ جے پال نے اس کی بنا ڈالی تھی. (۱۹۶۱ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۲۹۷).

سَمْتّا (فت س ، م نیز سک م) امث.
مساوات ، برابری ؛ مشابہت ، مطابقت.

پریھاو کا بھرم مٹ جائے
اکتا سمتا بن بہے سمائے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۵۵). اس میں ترشنا روپی جو سمتا تھی وہ مٹ گئی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۶). [س : समता].

سَمِتی (فت س ، کس م) امث.
مجلس ، انجمن ، کمیٹی کل جائداد کاشی سیوا سمتی کے نام وقف کر دی اور اب دیس بدیس گھومتے رہتے ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۲۳۸). [س : سِمت समिती].

سَمْتی (فت س ، سک م). (الف) صف.
سَمت (رک) سے متعلق یا منسوب ، سمت کا ؛ (ریاضی) اس فرضی خط کے متعلق جس کا طول اور سمت معین مگر مقام غیر معین ہو ، خط حامل کے متعلق ، خط حامل کا. مالیکیول کا مجموعی اثر معلوم کرنا ممکن ہے جو بانڈوں کے انفرادی معیار اثر کا سمتی (Vectorial) مجموعہ ہوتا ہے.(۱۹۸۶ ، نامیاتی کیمیا ، ۳۴). (ب) امث. **(ریاضی) وہ فرضی خط جس کا طول اور سمت معین مگر مقام غیر معین ہو ، خط حامل.** اب ہمیں ایک واحد سمتی کو دو مختلف سمتیوں میں تحلیل کرنے کے مسئلے پر غور کرنا ہے . (۱۹۳۱ ، طبیعیات عملی (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۹). [سمت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مقدار (--- کس م ، سک ق) امث.
(ریاضی) وہ مقدار جو خط حامل سے ظاہر کی جا سکے . چونکہ بتاو کے مفہوم میں مقدار اور سمت دونوں مضمر ہیں اس لیے رفتار کے تخیل میں بھی یہ دونوں مفہوم شامل ہیں ، پس ہم رفتار کو مقدار اور سمتا ایک خطِ مستقیم سے تعبیر کر سکتے ہیں اس لیے اسے سمتی (Vector) مقدار کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، ذرّہ اور استوار اجسام کا علم حرکت (ترجمہ) ، ۱). طبیعیات میں مقداریں دو اقسام کی ہوتی ہیں یعنی میزانی مقداریں (Scalass) اور سمتی مقداریں (Vectors) ایک میزانی مقدار کی محض قیمت ہوتی ہے . (۱۹۶۵ ، طبیعات ، باب ، ۵۳). [سمتی + مقدار (رک)].

سَمْتِیَّہ (فت س ، سک م ، کس ت ، شد ی بفت) امذ.
رک : سمتی. ایک خط ا ب کو بھی جو و ن کے مساوی اور متوازی ہے اور و ن کی سمت میں ... استعمال کیا جا سکتا ہے ا ب کو سمتیہ کہتے ہیں . (۱۹۳۷ ، ملف کے متغیر کے تفاعل ، ۵). [سمت (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سِمَٹ (کس س ، فت م) امث.
شکن ، سلوٹ ، چُرسی.

تھی رگِ جاں تمنا کہ دکھائی نہ پڑی
لیکن آفت تھی وہ پیلام کی چنٹ کی سمٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۸). [سمٹنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

---آنا محاورہ.
۱. اکٹھا ہونا ، جمع ہونا ، یکجا ہونا.

چاند سے منہ کو نہ دیکھوں گا ابھی نزع میں میں
روح کو جسم سے آنکھوں میں سمٹ آنے دو

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۹۳). جو مسلمان جہاں کہیں کافروں کے نرغے میں تھے پیغمبر صاحب کا مدینے تشریف لے آنا سن کر آگے پیچھے مدینے سمٹ آئے اور مہاجر کہلائے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲۸۵).

بہاریں سمٹ آئیں کھل جائیں کلیاں
جو ہم تم چمن میں کبھی مسکرا دیں

(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، ۷۱). اپنے رسالوں کے صفحات کو ملک و قوم کی خدمت کے لیے اس طرح وقف کر دیا کہ ملک و قوم کا مفاد ان کے ذاتی مفاد میں سمٹ آیا. (۱۹۷۵ ، نیم رخ ، ۲۲۳).

--- سمٹا کر م ف.
سمٹ کر ، مختصر ہو کر. جب ساری باتیں سمٹ سمٹا کر ایک اعلان اور فیصلے کی صورت اختیار کر لیتی ہیں تو ہر شخص ہی حیران رہ جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۲۷).

سِمٹانا (کس س ، سک م) ف م.
رک : سمیٹنا ، جو فصیح ہے (ماخوذ : نوراللغات). [سمٹنا (رک) کا متعدی].

سِمٹاؤ (کس س ، سک م ، و مج) صف.
سمٹانے والا ، سمیٹنے والا ، جمع کرنے والا. سمٹاؤ عدسہ آنکھ میں داخل ہونے والی کرنوں کو پردۂ چشم پر جمع کر دیتا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۳۳۳). [سمٹا ، سمٹانا (رک) + ؤ ، لاحقۂ فاعلی].

سِمٹاؤ (کس س ، سک م ، و مج) امذ.
سمٹنا ، سکڑاؤ ، سکڑ کر تنگ ہو جانا. رحم کے سمٹاؤ سے سر ترچھا سا پیڑو کے اندر بتدریج اپنا اترتا ہے کہ سر کی بڑی چوڑائی یا لمبائی پیڑو کے جوف کے مقابلے پر نہیں رہتی. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت ، ۷۱). سپر ہیٹ کردہ اسٹیم پرمانٹ گیسوں کے قانون کے زیر عمل ہوتی ہے اور یہ گویا ان میں سے ایک ہے اور پریشر کی برعکس نسبت سے توسیع اور سمٹاؤ کرتی ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینئرز ہینڈ بک ، ۲ : ۳۷۱). انوار احمد کا وژن بیک وقت غضب کا پھیلاؤ اور غضب کا سمٹاؤ رکھتا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۳۳). [سمٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

سِمِٹری (کس س ، م ، سک ٹ) امث.
ہم صورت و ہم شکل ہونا ، تناسب ، کسی چیز کے دو برابر کے حصوں کا بالکل ایک دوسرے کا جواب ہونا ، ہمواری ، یکسانیت. ان کے درمیان تشاکل یعنی سمٹری ... کا فرق پایا جاتا ہے. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۸۰). [انگ : Symmetry].

سِمِٹْرِیکَل (کس س ، م ، سک ٹ ، ی مع ، فت ک) صف.
متناسب ، متشاکل. شعاع منعطف بالکل متشاکل یعنی سمٹریکل ... نہیں ہوتیں. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۸۰). [انگ : Symmetri-cal].

سِمِیٹک (کس س ، م ، ٹ) صف.
سام کی نسل کا ، سامی. یہ ہمارے باپ دادا کی مقدس زبان اور ہماری قدیم ملک کی زبان ہے جو فصاحت اور بلاغت میں سمٹک زبانوں میں لاثانی ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، سرسید ، ۲۵۵). [انگ : Semitic].

سِمٹَن (کس س ، سک م ، فت ٹ) امث.
رک : سمٹ (پلٹس). [سمٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

سِمٹنا/سِمٹ جانا (کس س ، فت م ، سک ٹ) ف ل.
۱. **سکڑنا ، چھوٹا ہو جانا.**

زہرہا سمٹی یہ راہِ شوقِ جاناں میں رہیں
عرصۂ کونین ڈبے کے برابر ہو گیا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۷).

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۳۲).

دریا پلٹ جائے ، صحرا سمٹ جائے
اگر جوگ میں رنگ فولاد کا ہو

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۱۰۵). ۲. **کام کا ختم جانا ، تکمیل پانا ، قابو میں آ جانا.**

دامان و جیب دونوں ہوئے ٹکڑے ایک جا
اب کی یہ کام ہاتھ سے میرے سمٹ گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۳). دن رات سر گاڑی پاؤں پہیہ کرتا ہوں اور پھر بھی کام نہیں سمٹتا. (۱۹۱۲ ، خطوط محمد علی ، ۲۶۶). ۳. **اکٹھا ہونا ، جمع ہونا ، یکجا ہونا (بکھرنا کی ضد).** ملعون سمٹ اوس پر ٹوٹے اور ایک پل میں گوشت اوس کا ذرہ ذرہ کر ، نیزوں کی نوکوں سے لے گئے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۲).

بڑھ آئے کسی سے جو کماندار سمٹ کر
بھونچے وہیں شہزادوں کے رہوار سمٹ کر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۳). تمام علمائے دین کوفہ ، بصرہ ، خراسان وغیرہ سے سمٹ سمٹ کر ایک حرم مکہ میں جمع ہو جاتے تھے. (۱۹۱۷ ، حیاتِ مالک ، ۳۶). ۴. **سرک جانا ، ایک طرف ہو جانا.**

سب داہنے بائیں کٹ کر بیٹھیں
سنگت چھوڑی سمٹ کے بیٹھیں

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۸۹). اس کی جگہ اور کوئی لڑکی ہوتی تو شرما جاتی ، سمٹ کر سیٹ میں گھس جاتی یا سہم جاتی اور پسینہ آ جاتا (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۶۹). لوگوں نے دونوں طرف سمٹ کر راستہ چھوڑ دیا (۱۹۶۳ ، ساڑھے تین یار ، ۳۰). ۵. **مر جانا ، رخصت ہونا ، چھپ جانا ، جیسے : اب کے سال بہت سی خلقت سمٹ گئی** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۶. **(مال و دولت وغیرہ کا) کم ہونا ، ختم ہو جانا ، گھٹنا.**

یہ جب پھیلتے ہیں سمٹتی ہے دولت
یہ جوں جوں کہ بڑھتے ہیں گھٹتی ہے دولت

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۰۱). [س : سموَرتتے सम्वर्तते] (مادہ : سَمْ + ورت सम+वर्त].

ـــــسِمٹانا ف م.
رک : سمٹنا ، (سمٹانا ، تابع) سمٹنا اور ماحول کے زیر اثر سمٹے رہنا. دیکھو دیکھو یہ دبکی دبکائی سمٹی سمٹائی سکڑی سکڑائی کیا پھڑ پھڑ بول رہی ہے ... اچھے اچھے محتاط اس کی ایک نظر کے مشتاق کھڑے ہیں. (۱۹۰۶ ، مخزن جون ، ۳۲). دانتوں کو بھینچ کپکپاہٹ پر قابو پانے کی کوشش کرتی ، سمٹی سمٹائی دوسری کوٹھڑی کے دروازے پر پہنچی. (۱۹۴۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۶۵) ذوق زبان کے ترکیبی عمل سے کام لیتے ہوئے سمٹے سمٹائے انداز میں بات کرنے پر قدرت رکھتے ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۴۸).

سِمٹْوانا (کس س ، فت م ، سک ٹ) ف م.
سمٹنا (رک) کا متعدی المتعدی ، اکٹھا کروانا ، جمع کروانا. یہ تو اسباب سمٹوانے میں رہے اور میں کرایہ کی موٹر لے بمبئی پہنچا. (۱۹۰۷ ، فرحت ، مضامین فرحت ، ۲ : ۹۶).

بیگم سے آپ عمر کچھ اونچی ہی پائیں گی
جی ٹھیک ہے یہ سب کو سمٹوا کے جائیں گی

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۳۳) . [سمٹ ، سمٹنا (رک) + وانا ، لاحقۂ تعدیہ].

سِمٹی (کس س ، سک م) امث.
ایک قسم کا کپڑا جس کی بناوٹ کھیس کی سی ہوتی ہے.

جہاں وہ جاتے ہیں پوشاک بیونتوانے کو
حیا لیے ہوئے سمٹی کے تھان جاتی ہے

(۱۸۶۷ ، رشک ، (نوراللغات)).

گوٹ اور جالی ، چکن اور ٹُبک
ہے سمٹی اور گنٹی قل لین سک

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۵۹). باریک ڈزائن کا چھاپہ استعمال کرنے سے سمٹی خوبصورت نہیں معلوم ہو گی. (۱۹۳۵ ، کپڑے کی چھپائی ، ۲۵). [سمٹ ، سمٹنا (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت].

سَمَج (فت س ، م) امث (قدیم).
رک : سمجھ. دانا کوں یہاں کیا چارا ، ناداں کی سمج میں اندھارا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۲). [سمجھ (رک) کی تخفیف].

ـــــہونا محاورہ (قدیم).
معلوم ہونا ، سمجھ میں آنا.

سمج ہوا کہ بہت جیونا ہے بیہودا
کہ سچ عبیر بہت دیس کا بھی ہے بودا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۲۹).

سَمْجانا (فت س ، سک م) ف م (قدیم).
رک : سمجھانا. اس بات کی جو کچھ بات ہے سو سمجانے ہارے کے ہات ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰). [سمجھانا (رک) کا متبادل املا].

سَمَجْنا (فت س ، م ، سک ج) ف ل (قدیم).
رک : سمجھنا ، جاننا ، بوجھنا. جدھاں کچھ نہ تھا ہئی تھا نہیں دوجا شریک کوئی نہیں ، ایسا حال سمجنا خدا تھے خدا کوں. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق ، ۲۱).

ترا نعت کہنے سکت کس لے
سمج کر جو تیرا ثنا کوئی کہے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۹).

وہ میم سمج الف احد کا
اب میم ہے او الف ہے تد کا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲).

جو فوق مشیّت خدا ہو
اعیاں سمج اُسکو اے خدا جو

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۶۶). [سمجھنا (رک) کا متبادل املا].

سَمَجھ (فت س ، م) امث.
۱. عقل ، دانش ، فہم ، ادراک.

ہو مدح خسرو عالم علی عادل شہ غازی
ہر کے ملک میں جس ہے سمجھ کا تخت ارزانی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۱). میری سمجھ تو سب سے نرالی ہے. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۱۲).

آپس کی رسم و راہ میں کام آئے کیا سمجھ
میری جُدا سمجھ ہے تمہاری جُدا سمجھ

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۱۰۳). **۲. رائے ، خیال.** ہر ایک وزیر نے اپنی اپنی سمجھ کے موافق تقریر کی. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۶۳). سنسکرت ہندوستانی پنڈتوں اور آچاریوں کی سمجھ سے دیوتاؤں کی بولی تھی جس کا کوئی بول غلط نہیں ہو سکتا تھا. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۳۹). [سمجھنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــــاُڑ جانا محاورہ.
عقل جاتی رہنا.

سمجھ اُڑ گئی میری مت کھو گئی
میں اس گھر میں آ کر سڑن ہو گئی

(۱۹۳۵ ، شوق قدوائی (نوراللغات)).

ـــــاُلٹی ہونا محاورہ.
عقل ماری جانا ، دماغ پھر جانا ، کج فہم ہونا.

الٰہی حضرتِ دل کی سمجھ کیوں ہو گئی اُلٹی
کہ اس ناآشنا کو آشنا اپنا سمجھتے ہیں

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۶۸).

ـــــاَوندھی ہونا محاورہ.
سمجھ الٹی ہونا ، مت ماری جانا ، کج فہم ہونا ، دماغ پھر جانا (ماخوذ : نوراللغات).

ـــــآنا محاورہ.
۱. ہوشیار ہونا ، سیانا ہونا (ماخوذ : نوراللغات). **۲. عقل آنا ، آنکھیں کُھلنا.**

اب سمجھ آئی مرتبا سمجھے
تُم کیا خود کے تئیں خُدا سمجھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۲۲).

---بُوجھ (---و مع) امث.
عقل و دانش ، فہم و فراست. یہ مختصر الفاظ تصدیق نبوّت کے ایسے شخص کے دل کی تشفی کے لیے جو کچھ بھی سمجھ بوجھ رکھتا ہے ... بالکل کافی ہیں . (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، سرسید ، ۲۹۲). جو شخص ... میرا مرید ہووے مجھے لازم ہے کہ ... اس کی سمجھ بوجھ کے موافق اُس سے گفتگو کروں. (۱۹۲۳ ، تذکرۃالاولیا ، ۱۸۹). علامہ اقبال نے ایسی ہی سمجھ بوجھ رکھنے والے کی نذر یہ شعر کیا تھا. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۹۳). [سمجھ + بوجھ (رک)].

---بُوجھ کر/کے م ف.
۱. **دیدہ و دانستہ ، جان بوجھ کر.**

وہ کچھ آتشِ عشق میں ذوق تھا
کہ میں خود سمجھ بوجھ کر جل گیا

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۳۲). ۲. **سوچ سمجھ کر ، دیکھ بھال کر.**

کچھ سمجھ بوجھ کے انسان سے انسان ملے
کوئی سمجھا جو اسے موم ، وہ پتھر سمجھا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۱).

دیکھیے اس کو سمجھ بوجھ کے دیجے گا فشار
دل پُر آبلہ ہے خوشۂ انگور نہیں

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۳۲).

---بُوجھ لینا محاورہ.
غور و فکر کر لینا ، جانچ پڑتال کر لینا ؛ حساب کتاب صاف کر لینا ، کمی بیشی پوری کر لینا. عظمت نے نیچی آنکھیں کر کے کہا ، میرے پاس بیٹی کا زیور ہے ، اس میں یہ لوگ اپنا اپنا سمجھ بوجھ لیں. (۱۸۶۸ ، مراۃالعروس ، ۱۷۰).

---پر پتّھر پڑنا محاورہ.
حماقت کا شکار ہو جانا ، احمق ہونا ، عقل جاتی رہنا ، مت ماری جانا. خلقت خدا قُلی سبحان کی عقلمندی پر ہنستی ہے ، ارے کیا سب کی سمجھ پر پتھر پڑ گئے. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۲۰). خدا جانے میری سمجھ پر کیسے پتھر پڑ گئے تھے کہ ایک لمحے کے لئے بھی میں نے خیال نہ کیا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۶۷).

---پر پتّھر پڑیں فقرہ.
عقل غارت ہو ، ایسی عقل پر تف ہے (جب کوئی بیوقوفی کا کام کرتا یا ناسمجھی کی بات کہتا ہے تو بولتے ہیں).

کیا کیا نہ مجھ سے سنگدلی دلبروں نے کی
پتھر پڑیں سمجھ پہ نہ سمجھا کسی طرح

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۲).

تجھے اے سنگدل آرامِ جاں مبتلا سمجھے
پڑیں پتھر سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

(۱۸۵۴ ، ذوق،د ، ۱۷۵). پتھر پڑیں ایسی سمجھ پر اگر سمجھے تو کیا سمجھے. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۱۷ : ۹).

---پر پُنّکی پڑنا محاورہ.
خدا کی مار پڑنا ، خدا کا غضب نازل ہونا.

بس طرفہ معجون یہ دہاتی سمجھ پہ انکی پڑی ہے پھٹکی
جہاں ہوئی بحث شاعری کی چلے بغل میں لغت دبا کر

(۱۹۰۵ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۲۸۰).

---دار صف.
عقلمند ، ہوشیار ، دانا. بلاشبہہ جو سمجھ دار اور دانشور لوگ ہیں وہ سمجھیں گے کہ آیت حریت کے نازل ہونے سے پہلے جس قدر لوگ غلام ہو چکے تھے ان کی آزادی کا دفعتاً حکم دے دینا حالاتِ عقل سے تھا. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۲۸۸). کوئی سمجھ دار شخص جو اپنی بیوی کا سچا چاہنے والا ہے کبھی اس میں پس و پیش نہ کرے گا. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۵۰). دن گزرتے گئے اور لڑکا سمجھ دار ہوتا گیا . (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۰). [سمجھ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---داری امث.
عقلمندی ، ہوشیاری ، دانائی ، سلیقہ مندی. بیوی نے کہا دیکھو نا اب تم سمجھ داری کی باتیں کر رہے ہو ، خدا جانے اس دن تم پر کیا بھوت سوار تھا. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۴۴). جیسے ایک اعلیٰ جنرل لا کھوں کی فوج کو سمجھ داری کے ساتھ اتحاد اور نظم و ضبط کے رشتے میں پروئے رہتا ہے. (۱۹۶۱ ، نئی تنقید ، ۱۹۸). [سمجھ دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے باہر صف ؛ م ف.
ناقابل فہم ، بعید از عقل ؛ فہم و ادراک سے دور. یہ سب باتیں تو ہماری سمجھ سے باہر ہیں. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۹۹). قرآن شریف اور حدیث شریف کی باریکیاں ہماری سمجھ سے باہر ہیں . (۱۹۲۵ ، فضائل اسلام ، ۸) . اجلاس کے شرکا کو بتایا کہ موجودہ رسم الخط واقعی ہماری سمجھ سے باہر ہے. (۱۹۸۸ ، اُردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ۲۶).

---کا پھیر (---ی مج) امذ.
ناسمجھی ، کم عقلی.

روشن ہے جو کچھ کیا ہے اندھیر
پھیر اپنی سمجھ ، سمجھ کا ہے پھیر

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۲۳).

دیکھو سمجھ کا پھیر کہ سب جانتے ہوئے
قیصر سے تیغ بازی کا بس خواب دیکھتے ہیں

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۲۹۵).

---کا گھر دُور ہے فقرہ.
سمجھنا بڑی مشکل بات ہے عقل اور سمجھ مشکل سے آتی ہے ، جب کوئی بیوقوفی کی بات کرتا ہے تو کہتے ہیں (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ جامع الامثال).

---کَر/کے م ف.
۱. **دیدہ و دانستہ ، جان بوجھ کر ، جانتے بوجھتے.**

دل ہم نے دیا ہے تجھے دلدار سمجھ کر
ٹک تو بھی ہمیں دیجیو آزار سمجھ کر

(۱۸۰۹ ، جراٗت ، ک ، ۳۰۱).

دیوانہ ہوں معشوق فریبی ہے مری خو

ہر بزم میں بنجاتا ہوں دیوانہ ، سمجھ کر

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۶۹). ۲. **سوچ سمجھ کر ، دیکھ بھال کر ، ہوشیاری کے ساتھ**.

اے مرغِ دل سمجھ کے سونے غرفہ دیکھنا

چلمن سے کام لیتے ہیں یہ لوگ جال کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱). ابھی ذرا بہت سمجھ کے کام کرنا چاہیے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲۲۵).

ـــــ لینا ف س ؛ محاورہ.

۱. **حساب چکانا ، نبٹ لینا**.

ستایا تو نے دل کو بے وفا خوب

سمجھ لوں گا کبھی میں بھی بھلا خوب

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۸۷).

دل میں سمجھے ہیں کیا عدو اپنے

اے ظفر اُن سے ہم سمجھ لیں گے

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۵۱).

یہ کیا ہر بات پر دھمکی ہے ہم تجھ سے سمجھ لیں گے

ہمارے حق میں جو کچھ تم کو کرنا ہو ابھی کر لو

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۲۳). ۲. **حساب کر لینا**. وہ لااقل ایک بار ہر مہینے میں محمود سے زرنقد سمجھ لیا کرے گا. (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدہ ہند ، ۱۸۷۲ء ، ۱۰۱). گنگا جلی نے کہا میرے گہنے گرو رکھ دو میں نے سمجھ لیا ہے دینے بھر کے روپے ہو جائیں گے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۹۰).

ـــــ میں آنا محاورہ.

۱. **کسی بات کی تہ تک پہنچنا ، جاننا ، عقل میں سمانا**. ہر جگہ انقلابات سماوی جو حادثات ارضی پیدا کرتے ہیں سمجھ میں آ سکتے ہیں. (۱۸۷۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۷). میری سمجھ میں ایک تدبیر آئی ہے میں نے اس پر عمل بھی شروع کر دیا ہے (۱۹۳۳ ، خطبات عبدالحق ، ۱۱).

عقل ہو معذور جس سے قدرت اس کا نام ہے

جو سمجھ ہی میں نہ آئے وہ ہے کام اللہ کا

(۱۹۳۲ ، اعجازِ نوح ، ۱).

سَمَجھا اَور پَتَّھر ہُوا کہاوت.

اس ضدی کی نسبت بولتے ہیں جو اپنی بات پر اڑا رہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع الامثال).

سَمَجھا سَمُجھو کر م ف.

راضی کرکے ، آمادہ کرکے. اس نے بادشاہ کو سمجھا سمجھو کر ان لشکروں کو طلب کروایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۵).

سَمَجھانا (فت س ، سک م) ف م.

۱. (اَ) **ذہن نشین کرنا ، کسی طرح ذہن میں بات ڈالنا**.

اس سخن کو مجھ کو سمجھاتے ہو کیوں

راہ پر ہوں مجھ کو بہکاتے ہو کیوں

(۱۸۱۳ ، عجائب رنگین (ق) ، ۱۷). کسی قسم کا مسئلہ اور کسی فن کی بحث ان کے سامنے پیش کیجیے وہ کوئی نہ کوئی بات ضرور سمجھا دیتے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳). (آا) **نشیب و فراز سے آگاہ کرنا ، واقف کرنا**. جو حضرات اپنی عدم واقفیت کی بنا پر یہ خیال کرتے ہیں کہ اُردو ابھی اس قابل نہیں ہوئی کہ اسے اعلیٰ تعلیم و تدریس کا ذریعہ بنایا جا سکے ان کو سمجھانے کی ضرورت ہے. (۱۹۶۵ ، ادب و لسانیات ، ۳). ۲. **نصیحت کرنا ، فہمائش کرنا**.

دوانے دل کوں سمجھاتا ہوں لیکن

کہاں لگ ہوئے کوئی حائل کسی کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۱).

حضرتِ ناصح گر آویں ، دیدہ و دل فرشِ راہ

کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھاویں گے کیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵). لوگوں کا ہجوم تھا عموم میں خصوص ، خصوص میں عموم تھا ، جو آتا سمجھاتے ، خدا کا نام بتاتے. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۳۳). کیا کہتی ہو مالکن ، کھلاؤں نے سمجھانا چاہا. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۸). ۳. **تنبیہ کرنا ، خبردار کرنا**.

مجھ سے کہتا تھا کہ سمجھا لگ دلِ بیتاب کو

اب بتا تو اپنے دل کو کیونکر تو سمجھائیگا

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۸). آج تو خیر سمجھا دیا اب ایسی نالائقی نہ دیکھوں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۳). ۴. **تسلی دینا ، دلاسا دینا**.

ہوش آیا تو اکبر سے کہا رانڈوں کو سمجھاؤ

بے بے نہ کرو صاحبو اک لحظہ ٹھہر جاؤ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۹). ۵. **خبر لینا ، ٹھیک کر دینا**. آپ ملاحظہ فرمائیے گا کہ کس طرح اس کو سمجھاتا ہوں ابھی مشکیں باندھ کر لاتا ہوں. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۱۹). [سمجھنا (رک) کا تعدیہ].

ـــــ بُجھانا محاورہ.

۱. **اونچ نیچ جتانا ، متنبہ کرنا ، نشیب و فراز سے آگاہ کرنا**. بہت کچھ سمجھایا بجھایا مگر اس کے خیال میں نہ آیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۱). متکفر مال سمجھانے بجھانے کی غرض سے خود اس کے ایوان میں آئی ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۳۰) اپنے بڑوں کے سمجھانے بجھانے سے کبھی اپنی رائے اپنی پسند بدل بھی لیتی ہوں. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۸۰). ۲. **افہام و تفہیم کرنا ، فہمائش کرنا**. جب امیروں نے بادشاہ کو سمجھا بجھا کر ٹھنڈا کیا ہے تو وزیر بادشاہ کی طرف سے شیدا کے پاس یہ مصالحت آمیز پیغام لے کر چلا ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۲۰۱). ۳. **راضی کرنا ، امادہ کرنا**.

دل کو جاناں سے حسن سمجھا بجھا کر لائے تھے

دل ہمیں سمجھا بجھا کر سوئے جاناں لے چلا

(۱۷۸۶ ، میر حسن (مضامین فرحت ، ۶ : ۵۹)). ایک بچے کے قریب بھاوج کو سمجھا بجھا کر ساتھ لے آئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۸). اسے سمجھانے بجھانے کی بہت کوشش کی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۱۸). ۴. **کہنا ، ذہن نشین کرنا**.

میں اُس کے پاس گیا اور اس کو میٹھی میٹھی باتوں سے بہلایا اور اچھے اچھے سُخن سمجھا بجھا کر اس کے شوہر سے ملا دیا (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۱۲). [سمجھانا + بُجھانا (رک)] .

سَنْجھاؤنا (فت س ، سک م ، و) ف م (قدیم).
رک : **سمجھانا**. وزیر و امیر جہاں تائیں تھے سو سب بادشاہ کوں سمجھاوتے جاتے تھے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳).

سَمْجھاؤ بُجھاؤ (فت س ، سک م ، و مج ، ضم ب ، و مج) امذ **افہام و تفہیم ، صلح صفائی**. ڈانٹ ڈپٹ اور سمجھاؤ بجھاؤ کی ساری حکمتیں ناکام اور بے اثر ثابت ہوئیں (۱۹۶۸ ، صدق جدید ، لکھنؤ ، ۹ فروری ، ۱). [سَمجھانا بُجھانا (رک) کا حاصل مصدر].

سَمَجْھنا (فت س ، م ، سک جھ) (الف) ف ل.
۱. (ا) **جاننا ، واقف ہونا ، آگاہ ہونا.**

آپے سمجھے آپ سمجھائے
آپے بھول کر آپ گوائے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۴۴).

عشق اس چاہِ زنخداں کا ہوا جس دن سے
میں نے سمجھا کہ لحد میں دلِ بیتاب اُترا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲). اگر سمجھو تو روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے. (۱۹۱۲ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۱۰۹).

تمہیں جانا تمہیں سمجھا تمہیں دیکھا تمہیں پایا
اگر پایا اگر دیکھا اگر سمجھا اگر جانا

(۱۹۴۴ ، سنگ و خشت ، ۳۱). (اا) **مفہوم ذہن میں آنا، مطلب ذہن نشین ہونا ، کسی بات کی تہہ تک پہنچنا.**

وصل کا وعدہ اشارے سے کہیں ہوتا ہے
میں ترے سر کی قسم کچھ نہ مری جان سمجھا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲).

کچھ جو سمجھا مرے شکوے کو تو رضواں سمجھا
مجھے جنّت سے نکالا ہوا انساں سمجھا

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۲۱). ۲. **بات ماننا ، نصیحت قبول کرنا ، قابو میں آنا ، کہنے میں آنا.**

دل سمجھتا نہیں مجھ سے ناصح
آپ سے سمجھے تو سمجھائیے آپ

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۱).

کچھ تو تھی بات کہ ناصح کی نہ مانی کچھ بات
کچھ تو سمجھا جو نہ کچھ یہ دلِ ناداں سمجھا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲). ۳. **محتاط ہونا.**

عاشق کی بھی کچھ برہمی دل کا ہے دھیان
مشاطہ ذرا کیجیو تو شانہ سمجھ کر

(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۸۰). (ب) ف م ۱. **خیال کرنا ، گمان کرنا.**

رغبتِ بادہ کشی فصلِ بہاری میں ہوئی
دیکھ کر شاخ میں گُل ہاتھ پہ ساغر سمجھا

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۵۱). مرگ کو نجات سمجھے ہوئے ہیں اور نجات کا طالب ہوں. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۸۳). کچھ ایسا کردو کہ وہ اپنے گھر کو گھر سمجھے ، نہیں تو میں زہر کھا کر مر جاؤں گی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی کی مزیدار کہانی ، ۶۶). ۲. **بدلہ لینا ، انتقام لینا ، دامن گیر ہونا ، حساب چکانا.**

عاشق نے وقتِ مرگ کہا یار سے یہی
سمجھونگا تجھ سے حشر کے دن دیکھ تو سہی

(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۳۹).

کہتا ہے اے رقیب مجھے روز تو بُرا
سمجھونگا ایک روز بھلا دیکھ تو سہی

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۷۵). اپنا سا منہ لے کر لوٹ گئے اور کھسیانے ہو کر دھمکی دیتے گئے کہ اگلے برس آ کر سمجھیں گے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۱). بڑھیا نے کبھی حضرت عمرؓ کو دیکھا نہ تھا اس نے یہ سنا کہ امیرالمومنین مدینہ ہی میں ہیں تو بولی۔ اللہ ان کو سمجھے ! (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۷۸). ۳. **باہم طے کر لینا ، فیصلہ کرنا ، تصفیہ کرنا ، قضیہ چکانا.** آپ جہاں پرور ہیں اس کو محل مبارک میں داخل کریں جب وہ نگوڑا سپاہی آوے گا تب سمجھا جاوے گا. (۱۸۲۳ ، حیدری (حیدربخش) ، مختصر کہانیاں ، ۶۱). خیر سُنّی شیعہ آپس میں سمجھ لیں میرا کام اتنا ہی تھا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۴۴). تو آپ اور وہ باہم سمجھ لیجئے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات شبلی ، ۵ : ۳). ۴. **کسی چیز کی حقیقت معلوم کرنا ، ادراک کرنا ، جاننا.** فارسی کے دانشمنداں، جنوں سمجھتے ہیں باتاں کے بنداں ، اتوں کوں یوں بھایا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱). ہر ایک بے خبر اس درد پر سوز اور اس خبرِ غم اندوز کوں سن کر اورسمجھ کر رو دے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۸). جب سب نقد و جنس خرچ ہو چکا ، خواب غفلت سے سمجھ کر چونکا. (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۲۸).

میں سمجھتا ہوں تری عشوہ گری کو ساقی
کام کرتی ہے نظر نام ہے پیمانے کا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۳۰). قرآن کے الفاظ پڑھنے اور دہرانے میں جو لذت ہے اور ثواب ہے وہ تو ہے ہی لیکن بات جب پوری ہوتی ہے کہ ہم اسے سمجھ کر پڑھیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۳۵).
۵. **بازپرس کرنا ، سزا دینا.**

چاہنے کو تیرے کیا سمجھا تھا دل؟
بارے ، اب اس سے بھی سمجھا چاہیے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۴).

دل بھانستے ہیں اور یہ کہتے ہیں زلف سے
سمجھونگا میں اگر کوئی آزاد رہ گیا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۲۱).

تجھے بھی کسی دن سمجھنا ہے ظالم
ابھی اور اے چشم نم دیکھتے ہیں

(۱۹۴۳ ، شعلۂ طور ، ۳۹). ۶. **خاطر میں لانا ، اہمیت دینا.**

یک رنگ ہیں اک دل ہیں دو رنگی سے بری ہیں
لا کھوں کو سمجھتے نہیں جو ہم وہ جری ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۶۱).

مستانہ خرامی کا انہیں شوق ہے اتنا
محشر کو سمجھتے نہیں رفتار کے آگے

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۸۷). ۷. **قرار دینا.**

غم پیس رہا ہے مجھے بیمار سمجھ کر
تم رحم کرو صاحبو آزار سمجھ کر

(١٨٦٦ ، ہزبر ، د ، ٣٥). تین بن تو الگ ہو گئے ، پیس سیر ... الگ ہیں ، ساڑھے تین بن سمجھو. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ١٨٧). یہ شعر سن کے انہوں نے دل میں کہا اچھا سمجھا جائے گا (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین شرر ، ٣ : ١٢٨). ٨. **حساب کرنا**. پانچ اشرفیاں اپنے چیکے سے دیں اور بولی یہ تو لے جا باقی پھر کسی دن سمجھا جائیگا. (١٨٦٦ ، جادۂ تسخیر ، ١٣١). روپیہ کھچڑی کا تو لو باقی وہاں آ کر سمجھ لینا. (١٨٩٩ ، امراؤ جان ادا ، ٢٢١) [پ : سم بجھ ا : س : سَمْ بُدھْیَتے सम्बुध्यते].

---بُوجْھنا (---و مع ، سک جھ) ف م.
اچھی طرح جاننا.

اور سب کچھ ہے حسینوں میں وفاداری نہیں
یہ ہیں جانچی سمجھی بوجھی دیکھی بھالی صورتیں

(١٩٠٣ ، سفینۂ نوح ، ١٠١). اپنی نا تجربہ کاری اور کم لیاقتی کو سمجھتی بوجھتی ہوں. (١٩٢١ ، فغانِ اشرف ، ١٩). [سمجھنا + بُوجْھنا (رک)].

سَمَجْھنا ک (فت س ، م ، سک جھ) صف.
سمجھدار ، عقلمند ، ہوشیار (اکثر بطور طنز مستعمل). تم میں اور رنڈیوں میں کیا فرق رہ جاتا ہے وہ بےچاریاں تو پھر بھی اپنے اپنے اقتصادی اور نفسیاتی پس منظر رکھتی ہیں ، تم تو ماڈرن آدمی ہو ، سمجھنا ک ہو. (١٩٧٥ ، صدا کر چلے ، ١٥١). [سمجھ (رک) + نا ک ، لاحقۂ صفت].

سَمَجْھَنْہار (فت س ، سک م ، فت جھ ، سک ن) صف.
سمجھنے والا ، دانا ، عقلمند. اگر کوئی سمجھنہار ہے ، تو جان عدا تیں وو کون تھار ہے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٩٩).

بھلا اب سے جو ہیں اس شاہ عالمگیر کی دولت
سمج لیوں قدر اپنا کوئی سمجھنہار لیں تو لیں

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ٤٢). [سَمْجھن ، سمجھنا (رک) + ہار ، لاحقۂ صفت و فاعل].

سَمَجْھنے والا (فت س ، م ، سک جھ) صف.
دانش مند ، عقلمند ، سمجھدار (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

سَمَجْھنے والے کی مَوت ہے کہاوت.
دانشمند کے لیے ساری آفتیں ہیں ، عقل مند کو بڑی دقتوں کا سامنا کرنا ہوتا ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع الامثال).

سَمَجْھوانا (فت س ، م ، سک جھ) ف م.
سمجھنا (رک) کا متعدی المتعدی. جس کے یہاں غلطی ہو اسے صحیح لکھنے والے بھول سے سمجھوا دے. (١٨٦٣ ، نصیحت کا کرن پھول ، ٩٣). [سمجھ ، سمجھنا + وانا ، لاحقۂ تعدیہ].

سَمْجھوتا / سَمَجْھوتَہ (فت س ، سک م ، و لین/فت ت) امذ.
ایسا فیصلہ یا تصفیہ جو فریقین کی باہمی رضامندی سے کیا گیا ہو ، مصالحت. مجھے یقین ہے کہ اس سمجھوتے میں آپ اردو کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچنے دیں گے. (١٩٠٧ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ٦٣٦).

مگر ہو جائے سمجھوتا ہمارا
تو بدلیں آج ہی اپنے چلن کو

(١٩٢٧ ، بہارستان ، ٣٥٢). انگریزوں نے یہ سودا مہنگا نہ سمجھ کر سمجھوتہ کر لیا. (١٩٧٥ ، ڈاکٹر محمود حسین ، خطباتِ محمود ، ٣٣). اف : کرنا ، ہونا. [سَمْجھ ، سمجھنا (رک) + وتا ، لاحقۂ حاصل مصدر].

---بازی امث.
اپنی رائے یا موقف میں ترمیم کرکے دوسروں کے ساتھ مصالحت کرنا. عارف عبدالمتین ان ترقی پسند ادیبوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے فنی آدرش کے بارے میں کسی طرح کی سمجھوتہ بازی نہ کی. (١٩٨٢ ، نفسیاتی تنقید ، ٣١٢). ان کے آدرش پر ... چلنے والے ان کی سمجھوتہ بازی سے آزردہ ہیں. (١٩٨٧ ، سُخن در سُخن ، ٣٧). اف : کرنا ، ہونا. [سمجھوتہ + ف : باز ، باختن = کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَمْجَھوتی (فت س ، سک م ، و لین) امث (شاذ).
تشریح ، توضیح ، وضاحت. لکھ دی ہم نے اس کو تختوں پر ہر چیز میں سے سمجھوتی اور بیان ہر چیز کا. (١٧٩٠ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ١٥٥) [سمجھ (رک) + وتی ، لاحقۂ حاصل مصدر].

---پَتَّر (---فت پ ، سک ت) امذ.
تصفیے کی تحریر (جامع اللغات). [سمجھوتی + پَتَّر (رک)].

سَمْجھو نَہ بُوجھو کُھونْٹا لے جُوجھو کہاوت.
ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو عقل نہیں رکھتا اور یونہی لڑتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

سَمْجھے (فت س ، سک م) حرف تنبیہہ بطور استفہام.
خیال میں آیا؟ معلوم ہوا؟ ہوش آیا؟ اس کامیاب قانون سے اچھی طرح نفع اٹھا لو سمجھے؟ (١٩٢٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٠ ، ٢٩ : ٩). [سمجھنا (رک) کا ماضی مطلق].

---تو پَتّھر کا ہو جائے کہاوت.
ایسے شخص کی نسبت عورتیں کہتی ہیں جو بالکل ناسمجھ ہو (نوراللغات ؛ جامع الامثال). سمجھے اور پتھر کے ہوئے ، اس سمجھ کے صدقے. (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ١١٢).

---سو گَدھا اَناڑی کی جائے بَلا کہاوت.
عقلمند کے لیے مصیبت ہے ، بیوقوف کو پروا نہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال). سمجھے سو گدھا اناڑی کی جائے بلا. (١٩٦٢ ، نکتۂ راز ، ٣١٩).

سَمْجھی سَمَجْھائی کا کیا سَمَجْھنا فقرہ.
جو بات بالکل صاف اور واضح ہو اس میں شک کی گنجائش نہیں. عبدو کے کان بھی سن رہے تھے اور آنکھیں بھی دیکھ رہی تھیں اور سمجھی سمجھائی کا کیا سمجھنا. (١٩٨٦ ، جوالامکھ ، ٦٠).

سِنْحاق (کس س ، سک م) امث.
وہ باریک جھلی جو سر کی ہڈی اور گوشت کے درمیان ہے ، نیز وہ زخم جو اس جھلی تک پہنچ جائے. سِنْحاق یعنی جو زخم سمحاق تک پہنچ جاوے سِنْحاق وہ باریک کھال ہے جو گوشت اور سر کی ہڈی کے درمیان ہے. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۱۳). [ع].

سَمُنْد (فت س ، ضم م) امذ (قدیم).
سمندر.

گلابی نین میں تیری سمد پور موج مارے
سُرج سے گال پر دنت نورتن مانک جڑی ہے
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳۸).

میں تو سینسار کے سَمُنْد میں ڈبیا
توں نہ دیوے تو کون دیوے بات
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۵۰).

دُرِ معرفت کا صدف دے مرے ہاتھ
کہ ہے تو سخا کا سمد یا محمدؐ
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۳). [سَمُنْدر (رک) کا مخفف].

سَمُدّا (فت س ، ضم م ، شد د) صف.
سَموچا ، تمام ، سارا ؛ پورا ، مکمل ، کامل ، ثابت. جیسے سمدی چھالیا ، سمدا روپیہ یا گھر وغیرہ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).
[س : سَمُدِت समदित ؛ سَمُدے समदय].

سَمُنْدر / سَمَنْدر (فت س ، ضم م ، سک د ، نیز فت س ، سک م ، ضم د) امذ (قدیم).
سمندر ، بحر.

کبھیں سمدر طبع کے ہیں کبھیں ہت سیپ کے پانی
کبھیں گوہر انے برسیں نہ برسے ابرِ نیسانی
(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۷).

چندر غواص ہو آیا ، کنن سَمُنْدر پھتر دھایا
لیں پر وارنے لیایا ، ڈھلک موتیاں سو تارے ہیں
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳۷). جاتے جاتے سَمُنْدر کے کنارے جاتے ہیں. (۱۷۳٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۶۷). پورب اور پچھم میں دان کیا اور سَمُنْدر کے چاروں طرف اشنان کیا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹). جتنا مطلب کنوئیں باوڑی تالاب اور ندی وغیرہ سے نکلتا ہے اتنا ہی ایک سمدر سے نکلتا ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۸۲). [س : سَمُدْر समुद्र].

ـــــ پھین / جھاگ (ـــــ ی مع) امذ.
رک : سمندر پھین / جھاگ. سمندر جھاگ ... پنجابی میں سمدر جھاگ ... اور ہندی ، بنگالی اور مرہٹی میں سمدر پھین. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۳). [سمدر + پھین / جھاگ (رک)].

ـــــ لون (ـــــ و مع) امذ.
سمندری نمک. سمدر لون ... دریائے شور کے پانی سے حاصل کیا جاتا ہے اور یہ سب میں بہتر اور قدرے تلخ و تیز ہوتا ہے. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ۳۳۸). [سمدر + لون ـ نون ، نمک]

سَمُدْرِک (فت س ، ضم م ، سک د ، کس ر) امث.
وہ علم جس میں ہاتھ پانو کی لکیریں دیکھ کر انسان کی قسمت کا حال دریافت کرتے ہیں ؛ علم فراست الید ، پامسٹری. جی مجھے منظور نہیں کہ آپ علم سمدرک کا مطالعہ میرے ہاتھوں میں کریں. (۱۹۳۲ ، رفیق تنہائی ، ۲۲۲). ادبی تنقید کے علاوہ ایک ضخیم حصہ متفرقات کا بھی ہے جن میں اخلاق و حکمت ، اقتصادیات و معاشرت ، ارضیات و فلکیات ، مذہب ، تصوف ، فحاشیات ... سمدرک یعنی علم فراست الید ... کون سا قضیہ ہے جس کو ... نہ چھیڑا ہو. (۱۹٦٦ (نیاز فتح پوری ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۱۹۰)). [س : سامُدْرِک सामुद्रिक کا مخفف].

سَمُدْری / سَمَدْری (فت س ، ضم م ، سک د ، نیز فت س ، سک م ، فت د) صف (قدیم).
سمندری ، بحری.

ڈونگی فکر سمدر لہو لہو بہری
ہے جوتی بچن سو موتی سمدری
(۱٦۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۹). [سمدر + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُم دُم (ضم س ، د) صف.
بہت موٹا (جامع اللغات ، پلیٹس). [ف].

سَمَدَن (فت س ، سک م ، فت د) امث.
رک : سَمَدْھن.

اس موئی سوت کے بہکانے سے دیکھو سمدن
مردونے نے مجھے چابک سے ہے مارا کیسا
(۱۸۸٦ ، کلیات اُردو ، ترکی ، ۵۱). [سمدھن (رک) کا ایک املا].

سَمَدُور (فت س ، سک م ، و مع) امذ.
رک : سَمَدُر سمدور کوں کیوں باندنا پال. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۱۸)

درد دکھ کے سمدور ابلنے اتھے
دو دیدے تمک ہو کو گلنے اتھے
(۱٦۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۱۱۱). پھوڑ ڈالیا جہاز کو سمدور میں ، جو ڈھیں سو پھوڑنے میں خضر سیں. (۱۷٦۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۱۷۸). [سمدر (رک) کا قدیم املا].

سَمَدْھن (فت س ، سک م ، فت دھ) امث.
دولہا اور دلہن کی مائیں (جو ایک دوسرے کی سمدھن ہوتی ہیں).
کبھی سمدھن ہو تولاسی ماروں کبھی سو سمدھی ہووے دکھاؤں.
(۱۵٦۵ ، علی محمد جیوگام دھنی ، جواہر اسراللہ ، ۱۳۲).

آنکھیں کیھو کس طرح میں سمدھن سے ملاؤں
اس شادی میں جب نور گیا اس کے نین کا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۳۵). حُسن آرا کے ساتھ اسی سلوک سے جمیلہ خاتون پیش آئی ، سارے طریقے سمدھنوں کے بجا لائی. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ٦۲). آگے آگے تاشہ باجہ ، روشن چوکی ، پیچھے پالکیوں اور رتھوں میں سمدھنیں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۳۰). جہیز کم دینے پر دونوں سمدھنوں میں خوب لڑائی ہوئی تھی ، دونوں سہیلیوں کی ماؤں نے بیچ بچاؤ کرایا تھا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۳۹). [س : سَمْبَنْدھنی सम्बन्धिनी].

---کا تَکْلا/تکُوا چُبْھ چُبْھ جا ، ہاتھ / چوری، کا لَپکا کبھی نہ جا کہاوت.
انسان کو جب کوئی بُری عادت پڑ جاتی ہے تو چاہے اس کی وجہ سے کیسی ہی ذلت یا تکلیف ہو وہ عادت کبھی نہیں جاتی. چوری کی عادی ایک عورت نے اپنی سمدھن کے گھر سے چرخے کا تکلا چُرا کر اپنے نیفے میں رکھ لیا ، وہ تکلا چبھ چبھ جاتا تھا جس سے وہ بیکل تھی اور بار بار کہتی سمدھن کا تکلا چُبھ چُبھ جا ، ہمرے ہاتھ کا لپکا کبھی نہ جا (قصص الامثال ، ۱۸۳).

سَمْدھی (فت س ، سک م) امذ.
دولھا اور دلہن یا میاں اور بیوی کے باپ (جو ایک دوسرے کے سمدھی کہلاتے ہیں اور ان کا گھر سمدھیانہ). تُہیں سمدھن ہو تولاسی ماروں کہیں سو سمدھی ہوئے دکھاؤں. (۱۵۶۵ ، علی محمد جیوگام دھنی ، جواہر اسرارالله ، ۱۳۲).

اِن سار کا ایک تجار دیک
مل اوس سات سمدھی ہو ایکس کوں ایک

(۱۶۳۹، طوطی‌نامہ، غواصی ، ۱۹۳). سَمْدھی در رسالہ آنست کہ پدر زن و پدر شوہر باہم دگر سمدھی. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۸۵) سمدھی‌سمدھی سے ملے آپس میں مصافحہ اور معانقہ ہوا (۱۹۰۶ ، قصۂ اگرگل ، ۶۶) ۲۵ اکتوبر کو دہلی چلا تھا، اگرچہ سمدھی صاحب کہہ رہے تھے کہ اس زمانے میں نہ جائیے. (۱۹۱۶ ، مکاتیب اکبر ، ۲ : ۳۰). سمدھی سمدھن اور دولھا دولہن دونوں طرف بلدیو سینھ کو دیوتا مان کر عمر بھر پوجا کرتے رہے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۳۷). [س : سمبندھی सम्बन्धी].

سَمْدھِیانَہ (فت س ، کس دھ ، فت ن) امذ.
سمدھی کا گھر ، بیٹے یا بیٹی کی سسرال. سمدھیانے تو برابر کے اچھے ہوتے ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ۴۳). بزار ماں باپ نہ ہوں اور رشتہ‌دار تو ہوں گے سمدھیانے میں بھلا لڑکی کو چھوڑنے کا کیا کام. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۳۳). لڑکی والوں کا سمدھیانے میں آ کر ٹھہرنا معیوب سمجھا جاتا تھا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۱۳). [سمدھی (رک) + انہ (رک)، لاحقۂ ظرفیت].

--- کَرْنا ف س ؛ محاورہ.
بیٹا بیٹی کا شادی کر کے سسرالی رشتہ قائم کرنا. ہمارے ساتھ سمدھیانہ کرو اپنی بیٹیاں ہم کو دو اور ہماری بیٹیاں آپ لو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۲۲).

سَمْدْھال (فت س ، سک م) صف.
سلول ، خوش وضع ، زیبا.

ہے بے بدل معشوق توں تجسار جگ میں سور نیں
تج لوتیاں سمدھال میں موق کسی سمدور نیں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۲۰۰). [س : سَم + ہموار ، عمدہ + ڈھال (رک)].

سَمَر(۱) (فت س ، م) امذ.
کہانی ، قصہ ، افسانہ ، بیان.

گوش عرفاں نیوشی ہے نایاب
روبرو کس کے یہ سمر کہنا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د (ق) ، ۱۲۰).

اے لبو باوہ گوئے ہرزہ درائیے
بس کہاں تک یہ ناستودہ سمر

(۱۸۵۱ ، مومن ، قصائد ، ۲۹). «اسماء الاسرار» سمر سی و نہم میں اس طرح ارشاد فرماتے ہیں. (۱۹۳۶ ، سوانح خواجہ بندہ نواز ، ۸۰). [ع].

سَمَر(۲) (فت س ، م) امذ.
میٹر کا سواں حصہ. ماٹکسن کی زینہ نما انکساری جالی ... یہ جالی دو سمر موٹائی ایک ہی شیشہ کی تختی میں سے ٹکڑے کاٹ کر بنائی جاتی ہے. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۲۱۸). ڈائن (Dyne) وہ قوت ہے جو ایک گرام کمیت کے جسم پر عمل کر کے اس میں ، سمر فی ثانیہ فی ثانیہ کا اسراع پیدا کر دیتا ہے. (۱۹۶۹ ، حر حرکیات ، ۱۷). [سینٹی میٹر (رک) کا مخفف].

سَمَر(۳) (فت س ، م) امذ.
موسم گرما ، تابستان (رک : تحتی). [انگ : Summer].

---ہاؤس/ہَوز (---و مع / و لین) امذ.
چھوٹا بنگلہ جو باغ میں بیٹھنے کے لیے بناتے ہیں ، گرمیوں میں رہنے کا چھوٹا مکان.

اک طرف کوہ ہیں ٹیلے ہیں جا
اور سمر ہوز بھی اور ہے دریا

(۱۹۱۲ ، سیر پنجاب ، ۳۰). [انگ : Summer-House].

سَمْراٹ (فت س ، سک م) امذ.
عظیم حکمراں ، شہنشاہ. وہ ایسا تھا جیسے کوئی مہاراج ، ادھیراج نہیں بلکہ سمراٹ اور بھوپال ہو. (۱۹۶۲ ، آتش کا ٹکڑا ، ۲۰۲). [س : سَمْراج समाज].

سَمَرْپَن (فت س ، م ، سک ر ، فت پ) امذ.
حوالہ کرنا ، سپرد کرنا ، نذر کرنا. اپنے کرموں کو ایشور کے لیے سمرپن کر دیتے ہیں. (۱۹۲۸ ، بھوگت گیتا اردو ، ۱۶۰). [س : سَمَرْپَن समर्पण].

سَمَرْتَہ (فت س ، سک م ، فت ر) صف (قدیم).
طاقت‌ور ، قوی ، قادر.

کہ اے بھوگلی شاہ سمرت سجن
تمہارا سدا کرم اچھو انجمن

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۳).

جو چاہے کرے توں جو سمرت دھنی
بندے ہم جو عاجز توں قادر غنی

(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق) ، ۳). [س : سَمَرْتَھ समर्थ].

سَمُرْت (فت س ، سک م ، فت ر) امث.
گندمی رنگت. سفیدی اور سُرخی سے گندمی رنگ پیدا ہو سکتا

ہے در س واسطے بعضوں نے لکھا ہے کہ مراد سمرت سے سمرت ہے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۵)۔ [ع

سُمْرِت (ضم س ، سک م ، کس ر) امث.
۱. حافظہ ، یاد ، ذکر.

ذ ، ذکر کو بت چت لا
سمرت سمرت آپ بھلا

(۱۷۹۲ ، غلام قادر شاہ ، مثنوی رمزالعشق مع چرخی نامہ ، ۵۱)۔ دوسرے وہ کہ بھولی ہوئی باتیں بھاو سنسکار کے ذریعے یاد آ جائیں اس کو سُمْرِت ... کہتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری ترجمہ ۲ : ۱۰۶)۔ ۲. رک : سمرتی (دھرم شاستر وغیرہ)۔ جو قاعدے کہ بید اور سُمرت یعنی بزرگوں کے کلام میں زیست اور موت اور گرہست یعنی خانہ داری اور سنیاس یعنی ترک و تجرید کے قرار پائے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین (ترجمہ) ، ۸۸)۔ [س : سِمْرِت स्मृति].

سِمْرِتی (کس حف نیز فت مع س ، سک م ، کس ر) امث.
۱. حافظہ ، یاد ، یادداشت. اس میں کوئی ایجابی علامت نہیں ہے اس لیے کہ یہ تخلیقی جبلی حافظہ (سمرتی) کے تصوری فکر کی پیداوار نہیں ہے۔ (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۱۹۶)۔ ۲. مجموعہ قوانینِ دھرم شاستر جو اٹھارہ ہیں جن کو رکھیشروں نے احکامِ بید کے مطابق مرتب کیا ہے جیسے منو سمرتی ، وہ رواج جو نسلاً بعد نسلٍ زبانی چلے آئے ہیں ، منقولات. دکّھ کے پاس صرف دو کتابیں تھیں ، ایک قواعد اور ایک سمرتی ، قواعد کو ہاتھ میں لیکر خیال کیا کہ اس کی کیا ضرورت ہے (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی، ۶۲ سمرتی سے مراد وہ چیزیں ہیں جنھیں رشیوں اور حکمائے متقدمین نے سنا اور یاد رکھ کر سینہ بہ سینہ نسلاً بعد نسلٍ منتقل کیا. (۱۹۳۱ ، قانون و رواجِ ہنود ، ۱ : ۷)۔ چنانچہ سمرتیوں یا قانونی کتابوں کے دور میں ذات پات کی تمام خصوصیات رہی ہوتی تھیں (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۵۳)۔ [س : سِمْرِت स्मृति].

سَمَرْتھ (فت س ، م ، سک ر) (الف) امذ.
طاقت ، قوت ، قدرت ، قابلیت.

سب کلا سمرتھ سَنھ جس کوؤ نہ جانے
نوشہ کرے بیان وہ جو جو مانھہ آئے

(۱۶۵۳ ، گنجِ شریف ، ۷۵) (ب) صف قابل ، لائق ، طاقتور ، قادر اسی سے وہ ارتھ شکتی کہلاتا ہے ارتھات جتیرا کرنے کو سمرتھ ہے اور دھارن کرنے کو سمرتھ نہیں ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۳)۔ [س : समर्थ].

سَمَرْتھی (فت س ، م ، سک ر) امذ.
رک : سمرتھ . جیسے ان کے سمرتھی تھے ویسا علم اُن کو دیا گیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳۳)۔ [س : سامرتھی सामर्थ्य].

سُمْرَن (ضم س ، سک م ، فت ر) امث.
۱. یاد ، دھیان ، جپنا ، ورد ، وظیفہ.

وہ کسی بھی رات میں نیں نیند کرتی
وہ مجنوں کی گھڑی سمرن سو کرتی

(۱۷۸۱ ، قصّہ لیلیٰ مجنوں (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۱۰۹)

خجل ہے سلکِ گہر اشکِ چشم سے میرے
اسی کے نام کی دن رات ہے مجھے سمرن

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۵۲).

کچھ دن کے واسطے ابھی دھیرج ذرا دھرو
کدرانی کو تیاگ دو سُمرن کیا کرو؟

(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، طالب الہ آبادی ، ۸۵).

ہے ایماں مرا ایک بت کی پرستش
اسی کی ہے سُمرن اسی کی ہے مالا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲)۔ ف : کرنا. ۲. موتی بلور یا کانچ وغیرہ کی مالا جسے ہندو بطور تسبیح استعمال کرتے ہیں.

کیا ہوا گر ہاتھ میں سُمرن لیا
یہ بھی دنیا کے لئے یک فن کیا

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین (ق) ، ۲۲)۔

ان سے مقابلے کی نہیں اختروں کو تاب
بتیس موتیوں کی یہ سمرن ہے انتخاب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۶).

پڑھا کرتا ہے کیوں طفلِ برہمن کلمہ زاہد کا
کوئی تسبیح کا دانہ ہے کیا کافر کی سمرن میں

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، تسلیم ، ۸۹)۔ ۳. بازو یا کلائی کا ایک زیور.

ہاتھ میں کہربا کی سمرن دیکھ
رنگ عاشق کا آج کاہی ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۶)۔ زمرّد کی سمرنیں ہاتھوں میں پہنیں . (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۱۰۲)۔ گلے میں سونے کا سادہ طوق ، ہاتھوں میں موتیوں کی سمرنیں. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۲۹)۔ ہاتھوں میں موتیوں کی سمرنیں ، بازوؤں پر نورتن ، پاؤں میں سونے کی پیڑیاں. (۱۹۲۳ ، دورِ فلک ، ۱۸)۔ بازوؤں پر بھیج بند اور نورتن ، ہاتھ میں موتیوں کی سُمرن. (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۳۶)۔ [س : سِمَرَن स्मरण].

---- اُٹھانا محاورہ.
قسم کھانا ، تسبیح یا سمرن ہاتھ میں لے کر قسم کھانا.

ہم سے اگر نہیں ہے کدورت حضور کو
اچھا تو خاکِ پاک کی سمرن اوٹھائیے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۱)۔

---- پھرانا ف س ؛ محاورہ.
تسبیح پھیرنا.

وہ سُمرن موتیوں کی انگلیوں میں جب پھراتی ہے
تو صدقے اُس کے ہوتے ہیں بڑے ہر روز ہر موتی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۹)۔

---- پھیرنا ف س ؛ محاورہ.
تسبیح پھیرنا ، مالا جپنا ، ورد کرنا ، وظیفہ پڑھنا.

پی سیں «بیقی وجہ ربک» کی سدا سمرن کوں پھیر
دور کر من سیں خیال مَن عَلَیہا فان کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۵)۔ بعضے اسکا نام زبان سے لیتے ہیں اور اس کی یاد کی سُمرنیں پھیرتے ہیں۔ (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۹)۔ خدا نام کی سُمرن پھیر، منافق جھگڑوں کو لات مار ، ذات میں رم ، ذات میں سما جا ، (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۲۳)۔

ـــــ جَپْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. تسبیح پھیرنا ، مالا جپنا.

فرشتے کاندھوں کے چاہیں ہم بھی جوگی ہوں
جپیں جو پیار میں جوگن کے ڈھنگ سے سمرن

(۱۸۳۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱۰۹).

جو کچھ کرتے بھی ہیں سُمرن کا جپنا
تو کرتے ہیں پرایا مال اپنا

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۱۹۲). **۲. بار بار کسی کا نام لینا، ورد کرنا ، وظیفہ پڑھنا.**

نام کی سمرن تیری جپتی ہوں میں
کوئی چھیڑے بھی تو کب جپتی ہوں میں

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۳۲). ہم تو اپنے گھروں میں آرام سے رام رام کی سمرن جپتے تھے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۱ : ۱۲). یہ ... زمین پر بڑی خونریزی کرے گا اور ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہیں تیرے نام کی سُمرن جپتے ہیں. (۱۹۲۶ ، کائنات ہستی ، ۳۰).

سُمْرَنا (ضم س ، فت م ، سک ر) ف م.
یاد کرنا ، کسی نام یا وظیفہ کا ورد کرنا ، مالا جپنا ، سمرن پھیرنا ، وظیفہ پڑھنا

دھوں جگ میں مسجد میت وہی
سمروں لے من نت وہی

(۱۵۹۱ ، شاہ برہان الدین جانم (دکنی ادب کی تاریخ ، ۳۵)).

کنور دیس او دیس کرتی چلی
کلاکام سمرن سمرتی چلی

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۵۳).

کوئی رام رام کہہ کر سُمرے ، کوئی بولے شیو شیو ہری ہری
کوئی دانا ، دیت ، دیو اٹل کوئی راجھس ، دیوت جن پری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷).

گیان دھیان دی سرستی نوہ سمروں دن رات
کرپا مجھ پر کیجئے رکھئے اپنا ہاتھ

(۱۸۸۳ ، سانگ نوٹنکی ، ۲). [سمرن + نا ، لاحقۂ مصدر].

سُمْرَنی (ضم س ، فت م ، سک ر) امث.
چھوٹی تسبیح ، چھوٹی مالا ، جسے بعض لوگ ہاتھ میں رکھتے ہیں اور بعض کلائی میں پہنتے ہیں.

ہاتھ سمرنی بغل کترنی پڑھے بھاگوت گیتا ہے
اورن کو تو گیان بتاوے آپ بہرت ہے رہتا ہے

(۱۹۲۳ ، کبیر (فرہنگ آصفیہ)).

نہ دلا یاد او تسلسل اشک
سمرنیں یار کی کلائی کی

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۰۸). [سُمرن + ی ، لاحقۂ تصغیر].

سَمْرُوت (فت س ، سک م ، و مع) صف.
طاقت ور ، قابل ، لائق ، دولتمند ، تونگر. بڑے دل والا سمروت مرد اپنا نیک نام بوز بھلی ذکر دنیا میں رہ جانے کے خاطر لمبی حیات سکتا ہے. (۱۶۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۴۷). [سمّرتھ (رک) کا بگاڑ].

سَمُرَہ (فت س ، ضم م ، فت ر) امذ.
ببول ، کیکر ، مغیلاں. لوگ جابجا درختوں کے سایے کے تلے متفرق ہو گئے آپ ایک سَمُرہ کے درخت کے تلے اُوترے. (۱۸۵۳ ، الکلام المبین ، ۳۳). [ع].

سَمَری (فت س ، م) صف مث.
وہ فیصلہ یا سماعت جو بہت عجلت سے بغیر زیادہ چھان بین یا تحقیقات کے کر دیا جائے ، سرسری. ہم کو سمری طور پر غیر ذمہ دارانہ اور شرپسند نہیں قرار دیا گیا تھا. (۱۹۸۲ ، روداد چمن ، ۲۰). [انگ Summary = خلاصہ ، تلخیص].

سَمْسار (فت س ، سک م) امذ.
آوا گون ، عمل تناسخ.

کھوٹے ہمارے ہی کے بازار میں نہ چلے
گر ہوئے نظر تمہارا ہم زر چلے گا سمسار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲۱). یعنی الم ، ناحذالم ، انسدادِالم اور انسدادِالم کا راستہ مزید سمسار (آوا گون) کا چکر یہ تعلق الم پیدائش تھا. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۳۵۸). [س : سنسار संसार].

سِمْسار (کس س ، سک م) امذ.
دلّال ، آڑتیا ، اڑھتیا ، ایجنٹ. دلّال اور سمسار جبر کیے جاویں گے قیمت کے وصول کرنے پر. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۳۸). جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہم لوگ جو سوداگری کا پیشہ کرتے تھے سمسار کے نام سے پکارے جاتے تھے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۹۸). [ع].

سِمْساری (کس س ، سک م) امث.
دلّالی ، آڑت ، دلال کا کام ؛ دنیا داری. سمساری بِنے سوں جینا کریں گے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت ، ۲۳۳)). [سمسار + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَمَسْت (فت س ، م ، سک س) صف.
کُل ، تمام ، سب ، سارا. پرمانوشروں کا روپ دھار کے سمست مشبہ جاتی کے سروں پر منڈلا رہا ہے. (۱۹۷۳ ، پگھلا نیلم ، ۸۰). [س : समस्त].

سَمَسْتان (فت س ، م ، سک س) امذ.
ریاست ، جاگیر جو کسی ہندو راجہ کو والی سلطنت کی طرف سے بطور عطیہ دی جائے. لفظ جاگیر میں سمستان بھی شامل ہے اور جاگیردار میں قابض سمستان. (۱۹۰۱ ، ارکان اربعہ ، ۸۱). سمستان مرکب ہے سم اور استھان سے. (۱۹۳۰ ، بجائے احکام متعلق عطیات ، ۹). ہندوستانی ریاستوں سے بھی بڑی بلکہ بڑی بڑی جاگیریں سمستانیں اور پائیگاہیں بھی تھیں. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۹). [س : سَمْ + ستھان सम+स्थान].

سِیمِسْٹَر (کس س ، کس مج م ، سک س ، فت ٹ) امذ.
تدریسی اداروں خصوصاً جامعات کے نظام تدریس میں نصاب یا جزو نصاب کی تکمیل کا وقت یا میقات. سالانہ طریقہ امتحان کے

مقابلے میں سمسٹر سسٹم ایک اچھا نظام ہے .(۱۹۸۶ ، جنگ، کراچی ، یکم ستمبر (میگزین ، ب)). [انگ : Semester]۔

سَنْسَنی (فت س ، م ، سک س) امث.
مجموعہ. تام آوازوں کی ایک سنسنی ہے۔ (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۶). [س : سَنْسَنْ समष्टि]۔

سَنْسَرَن (فت س ، سک م ، فت س ، ر) امث ؛ امذ.
دنیا ، عالم ، راستہ ، رہگزر.

جھک ، طراوہ بھرا ، اڑی ، آسماں پہ پہنچی
جیسی ستاروں کی سَنْسَرن میں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۵۲). [س : سَنْسَرَن सलेरख]۔

سَنْسکار (فت س ، سک م ، س) امذ ؛ مد سَنْسکار.
تعلیم و تربیت کے گہرے نقوش جو ذہن پر مرتسم ہو جاتے ہیں ، ذہن پر ثبت نقوش. اس میں بنیادی ارتسامات (سنسکار) ذاتی جبلتیں یا ساری گزشتہ زندگیوں (واسنا) کے میلانات داخل ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۲۹۳). [س : संस्कार].

سَنْسکِرت (فت س ، سک م ، س ، کس ک ، ر) امث (قدیم).
رک : سَنْسکرت.

کہ سات سمندر تمن سنسکرت علم ہے
تو توڑے جیر وہ کاری دکھاوے اس کے گناں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۹). [سنسکرت (رک) کا ایک املا].

سَنْسَم (فت س ، سک م ، فت س) امذ.
لومڑی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع]۔

سِمْ سِمْ (کس نیز فت س ، سک م ، کس نیز فت س) امذ.
علی بابا چالیس چور کے مشہور قصے میں ایک بول جس کی تکرار سے خزانے کا دروازہ کھل جاتا (بطور تلمیح بمعنی دشوار). کمرے میں داخل ہوتے ہی سم سم نما دروازہ آہستگی سے بند ہو کر مقفل ہو گیا. (۱۹۳۳ ، ید قدرت ، ۸۸). سچی لگن اور کھوج نے ان کے لیے موسیقی کے سم سم دروازے کھول دئیے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۰). [حکایت الصوت].

سِمْسِم (کس س ، سک م ، کس س) امذ.
تل ، کنجد. سمسم : فارسی میں اس کو کنجد کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۰).

ملے جو ریشمی بالوں میں روغنِ سِمْسِم
ہیں جس کے زمزمہ پرداز خسروانِ عجم

(۱۹۶۶ ، منحنا ، ۲۷). [ع]۔

سُمْسُم (ضم نیز کس س ، سک م ، ضم نیز کس س) امث.
گیلی لکڑی کے جلنے کی آواز ، سنسنانا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [حکایت الصوت].

سِمْسِمانی (کس س ، سک م ، کس س) صف.
تل کی مانند چھوٹی چھوٹی (ہڈیاں). انگوٹھے کی سمسانی ہڈیاں اور نیز عظم منحرفہ اور پہلی پس رمغی ہڈی کے درمیان کا جوڑ بخوبی شناخت کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۷؟ ، جراحی اطلاق تشریح ، ۳۴۴). [سِم سِم (رک) + انی ، لاحقۂ نسبت].

سِمْسِمانِیَّہ (کس س ، سک م ، کس س ، ن ، شد ی بفت) امذ ؛ صف.
(طب) تل کی مانند چھوٹی چھوٹی ہڈیاں جو انگلیوں کے پوروں کے جوڑوں میں اور بعض عضلات کی نسوں میں پائی جاتی ہیں ؛ انگ : (مخزن الجواہر ، ۵۷۴). بعض ہڈیاں جوڑوں کے درمیان کی خلاء کو اس طرح پر کرتی ہیں کہ عضلات کے اوتار اور ہڈیوں کے درمیان جو رگڑ واقع ہوتی ہے اس کی ... حرکت میں کوئی فرق واقع نہ ہو ، مثلاً عظام سمسمانیہ : (تل جیسی ہڈیاں : سمسم : تل). (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل (ترجمہ) ، ۵۸). [سمسانی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

سَمْسَمَہ (فت س ، سک م ، فت س ، م) امذ.
ایک معرفت دقیق کو کہتے ہیں جو تحریر میں نہیں آسکتی ہے کیونکہ وہ ایک امر ذوق اور وجدانی ہے (مصباح التعرف ، ۱۴۸). [ع]۔

سَمَسْیا (فت س ، م ، شد س بکس) امث.
مشکل سوال ، مسئلہ ، پیچیدہ بات. میرے خاندان کی سب سے بڑی سمسیا میری بیوی ہے ، وہ ساری زندگی میرے ساتھ محبت اور نفرت کے درمیان لٹکتی رہی ہے. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوک ، ۱۴۶). [س : समस्या]۔

سِمْسِیا (کس س ، م ، سک س) امذ.
(ٹھگ) مسافر کو قتل کرنے میں مدد دینے والا ، ہاتھ پکڑنے والا (ا پ و ، ۸ : ۱۹۴). [مقامی]۔

سِمْسِیائی (کس س ، م ، سک س) امث.
ٹھگوں میں سے کسی ٹھگ کا مسافر کا ہاتھ پکڑنا تاکہ اسے پھانسی دے دی جائے (مصطلحات ٹھگی ، ۱۰۹). اف : کرنا. [سمسیا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سَمْشان (فت س ، سک م) امذ.
(ہندو) مُردوں کو جلانے یا دفن کرنے کا مقام ، مرگھٹ. رشتہ دار گادھی کی مردہ لاش کو سمشان میں جلانے کے لیے اٹھا لائے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۸۳). [س : شمشان समशान]۔

سِمْط (کس س ، سک م) امذ.
موتی یا منکا پرونے کا دھاگا یا ڈورا ، موتیوں کی لڑی.

ہے یہ سلکِ الماس و سِمْطِ لآلی
نہیں ، تیرے دانتوں کی موجِ ضیا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۳). [ع]۔

سَمْطُوطات (فت س ، سک م ، و مع) امذ ؛ ج.
گرم پانی یا بھاپ سے جلنا. بورک ایسڈ کے ساتھ بنا ہوا ایک مرہم حرقات اور سمطوطات (Burns And Scalds) میں خراش اور درد کو تسکین دینے کے لیے ... استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۶). [ع].

سَنْطِیس (فت س ، سک ن ، ی مع) امذ.
(طب) **ایک وزن جو پانچ سو چالیس تولے یا سات سیر گیارہ ماشہ دو رتی کے برابر ہے.** سنطیس : جرہ صغیرہ کے برابر ہے جو چار قسط کا وزن ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۶).[ع].

سَمْع (فت س ، سک م) امذ ؛ امث.
۱. **کان ، گوش.** خبر اس سانحے کی حضرت کے سمع شریف میں پہنچی. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۸).

یاں شیفتہ پھر اس میں نصیحت ہی کیوں نہ ہو
سُنتے ہیں حرفِ تلخ کو سمعِ رضا سے ہم

(۱۸۶۹ ، شیفتہ ، ک ، ۵۰) . اللہ اُن کی دعاؤں کو شرفِ اجازت بخشتا ہے اور ان کی نداؤں کو جو دل کے اندر سے نکلتی ہیں سمعِ قبول سے سُنتا ہے. (۱۹۰۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۷۳).
۲. **سُننا ، سُننے کی قوت ، سماعت ، قوتِ سماعت ، سُننے کی حس.** کوئی بزرگوار اپنے سمع کے حال میں ای بیت بولے ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ق) ، ۱۱۲).

یقین ہے کہ اسے دردِ گوش ہو آتا
جو سمع درد کی میری وہ داستاں کرتا

(۱۷۸۸ ، دیوان جہاں دار ، ۸۱).

اس مہ سے بدحواسی و دل بستگی میں مہر
شم ، ذوقؔ لمس ، سمع ، بصر پانچوں ایک ہیں

(۱۸۳۶ ، دیوان مہر (آغا علی خان) ، ۱۹۵). ہمارے پاس چند آلات حس ہیں ... یہ آلات بصر ، سمع ، شم ، شوق اور لمس ہیں. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۱۷) . ایک سے زیادہ مقامات پر سمع (سننے کی قوت) اور بصر (دیکھنے کی قوت) کے ساتھ قلب و فواد (دل) کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے. (۱۹۶۶ ، نیاز فتح پوری ، شخصیت اور فکر و فن ، ۶۱). [ع].

---بَصَری (---فت ب ، س) صف.
(چیز) جس میں آواز اور تصویر دونوں کا استعمال کیا جائے. ایک سمع بصری (Audio Visual) دیوان ہونا چاہیے. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۹۸). [سمع + بَصَر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خَراش (---فت خ) صف.
کان کھانے والا ، ناگوار گفتگو سے پریشان کر دینے والا ، یاوہ گو. شدید شور و غل اور سمع خراش آوازیں قوت سماعت میں ہ اکائیوں کی حد تک خرابی پیدا کر سکتی ہیں. (۱۹۳۸ ، مدرسۃ میں پس افتادگی (ترجمہ) ، ۲۳). اپنے فرسودہ ساز و سامان کے سمع خراش نعروں کے ساتھ روح ادب اور مذاقِ سلیم کو دعوتِ مبارزت دیتے ہیں. (۱۹۵۸ ، پطرس بخاری ، کلیات پطرس ، ۲۵۵). [سمع + ف : خَراش ، خَراشیدَن - چھیلنا].

---خَراشی (---فت خ) امث.
بک بک کر کے دماغ پریشان کرنا ، کان کھانا ، دماغ چاٹنا.

فقط وہ سمع خراشی ہے اس سے کیا حاصل
نہ ہو سُخن سے ترے گر دلِ بشر میں خراش

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۴۴). انھوں نے اپنا کلام سُنایا اور دیر تک سمع خراشی کرتے رہے. (۱۹۰۳ ، مضامین چکبست ، ۲۰۹). نہ عوام کی صورت اس کو نظر آئے نہ عوام کی آواز اس کی سمع خراشی کا باعث بنے. (۱۹۸۲ ، روداد چمن ، ۱۶۰). [سمع خراش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَوازی (---فت ن) امث.
موسیقی یا نغمہ وغیرہ سنانا جس سے سماعت لطف اندوز ہو. مشہور شاعر دیا رام کے ایک شاگرد نے جو فنِ موسیقی کے بڑے ماہر ہیں لوگوں کی سمع نوازی کی. (۱۹۳۵ ، خطبات گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۲۸۰). [سمع + ف : نَواز ، نَواخْتَن - بجانا ، خوش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و طَاعَت (---و مع ، فت ع) امث.
سننا اور فرماں برداری کرنا ، حکم سننا اور بجا لانا. اب تک عوام اور حاضرین کا کام جلسوں میں صرف "سمع و طاعت" تھا یعنی تقریروں کا سُننا فصاحت بیان کی داد دینا اور زیادہ سے زیادہ ووٹ کے لیے ہاتھ اُٹھا دینا. (۱۹۵۳ ، محمد علی ، ۱۱). تم اللہ سے سمع و طاعت کا عہد کر چکے ہو. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۱ : ۱۸۹). [سمع + و (حرف عطف) + طاعَت (رک)].

سِمْع (کس س ، سک م) امذ.
بھیڑیے کا بچہ جو بجّو سے پیدا ہو. سمع وہ ہے جو گرگ کا بچہ کفتار سے ہو اور عسار جو کفتار کا بچہ گرگ سے ہو. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۰۰) . میں نے "سمع" کو دیکھا کہ مانند شیر اور چیتے کے ہے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۳۲). [ع].

سَمْعاً وَّ طاعَةً/طاعَتاً (فت س ، سک م ، تن ع ، یفت و ، ع ، تن ۃ بفت) م ف.
سمع و طاعت کے ساتھ ، (مجازاً) بسر و چشم (عربی فقرہ اردو میں مستعمل). تم کو بھی چاہیے کہ ہمارے حکم کو سمعاً و طاعۃً انقیاد کرو کے برخلاف نکرو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۳). سب نے سمعاً و طاعۃً کہا. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۳۷۷). طوعاً و کرہاً سمعاً و طاعتاً میں نے اپنی جیب سے بین الانسانی امتیاز کا مہلک ترین ہتھیار نکالا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۲۷).

سُمْعَت (ضم س ، سک م ، فت ع) امث.
رک : سُمْعَہ. اُن آدمیوں کو عادل نہ جانو جو ریا و سمعت کے سبب سے جلب قلوب عوام کے لیے یا ازدیاد جاہ و مال کے لیے عدل کرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۲۱۸). [ع : (س م ع)].

سُمْعَہ (ضم س ، سک م ، فت ع) امذ.
شہرت اور نیک نامی کے لیے اتنی زیادہ نیکی کرنا ، جس کی خبر دوسروں کو ضرور ہو جائے ، عبادت و اپنے نیک اعمال دوسروں کو دکھلانے کے لئے ، وہ نیک عمل جو خالصۃً للہ نہ ہو.

عبادت میں شوبِ ریا اور سُمعہ
ہیں انبارِ صد سالہ گندم کی مُوشاں

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۲۱). ظالمین سے مُراد وہ ہیں جو

زکواۃ نہیں دیتے یا وے جو صدقوں کو بے موقع دیتے ہیں یا وے جو ریا و سمعہ کے لیے دیتے ہیں۔ (۱۸۶۰ء ، فیض الکریم ، ۲۱۸)۔

دیکھا شعارِ اہلِ ورع سُمعہ و ریا
آئی پسند صحبتِ دیر مغاں مجھے

(۱۹۳۳ء ، صوتِ تغزل ، ۱۸۷)۔ [ع]۔

سَمْعی (فت س ، سک م) صف۔
سَمْع (رک) سے منسوب یا متعلق ، سننے سے متعلق۔ بصری اور تحریری مرکز کے مابین راستہ کھلا رہتا ہے اور بصری و سمعی و تکمی راستوں کا راستہ بند رہتا ہے۔ (۱۹۳۷ء ، اصولِ نفسیات ، ۱ : ۴۳)۔ مینڈک کے باصری (دیکھنے سے متعلق) سمعی (سُننے سے متعلق) اور شامی (سونگھنے سے متعلق) اعضا کے گرد تین جوڑ حسی کیسے یا دراجک ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۱ء ، اساسی حیوانیات ، ۱۳۸)۔ [سمع + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---بَصَری (---فت ب ، ص) صف۔
سماعت اور بصارت سے متعلق ، آواز اور تصویر کے استعمال سے تعلق رکھنے والا۔ انہیں اقبال کی شاعری کے سمعی بصری عوامل کا مشترک عنوان دیا جا سکتا ہے۔ (۱۹۸۵ء ، تفہیمِ اقبال ، ۳۸)۔ [سمعی + بصری (رک)]۔

---نَلی (---فت ن) امث۔
(علمِ تشریح) وہ نلی جو بلعموم سے کان کے طبلی کہفہ تک جاتی ہے۔ طبلی کہفہ میں طبعی عصب رسد کی شاخیں دیتا ہے ... سمعی (Eustachian) نلی کی مخاطی جھلی کو۔ (۱۹۳۵ء ، پریکٹیکل اناٹمی ، ۳ : ۲۲)۔ [سمعی + نلی (رک)]۔

---و بَصَری (---و مع ، فت ب ، ص) صف۔
رک : سمعی بصری۔ ماحول کی صفائی اور متعدی بیماریوں کے بارے میں اخبارات ، اجتماعات ، سمعی و بصری اعلانات ، تقریر و تصویر ، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے شعور بیدار کیا جائے۔ (۱۹۷۱ء ، تعلقات عامہ ، ۲۷)۔ [سمعی + و (حرفِ عطف) + بصری (رک)]۔

سُمْعی (ضم س ، سک م) امث۔
رک : سمعہ۔ نفع نہ ہو گا جب تک انکو ... خالص اللہ کے واسطے نہ کرے اور انکے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ارادہ نہ رکھے ، ... ریا اور سُمعی کے واسطے کیا تو اسکو ثواب نہیں۔ (۱۸۶۰ء ، فیض الکریم ، ۷۰۵)۔ [سُمعہ کا ایک قدیم املا]۔

سَمْعِیّات (فت س ، سک م ، کس ع ، شد ی) امث ، ج۔
سماعت کے متعلق علم ؛ سماعت سے متعلق چیزیں یا باتیں۔ حضرت ابراہیمؑ کو آگ نے نہیں جلایا اور یہ ہمکو تحقیق طور سے (اوس قاعدہ کی رو سے جس سے ثبوت سمعیات کا عقل سے ہو سکتا ہے) معلوم ہو گیا ہے۔ (۱۹۰۵ء ، سائنس و کلام ، ۷۲)۔ ہندوؤں کے سب سے بڑے لغوی پاننی نے غالباً اسی زمانے میں فروغ پایا اس نے سنسکرت زبان کو معین کیا اور سمعیات کو غیر معمولی اہمیت دی۔ (۱۹۵۷ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۱ ، ۱ : ۲۳۲)۔ [سَمْع (رک) + یات ، لاحقۂ جمع]۔

سِمْفَنی (کس س ، سک م ، فت ف) امث۔
(موسیقی) ایک خاص نغمہ جو آرکسٹرا میں بجایا جاتا ہے اور جس میں کئی بالکل مختلف کنیں ساتھ چلتی ہیں۔ یہ سارا منظر ایک عظیم سمفنی تھی ، بڑا گمبھیر راگ تھا۔ (۱۹۵۹ء ، آگ کا دریا ، ۴۳۱)۔ تبھی سمفنی میں اتنے اتار چڑھاؤ آتے ہیں اور کئی کئی کنیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ (۱۹۸۲ء ، پچھتاوے ، ۱۳۵)۔ [Symphony]۔

سَمَک (فت س ، م) امث۔
۱. **مچھلی ، ماہی ، حوت۔**

غرقِ آبِ اشک سے ہوں لیک اڑا جاتا ہوں
جوں سمک کو کہ مرے ڈوبے ہیں پر پانی میں

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۵۶)۔

نہایت تھی کوچک مگر وہ سمک
کہ زندہ گئی دشت پاسوں تلک

(۱۸۳۰ء ، معارج الفضائل ، ۲۳۹)۔ ان میں سے بعض سمک یعشوی اور آنکی اقسام شامل ہے۔ جن میں کچھ زیادہ رکازدار پٹیاں پائی جاتی ہیں۔ (۱۹۳۱ء ، خلاصہ طبقات الارض ہند ، ۵۳)۔
۲. **(راویۃ) ایک مچھلی جس کی پشت پر ایک گائے اور گائے کے ایک سینگ پر زمین ہے جس سے زلزلہ آ جاتا ہے ؛ (مجازاً) زمین کا سب سے نچلا طبقہ ، تحت الثریٰ ، پاتال۔**

اس سب کون سٹ او نبی خدا کے
سلطان سمک کے ہور سما کے

(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۸۹)۔ نیو اس کی تابہ سمک ، منارے اس کے سر بہ فلک۔ (۱۸۰۵ء ، آرائش محفل ، افسوس ، ۹۹)۔

طاری ہر اک پہ خوف شہِ انس و جان کا ہے
اک غل سمک سے تا بہ سما الاماں کا ہے

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۹۷)۔

اٹھو سر بلند و فلک کے اٹھو
اٹھو تہ نشینو سمک کے اٹھو

(۱۹۳۲ء ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۳۷۴)۔

تو ہی سرِ بحر و بر تو ہی سرِ خشک و تر
تو ہی بطونِ سمک تو ہی درونِ سما

(۱۹۸۴ء ، سمندر ، ۱۶)۔ [ع]۔

---اُلْاَعْزَل (---ضم ک ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع ، فت ز) امذ۔
رک : سماک الاعزل۔ برج سنبلہ جنوبی جس کو اہلِ ہند کنیا کہتے ہیں ... ستارہ قدر اول کا بائیں ہاتھ پر ہے جس کا نام سمک الاعزل ہے۔ (۱۹۰۲ء ، سیر افلاک ، ۹۳)۔ [سمک + رک : ال (۱) + اعزل (رک)]۔

---الرَّمْل (---ضم ک ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، سک م) امث۔
ایک قسم کی مچھلی جو ریت میں پائی جاتی ہے ، یہ گرگٹ کی طرح ہوتی ہے مگر اس کی جلد نہایت آبدار ہوتی ہے ، ریگ ماہی ، ریگنی۔ بعض نے لکھا ہے کہ سکنۂ سیدا کو سمک الرمل بھی کہتے ہیں اس لیے کہ وہ ریت میں بھی ملتی ہے۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳۸)۔ [سمک + رک : ال (۱) + رَمل (رک)]۔

ـــــ سے تا سِماک / سے سِماک تک م ف.
زیر زمین مچھلی سے سِماک ستارے تک ؛ (مراد) زمین سے آسمان تک ، کلیۃً ، سر تا پا. سبحان اللہ ایسے آفتاب خیر اور برکت نے مطلع ذات مطلق سے اطراف کائنات میں طلوع فرمایا کہ جس کے جمال عالم افروز نے فرش سے عرش تک منور کر دیا اور سمک سے سماک تک نام کفر و ظلمات کا باقی نہ رکھا. (۱۸۳۳ ، مولود شریف ، ۱۰).

سب اختیار ان کو سمک سے ہے تا سماک
ہر شے کا ان کو درک ہے کیا زندہ کیا ہلاک
(۱۸۸۹ ، میلادِ معصومین ، ۸۲).

آ نہیں سکتی نظیر اُن کی زمانے میں نظر
مل نہیں سکتی مثال ان کی سمک سے تا سماک
(۱۹۲۲ ، ز ، خ ، ش، فردوسِ تخیل ، ۳۳۱).

ـــــ سے سَما تک م ف.
زیر زمین مچھلی سے آسمان تک ؛ مراد : زمین سے آسمان تک ، کلیۃً ، سر تا پا.

سمک سے سما تک یہاں ہم نے دیکھا
غرض غور کر ہر مکاں ہم نے دیکھا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخاب دیوان ، ۱۹۰). ضیائے قمر آرائش نور نظر ، سمک سے سما تک صفا پرور ، باد مسرت انگیز. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱).

سَمَکات (فت س ، م) امث.
رک : سمکیات. ماہی گیری سے متعلق انگریزی لفظ Fishery کا ترجمہ عموماً سمکات کیا جاتا ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۱۳۸). [سَمَک (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

سَمَکَۃ / سَمَکَہ (فت س ، م ، ک) امث ؛ امذ.
مچھلی ، ماہی ، حوت (رک : تحتی). [ع].

ـــــ الصَّیدا (ـــــضم ت ، غم ا ، ل ، شد ص ، ی لین) امث.
۱. **رک : سمک الرمل.** عربی میں جس مچھلی کو سمکۃ الصیدا ... کہتے ہیں وہ علی العموم یہی ریگ ماہی سمجھی جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳۷). ۲. **ایک قسم کی مچھلی جو ملک شام کے ایک چشمے میں ملتی ہے.** شیخ نے اپنے مجربات میں لکھا ہے کہ سمکۃ الصیدا کو سمکۂ بتوب بھی کہتے ہیں کیونکہ سر زمین شام میں صیدا نامی شہر کے پاس ایک بستی کا نام بتوب ہے اور وہاں کے ایک چشمے میں یہ مچھلی ملتی ہے اوس چشمے کا نام تول ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳۷). [سمکۃ + رک : ال (۱) + صیدا (عَلَم)].

ـــــ المُتَقَدِّمَہ (ـــــضم ت ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ت ، ق ، شد د بکس ، فت م) امذ.
(ہیئت) **کوکبۃ السمکین جو دو مچھلیوں کی شکل کا ہے اس کی ایک شکل کا نام.** کوکبۃ السمکین یعنی حوتان اس کے ستارے داخل الصورت چونتیس اور چار خارج الصورت ہیں اور یہ دو مچھلیاں ہیں ایک کو سمکۃ المتقدمہ کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۱). [سمکۃ + رک : ال (۱) + متقدّم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ بَتُوب / تُول کس اضا (ـــــفت ب ، و مع / و لین) امث.
رک : سمکۃ الصیدا ، معنی نمبر ۲. شیخ نے اپنے مجربات میں لکھا ہے کہ سمکۃ الصیدا کو سمکہ بتوب بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳۷). سمکہ بتوب بولتے ہیں اور کبھی ... خاص اس ندی کی طرف نسبت دے کر سمکۂ تول پکارے لگتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳۸). [سمکہ + بتوب (شام میں ایک بستی کا نام) / تول (بتوب کا ایک چشمہ)].

ـــــ جُنُوبی کس صف (ـــــضم ج ، و مع) امذ.
(ہیئت) **مچھلی کی شکل کا ستاروں کا جُھرمٹ جو جنوب کی طرف ہے.** سرطان اسی وقت طلوع ہوتا تھا جب کہ سمکہ جنوبی غروب ہوتا تھا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۸۶). [سمکہ + جنوبی (رک)].

سَمَکِیّات (فت س ، م ، کس ک ، شد نیز خف ی) امث ، ج.
مچھلیوں کا علم ، (انگ : فشریز Fisheries). ۱۹۳۵ء میں سمکیات میں تحقیقاتی کام شروع ہوا اور ایک ادارہ ساحلی مقام پر اس تجارت کو فروغ دینے کے لیے قائم کیا گیا. (۱۹۴۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۳۱). سمکیات ایک ایسی جامع اصطلاح ہے جس میں مچھلی کے تمام پہلو اور عادات وغیرہ شامل ہیں. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۱۰). [سَمَک (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

سُمُکھ (ضم س ، م) صف.
اچھے یا خوبصورت چہرے والا ، خوبرو ، عالیم (قدیم اردو کی لغت ، پلیٹس). [س : सुमुख].

سَمُّکھ (فت س ، شد م بضم) م ف.
سامنے ، روبرو ، مقابل. اب آپ کان رکھ کے آنکھیں ملا کے ، سمکھ ہو کے ٹک اُدھر دیکھیے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵). [س : सम्मुख].

سُمُکھات (ضم س ، سک م) امث.
حُسن ، رعنائی ، دل کشی ، خندہ روئی ، جاذبیت.

کل لڑ گئیں کوچے میں آنکھوں سے مری انکھیاں
کچھ روز ہی آپس میں دو دو چلیں سمکھاتیں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱۲۲).

آنکھ لڑ جانے سے ہوں اب بھی تو اس کی محرم
لیک نظروں میں وہ آگے کی سی سمکھات نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۳). [سُمکھ (رک) + ات ، لاحقۂ کیفیت].

سَمَگَل (کس نیز سک س ، فت م ، گ) صف ، اسم ، اسمگل.
ناجائز طور پر کسی ملک میں داخل شدہ شخص یا چیز وغیرہ. ہمیں جرمنی پہنچانے کا بندوبست کیا جائے ہم وہاں سمگل ہونا چاہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، خالہ بدوش ، ۲۹۷). اف : کرنا ، ہونا. [انگ : Smuggle].

سِمَگْلَر (کس نیز سک س ، فت م ، سک گ ، فت ل) امذ ؛ مر اسمگلر.
خلاف قانون درآمد یا برآمد کرنے والا. سمگلر اپنے بند سامان کے اندر بلکہ بعض اوقات اپنے بدن کے اندر سونے کی اشیا چھپا لیتے ہیں (۱۹۷۰ء ، جدید طبیعیات، ۲۶۹) [انگ : Smuggler].

سِمَگْلِنگ (کس نیز سک س ، فت م ، سک گ ، کس ل غنہ) امث ؛ مر اسمگلنگ.
خلاف قانون درآمد یا برآمد ، محصول دینے بغیر چوری چھپے ایک ملک کا مال دوسرے ملک پہنچانا. میں گداگر نہیں بن سکتا تو مجھے سمگنگ کرنی چاہیئے. (۱۹۸۰ء ، دیوار کے پیچھے ، ۱۰۲). اچھا تو اب یہ بھی سُن لو آڑھت کا تو صرف بہانہ ہے وہ سمگنگ کرتے ہیں. (۱۹۸۶ء ، جانگلوس ، ۱۱۳). [انگ : Smuggling].

سَمَن (فت س م) امث.
چنبیلی ، یاسمین.

تج انگ باس من منے بھل ہو کھلے سو ہیں
سو باس نا سمن منے نا مشک نا عنبر
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۳).

آیا ہے جب سیں باغ طرف وو کتاب رو
تب سے ہوا ہے صفحۂ سمن غلط
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۲۸۳).

رابیل ، نگیر اور مولسری ، مدمالت ، بیلا اور سمن
دوپہری ، گیندا ، گلِ لالہ ، نافرماں کرنا بان مدن
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸).

گویا زمینِ عطر سے ہے خاکِ جسمِ پاک
شبّو کی بو ہے زُلف میں تن میں سمن کی بو
(۱۸۷۲ء ، عاملہ خاتم النبیینؐ ، ۹۸).

اے سمن بر ، لالہ رُخ ، اے سیم تن ، زہرہ جبیں
اے کلیسائے محبت کی مُقدّس نازنیں
(۱۹۳۳ء ، نبضِ دوراں ، ۳۳).

شبّو ، شاخ ، شجر ، سمن
مہندی پاتھ اور پھول لگن
(۱۹۸۱ء ، ملانتوں کے درمیان ، ۸۵). [ف : سَمَن ، یاسمن - یاسمین ، قب : س : سُمَن सुमन].

---اَنْدام (---فت ا ، سک ن) صف.
سیم تن ، صبیح ، گورے بدن کا ؛ (کنایۃً) حسین ، محبوب.

نہ کانٹوں پر کوئی یوں لوٹے جوں میں بسترِ گُل پر
ترے ہی کروٹیں شب اے سمن اندام لیتا تھا
(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۱۰۷). ہوا دوزخ سے بڑھ کر جگر تاب تھی ... ایک جانب نازنینان سیم ساق و سمن اندام یعنی مہرخ و بہارگلفام لے پرا جمایا. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۱۷).

زنواس میں تھیں کچھ سمن اندام جلوہ گر
کچھ قلعے میں جواں تھے ناآزمودہ کار
(۱۹۳۶ء ، مطلع انوار ، ۸۵). [سمن + اندام (رک)].

---اَنْدامی (---فت ا ، سک ن) امث.
صباحت ، ملائمت ، نزاکت.

غنچۂ گل ہے شکلِ زباں کلبرگ نہیں گویا ہے زباں
ہوتی چمن میں کس کی بیاں توصیف سمن اندامی ہے
(۱۸۳۵ء ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۸۰). [سمن اندام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَر (---فت ب) صف.
رک : سمن اندام.

سمنبر پری (ہے) ادک نازنیں
سہیلے کنول سے ہے نازک تنی
(۱۹۷۲ء ، شاہی ، بدیع الجمال ، ۲۵).

کانپے نہ ہوا سے وہ سَمَن بر
اے عشق جو کچھ کہ ہو سو مجھ پر
(۱۷۸۳ء ، لیلیٰ مجنوں ، ۲۲).

گُلشن میں سمن بروں کو لایا
نسریں بدنوں سے گھر بسایا
(۱۸۳۸ء ، گلزارِ نسیم ، ۱۳).

وہ گُل رخانِ سمن بر کے قہقہے نہ رہے
وہ بُلبلانِ خوش الحاں کے چہچہے نہ رہے
(۱۸۷۸ء ، گلزارِ داغ ، ۳۰۰).

سمن بروں سے غنیمت ہے رسم و راہ رہے
اگر سیاہ ہے فردِ عمل سیاہ رہے
(۱۹۶۸ء ، غزال و غزل ، ۶۰). [سمن + بَر (۹)].

---بَری (---فت ب) امث.
جسم کا گورا پن و ملائمت.

تو وہ بہارِ باغِ حُسن جس پہ کرے نثار جاں
لالہ رُخی سَہی قدی گلبدنی سمن بری
(۱۸۵۱ء ، مومن ، قصائد ، ۹۵). [سمن بَر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بُو (---و مع) صف.
چنبیلی جیسی خُوشبودار ؛ (کنایۃً) محبوب.

اس کی نظر میں ہے گُلِ نرگس سفید داغ
جو مبتلا ہے شوخ سمن بو کی چشم کا
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۳). اندر مکانات کے پریزادان طلسم نازنیناں گُل اندام و سمن بو رہتی تھیں ... راستہ طلسم ہوشرُبا میں جانے کا تھا. (۱۸۸۸ء ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۷۶).

پھر پریشان ہو کوئی زلفِ سَمَن بُو اور ہم
رات پھر تحقیقِ اسبابِ پریشانی کریں!
(۱۹۳۸ء ، غزال و غزل ، ۷۷). [سمن + بُو (رک)].

---پَت (---فت پ) امذ.
چنبیلی کی پتی یا پھول (دکھنی اُردو کی لغت).

سمن پت بھری ہے اوپک ناز تن
سہیلی کنول سوں ہے نازک بدن
(۱۶۴۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲). [سمن + پَت = پتا].

---پَیکَر (---ی لین ، فت ک) صف.
رک : سمن اندام.

سمن پیکر ہو تم گلشن کی زینت
تمہیں کیا دشت پیماؤں سے لینا
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۰۷). [سمن + پیکر (رک)].

---تَن (---فت ت) صف.
رک : سمن اندام.

عجب دریا چه اوپر تھا نشیمن
وہاں ایک راجه بیٹھا تھا سمن تن
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۴۲). [سمن + تَن (رک)].

---رُو (---و مع) صف.
گورا ، صبیح ، خُوب رو ، گورا چٹا ؛ (کنایةً) محبوب.

سرو قداں کے قد کے لونہالاں
سمن رویانکے کا لانکے گالاں
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۵).

تصوّر سے سمن رویوں کے یہ خالی نہیں رہتا
ہمارا دل ہے یا کمرہ ہے کوئی کنج گُلشن کا
(۱۸۷۲ ، مرأة الغیب ، ۵۷). [سمن + رُو (رک)].

---زار امذ.
جگه یا مقام ؛ چنبیلی کے پُھولوں کا تختہ یا باغ ، جہاں ہر طرف چنبیلی کے پھول کھلے ہوں.

سمن زار کے تو کمر تار ہے
کمر تار کے تار اوتار ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۴) [سمن + ف : زار، لاحقۂ ظرفیت].

---سیما (---ی مع) صف.
سمن رُو ، حسین ، محبوب (نوراللغات). [سمن + سیما (رک)]

---عِذار (--- کس ع) صف.
رک : سمن رُو. اے شاہزادۂ سمن عذار میں ناچار ہوں ، حکم خداوند سے ورنہ یہ کنیز تجھ پر ہزار جان سے شیفته و نثار ہے.
(۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۲۹). [سمن + عذار (رک)].

سَمَن / سَمَّن (فت س ، م / شد م بفت) امذ.
(قانون) عدالت میں حاضر ہونے کا تحریری حکم ، پروانۂ طلبی ، اطلاع نامه. اتنے میں عدالت کے مذکوری نے سمن لا کر دیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۵). ایک دن خان صاحب نے کہا آج کل تو ادھر خوب گل چھرے اڑا رہے ہیں ... بے دخلی کا سمن پہنچے گا تو حواس درست ہو جائیں گے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۸۳). وہ مدینہ آیا ہی تھا کہ اسے ایک سمن ملا ، عدالت کا بُلاوا! حکم سخت تھا منصور کو تعمیل کرتے ہی بنی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۷). [انگ : سمنز Summons کا مخفف].

---تعمیل ہونا ف ل.
سمن کا اس شخص کے پاس پہنچ جانا جس کی طلبی ہو. صدر خلافت کمیٹی کو پته نه تھا که ان پر بارگاہ وزارت عظمیٰ کا سمن تعمیل ہونے والا ہے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۰).

---جاری کَرْنا محاورہ.
(قانون) کسی کو طلب کرنا. مفتی صدرالدین آسمان پر تمہارے نام سمن جاری نہیں کرا سکتے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۳).

---جاری ہونا ف ل.
قانون کے مطابق طلبی ہونا ، عدالت یا حکومت کی طرف سے طلبی کا پروانہ جاری ہونا. مدعا علیہم پر سمن جاری ہووہیں المرقوم ۳ نومبر ۸۰ء دستخط حاکم. (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی ، ۱۰۵). میرے حلفی بیان کے بعد عدالت سے میونسپل کمیٹی کے نام سمن جاری ہوئے. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۶۸).

---حاضِری جَواب دِہی (--- کس ض ، فت ج ، کس د) امذ.
(قانون) اس میں یہ حکم مندرج ہوتا ہے کہ کوئی دستاویز جو مدعا علیہ کے قبضہ یا اختیار میں ہو اور جس میں نسبت روئداد مقدمہ مدعی کے کچھ شہادت ہو جس پر مدعا علیہ کو اپنی جواب دہی کی تائید کے لئے استدلال کرنا منظور ہو پیش کرے (اُردو قانونی ڈکشنری). [سمن + حاضری (رک) + جواب دہی (رک)].

---قَطْعی مُقَدَّمَه (---فت ق ، سک ط ، ضم م ، فت ق ، شد د بفت ، فت م) امذ.
(قانون) اس میں مدعا علیہ کے نام یہ ہدایت درج ہوتی ہے کہ اس تاریخ کو ایسے گواہ پیش کرے جن کی شہادت سے اپنی جواب دہی کی تائید کے لئے مدعا علیہ کو استدلال کرنا منظور ہو (اردو قانونی ڈکشنری). [سمن + قطعی (رک) + مقدمه (رک)].

---مَنْسُوخ کَرْنا ف م.
(قانون) اطلاع نامه کو رد کرنا اور واپس لینا (اُردو قانونی ڈکشنری).

---مَوسُومَه قَیدی (---و لین ، و مع ، فت م ، ی لین) امذ.
(قانون) وہ سمن جو قیدی کے نام کا ہو (اُردو قانونی ڈکشنری). [سمن + موسُوم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث + قیدی (رک)].

---نِکالْنا محاورہ.
رک : سمن جاری کرنا. اس الزام کی بنا پر مجھ پر سمن نکالا جانا چاہیے تھا مگر آپ نے اس بہانے سے وارنٹ جاری کیا. (۱۹۲۱ ، خطوط محمد علی ، ۲۷).

سَمْن (فت س ، سک م) امذ.
گھی ، چربی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع].

سِمَن (کس س ، فت م) امذ.
موٹا ہونا ، موٹاپا ، فربہی (مخزن الجواہر). [ع].

---مُفْرِط کسی صف (---ضم م ، سک ف ، کس ر) امذ.
زائد فربہی ، بہت موٹاپا. سمن مفرط جس میں قوائے حیاتیہ اور جذبات شہوانیہ پامال ہوجاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، دہلی جولائی ، ۹۹). سمن مفرط خوراک کے اندر کاربو ہائیڈریٹس اور چربی کی وافر مقدار کا نتیجہ ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۰۷). [سِمَن + مُفرِط (رک)].

سُمَن (ضم س ، فت م) امذ (قدیم).
پھول، گُل. سمن ، بضم در ہندی بہ معنی مطلق گُل است. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۸۵). [س : सुमन].

سَمْنا (فت س ، سک م) ف ل (قدیم).
سمانا.

بن مانا تیہہ سمنا تہیں
ای بھائیو ہوں سوں کروں

(۱۵۶۵ ، علی محمد جیوگام دھنی ، جواہر اسراراللہ (ق) ، ۱۱۳).
[سمانا (رک) کی ایک قدیم شکل].

سِمْنانی (کس س ، سک م) صف ؛ امث.
علاقہ سمنان سے منسوب یا متعلق ؛ بحیرہ خضر کے نواح میں بولی جانے والی ایک بولی کا نام. بحیرۂ خضر کے گرد و نواح میں بدرجہ ذیل بولیاں بولی جاتی ہیں ؛ مازندرانی ، گیلکی ، تالی ، تات ، سمنانی ان میں سے تالی اور تات روس کے علاقوں میں بولی جاتی ہیں. (۱۹۳۲ ، آریائی زبانیں ، ۸۰). جس کی نمائندہ زبانیں زمانۂ حال میں نواح بحیرۂ خزر میں سمنانی اور نواح کاشان و اصفہان میں گورانی ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۷۰).
[سمنان (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِیمِنْٹ (کس س ، کس مج م ، سک ن) امث ؛ نیز سیمنٹ.
تعمیری مسالا جو کھریا اور چونا وغیرہ ملا کر تیار کیا جاتا ہے ، یہ مسالا پانی ملانے کے بعد جب خشک ہو جاتا ہے تو پتھر کی طرح بن جاتا ہے اور ایک مرتبہ خشک ہونے کے بعد دوبارہ استعمال میں نہیں آتا ، کھریا ، چونا. سمنٹ سازی کے لئے اہم ترین خام اشیا کھریا یا چونے کا پتھر اور چکنی مٹی درکار ہوتی ہیں (۱۹۳۰ء ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۵۱). [انگ : Cement].

سَمَنْد (فت س ، م ، سک ن) امذ.
۱. وہ گھوڑا جس کے جسم کا رنگ بادامی اور ایال اور دُم و زانو سیاہ ہوں یا زانو اور اگلے پچھلے پانو کے بال سیاہ ہوں (یہ مبارک خیال کیا جاتا ہے).

گزری تمام عمر اسی سوچ میں اسے
سبزہ سمند بوز بناؤں میں یا سرنگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۱۰).

ہے ستودہ صفات اسپِ سمند
نیک تن نیک فال خوش پیوند

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۶). ملک عرب میں نقرہ ، ابلق ، سمند نہیں ہوتا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۵۳). گھوڑے کے مختلف رنگ ہوتے اور اکثر وہ اپنے رنگ کے نام سے بولا جاتا ہے ، جیسے کمیت ، سرنگ ، سمند ، سبزہ ، شرغہ... کے نام سے مشہور ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۰۹). **۲. گھوڑا.**

سمند پدا رہ نورد جہاں
دکھایا لجا منزل لامکاں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۶). چاروں شہزادے اپنے اپنے سمند باد رفتار پر سوار ہو کر بطریق شہر میں آئے اور اِدھر اُدھر گشت کرنے لگے. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۷).

سر کو ملا ملا کے ہونے دم بخود چرند
ڈر سے بپھر بپھر کے الف ہو گئے سمند

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۲۰). وہ اپنے سامنے ایک اُصول رکھتے تھے اور اس کے تحت نکتہ چینی کا سمند ہوا سے باتیں کرتا تھا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۳۶). **۳. زرد رنگ.**

اے دن ، اپنا جلد مت کر توں سمند
تیری جولاں میں یہ گھر میدان ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۰). [ف].

---اُٹھانا محاورہ.
لگام سخت کرنا ، گھوڑے کو تیز کرنا.

ہم کو یہ طعن و طنز کی باتیں نہیں پسند
کوفے میں لینگے دم جو اٹھائینگے پھر سمند

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۷۲).

---اُڑانا محاورہ.
گھوڑے کو بہت تیز دوڑانا.

لڑائی کے فن میں ہیں کیا ہوشمند
کہ اکثر اوڑا کر وہ اپنے سمند

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۳۸).

---بادپا کس صف (---سک د) امذ.
نہایت تیز رفتار گھوڑا. جن میں سے تیس ہزار پیدل سپاہی ہیں ، جو غزال رعنا اور سمند بادپا سے زیادہ تیز چلتے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۰۰). آہنی نعلوں کا ذکر واقعہ نگاری ہے مگر سمند بادپا کے ساتھ ان کو گردوں کا ہلال بنا دینا صفی کے بادشاہ تشبیہات ہونے کی دلیل ہے. (۱۹۵۳ ، دیوانِ صفی (مقدمہ) ، ۱۶). [سمند + بادپا (رک)].

---بِگَڑْنا محاورہ.
گھوڑے کا شوخی کرنا.

چابک سوارِ عرصۂ حُسن و جمال ہیں
بگڑا سمندِ ناز تو ہم نے بنا دیا

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---بَگَھمَّری کس صف (---فت ب ، گھ ، شد م بفت) امذ.
وہ گھوڑا جس کا تمام جسم گلدار ہو ، دُم و ایال مع پیروں کے سیاہ ہوں. (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۳). [سمند + بگھمر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---جولاں کَرنا محاورہ.
گھوڑا دوڑانا ، گھوڑا تیز کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---چَمکانا محاورہ.
گھوڑا دوڑانا ، گھوڑے کی رفتار کو تیز کرنا (ماخوذ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---چھیڑنا محاورہ.
گھوڑا تیز کرنے کے لیے ایڑ لگانا.

چھیڑتا ہے کیوں سمندِ عمر کو
عرصۂ ہستی نہایت تنگ ہے
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۸۹).

---سیاہ زانو کس صف (---کس س ، و مع) امذ.
وہ گھوڑا جس کے چاروں پانو مع دم و ایال سیاہ ہوں ، باقی تمام سونے جسم بادامی کسی قدر شوخی مائل ہو (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۴۴). بڑی بیگم نے حکم دیا کہ فوراً سمند سیاہ زانو حاضر ہو. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۳ : ۶۶) . مجھ کو تو یہ سمند سیاہ زانو بہت پسند ہے. (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۲ : ۱۲) . [سمند + سیاہ (رک) + زانو (رک)].

--- کَڑنا محاورہ (قدیم).
اڑ لگانا (قدیم اردو کی لغت).

---گُلدار کس صف (---ضم گ ، سک ل) امذ.
وہ گھوڑا جس کے جسم پر مختلف رنگ کی چتیاں پڑی ہوں اور دُم ، ایال اور پانو سیاہ ہوں. (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۴۴). [سمند + گُل (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---ناز پَہ/پر (کو) اِ ک اَور تازِیانَہ ہونا محاورہ.
شوخی اور شرارت کے لیے مزید بہانہ ہاتھ آنا.
لُبھلا نشے میں جو پگڑی کا پیچ اس کی سر
سمندِ ناز پہ ایک اور تازیانہ ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۳). حسنِ حقیقی کا ایک نمونہ تھی اور سن و سال سمندِ ناز پہ ایک اور تازیانہ. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۸۴).

سَمُنْد (فت س ، ضم م ، سک ن) امذ (قدیم).
سمندر ، بحر.
جوں کی بُند سمند میں یا سمند بُند میں
(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۱۰۲).
ہند سہندی کے پاتاں منے ، گل لال جوں پاتاں منے
موتی جھڑیں پاتاں منے ، جھل تھے سمند کھارے اہیں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ۱ : ۱۷۲).
بجن کے سمند کا ہوں غوّاص میں
دھرن ہار ہوں موتیاں خاص میں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳). بہت سے اسما اور افعال جو اب اردو میں متروک ہیں اسی قبیل کے ہیں ... سمند - سمندر. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد (حصہ صرف) ، ۴۹). [سمندر (رک) کا مخفف].

---سوک (---و مج) امذ (قدیم).
شورہ ، سمندری نمک (دوا میں مستعمل). نظروف: بورہ سرخ است بعضی گویند نمک دریاست بہندوی سمند سوک گویند. (۱۳۴۳ ، زبان گویا (اردو) ، کراچی ، جولائی ، ۱۹۶۷ ، ۱۲۹). [س : سمندر شوش समुद्रशोष].

سَمُنْدَر (فت س ، م ، سک ن ، فت د) امذ.
ایک کیڑا جو آگ میں پیدا ہوتا ہے اور آگ ہی اس کی غذا ہے ، اگر آگ سے باہر نکلے تو فوراً مر جاتا ہے.
پھونک کیوں خورش جب توں بارا کیا
سمندر کے تیں آگ چارا کیا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲).
عشق کی آگ میں ہے دل رہن
یاں تیرا مگر سمندر ہے
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۱).
اپنی اپنی جا پر راحت سب کو ہے ، یہ کب ہو ظفر
خانۂ ماہی آگ میں ہو اور جائے سمندر پانی میں
(۱۷۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۹۸).
تری قدرت سے زندہ ہے الٰہی
سمندر آگ میں پانی میں ماہی
(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۱۲۱). [ف : (سام - آگ + اَنْدَر - میں)].

سَمُنْدَر (۱) (فت س ، م ، فت نیز ضم م ، سک ن ، فت د) امذ.
بحر ، ساگر.
تجھ نور کی نسبت بیانا تو سمندر سات بُند
خورشید یک گوہر اہے تج حُسن گوہر ہار کا
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۹).
گل سیر کیا ہم نے سمندر کو بھی جا کر
تھا دستِ نگر پنجۂ مژگاں کی تری کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸). شیریں اور تلخ سمندر ملے ہوئے ہیں مگر ... درمیان ایک حدّ فاصل ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۹۰).
کیسے سیلاب صفت لوگ ہوئے پیاس میں گم
کیا سمندر ہے کہ صحرا نظر آنے لگے
(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۵). [س : سمندر समुद्र].

---بِلونا محاورہ.
بہت تلاش و جستجو کرنا. (کنایۃً) بہت رونا.
پایا نہ دل بہایا ہوا سیل اشک کا
میں پنجہ مژ سے سمندر بلو چکا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷).

---پات امذ.
رک : سمندر سوکھ (معنی نمبر ۱). سمندر سوکھ ... مارواڑی میں کھاد بیل اور سنسکرت و ہندی میں سمندر پات ... مرہٹی میں سمندر شوکھ ... کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۴۰۵). [سمندر + پات (رک)].

---پار م ف.
سمندر کے دوسرے کنارے پر ؛ (کنایۃً) بہت دور.
مجھ کو آنکھوں نے ڈبویا اس تلک پہنچا نہ برق
خانۂ محبوب اشکوں سے سمندر پار تھا
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۰۳).
ہمکنار اس بحر خوبی سے نہ ہوں گے اکبر آپ
ایسے منصوبے سمندر پار رہنے دیجیے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۹۸). سمندر پار رہنے والے چونکہ

صحیح حالات سے کماحقہ واقفیت نہیں رکھتے اس لیے وہ اس کذب و افترا کا شکار ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، خطباتِ قائداعظم (ترجمہ) ، ۲۹۲)۔ [سمندر + پار (رک)]۔

ــــ پار اُتارْنا محاورہ۔
کالے پانی بھیجنا، عبور دریائے شور کرنا، جلا وطن کرنا (انگریزوں کے زمانے کی ایک سزا) (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

ــــ پاری صف۔
سمندر پار کا رہنے والا ، مُراد : فرنگی ، انگریز۔ ۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی (جس کو سمندر پاری سامراجیوں نے غدر کہا)۔ (۱۹۳۳ ، سخن پوش ، ۹)۔ [سمندر پار + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ــــ پُلاؤ (ــــ ضم پ ، و مج) امذ۔
پلاؤ کی ایک قسم۔ ہر ایک تورے میں زیر بریان ، زعفرانی پلاؤ ، یخنی پلاؤ ، کندن پلاؤ ، سمندر پلاؤ... اور سب طرح کے کھانے۔ (۱۸۳۶ء، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۱۷۵)۔ [سمندر + پلاؤ (رک)]۔

ــــ پَھل (ــــ فت پھ) امذ۔
ایک قسم کا پھل جو ہلیلۂ سیاہ سے بڑا چار پہلو اور سُرخ رنگ کا ہوتا ہے ، پرانا ہونے پر اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے ، بطور دوا مستعمل۔ سمندر پھل کو عورت یا بکری کے دودھ میں گھس کر درد شقیقہ کو تسکین دینے کے لئے مخالف جانب کے نتھنے میں قطور کرتے ہیں۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۲)۔ [سمندر + پھل (رک)]۔

ــــ پُھول (ــــ و مع) امذ۔
رک : **سمندری پھول۔** بعض پودے اور جانور سمندر پھول ہے ، بعض جیلی فش اور کئی کیڑے ، گھونگے اور کیکڑے ہے۔ (۱۹۷۵ء، حرف و معنی ، ۹۰)۔ [سمندر + پُھول (رک)]۔

ــــ پھین / جھاگ (ــــ ی مج) امذ۔
سمندر کا جھاگ جو کناروں پر جم کر خشک ہو جاتا ہے ، یہ آٹے میں خمیر پیدا کرنے اور دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دراصل ایک قسم کی مچھلی کی پیٹھ کے اوپر کی ہڈی ہے ، کف دریا ، زبدالبحر زبدۃ البحر کف دریا کہ بہندوی سمندر پھین گویند۔ (۱۳۳۳ ، زفان گویا (اردو ، کراچی ، جولائی ، ۱۹۶۸ء، ۲۳)۔ سمندر پھین دوائیست مشہور دراصل بہ معنی کفِ دریاست چہ سمندر در ہندی دریاست و پھین کف (۱۷۵۱ء، نوادرالالفاظ، ۲۸۵)۔ سمندر پھین ، کفِ دریا (ف) ، زبدالبحر (ع) ، سمندر جھاگ (۱) (؟ ، کلیدعطاری ، ۱۷)۔ بعض لوگ ان میں خمیر پیدا کرنے کے لیے سمندر جھاگ فی سیر ایک تولہ باریک پیس کر ملا دیتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۵۳)۔ سمندر جھاگ کو باریک پیس کر کپڑے میں چھان لو۔ (۱۹۳۷ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۷۹)۔ [سمندر + پھین (رک) / جھاگ (رک)]۔

ــــ سوکھ (ــــ و مج)، (الف) امذ۔
سیاہ رنگ کے چکنے تخم جو رائی کے دانوں سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں ، مُغَلّظِ منی اور مُسَکِّن ہیں۔ سمندر سوکھ کو... جریان و رقتِ منی اور سرعتِ انزال کے لیے دودھ کے ساتھ کھلاتے ہیں (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۳)۔ (ب) صف۔ **بہت پینے والا ، نہایت شرابی** (فرہنگ آصفیہ)۔ [سمندر + سوکھ ، سوکھنا = پینا ، جذب کرنا]۔

ــــ سوکھ کو دَرْیا کیا کہاوت۔
بڑے مال مارنے والے کو تھوڑے نفع کی پروا نہیں ہوتی (ماخوذ : نجم الامثال ؛ نوراللغات)۔

ــــ کَھار امذ۔
(طب) سنکھیا ؛ ہڑتال (نوراللغات)۔ [سمندر + کھار (رک) یا سمّ الفار کا بگاڑ]۔

ــــ لَہْر (ــــ فت مع ل ، فت نیز سک ہ) امث۔
(تزئین لباس) لہریا ، پانی کی لہر کی شکل کا چھاپا یا چھپائی (ا ب و ، ۲ : ۱۶۹)۔ [سمندر + لہر (رک)]۔

سَمَنْدَری (فت س ، م ، سک ن ، فت د) صف۔
سَمَنْدَر (آگ کا کیڑا) سے منسوب یا متعلق کام یا خاصیت۔

کوئی ایسی طرزِ طواف تو مجھے اے چراغ حرم بتا
کہ ترے پتنگ کو پھر عطا ہو وہی سرشتِ سمندری

(۱۹۱۸ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۸۳)۔ [سمندر رک + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سَمُنْدَری (فت س ، م نیز ضم م ، سک ن ، فت د) صف۔
سَمُندر (بحر) سے منسوب یا متعلق ، سمندر کا ، بحری۔ اگر تمام زمینی (بری) ، سمندری (بحری) ، پانی میں رہنے والے (آبی) ہوا میں اڑنے والے حیوانوں کی زندگی پر ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ پہلے دو بڑی جماعتوں میں رکھے جا سکتے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۸)۔ سمندری کائی بحیثیت انسانی غذا کے مغرب کی نسبت مشرق میں زیادہ استعمال ہوتی رہی ہیں۔ (۱۹۷۳ء، جدید سائنس ، دسمبر ، ۱۲)۔ [سمندر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ــــ بُوٹی (ــــ و مع) امث۔
بحری گھاس یا ترسل ، سمندری کائی ، انگ : Sea Weeds اسی لیے سوار (سمندری بوٹیاں) میٹھے پانی کے پودے ایک معینہ گہرائی کے نیچے زندہ نہیں رہ سکتے۔ (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۹۸۳)۔ [سمندری + بُوٹی (رک)]۔

ــــ بِیمَہ (ــــ ی مع ، فت م) امذ۔
بحری جہاز سے متعلق بیمہ۔ بیمہ کے ہر شعبہ میں خواہ وہ بیمۂ حیات ہو یا بیمۂ کاروبار ، سمندری بیمہ ہو یا آتشزدگی سے متعلق ہو ، ہر صنف میں ان ممالک نے بڑی ترقی کی ہے۔ (۱۹۶۳ ، بیمۂ حیات ، ۳۳)۔ [سمندری + بیمہ (رک)]۔

ــــ پُھول (ــــ و مع) امذ۔
(حیوانیات) ایک قسم کا بحری جانور جس کے منہ کے گرد پھول کی پنکھڑیوں کی طرح کے لمبے ریشے ہوتے ہیں۔ اکثر و بیشتر جانور اپنی غذا چل پھر کر یا دوسری طرح سے پھرتیلی حرکات کے

ذریعے حاصل کرتے ہیں مثلاً سمندری پھول (Sea-Anemone) یا ہائیڈرا. (۱۹۶۹، ابتدائی حیوانیات (محمد سعیدالدین)، ۲۱).
[سمندری + پھول (رک)].

---دیوار (---ی مع) امث.
سمندر کے کنارے بنا ہوا پشتہ ، بند. دونوں سمندری دیواروں کے درمیان اس بندرگاہ کا ترچھا راستہ بہت تنگ تھا. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، ۳ : ۹۱۷). [سمندری + دیوار (رک)].

---ڈاکو (---و مع) امذ.
بحری قزاق ، بحری جہاز میں آ کر ڈاکا ڈالنے والا ، بحری جہاز کو لوٹنے والا . یہ شہر (آس پاس کے تمام سواحل کی طرح) سمندری ڈاکوؤں کے قبضہ میں چلا گیا. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۳۳۷). [سمندری + ڈاکو].

---رَوئیں (---و لین ، ی مع) امث ؛ ج.
سمندر کے اندر چلنے والی گرم یا سرد بڑی لہریں . سمندر میں بے شمار چُھپی ہوئی سمندری روئیں ہیں، یہ دریا کی طرح اپنا اپنا راستہ بنا لیتی ہیں. (۱۹۷۵، سمندر میں، ۶). [سمندری + رَو (رک) + ئیں ، لاحقۂ جمع].

---سِوار (---کس س) امذ.
رک: **سمندری بُوٹی.** اور یہ عضویوں کے اُس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو بحری الگی یا سمندری سوار کہلاتے ہیں. (۱۹۳۳، مبادی باتیات، ۲ : ۳۳۷). بحری الجی ساحلی مقامات پر چٹانوں سے چپکے ہوئے یا پانی میں ڈوبے ہوئے پائے جاتے ہیں جن کو سمندری سوار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے . (۱۹۶۸، الجی، ۲). [سمندری + سِوار ـ کائی].

---شیر (---ی مج) امذ.
ایک دریائی بچھڑا جس کے کان بہت لمبے لمبے ہوتے ہیں ، بحری شیر. بعض سمندروں اور دریاؤں میں رہتے ہیں مثلاً وہیل ، دریائی بچھڑا ، دریائی گھوڑا ، سمندری شیر وغیرہ. (۱۹۳۰، حیوانیات، ۳۷). [سمندری + شیر (رک)].

---کھیرا (---ی مع) امذ.
ایک بحری جانور جس کا جسم شعاعی ہوتا ہے. اس جماعت کے تمام جانور مثلاً تارا مچھلی ، جناحی تارا ، پالو تھیوریا سمندری کھیرا اور بحری خار پشت سمندر میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۰، حیوانیات، ۱۵). [سمندری + کھیرا (رک)].

---گھوڑا (---و مج) امذ.
ایک چھوٹی مچھلی جس کا سر گھوڑے کے سر سے مشابہ ہوتا ہے ، دریائی گھوڑا. سمندری گھوڑے (Hippocampus) میں سر بالکل گھوڑے کی طرح بن گیا ہے. (۱۹۶۵، حیوانیات، ۱ : ۲۲۸). ان مچھلیوں میں ایک دلچسپ مچھلی سمندری گھوڑا (Sea Horse) ہے. (۱۹۸۵، حیاتیات، ۱۲۰). [سمندری + گھوڑا (رک)].

سَمَنْدَل (فت س ، م ، سک ن ، فت د) امذ.
رک : **سَمَنْدَر (آگ میں رہنے والا جانور).** ایک عجیب بات سمندل میں یہ ہے کہ وہ آگ میں ٹھہرتا ہے اور اُسی سے لذت اُٹھاتا ہے. (۱۹۰۶، حیوۃ الحیوان، ۲ : ۳۹). سمندل ایک کیڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے آگ ہی میں رہتا ہے. (۱۹۱۱، القرآن الحکیم، تفسیر مولانا نعیم الدین مُراد آبادی، ۳۶۱). [سمندر (رک) کا ایک املا].

سَمَنْدُور (فت س ، م ، سک ن ، و مع) امذ (قدیم).
سمندر ، بحر. بہت سے اسما اور افعال جو اب اردو میں متروک ہیں اسی قبیل کے ہیں ، سمندور ـ سمندر. (۱۹۷۱، جامع القواعد (حصّۂ صرف)، ۹۳). [سمندر (رک) کا ایک قدیم املا].

سَمَنْدَھَن (فت س ، م ، سک ن ، فت دھ) امث (قدیم).
رک : سَنْدَھن.

ہو سمندھن سمند ہو پری
تیں آپ دلائی ہیری

(۱۵۶۵، علی محمد جیوگام دھنی، جواہر اسرار اللہ (ق)، ۲۰۸).
[سَنْدَھن (رک) کا ایک قدیم املا].

سُمَنْس (ضم س ، فت م ، سک ن) امث.
بڑے پھولوں والی چنبیلی (یلیشں) [س: سُمَنَس+اکا सुमनस् + इका].

سَمَنْک (فت س ، سک م ، فت ن) امث.
گیہوں کا مغز (دودھ) جو اُبال کر یا کئی دن پانی میں بھگو کر نکالا جاتا ہے اور سوہن حلوہ وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے. کسی میں نہایت خستہ پڑے، سیر بھر سمنک میں آٹھ سیر گھی کھپایا ہوا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۳۳۷). پہلے کسی بڑے اور گہرے کڑھاؤ میں تھوڑا سا دودھ ڈال کر اس میں سمنک اور سوجی خوب گھولو. (۱۹۰۶، نعمت خانہ، ۱۳۷). جو نشاستہ پر عمل کرتا ہے اور اس کو ست مالٹ (سمنک) کے پیچیدہ شکر (مالٹوز) میں تبدیل کر دیتا ہے. (۱۹۶۵، سائنس سب کے لئے، ۲ : ۴۰۳). [مقامی].

سُمْنَہ (ضم س ، سک م ، فت ن) امذ.
۱. **چرونجی جو ایک جھاڑی کے پھل کی گری ہے ، یہ پھل اربر کے دانے کے برابر ہوتا ہے ، نقل خواجہ .** اس کُٹھلی کی گری چرونجی ہے جس کو نقل خواجہ بھی کہتے ہیں اور عربی میں سُمنہ سین مہملہ کے ضمے سے نام ہے. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۳ : ۳۵۵). ۲. **ایک گھاس جس کا دانہ فلفل سے مشابہ ہوتا ہے اور عورتیں اس کو موٹاپے کے لیے استعمال کرتی ہیں .** سُمنہ حرفِ اوّل کے ضمے سے ایک گھانس کا نام ہے جو موسم گرما میں اُوگتی ہے. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۳ : ۳۵۵). [ع].

سَمْنی (فت س ، سک م) امث.
پُرانے زمانے کا ایک قسم کا کھانا. پنیر کی چٹنی ، سمنی ، آش، دہی بڑے ... وغیرہ سب چیزیں قابوں ، طشتریوں ، رکابیوں ، پیالوں ، پیالیوں میں قرینے قرینے سے چنی گئیں. (۱۸۸۵، بزم آخر، ۳۱).

جیسا موقع دیکھا ، کبھی تکتی پلاؤ ... سُنہری فیرنی ، سمنی ... ریشمی حلوا وغیرہ تیار کیا. (۱۹۳۳ ، دِلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۷۳). من و سلویٰ یاقوتی ، نمش ، سمنی ... کون جانتا ہے ہُوا ان کھانوں کو اب؟ (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۲۵۵). [سمن (ع) ـ گھی + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُمُو (ضم س ، و مع) امذ (مرکبات میں و مع بشد).
بلندی ، اونچائی ، عروج ، رفعت. علاوہ سوز ، گداز ، درد ، خستگی ، علوِ معانی اور سُمُوِ مضامین کے نظم کی شُستگی راقم کی دانست میں میر صاحب کے کلام سے زیادہ بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۱۱۱). [ع].

سَمٰوات (فت س ، مد م) امذ ؛ ج ؛ سماوات.
آسمان ، افلاک. درود شریف کا شغل کرنا اہلِ سمٰوات کی موافقت اور پروردگار کے حکم کی اطاعت ہے ، کلام مجید میں حق تعالیٰ نے مومنوں کو اس کا حکم دیا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۰۴). عالمِ ارض عالمِ سمٰوات کی چکا چوند میں نظر سے اوجھل ہو گیا تھا. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت ، ۶۲). ارض و سماوات میں جو کچھ ہے اسے خدا نے اپنی طرف سے تمہارے لیے تابع کر دیا ہے. (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں (منٹو نوری نہ ناری ، ۱۳۲)). [سماء (رک) کی جمع].

سَمْوادی (فت س ، سک م) امذ ؛ د سَمْبادی.
(موسیقی) وہ سُر جو وادی سُر کے ساتھ سب سُروں کے ساتھ ملتا اور معاون ہوتا ہے. سموادی ، وہ سُر ہے جو وادی سُر کے ساتھ ہی لگایا جائے. (۱۹۳۹ ، تحفۂ موسیقی ، ۳ : ۴). جس کا وادی سُر کومل اور سموادی کھرج تھا. (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۱۹۲). [ب : संवादी].

سَمَوت (فت س ، بد م ، د) امذ ؛ ج.
رک : **سموات.** اہلِ سموت اور سکانِ افلاک کو ان قوتوں کی ضرورت نہیں. (۱۹۱۷ ، امین عباسی ، ہندوستانی موسیقی ، ۵۲). [ع].

سَموئی (فت س ، و مج) امث.
جانے دانی ، چینک ، کیتلی. ایک بڑی کشتی میں سموئی جیسے جانے دانی کہتے ہیں ... دودھ دانی پر دودھ بھرا ہوا. (۱۹۲۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۱۸). [مقامی].

سَمُوچا (فت س ، و مع) صف ؛ م ف.
کل ، تمام ، مکمل ، پورا ، سالم. کھوپڑی میں ایسا بڑا گڑھا پڑا تھا کہ ایک انار سموچا اس میں سماوے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۷). رغبۃ اور محبۃ کی مثال میرے نزدیک درخت کی سی ہے کہ ایک دم سے سموچے کا سموچا زمین سے نہیں نکل کھڑا ہوتا بلکہ اس کا بیج بویا جاتا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۴۳). وہ سانپ تھا جس سے تم ڈر کے بھاگے ہو اس کا قد اِتنا بڑا ہے کہ سموچی بکری نگل جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۱ : ۳۱). چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے ، سوتے جاگتے محسوس کرتا ہوں کہ سموچی کائنات عطر میں بسی ہوئی ہے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ ستمبر ، ۹). [س : سَمُچَّی समुच्चय].

سَمُوچہ (فت س ، و مع ، فت چ) صف ؛ م ف.
رک : **سموچا.** کپتان ٹنکر کا سموچہ رسالہ ناچت رہا. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۱۱۰). [سموچا (رک) کا ایک املا].

سَمُودا (فت س ، و مع) صف (قدیم).
تمام ، سارا ، کل. اگرچہ دیوا ایک جاگا ہے ولے سمودی گھر میں اس کا اُجالا پڑیا ہے. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اُردو کی لغت)). [سموچا (رک) کا ایک قدیم املا].

سَمُودی (فت س ، و مع) صف ؛ مث.
سب ، تمام ، کُل ؛ پوری ، سالم.

نفس ہور ہوا غضب کیاں یا کیاں ہے یو سمودیاں

(۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اُردو کی لغت)). [سمودا (رک) کی تانیث].

سَمُور/سَمُّور (فت س ، و مع ، نیز شد م) امذ.
۱. **نہایت نرم اور باریک پشم والا ایک جانور جس کی کھال سیاہی مائل سُرخ ہوتی ہے.** جہاں سردی زیادہ ہے وہاں سمور و سنجاب اور لومڑیوں کی چند اقسام ملتی ہیں. (۱۹۰۱ ، جغرافیہ عالم ، ۲ : ۲۵۶). ۲. **سمور کی بالدار کھال جو نہایت قیمتی ہوتی ہے اور جس کی پوستین بناتے ہیں.**

سمور و سندس و ترمل خطائی
سلیمی ، صاحبی ہور کربلائی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۲).

نقشِ حصیر اپنے بدن پر ہے پیرہن
سنجاف سے ہے کام نہ مطلب سمور سے

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۰۷). روم سے ریشمی کپڑے اور سمور اور پوستین اور تلواریں آتی تھیں (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۸۱).

کہاں مل سکے گی وفا تجھے نہ تلاش کر تو سمور کی
تری زندگی شبِ سرد ہے تو سرِ تنور گزار لے

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۲۳). ۳. **جانوروں کی بالدار کھال.** ان کے عوض یہاں کے جانوروں کے سمور یہاں سے لے جاتے ہیں لیکن دنیائے تجارت میں یہ قُطبی علاقے اقتصادی اعتبار سے کوئی اہمیت نہیں رکھتے. (۱۹۵۶ ، خطے اور ان کے وسائل ، ۱۲۹). ۴. **پوستین.** دریائی بچھڑوں کی چربی اور تیل بہت سی چیزوں کے بنانے میں کام آتا ہے اور ان کی کھال کا نہایت خوبصورت سمور بنتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۳۸). [ع : سَمُّور].

ـــ دار صف.
بالدار کھال والا (جانور). روسی سموردار جانوروں (نیولا وغیرہ) کی کھالوں کا معمولی سالانہ ٹیکس لینے پر قانع ہو گئے. (۱۹۶۸ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۴). [سمور + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

سَمُور (فت س ، و مج) م ف (قدیم).
سامنے ، آگے ، مقابل ، روبرو.

سو سہوراں لگے ناچنے ڈیک مور
پیہ کرے پیو پیو اس سمور
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۰۳).

یک نار تھی سیر نے یک تلک نور
جس نور سمور سور سزدور
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۸). [س : سَم सम + اور - طرف].

سَمُورانی (فت س ، و مع) صف.
قدیم جاپان کا فوجی نواب یا جاگیردار ، ایک جاپانی فوجی جماعت جو بہادری اور حب وطن کے لئے مشہور تھی ، نیز اس جماعت کا فرد. قدیم جاپان میں ایک طبقہ عورتوں کا سمورانی کے نام سے مشہور تھا ، ان کو فنون حرب بھی سکھائے جاتے تھے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۹۷). سمورانی قدیم جاپان کے اس شمشیر زن کو کہتے تھے جس کی لغت میں شکست کا لفظ شامل نہ تھا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۵۸). [جاپانی].

سَمُوری (فت س ، و مع) صف.
سَمُور (رک) والا ، سمور کا بنا ہوا.

دل ہو اگر غنی تو زمیں تخت شاہ ہے
بال ہما گدا کو سموری کلاہ ہے
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۶۳). مرشد زادۂ آفاق مرزا ولی عہد بہادر نے سموری کمخواب کا ایک لاجواب چوغہ حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کیا. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۱۱۵). [سمور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَمُوسا / سَمُوسَہ (فت س ، و مع / فت س) امذ.
۱. مثلث کی شکل کی کوئی چیز ؛ تکونی شکل کی عمارت یا جگہ. میرے خیال میں جھومر تم اپنا والا ٹھیک کرالو ، اس کا سموسہ وغیرہ بدلوا دو. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۹۳). کیا نجد کے جنگل کو بھی یاروں نے دہلی کی جامع مسجد کا سموسہ سمجھ لیا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین فرحت ، ۳ : ۱۷۶). کوئی چوک ، سنگھاڑا یا سموسہ ایسا نہیں ہے جہاں دو چار سو جانور کھڑے نہ ہوں. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۲۸۳). **۲. تکونی شکل کا میدے یا آٹے کا پکوان جس میں قیمہ اور ترکاری وغیرہ بھر کر تلتے ہیں.**

ملنا ترا نیں تھا تو کل کی بھیج دی عاشق کے تیں
بھتیاں سموسے کو پوریاں تکتی کیندر کر غلاف
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۸).

سموسے اور نیجلاوی مٹھائی
کہوں کس کس کا عالم تجھ سے بھائی
(۱۷۸۳ ، مثنوی درخوان نعمت (مثنویات میر حسن ، ۱ : ۲۷۵)).

ہے ایک قناعت کو فقط نان جویں بس
درکار نہیں ان کو تکلف کے سموسے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۲).

کوئی قیمہ روٹی پراٹھے بنائے
کباب اور سموسہ کوئی تل کے لائے
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۶۶). بہت دنوں کے بعد چپاتیوں کے درشن ہوئے ، کھیر ، حلوہ ، سموسے وغیرہ کا تو مجھے ذائقہ بھی یاد نہیں رہا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۰۳). کچھ پستہ وغیرہ کی لوز ، تھوڑا فروٹ اور پان میں پھولا چھٹن کے پان کے سموسے. (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۳۰). **۳. (i) دوہرا کیا ہوا سہ گوشہ کپڑا.** اتنے میں بی خانم بُرقعے کے سموسے کو اُلٹے ... کھڑ کھڑ کرتی آئیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۱). **(ii) دوپلی ٹوپی.** روزانہ شام کو اچکن پہن سموسہ (دوپلی ٹوپی) سر پر رکھ مانگ پٹی سے درست ہو چھڑی ہاتھ میں لے گھر سے نکلتے ہیں. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۸). **۴. چوکھونٹا بڑا رومال جسے سہ گوشہ کر کے کندھوں پر ڈال لیتے ہیں.**

جو ٹیکا نہیں تو نہیں کچھ خلل
کمر میں ڈوپٹا سموسے کا بل
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۲). نہایت خوبصورت آدمی ہیں ... ایک بڑا رومال سموسہ بنا کر شانوں پر ڈالے ہوئے تھے. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۵۰). اس پر جامہ وار کی سینہ کھلی نیمہ آستین ، تنگ موری کا پاجامہ ، سموسہ کیا ہوا چکن یا شال کا رومال کندھوں پر پڑا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۳۶). [ف : سَمْوسَہ ، سَنْبُوسَہ].

ـــــ دار صف.
تکونی شکل والا ، سہ گوشہ. زچہ اور بچے کو بناؤ سنگار کرا کے سموسہ دار کارچوبی پٹی دونوں کے سر سے باندھتے اور باہر چوک پر کھڑا کرکے لاتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، ۴۰). [سموسہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــــ وَرَقی (ـــــ فت و ، ر) امذ.
ایک سموسہ جس میں تہ پر تہ جمی ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ پلیٹس) [سموسہ + وَرَق (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

سُمُوط (ضم س ، و مع) امذ ؛ ج : سُمُوطات.
بھاپ یا گرم پانی سے جلنا ، جولے کا پانی السی کے تیل (کیرن آئیل : Carron Oil) زیتون کے تیل یا گلسرین کے ہمراہ حرقات اور سموطات کے لئے ایک مسکن لاسقہ ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۰۷). [ع : (س م ط)].

سِموکِنگ (کسر نیز خف س ، و مع ، کسر ک ، غنہ) امث ؛ نیز اسموکنگ.
سگریٹ پینا ، تمبا کو نوشی (رک : تحتی). [انگ : Smoking].

ـــــ رُوم (ـــــ و مع) امذ.
ہوٹل یا گھر کا وہ مخصوص کمرہ جس میں تمبا کو نوشی کی جائے ٹب میں غوطہ لگایا اور کپڑے بدل کر سموکنگ روم میں آ گیا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۰۸). [انگ : Smoking Room].

سَمُوم (فت س ، و مع) امث.
گرم ہوا ، لو.

یارب اُس سرو رواں کوں نا دکھیا باد سموم
کیونکہ اُس کا نور بستا دل کے درپن میں عجب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۴).

سموم قہر ترے بِرّوبحر پر جو چلے
پگھل کے آپ ہوں کہسار خشک ہو دریا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۵۳).
گہ نسیم صبا ہے گہ سموم
اس چمن میں ہوائیں کیا کیا ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۷).
نسیم صبح گلشن میں اگر ہوئے دم عیسیٰ
ترا بیمارِ غم تجھ بن سموم جاں گزا سمجھے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۵). وہ ایک نازک پودا تھا جو سموم زمانہ کی تاب نہ لا سکا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۱۲).
اُٹھی ہے آتش و آہن کے گرم سینے سے
سَموم دشت بلا ہے اسے صبا نہ کہو
(۱۹۹۶ ، لہو پکارتا ہے ، ۱۵). [ع].

سُمُوم (ضم س ، و مع) امذ ؛ ج.
زہر ، خصوصاً وہ زہر جو جراثیم کے ذریعے جسم میں پہنچیں اور کسی خاص مرض کا باعث ہوں. یہ جسم کو ان کے سموم (Toxins) کے فعل سے محفوظ رکھتا ہے جو یا تو دورانِ تحول میں پیدا ہوتے ہیں یا معاء سے جذب ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۱۸). جراثیم بعض زہریلے مادے یعنی سموم (Toxins) کا افراز کرتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۳۵). [سُم (رک) کی جمع].

سَمُومی (فت س ، و مع) صف.
سَموم (رک) سے متعلق یا منسوب ، گرم ہوا.
سمومی باؤ اب ہنسا ڈرانا کیا ہے گرمی سوں
ہمارے باغ کوں تپ باؤ لگتا ، باؤ تیرا ہچ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۴). [سَموم رک + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُمُومِیّات (ضم س ، و مع ، کس م ، شد ی) امث.
زہروں سے متعلق علم ، سمیات ، ادویہ کی سمی تاثیر (جب کہ انہیں اتنی زیادہ مقدار میں دیا جائے کہ وہ زندگی کو خطرے میں ڈال دیں). سُمومیّات (Toxicology) یا ادویہ کی سمی تاثیر علم الافعال الادویہ کے تحت آتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۴). [سُموم (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

سُمُومِیّاتی (ضم س ، و مع ، کس م ، شد ی نیز مع ی) صف.
سُمومیات (رک) سے متعلق یا منسوب. اس تعریف کا تعلق زیادہ تر ایسے معاملات سے ہوتا ہے مثلاً ... تصورات کی تفتیش ، بعدالموت امتحان ، سمومیاتی تجزیہ یا جب معاوضہ کے سوالات درپیش ہوں تو زندہ یا مردہ کا امتحان. (۱۹۳۷ ، طبو قانونی اور سمومیات ، ۳). [سُمومیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُمُون (ضم س ، و مع) امذ ؛ ج.
گھی ، مکھن ، چربیاں ، چربیات ، چکنی چیزیں.
طبیعت میں درویشی و سادگی
نہیں ذوقِ سیم و سمور و سُمون
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۰). [سَمن (رک) کی جمع].

سَمونا (فت س ، و مج) ، (الف) ف م.
۱. ملانا ، آمیز کرنا ، کھپانا. حضرت علامہ نے میرے دو مصرعوں کو ایک مصرع میں سمو کر اور دوسرا مصرع اپنی طرف سے بڑھا کر نظم کی تمہید کو مکمل کر دیا ہے. (۱۹۳۳ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۳۳۶). وہ اپنا آپ ہا کستان میں سمو دے گا. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۵).
۲. (اَ) ٹھنڈے اور گرم پانی کو ملا کر معتدل کرنا. انہوں نے مغرب کے گرم پانی کو مشرق کے ٹھنڈے پانی سے ایسی خوبی کے ساتھ سمو دیا کہ مشرقی طبائع کو ناگوار نہ ہو. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۶).
آرزو لے لو پسینے کی بھی ٹھنڈی بوندیں
آنکھ کے کھولتے پانی میں سمونے کے لیے
(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۶۰). **(اا) مختلف مزاج کی دو چیزوں کو ملانا یا ملا کر ان میں اعتدال پیدا کرنا ، معتدل کرنا.**
آیا نہ اعتدال پہ ہرگز مزاجِ دہر
میں گرچہ گرم و سرد زمانہ سمو گیا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۹).
گرم و سرد آہ محبت کے دکھاتا ہے مدام
کب تلک دیکھیے یہ عشق سمونے ہم کو
(۱۸۰۰ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۹۹). گاندھی جی نے مذہب کو سیاست میں ایسا سمویا کہ وہ تھوڑے عرصے میں ہندوستان کے مادی اور روحانی پیشوا ہو گئے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۲۹).
۳. جذب کرنا ، سمیٹ لینا. دوسری زبانوں کے الفاظ کو نہایت چابکدستی اور خوبصورتی سے اپنے اندر سمو لینے کی صلاحیت اب بھی بدرجۂ اتم اس کے اندر موجود ہے. (۱۹۷۱ ، اُردو مصدر نامہ ، ۲۵). سفر تو نام ہی ہے نت نئی جگہوں کی کیفیات کو اپنے اندر سمو لینے کا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۹).
(ب) ف ل. **۱. دو مُختلف چیزوں کا مل کر اعتدال پر ہونا.** قدامت اور جدّت عجب طرح سے اس کے مزاج میں سمونی ہوئی تھیں (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۱۶). **۲. جذب ہونا ، ملنا.**
نُور نے کفن سمونی ہوئی ہے فضا میں آج
راز آشنائے صبح ہے فرقت کی شام بھی
(۱۹۳۶ ، شبستان ، ۱۳۲). یہ تھا میرا پنجاب جس کی ہواؤں میں ڈھولے تپّے اور ماہیا کے اشتیاق انگیز بول اور سُر سمے رہتے تھے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۸). [سمانا (رک) کا تعدیہ ، س : سَم समा + ونا ، لاحقۂ مصدر].

سَمُوہ (فت س ، و مع) امذ.
ڈھیر ، تودہ ، انبوہ. اس سکھ سموہ کے سمندر میں جیو ایسا ڈوب جائے کہ سکھ مئے ہو جائے. (۱۸۷۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۳). جت کلا کے بھرنے سے جیو کے سَموہ (ڈھیر) بھر آتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۰). اس سے زیادہ کام صرف ایک سمندر یا جل کے بڑے بھاری سموہ سے سدھ ہو جاتے ہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۸۲). [س : समूह].

سَمویا ہوا (فت س ، و مج ، ضم ہ) صف مذ ؛ مث : سموئی ہوئی.
۱. گرم پانی میں ٹھنڈا ملا کر معتدل کیا ہوا ، نیم گرم ، کنکنا پانی.

جاڑے میں سمونے ہوئے پانی سے نہلانا اور بدن کو ملکر صاف کرنا لازم ہے. (۱۹۰۶ ، حکمتِ عملی ، ۲۳۹). ۲. **دوغلا ، دوٗنسلا ، مخلوط النسل** (فرہنگِ آصفیہ).

سمّٹی (فت س ، شد م بفت نیز مع م) امث.
وہ کھوکھلا بانس جو ہل کے ساتھ لگا ہوا ہوتا ہے اور جس میں سے بیج پڑتا ہے. ایک نلکی بانس ہے کہ اس کا نام سمٹی مشہور ہے اور وہ ہل میں متھیا سے بندھا رہتا ہے. (۱۸۳۶ ، کیمیت کرم ، ۷). [سمانی (رک) کی تخفیف].

سمّی (فت س) صف.
ہمنام ، نام والا ، نام دار.

تھا سمی امام لہذا
اصفیا خامس خدا ولیِ

(۱۸۶۵ ، لوح محفوظ ، ۵).

سمیِ خالق یکتا ہے وہ امام اے باسی
علیؑ سے بڑھ کے کوئی نامدار کیا ہو گا

(۱۸۷۵ ، دیوان باسی ، ۵). [ع : (س م و)].

سمّی (۱) (فت س ، شد م) صف.
سم (رک) سے متعلق یا منسوب ، زہریلا.

جہاں کے لیے جو کہ آبِ بقا ہے
وہ اس قوم کے حق میں سمّی دوا ہے

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۴۹).

جنکی طّاروں پر کوئی غش
سمّی گیسوں پہ کوئی غش غش

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۵). عام طور پر جسم کے اجزا کے آپس میں کیمیائی تبدیلی سے کچھ سمّی (زہریلی) اجزا ، جو نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں ، خون میں شامل ہو جاتے ہیں . (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۲۸). [سم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَبخاراتی نَظَرِیَّہ (---فت ا ، سک ب ، فت ن ، ظ ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
(طب) یہ نظریہ کہ زہریلے بخارات جو نباتی مادوں کے سڑنے گلنے سے پیدا ہوتے ہیں فضا میں مل کر بیماریاں پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں. بیماریوں کے توہم پرستانہ نظریے کی جگہ آہستہ آہستہ سمّی ابخاراتی نظریے نے لی (۱۹۶۷ ، بنیادی خردحیاتیات ، ۷). [سمّی + ابخارات (ابخرات) + ی ، لاحقۂ نسبت + نظریہ (رک)].

سمّی (۲)(فت س ، شد م) امذ ، نیز سمّٹی.
موسم اور موقع محل سے مناسبت رکھنے والا ناچ ، محفل کا رنگ دیکھ کر کیا جانے والا ناچ. گاؤں کی جوان لڑکیاں سمّی ناچ ناچتی ہیں. (۱۹۷۵ ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۳۳). کتھک ، لڈی ، سمّی اور بھنگڑا ناچوں میں زندگی کی صرف رعنائیاں اور جمالیاتی تصویریں ہوتی ہیں. (۱۹۸۳ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۸). [پشتو].

سمّے (فت س ، ی لین نیز مع) امذ.
۱. **وقت ، زمانہ .** بجلی چمک رہی اور مینہ برس رہا تھا اندھیرا ایسا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھے اس کٹھن سمے میں ہیربل کھڑا چوکی دیتا تھا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۳۲).

کون ٹھہرے سمے کے دھارے پر
کوہ کیا اور کیا خس و خاشاک

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۳۳). میں دلی میں ہوں اور ... بھٹکتا پھرتا ہوں. اس مور کی تلاش میں جس نے مجھے اس سمے کہ دونوں وقت مل رہے تھے پکارا تھا.(۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۹). ۲. **موسم ، فصل.** تم لوگ سمے کے ان سات برسوں میں زراعت پر بڑی محنت کرو. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۰۷). انہی علامتوں سے پانی کی انتہائی بلندی یا پستی یا درجۂ اوسط کو دیکھ کر وہ ملک میں قحط یا سمے کا اندازہ کر لیتے ہیں. (۱۹۳۳ ، انطونی اور کلوپطرہ (ترجمہ) ، ۸۱). ۳. **منظر ، کیفیت ، سماں.**

دیکھا کسی سمے میں مگر آپ کو تو شوخ
یہ عشق آئینے سے ترا بے سبب نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۶).

ہجر میں کیا کیا سمے دیکھے ہیں ان آنکھوں سے میں
زرد رُخ پر لالہ گوں آنسو بہا کرتا تھا رات

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۹). ہزارہا سمے ایسے ... جن کو دیکھ کر بے اختیار تخیل بند چمنستانِ کُن کی عجوبہ گلکاریوں کی داد دینی پڑتی ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۹۶).

چھم چھم چھم چھم کرتیں برسیں پُون لکھاوج تہاب
تُم ہی کہو اب ایسے سمے میں کیا بن ہے کیا پاپ

(۱۹۵۸ ، لاحاصل ، ۲۹). [س : समय].

---چُوک پھر کیا پَچھتانی کہاوت.
موقع گزر گیا تو پچھتانے سے کیا ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سَمے سُنَدر سَبھی رُوپ کروپ نہ کوئے کہاوت.
خوبصورتی بدصورتی کوئی چیز نہیں کسی وقت ہر چیز خوبصورت معلوم ہوتی ہے اور کبھی ہر چیز بدصورت ، خوبصورتی اور بدصورتی کا تعلق حالات اور وقت سے ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سَمے کی بات ، باج پر جَھپٹے بَگلا کہاوت.
موقع پانے پر کمزور بھی حملہ کر دیتا ہے جامع اللغات جامع الامثال).

---سَمے کی بات ہے فقرہ.
ہر چیز اپنے موقع پر درست ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سمّیات (فت س ، شد م بکس ، شد ی نیز مع) امث.
زہروں سے متعلق علم؛ زہریلی چیزیں ، زہریلا مواد. مدراس پریسیڈنسی میں جو سمیات عموماً استعمال کئے جاتے ہیں ... اس حصہ کے باب دوم سمیات فلزی میں لکھی گئی ہے . (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۲۱۷). پچاس ساٹھ یا ستر برس کی مدت میں بعض فضلات اور سمیات جنہیں ہمارے اعضاءِ جسمانی خارج نہ کر سکے جسم کے اندر جمع ہوتے رہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۷۵). اگیا پتال اپنے وقت کا سب سے بڑا ماہر سمیات تھا. (۱۹۴۳ ، تن پاسی دیوی ، ۵۲). [سم + یات ، لاحقۂ جمع].

سیماطیقی (کس س ، م ی مع) صف.
نسل یا اقوام سام کا ، سامی (نسل یا زبان). اس تشریح سے معلوم ہو گا کہ بلحاظ خط کے آریوی زبانوں میں عبارت کا پڑھنا بمقابل سیماطیقی زبانوں کے کس درجہ آسان ہے. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۶۱). حرکات بالحروف کی جگہ صرف چند اختراعی علامات کی وجہ سے جو سیماطیقی زبان کے خصائص میں سے ہے ، ہم اردو کو جو آرین خاندان سے ہے صحیح نہیں پڑھ سکتے. (۱۸۹۹ ، افادات مہدی ، ۳۱). [انگ : Semitic کا معرب].

سمیت (فت س ، ی مج) م ف.
ساتھ ، ہمراہ ، بشمول. موجودات تین قسم ہے یعنی خدا کی ذات سمیت تین ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۰۲). سر امام مظلوم کا سب سروں سمیت اوس ملعون کے آگے آیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۷) . وس رنڈی کو لڑکا سمیت اپنی حویلی میں لے گیا . (۱۸۰۰؟ ، قصۂ گل و ہرمز (ق) ، ۱۱۵) . پیغمبر صاحب اپنے ہمراہیوں سمیت وہیں ٹھہرے رہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹۱) . سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والے مگر غیر جانبدار علماء سمیت ان علماء کو تحریک سے الگ کرنے کیلئے میں یہ تجویز کروں گا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۷۷). [س : समेत].

سمیّت / سمّیت (فت س ، شد م بکس ، شد ی بفت/خف ی) امث.
زہر کا اثر ، زہریلا پن.

لام کو اشیاء میں نہ تلخی رہی نہ سمیّت
بن گئی تریاک افیون ، زہر میٹھا ہو گیا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۸). بخارات کی وجہ سے ہوا میں سمیّت آجاتی ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۷). یہی وہ تیربہدف دوا ہے جو... استعمال کرنے والے ہی کے خون میں حل نہیں ہوتی بلکہ سارے معاشرے کے رگ و پے میں سمیّت بھر دیتی ہے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۶۷). [سم (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سمیٹ (فت س ، ی مج) امث.
۱. (جسم کو) سکیڑنا ، یکجائی.

اژدہا کی سی سمیٹ اور لپیٹ اوس کی دیکھ
بعضے موسیٰ کا عصا کہتے ہیں بعضے ارقم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۵۷) . **۲. جامعیت ، اختصار.** غزل میں سمیٹ اور لپیٹ ہوتی ہے. (۱۹۸۷ ، بیسوی صدی میں اردو غزل ، ۲۰۹). **۳. ایک دوا جس سے اندام نہانی تنگ ہو جاتی ہے ؛ قابض دوا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) . [سمیٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ سماٹ کر م ف.
۱. ایک جگہ کر کے ، اکٹھا کر کے ، سب اٹھا کر. دنیا کے حال پر اس وقت نظر کرو تو ایسا معلوم ہو گا کہ جیسے دوکاندار چیزوں کو سمیٹ سماٹ کر دوکان بند کرنے کو ہے . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۰۹). بھنگی نالیوں کی گندگی سمیٹ سماٹ کر سڑک پر پھیلا دیتے تھے. (۱۹۸۰ ، جزیرے ، ۵۰). سب بچوں کو سمیٹ سماٹ ریل میں سوار ہو گئیں. (۱۹۶۸ ، آبلہ پا ، ۱۳۵). **۲. (مجازاً) جلد جلد تیار کر کے.** اس لاڈ پیار سے لائی ہوئی آشا سمیٹ سماٹ کر کملا کے یہاں کوسوں دور پہنچا دی گئی. (۱۹۳۳ ، نیدی ، ۱۰۲).

ـــ لینا ف م.
۱. جمع کر لینا ، اکٹھا کر لینا.

نگہ محو تصوّر ہے از پئے تسلیم!
تمام دامن دل میں سمیٹ لوں جلوے

(۱۹۶۵ ، صد رنگ ، ۲۶). نظم صنفِ سخن کی حیثیت سے کوئی موضوعی تخصیص نہیں رکھتی ... یہ صنف ماسوا غزل تقریباً تمام اصناف کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہے. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۲). **۲. سکیڑ لینا.**

کیونکر دعا کو ہاتھ اوٹھا کر سمیٹ لوں
بندہ نواز امید کو کوتاہ کیا کروں

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۹۲). اس حالتِ سکرات میں پاجامہ بدلوایا ، آدمی نے بائیں پانوں میں پاجامہ ڈالنا چاہا ، پانوں سمیٹ لیا ، داہنا پانوں پھیلا دیا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۳۶۵). **۳. تمام کرنا ، نپٹانا ، نپٹا لینا.**

فقط بچھونا ہی جو ہو تو اٹھ کے میں لپیٹ لوں
ہزار کام پھیلے ہیں انھیں ذرا سمیٹ لوں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۸). **۴. سنبھالنا.**

وہ ماں کی باہوں کی مانند مہرباں شاخیں
جو ہر عذاب میں مجھ کو سمیٹ لیتی ہیں

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۲۱). **۵. اِلزام میں شریک کر لینا ، اِلزام لگانا.** ان کو یہ شبہ ہو گا کہ تم سے محبّۃ نہیں ہو سکتی بلکہ تمہارے ساتھ مجکو بھی سمیٹ لیں تو تعجب نہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۶۷).

سمیٹا سمیٹی (فت س ، ی مج ، فت س ، ی مج) امث.
جھپٹا جھپٹی ، فراہمی ، دولت گھسیٹنا (فرہنگ آصفیہ). [سمیٹ + ا ، لاحقۂ تسلسل + سمیٹ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سیمیٹری (کس س ، ی مع ، سک ٹ) امث.
تناسب ، موزونیت ، کسی چیز کے دو برابر کے حصوں کا بالکل ایک دوسرے کا جواب ہونا ، ہم شکل ہونا. دونوں الیکٹران مرکز کے مخالف جانب برابر برابر فاصلے پر سیمیٹری (Symmetry) بنائے ہوئے موجود ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۳). [انگ : Symmetry].

سمیٹنا (فت س ، ی مج ، سک ٹ) ف م.
۱. (ا) فراہم کرنا ، جمع کرنا ، اکٹھا کرنا.

اتا شب توں داماں مشکیں لپیٹ
اتا دن توں دامن میں گوہر سمیٹ

(۱۶۲۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۲).

یا کہی سوں سمیٹ لیا گیا ہے
یا بات بڑے سو پاٹیا ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۵) . سمیٹنا ، فراہم آوردن . (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۸۵). دو سردار زادے مصر میں تھے ، ایک علم

سیکھتا تھا اور دوسرا مال کو سمیٹتا تھا۔ (۱۸۳۴ ، ترجمۂ گلستان (حسن علی) ، ۷۶)۔ جب کہا یہی کہا کہ لوگ کہیں گے سارا روپیہ سمیٹ کے اپنے گھر لے گئی۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۰۰)۔ اردو نے عربی کے وسیع مفہوم اور معانی کے سمندر کو اپنے کمزور اور شرمیلے قالب میں سمیٹنے کی کوشش کی تھی اور اس میں کامیاب ہوئی تھی۔ (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۲۵)۔ (iii) **بھیلی ہوئی چیز کو ایک جگہ پر کر لینا ، یکجا کرنا** ۔ اپنے سامنے کے کاغذوں کو سمیٹا اور چند سپاہیوں کو لے کر میرے ساتھ چلدیا۔ (۱۹۳۷ ، صید و صیاد ، ۱۱۰)۔ (iii) **بٹورنا ، حاصل کرنا**۔ ایسٹ انڈیا کمپنی... کو نظم و نسق سے زیادہ سروکار نفع سمیٹنے سے تھا۔ (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱)۔ ۲. (i) **سکیڑنا**۔ اگر کبھی تیزی سے اُترنے کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ ہاتھ پاؤں سمیٹ کر گیند کی طرح اُوپر سے لڑھکتا ہوا نیچے آ جاتا ہے۔ (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۳۸۳)۔ (ii) **(فاصلہ وغیرہ) چھوٹا کرنا ، کم کرنا**۔ خلائی دور نے زمان و مکان کے فاصلوں کو اس طرح سمیٹ کر رکھ دیا ہے کہ کل کی وسیع دنیا آج بہت محدود نظر آتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷)۔ ۳. (i) **ختم کرنا ، نپٹانا**۔ جھگڑے بکھیڑے سب سمیٹ دینے چاہیں۔ (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۶۲)۔ (ii) **خلاصہ کرنا ، اختتام کو پہنچانا**۔ جب ایک دن "ریورڈو" نے ، شعر و شخصیت پہ گفتگو سمیٹتے ہوئے ، یہ آخری سوال اُس سے کر دیا۔ (۱۹۷۵ ، تقاضے ، ۷۵)۔ اس موضوع پر بحث کو سمیٹنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، اپریل ، ۳)۔ ۴. **لپیٹنا**۔ کنیز بالوں کو سمیٹتی دوپٹا اوڑھتی پلنگ سے اُٹھی۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۷۵۰)۔

سمیٹا روز بزم افروز نے جب اپنے داماں کو
کواکب کے چراغوں نے کیا روشن شبستاں کو

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۸۷)۔ ۵. **سنبھالنا**۔ اب تم اپنی بیٹی کو سمیٹو ، کنور اودے بھان کو میں نے اپنا بیٹا کیا اوس کو لے کے میں بیاہنے چڑھوں‌گا (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۹)۔ ۶. **الزام میں شریک کرنا**۔ اگر آپ کو یہ سب طُوفان کھڑا کرنا ہے تو براہ کرم مجھے اپنے ساتھ نہ سمیٹیے (۱۹۱۶ ، بازارِ حسن ، ۱۶۹)۔ [پ : سَمیٹے (ا) ؛ س : سَمْوَرْتَ (ت) (iii) + सम्वर्त्य]

سَمِید (فت س ، ی مج) م ف (قدیم)۔
ساتھ ، ہمراہ ، بشمول ، شامل کرتے ہوئے ، لگا کر ، ساتھ ملا کر ، مع۔

کہوں تجکوں ہو ستر عورت کا اید
توں ہونبی سوں لی ڈھانپ کڑ کیاں سمید

(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۱۱۹)۔ چونکہ پنجرے میں جناور کوندتے ہیں ، ہور بادشاہ کے حضور لے جاتے وقت میں پنجرے میں سوں کاڑ لے جاتے ہیں ، تا کے پنجرے سمید۔ (۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۹۲)۔ [سَمیت (رک) کا ایک قدیم املا]۔

سَمِیدَع (فت س ، ی مع ، فت د) صف۔
بڑا سردار ، فیاض ، بہت خیر و برکت والا۔

زعیم و قرم و سَدیم و سمیدَع و صندید
پناہ گو جہاں ، پیکرِ لطافت و نَم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۳)۔ [ع]۔

سُمیر (ضم س ، ی مج) امذ ، نیز سُمیرُو۔
۱. **(ہندو دیو مالا) ایک پہاڑ کا نام جو سونے اور جواہرات کا ہے اور دیوتاؤں کا مسکن ہے ، میرو پہاڑ**۔ اور جہاں جو اس کی سوہتی ہے ، سو کیسی ہی سوہتی ہے ... اور جواں کے تائیں شاسپت دیجے کنچن کلس کی یا کنچن کے تقارے کی ... یا حباب کی یا سمیر کی ، سونے باتیں جو سب اُن میں ہیں سو اُن میں کہاں۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۱)۔ اہلِ ہند کی اِصطلاح میں سُمیر سونے کا پہاڑ ہے۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری (ترجمہ) ، ۷۵۶)۔ ایک دن وہ تھے کہ اسی کے محل یعنی پہاڑوں کے سرتاج سُمیر کو اپنے قدموں کے نیچے رکھ کر وشنو نے چاند کی دنیا کو اپنی مملکت میں شامل کیا تھا۔ (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۹۹)۔ ۲. **(جوتش) قُطبِ شمالی (پلینس)**۔ [س : سُمیر सुमेरु]۔

ـــ پَرْبَت (ـــ فت پ ، سک ر ، فت ب) امذ۔
سُمیر پہاڑ۔ بھوبھن ... رائی کو سُمیر پربت بنا دیتا ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶)۔ [سُمیر + پربت (رک)]۔

سُمَیرا (ضم س ، ی لین) امث۔
ماہی زہرہ کی قسم سے ایک روئیدگی قدِ آدم تک بڑھ جاتی ہے ، اس کے پتے نہایت سبز اور کاسنی کے پتوں سے ملتے جلتے ہوتے ہیں ، یہ نہایت گرم ہے ، چوپائے اگر اس کو چر لیتے ہیں تو مر جاتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰۷)۔ [ف]۔

سُمیری (ضم س ، ی مج)۔ (الف) امذ۔
عراق میں آباد ایک قدیم قوم کا نام جس کا عروج ۳۵۰۰ سے ۳۰۰۰ تک رہا ، سُمیر قوم کا فرد۔ سمیریوں کا خیال تھا کہ کائنات چپٹی زمین ہے۔ (۱۹۷۵ ، سائنس کا آغاز ، ۱۳)۔ (ب) صف۔ **سمیری قوم سے منسوب ، سمیری قوم کا**۔ اہرامِ مصر کی تعمیر سے پیشتر مصری اور سُمیری تہذیب کی مذہبی جماعتوں کو ستاروں کے متعلق حسبِ ذیل دو اہم باتیں معلوم تھیں۔ (۱۹۳۵ ، داستان ریاضی ، ۱۷۹)۔ [سُمیر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ خَط (ـــ فت خ) امذ۔
سمیری زبان کا رسم الخط جو تصاویر یا نشانات پر مشتمل ہوتا تھا۔ سمیری خط مصری سے پُرانا ہے۔ (۱۹۶۲ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۶۱)۔ [سُمیری + خَط (رک)]۔

سَمِیع (فت س ، ی مع) صف۔
۱. **بہت سُننے والا ، فریاد سننے والا ، سماعت کرنے والا**۔

تجسس کے بھی صلا سے ہیں مایوس دہر میں
ہے بارِ خاطر اب متکلم سمیع کا

(۱۷۹۲ ، دیوانِ محب (ق) ، ۳)۔

یا نبیؐ تو عاصیاں کا ہے شفیع
تو دعائے داعیاں کا ہے سمیع
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۳).

جو دیکھتا ہو دیکھ جو سُنتا ہو تجھ کو سُن
کان اب تلک سمیع ہیں آنکھیں بصیر ہیں
(۱۸۵۳ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۲۷۶). ان کا عقیدہ تھا کہ ہمارے یہ معبود سمیع و بصیر ہیں . (۱۹۷۹ ، مقالاتِ کاظمی ، ۳۰) . ۲. **اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام.**

توں قدوس ہے ہور توُ ہیں سمیع
تو قیوم ہے ہور تُو ہیں بدیع
(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری ، ۱۰).

ظہورِ نرگس و گُل جلوۂ سمیع و بصیر
نسیمِ نکہتِ گُل اظہر و لطیف و خبیر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲).

خدایا ! نہیں ہے کوئی دستگیر
مگر تو کہ ہے تُو سمیع و بصیر
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۳).

تو مقدّم تو مؤخر اوّل و آخر ہے تُو
مقتدر ، حیّ و سمیع و باطن و ظاہر ہے تو
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۵). [ع].

سُمیل (ضم س ، ی مج) صف.
۱. **موزوں ، مناسب ، ہم آہنگ.**

اک طرفہ کارساز کی قُدرت کا کھیل ہے
جو جوگ ہے کوہے کی بنو سُمیل ہے
(۱۸۹۷ ، مسدسِ بے نظیر ، ۲۰). ۲. **شائستہ ، خوش اخلاق ، ملنسار** (ہلیشں). [س : सुमेल].

سَمیلا (فت س ، ی مج) امذ (قدیم).
ملاپ ، یکجائی ، اتحاد.

یوں کُل شے یک ملایا ، اِس نُکتۂ توحید پایا
جو بوجھتا یہ سمیلا ، اس جنم دیکھ دھیلا
(۱۳۳۰ ، شمس العشاق ، ۲۶۵). [س : سمّیلن सम्मेलन].

سُمیلا (ضم س ، ی مج) امذ (قدیم).
شائستہ ، خوش اخلاق ، ملنسار شخص.

ایسا سہج سمیلا آؤ
اُسکوں نا تیں ادیاد
(۱۵۸۳ ، منفعت الایمان ، ۱۳۱). ۲. **متناسب الاعضا ، سڈول ، خوش اندام شخص.**

جامہ زیبی میں کیا قیامت ہے
اس سمیلے کی شان کے قربان
(۱۷۸۳ ، طبقات الشعراء (کلام انور) ، شوق ، ۳۱۷). [سُمیل (رک) ۱ ، ۲ ، لاحقۂ صفت].

سَمّیلن (فت س ، شدم نیز بغیر م ، ی مج ، فت ل) امذ ؛ امث.
اجتماع ، اجلاس ، کانفرنس. آشا ہے کہ اگلے سمّیلن میں ان کو ساتھ لے کر آئیں گے. (۱۹۳۱ ، بیتی پرتاپ ، ۵).

ہم نے بھاشا میں سُنی ہندی سمیلن کی کتھا
مگر اس میں وہ کہاں زورِ بیانِ اُردو
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۳۸). ۲. **انجمن ، اسمبلی.** سمیلنیں ... قائم ہوئیں. (۱۹۷۶ ، ہندی اُردو تنازع ، ۲۹۳). [س : सम्मेलन].

سَمِین(۱) (فت س ، ی مع). (الف) صف.
موٹا ، فربہ ، چربی دار.

جب فلک ذلت و عزت طرب و غم سے ہو خلق
گوشہ گیر انجمن افروز سمین و معدوم
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۷). وہ لوگ جامع غث و سمین (دُبلے اور موٹے کو جمع کرنے والے) یعنی صحیح اور غیر صحیح سب قسم کی باتیں اپنی کتابوں میں لکھ دینے والے . (۱۸۹۹ ، رسالہ تحفۃ السعادت ، ۵۹).

کتابوں میں کلام رطب و یابس
سُخن مجموعۂ غث و سَمِیں ہے
(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۸۸). (ب) امث. چربی. شیخ الرئیس (بُو علی سینا) نے ادویہ مُفردہ میں شحم و سمین کوگرم لکھا ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۳۰). اطبا نے سمین اور شحم میں اس طرح فرق کیا ہے کہ جو چربی گوشت سے ملی ہوئی ہو اور زیادہ سفید نہ ہو وہ سمین ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۷). [ع].

سَمِین(۲) (فت س ، ی مع) امذ (قدیم).
رک : یاسمین.

سنوارتا ہے او یاسمین ہور سَمیں
جو آدمیاں سوں روشن کیا ہے زمیں
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۹). [یاسمین (رک) کی تخفیف].

سَمیں (فت س ، ی مج) امذ.
رک : سمے.

ساتھ بچھڑے ہے ہمارے اب تو ہو ناخوش ولے
کوئی دن میں اس سمیں کو بھی کرو گے یاد تم
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۵۷).

کال میں کچھ سختی نہیں ایسی
کال میں ہے جب اس سمیں کی
(۱۸۸۳ ، بیوہ کی مناجات ، ۵). [پ : समै].

سیمینار (کس مج س ، ی مع) امذ.
مجلس مذاکرہ ، علمی و ادبی موضوع پر باہم اظہار خیال ، علمی و تحقیقی مباحث سے متعلق اجتماع و اجلاس ، باہم تبادلۂ خیال ، اجتماع برائے تحقیق و تبادلۂ خیال. پروفیسر گنڈولف ... سمینار کی صدارت کر رہے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، ۴۳ ، ۲ : ۹۵). سمینار میں ۵۰ لفظوں کی گردان ، شاید خود میرے حق گردن زنی کا باعث ہوگی. (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۱۷۱). [انگ : Seminar].

سیمنٹ (کس س ، ی مج ، غنہ) امذ ؛ سیمنٹ.
رک : سِمنٹ. سمنٹ کے بنے ہوئے پُختہ حوض ہوں. (۱۹۳۳ ، صنعت و حرفت ، ۱۱). علمی جشنے میں دو لان تھے ، ان کے بعد شہتوت کے درخت اور اُس کے پیچھے سمنٹ کا شاگرد پیشہ جو بڑی سی کالج کی وضع کا تھا (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۲۱۸). [Cement].

سَنجوگ (فت س ، سک م ، و مج) امذ ؛ رک سنیوگ.
دو اشیا یا اشخاص کا ملنا ، ملاپ ، وصل. جس میں کرشن کے بچپن کی گوپیوں سے محبت ، رادھا سے عشق کے واقعات کے علاوہ سنجوگ (وصال) اور ویوگ (فراق) کے بھی جذبات ہوتے تھے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۵۹).
[س : سنیوگ संयोग].

سَنبھال (فت س) اث.
رک : سنبھال. ایسے تکیے کسی بُرے دن کے سنبھال کو ڈال رکھتے ہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۰). [سنبھال (رک) کا تلفظی اِملا].

سَنبھالا (فت س) امذ.
رک : سنبھالا.

بیقراریٔ شبِ غم میں بچیں گے کیوں کر
کوئی دم بھر کو جو سنبھلے تو سنبھالا ہو گا

(۱۸۵۳ ، غُنچۂ آرزو ، ۲۸). [سنبھالا (رک) کا تلفظی املا].

سَنبھالنا (فت س ، سک ل) ف م.
رک : سنبھالنا.

مُرشد پاک کیا کھسانا توشہ تام سنبھالا
ناں و جتناں نات وہ مرتا ناں بڈھا ناں بالا

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۸۱).

ہر سنبھال اپنی طبیعت اوسنے لی
فہم میں اپنی غلط یہ بات کی

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مُشتری ، ۷۶).

دلِ مُضطر کو پہلو میں سنبھالا
بلا کو اپنے سر سے اوسنے ٹالا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۱۵). بھائی یہ زبان ہے زبان ذرا تو سنبھال کر بولو. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۳). [سنبھالنا (رک) کا تلفظی اِملا].

سَنَبھلنا (فت س ، مھ ، سک ل) ف ل.
رک : سنبھلنا.

بیقراریٔ شبِ غم میں بچیں گے کیوں کر
کوئی دم بھر کو جو سنبھلے تو سنبھالا ہو گا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۲۸).

دستِ نازک نہیں سنبھلتا نہیں خنجر ہے یہ
مانعِ کُشتنِ عاشق ہے نزاکت کیسی

(۱۸۹۹ ، ظہیر ، د ، ۱ : ۲۰۹). ابھی تک بھی اگر سنبھل جائیں تو ہمارا بگڑا ہی کیا ہے. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۲). [سنبھلنا (رک) کا ایک تلفظی اِملا].

سَن (۱) (فت س) امذ.
عرصے اور زمانے کے شُمار کا ایک قاعدہ سال ، برس.

شُمار اس کی ابیات کا جب کیا
تو ہجری کے سن کے موافق ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۹۷).

قاتل نے میرے اپنی برأت کے واسطے
لکھا گزشتہ سن مری لوحِ مزار پر

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۷۵). اکبرِ اعظم نے ایک نیا سن جسے تاریخ (سنہ) ''الہی'' سے موسوم کیا گیا تھا ، جاری کیا تھا. (۱۹۵۹ ، حسن برنی ، مقالاتِ برنی ، ۳۶). [سنہ (رک) کا مخفف].

---فَصْلی کسر صف (--- فت ف ، سک ص) امذ ؛ سنہ فصلی.
وہ سال جو فصلوں کے اعتبار سے حساب کیا جاتا ہے یہ سن اکبر بادشاہ کے عہد میں رائج ہوا اور شروع میں سن ہجری کے مُطابق تھا لیکن سال فصلی شمسی سال ہونے کی وجہ سے بعد میں فرق پڑا.

تھی سنِ فصلی کی فکر جو دلِ نسّاخ کو
طبعِ رسا نے کہا تذکرۂ بے بدل

(۱۸۸۳ ، ارمغان ، ۹۰). [سن + فصل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---وار م ف.
سال کے حساب سے ، سال کی ترتیب کے ساتھ. شعر و ادب کے تذکروں کے لحاظ سے بھی ہندوستان کی فارسی کا سرمایہ خاصہ وقیع ہے ، بعض کا سن وار اجمالی ذکر کیا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۹۵). [سن + وار ، لاحقۂ صفت].

---ہِجْری کسر صف (--- کس ہ ، سک ج) امذ ؛ رک سنہ ہجری.
وہ قمری سال جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکۂ معظمہ سے مدینۂ منورہ کو ہجرت فرمانے کی تاریخ سے شروع ہوا.

تاریخ کی بھی قید کہ کس سنِ ہجری میں
تصنیف یہ کتاب ہوئی بے مثال ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۲). حضرت عمرؓ نے سنِ ہجری مقرر کی حالانکہ اس سے پہلے مہینوں سے تاریخ لکھنے کا رواج تو تھا مگر سن سے نہ تھا. (۱۹۶۶ ، بُرہان ، کراچی ، جولائی ، ۳۶). [سن + ہجری (رک)].

سَن (۲) (فت س) امذ.
ایک مشہور پودا جس کے ریشوں سے سُتلی ، رسّی اور بوریاں وغیرہ بناتے ہیں نیز اس پودے کی چھال. یہ پودا تین ساڑھے تین ہاتھ اُونچا ہوتا ہے اور اس کے پُھول پیلے رنگ کے ہوتے ہیں.

وہ دیکھ شیخ کو لاحول پڑھ یہ کہتا ہے
یہ آئے دیکھیے داڑھی لگائے سن کی سی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۵). رُوئی کو اُن ریشم یا سن کے ساتھ ملا کر چند قسم کے کپڑے بھی بناتے ہیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، مئی ، ۵۶). سن اور پٹ سن کی شمالی علاقے میں بکثرت کاشت ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۷). گدیاں (pade) یہ عموماً روئی یا سن کی لتوں سے تیار کی جاتی ہیں. (۱۹۳۱ ، جیبریات ، ۱ : ۱۱). [س : شَن शण].

---سَپید/سُفَید (فت س نیز ضم س ، ی مج / فت نیز ضم س ، ی مج) صف.
سفید بالوں والا بُوڑھا. وہ ایک تو عمر طوائف تھی کوئی سن سفید

بوڑھا نہ تھا. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ ، ۱۷۱). ستاون برس کی عمر میں وہ بالکل سن سپید ہو گئے تھے. (۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۲۷۸). [سن + سُپید / سفید (رک)].

---سُتالی (---ضم س) امث.
(سلائی بتائی) سن کے پودے کی کچی شاخ جس کی چھال پختہ نہ ہوئی ہو ، بتی (ا پ و ، ۲ : ۲۷). [سن + سُتالی (رک)].

---کُکڑا (---ضم ک ، سک ک) امذ.
سن کے پودے کا پھل (جو ترکاری کے طور پر کھایا جاتا ہے). کچری ، کل خیرا ، سن ککڑا ، مونجل وغیرہ کو تلف کرتے ہیں تا کہ یہ کیڑا ان پر پل نہ سکے. (۱۹۸۳ ، زراعت نامہ ، لاہور ، جون ، ۵۰). [سن + ککڑا (رک)].

---گلی جانے سوت کی دین کہاوت.
طاقت ور آدمی ڈریں اور کمزور دلیری کریں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سَن (۳) (فت س) امث.
فضا میں کسی چیز کے زور سے چلنے کی آواز ، سنسناہٹ. چاروں طرف سن کی آواز گونج رہی تھی ، تاریکی سائیں سائیں کر رہی تھی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۱۶۹). [حکایتُ الصّوت].

---اُڑنا محاورہ (قدیم).
دل دھک کرنا. نخریاں کا ہجوم چڑیا ، عشواں تے سن اُڑیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۲).

---چڑنا محاورہ (قدیم).
لرزہ ہونا ، کپکپی چھوٹنا.

> یا سن چڑے کُچھ سریر سنبات
> تو چھوڑ چلے سریر کا سات
> (۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۳).

---سَن (---فت س) امث ؛ م ف.
۱. سن کی متواتر آواز ؛ سنسناہٹ کے ساتھ.

> سن سن چلی گئی کسی مُوذی کو ڈس کے تیغ
> جھالی مثال ابر تو پلٹی برس کے تیغ
> (۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۶۳).

> سَن سَن ہے خموشی میں کہ رن بول رہا ہے
> فتنے ہیں دبے پاؤں رواں ، جاگتے رہنا
> (۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۱۵۳).

۲. پتوں پر سے رینگنے والے کیڑوں کی آواز. ہم کو ہر ایک چیز میں ہر حرکت میں خدائے تعالیٰ ہی نظر آنے لگا ... پرندوں کی نغمہ سرائی میں کیڑوں کی بھن بھن و سن سن میں ہمارے خون کے دورہ میں ، ہمارے جوڑوں کی حرکت میں. (۱۸۹۶ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۶۶). [حکایتُ الصّوت].

---سَن کرنا محاورہ.
۱. کپکپانا ، لرزنے لگنا ، کپکپاہٹ محسوس کرنا.

> ٹھنڈی ٹھنڈی سانس کیا تُو نے بھری آگے مرے
> جی مرا کرنے لگا اس وقت سن سن اے صبا
> (۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۲۰).

> کیونکہ دریا میں نہائیے وہ ہمارا سروِ ناز
> جو قدم رکھتے ہوئے کرتا ہے سن سن آب میں
> (۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۳۵).

۲. سن سن کی آواز نکلنا ، سنسنانا. کان کے برابر سے گولیوں کا سن سن کر کے نکلنا جانوں کا خدا حافظ اور دلوں کا اللہ بیلی تھا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۳۷). **۳. سائیں سائیں کرنا ، سناٹا ہونا ، ویرانی برسنا ، بے رونقی ، اُجڑا اُجڑا سا نظر آنا.** جنگل سارا سن سن کر رہا ہے. (۱۸۹۱ ، فغانِ بے خبر ، ۲۰۷).

---سے م ف.
جلدی سے ، زنّاٹے سے.

> ڈر ڈر کے سب پرند نشیمن سے اُڑ گئے
> پانی جو راہ طائرِ جاں سن سے اُڑ گئے
> (۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۶).

> سن سے جھونکا کوئی آیا جو ترا بادِ بہار
> چونک اُٹھے مُرغِ چمن ناوکِ صیّاد آیا
> (۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۱ : ۱۵).

سن سے ہوا کا ایک جھونکا آیا. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۲۰۷).

---سے جی / طَبیعَت ہو جانا محاورہ.
ناگہانی بات سے دلی صدمہ پہنچنا ، دل دھک سے ہو جانا.

> ہوتی ہے سن سے طبیعت جو حسین جھولتے ہیں
> خیر سے کاٹ دے یہ فصل خدا ساون کی
> (۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۱۴).

سن سے جی ہو جانا ، دھک سے جی ہو جانا ، طبیعت کا بیٹھا جانا. (۱۸۸۶ ، مخزن المحاورات ، ۵۳۲).

---سے نِکَل جانا محاورہ.
جلدی سے نکل جانا ، زنّاٹے سے یا آواز کے ساتھ نکلنا.

> تیر نگہِ یار جو سَن سے نکل گیا
> سناٹے میں دم مرے تن سے نکل گیا
> (۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۶).

گولی سن سے نکل گئی. کی ماں کب خیر منائے گی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوج دار ، ۱ : ۲۵۲).

> طاؤس مست تھا کہ چمن سے نکل گیا
> جھونکا ہوا کا اک تھا کہ سن سے نکل گیا
> (۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروجِ سخن ، ۳۲۸).

---سے ہو جانا محاورہ.
چونک پڑنا ، لرز جانا (خوف و ناامیدی سے).

> وہ پینگوں کا بڑھانا بانک پن سے
> یکایک دل کا ہو جانا وہ سن سے
> (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۳۹۶).

یہ سنتے ہی خورشید بہو سَن سے ہو گئی آنکھیں کھل گئیں. (۱۹۳۱ ، خورشید بہو ، ۱۳۵).

سَن (۴) (فت س) امذ.
سورج ؛ دھوپ (مرکبات میں مستعمل). [انگ : Sun].

---سٹروک (---کس مج س ، سک ٹ ، و مج) امذ.
لو کا اثر ، لو لگنا ، حرارت یا بخار جو گرمی کی شدت سے پیدا ہو جائے. کس قدر گرمی ہے ، ہر وقت سن سٹروک کا ڈر رہتا ہے. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۲۷). [انگ : Sun Stroke].

---شیڈ/شیڈ (---کس مج ش / ی مج) امذ.
دکان یا ڈیوڑھی وغیرہ کے آگے کا سائبان. سن شیڈ جس کو جھانپ بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۹). کرنل عفران منزل کے سن شیڈز کے نیچے بیٹھے بیٹھے ... کہا کرتا تھا ... زیادہ باتیں نہ بناؤ . (۱۹۷۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۳) . [انگ : Sun Shade].

---فلاور (---کس مج ف ، فت و) امذ.
سورج مکھی. تل کی کھلی ، سن فلاور کا چورا ، مچھلی کا چورا وغیرہ مناسب قیمت پر ملنے لگے. (۱۹۷۵ ، مشعتوں غباق ، ۴). [انگ : Sun Flower].

---ہاٹ/ہیٹ (---/ ی لین) امذ.
دھوپ سے بچنے کی ٹوپی. سن ہاٹ (دھوپ سے بچنے کی ٹوپی) اور ہلکے دستانے ، یہ سب لباس شیر کے شکار کے واسطے ضرور ہے . (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۱۵۸). [انگ : Sun-Hat].

سَن (۵) (فت س) امذ.
پیسے یا روپے کا زنجیر والا رُخ (جامع اللغات). [مقامی].

---مجھی (---ضم م ، شد جھ) امث.
(قمار بازی) **ایک کھیل جس میں پیسہ یا روپیہ اچھالتے ہیں ، چہرے والا رُخ مجھی کہلاتا ہے جو رُخ کھیلنے والا نامزد کر دے اسی پر جیت ہوتی ہے.** انگریزی میں ٹاسنگ کہلاتا ہے (جامع اللغات؛ اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵۰). [سن + مجھی (مقامی)].

سِن (کس س ، مرکبات میں شد ن) امذ.
عمر ، عمر کی میعاد ، زندگی کے سال. بانان بولتے اتیچ سن میں ، چالی ایسی جیسی جن میں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۶).

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سِن
جوانی کی راتیں مُرادوں کے دن

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۶۶).

وہ خواہشیں آفت ہیں ظفر جنکا تقاضا
بھاتی تھیں جوانی میں جو تھا سِن کا تقاضا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۲). وہ اپنے سِن اور شعور کو نظرانداز کر کے گلی کوچ پر بھی اتر آئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۵۴). [ع].

---الشیخوخت (---شد ن بضم ، غم ا ، ل ، شد ش ، ی لین ، و مع ، فت خ) امذ.
بڑھاپا ، بڑھاپے کا زمانہ. اس عمل سے تکمیں سِنُ الشیخوخت کے لیے راہ ہموار ہو جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۱۷). [سِنّ + رک : ال (۱) + شیخوخت (رک)].

---الفتی (---شد ن بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ف ، ا بشکل ی) امذ.
جوانی کی عمر ، جوانی کا زمانہ ، جوانی. حمیٰ جداریہ (حمیٰ و جع المفاصل) کم سِنی اور سِنّ الفتیٰ کا ایک کثیر الوقوع عارضہ ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۵۳۷). [سِنّ + رک : ال (۱) + فتیٰ (رک)].

---ایاس کس اضا(---شد ن ، کس ا) امذ؛ نیز سِنِّ یاس.
عورت کی ماہواری بند ہو جانے کی عمر. صحیح یہ ہے کہ حیض بعد سِنِّ ایاس کے نہیں ہوتا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۷۰). بوڑھی ہو جانے کی وجہ سے کہ وہ سِنِّ ایاس کو پہنچ گئی ہوں. (۱۹۱۱ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۸۹۱). [سن + ایاس (رک)].

---بلوغ / بلوغت کس اضا(---شد ن ، ضم ب ، و مع / فت غ) امذ.
بالغ ہونے کی عمر ، جوانی کی عمر ، جوانی. جب وہ سِنِّ بلوغ کو پہونچ کر مرد ہو گیا تو اوس نے شادی کر لی. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۱۹۲). عبدالکریم ابھی سِنِّ بلوغت کی سات یا آٹھ بہاروں ہی سے لطف اندوز ہوا تھا کہ موت کے بے رحم شکنجوں نے اس معصوم بچے کو ماں کی آغوش شفقت سے محروم کر دیا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اکتوبر ،). [سن + بلوغ / بلوغت (رک)].

---تمیز کس اضا(---شد ن ، فت ت ، ی مع) امذ.
سمجھ بوجھ آنے کی عمر ، بالغ ہونے کی عمر ، جوانی کی عمر. آپ ماشاءاللہ سِنِّ تمیز کو پہنچ چکی تھیں ، آپ نے اپنی ماں سے کچھ نہ پوچھا. (۱۹۲۳ ، خوفی راز ، ۱۰۵). [سِن + تمیز (رک)].

---خوردہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
بڑی عمر کا ، بوڑھا ، معمر ، سن رسیدہ. کرنل عشاقی منحنی جسم ، پست قامت ، سِن خوردہ شخص تھے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۳). [سِن + خوردہ (رک)].

---دار صف.
بڑی عمر کا ، ادھیڑ ، معمر ، سِن رسیدہ. جب لاگو ہو جاتا ہے تو اچھے بڑے سن کے لڑکوں بلکہ سِن دار انسانوں پر بھی حملہ کر بیٹھتا ہے. (۱۹۵۳ ، حیواناتِ قرآنی ، ۸۷). [سِن + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دن (---کس د) امذ ، ج.
عمر ، وقت ، زمانہ. تمہارے سِن دن ابی قابل ہیں کہ کسی رئیس کے ہاں ہو. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲۷). [سن + دن (رک)].

---ڈھل جانا/ڈھلنا محاورہ.
شباب کے زمانے کا زوال پر آ جانا ، بڑھاپا شروع ہونا.

نہ دن وہ تمہارے نہ اپنا وہ سِن
تمہارے ہمارے وہ دن سِن ڈھلے

(۱۸۸۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۸۷).

ـــ رَسیدگی (ـــ فت ر ، ی مع ، فت د) امث.
زیادہ عمر ہونا ، بُڑھاپا. یہ عذرم محض سنِ رسیدگی کی وجہ سے ہی نہیں بلکہ متعدد حج کر لینے کی وجہ سے نہایت معتبر ہیں. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۵۹). [سن + رَسیدہ (ہ مبدّل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ رَسیدَہ (ـــ فت ر ، ی مع ، فت د) صف.
بوڑھا ، معمّر ، بڑی عمر کا ؛ (مجازاً) پُرانا ، کہن سال ، سال خوردہ. ایک شریفوں کی بستی میں ایک صاحب سن رسیدہ بڑے نمازی اور پرہیزگار تھے. (۱۸۸۰ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۳۷). اس سرزمین کے معزز و سن رسیدہ اور لائق لوگوں کو آمادہ کیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۸۹) وہ دبلا پتلا ادھیڑ آدمی تھا لالی لے اُسے کمزور اور سن رسیدہ پایا تو نڈر ہو کر بولا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۲۵). [سن + رسیدہ (رک)].

ـــ رُشْد کس اضا (ـــ شد ن ، ضم ر ، سک ش) امذ.
سن تمیز ، سمجھ بوجھ کی عمر ، ہدایت کی عمر ، شعور پختہ ہونے کی عمر. ابتدائے سنِ رُشد اور تمیز سے تا اب لگ کہ سن عزیز اوس کے نے حدود عشرین سے دو تین منزل تجاوز کیا ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۶). انہیں یقین واثق ہو گیا تھا کہ وہی شخص سن رُشد کو پہنچ کے وہ موعود رسولِ خدا ثابت ہو گا. (۱۹۰۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۳۰). جب یہ دونوں سنِ رُشد کو پہنچ گئے تو ترکہ نے ولایت ترکستان ان دونوں کو بانٹ دی. (۱۹۷۸ ، تاریخ پشتون ، ۹۱). [سن + رُشد (رک)].

ـــ زور پر چڑھنا محاورہ.
جوان ہونا ، شباب کی عمر کو پہنچنا.

ہزار گو کہ ترا زور پر چڑھا ہے سن
یہ ہم نہ چھوڑیں ترے کان اب مڑوڑے بن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۶).

ـــ سے اُتر جانا / اُترنا محاورہ.
رک : سن ڈھلنا / ڈھل جانا. جوشِ جوانی کی وجہ سے جو باتیں اپنی حد سے گُزر جاتی ہیں سن سے اُتر کر ان میں کمی ضرور ہونا چاہیے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۸).

ـــ شُعُور کس اضا (ـــ شد ن ، ضم ش ، و مع) امذ.
ہوش سنبھالنے کی عمر ؛ (مجازاً) ابتدائے عمر ، لڑکپن. فقیر کو ابتدائے سنِ شعور سے اشعار عاشقانہ کا شوق تھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳). ہر انسان جب کہ وہ سنِ شعور کو پہنچ جانے بغیر کسی دِقت کے اپنے عقائد کو تبدیل کر سکتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۲۳). [سن + شُعُور (رک)].

ـــ شَیخُوخِیَّت کس اضا (ـــ شد ن ، ی لین ، و مع ، کس خ ، شد ی بفت) امذ.
بڑھاپا ، بڑھاپے کا زمانہ. چہارم سن شیخوخیت ، یہ زمانہ آخر عمر تک ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۲). [سن + ع : شیخوخیت ـ بڑھاپا].

ـــ صِبا کس اضا (ـــ شد ن ، کس ص) امذ.
بچپن ، لڑکپن کا زمانہ ، سن طفولیت. اپنے سنِ صبا میں میں نے علم برہان کی تعلیم پائی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۹۸). [سن + ع : صبا ـ بچپن].

ـــ طُفُولِیَّت کس اضا (ـــ شد ن ، ضم ط ، و مع ، کس ل ، شد ی بفت) امذ.
بچپن ، لڑکپن کا زمانہ ، سن صبا. اس نقش پذیر سنِ طفولیت کو لیجیے جب کہ قدم قدم پر معیار بدلتا ہے اور گھڑی گھڑی خیالات کا مرکز ہٹتا ہے. (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۳۱۶). [سن + طُفُولیت (رک)].

ـــ کُہُولَت کس اضا (ـــ شد ن ، ضم ک ، و مع ، فت ل) امذ.
بڑھاپے کے آغاز کا زمانہ ، بڑھاپے کی ابتدا ، آغاز پیری کا زمانہ. سوم سنِ کُہولت ، یہ زمانہ پینتیس برس سے ساٹھ برس کی عمر تک ہے اس کو زمانہ انحطاط بھی کہتے ہیں اس درجے میں مزاج پر برودت و یبوست کا غلبہ رہتا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲). ادھیڑپن کے زمانے کی عمر ہوں جسے لوگ سنِ کُہولت کہتے ہیں. (۱۹۲۹ ، شرر ، سفرنامۂ ہستی ، ۲ : ۶۵). مُجھے ان نظموں میں اپنے انحطاط کا احساس خود بھی ہے ، شاید یہ سنِ کہولت کا تقاضا ہو. (۱۹۷۳ ، ن ـ م ـ راشد ـ ایک مطالعہ ، ۲۶۲). [سن + کُہولت (رک)].

ـــ نااُمیدی کس اضا (ـــ شد ن ، ضم ا ، ی مج) امذ.
رک : سنِ ایاس. عورت بالغہ نو برس میں ہوتی ہے بغیر کسی بیماری کے اور سن نااُمیدی کو بھی نہ پونہچی ہووے تو جو خون رحم سے نہووےگا حیض نہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۷۰). [سن + نااُمیدی (رک)].

ـــ نُمُو کس اضا (ـــ شد ن ، ضم نیز فت ن ، و مع) امذ.
پیدائش سے تیس برس تک کا زمانہ. سنِ نمو ، یہ زمانہ روزِ ولادت سے تیس برس تک رہتا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۲). [سن + نُمُو (رک)].

ـــ وسال (ـــ و مج) امذ.
عُمر ، سن. اب یہ سن وسال ہوا آگے موت باقی ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲). چھوٹی صاحب زادی نادری بیگم کوئی چودہ برس کا سن و سال ، جن کا خوبصورتوں میں شُمار ہے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۷). ہر سن و سال کے لوگ ساحل پر ریت کے چمکدار ذروں کے طرح پھیل کر ریگ زار کو گلزار بنا دیتے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۵) [سن + و (حرف عطف) + سال (رک)].

ـــ یاس کس اضا (ـــ شد ن) امذ.
رک : سن ایاس. سنِ یاس یعنی ۴۵ یا ۵۰ برس کی عمر میں جب حیض بند ہونے لگتا ہے تب طرح طرح کی تکالیف ہوتی ہیں. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۳۲). ہمارے یہاں سنِ یاس کے ، لے دے کے دو ہی مشغلے ہیں ، عیاشی اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو تصوف. (۱۹۶۸ ، خاکم بدہن ، ۱۶۸). [سن + یاس (رک)].

A DICTIONARY OF URDU

(ON HISTORICAL PRINCIPLES)

VOLUME-11
(RAH TO SIN)

URDU DICTIONARY BOARD
(URDU DEVELOPMENT BOARD)
KARACHI-47